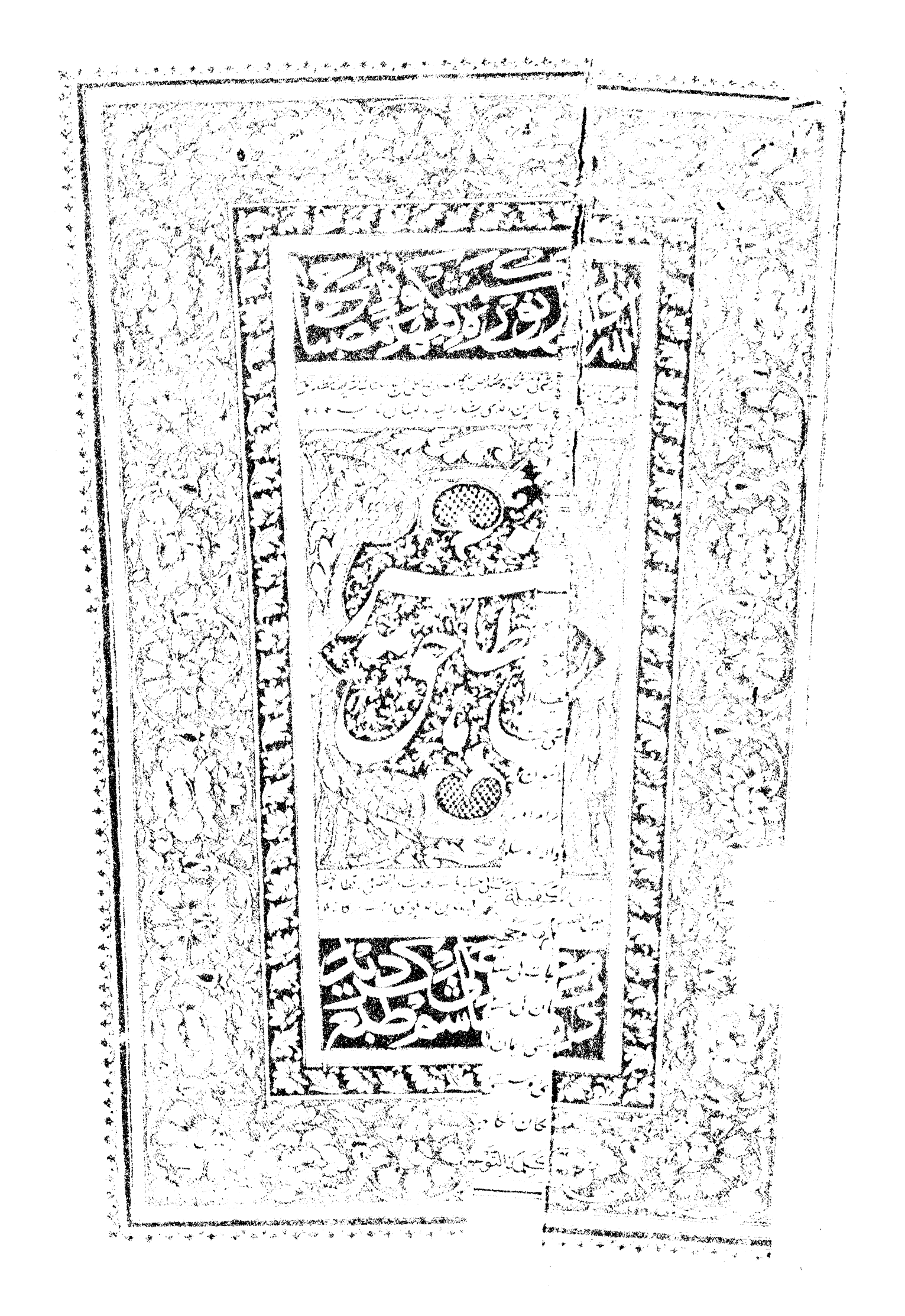
UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232785
UNIVERSAL
LIBRARY





بسم الله الرحمن الرحيم



رَبِّ يَسِّرْ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

اے پروردگار میری تو اسان کر شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے کہ بخشنے والا مہربان ہے اور تمام کر ساتھ بھلائی کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ سب تعریف واسطے اللہ کی تعریف کرتی ہین ہم اوسکو اور مدد چاہتی ہین ہم اوس سے
اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سی ف تعریف پاک پروردگار کی جیسکہ چاہیے آدمی سی نہین ادا ہوسکتی ہی اس سے بعضف تی اوس سی
مدد چاہی اور اوسمین جو قصور رہ جاوی اوسی بخشش چاہی وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا اور پناہ مانگتی ہین ہم
ساتھ اللہ کے برائیون نفسون اپنی کی سی اور برائیون عملون اپنی کی سی ف احمد ساتھہ اللہ کی نہوے برائی عملون سی کلام باطل اور غفلت ذکر
اور طاعات مین اور کرنا حرام اور مکروہات کا مراد ہی مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ
جس کو نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اور جسکو گمراہ کیا اس کو نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اور گواہی دیتا ہون میں وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهَادَةً
ساتھ اللہ کے اور رفع الدرجات کفیلہ اور گواہی دیتا ہون میں ساتھ اللہ کے وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِيْ بَعَثَهٗ وَظُهُوْرِ الْاِيْمَانِ قَدْ عَفَتْ
اور گواہی دیتا ہون میں ساتھ اللہ کے کہ محمد بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہی جسکو بھیجا اوسنے اور ظاہر کیا ایمان کو جبکہ مٹ گئی تھی رسمین ایمان کی
آثَارُهَا وَدَهَسَتْ اَرْكَانُهَا وَجُهِلَ مَكَانُهَا اور گواہی دیتا ہون میں ساتھ اللہ کے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ وحدہ لاشریک لہ
وسیلہ اور اعلی بلندی درجات کی عنایت اور گواہی دیتا ہون میں ساتھ اللہ کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اوسکا ہین اور رسول اوسکا ہین
ایسی کہ بھیجا اوسنے اوسکو اس حالت مین کہ رسمین ایمان کی مٹ گئی تھی نشان اونکی اور بسبب گئی تھی روشنی اونکی اور ست ہوگئی تھی لیکن اونکی
اور نامعلوم ہوگیا تھا مکان اونکا ف رسمین ایمان کی یعنی انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین اور جو لیوے اونکی راہ مین علما و غیرہ اور اونکی
نشان مٹ جانی سی اور روشنی بجھ جانی سی اور ست ہوجانی ارکان سی یہ ہی کہ اپنی باتون اور حسن اخلاق سے جو یہ لوگون کو تعلیم و ہدایت کی تھی اوسکو
لوگون نے چھوڑ دیا تھا اور نامعلوم ہوا مکان انکا یہ کہ لوگ مرتبہ انکا نہ جانتے تھے فَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ مِنْ مُّعَلِّمٍ
مُّعَفٍّ وَشَفٍ مِّنَ الْعَلِيْلِ فِيْ تَاْيِيْدِ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ مَنْ كَانَ عَلٰى شَفَا پس پاکی ہے اوسکو اور بلندی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نشان مٹی

وہ کرست تعلی ہی ۔ شفا دی بیمار کو کہ تباہ اور کرنی ہی بلا کو کی ہی ح مدد کرنی کلمہ وحدانیت کی ف یعنی جو کہ بسبب بیماری کفر اور شرک کی قریب تھی
کہ دور کی کرنی ہین بربادی ۔ ہلاکت ہون ۔ کلمہ یعنی کلمہ توحید کی ۔ سبیل ہدایت کی ۔ وضح سبیل الھدایۃ لمن اراد ان یسلکھا و اظھر
کنوز السعادۃ لمن قصد ان یملکھا اور واضح کی راہ ہدایت کی اوسکی لیی کہ ارادہ کری چلنی اوسکی اور
ظاہر کی گنج سعادتون کی اوسکی لیی کہ قصد کرنی مالک ہونی گنجون کا ف مراد گنج نیکبختی ہی سلام اور ایمان اور نیکیان اور عبادات اور معارف
الہی جو لولی دیوے حاصل کرنا ہی لائق سعادت ابدی کی ہوتا ہی کہ وہ جنت ہی اور رضا مولی و غیر ذلک اما بعد فان التمسک بھذہ یا
لاسنیت الا بالاقتفاء لما صدر من مشکوتہ والاعتصام بحبل اللہ لا یتم الا ببیان کشفہ وکان
کتاب المصابیح الذی صنفہ الامام محی السنۃ قامع البدعۃ ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء
البغوی رفع اللہ درجتہ اجمع کتاب صنف فی بابہ واضبط لشوارد الاحادیث واوابدھا
ہی پیچھی حمد و صلوۃ کی پس تحقیق اعتماد کرنا ساتھہ طریق پیغمبر خدا کی نہین درست ہوتا مگر ساتھہ پیروی کرنی اوسکی کہ ظاہر ہوی سینہ مبارک
حضرت کی ہی اور اعتماد ساتھہ سنی اللہ یعنی قرآن کی نہین پورا ہوتا مگر ساتھہ خوب بیان کرنی حضرت کی اور تہی کتاب مصابیح کہ تصنیف کیا
اوسکو امام محی السنۃ نی کہ دور کرنیوالی بدعت کی ہین کہ ہیت والی ابو محمد اوسکا نام اور کا حسین بن مسعود فراء بغوی کی رہنی والی بغشور کی بلند کری اللہ
درجہ اوسکا تہی کتاب مصابیح جامع ہین کتابون کی کہ تصنیف کی کسی نی اوسکی باب اپنی کی یعنی ہی باب عملون اور اعتقادون اور احکام ایمان و اسلام
کی اور خوب ترتیب تہی طرف حفظ کی واسطی منتشر احادیث کی اور متفرق حدیثون کی ف شوارد اونٹ بھاگنی والی اور ابدجا پائی وحشی
حیوان کو اور شوارد سی حدیثین ہین کہ نقل کرنیوالون اصول کی ہین روایت کی گئی ہین لیکن طالب کو جگہ اونکی معلوم نہین کہ یہہ حدیث کہان مذکور ہی
پس وہ حدیثین انسی کو یا بھاگی ہوئی ہین اور مراد اوابد سی وہ حدیثین ہین کہ یعنی مقصد طالبون سی پوشیدہ ہین پس گویا کہ متوحش ہین پس
محی السنۃ نی استطراح طالبون مناسب ہین روایت کی ہین کہ یہہ بات انسی جاتی رہی ہی اور احوال محی السنۃ کا یہہ ہی کہ اپنی زمانہ مین پیشوا مفسرین
محدثین کی اور مفتی اہل اسلام کی تہی تفسیر عالم التنزیل کی مصنف ہی ہی مین اور بڑی فقیہ و علم قرارہ مین بڑی مہارت رکہتی تہی اور مزاج
مین کی تکلفی اور زہد نہایت تہا اور حال محاصلی مین گذران کرتی تہی دل خشک ہوتی کہاتی تہی جب شاگردون کی نہایت سا عرض کیا کہ
اشتاق کی ضعف حال ہوجاویگا جب سی روغن زیت سی کہاتی لگی اور اونہون کی جب کتاب شرح السنۃ تصنیف کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکہا ارشاد فرماتی ہین زندہ رکہی خدا اسکو جیسیکہ زندہ رکہی تو کی سنت میری جب سی کا لقب محی السنۃ ہوا یعنی زندہ کرنیوالی سنت
کی اور نبوی شریعت کی بغشور کی طرف وہ ایک گانو ہی ہراۃ و مرو کی درمیان مین پیچ حدود خراسان کی اور مصابیح مین حدیثین چار ہزار چار
سو بتیس ہین مشکوۃ والی کی ڈیڑہ ہزار اور گیارہ حدیثین زیادہ کین پس مشکوۃ مین سب پچین کم چھہ ہزار ہین اور نام مشکوۃ کی مصنف
کا لی لدن بو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ العمری والخطیب التبریزی ہی وانما سلک رضی اللہ عنہ طریق الاختصار
وحذف الاسانید لکلفۃ فیہ بعض التقاد و جب اختیار کی مصنف مصابیح کی نی راضی ہو اللہ اوسی اوپر اختصار کی اور
کیا سند و کلام اور خارج کیا ہیچ اسکی بعضی پر کہ بیان کی الفاظ نی ف مراد دور کرنی سند و نکی سی یہان ترک ذکر صحابی کا اور نام کتاب
کا ہی کہ جس سی وہ حدیث نقل کی پس اس لیی پر کہ بیان کی الفاظ نی یعنی عالمون نی کہ صحیح سی ضعیف کو تمیز کرلیتی ہین اعراض کیا کیونکہ حال صحت و غیرہ
کا اسناد سی اور نام کتاب سی معلوم ہوتا ہی و ان کان نقلہ و آتہ من الثقات کالاسناد لکن لیس ما فیہ اعلام

کالاعفاف فاستحیوا من اللہ تعالیٰ واستوفت منہ فاعلمت ما اغفلہ فاوعیت کل حدیث منہ فی مقرہ کما رواہ الائمۃ الثقات
والنقاد الراسخون ۔ اگر یہ بھی نقل کرنا مصنف کا مانند سند کی سو ہمکی جو وہ عالم تھے ہوں گے لیکن ہمنے چونکہ یہ اور سکی شان ہو اسلئے ان شاء اللہ
کی پرطلب سکی منی خیر کی راہ اختیار کی ہے توفیق چاہی منی ہے یعنی ہر عمل خیر پر ہمنے یا نشان کر دیا یعنی اوسنے کو کہ ہی نشان تھی یعنی صاحب والی نی جو نام
صحابی کا لکھا دو کیا ہمنے ہر حدیث میں بیان کر دیا ہے کہ ہی ہر حدیث اوس نے کہ ہی کا ہی اوسکی مانند اور سط حسی کی روایت کیا یا تو ان
ضبوط نی و ثقہون محکمون نی مثل فی عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری مانند ابی عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری کی ف احوال بخاری کا
ہے ہی کہ پیدائش بخاری کی دن جمعہ کی بعد نماز عصر کی ہی بعضی روایت میں تیرہویں بعضی روایت میں سولہویں شوال کی سال کہ چودانوین میں ہجرت
اور قوم اوسکی جعفی ہی ابو الاحنف کا پردادا مسلمان ہوا تھا اور پڑا تھا ایک حصن کی کہ وہ تھا قوم جعفی میں اور نسب اوسکا اوسط حسی تک محمد بن اسمٰعیل کا معلوم تھا اور
اوسکا اور ابراہیم تھا مغیرہ کا جو بڑا بردزبہ کا ساتھ ہے کے زیر کی اور زکی زم کی اور دال کی پیش کی اور زکی زم کی اور ب کی زبر سی وہ کی جوسی سے جنا نخچہ ہے
پردادا اوسکا اور پڑا تھا یمان جعفی کی مسلمان ہوا تھا اور یمان جعفی اوس زمانہ میں پردادا تھا بخاری کا جسلئے کہ یہ پڑا تھا یمان مسلمان ہوا تھا اور یمان کی قوم طرف منسوب
ہوتا تھا اور رسالت کرنے پیغمبر وقتی کی ہمون کی لیکی جاتی ہی تھی جس سبب سے کہ اوسکی ماں کو بہت قلق اور اضطراب تھا اور سی حالت قلق میں ایک دن حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو بخاری کی ماں نی خواب میں دیکھا اور وہ اوسی میں خوش ہوئی حق تعالیٰ کی تیرہی مٹی کی بنائی عنایت فرمائی اور یہ بات بتلائی کہ تیرہی
کی پیدا ہوگا پڑا تعالیٰ کی ہی ماں اوسکی خواب کی کہا صحیح کو جو اوسی نی تو اوسکو میں مٹی اپنی کی روشن دیکھا اور دن بدن اوسکی عمر تھی کہ جب مکتب کی جس جگہ
تمام حدیث کا سنتی و سکو یاد کر لیتی و سو وقت ہی اوسکو ان کی حدیثون کی یاد کرنی شروع کیں اور بعد وہ تھی مکتب کی ہی اوسنے سنا ایک عالم محدث بخارا
میں جنکی شہور جسلی تھا نخچہ اوسکی پاس بخاری کی جانا شروع کیا اور نہیں چون وہ عالم دخلی کہلاتا اپنی کتاب کے حدیث میں تھی لوگون کی روبرو
پڑھتی تھی اتفاقاً اوسکی زبان سی حدیث کا بیان کرتی حدیث کی میں کہ سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم بخاری نی سنے الصور کہا کہ ابو زبیر ابراہیم سی
روایت نہیں کرتا اور اوس عالم دخلی نی بخاری کو شاباشی کہی و بخاری نی کہا کہ اصل اپنی کتاب میں دیکھو کہ کیا لکھا ہی پس وہ عالم اپنی کہون کی اصل کتاب
اپنی میں کہا اور بخاری کو دیا اور کہا غلطی کی راہ سی میری ہاتھی نکالا تھا اب کہو کہ صحیح اسطرح ہی بخاری نی کہا اصل اسطرح ہی سفیان عن ابی زبیر
عن ابراہیم یہ عالم دخلی حیران ہوا اور کہا فی الوقت اسطرح سی ہمکو یاد نہیں کی ہو تھی اور سی صحیح کیا اسطرح پر اور دیکھ کر عجب بخاری کو
واقع ہوا اون کی عمر کیا دہ برس کی تھی اور عجب سولہوین برس میں جو پہنچی کتابین ابن مبارک کی اور وکیع کی یاد کین اور اپنی ماں کی ساتھ اور بھائی
کی رفاقت اور سکا حج کرنا تھا اور اسلئے حج کرنی کی کہ مظہر لیطرف روانہ ہوئی اور جب حج سی فارغ ہوئی ماں اور بھائی اپنی وطن کو پھر آئی اور یہ طلب حدیث
میں اسطرح مشغول ہوا جیسی ہی اور جب یہ اٹھارہ برس کی ہوئی لگا یہ تصنیف کرنی شروع کین اور ایک کتاب پہلے قضایا صحابہ اور تابعین
کی اور پیچ قول ونکی کی تصنیف کی اور سکا نام رکھا کتاب التاریخ اول اور سکا مسودہ کیا اور رات ایک قبر آنحضرت کی چاندنی رات میں صاف کیا اور
بخاری نی کہا ہی کہ لوگون نی نام پہلے کتاب تاریخ میری کی مذکور نہیں ہی مگر قضایا صحابہ کا طولانی یاد رکھتا ہون لیکن اب حفظ سکیکی کہ اسکے کہون کی طول
دہشت ہوجاوے گا اسواسطے کتاب میں درج نہیں کیا کہ دہشت طلال دلیہنی الوکا ہی و حماد بن اسماعیل کہ حدیث اور سوقت میں تھی اون سی بفضل ہی
کہ ہمارا بخاری کی پہلے طلب حدیث کی روبرو استاد ونکی میں ہی مدت رہتا تھا اور بخاری اپنی پاس رہتا تھا اور قلم نہ رکھتی تھی میں اون سی ایک دن
کہا کہ تمہارا اپنی آمد و رفت استادون پاس کتنی ہوئی لیکن کیا فائدہ دیعنی ملنی کی یاد نہیں میکو الا ہنا ضرور چاہیی خرا سکا جو بخاری نی بعد سولہ دن کی
اپنا یہ تمہکو حفظ حدیث تنگ کرتی ہو جو تمہاری پاس لکھا ہوا ہی وسکو میری پاس لاؤ تاہ میری یاد کو اوس سی مقابلہ کرو اور اٹھی مدت میں یعنی پندرہ

مطلق تھا اور انکی سی معلوم ہوتی تھی اور بہت لوگون نی خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد بن
حمدویہ رازی اور سیان کون کی اور مقام ابراہیم کی سو تمنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرماتی ہین کہ ای ابو زید کب تک تو کتاب ستہ فقہی کا
درس کہی گا میرہی کتاب کا درس کیون نہین کہتا آخر یہ قدری اوعرض کیا کہ یارسول اللہ مین تمہارہی قربان ہون تمہاری کتاب کون سی ہی
فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل اور امام الحرمین سی ہی سیطرح کا خواب نقل ہی اور صاحب بخاری کی تصنیفین دنیا مین ایک تو بخاری دوسری کتاب
تاریخ اور تیسری کتاب الادب چوتھی کتاب رفع الیدین اور سوا انکی جہت کتابین مین نے اسطرح رازی کلام کی نہین لکہین وَاَبِی الْحُسَیْنِ مُسْلِمِ
بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَیْرِیِّ اور ابا سندلی حسین بن حجاج قشیری کی ف احوال سلم کا یہہ ہی کہ نام انکا سلم بن حجاج ہی و کنیت انکی ابو الحسین
اور قوم انکی قشیری ہی اور وطن انکا نیشاپور ہی پیدایش انکی دو سو چار ہجری مین ہی اور ایک قول مین دو سو چھہ مین اور ابو حاتم رازی اور ترمذی
اور ابو بکر بن خزیمہ سلم سی روایت رکہتی ہین اور یہہ خود بہی محدث ہین اور ابو حاتم رازی نی سلم کو خواب مین دیکھا اور اونکا احوال اونہین سی
پوچہا سلم نی کہا کہ حق تعالی نی جنت کو مجہہ پر مباح کر دیا ہی جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون اور ابو علی حافظ نی بہی بعد وفات اونکی کی ایک شخص
نی کو خواب مین دیکھا اور پوچہا تجکو کیسہ سی نجات ہوی کہا بسبب اسکے خدا نی کہا تو میری مین ہی مرا اور وہ جزو تہا کتاب صحیح سلم کا اور کتاب تاریخ مین مذکور
ہی کہ ایکدن سلم کی مجلس مین کہ ایک حدیث کا ہوا اور لوگون نی سلم سی پوچہا اوسوقت سلم کو وہ حدیث معلوم نہوی آخر اپنی گہر مین آی اور ایک
ٹوکرا بہرا ہوا کہجور ونکا اپنی پاس کیا اور اوس حدیث کو مؤلف رہتا شروع کیا اور ایک ایک کہجور کہاتی شروع کی آخر وہ حدیث پائی لیکن اوس وقت تک
اونکی شغل مین تمام وہ ٹوکرا کہجورونکا ہو گیا و بیان فرمایا اور یہی سنہ مین اونکی مرلی گا اور وفات اونکی اتوار کی رات کو ہجری مین چوبیس سال و سو کم دو
ہجری مین سلم کی کتابین تصنیف کی ہوی مین ایک تو صحیح سلم ہی و سوا اسکی اور بہی بہت سی تصنیفین مین جمع مسند کبیر اور جامع کبیر اور کتاب العلل و
کتاب اوہام محدثین اور کتاب مسیء اور کتاب من لیس لہ الا راو واحد اور کتاب طبقات محدثین اور کتاب الاسماء والکنی اور کتاب اولاد الصحابہ اور
کتاب حدیث عمرو بن شعیب اور کتاب مسند شامیین اور کتاب مسند مالک اور کتاب مسند ثوری اور سوا انکی بہی مین وَاَبِی عَبْدِ اللّٰہِ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ الْاَصْبَحِیِّ
اور ابا سندلی عبد اللہ مالک بن انس اصبحی کی ف احوال مالک کا یہہ ہی کہ نام انکا مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث بن
غیمان بن خثیل ہی اور ذہبی محدث نی بیچ تجرید الصحابہ کی ابو عامر کو ذکر کیا ہی اور ابا علی نہین لکہا یعنی لیکونکہ ابا علی ابو عامر کو صحابہ مین نہین
حضرت کی زمانہ مین پیدا ہو چکا تہا اور بیشک ابی عامر کا مالک روایت کرتا ہی حضرت عثمان کی اور اسی طرح ذکر کیا ہی محمد بن احمد بن خلیل نی
شرح مختصر خلیل کی ابو عامر کو اسطرح ذکر کیا ہی کہ ابو عامر بن عمرو بن حارث اور مالک کا صحابی ہی حاضر ہوا ہی حضرت کی ساتہہ ساتہی غزوون مین اور مدت
فقط اتنا ہی ذکر کیا ہی اور کہین کچہہ ذکر نہین اور قوم انکی اصبحی ہی و ربیعہ پیش امام مالک کی چہ سال کی اوس وقت جو پیدا ہی و مدت حمل انکی دو برس تک
برس لگی ہی اور امام مالک بہی طالب حدیث کی حرص بہت کی تہی اور اتباع سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت تہا اور ابتدا زمانہ طالب حدیث
کی مین کہ کچہہ بہی پاس مایہ نہ رکہتی تہی گہر کی کڑیان اوکہاڑ کر بیچہ کاغذ لیتے اور کتابون مین لکہتے اور بعد اسکی سیانی اسپر جو ہوا اور فتوح بہت
ہوئی اور حافظہ انکا نہایت قوی تہا کہ اونہین کا قول ہی کہ جس چیز کو مین اپنی حافظہ مین دیکہتا تہا پیر اوسکو بہولتا نہا اور پہلی مجہہ پہنا
انکا اوسطی تعلیم کرنی حدیث کی شروع ان برس کی عمر مین تہا اور نقل ہی کہ جب تو نے پہلی حدیث بیان کی پہلی مجلس مین اونکی ماں نی کہا کہ
عمدہ راوی مدینہ مین مری ایک عورت غسالہ اوسکی غسل دیتی تہی اوسکی ماں نی کہا کہ جا اور اوس غسالہ کا تہیلا دیکہہ کہ اوسمین کچہہ ہی یا نہی
اونکی کو یہہ عورت مدنی والی کیا یاد کرنیوالی تہی و مین کہنی کی ساتہہ یا تہیلا کاغذ کا دیکہا پر چپک گیا تہا اوسکی اگلی طرف نی تہا اور اوسکا

شہ بگاہ سی جدا ہوتا تہا آخر بڑی مشکل پڑی لاچاری کو رجوع کی طرف عالمون اور فاضلون کی کسی نی اسکا علاج نہ بتلایا آخر طرف امام مالک کے رجوع کی امام مالک نی یہہ حکم فرمایا کہ اس عورت عنالہ کو تہت کیجے حد مار وجب وسی سختی کوڑی ماری تب عنالہ کا تہہ شرمگاہ سیت کی سی جدا ہوا اوسی وقت سی ان کی عظمت کمال علم کی لوگون کی نزدیک ثابت ہوئی اور انہون نی اپنی ذہہ سی ہزار حدیثین لکہی تہین دارقطنی نی کہا یہہ باتفاق کسی محدث کو نہین ہوا اور تمام عمر انہون نی بیچ حرم مدینہ کی استنجا نہین کیا باہر حرم کی جاتی تہی مگر حالت بیماری کی مین بضرورت کی مین لاچاری کہ اوسی جگہہ جاتی تہی اور کتاب موطا کو تیس ہزار کی آدمیون نی اون سی سنی اور سند کی بعد اوسکی یہہ کتاب موطا بہت پہیلی اور لوگ فیض یاب ہوئی واللہ اعلم **وَاَبُو عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیُّ** اور مانند ابی عبداللہ بن ادریس شافعی کی **فَ** کنیت امام شافعی کی ابوعبداللہ اور نام اوسکا محمد اور نسب اوسکا اسطرح سی ہی کہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القرشی المطلبی شافع کو مطلبی کہتی تہی کسواسطی کہ انکا جد اعلی مطلب تہا اور مطلب بہائی تہا ہاشم بن عبد مناف کا اور ہاشم بیٹا مطلب کا اوسکی اولاد مین امام شافعی ہین اور ہاشم بیٹا عبد مناف کا رہائی مطلب کا ہی وہ جد آنحضرت کا ہی اور شافع نی ملاقات آنحضرت سی کی ہی اور باپ شافع کا کہ نام اوسکا سائب تہا دن بدر کی نشان بردار تہا بنی ہاشم کا قریش کیطرف سی اور اوسی لڑائی مین قید یون مین پکڑا آیا اور بدلا دیکر چہوٹا اور یہہ مسلمان ہوا اور پہلے امام شافعی کی بیچ سن ڈیڑہ سو ہجری کی بیچ غزہ کی ہوئے اور بقول بعضی کی بیچ عسقلان کی اور بعضی قول مین بیچ منا کی اور اون کو کہ مین لیگئی اور نشو ونما اوسی جگہہ پایا اور سات برس کی عمر مین قرآن تمام یاد کرلیا اور جب دس برس کی ہوئی موطا کتاب امام مالک کی یاد کی اور فقہ مسلم بن خالد سی کہ اوس زمانہ مین مفتی مکے تہے پڑہی اور جب پندرہ برس کی ہوئی اوسوقت کی علمانی اون کو اذن دیا فتوی دینی کا اور بعد اسکی وہ نی کہ کوچ کیا مدینہ کی طرف اور امام مالک کی صحبت مین رہنا اختیار کیا اور امام شافعی نقل کرتی ہی کہ ابتدا مین مجکو شوق شعر کا بہت تہا اور بہت شعر یاد کیے تہی مینی کہ ایکدن کعبہ کی سایہ مین بیٹہا تہا مین اور میری نزدیک کوئی نہ تہا یکبی سی ایک آواز آئی کہ مینی خوب سنی کہ کوئی کہتا ہی یا محمد علیک بالفقہ ودع الشعر یعنی اے محمد لازم پکڑ تو فقہ علی کو اور چہوڑ تو شعر پڑہنی کو اور امام شافعی سی نقل ہی کہ پہلی بالغ ہونی سی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مینی خواب مین کہا کہ فرماتے ہین اے لڑکی کہا مینی لبیک یا رسول اللہ فرمایا کہ کس قوم کا ہی تو مینی کہا تمہاری قوم مین کا فرمایا کہ نزدیک میری آ اور مونہہ کہول پس مین نزدیک گیا اور اپنا مونہہ کہولا مینی آنحضرت نی لعاب اپنی مونہہ کا میری مونہہ مین ڈالا اور فرمایا کہ جا برکت دی اللہ تعالی بیچ تیری پس بعد اوس خواب کی مجکو خطا بیچ حدیث کی اور کلام عرب کی واقع نہ ہوئی اور پہر امام شافعی کہتی ہین کہ جب مین امام مالک کی پاس پہونچا میری باتین اور انہون نی سنین اور قیافہ سی معلوم کیا اور پوچہا کہ نام تیرا کیا ہی مینی کہا نام میرا محمد ہی جب کہا اونہون نی اے محمد تقوی کر اور ڈر خدا سی اور بچتا رہ گناہون سی کہ تجکو اللہ تعالی بڑی شان دیگا درمیان امت رسول مقبول کی اور مین مدت تک اون پاس رہا جب تحصیل علم سے فارغ ہوا اور پروانگی سفر کی امام مالک سی چاہی مینی تب وقت رخصت کرنیکی اونہون نی مجہسی کہا اے جوان حق تعالی نی بیچ دل تیری کی نور ڈالا ہی پس اس نور کو بسبب گناہ کی دور نہ کیجو اور امام شافعی امام مالک سی اور سفیان بن عیینہ سی اور عبدالعزیز دراوردی سی اور سوا انکی بہت خلق سی روایت کرتی ہین اور امام شافعی سی امام احمد حنبل اور ابو ثور سی اور مزنی روایت کرتی ہین اور سوا انکی اور بہی امام شافعی سی روایت کرتی ہین اور جسوقت کہ امام مالک سی رخصت ہوئی بیچ بغداد کی پہونچی دو برس اوس جگہہ ٹہہری اور وہانکی عالمون سی حدیث اور فقہ لی پہر وہانسی کہ مین آئی پہر دوبارہ بغداد کو گئی بعد اوسکی قصد مصر کا کیا اور تعلیم تعلم مین مشغول ہوئی اور کتابین تصنیف کین چنانچہ بیچ اصول دین کی چودہ کتابین تصنیف کین اور بیچ فروع

دین کی سو کتاب سی زیادہ کہین اور امام احمد سی نقل ہی کہ مین ناسخ اور منسوخ حدیث مین سی اور خاص اور عام اور مجمل اور مفصل
نہ جانتا تہا جب تک کہ امام شافعی کی صحبت مین بیٹہا تہا اور امام محمد شاگرد امام اعظم کی سی نقل ہی کہ امام شافعی نی کتاب اوسط امام اعظم
کی مجہہ سی بطریق عاریت کی نی ایک رات اور ایک دن مین تمام یاد کر لی اور وفات کی سلخ رجب کو دن جمعہ کی دو سو چار ہجری مین اور اوسی
روز عصر کی بعد دفن کیا بیچ قرافہ مصر کی واللہ اعلم وَاَبُو عَبْدِ اللّٰہِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ نِ الشَّیْبَانِیُّ اور مانند ابی عبداللہ
احمد بن محمد بن حنبل شیبانی کی ف احوال انکا یہہ ہی کہ کنیت انکی ابو عبداللہ اور نام انکا احمد بن محمد ابن حنبل بن ہلال بن اسد بن
ادریس بن عبداللہ ابن حسان بن اسد بن بقیہ بن نزار بن معد بن عدنان پیشوا اور مقتدا اہل بیچ حدیث کی اور فقہ کی اور زہد اور ورع
انکو بیچ عبادت کی بہت تہا اور بغداد مین انکا نشو و نما ہوا اور طلب علم اور تحصیل حدیث کی اوسی جگہہ کی بعد اسکی واسطی سنی حدیثون
کی کوفہ اور بصرہ اور مکہ اور مدینہ اور یمن اور شام اور اور جزیرون کیطرف گئی اور حدیثین لکہین اور سنین عالمون اون شہرونکی سی اور
روایت کرتی ہین یزید بن ہارون اور یحیی بن سعید قطان اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور سوا انکی اور علما سی بہی اور انسی بہی بہت
لوگ نقل کرتی ہین مانند محمد بن اسمعیل بخاری کی اور مسلم بن حجاج قشیری کی اور ابو زرع اور ابو داود سجستانی اور سوا انکی اور اسحاق بن راہویہ نی ان کی حق مین
کہا ہی کہ احمد بن حنبل حجت ہی یعنی دلیل ہی درمیان خدا کی اور بندون خدا کی اور امام شافعی نی انکی حق مین فرمایا ہی کہ بغداد مین سینی
کوئی نہین جو اکہ زیادہ ہو پرہیزگاری مین اور تقوی مین اور علم مین احمد بن حنبل سی اور احمد بن سعید دارمی نی کہا ہی کہ نہین دیکہا مینی کسی
جوان کو کہ بہت یاد رکہنی والا ہو حدیث پیغمبر خدا کی احمد بن حنبل سی اور کتاب انکی کہ نام اوسکا مسند ہی مشہور ہی درمیان محدثین کی
اور حدیثین اوس مین زیادہ ہین تیس ہزار سی اور ابو داود سجستانی سی نقل ہی کہ کہا صحبت مین بیٹہنا احمد بن حنبل کی گویا کہ صحبت
ہی آخرت کی کسواسطی کہ انکی مجلس مین ذکر سوا امور دین کی نہ تہا اور ذکر ہی کہ احمد بن حنبل نی فقہ اختیار کیا اور ستر برس اوسپر صبر کیا
اور کسی سی کچہہ قبول نہ کرتی تہی اور محمد بن موسی کہتا ہی کہ اہل مصر نی کہا عبدالعزیز کی واسطی بطریق میراث کی لاکہہ اشرفی سونی کی کسی
جانور پر لاد کر بیچ بغداد کی یحیی و حسن بن عبدالعزیز نی اوسمین سی تین تہیلیان ہزار ہزار اشرفی کی کہ سب تین ہزار ہون احمد بن حنبل کی واسطی
بہیجین اور کہا کہ اسی ابو عبدالعزیز یہہ مجکو میراث مین بوجہ حلال پہونچا ہی اسکو لیجئی اور اپنی اہل و عیال پر خرچ کیجئی امام احمد بن حنبل نی
فرمایا کہ اسکی مجکو کچہہ حاجت نہین اور ایک اشرفی ہی اوسمین سی قبول نہین کی اور اسی قسم کی باتین اون سی بیچ مقدمہ صبر اور
توکل کی اور استغنا کی اور تقوی کی اور پرہیزگاری کی بہت سی ہین اور پیدایش انکی بیچ بغداد کی ایک سو چودہ ہجری مین ہی اور
وفات انکی بہی بیچ بغداد کی دو سو اکتالیس مین جمعہ کی دن وقت چاشت کی اور دفن کیا بعد عصر کی واللہ اعلم وَاَبِی عِیْسٰی مُحَمَّدُ
ابْنُ عِیْسَی التِّرْمِذِیُّ اور مانند ابی عیسی محمد بن عیسی ترمذی کی ف اور احوال ترمذی کا یہہ ہی کہ کنیت ان کی ابو عیسی اور نام
انکا محمد بن عیسی بن سورہ بن موسی بن ضحاک ترمذی ساتہہ زیارت کی ترمذی نسبت ہی طرف شہر ترمذ کی اور یہہ ہی بڑی محدثون
مین ہین اور تصنیف انکی کتاب جامع ترمذی دلالت کرتی ہی اور بڑی علم اکیلی اور اوس کتاب مین اونہون نی کتنی باتین لازم پکڑی
ہین ایک یہہ کہ جو حدیث صحابیون سی اونکو پہونچی ہی اون صحابیونکا نام بیان کر دیتی ہین تا کہ شہرہ اور متواتر اور احاد ہونا حدیث کا معلوم
ہو جاوی اور دوسری یہہ کہ اس کتاب مین اونہون نی یہہ بہی لازم کیا ہی کہ مذہب اور اختلاف علما کا بیان کیجئی و تیسرے یہہ کہ ہر جگہہ راوی کا
احوال قوی کا اور ضعیف کا بیان کر دیتی ہین اور حدیث کا بہی حال بیان کر دیتی ہین کہ صحیح ہی یا حسن ہی یا غریب ہی یا منکر ہی اور یہہ تین باتین باقی

اور کتابون صحاح ستہ مین نہین اور ترمذی کو واسطے حضرتؐ تک تین سی کم نہین اور ایک حدیث مین تین واسطے ہین سو جس حدیث مین تین واسطے ہون بیچ پیغمبرؐ کے اس حدیث کو ثلاثی کہتی ہین اور نہایت سی نہایت واسطے اس مین اس سی زیادہ نہین اور بہت سی علما سی یہ بھی حدیث کرتی ہین مانند قتیبہ بن سعید اور محمود بن غیلان اور محمد بن بشار اور احمد بن منیع اور محمد بن مثنے کی اور سوا ان کی اور ان سی بہت لوگ روایت کرتی ہین مانند محمد بن احمد اور حکیم بن کلیب کی اور سوا انکی اور ترمذی نی کتاب اپنی تصنیف کرکر علماء حجاز کو اور عراق کو اور خراسان کو بھجوائی اور سبھون نی پسند کی اور انکی کتاب ایک شمائل نبوی ہی کہ اوسمین بیان حضرتؐ کی سیرت کا اور حضرتؐ کی بدن کا اور چہرہ کا اور تمام اعضا کا ہی اور سید الشیخ ترمذی کی دو سو نومین ہجرت سی بیچ شہر ترمذ کی اور وفات اونکی بیچ دو سو ستاسی کی واللہ اعلم وَاَبِی دَاوٗدَ سُلَیْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِیِّ اور مانند ابی داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی کے اور احوال ابو داود کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو داؤد اور نام انکا سلیمان بن اشعث ابن اسحق بن بشیر اور سجستان کی رہنی والی اور اپنی وطن سی واسطے طلب علم کی اور حدیث کی نکلی اور بہت جگہ پھری اور علماء عراق اور خراسان اور شام اور مصر اور جزیرہ کی حدیث سنی اور اجازت لی اور بڑی بڑی علما سی اور مجتہدین سی حدیث کرتی ہین مانند مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب اور یحیی بن معین اور احمد بن حنبل کی اور سوا انکی سی اور ان سی بھی بہت سی علماء روایت کرتی ہین مانند ابو عبد الرحمن نسائی اور احمد بن محمد کی اور سوا انکی اور ابو داؤد پہلے بصرہ رہی اور وہان سی بغداد مین بھی پھونچی اور اپنی کتاب تصنیف کی بیچ بغداد کی اور اوس ضلع کی لوگون نی سنن کتاب ابو داؤد کی سنی اور امام احمد کی روبرو کتاب انکی پڑہی اونہون نی بہت پسند کی اور ابو داؤد سی نقل کی کہ پانچ لاکھ حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی علما سی لکھین اور اون حدیثون مین سی ایک ہزار چھ سو حدیثین نکالکر اس کتاب مین لکھین کہ نہایت صحیح ہین اور اون سب حدیثون کی جگہ چار حدیثین کفایت کرتی ہین گویا سب باتین شریعت اور دین کی مجملا ان چار حدیثون مین ہین اول حدیث یہ انما الاعمال بالنیات دوسری حدیث من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ تیسری لا یکون المومن مومنا حتی یرضی لاخیہ ما یرضی لنفسہ چوتھی ان الحلال بین وان الحرام بین وبینہما مشتبہات تا آخر حدیث اور ابو بکر خلال انکی شان مین کہا ہی کہ ابو داؤد پیشوا تھی بیچ زمانہ اپنی کی اور فقہ اور پرہیزگاری بیچ فن حدیث کے خوب بصارت اور مہارت رکہتی تھی اور کتاب انکی ابو داؤد بہت خوب کتاب ہی حق حدیث مین مانند اسکی اور کتاب نہین لکہی گئی یعنی بعد بخاری اور مسلم کی اور سید الشیخ ابو داؤد کی دو سو دو مین اور وفات انکی دو سو پچہتر ہجری مین سولوین شوال کو وَاَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدَ بْنِ شُعَیْبِ النَّسَائِیِّ اور ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی کی ف احوال نسائی کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابی عبد الرحمن اور نام انکا احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان اور نسائی نسبت طرف شہر کی اور نام شہر کا نسا ہی کہ یہ ایک شہر ہی بیچ خراسان کی اور سید الشیخ انکی دو سو چودہ مین یا دو سو پندرہ مین اور نسائی بہت شہرون مین پھری اور بڑی بڑی عالمون کو پایا اور حدیثین سنکین اور بیچ خراسان کی اور حجاز کی اور عراق کی اور جزیرہ کی اور شام اور مصر کی علما سی تحصیل علم کی کی اور پھر چل گئی طرف قتیبہ بن سعید کی اوسوقت مین انکی عمر پندرہ برس کی تھی ایک برس دو مہینے اون کی پاس ہی اور یہ شافعی مذہب تھی چنانچہ مناسک حج انکی تصنیف ہی وہ دلالت کرتی ہی انکی شافعی مذہب ہونی پر اور یہ صوم داؤدی عیشہ رکہتی تھی صوم داؤدی یہ کہ ایک دن روزہ رکہنا اور ایک دن روزہ نہ رکہنا باوجود اس روزہ رکہنی کی ان مین قوت جماع بہت تھی کہ چار عورتین انکی نکاح مین تھین ہر عورت کی ہان ایک ایک رات رہتی اور حرمین بہت تھین اور جب کتاب سنن کبری تصنیف کرکر فارغ ہوی ایک امیر کہ انکی وقت مین تھا اوسی اون سی پوچھا کہ کتاب تمہاری ساری صحیح ہی انہون نی کہا کہ نہین بعضی صحیح ہی بعضی حسن امیر نی ان سی التماس کیا کہ ان

سب حدیثون مین سی جتنی کہ صحیح مرد اعلی کی نہایت صحیح ہون اوسکو میری واسطی جدا لکھی پس واسطی سفن مہتبی انہون نی التصنیف کے
وسبب انکی وفات کا یہ ہی کہ انہون نی ایک کتاب صحیح مناقب حضرت علی کی تصنیف کی اور ارادہ کیا کہ صحیح مسجد جامع دمشق کے وقت
مجمع کی اوس کتاب کو پڑہین تاکہ آدمی اوس جا کہہ کی کہ بسبب سلطنت بنی امیہ کی مذہب بنو اصبک کہتی تہی وہ راہ پر آوین چنانچہ تو وہی سنی کتاب
یکدن وہان مسجد کی مجمع مین انہون نی پڑہی کہ ایک شخص نی اوس مجمع مین سی پوچہا کہ صحیح مناقب حضرت معاویہ کی ہی کچہہ تمنی تصنیف کیا ہو
نسائی نی جواب مین کہا کہ معاویہ کو یہی کفایت ہی کہ سر سلامت پاوی اونکی مناقب کہان ہین اور بعضون نی لکہا ہی کہ یون کہا کہ معاویہ کی
مناقب میری نزدیک صحیح نہین ہوی یہ بات سنتی ہی اونکو لوگون نی خوب مارا کہ وہ ہوی ہوگئی آخر اونکی خادم اونکو اوٹہا لاے
گہر مین اوسوقت انہون نی یہ کہا کہ اسیوقت مجکو مکہ کیطرف لیچلو تاکہ مکہ مین مرون پس راہ مین مکہ کی مرون کہتی ہین کہ بموجب کہنی اونکی کی لیگئے بعد
پہونچنی کی مکہ مین وفات ہوی تین سو تین ہجری مین پیر کی دن تیرہوین صفر کو اور دریان صفا اور مروہ کی دفن کیا واللہ اعلم وابی عبد اللہ
محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی اور ابی عبد اللہ محمد بن یزید ماجہ قزوینی کی ف احوال ابن ماجہ کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابی عبد اللہ
نام انکا محمد بن یزید ابن ماجہ رہنی والی قزوین کی اور قوم انکی بہی مشہور بہ ربعیہ بالولا اور قزوین نام شہر کا ہی کہ مشہور ہی بہ عراق عجم کی
اور یہہ بہی ایک عقد اہل اور حافظ حدیث کی اور ثقہ بہی اور امام مالک کی یارون سی ہین اور بہت شہرون مین پہرے واسطی طلب حدیث کی اور
انکی کتاب کو بہی اکثر علمانی بہ صحاح ستہ کی داخل رکہا ہی اور اونکی کتبی حدیثین ثلاثی سی بہی ہین اور بعضون نی انکی کتاب کو صحاح ستہ مین
داخل نہین کہا سوا واسطی کہ ایک حدیث منکر بلکہ موضوع اوس کتاب مین وارد ہوی ہے اور بہ فضیلت قزوین کے لوگون نی سی حدیثین بہت
نقل کی ہین لیکن محدثون کی نزدیک وہ سب موضوع ہین اور پیدایش انکی بہ دو سو نوی کی اور وفات ان کی دو سو تہتر مین ان پہرے سنا دیسون
رمضان کو واللہ اعلم وابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی رحمۃ اللہ علیہ اور ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی کی ف احوال دارمی کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو محمد اور نام انکا عبد اللہ بن
عبد الرحمن ابن فضل سمرقندی الدارمی سمرقندی نسبت ہی طرف شہر کی اور دارمی نسبت ہی طرف قوم کی یہہ ہی ایک بڑی محدث مین
اور عالم ہین اور تعریف کیی گئی ساتہہ زہد کی اور پرہیزگاری کی اور انکی کتاب بہی بہت اچہی کتاب ہی حدیث کی کتابون مین اور روایت کرتی
ہین ابن ماجہ سی اور حبان ابن ہلال سی اور بشر بن نصیل سی اور حیوۃ بن شریح سی اور اوس سی بہی روایت کرتی ہین بڑی محدثین علم کی
اور ترمذی کی اور پیدایش انکی ایک سو اکاسی مین اور وفات انکی دو سو پچپن مین اور اسحق بن احمد بن خلیفہ کہتا ہی کہ مین محمد اسمعیل بن بخاری کی
پاس بیٹہا تہا کہ خبر مرنی عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی کی پہونچی اوسوقت محمد بن اسمعیل نی سر اپنا نیچی جہکایا اور کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کا
پڑہا اور آنسو اون کی رخسارون پر بہی واللہ اعلم وابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی اور ابی الحسن علی بن عمر دارقطنی
کی ف احوال دارقطنی کا یہ ہی کہ ابو الحسن کنیت اونکی اور نام اونکا علی بن دارقطنی حافظ حدیث کا اور علامہ مشہور تہا
ساتہہ فضیلت کی اور علم حدیث کی اور خوب جانتا تہا علت حدیث کی اور حال راویون کا اور کتاب دارقطنی مین ایک حدیث
کئی سندون کرلاتا ہی اور اس سی روایت کرتی ہین بو نعیم اور ابو بکر برقانی اور جوہری اور قاضی ابو الطیب طبری اور حاکم ابو عبد اللہ
نیشاپوری پیدایش انکی بہ بغداد کی تین سو پانچ مین یا چہہ مین اور وفات ہی انکی بغداد ہی مین ہوی روز بدہ کی بائیسوین ذی قعدہ
کو تین سو پچاسی مین اور یہ بہی بہت پہرے ہین ملکون مین واسطی تحصیل علم کی چنانچہ کوفہ مین اور بصرہ مین اور شام مین اور واسط مین
اور بصرہ مین اور سوا ایران کی شہرون اسلام مین اور دارقطن قاف کی پیش سی ایک محلہ ہی بغداد مین نسبت اوس محلہ کی نام انکا

دار قطنی ہی اور عربی مین قطن کہتی ہین روئی کو یہ محلہ بسبب روئی کی منڈی کی دار قطن کہلاتا تہا اور بعضی روایت مین وفات انکی
آٹہوین ماہ محرم جمعرات کی دن اللہ علم وَاَبِی بَکْرٍ اَحْمَدِ بْنِ الْحُسَیْنِ الْبَیْهَقِیِّ اور ابی بکر احمد بن حسین بیہقی کی ف
احوال بیہقی کا یہ ہی کہ کنیت اون کی ابو بکر نام اونکا احمد بن حسین بیہقی یہ ہی ایک پیشوا اور مقتدا تہی اہل حدیث مین اور اونکی کتابین
تصنیف بہت مین نقل ہی کہ تصنیف انکی سات ہزار تک پہونچی ہی مشہور کتابون اونکی مین سی کتاب مبسوط اور کتاب السنن اور کتاب دلائل
النبوۃ اور کتاب معرفت علوم حدیث اور کتاب بعث والنشور اور کتاب آداب اور کتاب فضائل صحابہ اور کتاب فضائل وقات اور کتاب شعب
الایمان اور کتاب خلافیات اور پیدایش ان کی شعبان کی مہینی سال تین سو چوراسی ہجری مین ہی اور وفات ان کی بیچ نیشاپور کی چار سو
چھپین ہجری مین اللہ علم وَاَبِی الْحَسَنِ زَیْنِ بْنِ مُعَاوِیَةَ الْعَبْدَرِیِّ اور ابی الحسن زین بن معاویہ عبدری کی ف اور احوال زین
کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو الحسن نام انکا زین بن معاویہ العبدری و عبدری نسبت ہی طرف عبد الدار کی کہ ایک قبیلہ مشہور ہی قریش
مین اور وفات انکی پانسو مین مین یہ چوندہ ہوئی یہان شخص ہین پیشوا حدیث کی انہون نی اپنی کتابون مین حدیثین مع سند کی روایت
کی ہین اپنی تلوۃ والی نی انکی کتابون سی نقل کر کر نام اوس کتاب والی کا لکہدیا ہی و سوا انکی اور وہ بہی نقل کی ہین لیکن کم جیسی کہ
اگلی کہتا ہی نصف وَغَیْرِهِمْ وَقَلِیْلٌ مَّا هُوَ اور سوا انکی اور وہ کم ہین ف اور احوال بعضی غیر اون کی کا یہ ہی اون
غیرون مین ایک نام نووی ہین لقب اونکا محی الدین اور کنیت اونکی ابو زکریا اور نام اونکا یحیی بن شرف حزامی ساتہہ حارثی کی برنے
اور نسبت سی منسوب ہی طرف حزام کی کہ نام اون کی ایک جد کا ہی و نووی ایک مکان ہی متعلق دمشق کی بیچ شام کی نسبت نووی کی
اوسکی طرف ہی اور کبہی وسکو نواوی بہی کہتی ہین پیدایش ان کی بیچ شہر نووی کی چھبیسوا لکتیس مین محرم کی پہلی عشرہ مین اور وفات انکی
بدہ کی رات چوتہی ہوین رجب کو چھ سو ستر مین اور بعضی ان غیرون ابن جوزی ہین کنیت اونکی ابو الفرج نام اونکا عبد الرحمن بن علی بغدادی حنبلی
صدیقی مشہور بابن جوزی نسبت ہی ایک مکان کیطرف کہ اوسکو وقت اسجوز کہتی ہین عالم اور فاضل فقیہ اور محدث فصیح اور بلیغ اور صاحب
تصانیف بیچ تفسیر اور حدیث اور فقہ کی و سیر اور تاریخ اور انساب اور مواعظ کی اور مختار تہا بیچ زمانہ اپنی کی ان علمون مین پیدایش انکی
بیچ پانسو ستر ہ کی ہجرت سی اور وفات انکی پانسو ستانوین ہجری مین اور کتابین انکی کتنی ہی تصنیف کی ہوئی ہین چنانچہ ایک کتاب انکی بیچ
موضوعات حدیث کی کہ اوسمین حدیثین موضوع بیان کی ہین اور ایک کتاب اونکی تلبیس ابلیس کہ اوسمین بیان بدعت کا اور خلاف سنت
کا ہی و اقوام شیطانی کی بہی بیان ہی و بیچ انکا رد جماعت صوفیہ متدعین کی خوب بیان کیا ہی و ایک اور ایک قصہ انکا عجب منقول ہی کہ
ایکدن وعظ بیان کرتی تہی جہلا اثنا عشریہ فضیلت ابو بکر کی اور حضرت علی کی یہانتک کہ اسمین خوب بحث اور اختلاف ہوا آخر اوسپر
حکم ابن جوزی کی دونو راضی ہوئی اور اون دونون مین حکومت تہی شیعون کی چنانچہ ابن جوزی منبر پر واعظی وعظ کہنی کی چڑہی تہی کہ اوسوقت ایک
شخص نی اون دونون مین سی یوچہا کہ سید افضل الصحابہ یعنی کون بہتہ ہی صحابہ سون مین سی اونہون نی دونون فریقون کی حکایت کر کر جواب دیا واعظی
خوف زدہ ہوا کی اور جواب یہ کہا کہ افضل صحابہ رسول اللہ الذی بتہ فی بیتہ افضل صحاب رسول اللہ کی وہ تہی کہ بیٹی اوس کی بیچ گہر
اوسکی تہی پہر بہر اس کہنی کی ابن جوزی و باقی سب چل کہڑی ہوئی تا کوئی یوچہنا احوال مفصل کا نکرہی و وہ دونو فرقہ خوش ہو کر اپنی
اپنی مذہب موافق گمان فضیلت کا لیگئی یعنی سنی نی جانا کہ بیٹی حضرت ابو بکر کی بیچ کہ رسول خدا کی تہی فضیلت انہین کو ہی و شیعون نی جانا
کہ بیٹی پیغمبر خدا کی بیچ گہر حضرت علی کی تہی فضیلت انہین کو ہی غرض کہ دونو مین سی و سوقت فتنہ شر ہو گیا وَاِنِّیْ اِذَا نَسَبْتُ الْحَدِیْثَ اِلَیْهِمْ

كَانَ قَدْ اُسْنِدَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَّهُمْ قَدْ فَرَغُوْا مِنْهُ وَاعْتَنَوْا عَنْهُ اور تحقیق جو وقت کہ نسبت
کی مینی حدیث طرف ان کی گویا کہ سند پہنچا دی مینی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطے کہ اونہون نی فراغت حاصل کی سند سی اور بے
پروا کر دیا ہمکو سند سی ف اگر کوئی کہی کہ مصابیح والی پر بسبب ترک ذکر اسناد کی علماء اعتراض کرتی تہی وہ بات تو اب بہی
باقی رہی کہ مشکوۃ والی نی فقط نام صحابی کا اور کتاب کا ذکر کیا اور تمام سند نہین ذکر کی اوس کا مصنف نی یہہ جواب دیا
وَسَرَدْتُ الْكُتُبَ وَالْاَبْوَابَ كَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَيْتُ اَثَرَهُ فِيْهَا اور بیان کیا مینی کتب کو اور ابواب کو جیسا بیان کیا صاحب
مصابیح نی کتب اور ابواب کو اور پیروی کی مینی نقش قدم اونکی کی بیچ اوس کی ف لفظ کتاب جو سرخی سی لکہتی ہین وہ شامل
ہوتا ہی کتنی مطالب کو اور باب مین خاص ایک طرح کا مطلب ہوتا ہی جیسکہ کتاب الطہارۃ اوسمین کتنی ہی باب مذکور ہوتی ہین باب
الوضوء باب الغسل وغیر ذلک پس مشکوۃ والی نی کتاب اور باب بعینہ بطور مصابیح والی کی ذکر کیی ہین وَقَسَمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا
عَلٰى فُصُوْلٍ ثَلَاثَةٍ اَوَّلُهَا مَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاكْتَفَيْتُ بِهِمَا وَاِنِ اشْتَرَكَ فِيْهِ الْغَيْرُ لِعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا
فِى الرِّوَايَةِ اور تقسیم کیا مینی ہر باب کو اکثر اوپر تین فصلون کی پہلی فصل وہ ہی کہ حدیث کی شیخین نی یعنی بخاری و مسلم نی
یا ایک نی اون دونون مین سی اور کفایت کیا مینی ساتہ اون دونون کی اور اگرچہ شریک ہون بیچ روایت حدیث کی غیر بخاری اور
مسلم کی واسطی بلند ہونی درجہ بخاری و مسلم کی بیچ روایت حدیث کی ف اگر بخاری و مسلم مین ایک صحابی سی حدیث آئی ہو اوسکو
متفق علیہ کر کر کہا ہی اور اگر حدیث بخاری مین ایک صحابی سی مذکور ہوا و مسلم مین اور صحابی سی اوسکو انکی اصطلاح مین متفق علیہ
نہین کہتی وَثَانِيْهَا مَا اَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْاَئِمَّةِ الْمَذْكُوْرِيْنَ وَثَالِثُهَا مَا اشْتَمَلَ عَلٰى مَعْنًى اَلْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ
مُنَاسِبَةٍ مَعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيْطَةِ وَاِنْ كَانَ مَاثُوْرًا عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ اور دوسری فصل مین حدیثین وہ کہ روایت کیا اونکو سوا
بخاری و مسلم کی پیشوا اون ذکر کیی گیون مین سی اور تیسری فصل وہ چیز ہین کہ مشتمل ہوا اوپر معنی باب کی ملحقات مناسب سی ساتہہ محافظت کرنیکی اوپر
شرط کی اور اگرچہ منقول ہو صحابی اور تابعی سی ف یعنی تیسری فصل مشکوۃ والی نی بڑہائی ہی اوپر مصابیح کی کسواسطے کہ مصابیح مین دو ہی
فصلین ہین اور مصابیح والی نی یہہ بات مصابیح مین مقرر کی ہی کہ فصل اول مین حدیث صحاح مین کے لاوے اسکی نزدیک صحاح وہ ہی کہ بخاری و مسلم مین حدیث
ہو اور دوسری فصل مین حدیث لایا ہی حسان اور اصطلاح حسانکی نزدیک اوسکی یہہ ہی کہ سوا بخاری و مسلم کی حدیث ہو مثل ترمذی اور ابوداود اور
نسائی کی اور غیر انکی اوسکو حدیث حسان کہتا ہی یہہ اصطلاح اوسکی نزدیک ہی و محدثون کی نزدیک نہین اور تیسری فصل مین التزام نہین کیا مشکوۃ والی
نی کہ حدیث مرفوع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاوی بلکہ بعضی قول اور فعل اور تقریر صحابہ کی اور تابعین کی اور غیر اونکی کہ مناسب باب کی ہون بہی
لایا ہی اور موافق شرطون فصل اول اور ثانی کی ہی یا ہی یعنی اول مین نام راوی کا صحابی ہوتا تابعی ہوا اور آخر کو نام کتاب کا لکہا ہی ثُمَّ اِنْ تَكَ
اِنْ فَقَدْتَ حَدِيْثًا اَوْ بَابًا فَذٰلِكَ عَنْ تَكْرِيْرٍ اَسْقَطْتُهُ پہر تحقیق اگر تو نپاوی کوئی حدیث بیچ ایک باب کی پس یہہ بسبب تکرار کی موقوف کیا مینی
اوسکو ف یعنی ایک حدیث بیچ ایک باب کی بیچ کتاب مصابیح کی ہی اور وہ حدیث اوسی باب مین بیچ مشکوۃ کی نہین ہی تو بسبب تکرار ہونی
حدیث کی صاحب مشکوۃ نی موقوف کی یعنی ایک جا ئی کر کی وَاِنْ وَجَدْتَ اٰخَرَ بَعْضَهُ مَتْرُوْكًا عَلٰى اِخْتِصَارِهِ اَوْ مَضْمُوْمًا
اِلَيْهِ تَمَامُهُ فَمِنْ دَاعِيْ اِهْتِمَامِ اَتْرُكُهُ وَاُلْحِقُهُ اور اگر پاوی تو اور حدیث کہ بعض اوسکا چہوڑا ہوا ہی اوپر اختصار
کی یا ملایا گیا ہی طرف اوس کی بقیہ اوس حدیث کا پس یہہ بسبب باعث اہتمام کی چہوڑ دیا ہی اوس کو اور ملا دیا ہے

او سکو ف یعنی وہان کوئی امر باعث ترک اور عائق کا ہوگا پس باعث اختصار کا یہ ہی کہ وہ مکرر احدیث دراز کا مناسب باپ کی ہوگا اور باقی
مناسب وسکی ہوگا یا ایک مکرر مناسب باپ کی ہوگا اور ایک مکرر مناسب باپ کی پس جہان ان دونو باتون مین سی ایکبات پائی جائیگی
او سکو مختصر بیان کرونگا اور جہان ان دونو باتون مین سی نہ پاؤن گا ساری حدیث بیان
کرونگا جیسے مصابیح والی نی اختصار کیا ہوگا وان عذرت علی اختلافی فی الفصلین من ذکر عمر الشیخین فی الاول
وذکرهما فی الثانی فاعلم انی بعد تتبعی کتابی الجمع بین الصحیحین للحمیدی وجامع الاصول اعتمدت
علی صحیحی الشیخین ومتنیهما او اگر خبردار ہو تو او پر اختلاف کی یچ دو فصلون کی + یعنی ذکر کرنا عمر شیخین کا یچ فصل
اول کی اور ذکر ان دونو کا یچ فصل دوسری کی پس جان یہ کہ بات نہین صادر ہوئی بسبب غفلت او رہولنی کی بلکہ تحقیق بعد تلاش کرنی
میری کی کتاب جمع بین الصحیحین حمیدی کی او کتاب جامع الاصول کی اعتماد کیا مین نی صحیحین شیخین کی اور متنون کی ف یعنی مصابیح والی
نی جو نہ لیا ہی کہ پہلی فصل مین حدیثین بخاری او رمسلم کی لایا ہی اور دوسری مین غیر بخاری و مسلم کی او رمین بعضی حدیثون فصل اول کی غیر بخاری
او رمسلم کی طرف نسبت کیا ہی او بعضی حدیثون فصل دوسری کی کہ بخاری و مسلم کیطرف نسبت کیا ہی تو سبب یہ ہی کہ مین چارون کتابون
مذکورہ کی کتابون مین تلاش کیا اگر وہ مین پایا تو نسبت شیخین کیطرف کی اگرچہ مصابیح والی نی غیر کی طرف نسبت کی ہو اور اگر نہ پایا تو کیطرف
نسبت کی اگرچہ مصابیح والی نی اسکی طرف کی ہو خلاصہ تلاش میری غالب ہی کہ پایا کیا تو مین تلاش کی مجرد یہ کیا نہین ہو سکتا ہی بلکہ
قصور مصابیح والی کا ہی کہ چول لیا او ان رایت اختلافا فی نفس الحدیث فذلک من اختلاف طرق الاحادیث
او اگر دیکھی تو اختلاف یچ اصل حدیث کی پس یہ بسبب مختلف ہونی سندون حدیث کی ہی ف یعنی مصابیح والی نی او طرح
لفظ حدیث کی روایت کیی میرا و یعنی او طرح تو یہ بسبب اختلاف سندون کی ہی کہ مصابیح والی کو ایک سند سی وہ لفظ پہنچی او مجھی و سند سے
او طرح ولعلی ما اطلعت علی تلک الروایۃ التی سلکها الشیخ رضی اللہ عنہ وقلیلا ما تجد اقول ما وجدت
هذه الروایۃ فی کتب الاصول او وجدت خلافها فیها فاذا وقفت علیہ فاسبب القصور
الی قلۃ الدرایۃ لا الی جناب الشیخ رفع اللہ قدرہ فی الدارین حاشا باللہ من ذلک اور شاید کہ مین نہین
خبردار ہوا او پر اوس روایت کی کہ لایا ہی او سکو شیخ راضی ہو اللہ اوس سی او رکہا ہوگا تو او سکو کہ کہا ہوگا یہ کہ نہین پایا مین یہ روایت یعنی جو کہ مصابیح
والی نی ذکر کی ہی یچ کتابون اصول کی پایا یعنی خلاف اس روایت کی اصول مین یچ موصوف کے خبردار ہو تو او پر اس اختلاف کی پس نسبت کر
قصور کو طرف میری و اسطی کم پایی کی نہ طرف جناب شیخ کی بلند کری اللہ قدر او سکی یچ دونو جہان کی پاکی ہی و اسطی اللہ کی اس سی ف مراد کتب
اصول سی اس جگہہ وہ کتابین ہین کہ مذکور ہوئین پہلی مثل بخاری و مسلم وغیرہ کی او پایا ہی او سطی اللہ کی اس سی یعنی پاک ہی شیخ نسبت قصور
سی او یہ کہنا میرا او سکی حق مین خاص اللہ ہی کی لیی ہی نہ واسطی کسی و امر کی رحم اللہ من اذا وقف علی ذلک نبهنا علیہ وارشدنا
طریق الصواب اللہ رحمت کری اللہ او س شخص کو کہ جب واقف ہو او پر اسکی خبردار کری ہمکو او پر اسکی او رہ بتا دی ہمکو راہ صواب
کی ف خبردار کر دی او پر اسکی یعنی او پر ہونی اوس روایت کی کہ مصابیح والا لایا ہی او مینی نہین پائی ہے اصول مین پس ہمکو
خبردار کر دی یعنی ہماری زندگی مین ہمسی کہہ دی او بعد مرنی ہماری کی ہماری کتاب مین لکہدی یا اوسکی حاشیہ مین لکہدی و لم ار
جهدا فی التقریر والتفتیش بقدر الوسع والطاقۃ ونقلت ذلک الاختلاف کما وجدت

اور نہیں قصور کیا یعنی کوشش میں بیچ کہودنی اور ڈہونڈنی کی موافق وسعت کی اور طاقت کی اور نقل کیا یعنی یہہ اختلاف جیسا
کہ پایا یعنی **ف** یعنی جیسا کہ دیکہا یعنی اصول میں اور سیطرح نقل کردیا اور نہ اکتفا کیا یعنی ساتہہ تقلید شیخ رح کی یہہ جواب ہی سوال
مقدر کا اگر کوئی کہی انہون نی آرام طلبی چاہی کہ کتابون میں خوب تلاش نکی اگر خوب تلاش کرتی تو کہیں نہ کہیں سے اسکا جواب
مصنف نی کہا کہ یعنی اپنی طرف سی کچہہ قصور نہیں کیا تلاش کرنی میں وَمَا اَشَارَ اِلَیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ غَرِیْبٍ اَوْ ضَعِیْفٍ
اَوْ شَاذٍّ مِمَّا بَیَّنْتُ وَجْہَ غَرَابَتِہٖ وَضَعْفِہٖ وَشُذُوْذِہٖ فِیْ کِتَابِیْ مِشْکٰوۃِ الْاُصُوْلِ فَقَدْ تَعَقَّبْتُہٗ فِیْ مُتَرْکِہٖ اِلَّا فِیْ مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ
اور وہ چیز کہ اشارہ کی طرف اوسکی شیخ رضی اللہ عنہ نی غریب سی یا ضعیف سی یا شاذ سی ان دونکی بیان کیا یعنی سبب اوسکا
اور جس چیز کو نہیں یا اشارہ کیا طرف اوسکی اون میں سے کہ بیچ اصول کی ہی پس تحقیق پیروی کی یعنی شیخ کی بیچ چہوڑ دینی اوسکی کی مگر
بیچ کہتنی جگہون کی واسطی کسی غرض کی **ف** یعنی مصابیح والی نی مصابیح میں بیان کیا ہی بعضی حدیثون کو کہ یہہ غریب ہی یا ضعیف
یا شاذ ہی یا سکی ہی تو مشکوۃ والی نی اپنی کتاب میں سبب غریب ہونی اور ضعیف ہونی اور شاذ ہونیکا بیان کردیا اور جسجگہہ مصابیح والی نی مصابیح میں
غریب ہونا اور ضعیف ہونا بیان نہیں کیا تو مشکوۃ والی نی بالکل اوسکو چہوڑ دیا ہی مگر بعضی جائی سبب بعضی غرض کی بیان کردیا سواسطی
کہ بعضی لوگ اوس حدیث میں کلام اور طعن کہتی ہی ساتہہ وضعی اور باطل ہونی کی اونہون نی ترمذی وغیرہ سی نقل کیا کہ یہہ حدیث صحیح ہی
یا حسن اور غریب اور ضعیف یہہ قسمین ہین حدیث کی بعد ترجمہ خطبہ کی موافق اصطلاح محدثین کی ان کو ان شاء اللہ تعالی بیان کرینگے
وَرُبَّمَا تَجِدُ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ اَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيْهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَاِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَاَلْحِقْهُ بِهٖ
اَحْسَنَ اللّٰهُ جَزَاكَ وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ اور بعضی جگہہ پاویگا تو کہ نام کتاب کا نہیں کیا یعنی پیچہی بیت
کی اور یہہ سواسطی ہی کہ نہیں خبردار ہوا میں اوپر روایت کرنیوالی اوسکی کی پس چہوڑ دی یعنی اوس جگہہ سفیدی پس اگر خبردار ہو تو اوپر
اوسکی پس ملادی اوسکو ساتہہ اوس حدیث کی نیکدی اللہ تعالی بدلہ اور نام رکہا یعنی اس کتاب کا مشکوۃ المصابیح **ف** مصابیح جمع
مصباح کی ہی مصباح کہتی ہین چراغ کو اور مشکوۃ کہتی ہین طاقچہ کو جسمیں کہ چراغ رکہی جاتی ہین بیچ طاق کی اسیطرح کتاب مصابیح
رکہی ہوئی ہی اس مشکوۃ مین وَاَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالْاِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَيَسِّرْ مَا اَقْصِدُهٗ
اور سوال کرتا ہون مین اللہ سی توفیق کا یعنی تصنیف کتاب پر اوپر طرح مذکور کی اور تمام کرنی پر اور سب امور پر اور مدد کرنی کا
اور ہدایت کرنی کا اور بچانی کا یعنی خطا سی اور آسان کرنا اوس چیز کا کہ قصد کیا یعنی اوس کا وَاَنْ يَّنْفَعَنِيْ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ
الْمَمَاتِ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ
اور سوال کرتا ہون یہہ کہ نفع دی مجکو بیچ زندگی کی اور بیچہی مرنیکے اور سب مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون
کو کفایت ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز اور نہیں بازگشت گناہون سی اور نہیں قوت اور پرہیزگاری کی مگر ساتہہ اللہ کے
کہ غالب ہی حکمت والا **ف** نفع دنیا زندگی مین یہہ ہی کہ توفیق ہو مجکو مطالعہ کرنی کتاب کی اور لوگون کی سلہانے
کی اور موافق حدیثون کے عمل کرنیکے اور فائدہ پہنچی مرنیکے یہہ ہی بہشت مین داخل ہونا اور ثواب ملنا اور اللہ
کی رضا حاصل ہونے **فصل** اب بعد اسکے پہلی حدیث مین مشغول ہوتی سی کتنے باتین جاننا چاہیئے کہ
حدیث پڑہنی مین کام آوینگے اور موجب ہونگے زیادتی سمجہہ کو ایک بات اون مین سے

یہہ ہی کہ اول حدیث کو معلوم کری حدیث محدثین کی اصطلاح مین کہتی ہین قول و فعل اور سیرت اور حال اور تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو معنی قول و فعل کی ظاہر ہین اور سیرت یعنی خصلتین اور بیان صورت شکل حضرت کا اور حال جیسکہ کہین نہ ان مبارک حضرت کا جنگ احد مین
شہید ہوا یا مثل اسکی اور معنی تقریر کی یہہ ہین کہ مثلا ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو ایک کام کیا یا ایک بات کہی و حضرت اوسپر
مطلع ہوئی اور اوس سی منع نکیا اور نہ انکار کیا اور سکوت کیا اسکو تقریر کہتی ہین یہہ ہی داخل حدیث کی ہی و تقریر حضرت کی حجت ہے
نہ اور کیسکی اور بعضون کی نزدیک قول و فعل و تقریر صحابہ اور تابعین کو ہی حدیث کہتی ہین پس جو حدیث کہ حضرت تک پہونچی اوسکو حدیث
مرفوع کہتی ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہہ حدیث یا کیا یہہ کام یا تقریر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا کہین ابن عباس سی یہہ حدیث مرفوعا آتی
ہی یا کہین رفع کیا اسکو ابن عباس نی اور جو کہ صحابہ تک پہنچی و سکو حدیث موقوف کہتی ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہہ بات ابن عباس نی یا تقریر
کی ابن عباس نی یا کہین یہہ حدیث موقوف ابن عباس پر ہی و جو حدیث تابعین تک پہنچی اوسکو مقطوع کہتی ہین اور مشہور یہہ ہی کہ
موقوف اور مقطوع کو اثر کہتی ہین بعد اسکی یہہ جانا چاہیی کہ حدیث مین ایک سند اور اسناد ہی اور ایک متن سند اور اسناد راویون حدیث
کو کہتی ہین اور متن الفاظ حدیث کو پس اگر کوئی راوی حدیث کا درمیان مین سی رہ جاوی اوسکو حدیث متصل کہتی ہین اور اگر ایک رہ جاوی
اوسکو منقطع کہین گی اور اگر ایک سی زیادہ رہ جاوین اوسکو معضل کہین گی اور اگر سرسی راوی رہ جاوی خواہ ایک یا کئی اوسکو معلق
کہتی ہین اور اگر آخر سند سی بعد تابعی کی راوی یعنی صحابی نہ مذکور ہوا اوسکو مرسل کہتی ہین جیسا کہ تابعی کہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
حدیثین باعتبار سند کی تین قسم پر ہین صحیح اور حسن اور ضعیف صحیح اعلی مرتبہ ہی اور ضعیف ادنی اور حسن متوسط پس حدیث صحیح کو معلوم
کیا چاہیی کہ حدیث صحیح کسی کہتی ہین حدیث صحیح وہ ہی کہ کتاب مین سند کر مصنف سی آنحضرت تک ساتہہ نقل کری راویون صاحب عدالت
کی اور ساتہہ ضبط کی نقل کی ہو اور وقت پہنچانی حدیث کی پہونچا ہو الا حدیث کا مسلمان اور بالغ اور عاقل سے ہوا اور معنی عدالت
کی یہہ ہین کہ وہ راوی صاحب تقوی کا ہو کہ جہوٹ نہ بولتا ہو اور گناہ کبیرہ نہ کیا ہو اور اگر کیا ہو تو اوس سی توبہ کی ہو اور گناہ صغیرہ یعنی
چہوٹی گناہون پر ہی دوام نہ کرتا ہو اور سالم ہو سب اسباب فسق کی سی و صاحب مروت کا ہو یعنی ایسی کام ہی اوس سی نہوتی ہون کہ لوگونکی
نزدیک ہلکا ہو جیسی ننگی سر بازار مین چلی جانا یا بازار مین ایک کونی مین بیٹہہ کر پیشاب کرنا یا رستی مین چلتی ہوئی طعام یا کچہہ چیز کہالینا
ان باتون سی بہی حتراز کرتا ہو اور معنی ضبط کی یہہ ہین کہ ہشیار ہوتا کہ یاد رکہی الفاظ حدیث کی اور غفلت نہ کری اور نہ بہولے
اور نہ شک کری وقت سنی کی اور نہ وقت پہنچانی کی اور اسیطرح سی ہر شخص صاحب کتاب سی آنحضرت تک مصنف ان صفات کر ہو ایسا شخص
جو نقل کری اوسکو حدیث صحیح کہتی ہین پس یہہ صفتین اگر پوری اوسمین پائی جاوین اوسکو صحیح لذاتہ کہتی ہین اور اگر کچہہ قصور اوسمین ہو اور
کثرت طرق سی وہ نقصان پورا ہو جاوی اوسی صحیح لغیرہ کہتی ہین اور اگر نقصان پورا نہ ہوا اوسکو حسن کہتی ہین اور حدیث ضعیف وہ ہے
کہ یہہ جو شرائط حدیث صحیح اور حسن مین معتبر ہین اونمین سی ایک یا زیادہ اوسمین سی مفقود ہو اور راوی اوسکا عدالت یا ضبط نر کہتا ہو
اور حدیث مین اگر راوی اوسکا ایک ہی کسی طبقہ مین اوسکو غریب کہتی ہین اور اگر دو ہوین اوسکو عزیز کہتی ہین اور اگر زیادہ
دو سی ہوین اوسکو مشہور اور مستفیض کہتی ہین اور اگر کثرت روایت کی اوس حد کو پہنچی کہ عقل کی نزدیک محال ہو جہوٹ بولنا
اونکا اوسکو متواتر کہتی ہین اور اقسام حدیث سی شاذ اور منکر ہی شاذ وہ حدیث ہی کہ روایت کی گئی ہو مخالف اوس حدیث
کی کہ روایت کیا ہی اوسکو ثقات نی اور منکر وہ ہی کہ روایت کری اوسکو راوی ضعیف مخالف اوس کیکی کہ ضعف اوسکا کمتر ہو وہی

اور مقابل منکر کی معروف ہی و بہت قسمین حدیث کی مین اختصار کی لیی کہ عوام کو انکا سمجھنا بھی مشکل ہوگا اسپر اکتفا کیا اور یہہ اقسام حضرت شیخ عبد الحق رح کی ترجمہ مین سی لکھی ہین اور کتابین صحاح ستہ جو مشہور ہین یہہ ہین بخاری و مسلم اور جامع ترمذی و سنن ابو داؤد و نسائی اور ابن ماجہ اور بعضونکی نزدیک بدلی ابن ماجہ کی موطا امام مالک کی ہی پس سوای بخاری و مسلم کی چار کتابون باقی مین ہر طرح کی حدیثین ہین صحیح بھی و حسن بھی و ضعیف بھی چنانچہ اونکی مصنفون نی بیان کر دیا ہی **ف** پہلی ہی حدیث کہ حضرت عمر بن الخطاب سی روایت ہی سو احوال حضرت عمر کا یہہ ہی کہ نام اونکا عمر و کنیت اونکی ابو حفص اور لقب اونکا فاروق اور سب سی پہلی امیر المومنین کر بھی مشہور ہوئی اور قوم ان کی عدوی و عدوی ایک بطن ہی قریش مین اور بطن یعنی ایک گروہ اور جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت کی نسب مین بیچ کعب بن لوی کی اور وجہ لقب حضرت عمر کی کہ فاروق ہوا یہہ ہی کہ مدینہ مین ایک یہودی و ایک منافق کو ظاہر مین مسلمان تہا جھگڑنی لگی یہودی نی کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اوس یہودی کی رجوع آنحضرت کی طرف سو اسطی تہی کہ وہ یہودی سچا تہا اور جانتا تہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سچی کو سچا کرین گی رو رعایت کسیکی نہ کرینگی و منافق نی کہ اصل جہوٹا تہا اونہین کہا کہ چل کعب بن اشرف پاس کہ وہ یہود کا سردار تہا اور یہودی شوت لیکر سچی کو جہوٹا کر دیتی تہی اور جہوٹی کو سچا سو اسطی وہ منافق یہودیون کیطرف لیجانا تہا کہ شوت دیکر اپنا معاملہ جیت جاونگا آخر تنگ کر وہ یہودی اوس منافق کو حضرت پاس لی گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہودی کا حق ثابت کیا منافق راضی نہوا ساتہہ حکم آنحضرت کی باہر نکل کر کہنی لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرت کی حکم سی مدینہ مین قضا کرتی تہی اور اس نیت پر منافق لیجا حضرت عمر پاس کہ حمیت اسلام کی کر کر مجکو سچا کرینگی اور میرا حق ثابت کرینگی آخر دونون گئی حضرت عمر پاس اور اونکی روبرو یہودی نی بیان کیا کہ ہم دونون گئی تہی حضرت پاس حضرت میرا حق ثابت کر چکی ہین اور یہہ منافق راضی نہین ہوا ساتہہ حکم آنحضرت کی حضرت عمر نی منافق سی پوچہا کہ یہہ بات اسیطرح سی ہی منافق نی اقرار کیا حضرت عمر نی کہا کہ تم ٹہہری رہو اور آپ گہر مین جا کر تروار لی آئی اور اوسی تروار سی منافق کا سر اوڑا دیا اور کہا یہہ حال ہی اوس شخص کا جو راضی نہوا ساتہہ حکم آنحضرت کی اور یہودی وہان سی اس خوف سی بہاگ گیا اور حضرت جبرئیل آنحضرت پاس آ کر کہا کہ عمر فرق کر دینی والا ہی درمیان حق اور باطل کی اوسی نسی فاروق مشہور ہوئی چنانچہ تفسیر بیضاوی مین اور اور تفسیر و مین شان نزول اس آیت کی مین لکہا ہی یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِہٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّہُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا اور اسلام حضرت عمر کا چھٹی سال ہی نبوت سی کہ چالیس مرد اور دو عورت تہین مسلمان ہوئی تہین جب انکی حضرت عمر مسلمان ہوئی اور انکی سامان ہوئی بعد اسلام ظاہر ہوا پہلی اس سے مسلمان پوشیدہ مسلمانی رکہتی تہی اور یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا النبی حسبک اللہ و من اتبعک من المومنین یعنی اسی نبی کافی ہی تجکو اللہ اور جو کہ پیرو تیری ہین مومنونسی اور بعد حضرت صدیق کی یہہ خلیفہ ہوئی اور اونسی سب نے بیعت کی تیرہین سال ہجرت سی و شہادت انکی ہوئی ایک نصرانی کی ہاتہہ سی کہ نام اوسکا ابو لولو اور غلام مغیرہ بن شعبہ کا تہا مدینہ کی شہر مین مسجد نبوی مین صبح کی نماز مین دو کی دن تیئیسوین ذی الحجہ کو تیئیسوین سال ہجرت سی اور وفات انکی غرہ محرم کو اور عمر انکی ترپسہہ برس کی ہوئی اور اونسی بہت صحابیون و تابعین نی حدیثین نقل کی ہین اور حدیثین مرفوع اونسی پانسو سینتیس نقل ہوئی ہین اور انکی مہر مین یہہ لکہا تہا کفی بالموت واعظا یا عمر یعنی کافی ہی نصیحت کو یا عمر موت کا اسی عمر اور تہی سخت تر بیچ مقدمہ اللہ کی اور نہایت کوشش کرتی تہی امور دین مین اور نہایت صابر تہی اور اللہ تعالی نی مقدر کیا تہا حق انکی ہاتہہ پر اور انکی اسلام سی دین کو عزت ہوئی اور اہل اسلام نی انکی اسلام سی خوشی حاصل کی اور انکی بزرگیون اور مناقب اور خوبیونکا کچہہ تمار نہین **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ

كانت هجرته إلى الله ورسوله فهجرته إلى الله ورسوله ومن كان هجرته إلى دنيا يصيبها أو امرأة
يتزوجها فهجرته إلى ما هاجر إليه متفق عليه روایت ہی حضرت عمر بیٹی خطاب کی سی راضی ہو جیو اللہ اون سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین معتبر ہوتی عمل مگر ساتھ نیتون کی اور نہین ہی واسطی ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہو ہجرت
اوسکی طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی پس ہجرت اوسکی طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی ہی اور جو شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف
دنیا کی کہ پہنچی اوسکو یا طرف عورت کی کہ نکاح کری اوس سی پس ہجرت اوسکی طرف وہیچر کی ہی کہ ہجرت کی طرف اوسکی روایت کی یہ بخاری
مسلم نی ف مصنف رح یہہ حدیث باب سی پہلی لایا گویا اشارہ ہی کہ طالب کو چاہیی کہ اول نیت خالصتہ للہ کری اس علم شریف کے
طلب کرنی مین پہ تحصیل علم کری اور محدثین اتفاق رکہتی ہین اوپر فضل و شرف اس حدیث کی اور بعضی علمانی اس حدیث کو نصف علم کہا ہی
اور یہہ جو فرمایا کہ نہین معتبر ہوتی عمل ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ نیت کی طالب اس جملہ کا اور پہلی جملہ کا یکسان ہی یہہ تاکید ہی پہلی کی کہ عمل بغیر نیت کے
معتبر نہین اور ایک عمل مین جتنی نیتین کریگا اتنی ہی ثواب پاویگا مثلا محتاج قرابتی کی دینی مین اگر نیت فقط للہ دینی کی کریگا للہ ہی کا ثواب
پاویگا نہ صلہ رحم کا یعنی ملانی ناتی کا اور اگر دو نیتین کریگا دو ہرا ثواب پاویگا اسیطرح مسجد کی جانی مین کئی طرحکی نیتین ہوسکتی ہین اور
ہر ایک کا ثواب علیحدہ مثلا نیت کری کہ واسطی ہوا ہی کہ مسجد گہر اللہ تعالی کا ہی اور جو کوئی مسجد مین آتا ہی تو اللہ تعالی کی زیارت کو آتا ہے
اور وہ کریم ہی اور واجب ہی کریم پر کہ ضیافت زیارت کرنیوالون اپنی کی کرتا ہی پس مین ہی امیدوار اس کا ہون پس اس نیت مین
اسکا ثواب پاویگا اور نیت کری انتظار نماز مین ساتھہ جماعت کی کہ حدیث مین آیا ہی جو کوئی انتظار کرتا ہی نماز کا گویا کہ نماز ہی
مین ہوتا ہی پس اس نیت سی اس کا ثواب پاوی گا اور نیت کری کہ کان اور آنکہہ اور تمام اعضا کہ کوچہ و بازار مین گرفتار گناہون
مین ہوتی تہی یہان محفوظ ہین اوس سی اور نیت اعتکاف کی کری کہ علمانی کہا ہی کہ جب مسجد مین آوی نیت اعتکاف کی کرلیا کری جنکی نزدیک
کمی کی مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہی اونکی نزدیک ہوجاوی گا اور ثواب اوسکا پاویگا یہہ عجب آسان عبادت ہی اور اکثر لوگ اس سی غافل ہین
اور نیت کری کہ صلوۃ و سلام پہنچا حضرت پر اور اور دعائین کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنی اور نکلنی کی مسجد سی اونکا پڑہنا نصیب
ہوگا کہ ثواب و فضیلت بیشمار رکہتی ہین اور نیت کری کہ مسجد مین تنہائی اللہ کی ذکر کی لیی اور تلاوت قرآن کی لیی یا سنی قرآن کی لیے
یا وعظ نصیحت کی لیی میسر ہوتی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر و وعظ کی لیی جاوی مانند مجاہد فی سبیل اللہ
کی ہوتا ہی اور جو ایک قوم بیچ ایک گہر کی گہرون خدا سی بیٹہی اور تلاوت قرآن اور اپسمین پڑہنا اور پڑہانا اوسکا کری تو گہیر لیتی ہین اوسکو
ملائک اور ڈہانک لیتی ہی اوسکو رحمت اور نیت کری کہ وضو کرکر مسجد مین نماز کی لیی جانی سی ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہے اور
نیت کری کہ فائدہ دینا اور فائدہ لینا ساتھہ حلم کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتی ہین بسبب جمع ہونی لوگون کے
اور نیت کری مسلمان بہائیون کی ملاقات کی اور اوپر سلام علیک کرینگی اور نیت کری تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات
سی کہ بسبب خاطر جمعی کی مسجد مین میسر ہی اور جائی نہین اور نیت کری کہ حضور باطن اور آرام دل اور انصال ساتھہ مشاہدہ حق کے
اور استغراق بیچ شہود ذات کی عجب مسجد مین نصیب ہوتا ہی پس یہہ بارہ نیتین ایک مسجد کی آنی مین ہوسکتی ہین کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ
پاویگا اور مسجد تو جگہہ عبادت کی ہی کیون نہو کہ یہہ ثواب جائیگا خواہش نفسانی کی چیز نہین اچہی نیت کرینگی ثواب پاتا ہی مثلا خوشبو لگانیمین جمعہ کو یا جب چاہی قصد اتباع سنت کا کری حضرت
رسول کو دوست کہتی تہی اسلیی مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم مسجد کا کری اور نیت کری کہ جو میری پاس مہکا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور قصد کری کہ کوئی بسبب بو میری غیبت کر گناہ مین

پریگا خوشبو لگا کرا وسکو غیبت سی بچاوینگا اور قصد کری معالجہ دماغ کا تا خوشبو سی دماغ میرا تازہ ہووی اور علوم اور معارف خوب حاصل ہون پس
اسیطرح ہر عمل مین بہت سی نیتین ہوسکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاویگا اور اگر فقط واسطی لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کی کریگا محروم ان ثوابون سی
رہی گا بلکہ مستحق ملامت اور عتاب کا ہوگا پس معلوم ہوا کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا نیت پر ہی اور معنی ہجرۃ کی یہہ ہین کہ کفرستان سی نکلکر دار
الاسلام مین اللہ کی خوشی کی لیی جاوی پس اگر یہہ خاص اللہ کی خوشنودی کی لیی ہی تو ثواب پاویگا اور مقبول ہی اور اگر نیت دنیا کی کچھ ثواب نہین اور
مراد دنیا سی یہان وہ چیز ہی کہ بازار کبھی اللہ کی یاد سی اور طلب دنیا مین یا نکاح کرنی مین اگر نیت ضارح بھی ہوگی خالی ثواب سی نہین اور ایک شخص
مدینہ مین ہجرت کرکر آیا تھا واسطی طلب ایک عورت ام قیس نامی کی اوسکی حق مین یہہ حدیث فرمائی چنانچہ اوسکو مہاجر ام قیس کہتی تھی یہہ مضمون حضرت
شیخ عبدالحق کی ترجمہ مین ہی اور اس حدیث مین کئی طرح سی لفظ وارد ہوئی ہین انما الاعمال بالنیات وانما الاعمال بالنیۃ والاعمال بالنیۃ ف
بیچ بیان کتنی مسائل نیت کی مسئلہ جاننا چاہیی اس حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہی مراد اعمال سی وہ عمل ہین کہ اعمال مقصودہ یعنی قصد کیی گیی ہون جیسی نماز اور روزہ
اور زکوۃ اور حج پس اسطرح کی عمل بدون نیت کی معتبر نہین قبول ہوتی ہین خدا کی نزدیک اور صحیح ہوتی ہین اگر کوئی نماز پڑہی بغیر نیت کی اوسکی نماز صحیح ہوگی
نہ قبول ہوگی اسیطرح سی روزہ نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اسیطرح سی کوئی حج اور حج بدون نیت کی قبول نہین اور بعضی عمل غیر مقصود ہوتی ہین جیسی غسل اور وضو
اسمین نیت کا ہونا ضروری ہی یا نہین پس اسمین اختلاف ہی علما کا یعنی امام شافعی کی نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا ضروری ہی کسواسطی کہ وضو بی
نزدیک بدون نیت کی وضو اور غسل نہین ہوتا اور امام اعظم کی نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کی ہوجاتا ہی کسواسطی کہ انکی نزدیک نیت سنت ہی یا مستحب ہے اس سبب اگر نیت نکی
تو بی وضو ہوگیا نماز پڑہنی وسی درست ہی اور مراد نیت سی یہان قصد کرنا دل کا ہی طرف اللہ تعالی کی یعنی جو کام کری اللہ تعالی کی لیی کری وساتہ قصد بجا اوری
حکم اور طلب رضا اوسکی کری اور معنی نیت کی یہہ ہین کہ دلسی قصد کری اور زبانسی کہنا شرط نہین ہے سب علما کا تو نہین اگر زبان سی کہی اور دل غافل ہو معتبر نہین بسطی کتاب
مجمع مین لکہا ہی کہ اعتبار زبان کا نہین اسمین فقہا کو اختلاف ہی کہی زبان سی کہنی سنت ہی یا مستحب ہے یا مکروہ ہی اسمین مین قول مین چنانچہ فتح القدیر مین یون لکہا ہی کہ نہین منقول
ہوا آنحضرت سی اور نہ صحابہون سی زبانسی کہنا نیت کا بیچ حدیث صحیح کی نہ ضعیف کی اور نہین منقول ہوا چارون امامون سی اور کتاب مفید مین یہہ نقل کیا ہی بعضی مشایخ
نی زبان سی کہنا نیت کا مکروہ رکہا ہی اور بعضون نی اسکو مستحب کیا ہے سو مستحب بہی سقدر ہی اللہم انی اریدصلوۃ کذا فیسرہا لی وتقبلہا منی
اسطرح کی عبارت حدیث مین حج کی نیت سی منقول ہوئی ہی اور عبادات مین منقول نہین ہوی چنانچہ یہہ مقدمہ نیت کا کتاب اشباہ
مین مفصل لکہا ہی پس تحقیق اسکی نزدیک لکہنی والی ترجمہ کی یہہ ہی کہ جب پیغمبر صلعم سی اور صحابہون سی اور چارون امامون سی کہنا
لفظ نیت کا نماز مین یا روزہ مین منقول نہین ہوا اوپر یہی علمانی اختلاف کیا ہی اسکی مکروہ ہونیمین اور مستحب ہونی مین اور بدعت ہونی
مین اور سنت ہونی مین اور قاعدہ فقہ کا یہہ ہی کہ جب اختلاف ہو علما مین درمیان سنت ہونی کی اور بدعت ہونی کی یعنے بعضے
کہین کہ سنت ہی اور بعضی کہین کہ بدعت ہی پس احتیاط اس جگہہ یہہ ہی کہ ایسی چیز کو ترک کیجی چنانچہ یہہ بات ایک جگہہ فتاوی
عالمگیری مین سی معلوم ہوتی ہی اور اسیطرح جب اختلاف ہو درمیان کراہیت اور مستحب ہونی کی اوسکو بہی ترک کیجی اور جانا چاہیی کہ
نیت بیچ عبادت کی صرف اور کام حرام مین نیت اثر نہین کرتی اور مباح چیز مین اگر نیت کری عبادت کی یا اوس مباح چیز مین
کری کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو بہی موجب ثواب کا ہوتا ہی اور شیخ عبدالحق دہلوی نی بیچ ترجمہ مشکوۃ کی یہہ لکہا ہی کہ علمانی
اختلاف کیا ہی بیچ نیت پڑہنی نماز کی بعد اتفاق کی اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین اور محدثون نی کہا ہی کہ بیچ کسی روایت
کی صحیح سی نہین آیا کہ نیت زبان سی کبھی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کبھی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا کا یہہ ہی کہ ساتہہ

بیچ نیت پڑہنی نماز کی بعد اتفاق کی اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین اور محدثون نی کہا ہی کہ بیچ کسی روایت کی حضرت سی نہین آیا
کہ نیت زبان سی کہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کبھی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا کا یہہ ہی کہ ساتہہ نیت دل کی اکتفا کری اور
اتباع کرنا آنحضرت کا جیسی کرنی فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مین لازم ہی ویسی ہی جو فعل حضرت نی کبھی نہ کیا ہو اوس فعل کی نہ کرنی مین
بہی اتباع لازم ہی اور چاہیی کہ اوس چیز پر دوام نہ کری جو شارع سی ثابت نہین ہوئی اور جو کوئی دوام کری ایسی چیزون پر کہ شارع سی ثابت
نہین وہ شخص مدعی اور مبتدع ہی تمام ہوا یہانتک مطلب ترجمہ شیخ عبد الحق دہلوی کا **مسئلہ** نیت وضو مین سنت ہی اور جگہہ کرنی نیت
کی وضو مین بعضونکی نزدیک وقت ہونی موندہہ کی ہی اور بہتر یہہ ہی کہ کری نیت وقت دہونی ہاتونکی ہوپہنچی تک تاکہ ثواب سنت کا بہی ہووے
پہلی دہونی موندہہ کی اور غسل مین بہی نیت سنت ہی اور لائق ہی کہ ہووے وقت شروع کرنی وضو کی اور تیمم مین نیت فرض ہی وسوقت نیت
کری کہ جسوقت ہاتہہ مٹی پر رکہی اسکی بعد ہاتہہ موندہہ پر پہیری اور ہاتہون پر **مسئلہ** بیچ نیت کی کئی چیزین شرط ہین ایک تو اسلام یعنی مسلمان
کی عبادت مقبول ہی اور کافر کی عبادت صحیح اور نہ مقبول ہی اور دوسری تمیز یعنی اتنی عقل رکہتا ہو کہ عبادت اور غیر عبادت مین فرق
سمجہتا ہو اسیواسطی عبادت دیوانی کی اور لڑکی غیر تمیز والی کی نہین صحیح اور تیسری جس چیز کو کرتا ہی وسکا علم چاہیی پس اگر ایک شخص نماز کی
فرضیت سی جاہل ہو اگرچہ نیت کری نماز اوسکی صحیح نہین ہونیکی اور چوتہی یہہ کہ منافی نیت کی کوئی چیز نہ کری جیسی کوئی اگر بعد سلام لانی کی
اور عبادت کرنیکی مرتد ہوا معاذ اللہ تو سب عبادت باطل ہوئی اسیطرح اگر کسی نی نماز شروع کی یا روزہ شروع کیا اور اونکو توڑ ڈالا پس
نماز روزہ دونون باطل ہوئی کسواسطی کہ توڑنا منافی نیت کی ہی **مسئلہ** نماز فرض مین چار طرح کی نیت چاہیی ایک تو یہہ کہ نماز پڑہتا ہون
دوسرے یہہ کہ فرض پڑہتا ہون اور تیسری یہہ کہ تعین وقت ظہر کا یا عصر کا یا مغرب کا چوتہی یہہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا کے گران
چار باتون کو دل مین وقت شروع نماز کی ٹہراوی اگر ان چارون مین سی ایک کا بہی بیان نہو گا تو نماز نہین ہونیکی **مسئلہ** عبادت
واجب حکم نیت مین مانند فرض کی ہی یعنی تعین واجب کا ضروری ہی جیسی تعین فرض کا **مسئلہ** سنت ساتہہ مطلق نیت نماز کی اور نیت نفل کی صحیح
ہوتی ہی نہین راتبہ ہون یا غیر راتبہ اسمین دونو برابر ہین **مسئلہ** روزہ رمضان کا صحیح ہوتا ہی تبہہ نیت روزہ رمضان کی اور ساتہہ نیت نفل
کی اور ساتہہ نیت مطلق روزہ کی یعنی روزہ کی نیت کی نہ نیت مین اوسکی فرض ہونی سنت ہی نہ نفل ہونی واجب ہونی تو اسصورت مین بہی روزہ
رمضان کا ادا ہوجاتا ہی اور نیت روزہ رمضان کی رات سے بہی درست ہی اور فجر کو بہی درست ہی وپہری پہلی پہلی یعنی نصف النہار شرعی سی اور دن
تک مین شروع ہوتا ہی طلوع صبح صادق سی اور تمام ہوتا ہی غروب آفتاب تک اسکی ادا ہو اسی پہلی نیت کری اور روزہ نفل مین
بہی نیت رات سی درست ہی اور دنکو بہی درست ہی ادا ہی دنسی پہلی پہلی اور نذر معین کی روزہ کی بہی نیت رات سی درست ہی
اور دنکو بہی ادا ہی دنسی پہلی پہلی اور نیت روزہ قضا رمضان کی اور کفارہ کی روزونکی اور نذر مطلق کی روزون کی ان تینون طرح کی
روزونکی نیت رات سی چاہیی دنکو نیت درست نہین ہوتی اور نذر معین اسطرح ہوتی ہی کہ دن معین کری فلانی دن جمعہ کو یا ہفتہ کو یا پیر کو
امین روزہ رکہونگا اپنی ذمہ پر لازم کرلی یہہ صورت نذر معین کی ہوئی اور نذر مطلق کیصورت یہہ ہی کہ ایک روزہ یا کئی روزہ میری
ذمہ پر لازم ہین یا اسطرح کہی کہ اگر فلانا کام میرا ہوجاویگا یا فلانا بیمار میرا اچہا ہوجاویگا دس روزے رکہونگا یا کم زیادہ اسسے
رکہونگا تو جب چاہی رکہہ لی **مسئلہ** نیت زکوۃ کی اسطرح سی ہی کہ جسوقت پیسا زکوۃ کا دینی لگی اوسوقت نیت ادا زکوۃ کے
چاہیی اور یا مال زکوۃ مین سی ایک قدر مال کی جدا کر رکہی یہ نیت زکوۃ کی اوسمین سی دیا کری تو دینی کی وقت نیت کچہہ ضرور نہین

نہین بلکہ وقت جدا کرنی مالکی نیت کفایت کرتی ہی اور اگر مال زکوۃ کا کسی فقیر کو دیا وقت دینی کی نیت ادا کرنی زکوۃ کی نہی بیچی اوسکی نیت کرے بشرطیکہ فقیر کی پاس وہ مال موجود ہو تو زکوۃ ادا ہوئی اور اگر مال موجود نہین اوسکی پاس پہر نیت کرنی سی زکوۃ ادا نہین ہوتی اور صدقہ فطر مانند زکوۃ کی ہی نیت مین اور مصرف مین مگر ذمی کافر کو صدقہ فطر دینا درست ہی زکوۃ کا پیسا ذمی کافر کو دینا نہین درست **مسئلہ ۹** نیت کرنی ایک عبادت کی بیچ عبادت دوسری کی درست ہی جیسکہ ایک شخص نماز پڑہتا ہو فرض یا نفل اور نیت کی ان نی روزہ کی نیت اسکی درست ہی اور اس نیت کرنیمین نماز فاسد نہین ہوتی چنانچہ کتاب اشباہ مین قنیہ سی نقل کیا ہی بیچ بیان نیت کی **مسئلہ ۱۰** وقت شروع کرنی عبادت کی مانند نماز کی نیت چاہیی بحالت بقا رکی رہنا نیت کا شرط نہین یعنی ہر ہر رکن مین نیت ضرور نہین واسطی دفع حرج کی **مسئلہ ۱۱** ایک شخص نے شروع کی نماز فرض پہر گمان گیا کہ یہہ نماز نفل ہی اور پورا کیا اوسکو اوپر نیت نفل کی کفایت کرتا ہی اوسکو نماز فرض سی کسواسطی کہ بیچ مین شبہ پڑنا معتبر نہین چنانچہ یہہ ہی اشباہ مین ونہایہ سی نقل کیا ہی **مسئلہ ۱۲** بعضی عبادت مین نرمی نیت دلکی کفایت نہین جب تک کہ مونہہ سی نہ کہی اونمین سی ایک رہی اگر آدمی دلمین ارادہ کری ندرکا اوس سی نذر نہین ہوتی جب تک کہ مونہہ سی نہ کہی کہ اتنی نمازین میری مہ پر ہین یا اتنی روزی کہنی یا اتنی مصلی کہلانی میری مہ پر ہین اور اونمین سی ایک وقت کہ دلمین نیت کرنی سی وقف نہین ہوتا جب تک کہ مونہہ سی نہ کہی اور سوای عبادت کی بعضی چیزین ایسی ہین کہ لفظون پر موقوف ہین فقط نیت سی کچہہ کام نہین کرتی جیسی طلاق عتاق کہ دلمین نیت کیی سی طلاق عتاق نہین ہوتی جب تک مونہہ سی نہ کہی **مسئلہ ۱۳** اگر ایک شخص نے ایک چیز خریدکی واسطی کام مین لانی اپنی کی مثلاً لونڈی خریدکی واسطی خدمت کی یا کپڑا خریدکیا واسطی پہننی کی یا کتاب خریدکی واسطی پڑہنی کی یا جانور خریدکیا واسطی سواری کی اور یہہ دلمین ہی کہ اگر نفع ملیگا تو بیچ ڈالونگا اسپر زکوۃ نہین دینی آتی **مسئلہ ۱۴** اگر ایک شخص نے نیت کی روزی دن تک کی اگر یہہ دن موسلخ شعبان کا تو روزہ نہین اور اگر دن ہی غرہ رمضان کا تو روزہ ہی تو نیت روزہ کی نہین درست ہوتی اور اگر تردد ہو روزی کی وصف مین اصل مین یعنی اسطرح کی نیت کی کہ اگر ہی دن شعبان کا تو روزہ نفل ہی اور اگر ہی رمضان تو نیت ہی روزہ فرض کی اسطرحکی نیت کرنی درست ہی اگر ہی دن رمضان کا تو روزہ فرض ادا ہوگا **مسئلہ ۱۵** مباح چیز مختلف ہوتی ہی باعتبار نیت کی اور قصد کی اگر مباح سی قصد اطاعت کا ہی تو وہ مباح ہی عبادت ہی جیسی سونا کسب کرنا مال حلال کا اور صحبت کرنی اپنی عورت سی اور اگر قصد نہین عبادت کا تو ثواب نہین **مسئلہ ۱۶** طلاق اگر بلفظ کنایت کرے تو اوس مین نیت ضرور ہی اور اگر لفظ صریح طلاق کا ہی اوس مین نیت ضرور نہین **مسئلہ ۱۷** آیت قرآن کی بنیت ذکر کی پڑہنی دن ارادہ قرارت کی درست ہی جنابت کی حالت مین اور بدون ارادہ کرکی بارادہ قرارت کی قرآن پڑہنا جنابت کی حالت مین درست نہین حرام ہی **مسئلہ ۱۸** اگر نیت تجارت کی کی اوس چیز مین کہ نکلتی ہی مین سی عشری مین مین سی نکلی ہو یا خراجی مین سی یا کرایہ کی مین سی یا عاریت کی مین سی اوسپر نہین زکوۃ **مسئلہ ۱۹** اگر نیت کی تجارت کی اوس جنس مین کہ اوسکو حاصل ہوتی ہی بدون عوض مال کی مانند ہبہ کی اور صدقہ کی اور خلع کی اور مہر کی اور وصیت کی نہین ہی اوسمین زکوۃ اگرچہ سال گذر جاوی مگر جب وہ چیز بکی گئی اوس مال مین کہ عوض اوسکی ملا ہی زکوۃ دینی آویگی جب اوسپر سال گذریگا **مسئلہ** بیچ جانورون چرنیوالونکی کہ اکثر سال جنگل مین چرتی ہین اور اوس مین نیت ہو اوس کی دودہ کی اور بچون کی تو اوس مین زکوۃ ہی مواشی کی اور اگر اون نی نیت کرلی سوداگری کی تو اوس مین زکوۃ سوداگری کی ہی بشرطیکہ وقت خریدکرنی کی نیت سوداگری کی ہو اور اگر وقت خریدنیکی قصد کیا سوار ہونیکا یا لادنیکا یا بہ کرکہا بیچونگا پس نہین زکوۃ کوئی زکوۃ خوشی سی ندی پس زکوۃ لینی والا امام کیطرف سی لیوی اوس سے زبردستی اگر لیگا **مسئلہ** برضا و رغبت تو زکوۃ نہین ادا ہوتی سوا طی کہ زکوۃ دینی والا اختیار شرط ہی لیکن فقرا روی کری اوسپر سہ قید کرنیکی تاکہ وہ خود بخود ادا کری اور وہ جو بعضے روایتون مین لکہا ہی کہ امام زبردستی سی لیوی اور اوسکو زکوۃ کی مصرفین خرچ کری تو کفایت

کرنا ہی پس یہہ روایت ضعیف ہی روایت معتمد و معتبر یہی ہی کہ زبردستی لینی سی رکوع ادا نہین ہوتی **مسئلہ** ۲۵ نیت بیچ خطبہ کی واسطی جمعہ کی چاہیی اگر ایک شخص منبر پر چڑہا اور بعد چڑہنی کی چپنک آئی اوسکو اوسنی الحمد للہ کہا واسطی چپنک کی جمعہ کا خطبہ صحیح ہوا اور اسیطرحسی خطبہ عیدین مین منبر پر چڑہ کر بدون نیت عیدین کی حمد ثنا اللہ کی کری خطبہ ادا نہین ہوتا **مسئلہ** ۲۳ بیچنا شیرہ انگور کا کہ اوس سی لوگ بناتی ہین شراب اگر نیت سوداگری کی بیچی اور اوسکی نیت مین کچہہ شراب کا بنانا مقصود نہو تو نہین حرام اور اگر قصد کرین بیچنی سی واسطی بنانی شراب کی تو حرام ہی اسیطرح لگانا درخت انگور کا اگر نیت اسکی ہی کہ لوگ کہاوین انگور وغیرہ کو تو نہین حرام اور اگر اس ارادہ سی لگاوی کہ شراب بناوینگی تو حرام ہی اور اسیطرح شیرہ نکالنا انگور کا باارادہ سرکہ کی حرام نہین اور بارادہ شراب بنانیکی حرام ہی اور اسیطرح کسی شخص مسلمانسی ملاقات نہ کرنا بارادہ اسکی کہ خفگی ہی حرام ہی اور اگر بیارادہ نہین تو مدت تک ملاقات نکری تو حرام نہین اور اسیطرح ترک کرنا زینت کا عورت کو کسی بیت پر سوای اپنی شوہر کی زیادہ تین دنسی اگر قصد کیا عورت نی چہوڑنی بناؤ کا اور لگانی خوشبوئی کا بطریق سوگ کہسنی کے واسطی میت کی اور ماتم داری کی حرام ہی اور اگر اس ارادہ پر نہین تو نہین حرام اور اسیطرح جو مباح چیزین چہوڑ دیتی ہین واسطی مردہ کی مثلاً آجارنا دالنا چرخہ کاتنا دال نہ دہونی چارپائی پر نہ سونا سونیان نہ بامنی نہ پکانی نہ ہونی شادی نکاح اوخستنہ اور عقیقہ کے نہ کرنی چہلم یا ششماہی یا برسی تک یہہ سب سمین حرام ہین اور اگر بغیر ارادہ سوگ کی یہہ سب باتین سوا شادی مذکورین کی برسون تک نہ کری تو حرام نہین لیکن شادیونکا کرنا ہی بہتر ہی کسواسطی کہ ان شادیونکا کرنا سنت ہی **مسئلہ** ۲۴ نیت بیچ نماز جنازہ کی اسطرحسی کری کہ نماز واسطی اللہ کی اور دعا واسطی میت کی **مسئلہ** ۲۵ سجدہ تلاوت مین تعین کرنا کہ کسی تلاوت کا سجدہ ہی کچہہ ضرور نہین **مسئلہ** ۲۶ اقتدا امام کا بدون نیت کرنیکی صحیح نہین ہوتا اور امامت بدون نیت کے صحیح ہی مگر جسوقت کہ عورتین اسکی پیچہی نماز پڑہتی ہون تو اوسوقت اقتدا عورتون کا ساتہہ اوس امام کی بدون نیت امامت کی صحیح نہین ہوتا پس عورت کی نماز جب تک امام نیت امامت عورت کی نکری درست نہین ہونیکی اور بعضون نی جمعہ اور عیدین کو اس حکم سی استثنا کر رکہا ہی یعنی جمعہ اور عیدین مین بدون نیت امام کی ہی عورتونکو اقتدا درست ہی **مسئلہ** ۲۷ اگر ایک شخص نی قسم کہائی کہ مین کسیکا امام نہین ہونی کا اور اوس شخص نی نماز شروع کی اور کسی نی اوسکی ساتہہ اقتدا کیا اقتدا اوسکا صحیح ہی لیکن قسم اوسکی ٹوٹی یا نہین قضائہ ٹوٹی اور دیانۃ نہین ٹوٹی یعنی قاضی حکم ٹوٹنی کا کریگا اور دیانۃ یعنی عند اللہ نہین ٹوٹی مگر جسوقت گواہ کیا ان نی پہلے شروع کرلی نماز کی پس قضائہ بہی نہین ٹوٹی اور اگر امام ہوا لوگون کا اسطرح کا قسم کہانیوالا پیچ نماز جمعہ کی صحیح ہوگی اور قسم ٹوٹ جاویگی قضائہ اور نہین قسم ٹوٹتی ہرگز جسوقت امام ہوا نماز جنازہ مین اور سجدہ تلاوت مین اور اگر قسم کہائی ایک شخص نی کہ مین فلانی شخص کا امام نہین ہونی کا اور امامت کی لوگونکی سی ارادہ کرکہ اسکا امام نہین ہون اور امام ہون غیر اسکی کا پیچہا اقتدا کیا اسکا اوس شخص نے پس قسم اسکی ٹوٹ گئی اگرچہ نہ جانی **مسئلہ** ۲۸ ہبہ نہین ہی موقوف اوپر نیت کی اگر ایک شخص کوئی چیز بخشی کسیکو ہنسی کی راہ سی پس بخشی گئی اور اگر کسی نی کسیکو سکہلایا لفظ بخشتی کا اور وہ نہ جانتا تہا کہ اس لفظ سی ہبہ ہوجاتا ہی پس اس شخص کی کہنی سی ہبہ نہین ہوتا نہ اس حیثیت کر کہ نیت شرط ہی بلکہ واسطی نہ ہونی شرط ہبہ کی اور شرط ہبہ کی کیا ہی ضامندی بخشنی والی اسپر اگر کوئی شخص زور آوری کرکے ہبہ کرنی پر تو نہین درست خلاف طلاق اور عتاق کی کہ حالت زور آوری مین بہی درست ہوجاتا ہی واسطی کہ ان دونون مین ضا شرط نہین **مسئلہ** ۲۹ اگر مقتدی نی پڑہی سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین ساتہہ نیت ذکر کی نہین حرام باوجودیکہ مقتدی کو قرارۃ پڑہنی پیچہی امام کی نزدیک حضرت امام اعظم کی حرام ہی کسواسطی کہ ان نی بارادہ ذکر کی پڑہی بارادہ قرارت کی اور اسی پر مبنی ہی کہ اگر جنبی یا عورت حیض و نفاس

والی الفاظ قرآن کی بارادہ ذکر اور دعا کی پڑہی درست ہی اور اگر بارادہ قرارت قرآن کی پڑہی نہین درست **مسئلہ** اگر ایک شخص الطرف دوکاندار کسی جنس واسکی واسطی خریدی کسی چیز کی اور اوس بیچنی والی نی اپنی جنس مثل کپڑی یا غلہ یا باسن وغیرہ کی کہولی اور واسطی رغبت دلانی خریدار کی کہا سبحان اللہ یا کہا اللہم صل علی محمد تو یہہ کہنا مکروہ ہی **مسئلہ** اگر کوئی شخص کہاوی یا وہ پیٹ بہرنی سی واسطی خواہش کی سو حرام ہی اور اگر اس نیت سی کہاوی کہ کل مین روزہ رکہونگا ایسا نہو کہ سستی ہو یا واسطی خاطر مہمان کی کہاوی مستحب ہی **مسئلہ** کافر جسوقت کہ سپر کری مسلمان کو پس اگر تیر پہینکی اوسکو کوئی مسلمان بارادہ قتل مسلمان کی پس حرام ہی اور اگر اس ارادہ تیر پہینکا کہ کافر مارا جاوی نہین حرام **مسئلہ** اسیطرحسی اگر ایک چیز پڑی ہوئی کسیکی کہ مالک اوسکا معلوم نہین اوٹہاوی اوسکو باین ارادہ کہ پہنچاؤن گا اوسکو مالک اوسکی کو حلال ہی اوٹہانا اوسکا اس نیت سی اور اگر اوٹہایا اوسکو اس نیت سی کہ رکہونگا مالک اوسکیلیو ہوگا یہہ شخص غاصب گنہگار **مسئلہ** اسیطرحسی اگر کتاب کو تکیہ کیا بارادہ حفاظت کی نہین مکروہ اور اگر نہین ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی **مسئلہ** اسیطرحسی اگر کوئی شخص بیٹہہ گیا ایک جا ہی پر کہ اوسمین قرآن بارادہ حفاظت کی نہین ہی مکروہ اور اگر نہین ہی ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی **مسئلہ** کبہی بند رہنا کہانی سی ہوتا ہی واسطی پرہیز کی یا واسطی دوا کی یا واسطی نہونی احتیاج کی ان صورتونمین کہہ مستحق ثواب کا نہین ہوتا اور اگر بند رہا کہانی اور پینی وغیرہ سی بارادہ روزہ کی ہوگا یہہ بند رہنا ثواب **مسئلہ** اسیطرحسی کوئی مسجد مین بیٹہا واسطی آرام کی مستحق ثواب کا نہین اور اگر بیٹہا ہی واسطی انتظار نماز کی یا بہ نیت اعتکاف کی ہوگا موجب ثواب کا **مسئلہ** اسیطرحسی دنیا مال کا کبہی ہوتا ہی بطریق بخشش کی یا واسطی غرض دنیا کی اسمین کچہہ ثواب نہین ہوتا اور کبہی ہوتا ہی دنیا مال کا نیت زکوۃ کی یا صدقہ نفل کی تو اسپر ثواب **مسئلہ** اسیطرح سی ذبح کرنا جانور کا کبہی ہوتا ہی واسطی کہانی کی پس یہہ ذبح کرنا ہوتا ہی مباح اور کبہی ہوتا ہی عبادت جیسی کہ جانور قربانی کا ذبح کرنا اور کبہی ہوتا ہی واسطی تعظیم کسی شخص کی مردی کی یا زندی کی حرام ہوتا ہی یا کفر اور پر ایک قول کی **مسئلہ** نیت کتنی رکعت کی اور سجدونکی اور ارکان نماز کی نہین شرط بیچ نماز کی اگر ایک شخص نی نیت کی کہ ظہر کی تین رکعتین پڑہتا ہون نماز صحیح ہوئی اور تعین نیت کی لغو ہوئی **مسئلہ** اگر ایک شخص نی نیت کی امام معین کے پس ظاہر ہوا غیر اوس امام کی نماز صحیح ہوئی **مسئلہ** ایک شخص نی نماز پڑہنی مین تعین کیا کہ نماز قضا ادا کرتا ہون اور وہ وقت نماز کا قضا ہو گیا پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اگر اسیطرحسی نیت کی قضا کی اور معلوم ہوا کہ وقت تہا نماز کا پس نماز صحیح ہوئی **مسئلہ** اگر کسی شخص نی دیکہا امام کو اور نیت کی اقتدا کی کہ مین اس امام کی پیچہی کہ یہہ زید ہی نماز پڑہتا ہون اور نکلا غیر زید کی پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اسیطرحسی اگر بود و ریا آخر صف مین کہ نہین دیکہتا امام کو اور نیت کی اقتدا امام کی کہ بیچ محراب کی ہی ہے پس نکلا غیر زید کی ایسی صورت مین درست ہی نماز اور اگر نیت کی کہ مین پڑہتا ہون نماز پیچہی اس جوان کی پس ناگہان وہ نکلا بوڑہا نہین درست ہوتی نماز اور اگر کہا کہ اقتدا کرتا ہون ساتہہ اس بوڑہے کی اور نکلا وہ جوان درست ہی کسواسطی کہ شاب پر لفظ شیخ کا بولا جاتا ہی بسبب بزرگی اور علم اوسکی بخلاف شیخ کی کہ شاب اوسپر نہین بولتے **مسئلہ** اگر ایک شخص نی شروع کی نماز خاص واسطی اسکی پہر آیا اسکی لیمنے یا پس نماز اوسپر ہی کہ ان نی شروع کی اور یہہ یاہی کہ اگر تنہا ہو لوگون سی نہ پڑہی نماز اور اگر لوگونمین ہو تو پڑہی اور اگر لوگونکی ساتہہ پڑہتا ہی تو اچہی طرح پڑہتا ہی اور اگر تنہا پڑہتا ہی تو اچہی طرح نہین پڑہتا پس واسطی اوسکی ثواب ہی اصل نماز کا نہ حسن نماز کا **مسئلہ** اگر ایک شخص نی شک کیا بیچ نماز کے کہ پڑہی ہی یا نہین اعادہ کری بیچ وقت کی اور اگر شک کیا بیچ رکوع کرنیکی یا سجدہ کرنیکی اور وہ ہی بیچ اوسی نماز کی تو اعادہ کرے رکوع

یا سجود کو اور اگر بعد نماز کی شک ہوا تو نہیں اعادہ یعنی پھیرنا نہیں آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہی یا نہیں یا نقض وضو کا ہوا ہی یا نہیں یا نجاست پڑی کو لگی ہی یا نہیں یا مسح کیا ہی سر پر یا نہیں اگر اول مرتبہ یہہ شک واقع ہوا ہی تو نماز سر نو پڑہی اور اگر اسیطرح شک بارہا ہوتا ہی تو نئی سری سی نماز پڑہنی کی کچھ حاجت نہیں **مسئلہ** جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دل مین قصد گناہ سی اوپر پانچ مرتبہ کی ہی اول تو ہا جس کہ پڑی دل مین پھر دوسری کہ جاری ہوا اسکی دلمین اوسکو کہتی ہین خاطر تیسری حدیث نفس کہ دلمین آتا ہی تردد اسکام کو کہ کیا کیجیے چوتہی ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کرنیکو پانچوین عزم وہ ہی قوۃ دینا اوتاکید دینا دلمین اوس قصد کو اوپر کرنیکی پس ہا جس پر مواخذہ نہین کیا جاتا اجماعا اسواسطی کہ نہین اوسکو اختیار اور خاطر اور حدیث نفس یہہ بہی مرفوع ہین اس امت سی اور ہم اگر نیکی کا ہی لکہی جاتی ہی اوسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی برائی کا تو نہین لکہا جاتا پس ہم ہی مرفوع ہوا اور ای پر عزم پس محققین اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہی یہہ مسائل شباہ و النظائر مین سی نقل ہوئی **حمد اللہ** کہ تمام ہوا علاقہ احادیث کا اب شروع ہوتا ہی کتاب الایمان **کتاب الایمان** یہہ کتاب ہی بیچ بیان ایمان کی **ف** ایمان شرع مین مراد ہی ستی کہ یقینا اعتقاد کری کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کیطرف سی لائی ہین حق ہی اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہی جب تک کہ مرتبہ تصدیق و تسلیم کو یعنی گرویدہ ہونی کو پہنچی اور باطن و سر قرار نہ پکڑی کیونکہ بعضی کافر بہی حضرت کو حق جانتی تہی لیکن از راہ عناد کی انکار کرتی تہی و حقیقت ایمانکی یہی ہی کہ دلمین تصدیق رکہی لیکن حکم ایمان والونکی جب جاری ہونگی کہ زبان سی بہی اقرار کری مگر بہرا گونگا معذور ہی اور باوجود تصدیق اور اقرار کی اگر ایسی بات کری کہ شارع نی اوسکو علامت کفر کی کی ہی مانند سجدہ کرنی بت کی یا زنار باندہنی کی شرعا یہہ بہی حکم کافر مین ہی اور اسلام شرع مین مراد ہی فرمانبرداری کرنی احکام الہی کی اور بجالانا یا سچون کنون کا جو حدیث مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کی ہی اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دونونکا نام دین ہی **الفصل الاول** فصلے پہلی **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْاَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرٰکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِہَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا وَاَنْ تَرٰی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتٰکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِیْہِ وَاِذَا رَاَیْتَ الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الصُّمَّ الْبُکْمَ مُلُوْکَ الْاَرْضِ فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُہُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی حضرت عمر بن خطاب کی سی راضی ہوا اللہ اوسی

کہا کہ اوسوقت کہ ہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ بھی بال نہین معلوم ہوتا تہا اوپر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تہا اوسکو ہم مین سے کوئی یعنی غبار وغیرہ بہی مثل مسافرون کی اوسپر نہتہا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تہا کہ ہم پہنچا نتی نہا تک کہ بیٹہا رو بروحضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لگا دیی دونو زانو اپنی طرف دونو زانو حضرت کی یعنی نہایت قریب بیٹہا تا جواب ال کا اچہی طرح سنی اور رکہی دونو ہاتہہ اپنی اوپر دونو زانون اپنی کی یعنی جیسی شاگرد اوستاد کی آگی ادب بیٹہتا ہی یا رکہی اوپر دونو زانون آنحضرت کی اور کہا ای محمد خبر دو مجکو اسلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرمایا حضرت نی اسلام یہہ ہی کہ گواہی دی تو یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دی یہہ کہ محمد بہیجی ہوئی اللہ کی ہین اور پڑہی تو نماز اچہی طرح یعنی ساتہہ شرایط اور ارکان اور سنتون اور آداب کی بجا لاوی اور دی تو زکوۃ اور روزہ رکہی رمضان کی اور حج کری خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکہی تو طرف اوسکی راہ کی کہا اوس شخص نی کہ سچ کہا تو نی پس تعجب کیا ہمنی واسطے اوسکی کہ پوچہتا ہی حضرت سی اور تصدیق کرتا ہی اوسکو کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو ایمان سی فرمایا حضرت نی یہہ کہ ایمان لاوی تو ساتہہ اللہ کی اور فرشتون اوسکی کی اور کتابون اوسکی کی اور رسولون اوسکی کی اور دن پچہلی کی اور ایمان لاوی تو ساتہہ تقدیر کی بہلائی اوسکی کی اور برائی اوسکی کی کہا سچ کہا تو نی کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو احسان سی یعنی نیکی کرنی سی فرمایا کہ احسان یہہ ہی کہ بندگی کری تو اللہ کی گویا کہ تو دیکہتا ہی اوسکو پس اگر نہین دیکہہ سکتا تو اوسکو پس تحقیق وہ دیکہتا ہی تجکو کہا اوسنی پس خبر دو مجکو قیامت سی فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچہا گیا قیامت سی زیادہ جاننی والا پوچہنی والی سی یعنی ہین اور تو دونو برابر ہین نہ جاننی مین کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو علامتون اوسکی سی فرمایا علامت قیامت کی یہہ ہی کہ جنی گی لونڈی مالک اپنی کو یعنی لوگ حرمین بہت کرینگی اور لونڈی بچہ کثرت سی پیدا ہونگی اور علامت یہہ ہی کہ دیکہی تو ننگی پانوو الونکو ننگی بدن والون کو مفلسونکو چرانیوالی بکریون کی کو فخر کرینگی بیچ عمارتون کی کہا روایت کرنیوالی نی پہر چلا گیا وہ شخص پس ٹہہرا رہا مین دیر تک یعنی حضرت سی حال نہ پوچہا کہ کون تہا پہر فرمایا حضرت نی واسطے میری ای عمر کیا جانتا ہی تو کون تہا پوچہنی والا کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جاننی والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبرئیل تہا آیا تہا تمہارے پاس سکہاتا تہا تمکو دین تمہارا روایت کی ہمسلم نی اور روایت کی یہہ حدیث ابو ہریرہ نی ساتہہ اختلاف کی اور بیچ اوس روایت کی یہہ ہی اور جب دیکہی تو ننگی پانو والون کو ننگی بدن والونکو بہرونکو گونگونکو بادشاہ زمین کی بیچ پانچ چیزونکی کہ نہین جانتا اونکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم اور نہین پانچ چیزون مین داخل ہی کہ سوا اللہ کی اونکو کوئی نہین جانتا پہر پڑہی یہہ آیۃ تحقیق اللہ نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور مینہہ کا کہ کب برسا وی گا آخر آیہ تک ف باقی آیۃ یہہ ہی وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ یعنی اور جانتا ہی جو کچہہ پیٹون مین ہی یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کریگا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا تحقیق اللہ دانا خبردار ہی پس یہہ باتین سوا اللہ کی عقل سی کوئی نہین جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالی معلوم کروا دی ساتہہ وحی یا الہام کے اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت رکہی تو طرف اوسکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہوا اور رہوتی دریا سی درمیان مین فرضیت حج کی نہین جاتے رہتی اور تعجب لوگون نی اس لیی کیا کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم نہی تو پہر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہہ کہ اوسکی ذات اور صفات کو حق اعتقاد کری اور فرشتون پر ایمان لاوی کہ بندے اللہ کی ہین نورانی فرمان بردار اور کتابون پر ایمان لاوی کہ کلام قدیم اوسکی ہین بہیجین رسولون اپنی پر اونمین سی قرآن شریف افضل ہی سب سے اور کتابین ایک سو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل زبور

یا سجود کو اور اگر بعد نماز کی شک ہوا تو نہیں اعادہ یعنی پھیرنا نہیں آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہی یا نہیں یا نقض وضو کا ہوا ہی نہیں یا نجاست پڑی کو تی ہی نہیں یا مسح کیا ہی سر پر یا نہیں اگر اول مرتبہ یہہ شک واقع ہوا ہی تو نماز سر نو پڑہی اور اگر اسیطرح شک بارہا ہوتا ہی تو نہی سری سی نماز پڑہنی کی کچھ حاجت نہیں **مسئلہ** جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دل مین قصد گناہ سی و پر پانچ مرتبہ کی ہی اول تو ہا جس کہ پڑی دل مین پھر دوسری کہ جاری ہوا اسکی دلمین اوسکو کہتی ہین خاطر تیسری حدیث نفس کی دلمین آنا ہی تردد اسکام کو کبھی مانکیجی جو تھی ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کرنیکو یا نچوین عزم وہ ہی قوۃ دینا اور تاکید دینا دلمین اوس قصد کو اور پر کرنیکی پس ہا جس پر مواخذہ نہین کیا جاتا اجماعا اسواسطی کہ نہین اوسکو اختیار اور خاطر اور حدیث نفس یہہ ہی مرفوع ہین اس امت سی اور ہم اگر نیکی کا ہی لکہی جاتی ہی اوسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی برائی کا تو نہین لکہا جاتا پس ہم ہی مرفوع ہوا اور ای پر عزم پس محققین اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہی یہہ مسائل شباہ و النظائر مین سی نقل ہوئی للہ الحمد کہ تمام ہوا علاقہ احادیث کا اب شروع ہوتا ہی کتاب الایمان **کتاب الایمان** یہہ کتاب ہی بیچ بیان ایمان کی **ف** ایمان شرع مین مراد ہی ستی کہ یقینا اعتقاد کری کہ جو کچھ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کیطرف سی لای ہین حق ہی اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہی جب تک کہ مرتبہ تصدیق و تسلیم کو یعنی گرویدہ ہونی کو پہنچی اور باطن و سر قرار نہ پکڑی کیونکہ بعضی کافر ہی حضرت کو حق جانتی تہی لیکن از راہ عناد کی انکار کرتی تہی و حقیقت ایمانکی یہی ہی کہ دلمین تصدیق کہی لیکن حکم ایمان والونکی جب جاری ہونگی کہ زبان سی ہی اقرار کری مگر بہرا گونگا معذور ہی و باوجود تصدیق اور اقرار کی اگر ایسی بات کری کہ شارع نی اوسکو علامت کفر کی کی ہی مانند سجدہ کرنی بت کی یا زنار باندہنی کی شرعا یہہ ہی حکم کافر مین ہی و اسلام شرع مین مراد ہی فرمانبرداری کرنی احکام الہی کی اور بجالانا یا نچوین کنون کا جو حدیث مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کی ہی و ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دونونکا نام دین ہی **الفصل الاول** فصلے پہلی **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْاَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرٰکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِہَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا وَاَنْ تَرٰی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتٰکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِیْہِ وَاِذَا رَاَیْتَ الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الصُّمَّ الْبُکْمَ مُلُوْکَ الْاَرْضِ فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُہُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی حضرت عمر بنی خطاب کی سی اضی ہوا اللہ اوسی

کہا کہ اوسوقت کہ ہمی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ بھی بال نہین معلوم ہوتا تہا اوسپر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تہا اوسکو ہم مین سی کوئی یعنی غبار وغیرہ بہی مثل مسافرون کی اوسپر نتہا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تہا کہ ہم پہچانتی یہانتک کہ بیٹہا رو برو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لگادی دونو زانو اپنی طرف دونو زانو حضرت کی یعنی نہایت قریب بیٹہا تا جواب سوال کا اچہی طرح سنی اور رکہی دونو ہاتہہ اپنی اوپر دونو رانون اپنی کی یعنی جیسی شاگرد اوستاد کی آگی ادب بیٹہتا ہی یا رکہی اوپر دونو رانون آنحضرت کی اور کہا ای محمد خبر دو مجکو اسلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرمایا حضرت نی اسلام یہہ ہی کہ گواہی دی تو یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دی یہہ کہ محمد بہیجی ہوئی اللہ کی ہین اور پڑہی تو نماز اچہی طرح یعنی ساتہہ شرایط اور ارکان اور سنتون اور آداب کی بجا لاوی اور دی تو زکوۃ اور روزہ رکہی رمضان کی اور حج کری خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکہی تو طرف اوسکی راہ کی کہا اوس شخص نی کہ سچ کہا تو نی پس تعجب کیا ہمنی واسطی اوسکی کہ پوچہتا ہی حضرت سی اور تصدیق کرتا ہی اوسکو کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو ایمان سی فرمایا حضرت نی یہہ کہ ایمان لاوی تو ساتہہ اللہ کی اور فرشتون اوسکی کی اور کتابون اوسکی کی اور رسولون اوسکی کی اور دن پہلی کی اور ایمان لاوی تو ساتہہ تقدیر کی بہلائی اوسکی کی اور برائی اوسکی کی کہا سچ کہا تو نی کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو احسان سی یعنی نیکی کرنی سی فرمایا کہ احسان یہہ ہی کہ بندگی کری تو اللہ کی گویا کہ تو دیکہتا ہی اوسکو پس اگر نہین دیکہہ سکتا تو اوسکو پس تحقیق وہ دیکہتا ہی تجکو کہا اوسنی پس خبر دو مجکو قیامت سی فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچہا گیا قیامت سی زیادہ جاننی والا پوچہنی والی سی یعنی مین اور تو دونو برابر ہین نہ جاننی مین کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو علامتون اوسکی سی فرمایا علامت قیامت کی یہہ ہی کہ جنی گی لونڈی مالک اپنی کو یعنی لوگ حرمین بہت کرینگی اور لونڈی بچہ کثرت سی پیدا ہونگی اور علامت یہہ ہی کہ دیکہی تو ننگی پانوو الونکو ننگی بدن والون کو مفلسونکو چرانیوالی بکریون کی کو فخر کرینگی بیچ عمارتون کی کہا روایت کرنیوالی نی پہر چلا گیا وہ شخص پس ٹہہرا رہا مین دیر تک یعنی حضرت سی حال نہ پوچہا کہ کون تہا پہر فرمایا حضرت نی واسطی میری ای عمر کیا جانتا ہی تو کون تہا پوچہنی والا کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جاننی والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبرئیل تہا آیا تہا تمہاری پاس سکہاتا تہا تمکو دین تمہارا روایت کی یہہ مسلم نی اور روایت کی یہہ حدیث ابو ہریرہ نی ساتہہ اختلاف کی اور بیچ اوس روایت کی یہہ ہی اور جب دیکہی تو ننگی پانوو الون کو ننگی بدن والونکو بہرونکو گونگونکو بادشاہ زمین کی بیچ پانچ چیزونکی کہ نہین جانتا اونکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم اور نہین پانچ چیزون مین داخل ہی کہ سوا اللہ کی اونکو کوئی نہین جانتا پہر پڑہی یہہ آیۃ تحقیق اللہ نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور مینہہ کا کہ کب برساوی گا آخر آیہ تک ف باقی آیۃ یہہ ہی وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ یعنی اور جانتا ہی جو کچہہ پیٹون مین ہی یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کریگا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا تحقیق اللہ دانا خبردار ہی پس یہہ باتین سوا اللہ کی عقل سی کوئی نہین جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالی معلوم کروا دی ساتہہ وحی یا الہام کے اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت رکہی تو طرف اوسکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہوا اور رہونی دریا سی درمیان مین فرضیت حج کی نہین جاتے رہتی اور تعجب لوگون نی اس لیی کیا کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم نہی تو پہر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہہ کہ اوسکی ذات اور صفات کو حق اعتقاد کری اور فرشتون پر ایمان لاوی کہ بندے اللہ کی ہین نورانی فرمان بردار اور کتابون پر ایمان لاوی کہ کلام قدیم اوسکی ہین بہیجین رسولون اپنی پر اونمین سی قرآن شریف افضل ہی سب سے اور کتابین ایک سو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل زبور

یا سجود کو اور اگر بعد نماز کی شک ہوا تو نہین اعادہ یعنی پھیرنا نہین آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہی یا نہین یا نقض وضو کا ہوا ہی نہین یا نجاست پڑی کو لگی ہی یا نہین یا مسح کیا ہی سر پر یا نہین اگر اول مرتبہ یہہ شک واقع ہوا ہی تو نماز سر نو پڑہی اور اگر اسیطرح شک ہوا رہا ہوتا ہی تو نئی سری سی نماز پڑہنی کی کچھ حاجت نہین **مسئلہ** جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دل مین قصد گناہ سی و پر پانچ مرتبہ کی ہی اول تو ہا جس کو پڑہی دل مین پھر دوسری کہ جاری ہوا اسکی دلمین اوسکو کہتی ہین خاطر تیسری حدیث نفس کہ دلمین آتا ہی تردد اسکام کو کیہی یا نکیہی چوتہی ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کرنیکو یا نچوین عزم وہ ہی قوۃ دینا اوتاکید دینا دلمین اوس قصد کو اوپر کرنیکی پس ہا جس پر مواخذہ نہین کیا جاتا اجماعا اسواسطی کہ نہین اوسکو اختیار اور خاطر اور حدیث نفس یہہ ہی مرفوع ہین اس امت سی اور ہم اگر نیکی کا ہی لکہی جاتی ہی اوسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی برائی کا تو نہین لکہا جاتا پس ہم ہی مرفوع ہوا اور اسی پر عزم پس محققین اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہی یہہ مسائل اشباہ و النظائر مین سی نقل ہوئی سدا حمد کہ تمام ہوا علاقہ احدیث کا اب شروع ہوتا ہی کتاب لایمان **کتاب الایمان** یہہ کتاب ہی بیچ بیان ایمان کی **ف** ایمان شرع مین مراد ہی ستی کہ یقینا اعتقاد کری کہ جو کچھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کیطرف سی لائی ہین حق ہی اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہی جب تک کہ مرتبہ تصدیق و تسلیم کو یعنی گرویدہ ہونی کو پہنچی اور باطن اوسپر قرار نہ پکڑی کیونکہ بعضی کافر بہی حضرت کو حق جانتی تہی لیکن از راہ عناد کی انکار کرتی تہی و حقیقت ایمانکی یہی ہی کہ دلمین تصدیق کہی لیکن حکم ایمان والونکی جب جاری ہونگی کہ زبان سی بہی اقرار کری مگر بہرا گونگا معذور ہی اور باوجود تصدیق اور اقرار کی اگر ایسی بات کری کہ شارع نی اوسکو علامت کفر کی کی ہی مانند سجدہ کرنی بت کی یا زنار باندہنی کی شرعا یہہ بہی حکم کافر مین ہی اور اسلام شرع مین مراد ہی فرمانبرداری کرنی احکام الہی کی اور بجالانا یا نچوین کنون کا جو حدیث مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کی ہی اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دونونکا نام دین ہی **الفصل الاول** فصلے پہلی **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْاَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرٰکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِہَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا وَاَنْ تَرٰی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتٰکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِیْہِ وَاِذَا رَاَیْتَ الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الصُّمَّ الْبُکْمَ مُلُوْکَ الْاَرْضِ فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُہُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی حضرت عمر بنی خطاب کی سی راضی ہوا اللہ اوسی

کہا کہ اوسوقت کہ ہمی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ بھی بال نہین معلوم ہوتا تہا اوپر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تہا اوسکو ہم مین سی کوئی یعنی غبار وغیرہ بہی مثل مسافرون کی اوسپر نتہا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تہا کہ ہم پہچانتی یہانتک کہ بیٹہا رو برو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لگادی دونو زانو اپنی طرف دونو زانو حضرت کی یعنی نہایت قریب بیٹہا تا جواب سوال کا اچہی طرح سنی اور رکہی دونو ہاتہہ اپنی اوپر دونو رانون اپنی کی یعنی جیسی شاگرد اوستاد کی آگی ادب بیٹہنا ہی یا رکہی اوپر دونو رانون آنحضرت کی اور کہا ای محمد خبر دو مجکو اسلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرمایا حضرت نی اسلام یہہ ہی کہ گواہی دی تو یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دی یہہ کہ محمد بہیجی ہوئی اللہ کی ہین اور پڑہی تو نماز اچہی طرح یعنی ساتہہ شرایط اور ارکان اور سنتون اور آداب کی بجالاوی اور دی تو زکوۃ اور روزہ رکہی رمضان کی اور حج کری خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکہی تو طرف اوسکی راہ کی کہا اوس شخص نی کہ سچ کہا تو نی پس تعجب کیا ہمنی واسطی اوسکی کہ پوچہتا ہی حضرت سی اور تصدیق کرتا ہی اوسکو کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو ایمان سی فرمایا حضرت نی یہہ کہ ایمان لاوی تو ساتہہ اللہ کی اور فرشتون اوسکی کی اور کتابون اوسکی کی اور رسولون اوسکی کی اور دن پچہلی کی اور ایمان لاوی تو ساتہہ تقدیر کی بہلائی اوسکی کی اور برائی اوسکی کی کہا سچ کہا تو نی کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو احسان سی یعنی نیکی کرنی سی فرمایا کہ احسان یہہ ہی کہ بندگی کری تو اللہ کی گویا کہ تو دیکہتا ہی اوسکو پس اگر نہین دیکہہ سکتا تو اوسکو پس تحقیق وہ دیکہتا ہی تجکو کہا اوسنی پس خبر دو مجکو قیامت سی فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچہا گیا قیامت سی زیادہ جاننی والا پوچہنی والی سی یعنی مین اور تو دونو برابر ہین نہ جاننی مین کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو علامتون اوسکی سی فرمایا علامت قیامت کی یہہ ہی کہ جنی گی لونڈی مالک اپنی کو یعنی لوگ حرمین بہت کرینگی اور لونڈی بچہ کثرت سی پیدا ہونگی اور علامت یہہ ہی کہ دیکہی تو ننگی پانوو الونکو ننگی بدن والون کو مفلسونکو چرانیوالی بکریون کی کو فخر کرینگی بیچ عمارتون کی کہا روایت کرنیوالی نی پہر چلا گیا وہ شخص پس ٹہہرا رہا مین دیر تک یعنی حضرت سی حال نہ پوچہا کہ کون تہا پہر فرمایا حضرت نی واسطی میری ای عمر کیا جانتا ہی تو کون تہا پوچہنی والا کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جاننی والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبرئیل تہا آیا تہا تمہاری پاس سکہاتا تہا تمکو دین تمہارا روایت کی یہہ مسلم نی اور روایت کی یہہ حدیث ابو ہریرہ نی ساتہہ اختلاف کی اوربیچ اوس روایت کی یہہ ہی اور جب دیکہی تو ننگی پانوو الون کو ننگی بدن والونکو بہرونکو گونگونکو بادشاہ زمین کی بیچ پانچ چیزونکی کہ نہین جانتا اونکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم اور نہین پانچ چیزون مین داخل ہی کہ سوا اللہ کی اونکو کوئی نہین جانتا پہر پڑہی یہہ آیۃ تحقیق اللہ نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور مینہہ کا کہ کب برساوی گا آخر آیہ تک ف باقی آیۃ یہہ ہی وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ یعنی اور جانتا ہی جو کچہہ پیٹون مین ہی یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کریگا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا تحقیق اللہ داناخبردار ہی پس یہہ باتین سوا اللہ کی عقل سی کوئی نہین جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالی معلوم کروادی ساتہہ وحی یا الہام کے اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت رکہی تو طرف اوسکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہوا اور ہوئی دریا سی درمیان مین فرضیت حج کی نہین جاتے رہتی اور تعجب لوگون نی اس لیی کیا کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم نتی تو پہر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہہ کہ اوسکی ذات اور صفات کو حق اعتقاد کری اور فرشتون پر ایمان لاوی کہ بندی اللہ کی ہین نورانی فرمان بردار اور کتابون پر ایمان لاوی کہ کلام قدیم اوسکی ہین بہیجین رسولون اپنی پر اونمین سی قرآن شریف افضل ہی سب سے اور کتابین ایک سو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل زبور

قرآن اور سوا اور جھوٹی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لاوی کہ بھیجا اونکو اللہ تعالی نی واسطی خلق کی اور پاک تہی گناہون سی اور دن پچھلا مراد ہی مابعد موت سی
قائم ہونی قیامت تکسا اور وقت داخل ہونی بہشت تلک اعتقاد کرمی کہ جو کچھ اللہ رسول نی خبر دی ہی احوال آخرت سی یعنی عذاب قبر
اور حساب کتاب وغیرہ سب حق ہی اور تقدیر پر ایمان لاوی کہ جو نیکی بدی ہوتی ہی سب روز ازل کی لکھدی ہی اوسیکی ارادہ سی ہوتی
ہی لیکن نیکی سی راضی ہی اور بدی سی ناراض اور بندی کو بھی کرنی نہ کرنی مین مختار بنایا ہی اسی پر ثواب دیگا ثواب دینا فضل اوسکا ہے
اور عذاب عدل اور یہہ جو فرمایا کہ احسان یہہ ہی کہ بندگی کرمی تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اوسکو کیونکہ جسکو یہہ حالت حاصل ہوگی کمال ہیبت
وتعظیم اللہ تعالی کی اور خشوع اور ذوق اور محبت پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور استغراق کہتی ہین پس اگر نہین دیکھہ سکتا اوس کو
پس محقق وہ دیکھتا ہی تجکو یعنی اگر ایسی حالت عبادت مین تجھی نہین حاصل ہی کہ گویا کہ دیکھتا ہی تو اوسکو تو اسطرح عبادت کر اور جان کہ وہ
حاضر ناظر ہی اسمین ہی خوف وخشیت پیدا ہوگی اور احتیاط کریگا حرکات وسکنات مین جانا چاہیئی مدار دین کا اور اوسکی کمال کا فقہ اور
عقائد اور تصوف پر ہی اس حدیث مین تینون چیزین بیان ہوئین اسلام اشارہ ہی فقہ پر کہ اوسمین سب احکام واعمال شرعی بیان ہوتی
ہین اور ایمان اشارہ ہی عقاید پر اور احسان اشارہ ہی اصل تصوف پر کہ وہ مراد ہی توجہ الی اللہ سی اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم
ایک دوسرے کی ہین کہ کوئی انمین سی بغیر دوسری کی تمام نہین ہوتا بیان اسکا یہہ کہ تصوف بغیر فقہ کی درست نہین اس لیی کہ احکام اسکے
بغیر فقہ کی معلوم نہین ہوتی اور فقہ بغیر تصوف کی تمام نہین ہوتی اسلیی کہ عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کی تمام نہین ہوتا اور یہہ
دونو بدون ایمان کی ہرگز صحیح نہین مانند روح وبدن کی کہ کوئی ان مین سی بدون دوسرے کی وجود نہین پکڑتا فرمایا ہی امام مالک رح نی
کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ نہوا پس زندیق ہوا یعنی بڑا بددین اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس اباحتی خشک ہوا اور جسنی دونو حاصل کیئے پس
محقق ہوا کمال ہی ہی باقی سب گمراہی منہ التوفیق والاستعانۃ اور فخر کرینگی بیچ عارفونکی یعنی گنوار محتاج اس درجہ کو پہنچین گے کہ اونچی مکان
بناوین گی اور آپس مین فخر کرینگے یہہ بسبب بے انتظامی کی ہوگا کہ رذالی خوش ہونگی اور اشراف وکمالی خراب یہہ سب ترجمہ شیخ
عبدالحق رح کی مین مذکور ہے **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس
شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان متفق علیہ اور روایت ہی
ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بنیاد رکھی گئی اسلام کی اوپر پانچ چیزون کی گواہی دینا اسکا کہ نہین کوئی معبود سوا خدا
کی اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی اور بھیجی ہوئی اوسکی ہین اور پڑہنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوۃ کا اور کرنا حج کا اور کہنی روزی
رمضان کی روایت کی ہے بخاری ومسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع و
سبعون شعبۃ فافضلہا قول لا الہ الا اللہ وادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ
من الایمان متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ ایمان کی کتنی اور شرشاخین ہین
پس افضل اون مین سی ہی کہنا لا الہ الا اللہ کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور کمتر اون مین سی ہی دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سی اور حیا یعنی شرم
کرنی بری کامون کی کرنی مین بڑی شاخ ہی ایمان سی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** بضع عربی مین کہتی ہین تین سی نو تک کو اور
تفصیل ان شعبون یعنی شاخون ایمان کی بعضی کتابون حدیث کی مین لکھی ہی وہ یہہ ہی کہ ایمان باللہ پر اور صفات اوس کی پر اور اعتقاد
کرنا اسکا کہ جو سوا اللہ کی اور صفات اوسکی کی ہی حادث ہی یعنی نو پیدا ہی قدیم نہین اور ایمان لانا خدا تعالی کی فرشتون پر اور کتابون

اوسکی پر اور پیغمبرون اوسکی پر اور تقدیر پر ایمان لانا نیک ہو یا بد ہو اور دن آخرۃ پر ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانی مین یہہ بہی داخل ہی کہ
عذاب قبر کا ہی ہونا ہی برحق ہی لوگون کو اور نعمت ہونی ہی حق ہی لوگون پر اور حساب کتاب قیامت کی دن ہونا برحق ہی اور اعمال لوگون کی تلنین گی
ترازو مین اور اعمالنامہ ملین گی داہنی ہاتہہ مین نیکونکو اور بائین ہاتہہ مین برونکو اور پلصراط پر گذرین گی اور دیدار حق تعالی کا مؤمنونکو نصیب ہوگا اور
بہشتی بہشت مین داخل ہونگی اور ہمیشہ بہشت مین رہین گی اور اسیطرح دوزخی دوزخ مین داخل ہونگی اور عذاب مین گرفتار رہین گے اور ہمیشہ اسی
طرح سی عذاب مین رہینگے دوزخ مین سی کبہی نہ نکلین گی ان سب پر ایمان لانا یہہ بہی شعبون ایمان سی ہی اور شعبی ایمان کی یہہ ہین کہ محبت
رکہنی اللہ سی اور محبت اور بغض اوسکی راہ مین کہنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی محبت رکہنی اور اونکی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اون پر درود
بہیجنا اور اون کی سنت پر چلنا یعنی اون کی طریق پر عمل کرنا اور رواج دینا اون کی طریق کو یہہ سب محبت پیغمبر مین داخل ہی اور محبت اللہ کی اور
رسول کی ایسی رکہی کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک طرف ہو اور اللہ اور رسول ایک طرف اوس جگہہ اللہ اور رسول کا اتباع کرین تو محبت اللہ اور رسول سی ہی اور نہین تو اللہ
رسول سی محبت نہین اور اور شعبہ ایمان کا یہہ ہی کہ عمل کرنا خالص خدا کی واسطی کہ اوسمین نگاہ غیر کی طرف اور دہیان دکہاوی کا نہ ہو خواہ
وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا ہو یا موندہ سی کہنیکا ہو یا دل مین اعتقاد کرنی کا ہو یا قسم اخلاق سی ہو ان سب صورتون مین اخلاص چاہیی یعنی یہہ
عمل خدا ہی کی لیئی ہون اور اسی اخلاص مین داخل ہی چہوڑنا ریا کا اور نفاق کا اور شعبون ایمان سی ہی خوف خدا کا اور امید خدا سے
یعنے گناہ کی باتون مین خدا سی ڈرتا رہی اور بندگی کی باتون مین اوس سی امید رکہی اور شعبون ایمان سی ہی توبہ کرنا گناہون سی جب گناہ ہو
جیہی توبہ کری بلکہ توبہ کرنی فرض ہی بجز دگناہ کرنی کی اور شکر کرنا نعمت پر یعنی جو اللہ تعالی دی اوسکا شکر بجا لاوی اگر اللہ تعالی نی اوسکی ہان اولاد
دی تو عقیقہ کری اور اگر نکاح کری تو ولیمہ کری اور اگر ختم قرآن کری اوسکی خوشی کری اگر اللہ تعالی نی مال دیا ہی تو زکوۃ ادا کری اور سنت و عید الفطر
دی اور قربانی کری اور شعبون ایمان سی ہی وفا کرنا عہد کا اور صبر کرنا مصیبت پر اور مشقت طاعت پر اور صبر کرنا معصیت سے یعنے
باز رہنا اوس سی اور راضی ہونا تقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر اور شفقت کرنی چہوٹون پر اور تعظیم کرنی بڑون کی اور تواضع کرنا اور چہوڑنا
کبر کا اور عجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا اور پڑہنا قرآن کا اور سیکہنا علم کا اور سیکہانا علم کا اور دعا مانگنی خدا
سی اور ذکر کرنا خدا کا اور استغفار کرنی گناہون پر اور بچنا بیہودہ چیز سی اور اپنی تئین پاک رکہنا نجاست ظاہری اور باطنی سی اور پڑہنا
نماز کا فرض ہو یا نفل اور ڈہانکنا ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا بردون کا اور سخاوت کرنی اور کہلانا اور مہمانے
کرنی اور روزہ رکہنا فرض ہو یا نفل اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا اور طواف کرنا اور ہجرت کرنی کافرونکی
ملک سی اور اوس ملک سی کہ جہان کہین رواج فسق و فجور کا اور بدعتون کا ہو اور بچانا دین اپنی کو بری باتون سی اور ادا کرنا خدا کی نذرون کا
اور ادا کرنا کفارون کا اور بچنا بسبب نکاح کی حرام کاری سی اور خبر گیری کرنی ساتہہ حقوق اہل و عیال کی اور فرمان برداری کرنے
ماں باپ کی اور سلوک کرنا اونکی ساتہہ مال کر یا بدن کر یعنی مال سی ہی اونکی خدمت کری اور بدن سی ہی اور تربیت کرنا اولاد اپنی کو موافق
شرع کی اور سلوک کرنا ناتی دارون سی اور فرمان برداری کرنی آقا کی اور سردار مسلمان کی بشرطیکہ خلاف شرع نہ کہی اور نرمی کرنی ساتہہ
یونڈی غلام کی اور انصاف کرنا حالت سرداری مین اور متابعت کرنی جماعت کی اور صلح کروانی لوگون مین اور قتل کرنا باغیون کو
اور جو اسلام سی پہر جاوی اور مدد کرنی نیکی پر اور امر کرنا ساتہہ نیکی کی اور منع کرنا بری چیز سی اور قایم کرنا حدون کا اور جہاد کرنا کفار
سی اور مبتدعین سی ہتیار کر اور زبان کر اور اسی مین ہی سرحد اسلام پر محافظت کرنی تا کافر نہ چلی آوین اور ادا کرنے امانت اور دینا

یا بچوان حصہ غنیمت مین سی اور فوض موافق وعدہ کی ادا کرنا اور ہمسایہ کا حق ادا کرنا اور معاملہ لوگونسی اچہی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا اور کمانا
مال کا وجہہ حلال سی اور خرچ کرنا مال کا اچہی جگہہ اور اسراف نہ کرنا یعنی بیجا خرچ نکرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چہینک
والی کو جواب دینا اور بچنا کہیل اور تماشی سی اور لوگونکو ایذا نہ دینی اور دور رکرنا موزی چیز کا راہ سی تمام ہوئی شعبہ ایمان کی یہہ سیوطی نے
کتاب نقاویہ مین مفصل ذکر کیی ہین بیان مجملا لکہی گئی تا لوگ گہبراوین نہین آدمی کو چاہی کہ اپنی نفس مین تامل کری جسمین یہہ سب پالی
جاوین وہ مومن کامل ہی اور جسمین سب نہون وہ مومن ناقص ہی مدد مانگ کر اللہ تعالی سی ارادہ حاصل کرنی کا کری کذا ذکر القاری
رح اور دور کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتہر کانٹی نجاست وغیرہ راہ سی مٹاوی اور ظاہر دور کرنی سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اوٹہاوی بعد گرنی
کی اور اگر پہلی سی نہ ڈالی اور راہ پاک رکہی وہ بہی دور ہی کرنی کا حکم رکہتا ہی بلکہ مراد مطلق ایذا نہ دینا ہی لوگونکو ناحق اور حقیقت مین یہہ
اشارہ ہی ساتہہ ترک وجود اور دعوی ہستی کی کہ اصل ہی سب برائیونکا ہ بردار خار و سنگ رہ ایچہ رمز بود ہ یعنی وجود خود ہمہ
بردار از میان **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون
من لسانہ ویدہ والمہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ ہذا لفظ البخاری ولمسلم قال ان رجلا سال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ای المسلمین خیر قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ اور روایت ہی عبد اللہ
بیٹی عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی
یعنی زبان سی برا نہ کہی اور نہ غیبت کری اور ہاتہہ سی ماری نہین نہ ایذا دی ناحق اور ہجرت کرنیوالا وہ ہی جسنی چہوڑدی وہ چیز کہ منع
کیا ہی اللہ نی اوس سی یہہ لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین یہہ ہی کہ کہا تحقیق ایک شخص نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کون مسلمان بہتر
سی بہتر ہی فرمایا وہ کہ سالم رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین متفق علیہ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین مومن ہوتا کوئی تم مین سی یہانتک کہ ہونمین بہت پیارا طرف اوسکی
باپ اوسکی سی اور اولاد اوسکی سی اور سب آدمیون سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** محبت دو قسم کی ہی ایک محبت طبعی جیسکہ آدمی
کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہی اوسمین مجبور ہی اور وہ یہان مراد نہین دوسری محبت عقلی ہی ہی یہان مراد ہی ایک بات کو اگرچہ دل نچاہی لیکن
بمقتضای عقل اپنی کو مایل اوسکی طرف کرتا ہی جیسکہ محبت بیمار کی ساتہہ دوا کی کہ قصد اپنی کو اوسکی طرف مایل کرتا ہی اور کہاتا ہی بمقتضای
عقل کی جانتا ہی کہ صحت میری اسمین ہی اگرچہ دل نچاہی اسیطرح مثلا اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو ان باپ اور اولاد کفار کی
قتل پر یا حکم ہو کفار سی لڑنی کا حتی کہ شہید ہوجاوی تو اختیار کری اور دوست رکہی سکو اگرچہ تکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع پر اولاد
وغیرہ باعث ہون اور حضرت نی اوسی منع کیا ہو تو فرمانبرداری حضرت ہی کی کری کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول کی فرمان
برداری مین غرضکہ رضامندی حضرت کی سبکی رضامندیون پر اور سب غرضون پر مقدم رکہی جب حضرت کی محبت سبکی محبت پر غالب ہوگی اور
مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تہا جیسکہ حضرت عمر رض سی منقول ہی کہ جب
اونہون نی یہہ حدیث سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین سب سے زیادہ آپکو دوست رکہتا ہون سوا اپنی جان کی پس حضرت نی فرمایا
کہ مومن کامل نہین ہوتی کا تو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی جب تک ہون مین محبوب ترطرف تیری

جان تیری پس حضرت کی برکت توجہ سی وسیوقت اونکی دلمین ایسی تاثیر ہوئی حضرت کی فرمانیکی کہ کہا قسم ہی اسد کی کہ آپ مجبور کرین میری طرف تیری جان میری جان سی پیاری فرمایا حضرت نی کہ اب پورا مومن ہوا تو ایمرباسد ہم سکو بھی حالت نصیب ہوا مین آمین آمین **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوٰهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِى الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِى النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی تین چیزین ہین جسمین کہ ہون وہ چیزین پایا اوسنی بسبب اوسکی مزہ ایمانکا وہ شخص کہ ہو وی اسد اور رسول اوسکا جانب محبوب بلحاظ اوسکی اوسچیزسی کہ سوا ان دونوکی ہی اور وہ شخص کہ دوست رکھی کسی بندی کو نہین دوست کہتا مگر واسطی اسد کی اور وہ شخص کہ ناخوش کہی پھر جانا پھر کفر مکی پیچھی اسکی کہ نکالا ہی اوسکو اسد نی اوس کفر مین سی جیسا ناخوش کہتا ہی گرنا پھر آگ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِىَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عباس بنی عبدالمطلب کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی چکھا مزا ایمانکا اوس شخص نی کہ راضی ہوا ساتھہ اسد کی رب ہونی پر اور ساتھہ اسلام کی دین ہونی پر اور ساتھہ حضرت محمد کی رسول ہونی پر روایت کی یہ مسلم نی **ف** یعنی بخوشی خاطر اسد کو مالک و متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اوسکی حکم پر اور بندگی اوسکی کی اور اسلام کو دین اپنا ٹہرایا اور بجا لایا جو کچھہ وسمین ہی وحضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی اونکی کی **وعن** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِىْ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِىٌّ وَلَا نَصْرَانِىٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِىْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین سنتا مجکو یعنی خبر رسالت میری کو کوئی اس امت مین سی یہودی ہو اور یا نصرانی ہو پھر مرے وحالت مین کہ نہین ایمان لایا ساتھہ اوسچیز کی کہ بہیجا گیا ہون مین ساتھہ اوسکی یعنی دین کہ ہی وہ دوزخیون مین سی روایت کی یہ مسلم نی **وعن** اَبِىْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَاُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ واسطی اونکی دوتواب ہوتی ہین ایک تو وہ شخص کہ اہل کتاب مین سی ہو ایمان لایا ساتھہ نبی اپنی کی اور ایمان لایا ساتھہ محمد کی اور دوسرا غلام کہ اسکی ملک مین ہو جب ادا کری حق اسد کا اور حق مالکون اپنی کا اور تیسرا شخص وہ ہی کہ تہی نزدیک اوس کی لونڈی صحبت کرتا ہا اوس سی اور ادب سکہلاتا ہا اوسکو پس اچہا ادب سکہلایا اوسکو اور سکہلائی اوسکو مسئلی شریعت کی اور اچہی طرح سکہلائی اوسکو پھر آزاد کیا اوسکو پھر نکاح کر لیا اوس سی پس واسطی اوسکی ہی دو تواب ہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہلی اور دوسری شخص کی دو تواب ہونیکی سبب ظاہر ہین اور تیسری کو دوہرا تواب بسبب ادا کرنی اور نکاح کر لینی کی ہی وتنبیہ عبد مملوک نی معنی اسکی یہ ہی کہ ہر عمل مین اونکو دوگنا تواب ملتا ہی مثلاً اگر اور نماز روزہ وغیرہ کرین اوس نیکیان حاصل ہونگی اور انکو مین **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون لوگون سی یہان تک کہ

گواہی نہیں اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہیں اور پڑہیں نماز اور دیویں کو زکوۃ پس جبوقت کہ کریں یہہ بجالائی اونہوں نے مجھسے جو اپنی اور مال اپنی مگر ساتہہ حق اسلام کی اور حساب اونکا اوپر اللہ کی ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے مگر لفظ مسلم مین نہین ہی کر کیا لفظ الا بحق الاسلام کا **ف** مراد ساتہہ گواہی کے یہان قرار کرنا ساتہہ اس کلمہ کی ہی یا جو کچھہ حکم اس کلمہ مین ہی مثلاً جزیہ قبول کریا یا سلم کی یا من چاہا تو ہی نہین مارینگی مگر ساتہہ حق اسلام کی یعنی مثلاً کوئی کسیکو مار ڈالی یا زنا کری جسکو شرع اوپر قصاص یا رجم واجب ہوگی یا اگر کسیکا مال لی لیا ہو یا جاویگا اور حساب اونکا اللہ پر یعنی ہم حکم ظاہر اسلام پر کرینگی اگر دلمین کفر و غرض رکھتا ہوگا اللہ تعالی آخرت مین سمجہہ لی گا اور یہہ حدیث دلیل ہی اوپر قبول توبہ ملحدون اور زندیقون کی کہ اگر آوین اور ظاہر مین توبہ کرینگی ہم قبول کرینگی اور درگذرینگی خونریزی اونکی سی اور اس مسئلہ مین بہت سی قول ہین علماء کی قول ظاہر ترین یہہ ہی کہ اگر ایک نی ملحد بنا کیا اور نماز نہ کہا اور جلدی اوس سی باز آیا اور بغیر توبہ کی مقبول ہی اور اگر مترددا اور محفظ خونکی نہ سی کری نہین قبول کیجاوی گی کذا ذکر الشیخ عبد الحق رح **وعن** انس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی یہہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی نماز ہماری طرح کی اور متوجہ ہووی قبلہ ہماری کی طرف اور کہا وی ذبح کیا ہوا ہمارا پس یہہ مسلمان ہی کہ واسطی اوسکی ہی ذمہ اللہ کا یعنی عہد و امان اور ذمہ رسول اوسکی کا پس عہد نہ توڑو خدا سی بیچ ذمہ اوسکی کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی نہ توڑو عہد اللہ کا بیچ حق ذمہ والون اوسکی کی یعنی اونکو ستاؤ نہین اللہ کا عہد ٹوٹ جاویگا **وعن** ابی ھریرۃ قال اتی اعرابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ المفروضۃ وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا شیئا ولا انقص منہ فلما ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا اونہون نے ایا ایک گنوار رو برو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا بتلاؤ مجکو ایسا عمل کہ جب کرون مین جنت مین داخل ہونگا فرمایا یہہ کہ بندگی کرا اللہ کی اور نہ شریک کرو ساتہہ اوسکی کسیکو اور پڑہو نماز فرض اور ادا کرو زکوۃ فرض اور روزہ رکہو رمضان کی کہا اوس گنوار نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی زیادہ کرونگا اوپر اسکی کچھہ اور نہ کم کرونگا اس سی پس جبکہ پہر کر چلا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ خوش لگے اوسکو یہہ کہ دیکہی طرف ایک شخص کی اہل بہشت سی پس چاہیی کہ دیکہی طرف اسکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اسمین ذکر شہادتین کا کیا اسلیی کہ مشہور ہی اور فرض تین بیان فرمائی اس لیی کہ شاید اوسوقت تک یہی تین چیزین فرض ہون اور حضرت نی صدق عقیدہ اوسکا دیکہہ کر بشارت بہشتی ہونکی دی **وعن** سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قلت یا رسول اللہ قل لی فی الاسلام قولا لا اسال عنہ احدا بعدک وفی روایۃ غیرک قال قل امنت باللہ ثم استقم رواہ مسلم اور روایت ہی سفیان بنی عبد اللہ ثقفی کی سی کہا کہا مین نی رسول خدا کی فرماؤ واسطی میری بیچ اسلام کی قول کہ نہ پوچہون اوسکو کسی سی بیچی تمہاری یعنی ایسی بات فرماؤ کہ اوس سی اسلام کامل ہوا اور حق اسلام ادا ہوا اور بیچ ایک روایت کی غیر تمہاری سی فرمایا کہہ ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی پہر اسی پر ٹہہرا رہہ روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی گواہی دی وحدانیت اللہ تعالی کی اور بیچ جان جو کچھہ اوس نی خبر دی اور قبول کرا مر و نہی اوسکی کو پہر اسی پر مستقیم رہہ پس اسمین بات کرنی نکرنی کی نہین **وعن** طلحۃ بن عبید اللہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اھل نجد ثائر الراس نسمع دوی صوتہ ولا نفقہ ما یقول حتی دنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو یسال عن الاسلام فقال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصِیَامُ شَھْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُہٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَکَرَ
لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الزَّکٰوۃَ فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَھُوَ
یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی کہا ایا ایک شخص طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل نجد سی کہ نام ضلع کا ہی پراگندہ تہی بال سر کی سنتی تہی
ہم آواز گنگنی وسکی اور نہ سمجھتی تہی ہم اوسچیز کو کہ کہتا تہا یہانتک کہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس ناگہان وہ پوچھتا تہا اسلام سی یعنی احکام و
فرائض اسلام کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پانچ نمازین ہیچ دن اور رات کی پس کہا کیا ہین اوپر میری سوا انکی پس فرمایا نہین مگر یہ کہ نفل
پڑہی یا نفل شروع کری تو یعنی اگر تو ردی تو اوسکی قضا لازم ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور روزہ مہینی رمضان کی کہا کیا ہین اوپر میری سوا انکی
فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ نفل رکہی یا نفل شروع کری یعنی اوسکو پورا کر دینا لازم ہی اگر توڑی تو قضا واجب ہے کہا اور ذکر کیا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی زکوٰۃ کا پس کہا اوسنی کیا ہی اوپر میری سوا اسکی پس فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ تو صدقہ نفل دیوی دینا اپنا ذمہ پر لازم کرلی یعنی اسطوت مین اداکرنا اوسکا
لازم ہوگا کہا راوی نی پس پیٹہ موڑی اوس شخص نی اور وہ کہتا تہا قسم ہی خدا کی نہ زیادہ کرونگا مین اوپر اسکی اور نہ کم کرونگا مین اس سی پس فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مراد پائی اوس شخص نی اگر سچا ہی روایت کی یہ بخاری و مسلم نی ف اب تک نماز و تراویح و عیدین وغیرہ واجبات کی ہونگی کہ اوسنی
اسطرح کہا کہ زیادہ کرونگا اور نہ کم کرونگا یا وہ شخص ایلچی کسی قوم کا ہوگا اوسنی کہا کہ اسکی پہچانی مین کمی زیادتی نہ کرونگا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ
الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِیْعَۃُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ
نَاْتِیَکَ اِلَّا فِی الشَّھْرِ الْحَرَامِ وَبَیْنَنَا وَبَیْنَکَ ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ کُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِہٖ مَنْ وَرَاءَنَا
وَنَدْخُلْ بِہِ الْجَنَّۃَ وَسَاَلُوْہُ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ فَاَمَرَھُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَھَاھُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَھُمْ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ قَالَ
اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ
اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَصِیَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ
وَنَھَاھُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْھُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِھِنَّ
مَنْ وَرَاءَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس کی سی کہا تحقیق جماعت عبد القیس کے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی
ربیعہ سی جب آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کون سی ہی یہ قوم یا فرمایا کون ہی یہ جماعت کہا اونہون نی کہ ہم ہین ربیعہ
فرمایا حضرت نی کہ آئی تم ہو شوق پہر یا القوم کہا یا بالوفد کہا آئی تم اوسحالت مین رسوا ہوا اور نہ پشیمان یعنی یہ بشارت اور دعا خیر ہی عرض کی اونہون نی اسی
رسول خدا کی تحقیق نہین ہم طاقت پاتی یہ کہ آوین ہم تمہاری پاس مگر ہیچ مہینی حرام کی اور درمیان ہماری اور درمیان تمہارے یہ قوم ہی کفار مضر کی نام ہی
قوم کا پس امر فرماؤ ہمکو ساتہہ ایک حکم کی کہ فرق کردی یعنی حق اور باطل مین خبر دین ہم ساتہہ اوسکی اون لوگونکو کہ پیچہی ہماری ہین یعنی اپنی قوم کو کہ وطن مین جاکر
آئی ہین اور داخل ہون ہم بسبب اوسکی بہشت مین اور پوچہا جماعت عبد القیس کے نی حضرت صاحب سی استعمال کرنی باسون پینی کی سی پس حکم فرمایا اونکو ساتہہ چار
چیزونکی اور منع کیا اونکو چار چیزون سی حکم فرمایا اونکو ساتہہ ایمان لانی اسکی کہ ایک ہی وہ فرمایا کیا جانتی ہو تم کیا ہی ایمان ساتہہ اسکی کہ وہ ایک ہی کہا اونہون نی کہ اللہ

اور رسول اوسکا زیادہ جاننی والا ہی فرمایا گواہی اس کی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد بھیجی ہوئی اللہ کے
ہین اور سیدہا کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزے رکھنی رمضان کی اور فرمایا یہہ کہ دینا غنیمت مین سے
پانچوان حصہ اور منع کیا اون کو استعمال کرنی باسنون چار طرح کی سی ایک تو تہلیان یا مرتبان لاکہی اور توتنے
کدو کی اور باسن حنتر درخت کی سے اور باسن روغن دار رال کی سے اور فرمایا یاد رکھو ان کو اور خبر دو ساتہہ ان
کی اون کو کہ پیچھی تمہارہی مین روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی اور لفظ اس حدیث کی بعینہ بخاری کی ہین **ف**
مہینی حرام یعنی ذیقعدا اور ذیحجہ اور محرم اور رجب کہ جو ان دنون مین آپس مین لڑنا حرام جانتی تہی بسبب تعظیم
انکی کے پس اون مہینون مین بہی امن ہوتا تہا اور لفظ وصیام رمضان تک چار باتین حکم کی بیان فرمائین اب آگی سوا
چار کی ایکبات زیادہ اور فرمائی وان تعطوا آخر تک اس لیی کہ یہہ اہل جہاد تہی ان کی کام آوی اور ان باسنون مین
کہ جن سی منع فرمایا لوگ شراب رکہتی تہی جب شراب حرام ہوئی تو ان باسنون کا استعمال بہی منع فرمایا مشابہت
ساتہہ شراب پینی کی نہو جب ایک مدت گذر گئی مباح فرمادیا استعمال انکا پس یہہ حکم منسوخ ہی **وعن** عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا
بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ
وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ
ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ
اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ
عَلَى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نی اوس حالت مین کہ گرد اون کی ایک جماعت تہی اصحاب سی بیعت کرو مجہسی یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک کرو ساتہہ
اللہ کی کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اولاد اپنی کو یعنے جیسی کہ کفار محتاج گی کی ڈر سے مار ڈالتے
تہی اور نہ اوٹہاؤ بہتان کہ باندہ لیا ہو تمنی اوسکو درمیان اپنی ہاتہون کی اور پانوکے یعنی دلون سی اور نہ نافرمانی
کرو بیچ نیک چیز کی پس جو پورا کرے تم مین سی یہہ عہد پس مزدوری اوس کی اوپر اللہ کے اور جو پہنچا ان مین سے
کسی چیز کو یعنی ان گناہون مین سے کچہہ کر بیٹہا سوا شرک کی پس سزا دیا گیا بسبب اوسکی دنیا مین یعنی جیسے حد
لگی یا بیمار ہوا اور سوا انکی پس وہ کفارہ ہی واسطی اوسکے یعنی پاک ہوجاتا ہی گناہ سے بسبب اوسکی اور جو کہ
پہنچا ان مین سی کسی چیز کو پہر دہانکا اوسکو اللہ نی یعنی ظاہر نہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ
کی ہی اگر چاہی بخشی اوس سی اور اگر چاہی سزا پہنچاوی اوسکو پس بیعت کی ہمنی حضرت سی ان چیزون پر روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہی کہ اگر چاہی اللہ عذاب کرے گناہ پر یا چاہی بخشدے
اور معتزلہ کی نزدیک واجب ہی عذاب ہونا گنہگار پر اور بخشش نہین ہوتی **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ

فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ
الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ
قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ
الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكِ
مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ عید قربان
کی یا عید فطر کی طرف عیدگاہ کی پس گذرے اوپر عورتون کی پس فرمایا ای جماعت عورتون کی خیرات کرو پس تحقیق
مین دکہلایا گیا ہون تمکو بہت اہل نار مین یعنے عورتین دوزخ مین بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتون نے اور ساتہہ
کس سبب کے ای رسول خدا کی فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو خاوند کے نہین دیکہا مینی کسیکو
کہ ناقص ہو عقل کے اور دین کے کہو دی عقل مرد ہشیار کی ایک تم مین سے کہا عورتون نی اور کیا ہی نقصان
دین ہمارے کا اور عقل ہمارے کا ای رسول خدا کی فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدہے گواہے مرد
کی یعنے گواہی دو عورتون کے ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے حکم شرع مین کہا عورتون نے مقرر یون
ہی ہی فرمایا پس یہہ بسبب نقصان عقل اوسکی کی ہی فرمایا کیا نہین جبوقت کہ ہو دی حائض نہ نماز پڑہے اور
نہ روزہ رکہی کہا عورتون نے مقرر یون ہی ہی فرمایا پس یہہ بسبب نقصان دین اوسکی کی ہے روایت کی یہہ
بخاری و مسلم نی **ف** گذری اوپر عورتون کی کہ گوشہ عیدگاہ مین بیٹہین نہین اس لیی کہ آواز خطبہ کے کہ اونہون
نی نہ سنی تہی اون کو بہی کچہہ مضمون اوسکا سنا دین اور معنی لعنت کی ہین دور ہونا اللہ کی رحمت سی یہہ خاص کافرون
ہی کی لیی ہی اور کسی پر تعین کر کر لعنت نہ کرے اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتی دم مسلمان مرے مگر جسکی موت کفر پر یقینا معلوم ہو مضائقہ
نہین اور یہہ سوا ر شارع کی کوئے نہین جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی جائز ہے جیسی کہ کہی لعنت اللہ علی الکافرین وغیرہ
ذلک اور یہہ جو فرمایا کہ یہہ بسبب نقصان دین اوسکی کی ہی اگرچہ یہہ بات محض بسبب پیدا کیش اللہ تعالی کی ہی لیکن
اسطرح پیدا کرنا عورتون کو اور منع کرنا اون کو عبادات سی ناقص کرتا ہی درجہ عورتون کو مردون سی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ
وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ
أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ وَسُبْحَانِي
أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جہٹلاتا ہی مجکو بیٹا آدم کا
اور نہین لائق اوسکو یہہ اور برا کہتا ہی مجکو اور نہین لائق ہی وسکو یہہ پس ای پر جہٹلانا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا کہ ہرگز نہ زندہ کریگا مجکو بعد
مرنیکی جیسا پیدا کیا ہی پہلی بار اور نہین پہلی بار پیدا کرنا مجہپر سہلتر پہر زندہ کرنی اوسکی سی اور ایر برا کہنا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا ٹہہرانا اللہ نی بیٹا عزیز و
نصاری عیسی کو بیٹا اللہ کا کہتی ہین اور یہود عزیر کو اور حال یہہ کہ مین یکتا ہون بے پرواہ ذات کہ نہ جنا مینی اور نہ جنا گیا اور نہین ہی واسطی میری ہمسر کوئی اور بیچ روایت ابن عباس

کی یہہ ہی و رای بڑا کہنا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا اوسطی میری فرزند اور پاک ہونین اسبات سی کہ ٹہراوین کسیکو جورو یا فرزند روایت کی یہہ بخاری نی
ف نہین پہلی بار پیدا کرنا مجہ پر سہلتہ پھر زندہ کرنی اوسکی سی بلکہ پھر زندہ کرنا آسان ہی پہلی بار پیدا کرنی سی کہ پہلی پیدا کرنا ایک چیز کا مشکل ہوتا ہی جانتا چاہیے
کہ اللہ تعالی قادر مطلق ہی و سپر سب کچہہ آسان ہی مگر یہہ بہ نسبت لوگونکی فرمایا کہ ایک چیز اول بار پیدا کرنی مشکل ہوتی ہی و پھر ثانی کو بنانا آسان
تو فرمایا کہ جو چیز لوگ مشکل جانتی ہین یعنی پہلی بار پیدا کرنا جب اوسپر مین قادر ہوا تو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی یؤذینی ابن آدم یسب الدہر وانا الدہر بیدی الامر اقلب اللیل والنہار
متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ایذا دیتا ہی مجکو بیٹا
آدم کا برا کہتا ہی زمانہ کو یعنی جیسی کہ عوام لوگ وقت مصیبت کی برا کہتی ہین اور مین ہون زمانہ پھیرتا ہون رات کو اور دن کو
روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی لوگ جو زمانہ کو برا کہتی ہین تو تصرف کرنیوالا جانکر کہتی ہین گویا دہر نام تصرف کرنی والیکا ہوا پس وہ مین ہون یا مجکو برا کہا
وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احد اصبر علی اذی یسمعہ من اللہ یدعون لہ الولد ثم
یعافیہم ویرزقہم متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بہت
صابر اللہ سی ایذا پر کہ سنتا ہوا اوسکو ثابت کرتی ہین واسطی اوسکی بیٹا پھر عافیت دیتا ہی اونکو اور رزق دیتا ہی اون کو روایت کی یہہ بخاری اور
مسلم نی وعن معاذ قال کنت ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار لیس بینی وبینہ الا مؤخرۃ الرحل فقال یا معاذ
ہل تدری ما حق اللہ علی عبادہ وما حق العباد علی اللہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فان
حق اللہ علی العباد ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئا وحق العباد
علی اللہ ان لا یعذب من لا یشرک بہ شیئا فقلت یا رسول اللہ
افلا ابشر بہ الناس قال لا تبشرہم فیتکلوا متفق علیہ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا اونہون نی تہا مین پیچہی میہا نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کی اوپر سواری گدہی کی نہ تہی درمیان میری اور حضرت کی مگر لکڑی پچہلے زین کی پس فرمایا ای معاذ کیا جانتا ہی
تو کیا ہی حق اللہ کا اوپر بندون اوسکی کی کہ واجب کیا ہی بندون پر اور کیا ہی حق بندون کا اوپر اللہ کی کہ لازم کیا ہے اپنی پر
ساتہہ فضل و کرم اپنی کی کہا میں نی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندون کی یہہ کہ پوجین اوسکو اور
نہ شریک کرین ساتہہ اوسکی کسیکو یعنی بت پرستی وغیرہ کرین یا ریا عبادت مین نہ کرین اور حق بندون کا اوپر اللہ کی یہہ کہ نہ عذاب کرے
اوسکو کہ نہ شریک کری ساتہہ اوسکی کسیکو پس کہا میں نی ای رسول خدا کی کیا نہ خوشخبری پہنچا دون مین ساتہہ اسکی لوگونکو فرمایا نہ خوشخبری پہنچا اونکو
پس بہروسا کرینگے اور عمل کرنا چہوڑ دینگے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف حضرت واسطی تواضع کی کبہی کبہی حمار پر سوار ہوتی تہی اور نہ
عذاب کری اوسکو کہ نہ شریک کری یعنی عذاب ہمیشگی کا مانند کفار کی نہین کرنی گا بسبب کسے گناہ کی کچہہ عذاب بہی ہوگا تو آخر جہنکارا ہو جائی گا
وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعاذ ردیفہ علی الرحل قال یا معاذ قال لبیک رسول اللہ وسعدیک قال یا معاذ
قال لبیک رسول اللہ وسعدیک قال یا معاذ قال لبیک رسول اللہ وسعدیک ثلثا قال ما من احد یشہد
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صدقا من قلبہ الا حرمہ اللہ علی النار قال یا رسول اللہ افلا اخبر بہ
الناس فیستبشروا قال اذا یتکلوا فاخبر بہا معاذ عند موتہ تاثما متفق علیہ

اور روایت ہی انس سی کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اور معاذ پیچھی میں تھی آنحضرت کی اوپر سوار یکی ای معاذ کہا اونہون نی حاضر ہون مین ای رسول خدا کی اور حاضر ہون خدمت مین فرمایا حضرت نی ای معاذ پھر کہا معاذ نی حاضر ہون ای رسول خدا کی اور حاضر ہون خدمت مین پھر کہا حضرت نی ای معاذ کہا معاذ نی حاضر ہون ای رسول خدا کی اور حاضر ہون خدمت مین تین بار اسیطرح سی کہا انس نی کہ فرمایا حضرت نی نہین کوئی کہ گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجی ہوئی ہین اللہ کے گواہی دی سچی دل سی مگر حرام کرتا ہی اللہ اوسکو اوپر آگ کی کہا معاذ نی ای رسول خدا کی کیا پس نہ خبر دونمین ساتھہ اسکی لوگونکو پس خوشوقت ہون فرمایا اسوقت اعتماد کرینگی پس خبر دی اس بشارت کی معاذ نی نزدیک مرنی اپنی کی واسطی سچی کی گناہ سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت نی کسی بار معاذ کو اس لیی پکارا کہ خوب ہوشیاری سی یہہ کلام سنین اور حرام کرتا ہی اوسکو آگ پر مراد یہہ ہی کہ جسنی یہہ کلمہ کہا اور حق یہی اسکی ادا کیی یعنی بُری باتون سی بچا اور اچھی باتین کین اوسکی لیی یہہ بات ہی نری کلمہ کی کہنی سی چھٹکارا نہین ہوجاتا مگر جسکو چاہے غفور الرحیم یون ہی بخشدی یا مراد یہہ ہی کہ اگر ہمیشگی کی جیسی کفار کی لیی ہوگی وہ حرام ہی اور حضرت نی باوجودیکہ معاذ کو منع بھی فرمایا تھا خبر دینی اس حدیث کی سی اور پھرا نہون نی کہدی اس لیی کہ منع اوسوقت کی لوگونکی لیی تھا نو سلم تھی مبادا ظاہر معنی پر عمل کرکر عمل کرنا چھوڑ دین جب اونہون نی دیکھا کہ لوگ عمل پر مستقیم ہین اور حضرت نی علم کا چھپانا ہی منع فرمایا ہی بیان کردی تا بسبب چھپانی کی گنہگار نہون

وعن ابی ذر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوب ابیض وھو نائم ثم اتیتہ وقد استیقظ فقال ما من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلک الا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر وکان ابو ذر اذا حدث بھذا قال وان رغم انف ابی ذر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا ایا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اوپر حضرت کی کپڑا اتہا سفید اور وہ سوتی تھی پھر گیا مین پھر آیا مین اوسوقت مین کہ جاگی تھی پس فرمایا کہ نہین کوئی بندہ کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ پھر مری اوپر اسیکی یعنی اعتقاد اس کلمہ پر اور خلاف اسکی نہ کہی اور نہ کچھہ کری مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی خواہ بعد عذاب کرنی کی گناہون پر داخل کری اللہ یا یون ہی اپنی فضل سی بخشدی کہا یعنی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری کہا یعنی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری کہا یعنی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری اوپر خاک اوڑہ ہوئی ناک ابی ذر کی یعنی اسبات کو اگرچہ وہ مکروہ رکھی اور تھی ابو ذر جسوقت کہ یہہ حدیث بیان کرتی کہتی اگرچہ خاک الودہ ہو ناک ابو ذر کی روایت کی بخاری و مسلم نی ف بار بار ابو ذر نی اس لیی پوچھا کہ عجیب جانتی تھی اس بات کو

وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسی عبد اللہ ورسولہ وابن امتہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ والجنۃ حق والنار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل متفق علیہ اور روایت ہی عبادۃ بن صامت کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ گواہی دی یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک واسطی اوسکی اور تحقیق محمد بندہ ہی اوسکی ہین اور رسول اوسکی ہین اور تحقیق عیسی بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا ہی اور بیٹا لونڈی اوسکی کا یعنی حضرت مریم کا اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہی اوسکی طرف سی اور بہشت اور دوزخ سچ ہی داخل کرے گا اوسکو اللہ بہشت

مین اوپر کسے عمل کی ہو یعنی اچھا عمل کرتا ہو یا برا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف حضرت عیسی کو کلمۃ اللہ اس لیی کہا کہ کلمہ کن کی کہنی سی پیدا ہوا بغیر باپ کے اور روح اللہ کی اس لیی کہا کہ مردونکو زندہ کرتی تہی اور داخل کریگا بہشت مین بغیر بغیر حساب کے یا بعد عذاب کی گناہ پر **وعن** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلِاُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ سَنَذْكُرُهُمَا فِيْ بَابِ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور روایت ہی عمرو بے عاص کی سی کہ کہا آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا مینی کہ کھولو داہنا ہاتہہ اپنا تا کہ بیعت اسلام کی کرونمین آپ سی پس کہولا حضرت نے داہنا ہاتہہ اپنا پس کینچ لیا مینی ہاتہہ اپنا پس فرمایا حضرت نی کیا ہی اسطی تیری ای عمرو کہا مینی ارادہ کرتا ہون مین یہہ کہ شرط کرونمین فرمایا کیا شرط کرتا ہی کہا مینی شرط یہہ ہی کہ بخشش کیجاوی واسطی میری یعنی اون گناہونکی کہ پہلی اسلام سی کیی ہین فرمایا کیا نہین جانتا تو یعنی جانا ای عمرو کہ تحقیق اسلام لانا دور کرتا ہی اون گناہون کو کہ پہلی اس کے ہین اور تحقیق ہجرت دور کرتی ہی وہ چیز کو کہ پہلی اوس سی ہی اور تحقیق حج دور کرتا ہی اون گناہون کو کہ پہلی اوس سی ہین روایت کی یہہ مسلم نی اور دو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین روایت ابو ہریرہ سی سر اپہلی حدیث کا قال اللہ تعالی ہی اور دوسری حدیث کا سر ایہہ ہی الکبریا ردائی ذکر کرینگی ہم ان دو حدیثون کو بیچ باب ریا اور کبر کی اگر چاہیگا اللہ تعالے **ف** یعنی مصابیح والی نی یہہ دو حدیثین کتاب الایمان مین روایت کی ہین اور مینی یہان ذکر کرنا اونکا مناسب نہ جانا وہان ذکر کی ہین اور اسلام لانی سی حق اللہ کی اور بندونکی سب بخشی جاتی ہین لیکن بندون کی حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی و ہجرت اور حج سی حق اللہ کے یعنی گناہ اوسکی بخشی جاتی ہین نہ حق بندونکی۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ روایت ہی معاذ کی کہا کہا مینی نی یا رسول خدا کی خبر دو مجکو ساتہہ اوس عمل کی کہ داخل کریگی مجکو بہشت مین اور دور کریگی مجکو آگ سی فرمایا تحقیق پوچہا تو نی ایک بڑی کام سی اور تحقیق البتہ یہہ آسان ہی اوپر آسان کرنی اللہ اوپر اوسکی وہ یہہ ہی بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتہہ اوسکی کسیکو اور سیدہا کر نماز کو اور دیدی کوتہ اور رکہہ روزی رمضان کی اور حج کر خانہ خدا کا پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤن تجکو دروازی خیر کی یعنی جنکی سبب سے نیکی کو پہنچتا ہی وزیادہ ہی یعنی اوسکی سبب سے گناہ اور آگ دوزخ بجہتا ہی اور سد دیتا ہی گناہ کو جیسا بجہاتا ہی پانی آگ کو اور نماز شخص کی درمیان رات کی یعنی اسیطرح وہ گناہونکو دور کرتی ہی پہر پڑہی یہہ آیۃ تتجافی جنوبہم عن المضاجع یہانتک کہ پہنچی یعملون تک **ف** یعنی ساری آیۃ پڑہی یہہ سورہ سجدہ مین ہی مین بیان خوبی تہجد گذارون کا ہے ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤن تجکو سر امر کا اور ستون اوسکا اور بلندی کوہان اوسکی کہا مینی ہان بتلائیی یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہی **ف** سر کام کا یعنی اصل و سر امور دین کا کہ دین بغیر

اوسکی وجود نہ پکڑی جیسیکہ بدن بغیر سر کی وجود نہیں پکڑتا اور ستون اوسکا کہ دین اوس سی ہی اور قوت پکڑی جیسیکہ ستون سی چھت اور بلندی
کوہان کی کہ دین اوس سی بلند ہو دی اور مراد اسلام سی شہادتین ہین کہ ثابت ہوتی ہی اوس سی اصل دین کی **وعمودہ الصلوٰۃ**
وذروۃ سنامہ الجہاد ثم قال الا اخبرک بملاک ذلک کلہ قلت بلی یا نبی اللہ فاخذ بلسانہ وقال کف علیک
ھذا فقلت یا نبی اللہ وانا لمواخذون بما نتکلم بہ قال ثکلتک امک یا معاذ وھل یکب الناس فی النار علی
وجوھھم او علی مناخرھم الا حصائد السنتھم رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ **ف** اور ستون اوسکا نماز ہی اور بلندی کوہان اوسکی جہاد
ہی پھر فرمایا کیا نہ خبردار کرونمین تجکو ساتھہ اوسیکی کہ مالک اور جڑ ہوان سبکی کہا مینی تبلای اسی پیغمبر خدا پس پکڑی زبان مبارک اپنی اور فرمایا بند کر
تو اوپر اپنی اسکو پھر کہا مینی اسی نبی خدا کی اور تحقیق کیا ہم پکڑی جاوینگی ساتھہ اوسیکی کہ ہم بولتی ہین ساتھہ اوسکی فرمایا گم کری تجکو مان
تیری اسی معاذ اور نہین گراوینگی لوگون کو بیچ آگ کی اوپر موہنہ اونکی کی یا اوپر ناکون اونکی کی مگر باتین زبانون اونکی کی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ نی **ف** گم کری تجکو مان تیری معنی اسکی یہہ ہین کہ مری تو لیکن یہان یہہ معنی مراد نہین بلکہ یہہ تادیب و تنبیہ ہی غفلت سی مگر
باتین زبانون اونکی کی یعنی جو باتین کہ موجب کفر و گناہ کی ہون جیسی کلمات کفر کی اور گالیان اور غیبت وغیرہ **وعن** ابی امامۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان رواہ ابوداؤد
ورواہ الترمذی عن معاذ بن انس مع تقدیم وتاخیر وفیہ فقد استکمل ایمانہ اور روایت ہی ابی امامہ
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کہ محبت کہی واسطی اللہ کی اور بغض کہی واسطی اللہ کی اور دی واسطی اللہ کی اور نہ دی واسطی اللہ کی
یعنی جو کام کری اوسیکی رضامندی کی لیی کری پس تحقیق پورا کیا اوسنی ایمان روایت کی یہہ ابوداؤد نی اور روایت کی یہہ ترمذی نی معاذ بن
انس سی ساتھہ تقدیم اور تاخیر کی اور اوسمین یہہ ہی پس تحقیق کامل کیا اوسنی ایمان اپنی کو **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین
عملون باطن کا دوستی رکھنی بیچہ راہ خدا کی اور دشمنی کہنی بیچہ راہ خدا کی روایت کیا اسکو ابوداؤد نی **ف** بہتر اسلیی فرمایا کہ آدمی کو یہ بات حاصل
ہوگی بری تو نسی بہی بیچگا اور اچہی باتین کریگا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون
من لسانہ ویدہ والمؤمن من امنہ الناس علی دمائہم واموالہم رواہ الترمذی والنسائی وزاد البیہقی فی شعب
الایمان برواتہ فضالۃ والمجاہد من جاہد نفسہ فی طاعۃ اللہ والمہاجر من ہجر الخطایا والذنوب اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی اور پورا مومن وہ ہی کہ امن مین
رہین اوسی سی لوگ اپنی خونونپر اور مالونپر روایت کیا اسکو ترمذی نی اور نسائی نی اور زیادہ کیا بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمانی کی ساتھہ روایت فضالہ کی اور کامل جہاد
کرنیوالا وہ ہی جسنی مشقت مین ڈالا نفس اپنی کو بیچ بندگی اسکی اور اصل ہجرت کرنیوالا وہ ہی جسنی چھوڑدی چھوٹی گناہ اور بڑی گناہ **وعن** انس قال قلما
خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قال لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی انس سی کہ کہا کم خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مگر کہ فرمایا نہین پورا ایمان اسکی واسطی اوسکی کہ نہین امانت واسطی اوسکی اور نہین پورا دین اسکی واسطی اوسکی کہ
نہین عہد واسطی اوسکی روایت کیا اسکو بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عبادۃ بن الصامت قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار رواہ مسلم

روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کہ گواہی دی یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہیجی ہوئی اللہ کی ہین حرام کی اللہ نی اوپر اوسکی آگ یعنی کہ ہمیشہ کی روایت کیا اسکو مسلم نی **وعن** عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی مری اور وہ یہہ جانتا ہوا و یقین کہتا ہو کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اگرچہ بسبب کسی گناہ کی کتنی دن دوزخ مین ہی لیکن انجام کار داخل ہوگا بہشت مین **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثتان موجبتان قال رجل یا رسول اللہ ما الموجبتان قال من مات یشرک باللہ شیئا دخل النار ومن مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو چیزین واجب کرتی ہین جنت اور نار کو کہا ایک شخص نی اے پیغمبر خدا کیا چیزین واجب کرتی ہین جنت اور نار کو فرمایا جو کہ مری شریک کرتا ہو ساتہہ اللہ کی کسیکو داخل ہوگا آگ مین اور جو مری نہ شریک کرتا ہو ساتہہ اللہ کی کسیکو داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ قال کنا قعودا حول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعنا ابو بکر وعمر فی نفر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین اظہرنا فابطأ علینا وخشینا ان یقتطع دونا وفزعنا فقمنا فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتیت حائطا للانصار لبنی النجار اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا ہی ہم بیٹہی ہوئی گرد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتہہ ہمارے ہی ابو بکر رضہ اور عمر بیچ جماعت کی پس کہڑی ہوئی یعنی اور باہر تشریف لیگئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے ہی پس دیر لگائی اوپر ہمارے آنی مین اور ڈری ہم اس سی کہ پہونچای جاوین ایذا یعنی دشمنونسی بغیر ہمارے اور گہبرائی ہم پس وہ یہہ کہڑی ہوئی ہم یعنی تلاش کی لیی پس تہا مین پہلی اون لوگونمین کا کہ گہبرائی پس نکلا مین ہوتا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہانتک کہ آیا مین باغ انصار بیٹی نجار کی **ف** بنی نجار ایک قبیلہ ہی انصار مین سی دنمین سی اسکا یہہ باغ تہا فدرت بہ ھل اجد لہ بابا فلم اجد پس پہرا مین گرد اوسکی اسواسطی کہ پاوین اوسکا دروازہ پس پایا مینی **ف** ابو ہریرہ نی قیاس اور قرینہ سی معلوم کیا کہ حضرت اس مین ہوئین گی پس گرد پہری اندر جانی کی لیی لیکن نہ پایا شاید دروازی بند کردی ہونگی بسبب اضطراب کے دروازہ نظر نہ پڑا فاذا الربیع یدخل فی جوف حائط من بئر خارجۃ والربیع الجدول قال فاحتفزت فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ھریرۃ پس ناگہان ایک نالی داخل ہوتی تہی اندر باغ کی کنوی سی باہر کی اور معنی ربیع کی جدول ہین اور جدول کہتی ہین نالی کو کہا ابو ہریرہ نے پس سمٹ گیا مین پس داخل ہوا مین پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی تو ہی ابو ہریرہ **ف** بسبب تعجب کے یہہ فرمایا کہ باوجود بند ہونی دروازہ کیونکر آیا فقلت نعم یا رسول اللہ قال ما شانک قلت کنت بین اظہرنا فقمت فابطأت علینا فخشینا ان تقتطع دونا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت ھذا الحائط فاحتفزت کما یحتفز الثعلب وھؤلاء الناس ورائی فقال یا ابا ھریرۃ واعطانی نعلیہ فقال اذھب بنعلی ھاتین پس کہا مینی ہان یا رسول اللہ فرمایا کیا ہی حال تیرا کہا مینی تہی آپ درمیان ہماری پس کہڑی ہوئی پس دیر لگائی تم نی اوپر ہمارے پس ڈری ہم یہہ کہ ایذا پہونچای جاؤ تم بدون ہماری پس گہبرائی ہم پس تہا مین اول اون لوگون کا کہ گہبرائی پس آیا مین اس باغ

مین پس سمٹ گیا مین جیسی کہ سمٹتی ہی لومڑی یعنی بہٹ مین جانیکی لیی اور رہیہ لوگ آتی ہین پیچھی میری پس فرمایا ای ابوہریرہ اور دین
مجکو دو نوپاپوشین اپنی پس فرمایا لیجا ان دو نوپاپوشون کو **ف** تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت پاس سی ایا ہی **فمن لقیتک من وراء هذا**
الحائط یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه فبشره بالجنة فکان اول من لقیت عمر فقال ما هاتان
النعلان یا اباهریرة فقلت هاتان نعلا رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثنی بهما من لقیت یشهد ان لا اله
الا الله مستیقنا بها قلبه بشرته بالجنة فضرب عمر بین ثدیی فخررت لاستی فقال ارجع یا اباهریرة فرجعت
الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجهشت بالبکاء ورکبنی عمر واذا هو علی اثری فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم مالک یا اباهریرة قلت لقیت عمر فاخبرته بالذی بعثتنی به فضرب بین ثدیی ضربة خررت لاستی
فقال ارجع فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عمر ما حملک علی ما فعلت قال یا رسول الله بابی انت
وامی ابعثت اباهریرة بنعلیک من لقی یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه بشره
بالجنة قال نعم قال فلا تفعل فانی اخشی ان یتکل الناس علیها فخلهم
یعملون فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فخلهم رواه مسلم

پس جو ملی تجھی پیچھی اس باغ کی گواہی دیتا ہوا سکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین کہتا ہو ساتہہ اسکی دل اوسکا پس بشارت دے
اوسکو بہشت کی پس تہا اول ادن لوگون کا کہ ملاقات کی مینی عمر پس کہا کیسی ہین یہہ دو نون پاپوشین ای ابوہریرہ کہا مینی یہہ دونون
پاپوشین ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہیجا ہی مجکو ساتہہ ان دونون کی جس سی کہ ملونین گواہی دیتا ہوا سکی کہ نہین کوئی معبود
مگر اللہ یقین کہتا ہو ساتہہ اسکی دل اوسکا بشارت دونین اوسکو ساتہہ بہشت کی پس مارا عمر نی درمیان چھاتی میری کے پس
گرا مین پیچھی کی بل پس کہا پہر جا ای ابوہریرہ پس پہرا یا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آواز بلند کی مینی ساتہہ رونی کے اور
غلبہ کر کر چلی آئی مجہ پر عمر پس ناگہان وہ پیچھی میری ہی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی حال تیرا ای ابوہریرہ کہا مینی
ملا مین عمر سی پس خبر دی اونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ بہیجا تہی مجکو ساتہہ اوسکی پس مار ا درمیان چھاتی میری کی مار گرا مین پچھاڑی کی بل اور
کہا پہر جا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عمر کیا سبب ہوا تجکو ایسی پر کہ کیا تو نی کہا حضرت عمر نی یا رسول خدا قربان ہوا پیدا
تہا سی اوپر ان میری کیا بہیجا تہا تو نی ای ابوہریرہ کو ساتہہ پاپوشون اپنی کی جو ملی گواہی دیتا ہوا ساتہ اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین کہتی
والا ہو ساتہہ اوسکی دل اوسکا بشارت دی اوسکو ساتہہ بہشت کی فرمایا کہ ہان کہا عمر نی پس نہ کیجی کیونکہ مین ڈرتا ہون اسبات سی
کہ بہروسا کرین لوگ اسپر یعنی اس بشارت پر اور عمل کرنا چہوڑ دین پس چہوڑ دی اونکو کہ عمل کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی پس چہوڑ دی اون کو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کیونکر روا ہوا عمر کو کہ حضرت ایک شخص کو ایک امر پہنچانی کو فرماوین اور
وہ منع کردین اور پہیر دین اوسکو جواب اوسکا یہہ ہی کہ حضرت عمر جانتی تہی کہ یہہ امر پہنچانا واجب نہین بلکہ وہ اعلی خوشی مومنون کی ہے
اگر وہ نہین گی تو اعتماد کرینگی اسپر چنانچہ حضرت نی خود ہی فرمایا تہا اوپر لیکن نہایت شفقت اور رحمت امت کی باعث اس امر کی
ہوئی جب حضرت عمر کی التماس سی وہ مصلحت یاد آئی فرمایا چہوڑ دی تا عمل کرین اور اگر امر بطور وجوب کی ہوتا کاہی کو فرماتی چہوڑ دی اور
حضرت عمر کا کیا مقدور تہا کہ منع کرتی **وعن** معاذ بن جبل قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم مفاتیح الجنة شهادة

ان لا الٰہ الا اللہ رواہ احمد اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا فرمایا واسطی میری سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جیان بہشت کی گواہی دیتا ہی کہ نہین کوئی معبود سوائی خدا کی روایت کی یہہ احمد نی **وعن** عثمان قال ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی حزنوا علیہ حتی کاد بعضہم یوسوس قال عثمان وکنت منہم فبینا انا جالس مر علی عمر وسلم فلم اشعر بہ فاشتکی عمر الی ابی بکر ثم اقبلا حتی سلما علی جمیعا فقال ابو بکر ما حملک علی ان لا ترد علی اخیک عمر سلامہ قلت ما فعلت اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہ کہا تحقیق کتنی مرد یارو نہین سی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ وفات ہوئی حضرت کی غمگین ہوئی اوپر انحضرت کی یہانتک کہ قریب تہا کہ بعضی وہمین سی واقع ہوئی سو اس مین یعنی وسواس یہہ آتا تہا کہ حضرت کی انتقال سی دین شریعت تمام ہوئی کہا عثمان نی اور تہا مین او نہین سی اوسوقت کہ مین بیٹہا ہوا تہا گذری مجہپر عمر اور سلام کیا پس مین خبردار ہوا ساتہہ اوس سلام کی یعنی بسبب اسی ہول کی پس شکایت کی عمر نی طرف ابی بکر کی پہر آئی دونو یہانتک کہ سلام علیک کی اوپر میری اکٹہی دونون نی پس کہا ابو بکر نی کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہ نہ جواب دیا تمنی سلام کا بہائی اپنی عمر پر کہا مینی کہ نہین کیا مینی **ف** یعنی نہین جانتا مین کہ جواب دیا کہ کیا ہو مینی فقال عمر بلی واللہ لقد فعلت قال قلت واللہ ما شعرت انک مررت ولا سلمت قال ابو بکر صدق عثمان قد شغلک عن ذلک امر پس کہا عمر نی ہان قسم ہی اللہ کی البتہ کیا تو نی کہا عثمان نی کہا مینی قسم ہی اللہ کی نہین خبر رکہی مینی یہہ کہ گذری ہو تم مجہپر اور نہ سلام کیا ہی تمنی کہا ابو بکر نی سچ کہا عثمان نی تحقیق باز رکہا تمکو اوس سے کلام نی **ف** یعنی گاہ ہونی سی ساتہہ گذرتی عمر کی اور سلام اونکی سی فقلت اجل قال ما ہو قلت توفی اللہ تعالی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان نسالہ عن نجاۃ ہذا الامر پس کہا مینی ہان کہا ابو بکر نی کیا ہی وہ کہا مینی کہ وفات کی اللہ تعالی نی نبی اپنی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی اس سی کہ پوچہین ہم اون سی نجاۃ اس امر کی سی **ف** مراد امر سی یہہ ہی کہ آدمیونکو خطری بہت اوٹہتی ہین خصوصا عبادت اللہ کی مین اور اسکی غیر مین انکی واسطی پڑہنا اور ذکر کرنا کلمہ توحید کا سبب نجات کا قال ابو بکر قد سالتہ عن ذلک فقمت الیہ وقلت لہ بابی انت وامی انت احق بہا کہا ابو بکر نی تحقیق پوچہہ لیا مینی اسکو حضرت سی پس کہڑا ہوا مین طرف ابو بکر کے اور کہا مینی اونکو قربان ہو باپ میرا تیرا اور ماں میری تمہاری تم لایق تر ہو ساتہہ پوچہنیکی **ف** کیونکہ کمال قرب کہتی ہو حضرت سی اور بڑا شوق رکہتی ہو علم کی حاصل کرنیکا قال ابو بکر قلت یا رسول اللہ ما نجاۃ ہذا الامر فقال صلی اللہ علیہ وسلم من قبل منی الکلمۃ التی عرضت علی عمی فردہا فہی لہ نجاۃ رواہ احمد کہا ابو بکر نی کہا مینی ای سول اللہ کی کس طرح سی ہوگی نجاۃ اس کام سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قبول کریگا مجہسی وہ کلمہ یعنی کلمہ طیبہ کے بیان کیا مینی اوپر چچا اپنی کی پہر نہ قبول کیا اونہون نی مین وہ کلمہ واسطی اوسکی نجاۃ ہی روایت کی یہہ احمد نی **وعن** المقداد انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یبقی علی ظہر الارض بیت مدر ولا وبر الا ادخلہ اللہ کلمۃ الاسلام بعز عزیز وذل ذلیل اما یعزہم اللہ فیجعلہم من اہلہا او یذلہم فیدینون لہا قلت فیکون الدین کلہ للہ رواہ احمد اور روایت ہی مقداد سی یہہ کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین باقی رہیگا اوپر پیٹہہ زمین کے کوئی گہر مٹی کا بنا ہوا ہو یا خیمہ کا مگر داخل کریگا اسمین اوس گہر مین کلمہ اسلام کا ساتہہ عزت دینی عزیز کی اور ذلت دینی ذلیل کی یا عزت دیگا اونکو اللہ پس گردانیگا اونکو اہل اوس کلمہ کا یا ذلیل کریگا اونکو پس فرمانبردار ہونگی واسطی اوس کلمہ کی کہا مینی پس ہوگا دین تمام واسطی خدا کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** مراد زمین سی زمین جزیرہ عرب کی ہی اور اوسکی گرد و نواح کی اور شہر مین اور گانو مین گہر مٹی کی ہوتی ہین اور جنگل مین خیمونکی کہ گنوارو نہین رہتی مین پس فرماتی ہین کہ کوئی مکان نہوگا خواہ

شہر خواہ جنگل مگر کہ داخل کریگا اوسمین اسد تعالی کلمہ اسلام کا یا عزت دیگا یعنی بسبب قبول کرنی کلمہ کی پس کریگا اہل اوسکا تا دم مرگ کلمہ تربیت رہیگا یا ذلیل کریگا بسبب قبول کرنی کلمہ کی پس فرمان بردار ہونگی یعنی جزیہ دینا قبول کرینگی اور ذمی ہونگی **وعن** وھب بن منبہ قیل لہ الیس لا الہ الا اللہ مفتاح الجنۃ ورروایت ہی وہب بن منبہ کی سی کہ کہا گیا اوسطی وہب کی کیا نہین ہی لا الہ الا اللہ کنجی بہشت کی **ف** جبکہ رغبت دلائی وہب نے عمل کرنی پر اور تنبیہ کی اوسکی ترک پر لوگون نی یہہ کہا جو کہ مذکور ہوا مطلب انکا یہہ تہا کہ پس یہہ کلمہ کافی ہی بہشت کی دروازونکی کہلنی کی لیے عمل ہون یا نہون قال بلی ولکن لیس مفتاح الا ولہ اسنان فان جئت بمفتاح لہ اسنان فتح لک والا لم یفتح لک رواہ البخاری فی ترجمۃ باب کہا وہب نے کہ مقرر ہی لیکن نہین ہوتی کنجی مگر اور واسطے اوسکی ہوتی ہین دندانی پس اگر لاوی تو کنجی کو کہ واسطے اوس کے دندانی ہین کہولا جاوی واسطے تیری اور اگر نہ لایا اسطرحکی کنجی نہ کہولا جاویگا واسطے تیری روایت کی یہہ بخاری نی بیچ ترجمہ باب کی **ف** مراد دندانونسی یہہ ہی کہ دلمین کلمہ کی تصدیق رکہی اور زبانسی اقرار ہوا سکا اور تابعدار ہوا حکام اسلام کا بلا جبر یا مراد دندانونسی اعمال نیک ہین اس صورت مین معنی یہہ ہونگی کہ جب تک اعمال نیک کیی ہونگی پہلی بار نہین داخل ہوگا مقصود مبالغہ ہی بتا کرنی عمل مین **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احسن احدکم اسلامہ فکل حسنۃ یعملہا تکتب لہ بعشر امثالہا الی سبعمائۃ ضعف وکل سیئۃ یعملہا تکتب بمثلہا حتی یلقی اللہ متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت اچہا کریی ایک تمہارا اسلام اپنی کو یعنی ساتہہ صدق دل اور خلوص کی پس جو نیکی کہ کریی اوسکو لکہی جاتی ہی واسطے اوسکی دس برابر اوسکی سات سو برابر تک اور جو برائی کہ کرتا ہی اوسکو لکہی جاتی ہی مثل اوسکی یہانتک کہ ملاقات کریی اللہ سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ ایک نیکی کی دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور بڑہتی جاتی ہین بقدر صدق اور اخلاص کی ساتہہ سو تک بلکہ بعضی جگہہ زیادہ بہی چنانچہ حرم مین ایک کی لاکہہ لکہی جاتی ہین اور برائی جتنی کرتا ہی اتنی ہی لکہی جاتی ہی کمال عنایت ہی پروردگار کی **و عن** ابی امامۃ ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الایمان قال اذا سرتک حسنتک وساءتک سیئتک فانت مؤمن اور روایت ابوامامہ سی تحقیق ایک شخص نی پوچہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کیا ہی ایمان یعنی نشان درستی ایمان کا کیا ہی فرمایا جسوقت کہ خوش کریی تجکو نیکی تیری اور ناخوشی کریی تجکو برائی تیری پس تو مومن ہی **ف** یعنی خوش ہووی سبب شکرانہ توفیق اور مدح حق کی اور امید قرب گاہ اوسکی کی اور ناخوش ہووی بسبب خوف عذاب کی اور دور ہونیکی اوسکی درگاہ سی پس تو مومن ہی کیونکہ مومن کامل تمیز کرتا ہی طاعت وگناہ مین اور اعتقاد کرتا ہی جزا سزا کا ان دونو پر بخلاف کافر کی کہ وہ کچہہ نہین فرق کرتا درمیان ان دونو نکی اور کچہہ پروا نہین کرتا ان کی کرنی نہ کرنی کی قال یا رسول اللہ فما الاثم قال اذا حاک فی نفسک شیء فدعہ رواہ احمد کہا اوس شخص نی اے رسول خدا کی پس کیا ہی گناہ فرمایا جسوقت کہ تردد کریی بیچ دل تیری کے کچہہ چیز پس چہوڑ دی اوسکو روایت کی یہہ احمد نی **ف** کیا ہی گناہ یعنی علامت گناہ کی کیا ہی جس صورت مین کہ کچہہ حکم صریح اوسکی حقمین نہوا ور مشتبہ ہو حکم اوسکا اگی جو جواب فرمایا یہہ حال اچہی لوگونکی دل کا ہی بری تا اونکی دلمین کھٹکتی رہتی ہی خاطر جمع اوسپر نہین ہوتے **و عن** عمرو بن عبسۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ من معک علی ہذا الامر قال حر وعبد قلت ما الاسلام قال طیب الکلام واطعام الطعام قلت ما الایمان قال الصبر والسماحۃ قال قلت ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ قال قلت ای الایمان افضل قال خلق حسن قال قلت ای الصلوۃ افضل قال طول القنوت قال قلت ای الہجرۃ افضل قال

اَنْ تُخْبِرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَاُهْرِيْقَ دَمُهُ قَالَ قُلْتُ اَيُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس کہا مینی یا رسول خدا کون تہا ساتہہ تمہاری اوپر اس دین کی یعنی ابتدا مین فرمایا ایک آزاد تہا یعنی ابوبکر اور ایک غلام تہا یعنی بلال کہا مینی کیا ہی علامت اسلام کی فرمایا اچہی کلام اور کہلانا کہانا کا کہا مینی کیا ہین تین ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنی بری باتون سی باز رہنی اور ست حد ہو کر نی طاعات پر کہا کہ کہا مینی کونسا مسلمان بہتر ہی فرمایا وہ کہ سلامت ہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی کہا پہر کہا مینی کون سی بات ہی ایمان مین بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہا مینی کونسی چیز نماز مین بہتر ہی فرمایا کہڑا رہنا دیر تک کہا کہ کہا مینی کون سی ہجرت بہتر ہی فرمایا یہہ کہ چہوڑ دیوی تو اوسچیز کو کہ ناخوش رکہتا ہی بے تیرا کہا پہر کہا مینی پس کونسا ہی جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جاوی گہوڑا اوسکا اور مارا جاوی وہ خود کہا کہ کہا مینی کونسی ساعت ساعتون سی بہتر ہی فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنی چوتہائی حصہ یا پانچوان حصہ رات کا روایت کی یہہ احمد نی **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ قُلْتُ اَفَلَا اُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بن جبل کی سی کہا اونہون نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہے جو شخص کہ ملاقات کریگا اللہ سی کہ نشریک کرتا ہی ساتہہ اوسکی کسیکو اور نماز مین پڑہتا ہو پانچون اور روزے رکہتا ہو رمضان کی بخشش کیجاویگی واسطے اوسکی کہا مینی کیا نہ بشارت دونین اونکو ای رسول خدا کی فرمایا کہ چہوڑ دی اونکو کہ عمل کرین روایت کی یہہ احمد نی **ف** بخشش کیجاویگی یعنی صغیرہ گناہ بخشی جاوینگی یا کبیرہ بہی اگر چاہیگا اللہ تو بخشدیگا اور اوسمین توبہ کرچہ اور زکوۃ کا اس لیئے فرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہین بلکہ اغنیا ہی پر ہین عمل کرین یعنی کوشش کرین زیادتی عبادت مین اور اسپر بہروسا نہ کرین بیٹہین اور بری کام نہ کرنی لگین **وعنه** اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ سی کہ پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بہترین خصلتون ایمان کی سی فرمایا یہہ کہ دوستی رکہی تو واسطے اللہ کے اور دشمنی رکہی تو واسطے اللہ کی اور جاری رکہی تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کی یعنی ساتہہ حضور دل کی کہا پہر کیا ہی ای رسول خدا کی فرمایا اور یہہ کہ دوست رکہی تو واسطے لوگون کی اوسچیز کو کہ دوست رکہتا ہی واسطے اپنی اور مکروہ رکہی واسطے اوسکی اوسچیز کو کہ مکروہ رکہتا ہی واسطے اپنی یعنی خیرخواہ سب کا روایت کی احمد نی

باب الکبائر و علامات النفاق

یہہ باب ہی بیچ بیان گناہ کبیرہ کی اور نشانیون نفاق کی **ف** گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع مین اوسکی کرنی پر حد آیا ہو یا وعید عذاب کا آیا ہوا اوسکی کرنی پر قرآن اور حدیث صحیح مین اطلاق شرع مین اوسپر کفر آیا ہو جیسی اس حدیث مین من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کی یا زیادہ اوسسے یا منع اوسی آیا ہو ساتہہ دلیل قطعی کی اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جس مین یہہ بات نہو وہ صغیرہ ہی اور مراتب کبیرہ کی متفاوت ہین بعضی بہت بڑی اور بری ہین بعض سی اور حدیثون مین جو مذکور ہوئی ہین سب نہین مذکور ہوئی بلکہ جو مناسب بے چہپنی والی کی ہونا بیان فرماتی اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نی کبیرہ یہہ نقل کیی ہین شرک کرنا ساتہہ اللہ کی خواہ اوسکی ذات مین کسیکو شریک کری یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنی مین یا بیکارنی مین یا نام رکہنی مین یا ذبح کرنی مین یا نذر ماننی مین یا لوگونکی امور سونپنی مین یعنی جیسی اللہ کو بسکی کام سپرد ہین ویسی اور کو بہی جاننی اور نیت اصرار کی گناہ پر رکہنی اور ناحق

خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سحر کا اور شراب پینی اور رشتہ کی چیز پینے اور نکاح کرنا اپنی محارم سے اور جوا کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کی ملک سی اور دوستی کرنی کفار سی اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کی اور غلبہ کفار کی اور رباج کھانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کھانا اور سنجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسیکا مال ظلم سی لی لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بی عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کھانی اور نماز کا ٹلنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور انکی نافرمانی کرنی اور کافرون کی لڑائی سی بھاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کھانا اور ماپ تول مین خیانت کرنی اور نماز اگلی پچھلی وقت سی پہنی اور مسلمانونسی ناحق لڑنا اور جھوٹ آنحضرت پر باندہ لینا اور بُرا کہنا رسول کو اور قرآن کو اور فرشتونکو اور انکار کرنا انکا اور ٹھٹھا کرنا ساتھہ انکی اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز کا اور زکوۃ اور حج اور روزہ رمضان کا اور حضرت کی صحابہ کو بُرا کہنا اور گواہی بی عذر چھپانے اور رشوت لینے اور خاوند جورو مین لڑائی ڈلوانی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سی کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد کرنا زمین مین بیسچ مال اور دین کی اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنی اور مدد کرنی گناہون پر اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا ساتھہ مزامیر کی اور ستر کھولنا حمام مین روبرو لوگون کی اور بخل کرنا ادا واجب سی اور قتل کرنا نفس اپنی کو اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنی مین سی یہہ گناہ مین زیادہ ہی اوس سی کہ غیر اپنی کو ماری اور پاکی نہ کرنی پیشاب اور منی سی اور ایذا دینی ساتھہ بد دینی کی اور جھٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنی سی عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبون مین اور نیچی پانیچی کرنی از راہ تکبر کی اور گمراہی کی طرف بلانا لوگونکو اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان بھائی کیطرف کرنا ساتھہ تیر چیز کی اور خوجا کرنا کسیکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنی سے یعنی مثلاً ڈاڑہے مسند واوی یا تھوڑی سی ناک وغیرہ کاٹ ڈالی اور ناشکری کرنی اپنی محسن کی اور کھروی کرنی حرم مین اور جاسوسی کرنی اور کھیلنا ساتھہ نرد کی اور جتنی کھیل کہ بالاتفاق حرام ہین کھیلنی اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو اے کافر اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیون کی نوبت مین اور زنا کرنا اور حائضہ سی صحبت کرنی اور گرانی خلہ سی خوش ہونا اور جانور سی فعل بد کرنی اور عالم کو اپنی علم پر عمل نہ کرنا اور محبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسیکے گھر مین جھانکنا اور کسی کی گھر مین بغیر اوسکی اذن کی جانا اور دیوثی اور قرم ساقی کرنے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کی ترک کرنا اور قرآن بعد سیکھنی کی بھلانا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کے بلا سبب اور رحمت خدا سی ناامید ہونا اوسکی اور عذاب سی نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی اور بیوی سی ظہار کرنا اسقدر زندگور ہوئی سوائی انکی اور یہی ہین یہہ ترجمہ مشکوۃ مین کہ حضرت شیخ عبدالحق رح نی لکھا ہی اور کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی مین لکھی ہین

الفصل الاول فصل پہلے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ اور روایت ہی عبداللہ بیٹی مسعود کی سی کہ کہا کہا ایک شخص نی ای رسول خدا کی کونسا گناہ بہت بڑا ہی نزدیک اللہ کی فرمایا کہ ٹھہراوی تو کسیکو واسطی خدا کی شریک اور حال آنکہ اوہنی نی پیدا کیا تجکو کہا اوسنی پھر کونسا فرمایا کہ یہہ مار ڈالی تو اولاد اپنی کو اس ڈر سی کہ کھاوی ساتھہ تیری **ف** ملا علی قاری رح نی ان تدعو للہ ندا کی شرح مین لکھا ہی کہ اللہ کی عبادت مین کسیکو شریک کرنی یا پکارنی مین یعنی جیسی اللہ کیلئے پکارنی مین اسیطرح اور کو بھی کہی یا فلانی ہماری یہہ حاجت برلا کبیرہ گناہ ہی بھی اس سے اور رسم تھی یام جاہلیت مین کہ محتاج گنیکے ڈر سی اولاد کو مار ڈالتی تھی کہ کھلانا پلانا پڑی گا اوس سی بھی منع فرمایا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

تصدیقها والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون الآیۃ
متفق علیہ کہا پھر کونسا فرمایا یہ کہ زنا کری تو عورت ہمسایہ کی سی پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے مطابق اسکی یہ آیۃ اور جو لوگ کہ نہیں
پکارتی ساتھ اللہ کی معبود اور کو اور نہیں مارڈالتی اوس جان کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کی یعنی بحکم شرع جیسی حد یا قصاص میں مارتی ہیں
اور نہیں زنا کرتی تا آخر آیت روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف یہ آیۃ سورہ فرقان میں ہی وسعین برائی زنا کاروں وغیرہ کی اور عذاب ہونا اور سزا مذکور
ہی اور مارڈالنا اور زنا کرنا مطلق بڑی گناہ ہیں لیکن اولاد کو مارنا اور ہمسایہ کی بی بی سی زنا کرنا بہت بڑی گناہ ہیں وعن عبد اللہ بن
عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین
الغموس رواہ البخاری وفی روایۃ انس وشھادۃ الزور بدل الیمین الغموس متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے
عمرو کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ بڑی یہ ہیں شریک کرنا ساتھ اللہ کی اور نافرمانی کرنی اوسکی اور مارنا جان کا اور قسم کہانی
جھوٹی روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت انس کی جھوٹی گواہی کے بدلی جھوٹی قسم کی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف معنی عقوق
کی ایذا دینی کی ہی ہیں یعنی ناحق ایذا دینی ماں باپ مسلمانوں کو نہ چاہیئے اور باپ کا تو کو ہی ایذا دینی لیکن ایذا دینی کفر سی نکالنی کی لیی جائز ہی اور تفسیر
غموس کی بیچ تفسیر جملہ بالوالدین احسانا کی لکھا ہی کہ ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے میں تین باتیں چاہیئیں اول ایذا دینی زبان سی اور ہاتھ وغیرہ سی دوسرے
خدمت انکی کری بدن اور مال سی تیسری جو وقت بلاوین حاضر ہووی لیکن وقسمون خیر کا مفصل بیان یہ ہی کہ خدمت کرنے میں شرط یہ ہی کہ وہ محتاج اسکی
ہون اور یہ قدرت رکھتا ہو خدمت گذاری کی پس اگر وہ محتاج نہون یا یہ شخص قدرت نہیں رکھتا واجب نہیں اور تیسری باتیں شرط یہ ہی کہ اوسکی
حاضر ہونی میں مفسدہ شرعی ثابت نہووالا واجب نہیں اور اگر والدین یا ایک دونمیں سی کہی کہ طاعات نفل مت ادا کر ہماری پاس حاضر رہ بجالاوی اور
اگر کہیں کہ واجبات ترک کر یا حج فرض کی لیی مت جا نہ قبول کری اور اگر سنتون موکدہ کی ترک کو کہیں مثل جماعت اور روزہ عرفہ کی صحیح تر اس میں
یہ ہی کہ اگر ایک دو بار ترک کرواوین خیر اطاعت اونکی کری اور اگر عادت لوادین اسکی ترک کی حکم اونکا نہ قبول کری اور یمین غموس یہ ہی کہ گذشتہ جھوٹی بات
پر جانکر قسم کہاوی جیسکہ کہی قسم ہی میں یہ بات نہیں کی اور واقع میں وہ بات کی تھی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ھن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی
حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سات چیزون ہلاک کرنیوالیون سی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ کیا ہین
وہ فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کی اور جادو کرنا اور مارنا اوس جان کا کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کی اور کھانا ربا یاج کا اور کھانا مال یتیم کا اور پیٹھ دینا دن لڑائی
کی کافرون سی اور تہمت کرنی ساتھ زنا کی عورتون پاک دامنون ایمان والیون بیخبر کو روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف جانا چاہیئے ہی یہاں کہ شرک سی
ہر کسکو پرہیز کرنا لازم ہی کہ مدار ساری عبادتون کا اسیپر ہی یعنی شرک کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہی جیسکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی ان اللہ لا یغفر ان یشرک
بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشتا اور سوا شرک کی اور گناہ جو چاہتا ہی بخشدیتا ہی لیی تعریف اور اقسام شرک کی کتابون متعبرہ سی مع
نام کتابون کی بیان ہوتی ہیں خوب تامل کری سمین اور بچی انسی شرح عقائد میں ہی شرع میں شرک اسکو کہتی ہیں کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کری الوہیت میں یعنی واجب
الوجود جانی جیسکہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتی ہیں یا غیر خدا کو لایق عبادت کی جانی جیسکہ بت پرست کرتی ہیں اور شرع میں شرک بمعنی کفر
کی بھی آتا ہی جیسکہ حضرت شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ میں انہیں دونوقسمونکو کہ شرح عقائد میں مذکور ہوئی ہیں لکھا ہی کہ مراد شرک یہاں کفر ہی اور اسیطرح

خیالی مین ہی اور یہی عصمۃ الانبی بھی لکھا ہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نی لکھا ہی کہ شرک شرعمین اسکو کہتی ہین کہ جو صفتین خاص رب تعالی کی
ہین وہ اسکی غیر مین ثابت کری یعنی جیسی علم اللہ تعالی کو ہر چیز کا ہی اور کا علم بھی ویسا جانی یا جیسی اللہ کو قادر جانتا ہی ہر چیز پر ویسا اور کو بھی جانی
یا جیسی وہ تصرف رکھتا ہی عالم مین سیا تہہ ارادہ اپنی کی ویسی اور کو بھی جانی مثلاً کسیکو جانی کہ اوسکی مشیت شاہانہ کہی تہی اوس سی مہمات فراخ
ہوگئی یا فلانی نی پٹکا رکی تہی اوس سی مین بیمار یا بدبخت ہوگیا اور بعضی کبیرہ گناہونکو بھی شرعمین شرک کہا ہی اونسی بھی ہنا ہیتے ورہو وجیسی حدیث
شریف مین آیا ہی کہ جسنی سوا اللہ کی اور کی قسم کہائی اوسنی ضرور شرک کیا یا آیا ہی کہ شگون لینا شرک ہی یا آیا ہی کہ ریا کرنا شرک ہی یا آیا ہی کہ عورت
جو خاوند کی محبت کی لیی ٹونکہ کری شرک ہی اور بعضی قسمین شرک کی تفسیر عزیزی مین لکہی ہین کہ جو لوگ کہ سوا خدا کی اورونکو غیر عبادت مین ہمسر خدا کا کرتی
ہین وہ بہتیری ہین از انجملہ وہ لوگ ہین کہ بیچ ذکر کی اورونکو ہمسر خدا کا کرتی ہین اور نام اورون کا مانند نام خدا کی بطریق تقرب کی ذکر کرتی ہین مثلاً اوٹہتی
بیٹہنی مین مثل نام خدا کی اورونکا نام لیتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ نام رکہتی ہین بندہ فلان اور عبد فلان اسکو شرک فی التسمیہ کہتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ
ذبح غیر خدا کی لیی کرتی ہین اور اورونکی منتین مانتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ دفع بلاؤنکی لیی اورونکو پکارتی ہین یا حاصل کرنی منافع مین اورون کیطرف
رجوع کرتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ خدا کی نام کی ساتہہ علم اور قدرت مین اورونکو برابر کرتی ہین جیسکہ کہی ماشاء اللہ وشئت یعنی جو کچہہ خدا چاہی اور تم
چاہوگی وہ ہوگا ایک شخص نی حضرت کو یونہی کہا تہا اوسکو فرمایا کہ تو نی مجہی اللہ کا شریک کیا بلکہ یون کہہ ماشاء اللہ وحدہ یعنی جو تنہا اللہ چاہی گا وہی ہوگا
تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضی افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنی کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور بت پرستونکی ہین اونسی بھی پرہیز کرنا لازم
ہی جیسکہ لوگ رو برو علماء اور بادشاہون وغیرہ کی زمین کو چومتی ہین کرنیوالی اس فعل کی اور جو کہ اسپر خوش ہوتی ہین وہ لوگنہگار ہوتی ہین کیونکہ
یہہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہی اس لیی کہ مشابہت پرستی کی ہی کذا فی تحفۃ الملوک پس زمین چومنی اگر بطور عبادت اور تعظیم کی ہو کفر ہی اور اگر بطور
تحیہ یعنی ادب کی ہو کفر نہین لیکن گناہ کبیرہ ہی کذا فی درالمختار تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع ہوتا ہی بیان سحر کا سحر کرنا جیسی حرام اور ہلاک
کرنیوالا ہی ویسی ہی سیکہنا اور سکہانا سحر کا بھی حرام اور ہلاک کرنیوالا ہی اور خیالی حاشیہ شرح عقائد کی مین لکہا ہی کہ سحر کرنا کفر ہی بالاتفاق اور
ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی اسپر متفق ہی کہ ساحر کو مار ڈالا چاہیی اور بعضی کہتی ہین کہ اگر سحر باعث کفر کا ہو مار ڈالی اگر اوس سی توبہ نکری اور نجوم اور کہانت
اور پوچہنا کاہن اور نجومی سی اور رمل اور شعبدہ اور تعلیم کرنی انکی اور مزدوری یعنی انپر حرام ہی اور اگر ایک مسلمان کا فروسی سیکہی کبیرہ گناہ ہی اور اگر دوسی
زیادہ ہون یہا گناہ حرام نہین جائز ہی لیکن اولی یہی ہی کہ تب بہی ٹہہرا ہی کذا ذکر الشیخ عبدالحق رح نجوم ستارونکی تاثیرات سی خبرین آیندہ وغیرہ کی بتانی اور
کہانت بغیر ستارونکی غیب کی خبرین دینی جیسی بعضونکی جنات تابع ہوتی ہین اور وہ احوال غیب بیان کرتی ہین **وعنہ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن ولا یشرب
الخمر حین یشربھا وھو مؤمن ولا ینتھب نھبۃ یرفع الناس الیہ فیھا ابصارھم حین ینتھبھا وھو مؤمن و
لا یغل احدکم حین یغل وھو مؤمن فایاکم ایاکم متفق علیہ اور روایت ہی ونہین سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین زنا کرتا زنا کرنیوالا جسوقت کہ زنا کرتا ہی اور وہ ہو مومن یعنی زانی زنا کیوقت پورا مومن نہین رہتا اور نہین چوری کرتا چور
کرنیوالا جسوقت کہ چوری کرتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین شراب پیتا شراب پینی والا جسوقت کہ پیتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین لوٹتا لوٹ کا اوٹہاوینی لوگ کہ طرف اوسکی بیچ
اوس لوٹ کی آنکہین اپنی اوسوقت کہ لوٹتا ہی اور وہ ہو مومن یعنی آشکارا لوٹتا ہی کہ لوگ اوسکو دیکہتی ہین اور زاری کرتی ہین اور دفع نہین کرسکتی اور نہین
خیانت کرتا ایک تمہارا جسوقت کہ خیانت کرتا ہی اور وہ ہو مومن پس بچو تم یعنی ان گناہون سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وفی روایۃ ابن عباس لا یقتل حین یقتل وھو مؤمن قال عکرمۃ قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ قال ھکذا و شبک بین اصابعہ ثم اخرجھا قال فان تاب عاد الیہ ھکذا و شبک بین اصابعہ اور یہہ روایت ابن عباس کے یہہ زیادہ ہی اور نہین قتل کرتا جسوقت کہ قتل کرتا ہے اور ہو وہ مومن کہا عکرمہ نی کہا مینی واسطی عباس کی کسطرح نکالا جاتا ہے ایمان اوس سی کہا اونہون نی اسطرح سی اوپر نیچے یا درمیان انگلیون اپنی کی پہر نکالا اونکو فرمایا کہ اگر توبہ کرتا ہی عود کرتا ہی طرف اوسکی اسطرح سی اور پہر پیچ دیا درمیان انگلیون اپنی کی ف یعنی پنجہ ایک ہاتہہ کا درمیان پنجہ دوسری ہاتہہ کی ڈالکر نکالا کہ پہلی ایمان آدمی کی ساتہہ اسطرح ملا ہوا تہا پہر یون نکل آتا ہی پہر اگر توبہ کرتا ہی یعنی گناہ کرچکتا ہی اور پہرتا ہی اوس سی تو پہر بدستور آجاتا ہی وقال ابو عبد اللہ لا یکون ھذا مؤمنا تاما ولا یکون لہ نور الایمان ھذا لفظ البخاری اور کہا ابو عبد اللہ نی یعنی بخاری نی نہین ہوتا یہہ شخص مومن پورا اور نہین ہوتا واسطی اوسکی نور ایمان کا یعنی کمال اوسکا یہہ ہین لفظ بخاری کی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایۃ المنافق ثلث وان زاد مسلم وان صام وصلی وزعم انہ مسلم ثم اتفقا اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانی منافق کے تین ہین زیادہ کیا مسلم نی اگرچہ روزہ رکہی اور نماز پڑہی اور دعوی رکہی اسکا کہ مسلمان ہون پہر متفق ہوئی دونو بخاری اور مسلم جبکہ بات کری جہوٹ بولی اور جب عہد کری خلاف کری اور جب امانت سونپی جاوی خیانت کری ف نفاق دو قسم پر ہی ایک نفاق فی العقیدہ یعنی نفاق عقیدہ مین اور دوسرا نفاق فی العمل یعنی نفاق عمل مین یہان مراد نفاق فی العمل ہی نہ نفاق فی العقیدہ یعنی یہہ خصلتین منافقون کی ہین مسلمانون کو انسی بچنا ہی وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عمرو کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار باتین ہین جس شخص مین ہوین وہ چارون وہ شخص ہی منافق یعنی نفاق فی العمل رکہتا ہی اور وہ شخص کہ ہووی بیچ اوسکی ایک خصلت اونمین سی ہوگی بیچ اوسکی ایک خصلت نفاق سی یہانتک کہ چہوڑ دی اوسکو جبکہ امانت سونپی جاوی خیانت کری اور جب بات کری جہوٹ بولی اور جب عہد کری توڑی اور جب جہگڑی بدکہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المنافق کالشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعیر الی ھذہ مرۃ والی ھذہ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی بیٹی عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال منافق کی مانند بکری کی ہی کہ خواہش رکہتی ہی نر کی پہرتی ہی درمیان دو ریوڑونکی میل کری طرف اوسکی ایکبار اور طرف اسکی ایکبار روایت کی یہہ مسلم نی ف ایسا ہی حال ہی منافقونکا کہ کبہی گروہ مسلمانونمین آتی ہین کبہی گروہ کفارمین **الفصل الثانی** فصل دوسری عن صفوان بن عسال قال قال یہودی لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی فقال لہ صاحبہ لا تقل نبی انہ لو سمعک لکان لہ اربع اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالاہ عن تسع ایات بینات روایت ہی صفوان بیٹی عسال کیسی کہا کہا ایک یہودی نی واسطی یار اپنی کی چل ساتہہ میری طرف اس نبی کے پس کہا واسطی اوسکی یار اوسکی نی نہ کہہ تو نبی تحقیق وہ اگر سنی گا کہنا تیرا البتہ ہون گی واسطی اوسکی چار آنکہین یعنی نہایت خوش ہونگے

پس آئی دونون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پوچھی اونہون نی حضرت سی نو احکام ظاہر ف مراد احکام سی جو کہ آگی مذکور ہوئی یا نو معجزہ حضرت موسی علیہ السلام کی جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہین عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹڈیان اور مچھریان اور مینڈک اور خون اور قحط اور کم ہونا میوونکا تفسیر مین یہہ مفصل مذکور ہین پس حضرت نی بسبب اسکی کہ کلام اللہ مین مذکور ہین ذکر کیی اور جو احکام ضرور تہی بیان فرمائی یا جواب اونکا دیکر بعد اسکی یہہ احکام فرمائی ہون راوی نی بسبب شہرت کی وہ نہین ذکر کیی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَۃً وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ یَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَیْکُمْ خَاصَّۃً الْیَھُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ شریک کرو ساتہہ اللہ کی کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مارو اوس جانکو کہ حرام کیا ہی اللہ نی مگر ساتہہ حق کی اور نہ لیجاؤ پاک شخص کو طرف حاکم کی یعنی بیگناہ پر بہتان باندہ کر قصد اوسکا حاکم کی آگی مت لیجاؤ تاکہ ماری اوسکو اور نہ جادو کرو اور نہ کہاؤ بیاج اور نہ تہمت کرو عورت پاکدامن کو اور نہ پیٹہہ دو واسطی بہاگنی کی دن لڑائی کی یعنی جہاد مین کفار سی نہ بہاگو اور اوپر تمہاری خاص ای یہود واجب ہی کہ نہ زیادتی کرو بیچ ہفتہ کی

ف یعنی ہفتہ کو شکار نہ کرو کہ منع کیا ہی اللہ نی تمکو اس سی قَالَ فَقَبَّلَا یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ وَقَالَا نَشْھَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالَ اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّہٗ اَنْ لَّا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاکَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْیَھُوْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ کہا روایت کرنیوالی نی پس چومی لیی ہاتہہ حضرت کی اور پاؤ یہودیون نی اور کہا دونون نی گواہی دیتی ہین ہم تحقیق تم نبی ہو فرمایا کیا چیز منع کرتی ہی تمکو پیروی میری سی کہا اون دونون نی تحقیق داؤد نی دعا کی ہی رب اپنی سی کہ ہمیشہ رہی اولاد اونکی مین سی نبی اور تحقیق ہم ڈرتی ہین اگر پیروی کرین تمہاری یہہ کہ مار ڈالین ہمکو یہود روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی ف گواہی دیتی ہین ہم یعنی جانتی ہین تمہین نبی یہہ گواہی بطور قبول کی نہین بلکہ حال اپنی علم کا بیان کیا چنانچہ یہود نبی ہونا حضرت کا اپنی کتابون سی جانتی تہی مگر بسبب شقاوت کی قبول نصیب نہوتا تہا اور دعا کی ہی یعنی ضرور ہی کہ دعا اونکی قبول ہوئی ہو گی پس البتہ کوئی پیغمبر اونکی فرزندون مین سی ہو گا اور یہود تابع اوسکی ہون گی اور انکو غلبہ اور شوکت ہوئی گا پس ڈرتی ہین ہم کہ اگر نہین ہم مانین تو وہ ہمین مار ڈالین گی یہہ محض افترا یہود کا تہا ہرگز حضرت داود علیہ السلام نی یہہ دعا نہ کی تہی اور کیونکر ہو سکی یہہ اونہون نی توریت اور زبور مین خود پڑہا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اور دین اونکا ناسخ سب دینونکا ہی وعن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ اَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا تُکَفِّرْہُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْہُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین جڑ ایمانکی یعنی اگر وہ نہون بنا ایمان کی گر پڑی بند رہنا اوس شخص سی کہ کہا اوسنی لا الہ الا اللہ نہ کافر کہنا اوسکو بسبب گناہ کی اور نہ نکالنا اوسکو اسلام سی بسبب کسی کام کی ف نہ کافر کہنا بسبب گناہ کی یہہ رد ہی خارجیون کا کہ وہ کہتی ہین مومن گناہ کرنی سی اگرچہ صغیرہ ہو کافر ہو جاتا ہی اور نہ نکالنا اسلام سی یہہ رد معتزلہ کا ہی کہ وہ کہتی ہین بندہ گناہ کبیرہ کرنی سی اسلام سی نکل جاتا ہی اگرچہ کافر نہین ہوتا وہ ایک درجہ اور پیدا کرتی ہین کہ مرتکب کبیرہ کا نہ مومن ہی اور نہ کافر وَالْجِہَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ اٰخِرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الدَّجَّالَ اور جہاد جاری رہنی والا ہی جب سی بہیجا ہی مجکو اللہ نی یہانتک کہ قتل کریگی آخر اس امت کے دجال کو

ف پہر یاجوج ماجوج نکلین گی کوئی اونکا مقابلہ نہین کرسکی گا اللہ تعالی کی قدرت سی فنا ہو جاوین گی اور انکی بعد کوئی کافر روئی زمین

پر نہیں ہی گا پس حکم جہاد کا تمام ہو جائیگا لَا یُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ نہ موقوف کریگی اوسکو ظلم ظالم کا یعنی جہاد کو اور نہ عدل عادل کا ف یعنی جائز نہیں ہی کہ جہاد اگرچہ بادشاہ ظالم اور فاسق ہو بہر حال واجب ہی موافقت اوسکی اور نکلنا ساتھہ اوسکی جہاد کی لیی اور عدل اگرچہ باعث امن کا ہی لیکن اوسطی بول الا فی اسلام کی جاری ہی ہی وَالْاِیْمَانُ بِالْقَدَرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور ایمان لانا ساتھہ تقدیرون کی روایت کی یہہ ابو داؤد نے ف یعنی تیسری جزا ایمان کی یہہ ہی کہ اعتقاد کریگی کہ جو کچھہ عالم مین جاری ہوتا ہی اوسکی قضا و قدر سی ہوتا ہی روایت کی یہہ ابو داؤد نے

وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ کَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَیْهِ الْاِیْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ زنا کرتا ہی بندہ نکلجاتا ہی اوس سی ایمان پس ہوتا ہی اوپر سر اوسکی مانند سائبان کی پس جبکہ فارغ ہوتا ہی اوس عمل سی پہر آتا ہی طرف اوسکی ایمان روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَکْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَکْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ روایت ہی معاذ سی کہا نصیحت کی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ دس باتون کی فرمایا نہ شریک کر ساتھہ اللہ کی کسیکو اور اگرچہ مارا جاوی تو اور جلایا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر ماں باپ اپنی کی اور اگرچہ حکم کرین تجکو یہہ کہ الگ ہو اہل اپنی سی اور مال اپنی سی اور نہ چہوڑ تو نماز فرض کو جان کر پس تحقیق جسنی چہوڑی نماز فرض جانکر پس تحقیق الگ ہوا اوس سی ذمہ خدا کا ف اگرچہ جلایا جاوی تو معاذ عمل اولی پر کرتی تہی اس لیی انکو یہہ فرمایا اور اوسکو جائز نہی ہی کہ اسصورت مین کلمہ کفر کا زبان پر جاری کرلی اور دلمین ایمان رکہی اور الگ ہو اہل و مال اپنی سی یہہ مبالغہ اور تاکید ہی اس باب مین اور واجب نہین انسی نکلنا واسطی حرج کی اور ذمہ خدا کا یعنی نہین باقی ہا خدا تعالی کی امن مین دنیا مین بسبب مستحق ہونی تعزیر کی اور آخرت مین بسبب مستحق ہونی عذاب کے

وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَةٍ وَاِیَّاكَ وَالْمَعْصِیَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِیَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِیْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِی اللّٰهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَاَخِفْهُمْ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اور نہ پی تو شراب پس تحقیق یہہ سر ہی تمام برائی کا اور بچ تو گناہ سی پس تحقیق ساتھہ گناہ کی اور اترتا ہی غضب اللہ کا اور بچ تو بہاگنی لڑائی کفار کی سی اور اگرچہ مرتی ہون لوگ اور جسوقت کہ پہونچی مسیونکو موت یعنی سبب وغیرہ کی اور رہو تو بیچ اونکی پس ٹہرا رہ اور خرچ کر اوپر کنبی اپنی کی مال موافق مقدور اپنی کی اور مت اوٹہا کہ ہہ سی لاٹہی ادب کے یعنی اگر احتیاج ادب کے لیی اور ڈرا اونکو بیچ مقدمہ اللہ کی یعنی نصیحت اور تعلیم کرتا رہہ بیچ حکمون اور سنع باتون خدا کی روایت کی یہہ احمد نی ف اگرچہ مرتی ہون لوگ اسمین مبالغہ منظور ہی اولاد و چند سی زیادہ اگر کافر ہون جائز ہی بہاگنا اور وا سطی بہاگنی کا حکم یہہ ہی کہ اگر ایک شہر مین وبا آوی تو نہ نکلی نہین اور اگر اور جائی ہی وہان آوی نہین اور بہاگنا اوس سی گناہ ہی جیسیکہ کفار کی لڑائی سی بہاگنا اور اگر یہہ اعتقاد کریگی کہ بہاگنی سی بچونگا والا مرجاونگا کافر ہوجاتا ہی خود بالذات

وعن حُذَیْفَةَ قَالَ اِنَّمَا النِّفَاقُ کَانَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْکُفْرُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی حذیفہ سی کہا نہا نفاق مگر بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اب کی دن نہین وہ مگر کفر بعد ایمان روایت کی یہہ بخاری نی ف یعنی حضرت کی زمانہ مین منافقونکو مسلمانونکی حکم مین رکہتی تہی اور پردہ پوشی کرتی تہی بسبب چند مصلحتونکی اب وہ حکم نرہا اگر وضاظاہر ہوجاوے کہ یہہ منافق ہی اوسکو

قتل کرینگی اور احکام کفر کی اوسپر جاری کرینگی **باب فی الوسوسۃ** باب ہیسر ایچ وسوسہ کی **ف** مراد وسوسہ سی ہا تین دلکی اور شیطا نکی
ہین کہ باعث ہون کفر اور گناہ کی اور اچھی فکر کو الہام کہتی ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ ناگہان بی اختیار نفس
مین آجاوی اوسکو ہاجس کہتی ہین پس یہ قسم معاف ہی اس امت مرحومہ سی اور سب پہلی متونسی بہی پر جبر ہی اور خلجان ہووی لیکن اوسکو خاطر کہتی ہین وہ ہے
اس امت سے معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ لیکر ہی اور باقی رہی اور دوام اور اصرار ہوا وسپر اور ہمیشہ دلمین خلجان کری اور خواہش کرنی اوسکی کی
ہووی اور لذت اور محبت اوسکی پیدا ہووی اس قسم کو ہم کہتی ہین یہہ بہی خاص اس امت مرحومہ سی معاف ہی اور مواخذہ نہین اسپر اور بدون عمل کی نامہ
اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کی اگر اپنی کو باز رکہی اوسکی مقابلہ مین نیکی لکہی جاتی ہی اور ایک قسم اور رہی اوسکا نام عزم ہی وہ ٹہرائی بات نفس کی ہے
اور عزم بالجزم ہی لکا اوسپر کہ کوئی مانع اوس سی نہین مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اوسکی نفس مین کمیہ اوس سے کراہت اور نفرت نہووی اگر اسباب بالفعل
موجود ہووے تو البتہ کری اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سی کم یعنی جب تک دلمین ہی کم گنہگار ہی اور جب اوسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا اور یہہ تقسیم
اون افعال کی ہی کہ اعضا سی واقع ہوتی ہین مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ اونکا آوی تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دلکی ہین مثلاً بری عقیدی اور اعمال دلکی
یعنی حسد وغیرہ اسمین داخل نہین اوسکی ہمیشہ استمرار پر ہی مواخذہ ہوتا ہی کذا ذکر الفخر من شروح المشکوٰۃ والملا علی القاری **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدورہا
ما لم تعمل بہ او تتکلم متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نی معاف کی امت میری سی
وہ چیز کہ بطریق وسوسہ کی آتی ہی دلمین اونکی جب تک کہ نہ عمل کرین ساتہہ اوسکی یا نہ بولین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال جاء
ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالوہ انا نجد فی انفسنا ما یتعاظم
احدنا ان یتکلم بہ قال او قد وجدتموہ قالوا نعم قال ذاک صریح الایمان
رواہ مسلم اور روایت ہے اونہین سی کہ آئی کئی آدمی صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچہا حضرت سے
سی تحقیق ہم پاتی ہین بیچ دلون اپنی کی وہ چیز کہ بڑا جانتا ہی ایک ہمارا یہ کہ زبان پر لاوی اوسکو فرمایا تحقیق پایا تمنی اوسکو یعنی یہہ طور ہوتا ہی اور بڑا جانتی ہو
کہا اونہون نی کہ البتہ فرمایا کہ یہہ ظاہر ایمان ہی روایت کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الشیطان
احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ متفق
علیہ اور روایت ہے اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آتا ہی شیطان ایکیتہا یکی پس کہتا ہی کسنی پیدا کیا یہہ کسنی پیدا کیا یہہ
یعنی آسمان و زمین وغیرہ یہانتک کہ کہتا ہی کسنی پیدا کیا رب تیرکو پس جب کہ پہونچی اسکو چاہیکی پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی اور باز رہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم
نی **ف** غرض اون وسوسونسی کی یہہ ہوتی ہی کہ خلط اور کفر مین ڈالی اللہ قدیم پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہی اوسی کو کون پیدا کری گا اور باز رہی یعنی اس
خیال کو چہوڑ دی اور اوسی شغل مین مشغول ہوا اور اوٹہنا مجلس سے اور بدن حالت کا بڑا تاثیر رکہتا ہی اسکی دفع مین اور اعلی قسم پناہ چاہنی کی یہہ ہے
کہ مشغول ہو ساتہہ ریاضت نفس کے اور پاک کری دلکو تعلقات اور ماسوای اللہ سی اور نری پناہ چاہنی بان سی کافی نہین لیکن البتہ مدد اس
کا رکی ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ہذا خلق
اللہ الخلق فمن خلق اللہ فمن وجد من ذلک شیئا فلیقل امنت باللہ ورسلہ متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہینگی لوگ پوچہا چاہی کرتی یہانتک کہ کہا جاوی گا یہہ پیدا کی اللہ نی مخلوقات پس کسنی

پیدا کیا اللہ کو پس جو شخص کہ پاوے اسمین سی کچھہ پس چاہیی کہ کہی ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کی اور رسولون اوسکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی ایمان لایا مین اوسپر کہ کہا اللہ تعالی نی اور رسول اوسکی نی کہ وہ قدیم ہی اور ایک ہی پس وسواس سی دفع کی لیی بجای اعوذ کی یہہ پڑہی

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ من الملائکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر رواہ مسلم

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سی کوئی مگر کہ معین کیا گیا ہی ساتھہ اوس کی ہمنشین اوسکا جنون سی و ہمنشین اوسکا فرشتون سی عرض کیا صحابہ نی اور تمہاری یہی ہی یا رسول اللہ یعنی ہمنشین جنون سی فرمایا کہ ہان میری یہی ہی لیکن اللہ نے مدد کی مجکو اوپر اوسکی پس مین سلامت رہتا ہون یعنی اوسکی شر اور آفت اور وسواس سی اور وہ تابعدار میرا ہی پس نہین حکم کرتا مجکو مگر ساتھہ بہلائی کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** سری حدیث کا یہہ مطلب ہی کہ ہر آدمی کی دو مصاحب ہین ایک جن کہ بری باتین بتاتا ہی اور بری وسوسہ ڈالتا ہی نام اوسکا وسواس ہی اور دوسرا فرشتہ کہ اچھی باتین سکھاتا ہی اور بہلائی الہام کرتا ہی نام اوسکا ملہم ہی

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم متفق علیہ

اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان جاری ہوتا ہی آدمی سی جگہہ جاری ہونی خون کی یعنی کمال قدرت رکہتا ہی اوسکی ہلکانی پر روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من بنی آدم مولود الا یمسہ الشیطان حین یولد فیستہل صارخا من مس الشیطان غیر مریم وابنہا متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بیٹا آدم کا پیدا کیا گیا مگر چھوتا ہی اوسکو شیطان جسوقت پیدا کیا جاتا ہی یعنی سطح اوسکی کو کہ مین مارتا ہی پس آواز کرتا ہی بیٹا بسبب چھونی شیطان کی یعنی روتا ہی چلا کر سوا مریم کی اور بیٹی اوسکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یہہ بات بسبب دعا قبول ہونی والدہ حضرت مریم کی ہوئی کہ کلام اللہ مین مذکور ہی وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیاح المولود حین یقع نزغۃ من الشیطان متفق علیہ

اور روایت ہی وہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چلانا لڑکی کا وقت پیدا ہونے اوسکی بسبب چوکنی شیطان کی ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ یفتنون الناس فادناھم منہ منزلۃ اعظمھم فتنۃ یجیء احدھم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا قال ثم یجیء احدھم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امراتہ قال فیدنیہ منہ ویقول نعم انت قال الاعمش اراہ قال فیلتزمہ رواہ مسلم

اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان رکہتا ہی تخت اپنا پانی پر یعنی سمندر پر پہر بہیجتا ہی فوجین اپنی کہ گمراہ کرین آدمیونکو پس بہت نزدیک اوس لشکر کا ابلیس سی باعتبار مرتبہ کی جو بڑا اونکا ہو گمراہ کرنہین آتا ہی ایک لشکری اونکا پس کہتا ہے کیا مینی ایسا اور ایسا پہر کہتا ہی ابلیس کیا تو نی کچھہ فرمایا حضرت نی پہر آتا ہی ایک لشکری اونکا پس کہتا ہی نہین چھوڑا مینی اوسکو یہانتک کہ جدائی ڈلوادی درمیان اوسکی اور درمیان عورت اوسکی کی فرمایا حضرت نی پس نزدیک کرتا ہی اوسکو اپنی سی پہر کہتا ہی اچھا ہی تو کہا اعمش نی کہ راوی حدیث کا ہی گمان کرتا ہون مین جابر کو کہ کہا پس لپٹا لیتا ہی اوسکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** مراد جدائی سی طلاق بائن ہی تا عورت

خاوند پر حرام ہو جاوی اور صحبت کری تو حرام ہو اور فرزند حرام زادی پیدا ہون پس اولاد زنا کی روی زمین پر بہت ہو اور فساد و دنا کرین

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان قد ایس من ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب ولکن فی التحریش بینہم رواہ مسلم اور روایت ہی ونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان مایوس ہی اس سی کہ بندگی کرین اوسکو مصلی بیچ جزیرہ عرب کی ولیکن بیچ ورغلانی کی ہی درمیان اونکی یعنی جنگ و جدل گردانا ہی پس مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بندگی شیطانی سی مراد ہی پوجا بتون کا اور مصلی یعنی مومن پس حضرت کی بعد اگرچہ بعضی فرقہ مرتد ہوئی لیکن بت پرست نہی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل فقال انی احدث نفسی بالشیء لان اکون حممۃ احب الی من ان اتکلم بہ قال الحمد للہ الذی رد امرہ الی الوسوسۃ رواہ ابو داود + روایت ہی بیچ عباس کی سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایا اونکی پاس ایک شخص پس کہا تحقیق مین پاتا ہون دل اپنی مین ایک چیز یعنی وسوسہ البتہ یہہ کہ ہو جاون مین کوئلا بہت بہتر ہی طرف میری اس سی کہ بولون مین ساتہہ وسکی یعنی نہایت بری ہی وہ بات فرمایا حمد ہی واسطی اللہ کی وہ اللہ کہ پہیرا یا امر اوسکیکو طرف وسوسہ کی روایت کیہہ ابو داود نی **ف** یعنی وسوسہ کو لین کہا اور بولنی اور عمل کرنی نداتا مواخذہ ہوتا اوسپر اور یہہ تو معاف ہے

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للشیطان لمۃ بابن ادم وللملک لمۃ فاما لمۃ الشیطان ایعاد بالشر وتکذیب بالحق واما لمۃ الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ فلیحمد اللہ ومن وجد الاخری فلیتعوذ باللہ من الشیطان ثم قرا الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی شیطان کی تصرف ہی بیچ بنی آدم کی اور واسطی فرشتہ کی تصرف ہی پس ای پر تصرف شیطانی کی پس وعدہ دینا ہی ساتہہ برائی کی اور جہٹلانا ہی ساتہہ حق کی یعنی ساتہہ توحید ونبوت وغیرہ کی اور ای پر تصرف فرشتہ کا پس وعدہ دینا ہی ساتہہ نیکی کی اور تصدیق کرنا ساتہہ حق کی پس جو کوئی پاوی اوسکو یعنی وعدہ نیکی کو پس جانی کہ تحقیق یہہ طرف سی اللہ کی ہی پس چاہیی کہ حمد کری اللہ کو اور جو شخص کہ پاوی دوسرا یعنی شیطان کی طرف سی پس پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی شیطان سی پہر پڑہی یہہ آیہ شیطان وعدہ دیتا ہی تمکو فقر کا اور حکم کرتا ہی تمکو ساتہہ گناہون کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** شیطان وعدہ دیتا ہی کہ اگر بھلائی کی تو برائی مین گرفتار ہوگا مثلاً اگر توکل خدا پر کیا تو نی اور عبادت اوسکی کی تو محتاجگی اور خوارین مبتلا ہوگا **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ھذا خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ فاذا قالوا ذلک فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثم لیتفل عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان الرجیم رواہ ابو داود وسند کر حدیث عمرو بن الاحوص فی باب خطبۃ یوم النحر ان شاء اللہ تعالی اور روایت ہی بو ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ رہین گی لوگ پوچہا پاچہی کرتی یہانتک کہ کہا جاویگا یہہ پیدا کی ہی اللہ نی مخلوق پس کسنی پیدا کیا اللہ کو پس جو وقت کہین یہہ پس کہو اللہ ایک ہی اللہ بی نیاز ہی جنا اور نہ جنا گیا اور نہین واسطی اوس کی برابر کوئی پہر تف کرا بین طرف تین بار اور پناہ پکڑ ساتہہ اللہ کی شیطان راندہ گئی سی روایت کی یہہ ابو داود نی اور البتہ ذکر کرینگی ہم حدیث عمرو بن الاحوص کی بیچ باب خطبہ یوم النحر کی اگر چاہا اللہ نی **ف** یعنی مصابیح مین اسی باب مین مذکور ہی اور یعنی وہان ذکر کی ہی

الفصل الثالث فصل تیسرے **عن** الکلبی قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہین گی لوگ پوچھا یا چہی کرتی اسمین یہانتک کہ کہین گے یہہ اللہ نی پیدا کی ہر چیز پس کنی پیدا کیا اللہ کو کہ عزت والا ہی اور بزرگی والا روایت کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ عزوجل نی تحقیق امت تیری ہمیشہ کہتی ہی گی کیا ہی یہہ کیا ہی یہہ یہانتک کہ کہین گے یہہ اللہ نی پیدا کی مخلوقات پس کنی پیدا کیا اللہ عزت والی بزرگی والی کو **وعن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلٰوتِيْ وَبَيْنَ قِرَاءَتِيْ يُلَبِّسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلٰثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق شیطان اوٹ ہوتا ہی درمیان میرا اور درمیان نماز میری کی اور درمیان پڑہنی میری کی شبہ ڈالتا ہی وسمین مجہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ شیطان ہی کہا جاتا ہی وسکو خنزب پس جسوقت معلوم کری تو اوسکو پس پناہ پکڑ ساتہہ اللہ کی اوس سی اور تف کر بائین طرف تین بار پس کیا مینی یہہ پس ویسا کیا اوسکو اللہ تعالی نی مجہسی روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** اَلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اُهِمُّ فِيْ صَلٰوتِيْ فَيُكْثِرُ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقَالَ لَهٗ اُمْضِ فِيْ صَلٰوتِكَ فَاِنَّهٗ لَنْ يَذْهَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰى تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی قاسم بن محمد کی سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچھا اوسی پس کہا تحقیق مین ہم کرتا ہون بیچ نماز اپنی کی یعنی یہہ کہ درست نہین پڑہی اور رکعت رہ گئی پس گران ہوتا ہی یہہ مجہپر پس کہا اوسکی گذر اچلا جا بیچ نماز اپنی کی یعنی تمام کر نماز اور شیطان کی وسوسہ پر خیال نہ کر پس تحقیق شان یہہ ہی کہ ہرگز نہ جاوی یہہ تجہسی یہانتک کہ پہری تو نماز اپنی سی اور تو کہتا ہو کہ نہین پوری کی مینی نماز اپنی واسطے کی یہہ مالک نی **ف** کہتا ہو یعنی کہی تو شیطان سی کہ ہان ہو نہی صحیح نہین پوری پڑہی مینی جسطرح تو کہتا ہی لیکن تیری بات نہین مانی کا اور نہین پہیرونگا نماز تیری برعکسی کی لیی یہہ بڑی اصل ہی دفع شیطان کی لیی کہ اوسکی وسوسہ پر عمل نہ کری غرض اس مبالغہ سی یہہ ہی کہ راہ وسوسہ کی بند کری یہہ عمل درست کری اور سہولیت کہی

اسمین **باب الایمان بالقدر** یہہ باب ہی بیچ بیان ایمان لانی کی ساتہہ تقدیر کی **ف** قدر یعنی مور کہ حکم اور اندازہ کیی ہوئی اللہ کے

ہین ایمان تقدیر پر لانا فرض و لازم ہی یعنی اعتقاد کری کہ اللہ تعالی پیدا کرنیوالا اعمال بندون کا ہی خواہ نیک ہون خواہ بد لکہی ہین لوح محفوظ مین پہلی انکی پیدا کرنیکی سب کچہہ اوسکی حکم و ارادہ سی ہوتا ہی لیکن ایمان و طاعات سی راضی ہی اور کفر و گناہ سی ناخوش اور تقدیر ایک بہید ہی بہیدون اللہ کی سی ہنہین مطلع کیا اوسپر ملک مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہین جائز بحثی حرص اور بحث کرنا اوسمین بطریق عقل کی بلکہ واجب ہی یہہ کہ اعتقاد کری کہ اللہ تعالی نی پیدا کی مخلوق اونکو دو فریق پیدا کیی ایک فرقہ جنت و چین کی لیی ازراہ فضل کی اور ایک فرقہ دوزخ کی لیی ازراہ عدل کی ایک شخص نی حضرت علی رضی سی پوچھا کہ خبردو مجہکو قدر سی کہا اونہون نی بڑی راہ ہی مٹیہہ اوسمین پہرا وسی یہی سوال کیا فرمایا گہرا دریا ہی مت داخل ہو اوسمین پہر یہی پوچھا فرمایا یہہ بہید ہی اللہ کا پوشیدہ ہی تجہپر تفتیش کر اوسکی **الفصل الاول** فصل پہلے

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عبد اللہ بن عمرو کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھیں اللہ نے تقدیریں مخلوقات کی پہلی پیدا کرنی آسمان اور زمین کے پچاس ہزار برس فرمایا اور تھا عرش اوسکا اوپر پانی کی روایت کی ہے مسلم نے **ف** لکھیں اللہ نے یعنی ثابت کیں لوح محفوظ میں ساتھ جاری کرنی قلم کی یا فرمایا نوشتوں کو لکھنی کو اور مراد پچاس ہزار برس سے بہت مدت ہی اور تھا عرش پانی پر یعنی پہلی پیدا ہوئی آسمان و زمین کی کوئی چیز حالانکہ نہیں پانی اور عرش میں ۱۲ **وعن** ابن محمد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شیء بقدر حتی العجز والکیس رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز ساتھ تقدیر کی ہی یہانتک کہ نادانی اور دانائی روایت کی ہے مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتج آدم وموسی عند ربہما فحج آدم موسی قال موسی انت آدم الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک ملئکتہ واسکنک فی جنتہ ثم اہبطت الناس بخطیئتک الی الارض قال آدم انت موسی الذی اصطفاک اللہ برسالتہ وبکلامہ واعطاک الالواح فیہا تبیان کل شیء وقربک نجیا فبکم وجدت اللہ کتب التوراۃ قبل ان اخلق قال موسی باربعین عاما قال آدم فہل وجدت فیہا وعصی آدم ربہ فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبہ اللہ علی ان اعملہ قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحج آدم موسی رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھگڑی آدم اور موسی نزدیک پروردگار اپنی کی یعنی عالم روحانی میں پھر غالب آئی آدم موسی پر کہا موسی نے تم آدم ہو کہ پیدا کیا تمکو اللہ نے اپنی ہاتھ سے اور پھونکی بیچ تمہارے روح اپنی یعنی روح پیدا کی ہوئی اپنی اور سجدہ کروایا واسطے تمہارے فرشتوں اپنی سے اور رکھا تمکو بیچ جنت اپنی کی پھر اوتارا تمنے دمیونکو ساتھ گناہ اپنی کی طرف زمین کی یعنی اگر گناہ نہ کرتی کاہیکو زمین میں آتی اور اولاد یہاں پہنچتی کہا آدم نے تم وہ موسی ہو کہ برگزیدہ کیا تمکو اللہ نے ساتھ پیغامبر اپنی کی اور ساتھ کلام اپنی کی اور دیں تمکو تختیاں کہ بیچونکی بیان ہے ہر چیز کا اور نزدیک کیا تمکو سرگوشی کرنی کر پس ساتھ کتنی مدت کی پایا تم نے اللہ کو کہ لکھی تورات پہلی پیدا ہونی میرکی کہا موسی نے چالیس برس پہلی کہا آدم نے پس کیا پایا تو نے بیچ اوسکی مضمون اس آیۃ کا نافرمانی کی آدم نے رب اپنی کی پس بہکا کہا کہ نہ کہا آدم نے کیا پھر ملامت کرتی ہو تم مجھکو اوسپر کہ کرو نہیں وہ عمل کہ لکھا ہی اوسکو اللہ نے مجھپر کرنا اوسکا پہلی پیدا کرنی میرکی چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس غالب آئی آدم موسی پر روایت کی ہے مسلم نے **ف** زمرد کی تختیوں پر تورایۃ لکھی ہوئی اتری تھی آسمانوں سے اور نوٹ نہ لیتی تھی اور مضمون توراۃ قدیم ہی لیکن تختیوں یا غیر اوسکی پر چالیس برس پہلی پیدا ہونی حضرت آدم کی لکھی گئی تھی اور یہ جہان کا اس جہان کا نہیں کہ جہان اعمال چھوڑنی درست نہیں ہیں بلکہ عالم علویکا ہی وہاں قید تکلیف میں نہیں **وعن** ابن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو الصادق المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ وشقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل بعمل اہل النار حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل الجنۃ فیدخلہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود

سی کہا حدیث کی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وہ سچی ہین بیچ کہی گئی تحقیق پیدایش ایک تمہاری یہہ ہی کہ جمع کیا جاتا ہی بیچ پیٹ مان اپنی کہ چالیس دن نطفہ یعنی بصورت نطفہ ہوتا ہی لیکن کچھہ تغیر ہوتا جاتا ہی حرارت سی پھر ہوتا ہی خون جما ہوا مانند اسکی یعنی چالیس دن تک پھر ہوتا ہی ٹکڑا گوشت کا مانند اسکی یعنی چالیس دن تک پھر بھیجتا ہی اللہ طرف اوسکی فرشتہ کو ساتھہ چار باتون کی یعنی بعد مدی کی گوشت پوست درست ہونیکی پس لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اوسکا اور موت اوسکی اور روزی اوسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت ہونا اوسکا پھر پھونکی جاتی ہی بیچ اوس کی روح پس قسم ہی اوس ذات کی کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکی تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام اہل بہشت کی یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوس شخص کی اور درمیان بہشت کی مگر ہاتھہ بھر یعنی نزدیک ہوتی ہی پس غلبہ کرتی ہی اوپر اوسکی سرنوشت اوسکی پس کرتا ہی کام دوزخیون کی سی پس داخل ہوتا ہی دوزخ مین اور تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام دوزخیونکی سی یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکی اور درمیان دوزخ کی مگر ہاتھہ بھر پس غلبہ کرتی ہی اوپر سرنوشت اوسکی پس کرتا ہی کام بہشتیون کی سی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد یہہ ہی کہ یہہ بات کبھی نادر ہوجاتی ہی لیکن غلبہ حکمت اوسکیکا مقتضے اسکا ہوا ہی کہ اکثر لوگ برای سی بھلائی کی طرف پھری ہین اور عکس اسکا نہایت کم ہوتا ہی الحمد للہ علی ذالک اور یہہ حدیث دلالت اسپر کرتی ہی کہ مدار خاتمہ پر ہی اور اسمین رغبت دلائی ہمیشگی طاعات پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سے بچتا رہی اس ڈر سی کہ مبادا یہی دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہوگیا خوب ہی بات بخلاف بعضے لوگونکی کہ خبر قضا و قدر سنکر انکا عمل کا کرتی ہین کہتی ہین کہ نیکبختی اور بدبختی اور داخل ہونا جنت و نار کا جب سب قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضی صحابہ نی ہی جو یہ مقصد اسکا نہ سمجھا یہی کہا حضرت نی جواب دیا کہ عمل کئی جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہی اسی اوسچیز کی کہ پیدا کیا گیا ہی یعنی توقف کرنا تمہارا عمل مین اور انکار کرنا عمل کا بعد سنی قضیہ قضا و قدر کی کچھہ معنی نہین کہتا کیونکہ امر و نہی شارع سی وارد ہوئی اور تمکو قوت سمجھنی و خطاب کی دی و تم مین قصد اور اختیار کہ ساتھہ اوسکی عمل کرسکو پیدا کیا پس ضرور ہی ان کچھہ بات ہوئیگی کہ بندونکو اوسکی پس حکم کیا اور ان سی طلب فعل کی کی اور ایک کام سی منع کیا والا امر و نہی کا اور ہیچنی پیغمبرون کا کچھہ فائدہ ہی نہوا اگرچہ گنہ اس سر کی پوشیدہ ہی کہ نہین معلوم ہوتی اور بہت سرار مین کہ بندیکو اوسکی اطلاع نہین اور حقیقت مین کوئی عمل موقوف معلوم کرنی پر نہین وہ مالک الملک ہی اور جو کوئی اپنی ملک مین تصرف کرتا ہی ظلم نہین یعذب من یشاء و یرحم من یشاء یعنی جسکو چاہی عذاب کری اور جسپر چاہی رحم کری

وعن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ　اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ کرتا ہی کام دوزخیونکی اور تحقیق وہ ہوتا ہی بہشتیونمین سی اور کرتا ہی کام بہشتیونکی اور تحقیق وہ ہوتا ہی دوزخیون مین سی اور نہین اعتبار عمل کا مگر ساتھہ خاتمہ کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ　اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا بلائی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف جنازہ ایک لڑکی انصار مین سی پس کہا مینی ای رسول خدا کی خوشحالی ہی اسطی اس لڑکی کی کہ چڑیا ہی چڑیون بہشت کی سی نہین کی اسنی برای اور نہین پہونچا اوسکو پس فرمایا حضرت نی کیا غیر اسکی ای عائشہ یعنی جزم نکر کہ بہشتی ہی بعد وسکی بیان کی وجہ اوسکی کہ تحقیق اللہ نی پیدا کیا واسطی بہشت کی ایک لوگونکو کہ پیدا کیا اونکو واسطی اوسکی اور وہ بیچ پشتون باپون اپنی کی ہی اور پیدا کیا واسطی دوزخ کی کتنی اشخاص کو کہ پیدا کیا اون کو

واسطے اوسکی اور وہ بیچر پشتون باپون اپنی کی تہی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر حدیث سی تو یہہ معلوم ہوا کہ بہشت دوزخ مین داخل ہونا موقوف عمل نیک اور بد پر نہین بلکہ محض ساتھہ تقدیر الہی کی ہی اور اللہ نی بعضی بہشت کی لیی پیدا کیی خواہ عمل نیک کرین یا نہین اور بعضی دوزخ کی لیی پیدا کیی خواہ عمل بد کرین یا نہین پس یہہ نرکا اگر دوزخ کی لیی پیدا ہوا ہی داخل ہوگا اوسمین اگرچہ عمل بد نہین کیا ہی تو اسی عائشہ جرم کیون کرتی ہی کہ وہ بہشتی ہی پس ظاہر تو یہہ معنی ہین جو معلوم ہوئی لیکن اور حدیثون اور آیتون اور اقوال علما سی کہ اتفاق رکھتی ہین اوسپر یہہ ثابت ہوا ہی کہ لڑکی مسلمانونکی بالاتفاق اور مشرکونکی موافق قول صحیح ترکی داخل بہشت مین ہونگی اور اس حدیث مین بسبب جہالت کی حضرت عائشہ کی حضرت کو یا ناخوش ہوئی کہ علم غیب پر حکم کرتی ہی اور صواب یہہ ہی کہ یہہ حدیث پہلی فرمائی ہوگی بعد اوسکی مشرکون کی لڑکون کا حکم وحی سی معلوم ہوا ہوگا کہ بہشتی ہین واللہ اعلم کذا ذکر الشیخ رح **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَۃِ ثُمَّ قَرَءَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اَلْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سی کوئی مگر تحقیق لکہا گیا ٹہکانا اوسکا اگ مین یا ٹہکانا اوسکا بہشت مین یعنی معین ہو چکا ہی دوزخی کون ہی اور بہشتی کون عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا نہ بہروسا کرین ہم اوپر لکہی ہوئی اپنی کی اور چہوڑ دین عمل کرنی فرمایا عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہی واسطے اوسکی جسکو پیدا کیا گیا ہی واسطے اوسکی پر جو شخص کہ ہوا اہل نیکبختی کا پس آسان کیا جاتا ہی واسطے عمل نیکبختی کی اور جو شخص ہوا اہل بدبختی سی پس آسان کیا جاتا ہی واسطے عمل بدبختی کی پہر پڑہی یہہ آیۃ پس جس شخص نی دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا جانا اچہی بات کو یعنی کلمہ کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** باقی آیۃ یہہ ہی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری یعنی پس مہیا کرینگی ہم اوسکو واسطے اون اعمال کی کہ پہنچا دین آسانی کو داخل ہونا بہشت کا ہی اور جسنے بخل کیا اور بی پروا ہوا بسبب خواہشون دنیا کی نعمتون عقبی کی سی اور تقوی نہ کیا اور جہٹلایا کلمہ توحید کو پس نزدیک ہی کہ مہیا کرینگے ہم اوسکو واسطے اون اعمال کی پہنچا دینگی دشواری کو کہ داخل ہونا دوزخ کا ہی پس حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہی کہ ہونا سابقہ قضا و قدر کا باعث ترک عمل کا نہین کیونکہ اللہ تعالی نی ساتھہ حکم ربوبیت کی امر و نہی کی اور بندون پر بمقتضائی عبودیت کی فرمانبرداری اوسکی لازم ہوئی اور عمل کو علامت سعادت اور شقاوت کی کی اور یہہ ہی داخل قضا و قدر کی ہی جسپر مقدر کیا کہ عمل کریگا کرتا ہی اور جسپر مقدر کیا کہ نہ کریگا نہین کرتا اور ثواب اور عذاب ایک تصرف ہی کہ اپنی ملک مین کرتا ہی پہر تقدیر یہہ بات تمہاری کہ عمل کس لیی کرین خوب نہین **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ حَظَّہٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَکَ ذٰلِکَ لَا مَحَالَۃَ فَزِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰی وَتَشْتَہِیْ وَالْفَرْجُ یُصَدِّقُ ذٰلِکَ وَیُکَذِّبُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ کُتِبَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ نَصِیْبُہٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِکٌ ذٰلِکَ لَا مَحَالَۃَ اَلْعَیْنَانِ زِنَاھُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاھُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَلِلسَّانِ زِنَاہُ الْکَلَامُ وَالْیَدِ زِنَاھَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلِ زِنَاھَا الْخُطٰی وَالْقَلْبُ یَھْوٰی وَیَتَمَنّٰی وَیُصَدِّقُ ذٰلِکَ الْفَرْجُ وَیُکَذِّبُہٗ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نی لکہا اوپر بیٹی آدم کے حصہ اوسکا زنا سے اور پہنچیگا اوسکو مقدر یعنی ضرور پس زنا آنکہہ کا دیکہنا یعنی نظر حرام اور زنا زبان کا بولنا یعنی عورتون نامحرم سی کلام شہوت انگیز کرنے

اور جان آرزو کرتی ہی اور خواہش کرتی ہی اور شرمگاہ سچا کرتی ہی اسکو یا جھوٹا کرتی ہی اسکو روایت کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت مسلم کی
مین یہہ ہی کہا لکھا گیا اوپر بنی آدم کی حصہ اوسکا زنا سی پنوالا ہی اسکو مقرر دونو نکہین زنا اونکا دیکھنا اور دونو کان زنا اونکا سننا یعنی باتین
نامحرم کی شہوت انگیز اور زبان زنا اوسکا باتین کرنی اور ہاتھہ زنا اونکا پکڑنا یعنی مساس کرنا عورت سی اور پانو زنا اونکا چلنا یعنی بدکاری کی لیی اور دل
خواہش کرتا ہی اور آرزو کرتا ہی اور سچا کرتی ہی اسکو شرمگاہ اوسکی اور جھٹلاتی ہی اوسکو **ف** لکھا ہی حصہ اوسکا زنا سی مراد حصہ سی مقدمات
زنا ہین یعنی خواہش نالی کرنی اور پانو سی چلنا اوسکی لیی اور موقعہ سی اوسکا ذکر کرنا وغیر ذلک کہ انکو بھی نا کہتی ہین مجاز اپس بعضی نا حقیقی مین گرفتار ہوتے
ہین اور بعضی مجاز سمین جیسکا آگی فرمایا فزنا العین النظر وغیر ذلک لیکن جسکو چاہتا ہی اللہ تعالی محفوظ رکھتا ہی گویا یہہ حکم باعتبار اکثر کی ہی اور شرمگاہ سچا
کرتی ہی یا جھوٹا کرتی ہی یعنی اگر زنا کیا تو سترنی سچا کیا خواہش نفس اوسکی کو اور اطاعت کی اوسکی اور اگر نہ کیا تو جھٹلایا اور زنا طاعت کی اوسکی کذا
ذکر الشیخ والقاری ن **وعن** عمران بن حصین ان رجلین من مزینة قالا یا رسول اللہ ارایت ما یعمل
الناس الیوم ویکدحون فیہ اشیء قضی علیہم ومضی فیہم من قدر سبق او فیما یستقبلون بہ مما اتاہم بہ
نبیہم وثبتت الحجة علیہم فقال لا بل شیء قضی علیہم ومضی فیہم وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ
عز وجل ونفس وما سواہا فالہمہا فجورہا وتقواہا رواہ مسلم اور روایت ہی عمران بنی حصین کی سی کہ دو شخص مزینہ کی نی کہا ہی
رسول خدا کی خبر دو ہمکو اوسچیزی کہ کرتی ہین لوگ آجکی دن یعنی دنیا مین اور محنت کہینچتی ہین بیچ اوسکی یہہ ایک چیز ہی مقدر کی گئی اوپر اونکی اور
گذری ہی بیچ اونکی تقدیر سی کہ ہوچکی ہی یا بیچ اوسچیزی کہ آگی ہونیوالی ہی اوسچیز سی کہ لایا ہی اونکی پاس نبی اونکا اور ثابت ہوی دلیل اوپر فرمایا نہین بلکہ
ایک چیز ہی کہ مقدر ہوچکی اوپر اور گذر گئی اوپر طابق اسکی بیچ کتاب اللہ کی کہ غرض الا بزرگی والا ہی قسم ہی جانکی اور اوس ذات مبارک کی کہ برابر
پیدا کیا اوسکو پس جی مین ڈالی بدکاری اوسکی اور پرہیزگاری اوسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** آگی ہونیوالی ہی یعنی یہہ ایک چیز ہی کہ نہین مقدر ہوئی اوپر
ازل مین بلکہ وہ زمانہ آیندہ مین ہونیوالی ہی کہ متوجہ ہوتی ہین طرف عمل کی اور ارادہ کرتی ہین اوسکا بغیر اسکی کہ پہلی مقدر ہوا اور ثابت ہوئی دلیل اوپر
اونکی ساتھہ ظاہر ہوئی صدق پیغمبر کی بسبب معجزہ کی یعنی کیا قضا و قدر پہلی سی نہین ہی پیغمبر اب بلکہ آئی ہین اور امر و نہی کی ہی اور لوگ اپنی اختیار سی اپ
طاعات اور گناہ کرتی ہین جیسکا مذہب ریونکا ہی یہہ سوال کیا صحابی نی آگی جوابدہ کو ہی **وعن** ابی ہریرة قال قلت یا رسول اللہ انی
رجل شاب وانا اخاف علی نفسی العنت ولا اجد ما اتزوج بہ النساء کانہ یستاذنہ فی الاختصاء قال فسکت
عنی ثم قلت مثل ذلک فسکت عنی ثم قلت مثل ذلک فسکت عنی ثم قلت مثل ذلک فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ہریرة جف القلم بما انت لاق فاختص علی ذلک او ذر رواہ البخاری
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہا مینی ای سول خدا تحقیق مین مرد جوان ہون اور مین ڈرتا ہون اوپر نفس اپنی کی زنا سی اور نہین پاتا مین اوسقدر
کہ نکاح کرون ساتھہ اوسکی عورت تو نسی گویا کہ پروانگی مانگتی ہی حضرت سی بیچ خوجہ ہونیکی کہا ابو ہریرہ نی پس چپ رہی حضرت جواب میرسی پھر کہا مینی مانند
اسکی پھر سکوت کیا جواب میری سی پھر کہا مینی مانند اسکی پھر سکوت کیا جواب میری سی پھر کہا مینی مانند اسکی پھر سکوت کیا حضرت نی جواب میری سی
پھر کہا مینی مانند اسکی پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو ہریرہ خشک ہوا قلم ساتھہ اوسچیزی کہ تو ملنی والا ہی پس خوجہ ہو تو اوپر اوسکی یا چھوڑ دی
روایت کی یہہ بخاری نی **ف** خشک ہونا قلم کا کنایہ ہی مقدر ہوچکنی سی اور فراغت پانی لکھنی کی سی حاصل یہہ کہ جو کچھہ بھلائی برائی ہوتی ہے
روز ازل کی مقدر ہوچکی ہی ہو گئی خصی ہو یا نہ ہو گویا اسمین تہدید فرمائی اسپر کہ اسباب تدبیر کو مقابل تقدیر کی لانا اور تقدیر سی بھاگنا چاہیے

وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان قلوب بنی آدم کلها بین اصبعین من اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفه کیف یشاء ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دل بنی آدم کی سب رسیان دو انگلیونکی درمیان رحمن کیسی ہین ایک دل کی مانند ایک کی پھیرتا ہی وسکو جسطرح چاہتا ہی یعنی وہ قادر ہی اوپر تصرف سب چیزونکی یکدفعہ پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی بار خدایا پھیرنیوالی دلونکی پھیر دلون ہمارے کو اوپر بندگی اپنی کی روایت کیا اسکو مسلم نی ف اور انگلیان رحمن کی تشابہا تسی ہین علم اسکا اللہ تعالی کی سپرد کرنا چاہیی وہ پاک ہی انگلیون وغیرہ سی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرة فابواه یهودانه او ینصرانه او یمجسانه کما تنتج البهیمة بهیمة جمعاء هل تحسون فیها من جدعاء ثم یقول فطرة الله التی فطر الناس علیها لا تبدیل لخلق الله ذلک الدین القیم متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی پیدا کیا گیا مگر پیدا کیا جاتا ہی اوپر فطرة کی یعنی اوپر استعداد قبول کرنی دین اسلام کی پس ماں باپ اوسکی یہودی کردیتی ہین اوسکو یا نصرانی کردیتی ہین اوسکو یا مجوسی کردیتی ہین اوسکو جیسا کہ بچہ دیتا ہی چارپایہ پورا کیا معلوم کرتی ہو تم اوسکی کچھ نقصان پھر پڑھی یہہ آیة لازم پکڑو پیدایش خدا کی کو جو پیدا کیا ہی لوگونکو اوپر اوسکی نہین بدلنا واسطی پیدایش خدا کی یہہ ہی دین درست روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کچھ نقصان یعنی خارج سی اگر کوئی آفت پہنچی تو ویسا ہی رہی لوگ کان وغیرہ کاٹ ڈالتی ہین پس ایسی ہی آدمی بسبب ماں باپ وغیرہ کی کافر ہوجاتا ہی والا مسلمان ہی ہی وعن ابی موسی قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم بخمس کلمات فقال ان الله لا ینام ولا ینبغی له ان ینام یخفض القسط ویرفعه یرفع الیه عمل اللیل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل اللیل حجابه النور لو کشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره من خلقه رواه مسلم اور روایت ہی ابی موسی سی کہا کہ خطبہ فرمایا ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ پانچ باتون کی پس فرمایا تحقیق اللہ نہین سوتا اور نہین لایق اوسکو سونا پست کرتا ہی ترازو کو اور بلند کرتا ہی اوسکو اوٹھائی جاتی ہین طرف اوسکی عمل رات کی پہلی عمل دن کی اور عمل دن کی پہلی عمل رات کی سی پردہ اوسکا نور ہی اگر کھولدی اوسکو البتہ جلادین نور پاک ذات اوسکی کی جہانتک کہ پہونچی طرف اوسکی نگاہ اوسکی مخلوقات اوسکی سی روایت کیا اسکو مسلم نی ف پست و بلند کرنا ترازو کا مراد ہی یہہ کہ کسی پر رزق تنگ کرتا ہی کسی فراخ اور بسبب گناہونکی بعضونکو ذلیل کرتا ہی اور بسبب توفیق طاعت کے بعضونکی رتبی بلند کرتا ہی پہلی عمل رات کی یعنی منہور رہ نہین ہوا ہی اور عمل دن میں واقع نہین ہوا ہی کہ رات کی عمل اوپر جاتی ہین اور رات نہین ہوتی کہ دن کی عمل اسیطرح جاتی ہین اسمین مبالغہ بیان فرمایا جلدی عمل جاتی ہین وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ید الله ملئی لا یغیضها نفقة سحاء اللیل والنهار ارایتم ما انفق منذ خلق السماء والارض فانه لم یغض ما فی یده وکان عرشه علی الماء وبیده المیزان یخفض ویرفع متفق علیه وفی روایة لمسلم یمین الله ملئی قال ابن نمیر ملآن سحاء لا یغیضها شیء اللیل والنهار اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھہ اللہ کا یعنی خزانہ اوسکا بھرا ہوا

ہی نہین ناقص کرتا اوسکو خرچ کرنا ہمیشہ دینی والا ہی رات دن مین کیا دیکھا تمنے کسقدر خرچ کیا جب سے کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو پس تحقیق خرچ کرنے نے نہین کم کی وہ چیز کہ ہے ہاتھ اوسکی ہی اور تہا عرش اوسکا اور پانی کی یعنی وقت پیدا کرنے آسمان و زمین کی اور اوسکے ہاتھ مین ہی ترازو پست کرتا ہی اور بلند کرتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور یہہ روایت مسلم کی ہی اہنا ہاتھہ اللہ کا ہی بھرا ہوا کہا ابن نمیر نے بھرا ہی ہمیشہ دینی والا ہی نہین ناقص کرتی اوسکو کوئی چیز رات اور دن مین **ف** ابن نمیر اور ستاد ہین مسلم کی اونکی روایت مین لفظ سحاء کی بدلی ملاء کی یا ہی اور اور لفظون مین ہی کچھہ تقدیم تاخیر ہی لیکن موافق لغت کی ملاء ہی چاہیے **وعنه** قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذراري المشركين قال الله اعلم بما كانوا عاملين متفق عليه اور روایت ہی اوسہین سے کہا پوچہی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اولاد مشرکین سے فرمایا حضرت نے اللہ داناتر ہی ساتہہ اوسچیز کے کہ ہوتے عمل کرنیوالی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہی کہ بہشت مین داخل ہوتے ہین یا دوزخ مین بعضی کہتے ہین کہ حضرت کو اب تک مشرکین کی اولاد کی حق مین کچھہ وحی نہ آئی تہی ایسا فرمایا اور بہت سے قول اور ہوئے ہین اسکی حقیقت لیکن اولی یہہ ہی کہ توقف کرے یقینا جنتی یا دوزخی کہے **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما خلق الله القلم فقال له اكتب قال ما اكتب قال اكتب القدر فكتب ما كان وما هو كائن الى الابد رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اسنادا روایت ہی عبادہ بن صامت کیسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول اوسچیز کا پیدا کیا اللہ نے قلم ہی پس کہا اوسکو لکہہ کہا اوسنے کیا لکہون فرمایا لکہہ تقدیر پس لکہی اوسنے جو چیز ہو چکی تہی یعنی زمانہ گذشتہ کا اور وہ چیز کہ ہونیوالی ہی ابد تک روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی سند کر **وعن** مسلم بن يسار قال سئل عمر بن الخطاب عن هذه الاية واذ اخذ ربك من بني ادم من ظهورهم ذريتهم الاية قال عمر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسئل عنها فقال ان الله خلق ادم ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره بيده فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل اهل النار يعملون فقال رجل ففيم العمل يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتى يموت على عمل من اعمال اهل الجنة فيدخله به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتى يموت على عمل من اعمال اهل النار فيدخله به النار رواه مالك والترمذي وابو داود اور روایت ہی مسلم بن یسار سی کہ کہا سوال کیی گئی عمر بن الخطاب رضہ اس آیہ سی اور جب لیا پروردگار تیری نے بنی آدم سی پیٹہون اونکی سی اولاد اونکی کو آخر آیت تک کہا حضرت عمر نے سامنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ سوال کیی جاتی تہی تفسیر اس آیہ سی پس فرمایا پس تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو پہر پہیرا پیٹہہ اونکی پر داہنا ہاتہہ اپنا پس نکالی اوسمین سی اولاد پس فرمایا پیدا کیا مینی انکو واسطی بہشت کی اور ساتہہ کام کرنی بہشتیونکی کہ عمل کرتی ہین پہر پہیرا پیٹہہ اونکی پر ہاتہہ اپنا پس نکالی اوسمین سی اولاد پس فرمایا پیدا کیا مینی انکو واسطی دوزخ کی اور ساتہہ کام کرنی دوزخیونکی کہ کرتی ہین پس کہا ایک شخص نے پس کسواسطی ہی عمل کرنا ای رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جسوقت پیدا کرتا ہی بندہ کو واسطی جنت کی کام کرواتا ہی اوس سی بہشتیونکی سی یہانتک کہ مرتا ہی اوپر عمل کی علون بہشتیون کی سی پس داخل کرتا ہی

اوسکو بسبب اوسکی بہشت مین اور جسوقت کہ پیدا کیا کرتا ہی بندی کو واسطی دوزخ کی کرواتا ہی اوس سی کام دوزخیونکی سی یہانتک کہ مرتا ہی اور عمل کی
خلون دوزخیونکی سی پس داخل کرتا ہی اوسکو بسبب اوسکی دوزخ مین روایت کی یہہ مالک اور ترمذی ورابو داؤد نی **ف** مینہون اونکی سی اولاد اونکی مثلا
حضرت کی مینہہ سی اولاد اونکی نکالی اولاد کی مینہہ سی اونکی اولاد اسیطرح قیامت تک جو پیدا ہونگی نکالی اور باقی آیۃ یہہ ہی الشہد ہم علی انفسہم قال الست بربکم قالوا
بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غافلین اور گواہ کیا اونکو جانون اونکی پر فرمایا اسنی کیا نہین مین نہین ب تمہارا کہا اونہون نی ہان گواہی دی
یعنی یہہ گواہی اسلیی ہوئی کہ مبادا کہو دن قیامت کی ہم تہی اس سی غافل اور داہنا ہاتہہ اپنا یعنی فرشتہ کو داہنا ہاتہہ پہیر نیکا حکم فرمایا یا داہنی ہاتہہ سی مراد
قوت اور قدرت ہی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدیہ کتابان فقال اتدرون
ما ہذان الکتابان قلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ہذا کتاب من رب العلمین
فیہ اسماء اہل الجنۃ واسماء آبائہم وقبائلہم ثم اجمل علی اخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم
ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ہذا کتاب من رب العلمین فیہ اسماء اہل النار واسماء آبائہم وقبائلہم
ثم اجمل علی اخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم ابدا فقال اصحابہ ففیم العمل یا رسول اللہ ان کان امر قد
فرغ منہ فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنۃ یختم لہ بعمل اہل الجنۃ وان عمل ای عمل وان صاحب النار
یختم لہ بعمل اہل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ فنبذہما ثم قال فرغ
ربکم من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ نکلی ہمہ جدا صلی اللہ علیہ
وسلم اور ہیچہ اتہون کی دو کتابین تہین پس فرمایا کیا جانتی ہو تم کیا ہین یہہ دونو کتابین کہا ہمنی نہین ای رسول خدا کی لیکن یہہ کہ خبر دو ہمکو پس
فرمایا واسطی اوسیکی کہ ہیچہ داہنی ہاتہہ اونکی کی تہی یہہ ہی کتاب پروردگار عالمونکی طرفسی ہیچہ اسکی مین نام اہل بہشتیونکی اور نام باپون اونکیکی اور قوم اونکیکا پہر جمع کردیا ہے
آخر اونکی کو یعنی بطور جمع بندی کی پس زیادہ کیی جاتی ہین ہیچہ اونکی اور نہ کم کیی جاتی ہین اونسی کبہی پہر فرمایا واسطی اوس کتاب کی کہ ہیچہ بائین ہاتہہ اونکی
کی تہی یہہ ہی کتاب پروردگار عالمون کیطرف سی ہیچہ اسکی ہین نام دوزخیونکی اور نام باپون اونکی کی اور قومون اونکیکی پہر جمع کیا گیا آخر اونکی کو پس نہ
زیادہ کیی جاتی ہین ہیچہ اونکی اور نہ کم کیی جاتی ہین اون مین سی کبہی پس کہا صحابون اونکی نی پس کسواسطی عمل کرنا ہی رسول خدا کی اگر ہی امر کہ تحقیق
فراغت کی گئی اوس سی پس فرمایا خوب مضبوط کرو یعنی عمل اپنی ساتہہ طریق حق کی اور نزدیکی ہوئو ہو یعنی خدا سی پس تحقیق ہر بہشتی ختم کیا جاتا ہی واسطی اوسکی
ساتہہ کام بہشتیونکی اور اگرچہ کام کرہی کسیطرح کی یعنی نیک ہون یا بد مدت عمر مین اور تحقیق ہر دوزخی ختم کیا جاتا ہی واسطی اوسکی ساتہہ کام دوزخیون کی اور اگرچہ کام
کرہی کسیطرح کی پہر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلعم نی ساتہہ دونون ہتہون اپنی کی پس کہدیا اون کتابون کو پہر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمہارا بندون سی یعنی حکم
کرچکا ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** رکہدیا کتابون کو یعنی مینہہ کی بیچہی الدین اس اشارہ کی پس کہیہ
ایک امر ہی کہ فراغت کی گئی اس سی وظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کی وہ کتابین صحابہ کو دکہادین لیکن مضمون اونکا نہ معلوم کروایا اور بعضی کہتی ہین
سمجہانیکی لیی بطور مثال کی فرمایا کذا ذکر القاری **وعن** ابی خزامۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارایت رقی نسترقیہا
ودواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیہا ہل ترد من قدر اللہ شیئا قال ہی من قدر اللہ رواہ احمد
والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابو خزامہ سی کہ نقل ہی باپ اوسکی سی کہ کہا کہا مینی ای رسول خدا کی خبر دو مجکو بیہہ منتر ونکی کہ
پڑہواتی ہین ہم اونکو اور دوا کی کہ دوا کرتی ہین ہم اوسکو اور بچاؤ کی چیز کہ بچتی ہین ہم اوس کر یعنی مانند سپر اور زرہ وغیرہ کی کیا پہیر دیتی ہین تقدیر

اللہ کی سی کہہ دیا یہہ چیزین تقدیر اللہ سی ہین روایت کی یہہ احمد اور ترمذی و ابن ماجہ نی **ف** یعنی جیسی اوسی بیماری مقدر کی ہی نی اوسکا دوا وغیرہ سی ہی مقدر کیا ہی سا بخلاف تقدیر کی نہین اور جسنی دوا کی اور فائدہ خدا تو جانی کہ شفا نہین مقدر تہی اور مستر یعنی جو چیزین اگر پڑہ کر مرتی ہین یا گلی مین یا بازو مین باندہتی ہین اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ اگر ساتہہ قرآن اور دعاون حدیث کی ہووے ساتہہ اسماء اور صفات الہی کی ہووے مؤثر حقیقی جانی انکو دست ہی الاحرام لذا ذکر القاری **وعن** ابی ہریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و نحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجہہ حتی کانما فقئ فی وجنتیہ حب الرمان فقال ابہذا امرتم ام بہذا ارسلت الیکم انما ہلک من کان قبلکم حین تنازعوا فی ہذا الامر عزمت علیکم عزمت علیکم ان لا تنازعوا فیہ رواہ الترمذی و روی ابن ماجۃ نحوہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ اور روایت ہی ابہریرہ سی کہا نکلی اوپر ہمارہی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کرتی تہی بیچ قدر کی پس غصہ ہوئی حضرت یہانتک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک یہانتک کہ گویا نچوڑی گئی ہین بیچ رخسارہ انحضرت کی دانی انار کی پس فرمایا کیا ساتہہ اسیچیز کی حکم کئی گئی ہو تم یا ساتہہ اسکی بہیجا گیا ہو مین طرف تمہارہی سوا اسکی نہین کہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تہی پہلی تم سی وسوقت کہ بحثنی لگی بیچ اس امر کی قسم دیتا ہون مین اوپر تمہارے قسم دیتا ہون اوپر تمہارے اسبات مین کہ نہ بحث کیا کرو تم بیچ اسکی روایت کی یہہ ترمذی نی و روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی عمرو بن شعیب سی وسنی نقل کیا باپ اپنی سی وسنی دادا اپنی سی **ف** بحث کرتی تہی ہم بیچ قدر کی یعنی بعضی کہتی تہی کہ اگر سب کچہہ اللہ کی تقدیر ہی سی ہی تو ثواب و عذاب کیون ہی جیسکا معتزلہ کہتی ہین اور بعضی کہتی تہی کہ کیا حکمت ہی اسمین کہ بعضی جنتی ہین بعضی ناری اور بعضی کہتی تہی یہہ اسلیی ہی انکو کچہہ اختیار دیا ہی کرنی نہ کرنی کا اور بعضی کہتی تہی کسنی یہہ اختیار دیا اسیطرحی کلام کر رہی تہی کیا ساتہہ اسکی بہیجا گیا ہو مین یعنی تمکو حکم طاعت و عبادت کا کیا اور معلوم اوسکی پہچانیکو بہیجا بحث کرنی اسمین کہان آئی ہی وہ تو ایک بہید ہی اوسکا علم اوسیکو سونپو اور عمل مین مشغول ہو اور راضے ہو اوسکی تقدیر پر اور بیان خیر حدیث کا یہہ ہی کہ شعیب نے یہہ حدیث اپنی دادا سی نقل کی نام دادا اوسکا عبد اللہ بن عمرو ہی اور ضمیر عن ابیہ کی پہرتی ہی طرف عمرو بن شعیب کی اور نسب شعیب کا اسطرحسی کہ شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص جدہ کی ضمیر عمرو کیطرف نہین پہرتی ہی شعیب کی طرف پہرتی ہی سوا اسکے کہ جد عمرو کا نام اوسکا محمد ہی اوس سے روایت ہی نہین مراد جدہ سے جد شعیب کا ہی اوسکا نام عبد اللہ ہی اوس سے حدیثین نقل ہین اسلیی لکہا ہی اور جا اسیطرحی عبارت مین جدہ کی ضمیر پہلے ہی نام کیطرف پہرتی ہی بخلاف اوسکی ہی **وعن** ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضہا من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض منہم الاحمر و الابیض و الاسود و بین ذلک و السہل و الحزن و الخبیث و الطیب رواہ احمد و الترمذی و ابو داود اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا کہ سنا مینی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ نی پیدا کیا آدم کو ایک مٹہی سی کہ لیا تہا اوسکو سب طرحکی زمین مین سی یعنی عزرائیل کو حکم فرمایا مٹہی بہرلانیکا پس پیدا ہوئی اولاد آدم کی موافق زمین کی بعضی اونمین سی سرخ اور بعضی سفید اور بعضی سیاہ اور بعضی بیچ مین اسکی اور بعضی نرم خو اور بعضی سخت خو اور بعضی پاک اور بعضی ناپاک روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی و ابو داود نی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیہم من نورہ فمن اصابہ من ذلک النور اہتدی و من اخطاہ ضل فلذلک اقول جف القلم علی علم اللہ رواہ احمد و الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ نی پیدا کیا خلقت اپنی یعنی جن و انس بیچ اندہیری کی پس ڈالا

اوپر اوسکی اپنا کچھہ نور پس جسکو پہنچا اوس نور مین سی اوسنی راہ پائی اور جسکو نہ پہنچا وہ نور گمراہ ہوا پس اسیواسطی کہتا ہون مین خشک ہوا قلم اوپر علم اللہ کی یعنی اوسکی تقدیر مین تغیر و تبدیل نہین روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** پیچ اندمیری یعنی گرفتاری کی نفس امارہ مین کہ اوسکی جبلت مین برے خواہشین اور غفلت رکہی ہی اور نور سی مراد نور ایمان اور معرفت اور طاعت و احسان کا ہی **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ امنا بک و بما جئت بہ فہل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا کیف یشاء رواہ الترمذی و ابن ماجۃ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت یہہ فرماتی اے پہیرنیوالی دلونکی ثابت کہہ دل میری کو اوپر دین اپنی کی پس کہا مینی اے نبی اللہ کی ایمان لائی ہم ساتہہ تمہارے اور ساتہہ اوسچیز کی کہ لائی تم اوسکو یعنی کتاب و سنت پس کیا اب بہی ڈرتی ہو تم اوپر ہمارے کہا کہ ہان تحقیق دل درمیان دو انگلیون کی ہی انگلیون اللہ کی سی یعنی بیچ تصرف و قدرت الہی کی ہین پہیرتا ہی انکو جسطرح چاہتا ہی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کیا ڈرتی ہو اوپر ہمارے یعنی آپ تو معصوم ہین گناہون سی ہمارے لیی یہہ دعا کرتی ہین تاہم سیکہین پس کیا ڈرتی ہین آپ ہم پر **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ یقلبہا الریح ظہرا لبطن رواہ احمد اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال دل کی مانند پر کی ہی بیچ زمین میدان کی کہ پہیرتی ہین اوسکو ہوائین پیٹہہ سی طرف پیٹ کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یعنی اسیطرح دل پہلائی سی برائی کی طرف اور برائی سی پہلائی کیطرف پہیرتی ہین **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشہد ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ بعثنی بالحق و یؤمن بالموت و البعث بعد الموت و یؤمن بالقدر رواہ الترمذی و ابن ماجۃ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مومن ہوتا کوئی بندہ یہانتک کہ ایمان لاوی ساتہہ چار چیزون کی گواہی دی اوسکی کہ نہین کوئی معبود دیگر اللہ اور تحقیق مین بہیجا ہوا اللہ کا ہون بہیجا ہی مجکو ساتہہ حق کی اور ایمان لاوی ساتہہ مرنیکی اور اوٹہنی کی پیچہی مرنی کی اور ایمان لاوی ساتہہ تقدیر کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ایمان لاوی ساتہہ مرنیکی یعنی ساتہہ فنا ہونی دنیا کی یا مراد یہہ ہی کہ اعتقاد کری ساتہہ موت کی کہ بحکم الہی ہی نہ بسبب فساد مزاج کی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس لہما فی الاسلام نصیب المرجئۃ و القدریۃ رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو فرقی ہین امت میری سی کہ نہین واسطی اونکی بیچ اسلام کی کچہہ حصہ ایک تو مرجیہ ہی اور ایک قدریہ **ف** مراد مرجیہ سی فرقہ جبریہ ہے کہ قائل نہین اسباب کی کہ نسبت کرنا فعل کا طرف بندہ کی ایسا ہی جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جمادات کی یعنی پتہر اور لکڑی اور روٹی یعنی جسوقت پہینکی اور لونڈہا ہی تو لونڈہتا چلا جاوے اوسکو اپنی پہینکنی اور لونڈہنی مین دخل نہین اسیطرح بندہ کو اپنی کام مین کچہہ دخل نہین منجانب اختیار ہی اور مراد قدریہ سے وہ ہی منکر تقدیر کی ہین یعنی فعل بندون کی پیدا کیی ہوئی انکی قدرت سے ہین اللہ کے قدرت سے نہین اسطرح کی تقدیر کی انکار کرنیوالیکو قدریہ کہتی ہین اسمین معتزلہ بہی داخل ہین اور رافضی بہی اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دونو فرقہ کافر ہین لیکن قول مختار طلبا رح کا یہہ ہی کہ کافر نہین بلکہ فاسق ہین یعنی کبیرہ کی مرتکب ہوتی ہین کتاب و سنت کرا اور تاویل کرکر کفر سی اپنی کو بچاتی ہین پس حدیث جبرا اور رشدت کی لیی ہی و بعضون نی اس حدیث کی صحت مین بہی کلام کیا ہی یہہ مضمون ترجمہ حضرت شیخ رح کی مین ہی لیکن محققین کی نزدیک حکم کفر کا ہی ان فرقونکی لیی اسکی اختلاف سے کہ کفر انکا تاویلی ہی یا کفر زندادی کذا قال استادی

وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف ومسخ وذلک فی المکذبین بالقدر رواہ ابوداود وروی الترمذی نحوہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہو گا بیچ امت میری کی زمین مین دہس جانا اور صورت بدل جانا اور یہہ ہو گا بیچ اون لوگون کی کہ جھٹلاتے ہین تقدیر کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی **ف** یہہ بات اخیر زمانہ مین ہو گی اور بعضون نی کہا ہے کہ مراد یہہ ہی کہ اگر خسف ومسخ واقع ہو نگی میری امت مین تو اس فرقہ مین ہونگی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم رواہ احمد وابوداود اور روایت ہی اون ہی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرقہ قدریہ کا مجوس ہین اس امت کی اگر مریض ہون پس نہ عیادت کرو اونکی اور اگر مرین پس نہ حاضر ہو اونکی جنازہ پر روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** یعنی ان کی حق مین رعایت حقوق اسلام نہ کرو نہ جیتی نہ مری پر پس جو علما اون کو کافر کہتی ہین وہ تو منع ہی کرتی ہین اور جو فاسق کہتی ہین وہ جائز کہتی ہین اور حدیث کو حمل کرتی ہین زجر وتغلیظ پر اور برائی بیان کرنی اعتقاد ان کی پر یہہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نی لکھا ہی لیکن محققین کی نزدیک یہی ٹھیک ہی کہ انکی عیادت وغیرہ نہ کری جتنا ہو سکی بیچی ان کی خلطہ رکھنی سی کذا قال اوسنادی رح اور مجوس ایک فرقہ ہی آتش پرست ثابت کرتی ہین دو الہ یعنی ایک الہ خیر کا اور ایک شر کا خیر کی الہ کو کہتی ہین یزدان اور شر کی الہ کو کہتی ہین اہرمن یعنی شیطان پس جیسی مجوس قائل ہین دو الہ کی اسیطرح قدریہ قائل ہین بہت سی خالقون کی یعنی جتنی فعل بندی کرتی ہین خالق اون فعلون کے ہین **وعن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجالسوا اھل القدر ولا تفاتحوھم رواہ ابوداود اور روایت ہی حضرت عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سی اور نہ حکومت لیجاؤ طرف اون کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** نہ ہمنشینی کرو یعنی محبت نہ کرو اونسی کیونکہ میٹھا ہمراہ چلنا علامت محبت کی ہی پس معنی یہہ ہین کہ انس اور تعظیم سی ہمنشینی اونکی نہ کرو اس لیی کہ اعتقاد بد اونکی سیکھو گی اور برائی اونکی علون کی تاثیر کریگی تمہاری دلونمین اور علون تمہارے مین اور معنی لا تفاتحوھم کی بعضون نی یہہ بھی کہی ہین کہ ابتدا نہ کرو ساتھہ سلام وکلام کی اونسی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ لعنتھم لعنھم اللہ وکل نبی مجاب الدعوۃ الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز من اذل اللہ ویذل من اعز اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والتارک لسنتی رواہ البیہقی فی المدخل ورزین فی کتابہ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چھہ طرح کی شخص مین کہ لعنت کرتا ہون مین انکو لعنت کی اونکو اللہ نی اور جو نبی ہی مستجاب الدعوات ہی ایک تو وہ کہ زیادہ کری بیچ کتاب اللہ کی اور دوسرا فرقہ کہ وہ جھٹلاوی تقدیر الہی کو اور تیسری وہ ہی کہ غالب ہو جاوی ساتھہ زبردستی کی کہ عزت دی جسکو ذلیل کیا اللہ نی اور ذلیل کری جسکو عزیز کیا اللہ نی اور چوتھا وہ ہی کہ حلال کری بیچ حرم اللہ کی اور پانچوان وہ ہی کہ حلال جانی اولاد میری سی جسچیز کو کہ حرام کیا اللہ نی اور چھٹا وہ شخص ہی کہ چھوڑ دیا سنت میری کو روایت کی یہہ بیہقی نی بیچ کتاب مدخل کی اور رزین نی بیچ کتاب اپنی کی **ف** لعنت کے اونکو اللہ نی گویا کسی نی پوچھا کہ آپ کیون لعنت کرتی ہین فرمایا اسلیی کہ لعنت کی اللہ نی اور جملہ کل نبی مجاب کا جملہ معترضہ ہے یعنی کلام جملیہ واسطی تاکید لعنت کی اور زیادہ کرنا بیچ کتاب اللہ کی یہہ کہ لفظ بڑھاوی یا اسطرحسی بیان کری کہ معنی مخالف ہون اللہ کی حکم کے اور مراد

قتلہ

مسلط سی بادشاہ اور حاکم ظالم ہین کہ ساتہہ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت اپنی کی کافرون اور فاسقون اور جاہلون کو عزیز رکہتی ہین اور مسلمانون اور صالحون اور عالمونکو ذلیل کرتی ہین اور حلال کرتی ہیچ حرم اللہ کی یعنی کہ ہین جن کا مونکو منع فرمایا ہی مثلاً شکار کرنیکی اور کاٹنی درخت کے اور داخل ہونیکی بغیر احرام کی یہہ کام اوس جگہہ کرنی لگی اور حلال جانی اولاد میریسی وسیخیر کو کہ حرام کیا اللہ نی یعنی نایذ دینی اولاد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اور تعظیم کرنی اونکی کو حلال جانی اوپر بہی لعنت ہی یا مراد اس سی یہہ ہی کہ میری اولاد ہوکر جس چیز کو اللہ نی حرام فرمایا ہی اوسکو کرنی لگی حلال جانکر اسمین تنبیہ ہی واسطی سیدون کی کہ حضرت کی اولاد ہوکر خدا کی گناہ نکرین یعنی انکو اللہ کی گناہ کرنی مین زیادہ تر ڈر ہی اور چہوڑ دیا سنت میری کو جواز سہو کسالت کی سنت کو چہوڑ دی تو وہ گنہگار ہوی اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چہوڑ دی تو وہ کافر ہوی اور لعنت مین دونو گنی جاتی ہین لیکن اول زجرًا اور شدۃ اور دوسرا حقیقۃً اور اگر احیانًا سنت ترک ہو گنہگار نہین ہوتا مگر بُرا یہہ بہی ہی کذا ذکرا لقاری والشیخ رح اور سنا مینی ہولانا اسحق رح سی کہ یہہ وعید ہیچ ترک کرنی سنن ہدی یعنی سنت موکدہ کی ہی **وعن** مطر ابن عکامس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیہا حاجۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی مطر بن عکامس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ مقدر کرتا ہی اللہ واسطی بندیکی مرنا ہیچ ایک زمین کی گردانتا ہی اوسطی اوسکی طرف اوس زمین کی حاجت یعنی تا اوس کام کی لیی جاوی اور مری روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی **وعن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ذراری المؤمنین قال من اٰبائہم فقلت یا رسول اللہ بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین قلت فذراری المشرکین قال من اٰبائہم قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین رواہ ابو داؤد اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ اولاد مسلمانونکی کیا ہی حکم اونکا فرمایا تابع ہین اپنی باپون کی یعنی بہشت مین ہین اونکی ساتہہ پہر کہا مینی ای رسول خدا کے بغیر عمل کیی فرمایا اللہ دانا تر ہی ساتہہ اوسچیز کی کہ ہوتی عمل کرنیوالی کہا مینی پس اولاد مشرکونکی فرمایا یہہ بہی تابع ہین اپنی باپونکی کہا مینی بغیر عمل کیی فرمایا اللہ دانا تر ہی ساتہہ اوسچیز کی کہ ہوتی عمل کرنیوالی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** مومنونکی اولاد کی حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو یہہ اشارہ ہے قضاء وقدر پر جب حضرت عائشہ رض نی تعجب کیا کہ بی عمل بہشت مین کیونکر جاوینگی تو فرمایا کہ تعجب مت کر کیونکہ لڑکون کو اگرچہ بالفعل عمل نہین ہین شاید کہ علم الٰہی مین ہون اور مشرکونکی اولاد کی حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو پرستش نی کہا ہی مراد یہہ ہی کہ وہ تابع ہین باپون کی دنیا مین اور آخرت کا امر اونکا سپرد ہی طرف علم الٰہی کی **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوائدۃ والموؤدۃ فی النار رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گاڑنیوالی اور جسکو گاڑا دونو دوزخ مین روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** مراد گاڑنیوالی سی وہ ہی کہ جنی کا لڑکا مانند دائی کی اور نوکر چاکر کی اور مراد موؤدہ سی وہ ہی کہ جنکی حکم سی گاڑی یعنی وہ جنی والی اور یا مراد موؤدہ سی لڑکی مطابق پہلی حدیث کی یعنی باپ اوسکی تہی دوزخی چہوٹی اولاد جو مرجاوے وہ بہی دوزخی ہوئی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اذا اراد عز وجل من عبد من خلقہ من خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ وآثارہ ورزقہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ عزوجل فارغ ہوا طرف ہر بندیکی مخلوقات اپنی سی پانچ چیز وسی یعنی اجل اوسکی سی اور عمل اوسکی سی اور جگہہ رہنی اوسکی سی اور جگہہ پہرنی اوسکی سی اور رزق اوسکی سی روایت کی یہہ احمد نی **ف** فارغ ہوا یعنی یہہ پانچ چیزین مقدر کرچکا روزازل کی اب تغیر تبدیل نہین ہوسکتی اجل یعنی مدت عمر کتنی ہی اور عمل کہ کام نیک و بد کیا کیا ہونگی اسکی بعد جو دو لفظ مین ظاہر ہین سنی اونکی پانچون مین رزق لکہہ چکا یعنی حلال کہاویگا یا حرام تہوڑا یا بہت یا مراد رزق سی جو کچہہ کہ بندہ کو پہنچی قسم نفع سے **وعن** عائشۃ

قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تکلم فی شیء من القدر سئل عنہ یوم القیمۃ ومن لم یتکلم فیہ لم یسئل عنہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہا سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی جو شخص کلام کریگا کچھ بیچ تقدیر کی پوچھا جاویگا اوس سے دن قیامت کے اور جسنے کلام کیا بیچ اوسکی نہ پوچھا جاویگا اوس سے روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف مقصود منع ہی خوض کرنیسی مسئلہ قضا و قدر مین یعنی کچھ فائدہ نہین اسکی کلام کرنی مین سوائی پرسش اور عتاب کی روز قیامت کو پس چاہیے کہ ایمان و سپرد لاوین اور سکوت کرکر عمل مین مشغول ہین وعن ابن الدیلمی قال اتیت ابی بن کعب فقلت لقد وقع فی نفسی شیء من القدر فحدثنی لعل اللہ ان یذھبہ من قلبی فقال لو ان اللہ عذب اھل سمواتہ واھل ارضہ عذبھم وھو غیر ظالم لھم ولو رحمھم کانت رحمتہ خیرا لھم من اعمالھم ولو انفقت مثل احد ذھبا فی سبیل اللہ ما قبلہ اللہ منک حتی تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وان ما اخطاک لم یکن لیصیبک ولو مت علی غیر ھذا لدخلت النار قال ثم اتیت عبد اللہ بن مسعود فقال مثل ذلک قال ثم اتیت حذیفۃ بن الیمان فقال مثل ذلک ثم اتیت زید بن ثابت فحدثنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک رواہ احمد وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن دیلمی سی کہ کہا او نہون نے ایا مین ابی بن کعب کی پاس کہ یہہ صحابی ہین پس کہا مینی او نسی تحقیق گذرا ہی بیچ دل میری کی شبہ تقدیر سی یعنی یہہ کہ اگر سب تقدیر سی ہی امر و نہی اور ثواب عذاب کیون ہی پس حدیث بیان کرو مجسی شاید اللہ دور کری شبہ کو دل میری سی پس کہا او نہون نے اگر تحقیق اللہ تعالی عذاب کری اہل سمان اور لوگون کو اور زمین والون کو عذاب کری اونکو اور وہ نہین ظلم کرنیوالا اوسطی اونکی یعنی وہ کتنا ہی عذاب کری سمان زمین والون پر ظالم نہین کہلاتا اور اگر رحمت کری اونکو ہوگی رحمت اوسکی بہتر اوسطی اونکی عملون اونکی سی اور اگر خرچ کریتو مانند احد کی سونا بیچ راہ خدا کی نہین قبول کریگا اللہ تجسی یہان تک کہ ایمان لاوی تو ساتھہ تقدیر کی اور جان تو یہہ کہ جو چیز کہ پہنچی تجکو نہ تھی کہ خطا کرتی تجھسی اور تحقیق جس چیز نی کہ خطا کی تجھسی نہ تھی کہ پہنچتی تجکو اور اگر مری تو اوپر غیر اسکی کی یعنی بغیر ایمان کی تقدیر پر البتہ داخل ہوگا تو آگ مین کہا ابن عباس دیلمی نی پہر ایا مین عبد اللہ بن مسعود پاس پس کہا مانند اسکی کہا ابن دیلمی نی پہر ایا مین حذیفہ بن یمان کی پاس پس کہا او نہون نے مانند اسکی پہر ایا مین زید بن ثابت کی پاس پس حدیث کی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکی روایت کی یہہ احمد و ابو داود اور ابن ماجہ نی ف حاصل جملہ ان ما اصابک کا لیصیبک کا یہہ ہی کہ پس جو کچھہ پہنچی تجکو نہ کہی تو کہ میری سعی اور کوشش سی پہنچا اور اگر نہ پہنچی نہ کہی تو کہ اگر سعی کرتا مین پہنچتا جان کہ پہنچنا سب تقدیر الہی کی ہی وعن نافع ان رجلا اتی ابن عمر فقال ان فلانا یقرئک السلام فقال انہ بلغنی انہ قد احدث فان کان قد احدث فلا تقرئہ منی السلام فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی امتی او فی ھذہ الامۃ خسف ومسخ او قذف فی اھل القدر رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی نافع سی تحقیق ایک شخص آیا ابن عمر کی پاس پس کہا تحقیق فلانی شخص نے پڑہا اوپر تمہاری سلام پس کہا عبد اللہ بن عمر نی تحقیق شان یہہ ہی کہ پہنچا مجکو یہہ کہ اوسنی تحقیق نئی بات نکالی ہی دین مین پس اگر تحقیق نئی بات نکالی ہی دین مین پس نہ پڑہ تو اوسکو میری طرف سے سلام پس تحقیق سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی ہوگا بیچ امت میری کی یا فرمایا بیچ اس امت کی زمین مین دہسنا جانا اور صورت بدل جانا یا پتہر برسنی بیچ اہل قدر کی یعنی جو لوگ منکر تقدیر کی ہین روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی غریب ہے ف پہنچا مجکو یعنی مینی سنا ہی کہ اوسنی کوئی بدعت کی بات دین مین نکالی ہی یعنی انکار تقدیر کا کرتا ہی میرا سلام اوس سی مت کہیو کیونکہ مجکو

حکم ہی ترک ملاقات کا اہل بدعت سی اسی حدیث سی علما کہتی ہین کہ نہین واجب ہے جواب دینا فاسق و بدعتی کی سلام کا بلکہ سنت بھی نہین ہی اسطرح اونکی تنبیہ کی و جائز ہی سلیمی ترک ملاقات اونکی بھی کذا ذکر القاری **وعن** علی قال سألت خدیجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ولدین ماتا لھا فی الجاھلیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھما فی النار فقال فلما رای الکراھۃ فی وجھھا قال لو رایت مکانھما لابغضتھما قالت یا رسول اللہ فولدی منک قال فی الجنۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمنین واولادھم فی الجنۃ وان المشرکین واولادھم فی النار ثم قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذین امنوا واتبعتھم ذریتھم رواہ احمد اور روایت ہی حضرت علی سی کہا پوچھا حضرت خدیجہ نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال اپنی دونون بچون کا کہ مرگئی تھی بیچ جاہلیت کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ دو نو بیچ آگ کی ہین کہا حضرت علی نی پس جب دیکھی ناخوشی بیچ چہرہ اونکی کی فرمایا حضرت نی اگر دیکھی تو حال اونکا کیسی خوار اور دور رحمت الہی سی ہین البتہ ناخوش کہی تو اونکو پھر عرض کیا ای رسول خدا کی پس اولاد میری تمسی یعنی قاسم اور عبد اللہ فرمایا بیچ بہشت کی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن اور اولاد اونکی بیچ بہشت کے اور تحقیق مشرک اور اولاد اونکی بیچ آگ کی پھر پڑہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور پیروی کی اونکی اولاد اونکی نی باقی آیہ یہہ ہی بایمان الحقنا بھم ذریتھم یعنی پیروی کی اولادنی ساتھہ ایمان کی ملاوینگی ہم ساتھہ اونکی اولاد اونکیکو **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ آدم مسح ظھرہ فسقط من ظھرہ کل نسمۃ ھو خالقھا من ذریتہ الی یوم القیمۃ وجعل بین عینی کل انسان منھم وبیصا من نور ثم عرضھم علی آدم فقال ای رب من ھؤلاء قال ذریتک فرای رجلا منھم فاعجبہ وبیص ما بین عینیہ قال ای رب من ھذا قال داود فقال ای رب کم جعلت عمرہ قال ستین سنۃ قال رب زدہ من عمری اربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انقضی عمر آدم الا اربعین جاءہ ملک الموت فقال آدم اولم یبق من عمری اربعون سنۃ قال اولم تعطھا ابنک داود فجحد آدم فجحدت ذریتہ ونسی آدم فاکل من الشجرۃ فنسیت ذریتہ وخطأ وخطأت ذریتہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیدا کیا اللہ نی آدم کو ہاتھہ پھیرا پیٹھہ اوسکی پر یعنی فرشتہ کو فرمایا ہاتھہ پھیر نیکی لیی پس نکلی پشت اوسکی سی ہر جان والی کہ وہ اللہ پیدا کرنیوالا تہا اونکو اولاد اونکی سی قیامت تک اور مقرر کی درمیان انکہون ہر آدمی کی اونمین سی چمک نور سی پھیر روبرو کیا اونکو آدم کی پھر کہا اون نی ای پروردگار میری کون ہین یہہ فرمایا کہ اولاد ہی تیری پس دیکہا ایک شخص کو اونمین سی پس خوش لگی اونکو وہ چمک تہی درمیان انکہون اوسکے کہا ای پروردگار میری کون ہی یہہ فرمایا یہہ ہی داود پھر عرض کیا ای پروردگار میری کتنی ٹہہرائی تو نی عمر اوسکی فرمایا ساٹہہ برس کہا ای پروردگار میری زیادہ کر عمر اوسکی عمر میری سی چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جب تمام ہوئی عمر آدم کی مگر چالیس برس کم آیا اونکی پاس ملک الموت پس کہا حضرت آدم نی کیا نہین باقی رہی عمر میری چالیس برس ملک الموت نی کہا کیا نہین دیدی تو نی چالیس برس عمر اپنی داود کو پس انکار کیا حضرت آدم نی پس انکار کرتی ہی اولاد اونکی اور بہول گئی آدم پس کہایا اونہون نی درخت مین سی پس بہول لیتی ہی اولاد اونکی اور خطا کی اور خطا کرتی ہی اولاد اونکی روایت کی ترمذی نی **وعن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق اللہ آدم حین خلقہ فضرب کتفہ الیمنی فاخرج ذریۃ بیضاء کانھم الذر وضرب کتفہ الیسری فاخرج ذریۃ سوداء کانھم

الحکم فقال للذی فی یمینه الی الجنة ولا ابالی وقال للذی فی کفه الیسری الی النار ولا ابالی رواه احمد

اور روایت ہی ابی الدرداء سی کہ نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا حضرت نی پیدا کیا اللہ نی آدم کو جب کہ پیدا کیا اوسکو پس مارا موندہی داہنی اوسکی پر یعنی مست قدرت مارا داہنے کو حکم فرمایا داہنے ہاتہہ والی کو پس نکالی اولاد سفید گویا کہ وہ چیونٹیان ہین اور مارا موندہی بائین پر پس نکالے اولاد سیاہ گویا کہ وہ کوئلہ ہین پہر کہا واسطے اوس اولاد کی کہ ہیچ داہنی طرف اونکی کی تہی یہہ طرف بہشت کی جانیوالی ہین اور نہین پروا رکہتا ہین اور کہا اوس اولاد کو کہ ہیچ موندہی بائین اونکی کی تہی یہہ جانیوالی ہین طرف آگ کی اور نہین پروا رکہتا ہین روایت کی یہہ احمد نی ✦

وعن ابی نضرة ان رجلا من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم یقال له ابو عبد الله دخل علیه اصحابه یعودونه وهو یبکی فقالوا له ما یبکیک الم یقل لک رسول الله صلی الله علیه وسلم خذ من شاربک ثم اقره حتی تلقانی قال بلی ولکن سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله عز وجل قبض بیمینه قبضة والاخری بالیدالاخری فقال هذه لهذه وهذه لهذه ولا ابالی ولا ادری فی ای القبضتین انا رواه احمد

اور روایت ہی ابی نضرہ سی کہ تحقیق ایک شخص صحابیون حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا جاتا ہا واسطے اوسکی ابو عبد اللہ داخل ہوئی اوپر اونکی یارون کی کہ عیادت کرتی ہی اونکی اور وہ روتی تہی پس کہا واسطے اونکی کس چیز نی رولایا تجکو کیا نہین فرمایا واسطے تمہاری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لی تو بال لب اپنی کی پہر اسی پر ٹہہرا رہ یہانتک کہ ملاقات کری تو مجہی کہا کہ ہان ولیکن سنا مین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ تحقیق اللہ عز وجل نی مٹہی مین نی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی ایک جماعت اور دوسری جماعت نی دوسری ہاتہہ مین اور فرمایا یہہ یعنے داہنی ہاتہہ نی جماعت واسطے بہشت کی اور بائین ہاتہہ کی جماعت واسطے دوزخ کی اور نہین پروا رکہتا مین کہا ابو عبد اللہ نی اور نہین جانتا مین کہ ہیچ کس تہی کی ہون مین یعنی داہنی ہاتہہ کی یا مین ہاتہہ کی روایت کی یہہ احمد نی ف ٹہرا رہ یعنی ہمیشہ اسیطرح رکہہ حتی کہ ملی تو مجہسی حوض کوثر پر یا بہشت وغیرہ مین یعنی لوگون نی اونکو کہا کہ کیون روتا ہی حضرت نی تو تجہی بشارت اپنی مانی کی دی ہی اور وہ بغیر اسلام کی نصیب نہین ہوتی معلوم ہوا کہ تو مسلمان مریگا اب آگی حاصل ان کی جواب کا یہہ کہ بشارت سچ لیکن پروردگار بی نیاز ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی چنانچہ فرمایا ہی کہ جسکو چاہون دوزخ مین ڈالون اور جسکو چاہون بہشت مین اور نہین پروا رکہتا مین پس یہہ خوف دل سی نہین جاتا اور موجب رونی کا ہی اور شاید بسبب غلبہ خوف کی وہ بشارت بہول بہی گئی ہون کہا طیبی نی کہ اسمین اشارہ اسپر ہی کہ بسمین یعنی سنت موکدہ مین اور مداومت اسپر باعث دخول بہشت کی ہی زیرسا حضرت کی پس معلوم ہوا کہ ایک سنت کی ترک کرنی مین یعنی بسمین یعنی سی ایسی خیر کثیر ہاتہہ سی جاتی ہی چہ جائیکہ ہمیشگی کری اور پر ترک کرنی تمام سنتون کی پس یہہ زندیقی کی درجہ کو پہنچا دیتی ہی

وعن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لما خلق الله آدم مسح ظهره فسقط من ظهره کل نسمة هو خالقها من ذریته الی یوم القیامة فنثرهم بین یدیه کالذر ثم کلمهم قبلا قال الست بربکم قالوا بلی شهدنا ان تقولوا یوم القیامة انا کنا عن هذا غافلین او تقولوا انما اشرک آباؤنا من قبل وکنا ذریة من بعدهم افتهلکنا بما فعل المبطلون رواه احمد

اور روایت ہی ابن عباس سی نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اللہ نی جب پیدا کیا آدم کو پس پہیرا پیٹہہ اوسکی پر یعنی عہد پشت آدم سی یعنی اونکی اولاد سی جو پشت سی نکلی تہی ہیچ نعمان کی یعنی وقت میدان عرفہ کی پس نکالی پشت اونکی سی ہر ذریتہ کہ پیدا کرنا تہا اونکو پس پہیلا دی اونکی آگی مانند چیونٹیونکی پہر باتین کین اللہ نی اونسی روبرو فرمایا کیا نہین ہین پروردگار تمہارا کہا سب نی مقرر ہی تو رب ہمارا فرمایا اللہ نی گواہ کیا مینی اسواسطی کہ کہو تم دن قیامت کی تحقیق ہم تہی اس سی غافل یا نکہو تم

نہین شریک کیا مگر باپ دادون ہماری نی پہلی سی اور رہی ہم اولاد پیچہلی اونکی یعنی پیروی کی ہمنی اونکی کیا پس ہلاک کرتا ہے تو ہمکو بسبب
اوسکے کہ کی باطل والون نی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یعنی باپ دادون نی حاصل یہہ کہ اسطرح کی حجت انکی پیش نہین چلنی کی کیونکہ اوار تو حید کا اوسنے
اروا یا ہی اور انبیا اوسکی یاد دلانیکو بہیجی **وعن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فِی قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ
ذُرِّیَّتَھُمْ قَالَ جَمَعَھُمْ فَجَعَلَھُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَھُمْ فَاسْتَنْطَقَھُمْ فَتَکَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَیْھِمُ الْعَھْدَ وَالْمِیْثَاقَ وَاَشْھَدَھُمْ
عَلٰی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاِنِّیْ اُشْھِدُ عَلَیْکُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ وَاُشْھِدُ عَلَیْکُمْ
اَبَاکُمْ اٰدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَمْ نَعْلَمْ بِھٰذَا اِعْلَمُوْا اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ غَیْرِیْ وَلَا رَبَّ غَیْرِیْ وَلَا تُشْرِکُوْا بِیْ شَیْئًا اِنِّیْ سَاُرْسِلُ اِلَیْکُمْ رُسُلِیْ
یُذَکِّرُوْنَکُمْ عَھْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ وَاُنْزِلُ عَلَیْکُمْ کُتُبِیْ قَالُوْا نَشْھَدُ بِاَنَّکَ رَبُّنَا وَاِلٰھُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ لَنَا غَیْرُکَ فَاَقَرُّوْا
بِذٰلِکَ وَرُفِعَ عَلَیْھِمْ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ فَرَاَی الْغَنِیَّ وَالْفَقِیْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَۃِ وَدُوْنَ ذٰلِکَ فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا
سَوَّیْتَ بَیْنَ عِبَادِکَ قَالَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْکَرَ وَرَاَی الْاَنْبِیَاءَ فِیْھِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَیْھِمُ النُّوْرُ خُصُّوْا بِمِیْثَاقٍ اٰخَرَ فِی الرِّسَالَۃِ
وَالنُّبُوَّۃِ وَھُوَ قَوْلُہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ اِلٰی قَوْلِہٖ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ کَانَ فِیْ تِلْکَ الْاَرْوَاحِ فَاَرْسَلَہٗ
اِلٰی مَرْیَمَ عَلَیْھَا السَّلَامُ فَحُدِّثْتُ عَنْ اُبَیٍّ اَنَّہٗ دَخَلَ مِنْ فِیْھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی بن کعب سی یہہ تفسیر قول اللہ عزت
دینی والی بزرگی اور جب لی پروردگار تیری نی اولاد آدم کی سی پیٹہون اونکی سی اولاد اونکی کہہ اراونسی جمع کیا اونکو پس کیا اونکو قسم قسم یعنی ادہر کیا قسم
قسم کرنیکا مثلا بعضی غنی بعضی فقیر یہہ صورت بخشی اونکو پہر گویا کیا اونکو پس بولی پہر لیا اون سی عہد و میثاق یعنی قول اور گواہ کیا اون کو اوپر جانون اون کی
کی کیا نہین مین ب تمہارا کہا اونہون نی کہ ہان فرمایا پس تحقیق مین گواہ کرتا ہون اوپر تمہاری ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون کو اور گواہ کرتا
ہون اوپر تمہاری تمہارے باپ کو کہ آدم ہی اسواسطی کہ نہ کہو تم دن قیامت کی کہ نہین جانتی تہی ہم اسکو جان لو کہ نہین کوئی معبود سوا ہی میری اور نہین
پروردگار سوا میری اور نہ شریک کیجو ساتہہ میری کسیکو تحقیق بہیجون گا مین طرف تمہاری رسول اپنی یاد دلا دین گی تمکو عہد میرا اور قول میرا اور نازل
کرون گا تمپر کتابین اپنی کہا اونہون نی گواہی ہی ہمنی ساتہہ اسکی کہ تو رب ہمارا ہی و معبود ہمارا ہی نہین پروردگار واسطی ہمارے سوا ہی تیرے اور نہین معبود
واسطی ہمارے سوا تیری پس اقرار کیا ساتہہ اسکی اور بلند کی گئی اونپر حضرت آدم درحالیکہ دیکہتے تہی طرف اونکی یعنی طرف اولاد اپنی کی پس دیکہا غنی کو اور فقیر کو
اور نیک صورت کو اور سوا اسکی یعنی بدصورت پس کہا ای رب میرے کیون نہ برابری کی تو نی درمیان بندون اپنی کی فرمایا تحقیق مین دوست رکہتا
ہون یہہ کہ شکر کیا جاؤن مین اور دیکہا انبیا کو بیچ اونکی مانند چراغون کی اوپر اون کی نوری خاص کیی گئی ساتہہ عہد اونکی یہہ پہچانی رسالت کے
اور نبوت کی اور وہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تبارک و تعالی کی اور جب لیا ہمنی نبیون سی قول اونکا قول عیسی بن مریم تک ہی عیسی بن مریم بیچ ان روحون
کی پس بہیجا اوسکو یعنی اونکی روح کی ساتہہ حضرت جبرئیل کی طرف مریم کی اوپر اونکی سلام پس حدیث کی گئی ابی سی یہہ کہ داخل ہوئی روح اونکے منہ
کیطرف سی مریم کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** دوست رکہتا ہون یہہ کہ شکر کیا جاؤن یعنی اگر سب یکسان پیدا کرتا تو شکر نہ کرتی کیونکہ جو ایک
صفت ایک مین پیدا کی ہی دوسری مین نہین پیدا کی پس ایک دوسرے کو دیکہہ کر شکر کرتا ہی مثلا فقیر مین تقوی اور فراغ خاطر اور سلامتی فات سی ہی غنی
مین نہین اسیطرح غنی کو میسر ہونا اسباب وغیرہ کا ہی کہ فقیر و نکو نہین اور آیۃ میثاقہم کی بعد یون ہی منک و من نوح و ابراہیم و موسی عیسی بن مریم
یعنی اور لیا قول تجہسی اور نوح سی اور ابراہیم سی اور موسی اور عیسی بیٹی مریم کی سی **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَتَذَاکَرُ مَا یَکُوْنُ اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ

مکانہ فصلوا وا ذا سمعتم برجل تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ فانہ یصیر الی ما جبل علیہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا او سوقت کہ تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کرتی تہی ہم او سچیز کا کہ ہونی والی ہی او سوقت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سنو تم پہاڑ کو کہ سرک گیا جگہہ اپنی سی پس سچ جانو او سکو او جسوقت سنو تم کسی شخص کو کہ بدل گیا خلق اپنی سی پس نہ سچا جانو او سکو پس تحقیق شان یہہ ہی کہ ہوجاتا ہی شخص طرف او سچیز کی کہ پیدا کیا گیا ہی او سپر روایت کی یہہ احمد نی **ف** او سچیز کا کہ ہونیوالی ہی یعنی جو چیز کہ پیدا ہونیوالی ہی او سکی مقدمہ مین اوسمین گفتگو کر رہی تہی کہ ساتہہ سابقہ قضا و قدر کی ہی یا از سر نو پیدا ہوتی ہی بی او س سابقہ کی اسی معلوم ہوا کہ ذکر اسکا اگر بطریق نزاع او رجھگڑنی کی نہ ہو تو منع نہین اسلیی حضرت نی منع نہ فرمایا او تعلیم کی فرمائی کہ ہر چیز مقدر ہی او رو ہ ہرگز متغیر نہین ہوتی او ذکر کی ایک مثال او سکی او ریہہ جو فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہی او سپر یعنی مثلاً جسکو دانا پیدا کیا او تقدیر الہی او ہرگہی کہ ایسا ہوگا ہرگز احمق نہین ہونیکا اسیطرح احمق دانا نہین ہوتا او ریہہ جو بسبب ریاضت یا مصاحبت وغیرہ دانا کی احمق دانا ہوجاتا ہی او اس قسم کا نہین ہی کلام او سمین ہی کہ تقدیر الہی و جبلت او خلقت او سکی ایک خلق پر پڑی ہوئی ہی یہہ قسم ہرگز تغیر و تبدیل نہین پاتی او مصاحبت وغیرہ او قسم مین کام آتی ہی اسمین یعنی ہان تقدیر مین ہی تہا کہ مصاحبت وغیرہ سی بن جائیگا بن گیا او را اوسمین ہرگز تاثیر نہین کر سکتی **وعن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا یَزَالُ یُصِیْبُکَ فِیْ کُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاۃِ الْمَسْمُوْمَۃِ الَّتِیْ اَکَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِیْ شَیْءٌ مِنْہَا اِلَّا وَھُوَ مَکْتُوْبٌ عَلَیَّ وَاٰدَمُ فِیْ طِیْنَتِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہْ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا ای رسول خدا کی ہمیشہ پہنچتی ہی تجکو ہر برس کی بیماری او س بکری زہر ڈالی ہوئی سی کہ کہائی تہی تمنی یعنی خیبر مین ایک یہودیہ نی کہلائی تہی فرمایا نہین پہنچی مجکو کوئی چیز او س سے مگر وہ کہ لکہی ہے اوپر میرے اور آدم ہنوز پیچ مٹی اپنی کی یعنی تقدیر ازلی مین یون ہی تہا روایت کی ابن ماجہ نی **باب اثبات عذاب القبر** یہہ باب ہی بیچ بیان ثابت کرنی عذاب قبر کی **ف** عذاب قبر کا ثابت ہی کتاب و سنت سی اسمین کچھہ شبہہ نہین او رمراد قبر سی عالم برزخ ہی کہ وہ واسطہ ہی درمیان دنیا او آخرت کے او رہر جا ہوسکتا ہی کچھہ قبر کا گڑہا ہی او نہین بہت دفن ہوجاتی ہین جل جاتی ہین تو کہا جائینگے ہین او نکو بہی اگر اللہ تعالے چاہتا ہی عذاب کرتا ہی او رتصدیق عذاب قبر کی مراتب مین صحیح تر او رسالم تر یہہ ہی کہ ایمان لاوی کہ ملائکہ او رسانپ بچھو کہ حدیثو نمین آئی ہین سب سچ ہین حکم الہی کی واقع او رموجود ہین محض خیال او رہم جو سنتی دیکہتی نہین ہین او سکو تو او سکی ہونی مین نقصان نہین کہتا کیونکہ عالم ملکوت کو سر کی آنکہو نسی نہین دیکہہ سکتی او سکی لیئی آنکہین ہی او چاہیین کہ او نسی دیکہی او راللہ چاہی تو ان آنکہو نسی ہی کہاوی پس بہت چیزین ہوتی ہین او رہم نہین دیکہتی مثلاً ایک شخص سوتی مین لذت او رد کہہ پاتا ہی او ر ہم نہین دیکہتی اسیطرح جاگتا بعضی دفع لذت او رالم سنتا ہی او رپاتا ہی او رپاس کا بیٹہنی والا نہین معلوم کرتا او رحضرت جبرئیل علیہ السلام وحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لاتی تہی او راصحاب دیکہتی تہی او رایمان لاتی تہی ایسا ہی عذاب قبر کو جانی و رایمان لاوی کذا ذکر القاری **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِی الْقَبْرِ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ یُقَالُ لَہٗ مَنْ رَبُّکَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰہُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی براء بن عازب سی کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی کہ مسلمان جسوقت سوال کیا جاتا ہی بیچ قبر کی گواہی دیتا ہی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ او رتحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کی ہین پس یہہ ہی قول اللہ

تعالی کا ثابت رکھتا ہی اون لوگونکو کہ ایمان لائی ہین ساتھہ بات محکم کی بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کی اور بیچ ایک روایت کی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آیہ یثبت اللہ الذین امنوا آخر تک نازل ہوئی بیچ عذاب قبر کی کہا جاتا ہی واسطی اوسکی کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی رب میرا اللہ ہی اور نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اس آیہ مین قول ثابت سی مراد ہی یہی کلمہ شہادت کہ مومن قبر مین پوچھا جاتا ہی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کیا ہی دین تیرا پس اس شہادت مین ہین جواب تینون کا ہی اور آیہ مین جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ مومنونکو ساتھہ بات محکم کی زندگانی دنیا مین اور آخرت مین پس ثابت رکھنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ اسطرح جواب دینگی اور نجات پاوینگی اور ثابت رکھنا دنیا مین یہہ ہی کہ اسی اعتقاد پر قایم رکھتا ہی جب امتحان کی جاتی ہین اگرچہ اگر مین ڈالی جاوین کچھہ شبہہ نہین لاتی اسمین

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالھم اتاہ ملکان فیقعدانہ فیقولان ما کنت تقول فی ھذا الرجل محمد صلی اللہ علیہ وسلم فاما المؤمن فیقول اشھد انہ عبد اللہ ورسولہ فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک اللہ بہ مقعدا من الجنۃ فیراھما جمیعا واما المنافق والکافر فیقال لہ ما کنت تقول فی ھذا الرجل فیقول لا ادری کنت اقول ما یقول الناس فیقال لہ لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق من حدید ضربۃ فیصیح صیحۃ یسمعھا من یلیہ غیر الثقلین متفق علیہ ولفظہ للبخاری

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جسوقت کہا جاتا ہی بیچ قبر اپنی کی اور پہرتی ہین اوس سی ہمراہی اوسکی تحقیق وہ سنتا ہی واز پاپوشون اونکیکی آتی ہین اوس پاس وفرشتی پس بٹہاتی ہین اوسکو پس کہتی ہین کیا کہتا تو کہتا بیچ حق اوس شخص کی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس مومن کہتا ہی گواہی دیتا ہون مین تحقیق وہ بندہ ہی اللہ کی ہین اور رسول اوسکی پس کہا جاتا ہی واسطی اوسکی دیکھہ طرف ٹہکانی اپنی کی دوزخ سی تحقیق بدلی تجکو اللہ نی بدلی اوسکی جاگہہ بہشت مین پس دیکھتا ہی اون دونونکو اور منافق اور کافر کہا جاتا ہے واسطی اوسکی کیا کہتا تو کہتا بیچ حق اوس شخص کی پس کہتا ہی وہ نہین جانتا مین کہتا جو کہتی ہی لوگ یعنی مومن پس کہا جاتا ہی جانا تو نی نعقل سی اور نہ پڑہا تو نی قرآنمین سی اور مارا جاتا ہی ساتھہ گرزون لوہی کی مارنا پس چلاتا ہی چلانا سنتی ہین اوسکو جو نزدیک اوسکی ہین سوا جنونکی اور آدمیونکی روایت کی اسکو بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی واسطی بخاری کی **ف** یہہ جو کہا بیچ حق اوس شخص کی تو یہہ اشارہ ہی بسبب ثبات حضرت کی ہی حضرت کو روبرو لاتی ہون ساتھہ صورت مثالی کی پس اس صورت مین آرزو موت کی کرنی واسطی حاصل ہونی اس نعمت عظمی کے خوف سے اور اسمین بشارت ہی مشتاقونکی لیی **ف** شب جاگنا تاب سیل چہ قدر دراز باشد تو بیا کز اول شب در صبح باز باشد دیکھتا ہی دونونکو دونو ٹہکانی دیکہاتی ہین کہ اگر دوزخی ہوتا لائق اوسکی تہا جو جنتی ہوا یہہ ملتا قدر ہوا اوس کو نعمتون بہشت کی اور جن و انس اواز عذاب کی سلیی نہین سنتی کہ سنتی مین ایمان بالغیب جاتا رہتا اور سلسلہ معیشت کا منقطع ہوتا **ف** حدیثون صحیحہ مین جو مذکور ہی نجاۃ مومن کی اور عذاب کافر و منافق کا ہی پس ہیچ حال مومن مطیع کا ہی لیکن مذکور ہوا کہ حال مومن فاسق کا کیا ہی آیا عذاب ہی نہین پس کہا ہی علمانے کہ حکم مومن عاصی کا یہہ ہے کہ جواب مین شریک مومن مطیع کا ہی بشارت اور دروازہ کہلنی بہشت مین اور مانند انکی مین شریک نہین ہا انمین بہی شریک ہو لیکن مرتبہ مین اوس سی کمتر حتی کہ کچھہ عذاب ہے تو ہو مگر حبس فاسق کو کہ اسکا بھی نہی بخشنا حق

وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا مات عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اھل الجنۃ فمن اھل الجنۃ وان کان من اھل النار فمن اھل النار فیقال ھذا مقعدک حتی یبعثک اللہ الیہ یوم القیمۃ متفق علیہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ مرتا ہی پیش کیا جاتا ہی اوسپر ٹہکانا اوسکا صبح اور شام اگر ہی بہشتیونمین سے پس بہشتی کیا

جاتا ہی ٹھکانا اوسکا بہشتیونسی اور اگر ہی دوزخیونمین سی پس پیش کیا جاتا ہی ٹھکانا اوسکا دوزخیونسی پس کہا جاتا ہی یہ ہی ٹھکانا تیرا منتظر رہیگا تا
کہ اوٹھاویگا تجکو اللہ طرف اوسکی دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان یہودیۃ دخلت علیہا فذکرت
عذاب القبر فقالت لہا اعاذک اللہ من عذاب القبر فسالت عائشۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشۃ فما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد صلی صلوۃ
الا تعوذ باللہ من عذاب القبر متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ
آئی ان پاس پس ذکر کیا اوسنی عذاب قبر کا پس کہا اوس عورتہ نی حضرت عائشہ کو پناہ مین رکہی تجکو اللہ عذاب قبر کی سے پس پوچہا حضرت
عائشہ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہی کہا حضرت عائشہ نی پس نہین دیکہا مینی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچہی اس پوچہنی کی کہ نماز پڑہی ہو کوئی کہ نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی عذاب قبر سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف از بسکہ حضرت عائشہ نی عذاب قبر کا نام نہ سنا تہا متحیر رہین یہودیہ کی کہنی سی و حضرت سی حال اوسکا پوچہا پہر حضرت کی پناہ چاہنے
مین احتمال ہی کہ آپ کو ہی پہلی اس سی عذاب قبر کا علم نہو بعد اسکی وحی آئی ہو اور خبر دی ہو اور اوس روز سی پناہ چاہنی کا ورد کیا تعلیم امت
کی لیی یا حضرت کو معلوم ہوا اور پناہ ہی چاہی ہون حضرت عائشہ کو خبر نہو بعد سوال کی پکار کر مانگنی لگی تنبیہ کے لیی حق **وعن**
زید بن ثابت قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط لبنی النجار علی بغلۃ لہ ونحن معہ اذ حادت
بہ فکادت تلقیہ واذا اقبر ستۃ او خمسۃ فقال من یعرف اصحاب ہذہ الاقبر فقال رجل انا قال فمتی مات ہؤلاء قال فی الشرک فقال ان
ہذہ الامۃ تبتلی فی قبورہا فلولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر
الذی اسمع منہ ثم اقبل علینا بوجہہ فقال تعوذوا باللہ من عذاب النار قالوا نعوذ باللہ
من عذاب النار قال تعوذوا باللہ من عذاب القبر قالوا نعوذ باللہ من عذاب القبر قال
تعوذوا باللہ من الفتن ما ظہر منہا وما بطن قالوا نعوذ باللہ من الفتن ما ظہر منہا وما بطن قال
تعوذوا باللہ من فتنۃ الدجال قالوا نعوذ باللہ من فتنۃ الدجال رواہ مسلم
اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا اوسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ باغ بنی نجار کی ہتی سوار اپنی خچر پر اور ہم ہتی ساتہہ کہ ناگہان
شوخی کی ساتہہ حضرت کی قریب تہا کہ گرادی حضرت کو اور ناگہان قبرین چہہ یا پانچ معلوم ہوئین پس فرمایا کون ہی کہ جانتا ہو صاحبون
ان قبرونکی کو کہا ایک شخص نی کہ مین جانتا ہون فرمایا کب مرے یعنی حالت شرک مین یا ایمان مین ہتی کہا اوسنی کہ ہیچ شرک کی پس فرمایا تحقیق یہہ
امت آزمائی جاتی ہی ہیچ قبرون اپنی کی پس اگر ڈر نہ ہوتا یہہ کہ نہ دفن کروگی تم البتہ دعا مانگتا مین اللہ سی یہہ کہ سنا دی تجکو عذاب قبر کا وہ کہ
سنتا ہون مین اوسکو پہر متوجہ ہوئی اوپر ہمارے ساتہہ مونہہ اپنی کی پس فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی عذاب آگ کی سی کہا صحابہ نی کہ پناہ پکڑتے
ہین ہم ساتہہ اللہ کی عذاب آگ کی سی فرمایا پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی عذاب قبر کی سی کہا اونہون نی پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی عذاب قبر سی فرمایا پناہ
پکڑو ساتہہ اللہ کی فتنون سی جو کہ ظاہر ہین اونمین سی اور جو کہ چہپی ہین یعنی جو گناہ بدن سے اور دل سی ہوتی ہین کہا اونہون نی پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ
اللہ کی فتنون سی جو کہ ظاہر ہون مین سی اور جو کہ چہپا ہوا ہی فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی فتنہ دجال کی سی کہا اونہون نی پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ اللہ
کی فتنہ دجال کی سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اگر نہ ڈر ہوتا یہہ کہ نہ دفن کروگی یعنی اگر اوس عذاب کو سنوگی تو دفن کرنا مردون کا چہوڑ دوگی بسبب بیہوشی

اور جاتی رہتی عقل کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا قبر المیت اتاہ ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدھما المنکر وللاخر النکیر فیقولان ما کنت
تقول فی ھذا الرجل فان کان مؤمنا فیقول ھو عبد اللہ ورسولہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ھذا ثم یفسح لہ فی قبرہ سبعون ذراعا
فی سبعین ثم ینور لہ فیہ ثم یقال لہ نم فیقول ارجع الی اھلی فاخبرھم فیقولان نم کنومۃ
العروس الذی لا یوقظہ الا احب اھلہ الیہ حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذلک وان کان منافقا قال
سمعت الناس یقولون قولا فقلت مثلہ لا ادری فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ذلک فیقال
للارض التئمی علیہ فتلتئم علیہ فتختلف اضلاعہ فلا یزال فیھا معذبا حتی یبعثہ اللہ من
مضجعہ ذلک رواہ الترمذی　روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب کہ قبر مین داخل کیا جاتا ہے
مردہ آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتہ کالی کبری آنکھون والی کہا جاتا ہی ایک کو منکر اور دوسرکو نکیر پس کہتی ہین وہ دونو کیا تہا تو کہتا ہے جو اس شخص
کی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اگر ہوتا ہی وہ شخص مومن پس کہتا ہی وہ بندی ہین اللہ کی اور بھیجی ہوئی اوسکی گواہی دیتا ہون مین ہیکہ نہین
کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی پس کہتی ہین دونو فرشتی تحقیق ہم جانتی تہی کہ تحقیق تو کہی گا یہہ پھر
کشادہ کیا جاتا ہی واسطی اوسکی ہیچ قبر اوسیکی ستر گز ہیچ ستر گز عرض اور طول کی پھر روشنی کیجاتی ہی واسطی اوسکی ہیچ اوسکی پھر کہا جاتا ہی واسطی
اوسکی سو رہ پس وہ کہتا ہی پھر جاؤنگا طرف اہل اپنی کی پس خبر دونگا اونکو پس کہتی ہین سو رہ مانند سونی دولہ کی وہ کہ نہین جگاتا اوسکو مگر بہت
پیارا لوگون اوسکی کا طرف اوسکی یعنی جگانا ہر کسیکا خوش نہین لگتا موجب وحشت کا ہوتا ہی مگر محبوب کا یہانتک کہ اوٹہاوی اوسکو اللہ جگہہ سونی اوسکی
سی کہ یہہ ہی اور اگر ہوتا ہی منافق کہتا ہی سنا تہا مین لوگون سی کہتی تہی کہنا پس کہا مین مانند اوسکی نہین جانتا مین یعنی سوا اسکی پس کہتی ہین
فرشتی تحقیق تہی ہم جانتی یہہ کہ کہیگا تو یہہ پس حکم کیا جاتا ہی واسطی زمین کی ملجا اسپر پس ملجاتی ہی اوسپر یعنی بھیچتی ہی اوسکو پس مٹہی ہین
پسلیان اوسکی یعنی دائین ہیچ بائین کی اور بائین ہیچ دائنی کی پس ہمیشہ رہتا ہی ہیچ اوسکی عذاب کیا گیا یہانتک کہ اوٹہاوی اوسکو اللہ جگہہ قبر اوسکی
سی کہ یہہ ہی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** فرشتی ایسی صورت سی واسطی ہول اور وحشت کی آتی ہین اوخوف اونکا کافرونپر بہت ہوتا ہی تحریر ہوین
جواب مین اور مومنون کے لیی آزمایش ہی پس ثابت رکہتا ہی اللہ تعالی اوروہ نڈر ہوتی ہین اس لیے دنیا مین ڈرتی تہی
اللہ تعالی سی جزا اوسکی یہہ ہوگی کہ وہان نڈر ہونگی اور تہی ہم جانتی یعنی بسبب ارشاد پروردگار کی یا تیری پیشانی پر نشانی سعادت کی اور نور یا کا ظاہر ہونا
پس خبر دونگا اونکو یعنی تا خوشحالی میری دیکہہ کر وہ خوش ہوین جیسی مسافر کہین راحت پاتا ہی کہتا ہی کسی اپنی اہل مین جاؤن اور حال اپنا
اونکو دکہاؤن ویسی ہی یہہ کہیگا حق **وعن** البراء بن عازب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتیہ ملکان
فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ربی اللہ فیقولان لہ ما دینک فیقول دینی الاسلام فیقولان
ما ھذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ھو رسول اللہ فیقولان لہ وما یدریک فیقول قرأت
کتاب اللہ فآمنت بہ وصدقت فذلک قولہ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت
الآیۃ قال فینادی منادی من السماء ان صدق عبدی فافرشوہ

من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة فيفتح قال فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح له فيها مد بصره واما الكافر فذكر موته قال ويعاد روحه في جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادري فينادي مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار والبسوه من النار وافتحوا له بابا الى النار قال فيأتيه من حرها وسمومها قال ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه ثم يقيض له اعمى اصم معه مرزبة من حديد لو ضرب بها جبل لصار ترابا فيضربه بها ضربة يسمعها ما بين المشرق والمغرب الا الثقلين فيصير ترابا ثم يعاد فيه الروح رواه احمد وابو داود اور روایت ہی براء بن عازب سی وسی نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آتی ہین مردی پاس دو فرشتی پس بٹھاتی ہین اوسکو پس کہتی ہین اوسکو کون ہی ب تیرا پس وہ کہتا ہی ب میرا اللہ ہی پھر کہتی ہین وہ کیا ہی دین تیرا پس وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پھر کہتی ہین وہ کون ہی یہ شخص کہ بہیجا گیا تہا بیچ تمہارے پس کہتا ہی وہ رسول خدا کا ہی پھر کہتی ہین اوسکو کس چیز نی معلوم کروایا تجکو پس کہتا ہی پڑہی مین نے کتاب اللہ کے پس ایمان لایا مین سیتہ اوسکی اور سچا جانا مین نی یعنی پس جو کلام اللہ پر ایمان لاویگا حضرت پر پہلی لاویگا پس یہی مراد ہی قول اللہ تعالی کی ثبت کہتا ہی اللہ اون لوگونکو کہ ایمان لائی ساتہہ ثابت کے پڑہی ساری آیۃ کہا پس پکارتا ہی پکارنیوالا یعنی اللہ تعالی یا فرشتہ ساتہہ حکم اوسکی کی آسمان مین سی کہ سچا ہی بندہ میرا پس بچہونا کرو اوسکو بہشت مین سی اور پوشاک پہناؤ اوسکو بہشت مین سی اور کہولدو واسطی اوسکی دروازہ طرف بہشت کے پس کہولا جاتا ہی فرمایا پس آتی ہین اوسکو باو مین اوسکی اور خوشبو مین اوسکی اور کشادہ کیا جاتا ہی واسطی اوسکی بیچ اوسکی بقدر درازگی نگاہ اوسکی اور آتا ہی اوسکو فرشتہ کریگا مزا اوسکا اور کہا پہر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی بیچ بدن اوسکی اور آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتی پس بہاتی ہین اوسکو کہتی ہین کون ہی ب تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر کہتی ہین اوسکو کیا ہی دین تیرا پہر وہ کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر کہتی ہین کون ہی یہ شخص کہ بہیجا گیا ہی بیچ تمہارے پس وہ کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر پکارتا ہی پکارنیوالا آسمان مین سی یہ جہوٹا ہی پس بچہونا کرو اوسکو آگ مین سی اور پہناؤ اوسکو پوشاک آگ مین سی اور کہولدو واسطی اوسکی دروازہ طرف دوزخ کی کہا پس آتی ہی اوسکو گرمی اوسکی اور لوئین اوسکی پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تنگ کیجاتی ہی پر اوسکی قبر اوسکی یہانتک کہ داخل ہوتی ہین بیچ اوسکی پسلیان اوسکی داہین طرف باہین کے اور باہین طرف داہنی کی پہر مقرر کیا جاتا ہی واسطی اوسکی فرشتہ اندہا اور بہرا ساتہہ اوسکی ہوتا ہی کرز لوہیکا اگر مارا جاوی ساتہہ اوسکی پہاڑ البتہ ہو جاوی مٹی پس مارتا ہی اوسکو ساتہہ کرز کی ایسا مارنا کہ سنی اوسکو جو کہ درمیان مشرق و مغرب کے سوا آدمی اور جن کی پس چیختا ہی مٹی پہر ڈالی جاتی ہی بیچ اوسکی روح روایت کی یہ احمد و ابو داود نے **ف** ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہی کہ عرب مین حیران اور درماندہ ہوتا ہی جیسی یہان آہ و واہ یا وای وای یہ کہ جہوٹا ہی کیونکہ اوازہ دین و اسلام کا اور نبوت کا مشرق سی مغرب تک پہنچا جانا کیا معنی اور فرشتہ اندہا بہرا اسلیی مقرر ہوگا کہ اوسکی آواز رونی چلانی وغیرہ کی نہ دیکہی سنی کہ رحم آوی پہر روح ڈالی جاتی ہی اوسمین پہر شدت عذاب کے لیی ہی اور سزا ہی اوسکی منکر ہونیکی عذاب قبر سے

عن عثمان انه كان اذا وقف على قبر بكى حتى يبل لحيته فقيل له اتذكر الجنة والنار فلا تبكي وتبكي من هذا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل الاخرة فان نجى منه فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه فما بعده اشد منه قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رايت منظرا قط الا والقبر افظع منه رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہی حضرت عثمان سی

تحقیق وہ تہی جسوقت کہ ٹہرتی قبر کی پاس روتی یہانتک کہ ترکرتی ڈاڑہی اپنی پس کہا گیا واسطے اونکی ذکر کرتی ہو بہشت کا اور دوزخکا پس نہین روتی اور روتی ہو اس جگہکہ ٹہری ہوئی سی پس فرمایا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی تحقیق قبر اول منزل ہی منازل آخرت کی سی پس اگر نجات پائی اس سی کسی نی پس جو چیز کہ پیچہی اسکی ہی آسان ہی اس سی اور اگر نہ نجات پائی اس سی پس جو چیز کہ پیچہی اسکی ہی سخت تر ہی اس سی کہا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکہی میں کوئی جگہہ دیکہنی کی کبہی مگر قبر سخت تر ہی اوس سی یعنی عیش منغص کرتی ہی اور شدت و سختی یاد دلاتی ہی روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **وعنہ** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفروا لاخیکم وسلوا لہ بالتثبیت فانہ الان یسئل رواہ ابوداؤد اور روایت ہی وہنہین سی کہا تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتی دفن کرنی میت کی سی تو ٹہرتی نزدیک اوسکی پس فرماتی استغفار کرو واسطے بہائی اپنی کی پہر مانگو واسطے اوسکی ثابت رہنے کی یعنی اللہ تعالی اسوقت مین اوسی ثابت رکہی پس تحقیق وہ اسوقت سوال کیا جاتا ہی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دعا استغفار زندہ کی مفید ہی مردہ کو مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہی اور یہہ دعا اور ثابتی مانگنی سوا تلقین میت کی ہی کہ بعد دفن کی کرتی ہین اور تلقین میت کی اکثر حنفیہ کی نزدیک ثابت نہین ہی لیکن اکثر شافعیہ اور بعض حنفیہ کی نزدیک مستحب ہی اور وارد ہوئی ہی بیچ تلقین بعد دفن کی ایک حدیث ابوامامہ صحابی سی کی ذکر کی ہی وہ سیوطی نی جمع الجوامع مین حدیث طبرانی سی اور ابن نجارنی اور ابن عساکر نی اور دیلمی نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب مری کوئی تم مین کا اور مٹی ڈالچکو تو ٹہرا ہو وے ایک شخص سر نہ قبر کی اور کہی یا فلان بن فلانہ اور میت سنتا ہی لیکن جواب نہین دیتا پہر کہی یا فلان بن فلانہ جبکہ اس بار سنتا ہی تو اوٹہہ بیٹہتا ہی قبر مین پہر کہی یا فلان بن فلانہ اس بار کہتا ہی میت ارشاد کر ہمکو رحمت کری خدا تعالی تجپر لیکن تم نہین سنتی اسکو پہر کہی یاد کرا ہی فلانی اوس کلمہ کو کہ نکلا تو اوسپر نیا سکی وہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ہی راضی ہوا تو کہ خدا تعالی پروردگار تیرا ہی اور محمد پیغمبر تیری ہین اور اسلام دین تیرا اور قرآن امام تیرا جب یہہ کہتا ہی تو پکڑ لیتا ہی ایک منکر و نکیر مین سی ہاتہہ دوسرا لیکا اور کہتا ہی ہر نکل اس بندی کی آگی سی ہم کیا کام رکہتی ہین اس سی کہ حق تعالی تلقین کیے بعد سکہائی اوسکو دلیل اسکی ایک شخص نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر نام میت کی مان کا نہ جانین ہم تو کیا کہین اوسکی طرف نسبت کرین فرمایا نسبت کرو اسکی حوا کی طرف کہ مان سبہونکی ہی تمام ہوئی حدیث اور پڑہنا اول سورہ بقر کا مفلحون تک اور امن الرسول کا انتہی یا اور اگر ختم قران کری افضل ہی اور بعضی علما سی منقول ہی کہ اگر مسئلہ فقہ کا ذکر کرے یہہ بہی فضیلت رکہتا ہی اور باعث اترنی رحمت کا ہوتا ہی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسلط علی الکافر فی قبرہ تسعۃ وتسعون تنینا تنہسہ وتلدغہ حتی تقوم الساعۃ لو ان تنینا منہا نفخ فی الارض ما انبتت خضرا رواہ الدارمی وروی الترمذی نحوہ وقال سبعون بدل تسعۃ وتسعون اور روایت ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ معین کیے جاتی ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوین اژدہا کاٹتی ہین اوسکو اور ڈستی ہین اوسکو یہانتک کہ ہوویگی قیامت اگر تحقیق ایک اژدہا اونمین سی پھونکا مارے زمین مین کبہی اوگا کوئی زمین سبزہ روایت کی یہہ دارمی نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی اور کہا ستر بدلے ننانوین کے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی سعد بن معاذ حین توفی فلما صلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضع فی قبرہ وسوی علیہ سبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبحنا طویلا ثم کبر فکبرنا فقیل یا رسول اللہ لم سبحت ثم کبرت قال لقد تضایق علی ہذا العبد الصالح قبرہ حتی فرجہ اللہ عنہ رواہ احمد روایت ہی جابر سی کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف جنازہ سعد بن معاذ کی جسوقت کہ وفات کی گئی پس جب کہ نماز پڑہی اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور رکہی گئی سعد بیچ قبر اپنی کی اور ڈالی گئی اوپر مٹی تسبیح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی سبحان اللہ پڑہا پس تسبیح کی ہمنی یہ تک پہر تکبیر کہی حضرت نی یعنی اللہ اکبر کہا پس تکبیر کہی ہمنی پس کہا گیا اے رسول خدا کی کیون تسبیح کی تمنی پہر تکبیر کہی تمنی فرمایا تحقیق تنگ ہوئی اوپر اوس بندہ صالح کی قبر اوسکی یہانتک کہ کہولدے وہ اللہ تعالی نی اوس سی بسبب تسبیح ہماری کی روایت کی یہ احمد نی **ف** کیونکہ غصہ اللہ تعالی کا رفع ہوتا ہی اوس سی اور اسلیی مستحب ہی تکبیر کہنی وقت دیکہنی ورلی چیز کی علی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الذی تحرک لہ العرش وفتحت لہ ابواب السماء وشھدہ سبعون الفا من الملئکۃ لقد ضم ضمۃ ثم فرج عنہ رواہ النسائی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ وہ شخص ہی یعنی سعد کہ ہلا واسطی اوس کی عرش یعنی خوشی کی اہل عرش نی بسبب خبر مہنی روح پاک اوسکی کی اور کہولی گئی واسطی اوسکی دروازی آسمانکی اور حاضر ہوئی اوسکی جنازہ پر ستر ہزار فرشتی تحقیق دبی گئی یہ یعنی بیچ قبر کی پہر کشادہ کی گئی قبر اور دور ہوئی یہہ سختی اون سی یعنی بسبب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ نسائی نی **وعن** اسماء بنت ابی بکر قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فذکر فتنۃ القبر التی یفتن فیھا المرء فلما ذکر ذلک ضجۃ المسلمون ضجۃ رواہ البخاری ھکذا وزاد النسائی حالت بینی وبین ان افھم کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سکنت ضجتھم قلت لرجل قریب منی اے بارک اللہ فیک ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر قولہ قال قال وحی الیکم انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال اور روایت ہی اسماء بیٹی ابو بکر رض کی سی کہا کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطی خطبہ کی پس ذکر کیا فتنہ قبر کا کہ آزمایا جاتا ہی بیچ اوسکی آدمی پس جب ذکر کیا یہہ چلائی مسلمان چلانا روایت کی یہہ بخاری نی اسیطرح اور زیادہ کیا نسائی نی حائل ہوا چلانا درمیان میری اور درمیان اوسکی کہ سمجھون مین کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب کہ ٹہر گیا چلانا اونکا کہا مینی واسطی ایک شخص کی کہ نزدیک تہا میری اسی فلانی برکت کری اللہ تعالی بیچ تیری یعنی زیادہ کری اللہ تعالی علم وحلم تیرا کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ آخر فرمانی اپنی کی کہا اوسنی فرمایا تحقیق وحی کی گئی ہی طرف میری یہہ کہ تم آزمائی جاؤگی بیچ قبرون کی قریب آزمانی دجال کی سی **ف** یعنی فتنہ قبر ہا صبار ہول وہشت کی قریب ہی فتنہ دجال کی **وعن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل المیت القبر مثلت لہ الشمس عند غروبھا فیجلس تمسح عینیہ ویقول دعونی اصلی رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ داخل کیا جاتا ہی مرد یعنی مومن قبر مین خیال کیا جاتا ہی واسطی اوسکی آفتاب نزدیک غروب ہونی اوسکی کی پس بیٹہتا ہی ملتا ہی آنکہین اپنی اور کہتا ہی کہ چہوڑ دو مجکو کہ نماز پڑہون روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یہہ بات تو اون فرشتون سی کہتا ہی پہلی سوال جواب کی کہ مین نماز پڑہ لون پہر جو چاہو کرو یا بعد فراغت کی سوال جواب سی کہتا ہی اور خیال کرتا ہی کہ اپنی گہر والون مین بیٹہا ہون یہہ حالت اوسکی رفاہیت حال پر دلالت کرتی ہی گویا ہنوز دنیا مین ہی اور سویا تہا اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ دنیا مین وہ بڑا مضطرور مدام نماز پڑہنی والا ہوگا کہ جسکو وہان بہی نماز بسبب عادت کی یاد آئی اور خصوصیت قریب مغرب کے مناسب حال مساوا اور تنہائی اوسکی کی ہی شام غریبان مشہور ہی مسافر جب شہر مین آتا ہی شام کو تو حیران ہوتا ہی کہ کہان بیٹہی اور کیا کری ؎ تو زلف راکشادی وتاریک شد جہان ✦ اکنون فتاد شام غریبان کجا روند ✦ نماز شام غریبان چو گریہ اغازم ✦ بہای ہای غریبانہ گریہ پردازم ✦ **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال ان الميت يصير الى القبر فيجلس الرجل في قبره غير فزع ولا مشعوب ثم يقال له فيم كنت فيقول كنت
في الاسلام فيقال ما هذا الرجل فيقول محمد رسول الله جاءنا بالبينات من عند الله فصدقناه فيقال
له هل رأيت الله فيقول ما ينبغي لاحد ان يرى الله فيفرج له فرجة قبل النار فينظر اليها يحطم بعضها
بعضا فيقال له انظر الى ما وقاك الله ثم يفرج له فرجة قبل الجنة فينظر الى زهرتها وما فيها فيقال له هذا مقعدك على
اليقين كنت وعليه مت وعليه تبعث ان شاء الله تعالى ويجلس الرجل السوء في قبره فزعا مشعوبا فيقال
له فيم كنت فيقول لا ادري فيقال له ما هذا الرجل فيقول سمعت الناس يقولون قولا فقلته فيفرج
له فرجة قبل الجنة فينظر الى زهرتها وما فيها فيقال له انظر الى ما صرف الله عنك ثم يفرج
له فرجة الى النار فينظر اليها يحطم بعضها بعضا فيقال له هذا مقعدك على الشك
كنت وعليه مت وعليه تبعث ان شاء الله تعالى رواه ابن ماجة

اور روایت کی ابو ہریرہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق مردہ پہنچتا ہی طرف قبر کی پہر بیٹھتا ہی شخص یعنی نیک بیچ قبر اپنی کی بیچ اوس
حالت کی کہ نہین کچھہ خوف زدہ ہوتا اور نہ گھبرایا ہوا پہر کہا جاتا ہی وسکو بیچ کس دین کے تہا تو وہ کہتا ہی تہا مین بیچ اسلام کے پہر کہا جاتا ہی کون ہی یہہ شخص پس وہ کہتا ہی محمد رسول
خدا کی لائی ہمارے پاس دلیلین ظاہر نزدیک خدا کی سی پس تاہمنے وانکو پہر کہا جاتا ہی واسطے اوسکی کیا دیکہتا تو اللہ کو پس وہ کہتا ہی نہین لائق واسطے کسیکی کہ دیکہی اللہ کو پس
کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی روشندان طرف دوزخ کی پس دیکہتا ہی طرف اوسکی کہ توڑتی ہی بعض اوسکی بعض کو پہر کہا جاتا ہی واسطے اوس کی دیکہہ طرف
اوسچیز کی کہ بچایا تجکو اللہ نی پہر کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی دریچہ طرف بہشت کی پس دیکہتا ہی طرف تازگی اوسکی کی اور اوسچیز کی کہ بیچ اوسکی ہی پہر کہا جاتا
ہی واسطے اوسکی یہہ ہی ٹہکانا تیرا کیونکہ اوپر یقین کی تہا تو اور اوسی پر مرا تو اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا تو اگر چاہی اللہ تعالی اور بیٹہتا ہی شخص بیچ قبر اپنے
کی ڈرتا ہوا گہبرایا ہوا پس کہا جاتا ہی واسطے اوسکی بیچ کس دین کی تہا تو پس وہ کہتا ہی نہین جانتا مین پس کہا جاتا ہی واسطے اوسکی کون تہا یہہ شخص پس وہ
کہتا ہی سنا مینی لوگونکو کہتی تہی کہنا پس کہتا تہا مین وہ پس کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی روشندان طرف بہشت کی پس دیکہتا ہی طرف تازگی
اوسکیکی اور اوسچیز کی کہ بیچ اوسکی ہی پہر کہا جاتا ہی واسطے اوسکی دیکہہ طرف اوسچیز کی کہ پہیری اللہ تعالی نی تجہسی پہر کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی
روشندان طرف دوزخ کی پس دیکہتا ہی طرف اوسکی توڑتا ہی بعض اوسکا بعض کو پہر کہا جاتا واسطے اوسکی یہہ ہی ٹہکانا تیرا کیونکہ اوپر شک کے
تہا تو اوپر اوسکی مرا تو اور اوپر اوسکی اوٹہایا جاویگا تو اگر چاہیگا اللہ تعالی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ** باب ہی اعتماد کرنیکا ساتہہ کتاب و سنت کی **ف** کتاب یعنی کلام اللہ اور سنت سی مراد ہی اقوال اور افعال
اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جنکو شریعت طریقت حقیقت کہتی ہین ۱۲ **الفصل الاول** فصل پہلے **عن**
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد متفق عليه
روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جن نی نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کی وہ چیز کہ نہین اوسمین سے پس وہ مردود ہی روایت کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جسنی عقل سی یا کیات نکالی اسلام مین کہ نہین ہی اوسکی لیی کتاب و سنت سی بظاہر یا خفی لفظی یا مستنبط پس وہ مردود ہی
اور لفظ ما لیس منہ مین اشارہ ہی اوسکی طرف کہ نکالنا اوسچیز کا کہ مخالف کتاب و سنت کی نہو برا نہین ہی ۱۲ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد وشر الامور محدثاتها وكل

بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی پر پیچھی اسکی پس تحقیق بہترین باتون کی کتاب خدا کی اور بہترین راہ مین راہ محمد کی اور بدترین چیزون کی نئی نکلی ہوئی جو چیزین ہین اور جو بدعت ہی گمراہی ہی روایت کی یہہ مسلم نی ف اسی پر پیچھی اسکی یعنی پیچھی حمد وصلوٰۃ کی یہہ حدیث حضرت نی خطبہ مین بیان فرمائی اسلیی اسطرح فرمایا او جو بدعت ہی گمراہی ہی یعنی یہہ ہین کی جو بدعت سیہ ہی و سبب گمراہی کی ہی جانا چاہیی کی جو چیز حضرت کی بعد پیدا ہوئی وہ بدعت ہے او سمین سی جو موافق اصول اور قواعد سنت اونکی کی ہو او سکو بدعت حسنہ کہتی ہین اور جو مخالف او سکی ہو بدعت ضلالہ او سیہ یعنی بری کہتی ہین چنانچہ مراد کل بدعۃ ضلالۃ تسی یہی ہوتی ہی او بعضی بدعت واجب ہی مانند تعلیم نحو کی واسطی سمجھنی کلام اللہ وغیرہ کی او بعضی بدعت حرام ہی مثل مذہب جبریہ قدریہ وغیرہ کی اور روا نکا کرنا مدحات واجبہ سی ہی او بعضی بدعت مستحب جیسی خانقاہ و مدرسہ بنانی او جتنی اچھی کام کہ حضرت کی زمانہ مین نہی تہی او بعضی مکروہ مثل نقش و نگار کرنی مساجد اور کلام اللہ کی اور بعضے مباح مانند مصافحہ کی صبح کی بعد موجب مذہب شافعی کی او مذہب حنفی مین مکروہ ہی کہا امام شافعی نی کہ جو بات نئی نکالی اور وہ مخالف کتاب یا سنت یا قول فعل صحابہ یا اجماع کی ہو ضلالۃ ہی او جو ایسی نہو پس نہین وہ بری ۞ شیخ سید علی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی غصہ کیی گئی لوگونمین طرف خدا کی تین ہین ایک تو کجروی کرنیوالا حرم مین اور ڈہونڈہنی والا اسلام مین طریقہ جاہلیت کا اور طلب کرنیوالا خون کسی شخص کا ناحق تاکہ بہاوے خون اوسکا روایت کی یہہ بخاری نی ف کجروی حد حرم مین یہہ ہی کہ جو باتین کرنی وہان منع ہین وہ کری مثل لڑنی و شکار کرنی وغیرہ کی یا مطلق گناہ کرنی مراد ہین او طریقہ جاہلیت کا جیسی نوحہ کری یا کریبان چاک کری مصیبت کے وقت یا سنگون مل یا نوروز کری یا اور سمین کفر کی برتی تاکہ بہاوے خون اوسکا یعنی فقط خونریزی ہی ملحوظ ہووی قتل مین او غرض اگرچہ مطلق قتل ہی مگر بقصد ذبح حیوانی کی سب سے بدتر پس معلوم کیا چاہیی کہ جب چاہیی الی معصیت کا یہہ حال ہی تو اوسکی کرنیوالیکا کیا حال ہوگا ۞ حق **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جنی کہ قبول کیا اور سرکشی کی کہا گیا او کنی قبول کیا اور سرکشی کی فرمایا جنی اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت مین او جنی نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول کیا روایت کی یہہ بخاری نی ف کہا گیا کسنی سرکشی کی یعنی مراد سرکش سی کون ہی پس حضرت نی جواب مین سرکش او غیر سرکش بیان کیی واسطی خوب واضح ہونی کی **وعن** جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلٰئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَاْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَاْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَاْدُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْا هٰذَا لَهٗ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت سے جابر سی کہا کہ آئی فرشتی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ سوتی تہی پس کہا فرشتون نی اسمین تحقیق واسطی اس صاحب تمہاری کی یعنی حضرت کی کہاوت سے پس بیان کرو واسطی اوسکی کہاوت

کو کہا بعضی فرشتون نی تحقیق وہ سوتا ہی یعنی بیان کرنا کیا فائدہ اور کہا بعضی فرشتون نی تحقیق انکہہ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پس کہا کہاوت اسکی مانند
مثل ایک شخص کے کہ بنایا گہر اور ٹہرایا بیچ اوسکی کہانا کہلانا اور بہیجا بلانیوالی کو پس جسنی کہ مانا بلانیوالی کو داخل ہوگا گہر مین اور کہا ویگا کہانا اور جسنے
نہ قبول کیا بلانیوالیکو نہ داخل ہوگا گہر مین اور نہ کہا ویگا کہانا پس کہا فرشتون نی اسمین بیان کرو اسکو تاکہ سمجہی اسکو کہا بعضی فرشتون نی تحقیق
وہ سوتا ہی اور کہا بعضون نی تحقیق انکہہ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پہر کہا مراد گہر سی بہشت اور بلانیوالی سی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنی فرمان
برداری کی محمد کی پس تحقیق فرمان بردار ہوا اللہ کی اور جسنی نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد فرق کرنیوالی ہین درمیان لوگونکی
روایت کی یہہ بخاری نی **ف** فرق کرنیوالی ہین کہ فرق کردیا کافرو رمومن مین اور حق اور باطل مین اور صالح اور فاسق مین اور کہانا حوتیار کیا ہی
مراد اوس سے نعمتین بہشت کی اور مراد شخص سی پاک پروردگار ہی یہہ دونون سبب اسکی کہ ظاہر مین بیان نہین کیی **+ وعن** انس قال جاء
ثلثۃ رھط الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسئلون عن عبادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اخبروا بہا
کانہم تقالوہا فقالوا واین نحن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر
فقال احدھم اما انا فاصلی اللیل ابدا وقال الاخر انا اصوم النہار ابدا ولا افطر وقال الاخر انا اعتزل النساء
فلا اتزوج ابدا فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہم فقال انتم الذین قلتم کذا وکذا اما واللہ
انی لاخشاکم للہ واتقاکم لہ لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن
سنتی فلیس منی متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا آئی تین شخص طرف بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچہتی ہوئی عبادت آنحضرت کی پس
جب کہ خبر دی گئی ساتہہ اوسکی گویا کہ کم جانا اوسکو پس کہا پس مین کہان ہین ہم سے نسبت آنحضرت کی اور تحقیق بخشی اللہ نی واسطے اونکی جو پہلی گیی
گناہ اور جو پچہلی پس کہا ایک نی اونمین سی پس مین نماز پڑہا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسری نی مین روزی کہا کرونگا دنکو ہمیشہ اور نہ افطار
کرونگا اور کہا تیسری نی پس مین الگ ہونگا عورتونسی اور نہ نکاح کرونگا کبہی پس تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف اونکی پس فرمایا حضرت
نی منی کہا تہا ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہاری اللہ سی اور بہت تقوی کرتا ہون بہ نسبت
تمہاری واسطے اللہ کی لیکن مین روزی بہی کہتا ہون اور افطار کرتا ہون اور نماز بہی پڑہتا ہون رات کو اور سوتا بہی ہون اور نکاح بہی کرتا ہون
عورتونسی پس جس شخص نی اعراض کیا طریقہ میری سی پس نہین ہی مجہسی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فائدی تین شخص یعنے حضرت علی اور عثمان بن مظعون اور
عبداللہ بن عمرو کہان ہین ہم یعنی ہمکو آنحضرت سی کیا مناسبت ہے بمقدمہ عبادت مین کہ واسطے کہ حضرت کو صلابت اتنی عبادت کی نہین کہا اللہ تعالی نی فرمایا ہے لیغفر لک
ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی تاکہ بخشی اللہ اگلی پچہلی گناہ تیری اور نکاح بہی کرتا ہون عورتونسی کامل یہی ہی کہ حقوق اونکی ادا کری اور حقوق الہی مین ہی کہ فرق آوی
اور توکل اوپر اللہ کی نہ جاوی اور حضرت سے باتین کرتی تہی تا وقت نماز کی اور جسنی اعراض کیا یعنی بیزار ہوا رغبت ہوکر میری سنت ترک کی وہ سے جماعت
نہین اسمین شمار ہی اسپر کہ طریقہ رہبانیہ اختیار کرین کہ حاجز ہونگی اور حق عبادت ادا نہ ہوگا **ف** علی حق **ف** اس حدیث سی بعضون نی استنباط کیا ہی اسمین وہی
اونکا جو بدعت حسنہ نکالتی ہین کیونکہ یہہ چیزین قسم عبادت ہی سی تہین مگر زیادہ نہین سنت پر پس نہ فرمائین پس اولی یہی ہے کہ جو عبادت حضرت سے ثابت ہو وہی اور سیطرح
ادا کری کمی یا زیادتی نہ کری کذا قال اوستادی مولانا اسحق **وعن** عائشۃ قالت صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شیئا فرخص فیہ فتنزہ عنہ قوم فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخطب فحمد اللہ ثم قال ما بال اقوام یتنزہون
عن الشیء اصنعہ فواللہ انی لاعلمہم باللہ واشدھم لہ خشیۃ متفق علیہ

اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک چیز پس رخصت دی پھر اوسکی پس پرہیز کیا اوس سی کئی شخصون نی پس پہنچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا کیا حال ہی اون لوگونکا کہ پرہیز کرتی ہین اوسچیز سی کہ کرتا ہون مین پس قسم خدا کی تحقیق مین اون سب سی زیادہ جانتا ہون مرضی اللہ کی اور بہت زیادہ ہون انسی اطلی اللہ کی ڈرنی کر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کی حضرت نی ایک چیز یعنی روزہ مین اپنی بی بی کا بوسہ لیا یا سفر مین روزہ افطار کیا یہہ رخصت کی بات ہی اور معنی اخیر حدیث کی یہہ کہ مین باوجود کمال تقوی اور ڈرینکی عمل رخصت پر کرتا ہون یہہ کون ہین کہ نہ کرین اور حقیقت مین رخصت پر عمل کرنی مین بڑی بڑی حکمتین ہین ظاہر کرنا عجز کا ہی اور ضعف بشریت کا اور رفاہیت نفس کے اسی لیی حضرت نی فرمایا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی کی عمل کیا جاوی رخصتونپر یعنی آسانیون پر جیسکہ دوست رکھتا ہی کہ عمل کیا جاوی عزیمتونپر یعنی اولی چیزون۔ **وعن** رافع بن خدیج قال قدم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یأبرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم لو لم تفعلوا کان خیرا فترکوہ فنقصت قال فذکروا ذلک لہ فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من امر دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشیء من رأیی فانما انا بشر رواہ مسلم اور روایت ہی رافع بیٹی خدیج کی سی کہا تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اور مدینہ والی تابیر کرتی تہی درخت خرما کو پس فرمایا حضرت نی کیا کرتی ہو تم کہا مدینہ والون نی تہی ہم کرتی موافق عادت کی فرمایا شاید کہ اگر نہ کرو تم تو بہتر ہی پس چھوڑ دیا لوگون نی پس کم ہوا میوہ اوس سال کہا راوی نی پس ذکر کیا روبرو حضرت کی پس فرمایا حضرت نی نہین مین مگر آدمی جب حکم کرون تمکو ساتہہ کسی چیز کی بات مین تمہاری کی سی پس لو اوسکو اور جسوقت حکم کرون تمکو ساتہہ ایک چیز کی اپنی عقل سی پس نہین مین مگر آدمی روایت کی یہہ مسلم نی ف معنی تابیر کی یہہ ہین کہ کھجور ونمین ایک درخت ہوتا نر کی اور اور درخت ہوتی ہین مادہ نر کا پھول جھاڑتی ہین مادہ پر تا پھلین اور معنی اخیر حدیث کی یہہ کہ دنیا کی اسباب کی مقدمہ مین مجھسی خطا بھی ہوتی ہی۔ ثواب بھی حاصل یہہ کہ حضرت نی اپنی اجتہاد سی منع فرمایا تہا بغیر اوترنی وحی کی اسلیی کہ دیکھا اوسکو امور جاہلیت سی اور تاثیر اوسکی کمی یا زیادتی مین معقول نہ پائی اور نظر اسپر نہ فرمائی تہی کہ شاید کچھہ اسکی خاصیت ہو بسبب جاری ہونی عادت الہی کی اسلیی حرمان منع فرمایا بلکہ فرمایا اگر نہ کرو بہتر ہی پس جب دیکھا کہ اسمین ایک خاصیت ہی بسبب جاری ہونی عادت الہی کی اور منع اسمین کچھہ پایا نہین سکوت فرمایا یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امور دنیا کی طرف التفات نہا اور غرض اونکی دنیا نہی بلکہ اہتمام تہا بیان کرنی امور آخرت کا اور بعضی روایت مین اسی قصہ مین آیا ہی کہ فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنی تم خوب جانتی ہو امور دنیا اپنی کی اوسکی یہی معنی ہین کہ مجھی التفات نہین امور دنیا پر والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سی زیادہ دانا تہی امور دنیا اور آخرت مین۔ حق **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما مثلی ومثل ما بعثنی اللہ بہ کمثل رجل اتی قوما فقال یا قوم انی رأیت الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان فالنجاء النجاء فاطاعہ طائفۃ من قومہ فادلجوا فانطلقوا علی مہلہم فنجوا وکذبت طائفۃ منہم فاصبحوا مکانہم فصبحہم الجیش فاہلکہم واجتاحہم فذلک مثل من اطاعنی فاتبع ما جئت بہ ومثل من عصانی وکذب ما جئت بہ من الحق متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ مثل میری اور مثل اوسچیز کے کہ بہیجا مجکو اللہ نی ساتہہ اوسکی یعنی دین و شریعت مانند مثل ایک شخص کے کہ آیا ایک قوم کی پاس پس کہا اوسنی اے قوم میری تحقیق دیکہا مینی لشکر اپنی آنکہون سی اور تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ننگا یعنی بیخرض پس دوڑو ہوشمند ہو تم نجات کو پس فرمانبرداری کی اوسکی ایک جماعت نی قوم اوسکی سی پس چلی اتوار رات پس چلے

اوپر آہستگی کی پس نجات پائی اور چلا یا ایک جماعت نی اوسمین سی پس صبح کی اپنی مکانین پر اخل ہوا اوپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور خبر سی
اوکہا ڑدیا اونکو پس یہہ ہی مثال اوسکی کہ فرمانبرداری کی میری پس پیروی کی اوسچیز کی کہ لایا مین اوسکو اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا
اوسچیز کو کہ لایا ہون مین اوسکو حق سی یعنی مین شریعت روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ڈرانیوالا ہون ننگا اصل اسکی یہہ ہی کہ عرب مین جب
ایک آدمی دشمن کو آتی دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑی اوتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبردار ہوجاوی قوم بعد اوسکی یہہ مثل ہوگئی ہی ہر امر ناگہانی وہشت
ناک کی پیش آنی مین پس یہہ بات حضرت پر کمال صادق تھی کہ سچی نبی خبر دینی عذاب کی مین ۰ حق سید **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مثلی کمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولھا جعل الفراش
وھذہ الدواب التی تقع فی النار یقعن فیھا وجعل یحجزھن ویغلبنہ فیتقحمن فیھا فانا اخذ
بحجزکم عن النار وانتم تقحمون فیھا ھذہ روایۃ البخاری ولمسلم نحوھا وقال فی اخرھا قال
فذلک مثلی ومثلکم انا اخذ بحجزکم عن النار ھلم عن النار ھلم عن النار فتغلبونی تقحمون فیھا متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل میری مانند مثال اوس شخص کی کہ جلائی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ
نی گرد اپنا شروع کیا پروانون نی اور اون جانورون نی کہ گرتی ہین آگ مین گرنا آگ مین اور شروع کیا جلانیوالی سے کہ روکتا ہی اون کو
اور وہ غالب آتی ہین پس داخل ہوتی ہین آگ مین یعنی اوسکی منع کرنی سی باز نہین رہتی آگ مین پڑنی سی پس مین پکڑتا ہون کمر مین تمہارے کہ
بچاؤن آگ سی اور تم بیٹھتی ہو بچہ اوسکی یہہ ہی روایت بخاری کی اور واسطی مسلم کی مانند اسکی اور کہا مسلم نی بچہ آخر اس روایت کی فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس یہہ مثل میری اور مثل تمہاری ہی کہ مین پکڑی ہون کمر مین تمہاری بچانی کو آگ سی اور یہہ کہتا ہون کہ آؤ میری طرف
بچو آگ سی پس تم غالب آئی مجھپر بیٹھی جاتی ہو بچہ اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مینی حرام اور منع چیزین واضح بیان کی
ہین جیسی کوئی آگ روشن کری اور تم گرتی ہو اوسمین یعنی کرتی ہو وہی بری کام اور مین منع کرتا ہون **وعن** ابی موسی قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ما بعثنی اللہ بہ من الھدی والعلم کمثل الغیث الکثیر اصاب ارضا فکانت
منھا طائفۃ طیبۃ قبلت الماء فانبتت الکلا والعشب الکثیر وکانت منھا اجادب امسکت الماء
فنفع اللہ بھا الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منھا طائفۃ اخری انما ھی قیعان لا تمسک
ماء ولا تنبت کلا فذلک مثل من فقہ فی دین اللہ ونفعہ ما بعثنی اللہ بہ فعلم وعلم ومثل
من لم یرفع بذلک راسا ولم یقبل ھدی اللہ الذی ارسلت بہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال اوسچیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ نی ساتھہ اوسکی ہدایت سی اور علم سی مانند مثال مینہ بہت کی کہ پہنچا زمین کو پس
تھا اوس زمین مین سی ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اون نی پانی کو یعنی اپنی اندر جذب کیا پس اوگا یا خشک گھاس کو اور تر کو بہت اور تھا ایک ٹکڑا اوس مین
سی سخت کہ ٹھہرا رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نی بسبب اوسکی لوگون کو پس پیا اور پلایا اور کھیتی کی اور پہنچا اوس زمین مین ایک ٹکڑے اور کوئی تھی وہ
ٹکڑا میدان نہ تھا بنا پانی کو اور نہ جایا گھاس پس یہہ یعنی سب جو مذکور ہوا مین مثل ہی اوس شخص کے کہ سمجھا بیچ دین خدا کی اور نفع دیا اوسکو اوسچیز نی
کہ بھیجا مجکو اللہ نی ساتھہ اوسکی پس جانا یعنی سیکھا اون نی اور سکھلایا اور مثل اوسکی کہ نہ اوٹھایا ساتھہ اسکی سر کو بسبب تکبر کی اور نہ قبول کی اون نے
ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھہ اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسمین دو طرح کی آدمی مذکور ہوئی ایک فائدہ اوٹھانیوالی

دین سی اور دوسری نہ فائدہ اوٹھانیوالی اوس سی اور زمین دوطرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ فائدہ مند ہوئی ہی پانی سی اور دوسری وہ کہ نہین فائدہ مند ہوتی پہر اگی فائدہ مند کی دو قسمین ہین ایک گنی والی اور نہ اوگنی والی اسیطرح فائدہ مند دین سی دو قسم پر ہین ایک عالم عامد فقیہ معلم پس یہہ مثل اوس زمین پاک کی ہین کہ پانی جذب کیا اور آپ بہی فائدہ مند ہوئی اور گہاس اوگائی اور اورونکو بہی فائدہ مند کیا یعنی اسیطرح اونہون نی خود بہی فائدہ علم سی اوٹہایا اور اورونکو بہی فائدہ دیا اور دوسرا عالم علم غیر عامد کہ ساتہہ مواظبت وغیرہ کی مشغول نہوا اور علم جو حاصل کیا اوسمین تفقہ یعنی سمجہہ نہ پیدا کی پس یہہ مثل اوس زمین کی ہی کہ پانی اوسمین ٹہہرا اور لوگ منتفع ہوئی یا جس زمین نی پانی جذب کیا اور گہاس اوگائی وہ مثال ہی محدثین کی کہ علم حاصل کیا اور پہر اوس سی بہت مسائل استنباط کیی آپ بہی فائدہ مند ہوئی اور اور لوگ بہی اور جس زمین نی پانی ٹہہرایا وہ مثال ہی محدثین کی کہ علم حدیث حاصل کیا اور بعینہ لوگونکو پہنچا کر فائدہ مند کیا چنانچہ تحقیق ہماری اوستادونکی یہی ہی اور جسنی کہ سر نہ اوٹہایا اور توجہ اور التفات علم کیطرف نہ کی اور ہرگز نہ سنا اور اوسپر عمل نہ کیا اور نہ تعلیم کی خواہ دین مین ایا یا نہ آیا یا کاوہوا یہہ مثل اوس زمین شور کی ہی پانی قبول کیا اور نہ ٹہہرایا اور نہ کچہہ اوگایا + حق **وعن** عائشۃ قالت تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ ایت محکمت وقرأ الی وما یذکر الا اولوا الالباب قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رایت وعند مسلم رأیتم الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سمہم اللہ فاحذروھم متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیۃ وہی جسنی اوتاری اوپر تیری کتاب کی اوسمین آیتین ہین محکم اور پڑہی آخر آیۃ تک اور نہین اضیعت پکڑتی مگر صاحب عقل کی کہی حضرت عائشہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سو وقت کہ دیکہی تو اوسکو کہ پیچہی پڑتے ہین اوسکی کہ متشابہ ہی قرآن سی پس وہ لوگ ہین کہ نام رکہا اونکا اللہ نی یعنی کجرو پیچی ہوا اوسی واسطی کہ یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بعد لفظ محکمات کی باقی آیۃ یون ہی ہن ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون اٰمنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب + یعنی وہ آیتین محکمات اصل کتاب کے ہین اور متشابہ ہین پس جو لوگ کہ اونکی دلون مین کجی ہی پس پیروی کرتی ہین اونکی کہ متشابہ ہین اوس سی واسطی طلب کرنی فتنہ کی اور ڈہونڈہنی تاویل اونکی کی اور نہین جانتا تاویل اون کی یعنی حقیقت معنی اونکی کی مگر اللہ اور جو کہ مضبوط ہین علم مین کہتی ہین ایمان لائی ہم ساتہہ متشابہات کی کہ سب نزدیک پروردگار ہماری سی ہین اور نہین نصیحت مانتی مگر عقلمند اور نام رکہا اونکا اللہ نی کجرو یعنی اس آیۃ مین مذکور ہی فاما الذین فی قلوبہم زیغ حاصل یہہ کہ محکم آیتین وہ ہین کہ معنی اونکی ظاہر ہون اور متشابہ وہ علم اونکا اللہ ہی کو ہی جیسی ید اللہ فوق ایدیہم وغیرہا پس اچہی لوگ محکم آیتون کی معنی ہی سمجہتی ہین اور ایمان بہی لاتی ہین اون پر اور متشابہ پر ایمان لاتی ہین اور سمجہہ معانی کی سپرد اللہ کی کرتی ہین اور کجرو آیات متشابہات کی درپی سمجہنی کی ہوتی ہین اور تاویلین باطل کر کر گمراہ ہوتی ہین خلاصہ ساری آیۃ اور حدیث کا یہہ ہی جو مذکور ہوا **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال کجرت یوما عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما قال فسمع اصوات رجلین اختلفا فی ایۃ فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرف فی وجہہ الغضب فقال انما ہلک من کان قبلکم باختلافہم فی الکتب رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا دوپہر کو گیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دن کہا پس سنی حضرت نی اواز دو شخصون کی کہ اپسمین اختلاف کرتی تہی ایک آیۃ مین یعنی متشابہ کی معنی مین جہگڑتی تہی پس تشریف لائی اوپر ہماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہچانا جاتا تہا بیچ چہرہ مبارک اونکی کی غصہ پس فرمایا نہین ہلاک ہوئی وہ شخص کہ تہی پہلی تمسی مگر بسبب اختلاف کرنی اپنی کے بیچ کتاب کی روایت کی

یہہ مسلم نی ف مراد وہ اختلاف ہی کہ شک و شبہ مین ڈالی اور دشمنی پیدا کری اور باعث کفر اور بدعت کا ہو جیسی اختلاف کری نص قرآن
مین یا اوسکی معنی مین کہ جائز نہین اوسمین اجتہاد پس اختلاف علما مجتہدین کا مراد نہین کہ وہ باعث رحمت اور فراخی کا ہی دین مین اور صحابہ
کرام رضہ سی منقول ہی اسطرحکا اختلاف ۔ حق وعن سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت بڑا مسلمانون کا بیچ مسلمانون کی باعتبار گناہ کی
وہ شخص ہے کہ سوال کری ایک چیز سی کہ نہین حرام کی گئی تہی اوپر لوگونکی پھر حرام کی گئی بسبب پوچھنی اوسکی کی روایت کیہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ اون
شخصون کی حق مین فرمایا کہ جو پوچھتی تہی حضرت سی از راہ سرکشی اور تکلف کی جیسکہ پوچھا بنی اسرائیل نی حضرت موسی علیہ السلام سی بقرہ کی تعین اور جو
پوچھتی کچھہ حاجت کی لیی وہ اسمین داخل نہین بلکہ ثواب پاتی تہی ۔ سیدہ وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ
وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہونگی
بیچ آخر زمانی کی فریب دینی والی جہوٹی لاوینگی تمہاری پاس حدیثین کہ نہین سنین تمنی اور نہ باپون تمہارے نی پس بچو اونسی اور بچاؤ اونکو ایسی گمراہ
کرین وہ تمکو اور نہ فتنہ مین ڈالین تمکو روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی پیدا ہونگی ایک لوگ کہ کہینگی لوگونسی ہم علما اور مشایخ ہین بلاتی ہین تمکو دین کیطرف
اور وہ جہوٹی ہونگی جہوٹی حدیثین پیغمبر کی بیان کرینگی یا اگلی لوگون پر باتین جہوٹی نقل کرینگی اور احکام باطلہ اور اعتقادات فاسدہ بتاوینگی پس
بچو اونسی اور نہ فتنہ مین ڈالین یعنی شر کہ مین مقصود یہہ ہی کہ احتیاط کرو دین کی لینی مین اور پرہیز کرو صحبت بدعتیونکی سی اور خلط کرنی سی ساتہہ اونکی
خصوصا اونسی کہ دعوی جہوٹا رکہین ۵ چون بسا ابلیس آدم روی ہست ۔ پس ہر دستی نباید داد دست ۔ حق علی وعنه قَالَ كَانَ
أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْآيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی اوہنین سی کہا تہی اہل کتاب پڑہتی توراۃ کو بیچ عبرانی زبانکی کہ زبان ہے دیونکی ہی اور تفسیر کرتی اوسکی عربی زبانمین واسطی مسلمانونکی پس فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ جہٹلاؤ اونکو اور کہو ایمان لائی ہم ساتہہ اسکی اوراوسچیز کی کہ اوتاری گئی طرف ہمارے آخر آیۃ تک روایت کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف باقی آیہ یہہ ہی ما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق
بین احد منہم ونحن لہ مسلمون یعنی اور ایمان لائی ہم اوسچیز پر کہ اوتاری گئی ہی طرف ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اولاد اونکی کی اور
اوسچیز پر کہ دی گئی موسی اور عیسی اور اوسچیز پر کہ دی گئی سارے نبی اپنی پروردگار کیطرف سی نہین فرق کرتی ہم درمیان کسیکی اونمین سی اور ہم
اللہ کی لیی تابعدار ہین پس یون کہو اور سچا نہ جانو اس لیی کہ شاید کچھہ عبارت بدل ڈالی ہو اور جہٹلاؤ اسلیی نہین کہ توراۃ اصل حق ہی لیکن
انہون نی بعضی جگہہ مین تغیر تبدیل کر دیا ہی شاید کہ سچ ہی نقل کرین ۔ حق ۔ وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوہنین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کفایت کرتا ہی آدمی کو جہوٹ بولنی مین یہہ کہ نقل کری جو چیز کہ سنی بغیر تحقیق روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگر کوئی کچھہ جہوٹ نہ بولتا
ہو لیکن یہہ عادت رکہتا ہو کہ جو کچھہ سنی بی تحقیق روایت کر دی تو اسیقدر پس ہی جہوٹ بولنی مین کیونکر کہا یہہ جاویگا البتہ جہوٹ مین گرفتار ہی ہوگا

اسلیے کہ جو کچھ پیغمبر ہی سچ نہین ہوتا مقصود منع کرنا ہی بیان کرنی اوسچیز کی سی کہ سچ اوسکا معلوم ہو حق **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی امۃ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یومرون فمن جاہدہم بیدہ فہو مومن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مومن ومن جاہدہم بقلبہ فہو مومن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل رواہ مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی کہ بہیجا ہوا اوسکو اسد نی بیچ امت اوسکی پہلی مجھسی مگر ہو اوسکی امت اوسکی مین دگارا اور یارا کہ لیتی طریق اوسکا اور پیروی کرتی حکم اوسکی پھر پیدا ہوتی پیچھلی اونکی یعنی بعد گذرنی حوارین کی ناخلف کہتی لوگون کو وہ چیز کہ نہ کرتی آپ اور کرتی وہ چیز کہ نہین حکم کیی گئی یعنی جیسی کہ حال بری عالمون اور بری سردارون کا ہی پس جو شخص کہ جہاد کرے اون سی ہاتھ اپنی کی پس وہ مومن ہی و جو جہاد کرے اونسی ساتھ زبان اپنی کی پس وہ مومن ہی و جو جہاد کرے اونسی ساتھ دل اپنی کی پس وہ مومن ہی اور نہین ہو ورا اسکی ایمان برابر دانہ رائی کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** زبان سی جہاد کری یعنی منع کری و نصیحت کری اور برا کہی اور دل سی جہاد کرنا یہ کہ بدا جانی اور غمگین ہو اور نہین ہو ورا اسکی ایمان برابر دانہ رائی کی یعنی جبتی کسی بہی برا نہ جانا تو گویا راضی ہوا بری بات کا پس پیروی کرنی ہی ملی ۰ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اثامہم شیئا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبتی کہ بلایا طرف ہدایت کی ہوگا واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب اون لوگون کی کہ پیروی کی اوسکی نہین کم کرنیگا یہہ ثواب اونکی سی کچھہ اور جبتی کہ بلایا طرف گمراہی کی ہوگا اوپر اوسکی گناہ مانند گناہون اون لوگون کی کہ پیروی کی اوسکی نہین کم کرنیگا یہہ گناہ اونکی سی کچھہ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جو کہ باعث ہلاکی کا ہوگا اوسکو ہی ثواب مانند کرنیوالون کی حاصل ہوگا اور اچھے باعث کو ثواب ملا تو پیروی کرنیوالون کی ثواب مین سی کچھہ کمی نہین ہوجانیکی کیونکہ اجر پیروونکو بسبب عمل کی ہی و اجر باعث کو بسبب ہدایت کرنیکی اور ایسا ہی حال بری راہ نکالنی والون کا ہی گناہ مین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدا الاسلام غریبا وسیعود کما بدا فطوبی للغرباء رواہ مسلم اور روایت ہی اون ہی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شروع ہوا اسلام غریب اور ہو جائیگا جیسی کہ شروع ہوا پس خوشوقتی ہی واسطی غربا کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ابتدا اسلام مین مسلمان غریب اور کم تھی کہ وطنون سی نکل کر ہجرت کی اور آخر کو پھر یہی حال ہوجائیگا پس خوشی ہو جو انکو کہ آخر زمانہ مین قدم استقامت کا ثابت رکھینگی اور چنگل مارین کی ساتھہ کتاب و سنت کی ۰ حق **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الایمان لیاربز الی المدینۃ کما تاربز الحیۃ الی جحرہا متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایمان سمٹ دیگا طرف مدینہ کی جیسی کہ سمٹتا ہی سانپ طرف بل اپنی کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مشابہت دی حضرت نی لوگونکی بہاگنی کی مخالفون کے افات سی اور ثابت رہنی اونکی ایمان پر ساتھہ سانپ کی اس لیی کہ سانپ نسبت اور جانورون کی بہت بہاگتا ہی و بہت سمٹ کر بل مین جاتا ہی و شکل سی نکالا جاتا ہے اور یہہ خبر دی ہے حضرت نی ابتدا ہجرت کی یا اخیر زمانہ کی جبوقت کہ مسلمان کم ہونگی پس سمٹ آوینگی مدینہ مین ۰ حق **وسند** حدیث ابی ہریرۃ ذرونی ما ترکتکم

فی کتب المناسک وحدیثی معاویۃ وجابر لا یزال من امتی وحدیث لا یزال طائفۃ من امتی ظاہرین فی باب ثواب ہذہ الامۃ ان شاء اللہ تعالیٰ
اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابو ہریرہ کی ذو الیدین کی ماتر کتکم بیچ کتاب المناسک کی یعنی حج کی اور دو حدیثین معاویہ و جابر کی کہ ایک کا سر لا یزال من امتی دوسرے کا
لا یزال طائفۃ من امتی بیچ باب ثواب اس امت کی انشاء اللہ تعالیٰ یعنی یہہ حدیثین مصابیح والی نی اس باب مین ذکر کی ہین اور مین وہان **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** ربیعۃ الجرشی قال انی بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل لہ لتنم عیناک ولتسمع
اذناک ولیعقل قلبک قال فنامت عیناہ وسمعت اذناہ وعقل قلبہ قال فقیل لی سید بنی دارا
فصنع مأدبۃ وارسل داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المأدبۃ ورضی عنہ السید ومن لم یجب
الداعی لم یدخل الدار ولم یاکل من المأدبۃ وسخط علیہ السید قال فاللہ السید ومحمد الداعی والدار الاسلام والمأدبۃ
الجنۃ رواہ الدارمی ۔ سرو ایت ہی ربیعہ جرشی سی کہ کہا دکہلائی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب مین فرشتی پس کہا گیا او نکو چاہیے
کہ سووین آنکھین تمہاری و سنین کان تمہاری اور سمجھی دل تمہارا فرمایا پس سوئین آنکھین میری و سنا کانون میری نی اور سمجھا دل میرو نی فرمایا
پس کہا گیا واسطی میری یعنی فرشتون نی بطریق تمثیل کی کہا کہ ایک سردار نی بنایا گہر اور تیار کیا کہانا اور بہیجا بلانیوالی کو پس جسنی کہ قبول کیا بلانیوالی کو پس داخل
ہوا گہر مین اور کہایا کہانی مین سی اور راضی اوس سی ہوا سردار اور جسنی قبول کیا بلانیوالی کو نہ داخل ہوا گہر مین اور نہ کہایا کہانی مین سی اور خفا ہوا اوپر
اوسکی سردار فرمایا حضرت نی پس اللہ سردار ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانیوالا اور گہر اسلام اور کہانا بہشت روایت کی بیہقی نی **ف** سو دان انکہین
تیری یعنی نہ دیکہہ اپنی آنکھون سی کچہہ اور سنین کان تیری یعنی کان نہ رکہہ کسکی بات پر اور جانی دل یعنی دلمین کچہہ خیال نہ لا حاصل یہہ کہ غور
و حضور دل سی اس مثال کو سن تا خوب سمجہی گی حضرت نی جواب یا قناعت عینی کرا اور پہلی حدیث مین گہر جنت کو فرمایا اور کہانا نام اور کہانا نعمتین
اوسکی اور یہان گہر اسلام کو فرمایا اور کہانا جنت کو اس لی کہ اسلام سبب داخل ہونی گہر بہشت کا ہی پس اوسکو شاملہ گہر کی کیا اور مأدبہ یعنی کہانا مہمانی
کا دونو جائی نعمتین بہشت ہی کی مراد ہین ۔ سید **وعن** ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الفین احدکم
متکئا علی اریکتہ یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا
فی کتاب اللہ اتبعناہ رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی دلائل النبوۃ
اور روایت ہی ابی رافع سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پاؤنمین ایک تم مین سی تکیہ کیی ہوئی اوپر چہپر کہٹ اپنی کی کہ آوی اوسکو حکم مرا کیی
مین سی اوس قسم سی کہ حکم کیا ہی مینی یا منع کیا ہی مینی اوس سی پس کہی کہ نہین جانتا مین وہ چیز کہ پائی مینی بیچ کتاب اللہ کی پیروی کرینگی مینی اوسکی و بہت کم یہہ
احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی بیچ دلائل النبوۃ کی **ف** تکیہ کیی ہوئی اوپر چہپر کہٹ کی یعنی بکبر کیی ہوئی فراغت سی نہ مشغول
رہی و طلب علم اور حدیث ترک نہ کری اور از راہ جہالت کی میری حکم کو یون نہ کہنی لگی کہ سوا کتاب اللہ کی مین کچہہ نہین جانتا اور کسی چیز کو سوا اوسکی
متابعت کرتا ہون اسمین خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعضی جاہلون اور فراغت والون اور متکبرون کی حال سی کہ ارسال کرینگی حدیث پر
عمل کرنی سی اوس حکم مین کہ قرآن مین نہین پاتی کی اور گمان کرینگی کہ احکام شرع منحصر ہین قرآن مین اور یہہ نہین جانتی کہ جب حکم قرآن
مین نہین اور حدیث مین ہین جیسی قرآن دلیل ہی حدیث پیغمبر کی بہی دلیل ہی و جیسی قرآن حضرت کو عطا ہوا ہی حدیث بہی عطا ہوئی ہی
دونو وحی ہین ۔ حق ۔ **وعن** المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی
اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بہذا القرآن فما

وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَاحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ
كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا
لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ
فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ
نَحْوَهُ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو تحقیق یاگیا ہو مین قرآن اور مانند اسکی ساتہہ اوسکی خبردار ہو قریب ہی کہ ایک شخص پیٹہرا اوپر چہپر کہٹ اپنی کی کہی گا
لازم کرو اوپر اپنی یہہ قرآن یعنی فقط قرآن ہی کو سمجہو پس جو پاؤ تم بیچ اوسکی حلال پس حلال جانو اوسکو اور جو پاؤ تم بیچ اوسکی حرام پس حرام جانو
اوسکو اور تحقیق جو کچہہ کہ حرام کیا رسول خدا نی مانند اوسکی ہی کہ حرام کیا اللہ نی خبردار ہو کہ نہین حلال کیا واسطی تمہاری گدہا اہلی اور نہ صاحب
کچلی کا درندون مین سی اور نہ لقطہ عہد والی کا مگر اسطرح کہ لقطہ کہ بی پروا ہو اوس سی مالک اوسکا اور جو شخص مہمان ہو نزدیک ایک قوم کی پس لازم ہی اوپر
اونکی کہ مہمانی کرین اوسکی پس اگر نہ مہمانی کرین اوسکی پس واسطی اوسکی ہی یہہ کہ لی ولسی مانند مہمانی اپنی کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی
دارمی نی مانند اسکی اور اسیطرح ابن ماجہ نی تا قول کما حرم اللہ ف مانند اوسکی ساتہہ اوسکی یعنی حدیث لیکن فرق یہی ہی کہ قرآن وحی ظاہری اور حدیث
وحی پوشیدہ اور لفظ الا لایحل سی بطور تمثیل کی فرمایا کہ حرمت ان چیزونکی قرآن مین مذکور نہین مثلی نکی حرمت بیان کی اور گدہا اہلی یعنی جو کہ گہر مین
رہتا ہی پس گدہا وحشی کہ اوسکو گورخر کہتی ہین حلال ہی اور نہ صاحب کچلی کا یعنی جو کہ کچلی سی شکار کرتی ہین اور پہاڑتی ہین مانند شیر اور بہیڑیہ اور کتہ
کی اور نہ لقطہ عہد والی کا معاہد اوس کافر کو کہتی ہین کہ درمیان اوسکی اور درمیان مسلمانونکی عہد ہو ساتہہ مان کی عام ہی کہ ذمی ہو یا غیر اوسکی
پس فرمایا کہ لقطہ اوسکا یعنی جو چیز کہ رستی مین پڑی پائی اوسکی حلال نہین مگر ایسا لقطہ کہ بی پروا ہو مالک اوسکا یعنی چیز حقیر یا نکہ کہٹلی اور چھلکی اور
گاجر اور مولی وغیرہ کی اور لازم ہی کہ مہمانی کرین یہہ بطریق استحباب کی ہی فرضیت کی پس اگر مہمانی نہ کرین تو یسی مانند مہمانی اپنی کی یہہ حکم اوس صورت
مین ہی کہ مہمان مضطر ہو اگر نہ لیگا تو ہلاک ہو جائیگا یا یہہ حکم ابتدا اسلام مین تہا اب منسوخ ہوا ۱۲ حق وعن العرباض بن ساریۃ قال قام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایحسب احدکم متکئا علی اریکتہ یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا ما فی
ھذا القرآن الا وانی واللہ قد امرت ووعظت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القرآن او اکثر وان
اللہ لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اہل الکتاب الا باذن ولا ضرب نساءہم ولا اکل ثمارہم اذا
اعطوکم الذی علیہم رواہ ابوداود وفی اسنادہ اشعث بن شعبۃ المصیصی
قد تکلم فیہ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی کہا کہڑی ہو کر خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا
کیا گمان کرتا ہی ایک تمہارا تکیہ لگائی ہوئی اوپر چہپر کہٹ اپنی کی گمان کرتا ہی یہہ کہ اللہ نی نہین حرام کی کوئی چیز مگر وہ چیز کہ بیچ اس قرآن کی
ہی خبردار ہو تحقیق قسم ہی اللہ کی تحقیق حکم کیا مینی اور نصیحت کی مینی اور منع کیا مینی کئی چیزون سی کہ تحقیق وہ البتہ بقدر قرآن کی ہین بلکہ زیادہ ہین
اور تحقیق اللہ نی نہین حلال کیا واسطی تمہاری یہہ کہ داخل ہو تم گہرون اہل کتاب کی مین مگر ساتہہ حکم اونکی اور نہین حلال کیا مارنا عورتون اونکی کا
اور نہ کہانا میوہ اونکی کا جبکہ قدیون تکوہ چیز کہ اوپر اونکی ہی یعنی نہ ستاؤ اونکو اسطرح سی گہرونمین داخل ہو جاؤ بی اذن اور نہ ستاؤ
اونکی گہروالونکو اور نہ مال کو جبکہ جزیہ دین روایت کی یہہ ابوداود نی اور بیچ اسناد اسکی اشعث بن شعبۃ مصیصی ہی تحقیق کلام کیا گیا ہے

بیچ اوسکی کہ ایا ثقہ ہی یا نہین ف لفظ ان اللہ لم یحل سی آخر تک چند احکام حضرت نی بیان فرمائی کہ یعنی یہہ منع کئی ہین قرآن مین نہین ہین مگر اور بعد لفظ رواہ کی اصل مشکوۃ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی لیکن میرک شاہ نی یہہ عبارت مذکور لکھدی ہی وعنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا بوجھہ فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ذرفت منہا العیون ووجلت منہا القلوب فقال رجل یا رسول اللہ کان ھذہ موعظۃ مودع فاوصنا فقال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن ماجۃ الا انہما لم یذکرا الصلوۃ اور اونہین سے روایت ہی کہا نماز پڑہوائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک روز پہر متوجہ ہوئی اوپر ہمارے ساتہہ موہنہ اپنی کی پس نصیحت کی ہمکو نصیحت خوب کہ پہین اوس سی آنکہین اور ڈری اوس سی دل پس کہا ایک شخص نے ای رسول خدا کی گویا یہہ نصیحت ہی رخصت کرنیوالی کی پس وصیت کر وہمکو پس فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتہہ تقوی اللہ کی اور سنی اور حکم بجا لانیکی یعنی سردار مسلمانونکا اگرچہ ہو غلام حبشی پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص کہ زندہ رہی تم مین سی پہچی میری پس دیکہی گا اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میرکو اور طریقہ خلفاء راشدین کی کو کہ ہدایت کئی گئی ہین پہر وساکر وساتہہ اوسکی اور مضبوط پکڑی اوسکو اور ساتہہ دانتونکی اور بچو تم نئی نئی باتونسی پس تحقیق ہر نئی بات بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہی روایت کی یہہ احمد نی اور ابو داود نی اور ترمذی نی اور ابن ماجہ نی مگر ترمذی اور ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا نماز کا ف یعنی نہین کہا صلے بنا رسول اللہ بلکہ سرا حدیث کا وعظنا موعظۃ نقل کیا اور گویا یہہ نصیحت ہے رخصت کرنیوالی کی کہ وقت رخصت کی بیان کرنی مین کمال کوشش کرتا ہی وہی کہ کچہہ رہ جاوے اور اگرچہ غلام ہو حبشی اسمین کمال مبالغہ ہی اطاعت حکم مین اگر وضا ایسا بہی ہو تو اطاعت ہی کرنی اور دانتونسی پکڑنا کنایہ ہی کمال محافظت اور محکمی سی حق وعن عبد اللہ بن مسعود قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا ثم قال ھذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ وعن شمالہ وقال ھذہ سبل علی کل سبیل منہا شیطان یدعوا الیہ وقرأ وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الآیۃ رواہ احمد والنسائی والدارمی اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا خط کہینچا واسطے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک خط یعنی سیدہا پہر فرمایا یہہ راہ اللہ کی ہی یہہ کہینچی کئی خط دہنی اوسکی اور بائین اوسکی یعنی ساتہہ خط چہوٹی چہوٹی پڑہی دائین طرف اور اسیطرح بائین طرف اور فرمایا یہہ راہین ہین اوپر ہر راہ کی اونمین سی شیطان ہی پکارتا ہی طرف اوسراہ کی اور پڑہی یہہ آیت اور تحقیق یہہ راہ میری ہی سیدہی پس پیروی کرو اوسکو آخر آیۃ تک روایت کی یہہ احمد و نسائی اور دارمی نی ف باقی آیۃ یہہ ہی ولا تتبعوا السبل تفرق بکم عن سبیلہ یعنی اور نہ پیروی کرو راہونکی تا نہ پریشان کردین اہین تمکو راہ اوسکی سی ف لنبا سیدا خط مثال ہی راہ خدا کی کہ وہ اعتقاد حق اور عمل صالح ہی اور چہوٹی چہوٹی خط مثال ہین راہونکی گمراہی کی وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ رواہ فی شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ھذا حدیث صحیح رویناہ فی کتاب الحجۃ باسناد صحیح اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوسچیکی کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی دین و شریعت روایت کی یہہ بیہقی شرح سنت کی

اور کہا نوادی نی بیچ چہل حدیث اپنی کی کہ یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیئی گئی ہم یہہ حدیث بیچ کتاب حجۃ کی ساتہہ سند صحیحہ کی ف یعنی ماجرہو شریعت کا اعتقادین اور عمل مین اور عادات اور عبادات مین ساتہہ کمال خوشی کی یہہ بات جب حاصل ہوتی ہی کہ جاتی رہی آدمی سے کدورت نفسانی پس روشن ہوتا ہی ساتہہ صفات نورانیہ کی اور یہہ حالت نہین پائی جاتی ہی مگر اولیاء اللہ مین ۔ سید **وعن** بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُورِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقِصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

اور روایت ہی بلال بن حارث مزنی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ زندہ کیا یعنی رواج دیا سنت میری کو ایسی سنت کو کہ تحقیق چہوڑ دی گئی تہی بعد میری پس تحقیق واسطی اوسکی ہی ثواب مانند ثواب اون لوگونکی کہ عمل کیا ساتہہ اوس سنت کی بغیر اسکی کہ ناقص ہو ثواب اونکی سی کچہہ اور جسنی کہ نئی نکالی بدعت گمراہی سی کہ نہین راضی ہوتا اوس سی اللہ اور رسول اوسکا ہوگا اوپر اوسکی گناہ مانند گناہون اون شخصون کی کہ عمل کیا ساتہہ اوسکی نہین کم ہوگا گناہون اونکی سی کچہہ روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی کثیر بن عبداللہ بن عمر سی اور اوسنی اپنی باپ سی اون نی کثیر کی دادا سی یعنی عمرو سی ف یعنی سنت پر عمل کرنیوالونکی ثواب مین سی کمی نہین ہوتی اور زندہ کرنیوالی سنت کو برابر اونکی ثواب ملتا ہی سیطرح بدعت پر عمل کرنیوالونکی گناہونمین سی کچہہ کمی نہین ہوتی اور نکالنیوالی کی لیی گناہ برابر اونکی لکہا جاتا ہی اور سنت سی مراد باتین دین کی ہی خواہ فرض ہو یا سوا اوسکی جیسکی نماز جمعہ کی لوگون نی ترک کردی اسنی غفلت لاکر رواج دی اسیطرح مصافحہ اور سوا اسکی اور چیزین سنون ۔ سید **وعن** عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی عمرو بن عوف سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دین البتہ سمٹ دیگا طرف حجاز کی یعنی مکہ اور مدینہ اور متعلقات اونکی جیسی کہ سمٹ آتا ہی سانپ طرف بل اپنی کی اور البتہ جگہہ پکڑیگا دین حجاز مین جیسی جگہہ پکڑتی ہی بکری پہاڑی چوٹی پہاڑ پر تحقیق دین پیدا ہوا تہا ابتدا مین غریب اور ہوجاویگا جیسا کہ تہا ابتدا مین خوشحالی ہی واسطی غربا کی اور وہی درست کرینگی اوسچیزکو کہ بگاڑینگی لوگ پیچہی میری سنت سے یہہ روایت کی ترمذی نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي كَمَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ أَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ آویگا اوپر امت

میری کی یعنی زمانہ جیسا کہ آیا اوپر بنی اسرائیل کی مانند برابر پاپوش کی ساتھہ پاپوش کی یہانتک کہ اگر اونمین سی وہ ہی کہ آیا تہا ماں اپنی کی پاس یعنی بدفعلی کی ظاہر مین البتہ ہوگا ہیچ امت میری کی وہ شخص کہ کریگا یہہ اور تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوئی اوپر بہتر گروہ کی اور متفرق ہوگی امت میری اوپر تہتر گروہ کی سب وہ ہیچ دوزخ کی مگر ایک گروہ صحابہ نی عرض کیا کونسا ہوگا وہ گروہ ای رسول خدا کی فرمایا جسپر ہونمین اور میری اصحاب و ایت کی یہہ ترمذی نی اور ہیچر روایت احمد کی اور ابی داود کی روایت سی معویہ سی کہ بہتر گروہ ہیچ دوزخ کی اور ایک گروہ ہیچ بہشت کی اور وہ گروہ ہی جماعت اور تحقیق نکلینگے ہیچ امت میری کی کئی قومین سرایت کرینگی ہیچ اونکی خواہشین یعنی بدعتین عقائد مین اور اعمال مین جیسی سرایت کرتی ہی ہرک ہرک والی کو نہین باقی رہتی وس سی کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر کہ داخل ہوتی ہی اوسمین ف مانند برابر پاپوش کی ساتھہ پاپوش کی یعنی پاپوش جیسی پاپوش کی برابر ہوتی ہی اسیطرح اس امت کی لوگ مطابق ہونگی بنی اسرائیل کی اور مراد مان سی باپ کی بیوی ہی یعنی سوتیلی مان والا سگی مان سی کس سی یہہ حرکت ہوتی ہی کہ مانع طبعی اور شرعی دونو جمع ہین اور مراد امتی سی اہل قبلہ ہین یعنی جو مسلمان گنی جاتی ہین پس اس صورت مین معنی کلہم فی النار کی یہہ ہین کہ بسبب گناہ کی اور بداعتقادی کی دوزخ مین داخل ہونگی پہر جسکا عقیدہ حد کفر کو نہ پہنچا ہوگا نکلیگا بسبب رحمت پروردگار کی اور جماعت سی مراد اہل علم اور اہل فقہ والی جماعت انکو اس لیی کہا کہ جمع ہین کلمہ حق پر اور تہتر فرقونکی تفریق یون ہی کہ بڑی فرقہ اہل اسلام کی آٹہہ ہین معتزلہ اور شیعہ اور خوارج اور مرجئہ اور نجاریہ اور جبریہ اور مشبہہ اور ناجیہ پہر معتزلہ کی بیس فرقہ ہین اور شیعہ کی بائیس اور خوارج کی بیس اور مرجئہ کی پانچ اور نجاریہ کی تین اور جبریہ اور مشبہہ کی ایک ایک فرقہ ہین کئی نہین اور فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہین سب یہہ تہتر ہوئی اب عقاید انکی سنا چاہیی معتزلہ کہتی ہین کہ بندی اپنی عمل آپہی پیدا کرتی ہین اور انکار روایت کا کرتی ہین اور قائل ہین وجوب ثواب و عقاب کی اور پرا اور مرجئہ کہتی ہین کہ گناہ ساتہہ ایمانکی کچہہ ضرر نہین کرتا جیسی کہ ساتہہ کفر کی طاعت نہین نفع دیتی اور نجاریہ نفی صفات کی کرتی ہین اور کلام الہی کو حادث کہتی ہین اور جبریہ کہتی ہین کہ بندہ اپنی افعال مین کچہہ اختیار نہین رکہتا اور مشبہہ خالق کو ساتہہ خلق کی مشابہ کرتی ہین اور حسمیہ اور حلول کی قائل ہین باقی فرقونکی عقاید مشہور ہین اس لیی نہین بیان کیی لیکن یہان عوام کو ایک بڑا شبہہ آتا ہی کہ مثلا ایک شخص جاہل مسلمان ہوا اور اوسنی رافضی اور اہل سنت جماعت کو دیکہا کہ دونو اپنی کو حق جانتی ہین اور سند لاتی ہین کتاب و سنت سی اب یہہ بچارہ نہایت حیران ہی کہ حقیت ایک کی دونو نمین سی کیونکر معلوم کرے جواب اسکا یہہ ہی کہ کئی باتین صریح دلالت کرتی ہین حق ہونی مذہب سنت جماعت کی پردہ اونمین غور کرلی اسمین جاجت پڑہنی علم کی نہین اول یہہ کہ کلام اللہ نعمت عظمی باریتعالی کی ہی اور وہ اکثر سنیون ہی کو یاد ہوتا ہی رافضی محروم ہین اور اگر ہزار ونمین کسیکو یاد بہی ہوا تو وہ نادر ہی النادر کالمعدوم دوسرے یہہ جتنی اولیاء علماء کہ رکن دین کی تہی اور بعضونکے رافضی بہی معتقد ہین اونہون نی بہی مذہب اختیار کیا اگر یہہ دین برا ہوتا کاہی کو اختیار کرتی تیسرے شعار اسلام کی یعنی جمعہ جماعت عیدین وغیرہ علی الاعلان سنی ہی ادا کرتی ہین اور وہ بی نصیب جو تہی کہ مدینہ کہ دین ہین سی پیدا ہوا اور ضرب المثل ہی بزرگی مین وہان کی لوگ بہی سنین ہین اگر اونکا مذہب اچہا ہوتا وہ پہلی اوسمذہب مین ہوتی اسیطرح اور فرقی دعوی کرتی ہین کہ ہم حق پر ہین اونکا جواب یہہ ہی کہ اسمین بڑا دعوی کام نہین آتا جب تک کہ دلیل قوی نہ لاوین اور دلیل حقیت اہل سنت و جماعت کی یہہ ہی کہ یہہ دین اسلام ساتہہ نقل کی ہم تک پہنچا اور نری عقل اسمین کافی نہین پس ساتہہ تواتر اخبار کی اور تتبع احادیث و آثار کی متیقن ہوا کہ صحابہ و تابعین اسی عقاد پر تہی اور اکثر مہوئی مذہب والی اونکی بعد پیدا ہوئی صحابہ اور اگلی لوگ نیک کوئی اون مذہب نہ تہی اور جب بعضی اونمین سی پیدا ہوئی تو وہ بیزار تہی اونسی اور رابطہ دوستی کا اونسی منقطع کر ڈالتہا اور صحاح ستہ کے مصنف اور اور محدث اور علماء ربانیین اور اولیاء کاملین سب مذہب سنت جماعت ہی کہتی تہی پس اگر مذہب سنت و جماعت حق نہوتا تو کاہی کو کروڑہا پدمہا اچہی لوگ اس مذہب پر ہوتی اور بہت دلیلین انکی حقیت کی ہین اگر نفسانیت چہوڑین تو اونکا اچہا پن

معلوم ہوا وہ نہیں تو نہیں بیت بیشمار کو یہ تصیحت ہی کفایت ہے نادان کو کافی نہیں فقیر رسالہ تمام ہوا یہ کلام احدیت میں انکو شباہت
شرک والوں کی ہاتھ سلیمی کی جیسی شرک والی پر شرک غالب ہوتی ہی ویسا پانی سی ہیا کتا ہی ویسا سا مرجاتا ہی ویسی ہی جھوٹی مذاہب والوں
خواہش نفسانی غالب ہوتی ہی علم حق سی ہیاک اکثر اہل گمراہی مین ہلاک ہوتی ہین عیاذا باللہ منہ سید علی حضرت عبدالعزیز رح **وعن** ابن
عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ ویدا اللہ علی
الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نہین
جمع کریگا امت میرکو یا کہا بجائی امتی کی امت محمد اوپر گمراہی کی اور ہاتھ اللہ کا ہی اوپر جماعت کی اور جو شخص کہ جدا ہی جماعت سی تنہا ڈالا جاویگا
بیچ آگ کی یعنی جماعت جنتیونکی سی الگ کرکر دوزخیون نی الا جاویگا روایت کی ترمذی نی **ف** ہاتھ اللہ کا ہی جماعت پر یعنی حفاظت اور مدد اور
توفیق اور تائید اللہ تعالے کی ہی جماعت پر خاصیت ہی اس امت مرحومہ کی اللہ تعالی نی عطا فرمائی ہی کہ جس چیز پر امت حضرت کی متفق ہوتے
ہی حق ہی نی ہی حق **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ
فی النار رواہ ابن ماجۃ من حدیث انس وابن عاصم فی کتاب السنۃ اور وہین سی ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی پیروی کرو جماعت بڑی کی پس تحقیق شان میرکی ہی جو تنہا ہوا جماعت سی تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کی روایت کی ابن ماجہ نی حدیث انس اور ابن عاصم
نی سی بیچ کتاب سنت کی **ف** یعنی جو اعتقاد اور قول و فعل اکثر علما کی ہون انکی پیروی کرو اور بعد لفظ رواہ کی صاحب مشکوۃ نی سفیدی چھوڑ دی
تھی اس لیی کہ نام کتاب کا معلوم نہین ہوا میرک شاہ نی عبارت مذکورہ لکھا دی ہی **وعن** انس قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذالک من سنتی
ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بیٹی میری اگر قدرت رکھتا ہی تو اسکی کہ صبح کری اور شام کری اور نہین
بیچ دل تیرکی کینہ کسی کی پس تو ہیرو فرمایا ای بیٹی میری اور یہہ ہی سنت میری اور جسنی دوست رکھا سنت میرکو پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور
جسنی دوست رکھا مجھکو ہوگا ساتھ میری بیچ بہشت کی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی سیرکہ دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب
ہی محبت اور رفاقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چاہیی عمل کرنا اور سیرای بہانا جو خیال تو کرو کیا درجہ ہی حضرت کی سنت کی محبت کرنی والونکا سبب نعمتین دارین
کی طرف اور پہنچا یطرف اللہ تعالی نصیب کری ہم سبکو آمین آمین **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی فی
کتاب الزہد لہ من حدیث ابن عباس اور روایت ہی ابی ہریرہ کہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی کہ دلیل
پکڑی ساتھ سنت میری کی نزدیک بگڑنی امت میرکی پس واسطی اوسکی ثواب ہی سو شہید ونکا روایت کی یہہ بیہقی نی کتاب الزہد مین حدیث ابن عباس کے
سی **ف** کیونکہ ایسی وقت مین بیچ زندہ کرنی اور رواج دینی سنت کی بڑی مشقت پڑتی ہی ہر اک شہید ونکی بیچ زندہ کرنی دین کی بلکہ زیادہ اور
بعضی نسخون مین بعد لفظ رواہ کی یہان ہی سفیدی چھوڑی ہی لیکن میرک شاہ نی نام کتاب کا لکھدیا ہی **وعن** جابر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضہا فقال
امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ

ہو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سی اونہون نی نقل
کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی وقتکہ آئی وہ کی پاس عمر پس کہا تحقیق مین سنتا ہون حدیثین یہودیون کی اچھی لگتی ہین ہمکو کیا پس دیکھتی ہو
یعنی حکم فرماتی ہو یہہ کہ لکھو مین بعضی اونمین سی پس فرمایا کیا حیران ہو تم جیسکہ حیران ہین یہود اور نصاری تحقیق لایا ہون مین تمہاری پاس شریعت
روشن صاف اور اگر ہوتی موسی زندہ نہین لایق تھی اونکو مگر پیروی میری روایت کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان کی ف یعنی کیا
متحیر ہو دین اسلام مین اسکو ناقص جانتی ہو کہ محتاج اور دین کی ہو **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من اکل طیبا وعمل فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجل یا رسول
اللہ ان ہذا الیوم لکثیر فی الناس قال وسیکون فی قرون بعدی رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ کہا یا حلال اور عمل کیا بیچ طریقہ سنت کی اور امن مین ہی
لوگ زیادتی ہو اوسکی سی داخل ہوگا بہشت مین پس کہا ایک شخص نی ای رسول خدا کی تحقیق یہہ آجکی دن البتہ بہت ہین لوگون مین فرمایا اور ہونگے
بیچ زمانہ پیچھی میری کی روایت کی یہہ ترمذی نی ف اگر ایک مال کماوی ایسی جسی کہ گناہ لازم آتا ہی ہیلی اوسکی کمانی کے یا عین وقت
کمانی کی یا بعد اوسکی تو وہ طیب نہین ہوتا جب گناہ سی بچی تینون حالتون مین تو وہ طیب ہے مثال طیب ہونی کی یہہ ہی کہ مثلا کسی نی بیع کرنی کا
ارادہ کیا ہیلی عقد کی ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد کی ایجاب قبول موجب شرع کی ہوا یا عین وقت عقد کی کوئی شرط فاسد بیع مین
لگادی یا بعد ہونی عقد کی کوئی شرط فاسد لگائی مثلا کہا کہ بیع ہوئی مگر شرط یہہ ہی کہ ایک بوتل شراب کی بھی دیا کرنا پس چاہیی کہ تینون
وقتونمین خلاف شرع سی بچی سی پر قیاس کرلی حالت نوکری کو اور عمل کری بیچ طریقہ سنت کی یعنی جو فعل کری جو بات بولی موافق شرع کی
ہو یعنی چنگل اری ہر عمل مین ساتہہ سنت کی یعنی ساتہہ حدیث کی کہ وارد ہوئی اوسعمل مین یہانتک کہ پاخانہ جانا اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سی
موجب حدیث کی بجالاوی اور زمانہ بہت ہین بیچ لوگونکی یعنی ایسی دمی ہماری زمانہ مین تو بہت ہین بعد ہماری دیکہا چاہیی کیا حال ہوگا
یہہ صحابہ رضی عرض کی اگی حاصل حضرت کی ارشاد کا یہہ ہی کہ خیر سری امت سی مطلق منقطع نہین ہوتی کی اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہوا خیر زمانہ
مین بہی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت و تقوی پر قیام ہوگی و علی حق **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یاتی علیکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک ثم یاتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم بیچ ایسی مانہ کی ہو جو چہوڑی تم مین سی دسوان حصہ اوسچیزی کہ حکم کیا گیا
ساتہہ اوسکی ہلاک ہوگا پہر اویگا ایک مانہ جو شخص عمل کریگا اونمین سی ساتہہ دسوین حصہ اوسچیزی کہ حکم کیا گیا ساتہہ اوسکی نجات پاویگا روایت کی یہہ ترمذی
نی ف یہہ بات بیچ حق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فرمائی ہی اوس مانہ مین بہت تاکید تہی سکی اور آخر زمانہ مین اگر دسوان حصہ بہی بجالاوین گی
نجات پاوینگی و علی **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل قوم بعد ہدی کانوا علیہ
الا اوتوا الجدل ثم قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ ما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون
رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین
گمراہ ہوئی کوئی قوم پیچھی ہدایت کی کہ تہی اوپر اوسکی مگر کہ دی گئی ہین جہگڑا پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیۃ نہین بیان
کرتی واسکو واسطی تیری مگر واسطی جہگڑنی کی بلکہ وہ قوم ہین جہگڑالو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف مگر نہین جہگڑا

تا رواج دین مذہب باطل کو اور اکھاڑ دین بنای حق کی اور سبب اوترنی اس آیۃ کا یہہ ہی کہ جب اوتری یہہ آیۃ انکم وما تعبدون من دون اللہ حسب جہنم یعنی تم اور جنکو کہ تم پوجتی ہو سوائی اللہ کی ایندہن دوزخ کی ہین تو یہہ آیۃ مشرک سنکر خوش ہوئی اور چلائی کہ ہماری بت حضرت عیسی سی بہتر نہین اگر عیسی کہ معبود نصاری کی ہین بحکم اس آیۃ کی دوزخمین ہونگی ہم راضی ہین کہ بت ہماری بہی اونکی ساتہہ دوزخمین ہین پس یہہ آیۃ ماضربوہ الک اخر تک اوتری یعنی یہہ بحث جو تجہسی کرتی ہین بطریق جدل و خصومت کی کرتی ہین کیونکہ بحسب اپنی زبان کی جانتی ہین کہ ما تعبدون سی بت پتہر وغیرہ کی مراد ہین نہ حضرت عیسی وغیرہ اچہی بندی ۞ حق ۞ **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد اللہ علیکم فان قوما شددوا علی انفسہم فشدد اللہ علیہم فتلک بقایاہم فی الصوامع والدیار رہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم رواہ ابوداود اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہی فرماتی سختی کرو تم اوپر جانون اپنی کی پس سختی کریگا اللہ اوپر تمہاری پس تحقیق ایک قوم نی یعنی بنی اسرائیل نی سختی کی اوپر جانون اپنی کی پس سختی کی اللہ نی اوپر اونکی پس یہہ جماعت ہی بقایا اونکی ہیم صومعہ ہونگی اور دیار کی رہبانیۃ ہی کہ نکالا اوسکو نہین فرض کی تہی ہمنی اوپر روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** نہ سختی کرو یعنی جیسی یاضت و مجاہدہ نہ کرو کہ نفس اوسکی طاقت نرکہی و مباح کو اپنی اوپر حرام نہ کرو پس سختی کریگا اللہ اور فرض کردیگا اوسکو اور تم طاقت ادای حق اوسکی کی نہین کہنی کے اور جگہہ بندگی کرنی قوم نصاری کے کو صومعہ کہتی ہین اور جگہہ بندگی کرنی یہود کی کو دیار کہتی ہین اور رہبانیۃ کہتی ہین بہت عبادت کرنی کو اور ریاضت کو اور انقطاع کرنی کو لوگون سی اور ٹاٹ وغیرہ پہننا اور زنجیرین گردنون مین باندہنین اور ستر کاٹ ڈالنا اور جنگل اور پہاڑون مین جا رہنا وغیر ذلک کہ راہب اور زاہد اہل کتاب کی کرتی تہی پس فرمایا کہ یہہ چیزین انہون نی اپنی طرف سی اختراع کرلین نہین ہمنی اوپر فرض نہین کین نہین آخر کو حق عایت اوسکا ادا ہوا اور اکثر کافر ہوی ساتہہ دین عیسی کی پس یہودی ہوگئی یا نصرانیت قبول کی بطور دین بادشاہونکی اور چہوڑ دی رہبانیۃ پس اسطرح تم نہ کرو اور بعضی اونمین سی حضرت عیسی علیہ السلام کی دین پر قایم رہی یہانتک کہ حضرت کا زمانہ پایا حضرت پر ایمان لای ۞ حق ۞ علی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل القرآن علی خمسۃ اوجہ حلال وحرام ومحکم ومتشابہ وامثال فاحلوا الحلال وحرموا الحرام واعملوا بالمحکم وامنوا بالمتشابہ واعتبروا بالامثال ہذا لفظ المصابیح وروی البیہقی فی شعب الایمان ولفظہ فاعملوا بالحلال واجتنبوا الحرام واتبعوا المحکم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نازل ہوا قرآن اوپر پانچ طرحکی حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور امثال پس حلال جانو حلال کو اور حرام جانو حرام کو اور عمل کرو ساتہہ محکم کی اور ایمان لاؤ ساتہہ متشابہ کی اور عبرت پکڑو ساتہہ مثالونکی یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور روایت کی بیہقی نی بہ شعب الایمان کی اور لفظ اوسکی یہہ ہین پس عمل کرو ساتہہ حلال کی اور بچو حرام سی اور پیروی کرو محکم کی **ف** مراد محکم سی یہ ہی کہ اوسکی معنون مین کچہہ اشتباہ نہو جیسی فعیوا الصلوۃ واتوا الزکوۃ اور مراد متشابہ سی یہ ہی کہ معنی اوسکی خوب واضح نہون جیسی ید اللہ فوق ایدیہم وغیر ذلک اور مراد مثالون سی قصی ہین متون گذری ہونگی پس عبرت پکڑو اور ایمان لاؤ ساتہہ متشابہ کی اور جانو کہ جو مراد اللہ تعالی کی ہی اس سی حق ہی اگرچہ ہمین مطلب اوسکا معلوم نہو اور شعب الایمان مین بعد لفظ واتبعوا المحکم کی باقی عبارۃ بطور پہلی ہی روایت کی ہی ۞ حق ۞ **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامر ثلثۃ امر بین رشدہ فاتبعہ وامر بین غیہ فاجتنبہ وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عز وجل رواہ احمد اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امر تین طرح کی ہین ایک امر ظاہر ہی ہدایت اوسکی پس پیروی کرو اوسکی اور ایک امر ظاہر ہی گمراہی اوسکی پس بچو اوسسی اور ایک امر کہ اختلاف کیا گیا ہی بچو اوسکی پس سونپو اوسکو طرف اللہ عزوجل کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یعنی جس چیز کا حق ہونا آیۃ حدیث سی ثابت ہو جیسی وجوب نماز اور زکوۃ کا اوسکی پیروی کرو اور جسکا باطل ہونا معلوم ہو جیسی کفار کی رسمین برتنین وغیر ذلک بچو

اوس سی اور جس امر مین اختلاف کیا گیا ہو یعنی پوشیدہ اور مشتبہ ہو حکم اوسکا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ لوگ اوسمین اپنی طرف سی اختلاف کرتی ہون اور اللہ اور رسول نی اوسکا حکم نہ بیان فرمایا ہو مثل آیات متشابہات کی اور تعین وقت قیامت کی پس تو ہی اوسکی حق مین کچھہ نکہہ اور سپرد بخدا کر **وعلیکم الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الشَّیْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَاْخُذُ الشَّاذَّۃَ وَالْقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ رواہ احمد روایت کی معاذ بن جبل نی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بھیڑیا ہی آدمی کا مانند بھیڑیی بکری کی کہ لیتا ہی بکری بہاگنی والی کو ریوڑ سی اور اوس بکری کو کہ دور ہوگئی ہو ریوڑ سی اور اوس بکری کو کہ کناری پر ہو ریوڑ سی اور بچو تم درون پہاڑ کی سی اور لازم ہی تمپر جماعت اور مجمع روایت کی یہہ احمد نی **ف** مراد یہہ ہی کہ جیسی بھیڑیا اکیلی بکری پر بہت دلیر ہوتا ہی ایسی ہی شیطان اوس آدمی پر مسلط ہوتا ہی کہ جماعت علما سی الگ ہو کر مذہب بنا لیتا ہی اور بچو درون پہاڑ کی سی یعنی شاہراہ اسلام چہوڑ کر گمراہ ہونگی کہا ٹیونمین ست بیٹھو **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سی بالشت بھر یعنی یکساعت پس تحقیق نکالا اوسنی پٹا یعنی نہ اسلام کا گردن اپنی سی روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد نی **ف** یعنی باس درجہ کو پہنچا کہ شاید قید اسلام اور بند احکام اوسکی سی باہر آوی **وعن** مالک بن انس مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِہِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ رواہ فی الموطا اور روایت ہی مالک بن انس سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ چہوڑین ہین مینی بیچ تمہاری دو چیزین ہر گز گمراہ نہوگی تم جب تک پکڑی رہوگی اون دونکو یعنی کتاب اللہ و سنت رسول اوسکی یعنی حدیث روایت کی یہہ بیچ موطا کی **وعن** عُصَیْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِیِّ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَحْدَثَتْ قَوْمٌ بِدْعَۃً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُہَا مِنَ السُّنَّۃِ فَتَمَسُّکٌ بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَۃٍ رواہ احمد اور روایت ہی عصیف بن حارث ثمالی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین نکالی کسی قوم نی بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ اوٹہائی جاتی ہی مانند اوسکی سنت سی پس چنگل مارنا ساتہہ سنت کی بہتر ہی نکالنی بدعت کی سی روایت کی یہہ احمد نی **ف** چنگل مارنا ساتہہ سنت کی اگرچہ تہوڑی ہو بہتر ہی نکالنے بدعت کی سی اگرچہ بہت ہو اس لیی کہ ساتہہ اتباع سنت کی پیدا ہوتا ہی نور اور ساتہہ گرفتاری بدعت کی آتی ہی تاریکی مثلا پاخانہ جانا موجب اداب شرع کی بہتر ہی بنانی سرا اور مدرسہ کی سی اسلیی کہ رعایت کرنیوالا اداب سنت کا ترقی کرتا ہی طرف مقام قرب کی اور ساتہہ ترک اوسکی کے تنزل کرتا ہی اوس سی اور یہہ باعث ہوتا ہی اوس سی فضل کی ترک کا حتی کہ مرتبہ قساوت قلبی کو پہنچتا ہی کہ اوسکو رین اور طبع کہتی ہین کذا ذکر الشیخ رح اور اسیطرح سید جمال الدین نی لکہا ہی اور لکہا ہی کہ سرا سمین یہہ ہی کہ جسنی مثلا رعایت اداب پاخانہ کی کی تو اللہ تعالی توفیق دیگا اوسکو ترقی کی طرف اوسچیز کی کہ اعلی اوس سی ہی اور جو اسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا ترک اسکا اور افضلون کی ترک کا یہان تک کہ پہنچیگا طرف مقام رین اور طبع کی انتہی اور مثل اسیکی ملا علی قاری نی لکہہ کر لکہا ہی کہ کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ کسل کی راہ سی ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور عتاب کا ہوتا ہی اور سبک جانکر ترک کرنی سی عصیان اور عقاب ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا ہی مستبعد بدعتی کر دیتا ہی اور بدعت کی ترک کرنی مین اگرچہ بہت ہو ایک بات بہی نہین سی نہین لازم آتی **وعن** حسان قال ما ابتدع قوم بدعۃ فی دینہم الا نزع

اللہ من سبعین مثلھا ثم لا یعید ھذا البدع الی یوم القیمۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی حسان سی کہا نہین کا کسی قوم نی بدعت
بیچ دین پنی کی یعنی بدعت سیئہ کہ مذاہم سنت کی ہو مگر یہ حالت ہی اللہ تعالی سنت اونکی سی مثل اونکی سی نہین عود کرسکتی طرف اونکی قیامت تک وہ بدعت
کی میہ دارمی نی **وعن** ابراہیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد
اعان علی ھدم الاسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا اور روایت ہی ابراہیم بن میسرہ سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کی تعظیم کری صاحب بدعت کی پس تحقیق اون نی مدد کی اوپر گرانی اسلام کی روایت کی بیہقی نی کتاب شعب الایمان
مین بطریق ارسال کی **ف** کیونکہ اوسکی توقیر مین حقارت سنت کی ہی میہ باعث ہوتی ہی ویران کرنی بنا اسلام کی اور اسی قیاس متبع
سنت کی توقیر کرنی مین اور بیچ حقارت کرنی اہل بدعت کی بادی بنا اسلام کی ہوتی ہی • سید علی **وعن** ابن عباس قال من تعلم
کتاب اللہ ثم اتبع ما فیہ ھداہ اللہ من الضلالۃ فی الدنیا ووقاہ یوم القیمۃ سوء الحساب
وفی روایۃ قال من اقتدی بکتاب اللہ لا یضل فی الدنیا ولا یشقی فی الاخرۃ ثم تلا ھذہ الایۃ
فمن اتبع ھدای فلا یضل ولا یشقی رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ جسنی سیکہی کتاب اللہ کی پیروی کی
اوسنی کہ بیچ اوسکی ہی ہدایت کری گا اوسکو اللہ گمراہی سی بیچ دنیا کی یعنی ثابت رکہی گا اوسکو ہدایت پر اور بچاویگا گمراہی سی
جب تک زندہ ہی دنیا مین اور بچاوی گا اوسکو دن قیامت کی بری حساب سی یعنی مواخذہ نہین ہوگا اور بیچ ایک روایت کی ہی کہا جسنی پیروی
کی کتاب اللہ کی نہین گمراہ ہوگا دنیا مین اور نہ بدبخت ہوگا یعنی عذاب نہین دیا جاوی گا بیچ آخرت کی پیر پڑہی حضرت نی میہ آیہ پس جسنی پیروی کی
ہدایت میری کی یعنی قرآن کی پس نہ گمراہ ہوگا یعنی دنیا مین اور نہ بدبخت ہوگا یعنی آخرت مین روایت کی میہ رزین نی **وعن** ابن مسعود
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ضرب اللہ مثلا صراطا مستقیما وعن جنبتی الصراط سوران فیھما
ابواب مفتحۃ وعلی الابواب ستور مرخاۃ وعند راس الصراط داع یقول استقیموا علی الصراط ولا
تعوجوا وفوق ذلک داع یدعو کلما ھم عبد ان یفتح شیئا من تلک الابواب قال ویحک لا تفتحہ
فانک ان تفتحہ تلجہ ثم فسرہ فاخبر ان الصراط ھو الاسلام وان الابواب المفتحۃ محارم
اللہ وان الستور المرخاۃ حدود اللہ وان الداعی علی راس الصراط ھو القرآن وان الداعی من فوقہ
ھو واعظ اللہ فی قلب کل مؤمن رواہ رزین ورواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان عن النواس
ابن سمعان وکذا الترمذی عنہ الا انہ ذکر اختصر منہ اور روایت ہی ابن مسعود سی تحقیق
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیان کی اللہ نی ایک مثل راہ سیدہی کی اور دو نوطرف راہ کی دو دیوارین اور بیچ دیوارون کی دروازی کہلی ہوئی
ہوا اوپر دروازون کی پردی پڑی ہوئی اور سرہ کی سری پر پکارنیوالا پکارتا ہی کہ سیدہی ہو اوپر راہ کی اور مت کج چلو اور راہ اوپر اوس
پکارنیوالی کی ایک پکارنیوالا اور ہی جب کہ قصد کرتا ہی بندہ یہہ کہ کہولی کیہاون دروازون مین سی کہتا ہی پکارنیوالا اوپر اوسی ہی نجلوست
کہولا اوسکو پس تحقیق تو اگر کہولی گا داخل ہوجاویگا اوسمین یعنی پہر وہان بڑا کہہ یا ویگا پہر تفسیر کی یعنی کہولا حضرت نی اس مثال کو پس بیان
کیا کہ مراد راہ سی اسلام ہی یعنی اوس سی جسکے پہنچتی ہین اور مراد دروازون کہلی ہوؤن سی چیزین حرام کی ہوئین اللہ کی یعنی اونکی
کرنی سی کمال اسلام سی نکل جاتا ہی اور مراد پردی پڑی ہوؤن سی حدین اللہ کی اور مراد پکارنی والی سی کہ رستہ کی سری پر ہی قرآن ہے

اور مراد پکارنیوالی سی کہ اوپر اوسکی ہی وہ نصیحت دینی والا اللہ کیطرف سی بیچ دل ہر مومن کی یعنی فرشتہ روایت کی ہیہ زرین نی اور روایت کی احمد نی اور بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی نقل کی ہو اس بن سمعان سی اور اسیطرح سی مذی نی اوس سی مگر ترمذی نی ذکر کی مختصر اوس سی ف حدیث اسکی درمیان بندہ کی اور حرام چیزون کی باندہی ہین کہ اونسی گذری نہین پس حد ونسی مراد ہین احکام الہی اور بیچ دل ہر مومن کی یعنی ثبت نہ ہی جب تک یہہ نہو قرآن کچھہ فائدہ نہین دیتا کیونکہ کام قرآن کا راہ بتاتا ہی لیکن اوس سی نصیحت پکڑنی اور مقصود کو پہنچنا ساتھہ توفیق و ہدایت الہی کی ہی کہ دلین ڈالتا ہی **وعن** ابن مسعود قال من کان مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا تؤمن علیہ الفتنۃ اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا افضل ھذہ الامۃ ابرھا قلوبا واعمقھا علما واقلھا تکلفا اختارھم اللہ لصحبۃ نبیہ ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لھم فضلھم واتبعوھم علی آثارھم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقھم وسیرھم فانھم کانوا علی الھدی المستقیم رواہ رزین ۔ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا جو شخص چاہی کہ پیروی کری کسی کی راہ کی پس چاہیی کہ راہ یکہے اون لوگون کی کہ مرگئی ہین پس تحقیق زندہ نہین امن کیا جاتا اوپر اوسکی فتنہ سی یعنی دین مین اور وہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہی بہترین اس امت کی بہت نیک اس امت کی باعتبار دل کی اور بہت کامل تہی علم مین اور بہت کم تہی تکلف مین پسند کیا تہا اون کو اللہ تعالی نی واسطی صحبت نبی اپنی کی اور واسطی قایم کرنی دین اپنی کی پس پہچانو تم واسطی اونکی بزرگی اور پیروی کرو اون کی اور پر قدم اون کی کہ اور یکہی ہو جب تک کہ ہو سکی خلق اونکی اور خصلت اونکی پس تحقیق وہ تہی اوپر ہدایت سیدہی کی روایت کی ہیہ رزین نی ف یہہ بات ابن مسعود رضی نی اپنی زمانہ مین تابعین سی کہی اور مراد مردون سی صحابہ رکہی اور زندون سی اہل زمانہ اپنی کی سوا صحابہ کی اور شاید انہون نی صحابہ کی حقیت کی یہہ گواہی دی واسطی ذکر نی رافضیون اور ملحدین کی اور یہہ جو فرمایا بہت نیک اس امت کی باعتبار دل کی یعنی صحابہ رضہ دل مین خلوص اور ایمان کامل رکہتی تہی جیسکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوی یعنی یہہ صحابہ ایسے ہین کہ امتحان کیا اللہ نی دلون اونکی کو واسطی تقوی کی یعنی طرح طرح کی سختیان اور مصیبتین اونپر ڈالین تا دیکہی کہ ایا صبر کرتی ہین یا نہین پس باوجود اسکی اونکو راضی برضا ہی پایا اور بہت کامل تہی علم مین یعنی علم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قرات اور فرائض اور تصوف خوب رکہتی تہی اور فہم رسا اور غور عالی اللہ تعالی نی عطا فرمایا تہا کہ اورونکو ویسا حاصل ہونا مشکل ہی اور بہت کم تہی تکلف مین یعنی بیچ عمل کرنیکی تکلف نہ رکہتی تہی پس وہ چلتی تہی ننگی پانو اور نماز پڑہتی تہی زمین پر اور رکہاتی تہی ہر طرح کی برتن مین یعنی مٹی اور لکڑی وغیرہ کی اسن مین اونپی لیتی جو ملا لوگونکا ویسا ہی حال علم مین تہا کہ نہ کلام کرتی اوسمین مگر جو ضرور ہوتا اونکو اور جو مسئلہ نجانتی تو کہدیتی کہ ہم نہین جانتی خواہ مخواہ تکلف کرکر تقریر گہڑتی تہی اور وضع کرتے فتوی نفسون اپنی سی یعنی اپنی سی یا وہ علم والیکا حوالہ کرتی کہ اوسسی پوچہہ لو اور جاتی اوس ماپکی اونسی یا وہ علم رکہتا اور ایسا ہی حال تہا اونکا کہ پڑہتی تہی قرآن حق پڑہنی اوسکی کا اور پڑہون عرب کی راگ راگنی وغیرہ مین پڑہتی تہی اور اسیطرح احوال باطن مین بے تکلف تہی کہ وہ رقص کرتی تہی یعنی حال نہ لاتی تہی اور نہ ہوا کرتی تہی اور نہ گر گر پڑتی تہی اور نہ سر جہکاتی تہی یعنی حال لانی مین اور نہ جمع ہوتی تہی واسطی اگاہی اور مراقبہ کی جیسا کہ حال ہمارے وقت کی لوگون کا ہی اور نہ حلقہ بنا بنا کر بیٹہتی واسطی ذکر جہر کی مساجد مین اور نہ اپنی گہرونمین بلکہ فرو تن بطور فرش کی بچہی رہتی اور راہ چلتی اون کی سیر کرتے عرش یظاہر مین ملی ہی ساتہہ خلق کی اور باطن مین متوجہ رہتی طرف حق کی اور پہنتی جو میسر ہوتا اون کو قسم صوف اور سوت اور کتان سے اور نہ مقید تہی ساتہہ پہننی گدڑی وغیرہ کی باناٹہہ اکر اور کہاتی جو مہیا ہوتا قسم حلال اور مزہ دار سی یعنی پرہیز نہ کرتی تہی گوشت اور دودہ

اور میوون وغیرذلک سی اور سب یہہ باتین حاصل ہوتی تہین بسبب پیروی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مربی کامل مکمل تہی جیسکو فرمایا ہی ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنی ادب سکہایا مجہی ب میری نی پس اچہا ادب سکہایا مجکو اور مراد اچہائی سی یہہ ہی کہ متابعت اونکی کرو اور محبت اونکی رکہو اور اخلاق اونکی سی سیکہو اور اس حدیث سی فضیلت اور کمال صحابہ کا معلوم ہوا کہ تمام خلائق مین جب یہہ افضل تہی اور بکمال استعداد قبول کرنی ہدایت کا رکہتی تہی تو اللہ تعالی نی اپنی نبی کی صحبت کی لیی انکو پسند فرمایا جیسی اس آیۃ مین فرمایا وازمہم کلمۃ التقوی وکانوا احق بہا واہلہا یعنی لازم کیا اللہ نی اون پر کلمہ تقوی کا اور تہی لائق تر اور مستحق تر ساتہہ کلمہ تقوی کی اور اثار مین آیا ہی کہ پروردگار تعالی نی نظر فرمائی تمام بندون کی دلون پر پایا دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن تر اور پاکتر پس کہا نور نبوت کا اوسمین اور پایا صحابہ رضی اللہ عنہم کی دلون کو بہت صاف اور لائق تر پس اختیار کیا اون کو نبی صاحب کے صحبت کی لیی اور یہہ بات تو خود ظاہر ہی بزرگونکی صحبت مین مرید خدمت گذاری کرکر کس کس درجہ کو پہنچی ہین تعجب ہی کہ صحابہ کرام ساری عمر اپنے پیغمبر کی صحبت مین گذارین اور کمال وفضل نہ حاصل کرین ۔ ف **وعن** جابر ان عمر بن الخطاب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنسخۃ من التوراۃ فقال یا رسول اللہ ہذہ نسخۃ من التوراۃ فسکت فجعل یقرأ ووجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر فقال ابوبکر ثکلتک الثواکل ما تری ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر عمر الی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسی فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان موسی حیا وادرک نبوتی لاتبعنی رواہ الدارمی ۔ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب نی لای پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسخہ توریت کا پس کہا ای رسول خدا کی یہہ ہی نسخہ توریت کا پس چپ ہی حضرت پس شروع کیا حضرت عمر نی پڑہنا اور چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تہا پس کہا حضرت ابوبکر رضی نی حضرت عمر کو گم کیجو تجکو گم کرنیوالیان کیا نہین دیکہتا تو اوسچیز کو کہ ہی چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس دیکہا حضرت عمر نی طرف چہرہ انحضرت کی پس کہا پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی اللہ کے غضب سی اور غضب رسول اوسکی سی راضی ہوئی ہم ساتہہ اللہ کی رب ہونی پر اور ساتہہ اسلام کی دین ہونی پر اور ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی ہونی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی ہی ہاتہہ اوسکی کی ہی اگر ظاہر ہوتی واسطی تمہاری موسی پس پیروی کرتی تم اون کی اور چہوڑ دیتی تم مجکو البتہ گمراہ ہوتی تم سیدہی راہ سی اور اگر ہوتا موسی زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری ۔ روایت کی یہہ دارمی نی ف جملہ شکلتک الثواکل کا دعا رہی واسطی موت کی لیکن عرب اپنی محاورہ مین اصل معنی اسکی مراد نہین کہتی بلکہ مقام تعجب مین بولتی ہین کہ عجب ہی کہ تو یہہ بات نہین سمجہتا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کتاب سنت کو چہوڑ کر انکی غیر کی طرف رجوع نہ کری کتابون یہود اور نصاری اور حکما اور فلاسفہ سی ۔ علی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلامی لا ینسخ کلام اللہ وکلام اللہ ینسخ کلامی وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا اور اونہین سی ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کلام میرا نہین نسخ کرتا کلام اللہ کو اور کلام اللہ کا نسخ کرتا ہی کلام میری کو اور کلام اللہ نسخ کرتا ہی بعض اوسکا بعض کو ف نسخ تغیر وتبدیل ایک حکم شریعت کا ہی ساتہہ حکم دوسریکی واسطی اصلاح کار دین کی پس نسخ چار قسم ہی نسخ کتاب کا ساتہہ کتاب کی اور نسخ حدیث کی ساتہہ حدیث کی اور نسخ کتاب کا ساتہہ حدیث کی اور نسخ حدیث کا ساتہہ کتاب کی لیکن ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ نسخ کتاب اللہ کا ساتہہ حدیث کی نہین ہوتا پس تاویل اس حدیث

ہین یہہ ہوگی کہ مراد کلامی سی بیان وہ ہو کہ بطریق رائی اور اجتہاد کی فرمایا ہو نہ بطریق وحی کی یا یہہ حدیث منسوخ ہو واللہ اعلم ۔ حق **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احادیث ینسخ بعضہا بعضا کنسخ القرآن اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حدیثین میری نسخ کرتی ہین بعض اونکی بعض کو مانند نسخ کرنی قرآن کی **وعن** ابی ثعلبۃ الخشنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوھا وحرم حرمات فلا تنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنہا رواہ الاحادیث الثلثۃ الدارقطنی اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی فرض کیی کتنی فرض پس ضائع کرو تم اونکو یعنی چھوڑ نہ دو اون کو یا شروط و ارکان اونکی ترک کرو یا ریا و سمعہ اور عجب عزور اونمین کرو اور حرام کین کتنی چیزین یعنی گناہ پس نزدیک ہو اونکی اور مقرر کین حدین یعنی قصاص وغیرہ پس نہ بڑہ جاؤ اون سی یعنی کمی زیادتی اونمین کرو اور سکوت فرمایا کتنی چیزون سی یعنی نہین ذکر فرمایا حکم کتنی چیزون کا کہ واجب ہین یا حرام ہین یا حلال ہین بدون بھولنی کی پس نہ بحث کرو اونمین روایت کی تینون حدیثین دارقطنی نی **کتاب العلم** کتاب ہیچ بیان کرنی علم کی اور فضیلت اوس کی **ف** مراد علم سی علم دین ہی کہ متعلق ہی بہ کتاب و سنت کی وہ دو قسم پر ہی مبادی یعنی وسائل و مقاصد مبادی وہ علم ہی کہ معرفت کتاب و سنت کی وپر موقوف ہی مثل لغت و صرف و نحو وغیرہ کی اور مقاصد جو کہ متعلق ہی ساتہہ اعمال و اخلاق و عقائد کی اور ان سکو علم معاملت بہی کہتی ہین اور ایک علم علم مکاشفہ ہی وہ ایک نور ہی کہ بعد عمل کرنیکی علم ظاہر پر دلمین پڑتا ہی کہ ساتہہ اوسکی حقیقتین ہر چیز کی ظاہر ہو جاتی ہین اور معرفت ذات و صفات و افعال حق سبحانہ تعالی کی پیدا ہوتی ہی اس علم کو علم حقیقت اور علم وراثت کہتی ہین بحکم اس حدیث کی من عمل بما علم ورثہ اللہ علم مالم یعلم جو کہ عمل کرتا ہی علم پر نصیب کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی علم اوسچیز کا کہ نہ جانی ہی اور نہ پڑہی ہی پس علم ظاہر اور باطن جو مشہور ہی معنی اوسکی یہہ ہین اور ایک کو دوسریکی ساتہہ نسبت ہی مانند نسبت تن و جان اور پوست و مغز کی اور آیتین اور حدیثین کہ فضیلت علم مین وارد ہوئی ہین ان سب اقسام کو شامل ہین اور پر تفاوت مراتب اور درجات اوسکی کی ۔ حق ۔ **الفصل الاول** فصل پہلے ۔ ۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ البخاری روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنچاؤ میری طرف سی اگرچہ ہو ایک آیۃ اور حدیث کرو بنی اسرائیل سی اور نہین ہی گناہ اور جو شخص کہ جہوٹ بنا وی مجہپر جانکر پس چاہیی کہ ڈہونڈہی ٹہکانا اپنا دوزخ مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف** مراد آیۃ سی وہ حدیثین ہین کہ مفید بہت ہون جیسی من صمت نجا یعنی جو چپ رہا نجات پای اور سوا اسکی اور حدیثین کہ اسیطرح کی جامع ہین پس معنی اس جملہ کی یہہ ہون گی کہ پہنچاؤ میری طرف سی حدیثین میری اگرچہ تہوڑی ہون اسمین رغبت دلانی پہیلانی علم پر اور حدیث کرو بنی اسرائیل سی مراد یہہ ہی کہ جو قصی سنو اون سی بیان کرنا اونکا جائز ہی اور احکام وغیرہ اونکی نقل کرنی منع فرمائی ہین جیسکہ پہلی حدیث مین گذر چکا ہی کیونکہ تمام شریعتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سی منسوخ ہو گئین اور ڈہونڈہی ٹہکانا اپنا دوزخ مین اسمین نہایت منع اور زجر ہی جہوٹ باندہنی سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ حرام اور کبیرہ گناہ ہی ساتہہ اتفاق علما کی اور امام محمد جوینی نی اوسکو کفر لکہا ہی اور یہہ حدیث یعنی من کذب علی الخ تک متواترات سی ہی بلکہ اسکی درجہ کو اور حدیث متواتر نہین پہنچتی ہی کہ بہت سی صحابیون نی نقل کی ہی چنانچہ

الکبائر ہی حضرت انس سے روایت ہے صحابی سکی اولاد میں سے تھا وہ مدینہ ہی میں رہتا تھا وہ سعید علی حق **وعن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيرَةِ
بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ روایت ہے سمرہ بن جندب معیرہ بن شعبہ سے کہا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حدیث کرے
مجھ سے کوئی حدیث گمان رہتا ہو میں کہ وہ جھوٹ ہے وہ ایک ہے جھوٹوں میں سے **ف** یعنی کہ سبب رواج دینی اور
منتشر ہونے احکام کے جھوٹ بولنے والا کا ہوا میں بہت ہی مانند اوس کی ہوا **وعن** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معاویہ سے کہ
کہا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالیٰ ساتھ اوس کی بھلائی کا سمجھ دیتا ہے اوسکو بیچ دین کی یعنی احکام
شریعت و طریقت و حقیقت میں اور سوا اسکی نہیں کہ میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے روایت کی ہے بخاری و مسلم نے **ف** یعنی میں حدیث
و غیرہ بیان کرتا ہوں بموجب ظاہر اور عمل و سپرد کرنا ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے عطا و تقسیم کا ہے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا
فَقُهُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کان ہیں مانند کان سونے اور چاندی
کی جو اوگ بہتر تھا بیسل جاہلیت میں بہتر ہیں اسلام کی جبکہ سمجھیں روایت کی ہے مسلم نے **ف** آدمی کان ہیں مانند کان سونے اور چاندی
کی ہیں یک خلاق و صفات میں متفاوت ہیں موافق استعداد اور بزرگی ازلی جیسا امکان ہی کہ اوسمیں بعل و یاقوت پیدا ہوتی ہیں اور
اوسمیں سونا چاندی وغیرہ اور میں سرمیزہ وغیرہ اور مطلب اسکی بعد کی جملہ کا یہ ہے کہ جو لوگ اچھی حالت میں اچھی صفتیں کہتی تھی یعنی سخاوت
شجاعت وغیرہا وہ جب مسلمان ہوئی اور علوم حاصل کیا اچھی ہوئی بہ جاہلیت کی بری حالت کفر میں بری ہوئی تھی جیسی کہ سونا وغیرہ
کان میں تھا کہ میں جیسا ہوتا ہے جب مسلمان ہوئی اور بری عادت کی میں کیسی وہ الا شجاعت کی بری خاصیت کبھی و سخاوت علم اور معرفت کی اچھی
ہوئی ۔ **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ
مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود
سے کہا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حسد مگر بیچ حق دو شخصوں کی ایک جسکو اللہ نے دیا اوسکو اوسکی مال پر توفیق دی اوسکو خرچ کرنے
اوسکی بیچ حق کی اور دوسرا شخص وہ ہے کہ دیا اوسکو اللہ نے علم پس حکم کرتا ہے ساتھ اوسکی اور سکھاتا ہے اوسکو روایت کی ہے بخاری و مسلم نے
ف حاسد سے یہاں غبطہ ہے حسد اوسکو کہتے ہیں کہ کسی پر نعمت دیکھی سے یہ آرزو کرے کہ اوس سے دور ہو جاوے
یہ آرزو کرنی درست نہیں مگر ظالم اور مفسد کی تمنا کرنی تو درست ہے اور غبطہ یہ ہے کہ آرزو کرے کہ حاصل ہو نعمت میری تئیں بھی جیسی
فلانی کو ہے یہ آرزو بھی بات تو کی بری کرنی درست ہے ۔ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ
صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ مرتا ہے آدمی موقوف
ہوتا ہے اوس سے تو اعمال اوسکی کا مگر ثواب تین عملوں کا باقی رہتا ہے صدقہ جاری یا علم کہ نفع لیا جاوے اوسکی یا اولاد صالح کہ دعا
کرے اوسکی اوسکی روایت کی ہے مسلم نے **ف** یعنی نماز روزہ وغیرہ حوالہ کی میں کرتا ہے ثواب اوسکا تو ذخیرہ ہوتا ہے ملی کا بعد مرنے کی

لیکن آیندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جب تک کرتا رہا پانا تہا اب کریگا نہ پاویگا مگر ان میں چیزوں کا بعد مشکل ہی سے پہنچا رہتا ہی صدقہ جاریہ جیسی کوئی چیز وغیرہ وقف کر گیا یا کنواں یا باولی سرائے وغیرذالک و علم کہ نفع لیا جاتا ہی جیسی کوئی کتاب تصنیف کر گیا یا کسیکو علم پڑہا گیا وسید **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفس عن مؤمن من کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر مسلما ستر ہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ المسلم ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم الا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ ومن بطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن ماجہ کی کہا ہو یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان جو شخص کی دنیا کی سختیوں میں سی دور کریگا اللہ اوس کی سختی کو سختیوں ان قیامت کی سی و جسنی آسان کر دیا اور بیشک ست کی آسان کریگا اللہ اوپر اوسکی بیچ دنیا کی و آخرت کی و جسنی کہ پردہ پوشی کی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اوسکی اللہ بیچ دنیا اور آخرت کی و اللہ تعالی بیچ مدد بندہ کی ہی جب تک کہ بندہ بیچ مدد بہائی اپنی مسلمان کی اور جو شخص کہ چلی ایک راہ میں کہ ڈہونڈتا ہی بیچ اوسکی علم آسان کریگا اللہ واسطی اوسکی بسبب اوسکی راہ طرف بہشت کی اور نہیں بیٹہ جاتی کوئی قوم بیچ کہی گہر میں سی گہروں میں سی اللہ کی یعنی مسجدوں سے وغیرہ میں پڑہتے ہیں کتاب اللہ کو اور یعنی پڑہتے ہیں اوس کی بیچ میں اوسکی آپس میں مگر اوتری ہی اوپر اونکی تسلیمیں و ڈہانپتی ہی اونکو رحمت و گہیرے لی ہیں اونکو فرشتے اور ذکر کرتا ہی اونکا اللہ بیچ اون لوگوں کی کہ نزدیک ہی اوسکی میں یعنی ملائکہ مقربین میں و جسکو دیر کیا ہی اوسکو عمل اوسکی نہیں جلدی کریگا ساتہ اوسکی نسب اوسکا روایت کی یہ مسلم نے **ف** آسان کر دیا تنگدست پر یعنی مثلاً کسیکی ذمہ قرض تہا اور وہ اوسکی اوسی حاضر تہا اوسکی و اوسکو مال دیا نہا و ادا کر اوس کا قرض تہا اوسی وقت یا مہلت دی اوپر اوسکی بہتر اوسکی لی یعنی عیب اوسکا ظاہر کر اور سوا کیا اور وہ معنی اوسکی یہ ہیں کہ جو لوگ ستر پوشی کرینگے کسی کا تو ثواب ملویا ویگا اوسکو آسان کریگا اللہ طرف بہشت کی یعنی داخل کریگا اوسکو بہشت میں بسبب جزا بطلب علم کے یا توفیق دیگا عمل نیک کی باعث داخل ہونی بہشت کا ہوگا اور یعنی سکینت کی ہیں تسلیمیں اور خاطر جمعی اوسکی سبب کے خوہشیں دنیا کی و خوف سوا اللہ کی دل سی نکلجاتا ہی و حضور سا تہا اللہ کی اور نورانیت پیدا ہوتی ہی و احیاء حدیث کی یہ معنی ہیں کہ جسنی قصد کیا عمل میں اسکی اوسکا قیامت کو بوجہ کلام مذکور میں نیکا ہونا بندہ مشق بندگی تر اسکے سبب نہ ہوا میں او فلاں بن فلاں چیز ہی بہت ۵

وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول الناس یقضی علیہ یوم القیمۃ رجل استشہد فاتی بہ فعرفہ نعمتہ فعرفہا فقال فما عملت فیہا قال قاتلت فیک حتی استشہدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان یقال جری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار ورجل تعلم العلم وعلمہ وقرا القران فاتی بہ فعرفہ نعمتہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال تعلمت العلم وعلمتہ وقرات فیک القران قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال انک عالم وقرات القران لیقال ہو قاری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی

النار ورجل وسع الله عليه واعطاه من اصناف المال كله فاتي به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال ما تركت من سبيل تحب ان ينفق فيها الا انفقت فيها لك قال كذبت ولكنك فعلت ليقال هو جواد فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه ثم القي في النار رواه مسلم

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا وہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وال وہ شخصون سی کہ شکر کیا جاویگا اوسپر دن قیامت کی یعنی بسبب اوسکی خاص نیت کی ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کرا ویگا اللہ تعالی اوسکو نعمتین اپنی یاد دلاوی گا نعمتین اپنی پر پہچانیگا اوسکو پس فرمادیگا اللہ تعالی کیا عمل کیا تو نی پیچھے اوسکی نعمتون کے کہا لڑا تیرے واسطے یہانتک کہ شہید کیا گیا مین لڑا تجھ واسطے یہانتک کہ شہید کیا گیا مین فرمادیگا اللہ کہ جھوٹا ہی تو ولیکن لڑا تو کہ کہا جاوی کہ دلیر ہی پس تحقیق کہا گیا یعنی غرض تیری خلق ہی حاصل ہوئی ہے پھر حکم کیا جاتا ہی پر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منہ اپنی کی یہانتک کہ ڈالا جاویگا پھر آگ کی اور ایک وہ شخص کہ سیکھا علم اور سکھلایا اوہ قرآن پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کرا ویگا اوسکو نعمتین پہچانیگا پس معلوم کریگا فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تو نی پیچھے اوسکی کیا سیکھا مین علم اور سکھلایا اوسکو اور پڑھا مین تیرے واسطے ہی قرآن فرماویگا اللہ تعالی جھوٹے ہوئے لا تو نی ولیکن سیکھا تو نی علم کو تاکہ کہا جاوی تحقیق تو عالم ہی اور پڑھا تو نی قرآن کو تاکہ کہا جاوی وہ تحقیق کہا گیا پھر حکم کیا جاتا ہی پر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منہ اپنی کی یہانتک کہ ڈالا جاویگا پھر آگ کی اور ایک وہ شخص کہ وسعت دی گئی اوسپر اللہ نی اور دیا اوسکو اصناف مال کے سب پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کرا ویگا اوسکو نعمتین اپنی پس معلوم کریگا اوسکو فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تو نی پیچھے اوسکی کوئی راہ کہ دوست کہا ہو تو یہ کہ خرچ کیا جاوی اوپر اوسکی مگر کہ خرچ کیا مین پیچھے اوسکی واسطے تیرے ہی فرماویگا اللہ تعالی جھوٹا ہوئی تو ولیکن کیا تو نی تاکہ کہا جاوے وہ سخی پس کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منہ اپنی کی یہانتک کہ ڈالا جاویگا پھر آگ کی **وعن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا متفق عليه

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا وہ یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نہین اوٹھا لیگا علم کو یعنی خبر ہی سینہ مین لوگون کے کہ کالی اوسکو کالنی کر یعنی دور کر ہی اوسکو بندون سی ولیکن اوٹھا لیگا علم کو ساتھ اوٹھانی علماء کی یہانتک کہ جب نہین باقی رکھیگا کسی عالم کو پکڑینگی لوگ سردار جاہل پس پوچھے جاوینگے پس فتوی دینگی بی علم پس گمراہ ہوینگی اور گمراہ کرینگی لوگون کو روایت کی یہ بخاری و مسلم نی **وعن** شقيق قال كان عبد الله بن مسعود يذكر الناس في كل خميس فقال له رجل يا ابا عبد الرحمن لوددت انك ذكرتنا في كل يوم قال اما انه يمنعني من ذلك اني اكره ان املكم وانی اتخولكم بالموعظة كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخولنا بها مخافة السامة علينا متفق عليه

اور روایت ہی شقیق سی کہا ہی عبد اللہ بن مسعود نصیحت کرتی لوگون کو ہر پنجشنبہ کی پس کہا اوسکو ایک شخص نی اے ابو عبد الرحمن البتہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ نصیحت کیا کرو مجکو ہر روز کی کہا اوہون نی خبردار ہو تحقیق منع کرتا ہی مجکو اس سی یہ کہ تحقیق مین کراہت کرتا ہون کہ دلگیر کرون مین تمکو اور مین خبرگیری کرتا ہون تمہاری ساتھ نصیحت کی جیسا کہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبرگیری کرتی ہماری ساتھ نصیحت کرنیکے واسطے خوف اوسکا نیکی اوپر ہمارے روایت کی یہ بخاری و مسلم نی **وعن** انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا تكلم بكلمة

عادها ثلثا حتی تفقهم عنه واذا اتی علی قوم فسلم علیهم سلم علیهم ثلثا رواه البخاری

روایت ہی اس سی کہ تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام فرماتی کوئی کلام پھیرتی اوسکو تین بار فرماتی یہانتک کہ خوب سمجھ لیتے لوگ اس سی اور جب آتی اوپر کسی قوم کی پس سلام کرتی اوسکو سلام کرتی تین بار روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی بسبب اس کے کہ اہتمام بہت مطلوب ہوتا اور گمان ہوتا کہ لوگوں نے نہ سنی ہوگی اوسمیں اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہوگا کہ تین بار فرماتی ہوگی واللہ اعلم اور تین سلام ایک وقت اون پر یعنی کی اندر آنے کی پس اور دوسرا سلام تحیہ کا یعنی جو کہ وقت ملاقات کی کرتی ہیں اور تیسرا رخصت کی وقت ۱۲ شیخ

وعن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انه انبتع بی فاحملنی فقال ما عندی فقال رجل یا رسول اللہ انا ادله علی من یحمله فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله رواه مسلم اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا چاہیے کہ بیٹھ چل سکتی سواری میری پس سواری دے مجھکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں میری پاس جو پس کہا ایک شخص کی کہ میں رسول خدا کی میں بتاؤں اوسکو اوسشخص کو کہ دے سواری اوسکو پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص راہ بتاوے اوپر بھلائی کی پس اوسکی واسطے مانند ثواب والے اوس بھلائی کی روایت کی یہ مسلم نے **وعن** جریر قال کنا فی صدر النهار عند رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فجاءه قوم عراة مجتابی النمار او العباء متقلدی السیوف عامتهم من مضر بل کلهم من مضر فتمعر وجه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لما رای بهم من الفاقة فدخل ثم خرج فامر بلالا فاذن واقام فصلی ثم خطب فقال یا ایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة الی آخر الآیة ان اللہ کان علیکم رقیبا والآیة التی فی الحشر اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد تصدق رجل من دینارہ من درهمه من ثوبه من صاع بره من صاع تمره حتی قال ولو بشق تمرة قال فجاء رجل من الانصار بصرة کادت کفه تعجز عنها بل قد عجزت ثم تتابع الناس حتی رایت کومین من طعام وثیاب حتی رایت وجه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یتهلل کانه مذهبة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها من بعده من غیر ان ینقص من اجورهم شیء ومن سن فی الاسلام سنة سیئة کان علیه وزرها ووزر من عمل بها من بعده من غیر ان ینقص من اوزارهم شیء رواه مسلم اور روایت ہی جریر سی کہا تھی ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آئی اوپر اوسکی یا پاس اوسکے ایک قوم ننگی بدن والی پیٹھی عمل یا بھلا اور ڈالی ہوئی تلوار میں گلی میں لٹکاوے ہوئی قوم مضر کی تھی بلکہ سب اوسکی مضر میں سی پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب سخت حال اون پر افلاس کا پس داخل ہوئی گھر میں اور نکلی پس کہا بلال کو پس بانگ کہی پس بانگ کہی اور تکبیر کہی پس نماز پڑھی یعنی خطبے اوسکے یہ خطبہ پڑھا پس پڑھی خطبہ میں یہ آیت اے لوگو ڈرو پروردگار اپنا سی جس نے پیدا کیا تمکو ایک جان سی یعنے حضرت آدم علیہ السلام سی آخر آیت تک کہ اخیر اوسکا یہ ہی تحقیق اللہ ہی اوپر تمہارا نگہبان اور آیت کہ پچھلے سورہ حشر کی ہی تو اللہ

وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتل نفس ظلما الا كان على ابن آدم الاول كفل من دمها لانه اول من سن القتل متفق عليه ۔ روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قتل کیا جاتا کوئی شخص ظلم سی مگر ہوتا ہی اوپر پہلی بیٹے آدم کے ایک حصہ خون اوسکی سی کیونکہ اول اسنی قتل کی ریت کا قتل کرنیکا روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی جو کوئی اسکو قتل کرتا ہی جتنا گناہ اوسپر لکھا جاتا ہی اتنا ہی قابیل پر ہی کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا قابیل اوسی نے ہابیل کو مارا تھا وسند کر حدیث معاویہ لا تزال من امتی فی ناب سواب هذا والا مطلب ان شاء الله تعالى اور ذکر کرینگی ہر حدیث موقع کی سر اوسکا

الفصل الثانی

فصل دوسری عن کثیر بن قیس قال کنت جالسا مع ابی الدرداء فی مسجد دمشق فجاءه رجل فقال یا ابا الدرداء انی جئتک من مدینة الرسول صلی الله علیه وسلم لحدیث بلغنی انک تحدثه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم لم اجئ لحاجة قال فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سلک طریقا یطلب فیه علما سلک الله به طریقا من طرق الجنة وان الملئکة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم وان العالم لیستغفر له من فی السموت ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب وان العلماء ورثة الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درهما وانما ورثوا العلم فمن اخذ به اخذ بحظ وافر رواه احمد والترمذی وابو داود وابن ماجة والدارمی وسماه الترمذی فلیس بن کثیر ۔ روایت کثیر بن قیس کی کہا تھا میں پاس ابو الدرداء کی مسجد دمشق یعنی شام کی میں پاس اوسکی ایک شخص آیا اوسنی کہا اے ابو الدرداء تحقیق میں آیا ہوں تمہاری پاس تہر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سی واسطی ایک حدیث کی کہ پہنچی ہی مجھکو یہ کہ تم نقل کرتی ہو اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نہیں میں کام کی کہا ہو واسطی تجارت کی پس تحقیق سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی وہ کہتی تھی جو شخص چلی ایک راہ میں جو قریب ہووی اور جو طلب کرتا ہو وسکی علم یعنی علم دین کا تہوڑا ہو یا بہت

چلتا ہی صدا و سکو راہ مین ا ہون جنت کی سی و تحقیق و شتی رکتی مین با زو اپنی و اسطی ضا مندی طلب علم کی و تحقیق عالم الیہ استغفار
کرتی ہین و اسطی و سکی جو کہ چ آسمان کی ہین یعنی ملائکہ او جو کہ چ زمین کی ہین یعنی بن انس و غیرہ او مچھلیان سیان مین پانی کی او تحقیر
فضیلت عالم کی و یہ عابد کی مانند ہر سی یا مذہبو دہو ہین تا سی ہما و پر تمام او تارون کی و تحقیق عالم وارث ہین پیغمبرون کی و تحقیق ہی
نہین و نہ چھوڑی کسی و نار و نہ درہم و سوا علم سی نہین کہ و رنہ چھوڑا ہی علم پس جسنی حاصل کیا علم کو لیا اون نی حصہ کامل روایت کی یہ احمد
او ترمذی ہی و ابو داؤد او ابن ماجہ او دارمی نی و نام لیا راو یکا ترمذی نی قیس بن کثیر لیکن صحیح کثیر بن قیس ہی جیسا یہ مصنف نی لکھا
ف نہین یا مین استثنی و کلام مل یعنی سوا سی سنی حدیث کی و لیوے غرض میری نہین و نہون نی حالا و حدیث سنی ہوگی چاہا کہ ساتھ تفصیل
کی سنین یا احتمال ہی کہ و نہون نی سنی ہوگی اب جا کر ملا و اسطہ سلیمان اعمش ہی یا ابو وائل کی حدیث بیان کی احتمال ہی کہ یہی حدیث او سنی
ہو یہی ہو یا و حدیث شفعت و مبارکپور نی اس کی و سکا تو اب بیان کیا او روہ حدیث مطلوب نہی بیان ہوا و رکہتی ہین مارو یا تو
مارو حقیقت مچھلیان نہین یا جیسا نی ہی توضیح او ہو ہی حدیث کی و ہین لوگون مچھلیان نہی داخل نہین لیکن یہ جو ذکر فرمایا تو اشارہ
سی یہ کہ جیسا پرسنا او حاصل ہونا خیر او زیادتی کا سبب ہات علما کی ہی یہان تلک مچھلیان خیر و بھلی مدرپانی کی ا مدہ مین نہین کی برکت
سی و فائدہ عالم کا متعدی ہی یعنی او رو ہی پہنچتا ہی و فائدہ عابد کا لازمی یعنی و سکی ذات کو ہی سو ایسی عالم کو مشابہ چاہدے کیا
او رو نفی و سلبی ہی مین تحقیق ہی و عابد کو مشابہ بتا دی کیا او ملکی و سنی او بھلی نہین ہیں بلکہ اگر لوگ کہی کہ عالم خالی عبادت سی ہوگا
کہ علم کی عمل کو فضیلت ہین و بسیط نی حیات کی علم کی صحیح نہین ہوتی کیونکہ لوگون عالم ہی ہونگی و عابد ہی پس فرق عالم او عابد مین
کیا ہی جواب دیدگا کہ عالم سی و ہی کہ بعد تحصیل علم کی لگا تا ہی عبادت مین سی یعنی فرائض و واجبات و مستحبون کو ادا کرکر
صرف اوقات ہی ساتھ تحصیل علم کی زیادتی علم کی و کام او سکا بیان کیا عالم او رو ہی ہوا ہی و ساتھ عالم کی یہ ہی کہ بعد تحصیل علم کی لگا ہوا
عبادت مین تمامی لیکن عالم و فائدہ و فائق ہی عالم کا ثابت ہی فضیلت و سنی ہی عبادت پر ہوتی ہی بعد فرائض ہی نفلی و مستحبی مین تمام
عمر کی نہ ہوا ہی نہ ہوگا ہی نہ ہوا ہی نہ ہوگا ہی نہ ہوا ہی نہ ہوگا ہ

[illegible] ف [illegible] وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس لکم تبع وان رجالا یاتونکم من اقطار الارض یتفقہون فاذا اتوکم فاستوصوا بھم خیرا رواہ الترمذی اور روایت ہی ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لوگ تمہاری تابع ہیں یعنی صحابہ کو فرمایا اور تحقیق لشکر آدمی آوینگے تمہارے پاس [illegible] تعلیم دین سے پس قبول کرو وصیت بہتر حق آوینگے کی یعنی اونسے بھلائی کرنا [illegible] اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم دین والا اوپر عابد کے مانند فضیلت میرے اوپر ادنی تمہارے کی پھر کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ اور فرشتے اسکے اور آسمان والے اور زمین والے یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہانتک کہ مچھلیاں ما خیر الناس میں و پڑھیں رہنیوالی لوگوں کی خیر کو یعنی علماء دین کو روایت کی اسکے پیچھے [illegible] ف مانند فضیلت میرے اوپر ادنی تمہارے کی واسطے ہر ایک [illegible] ف [illegible] وعن ابی امامۃ الباہلی قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان احدھما عالم والآخر عابد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ واھل السموات والارض حتی النملۃ فی جحرھا وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو امامہ باہلی سے کہا ذکر کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے دو شخصوں کا ایک عالم اور دوسرا عابد پس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کی اوپر عابد کے مانند فضیلت میری اوپر ادنی تمہارے کی پھر کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ اور فرشتے اسکے اور آسمان والے اور زمین والے یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہانتک کہ مچھلیاں ما خیر الناس میں و پڑھیں رہنیوالی لوگوں کی خیر کو یعنی علماء دین کو روایت کی اسکے پیچھے [illegible] ف مانند فضیلت میرے اوپر ادنی تمہارے کی واسطے ہر ایک [illegible] وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس لکم تبع وان رجالا یاتونکم من اقطار الارض یتفقہون فاذا اتوکم فاستوصوا بھم خیرا رواہ الترمذی اور روایت ہی ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لوگ تمہاری تابع ہیں یعنی صحابہ کو فرمایا اور تحقیق لشکر آدمی آوینگے تمہارے پاس [illegible] تعلیم دین سے پس قبول کرو وصیت بہتر حق آوینگے کی یعنی اونسے بھلائی کرنا [illegible] وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم فحیثما وجدھا فھو احق بھا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وابراھیم بن الفضل الراوی یضعف فی الحدیث اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ حکمت کی گمشدہ حکیم کی ہے پس جہاں پاوے اوسکو پس وہ لائق ہے اوسکی روایت کی ہے ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور ابراہیم بن فضل راوی کمزور ہے حدیث میں ضعیف گنا جاتا ہے یعنی بیچ بیان کرنی حدیث کی ف یعنی جس کسی کو ملی کوئی چیز اپنی کسی کی یا گم ہوئی چیز اپنی کسی کی پاس تاہی کی لینا تاہی کی پس چاہیئے کہ دین کے [illegible] بات عالم دین سے جس کسی سے ملے قبول کرلی اوسکو اور عمل کرلی اوسپر کہ یہ حق ہے اوسکا ہی خیال سکا نہ کرے کہ فقیر ہے اوسکی بات کیا قبول کرون بعضی بزرگون نے کہا ہے کہ اگر کوئی ایک بات حق کی بایزید بسطامی سے سنے اور وہی اپنی لونڈی سے سنی اور قبول نہ کرے تو مسلمہ ہوگا ف مراد یہ ہے کہ گیرو اندار گوش [illegible] نوشت ہست پند بر دیوار وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ سخت تر ہے اوپر شیطان کی ہزار عابدون سے روایت کی ہے ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کیونکہ شیطان جب لوگون پر دوا دوی [illegible] نفسانی کی کہوتا ہے عالم پہچان لیتا ہے اور اوسکو تدبیر اوسکی دفع کی بتا دیتا ہے بخلاف زہری عابد کے اس لیے کہ وہ اکثر مشغول عبادت میں رہتا ہے اور شیطان کی حال میں پہنچا ہوتا ہے لیکن جانتا نہیں [illegible] وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ وواضع العلم عند غیر اھلہ کمقلد الخنازیر الجوھر واللؤلؤ والذھب رواہ ابن ماجۃ وروی البیھقی فی شعب الایمان الی قولہ مسلم وقال ھذا احد حدیث متنہ مشھور واسنادہ ضعیف وقد روی من اوجہ کلھا ضعیف اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا علم کا فرض ہے اوپر ہر مرد و عورت مسلمان کی اور سکھانا علم کا نالائق کو مانند پہنانے والے سور کے ہیں جواہر اور موتیون اور سونے کا روایت کی ہے ابن ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں

قول حضرت کی مسلم تک و کہا یہ حدیث متن سکا مشہور ہی اور اسناد اسکی ضعیف اور روایت کی گئی کئی طرح سی سب ضعیف ہین **ف** لیکن کتنی طرقین ضعیف جہان جمع ہوتی ہین تو بعض کو بعض سی قوت پیدا ہوتی ہی اور وہ حدیث قوی ہو جاتی ہی و طلب کرنا علم کا فرض ہی مزد علم سی وہ علم ہی کہ جسکی ضرورت پڑتی ہی مثلاً جب آدمی مسلمان ہوا تو واجب ہوئی اوپر معرفت صانع کی اور اوسکی صفات کی اور جاننا نبوت رسول کا اور سوا ان کئی اون چیزون کا کہ ایمان ہوتا ہی اونکی صحیح نہین و جب وقت نماز کا آیا تو واجب ہوا علم احکام نماز کا سیکھنا جب رمضان آیا تو واجب ہوا علم احکام روزہ کا و جب مالک نصاب کا ہوا تو واجب ہوا علم احکام زکوۃ کا اور جب بی بی کی تو علم حیض و نفاس کا اور طلاق وغیرہ کا کہ جو متعلق ساتھ خاوند ہونے کی ہی سیکھنا واجب ہوا اسیطرح بیع شرا کرنی لگی تو مسائل اوسکی سیکھنی واجب ہوئین کی اسی پر اور چیزون کو سمجھ لی سو علم کہ ہاتھ سکو میسر آویگی اوسکا علم حاصل کرنا ہی فرض ہوگا اگر نہ کریگا تو شد کنہ گار ہوگا اور بعضون کی نزدیک یہ علم سی علم خلاص اور معرفت آفات نفس کی ہی یعنی حسد کینہ وغیرہا اور جو چیز کہ اعمال کو فاسد کر دے اور حاصل انیکا یہ ہی کہ یہ علم بہت سا تعداد ہو و تنہا ہی علماء سلوک سکہا وی مثلاً عوام لی آگی اگر بارکیان تصوف وغیرہ لی بیان ارینگی کراہ ہوگی تحصیل علم بتانا ظلم ہی ۱۲ منہ سید **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ جمع ہونگی دو خصلتین مین منافق مین جمع ہوتی ہی یہ منافق کی ایک تو خلق نیکو و دوسری سمجھ دین کی روایت کی یہ ترمذی نی **ف** اس حدیث مین مذمت دانائی اسیکی کہ آدمی کو چاہیئی کہ یہ دو خصلتین یعنی مین حاصل کرلی و کہا تو شیخ نی کہ حقیقت فقہ فی الدین لی یہ ہی کہ دلمین سمجھ دین کی واقع ہو پھر زبان پر جاری ہو اور موجب اوسکی عمل کرلی و حاصل ہو اوسکی سبب سی خوف خدا اور نقصان ہوا علی

وعن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نکلی پھر سی واسطے طلب علم کی اوسی وقت سی اللہ تعالیٰ ہی تک کہ پھر ہی روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نی **ف** یعنی جو کوئی نکلی گھر سی یا اپنی شہر سی طلب کرنی علم شرعی کی لیی جو فرض عین ہوا فرض کفایہ یعنی زیادہ حاجت سی تو جہاد کرنیوالی کا سا ثواب پاتا ہی لیکن یہ ہی دلیل ہی دین کی و دلیل ہی شیطان کے اوسکے نفس کی ہی پس یہ ثواب پاتا ہی جب تک کہ پھر ہی طرف گھر اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ بعد پھرنی کی اسس سی جسے زیادہ موجب پاتا ہی کیونکہ وارث انبیا کا ہوتا ہی پھر تعلیم کرنی اور کامل کرنی ناقصون کی ۱۲ علی **وعن** سَخْبَرَةَ الْاَزْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ ضَعِیْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْدَاوٗدَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ ــــــ اور روایت ہی سخبرہ ازدی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کریگا علم کو ہوتا ہی کفارہ واسطے اون گناہون کا کہ گذر گئی یعنی صغیرہ گناہ روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث ضعیف الاسناد ہی یعنی ابوداود راوی ضعیف گنا جاتا ہی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَسْمَعُهٗ حَتّٰی یَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرگز نہین سیر ہوتا مومن خیر سی یعنی علم سی کہ سنتا ہے اوسکو یہانتک کہ ہوتی ہی نہایت اوسکی جنت روایت کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی خیر عمر تک طلب علم مین رہتا ہی اور اوسکی برکت

سی ثابت ہین جاتا ہی حدیث مین شخیر ہی طالب علم کو دنیا سی ایمان تاکہ ہی انشاء اللہ تعالی و اس حدیث کی تحصیل کرسکی یہی معنی ال اللہ اخیر
تک تحصیل علم مین مشغول ہی ہین و جو احاصل ارنی بات ہی علم کی اور دائرہ علم کا وسیع ہی جو لہ مشغول ہو ساتہہ علم کی ارچہ ساتہہ تعلیم و تصنیف
کی ہو حقیقت مین ثواب طلب علم و تحصیل علم کا ہی ہی وسلم و حق **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من سئل عن علم علمه ثم کتمه الجم یوم القیمة بلجام من نار رواه احمد و ابو داود و الترمذی
و رواه ابن ماجة عن انس اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا و ہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پوچہا گیا بات
علم کی کہا تا ہی و علم چہپایا اسکو دیا جاوے گا ان قیامت مسلی لگام کی و تیسرے دیہ احمد و ابو داود و ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی انس
سی **ف** دیہ اس حدیث سی تعلیم علم کی تعین ہی کہ تعلیم سکی ضرور ہی سبیلہ لہ نی اراد و تا ہی سلام ان کا اور ایت ہی کہ تعلیم محلوکہ اسلام کیا چیز ہی ارادہ
کرتا ہی کا ہلی کا اور وقت تاکا کیا وہ ابتا ہی تعلیم اسکو تا کیا لوگی فتوی پوچہتا ہی بیچ حلال کی یا حرام کی پس لازم ہی جواب تکا اور ہو تو قبل
من یہ حال نہین ہی سید **وعن** کعب بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من طلب العلم
لیجاری به العلماء او لیماری به السفهاء او یصرف به وجوه الناس الیه ادخله الله النار رواه الترمذی و
رواه ابن ماجة عن ابن عمر اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا و ہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کرے
علم کو تا کہ جھگڑا کرے ساتہہ علما کی یا جہگڑے سی سفیہون سی یا پہیرے ساتہہ سکی مونہہ آدمیون کی طرف اپنی داخل کریگا اوسکو اللہ
آگ مین روایت کی یہ ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی ابن عمر سی **ف** پہیرنی آدمیون کی طرف اپنی او حاصل کرنی اوسی مال و جاہ او
صرف کرنی اوسکو دنیا او خواہشون نفس مین یعنی جو لوگی فقط واسطی غرض دنیا کی طلب سی علم حال او سکا یہ ہی و جسکو وسیلہ نہین ہی
او یہ علم جسکا پہیرنا پرنا ہوگی اس حکم مین داخل نہین لیکہ حد و ہی حق **وعن** ابی هریرة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم من تعلم علما مما یبتغی به وجه الله لا یتعلمه الا لیصیب به عرضا من
الدنیا لم یجد عرف الجنة یوم القیمة یعنی ریحها رواه احمد و ابو داود و ابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہا و ہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سیکہی علم کو او طرح کا علم کہ طلب کی جاتی ہی ساتہہ اوسکی رضا اللہ کی نہین سیکہتا اوسکو
مگر اسواسطی کہ پہنچی بسبب اوسکی متاع دنیا کو دنیا کو یعنی سوائے بہشت کی دن قیامت کی یعنی بو اوسکی روایت کی یہ احمد و ابو داود و ابن ماجہ نی **ف**
یعنی جو کوئی علم دین کو وسیلہ حصول دنیا کا کرے حال او سکا یہ ہی و ر اگر علم دین کا نہو او سکو وسیلہ دنیا کا کرے نہین لیکن اوسمین شرط یہ ہی کہ
وہ علم ترسنا دست ہی ہو یعنی مثل نجوم و غیرہ کی نہو او ر بو جسمین دل نہین یا نی کا یہ مبالغہ ہی یعنی محال محروم ہی بہشت کی اصل ہونی سی واسطی
یہ ہی کہ مخلصون حقیقون کی ساتہہ بدون عذاب کی نہین داخل ہو سیکا حق **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله
نضر الله عبدا سمع مقالتی فحفظها و وعاها و ادی ها فرب حامل فقه غیر فقیه و رب حامل فقه الی من هو افقه
منه ثلث لا یغل علیهن قلب مسلم اخلاص العمل لله و النصیحة للمسلمین و لزوم جماعتهم فان دعوتهم
تحیط من ورائهم رواه الشافعی و البیهقی فی المدخل و رواه احمد و الترمذی و ابو داود
و ابن ماجة و الدارمی عن زید بن ثابت الا ان الترمذی و ابا داود
لم یذکرا ثلث لا یغل علیهن الی آخره اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا و ہا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تازگی رہے اور جس نے سنکر کسی بات کو یاد رکھا اور سکو اور جیسا یاد رکھا اور سکو اور پہنچایا اور سکو یعنی لوگونکو جیسا کہ سنا ہے بعضی امانیوالی فقہ کی نہیں ہوتی قصہ و بعضی امانیوالی فقہ کی ہوتی ہیں طرف اوس شخص کی کہ وہ زیادہ ہی فقیہ اوس سے تین چیزین ہین کہ نہین خیانت کرتا اوپر دل مسلمانکا خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ کی اور خیرخواہی واسطے مسلمانون کی اور لازم پکڑنا جماعت مسلمانونکی کیونکہ دعا اونکی گھیرے ہوئی ہی پیچھے اونکی اسی روایت کی بیہقی نے شافعی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کی اور روایت کی بیہقی احمد نے اور ترمذی نے اور ابو داود نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت سے مگر ترمذی نے اور ابو داود نے نہین ذکر کیا ان لفظون کا ثلث لا یغل علیہن آخر اوس کی تک **ف** تازہ کرے اللہ یعنی قدر و منزلت اوسکی بڑہی ہوا اور بہت خوش ہوا اوسکو دنیا اور آخرت مین اور لفظ فقہ منتک کا مطلب یہہ ہی کہ بعضی یاد رکھنی والی حدیث کی خود نہین سمجھہ رکھتی ہین اور بعضی سمجھہ رکھتی ہین لیکن جسکی اگلی بیان کی وہ نیا اور سمجھہ رکھتا ہی بس چاہیے کہ جیسی سنی ہی ویسی ہی پہنچا دی تاکہ جسکو پہنچائی ہی وہ مطلب سمجھہ لی یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ لفظ حدیث کی بعینہ نقل کر دی اور لفظ لا یغل ساتھہ زیر حرف یا کی اور زیر حرف عین کی جسکے معنی حقد یعنی کینہ کی ہی اور ساتھہ پیش یا کی اور زیر عین کی اور ساتھہ زبر حرف یا کی اور پیش غین کی جسکے معنی خیانت کی پس معنی یہہ ہین کہ مومن خیانت نہین کرتا ہی ان تین چیزون مین یعنی یہہ تین چیزین مومن مین ضرور پائی جاتی ہین اور نہین دخل ہوتا مومن کی مذکورہ کہ یہہ ہی اوسکو حق سے جلگ کرتا ہی یہہ تین چیزین اور معنی خلاص عمل کی یہہ ہین کہ عمل کرنی مین محض خدا مندی اللہ ہی کی منظور ہو اور کچھہ غرض دنیوی یا اخروی منظور ہو مین بلا اخلاص عمل کے لوگونکا ہی اور دوسرا خواص کا اور لازم پکڑنا جماعت کا یعنی موافقت کرنی مسلمانونکی بیچ اعتقادکی اور عمل بصلاح کی یعنی نماز جمعہ و جماعت وغیرہ کی اور لفظ من و راء اکثر نسخونمین ساتھہ زیر میم کی ہی و بعضی نسخونمین ساتھہ زبر میم کی ہی یعنی دعا مسلمانون کی پیچھے ہوتی ہی اونکو پس پہنچاتی ہی اونکو ملائکہ شیطان کی سی و رکاوٹ کی سی نہین ہی کہ لوگونکی کاٹ ہی جماعت اونکی نہین ہی یعنی و برکت اونکی و برات اونکی عالی و حق علی **وعن** ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعی لہ من سامع رواہ الترمذی و ابن ماجۃ رواہ الدارمی **وعن** ابی الدرداء و روایت ہی ابن مسعود کی کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھی تازہ کرے اللہ اوس شخص کو کہ سنا مجھسے کچھہ پس پہنچایا اوسکو جیسا کہ سنا اوسکو پس اکثر پہنچائی گئی بات یاد رکھنی والی ہوتی ہین اوسکی اوسی روایت کی بیہقی نے ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کی دارمی نے ابی درداء سے **ف** للکہا ہی علمائی کرام نے خطاب اس حدیث مین اور اوسکی یاد کرانی مین اور پہنچانی مین کچھہ فائدہ نہوتا سوا امید واری برکت دعا کی حضرت سائد کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی کافی ہا دنیا اور آخرت مین **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ البیہقی و رواہ ابن ماجۃ عن ابن مسعود و زاد و لا تکذبوا علی کذکر اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم اور روایت ہی ابن عباس کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو حدیث کرنی میری سی مگر اوس چیز کو کہ جانو پس جسنی جھوٹ بولا اوپر مجھ جانکر پس چاہیے کہ ڈھونڈی ٹھکانا اپنا دوزخ مین روایت کی بیہقی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن مسعود سے اور زیادہ کیا اور نہین ذکر کیا ان لفظون کو بچو حدیث کرنی میری سی مگر اوس چیز کو کہ جانو **ف** مگراوس چیز کو کہ جانو یعنی ساتھہ یقین کی یا ساتھہ ظن غالب کی

اسی کو کہتے ہیں حدیث سے بھی یہی تو روایت کرتا ہے ترمذی اور طبرانی کی بھی ہے ۱۲ منہ **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار وفی روایۃ من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ الترمذی ابن عباس سے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہا قرآن کی بات اپنی رائے سے تو چاہیے کہ بنا لے اپنا ٹھکانا دوزخ میں اور روایت ہے ابن عباس سے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہا قرآن کی بات بغیر علم کے تو چاہیے کہ بنا لے اپنا ٹھکانا دوزخ میں روایت کی ہے ترمذی نے **ف** کہا ہے قائل نے یعنی تفسیر کرنے والے نے قرآن کی اپنی عقل سے بغیر اس کے کہ روایت ہو نقل اس حال میں کہ نہ ہو اس کو رسوخ علم کا **وعن** جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطأ رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے جندب سے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہا قرآن کی بات اپنی عقل سے پس موافق واقع کے ہو تو بھی چوکا روایت کی ہے ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی واقع میں اگرچہ حق و صواب اتفاق سے ملا لیکن طریق اس کا طریق خطا کا تھا اس لیے حکم خطا کا رکھتا ہے ہر حال مجتہد کی رائے کا جب وہ الرائے ہو اجتہاد میں خطا کا ہے لیکن ثواب پاتا ہے جیسا کہ ایک تفسیر ہے اور وہ سری تاویل تفسیر ہے یقین کرنے کی اور مراد حق ہے یہ بات سوا اہل نقل کی اہل تفسیر سے کہ سوا اس کے منقول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں اور تاویل یہ کہ بطریق احتمال کہی کہ ہو سکتا ہے کہ مراد یوں ہو یہ درست ہے بشرطیکہ موافق قواعد عربی کے اور شرع کے ہو **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المراء فی القرآن کفر رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنا قرآن کی بابت روایت کی ہے احمد اور ابوداؤد نے **ف** جھگڑنا یہ ہے کہ قصد کرے جھٹلانے قرآن کا سے قرآن کی یعنی دفع کرے بعض اس کو ساتھ بعض کی یہ نہ چاہیے بلکہ یوں چاہیے کہ کوشش کرے جو موافق کرنے بعض کی ساتھ بعض کی بقدر امکان کے پس اگر مشکل ہو پھر تو اعتقاد کرے کہ یہ بدفہمی میری ہے اور سونپے علم اس کا اللہ اور رسول پر اور مثال اس جھگڑنے کی یہ ہے کہ اہل سنت جماعت مثلاً کہتے ہیں کہ خیر و شر اللہ ہی کی طرف سے ہے اور معتزلی کہتے ہیں اس آیت کو قل کل من عند اللہ یعنی کہہ کہ سب کچھ اللہ کے طرف سے ہے پس یہ بات تو حق ہے اس کو قوم قدریہ جھٹلاتی ہیں ساتھ اس آیت کی ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک یعنی جو کچھ پہنچتی ہے تجھ کو نیکی سے پس اللہ کی طرف سے ہے اور جو کچھ پہنچتی ہے تجھ کو قسم برائی سے پس تیری نفس کی طرف سے ہے پس اس طرح کا اختلاف منع ہے چاہیے یوں کہ ہم مثل ایسی آیتوں کے عمل کریں اوس آیت پر کہ اوس پر اجماع مسلمانوں کا ہوا اور دوسری آیت میں تاویل کریں یعنی پہلی آیت پر اجماع مسلمانوں کا کہ سب کچھ اللہ ہی کی تقدیر سے ہوتا ہے اور دوسری آیت اپنی ماقبل سے لگتی ہے یعنی کیا ہوا ان منافقوں کو کہ جو بات صواب ہے وہ نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں ما اصابک الخ پس گویا منافقوں کا عقیدہ بیان فرمایا ہے پس اسطرح تاویل کریں اور پہلی پر عمل **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قوما یتدارءون فی القرآن فقال انما ہلک من کان قبلکم بہذا ضربوا کتاب اللہ بعضہ ببعض وانما نزل کتاب اللہ یصدق بعضہ بعضا فلا تکذبوا بعضہ ببعض فما علمتم منہ فقولوا وما جہلتم فکلوہ الی عالمہ رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اوسنے نقل کی باپ اپنے سے اوسنے اپنے دادا سے کہا سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لوگوں کو کہ آپس میں ایک دوسری کو دفع کرتے ہیں اور خلاف ثابت کرتے ہیں اور جھگڑتے ہیں بیہودہ قرآن کی پس فرمایا سوا اس کے نہیں کہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تجھ سے پہلی جس ساتھ ایسی بات کی ہے اور انہوں نے اللہ کی کتاب کو بعض کو اور پر بعض کی یعنی تناقض

نہایت نہیں ثابت کیا کہ یہ آیت مخالف اس آیۃ کی ہی اور وہ مخالف اسکی اور اسوا اسکی نہیں کہ نازل ہوئی کتاب اللہ کی چار کرتی ہی بعض اوسکی بعض کو پس مت جھگڑو بعض اوسکی کو بعض سے پھر جو جانو تم اوس سی پس کہو اور جو نہیں جانتے پس سپرد اوسکو طرف جاننے والے اوسکی کی روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** طرف جاننے والے کی یعنی طرف اللہ اور رسول اوسکی کی سونپو یا مراد جاننے والے سی وہ ہی کہ تم سی علم زیادہ رکھتا ہو علماء مین سی اور مثال اس حکم کی یہ ہی کہ جب نکلی ہی **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل القرآن علی سبعۃ احرف لکل ایۃ منہا ظہر وبطن ولکل حد مطلع رواہ فی شرح السنۃ اور روایت کی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل کیا گیا قرآن اوپر سات حرف کی ہر آیت کی اونمین سی ظاہر ہی اور باطن ہی اور ہر حد کی جگہ چڑھنا ہونی کی روایت کی بیہقی نے شرح السنہ مین **ف** مراد سات حرف سی سات لغت مین جو مشہور تھی عرب مین سات قبیلہ کی کہ وہ یہ ہین لغت قریش اور ہذیل اور ازد اور ثقیف اور ہوازن اور کنانہ اور تمیم یہی قبیلہ قرآن نازل ہوا یہ لغت قریش سے تھا لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جب تمام عرب پر پڑھنا اوسکا دشوار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری تعالی سی التماس کیا کہ اس امت مین آسانی ہو پس حکم ہوا کہ ہر لوگ اپنی لغت مین پڑہی حضرت عثمان رضی تک اسیطرح پڑہتی تھی جب اونہون نے کتنی ہی کلام اللہ لکھوا کر اسلام کی شہرون مین بھیجی توقف فرمایا اور پرا اوسی لغت کی کہ زید بن ثابت نے کی ساتھ حکم حضرت ابوبکر کے اور صلاح حضرت عمر کی جمع کیا تھا اور حکم کیا ساتھ مشاورت کے اور لغات کی اس لیی کہ دیکھا اونہون نے کہ لوگ اختلاف کرتی ہین اور بعضی بعضون کو کافر کہتی ہین پس ڈرا اون لغات سی مگر یہ اوسنے منسوخ ہوئی اور یہ رہی اور باقی رہا بعد اونکی یہانتک کہ قوا بعد کو پہنچا ساتھ سندون متصل کی اور باقی رہا یہ اختلاف کہ اس لغت مین مکرر تھا یعنی ادغام اور امالہ وغیرہما ان قرارتین جاری ہی اور بعضون کی نزدیک مراد ساتھ طرح سی ساتھ قرارتین مین جو کہ اوپر بیان ہوئی ہین کہ ہی علماء کی قرارتین اگرچہ زیادہ ہین ساتھ پر لیکن وہ رجوع کرتی ہین طرف سات وجہون کی اختلاف سی ایک تو اختلاف کلمہ یا ہیات اوسکی کی زیادتی کر یا نقصان کر اور دوسری اختلاف جمع اور مفرد کا اور تیسری اختلاف مذکر اور مونث کا جو تھی اختلاف تصریف کی مانند تخفیف اور تشدید کی اور فتحہ اور کسرہ علی مانند مَیْتٌ اور میِّتٌ اور یقظہ اور یقظ کی پانچوین اختلاف اعراب کا چھٹی اختلاف حروف کا جیسی کہ تلک الاشیاطین ساتھ تشدید دون کی اور تخفیف اوسکی کی ساتوین اختلاف لغات کا ادا کرنی مین مانند تفخیم اور امالہ کی ہمارے اوستادون رحمہم اللہ نے ہی تقریر پسند کی ہی اور مراد ساتھ ظاہر کی بیہقی نے بسبب زبان اوسکو سمجھتی ہین اور باطن وہ کہ بندگان خاص حقتعالی کی اوسپر مطلع ہین اور حد معنی طرف اور نہایت کے ہی یعنی ہر ایک ظاہر اور باطن کی ایک حد اور نہایت ہی اور ہر حد اور نہایت کی لیی ایک مطلع ہی یعنی مقام ہی کہ اوسپر چڑہنی سی یعنی اوسکی حاصل کرنی سی آدمی مطلع ہوتا ہی اوس حد اور نہایۃ پر پس مطلع ظاہر کا سمجھنا عربیت کا ہی اور اون علوم کا کہ ظاہر یعنی قرآن کی ساتھ اوسکی متعلق ہین اور معرفت اسباب نزول کی اور ناسخ منسوخ کی اور مانند اوسکی کی اور مطلع باطن کا یہ ہی اور اتباع ظاہر کا اور عمل اوسپر اور پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دل کا وغیر ذلک بعد حصول اوسکی اوپر باطن قرآن کی مطلع ہوتا ہی اور امام محی السنۃ نے معالم التنزیل مین کہا ہی کہ ظاہر لفظ قرآن کی اور باطن تاویل اوسکی اور مطلع فہم یعنی سمجھنا اوسکی کہ مقرر کرنوالے پر تاویل اور معانی اوس کی جنیسی کہ لیتے ہین اوسکی غیر پر نہین کہتی حد سید علی **وعن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العلم ثلثۃ آیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما کان سوی ذالک فہو فضل رواہ

ابوداؤد و ابن ماجہ کو روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علم تین ہین آیۃ محکمہ یا سنت قایمہ یا فریضہ عادلہ اور جو چیز کہ ورا اسکی ہی ہین وہ فضل ہی روایت کی ہی ابوداؤد اور ابن ماجہ نی ف یعنی علم دین کی تین ہین آیۃ محکمہ یہہ اشارہ ہی طرف کتاب اللہ نی آیۃ محکمہ اصل کتاب کی ہی سی ہین وہ نی کہ لی اور جو علوم کہ وسیلہ اوسکی ہین متعلق اوسکی ساتھہ ہین اور سنت قایمہ یعنی حدیثین کہ ثابت ہین بیان محافظت متون اور سند نقل اور فریضہ عادلہ اشارہ ہی جماع اور قیاس کی کہ نکالا گیا ہی کتاب و سنت سی اور اسکو فریضہ اس لیی فرمایا کہ عمل اوپر واجب ہی سیکہ لنا کتاب سنت پر چنانچہ معنی عادلہ کی یہی ہین کہ مثل اور عدیل کتاب و سنت کے ہی پس حاصل معنی حدیث کی یہہ ہوی کہ اصول دین کی چار ہین کتاب و سنت اور اجماع اور قیاس اور جو علم سوا انکی ہین فضل ہین یعنی زاید و معنی حق ۔ **وعن** عوف بن مالک اشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقص الا امیر او مامور او مختال رواہ ابوداؤد و رواہ اللالکائی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ و فی روایتہ او مراء بدل او مختال اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قصہ بیان کریگا مگر حاکم یا معلوم یا متکبر کریگا روایت کیا ابوداؤد نی اور روایت کی لالکائی نی عمرو بن شعیب سی اوسنی اپنی سی اوسنی دادا اپنی سی اور بیچہ روایت لالکائی کی لفظ او مراء یعنی ریا کار ہی کی او مختال کی ف مراد قصہ سی بیان کرنا وعظ اور نصیحت اور قصی اور اخبار کا ہی معنی یہہ ہین کہ یہہ فعل نہین صلاح ہوتا مگر نہین شخصون مذکورون مین سی وہ تو حق پر ہین یعنی امیر اور مامور یا ہی اور نکو کہ وہ وعظ بیان کرین اور ایک یعنی متکبر اوسکو نکہنا چاہیی پس حق وعظ کہنی کا اول تو حاکم کا ہی کیونکہ وہ مہمان ہوتا ہی عیب پر امور اصلاح اونکیی جو جانتا ہی اور آپ ہی علما مین سی ہی جو کوئی تقوی اور ترک طمع رکہتا ہوگا اور سلوک قدر کریگا پس مراد مامور سی ایک تو یہہ ہوا کہ حاکم نی اوسکو حکم کر دیا اور دوسرا وہ شخص کہ اللہ تعالی کیطرف سی حکم کیا گیا ہو جیسی بعض علما اور اولیا وعظ کہتی ہین پس اسمین ضرر ہی کہ اکثر سوا لوگون کی وعظ کہی جاویگا تو از راہ فخر و طلب ریاست و تکبر کی کہیگا ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ و من اشار علی اخیہ بامر یعلم ان الرشد فی غیرہ فقد خانہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی فتوی دیگا علم بغیر یا گیا ہوگا گناہ اوسکا اوپر کہ جسنی فتوی لیا اوسکو اور جسنی مشورہ دیا بہائی اپنی کو سا تہہ ایسی کام کی کہ جانتا ہی کہ بہلائی بیچ سوا اوسکیی ہی پس تحقیق خیانت کی اوسکی روایت کی ابوداؤد نی ف یعنی ایک جاہل نی عالم سی مسئلہ پوچہا پس عالم نی مسئلہ غلط بتا دیا اور پوچہنی والی نی اوسپر عمل کیا اور نجانا کہ یہہ غلط ہی تو گناہ عالم ہی پر ہوگا بشرطیکہ عالم نی اپنی اجتہاد مین مقصور کیا ہوگا اور جسنی مشورہ بدخواہی کا دیا اوسنی خیانت کی ۔ **وعن** معاویۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخلوط رواہ ابوداؤد اور روایت ہی معاویہ سی کہا تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مخالطہ یعنی سی روایت کی ابوداؤد نی ف یعنی وہ مسائل کہ اونسی علما کو مخالطہ مین نی اسبب جہل ہوتی اونکی پس اگر ابتدا ہی یہہ جہی تو حرام ہی کیونکہ اسمین ایذا ہوتی ہی مسلمان کو اور باعث فتنہ اور عداوت کا ہی اور اظہار اپنی فضیلت کا ہی اور یہہ حرام ہین اگر پہلی کسی اور نی ایسا مسئلہ پوچہا اور اسنی اوسکی جواب دیدی مین ایسا ہی ہوا تو نہین حرام علی ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا الفرایض و علموہا فانہا نصف العلم و ہو ینسی و ہو اول شیء ینزع من امتی رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکہو تم فرایض یعنی جو چیزین کہ اللہ نی فرض کی ہین یا علم فرایض اور سیکہو قرآن کو

اور کہا اور تو کم سن ہے تحقیق میں فرض کیا جاؤں گا یعنی نقل کروں گا اس عالم سے روایت کی یہ ترمذی نے **وعن** ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشخص ببصرہ الی السماء ثم قال ھذا اوان یختلس فیہ العلم من الناس حتی لا یقدروا منہ علی شیء رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی درداء سے کہا ہم تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اونچا کی نگاہ اپنی طرف آسمان کی پھر فرمایا یہ ہی وقت جاتا رہے گا علم اور مسلمانوں سے یہاں تک کہ نہیں طاقت رکھیں گے علم میں اور کسی چیز کی روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اونچا کی نگاہ کو یا کہ منتظر وحی کی تھی پس وحی آئی کہ اجل تمہاری نزدیک پہنچی اور پس فرمایا کہ اب صدر وحی منقطع ہوتا ہے **وعن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ روایۃ یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم المدینۃ رواہ الترمذی وفی جامعہ قال ابن عیینۃ انہ مالک ابن انس ومثلہ عن عبد الرزاق قال اسحاق ابن موسی وسمعت ابن عیینۃ انہ قال ھو العمری الزاھد واسمہ عبد العزیز بن عبد اللہ.... اور نقل ہی ابی ہریرہ سے روایت قریب ہی یہ کہ مارینگی لوگ جگر اونٹوں کی طلب کرینگی علم میں پاوینگی کسیکو عالم زیادہ عالم مدینہ کی سے روایت کی یہ ترمذی نے اور جامع ترمذی کی ہی کہا ابن عیینہ نے تحقیق عالم یہ کسیکا مالک بن انس ہے مانند اس کے کہا ابن عیینہ سے منقول ہی عبد الرزاق سے ہی کہا اسحق بن موسی نے سنا میں ابن عیینہ سے کہ کہا وہ عالم مدینہ کا عمری زاہد ہی اور نام عمری کا عبد العزیز بن عبد اللہ **ف** روایۃ یعنی ابو ہریرہ نے یہ حدیث مرفوعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ راوی ابو ہریرہ کو لفظ ابو ہریرہ نے یاد نہیں رہا پس اپنی طرف بیان کیا اور جگر اونٹوں کی مارینگی یعنی جلدی چلیں گی اور سفر دور سے اختیار کرینگی عالم کی طلب میں پس نہ پاوینگی اور نہ پہنچینگی مگر مدینہ میں پس یہی عالم زاہد ہوگا عبد العزیز نسب اس کا عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمرو بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب پس نقل ابن عیینہ کی مخالف ہوئی ترمذی نے یا واسطہ یحیی کی ابن عیینہ سے نقل کیا کہ عالم مدینہ کی امام مالک ہیں اور اسحق بن موسی نے نقل کیا کہ عمری زاہد ہیں اور مناسب یہی کہ ہر ایک نے بحسب اطلاع اپنی کہا پس یقین ہوئی ہیں تینوں ہی اور یہ بات بعید نہیں کہ صحابہ اور تابعین کی فرمائی ہی کہ مدینہ کی عالم سے زیادہ کسیکو نہیں پاوینگی اور بعد ان کی تو بڑے بڑے عالم پیدا ہوئے ہیں مشرق کی تھے ان سے زیادہ تر علم مدینہ کی اور نظر یہ ہی اور اللہ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب ہی حال ہے زمانہ سے علماء بنی تھے مدینہ منورہ میں ہوگا جیسا کہ بعضے بعضوں سے ہی ہی معلوم ہوتا ہے **وعنہ** قال فیما اعلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا رواہ ابو داود اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا میں نہیں جانتا ہوں میں حضرت سے غیر چند صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہی کہ فرمایا تحقیق اللہ عز وجل بھیجتا ہے واسطے نفع اس امت کی اوپر سر ہر سو برس کی اوس شخص کو جو نیا کرتا ہے واسطے اوس کے دین اوس کا روایت کی یہ ابو داود نے **ف** اور علما نے اس حدیث سے ایسا سمجھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ایک شخص امت سے ممتاز ہوتا ہے اہل زمانہ میں کہ وہ اور شریعت میں کی کرتا ہے اور بدعت کو دفع کرتا ہے یہاں تک کہ تعین کی ہے بعضوں نے سو برس کی تین طرح سے پہلا تو اور دوسری میں علما اور بعضی علما نے کل عموم پر کیا ہے خواہ ایک ہو خواہ بہت **وعن** ابراھیم بن عبد الرحمن العذری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین

رواہ البیہقی فی کتابہ المدخل من حدیث بقیۃ بن الولید عن معان بن رفاعۃ عن ابراہیم بن
[illegible] العذری [illegible] روایت ہی ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیتے گا
اس علم کو یعنی علم کتاب و سنت کو ہر حالت ایندہ میں نیک و بکی یعنی ثقہ معتمد لوگ کہ نکالیں گے اس علم سی تغیر زائد سی بنی والوں کا اور جھوٹ
[illegible] اور تاویل [illegible] روایت ہین روایت کی بیہقی نی اپنی کتاب اپنی کی کہ نام اوسکا مدخل ہی
[illegible] اس باب سی [illegible] عن نی معان بن رفاعہ سی عن نی ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سی **ف** لفظ رواہ البیہقی سی لفظ
[illegible] ہی کہ [illegible] کا نی اس سی اس حدیث مین مبہم سفید جھوٹی ہونی ہی **وسنذکر** حدیث جابر فانما شفاء
العی سوال فی باب التیمم ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگی ہم حدیث جابر کی کہ اوسکا یہ ہی فانما شفاء العی
[illegible] سوال [illegible] سی [illegible] **الفصل الثالث** فصل تیسرا **عن** الحسن مرسلا قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من جاءہ الموت وہو یطلب العلم لیحیی بہ الاسلام فبینہ وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی حسن سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص آیا اوسی پاس موت اوسکی اور وہ طلب کرتا ہو علم کو اسواسطی کہ زندہ کرے اوس سی ساتھ اوس کی اسلام کو پس
[illegible] اوسکی اور [illegible] نبیون کی فی ایک درجہ کا ہونا پیچ بہشت کی اوسکو رواہ الدارمی روایت کی بیہقی نی **و**

عنہ انہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجلین کانا فی بنی اسرائیل احدہما کان عالما
یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم الناس الخیر والآخر یصوم النہار ویقوم اللیل ایہما افضل
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل ہذا العالم الذی یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم الناس الخیر علی العابد الذی یصوم النہار ویقوم اللیل کفضلی علی ادناکم رواہ الدارمی
روایت ہی وہ بہت سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال دو شخصون کی سی کہ تھے بیچ بنی اسرائیل کی
ایک دون مین سی تہا عالم پڑہتا تہا نماز فرض پہ بیٹہتا تہا پس سکہلاتا تہا آدمیون کو علم اور دوسرا شخص روزہ رکہتا دن کو اور نماز پڑہتا
تمام رات کو سنا اون دونون مین سی بہتر ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بزرگی اس علم کی کہ پڑہتا ہی نماز فرض پہ بیٹہتا ہے پس
سکہلاتا ہی آدمیون کو علم اوپر بندگی کرنیوالی کی کہ روزہ رہتا ہی دن کو اور کہڑا رہتا ہی رات کو مانند بزرگی میری کی اوپر ادنی تمہارے
کی ہی روایت کی بیہقی نی **ف** وہ دوسرا شخص ہی عالم تہا کتر بیونی سی یا برابر لیکن صرف اوقات عبادت مین کرتا تہا وقت
وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج
الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین اور روایت ہی حضرت علی رضی
اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہا شخص ہی وہ کہ سمجہہ رکہتا ہو بیچ دین کی اگر احتیاج لائی گئی طرف اوسکی
نفع دیا اور اگر بی پروائی کی گئی اوس سی بی پروا کیا نفس اپنی کو روایت کی بیہقی نی رزین نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہ ہین کہ
[illegible] عالم کی یہ ہی کہ محتاج نہ کری اپنی کو طرف خلق کی اور میل نہ کری ساتھ مصاحبت خلق کی اور طمع نہ کری بیچ منافع
[illegible] کی اور مطلق انقطاع ہی نہ کری اور فائدہ پہنچانا ساتھ علم کی ترک نہ کری بلکہ اگر لوگ محتاج ہون اوسکی کہ کوئی اور

عالم نہو کہ علم سی فائدہ دی واسطی اوس ضرورت کی زیادی لوگونین اور نفع پہنچاوی اونکو اور اگر محتاج ہون سکی اور طلب فائدہ کی
کرین بی پروا ہووی اون سی اور مشغول ہووی بجہ عبادتو صولی کی اور خدمت علم کی یعنی مطالعہ کرسی دین کی کتابون کا اور تصنیف کرکر
علم پہیلاوی ۱۲ منہ **وعن** عکرمۃ ان ابن عباس قال حدث الناس کل جمعۃ مرۃ فان ابیت
فمرتین فان کرت فثلث مرات ولا تمل الناس ھذا القران ولا الفینک تاتی القوم وھم فی حدیث
من حدیثھم فتقص علیھم حدیثھم فتقطع علیھم حدیثھم فتملھم ولکن انصت فاذا امروک فحدثھم وھم
یشتھونہ وانظر السجع من الدعاء فاجتنبہ فانی عھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم واصحابہ لا یفعلون ذلک رواہ البخاری اور روایت ہی عکرمہ سی ہیکہ ابن
عباس نی اونسی کہا کہ ہر جمعہ مین ایکبار اور اگر یہ قبول نکری پس دوبار یعنی اگر ہفتہ مین ایک بار وعظ
کہنا اونکو خوش نہ آوی تو تین بار اور زیادہ تنگ کرتو لوگونکو اس قرآن سی یعنی مین بار سی زیادہ بیان کرنی مین ملول
ہوجاوی اور زیادہ مین عجب اس حالت مین کہ اوسی تو قوم کی باتون مین ہو اور وہ ہون بیہودہ باتون کی باتون اپنی سی مین بیان کرسی تو اون پر
وعظ مین موقوف رہی اور یہ اون کی باتین اونکی مین شک ڈالی اونکو اور نکلوا دین جب وہ اس موقوف فرمانیش کرین پس حدیث بیان کر
اون لوگون کو وہ حالت ہو جون اوسکی موقوف ہونی کی تو عبارت تخصیص لوگون کی سی ہی تو اوس سی یہ تحقیق معلوم ہوا کہ حضرت رسول
صلعم اوسکی موقوف نہ رہتی تھی اور یہ اون کی باتین اونکی مین نہین ڈالتی تھی یہ اوسکا اون مین ہونا ایسی ہیکہ بجا رہی ف وہ ہون سجع باتون
کی جو اون مین بیجا لائی ہون یا اون کی اگر یا تین اون کی مین قطع اونکا مناسب نہین اور اگر یا تین اونکی مین شامل ہون سجع کی تب بھی
اون لوگون کو دعا مین سجع کا لانا مناسب نہین اور وعظ اونکی قرآن کو ناخوش کرنیوالا ہون اور گنہگار ہون اور ہیبت دین کی اونسی گئی ہو صلوات اگر قطع کلام
اون کی مین ہو اسی ترتیب سی اوس کلام سی اون کو باز رکھی حاصل کرنا وقت پر رکھی اور ابن عباس نی جو فرمایا ہی باعتبار
اوسکی کہا ہی کہ وہ موقوف ہونی کی اونکو عادت ہو اون کی مین مشغول ہوتی ہی اور موقوف اوسی عبارت مقفا کو یعنی قافیہ بندی سی دعا مین
تکلف کرنا حضرت رسول صلعم اون مین قافیہ بندی کو ثابت نہوتی ہی تو اونی تکلف کو ہوتی ہی تکلف ۱۲ منہ **وعن** واثلۃ
ابن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم فادرکہ کان لہ کفلان
من الاجر فان لم یدرکہ کان لہ کفل من الاجر رواہ الدارمی اور روایت ہی واثلہ ابن
اسقع سی کہا کہا رسول خدا صلعم نی کہ جو شخص طلب کریگا علم کو اور حاصل ہوا اوسکو علم تو ہوگا اوسکو اجر دو حصہ اور اگر
حاصل نہوا اوسکو علم تو ہوگا اوسکو اجر ایک حصہ ثواب سی ف اور ہر ثواب ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا
کہ تحصیل علم مین کھینچی ہی دوسرا ثواب حاصل ہوتی علم کا اور بڑائی کا اور نکلوا یا ثواب عمل کا کہ علم پر لیا ہی اور دوسری کو ایک ثواب مشقت
ہی کا ہوگا یہ تقدیر طلب علم مین رہنا چاہیی اگر حاصل ہوا نور علی نور اور الا طلب علم مین مرنا بھی حالت ہی **بیت** کہ ترجمہ اون بیت
کا برون شرط ہی ہے طلب دان **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما یلحق المؤمن من عملہ وحسناتہ بعد موتہ علما علمہ ونشرہ وولدا صالحا ترکہ او مصحفا ورثہ
او مسجدا بناہ او بیتا لابن السبیل بناہ او نھرا اجراہ او صدقۃ اخرجھا من مالہ فی صحتہ وحیوتہ

تلحقه من بعد موته رواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اوس قسم سی کہ بیچتا ہی مسلمان تو نکو علم اوسکی سی و نیکیون اوسکی سی بعد مرنی اوسکی علم ہی کہ سیکہا تہا اور سکو اور روایت کیا تہا اور سکو اور اولاد نیکبخت چہوڑ گیا یا قرآن چہوڑ گیا اور خون کو یا مسجد بنا گیا یا سرای اہل مسافرون کی بنای یا نہر کہدای یا نہر کہدای گر گیا اوسکو حیات کہ نکالا ہو سکو اپنی مال مین سی بیچ تندرستی کی اور زندگی اپنی کی بیچتا ہی اوسکو بعد مرنی اوسکی یعنی ثواب ان چیزونکا روایت کیا ہی اوسکو ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان کی ف کلام اللہ کی حکم مین داخل ہین کتابین علوم شرعیہ کی اور مسجد کی حکم مین داخل ہین مدرسی علما کی و خانقاہین کہ اللہ کی لیی ہون یعنی کا ہی ثواب بیچتا رہتا ہی بعد مرنی کی ۔ علی **وعن** عائشة انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل اوحى الي انه من سلك مسلكا في طلب العلم سهلت له طريق الجنة ومن سلكت كريمته اثبته عليها الجنة وفضل في علم خير من فضل في عبادة وملاك الدين الورع رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی حضرت عائشہ سی تحقیق وہون نی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ عز وجل نی وحی یعنی وحی مخفی بیہی طرف میری یہہ کہ جو شخص چلے ایک راہ مین بیچ طلب کرنی علم کی آسان کرونگا واسطے اوسکی راہ بہشت کی اور جسکی کریمہ یعنی دونو آنکہین بدلہ دونگا مین اوسکو اون دونو پر یعنی اون کی جاتی رہنی پر اور صبر کرنی پر بہشت اور زیادتی بیچ علم کی بہتر ہی زیادتی سی عبادت مین اور دین کی پرہیزگاری کرنی ہی روایت کی یہہ بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی ف آسان کرونگا واسطے اوسکی بہشت کی یعنی معرفت و عبادت دنیا مین نصیب کرونگا تا اوسکی سبب سے داخل جنت مین ہووی یا معنی یہہ ہین آسان کرونگا بسببی ہین راہ طرف دروازہ کی دروازون جنت سی اور راہ طرف محل جنت کی جو محل خاص علم والونکی لیی ہی اور اوسمین شاید کہ ہووے راہون علم سی و راہ ہمیشہ ہون جنت سی اور راہین جنت کی بند ہین سوا اور دروازون علوم کی یعنی بغیر علم کی جنت نصیب ہونی مشکل ہی لیکن شرط ہی ہی کہ خلوص نیت و عمل ہی نصیب ہوا اور نہین تو وہی بات ہی ع چار پایہ بر و کتابی چند ہ اور مراد ساتہہ ورع کی یہہ ہی کہ بچی مرام سی و شبہات سی و طمع سی کہ باعث یا وسیلہ کی ہو عبادات مین ۔ علی **وعن** ابن عباس قال تذاكر نا العلم ساعة من الليل خير لكم من احيائها رواه الدارمي اور روایت ہی ابن عباس سی کہا ہم نی کہ کہنا علم کا تہوڑی سی دیر رات کو بہتر ہی زندہ کرنہی رات کی سی روایت کی یہہ دارمی نی ف یعنی تمام رات نماز پڑہنی و عبادت کرنی سی بہتر ہی پڑہنا علم کا اوسمین بہتر ہی اور داخل ہی اوسی حکم مین لکہنا علم کا اور مطالعہ کرنا اوسکو واسطے حصول مقصود کی ۔ علی **وعن** عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بمجلسين في مسجده فقال كلاهما على خير واحدهما افضل من صاحبه اما هؤلاء فيدعون الله ويرغبون اليه ان شاء اعطاهم وان شاء منعهم واما هؤلاء فيتعلمون الفقه او العلم ويعلمون الجاهل فهم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس فيهم رواه الدارمي اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر دو مجلسون نمین کہ تہین بیچ مسجد اوسکی فرمایا کہ دونو اوپر بہلائی کی ہین لیکن ایک اونمین سی بہتر ہی نیکی مین دوسری سی ایک جماعت عبادت کرتی ہین اور دعا کرتی ہین اللہ سی اور رغبت کرتی ہین طرف اوسکی اور امیدوار ہین واسطی حصول مقصود کی اور حصول مقصود ہمیشہ اللہ کی اوپر موقوف ہی پس اگر چاہی سی اونکو اور اگر چاہی نہ دی اونکو اور جماعت دوسری سیکہتی ہین فقہ کو یا فرمایا علم کو اور سیکہاتی ہین جاہل کو پس یہہ بہتر ہین اوسی سوا اسکی نہین کہ بہیجا گیا ہون نمین معلم پہر بیٹہ گئی اونمین

روایت کی ہے دارمی نے فگذری و مجلسون میں یعنی صحابہ دو جاہی مجلس ہا گزری ہے ایک جماعت تو دعا میں مشغول تھی اور دوسری مذاکرہ علم میں پھر منتہی گئی و نہیں یعنی جو کہ مذاکرہ علم کا کرتی تھی پس اسی زیادہ کیا فضیلت ہوگی کہ سردار انبیا کی صلی اللہ علیہ وسلم اونکی ساتھ بیٹھی و اپنی تئیں و نہیں سی گنا بیت گدایا راز معنی خبر نیست ہ رسلطان جہان ما سلام و **وعن** ابی الدرداء قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثہ اللہ فقیہا و کنت لہ یوم القیمۃ شافعا و شہیدا اور روایت ہی ابی درداء سی کہا سوال کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہی مقدار علم کی کہ جسوقت پہنچی وسکو آدمی ہو فقیہ یعنی اوتہایا جاوی عالم بیچ زمرہ علماء کی آخرت میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص یاد کری واسطی نفع امت میری کی چالیس حدیثین بیچ امر دین و تکمیل و تہاوی گا اوسکو اللہ قیامت کو فقیہ اور ہونگا میں اوسکا دن قیامت کی شفاعت کرنیوالا اور گواہ یعنی اوسکی طاعت پر ف کہا ہی علمانی کہ مقصود پہنچانا چالیس حدیثون کا ہی لوگونکو اگرچہ یاد رکہنا ہو جسب سے حدیث کی اکثر علما چہل حدیثین تصنیف کرکر امیدوار شفاعت اور گواہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی ہین ہ ق **وعن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تدرون من اجود جودا قالوا اللہ و رسولہ اعلم قال اللہ اجود جودا ثم انا اجود بنی ادم و اجودہم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیمۃ امیرا او وحدہ او قال امۃ واحدۃ اور روایت ہی انس بن مالک سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا جانتی ہو تم کون ہی بہت سخی سخاوت کرنی مین ہو عرض کیا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا اللہ بڑا سخی ہی سخاوت مین بعد اوسکی مین بنی ادم مین سی اور بڑا سخی ہو نگا مین پیچہی میری وہ شخص ہی کہ علم سیکہا یا اوسکو اور پہیلایا اوسکو قیامت کی بمنزلہ ایک امیر کی یا فرمایا بمنزلہ ایک گروہ کی ف بمنزلہ ایک امیر کی یعنی قیامت کو تنہا مانند امیر کی آویگا کہ وہ تابع کسیکا نہین ہو ویگا اور اوسکی ساتھ تابع اور خادم ہونگی اور راوی کو شک ہوا ہی کہ امیر او وحدہ فرمایا ہی یا بجای اوس کی امۃ واحدۃ فرمایا یعنی تن تنہا مانند ایک گروہ کی ہوگا مقصود یہ کہ معزز اور مکرم ہو ویگا درمیان خلائق کی اور باشوکت و حشمت آویگا اوسدن ہ ق **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منہومان لا تشبعان منہوم فی علم لا یشبع منہ و منہوم فی الدنیا لا یشبع منہا رواہ البیہقی فی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان و قال قال الامام احمد فی حدیث ابی الدرداء ہذا من مشہور فیما بین الناس و لیس لہ اسناد صحیح اور اونہین سی روایت ہی کہ تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دو مین حرص کرنیوالی نہین پیٹ بہرتا اونکا ایک تو حرص کرنیوالا ہی علم کی نہین پیٹ بہرتا اوسی و ایک حرص کرنیوالا ہی دنیا کی نہین پیٹ بہرتا اوسی سے کہین بیہقی نی حدیثین تینون شعب الایمان مین اور کہا امام احمد نی بیچ حدیث ابی درداء کی یہ حدیث ابی درداء بیچ من مشہور ہی درمیان لوگون کی و نہین اسناد اسکی صحیح ف کہا امام نووی نی یہ حدیث ضعیف ہی لیکن طرق اسکی متعدد ہین کہ بعضون بسبب بعضون کی قوت پکڑتی ہی اور اتفاق رہتی ہین علما اسپر کہ حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین عمل کرنا جائز ہی علی **وعن** عمرو قال قال عبد اللہ منعوتی منہومان لا یشبعان صاحب العلم و صاحب الدنیا و لا یستویان اما صاحب العلم فیزداد رضا بربہ عز و جل و اما صاحب الدنیا فیتمادی فی الطغیان ثم قرا عبد اللہ

کلا ان الانسان لیطغی ان رآہ استغنی قال ولا قال الآخر انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء رواہ الدارمی

اور روایت ہی عون سی کہ کہا کہا عبداللہ بن مسعود نی دو حریص ہین نہین سیر ہوتی ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دنیا اور نہین برابر ہین دونو اپس مین لیکن صاحب علم پس زیادہ کرتا ہی رضاء خدا کی اور صاحب دنیا پس زیادتی کرتا ہی پھر سرکشی کی پھر پڑہی عبداللہ نی یہہ آیہ پڑہی کلا ان الانسان لیطغی الخ یعنی سچ مچ آدمی البتہ سرکشی کرتا ہی اس لیی کہ دیکہا اپنی تئین بی پروا یعنے لوگون سی بسبب کثرت مال کی کہا مون نی اور پڑہی عبداللہ نی دوسری شخص کی حق مین یعنی فضیلت علماء مین یہہ آیہ سوا اسکی نہین کہ ڈرتی ہین اللہ سے بندون اوسکی سی عالم روایت کی یہہ دارمی نی وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اناسا من امتی سیتفقہون فی الدین ویقرءون القرآن یقولون ناتی الامراء فنصیب من دنیاہم ونعتزلہم بدینہا ولا یکون ذلک کما لا یجتنی من القتاد الا الشوک کذلک لا یجتنی من قربہم الا قال محمد ابن الصباح کانہ یعنی الخطایا رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کتنی لوگ امت میری سی سمجہ حاصل کرینگی یعنی دین کی اور پڑہین گی قرآن کہینگی جاتین ہم سردارونکی پاس پس پہنچین ہم دنیا اونکی سی اور دیکہو رہینگی اونسی اپنی دین کو اور نہین ہوتا یہہ یعنی دین و دنیا جمع نہین ہوسکتی امرار کی صحبت مین نہین ہوتا مگر نقصان جیسا کہ نہین چنا جاتا درخت خار دار سی مگر کانٹا اسیطرح نہین چنی جاتی نزدیکی اونکی سی مگر کہا محمد بن صباح نی گویا کہ وہ مراد رکہتی ہی خطایا روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف پڑہین گی قرآن اور جاوینگی سیر دونکی پاس واسطی اظہار فضیلت اور طمع مال اور جاہ کی نہ واسطی حاجت ضروری کی پس جب کہا جاویگا اون سی کہ کیونکر جمع کروگی تم درمیان تقضا اور قربا دونکی کی تو کہینگی جاتین ہم سردارون کی پاس آخر تک اور محمد بن صباح استاد بخاری اور مسلم وغیرہا کی ہین وہ کہتی ہین کہ مراد حضرت کی بعد لفظ الا کی لفظ خطایا کا ہی وہ حذف کردیا ہی یعنی حاصل نہین ہوتی اون کی نزدیکی سو مگر گناہ اور لفظ خطایا کی حذف کردینی مین اشارہ ہی سپرکہ زیان امرا کی صحبت کا ایسا ہی کہ بیان نہین ہوسکتا روایت ہی محمد بن سلمہ سی کہ کہا اونہون نی کبہی نجاست پر کی بہتر ہی اوس قاری سی کہ ان امرا ظالمین کی دروازہ پر جاوی اور میرا باپ کہتا تہا مجکو کہ نہین چاہتا مین کہ ہووی تو عالم واسطی خوف اسکی کہ کہڑا ہووی تو دروازہ امرا پر سے وعن عبداللہ ابن مسعود قال لو ان اہل العلم صانوا العلم ووضعوہ عند اہلہ لسادوا بہ اہل زمانہم ولکنہم بذلوہ لاہل الدنیا لینالوا بہ من دنیاہم فہانوا علیہم سمعت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم یقول من جعل الہموم ہما واحدا ہم آخرتہ کفاہ اللہ ہم دنیاہ ومن تشعبت بہ الہموم احوال الدنیا لم یبال اللہ فی ای اودیتہا ہلک رواہ ابن ماجہ ورواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر من قولہ من جعل الہموم الی آخرہ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا اگر اہل علم محافظت کرین علم کی اور رکہین اوسکو نزدیک اہل اوسکی کی یعنی قدر دانون علم کی البتہ سردار ہون بسبب علم کی اہل زمانہ اپنی کے ولیکن اونہون نی خرچ کیا اوسکو واسطی اہل دنیا کی تاکہ پہنچین بسبب اوسکی دنیا اونکی سی یعنی نہ واسطی نصیحت اونکی اور نہ واسطی سفارش کیسکی پس ذلیل ہوی دنیادارون پر سنا مین نبی تمہاری صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہے جسنی کہ گردانا ہمتون کو تمہارے

یعنی ہمت آخرت کی کفایت کرتا ہی وسکو اللہ مقصود دنیا اوسکی کو اور جو کوئی کہ پراگندہ کرین اوسکو قصد اوسکی کہ حالات دنیا کی مین نہین پروا کرتا اللہ پھر کسی جنگل دنیا کی ہلاک ہو یعنی کسی حالت دنیا مین ہلاک ہو روایت کی ہیہ ابن ماجہ نی اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن عمر سی قول اونکی سی من جعل الہموم ہما واحدا الخ تک **ف** محافظت کرین علم کی یعنی ظالمون اور دنیادارونکی صحبت مین طمع مال و جاہ کی لیی جاکر علم کو ذلیل نہ کرین سردار ہون اہل زمانہ کی یعنی باعتبار کمال اور بزرگی کی سردار ہون کیونکہ اہل علم کی شان سی یہہ نہین ہے کہ بادشاہ ہوا کرین سب سی جو کہ سوار انکی ہین زیر قدم اور زیر حکم اور تابعدار عقل اور حکمون اونکی ہین اللہ تعالی فرماتا ہی یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنی بلند کرتا ہی اللہ تعالی درجی مومنون کی تم مین سی اور اونکی کہ دی گئی ہین علم اور ہمت آخرت کی یعنی سب قصدونکو ایک قصد کیا کہ وہ قصد آخرت ہی اور سوا آخرت کی کچھ بمقصود نہ کہا اور پراگندہ کرین قصد یعنی کبھی کسی فکر مین لگا کبھی کسی مین اونہین پروا کرتا اسم پھر کسی جنگل کی ہلاک ہو یعنی نظر رحمت نہین کرتا طرف اوسکی اور نہین کفایت کرتا فکر دنیا اور نہ فکر آخرت کو پس ہوتا ہی خسر الدنیا والاخرۃ مین سی

وعن الاعمش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفۃ العلم النسیان واضاعتہ ان یحدث بہ غیر اہلہ رواہ الدارمی مرسلا اور روایت ہی اعمش سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آفت علم کی بھولنا ہی اور ضایع کرنا اوسکا یہ ہی کہ بیان کری اوسکو اور نا اہل کی روایت کی ہیہ دارمی نی بطریق ارسال کی **ف** یعنی بعد حاصل ہونی علم کی نسیان آفت ہی اور پہلی حاصل ہونی سی تو ہتیری ہی آفتین ہین بلکل شیخ فرماتے ہین حقیقت مین یہہ تنبیہ ہی اسپر کہ جو چیزین سبب نسیان کی ہین اونسی بھی یعنی کن ہون سی بچی اور دل نہ لگاوی اونچیزونمین کہ غافل کرین جیسی اچھی چیزین دنیا کی کہ نفس خواہش کرتی ہین اون کی چنانچہ امام شافعی رح نی شعر اسی مضمون کا لکھا ہی ؎ شکوت الی وکیع سوء حفظی ۔ فاوصانی الی ترک المعاصی ۔ فان العلم فضل من اللہ وفضل اللہ لا یعطی لعاص ۔ یعنی شکوہ کیا مینی اپنی اوستاد سی کہ نام اونکا وکیع ہی بُرائی حافظہ اپنی کا پس نصیحت کی مجکو چھوڑنی گناہونکی کیونکہ تحقیق علم فضل اللہ کا ہی اور فضل اللہ کا نہین یا جاتا گنہگار کو اور غیر اہل کو وہی جو علم سیکھتی نہین یا عمل نہ کری ۔ حق سنے

وعن سفیان ان عمر بن الخطاب قال لکعب من ارباب العلم قال الذین یعلمون بما یعلمون قال فما اخرج العلم من قلوب العلماء اذا علموہ قال الطمع رواہ الدارمی ۔ اور روایت ہی سفیان سی کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب نی فرمایا واسطی کعب کی کون ہین صاحب علم کی یعنی تمہاری نزدیک کہا کعب نی وہ لوگ کہ عمل کرین موافق اوسچیز کی کہ جانین کہا حضرت عمر نی پس کیا چیز نکالتی ہی علم کو دلون عالمون کی سی یعنی برکت اور ہیبت اور نور علم کو کون سی چیز علماء یا عمل کی دلونسی نکالدیتی ہی کہا کہ طمع روایت کی ہیہ دارمی نی **ف** یعنی طمع کرنی مال وجاہ مین اور رغبت کرنی بیجا اسباب دنیا کی حق **وعن** الاحوص بن حکیم عن ابیہ قال سال رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشر فقال لا تسالونی عن الشر وسلونی عن الخیر یقولہا ثلثا ثم قال الا ان شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء رواہ الدارمی ۔ اور روایت ہی احوص بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہا پوچھا ایک شخص نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بُرائی سی فرمایا نہ سوال کرو تم مجھسی بُرائی سی اور سوال کرو مجھسی بھلائی سی فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا خبردار ہو تحقیق بدترین بدونکی بُری علماء کی ہین اور تحقیق بہترین بھلونکی بھلی علماء کی ہے روایت کی ہیہ دارمی نی **ف** اس لیی کہ لوگ علماء کی تابعدار ہوتی ہین پس بُرے ہی اور نیکی ان کی خلق مین بہت سرایت کرتی ہی اور معنی لفظ عن الشر کی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئی اور دوسری معنے یہہ ہین کہ بدترین آدمیون کا پوچھا کہ کون ہے

اور یہ بھی موافق ترجمہ سابقہ جواب کی اور بسطر علی سوال سی نقل اسلیی فرمایا کہ میں نے رحمۃ ہون حال زہی مدنی کا کیا پوچھتی ہو پہر بیک اور بعد دو بیان فرمائی متن سید **وعن** ابی الدرداء قال ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ عالم لا ینتفع بعلمہ رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی درداء سی کہا تحقیق بدترین لوگون کا نزدیک اسکی مرتبہ مین دن قیامت کی وہ عالم ہی کہ نہ نفع لیا اون نی ساتہہ علم اپنی کی روایت کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی ایسا علم سیکہا کہ نفع مندی یعنی خلاف شرع علم سیکہا یا یہہ یعنی کہ علم شرعی سیکہا لیکن اوسپہ عمل کیا میں یہہ برابر ہی جاہل ہی اور عذاب اسکا سخت تر ہی عذاب اوسکی سی جیسکہ منقول ہی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات یعنی ایک ہی جاہل کی لیی کیا بار اور دو ہی عالم کی لیی سات بار اور وارد ہوا ہی کہ اشد لوگون کا عذاب مین دن قیامت کی وہ عالم ہوگا کہ اوسکو نفع نہ دیا اللہ نی اوسکی علم سی **وعن** زیاد بن حدیر قال قال لی عمر ہل تعرف ما یہدم الاسلام قلت لا قال یہدمہ زلۃ العالم وجدال المنافق بالکتاب وحکم الائمۃ المضلین رواہ الدارمی اور روایت ہی زیاد بن حدیری کہا کہا مجہہ اوسنی عمر نی کیا جانتا ہی تو کیا چیز گرا دیتی ہی بنا اسلام کو کہا مینی نہین جانتا مین فرمایا گرا دیتا ہی بنا اسلام کو پہسلنا عالم کا یعنی خطا اسکی مسئلہ مین لغزش اور کہنا اوسکا اور جہگڑنا منافق کا ساتہہ کتاب اللہ کی اور حکم کرنا سردارون گمراہ کا روایت کی یہہ دارمی نی **ف** مراد ساتہہ لغزش عالم کی بنا اسلام کی یکبارہ ہونا یا پنجون رکنون کا ہی یعنی کلمہ توحید اور حج اور زکوۃ اور نماز اور روزہ کا کیونکہ جب عالم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چہوڑ دیتا ہی بسبب خواہش نفسانی کی تو ان چیزون مین سستی اور فساد واقع ہوتا ہی اور جہگڑنا منافق کا یعنی اوس شخص کا کہ اظہار اسلام کری اور کفر و بدعت دلین پوشیدہ رکہی پس جہگڑنا اوسکا ساتہہ کتاب اللہ کی یعنی رد کرنا اوسکا شرع کو ساتہہ تاویلات باطلہ کی اور ان سی باعث سستی ارکان اسلام اور فساد دین کا ہوتا ہی سمین داخل ہی جہگڑنا روافض اور خوارج اور سب مبتدعون کا کہ بڑی تاویلین کرکر دین مین شک ڈالتے ہین **وعن** الحسن قال العلم علمان علم فی القلب فذاک العلم النافع وعلم علی اللسان فذاک حجۃ اللہ عز وجل علی ابن ادم رواہ الدارمی اور روایت ہی حسن بصری سی کہ کہا علم دو علم ہین ایک علم تو بیچ دلکی پس یہہ علم نفع دیتا ہی اور ایک علم اوپر زبان کی پس یہہ حجت ہی اللہ عزوجل کی اوپر بیٹی آدم کی روایت کی یہہ دارمی نی **ف** اول کو علم باطن کہتے ہین اور دوسری کو علم ظاہر لیکن کہیہ علم باطن مین سی نہین حاصل ہوتا جب تک کہ اصلاح ظاہر کی نہ کری اور اسیطرح علم ظاہر نہین تمام ہوتا بدون اصلاح باطن کی کہا ہی ابو طالب مکی نی کہ یہہ دونو علم اصل ہین اور نہین بی پروا ہوتا ایک دوسری سی جیسی اسلام اور ایمان کہ ایک نہین سی بغیر دوسری کی صحیح نہین اور مانند جسم اور دل کی ہین کہ ایک دوسری سی جدا نہین ہوتا یہہ ملا علی قاری نی لکہا ہی اور حضرت شیخ عبد الحق رح نی لکہا ہی کہ علم نافع وہ ہی کہ روشنی اوسکی دلین پیدا کری ہی اور اوس سی دینی لکی وہتی ہین یعنی پیدا کری جو مانع ہین فہم اور دریافت حقایق اشیا سی اور علم نافع دو قسم پر ہی ایک علم معاملہ کہ باعث ہوتا ہی عمل پر اور دوسرا علم مکاشفہ کہ اثر اور نتیجہ عمل کا ہی اللہ تعالی اپنے بندون مین سی جسکو چاہتا ہی اوسکی دلین یہہ نور ڈالتا ہی اور علم زبان پر وہ ہی کہ تاثیر نہ کری اور نورانی نہ کری دل کو **ف** علم چون بر دل زند یاری شود ۔ علم چون بر تن زند ماری شود ۔ پس علم زبان کا حجت ہی خدا کی قیامت مین کہ الزام دیگا اور فرماوی گا کہ تجکو علم دیا تہا مینی اوسپر کیون نہ عمل کیا اسی لیی کہا گیا ہی کہ وای جاہل پر ایکبار اور عالم پر ستر بار کہ دیدہ و دانستہ گمراہ ہوا **وعن** ابی ہریرۃ قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائین فاما احدہما فبثثتہ فیکم واما الاخر

فلو بثلثة فظهر هذا البلعوم یعنی مجری الطعام رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہ سی کہی یاد رکھی مینی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی دو باتین یعنی دو طرحکی علم ایک وہ مینین سی پس پہیلایا اوسکو بیچ تمہاری اور دوسرا پس اگر پہیلاوین مین اوسکو تو کاٹا جاوی یہہ گلا یعنی جگہہ جاری ہوتی طعام کی روایت کی یہہ بخاری نی ف مراد اول سی علم ظاہر ہی یعنی احکام و اخلاق کا اور دوسری سی علم باطن کی عوام سی پوشیدہ وہی بسبب فہم نہ ہونی اونکی سا تہہ اوسکی و مخصوص ہی سا تہہ خواص کی علما اور عارفین سی اور دوسرا علم یہہ تہا کہ حضرت سی علوم مغیبات کا کہ ایک فتنہ ایک قوم سی ہوویگا بعد میری اور بدعات اونہین سی شروع ہونگی اور سقوم کا نام اور اون لوگون کی بہی معلوم تہی حضرت ابوہریرہ کو وہ علم حق **وعن** عبد اللہ قال یا ایها الناس من علم شیئا فلیقل بہ ومن لم یعلم فلیقل اللہ اعلم فان من العلم ان یقول لما لا یعلم اللہ اعلم قال اللہ تعالی لنبیہ قل ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین متفق علیہ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا کہ ای لوگو جو شخص کہ جانی کچہہ پس کہی اوسکو اور جو شخص کہ نہ جانی پس چاہیی کہ کہی اللہ تعالی زیادہ جانتا ہی پس تحقیق علم یعنی ہی کہنا واسطی اوسچیز کی کہ نہ جانی کہ اللہ زیادہ جانتا ہی یعنی تمیز کرنا معلوم کا غیر معلوم سی ایک قسم ہی علم سی فرمایا اللہ تعالی نی واسطی نبی اپنی کی کہہ نہین مانگتا مین تم سی اوپر اس قرآن کی کچہہ بدلا اور نہین مین تکلف کرنیوالون سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی جو کچہہ معلوم کرو اوسکو اور اوسکو بیان کرو اور کہو کہ یہہ میرا علم ہی اور پہنچاتا ہون اور کسی چیز کا اپنی طرف سی دعوی نہین کرتا اور چیزون مشکل سی کہ فہم اوسکو پہنچی بحث نہین کرتا کہ داخل تکلف کی ہی **وعن** ابن سیرین قال ان هذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم رواہ مسلم اور روایت ہی ابن سیرین سی کہا کہ تحقیق یہہ علم یعنی علم کتاب و سنت کا دین ہی پس دیکہو پس کس شخص سی لیتی ہو دین اپنا روایت کی یہہ مسلم نی ف سین اشارہ اسپر ہی کہ احتیاط کرو اور خوب طرح حال اونکا معلوم کرو کہ دیندار پرہیزگار حافظہ والا ہو ہر کسی سی خصوصا اہل بدعت ہوا کی دیندار ہو روایت نہ کرنی لگو حق **وعن** حذیفة قال یا معشر القراء استقیموا فقد سبقتم سبقا بعیدا وان اخذتم یمینا وشمالا لقد ضللتم ضلالا بعیدا رواہ البخاری اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا ای گروہ قاریون کی سیدہی ہو پس تحقیق تم پیش دستی لیی گئی ہو پیش دستی دور اور اگر ہو جاوگی تم داہنی یا بائین طرف البتہ گمراہ ہوگی تم گمراہ ہونا دور روایت کی یہہ بخاری نی ف یہہ خطاب ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کہ اول مین اسلام لانی جب تمسک کیا ساتہہ کتاب و سنت کی تو پیش دستی لیگئی و نہ کہ بعد اونکی ہونگی اگرچہ وہ عمل اونکی سی زیادہ ہونگی لیکن اونکی درجہ کو نہین پہنچتی کی بسبب سبقت اسلام کی پس اونکو فرمایا کہ راہ شریعت و طریقت و حقیقت پر مستقیم ہو کہ استقامت یہہ ہی کہ راست سی دور نہ جاوی استقامت کی یہہ ہین کہ ثابت رہی اوپر عقیدہ پر اور مداومت کری علم نفع دینی والی پر اور عمل صالح پر اور اخلاص خالص کہی اور حضور ساتہہ اللہ کی کہی و غایب ہو ماسوی اللہ سی حق **وعن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من جب الحزن قالوا یا رسول اللہ وما جب الحزن قال وادٍ فی جهنم تتعوذ منه جهنم کل یوم اربعمائة مرة قیل یا رسول اللہ ومن یدخلها قال القراء المراءون باعمالهم رواہ الترمذی وکذا ابن ماجة وزاد فیه وان من ابغض القراء الی اللہ تعالی الذین یزورون الامراء قال المحاربی یعنی الجور رواہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پناہ پکڑو تم ساتہہ اللہ کی جب حزن سی یعنی کنوی غم کی سی عرض کی صحابہ نی یا رسول اللہ کیا ہی جب حزن فرمایا کہ ایک وادی ہی جہنم مین

ل پناہ پکڑتی ہی اوس سی دوزخ ہردن چار سو بار کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اوکون داخل ہوگا اوسمین فرمایا قرآن پڑہنی والی دکہلانیوالی
ینی علمون کو روایت کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ہی اوسکی اور تحقیق بہت دشمن رکہی گئی قاریون مین حدیث
اللہ تعالی کی وہ لوگ ہین کہ ملاقات کرتی ہین سردارون سی کہا محاربی نی کہ راوی ہی حدیث کا یعنی امرا ظالمون سے ف
زہی دوزخ مین یعنی نہایت گہرا ہی مشابہ گہنون کی پناہ مانگتی ہی دوزخ یعنی ایسا بڑا اور وحشتناک ہی کہ دوزخ اوس سی پناہ چاہتے
ہی یہہ حاہی دوزخی فرمایا قرآن پڑہنی والی دکہلانیوالی اپنی علمون کو اسمین داخل ہین عالم اور عابد ریاکار ہی کیونکہ علم قرآن ہی سی
ل حاصل ہوتا ہی اور عبادت ہی جب حکم قرآن کی ہوتی ہی پس حال انکا ہی یہی ہوگا ملاقات کرتی ہین سردارون سی یعنے طمع دنیا
کی لیی ملتی ہین اور حوکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی لیی یا بطریق جبر کی اور دفع شر اونکی کی لیی جاتی ہین اونکا یہہ حکم نہین اور
مراد سردارون سی سردار ظالم ہین اس لیی کہ ملاقات امیر عادل کی عبادت ہی ۰ حق علی **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن
الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماؤھم شر من تحت ادیم
السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ نہین باقی رہی گا اسلام سی مگر ایک نام اوسکا اور نہ باقی رہیگی قرآن سے
مگر رسم اوسکی مسجدین اونکی ہونگی آباد اور حقیقت مین خراب ہونگی ہدایت سی علماء اون کی بدترین خلائق کی کہ نیچی آسمان کی ہین نزدیک
اونکی سی نکلی گا فتنہ یعنی دین مین بسبب بدکرنی ظالمون کی اور اونہین مین پہیگا یعنی مسلط کردیگا اللہ ظالمون کو اون پر روایت
کی بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی ف مراد رسم قرآن سی تجوید حروف اور پڑہنا لفظون کا ہی بغیر سمجہنی معانی کی اور عمل کرینگے
امر و نواہی اوسکی پر اور خراب ہونگی ہدایت سی یعنی لوگ جمع ہونگی اونہین لیکن عبادت اور ذکر اللہ اور درس علم نہین کرینگے
اونہین ۰ **وعن** زیاد بن لبید قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فقال ذاک عند اوان ذھاب العلم قلت یا رسول
اللہ وکیف یذھب العلم ونحن نقرأ القرآن ونقرئہ ابناءنا ویقرئہ ابناؤنا ابناءھم الی یوم القیمۃ
فقال ثکلتک امک زیاد ان کنت لأراک من افقہ رجل بالمدینۃ اولیس ھذہ الیھود والنصاری یقرؤن
التوراۃ والانجیل لا یعملون بشیء مما فیھما رواہ احمد وابن ماجۃ وروی الترمذی عنہ نحوہ
وکذا الدارمی عن ابی امامۃ اور روایت ہی زیاد بن لبید سی کہا ذکر کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کسی چیز کا یعنی
فتنہ اور مبتلا ہونی کا پس فرمایا یہہ ہوگی وقت جاتی رہنی علم کی کہا مینی یا رسول اللہ کسطرح جاتا رہی گا علم اور ہم پڑہتی ہین قرآن
اور پڑہاوینگی اپنی بیٹون کو اور پڑہاوینگی ہماری بیٹی اپنی بیٹون کو دن قیامت تک پس فرمایا گم کیجو تجکو مان تیری ای زیاد تحقیق تہا مین
گمان کرتا تجکو بڑا سمجہدار مرد مدینہ سی بیچ مدینہ کی کیا نہین یہہ یہود اور نصاری پڑہتی توریت اور انجیل کو نہین عمل کرتے کچہہ
اوسچیز کی کہ بیچ اونکی ہی روایت کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ترمذی نی زیادہ سی مانند اسکی اور اسیطرح دارمی نی
ابی امامہ سی ف یعنی عجب ہی کہ مقصود کلام کا نہ سمجہا اور گمان لیگیا کہ قرآن اور علم مراد نہ ی پڑہنی اور جاننی اوس کی سی ہے
اور جسنی پڑہا اور جانا عمل کیا اوپر باوجودیکہ یہہ بات نہین ہی کیا نہین دیکہتا تو حال یہود و نصاری کا کہ پڑہتی ہین اور عمل نہین کرتی حق

وعن ابن مسعود قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا العلم وعلموہ الناس تعلموا الفرائض
وعلموہا الناس تعلموا القرآن وعلموہ الناس فانی امرء مقبوض والعلم سینتقص وتظہر الفتن
حتی یختلف اثنان فی فریضۃ لا یجدان احدا یفصل بینہما رواہ الدارمی والدارقطنی

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکھو علم اور سکھاؤ اوسکو لوگون کو سیکھو علم فرایض
یا جو احکام کہ فرض ہین اور سیکھاؤ اوسکو آدمیون کو سیکھو قرآن اور سکھاؤ اوسکو لوگون کو پس تحقیق مین ایک شخص ہون کہ قبض کیا
جاؤنگا اور علم ہی گم ہوگا اور ظاہر ہونگی فتنی یہانتک کہ اختلاف کرین گی دو شخص بیچ چیز فرض کی نہ پاوین گی کسیکو کہ فیصلہ کرے
درمیان دونون کی یعنی بسبب قلت علم کی یا کثرت فتنون کی یہ حال موگا روایت کی یہ دارمی نی اور دارقطنی نی

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم لیکتمہ الجم بہ یوم القیامۃ بلجام من نار
رواہ احمد والدارمی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس سی علم کی کہ نفع لیا جاوے
ساتھہ اوسکی یعنی نہ بڑہاوی کسیکو اور نہ عمل کرے اوسپر مثل لگام کی لہ نہ جرح کیا جاوے اوسین سی یعنی راہ خدا کی روایت کی یہ احمد اور
دارمی نی

کتاب الطہارۃ

کتاب ہی بیچ بیان کرنی پاکی کی

الفصل الاول

فصل پہلے

عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطہور شطر الایمان والحمد للہ تملأ المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ تملآن ما بین السموات والارض والصلوۃ نور والصدقۃ برہان
والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او علیک کل الناس یغدو فبائع نفسہ فمعتقہا او موبقہا
رواہ مسلم وفی روایۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تملآن ما بین السماء والارض لم اجد ہذہ
الروایۃ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولا فی الجامع ولکن ذکرہا الدارمی
بدل سبحان اللہ والحمد للہ

روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاک رہنا اور ایمان
ہی اور احمد للہ کہنا بہر دیتا ہی ترازو کو یعنی ترازو سی اعمال کو اور سبحان اللہ و احمد للہ بہر دیتی ہین یا فرمایا بہر دیتا ہی ہر ایک کلمہ اوس چیز
کو درمیان آسمانون اور زمین کی ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ دینا دلیل ہی اور صبر کرنا روشنی ہی اور قرآن دلیل ہی واسطی تیرے
یا اوپر تیری ہر ایک شخص صبح کرتا ہی پس بیچتا ہی اپنی جان کو پس آزاد کرتا ہی اوسکو یا ہلاک کرتا ہی اوسکو روایت کی یہ مسلم نی اور بیہقی
ایک روایت کی لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر بہر دیتی ہین اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نہین پائی میں یہ روایت بخاری
اور مسلم مین اور نہ کتاب حمیدی مین اور نہ کتاب جامع الاصول مین ولیکن ذکر کیا اسکو دارمی نی بدلی سبحان اللہ و احمد للہ کی ف
پس ذکر کرنا مصابیح والی کا پہلی فصل مین درست نہوا اور پاک رہنا آدہا ایمان ہی اس لیی کہ ایمان سی تہری اور جہوٹی گناہ بخشی جاتی ہین
اور وضو سی جہوٹی ہی گناہ بخشی جاتی ہین پس مراد یہان طہارت بیچ مرتبہ اوہی ایمان کی ہوئی اور لفظ او تملا اوشک راوی کا ہی
کہ حضرت نی لفظ کان کا تثنیہ فرمایا ہی یا تملا بمفرد اور معنی اس جملہ کی یہ ہین کہ اگر تملی ثواب اسکا جسم فرض کیا جاوے تو اتنا ہی لمبا ہوے
اور چیز کو درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور نماز نور ہی یعنی باعث روشنی کی ہی قبر مین اور ظلمت قیامت مین یا یہ باز
رکہتی ہی گناہون سی اور تہری باتون سی اور راہ دکہاتی ہی طرف ثواب کی مانند روشنی کی یا نماز روشن کرنیوالی دل اور مونہہ کی ہی

اور صبر دنیا دلیل ہی یعنی دلیل ہی واسطے صدق دعوی ایمانی اور محبت پروردگار تعالی کی یا معنی یہ ہین کہ جب بندہ سوال کیا جاویگا دن قیامت کی معرفت ال اپنی سی تو صدقات اوسکی دلیل ہونگی جواب مین اور صبر یعنی باز رہنا کی ہوسی اور مستعد رہنا طاعات پر اور جزع اور فزع نہ کرنا مصیبتون پر بسبب وثنی کامل کا ہی کہ ساتھ ہمیشہ نورانی اور راہ یاب رہتا ہی اور قرآن دلیل ہی واسطے تیری یا اوپر تیرہی یعنی اگر عمل کیا قرآن پر واسطے تیری نفع کریگا اور اگر نہ عمل کیا باعث ضرر کا ہوگا اوپر تیری کہ جھگڑیگا اور بیچتا ہی اپنی جانکو یعنی صرف کرتا ہی اوقات اپنی کو اوس کام مین کہ متوجہ ہی اوسپر بیسود اور ضائع کرتا ہی یا ہلاک کرتا ہی یعنی جب انسان ہوا آدمی ایک کام پر متوجہ ہوتا ہی اگر اوس کام مین آخرت کو ساتھ دنیا کی خریدا اور ترجیح دی آخرت کو جیتا یا نفس اپنی کو عذاب آخرت سی اور اگر دنیا کو ساتھ آخرت کی خریدا اور ترجیح دے دنیا کو ہلاک ہوا اور اپنی تئین عذاب مین ڈالا **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء علی المکاره وکثرۃ الخطی الی المساجد وانتظار الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ فذلکم الرباط وفی حدیث مالک بن انس فذلکم الرباط فذلکم الرباط رواہ مسلم وفی روایۃ الترمذی ثلثا اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤن تمکو اوسچیز کو کہ دور کریگی اللہ بسبب اوسکی گناہون کو اور بلند کریگی بسبب اوسکی درجی یعنی مراتب جنت مین کہا صحابہ نے ہان یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقت کی یعنی بیماری مین یا بہت جاڑی مین اور کثرت سی کہنا قدمونکا طرف مسجدونکی یعنی بسبب دور ہونی مسجدونکی گھر سی اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کی پس یہ ہی رباط اور پھر حدیث مالک بن انس کی پس یہ ہی رباط دو بار روایت کی یہ مسلم نے اور پھر روایت ترمذی کی تین بار **ف** پورا وضو کرنا یہ ہی کہ اعضاء وضو پر پانی اچھی طرح پہنچاوی اور تین تین بار دھووے اور انتظار نماز کا بعد نماز کی یہ ہی کہ مسجد مین بعد نماز کی دوسری نماز کا منتظر بیٹھا رہی اگر نکلی تو دل اوسمین لگا رہی اور رباط اسکو کہتی ہین کہ سرحد اسلام پر دشمنان دین کی مقابلہ پر نگہبانی کی لیی بیٹھی تا وہ چلی نہ آوین اسکا بڑا ثواب آیا ہی اور اللہ تعالی نے بھی حکم فرمایا اسکا اس آیہ مین یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا پس فرمایا کہ منتظر بیٹھنا نماز کی پس اصل رباط ہی کہ جیسی ہان کفار کی مقابلہ مین بیٹھتی ہین یہان شیطان کی مقابلہ مین بیٹھنا ہی کہ بڑا دشمن دین کا ہی اور فرض وضو کی چار ہین دھونا تمام مونہہ کا اور دھونا ہاتھون کا کہنیون تک اور مسح چوتھائی سر کا کرنا اور دھونا پانو نکا ٹخنی تک مسح کرنا بالون داڑہی کا جو کہ ملی ہوئی ہین جلد مونہہ کی سی فرض ہی متنون مین تو یونہی لکھا ہی اور فتاوی عالمگیری اور درمختار مین روایت صحیح اور مفتی بہ یہ لکھی ہی کہ دھونا ساری داڑہی کا کہ متصل جلد مونہہ کی ہی فرض ہی اور لٹکی ہوئی کا دھونا فرض نہین سنت ہی اور سنتین وضو کی یہ ہین دھونا ہاتھون پہنچون تک اور بسم اللہ کہنی ابتداء وضو مین اور مسواک کرنی اور کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا اور خلال کرنا داڑہی اور انگلیونکا اور تین تین بار دھونا ہر عضو وضو کا اور نیت کرنی اور ترتیب سی وضو کرنا جسطرح قرآن مین مذکور ہی اور ساری سر پر مسح کرنا اور پی در پی اعضاء وضو کو دھونا اور مسح کانون کا کرنا ساتھ پانی سر کی اور مستحبات اوسکی یہ ہین داہین طرف سی شروع کرنا دھونا اعضاء کا اور مسح گردن کا کرنا اور قبلہ رخ وضو کی لیی بیٹھنا اور ملنا اعضاء کا پہلی بار اور پہلی وقت سی وضو کرنا غیر معذور کو اور پہر لینا انگوٹھی دہلی کا اور اسیطرح قرط کا یعنی بالی وغیرہ کا غسل مین پس اگر جانی کہ پانی اوس کی نیچی پہونچتا ہی تو مستحب ہی اور اگر جانی کہ پانی

نہین پہنچتا تو اوسکا بالینا فرض ہی اور سنت ہے کہ آپ ہی وضو کری اور سی نہ کروا وی اور کلام دنیا نہ کری اگر کوئی حاجت فوت ہوتی ہو بغیر کلام کی تو خبر کرلی اور بسم اللہ پڑہی نزدیک دہونی ہر عضو کی اور مسح کرنیکی اور دعائین جو وقت دہونی ہر عضو کی منقول ہین پڑہی چنانچہ شرح منہدی حصن حصین کی مین تفصیل لکہی گئی ہین دیکہہ لی اور درود اور سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہی بعد حمام کرنی وضو کی اور ربیعی مین بعد دہونی ہر عضو کی درود اور سلام بہیجنا مستحب لکہا ہی اور بعد تمام کی شہادتین اور دعائین کہ حدیث مین پڑہنی آئی ہین پڑہی اور بقیہ پانی وضو کا قبلہ رخ کہڑی ہوکر یا بیٹہی ہوئی پیوی اور تعاہد یعنی خبر گیری کری پانی پہنچانی کی نیچی بہوون کی اور موچہون کی اور گوشہ چشم پر اور لونچون پانو پر کہ خشک رہ جاوین اور مکروہات وضو کی یہہ ہین مونہہ پر پانی زور سی مارنا اور اسراف کرنا یعنی پانے زیادہ بہانا اور تین بار سی زیادہ دہونا اور تین بار مسح کرنا ساتہہ پانی نئی کی اور منہیات وضو کی یہہ ہین کہ وضو بقیہ پانی وضو عورۃ کی سی نہ کری اور نجس جگہہ وضو نہ کری کہ پانی وضو پر کی حرمت کرنی چاہیی اور مسجد مین وضو نہ کری مگر برتن مین کری یا اوس جگہہ کری کہ وضو کی لیی مقرر رکہی ہی تو جائز ہی اور بقیہ پانی وضو مین نہ ڈالی ۱۲ ع ح ملتقی و مختار **وعن** عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ حتی تخرج من تحت اظفارہ متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ وضو کرے پس اچہا وضو کری یعنی ساتہہ رعایت سنتون کی اور مستحبات کی نکلتی ہین گناہ اوسکی یعنی صغیرہ گناہ بدن اوسکی سی یہانتک کہ نکلتی ہین نیچی ناخونون اوسکی سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف نکلتی ہین نیچی ناخونون اوسکی سی یہہ مبالغہ ہی حاصل ہونی طہارت مین یعنی خوب پاک ہوجاتا ہی گناہون سی مثل اس مضمون کی یہان ہی بولا کرتی ہین کہ شیخی ناک کی راہ نکالدینگی ۱۲ س **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجہہ خرج من وجہہ کل خطیئۃ نظر الیہا بعینیہ مع الماء او مع اٰخر قطر الماء فاذا غسل یدیہ خرج من یدیہ کل خطیئۃ کان بطشتہا یداہ مع الماء او مع اٰخر قطر الماء فاذا غسل رجلیہ خرجت کل خطیئۃ مشتہا رجلاہ مع الماء او مع اٰخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ارادہ وضو کا کرتا ہی بندہ مسلمان یا فرمایا مومن پس دہوتا ہی مونہہ اپنا نکلتا ہی مونہہ اوسکی سی ہر گناہ کہ دیکہا تہا طرف اوسکی ساتہہ آنکہون اپنی کی ساتہہ پانی کی فرمایا ساتہہ آخر قطرہ پانی کی یعنی جو گناہ آنکہون سی ہوئی ہین جہر جاتی ہین پس جسوقت کہ دہوتا ہی اپنی ہاتہہ نکلتا ہی ہاتہون اوسکی سی ہر گناہ کہ پکڑا تہا اوسکو ہاتہون اوسکی نی ساتہہ پانی کی یا فرمایا ساتہہ آخر قطرہ پانی کی یعنی جو گناہ ہاتہہ سی ہوئی ہین جہر جاتی ہین پس جب دہوتا ہی پانو اپنی نکلتا ہی ہر گناہ کہ چلی ستے اوسکی طرف پانون اوسکی ساتہہ پانی کی یا فرمایا ساتہہ آخر قطرہ پانی کی یہانتک کہ نکلتا ہی پاک گناہون سی روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من امرئ مسلم تحضرہ صلوۃ مکتوبۃ فیحسن وضوءہا وخشوعہا وروکوعہا الا کانت کفارۃ لما قبلہا من الذنوب مالم یؤت کبیرۃ وذلک الدہر کلہ رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عثمان رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص مسلمان کہ آوی اوسکو نماز فرض پس اچہا کری وضو اوسکا اور حضور اوسکا اور رکوع اوسکا مگر ہوتی ہی یہہ نماز کفارہ اون گناہون کا کہ پہلے کیی تہی اس سی جب تک کہ

نہین کیا کبیرہ اور یہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہی یعنی نماز کو کفارہ گناہون کا ہی مخصوص کسی نماز پر نہین ہمیشہ ہی روایت کی ہی مسلم نے ف خشوع نماز کا یہ ہی کظاہر و باطن کی تاب بجالاوی کہ دل ترسان ہو اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھی اور سوا نماز کی کسی اور چیز مین مشغول نہ ہووی اور حدیث مین بیان کیا وہ بدن اور کپڑے اور داڑھی سے کھیلی نہین اور دامن اور بامین طرف موہنہ نہ پھیری اور آنکھہ بند نہ کرے اور رکوع کا ذکر کیا اور سجدہ کا نہ کیا اس لیے کہ رکوع خاص مسلمانون کی نماز مین ہی یہود و نصاری کی نماز مین علی العموم نہین اور جب تک نہ کہے نہین کیا اوسنی کبیرہ مقصود یہ ہی کہ اسطرح کی نماز کے گناہون صغیرہ کو دور کرتی ہی نسبہ کو ح **وعنه** انه توضأ فاوضح على يديه ثلثا ثم تمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلثا ثم غسل يده اليسرى الى المرفق ثلثا ثم مسح برأسه ثم غسل رجله اليمنى ثلثا ثم اليسرى ثلثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ نحو وضوئي هذا ثم قال من توضأ وضوئي هذا ثم يصلي ركعتين لا يحدث نفسه فيهما بشئ غفر له ما قدم من ذنبه متفق عليه ولفظه للبخاري

اور اوسی سی روایت ہی کہ وضو کیا اوہنون نی پس ڈالا یعنی پانی اوپر ہاتہا پنی کی تین بار پھر کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار یعنے ناک مین پانی ڈالی ناک مین پھر دہویا موہنہا پنا تین بار پھر دہویا داہنا ہاتہہ اپنا کہنی تک یعنی کہنی سمیت تین بار پھر دہویا بایان ہاتہہ اپنا کہنی تک تین بار پھر مسح کیا اپنی سر پر پھر دہویا پانو داہنا اپنا تین بار پھر بایان پانون تین بار پھر کہا حضرت عثمان نی دیکہا یعنی جیسے خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اس وضو میری کی پھر فرمایا جو وضو کری وضو میرا اسکا سیہ ہی یعنی برابر فرض اور سنتون کے پہر نماز پڑہی دو رکعت نہ بات کری دل اپنی سی پیچ اس نماز کی کچہہ سوچتا ہی دل اسکی جو پہلی کیا گناہ سی روایت کی ہی بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی بخاری کی ہین **ف** تین بار سی زیادہ دہونا اعضاء وضو کا مکروہ ہی سب علما کی نزدیک اور مراد یہ ہی کہ اگر پورا وضو تین بار دہو چکا ہی تو اب زیادہ نہ کری سیر اور اگر ایک چلو سی اوّل اعضو دہویا اور دوسری سی دوسرا تو یہ ایکبار ہی ہوا اسی طرح مثلاً چھ چلوون سی تین بار کو پورا کیا تو یہ زیادتی نہ ہوئی اور یہ نماز پڑہی دو رکعت ادنی درجہ ہی اگر زیادہ بہی پڑہی افضل ہی یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بعد وضو کی نماز پڑہنی مستحب ہی اگر فرض یا سنتین موکدہ ہی پڑہی کافی ہین اور نہ بات کری دل اپنی سی یعنی دل سی باتین نیا کی اور جو کہ متعلق ساتہہ نماز کی نہین ہین نہ کری خیال اسہی کی طرف لگا رکہی اور اگر خطری آوین اور اون کو دفع کری اور وضو سی باز نہ رہین کچہہ مضر نہین ح **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة رواه مسلم اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ وضو کری پس اچہا وضو کری پہر کہڑا ہو پہر نماز پڑہی دو رکعت متوجہ ہو کر اون دونون مین ساتہہ دل اور موہنہ اپنی کی یعنی ساتہہ باطن اور ظاہر کی متوجہ ہو مگر واجب ہوتی ہی واسطے اوسکی بہشت روایت کی یہ مسلم نی **ف** پہر کہڑا ہو یعنی حقیقۃً یا حکماً یعنی مثلاً مبتلہ کر پڑی حضوصاً جبکہ عذر رکہتا ہو ح **وعن** عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد يتوضأ فيبلغ او فيسبغ الوضوء ثم يقول اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وفي رواية اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة

الثمانیۃ یدخل من ایہا شاء ہکذا رواہ مسلم فی صحیحہ والحمیدی فی افراد مسلم وکذا ابن الاثیر فی جامع الاصول وذکر الشیخ محی الدین النووی فی اخر حدیث مسلم علی مارویناہ ومراد الترمذی اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین والحدیث الذی رواہ محی السنۃ رحمہ اللہ فی الصحاح من توضأ فاحسن الوضوء الی الخرہ رواہ الترمذی فی جامعہ بعینہ الا کلمۃ اشہد قبل ان محمدا اور روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی تم میں سے کہ وضو کرے پس نہایت کو پہنچاوے یا فرمایا پس پورا کرے وضو پھر کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور بیچ ایک روایت مسلم کی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ مگر کھولی جاتی ہیں واسطے اوسکی دروازی بہشت کی اٹھون داخل ہو جس سی چاہی اسیطرح روایت کیا اسکو مسلم نے بیچ صحیح اپنی کی اور حمیدی نے بیچ افراد مسلم کی اور اسیطرح ابن اثیر نے بیچ جامع الاصول کی اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے بیچ آخر حدیث مسلم کی کہ جسطرح روایت کیا ہمنے اوسکو اس عبارت کو اور زیادہ کیا ترمذی نے یعنی شہادتین پر اس دعا کو ای بار خدایا کر مجھے توبہ کرنیوالون سی اور کر مجھی پاکیزگی کرنیوالون سی اور وہ حدیث کہ روایت کی امام محی السنۃ نے بیچ صحاح کی جسنی وضو کیا پس اچہا وضو کیا آخر تک روایت کی وہ ترمذی نے بیچ جامع اپنی کی بعینہ مگر کلمہ اشہد کا پہلی ان محمدا سی ف دروازی بہشت کی اٹھون یہان سب بہشتون کو ایک اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کبہی ہر ایک کو بہشت کہتی ہین اوس حساب سی کہ بہشت بولتی ہین اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے الخ یعنی جسطرح روایت مسلم کی ہمنی بیان کی وہی روایت محی الدین نے بہی شرح مسلم مین نقل کی ہی اور اوسکی اخیر یہہ عبارت بڑہا دی ہی وزاد الترمذی آخر تک اور کر مجھی توبہ کرنیوالون سی یعنی توبہ کرین گناہون سی اور رجوع کرین عیبون سی اور اس سی مراد یہہ نہین ہی کہ مجھی گناہ بہت واقع ہوا کرین بلکہ مراد یہہ ہی کہ جب گناہ واقع ہووی تو توبہ بالہام کر اگرچہ گناہ بہت ہون المضمون اس آیۃ مین داخل ہو مین ان اللہ یحب التوابین یعنی اللہ دوست رکہتا ہی توبہ کرنیوالونکو یعنی اونکو کہ نہین پہرتی ہین دروازہ مولی اپنی کے سی اور نہین ناامید ہوتی رحمت اوسکی سی اور کر مجکو پاکیزگی کرنیوالون سی یعنی پاک ہووین بری اخلاق سی پس اسمین اشارہ ہے اوسپر کہ طہارت اعضاء ظاہر کی کہ ہماری اختیار مین تہی بجالاوی وطہارت احوال باطن کی تیری مانتہی ہی پس نصیب کر اپنی فضل سی باعثی ای درخم جوگان تو دل ہمچون گوی ۔ بیرون زفرمان تو جان کیسر موی ۔ ظاہر کہ بدست است بمستعیم تمام ۔ باطن کہ بدست تست آنرا تو بشوی ۔ اور پس اچہا ہمنے کیا آخر تک بعد فاحسن الوضوء کی عبارت اس روایت مین یون ہے ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین فتحت لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ یدخل من ایہا شاء اور مگر کلمہ اشہد کا پہلی ان محمدا سی یعنی کلمہ اشہد کا کہ پہلی لفظ ان محمدا کی مصابیح والی نے ذکر کیا ہی ترمذی نے نہین ذکر کیا پس یہہ اعتراض ہی مصنف کا مصابیح والی پر کہ یہہ حدیث جو صحاح مین لایا بخاری اور مسلم مین نہین ہی بلکہ جامع ترمذی مین ہی پس اسکو حسان مین لانا چاہیی تہا اور معلوم کیا چاہیی کہ جزری نے حصن حصین مین ساتہہ رمز ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ اور ابن سنی کی بیچ شہادتین کی لفظ ثلاث مرات کا بہی ذکر کیا ہی یعنی یہہ کلمہ تین بار پڑہی اور نسائی اور حاکم کی روایت مین بعد اللہم اجعلنی آخر تک کی یہہ بہی بڑہنا آیا ہی سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک پس اول یہہ ہی کہ یہہ سب کلمے پڑہی اور سب مین یہہ اذکار بنانے والی کی یہی ہی ۔ ع ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امتی یدعون

یوم القیمۃ غرا محجلین من اثار الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل غرتہ فلیفعل متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم میری پکاری جاوینگی ان قیامت کی روشن پیشانی سفید اعضا
سی وضو کی سی پر جو کچھ ہی تم مین سی یہ کہ دراز کری روشنی اپنی پیشانی کی پس چاہی کہ کری روایت کی یہ بخاری و مسلم نی ف غر جمع
اغر کی ہی یعنی سفید چہرہ اور محجل جسکی ہاتھ پانو سفید ہون یعنی بسبب وضو کی یہ اعضا روشن ہونگی و معنی یہ ہین کہ جب پکاری جاوینگی تمارے
لوگو نہین سی محشر مین باطف جنت کی تو اس صفت پر ہونگی و دراز کری روشنی پیشانی کی یعنی پیشانی کی اوپر سی تہوڑے کی نیچے
تک و ایک کان سی دوسری کان تک خوب ہووی و دراز کی تحجیل کی یہ ہی کہ ٹخنی کی اوپر تک پانو دہووی اور ذکر دراز کی
تحجیل کا نہ کیا اس لیی کہ دونو پس مین لازم ایک دوسری کی ہین یعنی ایک کی دراز کی تو فرمایا تو دوسری کی آپ سی سمجھی جاویگی ح
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبلغ الحلیۃ من المؤمن حیث یبلغ الوضوء رواہ مسلم
اور انہین سی ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی پہنچیگا یور مومن کا یعنی جنت مین ان تک پہنچیگا پانی وضو کا روایت کی
الفصل الثانی فصل دوسرے **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استقیموا
ولن تحصوا واعلموا ان خیر اعمالکم الصلوۃ ولا یحافظ علی الوضوء الا مؤمن رواہ مالک واحمد
وابن ماجہ والدارمی محی اور روایت ہی ثوبان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ سیدہی ہو اور ہرگز نطاقت کرہ
سکوگی سیدہی رہنی کی اور جانو کہ بہترین عملون تمہاری سی نماز ہی اور نہین محافظت کرتا وضو پر مگر مومن روایت کی یہ مالک و احمد
اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف سیدہی ہو یعنی مستقیم ہو اعمال پر اور ہمیشہ سیدہی راہ چلو اور نہین مایل مگر واز سکی یہ امر مہبت مشکل
بتایا فرمایا لن تحصوا یعنی و پر طرح تمام و کمال کی استقامت نہین کرسکنی کی تم اور جب حکم کیا ساتہہ طاقت پانیکی استقامت پر اور نہ ادا
کرسکنی کی حقوق و سکی کو تمام افعال و احوال مین تو آگاہ کیا اوپر عمدہ اور خلاصہ عبادت کی کہ اگر اوسمین استقامت کروگی تو تدارک
سب تقصیرات کا ہوجاویگا کہ وہ نماز ہی پس نگاہ رکہو شرائط اور آداب اوسکی و ادا کرو حقوق بعد اوسکی و ارشاد فرمایا ساتہہ مقدم اوسکی کی
کر جسکو وصف بیان فرمایا ہی وہ وضو اور طہارت ہی فرمایا کہ نہین محافظت کرتا اوسکی یعنی سنن و آداب اوسکی نہین بجالاتا مگر مومن
کامل جو کہ ہمیشہ حاضر رہتا ہی ساتہہ دل اور بدن اپنی کی پیش درگاہ رب اپنی کی یعنی کہ حاضر ہوتا اوسکی درگاہ پاک مین بدون طہارت ظاہر
و باطن کی بعید ہی ادب سی ع ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ علی طہر
کتب لہ عشر حسنات رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جو شخص کہ وضو کری اوپر وضو کی
لکہی جاتی ہین اوسکی دس نیکیان روایت کی یہ ترمذی نی ف یعنی ثواب جو وضو کا مقرر ہی زیادہ اوس سی دس نیکیان
لکہی جاتی ہین اور لکہا ہی علمانی کہ یہ ثواب جب ہوتا ہی کہ بعد وضو اول کی نماز فرض یا نفل پڑہ چکا ہو اور پہر وضو کری اور شرح
السنہ مین لکہا ہی کہ تجدید وضو کی مستحب ہی جسوقت کہ پہلی وضو سی نماز پڑہ چکا ہی اور بعضون کی نزدیک مکروہ ہی وضو پر وضو
کرنا جسوقت کہ پہلی وضو کی بعد نماز نہ پڑہی ہو ع ع
الفصل الثالث فصل تیسرے **عن** جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الجنۃ الصلوۃ ومفتاح الصلوۃ الطہور رواہ احمد
روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کنجی بہشت کی نماز ہی اور کنجی نماز کی وضو ہی روایت کی یہ

احمدنی ف یعنی جیسیکہ دروازہ بغیر کنجی کی نہین کہلتا ایسی ہی آدمی بغیر نماز کی بہشت مین نہین جاتا اسمین مبالغہ ہی محافظت کرنی نماز کی
گویا نماز حکم ایمان مین ہی کہ بغیر اوسکی بہشت مین جانا میسر نہین ہوتا پس خوب طرح اسکو ادا کری اور کبھی چھوڑی نہین کہ سبب ہی دخول
جنت کا ہ ع **وعن** شَبِيبِ بْنِ أَبِي رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ
فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَإِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أُولٰئِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہے شبیب بن ابی روح سی وہ نی روایت کی ایک شخص سی صحابیون رسول خدا صلی اسہ علیہ وسلم کی سی یہہ کہ تحقیق رسول
خدا صلی اسہ علیہ وسلم نی پڑہی نماز صبح کی پس پڑہی سورہ روم پس متشابہ ہوا حضرت پر پس جب نماز پڑہ چکی فرمایا کیا حال ہی لوگون کا
نماز پڑہتی ہین ساتہہ ہماری اور نہین اچہا وضو کرتی اور سوا اسکی نہین کہ ہمپر اشتباہ ڈالتی ہین قرآن کو یہہ لوگ روایت کی یہہ نسائی نی
ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ سنن اور آداب کامل کرنیوالی ہین واجب کو اور سبب کل کی ہین واجب اور برکت اونکی سرایت کرتی ہی
غیر مین جیسیکہ قصور کرنا انمین باعث خلل کا ہوتا ہی اور اونکی ادا کرنی مین دروازہ فتوحات غیبیہ کا سبب ہوتا ہی اور یہہ حدیث باعث عبرت
کی ہی اون لوگونکی لیی کہ تاثیر صحبت سی غافل ہین نہین یعنی کہ سید رسل صلی اسہ علیہ وسلم کو باوجود اس رتبہ کی حالت پڑہنی قرآن کی
مین کہ بہت وقت نزدیکی کا ہی صحبت ایک ادنی امتی کی لی کہ کوئی آداب یا سنت وضو کی اوس سی رہگئی ہونگی تاثیر کی کہ قرائت مین متشابہ ہگا
پس کیا حال ہوگا اونکا کہ مصاحبت اہل فسق اور اہل بدعت کی مین گرفتار ہین تب رو زیادا باللہ منہ اور نام شخص روایت کرنیوالیکا میرکہ شاہ نی
نوعفاری لکہا ہی ہ ع **وعن** رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَلَّمَهُنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْ فِي يَدِهِ
قَالَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْإِيْمَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ اور روایت
کی ایک شخص نی بنی سلیم مین سی کہ کہا گنا ان باتونکو یعنی جو آگی مذکور ہین پیغمبر خدا صلی اسہ علیہ وسلم نی پس ماتہہ میری یا ماتہہ اپنی کی فرمایا جانی
کہنا یعنی ثواب اسکا بہر دیتا ہی اوسی طرز اور احمد اسہ بہر دیتا ہی اوسکو یعنی حمد اسہ کہنا ساتہہ سبحان اسہ کی ملکر بہر دیتا ہی یا احمد اسہ ہی فقط اور اسہ اکبر
کہنا بہر دیتا ہی ہر چیز کو درمیان آسمان زمین کی ہی اور روزہ آدہا صبر ہی اور پاکرہنا آدہا ایمان ہی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
حسن ف یعنی ماتہہ میرکی یہہ شکل وہی ہی یعنی پکڑین حضرت نی اونگلیان میرا اونگلیان اپنی اور ہتیلی پر بند کر کر پانچ باتین گنین اور روزہ آدہا صبر ہی یعنی
پورا صبر تو یہہ ہی کہ نفس کو طاعت پر روکی رکہی یعنی بجالاوی اور گنا ہونسی روکی یعنی نری پس روزہ مین نفس کو طاعت پر روکی کہنا ہوتا ہی
اسی اعتبار آدہا صبر ہی ہ ع **وعن** عَبْدِ اللهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ
الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ وَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ
خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ
حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا
غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ
كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهُ نَافِلَةً لَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبداسہ صنابحی سی

کہا وہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر پہچانیگا آپ کہ وضو کرنیوالی امت ہی بندہ مومن جبکہ اوہ آویگا ہی حوض پہ بھی کرتا ہی کلمے ہین گناہ سو ہنہا
اوس کی سی اور جبکہ کہ ناک سے پانی کھینچتا ہی کلمے ہین گناہ ناک کی سی پس جبکہ دھوتا ہی منہ اپنا کلمے ہین گناہ سو ہنہا اوسکی سی
یہانتک کہ کلمے ہین نیچے پلکون کے گناہون اوس کی سی پس جب کہ دھوتا ہی وہ دونو ہاتہ اپنی کلمے ہین گناہ ہاتہون اوسکی سی یہانتک کہ کلمے ہین
نیچے ناخونون اور دونو ہاتہون اوس کی سی پس جبکہ مسح کرتا ہی سر اپنی کو کلمے ہین گناہ سر کی سی یہانتک کہ کلمے ہین نیچے دونو کانون اوسکی
سی پس جب دھوتا ہی وہ دونو پانون اپنی کلمے ہین گناہ پانون اوس کی سی یہانتک کہ کلمے ہین نیچے ناخونون پانو اوس کی سی پھر ہوتا ہی چلنا
اوسکا طرف مسجد کی اور نماز پڑہنی اوسکی زیادتی و افضلی اوس کی روایت کی یہ مالک اور نسائی نے **ف** یہانتک کہ کلمے ہین دونو
کانون اوس کی سی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ کان اہل سر کی ہین جیسا کہ مذہب حنفی ہی سلیکن نوکی مسح کی سی نیا پانی نہین لیتی
بلکہ پانی کہ مسح سر کی لیی سیا ہی اوس سی مسح کانون کا ہی کرلیتی ہین اور نماز پڑہنی اوسکی زیادتی و افضلی اوسکی یعنی گناہون کی سبب
وضو کی پاک ہو جاتا ہی نماز پڑہنا وہ ہوتی ہی یعنی سبب بندہ کی دعا قبول ہوتی ہی ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اتی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون
وددت انا قد رأینا اخواننا قالوا اولسنا اخوانک یا رسول اللہ قال انتم اصحابی واخواننا
الذین لم یأتوا بعد فقالوا کیف تعرف من لم یأت بعد من امتک یا رسول اللہ فقال
ارأیت لو ان رجلا له خیل غر محجلة بین ظهری خیل دهم بهم الا یعرف خیله قالوا بلی یا رسول اللہ
قال فانهم یأتون غرا محجلین من الوضوء وانا فرطهم علی الحوض رواہ مسلم اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی مقبرہ مین یعنی ہست البقیع مین دعا بمغفرت کی لیی یہ کہا سلام
ہی تم پر اے ہی جماعت مومنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہی گا اللہ ساتہہ تمہارے ملنی والی ہین اور آرزو رکہتا ہون مین
یہ کہ دیکہون بہائیون اپنی کو کہا صحابہ نی کیا نہین ہم بہائی آپ کی اے رسول خدا کہا کہ تم ہو یار میری اور بہائی میری وہ ہین کہ نہین
آئی ابہی پس عرض کیا صحابہ نی کسطرح پہچانوگی تم یعنی قیامت مین اوسکو کہ نہین آئی امت تمہاری مین سی اے رسول خدا پس فرمایا
خبردار ہو جاؤ اگر ہو ایک شخص کہ ہون واسطے اوسکی کہوڑی سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ یا نوا میان گہوڑون بیہات سیاہی کی کیا نہین پہچانی کا گہوڑی
اپنی کو عرض کی صحابہ نی کہان سفر پہچانی گا اے رسول خدا کی فرمایا تحقیق وہ آوینگی یعنی قیامت کو سفید پیشانی سفید ہاتہہ پانو اثر وضو
کی سی یعنی پس اس علامت سی اوسکو پہچانوگا اور مین ہونگا میر سامان اوسکا اوپر حوض کوثر کی روایت کی ہیمسلم نے **ف**
تم ہو یار میری یعنی تم بہائی ہی ہو اور رفیق خاص میری ہو اور ابہی نہین پیدا ہوئی مین اور بعد میری پیدا ہونگی یعنی تابعین غیرہ وہ زمانہ
بہائی چارہ ہی اسلام کا رکہتی مین میری ساتہہ اور مین ہونگا میر سامان یعنی کار و بار مغفرت اور رفعت درجات انکی کا واسطے سعادت
مین پہلی جماعت کرانیکا ہون ۱۲ **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من یؤذن له بالسجود یوم القیمۃ
وانا اول من یؤذن له ان یرفع راسه فانظر الی ما بین یدی فاعرف امتی من بین الامم ومن
خلفی مثل ذلک وعن یمینی مثل ذلک وعن شمالی مثل ذلک فقال رجل یا رسول اللہ
کیف تعرف امتک من بین الامم فیما بین نوح الی امتک قال هم غر محجلون من اثر الوضوء لیس احد کذلک غیرهم

وَاعْرِفُهُمْ اِنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ وَاعْرِفُهُمْ كَشَعْرِ بَيْنِ اَبْيَضَ بَيْنِ اَدْبَرَيْنِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ　　اور روایت ہی ابی درداسی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ہون اول اون شخصون کا کہ اذن دیا جاوی گا اون کو کہ اوٹھاوین سر اپنا پس دیکھونگا میں طرف اوس چیز کی کہ آگی سیری ہی پس پہچانونگا میں امت اپنی کو درمیان امتون کی اور دیکھونگا چہرے اپنی مانند اسکی یعنی از دام خلق کا پس پہچانونگا امت اپنی کو اور دہنے اپنی مانند
اسکی اور داہنے اپنی مانند اسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیونکر پہچانوگے تم امت اپنی کو درمیان امتون کی درمیان حضرت نوح کے
امت تمہاری تک میں فرمایا وہ یعنی امت میری سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤ ہونگی بسبب نشان وضو کی نہیں ہوگا کوئی اسطرح کی
سوا اونکی اور پہچانونگا اونکو یہ کہ دیے جاوینگے وہ عملنامہ اپنے داہنے ہاتھون میں اور پہچانونگا اون کو یہ کہ دوڑتی آگی اونکی
اولاد اون کی یعنی خورد سال روایت کی یہ احمد نے **ف** اوٹھاوین سر اپنا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو درگاہ صمدیت میں
جب حاضر ہونگے تو شفاعت کی لیے سجدہ میں جاوینگے مقدار ایک ہفتہ کی سجدہ میں رہینگے پھر حکم ہوگا کہ سر اوٹھا اے محمد اور جا وہی محمود جسکا تیرے
سے کچھ چاہتا ہی تا دیا جاوی تجھکو پس حضرت سر اوٹھاوینگے اور زبان سے شفاعت خلق کی کہونگے اور دروازہ شفاعت کا کھلوا دینگے اور
یہ جو فرمایا کہ آگی چمکی اور داہنے ہاتھ مانند اسکی مراد یہ ہی کہ جس طرف امت کو دیکھونگا اسمیں اشارہ ہی طرف کثرت اونکی کی اور تفاوت مراتب
اونکی کی اور درمیان نوح کی امت تمہاری تک میں یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی زمانہ سی اب تک کہ مدت مدید ہی اسمیں بہت سی امتیں
گذری ہیں اون میں سی اپنی امت کو کیونکر پہچانوگی اور نوح علیہ السلام کا نام لیسیا اس لیے یہ مشہور ہیں **باب ما یوجب الوضوء** باب اوسچیز کا کہ موجب ہو وضو کی **ف** یعنی اسمیں بیان اون چیزون کا ہی کہ وضو کو توڑتی ہیں موجب مذہب حضرت
امام اعظم رح کی وضو ٹوٹتا ہی ان چیزون سی پاخانہ یا پیشاب کی راستہ سی ہو چیز نکلی یعنی پاخانہ پیشاب بالی وغیرہ گو ہو احوم مرد
یا عورت کی آگی کی ستر سی نکلتی ہی اوس سی وضو نہیں جاتا اور ٹوٹتا ہی وضو اوس چیز سی کہ نجس ہو یعنی خون پیپ وغیرہ اور بدن میں سے
آپ سی نکلکر اوس جگہ پہنچی کہ اوسکو دھونا وضو یا غسل میں لازم ہی یعنی اگر ناک کی بالنسی تک یا انکہ کی اندر ہی تو نہیں ٹوٹیگا اس لیے کہ
اونکا دھونا لازم نہیں اور ٹوٹتا ہی قی کرنی سی موجبہ ہر قی میں خواہ طعام نکلی یا پانی یا پتہ یا خون جما ہوا یعنی سودا اور بلغم سی نہیں ٹوٹتا
اور پتلا خون یا پیپ اگر قی کرتی اوسمیں یہ زیادہ ہونا شرط نہیں بلکہ برابر تھوک کی یا غالب ہوگا تھوک پر تو وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر کم ہوگا
تو نہیں اور اگر تھوڑی تھوڑی قی ایک ہی مجلس میں کئی بار ہوئی اور اتنی ہی کہ جمع کریں تو موجبہ پر جاوی اوس سی وضو ٹوٹ جاویگا اور
اور جس چیز سی وضو نہیں ٹوٹتا وہ نجس بھی نہیں ہی مثلاً تھوڑی سی قی لی یا خون کہ بہا نجس نہیں اور ٹوٹتا بھی وضو دیوانہ ہونی سی دانتی سی ہنسنے سی
ہوجانی سی اور قہقہہ بالغ کی سی اوس نماز میں کہ رکوع سجود والی ہو اور مباشرت فاحشہ سی اور مباشرت فاحشہ یہ ہی کہ شرمگاہ اور عورتی ملجاوین یا دو عورتی کی
یا دو مردون کی ساتھہ انتشار کی یعنی کھڑی ہوئی کی اور ٹوٹتا بھی سوتی سی لیٹ رہنا کیہ نکلا اپنی جگہ پر یا دیوار وغیرہ پر یا لیٹنی طرح سو جاوی اگر لیٹی
چھاتی سوی تو کھڑی اور اگر اسطرح سو جاوی کہ مقعد زمین سی ملجاوی یعنی چپٹ پڑا تو لون پہلو پر یا لون پہلو نیچہ کی بل یا لوسکو دیوار وغیرہ کی لگا کر لیٹا
پڑ رہا کہ جبکا ہوا سو جاوی تو وضو ٹوٹ جاتا ہی اور اگر ٹیکا لگا سو جاوی یا بیٹھا سو جاوی قسمون مذکورہ کی پر ہوش ہی حالتین میں نجلی حالتین تو نہیں ٹوٹتا
اگر شرط یہ ہی کہ رکوع سجود طور سنت کی ہون اور اگر کھڑی نماز میں سی نکلین یا کوشش کر کھڑی ہوئی تو نہیں ٹوٹتا اور اگر جلت نکالی اور وہ لیوکر ہم کے
یا کھڑی چھوڑی نی پیٹ ہر کر سو پیا تو ٹوٹ جاویگا اور نہیں قی نہیں اور اگر ایک شخص کے کہ دیکھتی ہیں سوتے ہی سو جاتا ہی یا کہ ہنسنے سے

جاتا ہی ہین تو صاحب صدر ہوجاتا ہی کثر لوگ اس مسئلہ سی غافل ہین اسیطرح اگر کان کہتا ہی وراوس پی پیپ یا کچھ بو نکلا وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر بغیر وہ کان کی پیپ غیرہ کان سی نکلی تو نہین جاتا یہ چیزین تو نیوالی وضو کی رسیان ہوتین ہین سی دو چیز وہ نیز تو اتفاق ہی سب علما کا اول دنسی وضو جاتا رہتا ہی وہ جو چیز کہ کل کی بھی سی اور نیند اور باقی چیزین مختلف فیہ ہین ۔ ملتقی و رمختار

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوٰۃ من احدث حتی یتوضا متفق علیہ ۔ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کیجاتی نماز اوس شخص کی کہ بے وضو ہو جب تک کہ وضو نہ کرسی ۔ روایت کی بخاری و مسلم نی **ف** یہہ اوسکی حضین ہی کہ پانی کہتا ہوا اور قدرت ہی کہتا ہوا اوسکی استعمال کی اور اگر پانی نہو یا ہو لیکن قدرت نرکہتا ہوا اوسکی استعمال کی تو تیمم کرلی ساتہہ خاک کی اور اگر پانی پاوی اور نہ خاک اور قدرت ان پر نہ کہتا ہو تو اوسکو فاقد الطہورین کہتی ہین وہ نماز نہ پڑہی جب پانی وغیرہ پاوی تو قضا پڑہی اور امام شافعی کی نزدیک یہہ ہی کہ اوسکی حرمت وقت کی رہی اور جب پانی یا خاک ملی تو قضا کری ہماری علمانی لکہا ہی کہ اگر کوئی بغیر طہارت کی قصد نماز پڑہی اور حرمت وقت کا بہی اوسی ارادہ نہو وہی تو وہ کافر ہوجاتا ہی اور اگر بغیر طہارت کی نماز پڑہی لوگونکی تہہ مار کر تو ہی کافر ہوتا ہی کیونکہ دونو صورت مین سنی شرع کو حقیر جانا ہی

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوٰۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول رواہ مسلم ۔ روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کیجاتی نماز بغیر طہارت کی اور نہین قبول ہوتی خیرات مال حرام مین سی روایت کی نیہ مسلم نی **ف** کہا ہی بعض علما ہماری نی کہ جو شخص خیرات دیتا ہی مال حرام سی اوسکو کہتا ہی ثواب کی کافر ہوجاتا ہی

وعن علی قال کنت رجلا مذاء فکنت استحیی ان اسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمکان ابنتہ فامرت المقداد فسالہ فقال یغسل ذکرہ و یتوضا متفق علیہ ۔ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہا تہا مین ایک شخص بہت مذی والا پس تہا مین حیا کرتا یہہ کہ پوچہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی حکم اوسکا کہ یا غسل لازم آتا ہی یا وضو اسلی ہوئی بیٹی اونکی یعنی نکاح مین پس امر کیا مین مقداد کو یعنی پوچہنی کا حضرت سی پس پوچہا اون نی یعنی اسطرح کہ ایک شخص ایسا ہی اوسکا کیا حکم ہی پس فرمایا کہ ہوتا ہی سترا پنی کو اور وضو کرلی روایت کی بخاری و مسلم نی **ف** اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ داماد کو ذکر کرنا شہوۃ کا اور اوسچیز کا کہ متعلق ساتہہ مباشرت عورت تو نکی ہی درد سر کے مناسب نہین

وعن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضاوا مما مست النار رواہ مسلم قال الشیخ الامام الاجل محی السنۃ رحمہ اللہ علیہ ھذا منسوخ بحدیث ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضا متفق علیہ ۔ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا سنا مینی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی وضو کرو کہانی اوس چیز کی سی کہ پہنچی اوسکو آگ یعنی جو چیز آگ سی پکی ہو روایت کی یہہ مسلم نی کہا شیخ امام بزرگ محی السنۃ نی رحمت ہو وی اللہ کی اون پر یہہ حکم منسوخ ہی ساتہہ حدیث ابن عباس کی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا نی درد دہو جیو اسکا اوپر اور سلام کہایا شانہ بکری کا پہر نماز پڑہی اور نہین وضو کیا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** دوسرا تاویل اس حدیث مین یہہ کرتی ہین کہ مراد وضو سی یہان دہونا منہ اور مونہہ کا ہی واسطی دور کرنی چکنائی کی یہہ سنت ہے

اور موونہہ کا ہی واسطے دور کرنی چکنائی کی کہ یہہ سنت ہی اور اسکو وضو طعام کہتی ہین پس اس صورت مین منسوخ کہنی کی حاجت نہین ۰ ح ۰

وعن جابر بن سمرۃ ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتوضا من لحوم الغنم قال ان شئت فتوضا وان شئت فلا توضا قال انتوضا من لحوم الابل قال نعم فتوضا من لحوم الابل قال اصلی فی مرابض الغنم قال نعم قال اصلی فی مبارک الابل قال لا رواہ مسلم ۰ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی تحقیق ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کیا وضو کرونین گوشت بکری کی سی یعنی اسکی کہانی سی اگر وضو جاتا رہتا ہی تو پہر کرون فرمایا اگر چاہی تو پس وضو کر اور اگر چاہی تو نکر وضو کہا اوسنی کیا وضو کرونین کہانی گوشت اونٹ کی سی فرمایا کر ہان وضو کر کہانی گوشت اونٹ کی سی کہا اوسنی کہ نماز پڑہون نین بیچ جگہہ منی بکریون کی کہا کہ ہان کہا اوس شخص نی نماز پڑہون مین بیچ جگہہ بند منی اونٹونکی فرمایا کہ نہین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نزدیک امام احمد بن حنبل کی کہانی گوشت اونٹ کی سی وضو کرنا آتا ہی اس لیی کہ وہ ظاہر حدیث پر عمل کرتی ہین اور حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہم اللہ کی نزدیک وضو نہین جاتا اسواسطے اونکی نزدیک محمل حدیث کا اوپر وضو لغوی کی ہی یعنی ہاتہہ موونہہ دہوڈالنا کیونکہ اسکی گوشت مین بسیار دہ اور چکنائی زیادہ ہوتی ہی بکری کی گوشت سی یا یہہ حدیث منسوخ ہی اور اونٹونکی بند منی کی جگہہ جو نماز پڑہنی کو منع فرمایا تھی یہہ نہی تنزیہی ہی اور منع اس لیی فرمایا کہ نماز مین خاطر جمعی نہین رہتی خوف رہتا ہی وسکی بہاگنی کا اور رلات مارنی کا بخلاف بکریونکی کہ غریب ہوتی ہی اور یہہ جایز ہونا اور منع ہونا اوس صورت مین ہی کہ مرابض اور مبارک خالی ہون نجاست سی اور اگر نجاست ہوگی تو مرابض مین ہی پڑہنی مکروہ ہوگی ۰ ح ۰

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وجد احدکم فی بطنہ شیئا فاشکل علیہ اخرج منہ شئ ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا رواہ مسلم ۰ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پاوی ایک تمہارا پیٹ اپنی کی کچہہ چیز یعنی گو اوسسی نکلی ہی یا نہین پس نہ نکلی مسجد مین سی یعنی وضو کی یہانتکہ سنی آواز یا معلوم کری بو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یہانتکہ سنین آواز یا معلوم کری بو یہہ باعتبار غالب کی ہی غرض حصر نہین ہی تعینا۔ علوم ہوا کہ الکنایح کا اگرچہ آواز سنی اور بو نہ پاوی جب وضو ٹوتا بہی ۰ ح ۰ **وعن** عبد اللہ بن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فمضمض وقال ان لہ دسما متفق علیہ ۰ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کیا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیا دودہ پس کلی کی اور فرمایا تحقیق واسطے اسکی چکنائی ہی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بعد کہانی چکنی چیز کی کلی کرنی مستحب ہی لیی کہ مونہہ مین بقیا وسکا کچہہ بتا ہی سبا واسطے نماز مین پیٹ مین پہنچی اور اسی پر قیاس کیجاتی ہی ہر چیز کہ مونہہ مین لگ رہی ہی اور خوف ہو پیٹ مین پہنچی کا اوس سی ہی کلی کرنی کہ مستحب ہی اور اس سی علمانی استنباط کیا ہی ہونا دودہ نوالون کا پہلی کہانا کہانی سی سہرائی کی لیی کہ بعضین ہو سہرائی ہالون کا نجاست رسیلی نہ رہو وسی ۰ بسیط ۰ بعد فارغ ہونیکی کہانیسی ہی دہوی کرنا تہو نکو اگر کچہہ لگا ہو سبب لیی کہ کہانا خشک تہا یا میٹھی وغیرہ سی کہایا ہی تو خبیث نہ رہو وی ۰ مناسبت اس حدیث کو ساتہہ باب کی یہہ ہی کہ کلی مذکور وضو سی ہی ۰ **وعن** بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الصلوات یوم الفتح بوضوء واحد ومسح علی خفیہ فقال لہ عمر لقد صنعت الیوم شیئا

لم تکن تصنعه فقال عمد اصنعته یا عمر رواه مسلم اور روایت ہی ہے وہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہیں کئی نمازیں دن فتح
کے ساتھ ایک وضو سے یعنی ایک وضو سے پانچوں نمازیں پڑہیں اور مسح کیا اوپر موزوں کے پس کہا واسطے اوس کے حضرت عمر نے تحقیق کی تم نے آج
دن ایک چیز کہ نہ تھی تو کرتی اوسکو پس فرمایا قصداً کیا میں نے اسکو اے عمر روایت کی بیہقی نے ف ایک چیز کہ نہ تھی کرتی یعنی کئی نمازیں ایک وضو
سے پڑہیں اور موزوں پر مسح کیا جبکہ حال پہلی سی حالت پر نہ تھا بلکہ ہر نماز کی لیے وضو تازہ کرتی تھی سکی جواب میں فرمایا قصداً یعنی کیا یعنی تا لوگ
انکا جائز ہونا معلوم کریں ۱۲ وعن سوید بن النعمان انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام
خيبر حتى اذا كانوا بالصهباء وهو من ادنى خيبر صلى العصر ثم دعا بالازواد فلم يؤت الا بالسويق فامر به
فثرى فاكل رسول الله صلى الله عليه وسلم واكلنا ثم قام الى المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلى ولم يتوضأ رواه البخاري
اور روایت ہی سوید بن نعمان سے ہے کہ وہ نکلے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال کہ خیبر فتح کیا یہانتک کہ جبوقت پہونچے صہبا کے
کہ نام تہہ کا ہے وہ ہی نزدیک خیبر کے عصر کی نماز پڑہی رسول خدا نے پھر منگوایا توشہ پس حاضر کیا گیا مگر ستو پس حکم کیا اوسکو پس گھولی گئی پس کہا یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اور کہا یا میں نے ہی ہونٹ اوسکے پس کھائی ہم نے اور کھائی ہمنے پھر نماز پڑہی اور نہ کیا وضو روایت کی یہ بخاری
نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آگ کی پکی چیز کھا وے تو اوس سے وضو نہیں ٹوٹتا ۱۲ **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن**
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا وضوء الا من صوت او ريح رواه احمد والترمذي
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو مگر ناقہ آواز سے یا بو سے روایت کی یہ احمد و ترمذی نے ف
یعنی شک سے وضو نہیں جاتا جب تک یقین نہ ہو یعنی فقط آواز سے وضو نہیں جاتا جب تک یقین ہو کہ نکلی ہے ۱۲ وعن علي قال
سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن المذي فقال من المذي الوضوء ومن المني الغسل رواه الترمذي اور روایت ہی حضرت علی سے
کہا پوچھا میں یعنی بواسطہ مقداد کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مذی کا پس فرمایا نکلنے مذی کی سے وضو آتا ہے اور نکلنے منی کی سے غسل
روایت کی یہ ترمذی نے وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتحريمها
التكبير وتحليلها التسليم رواه ابو داود والترمذي والدارمي ورواه ابن ماجة عنه و
عن ابي سعيد اور اوسی سے روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی وضو ہے اور تحریم اوسکی تکبیر اور تحلیل اوسکی سلام پھیرنا
روایت کی ابو داود اور ترمذی اور دارمی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے حضرت علی سے اور ابی سعید سے ف یعنی تکبیر کہنے سے نماز شروع
ہو جاتی ہے اور سب چیزیں حلال یعنی کھانا پینا اور سب کام منافی نماز کے اوپر حرام ہوتی ہیں اور سلام پھیرنے سے وہی چیزیں حلال ہو جاتی ہیں
۱۲ وعن علي بن طلق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احدكم فليتوضأ ولا تأتوا النساء في اعجازهن رواه
الترمذي وابو داود اور روایت ہی علی بن طلق سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت حدث کرے ایک تمہارا یعنی ہوا نکلے بغیر
آواز کے نکلے پس چاہیے کہ وضو کرے اور نہ آؤ تم عورتوں کی پس پیچھے سرینوں کے اوسکی روایت کی ترمذی اور ابو داود نے **وعن**
معاوية ابن ابي سفيان ان النبي صلى الله عليه وسلم قال انما العينان وكاء السه فاذا نامت
العين استطلق الوكاء رواه الدارمي اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سے تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ آنکھیں سرینہ ہیں سرین کی پس جبوقت سو جاتی ہیں آنکھیں کھل جاتا ہے سرینہ روایت کی یہ دارمی نے

ف یعنی جب آدمی جاگتا ہی تو گویا بند بند ڈھیلی ہوجاتی ہی اوسکی مقعد پر رگ رہتی ہی ہوا اور جب سویا تو اختیار جاتا رہتا ہے اور جوڑ ڈھیلی پچالی ہیں اور گمان ہوتا ہی نکلتی ہوا کا پس سی گمان کی لیی نیند سی وضو ٹوٹتا ہی ع **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ رواہ ابوداود و قال المنتجب الامام محی السنۃ رحمہ اللہ ھذا فی غیر القاعد لما صح عن انس قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسھم ثم یصلون ولا یتوضأون رواہ ابوداود والترمذی الا انہ ذکر فیہ ینامون بدل ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسھم

اور روایت ہی حضرت علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سر بند سرین کی دونوں آنکھین ہین پس جو شخص کہ سو گیا پس چاہیی کہ وضو کری روایت کی یہہ ابوداود نی اور کہا شیخ امام محی السنۃ نی رحمت کری و فرمایا یہہ حکم جو ہی ہولہ بیٹھنی والیکی ہی کہ اسواسطی کہ صحیح ہوا ہی حدیث سی کہ کہا ہی صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار کرتی تھی نماز عشا کا یہانتک کہ جھک جاتی تھی سراون کی پھر نماز پڑھتی تھے اور نہ وضو کرتی تھی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی مگر یہہ کہ ذکر کیا ترمذی نی لفظ ینامون کا بدلی ینتظرون العشا حتی تخفق رؤسھم کی

ف سوا بیٹھنی والی کی یعنی یہہ حکم اوس شخص کی حقمین ہی کہ سوجاوی لیٹ کر پس جو سووی بیٹھی ہوئی اسطرح کہ ٹہری رہی مقعد اوسکی زمین پر پہر جاگی اور مقعد اوسیطرح ٹہری ہوزمین پر پس نہین ٹوٹتا وضو اوسکا اگرچہ بہت سو رہا ہو چنانچہ حدیث انس سی کہ مذکور ہوئی معلوم ہوا کہ بیٹھی ہوئی سوئی سی وضو نہین ٹوٹتا اور قسمین بیٹھنی کی کہ فقہ مین مذکور ہین قیاس سی یا اور حدیثون سی ثابت کی ہین ع **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الوضوء علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ الترمذی و ابوداود

اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وضو لازم ہی اوپر اوس شخص کی کہ سوجاوی لیٹ کر پس تحقیق جسوقت کہ لیٹتا ہی ڈھیلی ہوجاتی ہین جوڑ اوسکی یعنی پر خوف ہی ہوا نکلنی کا روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف کہا میر کی شاہ ولی یہہ منکر ہی اوی یعنی یزید والا نی ہی وہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم اور مخالف ثقات کی ہی ع **وعن** بسرۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضأ رواہ مالک و احمد و ابوداود و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الدارمی

اور روایت ہی بسرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہاتھ لگاوی ایک تمہارا ذکر اپنی کو پس چاہیی کہ وضو کری روایت کی یہہ مالک و احمد اور ابوداود اور ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف مسکر جو ہوئی سی وضو کی ٹوٹنی مین اختلاف کیا ہی علمانی بلکہ صحابہ کرام رض مین بھی اختلاف تھا امام شافعی رح کی نزدیک اگر سترہ کو ہتھلی قبیلی سی چھوئی وضو جاتا رہتا ہی و امام اعظم رح کی نزدیک نہین ٹوٹتا دلیل نی ہی حدیث طلق بعدی کہ ساتھہ روایت قیس بن علی کی کہ اوسنی اپنی باپ سی روایت کی ابی حنیفہ مین مذکور ہی و بہت سی حدیثین روایت کی ہین جسکو شبہ ہو شرح ملا علی قاری و ترجمہ حضرت شیخ رح کو دیکھی خاطر جمع ہوجاویگی اور ابن ہمام نی لکھا ہی حق یہہ ہی کی دونون حدیثین وجہ حسن سی خالی نہین پر ترجیح بحق حدیث طلق کو یعنی جو اوسی مذکور ہوئی ہی اس لیی کہ حدیث مرد کی قوی ہوتی ہی کیونکہ وہ علم کو خوب یاد رکھتی ہین بہ نسبت عورتون کی سی لیی گواہی عورتون کی بمنزلہ گواہی کمسن لڑکی کی ہوتی ہی ع

وعن طلق بن علی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مس الرجل ذکرہ بعد ما یتوضأ قال ھل ھو الا بضعۃ منہ رواہ ابوداود و الترمذی و النسائی و روی ابن ماجہ نحوہ و قال الشیخ الامام محی السنۃ

رحمہ اللہ ھذا منسوخ لان ابا ھریرۃ اسلم بعد قدوم خلق وقد روی ابو ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا افضی احدکم بیدہ الی ذکرہ لیس بینہ وبینہا شئی فلیتوضأ رواہ الشافعی والدارقطنی ورواہ النسائی عن بسرۃ الا انہ لم یذکر لیس بینہ وبینہا شئی

اور روایت ہی طلق بن علی سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی چھوئی آدمی کی سی شرمگاہ اپنی کو پھر پی سکی کہ وضو کیا اوسی فرمایا اور نہیں سی وہ مگر ایک ٹکڑا گوشت کا اوس سی روایت کی ہیہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی اور کہا شیخ امام محی السنۃ حمد اللہ نی ہیہ منسوخ ہی سو اسطی کہ ابو ہریرہ مسلمان ہوئی ہیہ پیچھی نی طلق کی اور تحقیق روایت کی ابو ہریرہ نی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ہوسی وقت کہ چھوا وی اپنی شرمگاہ کو ہاتھ اپنا طرف شرمگاہ کی کہ نہو درمیان شرمگاہ کی اور ہاتھہ اوسکی کوئی چیز حائل پس چاہیی کہ وضو کری روایت کی ہیہ شافعی نی اور دارقطنی نی اور روایت کی نسائی نی بسرہ سی مگر کہ نہیں ذکر کیا کہ نہو درمیان شرمگاہ کی اور ہاتھہ کی کچھ چیز ف ہیسلام شافعیہ نی کہ ہیہ حدیث ابو ہریرہ اسلام بعد طلق کی لائی تو سنا اونکا حدیث کو ہی بعد سنی طلق کی ہوئی کا پس حدیث ابو ہریرہ کی ناسخ حدیث طلق کی ہوئی اور حنفیہ جواب دیتی ہین کہ بعد اسلام لانی ابو ہریرہ کی سی ہیہ کیونکر لازم آتا ہی کہ ابو ہریرہ نی سنا ہی بعد ہو بلکہ ہو سکتا ہی کہ طلق نی بعد ابو ہریرہ کی سنا ہو دعوی تمہارا تو جب صحیح ہو کہ ہیہ ثابت کرو کہ طلق مراجعلی اسلام لانی ابی ہریرہ کی سی یا چلا گیا اپنی وطن کو اور نہیں معلوم ہمکو حالت اوسکی بعد اسکی اور کہا ظہیری نی کہ اور بتقدیر تعارض دو حدیثونکی ہیہ ہی ہین ہم طرف اقوال صحابہ کے حضرت علی اور ابن عمر اور ابو امامہ اور عبد اللہ اور عمار رضی اللہ تعالی عنہم کہتی تھی کہ چھوئی شرمگاہ کی سی وضو نہین ٹوٹتا واللہ اعلم بالصواب

وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل بعض ازواجہ ثم یصلی ولا یتوضأ رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وقال الترمذی لا یصح عند اصحابنا بحال اسناد عروۃ عن عائشۃ وایضا اسناد ابراہیم التیمی عنہا وقال ابو داود وھذا مرسل وابراہیم التیمی لم یسمع من عائشۃ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتی بعضی بیویون اپنی کا پھر نماز پڑھتی اور وضو نہ کرتی روایت کی ہیہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور کہا ترمذی نی نہیں صحیح نزدیک اصحاب ہمارے کی بحال کی سند عروہ کی عائشہ سی اور نہی سند ابراہیم تیمی کی حضرت عائشہ سی اور کہا ابو داود نی ہیہ حدیث مرسل ہی اس لیی کہ ابراہیم تیمی نی نہین سنا حضرت عائشہ سی ف اس مسئلہ مین ہی خلاف ہی علماء کا امام شافعی اور امام احمد رح کی نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہی ساتھہ چھوئی عورت غیر محرم کی اور امام مالک کی نزدیک ساتھہ شہوت کی چھوئی تو جاتا ہی وضو نہیں تو نہیں اور امام اعظم رح کی نزدیک نہیں جاتا دلیل انکی ہیہ حدیث ہی اور حدیث حضرت عائشہ کی کہ صحیحین مین مذکور ہی کہ حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جس حضرت انکو نماز تہجد کی لیے اوٹھتی تو مین سوتی ہوتی تھی اور ہوتی تھی دونو پانو میری پیر جگہ سجدہ کی حضرت کی پس جب سجدہ کی پانو میری ٹھوکدیتی مین سمیٹ لیتی پس معلوم ہوا کہ چھوئی عورت کی سی وضو نہین جاتا اور ہیہ جو اسمین کہا کہ وہ کو سماع حضرت عائشہ سی نہین ہی ہیہ قول ہرگز صحیح نہین ہوتا صحیحین مین اکثر حدیثونسی سماع عروہ کا حضرت عائشہ سی ثابت ہوتا ہی ثبات کی نفی کرنی مین مصنف مشکوۃ کا چوک گیا تھی ترمذی کی سی ہیہ مطلب نہین سمجھا جاتا اور کہا ابو داود نی ہیہ مرسل ہی یعنی ایک نوع مرسل کی ہی یعنی منقطع جو اسکا ہیہ ہی حدیث مرسل حجت ہی نزدیک ہمارے اور نزدیک جمہور کی پس ہیہ بھی جہت طعن نہین ع وعن ابن عباس قال اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ثم قام فصلی رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شانہ بکری کا یعنی گوشت شانہ بکری بریان کا پھر پونچھ لیا ہاتھ اپنا ساتھ شانی کے تنہا بچا ہوا چھری حضرت کی پھر کہڑی ہو گئی پس نماز پڑہی روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ ف پس نماز پڑہی یعنی وضو نہ کیا اسمین دلیل ہی اسپر کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کی کہانی سی وضو نہین تو تیل اور یہہ بھی اس سی معلوم ہوا کہ اگر چکنائی وغیرہ ہاتھ مونہہ کو نہ لگی تو دھونا ہاتھ مونہہ کا کچھ ضرور نہین ۱۲ ح وعن ام سلمۃ قالت قربت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جنبا مشویا فاکل منہ ثم قام الی الصلوۃ ولم یتوضا رواہ احمد اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ اونہون نی کہا لی گئی مین طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پہلو بھنا ہوا پس کہایا اوسمین سی پھر کہڑی ہوئی طرف نماز کی اور نہ وضو کیا یعنی نہ وضو کیا اور نہ ہاتھ مونہہ دھویا روایت کی یہہ احمد نی الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی رافع قال اشہد لقد کنت اشوی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطن الشاۃ ثم صلی ولم یتوضا رواہ مسلم روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا قسم کہاتا ہون مین تحقیق تنہا مین بھونتا تھا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹ بکری کا یعنی جو چیز پیٹ مین ہوتی ہی اول کلیجی وغیرہ پس کہا لی تہی پھر نماز پڑہتی اور وضو نہین کرتی روایت کی یہہ مسلم نی وعنہ قال اہدیت لہ شاۃ فجعلہا فی القدر فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ہذا یا ابا رافع فقال شاۃ اہدیت لنا یا رسول اللہ فطبختہا فی القدر قال ناولنی الذراع یا ابا رافع فناولتہ الذراع ثم قال ناولنی الذراع الاخر فناولتہ الذراع الاخر ثم قال ناولنی الذراع الاخر فقال یا رسول اللہ انما للشاۃ ذراعان فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک لو سکت لناولتنی ذراعا فذراعا ما سکت ثم دعا بماء فتمضمض فاہ وغسل اطراف اصابعہ ثم قام فصلی ثم دعا الیہم فوجد عندہم لحما باردا فاکل ثم دخل المسجد فصلی ولم یمس ماء رواہ احمد ورواہ الدارمی عن ابی عبید الا انہ لم یذکر ثم دعا بماء الی اخرہ اور روایت ہی ابو رافع سی کہا تحفہ بھیجی گئی واسطی اون کی بکری سی سو اول اسکو ہانڈی مین یعنی پکانیکی پس پس آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی یہہ اے ابو رافع کہا کہ بکری تحفہ بھیجی گئی ہی واسطی ہماری اے رسول خدا کی پس پکایا مین اسکو ہانڈی مین فرمایا حضرت نی اے ابو رافع پس دو یعنی اونکو دست پھر فرمایا دے مجکو دست اور پس یا مین دست اور پھر فرمایا دے مجکو دست اور پس کہا اے رسول خدا کی نہین ہوتے واسطی بکری کی مگر دو دست یعنی ہوتے ہین دو ہی جیکا اور کہان سی لاؤن پس فرمایا واسطی اونکی حضرت نی اگر تو چپ رہتا جو البتہ دیتا تجک

اوسکی جواب سی اوسمین کہیہ فرق آگیا ہو سبب متوجہ ہونی کی طرف راجواب اسکی کی **وعن** انس بن مالک قال کنت انا وابی وابو طلحة جلوسا فاکلنا لحما وخبزا ثم دعوت بوضوء فقالا لم تتوضا فقلت لهذا الطعام الذی اکلنا فقالا اتتوضا من الطیبات لم یتوضا منه من هو خیر منك رواه احمد اور روایت ہی انس بن مالک سی کہا تہا مین اور ابی بن کعب اور ابوطلحہ بیٹہے ہوئی پس کہا یا مینی گوشت اور روٹی ہر سنکر یا مینی پانی وضو کیوس کہا الی اور ابوطلحہ نی کیون وضو کرتی ہو یہ کہا یا مینی انطلحہ سی کہا نیکی کہ کہا یا مینی پس کہا ان دونون نی کیا وضو کرتی ہو کہا نی پاکیزہ چیز کی سی نہین وضو کیا اوس سے اوس شخص کہ وہ بہتر تہا جسی مینی نی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ احمد نی **وعن** ابن عمر کان یقول قبلة الرجل امراته وجسها بیده من الملامسة ومن قبل امراته او جسها بیده فعلیه الوضوء رواه مالك والشافعی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تہا کہتی بوسہ لینا ایک شخص کا اپنی عورت کا اور چہونا اوسکو اپنی ہاتہہ سی یہہ ہی ملامسہ سی ہی اور جو شخص کہ بوسہ لی اپنی عورت کا یا چہوئی اوسکو اپنی ہاتہہ سی پس اوسپر وضو روایت کی یہہ مالک اور شافعی نی ف ملامسہ سی ہی یعنی کلام اللہ مین جو مذکور ہی کہ ان ان چیزون سی وضو لازم آتا ہی اوسمین یہہ ہی اولامستم النسا یعنی یا ملامسہ کرو عورت کو پس ابن عمر نی کہا کہ بوسہ لینا عورت کا یا ہاتہہ لگانا اوسکو داخل ہی ملامسہ مین جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی مذہب شافعی ہی یہی ہی و یعنی ملامسہ کی لیتی ہین ہاتہہ لگانا اور امام اعظم صاحب یعنی ملامسہ کی جماع کرنیکی لیتی ہین اور خوب لیکین اسپر لالی ہین فقہ کی کتابون مین مذکور ہین **وعن** ابن مسعود کان یقول من قبلة الرجل امراته الوضوء رواه مالك اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تہی کہتی بوسہ لینی ایک شخص کی سی اپنی عورت کا وضو آتا ہی روایت کی یہہ مالک نی **وعن** ابن عمر ان عمر بن الخطاب قال ان القبلة من اللمس فتوضاوا منها اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق عمر بن خطاب نی کہا تحقیق بوسہ لینا لمس سی ہی یعنی داخل ہی لمس مین جو کلام اللہ مین مذکور ہی پس وضو کرو اوس سی ف ان قولون صحابہ رضہ کی سی معلوم ہوتا ہی کہ عورت کی چہونی سی وضو جاتا رہتا ہی جیسیکہ مذہب شافعی ہی اور امام اعظم صاحب کہتی ہین کہ اول تو یہہ روایتین سب موقوف صحابیون پر ہین حکم اونکا مرفوع کا سا نہین اور دوسری انکی نزدیک رتبہ صحت کو بہی پہونچتی نہین پہنچین اور قطع نظر اسکی پہلے جو مذکور ہوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضہ سی اوس سی یہی معلوم ہوتا ہی کہ عورت کی چہونی سی وضو نہین جاتا اور مسند ابی حنیفہ مین روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی القبلة الوضوء یعنی بوسہ لینی سے وضو نہین تا پس شاید یہہ حدیث ناسخ اور حدیثون کی ہو واللہ علم ع **وعن** عمر بن عبد العزیز عن تمیم الداری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء من کل دم سائل رواہ الدارقطنی وقال عمر بن عبد العزیز لم یسمع من تمیم الداری الا هذا رواه وبزید بن خالد وبزید بن محمد مجهولان اور روایت ہی عمر بن عبد العزیز سی وہنون نی نقل کی تمیم داری سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو لازم آتا ہی ہر خون بہنی والی سی روایت کی یہہ دونون نی دارقطنی نی اور کہا دارقطنی نی کہ عمر بن عبد العزیز نی نہین سنا تمیم داری سی اور نہ دیکہا اوسکو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد یہہ دو نو راوی مجہول ہین ف عمر بن عبد العزیز یونی ہین مروان کی نہایت عابد زاہد متقی نیک سیرت تہی خصوصا ایام حکومت مین چنانچہ عقبہ بن نافع نی فاطمہ بنت عبد الملک سی کہ بیوی انکی تہی پوچہا کہ کیا حوال اپنی میان کا بیان کرو اونہون نی کہا کہ لوگ بہت نماز پڑہنی والی اور روزہ رکہنی والی تو ہوتی ہی ہین لیکن اپنے رب سی ڈرنیوالا اوسکی برابر میں کسیکو نہین دیکہتا جب گہر مین آتا ہون تو مصلے پر اپنی کو ڈالدیتا اور رویا کرتا ہون تا وقتیکہ نیند

اوسپر غالب آئی پہر جاگنا اور سیطرح کرنا تمام رات اور مناقب انکی بہت ہین اور تمیم صحابی ہین کلام اللہ ختم کرتی تہی ایک رکعت مین اور کبھی ایک آیۃ بار بار پڑہتی تمام رات اور ایک رات یہہ سورہی تہجد کو نہ اوٹہی اس ایک برس تک سوئی نہین تمام شب عبادت کرتی رہتی تانفس سزا پاوے اوس فعل کی اور یہہ جو فرمایا کہ لازم آتا ہی وضو ہر خون بہنے والی سی یہہ بہی خاص مذہب امام اعظم صاحب رح ہی کا ہی اور اور اماموں کی نزدیک اگر خون پیشاب و پاخانہ کی رستی سی نکلی تو تو وضو ٹوٹتا ہی اور اور جاہی سی نکلی تو نہین ٹوٹتا اور دلیل ہماری یہہ حدیث ہی اگرچہ دار قطنی نی اسمین کلام کیا ہی لیکن ابن عدی نی یہہ کتاب کامل کی زید بن ثابت سی روایت کی ہی یعنی یہہ حدیث اور طریق بہی رکہتی ہی اور دار قطنی نی جو اسمین کلام کیا ہی اوسکا جواب یہہ ہی کہ حدیث مرسل ہماری نزدیک اور نزدیک جمہور علما کی حجت ہی اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد کے مجہول ہونی مین اختلاف ہی اور قطع نظر اسکی دلیل ہماری مذہب کے یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی من قاء او رعف او امذی فی صلوتہ فلینصرف ولیتوضا ولیبن علی صلوتہ مالم یتکلم یعنی جسنی قی کی یا جسکی نکسیر ہوئی یا مذی نکلی نماز اوسکی مین پس پہر ہی اور وضو کرے اور بنا کرے نماز اپنی جب تک کہ نہ کلام کرے کذا فی البدایۃ اور ابوداود مین ہی اس مضمون کی حدیث آئی ہی پس معلوم ہوا کہ خون سوا سبیلین کے اور جاہی سی نکلی تو بہی وضو ٹوٹتا ہی ۱۲ منہ

باب آداب الخلاء

باب ہی بیچ بیان ادب پاخانہ کی ف ادب اوسکو کہتی ہین کہ کرنا اوسکا اچہا ہو خواہ وہ چیز بولنی کی ہو خواہ کرنی کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ایوب الانصاری رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروہا ولکن شرقوا او غربوا متفق علیہ قال النووی الامام محی السنۃ رحمہ اللہ ہذا الحدیث فی الصحراء عاما فی البنیان فلا باس لما روی عن عبد اللہ بن عمر قال ارتقیت فوق بیت حفصۃ لبعض حاجتی فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی حاجتہ مستدبر القبلۃ مستقبل الشام متفق علیہ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب جاؤ تم پاخانہ مین پس منہ کرو قبلہ کیطرف اور پیٹہ دو اوسکو ولیکن شرق کی طرف یا غرب کے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی کہا شیخ امام محی السنہ شافعی نی رحمت اری اوسکو اسکا یہہ حدیث یعنی حکم اسکا بیچ جنگل کی ہی اسی پر بیچ عمارتون کی صحرا نہین سو اسلی کہ روایت کی گئی ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا چڑہا مین اوپر گہر حفصہ کی واسطے بعضی کام اپنی کی پس دیکہا مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پیرتی تہی یعنی پاخانہ مین پیٹہ دی ہوئی قبلہ کو سامنی شام کی روایت کی یہہ بخاری نی ف یعنی پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ پشت بہ قبلہ پاخانہ کی بی کہہ مین پیٹہ نا درست ہی لیکن شرق کیطرف یا غرب کیطرف یہہ بات خاص مدینہ والونکی لیی ہی جو کہ اوس سمت پر رہتی ہین فرمائی اس لیی کہ قبلہ مدینہ کا جنوبی ہی پس جب منہ ہووے اور پیٹہ قبلہ کیطرف نہ کرنی تو البتہ مشرق اور مغرب ہی کی جانب ہوگی اور اسطرف کی شہر والون کو مشرق اور مغرب کیطرف منہ ہووے اور پیٹہ نہ کرنی چاہیی کہ قبلہ اوہر ہی پڑیگا اور اس مسئلہ مین اختلاف ہے علما کا مذہب امام اعظم صاحب کا یہہ ہی کہ قبلہ کیطرف پشت و رو نہ کرنی پیشاب و پاخانہ پیرتی مین خواہ جنگل مین ہو خواہ گہر مین اگر کریگا تو مرتکب حرام کا ہوگا اور امام شافعی رح کی نزدیک جنگل مین حرام ہی اور گہر مین نہین دلیل امام اعظم رح کی ایک تو یہہ حدیث ہی اس سی مطلق منع معلوم ہوتا ہی جنگل ہو خواہ گہر اور یہہ حدیث منع کی اکثر صحابہ نی روایت کی ہی اور دوسری دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت نی بسبب تعظیم قبلہ کی منع فرمایا ہی پس مساوات مین جنگل اور گہر برابر ہی جیسا کہ تہوکنا اور پاخانہ کرنی قبلہ کی طرف ہر جاہی منع ہین اور محی السنہ نی جو حدیث عبداللہ بن عمر سی نقل کی اوسکا جواب یہہ ہی کہ شاید وہ پہلی منع کرنی کی ہووے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبلہ سی کچہہ پہر کر مشرقی ہوئے انہون نے

سنیوں کیا ہو اور وہ مقام ہی مقتضی ہیکا ہی کہ انہون نی تامل نہ کیا ہوگا واسطے ع ع وعن سلمان قال نهانا یعنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلة بغائط او بول او ان نستنجی بالیمین او ان
نستنجی باقل من ثلثة احجار او ان نستنجی برجیع او عظم رواہ مسلم اور روایت ہی سلمان سی کہا منع کیا ہمکو یعنی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمکو ہو نہ اپنی قبلہ کیطرف وقت پاخانہ کی یا پیشاب کی اور یہ کہ استنجا کرین ہم داہنی ہاتھہ سی اور یہ کہ استنجا
کرین ہم کم تین پتہرون سی اور یہ کہ استنجا کرین ہم نجاست سی یعنی خواہ آدمی کی ہو یا جانور کی یا مدی سی روایت کی یہ مسلم نی ف کہا ہی
علما ہمارے نی کہ قبلہ کیطرف منہ کرنا بیچ حالت پاخانہ کی اور پیشاب اپنیکی مکروہ تحریمی ہی اور استنجا کرنا داہنی ہاتھہ سی مکروہ تنزیہی اور پہلی نہی
تحریمی ہی اور دوسری نہی تنزیہی ہی بیچ حالت استنجا کرنی پیشاب کی ستر کو دایان ہاتھہ لگاوی سی نہین بلکہ بائین ہاتھہ مین ڈھیلا لیکر سترا وپر
کرلی بائین ہاتھہ سی یہ کہنا کسی کا یہ بھی مکروہ ہی استنجا مین ڈھیلون سی کرنا واجب ہی امام شافعی کی نزدیک اور امام اعظم رح کی نزدیک
تین ڈھیلی یعنی شرط نہین ہین اگر کم مین بھی پاکی حاصل ہوجاوی کافی ہی لیل انکی حدیث صحیح بخاری کی ہی عبداللہ ابن مسعود سی کہ کہا اونہون
نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو تشریف لیگئی اور حکم کیا مجکو کہ لاؤ مین تین پتہر لاپس دو تو پتہر پائی مینی اور ایک گوبر کا ٹکڑا اوسکی ساتھہ لی یا حضرت نی
دو تو پتہر تو لی پی اور گوبر پھینکدیا یہ حدیث سی معلوم ہوا کہ دو ہی کافی ہین تین ہی واجب نہین لیکن حدیث مطلق ہی ع ع وعن انس قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء یقول اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث متفق علیہ
اور روایت ہی انس سی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتی پاخانہ مین یعنی ارادہ کرتی داخل ہونیکا تو فرماتی یا الہی تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری ناپاک جنون سی اور ناپاک جنیون سی روایت کی یہ بخاری مسلم نی ف اگر پاخانہ مین پاخانہ کی لیجاوی تو پہلی
داخل ہونی سی یہ دعا پڑہ لی اور اگر بیکل مین پاخانہ پیری مین قضا ارادہ کی یعنی جسوقت داہن غورہ سمیٹ کر بیٹہنی لگی اوسوقت پڑہی ت
ت وعن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انھما لیعذبان وما یعذبان
فی کبیر اما احدھما فکان لا یستنزہ من البول وفی روایۃ لمسلم لا یستنزہ من البول واما الآخر فکان
یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقھا بنصفین ثم غرس فی کل قبر واحدۃ قالوا
یا رسول اللہ لم صنعت ھذا فقال لعلہ ان یخفف عنھما ما لم ییبسا متفق علیہ اور روایت
ہی ابن عباس سی کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبرون پر پس فرمایا تحقیق صاحب ان دونون کی عذاب کیی جاتی ہین اور نہین عذاب
کیی جاتی بیچ بڑی چیز کی کہ بچنا اوس سی مشکل ہو ایک اونمین سی تہا کہ نہین بچتا تہا پیشاب سی اور مسلم کی روایت مین یہ ہی کہ نہین احتیاط
کرتا تہا پیشاب سی اور دوسرا پس تہا چلتا ساتھہ چغلی کی پہر لی حضرت نی ایک شاخ تر یعنی کہجور کی پس چیرا اوسکو اور ہون اوہ پہر گاڑدی ہر
قبر مین ایک ایک صحابہ نی کہا یا رسول خدا کی کیون کیا تمنی یہ پس فرمایا شاید کہ تخفیف ہو اون سی عذاب کی جبتک کہ خشک ہون
روایت کی یہ بخاری مسلم نی ف نہین بچتا تہا پیشاب سی یعنی احتیاط نہ کرتا تہا کہ چھینٹین پیشاب کی نہ پڑین یہ یعنی مناسب ہین بیچ احتیاط
مسلم کی کہ آگی مذکور ہی اور ایک روایت مین لا یستنزہ ہی یا ہی اوسکی معنی بہی ہین کہ طلب پاکی نہین کرتا تہا پیشاب سی اور ایک روایت
مین لا یستتر ہی یا سی کہ دونمیون کی درمیان مین نون ہی یستتر کا یعنی حجاب نی اور پردہ کرتی ستر کی ساتھہ زور کی تاقطرہ پیشاب کا اندر نجیا ہو بکل
نکل جاوی یعنی قطرہ اچہی طرح جہاڑ کر نکالتا تہا بس پاکی پیشاب سی نہ کرتی کہ یہ گناہ ہو نسی ہی اور سبب بطلان نماز کی ہوتی ہی اور بعضی

لوگونکو جو وہم پیدا ہوا ہی کہ ڈھیلی سی پشاب خشک کرنا مضر سی ثابت نہین ہوا ہی پس کسیکو چاہیی کہ ڈھیلا بعد پشاب کی نہ لیا کریی یہ بات گمراہی کی ہی جسکا مزاج قوی ہو اور یقین ہو قطرہ نہ آنی کا البتہ اوسکو تو پانی کافی ہوگا اور جسکو قطرہ دیر تک آتا رہتا ہوگا پس اکثر لوگونکو ایسا ہی اتفاق ہوتا ہی وہ ڈھیلا نہ لی گا تو ضرور پاجامہ گندہ ہوگا اگر حضرت سی نہین ثابت ہوا تو باعث یہہ ہی کہ مزاج مبارک قوی تہا حاجت تبی اب حضرت نی مثلاً فصد نہ لی ہو اب جسکو حاجت پڑی وہ بہی کہی کہ ہم نہین لیتی یہ کہنا اوسکا ضرر کریگا لہذا غرض شارع کی دریافت کرنی چاہیی پس تاکید طہارت کے لی ہی ہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہیی ایسی حیلہ کر کر گندی کپڑون سی نماز پڑہنی محض خطا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اکثر عذاب قبر پشاب سی ہوتا ہی پاکی کیا کرو پشاب سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پرہیز کرو پشاب سی پس تحقیق وہ اول وہ چیز کا کہ بنی اسرائیل گرفتار ہوگا بسبب اوسکی قبر مین روایت کی یہہ طبرانی نی اور سوا اوسکی عمر رضی نی ڈھیلا لینا بعد پشاب کی ایا ہی ہی فعل صحابی کا حجت ہی کسی حضرت نی فرمایا ہی لازم کرو میری سنت اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ مین منقول ہی وہ یہہ ہی ابو بکر عن عیاش بن عباس کان عمر اذا بال تنحنح کراہ سجا لطا وحجر ولمسہ ما یعنی تبی حضرت عمر کہ جب پشاب کرتی پیرتی ستر اپنا دیوار پر یا پتہر پر اور نہ لگاتی وسکو پانی اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نی ازالۃ الخفا مین لکہا ہی کہ اسپر اجماع اہل سنت کا ہی اور معنی نمیہ کی ہین سخن چینی یعنی دو شخصون مین دشمنی ہو ایک کی بات دوسرے کو جا کر نقل کرنی یا ایسے دشمنی لوا دینی سطرت کہ نقل کرنی ایک کی بات دوسرے کی تاکہ لڑائی غیرہ کی ہو اور معنی نمیمی کی ہین نقل کرنا کلام غیر کا بیقصد ضرر پہنچانیکی پس یہہ بدترین برائیونکی ہی صحیحین مین آیا ہی کہ جنت مین نہین داخل ہوتیگا سخن چین اور حضرت عمر رضی نی کعب احبار سی پوچہا کہ کونسا گناہ تورات مین بڑا ہی تو نی کہا او ہون نی سخن چینی کرنی فرمایا کہ ایا قتل سی بہی سکا گناہ زیادہ ہی او ہون نی کہا کہ سخن چینی سی قتل بہی واقع ہوتا ہی اور درمیان اوس کی پیدا ہوتی ہین اور یہہ جو فرمایا کہ شاید تخفیف ہو اوسی عذاب کے جب تک کہ خشک نہ ہون ان سبب تخفیف عذاب کا علماء نی یہہ لکہا ہی حضرت نی اونکی لیی شفاعت مانگی تہی پس مقبول ہوئی کہ تخفیف ہوگئی عذاب مین یہانتک کہ دونون ٹہنیان خشک ہون چنانچہ یہہ بات صحیحہ مسلم کی خبر سی معلوم ہوتی ہی فرمایا حضرت نی مقبول ہوئی شفاعت میری یہہ کہ دو رکیا اللہ تعالی نی عذاب اون دونون سی جب تک کہ ٹہنیان تر رہین پس ظاہر تو یہہ معلوم ہوتا ہی اور سوا اوسکی معانی اور بہی بہت جہین لکہی مین جو چاہی اور شرح حدیث کی بیہقی اور کرمانی نی کہا ہی کہ ٹہنی مین خاصیت تہی دفع عذاب کی مگر یہہ بات بسبب برکت تسبیح کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوئی تہی اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ زیارت کرنی صالحین کی قبور کو باعث تخفیف عذاب کی ہی اونکی لیی دعا کرنی

مولف **وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول الله قال الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلهم رواه مسلم** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم دو چیزون سی کہ سبب ہین لعنت کی کہا صحابہ نی اور کیا ہین وہ یا رسول خدا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو تم دو چیزون سی کہ سبب ہین لعنت کی کہا صحابہ نی اور کیا ہین وہ یا رسول خدا کہا فرمایا رسول خدا نی ایک تو وہ شخص کہ پاخانہ پہرے بیچ راہ لوگونکی یا بیچ سایہ لوگون کی روایت کی مسلم نی **ف** بیچ راہ لوگونکی للہا ہی علماء نی کہ مراد راہ سی وہ ہی کہ چلتی ہو یعنی اکثر لوگ وہان گذرتی ہون وہ راہ نہین مراد ہی کہ جسپر لوگ کبہی کبہی گذرتی ہون اور مراد سایا سی یہی ہی کہ ایک خلق کی بیہی لوگ سایہ مین بیٹہا سویا کرتی ہون پس وہان پاخانہ پہرے **وعن ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکره بیمینه متفق علیه** اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پیوی پانی تم مین سی کوئی پس نہ لی باسن مین اور جسوقت آوی پاخانہ مین پس نہ لگاوی ستر اپنی کو داہنا ہاتہہ اور استنجا کری ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی روایت کی ہیبخاری نی مسلم نی **ف** نہ لی باسن مین یعنی جب

وضو کی جگہ سے بچا ہوا پانی یا وضو کی جگہ کی مٹی یا اس کی کیچڑ نہ گرے ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فلیستنثر من استجمر فلیوتر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس چاہیے کہ ناک جھاڑے جو شخص کہ استنجا کرے پس چاہیے کہ طاق ڈھیلے لے یعنی تین یا پانچ یا سات روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام اداوۃ من ماء وعنزۃ یستنجی بالماء متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا تھا کہ داخل ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں پس اٹھاتا تھا میں اور ایک لڑکا میرا مشکیزہ پانی کا اور برچھی یعنی ایک چھوٹا سا بھالا اور ایک برچھی استنجا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے یہ روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** ایک لڑکا یعنی بن سعود یا بلال و رعاۃ شریف یہ تھے کہ خادم برچھی حضرت کے واسطے تھی تا کہ سترہ کرے اس کی طرف نماز میں جس جگہ کہ ارادہ کرے نماز کی اور ضرورت سے پیش آوے اس کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ رواہ ابوداود والنسائی والترمذی وقال حدیث حسن صحیح غریب وقال ابوداود وھذا حدیث منکر وفی روایتہ وضع بدل نزع روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے بیت الخلا میں اتارتے انگوٹھی اپنی روایت کیا یہ ابوداود و نسائی و ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور کہا ابوداود نے یہ حدیث منکر ہے اور بیچ روایت اس کی لفظ وضع کا ہے بدل نزع کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انگوٹھی پر اسم اللہ تعالیٰ کا ہو جیسا کہ بعض لوگ لکھواتے ہیں اپنی انگوٹھی میں اسم اللہ تعالیٰ کا اور اس کو رسول کا اور قرآن لیجا و سے یہ طیبی نے کہا اور کہا ابھری نے کہ اور رسولوں کا نام لکھا ہوا ہی لیجاوے اور کہا ابن حجر نے اس سے یہ معلوم ہوا کہ استنجا کرنے والے کو چاہیے ہے کہ الگ کر جاوے اپنی سی و چیز کو کہ اوس پر تعظیم کی چیز لکھی ہو خواہ اسم اللہ تعالیٰ کا ہو یا نبی کا یا فرشتہ کا اور اس حدیث میں اگرچہ کلام کیا ہے ابوداود نے لیکن طیالسی نے لکھا ہے کہ قابل سند کے ہے کہا میں نے تحریر لکھی ہے ملا علی قاری نے اور جامع صغیر میں ہے یہ روایت حاکم وغیرہ سے منقول ہے ع **وعن** جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارد البراز انطلق حتی لا یراہ احد رواہ ابوداود اور روایت ہے جابر سے کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے پاخانہ کا جاتے تھے جنگل میں یہاں تک کہ نہ دیکھتا اوس کو کوئی یعنی دور جا کر بیٹھتے روایت کی یہ ابوداود نے **وعن** ابی موسیٰ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال اذا اراد احدکم ان یبول فلیرتد لبولہ رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا تھا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن پس ارادہ کیا یہ کہ پیشاب کریں پس آئے نرم زمین میں بیچ جڑ دیوار کے یعنی قریب اس کے پیشاب کیا پھر فرمایا جس وقت ارادہ کرے ایک تمہارا یہ کہ پیشاب کرے پس چاہیے کہ ڈھونڈے جگہ نرم پیشاب کی پس مانند اس کی ہے جھنسیں نہ پڑیں روایت کی یہ ابوداود نے **ف** کہا خطابی نے کہ حضرت موسیٰ دیوار کی باس مٹی کو کسی ملک میں بہو گی اس لیے پیشاب کرنا ضرور کرتا ہوگا دیوار کی جڑ کو کیونکہ اوس سے مٹی کو شور لگ جاتا ہے پس جو دیوار کسی کی ملک میں ہو تو اوسکی جڑ میں پیشاب کرے بغیر اذن اوسکی کے خواہ اذن حقیقۃً ہو یا حکماً ع **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے استنجا کا نہ اٹھاتے کپڑا اپنا یہاں تک کہ نزدیک ہوتے زمین سے روایت کی یہ ترمذی و ابوداود و دارمی نے **ف** یہ ہے ادب استنجا کا کہ بغیر ضرورت کی نہ کھولے پس ضرورت جبھی پڑتی ہے کہ قریب ہوتا ہے زمین سے پہلے سے کھولنا ستر کا جائز نہیں خواہ گھر میں پاخانہ نہ پھرتا ہو خواہ جنگل میں ہو

ع وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما انا لکم مثل الوالد لولده اعلمکم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها وامر بثلاثة احجار ونهی عن الروث والرمة ونهی ان یستطیب الرجل بیمینه رواه ابن ماجة والدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ مین واسطی تمہارا سی مانند باپ کی ہون واسطی بیٹی اپنی کی یعنی نصیحت اور تعلیم کرتی ہین اسکو بلا تامل ہوئین تمکو مسبوقت آو تم پاخانہ مین پس نہ بیٹھو تم پر منہ اور منہ موڑنا قبلہ کی اور پیٹھ کرو قبلہ کیطرف اور حکم فرمایا ساتھ تین پتھرون کی یعنی تین ڈھیلون سی استنجا کری اور منع کیا استنجا کرنا لید سی یعنی سب نجاستون سی اور ہڈی سی اور منع کیا یہہ کہ استنجا کری دہنی ساتھ اپنی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی ف اسی حدیث کی سی یہ معلوم ہوا کہ اولاد کو اطاعت کرنی باپ کی واجب ہی اور باپ پر واجب ہی اولاد کو ادب سکھانا اور سکھانا اون چیزون کا ضرور ہین ہین ع وعن عائشة قالت کانت ید رسول الله صلی الله علیه وسلم الیمنی لطهوره وطعامه وکانت یده الیسری لخلائه وما کان من اذی رواه ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا داہنا ہاتہہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطی وضو کرنی اور کہانی کی اور تہا بایان ہاتہہ واسطی استنجا کرنیکی اور اوسچیز کی کہ ہو مکروہ روایت کی بوداود نی ف واسطی وضو کرنی اور کہانیکی یعنی داہنا ہاتہہ سی وضو کرتی اور کہانی چیزی اوسی سی اسیطرح اور جتنی اچھی کام ہین جیسی کوئی چیز دینی لینی وغیرہ ذالک بہی داہنا ہاتہہ سی کرنی اور اوسچیز کی کہ مکروہ ہو یعنی جن چیزونکو نفس پاک مکروہ کرتی ہین جیسی کہ سنکنی اور غیر ذالک تکو داہنا ہاتہہ سی کرتی اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بایان ناک مین بہی ہاتہہ سی پیتی ہون اور ناک داہنا ہاتہہ سی سنکتی ہون پس معمول شریف تو یون تہا اور سبب طور اکثر لوگون نی انتیار کیا ہی کہ ناک بایان ہاتہہ مین لیتی ہین اور دہونی داہنا ہین تو آداب شریعت سی واقف ہی نہین ہین بعادت ایسی نہین چاہیی بلکہ عادت اوسکی کرین جو اوسکی آداب سی واقف ہون خواہ غفلت سی ع وعنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ذهب احدکم الی الغائط فلیذهب معه بثلثة احجار یستطیب بهن فانها تجزی عنه رواه ابوداود والنسائی والدارمی اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب جاوی کوئی تم سی پاخانہ کی طرف پس چاہیی کہ جاوی ساتھ اوسکی تین پتھر کہ استنجا کرنیکی ساتھہ اون تینون کی پس تحقیق یہہ تینون کفایت کرینگی اوسکو بابت استنجا کی سی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی ف یعنی جب تین بیلون سی حاصل ہوجاوی حاجت پاخانہ کی بایان سی استنجا کرینگی نزدیک یعنی حاصل طہارت حاصل ہوگئی اور تمام ہوگئی اگرچہ ہنوز جاری ہوں لیکن بایان سی استنجا کرنا مستحب ہی ع وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانها زاد اخوانکم من الجن رواه الترمذی والنسائی الا انه لم یذکر زاد اخوانکم من الجن اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ استنجا کرو ساتھہ لید کی اور نہ ساتھہ ہڈی کی کیونکہ تحقیق وہ ہڈی توشہ ہی تمہارے بہائیون کا جنونمین سی یعنی یہہ ہڈی اور لید نسائی نی مگر نسائی نی نہین ذکر کیا زاد اخوانکم من الجن ف ہڈی خوراک ہی جنونکی اور لید خوراک اونکی جانورونکی ع وعن رویفع بن ثابت قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا رویفع لعل الحیوة ستطول بک بعدی فاخبر الناس ان من عقد لحیته او تقلد وترا او استنجی برجیع دابة او عظم فان محمدا منه بری رواه ابوداود اور روایت کی رویفع بن ثابت سی کہا فرمایا واسطی میری سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی رویفع شاید زندگی دراز ہو تیری بعد میری پس خبر دی لوگونکو یہہ کہ جس گرہ لگائی داڑہی اپنی مین یا قلادہ لگائی کا یا استنجا کیا ساتھہ لید جانور کی یا ہڈی کی پس تحقیق محمد اوس سی بری ہی یعنی روایت کی یہہ ابوداود نی ف شاید زندگی دراز ہو تیری یعنی شاید تیری زندگانی دراز ہو بعد انتقال میری کی اور دیکھی لوگونکو اوسی مین گناہ

[illegible] سنت ہی تو خبر دینا اونکو ان باتونکی و مکروہ دینی ڈاڑہی کی کئی معنی ہین ایک تو یہ کہتی ہین کہ ساتھہ تدبیر اور تکلف کی یعنی ساتھہ
مکر و کانی و حیلہ والی بالونکو نہ کرو الی کری پس یہہ منع بھی مخالفت سنت کی لازم آتی ہی اسلیئے کہ ڈاڑہی کی سنت ہی بال چھوڑہی رکھنی سنت ہین اونھون
نی یہہ معنی بھی ہین کہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ وقت ذبح کی ڈاڑہی مین گرہ دیتی تھی پس منع کیا اوسکو چھوڑ دینی کا اس لیی کہ مشابہت عورتون
کی ساتھہ ہوتی ہی و بعضون نی کہا ہی کہ یہہ عادت اہل عجم کی ہی تھی پس منع کیا اس سی اسلیئے کہ تغیر خلقت الہی کی لازم آتی ہی و لفظ وتر کی کئی معنی
ہین یا تو وہ ہی ہین جو اوپر ہی ہین یا اہل جاہلیت تعویذ اور مثلی دفع نظر اور محافظت کی لیی آفات سی باندہ کر بچون و گھوڑونکی گلی مین ڈالتی تھی اس سی
منع فرمایا و بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ اونٹ و بیل گھنٹی یا گھونگرو باندہکر لڑتی تھی یا معنی یہہ ہین کہ چلی کمان کی گھوڑونکی گلون مین ڈالتی تھی تا
نظر نہ لگی ہین ان سبونسی منع فرمایا اس لیی کہ مشابہت ہوتی ہی کافرون سی و حضرت اوس سی بیزار ہوتی ہین اس سی معلوم ہوا کہ ادنی امر کفار
کی کرنی سی گریہ بسیار کرنا ہوتی ہی جو حضرت بیزار ہوتی ہین پس جس صورت مین کہ ڈاڑہی مین کفر کی کہ درجہ کبائر کو پہنچین ہر تین تو کیا حال ہوگا

۶ ۷ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ
وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ
بِلِسَانِهِ فَلْيَبْلَعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا
مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ سرمہ لگاوی پس چاہیی کہ طاق سلائیان لگاوی جسنی کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنی نہ کیا تو گناہ نہین ہا و جو شخص کہ
استنجا کری پس چاہیی کہ تین ڈیلی طاق یعنی تین یا پانچ یا سات جسنی یہہ کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنی نہین کیا پس نہین گناہ اور جو شخص کہ کھاوی
کچھہ پیچھے کو کہ نکالا خلال سی پس چاہیی کہ پھینک دی و سکو اور جو نکالی سا تہذبان اپنی کی پس چاہیی کہ نگلجاوی جسنی کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنی
نکیا پس نہین گناہ اور جو اوی پاخانہ مین پس چاہیی کہ پردہ کری پس اگر نہ پاوی مگر یہہ کہ جمع کری تو وہ ریت کا چاہیی کہ کری پیچھی اپنی اوس تو وہ
کو پس تحقیق شیطان کہیلتا ہی شرمگاہ بنی آدم کی سی جسنی کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنی کیا پس نہین گناہ اور روایت کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی

ف طاق سلائیان لگاوی معنی تین ہی ہین کہ یہہ حدیث صحیح ترین قول ہی و حضرت سی ہی طور ثابت ہوا ہی کہ حضرت کی لیی
سرمہ دانی تھی و سین سی سرمہ لگاتی تھی تین ایک مین اور تین یا مین اور بعضون نی کہا ہی کہ تین مین سی لگاوی اور دو یا مین مین بعضون نی کہا ہی
کہ دو مین مین لگاوی اور دو یا مین مین اور ہر ایک یا مین مین تا شروع ہی یا مین سی ہووی اور تمام ہی اوسی پر پس جو طاق لگاویگا اچھا کریگا
اور جو نہ کریگا کچھہ گناہ نہین لیکن سنت سی اور دہیلونکی حدیث مین جو فرمایا کہ جسنی یہہ کیا اچھا کیا اور جسنی نہ کیا تو گناہ نہین اسمین تائید ہی مذہب حنفی کی
کہ تین ہی سلی یعنی یا طاق یعنی واجب نہین کہ زیادتی مین اختیار رکھتا ہی لیکن طاق یعنی استحباب مین اور یہہ جو فرمایا کہ جلال سی نکالی تو پھینک
دی سلی کی اکثر تنکی سی خون نکل آتا ہی حیا طا پھینکنے دی و زبان سی خون نکالتا ہی اوسمین یہہ احتمال نہین اور اسمین جو فرمایا کہ نہین گناہ تو یہہ حکم اوسی
صورت مین ہی کہ یقین ہو نکلنی خون کا احتمال ہوا و جس صورت مین یقین ہوگا خون کی نکلنی کا پس ہر طرح نکالا ہوا کھانا حرام ہوگا اور واجب
ہوگا اوسکا پھینکدینا اور پاخانہ کیوقت پردہ کرکر بیٹھی پردہ کی لیی کچھہ نہ پاوی تو وہ ریت کا جمع کری پیٹھہ اوس طرف کرکر بیٹھی کیونکہ جب پردہ
نہین کرتا تو شیطان شرمگاہ سی کہیلتا ہی یعنی لوگونکی دلونمین وسوسی ڈالتا ہی اوسکا ستر دیکھین اور ہوا لگتی ہی اوس سی چھیدین بن پاوین گی

پڑتی ہیں پس بہتر یہ ہے کہ پردہ کرنا بہتر ہی اگر نہ کرے تو گناہ نہیں یعنی جب کوئی دیکھتا نہیں تو گناہ نہیں احتیاط کرنا بڑا اچھا ہی و ہمان یقین ہو کہ کوئی دیکھیں گی تو ضرور ہی پردہ کرنا نہ کریگا تو گنہگار ہوگا اور ضرورت میں اگر پاخانہ پیشاب ہی تو دیکھنے والوں پر گناہ ہی ضرورت سی یہ مراد ہی کہ پردہ نہ ہم پہنچے اور سکونت شدید ہو تو اس صورت میں معذور ہی و رنہ تو دشت کیطرف کرنی کو سلیمی فرمایا اگر کسی کی ستر کا پردہ اوس کی خبر وہی ہی اور ستا ہی بخلاف بچہی کی کہ اوسکو پردہ پردہ والا مشکل ہی ۱۲ ف **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ

اور روایت ہی عبداللہ بن مغفل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیشاب کرنی کیستہ اوسچ غسل خانہ اپنی کی پھر نہاوی یا وضو کرنی وسمین یعنی عاقل سی بعید ہی کہ نہانی کی جگہ پیشاب کرنی پھر وہین نہاوی یا وضو کرنی سلیکی اکثر وسواس پیدا ہوتی ہین ہر بہی امت کی پیدا ہووا اوتر مذی نسائی نی مگر ترمذی نسائی نی نہین ذکر کیا ثم یغتسل فیہ او یتوضا فیہ ف اکثر وسواس سی پیدا ہوتی ہین کہ وہمی نجس ہوجاتی ہی اور سیر ہوتا ہی پانی پس وسواس لعین پیدا ہوتا ہی کہ نایا وسکی چھینٹین اوپری ہین یا نہین اور رفتہ رفتہ وہ لعین سمجھاتا ہی پس اگر غسل خانہ کی ایسی ہو کہ چھینٹین اوپر سی جا کر نہ گرتی ہون یعنی رتیل ہو یا اوسمین مدر ہو کہ فوراً پیشاب بہتی کر رہا ہو تب تو کلجا تا ہو تو نہین مکروہ ہی اوسمین پیشاب کرنا اور نہی اس حدیث مین تنزیہی ہی تحریمی ۱۲ ف **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی عبداللہ بن سرجس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیشاب کرنی ایک تمہارا سوراخ مین روایت کی اوسکو ابوداؤد اور نسائی نی ف اس لیکی سانپ بیچھو جنے کلکر ایذا نہ پہنچاوی یا اگر اوسمین ضعیف جانور ہوگا تو وہ ایذا پاویگا اور بعضون نی کہا ہی وہان جنات رہتی ہین چنانچہ منقول ہی سعد بن عبادہ خزرجی صحابی نی پیشاب کیا تھا پہر زمین جو ان کی ایک دن مین اوسکو جنون نی مارڈالا اور اوسمین یہ شعر پڑہتی تھی ۱۲ نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ ہمنا وہ اوسمین فعلم لفظ خطاب کا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر ایک سوراخ پیشاب ہی کی لیے مقرر ہو تو مکروہ نہین اوسمین پیشاب کرنا ۱۲ **وعن** مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلٰثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی معاذ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم لعنت کی سی کہ تین چیزین ہین ایک یہ کہ پاخانہ کرنا یعنی پاخانہ پیشاب کرنا کہاٹون پر اور راہ مین اور نیچی سایہ کی روایت کی اوسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نی ف لعنت کی سی یعنی بسبب اس فعل بد کی گذرنی والی لعنت کرتی ہین یا لوگون کی منفعت اسی فاسد کی پس ظلم ہوا ظالم لعون ہوتا ہی اور ہوا کو بہی ہین اون مکانون کو کہ لوگ جمع ہوتی ہین باتین و آمین کرنی کو اور بعضون نی کہا ہی کہاٹون کو بہی ہین سایہ خواہ وہ تھوڑا ہو یا بہت اور جنکا کہ لوگ وہان سوتی بیٹہتی ہون اور اپنی جانور بیٹہاتی ہون ۱۲ **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلیں دو آدمی کھلا وین طرف پاخانہ کی کہ کھولنی والی ہون شرمگاہ اپنی کو اور باتین کرتی ہون ایک دوسرے سی تحقیق اللہ تعالیٰ غضب مین آتا ہی اوس پر اوس روایت کی بیہقی نی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی ف مرد ون کو حرام ہی کہ ایسی جگہ پیشاب پاخانہ کیلئے بیٹہین کہ کسیکا ستر وسترہ اور قبلہ کی طرف

اگرنی ہی ایسی حالت میں مکروہ ہیں دونوں باتیں باعث غضب الہی کی ہوتی ہیں بیابانی جو زمین ہے اسمیں بنی صفیاطی کرتے ہیں غور کرنی مقام ہے میں کہ اسکا غضب کیسا عظیم ہی و شرع اسنے میں لکھا ہی پائخانہ پیشابی میں اور جماع کرنی میں کراسہ زبان سی نہ کرے بلکہ دم کی ساتھ کرے ع **وعن** زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ الحشوش محتضرۃ فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی یدبن ارقم سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہ پائخانی جگہہ حاضر ہوتی ہیں شیاطین اور جن سے ہیں پس جسوقت کہ جاوی ایک تمہارا پائخانہ کو پس چاہی کہ کہی پناہ پکڑتا ہو تمہیں ساتہ اللہ کی ناپاک جنیوں سی اور ناپاک جنیوں سی روایت کی ہیہ ابوداود وابن ماجہ نی **ف** شیاطین وجن پائخانہ میں حاضر ہوتی ہیں اور منتظر رہتی ہیں آدمی کی پس جدا پہنچا نیکی اور فساد کی کیونکہ وہاں سر کھولکر بیٹہتا ہی و ذکر اللہ نہیں کرسکتا اور جہاں سکی روایت جو بیان ہوئی اسمیں ہی للہم انی اعوذ بک من الخبث الخبائث پس مناسب کہتا ہی چاہی و پڑہی چاہی ہیہ اور اولی ہیہ کہ کبہی ہیہ پڑہی و کبہی وہ پڑہی یا دونوں مجتمع کہی ع **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ما بین اعین الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدھم الخلاء ان یقول بسم اللہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وابنادہ لیس بقوی اور روایت ہی حضرت علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پردہ درمیان آنکھوں جن کی اور شرمگاہ ہائی آدم کی جسوقت کہ داخل ہوا ایک اوسمیں کا پائخانہ میں ہیہ ہی کہ کہی بسم اللہ روایت کی ہیہ ترمذی نی اور کہا ہیہ حدیث غریب ہی اور سند اسکی نہیں ہی قوی **ف** یعنی جسوقت جاوی لگی پائخانہ میں تو بسم اللہ کہکر جاوی اس سی شیاطین سکا ستر ہیں دیکہیہ سکتی اور ابن ماجہ نی لکہا ہی کہ سنت ہیہ ہی کہ بسم اللہ دیل پڑہی اعوذ مذکور سی اور اگر دونوں سی ایک چہوڑیگا تو حاصل سنت کا ہوجائیگا لیکن افضل ہی ہی کہ دونوں پڑہی اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہی ع **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور حضرت عائشہ سی روایت ہی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتی پائخانہ سی فرماتی غفرانک یعنی الہی تیری بخشش چاہتا ہون روایت کی ہیہ ترمذی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** اسوقت میں بخشش چاہنی کی دو وجہ لکہی ہیں یا تو یہ کہ حضرت ذکر زبانکا کسی حالت میں چہوڑتی نہیں مگر بعد ایک حاجتکی یعنی استنجی وغیرہ کی پس اسوقت جو وہ قضا ہوا اوسکی بخشش چاہی یا یہ جو اللہ تعالی سبب پر انعام کرتا ہی کہ غذا بچتی ہر اوسمیں سی خالص خلط باعث قوت ہوتی ہی و فضلہ نکل جاتا ہی اگر خیال کری تو بڑی نعمت ہی شکر اسکا بندہ سی نہیں ادا ہوسکتا پس اس لیی بخشش چاہتی ہی کہ اللہ مجہی تیری اس نعمت کا شکر نہیں ادا ہوا بخش اسکو اور بعضی مشایخ نی لکہا ہی کہ ذکر مناسب اسوقت کی یہ ہی کہ خیال کری اپنی اعضایج کا اور اسکا کہ کیا کہیں نجاست بہری ہی اور اللہ تعالی کی پاکی اور تقدس کا خیال کرے و افضل یہ ہی کہ بعد لفظ غفرانک کی ہیہ حاشیہ ہی محمد اللذی اذہب عنی الاذی وعافانی ع **وعن** ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ باناء اخر فتوضأ رواہ ابوداود وزاد وزادہ الدارمی والنسائی معنا ہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا نبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اتی پائخانہ میں اوسکی پس پانی بچہ پیالی یا چہاگل مٹی کی میں پس استنجا کرتی ہیر ملتی ہاتہہ اپنی زمین پر پہر لاتا میں اوسکی پاس اناء اور پس وضو کرتی روایت کی ہیہا بوداود نی اور روایت کی دارمی اور نسائی نی معنی سکی **ف** تور عرب میں ایک باسن ہوتا ہی پیتل یا پتہر کا چہوٹا سا مثل پیالہ

کی اوسمین کہا نا کہا تی ہین اور وضو بھی کرتی ہین اوس سی اور لفظ او کا شک راوی کی ہی ہیہریرہ سی نہین کی او یکو شک ہوگیا ہی کہ لفظ تو کا کہا ابوہریرہ نی یا رکوہ کا یا تنویع کی یہی ہی یعنی کبھی تو مین ہوتا کبھی کوہ مین اور ملتی ہا تہہ رمین پر یعنی زمین پر ملکہ دہوتی تا بو بالکل جاتی رہی اور خوب پاک ہوجاوے مین یا نجانہ سی اگر اسطرح دہونا ہا تو کا سنت ہی اور برتن مین پانی دہلی وضو کی سلیٹی ہی کہ وضو بقیہ پانی استنجی کی سی رستہ نہا یا اوس برتن سی درست نہا بلکہ بقیہ وضو کی پانی وہین رہتا ہوگا اس لیی اور برتن مین بہرلاتی اور بعضون نی اس حدیث سی یہ سمجہا ہی کہ اگر وضو کی لیی اور برتن ہو اور استنجی کی لیی اور تو سنت ہی ع وعن الحکم بن سفیان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح فرجہ رواہ ابوداود والنسائی ف اور روایت ہی حکم بن سفیان سی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ پیشاب کرچکتی وضو کرتی و جہنسا یعنی شرمگاہ اپنی کو روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف یعنی تہوڑا سا پانی ستر کی جگہہ پر چہڑک لیتی ہی دفع وسواس کی لیی یعنی قطرہ کا دہمڑنا باقی ہی حضرت پاک نی سو اس سی یہہ بات تعلیم امت کی لیی ہی کہ اگر پانی نہ چہڑکین گی اور تری پاوینگی تو وسواس قطرہ کا کرینگی اور پانی چہڑک لینگی اور تری پاوینگی تو قطرہ کا دہمڑکرینگی بلکہ یہی جانین گی کہ وہی پانی نہ کا ہوا سی اس راہ وسوسہ کی کہ جاتی ہی اور ابن ملک نی لکہا ہی کہ ستر چہڑکتی ہی تا قطرہ رک جاوی یا دفع وسواس کی لیی ع وعن امیمۃ بنت رقیقۃ قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان تحت سریرہ یبول فیہ باللیل رواہ ابوداود والنسائی ف اور روایت ہی امیمہ بنت رقیقہ کی کہا ہا ہا ہوا سطی حضرت نبی صلعم کی پیالہ لکڑ کا بچی چارپائی اونکیی پیشاب کرتی تہی و سمین رات کو روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف رات کو بسبب ڈر وغیرہ کی دہنی مین حرج ہوتا تہا آرام کی لیی یہہ پیالہ رہتا تہا یہہ بہی تعلیم امت کی لیی تہا کہ اگر اسطرح کرینگی تو شرمین نہ پاوینگی و رات کو باہر جانہ مین جانی سی بچین گی وہ جگہہ شیاطین کی ہی اور ضرر اونکا آدمی سی نسبت ان کی زیادہ ہوتا ہی زسکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر شفقت رکہتی تہی اس لیی یہہ بات سکہائی اور آیا ہی کہ ایک شخص نا نت پیشاب حضرت کا اس پیالہ مین سی پی گیا جب کہ زندہ تہا اوسکی بدن مین خوشبو آتی تہی و بعد وسکی کسی پر مبون تک وسکی اولاد مین بہی باقی رہی ع وعن عمر قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواہ الترمذی وابن ماجۃ قال الشیخ الامام فی السنۃ رحمہ اللہ صح عن حذیفۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قائما متفق علیہ قیل کان ذلک لعذر ف اور روایت ہی عمر رضی سی کہا دیکہا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مین پیشاب کرتا تہا کہڑا ہوا یس فرمایا ای عمر پیشاب کرکہڑی ہوکر مت پیشاب کیا کر بیٹہی ہوکر پیجیا سکی روایت کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ نی کہا شیخ امام محی السنۃ نی رحمت کری اللہ و ملوتحقیق صحیح ہوا ہی حذیفہ سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑی ایک قوم کی پاس پس پیشاب کیا کہڑی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی کہا کیا تہا یہہ بعذر تکہ ف اطباء کہتی ہین علاج کہڑی ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہی بعضی تحریمی کہتی ہین بعضی تنزیہی و یہہ عادت یا مزاج بیت کی نہی سبب ہو سی عادت کی حضرت عمر رضی نی ہی کیا ہوا اونکو کچہہ عذر ہوا و حضرت نی جو کہڑی ہوکر کیا عذر تہا اونکو بعضی کہتی ہین جگہہ بیٹہنی کی پانی بسبب سخت ہونے کی بعضے کہتی ہین پانو نہین دہوتا تہا بعضی کہتی ہین پیٹہہ مین درد تہا اس سبب سی پیٹہہ سکی کہڑی کیا ع الفصل الثالث فصل تیسرا عن عائشۃ قالت من حدثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا رواہ احمد والترمذی والنسائی ف روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہا جو حدیث کری تمکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتی تہی کہڑی ہوکر پس نہ سچا جانو اوسکو نہ تہی کہ پیشاب کرین مگر بیٹہی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی و نسائی نی ف تطبیل حدیث

ل ما تبعہ حدیث عدیہ کی یہ ہی کہ حضرت عائشہ نی خبر اپنی علم کی ہی کہ حضرت کو نہ مین کبھی کوئی ہوا رت بکرتی دیکھا تہا اور حدیث اول جو بیان کیا
وہ حال ابتدا کا تہا اور وہ ہی اور تہا سبب پہلی وضو کا مانند حدوم مل ہی و جو کہ بعد بعد ل ہوتا ہی وہ مستثنی ہی ۱۲ **وعن زید**
بن حارثۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل اتاہ فی اول ما اوحی الیہ فعلمہ الوضوء والصلوۃ فلما
فرغ من الوضوء اخذ غرفۃ من الماء فنضح بہا فرجہ رواہ احمد و
الدارقطنی ۱۲ روایت ہی زید بن حارثہ سی کہ نقل ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی تحقیق جبریل آی اول نبی ہونی مین پہر اول وہ چیز کی کہ وحی کی گئی طرف
حضرت کی یہ کہ بتلایا اوسکو وضو اور نماز یہ جب فارغ ہوئی وضو سی لیا ایک چلو پانی کا یہ چھڑکا اوسکو شرمگاہ اپنی پر روایت کی یہ احمد اور قطنی نے
ف جبریل امین کی صورت مبارک آدمی قوی حضرت کی سامنے بیٹھ کر اور نماز پڑہی حضرت بلکہ بیان بعد وضو کی چھڑکن پانی کا ہی کہا یا اور جنسا
سہو ہوا یا ہو ہے ل مکہ ہ ت **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنی جبریل فقال**
یا محمد اذا توضأت فانتضح رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وسمعت محمدا یعنی البخاری یقول الحسن
بن علی ہاشمی الراوی منکر الحدیث ۱۲ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا وہ یا ل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آی میرہی پاس جب جبریل پس
کہا اسی محمد جب وقت کرہ وضو کا ہی تو پس چھڑک لی پانی یعنی شرمگاہ پر دفع وسواس کی لیی روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی و
سنا مین محمد کو یعنی خاری کو کہتی ہی حسن بن علی ہاشمی روایت کرنوالا حدیث کا منکر حدیث ہی **وعن عائشۃ قالت بال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم فقام عمر فحفنہ بذنوب من ماء فقال ماہذا یا عمر فقال ماء لتتوضأ بہ قال ما امرت کلما
بلت ان اتوضأ ولو فعلت لکان سنۃ رواہ ابوداود وابن ماجہ ۱۲ روایت ہی حضرت عائشہ سی
کہا پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہڑی ہوئی حضرت عمر یعنی حضرت کی لوٹا پانی کا پس فرمایا کیا ہی یہ ای عمر پس کہا پانی ہی
کہ وضو کرو سا تہ یہ پس کہا نہ فرمین حکم کیا گیا مین جب یہ پیشاب کرو نہین یہ کہ وضو ہی کرون اگر کرتا مین البتہ ہوتا یہ سنت روایت کی یہ ابوداود
و ابن ماجہ نی **ف** یعنی حکم بطریق وجوب کی نہین کیا گیا ہون کہ ہر دفع بعد پیشاب کی وضو کیا کرون اور ہر دفعہ پیشاب کرون تبی ہوجاوی یہ کام
سخت و لہذا ویں سنت سی بیان سنت ہوکہ ہمیشہ ہی و یہ پیشاب کی ہر دفعہ پیشاب وضو کرنا مستحب ہی بلا خلاف حدیث بالا ت رتی ہی یہ
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کلام کرتی تہی اور جو کلام ہوتی تہی اسی حکم سی کرتی تہی اور ہوتی تہی و یہ بہی معلوم ہوا کہ سنت ہے حضرت کے امور
عبادی یعنی حکم ہی و سکی کرنا اگرچہ ہو وضع اور یہ بہی معلوم ہوا کہ آنحضرت اولی چیز کو اعلی تخفیف اور آسانی سی کی پسند کرتی تہی ۱۲
وعن ابی ایوب وجابر رضی اللہ عنہم ان ہذہ الآیۃ لما نزلت فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار ان اللہ قد اثنی علیکم فی الطہور فما طہورکم قالوا
نتوضأ للصلوۃ ونغتسل من الجنابۃ ونستنجی بالماء قال فہو ذاک فعلیکموہ رواہ ابن ماجہ ۱۲ اور روایت ہی ابی ایوب اور جابر اور انس سی
تحقیق یہ آیت جب نازل ہوئی یعنی اوسکی یعنی مسجد قبا کی مردون مین یعنی انصار مین سی وہ کہتی ہین یہ کہ خوب پاکی کرین اور اللہ دوست رکھتا
ہی خوب پاکی کرنیوالون کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی گروہ انصار کی تحقیق اللہ تعالی نی تعریف کی ہی تمہاری پس کیا ہی
طہارت تمہاری وہ ضو کیا اونہون نی وضو کرتی ہین ہم واسطی نماز کی اور غسل کرتی ہین ہم جنابت سی یعنی جیسکہ اور مسلمان کرتی ہین اور استنجی
کرتی ہین ہم ساتہ پانی کے یعنی بعد یعنی ڈہیلون کی فرمایا پس وہ ہی ہے پس لازم پکڑو اوسکو روایت کیا یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی انصار ڈہیلون

اور پانی سی استنجا کیا کرتی تھی اسی سبب سی انکی فضیلت مین یہہ آیۃ اوتری حضرت نی سبب اوسکا پوچہہ کر فرمایا وہی ہی یعنی اسرتعالی نی تمہارے
تعریف اسی سبب کی ہی پس لازم پکڑو اوسکو وعن سلمان قال قال بعض المشرکین وھو یستھزئ انی لاری صاحبکم
یعلمکم حتی الخراءۃ قلت اجل لعم انا ان لا نستقبل القبلۃ ولا نستنجی بایماننا ولا نکتفی بدون ثلثۃ احجار
لیس فیھا رجیع ولا عظم رواہ مسلم واحمد واللفظ لہ اور روایت ہی
سلمان سی کہا کہ کہا ایک شخص نی مشرکون مین سی اور وہ ہنستا تہا یعنی مسلمانون سی تحقیق مین کہتا ہون صاحب تمہارا یعنی حضرت کو کہ سکھلاتی ہین تمکو
ہر چیز یہانتک کہ طرح پاخانہ کی مینہی کی کہا ہان نی ہان یعنی ہنسی کی نہین ہی حضرت ہمسکو ہم پر بہت شفیق ہین از راہ عنایت کی ہمین اوحق
بتاتی ہین یہہ کہ ہر مسلمان نی احکام پاخانہ جانی کی بیان کیی حکم کیا ہی ہمکو یہہ کہ نہ قبلہ کیطرف منہ کر کر بیٹہین ہم یعنی استنجی کی لیی اور نہ استنجا کرین
ہم ساتہہ داہنی ہاتہون اپنی کی اور نہ کفایت کرین ہم تین پتہرون سی کہ پر نہ ہو اونمین نجاست یعنی جانور کی یا آدمی کی اور نہ ہڈی روایت کی یہہ
مسلم نی اور احمد نی اور لفظ واسطی احمد کی ہین وعن عبد الرحمن بن حسنۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وفی یدہ الدرقۃ فوضعھا ثم جلس فبال الیھا فقال بعضھم انظروا الیہ یبول کما تبول المرءۃ فسمعہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویحک اما علمت ما اصاب صاحب بنی اسراءیل کانوا اذا اصابھم البول
قرضوہ بالمقاریض فنھاھم فعذب فی قبرہ رواہ ابوداود وابن ماجۃ ورواہ النسائی عنہ عن ابی موسی اور روایت ہی
عبد الرحمن بن حسنہ صحابی سی کہا نکلی ہم پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی ہاتہہ مین ڈہال تہی پس رکہا اوسکو یعنی ڈہال کو پیچہے
پس پیشاب کیا طرف اوسکی پس کہا بعضی مشرکین نی دیکہہ طرف اونکی کہ پیشاب کرتی ہی جیسی پیشاب کرتی ہی عورت پس سنا یہہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی پس فرمایا واسی نی تجکو کیا نہین جانتا تو اوسچیز کو کہ پہونچی بنی اسرائیل کی یار کو یعنی ایک شخص کو اونمین سی عذاب پایا سبب منع کرنیکی ایسی بات سی
تہی بنی اسرائیل جسوقت پیشاب پہنچتا اونکو پیشاب کاٹتی تہی اوسکو قینچی سی پس منع کیا اونکو یار اونکی نی پیشاب کیا یہہ تو اسی کی روایت کی یہہ
ابوداود اور ابن ماجہ نی روایت کی یہہ نسائی نی عبد الرحمن سی انہون نی ابو موسی سی ف بنی اسرائیل کی شریعت مین یہہ تہا کہ اگر کسیکو
لگتی تو وتنا گوشت چہیل ڈالتی اور اگر کپڑے کو لگتی تو وتنا کپڑا کاٹ ڈالتی پس یہہ بات اونکی شریعت مین اگرچہ پسندیدہ تہی لیکن طریقہ منجملہ طریقہ عمل کی
معلوم ہوتی ہی کیونکہ اسمین ضرر جان و مال کا ہی پس فرمایا کہ جب ایسی بات کی منع کرنی پر وہ عذاب کیا گیا تو یہہ جیسا کی منع کرنی مین طریق ادا کی
کی ہین کیونکہ پردہ اور حیا کرنی از راہ شریعت اور عقل کی دونون کی یہی ہی وعن مروان الاصفر قال رایت ابن عمر اناخ راحلتہ
مستقبل القبلۃ ثم جلس یبول الیھا فقلت ابا عبد الرحمن الیس قد نھی عن ھذا قال بلی انما نھی عن ذلک فی
الفضاء فاذا کان بینک وبین القبلۃ شیء یسترک فلا باس رواہ ابوداود اور روایت ہی مروان اصفر سی
کہا دیکہا مین عبد اللہ بن عمر کو کہ بٹہایا اونہون نی اونٹ اپنا سامنی قبلہ کی پہر بیٹہی پیشاب کیا طرف اوسکی پس کہا مین نی اے ابا عبد الرحمن کیا نہین منع کیا گیا
ابن عمر کی ہی کیا گیا اسی کی کہا نہین بلکہ سوا اسکی نہین کہ منع کیا گیا اس سی بیچ جنگل کی پس جسوقت ہووے میان تیری اور میان قبلہ کی
کوئی چیز پردہ کری تجکو پس کچہہ نہین مضائقہ روایت کی یہہ ابوداود نی ف یہہ قول عبد اللہ بن عمر کا اس مقدمہ مین دلیل نہین ہو سکتا کیونکہ پہلی
گذر ہی چکا ہی کہ یہہ دلیل پکڑتی تہی حضرت کی فعل کی حضرت کو قبلہ کیطرف پشت کیی ہوئی پاخانہ پیشاب کی دیکہا تہا پس وہ محتمل ہی احتمالات کو جنانچہ
بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہی پس جو فعل محتمل احتمالات کا ہوتا ہی اوسکو دلیل پکڑنا صحیح نہین اور علاوہ اوسکی حضرت کی متعدد حدیثون سی بہی معلوم ہوا کہ

یہ حکم وہ ہی تفصیل کی تین میں سے ایک ما مر نظر ہے مسئلہ ۱۰ یہ ہے کہ ہر نماز ہی کے لئے وضو کرنا مستحب ہے وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے انس سے کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کلتی یا پاخانہ سے باہر تشریف لاتے تو کہتے سب تعریف اللہ کی جس نے کی مجھ سے اذیت یعنی پاخانہ اور عافیت بخشی اس کو روایت کیا ابن ماجہ نے ف اور معنی آیت میں یہ ہے کہ ہی حمد اللہ کی نے سب مجھ سے ایذا دہی کو اور باقی علی ما یفہم یہ معنی یہ خیال کرے ہر شخص کہ یہ ہے تعین یا ہے مجھ سے یہ ہی کہ اللہ تو نے مجھ سے یہ ہی کام لیا ہے تعین لیا ہے وعن ابن مسعود قال ما قدم وفد الجن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ انہ امتک ان یستنجوا بعظم او روثۃ او حممۃ فان اللہ جعل لنا فیہا رزقا فنھانا رسول اللہ صلعم عن ذلک رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا ہی جب آئی جماعت جنوں کی خدمت نبی صاحب کی پاس کہا انہوں نے ای رسول خدا کی منع کر دیا ہم کو اللہ نے یہ کہ استنجا کریں ہڈی یا لید یا کوئلہ کی ساتھ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہی واسطے ہمارے ان چیزوں کی رزق پس منع کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سات چیزوں سے روایت کیا ہی ابو داود نے ف یعنی خوراک ہی جنوں کی ہڈی اور لید خوراک ہی جانوروں کی اور کوئلہ ہی ہی خاکدہ اور نباتی ہیں یعنی چکارتے ہیں ہم مسیلتی ہیں اور قسم اول کی ہیں ہی سلوہی رقیق اور کالبلاع ن باب السواک باب ہی بیچ بیان مسواک کرنی کی ف مسواک کرنی سنت ہی تبعہ اتفاق علماء کی خصوصاً نزدیک صوفی کی ہا ہی نزدیک ہر وقت خصوصاً وضو کی نزدیک شافعی کی اور پہلی نماز فجر اور ظہر کی بہت اکید ہی نزدیک اکثر علماء کی اور بعضے علماء نے کہا ہی بیچ تین مسواک کی فضیلت میں واقع ہوئی ہیں ۱۲ فائدہ مسواک کی ملی ہی اور موہنہ لی ہی بہت ہیں اور مسواک کرنی مجلس میں اس طرح کہ زوال پاتی ہاوی ہا اور ہی خصوصاً نزدیک علماء کی ہر کوئلی کی مسواک کرنی بعد عمل میں سنت ہی ہی اور نزدیک شافعی کی اور زردی دانتوں کی اور ہر نجاست کی موجب ہی سبب جلی یا پیپ ہی یا ہوکلی یا بدبو ہی چیز ہوکلی اور مانند اسکی یا وہ سنت ہی اور مسواک چاہیئے درخت کڑوی سی ہو اور پیلو کی درخت کی بہتر ہی جیسا خصوصاً نزدیک ہی ہی اور پرکاری مسواک کی مانند چھلکا یا لی چاہیئے بیچ درانتی کی معتدل بالتسلی ہووی اور چاہیئے پرچوان دانتوں کی مسواک کرنی لمبان پر اس سے ہو بیچ چلتی میں اور چاہیئے وقت عمل کی کرنی اکثر علماء کی ہی ہی خصوصاً نے کہا ہی پہلی صفوں ای اور اگر نہ ہووی پہلی پاس مسواک یا دانت نوٹی ہووے ہیں ہی انہوں نے تہ لی عمل ہی اور کہا امام نووی نے مستحب ہے یہ کہ مسواک کرے ساتھ پیلو کی لڑی کی اور مسواک کی نرم کرنی کو نہ درخت نرمی تو صاف کرے دانت ساتھ چھری کی اور کرے ہر نماز ہی اور نفل شامل ہوئی پہلی ہی اور عمل ہی مستحب ہے یہ کہ شروع کرے ہیں طرف سے منہ کی افضل الاول فصل ہیں عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بتاخیر العشاء والسواک عند کل صلوۃ متفق علیہ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا وہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتا کہ میں مشکل جانتا ہیں اپنی امت پر البتہ حکم کرتا ان کو ساتھ تاخیر کرنی عشا کی اور ساتھ مسواک کرنی کی ہر نماز کی روایت کی ہیں بخاری مسلم نے ف یعنی اگر بھی یہ نہ ہوتا کہ میری امت پر مشکل ہے ہی تو فرض کرتا میں ہیں تاخیر کرنے عشا کا یعنی پاس رات تک یا اول تہائی رات تک نزدیک بعضوں کی سوای امام شافعی کی اور فرض کرتا میں مسواک کرنی نزدیک ہر نماز کی یعنی نزدیک وضو ہر نماز کی ہیں قصد حضرت کا اس سے یہ ہی کہ یہ دونوں باتیں بہت سخت ہیں اور بڑی فضیلت رکھتی ہیں ع وعن شریح بن ھانی قال سألت عائشۃ بای شیء کان یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک رواہ مسلم اور روایت ہے شریح بن ہانی سے کہا پوچھا میں حضرت عائشہ سے کہ ساتھ کس چیز کی ہی شروع کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت داخل ہوتی اپنی گھر میں کہا حضرت عائشہ نے شروع کرتی مسواک کرنی روایت کی ہیں مسلم نے ف یعنی گھر میں جب حضرت تشریف لاتی تو پہلی مسواک کرتی یہ بہت سخت لطافت مزاج شریف کی ہی کہ شاید اگر بسبب بہت چپ رہنے کی مجلس میں کلام کرنے کی ہو کوئی بو منہ میں کہ بغیر اس کی ہووے ہو ویسے اور یہ حقیقت میں تعلیم ہی امت کی

سے کہ اپنی گہر کی لو کو سی جیسی طرح صعبت رکھیں ساتہ نہایت یا گہر کی جس کہ کلام کرسکی لیی وخلط ہوسکی لیی مسواک کرو الا کرین تا کہ کوئی سبب بیمار گی
موجہ کی ایذا نہ پاوی اور کہا گیا ہی یہ مسواک کرنی کی ستر خامہ مین دنی او کا یہہ ہی کہ یاد لیسکا کلمہ شہادت کو نزدیک موت کی اور افیون کہانی مین ستر طرح
لی ضرر مین دنی او کا یہہ ہی کہ بھول جاوے کا کلمہ شہادت کو یعنی وقت موت کی ایسہ بچا ئیو اس سے اور کہا ابن حجر لی کہ تاکید ہی شخص کو کہ داخل ہووی گہر
اپنی مین یہہ کہ ابتدا کرے ساتہ مسواک کی پس اس سی موجہ مین جو شبو خوب آتی ہی اور بہت سلوک ہوتا ہی گہر والون سی ۴ وعن حذیفۃ قال
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للتہجد من اللیل یشوص فاہ بالسواک متفق علیہ
اور روایت حذیفہ سی کہا تہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑے ہی ہوتی نماز تہجد لی پس رگڑتے ہی ورد ہوتی ہونہ اپنا ساتہہ مسواک کی روایت کیہہ
بخاری و مسلم نی وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء
اللحیۃ والسواک واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء یعنی
الاستنجاء قال الراوی ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ رواہ مسلم وفی روایۃ الختان بدل اعفاء
اللحیۃ لم اجد ہذہ الروایۃ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولکن ذکرہا صاحب الجامع وکذا الخطابی
فی معالم السنن عن ابی داود بروایۃ عمار بن یاسر اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا وہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی دس چیزین
ہین فطرت سی یعنی ین کی باتمین ایک تو کہ کرنا مونچہون کا اور بڑہانا داڑہی کا اور مسواک کرنی کا اور ناک مین پانی لینا اور بڑہانا ناخونون کا اور دہونا بیچ پورون
کا سکو اور دور کرنی بال بغلون کی اور مونڈنی بال زیر ناف کی اور کم کرنا پانی کا یعنی استنجا کرنا ساتہہ پانی کی کہا روایت کرنیوالی لی یعنی بھول گیا مین دسوین چیز کو مگر یہہ کہ ہو کلی کرنی روایت کرے یہہ مسلم لی اور بیچ ایک روایت کی ختنہ کرنا بدل بڑہانی داڑہی لی یہہ
بات حدیث والی لی کہی نہ شکوہ والا یہہ کہتا ہی کہ نہین پاتا مین یہ روایت کو صحیحین یعنی بخاری و مسلم مین اور نہ یہہ کتاب حمیدی کی کہ جامع ہی
صحیحین کو ولیکن ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول لی یعنی اپنی کتاب مین اور ایسطرح خطابی لی معالم السنن مین ابی داود سی بیچ روایت عمار بن یاسر
کی ف اس چیزین مین فطرت ہین یعنی یہہ دس چیزین سب انبیا صلوات اللہ سلامہ علیہم کی شریعت مین سنت ہین اللہ تعالی کی نزدیک یعنی فطرت لی ہین اور
سواسکی اور اقوال ہی شرعون مین نقل ہوی ہین انتہی خوف درازی کی سی یا کتفا کیا اور ترک کرنا مونچہون کا روایت مختصرین ہی ہی کہ لیین کترنا ہی کرے
اسطرح کترواوی کہ کنارہ اوپر کی ہونٹ کا معلوم ہوتی ہو اور ایک روایت امام احمد رح سی لی ہی کہ لیین قینچی سی کترو ہونٹ کی جاہین لی غالب لوگون کی اور
جائز ہین کہ باعث ہشت کی ہین شمنون کی نظر و نہیں اوسطرح کترواوی کا نشان ہی نہ باقی رہی مونڈنا اوسکا مکروہ ہی اور بعضون نے اوسکو حرام کہا ہی
اور بعضون نی اوسکو ہی سنت لکہا ہی داڑہی بقدر ایک مشت ہی کی رکہنا چاہیی کہ اوس سے زیادہ ہووی اور کبھی جائز ہی بشرطیکہ حد اعتدال سی
نہ گذر جاوی اور مونڈنا اور پست کرنا داڑہی کا حرام ہی اور وضع اکثر مشرکون کی ہی مثلہ کرنا اور ہنود کی اور وضع ہی وکی کہ جنکو دین سی حصہ نہین
کرو کترو قلندری ہین اور چہوڑنا داڑہی کا بقدر قبضہ کے واجب ہی سنت اسکو اسلیی کہتی ہین کہ ثابت سنت سی ہوا ہی جیسی نماز عید کو سنت کہتی ہین
اور اذان کی لسانہ ہین یا چوراہون سی کہ تراویح کی برابر کرنی جائز ہین بلین مختار یہہ ہی کہ نہ کترواوی ہین سی کچہ اور حوتہ کی گرد داڑہی مثل اوسی
اوسکو مندواوانا مستحب ہی اور مسواک کرنی سنت ہی بالاتفاق اور وضو کی کہا ہی جب ہی اور حق لی یہہ ہی زیادہ کیا ہی کہ اگر اسکو قصدا
چہوڑیگا تو بطل ہوگی نماز اوسکی اور ناک مین پانی لینا وضو مین سنت ہی اور غسل مین فرض اور یہی حکم کلی کا ہی جو آگی گذرا ہوگی اور ناخون سیطرح
کترواوی جسطرح سنت ادا ہوجاوی لیکن لی یہہ ہی کہ اسطرح کترواوی جو ان امین لی منہ کی نکلی شہادت کا یہہ کی وکلی کا پیدا وسکی لیی کبھی کا

پیر کی کلیاں کا پیر انگوٹھی کا پیر داہنے پاؤں کی چھنگلیا کا پیر بیچ کی انگلی کا پیر ہاتھ کی انگلی شہادت کا پیر انگوٹھی کا اور بعضوں نے لکھا ہی کہ داہنے ہاتھ کی شہادت انگلی سے شروع کرکے چھنگلیا تک پہنچی پیر داہنے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرکے داہنے ہاتھ کی انگوٹھی تک پہنچکر داہنے ہاتھ کی انگوٹھی ختم کرے اور پاؤں یوں کترواوے کہ داہنے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرے اور داہنے پاؤں کی چھنگلیا پر ختم کرے اور لکھا ہی حمامی کو ناخون کترواني مستحب ہی اور بعضوں نے فرض کرنا ناخونوں کا مستحب لکھا ہی اور اگر پھینک دیوے تو پھینک دینا ناخونوں کا حمام میں اور پیشاب پاخانہ میں اور غسل کی جگہ مکروہ ہی اور بڑا جرم کہتی ہیں اونکلیوں کی گانٹھوں کو اور اونکی پور کی پوست کو جو چیت رہتا ہی وہیں میل اکثر جمع ہوجاتی ہی خصوصاً جو لوگ کہ کاروبار کرتی ہیں اونکی انگلیاں خوب میل جمع ہوجاتی ہی پس اونکی دھونکی تاکید فرمائی اور بدنہیں اور اعضاء کا وہیں گمان ہی میل جمع ہونیکا اونکی دھونی کا بھی ہی حکم ہی مانند کان اور بغل اور ناف اور مانند ان کے ہی وقت کہتی ہیں بال اور پیڑیوں کو اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغلوں کی لوتکا مونڈنا سنت نہیں ہی یعنی تہبندی سے اور پیڑیوں سنت ہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ ہوسکے تو اپنا افضل بھی سکی رکی قوی ہو تو اسپر یعنی تحمل اوسکی تکلیف کا ہوسکے اور مونڈنا اور بوسے دور کرنا اونکا جائز ہی لیکن افضل وہی جو بیان ہوا اور بال زیر ناف کی مونڈنی سنت ہیں اور پیڑیوں اور بغلوں کی حکم کہتی ہیں اور قینچی سے کترنی میں سنت نہیں اور ہوتی اور یا خانہ کی جگہ کی گرد جو بال ہوتی ہیں اونکا دور کرنا بھی مستحب ہی اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ بال زیر ناف کی حضرت نورہ سے دور کرتی تھی اسرا علم اور عورت کو اور کبیرہ ناو اونکا اولی ہی کیونکہ جماع اور مذکو رغبت زیادہ ہوتی ہی اور شہوت عورت کو سات حصہ ہوتی ہی اور مرد کو ایک حصہ اور کبیرہ سی شہوت ضعیف ہوجاتی ہی اور مونڈنی سے بھی ہی پس مناسب حال عورت کی وہی اور مناسب حال مرد کی یہ اور بال زیر ناف کی مونڈنی اور بغلوں کی بال اور کبیرہ کی اور یعنی اور ناخون کترواني جمالیین ان کی اندر اندر ہی کرلیا کرے اس سی بڑھاوے نہیں کہ کروہ ہی اور معنی انتقاص لیا کی وہیں ایک قول یہی جو راوی نے بیان کیا کہ استنجا کرنا پانی سی کہ اوسمیں پانی خرچ ہوتا ہی اور کم ہوجاتا ہی اور دوسرے یہ کہ کم کرنا پتھر کا ساتھ استعمال پانی کی یعنی استنجا کرنی سی قطرہ پیشاب کا رک جاتا ہی اور ایک روایت میں بجائی انتقاص کی انتضاح آیا ہی تہبندی کی اور ضاد معجمہ اور صاد مہملہ کی معنی اوسکی یہ ہیں کہ تہبند پانی کلسر ہوجیسکہ اوپر جد ہوئیں گئے پس یہ بیس خوبیاں سنت ہیں اور ختنہ کرنا واجب ہی امام شافعی کی نزدیک اور اکثر علما کی نزدیک مرد اور عورت پر اور امام اعظم رح کی نزدیک مرد کو ختنہ کرنا سنت ہی اور عورت کو مکرمہ یعنی اولی اور وہ اسلام کی علامتوں سی ہی اگر ایک شہر کی لوگ سبکی سب کو چھوڑدیں تو امام لڑیں اونکی ساتھ جیسیکہ حکم ہی ذان غیرہ میں اور وقت ختنہ کرنی کا بعضی کہتی ہیں سات دن ہیں جیسیکہ عقیقہ کا اور بعضونکی نزدیک ساتہ برس اور بعضونکی نزدیک جب چاہی حاصل یہ کہ جب بالغ ہونیکی نزدیک ہوجاوے تو ضرور کرلی خصوصاً ہمارے نزدیک کیونکہ ختنہ کرنا سنت ہی اور ترکا اونکا موجب ہی سنت کے ادا کرنیکی نہی کی کرنا واجب کا جائز نہیں یعنی جب بالغ ہونیکی نزدیک ہوجاوے تو واجب ہوجاتا ہی سبکا تو واجب تک ہوجائیگا ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشر من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق رواہ الشافعی واحمد والدارمی والنسائی وروی البخاری فی صحیحہ بلا اسناد روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسواک سب پانچ کی ہی واسطی ہونیکی اور سب پاکی سندی کی ہی واسطی پروردگار کی روایت کی یہ شافعی اور احمد اور دارمی اور نسائی نی اور روایت کی بخاری نی صحیح اپنی کی بغیر سند کی **وعن** ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من سنن المرسلین الحیاء والتعطر والسواک والنکاح رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ایوب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار چیزیں ہیں طریقے رسولوں کی سی حیا کرنی اور روایت کیا گیا ہی ختنہ کرنا یعنی بعضی روایت میں بدل حیا کی ختان آیا ہی اور خوشبو لگانی اور مسواک کرنی اور نکاح کرنا روایت کی یہ ترمذی نی ف چار چیزیں طریقے رسولوں کی سی ہیں باعتبار اکثر کی فرمائی ہی کیونکہ بعضی چیزیں ان میں سی بعضی نبی نی نہیں

بہی کی جیسیکہ نکاح حضرت یحیی علیہ السلام کی نہین کیا اور مراد حیاسی یہہ ہی کہ بازرکہی نفس کو بری باتونسی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور حضرت لوط اور حضرت شعیب اور حضرت یوسف اور حضرت موسی اور حضرت سلیمان اور حضرت زکریا اور حضرت عیسی اور حضرت حنظلہ بن صفوان جو نبی تہے اصحاب ارس کے اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ختنہ کئی ہوئی ہی پیدا ہوئی تہی اور بعضون نے حضرت کی ختنہ مین اختلاف بہی کیا ہی کہ بعد پیدا ہونی کی اپکا ختنہ ہوا ہی اور حضرت خوشبو لگانی تہی ساتہہ مشک کی اور ابن حجر نی لکہا ہی کہ مینی جمع کی ہین حدیثین جو فضائل نکاح مین وارد ہوئی ہین پس وہ سو سی زیادہ ہین ع ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَلَهُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین سوتی رات کو اور دن کو پس جاگتی مگر کہ مسواک کرتی پہلی وضو سی روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت ذکو بہی رام فرماتی تہی وقت قیلولہ کی پس یہہ سنت ہی شب بیداری کی سبب آسان ہونی کی جیسیکہ سحر کہانی سی روزہ آسان ہوتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سوتی سی وقت کہ مسواک کرنی سنت موکدہ ہی بسبب سونیکی مونہہ مین تغیر آجاتا ہی اس سی مونہہ صاف ہوجاتا ہی یہہ احتمال ہی کہ حضرت وضو کی لیئی دوبارہ مسواک کرتی ہون وقت اعادہ وضو کی یا نزدیک کلی کرنی کی واللہ اعلم ع ع **وعنہا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يَتَهَجَّدُ يُقَطِّعُ السِّوَاكَ لِأَعْلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتی پس دیتی مجکو مسواک کرنی تاکہ دہوؤن مین اوسکو پس شروع کرتی مین ساتہہ اوسکی پس مسواک کرتی مین پہر دہوتی مین اوسکو اور دیتی مسواک حضرت کو روایت کی یہہ ابو داؤد نی ف اسمین دلیل ہی اوپر کہ بعد مسواک کرنیکی ہو لینا اوسکا ساتہہ اور کہا ابن ہمام نی مستحب ہی یہہ کہ تین بار مسواک کری اور ہر بار پانی نیا ہو وی اور مسواک نرم ہو اور حضرت عائشہ مسواک کو دہونی سی پہلی مونہہ مین اس لیئی یہہ لیتی تہین کہ لعاب بارک کی برکت کو پہنچی اور پہر اس لیئی حضرت کو دیتی تہین کہ مسواک کرنی جو باقی ہی ہو اوسکو یا اس لیئی کہ مسواک کرنی اوسکی جہاد سی کم ہو وہ تہین اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ صالحین کے لعاب غیرہ کی برکت حاصل کرنی اچہی ہی ع ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُنِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی نی تمین خواب مین کہ کرتا ہون مسواک پس آئی میری پاس دو شخص ایک دونون مین بڑا تہا پس دیا مینی دیسے مسواک کا چہوٹی کو اونمین سی پس کہا گیا واسطے میری مقدم کر تو بڑی کو پس دی مینی مسواک بڑی کو اوونمین سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف اس سی بزرگی مسواک کی معلوم ہوئی کہ ایسی چیزی کہ حکم ہوا بڑی کی دینی کو کہ افضل ہی چہوٹی سی اور اسمین اشارہ ہی اوپر کہانا اور خدمتگار کو اوسکی دینی مین بہی پہل بڑی ہی کی کری ع ع **وعن** أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا نہین آئی میری پاس جبرئیل علیہ السلام کبہی مگر حکم کیا مجکو ساتہہ مسواک کی تحقیق ڈرا مین اس سی کہ چیل ڈالونگا اگلی جانب مونہہ کی اوپر اندر کی یہہ احمد نی ف یعنی بسبب تاکید کرنی جبرئیل کی کہ استعمال مسواک کا بہت کرتا ہون خوف ہوتا ہی مجہی وہ چیلجانیکا **وعن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق

بیان کیا ہے یہ حدیث مسواک کی روایت کی ہے بخاری نے ف فصل اس کا مسواک کی فضیلت بیان کرنی اور تاکید کرنی اور سر علوم ہوا
ہے ۰ وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستن وعندہ رجلان احدھما اکبر من الآخر
فاوحی الیہ فی فضل السواک ان کبر اعط السواک اکبرھما رواہ ابوداؤد اور روایت
ہے عائشہ سے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے تھے اور نزدیک آپکے دو شخص تھے ایک ان دونوں میں بڑا تھا دوسرے سے یعنی وحی کی گئی طرف
حضرت کی بیچ ان کے کہ مسواک ان میں ہے کہ مقدم کرے تو بڑے کو دیوے مسواک بڑی کو ان دونوں میں سے روایت کی ہے ابوداؤد نے وعنہا قالت قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفضل الصلوٰۃ التی یستاک لھا علی الصلوٰۃ التی لا یستاک لھا سبعین ضعفا رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی ہے وہ نماز کہ مسواک کی گئی واسطے اسکی یعنی نزدیک وضو کے اوپر اس نماز
کے کہ نہیں مسواک کی گئی واسطے اسکی ستر درجے روایت کی ہے بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی فضیلت میں اور زیادتی ثواب میں
وہ نماز ستر حصے یا وہ ہوتی ہے اس نماز سے ع وعن ابی سلمۃ عن زید بن خالد الجھنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوٰۃ لاخرت صلوٰۃ العشاء الی ثلث اللیل قال فکان زید
بن خالد یشھد الصلوٰۃ فی المسجد وسواکہ علی اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب لا یقوم الی الصلوٰۃ الا استن ثم رد ہ
الی موضعہ رواہ الترمذی وابوداؤد الا انہ لم یذکر ولا اخرت صلوٰۃ العشاء الی ثلث اللیل وقال
الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابی سلمہ سے کہ نقل کی زید بن خالد جہنی سے کہا سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے تھے اگر نہ مشکل جانتا میں اوپر امت اپنی کے البتہ حکم کرتا میں اونکو ساتھ مسواک کرنیکے نزدیک ہر نماز کے یعنی حکم کرتا کہ مسواک کرنی واجب
ہے اور البتہ تاخیر کرتا میں نماز عشا کو تہائی رات تک کہا ہے زید نے پس تھا زید بن خالد حاضر ہوتا نماز کو اس مسجد میں اور مسواک اونکی کان اونکی پر ہوتی
جگہ جیسے کان لکھنے والے کی سی کہ جب نماز کی طرف کھڑا ہوتا مسواک کرتا پھر رکھ لیتا اوسکو طرف جگہ اوسکی روایت کی ہے ترمذی اور ابوداؤد نے
مگر تحقیق ابوداؤد نے نہیں ذکر کیا ان لفظوں کا ولا اخرت صلوٰۃ العشاء الی ثلث اللیل اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے باب سنن الوضوء
باب ہے بیان سنتوں وضو کی ف مراد سنن وضو سے ہیں افعال اور اقوال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جو کہ وضو میں کرتے تھے خواہ فرض
ہوں خواہ سنت خواہ آداب ۰ الفصل الاول فصل پہلی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلھا ثلاثا فانہ لا یدری این باتت یدہ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ کوئی تم میں سے جاگے یعنی اٹھے نیند اپنی سے پس نہ ڈبوے وہ اپنا ہاتھ برتن میں یہاں تک کہ دھوے وہ اوسکو یعنی تین بار پس
تحقیق وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات گذاری ہے ہاتھ اوسکی روایت کی ہے بخاری و مسلم نے ف دھونا ہاتھ کا پہلے وضو کے کہ سنت ہے اس حدیث سے
ثابت ہوا ہے اور یہ جو قید لگائی ہے سوتے سے اوسکی کیونکہ سبب اسکا یہ ہے کہ نہ جانے کہ اون ہاتھ نے کہاں رات گذاری ہے اور یہ بات اکثر ہوتا ہے سوتے میں
کہ ہاتھ پھیلتا ہے پس جب تک نہ دھوئے ہاتھ کو ڈر ہے کہ ہوا کی نجاست کی جگہ میں پہنچا ہو اور احتمال ہوتا ہے کہ ہاتھ اون جگہوں پر پہنچا ہو اور پلید ہو گیا ہو جیسے کہ فرمایا
کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات گذاری ہے ہاتھ اوسکی یعنی جانتا نہیں کہ کہاں ہاتھ پڑا ہو پس فرمایا کہ پہلے ہاتھ کے تین بار دھو لیوے تاکہ صاف
ہو جاوے جگہ اوسکی پانی سے اوسکی اور وضو کرے پیچھے نیند کی سلیمی کہتا ہے اور اس احتمال نجاست کا اکثر ہوتا ہے اور ہر ایک کو وضو کرنیوالے کو چاہیے کہ
رہولی سلیمی ہمارے علمائے کہا ہے کہ یہ ہاتھ دھونا مستحب ہے غیر جاگنے والے کو بھی ہو سکتا ہے کہ سبب اسکا وہ احتمال ہو جو کہ نجاست کا ذلیل ہے

وہ جاگتی مین ہی موجود ہی اور یہ حکم مستون ہی ہر شب ہی کہ بطریق احتیاط کی ساتھ اوسکی حکم کیا ہی فرض اور واجب نہین اگر نہ ہووی تو بہ
ناتہہ پاک ہی اگر پانی مین بغیر دہونی ناتہہ ڈالدی تو وہ ہی نجس نہین ہوتا کیونکہ پلید ہونا ناتہہ کا نیند کیوقت یقینی نہین ہی فقط احتمال ہی مگر امام احمد
ناتہہ دہونی کو سوتی سی وئہ کرواجب کہتی ہین اگر بغیر دہوئی پانی مین ڈالدیگا پانی نجس ہوجائیگا ۱۲ **وعنہ** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم من منامہ فتوضا فلیستنثر ثلثا فان الشیطان یبیت علی خیشومہ متفق علیہ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ جاگی ایکسکو تمہارا نیند اپنی سی پس ارادہ وضو کا کری پس چاہیی
کہ ناک جھاڑی یعنی بعد پانی دینی کی تین بار پس تحقیق شیطان رات گذارتا ہی اوپر بانسی ناک اوسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف
رات گذارنا شیطان کا اور جگہہ پکڑنی اوسکی بانسی پر حقیقت اور کیفیت اسکی اسکا اور رسول ہی جانتا ہی عقلین ہماری ریا فکر کرنی ان اسرار
کی سی قاصر ہین سالم تر اور اولی طریقہ یہ جو مثال ایسی امور کی کہ شارع نی اوسکی خبر دی ہی کہی بیان اوپر اوی اور بیان کیفیت ان کی ہی سکوت
کری اور بعضی اسمین یہہ تاویل کرتی ہین کہ آدمی جب سوجاتا ہی تو بخارات اور رطوبت اور غبار ناک مین کہ قریب دماغ کی ہی جمع ہوتی ہین اوی سی دماغ
کی جگہہ حواس وغیرہ کا ہی کمدر ہوتا ہی پس یہہ مانع ہوتا ہی اوسی حق تلاوت کو اور بعضی معانی اوسکیکو اور باعث ہوتا ہی کسل کا عبادات کی اوپر
سبب اور باعث خوشی شیطان کی ہوتی ہین پس گویا کہ شیطان اون منہا ہی پس یہ جمع احتمالات ہین اور طریقہ سالم تر اور مضبوط وہی ہی جو اول مذکور
ہوا ۱۲ **وقیل** لعبد اللہ بن زید بن عاصم کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا فدعا بوضوء فافرغ علی یدیہ
فغسل یدیہ مرتین مرتین ثم مضمض واستنثر ثلثا ثم غسل وجہہ ثلثا ثم غسل یدیہ مرتین مرتین الی
المرفقین ثم مسح راسہ بیدیہ فاقبل بہما وادبر بدا بمقدم راسہ ثم ذہب بہما الی قفاہ
ثم ردہما حتی رجع الی المکان الذی بدا منہ ثم غسل رجلیہ رواہ مالک
والنسائی ولابی داود نحوہ ذکرہ صاحب الجامع اور کہا گیا واسطی
عبد اللہ بن یزید بن عاصم کی کسطرح تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی ہین پس منگوایا عبد اللہ نی پانی وضو کا پس ڈالا اپنی دونو ہاتون پر پس دہوئی
دونو ہاتہہ یعنی پہونچون تک دو دو بار پہر کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار یعنی بعد پانی دینی کی پہر دہویا اپنا مونہہ تین بار پہر دہوئی دونو ہاتہہ اپنی
دو دو بار کہنیون تک پہر مسح کیا سر اپنی پر دونو ہاتہون سی پس لی سی لیگیی پیچھی تک پہر پھیری سی لی نی لی کی کو یہان سکا یون نی کر شروع کیا اگلی جانب اپنی
کی سی پہر لیگیی دونون ہاتہون کو گدی تک پہر پھیرا اونکو یہانتک کہ پہر اوی طرف اوس جگہہ تک کہ شروع کیا تہا اوس سی پہر دہوئی دونو پانون اپنی سات
کی یہہ مالک اور نسائی نی اور واسطی بو داود کی مانند اسکی ذکر کیا اسکو جامع الاصول والی نی ف دو دو بار ناتہہ دہوئی یہان جو انکی لیی یعنی
جائز یون ہی ہی ورنہ ثابت ہوا ہی حضرت سی اور روایت مین کہ تین بار ناتہہ دہوتی تہی اور لفظ مرتین دو بار اس لیی لایا کہ ایک بار ذکر کرنی
مین جو ہجاتا تہا کہ دونو ناتہہ متفرق دہوئی ہون یعنی ایک ناتہہ ایکبار دہویا ہوا اور ایک ایکبار پس دو بار ذکر کیا تا سمجہا جاوی کہ دونو ناتہہ ملا کر
دو بار دہوئی اور کیفیت مسح سر کی بطور ترتیب کے یہہ ہی کہ دونون ہاتہونکی تین تین انگلیان سر کی آگی کی جانب کہی اور دونون ہاتہونکی
انگوٹہون کو اور شہادت کی انگلیون کو اور بیچلیون کو جدا کہی اور اون چہونون انگلیون کو گدی کیطرف لیجاوی پہر دونو بیچلیان پیچھی سر کی
رکہہ کر اگی کیطرف لی آوی پہر مسح کری کانون کی اوپر کی سخ پر دونون انگوٹہون سی اور کانون کی سوراخون مین دونو شہادت کی انگلیان
سی اور اخیر عبارت سی مراد مصنف کی یہہ ہی کہ مصابیح والا اس حدیث کو صحاح مین لایا باوجودیکہ بخاری مسلم مین یہہ حدیث نہین آئی

الحدیث میں یوں ہی ہے جیسے میں نے ذکر کرا ہوں ۱۲ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأْنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ وَفِي أُخْرٰى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِي أُخْرٰى لَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

اور بیچ حدیث بخاری و مسلم کی آیا ہی کہ کہا گیا واسطے عبد اللہ بن زید بن عاصم کی وضو کرو واسطے ہمارے وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس منگوایا باسن پس بچکایا اور ڈالا اوس سی پانی اپنی دونوں ہاتھ تو پر پس ہوئیا اوسکو تین بار پہر داخل کیا ہاتھ اپنا یعنی باسن مین پہر نکالا اوسکو پس پانی نکالا اوس سی پہر کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سی پس کیا یہہ تین بار پہر داخل کیا ہاتھ اپنا پہر نکالا اوسکو پہر دھویا مونہہ اپنا تین بار پہر ڈالا ہاتھ اپنا باسن مین پہر نکالا اوسکو پہر دھوئی دونوں ہاتھ اپنی کہنیون تک دو دو بار پہر ڈالا ہاتھ اپنا پہر نکالا اوسکو پہر مسح کیا سر کو اگی سی پیچھی گئی دونوں ہاتھ اوپر پیچھی سی لی آئی پہر دھوئی دونوں پانو ٹخنون تک پہر کہا اسیطرح تہا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہی آئی سی لیگئی دونوں ہاتھ اپنی پیچھی کو اوپر پیچھی سی لائی آگی کو شروع کیا ساتھہ اگلی جانب سر اپنی کی پہر لیگئی اونکو طرف گدی کی پہر پہیرا اونکو یہانتک کہ پہر پہیرا لائی طرف اوسی مکان کی کہ شروع کیا تہا اوس سی پہر دھوئی پانو اپنی اور ایک روایت بخاری کی مین ہی پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور ناک جہاڑی تین بار ساتھہ تین چلوون کی پانی سی اور بیچ روایت اور کی پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سی پس یہہ کیا تین بار اور بخاری کی روایت مین ہی پس مسح کیا سر اپنی کا اگی سی لیگئی دونوں ہاتھہ پیچھی پر پیچھی سی لائی آگی کی ایکبار پہر دھوئی دونوں پانو ٹخنون تک اور بیچ روایت بخاری کی ہی پس کلی کی اور ناک جہاڑی تین بار ایک چلو سی ف یعنی ہر ایک کو تینون بار مین سی ایک ایک چلو سی کیا اور یہہ معنی نہین ہی کہ تینون ایک ہی چلو مین کیی جاتا چاہیی کہ حدیثین کلی کرنیکی اور ناک مین پانی دینی کی مختلف آئی ہین بعضی مین ساتھہ تین چلو کی اور بعضی مین ایک چلو سی ساتھہ فصل اور وصل کی یعنی ہر ایک کی لیی جیدہ جیدہ چلو یعنی بہی آئی ہین اور دونون ایک چلو سی بہی کرنی آئی ہین پس کئی صورت مین اسکی ہوتی ہین مذہب شافعی بقول صحیح کی یہہ ہی کہ دونون تین چلو مین کرنی اسطرح کہ ایک چلو لیکر اول تہوڑی سی کلی کری پہر اوسکا بقیہ ناک مین دی تیسرے تینون بار یونہی کری اور مذہب حنفی مین یہہ ہی کہ ہر ایک تین تین چلو سی کری اونہون نی اسطریق کو ترجیح اس لیی دی ہی کہ موافق ہی ساتھہ قیاس کی کہ مونہہ اور ناک ہر ایک عضو علاحدہ ہی پس جمع نہ کیا جاوی انہین جیسیکہ سب اعضا مین جمع نہین کرتی ہین حدیث کہ موافق قیاس کے ہوگی البتہ راجح ہوگئی جیسا پیچھے بیان ہی قاعدہ ہی اصول فقہ کا اور شمنی نی فتاوی ظہیریہ مین سی نقل کیا ہی کہ وصل بہی جائز ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور فصل بہی جائز ہی امام شافعی کی نزدیک اور ترمذی نی شافعی سی روایت کی ہی کہا اونہون نی جمع کرنا کلی اور ناک مین پانی دینی کا جائز ہی

اور جدا جدا کرنا ہر ایک کا ساتھ نئی پانی کی دست یاد رکھتا ہوں میں پس کچھ خلاف نہ ہوا مع وعن عبد اللہ بن عباس قال توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ مرۃ لم یزد علی ھذا رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہا وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار نہیں زیادہ کیا اس پر یعنی اس وضو پر اقتصار کیا بہ بخاری نے وعن عبد اللہ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار روایت کی بہ بخاری نے وعن عثمان انہ توضأ بالمقاعد فقال الا ارینکم وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ ثلثا ثلثا رواہ مسلم اور روایت ہی عثمان سے تحقیق اونہوں نے وضو کیا پاس مقاعد کی کہ نام ایک جگہ کا ہی ہے کہا کیا نہ دکھلاؤں تمکو وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا تین تین بار روایت کیا بہ مسلم نے ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کی کبھی ایک ایک بار ہوتی اور کبھی دو دو بار اور کبھی تین تین بار اور اکثر تین ہی تین بار ہوتی تھی پس ایک ایک بار تو بیان جواز کی لیے ہوتی کہ یہ ادنی درجہ ہی فرض ہی سقدر اصل وضو اسمیں ہو جاتا ہی اور اسطرح دو دو بار ہی بیان جواز کی لیے ہوتی کہ وضو اسمیں بھی ہو جاتا ہی اور تین تین بار نہایت مرتبہ طہارت کا ہی بے زیادتی اسپر منع ہی اور بعض حدیثوں میں ہونا بعضی اعضا کا تین بار اور بعضی کا دو بار اور بعضی کا ایک بار بھی یا ہی یہ سب بیان جواز کی لیے ہی اور بعضوں کی نزدیک ایک بار ہونا اعضاء وضو کا گناہ ہی اعلی ترک کرنی سنت مشہورہ کی لیکن صحیح یہ ہی کہ گناہ نہیں کیونکہ یہ بھی حدیث میں آیا ہی اور یہ جو کہا کہ وضو کیا تین تین بار یعنی ہر ایک عضو اعضاء وضو کی تین بار ہو یا پس ظاہر میں اس سے یہ معلوم ہوا کہ سر پر مسح بھی تین بار کیا لیکن دوسری حدیثوں سے تفصیل اعضاء وضو کی ہونی نقل کی ہیں چنانچہ روایات صحیحین گذری وہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ مسح سر کا ایک بار ہی کیا ہے وعن عبد اللہ بن عمر قال رجعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ حتی اذا کنا بماء بالطریق تعجل قوم عند العصر فتوضأوا وھم عجال فانتھینا الیھم واعقابھم تلوح لم یمسھا الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا پھرے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے طرف مدینہ کی یہانتک کہ جسوقت پہنچے ہم ایک پانی پر کہ تہا راہ میں جلدی کی ایک جماعت نے وضو کرنے میں نزدیک نماز عصر کی پس وضو کیا اور وہ لوگ بھی جلدی کرنیوالی پر پہنچے ہم طرف انکی اور ایڑیاں انکی چمکتی تھیں نہیں پہنچا تہا انکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایڑیوں کی آگ سے پورا کرو وضو روایت کی بہ مسلم نے ف جلدی کی معنی اس جلد کی یہ ہیں کہ طلب جلدی کے یعنی ہیں اور جسمیں کمی رہ گئی نزدیک داخل ہونی وقت عصر کی ہیلی وضو کر لی ہی پس وضو کیا جلدی جلدی بسبب تنگی وقت کے اور معنی لفظ ویل کی علمائے کتنی طرح پر لکھی ہیں کہا ابن حبان نے صحیح ترقوں نے معنی اسکی کی وہی جو روایت کیا ہی ابن حبان نے حدیث ابی سعید کہ ویل ایک نالہ ہی دوزخ میں اور بعضوں نے اسکی معنی شدت عذاب کی کہی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک پہاڑ ہی پیپ کا اور لہو کا دوزخ میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ ایک کلمہ ہی کہ بیچ رسیدہ بولتا ہی اور اصل اسکی معنی ہلاکت اور عذاب کی ہیں اور ظاہر تر یہ ہی کہ حمل کریں اسکو اصل پر یعنی ہلاکت عظیم اور عذاب الیم ہی اسطی ایڑیوں کی لیے خاص عذاب اس لیے فرمایا کہ وہ دھوئی نہ گئی تھیں اور بعضوں نے یہ معنے لکھی ہیں کہ ایڑیوں سے صاحب ایڑیوں کی مراد ہیں یعنی جنکی ایڑیاں خشک رہ گئی تھیں انکو یہ فرمایا اور پورا کرو وضو یعنی فرض اور سنن اسکی ادا کرو اور ایک حدیث میں آیا ہی کہ اگر مقدار ایک ناخن کی خشک رہ جاوے تو وضو درست نہیں ہوتا اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ ہونا پانی کا اعضاء

ہین فرض ہی کہا وسکی ترک پر وعید یعنی مذکور فرمایا مسح کافی نہین اور یہی سبب ہے جسکا تمام فقہا کا ہر وقت ہین اور خلاف اسکا کسی عالم سے کہ لائق اعتبار کی ہو ثابت نہین ہوا اور جسنے کہ بیان کیا ہی وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام مین سے مانند حضرت علی و حضرت عثمان اور عبداللہ بن زید کی کہ اونکو ہاکی یعنی بیان کرنیوالا وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتی ہین اور مانند جابر اور ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور سوا اسکے رضی اللہ عنہم سب متفق ہین اس پر کہ آنحضرت وضو ایسا کرتی تہی پاسی سارا کہ وقت وضو کی گرمو زہ پہنی ہوتی تہی اور حدیثین ان گنت کہ مرتبہ تواتر کو پہنچتی ہین اسباب مین وارد ہوئی ہین اور یہ وعید اوپر ترک اوسکی حدیثون مشہورہ مین وارد ہوا ہی و عبداللہ بن عمر رضی منقول ہی کہ صحابہ مسح پانو پر کیا کرتی تہی یہانتک کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ پاکرنی وضو کی اور وعید فرمائی ساتہہ کہ پر پس چہوڑ دیا اونہون نے مسح کو اور وہ منسوخ ہوا اور طحاوی نے عبدالملک بن سلیمان سے روایت کی ہی کہ کہا اونہون نے کہا عطاء خراسانی کو کہ بڑی تابعین سے ہین کیا پہنچی ہی تجکو کسی صحابی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسح کرتی تہی قدمون اپنی پر کہا اونہون نے بقسم اللہ کی خلاصہ کلام اسباب مین یہ ہی کہ کتاب اللہ مین یہ حکم مجمل و مشتبہ واقع ہوا ہی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نے کہ حد شہرت اور تواتر کو پہنچی ہی اوسکو بیان کیا اور واضح کردیا کہ مراد اللہ کی یہ ہی پس شیعونکی مذہب مین کہ پانو کو مسح کرتی ہین محض غلطی اور برا کرتی ہین وع خاطی

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پہر مسح کیا اوپر پیشانی اپنی کی اور پگڑی پر اور موزہ پر روایت کی یہ مسلم نے ف یہ مقدار مسح سر کی اختلاف واقع ہوا ہی علماء مین امام مالک کی مذہب یہ ہی کہ ساری سر کا مسح فرض ہی اور امام شافعی کی نزدیک مسح بعض سر کا کافی ہی اگرچہ دو تین بال ہون اور امام ابوحنیفہ کی مذہب مین مسح چوتہائی حصہ سر کا فرض ہی اور دلیل انکی ہی یہ حدیث ہی کہ ناصیہ کہتی ہین چوتہائی حصہ سر کو اگلی کی جانب سے کہ مسح تمام سر کا فرض تہا تو حضرت اوپر ناصیہ کے اکتفا نہ کرتی اور اگر اس سے کم کا فرض ہوتا تو کبہی بیان جواز کی لیے وہ بہی کرتی پس معلوم ہوا کہ فرض مقدار ہی اور پگڑی پر مسح کرنی کی یہ معنی شارحین نے بیان کیے ہین کہ جب حضرت چوتہائی سر کا مسح کہ فرض تہا ادا کرچکی تو واسطے کامل کرنیکی اور ادای سنت کی کہ وہ مسح ساری سر کا ہی ہی مسح بقیہ سر کی پگڑی پر مسح کرلیا اور بعضون نے یہ معنی کہی ہین کہ احتمال کہتا ہی کہ حضرت نے مسح ناصیہ پر کرکے پگڑی پر مسح کرلیا ہو گی راوی نے گمان کیا مسح کا واسطے علم اور مسح کرنا فقط پگڑی پر بغیر مسح سر کی جیسکہ موزے پر کرتی ہین درست نہین ہمنون انکی نزدیک علق مگر امام احمد کی نزدیک درست ہی بشرطیکہ پگڑی طہارت پر پہنی ہو اور تمام سر کو پگڑی نے ڈہانک لیا ہو جیسکہ حکم موزہ کا ہی ع وع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهٖ كُلِّهٖ فِي طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی شروع کرنا داہنی طرف سے جبتک ہو سکتا پہر کام اپنی کی پہر طہارت اپنی کی اور کنگہی کرنی اپنی کی اور پاپوشون پہننی اپنی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فقط استطاع مین اشارہ ہی پر تاکید اور محافظت اس کام کی اور طہارت کرنی مین داہنی طرف سے شروع کرنا دوست رکہتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ایامن تہا اور روایان تو پہلی ہوتی اور بایان پچہلی اور بنہانی مین ایمن جانب پہلی ہوتی پہر ایمن اور یہ تین چیزین بطریق تمثیل کی بیان کین اور جو چیزین کہ قبیلہ بزرگی کرنی اور زینت کی سی ہین سب اسمین داخل ہین یعنی داہنی طرف سے شروع کرتی جیسکہ کپڑا پہننا اور ازار پہننی اور موزہ پہننا اور مسجد مین داخل ہونا اور مسواک کرنی اور پاخانہ سے نکلنا اور سر منڈانا اور ناخون کترونا اور بال بغل اور لبونکی اوانی اور سر منڈانا اور بال زیر ناف کی یعنی صاف کرنا اور کہانا

یزین کہ لائق بزرگی کرنیکی نہین ہین اونکو بائین طرف سی شروع کرنا مستحب ہے جیسکہ پاخانہ مین جانا اور
مسجد سی اور ناک سنکنی اور تھوکنا اور استنجا کرنا اور کپڑی اور تارنی اور جوتی اور تارتی اور مانند اسکیکی
اور حقیقت مین ان چیزونکی بائین طرف سی شروع کرنیمین تکریم دائین طرف ہی کی لازم آتی ہی مثلاً مسجد سی باہر پانو پہلی نکالا تو تکریم دائین پانو کی
کی اور سکو بزرگ جگہ ہین باقی رکھا اسپر اور چیزونکو قیاس کرلی اسلیئے کہ سب سے شرف اور بزرگی دائین طرف کی ہی اسی لیئے رشتہ دائین ہاتھ کا شروع ہوتا
ہی بائین ہاتھ والی پر اور ہمایہ دائین طرف کا مقدم ہی بائین طرف کی ہمسایہ پر ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِأَيَامِنِكُمْ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پہنو تم یعنی کوئی چیز اور جب وضو
کرو تم پس شروع کرو ساتھ داہنی طرف اپنی کی روایت کی اسیکو احمد و ابوداود نی **وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ **وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ**
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَزَادُوْا فِي أَوَّلِهِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ
اور روایت ہی سعید بن زید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین وضو واسطی اوس شخص کی کہ نہین یاد کیا نام اللہ کا وضو پر یعنی جسنی ابتدا
وضو مین اللہ تعالی کا نام نہ لیا اوسکا وضو پورا نہوا کہ جسپر ثواب ملی روایت کی اسیکو ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی احمد اور ابوداود نی ابی ہریرہ کی
اور دارمی نی ابی سعید خدری سی اوسنی اپنی باپ سی اور زیادہ کیا احمد وغیرہ نی بیچ اول اس حدیث کی کہ نہین نماز واسطی اوس شخص کی کہ نہین وضو واسطی اوسکی
ف امام احمد کی نزدیک بسم اللہ کہنی ابتدا وضو مین واجب ہے اور جمہور علما کی نزدیک سنت ہی مستحب اور سلف سی یہہ الفاظ کہنی منقول ہین سبحان
اللہ العظیم و بحمدہ اور بعضون نی کہا ہی کہ افضل ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد اعوذ پڑہنی کی اور مشہور یہہ الفاظ ہین بسم اللہ الحمد للہ علی دین الاسلام
اور عن ابی سعید عن ابیہ کہنا سہو ہی صوابی یون ہی عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ع **وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ**
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ
صَائِمًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ **وَالدَّارِمِيُّ إِلَى قَوْلِهِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ**
اور روایت ہی لقیط بن صبرہ سی کہا کہا مینی ای رسول خدا کی خبر دو مجکو وضو سی فرمایا پورا کرو وضو کو خلال کرو درمیان انگلیونکی اور خوب
پہنچا پانی ناک مین مگر یہہ کہ ہو تو روزہ دار روایت کی اسیکو ابوداود اور ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ اور دارمی نی تا قول اونکی بین الاصابع
ف خبر دو وضو سی یعنی کمال وضو کا تعلیم فرمایئے کہ جس سی مستحق ثواب کی ہون نی فرمایا پورا کرو وضو یعنی فرائض اور سنتین اوسکی اچھی طرح ادا کرو خلال
کرنا ہاتھ اور پانو کی انگلیون کا سنت ہی امام اعظم صاحب اور امام شافعی رح کی نزدیک یہہ حکم اوس صورتین ہی کہ انگلیان بسبب خلقت کی آپس سی
جدا اور کشادہ ہون اور اگر آپسمین ملی ہون اسطرح کہ پانی بی تکلف اونکی بیچ مین نہین پہنچ سکتا تو خلال کرنا واجب ہے اور ہماری نزدیک خلال اسطرح کرنی کہ
دائین ہاتھ کی ہتیلی بائین ہاتھ کی پشت پر رکھہ کر انگلیان دائین ہاتھ کی انگلیون بائین ہاتھ کی مین ڈالی کہ اولی یونہی ہی اور پانو کی انگلیون
کا خلال بائین ہاتھ کی چنگلیا سی کرنی اسطرح کہ اوسکو دائین پانو کی چنگلیا کی نیچی سی داخل کر کہ خلال شروع کرنی سر اوسکی مین یونہی کرتا جاوی
حتی کہ دوسری پانو کی چنگلیا تک پہنچی اور حد ناک مین پانی دینی کی یہہ ہی کہ پانی نرخہ ناک تک پہنچی اور مبالغہ واسطی یہہ ہی کہ پانی اوپر کی گذرجاوی
پس یہہ مبالغہ اگر روزہ سی نہووی تو مکروہ ہی اور روزہ دار کو مکروہ ہی اور کلی کرنی ناک مین پانی دینا امام اعظم کی نزدیک وضو مین سنت ہے

اور غسل میں وضو سے پہلے ہاتھ دھونے کی تاکید اور نہیں سنت ہیں **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فخلل اصابع یدیک ورجلیک رواہ الترمذی وروی ابن ماجۃ نحوہ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو کرے تو پس خلال کر دونوں انگلیوں ہاتھوں اپنی کی اور پاؤں اپنی کی روایت کی اس کو ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکی کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ف خلال ہاتھوں کا بعد دھونے ہاتھوں کے سنت ہے اور خلال پاؤں کا بعد دھونے اوس کے کی افضل یونہی ہے ۱۲ **وعن** المستورد بن شداد قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ یدلک اصابع رجلیہ بخنصرہ رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ

اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ وضو کرتے تھے یعنی خلال کرتے دونوں انگلیاں پاؤں اپنی کی ساتھ چھنگلیا اپنی کی یعنی میں چھنگلیا سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف یعنی یدلک کی یہ ہے کہ خلال کرتے تھے جیسا کہ روایت احمد میں لفظ یخلل کا آیا ہے پس یہ دلیل ہے اسکی کہ بائیں چھنگلیا سے خلال پاؤں کی مستحب ہے یعنی یدلک کی یہ ہے کہ پیٹھ کی چھنگلیا اوس انگلیوں پاؤں کی بایں صورت میں یہ دلیل ہوگی اسکی کہ ملنا تمام اعضا کا مستحب ہے ۱۲ **وعن** ابی رافع قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ اخذ کفا من ماء فادخلہ تحت حنکہ فخلل بہ لحیتہ وقال ھکذا امرنی ربی رواہ ابوداود

اور روایت ہے ابی رافع سے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ وضو کرتے تھے یعنی ایک چلو پانی کا لیتے اوسکو نیچے ٹھوڑی اپنی کے پس خلال کرتے ساتھ اوسکے داڑھی اپنی کی اور فرمایا اسیطرح جسی حکم کیا مجکو پروردگار میرے یعنی ساتھ اوسی طرح کے یعنی کی روایت کی یہ ابوداود نے ف یہ خلال مستحب ہے بعد دھونے ٹھوڑی کے کرتے وقت وضو کے اور یہ بھی ہے کہ اوس کا یہ ہے کہ اوس انگلیاں داڑھی کی نیچے داخل کرے اور اوپر کو نکالے ۱۲ **وعن** عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ رواہ الترمذی والدارمی

اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خلال کرتی داڑھی اپنی کی روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعن** ابی حیۃ قال رأیت علیا توضأ فغسل کفیہ حتی انقاھما ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجھہ ثلثا وذراعیہ ثلثا ومسح برأسہ مرۃ ثم غسل قدمیہ الی الکعبین ثم قام فأخذ فضل طھورہ فشربہ وھو قائم ثم قال احببت ان اریکم کیف کان طھور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی والنسائی

اور روایت ہے ابی حیہ سے کہا دیکھا میں نے حضرت علی رضہ کو کہ وضو کیا پس دھوئی دونوں ہتھیلیاں اپنی یہانتک کہ پاک کیا اونکو پھر کلی کی تین بار اور ناک میں پانی دیا تین بار اور دھویا صورت اپنا تین بار اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار اور مسح کیا سر اپنی کو ایکبار پھر دھوئے دونوں پاؤں اپنے ٹخنے تک پھر کھڑے ہوئے پس لیا بچا ہوا پانی وضو اپنی کا اور پیا اوسکو کھڑے ہی پھر کہا حضرت علی نے دوست رکھا میں نے یہ کہ دکھلاؤں تمکو کہ کسطرح تھا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف وضو کے پانی میں برکت آجاتی ہے اس لیے اوسکو پینا اور پھر پانی کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے ۱۲ **وعن** عبد خیر قال کنا جلوسا ننظر الی علی حین توضأ فادخل یدہ الیمنی فملأ فمہ فمضمض واستنشق ونثر بیدہ الیسری فعل ھذا ثلثا مرتین ثم قال من سرہ ان ینظر الی طھور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھذا طھورہ رواہ الدارمی

اور روایت ہے عبد خیر سے کہا ہم تھے بیٹھے ہوئے دیکھتے تھے حضرت علی رضہ کی طرف جس وقت کہ وضو کرتے تھے پس داخل کیا ہاتھ داہنا اپنا بائیں میں پس بھر لیا منہ اپنا پس کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور نکالی ناک ساتھ بائیں ہاتھ اپنی کی کیا یہ تین بار پھر کہا جو شخص کہ خوش لگے اوسکو یہ کہ دیکھے طرف وضو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس یہ ہی وضو حضرت کا ہے یعنی مانند وضو کے

روایت کی یہہ دارمی نی ف مقصور راوی کو بیان یہہ تہا کہ کیفیت کلی اور ناک مین پانی دینی اور ناک سنکنی کی بیان کری اور باقی وضو معلوم تہا اس
لیی نہ بیان کیا ح وعن عبد اللہ بن زید قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضمض واستنشق من کف واحد
ذلک ثلاثا رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن یدسی کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سی کیا
یہہ تین بار روایت کی ابو داؤد اور ترمذی نی ف کیا یہہ یعنی مجموع یا ہر ایک تین بار یعنی احتمال ہین یا یہہ کہ کلی کی اور ناک مین پانی دیا
ایک چلو سی تین بار اسیطرح کیا یا یہہ کہ تین کلیان تین چلو سی کین پہر اسیطرح ناک مین پانی دیا تین بار اور اخیر معنی مناسب تر اور مطابق اکثر روایات
کی ہین اور ایک احتمال اسمین اور بہی ہو سکتا ہی کہ یہہ دونو چیزین ایک ہی ایک تہہ سی کین دوسرا تہہ نہ لگایا اور اسیطرح یہہ احتمالات اوپر کی حدیث مین
بہی ہین ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسہ واذنیہ باطنہما بالسبابتین وظاہرہما بابہامیہ
رواہ النسائی اور روایت ہی ابن عباس سی تحقیق نبی صلعم نی مسح کیا سر اپنی کا اور دونون کانون اپنی کا اندر اونکی ساتہہ دو انگلیون
شہادت کی اور باہر اونکی ساتہہ انکو ہہون اپنی کی روایت کی یہہ نسائی نی وعن الربیع بنت معوذ انہا رأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یتوضأ قالت فمسح رأسہ ما اقبل منہ وما ادبر وصدغیہ واذنیہ مرۃ واحدۃ وفی روایۃ انہ توضأ فادخل
اصبعیہ فی جحری اذنیہ رواہ ابو داود وروی الترمذی الروایۃ الاولی واحمد وابن ماجۃ الثانیۃ اور روایت
ہی ربیع بنت معوذ سی یہہ کہ اون نی دیکہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتی کہا پس مسح کیا حضرت نی سر اپنی کا جو کچہ کہ اگلی جانب ہی اوس
سی اور جو پچہلی جانب ہی اور کنپٹیون اپنی کو اور کانون اپنی کو ایکبار اور ایک روایت مین ہی کہ تحقیق وہ ہوئی وضو کرانی مین داخل کین دونو انگلیان
اپنی دونو سوراخون کانون اپنی کی روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور روایت کی ترمذی نی روایت پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نی دوسری ف لفظ صدغیہ
اور اذنیہ عطف کیی گئی ہین لفظ راسہ پر اسکو عطف خاص علی عام کہتی ہین یعنی مسح کیا ساتہہ پانی سر کی یعنی جو پانی کہ مسح سر کی لیی تہا اوسی سی
ہی مسح کیا چنانچہ مذہب امام اعظم صاحب کا یہی ہی صدغ کہتی ہین وہ جگہ کو کہ درمیان کان اور آنکہہ کی ہی اور جو بال کہ اسجگہ پر نکلتی ہین اونکو بہی صدغ کہتی ہین
کذا فی القاموس اور ابن ملک نی کہا ہی کہ صدغ اون بالونکو کہتی ہین کہ درمیان کانون اور ناصیہ کی ہین اور طرف سر کی پس یہہ جنی مناسب ہین مذہب
حنفی کی اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمان نی بیچ تین بار مسح کرنیکی کہ ایا سنت ہی یا نہین پس اکثر علماء تو یہی کہتی ہین کہ ایکبار ہی مسح کرنا
چنانچہ تینون امامونکا مذہب یہی ہی اور مشہور مذہب شافعی مین یہہ ہی کہ مسح تین بار کرنا کہ ہر بار نیا پانی لیا جاوے سنت ہی اور اکثر علماء یہی کہتی ہین مگر شافعی
کہ تین بار مسح کرنا مستحب کہتی ہین اور ابو داؤد نی کہا ہی کہ حدیث تین حضرت عثمان کی سب صحیح مین یہہ دلالت کرتی ہین کہ مسح ایکبار ہی اور شمنی نی کہا ہی
کہ تین بار مسح کرنا ساتہہ نئی پانیون کی بدعت ہی لیکن ہدایہ مین کہا ہی کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی سی مشروع ہی اور روایت کیا گیا ہی امام اعظم
سی ع وعن عبد اللہ خبر زید انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وانہ مسح رأسہ بماء غیر فضل یدیہ رواہ
الترمذی وقال حدیث حسن صحیح اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی تحقیق اون نی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور مسح کیا سر اپنی
کو ساتہہ پانی کی کہ نہ تہا بچا ہوا ہاتہون سی یعنی اور نیا پانی لیکر مسح کیا روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی یہہ مسلم نی لیکن ساتہہ زیادتی کی کہ
اور مسح کیا کانون نی وضو کی دہولی کا بہی کرہی ف حنفیہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ اگر کوئی ہاتہہ بدہ چکا اور تری اوسکی جو باقی ہی اوس سی اگر مسح
کر لیا تو مسح ہو جاتا ہی اور اگر کسی عضو پر مسح کیا تہا اور اوسکی تری باقی رہی تو اوس سی مسح درست نہین اور ایک حدیث بہی سبب مین نقل
کرتی ہین ابن مسعود سی اور اس حدیث مین بہی ساتہہ روایت عبد خیر کی نقل کیا ہی اور غیر من فضل یدیہ کہ لفظ غیر ساتہہ سب کی ہی یعنی مسح کیا ساتہہ

پانی لی کہ باقی رہا اتنا پانی بعد وہنے کی لیکن صحیح روایت یہی ہی جو متن مین مذکور ہوئی پس اول ہی یہی ہوا کہ نیا پانی لی اور جائز یہی ہوا کہ بہتا
کی باقی ہی ہوئی پانی سی مسح کرلی ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ ذَکَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَکَانَ یَمْسَحُ الْمَاقَیْنِ
وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَذَکَرَ قَالَ حَمَّادٌ لَا اَدْرِیْ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ مِنْ قَوْلِ اَبِیْ اُمَامَۃَ
اَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ ذکر کیا وضو حضرت رسول خدا صلعم کا کہا تم
حضرت تئی انکھون کی کونون کا اور کہا کان ہی سر مین سی ہین روایت کی یہہ ابن ماجہ اور ابوداؤد اور ترمذی نی اور ذکر کیا ابوداؤد اور ترمذی نی کہ کہا
حماد نی نہین جانتا مین کہ الاذنان من الراس قول ابی امامہ کا ہی فرمایا ہوا رسول خدا کا ہی صلی اللہ علیہ وسلم ف ماق کہتی ہین اوس گوشہ چشم کو کہ
ناک کیطرف ہوتا ہی کذا فی القاموس اور جوہری نی کہا ہی کہ دونون طرف کی گوشہ چشم کو کہتی ہین پس اول یہی ہی کہ دونو کونو کو ملی مونہہ ہوتی وقت
دونو انکھون کے پانی سی مسح کرلی اور یہہ جو کہا کہ کان ہی سر مین سی ہین اس سی دو حکم کاتی ہین ایک تو یہہ کہ کانونکو سر کی سلتہہ مسح کرلی اور
دوسری یہہ کہ سر کی مسح کی لیی کہ پانی لیا ہی اوس سی کانونکو بھی مسح کرلی نیا پانی نہ لی پس اول حکم مین تو چارون امام متفق ہین اور دوسرا
حکم کہ مسح کانون کا سر کی پانی سی کرلی مذہب امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا ہی اور یہہ حکم کثر حدیثون سی ثابت ہوتا ہی اور شافعی کی
نزدیک نئی پانی سی مسح کرلی چنانچہ ایک حدیث بھی سباب مین ہوئی اور ہوئی ہی معلوم ایسا ہوتا ہی کہ اکثر ایک ہی پانی سی سر اور کانونکو حضرت مسح کرتی
ہونگی اور کبھی کہ اتہہ مین تری نہ باقی رہتی ہوگی نیا پانی لیتی ہونگی واللہ اعلم ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ
قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُہٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاہُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا الْوُضُوْءُ
فَمَنْ زَادَ عَلٰی ھٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰی وَظَلَمَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ نَحْوَ مَعْنَاہُ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی ہی اپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہا کہ آیا ایک گنوار طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھتا تہا کیفیت وضو کی
ہمکو کہلایا اوسکو دہونا اعضاء وضو کا تین بار پھر فرمایا اسطرح ہی وضو یعنی وضو کامل یہہ شخص کہ زیادہ کری پس تحقیق برا کیا اور تعدی کی
اور ظلم کیا روایت کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابوداؤد نی معنی اسکی ف برا کیا کیونکہ سنت کو چھوڑ دیا اور تعدی کی یعنی سنت کے حد کو
بڑہ گیا سبب زیادتی کی اور ظلم کیا اپنی نفس پر سبب مخالفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَہٗ
یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْقَصْرَ الْاَبْیَضَ عَنْ یَمِیْنِ الْجَنَّۃِ قَالَ اَیْ بُنَیَّ سَلِ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَتَعَوَّذْ بِہٖ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ یَعْتَدُوْنَ فِی
الطُّھُوْرِ وَالدُّعَاءِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی ہی کہ اوسنی نی سنا اپنی بیٹی کو کہتا تہا
یا اللہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسی محل سفید داہنی طرف جنت کی کہا اسی بیٹی میری مانگ اللہ سی جنت اور پناہ پکڑ ساتہہ اوسکی اگ سی یعنی تکلم اور
فضول کلام کیا ہی کہ جاہی سجین اور صفت خاص کی جنت کی مانگتا ہی بلکہ یون مانگ جسطرح کہ بیان کی پس تحقیق میں نی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی تحقیق ہوگی اس امت مین ایک قوم کہ زیادتی کرین گی طہارت مین اور دعا مین روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی ف
زیادتی طہارت مین یہہ ہی کہ تین بار سی زیادہ مامور ہوی اور پانی زیادہ خرچ کری اور دعا مین یہہ ہی کہ بی ادبی کری اور تقیدین مکاوی مطلب مانگنی مین ایک چیز خارج احاطہ امکان عادت سی سوال کری ع وَعَنْ
اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَیْطَانًا یُقَالُ لَہُ الْوَلْھَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ

الماء رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی عند اھل الحدیث لانا لا نعلم احدا اسند غیر خارجۃ وھو لیس بالقوی عند اصحابنا اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ تحقیق اسطی وضو کی ہی شیطان کہا جاتا ہی اوسکو ولہان پس بچو وسوسہ پانی کی سی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہی اور نہیں اسناد اسکی قوی نزدیک محدثین کی اوسطی کہ ہم نہیں جانتی اسیکو مسند بیان کیا ہوا اسکو سوا خارجہ کی اور وہ نام ہی ایک عالم کا اور وہ نہیں قوی نزدیک یارون ہمارے یعنی محدثین کی ف ولہان کی معنی ہیں جاتا رہنا عقل کا اور متحیر ہونا پس نام اس شیطان کا اس لیے ہی کہ لوگونکی لوتھین وسوسی ڈال کر حیرت ناک اور بی عقل کر دیتا ہی اسی ہم معنی ہیں کہ اس عضو پر پانی پہنچا ہی یا نہیں اسکو یاد ہوا یا وہ بایں ہمہ وسوسہ پانی کی سی یعنی اسطرح کی وسواس پانی کی استعمال کرنی میں اوس میں تو دفع کرو تا سنت کی حد سی نکلجاوے وعن معاذ بن جبل قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ سمع وجھہ بطرف ثوبہ رواہ الترمذی اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا کہ دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتی پونچھتی مونہہ اپنا ساتھہ کونی کپڑی اپنی کی روایت کی یہ ترمذی نی ف ساتھہ کپڑی اپنی کی یعنی چادر وغیرہ سی اور زیلعی نی شرح کنز میں لکھا ہی کہ جائز ہی رومال سی پونچھنا بعد وضو کی چنانچہ روایت کیا گیا ہی عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم سی اور حدیث ما بعد کی بھی دلالت کرتی ہی اسکی جواز پر اور مستحب لکھا ہی پونچھنا اعضاء وضو کا میدانی نی اور بعضی کتابون حنفیہ میں لکھا ہی اگر بقصد تکبر کی نہو مگر وہ نہیں اور اگر بقصد تکبر کی ہو مکروہ ہی اور مذہب شافعی میں پونچھنا سنت ہی وضو والی کو ہی اور غسل والی کو بھی دلیل اوسکی یہ ہی کہ حضرت میمونہ لائیں حضرت پاس رومال بعد وضو حضرت کی اپنے اوسکو رد کر دیا اور شروع کیا کہ پکاتی تھی پانی ساتھہ ہاتھہ اپنی کی اوسکا جواب جاتا ہی علماء دیتی ہیں کہ ممکن ہی کہ یہ بات بسبب کسی عذر کی ہوئی ہو ع وعن عائشۃ قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرقۃ یتنشف بھا بعد الوضوء رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث لیس بالقائم وابو معاذ الراوی ضعیف عند اھل الحدیث اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہا تھا واسطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کپڑا کہ پونچھتی تھی ساتھہ اوسکی اعضا اپنی پیچھی وضو کی روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث نہیں قوی اور ابو معاذ راوی ضعیف ہی نزدیک محدثین کی ف اور کہا ترمذی نی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس مضمون میں کوئی حدیث صحیح نہیں آئی ہی اور اجازت دی ہی بعض پونچھنی بعد وضو کی کہ قائم ہی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اونہون نی کہ بعد وضو کی ہیں اور یہ بات اونہون نی اپنی رائے سی نکالی ہی پس مضمون سید جمال الدین شافعی نی نقل کیا ہی ہمارے علمانی اسکا یہ جواب دیا ہی کہ یہ کہنا تمہارا کہ اونہون نی اپنی رائے سی یہ بات نکالی ہی صحیح نہیں تمنی یہ کہنا اپنی رائے سی نکالا ہی کیونکہ نہیں ہو سکتا کہ مثل عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم کی اپنی رائے سی کچھہ نکالیں بلکہ فضل اوسکا دلالت کرتا ہی کہ حدیث کی پہنچے اصل ہی اور علاوہ اسکی عمل کرنا ساتھہ حدیث کی اگرچہ ضعیف ہو اولی ہی عمل کرنی سی ساتھہ رائے کی اگرچہ قوی ہو واللہ اعلم **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ثابت بن ابی صفیۃ قال قلت لابی جعفر ھو محمد الباقر حدثک جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرۃ مرۃ ومرتین مرتین وثلثا ثلثا قال نعم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ثابت بن صفیہ سی کہا کہا میں اسطی باپ جعفر صادق کی کہ وہ محمد باقر ہیں کیا حدیث کی تمکو جابر نی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا ایک ایک بار یعنی کبھی اور دو دو بار یعنی کبھی اور تین تین بار یعنی کبھی فرمایا ہان روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف حضرت امام محمد باقر بن حضرت امام زین العابدین بن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم سی ہیں اور بڑی محدث تھی روایت کرتی ہیں اپنی والد ماجد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سی اور اوسی سی اور عبد اللہ انصاری

[illegible] وقت بہت کہتی ہیں اور انہی سے بہت حدیثیں سنتی ہیں وہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھر کو شاذ کیا تھا اس کی تعلیم کی یہی کہ ایک شخص آدمی ہی میرے پاس آکر علم سیکھتا ہے کا جانا کہ یہ جاہل ہے اس نے تو جاہل رہنا ہی اچھا سمجھا کہ سن کی بوجھتی کہ تو کون ہی ہے [illegible] زمین ہوں محمد بن علی بن حسین ہیں جابر بن عبداللہ سے سوال کیا وہ صحابی ہیں یہ ہاتھ اپنا امام باقر کی پیشانی میں ڈالتی اور گردن اور بغل وسینہ پر پھیرتی اور یہی خلاصہ عقیدت کی بیچ دماغ اس مجلس سے اٹھتی وہ کہتی کہ پوچھنے جیسی ہی ہیں جو چاہو سو پوچھو سوال رصلی اللہ علیہ وسلم سی کہ ہمارے بیٹوں کی بہت حدیثیں یاد کہتا ہوں ہیں ثابت بن امام محمد باقر سی پوچھا کہ کیا تمکو حدیث کی ہی جابر بن یعقوب [illegible] ہیں ان کی بات ہی عدالت میں [illegible] ہیں ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible]

ہوتی کہا صبیدلسان میں بمعنی عبد ہے گمان کرتی ہے کہ مخلوق ہی موت اسپر ہیں کہا اسکو یہانتک کہ وفات ہوئی روایت کے بعد احمد ف لفظ غسیل کی معنی میں نہلایا گیا ہے صفت ہی حنظلہ کی حنظلہ کو غسیل اس لیے کہتی ہیں کہ ملائکہ نے اونکو بعد استشہاد کی نہلایا تھا عروہ روایت کرتی ہیں عائشہ صدیقہ سے حنظلہ کی سو یہی ہوا ہے کہ کیا تھا حال اوسکا یعنی حسرت گھر میں کسی کا بیکیا کر رہا تھا گھر میں کہا اوسنی کہ وہ جنبی تھا اور ایک حدیث ہے ابی کی ہوئی تھی یعنی نہلانی میں ہیں جب سنی اوسنی آواز یعنی جہاد کی لیے ہتھیار کی کلا بیں والیا یعنی ان احد کی بیں فرمایا حنظلہ تے صدیقہ سے کہ دیکھا میں ملائکہ کو کہ نہلاتی تھی اوسکو کذا ذکرہ البغوی و کہا طیبی نے کہ اس حدیث میں تنبیہ ہی اوپر بزرگی اوسکی کہ یہ ایسی چیز ہی کہ قائم مقام وضو واجب کے کیی اور بیں بمعنی عدم کفایت کرتی ہے کہ مخلوق ہی موت یعنی وہنوں نے احتیاط کیا کہ وجوب اسکا منسوخ ہوا لیکن فضیلت باقی ہی اوسکی لیے کہ موت اوسکی کہی ہوئی ہے موت اسکی تھی بیں سلیمی سے کہ کوئی ہوا نہیں نادم مرکت ن **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بسعد وھو یتوضأ فقال ما ھذا السرف یا سعد قال أفی الوضوء سرف قال نعم وان کنت علی نھر جار رواہ احمد وابن ماجۃ ۔ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی سلم کذری سعد پر اور وہ وضو کرتی تھی یعنی اور اسراف کرتی تھی وضو میں پس فرمایا کیا ہی یہ اسراف ہی سعد کہا سعد نے کیا وضو میں ہی اسراف ہی فرمایا ہاں اگرچہ ہو تو بہتا ہوا پانی روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف ہو جاتی ہی یا اسراف اس لیے ہوتا ہی کہ حد شرعی سے تجاوز کرتی ہیں وقت اور عدد ہونی نصاب موتی ہیں اور اسراف ہوا طیبی نے یہ معنی لیی ہیں کہ سیمیں بالعدد تھا ہی کہ بیں یہ ہیں اسراف نہیں تصور ہی وسیمیں اسراف ہوا تو ہوا ہی اسراف کا یہ حال ہی **وعن** ابی ھریرۃ وابن مسعود وابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ وذکر اسم اللہ فانہ یطھر جسدہ کلہ ومن توضأ ولم یذکر اسم اللہ لم یطھر الا موضع الوضوء ۔ روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر سے کہ نقل کیا وہنوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسنی وضو کیا اور یاد کیا نام اللہ کا پس تحقیق پاک کیا بدن اوسکا تمام یعنی کل ہوا سی اور جسنی وضو کیا اور نہ یاد کیا نام اللہ کا پاک کیا مگر جگہ وضو کی یعنی جو اعضا وضو کے ہوئی اوسکی نہ جسد کی ہوئی اور باقی حصہ کی ہوئی بھی معلوم ہوا کہ وضو میں بسم اللہ کہنی مستحب یا سنت ہی واجب نہ **وعن** ابی رافع قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ وضوء الصلوۃ حرک خاتمہ فی اصبعہ رواہ الدارقطنی وروی ابن ماجۃ الا الحرج ۔ روایت ہی ابی رافع سے کہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ وضو کرتی وضو نماز کا ہلاتی انگوٹھی اپنی یہ اوکلی میں کی روایت کیا ہی دارقطنی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے بیان لفظ دوسری ف جب انگوٹھی سیلی ہوا ہو گمان ہو وہی پانی بیچ کی نہ پہنچی اوسکی تو ہلا لینا اوسکا سنت ہی اور جان کہ انگوٹھی تنگ ہی بغیر ہلانی کی پانی اوسکی نہیں پہنچتا تو واجب ہی ہلا لینا اوسکا ۔

باب الغسل

باب ہی بیچ بیان غسل کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس احدکم بین شعبھا الاربع ثم جھدھا فقد وجب الغسل وان لم ینزل متفق علیہ ۔ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیٹھی ایک تمہارا درمیان عورت کی چار شاخوں کی یہ کوشش کری یعنی صحبت کری پس تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ نہ نکلی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف مراد چار شاخوں سے دو ہاتھ اور دو پاؤں یا دو عورت کی میں یا مراد چار شاخوں سے دو پاؤں اور دو سکی اور دو نوطہ میں فرق کی تامل ہی یہ کہ جماع کی لیی ہیں ہیں اور جماع کیا تو غسل لازم آتا ہی ہو وہ انزال کری یا نہ ہو وہی ہی مذہب خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور چاروں اماموں کا ۔ **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الماء من الماء رواہ مسلم قال الشیخ الامام

الحلبی لسنۃ رحمہ اللہ ھذا منسوخ وقال ابن عباس انما الماء من الماء فی الاحتلام رواہ الترمذی والطحاوی وصححہ وروایت ہی ابی سعید
کی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے مسلمان سوا اسکی نہیں کہ پانی پانی سے ہی غسل واجب ہوتا ہی یعنی منی کی نکلنی سی روایت کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام
حلبی استہ نے کہا رحمت اللہ وسلام ہو یہ منسوخ ہی اور کہا ابن عباس نے سوا اسکی نہیں کہ پانی سے ہی پانی واجب ہوتا ہی یہ روایت کی اسکو ترمذی نے اور ابو داؤد نے پایا
یعنی سلمہ صحیحین میں ف موجب اس حدیث کی جنیل زنا کی غسل نہیں واجب ہوتا ہی مگر پہلی حدیث میں اسمیں تعارض لازم آیا اور اس تعارض
کی رفع کی ابی مصنف نے قول حلبی استہ کا نقل کیا کہ یہ منسوخ ہی یعنی سابق یہ حدیث ابی بن کعب کہ یہ رخصت اول اسلام میں تھی پھر نہی کی گئی
اور اس کی ترمذی نے کہا اسیطرح جمہور صحابہ نے روایت کی ہی کہ یہ ابتدا اسلام میں تھی پھر منسوخ ہوئی اور حکم ہوا جب ستر مرد کا عورت کی ستر میں گیا
اور دونو ختنی ملے غسل واجب ہوا اور انزال ہو یا نہ ہو اور ابن عباس سے تو یہ بیان کی کہ یہ اسلام کی خصوص فرمایا ہی کہ پھر دیکھے نہیں
کی نہانا واجب ہے جبتک کہ جدا نہ ہو منی کی مثل پہلی حدیث کے اور تعین سلمہ منسوخ کہنی کی حاجت نہیں اسلئے کہ یہ بھی کہی یہ حدیث مطلق ہے خواہ اسلام ہو خواہ غیر اسلام
کی لیکن یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا ف وعن ام سلمۃ قالت قالت ام سلیم یا رسول اللہ ان اللہ
لا یستحیی من الحق فھل علی المرأۃ من غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رأت الماء فغطت ام سلمۃ وجھھا وقالت
قالت یا رسول اللہ وتحتلم المرأۃ قال نعم ترب یمینک فبم یشبھھا ولدھا متفق علیہ وزاد مسلم
فی روایۃ ام سلیم ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأۃ رقیق اصفر فمن ایھما علا او سبق یکون منہ الشبہ
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہا ام سلیم نی سوال خدا کی تحقیق اللہ نہیں حیا کرتا حق سی پس آیا عورت پر غسل جبکہ احتلام ہو یعنی خواب میں
دیکھی مجامعت فرمایا کہ ہان جسوقت کہ دیکھی پانی یعنی منی مرد کی اگر انکا احتلام ہوتا پانی یعنی سبب شرم کی اور کہا سی سول خدا کی کیا محتلم ہوتی ہی
عورت یعنی اسکی بھی منی ہوتی ہی اور نکلتی ہی اوس مانند مرد کی فرمایا کہ ہان تیرا ہاتھ خاک آلودہ ہو پس کہ کس سبب کے مشابہ ہوتا ہی اوس کی بچہ
اوسکا یعنی بعضی وقت اوسکی بیٹا ہی اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی بچہ روایت ام سلیم کی کہ تحقیق منی مرد کی گاڑھی ہوتی ہی سفید اور منی
عورت کی پتلی ہوتی ہی زرد پس جوان دونو میں غالب ہو یا سبقت کری ہوتی ہی اوس سی مشابہت یعنی بچہ مشابہ اوسکی ہوتا ہی ف اللہ نہیں
حیا کرتا حق سی یعنی منع فرمایا ہی حیا کرنی سی بچہ پوچھنی حق کی ام سلیم نی ایسی سوال کرنیکی یہ تمہید و عذر کیا بعد اوسکی سوال کیا اور جبکہ دیکھی منی
اپنی بدن میں اگر یعنی بعد جاگنی کی اور یہی حکم مرد کی کا بھی ہی ہماری نزدیک یعنی سوتی ہی اور بہ کہ مرد کی لگی دیکھی تو بھی غسل آتا ہی اور خاک آلودہ
ہونا اور رہنا ہاتھ کا یہ کنایہ ہی شدت فقر سی پس بد عا ہی لیکن یہاں معنی حقیقی اسکی مراد نہیں یہ کلمہ زبان عرب کی ہی کسی وقت تعجب کے
بولتی ہیں حاصل یہ کہ تعجبی ام سلمہ کا سطرح کہتی ہی درینہ نہیں سمجھتی کہ اگر اوسکی منی نہیں ہوتی تو بچہ شبیہ اوسکی کیونکر ہوتا ہی پس
عورت کی منی ہوتی ہی مثل مرد کی اور دونو کی منی سی بچہ پیدا ہوتا ہی اور رنگ منی کی بیان کیی تو یہ بسبب اکثر اور سلامت حال کی ہیں
کیونکہ کبھی منی مرد کی پتلی ہی ہوتی ہی بسبب مرض کی اور سرخ ہوتی ہی بسبب کثرت جماع کی اور کبھی عورت کی منی سفید ہوتی ہی بسبب قوت اوسکی
اور معنی خبر جملہ کی یہ ہیں کہ جسکی غالب ہوگی منی یعنی اوس صورت میں کہ مرد اور عورت کی منی ساتھ گری رحم میں یا جسکی سبقت کریگی یعنی ایک کی
دوسرے کی منی سی پہلی گریگی رحم میں تو اوسکی مشابہ ہوگا بچہ ع وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ بدأ فغسل یدیہ ثم توضأ وضوءہ للصلوۃ ثم یدخل اصابعہ فی الماء
فیخلل بھا اصول شعرہ ثم یصب علی رأسہ ثلث غرف بیدیہ ثم یفیض الماء علی جلدہ کلہ متفق علیہ

وفی روایۃ لمسلم بدأ فغسل یدیہ قبل ان یدخلھما الاناء ثم یفرغ بیمینہ علی شمالہ فیغسل فرجہ ثم یتوضأ
اور روایت ہی عائشہ سی کہا ہی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکا ارادہ کیا کرتی نہانی کا جنابت سی یعنی واسطی دفع جنابت کی شروع کرتی پس دھوتی
دونون ہاتہ اپنی یعنی پہونچون تک پہ وضو کرتی جیسکہ وضو کرتی ہین نماز کی پیہر داخل کرتی انگلیان اپنی پانی مین یعنی تر ہوون پہر خلال کرتی
بیچ خلال کرتی ساتہہ اونکی یعنی ساتہہ تری انگلیونکی جڑون بالون اپنی کی مین پہر ڈالتی سر اپنی پر تین چلو ساتہہ دونو ہاتہون اپنی کی پہر نہاتی پانی
تمام بدن اپنی پر روایت کی یہہ بخاری و مسلم کی اور ایک روایت مسلم کی مین ہی کہ شروع کرتی پس دھوتی دونو ہاتہہ اپنی پہلی پس سی کی داخل کرتی اونکو
باسن مین پہر ڈالتی ساتہہ دہنی ہاتہہ اپنی کی باین ہاتہہ اپنی پر پہر دھوتی شرمگاہ اپنا پہر وضو کرتی ف جیسکہ وضو کرتی ہین نماز کی پہر
نہاتی کہ پانو کبہی کی جگہہ پانی نہ جمع ہوا یعنی پہر ہاتہہ تختہ پر نہاتی تو پورا وضو کر لیتی اور اگر وہان گڑہا ہوتا تو پانی جہین پانی کی ہوتی جمع یکہ بعد یکہ حدیث
مین مذکور ہی و ہدایہ مین ہی لکہا ہی کہ اسیطرح کیا کری اور طبرانی نی روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احتلام کبہی نہین ہوا اور نہ اور
انبیا علیہم السلام کو ہوتا ہاہ ع وعن ابن عباس قال قالت میمونۃ وضعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غسلا
فسترتہ بثوب وصب علی یدیہ فغسلھما ثم صب بیمینہ علی شمالہ فغسل فرجہ
فضرب بیدہ الارض فمسحھا ثم غسلھا فمضمض واستنشق وغسل وجہہ وذراعیہ ثم صب علی راسہ وافاض
علی جسدہ ثم تنحی فغسل قدمیہ فناولتہ ثوبا فلم یاخذہ فانطلق وھو ینفض یدیہ متفق علیہ ولفظہ للبخاری
اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ کہا میمونہ نی کہ رکہی حضرت کی مین کہ کہا مینی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پانی واسطی غسل کی پہر پردہ
کیا مینی اونکا ساتہہ کپڑی کی اور ڈالا حضرت نی پانی اوپر دونو ہاتہون اپنی کی پہر دھویا اونکو یہان تک ساتہہ دہنی ہاتہہ اپنی کی باین ہاتہہ اپنی پہر
پہر دھویا شرمگاہ اپنا ہاتہہ اپنا مین یعنی بایان ہاتہہ کر جسی سی شرمگاہ دھویا ہاتہہ اپنا پہر ملا اور سکو پہر دھویا اور سکو پہر کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور
دھویا مونہہ اپنا اور دونو ہاتہہ اپنی پہر ڈالا سر اپنی پر اور دھویا بدن اپنی پر پہر ایکطرف ہوتی پہر دھوئی دونو پانو اپنی پس یا مینی اون کو کپڑا یعنی
بدن پونچہنی کی لیی پس لیا اور سکو پہر چلی اور وہان سی ہٹ گئی دونو ہاتہہ اپنی روایت کی یہہ بخاری و مسلم کی و لفظ بخاری کی مین ف
دھوئی دونو قدم اسلیی کہ وضو وقت نہ ہوئی تہی کیونکہ تختہ پر یا پہر پر یا لبند جگہہ پر نہاتی ہوگی بلکہ وہان پانی ٹہرتا ہوگا اور کپڑا حضرت
سیمونہ سی جو نہ لیا تو سکی کئی احتمال علمائی بیان کی مین یا تو اسلیی نہ لیا کہ بدن کا پونچہنا ہی افضل تہا یا جلدی کی اپنی وقت اوسی کا تہا تو اور
اوسوقت اپہی معلوم ہوتی ہی یا کپڑی مین کچہہ شبہہ ہوگا نجاست کا پس تو یا عذر کی سبب سی یا اوسی پہر ٹکلا بدن کا نہ پونچہنا سنت یا پونچہنا مکروہ
ہی و مراد ہاتہہ جہاڑنی سی یہہ ہی کہ جلدی مین جہاڑی جاتی ہی اونکو جیسکی عادت قوت والون کی ہی ع وعن عائشۃ قالت ان
امرأۃ من الانصار سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن غسلھا من المحیض وامرھا کیف تغتسل
قال خذی فرصۃ من مسک فتطھری بھا قالت کیف اتطھر بھا قال تطھری بھا قالت کیف اتطھر
بھا قال سبحان اللہ تطھری بھا فاجتذبتھا الی فقلت تتبعی بھا اثر الدم متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی
کہا کہ تحقیق ایک عورت نی انصار مین سی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی غسل اپنا حیض سی پس حکم کیا اوسکو کہ کیونکر نہاوی یعنی کیفیت نہانی
کی کہ پہلی گندی بیان فرمائی پہر فرمایا لی تو کر مشک مین کا پہر پاکی حاصل کر تو ساتہہ اوسکی کہا اوسنی کسطرح پاکی حاصل کروون مین ساتہہ
اوسکی پس فرمایا پاکی حاصل کر تو ساتہہ اوسکی کہا کسطرح پاکی حاصل کروون مین ساتہہ اوسکی فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر تو ساتہہ اوسکی پہر کہینچ لیا

ہی و سلم ان سے فرمایا ہی کہ مرد و عورت کو غسل واجب ہوتا ہی یعنی ستر من و بیت کی یہ جا ہی و سلم ان **ف** ان یہ کہ مراد مشک میں کا لفظ مشک
بیت میں یہ ان یہ ہی معنی مشک ہی یعنی ایک مرد مشک کا یا ایک عورت مشک کی ملک کرلی و ایک بیت میں یہ ہی ہی یا ہی یعنی چھ یکی
بیت میں یہ بیت و بیت سے مراد ہی عورت ہی یعنی جس مشک کی و مقصد ان یہ ہی کہ شب عروسی کو کہ ایک مرد مشک کا یعنی ایک
لڑکی کی ڈولہ و میں ہوتا ہو اسی یعنی لگی و بس ہی و ہر کہی ستر میں ہو عورتوں کی جاتی ہی و کا یہ سبحان اللہ کا طرح تعجب کی یہ ہی کہ یہ تعظیم کی
ہی ہی معنی ہی بیت ہی یہ ہی **وعن** ام سلمۃ قالت قلت یا رسول اللہ انی امرأۃ اشد ضفر رأسی افانقضہ
لغسل الجنابۃ فقال لا انما یکفیک ان تحثی علی رأسک ثلث حثیات ثم تفیضین علیک الماء فتطہرین رواہ مسلم و
بیت ہی ہی ہی

الذی یری انہ قد احتلم ولا یجد بللا ولا غسل علیہ قالت فہل علی المرأۃ ترائب غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال رواہ الترمذی وابوداود وروی الدارمی وابن ماجۃ الی قولہ لا غسل علیہ ۔ وعنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن الرجل یری انہ قد احتلم ولا یجد بللا قال لا یغتسل فقالت ام سلیم فہل علی المرأۃ غسل اذا ہی احتلمت قال نعم ان النساء شقائق الرجال رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ الی قولہ لا غسل علیہ ۔ وعنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن آخر یری انہ قد احتلم ولا یجد البلل قال لا غسل علیہ فقالت ام سلیم ہل علی المرأۃ غسل اذا ہی احتلمت قال نعم ان النساء شقائق الرجال رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ الی قولہ لا غسل علیہ ۔ وعنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن آخر یری انہ قد احتلم ولا یجد البلل قال لا یغتسل فقالت ام سلیم ہل علی المرأۃ ترائب

سر پانی سی تین بار دھویا روایت کی ہیہ ابو داؤد و احمد و دارمی نی مگر احمد و دارمی نی نہین تکرار سی کہا فمن ثم حدیث راسی ف ایسا ہو ویسا
ایسا ہی حدو سی یعنی سی حلقہ و بہت عذاب ہوگا اور تشمی کی یعنی سر پانی سی یعنی جب یہہ تہدید اور وعید یعنی سنا تو بسبب پانی نہ پہنچی کی باتون کے
بچی سر پانی سی حالانکہ وضو ان کا سا کیا یعنی تمن کو ہارہ اتنا ہی پیسی ہی یعنی سر کی بال مثل اولی میل حدیث سی ہیہ معلوم ہوا کہ ہمیشہ بال
مثل ان سر کی جائز ہین اگرچہ مت کہنی ہی ہین اسوکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم مثل نی تھی سوا حجامہ کی اور ہر اہ حضرت
علی کی سر منڈانی سی یہہ معلوم ہوتی ہی کہ تشمی سر سی یعنی کسی وجہ خاص کی لیی یعنی سنت اور فرض کی لیی نہین کی بلکہ یہہ سبب جو مین بیان کیا ہین
تو بلا اسکا حذر کیا ترک مداومت کیسی کہ حضرت سی ثابت ہوتی ہی اور اس حدیث سی قوت حاصل ہوگئی اوپر کی حدیث کو یہی ع **وعن**
عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوضأ بعد الغسل رواہ الترمذی و ابو داؤد والنسائی و ابن ماجۃ
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین وضو کرتی چھی غسل کی یعنی غسل کی پہلی جو وضو کرتی وسی پر اکتفا کرتی پھر غسل کے
وضو نا تھی روایت کی ترمذی و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ نی **وعنہا** قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغسل
راسہ بالخطمی و ہو جنب فتری ذلک و لا یصب علیہ الماء رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا ہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم دھوتی سر اپنا ساتھ خطمی کی اور وہ ہوتی جنابت سی کفایت کرتی سر پر اور نہ ڈالتی سر پر پانی یعنی خالص روایت کی ابو داؤد نی ف
جیسی پان نونون وغیرہ سی سر دھوتی ہین بسیط ع عرب مین خطمی سی ہوتی ہین پس حضرت عائشہ رضی کہتی ہین کہ حضرت کفایت کرتی تھی ساتھ اوسی
پانی کی سر پر ڈالتی تھی خطمی ہونی کی لیی اور پانی نہاتی وقت سر پر نہین ڈالتی تھی یعنی جیسکہ لوگ پہلی سر دھوتی ہین بعد اوسکی غسل کرتے
ہین اور پانی سر پر ڈالتی ہین یون نہ کرتی تھی اور معلوم ایسا ہوتا ہی کہ جس پانی سی سر کو دھوتی تھی اسمین خطمی کم ہوتی ہوگی کہ پانی کی طبیعت
متغیر ہوتی ہوگی یعنی میلان باقی رہتا ہوگا ع **وعن** علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یغتسل
بالبراز فصعد المنبر فحمد اللہ و اثنی علیہ ثم قال ان اللہ حیی ستیر یحب الحیاء و التستر فاذا اغتسل
احدکم فلیستتر رواہ ابو داؤد و النسائی و فی روایتہ قال ان اللہ ستیر فاذا اراد احدکم
ان یغتسل فلیستتر بشیء اور روایت ہی علی سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ نہاتا ہی میدان مین
یعنی نگا بیٹہ پر ہی منبر پر یعنی وعظ کی لیی پس حمد کی اللہ کی پیر فرمایا کہ تحقیق اللہ بہت حیا والا ہی یعنی حاکم کرتا ہی بندون سی حیا مند ہونا کا سا کہ
عفو کرتا ہی بہت پردہ پوش ہی یعنی گناہ و عیب بندونکی ڈھانکتا ہی ستار کا سا کہتا ہی حیا اور پردہ کرنیکو جس وقت کہ نہاوی ایک تمہارا
یعنی میدان مین چاہیی کہ پردہ کرلی روایت کی ہیہ ابو داؤد اور نسائی نی اور ہیہ ایک روایت نسائی کی کہا تحقیق اللہ بہت پردہ پوش ہی جب
غسل کرنا ارادہ کرے ایک تمہارا ہیہ کہ نہاوی چاہیی کہ پردہ کرے ساتھ کسی چیز کی ف عادت شریف حضرت کی ہیہ تھی کہ کسی بری بات
کا بیان کرنا منظور ہوتا تو منبر پر چڑھ کر حمد کرتی اور اوسکو بیان فرماتی یہان جو بیان فرمایا حاصل وسکا یہہ ہی حیا اور پردہ کرنا صفات الہی
سی ہین پس بندونکی لیی ہنی وست رکہتا ہی کہ حتی الامکان اوسکی صفات اپنی مین حاصل کرین یعنی حیا اور پردہ کیا کرین ع **الفصل**
الثالث فصل تیسری **عن** ابی بن کعب قال انما کان الماء من الماء رخصۃ فی اول الاسلام ثم نہی عنہا
رواہ الترمذی و ابو داؤد و الدارمی رضی روایت ہی ابی بن کعب سی کہا سوا اسکی نہین کہ تہا نہانا منی کی کلنی سی رخصت ابتدا اسلام مین پر منسوخ کیا گیا
اس کی روایت کی ہیہ ترمذی و ابو داؤد اور دارمی نی ف یعنی پہلی یہہ حکم تہا کہ غسل جب واجب ہوتا ہی کہ منی نکلی اگر جماع کیا اور منی نکلی

تو غسل نہیں لازم ہوتا تھا اب یہ حکم منسوخ ہوا اور یہ حکم ہوا کہ بجز جماع کرنے کی غسل لازم ہو جاتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ع وعن
علی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اغتسلت من الجنابۃ وصلیت الفجر فرایت قدر موضع
الظفر لم یصبہ الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت مسحت علیہ بیدک اجزاک رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہی حضرت علی سے کہا یا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق میں نے غسل کیا جنابت سے اور نماز پڑھی فجر کی میں نے پھر
میں نے قدر ناخون کی نہیں پہنچا اوسکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا تو کہ مسح کرتا اوسپر ساتھ ہاتھ اپنے کی کفایت کرتا تجھ کو اور
کی یہ ابن ماجہ نے ف سے کہ یعنی ہوتا اس اوسکو دھونا خفیف یا تہ بیگانہ ہوا پہ لیتا وقت غسل کی تو کافی تھا تجھ کو کہ غسل ہو جاتا اور بعد
کی دیکھتا تو دھونا چاہیے تھا اگرچہ دھونا خفیف ہوتا اور نماز کر پڑھی تھی وسکی قضا کرتا ع وعن ابن عمر قال کانت الصلوٰۃ
خمسین والغسل من الجنابۃ سبع مرات وغسل البول من الثوب سبع مرات فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یسأل حتی جعلت الصلوٰۃ خمسا وغسل الجنابۃ مرۃ وغسل الثوب من البول مرۃ رواہ ابوداود
اور روایت ہی ابن عمر سے کہا تھیں نمازیں فرض پچاس اور رہنا ناجنابت سے سات بار اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے سات بار پس ہمیشہ رہی سوال خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا مگنی یعنی اللہ تعالیٰ سے تخفیف اوسمیں یہاں تک کہ ہمارے لئے پانچ نمازیں پانچ اور غسل جنابت کا ایکبار اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے ایکبار روایت
کی یہ ابوداؤد نے ف جب حضرت شب معراج میں تشریف لیگئے تو پچاس نمازیں فرض ہوئیں پس از بسکہ حضرت شفیق ہیں امت کی دیکھا کہ اتنی دانہیں
ہو سکتی کہیں تخفیف چاہی کئی بار اور رہے پانچ نمازیں کہ ہوئیں تمیں پانچ تک پانچ رہے اور غسل جنابت سے سات بار تھا صحیحین میں بلفظ ایکبار کا ہی غسل اور کپڑے
دھونیکا نہیں ابوداؤد کی روایت میں ہی اور یہ روایت ضعیف ہی اور غسل جنابت کا ایکبار ہی یعنی فرض ایکبار میں ادا ہو جاتا ہی اور تمیں بار سنت
ہی اور پیشاب کا دھونا کپڑے سے ایکبار ظاہر حدیث کا موافق قول شافعی کی ہی کہ اوسکی نزدیک ایکبار میں پاک ہو جاتا ہی اور علماء حنفیہ نے یہ کہا ہی کہ
اتنا دھوئی کہ دھونی والیکو ظن غالب اوسکی طہارت کا حاصل ہو جاوی یہ اوسکی حد یہ مقرر کی ہی کہ تین بار دھوئے اور ہر بار نچوڑتا جاوی کئی اگر تین
غالب طہارت کا حاصل ہوتا ہی ع ف وضو ہوتا ہی غسل سبب کاملی سے کی اوجہ سے اور کاملی وشہوت ہی وقت منفصل ہونیکی زیادہ ہی بہ نسبت کاملی
وقت شہوت نہ ہو اور وضو قائم ہی سبب اسکی اوجہ سے کہ زائل کرنی پاوی اگرچہ مذی ہو اور اگرچہ خواب یا بیماری ہو اور وضو ہوتا ہی سبب خلل کرنی سزا
کی عورت کی ستر میں کی اسکی طرف یا بھیلی اور ہیسیطرح لڑکی کی بھی کی جانب اصل کی طرف یا آلہ بھیلی وہی کی خلل کرنی مجرد دخل کرنیکی غسل لازم
ہوتا ہی اگرچہ منزال نہ ہو اور نہ پر یعنی فاعل اور مفعول پر اور وضو ہی بعد منقطع ہونی خفیف اور نعاس کے اور نہیں لازم آتا ہی سبب کاملی کی اور نہ
کی اور نہ خواب یعنی سی بغیر نزدی پانی کی اگرچہ پانی کی اور مرد والی کی یا بھیلی خلل کرنی سے تو منزال ہونیسے لازم آتا ہی اور نہیں تو نہیں یا وسنت ہی
غسل جمعہ کا اور عیدین کا اور احرام کا اور عرفہ کا اور واجبات یہ ہی بیت اللہ کی یعنی اعضائے مبادا ہونیسے نجاست کے دھونا ہی واجب ہو جاتا ہی اب
گنہگار رہتی ہیں اور جو جنبی مسلمان ہو تو اوسکو نہانا واجب ہی اور اگر جنبی نہیں ہی تب اور نہیں ہی بحدث تو ہو تو اوان کا مگر جو ان یا کپڑا
اوسپر ہو تو دست ہی اور اگر بڑی چوٹی ہی چپڑی ہو تو نہیں دست اور رکھدو ہی چوٹا اوسکا ساتھ نہ بیٹھیں کی یا ساتھ نہ کپڑے کی کہ اسکی بدنی کا ہی مثلاً
چادر اوڑھی ہو تو اوس سی پگڑی اور اگر اوسکو بدنی تک کرلی تو دست ہی اور رکھدو بیچ منہ چوٹا تفصیلی اور کتابوں بیچ بیٹھنا اور فصل کو لیکن استحسان
یہ اوسکو چھونا جائز ہی بخلاف اور جنبی جائز ہی ہونا اوس سے مرتکب ہوا اور اوسپر سورۃ بھی ہو کر ساتھ تھیلی کی جائز ہی اور نہیں جائز ہی جنبی کو داخل ہونا مسجد کا
مگر بضرورت اور نہ پڑھنا قرآن کا اگرچہ آیۃ سی کم ہو مگر بقصد دعا اور ثنا کی جائز ہی اور جائز ہی اوسکو اذان اور اقامت اور تسبیح پڑھنی اور عالم فی اور حائض اور

باب مخالطۃ الجنب وما یباح لہ

باب ہے جنبی کے بیان اختلاط مسجد میں اور اس کے غیر میں آنے جانے اور سونے اور کھانے پینے اور اس کے ساتھ معاملات کرنے کے ساتھ

الفصل الاول

عن ابی ہریرۃ قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معہ حتی قعد فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت وہو قاعد فقال این کنت یا ابا ہر فقلت لہ فقال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس ہذا لفظ البخاری ولمسلم معناہ وزاد بعد قولہ فقلت لہ لقیتنی وانا جنب فکرہت ان اجالسک حتی اغتسل ولہ البخاری فی روایۃ اخری

عن ابی ہریرہ قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معہ حتی قعد فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت وہو قاعد فقال این کنت یا ابا ہر فقلت لہ فقال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس ہذا لفظ البخاری ولمسلم معناہ وزاد بعد قولہ فقلت لہ لقیتنی وانا جنب فکرہت ان اجالسک حتی اغتسل ولہ البخاری فی روایۃ اخری

وعن ابن عمر قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیبہ الجنابۃ من اللیل فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم متفق علیہ

وعن ابن عمر قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیبہ الجنابۃ من اللیل فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم متفق علیہ

وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنبا فاراد ان یاکل او ینام توضأ وضوءہ للصلوۃ متفق علیہ

وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنبا فاراد ان یاکل او ینام توضأ وضوءہ للصلوۃ متفق علیہ

وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم اہلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینہما وضوءا رواہ مسلم

وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم اہلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینہما وضوءا رواہ مسلم

وضو کرلی تو تمام بدن کو دھو لیتا تھا پھر اپنے ہاتھ سے اس طرح سر پر پانی بہاتا تھا کہ تین بار میں سر اچھی طرح تر ہو جاتا تھا پھر باقی بدن پر پانی بہاتا تھا پھر اپنے دونوں پاؤں دھوتا تھا۔ متفق علیہ

وعن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ ثلثا ثلثا رواہ مسلم

اور ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر عضو کو تین تین بار دھو کر وضو کرتے تھے۔ مسلم

ف یعنی ابن عمر کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر عضو کو تین تین بار دھو کر وضو کرتے تھے

وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ رواہ مسلم

اور عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ مسلم

ف یعنی عائشہ کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے

وحدیث ابن عباس سنذکرہ فی کتاب الطہارۃ ان شاء اللہ تعالیٰ

اور ابن عباس کی حدیث ہم کتاب الطہارۃ میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

الفصل الثانی

عن عبد اللہ بن زید قال غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ وتردد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضأ منہ فقالت یا رسول اللہ انی کنت جنبا فقال ان الماء لا یجنب رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ وروی الدارمی نحوہ فی شرح السنۃ عن میمونۃ بلفظ المصابیح

عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لگن میں غسل کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے وضو کرنے میں تردد ہوا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنبی تھی تو آپ نے فرمایا پانی جنبی نہیں ہوتا۔ ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ

ف یعنی ابن عباس کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لگن میں غسل کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے وضو کرنے میں تردد ہوا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنبی تھی تو آپ نے فرمایا پانی جنبی نہیں ہوتا

وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل من الجنابۃ ثم یستدفئ فیضمنی الیہ قبل ان اغتسل رواہ ابن ماجۃ وروی الترمذی نحوہ فی شرح السنۃ بلفظ المصابیح

اور عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سے غسل کرتے پھر مجھ سے گرمی حاصل کرتے تو مجھ کو اپنے ساتھ لپٹا لیتے قبل اس کے کہ میں غسل کروں۔ ابن ماجہ

وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج رؤسنا القرن ثم یغسلہ رواہ ابو داؤد والنسائی وروی ابن ماجۃ نحوہ

اور عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سر کے بالوں کو نکالتے پھر دھوتے۔ ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمتی یا بخانہ سی پس پڑاتی ہکو قرآن اور کہانی ساتہ جاوی کوشت یعنی پہلی وصوسی اور نہ ہی کہ منع کری اونکو یا بکہی اونکو
پڑہنی قرآن کی سی کوئی چیز واجب ہیت کی روایت کی ہیہ بوداؤد اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی اسنہ سکی **وعن** ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اقرأ الحائض ولا الجنب شیئا من القرآن رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پڑہی حائضہ اور جنبی کچہہ قرآن سی روایت کی ہیہ ترمذی نی **ف** نہ پڑہی کچہہ یعنی تہوڑا نہ بہت صحیح روایت امام اعظم اور
امام شافعی رح سی منقول ہی اور بعضونکی نزدیک ما حرم آیۃ پڑہنی حرام ہی اور کلمہ یعنی نہیں جو حرام اور اگر ساتہ ارادہ شکر کی بغیر قصد تلاوت کی پڑہنی جائز ہی مثلا مقام شکر میں
کہی الحمد للہ رب العالمین **وع وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجہوا ہذہ البیوت عن المسجد
فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواہ ابوداؤد اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی پہیر و تم یہہ دروازی گہرون کی مسجد سی پس تحقیق میں نہیں حلال کرتا داخل ہونا مسجد میں واسطی حائض کی اور جنبی کی یعنی خواہ بطریق گذرنی
کی ہو خواہ بطریق ٹہہرنی کی روایت کی ہیہ بوداؤد نی **ف** یعنی دروازی گہرون کی کہ مسجد کیطرف نی ہوتی ہین منہ اونکی وطرف پہیرو تا جنبی اور
حائض مسجد میں سی نہ گذرین یا امام شافعی اور امام مالک رح کی نزدیک گذرجانا مسجد میں سی جنبی و حائض کو جائز ہی اور ٹہہرنا نہیں جائز اور امام
اعظم رح کی نزدیک گذرنا بہی حرام ہی چنانچہ اس حدیث سی بہی مطلق جانا مسجد میں جنبی و حائض کو منع معلوم ہوتا ہی موید نی مذہب ہمارے رح
وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب رواہ
ابوداؤد والنسائی اور روایت ہی حضرت علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں داخل ہوتی فرشتی گہر میں کہ جسمین ہو صورت یا
کتا یا جنبی روایت کی ہیہ بوداؤد اور نسائی نی **ف** مراد فرشتون سی وہ فرشتہ ہین کہ رحمت اور برکت لاتی ہین اور ذکر سی کو اوترتی ہین اور صورت یعنی
تصویر جاندار کی بلند جگہہ پر ہو مثل دیوار اور چہت اور پردہ کی اور چہوٹی پراور قدم رکہنی کی جگہہ تو جائز ہی اور تصویر درخت وغیرہ کی کہ جسمین روح
نہو جائز ہی اور ایسی ہی تصویر کا سر کٹا ہو تو جائز ہی اسیطرح جو تصویر روندی جاوی یا تکیہ پر ہو وہ بہی نہ داخل ہونا ملائکہ کو نہیں جہان تک تصویر
ہوتی ہین اوس سی ہی فرشتی نہیں آتی اگرچہ رکہنا اوسکا حلال ہی بلکہ اگر ساتہ ہی کہی و سکو اگرچہ دستار ہین ہو تو بہی جائز ہی کیونکہ اکثر علمای
قدیم سی ساتہ رکہتی ہی ہین اور لعین ہین اوسکا کرتی ہی و کسی نی اوسکا نہین کیا لیکن الفاظ حدیث سی داخل ہونا فرشتونکا ثابت ہوا البتہ اور قرآن
اور کپڑون نابالغ کی پس گہر مین رکہنی جائز ہین اور کتی شکاری و کہیتی اور مواشی کی محافظت کی پس پالنی جائز ہین اور سوا اونکی منع اور مراد جنبی سی وہ ہی
کہ عادت کری ترک غسل کی زیادہ سستی کی یہانتک کہ وقت نماز نکل جاوی اور وہ جنبی ہی ہی پس جنبی نہین مراد ہی مراد وہ جنبی ہی کہ وضو
ترک کرے **وع وعن** عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا تقربہم الملائکۃ جیفۃ الکافر والمتضمخ بالخلوق
والجنب الا ان یتوضأ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عمار بن یاسر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین نزدیک ہوتی
اونکی فرشتی یعنی فرشتی رحمت کی بدن کافر کا اور وہ کہ آلودہ ہو ساتہ خلوق کی اور جنبی مگر یہہ کہ وضو کری روایت کی ہیہ بوداؤد نی **ف** مراد جیفہ
سی بدن کافر کا ہی خواہ زندہ ہو خواہ مردہ جیفہ اصل مین مردار کو کہتی ہین اوسکا فر بہی بمنزلہ مردار ہی کی ہوتا ہی کہ نجس ہوتا ہی پرہیز نہین کرتا
نجاست سی مثل شراب اور سور وغیرہ کی اور خلوق ایک خوشبو ہوتی ہی کہ زعفران وغیرہ سی بنتی ہی اور استعمال اوسکا منع ہی مردونکو عورتونکو اور
فرشتی اس پی نہین نزدیک ہوتی کہ اسمین سہونت پائی جاتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی عورتونکی ساتہ اور اسمین اشارہ ہی اسکیطرف کہ مخالفت
کری سنت کی اگرچہ ظاہر مین دیوے الاوہ خوشبو لگائی ہوئی اور عزت والا لوگون مین ہو لیکن حقیقت مین نجس ہی و کتی سی یا بکی جیسی

اور جنبی کی حقمین جو فرمایا اسمین تہدید اور زجر شدید ہی تاخیر غسل پر تاکہ عادت نہ کرے جنبی ہنی کی مع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِی الْکِتَابِ الَّذِیْ کَتَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَّا یَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ رَوَاهُ مَالِکٌ وَالدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سی کہ تحقیق اوس خط مین کہ لکہا رسکو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے عمرو بن حزم کی یہہ تہا کہ نہ ہاتہہ لگاوی قرآن کو مگر پاک یعنی باوضو روایت کیہ یہہ امام مالک نی و دارقطنی نی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انکو نواح یمن مین سی کسی شہر کا عامل کرکر بہیجا تہا اور ایک کاغذ لکہکر انکی ساتہہ کر دیا تہا اوسمین بیان فرائض اور سنن اور صدقات اور دیات وغیرہا لکہا تہا ازانجملہ اوس کتاب مین یہہ بہی لکہا تہا جو مذکور ہوا **وعن** نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ حَاجَةٍ فَقَضَی ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ وَکَانَ مِنْ حَدِیْثِهِ یَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِیْ سِکَّةٍ مِنَ السِّکَکِ فَلَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی اِذَا کَادَ الرَّجُلُ اَنْ یَّتَوَارٰی فِیْ السِّکَّةِ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْهِ عَلَی الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰی فَمَسَحَ ذِرَاعَیْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَی الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّهُ لَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَرُدَّ عَلَیْکَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ عَلٰی طُهْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی نافع سی کہا کہ چلا مین ساتہہ ابن عمر کی واسطے استنجا کرنیکی پس فراغت حاصل کی ابن عمر نی استنجا سی اور رہی حدیث اونکی وسدن یہہ کہا کہ ذرا ایک شخص پیچہہ کی کوچہ مین سی پس ملاقات کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تحقیق فارغ ہوئی تہی وہ پاخانہ سی یا پیشاب سی پس سلام کیا اوسنی و نپایا جواب یا اوسکو حضرت نی یہانتک کہ جب قریب ہوا وہ شخص یہہ کہ چہپ جاوی کوچی مین سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دونو ہاتہہ اپنی دیوار پر اور پہیرا اون دونون ہاتہون کو منہہ اپنی پر پہر مارا زمانا اور پہر پہیری ہاتہہ دونو پر یعنی تیمم کیا پہر جواب دیا اوس شخص کو سلام کا اور فرمایا تحقیق نہین منع کیا مجکو یہہ کہ جواب دون تجہی سلام کا مگر یہہ کہ نہا مین پاکی پر روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** جواب سلام کا اسلئے دیا کہ سلام نام ہی اللہ تعالی کا ہی اصل مین اگرچہ بیان معنی سلامتی کی ہین لیکن اصطلاح اصل کا کیا اور ذکر اللہ بغیر وضو کی مناسب جانا اور یہہ جو بعضی صحابہ نی کہا کہ حضرت پاخانہ ہی کلتی تہی اور ہمین قرآن پڑہاتی تہی اور ما و بعضی حدیثون سی کہ ذکر بغیر وضو کی ثابت ہوا ہی ظاہر ہین اسمین تعارض معلوم ہوتا ہی جواب سکا یہہ ہی کہ یہ وضو جو ذکر کرتی تہی عمل رخصت پر کرتی تہی اور یہان عمل عزیمت پر کیا واسطے تعلیم امت کی یعنی جائز بغیر وضو بہی ہی لیکن افضل باوضو ہی ہی و احادیث مین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بسبب عذر کی جواب سلام سی قاصر ہو تو مستحب ہی اوسکو بعد از ان عذر بیان کر دینی اسلئے کہ گمان نہ کیا جاوی اوسکو بہی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا واجب ہی ع **وعن** المُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی تَوَضَّاَ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ اِنِّیْ کَرِهْتُ اَنْ اَذْکُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰی طُهْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ اِلٰی قَوْلِهِ حَتّٰی تَوَضَّاَ وَقَالَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ اور روایت ہی مہاجر بن قنفذ سی یہہ کہ وہ آیا حضرت کی پاس اوسحالت مین کہ وہ پیشاب کرتی تہی پس سلام کیا حضرت پر پس جواب دیا حضرت نی اوسپر یہانتک کہ وضو کیا پہر عذر کیا طرف اوسکی اور کہا تحقیق مین کراہت کی کہ ذکر کرون اللہ کا مگر پاکی پر روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی نسائی نی قول حتی توضا تک اور کہا پس نہین پھیرا اوسکا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجْنِبُ ثُمَّ یَنَامُ ثُمَّ یُنَبِّهُ ثُمَّ یَنَامُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی ام سلمہ سی کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتی پہر سوتی پہر جاگتی پہر سوتی روایت کی یہہ احمد نی **ف** پہلی حدیث مین

اعلم ہو یہ کہ احادیث جنابت میں حضرت وضو کرکر آرام فرمانے کی نہیں پس بیان نہیں ہوسکتی و یہ بات بیان جواز کی لیے کرتی تھی ۱۲ ع ہ
وعن شعبة قال اني ابن عباس كان اذا اغتسل من الجنابة يفرغ بيده اليمنى على يده اليسرى سبع مرار ثم يغسل
وجهه عسى مرة كم افرغ فسألني فقلت لا ادري فقال لا ام لك وما يمنعك ان تدري ثم يتوضأ
وضوءه للصلوة ثم يفيض على جلده الماء ثم يقول هكذا كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يطهر رواه احمد وابو داود ۔۔۔ روایت ہی شعبہ سی کہا تحقیق ابن عباس تھی جب غسل کرتی جنابت سی تو ڈالتی دہنی ہتھ
بائی پر دو مرتبہ یا تین مرتبہ یعنی پانی سات بار پر دھوتی ستر پیا پس بول کہی یا کہا کہ کتنی دفعہ ڈالا پانی پر پوچھا مجھی پس کہا میں نہیں
جانتا میں پر فرمایا ہوا تجھ پر ہلاکت تجھ کو کیا منع کیا تجھ کو یہ کہ جانی میں پر وضو کرتی وضو نماز کا پھر بہائی بدن اپنی پر پانی پھر کہا اسطرح کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت کرنی روایت کی یہ ابو داود اور نسائی ف حدیثوں میں جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دست مبارک کی دھونی کا
پہلی مرتبہ ہوتی یا ہی یا تو مطلق ہونا یا ہی یا دو بار یا تین بار جیسا کہ پہلی فصل باب الغسل کی میں ابن عباس ہی کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تین مرتبہ دھوئی اور سمجھ ہی ملا قید کرنی کی ہی پس بیان ہو شعبہ کی ابن عباس سی سات بار دھونا تو کہا روایت کیا تو یہ کہ جمع بہت خاصر
میں ہوگا اور اسطی بہت طہارت حاصل کرنیلی یا ابن عباس کو منسوخ ہونا دھونی سات بار کا یہ ہوسکی ہوگا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ شاگرد کو شیخ کی آگے
بتسیا رہنا چاہیی کہ عمل اوسکی پر کرلی و تبع کو ہوتا ہی کہ اوسکو غلطت و غیرہ پر تنبیہ کرسی ۱۲ وعن ابی رافع قال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم طاف ذات يوم على نسائه يغتسل عند هذه وعند هذه قال فقلت له يا رسول الله الا تجعله غسلا
واحدا قال هذا ازكى واطيب واطهر رواه احمد وابو داود ۔۔۔ روایت ہی ابی رافع سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلعم ہر ایک روز ہی بیویوں پر یعنی
جماع کیا سے ہر ایک سی نزدیک سلی و نزدیک سلی کہا جماع کی میں کہا میں نی اسطی حضرت سی ہی رسول خدا کیوں کیا تو نی غسل ایک آخر کو فرمایا یہ یعنی ہر بار
نہانا خوب پاکیزہ کرتا ہی اور بہت خوش پیدا ہی نفس کو اور بہت ستھرا کرتا ہی و ابتدا کی ہے احمد و ابو داود و نسائی ف کہا طیبی نی کہ تطہیر مناسب ہے واسطی
کہا ہی و ترکیا و تطیب اسطی باطن کی پس وا اسطی ازالہ اخلاق بد کی ہی اور وہ سزاوار اسطی حاصل کرنی اچھی فضیلتوں کی حاصل ہوتا ہے کہ اسطرح
نہانی سی اخلاق بری مثل غصے اور عجز کی و بہولی میں و اچھی اخلاق یعنی حلم و تقوی غیرہا حاصل ہوتی ہیں اور اوپر جو گذرا کہ سب بیویوں سی
حضرت نی صحبت کرکر اخیر کو ایک ہی غسل کیا وہ اسطی بیان جواز اور آسانی کرنی امت کی تھا اور افضل یہ ہی جو اب کیا کہ ہر جماع کی بعد غسل کیا
وعن الحكم بن عمير قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة رواه ابو داود وابن
ماجة والترمذي وزاد وقال رسوله وقال هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہی حکم بن
عمیر ہی کہا منع کیا رسول خدا صلعم نی یہ کہ وضو کرسی مرد ساتھ یہ بچی ہولی پانی وضو یا غسل عورت کی روایت کی یہ ابو داود و ابن ماجہ
و ترمذی نی اور زیادہ کیا ترمذی نی اور فرمایا ساتھ یہ بقیہ پانی وضو عورت کی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی ف لفظ طہور یہاں یعنی بقیہ پانی طہارت
کی مرد ہی کو ساتھ اوہی مخاطب ہوی کی لفظ غسل کا کہا یا سورکا اور کہا سید جمال الدین نی اصل کہی وہی ہے سکی ما بعد حدیث ذکر ہی تا کہ مخالف
نہ ہو ہی پہلی حدیث کی ساتھ یہ حضرت نی بچی ہولی پانی بعضی بیویوں ہی کی سی وضو کیا ۱۲ وعن حميد الحميري قال لقيت رجلا
صحب النبي صلى الله عليه وسلم اربع سنين كما صحبه ابو هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان تغتسل المرأة بفضل الرجل او يغتسل الرجل بفضل المرأة زاد مسدد ويغترفا

جمیعاً رواہ ابوداؤد والنسائی ورواہ احمد فی روایۃ لہ ھی ان یغتسل احدکم کل یوم او یبول فی مغتسلہ رواہ ابن ماجۃ عن عبداللہ بن سرجس
اور روایت ہی حمید حمیری کی کہا ملاقات کی میں ایک شخص سی کہ صحبت کہی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی چار برس جیسی صحبت رکھی ابوہریرہ نے کہا اوسنی
کہ منع کیا رسول خدا صلعم نی یہ کہ نہاوی عورت ساتھہ بھی ہوئی پانی غسل مرد کی یا نہاوی مرد ساتھہ بھی ہوئی پانی غسل عورت کی رواہ مسلم
نی اور چاہیی کہ چلو لیوی دونو کہتی روایت کی ابوداؤد اور نسائی نی اور زیادہ کیا احمد نی اول حدیث مین منع کیا حضرت نی یہ کہ کنگھی کری
ایک نہاا ہر روز یا پیشاب کری غسل کی جگہ یہ مین اور روایت کی یہ ابن ماجہ نی عبداللہ بن سرجس سی ف ہر روز کنگھی کرنی منع فرمائی اس لیی
کہ یہ طریقہ نہاوسواد والونکا ہی سنت یہ ہی کہ ایک روز درمیان کنگھی کیا کریں اور غسل کی جگہ پیشاب کرنا منع اسلیی ہی کہ اس سی وسواس پیدا
ہوتا ہی ع باب احکام المیاہ اب بیان احکام پانی کی الفصل الاول فصل پہلی عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل فیہ متفق علیہ وفی روایۃ
لمسلم قال لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب قالوا کیف یفعل یا ابا ھریرۃ قال یتناول تناولا
روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ نہ پیشاب کری کوئی تم مین ایک ٹھہرا ہوا پانی بہری ہوئی کی ایسا کہ نہین جا رہی ہوتا پھر غسل کری
اوسمین یعنی دہری عاقل سی کہ پیشاب کری پانی مین اور پھر اوسی سی نہاوی اور اینکی یہ بخاری مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ہی فرمایا کہ نہاوی
ایک تمہارا پانی ٹھہری ہوئی مین حالت جنابت کی اور والونی ہوکہا لوگون نی کیطرح کری اسی کو ابوہریرہ کہا یوں کہ یعنی جیسا کہ پانی ہاتھہ
ف مراد پانی سی جہان پانی قلیل ہی اگر کثیر ہو جیسا جاری ہا کہتا ہی اور نجس نہین ہوتا پیشاب وغیرہ سی اور نہانا اوسمین جائز ہی اور بعضون نی کہا
کہ اکثر ہی ہو اگرچہ وہ نجس نہین ہوتا لیکن اوسمین پیشاب کرنا خوب نہین شاید کہ اوسکی کبھی اوسی مین پیشاب کرین اور عادت اسکی پڑ جاوی اور رفتہ رفتہ
پانی متغیر ہو جاوی یعنی رنگ اور مزہ اور بو بدل جاوی پس اوپر تقدیر اول کی یعنی جس صورت مین کہ پانی کثیر ہو وہی نہی حرمت کی ہی اسلیی پانی
نجس ہو جاتا ہی اور اوپر تقدیر ثانی کی یعنی جبکہ پانی ثابت ہو وہی نہی کراہت کی ہی اور قلیل اور کثیر کی کی بیان کریگی انشاء اللہ تعالی اور
قیدہ جاری ہو نیکی اس لیی لگائی کہ جاری نجاست کی پرلی سی نجس نہین ہوتا اور لکھا ہی حاشی کہ یہ تمام تفصیل ضمن بالی رات کو قضای حاجت پانی
مین مطلق مکروہ اور ممنوع ہی اعلی خوف جنات کی کہ کہتی ہین رات کو مین نہی مین جہان پانی ہوتا ہی کذا قال الشیخ ابن حجر المکی اور بعضون نی کہا
معلوم ہوا کہ اگر جنبی پانی مین ہاتھہ ڈالی پانی لینی کی بی مستعمل نہین ہوتا اور اگر ہاتھہ ڈالی وسمین بالکل ہو ہو اوسکو جنابت کی مستعمل ہو جاتا ہی ت
وعن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الماء الراکد رواہ مسلم اور روایت ہی جابر
سی کہا منع کیا رسول خدا صلعم نی یہ کہ پیشاب کری پانی ٹھہری ہوئی مین اینکی یہ مسلم نی وعن السائب بن یزید قال
ذھبت بی خالتی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وجع فمسح راسی ودعا لی بالبرکۃ ثم توضأ
فشربت من وضوئہ ثم قمت خلف ظھرہ فنظرت الی خاتم النبوۃ بین کتفیہ مثل زر الحجلۃ متفق علیہ
اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہا لیگئی مجکو خالا میری طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اسی رسول خدا کی تحقیق بہانجا میرا بیمار ہی پس
پھیرا میری سر پر اور دعا کی میری لیی ساتھہ برکت کی پھر وضو کیا پس پیا مین پانی وضو حضرت کا پھر کھڑا ہوا مین پیچھی پشت حضرت کی پس دیکھا مین
طرف مہر نبوت کی درمیان موڈھون اوسکی مانند گھنڈی چہر کپڑے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف پانی وضو کی سی مراد ہی جو وضو
کی بعد بدن مین پھر ٹپکا جو کہ اعضاء وضو سی گرتا جاتا ہا اور مہر نبوت مثل چہر کپڑے کی گھنڈی کی تھی پشت اور مقدار اوسی مہر نبوت کی سو اسلیی

الکبری ہین کہ پہلی کتابون مین علامت حضرت کی مذکور تہی کہ مہر نبوت اونکی موندہون مین ہوویگی پس جب حضرت پیدا ہوئی تو اوس سی پہچانی گئی کہ نبی
اخر الزمان یہی ہین پس علامت ہوئی حضرت کی نبوت کی اور راوی رہبت وجہ تسمیہ کی لکہی ہین بخوف درازگی کی نہین ذکر کیا اور اوسکی اصل مین لکہا
تہا وحدہ لاشریک لہ اور ظاہر ہین لکہا تہا تو جیسا کہ تمکو معلوم ہوا اور اوسکی پیدا ہونیکا وقت بعضون نی تو یہ کہا ہی کہ جب سینہ مبارک
چاک کر کر سیا گیا تو بعدہ اسکی پیدہ ہوا اور بعضون نی کہا ہی حضرت کی پیدا ہوتی ہی یہ مہر پیدا ہوئی اور بعضون نی کہا کہ مہر نبوت حضرت
پیدا ہوتی واللہ اعلم ع الفصل الثانی فصل دوسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدّ
عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ اُخْرٰى
لِاَبِيْ دَاوٗدَ فَاِنَّهٗ لَا يَنْجُسُ روایت ہی ابن عمر سی کہا سوال کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال پانی کی سی کہ ہوتا ہی بیچ
جنگل زمین کی اور حال اوسچیز کی سی کہ نوبت نوبت آتی ہین اوسپر قسم چارپایون اور درندون کی یعنی درندون کی ہڈیان اوسمین سی پیتی ہین اور پیشاب وغیرہ
کرتی ہین حال اوسکا کیا ہی پس فرمایا جسوقت کہ ہووی پانی دو قلہ نہین اوٹہاتا ناپاکی کو یعنی پلید نہین ہوتا پلیدی پر فی سی روایت کی یہ احمد و
ابوداود و ترمذی نسائی دارمی ابن ماجہ اور بیچ روایت ابوداود کی ہی ہے کہ بتحقیق وہ نہین ناپاک ہوتا ظاہر قلہ بڑی مشکی کو کہتی ہین کہ جسمین اڑہائی
مشک پانی آتا ہی و بعضون مین یعنی دو مشکون مین پانچ مشک پانی اور وزن قلتین کے پانچسو رطل ہین عراقی لکہا ہی مذہب امام شافعی
کا یہی ہی کہ جب پانی مقدار قلتین کے ہو نجس نہین ہوتا نجاست کی پڑنی سی جبتک کہ رنگ اور مزہ اور بو نہ تغیر ہو لیکن سنا چاہی اس حدیث کی صحت
مین اختلاف ہی درمیان محدثون کی صفوۃ السعادت کی مصنف نی کہ بڑی محدث ہین لکہا ہی ایک جماعت علما کی کہتی ہی کہ یہ حدیث صحیح نہین اور ایک
جماعت کہتی ہی کہ صحیح ہی اور علی بن مدینی کہ امام ہین حدیث کی اور راوی اسناد مین بخاری کی اونہون نی کہا ہی یہ حدیث ثابت نہین ہوتی ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور لکہا ہی علمانی کہ یہ مخالف ہی اجماع صحابہ کی کہ ایک نگی چادر زمزم مین گرپڑا تہا سو ابن عباس اور ابن زبیر نی
حکم کیا ساری پانی کا نی کا اور یہ بات کہ صحابہ کی مساہلی ہوئی اور کسینی سکا انکار نہین کیا واللہ اعلم اور لکہا ہی علمانی کہ دو موفق تو علمی حنفی شافعی
کو بیچ اندازہ اور حد ٹہہرادینی پانی کی کوئی حدیث صحیح صریح ثابت نہین ہوئی ہی کہ اتنا ہووے تو نجس ہوتا ہی اور اتنا ہووی تو نہین نجس ہوتا
اور علماوی کہ امذہب حنفی سی ہین اونہون نی کہا ہی حدیث قلتین اگرچہ صحیح نہین لیکن ہم جواوسپر عمل نہین کرتی سبب اوسکا یہ ہی قلہ کی کئی معنی آتی
ہین مشک کو بہی کہتی ہین اور مشک کو بہی اونچی پہاڑ کو بہی پس احتمالات یقین کی نہین معلوم ہوتا کہ بیان مراد اوس سی کیا ہی اور تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہی
کہ جو علما بظاہر حدیث پر عمل کرتی ہین کہتے ہین کہ پانی پلید نہین ہوتا نجاست کی پڑنی سی کسی حال مین خواہ جاری ہی خواہ ٹہہرا ہو کم ہو یا بہت
ہو خواہ رنگ اور مزہ اور بو متغیر ہو یا نہو اور اور تمام علما اور محدثین کا مذہب یہ ہی کہ اگر بہت ہو پلید نہین ہوتا اور اگر تہوڑا ہو پلید ہو جاتا ہی اور یہ
جو حدیث پر بضاعہ کی مین آیا ہی کہ الماء طہور لا ینجسہ شیئ یعنی پانی پاک ہی نہین نجس کرتی اوسکو کوئی چیز اور اوسکو کوئی چیز پلید نہین کرتی اصحاب ظاہر اور
ابن حنبل اوسکی پانی کثیر ہی ہی مین اگی اختلاف کیا ہی ائمہ اربعہ نی بیچ مقدار قلیل و کثیر کی امام مالک تو کہتی ہین کہ جس پانی کا رنگ مزہ بو متغیر نہو نجاست کی
پڑنی سی وہ کثیر ہی اور جو متغیر ہو جاوی وہ قلیل ہی اور امام شافعی اور احمد رح کہتی ہین کہ جو مقدار قلتین کی ہو کثیر ہی اور اگر کم ہو قلیل ہی اور امام اعظم
رح اور اونکی مذہب والی کہتی ہین کہ اگر پانی اسقدر ہو کہ ایک طرف کی حرکت سی دوسری طرف نہلی وہ کثیر ہی والا قلیل اور بعضی متاخرین نی وہ دہ
گز کو کثیر کہا ہی ع وعن ابی سعید الخدری قال قیل یا رسول اللہ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ تُلْقٰى فِيْهِ

الحیض ولحوم الکلاب والخنزیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء طہور لا ینجسہ شی رواہ الترمذی وابوداود
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا گیا ای سول خدا کی کیا وضو کیا کرین ہم کوئین بضاعہ کیسی اور وہ کنوان ہی کہ ڈالی جاتی ہین اوسمین
کپڑی حیض کی اور کوشت کتونکی اور گندگی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق پانی یعنی اس کنوی کا پاک ہی نہین نجس کرتی اوسکو کوئی
چیز یعنی جب تک کہ متغیر ہو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی ف یہ بضاعہ نام کنوی کا ہی مدینہ مین اور ایسی جاہی تہا کہ روہا کر
اوسپر آتی تہی اوس مین جو نجاست وغیرہ ہوتی تہی اوس کنوی مین گر پڑتی تہی پس اوسکو کہتی ہین انی نی تغییر سطح کیا ہی کہ وہم جاتا ہی اسکا کہ لوگ
اوسمین نجاست ڈالتی تہی عیاذا باللہ ایسی بات تو عوام مسلمانونسی نہین ہوسکتی وہ تو افضل ہوسنین کی تہی کب ایسی بات روا کہتی ہین پانی اوسمین
بہت تہا اور چشمہ دار تہا بلکہ کہا ہی علمانی کہ وہ جاری تہا اوسوقت مین کہ راہ رکہتا تہا باغ کیطرف منتل نہر جاری کی اوسکا حکم حضرت سی پوچہا
جواب مین اوسکی پانی کا حکم بیان فرمایا جو کہ مذکور ہوا حاصل یہہ کہ اسکی ظاہر عبارت سی کوئی سمجہہ نہ سمجہہ لی کہ کوئی پانی پلید نہین ہوتا ہوا ہیت
بلکہ یہہ جانی کہ یہہ حکم پانی کثیر کا ہی اور بعضی روایت مین ہمارے علماسی ہی منقول ہی کنوان چشمہ ار حکم پانی جاری کا رکہتا ہی واللہ اعلم وعن
ابی ہریرۃ قال سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان
توضانا بہ عطشنا افنتوضا بماء البحر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو الطہور ماؤہ والحل
میتتہ رواہ مالک والترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی صحیح اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہا کہ پوچہا ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا ای سول خدا کی تحقیق ہم سوار ہوتی ہین دریا شور مین یعنی اوسکی کشتی مین اور
اوٹہاتے ہین ساتہہ اپنی تہوڑا پانی غیرین پس اگر وضو کرین ہم ساتہہ اوس پانی کی تو پیاسی ہین ہم پس آیا وضو کرین ساتہہ پانی دریا شور کی یعنی تیمم کرین
ہم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ پاک کرنیوالا ہی پانی اوسکا اور حلال ہی مردار اوسکا روایت کی یہہ مالک نی ترمذی اور ابوداود اور
نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف میت اوسکو کہتی ہین کہ آپ سی مرجاوی بغیر ذبح کی پس مراد یہت سی یہان مچہلی ہی اوسکو ذبح نہین کرتی
شکار کرتی اوسکا اور نکالتی اوسکا پانی سی بی ذبح اوسکا ہی اور جو مچہلی کہ پانی مین مرجاوی ہماری مذہب مین حلال نہین اور مچہلی ایسی جانورون
مین سی بالاتفاق حلال ہی اور جانورون مین اختلاف ہی فقہ مین دیکہنا چاہیی ع وعن ابی زید عن عبد اللہ بن
مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لیلۃ الجن ما فی اداوتک قال قلت نبیذ قال تمرۃ طیبۃ وماء
طہور رواہ ابوداود وزاد احمد والترمذی فتوضا منہ وقال الترمذی ابو زید مجہول وعن
علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال لم اکن لیلۃ الجن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی زید سی اوسنون نی نقل کی عبد اللہ بن مسعود سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
اوسکو رات جنکی مین کیا ہی چیز تیری مین کہا مین نبیذ ہی یعنی شربت کہجور کا فرمایا کہجور پاک ہی اور پانی پاک کرنیوالا یہ روایت کی ابوداود
اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی نی پس وضو کیا اوس سی اور کہا ترمذی نی ابو زید راوی مجہول ہی اور صحیح جو ابی علقمہ سی کہ نقل کیا عبد اللہ بن
مسعود سی کہ کبا نہ تہا مین رات جنونکی مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ مسلم نی ف رات جن کی اوس رات کو کہتی ہین
کہ جنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی تہی اور آنحضرت نی اونکو دعوت اسلام کی کی اور قرآن اونپر پڑہا اور اونہون نی اپنی قوم مین جاکر حقیقت
حال کی بیان کی چنانچہ سورہ جن مین یہہ قصہ مذکور ہی اور حاصل قول ترمذی کا یہہ ہی کہ جب ابن مسعود اوس شب مین آنحضرت کی ساتہہ نہ تہی

تو حدیث ذکر کی گئی کہ دلالت انکی ہم پر ہی پر کہتی ہی مصنف ہوں اور بنیدہ تر سکوتی ہیں سیاہ فرمایا پانی میں ال کہتی ہیں اور چند روز رہتی دیتی ہیں
وہ کا تبرت سا ہو جاتا ہی اور ایک نوع کی تیزی اور بعض حالتی ہی جبتک وہ تیز نہ ہو وہی حلال ہی چنانچہ آنحضرت کی یہی ہی بنا تہا پس وضو
وہ سی ہی کرنا مختلف یہ ہی امام اعظم کی نزدیک یہ ہی کہ اگر پانی خالص پاک ہو مطلق ہو تو سی وضو اور اوسکی ہوتی ہوئی تیمم جائز نہیں اور یہی
مذہب ابو حنیفہ کی دلیل کی ہی و شافعیہ حدیث میں اسی سبب سے کہ مذکور ہوا طعن کرتی ہیں اس حدیث کو ضعیف کہتی ہیں اور نزدیک تحقیق
کی حدیث ہم جو ارحق سانہ امام ابو حنیفہ کی ہی و جہالت راویوں حدیث کی دفع ہی اور ہوا ابن مسعود کا ثابت جن کی ثابت ہوا کی جب آنحضرت
دعوت جنات میں مشغول ہوئی ابن مسعود کو ایک جانی میں بیٹھا گئی اور دائرہ انکی گرد کھینچ دیا اور سی دائرہ سی باہر نکلیں اور یہ جو کہا کہ اوس شب میں
آنحضرت کی ساتہ نہ تہا مراد یہ ہی کہ وقت بکلام ہونی کی جنات سی حاضر نہ تہا یا وقت باہر نکلی آنحضرت کی ہمراہ نہ تہا میں آخر شب کو ملا ہوں

وعن کبشۃ بنت کعب بن مالک وکانت تحت ابن ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ دخل علیہا فسکبت لہ وضوءا فجاءت
ہرۃ تشرب منہ فاصغی لہا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ فرانی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی قالت
فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انہا من الطوافین
علیکم او الطوافات رواہ مالک واحمد والترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی

اور روایت ہی کبشہ بنت کعب بن مالک کی اور تہی وہ بیچی ہی ابی قتادہ کی یعنی وہ کی جورو تہی تحقیق ابو قتادہ یعنی سسرا وسکا یا اوسکی
پاس پس ڈالا کبشہ نی واسطی وہ کی پانی وضو کا یعنی پاس میں پس ڈالی بلی پینی لگی اوس پانی پس ٹیڑہا کیا ابو قتادہ نی واسطی اوس کی پاس
یعنی تا پاس نی بلی سوی یہانتک کہ پیا اوسنی کہا کبشہ نی پس دیکہا ابو قتادہ نی محلول دیکہتی ہوں میں طرف وہ کی پس کہا کیا تعجب کرتی ہی تو ای
بیٹیجے میری کہا کبشہ نی پس کہا ہاں پس کہا ابو قتادہ نی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق وہ نہیں پلید تحقیق وہ ہیں جو والی ہی
تم پر یا لفظ طوافات کہا۔ روایت کی یہ مالک نی احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی فی ابو قتادہ نی کبشہ کو بیٹیجے
کہا اس لی کہ عادت بعضی عرب کی ہی کہ بعضی مخاطب کو بیٹیجا یا بچا کا بیٹا کہتی ہیں اگرچہ حقیقت میں نہ ہو کیونکہ ایسین بہالی چارہ اسلام کا کہتی ہیں
اور یہ جو فرمایا کہ بلیاں طوافین میں تم پر یا طوافات یعنی اگر نر ہیں تو طوافین ہیں اور اگر مادہ ہیں تو طوافات ہیں اور طوافات معنی خادمہ کی ہے
بلیوں کو خادم فرمایا اس لی کہ یہ بہی خدمت کرتی ہیں کہ سوذی جانور وں کو مارتی ہیں یا انکی خبر گیری میں بہی ثواب ہوتا ہی مانند ثواب خبر گیری خادموں
کی یا مانند خادموں کی پہرتی ہیں پس حاصل حدیث کا یہ ہی کہ بلیاں گرد تمہاری بہت پہرتی رہتی ہیں مانند خادموں کی اگر حکم سانہ نجاست ہوتی
اونکی کی کروں تو تم پر بہت دشواری پڑی پس اس لی اجازت دی کہ جہوٹہہ اونکا نجس نہیں بیچ حدیث لات کرتی ہی کہ جہوٹہہ اونکا پاک ہی مذہب
شافعی بہی یہی ہی اور ابو حنیفہ رح کی نزدیک مکروہ تنزیہی ہی اگر اور پانی سوای اسکی جہوٹہہ کی نہ ملی اوس سی وضو کری و تیمم نہ کری اور اگر پاک
پانی موجود ہوا اور اسکی جہوٹہہ سی وضو کری جائز تو ہوگا لیکن مکروہ اور یہ مکروہ تنزیہی کہتی ہیں کہ اور حدیث میں بلی کو درندہ فرمایا ہی اور درندہ
نجس ہوتا ہی لیکن یہ حدیث انہا سی الطوافین معارض اوسکی پڑی پس یہ نجاست سی کراہت کی طرف نی الی ح وعن داود بن صالح
بن دینار عن امہ ان مولاتہا ارسلتہا بہرۃ الی عائشۃ قالت فوجدتہا تصلی فاشارت الی ان ضعیہا فجاءت ہرۃ
فاکلت منہا فلما انصرفت عائشۃ من صلاتہا اکلت من حیث اکلت الہرۃ فقالت ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انہا من الطوافین علیکم والطوافات رایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بفضلہا رواہ ابو داؤد اور روایت ہی اوہ ابن صباح بن دینار سی اونی نقل کی ہی ان سی کہ تحقیق ازاد کرنیوالی وسکی ان ہیجا او سکو ساتہہ مرسیہ کی طرف حضرت عائشہ کی کہا ان او سکی ان پس پایا منی عائشہ کے نماز پڑہتی ہیں اشارہ کیا طرف میری کہ کہدے ہی سکو پس ان ہی پس کہایا او سمین سی پس جبکہ فارغ ہوئین حضرت عائشہ نماز اپنی سی کہایا او ان جاکیہ سی کہ کہایا تہا ہی ان پہر فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق ہی نہین پلید تحقیق وہ ہی پہر ہوا او سمین سی مترا او تحقیق کہایا نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتی تہی ساتہہ بچی ہوئی پانی ہی کی روایت کی ہیہ ابو داؤد نی ف اشارہ کیا حضرت عائشہ نی ساتہہ ساتہہ نی کی یا سرکی اس سی معلوم ہوا کہ اسطرح کا اشارہ نماز مین جایز ہی کیونکہ یہہ عمل کثیر نہین ہی او رمفسد نماز کا یا کلام ہی یا عمل کثیر او حضرت عضہ کرتی ہی ساتہہ بچی ہوئی پانی ہی کی جو او سکو کروہ تنزیہی کہتی ہین پس او نکی نزدیک یہہ حدیث منسوخ ہوا ہی یا انہی کا حدیثون سی مع ذ و عن جابر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنتوضأ بما فضلت الحمر قال نعم و بما أفضلت السباع کلہا رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر سی کہا سوال کی کسی سوال نہ اصلی اللہ علیہ وسلم کیا ہمکو جایز ہی ساتہہ اوس پانی کی کہ جہوٹا کیا ہوگدہون نی فرمایا کہ ان او ساتہہ اوس پانی کی کہ جہوٹا کیا ہو سب درندون نی روایت کی یہہ شرح السنۃ مین ف اس سی معلوم ہوا کہ جہوٹا درندہ کا پاک ہی جیسا کہ مذہب امام شافعی کا ہی او ہمارا ہی نزدیک جہوٹا درندہ کا نجس ہی کیونکہ لعاب اونکا اسمین پیدا ہوتا ہی اور وہ اونکی گوشت سی پیدا ہوتا ہی او وہ نجس ہی او حدیثین کہ اسکی مخالف ہین وہ جہوٹی مین اونکی سخت مین کلام ہی یا اگر صحت کو بہی پہین تو مراد پانی سی پانی بڑی حوضون کا ہی کہ جنکل مین ہوتا ہی جیانچہ حدیث یحیی او ابو سعید کی آگی اونکی بیان سی معلوم ہوتی ہی او اگر پانی او رندہ کی علی العموم مراد ہون تو لازم آتا ہی کہ جہوٹا کتی کا ہی پاک ہوا او جو کہ یہہ کسی نی نہین کہا ہی پس معلوم ہوا کہ یہہ بڑی حوضون کی حق مین فرمایا ہوگا مسئلہ اگر کتا عضو انسان کا یا کپڑا او سکا یا کپڑا اگر عضو حالت مین پکڑی تو پلید نہین ہوتا او اگر طریق سلبی کی پکڑی پلید ہوتا ہی اس سی کہ عضو کی حالت مین فقط رطوبتون سی پکڑتا ہی او رطوبتین نجس نہین ہوتی او سلبی کی حالت مین ہوتون سی پکڑتا ہی پس ترہوتی ہین کہ دانی المحیط او جہوٹا کہ ہوا او جہوٹا کا نجس ہونا کی سبب شک کا یہہ ہی کہ تعارض ہی جمع جو ہین بعضی ہی رخصت معلوم ہوتی ہی او بعضی ہی عزیمت سی پس جیانچہ مرفوع ہین او موقوف ہین او صحابہ مین ہی اختلاف تہا حضرت ابن عمر نجس کہتی ہی او ابن عباس طاہر کہتی ہی ف ع و عن فرقہا انی قالت غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هو و میمونۃ فی قصعۃ فیہا اثر العجین رواہ النسائی و ابن ماجۃ اور روایت ہی ام فرقہا سی کہا نہا نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم او میمونہ ایک کٹوری مین کہا او سمین نہا نشان آٹی کا ندہی ہوئی کا روایت کی یہہ نسائی او ابن ماجہ نی ف میمونہ نام حضرت نی ایک بیوی کا تہا او ام فرقہ کا نہ سی مین بہت تہا کہ پانی تغیر ہوجاتا ہی یکہا شافعی او ہمارا نزدیک اگر یہہ پانی سی تغیر ہی ہوجاوی ذہوا او سی جایز ہوتا ہی کہ پانی اوس سی گاڑا ہوجاوی نہین ہوتا ہ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن یحیی بن عبد الرحمن قال إن عمر خرج فی رکب فیہم عمرو بن العاص حتی وردوا حوضا فقال عمرو یا صاحب الحوض ہل ترد حوضک السباع فقال عمر ابن الخطاب یا صاحب الحوض لا تخبرنا و نرد علی السباع و ترد علینا رواہ مالک و زاد رزین قال زاد بعض الرواۃ فی قول عمر فرانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہا ما أخذت فی

بطونہا وما بقی فہو لنا طہور وشراب روایت ہی یحیی بن عبد الرحمن سی کہا تحقیق عمر نکلی ایک قافلہ مین کہ اونمین تہی عمرو بن عاص کی یہانتک کہ آئی ایک حوض پر پس کہا عمرو نی صاحب حوض کی کیا آتی ہین حوض تیری پر درندی پس کہا حضرت عمر بن الخطاب نی یعنی صاحب حوض کی نہ خبر دی ہمکو یعنی خبر دینا تیرا اور نہ دینا برابر ہی ہماری نزدیک اس لیی کہ تحقیق ہم آتی ہین درندون پر اور آتے ہین درندی ہم پر یعنی کچھ ضرر نہین پانی بہت ہی کہی ہمارا آتی ہین اوسپر کہی وہ روایت کی یہ مالک نی اور زیادہ کیا زید نی کہا زیادہ کیا بعضی راویون نی قول حضرت عمر کی مین یہ کہا اور تحقیق سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی واسطی درندون کی ہی وہ چیز کہ لیلین یہ پیٹ اپنی کی اور جو باقی رہی پس وہ واسطی ہماری پاک کرنیوالا ہی اور حلال پینی کی ہی وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الحیاض التی بین مکۃ والمدینۃ ترد ہا السباع والکلاب والحمر عن الطہر منہا فقال لہا ما حملت فی بطونہا ولنا ما غبر طہور رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی یہہ کہ تحقیق سوال خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کی گئی حوضون سی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہین کہ وارد ہوتی ہین اونپر درندی اور کتی اور گدہی طہارت کرنی سی اونسی یعنی اونکی پانی کا حال پوچہا یا طہارت حاصل ہوجاتی ہی اوس سی نہین پس فرمایا واسطی درندون کی ہی وہ چیز کہ اوہنون نی پیٹون اپنی مین اور ہماری لیی ہی وہ چیز کہ چہوڑی پاک کرنیوالی روایت کی یہ ابن ماجہ نی ف اوپر کی حدیث اور یہہ حدیث پیچہے حق حوضون کی فرمائین کہ پانی اونمین بہت ہوتا ہی اور تہوڑی پانی کا یہہ حکم نہین مع وعن عمر بن الخطاب قال لا تغتسلوا بالماء المشمس فانہ یورث البرص رواہ الدارقطنی اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی فرمایا کہ مغسل کرو ساتہ پانی گرم کیی ہوئی آفتاب کی پس تحقیق وہ موجب ہوتا ہی بیماری برص کیکو یعنی سفیدی کو روایت کی یہہ دارقطنی نی ف پانی گرم کیی ہوئی آفتاب سی بعضون نی تو یہہ مراد لی ہی کہ دہوپ مین کہہ کر گرم کرین اور ظاہر یہہ ہی کہ مطلق مراد ہی یعنی رکہہ کر گرم کرین خواہ پہلی ہی کہا ہو اور دہوپ کی آنی سی گرم ہوجاوی اور کہا میر کہ شاید نی کہ یہہ حدیث یعنی قول حضرت عمر کا ضعیف ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب مین کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی لیکن شافعی قول حضرت عمر کا اور سند سی لائی ہین کہ راوی اوسکی ثقہ ہین پس اوپر تقدیر صحت اسکی مراد یہہ ہی کہ عادت اور دوام اسپر نہ کرین اور قیون اماموں کی نزدیک استعمال کرنا اس پانی کا مکروہ نہین لیکن امام شافعی کی ان اختلاف ہی صحیح قول تو یہہ ہی کہ اونکی نزدیک مکروہ ہی اور اونکی علماء متاخرین نی یہہ اختیار کیا ہی کہ مکروہ نہین مع

باب تطہیر النجاسات

اب ہی بیچہ بیان پاک کرنی نجاستون کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال طہور اناء احدکم اذا ولغ فیہ الکلب ان یغسلہ سبع مرات اولہن بالتراب روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیوی کتا پانی سی ظرف تمہارے کی پس چاہیی کہ دہوئی اوسکو سات بار روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ کہا پاکی برتن ایک تمہارے کی جسوقت کہ پیجاوی اوسمین کتا یہہ ہی کہ دہوئی اوسکو سات بار پہلا اونکا ساتہ مٹی کی یعنی ساتون بار مین ہی پہلی بار مٹی سی دہوئی ف کتا جس برتن سی مین کہاوی یا پیوی اوسکو سات بار دہونا مذہب اکثر محدثین کا ہی اور مذہب تینون اماموں کا بہی یہی ہی مگر امام ابو حنیفہ کی نزدیک حکم سکا اور نجاستون کا اسی کہ تین بار دہوئی بعضی کی کہتی ہین کہ حدیث مین جو سات بار دہونا آیا ہی بنا بر استیلاء کی ہی نہ وجوب کی یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا بعد ازان منسوخ ہوا مع وعنہ قال قام اعرابی فبال فی المسجد فتناولہ

الناس فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم دعوه وهريقوا على بوله سجلا من ماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين رواه البخاري اور روایت ہی اونہین سی کہا کہڑا ہوا ایک گنوار پس پیشاب کیا مسجد مین پس جھپٹے اوسکی لوگ پس کہا اوسکو اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اوسکو اور ڈالدو اوسکی پیشاب پر ڈول پانی کا یا فرمایا ذنوب پانی سا اوسکی نہین کہا بھی گئی ہو تم آسانی کرنیوالی اور نہین بھیجی گئی تم مشکل کرنیوالی روایت کی یہ بخاری نے شک راوی کو شک ہوا کہ حضرت نے لفظ سجلا کا فرمایا یا ذنوبا کا سجل اوس ڈول کو کہتی ہین کہ اوسمین پانی ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور ذنوب بھری ہوئی ڈول کو کہتی ہین اور ازبسکہ حضرت لوگون پر نہایت شفقت اور محبت فرماتی تہی صحابہ کو منع فرمایا کہ اعرابی کو کچھ کہو نہین اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسی پر دشواری نہ ڈالا کرین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ زمین پاک ہو جاتی ہی ساتہ ڈالنی پانی کی نجاست پر کثرت اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ دہوون نجاست کا اگر متغیر نہو پاک ہی اور اگر اور جامی کپڑی پر یا بدن پر یا زمین پر یا اور یہ سی زمین پر پڑی نجس نہین ہوتی اور علما کو اسمین اختلاف ہی مختار یہہ ہی کہ اگر بعد از پاک ہونی جگہہ کی وہان سی جدا ہووی پاک ہی اور اگر پہلی پاک ہونی جگہہ کی سی جدا ہووی پلید ہی اور اگر جدا ہووی اور رنگ اور بو اوسکی متغیر ہوا لاتفاق پلید ہوتا ہی کذا فی مجمع البحار اور طیبی شافعی نے کہا کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو زمین نجس ہو جاوی خشک ہونی سی پاک نہین ہوتی اور کہہ چنا زمین کا اور خاک کا اوتہانا اوس سی اور نہین اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک مین خشک ہونی سی پاک ہو جاتی ہی اور پہلی خشک ہونی سی وسی پاک کیا چاہین تو شی وہانسی کہہ چکیا اوتہانا الین ناپاک ہووی ہماری علما یہہ جواب دیتی ہین کہ اس حدیث سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ لوگون نی وہان نجاست پر ہی ہو پہلی خشک ہونی سی شاید کہ بالفعل پانی اس لیی ڈالا ہو کہ نجاست سبک ہو جاوی اور بو اور رنگ پیشاب کا بسبب غلبہ پانی کی جاتا رہووی اور پاک سا تہہ خشک ہونیکی ہووی ہو اور حدیث اس سی ثابت ہی اور بہت سی دلیلین مرقاۃ مین ملا علی قاری نی لکہی ہین جی شبہہ ہو اوسمین دیکہلی ۵ وعن انس قال بينما نحن في المسجد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاء اعرابي فقام يبول في المسجد فقال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مه مه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزرموه دعوه فتركوه حتى بال ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعاه فقال له ان هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا البول ولا القذر انما هي لذكر الله والصلوة وقراءة القرآن او كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وامر رجلا من القوم فجاء بدلو من ماء فشنه عليه متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہا اسوقت کہ ہم مسجد مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگاہ آیا ایک گنوار پس کہڑا ہو کر پیشاب کرنی لگا مسجد مین پس کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بارہ اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بند کرو تم پیشاب اوسکا چہوڑ دو اوسکو یعنی بند کرنا اوسکو ضرر کریگا یا نجاست اتنی جگہہ پہیلی گی اب تو ایک ہی جگہہ ہی پس چہوڑ دیا اوسکو یہانتک کہ پیشاب کیا پہر تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلایا اوسکو پہر فرمایا اوسکو تحقیق یہہ مسجدین نہین لائق داخل کسی چیز کی اس پیشاب سی اور گندگی سی اور سوا اسکی نہین کہ یہہ مسجدین ذکر اللہ کی واسطی ہین اور واسطی نماز کی اور پڑہنی قرآن کی یا مانند اسکی کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ یہی الفاظ فرمائی یا مانند اسکی کہا انس نی حکم کیا حضرت نی ایک شخص کو قوم مین سی پس لایا ڈول پانی کا پس ڈالا اوسکو پیشاب پر روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی وعن اسماء بنت ابي بكر قالت سألت امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ارأيت احدنا اذا اصاب ثوبها الدم من الحيضة كيف تصنع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصاب ثوب احدكن الدم من الحيضة فلتقرصه ثم لتنضحه بماء ثم لتصل فيه متفق عليه

اور روایت ہی عائشہ بنت ابی بکر ہی کہا پوچھا ایک عورت نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا ای رسول خدا کی خبر دو مجکو کوئی ہم مین سی
اسکے کہ پہنچی کپڑہی وسکی کو خون حیض کا کیطرح کرے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پہنچی کپڑہی ایک تمہاری کو خون حیض
سی پس چاہیی کہ لی چٹکیون سی پھر دھووی وسکو ساتھہ پانی کی پھر نماز پڑہی وسمین متفق علیہ ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
سلیمان بن یسار سی کہا پوچھا مینی حضرت عائشہ سی حال منی کی سی کہ پہنچی کپڑہی کو پس کہا حضرت عائشہ نی کہ تہی مین دھوتی اوسکو کپڑہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس نکلتی تہی طرف نماز کی اور نشان دھونی کا کپڑہی حضرت کی مین ہوتا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی

ف یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر نجاست منی کی مذہب امام ابو حنیفہ اور امام مالک رح کا یہی ہی اور امام شافعی کی نزدیک پاک ہی مثل
آب بینی لی ہ ن **وعن الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَفِيهِ يُصَلِّي فِيهِ** اور روایت ہی سود اور ہمام سی کہ وہ دونون نقل کرتی ہین حضرت عائشہ سی کہ کہا اونہون نی کہ تہی مین رگڑتی منی کو یعنی خشک منی کپڑی
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی روایت کی یہ مسلم نی اور ساتھہ روایت علقمہ اور اسود کی کہ نقل کیا وہ دونون نی حضرت عائشہ سی مثل اسکی اور
اوسمین یہ بھی ہی کہ یہ نماز پڑہتی تہی وسمین **ف** یہ حدیث بھی نجاست منی پر دلالت کرتی ہی مذہب امام اعظم رح کا بھی یہی ہی کہ ترسی
کو دھووی اور کاڑہی کو کہ کپڑہ کی مذہب امام شافعی رح کی جد خشک ہونی کی رگڑ کر جیسا ذکر ہوا ہ ن **وعن أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ام قیس بنت محصن
سی کہ حضیتی وہ لای اپنی ہمولی منی کو کہ نہ کہا یا تہا اوسنی کہا نطرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بٹہایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی اپنی گود مین پس پیشاب کردیا اوسنی حضرت کی کپڑی پر پس منگوایا پانی پس بہا دیا اوس جگہہ اور نہین دہویا خوب طرح اوسکو روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نی **ف** مذہب امام شافعی کی مین یہ ہی کہ اگرچہ شیر خوارہ کہ ہنوز کھانا نہین کہا تا ہی پیشاب کردیتو پانی اوسپر چھڑکنا کفایت
کرتا ہی حاجت دہونی کی نہین اور ظاہر اس حدیث سی یہی معلوم ہوتا ہی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی نزدیک ہر حال دہونا ہی چاہیی
اور مراد نضح یعنی چھڑکنی سی کہ اس حدیث مین آیا ہی اونکی نزدیک ہوتا ہی اور اگلی جو کہا کہ نہین دہویا اوسکو یعنی مبالغہ دہونی مین نہین کیا
یہ معنی اس لیی ہین کہ بعضی حدیثین مثل اس حدیث اور مانند اسکی کی دلالت کرتی ہین اوپر اسکی کہ ہر ایک کی پیشاب کو دہووی و طحاوی نی
کہا کہ مراد نضح سی بیان بہانا پانی کا ہی بغیر ملنی اور نچوڑنی کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی لڑکونکو لیجانا بزرگون کی پاس
برکت حاصل کرنیکی لیی اور مستحب ہی تواضع اور نرمی کرنی لڑکون وغیرہ سی ہ ح **وعن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَكَاةُ الدِّبَاغِ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سی کہا سنا
مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسوقت کہ دباغت دیا جاوی چمڑا پس تحقیق پاک ہوجاتا ہی روایت کی یہ مسلم نی **ف**
دباغت کہتی ہین چمڑی کی پاک کرنیکو نجاست وغیرہ سی اور دباغت چھال وغیرہ سی ہوتی ہی یا آفتاب مین رکہہ کر خشک کرتی ہین اور

بغیر آفتاب کی خشک ہو تو دباغت نہیں ہوتی پس دباغت چاروں اماموں کی نزدیک ثابت ہی امام اعظم رح کی نزدیک ہر طرح کا چمڑا پاک ہوتا ہی سوائی چمڑہ سور اور آدمی کی اور امام شافعی کی نزدیک چمڑہ کتی کا بھی نہیں پاک ہوتا اور حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی کہ ہر طرح کا چمڑا دباغت سی پاک ہوجاتا ہی لیکن سور اور آدمی کا مستثنی ہی سور کا بسبب نجس عین ہونی کی نہیں پاک ہوتا اور آدمی کا بسبب بزرگی اوسکی کہ ع وعنہ قال تصدق علی مولاۃ لمیمونۃ بشاۃ فماتت فمر بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھلا اخذتم اھابھا فدبغتموہ فانتفعتم بہ فقالوا انہا میتۃ فقال انما حرم اکلھا متفق علیہ اور روایت ہی وہنہیں سی کہا خیرات دی گئی بکری وہیرایک لونڈی آزاد کی کہ میمونہ کی تھی پس مرگئی وہ بکری پس گذری وہیر رسول خدا صلعم پس فرمایا کیون نہ لیا منی چمڑا اوسکا پس دباغت دی ہوتی اوسکو پہر منتفع ہوتی ساتہ اوسکی پس عرض کیا لوگون نی تحقیق یہہ مرا ہی پس فرمایا سوا اسکی نہیں کہ حرام کیا گیا ہی کہانا اوسکا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ مردار کی جو اجزا کہ بہا کرتی ہین جیتی جی وہ تو بعد مرنی کی حرام ہوئی اور سوا اونکی اور چیزون سی مانند چمڑی دباغت کی ہوئی اور دانت اور بال اور سینگ اور مانند انکی کی فائدہ اوتہانا یعنی سوداگری کرنی اور کام مین لانا جائز ہی ع وعن سودۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ماتت لنا شاۃ فدبغنا مسکہا ثم ما زلنا ننبذ فیہ حتی صار شنا رواہ البخاری اور روایت ہی سودہ بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہا کہ مرگئی بکری ہماری پس دباغت دی ہمنی چمڑی اوسکی کو پہر ہمیشہ ہی ہم کہ نبیذ یعنی کہجور اور پانی ڈالتی تہی اوس مین یہانتک کہ ہوگئی مشک پرانی روایت کی یہہ بخاری نی الفصل الثانی فصل دوسری عن لبابۃ بنت الحارث قالت کان الحسین بن علی فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبال علی ثوبہ فقلت البس ثوبا واعطنی ازارک حتی اغسلہ قال انما یغسل من بول الانثی وینضح من بول الذکر رواہ احمد وابو داود وابن ماجہ وفی روایۃ لابی داود والنسائی عن ابی السمح قال یغسل من بول الجاریۃ ویرش من بول الغلام اور روایت ہی لبابہ بنت حارث سی کہا تہی حضرت حسین بن علی بچہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پیشاب کیا اون کی کپڑے پر پس کہا مینی پہنی کپڑا اور اوردیجی مجکو تہہ بند اپنا تاکہ دہوؤن مین اوسکو فرمایا سوا اسکی نہین کہ دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کا پس چہینٹا دیا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اور یہہ ایک روایت ابی داود اور نسائی کی ابی سمح سی منقول ہی کہ کہا دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی اور چہینٹا ڈالا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی ف کہا طحاوی نی چہینٹا ڈالنی سی مراد تر تر ڈالنا ہی اور دہونی سی دہونا ساتہہ مبالغہ کی مراد ہی حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ لایا گیا ایک لڑکا حضرت پاس پس پیشاب کیا حضرت پر فرمایا تر تر ڈالو اوسپر پانی کا پس معلوم ہوا اس سی کہ حکم پیشاب لڑکی کا دہونا ہی مگر کافی اسمین تر تر ڈالنا ہی ہی یعنی احتیاج بہ خوب ملنی کی نہین اسلیی کہ لڑکی کا پیشاب بسبب تنگی سوراخ کی بہت پہیلتا نہین اور لڑکی کا بسبب فراخی سوراخ کی بہت پہیلتا ہی اوسکو خوب طرح دہونا چاہیی ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وطئ احدکم بنعلہ الاذی فان التراب لہ طہور رواہ ابوداود ولابن ماجۃ معناہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ چلی ایک تمہارا ساتہہ پاپوشون اپنی کی گندگی پر پس تحقیق مٹی واسطی اوسکی پاک کردینی والی ہی روایت کی یہہ ابوداود نی واسطی ابن ماجہ کی معنی اسکی ہین ف نزدیک امام اعظم اور امام محمد رح کی مراد گندگی سی گندگی تنذا رخشک ہی کہ اگر وہ جوتہ کو یا موزہ کو لگ جاوی پس اگر سی

زمین سی تو پاک ہو جاتا ہی و تر پلیدی سی گرنی سی نہین زایل ہوتی و ابو یوسف و امام شافعی کی نزدیک بیچ قول قدیم کی مراد عام سی یعنی خشک ہو یا تر گرنی زمین کی سی پاک ہو جاتا ہی و قولنی مب حنفی مین اوپر قول ابی یوسف ہی کی ہی کہ نجاست جوتا و موزہ کی اگرچہ تر ہو خوب طرح زمین سی گرہی تو پاک ہو جاتی ہی و قول جدید امام شافعی کا یہہ ہی کہ دھونا ہی چاہیی پانی سی و یہہ اختلاف نجاست تندار ہی مین ہی یعنی گوبر وغیرہ اور غیر تندار کا مثل پیشاب شراب وغیرہ کی دھونا ہی جب ہی بالاتفاق ع ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَاَةٌ اِنِّیْ اُطِیْلُ ذَیْلِیْ وَاَمْشِیْ فِی الْمَکَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَا الْمَرْاَةُ اُمُّ وَلَدِ اِبْرٰهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا واسطی اوسکی ایک عورت نی تحقیق مین دراز کرتی ہون مین اپنا اور چلتی ہون بیچ مکان ناپاک کی کہا ام سلمہ نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ جواب مثل اس سوال کی پاک کرتی ہی اوسکو وہ چیز کہ بعد اسکی ہی روایت کی یہہ احمد اور مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نی اور کہا ابو داؤد اور دارمی نی وہ عورت پوچھنی والی ام ولد ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ف پاک کرتی ہی وہ چیز کہ بعد اوسکی ہی یعنی بعد اوسکی کہ جگہہ پاک مین راہ چلی اور خاکہ دامن کو پہنچی پاک ہو جاتا ہی یہہ حکم نجاست خشک کی حق مین ہی خشک نجاست کپڑے کو لگی ہوی اور پاک زمین مین پر چلی تو زمین مین لگ کر چھڑ جاتی ہی و پاک ہو جاتا ہی یہہ حکم خشک نجاست کی حق مین اس لیی کہتی ہین کہ اجماع ہی علما کا اسپر کہ کپڑا پلید ہو جاوی تو پاک نہین ہوتا بغیر دہونی کی بخلاف جوتہ موزہ کی کہ ایک جماعت تابعین کی اوپر گئی ہی کہ پاک ہو جاتی ہین ساتھہ رگڑنی کی اگرچہ نجاست تر ہووی جیسا کہ قول امام شافعی و ابو یوسف کا معلوم ہوا اور نام عورت پوچھنی والی کا حمیدہ ہی ع ع

وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّکُوْبِ عَلَیْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنی چمڑی درندون کی سی اور سوار ہونی سی اون پر روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی ف درندی مثل شیر اور چیتہ وغیرہ کی اور سوار ہونی سی اون پر مراد ہی بچھا کر بیٹھنا اوپر یا زین پر ڈالکر سوار ہونا اون پر اور سبب اسکی منع کا یہہ ہی کہ یہہ عادت متکبرون کی ہی پس یہہ بھی تشبہ ہی اور جو کہتی ہین کہ بال مردار کی نجس ہین باعث سی پاک نہین ہوتی اونکی نزدیک یہہ بھی تحریمی ہی ح **وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اَنْ تُفْتَرَشَ** اور روایت ہی ابی الملیح بن اسامہ سی اون نی نقل کی اپنی باپ سی اون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع کیا حضرت نی استعمال چمڑی درندون کی سی روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نی اور زیادہ کیا ترمذی اور دارمی نی یہہ کہ بچھانی جاوین چمڑی یعنی اوس سی بھی منع کیا **وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ اَنَّهٗ کَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ** اور روایت ہی ابی ملیح سی کہ مکروہ رکھا اون نی مول چمڑی درندون کا روایت کی یہہ ترمذی نی ف مول چمڑی درندون کا یعنی بیچنا اور مول لینا اونکا مکروہ ہی کہا یہہ ابن ملک نی اور یہہ مذہب ابی ملیح کا ہی و فتاوی قاضی خان مین یہہ ہی کہ بیع جلد دون مردار کی باطل ہی پہلی باعث کی اور بعد نظر روایہ کی اصل مشکوۃ مین سندی چھوٹی ہی عبارت مذکورہ پہلی حق کی گئی ہی ع ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُکَیْمٍ قَالَ اَتَانَا کِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَیْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عکیم سی کہا کہ آیا ہماری پاس خط رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ کہ نہ نفع لو تم مردار سی ساتھہ چمڑی کی اور نہ پٹھی کی روایت کی یہہ ترمذی و ابو داؤد و نسائی اور ابن ماجہ نی

ف یعنی ساتھہ چمڑی اور پہنی مردار کی پہلی دباغت کرنی سی نفع نہ لو اور بعد دباغت کرنیکی جائز ہی اکثر حدیثون سی یہہ بات معلوم ہوتی ہی
اور اکثر علما کا یہی مذہب یہی ہی ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ
اِذَا دُبِغَتْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہہ کہ فائدہ اوٹھایا
جاوی ساتھہ چمڑی مردار کی جبکہ دباغت کیا جاوی روایت کی یہہ مالک و ابو داؤد نی ف چمڑی مردار کی حقیقین امام مالک نی دو قسمین
مین ظاہر تر روایت یہہ ہی کہ بعد دباغت کی پاک ہو جاتا ہی لیکن استعمال نہ کیا جاوی مگر بیچ چیزون خشک کی و پانی کی اور سوا پانی
کی اور پتلی چیزون مین نہ استعمال کیا جاوی ع وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ
يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا
مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی میمونہ سی کہا کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنی شخص قریش مین سی کھینچتی تہی اپنی بکری موئی ہوئی کو مانند کھینچنی گدہی
کی پس فرمایا و اسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کاشکی لیا ہوتا تمنی چمڑا اسکا عرض کیا اونہون نی تحقیق یہہ مردار ہی یعنی فی
الحال ہوئی نہین ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاک کرتا ہی اسکو پانی اور پتی کیکر کی یعنی باغت انسی ہو جاتی ہی روایت
کی یہہ احمد اور ابو داؤد نی ف یعنی اسی سی طہارت کامل حاصل ہو جاتی ہی پس طہارت منحصر اسپر نہ ہوئی بلکہ دہوپ وغیرہ سی بہی
ہو جاتی ہی لیکن مستحب یون ہی جیسکہ بیان فرمائی ع وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَاءَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فَاِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَاَلَ الْمَاءَ فَقَالُوْا لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا
طَهُوْرُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی سلمہ بن محبق سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُئی غزوہ تبوک
مین اوپر گہر ایک شخص کی پس نا گہان مشک ہنی لٹکی ہوئی پس مانگا پانی پس کہا لوگون نی و اسطی حضرت کی یا رسول اللہ تحقیق یہہ مردار ہی
یعنی چمڑہ دباغت کیا ہوا مردار کا ہی پس فرمایا دباغت اسکی پاک کرنیوالی ہی روایت کی یہہ احمد و ابو داؤد نی **الفصل الثالث**
فصل تیسری عَنِ امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا طَرِيْقًا اِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ
نَفْعَلُ اِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ اَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ هِيَ اَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی ایک عورت سی کہ اولاد عبد الاشہل کی سی تہی کہا کہ کہا میں نی سی رسول خدا کی تحقیق واسطی ہماری ہی راہ طرف مسجد کی
گندی ہی پس کسطرح کرین ہم جبوقت کہ مینہہ برسائی جاوین کہا اوس عورت نی پس فرمایا حضرت نی کیا نہین ہی واسکی کوئی راہ کہ وہ پاک ہو
اوس سی کہا میں ہان فرمایا کہ پس یہہ ہی بدلی اوسکی دو روایت کی یہہ ابو داؤد نی ف یعنی گندی راہ سی جو نجاست لگتی ہی اور پہر راہ
پاک مین آتی ہی اوس نجاست سی پاک ہو جاتی ہی بسبب گرمی جانی کی زمین پاک پر یعنی اس حدیث کی اور حدیث ام سلمہ کی کہ دوسری فصل
مین گذری قریب قریب ہین پس شاید یہہ تندار نجاست کی حکم فرمائی ہو کہ جوتا اور موزہ کو لگی تو یون پاک ہو جاتی ہین اور پیشاب اور
مثل اوسکی جو ناہار کپڑی کو یا بعض بدن وغیرہ کو لگی تو بغیر دہونی کی نہین پاک ہوتی اور اسیطرح کپڑی مین سی نجاست تندار ہی بغیر
دہونی کی نہین پاک ہوتی ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
لَا نَتَوَضَّاُ مِنَ الْمَوْطِئِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا نماز پڑہتے

ہو ساتھ سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ وضو اوٹی تھی ہم یعنی نہ وہوتی تھی یا نوٹ مین یہ جملہ نہیں ہی روایت کی یہ ترمذی نی ف یعنی یا نواد ہوتہ وغیرہ جو نجاست مین ہر جاتا ہو بسبب چلنی راہ کی تو معاف ہوتی ہی اور اسکو یہ حشک نجاست کی تعلیل کیا کہ وہ اگر ملجاتی تو پاک نہ رہتی یہ چلنی سی پاک ہوجاتی حاجت دہونیکی نہین تھی اور تر نجاست جو لگجاوی سب علما کی نزدیک دہونا چاہیی یا مراد یہہ ہی کہ کردہ و غبار لگجاتا تو معاف نہین ت ع وعن ابن عمر قال کانت الکلاب تقبل وتدبر فی المسجد فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یکونوا یرشون شیئا من ذلک رواہ البخاری ے اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ تھی کتی آتی جاتی مسجد مین پیغمبر زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ تھی صحابہ کہ دہوتی ہون کچہ بسبب اسکی روایت کی یہ بخاری نی ف یعنی ابتدا اسلام مین کہ دروازہ مسجد مین نہتا کبہی کبہی کتی حشک چلی آتی تھی پن نہ ہوتا اوسکا صحابہ و بجاتی تھی بے دروازہ لگا احتیاط ہوتی اسکی ع ع وعن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا بأس ببول ما یؤکل لحمہ وفی روایۃ جابر قال ما اکل لحمہ فلا بأس ببولہ رواہ احمد والدارقطنی اور روایت ہی براء سی کہا وہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مضائقہ ساتہہ پیشاب اوسکی کہ کہایا جاوی گوشت اوسکا اور بیچ روایت جابر کی یون ہی کہا وہ جانور کہ کہایا جاوی گوشت اوسکا پس نہین مضائقہ ساتہہ پیشاب اوسکی کی روایت ہی یہ احمد و دارقطنی نی ف ظاہر اس حدیث سی متمسک ہیا ہی امام مالک و امام احمد اور محمد اور بعضی شافعیہ نی کہ پیشاب ون جانورون کا کہ کہائی جاتی ہین پاک ہی و امام اعظم اور امام ابو یوسف اور سب علما کی نزدیک نجاست مخففہ ہی وہ کہتی ہین کہ اسکی مقابلہ مین یہہ حدیث عام واقع ہوئی ہی استنزہوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ یعنی پاکی حاصل کرو پیشاب سی اس لیی کہ اکثر عذاب قبر اوسی سی ہوتا ہی بموجب اسکی ہر پیشاب نجس معلوم ہوتا ہی پس احتیاط یہی چاہیی کہ اسکو بھی نجس کہین ع ع باب المسح علی الخفین اب بیچ بیان مسح کرنی کی موزون پر ف مسح موزون کا جائز ہی ساتہہ سنت اور اثار مشہورہ کی اور تصریح کی ہی ایک جماعت نی حافظون حدیث کی سی کہ حدیث مسح موزہ کی متواتر ہی اور جمع کی ہین بعضے حدیثون نی راوی اوسکی صحابہ سی ستی سی زیادہ ہوتی ہین کہ عشرہ مبشرہ ہی وہین ہین اور ابن المبارک کہا کہ نہین جانتا مین علما سلف سی کسیکو کہ اوسنی انکار اسکا کیا ہو اور حسن بصری نی کہا کہ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا مین کہ سب اعتقاد اسکا رکہتی تہی اور کرخی نی کہا کہ خوف کفر کا ہی مجہی اوسپر قبول نہ کرہی مسح موزہ کو اسکی حدیثین کہ اسا بہین وارد ہوئی ہین بیچ معنی تواتر کی ہین اور امام ابو حنیفہ نی کہا کہ قایل ہوا مین ساتہہ مسح موزہ کی یہانتک کہ پہنچین حد یثین مجہی مانند دشمنی آفتاب کی بعد اسکی جانا چاہیی کہ مسح کرنا موزہ پر رخصت ہی اور دہونا پانو کا عزیمت یعنی ولی اور بدایہ مین ہی کہ جو کوئی اعتقاد نہ رکہی مسح موزہ کا وہ مبتدع ہی لیکن جو کوئی اعتقاد رکہی اور مسح نہ کری بسبب عذر بیماری کی وہ ثواب دیا جاتا ہی موہب لدنیہ مین ہی علما کو اختلاف ہی اسمین کہ مسح کرنا موزہ پر افضل ہی یا دہونا پانو کا مگر اس مین بعضون نی تو کہا کہ مسح کرنا افضل ہی کیونکہ اسمین دہی اہانت کا یعنی و فضلہ خارج کا وہ ملعن کرتی ہین اوپر چنانچہ مختار مذہب امام احمد کا یہی ہی اور امام نووی نی کہا کہ مذہب جمہور علما یعنی شافعیہ کا یہہ ہی کہ دہونا پانو کا افضل ہی اسلیی کہ یہہ اصل ہی لیکن شرط یہہ ہی کہ ترک نہ کری مسح کو اور صاحب نہر السعادت نی کہا کہ آنحضرت کو تکلف تہا دو چیزون مین اگر موزہ پہنی ہوتی نہ اوتارتی پانو دہونیکی لیی اور اگر نہ پہنی ہوتی موزہ نہ پہنتی مسح کی لیی اور علما کو اختلاف ہی اسمین لیکن اچہی بات یہی ہی کہ موافق سنت کی ہو یعنی بی تکلفی رکہی سباب مین ع ع الفصل الاول فصل پہلی عن شریح بن ہانیء قال سألت علی بن ابی طالب عن المسح علی الخفین فقال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ ایام ولیالیہن للمسافر ویوما ولیلۃ للمقیم رواہ مسلم اور روایت ہی شریح بن ہانی سی کہا کہ پوچہا مین حضرت علی بن ابی طالب

کی سی مدت مسح کرنی کی سی موزون پر پس کہا حضرت علی نی مدت ٹھہرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین دن اور تین رات مسافر کی لیی
اور ایکدن اور ایک رات مقیم کی لیی روایت کی اسکو مسلم نی ف یعنی مسافر تین دن اور تین رات تک مسح کیا کری اور مقیم ایک رات دن اور ابتدا اس
مدت کی جمہور علما کی نزدیک وقت سی ہی کہ جب وضو ٹوٹی مثلا ایک شخص نی دوپہر کو وضو کر کر موزہ پہنا اور وضو ٹوٹا شام کو تو شام سی
ایک دن ایک رات گنی گاع وعن المغیرۃ بن شعبۃ انہ غزا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک قال المغیرۃ
فتبرز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الغائط فحملت معہ اداوۃ قبل الفجر فلما رجع اخذت اھریق علی یدیہ
من الاداوۃ فغسل یدیہ ووجھہ وعلیہ جبۃ من صوف ذھب یحسر عن ذراعیہ فضاق کم الجبۃ فاخرج یدیہ من
تحت الجبۃ والقی الجبۃ علی منکبیہ وغسل ذراعیہ ثم مسح برأسہ وعلی العمامۃ ثم اھویت لانزع خفیہ
فقال دعھما فانی ادخلتھما طاھرتین فمسح علیھما ثم رکب ورکبت فانتھینا الی القوم وقد قاموا الی الصلوۃ
ویصلی بھم عبد الرحمن بن عوف وقد رکع بھم رکعۃ فلما احس بالنبی صلی اللہ
علیہ وسلم ذھب یتاخر فاومأ الیہ فادرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدی الرکعتین
معہ فلما سلم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقمت معہ فرکعنا
الرکعۃ التی سبقتنا رواہ مسلم اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ تحقیق اونہون نی جہاد کیا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی جہاد تبوک کا کہا مغیرہ نی پس نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف پائخانہ کی پیلی تحقیق کی پس اوٹہائی میں ساتہہ اونکی چھاگل پس
جب پہری شروع کیا میں پانی ڈالنا ہاتون اونکی پر چھاگل سی پس دہوئی دونون ہاتہہ اپنی اور دہوئی منہہ اپنا اور تہا اون پر جبہ صوف کا شروع
کیا کہولنا ہاتون اپنی سی پس تنگ ہوئی آستین جبہ کی پس نکال لیی دونو ہاتہہ اپنی نیچی جبہ کی سی اور ڈالدیا جبہ کو اپنی مونڈہون پر اور دہوئے
دونون ہاتہہ پیر مسح کیا اپنی پیشانی پر یعنی چوتہائی حصہ سر پر اور پگڑی پر پیر قصد کیا میں نی ہاتہون میں دونون موزہ اونکی پس فرمایا چہوڑدے
اونکو پس تحقیق میں نی پہنا تہا اونکو اوس حالت میں کہ پاک تہی یعنی پانو پس مسح کیا اون پر پیر سوار ہوئی اور سوار ہوا میں پس پہنچی ہم طرف قوم کی
اور تحقیق قوم کہڑی ہوئی تہی طرف نماز کی یعنی نماز صبح کی اور نماز پڑہواتی تہی اونکو عبد الرحمن بن عوف اور تحقیق پڑہوائی تہی اونکو ایک
رکعت پیر جبکہ معلوم کیا انا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا پیچہی ہٹنی کا یعنی تا حضرت امامت کریں پس اشارہ کیا حضرت نی طرف اونکی
کہ یونہی کہڑا رہ پس پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دو رکعتون میں سی ساتہہ اونکی یعنی دوسری رکعت میں اقتدا کیا اونکا پس جب سلام پیر عبد الرحمن
نی کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کہڑا ہوا میں ساتہہ اونکی پس پڑہی میں نی وہ رکعت کہ رہ گئی تہی ہمسی روایت کی مسلم نی ف حضرت پیلی
فجر کی پائخانہ تشریف لیگئی اسمیں دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی کہ پیلی داخل ہوئی وقت عبادت کی ہی سامان عبادت کا درست کری اور حدیث سی
یہہ بہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کروادی تو جائز ہی اور راوی نی بعد ذکر کرنی اونکی دہونیکی دہونا موزہ کا ذکر کیا کلی اور ناک میں
پانی دینا نہ ذکر کیا اختصار کی لیی یا از راہ نسیان کی یا اس لیی کہ وہ داخل ہین موزہ کی حد میں اور پگڑی پر مسح کرنیکی یہہ یعنی ہین کہ چوتہائی
سر پر مسح کر کر ادا کی سنت کی لیی بجائی مسح تمام سر کی پگڑی پر کر لیا تحقیق اسکی باب الوضو میں ہو چکی ہی اور دوسری رکعت میں اقتدا کیا اس سے
معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنی سی کم درجہ والی کا اقتدا کرے تو جائز ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ معلوم ہونا امام کا شرط نہین اسمیں دلیل ہی اسپر
کا کہ وہ کہی ہین شرط ہی اور اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جسکی کوئی رکعت امام کی ساتہہ پڑہنی رہ جاوی وہ سکی ادا کی لیی تب اونہی

کرے امام سے پہلے سلام پھیر چکی یا بچہ امام شافعی کی نزدیک تو پہلی سلام امام کی ہی تنہا پڑھنے والی کی نزدیک مکروہ تحریمی ہی مگر اس صورت میں جبکہ اگر انتظار کرے تو نماز فاسد ہو جاوے گی مثلاً اگر صبح کی نماز میں انتظار امام کی سلام کرتا ہی تو خوف ہی طلوع آفتاب کا اس صورت میں جائز ہی کہ نہ پھیرے پہلی سلام امام کی اور تفصیل اس مسئلہ کی تفصیل فقہ میں تمہیں ملیگی وہاں دیکھنا چاہیئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب امام اتنی دیر لگاوے اور معلوم ہو کہ امام آ ہی جاوے گا تو مقتدی کو انتظار کرنا لیکن جس صورت میں جانتی ہو کہ امام کا انتظار کرنا اور اگر امام کا مکان قریب ہو

ع الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ رخص للمسافر ثلثۃ ایام ولیالیھن وللمقیم یوما ولیلۃ اذا تطھر فلبس خفیہ ان یمسح علیھما رواہ الا لترمذی فی سننہ وان خزیمۃ والدارقطنی وقال الخطابی ھو صحیح الاسناد ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہی کہ رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کو تین رات اور تین دن کی اور مقیم کو ایک رات اور ایک دن کی جبکہ وضو کیا ہو پس پہنی ہو موزے اپنے کہ مسح کرے اوپر ان کی یہ روایت کی ہی ترمذی نے اپنی سنن میں اور ابن خزیمہ نے اور دارقطنی نے اور کہا خطابی نے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہی اسیطرح کہا ہی منتقی میں

وعن صفوان بن عسال قال کان رسولنا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا کنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلثۃ ایام ولیالیھن الا من جنابۃ ولکن من غائط وبول ونوم رواہ الترمذی والنسائی **ف** ترجمہ اور روایت ہی صفوان بن عسال سے کہتا تھا ہی ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ہمکو جبکہ ہوتے ہم مسافر یہ کہ نہ نکالیں ہم موزے اپنے تین رات اور تین دن کی لیکن نکالیں ہم پاخانہ سے یا پیشاب سے یا سونے سے یہ روایت کی ہی ترمذی اور نسائی نے **ف** یعنی غسل جنابت کی یہ موزے نہ نکالیں گے اور حالت جنابت میں ہم دست نہیں دیتے ہیں اور پاخانہ یا پیشاب یا سونے کی بعد جو وضو کرتی تو حکم تھا کہ موزے نہ اتاریں اور مدت نہ گذرے تک جو کیا کریں ع **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فمسح اعلی الخفین واسفلھما رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث معلول وسئلت ابازرعۃ ومحمدا یعنی البخاری عن ھذا الحدیث فقالا لیس بصحیح وکذا ضعفہ ابوداود ترجمہ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ وضو کرایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک میں پس مسح کیا اوپر موزوں کی اور نیچے کی اور اسکی روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث معلول ہی اور پوچھا میں ابازرعہ اور محمد یعنی بخاری سے حال اس حدیث کا پس کہا دونوں نے یہ نہیں صحیح اور اسیطرح ضعیف کہا ہی اسکو ابوداود نے

ف امام مالک اور امام شافعی کی نزدیک پشت قدم پر مسح کرنا واجب ہی اور یہی یعنی تلوے پر سنت ہی اور امام احمد اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک پشت قدم پر فقط فرض ہی اور دلیل انکی یہ ہی کہ اس حدیث میں علماء نے کلام کیا ہی اور اسکی مخالفت میں احادیث صحیحہ خلاف اسکی واقع ہوئی ہیں پس ان پر عمل کرنا چاہیئے اور حدیث معلول محدثین کی نزدیک وہی کہ اوسمیں ایک یا چند راوی مشکوک ہو کہ فاسق تھا ہو اسپر کہ موافق اوسکی حدیث کی عمل نہ کریں اور وجہ ضعف اس حدیث کی یہ ہی کہ متصل ہوا اس حدیث کا ساتھ مغیرہ کی ثابت نہیں ہوا ہی بلکہ راوی ہوا اوسکا کاتب مغیرہ کا ہمام وہ تک پہنچتی ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ روایت کیا ہی اسکو توبان بن یزید نے اوسنی جابر بن صبرہ سے اور توبان سماع نہیں کہتا ہی جابر سے اور بیچ اکثر طرق حدیث مغیرہ کی مطلق واقع ہوا ہی کہ مسح کیا موزوں پر بلا ذکر اعلی و اسفل کی اور حدیث آئندہ میں آتا ہی کہ مسح کیا اوپر کی خ پس حدیث میں اضطراب ہے اور یہ سبب ہے ضعف اسکی کی ہی ع **وعنہ** انہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخفین علی ظاھرھما رواہ الترمذی وابوداود ترجمہ اور روایت ہی مغیرہ سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتی تھی موزے پر اوپر کی جانب روایت کی اسکو ترمذی

اور ابو داود ف طور مسح موزہ کا یہہ ہی کہ داہنے ہاتھہ کی انگلیان داہنے پانو کی پنجہ پر رکھی اور باہنے ہاتھہ کی باہنے پانو کی پنجہ پر پھر پنجہ تک لاوی اونکو مخنو نکی اوپر تک اور انگلیان چھیڑی کہی پس مسنون تو یہہ طور ہی اور اگر مسح کیا ساتہہ ایک انگلی کی تین بار کر ہر بار نیا پانی لیتا گیا اور ہر بار نئی جگہہ پہیری تو جائز ہو جاویگا اور نہین تو نہین اور اوربت سی طور مسح کی فقہ مین لکہی ہین جو چاہی وہین سی کیہلی ع **وعنہ** قال توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الجوربین والنعلین رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی نہین سی کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ سلم نی اور مسح کیا اوپر جوربین کی ساتہہ نعلین کے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف قاموس مین لکہا ہی کہ جورب کہتی ہین لفافہ پانو کو یعنی جسکو یہان جراب کہتی ہین اور اوسکی کئی قسمین ہین چلیی مین تفصیل اوسکی خوب لکہی ہی بعض احکام اوسکی یہان ذکر ہوتی ہین کہ مذہب حنفی مین سہ درست ہی جوربین پر اگر جوربین مجلد ہون یعنی اوپر تلی وانکی چمڑا لگا سو یا مثل ہون یعنے قطع نظر چمڑا ہونیکی ثخینین ہون اور تفسیر ثخینین کی یہہ ہی کہ اوسے چل سکی یک فرسخ اور ٹہہری ہی پنڈلی پر بغیر باندہی اور نہ دکہلائی دی اندر کا رنگ اوسکا اور پانی اوسمین پہنچ نہین اور چلیی کی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر جوربین نعلین غیر ثخینین ہون تو اوسپر مسح جائز نہین پس نعلین پر جب درست ہوگا کہ ثخینین ہی ہون امام شافعی کی نزدیک جورب پر جائز نہین اگرچہ منعل ہو پس یہہ حدیث حجت ہی وینپر اور اسپر مسح کرنا روایت کیا گیا ہی حضرت علی اور ابن مسعود اور انس بن مالک اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم سی اور مراد نعلین سے دو احتمال ہین ایک یہہ ہی مراد پانو پوشین ہین یعنی مسح کیا جوربین پر ساتہہ پانو پوشونکی کیونکہ بیچ جورب کی پانو پوشین مین فقط تسمہ ہی لگا ہوتا ہی نفع مسح کا نہین اور دوسری مراد یہہ ہی کہ مسح کیا اون جوربین پر کہ اونکی نیچی چمڑا لگا تہا ع ودر مختار وموطا **الفصل الثالث** فصل تیسرا **عن المغیرۃ** قال مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الخفین فقلت یا رسول اللہ نسیت قال بل انت نسیت ہذا امرنی بہ ربی عزوجل رواہ احمد وابو داود روایت ہی مغیرہ سی کہا مسح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی موزون پر پس کہا مین نی اے رسول خدا کی بہول گئی تم یعنی موزی اوتار کر پانو نہ دہوئی فرمایا نہین بلکہ تو بہول گیا یعنی خطا کی یہہ نسبت کرنی نسیان کی مجکو ساتہہ اسکی حکم کیا ہی مجکو رب میری عزت والی اور بزرگی والی نی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود نی **وعن** علی انہ قال لو کان الدین بالرای لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاہ وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی ظاہر خفیہ رواہ ابو داود وللدارمی معناہ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی یہہ کہ کہا اگر ہوتا دین ساتہہ عقل کی البتہ ہوتی نیچی کی جانب موزون کی بہتر ساتہہ مسح کرنیکی اوپر کی جانب اوسکی سی واسطے یہ کہ یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتی تہی اوپر کی جانب موزہ اپنی کی پر روایت تسکی یہہ ابو داود نی اور دارمی نی معنی اسکی ف اور ہوتی نیچی کی جانب موزہ کی بہتر ساتہہ مسح کی اس لیی کہ نیچی کی جانب نجاست غیرہ پر پڑتی ہی پس پاکی اور ستہرائی اوسکی اولی واسطے معلوم ہوتی ہی ازراہ عقل کی لیکن شرع مین عقل کو دخل نہ دینا چاہیی بلکہ عقل کامل تابع ہوتی ہی شرع کی کیونکہ عاجز جاتی ہی عقل کی کو دریافت کرنی حکمتون الہیہ سی پس عاقل کو چاہیی کہ ہر نوع کا تابع شریعت کا رہی تابع عقل کا نہووی کہ جو گمراہ ہوتی ہین قسم کہا سی اور حکما سی اور اہل ہوا سی بسبب متابعت عقل ہی کی گمراہ ہوتی ہین **ف** موزہ اگر بقدر چھوٹی تین انگلیون پانو کی پہنچا وی تو اوسپر مسح کرنا درست نہین ہوتا اور اگر ایک موزہ تہوڑا تہوڑا کٹی جائی سی یہانتک کہ اگر اوسکو جمع کرین تو تین انگشت کی قدر ہو جاتا ہی اوسپر بہی درست نہین اور اگر دو موزہ تہوڑی تہوڑی پہٹی ہین اگر اونکو جمع کرین تو اسقدر ہو جاتا ہی تو اوسکا اعتبار نہین مسح اوسپر درست ہوگا اور توڑتی ہی مسح کو وہ چیز کہ توڑتی ہی وضو کو اور

توتا ہی و سکو اوتا رنا موزہ کا بعد حدث کی اور توتا ہی اوسکو مدت مسح کا اگر خوف ہو تلف پانو کا بسبب سردی کی یعنی اگر اوتارے
مین خوف ہی تلف پانو کا تو مسح نہین توتی کا جب تک خوف باقی ہی مسح بھی باقی ہی و اگر موزہ اوتارا مدت مسح کی گذر گئی اور یہہ باوضو ہی
تو فقط پانو ہی دھولیوی از سر نو وضو کرنا ضرور نہین و اگر اوتا ہی سی زیادہ قدم پنڈلی موزہ مین نکل یا وی تو بھی مسح توٹ جاتا ہی اور اگر مقیم
نی مسح کیا اور بھی گذرنی ایک رات دن کی یہہ سا و ہوا تو مدت سفر کی پوری کری یعنی تین دن تک سا کری و سیطرح اگر مسح کیا مسافر نی اور
پھر تقیم ہوا یا ایک دن کی بعد تو اوتارے الی موزہ کہ مدت اوسکی ہو یکی اور زیادہ نہ ہو مثلاً ظہر کی وقت وضو کر موزہ پہنی و سوا سی عدد کی جیز کی کسی
چیز سی ضرور توٹ جاوی تو مسح اوسکو جائز نہی جب تک وقت نہ آ جاہی و رکعہ تمام ہوئی وقت کی مسح توٹ جاوی گا **باب التیمم** ملتقی

باب ہی بیان تیمم کی **ف** تیمم لغت مین بمعنی قصد کی ہی و شرع مین مراد ہی قصد کرنا خاک پاک کا یا اوسچیز کا کہ قایم مقام خاک کی ہی جیسی
پتھر چونہ وغیرہ او بعض موخرہ ہاتھہ پر اوسکو ساتھہ نسبت طہارت کی اور علما کو اختلاف ہی اسمین کہ تیمم کی دو ضربہ ہین ایک مونہہ کی لیی اور دوسرا
دونون ہاتونکی ہی کہنیون تک ایک ضربہ ہی حنفی و حنبلیون کی پس اول یعنی دو ضربہ تو قول ابو حنیفہ و ابو یوسف و محمد اور امام مالک کا ہی
اور مختار مذہب شافعی کا ہی ہی و بعض حنبلیو کا ہی و یہی قول حضرت علی و ابن عمر او حسن بصری و شعبی و سالم بن عبد اللہ و سفیان
ثوری و اکثر علما کا ہی و دوسرا یعنی ایک ضربہ مشہور امام احمد کا اور قول قدیم امام شافعی کا ہی و یہی منقول ہی عطا او مکحول و اوزاعی و غیرہم
سی و ردونون مذہب مین حدیثین ہی وارد ہوئی ہین چنانچہ اولی **ف** **الفصل الاول** فصل پہلی **عن حذیفۃ قال**
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلنا علی الناس بثلث جعلت صفوفنا کصفوف الملئکۃ وجعلت
لنا الارض کلہا مسجدا وجعلت تربتہا لنا طہورا اذا لم نجد الماء رواہ مسلم روایت ہی حذیفہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلعم نی بزرگی دی کئی ہم کو پیغمبر پہلی امتون پر ساتہہ تین چیزونکی کر دانی گئین صفین ہماری یعنی نماز مین یا جہاد مین مانند صفون فرشتونکی یعنی
جیسی صف باندہ کر عبادت کرنی مین قرب و بزرگی حاصل ہوتی ہی ویسی ہی ہمکو اور کر دانی گئی واسطی ہماری زمین نماز گاہ اور کر دانی گئی مٹی
اوسکی واسطی ہماری پاک کرنیوالی جسوقت کہ نپاوین پانی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اگلی امت مین قید جماعت کی نہ تہی جسطرح چاہتی وسطرح نماز پڑہ
یعنی اوتما جائز ہوتی تہی اونکی سوا کنیسہ اور جرچ کی کہ یہہ نام اونکی عبادت خانونکی ہین اور تیمم بھی اونکو کرنا درست نہ تہا پس فرمایا کہ ان تین باتونکی
اسمین بزرگی ہی و نیز کہ ہمین جماعت سی نماز پڑہنی کا حکم ہوا اور وعدہ ایسی تواب کا ہوا اور ساری مین مسجد ہوئی یعنی جہانکی ہین نماز جائز ہو جائیگی اور
جہان پانی نہ ملی مٹی سی تیمم کر لینی و اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ خاص مٹی ہی سی تیمم کرنی اور چیزونکی نہ کرنی جیسا کہ مذہب شافعی و غیرہ کا ہی و امام
ابو حنیفہ و مالک و محمد رح کی نزدیک درست ہی ہر چیز سی کہ وہ جنس زمین سی ہو اور جنس زمین سی وہ چیز ہی کہ آگ سی نہ جلی اور نہ نرم ہووی اور
جلدی سی رکھنہ ہو جاوی دلیل اونکی حدیث جابر کی ہی کہ صحیح بخاری مین منقول ہی و یہہ ہی جعلت لی الارض مسجدا وطہورا یعنی کر دانی گئی
میری لیی زمین سجدہ اور پاک کرنیوالی پس لفظ ارض شامل ہی ہر چیز کو کہ وہ جنس زمین سی ہو **ع** **وعن عمران قال کنا فی سفر**
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس فلما انفتل من صلاتہ اذا ہو برجل معتزل لم یصل مع القوم فقال ما
منعک یا فلان ان تصلی مع القوم قال اصابتنی جنابۃ ولا ماء قال علیک بالصعید فانہ یکفیک متفق علیہ
اور روایت ہی عمران سی کہا تہی ہم سفر مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی لوگونکو پس جبکہ پہری نماز اپنی سی گہبرا کہا ایک شخص
کہ الگ بیٹہا ہی قوم سی کہ نماز پڑہی تہی اون نی ساتہہ قوم کی پس فرمایا حضرت نی کس چیز نی منع کیا تجکو ای فلانی یہہ نماز پڑہی ساتہہ قوم کی کہا

بہی مجکو جنابت اور نہین پانی فرمایا لازم ہی تجکو مٹی یعنی تیمم اوس سی پس تحقیق وہ کافی ہی تجکو واسطے کی بخاری و مسلم نے **وعن عمار** قال جاء رجل الی عمر بن الخطاب فقال انی اجنبت فلم اصب الماء فقال عمار لعمر اما تذکر انا کنا فی سفر انا وانت فاما انت فلم تصل واما انا فتمعکت فصلیت فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما کان یکفیک هکذا فضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکفیہ الارض ونفخ فیهما ثم مسح بهما وجهه وکفیه رواہ البخاری ولمسلم نحوہ وفیہ قال انما یکفیک ان تضرب بیدیک الارض ثم تنفخ ثم تمسح بهما وجهک وکفیک اور روایت ہی عمار سی کہا یا ایک شخص طرف حضرت عمر مٹی خطاب کی پس کہا تحقیق ہوا مین جنبی اور نہین پاتا مین پانی یعنی آیا تیمم کرون یا کیا کرون پس کہا عمار نی واسطے عمر کی کیا نہین یاد کرتی تم تحقیق بنی ہم بیچ سفر کی مین اور تم یعنی اور ہم دونو جنبی ہوئی پس تمنی نماز نہین پڑہی اور مین لوٹا خاک مین اور نماز پڑہی پہر ذکر کیا یہہ یعنی سارا حال اور برو حضرت نبی صلعم کی فرمایا سوا اسکی نہین کفایت کرتا ہی تجکو اطرح سی پس ماری نبی صلعم نی دونون ہاتہہ اپنی زمین پر اور پہونک ماری وسطین پہر مسح کیا ساتہہ اونکی مونہہ اپنی پر اور ہاتون اپنی پر روایت کی یہہ بخاری و مسلم مین ہا نند اسکی اور بیچ اوسکی یہہ ہی کہ کہا سوا اسکی نہین کفایت کرتا ہی تجکو یہہ کہ مارتی دونون ہاتہہ اپنی زمین پر پہر پہونکی پہر مسح کری ساتہہ اون دونو کی مونہہ اپنی پر اور ہاتون اپنی پر **ف** اس حدیث مین جواب حضرت عمر کا مذکور نہین لیکن آیا ہی بیچ بعضی طرق حدیث کی کہ حضرت عمر نی اوس شخص کو جواب دیا لا تصل یعنی نماز نہ پڑہ جب تک نہ پاوی پانی مذہب عمر رضہ کا یہی تہا کہ جنبی کی لیی تیمم نہین اور ممکن ہی کہ حضرت عمر نی جو سکوت کیا بہول گئی ہون حکم تیمم کا جنبی کی لیی پس عمار نی سارا قصہ بیان کیا تا اوس سی یاد آجاوی کی جنابت کی لیی ہی تیمم جایز ہی اور پس تمنی نماز نہین پڑہی یعنی اس توقع پر کہ پانی ملجاویگا پہلی حالی وقت کی یا اس اعتقاد پر کہ تیمم قایم مقام وضو کی ہی غسل کی اور یہی بات ظاہر تر ہی سبب اس اعتقاد انکی کا یہہ تہا کہ اونکو یہہ مسئلہ اچہی طرح معلوم نہ تہا اتفاق نہوا تہا حضرت سی سوال کرنی کا پس اعتقاد اور ہونا تہا سبکی نزدیک تیمم قایم مقام غسل کی ہی مٹی اور مین لوٹا خاک مین یعنی اونہون نی جانا کہ جیسی پانی غسل مین تمام اعضا پر پہنچانی ہین ویسی ہی خاک پہنچانی چاہیی اور ہاتہہ اس لیی پہونکی کہ مبادا نہہ کہولنگ کر مونہہ نہ بگڑ جاوی کہ وہ حکم مسئلہ مین ہی مسئلہ کہتی ہین اسکی پیدایش کی بجائی کوئی بعضی فرقہ جہمیہ وغیرہ مونہہ کو ملتی ہین منع ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تیمم مین ایک ضربہ کافی ہی جیسا کہ مذہب بعضی کا ہی و امام اعظم ابو حنیفہ و امام مالک و امام شافعی کی نزدیک دو ضربی چاہین ایک مونہہ کی لیی و ایک ہاتونکی لیی کہنیون تک پس توجیہ اس حدیث کی تنبیہ محی الدین نووی نی یون کہی ہی کہ مقصود حضرت کو فقط بیان ہیئت تیمم کا صورت ضربہ کی دکہاوین عمار کو کہ اسطرح کر لیا کر جنابت کی لیی لوٹنا خاک مین ضرور نہین پس کیفیت ساری تیمم کی بیان کی نی منظور تہا واسطے عمار کی تعلیم ضربہ کی روایت کی اسی لیی اور روایتین جو عمار سی بیچ حق تیمم کی آئی ہین اوسمین صریح دو ضربہ مذکور ہین و مراد کفین سی یہان ذراعین یعنی ہاتہہ کہنیون تک ہین **وعن** ع **وعن ابی الجہیم بن الحارث بن الصمۃ** قال مررت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یبول فسلمت علیہ فلم یرد علی حتی قام الی جدار فحتہ بعصا کانت معہ ثم وضع یدیہ علی الجدار فمسح وجهه ویدیه ثم رد علی ولم اجد هذه الروایۃ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولکن ذکرہ فی شرح السنۃ وقال هذا حدیث حسن اور روایت ہی ابی الجہیم بن حارث بن صمہ سی کہا گذرا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ پیشاب کرتی تہی پس سلام کیا مینی اونپر پس نہ جواب دیا مجکو سلام کا یہانتک کہ آئی ہوئی طرف دیوار کی پس یہہ چاہا اسکو ساتہہ لاٹہی کی کہ تہی ساتہہ اونکی یہہ لیی اونون ہاتہہ اپنی دیوار پر پہر مسح کیا اپنی مونہہ پر اور ہاتو پہر پہر جواب دیا مجکو کہا صاحب مشکوتی نی نہین پانی مینی یہہ روایت صحیحین مین اور نہ کتاب حمیدی

کی ہی یعنی تیمم کی آیا معنی استعمال کی اسکو شرح السنۃ میں لکھا ہی یہ حدیث حسن ہی یعنی پس اسکو اس فصل میں بیان کرنا مناسب ہی ولیکن لانا اتحاف متنی یوں کی اسلیے کہ جس کو اوسمیں عبارت اوسمیں لگی کہ اوسپر تیمم کرنا افضل ہی وہ باعث یاد دلانی تو کلی ہی و یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مستحب ہی طہارت کرنی ذکر اسکی لیی اور اوسپر دلالت کرتی ہی کہ مستحب ہی ہونیکو طاہر رہنا ۔ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْیُمِسَّہٗ بَشَرَتَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ عَشْرَ سِنِیْنَ

روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مٹی پاک کرنیوالی ہی مسلمان کی اگرچہ نہ پاوی پانی دس برس پس جب کہ پاوی پانی لگاوی اوسکو بدن اپنی پر پس تحقیق یہ بہتر ہی روایت کی یہ احمد اور ترمذی و ابوداؤد نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی تا قولہ عشر سنین ف مراد دس برس سی کثرت ہی جیسی تا سبعین دلالت ہی اسپر کہ جائز وقت نماز کا تیمم کو نہیں ہوتا بلکہ حکم اوسکا مانند حکم وضو کی ہی کہ ایک تیمم سی جتنی وقتی نفل چاہی پڑہی جیسا کہ مذہب ہمارا ہی و امام شافعی کی نزدیک تیمم مانند وضو مرمعذور کی ہی کہ بعد جانی وقت کی تیمم ٹوٹ جاتا ہی بلکہ پاوی پانی یعنی اتنا کہ کفایت کری غسل کو یا وضو کو اور زیادہ ہو حاجت پینی کی سی و نقاد ہی ہوا وسکی استعمال پر پس لگاوی اوسکو بدن اپنی وضو کری یا غسل کری پس بہتر ہی یعنی ف وضو واجب تیمم نہیں سی ہونی کا ۔ ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّہٗ فِیْ رَاْسِہٖ فَاحْتَلَمَ فَسَاَلَ اَصْحَابَہٗ فَقَالَ هَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَۃً فِی التَّیَمُّمِ فَقَالُوْا مَا نَجِدُ لَکَ رُخْصَۃً وَاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَی الْمَآءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذٰلِکَ فَقَالَ قَتَلُوْہُ قَتَلَہُمُ اللّٰہُ اَلَا سَاَلُوْا اِذَا لَمْ یَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَآءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْہِ اَنْ یَّتَیَمَّمَ وَیَعْصِبَ عَلٰی جُرْحِہٖ خِرْقَۃً ثُمَّ یَمْسَحُ عَلَیْہَا وَیَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اور روایت ہی جابر سی کہا نکلی ہم سفر میں پس لگا ایک شخص کی ہم میں سی پتھر پس زخم کر دالا اوسکی سر اوسکی پس جب نہانا کی ہوئی اوسنی کہ پس پوچھا اوسنی اپنی یاروں سی کہا پاتی ہو واسطی میری رخصت تیمم کرنیکی کہا اونہوں نی نہیں پاتی ہم واسطی تیری رخصت اور تو قادر ہی پانی پر پس نہایا اوسنی پس مر گیا پس جب پہرآئی ہم حضرت کی پاس خبر دی گئی ساتھ اس امر کی فرمایا کہ تو نی اونکو مار ڈالا اونہوں نی اوسکو مار ڈالا کیوں نی پوچھا اوسوقت کہ نہ جانتا تھا پس سوال نہیں کہ شفا عاجز ہی نادانی کی پوچھنا ہی اوسکی نہیں ہے کہ کفایت کرتا اوسکو یہ کہ تیمم کرتا اور باندہتا اوپر زخم اپنی کی کپڑا اور مسح کرتا اوسپر اور دھوتا تمام بدن اپنا روایت کی یہ ابوداؤد نی اور روایت کی ابن ماجہ نی عطاء بن ابی رباح سی و نی ابن عباس سی ف اور تو قادر ہی پانی پر یعنی وہ لوگ اس آیۃ فلم تجدوا ماء اسی پر سمجھی کہ پانی کی ہوتی ہوئی تیمم جائز نہیں اور یہ سمجھی کہ باوجود ہونی پانی کی قادر نہیں ہو اوسپر اوسپر بھی نہ کری جب تیمم جائز نہ ہوگا اور حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جمع کری درمیان تیمم اور دھونی ساری بدن کی جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور مذہب حنفی میں ایک ہی چیز کری پس حنفی شافعی کو یہ جواب دیتی ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہی و مخالف قیاس کی بھی لازم آتا ہی جمع ہونا بدل اور مبدل منکا اور خلاصہ اس مسئلہ کا یہ ہی کہ جو کو کوئی خوف رکھتا ہو تلف کا بسبب استعمال پانی کی تو جائز ہی اوسکو تیمم بلا خلاف اور جو کو کوئی ڈری زیادتی مرض کی یا دیر کر اچھی ہونیسی تو جائز ہی نزدیک ابوحنیفہ اور مالک رح کی یہ کہ تیمم کری و نماز پڑہی و اوسکو پھیرنا نماز کا پر نہیں ضرور اور مذہب شافعی میں ہے یہی بات غالب ہی اور جسکی کسی عضو میں زخم یا ٹوٹا ہوا اور اوسپر پٹی بندھی ہوا اور خوف ہو اوسکی دھونی میں تلف کا پس نزدیک شافعی کی مسح کری پٹی پر اور تیمم کری و ابوحنیفہ اور مالک رح نی کہا کہ جب بعض بدن اوسکا زخمی اور بعض اچھا تو دیکھینگی کہ اکثر بدن اچھا ہی تو اوسکو دھوینگے

اور زخم پر مسح کرینگی اور اگر ہوا گر زخمی تو تیمم کرینگی اور وضو ہوتا ساقط ہوگا اور کہا امام احمد نی دہو دین اپہی کو اور تیمم کرنی زخم کی لیی ۴ **وعن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ وَلَیْسَ مَعَھُمَا مَاءٌ فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِیْ وَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُھُمَا الصَّلٰوۃَ بِوُضُوْءٍ وَلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَا ذٰلِکَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّۃَ وَاَجْزَاَتْکَ صَلٰوتُکَ وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّاَ وَاَعَادَ لَکَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ وَقَدْ رَوٰی ھُوَ وَاَبُوْدَاوٗدَ اَیْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلًا اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا نکلی دو شخص سفر مین پس آیا وقت نماز کا اور نہ تہا ساتہہ اونکی پانی پہر تیمم کیا دونون نی مٹی پاک سی اور نماز پڑہی پہر پایا پانی پہر وقت کی پس پہیری ایک نی اون دونون مین سی نماز ساتہہ وضو کے اور نہ پہیری دوسری نی پہر آئی دونو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر ذکر کیا یہہ پس فرمایا حضرت نی واسطی اوسکی کہ نہ پہیری نماز پہنچا تو سنت کو اور کافی ہی تجکو نماز تیری اور کہا واسطی اوس شخص کی کہ وضو کیا تہا اور پہیری نماز واسطی تیری ہی ثواب نماز روایت کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی اور تحقیق روایت کی نسائی اور ابوداود نی بہی عطا بن یسار سی بطریق ارسال کی **ف** پہنچا تو سنت کو یعنی حکم شریعت یونہی تہا جسطرح تو نی کیا کہ بسبب پانی پانی کی تیمم کرکر نماز پڑہ لی اور پہر اوسکو نہ پہیرا اور دوسرے کو دوہرا ثواب فرمایا اس لیی کہ ایک بسبب ادا می فرض کی ہوا اور دوسرا بسبب ادا می نفل کی اتفاق کرتی ہین علما را سپر کہ جب پانی دیکہی تیمم کرنیوالا بعد فارغ ہونیکی نماز سی تو اوسپر پہیرنا نماز کا لازم نہین اگرچہ وقت باقی ہو اور اختلاف کیا ہی سمین کہ جب پانی پاوی بعد داخل ہونیکی نماز مین پس جمہور یعنی اکثر علما تو کہتی ہین کہ اوس نماز کو توڑی نہین اور وہ نماز صحیح ہی اور کہا ہی امام ابوحنیفہ نی اور احمد نی ایک روایت مین کہ باطل ہو جاتا ہی تیمم اوسکا اور جب تیمم کریی اور پانی پاوی پہر داخل ہونیکی نماز مین پس اجماع ہی علما کا اسپر کہ تیمم اوسکا باطل ہوا ۴ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** اَبِی الْجُھَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّۃِ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِیَہٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْھِہٖ وَیَدَیْہِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی جہیم بن حارث بن صمہ سی کہا آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کو مین جمل کی سی کہ مدینہ مین ہی پس ملا اوسنی ایک شخص یعنی ہی ابوجہیم پس سلام کیا اوسپر پس جواب نہ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ آئی دیوار پاس پس مسح کیا مونہہ اپنی کو اور ہاتون اپنی کو یعنی تیمم کیا پہر جواب دیا اوسکی سلام کا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّھُمْ تَمَسَّحُوْا وَھُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِیْدِ لِصَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّھِمُ الصَّعِیْدَ ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْھِھِمْ مَسْحَۃً وَّاحِدَۃً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّھِمُ الصَّعِیْدَ مَرَّۃً اُخْرٰی فَمَسَحُوْا بِاَیْدِیْھِمْ کُلِّھَا اِلَی الْمَنَاکِبِ وَالْاٰبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ اَیْدِیْھِمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمار بن یاسر سی کہ وہ تہی حدیث کرتی یہہ کہ صحابہ نی تیمم کیا مٹی سی کہ اوسحال مین کہ وہ تہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز فجر کی پس ماری ہاتہہ اپنی مٹی پر پہر پہیری مونہون اپنی پر پہیرنا ایکبار پہر عود کیا پس ماری ہاتہہ اپنی مٹی پر ایکبار پہر پہیری ہاتون اپنو پر سب یعنی مونڈہون تک اور بغلون تک اندر کی جانب تون اپنی کی سی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** من بطون ایدیہم مین لفظ من کا ابتدا کی ہی یعنی پہیلی ہاتون کی اندر کی رخ پر ہاتہہ پہیری نہ ہاتون کی اوپر کی رخ پر جیسیکہ ذکر کیا ہی اوسکو مخالفان جواب اسحاب کی یا یہہ معنی مین

اور تیمم کیا تیمم کرنا مٹیلیوں سی جنہ جنی مناسب ہیں اس مقام کی وجہ سے اور صحابہ نے اسطرح تیمم کیا ہے سکا پتہ لگا کہ اونہون نے دیکھا کہ فقط مدکا ایہ تیمم کی بین مطلق پانی ہی ہوں ہاتہہ کا اطلاق سب پر ہو سکتا ہی اور جمہور علمانی فقط کی کہ تیمم فرع ہی وضو کا پس جہانتک وضو مین ہاتہہ دہوتی ہین وہین تک تیمم مین ہی ہاتہہ پہیرنا ہی اور سوا ہی سکی صرف کی تیمم مین جو آیا ہی کہ مسح کیا ہاتہین پاوس سی ہی یہ معلوم ہوتا ہی ف تیمم کرہی مسافر اور جو کہ دہو پانی سی ایک کوس مسافر ہو یا مقیم خواہ شہر مین خواہ باہر شہر کی یا سبب بیماری کی کہ ڈرتا ہو زیادتی اوسکی یا دیر ہو دیکر اچھی ہوتی بیماری کا یا ڈرہو دشمن کا یا درندی کا یا سانپ کا یا ڈول وغیرہ نہ پہنچ سکی تو ان سب صورتون مین تیمم کرہی و چیزی کہ جنس زمین سی ہو مانند خاک کی اور ریت کی اور پتہر کی اور سرمہ کی اور ہرتال کی اور سب جواہرات کی سوا سونے اور موتی کی اگرچہ ان چیزون پر غبار نہو اور جو چیز جنس زمین سی نہو اوس سی تیمم جب درست ہوگا کہ غبار ہو اور شرط تیمم کی یہ ہی کہ عاجز ہو استعمال پانی کی سی حقیقۃ یا حکما اور طہارت خاک کی ہی شرط ہی استحباب ہی یعنی حضار تیمم پر سب پر ہاتہہ پہیرہی کہین خالی نرہی اور نیت اوسکی ہی اور ضرور ہی نیت کرنی اوس عبادت مقصود کی کہ جو صحیح ہوتی ہو بدون طہارت کی یعنی نماز پڑہنی کی نیت کرہی پس اگر تیمم کرہی کافر اسلام کی لیے یا کوئی تیمم کرنی سجدہ تلاوت کی لیے تو اوس سی نماز نہین ہوتی اور نہین شرط ہی تعین حدیث کی یا جنابت کی اور طور تیمم کا یہ ہی کہ دونون ہاتہہ زمین پر ماریے اونکو جہاڑ کر مونہہ پہیرے پہیر دوسری دفع اسیطرح مار کر جہاڑی و پہیرے بتلی دامین ہاتہہ کی اوپر کی رخ بائین ہاتہہ کی اور اندر کی رخ پر کہنی سمیت پہر اسیطرح دامین ہاتہہ پر بایان ہاتہہ پہیرے اور برابر ہی تیمم جنبی و محدث اور حائض و نفاس والی و جائز ہی تیمم پہلی فی وقت نماز کی اور پڑہی اوس سی جو چاہی فرض اور نفل مانند وضو کی اور جائز ہی واسطی خوف فوت ہونی نماز جنازہ کی یا عید کی استذار بنا یعنی پہلی ہی اور درمیان مین نہ واسطی خوف فوت ہونی جمعہ کی و نماز وقتیہ کی اور نہین توڑتا ہی اوسکو مرتد ہو جانا بلکہ توڑتی ہی اوسکو وہ چیز کہ وضو کو توڑتی ہی اور توڑتا ہی اوسکو قادر ہونا پانی پر کہ کافی ہو طہارت کی لیے اور توڑتا ہی قادر ہونا پانی کی استعمال پاوے اگر مسافر پانی پاسا مین کہہ کر بہول گیا اور نماز پڑہلی تیمم کی تو پہر جب پانی یاد آوی تو نماز کو پہیر ہی نہین واجب ہی اوسکو کہ توقع رکہتا ہی پانی ہاتہہ لگنی کی کہ تاخیر کرہی اور نماز کو آخر وقت تک یعنی جبتک کہ وقت مکروہ نہ آجاوی اور واجب ہی طلب کرنا پانی کا تین سو ہاتہہ تک اگر گمان کرتا ہی نزدیکی اوسکی کا اور نہین تو نہین اور واجب ہے خریدنا پانی کا اگر اسکی پاس قیمت ہی اور وہ بیچا جاتا ہی ثمن مثل کو یعنی اپنی بہاو اور نہین تو نہین اور اگر اسکی فریق کی پاس پانی ہی تو مانگی اوس سی پس اگر وہ نہ دے تو تیمم کرہی اور اگر تیمم کرہی مانگنی سی پہلی یا جنبی تیمم کرہی شہر مین واسطی خوف جماری کی تو جائز ہی ۔ متقی

باب الغسل المسنون

باب ہی بیچ بیان غسل مسنون کی

الفصل الاول فصل پہلی **عن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل** متفق علیہ ۔ روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ آوی کسی تمہارا نماز جمعہ کو پس چاہی کہ نہاوی روایت کی یہ بخاری و مسلم نی ف مختار یہ ہی کہ غسل نماز جمعہ کی لیے ہی کہ اوسی طہارت سی جمعہ ادا کرہی و بعضی کہتی ہین کہ غسل واسطی تعظیم و تکریم دن جمعہ کی ہی و غسل جمعہ کا مستحب ہی کہ ہی نزدیک جمہور کی و امام مالک کی نزدیک واجب ہی بسبب ایک حدیث کی ۔ ع

وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم** متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہے ہر بالغ پر روایت کی یہ بخاری و مسلم نی ف واجب ہی یعنی ثابت ہی کہ نہین لائق ہی چہوڑنا اوسکا اور یہ معنی نہین ہین کہ واجب ہی تارک اوسکا گنہگار ہوتا ہے کہا ہی علمانی کہ لفظ مثل اسکی واسطی تاکید استحباب کی ہی جیسیکہ کہتی ہین کہ رعایت فلانی کی ہمپر واجب ہی بتدا اسلام مین مسجدین چھوٹی تہین

اور لوگ صوف پہنتے تھے اور محنتیں بہت کرتے تھے پس جب کہ سینا آتا تو لوگ ایذا پاتے تھے سبب جمعہ کی اسی لفظ واسب کا فرمایا تاکہ لوگ حکم نہانے کو جلدی
قبول کریں ۔ ع ۔ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعۃ
ایام یوما یغسل فیہ راسہ وجسدہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے حق ہے یعنی ثابت اور لازم ہے یا لائق ہے
ہر مسلمان پر یعنی عاقل بالغ پر یہ کہ نہاوے ہر ہفتہ میں ایک دن یعنی جمعہ کو کہ دھووے اس میں سر اپنا اور بدن اپنا روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ۔
الفصل الثانی فصل دوسری **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ یوم الجمعۃ
فبہا ونعمت ومن غسل فالغسل افضل رواہ احمد وابوداود والترمذی والنسائی والدارمی اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جس نے
کیا دن جمعہ کی پس فرض ادا کیا اور خوب فرض ہے وہ اور جس نے کہ غسل کیا یعنی نماز جمعہ کی لیے پس غسل بہتر ہے روایت کی یہ احمد و ابوداود و ترمذی
اور دارمی نے **ف** لفظ فبہا ونعمت کی معنی یہ ہیں فبالفریضۃ اخذ ونعمت الفریضۃ ہی یعنی فرض ادا کیا اور کیا خوب فرض ہے وہ اور یہ حدیث
صریح دلالت کرتی ہے اوپر کہ غسل دن جمعہ کا سنت ہے نہ واجب ۔ ع ۔ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من غسل میتا فلیغتسل رواہ ابن ماجۃ وزاد احمد والترمذی وابوداود ومن حملہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے
جو نہلاوے مردے کو پس چاہیے کہ آپ بھی نہاوے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابوداود نے اور جو کوئی اوٹھاوے
کو یعنی اوٹھاوے مردے کو پس چاہیے کہ وضو کرے **ف** نہاوے ستھرائی کی لیے کہ شاید چھینٹیں وغیرہ اسکی پڑتی ہیں بدن مرا ستحباب کی لیے ہے
اکثر علما کی نزدیک کیونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ لازم نہیں تم پر بعد میت کے غسل جبکہ نہاوے تم اور سلکو اور دھولو لیکن اوٹھاوے مردے کو اور نہانا کافر کا
وضو اسلیے کرے کہ وقت اوٹھانے جنازہ کی باوضو ہوگا جب جنازہ رکھا جاوے گا نماز پڑھی جاوے گی پس یہ امر بھی استحباب کی لیے ہے نزدیک
۔ ع ۔ **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابۃ ویوم الجمعۃ ومن الحجامۃ ومن
غسل المیت رواہ ابوداود اور روایت ہے حضرت عائشہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ نہانے کی چار چیزوں
سے جنابت سے اور دن جمعہ کی اور سینگی کھچوانے سے اور غسل دینے میت کے کی روایت کی یہ ابوداود نے **ف** نہانا تین وجہ سے ہے واجب غسل
میت کو دیا ہو کبھی اس لیے معنی یغتسل کی یہ ہیں کہ حکم فرماتے نہانے کا اور ان چار غسلوں میں سے جنابت کا فرض باقی مستحب اور چوتھی لکھوا دی
وہ ستھرائی کی لیے نہاوے ناخون وغیرہ سے پاک ہو جاوے ۔ ع ۔ **وعن** قیس بن عاصم انہ اسلم فامرہ النبی صلی اللہ علیہ و
سلم ان یغتسل بماء وسدر رواہ الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ تحقیق یہ مسلمان ہوا پس
حکم کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہاوے ساتھ پانی اور بیری کی پتوں کی روایت کی یہ ترمذی و ابوداود و نسائی نے **ف** کافر جو
مسلمان ہوا اگر جنبی ہے تو غسل کرنا اوسکی واجب ہے ورنہ مستحب اور صحیح تر یہ ہے کہ کلمہ شہادت کا پہلی پڑھے اور نہاوے بعد اسکے بیری ملکر
کو پہلی نہانیکی سر پر ہی مٹاوے اور بیری کی پتوں کی نہانیکو فرمایا تاخوب پاکی اور ستھرائی حاصل ہو ۔ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن عکرمۃ قال ان ناسا من اھل العراق جاءوا فقالوا یا ابن عباس ارای الغسل یوم الجمعۃ واجبا قال لا ولکنہ
اطہر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیہ بواجب وساخبرکم کیف بدء الغسل کان الناس مجہودین یلبسون
الصوف ویعملون علی ظہورہم وکان مسجدہم ضیقا مقارب السقف انما ہو عریش فخرج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم حار وعرق الناس

فی ذلک الصوف حتی حارث صنہم بریح اذی بذلک بعضہم بعضا فلما وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الریح قال یا ایہا الناس اذا کان ہذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجد من دہنہ وطیبہ قال ابن عباس ثم جاء اللہ بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدہم ودہب بعض الذی کان یؤذی بعضہم بعضا من العرق رواہ ابو داود روایت ہی تابعی سے کہ حسین کہتی ہی میں نے عراق میں ابن عباس سے یہ اعتقاد کرتی ہوں کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہی کہا کہ ہاں لیکن بہت پاک اختیار والا ہی اور بہتر ہی اطلاق اس شخص کی کہ نہاوی اور جو شخص کہ نہاوی اسپر واجب اور میں خبر دیتا ہوں تمکو اسطرح سے تبا شروع غسل کا یعنی سبب اسکی شروع ہونیکا پہلی کیا ہوا ہی لوگ بعضی صحابہ بھیڑ چنتی ہی صوف اور کام کرتی ہی اپنی پیٹھوں پر اور تہی اسکی بدبو نکلتی ہی پسینہ کی اور رہتا ہا کہ جمعہ یعنی مہینوں کھجور کا پس نکلی یعنی جمعہ ان کو ہی کہ وہ دن جمعہ کا تہا اور تر ہوا کرتی ہوں اپنی اپنی صوف کی یہانتک پہیلی ان سے بو ایذا دیتی ہی بسبب اسکی بعضوں نے بعضوں کو یہ سبب اسکی باتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو دیکہا یا ارشاد کی بو کو جسنے وہی یہ دن اپنے نہاوا اور چاہیئی کہ اگاوی یکسر میں سے بہتر اور بہتر کا کہ پاوی تیل اپنی سے اور خوشبو اپنی سے یعنی تیل ماننا اور اگاوی اور خوشبو ماننا کو کہا ابن عباس نے پہر دیا اللہ نے مال اور بہلی پوشاک سوا صوف کی اور کفایت کی ہمکو محنت سے اور کشادہ کی گئی مسجد اونکی اور رہا باقی ہی بعض اور بہتر کی کہ ایذا دیتی تہی بسبب اوسکی بعض اونکی بعض کو پسینہ ہی روایت کی یہ ابو داود نے اور کفایت کی گئی محنت سے یعنی کفایت کیا اللہ نے اونکو اس سبب سے غنی کر دینی کی کہ فراغ ہوں وجہ عیشت کی بغیر مشقت کی اور لفظ من العرق بیان ہی لفظ بعض کا اور بعض بیان ہی لفظ ما کا یعنی پسینہ لوگون کی کہ ایذا دیتی تہی بسبب جا بجا مسل ہونی فراغت کی فع ہونی میں حاصل سازی کلاط من عباس کا یہ ہی کہ غسل نہاوا جب ابتدا اسلام میں بسبب کثرت بدبو پسینہ کی پہر جب دور ہوا تو منسوخ ہوا وجوب غسل کا اور سنت باقی رہی یعنی غسل جمعہ کا سنت ہی

باب الحیض

باب ہی بیچ بیان حیض کی ف حیض کی معنی لغت میں بہنا جاری ہونی کی اور شرع میں مراد ہی وہ خون ہی کہ جاری ہوتا ہی حکم عورت کی سن بغیر بیماری اور صبنی کی اور جو خون کہ بسبب جاری کی نکلتا ہی اوسکو استحاضہ کہتی ہیں اور جو کہ بعد سن ایاس جاری ہوا ہی اوسکو عاس کہتی ہیں اور مدت حیض کی کم سی کم تین دن ہیں اور زیادہ دس دن ہیں اس مدت میں جس رنگ کا خون آوی سو حیض ہی یعنی خون حیض کا سرخ بہی ہوتا ہی اور سیاہ بہی اور سبز اور زرد بہی اور مٹی کی رنگ کا اور مانند اسکی اور حکم اوسکا یہ ہی کہ نماز اور روزہ وغیرہا عبادت کرنی اور بعد منقطع ہونی اوسکی کی سزاوار ہی اوسکی قضا ہی اور نماز کی نہیں

الفصل الاول فصل پہلی عن انس قال ان الیہود کانوا اذا حاضت المرأۃ فیہم لم یؤاکلوہا ولم یجامعوہن فی البیوت فسأل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم النبی فانزل اللہ تعالی ویسئلونک عن المحیض الآیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا کل شیء الا النکاح فبلغ ذلک الیہود فقالوا ما یرید ہذا الرجل ان یدع من امرنا شیئا الا خالفنا فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر فقالا یا رسول اللہ ان الیہود یقول کذا وکذا افلا نجامعہن فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیہما فخرجا فاستقبلتہما ہدیۃ من لبن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارسل فی اثارہما فسقاہما فعرفا انہ لم یجد علیہما رواہ مسلم روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق یہود تہی جسوقت کہ حائض ہوتی عورت اونمین نہ کہاتی ساتہہ اونکی اور نہ جمع رکہتی اونکو گہروں مین میں پوچہا صحابیون حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی حکم

نہ کہا لیکا اونکی ساتھہ حالت حیض مین جیسکہ ہیوہ کرتی ہی پس نازل کی اسہ تعالی نی یہہ آیۃ اور سوال کرتی ہین تجھسی حیض سی آخر آیۃ تک پہر فرمایا
رسول خدا صلی اسہ علیہ وسلم نی کہ تم سب کچھہ سوا جماع کی پس پہونچی یہہ خبر یہود کو پس کہا اونہون نی نہین ارادہ کرتا یہہ شخص یعنی آنحضرت صلی اسہ
علیہ وسلم یہہ کہ چہوڑی ہی مورد ین جا ریسی کچھہ پر گمخالفت کری ہماری وسمین پس آئی اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر صحابی پس کہا اون دونون نی ای
رسول خدا کی تحقیق ہیود کہتی ہین ایسا اور ایسا یعنی یہی پہلا کلام اونکا نقل کیا پس کیا ہمنشینی کرین ہم اونسی پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اسہ علیہ
وسلم کا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ خفا ہوئی اون دونو پر پس نکلی دونون صاحب پیچھے پس آئی یا اونکی تحفہ دودہ کا طرف نبی صلی اسہ علیہ وسلم کی یعنی
یہہ جب نکلی تو ایکہا کہ کوئی شخص دودہ بطریق تحفہ کی حضرت کی پس لاتا ہی پس بہیجا حضرت نی پیچھے اونکی یعنی بلانیکی پس ایک شخص کو پس وہ بلالایا
اونکو پس پلایا اونکو دودہ یعنی تا عنایت حضرت کی معلوم کرین پس جانا اونہون کا نہین خفا حضرت ہمپر روایت کی یہہ مسلم نی ف ساری آیۃ یون
ہی ویسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الا تقربون حتی یطہرن یعنی پوچہتی ہین صحابہ تجھسی حکم حیض کا کہہ کہ وہ پلیدی ہی
پس کیسو ہو عورتون سی حالت حیض مین اور نزدیک ہوا اونکی یہانتک کہ پاک ہوون وہ پس جب یہہ آیۃ اوتری حضرت نی اسکی تفسیر مین فرمایا کہ مراد
یکسو ہونی اور نزدیک ہونی سی یہہ ہی کہ اون راتونمین اون سی جماع نہ کرو اور سب کچھہ کرو یعنی ساتھہ کہانا اور پینا اور مخالطت کرنی اور ساتھہ سونا
اور بدن کو ساتھہ لگانا ازار سی اوپر اوپر پس اس آیت سی معلوم ہوا کہ حیض کی حالت مین جو کوئی جماع کریگا تو گنہگار ہوگا کہ حرام ہی اور جو حلال جان کر
کریگا کافر ہوگا کیونکہ قرآن سی یہہ حرام ہی و رکیا نہ ہمنشینی کرین ہم یعنی لیا عورتونکی ساتھہ پینا اور کہانا پینا کیا کرین ہم حوض اونکی
اس سوال سی یہہ تہی کہ یہود اسپر طعن کرتی ہین اگر فرماوی تو ہم یہہ باتمین ترک کرین تا اُنپر ین نا افت ہی و رکوئی طعن نکری ع وعن
عائشۃ قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکلانا جنب وکان یامرنی فاتزر
فیباشرنی وانا حائض وکان یخرج راسہ الی وہو معتکف فاغسلہ وانا حائض متفق علیہ اور روایت ہی
عائشہ سی کہا تہی مین اور نبی صلی اسہ علیہ وسلم نہاتی ایک پاسن سی اور ہوتی ہمپر دونو جنبی اور تہی حضرت حکم فرماتی مجکو پس باندہتی مین تہبند
پس لگاتی بدن اپنا مجسی یعنی ازار کی اوپر اوپر مین ہوتی حائض اور تہی نکالتی سر اپنا طرف میری اور وہ ہوتی اعتکاف مین پس دہوتی
مین سر اونکا اور ہوتی مین حائض روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بموجب عادت عرب کی بڑا پاسن ہمراہ ہوا ویسا نہین رکہا ہوتا نہا اوس
سی دونو صاحب چلو بہر بہر کر نہاتی جاتی تہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حرام ہی فائدہ اوٹہانا عورت حائضہ کی زیر ناف سی زانوتک یعنی ران
کا تہبند نہ لگاوی اور جماع نہ کری اور یہہ مطلب اور حدیثون سی بہی ثابت ہوتا ہی اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور شافعی اور مالک کا بہی
اور امام احمد اور امام محمد اور بعضی شافعیہ کا یہہ مذہب ہی کہ عورت حائضہ سی فائدہ اوٹہانا سوا جماع کی جائز ہی اور نکالتی سر اپنا طرف میری یعنی
دروازہ حجرہ کا مسجد کی طرف کہلا ہوا ہوتا تہا اوسمین سی سر مبارک حجرہ کیطرف نکالدیتی تہا ان حضرت عائشہ بیٹہکر سر مبارک کو دہوتی اس سی معلوم
ہوا کہ اعتکاف والا اگر بعض اعضا اپنا مسجد سی نکالی تو اعتکاف باطل نہین ہوتا ہ ع وعنہا قالت کنت اشرب وانا حائض
ثم اناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی فیشرب واتعرق العرق وانا حائض ثم
اناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی رواہ مسلم اور روایت ہی
اونہین سی کہا کہ تہی مین پیتی پانی اور ہوتی مین حائض پہر دیتی مین پانی نبی صلی اسہ علیہ وسلم کو پس رکہتی وہ مونہہ اپنا اوس جگہہ کہ
رکہتی مین مونہہ اپنا پس پیتے حضرت پانی اور چوستی مین ہڈی گوشت کی اور ہوتی مین حائض پہر دیتی مین ہڈی نبی صلی اسہ علیہ وسلم کو پس

کرتی ہو اور یہ حدیث اس جگہ کہتی ہیں ہو نہ پہنا روایت کی ہے مسلم نے ف حضرت میمونہ سے کہ وہ کہتی ہیں ہو نہ پہنا سبب مخالفت یہود کی اور نہایت محبت حضرت عائشہ کی دلیل ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ حائض عورت کی ساتھ کھانا اور پینا جائز ہے اور اعضا اوسکی نجس نہیں ع **وعنها** قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يتكئ في حجري وانا حائض ثم يقرأ القرآن متفق عليه اور روایت ہے اور نہیں سے کہا کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کرتے تھے میری گود میں اور ہوتی میں حائض پھر پڑھتے قرآن روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے ف اس سے دلالت کرتی ہے اس پر کہ حائض کا پڑھنا قرآن کا نہیں منع ہے ع **وعنها** قالت قال لي النبي صلى الله عليه وسلم ناوليني الخمرة من المسجد فقلت اني حائض فقال ان حيضتك ليست في يدك رواه مسلم اور روایت ہے اور نہیں عائشہ سے کہا کہا فرمایا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی مصلی کو جو ہو یا مسجد میں سے یعنی مصلی کی پکڑنے کی روایت کی ہے مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ حائض کا ہاتھ مسجد میں پڑا ہونا اور اوس کا مسجد میں سے کوئی چیز لینا نہیں ہے ع **وعن ميمونة** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في مرط بعضه علي وبعضه عليه وانا حائض متفق عليه اور روایت ہے میمونہ سے کہا کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے چادر میں ہوتا بعض اوسکا مجھ پر اور بعض اوسکا حضرت پر اور میں ہوتی حائض روایت کی ہے بخاری نے اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ تمام اعضا حائض کی پاک ہیں سوا فرج کے نماز اوس کپڑے میں کہ بعض اوسکا نجاست پر پڑا ہو اور بعض اوسکا نمازی پر ہو نہیں جائز ہوتی اور کہا سید جمال الدین نے کہا ہے صاحب تحریر ان کہ یہ حدیث نہیں دلالت کرتی میں ساتھ ان الفاظ کی لیکن اوس مضمون کی مانند مضمون اوسکی ہے اور ابو داود میں ہے اسی علامہ ع **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى حائضا او امرأة في دبرها او كاهنا فقد كفر بما انزل على محمد رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي وفي روايتهما فصدقه بما يقول فقد كفر وقال الترمذي لا نعرف هذا الحديث الا من حكيم الاثرم عن ابي تميمة عن ابي هريرة روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورت حائضہ سے یا مرد فعل کرے عورت کے یا عورت سے یا کاہن کی پاس پس تحقیق کفر کیا ساتھ اوس دین کی کہ نازل کیا گیا محمد پر روایت کی ہے ترمذی اور ابن ماجہ و دارمی نے اور یہ روایت ابن ماجہ اور دارمی کی یوں ہے کہ جو کوئی آوے کاہن کی پاس پس سچا جانے اوسکو اوسچیز میں کہ کہتا ہے پس تحقیق کافر ہوا اور کہا ترمذی نے نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر حکیم اثرم سے کہ نقل کیا ابی تمیمہ سے اوس نے ابی ہریرہ سے ف یعنی جو کوئی حلال جانکر کسی حائضہ سے جماع کرے یا کسی عورت سے بدفعلی جیسی سے کرے یا کاہن کو سچا جانے وہ کافر ہوتا ہے اور اگر حلال نجانے پہلی اور دوسری چیز کو اور کاہن کو سچا نجانے تو فاسق ہوتا ہے اس صورت میں معنی اسکی یہ ہیں گے کہ اوسنے کفران نعمت اللہ کا کیا اور مراد کاہن سے شخص ہے کہ خبریں بتاوے زمانہ آیندہ کی اور یہی حکم ہے نجومی عرافی پوچھنے کا اور جیسی سے بدفعلی کرنے میں جو قید عورت کی لگائی اوس میں دلالت ہے اسپر کہ مرد سے اعلام کرنا اس سے بھی زیادہ برا ہے ع **وعن معاذ بن جبل** قال قلت يا رسول الله ما يحل لي من امرأتي وهي حائض قال ما فوق الإزار والتعفف عن ذلك افضل رواه رزين وقال محي السنة إسناده ليس بقوي اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہا میں نے اے رسول خدا کی کیا حلال ہے واسطے میرے عورت میری سے اور وہ ہو حائض فرمایا وہ چیز کہ ہو اوپر تہبند کی اور بچنا اوس سے افضل ہے روایت کی رزین نے اور کہا محی السنہ نے کہ اسناد اسکی

نہیں قوی ف حلال ہی وہ چیز کہ ہوا و پر تہہ بند کی یعنی تہہ بند کی اوپر ہاتھہ لگانا حلال ہی و بچنا تہہ بند کی و پرسی بہی فضل ہی اسلیے
کہ مبادا وطی کر بیٹہی اور حضرت سی جو ثابت ہوا ہی کہ حضرت عائشہ کی تہہ بند کی اوپر اوپر ہاتھہ وغیرہ لگانی بہی تو باعث یہہ تہا کہ حضرت قادر تہی ہر
نفس پر اور ویسا نہیں ہو سکتا یہہ حدیث بہی موید بہی مذہب حنفی کی ع **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار رواہ الترمذی و ابوداود والنسائی والدارمی و ابن ماجہ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص کہ صحبت کریگا تہہ عورت اپنی کی حالت حیض مین پس چاہیے کہ صدقہ دی ساتہہ نصف دینار
روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی و ابن ماجہ نی ف دینار سارہی چار ماشہ سونیکا ہوتا ہی اگر سونا سولہ روپی تولہ ہو تو
ایک دینار چھہ روپی کا ہوا اور آدہا دینار تین روپی کا کہا ہی خطابی نی کہ اکثر علما اسپر ہین کہ کفارہ اوسکا استحباری ہی و بعض مذہب شافعی و ابو حنیفہ
کا بہی یہی ہی لیکن مستحب ہی نزدیک شافعی کی یہہ کہ بعد دی ایک دینار اگر صحبت کی ہی مدخول مین و نصف دینار دی حالت انقطاع خون
مین بہطرح ابن ہمام حنفی نی بہی کہا ہی کہ جو کوئی اپنی بیوی سی حلال جانکر بحالت مین وطی کری تو کافر ہوتا ہی و حرام جانکر کری تو کبیرہ گناہ
کیا اور واجب ہی و یہہ توبہ اور بعد دی ایک دینار یا آدہا دینار اور بعض اصحاب کی و محدثین نی کہا ہی کہ یہہ حدیث مرسل ہی یا موقوف ہی ابن
عباس پر اور نہیں صحیح ہوئی مرفوع متصل حضرت تک ع **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان دما احمر
فدینار واذا کان دما اصفر فنصف دینار رواہ الترمذی اور روایت ہی وہی سی نقل کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ہو خون
حیض سرخ پس ایک دینار اور جسوقت کہ ہو خون زرد پس آدہا دینار روایت کی یہہ ترمذی نی ف جو علما کہتی ہین کہ بسبب صحبت ارسکی بعد
خون مین ایک دینار اور انقطاع مین نصف دینار دینا مستحب ہی وہ اسی سی نکالتی ہین کیونکہ ابتدا مین خون سرخ ہوتا ہی و آخر کو زرد ہو جاتا ہی +
ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** زید بن اسلم قال ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ما یحل لی من امراتی وھی حائض فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشد علیھا ازارھا ثم شانک
باعلاھا رواہ مالک والدارمی مرسلا روایت ہی زید بن اسلم سی کہا تحقیق ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس
کہا کیا چیز حلال ہی میری لیی عورت میری کی و حالت مین کہ ہو وہ حائض پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو جسوقت
کہ ارادہ کرتو واسیزہ بند و اسکا پہر کام تیرا اوپر اوسکی ہی یعنی تجکو مباح ہی و پرسی فائدہ اوہانا مباح ہی و یہہ بھی مرسل روایت کی یہہ مالک و دارمی
نی بطریق ارسال کی **وعن** عائشۃ قالت کنت اذا حضت نزلت عن المثال علی الحصیر فلم یقرب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ولم تدن منہ حتی تطہر رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہا ہی مین جسوقت کہ حائض ہوتی اترتی بچھونی سی
ہوں پس پرسش نزدیک ہوتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کی اور نزدیک ہوتین عائشہ حضرت کی یہانتک کہ پاک ہوتین روایت کی یہہ
ابوداؤد نی ف ظاہر مین یہہ حدیث مخالف ہی اور پہلی حدیثونکی جو کہ دلالت کرتی ہین اوپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہی ساتہہ حالت حیض
مین ہمبستری وغیرہ کرتی تہی جواب اسکا یہہ ہی کہ حدیث منسوخ ہی ساتہہ اون حدیثون مباشرت کی یا اسحدیث مین نزدیک ہونی سی مراد
جماع کرنا یعنی اس حالت مین جماع نہ کرتی تہی جیسیکہ کلام اللہ مین آیا ہی لا تقربوہن حتی یطہرن یعنی صحبت کرو عورتونسی یہانتک کہ پاک ہوویں
اور اس حدیث مین لفظ فلم یقرب کا ساتہہ زبر حرف ہی کی اور پیش حرف رکی اور لم تدن اور حتی تطہر دونون ساتہہ حرف ت کی مین اکثر
صحیح نسخون مشکوۃ کی مین تو یونہی ہین اور بیچ حاشیہ نسخہ سید جمال الدین کی لکہا ہی کہ صحیحون ہی کہ لم یقرب ساتہہ زبر نون اور حرف رکی

او سول اسکی لام کو زیر ہی او لم مذن ساتہ بر پہلی نون کی او پیش و سریکی او رنقط نظر نون سی او رسیر کر نی لکہا ہی کہ اسیطرح ہی
سہل ہو او ہمین ع **باب المستحاضة** باب ہی بیچ بیان مستحاضہ کی **ف** مستحاضہ او ع رت کو کہتی ہین کہ جسکی رحم مین
سی خون جاری ہوتا ہی بغیر ایام حیض او رنفاس کی رحم ایک رگ ہی کہ نام او سکا عاذل ہی و سمین خون جاری رہتا ہی او رحکم او سکا
یہ ہی کہ او سمین نماز او روزہ او ر عبادتین او صحبت کرنی منع نہین ع ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عائشة**
قالت جاءت فاطمة بنت ابی حبیش الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله انی امراة استحاض فلا اطهر
افادع الصلوة فقال لا انما ذلك عرق ولیس بحیض فاذا اقبلت حیضتك فدعی الصلوة واذا ادبرت فاغسلی عنك
الدم ثم صلی **متفق علیه** روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا آئی فاطمہ بنت ابی حبیش کی طرف نبی صلی اسر
علیہ وسلم کی پس کہا اسی رسول خدا کی تحقیق مین ایک عورت ہون کہ استحاضہ کیجاتی ہون پس نہین پاک ہوتی پس کیا چہوڑدون نماز فرمایا نہین
سواے اسکی نہین کہ یہ خون ایک رگ کا ہی و نہین ہی حیض کا پس جسوقت کہ آوی حیض تجکو پس چہوڑدی نماز او رجسوقت جاتا رہی وہ پس
دہو اپنی سی خون کو یعنی او رپہر نہا یہ نماز پڑہ روایت کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** اسمین امام اعظم رح کا مذہب ہی کہ اگر ایک عورت معتادہ
تہی یعنی او سکو عادت تہی کہ مثلاً چہ روز یا پانچ روز خون آتا تہا اب جب استحاضہ ہوئی دنون عادت کی کو سمین یا ایام حیض کی ٹہہرادی او راون
دنون نماز وغیرہ چہوڑدی او رجب وہ دن تمام ہوئے تو خون دہو کر نہا وی او رنماز وغیرہ شروع کری او راگر عورت مبتدیہ تہی یعنی پہلا ہی
حیض یا تہا کہ استحاضہ ہوگئی یعنی خون جاری رہا ہمیشہ کو تو وہ اسمین اکثر دن حیض کی کہ دس ہین انکو ایام حیض کی ٹہہرادی او راور ایام طہر کی
نزدیک عمل تمیز پر کری یعنی اگر خون سیاہ غلیظ ہی حیض کا ہی او راگر ایسا نہین ہی تو استحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی امام اعظم رح
کہتی ہین کہ حدیث عروہ کی یعنی جو کہ آگی آتی ہی روایت کی گئی ہی دو طریق سی ایک تو او نہین سی ہی مرسل او ر دوسری مضطرب او نہین ذکر کیا
گیا ہی رنگ خون کا مگر حدیث عروہ کی مین سو سوا اوسکا یہ ہی جو مذکور ہوا او ر یہ حدیث کہ جسمین اعتبار دنون کا ہی اوسند ہمارے ہی
صحیح ہی پس عمل کرنا اسپر اولی ہی و ظاہر یہ ہی کہ یہ عورت معتادہ تہی او رکہا ہی شافعی نی کہ مستحاضہ پر نماز فرض کر لیی اپنی شرمگاہ کو سیلیا
کری او رامام ابو حنیفہ نی کہا ہی کہ جب وقت آوی جبہی دہو وی پہر نہا وی او رلنگوٹہ باندہی او روضو کری جلدی سی جلدی پہر خون جو
جاری ہی و سمین عذر ہی جو چاہی پڑہی آخر وقت تک ع ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عروة بن الزبیر عن**
فاطمة بنت ابی حبیش انها کانت تستحاض فقال لها النبی صلی الله علیه وسلم اذا کان دم الحیض فانه دم اسود
یعرف فاذا کان ذلك فامسکی عن الصلوة فاذا کان الاخر فتوضئی وصلی فانما هو عرق
رواه ابوداود والنسائی روایت ہی عروہ ابن زبیر سی و نہون نی نقل کی فاطمہ بنت ابی حبیش سے ہی کہ وہ تہی استحاضہ
کیجاتی پس کہا اسکو نبی صلی اسر علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہو خون حیض کا پس تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہی پس جسوقت کہ ہو یہ پس
بند رہ نماز سی پس جبکہ ہو استحاضہ کا یعنی سوا رسیاہ کی او ر رنگ کا ہو پس وضو کر او ر نماز پڑہ پس سوا اسکی نہین کہ وہ خون رگ کا ہی روایت
کی یہ ابوداؤد او رنسائی نی **ف** یہ رنگ خون کی باعتبار اکثر کی فرمائی ہین کیونکہ کبہی خون حیض کا سرخ وغیرہ بہی ہوتا ہی او رہمارے
نزدیک بر تقدیر صحت اس حدیث کی یہ محمول ہی سیر کہ جب تمیز موافق ہو عادت کی یعنی جس صورت کو استحاضہ لاحق ہوا او ر ایام حیض کی پہچین
تو مدت حیض کی اسکی حق مین عادت او سکی ہی موافق عادت کی دن حیض کی تمام ہوئی او راو نہین نو نہین رنگ خون کا سیاہی کی طرف سرخی

وغیرہ کی مایل ہوا بعد اسکی یہہ خون حیض مین نہین محسوب ہوگا بجب اتفاق کی تمیز خونکی موافق عادت اسکیکی ہوئی ع مولانا **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا تحقیق ایک عورت والتی تہی خون مانے حضرت رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم کی مین یعنی اوسکو خون استحاضہ کا آتا تہا اور تہی وہ معتادہ پس پوچہا فتوی واسطے اوسعورت کی ام سلمہ نی پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم سی پس فرمایا چاہیی کہ دیکہی گنتی راتون اور دنون کی کہ ہوتی تہی حائض اون دنون مین مہینی سی پہلی اس سی کہ پہنچی اوسکو بیماری خونکر کہ پہنچی اوسکو پس چاہیی کہ چہوڑ دی نماز موافق اون دنونکی مہینی مین سی پس جوقت کہ گذری یہہ یعنی وہ دن جب ہوچکین پس چاہیی کہ نہا ڈالی یہہ چاہیی کہ باندہی لنگوٹ ساتہہ کپڑی کی پہر نماز پڑہی روایت کی یہہ مالک ابوداؤد دارمی نی اور روایت کی نسائی نی معنی اسکی **ف** استحاضہ عورت کو چاہیی کہ حشی المقعد و خون کو لنگوٹ سی روکی بعد اسکی اگر خون آویگا تو نماز صحیح ہوجاویگی حاجت پہر پہرنی کی نہین اور یہی حکم سلس البول کا ہی ع **وعن** عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ جَدُّ عَدِيٍّ اسْمُهُ دِينَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عدی بن ثابت سی وہ نی نقل کی اپنی باپ سی وہ نی عدی کی دادا سی کہا یحیی بن معین نی دادا عدی کا نام اوسکا دینار ہی وہ نی روایت کی نبی صلی اسد علیہ وسلم سی کہ اونہون نی فرمایا استحاضہ کے حق مین کہ چہوڑ دے نماز دنون حیض اپنی مین کہ ہوتی تہی حائض اونمین پہر نہاوی یعنی ایکبار اور وضو کرلی نزدیک ہر نماز کی اور روزہ رکہی اور نماز پڑہی روایت کی یہہ ترمذی و ابوداؤد نی **ف** یہہ حدیث ضعیف ہی اور ایک روایت مین ایا ہی تَوَضَّأُ وقت کل صلوۃ یعنی وضو کرے ہر نماز کی وقت ع **وعن** حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ قَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ وَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا هٰذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتّٰى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلٰثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي فَإِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَإِنْ قَوِيتِ عَلٰى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور وہ بیت ہی حمنہ بنت جحش سی کہا ہی میں استحاضہ کیجاتی استحاضہ بہت سخت ہی میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ پوچھونہیں اون سی اور خبر دون میں اونکو پس یا بیٹی اونکو یہ کہ میں ہی کی کرینب بنت جحش تھی پس کہا میں نی رسول خدا کی تحقیق میں استحاضہ کیجاتی ہوں استحاضہ بہت سخت پس کیا حکم کرتی ہو مجکو اوسمیں تحقیق باز رکھا ہی مجکو نماز اور روزہ سی فرمایا حضرت نی میں اطی ہری روئی میں تحقیق وہ لیجاتی ہی خون کو یعنی خون کلنی کی جگہ پہ روئی کہ بدی تا وہ ماہر نہ نکلی کہا اوسی کہ وہ زیادہ ہی اس سی یعنی روئی سی نہیں رکلسکتا فرمایا مانند لنگام کی کپڑا مانند یعنی لنگوٹ کر لی روئی کہ یہ کہا اوسی وہ زیادہ ہی اس سی فرمایا حضرت نی پس رکھ تو کپڑا یعنی بجاوے اس لنگوٹ کی کہا اوس نی وہ زیادہ ہی اس سی سوا اسکی نہیں کہ ڈالتی ہوں میں خون کو ڈالنا بہت مانند پیشہ کی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کرتا ہوں میں تجکو ساتھ دو حکموں کی ایک ہونسا اونمیں سی کری تو نہایت کری تجکو اوسی کی اور اگر قوت رکھتی ہی دونوں پر پس تو دانا تر ہی بحال اپنی تو خوب جانتی ہی جو چاہو سو احتیار کرو فرمایا راوی نی پس جب کہ نہیں ہے استحاضہ مگر ایک علت مانا ہی لاتون شیطان کی ہی پس حیض ٹہرا تو چھ دن یا سات دن بیچ علم خدا کی یہ ٹہرا دال یعنی بعد گذرنی مدت مذکورہ کی یہانتک کہ سوقت دیکھی تو کہ پاک ہوئی اور صاف ہوئی پس نماز پڑھ بیس دن رات یعنی بیس صورت میں کہ ایام حیض کی سات ٹہرائی یا چودہ میں دن رات یعنی بس صورت میں کہ حیض کے چھ دن ٹہرائی اور روزی رکھ یعنی رمضان وغیرہ کی ہر مہینی میں اسیطرح پس تحقیق یہ نہایت کرتا ہی تجکو اور ہیطرح سی کرتی جا ہر مہینی میں جیسیکہ نفس ہوتی ہیں عورتین و جیسیکہ پاک ہوتی ہیں عورتین وقت حیض اپنی کی اور پاک ہوئی اپنی کی اور اگر قدرت رکھتی ہی پر کہ تاخیر کری نماز ظہر کو اور جلدی کری نماز عصر کو پس نہلا اور جمع کر درمیان ان دو نمازون کی کہ ظہر اور عصر ہی و تاخیر کری تو مغرب کو اور جلدی کری تو عشا کو پہ نہلا اور غسل کر اور جمع کری تو درمیان دو نمازون کی پس کر تو اور نہا تو ساتھ فجر کی یعنی فجر کی نماز کی پس پس کر تو اور روزی رکھ یعنی اون دونہیں کہ نماز پڑھتی ہی خواہ روزی فرض ہون یا نفل اگر طاقت رکھتی ہی پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور یہہ بہت پسندیدہ ہی دو حکمون میں طرف میری روایت کی یہ احمد و ابو داود و ترمذی نی **ف** لاتون شیطان کی سی یعنی اسکی سبب سے شیطان تیری طہارت اور نماز وغیرہ میں فساد ڈالتا ہی و ضرر پہنچاتا ہی سمیں اوسکہ شیطان کی یہی راہ ہیکانی و خراب کرنی عبادت کی ہمت کہلتی ہی پس لیوا و سکو اوسکی طرف نسبت کیا کرلات اوسکی ہی پس حضرت نی حقیقت استحاضہ کی بیان فرما کر بیان احکمون کا کرنا شروع کیا ایک اونمین کا یہہ ہی فتحیضی یعنی حیض ٹہرا مراد یہہ ہی کہ احکام حیض کی اپنی پر جاری کر چھ دن یا سات دن موافق عادت کی ظاہر یہہ ہی کہ وہ عورت معتادہ تھی عادت اپنی حیض کے بدل گئی تھی کہ چھ دن تھی یا سات دن پس حکم کیا حضرت نی اوسکو کہ کل کرا و رجوع کر یقین پر بنا کرن دونون عدد دونمین سی فی علم اللہ یعنی یہہ داخل ہی و سیغہ میں کہ جانا اللہ تعالی نی امر تیری سی اور اگر اوسنکی پس ہووی تو یہہ قول راجح ہوگا یعنی واللہ اعلم کی کہ پیغمبر خدا نی ستہ ایام فرمایا یا سبعہ ایام اور اسیطرح کر ہر مہینی سی یعنی ہر مہینی میں چھ دن یا سات دن حیض کی ٹہرا باقی طہر کی و جیسیکہ حائض ہوتی ہیں عورتین یعنی جیسیکہ حیض کی دن ٹہراتی ہیں وہ عورتین کہ مانند تیری عادت کی دن ہوگئی ہیں و اسیطرح تو ٹہرا و وقت حیض اپنی کی اور پاک ہوئی اپنی کی یعنی اگر وقت حیض اونکی کا اول مہینی میں ہی پس تو ہی اول مہینی کو وقت حیض کا ٹہرا اور اگر درمیان مہینی میں اونکا وقت ہووی تو ہی یونہی ٹہرا اور اگر آخر مہینی میں ہووی آخر میں ٹہر پس حاصل اس حکم اول کا یہہ ہوا کہ چھ یا سات دنکی بعد نہا ڈالا کر اور ہر نماز کی لیے غسل کیا کر اب آگی جملہ ان قوت آخر تک سی بیان دوسری حکم کا شروع ہوا اور تاخیر ظہر اور مغرب کی وقت سی کہ کہی دو احتمال کہتی ہی ایک توہیہ کہ بعد گذرنی وقت کی پڑہی یعنی ظہر کو عصر کی وقت میں پڑہی اور مغرب کو عشا میں جیسا کہ مسافر جمع کرتا ہی موجب مذہب شافعی کی اور دوسرا

احتمال یہہ ہی کہ ظہر اخیر وقت مین پڑہی اور عصر کو اول وقت مین اسیطرح مغرب کو آخر وقت مین اور عشا کو اول وقت مین جیسیکہ مذہب حنفی مین تاویل کرتی مین جمع کرنی مساوی کیسکو اسکو جمع صوری کہتی ہین چنانچہ حدیث آیندہ بھی اسپر دلالت کرتی ہی پس حاصل اس حکم دوسرے کا یہہ ہوا کہ ہر روز غسل کرے ایک ظہر اور عصر کی لیے اور ایک مغرب و عشا کی لیے اور ایک غسل فجر کی لیے اور پہلا حکم یعنی ہر نماز کی لیے غسل کرنا صریح نہین کو ہوا لیکن یہہ جملہ ان قوت علی ان تو خرین آخر تک مین اشارہ ہی طرف اسکی کیونکہ اس عبارت سے عاجز ہونا اوسکا غسل ہر نماز کی ہی سمجھا جاتا ہے یہہ مذہب امیر المومنین علی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن زبیر وغیرہ کا ہی و مذہب ابن عباس کا جمع کرنا ہی درمیان دو نمازونکی ساتہہ ایک غسل کے اور یہہ بھی ہوا ترہی ساتہہ اسحدیث کی کہ سمین آپ نے اسکی اجازت دی تہی کہ ہر نماز کی لیے نہاوی چنانچہ اسکی طرف حضرت نے اشارہ فرمایا ہی کہا اجد الامر علیّ یعنی غسل کرنا دو نمازونکی لیے بہت خوش آیند ہی مجکو میری دوسری مرسی کردہ نہانا ہی ہر نماز کی لیے عادت شریف یہہ تہی جو کام امت کے آسان ہوتا تہا وسکو پسند فرماتے ہے اسلیے اسکو پسند فرمایا اور ہماری دلیل یہہ ہے منسوخ ہی حکم کرنا ساتہہ غسل کے دونون صورتون مین معمول ہے اور بہ معالجہ کی اسطی درکار ہی قوت خون کے اور کثرت وسکی ع ع ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ اُسْتُحِیْضَتْ مُنْذُ کَذَا وَکَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا مِنَ الشَّیْطٰنِ لِتَجْلِسْ فِیْ مِرْکَنٍ فَاِذَا رَاَتْ صُفَارَۃً فَوْقَ الْمَآءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّھْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَتَوَضَّاُ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ رَوٰی مُجَاھِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَیْھَا الْغُسْلُ اَمَرَھَا اَنْ تَجْمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ

روایت ہی اسما بنت عمیس سے کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا کی تحقیق فاطمہ بنتی ابی حبیش کے ستی خصہ ہوتی ہی ابتدا اتنی اتنی مدت سی پس نہین نماز پڑہتی ہے اسکا ظاہر حکم اسکا ہی حیض کا ساتہہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سبحان اللہ تحقیق یہہ ہی وسوسہ شیطان کیطرف سی چاہیے کہ بیٹہی لگن مین پس جبکہ دیکہی زردی پانی پر پس البتہ نہاوی اسطی ظہر اور عصر کی ایک نہانا اور نہاوی اسطی مغرب و عشا کی ایک نہانا اور نہاوی اسطی فجر کے ایک نہانا اور وضو کری درمیان انکی یعنی جب حیض بڑہتی ضرور کی تو وضو کرے عصر و عشا کی لیے ایک وضو کا پس روایت کیا اسکو ابو داود نی اور کہا کہ روایت کے مجاہد نی ابن عباس سے جبکہ دشوار ہوا اوسپر نہانا یعنی ہر نماز کی لیے حکم فرمایا اوسکو جمع کرنیکا درمیان دو نمازونکی یعنی ساتہہ ایک غسل کے **ف** جب وقت ظہر کا اخیر کو پہنچتا ہی آفتاب قدری زرد سی آجاتی ہی بلکہ بعد زوال سی شروع ہوتا ہی پس لگن مین کہیگی لیے اسطی فرمایا کہ پانی پر وہ زردی معلوم ہو جاتی ہے اور زردی بڑہتی جاتی ہی جو ہوتی ہی قریب مغرب کے کہ اوسوقت نماز پڑہنی مکروہ ہی و یہہ زردی غیر اوس زردی کی ہی جو بعد عصر کی ہوتی ہی و وقت کہ بیٹہنا نماز کا ہوتا ہی ع ع **کتاب الصلوٰۃ** کتاب ہی یہہ بیان نماز کی **ف** عوارف مین یا ابنی صلوٰۃ مشتق ہی صلی سے اسکی یہہ ہی کہ پڑہی لکڑی کو آگ مین سینک کر سیدہا کرنا پس نماز کو صلوٰۃ اسلیے کہا کہ وہی مین بسبب فضل اللہ کی پڑہا بندہ اور صلی کو ہیبت و عظمت کے ساتہہ یہہ کے گرمی پہونچتی ہی اور اسکی پڑہی بن کو دفع کر دیتی ہی اسیطرح مانند سینکنے والی آگ کی ہوا اور جو کوئی سینکا ساتہہ عبادت نماز کی اوسسے پڑہا پاپ اوسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا دوزخ کی آگ مین کہ وہ اسطی ہو اکرتی قسم کی تعذیب میرکہ من لا یحضرہ ع ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَآئِرُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نمازین پانچ اور جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان مٹا دیتی ہین گناہونکو جو کہ درمیان انکی ہوتی ہین جبکہ گناہ کبیرہ نہ کیی ہون روایت کی یہہ مسلم نے

ف یعنی سب گناہ دور ہو جاتے ہیں اور یہ نہیں کہتا کہ ہر گناہ جاتا رہتا ہے اور نہ یہ کہتا ہے کہ نفل اس کی ... اگر کوئی کہے کہ سب صغائر کو ہر روز کی نمازوں ... ان سے معاف ہو جاتے ہیں تو کبائر کو بھی معاف ہونا چاہیے جواب یہ ہے کہ صغائر کا معاف ہونا ... ہے اور کبائر کا معاف ہونا توبہ سے ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ... ہو جائے ... ہو جاتے ہیں ... ہو جاتے ہیں ... ہو جاتے ہیں

نماز کہ اہو وہ شخص ایں کہ اوست بار حوال اللہ تحقیق ہو بجا ہو نہیں حد کو یعنی ایک کا ملائیں حد کی کیا ہی یعنی ایک قرار کر اور جبر حکم اللہ کا فرمایا کہ ہیں نماز ترجمہ ہو وقت ساتھ ہو ہی کہا او سی کہ ہاں پڑھی ہی فرمایا حضرت نے ایں تحقیق اللہ نے بخشی و اسطی تیری گناہ تیری یا فرمایا حد تیری روایت کی یہ بخاری و مسلم نے

ف کوئی کہی کہ لفظ صحبت سے اسی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایسا ہی کہ ایک مومن کامل جو ہی وغیرہ کی کرا و سیہ شرع وارد ہوئی ہو حضرت نے اسکی سبب کہ کر فرمایا بسبب رکی لیاقت معلوم ہوا کہ یہ وعدہ وہی نماز سے کسی حالتی ہیں جو اب ہو سکتا ہی یہ اوس شخص سے اپنی گمان کی ہو سب کہا بخاری نے ہو نچا ہوں و واقع ہیں وہ الفاظ تہا یعنی حد کو نہ پہونچا تہا سب سے خیر و گناہ کا اسکی یا حد ہی مراد اوسی تعذیر کی ہی حضرت نے ہو احوال حال کہا زیادہ جہاد حکم بخشنے کا فرمایا سبب تہا اسکا حضرت کو حال اوسکی کہا وہ کا اوسکی کی ہی معلوم ہو لیا تہا ملاح ن **وعن** ابن مسعود رضی سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال احب الی اللہ تعالیٰ قال الصلوٰۃ لوقتہا قلت ثم ای قال بر الوالدین قلت ثم ای قال الجہاد فی سبیل اللہ قال حدثنی بہن ولو استزدتہ لزادنی متفق علیہ ابن مسعود سے روایت ہو کہا پوچہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کونسا کام ہی دیتے جیا زیادہ اللہ تعالیٰ کی فرمایا نماز ہیچ وقت اسکی یعنی وقت مکروہ میں نہ ہو کہا میں پہر کونسا عمل تہا ہی فرمایا نیکی کرنی ماں باپ سی کہا میں پہر کونسا فرمایا جہاد خدا کی راہ میں کہا عبداللہ نی بیان کیں مجہی حضرت نی یہ احد تین ہی اور اگر میں زیادہ دیتا البتہ زیادہ متعلق خبر کو روایت کی یہ بخاری و مسلم نی

ف جانا چاہیی کہ حدیث میں یہ بیان افضل عمال کی مختلف اوقات میں بیان اوسی عمال کو افضل فرمایا اور بعضی حدیثوں میں ہی کہ بہتر نیکی عمال اسلام کی ایمان کہا ہی اور جہاد نماز ہی ات میں وقت کہ لوگ سوتی ہو میں اور بعضی میں ہی کہ افضل عمال وہ ہیں کہ لوگ ہ نتا و زبان تیری سی سلامت ہیں اور بعضی میں ہی افضل عمال اسلام کا ہی بسیط طور اوسی عمال کو فرمایا ہی پس وجہ تطبیق ان حدیثوں کی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جواب دیا ہی ہر ایک کو موافق حسب حال اوسکی یا جواب دیا ہی موافق اوسی چیز کی کہ جسکا حال اوسکا لائق تہا اوسکی حال جانا اور جہاد ہی جسکی کہ کہتی ہیں دیتے ہیں چیز ہیں چیز وں کی ہی اور نفع اوسکی زیادہ اوسکی نزدیکی کا سبب ہیں چیز ہر وقت میں نہیں رہتی بلکہ اوسی وقت کہتی ہیں کہ دیتے ہیں چیز وں کی ہی ایک وقت میں اور وقتوں میں بہ مثلاً سلامت رہنا سب سی تابع تر کہتی ہیں کسی کو ہر کوئی چیز افضل نہیں ہو علیہ ہیئت کو مناسب حال و مقام کی افضل فرمایا ہی مثلاً جہاد کو اسلام میں افضل ترین عمال کا فرمایا کہ وقت کی لوگوں کی حالتوں سی مناسب ہی افضل تہا یا ایک مرد محتاج و بیکس اوسکی بہی صدقہ خیرات دینا اوسکو افضل فرمایا بسط مذکور ہو تا ہو تو بیان افضل ہیں جو احتیاج تخلف میں ایک بندہ کے ہو جاتا ہی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ رواہ مسلم جابر سے روایت ہی ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسی بیان میں کہ درمیان کفر کی جیو ڑ دینا نماز کا ہی روایت کی یہ مسلم نی

ف متعلق لفظ میں کا ہیں خلاف ہی تقدیر اوس عبارت کی یوں ہی کہ ترک الصلوٰۃ وصلہ بین العبد المسلم وبین الکفر یعنی نماز درمیان میں بندہ کی اور کفر کی بندہ اوسی ہی اور بندہ اوسکی سبب ہی اوسکو ملک نہیں پہنچ سکتا جب تک نہ چہوڑ دی تو گویا دیوار درمیان میں کی و پہنچ گئی و یہ ترک نماز وصلہ ہوئی یعنی سبب ملجانیکی ہوئی اوسکی سبب سے بندہ مسلمان اوسکو پہنچ جاتا ہی یہ تغلیظ اور تشدید ہی اوپر ترک نماز کی اور اشارہ ہی اوسی سبب کی کہ نماز کا فرض ہونا کافر ہو جاوی اور نزدیک بعض علماء اہل سنت کے کافر ہو جاتا ہی اور نزدیک امام شافعی وغیرہما کی وجہ سے قتل ترک صلوٰۃ کا اگرچہ کافر نہ ہو دی اور نزدیک ابو حنیفہ کی نہ کافر ہو تا ہی نہ قتل ہو تا ہی

الفصل الثانی

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات افترضہن اللہ تعالیٰ من احسن وضوءہن وصلہن لوقتہن واتم رکوعہن وخشوعہن

... ان یغفر له ومن لم یفعل فلیس له علی الله عهد ان شاء غفر له وان شاء عذبه رواه احمد وابو داود وروی ... والنسائی نحوه ... ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پانچ نمازوں کو محافظت کیا ان کو وضو سے اچھی طرح ادا کیا ان کو وقت پر پڑھا اور پورا کیا رکوع اور خشوع اور ان کا جو حق ہے سب ادا کیا اللہ پر عہد ہے کہ بخشدے اس کو اور جو نہ کرے ایسا کوئی اس کو بخشے نہ اللہ پر عہد ہے اگر چاہے بخشے اس کو اور اگر چاہے عذاب کرے اس کو احمد نے روایت کی اور ابوداؤد نے اور نسائی نے مالک بن اوس سے ف الحدیث میں دلیل ہے اس پر کہ نماز پنجگانہ کا ادا کرنا اور اس کی محافظت کرنا اور اس کو وقت پر پڑھنا اور اس کے ارکان اور شرائط اور خشوع اور اس کے حقوق کا ادا کرنا بخشش کا سبب ہے اور ان کا چھوڑنا عذاب کا سبب ہے ع **وعن** ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوا خمسکم وصوموا شهرکم وادوا زکوة اموالکم واطیعوا امرکم تدخلوا جنة ربکم رواه احمد والترمذی ... ابوامامہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو نماز اپنی پانچ اور روزہ رکھو اپنے مہینہ کا اور ادا کرو زکوٰۃ اپنے مال کی اور اطاعت کرو اپنے حاکم کی داخل ہو جنت میں اپنے رب کی احمد نے روایت کی اور ترمذی نے ف مراد صاحب حکومت بادشاہ اور امیر ہیں یا مراد ہیں علماء یا عام ہیں جو کام تمہارے کسی کے حکم ہوں ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مروا اولادکم بالصلوة وهم ابناء سبع سنین واضربوهم علیها وهم ابناء عشر سنین وفرقوا بینهم فی المضاجع رواه ابوداود وکذا رواه فی شرح السنة وفی المصابیح عن سبرة بن معبد ... عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرو اپنی اولاد کو نماز کی جب وہ سات برس کے ہوں اور مارو ان کو نماز پر جب وہ دس برس کے ہوں اور جدا کر دو ان کے بستر سودی نے اسی طرح روایت کی اور بغوی نے شرح السنہ میں اور مصابیح میں سبرہ بن معبد سے ف ان کو سات برس کی عمر سے حکم کرنا شروع کرنا عادت نماز کی ڈالنے اور دس برس کی عمر میں قریب بالغ ہونے کے ہونے کی وجہ سے ہمارے نزدیک اس تاکید اور حکم نماز کا بھی کرنے عورت اور خنثیٰ کے متعلق ہے اس شرط سے وغیرہ اس کی وہ بھی یہ ہے کہ جدا کر دو ان کے بستر مثلاً دو بستر ایک بستر میں سودی نے اسی طرح ع **وعن** بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العهد الذی بیننا وبینهم الصلوة فمن ترکها فقد کفر رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة ... بریدہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد اور میثاق جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے نماز ہے پس جس نے چھوڑی نماز کو تحقیق کافر ہوا احمد نے روایت کی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جس نے چھوڑا نماز کو اس نے کہا ہے کفر نہیں کرتا مگر منکر ہونے نماز کی یا حکم کرنے اس کے ترک کا سبب اس کے کہ یہ مستلزم ہے ترک اس کے ان کی سبب ترک نماز کی اور مباحث میں حاضر ہونے کی اور جماعت کی اور احکام ظاہر میں اس سبب نماز نہ پڑھنے کی کہ وہ مسلمان ہے اور کلمہ پڑھتا ہے ع

الفصل الثالث

عن عبد الله بن مسعود قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی عالجت امرأة فی اقصی المدینة وانی اصبت منها ما دون ان امسها فانا هذا فاقض فی ما شئت فقال له عمر لقد سترک الله لو سترت علی نفسک قال ولم یرد النبی صلی الله علیه وسلم علیه شیئا وقام الرجل

فانطلق

وَالْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّةً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا کہ آیا ایک شخص حرف نی صلی اللہ علیہ وسلم پس یہ
دوسنی سی سوال نماز کی تحقیق منی کل کنارہ ایک عورت پوچ کنارہ سی ہیزنی کی تحقیق میں نے پیچا ہوں اوس سے ہیزنا کرنے سے
آلفاق نہیں ہوا اور سوا سی اوس نے سب ہیزنا کرنے کے کم و بیش جو حق سرنی ہو مرد سی حق سرنی وہی پس کہا اوس سی
نماز قائم کر دن سی اوس کی دونوں طرفوں سی اور نزدیک ساعات رات کی سی تحقیق نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو یہ
نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کی پس کہا ابو ذر سی اوس نے میں سی اوس کی خاص کی ہو یا ہمارے سب لوگوں کی واسطے
فرمایا بلکہ سب لوگوں کی واسطے ۔ **ف** یہ دونوں طرفوں دن کی یعنی نماز فجر کی اول طرف دن کی میں ہی اور ظہر اور عصر طرف آخر دن کی اور چند ساعات اول
ہی مغرب اور عشا کی ابن حجر نی اس فصل میں حدیث آیندہ کی کہ دی ہے وہ قصہ یا دو شخص کا ہی اور یہ اور کا اور یہ بھی ہو سکتا ہی اسی کی اور نزدیک ہو سکتا ہی مختلف کی مقدار
تعدد قصہ کی یہ نہیں لازم آتا کہ یہ بھی مکرر اور نزدیک ہو اور نہ یہ حدیث اسپر دلالت کرتی ہی بلکہ حضرت کی وحی آنا رہنے کی حق میں اور نزدیک ہی
اور اسی سند کی اسکی ہی پڑھ دی ۔ **ع** وعن ذر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج زمن الشتاء والورق یتھافت
واخذ بغصنین من شجرۃ قال فجعل ذلک الورق یتھافت قال فقال یا ابا ذر قلت لبیک یا رسول اللہ قال ان العبد
المسلم لیصلی الصلوٰۃ یرید بھا وجہ اللہ فیتھافت عنہ ذنوبہ کما یتھافت ھذا الورق
عن ھذہ الشجرۃ رواہ احمد ۔ اور روایت ہی ابی ذر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جاڑہ کی موسم منی حال منی یہ ہو
تھی پس لیں حضرت نی دو شاخیں درخت سی کہا راوی نی پس پتی دن منی ہی جھڑنی لگی منی زیادہ گرنی لگی جیسکہ معمول ہوتا ہی کہ بدن
درخت جھڑنی منی کہا پس فرمایا حضرت نی اسی بارہ منی سنو ہو یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑھتا ہی نماز اوس سی
اوسکی خاطر اللہ تعالی کو پس گرتی ہیں اوس سی گناہ اوسکی جیسکہ جھڑتی ہیں یہ پتی اس درخت سی روایت کی یہ احمد نی **ف** اور اللہ کی
خاطر اللہ تعالی کو یعنی اوسکی پڑھنی منی خیال کسی کی دکھانی سنانی کا یا غرض دنیوی کا نہیں کرتا ہی بلکہ محض اوسی کی
رضا اور فرمانبرداری کا ۔ **ع** وعن زید بن خالد الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰۃ
لا یسھو فیھما غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ احمد ۔ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس کہ پڑھیں دو رکعت نماز کی نہ سہو کیا اون منی بھی غافل نہوا بلکہ حضور دل سی پڑھیں بخشا اللہ
اوسکی واسطے اوسکی جو کچھ گناہ ہوں اوسی کی روایت کی یہ احمد نی ۔ وعن عبداللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہ ذکر الصلوٰۃ یوما فقال من حافظ علیھا کانت لہ نورا وبرھانا ونجاۃ یوم القیامۃ ومن
لم یحافظ علیھا لم تکن لہ نورا ولا برھانا ولا نجاۃ فکان یوم القیامۃ مع قارون وفرعون
وھامان وابی بن خلف رواہ احمد والدارمی والبیھقی فی شعب الایمان ۔ اور روایت ہی عبداللہ بن

اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اول وقت میں نماز پڑھنا اللہ کو زیادہ پسند ہے اور اس کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اول وقت میں نماز پڑھنے والا
کو اس کی محافظت آسان ہوگی اور اس کی سبب سے نورانیت کی یعنی نورانیت زیادہ ہوتا ہے اور دلیل ہونے دلیل واضح ہونے کی اور
کمال ایمان اور سبب خلاصی کی دن قیامت کی اور جو کوئی نہیں محافظت کرتا اوس پر نہ ہوگی وہ اس کی نور اور نہ دلیل اور نہ خلاصی اور
معذب ہوگا وہ دن قیامت کی ساتھ فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کی روایت کی ہے احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان
میں **ف** محافظت نماز کی بہت ہی بڑی ہے اور بہت بڑی اور بلکہ نہیں ہے مانند نماز کی اور فرائض اور واجبات اور تمام عبادات اور تمام طاعات اور بلکہ ذکر کی جب تارک نماز
تارک ہی تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہی اور ثواب مانگ رہا ہی اور ثواب مانگ رہا ہی اور ثواب ترک کی اس عذاب مانگ رہا ہوتا ہی خیال تو کرو ای بھائیو کتنا بڑا
ہی محافظت نماز کی اور میں قصور نہیں کرتا اور بلکہ پابند ہی کرتا ہوں اور بلکہ محافظت نماز کی پر وعدہ فرمایا اس کا اور وعدہ کی ساتھ عذاب کی جانی کا تو جو کوئی
اوس کا ترک کرے گا اوس کا حال حال ہوگا قارون اور فرعون کا اور ہامان اور ابی بن خلف مشرک تباہ ہوئے ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سلوک خدا کی جنگ میں ہیں ہے مبارک کی قتل کیا ہے اور وہ اصحاب امامت سے کہلاتا ہی اور حدیث میں آیا ہے
محافظت نماز کی ایمان ہوگا ساتھ فرعون اور ہامان اور صدقوں اور شہیدوں اور ساتھ جنت کی **ع وعن** عبداللہ بن شقیق قال کان اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرون شیئا من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوٰۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی عبداللہ
بن شقیق کی کہا کہ تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں دیکھتے تھے کسی چیز کو اعمال میں سے جس کا چھوڑنا اور کافر ہوا ہی نماز کی روایت کیا ہے ترمذی نے
ف اس میں جو کہا کہ اصحاب ہوا ہی نماز کی مراد ہے چھوڑنی کی ہمیشہ ہی تو یہ خلاف ظاہر ہی کیونکہ چھوڑنا نماز کا اوس کی نزدیک ہی
کفر ہوا ہی اور یہ بہت قریب ہی طرف کفر کی **ع وعن** ابی الدرداء قال اوصانی خلیلی ان لا تشرک باللہ شیئا وان
قطعت وحرقت ولا تترک صلوٰۃ مکتوبۃ متعمدا فمن ترکہا متعمدا فقد برئت منہ الذمۃ ولا تشرب الخمر فانہا
مفتاح کل شر رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی الدرداء کی کہا وصیت کی مجھ کو ساتھ ہی کی یعنی آنحضرت صلعم نے کہ نہ شریک
کرو ساتھ اللہ کی کسی چیز کو اگرچہ ٹکڑے کی جاوے تو اور جلائی جاوے اور نہ چھوڑ نماز فرض کو جان بوجھ کر جس نے چھوڑی نماز فرض کو جان بوجھ کر
بیشک بری ہوا اوس سے ذمہ اللہ کی اور نہ پی شراب اس لئے کہ وہ کنجی ہی ہر برائی کی روایت کی ہے ابن ماجہ نے **ف** حضرت نبی ہیں اور وصیت
بات صحیح فرمائی کہ اگر جلا دی جاوے تو بھی شرک نہ کرو اللہ کا بھی ہر کسی حالت میں باوجود اگر تکڑے تکڑے کی جاوے کری اور دل میں یقین اسکو برا جانتا ہووے
تو جائز ہی اور بری ہووے ذمہ یعنی بری ہووے اوس کی عہد اسلام کا اور خارج ہووے اسلام سے پہلے زیادہ تغلیظ کی فرمایا یا یہ مراد ہی کہ قتل و تعزیر
کی جاوے اس میں تہدید ہی اور نہ پی شراب بھی ہر برائی کی اصل ہی کہ جب عقل جاتی رہتی ہی جہالت کی برائیاں سرزد ہوتی ہیں اسلئے اسکو ام
الخبائث کہا ہی **ع باب المواقیت** باب ہی بیان پانچ وقتوں نماز کی **الفصل الاول** فصل پہلی
عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت الظہر اذا زالت الشمس وکان
ظل الرجل کطولہ مالم یحضر العصر ووقت العصر مالم تصفر الشمس ووقت صلوٰۃ المغرب مالم
یغب الشفق ووقت صلوٰۃ العشاء الی نصف اللیل الاوسط ووقت صلوٰۃ الصبح من طلوع الفجر مالم تطلع الشمس
فاذا طلعت الشمس فامسک عن الصلوٰۃ فانہا تطلع بین قرنی الشیطان رواہ مسلم روایت ہی عبداللہ بن عمرو
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ظہر کا جب وقت ڈھلی دوپہر اور رہووے سایہ ہر شخص کا مانند طول اوسکی جب تک کہ نہ آوے

وقت عصر کا اور وقت عصر کا تب تک کہ زرد ہو سورج اور وقت نماز مغرب کا تب تک کہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشا کا ٹھیک آدھی رات تک اور وقت نماز
صبح کی ظاہر ہونی فجر کی جب تک نہ نکلی آفتاب پس جو وقت نماز کا بیان ہوا تو نماز پس پڑھنی چاہیئے وقت کا ہی بیان ہوا پس یہ حدیث دلیل ہے
ف پہلی وقت ظہر کا بیان فرمایا اسلیے کہ یہی حضرت جبرئیل نے آن کر آنحضرت صلعم کو پہلی نماز پڑھائی تھی اور وقت نماز کی اول و آخر وقت کا بیان فرمایا پس نہیں کہنی چاہیئے
پس اول وقت ظہر کا جب سے شروع ہوتا ہی کہ آفتاب تھوڑا سا ڈھل جاتا ہی یہ آسمان کی جانب سے کہ اوسکو زوال کہتی ہیں اور آخر وقت اوسکا یہ ہی کہ ہو سایہ
ایک شخص کا مثل قد اوسکے قدر اوسکی سوی سایہ اصلی کے کہ وہ سایہ اوس وقت ہوتا ہی کہ زوال کی ہوتا ہی پس جس وقت آفتاب سایہ ہر چیز کا مثل قد اوسکے
ٹھیک دوپہر کی وقت ہو اوسی سایہ ہوتا ہی پس اسی وقت سایہ ہر چیز کا دوچند ہو جاتا ہی پس جب سایہ ہر چیز کا دوچند ہو جب ملکے وقت ظہر کا پہلی و جب ملکے وقت عصر کا پہلی
کیونکہ جب ایک مثل تک سایہ ہو چکا وقت ظہر کا تمام ہوا اور وقت عصر کا شروع ہوا پس یہ حدیث دلیل ہے اس مطلب پر جو ہم نے بیان کیا اسلیے کہ ظہر کا پہلا وقت اور عصر کا پہلا وقت
اسیر کہ درمیان ظہر اور عصر کی وقت مشترک نہیں ہی جیسا کہ امام مالک کہتی ہیں پس اسلیے کہ وقت عصر کی تو معلوم ہوئی اور جب ملکے آفتاب نہیں ہوتا جب تک
وقت عصر کا بلاکراہت باقی رہتا ہی چنانچہ اس حدیث میں اشارہ اوسکی طرف ہی بعد اوسکی وقت جو آتا رہتا ہی خوب ہی سمجھ لو اور مراد اوس وقت آفتاب
سی بعضوں کی نزدیک یہ ہی کہ تمکنے آفتاب کی متغیر ہو جاوی کہ دیکھنی اوسکی میں نظر تیز کی نہ ہی اور بعضوں کی نزدیک یہ ہی کہ شعاع جو دیوار پر پڑتی
ہی اوسمیں تغیر آجاوی اور جانا چاہیئی کہ مذہب فقیہوں امام ابو حنیفہ کا اور صاحبین کا اور زہری کا اور سوا اوسکی کا یہ ہی کہ آخر وقت ظہر کا ایک مثل تک ہی
اور بعد اوسکی وقت عصر کا آتا ہی اور یہ حدیث دلیل اوسکی ہی اور ایک روایت امام مطرف سی ہی اسیطرح آئی ہی بلکہ بعضوں کی نزدیک ہی کہ فقہا میں سی
کسی نے نہیں کہا کہ وقت ظہر کا مثل کتنا ہوتا ہی ترجیح اسی روایت کو دی ہی اور شہور روایت امام کی مذہب کی یہ ہی کہ وقت ظہر کا دو مثل تک باقی رہتا
ہی دلیلیں ان کی ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہیں جو چاہی دیکھ لی پس علمائی کہا ہی کہ مثل یہ ہی کہ ہر ایک مثل کی اندر نماز پڑھی وقت عصر بعد دو
مثل کی نہیں تا بعد اختلاف رہے ہوں اور وقت نماز مغرب کا بعد غروب ہونی آفتاب کی ہی شروع ہوتا ہی اور تمام ہوتا ہی وقت بیہوشی شفق
اور شفق تو ایک اشارہ ہوں کی نام ہی سرخی کا کہ بعد ڈوبنی آفتاب کی ظاہر ہوتی ہی اور ایک روایت امام سی ہی کہ شفق نام ہی ایک ہوا کا
ابر کا عمائی نام ہی سفیدی کا ہی کہ بعد سرخی کی پیدا ہوتی ہی اور ایک روایت امام سی ہی کہ شفق نام ہی سرخی کا ہی پس اختلاف
ہین فتوی اسی پر لکھا ہی پس احتیاط یہ چاہیئی ہی کہ مغرب تو سرخی جانے کی اندر پڑھی اور عشا بعد بیہوشی شفق کی تا نماز بلا اختلاف
ہو اور وقت عشا بعد بیہوشی شفق کی ہی شروع ہوتا ہی اور ٹھیک آدھی رات تک وقت مختار رہتا ہی اور وقت جواز
پہلی طلوع فجر تک ہی اور بعد طلوع صبح صادق کی وقت فجر کا شروع ہوتا ہی اور طلوع آفتاب پر تمام ہوتا ہی اور ظاہر حدیث سی یہ معلوم
ہوتا ہی کہ تمام وقت صبح کا مختار ہی اور بعضوں کی نزدیک ہی کہ وقت مختار اسفار تک ہی اور بعد اوسکی وقت جواز تمام ہوا آگی جو
فرمایا کہ آفتاب نکلتا ہی درمیان دو شاخوں شیطان کی یعنی دو جانب سے وسیلی جدید آیا ہی کہ شیطان یا سامنی آفتاب کی کھڑا ہوتا ہی وقت طلوع
آفتاب کی اور نزدیک کرتا ہی سر اپنا اوس کی اور ایسی ہی وقت غروب کی یعنی سامنی ہوتا ہی وقت کی کہ آفتاب ڈوبتی ہیں اور واقع ہوتا ہی جدا ہونا
کا طرف اوسکی بسبب اس کی خیال میں اوسکی تا بعد لوگوں اپنی کی دین کہ وہ عبادت اوسکو کرتی ہیں اور اوسکی طرف سجدہ کرتی ہیں اس سبب سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا اپنی امت کو اوس وقت کی نماز پڑھنی سی تا عبادت خدا پرستوں کی نہ ہو بیچ غیر وقت شیطان کی پوجنی والوں کی ہو

ح وعن بُرَيْدَةَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ صَلِّ
مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ

مرفوعۃ بیضاء علیہ ثم امرہ فاقام المغرب حین غابت الشمس ثم امرہ فاقام العشاء حین غاب الشفق ثم امرہ فاقام الفجر حین طلع الفجر فلما کان الیوم الثانی امرہ فابرد بالظہر فابرد بہا فانعم ان ابرد بہا وصلی العصر والشمس مرتفعۃ اخرہا فوق الذی کان وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء بعد ما ذہب ثلث اللیل وصلی الفجر فاسفر بہا ثم قال این السائل عن وقت الصلوٰۃ فقال الرجل انا یا رسول اللہ قال وقت صلوتکم بین ما رایتم رواہ مسلم

اور ابوداؤد نے بریدہ سے کہا کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال وقت نماز کا تو کہا آج ہمارے ساتھ نماز پڑھو پس جب آفتاب ڈھل گیا بلال کو حکم کیا بلال نے اذان کہی پھر حکم کیا اقامت کہی ظہر کی پھر حکم کیا اقامت کہی عصر کی اور آفتاب بلند سفید تھا یعنی ابھی دھوپ تھی پھر حکم کیا اقامت کہی مغرب کی جب آفتاب غائب ہو گیا پھر حکم کیا اقامت کہی عشاء کی جب شفق غائب ہو گئی پھر حکم کیا اقامت کہی فجر کی جب صبح صادق ہو گئی پھر جب دوسرا دن ہوا حکم کیا ظہر کی اقامت کہی ٹھنڈا کر کے یعنی ابھی دھوپ تھی پھر حکم کیا اقامت کہی عصر کی اور آفتاب بلند تھا بہت تاخیر کیا ظہر سے عصر کو یعنی ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا اور عصر کو بہت تاخیر کیا ظہر سے اور مغرب کو تاخیر کیا شفق کے غائب ہونے تک یعنی بہت تاخیر کیا اور عشاء کو پڑھا جب ثلث رات گئی پھر حکم کیا اقامت کہی فجر کی جب صبح روشن ہو گئی پھر جب تیسرا دن ہوا حکم کیا ظہر کی اقامت کہی ٹھنڈا کر کے یعنی ابھی دھوپ تھی پھر حکم کیا اقامت کہی عصر کی اور آفتاب بلند تھا بہت تاخیر کیا ظہر سے عصر کو یعنی ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا اور عصر کو بہت تاخیر کیا ظہر سے اور مغرب کو تاخیر کیا شفق کے غائب ہونے تک یعنی بہت تاخیر کی اور عشاء کو پڑھا جب ثلث رات گئی پھر حکم کیا اقامت کہی فجر کی جب صبح روشن ہو گئی پھر جب چوتھا دن ہوا حکم کیا ظہر کی اقامت کہی ٹھنڈا کر کے یعنی ابھی دھوپ تھی پھر حکم کیا اقامت کہی عصر کی اور آفتاب بلند تھا بہت تاخیر کیا ظہر سے عصر کو یعنی ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا اور عصر کو بہت تاخیر کیا ظہر سے اور مغرب کو تاخیر کیا شفق کے غائب ہونے تک یعنی بہت تاخیر کی اور عشاء کو پڑھا جب ثلث رات گئی پھر حکم کیا اقامت کہی فجر کی جب صبح روشن ہو گئی پھر فرمایا کہاں ہے پوچھنے والا وقت نماز کا پس کہا اس شخص نے کہ میں حاضر ہوں اے رسول خدا فرمایا وقت نماز کا تمہارے وہ ہے جو تم نے دیکھا یعنی جو کچھ تم نے دیکھا اس کے موافق نماز پڑھو یہ ترجمہ ہے اس روایت کا جو مسلم نے کی **ف** پھر حکم کیا اور سلویں قائم کی ظہر کی اور نماز پڑھی عصر کو بیان کر کے وقت نماز کا یعنی ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا اور ابرد کے ذکر کو ان کاموں میں بیان نہیں کیا اور نماز پڑھی عصر کی بعد ذہاب ثلث اول کے یعنی بہت تاخیر کی اور عصر کو بہت تاخیر کیا ظہر سے اور نماز پڑھی مغرب کی بعد غیبوبت شفق کے یعنی متصل جس وقت شفق غائب ہوئی نماز پڑھی اور عشاء کو پڑھا رات کی تہائی تک یعنی بہت تاخیر کی اور نماز پڑھی فجر کی وقت صبح صادق کی پھر فرمایا کہاں ہے پوچھنے والا وقت نماز کا پس کہا اس شخص نے کہ میں حاضر ہوں اے رسول خدا فرمایا وقت نماز کا تمہارے وہ ہے جو تم نے دیکھا یعنی جو کچھ تم نے دیکھا اس کے موافق نماز پڑھو یہ ترجمہ ہے اس روایت کا جو مسلم نے کی **ف** پھر حکم کیا اور سلویں قائم کی عصر بیان کر کے وقت نماز کا یعنی عصر کو بہت تاخیر کیا ظہر سے اور ابرد کے ذکر کو ان کاموں میں بیان نہیں کیا اور نماز پڑھی عصر کی بعد ذہاب ثلث اول کے یعنی بہت تاخیر کی اور عصر کو بہت تاخیر کیا ظہر سے اور مغرب کو تاخیر کیا شفق کے غائب ہونے تک یعنی بہت تاخیر کی اور عشاء کو پڑھا جب ثلث رات گئی پھر حکم کیا اقامت کہی فجر کی جب صبح روشن ہو گئی پھر جب چوتھا دن ہوا حکم کیا ظہر کی اقامت کہی ٹھنڈا کر کے یعنی ابھی دھوپ تھی پھر حکم کیا اقامت کہی عصر کی اور آفتاب بلند تھا بہت تاخیر کیا ظہر سے عصر کو یعنی ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا اور عصر کو بہت تاخیر کیا ظہر سے اور مغرب کو تاخیر کیا شفق کے غائب ہونے تک یعنی بہت تاخیر کی اور عشاء کو پڑھا جب ثلث رات گئی پھر حکم کیا اقامت کہی فجر کی جب صبح روشن ہو گئ

الصبح صادق ہوتی ہے جب ہوا اگلا دن نماز پڑھا کی مجکو ظہر کی اوسوقت کہ ہوا سایہ اوسکا مانند اوسکی یعنی قریب ایک مثل کی ہوا اور نماز پڑھا کی
مجکو عصر کے اوسوقت کہ ہوا سایہ اوسکا دو مثل اوسکی اور نماز پڑھا کی مجکو مغرب کی اوسوقت کہ افطار کرتا ہی روزہ دار اور نماز پڑھا کی مجکو عشا کی
وقت تہائی رات کی اور نماز پڑھا کی مجکو فجر کی پس خوب روشنی ہوی ہے اتفات کیا طرف میری پس کہا اے محمد وقت یہ ہی نہیں تکا ارد گرد ہی ہی
اور وقت درمیان ان دو وقتون کی وقت ہے کی ہیلہ بودا وہ اور ترمذی نی **ف** اور تہا سایہ مانند تمکی سایہ پہلی نماز ہوتا ہی عشا
اختلاف مکانون کی اور اوقات کی اور بعضی شہرون میں بعضی فصلون میں بالکل سایہ اصلی نہیں ہوتا چنانچہ مکہ معظمہ میں بیسوین سرطان کی نہیں ہوتا
ہے تا اسپر بھی ان فرمانی میں اون دنون میں سایہ اصلی مکہ معظمہ میں اعتبار چہارون ائمہ دین کی تہا نہ ہے + **الفصل الثالث** فصل تیسرا

عن ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز اخر العصر شیئا فقال له عروة اما ان جبرئیل قد نزل فصلی امام
رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له عمر اعلم ما تقول یا عروة فقال سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول
سمعت ابا مسعود یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نزل جبرئیل وامنی فصلیت معه
ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه یحسب باصابعه خمس صلوات متفق علیه

روایت ہی ابن شہاب سی کہ تحقیق عمر بن عبد العزیز نی دیر کی عصر کو کہا اوسکو عروہ نی وقت مغیرہ بن شعبہ دیر کی پڑہی نماز پہلی کہا اوسکو عروہ نی جبرئیل
وقت تحقیق جبرئیل اترا پہلی نماز پڑہی نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی اوسکی لیئے کہا اوسکو عمر نی جان کہا تو نی اے عروہ نی
نی سنا ہی بشیر بن ابی مسعود سی کہتا تہا سنا ہی ابو مسعود سی کہتا تہا سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہتا تہا نی اترا جبرئیل
میری پہلی نماز پڑہی نی ساتہہ اوسکی پہر نماز پڑہی نی ساتہہ اوسکی پہر نماز پڑہی نی ساتہہ اوسکی پہر نماز پڑہی نی ساتہہ اوسکی پہر نماز پڑہی نی ساتہہ اوسکی
نی حساب کیا ساتہہ انگلیون اپنی کے پانچون نمازون کا روایت کیا ہے بخاری نی و مسلم نی **ف** طالب ہوا کا ہے بنا کا عبد العزیز یا دلانا ہے ابن عبد العزیز کا
پہر جبرئیل کے اول وقت نماز پڑہا میں اوس سے معلوم ہوا کہ اول وقت نماز پڑہنی فضیلت کی ہی نہیں ہون تاخیر ارکان فضیلت کی اس
تاخیر جو ثابت ہی کی ہے عمر بن عبد العزیز جو لیا جان لیا ابتدا ہی وقت اوائل میں ہے حدیث روایت کی ہے حضرت جابر نی عظیم ہی ایسا علم
اوسکو ہے جب بالغ ہے بیان کرنی چاہیی خبردار رہنا اوسکو خطا کرنی کی ہے وجہ یہ ہے کہ جبرئیل انسان نہیں ہے انکی سی بات کہنی مناسب ہے لیکن علم
انسان روایت کی اوسکو باعث اس تہمت کی ہونی ہے آگی وہ نی کہا سمعت ابتدا سے آخر تک اہل بیان حفظ اور جو ثابت ہی ابتدا کی اوسکی لیئے
میں علم الیقینی کہتا ہون اور حدیث کو اوس شخص سے سنا ہی اوسنی صحابی سی سنا اور اوہ ون نے حضرت سی اور اس حدیث میں بیان کیا وقات نماز کا جبرئیل
کو مخاطب کر کے علاوہ تمہی اوس روایت میں بہر بیان کیی اور روایتون میں بیان کیا ہے تفصیل سے + **وعن** عمر بن الخطاب انه کتب الی
عماله ان اهم امورکم عندی الصلوٰة من حفظها وحافظ علیها حفظ دینه ومن ضیعها فهو لسواها اضیع ثم کتب
ان صلوا الظهر اذا کان الفیء ذراعا الی ان یکون ظل احدکم مثله والعصر والشمس مرتفعة بیضاء نقیة
قدر ما یسیر الراکب فرسخین وثلثة قبل مغیب الشمس والمغرب اذا غاب الشمس والعشاء اذا غاب الشفق
الی ثلث اللیل فمن نام فلا نامت عینه ومن نام فلا نامت عینه ومن نام فلا نامت
عینه والصبح والنجوم بادیة مشتبکة رواه مالک اور روایت ہی عمر بن خطاب سی اوہ ون نے
لکہا طرف اپنی عاملون کی تحقیق بہت ضروری کام ون میں تمہارے نزدیک میری نماز ہی ہے جسنے حفظ کیا وسکی یعنی ہمیشہ اوسکا وقت اور ارکان

اکی ہوا کیسا ہو کیسا ہو نگہبانی کی و پیرزی ہمیشہ پڑھی اور باطل کی سب سے نمازی اور کاہلی کی اور عجب و غرور کے محافظت کی اور نمی دین اپنی کی یعنی بقیہ
امور دین اپنی کی جیسی ضائع کیا اور سلام پھیرا تھوں سے اور پھیرا اس سے اور اس سے بہت ضائع کرنیوالا ہی ہر نکلا یہ کہ پڑھو نماز ظہر کے وقت ہونے
سایہ ہر چیز اول کے ایک گز یہانتک کہ ہو سایہ مانند ایک مثلا کی بیشے سوا ہی سایہ اصلے کی اور پڑھو نماز عصر ایسے وقت کہ آفتاب بلند
ہو چیز صاف بقدار پھیرنے چلے دو یہہ کوس یا تو اوس وقت ہی یعنی آفتاب نے اور یہہ وقت جبسوقت غائب ہو جاوی سورج اور پڑھو عشا جبسوقت
غائب ہو شفق جاوی اسکا یہ ہے سو ہے یعنی پہلے عشا کی پس نہ سوئیو آنکھیں اوسکی پس جو سووے پس نہ سوئیو
آنکھیں سکی اور پڑھو نماز صبح ایسی وقت کہ نماز ظاہر ہو آدمی اپنے جلیس کو پہچانے صبح کی نماز میں پڑھو روایت کی یہہ مالک نے **ف** جسنی محافظت نماز کی
کی محافظت کی اور دین اپنی کی اسنے کہ نماز ستون دین کا ہی اور باز کہتی ہے بڑیوں سے اور جسنی اسکو ضائع کیا یعنے بالکل پڑھی یا واجبات
اوسکے ترک کیے اور وہ سوا فی نماز کے اور واجبات اور مستحبات کو بہت ضائع کرنیوالا ہی کیونکہ یہہ اصل عبادتوں کی تھی جب اسکا خیال نکیا تو غیر
کا کیا خیال کریگا اور یہہ فرمایا کہ پڑھو نماز ظہر کے وقت ہونے سایہ ہر چیز اول کے ایک گز پیچھے بعد اوسکے متصل ساتھہ اوسکی کہ اول وقت ظہر کا اور یہہ بات
بقینی حساب نجوم سے نکالی ہی اور جان سایہ اصلی سے قد ہر شخص کا جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ وہ مختلف ہوتا ہی ساتھہ اختلاف مکانوں اور زمانی کے
اور یہہ فرمایا کہ پڑھو عصر جبسوقت کہ ہو سایہ ہر چیز مثل اوسکی بعد اوسکے کہ زوال کی نماز عشا کی سوئے بغیر پڑھی یہہ بددعا تین بار کہی تاکید کے لیے
ہی اور اس حدیث سے شافعی نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہو جانے نماز کی حرام ہی اور ہمارے نزدیک معمول اسکے تفصیل ہی کہ اگر بعد داخل ہونے وقت کی
گمان غالب کرے کہ تمام وقت نماز کا بھی ہو نکالا تو نہیں جایز ہی اور سکو سونا اور اعتماد ہی اپنی فطرت پر اور بغیر جگائی جانے ہو نکالا ایسی وقت کہ کامل نماز پڑھو نکا
وقت میں تو جایز ہی اور اگر پہلے وقت کی سو ہی تو اوسمیں اختلاف کیا ہے علما نی بعضی تو پہلے سے تفصیل سمیں ہی بیان کرتی ہیں اور بعضے
کہتی ہیں کہ وہ سمیں مطلق حرام نہیں اس سے کہ پہلے وقت کی مسافر کو نماز کے نہیں اور تفصیل جو پہلی صورت میں بیان کی وہ موافق
ہے قواعد ہمارے کے ۱۲ ح **وعن** ابن مسعود قال کان قدر صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر فی الصیف
ثلثۃ اقدام الی خمسۃ اقدام وفی الشتاء خمسۃ اقدام الی سبعۃ اقدام رواہ ابوداؤد والنسائی
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا ہمنے اندازہ نماز ظہر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا گرمیوں میں تین قدم سے پانچ قدم تک اور جاڑے میں پانچ قدم
سے سات قدم تک روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** زیادتی ہے سایہ جاڑے کے سبب ہوتی ہے کہ سایہ اصلے اوس فصل میں زیادہ ہوتا
ہے اور گرمی میں کم خصوصا عراق میں شہریین میں والا یہہ دونوں وقت برابر ہیں اور یہہ تقدیر یہہ حدیث دلالت کرتے ہے اوپر تاخیر کرنے ظہر کے
وقت زوال سے اور قدم مراد ہے قدم متعارف درمیانہ شخص کے سے اور طول ہر چیز کا سات قدم مقرر کیا ہے باعتبار اسکے کہ قد آدمی کا مقدار
سات قدم اوسکلے ہوتا ہے ۲ ح **یہہ جدول** لکھی جاتی ہے کہ مناسب ہمقام کے ہے اسمیں مقدار ہر مہینے کی سایہ اصلی کی اور اوقات
نماز کے اور مقدار شفق کے اور صبح صادق کی لکھی ہے اول بعض اصطلاحات اسکے معلوم کیا چاہیے تا مطلب سکا خوب سمجھا جاوے
جانا چاہیے کہ ایک قدم ساتھہ دقیقہ کا ہوتا ہی اور ایک قیقہ ساتھہ آن کا ہوتا ہے اور آن یہ ہے کہ اسمیں گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ
سکیں اور ایک گھڑی ساتھہ پل کی ہوتی ہے اور ایک پل ساتھہ ریزہ کا ہوتا ہے اور ایک ریزہ ساتھہ ذرہ کا ہوتا ہی اور ریزہ بقدر دو حرف
کہنے کے ہوتا ہے جیسی کہ کہیں ان اور ذرہ اسقدر ہوتا ہی کہ اسمیں ایک حرف بھی نہ کہہ سکیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ پل اوسکو کہتی ہیں کہ اسمیں
گیارہ بار لفظ اللہ کا کہیں ۲ یہہ جدول مرزا خیر اللہ منجم نے بحسب فتح دار الخلافہ شاہجہان آباد کی بنائی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے پسند کی ہے

حمل ۳۰	۳ گھنٹے ۲۶ پل	۳ قدم ۴۵ دقیقہ	۵ گھڑے	۱۰ قدم ۴۹ دقیقہ	۲ گھڑے ۲۳ پل	۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ
ثور ۳۰	۳ گھڑے ۳۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۴ پل	۹ قدم ۱۰ دقیقہ	۷ گھڑے ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ
جوزا ۳۱	۳ گھڑے ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۵۶ پل	۹ قدم ۲ دقیقہ	۹ گھڑے ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ
سرطان ۳۲	۴ گھڑے ۶ پل	۳۸ دقیقہ	۱۷ گھڑے ۱۰ پل	۸ قدم ۳۱ دقیقہ	۹ گھڑے ۲۶ پل	۱۴ قدم ۳۱ دقیقہ
اسد ۳۰	۳ گھڑے ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۵۱ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۹ گھڑے ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ
سنبلہ ۳۰	۳ گھڑے ۳۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۴ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۹ گھڑے ۲ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ
میزان ۳۰	۳ گھڑے ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑے ۵۹ پل	۱۰ قدم ۵۹ دقیقہ	۶ گھڑے ۱۳ پل	۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ
عقرب ۳۰	۳ گھڑے ۲۷ پل	۵ قدم ۵۴ دقیقہ	۱۳ گھڑے ۶۶ پل	۱۲ قدم ۵۴ دقیقہ	۵ گھڑے ۵۴ پل	۹ قدم ۵۴ دقیقہ
قوس ۳۰	۳ گھڑے ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑے ۴ پل	۱۶ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑے ۴۰ پل	۲۲ قدم ۱ دقیقہ
جدی ۳۰	۳ گھڑے ۴۰ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۱۲ گھڑے ۳ پل	۱۷ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑے ۳۶ پل	۱۳ قدم ۱ دقیقہ
دلو ۳۰	۳ گھڑی ۳۶ پل	۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴ پل	۱۵ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑے ۴ پل	۱۲ قدم ۱ دقیقہ
حوت ۳۰	۳ گھڑے ۲۰ پل	۵ قدم ۴۵ دقیقہ	۱۳ گھڑے ۵۷ پل	۱۲ قدم ۵۵ دقیقہ	۵ گھڑے ۵۴ پل	۱۷ قدم ۵۵ دقیقہ

باب تعجیل الصلوٰۃ

باب ہے اس بیان جلدی نماز پڑھنی کی **ف** یعنی نماز میں اصل یہ ہے کہ جلدی کرے اور یہ معین ہے بسبب قول اللہ تعالیٰ کے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ یعنے پس جلدی کرو بھلایوں میں مگر کہ جہاں شارع نے تاخیر کو فرمایا ہے وہاں تاخیر کرنی اور امام شافعی کے نزدیک اول وقت نماز پڑھنی مستحب ہے مطلق اور امام اعظم رح کی نزدیک مستحب ہے کہ گرمی میں ظہر کو ٹھنڈی وقت پڑھے اور فجر کو روشنی میں یعنے اول وقت میں پڑھے اور عشا کو دیر کر کر پڑھے اور عصر کو بھی تاخیر کرے یہانتک کہ آفتاب متغیر نہ ہو وے اور جلدی پڑھنی کی حد یہ ہے کہ الضعف اول وقت کی میں پڑھے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** سیار بن سلامہ قال دخلت انا وابی علی ابی برزۃ الاسلمی فقال لہ ابی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المکتوبۃ فقال کان یصلی الھجیر التی تدعونھا الاولی حین تدحض الشمس ویصلی العصر ثم یرجع احدنا الی رحلہ فی اقصی المدینۃ والشمس حیۃ ونسیت ما قال فی المغرب وکان یستحب ان یؤخر العشاء التی تدعونھا العتمۃ وکان یکرہ النوم قبلھا والحدیث بعدھا وکان ینفتل من صلوٰۃ الغداۃ حین یعرف الرجل جلیسہ ویقرأ بالستین الی المائۃ وفی روایۃ ولا یبالی بتاخیر العشاء الی ثلث اللیل ولا یحب النوم قبلھا والحدیث بعدھا متفق علیہ اور روایت ہے سیار بن سلامہ سے کہا کہ داخل ہوا میں اور باپ میرا اوپر ابی برزہ اسلمی کے پوچھا باپ میرے نے کہ طرح تھے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے فرض پس کہا ہی پڑھتے نماز ظہر کے کہ جسکو کہتے ہو پہلی نماز جب وقت کہ ڈھلتی دوپہر اور پڑھتے نماز عصر پھر پھرتا پھر بعد عصر کے ایک ہم میں سے طرف مکان اپنی کی پھر کنارہ مدینہ کے اور آفتاب زندہ ہوتا یعنے سف

[illegible] ف ندکا وقت جو اسمین مذکور جو اظاہر ہو
[illegible] ف عشا کی تعجیل جو کہا اور
[illegible] ف اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا مصلے کو بچھی ہوئی کپڑی پر درست
[illegible] کرنا

کرنا اور اس کپڑے پر کہ جس سے بدن چھپتا ہے کہ ترجمہ کرنا نماز کا اور مصنف اس حدیث کو باب تعجیل الصلوٰۃ میں اس خیال سے لائے ہیں کہ اول وقت میں زمین زیادہ گرم ہوتی ہے پس گرمی میں ظہر اول وقت پڑھنی چاہیے باوجود یکہ یہ بات اس سے نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بعضی وقت بجز اول وقت کے بھی زمین گرم ہوتی ہے بلکہ زیادہ ترجمہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰۃ وفی روایۃ للبخاری عن ابی سعید بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم واشتکت النار الی ربہا فقالت رب اکل بعضی بعضا فاذن لہا بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی الصیف اشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون من الزمہریر متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری فاشد ما تجدون من الحر فمن سمومہا واشد ما تجدون من البرد فمن زمہریرہا

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جبکہ ہو شدت گرمی کی پس ٹھنڈی وقت پڑھو تم نماز کو اور یہ ایک روایت بخاری کی ہے اور روایت ہے ابی سعید سے کہا بجائے لفظ ابردوا کے لفظ بالظہر کا یعنی ٹھنڈی وقت پڑھو نماز ظہر کی اور اس روایت میں ہے زیادہ دایا ہے پس تحقیق شدت گرمی کی جانب سے ہے دوزخ کی اور شکایت کی آگ نے طرف رب اپنی کی پس کہا اس سے میرے رب یا بعضی میری نے بعض کو پس اذن دیا واسطے اس کے ساتھ دو دم یعنی ایک دم جاڑے میں اور ایک دم گرمی میں شدت اور سختی کی کہ پاتے ہو تم گرمی سے اور شدت اور سختی کی کہ پاتے ہو سردی سے اور نہیں ہو دو موسم سبب تر کہ گرمی اور جاڑے میں یعنی ہے روایت کی وجہ بخاری اور مسلم کی اور ہے ایک روایت کی واسطے بخاری کے پس کہا یا بعضی میری نے بعض کو پس اذن دیا واسطے اس کے ساتھ دو دم یعنی کی ایک دم جاڑے میں اور ایک دم گرمی میں شدت اور سختی کی کہ پاتے ہو تم گرمی سے اور شدت اور سختی کی کہ پاتے ہو سردی سے پس کہا واسطے اس کے ساتھ دو دم یعنی کی ایک دم جاڑے میں اور ایک دم گرمی میں شدت اور سختی کی کہ پاتے ہو تم سردی سے پس سبب مسموم ہونے کی **ف** کہا یا بعضی میری نے بعض کو یہ کنایہ ہے تسلط اور استیلا سے ایک کا دوسرے پر کیونکہ ہر ایک چاہتا ہے کہ فنا اور نیستی دوسرے کو پہنچا دے پس حکم دیا گیا واسطے اس کے ساتھ دو دم یعنی کی مراد ساتھ دو دم کے اظہار عجز اور کمزوری کا اپنے کو ہر ایک سے اور نہ ظاہر کر

ہین اور وہ جو حدیث خباب کے آیا ہی کہ ہمنی شکایت کی آنحضرت سی گرمی پھکے پس قبول نکی عرض ہماری وہ محمول ہی اسپر کہ
جو انے اتمام تاخیر کی تمام وقت سے کی ہی واللہ اعلم اور جو امام شافعی ہتی ہین کہ اور رخصت اور وہنی کی لوگون کو ہیم طلب جماعت کی مسجد بعید
جانے ہین اور مشقت ہوچھ ہین اور جو انہون نے دلیل پکڑی ہی ابو ہریرہ کی حدیث سی کہ ہم گھر مین ہی ہون ہی دوست کہتا ہو ہین کہ تاخیر کرو اول وقت سے مگر اسکے
مخالف ہی حدیث کی ہی اور زیادہ ہی ایک حدیث یا ہی کہ اجازت لی ہی سپہ کہ آنحضرت سفر مین بھی جماعت کے ساتھ ابراد کے باوجود یکہ سب کیلئے
جانا ہی جمع تھی اور ابو ہریرہ ہی نے نہ قبول کی اسپر کہ شخص کو اجازت ہے طرف تاخیر ظہر کے بہ شدت گرمی ہو اور شب سے ساتھ اتباع کی ۱۲ منہ

ع وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی العصر والشمس مرتفعۃ حیۃ فیذہب الذاہب
الی العوالی فیاتیہم والشمس مرتفعۃ وبعض العوالی من المدینۃ علی اربعۃ امیال او نحوہ متفق علیہ

اور روایت ہی انس سی کہا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی عصر کے اور آفتاب بلند ہوتا اور زندہ یعنے روشن پس
جاتا جانیوالا اطرف عوالی مدینہ سے پس پہونچتا انکے پاس اور آفتاب بلند ہوتا اور بعضی عوالی مدینہ کے چار کوس سی تھی یا مانند اسکے
سے قریب چار کوس کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عوالی جمع عالیہ کی ہی وہ مکان ہین شہر باہر شہر مدینہ کی بلندی پر ۱۲

ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک صلوٰۃ المنافق یجلس یرقب الشمس
حتی اذا اصفرت وکانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ فیہا الا قلیلا رواہ مسلم

اور روایت ہی اوسیسے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ یعنی نماز عصر کی کہ اخیر وقت مین پڑہی جاتی ہی نماز منافق
کی ہی بیٹہا رہتا ہی انتظار کرتا ہی آفتاب کا یہانتک کہ جب ہوتا ہی زرد اور ہوتا ہی درمیان دو سینگون شیطان کی یعنی قریب غروب
کے ہوتا ہی کہڑا ہوتا ہے یعنی نماز کی لیئے پس نہین ٹکہین مارتا ہی چار نہین یاد کرتا اللہ کو وسین مگر تھوڑا روایت کی یہ مسلم نے ف
ٹہونگین مارتا ہی چار یعنے جلدی جلدی سجدی کرتا ہی بغیر طمانیت کے جیسا کہ جانور دانہ چنتا ہی وسجدے عصر مین ہوتے ہین آہستہ پہان چار
فرمایا اسلیئے کہ پہلی سجدہ کی اجنبی سر اوسی طرح زمین پر نہ رہا یا تو دونون سجدون نے حکم ایک سجدہ کا پایا یا بعضا اسکی فرمایا اور دونون سجدونکو ایک رکعت
بعضا کیا اور خاص عصر سے کا ذکر کیا اور نماز نہ پڑہنا اسکی اسپہ نماز وسطی ہی اسکی حمایت نکرنی بہت بری بات ہی نسبت اور نمازون کے
اور کہا ہی بعضہ نے کہ جسنی تاخیر کیا نماز عصر کو آفتاب سے اور جسنے پس تحقیق مشابہ کیا ہی کو ساتہہ منافق کے کیونکہ منافق ہمیشہ آخر وقت
رکہتا ہی صحت نماز کی بلکہ پڑہتا ہی واسطے بچنے کی ملامت سے اور نہین پرواکرتا ہی تاخیر کی اسکی کہ نہین چاہتا ہی ثواب پس واجب ہے
مسلمان کو مخالفت اوسی منافق کی ۱۲ منہ ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی تفوتہ
صلوٰۃ العصر کانما وتر اہلہ وماہلہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ فوت ہوجاوے
اوسے نماز عصر کی پس گویا کہ لوٹی گئی اہل اوسکی اور مال اوسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم ف یعنے جسکی نماز عصر کے فوت ہوئے
گویا کہ فنا ہوئی اوسکی یہ سے لوگ اور مال بالکل یا ناقص ہوئے پس چاہیئے کہ ڈری اوسکی فوت ہونیسی مانند ڈرنیکی جاتی ہی اہل و مال کیسی
بلکہ زیادہ اوسسے اور وجہ خاص اسکی ڈرانیکی یہ ہے کہ یہہ نماز وسطی ہی پس ترک کی اسکا بدتر ہی ترک کرنی غیر اسکے سی ۱۲ ع وعن
بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک صلوٰۃ العصر فقد حبط عملہ رواہ البخاری اور روایت
ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے چہوڑی نماز عصر کی پس تحقیق باطل ہوئے عمل اوسکی روایت کی یہہ بخاری نے

ف بسبب ترک کرنی اس نماز کی بہت ثواب تھا سو گیا اوسکو باطل ہونا عملوں کا فرمایا تہدید کے لیے مراد یہ ہے کہ اُس نیکی عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آگیا عملوں میں اور یہ مراد نہیں ہے کہ حقیقۃً سب عمل باطل ہوئے کیونکہ یہ بات سیکی لیے ہے ہی کہ مرتد ہوتا ہی کذا قال الطیبی وحنیفہ کی نزدیک فقط مرتد ہونے سے عمل باطل ہوجاتی ہیں حتی کہ حج پر کر کر ہی اونکی نزدیک قید مرتد کی دوم کے نہیں اور شافعیہ کی نزدیک کیسا ہی عمل ہو جاتی ہیں ع وعن رافع بن خدیج قال کنا نصلی المغرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینصرف احدنا وانہ لیبصر مواقع نبلہ متفق علیہ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا ہی ہم نماز پڑہتی مغرب کی ساتہہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس پہرتا ایک ہم میں سے اسی وقت کہ البتہ دیکہتا جاگہ گرنی تیر اپنی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مغرب اول وقت پڑہتی ہیں وقت کہ اگر بعد سکی کوئی تیر پھینکتا تو دیکہتا کہ کہان گرا ہی اول وقت نماز مغرب کی پڑہنی مستحب ہے بالاتفاق ع وعن عائشۃ قالت کانوا یصلون العتمۃ فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہا تے حضرت اصحاب نماز پڑہتی عشا کی درمیان اسکی کہ غائب ہو شفق تہائی رات پہلی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت نے عشا کو عتمہ کہنی سی منع فرمایا تہا اور حضرت عائشہ نی پیرو سکا چنانچہ کہا شاید کہ تک حدیث منع کی اونکو پہنچی ہو نی درمیانی رات تک وقت مختار ہی عشا کا اور وقت جواز صبح کی پہلی طلوع تک ع وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الصبح فتنصرف النساء متلفعات بمروطہن ما یعرفن من الغلس متفق علیہ اور روایت ہی اونہیں سی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی صبح کی پس پہرتی عورتیں لپٹی ہوئی چادروں اپنی کی نہ پہچانی جاتی تہیں بسبب تاریکی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ تین ع تین یعنی جنہوں نی نماز حضرت کی ساتہہ پڑہی ہی ع وعن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورہما قام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوٰۃ فصلی قلنا لانس کم کان بین فراغہما من سحورہما ودخولہما فی الصلوٰۃ قال قدر ما یقرأ الرجل خمسین ایۃ رواہ البخاری ؎

اور روایت ہی قتادہ ہی کہ نقل کی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت ان دونوں نی سحر کہائی پس جب فارغ ہوئی سحر اپنی سی دونوں کہ ہی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف نماز کی پس نماز پڑہی کہا ہم نی انس کو کتنا تہا فرق درمیان فارغ ہونی اونکی سحر اپنی سی اور داخل ہونی اونکی نماز میں کہا فرق تہا مقدار اندازہ پچاس آیتیں کی کہ پڑہی آدمی پچاس آیتیں یعنی متوسط روایت کی یہہ بخاری نی ف کہا ہی تو نے یہہ اندازہ کیا ہی کہ یہیں جائز ہی عوام مومنین کو عمل کرنا اسپر کیونکہ حضرت جو یہہ کرتی ہی بسبب مطلع کر دینی اللہ تعالی کی کرتی ہی اور حضرت معصوم ہی خطا نسیان سی ویں میں اور کہاں یہہ ع وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوٰۃ او یؤخرون عن وقتہا قلت فما تامرنی قال صل الصلوٰۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہا ہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیسا حال ہوگا جسوقت کہ ہونگی تجہہ مسلط امراء کہ تاخیر کرینگی نماز کو یا تاخیر کرینگی وقت مختار اوسکی سی کہا میں پس کیا حکم کرتی ہے مجہکو فرمایا نماز پڑہ تو وقت اوسکی پہر پس اگر پاوے تو ساتہہ اونکی پس پڑہ تو نماز پس تحقیق یہہ واسطی تیری نفل ہوگی روایت کی یہہ مسلم نی ف لفظ اوکاہا یؤخرون عن وقتہا میں شک اوی کا ہی یعنی کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ اوسنی لفظ یمیتون کا کہا یا یؤخرون کا معنی دونوں لیک سے ہیں حاصل حدیث کا یہہ کہ کیا حال ہوگا تیرا جب یکہینگا اوس شخص کو جو حاکم ہوگا تاخیر سی کرنیوالا نماز سی کہ تاخیر کریگا اوسکو اول وقت وکلی سی اور تو قادر نہیں ہوسکیگا اوسکی مخالفت پر اور ڈر یہہ ہوگا کہ اگر اوسکی ساتہہ پڑہتا ہی تو فوت ہوتی ہی فضیلت اول وقت کی اور اگر منفرد

ناک کٹائی ہوئی اور بہت سی باتیں بنائی جیسکہ معمول ہی ان عورتوں ناقص العقل والدین کا وہ بزرگ باہر تشریف لائی اور مریدونسے پوچھا کہ بہاسون سے میرے مونہہ پر ناک ہی نہیں وہ متعجب ہوئی اور کہا ہان ہی فرمایا کہ ہوی میرے کہتی ہی کہ تمہاری ناک کٹ گئی غرض اونکی یہہ ہی کہ لوگون کی کہنی سی جو بات کہ حقیقت مین بری نہین ہوتی ہی وہ بری نہین ہوجاتی اور اوسکی کرنیوالی کی شخصیت مین بٹا نہین لگتا اور حضرت مولانا عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حواشی ایامی کی فائدی مین جہاں حدیث کا لکھا ہی وہ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی علی تین کام مین دیکر نماز فرض جب وقت آوی جنازہ جب موجود ہو اور عورت جب مرد ولی اوسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرسکو عیب ہی اوسکا ایمان سلامت نہین اور جو نیک ہون لونڈی غلام یعنی سیاہ دیسی سی مغرور نہوجاوین اور تمہارا کام نہچھوڑین یعنی اگر اونپر اعتماد ہو کہ یہہ نیک بخت ہین سیاہ دیسی سی کام نہچھوڑینگی تو اونکا ہی نکال کردو **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوقت الاول من الصلوٰۃ رضوان اللہ والوقت الاخر عفو اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اول وقت نماز کا سبب خوشنودی اللہ کا ہی اور آخر وقت سبب معاف کرنی اللہ کا ہی روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** مراد اول وقت سی اول وقت مختار ہی یہہ اس لیئے کہ حنفیہ کی نزدیک جو بعضی نمازونکو تاخیر کرتی ہین یعنی صبحکو اور ظہر کو گرمی مین پس وہ مستثنیٰ ہی اسلیی کہ اونکا اول وقت مختار نہین اونمین تاخیر ہی مختار ہی اور وقت آخر سبب عفو کا ہی وقت آخری مراد وقت کراہتہ کا ہی مثل متغیر ہونی آفتاب کی عصر مین اور عشا پڑہنی بعد اوسی رات کی پس یہہ سبب عفو کا ہی یعنی خیر مواخذہ اسپر نہین ہونیکا کہ نماز ذمہ سی ادا ہوگئی **وعن** ام فروۃ قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال الصلوٰۃ لاول وقتہا رواہ احمد والترمذی وابوداود وقال الترمذی لا یروی الحدیث الا من حدیث عبداللہ بن عمر العمری وھو لیس بالقوی عند اھل الحدیث اور روایت ہی ام فروہ سی کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہی یعنی بہت ثواب رکھتا ہی فرمایا نماز اول وقت پڑہنی روایت کی یہہ احمد و ترمذی ابوداود نی اور کہا ترمذی نی نہین روایت کی جاتی یہہ حدیث مگر حدیث عبداللہ بن عمر عمری سی اور وہ نہین قوی نزدیک محدثون کی **ف** نماز اول وقت یعنی بعد ایمانکی افضل بہی ہی اگر ساتہہ جماعت کی میسر ہو اور بعضی صدیقون مین اور عملونکو بہی افضل فرمایا ہی ہان افضلیت اضافی مراد ہی یعنی بعضا عمل بعضی حیثیت اور جہت کر فضیلت رکھتا ہی اور عملونپر اور بعضا عمل دوسری حیثیت اور جہت سی فضیلت رکھتا ہی اور نماز افضل ہی علی الاطلاق یعنی ہمہ وجوہ یہہ افضل ہی بعد ایمانکی سب اعمال پر اور نسب عبداللہ کا یون ہی عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر خطاب پس عبداللہ حضرت عمر کی اولاد مین سی ہی اسلیی اسکو عمری کہا اور ترمذی نی تو لیس بالقوی کہا اور اورون نی کہا ہی بلکہ یہہ حدیث صحیح ہی نقلہ ابن الملک ع **وعن** عائشۃ قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ لوقتہا الاخر مرتین حتی قبضہ اللہ تعالیٰ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہا نہین نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کوئی نماز آخر وقت دو بار یہانتک کہ وفات دی اونکو اللہ تعالیٰ نی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جب حضرت نماز پڑہتی وقت مختار ہی مین پڑہتی تہی مگر ایکبار آخر وقت مین پڑہی ہی بیان جواز کی لیی شاید کہ حضرت عائشہ نی اوس نماز کو اسمین نہین گنا ہی کہ جو حضرت نی جبرئیل کی ساتہہ آخر وقت پڑہی ہی کیونکہ وہ وقت معلوم کرنیکی لیی اتفاق ہوا تہا اور ایکبار ایک سایل کو اول وقت اور آخر وقت پڑہا کر دکہائی وہ بہی اسمین محسوب نہین کہ وہ تعلیم کی لیی تہی سوای ان دو بار کی ایکدفعہ پڑہی آخر وقت تا لوگ معلوم کرلین کہ یہانتک جائز ہوجاتی ہی ع **وعن** ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال امتی بخیر

او قال علی الفطرۃ ما لم یؤخروا المغرب الی ان تشتبک النجوم رواہ ابوداؤد ورواہ الدارمی عن العباس
اور روایت ہی ابی ایوب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی امت میرے ساتھہ بھلائی کی یا فرمایا فطرۃ پر یعنی طریقہ اسلام پر
جب تک کہ نہ دیر کرینگی مغرب کو یہانتک کہ بہت ہون ستارے روایت کی یہہ ابوداؤد نی اور روایت کی یہہ دارمی نی عباس سی ف اس
سی معلوم ہوا کہ بجز دستارہ کلنی کی کراہت نہین ہوتی جب گہنکی ہوتی ہین کراہت آجاتی ہی و حضرت نی جو ایکبار تاخیر کی تہی بیان
جواز کی لیی کی تہی والا اول ہی وقت پڑہتی تہی ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا
ان اشق علی امتی لامرتہم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ مشکل جانتا میں امت اپنی پر البتہ حکم کرتا اون کو یعنی وجوبا یہہ کہ
تاخیر کرین نماز عشا کو تہائی رات تک یا آدہی رات تک روایت کی یہہ احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نی وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اعتموا بہذہ الصلوٰۃ فانکم قد فضلتم بہا علی سائر الامم ولم تصلہا امۃ قبلکم رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تاخیر کرو تم اس نماز کو یعنی عشا کو پس تحقیق تم بزرگی دیی گئی
ہو ساتہہ اس نماز کی تمام امتون پر اور نہین پڑہی یہہ نماز کسی امت نی پہلی تمہاری روایت کی یہہ ابوداؤد نی ف پہلی جبرئیل کی حدیث مین گذر
ہی کہ اونہون نی حضرت کو پانچون نمازین پڑہا کر کہا ہذا وقت الانبیاء من قبلک اوس سی معلوم ہوتا ہی کہ عشا اگلی انبیا کیوقت مین ہی پڑہتی
تہی اور اس سی معلوم ہوا کہ یہہ خاص اسی امت پر فرض ہوئی تطبیق ان دونون حدیثون مین محدثین نی یون دی ہی کہ عشا خاص اگلے
رسول ہی پڑہتی تہی کہ یہہ امت سی زیادہ اونپر واجب تہی اونکی امت پر واجب تہی جیسیکہ نماز تہجد کی واجب تہی رسول خدا صلعم پر نزدیک بعضون
کی اور نہین واجب ہم پر پس اس حدیث مین جو فرمایا کہ ہذا وقت الانبیاء من قبلک اوس سی عشا کا واجب ہونا امتونپر نہ نکلا بلکہ یہہ نکلا کہ انبیا
پڑہتی تہی اور اوسمین جو فرمایا کہ یہہ نماز نہین پڑہی کسی امت نی پہلی تمہاری اس سی انکار اگلی انبیا کی پڑہنی کا نہ نکلا بلکہ یہہ نکلا کہ اور امتین
نہ پڑہتی تہین خاص یہی امت پڑہتی ہی پس دونون حدیثون مین تعارض نہ باقی رہا اور اوس حدیث مین ساتہہ لفظ ہذا کی اشارہ ہی طرف
وقت اسفار کی کہ اوسمین شریک ہین تمام انبیا اور امتین اونکی بخلاف اور وقتونکی کذا قال الطیبی ع وعن النعمان بن بشیر قال
انا اعلم لوقت ہذہ الصلوٰۃ صلوٰۃ العشاء الاخرۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہا لسقوط القمر
لثالثۃ رواہ ابوداؤد والدارمی اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہا مین خوب جانتا ہون وقت اس نماز کا یعنی عشا پچلے
کا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی اس نماز کو وقت ڈوبنی چاند تیسری تاریخ کی روایت کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نی ف تیسرے
شب کو چاند قریب پانچوین حصہ رات کی غروب ہوتا ہی پس یہہ حدیث ہی دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور اسکو عشا پچلی اسلیی کہا کہ کہی مغرب
کو بہی عشا کہتی ہین پس نسبت اوسکی یہہ عشا پچلی ہی ح وعن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی ولیس عند النسائی فانہ اعظم للاجر
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روشنی مین پڑہو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی مین پڑہنا نماز کا
بہت بڑا ہی واسطی ثواب کی روایت کی یہہ ترمذی ابوداؤد و دارمی نی اور نہین نزدیک نسائی کی یہہ لفظ فانہ اعظم للاجر فظاہر عبارت
اس حدیث کی سی ہی معلوم ہوتا ہی کہ نماز فجر شروع اسفار یعنی روشنی مین کرنی ظاہر مذہب حنفی یہی ہی کہ شروع اور ختم دونو اسفار

مین ہوان اور امام طحاوی کہ امہ مذہب ہمارے سی ہین وہ کہتی ہین کہ ابتدا غلس یعنی تاریکی مین کرے اور ختم اسفار مین یعنی قرارہ طویل پڑہی تا پڑہتی پڑہتی صبح روشن ہوجاوے کہا ہی علمانی کہ یہہ تاویل اولی و احسن ہی کہ اس سی تطبیق حدیثون مین ہوجاتی ہی اور ایک اور وجہہ تطبیق کی حدیث سی کہ یہہ شرح السنہ کی واقع ہی معلوم ہوتی ہی کہ باعتبار دو زمانہ کی ہی یعنی زمانہ حار یکی مین غلس مین نماز فجر کا پڑہنا بہتر ہی اور زمانہ گرمی کی مین اسفار کرنا بہتر ہی چنانچہ حدیث شرح السنہ کی یہہ ہی قال معاذ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فقال اذا کان فی الشتاء فغلس بالفجر واطل القراءۃ قدر ما یطیق الناس ولا تملہم واذا کان فی الصیف فاسفر بالفجر فان اللیل قصیر والناس ینامون فامہلہم حتی یدرکوا یعنی الصلوۃ اور حد اسفار کی ہماری علمار سی یہہ منقول ہی کہ اتنا وقت ہو کہ قرارہ مسنون کہ چالیس سی ساتہہ یا سو آیتون تک ہی اوسمین پڑہی جاوے ترتیل کی پڑہ لی اور بعد فراغ نماز کی اگر طہارت مین خلل معلوم ہو تو ممکن ہو اعادہ وضو کا اور نماز کا اور یہ طرح مذکور کی پہلی طلوع ہونے آفتاب کی ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُنْحَرُ الْجَزُورُ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَاكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا ہی ہم نماز پڑہتی عصر کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر ذبح کیا جاتا اونٹ پس تقسیم کیا جاتا دس حصی پہر پکایا جاتا پہر کہاتی ہم گوشت پکا ہوا پہلی چہپنی آفتاب کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ عصر جلدی پڑہتی ہونگی بوقت پہنچنی سایہ کی ایک مثل کو یا تہوڑی دیر کی بعد جیسا کہ مذہب ائمہ ثلثہ اور صاحبین کا ہی اور ایک روایت امام اعظم صاحب سی ہی ہی ہی اور فتوی ہی بعضون نی اسپر دیا ہی اور روایت مشہور امام اعظم صاحب سی یہہ ہی کہ بعد دو مثل کی وقت ہوتا ہی اونکی طرف سی تاویل اسکی یہہ ہو سکتی ہی کہ شاید یہہ گرمیون کی موسم مین کرتی ہونگی کہ دن بڑا ہوتا ہی اور ابن ہمام نی شرح ہدایہ مین لکہا ہی جب عصر پڑہی پہلی متغیر ہونی آفتاب کی تو باقی وقت مین غروب تک مثل اس عمل کی ہونا ممکن ہی جسنی ہر کانیوالون کو کہ امیرون کی ساتہہ سفرون مین اسطرح عمل کرتی ہین دیکہا ہوگا اوسکو بعید نہین جانتی گا ہ ج **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ وَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی کہا ہی ہم ایک رات انتظار کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت نماز عشا پچہلی کی پس نکلی حضرت طرف ہماری وسوقت کہ گئی تہائی رات بلکہ بعد اوسکی پس نہ جانا ہمنی کہ کچہہ چیز تہی کہ مشغول کیا تہا اوسنی اوسکو بیچہ اہل اونکی کی یعنے باز رکہا تہا موافق عادت کی سو یہہ نماز پڑہنی سی یا سوار اسکی یعنی یا ذات شریف کو کچہہ عذر پیش آیا تہا کہ اوسنی باز رکہا پس فرمایا جسوقت کہ نکلی تحقیق تم منتظر ہو نماز کی نہین انتظار کرتا اوسکا کوئی اہل دین مین سی سوائی تمہاری اور اگر نہوتا گران امت میرے پر البتہ نماز پڑہتا مین ساتہہ اونکی اسوقت یعنی لازم کرتا کہ اسیوقت پڑہا کرون پہر حکم کیا موذن کو پس تکبیر کہی نماز کی اور نماز پڑہے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نہین انتظار کرتا اوسکا کوئی اہل دین مین سی سوائی تمہاری یعنی یہود و نصاری وغیرہما سوائی تمہارے کوئی انتظار اسکا نہین کرتی مین اس لیی کہ نماز عشا مخصوص اسی امت مرحومہ کی ہی پس جتنا انتظار زیادہ کروگی ثواب زیادہ پاؤگی

کہ وقت ازدحام کا ہی مشقت اسمین زیادہ ہوتی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ پڑہنا نماز عشا کا تہائی رات مین افضل ہی جیسکہ مذہب امام اعظم رح کا ہی اور کبہی حضرت اول وقت مین پڑہتی تہی جبکہ حاضر ہوتی تہی اکثر صحابہ جیسکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو صحابہ اول جمع ہوتی تہی اول نماز پڑہتی تہی اور جو دیر کر جمع ہوتی تہی دیر کر پڑہتی تہی امام احمد کا مذہب یہی ہی ح ع **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوٰتِ نَحْوًا مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی نمازین مانند یعنی قریب نمازون تمہاریکی یعنی رعایت اوقات مین باقی صفات مین اور تہی تاخیر کرتی عشا کو بعد نماز تمہاریکی کچہہ اور تہی سبک پڑہتی نمازین روایت کی یہ مسلم نی **ف** جابر نی عشا کو عتمہ کہا باوجودیکہ منع ایا ہی اس سی شاید کہ یہہ پہلی پہنچی نہی کی اونکو کہا ہویا اس لیی کہ یہہ نام مشہور رہتا لوگونمین اس سی اچہی طرح پہچان لین گی اور یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور تہی سبک پڑہتی نماز کو یعنی چہوٹی سورتین پڑہتی کہا ابن حجر نی کہ یہہ اوس صورت مین تہا کہ امام ہوتی واسطی رعایت ضعیفونکی قرارہ سبک پڑہتی اور یہہ بات باعتبار اکثر کی کہی ہی اس لیی کہ سورہ اعراف یہی مغرب کی دو رکعتونمین حضرت سی پڑہنی ائی ہی کہتا ہونمین کہ یہہ بہی لوگونپر سبک ہی تہی یعنی حضرت کی ساتہہ نمازمین ایسی کیفیت اتی تہی کہ طویل قرارہ مین لوگونکو حرج نہین معلوم ہوتا تہا بلکہ بارشوق کی طالب یا دلی کی رہتی تہی بخلاف اورونکی نماز کی کہ اوسمین یہہ بات ہونی مشکل ہی ع **وعن** اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقَمُ السَّقِيْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ابی سعید سی کہ کہا نماز پڑہی ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عشا کی یعنی ارادہ کیا ہمنی کہ جماعت سی نماز عشا کی پڑہین ہم حضرت کی ساتہہ پس تشریف لائی یہانتک کہ گذر گیا ادہی رات کی فرمایا لازم پکڑی ہو جگہہ بیٹہنی اپنی کی پس لازم پکڑی ہی ہم جگہہ بیٹہنی اپنی کی یعنی اپنی جگہہ سی متفرق نہوئی ہم پس فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑہ چکی ہین اور پکڑی ہی اونہون نی جگہہ سونی اپنی کی اور تحقیق تم ہمیشہ ہو نمازمین جبتک کہ ہو منتظر نماز کی یعنی حکم اور ثواب نماز ہی کا ساتہہ حاصل ہی اور اگر نہو ضعف ضعیف کا اور بیماری بیمار کی البتہ دیر کرتا مین اس نماز کو ادہی رات تک روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نی **ف** لوگ نماز پڑہ چکی ہین یعنی نماز شام کی پڑہ کر سو رہی جیسکہ گذر چکا ہی کہ کوئی اہل دین مین سی انتظار نہین کرتی ہین نماز عشا کا اور ممکن ہی کہ کہا جاوی یہہ معنی ہین کہ اور محلونکی لوگ کہ اس مسجد مین حاضر نہین ہین نماز عشا کی پڑہ کر سو رہے ہین یہہ معنی مناسب ترہین ساتہہ قول مابعد کی واکم لن تزالوا اخر تک اور اس حدیث سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ تاخیر عشا کی ادہی رات تک روا ہی بلکہ مستحب ہی واسطی حاصل ہونی مشقت کی بیچ عبادت حق کی ح **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلدی کرتی واسطی ظہر کی تم سی یعنی سوای گرمی کی اور تم بہت جلدی کرتی ہو واسطی نماز عصر کی انحضرت سی روایت کی یہہ احمد و ترمذی نی **ف** مقصود رغبت دلانا ہی اوپر التزام اتباع کی ہر جا اور یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی اوپر مستحب ہونی تاخیر عصر کی جیسکہ مذہب جلد ہی ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جسوقت کہ ہوا تی آرمی ٹھنڈی ہو وقت نماز پڑہتی اور جسوقت کہ ہوا تی سردی جلدی کرتی نماز کو روایت کی یہ نسائی نی ف حدیث جو
ظہر کی جلدی پڑہنی مین اور دیر کر پڑہنی مین دو اور ہوا تی ہین حدیث سی تعارض اونکا دفع ہوجاتا ہی کہ سردی مین جلدی پڑہتی اور گرمی
مین دیر سے وعن عبادۃ بن الصامت قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون علیکم بعدی
امراء یشغلہم اشیاء عن الصلوٰۃ لوقتہا حتی یذہب وقتہا فصلوا الصلوٰۃ لوقتہا فقال رجل یا رسول اللہ اصلی
معہم قال نعم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبادۃ بن الصامت سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
ہونگی تمپر حاکم میری سردار باز رکہین گی اونکو چیزین یعنی خواہش نفسانیان وقت یعنی مستحب وقت پر نماز پڑہنی سی یہانتک کہ جاتا رہیگا وقت
اوسکا یعنی کراہت کا آجاویگا پس پڑہو نماز اپنی وقت پر یعنی اگرچہ تنہا ہو لیکن اسطرح کہ فساد نہ برپا ہو پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ
نماز پڑہو مین ساتہہ اونکی فرمایا کہ ہان یعنی تا زیادہ ثواب ملی و فتنہ نہ اوٹہی روایت کی یہ ابوداود نی وعن قبیصۃ بن وقاص قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون علیکم امراء من بعدی یؤخرون الصلوٰۃ فہی لکم وہی علیہم فصلوا معہم
ما صلوا القبلۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی قبیصہ بن وقاص سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہونگی تمپر سردار پیچہی سی تاخیر
کرینگی نماز کو یعنی وقت مستحب سی پس وہ فائدہ ہی واسطی تمہاری اور وہ وبال ہی اونپر پس نماز پڑہو ساتہہ اونکی جب تلک کہ نماز پڑہین وہ طرف قبلہ
کی یعنی کعبہ کی روایت کی یہ ابوداود نی ف پس وہ فائدہ ہی یعنی اگر پہلی اونکی وقت پر تمنی نماز پڑہ لی اور پہر اونکی ساتہہ پڑہی تو یہہ
تمہاری نفل ہوئی ثواب زیادہ پاؤگی اور اگر پہلی نہ پڑہی اونکی ساتہہ ہی پڑہی تو بہی تمہین مضر نہین کیونکہ تمنی واسطی خوف فتنہ اور دفع
مفسدہ کی پڑہی اور وہ وبال ہی یعنی مضر ہی اونکو کیونکہ قادر تہی اسپر کہ تاخیر نہ کرتی اور پہر بازرکہا اونکو امور دنیائی امر عقبی سی مع ح ع
وعن عبید اللہ بن عدی بن الخیار انہ دخل علی عثمان وہو محصور فقال انک امام عامۃ ونزل بک ما ترٰی ویصلی
لنا امام فتنۃ ونتحرج فقال الصلوٰۃ احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معہم واذا اساءوا فاجتنب
اساءتہم رواہ البخاری اور روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سی یہہ کہ وہ داخل ہوا حضرت عثمان پر اور وہ تہی کہڑی ہوئی
یعنی اپنی مکان مین جن ایام مین کہ شہید ہوئی پس کہا تحقیق تم امام ہو سبکی اوپر پہنچی ہی تمکو وہ چیز کہ دیکہتی ہو یعنی بلا اور حادثہ اور نماز پڑہاتا ہی
ہمین امام فتنہ کا اور گناہ جانتی ہین ہم یعنی اوسکی ساتہہ نماز پڑہنی پس فرمایا نماز بہتر ہی اوسچیز کی کہ عمل کرتی ہین لوگ پس جسوقت کہ نیکی کرین لوگ
پس نیکی کر ساتہہ اونکی اور جب بڑائی کرین پس بچ بڑائی اونکی سی روایت کی یہ بخاری نی ف امام فتنہ کا یعنی سردار باغیون اور فتنہ
کا کہ نام اوسکا کنایہ تہا بشر تہا اور حاصل خبر حدیث کا یہہ ہی کہ لوگونکی ساتہہ نیکی مین شریک رہ نہ بدیمین اور یہہ بات حضرت عثمان رضی سبب
نہایت دینداری اور انصاف کی صادر ہوئی کہ ایسی حالت مین بہی اونکی بہلائی کو اچہا کہا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ نماز پڑہنی پیچہی نیک و
بد کی جائز ہی جیسیکہ مذہب ہی اہل سنت اور جماعت کا **باب** یہہ باب ہی بیچ تتمہ فضایل نماز کی اور اوقات اوس کی کی **الفصل**
الاول فصل پہلے **عن** عمارۃ بن رویبۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لن یلج النار
احد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا یعنی الفجر والعصر رواہ مسلم اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلعم سی کہ فرماتی
تہا ہرگز نہ داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ نماز پڑہی پہلی نکلنی آفتاب کی اور پہلی چہپنی آفتاب کی یعنی نماز فجر اور عصر روایت کی مسلم نی
ف یعنی جو کوئی ہمیشہ پڑہی یہہ دونون نمازین وہ جزا مذکور یا وی ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ جو کوئی مان دونون نماز و بر

مداومت کریگی ہرگز دوزخمین نہین داخل ہونیکا بسبب ترک اور نمازون کی اور نہ بسبب کرنی اور گناہونکی ولیکن جمہور علماکی نزدیک یہہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ نمازین صغیرہ گناہونکو دور کرتی ہین نہ کبیرہ کو پس طیبی نی اسکی یہہ توجیہ بیان کی کہ صبح کو آدمی آرام مین ہوتا ہی اور عصر کیوقت تجارۃ مین مشغول ہوتا ہی پس جو کوئی باوجود ان موانع کی محافظت کرتا ہی ان دونون نمازون کی تو ظاہر حال اوسکا مقتضے اسکا ہوتا ہی کہ اور عملون مین بہی کمی زیادتی نہین کریگا جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وَالصَّلٰوۃُ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ اور نماز باز رکہتی ہی بیحیائی اور بُری باتون سی پس بخشش کیجاتی ہی اوسکی اور آگ مین نہین داخل ہونیکا اور ظاہر ہے کہ مراد مبالغہ ہی بیچہ بیان کرنی فضیلت ان دو نمازونکی کہ فضیلت انکی جگہہ اسبات کی رکہتی ہی کہ محافظت کرنیوالا انکا ہرگز دوزخ مین نجاویگا لیکن اللہ تعالی جزا دیتا ہی بندونکو ہر عمل پر باوجود اسکی بہی اگر چاہیی تو بخش دی ان دونون نمازونکی پڑہنی والی کی جو گناہ کہ کیی ہون ۰ ع ح **وعن** أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ پڑہین دو نمازین ٹہنڈی وقت کی داخل ہوگا بہشت مین یعنی صبح اور عصر یا صبح و عشا و روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی آتی ہین بیچ تمہاری فرشتی رات کو اور فرشتی دن کو یعنی واسطی لیجانی اور لکہنی اعمال بندونکی اور جمع ہوتی ہین نماز فجر مین اور نماز عصر مین پہر چڑہتی ہین وہ فرشتی کہ رہتی تہی بیچ تمہاری پس پوچہتا ہی اونسی رب اونکا یعنی احوال اعمال بندون کی اور حال یہہ کہ وہ خوب جانتا ہی احوال بندونکا کسطرح چہوڑا تمنی میری بندونکو پس کہتی ہین وہ چہوڑا انہنی اونکو اس حال مین کہ وہ نماز پڑہتی تہی اور گئی ہم اونکی پاس اسحال مین کہ وہ نماز پڑہتی تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جمع ہوتی ہین فرشتی یعنی صبح کی نماز مین دو جماعتین فرشتونکی جمع ہوتی ہین ایک تو وہ کہ رات کو رہتی تہی تم مین اور ایک وہ کہ دنکی اعمال لکہنی کی پی آتی ہین اسیطرح عصر مین جمع ہوتی ہین وہ کہ دنکو رہتی تہی اور وہ کہ رات کی عمل لکہنی کی لیی آتی ہین پہر رات کی رہی ہوئی صبح کی نماز کی بعد جاتی ہین اور دنکی عصر کی بعد جب جاتی ہین تب اللہ تعالی پوچہتا ہی باوجودیکہ اوسکو سب کام کا علم خوب ہی لیکن پوچہتا ہی واسطی ظاہر کرنی فضیلت کی اور فخر کی اگی ملائکہ کی کہ اونہون نی طعن کیا تہا جب اللہ تعالی نی حضرت آدم کو پیدا کرنا چاہا کہ ایسونکو تو پیدا کرتا ہی کہ خونریزیان کرینگی اور فساد کرینگی زمین مین اور اپنی تعریف کی تہی کہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرینگی اور اسحدیث مین عبرت دلائی ہی لوگونکو کہ ان وقتون مین ہمیشہ عبادت کیا کرین تا عمل انکی ساتہہ بہلائی کی عرض ہوتے رہین ۰ ح ع **وعن** جُنْدَبِ الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْقُشَيْرِيِّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ اور روایت ہی جندب قسری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نماز پڑہی صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ کی ہی بیچ عہد اور امان اوسکی ہی نیا اور آخرتمین پس طلب کری یعنی نہ مواخذہ کری تجسی اللہ واسطی ذمہ اپنی کی ساتہہ کسی چیز کی پس وہ جسکو کہ طلب کری واسطی ذمہ اپنی کی ساتہہ کسی چیز کی پاویگا اوسکو پکڑا لیگا اوسکو اوپر مونہہ اوسکی دوزخ کی آگ مین روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ بعضی نسخہ مصابیح کی قشیری ہی بدلے قسری کی **ف** یعنی جسنی پڑہی

نماز صبح کی پس وہ اللہ تعالیٰ کی عہد و امان مین ہی پس مسلمانونکو چاہیی کہ اوس سی بدسلوکی نکرین نہ اوسکو قتل کرین نہ اوسکا مال چھینین اوسکی غیبت کرین نہ اوسکی بی برومی کرین اگر اوس سی کسی نی بدسلوکی کی پس اوسنی اللہ تعالیٰ کی عہد مین خلل کیا پس اللہ تعالیٰ اوس سی مواخذہ کریگا اور جس سی اللہ تعالیٰ نی مواخذہ کیا اوسکو کچھہ بچات نہین یا مراد ذمہ سی نماز ہی کہ وہ موجب امان کی ہی یعنی چھوڑونماز صبح کی پس ٹوٹ جاویگا بسبب اوسکی عہد وہ جو درمیان تمہارے اور درمیان ب منہا رکی ہی پس مواخذہ کریگا بسبب اوسکی تم سی ۴ ع وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم الناس ما في النداء والصف الأول ثم لم يجدوا إلا أن يستهموا عليه لاستهموا ولو يعلمون ما في التهجير لاستبقوا إليه ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لأتوهما ولو حبوا متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانین آدمی کہ کیا کچھہ ثواب ہی اذان دینی مین اور کہڑی ہونی صف پہلی مین پھر نہ پاوین کوئی وجہہ ترجیح اور زیادتی کی مگر یہہ کہ قرعہ ڈالین اوسپر البتہ قرعہ ڈالین یعنی فضیلت اذان اور صف اول کی ایسی ہی کہ اگر نزاع کرین اوسمین اذان دینی پر اور صف اول کی کہڑی ہونی پر اور قرعہ ڈالین تا کسکی نام پر پڑی تو بجا ہی اور اگر جانین کہ کیا کچھہ ثواب ہی بیچ سویری جانی کی واسطی نماز ظہر کی البتہ جلدی کرین طرف اوسکی اور اگر جانی کہ کیا کچھہ ثواب ہی بیچ نماز عشا کی اور صبح کی البتہ آوین اون نمازون مین اگرچہ چلین اپنی سرین پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف معنی تہجیر کی اگر یہہ لین گی جو کہ مذکور ہوئی تو یہہ فضیلت سوا گرمی کی ہوئی گی کیونکہ اوسمین ظہر ٹہنڈی وقت پڑہنی سخت ہے یا معنی تہجیر کی ہی جلدی کرنا طرف طاعت کی اور بعضون نی تہجیر کی یہہ معنے کہی ہین کہ جمعہ کی پس دوپہر کو جانا اور اگرچہ چلین سرین پر یعنی اگر قوت پاونکی چلنی کی نرکہین اسطرح آوین کہ جسطرح ضعیف چلتی ہین ۴ ح ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس صلوة أثقل على المنافقين من الفجر والعشاء ولو يعلمون ما فيهما لأتوهما ولو حبوا متفق عليه اور روایت وہین ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی نماز زیادہ بہاری منافقون پر فجر اور عشا سی اور اگر جانین اوسچیز کو کہ بیچ اونکی ہی ثواب البتہ آوین اون نماز ونمین اگرچہ چلین سرین پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف منافقون کی مزاج مین کسل عبادت سی بہت ہوتا ہی اور نماز جو پڑہتی ہین کہانی منافقی کی پس پڑہتی ہین اور یہہ دونون وقت جو ہین استراحت اور لذت نیند اور سردی کی ہین اور اندہیرا ہی ہوتا ہی کہ کوئی اسکو کم پہچانتا ہی پس اسلیی اونپر یہہ نماز بہت بہاری ہین اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مومن مخلص کو بچنا چاہیی اس خصلت سی تا مشابہت اونکی سانتہ نہووی ۴ ع وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء في جماعة فكأنما قام نصف الليل ومن صلى الصبح في جماعة فكأنما صلى الليل كله رواه مسلم اور روایت ہی حضرت عثمان رضہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی نماز عشا کی جماعت مین پس گویا کہ قیام کیا آدہی رات اور جسنی نماز پڑہی صبح کی جماعت مین پس گویا کہ نماز پڑہی تمام رات روایت کی یہہ مسلم نی ف پس ثواب نماز صبح کا زیادہ ہی ثواب عشا سی کہ یہہ بیچ حکم نماز پڑہنی تمام رات کی ہی یا مراد یہہ ہی کہ نماز عشا کی واکرنی سی ثواب قیام آدہی رات کا پایا اور نماز فجر کی کہ ادا کی باقی آدہی کا ثواب پایا دونونکی پڑہنی سی ثواب تمام رات کا ملا ۴ ع وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغلبنكم الأعراب على اسم صلوتكم المغرب قال ويقول الأعراب هي العشاء وقال لا يغلبنكم الأعراب على اسم صلوتكم العشاء فإنها في كتاب الله العشاء فإنها تعتم بحلاب الإبل رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی غالب آوین

تمپر گنوار اوپر نام لینی نماز تمھاری مغرب کہا راوی نی کہتی تہی گنوار کہ یہہ عشا رہی اور فرمایا حضرت نی کہ نہ غالب آوین تم پر گنوار اوپر نام رکھنی
نماز تمہاری عشا پس تحقیق وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہی یعنی اس آیۃ مین وَمِنْ بَعْدِ صلوۃ العشا نام سکا عشا فرمایا ہی پس تحقیق وہ گنوار تاخیر کرتی تہی
بسبب دودہ دوہنی اونٹونکی روایت کی یہہ مسلم نی ف مراد گنوارون سی گنوار جاہلیت کی ہین کہ وہ نماز مغرب کو عشا کہتی تہی اور عشا
کو عتمہ پس حضرت نی منع فرمایا کہ تم یہہ نام نہ لیا کرو کہ اسمین غلبہ اونکا لازم آتا ہی کیونکہ جب اونکا نام رکھا ہوا لینی لگی تو گویا وہ غالب ہین تمپر
اونکی بولی اپنی مین جاری کی وہ نام لو کہ کتاب و سنت مین واقع ہوئی ہین یعنی مغرب اور عشا پس ظاہر نہی اعراب کو ہی ساتھہ غلبہ کرنی کی ولیکن
حقیقت مین نہی مسلمانونکو ہی موافقت اونکی سی تا غلبہ اونکا لازم نہ آوی اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ زبان موافق اصطلاح شرع کی درست
کرنی چاہیی اور جو باتین کہ کفار و فجار کی زبان پر جاری ہون اون سی پرہیز کرنا چاہیی اور نہی اور علت نہی کی حضرت نی بیان فرما کر اشارہ فرمایا
اور وجہہ نام رکھنی عشا کی عتمہ ساتھہ قول اپنی کی فانہا تعتم بحلاب الابل لفظ تعتم صحیح تر روایت مین ساتھہ صیغہ معروف کی ہی اور عتمہ کہتی ہین تاریکی
کو یعنی وہ اعراب تاریکی مین پڑہتی تہی عشا کو بسبب دودہ دوہنی اونٹون کی کہ بعد چہپنی شفق کی دوہنا شروع کرتی تہی بعد اوسکی پڑہتی تہی اور
ایک روایت مین لفظ تعتم ساتھہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی نماز عشا کی تاریکی مین پڑہی جاتی تہی بسبب دودہ دوہنی اونٹونکی پس عتمہ نام اوسوقت
تاریک کا مشہور تہا عرب مین جب نوبت اسلام کی پہنچی اور نماز اسوقت مین مشروع ہوئی اعراب نماز عشا کو صلوۃ العتمہ کہنی لگی پس نہی کی گئی اوس سے
اور مکروہ ہوا یہہ نام وہطی مشابہت کی ساتھہ اہل جاہلیت کی اور بعضی حدیثون مین جو لفظ عتمہ کا آیا ہی وہ پہلی نہی کی کہا ہوگا ۱۲ منہ ع وعن
عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ
وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن خندق کی کہ باز رکہا کافرون
نی ہمکو نماز بیچ کی سی کہ نماز عصر کی ہی بہری اللہ تعالی اونکی گہرون کو اور قبرونکو آگ سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف دن خندق کی کہ
اوسکو یوم الاحزاب بہی کہتی ہین اس غزوہ کو خندق اس لیی کہتی ہین کہ گرد مدینہ کی خندق کہودی تہی سلمان فارسی کی مشورہ سی اور حضرت خود
بہی وسکی کہودنی مین شریک ہوتی تہی اور بڑی بڑی رنج اوسمین اوٹہائی شدۃ بہوک کی اور سردی اور محنت کہودنی کی اور یہہ غزوہ سنہ
چار یا سنہ پانچ مین ہوا ہی اوسمین بسبب تردد اور تیراندازی کی چار نمازین حضرت کی فوت ہوئین کہ ایک اونمین کی عصر بہی تہی حضرت نی وسطی
اظہار زیادتی فضیلت اوسکی کی فرمایا حبسونا آخر تک مطلب اس حدیث کا یہہ ہی کہ عذاب دنیا اور آخرت کی ہین وہ گرفتار ہین اور حضرت کو جنگ احزاب
کفار سی کتنی ہی رنج پہنچی اور بد دعا نہ کی اور یہان کی سبب سکا یہہ ہی کہ یہان حق اللہ کا فوت ہوا کہ نماز ہی اور وہان حضرت کی نفس کا حق
تہا نہ چاہا کہ اپنی نفس کی لیی بد دعا کرین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطی نماز عصر کی ہی اور قول اکثر علما کا صحابہ اور تابعین سی اور قول
ابو حنیفہ کا اور احمد کا اور سوای انکی کا یہی ہی پس قرآن شریف مین جو آیا ہی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی فقط وسطی کی معنی عصر
ہی کی لین گی اور اکثر اختلاف صحابہ اور تابعین کا بیچ تعین اس آیۃ کی کہ واقع ہوا ہی جسکی بیچ فصل اینده مین آویگا پہلی سنی اس حدیث کی ہوگی اپنی
اجتہاد سی کرتی ہوونگی بعد صحت حدیث کی متعین ہوا کہ مراد نماز عصر کی ہی واللہ اعلم **الفصل الثانی** فصل دوسرے
عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن مسعود اور سمرۃ بن جندب سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نماز وسطی یعنی جو کہ کلام اللہ مین
مذکور ہی نماز عصر کی ہی روایت کی یہہ ترمذی نی ف کیونکہ درمیان مین پڑہی ہی دو نمازون نی کیکی اور وہ نمازون انکی کی ع وعن أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْہُوْدًا قَالَ تَشْہَدُہٗ مَلٰٓئِکَۃُ اللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَۃُ النَّہَارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پھر تفسیر قول اللہ تعالی کی تحقیق قرآن فجر کا حاضر کیا گیا وہ یا حاضر ہوتی ہین وسین فرشتی رات کی اور فرشتی دن کی روایت کی یہہ ترمذی نی ف قرآن یعنی قرارۃ قرآن فجر سی مراد نماز فجر کی ہی اوسکو قرآن اس لیی کہا کہ قرارۃ ایک کن اوسکا ہی جیسیکہ رکوع یا سجدہ بعضی جای نماز کو کہا ہی پس فرمایا کہ اوسین مشہود سی یہہ مراد ہے فرشتی اعال لکھنی والی ٹکی ورات کی اوسین جمع ہوتی ہین چنانچہ اسی باب مین تفصیل سی بیان اسکا ہوچکا ہی ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَۃَ قَالَا اَلصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الظُّہْرِ رَوَاہُ مَالِکٌ عَنْ زَیْدٍ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْہُمَا تَعْلِیْقًا روایت ہی زید بن ثابت اور عائشہ سی کہا اون دونون نی نماز وسطی یعنی نماز بیچ کی نماز ظہر کی ہی روایت کی یہہ مالک نی زید سی اور ترمذی نی دونون سی یعنی زید اور عائشہ سی بطریق تعلیق کی یعنی بیانہ حذف سند کی ف اس لیی کہ بیچ مین واقع ہوئی ہی دونون طرفون نکی ع **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّہْرَ بِالْہَاجِرَۃِ وَلَمْ یَکُنْ یُصَلِّی صَلٰوۃً اَشَدَّ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقَالَ اِنَّ قَبْلَہَا صَلٰوتَیْنِ وَبَعْدَہَا صَلٰوتَیْنِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا ہی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظہر پڑہتی نماز ظہر کی سو بیری اور نہ ہی کہ پڑہین کوئی نماز کہ بہت سخت ہو ظہر سی اوپر اصحاب سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوتری یہہ آیت محافظت کرو سب نمازون اور نماز بیچ والی پر اور کہا زید بن ثابت نی تحقیق پہلی اوس نی نمازین ہین اور پیچھلی اوس سی دو نمازین ہین روایت کی یہہ احمد ابوداود نی ف غرض اوی کی اس قول سی یہہ ہی کہ صلوۃ وسطی سی مراد ظہر ہی پس ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بات زید بن ثابت نی اپنی اجتہاد سی نکالی پس معارض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نص کی نہین ہوسکتی کہ حضرت نی فرمایا صلوۃ وسطی عصر ہی ع **وَعَنْ** مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ کَانَا یَقُوْلَانِ اَلصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الصُّبْحِ رَوَاہُ فِی الْمُؤَطَّا وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ تَعْلِیْقًا اور روایت ہی مالک سی پہنچی اونکو یہہ کہ حضرت علی بیٹی بوطالب کی اور عبداللہ بن عباس رہی دونو فرماتی کہ نماز وسطی نماز صبح کی ہی روایت کی یہہ موطا مین اور روایت کی ترمذی نی ابن عباس و ابن عمر سی بطریق تعلیق کی ف یہہ بھی اجتہاد ہی ان دونو صاحبون کا نص مذکور حضرت کو انکو پہنچی ہوگی بطریق احتمال کی یہہ کہا ہی اور مذہب امام مالک اور امام شافعی کا بھی یہی ہی اور نووی شافعی نی کہا کہ حدیثین صحیح وارد ہین اسمین کہ صلوۃ وسطی نماز عصر کی ہی اور ماوردی نی کہ ائمہ شافعیہ کیسی ہی کہا کہ شافعی نی تصریح کی ہی کہ وہ نماز صبح کی ہی ولیکن اوسکی حدیثون صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ وہ نماز عصر کی ہی مذہب شافعی بھی یہی ہوگا موجب اوس وصیت کی کہ اگر ایک حدیث صحیح پاؤ کہ مبنی برخلاف اوسکی حکم کیا ہو جانو کہ مذہب میرا وہی ہی کہ حدیث ساتھہ اوسکی وارد ہوئی اور مارو مذہب میرا دیوار پر ع **وَعَنْ** سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰی صَلٰوۃِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَایَۃِ الْاِیْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَی السُّوْقِ غَدَا بِرَایَۃِ اِبْلِیْسَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی سلمان سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ جو شخص کہ جاوی طرف نماز صبح کی صبح کو بیجا جاتا ہی نشان ایمان کا اور جو شخص کہ جاوی طرف بازار کی صبح کو بیجا جاتا ہی نشان شیطان کا روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف کہا طیبی نی یہہ تمثیل ہی وسطی بیان کرنی شکر اللہ تعالی کی اور شکر شیطان کی کہ جو کوئی صبح کو طرف مسجد کی جاتا ہی گویا کہ اوسنی نشان ایمان کا

اوٹھایا واسطے جنگ شیطان کی اور لشکر اوسکی کی جیسکہ غازی نشان لیکر چلتی ہین پس یہہ اللہ کی لشکر سی ہی اور جو کوئی صبح کو بازار مین جاتا ہی وہ لشکر شیطان کی سی ہی واسکا نیزہ اوٹھایا اور شوکت اوسکی بڑہائی اور وہ بیچ مست کرنی دین اپنی کی ہی پس یہہ اوسکی حقین ہے کہ جو کوئی صبح کو بغیر نماز اور وظائف پڑہی بازار مین چلا جاوی اور اگر بعد نماز و وظائف کی جاوی ساتہہ قصد طلب کرنی رزق حلال کی اور وجہہ عیشت عیالکی وہ اسمین نہین داخل ہی بلکہ اللہ ہی کی لشکر مین سی ہی ۱۲ ع **باب الاذان** باب ہی بیچ بیان اذان کی

ف اذان لغت مین معنی خبر کرنیکی ہی اور شرع مین کہتی ہین خبر کرنی کو ساتہہ آنی وقت نماز کی ساتہہ الفاظ مخصوصہ کی اوقات مخصوصہ مین پس نکل گئی اس سی وہ اذان کہ سنت کی گئی ہی واسطی غیر نماز کی جیسکہ اذان جو لڑکی کی دہنے کانہ مین دیجاتی ہی اور تکبیر بائین کانہ مین اور ایسی ہی جو اذان کہ سنت ہی نزدیک غم پہنچنی کی اور بدخلقی کی چنانچہ دیلمی نی روایت کی ہی حضرت علی رض سی کہ کہا اونہون نی دیکہا مجکو نبی صلعم نی غمگین پس فرمایا ای بن ابی طالب مین تجہی دیکہتا ہون غمگین پس حکم کر بعض اہل اپنی کو کہ اذان یوی تیری کان مین پس تحقیق وہ دفع کریگی غم کو فرمایا حضرت علی نی پس آزمایا مینی اسکو پس پایا مینی اسکو ایسا ہی اور کہا ہر اوی اسکی نی حضرت علی تک کہ تحقیق میز آزمایا اسکو پس پایا اسکو ایسا ہی اور روایت کی دیلمی نی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکا برا ہووی خلق خواہ وہ انسان ہووی یا جانور ہووی پس اذان دواوسکی کانہین انتہی اور اذان دینی سنت ہی واسطی فرایض کی اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ جب آنحضرت معراج کو تشریف لیگئی اور سرادرہ عزت تک پہنچی کہ محل خاص کبریائی حق کا تہا ایک فرشتہ وہان سی نکلا آنحضرت نی حضرت جبرئیل سی پوچہا کہ یہہ فرشتہ کون ہی جبرئیل نی کہا سوگند ہی اوس خدا کی کہ تجکو ساتہہ حق کی بہیجا نزدیک ترین خلق کا ساتہہ درگاہ عزت کی مین ہون اور مینی نہین دیکہا اس فرشتہ کو جب سی پیدا کیا گیا ہون مین سوای اس ساعت کی پس کہا اوس فرشتہ نی اللہ اکبر اللہ اکبر پردہ کی پیچہی سی آواز آئی کہ راست کہا بندہ میری نی انا اکبر انا اکبر یعنی مین بہت بڑا ہون بعد اوسکی ذکر کیی اوسنی باقی کلمات اذان کی غرض اس روایت سی نقل کرنی سی یہہ ہی کہ اذان حضرت نی شب معراج مین سنی چنانچہ علمانی لکہا ہی کہ تحقیق اسکی یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کلمات اذان کی شب معراج مین سنی لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کی لیی کہین چنانچہ آنحضرت مکہ مین بغیر اذان کی نماز ادا کرتی رہی یہانتک کہ مدینہ مین تشریف لائی اور اسبات مین صحابہ سی مشورہ کیا اور بعضی صحابیون نی اذان خواب مین سنی یہہ حی آئی کہ وہ کلمات کہ آسمانیز سنی تہی مین سنت اذان کی ہووین واللہ اعلم ح

الفصل الاول فصل پہلی **عن**

اَنَسٍ قَالَ ذَکَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَکَرُوا الْیَهُودَ وَالنَّصَارٰی فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ فَذَکَرْتُهٗ لِاَیُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی انس سی کہا ذکر کیا صحابہ نی واسطی معلوم کروانی وقت نماز کی آگ کا اور ناقوس کا پس ذکر کیا یہود اور نصاری کا پس حکم کی گئی بلال یعنی حضرت نی انکو حکم کیا یہہ کہ جفت کہین کلمات اذان کی یعنی اول اذان مین چار دفعہ اللہ اکبر کہین اور باقی کلمات دو دو بار سوای کلمہ آخر کی یعنی لا الہ الا اللہ کہ وہ ایکبار ہی اور ایکبار کہین کلمہ تکبیر کی یعنی سوای اللہ اکبر کی اول مین اور آخر مین کہ وہ دو دو بار ہین کہا اسمعیل نی کہ راویون اس حدیث کی سی ہی اور شیخ ہی بخاری ہی اور مسلم کا پس ذکر کیا مینی اسکا واسطی ایوب کی کہ وہ بہی راوی اس حدیث کا ہی دیکہا تہا اوسنی انس کو پس کہا مگر لفظ قد قامت الصلوۃ کا یعنی سوا اول اور آخر کی تکبیرون کی اور کلمات تکبیر کی ایک ایکبار کہتی مگر قد قامت الصلوۃ دو بار کہتی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی اور مسجد بنائی تو مشورہ کیا صحابہ سی کہ کوئی چیز نشانی وقت نماز کی لیی مقرر کرنی چاہیی تا اوس سی لوگ

خبردار ہو کر نماز کی لیے حاضر ہووین پس بعضون نی کہا کہ آگ روشن کرنی چاہیی یا ایک جگہہ بلند مین تا اوسکو لوگ دیکہہ کر جمع ہووین یا ناقوس بجانا چاہیی تا اوسکی اواز سنکر مسجد مین حاضر ہووین پہر اورون نی کہا کہ آگ جلانی واسطی اعلام وقت نماز کی عادت یہود کی ہی اور ناقوس عادت نصاری کے اور اونکی ساتہہ مشابہت کرنی خوبنہین پس متفرق ہوئی لوگ بغیر اتفاق کی اوپر کسی چیز کی پس فکر مند ہوئی عبد اللہ بن زید بسبب فکر مند ہونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر سو رہی پس دیکہا ایک شخص کو خواب مین کہ اذان دیتا ہی نماز کی لیی اللہ اکبر اللہ اکبر آخر تک پس اونہون نی یہہ حضرت عیسی حضر کیا فرمایا یہہ خواب حق ہی انشاء اللہ ساتہہ بلال کی پس اذان دو دونون اسلیی کی آواز بلال کی بلند ہی تجسی پس جب ان دونون نی اذان دی اور سنا حضرت عمر رضی حاضر ہوئی حضرت کی پاس اور عرض کیا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کی نبی کر کر البتہ تحقیق دیکہا مینی مثل اوس چیز کی کہ عرض کیا عبد اللہ نی پس فرمایا حضرت نی فللہ الحمد منقول ہی کہ اوس رات مین گیارہ صحابیون نی اذان کو خواب مین دیکہا اور ناقوس کہتی ہین اسکو کہ ایک بڑی لکڑی کو چھوٹی لکڑی پر مارتی ہین تا کہ آواز کری اور مشہور یہہ ہی کہ یہود سینگ بجایا کرتی تہی اور آگ جلانی نہین ذکر کی گئے ہے مگر بہر حدیث انس رضی کی پس شاید وہ دو فریق ہوونگی ایک فریق آگ جلانی ہونگی اور ایک فریق سینگ بجاتی ہونگی اور یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ کلمات اذان کی جفت کہی جاوین اور کلمات تکبیر کی طاق اور یہی مذہب ہی اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سی اور مذہب زہری اور مالک اور شافعی اور اوذاعی اور اسحق اور احمد رحمہم اللہ کا اور مذہب امام اعظم اور توابع اونکی کا یہہ ہی کہ کلمات اذان اور تکبیر کی دونون کی جفت ہین دلیل انکی آگی مذکور ہووی گی ع وعن ابی محذورۃ قال القنی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاذین ھو بنفسہ فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم تعود فتقول اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی محذورہ سی کہا سکہلائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اذان کہنی ساتہہ ذات اپنی کی یعنی بغیر واسطی کسیکی پس فرمایا کہ اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون مین یعنی جانتا ہون اور بیان کرتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد رسول اللہ ہی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد رسول اللہ ہی پہر دوبارہ کہیگا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد رسول اللہ ہی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد رسول اللہ ہی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد رسول اللہ ہی آؤ تم نماز پر آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد مینی پر آؤ تم مراد مینی پر اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ واسطی کسیکی یہہ ہین کی وہ بڑا ہی اس کی پہچانی کوئی کنہ کبریا اور عظمت اوسکی بڑا ہی اس کی نسبت کیجاوین طرف اوسکی وہ چیزین کہ نہین لائق ہین بزرگی اوسکی بڑا ہی ہر چیز سی اور رہی اللہ اکبر کی ساکن ہی اذان اور نماز مین اور یہہ کلمہ پہلی بار چار دفعہ کہا جاتا ہی اذان مین نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کی اور امام مالک کی نزدیک دو بار اور اس کلمہ کو چار بار جو کہتی ہین اشارہ ہی اسپر کہ یہہ حکم جاری ہے چارون طرف اور سرایت کرنیوالا ہی بیچ پاک کرنی خواہشون نفس کی جو کہ مرکب ہی ربع عناصر سی اور معنی حی علی الفلاح کی یہہ ہین آؤ تم طرف خلاصی کی ہر مکروہ سی اور آؤ طرف ملنی ہر مراد کی اور بعضون نی کہا ہی کہ فلاح کی معنی بقا کی ہین یعنی دوڑو طرف اوسچیز کی کہ سبب خلاصی کی ہے عذاب سی اور سبب ہی ثواب ملنی کی اور سبب ہے بقا کی آخرت مین کہ وہ چیز نماز ہی اور شہادتین کی دو بار کہنی کو ترجیع کہتی ہین یہہ سنت ہے اذان مین نزدیک شافعی کی اور مالک کی اور ترجیع مین دو بار شہادتین کو پست آواز سی کہتی ہین اور پہر دو دو بار بلند آواز سی سنداونکی یہی حدیث ہے

اور علماء حنفیہ کہتے ہیں کہ یہہ تکرار واسطے تعلیم ابی محذورہ کی تھی نہ واسطے تشریع کی پہلی بار اونہون نے پست کہی حضرت نے فرمایا کہ پھر کہو اور بلند آواز سے کہو اور ایک اور حدیث جو ابو محذورہ کی روایت کی ہی اوسمین ترجیح نہین ہی اور حدیث عبد اللہ بن زید کی کہ اصل ہی سب مین اوسمین بھی ترجیح نہین اور بیچ اذان بلال کی کہ سر دار موذنون کی ہین اوسمین بھی ترجیح نہین اور اذان ابن ام مکتوم مین کہ وہ مسجد شریف نبوی کی اذان کہتے تھے اور اذان سعد قرظ کی مین کہ مسجد قبا کی موذن تھے اون مین بھی ترجیح نہین مذکور اور اذان ابی محذورہ کا ایک قصہ ہی اوسمین بھی ہر ہوتا ہی تکرار شہادتین کی تعلیم کی لی تھی وہ قصہ شرح عربی شیخ عبد الحق کی مین مذکور ہی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری ع **عن** ابن عمر قال کان الاذان علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم مرتین مرتین والاقامة مرة مرة غیر انه کان یقول قد قامت الصلوٰة قد قامت الصلوٰة رواه ابوداود والنسائی والدارمی ع اور روایت ہی ابن عمر سی کہا تھی کلمات اذان کے بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دو بار اور کلمات تکبیر کی ایک ایک بار سوا اسکی کہ کہتا تھا موذن قد قامت الصلوٰة دو بار یعنی کہی ہوئی نماز روایت کی یہہ ابو داؤد نسائی اور دارمی نے **ف** یہہ جو کہا کہ کلمات اذان کی حضرت کی زمانہ مین دو دو بار تھی تو مراد یہہ ہی کہ اللہ اکبر اول مین چار بار اور لا الہ الا اللہ اخیر مین ایکبار اور باقی کلمات دو دو بار اور سوا اسکی کہ کہتا موذن قد قامت الصلوٰة دو بار لائق تھا کہ تکبیر کو بھی مستثنی کرتی کہ وہ بھی اول اور اخر مین مکرر ہی بلا خلاف ع **وعن** ابی محذورة ان النبی صلی الله علیه وسلم علمه الاذان تسع عشرة کلمة والاقامة سبع عشرة کلمة رواه احمد والترمذی وابوداود والنسائی والدارمی وابن ماجة اور روایت ہی ابی محذورہ سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سکھلائی اونکو اذان اونیس کلمی اور تکبیر ستر ان کلمہ روایت کی یہہ احمد و ترمذی ابو داؤد و نسائی و دارمی و ابن ماجہ نے **ف** اذان کی پندرہ کلمی ہوتی ہین موجب مذہب حنفی کی اور اوسمین اونیس مذکور ہوئی تو یہہ ترجیح سمیت ہوتی ہین جیسکہ مذہب شافعی ہین ہی اور ہماری نزدیک محمول تعلیم پر ہی جیسکہ اوپر ہو چکا ہی بیان اسکا اور تکبیر کی ستر ان کلمہ کہی کیونکہ اونیس مین سی چار کلمہ ترجیح کی اور ہوئی اور دو کلمہ قد قامت الصلوٰة کی زیادہ ہوئی تو ستر ان ہوئی پس اذان اس حدیث کی موافق مذہب شافعی کی ہی اور تکبیر موجب مذہب حنفی کی دلیل حنفیونکی تکبیر کہنی مین بھی حدیث ہی اور پہلی حدیث کہ اوسمین کلمہ تکبیر کی گیارہ مذکور ہوئی ہین جیسکہ مذہب شافعی مین ہی اگر صحیح ہی تو منسوخ ہی ساتھہ اسکی واللہ اعلم ع **وعنه** قال قلت یا رسول الله علمنی سنة الاذان قال فمسح مقدم رأسه قال تقول الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر ترفع بها صوتک ثم تقول اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله تخفض بها صوتک ثم ترفع صوتک بالشهادة اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوٰة حی علی الصلوٰة حی علی الفلاح حی علی الفلاح فان کان صلوٰة الصبح قلت الصلوٰة خیر من النوم الصلوٰة خیر من النوم الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله رواه ابوداود اور روایت ہی اوسی ابی محذورہ سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ سکھاؤ مجکو طریقہ اذان کا کہا راوی نی پس ہاتھہ پھیرا اگلی جانب سر اونکی پر فرمایا کہ کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند کرو ساتھہ انکی آواز اپنی پھر کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ پست کرو ساتھہ انکی آواز اپنی کو پھر بلند کرو آواز اپنی کو ساتھہ کلمات شہادت کی کہ وہ یہہ ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ آؤ نماز پڑھنی پر آؤ نماز پڑھنی پر آؤ رستگاری پر آؤ رستگاری پر پس اگر ہو وقت نماز صبح کا کہہ نماز بہتر ہی نیند سی نماز بہتر ہی نیند سی

اللہ بڑا ہی اللہ بڑا ہی نہین کوئی معبود سوائی اللہ کی روایت کی یہہ ابو داود نی ف سراونکی یعنی حضرت نی ابو محذورہ کے سر پر ہاتھہ پھیرا
تا دست مبارک کی برکت یاد اوسکی دماغ کو پونہچی اور یاد رکہی ین کی باتین چنانچہ ایک نسخہ صحیحہ مین ہی فسح راسی پس وہ موید ہی اس تقریر
کی یا حضرت نی اتفاقا اپنی سر مبارک پر ہاتھہ پھیرا راوی نی تمام قصہ بیان کرنی مین وہ بہی بیان کردیا اور پہلی جو ترجیع کی مقدمہ مین
تاویل کی گئی ہی کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کی لیی تہی وہ ظاہر مین مناقض حدیث کی معلوم ہوتی ہی پس اولی یہہ ہی کہ یون کہا جاوی
کہ بہی ترجیع دی ہی کبہی نہ دیا تو نکو کہ اوسکی ترجیع نہین اور حدیث ابو محذورہ کی اول واقع ہوئی ہی اور احادیثین بعد حدیث اوسکی منسوخ
ہی واللہ علم اور حی علی الصلوٰۃ خیر من النوم کی یہہ ہیئت کہ لذت نماز کی بہتر ہی لذت نیند کی سی نزدیک ارباب ذوق وشوق کی ع **وعن**
بلال قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تثوبن فی شیء من الصلوٰۃ الا فی صلوٰۃ الفجر رواہ الترمذی
وابن ماجۃ وقال الترمذی ابو اسرائیل راوی لیس ھو عند اھل الحدیث قوی ۔ اور روایت ہی بلال ہی کہا فرمایا
واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ تثویب کر کسی نماز مین مگر نماز فجر کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی
ابو اسرائیل راوی نہین وایسا قوی نہی قابل اعتبار کی نزدیک اہل حدیث کی ف تثویب کہتی ہین اسکو کہ آگاہ کری نماز کی لیی یعنی آگاہ کرنیکی
مین تثویب کی کئی قسمین ہین ایکی یہہ کہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا اذان فجر مین یہہ تثویب ابن ہبیرہ کی ایکبار حی علی الصلوٰۃ کہکر آگاہ کیا اور بلایا
دوبارہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہکر آگاہ کیا پس یہہ تثویب تیجے حضرت کی نماز مین تہی وسنت ہی ہمیشہ اوسکی علماء کوفہ کی نی حی علی الفلاح
حی علی الفلاح کہنا احداث کیا وبیان اذان اور تکبیر کی بعد اونکی ہر ایک قوم نی کچہہ کچہہ موافق عرف کی ولا لیکن مسجد ہی کی نماز مین
کہ وقت غفلت اور نیند کا ہی بعد اوسکی متاخرین نی سب نمازونمین پیدا کیا اور مستحسن کہا اور متقدمین کی نزدیک یہہ مکروہ ہی کہ احداث
بعد احداث کی ہی اور بدعت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا منقول ہی کہ فرمایا کہ اخرجوا ھذا المتبدع من المسجد یعنی نکالو اس مبتدع کو مسجد سے
یعنی یہہ ایک شخص کو کہا کہ تثویب کہتا تہا اور حضرت ابن عمر سی روایت ہی کہ اونہون نے سنا ایک موذن کو کہ تثویب کرتا تہا فجر مین اور مسجد
مین تہی پس مسجد سی نکلی اور فرمایا باہر نکلو اس مرد کی آگی سی کہ یہہ بدعتی ہی ع ع **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لبلال اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانک واقامتک قدر ما یفرغ الاکل من اکلہ و
الشارب من شربہ والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجتہ ولا تقوموا حتی ترونی رواہ الترمذی وقال لا نعرفہ
الا من حدیث عبد المنعم واسنادہ مجہول ۔ اور روایت ہی جابر سی تحقیق رسول خدا صلعم نی
فرمایا واسطی بلال کی جسوقت کہ اذان کہی تو پس ٹہہر ٹہہر کر کہہ اور جسوقت کہ تکبیر کہی تو جلد کہہ اور ٹہہر تو درمیان اذان اپنی کی اور تکبیر اپنی کی
اوسقدر کہ فارغ ہو کہانیوالا کہانی اپنی سی اور پینی والا پینی اپنی سی اور استنجی والا استنجی اپنی سی جسوقت کہ داخل ہو واسطی قضاء حاجت اپنی
کی اور نہ کہڑی ہو تم واسطی نماز کی یہانتک کہ دیکہو مجکو روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث عبد المنعم کی سی اور
اسناد اوسکی مہجول ہی ف ٹہہر ٹہہر کر کہہ اور جدا جدا کہہ کلمات کو بعض اوسکی کو بعض سی ساتہہ سکتہ خفیف کی اور کہا ابن حجر نی کہ دلیل
کراوسمین کہ کہی تو کلمات واضح واضح بغیر کہینچنی کی کہ تجاوز کری حد سی وراسی سبب سی تاکید ہی موذنونپر کہ احتراز کرین غلطیون سی کہ بعضی اونکی
کفر مین اوسکی لیی کہ قصد کری اونکو جیسیکہ مد کرنا ہمزہ استفہام کا شہید کیونکہ یہہ استفہام ہو جاتا ہی یعنی یہہ معنی ہوتی ہین کہ کیا گواہی دیتین اور مد کرنا باء
اکبر کو کہ جمع کبر بالفتح کی ہو جاتی ہی اوسکی معنی مین طبل کہ اوسکا ایک مونہہ ہوتا ہی یعنی مثل دائرہ کی اور وقف کرنا لفظ اللہ پر اور ابتدا کرنا

ساتھہ اللہ کی اور نہ کہڑی ہو یعنی نماز کی لیی جسوقت کہ کہڑا ہووی موذن یہانتک کہ دیکہو محکو مسجد مین کیونکہ پہلی امام کی کہڑی ہونا نجر بیفائدہ وہانا ہے اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی ہونگی حجرہ سی بعد شروع کرنی موذنکی تکبیر کو اور داخل ہوتی ہونگی محراب مسجد مین نزدیک کہنی موذنکی حی علی الصلوٰۃ اور اسی لیی کہا ہی مامون ہماری نی کہ کہڑی ہووین امام اور قوم نزدیک حی علی الصلوٰۃ کی اور شروع کرین نماز نزدیک قد قامت الصلوٰۃ کی ۴ وعن زیاد بن الحارث الصدائی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اذن فی صلوٰۃ الفجر فاذنت فاراد بلال ان یقیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن اذن فھو یقیم رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سی کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ اذان کہہ بیچ وقت نماز فجر کی پس اذان کہی مین نی پہر ارادہ کیا بلال نی یہہ کہ تکبیر کہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہائی صدائی کی نی اذان کہی ہی اور جو اذان کہی پس وہی تکبیر کہی روایت کی یہہ ترمذی ابو داود اور ابن ماجہ نی ف بہائی صدائی مراد ہی زیاد بن حارث صدائی سی جو کوئی حی قبیلہ کا ہوتا ہی وسکو عرب مین بہائی اوس قبیلہ کا کہتی ہین اور امام شافعی کی نزدیک مکروہ ہی تکبیر کہنی غیر موذنکو موجب اس حدیث کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک مکروہ نہین ہی کیونکہ اکثر ہوتا تہا کہ ابن ام مکتوم اذان کہتی تہی اور بلال تکبیر کہتی اور یہہ حدیث اونکی نزدیک محمول ہی اسپر کہ ناگوار ہو موذنکو تکبیر کہنی غیر کی یعنی اگر موذن بُرا مانی تو نہ کہی اور بُرا نہ مانی تو کہی ۴ ع الفصل الثالث فصل تیسری عن ابن عمر قال کان المسلمون حین قدموا المدینۃ یجتمعون فیتحینون للصلوٰۃ ولیس ینادی بہا احد فتکلموا یوما فی ذلک فقال بعضھم اتخذوا مثل ناقوس النصاری وقال بعضھم قرنا مثل قرن الیھود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فنادی بالصلوٰۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہا نہی مسلمان جسوقت کہ آئی مدینہ مین جمع ہوتی پس اندازہ کرتی اور معین کرتی ایک وقت کہ آوین اوسمین نماز کی لیی اور نہ تہا کوئی کہ پکاری واسطی نماز کی پس گفتگو کی مسلمانون نی ایکدن اس امر مین پس کہا بعضون نی بناؤ مانند ناقوس نصاری کی اور کہا بعضون نی بناؤ سینگ مانند سینگہہ یہود یونکی پس کہا حضرت عمر نی کیا نہین بہیجتی تم ایک شخص کو کہ آواز کرے ساتہہ نماز کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اٹہہ بلال کہڑا ہو پس آواز کر ساتہہ نماز کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف پس آواز کر ساتہہ نماز کی یعنی کہہ الصلوٰۃ جامعۃ پس ندا کرنی ہی سی مراد خبر کرنی ساتہہ آنیوقت کی نہ ندا شرعی یعنی اذان اس توجیہ سی توفیق حاصل ہوتی ہی پہلی حدیثونمین کہ ایک مجلس مین پہلی شروع کر کر اسطرح آگاہ کرنا ٹہہرا پہر اور مجلس مین عبد اللہ بن زید نی خواب دیکہا پس حضرت نی اذانکو مشروع کیا یا تو ساتہہ آنی وحی کی یا ساتہہ اجتہاد کی ۴ ع وعن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس یعمل لیضرب بہ للناس لجمع الصلوٰۃ طاف بی وانا نائم رجل یحمل ناقوسا فی یدہ فقلت یا عبد اللہ اتبیع الناقوس قال وما تصنع بہ قلت ندعو بہ الی الصلوٰۃ قال افلا ادلک علی ما ھو خیر من ذلک فقلت لہ بلی قال فقال تقول اللہ اکبر الی اخرہ ولکن الاقامۃ فلما اصبحت اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ بما رایت فقال انہا لرؤیا حق ان شاء اللہ فقم مع بلال فالق علیہ ما رایت فلیؤذن بہ فانہ اندی صوتا منک فقمت مع بلال فجعل علیہ ویؤذن بہ قال فسمع بذلک عمر بن الخطاب وھو فی بیتہ فخرج یجر ردائہ یقول یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لقد رایت مثل ما اری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد رواہ

ابوداؤد والدارمی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر الاقامۃ وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح ولکنہ لم یذکر فیہ الناقوس

کی برکت سے
ن زید بن عبد ربہ سے کہ کہا جبکہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ ناقوس کی کہ تیار کیا جاوے تاکہ بجاوین
اور روایت ہی عبداللہ سے اپنی سے کہ لیکر آیا
یا جماعت نماز کی لیے خواب مین کہا نے دیا مجھکو ایک شخص کہ اوٹھا رہا ہی ناقوس کو بیچ ہاتھہ اپنی کی پس کہا
اوسکو واسطے حاضر ہونے لوگون کے
ناقوس کو لیجا اوسنی کیا کریگا تو اسکو کہا مینی بلاوینگی ہم بسبب اسکی طرف نماز کی یعنی نماز باجماعت کی کہا
مینے ہی بندہی اسکو کہا نہیں بیچتا ہی تو ساتھہ
کہ بہتر ہی اس سے پس کہا مینی واسطے اوسکی کہ مان بتلایی کہا عبداللہ نے پس کہا اوسنی کہہ اللہ اکبر
اوس شخص نے کیا نہ بتلاؤن مین تجھکو وہ بہتر ہی
صحیح نہیں
آخر اذان تک اور ہیطرح تکبیر کہہ پس جبکہ صحیح کی یعنی ہوا ہو تو ساتھہ بلال کی اور بتلاوے اوسکو وہ چیز کہ دیکھی ہی تو نے پس چاہیئے کہ اذان
پس فرمایا تحقیق یہہ خواب البتہ حق ہی جو چاہی خدا پس کہہ
ساتھہ بلال کی پس شروع کیا مینی بتلاتا تھا اونکو اذان اور وہ اذان دیتی تھی
وہی ساتھہ اوسکی پس تحقیق بلال بلند آواز ہی تجھسے پس کہا ہوا مین
کہا روایت کرنیوالے نے پس سنا اوسکو یعنی اواز اذان کو حضرت عمر نے خطاب کی اور وہ تہی بیچ گہر اپنی کی پس نکلے کہ
کہتی تہی اے رسول خدا کی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تجھکو ساتھہ حق کی البتہ دیکھی
کیا مینی مانند اوسچیز کی کہ دیکھا یا کیا
علیہ وسلم نے پس واسطے خدا کی ہی تعریف روایت کی یہہ ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے مگر نہیں ذکر کیا ابن ماجہ نے تکبیر کا اور کہا ترمذی
نے یہہ حدیث صحیح ہی لیکن ترمذی نے نہین بیان کیا قصہ ناقوس کا ف شاید کہ معنی حکم کرنیکی بیان کیا علم نے یہہ من کہ ارادہ کیا حضرت نے حکم کرنیکا
اور ہیطرح تکبیر کہنا یہہ وہی ہمارے مذہب کا کہ تکبیر ہی مثل اذان کی ہی اور یہہ جواب حق ہی یعنی سچا ہی
موافق ہے
اجتہاد کی اور اشارہ اسمین ترک کی لیے ہی شک کی لیے نہین اور حضرت عمر نے جو کہا کہ دیکھا مینی مثل اوسچیز کی کہ دیکھا عبداللہ نے شاید کہ یہہ بات
اونہون نے بعد سنی خواب اونکی کی کہی ہو یا مکاشفہ سے خواب اونکا۔ علوم کیا ہوا اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے یہہ نکلا کہ مستحب ہوا مؤذن کا بلند
آواز و خوش آواز اور مشروعیت اذان کی دوسری سال ہجرت کی مین ہوئی اور بعضون نے کہا اول مین ع وعن ابی بکرۃ قال رجعت
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لصلوٰۃ الصبح فکان لا یمر برجل الا ناداہ بالصلوٰۃ او حرکہ برجلہ رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا نکلا مین ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے نماز صبح کی پس گذرتی تہی ساتھہ کسی شخص کے مگر کہ پکارتی تہی اوسکو واسطے
نماز کی یا ہلاتی اوسکو ساتھہ پانو اپنی کی
فضیلتی یہہ ابوداؤد کی ف اس سے علوم ہوا کہ جگانا کسیکو نماز کی لیے جائز ہی خواہ پکار کر جگاوی خواہ
ہلا کر ع وعن مالک بلغہ ان مؤذنا جاء عمر یؤذنہ لصلوٰۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوٰۃ خیر من النوم فامرہ عمر
ان یجعلہا فی نداء الصبح رواہ فی الموطا اور روایت ہی مالک سے پہنچا اوسکو یہہ کہ موذن آیا حضرت عمر کی پاس خبردار کرتا
اونکو واسطے نماز صبح کی پس پایا اونکو سوتا ہوا پس کہا اوسنی نماز بہتر ہی نیند سے پس حکم کیا اوسکو حضرت عمر نے یہہ کہ مقرر کرا اسکو بیچ اذان صبح
کی روایت کی یہہ موطا مین ف الصلوٰۃ خیر من النوم پہلی سی صبح کی اذان مین کہنا مسنون تہا اب جو موذن نے حضرت عمر کو یہہ کلمہ کہہ
کر جگایا انکو ناگوار معلوم ہوا فرمایا کہ یہہ کلمہ جہان کہنا سنت ہی وہین اسکو کہا کرو تو جگانے کی لیے سو اذانکی نہ کہا کرو پس یہہ مراد ہے
اجعلہا فی اذان الصبح سے اور رہی احتمالات لوگون نے لکہی ہین مگر یہہ توجیہ خوب ہی ع وعن عبدالرحمن بن سعد بن عمار بن
سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بلالا ان یجعل اصبعیہ فی اذنیہ وقال انہ ارفع لصوتک رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی

عبدالرحمن بن سعد بن عمار بن سعد کی سی کہ موذن تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عبدالرحمن نی حدیث کی محکو باپ میری نی یعنی سعد نی اپنی باپ سی یعنی عمار سی نقل کی عمار نی دادا سعد کی سی کہ اونکا نام بھی سعد ہی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا بلال کو یہہ کہ گردانی دونون اونگلیان اپنی بیچ کانون اپنی کی یعنی اذان مین اور کہا تحقیق یہہ بہت بلند کرنیوالا ہی آواز تیری کو روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف سعد کی دادا کا بھی نام سعد ہی وہ موذن تھی حضرت کی مسجد قبا مین جب تک حضرت زندہ رہی یہہ مین موذن رہی پھر بعد وفات حضرت کی حضرت ابوبکر رضی نی سعد کو مسجد قبا سی بلا کر حضرت کی مسجد کا موذن کیا اسواسطی کہ بلال بعد حضرت کی اذان کہنی چھوڑ کر شام کی ملک کو چلی گئے تھی پس سعد ہمیشہ موذن رہی حضرت کی مسجد کی مرتی دم تک پس یہہ سعد موذن صحابی ہین اور عمار اونکا بیٹا تابعی مقبول ہی اونکا بیٹا سعد بھی اونکا بیٹا عبدالرحمن مسطور ہی پس عبدالرحمن روایت کرتا ہی اپنی باپ سی کہ سعد ہی وہ اپنی باپ سی کہ عمار بن سعد ہی وہ اپنی باپ سی کہ سعد صحابی ہی باپ عمار کا ۱۰ دادا سعد کا لگا اور ضمیر ہیا اور جدہ کی دونون کی لفظ ابی کیطرف پھیرتی ہی اور یہہ بلند کرنیوالا ہی آواز تیری کو یعنی کانون مین اونگلیان رکھہ کر اذان دینی سی آواز بلند ہوتی ہی شاید اسمین حکمت یہہ ہی کہ جب اونگلیان کہہ لیتا ہی تو نہین سنتا مگر بلند آواز پس قصد کرتا ہی زیادہ چلانی کا ۰ ع ع **باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن** باب ہی بیچ بیان فضیلت اذانی کی اور جواب دینی موذن کی ف فضیلت اذان کی بہت آئی ہی حدیثون مین چنانچہ مذکور آگی ہوینگی ب کلام اسمین ہی کہ اذان کہنی افضل ہی یا امامت کرنی مختار یہہ ہی کہ اگر جانی کہ حقوق امامت کی تمام بجالاویگا تو امامت افضل ہی ورنہ اذان اور علمانی کلام کیا ہی اسمین کہ حضرت نی ہی اذان کہی ہی یا نہین ایک حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نی اذان کہی ہی اور بعضون نی معنی یہہ کہی ہین کہ حکم فرما کر کہوائی ہی اوسیکو تعبیر یون کیا کہ حضرت نی کہی جیسکہ کہتی ہین بادشاہ نی قلعہ بنایا یعنی حکم کیا بنانی کا اور دارقطنی کی روایت مین تصریح بھی آئی ہی کہ حکم کیا ساتھہ اذان کی واللہ اعلم اور جواب دینا مؤذن کا واجب ہی کہ کتنی آدمی اذان کہین حرمت اسطی اول ہی کی ہی یعنی جواب دیکا دینا آتا ہی اور اگر کسی طرف سی اذان سنی تب جواب دینا موذن مسجد اپنی کا اور اگر مسجد مین جواب دینا اذان کا واجب نہین کیونکہ اجابت فعلی حاصل ہی اور قاری قرآن کا جواب اذان کا دینا یہہ دلیل دونون قول مین مختار یہہ ہی کہ ندب ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیمۃ رواہ مسلم روایت ہی معویہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی اذان دینی والی لمبی ہونگی لوگون سی ازروی گردونکی دن قیامت کی روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی بہت ثواب والی ہونگی اور بعضون نی اسکی یہہ معنی کہی ہین کہ سردار ہونگی موذن اوسدن اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ بہت امیدوار ثواب کی ہونگی کیونکہ جو کوئی امید رکھتا ہی کسی چیز کی اونچی گردن کرکر اوسکو دیکھتا ہی پس لوگ اوس روز رنج مین ہونگی اور یہہ راحت مین منتظر ہونگی اسکی کہ حکم کیا جاوی اونکو جنت مین داخل ہونیکا اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ قرب اور عزت ہوگی انکو جناب باری مین ۰ ع ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نودی للصلوٰۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع التاذین فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوٰۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل لا یدری کم صلی متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اذان دیجاتی ہی واسطی نماز کی پیٹھہ دیکر بھاگتا ہی شیطان واسطی اوسکی ہوتی ہی آواز پادی کی تاکہ نسنی اذان کو پس جبکہ ہوچکتی ہی اذان آتا ہی پھانتک کہ جب تکبیر کہی جاتی ہی واسطی نماز کی پیٹھہ دیکر بھاگتا ہی پھانتک کہ جب ہوچکتی ہی تکبیر آتا ہی تاکہ خطری دلی درمیان آدمی

کی اور دل اوسکی کی کہتا ہی اور کہ فلانی چیز یاد آ کر فلانی چیز یاد دلاتا ہی و سچیر کو کہ نہ تھا یا کرتا یعنی پہلی شروع نماز سی قسم یاد کرنی مال کیسی اور حساب اوسکی سی اور بیع اور شرا سی یہانتک کہ ہوتا ہی آدمی نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف بعضی کہتی ہین کہ گوزنا شیطان کا حقیقۃ ہوتا ہی اس لیی کہ وہ ہی جسم رکہتا ہی ہوا اسکا کچہہ عجب نہین اور یہہ بسبب ہوا ری ہوتی اذان کی ہی و سیر جیسیکہ گدہی کو بعضی دفعہ بسبب بوجہہ کی یہہ حالت ہوتی ہی و بعضی کہتی ہین کہ شیطان ایک آواز کرتا ہی کہ وہ کانہین پہر جاتی ہی تا آواز اذانکی نسنی اسکو مشابہت دی ہی گوز کی ساتہہ اوسکی براہی بیان کرنیکی لیی و خطرہی ڈالتا ہی درمیان آدمی کی و دل اوسکی کی یعنی حایل کرتا ہی اوس مین اور اوسکی دل مین وسوسی و دلکی باتین پس حضور نماز مین نہین حاصل ہوتا اگر کوئی کہی کہ سبب کا کیا ہی کہ شیطان قرآن سی و نماز سی نہین بہاگتا اور اذان سی بہاگتا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی کلمات اذان مین ایک ہیبت اور عظمت رکہدی ہی کہ اوسکو خوف مین ڈالتی ہی ع ح

وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیء الا شہد لہ یوم القیمۃ رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین سنتی انتہا اواز موذن کی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی چیز مگر کہ گواہی دینگی واسطی اوسکی دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری نی ف مدی کی معنی نہایت یعنی اخیر کی ہین اور نہایت آواز کی وہ ہی کہ آواز کی پہنک کان مین آوی اور یہہ نہ معلوم ہو کہ آواز کرنیوالا کیا کہتا ہی اور اگرچہ کافی یہہ ہی تہا کہ کہتی نہین سنتی آواز موذن کی آخر تک مگر ذکر کرنی مدی معنی نہایت کی سی یہ فایدہ ہی کہ جو جن و انس کہ جنکی کانہین پہنک اواز اذان کی ہی پہنچیگی وہ ہی گواہی دینگی پس جو کہ اواز اذانکی پاس سی سنیگی بطریق اولی گواہی دینگی و اسمین عظمت دلالی ہی موذنو نکو آواز بلند کرنی پر تا کہ گواہ اوسکی بہت سی ہون ۴ ع ح

وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ہو فمن سال لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ رواہ مسلم ۔ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ سنو تم موذنکو یعنی آواز اوسکی پس کہو مانند اوسچیز کی کہ کہتا ہی موذن پہر درود بہیجو مجہپر یعنی بعد فراغت کی جواب سی پس تحقیق جس شخص نی درود بہیجا مجہپر ایکبار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر بسبب اوسکی دس بار پہر مانگو اللہ سی میری لیی وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ یعنی اعلی درجہ ہی بہشت مین نہین لایق مگر واسطی ایک بندہ کی بندون اللہ کیسی اور امید رکہتا ہون مین یہہ کہ ہونہین وہ بندہ پس جس شخص نی کہ مانگا واسطی میری وسیلہ کہ کیفیت اوس مانگنی کی آگی مذکور ہی واجب ہوی اوسکی لیی شفاعت میری روایت کی یہہ مسلم نی ف مانند اوسچیز کی کہ کہتا ہی موذن یعنی جسطرح وہ کہتا ہی تم بہی کہو مگر حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کا جواب اوسطرح دو کہ جو آگی مذکور ہوئی گا اسلیی کہ وہ حدیث گویا مفسر اسکی ہی اور ہیسطرح الصلوۃ خیر من النوم کا جواب بعینہ نہ بلکہ کہو صدقت و برزت و بالحق نطقت یعنی سچ کہا تو نی اور صاحب خیر کثیر کا ہوا اور سچ بات بولا تو اور وسیلہ اصل کہتی ہین و سچیز کو کہ وسیلہ پکڑی بسبب اوسکی طرف ایک چیز کی اور نزدیکی حاصل کری بسبب اوسکی طرف و سچیز کی اور جنت کی اس درجہ کا نام وسیلہ اس لیی کہا گیا کہ جو کوئی اوسمین پہنچتا ہی ہوتا ہی قریب اللہ سبحانہ کی اور پہنچتا ہی دیدار اوسکی کو اور اور درجہ والونکو وہ بزرگیان نہین ملتین کہ جو اسکو ملتی ہین اور لفظ ارجو از راہ تواضع کی فرمایا کیونکہ حضرت افضل خلایق کی ہین اور اوس درجہ کو کون پہنچ سکتا ہی سوا حضرت کی پس حقیقت مین یہہ کنایہ ہی یقین سی یعنی یقین ہی

کرو مجھی ہی یلیگا ع **وعن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم قال حی علی الصلوٰۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہی موذن اللہ اکبر اللہ اکبر پس کہی ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جب کہی موذن اشہدان لا الہ الا اللہ کہی ایکیتمہارا اشہدان لا الہ الا اللہ پہر جب کہے موذن اشہدان محمد رسول اللہ کہی ایک تمہارا اشہدان محمد رسول اللہ پہر جب کہی موذن حی علی الصلوٰۃ کہی ایکیتمہارا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پہر جب کہی موذن حی علی الفلاح کہی ایکیتمہارا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پہر جب کہی موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہی ایکیتمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جب کہے موذن لا الہ الا اللہ کہی ایک تمہارا لا الہ الا اللہ صدق دل اپنی سی داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یہان اللہ اکبر شروع اذان مین دو بی بار ذکر کیا اختصار کی لیی کہ سمجھانی مین یہہ بہی کافی ہی واسی لیی اشہدان لا الہ الا اللہ کو بہی یکبار ذکر کیا اور معنی لاحول کی یہہ ہین کہ نہین ہو سکتا بچنا گناہ سی مگر ساتہہ بچانی اللہ کی اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی یہہ کلمہ یہان اسلیی پڑہتی ہین کہ موذن نی جب نماز اور فلاح پر بلایا تو گویا یہہ جواب دیا ہی کہ یہہ بڑا ایک امر ہی مین ضعیف ہون متحمل نہین سکتا کب ہو سکتا ہون بغیر مدد مولی کی کہا ہی نبی وسلم نی کہ سنکے جواب دیتا موذن کو مانند کہنی دیکیکی مگر حیعلتین مین یعنی حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح مین کہ انکی جواب مین لاحول پڑہی اور یہہ ہوا سکی جواب مین ماشاء اللہ کان نے مالم یشاء لم یکن کہتی ہین اسکی کچہہ اصل نہین پائی جاتی اور اذان کا جواب ہر سنی والی پر ہی خواہ طاہر ہو خواہ محدث خواہ جنبی خواہ حائض و غیرہم بشرطیکہ کوئی مانع نہو جواب دینی سی اور مانع یہہ ہی کہ پاخانہ مین ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند اسکی اور مانع یہہ ہی کہ نماز مین ہو جب فارغ ہو کلمات جواب انکو کہی اور کہی صدق دلسی یعنی یکلمہ صدق سے کہی یا سب اذان کہی صدق سے ظاہر تر یہی ہے اور داخل ہوگا بہشت مین تو ہر مومن داخل ہوگا خواہ بلا عذاب خواہ بعد عذاب کی یہان مراد یہہ ہے کہ داخل ہوگا نجات پائی ہوؤنکی ساتہہ مگر شرط اسمین ہے ہی زبانسی یہہ کہی اور اعتقاد اسکا دلمین کہی ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیمۃ رواہ البخاری اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص کہ کہی وسوقت کہ سنی اذان یعنی بعد تمام ہونی اذانکی و جواب دینی اوسکی کہی یہہ دعا اسی سہ پروردگارا اس بکارپوری کی یعنی اذانکی اور نماز قائمہ کی دی محمد کو وسیلہ یعنی درجہ بلند جنت مین اور بزرگی اور پہنچا اوسکو مقام محمود مین کہ وعدہ کیا ہی تو نی وسکا وجب ہوتی ہی اوسکی لیی شفاعت میری دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** اذان کو دعا اس لیی فرمایا کہ قبلاتی ہی طرف نماز اور ذکر کی اور نماز قائمہ کی یعنی ہمیشہ کی کہ قیامت تک قایم رہین گی اور بعد لفظ والفضیلۃ کی کہ یہہ جملہ پڑہتی ہین والدرجۃ الرفیعۃ یہہ کسی روایت مین ایا نہین اور پہنچا اوسکو مقام محمود مین یعنی اوس مقام مین کہ تعریف کیا جاوی صاحب اوسکا سبکی زبانپر اور رشک لیجاوین اوسپر تمام خلائق کہ وہ مقام شفاعت ہی تمام عالم حیران و سرگردان ہونگی اور کوئی انبیا اور رسولونمین سی ہیبت اور دہشت سی دم نہین مار سکیگا اوسوقت انحضرت جناب باریتعالی مین حاضر ہوکر دروازہ شفاعت کا کہلوا دینگی اور وعدہ کیا ہی تو نی یعنی اس آیہ مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور بیہقی کی روایت مین بعد وعدہ کی انک لا تخلف المیعاد بہی ہی اور اسکی آگی یا ارحم الراحمین جو زیادہ کرتی ہین شیخ کتاب مین

نہیں ع وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغیر اذا طلع الفجر وکان یستمع الاذان فان سمع اذانا امسک والا اغار فسمع رجلا یقول اللہ اکبر اللہ اکبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الفطرۃ ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من النار فنظروا الیہ فاذا ہو راعی معزی رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو تھی جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر اور رہتی قصد کرتی سنی اذان کا پس اگر سنتی اذان باز رہتی تو تھی سی ورا گر نہ سنتی اذان تو تو تھی پس سنا ایک شخص کو یعنی اوسحالت مین کہ لوٹ کی لی گئی تھی کہ کہتا ہی اللہ اکبر اللہ اکبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ اوپر اسلام کی ہی یعنی سلیی کہ اذان نہین کہتی ہین مگر مسلمان پھر کہا اوسنی گواہی ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلا تو اگ سی نی بسبب چھوٹی شرک کی پھر دیکھا صحابہ نی طرف اوس شخص کی پس نا گہان وہ چرانیوالا تھا بکریون کا روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی عادت شریف یہہ تھی کہ کفار کی لوٹنی کو جاتی تو نماز صبح کی وقت تشریف لیجاتی تا استحکان کرین کفر اور اسلام اونکی کا جیسیکہ کہا انس نی کہ تھی حضرت قصد کرتی سنی اذان کا پس اگر سنتی اذان تو ٹہر جاتے لوٹنی سی جانتی کہ مسلمان ہین ورا گر اذان سنتی تو لوٹتی پس انتظار اسی لیی تھا کہ سادا اوسمین مسلمان ہو اور انجانی سی وسکو لوٹین اس سے یہہ معلوم ہوا کہ ہونی نہونی اذان کو حضرت نی علامت ایمان اور کفر کی فرمائی چنانچہ روایت فقہیہ مین آیا ہی اگر ایک قوم اذان کو ترک کرین تو مستحق قتال کی ہوتی ہی اگرچہ سنت ہی لیکن تعا اسلام سی ہی ع وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ذنبہ رواہ مسلم

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی وسوقت کہ سنی موذن کو گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندہ ہی وسکی مین اور رسول وسکی راضی ہوا مین ساتھ اللہ کی ارزو رکھتے ہونیکی اور ساتھ محمد کی ارزو رکھتے رسول ہونیکی اور ساتھ اسلام کی ارزو رکھتے دین ہونیکی بخشی جاتی ہین واسطی وسکی گناہ اوسکی یعنی چھوٹی گناہ روایت کی یہہ مسلم نی ف جسوقت موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے اوسوقت اس کلمہ کو پڑہی یا بعد تمام ہونی اذان کی مناسب تر اخیری کی بات ہی تا کہ جواب و کلمات اذان کا فوت نہو اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ ثواب جب ملیگا کہ جواب اذان کا دیکر بعد وسکی سکو پڑہی ع وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوۃ بین کل اذانین صلوۃ ثم قال فی الثالثۃ لمن شاء متفق علیہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی درمیان ہر دو اذانون کی نماز ہی درمیان ہر دو اذانون کی نماز ہی پھر فرمایا تیسری بار مین واسطے اوس شخص کی کہ چاہی یہہ بخاری و مسلم نی ف دو اذانون سی مراد اذان اور تکبیر ہی کر فرمایا حضرت نی اس جملہ کو تاکید واسطی رغبت دلانیکی نوافل پڑہنی پر درمیان اذان اور تکبیر کی اسلیی کہ دعا نہین رد کی جاتی ہی درمیان ان دونونکی واسطی بزرگی اسوقت کی اور جب وقت بزرگ ہوتا ہی تو ثواب عبادت کا بہی بہت ہوتا ہی اور حاصل یہہ ہی کہ سنت ہی یہہ کہ نماز پڑہی درمیان اذان اور تکبیر کی اور مکروہ رکہی ہین امام ابو حنیفہ نی نفل پڑہنی پہلی مغرب کی بموجب حدیث بریدہ اسلمی کی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ درمیان دو اذانون کی دو رکعتین ہین سوا مغرب کی اور جو شخص کہ چاہی اس سی یہہ معلوم ہوا کہ یہہ نماز مستحب ہی واجب نہین ع

الفصل الثانی

فصل دوسرے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللہم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین

رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والشافعی وفی اخری لہ بلفظ المصابیح روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ضامن ہی ومؤذن امانت دار ہی الہی ہدایت کرتو اماموں کو یعنی توفیق دیگی انکو علم اور عمل کی اور صلاح کی اوبخشیں مؤذنون کو یعنی کمی زیادتی
جوان سی ہوجاوی اوسکو بخش روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد وترمذی اور شافعی نی اور یہ دوسری روایت شافعی کی ساتھہ لفظ مصابیح کی
ہی ف امام ضامن ہی یعنی اوٹہالیتا ہی پر کارروبار مقتدیون کی یعنی اوٹہالیتا ہی تواۃ اونسی رقیام کو یہی گر رکوع مین امام کی ساتھہ
ملین اور نگاہ رکہتا ہی افعال نماز کی اور گنتی رکعتونمین اور مؤذن امانت دار ہی کہ اعتماد کرتی ہین انکی واز پر لوگ نمازونکی پڑہنی مین اور روزونکی
افطار کرنی مین ۔ ح ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اذن سبع سنین محتسبا
کتب لہ براءۃ من النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جوشخص اذان دی سات برس اسطی طلب ثواب کی یعنی
واسطی چاہنی مزدوری لکہی جاتی ہی واسطی اوسکی خلاصی آگ سی روایت کی یہہ ترمذی ابن ماجہ نی وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یعجب ربک من راعی غنم فی رأس شظیۃ للجبل یؤذن بالصلوٰۃ ویصلی فیقول اللہ عز وجل
انظروا الی عبدی ھذا یؤذن ویقیم الصلوٰۃ یخاف منی فقد غفرت لعبدی وادخلتہ الجنۃ رواہ ابوداؤد والنسائی
اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی راضی ہوتا ہے تیرا پروردگار تیرا ہی بکریون کی سی بیچ سر ٹکڑی پہاڑ کی اذان دیتا ہی
واسطی نماز کی اور نماز پڑہتا ہی پس فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا یعنی ملائکہ کو اور ارواح مقربین کو دیکہو طرف اس بندی میرے کی اذان دیتا ہی
اور برپا رکہتا ہی نماز کو یعنی محافظت کرتا ہی اور مداومت کرتا ہی اوسپر ڈرتا ہی مجہسی تحقیق بخشا میں بندہ اپنی کو اور داخل کرونگا مین اوسکو
بہشت مین روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی ف چرواہی بکریونکی سی کہ اختیار کی ہی اوسنی کنارہ کشی لوگون سی چوٹی پہاڑ مین اور
کہا ابن ملک نی کہ فائدہ اذان دینی اوسکی کلیہی کہ خبردار کرتا ہی فرشتون اور جنات کو ساتھہ داخل ہونی وقت کی اور گواہی دیگی جو چیز کہ سنی
گی اذان اوسکی اور متابعت سنت کی ہوتی ہی اور شہادت ہوتی ہی ساتھہ مسلمانون کی بیچ جماعت اونکی کی اور مراد اذان سی اعلام عام ہی
یعنی اذان اور تکبیر اور بعضون نی کہا ہی کہ جب اذان اور تکبیر کہتا ہی آدمی تو نماز پڑہتی ہین ملائکہ ساتھہ اوسکی اور حاصل ہوتا ہی اوسکو ثواب جماعت کا
واللہ علم اور ڈرتا ہی مجہسی یعنی کرتا ہی واسطی ڈر اوسکی عذاب سی یعنی کسیکی کہا نیکی لیوے اور اصحین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے اذان اور تکبیر کہنی اکیلی کو ۔ ع ع
وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ علی کثبان المسک یوم القیمۃ عبد ادی حق اللہ تعالیٰ
وحق مولاہ ورجل امّ قوما وھم بہ راضون ورجل ینادی بالصلوات الخمس کل یوم ولیلۃ رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہونگے اوپر ٹیلی مشک کی دن
قیامت کی ایک غلام کہ ادا کیا حق اللہ تعالیٰ کا اور حق مالک اپنی کا اور دوسرا وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سی راضی ہین اور تیسرا وہ
شخص کہ اذان دیتا ہی واسطی پانچون نمازون کی ہر دن اور رات یعنی ہمیشہ روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف مراد عبد
سی مملوک ہی خواہ غلام ہو خواہ لونڈی اور وہ ساتھہ اوسکی راضی ہین یعنی بسبب اسکی کہ رعایت احکام اور ارکان اور سنتون اور آداب نماز کی اور صحت
قراءۃ کی اچہی طرح کرتا ہی اور اعتبار رضا مین اکثر ہونکا ہی کہ جو علم رکہتی ہون اور یہہ ٹیلی انکو اسلیی ملین گی کہ اونہون نی روکا تہا نفسون
اپنون کو سختیون طاعات پر اوسکی بدلہ مین اللہ تعالیٰ یہہ خوشبوکی چیز انکو عطا فرمائیگا تا لوگون مین انکی بزرگی معلوم ہو ۔ ع وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤذن یغفر لہ مدی صوتہ ویشھد لہ کل رطب ویابس وشاھد

الصلوٰۃ یکتب لہ خمس وعشرون صلوٰۃ ویکفر عنہ ما بینہما رواہ احمد وابو داود وابن ماجۃ وروی النسائی الی قولہ
کل رطب ویابس وقال ولہ مثل اجر من صلی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی اذان دینی والا بخشش
کیجاتی ہی اسکی اسکی موافق نہایت آواز اوسکی کی اور گواہی دیتی ہین اسکی اوسکی ہر تر وخشک اور حاضر ہونیوالی نماز کی لکہی جاتی ہین اسکی
اوسکی پچیس نمازین اور دور ہوتی ہین اوس سی جو گناہ کہ کیی ہین درمیان دو نمازونکی روایت کی یہہ احمد ابوداود وابن ماجہ نی اور روایت کی نسائی نی قول کل
رطب ویابس تک اور کہا نسائی نی یہہ بہی اور واسطی اوسکی ہی مثل ثواب اوس شخص کی کہ نماز پڑہی ف موافق نہایت آواز اوسکی کی یعنی جسقدر
اواز بلند کرتا ہی مغفرت ہی وسیقدر ہوتی ہی اور اگر آواز نہایت کو پہنچاتا ہی یعنی جتنی طاقت ہی اوتنی آواز بلند کی تو مغفرت بہی ہوتی پاتا ہی
اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ اگر گناہونکا جسم فرض کیا جاوے اور اتنی ہون کہ جہانتک آواز اذانکی پہونچی اوسمین بہر جاوین تو سب بخشی جاتی
ہین اور مراد رطب سی تامی ہی یعنی جو چیز تر ہتی ہی مثل آدمی اور نباتات وغیرہ کی اور یابس سی جمادات مراد ہی یعنی پتہر مٹی وغیرہ اور طیبی نی لکہا
ہی کہ لفظ وشاہد الصلوٰۃ عطف کیا گیا ہی لفظ المؤذن پر یعنی مغفرت کیجاتی ہی موذن کی اور اوسکی کہ حاضر ہوتا ہی جماعت مین اور ظاہر نزدیک
میری یعنی ملا علی قاری کی یہہ ہی کہ عطف وسکا کل رطب پر ہی سکو عطف خاص علی عام کہتی ہین اور ضمیر یکتب کی اور عنہ کی شاہد کیطرف پہرتی ہی
یا موذن کیطرف اور معنی خبر جملہ حدیث کی یہہ ہین کہ موذن نمازیونکا سا ثواب پاتا ہی کیونکہ یہہ نماز کیطرف بلاتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو بہلی
بات کا باعث ہوتا ہی اوسکو ثواب ہوتا ہی مثل سننکر سنیوالی پہلائی کی ع وعن عثمان بن ابی العاص قال قلت یا رسول اللہ اجعلنی
امام قومی قال انت امامہم واقتد بأضعفہم واتخذ مؤذنا لا یأخذ علی اذانہ اجرا رواہ احمد وابو داود
والنسائی اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سی کہ کہا کہا مینی ای رسول خدا کی مقرر کر مجکو امام قوم میری کا فرمایا کہ تو
امام اونکا ہی یعنی کیا مینی تجکو امام اونکا اور اقتدار کر تو ساتہہ بہت ضعیف اونکی کی اور مقرر کر موذن کہ نلیوی پر اذان اپنی کی مزدوری کی روایت
کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی ف اقتدا کر ساتہہ بہت ضعیف اونکی کی یعنی امامت مین رعایت حال ضعیفونکی کر قرارۃ اور ارکان ایسی
امت دا کر کہ ضعیف تنگ ہون اور جماعت چہوڑ دین اور نہین حلال ہی امام کو اور موذنکو مزدوری لینی اور علمائی لکہا ہی کہ اگر مزدوری یہہ ٹہہرا
نہ لین اور لوگ آپسی بقدر حاجت اونکی کی یہہ چندہ یا کرین حلال ہوگی پس لایق ہی لوگونکو کہ خبر گیران اونکی رہین اور فتاوی قاضیخان مین ہی کہ موذن
جو عالم نہو ساتہہ اوقات نماز کی تو مستحق ثواب کا نہین ہوتا پس بیچ مزدوری لینی کی بطریق اولی نہین مستحق ہونی کا ع وعن ام سلمۃ
قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند اذان المغرب اللہم ہذا اقبال لیلک وادبار نہارک
واصوات دعاتک فاغفر لی رواہ ابو داود والبیہقی فی الدعوات الکبیر
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا سکہایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نی یہہ کہو مین نزدیک اذان مغرب کی یا الہی یہہ ہی وقت آنی رات تیری کا اور پیٹہہ
پہیرنی دن تیرکا اور آوازین تیری پکارنیوالونکی یعنی موذنونکی پس بخش مجکو روایت کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین ف
ظاہر یہہ ہی کہ پڑہی جاوی یہہ دعا بعد جواب دینی اذان کی یا اثنار جواب مین پڑہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ اذان کیوقت
دعا قبول ہوتی ہی ع وعن ابی امامۃ او بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا اخذ فی الاقامۃ
فلما ان قال قد قامت الصلوٰۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقامہا اللہ وادامہا وقال فی سائر
الاقامۃ کنحو حدیث عمر فی الاذان رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی امامہ سی یا بعضی اصحاب رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا تحقیق بلال نی شروع کی تکبیر کہنی پس جب کہا اونہون نی قد قامت الصلوٰۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قایم رکہی نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکہی وسکو اور فرمایا بیچ باقی تکبیر کی مانند حدیث عمر کی بیچ اذان کی روایت کی یہہ ابوداؤد نی ف مانند حدیث عمر کی یعنی جوکہ اسی باب مین پانچوین حدیث گذر چکی ہی حاصل یہہ کہ تکبیر کی کلمات کا جواب سیطرح دیا کہ جو موذن کہتا گیا مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہنی کیوقت لاحول پڑہی اور قد قامت الصلوٰۃ کہنی کی وقت اقامہا اللہ و داہما کہا ع **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامۃ** رواہ ابوداؤد والترمذی اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہیری جاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کی روایت کی یہہ ابوداؤد و ترمذی نی ف یعنی ضرور قبول ہوتی ہی دعا اوسوقت مین دعا کیا کرو اوسوقت مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ صحابہ نی پوچہا کہ کیا دعا کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا مانگو اللہ سی عافیت دنیا مین اور آخرت مین اور ظاہر اس عبارت سی عام معلوم ہوتا ہی کہ دعا خواہ متصل اذان کی کری یا فاصلہ سی لیکن بہتر یہہ ہی کہ متصل اذان کی مانگے ع **وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا ترد ان او قلما ترد ان الدعاء عند النداء وعند البأس حین یلحم بعضہم بعضا وفی روایۃ وتحت المطر** رواہ ابوداؤد والدارمی الا انہ لم یذکر وتحت المطر اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو دعائین ہین کہ نہین رد کی جاتین یا فرمایا کہ کم رد کیجاتی ہین یعنی نہین رد ہوتین ایک دعا نزدیک اذان کی یعنی وقت شروع ہونی اذان کی یا بعد سکی اور دوسری وقت لڑائی کی یعنی ساتہہ کفار کی جسوقت کہ ملین بعضی اونکی ساتہہ بعضی کی یعنی جب آپسمین قتل و قتال شروع ہو جاوی اور ایک روایت مین ہین بجای وقت لڑائی کی تہنک کی یہہ الفاظ اونچی مینہہ کی یعنی مینہہ مین کہڑا ہوکر دعا کری روایت کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نی مگر دارمی نی نہین ذکر کیا لفظ وتحت المطر کا **وعن عبد اللہ بن عمرو قال رجل یا رسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کما یقولون فاذا انتہیت فسل تعطہ** رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ تحقیق اذان دینی والی بزرگی کرتی ہین ہمپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہہ جیسا کہ کہتی ہین موذن پس جبکہ فارغ ہو یعنی جواب اذان کی سی پس سوال کر یعنی جو چاہہ دیا جاویگا روایت کی یہہ ابوداؤد نی ف بزرگی رکہتی ہین ہمپر یعنی بہ نسبت ہماری اونکو بسبب اذان کی ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہی پس کیا فرماتی ہو ہمکو کہ بسبب اوس کی ملا حق ہون ساتہہ اونکی یہہ عرض اونہون نی کی آگی حضرت نی جواب فرمایا کہ جسطرح موذن کہی تو بہی وسیطرح کہہ یعنی مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کیوقت لاحول پڑہہ جیسکہ اوپر مذکور ہوا پس حاصل ہوگا تجہی مثل حاصل ثواب اذان کی کہہ دعا کر نیکو زیادہ جواب سی جو فرمایا اوسمین اشارہ ہی اسپر کہ اگر جواب موذن کا دیگا بعد اوسکی دعا کریگا زیادہ ہوگا فضیلت مین اور احادیث سی معلوم ہوا کہ مسجد مین ہی جواب اذان کا کہی تا ثواب اذان کا پاوی بخلاف اسکی کہ مشہور ہی لوگونمین کہ وقت حاصل ہونی اجابت فعلی کی اجابت قولی درکار نہین ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان اذا سمع النداء بالصلوٰۃ ذہب حتی یکون مکان الروحاء قال الراوی والروحاء من المدینۃ علی ستۃ وثلاثین میلا** رواہ مسلم روایت ہی جابر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق شیطان جسوقت کہ سنتا ہی اذان نماز کو بہاگ جاتا ہی یہانتک کہ پہنچتا ہی مکان روحا تک کہا راوی نی اور روحا مدینہ سی چھتیس کوس ہی روایت کی اسکو مسلم نی ف مراد شیطان سی جنس شیطان ہی یعنی سب یا سردار اونکا ظاہر یہی ہی اور حاصل اسکی مابعد کا یہہ ہی کہ شیطان مصلی سی اسقدر دور ہو جاتا ہی کہ جتنا

رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں رہتے اور مراد راوی سے ابو سفیان نافع بن طلحہ ہیں کہ راوی ہیں جابر سے ع **وعن علقمة بن وقاص** قال انی لعند معاویة اذ اذن مؤذنه فقال معاویة کما قال مؤذنه حتی اذا قال حی علی الصلوٰة قال لا حول ولا قوة الا بالله فلما قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وقال بعد ذلک ما قال المؤذن ثم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ذلک رواه احمد اور روایت ہی علقمہ بن وقاص سے کہ کہا تحقیق تھا میں نزدیک معاویہ کے ناگاہ اذان دی موذن اونکی نے پس کہا معاویہ نے جیسا کہ کہا اونکی موذن نے یہانتک کہ جسوقت کہا موذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس جب کہا موذن نے حی علی الفلاح کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور کہا پھر سکی جو کچھ کہا موذن نے پھر کہا معاویہ نے سنا میں نے رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے سیطرح ف کہا طیبی نے کہ لفظ العلی العظیم زیادتی ہے اوپر روایات میں ع **وعن ابی هريرة** قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام بلال یؤذن فلما سکت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال مثل هذا یقینا دخل الجنة رواه النسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے پس کھڑے ہوئے بلال اذان کہنے لگے پس جب چپکے رہے فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہے مثل اسکی یقین سے داخل ہوگا بہشت میں روایت کی اسکو نسائی نے ف جو شخص کہے مثل اسکی یعنی خواہ جواب دے اذان کی میں کہے یا اذان دے میں مطلق خلوص دل سے مستحق ہوگا داخل ہونے جنت کا یا داخل ہوگا ساتھ نجات پانیوالوں کے ع **وعن عائشة** قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا سمع المؤذن یتشهد قال وانا وانا رواه ابوداؤد اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے نبی صلعم جبکہ سنتے موذن کو کہ شہادت دیتا ہے کہتے ہم بھی اور میں بھی اور میں بھی روایت کی اسکو ابوداؤد نے ف یعنی جب موذن شہادت دے لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا حضرت فرماتے وانا وانا یعنی جیسی تو گواہی دیتا ہے میں بھی گواہی دیتا ہوں اور دو بار لفظ انا کا کہنا واسطے جواب شہادتین کی ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت بھی مکلف تھے گواہی دینے کی اپنی رسالت پر بسبب استقام امت کی پر اختلاف ہے میں کہ حضرت کو اپنی نسبت ہماری گواہی کی دینے تھے یا فرماتے تھے اشہد ان رسول اللہ صحیح یہی ہے کہ حضرت مثل گواہی ہمارے کی گواہی دیتے تھے جیسکہ اور یہ حدیث میں حضرت معاویہ سے گذرا کہ انہوں نے موذن کو جواب دیتے میں اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا اور پھر کہا کہ میں حضرت سے یونہی سنا ہے اور تطبیق دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ کبھی اوسطرح فرماتے ہونگے کبھی اسطرح ع **وعن ابن عمر** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اذن ثنتی عشرة سنة وجبت له الجنة وکتب له بتاذینه فی کل یوم ستون حسنة ولکل اقامة ثلثون حسنة رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلعم نے فرمایا جو شخص کہ اذان دے بارہ برس واجب ہوئی ہے واسطے اوسکے بہشت اور لکھی جاتی ہیں واسطے اوسکے بسبب اذان دینے اوسکی کی ہر روز میں یعنی بدلے ہر اذان کی ساٹھ نیکیاں اور بدلے ہر تکبیر کی تیس نیکیاں روایت کی اسکو ابن ماجہ نے ف یہ ثواب بہ نسبت اذان کی ہے شاید اس لیے فرمایا کہ تکبیر خاص اگاہ کرنی حاضرین ہی کی لیے ہوتی ہے اور اذان غائبین اور حاضرین دونوں کی لیے یا اذان میں محنت زیادہ ہوتی ہے اور تکبیر میں کم ع **وعنه** قال کنا نؤمر بالدعاء عند اذان المغرب رواه البیهقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے انہیں ابن عمر سے کہا تھے ہم حکم کیے گئے ساتھ دعا مانگنے کی وقت اذان مغرب کے روایت کیا اسکو بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کے ف شاید کہ دعا وہ ہے جو حدیث ام سلمہ کی میں اوپر گذری یعنی اللھم ہذا اقبال لیلک الخ تک **باب** باب بیچ بیان کرنی بعضی احکام اذان کی **الفصل الاول** فصل پہلے **عن ابن عمر** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان بلالا ینادی

بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ وَکَانَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰی لَا یُنَادِیْ حَتّٰی یُقَالَ لَہٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بلال اذان دیتا ہی پس کہاؤ اور پیو یہانتک کہ اذان دی ابن ام مکتوم
کہا ابن عمر نی اور نہا ابن ام مکتوم آدمی اندھا نہیں اذان دیتا نہا یہانتک کہ کہا جاتا نہا اوسکو صبح کی تو نی صبح کی تو نی روایت کی یہ بخاری و مسلم نی
ف اس سی معلوم ہوا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو موذن تہی ایک پہلی فجر کی رات سی اذان دیتا اور دوسرا بعد فجر کی پس شافعیہ کے
نزدیک دو موذن مقرر کرنی سنت ہین کہ ایک پہلی فجر کی اور دوسرا آخیر مین اذان دی اور دوسرا بعد فجر کی اول وقت مین اور حنفی کہتی ہین کہ پہلا
موذن سحر کی پی یا تہجد کی پی نہا کیونکہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نی منع فرمایا اذان سی پہلی فجر کی پس اسی پی ان کی رات سی اذان
دینی جائز نہین اور صبح کی تو نی یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہی کہ جب ام مکتوم بعد ہوتی صبح کی اذان دیتی تہی تو اوسوقت تک کہا نا پینا کیونکر
جائز ہوا جواب یہہ کہ معنی اصبحت کی یہان یہہ ہین کہ صبح نزدیک پہنچی و مسکو مبالغۃً اصبحت کہا ۔ ع ۔ وعن سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمْنَعَنَّکُمْ مِنْ سُحُوْرِکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِیْلُ وَلٰکِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِیْرَ
فِی الْاُفُقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَلَفْظُہٗ لِلتِّرْمِذِیِّ ۔ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہ منع کری تمکو سحر کہانی تمہاری سی اذان بلال کی یعنی اس پی کہ وہ رات سی اذان کہتا ہی و فجر دراز یعنی صبح کاذب لیکن فجر پہیلی
ہوتی ہی پھر کنارکی یعنی صبح صادق روایت کی یہہ مسلم نی اور لفظ اوسکی واسطی ترمذی کی ہین وعن مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِیْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِیْمَا وَلْیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔
اور روایت ہی مالک بن حویرث سی کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مین اور بیٹا چچا میرا پس فرمایا حضرت نی جسوقت کہ سفر کرو پس
اذان کہو اور تکبیر کہو اور چاہیی کہ امام ہو تم مین سی بڑا تمہارا روایت کی یہہ بخاری نی ف شاید کہ یہہ دونو علم و ورع مین برابر تہی اونہون نی
بڑی کو امامت کی پی فرمایا یا مراد اکبر سی افضل ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ فضیلت اذان مین شرط نہین ہی لیکن چاہیی یون کہ موذن عالم ہو
ساتہہ اوقات نماز کی اور نیک اور دیندار اور بلند آواز اور خوش آواز ہو اور کلمات اذان کی صحیح کہی ۔ ع ۔ وعنہ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی اونہین مالک سی کہ کہا فرمایا واسطی ہماری سول خدا صلعم نی نماز پڑہو جسطرح دیکہتی موتم مجکو نماز پڑہتی اور جب وقت ہو نماز کا پس چاہیی
کہ اذان کہی تم مین سی ایک تمہارا پہر امام ہو تم مین سی بڑا تمہارا ۔ روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف بڑا تمہارا یعنی بڑا علم مین ہو یا سن مین
اور مراد علم سی علم احکام نماز کا ہی اور مراد سن سی وہ سن ہی کہ اسلام مین بسر ہوا ہو یعنی جسکو اسلام لائی بہت دن ہوئی وہ حکماً بڑا ہی اوس سی کہ
پیچہی اسکی اسلام لایا واقع مین اگرچہ چہوٹا ہو کیونکہ اکثر ایسی کو علم دین کا زیادہ ہوتا ہی ۔ ع ۔ وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَۃِ خَیْبَرَ سَارَ لَیْلَۃً حَتّٰی اِذَا اَدْرَکَہُ الْکَرٰی عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِکْلَأْ لَنَا اللَّیْلَ فَصَلّٰی بِلَالٌ
مَا قُدِّرَ لَہٗ وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰی رَاحِلَتِہٖ مُوَاجِہَ الْفَجْرِ
فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَیْنَاہُ وَھُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰی رَاحِلَتِہٖ فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ
حَتّٰی ضَرَبَتْھُمُ الشَّمْسُ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلَھُمْ اِسْتِیْقَاظًا فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ اَخَذَ بِنَفْسِیَ الَّذِیْ اَخَذَ بِنَفْسِکَ قَالَ اقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَھُمْ شَیْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بلالا فاقام الصلوٰۃ فصلی بہم الصبح فلما قضی الصلوٰۃ قال من نسی الصلوٰۃ فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ تعالیٰ قال واقم الصلوٰۃ لذکری رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پھری جہا خیبر کی سی چلی تا کو یہانتک کہ جسوقت پہنچی حضرت کو اونگہہ اوتری آخر تا کو آرام کی لیی اور فرمایا بلال کو محافظت کر واسطی ہماری رات کی یعنی آج ہووی تو جگا دینا ہمین پس نماز پڑہی بلال نی اوسقدر کہ مقدر کی گئی تہی اوسطی اوسکی یعنی تہجد کی نماز جتنی ہوسکی پڑہی اور سوار ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یارانونکی پس جسنے ایک ہوئی فجر تکیہ لگایا بلال نی اونٹ اپنی معی سہنہ کر کر طرف فجر کی یعنی جگہہ پہ جو کی کہ مشرق ہی تا صبح ہووی تو جگا دین پس غالب ہوے ہمین بلال پر آنکہین اونکی یعنی سو گئی اور وہ بہی تکیہ لگائی ہوئی اپنی اونٹ کا یعنی جاگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال اور نہ کوئی اصحابیون سی یہانتک کہ پہنچی اونکو گرمی دہوپ کی پس ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلی جاگنی والی پس گہبرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای بلال کیا ہوا تجہی یعنی کیون سو گیا پس کہا بلال نی غالب ہوئی نفس میری پر وہ چیز کہ غالب ہوئی نفس تمہاری پر یعنی فرمایا کہینچ لیچلو یعنی اونٹ اپنی یہانسی پس کہینچی اونہون نی اونٹ اپنی تہوڑی دور پھر وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی نماز کی پس نماز پڑہائی حضرت نی اونکو صبح کی پس جب پڑہ چکی نماز فرمایا جو شخص سوجاوی نماز یعنی بسبب نیند وغیرہ کی پس چاہیی کہ پڑہی نماز جسوقت یاد کری اوسکو پس تحقیق اللہ تعالیٰ نی فرمایا ہی کی قایم کر نماز کو وقت یاد کرنی میری یعنی یاد کرنی نماز میری کی روایت کی ہمنے نی **ف** خیبر مدینہ سی تین منزل ہی سنہ سات ہین حضرت نی اوسکو گہیرا اور کچہہ اوپر دس روز ہین فتحیاب ہوئی اور حضرت نی وہان جو قضا نماز پڑہی اور سوار یونکی کہینچنی کا حکم فرمایا سبب اسکا کیا تہا ہم بیان کرنی سبب اسکی کی اختلاف کیا ہی علمانی حنفی کہ وقت طلوع کی قضا نماز پڑہنی کو منع کرتی ہین وہ کہتی ہین کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ آفتاب بلند ہوجاوے اور وقت کراہت نماز کا نکل جاوی اور شافعی کہ قضا اوسوقت مین جایز کرتی ہین وہ کہتی ہین کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ وہ جگہہ شیطان کی تہی جیسا کہ دوسری روایت مین ہی کہ رہنے دو حکم کیا بلال کو کہ تکبیر کہی پس ہر اسسے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اذان نماز قضا مین نہین ہے مذہب شافعی موجب قول جدید کے یہی ہی لیکن معتمد اونکی علما کی نزدیک بموجب مذہب قدیم کی یہہ ہی کہ اذان کہی قضا کی لیی وہدایہ مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قضا پڑہی نماز فجر کی بیچ صبح لیلۃ التعریس کی یعنی اوسی سب کے صبح مین جسمین تہا اذان اور تکبیر کی اور شرح ابن الہمام اسباب مین صحیحین مسلم اور ابوداود وغیرہ سی لائی ہین اور کہا کہ جو کچہہ مسلم سی اس قصہ مین آیا ہی کہ حضرت نی امر کیا بلال کو پس تکبیر کہی منافات نہین کہتا کیونکہ صحیح ہوا ہی حضرت سی کہ ساتہہ اذان و تکبیر کی نماز اذان کی پس معنی فاقام الصلوٰۃ کی اس حدیث مین یہہ ہین کہ پس تکبیر کہی بعد اذان کی اور یہان ایک اور اشکال وارد ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ آنکہین میری سوتی ہین لیکن دل بیدار رہتا ہی پس باوجود دل بیدار رہنی کی کیا سبب تہا کہ آپ طلوع فجر سی آگاہ نہوئی جواب اسکا یہہ ہی کہ دریافت کرنا طلوع اور غروب کا کام آنکہونکا ہی پس آنکہین سوتی تہین طلوع ہونا نہ معلوم ہوا اگرچہ دل بیدار رہتا پہر اگر کوئی کہی کہ ساتہہ کشف یا وحی یا الہام کی کیون نہ معلوم ہوا جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ فعل باریتعالیٰ کا ہی ہمین ہی حکمت تہی کہ احکام قضا کی معلوم ہوئی **وع** **وعن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتی ترونی قد خرجت متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تکبیر کہی جاوی اوسطی نماز کی پس نہ کہڑی ہو تم یہانتک کہ دیکہو تم مجکو کہ نکلا حجرہ سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** فتحبانی لکہا ہی کہ جب تکبیر کہنی والا حی علی الصلوٰۃ کہی اوسوقت مقتدی کہڑی ہووین شاید کہ باہر تشریف لاتا حضرت کا اسیوقت ہوتا ہوگا **وع** **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تکبیر کہی جاوی واسطی نماز کی پس آؤ تم نماز کو دوڑتی ہوئی اور آؤ تم چلتی
اور لازم ہی تمہین آنا وقار سی پس جو پاؤ ساتہہ امام کی پڑہ لو اور جو نہ پاؤ ساتہہ امام کی پس پورا کرو یعنی بعد فراغ امام کی اور یہکذا ہی روایت
کی یہہ بخاری و مسلم نی اور یہہ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی آیا ہی پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ قصد کرتا ہی طرف نماز کی پس وہ نماز مین ہی یعنی حکما
اور ثواب **اف** لکہا ہی علمانی کہ علامت سستی عقل و غفلت کی ہی دوڑنا واسطی نماز کی اگر جلدی کرتا ہی اور چاہتا ہی کہ تکبیر اولی پاوے
تو پہلی سی مستعد ہونا چاہیی تہا شتابی کہ محمود ہی یہہ ہی یہہ حضرت شیخ نی لکہا ہی و ملا علی رح نی لکہا کہ اختلاف کیا ہی علمانی کہ جو کوئی
دوڑتا ہو فوت ہونی تکبیر اولی کی سی وہ جلدی کری یا نہین پس کہا ہی بعضون نی کہ جلدی کری کیونکہ حضرت عمر رضی نی سنی تکبیر بقیع مین پس جلدی
کی طرف مسجد کی اور بعضون نی اختیار کیا ہی یہہ کہ چلی وقار سی بموجب اسحدیث کی کیونکہ جو شخص قصد کرتا ہی نماز کا پس وہ نماز ہی مین ہی و یہہ بات
جب ہی کہ نہ واقع ہو اوس سی تقصیر یعنی اگر دانستہ دیر کریگا یہہ بات نہین حاصل ہونیکی انتہی و ظاہر تر یہہ ہی کہ جلدی کری ساتہہ وقار کی نہ ساتہہ
دوڑنی کی تا عمل حدیث پر ہی ہو اور ثواب تکبیر اولی کا ہی ہاتہہ سی نجاوی و راسیطرح حکم جمعہ کا ہی اگر جانتا ہی اگر جلدی کرونگا تو امام سلام
پہیر دیگا اسسی رکعت مین ہی جلدی کر کر شریک ہووی امام کی ساتہہ وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور یہہ باب خالی ہی فصل
دوسری سی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ لَیْلَۃً بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ وَوَکَّلَ بِلَالًا اَنْ یُّوْقِظَھُمْ لِلصَّلٰوۃِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوْا حَتّٰی اسْتَیْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَیْھِمُ
الشَّمْسُ فَاسْتَیْقَظَ الْقَوْمُ فَفَزِعُوْا فَاَمَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْکَبُوْا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْوَادِیْ
وَقَالَ اِنَّ ھٰذَا وَادٍ بِہٖ شَیْطَانٌ فَرَکِبُوْا حَتّٰی خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْوَادِیْ ثُمَّ اَمَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْزِلُوْا وَاَنْ
یَّتَوَضَّئُوْا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ یُّنَادِیَ لِلصَّلٰوۃِ اَوْ یُقِیْمَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰی مِنْ فَزَعِھِمْ
فَقَالَ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّھَا اِلَیْنَا فِیْ حِیْنٍ غَیْرِ ھٰذَا فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُکُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوْ نَسِیَھَا
ثُمَّ فَزِعَ اِلَیْھَا فَلْیُصَلِّھَا کَمَا کَانَ یُصَلِّیْھَا فِیْ وَقْتِھَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ
فَقَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ اَتٰی بِلَالًا وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فَاضْجَعَہٗ ثُمَّ لَمْ یَزَلْ یُھَدِّئُہٗ کَمَا یُھَدَّأُ الصَّبِیُّ حَتّٰی نَامَ ثُمَّ
دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِیْ اَخْبَرَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا
روایت ہی زید بن اسلم سی کہا کہ اوترا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ آخر رات کی راہ مکہ کی مین اور حکم کیا بلال کو یہہ کہ جگاوی اونکو واسطی
نماز کی پس سو گیا بلال یعنی تہوڑی دیر کی بعد بسبب غلبہ نیند کی اور سو گئی لوگ یہانتک کہ جاگی اوحالدین کہ تحقیق طلوع ہوا اوپر آفتاب پس جاگے
لوگ یعنی پہلی حضرت جاگی پہر اور اصحاب پس تحقیق کہبرا لی یعنی بسبب فوت ہونی نماز کی پس حکم کیا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ
سوار ہووین یہانتک کہ نکلین اوس جنگل سی اور فرمایا تحقیق یہہ جنگل ہی کہ مسلط ہی اسمین شیطان پس سوار ہوئی یہانتک کہ نکلی اوس جنگل سی
پہر حکم کیا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ اوترین اور وضو کرین اور حکم کیا بلال کو کہ اذان کہی واسطی نماز اور تکبیر کہے پس نماز

پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ لوگونکی یعنی قضا صبح کی جماعت سی ادا کی یہ پہلی یعنی نماز سی اور دیکہی گہبراہٹ اونکی پس فرمایا یعنی تسلی کی لیی ہی لوگون تحقیق اسنی قبض کین تمہین روحین ہمارہی اور اگر چاہتا البتہ پہیرتا اونکو طرف ہمارے بیچ غیر اسوقت کی یعنی پہلی اسوقت سی کی افتاب نکلا ہوتا پس جسوقت کہ سوی ہی یکسہا را غافل ہوکر نماز سی یا بہول جاوی نماز پہر گہبراوی طرف اسکی پس چاہیی کہ پڑہی اوسکو جیسا کہ تہا پڑہتا اوسکو وقت اوسکی مین یعنی ساتہہ اذان اور تکبیر اور جماعت اور تمام شرائط اور آداب کی ادا کری پہر التفات کی رسول خدا صلعم نی طرف ابی بکر صدیق کی پس فرمایا تحقیق شیطان آیا بلال کی پاس اور وہ کہڑا نماز پڑہتا تہا پس تکیہ لگوایا اوسکو پہر ٹہیک تہیکتا رہا اوسکو جیسی تہیکا جاتا ہی لڑکا یہانتک کہ سویا پہر پکارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلال کو پس خبر دی بلال نی پیغمبر خدا صلعم کو مانند اوسچیز کی کہ خبر دی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو بکر کو پس کہا ابو بکر نی گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق تم رسول خدا کی ہو روایت کی یہ مالک نی بطریق ارسال کی ف پیچ راہ مکہ کی اس سی معلوم ہوا کہ یہہ واقعہ اور ہی اور پہلا واقعہ اور کیونکہ وہ درمیان مین خیبر اور مدینہ کی ہوا تہا اور یہہ مکہ اور مدینہ کی درمیان مین اور لفظ اوکانی ینادی للصلوٰۃ او یقیم مین بمعنی جمع کی ہی مانند واو کی یعنی اذان و تکبیر دونو کا حکم کیا یا اوشک کی لیی ہی مگر افضل اور اکمل پہلی ہی بات ہی کیونکہ موید ہی اوسکی روایت ابو داود کی بانہ صلعم امر بلالا بالاذان والاقامۃ اور جیسا کہ تہا پڑہتا وقت اوسکی مین ظاہر اسکا دلالت کرتا ہی سر کہ جہر کری نماز جہر مین اور سر کری نماز سر مین لیکن اسمین بعضی علما حنفیہ نی اختلاف کیا ہی کی قضا مین چپکی ہی پڑہنا واجب ہی اور یعنی اضجعہ کی اسند ہین یعنی تکیہ لگوایا بلال کو جیسی پہلی حدیث مین گذرا ہی کہ بلال اونٹ سی تکیہ لگا کر سوریہی اور اگر کوئی کہی کہ اس حدیث مین پہلی تو غفلت کو نسبت کیا طرف اللہ تعالے کی اس جلہ مین ان اللہ قبض ارواحنا اور پہر نسبت کیا اوس غفلت کو طرف شیطان کی جواب اسکا یہ دیا گیا ہی کہ یہہ مسئلہ خلق افعال کا ہی یعنی ارادہ کیا اللہ تعالے نی پیدا کرنی نیند اور نسیان کا اوسمین پس قادر کیا شیطان کو اوسچیز کی کرنی پر کہ غفلت اور نیند پیدا کری قسم تہپکنی وغیرہ سی اور حدیث مین اظہار معجزہ کا ہی حضرت نی حال بلال کا بیان فرمادیا اس لیی حضرت ابو بکر نی تصدیق اوسکی کی کہ اشہد انک کہا ۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان معلقتان فی اعناق المؤذنین للمسلمین صیامہم وصلاتہم رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو چیزین ہین کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون موذنونکی واسطی مسلمانونکی روزی اونکی اور نماز اونکی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون موذنونکی یعنی ثابت ہین موذنونکی مر دو چیزین مسلمانونکی تا احتیاط کرین اونکی وہ دو چیزین یہہ ہین روزی اونکی اور نماز اونکی کہ انکی اذان پر روزہ افطار کرتی ہین اور نماز پڑہتی ہین حاصل یہہ کہ موذنونکو چاہیی کی رعایت وقت کا لحاظ کرین تا لوگونکی ان دو چیزونمین خلل نہ آوی ۱۲ ع

باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ

باب ہی بیچ بیان مسجدون کی اور جگہون نماز کی ف مراد جگہون نماز سی یہان وہ جگہہ ہین کہ نماز اونمین مکروہ ہووی یا نہ مکروہ ہووی چنانچہ بیان اوسکا حدیثونمین آویگا اور بیچ فضائل مسجد کی حدیثین بہت آئی ہین کچہہ اونمین سی تو مشکوٰۃ مین مذکور ہوئی ہین اور کچہہ اور کتابونمین ہین چنانچہ ترجمہ بعض اونکا یہی لکہا جاتا ہی مسلمان اوسکی بزرگی معلوم کر کر عبادت کرنی اوسمین غنیمت جانین آیا ہی کہ ابو ذر نی اپنی بیٹی سی کہا ای بیٹی میری چاہیی کہ ہووی مسجد گہر تیرا اسلیی کی تحقیق میں نی سنا ہی رسول خدا صلعم سی کہ فرماتی تہی مسجدین گہر متقیون کی ہین پس جسکا ہووی مسجد گہر ضامن ہوتا ہی اللہ واسطی اوسکی راحت اور رحمت کا اور گذرنی کا پلصراط سی طرف جنت کی اور عبد الرحمن بن معقل سی روایت ہی کہ ہم حدیث کیی جاتی تہی کہ مسجد قلعہ محکم ہی شیطان سی بچنی کی لیی اور حضرت عمر رض سی روایت ہی کہ مسجدین گہر اللہ کی ہین زمین مین اور حق ہی زیارت کی گئی پر یہہ کہ اکرام کرتا ہی زیارت کرنیوالی اپنی کا یعنی اللہ زیارت کیا گیا ہی اور جانیوالا اوسمین زیارت کرنیوالا ہوتا ہی پس وہ اکرام کرتا ہی مسجد مین آنیوالونکا اور فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ نہین جگہہ بکرتا ہی

آدمی مسجد مین واسطے نماز کی یا واسطے ذکر اللہ کی مگر کہ اللہ تعالیٰ نظر کرتا ہی طرف اوسکی ساتھہ مہربانی اور رحمت کی جیسکہ نظر مہربانی اور رحمت کی کرتی ہین اہل غائب کی جبکہ آتا ہی اون پر غائب ہونکا اور بعضی حدیثون مین جو جگہہ پکڑنی مسجد مین منع آئی ہی وہ اوس صورت مین ہی کہ ایک جگہہ سر مسجد مین مقرر کرلی اسطرح کہ نہیں اوسکو جگہہ سوائی اوسکی پس یہہ منع ہی اگرچہ واسطے ذکر اللہ کی یا نماز کی ہو کیونکہ اسمین خوف ریا کا ہوتا ہی اور یہہ جو حدیثین جگہہ پکڑنیکی فضائل مین آئی ہین محمول ہین اس پر کہ مسجد کو جگہہ سکونت کی ٹہراوے نماز کی لیئے اور ذکر کی لیئے واسطے اوسکے اغراض نبویہ کی اور خطوط نفسیہ سے ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عباس قال لما دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیت دعا فی نواحیہ کلہا ولم یصل حتی خرج منہ فلما خرج رکع رکعتین فی قبل الکعبۃ وقال ہذہ القبلۃ رواہ البخاری ورواہ المسلم عنہ عن اسامۃ بن زید

روایت ہی ابن عباس سی کہا جب داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین یعنی ون فتح مکہ کی دعا کی ہر کونون اوسکی کی سب کونون یعنی چاروں کونونمین اور نہین پڑہی نماز یہان تک کہ نکلی اوسمین سی پس جبکہ نکلی پڑہین دو رکعتین سامنی کعبہ کی اور فرمایا یہہ ہی قبلہ روایت کی یہہ بخاری نی اور روایت کی مسلم نی اونہین ابن عباس سی کہ نقل کی وہونون نی اسامہ بن زید سی **ف** یہہ ہی قبلہ اشارہ کعبہ کی جانب کیا اور بیان فرمایا کہ امر قبلہ کا اوپر متوجہ ہونی کی جانب اسکی قرار پایا اور ہرگز منسوخ نہین ہوئی کا اور یہہ معنی نہین ہین کہ قبلہ یہی گی کی جانب ہی و متوجہ ہونا اوسطرف درست نہین اور نہ یہہ معنی ہین کہ متوجہ ہونا کعبہ کی طرف باہر سی جملہ ہی و اندر نماز درست نہین جیسکہ امام مالک کہتی ہین پنج نماز فرض کے اور سب اہل علم کی نزدیک جائز ہین نفل پڑہنی کعبہ کی اندر موجب بیت ابن عمر رضی کی و اختلاف کیا ہی پنج فرض کی پس گئی ہین جمہور طرف جواز کی اور منع کیا ہی اوس سی مالک و احمد نی ع **وعن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ہو واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ الحجبی وبلال بن رباح فاغلقہا علیہ ومکث فیہا فسالت بلالا حین خرج ماذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جعل عمودا عن یسارہ وعمودین عن یمینہ وثلثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی کعبہ مین اور اسامہ بن زید و عثمان بن طلحہ حجبی و بلال بن رباح پس بند کیا بلال نی یا عثمان نی کعبہ حضرت پر یعنی لوگ ہجوم نکرین اور تہیری حضرت اوسمین یعنی اور دعا مین مشغول رہی عبد اللہ بن عمر کہتی ہین کہ مین پوچہا بلال سی جسوقت کہ نکلی بلال یا حضرت کعبہ سی باہر کہ کیا کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی کعبہ مین پس کہا بلال نی کیا ایک ستون بائین پاس اپنی و ستون داہنے پاس اپنی اور تین ستون پیچہے اپنی اور تہا خانہ کعبہ اوسدن چہہ ستونون پر یعنی اب تین ستون ہین یہہ نماز پڑہی روایت کی بخاری و مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کعبہ کی اندر نماز پڑہی اور پہلی حدیث سی کہ ابن عباس نی اسامہ سی روایت کی معلوم ہوا کہ آنحضرت نی نماز نہین پڑہی وجہ تطبیق ان دونون حدیثون کی یہہ ہی کہ جب کعبہ مین داخل ہوئی اور دروازہ بند کیا اور دعا مین مشغول ہوئی پس دیکہا اسامہ نی دعا مانگتی پیر وہ بہی دعا مین مشغول ہوگئی کسی کعبہ کی کونی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کونی مین تہی اور بلال قریب تہی آنحضرت کی آنحضرت نی جو نماز بعد دعا کی پڑہی اونہون نی نماز مین نی دیکہا اور اسامہ نی نہ دیکہا اس لیئے کہ دور تہی و دعا مین مشغول تہی اور نماز بہی سبک تہی اور دروازہ بند تہا اور یہہ بہی آیا ہی کہ حضرت نی اسامہ کو بہیجا تہا تا پانی لاوین وہ لیا کی تصویر وغیرہ کی مٹا دی پس ہوسکتا ہی کہ آن حضرت نی نماز اوس عرصہ مین پڑہی ہو پس مختار ثابت کرنا ادا ئی نماز کا ہی نہ نفی اوسکی ع **وعن**

ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ فی مسجدی ھذا خیر من الف صلوۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم نی نماز مسجد میری مین کہ یہہ ہی یعنی مسجد نبوی مین بہتر ہی ہزار نمازون سی اور مسجدون مین سوا مسجد حرام کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف سوا مسجد حرام کی کہ اوسمین بہ نسبت اور مسجدون کی لاکھہ نماز کا ثواب ہوتا ہی و اختلاف کیا ہی علمانی اس جگہہ مین کہ اتنا ثواب کس جگہہ ہوتا ہی اسمین چار قول ہین اور یہہ کہ وہ سارا حرم ہی اور دوسرا یہہ کہ وہ مسجد جماعت ہی اور یہی ظاہر ہوتا ہی کلام اصحاب ہمارے سی اور اسیکو اختیار کیا ہی بعض شافعیہ نی ہی اسلیی کہ اصحاب ہمارے نی کہا ہی کہ فضیلت خاص کی گئی ہی ساتہہ فرایض کی نہ نوافل کی اور تیسرا یہہ ہی کہ وہ مکہ ہی اور اختیار کیا ہی اسکو بعض علمانی بسبب اس حدیث ابن ماجہ کی صلوۃ بمکۃ بمائۃ الف یعنی نماز مکہ مین بمضاعف ہے لاکھہ درجہ جو تیسرا یہہ کہ وہ کعبہ ہی یہہ بعید ہی سب قولون مین ۔ ع وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصی ومسجدی ھذا متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ باندہو تم کجاوہ و نکو مگر طرف تین مسجدون کی یعنی سفر نکرو مگر طرف تین مسجدون کی مسجد الحرام و مسجد اقصی یعنی بیت المقدس اور مسجد میری یہہ روایت کی بخاری و مسلم نی ف ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ منع کیا حضرت نی اختیار کرنی سفر ہر جگہہ کی سی کہ سوا ی ان تین جگہونکی ہی کہ پروردگار تعالی نی بسبب بانی قدیمی بزرگی کی اونکو ممتاز اور مخصوص کیا ہی لیکن مقصود یہہ ہی کہ بطور تقرب و عبادت کی سوا ی ان مواضع کی قصد نہ کرین اور سفر نکرین اور اگر کچھہ حاجت پڑی مثل تحصیل علم اور تجارت اور ادای حقوق و غیرہ کی یہہ بات اور ہی اور سفر ساتہہ اس قصد کی جایز ہی لیکن سفر کرنی مین واسطی زیارت قبور صالحین کی اور واسطی پہنچنی کی مواضع متبرکہ مین اختلاف ہی بعضی مباح کہتی ہین اور بعضی حرام کذا فی مجمع البحار واللہ علم اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ قصد کرنا بطریق نذر کی سوا ی ان تین جگہونکی درست نہین اور اگر نذر کرین ہیچ غیران تین مسجدون کی واجب نہین ہوتا وفا اوسکا اور بعضون نی کہا ہی کہ کلام مساجد مین ہی یعنی کسی مسجد کی لیی سوا ی ان تین مسجدون کی سفر جایز نہین اور اور مواضع سوا ی مسجدون کی خارج ہین مفہوم اس کلام کی سی اور کہتا ہی بندہ مسکین عبد الحق کہ مقصود و بیان کرنا اہتمام شان ان تین جگہونکا اور سفر انکی کا ہی متبرک ترین مقامات کی ہین یعنی اگر سفر کرین تو طرف ان تین مسجدون کی اور بغیر انکی مشقت کہینچنی بفایدہ ہی نہ یہہ کہ سفر سوا ی ان تین جگہونکی درست نہین ۔ ح ۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نی بیچ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کی بیچ بیان معنون اس حدیث کی لکہا ہی ترجمہ اون کی کلام کا بعینہ کیا جاتا ہی کہتا ہون مین ہی اہل جاہلیت قصد کرتی تہی مکانات معظم کا کہ اپنی گمان مین اون مکانات کو بزرگ جانتی تہی اور زیارت کرتی تہی اور برکت حاصل کرتی تہی اور اسطرح کی قصد کرنی مین اور بزرگی جان نی مین تحریف و فساد اسقدر ہی کہ نہین پوشیدہ پس بند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فساد تا زمجاوین غیر شعایر ساتہہ شعایر کی اور نہو جاوی وسیلہ و واسطی عبادت غیر اللہ کی اور حق نزدیک میری یہہ ہی کہ قبر اور جگہہ بندگی کرنی کسی ولی کی اولیا مین سی اور کوہ طور سب یہہ برابر ہین نہی مین یعنی ان سب چیزونکی طرف سفر کرنی انتہی ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ومنبری علی حوضی متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان گہر میرے کی اور منبر میرے کی ایک باغ ہی باغون بہشت کی سی اور منبر میرا اوپر حوض میری کی ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی جو کوئی

عبادت کریگا اوس جگہہ مین کہ درمیان گہر میری کی اور منبر میری کی ہی پہنچی کا طرف باغ کی باغون بہشت کیسی اور جو کوئی لازم کریگا عبادۃ نزدیک منبر کی ہویگا دن قیامت کی حوض کوثر میری اور کہا امام مالک نی کہ حدیث باقی ہی ظاہر اپنی پر اور روضہ یعنی مکمری کی ہی یعنی یہہ جگہہ ایک ٹکڑہ ہی کہ نقل کیا گیا ہی جنت سی اور پہر وہین عود کریگا اور نہین فنا ہوگا مانند اور زمین کی اور کہا تورپشتی نی کہ نام رکہا گیا ہی اس جگہہ کا روضہ اس لیی کہ زیارت کرنیوالی حضرت کی قبر کی اور وہانکی رہنی والی ملائکہ اور جن و انس ہمیشہ مشغول رہتی ہین اوسمین عبادت اور ذکر اللہ مین جب جاتی ہی ایک جماعت آتی ہی دوسری پس اسلیی روضہ کہا جیسیکہ حلقون ذکر کی کو ریاض جنت فرمایا ع س **وعن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی مسجد قباء کل سبت ماشیا وراکبا فیصلی فیہ رکعتین متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتی مسجد قبا مین ہر ہفتہ مین پیادی ہی اور سوار ہی پس نماز پڑہتی اوسمین دو رکعتین ف قبا نام ایک جگہہ کا ہی تین کوس پر مدینہ منورہ سی حضرت جبکہ مکہ سی ہجرت کر کر مدینہ مین تشریف لائی مدینہ کی داخل ہونی سی پہلی ایک مسجد اوسمین بنائی اوسکو مسجد قبا کہتی ہین پس اوسمین حضرت ہفتہ کو تشریف لیجا کر دو رکعت تحیۃ المسجد یا اور کوئی نماز کہ قایم مقام تحیۃ المسجد کی ہو پڑہتی تہی اور ہاں اوسمین دلیل ہی اسپر کہ ملاقات کرنی صلحا کی دن ہفتہ کی سنت ہی اور اس مسجد کی بہت بزرگی آئی ہی کہا ابن حجر نی کہ صحیح ہوا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نماز پڑہنی قبا مین مانند عمرہ کی ہی اور سعد بن ابی وقاص سی روایت ہی کہ دو رکعتین پڑہنی مسجد قبا مین محبوب ہین طرف میری اس سی کہ جاؤنمین بیت المقدس دو بار اگر جانین لوگ اوس ثواب کو کہ قبا مین ہی اتہہ مارین طرف اوسکی جگر اونٹون کی یعنی دور دراز سی شقت سفر کی اونہا کر آوین ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب البلاد الی اللہ مساجدہا وابغض البلاد الی اللہ اسواقہا رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محبوب زیادہ مکانون کی شہرون مین طرف اسکی مسجدین اونکی اور بہت مبغوض مکانون شہرون کیطرف اسکی بازار اونکی روایت کی یہہ مسلم نی ف مسجدین جگہہ عبادت کی ہین اسلیی اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اونکو یعنی مسجد والون کو خبر بہیجتا ہی اور بازار جگہہ افعال شیطین کی ہی یعنی حرص اور طمع اور خیانت اور غفلت اور جہوٹہہ کی اسلیی اونکو مبغوض رکہتا ہی یعنی اونکی رہنی والونکو برا ہی پہنچاتا ہی یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ بت خانی اور شراب خانی اور چکلی بدتر ہین بازار سی اونکو کیون نہ مبغوض ترین کہا جواب یہہ کہ بازارون کی رکہنی کی لیی شارع کیطرف سی حکم ہی اور ان چیزون کی رکہنی کا حکم ہی نہین پس جو چیزین کہ رکہنی جائز ہین اونمین بازار مبغوض تر ہی ع ع **وعن** عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ متفق علیہ

اور روایت ہی عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بناوی واسطی خدا کی مسجد بناتا ہی اللہ واسطی اوسکی گہر بہشت مین روایت کی یہہ بخاری مسلم نی ف واسطی خدا کی یعنی خالص اوسکی رضامندی کی لیی بناوی واسطی کہا نی سنانی لوگون کی اسی لیی کہا گیا ہی کہ جو لکہی نام اپنا مسجد پر یہہ دلیل ہی اوپر عدم اخلاص اوسکی کی اور کہا طیبی نے کہ تنکیر مسجد امین تقلیل کی لیی ہی یعنی اگرچہ چہوٹی مسجد بناوی جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی اگرچہ مسجد ہو مانند گہونسلہ چڑی کی یہہ مبالغہ ہی حوردی اور ترغیب مین ع ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غدا الی المسجد او راح اعد اللہ لہ نزلہ من الجنۃ کلما غدا او راح متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جاوی اول روز مین طرف مسجد کے یا آخر روز مین تیار کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی مہمانی اوسکی بہشت مین سی جب جاوی اول روز کو یا آخر روز کو روایت کی یہہ بخاری و

مسلم نی ف بہ شارہ ہی سیر کر گویا مسجد خانہ خدا ہی ضیافت کرتا ہی وہ زیارت کرنیوالون اپنی کی اور محروم نہین چھوتا مسجد مین
جانی کی وقت جو کچھ نیتین کرنی چاہئین وہ مین سی ایک یہ بھی ہی چنانچہ بیان اسکا اول کتاب مین بیچ شرح حدیث انما الاعمال بالنیات کی
تفصیل سی ہو چکا ہی ۴ ح وعن اَبِی مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلٰوۃِ
اَبْعَدُھُمْ فَاَبْعَدُھُمْ مَمْشًی وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَھَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِیْ
یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بڑا لوگون مین سی ازروی
ثواب کی بیچ نماز کی جو دور اونکا ہی پس دور اونکا ازروی چلنی کی یعنی جتنا گہر دور ہوگا مسجد سی تنا ہی ثواب یاد وپاویگا اور وہ شخص
کہ منتظر ہو نماز کا یہان تک کہ نماز پڑہی ساتہہ امام کی بڑا ہی ازروی ثواب کی اوس شخص سی کہ نماز پڑہی پہر سوریہی روایت کی یہ بخاری و مسلم
نی ف یعنی جو کوئی خیر کری نماز کو تاکہ پڑہی وسکو ساتہہ امام کی ثواب بہت پاتا ہی اوس سی کہ پڑہ کر سوریہی و انتظار امام کا نکری اگرچہ
وقت مختار ہی مین پڑہی و اگر کوئی جیوتی جماعت کی ساتہہ پڑہ لی یا اوسکی ساتہہ پڑہ لی کہ حق امامت کا نہین رکہتا ہی اور دوسرا
انتظار جماعت کثیر کا کری و ساتہہ اوسکی وا کری کہ حق امامت کا اوسکا ہی اسی قیاس پر بہت ثواب پاتا ہی پہلی سی خصوصا کہ یہہ بسبب
کسل کی کری ۴ ح وعن جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھُمْ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِکَ فَقَالَ یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہا کہ خالی ہوئی گہر گرد مسجد کی پس ارادہ کیا بنو سلمہ نی یہہ کہ اوٹہہ آوین نزدیک مسجد کی پس پہنچی یہہ خبر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا اونکو حضرت نی کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ تم ارادہ رکہتی ہو کہ نقل کرو یعنی اوٹہہ آو نزدیک مسجد کی کہا اونہون نی کہ ہان
اے رسول خدا کی تحقیق ارادہ کیا ہمنی یہہ پس کہا اے بنی سلمہ رہی ہوا اپنی گہرون مین لکہی جاوینگی نقش قدم تمہاری کی رہی ہوا اپنی گہرون مین
لکہی جاوین گی نقش قدم تمہاری کی روایت کی یہہ مسلم نی ف بنو سلمہ قبیلہ ہی انصار مین سی وہ حضرت کی مسجد سی ور رہتی تہی جب کرد
مسجد کی کچہہ گہر خالی ہوئی بسبب جانی رہنی والون اونکی کی یا اور جای جا رہنی کی تو اونہون نی ارزو کی مسجد کی پاس رہنی کی حضرت
نی اوسپر فرمایا کہ وہین رہو جتنا دور رہوگی وہان سی اتنی مین قدم بہت رکہوگی وہ نامہ اعمال مین لکہی جاوینگی اور باعث یاد ثواب کی
ہونگی ۴ ح وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ
اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَ
رَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَاَۃٌ ذَاتُ حَسَبٍ
وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سات شخص ہین کہ سایہ مین رکہی گا اونکو اللہ بیچ سایہ
اپنی کی اوسدن کہ نہین سایہ مگر سایہ اوسکا ایک سردار عادل اور دوسرا جوان کہ جوانی خرچ کری اللہ کی بندگی مین اور تیسرا وہ شخص کہ دل اوسکا لگا
ہوا ہی مسجد مین جسوقت کہ نکلتا ہی وہ سی یہانتک پہر جاوی طرف اوسکی اور چوتہی دو شخص کہ محبت رکہتی ہین اپس مین اللہ کے
اکٹہی ہوتی ہین اوسکی محبت مین اور جدا ہوتی ہین اوسکی محبت مین یعنی حاضر و غائب خالص محبت رکہتی ہین اور پانچوان وہ شخص کہ یاد کرتا ہی

اسکو تنہا پس بہتی ہین آنکھین اوسکی اور چھپا شخص وہ ہی کہ بلایا اوسکو ایک عورت نی کہ صاحب حسب اور جمال کی ہو یعنی بارادہ بدبلایا پس کہا تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے اور سا توان وہ شخص کہ دیا کچھہ پس چھپایا اوسکو یہان تک کہ نجانا بائین ہاتھہ اوسکی نی کہ کیا خرچ کیا دہنی ہاتھہ اوسکی نی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** سایہ مین کہی گا یعنی داخل کریگا رحمت اپنی مین اور محفوظ رکہی گا سختیون آخرت کی سے اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد سایہ سے سایہ عرش کا ہی اور آخر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اسطرح پوشیدہ دیتا ہی کہ نہین جانتا ہی وہ شخص کہ بائین طرف اوسکی ہوتا ہی اوس چیز کو کہ خرچ کرتا ہی ائین طرف اپنی اور بعضون نی معنی اسکی یہی لکہی ہین جو کہ صاحب جمع نی لکہی اس صورت مین یہہ کنایہ ہی کمال پوشیدگی سے ۰ س ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الرجل فی الجماعۃ تضعف علی صلوتہ فی بیتہ و فی سوقہ خمسا و عشرین ضعفا و ذلک انہ اذا توضا فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد لا یخرجہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفعت لہ بہا درجۃ و حط عنہ بہا خطیئۃ فاذا صلی لم تزل الملئکۃ تصلی علیہ ما دام فی مصلاہ اللہم صل علیہ اللہم ارحمہ و لا یزال احدکم فی صلوۃ ما انتظر الصلوۃ و فی روایۃ قال اذا دخل المسجد کانت الصلوۃ تحبسہ و زاد فی دعاء الملئکۃ اللہم اغفر لہ اللہم تب علیہ مالم یؤذ فیہ مالم یحدث فیہ متفق علیہ اور روایت ہی وہنین ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز آدمی کی بیچ جماعت کی پچیس درجی زیادہ ہوتی ہی اوپر نماز اوسکی کی کہ گہر مین پڑہی اور بازار مین یعنی دوکان وغیرہ مین کہ جہان تجارۃ کی لیی بیٹہتا ہی اور یہہ سو اسطی کہ جسوقت وضو کیا پس اچہا وضو کیا یعنی ساتہہ رعایت شرائط اور آداب کی نکلا طرف مسجد کی نہ نکالا اوسکو مگر نماز نی یعنی خاص نماز ہی کی لیی نکلا کچھہ اور غرض نہین ہی نہین کہتا کوئی قدم مگر بلند کیا جاتا ہے واسطی اوسکی ساتہہ اوس قدم کی درجہ ثواب مین اور دور کیا جاتا ہی اوس ہی بسبب اوسکی گناہ پس جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ہمیشہ رہتی ہین فرشتی دعا کرتی اوسکو جب تک کہ بیچ نماز کی جگہہ اپنی کی ہی یا الہی بخشش کر اوسپر یا الہی رحم کر اوسپر ہمیشہ رہتا ہی ایک تمہارا نماز مین جب تک کہ منتظر ہی نماز کا اور بیچ ایک روایت کی فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہی مسجد مین اس حالت مین کہ ہوتی ہی نماز روکنی والی اوسکی اور زیادہ کیا بیچ دعا فرشتون کی یا الہی بخش واسطی اوسکی یا الہی قبول توبہ کر اوسپر جب تک کہ نہ ایذا دی وسین یعنی کسی مسلمان کو زبان یا ہاتہہ سے جبتک کہ وضو جاتا رہے اوسکا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اسی معلوم ہوا کہ پچیس حصہ ثواب نماز کا جب ہوگا کہ جماعت سے پڑہی ہو اور مسجد مین پڑہی اور معنی اخیر حدیث کی یہہ ہین کہ ملائکہ دعا کرتی ہین جب تک کہ کسی کو ایذا نہ دی گو یا یہہ حدیث معنوی ہی اسلیی اسکی بعد حدث ظاہری کو بیان کیا کہ جبتک کہ وضو ٹوٹی یعنی اگر کسیکو ایذا دیگا یا وضو ٹوٹیگا تو فرشتی دعا نہین کرتی اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ فضیلت مرتب اسپر کہ مصلی نماز پڑہ کر وہین بیٹہا رہی اگر نماز پڑہ کر اور جا سی جا بیٹہی یہہ فضیلت فوت ہوتی ہی اور بعضی مشائخ کہ نماز پڑہ کر گوشہ مین جا بیٹہتے ہین واسطی خوف تشویش وقت کی اور ریا کی اگرچہ یہہ نیت صحیح ہی اور اوسمین فضیلت ذکر اور تسبیح کی حاصل ہی لیکن فضیلت بیٹہی رہنی کی یہہ جگہہ نماز کی نہین حاصل ہوتی **وعن** ابی اسید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللہم افتح لی ابواب رحمتک و اذا خرج فلیقل اللہم انی اسالک من فضلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی اسید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیی کہ کہی یا الہی کہ کہول واسطی میری دروازی رحمت اپنی کی اور جب نکلی پس چاہیی کہ کہی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسی فضل تیرا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** دروازی رحمت کی کہولنی بسبب برکت اس مکان شریف کے

یا بسبب توفیق دینی نماز کی سمین یا بسبب کہولنی حقایق نماز کی اور مراد فضل سی رزق حلال ہی کہ بعد نکلنی کی نماز سی اوسکی طلب کو جانا ہی ۱۲ ۔ **وعن** اَبِی قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیی کہ پڑہی دو رکعتین پہلی بیٹہنی سی روایت کی بخاری و مسلم نی ف یہہ حدیث سند شافعی کی ہی بیچ واجب ہونی تحیۃ المسجد کی اس لیی کہ وہ کہتی ہین کہ یہہ امر وجوب کی لیی ہی اور ہماری نزدیک مستحب ہے اور امر استحباب کی لیی ۱۲ ۔ **وعن** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَہَارًا فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتی سفر سی مگر دن کو چاشت کے وقت پس جسوقت کہ آتی پہلی جاتی مسجد مین پس نماز پڑہتی اوسمین دو رکعتین پہر بیٹہتی اوسمین روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف بیٹہتی مسجد مین لوگ سعادت ملازمت حاصل کرین اور اس سی معلوم ہوا کہ مسافر کو مستحب ہے مسجد مین بیٹہنا وقت آنی کی سفر سی کہر مین جانی سی پہلی ۱۲ ۔ **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سنی کسیکو کہ ڈہونڈتا ہی کوئی چیز گم ہوئی مسجد مین پس چاہیی کہ کہی نہ پہیری اوسکو اللہ تجہیز یعنی نہ پاوے پس تحقیق مسجدین نہین بنائی گئین اوسکی روایت کی یہہ مسلم نی ف ظاہر یہہ ہی کہ یہہ زبان سی کہی واسطی زجر اور منع کی تہہ دلسی یہہ بددعا نکہری اور نہ چاہیی کہ مسلمان گم ہوئی چیز اپنی نہ پاوی اور اگر دلسی یہی چاہی تا وہ سزای فعل اپنی کی پاوی اور پہر ایسی حرکت نکہری بعید نہو اور داخل ہی اسمین ہر ام کہ مسجد نہین بنائی گئی ہی اوسکی لیی مانند خرید فروخت وغیرہ کی اور نہی بعض سلف کہ رو نہین رکہتی تہی تصدق کرنا مسجد مین سوال کرنیوالی پر ۱۲ سید **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْمُنْتِنَۃِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ الْاِنْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہاوی اس درخت بدبودار مین سی یعنی لہسن یا پیاز پس نزدیک ہو مسجد ہمارے کی پس تحقیق وہ شی ایذا پاتی ہین اوس چیز سی کہ ایذا پاتی ہین اوسسی آدمی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی جیسی بدبودار چیز سی آدمیون کو ایذا ہوتی ہی ویسی ہی فرشتونکو بہی ایذا ہوتی ہی پس لہسن یا پیاز کہا کر مسجد مین نہ آیا کرو کہ وہ جگہہ حضور ملائک کی ہی وہ ایذا پاوینگی اور اسمین داخل ہی ہر چیز کہ بدبودار کہی خواہ قسم کہانی سی ہو یا غیر اوسکی سی یعنی گندہ دہنی اور گندہ بغلی اور مانند انکی کی اور مسجد کا حکم اور عبادت کی مجلسونکا ہی یعنی مجلس وعظ اور پڑہنی پڑہانی اور حلقی ذکر کی اور مانند انکی کی کہ اونمین بہی بدبودار ہو کر نہ جاوی ۱۲ ۔ **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَکَفَّارَتُھَا دَفْنُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تہوکنا مسجد مین گناہ ہی اور کفارہ اوسکا دفن کر دینا اوسکا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی مسجد مین تہوکی نہین اگر اتفاقا ایسی حرکت ہو بہی جاوی تو دفعیہ اوسکی گناہ کا یہہ ہی کہ اوسکو دفن کر دی ۱۲ ۔ **وعن** اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُھَا وَسَیِّئُھَا فَوَجَدْتُّ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِھَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَوَجَدْتُّ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِھَا النُّخَاعَۃَ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روبرو لائی گئی مجیر عمل امت میری کی نیک وسکی اور بری اوسکی پس پائی میں نے بیچ نیک عملون وسکیکی موذی چیزکہ دور کی جاوی راہ سی اور پایا میں بیچ بری عملون اوسکی تھوک کہ ہووی مسجد مین کہ نہ دفن کیا جاوی

روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي سَعِيدٍ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کھڑا ہووا یک تمہارا طرف نماز کی پس نہ تھوک ڈالی آگی اپنی پس سوا اسکی نہین کہ سرگوشی کرتا ہی اللہ سی جب تک کہ نماز کی جگہہ اپنی مین ہی اور نہ تھوک ڈالی داہنی اپنی اسواسطی کہ داہنی اوسکی فرشتی ہین اور چاہیی کہ تھوک ڈالی بائین اپنی یا نیچی پانوا پنی کی پھر دفن کری اوسکو اور روایت ابی سعید کی مین یون ہی کہ نیچی قدم اپنی کی کہ بایان ہی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** اس مین مشابہت دی مصلی کو ساتھہ اوس شخص کی کہ سرگوشی کرتا ہی مالک اپنی سی پس واجب ہی دوسر رعایت اوسکے کہ اوو ہر تھوکی نہین اگرچہ اللہ تعالی پاک ہی جہت سی اور مراد فرشتی سی یا تو فرشتہ ہی سوای کرام کاتبین کی کہ حاضر ہوتا ہی وقت نماز کی واسطی تائید اور الہام مصلی کی اور واسطی امین کہنی کی عار اوسکی پر پس واجب ہوا اسپر کہ اکرام کری مہمان اپنی کا زیادہ کرام کاتبین سی کہ ہر وقت ساتھہ رہتی ہین یا احتمال ہی کہ مراد اوس سی کرام کاتبین مین خاص کیا داہنی طرف والی کو واسطی اگاہ کرنیکی اسپر کہ وہ افضل ہی بائین طرف والی سی نہ ہین جیسیکہ دائین طرف افضل ہی بائین طرف سی اور فرشتہ رحمت کا افضل ہی فرشتہ عذاب کی سی وس ح **وعن** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچ بیماری اپنی کی کہ نہین اوٹہی اوس سی یعنی تندرست نہین ہوئی اوس سی انتقال ہوا و سمین لعنت کری اللہ یہود اور نصاری کو کہ پکڑین اونہون نی قبرین انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** جب جانا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اجل نزدیک پہنچی اور ڈری امت سی کہ مبادا قبر شریف کو سجدہ کرین جیسیکہ یہود اور نصاری انبیا کی قبرونکو سجدہ کرتی ہین اگاہ کیا اسکی منع ہونی پر ساتھہ لعن کرنی یہود اور نصاری کی کہ قبرون انبیا کو سجدگاہ کیا تہا اور یہہ سجدگاہ کرنا دو طرح پر ہوتا ہی ایک یہہ کہ سجدہ قبرون کو کرین اور مقصود عبادت اونکی رکہین جیسیکہ بت پرست بت پوجتی ہین دوسری یہہ کہ مقصود اور منظور عبادت والی کی رکہین لیکن اعتقاد یہہ کرین کہ متوجہ ہونا انکی قبرون کی طرف نماز مین عبادت حق کی ہی اور موجب قرب اور رضا اوسکی کا ہی یہہ دونون طریق غیر مشروع اور ناپسند ہین اول تو شرک اور کفر صریح ہی اور دوسرا حرام ہی اسلیی کہ اوسمین شریک کرنا ساتھہ خدا کی ہوتا ہی اگرچہ شرک خفی ہی اور لعنت دونون پر ہوتی ہی اور نماز پڑہنی طرف قبر نبی کی یا مرد صالح کی واسطی تبرک اور تعظیم کی حرام ہی اور کسیکو اسمین خلاف نہین وص ح یہہ مضمون مختصر لکہا گیا ہی جو تفصیل دیکہا چاہیی اور شروح مین دیکہی **وعن** جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جندب سی کہا سنا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی خبردار ہو تحقیق وہ شخص کہ تہی پہلی تمسی بگڑتی تہی قبرون انبیا اپنی کیلیو اور نیکبختون اپنی کیلیو سجدہ گاہ خبردار ہو پس پکڑو قبرونکو سجدہ گاہ تحقیق مین منع کرتا ہون تمکو اوس سی روایت کی یہہ مسلم نی وص ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑھو گھروں اپنی مین اپنی نمازون سی اور نہ پکڑو گھرون کو قبرین روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی گھرون مین قبرین نہ بناؤ یا مراد یہہ ہی کہ قبرون کو مانند گھرون کی نکرو یعنی جیسیکہ کسیکو کچھہ حاجت ہوتی ہے تو چلا جاتا ہی گھر مین واسطی حاجت کی اسیطرح کسیکو کچھہ حاجت درپیش ہو تو قبرون پر دور از چلا جاوی بلکہ اللہ ہی سی اپنی حاجت مانگی یا مراد یہہ ہی کہ جیسی مقبرہ مین نماز نہین پڑہتی اسطرح سی گھر کو نکرو کہ گھر مین کچھہ نماز نہ پڑہو بلکہ گھرون مین ہی نماز پڑہا کرو واسطی گھرون مین نماز پڑہنی بہتر ہی سوا فرض کی ۞ مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بین المشرق والمغرب قبلة رواه الترمذی** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان مشرق و مغرب کی قبلہ ہی روایت کی یہہ ترمذی نی ف یہہ حدیث ہی مدینہ والون کے حق مین اور انکی کہ جنکا قبلہ مدینہ کی موافق ہی کہ وہان قبلہ جانب جنوب کی ہی پس مشرق و مغرب کی درمیان مین پڑہتا ہی ۞ ح **وعن طلق بن علی قال خرجنا وفدا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فبایعناه وصلینا معه واخبرناه ان بارضنا بیعة لنا فاستوهبناه من فضل طهوره فدعا بماء فتوضأ ومضمض ثم صبه لنا فی اداوة وامرنا فقال اخرجوا فاذا اتیتم ارضکم فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانها بهذا الماء واتخذوها مسجدا قلنا ان البلد بعید والحر شدید والماء یشفف فقال مدوه من الماء فانه لا یزیده الا طیبا رواه النسائی** اور روایت ہی طلق بن علی سی کہ کہا نکلی ہم جماعت قصد کرنیوالی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیعت کی ہمنی اوسی یعنی بیعت اسلام اور نماز پڑہی ہمنی ساتہہ اونکی اور خبر دی ہمنی اونکو کہ بیچ زمین ہمارکی بیعہ ہی واسطی ہماری پس مانگا ہمنی حضرت سی بچا ہوا پانی وضو حضرت کا پس سکو یا حضرت نی پانی پس وضو کیا اور کلی کی یعنی بقیہ پانی وضو کی سی بعد وضو کی کلی کی پہر ڈالا اوسکو واسطی ہماری چہاگل مین اور حکم کیا ہمکو یعنی ارادہ حکم کا کیا پس فرمایا جاؤ جسوقت پہنچو زمین اپنی مین پس توڑدالو بیعہ اپنا اور چھڑک دو اوس جگہہ اس پانی کو یعنی تا انوار اور برکات دین کی وہان پہیل جاوین اور بناؤ اوسکو مسجد یعنی جگہہ مسجد بناؤ کہا ہمنی تحقیق شہر ہی دور اور گرمی سخت ہی اور پانی خشک ہوجاویگا پس فرمایا بڑہاؤ اوسکو اور پانی سی پس تحقیق نہین زیادہ کریگا اوسکو مگر پاکی اور برکت روایت کی یہہ نسائی نی ف بیعہ کہتی ہین نصاری کی عبادت خانہ کو یہہ قوم نصاری تہی جب ایمان لائی تو چاہا کہ اوسکو توڑدالین اور اوسپر پانی برکا چھڑکین چنانچہ حملہ خاتو ہبناہ مین بیان اسکا ہی نہین زیادہ کریگا اوسکو یعنی بقیہ پانی وضو کا کہ چہاگل مین ہی زیادہ نہین کریگا اس پانی مین کہ اثر الٰہی مگر برکت کو یا یہہ پانی جو اثر الٰہی اوس پہلی پانی مین برکت زیادہ کریگا حاصل یہہ کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر خوف خشک ہونیکا ہی اسمین اور پانی ملانیسی برکت زیادہ ہوویگی اور اصل یہہ ہی کہ دلیل ہی اسکی کہ جائز ہی تبرک کرنا پانی زمزم کو اور لیجانا اوسکو اور شہرونمین بطور تبرک کی اور اسپر قیاس کیا جاتا ہی تبرک کرنا جبوئی علماء اور مشایخ کی کو قسم کپڑی اور پہنی سی اور اونکی کپڑی کو یعنی یہہ بہی جائز ہی بشرطیکہ حد شرع سی تجاوز نکری یعنی اوسکو تبرک سمجہہ کر پوجنی نہ لگی اور تعظیم زیادہ از حد نکری ۞ ح **وعن عائشة قالت امر رسول الله صلی الله علیه وسلم ببناء المساجد فی الدور وان ینظف ویطیب رواه ابوداود والترمذی وابن ماجة** اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی بنانی مسجدون کی محلون مین اور یہہ کہ پاک کیجاوین اور خوشبو لگائی جاوین روایت کی یہہ ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ نی ف ان چیزون کی کرنی مین نیت تعظیم اوس جگہہ کی کری اور یہہ نیت کری کہ ملائکہ اور ہر مومن خوش ہونگی اسکی پاکی

اور خوشبوسی ۔ ح وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها کما زخرفت الیهود والنصاری رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حکم کیا گیا مین ساتہہ بلند کرنی اور زینت کرنی مسجدونکی کہا ابن عباس نی البتہ زینت کروگی اونکی جیسیکہ زینت کی یہود اور نصاریٰ نی روایت کی ابو داود نی ف زخرف اصل مین کہتی ہین طلا کو اور کمال خوبی ایک چیز کو یعنی نقش کرین گی اور سونا چڑہاوینگی مسجدون پر یہہ بات کہی ابن عباس نی وحی خبر دینی کی فعل آدمیون کی سی بعد حضرت کی بحسب عادت نفسون کی و بعضی متاخرون نی اسکو جائز رکہا ہی و کہا ہی کہ لوگ گہرون کو بلند اور زینت اور مطلا کرتی ہین اور ہم اگر مسجدین ساتہہ لکڑی اور مٹی کی بناوین تو شاید عوام کی نظر مین حقیر اور ذلیل معلوم ہون و حضرت کی مسجد حضرت کی زمانہ مین اینٹون کی اور کہجور کی ٹہنیون کی تہی و ستون کہجور کی لکڑی کی تہی پہر حضرت عمر نی اسیطرح بنای پہر حضرت عثمان نی متغیر کیا اوسکو پس بہت بڑہائی اور دیوار اور ستون اوسکی ساتہہ پتہر نقش دار کی بنائی اوہت سال کی ۔ م س ۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعۃ ان یتباهی الناس فی المساجد رواہ ابو داود والنسائی والدارمی وابن ماجہ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق علامتون قیامت کی سی ہی یہہ کہ فخر کرینگی لوگ مسجدون مین روایت کی یہہ ابو داود ونسائی و دارمی و ابن ماجہ نی ف یعنی بڑی بڑی مسجدین بناوینگی اور آراستہ کرینگی اونکو بطریق فخر اور ریا کی تا لوگ اونکی تعریف کرین ۔ ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی اجور امتی حتی القذاۃ یخرجها الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورۃ من القرآن او آیۃ اوتیها رجل ثم نسیها رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی وہین انس سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی روبرو کی گئی مجہپر ثواب امت میری کی یہان تک کہ ثواب کوڑی و خلک کا کہ نکالی اوسکو آدمی مسجد سی اور روبرو کیی گئی مجہپر گناہ امت میری پس نہین دیکہا مینی کوئی گناہ بہت بڑا سورہ قرآن کی سی یا آیت کہ دیا گیا ہوا اوسکو ایک شخص پہر بہلا دیا اوسکو روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود نی ف یعنی سورہ یا آیت قرآن کی ایک شخص نی سیکہی نو بڑی نعمت اوسکو ملی تہی پہر اوسنی جو بہلا دی ناشکری کی اوس نعمت کی کہ قدر اوسکی نجانی اور بہلا دی پس بڑا گناہ گار ہوا ۔ م س ۔ وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیمۃ رواہ الترمذی وابو داود ورواہ ابن ماجۃ عن سهل بن سعد وانس اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشخبری دی چلنی والون کو بیچ اندہیرون کی طرف مسجدون کی ساتہہ پوری نور کی دن قیامت کی روایت کی یہہ ترمذی ابو داود نی اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی سہل بن سعد سی اور انس سی ف یہہ اشارہ ہی اس آیۃ پر نور ہم پسی مین ایدیہم وبایمانہم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنے دوڑتا ہوگا نور اگلی ہو مومنون کی اور داہنی اونکی کہینگی ای ہمارے پوراکر ہمارے لیی نور ہمارا ۔ م س ۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الرجل یتعاهد المسجد فاشهدوا له بالایمان فان اللہ یقول انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب دیکہو تم ایک شخص کو کہ خبر گیری کرتا ہی مسجد کی پس گواہی دو اسطی اوسکی ساتہہ ایمان کی اس لیی کہ تحقیق اللہ تعالےٰ فرماتا ہی کہ نہین آباد کرتا مسجدون اللہ کی کو مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ساتہہ اللہ کی اور ان پچہلی کی روایت کی یہہ ترمذی ابن ماجہ و دارمی نی ف خبر گیری کرتا ہی یعنی محافظت کرتا ہی اور مرمت کرتا ہی اور جہاڑو دیتا ہی اور نماز اوسمین پڑہتا ہی اور عبادت اور ۔ س ۔

اور یہی میرے شغل رہتا ہی اوسکی لیی کوا ہی دو کہ وہ مومن ہی ۱۲ **وعن** عثمان بن مظعون قال یا رسول اللہ ائذن لنا فی الاختصاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خصی ولا اختصی ان خصاء امتی الصیام فقال ائذن لنا فی السیاحۃ قال ان سیاحۃ امتی الجہاد فی سبیل اللہ فقال ائذن لنا فی الترہب فقال ان ترہب امتی الجلوس فی المساجد انتظار الصلوٰۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عثمان بن مظعون سی کہا ای سول خدا کی ذن دیو ہم کو خصی ہونی کی یعنی تا خطرہ زنا سی بچون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہم مین سی یعنی طریقہ سنت ہماری پر جو شخص کہ خصی ہوا ہی یا خصی کریگا اپنی تئین تحقیق خواجہ ہونا امت میری کا روزہ رکہنا ہی یعنی اوس سی شہوت جاتی رہتی ہی پہر عرض کیا عثمان نی ذن دیو ہم کو واسطی سیر ہی سیاحت کرنی کی فرمایا تحقیق سیاحت امت میری کی جہاد کرنا ہی راہ اللہ کی پہر عرض کیا کہ حکم دیجی ہمکو ترہب کرنے کی پس فرمایا حضرت نی تحقیق رہبانیت امت میری کی بیٹہنا مسجدون مین واسطی انتظار نماز کی ہی روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** سیاحت امت میری کی جہاد ہی یعنی چلنا اور پہرنا زمین مین کہ معمود ہی واسطی جہاد کی چلنا پہرنا ہی اور یونہی پہرنا زمین مین بیہودہ جیسکہ بعضی فقیر پہرتی مین بی فائدہ ہی پہرا ذن دیا ترہب مین جیسے بعضی اہل کتاب کرتی ہین کہ گوشہ نشینی اختیار کرتی ہین اور شغل دنیا کی اور لذتون اوسکی بالکل چہوڑدیتی ہین اور عورتونکی پاس نہین جاتی اور سب لوگونسی اور سب چیزونسی جیو ہوتی ہین کہ یہہ کام کرتی ترہب ہین اور اونکی کو نیوالونکو راہب کہتی ہین پس حضرت نی فرمایا کہ ترہب میری امت کا مسجدون مین بیٹہنا ہی واسطی انتظار نماز کی کہ سب لوگون سی موندہہ پہیر کر متوجہ طرف پروردگار کی ہوکر بیٹہنا ہی اور وہ ترہب کہ راہب کرتی ہین کہ جنکو نہین اور انجام اوسکا اچہا نہین ۱۲ **وعن** عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت ربی عز وجل فی احسن صورۃ فقال فیم یختصم الملا الاعلی قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردہا بین ثدیی فعلمت ما فی السموٰت والارض وتلا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموٰت والارض ولیکون من الموقنین رواہ الدارمی مرسلا والترمذی نحوہ عنہ وعن ابن عباس ومعاذ بن جبل وزاد فیہ قال یا محمد ہل تدری فیم یختصم الملا الاعلی قلت نعم فی الکفارات والکفارات المکث فی المساجد بعد الصلوٰۃ والمشی علی الاقدام الی الجماعات وابلاغ الوضوء فی المکاریہ ومن فعل ذلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ وقال یا محمد اذا صلیت فقل اللہم انی اسئلک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین فاذا اردت بعبادک فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلوٰۃ والناس نیام ولفظ ہذا الحدیث کما فی المصابیح لم اجدہ عن عبد الرحمن الا فی شرح السنۃ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عائش سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خواب مین کہا میں نی پروردگار اپنی کو بہترین صورت کی فرمایا اللہ تعالی نی کس چیز مین گفتگو کرتی ہین فرشتی مقربین کہا میں کہا کہ تو داناتر ہی کہ وہ کونسی عمل ہین فرمایا پیغمبر خدا نی پس کہا اللہ تعالی نی اپنا ہاتہہ درمیان مونڈہون میری کی پس پایا میں سردی اوسکی درمیان سینی اپنی کی پس جان لی میں نی وہ چیز کہ تہی بیچ آسمانون اور زمین کی اور پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور اسیطرح سی کہلایا ہمنی ابراہیم کو تصرف آسمانونکا اور زمین کا اور تاکہ ہووے یقین کرنیوالونمین سی روایت کی یہہ دارمی نی بطریق ارسال کی اور ترمذی نی اور مانند اسی حدیث کی ساتہہ اختلاف بعضی لفظون کی اونہین عبد الرحمن سی اور ابن

عباس اور معاذ بن جبل سی اور زیادہ کیا ترمذی نی اوسمین یہہ کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعنی بعد دینی علم کی پھر سوال کیا اسی محمد کیا جاتا ہی کہ بیچ کس چیز کی گفتگو کرتی ہین فرشتی مقربین کہا مینی کہ ہان مین جانتا ہون گفتگو کرتی ہین کفارات مین یعنی اون اعمال مین کہ گناہ اوسی چھڑاتی ہین اور گناہ جھڑاتی ہین میٹھہ رہنی سی مسجد وہنین بعد نمازون کی یعنی واسطی کرانے دعا کی یا واسطی انتظار نماز دوسری کی اور چھڑاتی ہین پیادہ چلنی سے طرف جماعتونکی اور پورا پہچانی پانی وضو کی سی وقات ناخوش مین یعنی حالت بیماری یا سردی مین اور جسنی کیا یہہ زندہ رہیگا ساتھہ بھلائی کی اور مریگا ساتھہ بھلائی کی اور ہوگا پاک گناہون اپنی سی مثل اوسدن کی کہ جنا اوسکو مان اوسکی نی اور فرمایا اللہ تعالی نی ابی محمد جسوقت نماز پڑہ چکی تو پس کہہ یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسی کرنا نیکیون کا اور چھوڑنا برائیون کا اور دوستی مسکینون کی یعنی مین اونکو دوست رکھتا ہون یا وہ مجھی دوست رکھین اور جسوقت ارادہ کیا ساتھہ بندون اپنی کی فتنہ کا یعنی گمراہی کا یا سزا پہنچانیکا اوپر انہا مجکو طرف اپنی بغیر فتنہ کی یعنی غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالی نی یعنی واسطی یاد دانی تعلیم پیغمبر اپنی کی بعد اسکی کہ بیان کئی اونہون نی کفارات یا کہا حضرت نی واسطی زیادتی بیان کی ہت کو بسبب حاصل ہونی علم کی جانب حق سی اور درجات یعنی وہ عمل کہ جنمی تبہ بندہ کا درگاہ حق مین بلند ہوتا ہی ہین پراگندہ کرنا سلام کا یعنی ہر مسلمان سی سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کہلانا کھانیکا اور نماز پڑہنی سی انکو اوسوقت کہ لوگ سوتی ہون اور لفظ احدیث کی جیسکہ مصابیح مین ہین نہین یا یا مینی اونکو عبد الرحمن سی مگر شرح السنہ مین ف اگر یہہ دیکہنا اللہ تعالی کو خواہین تہا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی تو کچھہ اشکال نہین کیونکہ آدمی خواب مین کبہی غیر شکل والے کو شکل دار دیکہتا ہی و شکل دار کو غیر شکل دار اور اگر یہہ دیکہنا بیداری مین تہا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی تو پس ضرور ہوگی اسمین تاویل کرنی کہ مراد ساتھہ صورت کی صفت ہی کہ تجلی کی ساتھہ صفت جمال و لطف و کرم کی و اطلاق صورت کا صفت پر اکثر آتا ہی جیسکہ کہتی ہین صورت حال کی ایسی ہی و صورت مسئلہ کی ایسی ہی و جائز ہی یہ کہ پھیرین معنی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی دیکہا مینی ب اپنی کو اور مین اچھی صورت مین تہا اور کس چیز مین بحث کرتی ہین یعنی کونسی عمل مین کہ فرشتی اونکی فضیلت مین بحث و گفتگو کرتی ہین یا اونکی لیجانی مین بیچ جگہہ قبولیت کی جھگڑتی ہین پس مین وہ کہتا ہی مین پہلی لیجاؤن پس کہا ہاتہہ اپنا یہہ کنایہ ہی اس کی خلص کیا اونکو ساتھہ زیادتی فضل و کرم اور انعام کی جیسکہ بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتی ہین تو ہاتہہ اوسکی مٹھہ پر رکہتی ہین یا ورکر دنمین ہاتہہ ڈالتی ہین پس پائی مینی سردی اوسکی یہہ کنایہ ہی پہونچنی اثر اوس فیض کی سی قلب شریف مین پس جسنے فیض قلب شریف مین پہنچا تو خصوصیت فرماتی ہین کہ جان لی مینی ہر چیز کہ آسمان و زمین مین ہی اور پڑہی آنحضرت نی مناسب اس حالکی اور ساتھہ قصد گواہی کی اوپر ممکن ہونی اوسکی کی یہہ آیت و کذلک نری ابراہیم یعنی اسی محمد جیسکہ ہمنی تجکو آسمان و زمین کی چیزون کا علم دیا اسطرح دکہانی ہمنی براہیم کو عالم ربوبیتہ کی اور الوہیت کی اور ہوجاوے تو من الموقنین عطف کیا گیا ہی محذوف پر یعنی کہلانی ہمنی براہیم کو عالم ربوبیتہ اور الوہیت کی تاکہ دلیل پکڑی ساتھہ اوسکی اوپر ہمارہی تو تاکہ ہووی یقین کرنیوالونمین سی اور اخیر حدیث مین اشارہ اسپر ہی کہ آدمی کو چاہیگی جمع کرنی اپنی مین صفت تواضع اور بخشش اور عبادۃ کی شرف مردمجود است کرامت بسجود ہ ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ زوجود ہ ط ح

وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ کلہم ضامن علی اللہ رجل خرج غازیا فی سبیل اللہ فہو ضامن علی اللہ حتی یتوفاہ فیدخلہ الجنۃ او یردہ بما نال من اجر او غنیمۃ ورجل راح الی المسجد فہو ضامن علی اللہ ورجل دخل بیتہ بسلام فہو ضامن علی اللہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابو امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ سب کا ذمہ لیا ہی اللہ نی یعنی واجب کیا ہی اپنی پر یہہ کہ محفوظ رکہیگا اونکو

اخرت دونون دنیا اور آخرت کی سی ایک دو شخص کہ نکلا جہاد کی یعنی اسکی راہ مین اپنی وطن سے نکلا اور اسکو اللہ پر ذمہ پر ہی اسکی بیان کیا کہ وفات دی اسکو اللہ پس داخل کریگی اسکو بہشت مین یا پھیر ہی اسکو ساتھ اوس چیز کی کہ پہنچی اسکو ثواب یا غنیمت یعنی پہلی اور دوسری صورتون مین سعادت دین کی حاصل ہوئی اور تیسری صورت مین سعادت دنیا کی غرض کہ ہر طرح فائدہ دین کا ہو یا دنیا کا اور دوسرا شخص وہ ہی کہ گیا طرف مسجد کی پس وہ ذمہ پر اللہ کی ہی یعنی موجب ہی وسیلہ کو ثواب اور ثواب کا ضائع نہین کرنی کا اور تیسرا وہ شخص ہی کہ داخل ہوا گھر اپنی مین ساتھ سلام کی پس وہ ذمہ پر اللہ کی ہی روایت کی ہیہ ابو داود نی ف داخل ہوا گھر مین ساتھ سلام کی اسکی معنی مین ایک یہہ کہ وقت داخل ہونی کی گھر مین گھر والون پر سلام کہی پس اس صورت مین اللہ کی ذمہ پر اوسکی لیی یہہ ہی کہ خیر و برکت اوسکو اور اوسکی گھر والونکو دیگا اور دوسری معنی یہہ ہین کہ لازم پکڑی گھر مین رہنا اور گھر سی باہر نہ نکلی واسطے طلب امن اور سلامتی کی صحبت خلق کی سی اس صورت مین اللہ کی ذمہ پر یہہ ہی کہ سلامت رکھی گا اوسکو آفات سی اور پہلی شخص کی لیی جو اللہ کی ذمہ پر تہا بیان کیا اور دوسری اور تیسری کا نہ بیان کیا اسلیی کہ ظاہر ہی ۲۰ س ۰ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ مُتَطَہِّرًا اِلٰی صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰی تَسْبِیْحِ الضُّحٰی لَا یُنْصِبُہٗ اِلَّا اِیَّاہُ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوۃٌ عَلٰی اِثْرِ صَلٰوۃٍ لَا لَغْوَ بَیْنَہُمَا کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی وہنیں ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جو شخص کہ نکلا ہی گھر اپنی سی باوضو قصد کرنیوالا طرف مسجد کی واسطے ادائی فرض کی ثواب اوسکا مانند ثواب حج کرنیوالی احرام باندہنی والی کی ہی اور جو شخص کہ نکلا طرف نفل پڑہنی چاشت کی نہ مشقت مین ڈالا اوسکو مگر نفلون نی یعنی خالص ساتھ قصد نماز کی نکلا بغیر آمیز ش یا اور غرض کی پس ثواب اوسکا مانند ثواب عمرہ کرنی والی کی ہی اور نماز پڑہنی پیچھی نماز کی کہ نہ ہو وہ کلام ہو درمیان دونون نمازونکی ایسا عمل ہی کہ لکہا جاتا ہی علیین مین روایت کی ہیہ احمد و ابو داؤد نی ف اس حدیث مین وضو مشابہ احرام کی ہی اور نماز مشابہ حج کی اور وجہ تشبیہ کی یہہ ہی کہ نمازی کو ثواب حاصل رہتا ہی جسوقت تک کہ گھر سی نکلتا ہی تا وقتیکہ گھر کی مثل حاجی کی اور برابری ثواب مین جمیع وجوہ کر نہین بہ مقصود ہی الا حج کرنا عبث ہوا و عمرہ بہ نسبت حج کی مانند نماز نفل کی ہی بہ نسبت نماز فرض کی اور نماز پیچھی نماز کی آخر تک یعنی اسکی یہہ ہین کہ مداومت کرنی نماز پر اور محافظت کرنی اوسپر بغیر امر ش اوس چیز کی کہ خلاف اوسکی ہو ایسی چیز ہی کہ کوئی عمل اعلی اوس سی نہین یہ مطلب کتاب فی علیین سی اور علیین نام ہی شئون عمل کا لکہنی والون کی دیوان کا کہ پہنچائی جاتی ہین طرف اوسکی اعمال صالحین کی ۲۰ س ۰ **وعن ابی ہریرۃ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِیْلَ وَمَا الرَّتْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ۲۰ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی سب گذرو تم ساتھ باغون بہشت کی پس میوہ کہاؤ کہا گیا اسی رسول خدا کی کیا ہین باغ بہشت کی فرمایا کہ مسجدین کہا گیا اور کیا ہی میوہ کہانا یعنی میوہ خوری و سمین کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر روایت کی ہیہ ترمذی نی ف مسجد کو باغ جنت کا اسلیی فرمایا کہ عبادت کرنی اوسمین سبب ہی حاصل ہونی باغ بہشت کا اور معنی رتع کی اصل مین ہین یہہ کہ باغ مین جا کر خوب طرح میوی و لذت کی چیزین کہاوی اور نکلی طرف نہرون وغیرہ کی سیر کیلیی جیسیکہ عادت ہی لوگونکی وقت جانیکی باغ مین یہہ استعمال کیا گیا ہی بیچ پہنچنی کی ثواب عظیم کو خلاصہ حدیث کا یہہ ہی کہ جب گذرو تم مسجدون مین تو تسبیحات مذکورہ پڑہو کہ اوس سی ثواب یہہ حاصل ہوتا ہی ۲۰ س ۰ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی مَسْجِدَنَا لِشَیْءٍ فَہُوَ حَظُّہٗ رَوَاہُ اَبُوْ د

اور روایت ہی وہنہین سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آتا ہی مسجد مین واسطی کسی چیز کی یعنی کسی کام دینی یا دنیا کی کی یہی پس وہ بضیبہ وسکا روایت کی ہیہ ابو داؤد نی ف یعنی کہ عبادت کی یہی یا ثواب پاویگا اور دنیا کی کام کی یہی گیا گرفتار وبال ہوگا مضمون اس حدیث کا ایک جزہی نما الاعمال بالنیات کا وعن فاطمۃ بنت الحسین عن جدتہا فاطمۃ الکبری قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک واذا خرج صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک رواہ الترمذی واحمد وابن ماجۃ وفی روایتہما قالت اذا دخل المسجد وکذا اذا خرج قال بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ بدل صلی علی محمد وسلم وقال الترمذی لیس اسنادہ بمتصل وفاطمۃ بنت الحسین لم تدرک فاطمۃ الکبری اور روایت ہی فاطمہ صغری بیٹی حضرت امام حسین کی سی وہنون نی نقل کی اپنی دادی فاطمہ بڑی سی یعنی حضرت فاطمہ زہرا سی کہ کہا حضرت فاطمہ نی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی مسجد مین درود بہیجتی اوپر محمد کی اور سلام یعنی کہتی صلی اللہ علی محمد وسلم یا کہتی اللہم صل علی محمد وسلم اور کہتی ای رب بخش میری لی گناہ میری اور کہول میری لی دروازی اپنی رحمت کی اور جسوقت کہ نکلتی مسجد سی درود بہیجتی اوپر محمد کی اور سلام اور کہتی ای رب بخش میری لی گناہ میری اور کہول واسطی میری دروازی اپنی فضل کی روایت کی ہیہ ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت احمد اور ابن ماجہ کی ہیہ ہی کہ کہا حضرت فاطمہ نی جسوقت کہ داخل ہوتی حضرت مسجد مین اور اسیطرح جسوقت نکلتی کہتی ساتہہ نام اسکی داخل ہوتا ہون مین اور نکلتا ہون مین اور سلام اوپر رسول اللہ کی بجای صلی علی محمد وسلم کی اور کہا ترمذی نی نہین اسناد اسکی متصل اور فاطمہ بیٹی حسین کی نی نہین پایا فاطمہ کبری کو یعنی فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ف درود وسلام وغیرہ کی الفاظ یون فرمائی اور یون نہ فرمائی اللہم صل علی اور اللہم اغفر لمحمد اسلیی کی درود وسلام کی ساتہہ مناسب ہے ہر اسم شریف کو اور رب اغفر لی کہنی مین انکسار نکلتا ہی یا تعلیم امت کی یہی فرمایا کہ یون کہا کرین اور فاطمہ صغری نی نہین پایا فاطمہ کبری کو اس لیے کہ حضرت امام حسین کی عمر اونکی وقت مین آٹہہ برس کی تہی پس سند اسکی متصل نہووی اوی سمیان مین کا متروک ہی ح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تناشد الاشعار فی المسجد وعن البیع والاشتراء فیہ وان یتحلق الناس یوم الجمعۃ قبل الصلوٰۃ فی المسجد رواہ ابو داؤد والترمذی اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اون نی نقل کی ہی اپنی باپ سی اون نی نقل کیا اپنی دادا سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہنی شعرون کی سی مسجد مین اور بیچنی اور خریدنی سی مسجد مین اور یہہ کہ حلقہ باندہ کر بیٹہین لوگ دن جمعہ کے پہلی نماز سی مسجد مین یعنی اگرچہ مذاکرہ علم کی یہی بیٹہین اور مشغول ساتہہ ذکر کی ہون روایت کی ہیہ ابو داؤد اور ترمذی نی ف مراد شعرون سی شعر بری اور جہوٹی ہین کہ پڑہنا اونکا نامشروع ہی اسلیی کہ مکان عبادت کا ہی وہان خلاف شرع بات نہ کری اور شعر کہ اونمین توحید اللہ تعالی کی اور نعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی تابعدارونکی ہووی نصیحت کی باتین ان مین ہون ہر حال سب جای پڑہنی مستحسن ہین چنانچہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطی حسان شاعر کی کہ وہ حضرتکی تعریف کرتا تہا اور اونکی دشمنونکی ہجو کہتا تہا مسجد مین منبر بچہاتی اور فرماتی کہ جبرئیل تائید کرتی ہین حسان کی کہ وہ مقابلہ کرتا ہی پیغمبر خدا کی طرف سی اور خرید و فروخت جیسی مسجد مین منع ہی اسیطرح اور معاملات دنیا کی بہی منع ہین اور حلقہ کر کر بیٹہنا مسجد مین دن جمعہ کی پہلی نماز کی جو منع فرمایا سبب اسکا کیا ہی ف

علمائی اسلی کئی وجہین بیان کیے ہین اول یہہ کہ حلقہ کر کر بیٹھنا مخالف ہی ہیئت اجتماعی نماز ویون کے دوسرے یہہ کہ جمع ہونا واسطی تمام جمعہ کی بڑا کام ہی جب تک وسے فارغ ہووین مشغول ہونا اور کام مین چاہیے اور حلقہ کر کر بیٹھنا باعث غفلت کا ہوتا ہی ان صورتون مین نہی مخصوص ساتھہ حلقہ کرنیکی وقت خطبہ کی نہین میسری یہہ کہ وہ وقت وقت چپ رہنی کا اور مشغول ہونیکا ہی تمنی خطبہ کی اور متوجہ ہونیکا طرف اوسکی ہی اس صورت مین مراد نہی ہی حلقہ کرنیسی وقت خطبہ کی اور دو صورتون پہلی مین نہی تنزیہی ہی اور تیسری صورتمین نہی تحریمی ✦ ح وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم من يبيع أو يبتاع في المسجد فقولوا لا أربح الله تجارتك وإذا رأيتم من ينشد فيه ضالة فقولوا لا رد الله عليك رواه الترمذي والدارمي ✦ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ بیچتا ہی یا خریدتا ہی مسجد مین کہہ پس کہو نہ نفع دی اللہ سودا گری تیری مین اور جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈھونڈتا ہی اپنا بلند آواز کی مسجد مین گم ہوی چیز کو پس کہو یعنی سب سلمان یہہ ہی اللہ تجھہ یعنی پاوی تیری چیز روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نی وعن حكيم بن حزام قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يستقاد في المسجد وأن ينشد فيه الأشعار وأن تقام فيه الحدود رواه أبو داود في سننه وصاحب جامع الأصول فيه عن حكيم وفي المصابيح عن جابر اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ قصاص لیا جاوی یعنی بدلی خون کی خون کیا جاوی مسجد مین اور یہہ کہ پڑہی جاوین مسجد مین شعر اور یہہ کہ قایم کی جاوین اوسمین حدین یعنی مثل حد زنا اور حد شراب پینی اور مانند انکی کی روایت کی یہہ ابو داود نی اپنی سنن اپنی کی اور صاحب جامع الاصول نی جامع الاصول مین حکیم سی یعنی بغیر لفظ ابن حزام کی اور مصابیح مین جابر سی اور یہہ اصول مین نہین پایا گیا وعن معاوية بن قرة عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن هاتين الشجرتين يعني البصل والثوم وقال من أكلهما فلا يقربن مسجدنا وقال إن كنتم لابد آكليهما فأميتوهما طبخا رواه أبو داود اور روایت ہی معاویہ بن قرہ سی اوان اپنی باپ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ان دو درختون سی یعنی پیاز اور لہسن سی اور فرمایا جو کوئی کہاوی ان دونون کو پس نزدیک نہووی ہماری مسجد کی یعنی مسجد مسلمانونکی اور فرمایا اگر ہو تم خواہ مخواہ کہانیوالی اونکی پس پکا روا اونکو پکا کر یعنی بوا اونکی دور کرو بو پکانی کی روایت کی یہہ ابو داود نی ف جملہ من اکلہما بیان ہی پہلی جملہ کا پس نزدیک نہووی یہہ مبالغہ ہی بیچ نہ آنی کی مسجد مین یعنی نزدیک ہی نہ آوی مسجد کی چہ جائیکہ اندر آنا اور یا نہ نزدیک ہونا کنایہ ہی نہ دخل ہونی سی ✦ وعن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأرض كلها مسجد إلا المقبرة والحمام رواه أبو داود والترمذي والدارمي ✦ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساری زمین مسجد ہی یعنی نماز اوسمین نی کراہت جائز ہی اوی مقبرہ اور حمام کی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور دارمی نی وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يصلى في سبعة مواطن في المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق وفي الحمام وفي معاطن الإبل وفوق ظهر بيت الله رواه الترمذي وابن ماجه اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ نماز پڑہی جاوی سات جگہہ مین بیچ نجاست پڑنی کی اور جگہہ ذبح ہونی جانورون کی اور مقبرہ کی اور بیچون بیچ راہ کے اور بیچ حمام کی اور بیچ جگہہ بندہنی اونٹون کی اور اوپر پشت خانہ کعبہ کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف بعض سلف

کا یعنی کلی علماء کا مذہب یہہ ہی کہ نماز مقبرہ مین مکروہ ہی واسطی ظاہر حدیث کی اور بعضی کہتی ہین کہ جائز ہی لیکن نماز پڑہنی جانب قبر کی حرام ہی بالاتفاق یہہ مسئلہ مفصل شروح مین اور فقہ مین مذکور ہی جو چاہی ہان دیکہی اور مزبلہ اور مجزرہ مین نماز پڑہنی منع ہی بسبب نجی ہونی نجاست کی یعنی ان مکانون مین اگر صاف جاہی مین نماز پڑہی کہ نجاست قریب ہو یا نجاست پر مصلی بچہا کر پڑہی تو بہی مکروہ ہی کہ اسمین حقارت دین کی لازم آتی ہی نماز پاکیزہ اور اچہی جگہہ مین پڑہنی چاہیئے کہ ایسی جاہی اور راہ مین اسلیی منع ہی کہ بسبب گذرنی لوگون کی نماز مین ہیجان ہوتا ہی اور لوگون کو تنگ کرنا ہوتا ہی اور اگر لوگ نماز کی آگی سی بضرورۃ گذرین گی وہ گنہگار ہونگی اور اگر لوگون کو ضرورت ہوگی نماز ہی گنہگار ہوگا اونکی گذرنی سلی اور حمام مین نماز مکروہ ہی اس لیی کہ وہ جگہہ ہی ستر کہلنی اور رہنی شیطانون کی اور پشت کعبہ پر بہی نماز مکروہ ہی اسلیی کہ بی ادبی ہوتی ہی اور اختلاف کیا ہی علمائی کرسانون جگہون مذکورین جو نماز پڑہنی منع کی ہی نہین اس مین تحریمی ہی یا تنزیہی ۔ س ح ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا فی مرابض الغنم ولا تصلوا فی اعطان الابل رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو نماز بیچ جگہہ بندہنے بکریون کی اور نہ نماز پڑہو بیچ جگہہ بندہنی اونٹونکی روایت کی یہہ ترمذی نی ف اونٹونکی جگہہ نماز اسلیی منع ہی کہ خوف ہوتا ہی اونکی کہلجانی اور ضرر پہنچانی کا پس نماز خاطر جمعی سی نہین ہوتی اور بکریون کی جاہی یہہ ڈر نہین ہوتا ۔ س ح ۔ وعن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج رواہ ابوداود والترمذی والنسائی اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عورتون زیارت کرنیوالیون قبرون کی کو اور لعنت کی اونکو کہ جو بکرین قبرون پر مسجدین یعنی قبرونکی طرف سجدہ کرین اور روشن کرین چراغ روایت کی یہہ ابوداود ترمذی نسائی نی ف حضرت نی ابتدا اسلام مین منع فرمایا تہا زیارت قبور سی بعد اسکی اجازت فرمائی پس بعضی تو کہتی ہین کہ یہہ اجازت عام ہوئی مردون کو بہی اور عورتون کو بہی پس یہہ بہی پہلی بہتی درست ہی عورتون کو زیارت قبور کی اور بعضی کہتی ہین کہ اجازت مردون ہی کو ہوئی عورتون کی حق مین نہی باقی ہی بسبب قلت صبر اور جزع اور فزع اونکی کی ظاہر حدیث کا موید اسی قول کا ہی اور مستثنی ہی یارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عموم سی نزدیک جمہور کی یعنی حضرت کی زیارت سکو جائز ہی خواہ مرد ہو خواہ عورۃ اور چراغ قبر پر جلانا حرام ہی واسطی اسراف اور ضائع کرنی مال کی اور بعضی کہتی ہین کہ اگر قبر کی پاس سی رستہ چلتا ہو اور راہ گیرون کی لیی چراغ رکہی یا چراغ کی روشنی مین کچہہ کام کرنا منظور ہو تو جائز ہی چراغ جلانا پس اس صورت مین چراغ جلانا قبر کی لیی نہوا بلکہ اور کام کی لیی ہوا ۔ ح ع ۔ اور تحقیق میری استاد مکرم مولانا اسحق زید اللہ شرفہا کی یہہ ہی کہ عورتون کو زیارت قبور کی ساتہہ قول صحیح تر کی مکروہ تحریمی ہی چنانچہ مستملی مین لکہا ہی کہ مستحب ہی یارت قبور کی مردونکو اور مکروہ ہی عورتون کو انہی اور کتاب مجالس واعظیہ مین لکہا کہ ائی عورتین پس نہین حلال ہی اونکو یہہ کہ کلین طرف مقابر کی اسلیی کہ روایت کی گئی ہی ابو ہریرہ سی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لعن زوارات القبور انتہی اور نصاب الاحتساب مین آیا ہی کہ یونہی گئی قاضی جواز کلنی عورتون کی سی طرف مقابر کی اور خرابی و قباحت سی بچہ کلنی کی پس کہا مت پوچہہ جواز اور فساد سی بچہ اسکی بلکہ بوجہہ مقدار اوس چیز کی سی کہ لاحق ہوتی ہے اوسکو لعنت سی اور جان کہ عورت جب ارادہ کرتی ہی کلنی کا ہوتی ہی بیچہ لعنت اللہ تعالی کی اور ملائکہ کی اور جب نکلتی ہی لگتی ہین اوسکو شیطین ہر طرف سی اور جب آتی ہی قبر پر لعنت کرتی ہی اوسپر روح میت کی اور جب پہرتی ہی ہوتی ہی اسکی لعنت مین اسیطرح یہانتک کہ پہرتی ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو عورۃ نکلتی ہی طرف مقبرہ کی لعنت کرتی ہین اوسکو فرشتی ساتون آسمانون کی اور ساتون زمینون کی پس

چلتی ہی پس لعنت اللہ کی اور جو عورۃ دعا کرتی ہی میت کی لیی ساتھہ خیر کی اپنی گہر مین ہی تیا ہی اللہ تعالیٰ وسکو ثواب حج او عمرہ کا اور روایت
ہی سلمان اور ابی ہریرہ سی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نکلی مسجد سی پس گہری ہوی اپنی گہر کی دروازی پر پس آمین مٹی اونکی حضرت
فاطمہ رضی پس کہا حضرت نی اونکو کہا نسی آئی تو اونہون نی نکلی تہی مین طرف مکان فلانی عورت کی کہ مری تہی پس کہا حضرت نی کیا
گئی تہی تو اوسکی قبر پر پس کہا حضرت فاطمہ نی معاذ اللہ یہ کہ کرو نہین ایک چیز بعد اوسچیز کی کہ سنی مینی تسی وچیز کہ سنی مینی پس فرمایا حضرت نی اگر
جاتی تو اوسکی قبر پر نپاتی بوجہت کی انتہی ورقاضی ثناء اللہ پانی پتی نی رسالہ مالابد مین لکہا ہی کہ زیارت قبور کی مردونکو جایز ہی
نہ عورتون کو انتہی **وعن ابی امامۃ قال ان حبرا من الیہود سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای البقاع خیر**
فسکت عنہ وقال اسکت حتی یجیء جبرئیل فسکت وجاء جبرئیل علیہ السلام فسال فقال ما المسئول عنہا
باعلم من السائل ولکن اسال ربی تبارک وتعالی ثم قال جبرئیل یا محمد انی دنوت من اللہ دنوۃ ما دنوت منہ
قط قال وکیف کان یا جبرئیل قال کان بینی وبینہ سبعون الف حجاب من نور فقال شر البقاع اسواقہا
وخیر البقاع مساجدہا رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمر اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا تحقیق ایک حبر نی
یہودیون مین سی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی جگہ بہتر ہی پس چپ رہی حضرت جواب دینی سی اور کہا اپنی دل مین کہ چکا رہونگا
یہان تک کہ آوی جبرئیل پس چپکی رہی اور آئی جبرئیل علیہ السلام پس پوچہا حضرت نی پس کہا جبرئیل نی نہین شخص کہ پوچہا گیا اوس سی داناتر پوچہنی والی سی یعنی سات کو جیسا تم نہین جانتی ویسا ہی مین ہی نہین جانتا ولیکن پوچہون گا مین اپنی سکی بارگہ ہی اور بلند قدر ہی
پہر کہا جبرئیل نی اسی محمد تحقیق مین نزدیک ہوا اللہ سی نزدیک ہونی کر کہ نہین نزدیک ہوا مین اللہ سی کبہی فرمایا حضرت نی کسطرح اور کسقدر نزدیک
ہوا تو اسی جبرئیل کہا جبرئیل نی تہی درمیان میری اور درمیان اوسکی ستر ہزار پردی نور کی پس فرمایا اللہ تعالیٰ نی بدترین مکانون کی بازار
اونکی اور بہترین مکانون کی مسجدین اونکی روایت کی یہ ابن حبان نی اپنی صحیح مین ابن عمر سی **ف** یہہ پردی نسبت مخلوقات کی ہین
نہ بسبت خالق کی حق سبحانہ تعالیٰ پردی مین نہین ہی بلکہ لوگ پردی مین ہین یعنی پردہ نفسانی اور جسمانی وغیرہ مین مانند حجاب آفتاب کی نہ
نسبت اندہی کی کہ وہ پردی مین ہی یعنی نہین دیکہہ سکتا نہ آفتاب اور سائل نی پوچہا بہتر مکان اور جواب مین بہلی بری دونون بیان کیی
مقابلہ کی لیی کہ گہر رحمن اور شیطان کی دونون کی معلوم ہوجاوین اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک مسئلہ پوچہا جاوی اور وہ جانتا
ہو تو لازم ہی اوسکو کہ جلدی نکری جواب دینی مین اور غیرت نکری پوچہنی مین اپنی سی زیادہ علم والی سی پس یہہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کی ہی اور اصل مشکوۃ مین اجد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہی نام کتاب کا نہین لکہا پچہی سی بعضی عالمون نی نام کتاب
کا لکہدیا ہی ۱۲ س **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من جاء مسجدی ہذا لم یات الا لخیر یتعلمہ او یعلمہ فہو بمنزلۃ المجاہد فی سبیل
اللہ ومن جاء لغیر ذلک فہو بمنزلۃ الرجل ینظر الی متاع غیرہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ آوی اس مسجد میری مین نہ آوی مگر واسطی نیک
کام کی سیکہی اوسکو یا سکہلاوی اوسکو پس وہ ثواب مین مانند جہاد کرنیوالی کی ہی خدا کی راہ مین اور جو شخص کہ آوی واسطی غیر کام نیک کی یعنی مانند
لہو ولعب وغیرہ کی پس وہ مانند اوس شخص کی ہی کہ دیکہتا ہی طرف اسباب غیر اپنی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین

ف اس مسجد میری مین یعنی مسجد نبوی مین کہ وہ عظیم الشان ہی اور اور مسجدین تابع اور فرع اوسکی ہین پس اس حکم مین یعنی اور مسجدونکا بھی یہی حکم ہی اور نہ آوی مگر واسطی نیک کام کی کہ سیکھی وسکو یا سکھلاوی وسکو یعنی اور سکھانی کو خاص کرذکر کیا واسطی اظہار فضیلت اونکی کی والا نماز اور اعتکاف اور تلاوۃ اور ذکر بھی یہی حکم رکھتی ہین اور دیکھتا ہی طرف اسباب غیر اسی کی یعنی یہہ مثل اوس شخص کی ہی کہ آپ ایک چیز نہین رکھتا اور غیر کی چیز دیکھکر حسرت لیجاتا ہی یعنی ایسی ہی یہہ شخص ہی جب آخرت مین ثواب اوسکا دیکھی گا کہ مسجد مین جس کی تھی حسرت کریگا اور پچھتاویگا کہ مین کیون ایسی دولت سی محروم رہا یہہ معنی ہین کہ جیسی غیر کی چیز دیکھنا یعنی ارادہ اوسکی ہین کا رکھنا منع ہی ایسی ہی مسجد مین غیر شکا کام کی کرنا منع ہی ٭ ح س **وعن الحسن** مرسلاً قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان یکون حدیثھم فی مساجدھم فی امر دنیاھم فلا تجالسوھم فلیس للہ فیھم حاجۃ رواہ البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حسن سے بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا لوگون پر زمانہ کہ ہونگی باتین اونکی مسجدون اونکی مین بیچ مقدمہ دنیا اونکی کی پس مٹہنا تم اونکی ساتہہ یعنی اگرچہ ہم کلام ہنوا اونسی نا شریک ہنوا اونکی پس نہین واسطی اللہ کی بیچ اونکی کچھہ حاجت روایت کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان مین ف یہہ کنایہ ہی اس سی کہ اللہ تعالی بیزار ہی اون سی اور وہ خارج ہین اللہ تعالی کی عہد اور پناہ سی اور کنایہ ہی قبول ہونی طاعت اونکی سی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ مسجد مین کلام دنیا کا کرنا مکروہ ہی اور بہت سی حدیثین آئی ہین بیچ منع ہونی کلام دنیا کی مسجد مین اور ستاید کلام سی وہ مراد ہی جسمین عبث اور بیفائدہ اور بہت ہو اور اگر ایک کلمہ ہو کہ اس مرتبہ کو نہ پہونچی داخل اسمین نہوگا ٭ ح **وعن السائب بن یزید** قال کنت نائما فی المسجد فحصبنی رجل فنظرت فاذا ھو عمر بن الخطاب فقال اذھب فاتنی بھذین فجئتہ بھما فقال ممن انتما او من این انتما قالا من اھل الطائف قال لو کنتما من اھل المدینۃ لاوجعتکما ترفعان اصواتکما فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ کہا تہا مین سوتا مسجد مین پس کنکری ماری مجکو ایک شخص نی پس دیکہا مینی پس ناگہان وہ حضرت عمر بن الخطاب تہے پس کہا جا لی آ میری پاس ان دونون شخصونکو پس لایا مین اون دونونکو اونکی پاس پس فرمایا حضرت عمر نی کون لوگون سی ہو تم یا کہان کی ہو تم یا اون دونون نی کہا ہم مین اہل طائف سی فرمایا حضرت عمر نی اگر ہوتی تم اہل مدینہ سی البتہ ایذا دیتا مین تمکو یعنی مارتا اسلیکہ یہان کی زمین نی اہل نہین ہو ادب مسجد شریف کی سی واسطی نہین معذور ہو یا مسافر ہو مستحق عفو اور شفقت کی ہو بلند کرتی ہو آواز اپنی مسجد رسول خدا کی مین رواہ ہو جیسا اللہ کا اون پر اور سلام روایت کی یہہ بخاری نی ف لفظ او کا اور من این انتما مین شک راوی کا ہی اور مکروہ ہی آواز بلند کرنی مسجد مین اگرچہ ساتہہ علم کی ہو ٭ طیبی **وعن مالک** قال بنی عمر رحبۃ فی ناحیۃ المسجد تسمی البطیحاء وقال من کان یرید ان یلغط او ینشد شعرا او یرفع صوتہ فلیخرج الی ھذہ الرحبۃ رواہ فی الموطا اور روایت ہی مالک سی کہا بنایا تہا حضرت عمر نی ایک چبوترہ ایک جانب مسجد کی نام تہا اوسکا بطیحا اور فرمایا جو شخص ارادہ کری یہہ کہ غل مچاتی کری یا پڑہی شعر یا بلند کری آواز اپنی پس چاہیی کہ نکلی طرف اس چبوترہ کی روایت کی یہہ موطا مین **وعن انس** قال رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم نخامۃ فی القبلۃ فشق ذلک علیہ حتی رؤی فی وجھہ فقام فحکہ بیدہ فقال ان احدکم اذا قام فی الصلوٰۃ فانما یناجی ربہ او ان ربہ بینہ وبین القبلۃ فلا یبزقن احدکم قبل قبلتہ ولکن عن یسارہ او تحت

قدمیہ ثم احد طرف ردائہ فبصق فیہ ثم رد بعضہ علی بعض فقال او یفعل ھکذا رواہ البخاری

اور روایت ہی انس سی کہا کہ دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منیٰ مہ لو بیچ جانب قبلہ کی پس ناخوش معلوم ہوا یہہ حضرت پر یہانتک کہ دیکھا گیا اثر اسکا بیچ چہرہ مبارک اونکی کی پس کہڑی ہوئی اور کہڑا جاوسکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی پس فرمایا تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہڑا ہوتا ہی نماز مین پس سوا اسکی نہین کہ مناجات کرتا ہی پروردگار اپنی سی و تحقیق پروردگار اوسکا درمیان اوسکی و درمیان قبلہ کی ہی پس تہوکی کوئی تمہارا جانب قبلہ کی ولیکن بائین اپنی یا نیچی پانون اپنی کی پہر لیا حضرت نی کونہ چادر اپنی کا پس تہوکا اوسمین پہر ملا بعض اوسکیکو اوپر بعض کے پہر فرمایا یا کہ یسی طرح سنی ایت کی یہہ بخاری نی ف پروردگار اوسکا درمیان اوسکی و درمیان قبلہ اوسکیکی معنی اسکی یہہ ہین کہ وہ قصد کرتا ہی رب اپنی کا ساتہہ توجہہ ہونیکی طرف قبلہ کی پس تقدیر اس کلام کی یہہ ہے کہ مقصود اوسکا درمیان اوسکی و درمیان قبلہ کی ہی پس حکم کیا یہہ کہ بچاوی اس طرف کو تہوکنی سی و حکم تہوکنی کا بائین طرف اوسکی یا نیچی قدم کی اوسکو تمین کہ نماز مسجد مین پڑہتا ہو اور مسجد مین اگر پڑتا ہو تو تہوکی مگر کپڑی اپنی مین و طیبی ۔ **وعن** السائب بن خلاد وھو رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلا امّ قومہ فبصق فی القبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقومہ حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یصلی لھم فمنعوہ فاخبروہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم وحسبت انہ قال انک قد اذیت اللہ ورسولہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی سائب بن خلاد سی اور وہ ایک شخص ہی صحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہا اوسنی تحقیق ایک شخص امام ہوا ایک قوم کا پس تہوکا اوسنی طرف قبلہ کی و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے قوم اوسکیکی جسوقت فارغ ہوا وہ نماز سکی نہ نماز پڑہوا وہ واسطے تمہاری یہہ بعد اسکی پس ارادہ کیا اوسنی پہر لی و اسکی نماز پڑہوانیکا واسطے اونکی پس منع کیا قوم نی اوسکو اور خبر دی اوسکو ساتہہ فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا اون نی یہہ یعنی منع کرنا قوم کا امت کو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی کہ ہان اور گمان کرتا ہون مین یہہ کہ فرمایا اوسکو حضرت نی یعنی ہیچ بیان کرتی سبب منع کی امت سی یہہ کہ تحقیق ایذا دی تو نی اللہ کو اور رسول و اسکیکو یعنی بسبب کی اس فعل ممنوع کی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** معاذ بن جبل قال احتبس عنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ عن صلوۃ الصبح حتی کدنا نتراءی عین الشمس فخرج سریعا فثوب بالصلوۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتجوز فی صلوتہ فلما سلم دعا بصوتہ فقال لنا علی مصافکم کما انتم ثم انفتل الینا ثم قال اما انی ساحدثکم ما حبسنی عنکم الغداۃ انی قمت من اللیل فتوضأت وصلیت ما قدر لی فنعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالی فی احسن صورۃ فقال یا محمد قلت لبیک ربی قال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت لا ادری قالھا ثلاثا قال فرایتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت برد انامل بین ثدیی فتجلی لی کل شیء وعرفت فقال یا محمد قلت لبیک یا رب قال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت فی الکفارات قال وما ھن قلت مشی الاقدام الی الجماعات والجلوس فی المساجد بعد الصلوات واسباغ الوضوء حین الکریھات قال ثم فیم قلت فی الدرجات قال وما ھن قلت اطعام الطعام ولین الکلام

وَالصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ فَقَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَۃً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا حَقٌّ فَادْرُسُوْھَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا کہ دیر کی ہمسی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکروز صبح کی نماز سی یعنی وقت عادت کی نہ آئی یہانتک کہ نزدیک تھی ہم کہ دیکھین قرص آفتاب کو پس نکلی جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتھہ نماز کی پس نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تخفیف کی نماز اپنی مین پس جب سلام پھیرا کار اساتھہ آواز اپنی کی پس فرمایا واسطی ہماری کہ بیٹھی ہوا و پر صفون اپنی کی جیسکہ ہو ہم بیٹھی پھر مڑی طرف ہماری پھر فرمایا کاگاہ ہو تحقیق مین خبر دون گا تمکو واسطی اس کہ رد کا محکو تمسی آجکی صبح وہ یہہ کہ تحقیق مین اوٹھا را تمکو یعنی تہجد کی لیی پس وضو کیا مینی اور نماز پڑہی مینی جو کچھہ مقدر تہی واسطی میری پس اونگہا مین یہہ نماز اپنی کے یہانتک کہ ہماری ہوا مین یعنی نیند غالب ہوے نی پس ناگہان یکہا مینی پروردگار اپنی بابرکت اور بلند قدر کو یہہ اچہی صورت کی یعنی اچہی صفت کی پس کہا اے محمد کہا مینی حاضر ہون اے تیرے فرمایا پروردگار نی بیچ کس چیز کی گفتگو کرتی ہین فرشتی مقربین کہا مینی نہین جانتا مین فرمایا اللہ تعالی نی یہہ کلمہ تین بار یعنی تین بار یہی بات پوچہی و مینی یہی جواب دیا یہہ بار کہا حضرت نی پس یکہا مینی اللہ کو کہ رکہا ہاتہہ اپنا درمیان دو مونڈہون میری کی میان تک کہ پائی مینی سردی اونگلیون اللہ تعالی کی درمیان پہلیان اپنی کی پس ظاہر ہوئی واسطی میری ہر چیز اور پہچان لیا مینی اسکو پس فرمایا یا محمد کہا مینی حاضر ہون مین اے تیری فرمایا کس چیز مین جہگڑتی ہین فرشتی مقربین کہا مین کفارات مین فرمایا اللہ تعالی نی کیا ہین وہ کہا مین نی چلنا ساتھہ قدمون کی طرف جماعتون کی اور بیٹھنا مسجدون مین بیچہی نمازون کی اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کی یعنی جب ناخوش لگے طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی ہماری کی فرمایا پہر کس چیز مین گفتگو کرتی ہین کہا مینی بیچ درجون کے فرمایا اللہ تعالی نی و کیا ہین وہ کہا حضرت نی کہا مینی کہلانا کہانا نیکا اور نرمی کرنی بات مین اور نماز پڑہنی راتمین اوس حال مین کہ لوگ سوتی ہون کہا اللہ تعالی نی دعا کر اپنی لیی جو چاہ کہا حضرت نی دعا کی مینی یہہ یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجہسی کرنی نیکیون کا اور چہوڑنی برائیون کا اور دوستی مسکینون کی اور یہہ کہ بخشی واسطی میرے اور رحم کری مجہپر اور جسوقت ارادہ کری تو فتنہ کا ایک قوم مین پس مار مجکو غیر فتنہ مین اور مانگتا ہون مین تجہسی محبت تیری یعنی تجہی دوست رکہون یا تو مجہی دوست رکہی اور مانگتا ہون محبت اوس شخص کی محبت رکہی تجہسی یعنی مین اوسی دوست رکہون یا وہ مجہی دوست رکہی اور مانگتا ہون محبت اوس عمل کی کہ نزدیک کری مجکو طرف محبت تیری کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ خواب حق ہی پس پڑہو اوسکو پہر سکہلاؤ اوسکو لوگونکو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور پوچہا مینی محمد بن اسمٰعیل سی حال اس حدیث کا پس کہا یہہ حدیث صحیح ہی ف شرح اس حدیث کی دوسری فصل مین مفصل بیان ہو چکی ہی اسلیی یہان بیان کی اور اس حدیث سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نی خواب مین اللہ تعالی کو دیکہا اور اسی حالت مین یہہ سوال جواب ہوئی ۔ وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِکَ قَالَ الشَّیْطَانُ حُفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْیَوْمِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جسوقت داخل ہوتی مسجد مین پناہ پکڑتا ہون مین یہہ پناہ اللہ کی کہ بڑا ہی اور ساتھہ

اوتا ہے وسکی کی تدبیر کرتا ہی وہ ساتہ سلطنت وسکی کی کہ قدیم ہی شیطان راندی ہوئی سی فرمایا حضرت نی پس جسوقت کہ کہتا ہی کوئی یہہ
کلمات وقت دخل ہونی کی مسجد مین کہتا ہی شیطان محفوظ رہا میری شر سی یہہ بندہ تمام دن کی واپسی کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** عَطَاءِ
بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ
اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہی عطا بن یسار سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
یا الہی مکر تو میری قبر کو بت کر یوجی جاوی سخت ہوا غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ بنیا انہون قبرون اپنی انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہہ مالک نی
مرسل **ف** یعنی مکر میری قبر کو مانند بت کی یہہ تعظیم کرنی لوگونکی و بار بار آنی اونکی کی واسطی زیارت کی یعنی بطور سیلی کی اور متوجہ ہونیکی اوسکی
طرف واسطی سجدہ کی جیسیکہ سنتی ہین اور ملتی ہین ہمارے بعضی مزارات اور مقامات کو یعنی مثل نہان اور غیرونکی اور جملہ اشتد غضب اللہ آخر تک
جملہ مستانفہ یعنی جملہ علیحدہ سی کویا کہا گیا کہ کیون آپ یہہ دعا کرتی ہین اوسکا جواب یا اشتد آخر تک یعنی زیادہ مہربانی اور شفقت کی اوپر امت کے
یہہ دعا کرتا ہون کہ مبادا یہہ بھی امتین گرفتار فتون جیسی ہیود و نصاریٰ گرفتار ہوکر غضب کی گئی **طیبی** **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْمِنْطَانِ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهِ يَعْنِي الْسَّاتِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهُ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی نماز پر منی باغون مین کہا بعض راویون حدیث کی یعنی کہ مراد منطان
سی باغ ہین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر کیسی کہ تحقیق ضعیف کہا ہی اوسکو
یحیی بن سعید و غیرونی **وعن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ
وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلٰوةٍ وَ
صَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ
فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس بن مالک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکی کی برابر ایک نماز کی اور نماز اوسکی محلہ کی مسجد مین برابر پچیس نمازونکی اور نماز اوسکی بیچ مسجد کی کہ جمعہ پڑہا
جاوی اوسمین یعنی جامع مسجد مین برابر پانسو نمازونکی اور نماز اوسکی بیچ مسجد اقصی کی یعنی بیت المقدس کی برابر پچاس ہزار نمازونکی اور نماز
اوسکی بیچ مسجد میری کی برابر پچاس ہزار نمازونکی اور نماز اوسکی بیچ مسجد حرام کی یعنی مکہ کی برابر لاکہہ نمازونکی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی
وعن اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ
الْاَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ
فَصَلِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہا مینی ای سول خدا کی کونسی مسجد بنائی گئی زمین مین پہلی فرمایا مسجد
حرام کہا مینی پہر کونسی فرمایا کہ مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کہا مینی کتنی مدت تہی درمیان اون دونونکی فرمایا چالیس برس پہر فرمایا کہ
ساری زمین واسطی تیری مسجد ہی یعنی حکم مسجد کا رکہتی ہی کہ جائز ہی وسمین نماز جہان پاوی تجکو نماز پس نماز ذرہ روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی
ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ بانی کعبہ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین و بانی بیت المقدس کی حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان
دونونمین فرق زیادہ ہزار برس کی ہی پس فرق چالیس برس کا کیون کہ جواب اسکا یہہ ہی کہ ابن جوزی نی کہا ہی کہ اس حدیث مین اشارہ

ہی اوپر اول بنا کہنی ان دونون مسجدونکی اور پہلی کعبہ حضرت ابراہیم نی نہین بنایا اور نہ پہلی حضرت سلیمان نی بیت المقدس بنایا کیونکہ یہ قول
ہی کہ اول جو بنائی کعبہ کی کہی حضرت آدم علیہ السلام نی کہی بعد وسکی ونکی اولاد پہلی زمین مین بس ہو سکتا ہی کہ کسینی اون کی اولاد مین سی بنا
بیت المقدس کی رکہی ہو اور اوسمین چالیس سکا فرق ہو بعد اوسکی دوبارہ حضرت ابراہیم نی کعبہ بنایا اور حضرت سلیمان نی بیت المقدس اور ابن حجر
عسقلانی نی کہا کہ یا یا مینی شاید و اسطی اس کلام کی اس قصہ کو کہ ابن ہشام نی کتاب التیجان مین لکہا ہی کہ جب بنایا آدم نی کعبہ کو حکم کیا اونکو یہ کہ
تعالی نی واسطی سیر کرنی بیت المقدس کی اور بنانی وسکی کی پس بنا کیا اوسکو اور عبادت کی اوسمین پس اس تقدیر مین فیما صلیا چالیس برس کا بعد نہین کذا فی
بعض الشروح ح اور توجیہ اسکی ہماری وستاد وانسی اللہ رحمت کری وہ یہ ہی منقول ہی کہ جب حضرت ابراہیم نی کعبہ بنایا تو حد کعبہ کی مقرر کردی
ہوگی اسیطرح بیت المقدس کی بہی حد مقرر کردی ہوگی پس ہو سکتا ہی کہ اس حد ٹہہرا دینی مین فرق چالیس برس کا ہو **باب**
الستر یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہانکنی ستر کا لی ف اس باب مین مولف حدیثین ستر کہلنی کی کہ شرائط نماز سی ہی لایا ہی و
سوا اوسکی دو حدیثین ہی بیچ بیان لباس کی کہ حضرت نی اوصحابہ نی اوس مین نماز پڑہی ہی لایا ہی ح **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن** عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ
فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عمر ابن ابی سلمہ سی کہا کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ نماز پڑہتی تہی ایک کپڑی مین اشتمال کیی ہوئی اوسکو بیچ کہرام سلمہ کی کہی ہوئی دونون طرفین اوسکی اوپر مونڈہون اپنی کی واتفق علیہ بخاری
اومسلم نی ف اشتمال کہتی ہین اوسکو کہ لپیٹی کنارہ کپڑیکا کہ ہنی اہنی مونڈہی پر نیچی ہاتہ اپنی کی سی اور لپیٹی اوس کنارہ کو کہ داہنی ہاتہ
ہاتہ پر نیچی اونہی ہاتہ کی سی پہر کر ڈالنا دوسی سینہ پر اور اکثر احتیاج گروہ دینی کی سینہ پر اور اوس صورت مین ہوتی ہی کہ کوئی کپڑی کی دراز نہون اور
خوف کہل جانی کا ہو اور اگر دراز نہون جانب باندہنی کی نہین جیسا کہ لباس فقیرون مین کی سی ظاہر ہوتا ہی اسلیی یہ عبارت بعض شارحین کی
قید گرہ لگانی کی نہین واقع ہوئی اور احادیثون مین جو لفظ مشتمل اور متوشح اور مخالف ہین طرفین کی آلی ہین معنی انکی ایک ہی ہین ح
وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ
مِنْهُ شَيْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ایک تمہارا ایک کپڑی مین
کہ نہو اوپر مونڈہون اوسکی کی اوس کپڑی مین سی کچہہ واتفق کی بہہ بخاری اومسلم نی ف یعنی جیسکہ اشتمال کی صورت نہو لپیٹی اور
لہا ہی کثر علمانی کہ حکمت اسمین یہہ ہی کہ جب ایک کپڑیکا تہبند کیا اور کندہون پر اوسمین سی ٹہالا تو خوف ہوگا ستر کہلجانیکا اوصورت نی
اوپر کی بہی ہی اور کہا ہی امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علمانی کہ یہہ بہی ستر ہی نہ تحریمی پس اگر نماز پڑہیگا ایک کپڑی مین
کہ کندہون پر نہو اور ستر ڈہکا ہو تو نماز اوسکی ہو جائیگی لیکن جانتہ کراہت کی اور امام احمد اور بعضی اگلی علمانی کہا ہی کہ نہین صحیح ہوتی نماز
اوسکی اونہون نی عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ہ س **وعنه** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى
فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انہین سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ جو شخص نماز پڑہی ایک کپڑی مین پس چاہیی کہ مخالفت کری درمیان دونون طرفون اوسکی کی یعنی جیسا طور اشتمال
کا مذکور ہوا روایت کی یہہ بخاری نی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ
لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ

اِلَی جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ کُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِهَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ یَّفْتِنَنِیْ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچ چادر کی کہ اوسمین کناری اور رنگ کی تہی یا اوسمین کچھہ کام کیا ہوا تہا پس دیکہا طرف کام اوسکیکی دیکہنا پس جب فارغ ہوئی نماز سی فرمایا لیجاؤ اس چادر کو طرف ابوجہم کی اور لی آؤ میری پاس انجانی ابی جہم کی پس تحقیق اس چادر نی ہار دیا مجکو اب نماز میری یعنی حضور نماز سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی اور پیچ ایک روایت بخاری کی کہا تہا میں دیکہا طرف نشان اوسکیکی اور میں تہا نماز میں پس خوف کیا میں یہہ کہ خلل میں ڈالی مجکو ف خمیصہ کہتی ہین ایک چادر کو کہ خز کی ہوتی ہی یا صوف کی سیاہ رنگ ہوتا ہی اوسکا اور اوسمین خط ہوتی ہین اس جملہ لہا اعلام تاکید بیان ہی اوسکا وہ ایک صحابی ابوجہم نامی حضرت کی لیی تحفہ لائی تہی اوسکو حضرت نی اوڑہ کر نماز پڑہی اوسکی خطون پر جو نظر مبارک پڑی حضور قلب میں کچھہ فرق آیا جب نماز سی فارغ ہوی صحابہ کو فرمایا کہ اوسکو ابوجہم کو پہرا اور اوسکی پہرنی میں خیال ہوا کہ وہ شکستہ دل ہوگا اسلیی فرمایا کہ اوسکی بدلی انجانیہ اوس سی لی آؤ کہ انجان نام شہر کا ہی اوسمین کملی سادی بنی جاتی ہی اوسکو انجانیہ کہتی ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نقش ظاہر کی پیچ پاک نفسون کی اور صاف دلون کی بہی تاثیر کرتی ہین اور یہہ تاثیر کرنا بسبب صفائی اور نہایت لطافت کی ہوتا ہی جیسکہ سفید کپڑے مین اگر ایک نقطہ سیاہ پڑجاتا ہی ظاہر ہوتا ہی اور جتنا زیادہ سفید ہوگا ظاہر ہی زیادہ ہوگا اور آلودگان تیرہ باطن کو اس بات کی آگاہی ہی نہین ہوتی اور نزدیک میری یہہ تعلیم اور تنبیہ ہی امت کہ تا احتیاط کرین ایسی چیزون سی کہ جو نماز مین بیان ہاوین ۞ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَیْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا یَزَالُ تَصَاوِیْرُهٗ تَعْرِضُ لِیْ فِیْ صَلٰوتِیْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہا پردہ واسطی حضرت عائشہ کی ڈہانکا تہا ساتہ اوسکی اپنی گہر کی ایک جانب کو پس کہا واسطی عائشہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دور کر ہمسی اس پردے اپنی کو پس تحقیق ہمیشہ رہتی ہین تصویرین اوسکی ظاہر واسطی میری پیچ نماز میری یکی روایت کی یہہ بخاری نی ف ظاہر یہہ ہی کہ وہ پردہ حضرت عائشہ نی بطور دیوارگیری کی دیوار مین لگایا ہوگا اور بعضی کہتی ہین مثل چہرہ کپڑے کی تہا اور حضرت عائشہ کو جب تک حدیث ہی کی نہ پہونچی ہوگی جب منع فرمایا اوتار ڈالا ۞ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰی فِیْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِیْدًا کَالْکَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ هٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا تحفہ بہیجی گئی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبا ریشمی پس پہنا اوسکو پہر نماز پڑہی اوسمین پہر پہری پس اوتارا اوسکو سخت مانند مکروہ رکہنی والی کی اوسکو پہر فرمایا نہین لائق یہہ واسطی پہننی والون کے یعنی شرک اور کفر سی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی ف فروج اوس قبا کو کہتی ہین کہ اوسمین چہی چاک ہوتا ہی وہ فروج اکیدرباد شاہ دومہ کی نی یا بادشاہ اسکندریہ نی حضرت کو بطور تحفہ کی بہیجی تہی اور حضرت نی جو پہنی جبتک پہننا ریشم کا حرام ہوا تہا اور مکروہ جان کر جو اوتاری سبب یہہ تہا کہ اوسمین عونت پائی جاتی تہی پس گویا فرمایا کہ اگرچہ مباح ہی لیکن متقیون کو کہ عمل عزیمت پر کرتی ہین افضل یہہ ہی کہ نہ پہنین پہر جب حریر پہننا حرام ہوا اسکو حرام ہوا متقی ہو یا غیر متقی اور ہوسکتا ہی کہ نبی سی حالت مین ہوئی ہو تو اسصورت مین متقی عن الشرک مراد ہوگا یعنی مسلمان کو پہننا اسکا نہ چاہیی ۞ الفصل الثانی فصل دوسرا عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَصِیْدُ اَفَاُصَلِّیْ فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَاَزْرِرْهُ وَلَوْ بِشَوْکَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ

روایت ہی سلمۃ بن اکوع سی کہا کہ کہا مینی یارسول اللہ تحقیق مین ایک شخص ہون کہ شکار کرتا ہون کیا پس نماز پڑہون بیچ ایک کرتی کی فرمایا کہ ہان اور کہنڈی لگالی اوسمین اگرچہ ساتہہ کانٹی کی ہو روایت کی ہیہ ابوداؤد نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی ف یعنی مین شکار کیا کرتا ہون اور اوسوقت فقط کرتا ہی پہنتا ہون لنگی اوسکی نیچی نہین ہوتی اس لیی کہ شکار کی پیچہی دوڑنا آسان ہو پس اوسی ایک کرتی مین نماز پڑہ لیا کرون فرمایا ہان لیکن کہنڈی لگالیا کر یعنی گریبان اوسکا اگر فراخ ہو کہ ستر اوسمین سی وقت رکوع وسجود کی معلوم ہوتا ہو تو بند کرلیا کر اگرچہ کانٹی ہی سی ہوتا ستر معلوم ہو ۲ ح ۰ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلٌ إِزَارَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ ایک شخص نماز پڑہتا تہا لٹکائی ہوئی ازار اپنی فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جا پس وضو کر پس گیا اور وضو کیا پہر آیا پس کہا ایک شخص نی ای رسول خدا کی کیا ہی واسطی تمہاری کہ حکم کیا تمنی اوسکو یہہ کہ وضو کری فرمایا تحقیق وہ نماز پڑہتا تہا اور وہ لٹکائی ہوئی تہا ازار اپنی اور تحقیق اللہ نہین قبول کرتا نماز اوس شخص کی کہ لٹکائی ہوئی ہو ازار اپنی روایت کی ہیہ ابوداؤد نی ف مسبل کہتی ہین اصل مین اوسکو کہ کپڑا دراز پہنی کہ زمین تک لٹکتا ہو بطریق نازذ کبر کی اور یہہ مخصوص ساتہہ ازار کی نہین لیکن اکثر استعمال اسکا ازار مین ہوتا ہی پس تخنون سی نیچا کرنا دہن کا اور ازار کا مکروہ ہی اسلیی فرمایا کہ نہین قبول کرتا اللہ نماز اوسکی یعنی بغیر کمال نماز کا نہین قبول کرتا اور ثواب نہین دیتا اوسکو اگرچہ اصل نماز ہو جاتی ہی اور وہ شخص باوضو ہی وہ یکہ باوضو تہا اور پہر اوسکو وضو کرنیکو فرمایا بہید سمین یہہ تہا کہ تا فکر کری وہ شخص بیچ سبب مر کرنیکی پس معلوم کری ای اس فعل کی اور اللہ تعالی بسبب کمال حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ طہارت ظاہر کی پاک کردی باطن اوسکا کبر و نازسی اس لیی کہ طہارت ظاہر کی تاثیر کرتی ہی بیچ طہارت باطن کی ۲ ح س **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کیجاتی نماز عورت بالغہ کی مگر ساتہہ اوڑہنی کی یعنی بغیر سر ڈہکنی کی نماز نہین ہوتی روایت کی ہیہ ابوداؤد و ترمذی نی ف مراد یہان حائض سی عورت بالغہ ہی کہ پہنچی سن حیض کو خواہ حیض آوی یا نہ آوی اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ سر اور بال عورت کی ستر ہین پس اگر ننگی سر نماز پڑہی نہین ہوتی نماز اوسکی اور اسیطرح اگر بازو یا ایک کپڑا اوڑہی ہو کہ رنگ بال یا بدن کا معلوم ہوتا ہو اوسمین ہی نماز نہین ہوتی اور یہہ حکم آزاد عورتہ کا ہی اور لونڈی کی نماز ننگی سر ہو جاتی ہی اسلیی کہ اوسکا سر ستر نہین ہی ستر اوسکا نیچی ناف سی زانو کی نیچی تک ہی مثل مرد کی اور پیٹہ اور پیٹہو اور پہلو ہی سید عالمگیری ۰ **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَذَكَرَ جَمَاعَةً وَقَفُوهُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ اور روایت ام سلمہ ہی یہہ کہ اونہون نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا نماز پڑہی عورت بیچ کرتی کی اور اوڑہنی کی کہ نہو اوسپر تہہ بند فرمایا جسوقت کہ ہو کرتا پورا کہ ڈہانکی پشت قدم اوسکی یعنی تب نماز بغیر لنگی کی ہو جائیگی روایت کی ہیہ ابوداؤد نی اور ذکر کیا ابوداؤد نی ایک جماعت محدثین کی کہ موقوف کیا اونہون نی اس کو ام سلمہ پر یعنی کہا ہی کہ قول ام سلمہ کا ہی حضرت کی حدیث نہین ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ پشت قدم عورتہ کی ہی ستر ہی جب ہی ڈہانکنا اوسکا نماز مین ۲ س **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ

الرَّجُلُ فَاهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا سدل
سی نماز مین اور منع کیا اس سی کہ ڈھانکی آدمی منہ اپنا روایت کی اسکو ابوداؤد اور ترمذی نی ف یعنی سدل کی یہہ ہین کہ اوڑہی کپڑا سر پر یا
منہ ہون کا اور دونون طرفین اوسکی لٹکتی ہون یعنی بکل نہ ماری پس یہہ منع ہی مطلق اس لیی کہ شان تکبر کی ہی اور نماز مین بہت برا ہی نماز اس سی
مکروہ ہوتی ہی اور سجدہ پورا نہین ہوتا اور جو لونی جمالی لی یا کاڑلی وا اوسکی موہنے مدہوا لی ہوا اوسکو نماز مین نہ لٹکنا موہنہ کا ماتہہ سی سجدہ مین
اور سجدہ پورا نہین ہوتا اور جو لونی جمالی لی یا کاڑلی وا اوسکی موہنے مدہوا لی ہوا اوسکو نماز مین نہ لٹکنا موہنہ کا ماتہہ سی سجدہ مین

س ن وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ
وَلَا خِفَافِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خلاف کرو یہودیون کا یعنی
ماتہہ نہ الو اپنی نعلون مین اور موزون مین پس تحقیق وہ نماز نہین پڑہتی اپنی جوتون مین اور نہ موزون مین روایت کی اسکو ابوداؤد اور نی ف
اس سی معلوم ہوا کہ عمل کرنا ایک چیز مباح پر واسطی ظاہر کرنی خلاف لوگون کی جبکہ ہی اگرچہ وہ چیز مباح ہی لیکن از بسکہ اوسکی کرنی مین خلاف
اور عار لازم آتا ہی مکروہ ہوجاتا ہی یعنی اولویت کا پیدا کرتی ہی ف وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهٖ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوْا رَاَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ
فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْهِمَا
قَذَرًا اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ
فِيْهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا اوسوقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نماز پڑہاتی اپنی یارون کو ناگاہ اوتارین دونون پاپوشین اپنی پس رکہا اونکو بائین طرف اپنی یعنی دور رکہا بائین طرف رکہین پس جبکہ
دیکہا یہہ قوم نی نکالدالین اونہون نی پاپوشین اپنی پس جبکہ پڑہہ چکی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی فرمایا کیا باعث ہوا تمکو
اوپر نکالدینی تمہارے نی پاپوشون کو کہا اونہون نی دیکہا ہمنی آپ کو کہ نکالدالین آپنی پاپوشین اپنی پس نکالدالین ہمنی بہی پاپوشین اپنی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جبرئیل آئی میری پاس پس خبر دی مجکو یہہ کہ تحقیق بیچ دونون پاپوشون کی نجاست ہی
اسوقت کہ آوی ایکہتہا مسجد مین پس چاہیی کہ دیکہہ لی پس اگر دیکہی پاپوشون مین نجاست پس چاہیی کہ پونچہہ ڈالی اوسکو اور نماز پڑہی دونون
یعنی پاپوشین اپنی ہوئی روایت کی اسکو ابوداؤد اور دارمی نی ف قذر ساتہہ زبر قاف اور ذال معجمہ کی اصل مین کہتی ہین اوسکو کہ طبیعت
مکروہ رکہی اوسکو پس ظاہر یہہ ہی کہ جو نہ مین نجاست ایسی لگی ہوگی کہ نماز اوس سی نہ رست ہو بلکہ کیچڑ ہنا ولی چیز لگی ہوگی مانند نجاست غلیظہ وغیرہ کی والا
نماز از سر نو پڑہنی کیونکہ بعض نماز اوس سی پڑہی بہتی حضرت جبرئیل نی جو خبر دی اور حضرت نی اوسکو اوتار ڈالا سب یہہ تہا کہ حضرت کی مزاج
مین شہرا لی بہت تہی لگا رہنا اوسکا مناسب مزاج شریف کی نہ تہا اور بعض شافعیہ کہتی ہین کہ اگر نجاست کیڑہ وغیرہ کو لگی ہو مصلی کو علم اوسکا
نہو تو نماز ہوجاتی ہی یہہ قول قدیم شافعی کا ہی اور یہہ حدیث دلیل ہی اوپر کہ متابعت حضرت کی واجب ہی اسلیی کہ صحابہ نی بمجرد اسکی کہ حضرت
کو جوتہ اوتارتی دیکہا آپ بہی وتارڈالی موقوف پوچہنی سبب پر نہ رکہا اور حضرت نی اوسکو جائز رکہا ف وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلَا عَنْ يَسَارِهٖ

فتکون عن یمین غیرہ الا ان لا یکون علی یسارہ احد ولیضعہما بین رجلیہ وفی روایۃ او لیصل فیہا رواہ ابوداؤد وروی ابن ماجۃ معناہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ نماز پڑہی ایک تمہارا پس نرکہی اپنی پاپوشون کو داہنی اپنی اور نہ بائین اپنی پس ہوگی داہنی غیر اوسکی کی مگر یہہ کہ نہو بائین اوسکی کوئی اور چاہی کہ رکہی اونکو درمیان دونون پانو اپنی کی یعنی آگی اپنی قریب پانو کی اور بیچ ایک روایت کی یہہ ہی کہ یا نماز پڑہی وہ نین یعنی اگر پاک ہون تو اوتاری نہین روایت کی یہہ ابوداؤد نی اور روایت کی ابن ماجہ نی معنی اسکی ف یعنی جس صورت مین کہ نمازی کی بائین طرف کوئی کہڑا ہوگا اور یہہ بائین طرف جوتہ رکہی گا تو اوسکی داہین طرف پڑی گا پس جب اپنی داہین طرف رکہنا خوش نرکہا تو اوسکی داہین کیون دار کہتا ہی لازم ہی مومن کو کہ دوست رکہی اپنی یار کی لیی جو کچہہ کہ دوست رکہتا ہی اپنی لیی اور مکروہ رکہی اوسکی لیی جو کہ مکروہ رکہتا ہی اپنی لیی ۱۲ س **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** روایت ہی **ابی سعید الخدری** ابی سعید خدری سی **قال** کہا **دخلت** داخل ہوا مین **علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ یصلی علی حصیر یسجد علیہ قال ورأیتہ یصلی فی ثوب واحد متوشحا بہ** پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا مینی اونکو کہ نماز پڑہتی تہی بوریہ پر کہ سجدہ کرتی تہی اوسپر کہا راوی نی اور دیکہا مینی اونکو کہ نماز پڑہتی تہی ایک کپڑی مین بطور ردہی کی یعنی جیسکہ پہلی حدیث باب کی مین صورت اوسکی مذکور ہوئی **رواہ مسلم** روایت کی یہہ مسلم نی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی نماز اوسپر کہ حائل ہو درمیان مصلی اور زمین کی خواہ قسم نباتات یعنی زمین کی اوگی ہوئی چیزون سی ہو مثل بوریہ وغیرہ کی یا قسم نباتات سی نہو مثل کپڑی اور صوف وغیرہ کی اگرچہ اسمین نی کر بوریہ ہی کی ہی لیکن علماء دلیلین اور کہتی ہین کہ سوای بوریہ کی صوف وغیرہ پر ہی جائز ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ نماز پڑہنی زمین پر بغیر بچہانی کسی چیز کی افضل ہی اسلیی کہ تواضع اور خشوع شرط ہی نماز مین وہ زمین پر ہنی مین حاصل ہی مگر کبہی حاجت ہو مانند سردی اور گرمی کی یا نجاست زمین کی تو بچہا لینا ہی بہتر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ جو چیز زمین کی اگی ہوئی نہو اوسپر نماز پڑہنی خوب نہین یعنی بوریہ اور مانند اوسکی پر خوب ہی اور کپڑی اور مانند اوسکی پر خوب نہین ۱۲ س

وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حافیا ومنتعلا رواہ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتی تہی کبہی ننگی پانو اور کبہی پاپوشون سی روایت کی یہہ ابوداؤد نی

وعن محمد بن المنکدر قال صلی بنا جابر فی ازار قد عقدہ من قبل قفاہ وثیابہ موضوعۃ علی المشجب فقال لہ قائل تصلی فی ازار واحد فقال انما صنعت ذلک لیراانی احمق مثلک وایّنا کان لہ ثوبان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی محمد بن منکدر سی کہ کہا نماز پڑہی ساتہہ ہماری جابر نی بیچ ایک تہبند کی کہ تحقیق باندہا تہا اوسکو جانب گدی اپنی کی اور کپڑی اونکی رکہی ہوئی تہی سپاہ پر پس کہا جابر کو کہنی والی نی کہ نماز پڑہتی ہو ایک تہبند مین پس کہا اونہون نی کہ سوا اسکی نہین کہ کیا مینی تہا کہ دیکہی مجکو احمق مانند تیری اور کونسا تہا ہم مین کہ ہون اوسکی دو کپڑی بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی بخاری نی ف مشجب اوسکو کہتی ہین کہ اوسپر کپڑی کہا کرتی ہین اور کبہی مشک پانی کی پانی بہندا ہوئی لیی لٹکا دیتی ہین کہ اوسکو سپاہ کہتی ہین مانند سپاہ گہر ٹالکی ہوتا ہی پس جابر نی اوسپر کپڑی رکہدیی تہی اور نماز پڑہتی تہی ایک کپڑی مین کہ اوسکا تہہ بند کیا تہا اور اوسکو بلند کر کر گردن پر گرہ لگائی تہی پس ایک دیکہنی والی نی اوسکو برا اور خلاف سنت کی جانکر جابر سی پوچہا کہ کپڑون کی ہوئی ہوئی ایک کپڑی مین تم نماز پڑہتی ہو اونہون نی

کہا کہ یہہ مینی اسلیی کیا ہی تا مجکو کوئی جاہل مانند تیری دیکھی و جانی کہ نماز ایک کپڑی مین جائز ہی و خلاف سنت کے نہین جنانچہ سلیی آتا او سکو
او احمق کہا کہ اسکو کیون تو برا جانتا ہی حضرت کی زمانی مین کونسا ہم مین کا تہا کہ اوس مین دو کپڑی تہی اور اجماع ہی علما کا کہ نماز دو
کپڑو نہین پڑہنی فضل ہی واجب نہین سلیی کہ اسمین حرج ہی و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی او صحابہ رضی جو ایک کپڑہ مین نماز پڑہی ہی کبہی
تو بسبب ہونی دوسری کپڑی کی پڑہی ہی او کبہی بیان جواز کی لیی پس حاصل یہہ کہ اگر ایک کپڑہ مین بسبب ہونی دوسری کپڑی کی یا واسطی غرض
تعلیم جواز کی پڑہی تو جائز ہی و اگر بطریق کاہلی و حقارت کی پڑہی تو اچہا نہین اور اسمین تنبیہ ہی سیر کہ صحابہ کرام رضی پر طعن اور اعتراض
نکرہی ترک سنت پر اور گمان نیک کہی او نکی ساتہ یعنی یہہ جانی کہ یہہ امر بیان جواز کی لیی کیا ہوگا یا کچہہ اور عذر ہوگا ۱۲ س ح **وعن**
أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا
فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ
أَزْكٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا نماز ایک کپڑہ مین سنت ہی تہی ہم کرتی ہیہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی او نہ عیب کیا جاتا ہمپہ پس کہا ابن مسعود نی سوا اسکی نہین کہ تہی یہہ بات جسوقت کہ تہی یہہ کپڑو نکی قلت پس جسوقت کہ کشادگی
کی اللہ نی پس نماز دو کپڑو نمین بہتر ہی روایت کی یہہ احمد نی **باب السترۃ** باب یہہ بیان ستر کی **ف** مراد سترہ سی
بیان وہ چیز ہی کہ نمازی کی اگی کہڑی کیجاوی مانند دیوار یا ستون یا لکڑی وغیرہ کی تا جگہہ سجود کی بسبب اوسکی متمیز ہو اور گذرنیوالا اگی او سکی
گنہگار نہو وی اور درازی اوسکی کم ایک تہہ سی نہو اور پرکاری کم ایک انگشت سی نہو اور سترہ امام کا سترہ مقتدیو نکا ہی یعنی گر امام کی اگی ستر
ہو تو مقتدیون کی اگیسی گذرنا جائز ہی اگرچہ اونکی کی کوئی چیز حائل نہو اور سترہ کی ورسی گذرنا جائز نہین مگر یہہ کہ پاوی آنیوالا فرجہ یعنی
خالی جگہہ صف پہلی مین تو جائز ہی اوسکو یہہ کہ گذری کی صف دوسری کیونکہ دوسری صف والو نکا قصور ہی کہ اگی نہ بڑہی اور احکام اوسکی
اگی حدیثون مین مذکور ہین ح س **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یغدو الی المصلی والعنزۃ بین یدیہ تحمل وتنصب بالمصلی بین یدیہ فیصلی الیہا رواہ البخاری
روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتی اول روز مین طرف عیدگاہ کی اور برچہی کی اونکی او ٹہائی جاتی و کہڑی کیجاتی عیدگاہ
مین کی او نکی پس نماز پڑہتی طرف اوسکی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** معمول یہہ تہا کہ خادم اکثر اوقات برچہی حضرت کی ساتہہ رکہتی تہی
واسطی سترہ کرنی اور دہلی توڑنی اور مانند اسکی کی ۱۲ ح **وعن** أبی جحیفۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بمکۃ وہو بالأبطح فی قبۃ حمراء من أدم ورأیت بلالا أخذ وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورأیت الناس
یبتدرون ذلک الوضوء فمن أصاب منہ شیئا تمسح بہ ومن لم یصب منہ أخذ من بلل ید صاحبہ ثم رأیت
بلالا أخذ عنزۃ فرکزہا وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حلۃ حمراء مشمرا صلی الی العنزۃ بالناس
رکعتین ورأیت الناس والدواب یمرون بین یدی العنزۃ متفق علیہ اور روایت ابی جحیفہ سی کہا دیکہا میی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ مکہ کی اور وہ
ابطح مین بیچ خیمہ سرخ کی کہ چمڑہ کا تہا اور دیکہا میی بلال کو کہ لیا پانی بچا ہوا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دیکہا میی لوگو نکو کہ جلدی سی
لیتی تہی اوس پانی کو پس جسکو کہ پہنچ گیا اوسمین سی کچہہ پانی مل لیا اوسکو موہنہ اور بدن اپنی پر اور جسکو نہ پہنچا اوس سی لی اوسنی تراوت ہاتہہ
یا اپنی کی سی اور دیکہا میی بلال کو کہ لی برچہی پس گاڑ دیا اوسکو اور نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جوڑی سرخ کی کہ تہا حظہ دار دامن

اوٹھائی ہوئی نماز پڑہی طرف برچہی کی ساتہہ لوگون کی دو رکعت اور دیکہا مینی لوگون کو اور چارپایون کو کہ گذرتی تہی پری برچہی کے
روایت کی یہہ بخاری نی ومسلم نی ف ابطح نام ایک نالہ کا ہی نزدیک مکہ کی بیچ راہ منا کی اوسکو محصب اور بطحا بہی کہتی ہین اوس نالہ کو ابطح
اسلیی کہتی ہین کہ اوسمین سنگریزی ہین اور حلہ کہتی ہین دو کپڑونکو ایک لنگی اور ایک چادر اوسمین سرخ خط تہی جیسیکہ یمان بہاگلپور کی
کنگیان ہوتی ہین پس نرا سرخ مراد نہین ہی کہ اوسکا پہنا مکروہ تحریمی ہی مردونکو اور اس سے معلوم ہوا کہ سترہ کی پرسی گذرنا آدمیون اور جانورون
کا درست ہی ۱۲ ح ۱۲ وعن نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْرِضُ رَاحِلَتَہٗ فَیُصَلِّیْ اِلَیْہَا مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ قُلْتُ اَفَرَاَیْتَ اِذَا ھَبَّتِ الرِّکَابُ قَالَ کَانَ یَاْخُذُ الرَّحْلَ فَیُعَدِّلُہٗ فَیُصَلِّیْ اِلَی الْاَخِرَۃِ
اور روایت ہی نافع سی کہ نقل کی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی سامنی ٹہہرائی اونٹ اپنی سواریکا پس نماز پڑہتی طرف اوسکی روایت
کی یہہ بخاری ومسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی کہا نافع نی کہ کہا مینی ابن عمر سی کہ خبر دو مجکو کہ جب جاتی اونٹ چرنی اور پانی پینی کو تو کیا
کرتی تہی حضرت یعنی پہر کس چیز کو سترہ کرتی تہی کہا ابن عمر نی تہی لیتی کجاوہ پس درست کر کر اگی رکہہ لیتی اوسکو پہر نماز پڑہتی طرف پچہلی لکڑے
اوسکیکی یعنی وہ بلند ہوتی ہی اوسکو سترہ کرتی تہی وعن طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلَ مُؤْخِرَۃِ الرَّحْلِ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہی ایک تمہارا اگی اپنی سترہ مانند پچہلی لکڑے
کجاوہ کی پس نماز پڑہی اور نہ پروا کری جو کوئی گذری پر اوسکی روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی پروا نکری نمازی گذرنا کیسکا اسکی نماز کی خشوع کو
قطع نہین کریگا یا معنی یہہ ہین کہ پروا نکری گذرنیوالا گنہگار نہین ہونیکا گذرنی سی ۱۲ ع ۱۲ وعن اَبِی جُہَیْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ لَکَانَ اَنْ یَقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ
قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَہْرًا اَوْ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ابوجہیم سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانی گذرنیوالا آگی مصلی کی سی کہ کیا گناہ ہی وسیر البتہ ہووی ٹہیرا رہنا اور نہ گذرنا آگی مصلی کی سی چالیس
تک بہتر اوسکی لیی گذرنی سی آگی مصلی کی کہا ابو نضر نی کہ ایک اوسی حدیث کا ہی کہ نہین جانتا مین کہ کہا چالیس دن یا چالیس مہینی یا چالیس برس
روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی ف کہا امام طحاوی نی مشکل الآثار مین کہ مراد چالیس برس ہین نہ چالیس مہینی اور نہ چالیس دن اور یہہ
بات ثابت کی ہی وہنون نی حدیث ابی ہریرہ کی سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اگر جانی وہ شخص کہ گذرتا ہی آگی بہائی اپنی کی عرض مین
اوس حالمین کہ وہ سرگوشی کرتا ہی رب اپنی سی یعنی اگر گناہ اسکا جانی تو البتہ ہووی ٹہیرنی بنا جگہہ اپنی پر سو برس بہتر واسطی اوسکی
قدم ہی کہ رکہی اوسکو ۱۲ س ۱۲ وعن اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ
یَسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلْیَدْفَعْہُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ
وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاہُ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا طرف ایک چیز کی
کہ ڈہانکی اوسکو لوگونسی یعنی سترہ کہڑا کری کہ حائل ہو درمیان اوسکی اور درمیان لوگونکی پس ارادہ کری کوئی یہہ کہ گذری آگی اوسکی یعنی
سترہ کی درسی پس چاہیی کہ باز رکہی اوسکو پہر اگر نہ مانی پس قتل کری اوسکو پس سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان ہی یہہ لفظ بخاری کی ہین
اور واسطی مسلم کی معنی اسکی ف قتل کری اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ جائز ہی قتل اوسکا بلکہ مراد یہہ ہی کہ بہت برا ہی اوسکی آگی سی

گذرنے پر زور اوسکو بتلاوی دیکھا قاضی عیاض نے کہ پس اگر دفع کریگی وسکو ساتھہ اوسچیز کی کہ جائز ہی دفع کرنا ساتھہ اوسکی وہ مرجاوی
ہین نہین قصاص وسپر ساتھہ اتفاق علما کی اور روایت واجب ہونی مین اختلاف ہی بعضی کہتی ہین واجب ہوتی ہی بعضی کہتی ہین نہین پس
وہ شیطان ہی یعنی شیطان نے یہہ کام اوس سے کروایا یا مراد یہہ ہی کہ وہ شیطان آدمیونکا ہی یعنی کہ شیطان کی معنی سرکش کی ہین
خواہ جنون مین ہو خواہ آدمیون مین سی یعنی شریر آدمی کو شیطان انس کہتی ہین ۔ طیبی ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقطع الصلوٰۃ المرأۃ والحمار والکلب ویقی ذلک مثل مؤخرۃ
الرحل رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑتی ہین نماز کو عورت اور گدہا اور کتا اور بچایا ہی
اس توڑنی کو رکہنا اوس چیز کا مانند لکڑی پچہلی کجاوی کی ہو روایت کی یہہ مسلم نے ف جمہور علما صحابہ وغیرہم کا یہہ مذہب ہی کہ کوئی
چیز یا کوئی شخص اگر مصلی کی آگی سی گذری نماز توٹتی نہین خواہ یہہ تینون چیزین ہون یا غیر اونکی اور حدیثین جو اسباب مین آئی ہین
محمول ہین اوپر مبالغہ اور تاکید کی ہیچ کہڑا کرنی سترہی کی یا مراد یہہ ہی کہ یہہ چیزین خشوع اور حضور نماز کو کہ سر اور روح نماز کی ہین کہو دیتی
ہین یا مراد یہہ ہی کہ قریب ہی کہ توٹ جاوی بسبب مشغول ہونی دل مصلی کی ساتھہ انکی اور خاص ان تینون چیزونکو اسلیئے کر کہا کہ ان مین
دل بہت مشغول ہوجاتا ہی عورۃ کا حال تو ظاہر ہی اور گدہی کی ساتھہ شیاطین اکثر ہوتی ہین اسی لیئے مستحب ہی اعوذ پڑہنی وقت بیٹہنی
اوسکی کی اور کتا شر محض نہایت ہوتا ہی ۔ حق ۔ وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل وانا
معترضۃ بینہ وبین القبلۃ کاعتراض الجنازۃ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی
رات کو اور مین عرض مین ہوتی درمیان حضرت کی اور درمیان قبلہ کی یعنی سامنی مانند عرض مین ہونی جنازہ کی آگی نمازیون کی روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ اشارہ ہی طرف اوسکی کہ تمام سامنی ہوتی نہ ایک گوشہ مین اور باوجود اوسکی حضرت نماز ادا کرتی پس معلوم
ہوا کہ آگی آنا عورۃ کا نماز مین نماز کو نہین توڑتا ۔ ح ۔ وعن ابن عباس قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناہزت
الاحتلام ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت
وارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک علی احد متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا مین سوار گدہی پر اور مین تہا اوسدن قریب بلوغ کی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی
تہی ساتھہ لوگون کی منا مین بدون دیوار کی یعنی بدون سترہ کی پس گذرا مین آگی بعض صف کی پس اتارا مین اوسکو چہوڑدی مینی گدہی کو چرتی تہی اور داخل
ہوا صف مین پس انکار کیا اسکا مجہ کسی نے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف غرض ابن عباس کی یہہ ہی کہ گدہی کی آگی گذرنی سی
نماز نہ توٹی اور نہ یہہ بالغ ہونی تہی اسلیئے کسی نے آگی گذرنی پر ہی انکار نکیا ۔ ح ۔ الفصل الثانی فصل دوسری
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجہہ شیئا
فان لم یجد فلینصب عصاہ فان لم یکن معہ عصا فلیخط خطا ثم لا یضرہ ما مر امامہ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تم مین سی پس چاہیئے کہ رکہی سامنی اوسنہ
اپنی کی ایک چیز یعنی ستون یا دیوار یا مانند انکی اور کچہہ پس اگر نپاوی کچہہ پس چاہیئے کہ کہڑا کری عصا اپنا پس اگر نہو ساتھہ اوسکی عصا
پس چاہیئے کہ کہینچی خط پہر نہ ضرر کریگا اوسکو وہ کہ گذریگا آگی اوسکی یعنی خشوع نماز مین خلل نہین ڈالنیکا روایت کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

ف اگر زمین نرم ہووی عصا گاڑ دی اور اگر زمین سخت ہو عصا لنبا سامنی رکھہ دی تا کہ شابہ گاردینی کی شرح منیہ مین لکھا ہی کہ اگر رکھہ لی عصا اپنا آگی اپنی اور نہ گاڑی بعضون نی کہا ہی کہ کفایت کرتا ہی وسکو سترہ سی اور بعضون نی کہا ہی کہ نہین کفایت کرتا اور کفایا مین کہا ہی طول مین کہلی نہ عرض مین اور خط کھینچنا قول قدیم امام شافعی کا اور قول امام احمد کا ہی اور بعضی متاخرین ہماری مشائخ کی بہی ساتہہ اسکی قائل ہوئی ہین اور نزدیک اکثر مشائخ ہمارکی اور نزدیک مالک کی خط معتبر نہین اور شافعی نی بہی قول جدید مین انکار اسکا کیا ہی اور کہا ہی کہ حدیث جو اسبابین وارد ہوئی ہی ضعیف اور مضطرب ہی اور خط حائل ہونی مین اعتبار نہین کہتا اور دور سے معلوم اور متمیز نہین ہوتا اور مختار صاحب ہدایہ کا بہی یہی ہی اور شیخ ابن ہمام نی کہا ہی اولی ہی اتباع سنت کا کرنا اور نی الجملہ ظہور اور امتیاز ہی رکھتا ہی اور موجب جمعیت خاطر کا ہوتا ہی اور بعد اسکی اختلاف کیا ہی فی صف خط مین کہ کسطرح کا خط کھینچی بعضون نی لکھا ہی کہ شکل ہلال کی اور بعضون نی لنبا جانب قبلہ کی لکھا ہی اور بعضون نی عرض مین کہ داہین طرف سی بائین طرف کو لیجاوی اور مختار لنبا ہی خط ہی کذا فی بعض الشروح ✦ ح **وعن** سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعِ الشَّيْطٰنُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا طرف سترہ کی پس چاہیکی نزدیک ہو اوس سی تا نہ توڑی شیطان اوپر نماز اوسکی روایت کی ہیہ ابوداود نی ف نزدیک سترہ کی اتنا ہووی کہ سجدہ قریب اوسکی کرسکی تا نہ توڑی شیطان نماز اوسکی یعنی اگر دور ہوگا تو احتمال ہوگا کسیکی گذرنی کا آگی سی پس شیطان وسوسہ اسکا دلمین ڈالی گا اور حضور قلب مین فرق آویگا جب حضور نماز مین نہوا تو گویا ٹوٹ گئی نماز اوسکی کیون کہ ثواب بدون حضور قلب کی نہین ہوتا اور نزدیک ہونی مین اس آفت سی بچتا ہی ✦ ح **وعن** الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى عُوْدٍ وَلَا عَمُوْدٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا جَعَلَهٗ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهٗ صَمْدًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی مقداد بن اسود سی کہ نہین دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی طرف لکڑی کی اور نہ ستون کی اور نہ درخت کی مگر کہ کرتی اوسکو اپنی داہنی بہونپر یا بائین بہون پر اور نہ قصد کرتی واسطی اوسکی قصد کرنا سیدہ کا روایت کی ہیہ ابوداود نی ف یعنی سترہ کو بیچون بیچ پیشانی کی سامنی نکرتی بلکہ داہین یا بائین بہون کی سامنی کرتی تا مشابہت بت پرستی کی ساتہہ نہو ✦ ح **وعن** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ اور روایت ہی فضل بن عباس سی کہ کہا آئی ہمارکی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تہی بیچ جنگل اپنی کی اور ساتہہ اونکی تہی عباس پس نماز پڑہی جنگل مین کہ نہ تہا آگی حضرت کی سترہ اور ہمارکی گدہی اور کتیا کہیلتی تہین آگی حضرت کی پس پروا نکی اسکی روایت کی ہیہ ابوداود نی اور نسائی نی مانند اسکی ف عرب مین رسم تہی کہ چند روز جنگل مین جاکر خیمی کہڑی کرتی تہی اور وہان رہتی تہی اور ہر ایک جماعت کا ایک جنگل معین ہوتا تہا پس جن نو مین کہ عباس جنگل مین گئی ہوئی تہی حضرت وہان رونق افروز ہوئی اور اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ سترہ کہڑا کرنا نماز کی آگی واجب نہین بلکہ مستحب ہی اگر لوگون کی گذرگاہ مین نماز پڑہتا ہو ✦ ح **وعن** أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین توڑتی نماز کو کوئی چیز کہ گذری اگی نماز کی اور دور کرو جب تک کہ ہو سکی یعنی وس چیز کو کہ اگی گذری نماز کی یعنی تا خضوع و خشوع نماز کی مین خلل اوی پس سوا اسکی نہین کہ وہ گذرنیوالا شیطان ہی روایت کی یہ ابو داود نی ف سین لیل ہی سپر کہ عورت اور کتا اور گدھا نماز کو نہین توڑتی ہ س **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشۃ قالت کنت انام بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی واذا قام بسطتہما قالت والبیوت یومئذ لیس فیہا مصابیح متفق علیہ روایت ہے عائشہ سی کہ کہا تی مین سوتی اگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پانو میری طرف قبلہ اونکیلی یعنی جبکہ سجدہ اونکی کی ہوتے پس سجدہ کرتی ہو کتی محکو پس سمیٹ لیتی مین پانو اپنی اور جسوقت کہ کھڑی ہوتی کہولدیتی مین پانو اپنی کہا حضرت عائشہ نی اور گھرون و نو مین نہ تہی وقتین چراغ روایت کی یہ بخاری و مسلم نی ف گویا یہ عذر بیان کیا حضرت عائشہ نی حضرت کی سجدہ گاہ مین پانو پہیلا یکا کہ سبب نہ ہو نی چراغ کی سجدہ کی جگہہ حضرت کی مین پانو پہیلی کہتی تہی و بعد ٹہوکنی کی دوبارہ پہیلا دیتے تہین پس تہا یہ واسطی نفر یہ حضرت کی یعنی جائز کہنی حضرت نی ولکمو اوپر اس حالت کی ہ س **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم احدکم ما لہ فی ان یمر بین یدی اخیہ معترضا فی الصلوٰۃ کان لان یقیم مائۃ عام خیر لہ من الخطوۃ التی خطا رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر جانتا ایک تمہارا کہ کیا گناہ ہی واسطی وسکی یہ گذرنی کی اگی بہائی اپنی کی عرض مین بیچ حالت نماز کی ہووی البتہ کہڑا رہنا سو برس بہتر واسطی وسکی وس قدم سی کہ رکہی روایت کی یہ ابن ماجہ نی **وعن** کعب الاحبار قال لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یخسف بہ خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ وفی روایۃ اہون علیہ رواہ مالک اور روایت ہی کعب حبار سی کہا کہ اگر جانتا گذرنیوالا اگی نماز پڑہنی والیکی کہ کیا گناہ ہی وسپر البتہ ہووے دہسایا جانا او سکو بہتر واسطی وسکی گذرنی سی اگی وسکی اور بیچ ایک روایت کی بجای بہتر کی یہ ہی کہ آسان ہی وسپر روایت کی یہ مالک نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی غیر الستر ۃ فانہ یقطع صلوتہ الحمار والخنزیر والیہودی والمجوسی والمرءۃ وتجزی عنہ اذا مر وا بین یدیہ علی قدفۃ بحجر رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا بدون سترہ کی پس تحقیق توڑتا ہی نماز اوسکی کو گدہا اور سور اور یہودی او مجوسی اور عورت اور کفایت کرتی ہین یہہ چیزین جسسے کہ گذرنیوالی گئی وسکی اور پرتہ پہینکنی پتہر کی روایت کی یہ ابو داود نی ف یعنی جنہی و پتہر جا کر پڑتا ہی اتنی دور سے نماز پڑہنی والی کی اگی یہی چیزین گذرنیوالی ہوتین اگر گذر جاوین تو کفایت کرتی ہین ٹوٹنی نماز سی یعنی قصور نماز مین نہین آتا اور لکہا ہی علمائی کہ مراد پتہر پہینکنی سی می جا ہی بیچ حج کی یعنی وہ کنکر کہ صحرا مین مارو نیر مارتی ہین مقدار اوسکی تین ٹہ تہ کی لکہی ہی و تاویل اس حدیث کی پہلی فصل مین گذر چکی کہ مراد نماز کی ٹوٹنی سی کیا ہی وج **باب صفۃ الصلوٰۃ** یہہ باب ہی بیچ بیان صفت نماز کی ف یعنی اسمین وصاف نماز کی لکہی ہین کہ کیون کر پڑہے اور ارکان اور اجزا اوسکی کیا ہین ہ س **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ ان رجلا دخل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی ناحیۃ المسجد فصلی ثم جاء فسلم علیہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک السلام ارجع فصل فانک لم تصل فرجع فصلی ثم جاء فسلم فقال وعلیک السلام

ارجع فصل فانک لم تصل فقال فی الثالثۃ او فی التی بعدھا علمنی یا رسول اللہ فقال اذا قمت الی الصلوٰۃ
فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلۃ فکبر ثم اقرأ بما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع
حتی تستوی قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن جالسا ثم اسجد حتی تطمئن
ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن جالسا وفی روایۃ ثم ارفع حتی یستوی قائما ثم افعل ذلک فی صلاتک کلھا متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی تہی کونی مسجد کی مین پس نماز پڑہی اوس
شخص نی یعنی ورعایت تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ کی خوب نکی پہر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی اور تجہہ پر ہی سلام پہر جا پس نماز پڑہ پس تحقیق تو نی نہین نماز پڑہی پس پہر گیا وہ پس نماز پڑہی یعنی جسطرح کہ پہلی پڑہی تہی پہر آیا پس
سلام کیا پہر فرمایا حضرت نی اور تجہہ پر ہی سلام پہر جا پس نماز پڑہ پس تحقیق تو نی نماز نہین پڑہی پس کہا اوس شخص نی پس تیسری بار کی یا
اوس بار مین کہ بعد تیسر کی ہی یعنی چوتہی بار مین سکہلا مجکو ای رسول خدا کی پس فرمایا جسوقت کہ کہڑا ہو تو طرف نماز کی یعنی ارادہ کری تو نماز
کا پس پورا کر وضو پہر سامنی کہڑا ہو قبلہ کی پہر تکبیر کہہ پہر پڑہ جو آسان ہو ساتہہ تیری قرآن سی پہر رکوع کر یہان تک کہ ٹہری تو رکوع مین پہر
اوٹہا یعنی سر رکوع سی یہان تک کہ سیدہا ہو تو کہڑا ہو پہر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع سی کری تو سجدہ پہر اوٹہا یہان تک کہ خاطر جمع سی بیٹہے تو
پہر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع سی کری تو سجدہ پہر اوٹہا سر اپنا یہان تک کہ خاطر جمع سی بیٹہی تو اور پہر ایک روایت کی یہہ ہی کہ پہر اوٹہا تو سر یہان
تک کہ سیدہا کہڑا ہو تو یعنی دوسری رکعت کی لیی اس روایت مین جلسہ استراحت کا ذکر نہین پہر کہہ یہہ اپنی ساری نماز مین روایت کی یہہ بخاری و مسلم
نی ف اس حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام شافعی اور احمد اور ابو یوسف رح نی اوپر فرض ہونی طمانیت کی رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین
اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی نہونی سی نفی کی نماز کی اور یہہ نشان فرضیت کا ہی کہ ایک فعل سبب ہونی اوس کی کی منتفی
اور باطل ہو جاوی اور طمانیتہ اوسکو کہتی ہین کہ خاطر جمع سی رکوع وغیرہ مین ٹہری کہ جوڑ بدن کی اپنی اپنی جا قرار پکڑ جاوین اور طمانیتہ
رکوع اور سجود مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کی واجب ہی نہ فرض اور قومہ اور جلسہ مین سنت ہی اور یہہ تو جسہ اس حدیث کی یون کرتی ہین کہ مراد نہ
ہونی نماز سی نہونا کمال اوسکی کا ہی کیونکہ بیچ آخر اس حدیث کی ساتہہ روایت ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی کی آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا جو نماز تمام کیا تو نی اسکو تمام ہونی نماز تیری اور جو کچہہ کہ ناقص کیا تو نی اس سی ناقص کیا نماز اپنی سی اور یہہ نشان وجوب اور
سنت کا ہی کہ فعل بغیر اوسکی ناقص اور ناتمام ہوتا ہی پس معلوم ہوا کہ نماز پہر نیکو اوس شخص کو اس لیی فرمایا تا نماز بی کراہیت اور نقصان
کی ہووی نہ اس لیی کہ باطل اور معدوم تہی اور اگر فرض ہوتی تو اول سی منع کرتی اور اوس سی باز رکہتی اور چہوڑتی اوسکو بغیر فرائض کی
نماز ادا کری اور اس حدیث مین دلیل ہی اس پر کہ نرمی کری جاہل پر مسائل سکہانی مین اور دلیل ہی اس پر کہ مستحب ہی سلام کرنا وقت ملنی کی اگرچہ
تھکر رہوا اور تہوڑی دیر کی بعد ہوا اور دلیل ہی اس پر کہ جو کوئی خلل لاوی بعضی واجبات نماز مین تو نہین صحیح ہوتی نماز اوسکی اور وہ مصلی نہین
کہلاتا بلکہ کہین گی کہ نہین نماز پڑہی اور پہلی روایت مین جلسہ استراحت کا مذکور ہوا یعنی پہلی و تیسری رکعت مین دوسری سجدی کی بعد
بیٹہہ کر اوٹہتی ہین یہہ سنت ہی امام شافعی کی نزدیک اور امام اعظم کی نزدیک سنت نہین تحقیق اسکی آگی ہوگی ۱۲ ح س ۰ **وعن**
عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستفتح الصلوٰۃ بالتکبیر والقراءۃ بالحمد للہ رب
العلمین وکان اذا رکع لم یشخص راسہ ولم یصوبہ ولکن بین ذلک وکان اذا رفع راسہ

مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ
فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ
وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز ساتہہ تکبیر کی اور شروع کرتی قرارۃ ساتہہ الحمد رب
العالمین کی اور تہی جب کوع کرتی نہ بلند کرتی سر اپنا اور نہ پست کرتی سر کو ولیکن درمیان اسکی یعنی نہ بہت بلند نہ بہت پست بلکہ گردن اور
پیٹہہ برابر رکہتی اور تہی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی سجدہ کرتی یہان تک کہ سیدہی کہڑی ہوتی اور تہی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا سجدہ
سی سجدہ کرتی یعنی نہ سر یہان تک کہ سیدہی بیٹہتی اور تہی پڑہتی بعد دو ہر رکعتون کی التحیات اور تہی بچہاتی بایان پانو اپنا یعنی اور
بیٹہتی اوپر اوکہڑا رکہتی داہنا پانو اپنا اور تہی منع کرتی عقبہ شیطانسی اور منع کرتی یہہ کہ بچہاوے آدمی دونو ہاتہہ اپنی بچہانا درندکا سا
اور تہی ختم کرتی نماز ساتہہ سلام کی روایت کی یہہ مسلم نی ف شروع کرتی قرارۃ ساتہہ الحمد رب العالمین کی یعنی ساری سورۃ فاتحہ
پڑہتی اس سی معلوم ہوا کہ بسم اللہ چپکی پڑہتی ہونگی جیسی کہ مذہب حنفی ہی اور تہی بچہاتی بایان پانو اور کہڑا رکہتی داہنا پانو اپنا ظاہر اسحدیث
یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت دو قعدون مین یون ہی بیٹہتی تہی اور یہی ہی قول امام اعظم رح کا اور بیچ حدیث ابی حمید کی افتراش یعنی بانو
بچہانا پہلی قعدہ مین اور تورک یعنی کولی پر بیٹہنا دوسری قعدہ مین یہی آیا ہی اور قول امام شافعی کا بہی یہی ہی اور امام مالک کی نزدیک دونون
قعدون مین تورک ہی ہی اور امام احمد کی نزدیک جس نماز مین کہ دو تشہد ہین بیچ تشہد اخیر اوسکی کی تورک ہی اور جسمین ایک ہی تشہد ہی افتراش
ہی اور وجہ قول امام ابوحنیفہ کی یہہ ہی کہ بہت حدیثون مین بطلق بچہانا پانو کا واقع ہوا ہی اور آیا ہی کہ سنت تشہد مین یہہ ہے اور بیٹہنا حضرت
کا تشہد مین اسیطرح تہا بلا قید قعدہ پہلی اور دوسری کی اور جسطرح کا بیٹہنا کہ ہمنی اختیار کیا ہی شوا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ افضل
اعمال کی دشوار وںکی ہین اور بعضی حدیثونمین قعدہ اخیرہ مین کہ کولی پر بیٹہنا آیا ہی پیسکہ مذہب شافعی ہی محمول اسپر ہی کہ حضرت حالت ضعف
اور کبر سن مین اس طرح بیٹہتی تہی اسلیی کہ قعدہ اخیر مین بیٹہنا زیادہ ہوتا ہی سانی کی لیی اسطرح بیٹہتی تہی اور عقبہ شیطان یہہ ہے کہ دونو کولی زمین
کو لگا دے اور دونو پندلیان کہڑی کرے اور رکہی دونو ہاتہہ زمین پر جیسکہ کتا بیٹہتا ہی پس اسطرح التحیات مین بیٹہنا ساتہہ اتفاق علما کی مکروہ ہے
اور طیبی نی کہا ہی کہ عقبہ شیطان یہہ ہی کہ دونون کولی دونو پاشنو پر رکہی یہہ معنی ساتہہ لفظ عقبہ کی بہت مناسب ہین اور منع کیا یہہ کہ بچہاوے
مرد دونو بہنچی ہاتونکی زمین پر یعنی وقت سجدہ کی مانند بچہانی درندون کی یعنی کتی وغیرہ کی اور قید مرد کی اسمین اسلیی ہی کہ عورۃ
کو پہنچی بچہانی مین چاہیین کہ اوسمین ستر خوب ہوتا ہی اور ختم کرتی نماز کو ساتہہ سلام کی یہہ سلام امام شافعی کی نزدیک فرض ہی اور
ہماری نزدیک واجب مح **وعن** أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا أَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ
مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ حَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ
وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ صَايِمِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى
وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْأُخْرٰى
وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۷ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا ہیچ ایک جماعت کی

اصحاب

اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی مین جوب دیر کہتا ہون تم مین سی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو دیکہا مینی اونکو جسوقت کہ تکبیر کہتے کرتی دونو ہاتہہ اپنی مقابل دونو مونڈہون اپنی کی اور جسوقت کہ رکوع کرتی محکم پکڑتی دونو زانو ساتہہ دونو ہاتہونکی پہر جہکاتی پیٹہہ اپنی یعنی تا برابر گردن کی ہووی پس جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا کہڑی ہوتی سیدہی یہان تک کہ پہر آتا پہر چہوڑ ٹہکائی اپنی پس جسوقت کہ سجدہ کرتی رکہتی دونو ہاتہہ اپنی زمین پر یعنی مقابل مونہہ کی نہ بچہاتی اور نہ سمیٹتی اونکو طرف پہلو کی اور سامنی رکہتی اونگلیان پانو اپنی کی طرف قبلہ کی پس جسوقت کہ بیٹہتی بعد دو رکعت کی بیٹہتی اوپر بائین پانو اپنی کی اور کہڑا کرتی داہنا پس جسوقت کہ بیٹہتی بیچ رکعت اخیر کی اگی نکالتی بائیان پانو اپنا اور کہڑا کرتی دوسرا یعنی داہنا اور بیٹہتی کولی اپنی پر روایت کی یہہ بخاری نی ف جب تکبیر کہتی کرتی ہاتہہ اپنی مقابل دونو مونڈہون اپنی کی مذہب شافعی مین یون ہین کرتی ہین اور ہماری نزدیک مقابل لوکا نونکی رکہی کہ یہہ بہی آیا ہی حدیثون مین اور بعضی روایتون مین اوپر کی جانب کانون تک بہی آیا ہی پس امام ابوحنیفہ نی متوسط کو اختیار کیا اور امام شافعی نی بیچ تطبیق ان روایات کی کہا ہی کہ ہتیلیان ہاتہہ کی مقابل کاندہی کی رہین اور انگوٹہی برابر لو کی اور سر اونگلیونکی مقابل اوپر کی جانب کانکی رکہی کہ اسطرح مین عمل سب روایتون پر ہوجاتا ہی اور ہوسکتا ہی کہ یہہ اوقات مختلفہ مین ہون یعنی کبہی کسیطرح اوٹہاتی ہون کبہی کسیطرح اور محکم پکڑتی دونو زانو ساتہہ دونو ہاتہون کی اور کشادہ رکہتی تہی اونگلیان اور کہا ہی علمانی کہ اونگلیان رکوع مین کشادہ رکہی اور سجود مین بند ہی ہوئی اور بیچ تکبیر تحریمہ اور تشہد کی بطور خود چہوڑی اور نہ سمیٹی اونکو یعنی اونگلیان اور ہتیلیان زمین پر رکہی اوپر بانچی اور بازو اوٹہائی ہوئی الگ پہلو سی رکہی کہ اگر بکریکا بچہ چاہی تو نیچی سی نکل جائی اور اس حدیث مین یہہ مذکور ہوا کہ قومہ سی کہ سجدہ مین جاوی پہلی زانو مین کہی یا ہاتہہ دونو طرح درست ہی مگر پہلی زانو کہنی افضل اور مختار اکثر ائمہ کی ہین ✦ ح ✦ وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی اوٹہاتی ہاتہہ اپنی برابر مونڈہون کی جبکہ شروع کرتی نماز اور جسوقت تکبیر کہتی واسطی رکوع کی اور جسوقت اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی اوٹہائی دونو ہاتہہ اسیطرح سی اور کہتی سنا اللہ لی واسطی اوسکی کہ حمد کی اوسکی یعنی قبول کی تعریف اوسکی ای ہمارے واسطی تیری ہی حمد اور تہی حضرت نہین کرتی تہی یہہ بیچ سجدون کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف واسطی تیری ہی حمد یعنی جو کوئی کسیکی تعریف کرتا ہی تیری ہی تعریف کرتا ہی کیونکہ پیدا کرنیوالا اسیکا تو ہی ہی پس تعریف مصنوع کی حقیقت مین صانع ہی کی ہوتی ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ ہر نماز پڑہنیوالا سمع اللہ اور ربنا دونو کہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک یہہ تنہا پڑہنی والی کی حق مین ہی اور جماعت مین پڑہتا ہو تو امام سمع اللہ کہی اور مقتدی ربنا اور صاحبین کے نزدیک امام ہی دونو چیزین کہی اور اسیکو اختیار کیا ہی امام طحاوی نی اور ایک روایت امام ابوحنیفہ سی اسیطرح منقول ہی اور مقتدی فقط ربنا ہی کہی انکی نزدیک یہہ اوہنمین کرتی تہی سجدونمین یعنی جب سجدونمین جاتی اور سر اوٹہاتی سجدون سی تو ہاتہہ نہ اوٹہاتی مختار شافعیہ کا یہی ہی کہ ان وقتون مین ہاتہہ نہ اوٹہاوی شافعیہ کی نزدیک جو رفع یدین صحتہ کو پہنچا ہی انہین جگہون مین وقت تکبیر تحریمہ کی اور رکوع کی جانی کی وقت اور سر اوٹہانی کی رکوع سی سوائے ان تین جگہونکی ثابت نہین ہوا ہی کذا فی سفر السعادۃ ✦ وعن نافع ان ابن عمر کان اذا دخل فی الصلوٰۃ کبر ورفع یدیہ واذا رکع رفع یدیہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ واذا قام من الرکعتین

رفع یدیہ ورفع ذلک ابن عمر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی نافع سی کہ تحقیق ابن عمر جبی جسوقت داخل ہوتی نماز مین تکبیر کہتی اور اوٹھاتی دونو ہاتھہ اپنی اور جسوقت رکوع کرتی اوٹھاتی دونو ہاتھہ اپنی اور جسوقت کہتی سمع اللہ لمن حمدہ اوٹھاتی دونو ہاتھہ اپنے اور جب اوٹھتی دو رکعتونسی اوٹھاتی دونو ہاتھہ اپنی اور مرفوع کیا اسکو ابن عمر نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی روایت کیا کہ حضرت نی اسطرح کیا روایت کی ہیہ بخاری نی **وعن** مالک بن الحویرث قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر رفع یدیہ حتی یحاذی بہما اذنیہ واذا رفع راسہ من الرکوع فقال سمع اللہ لمن حمدہ فعل مثل ذلک وفی روایۃ حتی یحاذی بہما فروع اذنیہ متفق علیہ اور روایت ہی مالک بن حویرث سی کہ کہا نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تکبیر کہتی اوٹھاتی دونو ہاتھہ اپنی یہانتک کہ برابر کرتی اونکو اپنی کانونکی اور جسوقت اوٹھاتی سر اپنا رکوع سی پس کہتی سمع اللہ لمن حمدہ کرتی مانند اسکی یعنی دونو ہاتھہ برابر کانونکی اوٹھاتی اور بیچ ایک روایت کی یون آیا ہی یہانتک کہ برابر کرتی دونو ہاتون کو اوپر کی جانب کانو اپنی کی روایت کی ہیہ بخاری و مسلم نی **ف** جانا چاہیی کہ اوٹھانا ہاتونکا سوائی تکبیر تحریمہ کی مختلف فیہ ہی درمیان ہماری اور شافعیہ کی اور حق یہہ ہی کہ حدیثین اور آثار دونو جانب مین موجود ہین پس یا تو یہہ ہی کہ کبھی اوٹھاتی ہون اور کبھی نہین یا یہہ کہ اول اوٹھاتی ہون آخر مین منسوخ ہوا والیلہ اب ہاتھہ نہ اوٹھانیکی ذکر کی جاتی ہین تا حق ظاہر ہوجانا چاہیی کہ ترمذی نی جامع ترمذی مین دو باب لکھی ہین اول باب رفع یدین کا ہی نزدیک رکوع کی اسمین حدیث ابن عمر کی لایا ہی جو کہ اوپر گذری اور دوسرا باب لکھا ہی کہ نہین ہی بچہا گیا ہاتھہ اوٹھانا مگر نزدیک شروع نماز کی اسباب مین حدیث علقمہ کی عبد اللہ بن مسعود سی لایا ہی کہ ابن مسعود نی اپنی یارون سی فرمایا کہ اوا کی مینی ساتھہ تمہارے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوا کی ابن مسعود نی نماز اور نہ اوٹھائی دونو ہاتھہ اپنی مگر اول بار اور اوسی باب مین کہا کہ براء بن عازب سی بہی یون ہی آیا ہی اور کہا ترمذی نی کہ حدیث ابن مسعود کی حسن ہی اور ساتھہ اسکی قائل ہین اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین سی اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بہی یہی ہی اور جامع الاصول مین حدیث ابن مسعود کی کو ابی داؤد اور نسائی سی اور حدیث براء بن عازب کو بہی ابی داؤد سی لایا ہی کہ کہا ابن مسعود نی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب نماز شروع کرتی اوٹھاتی دونو ہاتھہ اپنی دونون کندہون کی نزدیک تک پہر نہ عود کرتی اور ایک روایت مین ہی کہ پہر نہ اوٹھاتی اون دونو کو یہانتک کہ فارغ ہوتی نماز سی اور ابو داؤد نی جو کہا ہی کہ یہہ حدیث صحیح نہین ہے احتمال رکہتا ہی کہ مراد صحیح ہونا ساتھہ اس طریق خاص کی ہووی پس ضرر نہین کرتا بیچ صحت اصل حدیث کی اور احتمال کہتا ہی کہ ثابت کرنا حدیث حسن کا ہووے موافق اوسکی کہ ترمذی نی کہا ہی اور حدیث حسن بلا خلاف لائق دلیل کی ہی جیسکہ مقدمہ مین معلوم ہوا اور امام محمد نی بیچ موطا اپنی کی بعد روایت کرنی حدیث ابن عمر کی کہ بیچ رفع یدین کی نزدیک رکوع کی اور نزدیک سر اوٹھانی کی رکوع سی آئی ہی کہا ہی کی سنت یہہ ہی کہ تکبیر کہنی ہر جھکنی اور اوٹھنی مین لیکن رفع یدین سوائی ابتدا نماز کی ایکبار سی زیادہ نہووے اور یہہ قول ابو حنیفہ کا ہی بیچ اسکی آثار بہت آئی ہین بعد اسکی عاصم بن کلیب جرمی سی کہ اوسی روایت کی اپنی باپ سی کہ وہ تابعین حضرت علی کی سی ہی ساتھہ تعدد روایات کی لایا ہی کہ حضرت علی نہ رفع یدین سوائی تکبیر اولی کی نکرتی تہی اور عبد العزیز بن حکیم سی لایا ہی کہ کہا دیکہا مینی ابن عمر رض کو کہ اوٹھاتی تہی ہاتھہ بیچ اول تکبیر افتتاح کی اور نہین اوٹھاتی تہی سوائی اوسکی اور مجاہد سی روایت کی ہی کہ کہا اونہون نی پڑہی مینی نماز بیچہی ابن عمر کی پس ہاتھہ اوٹھاتی تہی ہر تکبیر اولی مین اور سود نی روایت کی ہی کہ دیکہا مینی عمر بن الخطاب رض کو کہ نہین اوٹھاتی تہی ہاتھہ اپنی مگر تکبیر اولی مین پس حضرت عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابن عمر رض کہ نہایت قرب حضرت سی کہتی تہی جب انکا عمل عدم رفع پر ہو تو پس جو کچہہ کہ خلاف اسکی نقل کرین اعلی اور لائق ساتھہ قبول کی نہووے اور شرح ابن

ہمام مین لایا ہی حدیث دارقطنی سی اور ابن عدی سی کہ نقل کی محمد بن جابر سی اوسنی حماد بن ابی سلیمان سی اوسنی ابراہیم سی اوسنی علقمہ سی اوسنی عبد اللہ سی کہ کہا ادا کی مینی نماز ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابی بکر اور عمر رض کی پس نہ اوٹھائی اونہون نی ہاتھہ اپنی مگر نزدیک شروع نماز کی اور منقول ہی کہ جمع ہوئی امام ابوحنیفہ ساتھہ اوزاعی کی مکی مین پھر دار الخیاطین کی پس کہا اوزاعی نی کیون نہین ہاتھہ اوٹھاتی ہو تم نزدیک رکوع کی اور سر اوٹھانیکی رکوع سی امام ابوحنیفہ نی کہا اس سبب سی کہ صحت کو نہین پہنچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسباب مین کچھہ پس کہا اوزاعی نی کہ حدیث کی محکوز ہری نی سالم سی اوسنی اپنی باپ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتی تھی ہاتھہ جسوقت کہ شروع کرتی تھی نماز اور نزدیک رکوع کی اور سر اوٹھانیکی اوس سی پس کہا ابوحنیفہ نی حدیث کی محکو حماد نی ابراہیم سی اوسنی علقمہ اور اسود سی کہ دونون نی نقل کی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اوٹھاتی تھی ہاتھہ اپنی مگر نزدیک شروع کرنی نماز کی پھر نہ عود کرتی تھی ساتھہ کسی چیز کی اس سی اوزاعی نی کہا مین روایت کرتا ہون زہری سی کہ اوسنی نقل کی سالم سی اوسنی ابن عمر سی اور تو اوسکی مقابلہ مین روایت کرتا ہی حماد سی کہ اوسنی نقل کی ابراہیم سی اوسنی علقمہ سی یعنی یہہ اسناد تیری ساتھہ اوس سناد میری کہ عالی ہی کہان پہنچتی ہی پس ابوحنیفہ نی کہا حماد فقیہ تر ہی زہری سی اور ابراہیم فقیہ تر ہی سالم سی اور علقمہ کم ابن عمر سی نہین فقہ مین اگرچہ ابن عمر سا نہ فضیلت صحبت حضرت کی مخصوص ہی اور اسود کو بھی بہت فضیلت ہی اور عبد اللہ تو خود عبد اللہ ہی مین یعنی اوسکی کیا تعریف کیجاوی کہ درجہ اوسکا پیچ فقہ کی اور قرب کی ساتھہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور ہی پس اوزاعی نی ترجیح دی حدیث کو بسبب عالی ہونی اسناد کی اور ابوحنیفہ نی بسبب فقیہ ہونے راویون کی اور مذہب اونکا یہی ہی کہ راویون فقیہ کو ترجیح دیتی ہین غیر فقیہون پر جیسیکہ اصول فقہ مین لکھا گیا ہی اور پیچ نہایہ شرح ہدایہ کی کہا ہی کہ عبد اللہ بن زبیر سی روایت ہی کہ دیکھا اونہون نی ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تھا مسجد حرام مین اور اوٹھاتا تھا دونون ہاتھہ اپنی نزدیک رکوع کی اور نزدیک سر اوٹھانیکی رکوع سی پس کہا ابن زبیر نی کہ اسی مت کر یہہ ایک چیز ہی کیا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد اس کی ترک کیا یعنی یہہ حکم اوائل مین تھا پھر منسوخ ہوا اور کہا ابن مسعود رض نی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھہ اوٹھائی ہمنی یہی اوٹھائی اور حضرت نی ترک کیی ہمنی یہی ترک کیی اور ابن عباس رض سی روایت ہی کہ کہا عشرہ مبشرہ نہین اوٹھاتی تھی ہاتھہ مگر نزدیک شروع کرنی نماز کی اور جو مجاہد نی ابن عمر رض سی کہ حدیث رفع یدین کی نزدیک شافعی کی اوس سی روایت کی گئی ہی عمل برخلاف اوسکی روایت کیا کہ کہا سالم پیچھی ابن عمر رض کی نماز ادا کی مینی اور برگز نہ دیکھا مینی کہ رفع یدین کیا ہو نزدیک شروع کرنی نماز کی عمل ساتھہ اس حدیث کی ساقط ہوگا اسلیی مقرر ہوا یہی اصول حدیث مین کہ جو راوی برخلاف روایت کی عمل کری عمل ساتھہ اوس روایت کی ساقط ہوگا انتہی اب معلوم ہوا کہ اخبار اور آثار پیچ جانب ہاتھہ اوٹھانی اور نہ اوٹھانی کی دونون کی ثابت ہین اور ایک جماعۃ صحابہ وغیرہم کی خصوصًا ابن مسعود اور تابعین اونکی پیچ جانب ہاتھہ اوٹھانی کی ہین مجمل اسکا سوای اسکی نہو وی کہ کہین ہم اوقات مختلفہ مین دونو فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی وجود مین آئی اور جو علم فقہ ابوحنیفہ کا اور اسناد اونکی منتہی طرف ابن مسعود اور تابعین اونکی کی ہی و طریقہ اونکا عدم رفع کا ہی پس ابوحنیفہ نی یہی اختیار کیا ہم آپ اس عقیدہ پر ہین اور علماء مذہب ہمارہی کی ساتھہ اسقدر کی اکتفا نہین کرتی ہین اور کہتی ہین کہ حکم ہاتھہ اوٹھانی کا منسوخ ہی اسلیی جب ابن عمر کو کہ راوی حدیث رفع یدین کی ہین دیکھا کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمل خلاف اوسکی کیا ظاہر ہوا کہ عمل رفع یدین کا منسوخ ہی باوجود کثرت روایات اور احادیث کی اسباب مین واللہ اعلم انتہی یہہ خلاصہ شرح سفر السعادت کا ہی جو کہ حضرت شیخ عبد الحق رح نی تصنیف کی ہی جسکو بتفصیل اس مقام کو دیکھنا منظور ہو اوسمین دیکھی اور حاصل اون کی تحقیق کا یہہ ہی کہ اونکی نزدیک ہاتھہ اوٹھانی

اور نہ اوٹھانی دونو سنت ہین لیکن اوٹھانا تونکا اولی اور ارجح ہی اور اور علماء حنفیہ نی کہا ہی کہ ہاتھہ اوٹھانی منسوخ ہوئی واللہ اعلم **وعنہ** اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَاِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یَنْہَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی وہنہین مالک سی کہ تحقیق اونہون نی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتی تہی پس جو وقت ہوتی پیچ طاق رکعت کی نماز اپنی سی نہ کہڑی ہوتی یہان تک کہ سیدہی بیٹہتی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی پہلی رکعت مین اور تیسری مین بعد سر اوٹھانی کی سجدی دوسری سی بیٹہتی تہی بعد اوسکی اوٹھتی تہی اوسکو جلسہ استراحت کا کہتی ہین کہ شافعیہ کی نزدیک سنت ہی اور کیفیت اوسکی مثل کیفیت بیٹہنی کی ہی پہلی قعدہ مین اور بعد بیٹہنی کی ساتہہ دونو ہاتہونکی تکیہ مین پر کر کہڑا ہوتی ہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی ساتہہ روایت مختار کی یہہ بسبب عذر کبر سن وغیرہ کی تہا پس جسکو حاجت اوسکی ہو اوسکی حق مین سنت نہین اور سند امام شافعی کی بہی حدیث ہی اور دلیل ہمارے حدیث ابی ہریرہ کی ہی کہ ترمذی بہی لایا ہی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھتی وپر پشت قدمون کی یعنی بغیر اسکی کہ بیٹہین اور اگرچہ بعضی طرق حدیث کی ضعیف ہین لیکن صحیح الاصل ہین کذا قال الشیخ ابن الہمام اور ابن ابی شیبہ ابن مسعود سی لایا ہی کہ وہ اوٹھتی تہی نماز مین اوپر پشت قدمون اپنی کی بغیر اسکی کہ بیٹہین اور حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن زبیر سی بہی اسیطرح لایا ہی اور نعمان ابن ابی عباس سی لایا ہی کہ پایا مینی بہت صحابہ کو کہ جب سر اوٹہاتی تہی دوسری سجدہ رکعت پہلی اور تیسری کیسی اوٹھتی تہی جیسیکہ ہوتی تہی بغیر اسکی کہ بیٹہین اور اور اخبار اور آثار اس باب مین بہت ہین اور بعضی حدیثین کہ خلاف انکی آئی ہین محمول اوپر کبر سن اور ضرورت کی ہین مح **وعن** وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ حِیْنَ دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِہٖ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ اَخْرَجَ یَدَیْہِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَہُمَا ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَیْنَ کَفَّیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ تحقیق اوسنی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اوٹہائی دونو ہاتہہ اپنی اوسوقت کہ داخل ہوی نماز مین تکبیر کہی پہر ڈانک لیی ہاتہہ کپڑی اپنی مین پہر کہا داہنا ہاتہہ اپنا بائین ہاتہہ پر پہر جب ارادہ کیا یہہ کہ رکوع کرین نکالی دونو ہاتہہ اپنی کپڑی سی پہر اوٹہایا اون کو اور تکبیر کہی پہر رکوع کیا پہر جبکہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ اوٹہائی اپنی دونو ہاتہہ پہر جب سجدہ کیا سجدہ کیا درمیان دونون ہاتہون اپنی کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ڈانک لیی ہاتہہ کپڑی مین ظاہر یہہ ہی کہ چادر مین ڈانک لیی اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ آستین مین ہاتہہ چہپائی لیکہا ہی علمار نی یہہ شاید بسبب شدت جاڑی کی تہا اور رکہنا داہنی ہاتہہ کا بائین پر متفق علیہ ہی درمیان امامونکی مگر امام مالک کی نزدیک چہوڑی رکہنا تونکا ہی اور جائز ہی باندہنا بہی لیکن امام ابوحنیفہ کی نزدیک ناف کی نیچی ہاتہہ رکہی اور امام شافعی کی نزدیک برابر سینہ کی یعنی ناف سی اوپر اور حدیثین دونو جانب مین آئی ہین اور لکہا ہی علمار نی کہ امر اسباب مین واسع ہی جو کچہہ کری درست ہی اور ناف کی نیچی کہنا تونکا یا سینہ پر خاص کر ثابت نہین ہوا ہی اور متعین نہین یعنی خاص ایک ہی چیز ثابت نہین بلکہ دونو طرح آیا ہی پس جبکہ ایسا تہا امام ابوحنیفہ نی جو کچہہ کہ مقرر اور معتاد بیچ صورت ادب کے ہی اختیار کیا کہ وہ ناف کی نیچی کہنا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہاتہونکو وقت تکبیر کہنی کی اور اوٹہانیکی کپڑی سی نکال لیوی مح **وعن** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِہِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا تہی لوگ حکم کیی جاتی یہہ کہ رکہی آدمی ہاتہہ داہنا اوپر بائین ہاتہہ اپنی کی نماز مین روایت کی یہہ بخاری **ف** ا مین اشارہ ہی اسپر کہ لائق ہی کہڑی ہونیوالی کو آگی جبار کی کہ ادب کو ہاتہہ سی ندی بلکہ ہاتہہ کو ہاتہہ پر رکہی اور سر جہکا رکہی

جیسیکہ بادشاہونکی کہڑی ہوتی ہین ۰ س **وعن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکعۃ ثم یقول وھو قائم ربنا لک الحمد ثم یکبر حین یھوی ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یفعل ذلک فی الصلوٰۃ کلھا حتی یقضیھا ویکبر حین یقوم من الثنتین بعد الجلوس متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتی کہڑی ہونی کا طرف نماز کی تکبیر کہتی یعنی تکبیر تحریمہ جسوقت کہ کہڑی ہوتی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ رکوع کرتی پہر کہتی سمع اللہ لمن حمدہ جسوقت اوٹہاتی پیٹہہ اپنی رکوع سی پہر کہتی کہڑی ہوتی ای پروردگار ہمری واسطی تیری ہی سب تعریف پہر تکبیر کہتی جسوقت جاتی سجدہ کی لیی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا یعنی سجدہ سی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ دوسرا سجدہ کرتی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا پہر کرتی ہہ بیچ تمام نماز اپنی کی یہانتک کہ پورا کرتی اوسکو اور تکبیر کہتی اوسوقت کہ کہڑی ہوتی دو رکعت پڑہ کر بیچہی بیٹہنے کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم ف اس حدیث مین فقط ذکر تکبیرات کا ہی اور ہاتہہ اوٹہانی کا ذکر نہین ۰ ع **وعن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوٰۃ طول القنوت رواہ مسلم جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر نمازون مین وہ نماز ہی کہ اوس مین دراز ہو قیام روایت کی یہہ مسلم ف اسی معلوم ہوا کہ نماز مین قیام طویل افضل ہی اسلیی کہ اوسمین مشقت اور خدمت اور طاعت زیادہ ہی اور علمارن اختلاف کیا ہی کہ قیام نماز مین افضل ہی یا سجود اور یہہ حدیث سند اوس جماعت کی ہی کہتی ہین قیام افضل ہی اور دلیل اون کی یہہ ہی کہ قیام مین قرآن پڑہا جاتا ہی اور قرآن افضل ہی تسبیح سی مذہب حنفیہ بہی یہی ہی ۰ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی حمید الساعدی** قال فی عشرۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فاعرض قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یکبر ثم یقرء ثم یکبر و یرفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یرکع ویضع راحتیہ علی رکبتیہ ثم یعتدل ولا یصبی راسہ ولا یقنع ثم یرفع راسہ فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ معتدلا ثم یقول اللہ اکبر ثم یھوی الی الارض ساجدا فیجافی یدیہ عن جنبیہ ویفتح اصابع رجلیہ ثم یرفع راسہ ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا ثم یعتدل حتی یرجع کل عظم الی موضعہ معتدلا ثم یسجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا ثم یعتدل حتی یرجع کل عظم الی موضعہ ثم ینہض ثم یصنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک ثم اذا قام من الرکعتین کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلوٰۃ ثم یصنع ذلک فی بقیۃ صلوتہ حتی اذا کانت السجدۃ التی فیہا التسلیم اخر رجلہ الیسری وقعد متوریا علی شقہ الایسر ثم سلم قالوا صدقت ھکذا کان یصلی رواہ ابوداؤد والدارمی وروی الترمذی وابن ماجۃ معناہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن

صحیح وفی روایۃ لابی داود من حدیث ابی حمید ثم رکع فوضع یدیہ علی رکبتیہ کانہ قابض علیہما ووتر یدیہ فنحاہما عن جنبیہ وقال ثم سجد فامکن انفہ وجبہتہ الارض ونحی یدیہ عن جنبیہ ووضع کفیہ حذو منکبیہ وفرج بین فخذیہ غیر حامل بطنہ علی شیء من فخذیہ حتی فرغ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری واقبل بصدر الیمنی علی قبلتہ ووضع کفہ الیمنی علی رکبتیہ الیمنی وکفہ الیسری علی رکبتہ الیسری واشار باصبعہ یعنی السبابۃ وفی اخری لہ واذا قعد فی الرکعتین قعد علی بطن قدمہ الیسری ونصب الیمنی واذا کان فی الرابعۃ افضی بورکہ الیسری الی الارض واخرج قدمیہ من ناحیۃ واحدۃ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا بیچ دس شخصون کی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ مین خوب جانتا ہون تم سی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو کہا صحابہون نی پس بیان کر دکھا ابی حمید نی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی طرف نماز کی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی یہان تک کہ برابر کرتی اون کو مونڈہون نی اپنی کی پہر تکبیر کہتی پہر قرآن پڑہتی پہر تکبیر کہتی اور اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی یہان تک کہ برابر اوٹہاتی اون دونون کو مونڈہون اپنی کی پہر رکوع کرتی اور رکہتی دونو ہتیلیان اپنی اپنی گہٹنون پر پہر سیدہی کرتی کمر پس جہکاتی سر اپنا اور نہ بلند کرتی یعنی پیٹہہ اور سر ہموار رکہتی پہر اوٹہاتی سر اپنا پس کہتی سمع اللہ لمن حمدہ پہر اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی یہان تک کہ برابر کرتی دونو مونڈہون اپنی کی درحالیکہ سیدہی کہڑی ہوتی پہر کہتی اللہ اکبر پہر جہکتی طرف زمین کی سجدہ کی لیی پس اور رکہتی دونو ہاتہہ اپنی دونو پہلوون اپنی سی اور موڑتی انگلیان پاؤن اپنی کی یعنی اسطرح کہ اونگلیون کی قبلہ کی طرف ہوتی پہر اوٹہاتی سر اپنا سجدہ سی اور موڑتی بایان پانون اپنا یعنی بچہاتی پس بیٹہتی اوسپر پہر سیدہی ہوتی یہان تک کہ پہرتی یعنی ہوجاتی ہر ہڈی طرف ٹہکانی اپنی کی درحالیکہ برابر ہوتی یعنی یہہ تاکید ہی لفظ یعتدل کی پہر سجدہ کرتی یعنی تکبیر کہتی ہوئی پہر کہتی اللہ اکبر اور اوٹہتی اور موڑتی بانیان پانو اپنا پہر بیٹہتی اوسپر یعنی جلسہ استراحت کرتی پہر اعتدال کرتی یعنی ٹہیرتی خاطر جمع سی یہان تک کہ پہراتی ہر ہڈی ٹہکانی اپنی پہر پہر کہڑے ہوتی پہر کرتی دوسری رکعت مین مانند اسکی یعنی سوای سبحانک اللہم اور اعوذ کی شروع رکعت مین پہر جسوقت کہ کہڑی ہوتی دو رکعت پڑہ کر یعنی بعد تشہد کی اللہ اکبر کہتی اور اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی کندہون تک جیسکہ تکبیر کہتی تہی نزدیک شروع کرنی نماز کی پہر کرتی اسیطرح بیچ باقی نماز اپنی کی یہان تک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچہی اوس کی ہی سلام یعنی اخیر رکعت کا دوسرا سجدہ ہوتا کہ اوسکی بعد تشہد اور سلام ہی نکالتی بائیان پانو اپنا اور بیٹہتی کولی پر اوپر بائین جانب اپنی کی پہر سلام پہیرتی کہا اون دس صحابیون نی کہ سچ کہا تو نی اسیطرح تہی حضرت نماز پڑہتی روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نی اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ نی معنی اسکی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کی حدیث ابی حمید کے سی یہہ آیا ہی کہ پہر رکوع کیا پہر رکہی دونو ہاتہہ اپنی اوپر دونون زانودن اپنی کی گویا کہ پکڑی ہوئی ہین اونکو اور مانند چلی کی کیا دونون ہاتون اپنی کو یعنی دور کیا کہنیون کو پہلو دنسی گویا کہ کہنیان مشابہ چلی کی ہوئین اور پہلو مشابہ کمان کی جیسکہ آگی کہا پس دور رکہا کہنیون کو دونو پہلودن اپنی سی اور کہا راوی نی پہر سجدہ کیا پس ٹہیرایا نا کہ اپنی کو اور پیشانی اپنی کو زمین پر اور اکیسو کیا دونون ہاتہون اپنی کو یعنی کہنیون کو پہلودن اپنی سی اور رکہی دونو ہاتہہ اپنی برابر مونڈہون اپنی کی اور کشادگی کی درمیان دونو زانون اپنی کی نہ لگانیوالی تہی پیٹہ اپنی

کو کسی چیز پر رانون اپنی سی یہان تک کہ فارغ ہوئی سجدون سی پھر بیٹھی پھر بچھا یا بانیان یا نوا اپنا اور متوجہ کی پشت داہنی یا نوا اپنی کو قبلہ کیطرف اور رکھا داہنا ہاتھہ اوپر گھٹنی داہنی کی اور بانیان ہاتھہ اپنا اوپر بائین گھٹنی کی اور اشارۃ کی ساتھہ انگلی اپنی کی یعنی سبابہ کی اور پھیر اور روایت ابی داؤد کی یون ہی اور جسوقت کہ بیٹھتی بیچ دو رکعتون کی بیٹھتی اوپر تلوی پانون بائین اپنی کی اور کھڑا کرتی داہنا پانوا پنا اور جسوقت کہ ہوتی بیچ چوتھی رکعت کی لگاتی بانیان کو لاطرف زمین کی اور نکالتی دونو پانوا پنی ایک طرف ۔ف۔ مین خوب جانتا ہون تمامی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی دعوی زیادتی علم کا موافق واقع کی واسطی ایک مصلحت کی کرے بغیر نقصانیت کی تو درست ہی اور پھر تکبیر کہتی اسی صریح معلوم ہوتا ہی کہ تکبیر تحریمہ بیچی ہاتھہ اوٹھانی کی کہتی تھی جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اور پس ٹھہرانا ناک اور پیشانی کو زمین پر اس سی معلوم ہوا کہ سجدہ ساتھہ ناک اور پیشانی کی دونون کی کرنا چاہیی کہ آنحضرت اسی پر مواظبت کرتی تھی اور حدیثین بھی موافق اسکی ہین پس پورا سجدہ ہوتا ہی ساتھہ رکھنی پیشانی اور ناک کی اگر ایک کو ان دونو مین سی کہا بسبب عذر کی مکروہ نہین اور اگر بغیر عذر کی ایک کو رکھا پس اگر پیشانی رکھی زمین پر اور ناک نرکھی تو جائز ہی اجماعا لیکن مکروہ ہی اور اگر اسکی بالعکس کیا یعنی ناک رکھی اور پیشانی نرکھی پس جائز ہی بکراہت نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کے نہین جائز وعلیہ الفتوی اور اشارۃ کی ساتھہ انگلی کی یعنی سبابہ کی سبابہ کہتے ہین شہادت کی انگلی کو یہہ نام ایام جاہلیت کا بھی وقت گالی دینی کے پس انگلی کو اوٹھانا تھی اسلیی وسکو سبابہ کہتی تھی کہ سکے معنی گالی کی ہین اسلام مین اسکا نام مسبحہ اور سباحہ ہوا کہ وقت تسبیح اور توحید کے اوسکو اوٹھاتی ہین پس اوس سے حضرت نی اشارہ کیا وقت پڑھنی کلمہ شہادت کی التحیات مین کہ وقت کہنی نفی کی یعنی اشہد ان لا الہ کی انگلی اوٹھائی اور وقت اثبات کی یعنی الا اللہ کہنی پر رکھدی ۔ح س۔ فتاوی عالمگیری **وعن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی کَانَتَا بِحِیَالِ مَنْکِبَیْهِ وَحَاذٰی اِبْهَامَیْهِ اُذُنَیْهِ ثُمَّ کَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ یَرْفَعُ اِبْهَامَیْهِ اِلٰی شَحْمَةِ اُذُنَیْهِ روایت ہی وائل بن حجری سیہہ کہ دیکہا اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ کہڑی ہوئی طرف نماز کی اوٹھائی دونو ہاتھہ اپنی یہانتک کہ ہوی مقابل دونو مونڈہون اونکی کی اور اوٹھائی انگھوٹھی اپنی برابر کانون اپنی کی پھر تکبیر کہی روایت کی یہہ ابوداؤد نی اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کی یہہ ہی کہ اوٹھاتی تھی انگوٹھی اپنی کانون کی لوون تک ف یہہ حدیث بھی موافق مذہب ابوحنیفہ کی ہی کہ تکبیر کہتی تھی بیچی ہاتھہ اوٹھانی کی اور انگوٹھی کا نون کی لوون تک اوٹھاتی تھی ۔ح **وعن** قَبِیْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّنَا فَیَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِیَمِیْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سی کہ وہ روایت کرتی ہین باپ اپنی سی کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتی ہماری پس پکڑتی بانیان ہاتھہ اپنا ساتھہ داہنی ہاتھہ اپنی کی یعنی قیام مین روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اُصَلِّیْ قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَی الْقِبْلَةِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَاَ فَاِذَا رَکَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَیْكَ عَلٰی رُکْبَتَیْكَ وَمَكِّنْ رُکُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰی تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰی مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ

عَلٰی فَخِذِكَ الْيُسْرٰی ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَّسَجْدَةٍ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مَعْنَاهُ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّاْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَاْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ ۔۔۔ روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ کہا ایا ایک شخص پس نماز پڑہی مسجد مین پہر آیا پس سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر پڑہ نماز اپنی اسواسطی کہ تو نی نماز نہین پڑہی پس کہا اوسنی سکھلاؤ مجکو ای رسول اللہ کی کہ کسطرح پڑہون مین نماز فرمایا جسوقت متوجہ ہو تو طرف قبلہ کی پس اللہ اکبر کہہ پہر پڑہ سورہ فاتحہ اور جو کچھہ چاہا اللہ نی پہہ کہ پڑہی تو یعنی سورہ فاتحہ کی ساتہہ اور سورہ جو چاہہ پڑہ پس جسوقت کہ رکوع کری پس رکہہ اپنی ہاتہ تکوا اپنی زانوون پر اور پہیر تو رکوع اپنی مین اور پہیلا اوپر برابر رکہہ پیٹہہ اپنی کو پس جسوقت اوٹہاوی تو سر اپنا پس سیدہی کر پیٹہہ اپنی اور اوٹہا سر اپنا یعنی سیدہا کہڑا ہو یہانتک کہ پہر آوین ہڈیان طرف اپنی جوڑون کی پس جسوقت کہ سجدہ کری تو پس پہیر واسطی سجدہ کی پس جسوقت اوٹہائی تو سر اپنا پس بیٹہہ اور پاؤن مین ران اپنی کی پہر کر یہہ ہیچ ہر رکوع اور سجدی کی یہان تک کہ اطمینان کری تو یعنی رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ مین یہہ لفظ ہین مصابیح کی اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نی ساتہہ تہوڑی تغیر کی و ۔۔۔ روایت کی ترمذی اور نسائی نی معنی اسکی اور ایک روایت ترمذی کی مین یون آیا ہی کہ کہا جسوقت چاہی تو کہ کہڑا ہو تو طرف نماز کی پس وضو کر جیسا حکم کیا تجکو اللہ نی ساتہہ اوسکی پہر کلمہ شہادت پڑہ یعنی جیسا کہ وضو کی بعد پڑہنا آیا ہی کہ بڑی فضیلت رکہتا ہی یا معنی تشہد کی یہہ ہین کہ اذان کہہ پہر اچہی طرح نماز ادا کر یا اقامت کی یہہ معنی ہین کہ تکبیر کہہ پس اگر ہو ساتہہ تیری قرآن یعنی یاد ہو پس پڑہ قرآن اور اگر نہ یاد ہو قرآن پس الحمد للہ کہہ اور اللہ اکبر کہہ اور لا الٰہ الا اللہ کہہ پہر رکوع کر ف اس سی معلوم ہوا کہ جسکو قرآن یاد نہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر بجای قرآن کی پڑہی جیسکہ کوئی مسلمان ہو تو نماز کی اسکی وقت تک فرض ہی یاد کرنا قرآن کا یعنی اسقدر کہ نماز مین پڑہنا فرض ہی اور اس عرصہ مین اگر یاد نہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل کری ۔ وعن الفضل بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ مثنی مثنی تشہد فی کل رکعتین وتخشع وتضرع وتمسکن ثم تقنع یدیک یقول ترفعہما الی ربک مستقبلا ببطونہما وجہک وتقول یا رب یا رب ومن لم یفعل ذلک فہو کذا وکذا وفی روایۃ فہو خداج رواہ الترمذی اور روایت ہی فضل بن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز دو دو رکعت ہی التحیات ہی ہیچ ہر دو رکعت کی اور خشوع ہی اور عاجزی ہی اور ظاہر کرنا غریبی کا ہی پہر اوٹہاتو دونو ہاتہہ اپنی کہا فضل نی ہیچ تفسیر لفظ تم تقنع یدیک کی یہہ کہتی تہی حضرت اور مراد کہتی تہی اس قول سی یہہ کہ بلند کرنو اونکو طرف پروردگار اپنی کی سامنی کرنوالا ہو ہتیلیان دونو ہاتہہ تونکی ہونہہ اپنی کی یعنی جیسی کہ ادب دعا کا ہی اور کہہ تو ای رب میری ای رب میری اور جس شخص نی نہ کیا یہہ یعنی جو کہ ذکر کیا گیا یا دعا نہ کی پس وہ شخص یا نماز اوسکی ایسی اور ایسی ہی یعنی ناقص ہی اور ایک روایت مین یون ہی پس وہ ناقص ہی ۔ روایت کی یہہ ترمذی نی ف نماز دو دو رکعت ہی یعنی نماز نفل مین افضل یہہ ہی کہ دو دو رکعت پڑہی خواہ دن ہو خواہ رات امام شافعی نی اسی پر عمل کیا ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک چار چار رکعت افضل ہین رات مین بہی اور دن مین بہی اور صاحبین کی نزدیک رات مین دو دو اور دن مین چار چار رکعت افضل ہین دلیل امام شافعی کی تو یہی حدیث ہی اور صاحبین نی قیاس کیا ہی تراویح پر اور امام ابوحنیفہ کہتی ہین کہ صحت کو پہنچا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم بعد عشا کی چار رکعت پڑہنی تہی اور نماز چاشت مین بہی چار رکعت پڑہنی آئی ہین اور یہہ بہی ہی کہ چار رکعت مین مشقت زیادہ ہوتی ہی بسبب دیر تک کہڑے رہنی تحریمہ کی اور جن عبادت مین مشقت زیادہ ہوتی ہی افضل ہوتی ہی اور یہہ جو فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہی مراد اس سی یہہ ہی کہ نماز نفل طاق نہین بلکہ ادنی درجہ دو رکعتین ہین اور خشوع ہی یعنی عاجزی کرنی ہی باطن مین اور تضرع عاجزی کرنی ظاہر مین ۔ح۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ صَلّٰى لَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سعید بن حارث بن معلی سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو ابو سعید خدری نے پس پکار کر کہی تکبیر او سوقت کہ اوٹہایا سر اپنا سجدہ سی اور جسوقت کہ سجدہ کیا اور اوسوقت کہ اوٹہی دو رکعت پڑہ کر اور کہا اسیطرح دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کی یہہ بخاری نی **ف** مقصود یہہ ہی کہ امام سب تکبیرین پکار کر کہی اور خاص یہی چند تکبیرین اتفاقا بیان کین شاید کہ مذکور انکار ہوا ہوگا اسلیی یہی بیان کین اور بیچ روایت اسمعیل کی ذکر تکبیرات کا بہی آیا ہی کہا بیمار ہوئی یا غائب ہوئی ابو ہریرہ پس اوانی نماز ابو سعید نی پس پکار کر کہین تکبیرات وقت شروع نماز کی اور رکوع کی بیان کی ساری حدیث ۔ح۔ **وعن** عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ اَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی ایک بوڑہی کی یعنی ابی ہریرہ کی مکہ مین پس کہین بائیس تکبیرین پس کہا مینی واسطی ابن عباس کی کہ تحقیق یہہ شخص احمق ہی پس کہا ابن عباس نے گم کری تجکو مان تیری یہہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ بائیس تکبیرین چار رکعتون مین ہوتی ہین مع تکبیر تحریمہ کی اور مروان اور نبی امیہ نی یہہ تکبیرین پکار کر کہنی چہوڑ دین تہین اسلیی عکرمہ نی ابو ہریرہ کی پکار کر تکبیرین کہنی پر تعجب کیا ۔ح۔ **وعن** عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ يَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی علی بن حسین سی بطریق ارسال کی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز مین جب جہکتی یعنی رکوع سجدہ مین اور اوٹہتی یعنی وقت قومہ اور جلسہ اور قیام کی پس ہمیشہ رہی یہہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہان تک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سی یعنی وفات پائی روایت کی یہہ مالک نی **وعن** عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اور روایت ہی علقمہ سی کہا کہا واسطی ہمارہی ابن مسعود نی کیا نہ پڑہاؤن مین تمکو نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی اور نہ اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی مگر ایک بار ساتہہ تکبیر شروع کرنی نماز کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی اور کہا ابو داود نی یہہ صحیح نہین اوپر اس معنون کی **ف** ترمذی نی دو باب لکہی مین اول تو رفع یدین مین اور دوسرا باب عدم رفع یدین مین اور اس دوسری باب مین یہہ حدیث لایا ہی اور کہا کہ اس مقدمہ مین براء بن عازب سی یہی حدیث آئی ہی اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہی اور ساتہہ اسکی قائل مین بہت صحابہ اور تابعین اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی ہی لیکن ہان عبد اللہ بن مبارک سی پہلی باب مین نقل کیا ہی کہ حدیث رفع یدین کی ثابت ہی اور ر

ابن مسعود کی حدیث جو عدم رفع یدین کی ثابت ہمیں ہی و رسوای اسحدیث کی جو مقتضہ عدم رفع کی اخبار اور آثار بہت ہین چنانچہ پہلی مذکور ہوین ۱۲ ف + **وعن** ابی حمید الساعدی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ استقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللہ اکبر رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی طرف نماز کی سامنی ہوتی قبلہ کی اور اوٹھاتی ہاتہ اپنی اور کہتی اللہ اکبر روایت کی ہیہ ابن ماجہ نی **وعن** ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر وفی مؤخر الصفوف رجل فاساء الصلوۃ فلما سلم نادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فلان الا تتقی اللہ الا تری کیف تصلی انکم ترون انہ یخفی علی شیء مما تصنعون واللہ انی لاری من خلفی کما اری من بین یدی رواہ احمد

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی اور پیچہ اخیر صف کی ایک شخص تہا اس بری طرح پڑہتا تہا نماز پہر جب سلام پہیرا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی فلانی کیا نہین ڈرتا تو اللہ سی کیا نہین دیکہتا تو کسطرح پڑہتا ہے تو نماز بتحقیق تم گمان کرتی ہو یہہ کہ پوشیدہ رہتی ہی مجہپر کوئی چیز اوجیز سی کہ کرتی ہو تم قسم ہی اللہ کی بتحقیق مین البتہ دیکہتا ہون پیچہی اپنی سی جیسا کہ دیکہتا ہون اگی اپنی سی روایت کی یہ احمد نی **ف** یہہ دیکہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اگی اور پیچہی سی بطریق خرق عادت یعنی معجزہ کی تہا یا بوحی یا الہام کی اور کبہی کبہی تہا نہ ہمیشہ اور موید اسکی یہہ حدیث ہی کہ جب اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گم ہوئی اور معلوم نہوا کہ کہان گئی منافقون نی کہا کہ محمد کہتا ہی مین خبر آسمان کی پہونچاتا ہون اور یہہ نہین جانتا کہ اونٹنی اوسکی کہان ہی پس فرمایا حضرت نی واللہ نہین جانتا مین مگر جو کچہہ کہ علوم کردا دی مجکو پروردگار میرا اب دیکہا دیا مجکو پروردگار میری نی کہ وہ ایسی ایسی جای ہی اور مہارا اوسکی ایک رخت کی ناخنون اگی ہوئی ہی اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ مین بشر ہون نہین جانتا مین یعنی بغیر علوم کروائی حق کی اس دیوار کے پیچہی کیا ہی اپنی حالت نماز مین افضل اور اعلی حالتون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی ظاہر ہونا حقایق اشیا کا اور مطلع ہونا اون پر اسحالت میر بہت کامل تہا اور شہود حضرت کا موجب غیبت کائنات سی نہ تہا یعنی حالت حضور مین اور حیز مین حضرت سی پوشیدہ نہوتی تہین حضور کاملین کا ایسا ہی ہوتا ہی اور مشایخ نی کہا ہی کہ نماز مقام کشف و حضور کا ہی نہ محل غیبت اور استغراق کا اور بعضون نی کہا ہی کہ حضرت کے دونون مونڈہون کی درمیان مین دو سو اخ تہی اونسی ہی دیکہتی تہی یہہ بات غریب ہی اور روایت صحیح سی ثابت نہین ہوئی

باب ما یقرا بعد التکبیر

باب ہی بیچ بیان اوسچیز کی کہ پڑہی بعد تکبیر تحریمہ کی **ف** صحیح حدیثون مین دعا مین اور اذکار کی بیچ وقت شروع کرنی نماز کی واقع ہوئی ہین مثل وجہت آخر تک کی اور سبحانک اللہم اور سوا اوسکی تعلیمی مستحب ہی پڑہنا اوسکا نزدیک شافعیہ کی یہہ فرائض اور نوافل کی سب پڑہی یا بعض اور نزدیک ابوحنیفہ اور مالک و احمد کی فقط سبحانک اللہم آخر تک ہی پڑہی اور جو کچہہ کہ سوای اسکی روایت کیا گیا ہی محمول اوپر نوافل کی ہی یعنی نفلون مین حضرت پڑہتی تہی کذا فی الہدایۃ اور نزدیک ابو یوسف کی سبحانک اللہم اور انی وجہت دونون پڑہی اور مختار طحاوی کا ہی یہی ہی اب نمازی اختیار رکہتا ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کی پڑہی یا پہلی اوسکے اور مشہور یہی ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کی پڑہی ۱۲ ف +

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسکت بین التکبیر وبین القراءۃ اسکاتۃ فقلت بابی انت وامی یا رسول اللہ اسکاتک بین التکبیر وبین

القراءۃ ما تقول قال اقول اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہتی یعنی بکار کرنہ پڑہی درمیان تکبیر اور درمیان قراءۃ کی چپ ہنا پس کہا مینی قربان ہو باپ میرا تمہاری ورمان میری ای رسول خدا کی پوچہتا ہون مین تسی چپ ہنی تمہاری کو درمیان تکبیر اور درمیان قراءۃ کی کہ کیا کہتی ہو تم اوسمین فرمایا کہتا ہون مین یا الہی دری ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میر کی جیسیکہ دوری رکہی تونی درمیان مشرق اور مغرب کی یعنی بہت بخش گناہ میری یا الہی پاک کر مجکو گناہون سی جیسا پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی یعنی خوب پاک کر گناہون سی یا الہی ہو ڈال گناہ میری ساتہہ پانی اور برف اور اولون کی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** اخیر کی جلد سی مراد یہہ ہی کہ پاک کر مجکو گناہون سی ساتہہ طرح طرح کی بخشش کی بیان مبالغہ منظور ہی بخشش مین ان چیزون سی دہونا حقیقۃً نہین مراد ہی **وعن** علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ وفی روایۃ کان اذا افتتح الصلوٰۃ کبر ثم قال وجھت وجہی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک واذا رکع قال اللھم لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی فاذا رفع راسہ قال اللھم ربنا لک الحمد ملء السموٰت والارض وما بینھما وملء ما شئت من شیء بعد واذا سجد قال اللھم لک سجدت وبک امنت ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین ثم یکون من اخر ما یقول بین التشھد والتسلیم اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت رواہ مسلم وفی روایۃ للشافعی والشر لیس الیک والمھدی من ھدیت انا بک والیک لا منجا منک ولا ملجاء الا الیک تبارکت　　اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی طرف نماز کی اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ نبی جسوقت کہ شروع کرتی نماز اللہ اکبر کہتی پہر کہتی متوجہ کیا مینی متوجہ ہنا اپنا اوسکی کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو درحالیکہ متوجہ ہونیوالا ہون طرف حق کی اور بیزار ہون دین باطل سی اور نہین مین شریک کرنیوالون سی تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطی اللہ ہی کی ہی کہ پروردگار ہی عالمون کا نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتہہ اوسکی حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون مسلمانون سی الٰہی تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو ہی پروردگار میرا اور مین بندہ تیرا ہون ظلم کیا مینی نفس اپنی پر اور اقرار کیا مینی ساتہہ گناہ اپنی کی یعنے اور تونی فرمایا ہی کہ جو بندہ اپنے

گناہون کا اقرار کرتا ہوا آوی میری درگاہ مین بخشون مین اوسکو پس بخش واسطی میری سارے اسکے کہ نہین بخشتا کوئی گناہ میری مگر تو اور راہ دکہا مجکو واسطی بہتر ین خلاق کی راہ نہین دکہاتا واسطی بہترین خلقون کی کوئی مگر تو اور پہیر مجہسی خلاق بد نہین پہیرتا مجہسی خلاق بد مگر تو حاضر ہون خدمت تیر مین اور حکم بجالانی تیرمین اور خیر تمام ہیچ ہاتہہ تیری کی ہی اور برائی نہین نسبت کی جانی طرف تیری مین قایم ہون ساتہہ قوت تیری کی اور رجوع تیری طرف رکہتا ہون بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو یعنی عقل کیسکی کنہ ذات اور صفات تیری کو نہین پہونچی بخشش مانگتا ہون تجہی اور توبہ کرتا ہون طرف تیری اور حسوقت رکوع کرتی حضرت کہتی یا الہی واسطی تیری رکوع کیا مینے اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین اور واسطی تیری اسلام لایا مین عاجزی کی واسطی تیری شنوائی میری نی اور بینائی میری نی اور گودی میری نی اور ہڈی میری نی اور پٹہی میری نی پس حسوقت کہ اوہتاتی سر اپنا کہتی یا الہی ای رب ہمارے تیری ہی لیی حمد ہی آسمانون بہر اور زمین بہر اور بقدر بہرائی اوسچیز کی کہ درمیان انکی ہی اور بہرائی اوسچیز کی کہ چاہی تو کسی چیز سی پیدا کرنا بعد اسکی یعنی بعد آسمان اور زمین وغیرہ کی اور معدوم چیزین جو پیدا کرنی چاہی اور حسوقت کہ سجدہ کرتی کہتی یا الہی تیری ہی لیی سجدہ کیا مینی اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین اور تیری ہی لیی اسلام لایا مین سجدہ کیا منہ میری نی واسطی اوسکی کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت دی اوسکو اور کہولی کان اوسکی اور آنکہین اوسکی بہت بابرکت ہی اللہ نیک ترین پیدا کرنیوالا پہر ہولی آخر اوسچیز کی کہ کہتی درمیان التحیات اور سلام کی یہہ دعا یا الہی بخش میرے پہلی گناہ کہ اگلی کیی مینی اور پیچہلی کیی مینی اور چہپوشیدہ کیی مینی اور جو ظاہر کیی مینی اور جو کہ زیادتی کی مینی یعنی عمل مین اور خرچ کرنی مال مین اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی اونکو مجسی تو ہی اگلی کرنیوالا جسکو چاہی بندون اپنی سی قدر اور عزت مین اور تو ہی پیچہی ڈالنی والا جسکو چاہی نہین کوئی معبود مگر تو روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت شافعی کے بعد لفظ فی یدیک کی یون آیا ہی اور شر منسوب نہین طرف تیری اور ہدایت کیا کیا وہی کہ جسکو ہدایت کیا تو نی مین قایم ہون ساتہہ قوت تیری کی اور رجوع طرف تیری رکہتا ہون نہین نجات تجہی اور نہین پناہ مگر طرف تیری بابرکت ہی تو اور برائی نہین نسبت کیجانی طرف تیری یعنی از راہ ادب و تعظیم کی اگرچہ سب تیری ہی پیدایش سی ہی اور حقیقت مین ہیچ پیدا کرنی کی برائی نہین ہی کہ حق سبحانہ کو ہر چیز کی پیدا کرنی مین حکمتین مین برائی اگر ہی تو مخلوقات مین ہی جیسیکہ فرمایا مین شر ما خلق یعنی پناہ مانگتا ہون برائی مخلوق کی سی اور بعضی کہتی ہین کہ معنی الشر لیس الیک کی یہہ ہین کہ شر نہین نزدیک کرنیوالی طرف تیری کہ اوس سی تیری درگاہ مین نزدیکی حاصل کیجاوی یا شر نہین چڑہتی طرف تیری یعنی مقبول نہین ہوتے جیسیکہ فرمایا الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی اوسکی طرف چڑہتی ہین باتین پاکیزہ ۔ح۔ **وعن** انس ان رجلا جاء فدخل الصف وقد حفزہ النفس فقال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بہا فانہ لم یقل باسا فقال رجل جئت وقد حفزنی النفس فقلتہا فقال لقد رایت اثنی عشر ملکا یبتدرونہا ایہم یرفعہا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی یہہ کہ آیا ایک شخص پس داخل ہوا صف مین اور بیحقیق چڑہا ہانپتا اوسکا دم پس کہا الحمد للہ بہت برا ہی سب تعریف واسطی اللہ کی تعریف بہت پاکیزہ برکت کی گئی اوسمین پس جب ادا کر چکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی کہا کون تم مین سی کہنی والا ہا ان کلمون کو پس چپ ہی قوم یعنی جو کہ حاضر تہی بلحاظ اسکی کہ شاید ہمہی خطا ہولی کہ اوسکی سبب سے خطاب حتاب کی ہو فرمایا حضرت نی کون ہا تم مین سی کہنی والا ان کلمونکو پس چپ ہی قوم پہر فرمایا حضرت نی کون ہا تم مین سی کہنی والا ان

کلمونکو پس تحقیق اوسنی نہین کہی قباحت کی بات پس کہا ایک شخص نے کہ آیا تہا مین اور تحقیق چڑہ گیا تہا دم میرا پس کہی مینی یہہ کلمات پس فرمایا حضرتؐ نی تحقیق دیکہی مینی بارہ فرشتی جلدی کرتی تہی ان کلمونکو کہ کونسا اونمین سی لیجاوی اونکو یعنی جناب الہی مین روایت کے یہہ مسلم نی ف اوس شخص نے جو ذکر دم چڑہنی کا کیا بیان واقع تہا الا ہیچ کہنی ان کلمات کی اور عذر کرنیکی اوس سے موخل نہین رکہتا + ح +

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَارِثَةَ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتی نماز کہتی پاک ہی تو یا الہی اور بڑائی بیان کرتی ہون ہم ساتہہ تعریف تیری کی اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیری روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث نہین جانتی ہم اسکو مگر روایت حارثہ کے سی اور تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اوسکی بسبب حفظ اوسکی ف طیبی رح شافعی نی کہا ہی کہ یہہ حدیث حسن مشہور ہی عمل کیا ہی اوپر خلفاء راشدین سی عمر بن خطاب نے اور یہہ حدیث مسلم مین بہی ہی انتہی اور بہت سی تقریر اسحدیث کی تقویت مین کی ہی جو چاہی اوسمین دیکہے

لے **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَذَكَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ عُمَرُ نَفْخُهُ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق اونہون نی دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے نماز کہتی تہی یعنی بعد تکبیر تحریمہ کی اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اور تعریف ہی واسطی اللہ کے بہت اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام یعنی ہمیشہ تین بار یعنی سبحان اللہ بکرۃ واصیلا کو بہی تین بار پڑہتی مثل پہلی کلمات کی پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی شیطان سی تکبر اوسکی سی اور شعرون اوسکی سی اور وسوسہ اوسکی سی روایت کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نی مگر ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا لفظ والحمد للہ کثیرا کا اور ذکر کیا بیچ آخر اوسکی من الشیطان الرجیم اور کہا حضرت عمر نی نفخہ شیطان کا کبر ہی اور نفث اوسکا بیتین ہین اور ہمز اوسکا جنون ف مراد نفخہ شیطان سی تکبر اور خود پسندی ہی کہ اوسمین آدمی کو ڈالتا ہی یعنی تکبر کرواتا ہی اور اوسکو اوسکی نظر مین اچہا کر کر دکہاتا ہی گویا کہ تکبر اوسمین پہونکتا ہی اور مراد نفث سی کہ یعنی دم کرنیکی ہی سحر کہا ہی کہ شیطان آدمی پر کرتا ہی یا اوس سی کرواتا ہی اور یہہ معنی مناسب ہین ساتہہ قول اللہ تعالی کی ومن شر النفاثات فی العقد کہ مراد نفاثات سی عورتین سحر کرنیوالیان ہین اور بعضون نی کہا کہ مراد نفث سی شعر بمضمون ہین کہ آدمی کی جیبہ ڈالتا ہی اور اوسکی منہ سی نکلواتا ہی مانند بری منتروں کی اور اون شعرون کے کہ جنمین ہجو مسلمانون کی اور الفاظ کفر اور فسق کی ہون اور مراد ہمز سی عیب اور طعن کرنا اور بعضون نی کہا کہ مراد ہمز شیطان سے وسوسہ اوسکا مراد ہی جیسکہ ہمزات سی اس آیہ مین اعوذ بک من ہمزات الشیطان وسوسی اوسکی مراد رکہی ہین پس یہہ معانی جب مراد ہون گے

کر معنی ذکر آئی کسی تین حدیث مین حضرت عمر سی ثابت نہون و قول کسی ادی کا ہو اور اگر تفسیر اسکی حضرت عمر رضی صحت پہونچی گی تو مراد ہے
سنے ہون کی نماز کیہہ + س ح + **وعن** سمرۃ بن جندب انہ حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سکتتین سکتۃ اذا کبر وسکتۃ اذا فرغ من قرأۃ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
فصدقہ ابی بن کعب رواہ ابوداود ورواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی نحوہ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ تحقیق اوسنے
یاد کیہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی دو سکتی یعنی چپ رہنا ایک چپ رہنا جسوقت کہ تکبیر تحریمہ کہہ چکتی اور دوسرا چپ رہنا جسوقت
کہ فارغ ہوتی پڑہنی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کیسی پس سچا کیا اوسکو ابی بن کعب نے روایت کی ہیہ ابوداود نی اور روایت کی ترمذی اور
ابن ماجہ اور دارمی نی مانند اسکی **ف** پہلی سکتی سی مراد نہ بتکا کر پڑہنا ہی پس وہ متفق علیہ ہی درمیان سب علما کی اسطی پڑہنی ثنا کے
کے اور سکتہ دوسرا سنت ہی نزدیک شافعی کے تا مقتدی سنے وہ فاتحہ پڑہین و منازعت امام کی ساتہہ لازم نہ آوی کہ وہ ممنوع ہی اور مذہب حنفیہ
اور مالکیہ مین ہیہ سکتہ مکروہ ہی + ن + **وعن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نہض من الرکعۃ
الثانیۃ استفتح القرأۃ بالحمد للہ رب العلمین ولم یسکت ہنیۃ ولم یسکت ہنیۃ فی صحیح مسلم وذکر الحمیدی
فی افرادہ وکذا صاحب الجامع عن مسلم وحدہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا ہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی دوسری رکعت پڑہ کر شروع کرتی پڑہنا الحمد للہ رب العالمین کا اور نہ چپ رہتی اسی طرح سی
صحیح مسلم مین ہے اور ذکر کیا اوسکو حمیدی نی جمع کتاب فراد اپنی کی اور اسی طرح ذکر کیا جامع الاصول والی نی فقط مسلم سی **ف** یعنی جسب
دو رکعت کی بعد دوسرا استفتاح شروع ہوا تو خلیفہ تو سہم پڑہنی استفتاح کی تہی اسلیی بیان کیا کہ جسب دوسرا استفتاح شروع کرتی تو سکتہ واسطی پڑہنے
دعای استفتاح کی نہ کرتی بلکہ الحمد للہ ہی شروع کر دیتی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ معنی ہیہ ہون کہ جب کہڑی ہوتی واسطی رکعت دوسرے کی شروع
کرتی پڑہنا الحمد کا + ح + س **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ کبر ثم قال ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین
لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللہم اہدنی لاحسن الاعمال
واحسن الاخلاق لا یہدی لاحسنہا الا انت وقنی سیئ الاعمال وسیئ الاخلاق
لا یقی سیئہا الا انت رواہ النسائی روایت ہی جابر سی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتی نماز اللہ اکبر
کہتی پہر کہتی تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطی اللہ پروردگار عالمون کی ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور
ساتہہ اسیکی حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون اول مسلمانون کا یا الہی راہ دکہا مجکو واسطی بہترین عمال کی اور بہترین خلقون کی نہین راہ دکہاتا
واسطی بہترین اعمال و اخلاق کی مگر تو بچا مجکو بری عملونسی اور بری خلقون سی نہین بچاتا بری عملون اور بری خلقون سی مگر تو روایت
کے ہیہ نسائی نی **ف** مین ہون اول مسلمانون کا لکہا ہی علمانی کہ ہیہ بات خاص حضرت ہی کی لیی ہی کہ اول سب سی اسلام
اونہین کا ہی کیونکہ ہر پیغمبر سابق ہوتا ہی اسلام مین اپنی امت پر اور قرآن مین حضرت کو حکم ہوا ہی کہ یون کہیں اور سوای حضرت کی اور
پر ہیہ بات درست نہین آتی جہوٹ لازم آتا ہی پس بعضون نی کہا ہی کہ نماز اس سی فاسد ہوتی ہی لیکن صحیح ہیہ ہی کہ اگر قصد تلاوت
آیہ قرآنی کا کری نہ خبر دنیا حالت اپنی سی تو نماز فاسد نہین ہوتی اور کہتا ہی بندہ ضعیف کہ اگر اس جملہ کو خبر ہیہ مراد رکہین

اور مقصود انشا ہو تجدید ایمان و اسلام سی اور ظاہر کرنا اطاعت کا ہو ایک وجہ رکھتا ہی جیسیکہ تابعدار بادشاہون کی وقت اور ترقی حکم کی کہتے ہین جو حکم ہوا ور بہلی جو فرمان برداری کرونگا مین ہونگا مقصود ظاہر کرنا اور انشا رغبت اور اطاعت کا ہی واللہ اعلم + ح ۰+

وعن محمد بن مسلمۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام یصلی نطوعا قال اللہ اکبر وجہت وجہی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین وذکر الحدیث مثل حدیث جابر الا انہ قال وانا من المسلمین ثم قال اللھم انت الملک لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک ثم یقرا رواہ النسائی اور روایت ہی محمد بن مسلمہ سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑی ہوتی پڑہنی نفل کہنی اللہ ہیت بڑا ہی متوجہ کیا مینی منہ اپنا واسطی اوسکی کہ پیدا کی آسمان اور زمین درحالیکہ مین توحید کرنیوالا ہون اور نہین مین مشرکون سی اور ذکر کی حدیث مانند حدیث جابر کی مگر یہہ کہا محمد نی وانا من المسلمین یعنی اور جابر نی وانا اول المسلمین کہا ہا پھر کہا یا الہی تو ہی بادشاہ ہے نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو اور تعریف ہی تجکو پھر پڑہی قراۃ یعنی بعد اعوذ وبسملہ کی روایت کی یہہ نسائی نی

باب القراءۃ فی الصلوٰۃ

باب قراۃ کا پیچ نماز کی **ف** قراۃ نماز مین نزدیک سب علما کی فرض ہے نزدیک شافعی کی ساری نماز مین اور نزدیک مالک کی تین رکعت مین باعتبار للاکثر حکم الکل کی اور ہماری نزدیک دو رکعت مین اور مذہب امام احمد کا پیچ قول مشہور کی موافق شافعی کی ہی اور ایک روایت مین موافق ہماری اور نزدیک حسن بصری اور زفر کی ایک رکعت مین فرض ہی + ح ۰+

الفصل الاول

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم لمن لم یقرا بام القراٰن فصاعدا روایت ہی عبادۃ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہوتی نماز پوری اوس شخص کے کہ نہ پڑہی الحمد روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ نہین ہی نماز اوسکی کہ نہ پڑہی الحمد اور زیادہ اور **ف** یعنی الحمد اور ساتہہ اسکی کچہہ اور بہی پڑہنا ضرور ہی سند پکڑی ہی ساتہہ اسحدیث کی امام شافعی نی اور احمد نی پیچ ایک روایت کے اوپر فرضیت پڑہنی فاتحہ کی نماز مین اسلیی کہ نفی کی نماز کی اوس سی کہ فاتحہ نہ پڑہی اور نزدیک ہماری نفی کمال کی ہی یعنی بغیر اسکی نماز پوری نہین ہوتی دلیل ہماری قول اللہ تعالی کا ہی فاقراوا ما تیسر من القراٰن یعنی پڑہو جو کہ آسان ہو قراٰن سی اور حضرت نی بہی ایک اعرابی کو فرمایا واقرا ما تیسر معک من القراٰن یعنی پڑہو جو کہ آسان ہو ساتہہ تیری قراٰن سی پس فرض کہ نماز بغیر اوسکی روا نہو پڑہنا ایک آیۃ یا تین آیۃ کا ہی قراٰن سی خواہ فاتحہ ہو یا سوا اوسکی اور کچہہ اور پڑہنا فاتحہ کا واجب ہی کہ نماز بغیر اوسکی ناقص ہوتی ہی +

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰۃ لم یقرا فیہا بام القراٰن فہی خداج ثلثا غیر تمام فقیل لابی ہریرۃ انا نکون وراء الامام قال اقرا بہا فی نفسک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالی قسمت الصلوٰۃ بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سال فاذا قال العبد الحمد للہ رب العلمین قال اللہ تعالی حمدنی عبدی واذا قال الرحمن الرحیم قال اللہ تعالی اثنی علی عبدی واذا قال ملک یوم الدین قال مجدنی عبدی واذا قال ایاک نعبد وایاک نستعین قال ہذا بینی وبین عبدی ولعبدی ما سال فاذا قال اہدنا الصراط المستقیم صراط

الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نماز پڑہی اور نہ پڑہی اوسمین ام القرآن پس وہ نماز ناقص ہی کہا اوسکو تین بار نہین پوری ہوتی پس کہا گیا واسطی ابوہریرہ کی تحقیق ہوتی ہین ہم پیچہی امام کی یعنی جب ہم پڑہین کہا اونہون نی پڑہ تو اوسکو آہستہ اسطرح کہ آپ سنی اپنی کر سنامینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تہی فرمایا اللہ تعالی نی کہ تقسیم کی مینی نماز درمیان اپنی اور درمیان بندی اپنی کی آدہون آدہی یعنی حمد ثنا میری لیی ہی اور دعا بندی کی لیی اور واسطی بندی میری کی ہی جو مانگی پس جب کہتا ہی بندہ الحمد للہ رب العالمین فرماتا ہی اللہ تعالی تعریف کی میری بندی نی میری اور جسوقت کہتا ہی بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہی اللہ تعالی ثنا کی مجہپر بندی نی میری اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ مالک یوم الدین فرماتا ہی اللہ تعالی تعظیم کی میری بندی نی میری اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ ایاک نعبد وایاک نستعین فرماتا ہی اللہ تعالی یہہ درمیان میری اور درمیان بندی میری کی ہی یعنی عبادۃ اللہ کی لیی ہی اور مدد مانگنی بندی کیلیی ہی اور واسطی بندی میری کی ہی جو مانگا یعنی مدد اوسکی کرتا ہون اور جسوقت کہتا ہی بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فرماتا ہی اللہ یہہ واسطی بندی میری کی اور واسطی بندی میری کی جو مانگی روایت کی یہہ مسلم نی

ف تقسیم کی مینی نماز مراد نماز ہی یہان سورہ فاتحہ ہی اور یہی جہ ہی لیل پکڑی ابوہریرہ کی ساتہہ اسحدیث کی واسطی پڑہنی فاتحہ کی مقتدی کو یعنی جب فضیلت فاتحہ کی ایسی ہی تو ضرور ہوا پڑہنا اوسکا نمازین اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ سورہ فاتحہ کی سات آیتین ہین تین خالص اللہ کی ثنا مین یعنی مالک یوم الدین تک اور ایاک نعبد یہ یعنی ایاک نعبد ایاک نستعین مشترک ہی درمیان بندی اور خدا کی کہ آدہی آیۃ مین یعنی ایاک نعبد مین اقرار اوسکی عبادت کا ہی اور آدہی آیۃ مین یعنی ایاک نستعین مین طلب حاجت ہی بندی کی اور تین جمع اوسکی بعد مین اون تین خاص حاجت بندی کی ہی اللہ تعالی سی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسملہ اخل فاتحہ کی اور جزو اوسکا نہین جیسیکہ مذہب ہمارا ہی کیونکہ اگر داخل اسکی گنین تو آیتہ آیتین ہوتی ہین پس یہہ تقسیم صحیح نہین ہوسکی ایک طرف سارہی جاوینگی ایک طرف سارہی تین پس آدہون آدہی کہان رہا اور اسپر بہی دلالت کرتی ہی کہ ایک سات آیتو نمین سی صراط الذین انعمت علیہم ہی ۔ ح **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِاَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر تہی شروع کرتی نماز سا تہہ الحمد للہ رب العالمین کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر اسحدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت الحمد کی پہلی بسم اللہ نہ پڑہتی تہی لیکن پڑہنا اوسکا متفق علیہ ہی کہ کسیکو خلاف اوسمین نہین اور احدیثون سی پڑہنا اوسکا ثابت ہوا ہی خواہ بسملہ کو جزو فاتحہ کا رکہین جیسا کہ شافعی کہتی ہین یا جزو نکہین جیسیکہ حنفیہ کہتی ہین پس شافعیہ تاویل کرتی ہین اسحدیث کی کہ مراد الحمد للہ رب العالمین سی سورہ فاتحہ ہی جیسیکہ کہتی ہین کہ الم پڑہی اور سورہ البقرہ مراد ہوتی ہی پس ہیچ اس سی نکلا کہ بسملہ نہ پڑہتی تہی اور ہم کہتی ہین کہ مراد نفی جہر کی ہی کہ بسملہ پکار کر نہ پڑہتی تہی نفی مطلق پڑہنی کی نہین کیونکہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور خلفاء راشدین سی اور اور صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سی کہ پکار کر نہین پڑہتی تہی بسم اللہ کو اگرچہ نماز جہریہ ہوتی اور شیخ ابن ہمام نی بعضی حفاظ سی یعنی جنکو بہت سی حدیثین یاد ہوتی ہین نقل کیا ہی کہ کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی ہی کہ صریح ہو بیچ جہر کرنی بسملہ کی مگر کہ اوسکی اسناد مین کلام ہی انتہی اور کتنی ہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہم سی ان گنت منقول ہی کہ جہر نہین کرتی تہی اور احیانا اگر بعضون سی جہر روایت کیا گیا ہی تو واسطی تعلیم کی بتایا بسبب کمال قرب کی مقتدیون نی سنا اور ترمذی نی دو باب لکہی ہین ایک مین حدیثین جہر کرنی بسملہ کے

لکہیں۔

لکھی ہین اور دو سرے ہین ترک جہر کی اور ترجیح دی ہی حدیثون ترک جہر کیکو اور کہا ہی کہ ہمارے جانب کی ہین کثر اہل علم کی اصحاب سی مثل ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی اور تابعین وغیرہم سی ۱۲ ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملئکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ متفق علیہ وفی روایۃ قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین فانہ من وافق قولہ قول الملئکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ھذا لفظ البخاری ولمسلم نحوہ وفی اخری للبخاری قال اذا امن القاری فامنوا فان الملئکۃ تؤمن فمن وافق تامینہ تامین الملئکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ۱۲ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آمین کہی امام پس آمین کہو یعنی جب امام قراءۃ فاتحہ کی آمین کہتا ہی وسوقت فرشتی ہی آمین کہتی ہین پس تم بہی وسوقت آمین کہو اسلیی کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہوجاوی آمین وسکی اور آمین فرشتون کی بخشتا ہی اللہ واسطی وسکی جو اگی گذری گناہ اوسکی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی جسوقت کہی امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین پس تحقیق جو شخص کہ مطابق ہوکہنا اوسکا کہنی فرشتونکی بخشی جاویگی واسطی جو اگی کیی گناہ یہہ لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین مانند اسکی اور ترجمہ اور روایت کی بخاری مین کہا جسوقت آمین کہی پڑہنی والا قرآن کا یعنی امام بالاطلاق پڑہنی والا پس آمین کہو اسلیی کہ تحقیق فرشتی آمین کہتی ہین پس جو شخص کہ موافق ہوآمین اوسکی آمین فرشتون کیکی بخشی جاویگی واسطی اوسکی وہ کہ اگلی ہین گناہ اوسکی ف معنی آمین کی یہہ ہین کہ یا اللہ قبول کر دعا میری اور مراد فرشتونسی حفظ یعنی فرشتی مثل لکہنی والی ہین اور بعضون نی کہا کہ اور فرشتی ہین سوا اونکی ۱۲ ۔ وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین یجبکم اللہ واذا کبر وارکع فکبروا وارکعوا فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک قال واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد یسمع اللہ لکم رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن ابی ھریرۃ وقتادۃ واذا قرأ فانصتوا اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پڑہو تم نماز پس سیدہی کرو اپنی صفونکو پہر امام ہو ایک تمہارا پس جسوقت اللہ اکبر کہی امام پس اللہ اکبر کہو اور جسوقت کہی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین مقبول کریگا دعا تمہاری اللہ پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہی امام اور رکوع کری پس اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پس تحقیق امام رکوع کرتا ہی پہلی تمہاری اور اوٹہتا ہی پہلی تمسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس یہہ بدلی اوسکی فرمایا حضرت نی اور جسوقت کہ کہی امام سمع اللہ نی واسطی اوسکی کہ حمد کرتا ہی اوسکی اوسکو پس کہو الہی ای رب ہمارے واسطی تیری حمد ہی سنتا ہی اللہ حمد تمہاری روایت کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ابو ہریرہ اور قتادہ سی یہہ لفظ زیادہ ہی اور جسوقت پڑہی پس چپ رہو ف پس یہہ بدلے اوسکی یعنی چاہیی کہ مقدار رکوع مقتدی اور امام کی برابر ہو پس فرمایا وہ لحظہ کہ سبقت کی ہی امام نی ساتہہ اوسکی تہیرچہ پہلی رکوع کرنیکی پورا ہوجاتا ہی ساتہہ اوس لحظہ کی کہ تاخیر کی اوس سی متی بعد سر اوٹہانی اوسکی کے رکوع سی یعنی جیسی امام کی بعد رکوع مین گئی تہی ویسی ہی اوٹہی بہی بعد اوسکی پس مقدار رکوع امام کے اور

مقتدی کی برابر ہوئی اور پس کہو اللھم ربنا لک الحمد اور ایک روایت مین ربنا ولک الحمد ساتھ واو کی بھی آیا ہی اور ایک روایت مین اللھم ربنا ولک الحمد بھی اور اس حدیث مین دلیل ہی ابوحنیفہ کی لیی کہ وہ کہتی ہین امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی اور مقتدی ربنا اور امام شافعی کی نزدیک دونون کلمے کہی امام بھی اور مقتدی بھی اور منفرد بھی اور نزدیک صاحبین کے امام بھی دونون کہی مثل منفرد کی اور امام ابوحنیفہ سی بھی ایک روایت مین اسیطرح ہی لیکن بنا چکی کہی اکیلا نمازی دونون کلمے کہی بالاتفاق اور اکتفا کرنا ایک پر بھی جایز ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ اکتفا ربنا پر کری اور سمع اللہ اوپہتی ہوئی کہی اور ربنا حالت قیام مین اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی امام ابوحنیفہ کی لیی کہ مقتدی امام کی پیچھی کچھہ نہ پڑہی چاہیی کہ ہر رہی نماز جہری ہو یا سری ہو ۔ **وعن** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ فِی الْاُوْلَیَیْنِ بِاُمِّ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَفِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ بِاُمِّ الْکِتَابِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَۃَ اَحْیَانًا وَیُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی مَا لَا یُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ وَھٰکَذَا فِی الْعَصْرِ وَھٰکَذَا فِی الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ظہر مین پہلی دو رکعتون کی سورہ فاتحہ اور دو سورہ یعنی ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور سورہ پڑہتی اور دو رکعتون پچھلی مین سورہ فاتحہ فقط اور کبھی ہمکو آیہ سنا تی اور دراز کرتی قراۃ پہلی رکعت مین اوسقدر کہ نہ دراز کرتی دوسری رکعت مین اور اسی طرح عصر مین کرتی اور اسیطرح صبح مین روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** ظاہر یہہ ہی کہ کبھی سنانا آیہ کا قصدا نہ تھا تا لوگ جانین کہ بعد فاتحہ کی سورہ پڑہتی ہین یا فلانی سورہ پڑہتی ہین اور تخصیص ظہر کی اتفاقی ہی اور پہلی رکعت دراز پڑہنی تینون امامون کی مذہب مین ہی سب زمانون مین اور مذہب امام محمد کا بھی یہی ہی ظہر اور عصر اور صبح مین حدیث سی ثابت کیا ہی اور مغرب و عشا کو قیاس پر کیا ہی اور عبدالرزاق نے آخر حدیث کی لایا ہی کہ ہم گمان کرتی ہین کہ مقصود آنحضرتؐ کا اس دراز پڑہنی سی یہہ تھا کہ لوگ پہلی رکعت پاوین اور ابوداود اور ابن خزیمہ نی بھی ایسا ہی روایت کیا ہی اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور ابویوسف کی یہہ مخصوص ساتھہ نماز فجر کی ہی کہ وقت نیند اور غفلت کا ہی اور دونون رکعتین پہلی استحقاق قراۃ کی برابر ہین پس مقدار مین بھی برابر ہون چنانچہ ایک حدیث مین بیان اسکا آیا ہی کہ حضرتؐ ہر رکعت مین بقدر ثلثین آیۃ کی پڑہتی اور دراز پڑہنا جو اس حدیث مین آیا ہی محمول ہی اوپر رکوع و دعا استفتاح اور اعوذ اور بسم اللہ پڑہتی تھی اور ثلثین آیتون سی کم زیادتی ہوتی تھی اور خلاصہ مین کہا ہی کہ قول امام محمد کا احب ہی یعنی اچھا ہی کذا فی شرح ابن الہمام ۱۲ ۔ **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نَحْزُرُ قِیَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِیَامَہٗ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ قَدْرَ قِرَاءَۃِ الٓمٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ قَدْرَ ثَلٰثِیْنَ اٰیَۃً وَحَزَرْنَا قِیَامَہٗ فِی الْاُخْرَیَیْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِکَ وَحَزَرْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰی قَدْرِ قِیَامِہٖ فِی الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا ہی ہم اندازہ کرتی کھڑی ہونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر مین اور عصر مین پس اندازہ کرتی ہم کھڑی ہونی حضرتؐ کا بیچ دو رکعتون پہلی کی ظہری مقدار پڑہنی الم تنزیل السجدہ کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ پڑہتی تھی ہر رکعت مین بقدر تیس آیتون کی اور اندازہ کیا ہمنی کھڑی رہنی آنحضرتؐ کا بیچ پہلی دو رکعتون کے نماز عصری اوپر مقدار کھڑی ہونی اوسکی پچھلی دو رکعتون مین ظہری اور یہہ پچھلی دو رکعتون کی عصری اوپر مقدار آدہی اوسکی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** مقدار پڑہنی الم تنزیل السجدہ کی یعنی دونون رکعتون مین اسقدر پڑہتی تھی یا ہر رکعت مین اور جنسے

معنون کی موافق ہی روایت آیندہ کہ بقدر تیس آیتون کی پڑہنی تہی اسلیی کہ سورہ مذکور مین تیس آیتین ہین اور بر تقدیر معنون اول کی روایت کی آیندہ مخالف ہوتے ہی اس روایت کی اور پچہلی دو رکعتون مین مقدار آدہی کی اوس سے اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ظہر کی اخیر کی دو رکعتون مین ہی سورہ پڑہنی تہی مختصر پہلی سی قول جدید امام شافعی کا موافق اسکی ہی لیکن فتوی قول قدیم پر ہی کہ وہ موافق مذہب امام ابوحنیفہ کی ہی پس عمل کیا جاوی گا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان جواز پر نہ سنت پر یعنی کبہی اسطرح پڑہنی تہی تا لوگ اسکا جائز ہونا معلوم کرین جانا چاہیی کہ سب امام قائل ہین کہ اخیر کی دو رکعتون مین اختصار کرنا سورہ فاتحہ پر سنت ہی اور ہماری نزدیک اگر تسبیح کہی یا سکوت کری تو ہی جائز ہی لیکن قراءۃ افضل ہی و نخعی اور ثوری اور تمام علما کوفہ کی اسپر ہین اور محیط مین کہا ہی کہ اگر قصداً سکوت کری برا ہی واسطی مخالفت سنت کے اور بیہقی روایت حسن بن زیاد کی ابوحنیفہ سی آیا ہی کہ قراءۃ اخیر کی رکعتون مین واجب ہی و ابن ابی شیبہ نی حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کیا ہی کی قراءۃ پڑہی پہلی دونون رکعتون مین اور تسبیح کہا اخیر کی دونون مین کذا ذکر الشمنی اور یہہ بہی کہا ہی کہ اگر اخیر کی دونون رکعتون مین سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑہی سجدہ سہو کا واجب نہین ہوتا صحیح تر یہی ہی اسلیی کہ پڑہنا زی سورہ فاتحہ کا اخیر کی رکعتون مین سنت ہی اور ترک کرنا سورہ کا واجب نہین اور صحیح تر نزدیک احمد کی یہہ ہی کہ پڑہنا سورہ کا اخیر مین مکروہ نہین کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہی کہ کبہی کبہی زیادہ کرتی تہی سورہ فاتحہ بیچ دو رکعتون اخیر کی ولیکن مستحب ہی ترک کرنا سورہ کا ۱۲ **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَفِي رِوَايَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ اَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ظہر مین والیل اذا یغشی اور ایک روایت مین سبح اسم ربک الاعلی اور عصر مین مانند اسکی اور صبح مین دراز اس سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بعضے حدیثون مین جو واقع ہوا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی فلانی نماز مین فلانی سورہ اور بیان نہین کیا کہ پہلی مین پڑہتی تہی یا دونون مین یا ایک رکعت مین بلا تعین پہلی یا دوسری کے پس یہہ عبارت ان سب احتمالات کو شامل ہی لیکن بیچ جمل کرنیکی اور پڑہنی ایک سورہ کی دونو رکعت مین تکرار لازم آوی گا یا تبعیض سورہ کے یعنی تہوڑی ایک مین اور پچہے تہوڑی ایک مین اور یہہ دونون بعید ہین اگر چہ جائز ہین اسلیی کہ وقوع اسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نادر ہی و فقہا نی لکہا ہی کہ پڑہنا تمام سورہ کا اگر چہ تہوڑی تہوڑی فاصل ہی پڑہنی بعض سورہ کی سی اگر چہ طویل ہو یہہ حکم وتر اور صبح کی اور جمعہ مین جسم کرنا سارے مہینی مین افضل ہے چہوٹے سورہ پڑہنی ہی اور جمل کرنا اور پڑہنی کے بیچ ایک رکعت کی خواہ اول ہو خواہ دوسری ظاہر ترین احتمالات کا ہی سب عبارۃ کے اور سنا مینی بعضی ثقات فقہا رکہ کی ہی کہ مینو اخفیون کے ہی کہ یہہ جو فقہا نی تعین کی ہی اول مفصل اور اوساط مفصل اور قصار مفصل کے یہہ معتبر ہی پہلی رکعت مین ۱۲ **وعن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن معظم سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی مغرب مین سورہ طور روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام فضل بیٹی حارث کی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی مغرب مین سورہ مرسلات عرفا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یہہ حدیثین اور وہ حدیث کہ اوسمین آیا ہی کہ حضرت نماز مغرب مین سورہ اعراف اور انفال اور دو خان پڑہتی تہی اور ایسی ہی اور حدیثین کہ مثل انکی واقع ہوی ہین دلالت کرتی ہین اور یہہ نہ مقرر ہونی قراءۃ کی جیسیکہ فقہا نی لکہا ہی کہ طوال مفصل فجر مین اور ظہر مین اور اوساط عصر اور عشا مین اور قصار مغرب مین پڑہی تہی اصل دلیل

منتہا کی ہیہ تعین قراءۃ کی ہیہ ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی نامہ ابو موسیٰ شعر کو اوا حاکم کوفہ کی تہی لکہا اوسمین ہیہ تفصیل لکہی تہی اوسپر ام قراءۃ کا قرار یا حاصل ہیہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانی مین مقراءۃ کا بیچ طول و قصر کی مختلف تہا باختلاف احوال اوقات کے اور مصلحت جواز کی اجاوسکی مقرر ہوا امراور برنامہ حضرت عمر کی اور ضرور ہی کہ اوسکو کچہہ دلیل و رسماع حضرت سی سن لیا ہو مین ہوگا اور شاید کہ اکثر اوقات حضرت اسطرح پڑہتی ہونگی جیسا کہ حضرت عمر نی لکہا اور کبہی کبہی خلاف اوسکی ہوگا عوض کی ہیہ کافی ہی قول حضرت عمر کا دلیل ہونے مین ۔ **وعن** جابر قال کان معاذ بن جبل یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یاتی قومہ فصلی لیلۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم اتی قومہ فامہم فافتتح بسورۃ البقرۃ فانحرف رجل فسلم ثم صلی وحدہ وانصرف فقالوا لہ انافقت یا فلان قال لا واللہ ولاتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاخبرنہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا اصحاب نواضح نعمل بالنہار وان معاذا صلی معک العشاء ثم اتی قومہ فافتتح بسورۃ البقرۃ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی معاذ وقال یا معاذ افتان انت اقرا والشمس وضحہا والضحی واللیل اذا یغشی وسبح اسم ربک الاعلی متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا معاذ بن جبل نماز پڑہتی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر آتا اوس اپنی قوم کی امام ہوتا اپنی قوم کی اوسنماز پڑہی معاذ نی ایک رات ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی پہر آئی اپنی قوم مین اوسکا امام ہوا اوسنی اوس شروع کی سورہ بقرہ اوس پہر ایک شخص نماز سی پس سلام پہیرا پہر نماز پڑہی اکیلی اور چلا گیا اوس کہا لوگون نی اوسکو کیا منافق ہوگیا تو ای فلانی یعنی ہیہ فعل منافقون کا سا کیا تو نی ای فلانی کہ جماعت سی نکلا اور کاہل ہوا وہ نماز سی کہا اوسنی نہین منافق ہوا مین قسم ہی اللہ کی اور البتہ اوسنکا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دونگا اوسنکو پس آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا ای رسول خدا آسہم اونٹ والی ہین کہ ہانی کہیتی ہین ساتہہ اونکی یعنی درختون و کہیتون مین تہی مین محنت کرتی ہین سارا دن کو اور تحقیق معاذ نی نماز پڑہی ساتہہ آپکی عشا کی پہر آئی اپنی قوم کی پاس پس شروع کی سورہ بقرہ یعنی فہی اسمین سچ ہوا کہ دنکا تہکا ہوا تہا پس متوجہ ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف معاذ کی پس فرمایا ای معاذ کیا فتنہ مین ڈالنی والا ہی تو یعنی لوگون سی جماعت چہوڑ اکر دین مین خلل ڈلواتا ہی پڑہ والشمس وضحہا اور واللیل اذا یغشی اور سبح اسم ربک الاعلی روایت کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس سلام پہیرا یعنی اگرچہ فعل سلام کا نہا لیکن اوسنی چاہا کہ نماز سی ساتہہ سلام کی تکل تامشابہت ہوساتہہ تمام ہونی نماز کی اور ایک روایت مین بعد سبح اسم ربک الاعلی کی ہیہ سورتین بہی روایت کی گئی اذا السماء انفطرت و اذا السماء انشقت اور بروج اور طارق اور شافعیہ نی ساتہہ اسحدیث کی دلیل پکڑی ہی سپر کہ فرض پڑہنی والی کو اقتدا کرنا نفل پڑہنی والی کا جائز ہی سلیمی کہ معاذ جو حضرتؐ کی ساتہہ نماز پڑہتی تہی فرض ادا ہو جاتا تہا پس نماز جو قوم کی ساتہہ پڑہتی تہی نفل ہوتی تہی اور قوم کی نماز فرض تہی پس معاذ کی اس فعل کی آنحضرتؐ نی تقریر کی یعنی روا رکہا منع نفرمایا اور حنفیہ کی نزدیک ہیہ جائز نہین پس جواب شافعیہ کو حنفیہ ہیہ دیتے ہین کہ نیت ایک امر ہی کہ نہین مطلع ہوتا اوسپر کوئی مگر ساتہہ خبر دینی نیت کرنی والی کی پس جائز ہی معاذ حضرتؐ کی ساتہہ نماز ہ نیت نفل پڑہتی ہون تا سیکہین حضرت سی طریقہ نماز کا اور برکت و فضیلت حضرتؐ کی نماز کی حاصل کرین اور دفع کرین اپنی نفس سے تہمت نفاق کی پہر آتی ہون قوم کی پاس اور پڑہاتی ہون اونکو نماز فرض اسطی حاصل کرنی دونون فضیلتونکو

پس حمل کرنا اسپر اولی ہی اسلیی کہ یہہ سبکی نزدیک جائز ہی بخلاف پہلی بات کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ امام کو سنت ہی تخفیف
کرنی نماز میں اور رعایت کرنی ضعیفون کی ۔ ح ع ۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ
وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء سی کہ
کہا سنا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتے تہی عشا میں والتین والزیتون اور نہیں سنا میں کسیکو زیادہ خوش آواز حضرتؐ سی روایت کی یہہ
بخاری اور مسلم نی ف یعنی دونون کتابون نی ایک کہت میں والتین پڑہتے اور دوسری میں اور کہیہہ ۔ ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا وَكَانَتْ صَلٰوتُهُ بَعْدُ تَخْفِيْفًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہتے تہی فجر میں سورہ ق والقرآن المجید اور مانند اوسکی
اور تہی نماز حضرتؐ کی پیچہی نماز فجر کی ہلکی روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی فجر کی نماز میں قراءۃ دراز پڑہتے اور اور نمازون سی کم اسلیی
کہ وہ وقت قبولیت دعا اور برکت کا ہوتا ہی ۔ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ تحقیق اونہون نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ پڑہتے تہی نماز فجر میں والیل اذا عسعس یعنے اذا الشمس کو رت روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى اَخَذَتِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ
بن سائب سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وقت فجر کی مین یعنی بمقام مکہ کی پس شروع کی سورہ مومنین یعنی قد
افلح المومنون یہان تک آیا ذکر حضرت موسی اور ہارون کا یا ذکر حضرت عیسی کا درمیان آسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہانسی پس رکوع کیا روایت
کی یہہ مسلم نی ف ذکر حضرت موسی اور حضرت ہارون کا اس آیت مین ہی ثم ارسلنا موسی واخاہ ہارون اور ذکر حضرت عیسی کا اس آیت
مین ہی وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ اور درمیان آی کہانسی یعنی اونکی ذکر سی روی یہان تک غالب ہی اونپر کہانسی پس سورۃ تمام نکر سکی کو
کردیا رکوع ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى
وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہی فجر کی نماز میں روز
جمعہ کی الم تنزیل پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں ہل اتی علی الانسان روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف شافعیہ کا عمل اسپر ہی
اور حنفیہ نی جو قراءۃ مقرر کرنیکو منع کیا ہی تو اسصورت مین کیا ہی کہ لوگ اوسکو لازم اور واجب جانکر پڑہین اور اوسکی سوا اور کچہہ پڑہنی کو مکروہ جانین
اور اگر واسطی برکت حاصل کرنیکی ساتہہ قراءۃ حضرتؐ کی اور اتباع سنت کی پڑہین مضائقہ نہین بشرطیکہ سوا اوسکی اور بہی کچہہ کبہی کبہی
پڑہین تا جاہل گمان نہ لیجاوین کہ سوا اسکی جائز نہین اور دلیل حنفیہ کی یہہ ہی ہی کہ دوام اس عمل کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
ثابت نہین ہوا ہی بلکہ کبہی کبہی پڑہتے ہونگی پس کبہی کبہی پڑہنا ہر کسیکو افضل ہی اور صبح کی نماز میں سورہ سجدہ پڑہی تو سجدہ تلاوت
کا بہی کری اگرچہ بعضی شافعیہ نے بعض ایام مین اسکی ترک اوسکا اولی لکہا ہی لیکن حضرتؐ سی ثابت ہوا ہی ۔ ح س ۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ
الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم یقرأ بہما یوم الجمعۃ رواہ مسلم اور روایت ہے عبید اللہ بن ابی رافع سے کہا خلیفہ کیا مروان نے ابوہریرہ کو مدینہ پر اور نکلا مروان طرف مکہ کی پس نماز پڑھائی ہمکو ابوہریرہ نے جمعہ کی پس پڑھی سورہ جمعہ پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں سورہ اذا جاءک المنافقون پس کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یہ دونوں سورتیں دن جمعہ کی یعنی نماز جمعہ میں روایت کی یہ مسلم نے **وعن** النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العیدین وفی الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلی وہل اتاک حدیث الغاشیۃ قال واذا اجتمع العید والجمعۃ فی یوم واحد قرأ بہما فی الصلوتین رواہ مسلم اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے دونوں عیدوں میں اور جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نے اور جب جمع ہوتی عید اور جمعہ ایک دن میں پڑھتے یہ دونوں سورتیں دونوں نمازوں میں یعنی عید میں اور جمعہ میں روایت کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنا ان دونوں سورتوں کا ان نمازوں میں مستحب ہے کہ ہمیشہ ہوا کرے سورہ جمعہ اور منافقون نماز جمعہ میں ہمیشہ نہ پڑھتے تھے **وعن** عبید اللہ ان عمر بن الخطاب سأل ابا واقد اللیثی ما کان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاضحی والفطر فقال کان یقرأ فیہما بقٓ والقرآن المجید واقتربت الساعۃ رواہ مسلم اور روایت ہے عبید اللہ سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کیا پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان میں اور عید فطر میں اس نے کہا تھے پڑھتے ان دونوں میں سورۃ ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ روایت کی یہ مسلم نے **ف** مقصود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس پوچھنے سے یہ تھا کہ حاضرین اسکو سنیں اور انکے ذہن میں قرار پکڑے باوجود اس کے کہ سنت سے ثابت ہے اور سنت کی احوال اور اقوال سے واقف تھے نہ جاننا انکا بعید تھا **وعن** ابی ہریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی رکعتی الفجر قل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یہ دو رکعتوں سنت فجر کی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہ مسلم نے **وعن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا والتی فی آل عمران تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دونوں رکعتوں سنت فجر کی قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا کہ سورہ بقر میں ہے اور وہ آیت کہ سورہ آل عمران میں ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم روایت کی یہ مسلم نے **ف** پہلی آیۃ ساری یوں ہے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون اور دوسری آیۃ آل عمران کی یوں ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ظاہر یہ ہے کہ کبھی کبھی یہ دو آیتیں پڑھتے ہونگے اور قل یا اور قل ہو اللہ اکثر پڑھتے ہونگے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پڑھنا بعض سورۃ کا خصوصاً سورۃ کی درمیان میں مکروہ نہیں ہے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح صلوتہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث لیس اسنادہ بذاک روایت ہے ابن عباس سے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز اپنی ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی

روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین ہی اسناد اسکی ایسی یعنی قوی **ف** شروع کرتی نماز اپنی ساتھہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی یعنی بسم اللہ جیکی سی پڑہنی ہیر قراءۃ شروع کرنی قبل جیکی کی اسلیی لکہا نی یہہ حدیث مخالف دیر کی حدیثونکی ہو کہ شروع کرتی نماز ساتھہ الحمد للہ رب العالمین کے اور میرک شاہ نی کہا ہی کہ اسحدیث کو جو ضعیف کہا اسمین نظر ہی بلکہ یہہ حدیث حسن ہے اور اسناد اسکی صحیح ہی ۲ ع **وعن** وائل ابن حجر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال آمین مد بہا صوتہ رواہ الترمذی وابو داود والدارمی وابن ماجۃ اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین دراز کی ساتھہ اسکی آواز اپنی روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود و دارمی و ابن ماجہ نی **ف** دراز کی ساتھہ اوسکی آواز درازگی آواز سی پکار کر کہنا مراد ہی یا مد کرنا الف آمین کو جانا چاہیی کہ آمین کہنی بعد پڑہنی فاتحہ کی سنت ہی بالاتفاق خواہ منفرد ہو یا امام یا مقتدی اگرچہ امام آمین نکہی اور پکار کر کہنا اسکا سنت ہی امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک و امام ابو حنیفہ کی نزدیک پکار کر نکہی وہ کہتی ہین کہ حدیثین پکار کر کہنی کی محمول ہین اوپر کہ یہہ ابتدا امین تہا واسطی تعلیم کی یہہ جیکہ صحابہ سیکہلیی جیکی کہنی گلی چنانچہ کہا ابن ہمام نی کہ روایت کے احمد اور ابو یعلی اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نی حدیث شعبہ کی اون نی نقل کی علقمہ بن وائل سی وسنی اپنی باپ سی کہ اوسنی نماز پڑہی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ پہنچی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر کہی آمین اور جیکی کہی اور پیروکی کی ہی وہنون نی ابن مسعود کے کہ وہ جیکی کہتی تہی اور حضرت عمر سی منقول ہی کہ کہا اونہون نی چار چیزین ہین کہ امام اونمین اخفا کرہی اعوذ اور بسملہ اور سبحانک اللہم اور آمین اور اصل دعا مین جیکے پڑہنا ہی واسطی قول اللہ تعالی کی ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنی دعا کرو اپنی رب سی گڑگڑا کر اور چپکی اور شک نہین ہی اسمین کہ امین دعا ہی پس وہ بہی تعالی کے راجع ہوا چپکی کہنا اوسکا اور آمین قرآن سی نہین ہے اجماعا اسمین نہین اوپر ہی یہہ ہو ساتھہ آواز قرآن کی جیسیکہ نہین جائز اوپر کہنا اوسکا مصحف مین واللہ اعلم ۲ ع **وعن** ابی زہیر النمیری قال حدثنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء لیملج فاتیناہ علی رجل قد الح فی المسئلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شیء یختم قال بامین رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی زہیر نمیری سی کہ کہا نکلے ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اکیرات پس آئے ہم اوپر ایک شخص کے کہ تحقیق بہت مبالغہ کرتا تہا سوال کرنہین اوپر مانگنی صلی اللہ علیہ وسلم نی واجب کیا اگر ختم کیا پس کہا ایک شخص نی قوم مین سی ساتھہ کیسچیز کی ختم کری فرمایا حضرت نی ختم کری ساتھہ آمین کی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** واجب کیا یعنی جنت کو اپنی لیی یا مغفرت کو یا قبولیت دعا کو اگر مہر کی یا تمام کیا دعا کو اور معنی اول مناسب ہین بسبب حدیث کی آمین ختم رب العالمین یعنی آمین مہر ہے رب العالمین کے آفات و بلیات دفع ہونی مین بسبب اوسکی جیسیکہ مہر سی محفوظ رہتا ہی خط اور ہر چیز کہ اوپر مہر کرتی ہین پس فرمایا ساتھہ آمین کی ختم کری کہ بمنزلہ مہر کی ہی اور تمام و کامل ہونی دعا ساتھہ اوسکی ۲ ع **وعن** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب بسورۃ الاعراف فرقہا فی الرکعتین رواہ النسائی اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی مغرب کی ساتھہ سورہ اعراف کی متفرق پڑہا اس سورہ کو دونون رکعتون مین روایت کی یہہ نسائی نی **ف** حضرت نی مغرب مین قراءۃ مختصر پڑہتی تہی اور بیان جواز کی لیی دراز قراءۃ ہی پڑہی کہ جائز یون ہی ہی اور اس مین شک نہین کہ وقت مغرب کا گنجایش سکی رکہتا ہی خصوصا جبکہ شفق نام سفیدی کا ہو ۲ ع **وعن** عقبۃ بن عامر قال کنت اقود برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقتہ فی السفر فقال لی یا عقبۃ

الا اعلمک خیر سورتین قرئتا فعلمنی قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس قال فلم یرنی سررت بهما جدا فلما نزل لصلوٰۃ الصبح صلی بهما صلوٰۃ الصبح للناس فلما فرغ التفت الی فقال یا عقبۃ کیف رایت رواہ احمد وابوداؤد والنسائی اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہا تھا میں پہنچتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی اونکی سفر میں پس کہا واسطے میری اے عقبہ نہ سکھلاؤں تجھ کو بہتر سورتین کہ پڑھی گئین پس سکھلائین مجکو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہا عقبہ نے پس نہین دیکھا حضرتؐ نے مجکو کہ خوش کیا گیا میں ساتھہ ان دونون کی بہت پس جب اوترے واسطے نماز صبح کی نماز پڑھی ساتھہ اونکے دونون کی نماز صبح کے واسطے لوگونکی پس جب فارغ ہوئے ہری طرف میری پس فرمایا اے عقبہ کیسا دیکھا تو نے روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے ف بہتر سورتین کہ پڑھی گئین یعنی مقدمہ تعوذ یعنی پناہ مانگنی مین بہتر ہین حضرتؐ نے عقبہ سے سوال کرکے جب یہہ سورتین سکھائین تو دیکھا انکو کہ کچھہ بہت خوش نہوئے اسلیئے کہ اوسمین بیان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور پاکی وغیرہ کا مانند اور سورتون کی نہین پس حضرتؐ نے صبح کی نماز مین اونکو پڑھہ کر فرمایا کہ اے عقبہ کیسی دیکھی تو نے فضیلت انکی کہ صبح کی نماز مین کہ افضل نمازونکی ہے اور قراءۃ دراز اوسمین مستحب ہے انکو پڑھنا مین ۱۲ وعن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی صلوٰۃ المغرب لیلۃ الجمعۃ قل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد رواہ فی شرح السنۃ ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر الا انہ لم یذکر لیلۃ الجمعۃ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز مغرب مین جمعہ کی رات قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کیا ہے شرح السنۃ مین اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے مگر تحقیق اوسنے نہین ذکر کیا شب جمعہ کا ف نماز مغرب سے مراد فرض اور سکا بیان اور احتمال ہے کہ سنت مراد ہو اور ابن حبان نے بعد لفظ قل ہو اللہ کے کہ فی حدیث یون نقل کی ہے فی العشاء سورۃ الجمعۃ والمنافقین یعنے شب جمعہ کے عشا مین یہہ دونون سورتین پڑھتے تھے اور دیکھا ہے ابن ملک نے یہہ اور مثل اسکی محمول دوام پر نہین ہے بلکہ کبھی کبھی پڑھتے کبھی نہین تاکہ لوگ جواز اوسکا معلوم کرلین ۱۲ وعن عبد اللہ بن مسعود قال ما احصی ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلوٰۃ الفجر بقل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی هریرۃ الا انہ لم یذکر بعد المغرب اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا نہین گن سکتا مین کہ کسقدر سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے قل یا ایہا الکافرون و قل ہو اللہ احد دو رکعتون سنت کی کہ پیچھے مغرب کے ہین اور دو رکعتون مین کہ پہلے نماز فجر کی مین روایت کیا یہہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے مگر ذکر نہین کیا پیچھے مغرب کے ف نہین گن سکتا مین یعنی اکثر بار حضرتؐ کو یہہ پڑھتے دیکھا کہ بسبب کثرت کے گن نہین سکتا ۱۲ وعن سلیمان بن یسار عن ابی هریرۃ قال ما صلیت ورائ احد اشبہ صلوٰۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فلان قال سلیمان صلیت خلفہ فکان یطیل الرکعتین الاولیین من الظهر ویخفف الاخریین ویخفف العصر ویقرأ فی المغرب بقصار المفصل ویقرأ فی العشاء بوسط المفصل ویقرأ فی الصبح بطوال المفصل رواہ النسائی وروی ابن ماجۃ الی ویخفف العصر اور روایت ہی سلیمان بن یسار سے اون نے نقل کی ابی ہریرہ سے کہا ابوہریرہ نے نہین نماز پڑھی مینے پیچھے کسیکی کہ بہت مشابہ ہو نماز کی پڑھنی مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی فلانی شخص سی کہا سلیمان نی نماز پڑہی یعنی پیچہی اونکی یعنی فلانیکی پیں تہی دراز کرتی پہلی دو رکعتین ظہر کی اور ہلکی کرتی تہی دو پچہلی اور ہلکی کرتی تہی نماز عصر کو اور پڑہتی تہی مغرب مین سورتین چہوٹی مفصل کی اور پڑہتی تہی عشا مین بیچ کی سورتین مفصل کے اور پڑہتی تہی صبح مین یعنی سورتین مفصل کی روایت کی یہہ نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی لفظ ویخفف العصر تک **ف** مراد فلانی شخص سی بعضون نی کہا ہی حضرت علی رضا ہین یا بعضون نی کہا ہی کہ کوئی اور شخص حاکم تہا مدینہ کا مروان کیطرف سی وہ مراد ہی اور نماز ظہر مین طوال مفصل پڑہتی نہ بیان کین بلکہ مجمل کہا کہ دراز کرتی تہی اور عصر مین ہی تخفیف کرکی اور یہہ نہ کہا کہ قصار پڑہتی تہی یا اوساط اور اب فقہا کا عمل اسپر ہے کہ صبح اور ظہر مین طوال مفصل یعنی دراز سورتین مفصل کی پڑہتی ہین اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل یعنی بیچ کی سورتین مفصل کی پڑہتی ہین اور مغرب مین قصار مفصل یعنی چہوٹی سورتین مفصل کی پڑہتی ہین اور مراد مفصل سی اصوبہ قول مشہور کی سورتین اخیر قرآن کی ہین سورہ حجرات سی آخر تک مفصل اونکو اسلیی کہتی ہین کہ معنی فصل کی ہین جدا ہونا پس یہان سی سورتین چہوٹی چہوٹی ہین کہ ایک دوسری سی جدا ہین بسبب بسم اللہ کی ہونے بسم اللہ کی اور سورتین اوسمین تین قسم کی ہین دراز اور بیچ کی درجہ کی اور چہوٹی پس حجرات سی بروج تک جو سورتین ہین اونکو طوال مفصل کہتی ہین یعنی دراز مفصل کے اور بروج سی لم یکن تک اوساط مفصل یعنی بیچ کی درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل ہین **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ اِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ مَالِيْ يُنَازَعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ

اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا ہی ہم پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز فجر مین پس پڑہا حضرت نی قرآن پس بہاری ہوا اونپر پڑہنا پس جب پڑہ چکی نماز فرمایا شاید کہ تم پڑہا کرتی ہو پیچہی امام اپنی کی کہا ہمنی البتہ ای رسول خدا کی فرمایا نہ کیا کرو تم یعنی نہ پڑہا کرو کچہہ مگر سورہ فاتحہ پس تحقیق نہین نماز اوس شخص کے کہ نہ پڑہی یہہ سورہ روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور واسطی نسائی کی معنی اسکی اور بیچ روایت ابی داود کی کہا اور مین کہتا ہون یعنی اپنی دلمین جبکہ قراءۃ مجہر پہاری ہوتی کیا ہی واسطی میری کو نزاع کرتا ہی مجہی قرآن یعنی دشوار ہوتا ہی پڑہنا اوسکا مجہپر اس جہا سے کہ یہہ تہاری پڑہنی کی سبب سے پہانپ پڑہو کچہہ قران سی جسوقت کہ مین بلند پڑہون مگر سورہ فاتحہ **ف** پہاری ہوا پڑہنا سبب پہاری ہونیکا یہہ تہا کہ لوگون نی حضرت کی پیچہی قرات پڑہی و چکی ہو کہ حضرت کی قراءۃ نسبی اس سے اون کی نماز مین نقصان یا اسنی تاثیر کی حضرت کے قراءۃ مین کہ کامل مین ہی کہی تاثیر ناقص کی ہو جاتی ہی جیسیکہ کتاب الطہارت مین گذرا کہ ایک روز آنحضرت نی صبح کی نماز مین قراءۃ شروع کی اور رکی یہہ بیان سبب رکنی کا کیا کہ ایک قوم میری پیچہی کہڑی ہوتی ہی کہ وضو خوب نہین کرتی یعنی اوسنی مجہہ مین تاثیر کی اور ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ فرض ہی پڑہنا سورہ فاتحہ کا نماز مین اور علمانی اسمین اختلاف کیا ہی امام اعظم صاحب کے مذہب مین امام اور اکیلی نمازی کو پڑہنا اسکا واجب ہی اور امام کی پیچہی نہ پڑہی نماز سری ہو یا جہری دلیل اونکی آیہ کلام اللہ کی ہی واذا قرء القرآن فاستمعوا له وانصتوا یعنی جب قرآن پڑہا جاوی پس سنو اور چپکی رہو اور اسحدیث کو محمول کرتی ہین ابتدا پر یعنی یہہ حکم ابتدا اسلام مین تہا اور باقی ائمہ کا اختلاف آگی مذکور ہی ۔ ح ع ۔ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيْ اَحَدٌ مِنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ

یارسول اللہ قال انی اقول مالی انازع القرآن قال فانتہی الناس عن القراءۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیما جہر فیہ بالقراءۃ من الصلوٰت حین سمعوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مالک
واحمد وابوداود والترمذی والنسائی ورواہ ابن ماجۃ نحوہ ورواہ ابن ماجۃ نحوہ ورواہ ابن ماجۃ نحوہ
ترجمہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہری اوس نماز سی کہ پکار کر
پڑہی اوسمین قرارہ لیس فرمایا کیا پڑہا ہی ساتہہ میری سی لی تم مین سی اب پس عرض کیا ایک شخص نے کہا ہان ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق
مین کہتا تہا کیا ہی واسطی میری کہ جھیٹا جھیٹی کرتا ہون قرآن سی کہا ابوہریرہ نی پس باز رہی لوگ پڑہنی سی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
پہہ اوس نماز کی کہ پکار کر پڑہتی ہی اوسمین قرارہ نمازون مین سی اوسوقت کہ سنا پہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی پہہ مالک اور احمد
اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی ف اسحدیث سی معلوم ہوا کہ حالت جہر مین امام کی پیچہی مطلق
نہ پڑہنی چاہی احمد نی اور کہا ہی شافعی کہ یہہ حدیث ناسخ ہی پہلی حدیث کی ہو کیونکہ ابوہریرہ متاخر الاسلام ہی ع + **وعن** ابن عمرۃ الیاضی قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المصلی یناجی ربہ فلینظر ما یناجیہ بہ ولا یجہر بعضکم علی بعض بالقرآن رواہ احمد
اور روایت ہی ابن عمرہ یاضی سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نماز پڑہنی والا سرگوشی کرتا ہی پروردگار اپنی
سے پس چاہیی کہ فکر کری اوسچیز کو کہ سرگوشی کرتا ہی اللہ تعالی سی ساتہہ اوسکی یعنی ذکر اور قرآن حضور قلب و تامل و خضوع اور خشوع سی
پڑہی اور نہ بلند کری اوازہ بعضا ساتہہ بعض پر ساتہہ پڑہنی قرآن کی یعنی خواہ نماز مین ہو یا خارج نماز سی روایت کی پہہ احمد نی ع +
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا
واذا قرأ فانصتوا رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ ٹہہرایا گیا ہی امام تو کہ پیروی کی جاوی ساتہہ اوسکی پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہی
پس تم بہی اللہ اکبر کہو اور جسوقت پڑہی قرارہ پس چپ ہو رہو روایت کی پہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** جب تکبیر کہی تکبیر کہو کہا
ابن حجر نی کہ تکبیر امام کی بعد کہی نہ ساتہہ اوسکی اور نہ پہلی اوسکی یہہ بات تکبیر احرام مین واجب ہی اور تکبیرون مین مستحب اور جسوقت پڑہی
ظاہر یہہ ہی کہ پڑہنا مطلق مراد ہی یعنی پکار کر پڑہنا ہو یا چپکی اسی لی فانصتوا فرمایا یعنی چپکی رہو اور فاستمعوا نہ فرمایا فرمایا اللہ تعالی نی اور اقرأ
القرآن فاستمعوا الہ یعنی جب قرآن پڑہا جاوی پس سنو یعنی حالت جہر مین و انصتوا اور چپکی رہو یعنی حالت سر مین جانا چاہیی کہ مذہب شافعی مین
واجب ہی قرارہ فاتحہ کی مقتدی پر نماز سریہ اور جہریہ مین اور جائز ہی پڑہنا سوای فاتحہ کا اور مذہب امام احمد اور مالک اور شافعی کا بہی یہہ ایک
قول کے وجوب قرارہ فاتحہ کا یہہ نماز سریہ کی ہی فقط اور یہہ جہریہ کی سننا قرارہ امام کا کافی ہی اور مذہب امام ابوحنیفہ کا یہہ ہی کہ نہ پڑہنی جہریہ مین اور
نہ سریہ مین اور صاحبین کے نزدیک ہی پڑہنا مکروہ ہی اور کہا امام محمد نی کہ فاسد ہوتی ہی نماز یہہ قول ایک جماعت کی صحابہ کی پس احتیاط یہہ عمل کرنی کی
ہے ساتہہ قوی تر دلیل کی اور دلیل ہماری یہی حدیث ہی اور یہہ حدیث مین کان لہ امام فقرارۃ الامام قرارۃ لہ اور یہہ حدیث صحیح ہی سوا بخاری
اور مسلم کی سب نے اسکو روایت کیا ہی اور ہدایہ مین کہا ہی علیہ اجماع الصحابۃ ع + **وعن** عبداللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا استطیع ان اخذ من القرآن شیئا فعلمنی ما یجزءنی فقال سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال یا رسول اللہ ہذا للہ فما
لی قال قل اللہم ارحمنی وعافنی واہدنی وارزقنی فقال ہکذا بیدیہ وقبضہما فقال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ھذا فقد ملا یدیہ من الخیر رواہ ابوداود وانتہت
روایۃ النسائی عند قولہ الا باللہ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس کہا تحقیق مین نہین طاقت رکھتا ہون کہ سیکھون مین قرآن مین سی کچھ یعنی اسیوقت پس سکھلاؤ مجکو وہ چیز کہ کفایت کری مجکو فرمایا کہہ
پاک ہی اللہ اور سب تعریف واسطی اللہ کے ہی اور نہین کوئی معبود سوا اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پھیرنا گناہون سی اور نہین قوۃ
عبادۃ پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی کہا ای رسول خدا کی یہہ تو واسطی اللہ کے ہی پس کیا ہی میری لی فرمایا کہہ یا الٰہی رحم کر مجپر اور عافیت سی کہہ
مجکو اور ہدایت کر مجکو اور روزی دی مجکو پس اشارہ کیا اوسنی اسطرح سی ساتھہ دونون ہاتون اپنی کی اور بند کیا اون کو پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی پر اس شخص نے پس پھیری ہاتھہ اپنی نیکی سی روایت کی یہہ ابوداود نی اور تمام ہوئی روایت نسائی
کی قول اوسکی الا باللہ تک **ف** مصنف یہہ حدیث جو باب القراۃ مین لایا اس قرینہ سی یہہ معلوم ہوا کہ مراد یہہ ہی کہ وہ شخص قرآن مین سی اسقدر نہ یاد
کر سکتا ہتا کہ جس سے نماز درست ہوتی لیکن تعجب ہی کہ ایک شخص عربی زبان کی اسقدر نہ یاد کر سکی اگر اسقدر ان کلمات کی آیہ قرآن کی یاد کرتا تو کافی
ہتے جواب اس شبہہ کا یہہ ہی کہ وہ شخص اجنبی ہی مسلمان ہوا ہتا اور وقت نماز کا آگیا ہتا اور قرآن دیکھنا یاد نہین کر سکتا ہتا آسانی کی لیی یہہ سکھایا یا
یا حمل کیجاویگی یہہ حدیث ابتداء اسلام پر کہ اون دنون مین بنا امر کی آسانی پر تھی اولی ہی توجیہ ہی اور بند کیا ہاتونکو یعنی اشارہ کیا اوسنی کہ یاد
رکھا مینی اور نگاہ رکھا جو کہ اپنی فرمایا جیسکہ کیسکو کوئی چیز غیض یا تہہ لگتی ہی تو اوسکو مٹھی مین بند کر لیتا ہی **وعن** ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال سبحان ربی الاعلی رواہ احمد
وابوداود اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جسوقت کہ پڑھتی سبح اسم ربک الاعلی فرماتی سبحان ربی
الاعلی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** یعنی سورۃ کی سر کی یہہ مین کہ پاکی بیان کرنا مین پروردگار اپنی کی جو کہ بلند مرتبہ ہی پس اس حکم
بجالانی کی لیی فرماتی تھی کہ پاکی بیان کرتا ہون مین اپنی رب کی جو کہ بلند مرتبہ ہی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ منکم والتین والزیتون فانتہی الی الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی
ذلک من الشاھدین ومن قرأ لا اقسم بیوم القیمۃ فانتہی الی الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبای حدیث
بعدہ یؤمنون فلیقل امنا باللہ
رواہ ابوداود والترمذی الی قولہ وانا علی ذلک من الشاھدین اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑھی تم مین سی سورہ والتین والزیتون پس پہنچی تا الیس اللہ باحکم الحاکمین یعنی
کیا نہین ہی اللہ بڑا حاکم سب حاکمونکا پس چاہیی کہ کہی بلی انا علی ذلک من الشاہدین یعنی ہان اور مین اسپر شاہدون مین سی ہون اور جو شخص پڑھی
لا اقسم بیوم القیمۃ پس جو پہنچی اس آیت تک الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی یعنی کیا نہین ہی خدا قادر اسپر کہ زندہ کری مردونکو پس چاہیی کہ کہی
بلی یعنی ہان قادر ہی اور جو کوئی پڑھی والمرسلات پس پہنچی اس آیۃ تک فبای حدیث بعدہ یؤمنون یعنی پس کسا ہی حدیث ہی کہ ایمان لاوینگے
اوسپر چاہیی کہ کہی آمنا باللہ یعنی ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور ترمذی نی روایت کی اس قول تک وانا علی ذلک من
الشاہدین یعنی والتین کے آیۃ کی جواب تک **ف** یہ جو جواب ہی یعنی ان آیتونکی اور مانند انکی کی اختلاف ہی علماء کا نزدیک امام شافعی کی نماز
مین ہی کہی خواہ فرض ہو یا نفل اور باہر نماز کی بھی کہی اور نزدیک امام مالک کی باہر نماز کی کہی اور نماز نفل مین ہی اور فرض نہین کہتے اور امام

اعظم کی نزدیک یا ہر نماز کی پہلی دو رکعتون مین فرضون مین تا توہم نہو وہی کہ یہہ الفاظ قرآن کے ہین اور قریشی نے کہا کہ اگر کوئی گمان کرے کہ یہہ نماز مین تہا بنظر ظاہر اطلاق حدیث کے تو کہین گے ہم کہ یہہ نماز نفل مین ہوگا نہ فرض مین جیسا کہ بیچ حدیث حذیفہ کے آیا ہی کہ جب آنحضرت نماز شب کے ادا کرتی تہی نہ دوہی تہی یہ آیت پر مگر کہ ٹہیرتی تہی وطلب رحمت کے کرتی تہی ورنہ پہنچتی تہی آیہ عذاب پر مگر کہ ٹہیرتی تہی ورنہ پناہ مانگتی تہی عذاب سی وکسی نی اون نمازونمین کی جہر کرتی تہی فرائض کی روایت نہین کی ✦ ح ✦ **وعن** جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیہم سورۃ الرحمن من اولہا الی اخرہا فسکتوا فقال لقد قرأتہا علی الجن لیلۃ الجن فکانوا احسن مردودا منکم کنت کلما اتیت علی قولہ فبای الاء ربکما تکذبان قالوا لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی جابر سی کی کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اصحاب پر پس پڑہی اونپر سورہ الرحمن اول سی آخر تک پس صحابہ سب چپکی رہی پہر فرمایا حضرت نی تحقیق پڑہی تہی مین یہہ سورہ جنون پر اوس رات کہ جمع ہوی تہی جن یعنی یہان لائیکی پس وہ قرآن سنی کی پس اس سی وہ اچہی جواب دینی جن کی تہا مین جبکہ پہنچتا تہا اوپر کہنی اس آیت کی فبای الاء ربکما تکذبان یعنی پس کونسی نعمت کو نعمتون پروردگار اپنی کی سی جہٹلاتی ہو تو ای جن و انس تو کہتی جواب مین لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنی نہین کوئی چیز نعمتون تیری سی رب ہمارا جہٹلاتی مین پس تیری ہی لیی سب تعریف ہی لیی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ✦ ✦

الفصل الثالث فصل تیسرا **عن** معاذ بن عبد اللہ الجہنی قال ان رجلا من جہینۃ اخبرہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی الصبح اذا زلزلت فی الرکعتین کلتیہما فلا ادری انسی ام قرأ ذلک عمدا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی معاذ بن عبد اللہ جہنی سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نی کہ خبر دی اوسی معاذ کو یہہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہی نماز صبح مین سورہ اذا زلزلت دونون رکعتون مین پس نہین جانتا مین کہ بہول گئی یا پڑہی یہہ قصدا روایت کی یہہ ابوداؤد نی ف یعنی ساری سورہ پہلی رکعت مین پڑہی پہر ساری دوسری مین ظاہر یہہ ہی کہ اسطرح قصدا حضرت نی پڑہا بیان جواز کی لیی اصل سنت اسمین ادامہ حال ہی وفصل عدم تکرار ہی یعنی ایک سورۃ دو رکعتون مین مکرر نہ پڑہی خصوصا فرائض مین ✦✦ **وعن** عروۃ قال ان ابا بکر الصدیق صلی الصبح فقرأ فیہما بسورۃ البقرۃ فی الرکعتین کلتیہما رواہ مالک اور روایت ہی عروہ کی کہا تحقیق ابوبکر صدیق نی نماز پڑہی صبح کی پس پڑہی دونون رکعتون مین سورہ بقرہ روایت کی یہہ مالک نی ف یعنی متفرق ایک سورۃ دونون رکعتون مین پڑہی کہ یہہ ایک مین پڑہی کہ یہہ ایک مین یہہ بہی بیان جواز کی لیی کیا مداومت وسر حضرت سنی ثابت نہین ہوی اکثر پوری ہی سورۃ پڑہنی سے اور یہہ بطریق پڑہنا نادرہا ✦ ع ✦ **وعن** الفرافصۃ بن عمیر الحنفی قال ما اخذت سورۃ یوسف الا من قراءۃ عثمان بن عفان ایاہا فی الصبح من کثرۃ ما کان یرددہا رواہ مالک اور روایت ہی فرافصہ بن عمیر حنفی سی کہ کہا نہین سیکہی مین سورہ یوسف مگر پڑہنی عثمان بن عفان کیاوی سکو نماز صبح مین بسبب بہت پڑہنی اوسکی اوسکو روایت کی یہہ مالک نی ف اگر کوئی کہے کہ علما مکروہ کہتی ہین مداومت کرنیکو سورہ معینہ پر سلیکی آمین تک کرنا باقی قرآن کا لازم آتا ہی پس یہہ منافی اسحدیث کی معلوم ہوتا ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ علما جو مکروہ کہتی ہین مراد اونکی مداومت کرنی تمام نمازون مین ہی اور حضرت عثمان سی جو نسبت ہوا ہی یہہ نہین ہے بلکہ کثرت خاص صبح ہی کی نماز مین تہی وبعضی علما نی لکہا ہی کہ مداومت کرنی سورہ یوسف کے پڑہنی پر باعث حاصل ہونے سعادۃ

شہادۃ کا **وعن** عامر بن ربیعۃ قال صلینا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرأ فیہما بسورۃ یوسف وسورۃ الحج قراءۃ بطیئۃ فقیل لہ اذا لقد کان یقوم حین یطلع الفجر قال اجل رواہ مالک اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سی کہ کہا نماز پڑہی ہمنی پیچہی عمر بن الخطاب کی صبح کی پس پڑہی اوسمین سورہ یوسف اور سورہ حج پڑہنا ہیر ہیر کر کہا گیا اوسکو اسطی عامر کی اوسوقت البتہ کہڑی ہوتی ہونگی حضرت عمر وقت طلوع فجر کی یعنی اول وقت کہڑی ہوتی ہونگی کہ اسقدر پڑہتی تہی کہا کہ ہان روایت کی یہہ مالک نی **ف** اول وقت صبح کی نماز پڑہنی جائز ہی اسمین کچہہ خلاف نہین پس یہہ حدیث محمول ہی جواز پر نہ مختار یعنی اولویت پر اسلیی کہ حدیث مین نہین ہی دلالت دریہمیشگی اسکی ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال ما من المفصل سورۃ صغیرۃ ولا کبیرۃ الا قد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم بہا الناس فی الصلوٰۃ المکتوبۃ رواہ مالک اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اون نی نقل کی اپنے باپ سی یعنی شعیب سی اون نی نقل کی اپنی دادا عبد اللہ سی کہ کہا اوسنی نہین مفصل سی کوئی سورۃ چہوٹی اور نہ بڑی مگر کہ مینی سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ امامت کرتی تہی ساتہہ اوسکی لوگون کی نماز فرض مین روایت کی یہہ مالک نی **ف** یہہ بیان جواز کی پس تہا کہ معلوم کرین ہر سورہ پڑہنی نماز مین جائز ہی ع **وعن** عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود قال قرع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ المغرب بلحم الدخان رواہ النسائی مرسلا اور روایت ہی عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سی کہ کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز مغرب مین ہم دخان روایت کی یہہ نسائی نی بطریق ارسال کی **ف** ہم دونون رکعتون مین پڑہی ساتہو ہم بالبعض ع

باب الرکوع

باب ہی یہہ بیان رکوع کی **ف** معنی رکوع کی لغت مین ہین جہکنا اور یہہ کن ہی نماز کا ساتہہ کتاب سنت کی اور خاص ہمارے ہی نماز مین ہی اور امتونکی نماز مین نہین ع

الفصل الاول

فصل پہلے

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الرکوع والسجود فوالله انی لاراکم من بعدی متفق علیہ روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیدہا کرو رکوع اور سجود کو اس قسم ہی اللہ کی قسم ہی میں البتہ دیکہتا ہون تمکو پیچہی اپنی سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مراد سیدہا کرنی سی ٹہیر ٹہیر کر کرنا ہی یعنی سجدہ اور رکوع کی ادا کرنمین جلدی نکرو اور دیکہتا ہون پیچہی اپنی سی یہہ دیکہنا ازراہ معجزہ کی تہا تحقیق اسکی باب صفۃ الصلوٰۃ کی تسہری فصل مین گذر چکی ہی ع **وعن** البراء قال کان رکوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسجودہ بین السجدتین اذا رفع من الرکوع ما خلا القیام والقعود قریبا من السواء متفق علیہ اور روایت ہی براء کی کہا ہمارا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ اونکا اور بیٹہنا اونکا درمیان دو سجدونکی اور جسوقت کہ اوٹہتی رکوع سی سوای کہڑی ہنی اور بیٹہنی کی یہہ چاروں چیزین ہوتی تہین قریب برابر کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی قیام کہ اوسمین قراءۃ پڑہتی تہی البتہ دراز ہوتا تہا اور نحو وکذا بسمین التحیات پڑہتی تہی وہ بہی دراز ہوتا تہا اور باقی ارکان رکوع اور رقومہ اور سجدہ اور جلسہ سب اسمین قریب برابر کی ہوتی تہی ع **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوہم ثم یسجد ویفعل بین السجدتین حتی نقول قد اوہم رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتی سمع اللہ لمن حمدہ کہڑی رہتی یہان تک کہ کہتی ہم تحقیق تہک گئی وہ رکعت پہر سجدہ کرتی اور بیٹہتی درمیان دونون سجدون کے

یہانتک کہ کہتی ہم تحقیق ترک کیا سجدہ روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی بعد رکوع کی دیر تک کھڑے رہتے تھے کہ ہم گمان کرتی کہ یہ بھول گئے رکوع کا جسکا رکوع کیا ہی ترک کردی اور قیام از سر نو شروع کیا اسیطرح بعد سجدہ کی اتنی دیر بیٹھتے کہ ہم جانتی کہ سجدہ کیا ہوا ترک کردیا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ دونوں فعل نوافل مین ہوتی ہونگی یا فرضون مین ہوتی ہونگی کبھی اسطی بیان جواز کی بوجہ ع + وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی یتاول القرآن متفق علیہ ۰ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت کہتی رکوع اپنی مین و سجدہ اپنی مین پاک ہی تو یا الہی ہی پروردگار ہماری اور باکی بیان کرتی مین ہم ساتھ تعریف تیری یا الہی بخش مجکو عمل کرتی تھی موافق قرآن کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے قرآن مین جو اللہ تعالی نے فرمایا ہی فسبح بحمد ربک واستغفرہ یعنی پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنی کی و بخشش مانگ اوس سے اس امر کو بجا لاتی تھی کہ رکوع و سجود مین تسبیح اور تعریف کرتی اور بخشش مانگتی اسلیی کہ رکوع و سجود افضل احوال خضوع و خشوع کی ہین اور اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ سوای رکوع و سجود کی ہی سکو بڑہتی تھی یا ہی کہ اکثر ذکر آنحضرت کا آخر عمر مین بعد اوترلی سورہ اذا جاء کی ہی تہا ۱۲ منہ وعنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح رواہ مسلم ۱۰ روایت ہی اوہین ہی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی کہتی رکوع اپنی مین و سجدہ اپنی مین نہایت پاک ہی پروردگار فرشتون کا اور روح کا یعنی جبرئیل کا روایت کی یہ مسلم نے وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی نھیت ان اقرأ القرآن راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا فیہ الرب واما السجود فاجتھدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم رواہ مسلم ۱۰ روایت ہی ابن عباس سی کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق مجھ منع کیا گیا ہون یہہ کہ پڑہون مین قرآن رکوع مین یا سجدہ کی حالت مین پس اسے رکوع جو ہی پس تعظیم کرو اوسمین رب کی اور سجدہ جو ہی پس کوشش کرو دعا مانگنی مین پس لائق ہی یہہ کہ قبول کیجاوی تمہاری یہی روایت کی یہ مسلم نے ف نہی قرآن پڑہنی کی رکوع و سجود مین تنزیہی ہی اور بعضون نے کہا تحریمی اور موافق قیاس کے ہی ہی اللہ تعالی نے ہر ہیئت کو ہیئتون نماز سی مقرر کیا ہی واسطی ایک نوع کی انواع ذکر کی پس قیام کو کہ اول ہیئت و اعظم اوسکی ہی مقرر کیا واسطی قرآن کی کہ افضل اذکار ہی و بعد مقرر کرنی اللہ تعالی کی گنجایش یہی نہین کہ خلاف اوسکا کرین و اگر کرینگی تو حرام ہوگا یا مکروہ اور یہہ امر تعبدی ہی کہ عقل ہماری کہ اوسکی نہین معلوم کرسکتی اور بڑائی بیان کرو رب اپنی کی رکوع مین یعنی سبحان ربی العظیم پڑہو اور سجدہ مین جو دعا کرنیکو فرمایا تو دعا دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو یہہ کہ اللہ تعالی سی مطلب اپنا مانگی اور دوسری یہہ کہ ثنا اور حمد اور تکبیر اوسکی کری کہ یہ اوسکے اوصاف وغیرہ کرنی یہی حقیقۃ دعا ہی ہوتی ہی پس سجدہ مین جو بہت دعا کرنیکو فرمایا دونون قسمون کو شامل ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ نے اقتصار ذکر ہی پر کیا اور صریح دعا سی منع کرتی ہین وہی بجا لانی امر دعا کی سی خالی نہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین یعنی جسکو باز رکہا میری ذکر نی سوال کرنی میری دیتا ہون اوسکو افضل اوسچیز سی کہ دیتا ہون مانگنی والونکو لیکن چاہیی یون کہ اسوقت مین ذکر خلوص دلسی کری اور بعضی محققین حنفیہ نے تطبیق اسمین یون بیان کی ہی کہ نوافل مین عام ہے کری اور فرائض مین اقتصار تسبیحات پر کری + وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ متفق علیہ ۱۰ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہتا ہی امام سنا اللہ نے واسطی

اوسکی کہ تعریف کی اوسکی پس کہو یا الٰہی ای رب ہماری واسطے تیری ہی حمد ہی پس تحقیق جو شخص کہ موافق ہو کہنا اوسکا کہنی فرشتوں کی بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی گناہ اوسکی جو کہ پہلی کیی ہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کلام متعلق استمام کا باب القراءۃ کی پہلی فصل مین گذر چکا اور گناہ صغیرہ موافق وعدہ کی بخشی جاتی ہین اور کبار ہی از راہ فضل کی جاہیی نو بخشندی بڑی ع **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع ظہرہ من الرکوع قال سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد ملء السموٰت وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹھاتی پیٹہہ اپنی رکوع سی کہتی سنا اللہ نی واسطی اوسکی کہ تعریف کی اوسکی یا الٰہی ای رب ہماری واسطی تیری ہی تعریف آسمانون بہراور زمینون بہراور بقدر بہرنی اوسچیز کی کہ چاہی تو بعد اسکی یعنی بعد آسمان و زمین کے اور چیزین کہ ہنوز نہین پیدا کی ہین پیدا کری روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کلمات جو بعد ربنا لک الحمد کی ہین نماز نفل مین پڑہتی ہین حنفیہ کی نزدیک ۱۲

وعن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع قال اللھم ربنا لک الحمد ملء السموٰت وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹھاتی سر اپنا رکوع سی کہتی یا الٰہی پروردگار ہمارا واسطی تیری ہی تعریف آسمانون بہراور زمین بہراور بقدر بہرنی اوسچیز کی کہ چاہی تو بعد کسی چیز سی آسمانون و زمین کے اسی لائق تعریف اور بزرگی کے لائق تر ہی اور سچیز سی کہ کہا بندی نی یعنی حضرت نی یا سب بندون نی اور سب ہم تیری ہی بندی ہین یا الٰہی نہین کوئی روکنی والا اوسچیز کو کہ دی تو نی اور نہین کوئی دینی والا اوسچیز کو کہ منع کیا تو نی اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرا یسی دولتمندی روایت کی یہہ مسلم نی ۱۲

وعن رفاعۃ بن رافع قال کنا نصلی وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع راسہ من الرکعۃ قال سمع اللہ لمن حمدہ فقال رجل وراءہ ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما انصرف قال من المتکلم قال انا قال رایت بضعۃ وثلثین ملکا یبتدرونہا ایہم یکتبہا اول رواہ البخاری اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ کہا ہی ہم نماز پڑہتی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب اوٹھاتی سر اپنا رکوع سی کہتی سنا اللہ نی واسطی اوسکی کہ تعریف کی اوسکی پس کہا ایک شخص نی کہ ہتا پیچہی حضرت کی ای رب ہمارا ولی و تیرا ہی تعریف تعریف بہت پاکیزہ بابرکت ہمیشہ ترک و ریا سی پاک کیا گیا اوسمین یعنی ساتہہ کثرت و اخلاص و حضور کی پس جب پھیرا حضرت نماز سی فرمایا کون ہتا بولنی والا یعنی ان کلمونکا پڑہنی والا کہا ایک شخص نے کہ مین ہتا فرمایا کہ دیکہا مینی کہتی اوپر تیس فرشتی مین کہ جلدی کرتی ہین کونسا اونمین سی لکہی ثواب ان کلمونکا پہلی روایت کی یہہ بخاری نی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی مسعود الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزی صلوٰۃ الرجل حتی یقیم ظہرہ فی الرکوع والسجود رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا احدیث حسن صحیح روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کفایت کرتی اور قبول نہین ہوتی نماز آدمی کی یہانتک کہ سیدہی کری پیٹہہ اپنی رکوع مین اور سجدہ مین روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** شرح منیۃ المصلی

میں لکھا ہی اعتدال ارکان کی یعنی رکوع سجود میں اتنا ٹھیرنا کہ سب عضا اپنی اپنی جگہ پر آجاویں فرض ہی نزدیک ابو یوسف کی اور تینوں اماموں کی بموجب اس حدیث کی اور ادنی مقدار اوسکی بقدر ایک تسبیح کی ہی اور واجب ہی نزدیک ابو حنیفہ اور محمد رح کی پھر کہا شرح منیہ میں کہ اسیطرح قومہ رکوع سی اور جلسہ دونوں سجدوں میں اور طمانیت سب میں فرض ہیں نزدیک ابی یوسف کی اور نزدیک امام اعظم رح اور امام محمد رح کی سنت ہیں اور ابن ہمام نی کہا ہی لایق ہی کہ جو وی قومہ اور جلسہ واجب ع + **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا جب اوتری یہہ آیت پس پاکی بیان کر نام پروردگار اپنی بڑی کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وتم مضمون اس آیت کا رکوع اپنی میں یعنی کہو سبحان ربی العظیم پھر جب اوتری یہہ آیت پاکی بیان کر نام پروردگار اپنی بلند کی فرمایا کہ وتم مضمون اسکا سجدے اپنی میں یعنی پڑھو سبحان ربی الاعلی روایت کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُودٍ اور روایت ہی عون بن عبداللہ سی وسی نقل کی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکوع کری ایک تمہارا پس کہی رکوع اپنی میں سبحان ربی العظیم تین بار پس تحقیق پورا ہوا رکوع اوسکا اور یہہ ہی ادنا درجہ اوسکا اور جسوقت کہ سجدہ کری پس کہے سجدہ اپنی میں پاک ہی پروردگار میرا بلند تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اوسکا اور یہہ ادنی درجہ اوسکا ہی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی نہیں سند اسکی متصل اسواسطی کہ تحقیق عون نی نہیں ملاقات کی ابن مسعود سی **ف** یعنی ادنی درجہ کمال سنت کا تین بار ہی والا اصل سنت اکیلہ میں بھی ادا ہو جاتی ہی اور اوسط درجہ کمال کا پانچ بار ہی اور اعلی درجہ سات بار اور نہایت کمال کی کچھہ حد نہیں اور بعضوں نی دس تک کہا ہی اور بعضوں نے قریب مقدار قیام کی لیکن امام کو رعایت مقتدیوں کی لازم ہی اور ساتھہ حدیث منقطع کی دلیل پکڑنا ضرر نہیں رکھتا اسلیی کہ اوسپر عمل کرنا فضائل اعمال میں جائز ہی بالاجماع ع + **وعن** حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَتَى عَلٰى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا أَتَى عَلٰى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلٰى قَوْلِهِ الْأَعْلٰى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ اونہوں نے نماز پڑہی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تھی حضرت کہتی کوع اپنی میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ اپنی میں سبحان ربی الاعلی اور نہیں آتے تھی کسی آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹھیرتی اور مانگتی دعا اور نہیں آتی کسی آیۃ عذاب کی پر مگر کہ ٹھیرتی اور پناہ مانگتی عذاب سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ نی قول اوسکی الاعلی تک اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** حمل کیا ہی اس حدیث کو علما احناف نی اور مالکیہ نی اسپر کہ یہہ نماز حضرت کے نفل تھی کیونکہ وہ جائز نہیں کہتی ہیں پناہ مانگنی اور دعا مانگنی درمیان قراۃ کی نماز فرض میں اور ممکن ہے حمل اسکا جواز پر کہ کبھی حضرت نی بیان

جواز کی لیی یون ہی کیا ہو فرضون مین اور لکھا ہی شیخ جزری نی کہ یہہ حدیث مسلم نی نہی روایت کی ہی پس اسکو صحاحستہ مین لانا تہا بلکہ صحاح مین لانا مولف ع **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عوف بن مالک قال قمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رکع مکث قدر سورۃ البقرۃ ویقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ رواہ النسائی روایت ہی عوف بن مالک سی کہا نماز پڑہی مینی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ رکوع کیا ٹہیری بقدر سورہ بقرہ کی اور کہتی تہی رکوع اپنی مین پاک ہی صاحب قہر اور بادشاہت کا اور بڑائی اور بزرگی کا روایت کی یہہ نسائی نی **ف** یہہ نماز تہجد کی تہی اور بعضون نی کہا ہی کہ نماز کسوف کی تہی ع **وعن** ابن جبیر قال سمعت انس بن مالک یقول ما صلیت وراء احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشبہ صلوۃ بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الفتی یعنی عمر بن عبد العزیز قال قال فحزرنا رکوعہ عشر تسبیحات وسجودہ عشر تسبیحات رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی ابن جبیر کی کہ کہا سنا مینی انس بن مالک سی کہ کہتی تہی نہین پڑہی مینی نماز پیچہی کسیکی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بہت مشابہ ہو نماز مین ساتہہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نوجوان سی یعنی عمر بن عبد العزیز سی کہا ابن جبیر نی کہ کہا انس نی پس اندازہ کیا ہمنی حضرت کی رکوع کا یا عمر کی رکوع کا دس تسبیحین اور سجود اونکا دس تسبیحین روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی جتنی دیر مین کہ وہ رکوع کرتی وتنی دیر مین ہم دس تسبیحین پڑہ لیتی تہی پس وہ بہی دس تسبیحین پڑہتی ہونگی یا کم یا زیادہ ع **وعن** شقیق قال ان حذیفۃ رای رجلا لا یتم رکوعہ ولا سجودہ فلما قضی صلوتہ دعاہ فقال لہ حذیفۃ ما صلیت قال واحسبہ قال ولو مت مت علی غیر الفطرۃ التی فطر اللہ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی شقیق سی کہ کہا تحقیق حذیفہ نی دیکہا ایک شخص کو کہ نہین پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑہ چکا وہ نماز اپنی بلایا اوسکو اور کہا اوسکو حذیفہ نی نہین نماز پڑہی تو نی یعنی پوری کہا شقیق نی اور گمان کرتا ہون حذیفہ کو کہ اوس شخص کو یہہ بہی کہا اور اگر مری یعنی بغیر توبہ کی ایسی نماز سی تو مریگا اور پر غیر فطرۃ کی یعنی غیر طریقی اسلام کی وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کافر مریگا روایت کی یہہ بخاری نی **ف** وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تہا اوسپر مبالغہ اور تشدید فرمایا کہ جب نماز پوری نہوی تو گویا بالکل ہی نہوی پس جو کوئی ترک کرتا ہی نماز قصدا وہ کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر صحابہ اور تابعین کے اور نزدیک اکثرون کی جب کافر ہوتا ہی کہ حلال جانکر ترک کری غرضکہ ہر نوع اسکی وعید مین تامل کری اور رکوع وسجود اچہی طرح کیا کری اسکی ترک کو سہل نجانی ع **وعن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوء الناس سرقۃ الذی یسرق من صلوتہ قالوا یا رسول اللہ وکیف یسرق من صلوتہ قال لا یتم رکوعہا ولا سجودہا رواہ احمد اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت برا لوگون مین باعتبار چرانی کی وہ شخص ہے کہ چوری کری نماز اپنی سی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیونکر چراتا ہی نماز اپنی سی فرمایا نہ پورا کری رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اوسکا روایت کی یہہ احمد نی **ف** چور نماز کا مال کے چوری برا اسلیی ہی کہ مال کا چرانی والا دنیا مین اوس سی فائدہ اوٹہاتا ہی اور بخشوالیتا ہی اوسکی مالک سی یا کانی جاتی مین اتنا اوسکی پس نجات پاتا ہی عذاب سی آخرت مین بخلاف اس چور کی کہ وہ چراتا ہی حق نفس اپنی کا ثواب سی اور بدل کرتا ہی اوس سی عذاب کو اور رہتا ہے

کچھ کہنا نہیں سوا سی ضرر کی مرح **وعن** النعمان بن مرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ترون فی الشارب والزانی والسارق وذالک قبل ان تنزل فیہم الحدود قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ھن فواحش وفیھن عقوبۃ واسواء السرقۃ الذی یسرق من صلوتہ قالوا وکیف یسرق من صلوتہ یا رسول اللہ قال لا یتم رکوعھا ولا سجودھا رواہ مالک وروی الدارمی نحوہ اور روایت ہی نعمان بن مرہ کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کیا گمان کرتی ہو تم حق شراب پینی والی کی اور زنا کرنی والی کی اور چوری کرنیوالیکی یعنی گناہ انکا کتنا قدر ہی اور یہہ پوچھنا پہلی نازل ہونی حدون کی تہا کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا داتر ہی کہا کہ یہہ ہین گناہ کبیرہ اور ان مین ہے سزا اور بہت بڑے چوری چوری اوسکی ہی کہ چرا وی نماز اپنی مین سی کہا صحابہ نی اور کسطرح چرا وی نماز اپنی مین سی ای رسول خدا کی فرمایا نہ پورا کری رکوع اوسکا اور نہ سجدہ اوسکا روایت کی یہہ مالک نی اور روایت کی دارمی نی مانند اسکی **ف** لفظ ترون ت کی زبر سی ہی معنی اوسکی یہہ ہین کہ کیا اعتقاد کرتی ہو اور ایک نسخہ مین ت کی پیش سی ہے معنی اوسکی یہہ ہین کہ کیا گمان کرتی ہو اور یہہ پہلی نازل ہونی حدون کے تہا یہہ راوی نی بیان کیا وجہ سوال کو کہ حضرت نی یہہ سوال پہلی اوترنی حدون کی کیا تہا کہ جبتک برائی ان افعال کی اچہی طرح نہ معلوم ہوتے اور بعد اوترنی حدون کے شک نہ ہا انکی برائی مین مرح **باب السجود وفضلہ** باب ہی ہیچ بیان کیفیت سجدہ کرنی کے اور بزرگی اوسکیکی **ف** معنی سجدہ کی لغت مین ہین سر زمین پر رکہنا اور عاجزی کرنی اور شرع مین معنی اسکی یہہ ہین کہ سر زمین پر رکہنا اوپر وجہ خصوص کی مرح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبہۃ والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب ولا الشعر متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر پیشانی پر اور دونون ہاتون پر اور گہٹنو نپر اور پنجو نپر دونو قدمون کی اور نہ اکہٹا کرین ہم کپڑونکو اور نہ بالون کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سجدہ کرونمین سات ہڈیون پر یعنی سجدہ کیوقت یہہ سب نمین پر رکہون اور اکثر امامونکا مذہب یہہ ہی کہ سجدہ پیشانی اور ناک سی دونون سی کری بغیر اسکی سجدہ روا نہین ہوتا اور امام ابوحنیفہ اور صاحبین کے نزدیک اگر پیشانی سی فقط کری جائز ہی لیکن مکروہ ہی بغیر عذر کی اور اگر ناک سی فقط کری تو صاحبین اور شافعی کی نزدیک جائز نہین مگر جبکہ پیشانی مین عذر ہو تو ناک سی جائز ہے اور امام ابوحنیفہ سی دو روایتین ہین ایک روایت مین جائز نہین اور ایک روایت مین جائز ہی لیکن مکروہ اور رکہنا قدمونکا سجدہ مین ضرور ہی اگر دونون یا نو سجدی مین اوٹہالی تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اگر ایک اوٹہالی تو مکروہ ہی اور سجدہ مین فرض ہی رکہنا انگلی قدم کا طرف قبلہ کی اگرچہ ایک ہو اور اگر نہ کہی تو نہین جائز اور لوگ اس سی ہین غافل کذا فی الدر المختار اور اور جگہہ درمختار مین ذکر کیا ہی کہ فرض ہی سجدہ کرنا ساتہہ پیشانی کی اور دونون قدمون کی رکہنا ایک انگلی کا دونون قدمون مین سے شرط ہی اور رکہنا ہاتونکا اور زانو کا سنت ہے نزدیک حنفیہ اور شافعیہ کی اور نہ اکہٹا کرین کپڑونکو یعنی سجدہ مین جاتی وقت کپڑی سمیٹین تا خاک آلودہ نہون اس سی ہی منع فرمایا بغیر اس غرض کے یون ہین سمیٹین یا دامن باندہ لین یہہ بہی منع ہی اور اکہٹا کرنا بالونکا یہہ ہی کہ جمع کرکر دستار وغیرہ مین کہہ لی یہہ بہی مکروہ ہی جاہی یون کہ چہوڑی رکہی تا وہ بہی سجدہ کرین مرح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتدلوا فی السجود ولا یبسط احدکم ذراعیہ انبساط الکلب متفق علیہ اور روایت ہی ابن سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ے کہ ٹیکدو تم سجدہ مین اور نہ بچھا دی ایک تمہارا دونون ہاتھہ اپنی مانند بچھانی کتی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ مراد اعتدال سی طمانینۃ ہی یعنی حاظر جسی سی سجدی مین ٹہیرنا اور طیبی نی کہا ہی کہ مراد اعتدال سی سجدہ مین یہہ ہی کہ ہموارہ رکہی پیشہ اور زمین پر رکہی دونون ہاتھہ اور اوہٹائی رکہی زمین سی دونون کہنیان اپنی اور الگ رکہی پیٹ کو رانون سی ۱۲ **وعن** البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک رواہ مسلم اور روایت ہے براء بن عازب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبوقت کہ سجدہ کری تو پس کہہ زمین پر دونون ہاتھہ اپنی اور بلند کر دونون کہنیان اپنی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** سجدہ مین ہاتھہ زمین پر کانون کی سامنی رکہی اور انگلیان ملی رکہی اور ساتھہ کہلی رکہی کپڑی سی ٹکہنی مکروہ ہین اور بلند کر کہنیان یعنی زمین سی یا دونون پہلون سی یہہ حکم خاص مردون ہین کی لیی ہی عورتون کو چاہیی کی کہنیان زمین پر رکہین اور پہلو ونسی ملی رکہین کہ ستر اسمین خوب ہوتا ہی ۱۲ **وعن** میمونۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد جافی بین یدیہ حتی لو ان بہمۃ اراد ت ان تمر تحت یدیہ مرت ہذا لفظ ابی داود کما صرح فی شرح السنۃ باسنادہ ولمسلم بمعناہ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد لو شاءت بہمۃ ان تمر بین یدیہ لمرت اور روایت ہی میمونہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ سجدہ کرتی فرق سی کہتی دونون ہاتھہ اپنی یہانتک کہ اگر بچہ بکریکا چاہتا گذرنا نیچی ہاتون اونکیی تو گذر جاتا یہہ لفظ ابو داود کی ہین جیسا کہ خود بیان کیا بغوی نی شرح السنۃ مین ساتھہ اسناد اپنی کی اور مسلم مین معنی اسکی ہین یعنی لفظ اوسکی اور ہین کہ وہ یہہ ہین کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت سجدہ کرتی اگر چاہتا بچہ بکریکا گذرنا اگلی ہاتون اونکی البتہ گذر جاتا **ف** فرق سی کہتی دونون ہاتھہ اپنی یعنی دونون بازو پہلو سی اور پیٹ رانسی الگ کہتی اور بکریکا بچہ جب پیدا ہوتا ہی تو اوسکو سخلہ کہتی ہین اور جب ذرا بڑا ہوتا ہی اور راہ چلنی لگتا ہی تو اوسکو بہمہ کہتی ہین اور یہہ لفظ ابو داود کے ہین مقصود مولف کا اعتراض کرتا ہی صاحب مصابیح پر کہ الفاظ ابو داود کو پہلی فصل مین لانا مناسب تہا کیونکہ اوسمین شیخین ہی کے روایتین ہوتی ہین ۱۲ **وعن** عبد اللہ بن مالک ابن بحینۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد فرج بین یدیہ حتی یبدو بیاض ابطیہ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ سجدہ کرتی کہولتی ہاتہہ اپنی یہان تک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلون اونکیی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بحینہ نام عبد اللہ کی مانکا ہی اور مالک باپ عبد اللہ کا ہی اسی لیی مالک کو ساتھہ نون کے پڑہتی ہین اور الف درمیان مالک اور ابن کی ثابت کہتی ہین تا نجاشی لوگ کہ مالک بیٹا بحینہ کا ہی بلکہ عبد اللہ ہی کی دونون صفتین ہین ابن مالک ہی اور ابن بحینہ بہی اور ظاہر یہہ ہی کہ جبنماز مین کہ عبد اللہ نی حضرت کو دیکہا اوسمین بدن مبارک پر کپڑا نہ تہا یا مراد یہہ ہی کہ جگہہ بغل کے معلوم ہوتی تہی اور سفیدی بغلون کی اسلیی کہی کہ بغلین حضرت کی سفید تہین جیسا کہ تمام بدن تہا کہ کدر اور سیاہ نہ تہین جیسیکہ اور لوگون کے ہوتی ہین ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجودہ اللہم اغفر لی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ واخرہ وعلانیتہ وسرہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتی سجدی اپنی مین الہی بخش میری لیی گناہ میری سب چہوٹی اور بڑی اور پہلی اور پچہلی اور ظاہر اور چہپی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی کبہی یہہ دعا پڑہتی تہی پیر احتمال ہی کہ تسبیح کی ساتھہ پڑہتی ہون یا بدون اوسکی اور چہپی گناہون سی وہ مراد ہین کہ لوگون سی چہپی ہوتی ہین والا اللہ تعالی کی اگی دونون برابر ہین یعلم السر واخفی یعنی جانتا ہی وہ پوشیدہ اور بہت پوشیدہ کو

ع + وعن عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ من الفراش فالتمستہ فوقعت یدی علی بطن قدمیہ وھو فی المسجد وھما منصوبتان وھو یقول اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک رواہ مسلم

اور روایت ہی عائشہ ہی کہ کہا نہ پایا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونے پر پس ٹٹولا میں نے اونکو پس جا پڑی ہاتھ میری حضرت کی قدموں پر اوسحالیکہ وہ سجدہ مین تھے اور دونوں قدم کھڑی تھی اور وہ کہتی تھی یا الٰہی بحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ رضامندی تیری کے غصہ تیرے سے اور ساتھہ معافی تیری کے عقوبت تیری سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری تجھ سے یعنی اون افعال سے کی لازم کری غصہ کو مجھہ پر میری امت پر اور ساتھہ عافیت تیری کی عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری تجھ سے یعنی ساتھہ صفت تیری کی قہر تیرے سے نہین گن سکتا مین تعریف تجھہ پر تو ویسا ہی ہی کہ جیسی تعریف کی تو نی اوپر ذات اپنی کی روایت کی اسکو مسلم نی ف اعوذ بک منک حاصل پہلی فقرونکا ہی اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ عورت کی چھونی سی وضو مرد کا نہین ٹوٹتا جیسکہ مذہب ہمارا ہی اور نہین گن سکتا مین تعریف تجھہ پر یعنی مین طاقت نہین رکھتا کہ تیری تعریف کرسکون جیسا کہ تو مستحق ہی وسکا تو ویسا ہی ہی جیسکہ تعریف کی تو نی اپنی ذات پر یعنی اس آیۃ مین فلہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم یعنی اللہ ہی کے لیی سب تعریف ہی وہ پروردگار آسمانونکا اور پروردگار زمین کا ہی پروردگار عالمونکا اور اوسکی لیی ہی بزرگی آسمانونمین اور زمین مین اور وہ غالب دانا ہی ع

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت نزدیک ہونا بندی کا اپنی رب سے تحقیق ہی وسحالیکہ وہ سجدہ مین ہوتا ہی پس بہت کرو دعا روایت کیا ہی اسکو مسلم نی ف اللہ تعالی بہرحال بندی سی نزدیک ہی وسجدہ مین سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہی یعنی راضی ہوتا ہی بندی سی اور دعا قبول کرتا ہی اسلیی حکم دعا کا فرمایا ع

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ابن آدم السجدۃ فسجد اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویلہ امر ابن آدم بالسجود فسجد فلہ الجنۃ وامرت بالسجود فابیت فلی النار رواہ مسلم

اور روایت ہی وہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑہتا ہی بیٹا آدم کا آیۃ سجدی کی پھر سجدہ کرتا ہی یعنی پڑہنی والا یا سننی والا الگ طرف ہوجاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہوا ہی مصیبت مجھہ پر حکم کیا گیا بیٹا آدم کا ساتھہ سجدہ کی پس سجدہ کیا پس اوسکو بہشت ہی اور حکم کیا گیا مین ساتھہ سجدی کی پس نا فرمانی کی مین پس میری لیی آگ ہی

روایت کی اسکو مسلم نی وعن ربیعۃ بن کعب قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ بوضوئہ وحاجتہ فقال لی سل فقلت اسالک مرافقتک فی الجنۃ قال او غیر ذلک قلت ھو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود رواہ مسلم

اور روایت ہی ربیعۃ بن کعب سی کہا تھا مین کہ رات گذارتا تھا مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لاتا مین حضرت کی پانی وضو کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک اور مصلی وغیرہ پس کہا مجکو مانگ یعنی جو چاہی دنیا اور آخرۃ کی پس کہا مین مانگتا ہون آپسی رفاقت بہشت مین کہا یا سوا اسکی یعنی سوال تیرا یہی ہی یا سوا اسکی اور یعنی یہہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہی بہت بڑا ہی کچھہ اور چاہ کہا مین مطلب میرا وہی ہی کہ عرض کیا مین فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کی ساتھہ بہت کرنی سجدونکی

کی روایت کی اسکو مسلم نی ف پس فرمایا مانگ یہہ بسبب خوش ہونی کی فرمایا یہہ مقام مکافاۃ کی یعنی بدلی مین خدمت کی اور پس دعا کر میری یعنے اگر مصری ہی تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنی کی ساتھہ بہت کرنی سجدونکی یعنی بسبب نماز پڑہنی اور

دعا کرنی کی سجدہ نہین قابل اس مرتبہ کا ہوگا یعنی نہ دعا کرتا ہون اور حاصل ہوتی شفاعت تیری مین کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کہہ فرماؤن تو ہی اوسپر عمل کری کہ راہ حاصل ہوتی شفاعت اور تدبیر کار یہی ہی ؎ فتح قفل ارچہ کلید ست ای عزیز ✦ جنبش انگشت تو می خواہند نیز ✦ اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگون کے اور راضی کرنا اونکو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہی خصوصًا رضای سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات کے ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طالب صادق کو چاہیی کہ مطلوب سوای لغتون آخرۃ کی کہ باقی اور دایم ہی نکہر اور طرف لذتون دنیای فانی کی التفات نکری لیکن شرط یہہ ہی کہ بندگی مین اپنی طرف سی قصور نکری نرمی ہوس اور آرزو اکتفا نہین کرنی کہ بیکار بیٹھنا اور آرزو کہنی لوبا سر کوٹنا ہی ؎ کار کن کار بگذار از گفتار ✦ کاندرین راہ کاردار دکار ✦ ح ع ✦ **وعن** مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ　اور روایت ہی معدان بن طلحہ کی کہا ملاقات کی مینی ثوبان سی کہ چہیلا آزاد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا مینی خبر دو مجکو ساتہہ ایک عمل کی کہ کرون مین اوسکو تا داخل کری مجکو اللہ بسبب اوسکے بہشت مین پس چپ ہا پہر پوچہا مینی اوسکو پس چپ ہا پہر پوچہا مینی اوس سی تیسری بار پس کہا پوچہا تہا مینی یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا لازم کر اپنی پر بہت سجدی کرنی واسطی خدا کی پس تحقیق تو نہین سجدہ کریگا واسطی اللہ کی کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا تجکو اللہ بسبب اوسکی باعتبار درجہ کی اور دور کری گا تجسی بسبب اوسکی گناہ کہا معدان نی پہر ملاقات کی مینی ابو درداسی پس پوچہا مینی اونسی پس کہا واسطی میری مانند اوسکے کی کہا مجسی ثوبان نی روایت کی ہیہ مسلم نی **ف** ثوبان نی دوبار ین جواب ندیا تا رغبت اور شوق سائل کو زیادہ ہو اور مراد سجدونسی سجدے نماز کی ہین یا تلاوت کے یا شکر کے ✦ ح ع ✦ **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ✦ روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ ارادہ کرتی سجدہ کرنی کا رکہتی دونون گہٹنی اپنی پہلی ہاتون اپنی سی اور جسوقت کہ ارادہ اوٹہنی کا کرتی اوٹہاتی دونون ہاتہہ اپنی پہلی گہٹنون اپنی سی روایت کی ہیہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہی قول ہی ابو حنیفہ اور شافعی کا اور ایک روایت ابو داود کے مین آیا ہی کہ اوٹہتی نہی حضرت گہٹنون اپنے پر اور ٹیکتی تہی ہاتہہ اپنی ران اپنی پر اور لکہا ہی علماء نی کہ ہاتہہ اعضا سجدہ کا زمین پر باعتبار قرب کے ہی کہ جو عضو زمین سی نزدیک تر ہی کہنا اوسکا پہلی ہی وہ اوٹہانی مین برخلاف اسکی اور بیچ کہنی پیشانی اور ناک کی ترتیب نہین کہ دونون بیچ حکم ایک عضو کی ہین اور نزدیک بعضون کی ناک پہلی رکہی نزدیک ہی ساتہہ زمین کی وشمنی رح نی کہا ہی اگر دشوار ہو رکہنا زانوؤن کا پہلی ہاتہہ کی بسبب کسے عذر کے مانند موزہ وغیرہ کی تو رکہی ہاتہہ پہلی زانو کی ✦ ح ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَقِيلَ هٰذَا مَنْسُوخٌ　اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سجدہ کری ایک تہارا ین نہ بیٹہتا ہی جیسا بیٹہتا ہی اونٹ

اور کہا ہی کہ کبھی دونوں ہاتھ اپنی پہلی زانوؤں اپنی سی روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی کہا ابوسلیمان خطابی نی کہ حدیث وائل
بن حجر کی یہ ثابت ہی سی حدیث سی اور کہا گیا ہی یہ حدیث منسوخ ہی **ف** یعنی پہلی مندیٹھنی اونٹ کی یعنی کہٹنی رکھی پہلی ہاتوں کی جیسیکہ
اونٹ بیٹھتا ہی مشابہت دی اوسکو ساتھ بیٹھنی اونٹ کی باوجودیکہ اونٹ رکھتا ہی ہاتھ پہلی پانوں کے اسلیی کہ کہٹنا آدمی کا پانوں مین ہوتا ہی
اور کہٹنا جانور کا ہاتھ مین پس جب کہٹنی پہلی رکھی تو شابہ ہوا اونٹ کی بیٹھنی کی پس یہ حدیث مخالف ہوئی حدیث اول کی کہ وہ دلالت کرتی
ہے اوپر کہنی زانوؤں کی پہلی ہاتوں کی اور درمیان ماموں کی یہی اختلاف ہی جمہور ائمہ اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل
عمل حدیث وائل بن حجر پر کہ پہلی گذری کرتی ہین کہ زانو پہلی ہاتوں کی رکھتے ہین اور مالک اور اوزاعی اور ایک اور جماعہ علما کی عمل حدیث ابوہریرہ پر کرتی
ہین کہ ہاتھ پہلی زانوؤں کی رکھتی ہین پس لکھا ہی علمانی کہ حدیث وائل کی صحیح تر اور مشہور تر ہی حدیث ابوہریرہ کیسی اور ایک جماعت نے
حفاظ سی اوسکو تصحیح کیا ہی اور ترجیح دیا ہی اور جب دو حدیثین مختلف آتی ہین تو عمل حدیث قوی تر اور صحیح تر کرتی ہین اور بعضون نے کہا ہی
کہ حدیث وائل کی ناسخ ہی حدیث ابی ہریرہ کی اور یہ صحیح ابن خزیمہ کی ہی یا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ مین جاتی تھی تو ابتدا کرتی تھی
ساتھ رکھنون کی پس انہین دونون وجہون سی اشارہ کی مولف نی ساتھ قول بنی کی قال ابوسلیمان آخر تک ہ ح ❊ **وعن** ابن عباس رض
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین اللھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وعافنی
وارزقنی رواہ ابوداود والترمذی ❊ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتی درمیان مین دونون سجدون کے یا
الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور ہدایت کر مجکو اور عافیت سی رکھ مجکو یعنی بلیات دارین اور امراض ظاہر اور باطن سی اور روزی دی مجکو روایت کی
یہہ ابوداود اور ترمذی نی **وعن** حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول بین السجدتین رب اغفر لی
رواہ النسائی والدارمی ❊ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی کہتی درمیان دونون سجدون کی ای رب میرے بخش مجکو
روایت کی یہہ نسائی اور دارمی نی **ف** ابن ماجہ کی روایت مین اس کلمہ کو تین بار کہنا آیا ہی ❊ **الفصل الثالث** فصل تیسرے
عن عبدالرحمن ابن شبل قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب وافتراش السبع وان
یوطن الرجل المکان فی المسجد کما یوطن البعیر رواہ ابوداود والنسائی والدارمی ❊
روایت ہی عبدالرحمن بن شبل سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹھونگ رنی کوی کیسی اور بچھا دینی درندی کی سی اور یہہ کہ
جگہہ مقرر کرلی آدمی مسجد مین جیسا کہ مقرر کرتا ہی اونٹ روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** یعنی سجدہ سی سر جلد نہ اوٹھایا
کری جیسیکہ کوا دانا اوٹھانیکی وقت جلد سی چونچ زمین پر مار کر دانا اوٹھا لیتا ہی اور سجدہ کی وقت بیونچی زمین پر نہ بچھا دی جیسیکہ درندی جانور
ہاتھہ بچھا کر بیٹھتی ہین مثل کتی بیٹھنی وغیرہ کی اور مسجد مین بنا رکی لیی ایک جای نہ مقرر کری کہ اپنی سوا اسیکو وہان نہ بیٹھنی دی جیسی اونٹ ایک جاے
مقرر کرلیتا ہی کہ اور اونٹ وہان نہین بیٹھتا مسجد جگہہ سب سلمانونکی ہی اپنی لیی ایک مکان خاص مقرر کرنا اور اور کو اوس سی منع کرنا مکروہ اور ممنوع ہے
اور حلوانی رح سی منقول ہی کی ہماری علما کی نزدیک مکروہ ہی یہہ کہ پکڑی مسجد مین مکان معین کی اوسمین نماز پڑہی سلیی کہ عبادۃ عادۃ ہوجاتی ہی
اوسمین اور ریاری ہوتی ہی اوسکی غیر مین اور عبادۃ جب عادت ہو تو ترک کری اوسکو چنانچہ سلیی مکروہ ہی روزہ ہمیشہ کا انتہی پس کیا حال ہی اوسکا
کہ سجدہ مین جگہہ مقرر کری واسطی غرض فاسد کی ہ ح ❊ **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انی احب
لک ما احب لنفسی واکرہ لک ما اکرہ لنفسی لا تقنع بین السجدتین رواہ الترمذی ❊ روایت ہی علی رض سی کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی بتحقیق مین دوست کہتا ہون تیری لیی وہ چیز کہ دوست رکہتا ہون واسطی نفس اپنی کی اور مکروہ رکہتا ہون تیری لیی وہ چیز کہ مکروہ رکہتا ہون واسطی نفس اپنی کی نا اقعار کر درمیان دو سجدون کی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** معنی اقعار کی یہہ مین کہ الکا وی آدمی سرین اپنی زمین سی اور کہڑا رکہی ران اور پنڈلیون کو اور رکہی ہاتہہ اپنی زمین پر مانند کتی کی قول صحیح معنی اقعار کی مین یہی ہے اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ نیچی کہڑی کر کر ایڑیون پر درمیان مین سجدونکی بیٹہی اور یہی معنی اقعار کی علمانی لکہی ہین غرضکہ یہہ مکروہ ہی سب علما کے نزدیک مرفوع **وعن** طلق بن علی الحنفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ عز وجل الی صلوٰۃ عبد لا یقیم فیہا صلبہ بین خشوعہا وسجودہا رواہ احمد اور روایت طلق بن علی حنفی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکہتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اوس بندی کی کہ نہین سیدہی کرتا اوسمین پیٹہہ اپنی وقت رکوع کی اور سجدے کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** اپنی نماز قبول نہین کرتا ہی اللہ اوسکی کہ رکوع اور سجدہ مین پیٹہہ اپنی سیدہی اور درست نہین رکہتا ہے **وعن** نافع ان ابن عمر کان یقول من وضع جبہتہ بالارض فلیضع کفیہ علی الذی وضع علیہ جبہتہ ثم اذا رفع فلیرفعہما فان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ رواہ مالک اور روایت ہی نافع سی یہہ کہ ابن عمر کہتی جو شخص کہی پیشانی اپنی زمین پر یعنی سجدہ کری پس چاہیی کہ رکہی دونون ہاتہہ اپنی اوسجگہہ پر کہ رکہی ہی اوسپر پیشانی اپنی پہر جسوقت اوٹہی پس اوٹہاوی دونون ہاتون کو اسلیی کہ دونون ہاتہہ بہی سجدہ کرتی ہین جیسا کہ سجدہ کرتا ہی منہ رکہات کے یہہ مالک نی **ف** رکہی دونون ہاتہہ اوسجگہہ پر کہ رکہی ہی اوسپر پیشانی اپنی یعنی ہاتہہ برابر پیشانی کی جگہہ کی رکہی جیسیکہ مختار ہماری نزدیک ہے برابر مونڈہون کے جیسیکہ مختار شافعی کا ہی بامعنی یہہ ہین کہ ہاتہہ زمین پر اوس طرح رکہی کہ جسطرح پیشانی رکہی ہی یعنی قبلہ رخ ہو ح

باب التشہد

باب ہی بیچ بیان تشہد کی **ف** معنی شہادۃ کی ہین خبر سچ دینی کہ اوسمین دل ساتہہ زبان کی موافق ہو اور گواہی دینی اور تشہد گواہ ہونا اور اظہار کرنا اوس علم کا کہ دلمین ہے اور شرع مین تشہد کہتی ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ کو اور ذکر کو کہ قعدہ نماز مین پڑہتی ہین یعنی التحیات کو تشہد اسلیی کہا کہ اوس مین کلمہ شہادتین کا ہی ہوتا ہی ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی وعقد ثلثۃ وخمسین واشار بالسبابۃ وفی روایۃ کان اذا جلس فی الصلوٰۃ وضع یدیہ علی رکبتیہ ورفع اصبعہ الیمنی التی تلی الابہام یدعو بہا ویدہ الیسری علی رکبتہ باسطہا علیہا رواہ مسلم

روایت ہی بن عمر سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتی بیچ تشہد کی رکہتی ہاتہہ بیان ہاتہہ اپنا باین گہٹنی اپنی پر اور رکہتی داہنا ہاتہہ اپنا داہنی گہٹنی اپنی پر اور بند کرتی ہاتہہ ساتہہ گنتی ترپن کے اور اشارہ کرتی ساتہہ اونگلی شہادت کی اور ایک روایت مین یون ہے کہ کرتی جسوقت کہ بیٹہتی نماز مین رکہتی دونون ہاتہہ اپنی اوپر گہٹنون اپنی کی اور اوٹہاتی اونگلی اپنی داہنی وہ جو نزدیک انگوٹہی کی ہی دعا مانگتی ساتہہ اوسکی یعنی اشارہ وحدانیت کا کرتی ساتہہ اوسکی اور رکہتی ہاتہہ بیان ہاتہہ اپنا اوپر زانون اپنی کی کہلا ہوا اوسپر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ہاتہہ کہلا ہوا قبلہ رخ قریب اونکے یعنی ران پر رکہتی اور بند کرتی ہاتہہ ساتہہ گنتی ترپن کی یعنی اہل حساب گنتی کی وقت اونکلیان بند کرتے جاتی ہین اور ہر ایک کو واسطی عدد معین کی مقرر کیا ہی کہ اکائیون کی لیی یہان رکہی اور دہاکون کی لیی یہان اور سیکڑون

کے لیی یہان اور ہنا رون کی لیی یہان یکن کہا راوی نی کہ حضرت نی ہشارہ کی لیی سطرح اونگلی بند کی جسطرح ترنین کی لیی بند کرتی ہین
صورت اوسکی یہ ہی کہ بند کرلی چھنگلیا اور اوسکی باسکی اونگلی اور بیچ کی اونگلی اور اونگلی شہادت کی کہلی رکہی اور رکہی انگوٹہی کے سر کو اونگلی شہادت
کے جڑ مین امام شافعی نی اور امام احمد نی ایک روایت مین اسی حدیث پر عمل کیا ہی اور ایک عقد تسعین ہے یعنی نوے کے اوسکی صورت یہ ہے کہ بند کری
چھنگلیا اور اوسکی باسکی اونگلی اور کہولی اونگلی شہادت کی اور رکہی سر انگوٹہی کا اور پر بیچ کی اونگلی کی اور حلقہ کری نزدیک حنفیہ کی اور مختار مذہب
امام احمد مین یہی ہے اور شافعی ہی یہ قول قدیم کے ساتہہ اسکی قائل ہین اور یہ ہے حدیث مسلم کی عبد اللہ بن زبیر سی کہ آگی مذکور ہی اور بیچ حدیث
احمد اور ابو داود کی ہی وائل بن حجر سی آیا ہی اور نزدیک مالک کی بند کری سب اونگلیان داہنی ہاتہہ کی اور کہلی رکہنی انگلی شہادت کے اور بیچ بعضی حدیثون
کے اشارہ بغیر عقد کی بہی آیا ہی اور مختار بعضی حنفیہ کا یہی ہی غالبا عمل آنحضرت کا یہی مختلف ہنا کبہی سطرح اور کبہی سطرح اور وجہ تطبیق کے
بیچ اکثر جگہون کے کہ روایت مختلف آئی ہین یہی ہے اور جانا چاہیی کہ حنفیہ اور حنابلہ اور ہندوستان کی نی اس عمل عقد اور اشارت کو ترک کیا
ہی اور متقدمین کرتی تہی اور انکی متاخرین مین اختلاف ظاہر ہوا ہی لیکن مختار نزدیک علماء حرمین کے اور اور شہرون عرب کے کرنا اوسکا ہی
اور شیخ ابن الہمام محقق حنفیہ کی نی کہا ہی کہ بیچ اول تشہد کی شہادتین تک تہہ کہلا رکہی اور بیچ وقت تہلیل کے اونگلیان بند کری اور اشارہ کری
اور کہا ہی کہ منع کرنا اشارہ کو خلاف روایت اور روایت کے ہی اور محیط مین لکہا ہی کہ اوٹہانا دائین سبابہ کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کی سنت
ہی اور سطرح ابو یوسف سے روایت کیا گیا ہی اور علامہ نجم الدین زاہدی نی کہا کہ متفق ہین روایات اصحاب ہماری کی کہ یہ سنت ہے پس جب مذہب ائمہ
کا محدثین اور فقہا اور جمہور صحابہ اور تابعین اور علما کوفہ اور مدینہ کا کرنا اشارہ کا ہوا اور بہت حدیثین اور اقوال صحابہ کی اسمین وارد ہوی ہون
تو عمل کرنا اوسپر اولی اور راجح ہے اور صورت اشارہ کی یہ ہی کہ اوٹہاوی اونگلی وقت کہنی الا اللہ کی نزدیک شافعیہ کی اور ہماری نزدیک اوٹہاوی
وقت کہنی لا الہ کی اور رکہدی نزدیک کہنی الا اللہ کی اور چاہیی کہ اشارہ اوپر کی جانب کری نا دہنی دلاوی جہت کا اور دعا مانگتی یعنی اشارہ
ساتہہ وحدانیت حق کی کرتی نزدیک کہنی لا الہ الا اللہ کے جیسا کہ مذکور ہوا اور ذکر کو دعا بہی کہتی ہین اسلیی کہ اوس سے بہی لایق انعام اور اکرام کے
ہوتا ہی ۴ ع ۴ **وعن عبد اللہ بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعد یدعو وضع یدہ الیمنی**
علی فخذہ الیمنی ویدہ الیسری علی فخذہ الیسری واشار باصبعہ السبابۃ ووضع ابہامہ علی اصبعہ الوسطی ویلقم
کفہ الیسری رکبتہ رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتے
یعنی نماز مین تشہد پڑہنی کو کہتی داہنا ہاتہہ اپنا اوپر داہنی ران اپنی کے اور بایان ہاتہہ اپنا اوپر بائین ران اپنی کے اور اشارہ کرتی ساتہہ اونگلی شہادت اپنی کی اور
رکہتی انگوٹہا اپنا اوپر بیچ کی اونگلی اپنی کے اور رکہتی بائین ہاتہہ اپنی سی گہٹنا اپنا یعنی کبہی یون ہی کرتی روایت کے یہ مسلم نی ف ہماری مذہب مین
اشاری کیوقت اسیطرح حلقہ کرتی ہین اور شافعیہ کی ہان صبی التحیات کی لیی مٹہی اوسوقت سی حلقہ کری اور ہماری نزدیک اشارہ کی وقت
حلقہ کری ۴ ع ۴ **وعن عبد اللہ بن مسعود قال کنا اذا صلینا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلنا السلام علی**
اللہ قبل عبادہ السلام علی جبرئیل السلام علی میکائیل السلام علی فلان فلما انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبل
علینا بوجہہ قال لا تقولوا السلام علی اللہ فان اللہ ہو السلام فاذا جلس احدکم فی الصلوٰۃ فلیقل التحیات
للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین فانہ اذا قال ذلک اصاب کل عبد صالح فی السماء

والارض

وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا ہی ہم جسوقت نماز پڑہتی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی ہم یعنی بیچ بیٹہنی تشہد کی پہلی شروع ہوتی اوسکی کی سلام ہی اللہ پر پہلی سلام ہیجنی کی اور بندون اوسکی سلام ہی جبرئیل پر سلام ہی میکائیل پر سلام ہے اوپر فلانی کی یعنی اور فرشتی پر فرشتون مین سی یا نبی پر انبیامین سی پس یہہ کلمات عوض التحیات کی پڑہا کرتی ہی پس جبکہ پہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فارغ ہوی نماز سی متوجہ ہوی ہمپر ساتہہ موہنہ اپنی کی یعنی نہ ساتہہ نیری کلام کی فرمایا کہو سلام اللہ پر سلامتی کی اللہ خود سلام ہی یعنی سالم ہی سب نقصانون سی اور آفتون سی اور دیتا ہی سلامتی بندون کو آفات ظاہر اور باطن کی سی پس سلامتی اوسکی لیے ثابت ہی اور اوسی سے ہی اور دعا کرتی ساتہہ سلامتی کی اوسکی لیی چاہیی کہ جسکو احتیاج ہو اور خوف ہو نقصان کا پس جب بیٹہی ایک بہارا نماز مین پس چاہیی کہ کہی بندگی منہ سی کہنی کے یعنی جو کچہہ کہ موہنہ سی کہنی پڑتے ہین اور اچہی بات منہ سے نکالنی مین اوسکے لیے ہی اور بندگی بدن کے یعنی نماز وغیرہ اور بندگی مال کی یعنی زکوٰۃ وغیرہ یہہ بہی سدہی کی لیی ہی سلامتی ہی ہمپر سب آفتون سی اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہمپر یعنی جو کہ حاضر ہین قسم انسان اور ملائکہ اور جنات سی اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کے پس تحقیق جب کہتا ہی یہہ دعا نمازی پہنچتی ہی برکت اوسکی ہر بندی نیک کو کہ آسمان مین ہے اور زمین مین ہے بعد اوسکی ختم شہادتین پر کیا کہ خلاصہ کار اور حاصل تمام اعمال کا ہی فرمایا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود قابل بندگی کی سوا اللہ کی اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندہ اوسکی ہین اور رسول اوسکی ہیر چاہیی کہ اختیار کری دعا مین سی جو کہ خوش آوی اوسکو پس دعا مانگی اللہ سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا ابن ملک نی کہ روایت کی گئی ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئے تو ثنا کی اللہ تعالیٰ کی ساتہہ ان کلمات کی التحیات للہ الصلوات والطیبات پس فرمایا اللہ تعالیٰ نی السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پس کہا جبرئیل نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ انتہی اور قید صالح کے اسلیی لگائی کہ سلام کرنا نہین لایق ہی مفسد کو اور بندہ صالح وہ ہی قائم ہو ساتہہ حقوق اللہ تعالیٰ کی اور بندون کی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح نی فرمایا ہی کہ صالح ایک حالت ہی کہ زوال ہوا رادہ اپنی کا اور قائم ہو مراد حق پر چاہیی کہ ایسا راضی برضا اور سونپنی والا امور اپنی کا طرف اللہ تعالیٰ کی ہو جیسی طرح کا بچہ ہاتہہ دایہ کی درست جیرہا ہتہہ نہلانیوالے کی انتہی جب بندہ اسحالکو پہنچتا ہی تم ضرور سب آفات نفسانی اور زمانی کی سے امن مین ہوتا ہی والتحیات پڑہنی دونون قعدون مین اور قعدہ بیچ کا واجب ہے اور قعدہ اخیر کا فرض ع ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبٰرَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَمْ اَجِدْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ اَلِفٍ وَلَامٍ وَلٰكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتی ہمکو تشہد جیسیکہ سکہاتی ہمکو سورۃ قرآن سی پس کہتی یہہ کہ عبادتین منہ سی کہنی کی بابرکت اور بندگیان بدن کی اور بندگیان مال کی اللہ کے لیی ہین سلام ہو تمپری نبی اور رحمت اللہ کے اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون اللہ کے کہ نیک بخت ہین گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد رسول خدا کی ہین روایت کی یہہ مسلم نی اور نہین پائی مین صحیحین مین اور نہ جمع بین الصحیحین مین لفظ سلام علیک

او سلام علینا الی غیر الف لام کی ولیکن روایت کیا ہی اسکو جامع الاصول والی نی ترمذی سی **ف** اس تشہد ابن عباس کے بعمل کرنر شافعیہ کا
ہے اور ہمارے مذہب مین عمل ہی ابن مسعود کی تشہد پر جو کہ پہلی مذکور ہوا لکھا ہی محدثین نی کہ تشہد ابن مسعود کا صحیح ہی اور شیخ ابن حجر شافعی نی
کہا کہ صحیح ترین صحیح یث کہ روایت کی گئی ہی تشہد مین حدیث ابن مسعود کی ہی اور مذہب امام احمد کی مین بھی ہی اور اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین
سے اسی پر مین اور امر فرمایا ہی حضرت نی اوسکی سکھانی اور سکھانی کی لیی امام احمد کی سند مین آیا ہی کہ حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ابن مسعود
کو کہ تعلیم کرین اوسکو لوگونکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھہ میرا اپنی ہاتھہ مین اور تعلیم کیا مجکو
تشہد جیسیکہ تعلیم کرتی ہین مجکو قرآن اور حدیث ابن مسعود کی بخاری و مسلم مین ہی اور حدیث ابن عباس کے افراد مسلم سی اور تشہد امام مالک کا تشہد
عمر کا ہی التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات للہ الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی آخر تک اور لکھا ہی علمانی کہ جاز ہی جسطرح کہ پڑہی کلام
اول اور فصل ہین سے اور ترجیح تشہد ابن عباس کے مسامحہ والی نی سلام علیک و سلام علینا بغیر الف لام کی ذکر کیی ہین اور سہو راوی مشکوٰۃ کی
نی اعتراض کیا ساتھہ اوس قول ابن کی والم اجد آخر تک سہل ہی کہ لانا صاحب مسامحہ کا اوسکو پہلی فصل مین صحیح ہوا واللہ علم بالصواب

الفصل الثانی نسبت **عن** وائل بن حجر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثم جلس فافترش
رجلہ الیسری و وضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری وحد مرفقہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض ثلثین
وحلق حلقۃ ثم رفع اصبعہ رأیتہ یحرکہا یدعو بہا رواہ ابو داود والدارمی
روایت ہی وائل بن حجر سی اون نی نقل کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پھر بیٹھی حضرت یعنی اجداد بٹھانی سر کی سجدہ سی پس بچھایا بانین
پانون اپنا اور رکھا بانیان ہاتھہ اپنا اوپر پاہین ران اپنی کی اور الگ رکھی کہنی دائین اور بردائین ران اپنی کی یعنی کہنی پہلو سی ملائی نہین
اور کہنی اوسکی کی ران پر اور بند کین دونون انگلیان یعنی چہ انگلیا اور اوسکی پاسکی انگلی اور حلقہ کیا یعنی بچکی انگلی اور انگوٹھہ
سے جیسیکہ حلقہ کرتی ہین چہرا اور بٹھائی انگلی اپنی یعنی شہادت کی پس کیا یعنی اونکو کہ ملائی تہی اوسکو دعا مانگتی یعنی اشارہ توحید کرتی تہی
ساتھہ اوسکی **ف** لفظ ثم جلس سے تا آخر حدیث کا ہی کہ باقی یہان نہین مذکور ہوئی اوسمین حضرت کی ساری نماز کا طور ذکر کیا ہی یہان
فقط کیفیت جلسہ کے ذکر کی ہی اور امام مالک کی ہان وقت اشارہ کی انگلی ہلائی جاتی ہین اور امام اعظم کی ہان نہین ہلائی کیونکہ حدیث
ہلانے کے مخالف اسکی ہی کہ اوسمین ہے لا یحرکہا اور ممکن ہے کہ مراد حرکت سے یہی ہی اسحدیث مین وہ ہلانا انگلی کا مراد ہو کیونکہ اوٹھانی مین ہلنا لازم ہے پس
اس توجیہ سی تطبیق حاصل ہو جاتی ہی اسحدیث مین اور حدیث آگی کی مین مع **وعن** عبد اللہ بن الزبیر قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بإصبعہ إذا دعا وہ یحرکہا رواہ ابو داود والنسائی وزاد ابو داود ولا یجاوز بصرہ إشارتہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتی شاتھہ انگلی اپنی کی جسوقت دعا کرتی یعنی کلمہ شہادت پڑہتی
قعدہ مین اور نہ ہلاتی تہی اوسکو روایت کی ہی ابو داود اور نسائی نی اور زیادہ کیا ابو داود نی اور نہین تجاوز کرتی ہی نظر اونکی اشارہ اونکی سی
ف یعنے جس انگلی سی کہ اشارہ کرتی نظر اوس سی تجاوز نکرتی یعنی وقت اونگلی اوٹھانی کی نظر اونگلی پر رکھتی اور طرف نہ دیکھتی تا مضمون توحید
کا دل مین حاضر رہی اور خضوع اور خشوع حاصل ہو **وعن** ابی ہریرۃ قال ان رجلا کان یدعو بإصبعیہ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد احد رواہ الترمذی والنسائی والبیہقی فی الدعوات الکبیر
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا تحقیق ایک شخص ہلاتا اشارہ کرتا ساتھہ دو اونگلیون کی یعنی دونون شہادت کی انگلیون سی وقت پڑہنی تشہد کے

اپس فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اشارہ کرساتہہ ایک اونگلی کی اشارہ کرساتہہ ایک اونگلی کی روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور یہہ بھی نی دعوات کبیر مین **ف** مراد شخص سے سعد بن ابی وقاص صحابی ہین جیسا کہ ابوداود اور نسائی کی روایت مین آیا ہی ۱۲ **وعن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجلس الرجل فی الصلوٰۃ وھو معتمد علی یدیہ رواہ احمد وابوداود وفی روایۃ لہ فیہا ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نہض فی الصلوٰۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بیٹہی آدمی نماز مین اور وہ تکیہ کرنیوالا ہوا اپنی ہاتہہ پر یعنی منع فرمایا اس سی کہ تشہد کی وقت زمین پر ہاتہہ ٹیک کر بیٹہی یا اوٹہتی وقت ہاتہہ زمین پر ٹیک کر اوٹہی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نی اور ایک روایت ابوداود کی مین ہی کہ منع فرمایا حضرت نی یہہ کہ ٹیکی آدمی اپنی ہاتہہ پر جسوقت کہ اوٹہی نماز مین **ف** یعنی سجدہ وغیرہ سی جو اوٹہی تو ہاتہہ ٹیک کر نہ اوٹہی یونہی اوٹہہ کہڑا ہوا امام اعظم رح کا عمل اسی پر ہی اور امام شافعی کی ان ہاتہہ ٹیک کر اوٹہتی ہین سند اونکی یہہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اعتماد کیا یعنی ہاتہہ ٹیکا زمین پر اور ہماری نزدیک یہہ حدیث محمول ہی بڑہاپی کی حالت پر کہ حضرت بسبب کبر سن کی اسطرحسی اوٹہتی ہی نہ کہ بلا عذر ۱۲ **وعن** عبداللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکعتین الاولیین کانہ علی الرضف حتی یقوم رواہ الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دو رکعتون پہلی کی یعنی پہلی قعدی مین کہ تشہد کی لیی بیٹہتی گویا کہ اوپر تہر گرم کی بیٹہنی والی ہی یہان تک کہ کہڑی ہوتی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** مراد یہہ ہی کہ پہلی قعدہ مین کم بیٹہتی ہی درود وغیرہ نہ پڑہتی ہی التحیات پڑہتی ہی اوٹہہ کہڑی رہتی ہی جیسی کوئی گرم تہر پر زیادہ بیٹہہ نہین سکتا جلد اوٹہہ کہڑا رہتا ہی ۱۲ **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا السورۃ من القرآن بسم اللہ وباللہ التحیات للہ الصلوٰت الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار رواہ النسائی روایت ہی جابر سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتی ہمکو تشہد جیسی سکہاتی ہمکو سورہ قرآن سی یعنی اسکی یہی الفاظ مختلف ہین یہی کہ الفاظ قرآن کی مختلف ہین باعتبار قراءۃ کی چنانچہ اس روایت مین یون ہی شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کی اور ساتہہ توفیق اللہ کی بندگی منہ سی کہنی کی واسطی خدا کی ہی اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی ہی اللہ کی لیی ہی سلام ہی تیری نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہہ کہ محمد بندہ اوسکا اور رسول ہوا اوسکی مین مانگتا ہون مین اللہ سی بہشت اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی دوزخ سی روایت کی یہہ نسائی نی ۱۲ **وعن** نافع قال کان عبداللہ بن عمر اذا جلس فی الصلوٰۃ وضع یدیہ علی رکبتیہ واشار باصبعہ واتبعہا بصرہ ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہی اشد علی الشیطن من الحدید یعنی السبابۃ رواہ احمد اور روایت ہی نافع سی کہ کہا ہی عبداللہ بن عمر جسوقت بیٹہتی نماز مین رکہتی دونون ہاتہہ اپنی اوپر دونون گہٹنون اپنی کی اور اشارہ کرتی ساتہہ اونگلی اپنی کی اور دیکہتی رہتی اونگلی کو پہر کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ بہت سخت ہی شیطان پر لوہی سی کہا اونہی نی مراد کہتی ہی حضرت ساتہہ ضمیر لہی کی اونگلی شہادت کی یعنی اشارہ کرنا شہادت کی اونگلی سی سخت تر ہی شیطان پر نیزہ وغیرہ

ہارنی سی روایت کی ہیہ حدیث ف کیونکہ بسبب اشارہ کرنی توحید کی طرف شیطان کی منقطع ہوجاتی ہی واقع ہوئی مصلی کی سی شرک و کفر
مین ۱۲ منہ ۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا سنت سی ہی آہستہ پڑہنا تشہد کا روایت کی ہیہ ابوداؤد اور ترمذی نے
اور کہا ہیہ حدیث حسن غریب ہی ف جب ایک صحابی ایک فعل کو کہی کہ سنت یون ہی تو وہیج حکم اس قول وسکیکی ہی قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حدیث مرفوع کی حکم مین ہی ہی مذہب ہی جمہور محدثین و فقہا کا ۱۲ منہ ۔ بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا باب ہی بیچ بیان درود کی اور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فضیلت اوسکی کی ف
صلوٰۃ کی معنی ہین دعا اور رحمت اور استغفار اور درود حضرت پر بندونکی طرف سی طلب کرنا ہی رحمت کا جناب باری تعالیٰ سی اونکی لیے
کردہ رحمت شامل ہو بھلائی دنیا اور آخرت کیکو اور اللہ تعالیٰ نی امر کیا ہی بندونکو ساتہہ صلوٰۃ وسلام بھیجنی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر اس آیۃ مین یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور اجماع کیا ہی علمارنی اسپر کہ یہہ امر وجوب کی لیی ہی پس بعضون نی کہا ہی کہ واجب
ہی صدر و بھیجنا ہر بار کہ نام مبارک سنی اور بعضون نی کہا ہی کہ یکبار فرض ہی ساری عمر مین جیسی گواہی دینی ساتہہ نبوۃ اونکی کی اور زیادہ اسپر مستحب
اونسون سنتون اور شعار اسلام سی ہی اور قاضی ابوبکر نی کہا کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ نی مومنون پر کہ صلوٰۃ وسلام بھیجین اوسکی پیغمبر پر اور
نہین کیا اوسکی لیی وقت معین پس واجب ہی کہ جیسا کہا جاوی درود اور غفلت نکی جاوی اوسمین بعضی علمارنی قول اول کو صحیح کہا ہی
اور شافعی نی فرض کہا ہی اوسکو تشہد مین اور کہا ہی علمارنی کہ یہہ قول شافعی ہی شاذ ہی موافقت نہین کی ہی اونکی پیچہ اسکی کسی نی اور
معتمد تر دیک ابوحنیفہ کی یہہ ہی کہ کبھی بار ایک مجلس مین نام مبارک حضرتؐ کا سنی تو یکبار واجب ہوتا ہی درود بھیجنا اور ہر بار مستحب اور تحیات
مین درود پڑہنا سنت ہی اور اختلاف کیا ہی علمارنی کہ ایا صلوٰۃ وسلام جائز ہی غیر انبیا پر بالاستقلال یا نہین مختار نزدیک جمہور کے یہہ ہی کہ مخصوص ہے
ساتہہ انبیا کی اور شریک نہین ساتہہ انکی سوا اونکی اوسمین بلکہ اورون کی نام پر غفرہ اللہ اور رحمۃ اللہ اور رضی اللہ عنہ کہی اور نقل کیا ہی طیبی نے کہ سوائے
انبیا کی اورون پر درود بھیجنا خلاف اولی کا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ حرام ہی یا مکروہ کراہت تحریمی یا تنزیہی کی انتہی اور صحیح یہہ ہی کہ غیر انبیا
اور ملائکہ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا ابتدا مکروہ تنزیہی ہی اسلیی کہ شعار اہل بدعت کا ہی اور انکی ساتہہ اور پر بھیجنا جائز ہی جیسی کہین صلی اللہ علی محمد وعلی
آلہ وصحبہ وسلم اللہ علیہ ۱۲ منہ ۔ الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ
بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَاَهْدِ هَا
لِيْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ
فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ
روایت ہی عبدالرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا ملاقات کی مجہی کعب بن عجرہ نی پس کہا کیا نہ بھیجون مین واسطی تیری ایک تحفہ اور کلام کہ سنا مین
اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا مین ہان پس بھیجو اوس تحفہ کو میری لیی پس کہا کعب نی پوچہا ہمنی یعنی اصحاب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی پس کہا ہمنی یا رسول خدا کے کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر ای اہل بیت نبوۃ کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ نی سکہلائی ہمکو کیفیت سلام بھیجنی کے آپ پر

فرمایا کہو یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمدؐ کی اور اوپر آل محمدؐ کی جیسکہ رحمت بھیجی تونی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بیشک تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ یا الٰہی برکت بھیج محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر جیسی برکت بھیجی تونی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کیے یہ بخاری اور مسلم نی مگر مسلم نے نہین ذکر کیا علی ابراہیم کو دونون جگہ ف کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر حاصل اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نی جو ہمکو فرمایا ہی آپ درود اور سلام بھیجنی کو تو کیفیت سلام بھیجنی کی ہمنی معلوم کی کہ آپ نے التحیات مین سکھائی السلام علیک ایہا النبی پس درود کیونکر بھیجین اور یہہ جو کہا کہ اللہ نے سکھائی کیفیت سلام بھیجنی کی تو مراد یہہ ہے کہ حضرت کی زبانی تعلیم کروائی اوسکو تعلیم اللہ تعالیٰ کی اسلیے کہی کہ حضرتؐ کی تعلیم اللہ تعالیٰ ہی کی تعلیم ہی کیونکہ وہ احکام نہین بیان کرتی تہی مگر ساتھہ وحی کی اور آل محمدؐ پر آل محمدؐ یعنی اہل و عیال کی ہی اور اسکی معنی تابعدار کی بہی آئی ہین اور بعضون نے کہا کہ ہر مومن آل ہی و بعضون نے کہا کہ ہر مومن متقی آل ہی و ظاہر یہہ ہی کہ حدیث مین مراد آل سی تابعدار ہین و بعضون نے آل کو تقسیم کیا ہی ساتھہ اہل بیت کی یعنی وہ کہ جن پر صدقہ حرام ہی یعنی بنی ہاشم اور امام فخر رازی نی کہا کہ اولی یہہ ہے کہ اہل بیت ازواج اور اولاد حضرتؐ کی ہین و حضرت علی بہی داخل اون مین ہین بسبب اختلاط اونکی ساتھہ حضرت فاطمہ رضی کی و اسمین ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کیا اور نبی کا نہ کیا اسلیے کہ جد امجد حضرتؐ کے ہین و حکم کیا گیا ہی ساتھہ متابعت اونکی اصول دین مین اور برکت بھیج یعنی ہمیشہ رکھہ اور ثابت رکھہ اونکی پس جو بزرگی کردی ہی تونی اونکو اور مگر مسلم نی نہین ذکر کیا علی ابراہیم کو دونون جگہ یعنی نہ پہلی درود مین دوسرے مین الفاظ اوسکی یون ہین کما صلیت علی آل ابراہیم اور رکھا بارکت علی آل ابراہیم مرع + وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا صحابہ نی اے رسول خدا کی کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہو یا الٰہی رحمت بھیج محمد پر اور اونکی بیبیون پر اور اونکی اولاد پر جیسی رحمت بھیجی تونی ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور اونکی بیبیون پر اور اونکی اولاد پر جیسی برکت بھیجی تونی ابراہیم پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کیے یہ بخاری اور مسلم نی ف الفاظ صلوٰۃ کی مختلف آئی ہین و ہر ایک اون درود و کا کہ اول حدیث مین کو ہوی کافی ہی کذا سمعنا من المشایخ اور بعضی روایتون مین جو وارحم کما ترحمت واقع ہوا ہی صحت کو نہین پہونچا کذا قالوا اور بعضی محدثین نے کہا ہی کہ روایۃ زیادتی و ترحم علی محمد و آل محمد کما ترحمت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم کے حدیث حسن ہے و اللہ تعالیٰ اعلم مرع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی درود بھیجیگا مجہپر ایکبار رحمت بھیجیگا اللہ اوسپر دس بار روایت کیے یہ مسلم نی ف دس رحمتین بیشمار اسلیے کہی ہے کہ دین مین جا بجا حسنہ فلہ عشر امثالہا یعنی جو کوئی کرتا ہی ایک نیکی پس اوسکی لیئی ہی برابر اوسکی ہی مرع + اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی بھیجیگا مجہپر درود ایک بار رحمت بھیجیگا اللہ اوسپر دس رحمتین اور بخشی جاوینگی اوس سی دس گناہ اور بلند کیی جاوینگی اوسکی لیئی دس جی یعنی بیچ قرب حق کی روایت کی یہہ نسائی نی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ

فِي يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ح اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت نزدیک لوگون کی ساتہہ میری دن قیامت کی اکثر اونکی ہین مجہپر درود بہیجنی والی روایت کی یہہ ترمذی نی ف کہا ابن حبان نی بہیجہ حدیث کی اس خبر مین بیان صحیہ ہی اسپر کہ قریب لوگون کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت مین ہونگی اصحاب حدیث کی اسلیی کہ نہین ہے اس امت مین کوئی قوم محدثین سی زیادہ درود بہیجنی والی حضرت ﷺ ح وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِيَ السَّلَامَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ح اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطے اللہ کی کتنی فرشتی ہین پہرنیوالی زمین مین پہنچاتی ہین مجکو میری امت کیطرف سی سلام روایت کی یہہ نسائی اور دارمی نی ف امت کے طرفسی سلام جبکہ سلام بہیجتے ہین مجہپر قلیل ہو یا کثیر اور یہہ مخصوص ہے اوسکی نبی کردو رہی مزار شریف سی یعنی جو وہان جاکر بہیجتا ہی تو بلاواسطہ حضرت سنتی ہین اور جو فرشتون کی پہنچانیکی نہین اور اسمین اشارہ ہے طرف حیات دائمی حضرت کی اور خوش ہونی اونکی کی بسبب پہنچنی سلام امت کی اور اشارہ ہی طرف قبول سلام کی کہ قبول کرتی ہین اوسکو فرشتی اور اونہا پہنچاتی ہین طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آگی آویگا کہ حضرت جواب سلام کا دیتے ہین اوسکو کہ سلام بہیجتا ہی آپ پر اور ایک واسطہ مین آیا ہی کہ فرشتی نام رکہتی ہین اوسکا سلاما کہتی ہین یا رسول اللہ یہ بچارہ مسکین محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین یقرئک السلام یعنی وہ سلام عرض کرتا ہی خدمت بابرکت مین سہ جان میدہم و آرزوی قاصد آخر بازگو ۔ در مجلس آن نازنین حرفی کہ از ما میرود ح ح ح وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کی سلام بہیجی مجہپر مگر بہیجتا ہی اللہ تعالی مجہپر روح میری یہان تک کہ جواب دیتا ہون اوسپر سلام کا روایت کی یہہ ابوداود نی اور بہیقی نی دعوات کبیر مین ف عقیدہ اہل سنت جماعت کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین عالم برزخ مین اسی لیی حیات النبی کہتی ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت زندہ نہین ہین وقت سلام کرنی کسی کے روح بدن مبارک مین لیے آتی ہین جواب اس اشکال کا یہہ ہی کہ مراد روح پہونچنی سے یہہ نہین ہے کہ روح بدن مبارک مین نہین ہے اب بہیجتی ہین بلکہ مراد یہہ ہی کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزۃ مین مستغرق ہی اوسکو اس حالت سی افاقت دیکر اس عالم کیطرف متوجہ کرتی ہین تا صلوۃ و سلام سنی پس یہ توجہ اور آگاہ کرنی روح کو یون کہا کہ بہیجتا ہی اللہ روح مجہپر والا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین قبرون مین اب اگی کلام اسمین رہا کہ یہہ فضیلت خاص زیارت کرنی والون ہی کیلیی ہے یا عام ہی ظاہر یہہ ہی کہ عام ہی یعنی خواہ دورسی سلام بہیجی یا مزار مبارک پر جاکر مگر یہہ کہ سلام زیارت کرنیوالونکا بواسطہ ملائکہ کی سنتی ہین اور اونکا بواسطہ ملائکہ کی جیسا کہ حدیث ابوہریرہ کی کہ تیسری فصل مین ہی ظاہر ہوتا ہی ح ح وعنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہے نہ ٹہراؤ گہرون کو مانند قبرون کی ادرست ٹہراؤ قبر میری کو عید اور درود بہیجو مجہپر پس تحقیق درود تمہارا پہنچتا ہی مجکو جہان ہو تم روایت کی یہہ نسائی نی ف نہ ٹہراؤ گہرون کو مانند قبرون کی کہ مثل مردون کے اونمین پڑی اور سوئی رہو اور کچہہ عبادت اور نماز اون مین نکرو بلکہ جیسی مسجدون مین عبادت کرکے انوار حاصل کرتی ہو اوسیسے گہرون مین بہی کچہہ کرتی رہو تا انوار اور برکات اوسکے

گھر اور گھر والون کو پہنچین اور فرائض مسجدون مین ادا کرو اور نوافل گھرون مین کہ نوافل گھر مین ادا کرنی افضل ہین ادا کرنی سی مساجد
مین یا مراد یہہ ہی کہ گھرون مین مردی دفن نکرو اور دفن ہونا حضرت کا گھر مین خصائص حضرت کی سی ہی اور کو نہ جاوی ممکن ہے کہ معنی یہہ
ہون کہ قبرون کو جگہہ سکونت کے نہ ٹہیراؤ یعنی جیسی اوقت مین بنا دمون نی اختیار کیا ہی تاکہ نرمی دل کی اور رحمت نہ جاتی رہی بلکہ زیارت کرکر
اپنی گھرون مین پھر آیا کرو اور مت ٹہیراؤ قبر میرے کو عید یعنی میری قبر کو مثل عید گاہ کی نہ کرو کہ جمع ہوا وسپر ساتھہ زینت اور سرور اور لہو ولعب کے
کہ موجب غفلت کا ہی جیسیکہ یہود اور نصاری اپنی انبیا کی قبرون پر کرتی ہین پس جیسی یہان قبرون پر عرسون مین جاکر خرافات کرتی ہین
بہت برا ہی کرنا اونکا اور بعضون نی کہا ہی مراد یہہ ہی کہ میرے زیارت کو مثل عید کی نہ کرو کہ برس مین ایک دو بار ہی حاضر ہوا کرو بلکہ
اکثر حاضر ہوا کرو پس اسصورت مین عبث دلالی اوپر کثرت زیارت اپنی کی اور حاضر ہونکی اوس درگاہ پشت پناہ مین رزقنا اللہ اور آگی اسکی
فرمایا کہ درود بھیجو خبر اور اندیشہ بعد مسافت کا نکرو اسلیی کہ درود تمہارا پہونچتا ہی مجکو جہان کہ پڑہو تم اسمین بسلی فرمائی بعضی مشتاقون کو پس اگر
اگرچہ بسبب ضرورۃ کی دور رہون لیکن چاہیی کہ توجہ اور حضور قلبی سی غافل نہون ۵ قرب جانی چو بود بعد مکانی سہل است ۱۲ منہ

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ
وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْہِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَ لَہٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ عِنْدَہُ اَبَوَاہُ
اَلْکِبَرَ اَوْ اَحَدُھُمَا فَلَمْ یَدْخُلَاہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ہُرَیْرَۃَ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص
کے کہ ذکر کیا گیا مین نزدیک اوسکی پس نہ بھیجا درود مجھپر اور خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کے کہ آیا اوسپر رمضان پھر گذر گیا پہلی اس سی کہ بخشش کیجاوی
واسطی اوسکی یعنی عبادۃ اور وقت اوسکی نہ ادا کیی کہ سبب بخشش اوسکی کی ہوتے اور خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کے کہ پایا نزدیک اوسکی ماں باپ اوسکی نی یا
تو یا ایک اونمین سے پس داخل کیا اونہون نی اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** خاک آلودہ ہو یعنی خوار اور ہلاک ہو وہ شخص کہ ذکر کیا
جاؤن مین پس لیا جاوی نام میرا اوسکی سامنی اور درود نہ بھیجی مجھپر ظاہر اسحدیث کا یہہ ہی کہ ہر بار کہ مجلس مین نام حضرت کا لیا جاوی درود بھیجنا
واجب ہوتا ہی اسلیی کہ اوسکی ترک پر وعید آیا ہی مگر یہہ کہ کہین کہ دلیل وجوب کی وعید آخرۃ کا ہوتا ہی اور یہہ وعید اوس قبیلہ کا نہین ہے نہایت یہہ ہے کہ
دلالت کرتا ہی استحباب اور فضیلت پر اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ نیکی ماں باپ کی ساتھہ نیکی اور اونکی حق نہ ادا کیی اور رضامندی اونکی نہ حاصل کی کہ سبب
داخل ہونی بہشت کے ہوتی ۱۲ منہ

وعن اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ
جَآءَنِیْ جِبْرَءِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ
عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہی ابی طلحہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی یعنی یارون کی پاس اور خوشی معلوم ہوتی تہی بیچہرہ
مبارک اونکیی پس فرمایا یعنی پہلی سوال کرنی اونکیی یا بعد سوال کی کہ تحقیق آیا میری پاس جبرئیل اور کہا کہ تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہی
کیا نہین راضی کرتا تجکو اے محمد یہہ کہ نہ بھیجی درود تجپر کوئی امت تیری سی مگر کہ رحمت بھیجون مین اوسپر دس بار اور نہین سلام بھیجتا تجپر کوئی
امت تیری سی مگر سلام بھیجتا ہون اوسپر دس بار روایت کی یہہ نسائی اور دارمی نی **ف** خوش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
اس بشارت سی واسطی حاصل ہونی ثواب کی امت کی لیی ہتا کہ نہایت غرض اور خواہش آنحضرت کی طلب خیر کے تہی واسطی امت کے
۱۲ منہ

وعن اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِیْ

ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خير لك قلت النصف قال ما شئت فان زدت فهو خير لك
قلت فالثلثين قال ما شئت فان زدت فهو خير لك قلت اجعل لك صلاتي كلها قال اذا تكفى همك
ويكفر لك ذنبك رواه الترمذي اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا کہا مینی یارسول اللہ بیشک
مین بہت بہیجتا ہون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطی درود آپکی اوسوقت مین سے کہ اپنی دعا کی لیی مقرر کیا ہی پس فرمایا جسقدر
چاہی تو کہا مینی چوتہائی فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہی تیری لیی کہا مینی آدہا مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر
زیادہ کری تو پس وہ بہتر ہی واسطی تیرے کہا مینی پس دوتہائی فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر زیادہ کری تو پس وہ بہتر ہی تیری لیی کہا مینی مقرر کیا مینی
واسطی درود آپ کی کیلیے سارا وقت دعا اپنی فرمایا اب کفایت کیا جاویگا تو اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت کی اور چہاڑی جاوینگے
تیری لیی گناہ تیری روایت کی ہیہ ترمذی لی **ف** بہت بہیجتا ہون درود آپ پر یعنی چاہتا ہون کہ بہت بہیجون درود آپ پر پس کتنا مقرر
کرون واسطی آپ کی صلوٰۃ اپنی سی مراد صلوٰۃ سی دعا ہی یعنی ایک وقت معین کہتا ہون کہ اوسمین اپنی نفس کے لیی دعا کرتا ہون چاہتا
ہون کہ درود بہیجون آپ پر اوسوقت بہیجون پس کتنا اوسوقت مین سی درود بہیجنی مین صرف کرون پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو
اختیار پر چہوڑا فرمایا جسقدر چاہو وقت دعا اپنی مین سی درود مین صرف کرو اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرۃ کی سبب اسکا یہہ ہی کہ
جب بندہ اپنی طلب رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا ہی اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکہتا ہی اپنی مطالب کو تو وہ کفایت
کرتا ہی اوسکی سب مہمات کو من کان اللہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہی اوسکو جب شیخ بزرگوار عبد الوہاب متقی رحمہ
اللہ نی اس مسکین کو یعنی شیخ عبد الحق کو واسطی زیارت مدینہ منورہ کی رخصت کیا فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہین ہی اس راہ مین کوئی
عبادت بعد ادای فرائض کی مانند درود کی اور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہیی کی تمام اوقات اپنی کو اوسمین صرف کرنا اور چیز مین
مشغول ہونا عرض کیا گیا کہ اوسکی لیی کچہہ عدد معین ہو فرمایا یہان معین کرنا عدد کا شرط نہین اتنا پڑہو کہ ساتہہ اوسکی رطب اللسان
ہو اور اوسکی رنگ مین تلوین ہو اور مستغرق ہو اوسمین کذا ذکر الشیخ زادہ اور حصن حصین کے مصنف نی مفتاح مین لکہا ہی کہ فوائد درود بہیجنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور ثمرات اوسکی ان گنت ہین دنیا اور آخرۃ مین خصوصًا تنگیون اور مہمات و فکرون اور قضا حاجات
مین بارہا تجربہ کیا ہی سکا پس اگر خوف اور ہلاکتون کی جگہہ مین پڑا مین نجات دی مجکو مگر درود بہیجنی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔
وعن فضالة بن عبيد قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلى فقال اللهم
اغفر لي وارحمني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجلت ايها المصلي اذا صليت فقعدت فاحمد الله بما
هو اهله وصل علي ثم ادعه قال صلى رجل اخر بعد ذلك فحمد الله وصلى على النبي صلى الله عليه وسلم فقال له
النبي صلى الله عليه وسلم ايها المصلي ادع تجب رواه الترمذي وروى ابو داود والنسائي نحوه
اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ کہا اوسوقت کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوی کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس
نماز پڑہی پہر کہا یعنی بعد نماز کی یا الہی بخش مجکو اور رحم کر مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کی تو نی اے
نماز پڑہنی والی یعنی اس لیی کہ ترک کی تو نی ترکیب دعا کی جسوقت پڑہی تو نماز پس بیٹہہ یعنی بعد فراغ نماز کے دعا
کے لیی پس تعریف کر اللہ کی ساتہہ اوسیکی کہ وہ لایق اوسکی ہی اور درود بہیج مجہپر پہر مانگ اللہ سی جو چاہے حضرت نی یہہ

ادب دعا کا سکھایا اور راوے حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ دعا کی بعد بہی جب صلوٰۃ پہر سکہا راوی نی پہر نماز پڑہی ایک اور شخص نی بعد اسکی
پس تعریف کی اللہ کی اور درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اور دعا کی پس فرمایا اوسکی لیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی نماز پڑہنی
والی دعا کر قبول کیجاوی گی روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابوداؤد اور نسائی نی مانند اسکی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى
اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ
سَلْ تُعْطَهْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تہا مین نماز پڑہتا اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف رکہتی تہی اور ابوبکر اور عمر ساتہہ اونکی حاضر تہی پس جب بیٹہا مین یعنی بعد ادا کرنی نماز کی شروع کی مینی تعریف اللہ کی پہر درود
بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کی مینی واسطی اپنی پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگ یاجاویگا مانگ یاجاویگا روایت کی
یہہ ترمذی نی **+ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
سَرَّهُ اَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ خوش لگی اوسکو یہہ کہ دیا جاوی اوسکو ثواب ساتہہ میانہ پوری کی یعنی جسکو خواہش ہو کہ ثواب پورا
اور بہت ملی جسوقت کہ بہیجی درود ہمپر کہ اہل بیت نبوۃ کی ہین پس چاہیی کہ کہی یا الٰہی رحمت بہیج محمد پر کہ نبی امی ہین اور اونکی
بیبیون پر کہ مائین مسلمانون کی ہین اور اولاد اونکی پر اور اہل بیت اونکی پر جیسیکہ رحمت بہیجی تو نی اوپر اولاد ابراہیم کی تحقیق تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** امی لقب خاص آنحضرت کا ہی کہ مذکور ہی توریت اور انجیل مین اور تمام کتابون مین
جو کہ آسمان سی اوتری ہین امی لغت مین اوسکو کہتی ہین کہ نہ لکہہ جانی اور نہ لکہی کو پڑہ سکی اور کتب مین نہ لیا ہوا درس سی سیکہا نہ ہوتہ
منسوب ہی ام کی یعنی ماں کی طرف یعنی جیسا کہ ماں کی پیٹ سی نکلا ہی ویسا ہی ہی کہ کسی نی لکہوایا پڑہوایا نہین **ے** گا رمن کہ بمکتب نرفت
وخط نہ نوشت **+** بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد **+** یعنی کہ ناکردہ قرآن درست **+** کتب خانہ چند ملت بشست **+** تعلیم و ادب او را
چہ بنست **+** کہ خود ز غازہ و امد موصوب **+** اور بعضون نی کہا ہی کہ امی منسوب طرف ام القریٰ کی یعنی مکہ کی کہ وہ اصل ہی ساری مین
کی **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سخت بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا گیا مین اونی نام لیا گیا مہ از نزد
اوسکی پس درود بہیجا مجہہ پر روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی یہہ احمد نی حسین بن علی رضی سی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح
غریب ہی **ف** یعنے مالکی خواہش کی سبب اسکی بخلم جبلت طبعی کی آدمی بخل کرتا ہی کہ کسیکو مال نہین دیتا پس اسکا بخل تو یہی ہی
بڑا بخیل وہ ہی کہ ساتہہ حکم کسل اور غفلت کی ایک کلمہ بنام آنسرور کی نفس اپنی سی نہین نکال سکتا اور ادا ی حق اور شکر نعمت کا
نہین کرتا احسان انعام اونکی ایسی ہی کہ اگر جانین اونکی نام پر فدا کرین بجا ہی چہ جای ایک کلمہ **ے** مرجا ای بیک شتاق لب

بدہ پیغام دوست ✤ تاکنم جان ز سر غیبت فدای نام دوست ✤ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی درود بھیجی میرپر نزدیک قبر میری کی سنتا ہون مین اوسکو اور جو درود بھیجی میرپر دور سی پہنچایا جاتا ہون اوسکو روایت کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنے پاس والیکا درود خود سنتا ہون بلا واسطہ اور دور والیکا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتی ہین اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہون اس سی معلوم کیا جاہی کہ حضرت پر سلام پہنچنے کیا بزرگی ہی اور حضرت پر سلام بھیجنی والیکو کیسا شرف حاصل ہوتا ہی اگر تمام عمر کی سلامونکا ایک جواب دی دعات ہے چہ جای کہ ہر سلام کا جواب دی ✤ ہر سلام کہ آن نجند دہ جواب آن لب ✤ ایں صد سلام مر لب کے جواب زلو باد ✤ **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال من صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واحدۃ صلی اللہ علیہ وملئکتہ سبعین صلوۃ رواہ احمد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا جسنی درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اللہ اوسپر اور فرشتے اوسکی ستر رحمتین روایت کی یہ احمد نی **ف** شاید کہ یہ ثواب مخصوص ساتھہ دن جمعہ کی ہو اسلیی کہ وارد ہوا ہی کہ ثواب اعمال کا جمعہ مین ستر حصہ ہوتا ہی اسی لیی جو اکہتر ستر برابر ہوتا ہی اور یہ حدیث اگرچہ موقوف ہی یعنی قول ابن عمر کا ہی لیکن حکم مرفوع مین ہی اسلیی کہ ثواب اعمال کا بغیر سنی کی حضرت سی نہین کہہ سکتی ✤ ع ✤ **وعن** رویفع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی محمد وقال اللھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمۃ وجبت لہ شفاعتی رواہ احمد اور روایت ہی رویفع سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی درود بھیجی اوپر محمد کی اور کہی یعنے بعد درود بھیجنی کی یا اللہ اوتار اوسکو بیچ جگہ کی کہ مقرب ہی نزدیک تیرہی دن قیامت کی واجب ہوتی ہی اوسکی لیی شفاعت میری واسطے یہ احمد نی **ف** مراد جگہ سی مقام محمود ہی اور شفاعت حضرت کی ثابت ہی سب مسلمانون کی لیی لیکن اسکو درجہ خاص حاصل ہوتا ہی کہ شفاعت واجب ہوتی ہی اسکی لیی اور اسمین اشارت ہی طرف بشارۃ کی ساتھہ حسن خاتمہ کی ✤ ع ✤ **وعن** عبد الرحمن بن عوف قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخل الحلا فسجد فاطال السجود حتی خشیت ان یکون اللہ تعالی قد توفاہ قال فجئت انظر فرفع راسہ فقال مالک فذکرت ذلک لہ قال فقال ان جبرئیل علیہ السلام قال لی الا ابشرک ان اللہ عز وجل یقول لک من صلی علیک صلوۃ صلیت علیہ ومن سلم علیک سلمت علیہ رواہ احمد اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہان تلک کہ داخل ہوی باغ کھجورون کی مین پھر سجدہ کیا پس دراز سجدہ کیا یہان تک کہ ڈرا مین یہہ کہ اللہ تعالی نی وفات دی اونکو کہا عبد الرحمن نی پس آیا مین دیکھتا ہا مین کہ آیا وہ زندہ ہین یا مردہ پس اوٹہایا حضرت نی سر اپنا پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری یعنی کونسی چیز پیش آئی تجکو کہ تجہیز علامت غم اور گھبراہٹ کے یانی جانی ہی پس ذکر کیا مین یہہ یعنی ڈرنا اپنا واسطی اون کی کہا راوی نی پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام نی کہا مجکو کیا نہ خوشخبری دون مین تجکو یہہ کہ اللہ عزت والا بزرگی والا فرماتا ہی تیری لیی کہ جو شخص درود بھیجی تجہپر رحمت بھیجون گا مین اوسپر اور جو سلام بھیجی تجہپر سلام بھیجون گا مین اوسپر روایت کی یہ احمد نی **ف** اور زیادہ کیا احمد نے بیچ بعض روایات اپنی ✤

سے کہ فرمایا حضرتؐ نی پس سجدہ کیا مینی واسطی اللہ کی انتہی کہا سخاوی نی کہ نقل کی یہہ بیہقی نی بیچ خلافیات کی حاکم سی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی اور نہین جانتا مین بیچ سجدہ شکر کے کوئی حدیث صحیحتر اس سی اور اوسکی لیی طرف متعدد ہین ہنع ۔ **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا تحقیق دعا ٹھہری رہتی ہی درمیان آسمان اور زمین کے نہین چڑہتی اوسمین سے کچھہ یہان تلک کہ درود بھیجی تو اوپر نبی اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنے بغیر روایت دعا کی موقوف ہی درود بھیجی پر اور درود خود مقبول ہی بالفعل اور توسل اوسکیکی دعا بھی مقبول ہوتی ہی ؎ مورِ مسکین ہوسی راست کہ در کعبہ رسد ؎ دست در پای کبوتر زدہ تا گاہ رسید ؎ اور حصن حصین مین ہی کہ کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ نی کہ جب مانگی تو اللہ تعالیٰ سی حاجت اپنی پس ابتدا کر ساتھہ درود کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو چاہہ پھر ختم کر ساتھہ درود کی اون پر اسلیی کہ اللہ سبحانہ اپنی کرم سی قبول کرتا ہی دونون درودون کو اور وہ بزرگ تر ہی اس سی کہ چھوڑ دی اوس دعا کو کہ درمیان اون دونون کی ہی یعنی اوسکی کرم سی بعید ہی کہ اون کی درمیان مین کی دعا نہ قبول کری اور کہا طیبی نی کہ احتمال ہی کہ یہہ کلام حضرت عمر رضہ کا ہو پس حدیث موقوف ہوگی یا یہہ کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ موقوف ہی لیکن کہا ہی محققین نی علما حدیث سی کہ مثل اسکی راوی اپنی طرف سی نہین کہہ سکتا ہے پس یہہ مرفوع ہی حکماً اور یہہ مرفوع ہی روایت کی گئی ہی ہنع ؎

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ

باب ہی بیچ دعا کی بیچ تشہد کی یعنے بعد التحیات اور درود کی کہ سنت ہی اوسوقت دعا کا کرنا اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ بعد پڑہنی التحیات اور درود کے دعا کری جو کہ خوش آوی اوسکو لیکن مشابہ کلام لوگون کی نہو مثلاً یون نہ کہی کہ یا اللہ روٹی دی مجکو وغیر ذالک و بیچ باب التشہد کے حدیث ابن مسعود کی مین ہی گذرا کہ پھر اختیار کری دعا سی جو کہ خوش آوی اوسکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی دعائین خاص ہی وارد ہوئی ہین تشہد مین پڑہنی کی لیی پس مراد دعاون خوش آیندہ سی یہی دعائین کہ حضرتؐ سی منقول ہوئین ہونگی حاصل یہہ کہ چنگل مارنا ساتھہ ان دعاون کی اولیٰ اور افضل ہے کیونکہ جامع ہین مقاصد دنیا اور آخرۃ کو ہنع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی نماز مین یعنی بعد تشہد کی کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب قبر سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فتنہ کانی دجال کی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فتنہ زندگی کی سی اور فتنہ موت کی سی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری گناہ سی اور قرض سی پس کہا واسطی اونکی ایک کہنی والے نی بہت تعجب ہی پناہ مانگنا تمہارا قرض سی پس فرمایا تحقیق جسوقت آدمی قرضدار ہوتا ہی بات کرتا ہی پس جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی پس خلاف کرتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دجال اخیر زمانہ مین پیدا ہوگا اور دعوی خدائی کا کریگا اور لوگون کو گمراہ کریگا اخیر کتاب مین ذکر اوسکا آویگا اور مسیح دجال کو اسلیی کہتی ہین کہ ایک آنکھہ اوسکے ملے ہوئے ہ

ہوگی یعنی کانا ہوگا یا مسوح ہوگا یعنی بعید ہوگا تمام ہلاکتون سی اور حضرت عیسی علیہ السلام کا لقب مسیح اسلیی ہی کہ اصل اوسکی مسیحا ہی معنی مبارک کے زبان عبرانی مین یا مسیح کے معنی مین بہت پھیرنیوالا پس لفظ مسیح دونون پر اطلاق کیا جاتا ہی لیکن جب مسیح بولتی ہین تو حضرت عیسیٰ مراد ہوتی ہین اور جب ملعون مراد ہوتا ہی تو مقید کرتی ہین ساتھہ دجال کی یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور فتنہ زندگانی کا یہ ہی کہ گرفتار ہو بلاہ مین ساتھہ نہونی صبر اور رضا کی اور امور کہ باعث پھیرنیکے راہ راست سے ہون اور فتنہ موت کا یہ ہی کہ شیطان وسوسی ڈالی حالت نزع مین اور سوال منکر نکیر کا اور عذاب قبر اور عذاب جہنم کی اور لفظ مأثم یا تو مصدر ہی یعنی گناہ کرنا یا وہ امر کہ باعث گناہ کا ہو اور آدمی جب قرضدار ہوتا ہی بات کرتا ہی یعنی تقسیر جو اوسکی ادا مین ہوتی ہی زمانہ آئندہ مین اوسکی عذر کی تہمید مین جہوٹ بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی اوسکی ادا کا زمانہ آیندہ مین پس خلاف کرتا ہی ع ع + وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ فارغ ہو ایک تمہارا التحیات پہلی سی پس چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتھہ اللہ کی چار چیزون سی عذاب دوزخ سی اور عذاب قبر کی سی اور فتنہ زندگانی اور مرنی کی سی اور برائی مسیح دجال کی سی روایت کی یہہ مسلم نی ف پناہ پکڑی یعنی یون کہے اللہم انی اعوذ بک من عذاب جہنم آخرتک وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ قُولُوا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی سکہاتی صحابہ اور اہل بیت کو یہہ دعا جیسی سکہاتی سورہ قرآن کی فرماتی کہو یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب دوزخ سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب قبر کی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فتنہ کانی دجال کی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فتنہ زندگانی اور مرنی کی سی روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضہ سی کہ کہا کہا مین یا رسول اللہ سکہلاؤ مجہکو دعا کہ مانگون ساتھہ اوسکی اپنی نماز مین یعنی بعد تشہد و درود کی فرمایا کہہ یا الہی تحقیق ظلم کیا مینی نفس اپنی پر ظلم بہت اور نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو پس بخش مجکو بخشنا خاص نزدیک اپنی سی اور رحم کر مجہپر بتحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لفظ کثیرا اس روایت مین ساتھہ ثی مثلثہ کی ہی اور بعضی روایت مسلم کی مین کبیرا ساتھہ بی موحدہ کی آیا ہی پس کبھی پڑہی کثیرا اور کبھی کبیرا ع + وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عامر بن سعد سی نقل کی اوسنی اپنی باپ سی کہ کہا تہا مین دیکہتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سلام پہیرتی دائین اور بائین اپنی یہان تک دیکہتا مین سفیدی رخسارہ اونکی کی روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنے چہرہ مبارک اتنا پہیرتی کہ رخسارہ منور معلوم

ہوتا رہی سعادت دنکی کہ پہلو اونکی مین ہوتی ے کاشکی اندر نماز م جاشود پہلوی تو + تا بہ تقریب سلام افتد نظر بر روی تو ح وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نماز پڑہ چکتی متوجہ ہوتی ہمپر ساتہہ منہ اپنی کی روایت کی یہہ بخاری نی ف یعنی سب نماز پڑہ چکتی تو مقتدیون کے طرف منہ کر کے بیٹہتی ع + وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہرتی یعنی کبہی مصلی سی اپنی اپنی سی روایت کے یہہ مسلم نے + وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِهٖ يَرٰى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا نہ مقرر کری ایک تمہارا واسطی شیطان کی حصہ نماز اپنی مین سی اعتقاد کری یہہ کہ لازم ہی اوسپر یہہ کہ نہ پہری مگر داہنی اپنی سی تحقیق دیکہا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پہرتی تہی باین طرف اپنی سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حاصل یہہ کہ بعد سلام پہرنی کی کبہی تو پہرتی تہی داہین طرف سی اور بیٹہتی تہی باین طرف اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تہا کہ سلام پہرتی اور دعا مانگتی اور جانب حجرہ شریف کی کہ باین طرف ہی تشریف لیجاتی اور کبہی برعکس اسکی کرتی کہ باین طرف سی پہرتی اور داہین طرف بیٹہتی اول کو اولویت یعنے اولویت پر حمل کیا ہی کہ داہمین داہین طرف سی شروع کرنا ہوتا ہی اور فعل آنحضرتؐ کا اکثر اسی طرح تہا لیکن ابن مسعود رضہ کہتی ہین کہ دوسری صورت یعنی باین طرف سی پہرنا اگرچہ رخصت یعنی جائز ہی اور کم تہی لیکن سنت مین اعتقاد واجب ہونی کا نکری یعنی پہلی صورت کو واجب نجانی اور رخصت شارع کی سی کہ دوسری صورت ہی اعراض نکری کہ حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی دوست رکہتا ہی یہہ کہ عمل کیا جاوی رخصتون اوسکی پر جیسا کہ دوست رکہتا ہی کہ عمل کیا جاوی عزیمتون پر اور شافعیہ نی ان دونون حدیثون سی نکالا ہی کہ مصلی کو چاہیی کہ پہری طرف حاجت اپنی کی اگر حاجت باین طرف ہی یعنی مثلاً امکان اوسکا دوہری ہی یا کچہہ اور کام رکہتا ہی اوسطرف تو داہین طرف پہری اور اگر باین طرف ہو باین طرف پہری اور حضرت علی رضہ سی ہی اسیطرح منقول ہی کبہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقتدیون کی طرف ہی منہ کر کے بیٹہتی اور پشت قبلہ کی طرف جیسیکہ اوپر حدیث مین گذرا اور حصہ شیطان کا اسمین اسلیی کہا کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنی پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا اس جانا رہا کمال زاوسیکا کہا طیبی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جسنے اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اوسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پس تحقیق پہنچا اوسپر شیطان گمراہ کرنی کو اسمین کیا حال ہی اوسکا کہ اصرار کری بدعت اور خلاف شرع پر اور یہہ چارون حدیثین یعنی حدیث عامر کی اور سمرہ کی اور انس کی اور عبداللہ کی متعلقات اسباب کی سی ہین + ح ع + وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی براء ابن غازب سی کہ کہا ہی ہم جب نماز پڑہتی پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دوست رکہتی تہی ہم یہہ کہ ہون داہنی حضرتؐ کی تو متوجہ ہون ہمپر ساتہہ منہ اپنی کی یعنی وقت سلام کی اول ہماری ہی طرف متوجہ ہون کہا براء نی پس سنا مین حضرتؐ کو کہ فرماتی تہی بعد سلام کی اے رب میری بچا مجکو عذاب اپنی سی

وسلم کو اور دیکھا تو یا تیرے کہ گا اپنی بندوں کو روایت کی یہ مسلم نے ف اور جمع شک راوی ہی کہ حضرت نے کسی یوم جمع فرمایا یا جمعت
اعمال اور یہ دعا حضرت کے نے تعلیم امت کے لیے کی یا از راہ تواضع کی ۔ ع + وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ فِي
عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قام الرجال رواہ البخاری ۔ ترجمہ اور سے ام سلمہ کی کہا تحقیق عورتیں ہوتی زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہیں جبوقت کہ سلام پھیرتیں نماز فرض سی کھڑی
ہوتیں یعنی اپنی گھر جانی کی لیے اور ٹھہرتی رہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جو شخص کہ نماز پڑھتی مردوں میں سے جسقدر کہ چاہتا اللہ تعالیٰ پس جب
کھڑی ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑی ہوتی مرد روایت کے یہ جاتی ہے ف یعنے حضرت ٹھہرتی رہتی وہ عورتیں اور ٹھہر جاتیں تا مرد و عورت اسکے
بعد مل جاویں پس کبھی اسقدر ٹھہرتی کہ اللہم انت السلام آخر تک پڑھتی و کبھی اتنا ٹھہرتی کہ دعا کرتی اور قرآن پڑھتی اور احکام الٰہی بیان کرتی اور
اپنے محل میں ٹھہرتی آفتاب نکلنے تک یہ ٹھہرنا مختلف تھا حسب اختلاف اوقات کے اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے امام کو ٹھہرنا اس غرض کے لیے اور
مستحب ہے مقتدیوں کو کہ نہ اٹھیں پہلے امام کے ۔ ع + وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِيْ بَابِ الضَّحِكِ
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کریں گے ہم حدیث جابر بن سمرہ کی بیچ باب الضحک کے انشاء اللہ تعالیٰ یعنی صحابیہ والی نے وہاں ذکر کریں گے
بعد اس کے اپنی حضرت کے بعد نماز کی قبلہ کی طرف سے اور ہم اسکو باب الضحک میں ذکر کریں گے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسرے
عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ
بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
رواہ احمد وابوداؤد والنسائی اِلَّا اَنَّ اَبَا دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيَّ لَمْ يَذْكُرَا فَقَالَ مُعَاذٌ وَاَنَا اُحِبُّكَ
روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا پکڑا میرا ہاتھ میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں تجھکو ای معاذ پس کہا
میں نے اور میں بھی دوست رکھتا ہوں آپ کو یا رسول اللہ فرمایا پس سبب دوست رکھتا ہی تو مجھکو تو پس نہ چھوڑ اسکو کہ کہی تو بعد ہر نماز کی ای سبب
میرے دو اور میری اور یاد کرنی اپنی کی و شکر کرنی اپنی کی اور اچھی کرنی عبادت اپنی کی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے
مگر یہ کہ ابوداؤد نے نہیں ذکر کیا ہے الفاظ کہ کہا معاذ نے و انا احبک ف اچھی عبادت یہ ہی کہ عبادت کمال حضور قلب سی کرے گویا
کہ دیکھتا ہی تو اللہ کو جیسا کہ حال کتاب میں ہے ایک حدیث کی معنی حسن عبادت کی یہی فرمائی ہیں اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی
کو دوست رکھے تو مستحب ہے کہ اوس کی اظہار اپنی محبت کا کر دی اور یہ حدیث مسلسل ہے ساتھ اس فعل و قول کی اخذ بیدی و یقول انا احبک
محدثین کی اصطلاح کو سمجھ لیں کہ عوام و بے سمجھی کی نہوں ۔ ع + **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ**
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ رواہ ابوداؤد
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ۔ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی سلام پھیرتے
داہنی اپنی کہتی السلام علیکم و رحمت اللہ یعنی سلام میرا اور رحمت اللہ کی یہاں تک کہ دکھلائی دیتی سفیدی داہنی رخسارہ

اور نکی کی و رسلام پھیرنی بائین ہی کہتی السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہان تلک کہ دکھلائی دیتی سفیدی بائین رخسارہ کی روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نی اور نہین ذکر کیا ترمذی نی حتی یری بیاض خدہ اور روایت کے ابن ماجہ نی عمار بن یاسر سی ف یعنے ترمذی نی سے یہی بیاض خدہ نہین نقل کیا ہی دونون جامی اسی قدر کہا کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ظاہر یہہ ہی کہ ابن ماجہ نی ہی ساری حدیث روایت کی ہی نہ بعض اوسکی مانند ترمذی کی ۱۲ منہ ع + **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ اِنْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ اِلٰى حُجْرَتِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تھا بہت پھرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز اپنی سے جانب بائین کے طرف حجرہ اپنی کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین ف دروازہ حجرہ مبارک کا تھا طرف مسجد کی بائین طرف اصحاب کی پس وہ پھرتی تھی بائین جانب اپنی اور داخل ہوتی تھی حجرہ اپنی مین ۱۲ منہ ع + **وَعَنْ** عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ اَمَّا نِيْ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ عَطَاءُ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيْرَةَ اور روایت ہی عطا خراسانی سی اون نی نقل کی مغیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نماز پڑھی امام اوس جگہ کہ نماز پڑھ چکا ہی اوسمین یہان تلک کہ سرک جاوی روایت کی یہہ ابوداؤد نی اور کہا ابوداؤد نی کہ عطا خراسانی نی نہین ملاقات کی مغیرہ سے یعنی پس یہہ حدیث منقطع ہی ف یعنی جہان فرض پڑھی ہین ہان سنت نہ پڑھی بلکہ جگہہ بدل کر اور جا کی پڑھی اور یہہ حکم نہ صرف امام ہی کی لیی نہین ہی بلکہ سب مصلیون کی لیی ہی اور منع اس سی لیی کیا کہ تا نہ ہو یہہ گمان نکی کہ مصلے سنت نماز فرض ہی مین ہین یا اس لیی کہ دونون جگہون کو اسی دین قیامت کو اسکی طاعت کی گواہی دین ذکر الشیخ سرح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہا ہی بعضون نی کہ یہہ حکم اون نمازون مین ہی کہ بعد اونکی سنتین نا تہہ ہین اور جنکی بعد سنت نہین ہی مانند صبح اور عصر کی یہہ حکم نہین اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ حکم سب نمازون مین ہی ۱۲ منہ ع + **وَعَنِ** النَّبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ اَنْ يَّنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی تھی صحابہ کو نماز پڑھنی پر اور منع کیا اونکو یہہ کہ پھرین وہ پہلی پھرنی حضرت کی نماز سی روایت کی یہہ ابوداؤد نی ف رغبت دلاتی نماز پر یعنی تاکید کرتی اور رغبت دلاتی ملازمۃ نماز جماعت کی یہہ یا مطلق نماز پر اور منع فرمایا رہنی حضرت کے نماز سی نہ پھرین تا وہ عورت راستی مین مل جاوین جیسکا اوپر حدیث مین گذرا حضرت اور لوگ مسجد ہی رہتی تھی یہان تلک کہ عورتین چلی جاتی تھین پھر اوٹھتی حضرت اور لوگ یا صورتین نی تنزیہی ہوگی اور احتمال ہی کہ مراد پھرنی سی اوٹھہ کہڑی ہونا مسبوق کا ہی پہلی سلام امام کی پس یہہ حرام ہی ہماری نزدیک ۱۲ منہ ع + **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسرے **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی نماز اپنی مین یعنے بعد

تشہد کی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھی ثابت رہنا دین کی مقدمہ مین اور قصد کرنا ہدایت پر اور مانگتا ہون تجھی شکر نعمت تیری کا اور خوبی بندگی تیری کی اور مانگتا ہون تجھی دل سالم اور زبان سچی اور مانگتا ہون تجھی بھلائی جو کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی اوسچیز کی سی کہ جانتا ہی تو اور بخشش مانگتا ہون تجھی اوسطی اون گناہون کی کہ جانتا ہی تو روایت کی یہہ نسائی نی اور روایت کی احمد نی مانند اوسکی ف قصد کرنا ہدایت پر یعنی لازم کرون ہدایت کو اور ہمیشہ ہدایت پر رہون اور مانگتا ہون شکر نعمت تیری کا یعنی توفیق ہو کہ صرف کرون نعمت کو تیری طاعت مین یعنی قایم رہون تیری حکمون پر اور بچون ممنوع چیزون سی اور خوبی عبادۃ تیری کی یعنی ادا کرون اوسکو ساتھہ شرائط اور ارکان اوسکی کی اور قلب سلیم یعنی پاک بری عقیدون سی اور زبان سچی یعنی خواہشون نفسانی پر اور خالی ہو ماسوی سی واسالک من خیر ما تعلم لفظ ما کا اس جملہ مین موصولہ ہی یا موصوفہ اور عائد محذوف ہی اور من زائدہ ہی یا بیانیہ اور من مبین محذوف ہی تقدیر اسکی یون ہی سالک شیئا وخیرا تعلمہ یعنی مانگتا ہون مین تجھی ایک چیز کو وہ اچھی ہو جو کہ جانتا ہی تو کہ وہ اچھی ہی نہ جو کہ مین اچھی جانتا ہون اسلیے کہ بندہ ایک چیز کو اچھا جانتا ہی اور نفس الامر مین وہ بری ہوتی ہی یہہ دعا حضرت نے تعلیم امت کے لیی کی ہی کہ یون کہا کرین والا حضرت کو سب بھلائیان حاصل ہین اور برائیون سی محفوظ رہی و کذا فی الکل پہلی بحثی گزری ہی ع ن **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** رواہ النسائی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے اپنی نماز مین بعد التحیات کی بہترین کلامون کا کلام اللہ کا ہی اور بہترین طریقون کا طریقہ محمد کا ہی روایت کی یہہ نسائی نی **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا** رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے نماز مین ایک سلام سامنے منہ اپنی کی پھر ذرا سی داہنی طرف داہنی جانب کی تہوڑا سا روایت کی یہہ ترمذی نی ف یعنی ابتدا سلام کی قبلہ رخ کرتی پھر درمیان سلام مین کچھہ داہنی طرف مایل ہوتے ایسا کہ سفیدی رخسارہ مبارک کی معلوم ہوتی جیسیکہ پہلی روایتون مین گذرا اور تمام کرتی سلام کو امام مالک کی مذہب مین ایک ہی سلام ہی بنظر ظاہر احدیث کی اور تینون امام اور اور علما اقایل وسلامون کے مین اسطی وارد ہوئی ہیت حدیثون کی اس باب مین اور تاویل احدیث کی یہہ ہی کہ بجا کر کہتی ہین ایک سلام اور دوسرا پہلی سی ع **وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَاَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ** رواہ ابوداؤد اور روایت ہی سمرہ سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ نیت کرین ہم وقت سلام پھیرنی کی جواب سلام امام کی کی اور یہہ کہ محبت کرین ہم آپسمین اور یہہ کہ سلام کرین بعض ہم مین کا بعض کو روایت کی سیہ ابوداؤد نی ف نیت کرین ہم یعنی مقتدی جو سلام پھیرین نیت کرین کہ امام کی سلام کا جواب دیتی ہین جو کہ امام کی داہنی طرف ہون دوسری سلام مین نیت جواب کی کرین اور جو کہ بائین طرف ہون پہلی سلام مین نیت کرین اور جو کہ مقابل امام کی ہون دونون سلامون مین نیت کرین اور اس سی معلوم ہوا کہ امام کو بہی سلام پھیرتی ہوی نیت کرنی چاہیی کہ مقتدیون پر سلام کرتا ہون اور محبت کرین ہم آپسمین یعنی نمازیون سی اور تمام مومنون سی محبت کرین اور خوش خلقی سی پیش آوین اگی اسکی فرمایا کہ سلام پھیرنی مین بیچ نماز کی آپسمین ایک دوسرے کی بہی نیت کرین یعنی داہنی طرف مین داہنی طرف والون کی اور بائین طرف مین بائین طرف والون کی نیت کرین اور ہر نماز یکے دونون سلامون مین نیت ملائکہ کی بہی کرنی چاہیی کہ یہہ بہی حدیثون مین آیا ہی کہا ہی بعض علما ہماری نی کہ سیہ

سنت ہی اور لوگون نی اسکو ترک کر دیا ہی ۔ ع ۔ **بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ** باب ہی بیچ بیان ذکر کی پچھی
نماز کی **ف** مراد ذکر سی عام ہی دعا ہو یا غیر اوسکی اور اختلاف ہی اسمین کہ مصلی بعد اون نمازون کی کہ سنتین بین کہ مقدر بیٹھی
درمختار مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی تاخیر کرنی سنتون کی یعنی بعد فرضون کی مگر بقدر اللھم انت السلام آخر تک کی اور کہا حلوانی نی بہتیں صالحون
ساتھہ فصل کے ساتھہ اور اوسکی اور اختیار کیا اوسکو کمال نی کہا حلیی نے اگر ارادہ کی جاوی ساتھہ کراہت تنزیہی تو اوہ بہتہ
جاتا ہی خلاف کتابون مین اور بیچ یاد میری کی ہی حمل کرنا پڑہنی کا قلیل پر اور مستحب ہی یہہ کہ استغفار کری تین بار اور پڑہی آیۃ الکرسی
اور معوذات اور کہی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور پڑہی تہلیل پوری سو کرنیکو اور دعا مانگی اور ختم کری ساتھہ
سبحان ربک رب العزۃ آخر تک کی یہہ ترجمہ ہی بعینہ عبارت درمختار کا اور مستحب ہی کہ قوم توڑ ڈالین صفون کو اور امام اگی یا پیچھی ہٹ
کر کھڑا رہی تا مشتبہ نہووی آنیوالون پر کہ ہنوز جماعت مین ہین اور کوئی آنیوالا اسی توہم پر اگر اقتدا کری تو فاسد ہووی اقتدا اوسکا
اور اختلاف ہی اسمین کہ افضل پھرنا دائین طرف ہی یا بائین طرف اور صحیح یہہ ہی کہ اختیار رکھتا ہی جس طرف چاہی پھری اور اکثر
اسپر ہین کہ بائین طرف پھری تا بانیان اوسکا دائیان ہووی اور بیچ مسجد شریف نبوی کی بائین طرف کہ حجرہ شریف اودہر ہی پھرنا
افضل ہی بالاتفاق اور پہلی پڑہ لینا سنتون معمولی کا منافی نہین ہی اوس بعدیت کی کہ بیچ باب بعضی دعاؤن اور اذکار کی حدیثون مین وارد
ہوئے ہی اور تعجیل قیام کی واسطی سنتون مغرب کے منافی نہین ہے پڑہنی آیۃ الکرسی اور مانند اوسکی جیسا کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ پڑہو
بعد از فجر اور مغرب کی دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر اور جسنی آدمی جو بلدی کرتی ہین کہ آیۃ الکرسی
مغرب کے سنتون مین پڑہتی ہین کچھہ نہین اور مخالف سنت کی ہی کہ پڑہنا قل یا اور قل ہو اللہ احد کا یہہ سنت مغرب کی وارد ہوا ہے ۔ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ** روایت ہی **ابْنِ عَبَّاسٍ** ابن عباس سی **قَالَ** کہا **كُنْتُ اَعْرِفُ** میں پہچانتا تہا **انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ** تمام ہونا نماز رسول خدا **صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** صلی اللہ علیہ وسلم **بِالتَّكْبِيْرِ** کیا ساتھہ کہنی اللہ اکبر کی **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اختلاف کیا ہی شارحین نی بیچ بیان کرنی مراد کی ساتھہ تکبیر
کی بعضون نی کہا ہی کہ مراد تکبیر سی یہان ذکر ہی جیسا کہ صحیحین مین ابن عباس سی ہی کہ آواز بلند کرنی ساتھہ ذکر کی وقت فارغ
ہونی لوگون کی نماز فرض سی پیغمبر زمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر تہی کہا ابن عباس نے کہ پہچانتا تہا مین تمام ہونی نماز کو سنتا
اوسکی پھر لایا ہی بخاری اس حدیث کو پس معلوم ہوا کہ مراد تکبیر ہی مطلق ذکر ہی اور حمل کیا ہی شافعی نی حضرت کے کی اس خبر کو اسپر کہ تہا
واسطی تعلیم مقتدیون کی چنانچہ بیہقی وغیرہ نی دلیل پکڑی ہی جہری ذکر کرنی پر ساتھہ خبر صحیحین کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم
کیا صحابہ کو ساتھہ ترک کرنی چلانی کی کہ تہلیل تکبیر پکار کر کرتی تہی اور فرمایا کہ تم نہین پکارتی ہو بہری کو اور نہ غائب کو تحقیق وہ ساتھہ
تمہارے ہی سنتا ہی قریب ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد تکبیر سی وہ تکبیر ہی کہ بعد نماز کی تسبیح تحمید کی ساتھہ دس یا تیس بار
پڑہتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ حضرت کی زمانی مین بعد نماز کی تکبیر کہتی تہی ایک بار یا تین بار اور بعضون نی کہا کہ یہہ امام منامین
بنا کر تکبیرات تشریق کہتی تہی اور یہہ تقدیر مشکل یہہ ہی کہ یہہ قول ابن عباس کا کیا معنی رکھتا ہی کہ سلام ہی تمام ہونا نماز کا نہ جانتی تہو
اور تکبیر سی جانتی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ چھوٹی تہی شاید کہ ہمیشہ جماعت مین نہ حاضر ہوتی ہون گی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ جماعت
مین ہوتی ہون لیکن پچھلی صف مین کھڑی ہوتی ہون پس نہ پہچانتی تہی تمام ہونی نماز کو ساتھہ سلام کی ۔ ع ۔

وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سے اکہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سلام پیرتے نہ بیٹہتے مگر مقدار اوسکے کہ کہتی یا الہی تو ہی سالم یعنی سب عیبون سی اور تجہی سی ہی سلامتی یعنی بندون کی سب آفتون سی بابرکت ہی تو ہی صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جن نمازون کے بعد سنتین ہین اونکی سلام کی بعد نہین بیٹہتے مگر اسقدر کہ ہین یہہ دعا یعنی جن نمازون کی بعد سنتین نہین مثل صبح کی اور عصر کی ثابت ہوا ہی یہنا حضرت کا زیادہ اس سی اوسکے ذاکر طلوع اور غروب آفتاب تک اور اس عامین جو والیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام زیادہ کیا ہی اس نہین ہی اصل اسکی یعنی حدیث مین ثابت نہین اور ایک توجیہ نہ بیٹہنی کی یہہ ہی کہ یہہ ہیات نماز نہ بیٹہتے ہو مگر اسقدر کہ ہین یہہ دعا پڑہین یا نہ بیٹہتے تہی یعنی احیانا مگر اسقدر یہہ دعا پڑہتے ہو واللہ اعلم ۔ **وعن** ثوبان قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلوتہ استغفر ثلثا وقال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام رواہ مسلم اور روایت ہی ثوبان سی اکہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت پیرتے نماز اپنی سی استغفار کرتے تین بار اور کہتی یا الہی تو ہی سلام اور تجہی سی ہی سلامتی بابرکت ہی تو ہی صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** استغفار کرنی تین بار یعنی کہتی استغفر اللہ تین بار اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ کہتی تین بار استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ ۔ **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی دبر کل صلوٰۃ مکتوبۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد متفق علیہ اور روایت ہی مغیرۃ بن شعبہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہتی پیچہی ہر نماز فرض کی نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کی ہی بادشاہت اور اوسی کی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الہی نہین کوئی مانع واسطی دیجیز کی کہ دی تو نے اور نہین کوئی دینی والا واسطی اوسکے کہ منع کی تو نے اور نہین فائدہ دیتی دولتمند کو عذاب تیرا یعنی دولتمندی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** جانا چاہیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ کلمات اور اذکار کہ حدیثون مین ہی نہین پڑہتے تہی اور لکہا ہی علمانی کہ بعضی وقات حضرت سلام پیرنی اور یہہ کہنی مولی بغیر اسکی کہ یہہ پڑہین اور بعضی وقات یہہ اذکار کل یا بعض نہین ہی پڑہتے اور بعضون نی بیچ ترتیب پڑہنے کے کہا ہی کہ اول استغفار کرے ہی بعد اوسکی اللھم انت السلام بعد اوسکی لا الہ الا اللہ وحدہ آخر تک پڑہی اور اور اذکار اور ادعامین جہت ہین کہ حدیث کی کتابون مین مذکور ہین روایت مین آیا ہی کہ اونکو بعد نماز کی پڑہتے تہی اور بعد سی ہی مراد نہین ہی کہ متصل فرض کے پڑہی بلکہ اگر بعد سنتون کی پڑہی تو ہی بعد ہی پڑہنا کہلاویگا ۔ **وعن** عبد اللہ بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من صلوتہ یقول بصوتہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر کی کہا تہی رسول خدا صلی

علیہ وسلم جسوقت کہ سلام پھیرتے نماز سے اپنی سی کہتی ساتھہ آواز بلند کی نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کی لیی ہی بادشاہت اور اوسی کی لیی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین بازگشت گناہون سی اور نہین قوۃ عبادت پر مگر ساتھہ اللہ کے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین عبادت کرتی ہم مگر اوسکو اوسکی لیی ہی نعمت یعنی سب نعمتین اوسی کی طرف سی ہین اور اوسی کی لیی ہے بزرگی اور اوسی کی لیی ہی اچھی تعریف نیک نہین کوئی معبود مگر اللہ خالص کرنی والی ہین ہم واسطی اوسکی بندگی کو اگرچہ بکراہت کہین کافر روایت کرے یہہ مسلم نے **ف** یہہ کلمہ ہی حضرت بکار کر پڑہتی تہی واسطی تعلیم امت کی اور نووی نی کتاب مہذب مین لکہا ہی کہ افضل یہی پڑہنا ہی یہہ اس دعا کی اور سوا اسکے خواہ امام ہووے یا منفرد مگر یہہ کہ حاجت ہووی ساتھہ تعلیم اوسکیی تو بکار کر پڑہی اور اسی پر عمل کیا گیا ہی بکار کر پڑہنا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکو اور بعد اسکی کریا دہوا لوگون کو چپکے پڑہنا افضل ہی ۱۲ منہ

وعن سعد انہ کان یعلم بنیہ ھؤلاء الکلمات ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ بھن دبر الصلوٰۃ اللھم انی اعوذ بک من الجبن واعوذ بک من البخل واعوذ بک من ان اردالی العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا وعذاب القبر رواہ البخاری اور روایت ہی سعد سی یہہ کہ سعد تہی تعلیم کرتی اپنی اولاد کو یہہ الفاظ اور کہتی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پناہ پکڑتی ساتھہ ان لفظون کے پیچہے نماز کی یا الہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری نامردیی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری بخیلی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری ناکارہ عمر سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری فتنہ دنیا کی سی اور عذاب قبر کی سی یعنی جو چیزین کہ سبب عذاب قبر کی ہین روایت کی یہہ بخاری نے **ف** مراد جبن سی یہان نہ جہاد کرنا طاعت پر ہی اور مراد بخل سی یہہ ہی کہ نہ انفاق کرے خدا وندی خیر کو ساتھہ مال کی یا علم کے باخیر خواہی کی وغیر ذالک اور ناکارہ عمر یہہ ہی کہ عقل مین خلل آجاوی اور اعضا ضعیف ہوجاوین ایسی عمر سی پناہ مانگی ہی کہ مقصود عمر سی یہہ ہی کہ شکر اللہ تعالیٰ کی نعمتون کا اچھی طرح ادا کری اور ایسی عمر مین یہہ غرض فوت ہوتی ہی ۱۲ منہ

وعن ابی ھریرۃ قال ان فقراء المھاجرین اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا قد ذھب اھل الدثور بالدرجات العلیٰ والنعیم المقیم فقال وما ذاک قالوا یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ویتصدقون ولا نتصدق ویعتقون ولا نعتق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلا اعلمکم شیئا تدرکون بہ من سبقکم وتسبقون بہ من بعدکم ولا یکون احد افضل منکم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلی یا رسول اللہ قال تسبحون وتکبرون وتحمدون دبر کل صلوۃ ثلثا وثلثین مرۃ قال ابو صالح فرجع فقراء المھاجرین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا سمع اخوانا اھل الاموال بما فعلنا ففعلوا مثلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء متفق علیہ ولیس فیہ قال ابو صالح الی اخرہ الا عند مسلم وفی روایۃ للبخاری تسبحون فی دبر کل صلوۃ عشرا وتحمدون عشرا وتکبرون عشرا بدل ثلثا وثلثین اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق فقیہ مہاجرین نے آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سے کہا اونہون نی تحقیق لی گئی دولت والی درجی بلند یعنی ثواب اور قرب اور رضامندی حق اور نعمت ہمیشگی کی کہ نعمت بہشت کی ہے

سنے اونہون نی بڑا ثواب حاصل کیا اور لایں بہشت کی نعمتون کی ہموی پس ہمارا کیا حال ہی پس فرمایا حضرت صلعم نی کیا سبب عرض کیا
فقرا نی نماز پڑہتی ہین جیسی ہم نماز پڑہتی ہین اور روزے رکہتی ہین جیسے ہم روزے رکہتی ہین اور صدقہ دیتی ہین اور ہم نہین دے سکتی اور وہ
آزاد کرتی ہین اور ہم نہین آزاد کر سکتی یعنی بسبب غلاس کے پس انکا ثواب ہمنین کو حاصل ہی اور ہم محروم ہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
نہ سکہاؤنہین تمکو ایسی چیز کہ پہونچ جاؤ بسبب اوسکی اوجی اون شخصون کیلیکو کہ گئی ہین تمسے یعنی پہلی تمہاری اسلام لاہی ہین اور پڑہ جاؤ تم بسبب اوسکی
اون لوگون پر کہ پیچہے تمہاری ہین یعنی ایمان مین پیدا ہوتی ہین اور نہ ہوگا کوئی یعنی اغنیا مین سے بہتر تمسے مگر وہ شخص کہ کرے مانند اوسچیز کی کہ کرو تم یعنی
مگر بوجہی کہ یہ تسبیح پڑہیگا اوس سے تم بہتر نہین ہوتی کی بلکہ وہ تمسی بہتر ہوگا یا مانند تمہاری ہوگا کہا اونہون نی بہتر فرمائی یا رسول اللہ فرمایا تسبیح
اللہ پڑہو اور اللہ اکبر پڑہو اور الحمد للہ پڑہو پیچہے ہر نماز کی تینتیس بار کہا ابوصالح نی پس پہر آئی فقرا مہاجرین کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس عرض کیا اونہون نی کہ سنا ہمارے بہائیون ہمارے نی کہ مالدار ہین اوسچیز کو کہ کی ہمنی پس کیا اونہون نی مانند اوسکی یعنی پہر افضل ہی ہوئے
وہ یہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ فضل اللہ کا ہی دیتا ہی وہ جسکو چاہتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور نہین قول
ابی صالح کا آخر تک مگر نزدیک مسلم کی اور بیچ ایک روایت بخاری کی یہ ہی کہ تسبیح پڑہو پیچہے ہر نماز کی دس بار اور الحمد للہ پڑہو دس بار اور
اللہ اکبر پڑہو دس بار مجموعے تینتیس بار کی **ف** پہلی روایت مین جو آیا ہی کہ پڑہو پیچہے ہر نماز کی تینتیس بار اس عبارت مین تین احتمال ہین یا تو
یہ کہ تینون ملکر تینتیس بار ہون یعنی سبحان اللہ گیارہ بار اور الحمد للہ گیارہ بار اور اللہ اکبر گیارہ بار یا یہ کہ ہر ایک تینتیس تینتیس بار ہو چنانچہ
حمل مشائخ کا اسی پر ہی اور یہ فضل ہی اور بعضی روایت مین صریح ہی آیا ہی یا یہ کہ تینون ملاکر تینتیس بار پڑہی کہ اسمین ہی ہر ایک تینتیس
بار ہو جائیگا اور یہ فضل اللہ کا ہی یعنی فضیلت دینا اغنیا کو تمپر فضل اللہ کا ہی کہ دیتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی صبر کرو اور رضا الہی پر راضی
رہو کہ اوسمی بزرگی دی ہی بعضی بندون کو بعضون پر اور اسمین اشارہ ہی سبر کرنے شاکر افضل ہی فقیر صابر سی لیکن خالی نہین ہے
غنی طرح طرح کی خوف گناہ کی سی اور فقیر امن مین ہی اس سی کہا ہی امام غزالی رح نی احیاء العلوم مین کہ لوگون نی اختلاف کیا ہی
اس مسئلہ مین ایک گہی ہین جیندا در خواص در اکثر لوگ طرف فضیلت فقر کی اور کہا ہی ابن عطا نی کہ غنی شاکر کو حق غنا کا ادا کرنا جو افضل
ہی فقیر صابر سی ۴ ع ۴ **وَعَنْ** کعب بن عجرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبٰتٌ لَا یَخِیْبُ قَائِلُھُنَّ
اَوْ فَاعِلُھُنَّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ ثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ تَسْبِیْحَۃً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ تَحْمِیْدَۃً
وَاَرْبَعٌ وَثَلٰثُوْنَ تَکْبِیْرَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کتنی
الفاظ ہین نماز کی پیچہی کی کہنی کی نا امید نہین ہوتا ثواب سی کہنی والا اونکا یا فرمایا کرنی والا اونکا پیچہی ہر نماز فرض کی تینتیس بار سبحان
اللہ کہنا اور تینتیس بار الحمد للہ کہنا اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا روایت کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِیْنَ
فَتِلْکَ تِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامُ الْمِائَۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سبحان اللہ کہی پیچہی ہر نماز کی تینتیس بار اور الحمد للہ کہی
تینتیس بار اور اللہ اکبر کہی تینتیس بار پس تمانوین ہوئی اور کہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر پورا کرنی سیکڑی کی یہ کلمہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کی

ایسی ہی بادشاہت والوسی کی ایسی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یعنی جاوین کی گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کی یعنی بہت روایت کیا ہے مسلم نی **ف** بعضی روایتون مین بعد ولہ الحمد کی یحیی ویمیت وبعضی مین بیدہ الخیر بھی زیادہ آیا ہی ورنہ کلمات کے نماز کی پیچھے پڑہی جاتی ہین عدد انکی مختلف آئی ہین کبھی حضرت سے کسطرح پڑہتی تھی کبھی کسطرح امین سی جسطرح پڑہیگا سنت ادا ہو جائیگی اور کہا ہی حافظ زین عراقی نی کہ یہ سب اچھی ہین اور جو زیادہ ہین اچھی ہین وہ پسندیدہ ترین طرف اللہ تعالی کی اور ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گنتی تھی تسبیح کو ساتھہ داہنی ہاتھہ کے اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی شمار کرو ساتھہ انگلیون کی اسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی اور طلب گویائی کی کی جاوینگے اور صحابہ بھی کھجور کی گٹھلیون پر بھی پڑہنا ثابت ہوا ہے پس افضل انگلیون پر ہی پڑہنا ہی ورجائز گٹھلیون وغیرہ پر بھی ۱۲ ع ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ** قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَکْتُوْبَاتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کونسی وقت دعا بہت قبول ہوتی ہی فرمایا درمیان رات کی جانب اخیر مین ہی یعنی سحر کی وقت اور فرض نمازونکی پیچھے روایت کی یہہ ترمذی نی **وعن** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پڑہون مین معوذات پیچھے ہر نماز کی روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** معوذات وہ سورتین ہین کہ جنکی سری یہ لفظ اعوذ کا ہی یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور لفظ معوذات کا جمع اسلیے لایا کہ اقل جمع دو ہین اور بعضون نی کہا ہی قل ہو اللہ اور رقایا بھی معوذات مین داخل ہین تغلیبا یعنی قل اعوذ برب الفلق اور اور قل اعوذ برب الناس کو غلبہ دیکر کل کو تعبیر معوذات کر کیا اگرچہ اون دو مین لفظ اعوذ کا نہین ہے پس موجب اس قول کے چار سورتین پڑہنی کو فرمایا قل یا اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ۱۲ ع ۱۲ **وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بیٹہنا میرا ساتھہ ایک قوم کی کہ یاد کرین اللہ کو وقت نماز صبح کے آفتاب نکلنے تک بہت بہتر ہی نزدیک میری اس سی کہ آزاد کرون مین چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کی اور البتہ بیٹہنا میرا ساتھہ اس قوم کی کہ یاد کرین اللہ کو وقت نماز عصر کی سی آفتاب غروب ہونی تک بہت بہتر ہے نزدیک میری اس سی کہ آزاد کرون چار غلام روایت کیا یہہ ابوداؤد نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ اخیر مین ہی چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کی ہی مراد ہون اور احتمال یہہ ہی کہ مطلق ہون اور تخصیص اولاد حضرت اسمعیل کی اسلیے ہی کہ افضل عرب کی ہین اور حضرت اونکی اولاد مین ۱۲ ع ۱۲ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَۃٍ ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُ اللّٰہَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَانَتْ لَہٗ کَاَجْرِ حَجَّۃٍ وَعُمْرَۃٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَامَّۃٍ تَامَّۃٍ تَامَّۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نماز پڑہی فجر کی جماعت مین پھر بیٹہی یاد کری اللہ کو آفتاب نکلنی تک پھر پڑہی

وہ کہ وقت نماز ہوگا ثواب وسکی لیسی مانند ثواب حج کی اور عمرے کے کہا راوی نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پوری حج وعمرہ یکا پوری حج وعمرہ یکا روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ بھی یاد کری اللہ کو یعنی ہمیشہ ذکر مین رہی یہہ جملہ نماز اپنی کی اور مسجد اپنی کی کہ نہین نماز پڑہی ہی پس نہین منافی ہی وتنا واسطی طواف کی یا طلب علم کی یا مجلس وعظ کی مسجد مین اور اسیطرح اگر گہر مین چلا آوی اور ذکر کرتا رہی وسکا بہی یہی ثواب ہوگا اور آفتاب نکلنی تک نماز پڑہی یعنی بعد بلند ہونی آفتاب کی بعد نیزہ کی نماز پڑہی کروقت کراہت کا جاتا رہی اور اسی نماز کو نماز اشراق کہتی ہین اور اکثر حدیثون مین اسکا نام صلوٰۃ الضحیٰ ہی یا ہی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ دونون نمازین ایک ہین اول وقت اوسکا نزدیک بلند ہونی آفتاب کی ہی اور آخر وقت ہیلی زوال کی اول کو اشراق کہتی ہین اور دوسری کو چاشت اور ثواب ہوگا بسبب ذکر کی فرایض کے ساتہہ جماعت کی ہونا ہی اور ثواب عمرہ کا بسبب ذکر کی نفل کی مع ح

الفصل الثالث

عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اِمَامٌ لَنَا يُكْنٰى اَبَا رِمْثَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ اَبِيْ رِمْثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِيْ اَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ وَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهٗ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَاِنَّهٗ لَنْ تَهْلِكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهٗ فَقَالَ اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہی ازرق بن قیس سے کہا نماز پڑہائی ہمکو امام ہمارا ہی نی کہ کینیت تہی وسکی ابو رمثہ کہا ابو رمثہ نی کہ پڑہی مینی یہہ نماز یا مانند اس نماز کی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو رمثہ نی اور تہی ابوبکر اور عمر کہڑی ہوتی پہلی صف مین داہنی طرف حضرت کی اور رہتا ایک شخص کہ تحقیق وہ حاضر ہوا تہا تکبیر پہلی مین نماز ہی پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سیر سلام پہیرا داہنی اپنی اور بائین اپنی یہان تک کہ دیکہی مینی سفیدی رخسارون حضرت کی پہر پہری نماز اپنی ہی مانند پہیرنی ابو رمثہ کی مراد رکہتا تہا نفس اپنی کو پس کہڑا ہوا وہ شخص کہ جسنی پالی تہی ساتہہ حضرت کی تکبیر اولی نماز سی شروع کین دو رکعتین پس جلدی سی اوٹہہ کہڑی ہوئی عمر پس پکڑی دونون مونڈہی اوسکی اچلی یا اوسکو پہیر کہا بیٹہہ اسلیی کہ نہین ہلاک ہوتی اہل کتاب مگر کہ نہ تہا درمیان نماز اونکی فرق پس اوٹہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نگاہ اپنی پس فرمایا پہنچا یا اللہ نی تجکو راہ حق پر اے پسر خطاب کی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** پڑہی مینی یہہ نماز یہہ شار رکہیا ابو رمثہ نی اوس نماز کی طرف کہ پڑہی تہی ظہر یا عصر مثلاً اور یا مانند اس نماز کی یہہ شک اوی ہی کہ ابو رمثہ نی ہذہ الصلوٰۃ کہا یا مثل ہذہ الصلوٰۃ اور یہہ جو کہا کہ یا پالی تہی ساتہہ حضرت کی تکبیر اولی فائدہ اس قید کا یہہ ہی کہ وہ شخص مسبوق نہ تہا کہ واسطی تمام کرنی نماز کی اوتہا ہو بلکہ پہلی ہی رکعت مین ملا تہا اور واسطی ادا کرنی سنت رکعت کی اوٹہا تہا اور مراد فرق سی یا تو فرق کرنا ہی ساتہہ سلام پہیرنی کی یا جگہ بدلنی ہی جیسیکہ حدیث ابی ہریرہ کیمین آیا ہی کہ کیا عاجز آتا ہی تم یک تمہارے کہ جو نماز ادا کری کہڑا ہو جاوی یا بیچہی بیٹہ جاوی یا دائین یا بائین بیٹہ کہڑا ہو یا مراد کلام کرنا ہی یا نکلنا ہی مسجد سی جیسا کہ مسلم کی روایت مین یا ہی سبب سی کہ کہا حاکم کیا ہمکو رسول خدا نی کہ وصل نکرین ہم نماز کو یہان تک کلام کرین ہم یا باہر نکلین ہم اور رہا نا اسحدیث کا باب الذکر بعد الصلوٰۃ مین دلالت کرتا ہی سیر کو مراد تفرق کرنی سی ترک کرنا ذکر کا بعد نماز کی ہو یعنی بعد نماز فرض کے جایہی کہ ذکر کری جو کہ وارد ہوا ہی حدیثون مین بعد اوسکی اوٹہی سیر یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر نہ وصل کرنی نفل کی ساتہہ فرضونکی

ح ع **وعن** زید بن ثابت قال امرنا ان نسبح فی دبر کل صلوٰۃ ثلثا و ثلثین و نحمد ثلثا و ثلثین و نکبر اربعا و ثلثین فاتی رجل فی المنام من الانصار فقیل له امرکم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان تسبحوا فی دبر کل صلوٰۃ کذا و کذا قال الانصاری فی منامه نعم قال فاجعلوها خمسا و عشرین خمسا و عشرین و اجعلوا فیها التهلیل فلما اصبح غدا علی النبی صلی اللہ علیه وسلم فاخبره فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فافعلوا رواه احمد و النسائی و الدارمی اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا حکم کیا گیا ہم کو کہ تسبیح کریں پیچھے ہر نماز کی تینتیس بار اور الحمد للہ کہیں تینتیس بار اور اللہ اکبر کہیں چونتیس بار پس کہا ایک شخص نی انصار مین سی خواب مین اپنی ایک فرشتی کو پس کہا اوس فرشتی نی اوسکو کہ کیا حکم کیا ہی تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ تسبیح کرو پیچھی ہر نماز کی اتنی اور اتنی کہا انصاری نی اپنی خواب مین کہ ہان کہا اوس فرشتی نی کہ مقرر کرو ان تینون کلمات کو پچیس پچیس بار اور داخل کرو اوسمین لا الہ الا اللہ پچیس بار پس تا کہ تعداد سو کی پوری ہو جاوی پس جب صبح ہوئی آیا وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس عمل کرو اسیطرح روایت کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **ف** پس کردنی اسیطرح شاید مراد یہہ ہی کہ اس طرح پڑھو اور یہہ بسبب تقریر آنحضرت کی ایک جزو ذکر کی ہوا اور اگر آنحضرت تقریر نکرتی تو خواب حجت نہوتا ۱۲ ع ✣ **وعن** علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی اعواد هذا المنبر یقول من قرأ آیة الکرسی فی دبر کل صلوٰۃ لم یمنعه من دخول الجنة الا الموت و من قرأها حین یأخذ مضجعه امنه اللہ علی داره و دار جاره و اهل دویرات حوله رواه البیهقی فی شعب الایمان و قال اسناده ضعیف اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہا سنا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر لکڑیون اس منبر کی یعنی منبر پر فرماتی تہی جو کہ پڑہی آیۃ الکرسی پیچھی ہر نماز کی نہین منع کرتی اوسکو داخل ہونی بہشت کی سی مگر موت اور جو پڑہی اوسکو اوسوقت کہ جاوی خوابگاہ اپنی مین امن دیتا ہے اوسکو اللہ اوسکی گہر پر اور اوسکی ہمسایہ کو یعنی جو گہر کہ اوسکی گہر سی ملی ہوئی ہین اور کتنی گہر گرد اوسکی یعنی اگرچہ اوسکی گہر سی نہ ملی ہوئی ہون روایت کیا یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا کہ اسناد اوسکی ضعیف ہی **ف** اول مضمون حدیث کی بظاہر مین ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ موت مانع دخول جنت کی نہین ہی بلکہ پہنچانی والی ہی جنت مین ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یون کہتی لا الحیوۃ السیلی کہ حیوۃ مانع دخول جنت کی ہی کہ اس عالم مین آدمی پابند اوسکا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ موت پردہ ہی درمیان اوسکی اور درمیان دخول جنت کی پس جب آئی موت اور ہو چکی حاصل ہوتا ہی دخول جنت کا کذا ذکر البیضاوی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد موت سی ہونا بندہ کا قبر مین ہی پہلی اوہنی کی جب اوہنی کا قبر سی جاویگا بہشت مین بلا توقف اور یہہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اول جملہ حدیث کا نسائی اور ابن حبان اور طبرانی نی بہی روایت کیا ہی لیکن روایت مین قل ہوالله بہی اوسکی ساتھہ پڑہنی آئی ہی ✣ ح ✣ ع ✣ ✣ ✣ **وعن** عبد الرحمن بن غنم عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من قال قبل ان ینصرف و یثنی رجلیه من صلوٰۃ المغرب و الصبح لا الٰه الا اللہ وحده لا شریک له له الملک و له الحمد بیده الخیر یحیی و یمیت و هو علی کل شیء قدیر عشر مرات کتب له بکل واحدة عشر حسنات و محیت عنه عشر سیئات و رفع له عشر درجات و کانت له حرزا من کل مکروه و حرزا من الشیطن الرجیم و لم یحل

لِذَنْبٍ اَنْ يُّذْبَرَ لَهٗ اِلَّا الشِّرْكُ وَكَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُهٗ يَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اِلٰى قَوْلِهٖ اِلَّا الشِّرْكُ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبدالرحمن بن غنم سے اوان فی اضل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ کہی پہلی پہر اپنی کی جگہ نماز سی و پہلی موڑنی پانوں اپنی کی نماز مغرب و صبح سے یعنی جسطرح تشہد کی پس بیٹھتا ہی اوسی ہیئت پر پڑہی بعد مغرب و صبح کی یہہ کلمہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اوسکا اوسکی لیئی ہی بادشاہت اور اوسکی لیئی ہی تعریف اوسکی ہاتہہ مین ہی بہلائی و زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی دس نیکی لکہی جاتی ہی واسطی اوسکی ساتہہ ہر ایک کی دس نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوس سی دس برائیان اور بلند کیی جاتی ہین واسطی اوسکی دس درجے اور ہوتی ہین یہہ کلمات واسطی اوسکی امان ہر بری چیز سی اور پناہ شیطان راندی ہوئی سی اور نہین پہونچتا واسطی کسی گناہ کی یہہ کہ ہلاک کری اوسکو یعنی بسبب توفیق استغفار یا مغفرت کردگار کی مگر شرک یعنی اگر شرک کریگا نہین بخشا جاویگا اور ہوگا بہتر لوگون سی اوس عمل کی مگر وہ شخص کہ زیادہ ہووی اوس سی یعنے زیادہ کہی و بہتر سی کہا اوسنی روایت کی یہہ احمد نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی ابوذر سی تا قول الا الشرک اور نہین ذکر کیا نماز مغرب کا اور نہ لفظ بیدہ الخیر کا اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ يَخْرُجُ مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَاَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَاَفْضَلُ غَنِيْمَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ الرَّاوِيْ هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجی فوج طرف ملک نجد کی پس غنیمت لی غنیمت بہت اور جلدی کی اوہون نی پہرنی مین یعنی طرف مدینہ کی پس کہا ایک شخص نی ہم مین سی کہ نہ نکلا ہم نہین نہ کبہی ہمنی کوئی فوج کہ جلد ہو پہرنی مین اور زیادہ ہو غنیمت مین اس فوج سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ بتلاون مین تمکو ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت مین اور زیادہ ہو پہرنی مین مراد رکہتا ہون مین وہ قوم کہ حاضر ہوئی نماز صبح مین پہر بیٹہی یاد کرتی رہی اللہ کو یہان تلک کہ نکلا آفتاب پس یہہ لوگ ہین بہت جلد پہرنیوالے اور زیادہ غنیمت مین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور حماد بن ابی حمید راوی وہ ضعیف ہی حدیث کی نقل کرنی مین **ف** یعنی اون لوگونکو متاع دنیا کا تہہ لگی اور وہ فانی ہی اور اونکو ملا ہو ثواب عقبی کا اور وہ باقی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچہہ تمہارے پاس ہے فانی ہی اور جو اللہ کی پاس ہی باقی ہی پس یہہ ہوئی افضل اوسنی غنیمت مین اور پہر جلدی اوسنی ۴ع ۴

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

باب ہی بیان اوسچیز کی کہ نہین جائز کرنا اوسکا نماز مین اور اوسچیز کی کہ جائز ہی نماز مین **ف** یعنے اس باب مین مکروہات اور مفسدات اور مباحات نماز کی مذکور ہین ۴ع ۴

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اذ عطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فرمانی القوم بابصارھم فقلت وا ثکل امیاہ ما شانکم
تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیھم علی افخاذھم فلما رایتھم یصمتونی لکنی سکت
فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبابی ھو وامی ما رایت معلما قبلہ ولا بعدہ
احسن تعلیما منہ فواللہ ما کھرنی ولا ضربنی ولا شتمنی قال ان ھذہ الصلوٰۃ لا یصلح فیھا
شیء من کلام الناس انما ھی التسبیح والتکبیر وقراءۃ القرآن او کما قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ انی حدیث عھد بجاھلیۃ وقد جاءنا اللہ
بالاسلام وان منا رجالا یاتون الکھان قال فلا تاتھم قلت ومنا رجال
یتطیرون قال ذلک شیء یجدونہ فی صدورھم فلا یصدنھم قال قلت
ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ
فذاک رواہ مسلم قولہ لکنی سکت ھکذا وجدت فی صحیح مسلم وکتاب
الحمیدی وصحح فی جامع الاصول بلفظۃ کذا قولہ لکنی روایت ہی معاویہ بن حکم سی کہا اوسوقت
کہ مین نماز پڑہ تا تہا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان چھینکا ایک شخص نی قوم مین سی پس کہا مینی یرحمک اللہ پس گھور امجکو قوم نی
ساتہہ انکھون اپنی کی یعنی اسلیی کہ نماز مین ہو کر جواب چھینک کا دیتا ہی پس کہا مینی لعنی لین گم کیجو مان میری کیا ہی حال تمہارا کہ دیکھتی
ہو طرف میری پس شروع کیا قوم نی کہ مارنی جھی ہاتہہ اپنی زانون اپنی پر یعنی واسطی چپ کرانی اوسکو جب نی کی مین جب دیکھا مینی اون کو کہ چپ
کراتی ہین مجکو غصہ ہوا مین یعنی بسبب جاننی برائی اس فعل کی لیکن چپ رہا مین پس جب نماز پڑہ چکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس قربان ہو
باپ میرا اونکی ورمان میری نہین نہ کہا مینی کسی سکہلانی والی کو پہلی حضرت کی اور نہ چھی حضرت کی کہ بہتر اچھا ہو سکہلانی مین آنحضرت
سی پس قسم ہی اللہ کی نہ ڈانٹا مجکو اور نہ مارا مجکو اور نہ برا کہا مجکو فرمایا تحقیق یہہ نماز نہین لائق ہی اسمین کوئی چیز یا تو آدمیون کیسی اسکی
نہین کہ نماز تسبیح اور تکبیر ہی اور پڑہنا قرآن کا ہی یا مانند اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسی کو شک ہوا ہی الفاظ حدیث کی
حضرت نی یون مین فرمائی یا اور طرح مانند اسکی اور کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین نو مسلم ہون یعنی نہین جانتا مین اب تک سب احکام
دین کی اور تحقیق دیا اللہ نی ہمکو اسلام اور تحقیق ہم مین سی کتنی شخص ہین کہ آتی ہین کاہنون پاس فرمایا حضرت نی پس مت جاتو اونکی
پاس کہا مینی اور ہم مین سی کتنی شخص لیتی ہین شگون بد فرمایا یہہ ایک چیز ہی کہ پاتی ہین اوسکو اپنی دلون مین یعنی یہہ وہم ہی کہ پیدا ہوا ہی
تفسون انکی سی نہین تاثیر اوسکو نفع اور ضرر مین پس باز رکہی اونکو یعنی کام کرنی سی باز رہین اس وہم سی کہا معاویہ نی کہ کہا مینی اور ہم
مین سی کتنی شخص ہین کہ خط کہینچتی ہین یعنی جیسی مال خط کہینچکر احکام اور احوال غیب کی بتاتی ہین فرمایا تہی ایک نبی انبیا مین سی
خط کہینچتی تہی پس جو شخص کہ موافق ہو خط اوسکا اوس پیغمبر کی پس وہ پہنچتا ہی اوس بات کو روایت کی یہہ مسلم نی کہا مولف نی کہ قول
اوسکا لکنی سکت اسیطرح پایا مینی صحیح مسلم مین اور کتاب حمیدی مین اور صحیح کیا گیا ہی یہہ لفظ لکنی سکت کا جامع الاصول مین سا تہہ
لکہنی لفظ کذا کی اوپر لکنی کی ف گم کیجو تجکو مان تیری یہہ لفظ عرب مین وقت تعجب کی اور بعید جاننی ایک امر کی استعمال کرتی ہین اور
ظاہر یہہ ہی کہ چھینکنی والی نی الحمد للہ کہا ہوگا معاویہ نی اوسکی جواب مین یرحمک اللہ کہا اور اس سی معلوم ہوا کہ چھینک کی جواب مین یرحمک اللہ

کہنا حرام ہی نماز مین اور مفسد نماز کا ہی اور حضرتؐ نے اوس شخص کو منا کی جیسے کا حکم اسلیے نکیا کہ وہ جاہل تہا اور نہ سنا تہا کہ کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوا اور کہا نووی نے کہ جب کبھی نماز مین یرحمک اللہ باطل ہوتی ہی نماز اوسکی اسلیے کہ خطاب کیا اوسکو اور اگر کہی یرحمہ اللہ نہین باطل ہوتی اور کہا ابن ہمام نے اگر کہی اپنی نفس کے لیے یرحمنی اللہ نہین فاسد ہوتی ہی جیسی یرحمنی اللہ کی کہنی مین نہین فاسد ہوتی اور نہین لائق ہے اسمین بالتون آدمیون کی سی پہلہ اسلیے فرمایا کہ تا تکل جاوی اس سی تسبیح اور ذکر کرنیہ اگرچہ کلام ہین لیکن نہین ارادہ کیا جاتا ساتہہ انکی خطاب کرنا تو تونکو اور سمجہانا اونکو اور مراد بالتون آدمیون کی سی وہ کلام ہی کہ خطاب کر سکین ساتہہ اوسکی لوگونکو اور نا تک سکین اوسکو لوگون سے لکہا ہی فقہا نی کہ اگر نماز پڑہتی ہوی سی تو جیسی کہ کسی جنس کا ہی مال تیرا اور وہ کہی خیل و البغال الحمیر یا اکہ نماز پڑہنی والی کی آگی کتاب دیہی ہی اور ایک شخص یحیی نامی کتراہی اور اوسنی کہا یا یحیی خذ الکتاب یعنی اسی یحیی لی کتاب پس اونون اگرچہ آیتین قرآن کی ہین لیکن ازبسکہ بہت سے خطاب کی اونمین پاس نماز اور ارادہ قرآن کا ہو فاسد نہین ہوتی اور کامن عرب مین اون کو کہتی ہی کہ وہ ساتہہ جنات اور شیاطین اور ارواح خبیثہ کی مناسبت رکہتی ہی اور شیاطین خبیث ہین اور جہوٹ اون کو کہہ جاتی ہی اور وہ دعوی علم غیب کا کرکر لوگون کو خبر مین دیتی ہی پس اونکی باتہہ جانی سی منع فرمایا پیغمبر اور روایت مین ہی آیا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی جاوی اپنی عرافکی پاس یا کاہن پاس پس سچہ مانی اون کی کہنی کو پس تحقیق وہ کافر ہوا ساتہہ اوس چیز کی کہ اوتاری گئی محمدؐ پر یعنی قرآن دیہ امام احمد نی روایت کی ہی ساتہہ سند صحیحہ کی ابوہریرہ سی اور معنی کاہن کے تو علوم ہوی و یعرف اوسکو کہتی ہین کہ بیان کرتا ہی مخفی چیزون کی اور چوری کی چیزون کا اور مکان گم ہوئی چیز کا اور ایک نبی خط کہینچتی تہی یعنی حضرت ادریس یا دانیال علیہما السلام اور اس عبارت سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ علم رمل جائز ہی بلکہ یہہ تعلیق بالمحال ہی کہا خطابی نی کہ حضرتؐ نی من وافق خطہ ازراہ زجر کی فرمایا ہے اور معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین موافق ہو سکتا خط کسی کا ساتہہ خط اوس نبی کی اسلیے کہ خط اونکا معجزہ تہا انتہی اور موافقت خط کی غیب معلوم ہی اسلیے کہ نہین معلوم ہوتی موافقت مگر تواتر سی یا نص سی کہ منقول ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی رمال جیسی خط کہینچتی ہین کیونکہ معلوم ہو کہ وہ نبی ہی اسیطرح کہینچتے تہی اوسکو ثابت انا النفس ہی باتواتر سی جاہیی اور یہہ محال ہی پس جب موافق اوسکی نہ ہوا تو کرنا ہی اوسکو درست نہوا اور استعمال تا پیرکے اور اوسکا عمل کرا سی قبیلہ کی مین نزدیک بہ امتقدمین اور مشائخ محققین کے ہی حکم کرتی ہین اور اخیر عبارت کا مطلب یہہ ہے کہ لفظ کذا علامت تصحیح کی ہی جو جاہتی ہین اور ایک لفظ کہ مظنہ عدم صحت کا رکہتا ہی نشان صحت کا رکہین تو لفظ کذا کا اوسپر لکہنی مین جیسکہ صاد باصح لکہتی مین حاصل یہہ کہ لفظ لکہنی کا ثابت ہی اصول مین اور ساقط ہی مصابیح مین پس مظنہ عدم صحت کا اوسپر نکرنا چاہیی کہ جامع الاصول مین لفظ کذا لکہکر تصحیح اوسکی کردی ہی کہ اصول مین یون ہین ہی ۱۲ ح + وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا ہی ہم سلام کرتی اور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتی نماز مین پس جواب دیتی ہمکو پس جبکہ پہر کر آئی ہم نجاشی کی پاس سی سلام کیا ہمنی اوپر پس نہ جواب دیا ہمکو پس کہا ہمنی اے رسول خدا کی ہی ہم سلام کرتی آپ پر نماز مین پس جواب دیتی ہی آپ ہمکو یعنی اب نہی جواب کیون ندیا پس فرمایا حضرتؐ نے تحقیق نماز مین البتہ شغل ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نجاشی بادشاہ حبشہ کا اوپر دین نصاری کے تہا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کا بھی بہت سا توریت و انجیل وغیرہما سی معلوم کر کر حضرت پر اسلام لایا تھا اور سن نو ہجری مین انتقال وسکا ہوا اور حضرت نے صحابہ کی ساتھہ کھڑی ہو کر غائبانہ اوسکی جنازہ کی نماز پڑہی پس وہ ازبس کہ حضرت سی عقیدت نہایت رکہتا تہا صحابہ نی جب کفار کی ہاتہہ سی بذاکمہ مین پائی تو اوسکی ملک مین اکثر صحابہ گیی اوسی صحابہ کی آنی کو غنیمت جانکر خوب خدمت گذاری کی جب صحابہ نی حضرت کی خبر سنی کہ ہجرت کر کر مدینہ مین رونق افزا ہوی ہین وہ بہی حاضر ہوی پس اوسوقت کا حال ابن مسعود بیان کرتی ہین کہ مین بہی اوسی قافلہ مین تہا موافق پہلی عادت کی مینی سلام حضرت پر کیا حضرت نی جواب دیا اور نماز کی بعد فرمایا کہ نماز مین شغل ہی یعنی شغل پڑہنی قرآن کا اور تسبیح کا اور دعا کا اور مناجات کا ہی وہ مانع ہی کلام کرنیسی ساتہہ آدمیون کے پس اس سی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا دینا یا اور کلام کرنا نماز مین حرام ہے اور شرح منیہ مین لکہا ہی کہ اگر جواب سلام کا ہاتہہ سی یا سر سی یا کوئی اوس سی کچہہ طلب کری پس وہ اشارہ کری سر سی یا انگہون سی یا کنایہ کا نہیں فاسد ہوتی نماز اوسکی لیکن مکروہ ہوتی ہی ع ✦ وَعَنْ مُعَيْقِيبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معیقیب سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حق ایک شخص کی کہ پوچہا اوسنی حال اوس شخص کی کہ کرتا ہون مین نماز مین مٹی کو سجدہ کی جگہہ برابر کرتا ہون مینی نماز مین مٹی کو سجدہ کی جگہہ برابر کرنا فرمایا یعنی اگر جواب مین اگری تو کرنیوالا ضرور اوس کو ایک بار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف شرح منیہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی کنکر سجدہ کی آگی سی ہٹانا اگر سجدہ نکر سکی بسبب نشیب و فراز کی تو برابر کرنی کی یکبار یا دو بار زیادہ اس سی نماز ہی ع ✦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ کہنی سی پہلو پر نماز مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی ادہر ادہر دیکہنی سی نماز مین پس فرمایا کہ وہ اچک لینا ہی کہ اچک لیتا ہی وسکو شیطان نماز بندی سی روایت کی یہ بخاری و مسلم نی ف مینی ادہر ادہر دیکہنی سی شیطان اچک لیتا ہی نماز بندی کیسی کمال وسکا اور مراد ادہر ادہر دیکہنی سی یہ ہی کہ آگون پیچہے ادہر ادہر دیکہی بسطرح کہ منہ قبلہ کیطرف سی پہر جاوی پس یہ مکروہ ہی اور اگر اس طرح دیکہی کہ سینہ ہی بالکل قبلہ سی پہر جاوی نماز فاسد ہوتی ہی دیکہنی آنکہون سی ادہر ادہر دیکہی تو نہین فاسد ہوتی اور نہ مکروہ ہوتی ہی لیکن خلاف اولی ہی ع ✦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ باز رہین لوگ اوہنا نی نگاہ اپنی کی سی وقت دعا کی نماز مین طرف آسمان کی یا اچکی جاوین آنکہین اونکی روایت کی یہ مسلم نی ف یعنے چاہیی کہ باز آوین اوہنا نی نگاہ کی سی والا اچکی جاوین کی آنکہین اون کی اور نماز مین مطلق نظر اوپر اوہنا نی مکروہ ہی خصوصا وقت دعا کی اسلیی کہ وہم جاتا ہی اسکا کہ اللہ تعالی کی یہی مکان معین ہی اوپر وہ پاک ہی مکانیت سی اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوہنا تی تہی نماز مین نظر اپنی جب نازل ہوی یہہ آیت والذین ہم فی صلوتہم خاشعون پست کیا حضرت نی سر مبارک اپنا اور خارج نماز سی وقت دعا کی نگاہ اوپر اوہنا نی مین اختلاف

ہی بعضی مکروہ کہتی ہین بعضی جایز صحیح یہہ ہی کہ نہ اوٹہاوی ۱۲ ع وعن ابی قتادۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤم الناس وامامۃ بنت ابی العاص علی عاتقہ فاذا رکع وضعہا واذا رفع من السجود اعادہا متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ امامت کرتی تہی لوگون کی اور امامہ بیٹی ابو العاص کی ہوتی اوپر مونڈہی حضرت کی پس جسوقت کہ رکوع کرتی اوٹہا دیتی یعنی ساتہہ اشارہی کی اور جسوقت کہ اوٹہتی سجدی سی اوٹہا لیتی وسکو مینی یہ روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف ابو العاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی خاوند حضرت زینب بیٹی آن حضرت کی اور امامہ بیٹی تہین امامہ اور اسپر ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ یہہ اوٹہانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو اور رکہنا زمین پر اور پہر اوٹہانا فعل کثیر ہوا اور اگر قلیل بہی ہو مکروہ تو ضرور رہوگا پس خطابی کہتا ہی کہ اوٹہانا آنحضرت کا امامہ کو قصدا نہ تہا بلکہ وہ بسبب غایت الفت کی کہ حضرت سی کہتی تہین نماز مین بہی انکر حضرت سی چمٹ جاتی تہین اور کندہی پر چڑہ بیٹہتی تہین اور وقت رکوع کی کندہی شریف سی گرز تہین جو حضرت اونکو ایسی وقت تی تہی اوٹہانا اور اوقانا حضرت سی ہوا اور نسبت ازنا ان فعلون کا طرف حضرت کی مجازا ہی پس حاجت تاویل کی نہین کہ یہہ فعل کثیر تہا فعل کثیر وہ ہوتا ہی کی دو ہاتہہ سی ہوا اور یہہ ایسا نہ تہا یا توجیہا اسکی یہہ ہی کہ یہہ حالت پہلی حرام ہونی فعل کثیر سی تہی یا یہہ مخصوص ساتہہ آنحضرت کی ہو واللہ اعلم ع وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع فان الشیطان یدخل رواہ مسلم وفی روایۃ للبخاری عن ابی ہریرۃ قال اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع ولا یقل ہا فانما ذلک من الشیطان یضحک منہ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جمائی ایک تمہارے نماز مین پس چاہیی کی بند کری جتنک کہ ہوسکی پس تحقیق شیطان گہس جاتا ہی یعنی منہ مین روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت بخاری کی ابی ہریرہ سی ہی کہ کہا جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا نماز مین پس چاہیی کہ بند کری جب تک کہ ہوسکی اور نہ کہی لفظ ہا کا یعنی جیسی جمائی کیوقت بی اختیار یہہ لفظ کہی مونہہ سی کل جاتا ہی سوا اسکی نہین کہ یہہ شیطان سی ہی ہنستا ہی وہ اس سے ف جمائی بسبب پیٹ بہرنی اور کدورت حواس اور ثقل بدن کی ہوتی ہی اور باعث کسل کی ہی عبادت مین ایسی وسکو نسبت شیطان کی طرف کی جمائی لی نی مین منہ مین گہس جاتا ہی یعنی ایسی حالت مین بہکانا اور باز رکہنا عبادت سی خوب سکو میسر ہوتا ہی اور ہنسنی سی وسکی یہہ مراد ہی کہ خوش ہوتا ہی ایسی حالت دیکہکر کہ یہہ باعث کسل کی ہے عبادت مین پس فرمایا کہ جہان تک ہوسکی روکی وسکو اور منہ بند کری اور طور منہ بند کرنیکا یہہ ہی کہ ہونٹہ نیچی اوپنچی کا ہونٹہ انتون مین کہڑی پشت بائین ہاتہہ کی منہ پر رکہی ۱۲ ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا من الجن تفلت البارحۃ لیقطع علی صلوتی فامکننی اللہ منہ فاخذتہ فاردت ان اربطہ علی ساریۃ من سواری المسجد حتی تنظروا الیہ کلکم فذکرت دعوۃ اخی سلیمن رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فرددتہ خاسئا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک یو جنون مین سی یعنی شیطان سرکش چہٹ یا اگلی رات تاکہ توڑی مجہپر نماز میری پس قدرت دی مجکو اللہ نی اوسپر پس پکڑا مینی اوسکو پس ارادہ کیا مینی کہ باندہ رکہون اوسکو ایک ستون

سی ستون مسجد کی سی یعنی مسجد نبوی کی سی تاکہ دیکھے یہ طرف اوسکی سب بیٹھنے والوں کی یعنی دعا بھائی اپنی سلیمان کی سی بخشش مجھ سی ایسی ملک کہ نہ لایق ہو واسطے کسیکی بھی میری پیچھے نکا یعنی اوسکو خوار روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی چھٹا یعنی حبشوں میں سے کئی بند کیا ہوا تھا حضرت سلیمان نبی کو یعنی جزایر وغیرہ میں اور تاکہ توڑی مجھ پر نماز میری یعنی وسوسے ڈال کر کمال نماز میرے کا کہو دی اور مراد ملک سی مسخر کرنا جن اور شیاطین کا اور تصرف کرنا انمیں ہی زیسکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہہ دعا کی تھی اور یہہ ملک خاص اپنی ہی لیے چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نچاہا کہ اظہار اپنی تصرف کا اوسمیں کریں اور کارخانہ ملک سلیمان کا توڑیں لا بالقوۃ تصرف اور قدرت اور سلطنت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ اوس سی تھی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ چھونا شیطان کا نماز کو توڑتا نہیں ۔ ح ۔ **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ درپیش آوی اوسکو کچھہ نماز مین پس چاہیی کہ سبحان اللہ کہی پس سوا اسکی نہین کہ دستک مارے واسطی عورتون کے ہی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطی مردونکی اور دستک مارنی واسطی عورتونکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی درپیش آوی کچھہ یعنی جیسیکہ نماز گھر مین پڑہتا ہی اور اوسکو کسی نے پکارا یا اذن مانگا گھر مین آنے کی لیی اور وہ جانتا نہین کہ یہہ نماز مین ہی تو اس صورت مین مرد کو چاہیی کہ سبحان اللہ کہکر آگاہ کردی اور عورت دستک بجاوی اس لیی کہ اوسکی آواز بھی عورۃ ہے اور دستک یون بجاوی کہ ہتیلی داہین ہتہ کی بائین ہاتھہ کی پشت پر ماری اور ہتیلی ہتیلی پر نہ ماری جیسیکہ گانیوالی مارتی ہین اگر اسطرح ماریگی تو نماز فاسد ہوجاویگی ۔ ح ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ نَاْتِيَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ اَتَيْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَا تَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّمَا الصَّلٰوةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَاِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَاْنُكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تھے ہم سلام کرتی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہوتی نماز مین پہلی اس سی کہ آوین ہم زمین حبشہ کی مین پس جواب سلام کا دیتی ہمکو پھر جب کہ پھر کر آیی ہم زمین حبشہ کی سی یا مین اون مین سی پس پایا مین حضرت کو نماز پڑہتی پس سلام کیا مین اوپر پس نہ جواب دیا مجکو یہان تک کہ جب فارغ ہوچکی نماز اپنی فرمایا تحقیق اللہ تعالی ظاہر کرتا ہی حکم اپنی سی جو چاہتا ہی اور تحقیق اوسنے سی کہ اشارہ کیا یہہ کہ نہ بولا کرو نماز مین پھر جواب دیا مجھ پر سلام کا اور فرمایا سوا اسکی نہین کہ نماز واسطی پڑہنی قرآن کی اور ذکر خدا کی ہی پس جب وقت کہ ہووی تو نماز مین پس چاہیی کہ ہووی یہہ حال تیرا یعنی پڑہنا قرآن کا اور ذکر کرنا روایت کی یہہ بوداود فی کہا ابن ملک نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ مشغول ہی جواب دینا سلام کا بعد فراغ کی نماز سی اور اسیطرح اگر پیاسا نہ پیتا ہووے یا قرآن پڑہتا ہووے اور کوئی سلام کرے تو مشغول سے بعد فارغ ہونیکی جواب دینا اوسکی سلام کا ۔ ع ۔ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ وَعَوْضُ بِلَالٍ صُهَيْبٌ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہا مینی واسطی بلال کی کسطرح تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتی صحابہون کو جسوقت کہ سلام کرتی اوسپر
اور وہ ہوتی نماز مین کہا تھی شارہ کرتی ساتھہ ہاتھہ اپنی کی روایت کی بیہہ ترمذی نی اور بیہہ روایت نسائی کی مانند اسکی اور بدلی بلال
کے صہیب سی یعنی ترمذی کی روایت مین ہی کہ ابن عمر نی بلال سی پوچھا اور نسائی کی روایت مین ہی کہ صہیب سی پوچھا **ف** اشارہ
اسطرح کرنی تھی کہ پہونچہا ہاتھہ کا کہول کر ہتھیلی زمین کی طرف کرنی جیسا کہ حدیث بو داؤد وغیرہ کیمین یا ہی و کبھی اکتفا کرتی ساتھہ اشارہ انگلی
سے فتاوی ظہیریہ مین ہی کہ اشارہ کرنی سلام کی جواب مین ساتھہ سر کی یا ہتھیلی یا انگلی کی نہین فاسد ہوتی نماز اور خلاصہ مین ہی کہ سر یا ہاتھہ سی
اگر جواب سلام کا دیوی فاسد ہوتی ہی نماز اور شرح منیہ مین ہی کہ مکروہ ہی بیہہ کہ جواب سلام کا دی صلی ساتھہ اشارہ ہی ہاتھہ کی یا سر کی پس حدیث
کو مل سکہ اپنیگی بیہہ اشارہ ہی سی جواب دینا پہلی نسخ ہونی کلام کی سی نماز مین پہر جب کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوا جواب دینا زبان سی اور
اشارہ سی بہی منسوخ ہوا سلیمی کہ اشارہ بہی بیچ معنی کلام کی ہی ع + **وعن** رفاعة بن رافع قال صليت خلف رسول
الله صلى الله عليه وسلم فعطست فقلت الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا و
يرضى فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فقال من المتكلم في الصلوة فلم يتكلم احد
ثم قالها الثانية فلم يتكلم احد ثم قالها الثالثة فقال رفاعة انا يا رسول الله فقال
النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لقد ابتدرها بضعة وثلثون
ملكا ايهم يصعد بها رواه الترمذي وابو داود والنسائي اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس چھینکا مینی ہر کہا مینی سب تعریف ہی اوسی اللہ کی تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالص با برکت اور برکت
کیگئی اوسپہ جیسیکہ دوست کہتا ہی سب ہمارا اور پسند کرتا ہی یعنی اوصاف پس جب نماز پڑہ چکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہر ہی پھیر
فرمایا کون ہی کلام کرنیوالا نماز مین پس نہ بولا کوئی مینی اس دڑی کہ عصہ نکرین پہر فرمائی پہر بات دوسری بار پس نہ بولا کوئی پہر فرمائی پہر
تیسری بار پہر کہا رفاعہ نی مین ہون یا رسول اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری ہاتھہ اوسکی میرے
سے البتہ تحقیق جلدی کرنی تہی بیس کلمہ کی لیی جانی کی لیہی کتنی اوتمیس فرشتی کہ کونسا اونمین سی لیجاوی اوسکو روایت کی بیہہ ترمذی
اور ابو داؤد اور نسائی نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ بیہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی حمد کرنی نماز مین واسطی چھینکنی والی کی
لیکن اولے یہہ ہی کہ حمد دل مین کری یا سکوت کری واسطی نکلنی کی خلاف سی جیسیکہ شرح منیہ مین ہی ع **وعن** ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم التثاؤب في الصلوة من الشيطان فاذا تثاءب احدكم فليكظم ما استطاع
رواه الترمذي وفي اخرى له ولابن ماجة فليضع يده على فيه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمائی لینی نماز مین شیطان سی ہی پس جسوقت کہ جمائی لی ایک
تمہارا پس چاہیی کہ روکی اوسکو جب تک کہ ہوسکی روایت کی بیہہ ترمذی نی اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابن ماجہ کی بیہہ ہی پس چاہیی
کہ رکہی ہاتھہ اپنا منہ اپنی پر **ف** شیطان سی ہی اس لیی کہ باعث کسل و رنجیدہ اوسستی کی ہی اور شیطان ان چیزون سی
خوش ہوتا ہی ع + **وعن** كعب بن عجرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضا
احدكم فاحسن وضوءه ثم خرج عامدا الى المسجد فلا يشبكن بين اصابعه

فَاِنَّہٗ فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ وضو کری ایک تم مین سی پس اچہا کری وضو اپنا
پہر نکلی قصد کر کر طرف مسجد کی پس نہ تشبیک کری درمیان اونگلیون اپنی کی اسلیی کہ تحقیق وہ نماز مین ہی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی
اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نی ف اچہا وضو کری یعنی ساتہہ آداب اور شرایط اور حضور کی کری اور لکہا ہی علمانی کہ بقدر
توجہ اور حضور وضو مین حاصل ہوگا اوسی قدر نماز مین ہی ہوگا اور تشبیک نکری یعنی اونگلیان ایک ہاتہہ کی دوسری ہاتہہ کی اونگلیون مین
ڈالی اس لیی کہ جب بہ نیت نماز کی جاتا ہی تو گویا نماز ہی مین ہوتا ہی و تشبیک نماز مین ممنوع ہی اسلیی کہ منافی ہی خشوع اور خضوع کی
پس راہ مین ہی ممنوع ہوئی اور اسی قیاس پر جو چیز کہ حالت نماز مین ممنوع ہی راہ مین ہی نکرنی چاہی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ بندی کو
چاہیی کہ نماز کی راہ مین ساتہہ حضور اور خشوع اور ادب و وقار کی جاوی اور بخاری نی صحیح بخاری مین ایک باب عقد کیا ہی واسطی تشبیک
کے مسجد مین اور اوسمین دو حدیثین لایا ہی کہ دلالت کرتی ہین اوسکی جواز پر پس علمانی لکہا ہی کہ نہی اوس صورت مین ہی کہ بطریق کہیلنی
کے ہو اور جائز ہی بطریق تمثیل کی یا ممکن ہی کہ حمل کریں اوسکو کہ ہیلی نہی سی ہی ع ز وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ وَھُوَ فِیْ صَلٰوتِہٖ مَا لَمْ یَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ
انْصَرَفَ عَنْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا متوجہ بندہ پر اوس حالت مین کہ وہ نماز مین ہوتا ہی جب تک کہ ادہر ادہر نہین دیکہتا
یعنے گردن پہیر کر پس جبکہ ادہر ادہر دیکہتا ہی تو اللہ بہی اوس سی منہ پہیر لیتا ہی روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے
ف کہا ابن ملک نی کہ مراد منہ پہیرنی سی کم دینا ثواب کا ہی و ترمذی حدیث اس سی لایا ہی اور تصحیح کی ہی کہ جب کہڑا ہوتا ہی بندہ نماز
مین متوجہ ہوتا ہی اوسپر پروردگار تعالی ساتہہ ذات بزرگ اپنی کی اور جب ادہر ادہر دیکہتا ہی اور غیر کی طرف دیکہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ اے ابن آدم کس کی طرف دیکہتا ہی تیری لیی کوئی ہی بہتر مجہسی کہ اوسکی طرف دیکہتا ہی منہ اپنا میری ہی طرف لا اور جب دوبارہ ادہر
ادہر دیکہتا ہی تو پہیر حق جل علی اسیطرح فرماتا ہی و جب تیسری بار دیکہتا ہی تو پہیر لیتا ہی اللہ تعالی اپنا روی مبارک اوس سی ع
ح ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَکَ حَیْثُ تَسْجُدُ
رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ سُنَنِ الْکَبِیْرِ مِنْ طَرِیْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ یَرْفَعُہٗ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اے انس لگاؤ نگاہ اپنی جس جگہہ سجدہ کرتا ہی تو روایت کی یہہ بیہقی نی سنن کبیر مین طریق حسن بصری انس سی کہ مرفوع
کیا ہی اسکو ف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مستحب ہی نظر کرنی سجدہ ہی کی تحقیق ہی سجدہ ساری نماز مین اور یہی ہی عمل شافعیہ کا و لیکن
طیبی نے کہا ہی کہ مستحب ہی کہ قیام مین نظر سجدہ کی جگہہ کہی اور رکوع مین پشت قدم پر اور سجدہ مین ناک کی طرف اور التحیات مین گود کی
طرف اور یہی مذہب ہی حنفیہ کا ساتہہ زیادتی اسکی کہ سلام مین کندہ ہو نظر کہی اور بعضی علمانی کہا ہی کہ حرم شریف مین نظر کعبہ پر کہی
اور اس حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ مکروہ ہی نماز مین کہ پہیر دیوی اور اصل شکوہ مین اعتماد روایہ کی سنید ہی چہوٹی ہوئی ہی کسی شارح
نے یہہ عبارت لاوی ہی البیہقی انتہی منہ ع ز وَعَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ
اِیَّاکَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوۃِ ھَلَکَۃٌ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِیْضَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی مسئلہ مین کہ پھیرے توا دہر اودہر دیکھنی سی نماز مین اسلیی کہ ادہر اودہر دیکھنا نماز مین یعنی گردن پھیرکر سب ہی باتون کا بیس اگر ضرور تو نفلون مین فرضون مین روایت کی یہہ ترمذی نی ف سبب ہلاکی کا ہی یعنی آخرت مین اس لیی کہ اطاعت شیطان کی کی پس اگر ہو ضرور یعنی اگر راضی ہوتا ہی ساتھہ نقصان نماز کی اور فوت ہونی کمال کی پس نماز نفل مین کرکہ کار اوسکا بنسبت فرض کی سہل ہی نماز فرض مین کہ اہتمام کامل کرنی اوسکی کا ضروری ہی وحقیقت مین نقصان نفلون کا باعث نقصان فرضون کا ہی اس لیی کہ نوافل تکملات فرائض کی ہین پس غرض اس سی یہہ نہین ہی کہ نفلون مین ادہر اودہر دیکھنا مکروہ نہین ہی بلکہ رغبت دلانی اسپر کہ فرضون مین یہہ فعل نکرے خوب احتیاط کرے اوسمین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ کراہت اس فعل کی نفلون مین کم ہی بہ نسبت فرضون کی ۞ ح ۞ وعن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یلحظ فی الصلوٰۃ یمینا وشمالا ولا یلوی عنقہ خلف ظہرہ رواہ الترمذی والنسائی

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی کہ دیکھتی نماز مین داہنی اور بائین اور نہ پھیرتی تھی گردن اپنی پیچھی طرف اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی و نسائی نی ف اسطرح دیکھنا اس لیی تھا کہ لوگ معلوم کرین کہ یہہ نماز کو باطل نہین کرتا یا اوسطی دیکھنی احوال مقتدیون کی تھا اور اس سی معلوم ہوا کہ مکروہ پھیرنا گردن کا ہی نہ کہ دیکھنا اگرچہ ترک اولی ہی ۞ ح ۞ وعن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ رفعہ قال العطاس والتثاؤب فی الصلوٰۃ والحیض والقیٔ والرعاف من الشیطن رواہ الترمذی

اور روایت ہی عدی بن ثابت سی اوس نی اپنی باپ سی اوس نی اپنی دادا سی کہ اوس نی پہنچایا حضرت تک کہ فرمایا حضرت نی کہ چھینکنا اور اونگھنا اور جمائی لینی نماز مین اور حیض آنا اور قی آنی اور نکسیر پھوٹنی شیطان سی ہی روایت کی یہہ ترمذی نی ف یعنی یہہ سب چیزین کہ نماز مین واقع ہون شیطان سی ہین یعنی خوش ہوتا ہی ان چیزون سی اور مراد چھینکنی سی چھینکنا بکثرت ہی پس یہہ نہین منافی ہی اوس حدیث کی کہ اللہ دوست رکھتا ہی چھینکنی کو اسلیی کہ مراد اوس سی چھینکنا معتدل ہی اور چھینکنا معتدل یہہ ہی کہ تین سی کم ہو اور ظاہر وجہ تطبیق دونون حدیثون کی یہہ ہی کہ دوست کہتا ہی اللہ تعالی چھینکنی کو خارج نماز کی اور چھینکنا کہ مکروہ ہی اندر نماز کی ہی اور ان چیزون سی شیطان خوش اسلیی ہوتا ہی کہ چھینکنا مانع قرأۃ اور حضور کا ہی اور اونگھنا اور جمائی باعث کسل اور سستی کی ہین عبادت مین اور حیض اور قی اور نکسیر مفسد نماز کی ہین اور پہلی تین چیزون کی بعد لفظ فی الصلوٰۃ کا ذکر کرکر جدا کر دیا اونکو تین چیزون اخیر سی اس لیی کہ تین چیزین اخیر کی مفسد نماز کی ہین بخلاف تین چیزون پہلی کی کہ وہ مفسد نہین ۞ ح ۞ وعن مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی ولجوفہ ازیز کازیز المرجل یعنی یبکی وفی روایۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی صدرہ ازیز کازیز الرحی من البکاء رواہ احمد وروی النسائی الروایۃ الاولی وابوداود الثانیۃ

اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سی اوس نی نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اوس حالت مین کہ وہ نماز پڑہتی تھی اور اونکی اندر سی آواز آتی تھی مانند آواز جوش کرنی دیگ کی یعنی رونی تھی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا دیکھا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتی تھی اور سینہ اونکی مین آواز تھی مانند آواز چکی کی رونی سی روایت کی یہہ احمد نی اور روایت کی

نسائی کی روایت پہلی اور ابو داود کی دوسری ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ رونی سی نماز باطل نہین ہوتی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر آہ کری یا کہنیچی یا آواز سی رووی گریاد کرنی بہشت اور دوزخ سی ہی نہین ٹوٹتی نماز اور اگر درد اور مصیبت سی ہی ٹوٹ جاتی ہی

ح وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم الی الصلوٰۃ فلا یمسح الحصی فان الرحمۃ تواجھہ رواہ احمد والترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کھڑا ہووی ایک تمہارا طرف نماز کی پس دور کری تمہہ سی کنکر کو پس تحقیق رحمت سامنی ہوتی ہی وسکی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف رحمت سامنی ہوتی ہی پس نہین لائق ہی کہ اس مقام مین بی ادبی کری وکہیلی ساتہہ کنکر ہی کے تا پائی انوار فضل و رحمت کی سی محروم نہ ہووی ح +

وعن ام سلمۃ قالت رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاما لنا یقال لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجھک رواہ الترمذی

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک غلام کو کہ ہمارا تہا کہا جاتا تہا اوسکو افلح جسوقت کہ سجدہ کرتا پہونک مارتا یعنی زمین پر تا منہ گرد مین نہ بہری پس فرمایا حضرت نی اے افلح خاک آلودہ کر منہ اپنی کو روایت کی یہہ ترمذی نی ف یعنی پہونک نہ مار تا منہ خاک آلودہ ہووی کہ یہہ قریب تر ہی طرف عاجزی کی اور بہت ثواب حاصل ہوتا ہی اسمین + ع + وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاختصار فی الصلوٰۃ راحۃ اھل النار رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلو پر ہاتہہ رکہنی نماز مین یہہ صورت ہی راحت دوزخیون کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین ف یعنی دوزخی رنج اوٹہاوینگی بسبب بہت کہڑی رہنی کی محشر مین پس آرام طلب کرین گی ساتہہ ہاتہہ رکہنی کی پہلو پر پس حالت نماز مین اسطرح کہڑی ہونی کو منع فرمایا تا مشابہت ساتہہ دوزخیون کی نہووے

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ الحیۃ والعقرب رواہ احمد وابو داود والترمذی وللنسائی معناہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مارو دو کالون کو نماز مین مراد دو کالون سی سانپ اور بچھو ہین روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی نی اور نسائی نی معنی اسکی ف کہا ابن ملک نی کہ جائز ہی نماز مین اگر سانپ ایک چوٹ یا دو چوٹ کی نہ زیادہ اس سی اس لیی کہ عمل کثیر توڑ دیتا ہی نماز کو اور شرح مینہ مین لکھا ہی کہ کہا بعض مشایخ نی کہ یہہ اوس صورت مین ہی کہ نہ محتاج ہووی طرف بہت چلنی کی یعنی تین قدم پی درپی رکہنی کی اور نہ طرف کام بہت کی یعنی تین چوٹون پی درپی کی پس جب محتاج ہوا انکا اور چلا اور کام کیا بہت فاسد ہوجائی گی نماز اس لیی کہ یہہ عمل کثیر ہی کر کیا اسکو سرخسی نی مبسوط مین پر کہا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ نہ فرق کیا جاوی اسمین اسلیی کہ یہہ رخصت ہی مانند چلنی کی بیچ پیش آنی حدیث کی اور صحیح تر یہہ ہی کہ نماز اسمین فاسد ہوجاتی ہی لیکن مباح ہی فاسد کرنا اوسکا بسبب عذر کی جیسا کہ مباح ہی واسطی فریاد رسی کسی مظلوم کی یا واسطی بچانی کسیکی ہلاک سی جیسیکہ کوئی گرا پڑتا ہی بہت سی یا جلا جاتا ہی یا ڈوبا جاتا ہی تو توڑ دی نماز اور بچا وی ونکو اور بسبب طرح جب خوف ہو ضائع ہونی ایک چیز کا کہ اسکی ہو یا غیر کی اور قیمت اوسکی ایک درہم ہو تو جائز ہی کہ نماز توڑ ڈالی اور لی وہ چیز اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جائز ہی ہر طرح کی سانپ کو مارنا تخصیص کا لی ہی کی نہین اور حدیث

ن قید کا ان کی نہیں ہی ۔ ع + وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَتْ اَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ

اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سی کہ کہا ہی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی نفل اور دروازہ ہوتا اوپر بند پس مین آتی اور کہلواتی پس حضرت نبی صلعم اور کہول آتے میری لیی پہر پہرتی طرف نماز کی جگہا اپنی کی اور ذکر کیا حضرت عائشہ نی یہہ کہ دروازہ تہا جانب قبلہ کی روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی ف دروازہ تہا جانب قبلہ کی یعنی دروازہ کہولنے کے لیی جو حضرت تشریف لاتی ہی تو قبلہ سی منہ نہیں پہرتا تہا اسلیی کہ سامنی ہتا قبلہ اور مصلی پر پہر جو آتی تو پہلے بائون ہٹ کر آتی تا کہ پشت بہ قبلہ نہوان اور لکہا ہی علمانی کہ کہر تنگ تہا ایک دو قدم سی زیادہ چلنا نہ پڑتا تہا کہ فعل کثیر ہوتا لیکن اشکال پہر بہی باقی رہتا ہی کہ دو قدم چلنا اور دروازہ کہولنا اور پہر آنا یہہ سب ملکر فعل کثیر ہین جواب یہہ ہی کہ یہہ افعال پے در پی نہوتی ہی کہ فعل کثیر ہوتا ہو ع + وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانٍ اور روایت ہی طلق بن علی رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکلی ہوا آواز کیسکی تم مین سی نماز مین پس چاہیی کہ پہرہی اور وضو کرہی اور پہر پڑہی نماز روایت کی یہہ ابوداؤد نی اور روایت کی ترمذی نی ساتہہ زیادتی اور نقصان کی ف جب ہوا نکلی ایسی نکلی تو وضو کر کر از سر نو نماز پہر پہلی فضل ہی جیسیکہ اسحدیث سی معلوم ہوا اور بنا کرنی ساتہہ شرائط کے کہ فصل مین نکو مین جائز ہی امام اعظم رح کے نزدیک کہ اور حدیث سی اونہون نی ثابت کی ہی اور تینون امامون کی نزدیک نہین جائز اور اگر قصداً ہوا نکالی تو واجب ہی از سر نو پڑہنا نماز کا ۔ ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهٖ فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سی یہہ کہ اونہون نی کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تو نی ایک تمہاریکا وضو نماز اوسکی مین پس چاہیی کہ پکڑی ناک اپنی پہر پہری روایت کی یہہ ابوداؤد نی ف یعنے ایسی صورت مین ناک پکڑکر وضو کی لیی جاوی تا لوگ گمان کرین کہ نکسیر پہوٹتی ہی یہہ اسلیی فرمایا کہ اسمین عیب چہپتا ہی درپون مین چلا جاویگا تو اسمین حیا نی لازم آنی کی اسلیی کہ عادۃً اس فعل کو لوگ داخل نقصان کی رکہتی ہین اور لوگ غیبت مین پڑینگے اسلیی لکہا ہی علمانی کہ جو کوئی نفس الامر مین محق ایک بات کا ہوا ور ظاہر مین محل اعتراض کا اوسکو چاہیی کہ اپنی دل مین اوسکو پوشیدہ رکہی تا لوگ بے آبروی نکرین اور ساتہہ اوس عیب کی کہ نہ رکہتا ہو منسوب نکرین اور یہہ جہوٹ کی قبیلہ سی نہین ہی بلکہ قبیلہ معاریض سی ہی ۔ ح ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِي اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِي اِسْنَادِهٖ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ وضو توڑی ایک مہاری کا اوسحالت مین کہ تحقیق بیٹھہ چکا ہی بیچ آخر نماز اپنی کی یعنی مقدار تشہد کی پہلی
اس سے کہ سلام پھیرے پس تحقیق جاتی ہوی نماز اوسکی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کہ اسناد اسکی نہین قوی اور تحقیق
اضطراب کیا ہی بیچ اسناد اسکیکی ف اسصورت مین امام ابوحنیفہ کی نزدیک قصداً وضو توڑی گا تو نماز ہوویگی اسلیی کہ خروج بفعل
مصلے فرض ہی اونکی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک آپ سی وضو ٹوٹ جاویگا تو ہی نماز تمام ہوجاویگی پس امام اعظم رح کی نزدیک
یہہ حدیث محمول ہی قصداً وضو توڑنی پر اور صاحبین کے نزدیک مطلق پر پس ہیچ حدیث موید ہی مذہب صاحبین کی خصوصاً مذہب صاحبین کے
بخلاف شافعی کے کہ اونکی نزدیک لفظ سلام سی نکلنا فرض ہی اور امام اعظم کی نزدیک واجب اور حدیث مضطرب وہ ہی کی روایت
کے گئی ہو وجوہ مختلفہ پر اور یہہ علامت ضعف کی ہی اسلیی کہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ راویون کو ضبط نہین ہوتی کہتا ہون مین یعنی
ملا علی قاری کہتی ہین کہ اسحدیث کی بیس طرق ہین کہ ذکر کیا ہی اونکو طحاوی نی اور تعدد طرق کا پہونچانا ہی حدیث ضعیف کو طرف
حد حسن کے + ح ع + اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا کَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمَاَ اِلَیْهِمْ اَنْ کَمَا کُنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُهٗ
یَقْطُرُ فَصَلّٰی بِهِمْ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَنَسِیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَرَوٰی مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلًا روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نکلی طرف نماز کی پس جب ارادہ تکبیر کہنی کا کیا پھیری اور اشارہ کیا طرف صحابہ کی یہہ کہ ٹھیری رہو جسطرح سی کہ ہوتم پھیر نکلو
مسجد سی پس نہالی پھیر آئی اور سر حضرت کا ٹپکتا تہا پس نماز پڑہائی اونکو پس جب نماز پڑہا چکی فرمایا تحقیق تہا مین جنبی پس بہول گیا
مین یہہ کہ نہاؤن روایت کی یہہ احمد نی اور روایت کی مالک نی عطا ابن یسار سی بطریق ارسال کی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنْتُ
اُصَلِّی الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصٰی لِاَتَبَرَّدَ فِیْ کَفِّیْ
اَضَعُهَا لِجَبْهَتِیْ اَسْجُدُ عَلَیْهِ لِشِدَّةِ الْحَرِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا
تہا مین نماز پڑہتا ظہر کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لیتا مین مٹہی کنکریون سی تا کہ ٹہنڈی ہوجاوین میری ہاتہہ مین
رکہتا تہا مین کنکریون کو واسطی پیشانی اپنی کی کہ سجدہ کرون مین اون پر واسطی شدت گرمی کی روایت کی یہہ ابوداؤد نی
اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی ف اس سی معلوم ہوا کہ اتنا کام کرنا نماز مین خلاف ہی وفعل کثیر ہی نہین + ح + وَعَنْ
اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَسَمِعْنَاهُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ
اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَبَسَطَ یَدَهٗ کَاَنَّهٗ یَتَنَاوَلُ شَیْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ
تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ شَیْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَاَیْنَاكَ بَسَطْتَ یَدَكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِیْسَ
جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِیَجْعَلَهٗ فِیْ وَجْهِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ
بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُ اَنْ اَخُذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا
دَعْوَةُ اَخِیْنَا سُلَیْمٰنَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی درداء سی کہا کہڑی ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑہتی تہی پس سنا مینی اونکو کہتی تہی پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی

تجھ ہی پر فرمایا لعنت کرتا ہون مین تجکو ساتھہ لعنت خدا کی تین بار اور کہولی ہاتھہ اپنی گویا کہ پکڑتی ہین کسی چیز کو پس جب فارغ ہوا نماز سی کہا ہمنی سے رسول خدا تحقیق سنا ہمنی آپ کو کہ کہتی تھی نماز مین ایک چیز کہ نہین سنا ہمنی آپ کو کہتی پہلی اس سی اور دیکھا ہمنی آپکو کہ کہولتی تھی ہاتھہ اپنا و فرمایا تحقیق دشمن خدا کا ابلیس لایا شعلہ آگ کا تاکہ ڈالی وسکو منہ مہ پر سی پس کہا مینی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اسکی تجھسی تین بار پھر کہا مینی لعنت کرتا ہون مین تجکو ساتھہ لعنت خدا کی پوری کی پس نہٹا کہا مینی یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا تین بار پھر ارادہ کیا مینی یہہ کہ پکڑون مین وسکو قسم سی اسکی کہ اگر نہوتی دعا بھائی ہماری سلیمان کی البتہ جکڑا شیطان بندھا ہوا یعنی ستون سی کھیلتی ساتھہ اوسکی لڑکی اہل مدینہ کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نی دعا جنات کی مسخر ہونی کی اور تصرف کی اوپر انکی تھی چنانچہ شرح اسکی بیچ آخر فصل اول کی حدیث ابو سعید کی مین گذر چکی اور اسمین لیسل قوی ہی پر کہ ابلیس جنون مین سی ہی ع

وعن نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ اِذَا سُلِّمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَا يُكَلِّمْكُمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر گذرے ایک شخص پر اوس حال مین کہ وہ نماز پڑہتا تہا پس سلام کیا اوسپر پس جواب دیا سلام کا اوس شخص نی ابن عمر کو بولکر پس پہری طرف اوسکی عبد اللہ بن عمر پہر کہا واسطی اوسکی جسوقت کہ سلام کیا جاوی اوپر ایک تمہارے کی اوس حال مین کہ وہ نماز پڑہتا ہو پس نہ بولی اور چاہیی کہ اشارہ کرے ساتھہ ہاتھہ اپنی کی روایت کی یہہ مالک نی **ف** بیان اس اشارہ کا دوسری فصل مین بیچ حدیث ابن عمر کی گذر چکا کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا **باب السہو** باب ہی بیچ بیان سجدہ سہو کی **ف** جانا چاہیی کہ سہو و نسیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اقوال کی جو کہ متعلق ساتھہ خبر دینی کی اور بیچ بیانی حکمون کی ہین جائز نہین اور افعال مین ہونا تہا تاکہ لوگ مسائل اسکی سیکہین ۵ ح ۵ **الفصل الاول**

فصل پہلی **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطٰنُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کہڑا ہو کر نماز پڑہتا ہی آتا ہی اوسکو شیطان پس شبہ ڈالتا ہی اوسپر یہانتک کہ نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑہی پس جسوقت کہ پاوی یہہ ایک تمہارا پس چاہیی کہ کرے دو سجدہ اوس حالت مین کہ وہ بیٹہا ہو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ صورت شک کی ہی اور فرق درمیان شک اور سہو کی یہہ ہی کہ سہو مین یقین ہوتا ہی ایک جانب کا اور شک مین تردد ہوتا ہی کہ یہہ ہی وہ اور تمہارے صلی اللہ علیہ وسلم شک مین ہرگز نہین پڑی بسبب اسکی کہ شیطان سی ہوتا ہی لیکن سہو و نسیان البتہ ہوا ہی بسبب غلبہ استغراق اور توجہ کی طرف اوس عالم کی اور حکم شک کا بہی مثل حکم سہو کی ہی بیچ واجب ہونی سجدہ سہو کی اور حکم اسکا بتفصیل حدیث اگلے مین مذکور ہوگا ۵ ح ۵ **وعن**

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِيْ رِوَايَتِهٖ شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ

اور روایت ہی عطا ابن

یسا رسی اون نی نقل کی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ شک کری ایک تمہارا نماز ماہنی مین پس نجانی کہ
کتنی نماز پڑہی ہی تین رکعت یا چار رکعت پس چاہیی کہ دور کری شک اور بنا کری اوسچیز پر کہ یقین رکہتا ہی پہر کری دو سجدی پہلی اس
سی کہ سلام پہیری پس اگر نماز پڑہی ان نی پانچ رکعت جفت کر دینگی پہہ پانچ رکعتین بسبب دونون سجدون کی واسطی اوسکی نماز اوسکی
کو اور اگر نماز پڑہی ان نی پوری چار ہون گی پہہ سجدی سبب ذلت کی واسطی شیطان کی روایت کی پہہ مسلم نی اور روایت کی
مالک نی عطا سی بطریق ارسال کی اور بیچ ایک روایت مالک کی یون ہی کہ جفت کر دیگا نمازی اون پانچ رکعتون کو بسبب ان
دو سجدون کے ف پس چاہیی کہ دور کری شک کو یعنی اوس رکعت کو کہ اوسمین شک ہی اور بنا کری اوسچیز پر کہ یقین ہی ہونا اوسکا
یعنے کمتر پر مثلاً شک ہو کہ تین پڑہی ہین یا چار تو تین ٹہیراوی اور اوسپر بنا رکہی پہر دو سجدی کری جیسیکہ سہو کی کرتی ہین پہلی اس سے
کہ سلام پہیری بخاری کی روایت مین پہہ قید نہین ہی اسی سبب سی اختلاف کیا ہی امامون نی بیچ ہونی سجدہ سہو کی پہلی سلام کے
یا بعد اوسکی چنانچہ تفصیل اسکی بیچ شرح اور حدیث کی مذکور ہوگی بعد اوسکی فائدہ دونون سجدون کا بیان فرمایا کہ اگر نماز پڑہی ان نے
پانچ رکعت یعنی شک ہوا کہ تین پڑہی ہین یا چار اور بنا رکہی تین پر اور واقع مین چار پڑہی تہین جبکہ ایک رکعت اور پڑہی تو پانچ رکعتین
ہوئین نفع کر دینگی پہہ پانچ رکعتین بسبب ان دونون سجدون کی کہ بیچ حکم ایک رکعت کی ہین مصلی کی لپی نماز اوسکیکو یعنی پہہ پانچ رکعتین
ساتہہ ان دو سجدون سہو کی بیچ حکم چہہ رکعتون کی ہونی ہین اور اگر نماز پڑہی ان نی پوری چار رکعت جیسیکہ واقع مین ہی تین تہین ساتہہ اس
رکعت کے کہ بنا تین پر رکہکر ایک رکعت اور پڑہی چار رکعت تمام ہوئین تو ہونگی پہہ دو سجدی سبب ذلت کی شیطان کی لپی یعنی اگرچہ اس
صورت مین احتیاج سجدتین کی نہین ہی کہ جفت کرین نماز کو جیسیکہ پہلی صورت مین تہی لیکن فائدہ سجدتین کا ذلیل کرنا شیطان کا ہی
کہ وہ چاہتا ہتا کہ شک مین ڈالی اور عبادت سی باز رکہی اور مصلی نی برعکس اوسکی سجدہ کیا اور عبادت مین زیادتی کی جانا چاہیی کہ ظاہر اس
حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہی کہ بیچ صورت شک کی بنا افعل پر کری کہ یقینی ہی اور عمل ساتہہ تحری کے بیچ غالب ظن کی نہ کری اور مذہب
جمہور ائمہ کا یہی ہی اور ترمذی کہتا ہی کہ نزدیک بعضون کی اہل علم سی ہی پہ صورت شک کی اعادہ کری نماز کو اور امام ابو حنیفہ کہتے
ہین کہ اگر شک اول بار ہووی یعنی شک کرنا عادت اوسکی نہین ہوا سی تو از سر نو نماز پڑہی والا تحری یعنی اعمال کری اور بعد تحری کی اگر غالب
ظن کا ایک جانب ہوا وسپر عمل کری اور اگر غلبہ ظن کا حاصل نہو بنا را اقل پر رکہی اور سجدہ سہو کا کری اسلیی کہ بنا رکہنی ظن غالب کی اصل
مقرر ہی شرع مین جیسیکہ قبلہ اور مانند اوسکیمن ہے اور صحیحین مین ابن مسعود سی یا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت شک کری
ایک تمہارا پس چاہیی کہ تحری کری صواب کے اور تمام کری اوسپر لایا ہی اس حدیث کو مسلم بیچ شرح لقایہ کے اور جامع الاصول مین حدیث نسائی کی ہی پہ تحری صواب
کی لایا ہے اور امام محمد نی موطا مین کہا ہی کہ آثار بیچ باب تحری غالب ظن کے بہت آئی ہین اور کہا اگر ایسا نہ کیا جاوی پس نجات سہو اور شک سی مشکل ہو
اور اعادہ مین بیچ صورت کثرت شک کی حرج عظیم ہی انتہی کہتا ہی بندہ ضعیف یعنی شیخ عبد الحق ن کہ اصل مقام کا یہہ ہی کہ اسباب مین تین حدیثین
آئی ہین اول تو یہہ کہ جب شک کری پس از سر نو پڑہی دوسرے یہہ کہ جو کوئی شک کری اپنی نماز مین پس تحری کری صواب کی تیسری یہہ
حدیث کا اسباب مین مذکور ہی کہ متضمن ہے اوپر بنا رکہنی کی یقین پر پس جمع کیا ابو حنیفہ نی درمیان تینون حدیثون کی اسطرح کہ حمل کیا
اول کو اوپر پہلی شک کے اول بار مین اور دوسری کو اوپر صورت واقع ہونی تحری کی ایک جانب اور تیسری کو اوپر نہ واقع ہونی تحری کے
اور یہہ کمال جامعیت اور نہایت تحقیق ہی بیچ مذہب امام اعظم رح کی واللہ اعلم بمرادہ وعن عبد اللہ بن مسعود آنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر خمسا فقیل لہ ازید فی الصلوٰۃ فقال وما ذاک قالوا صلیت خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم وفی روایۃ قال انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکروونی واذا شک احدکم فی صلوتہ فلیتحر الصواب فلیتم علیہ ثم لیسلم ثم یسجد سجدتین متفق علیہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطی اون کی کیا زیادتی کے گئی نماز مین پس کہا کیا سبب عرض کیا صحابہ نی پڑہی آپنی نماز پانچ رکعت پس سجدی کیی حضرت نی بعد سلام کی دو سجدی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا سوای اسکی نہین کہ مین ہون آدمی مانند تمہاری بہولتا ہون جیسی تم بہولتی ہو پس جسوقت بہولون مین پس یاد دلاؤ مجکو اور جسوقت کہ شک کری ایک تمہارا نماز اپنی مین پس چاہیی کہ قصد کری صواب کا پس چاہیی کہ پورا کری اوسپر پہر سلام پہیری پہر سجدی کری دو سجدی روایت کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف اسحدیث مین ذکر بنا کا اور پاقل کی نہین ہی اور مراد وہی ہی یعنی اگر تحری فائدہ نکری بنا اقل پر کہلی اور تمام کری اور شافعیہ جو قائل نہین ہین ساتہہ تحری کی مراد تحری صواب ہی اقل پہیرا نا کہتی ہین اور حنفیہ کی نزدیک جسکی صورت ادا کرنی پانچ رکعت کی تفصیل ہے کہ اگر سہو کیا قعدہ اخیرہ ہی اور رہا کہڑا رہا واسطی پانچوین رکعت کی پہیرا کر طرف قعدہ کی جب تک سجدہ نہین کیا ہی پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا باطل ہوئی فرض اور جیائدہ گئی پانچوین رکعت اور اگر قعدہ اخیرہ کرکر اوتہا پہلی سلام سی رجوع کری طرف قعدہ کی جب تک کہ سجدہ نہین کیا ہی پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا تمام ہوئی فرض اسکی اور ملادی ساتہہ اوسکی چہٹی رکعت اور سجدہ کری واسطی سہو کی سلام سی اور یہہ حدیث محمول ہی اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد چار رکعت کی بیٹہہ کر پانچوین کی لیی اوتہی ہی اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ملائی نہین چہٹی رکعت اور التفات کیا ساتہہ سجدہ سہو کی جیسی کہ مذہب شافعی ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ احتمال ہی کہ حضرتؐ نی یہہ بیان جواز کی لیی کیا ہو ۔ ح

وعن ابن سیرین عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلوتی العشی قال ابن سیرین سماہا ابو ہریرۃ ولکن نسیت انا قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم فقام الی خشبۃ معروضۃ فی المسجد فاتکا علیہا کانہ غضبان ووضع یدہ الیمنی علی الیسری وشبک بین اصابعہ ووضع خدہ الایمن علی ظہر کفہ الیسری وخرجت سرعان القوم من ابواب المسجد فقالوا قصرت الصلوٰۃ وفی القوم ابو بکر وعمر فہابا ان یکلماہ وفی القوم رجل فی یدیہ طول یقال لہ ذو الیدین قال یا رسول اللہ انسیت ام قصرت الصلوٰۃ فقال لم انس ولم تقصر فقال کما یقول ذو الیدین فقالوا نعم فتقدم فصلی ما ترک ثم سلم ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع راسہ وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع راسہ وکبر فربما سالوہ ثم سلم فیقول نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم متفق علیہ ولفظہ للبخاری وفی اخری لہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدل لم انس ولم تقصر کل ذلک لم یکن فقال قد کان بعض ذلک یا رسول اللہ

اور روایت ہی ابن سیرین سے اون نی نقل کی ابی ہریرہ سی کہا ابو ہریرہ نی نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دو نمازون مین سی بعد زوال کی ہین یعنی ظہر یا عصر کہا ابن سیرین نی کہ تحقیق نام لیا اس نماز کو ابو ہریرہ نی ولیکن بہول گیا مین کہا ابو ہریرہ نے

پس نماز پڑہی ساتہہ ہماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو رکعت پہر سلام پہیرا یعنی تیسری رکعت کیلئی اوٹہی پہر کہڑی ہوی طرف لکڑی کی کہ عرض مین تہی پیچہ مسجد کی پس تکیہ کیا اوسپر گویا کہ غصہ تہی اور رکہا داہنا ہاتہہ اپنا بائین پر اور انگلیان انگلیون مین ڈالین اور رکہا رخسارہ اپنا داہنا اور پر پشت بائین ہاتہہ اپنی کی اور نکلی جلد باز لوگون مین سی دروازون مسجد کی سی یعنی جو لوگ کہ بعد ادا کرنی نماز کی ذکر اور دعا کی لیی نہین ٹہیرتی تہی وہ چلی گئی پس کہا صحابہ نی کیا کم ہوگئی نماز یعنی چار سی دو ہی ہوگئین کہ حضرتؐ نی دو پڑہین اور صحابہ مین یعنی جو کہ مسجد مین باقی رہی ابوبکر اور عمر ہی تہی پس ڈری دونو حضرتؐ سی یہہ کہ کلام کرین اون سی اور صحابہ مین تہا ایک شخص جیچہ ہاتہہ اوسکی تہی دراز کہا جاتا تہا اوسکو ذوالیدین یعنی صاحب دو ہاتون کی بسبب درازی ہاتون کی یہہ لقب اوسکا ہوا تہا کہا اون نی ای رسول خدا کی کیا بہول گئی آپ یا کم ہوئی نماز پس فرمایا حضرتؐ نی نہین بہولا مین اور نہ کم ہوئی نماز پہر فرمایا یعنی صحابہ سی کیا تم ہی کہتی ہو جیسا کہتا ہی ذوالیدین پس کہا صحابہ نی کہ ہان یون ہین ہی جیسی کہتا ہی وہ پس آگی بڑہی حضرت پہر نماز پڑہی وہ کہ چہوڑ دی تہی پہر سلام پہیرا پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدی اپنی کی کہ نماز مین کیا تہا یا دراز تر پہر اوٹہایا سر اپنا اور تکبیر کہی پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدی معمولی اپنی کی یا دراز تر پہر اوٹہایا سر اپنا اور تکبیر کہی پس اکثر سوال کیا لوگون نی ابن سیرین سی پہر سلام پہیرا پس کہتی تہی ابن سیرین خبر دیا گیا ہون مین یہہ کہ عمران بن حصین نے کہا پہر سلام پہیرا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی واسطی بخاری کے اور یہہ اور روایت ان دونون کی یہہ ہی کہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدلی لم اننس ولم تقصر کی سب یہہ تہا پس کہا ذوالیدین نی تہا کچہہ ہمین سی ای رسول خدا کی ف پس اکثر سوال کیا ابن سیرین سی یعنی پیچہ حدیث مذکور ہوئی اسکو ابن سیرین جب روایت کرچکی تو اون سی بطریق استفہام کی اکثر لوگون نی پوچہا ثم سلم یعنی ایا کہا ابوہریرہ نی ثم سلم یعنی سجدی سہو کی بعد سلام کی کہی یا پہلی پس اوسکی جواب مین ابن سیرین نی کہا کہ خبر دیا گیا ہون مین کہ عمران بن حصین نے اپنی حدیث مین کہا ثم سلم یعنی یہہ لفظ حدیث ابی ہریرہ کی سی نہین یاد رکہتا مین لیکن مجکو خبر پہونچی ہی کہ عمران بن حصین نے کہ اوسنی بہی یہہ حدیث روایت کی ہی اوسمین ثم سلم کہا اور مین جو حدیث ابوہریرہ کی مین ثم سلم ذکر کیا ہی عمران کی روایت سی ہی کہ اس جگہہ لایا ہون اور شرح اس حدیث کی فتح الباری نی بہت دراز لکہی ہے اگر سب لکہی جاوی کلام طویل ہوتا ہی ولیکن اسپر دو شبہ وارد ہوتی ہین بیان کرنا اونکا ضرور پڑا اول تو یہہ کہ علماء کی نزدیک یہہ بات ٹہیری ہوئی ہی کہ حضرتؐ کو سہو ہونا اخبار مین جائز نہین اور افعال مین خلاف ہی اور یہان جو حضرتؐ نی فرمایا کہ نہ قصر ہوا نہ نسیان پس یہہ اخبار ہی خلاف واقع کی اور دوسرا یہہ کہ کلام اور افعال آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نماز کی درمیان مین واقع ہوئی اور باوجود اوسکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہی نماز پوری کی از سر نو نہ پڑہی جواب اول شبہ کا یہہ ہی کہ نہ جائز ہونا نسیان کا بیچ اون اقوال و اخبار کی ہی کہ متعلق ہین ساتہہ تبلیغ شرائع اور احکام اور وحی کی نہ سب جزون مین اور دوسرے اشکال کا جواب علماء نی یہہ کہا ہی کہ کلام اور فعل کہ مفسد نماز کی ہین اوس صورت مین ہین کہ قصداً ہون نہ ساتہہ سہو کی جیسا کہ مذہب شافعی کا ہے لیکن یہہ جواب خالی ضعف سی نہین اور موافق مذہب حنفی کی بہی نہین کیونکہ اون کی نزدیک کلام عمداً اور سہواً مطلق مفسد نماز کا ہی پس وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ واقع ہونا اس قضیہ کا پہلی نسخ ہونی جواز کلام اور افعال کی سی ہی نماز مین اور مذہب امام احمد کا یہہ ہی کہ کلام نماز مین قصداً اور سہواً مفسد نماز کا ہی مگر یہہ کہ واسطی مصلحت نماز کی ہو امام سی یا مقتدی سی تو مفسد نہین جیسا کہ یہان ہوا ۱۲ ح ۱۲ ع ۱۲ * وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ بُحَیْنَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِہِمُ الظُّہْرَ

فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن بحینہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہا نی صحابہ کو ظہر کی پس کہڑی ہوئی پہلی دو رکعتون مین نہین بیٹہی یعنی قعدہ اولے کیلیے پس کہڑی ہوئی لوگ ساتہہ حضرتؐ کی یہان تک کہ جب پڑہ چکی نماز اور منتظر ہوئی لوگ سلام پہیرنی کی تکبیر کہی حضرتؐ نی اوسحالت مین کہ وہ بیٹہی ہی پس کیے دو سجدی پہلی سلام پہیرنی سی پہر سلام پہیرا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف مذہب شافعی مین سجدی سہو کی سلام سی پہلی ہی کرنی ہین موجب اس حدیث کی لیکن اور روایتون مین آیا ہی کہ حضرتؐ نی سجدہ بعد سلام کی کیا اور ثابت ہوا ہی سجدہ کرنا حضرت عمر کا ہی بعد سلام کی پس وہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حدیث منسوخ ہی ع + **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہا نی لوگون کو پہر بہول گیی پہر سجدی کیی دو سجدی پہر التحیات پڑہی پہر سلام پہیرا روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف پہر سجدی کیی دو سجدی یعنی بعد سلام پہیرنے کے جیسکہ ترجمے فصل کی پہلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور اس حدیث مین جگہہ سہو کی نہ بیان کی اور ذکر تشہد کا کیا اور اور حدیثون مین ذکر تشہد کا نہین ہے اور یہہ حدیث موافق مذہب بخاری کی ہی اور مذہب امام احمد کا ہی یہی ہی اور بعضی مالکیہ اور شافعیہ یہی اسی پر ہین اور اختلاف ہی یہان کہ درود اور دعا التحیات مین اتی ہین اوس تشہد مین پڑہی کہ پہلی سجدی سی ہی یا اوسمین پڑہی کہ بعد سجدی کے ہی حنفی نی تو یہہ اختیار کیا ہی کہ دوسری تشہد مین پڑہی اور ہدایہ مین کہا ہی صحیح یہی ہی اور بعض شروح ہدایہ کی مین لکہا ہی کہ صواب یہہ ہی کہ اول مین پڑہی اور طحاوی نی کہا کہ دونون مین پڑہی اور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ قول طحاوی کی مین خوب احتیاط ہی کذا فی فتاوی قاضی خان مع ح + **وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہڑا ہو امام دو رکعت پڑہ کر یعنی اور قعدہ پہلا نکیا ہیں اگر یاد آوی پہلی اس سی کہ سیدہا کہڑا ہو پس چاہیی کہ بیٹہہ جاوی اور اگر سیدہا کہڑا ہو چکا ہیں نہ بیٹہی اور سجدی کری دو سجدی سہو کے روایت کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ معتبر پورا کہڑا ہونا اور نہ ہونا ہی اور ظاہر مذہب ہمارا یہہ ہی کہ اگر قریب تر بیٹہنی کی ہو بیٹہہ جاوی اور تشہد پڑہی اور اگر قریب ہو قیام کی نہ بیٹہی اور قریب تر بیٹہنی کی اوسکو کہتی ہین کہ نیچی کا بدن سیدہا نہو جاوی اور اگر سیدہا ہو جاوی تو قریب قیام کی ہی اور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ اعتبار اقربیت مین ایک روایت ابو یوسف کی سی ہے کہ اختیار کیا ہی اسکو مشایخ بخاری نی اسی پر ظاہر مذہب یہہ ہی کہ جب تک پورا نہ کہڑا ہو جاوی بیٹہہ جاوی اور صحیح تر روایت یہی ہی اور تائید کرتی ہی اسکی یہہ حدیث یعنی پس اگر پہلی کہڑی ہونی کی بیٹہہ جاوی گا تو سجدہ نہین آنی کا اور کہڑا ہو جاوی گا تو آوی گا اور بعد کہڑی ہونی کی بیٹہی نہین اگر بیٹہہ جاویگا تو نماز ٹوٹ جاویگی + ح ع + **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثِ رَکَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَہٗ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ یُقَالُ لَہُ الْخِرْبَاقُ وَکَانَ فِیْ یَدَیْہِ طُوْلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذَکَرَ لَہٗ صَنِیْعَہٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ یَجُرُّ رِدَاءَہٗ حَتّٰی انْتَہٰی اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ھٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی رَکْعَۃً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی عصر کی او سلام پہیرا تین رکعتون مین پہر داخل ہوئی اپنی گہر مین پس کہڑا ہوا طرف اونکی ایک شخص کہ کہا جاتا ہا واسطی اوسکی خرباق اور تہا اوسکی ہاتون مین درازی پس کہا اوسنی ای رسول خدا اکی پس ذکر کیا واسطی اونکی کام اونکا یعنی سلام پہیرا تین رکعت مین پس نکلی حضرتؐ غصی مین کہینچتی ہوئی چادر اپنی یہان تلک کہ پہونچے طرف لوگون کی پس فرمایا کیا سچ کہتا ہی یہہ عرض کیا صحابہ نی کہ ہان پس پڑہی حضرتؐ نی ایک رکعت پہر سلام پہیرا پہر سجدہ کیی دو سجدے پہر سلام پہیرا روایت کی یہہ مسلم نی ف پہر داخل ہوئی گہر مین اسمین منہ قبلہ سی پہیرا ادہر جانا جہت واقع ہوا یہہ افعال از راہ سہو کی ہوی ہی نزدیک نماز توڑ دیتی ہین پس یہہ محمول ہی ہماری نزدیک اسپر کہ یہہ منسوخ ہی مانند کلام کی نماز مین یعنی یہہ افعال اور کلام کرنا نماز مین پہلی جائز تہی پہر منسوخ ہوی اور خرباق نام اوسی ذوالیدین کا ہی جو پہلی مذکور ہوا اور یہہ حدیث اوپر کی حدیث سی دو ایک باتون مین مخالف ہی اس سبب سی علما نی لکہا ہی کہ واقعی متعدد ہین اور دونون واقعون مین کلام کرنیوالا ذوالیدین ہی اور یہہ سجدے کیی و سجدے پہر سلام پہیرا کہا طیبی نے کہ یہی مذہب ابوحنیفہ کا ہی کہ وہ سجدہ کرتی ہین واسطی زیادتی او نقصان کی بعد سلام کی پہر تشہد پڑہتے ہین اور سلام پہیرتی ہین ۔ ع ۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً یَشُکُّ فِی النُّقْصَانِ فَلْیُصَلِّ حَتّٰی یَشُکَّ فِی الزِّیَادَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی عبدالرحمن بن عوف سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ پڑہی نماز کہ شک کرتا ہوگی مین پس چاہیی کہ نماز پڑہی یہان تک کہ شک کری زیادتی مین روایت کی یہہ احمد نی ف یعنی جسکو ظن غالب ایک جانب حاصل ہوا ور شک ہوگی مین جیسیکہ چار رکعت کی نماز مین شک ہووی کہ تین پڑہی ہین یا چار پس چاہیی نماز پڑہی یہان تک کہ شک کری زیادتی مین یعنی بنا اکم پر کری کہ صورت مذکورہ مین تین رکعت ٹہہراوی اور ایک رکعت اور پڑہی تا شک کری کہ چار ہوین یا پانچ اور جانا چاہیی کہ سہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی چند جگہون مین واقع ہوا ایک تو قعدۂ اول سی جیسا کہ حدیث عبداللہ بن بحینہ کیمین وارد ہوا دوسری دو رکعت اخیر سی جیسیکہ حدیث ذوالیدین مین واقع ہوا تیسری ایک رکعت اخیر سی جیسیکہ حدیث خرباق مین آیا ہی چوتہی بیچ زیادہ ہونی پانچوین رکعت کی جیسیکہ بیچ حدیث عبداللہ بن مسعود کی ہی پس مجتہدون نے اسپر قیاس کرکر کہا کہ جو کوئی بہول جاوی ایک واجب نماز کی سی اوسپر سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی اور حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین اونسی معلوم ہوا کہ حضرتؐ نی بعضی جگہہ سجدہ سہو کا پہلی سلام کی کیا اور بعضی جگہہ بعد سلام کی ظاہر یہہ ہی کہ فعل حضرتؐ کا کبہی اوسطرح ہو کبہی اسطرح اور دونون جائز ہون ولیکن ائمہ مین سی امام شافعی سب جگہہ پہلی سلام کی کہتی ہین اور حدیثین کہ وارد ہوئی ہین اسمین اونکو ترجیح دیتی ہین اور امام اعظم رح سب جگہ بعد سلام کی کہتی ہین اسلیی کہ جہت حدیثون اسمیہ اکی ہین اور قوی ہین اور ابوداود اور ابن ماجہ اور احمد اور عبدالرزاق ثوبان سی لاتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ہر سہو کی دو سجدی ہین بعد سلام پہیرنے کی پس جب فعال حضرتؐ کی مختلف آئی متمسک ساتہہ قول کے کیا ہنسنے اور قول قہقہی

ہے فعل ہی نزدیک ابوحنیفہ کی سبیکہ اصول فقہ مین مذکور ہی و مذہب امام احمد کا یہہ ہی کہ جس جگہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ پہلی سلام کی کیا ہی پہلی سلام کی کرے اور جس جگہہ بعد سلام کے کیا ہی بعد سلام کی کرے اور کلہا ہی علمانی کہا یہہ قول قوی تر اور قریب ساتھہ صواب کے ہے اور چاہیے کہ اختلاف مذکور سجدہ مین کہ بعد سلام کی کرے یا پہلی یہہ فضیلت کے ہی اور یہہ اصل جواز کی اختلاف نہین مذکور ہی یہہ کتابون کی مذاہب اربعہ کیمین و ہدایہ مین کلہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ دونون طرف سلام پھیرے کہ سجدہ سہو کا کرے ۔ ش ۔ **بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ** باب ہی یہہ بیان سجدون قرآن کی **ف** سجدہ تلاوت کا واجب ہی نزدیک امام اعظم رح کی پڑہنی والی اور سننی والی پر اگرچہ قصداً نہ سنی اور ائمہ ثلاثہ کی نزدیک سنت ہی وہ ایک سجدہ ہی درمیان دو تکبیرون کی شرط ہی اوسمین وہ چیز کہ شرط ہی نماز من اجلی طہارۃ وغیرہ بدون رفع یدین کی اور تشہد اور سلام کی ۔ ع ش ۔ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَہُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ والنجم مین اور سجدہ کیا ساتھہ اون کی مسلمانون نی اور مشرکون نی اور جنون نی اور آدمیون نی ۔ روایت کی یہہ بخاری نی **ف** سورہ والنجم مین جب حضرتؐ آیۃ سجدہ کو پہونچی سجدہ کیا اطلی فرمان برداری امر الہی کی اور مسلمانون نی ہی سجدہ کیا واسطی متابعت حضرتؐ کی اور مشرکون نی اسلیی سجدہ کیا کہ اپنی بتون کی یعنی لات اور عزی اور منات کی نام سی یاد کیا یہہ تہا کہ جب حضرتؐ ان آیتون کو پڑہنی لگی افرایتم اللات والعزی الی آخرین آیتون تک تو شیطان نی اپنی آواز حضرتؐ کی آواز کی مشابہ کر کر پڑہا تلک الغرانیق العلی وان شفاعتہن لترتجی یعنی یہہ بت مرغابیان بلند ہین اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید کی گئی ہی پس مشرکون نی گمان کیا کہ حضرتؐ نی ہمارے بتون کی تعریف کی پس خوش ہوئی اور حضرتؐ نے جب سجدہ کیا اونہون نی ہی کیا اور یہہ جو بعض مفسرون نی نقل کیا ہی کہ حضرتؐ نی عیاذا باللہ پہولی سی یہہ الفاظ پڑہی یہہ غیر صحیح اور محض باطل ہی اور مراد مسلمانون اور مشرکون و جن و انس سی وہ ہین کہ جو حضرتؐ پاس حاضر تہی اور یہہ قصہ بلکہ کا ہی مسجد الحرام مین اور لفظ انس تعمیم بعد تخصیص ہے ۔ ش ع ۔ **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سجدہ کیا ہمنی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سورہ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین رد ہی امام مالک کا کہ وہ کہتی ہین مفصل مین سجدہ نہین ۔ ع ۔ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَءُ السَّجْدَۃَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَیَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَہٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰی مَا یَجِدُ اَحَدُنَا بِجَبْہَتِہٖ مَوْضِعًا یَسْجُدُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی سجدہ یعنی آیۃ سجدہ کی اور ہم ہوتی نزدیک اون کی پس سجدہ کرتی حضرتؐ اور ہم بہی سجدہ کرتی ساتہہ اونکی پس ازدہام کرتی ہم یہان تک کہ نہ پاتا بعض ہمارا واسطی پیشانی اپنی کی جگہہ کہ سجدہ کرتی واسطے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اتنی لوگ کثرت سی سجدی کی لیی جمع ہوتی کہ بسبب تنگی جگہہ کی بعضون کو اون کی ساتہہ سجدہ کرنا نہ میسر ہوتا پس تاخیر کرنا سجدی کو اون سی یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہی سجدہ تلاوت کا اگر واجب نہوتا تو کاہیکو لوگ اتنا اہتمام اور ازدہام کرتی اور سجدی کی ادا کرنی مین سنت یہہ ہی کہ اگلی پڑہی پڑہنی والا اور صف باندہین پیچہے اوسکی سننی والی پس یہہ اقتدا صورۃً ہی نہ حقیقۃً ۔ ع ش ۔ **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

علیہ وسلم والنجم فلم یسجد فیہا متفق علیہ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا پڑہی مینی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سورہ والنجم پس سجدہ کیا اوسمین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا امام شافعی نی کہ سجدہ اسمین بیان جواز کی لیی حضرتؐ نی نہ کیا اور کہا امام مالک نی کہ مفصل مین سجدہ نہین ہے اسلیی نکیا اور امام ابوحنیفہ رح کہتی ہین کہ اسلیی نکیا کہ باوضو نہی یا وقت کراہت کا تہا یا ترک کیا اس وقت تا معلوم ہو جاوی کہ فرض نہین ہی اور یہہ بہی تو ہی کہ سجدہ کرنا فی الفور ہی واجب نہین کسی وقت کیا ہو پس اس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ سجدہ اسکا واجب نہین کیونکہ اوپر کی حدیث مین گذر ہی چکا ہی کہ حضرتؐ نی اور مسلمانون وغیرہ نی اسمین سجدہ کیا ۔ع۔ **وعن** ابن عباس قال سجدۃ ص لیست من عزائم السجود وقد رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فیہا وفی روایۃ قال مجاہد قلت لابن عباس ءاسجد فی ص فقرء ومن ذریتہ داود وسلیمن حتی اتی فبہدٰہم اقتدہ فقال نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ممن امر ان یقتدی بہم رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا سجدہ سورہ ص کا نہین ہی بہت تاکید کہ سجدون مین سی اور تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سجدہ کرتی ہی اوسمین اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مجاہد نی کہا مینی واسطی ابن عباس کی کیا سجدہ کرون مین ص مین پس اوسنی ہی یہہ آیت اور اولاد نوح کی سی داود اور سلیمان یہان تک کہ آئی اس قول اللہ تعالی تک پس ساتہہ طریقی اونکی کی پیروی کر پس کہا ابن عباس نی نبی تمہاری صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگون مین سے ہین کہ حکم کیی گیی ہین کہ پیروی کرین اون انبیا کی ۔ روایت کی یہہ بخاری نی **ف** نہین بہت تاکیدی سجدون مین سے یعنی اسکی موجب مذہب حنفی کی یہہ ہین کہ یہہ سجدہ فرائض سی نہین ہی بلکہ واجبات تلاوت سی ہی لکہا ہی علمانی کہ سجدہ کرنا آنحضرتؐ کا اوسمین واسطی موافقت داؤد علیہ السلام کی اور شکر کرنی قبول توبہ اونکیلی تہا چنانچہ حدیث مین ہی یا ہی کہ فرمایا حضرتؐ نی کہ سجدہ کیا یہانی میرنی اوانی واسطی قبول توبہ کی اور ہم سجدہ کرتی ہین واسطی داؤد کی شکر کی اور پس کہا ابن عباس نی بعد پڑہنی آیۃ کی واسطی دلیل کہڑنی کی سجدہ کرنی پر کہ نبی تمہاری صلی اللہ علیہ وسلم اونمین سی ہین کہ حکم کیی گیی ہین کہ پیروی کرین اون انبیا کی یعنی جب حضرتؐ کو اون کی پیروی کا حکم ہوا تو بہی بطریق اولی اونکی پیروی کرنی چاہیی یعنی جب داؤد علیہ السلام نی سجدہ کیا اور آنحضرتؐ نی اونکی پیروی کی لیی سجدہ کیا ہمکو بہی کرنا چاہیی ۔ع۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمرو بن العاص قال اقرءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس عشرۃ سجدۃ فی القرءان منہا ثلث فی المفصل وفی سورۃ الحج سجدتین رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ ۔ روایت ہی عمرو بن العاص سی کہا پڑہا اوسکو یعنی عمرو کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پندرہ سجدی قرآن مین اون مین سی تین مفصل مین ہین اور سورہ حج مین ہین دو سجدی روایت کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نی **ف** بعضی نسخون مین بجای اقراہ کی اقرانی ہی یعنی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون مین اونپر اور تین مفصل مین یعنی سورہ نجم اور انشقت اور اقرا مین اور سورہ حج مین دو سجدی ہین ایک بعد ایتا کی اور دوسرا بعد تفلحون کی اور باقی دس سجدی یہہ ہین کہ سورہ اعراف مین خیر سورہ پر اور رعد مین بعد آصال کی اور نحل مین بعد یومرون کی اور بعضون نی کہا بعد یستکبرون کی لیکن یہہ قول رد کیا گیا ہی کہ یہہ بعیدی اور سبحان الذی مین بعد خشوعا کے اور مریم مین بعد بکیا کی اور فرقان مین بعد نفورا کی اور نمل مین بعد العظیم کی اور بعضون نی کہا ہی بعد یعلنون کے اور الم تنزیل السجدہ مین بعد یستکبرون کی ۔

اور حسن بن زیاد نے کہا آپ کی فضیلت میں بعد انبیاء کے سب سے زیادہ ہیں اور بعضوں نے کہا ہی سجدوں پر اور اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ گنتی سجدوں قرآن کے کہا امام احمد نے کہ چودہ ہیں جیسکہ مذکور ہوئی عمل کیا ہی انہوں نے ظاہر حدیث پر اور امام شافعی نے کہا چودہ ہیں اسطرح کہ حج میں دو ہیں اور سب میں تیرہ ہیں اور باقی بدستور اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ چودہ اسطرح ہیں کہ دوسرا سجدہ حج میں نہیں اور ثابت کیا ہی سجدہ ص کا اور باقی بدستور اور کہا مالک نے کہ گیارہ ہیں ساقط کیا ہی انہوں نے سجدہ ص کو اور تینوں سجدوں مفصل کیکو اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہی اور لکھا ہی اور علماء نے کہ یہہ حدیث عمرو بن العاص کے ضعیف ہی اور لائق دلیل پکڑنے کی نہیں اور بعضی راوے اسکی مجہول ہیں اور اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ سجدہ قرأت کا کیا جاوی نماز فرض اور نفل میں اور گئی ہیں بعضی علماء اسپر کہ جو سجدہ آخر سورۃ میں ہو پس رکوع کفایت کرتا ہی سجدہ سی یعنی رکوع کرنے میں ادا ہو جاتا ہی یہہ قول ابن مسعود کا ہی اور یہی مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور تفصیل اسکی شرح منیہ میں اسطرح مذکور ہی کہ جو سجدہ واجب ہو نماز میں پس رکوع کیا اور نیت سجدہ کی اوسمیں کی ادا ہو جاتا ہی یا نیت نکی پھر سجدہ نماز کا کیا ساقط ہو جاتا ہی سجدہ قرأۃ کا جبکہ نہ پڑھیں ہوں بعد اوسکی تین آیتیں اور تین تین پڑھنی میں اختلاف ہی پس اگر پڑھیں بعد اوسکی تین سی زیادہ پس ضرور ہے سجدہ کرنا واسطے اوسکی قصداً اور نہیں ادا ہوتا ساتھہ رکوع کی اور نہ ساتھہ سجود نماز کی اور سجدہ جو نماز میں لازم آوی خارج نماز کی نہ کیا جاوی ۔ ع ح ۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَأْهُمَا كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا کہا میں یا رسول اللہ بزرگی دی گئی ہی سورہ حج بسبب اسکی کہ اوسمیں ہیں دو سجدے فرمایا کہ ہاں اور جو سجدے نکرے وہ دونوں پس نہ پڑھے اون دو نوں آیتوں سجدے کیکو روایت کی ہیہ ابوداود اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی اور مصابیح میں یہہ الفاظ ہیں پس نہ پڑھے اس سورہ کو جیسکہ کتاب شرح السنہ میں ہی ف پس نہ پڑھے اون دونوں آیتوں سجدہ کیکو تاکہ نہ گنہگار رہو بسبب ترک کے سجدے کے یعنی سجدہ شروع ہوا ہی بیچ تلاوت والی کی بسبب تلاوت اوسکی کی اور کرنا سجدہ کا حق تلاوت حق ہے پس دیکھو ہو دیں ضائع کرنیکی پس اولی ہی ترک تلاوت کا اسلیے کہ سجدہ واجب ہی پس گنہگار رہوگا بسبب ترک اوسکی کے اور ایک نسخہ صحیحہ میں بجای فلا یقرأھما کی فلم یقرأھما ہی یعنی جسنے اسکی سجدے نکیے گویا دونوں آیتیں ہی نہ پڑھیں اسلیے کہ عمل کیا اوپر اور دوسرا سجدہ جو کہ امام اعظم رح کی نزدیک واجب نہیں وہ کہتی ہیں کہ وہ سجدہ نماز کا ہی اسلیے کہ قرینہ موجود ہی کہ لفظ ارکعوا اوسکی ساتھہ مذکور ہی اور یہہ حدیث ضعیف ہی جیسکہ ترمذی نے کہا ہذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی ۔ ع ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَاَيْنَا اَنَّهٗ قَرَاَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا نماز ظہر میں پھر کھڑے ہوئے پس رکوع کیا پس گمان کیا لوگوں نے کہ تحقیق حضرت نے پڑھی الم تنزیل السجدہ روایت کی ہیہ ابوداود نے ف صحابہ نے فقط سجدہ کرنیسی پڑھنا اس سورۃ کا نہیں معلوم کیا بلکہ ایک آیۃ سورۃ کی سنی اوس سی جانا کہ یہہ سورۃ پڑھی چنانچہ آیا ہی کہ آنحضرت کبھی ایک آیۃ سورۃ سی سنا دیتے تھے تا معلوم کریں کہ فلانی سورۃ پڑھی یا بے اختیار بسبب بنا بیت شوق اور حضور کی جہر ظاہر ہو جاتا تھا اور ظاہر حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعد سجدہ کرنے اور اوٹھنے کے باقی سورۃ نہ پڑھی اور رکوع میں گئی اور یہہ جائز ہی اگرچہ افضل یہہ ہی کہ باقی سورۃ پڑھی بعد اوسکی رکوع میں جاوی پس شاید

کہ یہہ بیان جواز کی لیی کیا باوجودیکہ نص نہین ہی حضرتؐ سی بیچ نہ پڑہنی باقی سورہ کی مگر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی اور حضرتؐ نی اکتفا ساتہہ رکوع کی نکیا جیسیکہ ہماری مذہب مین رکوع مین سجدہ ادا ہوجاتا ہی اسلیی کہ یہہ افضل ہی ع ح **وعنہ** انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا معہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ونہین بن عمر سی یہہ کہ اونہون نی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ہمپر قرآن پس جسوقت گذرتی آیۃ سجدی کی پر تکبیر کہتی اور سجدہ کرتی اور سجدہ کرتی ہم ساتہہ اونکے روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** پس معلوم ہوا کہ سجدہ قاری اور سامع دونو پر ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تکبیر کہی مگر سجدی کی لیی سی پر عمل ہی ابوحنیفہ کا اور شافعی کی نزدیک یہہ ہی کہ ہاتہہ اوٹہاوی اور تکبیر کہی احرام کی لیی پہر تکبیر کہی سجدی کی لیی ومستحب ہے یہہ کہ کہڑا ہوی پہر سجدہ کری یہہ حضرت عائشہ سی روایت کیا گیا ہی ع **وعنہ** انہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ عام الفتح سجدۃ فسجد الناس کلہم منہم الراکب والساجد علی الارض حتی ان الراکب لیسجد علی یدہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ونہین سی یہہ کہ اونہون نی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی سال فتح مکہ کی آیۃ سجدی کی پس سجدہ کیا سب لوگون نی بعضی سجدہ کرنیوالی سواری ہی وبعضی سجدہ کرنیوالی زمین پر یہان تک کہ سوار سجدہ کرتا تہا اوپر ہاتہہ اپنی کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** پڑہی آیۃ سجدی کی یعنی ایک آیۃ اول یا آخر اوسکی ساتہہ ملاکر پڑہی یا زہی آیت پڑہی بیان جواز کی لیی اسلیی کہ زہی آیۃ پڑہنی خلاف اصحاب کی ہی ہماری نزدیک اور سوار سجدہ کرتا تہا اوپر ہاتہہ اپنی کی یعنی ہاتہہ زمین وغیرہ پر رکہکر سجدہ کرتا تہا کہ پاوی سختی زمین کی سی حالت سجدی مین کہا ابن ملک نی کہ یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی سجدہ کری ہاتہہ پر صحیح ہی جبکہ جہکاوی گردن اپنی نزدیک ابوحنیفہ کی نہ نزدیک شافعی کی انتہی اور یہہ غیر مشہور ہی انکی مذہب مین پس شرح منیہ مین لکہا ہی کہ اگر سجدہ کری بسبب زحام کی اپنی ران پر جائز ہی اور اسیطرح سوای ران کی اور چیز پر جائز ہی اگر ہوا وسکو عذر کہ منع کری سجود سی ورنہین جائز ہی بلا عذر بموجب روایت مختار کی کذا فی الخلاصہ اور اگر رکہی ہاتہہ زمین پر اور سجدہ کری وسپر جائز ہی بموجب روایت صحیحہ کے اگرچہ بلا عذر ہو مگر یہہ مکروہ ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ جسوقت پڑہی آیۃ سجدی کی سوار یا بیمار کہ نہ قادر ہو سجود پر کفایت کرتا ہی وسکو اشارہ ع **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یسجد فی شیء من المفصل منذ تحول الی المدینۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین سجدہ کیا بیچ کسی سورۃ کی مفصل مین سی جب سی کہ پہری طرف مدینہ کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** جب سے کہ پہری طرف مدینہ کی یعنی اگرچہ پہلی اس سی مکہ مین سجدہ کیا اور تمام آدمیون وغیرہ نی اون کی ساتہہ سجدہ کیا یہہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ کہا سجدہ کیا میں ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ اذا السماء انشقت کی اور اقرا باسم ربک الاعلی کی اور اسلام ابوہریرہ کا بعد آنی مدینہ کی ہی ساتوین سال ہجری مین اور حدیث ابوہریرہ کی صحیحتر اور ارجح ہی اور بہت صحابہ نی روایت کیا ہی سجدہ مفصل مین اور مثبت مقدم ہی نافی پر حاصل یہہ کہ سجدہ مفصل مین ثابت ہی حضرتؐ سی کرنا چاہیی اور مفصل کہتی ہین چہوٹی سورتون کو کہ وہ سورہ حجرات سی آخر تک ہین ع **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجہی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ رواہ ابوداود والترمذی

والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہی پھر سجود قرآن کی رات کو سجدہ کیا منہ میری نی واسطی اوسکی کہ پیدا کیا اوسکو اور بنائی کان اوسکی اور آنکھین اوسکی ساتھہ قدرت اور قوت اپنی کی روایت کی ہی ابوداود اور ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف قید رات کی اتفاقی ہی کہ حضرت عائشہ نی یہہ دعا آنحضرت سی رات کو سنی تہی وہی بیان کیا اور پڑہنا اس دعا کا آنحضرت سی مطلق سجدہ تلاوت مین بلا قید رات یا دن کی ہی آیا ہی اور یہہ دعا ہی روایت کی گئی ہی رب نی ظلمت نفسی فاغفرلی اور ظاہر مذہب حنفیہ کا یہہ ہی کہ سبحان ربی الاعلی پڑہنا سجدہ تلاوت مین کفایت کرتا ہی لیکن اسمین شبہہ نہین کہ جو دعائین حدیث سی ثابت ہوئی ہین پڑہنا اونکا اولی ہی ۱۲ ع ۱۰ وعن ابن عباس قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ رایتنی اللیلۃ وانا نائم کانی اصلی خلف شجرۃ فسجدت فسجدت الشجرۃ لسجودی فسمعتہا تقول اللھم اکتب لی بہا عندک اجرا وضع عنی بہا وزرا واجعلہا لی عندک ذخرا وتقبلہا منی کما تقبلتہا من عبدک داود قال ابن عباس فقرا النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدۃ ثم سجد فسمعتہ وھو یقول مثل ما اخبرہ الرجل عن قول الشجرۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر وتقبلہا منی کما تقبلتہا من عبدک داود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک شخص یعنی ابوسعید خدری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا یا رسول اللہ دیکہا مینی اپنی تئین آج کی رات وسط لیمن مین کہ سوتا ہا گویا کہ مین نماز پڑہتا ہون پیچہی ایک درخت کی پس سجدہ کیا مینی سجدہ تلاوت کا پہر سجدہ کیا درخت نے وقت سجدہ میرکی پس سنا مینی اوس درخت کا کہ کہتا تہا یا اللہ لکہہ میری لیی بسبب اس سجدہ کے نزدیک اپنی ثواب اور دور کر مجہی بسبب اسکی گناہ اور کر اسکو واسطی میری نزدیک اپنی ذخیرہ اور قبول کر اسکو مجہی جیسا قبول کیا تو نی اوسکو اپنی بندی سی کہ داؤد وہی کہا ابن عباس نے پس پڑہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیہ سجدہ کی یعنی اوسی مجلس مین یا بعد پڑہنی اس حالی یا اور وقت اور پہر سجدہ کیا پس سنا مینی اونکو کہ وہ کہتی تہی مانند اوسچیز کی کہ خبر دی تہی اونکو اوس شخص نی کہنی درخت کی سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ کہ ابن ماجہ نی نہین ذکر کی یہہ الفاظ وتقبلہا منی کما تقبلتہا من عبدک داود اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ف ظاہر ترجمہہ ہی کہ اوسنی آیہ سجدہ کی جو سورہ ص مین ہی پڑہی ہوگی اور حضرت نی ہی وہی آیہ پڑہی یا سورہ سجدہ پڑہی ۱۲ ع ۱۰

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا والنجم فسجد فیہا وسجد من کان معہ غیر ان شیخا من قریش اخذ کفا من حصی او تراب فرفعہ الی جبہتہ وقال یکفینی ھذا قال عبد اللہ فلقد رایتہ بعد قتل کافرا متفق علیہ وزاد البخاری فی روایۃ وھو امیۃ بن خلف روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی سورہ نجم پہر سجدہ کیا اوسمین اور سجدہ کیا اون لوگون نی کہ ساتہہ اونکی مگر ایک بوڑہا تہا قریش مین سی لی اون نی سٹہی کنکریون سی یا مٹی سی پس اڑا دیا اوسکو طرف پیشانی اپنی کے اور کہا کافی ہی مجکو یہہ کہا عبد اللہ بن مسعود نی پس تحقیق دیکہا مینی اوسکو بعد اس قصہ کے کہ مارا گیا کافر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی ایک روایت مین کہ وہ بوڑہا امیہ بن خلف تہا ف اوسنی ازراہ تکبر کی یہہ حرکت کی اور یہہ قصہ فتح

کہ کی پہلی کا ہی ۱۲ ع + وعن ابن عباس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فی ص وقال سجدھا داؤد توبۃ ونسجدھا شکرا رواہ النسائی اور روایت ہی ابن عباس سی کی کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ کیا ص مین اور فرمایا کہ کیا سجدہ ص کا داؤد نی یعنی بیچ قضیہ کی کہ سورہ ص مین اونسی مذکور ہی واسطی توبہ کی اور کرتی ہین ہم وہ سجدہ واسطی شکرگذاری قبول توبہ اونکی روایت کی یہہ نسائی نی

باب اوقات النہی

یہہ باب ہی بیچ بیان اون وقتون کی کہ منع کی گئی ہی نماز اونمین ف یہہ شامل ہی تینون وقتون کو کہ حرام ہی نماز اونمین کہ وہ وقت طلوع اور غروب اور استوا یعنی ٹھیک دوپہر کا ہی اور شامل ہی اون وقتون کو کہ نماز نفل اونمین مکروہ ہی کروہ مابعد فجر اور عصر کا ہی اور ہماری مذہب مین تہی شامل ہی فرض اور نفل کو پس پہلی تین وقتون مین جایز نہین ادا نہ قضا مگر عصر اوسی دن کی اور نہین جایز ہی نماز جنازہ کی اور نہ سجدہ تلاوت کا اور جایز ہی نماز جنازہ کی جبکہ حاضر ہووی اونہین وقتون مین اور جایز ہی سجدہ تلاوت کا جو پڑہی جاوی آیۃ سجدی کی انہین وقتون مین لیکن اولی تاخیر ہی انکی ان وقتون سی اور جایز نہین یہہ دونون یعنی نماز جنازہ اور سجدہ تلاوۃ کا اور قضا بعد نماز فجر اور عصر کی اور نفل ان وقتون مین ہی مکروہ ہین لیکن شروع کریگا تو لازم ہون گی چاہیی کہ توڑ ڈالی اور قضا اوسی وقت غیر مکروہ مین اور اگر تمام کری عہدہ اوسکی سی برآتا ہی لیکن توڑنا افضل ہی کذا فی شرح ابن الہمام عن المبسوط اور نزدیک شافعی اور احمد کی جایز ہی قضا اور نماز جنازہ ہی کے جو حاضر ہووی اور تحیۃ المسجد اگر اتفاق ہو داخل ہونیکا مسجد مین ولیکن اگر سا یہہ قصد تحیۃ کی ان وقتون مین آدی اور یا تاخیر کری قضا کو تا کہ ان وقتون مین ادا کری جایز نہین اسلیی کہ قصد کرکر ان وقتون مین پڑہنا بموجب حدیث کی ممنوع ہی اور اسی طرح جایز ہی اون کی نزدیک نماز کسوفکی اور دو رکعتین بعد وضو کی اور دو رکعتون احرام کی اور طواف کی اور سجدہ تلاوت کا جو پڑہا جاوی ان وقتون مین اور کراہت ہماری نزدیک ہر زمانہ اور ہر مکان مین ہی اور نزدیک شافعی کی اور اور علما کی کہ موافق اونکی ہین دن جمعہ کے وقت استوا کی جایز ہی اور مکہ معظمہ مین ہی جایز ہی سب اوقات مین اور مذہب حنفیہ کا احوط ہی اسلیی کہ جب مبیح اور محرم جمع ہون ترجیح محرم کو ہی واللہ اعلم ۱۲ ع ۱۰

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتحری احدکم فیصلی عند طلوع الشمس ولا عند غروبھا وفی روایۃ قال اذا طلع حاجب الشمس فدعوا الصلوٰۃ حتی تبرز واذا غاب حاجب الشمس فدعوا الصلوٰۃ حتی تغیب ولا تحینوا بصلوتکم طلوع الشمس ولا غروبھا فانھا تطلع بین قرنی الشیطان متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قصد کری ایک تمہارا پس نماز پڑہی نی وقت نکلنی آفتاب کی اور نہ نزدیک وقت نکلنی آفتاب کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکلی کنارہ آفتاب کا پس چہوڑدو نماز کو یہان تک کہ خوب ظاہر ہو یعنی بلند ہو بقدر نیزہ کی اور جسوقت کہ غائب ہو کنارہ آفتاب کا پس چہوڑدو نماز کو یعنی مطلق نماز نہ پڑہو نہ فرض اور نہ نفل یہان تک کہ خوب غائب ہو آفتاب اور نہ قصد کرو اپنی نمازون کا وقت نکلنی آفتاب کی اور نہ غائب ہونی آفتاب کے اسواسطی کہ آفتاب نکلتا ہی درمیان دونون سینگون شیطان کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہ قصد کری اس سے امام شافعی کہتی ہین کہ تحیۃ المسجد اور قضا نماز قصد کرکر ان وقتون مین پڑہنی جایز نہین اور اگر اتفاقاً پڑہ لے جایز ہی +

اور ہم کہتے ہیں کہ مقصود حدیث سے یہی منع کرنا ہی نماز سے ان وقتوں میں مطلق اور درمیان سینگوں شیطان کی یعنی دونوں جانبوں سر اوسکی کہ کھڑا رہتا ہی سامنے آفتاب کی تا کہ نکلی درمیان دونوں جانبوں سر اوسکی پس سجدہ کرے قبلہ آفتاب پرستو نکلا اوسوقت میں نماز کو منع فرمایا تا مشابہت اونکی ساتھ نہ ہووے ۱۲ منہ ۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰنَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تُضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا تین وقت ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتی ہمکو کہ نماز پڑہیں ہم اونمیں یا دفن کریں ہم اونمیں مردوں اپنی کو یعنی نماز جنازہ کی پڑہیں والا دفن ہر وقت جائز ہی وقت نکلنی آفتاب کے ظاہر یہاں تک کہ بلند ہووے اور اوسوقت کہ کھڑا ہووے سایہ دوپہر کا یعنی ٹھیک دوپہر کو یہاں تک کہ ڈہلی آفتاب اور اوسوقت کہ میل کرے آفتاب واسطی ڈوبنی کی یہاں تک کہ ڈوب جاوے آفتاب روایت کی ہی مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں نماز پیچھی صبح کی یہاں تک کہ بلند ہووے آفتاب یعنی بعد زیادہ کی اور نہیں نماز پیچھی نماز عصر کے یہاں تک کہ غائب ہووے آفتاب روایت کی ہی بخاری اور مسلم نی ف مراد نفی کامل نماز کی ہی اسلیی کہ ان دو وقتوں میں نماز مکروہ ہی حرام ۱۲ منہ ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهِ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهِ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پس آیا میں بھی مدینہ میں پس داخل ہوا حضرتؐ کی پاس پس کہا میں خبر دو مجکو وقت نماز کی سی پس فرمایا پڑہ نماز صبح کی پھر بند رہ نماز سی جسوقت کہ نکلی آفتاب یہاں تک کہ بلند ہووے اسلیی کہ تحقیق آفتاب

الشیطان

الشیطان

نکلتا ہی

نکلتا ہی جسوقت کہ نکلتا ہی درمیان دونون سینگون شیطان کے اور اوسوقت سجدہ کرتی ہین اوسکو کافر یعنی آفتاب پرست پھر نماز پڑھ یعنی اشراق اسلیے کہ نماز اوسوقت کی مشہود ہی یعنی گواہی دیتی ہین فرشتی مصلی کی لیی اور حاضر ہوتی ہین اوسمین فرشتی یہان تلک کہ جو جاوی سایہ نیزہ پر اور نہ پڑی زمین پر یعنے ٹہیک دوپہر ہو جاوی پھر بند رہ نماز سی اس لیی کہ تحقیق اوسوقت جہنم کے جاتی ہی ونہ پس جسوقت کہ پھری سایہ پس نماز پڑھ یعنی ظہر اور جو چاہ قسم نوافل سی اسلیی کہ نماز حاضر کی گئی ہی حاضر ہوتی ہین فرشتی یہان تک کہ پڑہی تو نماز عصر کے پھر بند رہ نماز سی یہان تک کہ غروب ہو آفتاب پس تحقیق آفتاب غروب ہوتا ہی درمیان دونون سینگون شیطان کی اور اوسوقت سجدہ کرتی ہین طرف اوسکی کفار کہا عمرو بن عبسہ نی کہا میں نی اے نبی اللہ کی پس خبر دو مجکو فضیلت اوسکی سی فرمایا نہین تم سی کوئی شخص کہ نزدیک کرے پانی وضو اپنی کا پس کلی کرے یعنی بعد دہونی ہاتہون کی اور بسم اللہ کہنی اور نیت کرنیکی اور ناک مین پانی دے پھر جہاڑے ناک کو مگر کہ گرتی ہین گناہ یعنی صغیرہ چہرہ اوسکیکی یعنی چہرہ کی اندر کی اور منہ اوسکیکی اور ہتہونون اوسکیکی پھر جبکہ دہوتا ہی چہرہ اپنا جیسا کہ حکم کیا اوسکو اللہ تعالی نی مگر کہ گرتی ہین گناہ چہرہ اوسکیکی کنارون داڑہی اوسکی سی ساتہہ پانی کی پھر دہوتا ہی دونون ہاتہہ اپنی کہنیون تک مگر کہ گرتی ہین گناہ دونون ہاتہون اوسکیکی سر انگلیون اوسکی سی ساتہہ پانی کی پھر مسح کرتا ہی سر اپنی کو مگر کہ گرتی ہین گناہ سر اوسکیکی طرفون بالون اوسکی سی ساتہہ پانی کی پھر دہوتا ہی دونون پاؤن اپنی ٹخنون تک مگر کہ گرتی ہین گناہ دونون پاؤن اوسکیکی سر انگلیون اوسکی سی ساتہہ پانی کی پس اگر وہ کہڑا ہوا پھر نماز پڑہی پس تعریف کی اللہ کی یعنی بعد نماز کی اور ثنا کی اللہ پر یعنی ذکر اللہ کیا بہت اور ساتہہ بزرگی کی یاد کیا اوسکو ساتہہ اوس بزرگی کی کہ وہ لایق اوسکی ہی اور فارغ یعنی متوجہ کیا دل اپنا واسطی اللہ کی مگر کہ پھرتا ہی نماز سی پاک ہو کر گناہ اپنی سی مانند ہیئت وسدن کی کہ جنا اوسکو مان اوسکی نی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** پڑہ جاوی سایہ نیزہ پر یہہ بات مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اونکی کی ہوتی ہی کہ بڑی دنون مین سایہ زمین پر بالکل نہین پڑتا اور اخیر عبارت سی ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونون بخشی جاتی ہین مگر صغیرہ بالضرور بخشی جاتی ہین اور کبیرہ موقوف ہین خواہش ایزدی پر ع ؛ وَعَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَزْهَرِ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُولِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَقَالَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس کے سی کہ تحقیق ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن ازہر نی بہیجا اوسکو یعنی کریب کو طرف حضرت عائشہ کی پس کہا ان تینون نی کہہ اون سی سلام اور پوچہیو اوسی حال دو رکعتون کا کہ بعد عصر کے ہین کہا کریب نی پس آیا میں حضرت عائشہ کی پاس پس پہنچایا میں اونکو وہ پیغام کہ بہیجا تہا اونہون نی مجکو اوسکی لیی پس کہا حضرت عائشہ نی کہ پوچہہ ام سلمہ سی پس نکلا میں طرف اون تینون صحابیون کی پس پہر بہیجا اونہون نی مجکو طرف ام سلمہ کی پس کہا ام سلمہ نی سنا میں نے

نہی صلی اللہ علیہ وسلم سی کرمنع کرتی ہی ان دو رکعتون سی یہہ دیکھا مینی حضرتؐ کو کہ پڑہتی ہین دو رکعتین یہہ داخل ہوئی حضرتؐ
یعنے گہر مین سجدی پڑہا یا صحن مین سی پڑہ کر اندر مکان کی آئی ہین جا مینی طرف اونکی اونکو پس کہا مینی کہہ تو واسطی اونکی کہتی ہی ام سلمہ
یا رسول اللہ سنا مینی آپ کو کہ منع کرتی ہی ان دو رکعتون کہا دو دیکھا مینی آپکو کہ پڑہتی ہی یعنی کیا ہی وجہ اسمین کہا ای مینی ابی امیہ کے
یوہا تو نی دو رکعتون مین سی پچہی ظہر کی اور تحقیق تان یہہ ہی کہ آئی میرہی پاس کتنی شخص عبد القیس مین سی یعنی واسطی سیکہنی احکام دین کے
یس نماز کہا مگکو دو رکعتون سی جو بعد ظہر کی مین سی ہین وہ دونون روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سال دو رکعتون کا بعد
عصر کی یعنی حضرتؐ یہہ پڑہتی تہی باوجودیکہ منع بہی فرمایا تہا سی بعد عصر کی سبب کہ وسکا کیا تہا پس کریب نی یہہ بات حضرت عائشہ سی
پوچہی و نہون نی حوالہ حضرت ام سلمہ کا اسلیی کیا اوہ خوب جانتی ہین کہ اونہون نی تحقیق اوسکو کیا تہا یہہ کریب پہر پاس اوب کی منہون صحابیون
پاس گئے سب اونہون نی یہہ حوالہ سنا حضرت ام سلمہ یا س جا اپنے جکو وہ پیام اونکو پہونچایا او منع کرتی تہی ان دونون رکعتون سی یعنی
بعد نماز عصر کی دو رکعتون سی ہرا و نی یہہ تہی مطلق نماز نفل سی منع کرتی تہی وسکی ضمن مین تہی انکی بہی تہی یا بالخصوص انسی منع کیا ہو
او کہا ای مینی ابو امیہ کی یعنی حضرتؐ نی لونڈی سی فرمایا ام سلمہ سی اوسکی سوال کا یہہ جواب کہہ یا ام سلمہ ہی کو خطاب کرکر فرمایا او رابی یہہ
نام ام سلمہ کی باب کا ہی او رہیہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تعلیم علم دین کی او احکام شریعت کی او ہدایت کرنا خلق کو مقدم ہی نماز
نفل پڑہنی پر اگرچہ سنتین مؤکدہ ہون او دلالت کرتی ہی یہہ کہ اگر نوافل وقتیہ فوت ہون قضا کی جاوی اونکی بعد وقت کی جیسا کہ مذہب
شافعیہ مین ہی او حنفیہ کی نزدیک اونکی وقت مین پڑہنی غیر وقت مین اور تاویل اسمین جو یہہ کرتی ہین کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
شروع کی ہون اوسی سبب ضرورت تعلیم کی تو پڑہ دی ہون اس سبب سی قضا اونکی کی واللہ اعلم او راگر کوئی کہی کہ اس حدیث سی تو اتنا
ہی معلوم ہوا کہ حضرتؐ نی بعد عصر کی سنتین ظہر کی پڑہین بسبب شغل جماعت عبد القیس کے لیکن او رحدیثون سی ثابت ہوتا ہی کہ حضرتؐ ہمیشہ
یہہ دو رکعتین ادا کرتی تہی جیسا تخریج حضرت عائشہ سی صحیحین بخاری مین آیا ہی کہ قسم ہی اوس خدا کی کہ لگیا حضرت کو اس عالم سی ترک نکین حضرتؐ
نی دو رکعتین بعد عصر کی یہان تک کہ ملاقات کی پروردگار اپنی سی او راسیطرح کئی روایتین نی ہین پس سبب اسکا کیا تہا جواب اسکا یہہ ہے کہ حدیثون
صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ نماز بعد عصر کی مکروہ ہی او جمہور علما بہی اسی پر ہین او حضرت عمر رضہ منع کرتی تہی اس سی او رانی تہی اسپر بلکہ
خصوصا خلص حضرتؐ کی سی تہا امت کو درست نہین جیسکہ آپ وصال کی کہتی تہی او لوگون کو منع فرماتی تہی ✣ ح ع ✣ ✣

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فصل دوسری **عَنْ** محمد بن ابراہیم **عَنْ** قیس بن عمرو **قَالَ** رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُصَلِّی بَعْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ
الصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اَکُنْ صَلَّیْتُ الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ قَبْلَہُمَا فَصَلَّیْتُہُمَا الْاٰنَ
فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ وَقَالَ اِسْنَادُ ھٰذَا الْحَدِیْثِ لَیْسَ بِمُتَّصِلٍ کَانَ
مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ قَیْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَنَسَخُ الْمَصَابِیْحِ عَنْ قَیْسِ
ابْنِ فَھْدٍ مَحْشُوَّۃٌ روایت ہی محمد بن ابراہیم سی اونی نقل کی قیس بن عمرو سی کہ کہا دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص
کو کہ نماز پڑہتا تہا بعد نماز فرض صبح کی دو رکعتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو نماز صبح کی دو ہی رکعت دو ہی رکعت
اس کہا اوس شخص نے تحقیق مینی نہ پڑہین تہین دو رکعتین جنسے سنت کرتی پہلی دو رکعتین صبح کی ہین پس پڑہتا ہون مین اون کو اب پس

جیسے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہیہ ابو داؤد نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی اور کہا اسناد اسحدیث کی نہین متصل اسواسطی کہ محمد بن ابراہیم نی نہین سنا قیس بن عمرو سی اور ہیہ شرح السنۃ کی اور سنحون مصابیح کی قیس بن قہد سی مانند اسکی ف تقدیر علیہ صلوٰۃ الصبح کہ تین کے ہیہ ہی اسعلوا الصلوٰۃ الصبح رکعتین ور لفظ رکعتین جو مکرر ہی اسطی تاکید لفی زیادتی کی ہی یعنی فرض صبحہ کی دو ہی رکعت پڑہو بعد اوسکے اور نماز نہ پڑہو جیسے حضرتؐ اسکو تقریر کیہی ہین محدثین کی اصطلاح مین کہ ایک کام حضرتؐ کی سامنے ہوا اور حضرتؐ نی اوسپہ سکوت فرمایا گویا راضی ہوئی پس معلوم ہوا کہ اگر سنتین فجر کی پہلی فرض سی نہ پڑہی جاوین بعد اوسکی قضا کری بنا بخہ مذہب امام شافعی کا ہی ہی ور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کی قضا نہین ہی سنتون فجر کی نہ پہلی طلوع کی اور نہ بعد اوسکی لیکن اگر فرضون کی ساتہہ فوت ہون تو قضا کیجاوین ساتہہ فرض کے پہلی زوال کی اور امام محمد نی کہا کہ قضا کیجاوین سنتین ہی بعد طلوع آفتاب کی وقت زوال تک اور دلیل امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے ہیہ ہی کہ اصل سنتون مین عدم قضا ہی اور قضا منحوص ساتہہ واجب کے ہی اور حدیث وارد نہین ہوئی ہی مگر ہیہ قضا اونکی کی ساتہہ تبعیہ فرض کے پس باقی رہی سوا اوسکی اصل پر کہ عدم قضا ہی اور ہیہ حدیث محمد بن ابراہیم کی ضعیف ہی قابل سند پکڑنیکی نہین اور اسیطرح اور سنتین ہی قضا کی جاوین بعد وقت کی تنہا اور ہیہ قضا اونکیلی ساتہہ تبعیہ فرض کی اختلاف ہی کذا فی الہدایہ ۱۲ ع ۱۰ ن ۱۰ **وعن** جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بہذا البیت وصلی ای ساعۃ شاء من لیل او نہار رواہ الترمذی وابو داود والنسائی

اور روایت ہے جبیر بن مطعم سی ہیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اسی اولاد عبد مناف کی نہ منع کرو کسیکو کہ طواف کریگی اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑہی جسوقت کہ چاہی رات کو یا دنکو روایت کیہ ہیہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی ف عبد مناف کی بیٹون کو خانہ کعبہ کے کاروبار کی خدمت تہی اونکو حضرتؐ نی ہیہ حکم فرمایا اور طواف کرنی مین ہر ساعت خواہ وقت طلوع کا ہو خواہ استوا کا خواہ غروب کا اور سوا اونکی کسیکو خلاف نہین خلاف وہان نماز پڑہنی مین ہے کہ امام شافعی کی نزدیک بظہر ظاہر اسحدیث کی ہر وقت جائز ہی جو نماز کہ ہو خواہ دو رکعتین طواف کے ہون یا سوا اسکی اور نزدیک امام احمد کی جائز نہین دو رکعتین طواف کی فقط اور ہماری نزدیک جائز نہین کوئی نماز اور حکم مکہ کا تمام شہرون کا سا ہی ہیہ حرمت اور کرامت کی اسلیی کہ حدیثین نہی کی عام ہیں اور مراد اس قول سی کہ نماز پڑہی جسوقت جاہی یہہ ہی کہ سوای اوقات مکروہہ کی جسمین ہی پڑہی اس سی موافقت حاصل ہو جاتی ہی سب حدیثون مین واللہ اعلم ۱۲ ع ۱۰ **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلوٰۃ نصف النہار حتی تزول الشمس الا یوم الجمعۃ رواہ الشافعی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی ہیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا نماز پڑہنی سی وقت دوپہر کی یہان تک کہ ڈہلی آفتاب مگر دن جمعہ کی روایت کی ہیہ شافعی نی ف مذہب امام شافعی کا ہی ہی کہ اون کی نزدیک دوپہر کو دن جمعہ کی نماز پڑہنی درست ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہین درست اسلیی کہ حدیثین مطلق نہی کی مشہور ہین اور ہیہ حدیث ضعیف ہی اونکا مقابلہ نہین کرسکتی یا یہہ کہ محرم راجح ہی مبیح پر ۱۲ ع ۱۰ **وعن** ابی الخلیل عن ابی قتادۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کرہ الصلوٰۃ نصف النہار حتی تزول الشمس الا یوم الجمعۃ وقال ان جہنم تسجر الا یوم الجمعۃ رواہ ابو داود وقال ابو الخلیل لم یلق ابا قتادۃ

اور روایت ہی ابو الخلیل سی وہ نقل کی ابی قتادہ سی کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکہتی نماز دوپہر کو یہان تک کہ ڈہلی آفتاب مگر دن جمعہ کے اور فرمایا

کہ تحقیق دو نماز جو نکی حاجی ہیں ہر روز دو پہر کو سوا ہی دن جمعہ کی روایت کی ہیہ ابو داود نی اور کہا کہ ابو الخلیل نہیں ملا ابا قتادہ سی یعنی
پس اسناد اسکی متصل نہیں **الفصل الثالث** فصل تیسرا **عن عبد الله الصنابحي** قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم إن الشمس تطلع ومعها قرن الشيطان فإذا ارتفعت فارقها ثم إذا استوت
قارنها فإذا زالت فارقها فإذا دنت للغروب قارنها فإذا غربت فارقها ونهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في تلك الساعات رواه مالك وأحمد
والنسائي روایت ہی عبد اللہ صنابحی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق آفتاب نکلتا ہی ساتہہ اوسکی ہوتا ہی
سینگ شیطان کا پس جسوقت بلند ہوتا ہی جدا ہوجاتا ہی اوس سی پہر جسوقت دوپہر ہوتی ہی نزدیک ہوتا ہی آفتاب کی شیطان پہر جب
ڈوبتا ہی آفتاب جدا ہوتا ہی اوس سی پہر جب نزدیک ہوتا ہی غروب کی نزدیک ہوتا ہی اوس سی شیطان پس جب غائب ہوجاتا ہی جدا ہوتا ہی
اوس سی اور منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہنی نماز کی سی ان وقتون مین یعنی آفتاب نکلتی اور ڈوبتی اور ٹہیک دوپہر کو روایت
کی ہیہ مالک و احمد و نسائی نی **ف** منع کیا نماز سی نماز خواہ فریضہ ہو یا حکما مانند نماز جنازی اور سجدہ تلاوت کی اور امام مالک نی اوجود یکہ
ہیہ حدیث روایت کی عمل و ہیہ قائل نہیں ساتہہ حرام ہونی نماز کی وقت دوپہر کی اور کہا کہ نہیں یا یہ منہی اہل فضل کو مگر کوشش کرتی ہی اور
اوا کرتی ہی نماز دوپہر مین ف + **وعن** اور **أبي بصرة الغفاري** قال صلى بنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالمخمص صلوة العصر فقال إن هذه صلوة عرضت على من كان قبلكم فضيعوها
فمن حافظ عليها كان له أجره مرتين ولا صلوة بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد
النجم رواه مسلم اور روایت ہی ابی بصرہ غفاری سی کہا پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز عصر کی مخمص مین نام
ایک جگہہ کا ہی پہر فرمایا تحقیق یہہ نماز لازم کی گئی تہی اون لوگون پر کہ تہی پہلی منی پس ضائع کیا اونہون نی اوسکو یعنی حق اوسکا ادا
نہ کیا اور مداومت نکی اوسپر پس جو شخص کہ حفاظت کریگا یہہ اوسکا واسطی اوسکی ثواب دوسکا دوہرا اور نہیں نماز پیچہی اوسکی یہان تک نکلی
ستارہ اور ستارہ ستارا ہی روایت کی ہیہ مسلم نی ف دوسرا ثواب ایک تو اس سبب سے کہ یہہ عمل نیک ہی اور عمل نیک پر ثواب ملتا ہی اور
دوسرا ثواب بسبب محافظہ اوسکی بر خلاف اگلون کی اور ستارہ کو اس لیی کہا کہ حاضر ہوتا ہی راتکو اور مقصود اس سے یہہ ہی کہ آفتاب
غروب ہو ف + **وعن** اور **معاوية** قال إنكم لتصلون صلوة لقد صحبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فما رأيناه
يصليهما ولقد نهى عنهما يعني الركعتين بعد العصر رواه البخاري اور روایت ہے معاویہ سی کہا تحقیق تم البتہ پڑہتے
ہو نماز البتہ تحقیق صحبت مین رہے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہیں دیکہا ہم نی اوسکو کہ نماز پڑہتی ہون یہہ دو رکعتین اور تحقیق منع کیا اون
دونون سی یعنی پڑہنی ان دو رکعت کی سی پچہی عصر کے روایت کی ہیہ بخاری نی ف اور جو ایک حدیث مین آیا ہی کہ حضرت یہہ دو رکعتین
پڑہا کرتی ہی اور یہان نفی کی تو مراد یہان یہہ ہی کہ ہمیشہ پڑہتی ہونگی گہر مین پڑہتی ہونگی تاکہ لوگ اوسمین اوسکی پیروی کرین پس کہا کہ یہہ خاص حضرت
ہیسکو پڑہنی درست نہیں اور رد کیا نہیں اور کہا طحاوی نی کہ حضرت سی حدیثین متواتر آئی ہین کہ آپ نی عصر کی بعد نماز پڑہنی سی منع فرمایا ہی
پہر صحابہ کا عمل ہی اسی پر رہا پس نہیں لائق کیسیکو کہ مخالفت کریی اوسکی ع + **وعن** اور **أبي ذر** قال وقد صعد على درجة الكعبة
من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فأنا جندب سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا صلوة

بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا لِمَکَّۃَ اِلَّا لِمَکَّۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَزِیْنٌ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا او نہون نی او سحالت مین کہ چڑہی او پر زینہ کعبہ کی جس شخص نے کہ بچانا محکو یعنی نام میرا پس تحقیق بچانا محکو یعنی بچانا میرا او جسنی کہ نہین بچانا محکو پس مین ہون جندب سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی ہی نہین نماز بعد نماز صبح کے یہان تک کہ نکلی آفتاب اور نہین نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب مگر مکہ مین مگر مکہ مین روایت کی یہہ احمد او رزرین نی ف کعبہ کا دروازہ بلند ہی او سیر چرہنی کی لیی زینہ تہا چنانچہ اب ہی جو لی زینہ ہی بشکل منبر کی نزدیک زمزم کی سامنی کعبہ کی رکہا رہتا ہی جب داخل ہوتے ہی تو او سکو لگا دیتی ہین آگی دروازہ کعبہ کے او بعد داخلی کی پہر وہین کہیں ہین پس احتمال ہی کہ او سوقت مین ہی اسیطرح کا ہوا او ر طرح کا او ر ابو ذر نی کہ نام او نکا جندب تہا زینہ پر چڑہ کر یہہ بات کہی تا لوگ سبب بچانہ او نکی کی یقین کرین حدیث کا گویا اشارہ کیا اسیر حضرت ﷺ نی انکی حق مین فرمایا تہا کہ نہ سایہ ڈالا آسمان نی او ر نہ اوٹہایا زمین نی کو لی راست کو زیادہ ابو ذر سی او ر یہہ حدیث ضعیف ہے

ع ح ۔ بَابُ الْجَمَاعَۃِ وَفَضْلِہَا باب ہی یہہ بیان جماعت کی او ر بزرگی او سکی ف اختلاف کیا ہی علما نی کہ جماعت سنت ہی او واجب یا فرض ہی یا فرض کفایہ بعضون نی کہا کہ فرض عین ہے مگر بعذر یہہ قول امام احمد او ر داود او ر عطا او ر ابو ثور کا ہی او ر یہہ کہتے ہین کہ جو کو لی سنی یا کہ بیمار کی او ر نہ حاضر ہو مسجد مین نماز او سکی او ر امام شافعی نی کہا کہ فرض کفایہ ہی او ر ابو حنیفہ او ر یار او نکی کی نزدیک سنت موکدہ ہی قریب واجب کی او ر شیخ ابن الہمام نی نقل کیا کہ اکثر مشایخ ہمارے ہی سیر ہین کہ جماعت واجب ہے او سنت او سکو اسلیی کہتے ہین کہ ثابت ہوا او سکا سنت سی جیسی نماز عید کی او ر بدائع مین لکہا ہی کہ واجب ہی او پر ہر عاقل بالغ غیر معذور کے حاضر ہونا مسجد مین جماعت کی لیی او ر اگر نہ پاوی ایک مسجد مین واجب نہین ہر ایک او ر مسجدون مین او ر اگر جاوی جیا ہی او ر قدوری نی لکہا ہی کہ مصلون مین جمع کری اہل او عیال کو او ر گہر مین جماعت سی پڑہی او ر اختلاف کیا ہی کہ جماعت مسجد محلہ مین افضل ہی یا مسجد جامع مین او ر اگر دو مسجدین ہون محلہ مین تو اختیار کری قدیمی کو او ر اگر دونون برابر ہون اختیار کری قریب کو او ر اتفاق رکہتی ہین کہ جماعت سبب عذر کی ساقط ہو جاتی ہی او ر عذر بیماری ہی او ر دونون طرف سی ہاتہہ پانون کٹی ہوئی او ر فالج او ر پیرانہ سالی او ر ضعف کا او سی ہی او ر نہ چل سکی او ر اندہا او ر بعضون نی کہا کہ مینہہ او ر کیچڑ او ر سخت اندہیری رات ہی باتفاق عذر ہی قول صحیح مین

ع ح ۔ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل اول

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز جماعت سی زیادہ ہوتی ہی یعنی ثواب مین نماز اکیلی کہی ستائیس درجہ سے روایت کی یہہ بخاری او ر مسلم نی ف او ر بعضی روایت مین پچیس درجہ آیا ہی او ر لکہا ہی علما نی کہ اکثر روایتون مین پچیس درجہ آیا ہی سوای حدیث ابن عمر کی کہ اسمین ستائیس درجہ آیا ہی پس تطبیق اسمین یہہ ہی کہ پہلی پچیس جزو کی وحی ہوی ہو گی بعد او سکی زیادتی کی گئی ازراہ فضل و انعام کی او ر یہہ بہی ہی کہ اختلاف بسبب تفاوت احوال عمل کی ہی او ر اختلاف ہی اسمین کہ یہہ فضیلت خصوص ساتہہ جماعت کے مسجد مین ہے یا عام ہی بعضون نی کہا کہ خصوص ساتہہ جماعت کے مسجد مین ہے او ر بعضون نی کہا عام ہی ع ح وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ہَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَہَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَشْہَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْہِمْ بُیُوْتَہُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُہُمْ اَنَّہٗ یَجِدُ عَرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ

لَشَهِدَ الْعِشَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نحوہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ قصد کیا مینی یہہ کہ حکم کرون مین یعنی کسی خادم کو ساتہہ جمع کرنی لکڑیون کی پس جمعہ کی جاوین لکڑیان پہہ حکم کرون مین ساتہہ اذان کہنی کی نماز کی لیی یعنی نماز عشار کی لیی پس اذان دیجاوی اوسکی لیی پہر حکم کرون مین ایک شخص کو پس امامت کری لوگون کی پہر جاؤن مین طرف اون لوگون کی کہ حاضر نہین ہوتی ہین نماز کی لیی یعنی بغیر عذر کی تا پکڑون مین اون کو اچانک اور ایک روایت مین ہی کہ جاؤن مین طرف اون لوگون کی کہ نہین حاضر ہوتی نماز مین پس جلادون مین اون پر گہراون کی اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوس کی ہاتہہ مین ہی اگر جانی ایکا ون کا یعنی جو کہ نہین حاضر ہوتی جماعت مین یہہ کہ پاوی یعنی مسجد مین ہڈی گوشت کی فربہ بلکہ دو کہر کا ئین یا بکری کی اچہی البتہ حاضر ہون نماز عشار مین۔ روایت کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی مانند اسکی **ف** اس مین دلیل ہی اسپہ کہ جائز ہی امام کو بسبب عذر کی یہہ کہ خلیفہ پکڑی کسی اور کو اور آپ جاوی ضرورت کی لیی اور اسمین مبالغہ ہی بیچ اہتمام کرنی عذاب دینی اون لوگون کی کہ جماعت مین نہین حاضر ہوتی کہ حضرتؐ نی بذاتہ ارادہ فرمایا کہ امامت ترک کرون اور اون کو عذاب دون اور اخیر حدیث مین بیان دون بیحی اونکی کا کیا کہ ایسی اخرسین نیاوی مین حاضر ہوتی ہین اور واطی ثواب آخرت کی اور حاصل کرنی قرب حق کی نہین آتی ۱۲ ع

وعنہ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اندہا یعنی عبداللہ بن ام مکتوم پس کہا اوسنی یا رسول خدا تحقیق نہین ہی میری لیی کوئی کہینچی والا کہ کہینچکر لیجاوی مجکو طرف مسجد کی پس پوچہا اوسنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ رخصت دین واسطی اوسکی پس نماز پڑہی اپنی گہر مین پس رخصت دی حضرتؐ نی واسطی اوسکی پس جبکہ پیٹہہ پہیر کر چلا بلایا اوسکو اور فرمایا کہ سنتا ہی تو اذان نماز کی کہا اوسنی ہان فرمایا کہ پس حاضر ہو نماز مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** حدیث صحیحین مین آیا ہی کہ جب عتبان بن مالک نی شکوہ کیا بینائی اپنی کا حضرتؐ نی رخصت دی یہہ کہ نماز اپنی گہر مین پڑہ لیا کری اوس سی معلوم ہوا کہ اندہی کو اجازت ہی ترک جماعت کی اور ابن ام مکتوم کو اجازت نمدی اسلیی کہ وہ فضلای مہاجرین سے تہی لائق ترحال اونکی کی یہی تہا کہ عمل اولی پر کرین پس پہلے اجازت دی پہر رد کی بسبب وحی کی یا بسبب متغیر ہونی اجتہاد کی اور اوسمین کمال مبالغہ ہی بیچ حاضر ہونی مسجد کی ساتہہ سنی اذان کی ۱۲ ع

وعن ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی اذان دی نماز کی بیچ ایک رات کی کہ سردی تہی اور بارش پہر کہا یعنی بعد فراغ اذان کی کہ خبردار ہو نماز پڑہو گہرون اپنی مین پہر کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تہی فرماتی موذن کو جسوقت کہ ہوتی رات سردی کی اور مینہہ کی کہی خبردار ہو نماز پڑہو اپنی گہرون مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ ہوا اور جاڑا سخت اور مینہہ بہی عذر ہی ترک جماعت کی لیی اور کہا ابن ہمام نی کہ کہا ابو یوسف نی کہ پوچہا مینی ابو حنیفہ

سی حال جماعت کا کیجئے مین پس کہا نہین درست رکہتا مین ترک اوسکا ح ع ، **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع عشاء احدکم واقیمت الصلوٰۃ فابدؤا بالعشاء ولا یعجل حتی یفرغ منہ وکان ابن عمر یوضع لہ الطعام وتقام الصلوٰۃ فلا یاتیہا حتی یفرغ منہ وانہ لیسمع قراءۃ الامام متفق علیہ اور روایت ہی اونہین ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہا جاوی کہانا عشا کی وقت کا ایک تمہاری کا اور قائم کیجاوی نماز تو شروع کرو کہانا اور نہ جلدی کرو یہان تک کہ فارغ ہو اوس سے اور تہی ابن عمر کہا جاتا واسطی اون کی کہانا اور قائم ہوتی نماز پس نہ آتی نماز کو یہان تک کہ فارغ ہوتی اوس سے اور تحقیق وہ سنتے قرارت امام کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ نماز پڑہنی والا بہوکا ہو جاتا ہی کہ نماز پڑہوگا تو دہیان کہانی ہی مین ہیگا تو وہان اولی یہی ہی کہ پہلی کہانیکو کہالی بشرطیکہ وقت بہی وسیع ہو ح ع ، **وعن** عائشۃ انہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا صلوٰۃ بحضرۃ الطعام ولا ہو یدافعہ الاخبثان رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق اونہون نی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین پوری نماز موتی روبرو کہانی کی اور نہ اوس حالت مین کہ دفع کرین اوسکو یعنی حضور نماز اوسکی کو دونو خبیث یعنی حاجت ہو بول و براز کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ مکروہ ہی نماز جبکہ کہانا سامنی آوی اور خواہش رکہتا ہو اوسکی اور اسیطرح جب تقاضا ہو بول و براز کا اور اسیکی حکم مین ہی باقی ادرقی یعنی انکو بہی روک کر نماز نہ پڑہی اسلیی کہ حضور نماز مین فرق آتا ہی مگر ان سب مین فراغ ہونا وقت کا شرط ہی اور اگر وقت تنگ ہو تو بہرحال پڑہ لی ح ع ، **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہڑی کیجاوی نماز یعنی تکبیر ہو فرضون کی پس نچاہیی کوئی نماز سوای نماز فرض کے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بعد تکبیر کہنی موذن کی سنت فجر کی بہی نہ پڑہی بلکہ شریک ہووے امام کی ساتہہ فرضونمین جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام ابوحنیفہ رح کہتی ہین کہ اگر فجر کی سنت پڑہتی ہین ایک رکعت بہی فرض کی ساتہہ لگی تو سنت پڑہ لی بعد اوسکی شریک جماعت مین ہو ثواب سنتونکا بہی ساتہہ سی نجاوی اور ثواب جماعت کا بہی لیکن صف سی الگ ہو کر اور دروازی مسجد کی پڑہی صف مین نہ پڑہی اور اگر ڈر ہو فوت ہونی دونو رکعت کا تو جماعت ہی مین مل جاوی سنتین ترک کری کہ ثواب جماعت کا بہت بڑا ہی اور کہا ابن ملک نی سنتین فجر کی مستثنی ہین اس سے بسبب قول صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوہا ان طردکم الخیل یعنی پڑہو سنتین فجر کی اگرچہ ہانکی تمکو لشکر پس اس سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنتون کی بڑی تاکید ہی اونکو چہوڑی نہین اور کہا ابن ہمام نی کہ سنت فجر کی قوی تر سنتون کی ہی یہانتک کہ روایت کیا ہی حسن نی امام ابوحنیفہ سی کہ اگر پڑہی اونکو مسجد مین بغیر عذر کی نہین جائز ہی ح ع ، **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذنت امرأۃ احدکم الی المسجد فلا یمنعہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پروانگی مانگی عورۃ ایک تمہاری کی طرف مسجد کی پس نہ منع کری اوسکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ یہہ نہی محمول ہی کراہت تنزیہی پر اور کہا مظہر نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونی نکلنی عورتون کی طرف مسجد کی نماز کی لیکن ہماری زمانہ مین مکروہ ہی خوف فتنہ کی لیجانکہ مؤید ہی اسکی حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ سی کہ اگر رسول

صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو عورتوں کو مسجد کی طرف جانے سے منع کرتے اور کہتے جیسے منع کی گئیں عورتیں بنی اسرائیل کی اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ منع کیا عورتوں کو نکلنے سے مگر راضی نہ ہوئے لیکن بیچ کپڑوں کا رواج کی یعنی پہلی پرانی کپڑوں میں حاصل یہ کہ عورتیں پر جہاں بغیر بناؤ سنگار اور خوشبو کی مسجد میں جاویں تو بہتر ہے اور جوانوں کو نہیں جانا اور اوسوقت میں عورتیں اسطی تعلیم احکام دین کی مسجد میں جاتی تھیں اور اب جوانی فتنہ کے ڈر سے احکام دین کی مشہور و معلوم ہیں ۱۲ ع ۔ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ روایت ہی زینب جورو عبداللہ بن مسعود کی کہا فرمایا ہمارے واسطے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ حاضر ہو ایک تم میں سے مسجد میں پس نہ لگاوے خوشبو ۔ روایت کی اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت لگاوے بخور یعنی خوشبو میں حاضر ہو ساتھ ہمارے وقت عشا کی روایت کی اسکو مسلم نے ف بخور کہتے ہیں خوشبو دار چیز کے دھوان کو جیسے اگر وغیرہ کی اور خاص وقت عشا کا اسلئے ذکر کیا کہ اسوقت اندھیرا ہوتا ہے تو خوف فتنہ کا زیادہ ہے اور برکنار ہے یہ مطلق خوشبو لگا کر مسجد میں آنے سے ۱۲ ع ۔ اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسرا ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرو تم اپنی عورتوں کو مسجد سے اور گھر انکی بہتر ہیں واسطے انکی اسنے نماز کی یہ روایت کی ابو داود نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ بَيْتِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۔ روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عورت کی اپنی گھر میں بیچ اپنے دالان میں بہتر ہی نماز اوسکی سے بیچ اپنے گھر کی اور نماز اوسکی کوٹھری میں بہتر ہی نماز اوسکی سے بیچ مکان کھلی ہوئی کی روایت کی یہ ابو داود نے ف یعنے عورت جتنا پوشیدہ اور اندر نماز پڑھے بہتر اور اقرب ہی اسلیے کہ بنا کار اوسکی پردہ پر ہی سے لیے کہا گیا ہے مخدع الصغیر القبر یعنے اندھی کوٹھری ۱۲ ع ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ حِبِّيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ امْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تحقیق سنا میں محبوب اپنی سے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا فرماتے تھے نہیں قبول کیجاتی نماز کسی عورت کی کہ خوشبو لگاوے واسطے جانے مسجد کی یہاں تک کہ غسل کرے مانند غسل جنابت کے روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی احمد اور نسائی نے مانند اسکی ف یعنے ساری بدن پانی سے دھووے اگر خوشبو لگائی ہے ساری بدن کو تا کہ جاتی رہے خوشبو اور اگر خاص ایک ہی جگہ لگائی ہے اسی جگہ کو دھووے اور اگر کپڑے پر لگائی ہے جسکو ڈالے کپڑے سے یا دور کرے خوشبو اور یہ حکم جسکے ارادہ کرے مسجد میں جانیکا اور نہیں تو نہیں کہا ابن ملک نے کہ یہ مبالغہ ہے زجر میں اسلیے کہ اس سے فتنہ اوٹھتا ہے اور رغبت زیادہ ہوتی ہے اسکی طرف لوگوں کی ۱۲ ع ۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ وَاِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِیَ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیِّ نحوہٗ

اور روایت ہی ابی موسیٰ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو آنکھ ہی زناکر نیوالی ہی یعنی جو آنکھ کہ نظر کری شہوت سی ف عورۃ بیگانہ کی وہ زناکر نیوالی ہی اسلیی کہ زنا اوسکا دیکھنا ہی اجنبیہ کو اور تحقیق عورت جسوقت کہ خوشبو لگاتی ہی پھر گذرتی ہی کسی مجلس مین یعنی مرد و نامحرم مجلس مین اور چاہی کہ اپنی تعین و نکو دکہاوی پس وہ ایسی اور ایسی ہی یعنی زناکر نیوالی روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابوداؤد اور نسائی نی مانند اسکی ف یعنی اپنی خوشبو سی لوگون کو رغبت لانی کی اوسکو دیکھا پس لمو زنا آنکھون کا حاصل ہوا اور یہہ جو باعث اوسکی ہوئی گویا اسنی زنا کیا ع

وعن اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا الصُّبْحَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَشَاہِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَشَاہِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ ہَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ اَثْقَلُ الصَّلٰوتِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِیْہِمَا لَاَتَیْتُمُوْہُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الرُّکَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِیْلَتُہٗ لَابْتَدَرْتُمُوْہُ وَاِنَّ صَلٰوۃَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ وَحْدَہٗ وَصَلٰوتُہٗ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا کَثُرَ فَہُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک روز صبح کی پس جب سلام پھیرا فرمایا کیا حاضر ہی فلانا یعنی نام اوسکا لیا عرض کیا صحابہ نی کہ نہین فرمایا کیا حاضر ہی فلانا یعنی لیا نام اوسکا عرض کیا صحابہ نی کہ نہین فرمایا بیشک یہہ دو نماز یعنی فجر اور عشا کی بہت گران ہوتی ہین نمازون مین منافقون پر اور اگر جانتے تم کہ کیا ثواب ہی ان دو نمازون مین البتہ آتے تم ان دو نمازون کو اگرچہ چلتے گھٹنون پر یعنی اقتان و خیزان و تحقیق صف پہلی مانند صف فرشتون کی ہی یعنی ثواب اوسکا بڑا ہی مین و قرب مین ساتہہ اسکی اور اگر جانتے تم کہ کیا ثواب ہی اوسکا البتہ جلدی کرتے تم اوسکی طرف یعنی پہنچنی کی لیی و تحقیق نماز آدمی کی ساتہہ ایک شخص کے ثواب زیادہ ہوتی ہی نماز اوسکی سی اکیلی اور نماز اوسکی ساتہہ دو شخصون کی زیادہ ثواب کہتی ہی نماز اوسکی سی ساتہہ ایک شخص کی و جسقدر زیادہ ہون سو وہ زیادہ ترمحبوب ہی طرف اللہ کی روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی ف یہہ دو نماز مین منافقون پر اسلیی دیر سی ہوتی ہین کہ کاسل ایمان ثابت ہوتا ہی اور ریا اور دخل کم ہی ع

وعن اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْہِمُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الشَّیْطَانُ فَعَلَیْکَ بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تین شخص بستی مین اور نہ بادیہ مین کہ نہ جماعت قایم ہوتی ہی نماز کی مگر تحقیق غالب ہوتا ہی اون پر شیطان پس لازم گر اوپر تجھ کو جماعت پس سوا اسکی نہین کہ کہاتا ہی بھیڑیا اوس بکری کو جو دور ہوتی ہی گلے سی روایت کی یہہ احمد و ابوداؤد و نسائی نی ف یعنی اگر تین شخص بستی مین یا بادیہ مین یعنی جنگل مین رہتی ہون و جماعت نماز کی نہ ہوتی ہو تو شیطان اون پر غالب ہوتا ہی ع

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ یَمْنَعْہُ مِنِ اتِّبَاعِہٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ صَلّٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سنی اذان کہنیوالی کی پس باز رکہی اوسکو متابعت اذان کی تابعداری سی کوئی عذر کہا صحابہ نی اور کیا ہی عذر کہا فرمایا یعنی دشمن سی یا بیماری سی نہین قبول کیجاتی اوس سی نماز جو کہ بغیر جماعت کی پڑہی یعنی اگرچہ مسجد مین پڑہی روایت

کی ہے ہو ۱۲ اور دار قطنی نے ف کہا صحابہ نے کیا ہی عذر یعنی جب ابن عباس نے یہہ حدیث بیان کی تو لوگون نے پوچھا کہ عذر کیا ہی
تو نے کہا ڈر یعنی ڈر جانکا ہو یا بیمار کا یا مال کا اور کہا ابن ملک نے کہ ڈر ظالم کا ہو یا قرضدار کا اور ہو یہہ مفلس اور عذر اوپر بیان ہی
ہو چکی ہین کہ یہہ خواہ بہت جاڑا ہو یا کھانا موجود ہو یا حاجت استنجی کی ہو پس یہہ سب چیزین عذر ہین اور اور عذر ہمارے ہی
یعنی ایسی جماعت سے کہ پنجوقتہ مسجد مین اذانی شرط اہمیہ پس حاصل یہہ کہ جو کوئی اذان سنی اور یہہ عذرون کی تابعداری نکری یعنی جماعت
مین ملا عذر نہ حاضر ہو تو نماز اوسکی نہین قبول ہوگی اور اگر عذر سے حاضر ہوا تو مقبول ہی اور جتنی قبول ہوئی نماز کی یہہ ہین کہ ثواب
نہین پایا وہ اوس نماز کا اگرچہ وضیت ساقط ہو جاتی ہی جیسیکہ نماز زمین غصب کی گئی مین پڑہی اور اسیطرح جمع کرنا ساتھہ مال حرام
کی اور اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ نہین فضیلت ہی بیچ ترک جماعت کی کسیلیے کہ عذر سے بسبب حدیث کی اور اوسکی کہ پہلی گذری موع

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ
أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ

اور روایت ہی عبداللہ بن ارقم سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تہے جسوقت کہ قایم کیجاوے نماز اور پاوے
حاجت پاخانہ کی پس چاہیے کہ شروع کرے پہلے پاخانہ کی یعنی اگرچہ جماعت فوت ہو روایت کی ترمذی نے اور روایت کی مالک اور ابوداؤد
اور نسائی نے مانند اسکی **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ
لَا يَؤُمُّ مِنْ رَجُلٍ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ
فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ رَوَاهُ
أَبُوْدَاوٗدَ وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین
کہ نہین حلال اوسکی کسیکی یہہ کہ کرے اونکو نماز امام ہو اوسی قوم کا پس خاص کرے اپنی کو ساتھہ دعا کی بدون اونکی یعنی بدون شریک
کرنی اونکی پس اگر کیا یہہ پس تحقیق خیانت کی اونکی اوسنے اونکی اور نہ نظر کرے اندر گہر کسیکی پہلی اس سے کہ اذن مانگی پس اگر کیا یہہ پس تحقیق
خیانت کی اونکی اوسنے اور نہ نماز پڑہی وہ حالت مین کہ بند کئی ہو پیشاب یا پاخانہ کو یہانتک کہ ہلکا ہو یعنی استنجی سے فارغ ہو روایت کی یہہ
ابوداؤد نے اور ترمذی نے مانند اسکی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ
لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تاخیر کرو نماز کو
یعنی اوسکی وقت سے اوسی واسطے کہانیکی اور نہ واسطے غیر اوسکی کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین ف اوپر جو گذرا ہی کہ کہانا پہلی کہا لیا کرے
اور نماز بعد پڑہی اور بیان فرمایا کہ نماز کو تاخیر کرو طعام وغیرہ کی لیی تو یہہ محمول ہی اسپر کہ تاخیر کرنی مین وقت جاتا ہو تو جب ہی حکم
ہی کہ تاخیر کرے اور وہ حکم اوس صورت مین ہی کہ وقت فراغ ہو اور کہانا حاضر ہو اور خواہش ہو اوسکی تو جب ہی چاہیے کہ پہلی کہالے
پس تعارض باقی رہا دو حدیثون مین ۴ ح **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ
رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ أَوْ مَرِيْضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى
يَأْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةَ
فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ

الخمس حیث ینادی بہن فان اللہ شرع لنبیکم سنن الہدی وانہن من سنن الہدی ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ہذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم ومن رجل یتطہر فیحسن الطہور ثم یعمد الی مسجد من ہذہ المساجد الا کتب اللہ لہ بکل خطوۃ یخطوہا حسنۃ ورفعہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا سیئۃ ولقد رایتنا وما یتخلف عنہا الا منافق معلوم النفاق ولقد کان الرجل یؤتی بہ یہادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف رواہ مسلم ۔ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تحقیق دیکہا مینی اپنی تئین اور اوصحابہ کو اوسحالت مین کہ نہین پیچہی رہتا تہا نماز یا جماعت سی مگر منافق کہ معلوم اوظاہر تہا نفاق اوسکا یعنی جو کہ نفاق پوشیدہ رکہتا تہا وہ بہی نہین باز رہتا تہا جماعت سی یا ہمارے یعنی جو کہ اصلا طاقت مسجد مین آنیکی نرکہتا ہو وہ بہی باز رہتا تحقیق تہا ہمارا کہ البتہ چلتا دو میان دو شخصون کی یہانتک کہ آتا نماز مین اور کہا ابن مسعود نی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سکہایا ہمکو طریقی ہدایت کی اور تحقیق طریقون ہدایت کی سی ہی نماز پڑہنی یعنی جماعت سی اوس مسجد مین کہ اذان دی جاتی ہو اوسمین اور ایک روایت مین یون ہے کہ کہا ابن مسعود نی جس شخص کو خوش آوی یہہ کہ ملاقات کریی اللہ تعالی سی کل کو پورا مسلمان پس چاہیی کہ محافظت کریی ان پانچون نمازون پر اوس جگہہ کہ اذان دیجاوی واسطی اونکی یعنی جماعت سی اللہ تعالی نی مقرر کیی واسطی نبی تمہارے کی طریقی ہدایت کی اور تحقیق یہہ نمازین پانچون جماعت سی پڑہنی طریقون ہدایت کی سی ہین اور اگر تحقیق تم نماز پڑہو اپنی گہرونمین یعنی اگرچہ جماعت سی پڑہو جیسا کہ نماز پڑہتا ہی یہہ پیچہی رہنی والا اپنی گہر مین البتہ چہوڑو گی سنت نبی اپنی کی اور اگر چہوڑو گی تم سنت نبی اپنی کی البتہ گمراہ ہو گی اور نہین کوئی شخص کہ وضو کریی پس اچہا وضو کریی یعنی واجبات اور آداب اوسکی بجالاوی پہر قصد کریی طرف مسجد کی ان مسجدمین سی مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بدلی ہر قدم کی کہ قدم رکہتا ہی ایک نیکی اور بلند کرتا ہی اوسکو بسبب اوس قدم کی ایک درجہ اور دور کرتا ہی اوس سی بسبب اوسکی ایک برائی اور البتہ تحقیق دیکہا مینی اپنی تئین اور صحابہ کو اوس حالت مین کہ نہین پیچہی رہتا تہا جماعت سی مگر منافق اپسا کہ معلوم تہا نفاق اوسکا اور تحقیق تہا آدمی ہمارے کہ لایا جاتا نماز مین اوسحالت مین کہ تکیہ کرتا دو میان دو آدمیون کی یعنی بسبب نہایت ضعف کی یہانتک کہ کہڑا کیا جاتا صف مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** سنن ہدی یعنی وہ طریقی کہ عمل کرنا اوپر موجب ہدایت اور پہنچنی کا درگاہ قرب اور رضا باری تعالی کا ہوا فعال حضرت کی دو طرح کی تہی ایک وہ کہ حضرت بطریق عبادتی کی کرتی تہی اور ایک وہ کہ بطریق عادتی کرتی جو بطریق عادت کی کرتی اونکو سنن زوائد کہتی ہین اور جو بطریق عبادت کی کرتی تہی اونکو سنن ہدی کہتی ہین یہہ آلی سنن ہدی کی دو قسمین ہین سنن موکدہ اور سنن غیر موکدہ وسنن موکدہ وہ ہین کہ حضرت نی بطریق مواظبت کی یعنی ہمیشہ کی اور فرمایی اور غیر موکدہ وہ کہ بعضی مواظبت اور تاکید نہ کی اور یہان سنن ہدی سی سنن موکدہ مراد ہین اور جو کہ جماعت کو واجب کہتی ہین اونکی یہی یہہ منافی نہین اسلیی کہ واجب یہی سنن ہدی مین داخل ہی لغۃ اور روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بطریق مرفوع کہ فرمایا ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق وہ ہی کہ سنا اللہ کی پکارنیوالی کو پکارتا ہی طرف نماز کی پس نہ جواب دیا اوسکو روایت کی یہہ احمد اور طبرانی نی پس معلوم ہوا کہ یہہ وعید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اوپر ترک کرنی جماعت کی مسجد مین اور یہہ جو کہا کہ جیسا کہ نماز پڑہتا ہی یہہ پیچہی رہنی والا ظاہر یہہ ایک شخص تہا کہ جماعت مین نہین حاضر ہوتا تہا ع ۔ ومولانا **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال**

لَوْلَا مَا فِی الْبُیُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّیَّۃِ اَقَمْتُ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْیَانِیْ یُحَرِّقُوْنَ مَا فِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ اگر نہ ہوتین گھر مین عورتین اور اولاد حکم کرتا مین برپا کرنی نماز عشا کا اور حکم کرتا مین خادمون اپنی کو کہ جلادین اوسچیز کو کہ گھر مین ہی ساتھ آگ کی روایت کی یہہ احمد نی ف یعنی عورتین اور بچی گھر مین ہوتی ہین اور اون پر جماعت واجب ہین اگر یہہ گھر مین نہین ہوتی تو حکم کرتا نماز عشا کی برپا کرنی کا اور صحابہ کو کہتا کہ جو لوگ جماعت مین حاضر نہین ہوتی اونکو اور اونکی اسباب کو جلادین اس سی معلوم ہوا کہ ترک جماعت بڑا گنہگار ہوتا ہی کہ جسکی سزا یہہ ہوئی کہ حضرت نی ارادہ اوسکی جلانی کا کیا ۱۲ ح وعنہ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنَّا فِی الْمَسْجِدِ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ فَلَا یَخْرُجْ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی وہین سی ہی کہ کیا حکم ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جبوقت ہوتم مسجد مین پس اذان دیجاوی نماز کی پس نہ نکلی ایک تمہارا یہان تک کہ نماز پڑہی روایت کی یہہ احمد نی ف یہہ نہی ہماری مذہب مین اوسکی لیی ہی کہ وہ شخص منتظم ہو کہین کی جماعت کا یعنی گر امام اور مسجد کا چلا جاوی بعد اذان کی مکروہ نہین اور اگر نماز پڑہ چکا ہی تو نکلنا مکروہ نہین مگر جس صورت مین کہ موذن تکبیر شروع کردی تو ظہر اور عشا مین چاہیی کہ شریک ہو جاوی تا متہم نہووی ساتھ ترک جماعت کی اور امامونکی نزدیک ہر نماز مین شریک ہو جانی ن وعن اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَمَا اُذِّنَ فِیْہِ فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی شعثا سی کہ کہا نکلا ایک شخص مسجد سی بعد اسکی کہ اذان کہی گئی اوسمین پس کہا ابو ہریرہ نی اس شخص نی تحقیق نافرمانی کی ابو القاسم کی صلی اللہ علیہ وسلم کا اونپر درود اللہ کا اور سلام روایت کی یہہ مسلم نی وعن عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَہُ الْاَذَانُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ یَخْرُجْ لِحَاجَۃٍ وَھُوَ لَا یُرِیْدُ الرَّجْعَۃَ فَھُوَ مُنَافِقٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عثمان بن عفان رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پایا اوسکو اذان نی مسجد مین پہر نکلا نہ نکلا اوسطی کسی حاجت کی اور وہ نہین ارادہ رکہتا پہرانی کا پس وہ منافق ہی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی گنہگار ہی بسبب ترک کرنی جماعت کی مانند منافق کی ہوا ۱۲ وعن ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یُجِبْہُ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسنی سنی اذان پس نجواب دیا اوسکو پس نہین نماز یعنی کامل یا مقبول واسطی اوسکی مگر عذر سی یعنی جو عذر کہ اوپر مذکور ہوئی اگر اونکی سبب سی مسجد مین نہ آیا خیر کچہہ مضائقہ نہین روایت کی یہہ دار قطنی نی ف پس جواب دیا یعنی زبان سی جواب دیا اور مسجد مین نہ آیا اور اصل جواب یہی ہی کہ مسجد مین آوی ۱۲ وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمَدِیْنَۃَ کَثِیْرَۃُ الْھَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَھَلْ تَجِدُ لِیْ مِنْ رُخْصَۃٍ قَالَ ھَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَیَّ ھَلًا وَلَمْ یُرَخِّصْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن ام مکتوم سی کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق مدینی مین بہت موذی جانور ہین اور درندی ہین اور مین ہون اندہا پس ایا پاتی ہو میری لیی رخصت کہ جماعت مین نہ آون فرمایا کیا سنتا ہی تو حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہا کہ ہان فرمایا پس حاضر ہو اور نہ رخصت دی تہوڑی جماعت کی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف سنتا ہی تو آخر تک یعنی اذان تو سنتا ہی

ان کلمون کو خاص اسلئے کیا کہ انہین معنی طلب کے ہین ۱۲ ع ✤ وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام درداسی کہ کہا آئی مجہہ ابو درداسی یعنی خاوند اکل اور وہ غصہ ہوتے پس کہا مینی کس چیز نی غصہ مین ڈالا مجکو کہا قسم اللہ کی نہین جانتا مین امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کچہہ مگر تحقیق وہ نماز پڑہتی ہین جماعت سی یعنی اور اب وسکو ہی ترک کرلی ہین روایت کی یہہ بخاری نی وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمَ ابْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ وَمَسْكَنُ سُلَيْمٍ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلٰى شِفَاءِ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَ لَهَا مَا اَرَى سُلَيْمًا فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّهُ بَكَّرَ يُصَلِّيْ فَظَلَّتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سی کہ کہا تحقیق عمر بن خطاب نی نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز صبح مین اور تحقیق حضرت عمر صبح کو گئی طرف بازار کی اور مکان سلیمان کا تہا درمیان مسجد اور بازار کی پس گذرے اوپر شفا کی کہ نام سلیمان کی ماں کا ہی پس کہا عمر نی واسطے اوسکی کہان ہین کہا مینی سلیمان کو نماز صبح مین پس کہا ماں سلیمان کی نی تحقیق سلیمان نی رات گذاری تہی نماز پڑہتی پس غلبہ کیا انکہون اوسکی نی یعنی نیند اوسکی نی پس کہا حضرت عمر نی البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت مین ہبتر ہی طرف میری قیام کرنی میری ہی رات کو روایت کیے یہہ مالک نی ف اس سی معلوم ہوا کہ نماز صبح کی جماعت سی پڑہنی افضل ہی نماز رات اور تہجد کی سی ✤ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو شخص اور زیادہ اون سی جماعت ہی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی اگر دو آدمی ہون دین ایک امام اور دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہی ✤ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بلال بن عبداللہ بن عمر سی وون نی نقل کی اپنی باپ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ منع کرو عورتون کو اون کی حصے مسجدون سی جبکہ پروانگی مانگین تم سی مسجد کی جانی کی یعنی سبب جاسز ہونی مسجدون کی جو ثواب اونمین ملتا ہی اوسکی حاصل کرنسی روکو نہین یعنی نماز کی لیی مسجد مین جانی دو پس کہا بلال نی قسم ہی اللہ کی البتہ منع کرینگی ہم اونکو پس کہا بلال کو عبداللہ نی کہتا ہون مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تو کہتا ہی البتہ منع کرینگی ہم اون کو اوپر روایت سالم کی روایت کیا اون نی اپنی باپ سی کہا پہر متوجہ ہوی بلال پر عبداللہ پس گالی دی اوسکو بڑا کہتا نہین سنا مینی اونکو کبہی بڑا کہا ہوا وسکو مانند اوسکی کبہی اور کہا کہ خبر دیتا ہون مین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تو کہتا ہی قسم ہی اللہ کی البتہ منع کرینگی ہم اون کو روایت کیے یہہ مسلم نی ف ظاہر یہہ ہی کی عبداللہ غصے سلیمی ہوی کہ اسطرح جواب دینی مین مقابلہ معلوم ہوتا تہا حدیث کا ساتہہ رای کی اگر

خدا فساد وقت کا بیان کرتی اور کہتی کہ اسوقت مین مناسب نہین ہی عورتون کو نکلنا تو وہ شاذ ہوتی اور اسلیی اتباع کیا ہی اونکا علمارنی بیچ منع کرنی نکلنی عورتون کی پس ہدایہ مین لکھا ہی کہ نہ نیت کریی امام عورتون کی ہماری زمانہ مین کہا ابن ہمام نی اسلیی کہ وہ منع کی گئی ہین حضور جماعات سی اور پہلی گذر ہی چکا ہی مظہر سی کہ یہہ نکلنا اونکا طرف مسجد کی نماز کی لیی ہماری زمانی مین مکروہ ہی ؛ ح ع ؛ **وعن** مجاهد عن عبد الله بن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یمنعن رجل اهله ان یاتوا المساجد فقال ابن لعبد الله بن عمر فانا نمنعهن فقال عبد الله احدثک عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وتقول هذا قال فما کلمه عبد الله حتی مات رواه احمد

اور روایت ہی مجاہد سی اون نی نقل کی عبد اللہ بن عمر رضی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ منع کری کوئی شخص اہل اپنی کو اس سی کہ آوین مسجد ونمین پس کہا ایک بیٹی عبد اللہ بن عمر کی نی یعنی بلال نی ہم منع کرینگی اونکو پس کہا عبد اللہ نی مین حدیث بیان کرتا ہون تجکو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تو کہتا ہی یہہ کہا مجاہد نی پس نہ بولی اوس سی عبد اللہ یہان تلک کہ وفات ہوئی روایت کی یہہ احمد نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا ترک کرنا ملاقات کا اولاد سی واسطی ترک کرنی سنت کی ؛ ح ؛ **باب تسویۃ الصف** باب ہی بیچ بیان برابر کرنی صف کی **ف** یعنی آپس مین ملکر کھڑی ہین درمیان مین جہد راپن نرکھین اور آگی پیچھی ٹیڑھی نہ کھڑی رہین برابر کھڑی رہین اور اگر صفین کئی ہون اسطرح کھڑی ہون کہ فرق درمیان مین برابر رہی ؛ ح ؛ **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** النعمان بن بشیر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بها القداح حتی رای انا قد عقلنا عنه ثم خرج یوما فقام حتی کاد ان یکبر فرای رجلا بادیا صدره من الصف فقال عباد الله لتسون صفوفکم او لیخالفن الله بین وجوهکم رواه مسلم روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی صفین ہماری یہان تک کہ گویا برابر کرتی ساتہہ اونکی تیرون کو یہان تک کہ دیکہا تحقیق سمجہی ہم اوسی یعنی برابر کرنا صفون کا پہر نکلی ایکدن پس کہڑی ہوی یہان تک کہ قریب تہی کہ تکبیر کہین پس دیکہا ایک شخص کو کہ باہر نکلا ہوا ہی سینہ اوسکا صف سی پس کہا ای بندہ اللہ کی برابر کرو اپنی صفونکو یا خلاف ڈالی گا اللہ درمیان ذاتون تمہاری روایت کی یہہ مسلم نی **ف** گویا برابر کرتی ساتہہ اونکی تیرونکو یہہ مثل ہی بیچ راستی اور ہمواری کی کہ تیرونسی چیزونکو ہموار اور سیدہا کرتی ہین یہان مبالغہ ہی کہ صفونکو ایسا سیدہا اور برابر کرتی کہ تیرونکو اون سی سیدہا کرسکین اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ عبارت محمول قلب پر ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ گویا برابر کرتی اونکو ساتہہ تیرون کی اور حاصل اخیر جملہ کا مظہر نی یہہ بیان کیا ہی کہ ادب ظاہر کا علامت ہی ادب باطن کا پس اگر نہ اطاعت کروگی اللہ اور رسول کی حکم کی ظاہر مین تو یہہ پہنچاویگا طرف اختلاف قلوب کی پس باعث ہوگا کدورت کا پہر سرایت کریگی یہہ طرف ظاہر تمہاری پس واقع ہوگا درمیان تمہاری عداوت اس طرحکی کہ اعراض کریگا بعض تمہارا بعض سی ؛ ح ع ؛ **وعن** انس قال اقیمت الصلوٰة فاقبل علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم بوجهه فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظهری رواه البخاری وفی المتفق علیه قال اتموا الصفوف فانی اراکم من وراء ظهری

اور روایت ہی انس سی کہ کہا قائم کی گئی نماز پس متوجہ ہوی ہمپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ساتہہ منہ اپنی کی پس فرمایا سیدہی کرو

اپنی صفون کو اور آپس مین نزدیک کھڑی رہو پس تحقیق مین دیکھتا ہون تم کو پیچھی پیٹھ اپنی کی سی یعنی نماز کی حالت مین مکاشفہ سی مصلیون کا حال معلوم کرتا ہون روایت کی یہہ بخاری نی اور بیچ بخاری اور مسلم کی یہہ ہی کہ پورا کرو صفونکو پس تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو پیچھی پیٹھ اپنی کی سی ف پورا کرو صفون کو یعنی جب تلک پہلی صف بھر نلی دوسری صف نہ قائم کرو ۱۲ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوّوا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوٰۃ متفق علیہ الا ان عند مسلم من تمام الصلوٰۃ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر کرو صفون اپنی کو پس تحقیق برابر کرنا صفون کا تمام کرنی نماز مین سی ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی مگر یہہ کہ نزدیک مسلم کی لفظ من تمام الصلوٰۃ کا ہی ف یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہی اقیموا الصلوٰۃ یعنی پڑہو نماز ساتھہ تعدیل ارکان اور رعایت سنن اور آداب کی پس فرمایا کہ برابر کرنا صفونکا ہی اوسمین سی ہی ۱۲ ع **وعن** ابی مسعود الانصاری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوٰۃ ویقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم قال ابو مسعود فانتم الیوم اشد اختلافا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکھتی ہاتھہ اپنی ہمارے مونڈہون پر نماز مین یعنی بوقت ارادہ کرنی نماز پڑہنی کا اور فرماتی برابر ہو جاؤ اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہونگی دل تمہارے چاہیے کہ متصل ہون میرے تم مین سی صاحبان بلوغ کی اور عقل کے پہر وہ لوگ کہ قریب ہین اونکی کہا ابو مسعود نی پس تم آج کی دن بہت اختلاف کرنی ہو روایت کی یہہ مسلم نی ف اور نہ اختلاف کرو یعنی بدن برابر رکھو ورنہ دلون مین اختلاف پڑیگا تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ درمیان قلب اور اعضا کی تعلق عجیب اور تاثیر غریب ہی کہ سرایت کرتی ہی مخالفت ہر ایک کی طرف دوسری کی کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ ٹھنڈک ظاہر کی تاثیر کرتی ہی باطن مین اور اسیطرح باطن کے ظاہر مین اب آگی ترتیب جماعتون کی بیان کی کہ متصل ہون میرے یعنی پہلی صف مین کھڑی ہون صاحبان بلوغ کی اور عقل کی تا یاد کرین کیفیت نماز کی اور احکام اوسکی اور پہنچادین امت کو پہر دوسری صف مین وہ کہ قریب اونکی ہین یعنی لڑکی اور جو کہ قریب بلوغ کی ہین کہ اونکو مراہق کہتی ہین پہر تیسری صف مین کہ قریب اونکی ہین یعنی خناثی کہ علامت مردی اور زنی دونونکی رکھتی ہین اور بعد انکی صف عورتون کی کھڑی رہی وہ نہین ذکر کی اسلیے کہ متعین ہین کہ بعد ان کی وہی ہین اور پس تم آج کی دن بہت اختلاف کرتی ہو یعنی سبب اس اختلاف و فتنون کا یہی ہی کہ صفین اپنی برابر نہین کرتی ۱۲ ع **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثلثا وایاکم وہیشات الاسواق رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی چاہیے کہ نزدیک ہون میرے تم مین سے صاحب بلوغ کی اور عقل کی پہر وہ لوگ کہ قریب ہین اون کی تین بار فرمایا اور بچو تم شور کرنی بازارون کی سی یعنی مسجدون مین شور مانند شور بازارون کی نہ کرو روایت کی یہہ مسلم نی ف تین بار فرمایا یعنی حدیث مین ثم الذین یلونہم کو تین بار فرمایا پس مراتب صفون کی چاہیے پہلی حدیث مین جماعت عورتون کی نہین مذکور ہوی اور یہان مذکور ہوی ۱۲ ع **وعن** ابی سعید الخدری قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ تاخرا فقال لہم تقدموا وأتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم لا یزال قوم یتاخرون حتی یؤخرہم اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا دیکھی حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یارون اپنی مین تاخیر پوفی مایا واسطی وٹکی آگی بڑہو اور اقتدا کرو میرا اور چاہیی کہ اقتدا کرین ساتہہ تمہاری
وہ کہ ہون پیچہی تمہاری ہمیشہ رہی گی ایک قوم تاخیر کرتی یہان تک کہ پیچہی ڈالیگا اونکو اللہ یعنی حرمت و فضل اپنی سی روایت کی یہہ مسلم نی ف
یارون اپنی مین تاخیر یعنی دیکہا کہ پہلی صف سی پیچہی رہی جاتی ہین اونکو فرمایا کہ آگی بڑہو اور پہلی صف مین کہڑی رہو اور اقتدا کرو میرا یعنی
پیچہے سے متصل کہڑی رہو تا افعال میری دیکہو اور تمہاری متابعت وہ کرین تمہاری پیچہی کہڑی ہون اسلیی کہ صف پیچہی کی متابعت اگلون
کی کرتی ہی یعنی افعال اونکی یکہتی ہین اور اوسی طرح وہ بہی کرتی ہین اور متابعت باعتبار ظاہر کی ہی ورنہ حقیقت مین سب تابع امام ہی
کے ہین ۲ع ۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَنَا حِلَقًا فَقَالَ
مَالِيْ أَرَاكُمْ عِزِيْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکہا ہمکو کہ بیٹہی ہین حلقی حلقی بنائی ہوئی
پس فرمایا کیا ہی واسطی میری دیکہتا ہون مین تمکو جماعتین ایک ایک یعنی یون نہ بیٹہنا چاہیی کہ علامت نا اتفاقی کی ہی پہر نکلی ہمپر یعنی
اور وقعہ اسکی پس فرمایا کیا نہین صف باندہتی تم یعنی نماز مین مانند صف فرشتون کی نزدیک پروردگار اپنی کی یعنی جیکہ بندگی کی
لیے کہڑی ہوتی ہین پس کہا ہمنی اسی رسول خدا کی اور کیطرح صف باندہتی ہین فرشتی نزدیک پروردگار اپنی کی فرمایا پورا کرتی ہین پہلی
صفون کو اور ملکر کہڑی ہوتی ہین صف مین روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا
أَوَّلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صف مردون کی پہلی صف اور
بدترین صف مردون کی پچہلے اور بہترین صف عورتون کی پچہلی صف اور بدترین صف عورتون کی پہلی صف روایت کی یہہ مسلم نی
ف مراد بہتر سی کثرت ثواب کی ہی یعنی پہلی صف والی بہت ثواب پاتی ہین اور مردون کی پہلی صف بہتر اسلیی ہوتی ہی کی امام سی قریب
ہوتی ہین اور عورتون سی دور اور اخیر کی بری اسلیی ہوتی ہی کی امام سی دور ہوتی ہین اور عورتونسی نزدیک اور عورتون کی اول صف
بری اسلیی ہوتی ہی کی مردون سی نزدیک ہوتے ہین اور اخیر کی بہتر ہوتی ہی اسلیی کی مردون سی دور ہوتی ہین پس دونکو اول صف کی رغبت
کرنی چاہیی اور عورتون کو پچہلی صف کی ۲ع ۲ اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسرا عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
إِنِّيْ لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ملی ہوئی رکہو صفین اپنی یعنی آپسمین خوب ہٹکر کہڑی رہو اور نزدیکی کرو درمیان
صفون کی یعنی دو صفون مین تنا فرق نرہی کہ ایک صف بیچ مین کہڑی ہوسکی اور برابر رکہو گردنین یعنی کوئی تم مین سی بلند جگہہ پر نہ کہڑا رہی بلکہ برابر
جگہہ پر کہڑی رہو تا گردنین برابر رہین پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق مین دیکہتا ہون شیطان کو داخل ہوتا
ہے بیچ شگافون صف کی گویا کہ وہ سیاہ بچا ہی کبریکا روایت کی یہہ ابوداود نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی وہنہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا کرو صف پہلی کو پھر اوسکو کہ نزدیک ہی اوسکی پھر جو کچھ کہ ہو نقصان سو رہو پچھلے صف مین روایت کی یہہ ابو داود نی **وعن** البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ وملئکتہ یصلون علی الذین یلون الصفوف الاولی وما من خطوۃ احب الی اللہ من خطوۃ یمشیھا یصل بھا صفا رواہ ابو داود اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بھیجتی ہین اون لوگونپر کہ قریب ہوتی ہین پہلی صفونکی اور نہین کوئی قدم بہت محبوب طرف اللہ کی اوس قدم سی کہ چلی اور ملاوی ساتہہ اوسکی صف کو یعنی اگر صف مین جگہہ خالی رہگئی ہو وہان جا کہڑا رہی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** قریب ہوتی ہین پہلی صفون کی جب حضرت نی فضیلت پہلی صف کی بہت بیان فرمائی تو اشارہ کی ساتہہ فضیلت دوسری صف کی بہی کہ بعد صف اول کی اوسکو بہی فضیلت ہی دوسرون کہ بعد اوسکی مین کرکی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی میامن الصفوف رواہ ابو داود اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بھیجتی ہین اوپر داہنی طرف والی صفونکی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ کہڑی ہونا داہنی طرف امام کی اگرچہ دور ہو امام سی افضل ہی کہڑی ہونی سی بائین طرف اگرچہ نزدیک ہو اور اگر بائین طرف خالی ہو نمازیون سی تو افضل ہی بائین طرف کہڑی ہونا واسطی عایت ملنی نظر فون کی ع **وعن** النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی صفوفنا اذا قمنا الی الصلوٰۃ فاذا استوینا کبر رواہ ابو داود اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی یعنی ہاتہہ زبان سی صفون کو جسوقت کہ کہڑی ہوتی ہم طرف نماز کی پس جب برابر ہو چکتی تکبیر تحریمہ کہتی روایت کی یہہ ابو داود نی **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عن یمینہ اعتدلوا سووا صفوفکم وعن یسارہ اعتدلوا سووا صفوفکم رواہ ابو داود اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی داہنی طرف اپنی سیدہی کہڑی رہو اور برابر کرہو صفین اپنی اور بائین طرف فرماتی سیدہی کہڑی ہو اور برابر کرہو صفین اپنی روایت کی یہہ ابو داود نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوٰۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین تمہارین وہ ہین کہ بہت نرم ہون مونڈہی اونکی نماز مین روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اسکی معنی علمانی کنتی طرح پر لکہی ہین ایک تو یہہ کہ اگر صف مین کہڑا ہوا اور حکم کرے اوسکو کوئی مونڈہی برابر کہڑا ہونیکی لیی تو تکبر نکرے اور کہنا مانی اوسکا اور دوسری یہہ کہ اگر کوئی چاہی کہ صف مین آوی تو منع نکرے اوسکو خصوصا کہ جگہہ خالی ہو اور صف بہرنی کی لیی اور تیسری یہہ کہ نرم کرنا مونڈہون کا کنایہ ہی سکون خشوع و وقار سی یعنی نماز ساتہہ خاطر جمعی کی اور حضور دل اور وقار کی پڑہی ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول استووا استووا والذی نفسی بیدہ انی لاراکم من خلفی کما اراکم بین یدی رواہ ابو داود روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی برابر ہو برابر ہو برابر ہو پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون تمکو پیچہی اپنی سی جیسیکہ دیکہتا ہون تمکو آگی اپنی سی یعنی

ساتہ شاہدہ او یکا شفہ کی روایت کی یہہ ابو داؤدنی **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال ان اللہ وملئکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال ان اللہ وملئکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال وعلی الثانی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم وحاذوا بین مناکبکم ولینوا فی ایدی اخوانکم وسدوا الخلل فان الشیطان یدخل فیما بینکم بمنزلۃ الحذف یعنی اولاد الضان الصغار رواہ احمد

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بھیجتی ہین پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ دوسری پر بھی یعنی فرماؤ کہ پہلی اور دوسری پر رحمت بھیجتی ہین فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بھیجتی ہین پہلی صف پر یعنی اس بار بھی دوسری صف کو نہ ذکر کیا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور دوسری پر بھی فرماؤ فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بھیجتی ہین پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ دوسری پر بھی فرماؤ فرمایا اور دوسری پر بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر کرو اپنی صفون کو اور برابری کرو درمیان مونڈہون اپنی کی یعنی برابر جگہہ مین کہڑی ہو ایک دوسری سی اونچا ہو کر نہ کہڑا ہی اور نرم ہو اگلی ہاتہون بھائیون اپنی کی یعنی اگر کوئی مونڈہی پر ہاتہہ رکہکر صف مین برابر کرسی کہنا مانو اور بند کرو صف کی شگافون کو اسلیی کہ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہی درمیان تمہاری مثل خذف کی یعنی چہوٹی بچی بکری کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** لفظ وعلی الثانی مین جو عطف ہی اسکو عطف تلقین کہتی ہین یعنی پہلی صف کی لیی تو فرمایا دوسری کی لیی ہی ہی فرمائی اور حضرت نی جو چوتہی بار مین دوسری صف کو فضیلت مذکور پہلی صف کی مین شریک کیا اس سی معلوم ہوا کہ درجہ دوسری صف کا کم ہی اول سی ۱۲ ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات الشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ رواہ ابو داؤد وروی النسائی منہ قولہ ومن وصل صفا الی اخرہ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیدہا کرو صفونکو اور برابری کرو درمیان مونڈہون کی اور بند کرو فرجونکو اور نرم ہو بیچ ہاتہون بھائیون اپنی کی اور نہ چہوڑو تم فرجی شیطان کی اور جسنی کہ ملائی صف یعنی خالی جگہہ مین جا کہڑا رہا ملاویگا اوسکو اللہ یعنی ساتہہ فضل اور رحمت اپنی کی اور جسنی توڑی صف توڑی اوسکو اللہ یعنی دور ڈالی گا مقام قرب سی روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور روایت کیا نسائی نی اس حدیث مین سی قول اوسکا من وصل صفا آخر تک یعنی انکی روایت مین من وصل کی اوپر کی عبارت نہین ہی **ف** نرم ہو بیچ ہاتہون بھائیون اپنی کی یعنی ہاتہون سی پکڑ کر برابر کرین صف مین تو کہنا مانو اونکا ع ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توسطوا الامام وسدوا الخلل رواہ ابو داؤد

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ مین رکہو امام کو یعنی داہین بائین طرف امام کی آدمی برابر ہون اور بند کرو شگافون کو روایت کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال قوم یتاخرون عن الصف الاول حتی یؤخرہم اللہ فی النار رواہ ابو داؤد

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہی گی قوم کہ پیچہی ہٹی رہی گی پہلی صف سی یہان تک کہ پیچہی ہٹی رکہی گا اونکو اللہ

دوزخ مین روایت کی یہہ ابو داؤد نی ف حتی یوخرہم اللہ فی النار یعنی کریگا آخر الامر اونکو دوزخمین یا کریگا اونکو پیچھی رہنی والا دوزخمین حاصل یہہ کہ سبقت کرنی چاہیی تہی پہلی جماعت کی طرف اسنی جو اپنی کو ایسی ثواب سی محروم رکہا یہہ پیچھی کہڑا رہا اوسکی بدلی مین یہہ سزا دی گا ع + وعن وابصۃ بن معبد قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی خلف الصف وحدہ فامرہ ان یعید الصلوٰۃ رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وقال الترمذی ھذا حدیث حسن اور روایت ہی وابصہ بن معبد سی کہ کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تہا پیچھی صف کی اکیلا پس حکم کیا اوسکو یہہ کہ پہر پڑہی نماز روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہی ف پہلی صف مین جگہہ خالی تہی اور پہر وہ شخص پیچھی کہڑا ہوا تہا اوسکو نماز پہیرنی کو فرمایا ازراہ استحباب کی اسلیی کہ ترک امر مکروہ کا ہوا امام احمد کی نزدیک نماز نہین ہوتی اکیلی پڑہنی والی کی پیچھی صف کی اور تینون امامون کی نزدیک نماز ہو جاتی ہی لیکن اکیلی پڑہنی چاہیی نہین کہ مکروہ ہی ع

باب الموقف

باب ہی بیچ بیان جگہہ کہڑی ہنی امام کی اور مقتدی کے

الفصل الاول

فصل پہلی

عن عبد اللہ بن عباس قال بتّ فی بیت خالتی میمونۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فقمت عن یسارہ فاخذ بیدی من وراء ظہرہ فعدلنی کذلک من وراء ظہرہ الی الشق الایمن متفق علیہ روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا رات گذاری مینی بیچ گہر اپنی خالہ میمونہ کی پس کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنی لگی یعنی تہجد کی پس کہڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا ہاتہہ میرا پیچھی پیٹہہ اپنی سی پس پہیرا مجکو اسطرح یعنی ہاتہہ پکڑ کر پیچھی پیٹہہ اپنی سی طرف پہلو داہنی کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف شرح السنہ مین لکہا ہی اس حدیث سی کئی مسائل نکلی ایک تو یہہ کہ جائز ہی نماز نفل جماعت سی اور دوسری یہہ کہ مقتدی ایک ہو تو امام کی داہنی طرف کہڑا ہو اور تیسرا یہہ کہ جائز ہی تہوڑا سا عمل نماز مین اور چوتہا یہہ کہ مقتدی کو جائز نہین کہ اگی ہو امام کی اسلیی کہ آنحضرت نی ابن عباس کو پیچھی سی پہیرا اور پانچوین یہہ کہ جائز ہی امامتہ پیچھی اوسکی کہ نیت کری امامتہ کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر اکیلا نمازی امام کی پیچھی یا بائین طرف نماز پڑہی تو جائز ہی لیکن برا ہی ع + وعن جابر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت حتی قمت عن یسارہ فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینہ ثم جاء جبار بن صخر فقام عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ بیدینا جمیعا فدفعنا حتی اقامنا خلفہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تا کہ نماز پڑہین پس آیا مین یہان تک کہ کہڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا ہاتہہ میرا پہر پہیرا مجکو یہان تک کہ کہڑا کیا مجکو داہنی طرف اپنی یعنی داہنا ہاتہہ پکڑ کر پیٹہہ کی پیچھی سی کہینچکر داہنی طرف کہڑا کیا پہر آیا جبار بن صخر پس کہڑا ہوا بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پکڑی حضرت نی دونو ہاتہہ ہماری اکٹھی یعنی اپنی داہنی ہاتہہ سی بایان ہاتہہ ایک کا پکڑا اور بائین ہاتہہ سی دایان ہاتہہ دوسرے کا پہیر ہٹایا ہمکو یہان تک کہ کہڑا کیا ہمکو پیچھی اپنی روایت کی یہہ مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ مقتدی اگر ایک ہو تو داہنی طرف کہڑا رہی اور اگر ایک سی زیادہ ہون تو پیچھی کہڑی ہین اور کہا قاضی نی کہ اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ ہاتہہ سی ایکبار حرکت کرنی یا دو بار متصل نہین باطل کرتی نماز کو اور اسیطرح زیادہ بہی اگر فرق سی ہو ع + وعن انس قال صلیت انا ویتیم فی بیتنا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وام سلیم خلفنا رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سی کہ کہا نماز پڑہی میں اور یتیم نی پیچہے ہمارے نی پیچہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ام سلیم پیچہے ہماری تہی روایت کی یہہ مسلم نی
ف ام سلیم نام ہی انس کی ماں کا اور یتیم اونکی مبالی تہی بعضی کہتی ہین نام اونکا ہی تہا اور بعضی کہتی ہین نام اوسکا ضمیرہ تہا اور اس سی معلوم ہوا کہ مردونکی صف
اگلی ہووے عورتونکی صف پچلی نی **وعنہ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِاُمِّہٖ اَوْ خَالَتِہٖ قَالَ فَاَقَامَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ
وَاَقَامَ الْمَرْاَۃَ خَلْفَنَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وہنیب سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ساتہہ انس کی اور مان اوسکی کی
یعنی ام سلیم کی یا خالہ اوسکی کی کہا انس نی پس کہڑا کیا مجکو اپنی داہنی طرف کہڑا کیا عورت کو یعنی اپنی ماں یا خالہ کو یہہ ہماری روایت کی یہہ مسلم نی
وعن اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّہٗ اِنْتَہٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَاکِعٌ فَرَکَعَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰی اِلَی
الصَّفِّ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی بکرہ سی یہہ کہ وہ پہنچی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس حالت مین کہ وہ رکوع مین تہی پس رکوع کیا پہلی اس سی کہ پہنچے طرف صف کے
یعنی پہونچے صف مین پہنچی ہی کہ نیت و تحریمہ کرکر رکوع مین شریک ہوگئی نماز مین تہی سجاوی پہر چلی طرف صف کی پس ذکر کیا
اوسکا یہہ واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا زیادہ کرے تجکو اللہ حرص یعنی طاعت پر اور پہر نکرنا اس طرح روایت کی یہہ بخاری نی **ف**
چلی طرف صف کی یعنی ساتہہ دو قدمونکی یا زیادہ اور نہیں مقصود یہہ یعنی پہ دو قدم ہی بلکہ پہر پہر کر پس ایک دو قدم چلنی مین نماز پہیرتے
نہیں آتی لیکن اولی یہہ ہی کہ اس سی بہی احتراز کرے اور لفظ لا تعد مین کسی قول آئی ہین ایک تو ساتہہ ہمزہ کی اور پیش عین کی عود
سی یعنی اس طرح پہر نکرنا اور دوسرا ساتہہ سکون عین کی و بتشدید دال کی عدد سی یعنی جلدی نکرنا چلنی مین طرف نماز کی بلکہ صبر کرے یہان
تک کہ صف مین پہنچی پہر شروع کرے نماز اور تیسرا ساتہہ تشدید ت کی اور زیر عین کی عادہ سی یعنی نہ پہیر نماز جو پڑہ چکا ہی اور قول اول صحیح تر ہی
از راہ عقل و نقل کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوسپر کہ اگیلی کہڑی ہونا پیچہی صف کی باطل نہین کرتا نماز کو اسلیے کہ حضرت نی نماز پہیرنی
کو نظر مانا لیکن کراہیت بلاشبہہ ہی **ف** **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدَبٍ
قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنَّا ثَلٰثَۃً اَنْ یَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہون ہم تین آدمی یہہ کہ آگی ہووے ہمارے
یعنی امام ہو ایک ہمارا روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** دو آدمیون کا بہی یہی حکم ہی ایک امام ہو اور ایک مقتدی **وعن**
عَمَّارٍ اَنَّہٗ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰی دُکَّانٍ یُّصَلِّیْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْہُ فَتَقَدَّمَ حُذَیْفَۃُ فَاَخَذَ عَلٰی یَدَیْہِ
وَاتَّبَعَہٗ عَمَّارٌ حَتّٰی اَنْزَلَہٗ حُذَیْفَۃُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِّنْ صَلٰوتِہٖ قَالَ لَہٗ حُذَیْفَۃُ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا یَقُمْ فِیْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِھِمْ
اَوْ نَحْوَ ذٰلِکَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِکَ اتَّبَعْتُکَ حِیْنَ اَخَذْتَ عَلٰی یَدَیَّ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی عمار سی یہہ کہ وہ امام ہوا ہی لوگون کی شہر مدائن مین کہ قریب کوفی کی ہی اور کہڑی ہوئی چبوترہ پر نماز پڑہتی اور مقتدی
نیچی تہی اوسی پس لی گی حذیفہ یعنی صف پچلی پکڑی دونو ہاتہہ عمار کی یعنی اوسکہینچا اونکو یہانتک کہ اوتر کر برابر مقتدیون کی کہڑی ہون پس
متابعت کی حذیفہ کی عمار نی یہانتک کہ اوتارا اونکو حذیفہ نی چبوترہ سی پس جبکہ فارغ ہوئی عمار نماز اپنی سی کہا واسطے اوسکی حذیفہ نی کیا
نہین سنا تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی جبکہ امام ہوا آدمی ایک قوم کا پس نہ کہڑا ہو اوس جگہہ کہ بلند ہو جگہہ مقتدیون کی سی یا فرمایا

مانند اسکی پس کہا عمار نی پیلی تباع کیا میں تمہارا جسوقت کہ پکڑی تمنی ہاتھ میری روایت کی یہہ ابو داود نی ف کھڑی ہوئی جیوڑی پر یعنی اکیلی کھڑی ہوئی پس اگر کھڑا ہووے امام ساتھہ بعضی مقتدیون کی بلند جگہہ پر تو نہین مکروہ اور اگر مقتدی اونچی پر ہون اور امام اکیلا نیچی کھڑا ہو تو اختلاف کیا ہی مشائخ نی کہا طحاوی نی کہ یہہ نہین مکروہ اسلیی کہ نہین مشابہت ہوتی ہی ساتھہ اہل کتاب کی کیونکہ وہ کھڑا کرتی ہین امام اپنی کو خاص کر بلند جگہہ پر پس وہ منع ہی اونکی مشابہت سی یہہ اور ظاہر روایت مین یہہ ہے مکروہ ہی اسلیی کہ اسمین حقارت امام کی لازم آتی ہی اور بلندی کہ جسپر اکیلی کھڑی بنا امام کو مکروہ ہی مقدار اوسکی کیا ہی بعضون نی کہا ہی کہ بقدر قد آدم کی اور بعضون نی کہا کہ بقدر رانہ کی ہو اور فتوی اسی پی ہی کذا فی شرح المنیتہ اور نماز پڑہنی یعنی عمار نماز پڑہنی کھڑی ہوسی حقیقۃً یا ارادہ نماز کا کیا چنانچہ ظاہر تر یہی ہی اور یا مانند اسکی معنی حذیفہ کو لفظ حضرت کی بعینہٖ یاد نہ تہی اسلیی یہہ کہا کہ یہی لفظ فرمائی تہی یا مانند انکی اور اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ مسئلہ عمار جانتی تہی اور حضرت سی سنا تہا پس بیان عمار عرض وارد ہوتا ہی کہ دیدہ و دانستہ کیون ایسی بات کی جواب اسکا یہہ کہی شاید عمار یہہ بہول گئی ہون گی جب تعرض کیا حذیفہ نی یاد آیا اونکو ع ح وعن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتّٰى سَجَدَ بِالْأَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي اور روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سی کہ تحقیق وہ پوچہی گئی کس چیز سی یعنی کس لکڑ کا تہا منبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا سہل نی وہ تہا جہاؤ بیشہ کی سی بنایا تہا اوسکو فلانی شخص نے کہ غلام آزاد کیا ہوا فلانی عورت کا تہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کھڑی ہوئی اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بنایا رکھا گیا اور کہا گیا یعنی سجدہ مین پس منہ کیا حضرت نی طرف قبلہ کی اور تکبیر تحریمہ کہی نماز کی پیلی اور کھڑی ہوئی لوگ پیچہی حضرت کی پس پڑہا حضرت نی قرآن اور رکوع کیا اور رکوع کیا لوگون نی پیچہی حضرت کی پہر اوٹہایا سر مبارک اپنا رکوع سی پہر پیچہے پانو پس سجدہ کیا زمین پر پہر تشریف لی گئی منبر پر پہر پڑہا قرآن پہر رکوع کیا پہر اوٹہایا سر اپنا پہر ہٹی پیچہلی پانو یہانتک کہ سجدہ کیا زمین پر یہہ لفظ بخاری کی ہین اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی ہی مانند اسکی اور کہا راوی نی بیچ آخر اوس حدیث کی پس جب فارغ ہوئی حضرت متوجہ ہوئی لوگون پر پس فرمایا اے لوگو نہین کیا میں یہہ مگر تاکہ پیروی کرو میری اور تاکہ جانو نماز میری ف جہاؤ بیشہ کی سی یعنی ایک جنگل تہا نوکو سی مدینہ سی ہان درخت بہت سی تہی ہان کی جہاؤ کا منبر بنا تہا اور فلانی کا نام یا قوم رومی تہا اور فلانی کا نام عائشہ انصاریہ اور لکہا ہی نظر نی کہ اوس منبر کی تین زینہ تہی پاس پاس پس اوترنا اوسپر سی آسان ہوتا تہا سا تہا ایک یا دو قدم کی پس فعل کثیر نہین لازم آتا تہا کہ اوس سی نماز باطل ہوتی اور اسمین دلالت ہی اسپر کہ امام جب ارادہ کری تعلیم قوم کا کہ قریب اور دور والی دیکہکر سیکہین تو جائز ہی اوسی اونچی جگہہ پر کھڑی ہونا اور یہہ لفظ بخاری کی ہین اشارہ کیا مؤلف نی ساتھہ اس عبارت کی اور عبارت مابعد کی اسپر کہ یہہ حدیث پیلی فصل مین لانی چاہیی تہی لیکن یہان جو ذکر کی واسطی تابعداری صاحب مصابیح کی کہ ذکر کیا اونہون نی اسکو حسان مین ع وعن عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ

سی کہ نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حجرہ اپنی کی اور لوگوں نے اقتدا کیا حضرت کا باہر حجرہ کی روایت کی ہیہ ابو داود نے ف
خصوصی رمضان شریف میں تکلف کی یعنی جماعت کا مسجد میں یا اپنا گھر میں تنہا اور میں چند شب نماز تراویح کی پڑھی اور لوگوں نے اقتدا کیا ۱۲ منہ

الفصل الثالث

فصل تیسری عن أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلٰوتَهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلٰى لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ أُمَّتِي رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

روایت ہی ابی ملک اشعری سی کہا کیا نے حبہ دوں میں تمکو ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا ابو مالک نے کہ قائم کی حضرت نے نماز اور صف
باندھی مردوں کی اور کھڑا کیا بیچی ونکی لڑکوں کو پیچھے نماز پڑھائی اونکو پس نے کر کہی ابو مالک نے کیفیت نماز آنحضرت کی پھر فرمایا آنحضرت نے ہیٹھ حسی نے
نماز کہا عبد الاعلی نے کہ راوی ہی شک کا ہی ابو مالک نے میں نماز کرتا ہوں ابو مالک کو مگر کہا امت میری کی روایت کیا ابو داود نے آنحضرت سی
کہ فرمایا اسطرح حسی ہی نماز امت میری کی روایت کی ہیہ ابو داود نے ف معنی حدیث ہیں کہ لائق ہی اونکو یہ کہ نماز پڑھیں اسطرح اور آئین تنبیہ ہی
اسپر کہ جو لوگ نماز پڑھتے ہیں اسطرح نہیں ہی حضرت کی متابعت میں سی ۱۲ منہ

وعن قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ إِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتٰى لَا يَسُوْءُكَ اللّٰهُ إِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ أَهْلُ الْعَقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ أَسًى وَلٰكِنْ أَسًى عَلٰى مَنْ أَضَلُّوْا قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوْبَ مَا تَعْنِي بِأَهْلِ الْعَقَدِ قَالَ الْأُمَرَاءُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی قیس بن عبادی کہ کہا اوسوقت کہ میں بیچ مسجد کی تنہا پہلی صف میں پس کھینچا مجکو ایک شخص نے پیچھے میری
کھینچنا پہر ایک طرف کیا مجکو اور کھڑا ہوا میری جگہہ پس قسم ہی اللہ کی نہیں سمجھا میں نماز اپنی کو یعنی جانا میں کہ کسطرح پڑھتا ہوں اور کتنی رکعتیں میں ہیں
بسبب غصی کی کہ آیا مجکو کھینچنی سی شیطان فضل سی وجود پہلی پڑھی ہوئی میری کی پس جسکہ پہر اوہ شخص کھینچنی والا نماز سی اور تمام کی نماز نا گہان
وہ ابی بن کعب نبی پس کہا اونہوں نے ای جوان غم مت کھا مجکو اللہ یعنی بسبب بے خبری کے کہ کی میں ساتھہ تیری تحقیق یہہ وصیت ہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف ہماری یہہ کہ نزدیک کہڑی ہووین ہم اونکی یعنی پس اوسیطرح بعد اونکی اماموں کی ساتھہ کہڑی ہوتی ہیں پہر سامنی ہوئی قبلہ کی
کہا ہلاک ہوئی سردار قسم ہی پروردگار کعبہ کی تین بار کہا یہہ پہر کہا قسم ہی اللہ کی نہیں سردارون پر غم کرتا میں لیکن غم کرتا ہوں میں اون شخصون
پر کہ گمراہ کرتی ہیں سردارونکو یعنی عایا کہ متابعت کرتی ہیں سردارون کی کہتا ہی قیس بن عباد کہ کہا میں ابی بن کعب کو ای ابا یعقوب کیا مراد
رکھتی ہو تم ساتھہ اہل عقد کی کہا کہ امراء روایت کی ہیہ نسائی نے ف یہہ کہ نزدیک کہڑی ہووین ہم یہہ اشارہ ہی اس حدیث پر یعنی مسلم
اولوالاحلام والنہی یعنی قریب کہڑی ہووین میری تم میں سی صاحب بلوغ اور عقل کی پس قیس کو ایسا نہ پایا اسلیئے اونکو وہانسی ہٹا دیا اور بلا کر
ہوئی اہل عقد یعنی امراء کہ رعایت لوگون کی کاموں کی اور اہتمام تمام احکام دنیا اور دین کا حتی کہ رعایت صفوف کی نماز میں اور کہڑی ہونا
اوسمیں اونہیں کے ۱۲ منہ میں ہی شاید کہ یہہ ابی بن کعب نے طعن کیا اپنی مانہ کی میرون پر کہ انتظام جماعت کا اچھی طرح نہیں کرتی تھی لیکن تا اونکی
بیچ خلافت حضرت عثمان رض کی ہوئی ہی پس شاید حکایت بعضی حاکمون اون کی کی ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ

باب الامامۃ

باب ہی بیچ بیان امامت کی یعنی والی امامت کی یعنی کون ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عن أَبِي مَسْعُوْدٍ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ اَهْلِهٖ روایت ہی ابی مسعود رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امام ہو قوم کا جو اونمین پہا پڑہتا ہو کتاب اللہ کو یعنی خوب تجوید جانتا ہو بعد اسکی کہ عالم ہو ساتہہ احکام اور ارکان نماز کی اگرچہ تفصیل سی سائل نجانتا ہو پس اگر ہون اونمین سی مین برابر پس امامت کرسی یاوہ جانتی ہو احادیث کو یعنی احکام نماز اور مسائل وسکی کو بعد اسکی کہ خوب پڑہ سکی قرارۃ کو سو پس اگر ہون سنت کی جاننی مین اور قرارۃ مین برابر پس امامت کرسی وہ کہ پہلا ہوا ونکا ہجرت مین یعنی جو کہ پہلی ہجرت کر کر مدینہ مین آیا پس اگر ہون سلم قرارۃ اور ہجرت مین برابر پس امامت کرسی بڑا اونکا سن مین اور نہ امامت کرسی کوئی کسیکی بیچ جگہہ حکومت اوسکی کی اور نہ بیٹہی بیچ گہر اوسکی کی مسند اوسکی پر مگر ساتہہ حکم اوسکی کی روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی اور نہ امامت کرسی کوئی کسیکی بیچ گہر اوسکی کی یعنی اگرچہ یہہ فضل ہو اوس ہی مگر ساتہہ اذن اوسیکی

ف کہا طیبی نے کہ مراد سنت سی حدیثین ہین پس جو خوب جانتا ہو وہ بڑا فقیہ ہوتا ہے مذہب صحابہ مین اور قول امام احمد کا اور ابو یوسف کا اسی حدیث پر ہی لہ اونکی نزدیک امامت مین قاری مقدم ہی عالم پر اور مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد اور مالک اور شافعی کا یہہ ہی کہ بہت علم والا فقیہ مقدم ہی بڑی قاری پر اس لیکی احتیاج قرارۃ کی ایک کن مین ہی اور علم کی سب ارکان مین اور حدیثین کہ دلالت کرتی ہین تقدیم اقرا پر اونکا جواب وہ یہہ دیتی ہین کہ اوس زمانہ مین اقرا اعلم تہی اسلیکی وہ سیکہتی تہی قرآن ساتہہ احکام کی اسی سبب سی مقدم کیا ہی اقرا کو حدیث مین اور ہمارے زمانی مین ایسا نہین ہوتا پس مقدم کیا ہمنی اعلم کو اور بڑی دلیل ہماری یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مرض موتین حضرت ابو بکر ہی پر ہوا کہ وہ اعلم تہی باوجود یکہ قاری ونسی یاوہ زیادہ موجود تہی اور کہا ابن ملک نی کہ ہجرۃ منقطع ہی اجکیدن پس معتبر اوسکی جاہی ہجرۃ معنوی ہی یعنی ہجرۃ معاصی سی اسی لیی فقہا نی بعد مساوات کی علم اور قرارۃ مین پرہیزگار کو مقدم رکہا ہی اور اس حدیث مین اتنی ہی مراتب کو رہوی لیکن علما نی لکہا ہی کہ اگر سن مین بہی برابر ہون پس امامت کرسی خوش خلق اونکا پس اگر اسمین بہی برابر ہون اچہی چہرہ والا اونمین سی امامت کرسی پس اگر اسمین بہی برابر ہون شریف ترنسب کا امامت کرسی پہر اگر سب باتون مین برابر ہون قرعہ ڈالین اسمین یا اختیار قوم کو ہی کذا ذکر الشیخ ابن الہمام اور نہ امامت کرسی کوئی کسیکی بیچ جگہہ حکومت اوسکی کی اور نہ اوس جگہہ مین کہ وہ مالک ہو اوسکا جیسا دوسری روایت مین آیا ہی فی اہلہ پس پہل نکری امامت مین حاکم پر یا اوسکی نائب پر کہ ولایت مین بہی مثل امام اور خلفا اور حاکمون اوسکی خصوصا عیدین اور جمعہ مین اور پہل نکری امام حی پر اور صاحب خانہ پر مگر ساتہہ اذن اونکی کی اسلیی کہ یہہ باعث ہوتا ہی پست کرنی امر سلطنت کا اور اسلیی افضل ہی ترک ملاقات حق کے خلاف کا باوجود یکہ مشروع ہوا جماعت کا مبنی اسطی فع ان چیزونکی منقول ہی حضرت ابن عمر باوجود اوس شرف وفضل کی جماعت سے پیچہی نماز پڑہتی تہی کہ بی شبہ ظالم اور فاسق تہا ع ۴ ۶ **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہون تین آدمی پس امام ہو اونکا ایک اون مین کا اور بہت حقدار ہی اون کا ساتہہ امامت کی اچہا پڑہا ہوا اونکا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** قید تین آدمیون کی اسمین اتفاقی ہی اس سی کم وزیادہ کا ہی ہی حکم ہی کہ ایک امام ہو باقی مقتدی اور کہا طیبی نی کہ اکثر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمان ہوئی بڑی عمر مین پس سیکہتی تہی علم دین پہلی پڑہنی قرآن کی اور

جو کہ بعد کی ہوئی یکبہنی لگی قرآن چھوٹی عمر میں پہلی یکبہنی علم دین کی پس نہیں تہا صحابہ میں قاری مگر وہ کہ تھیہ ہوتا تہا انتہی پس عتبار اور فقہ کا ہی کہ جو متعلق ہو ساتہ امر صلوٰۃ کی پس بڑا علم رکہنی الامعاملات کا نہیں ف اولی ساتہ امامت کی اچہی قاری سی ع **وَذِكْرُ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِي بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْأَذَانِ** اور ذکر کی گئی حدیث مالک بن حویرث کے پیہ باب کے کہ پیچہی باب فضیلت اذان کی ہی یعنی صحاح میں جہاں مذکور تہی وہیں ہاں ذکر کی **الفصل الثانی** فصل دوسرا **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابن عباس رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کی اذان دین تمہاری پسی چہی تمہارے اور امامت کریں تم میں سی جو خوب پڑہی ہوں تم میں سی روایت کی پیہ ابو داود نی **ف** محافظت اوقات نماز و روزی کی موذن کی ثابتہ ہوتی ہی و اذان بلند جلسہ پر کہتا ہی لوگونکی گہڑیون پر نظر پڑتی ہی پس گروہ بیدار ہوگا تو رعایت اوقات نماز و روزی کی ہی کریگا اور نظر نامحرم سی ہی بچاوی گا ع **وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا قَالَ أَبُو عَطِيَّةَ فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّهِ قَالَ لَنَا قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّي بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ اقْتَصَرَ عَلَى لَفْظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابی عطیہ عقیلی تابعی سی کہ کہا تہا مالک بن حویرث صحابی آتا ہمارے ملاقات کے پسی طرف مسجد ہمارے کی حدیث کرتا یعنی حدیثین حضرت کی بیان کرتا اور باتین کرتا پس آیا وقت نماز کا ایکدن کہا ابو عطیہ نی پس کہا ہمنی واسطے مالک کی آگی ہو اور نماز پڑہا کہا مالک نی واسطے ہمارے آگی کر کوئی شخص کو اپنی میں سی کہ نماز پڑہاوی تمکو اور خبر دونگا میں تمکو کہ کیوں نہیں نماز پڑہاتا تمین سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی جو شخص کہ ملاقات کریی کسی قوم کی پس امامت کریی اونکی اور چاہیی کہ امامت کریی اونکی کوئی شخص اونہیں میں سی روایت کی پیہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی مگر کہ نسائی نی اقتصار کیا اوپر لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** یعنی وسنی فقط حضرت ہی کی حدیث نقل کی ہی من اول آخر تک اور قصہ مالک کی آنی کا مسجد میں اور انکار کرنا امامت سی نہیں کر سکیا اور مالک نی باوجود اذن نی انکار کیا امامت سی واسطی عمل کرنی کی ظاہر حدیث پر ع **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمٰى** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہا کہ خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت کریں لوگون کی اور تہی وہ اندہی روایت کی پیہ ابو داود نی **ف** اس حدیث میں دلیل ہی سکی کہ جائز ہی امامت اندہی کی بلا کراہت اور روایتین فقہیہ ہی ہمارے مذہب میں نی ہیں کہ اگر اندہا پیشوا قوم کا ہو جائز ہی امامت اوسکی اور بعضون نی کہا ہی اگر وہ علم خوب کہتا ہو پس وہ اولی ہی کذا فی شرح الکنز نقلا من المبسوط اور اسی طرح ہی کتاب شباہ والنظائر میں ح **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ آذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہیں کہ نہیں بلند ہوتی نمازاونکی کانون اون کی سی یعنی قبول نہیں ہوتی ایک تو غلام کہ بہاگا ہو مالک اپنی سی یہانتک کہ پہر آوی یعنی طرف مالک اپنی کی اور دوسری وہ عورت کہ رات گذاری ہو اس

حالت مین کہ خاوند اوسکا ہو اوس سی خفا اور تیسرا وہ کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوسکو مکروہ رکھتی ہون روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف غلام کی حکم مین داخل ہی لونڈی بہی یعنی اگر وہ بہاگی گی اوسکا بہی یہی حال ہوگا اور عورت کی حق مین جو فرمایا یہہ جب ہوگا کہ خاوند خفا ہوا ہوگا بسبب بدخلقی اوسکی یا بی ادبی اوسکی یا کم اطاعت کرنی اوسکی اور اگر خاوند ناحق خفا ہوا ہوگا تو عورت پر نہین ہی گناہ بلکہ خاوند گناہگار ہوگا اور امام کی حق مین ابن ملک نی کہا ہی کہ یہہ گناہ جبہ ہوگا کہ لوگ اوس سی ناراض ہون بسبب بدعت اوسکی یا فسق اوسکی یا جہل اوسکی اور اگر بسبب کراہت اور عداوت ہو بسبب مردنیوی کی پس نہین اوسکی لیی یہہ حکم بلکہ اوس سی ناحق ناراض ہونگی تو وہی گناہ گار ہونگی اور مراد امام سی عالم ہی یعنی خواہ حاکم ہو یا امام نماز کا ✦ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا تُقْبَلُ مِنْہُمْ صَلٰوتُہُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَہُمْ لَہٗ کٰرِہُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَی الصَّلٰوۃَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ یَّاْتِیَہَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَہٗ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی نماز اونکی یعنی ثواب نہین پاتی نماز کا ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سی ناخوش ہون اور دوسرا وہ کہ آوی نماز کو پیچہی اور معنی پیچہی کی یہہ ہین کہ آوی نماز کو بعد جاتی رہنی وقت اوسکی کی یعنی وقت سوتے کے اور تیسرا وہ شخص کہ غلام سمجہی آزاد کو روایت کی یہہ ابوداود نی اور ابن ماجہ نی ف یعنی غلام کو آزاد کر کر بجبر خدمت لینی لگا یا آزاد کیا لیکن آزاد کرنی کو اوس سی چہپایا یا دعوی کیا ایک آزاد پر کہ یہہ میرا غلام ہی اور تصرف مالکون کا سا اوسپر کرنی لگا یا بردہ مولی لیا اور شرعا بیع اوسکی نہوئی جیسی سوقت مین لوگ لونڈی غلام مول لیتی ہین اور پیر اوسپر تصرف مالکانہ کیا تفصیل اسکی یہہ ہی کہ فقہا نی لکہا ہی کہ اگر جماعت مسلمانون کی دارالاسلام سی دارالحرب مین جا کر بقہر و غلبہ کفار حربیون کو خواہ مرد ہون خواہ عورت خواہ چہوٹی خواہ بڑی بندی کر کر دارالاسلام مین لاوین یا کفار حربی ایک ملک کی کفار حربی اور ملک کی کو اسیطرح غلبہ کر کر لاوین ان دونون قسمون مین بندی کرنیوالی خواہ مسلمان ہون خواہ کافر مالک اس بندی کی ہوتی ہین بیچنا اور رہن کرنا اور ہبہ اور صحبت کرنی بغیر نکاح کی اور سب تصرف مالکانہ سا تہا انکی جائز ہین اور لونڈی کی اولاد بہی وہین کا سا حکم کہتی ہی بشرطیکہ مالک سی یا ذی رحم مالک سی نہ پیدا ہون اسلی پیدا ہونگی تو آزاد ہین پس سوا ان اقسام کی اور قسمین بردگی کی لکہکر بعضی قسمون مین اختلاف کیا ہی اور بعضی کو لکہا ہی کہ شرعی بردی نہین ہوتی لیکن صحیح یہہ ہی کہ سوا ان دونون قسمون مذکورین کی شرعی بردی نہین ہوتی پس اسی بہائیو اسمین خوب احتیاط کرنی چاہیی اگر شرعی لونڈی ہو تو خدمت مین لاوی ورنہ یہہ نکری کہ جسپر نام لونڈی کا رکہا آوی اگرچہ شرعی لونڈی نہو وہی اندہا دہند مثل جانورون کی اوس سی صحبت کرنی لگی کہ حرام کاری ہی ہوگی اسیطرح اور تصرفات مالکانہ بہی نکری اوسکی ساتہہ حرام و مولانا وَعَنْ سَلَامَۃَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّتَدَافَعَ اَہْلُ الْمَسْجِدِ لَا یَجِدُوْنَ اِمَامًا یُصَلِّیْ بِہِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی سلامۃ بیٹی حر کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق علامتون قیامت کی سی ہی یہہ کہ دفع کرینگی اہل مسجد کے امامت کو نہین پاوین گی امام کو کہ نماز پڑہا وی اونکو روایت کی یہہ احمد و ابوداود نی اور ابن ماجہ نی ف یہہ کنایہ ہی ظہور جہل و فسق سی آخر زمانہ مین کہ ایسی جاہل اور نااہل پیدا ہونگی کہ کوئی لائق امامت کی نہین ہونی کا بر کوئی اپنی نفس سی امامت کو دفع کریگا یعنی آپس مین ایک دوسری کو کہیگا کہ تو پڑہا مین لائق امامت کی نہین وہ کہیگا تو پڑہا مین لائق اسکی نہین پس اگر اپنی سی افضل کو امام کریگی وہ اپنی سی امامت

دفع اور سلیمی و سعید سے اصل تعین ہوتا ہے کہ وہ سر پر افضل جانا دفع کرتا ہی ع + وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجهاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوٰة واجبة علیکم خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوٰة واجبة علی کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر رواه ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد واجب ہی تمپر ہر امیر سردار کی نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے ہی کبیرہ اور نماز واجب ہی تمپر پیچھی ہر مسلمان کی نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے ہی کبیرہ اور نماز جنازہ واجب ہی ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ روایت کیا ہی ابو داود نی ف جہاد واجب ہی یعنی فرض عین ہی بعضی حالتون مین اور فرض کفایہ ہی بعضی وقتون مین امامت فاسق کی جائز ہی اگر متقی و سکا حفظ کفر کو نہ پہنچی لیکن مکروہ ہی اور نیک بخت کی ہوتی ہوئی فاسق کو امامت نہ کرنی چاہیی اور نماز جنازہ بھی واجب یعنی فرض کفایہ ہی ع + **الفصل الثالث** فصل تیسرے

عن عمرو بن سلمة قال کنا بماء ممر الناس یمر بنا الرکبان نسألهم ما للناس ما للناس ما هذا الرجل فیقولون یزعم ان الله ارسله اوحی الیه کذا فکنت احفظ ذلک الکلام فکانما یغری فی صدری وکانت العرب تلوم بإسلامهم الفتح فیقولون اترکوه وقومه فانه ان ظهر علیهم فهو نبی صادق فلما کانت وقعة الفتح بادر کل قوم بإسلامهم وبدر ابی قومی بإسلامهم فلما قدم قال جئتکم والله من عند النبی حقا فقال صلوا صلوٰة کذا فی حین کذا وصلوٰة کذا فی حین کذا فاذا حضرت الصلوٰة فلیؤذن احدکم فلیؤمکم اکثرکم قرانا فنظروا فلم یکن احد اکثر قرانا منی لما کنت اتلقی من الرکبان فقدموني بین ایدیهم وانا ابن ست او سبع سنین وکانت علی بردة کنت اذا سجدت انقلصت عنی فقالت امراة من الحی الا تغطون عنا است قارئکم فاشتروا فقطعوا لی قمیصا فما فرحت بشیء فرحی بذلک القمیص رواه البخاری اور روایت ہی عمرو بن سلمہ سی کہا ہی ہم رہتی کنارہ پانی کی کہ تہا وہ گذرگاہ لوگون کا گذرتی ہمپر قافلی پوچہتی ہم کیا ہی واسطی لوگون کی کیا ہی واسطی لوگونکی یعنی دین اسلام کیا نکالا ہی کیا صفت ہے اس شخص کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتی لوگ دعوی کرتا ہی وہ یہہ کہ اللہ نی بہیجا ہی اسکو وحی کی ہی طرف اوسکی وحی کی ہی طرف اوسکی طرح یعنی قرآن عظیم کہ پڑہتی ہی اوسکو قافلی والی پس تہا مین یاد رکہتا تہا اوس کلام کو یعنی قرآن کو کہ پڑہتی تہی اور حضرت کی اوصاف کو کہ بیان کرتی پس گویا چمٹ جاتا وہ کلام میری سینہ مین یعنی خوب یاد رہتا اور تہی عرب یعنی سوای حضرت کی قوم کی اکثر عرب انتظار کرتی تہی صحیح اسلام اپنی کی فتح ہونی مکی کا یعنی کہتی تہی کہ اگر یہہ فتح ہو ہمپر مسلمان ہو جاوینگی پس کہتی چہوڑ دو اوسکو سا تہہ قوم اوسکی کہ قریش مین پس تحقیق وہ اگر غالب ہوا اپنی قوم پر اور فتح کرین مکہ کو پس وہ نبی سچی ہین یعنی سلیمی کہ باوجود اس ضعف کی عمر اور بغیر معجزہ کی منصور ہین پس جبکہ ہوئی فتح جلدی ہر قوم نی ساتہہ اسلام اپنی کی اور چل کی اسلام لانی مین پاس میرے قوم میرے پس جبکہ سفر سی پہر کر آیا باپ میرا کہا یعنی اپنی قوم سی آیا ہون مین تمہاری پاس سچ اسکی نزدیک نبی برحق کی سی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا فرمایا نبی نی پڑہو نماز ایسی فلانی وقت مین اور نماز ایسی فلانی وقت مین یعنے کیفیت نمازونکی اور اوقات اونکی بیان فرمائی پس جبکہ آوی وقت نماز کا پس چاہیی اذان دی ہی ایک تمہارا اور امامہ ہو تم مین سے زیادہ جاننی والا تمہارا قرآن کو پس دیکہا قوم نی یعنی تامل کیا پس مقرر کرنی امام کی پس تہا کون زیادہ جاننی قرآن کا مجہ سلیمی تہا مین سکیتا قرآن قافلہ والون

سی پس امام کیا اونہون نی مجکو آگی اپنی اور مین تہا چہہ برس کا یا سات برس کا اور تہی مجہ پر ایک چادر تہا مین جسوقت سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر میری بدنسی یعنی اور کہل جاتی چوتڑ پس کہا ایک عورۃ نی قوم مین سی کیا نہین تم ہم سی شرمگاہ امام اپنی کی پس خرید کیا قوم نی کپڑا پس سیا یا میری لیی کرتا پس خوش ہوا مین سبب تہہ کسی چیز کی مانند خوشی اپنی کی ساتہہ اوس کرتیکی روایت کی یہہ بخاری نی ف سب سلمہ ساتہہ زیر لام کی ہین مگر یہہ عمرو بن سلمہ امام قوم کا ساتہہ زیر لام کی ہی اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ عمرو بن سلمہ ہی اپنی باپ کی ساتہہ حضرت پاس حاضر ہوا تہا یا نہین اور اسی سبب سی اختلاف ہی بیچ صحبت اوسکی کی کہ صحابی ہی یا نہین ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ نہین گیا اپنی باپ کی ساتہہ اور سی حدیث سی دلیل پکڑی ہی شافعی نی اوپر جائز ہونی امامت لڑکی کی اور اونسی بیچ امامت لڑکی کی جمعہ مین دو قول ہین یعنی جواز و عدم جواز اور کہا مالک و احمد اور ابو حنیفہ نی کہ نہین جائز ہی اور اختلاف کیا ہی علما حنیفہ نی نفل مین پس جائز رکہی ہی مشائخ بلخ نی اور اسی پر عمل اونکا ہی اور مصر مین اور شام مین بہی عمل اسی پر ہی اور منع کیا ہی اوسکو غیر اونکی نی اور اسی پر عمل ہی علما رہا و النہر کا انتہی کہا زیلعی نی شرح کنز مین کہ دلیل پکڑی ہی شافعی نی اسپر کہ اقتدا کرنی لڑکی کا جائز ہی ساتہہ قول عمرو بن سلمہ کی فقد مونی آخر تک اور ہماری نزدیک نہین جائز ہی بسبب قول ابن مسعود کی کہ نہ امامت کرنی چاہیی عورت کو لڑکا کہ نہین واجب ہونا مین اوسپر حدود اور اسیطرح قول ابن عباس کا ہی کہ نا امامت کرنی لڑکی کا یہانتک کہ محتلم ہو اور اور دلیل ہماری یہہ ہی کہ لڑکا نفل پڑہتا ہی پس نہین جائز ہی کہ اقتدا کرنی اوسکا فرض پڑہنوالا اور امامت عمرو کی نہین تہی ساتہہ فرمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بلکہ لوگون نی اپنی اجتہاد سی اوسکو امام کیا تہا اسلیی اوسنی قرآن سیکہا تہا قافلہ سی اور عجب سی شافعیہ سی یہہ کہ نہین پکڑتی ہین دلیل ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور اور بڑی بڑی صحابی نمی کی قول کو اور دلیل پکڑتی ہین لڑکی کی فعل کو ع + ح ++

وعن ابن عمر قال لما قدم المهاجرون الاولون المدينة كان يؤمهم سالم مولى ابي حذيفة وفيهم عمر وابو سلمة بن عبد الاسد رواه البخاري ے اور روایت ہی ابن عمر سی کی کہا جب آئی مہاجرین پہلی مدینہ مین تہی امام اونکی سالم مولی ابی حذیفہ کی اور اونمین تہی حضرت عمر اور ابو سلمہ بن عبد الاسد روایت کی یہہ بخاری نی ف سالم غلام ازاد ابو حذیفہ کی قاری تہی نہایت بزرگ اور صحابی تہی قاریون مین گنی جاتی تہی جنانچہ حضرت نی حکم فرمایا تہا کہ لو قرآن کو چار سی اونمین ایک انکو بہی گنا اور وجہ انکی امام ہونی کی وجود موجود ہونی ایسی صحابہ کبار کی یہہ تہی کہ یہہ قاری خوب تہی یا کچہہ اور مصلحت ہو ع + وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا ترفع لهم صلوتهم فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوما وهم له كارهون وامراة باتت وزوجها عليها ساخط واخوان متصارمان رواه ابن ماجة اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی واسطی اونکی نماز اونکی و برسر اونکی کی بالشت بہر یعنی قبول نہین ہوتی ایک وہ شخص کی امام ہو قوم کا اور وہ اوسسی ناخوش ہون یعنی اونمین اور دوسری وہ عورت کہ رات گذاری اور خاوند اوسکا اوسپر خفا ہو یعنی بسبب نادا کرنی حق اوسکی کی اور تیسری وہ کہ دو بہائی ہون آپسمین ناخوش روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف ہون اپس مین ناخوش کہ قطع کیا ہو حق اسلام کو یعنی سلام و غیرہ ترک کردالا ہو زیادہ تین روز سی ح +

باب ما على الامام

باب ہی وسچیز کا کہ لازم ہی امام پر یعنی رعایت کرنی مقتدیون کی

الفصل الاول

فصل پہلے عن انس قال ما صليت وراء امام قط اخف صلوة ولا اتم صلوة من النبي صلى الله عليه وسلم وان كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة ان تفتن امه متفق عليه

روایت ہی انس سی کہا نہین نماز پڑہی مینے پیچہی کسی امام کی کبہی ہبت ہلکی نماز اور نہ ہبت پوری نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور تحقیق نبی حضرت البتہ سنتی ونا لڑکی کا اس ہلکی کرتی نماز ڈر اسکی سی کہ تشویش مین پڑی ماو سکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف معنی اول جملہ اس حدیث کی یہہ ہین کہ نماز آنحضرت کی سب ہوتی تہی باوجود تمام وکمال کی اور مراد سب سی یہہ ہی قرارہ اور تسبیحات حد سنی یادہ نہ پڑہتی تہی و قرارہ مین مد و شد بی محل نکرتی بلکہ قرارہ اونکی بی تکلف ترتیل کی ساتہہ ہوتی تہی و خاصیت تہی حضرت کی قرارہ مین اگرچہ طویل ہوتی لیکن لوگون کو سبک معلوم ہوتی پس حاصل یہہ کہ قرارہ سبک ہوتی و رکوع اور سجود اور تعدیل ارکان وغیرہ مین نقصان آتا اور ہماری مذہب مین یہہ ہے کہ نہین لائق ہی امام کو یہہ کہ طویل کری تسبیحہ وغیرہ اس طرح کہ ملول ہون لوگ اسلیی کہ طویل کرنا نماز کو سبب نفرۃ دلانیکا ہی لوگونکو اور یہہ مکروہ ہی و اگر راضی ہون لوگ ساتہہ زیادتی کی تو مضائقہ نہین کہ زیادہ کری اور یہہ بہی نہ چاہیی امام کو کہ کمی کری قدر اقل سنت سی قرارہ مین اور تسبیح مین و اسطی ہلال اونکی کی اور معنی خبر جملہ کی یہہ ہین کہ تشویش مین پڑی مان اوسکی و رجاتا رہی وقی اور حضور نماز کا بسبب رونی بچی کی کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ امام جب آہٹ پاوی کسی شخص کی کہ وہ ارادہ کہتا ہو نماز مین شریک ہونی کا اور وہ رکوع مین ہو تو جائز ہی اوسکو یہہ کہ انتظار کری اوسکا رکوع مین تاکہ وہ پالیوی رکعت اور بعضون نے مکروہ کہا ہی اوسکو اور کہا کہ خوف کہتا ہو نہین یہہ کہ ہووی یہہ شرک اور یہی مذہب امام مالک کا ہی انتہی و مذہب جملہ اہل یہہ ہی کہ امام اگر طویل کری رکوع کو واسطی شریک ہونی آنیوالی کی نہ واسطی نزدیکی ثواب مندی اللہ تعالی کی ساتہہ رکوع کی تو یہہ مکروہ تحریمی ہی و خوف ہی اس سی بڑی گناہ کا ولیکن کافر نہین ہوتا بسبب اسکی اسلیی نہین نیت کی ہی اوسنی ساتہہ اسکی عبادت غیر خدا کی اور بعضون نے کہا ہی اگر نہین پہنچانتا ہی امام آنیوالی کو تو نہین مضائقہ یہہ کہ طویل کری رکوع کو اور صحیح تر یہہ ہی کہ ترک اوسکا اولی ہی اور جو طویل کری رکوع کو واسطی قرب اللہ تعالی کی اور خلجان ہو اوسکی دلمین کسی چیز کا سو اوسی باللہ تعالی کی مین نہین مضائقہ ہی اور اسمین شک نہین ہی کسی اس حالت کا ہونا نادر ہی اور اس مسئلہ کا لقب کہا گیا ہی مسئلۃ الریائیل احتیاط اوسمین اولی ہی کذا فی شرح المنیتہ ع وعن أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنَا أُرِيْدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین البتہ داخل ہوتا ہون نماز مین اور مین ارادہ کیا کرتا ہون دراز کرنی نماز کا پہر سنتا ہون رونا لڑکی کا پس کم کرتا ہون بیچ نماز اپنی کی بسبب اوسچیز کی کہ جانتا ہون مین شدۃ فکر مان اوسکی کی بسبب رونی لڑکی کی روایت کی یہہ بخاری نی وعن أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہاوی ایک تمہارا لوگونکو پس چاہیی کہ ہلکی کری نماز اسلیی کہ اونمین بیمار بہی ہوتا ہی و ضعیف یعنی اصل خلقت مین اور بوڑہا اور جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا واسطی اپنی یعنی اکیلا پس چاہیی کہ دراز کری جسقدر چاہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اور اکیلا طویل کری جسقدر چاہی اور اسیطرح جبتک حضور قلب رہنی والی ہون کہ درازگی سی گہبراتی نہون اور نہوا اونمین کوئی ذکر کئی گیونمین سی تو بہی جسقدر چاہی دراز کرے ع وعن قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ

اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ یَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْکُمْ مُنَفِّرِیْنَ فَاَیُّکُمْ مَا صَلّٰی بِالنَّاسِ فَلْیَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَ ذَا الْحَاجَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی کہا خبر دی مجکو ابو مسعود نی یہہ کہ ایک شخص نی کہا قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق مین پیچھی رہ جاتا ہون نماز صبح کی سی سبب فلانے شخص کی کہ لمبی پڑہاتا ہی نماز ہمکو پس نہین نی کہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ کسی وعظ کہنی کی کہ سخت غصہ مین ہون اونسی روز ہر فرمایا تحقیق تم مین سی بعضی نفرت لانی والی ہین یعنی لوگون کو جماعت سی سبب طویل کرنی نماز کی پس جو تم مین سی نماز پڑہائی لوگون کو پس چاہیی کہ ہلکی پڑہی سو اسطی کہ اونمین ضعیف اور بوڑہا اور حاجتمند ہوتا ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلون لکم فان اصابوا فلکم وان اخطأوا فلکم وعلیہم رواہ البخاری وھذا لباب خالٍ عن الفصل الثانی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہاوینگی امام واسطی تمہاری پس اگر اچھی طرح نماز پڑہائی پس واسطی فائدہ تمہارہی ہی یعنی اونکی لیی ہی فائدہ ہی اور اگر خطا کی یعنی بطرح پڑہائی پس تمہاری لیی ثواب ہی اور اونپر وبال ہی روایت کی یہہ بخاری نی اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سی ف تمہاری لیی ثواب ہی اس لیی کہ تمنی اچھی طرح ہی ادا نیت جماعت کی کی اور اونپر وبال ہی سبب تقصیہ کی یہہ وصیت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہر ہی حاکم جب پیدا ہونگی اور امامت کرینگی اور اوسکی ادا کرنی مین عایت احکام و آداب کی نہین کرینگی پس اوسوقت مین تم نماز اپنی درست ادا کرنا اگر وہ بھی جیسی طرح پڑہین گی وہ تمکو ثواب ہوا الا تمہین اوسی سی ضرر نہین وبال اونہین پر ہوگا ✦ الفصل الثالث فصل تیسری عن عثمان بن ابی العاص قال اٰخر ما عہد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امّمت قوما فاخفف بہم الصلوٰۃ رواہ مسلم وفی روایۃ لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ اُمَّ قومک قال قلت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی شیئا قال ادنہ فاجلسنی بین یدیہ ثم وضع کفہ فی صدری بین ثدیی ثم قال تحوّل فوضعہا فی ظہری بین کتفی ثم قال اُمَّ قومک فمن اَمَّ قوما فلیخفف فان فیہم الکبیر وان فیہم المریض وان فیہم الضعیف وان منہم ذا الحاجۃ فاذا صلّی احدکم وحدہ فلیصل کیف شاء روایت ہی عثمان بن ابی العاص سی کہ کہا آخر کہ وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ تھی کہ جب امامت کرہی تو ایک قوم کی پس ہلکی پڑہو اونکو نماز روایت کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین اسطرح آیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا عثمان کو امام ہو تو قوم اپنی کا کہا عثمان نی کہ کہا مینی ای رسول خدا کی تحقیق مین پاتا ہون بیچ نفس اپنی کی ایک چیز فرمایا نزدیک ہو پس بٹہایا مجکو آگی اپنی پہر کہا ہاتہہ اپنا بیچ سینی میری کی درمیان دونو چھاتیون میری کی پہر کہا پیٹہہ پہیر کہا ہاتہہ پیٹہہ میری درمیان دونو مونڈہون میری پہر فرمایا امام ہو قوم اپنی کا پس جو شخص کہ امام ہو قوم کا پس چاہیی کہ ہلکی پڑہاوی نماز اسلیی کہ اون مین لوڑہا بہی ہوتا ہی اور تحقیق اونمین بیمار بہی ہوتا ہی اور تحقیق اونمین ضعیف بہی ہوتا ہی اور تحقیق اون مین حاجت والا بہی ہوتا ہی پس جب نماز پڑہی اکیلا تمہارا اکیلا پس چاہیی کہ نماز پڑہی جس طرح چاہی ف پاتا ہون نفس اپنی مین ایک چیز یعنی عاجزی ادای حقوق امامت کے سی یا کچہہ اور وسوسہ سی یا وقت امامت کی عجب و کبر پاتا ہون اوسکی دفع کی لیی حضرت نی ہاتہہ پہیرا اور دست مبارک کی برکت سی وہ علت دفع ہوئی اور اکیلا جسطرح چاہی پڑہی لیکن دراز پڑہنا افضل ہی اور اسوقت کی اکثر امامون کا حال برخلاف اسکی ہی

کہ لوگونکو نماز پڑہاتی ہین تو نہایت دراز پڑہاتی ہین اور جب اکیلی پڑہتی ہین تو کفایت اور سہر کرتی ہین کہ جسمین نماز درست ہوجاوی ع ح
وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بالتخفیف ویؤمنا بالصافات رواہ النسائی
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتی ہمکو ساتہہ ہلکی نماز کی اور امامت کرتی ہمارہی ساتہہ صافات کی
روایت کی یہہ نسائی نی ف ان دونو باتون مین ظاہر مین منافات ہی جواب دیا گیا ہی کہ حضرت کی قرارہ مین یہہ خصوصیت تہی
کہ بہت سی تیتین ہوتی سی نمازمین پڑہتی تہی اور کوئی یہہ بات نہین حاصل ہوسکتی پس کچہہ منافات نرہی ع باب ماعلی
المامومم من المتابعۃ وحکم المسبوق باب ہی بیچ بیان اوپنے کی کہ لازم ہی مقتدی پر متابعت امام
سی اور یہہ بیان حکم مسبوق کی یعنی جو اپنی نماز سی شریک امام کی ساتہہ نہین ہوا پیچہی ان کرملا ہی الفصل الاول فصل پہلی
عن البراء بن عازب قال کنا نصلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا قال سمع اللہ لمن حمدہ لم یحن احد
منا ظہرہ حتی یضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبہتہ علی الارض متفق علیہ
روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا ہی ہم نماز پڑہتی تہی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب کہتی سنا اللہ لمن واسطی اوس شخص کے کہ حمد کرتا ہی اوسکو
نہ جہکاتا کوئی ہم مین سی پیٹہہ اپنی یہان تک کہ کہتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشانی اپنی زمین پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حاصل
حدیث کا یہہ ہی کہ ہم رکوع سی اوٹہہ کر حضرت کی ساتہہ ہی سجدہ مین نہین چلی جاتی تہی بلکہ کہڑی ہتی جب حضرت سر کہہ لیتی زمین پر تو ہم
بہی سجدی مین جاتی کہا مظہر نی اس مین دلالت ہی اس پر کہ سنت ہی مقتدی کو کہ افعال صلوٰۃ کی اسقدر بعد افعال امام کی ادا کری
اور اگر اتنی ڈہیل کری تو بہی جائز ہی مگر یہہ تکبیر احرام کی ضرور ہی کہ صبر کری یہانتک کہ فارغ ہوا امام تکبیر سی تہی اور مذہب ہمارا یہہ ہی کہ
متابعت کرنی بطریق وصلت کی واجب ہی یعنی جو فعل امام کری مقتدی بہی ساتہہ اوسکی کرتا جاوی یہانتک کہ اگر اوٹہاوی امام سر
اپنا رکوع وسجود سی پہلی تسبیح پڑہنی مقتدی کی تین بار تو صحیح یہہ ہی کہ موافقت کری امام کی اور اگر اوٹہاوی سر اپنا رکوع سی یا سجود سے
پہلی امام کی تو لایق ہی یہہ کہ عود کری اوپر یہہ رکوع اور دو سجدی نہین ہوتی کی ع
وعن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلما قضی صلوتہ اقبل علینا بوجہہ فقال ایہا الناس انی امامکم فلا تسبقونی
بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی اراکم امامی ومن خلفی رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا نماز پڑہاتی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دن پس جبکہ
پڑہ چکی نماز اپنی متوجہ ہوتی ہمپر ساتہہ مونہہ اپنی کی پس فرمایا ای لوگو تحقیق مین امام تمہارا ہون پس سبقت کرو مجہسی ساتہہ رکوع کی اور نہ سجدے
کی اور نہ ساتہہ کہڑی ہونی کی اور نہ ساتہہ پہرنی کی یعنی فارغ ہونی کی نماز سی پس تحقیق مین دیکہتا ہون تمکو آگی اپنی سی اور پیچہی اپنی سی
یعنی ساتہہ مکاشفہ کی یا مشاہدہ کی بطریق خرق عادۃ کی روایت کی یہہ مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تبادروا الامام اذا کبر فکبروا واذا قال ولا الضالین فقولوا امین واذا رکع فارکعوا
واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد متفق علیہ الا ان البخاری لم یذکر واذا قال ولا الضالین اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ
پہل کرو امام پر جب تکبیر کہی تکبیر کہو متصل اور جب کہی ولا الضالین پس کہو امین متصل اور جب رکوع کری پس رکوع کرو اور جب کہے سمع اللہ لمن

حمدہ پس کہو یا الہی اسی رب ہمارا واسطے تیری ہی تعریف روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر یہ کہ بخاری نے نہیں ذکر کیا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین ف پس کہو امین اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ امام الحمد پڑہی اور مقتدی سنین اور اخیر حدیث سی معلوم ہوا کہ امام سمع اللہ کہی اور مقتدی ربنا جیسیکہ مذہب امام اعظم کا ہی ع + ح + وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنہ فجحش شقہ الایمن فصلی صلوۃ من الصلوات وھو قاعد فصلینا وراءہ قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون قال الحمیدی قولہ اذا صلی جالسا فصلوا جلوسا ھو فی مرضہ القدیم ثم صلی بعد ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا والناس خلفہ فقیام لم یامرھم بالقعود وانما یوخذ بالاخر فالاخر من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا لفظ البخاری واتفق مسلم الی اجمعون وزاد فی روایۃ فلا تختلفوا علیہ واذا سجد فاسجدوا اور روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئی گھوڑی پر پس گرائی گئی اوس سی پس چھل گئی داہنی کروٹ حضرت کی یعنی ایسی چھلی کہ قوت کہڑی ہونیکی نماز مین نرہی پھر نماز پڑہی ایک نماز نمازون مین سی یعنی فرض اور نہی بیٹہی پس نماز پڑہی ہمنی پیچھی اون کی بیٹہی ہوئی پس جب فارغ ہوئی نماز سی فرمایا سوای اس کی نہین کہ مقرر کیا گیا ہی امام تاکہ اقتدا کیا جاوی اوسکا پس جب نماز پڑہی کہڑی ہو کر پس تم بہی نماز پڑہو کہڑی ہو کر اور جب رکوع کری پس رکوع کرو اور جب اوٹہی رکوع سی پس اوٹہو اور جب کہی سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو ربنا لک الحمد اور جب نماز پڑہی امام بیٹہہ کر پس نماز پڑہو بیٹہہ کر سب مقتدی کہا حمیدی نی فرمایا رسول خدا کا جسوقت کہ نماز پڑہی بیٹہہ کر پس پڑہو نماز بیٹہہ کر یہہ تہا حضرت کی پہلی مرض مین پھر نماز پڑہی پیچھی اسکی یعنی مرض الموت مین ایکدن پہلی انتقال کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیٹہہ کر اور نماز پڑہی لوگون نی پیچھی اونکی کہڑی ہو کر نہین حکم کیا اونکو ساتہہ بیٹہنی کی اور سوای اسکی نہین کہ عمل کیا جاتا ہی ساتہہ فعل آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر جو آخر ہو یعنی پچھلا فعل ناسخ ہوتا ہی پہلی فعل کا یہہ لفظ بخاری کی ہین اور اتفاق کیا ہی مسلم نی ساتہہ بخاری کی لفظ اجمعون تک اور زیادہ کیا مسلم نی یہہ ایک روایت کی پس نہ اختلاف کرو امام پر اور جب سجدہ کری پس سجدہ کرو ف حمیدی جوند کو رہوا یہہ شیخ ہی بخاری کا نہ مصنف جمع بین الصحیحین کا اور عمل اکثر امامون کا اسی پر ہی کہ امام اگر بسبب عذر کی بیٹہہ کر پڑہی تو مقتدی کہڑی ہو کر پڑہین اور کہ بیٹہی پڑہنا درست نہین ع + وعن عائشۃ قالت لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء بلال یوذنہ بالصلوۃ فقال مروا ابا بکر ان یصلی بالناس فصلی ابو بکر تلک الایام ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجد فی نفسہ خفۃ فقام یہادی بین رجلین ورجلاہ تخطان فی الارض حتی دخل المسجد فلما سمع ابو بکر حسہ ذھب یتاخر فاومی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یتاخر فجاء حتی جلس عن یسار ابی بکر فکان ابو بکر یصلی قائما وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قاعدا یقتدی ابو بکر بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس یقتدون بصلوۃ ابی بکر متفق علیہ

وَفِی رِوَایَۃٍ لَھُمَا یَسْمَعُ اَبُوْبَکْرٍ النَّاسَ التَّکْبِیْرَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جبکہ بہت بیمار ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسنے بلال خبردار کرنی کو ساتھہ نماز کی پس فرمایا حکم کرو ابوبکر کو یہہ کہ نماز پڑہاوی لوگونکو پس نماز پڑہائی ابوبکر صدیق نی اندنومین یعنی شروع نمازمین پھر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پائی ہلکاپن بیچ طبیعت اپنی کی کیہہ تخفیف پس کہڑی ہوئی چلائی جاتی تہی دو شخصونکی کندہونپر ہاتھہ ٹیکی ہوئی دو پاونپر حضرتکی گھسٹتی تہی زمین مین یعنی بسبب طاقتی کی یہانتک کہ داخل ہوئی مسجد مین پس جب سنی ابوبکر نی آہٹ حضرتکی آنی کی شروع کیا پیچہا ہٹنا یعنی تاکہ حضرت اپنی جگہہ کہڑی ہووین پس اشارت کی طرف ابوبکر رض کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ نہ پیچہا ہٹین پس آئی حضرت یہانتک کہ بیٹہی بائین طرف ابوبکر صدیق کی پس تہی ابوبکر نماز پڑہتی کہڑی ہوئی اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی بیٹہی ہوئی یعنی بسبب طاقتی کی اقتدا کرتی تہی ابوبکر رض ساتہہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی و لوگ اقتدا کرتی تہی ساتہہ نماز ابوبکر کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی و بیچ ایک روایت ان دونون کی یہہ ہی کہ سنائی تہی ابوبکر لوگونکو تکبیر ف حکم کرو ابوبکر کو اخیر تک شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر رض افضل ہین لوگون مین بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اولی انکی ہین ساتہہ خلافت حضرت کی یہ اسلئے کہا صحابہ نی کہ پسند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ابوبکر کو واسطے دین ہماری کی پس کیا یہ پسند کرین ہم اون کو واسطے دنیا اپنی کی اور مراد تخصونسی حضرت علی و عباس ہین اور اقتدا کرتی تہی ابوبکر اخیر تک یعنی جو کہ حضرت کرتی تہی ابوبکر ہی اوسیطرح کرتی تہی اور جو فعل ابوبکر کرتی تہی اونکو دیکہہ کر اور لوگ ہی اوسیطرح کرتی تہی اسلیی کہ حضرت بیٹہی تہی اور ابوبکر اونکی پہلو مین کہڑی تہی پس معنی اقتدا کی یہہ ہین نہ یہہ کہ ابوبکر امام قوم کی تہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام اونکی اسلیی کہ اقتدا کرنا ساتہہ مقتدی کی نہین جائز ہی بلکہ امام حضرت تہی و ابوبکر اور لوگ اقتدا اونکا کرتی تہی و کہا ہی بن عبدالبر نی کہ اجماع ہی اسپر کہ حضرت جو ابوبکر کی نماز پڑہانی مین امام ہوئی یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سی تہا یعنی اور کو اس طرح درست نہین ہی لیکن امام شافعی نی اسمین خلاف کیا ہی اور اسیطرح کی صورت اقتدا کی جائز کہی ہی مرقاۃ مین مذکور ہی جو چاہی سو دیکہہ لی اور بعضون نی کہا ہی کی احدیث سی یہہ معلوم نہین ہوتا کہ حضرت ابوبکر نماز شروع کر چکی تہی یعنی ہنوز ابوبکر نی نماز نہ شروع کی تہی کہ حضرت تشریف لائی واللہ اعلم اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نماز پڑہی کہڑا ہو یا بیٹہی ہوئی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی مرد ونکو بلند کرنا آواز کا جمعہ مین اور عیدین وغیرہ مین یعنی تکبیر انتقالات کی یکا کر کہین اسلیی کہ جو دور ہون امام سی وہ بہی سنین ۱۲ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما یخشی الذی یرفع راسہ قبل الامام ان یحول اللہ راسہ راس حمار متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین ڈرتا وہ شخص کہ اوٹہاتا ہی سر اپنا پہلی امام کے یہہ بدلدالی اللہ تعالی سر اوسکا سر گدہی کا یا روایت کیا یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی کردی اوسکو اللہ کم فہم مانند گدہی کی کہ وہ بہت کم فہم ہی سب حیوانونمین پس ہوگا یہہ مسخ معنوی مجازی اور جائز ہی حمل کرنا اسکا حقیقت پر اسلیی کہ مسخ ہونا اس امت مین جائز ہی جیسیکہ ذکر کیا گیا ہی پیچہا باب اشراط الساعۃ کی کذا ذکرہ بعض علمارنا اور موید ہی اوسکا وہ جو ایک روایت مین آیا ہی ان یحول اللہ صورتہ صورۃ حمار یعنی نہین ڈرتا اس سی کہ کردی اللہ صورۃ اوسکی گدہی کی سی اور کہا خطابی نی جائز ہی مسخ اس امت مین پس جائز ہی حمل کرنا اسکا حقیقت پر اور کہا ابن حجر نی کہ یہہ مسخ خاص ہی اور ممتنع مسخ عام ہی چنانچہ حدیثون صحیحہ سی یہی بات معلوم ہوتی ہی اور موید اسکی ہی نقل ایک محدث کی کہ اونہون نی سفر کیا طرف مشق کی واسطے طلب حدیث کی ایک شیخ سی کہ مشہور تہا اوسمین پس پڑہا اوس سی سب کچہہ لیکن وہ شیخ ڈالی رکہتا تہا درمیان

اپنی اور درمیان اوسکی پردہ کہ نہین معلوم ہوتا تہا منہ اوسکا پس جب وہ بہت ملازمت مین ہا اوسکی اور دیکہی اوسنی حرص اوسکی حدیث کہولدیا
واسطی اوسکی پردہ پس دیکہا منہ اوسکا گدہی کا سا پہر کہا اوس شیخ نی بیچ اسی مٹی میری اس سی کہ سبقت کری تو امام سی جلد سنی یعنی یہہ حدیث بعید
جانا مینی وقوع اوسکا پس سبقت کی مینی امام سی پس ہوگیا منہ میرا جیسا کہ دیکہتا تجھی نہتی اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ
ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ تہدید شدید اور وعید موکد ہی یا یہہ ہوگا ہر نسخ مین یا دو نسخ مین ع ۰ **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن علی ومعاذ بن جبل قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوٰۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی حضرت
علی رض اور معاذ بن جبل رض سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آوی ایک تمسا نماز کو اور امام ایک حال پر ہو
پس چاہیی کہ کری جیسا کہ کرتا ہی امام روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی اقتدا کری امام کا اوسکی افعال مین اور
تقدیم اور تاخیر اور سیر کری اور کہا ابن ملک نی مراد یہہ ہی کہ موافقت کری امام کی بیچ اوس چیز کی کہ وہ اوسمین ہی قیام مین ہونا رکوع مین یا غیر
اسکی مین یعنی پس انتظار نکری رکوع کرنی امام کا طرف قیام کی جیسا کہ کرتی ہین عوام اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی لیکن عمل ہی اوسپر
اہل علم کا اور نووی نی کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی پس تہا ترمذی کہ ارادہ کرتا تہا تقویت حدیث کا ساتہہ عمل اہل علم کی جیسا کہ کہا شیخ محی الدین
ابن عربی نی یہہ کہ پہنچا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو کوئی کہی لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار مغفرت کیجاتی ہی واسطی اوسکی اور جسکی لیی پڑہا جاوے
یہہ اوسکی بہی مغفرت کیجاتی ہی پس تہا مین پڑہتا اس کلمہ کو بقدر عدد روایت کئی گئی کی بغیر اسکی کہ نیت کرو نمین واسطی کسیکی یا بخصوص
پس حاضر ہوا مین ایک کہانی پر ساتہہ یارون کی اونمین ایک جوان تہا مشہور ساتہہ کشف کی پس ناگہان وہ کہائی مین رونی لگا پس پوچہا
مینی اوس سبب اوسکا پس کہا دیکہتا ہون مین ماں اپنی کو عذاب مین پس بخشا مینی کہ مین ثواب کلمہ مذکور کا اوسکی ماں کو پس ہنسا وہ اور کہا دیکہتا ہون
مین اوسکو جنت مین کہا شیخ نی پس پہچانی مینی صحت اس حدیث کی ساتہہ صحت کشف اوسکی کی اور صحت کشف اوسکی کی ساتہہ صحت حدیث کی ع ۰ **وعن**

ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئتم الی الصلوٰۃ ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوہ شیئا ومن ادرک رکعۃ فقد ادرک الصلوٰۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آؤ تم طرف نماز کی اور مین سجدی مین ہون پس سجدہ کرو
اور نہ حساب مین رکہو اوسکو کچہہ اور جسنی پایا رکوع ساتہہ امام کی پس تحقیق پایی اوسنی رکعت نماز کی روایت کی یہہ ابوداود **ف** یعنی
سجدی مین امام کی ساتہہ ملو تو اوسکو اوس رکعت سی کہ جسمین شریک ہوی ہو نہ گنو کچہہ یعنی جسکو رکوع مین شریک ہونی سی وہ رکعت ساتہہ لیا جاتی ہی
ویسی سجدی مین شریک ہونی سی رکعت ساتہہ نہین لگتی اور اوسکی مابعد کی عبارۃ کی علمارنی دو معنی کہی ہین ایک تو یہہ کہ رکعت سی مراد رکوع ہی
اور صلوٰۃ سی رکعت یعنی جسنی امام کو رکوع مین پایا تو اوس رکعت کو پایا اور رکعت مین محسوب ہوا دوسری یہہ کہ جسنی پایی ایک رکعت نماز کی
پایا اوسنی نماز کو ساتہہ امام کی اور حاصل ہوا اوسکو ثواب نماز باجماعت کا اور فضیلت اوسکی ع ۰ **وعن انس قال قال رسول اللہ**

صلی اللہ علیہ وسلم من صلی للہ اربعین یوما فی جماعۃ یدرک التکبیرۃ الاولی کتب لہ براءتان براءۃ من النار وبراءۃ من النفاق رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جسنی نماز پڑہی خدا کی لیی چالیس دن جماعت مین اسطرح سی کہ پاوی تکبیر اولی لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی دو خلاصی ایک خلاصی آگ دوزخ سی

اور دوسری خلاصی نفاق سی روایت کی یہہ ترمذی نی ف پاوی تکبیر اولی یعنی وقت تکبیر تحریمہ کہنی امام کی یہہ ہی تکبیر تحریمہ کہی اور علمانی لکھا ہی کہ امام کی دعاء استفتاح تک شریک ہوجاوی تو ہی سی حکم مین ہی اور دوسری خلاصی نفاق سی یعنی من مین کہتا ہی اوسکو اللہ دنیا مین اس کی عمل کرنی منافقونکی سی یعنی ریا اور کسل نماز مین اور جھوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنی وغیر ذلک اور توفیق دیتا ہی اہل اخلاص کی عملونکی اور آخرت مین امن دیگا اوس عذاب سی کہ عذاب پاوینگا ساتہہ اوسکی منافق اور گواہی دیگی اسکی لیی کہ یہہ منافق نہین ہی یعنی اس سبب سی کہ منافق جب کہڑی ہوتی ہین نماز مین کہڑی ہوتی ہین کسلمند اور حال اسکا برخلاف اونکی ہوا کہ نماز مین پہلی سی آموجود ہوا اور تکبیر اولی مین شریک ہوا ع

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فأحسن وضوءه ثم راح فوجد الناس قد صلوا أعطاه الله تعالى مثل أجر من صلاها وحضرها لا ينقص ذلك من أجورهم شيئا رواه أبو داود والنسائي

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی وضو کیا پس اچہا وضو کیا اپنا یعنی ساتہہ رعایت شرائط اور اداب اور حضور دل کی پہر گیا یعنی مسجد مین پس پایا لوگونکو کہ تحقیق نماز پڑہ چکی ہین دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی مانند ثواب اوس شخص کی کہ نماز پڑہی اور حاضر ہوا جماعت مین کم نہین کرتا یہہ ثواب اونکا ثوابون اونکی سی کچہہ روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف یعنی اسکو جو ثواب ملا تو اور نمازیون کی ثواب مین سی کم ہوکر نہین ملا کہ اونکی ثواب مین کمی ہوجاوی بلکہ اونہون نی اجر اپنی فعل کا پایا اور اسنی ثواب بسبب نیت کی اور حسرت کرنی کی اور یہہ ثواب جب پاویگا کہ قصدًا حاضر ہونی مین قصور نکیا ہوگا بلکہ اتفاقًا کسی حذر سی رہ گیا اور اگر قصدًا نہ آیا اور پہر جماعت کی بعد آیا تو یہہ ثواب نہین پاویگا ع

وعن أبي سعيد الخدري قال جاء رجل وقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ألا رجل يتصدق على هذا فيصلي معه فقام رجل فصلى معه رواه الترمذي وأبو داود

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑہ چکی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نہین کوئی شخص کہ صدقہ دی اسکو پس نماز پڑہی ساتہہ اسکی پس کہڑا ہوا ایک شخص پس نماز پڑہی ساتہہ اوسکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف صدقہ دی یعنی احسان کری اوسپر کہ اسکی ساتہہ نماز پڑہی تا حاصل ہو اسکو ثواب جماعت کا پس ہوگا گویا کہ اسکو صدقہ دیا اسمین دلیل ہی اوسپر کہ کسیکو اچہی راہ بتانی سی اور باعث ہونی سی اوسپر ثواب صدقہ دینی کا حاصل ہوتا ہی اور کہا مظہر نی کہ اسکا نام صدقہ سلیئی کہا کہ تصدق کرتا ہی اوسپر تیسرے حصہ ثواب اسلیی کہ اگر اکیلی نماز پڑہتا نہ حاصل ہوتا ثواب مگر ایک نماز کا اور بسبب جماعت کی ستائیس نمازونکا ثواب ملتا ہی ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عبيد الله بن عبد الله قال دخلت على عائشة فقلت ألا تحدثيني عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت بلى ثقل النبي صلى الله عليه وسلم فقال أصلى الناس فقلنا لا يا رسول الله وهم ينتظرونك فقال ضعوا لي ماء في المخضب قالت ففعلنا فاغتسل فذهب ليقوم فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب قالت فقعد فاغتسل ثم ذهب ليقوم فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب فقعد فاغتسل ثم ذهب ينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله والناس عكوف في المسجد ينتظرون

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَتَاہُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُکَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَکَانَ رَجُلًا رَقِیْقًا یَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِکَ فَصَلّٰی اَبُوْ بَکْرٍ تِلْکَ الْاَیَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً وَخَرَجَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَاَبُوْ بَکْرٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰہُ اَبُوْ بَکْرٍ ذَھَبَ لِیَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا یَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِیْ اِلٰی جَنْبِہٖ فَاَجْلَسَاہُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَہٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَیْکَ مَا حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَۃُ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَدِیْثَھَا فَمَا اَنْکَرَ مِنْہُ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَکَ الرَّجُلَ الَّذِیْ کَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ ھُوَ عَلِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ　روایت ہی عبید اللہ بن عبد اللہ سی کہ کہا گیا میں حضرت عائشہ کی ہان پس کہا منی کیا نہیں حدیث کرتین تم مجکو حال بیماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ نماز کو تشریف لائی تہی کہا حضرت عائشہ نی کہ ہان ہت بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نماز پڑہ لی لوگون نی پس کہا منی کہ نہیں یا رسول اللہ اور نمازی انتظار کرتی ہین تمہارا پس فرمایا کہ رکھو میری لیی پانی لگن مین کہا حضرت عائشہ نی پس کہا منی پہر نہائی حضرت پس ارادہ کیا کہ کہڑی ہون پس بیہوش ہوئی حضرت پہر ہشیار ہوئی پس فرمایا کیا نماز پڑہی لوگون کہا منی نہین نمازی منتظر ہین آپ کی ای رسول خدا کی پس فرمایا کہ رکھو میری لیی پانی لگن مین کہا حضرت عائشہ نی پس بیٹہی پہر نہائی پہر ارادہ کیا کہ کہڑی ہون پس بیہوش ہوئی حضرت پہر ہشیار ہوئی پس فرمایا کیا نماز پڑہ چکی لوگ کہا منی نہین وہ منتظر ہین آپ کی یا رسول اللہ اور لوگ کہڑی ہوئی تہی مسجد مین منتظر تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عشا کی لیی پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف ابو بکر صدیق کی ساتہہ اس مضمون کی کہ نماز پڑہاوین لوگونکو پس ایا اونکی پاس پیغام پہنچایا بلال یعنی بلال پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین تم پہر کہ نماز پڑہاؤ لوگونکو پس کہا ابو بکر نی اور تہی وہ مرد نرم دل ای عمر نماز پڑہاؤ تم لوگونکو یعنی مین متحمل حضرت کی جگہہ گیر ہی منگی نہین ہون تم پڑہاؤ پس کہا واسطی اون کی عمر نی نہین لائق تر ہو ساتہہ اسکی پس نماز پڑہائی ابو بکر نی ان دنون مین یعنی ایام مرض مین کہ سترہ نماز ین پڑہائین پہر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پائی مزاج اپنی مین تخفیف اور نکلی حضرت نماز ظہر کی لیی تکیہ کیی ہوئی درمیان دو شخصون کی کہ ایک اون دونون مین سی تہی عباس اور ابو بکر نماز پڑہاتی تہی لوگونکو پس جب دیکہا حضرت کو ابو بکر نی ارادہ کیا کہ پیچہی ہٹین پس اشارہ کی طرف اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پیچہی ہٹین پس پڑہا یا اون دونون شخصون کو بیٹہا دو مجکو طرف پہلو انکی کی پس بٹہا دیا اونکو طرف پہلو ابو بکر کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی اور کہا عبید اللہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی پس گیا میں عبد اللہ ابن عباس کی ہان پس کہا مینی واسطی اونکی کیا نہ بیان کرون مین روبرو تمہارے وہ حدیث کہ بیان کی مجہسی عائشہ نی بیماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہا ابن عباس نی کہ ہان بیان کر پس بیان کی مینی روبرو اونکی حدیث عائشہ کی پس نہ انکار کیا ابن عباس نی اوسمین سی کچہہ سوائی اسکی کہ اوہون نی کہا کیا نام بیان کیا ہی عائشہ نی واسطی تیری وس شخص کا کہ تہی ساتہہ عباس کی کہا مینی نہین کہا ابن عباس نی کہ وہ علی تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت عائشہ نی دوسری طرف کی آدمی کا نام جو نہ لیا تو

سبب وہ تہا کہ ایک ہی شخص قرار نہا مثل عباس ان کی طرف مین بلکہ ثابت ہوتی جاتی تہی کبہی حضرت علی کبہی اسامہ یا فضل بن عباس سی لیکن اور
روایت مین آیا ہی کہ کہا عائشہ نی کہ اوسکی طرف ایک امر ہی تہا اہل بیت سی شامل ہو سہو نکو بطریق احتمال کی واللہ اعلم ع وعن ابی ہریرۃ
انہ کان یقول من ادرک الرکعۃ فقد ادرک السجدۃ ومن فاتتہ قراءۃ ام القرآن فقد فاتہ خیر کثیر
رواہ مالک اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق وہ جہی کہتی کہ جس شخص نی پایا رکوع پس تحقیق پالی رکعت اور جسکی رہگئی پڑہنی سورہ
فاتحہ پس تحقیق رہگیا اوس سی ثواب بہت روایت کی ہی اسکو مالک نی ف یعنی جسی سورہ فاتحہ نماز مین نہ پڑہی اور سورہ پڑہی تو بہت ثواب
اوس سی گیا پس نوافل بہی نماز کا ناقص ہی اور نفل ہر چیز سی مجلوہ ہوتا ہی کہ پڑہنا سورہ فاتحہ کا نماز مین فرض نہین ع وعنہ
انہ قال الذی یرفع راسہ ویخفضہ قبل الامام فانما ناصیتہ بید الشیطان رواہ مالک
اور روایت ہی وہین سی ہی کہا جو شخص کہ اوٹہاوی سر اپنی کو اور جہکاوی اسکو یعنی رکوع وسجود مین پہلی امام کی پس سوای اسکی نہین کہ پیشانی
اوسکی پس ہاتہہ شیطان کی ہی روایت کی اسکو مالک نی باب من صلی صلوٰۃ مرتین باب ہی سبیان
حال اوس شخص کی کہ نماز پڑہی دو بار یعنی حقیقۃ یا صورۃ الفصل الاول فصل پہلی عن جابر قال کان معاذ بن
جبل یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یاتی قومہ فیصلی بہم متفق علیہ روایت ہی
جابر سی کہ کہا تہی معاذ بن جبل نماز پڑہتی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر آتی اپنی قوم پاس پس نماز پڑہاتی اونکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف یعنی سنت عشا کی یا نفل حضرت کی ساتہہ پڑہیاتی تا فضیلت حاصل کرین اونکی ساتہہ کی نماز کی اور اونکی مسجد مین پڑہتی کی اور سیکہین ادب
اوسی پہر اپنی قوم مین انکو فرض اپنی پڑہتی ع وعنہ قال کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء
ثم یرجع الی قومہ فیصلی بہم العشاء وہی لہ نافلۃ رواہ اور روایت ہی وہین سی کہ کہا تہی معاذ نماز پڑہتی ساتہہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی پہر پہرتی طرف قوم اپنی کی پہر نماز پڑہاتی اونکو عشا کی اور وہ واسطی اونکی نفل ہوتی روایت کی یہہ ف
نماز پڑہتی تہی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی یعنی وہ عشا کہ پڑہتی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہی نیت کرتی تہی معاذ اوس مین سنت
عشا کی یا نفل کی پہر پہرتی اپنی قوم کی طرف پس پڑہتی ساتہہ اونکی فرض عشا کی اور وہ یعنی نماز دوبار پڑہتی ساتہہ جماعت کے نفل اور فرض پہلی نماز
اوسکی پس نافلہ ہوتی یعنی باعث زیادتی خیر اور ثواب کی ہوتی اور جہنون نی کہ معنی یہہ کہی ہین کہ وہ یعنی عشا دوسری بار کی اوسکی لیی نافلہ ہوتی تہی اور
اوسکی قوم کی لیی فرض عشا کی ہوتی تہی اونکو سندلانی چاہیی حاذسی کہ اوسی یہہ بات ہمسی اسلیی کہ نہین معلوم ہو سکتا یہہ بغیر کہنی اون کی
کی کیونکہ نیت دل سی ہوتی تہی چنانچہ ابن ہمام نی ذکر کیا ہی کہ نیت کرنی زبان سی سنت ہی نہین وارد ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہ
صحابہ سی اور باوجود اسکی یہہ زیادتی یعنی وہی لہ نافلۃ نہین ہی روایت صحیحہ مین چنانچہ بعضون نی لکہا ہی کہ یہہ زیادتی کلام شافعی سی ہی
بنا بر اجتہاد اونکی اور کتاب مشکوۃ مین یہان سفیدی پہوٹی ہوئی ہی پس معلوم ہوا کہ مولف نی یہہ کسی طریق کی سنن سی یہہ لفظ نہین پایا
اور تورپشتی نی کہا کہ علماء حدیث نی کہا ہی کہ قول وہی لہ نافلۃ غیر محفوظ ہی حدیث جابر مین ع ف یہہ خلاصہ انکی شرحون مین سی لکہا ہی
جو مفصل دیکہنا چاہی تو اون دیکہی اور نفل پڑہنی والی کی یہی فرض پڑہنی درست ہین یا نہین اسمین جو اختلاف کیا ہی امامون نی باب القراءۃ
فی الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین یہہ حدیث جابر کی مفصل مذکور ہو چکا ہی الفصل الثانی فصل دوسری عن یزید بن
الاسود قال شہدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ فصلیت معہ صلوٰۃ الصبح فی مسجد الخیف فلما

قضی صلوٰتہ وانحرف فاذا ھو برجلین فی اٰخر القوم لم یصلیا معہ قال علی بھما فجیء بھما ترعد فرائصھما
فقال ما منعکما ان تصلیا معنا فقالا یا رسول اللہ انا کنا قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صلیتما
فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعۃ فصلیا معھم فانھا لکما نافلۃ رواہ الترمذی وابوداؤد
والنسائی اور روایت ہی یزید بن اسود سی کہا کہ حاضر ہوا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ حج انکیکی یعنی حجۃ الوداع مین پس
نماز پڑہی مینی ساتہہ اونکی نماز صبح کی مسجد خیف مین پس جب پڑہ چکی نماز اپنی اور پہیری نماز سی پس نا گہان آنحضرت نی دیکہا دو شخصون کو
پیچہی ہوئی آخر قوم مین کہ نہ نماز پڑہی تہی دونہون نی ساتہہ حضرت کی فرمایا کہ لی آؤ ان دونون کو میری پاس پس لائے گئی وہ دونون کانپتا
ہوا گوشت مونڈہون اونکیکا یعنی حضرت کی ہیبت سی پس فرمایا کس چیز نی باز رکہا تمکو نماز پڑہنی سی ہماری ساتہہ پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ
تحقیق ہی ہم نماز پڑہ چکی تہی مکانون ہی کی فرمایا پس مت کرو تم ایسا جسوقت کہ پڑہ چکو تم نماز اپنی مکانون مین پہر آؤ تم مسجد مین کہ اوسمین نماز
جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑہو ساتہہ نمازیون کی پس تحقیق یہہ نماز تمہاری لیی نفل ہی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی **ف** یعنی یہہ
جو نماز جماعت سی پڑہی نفل ہوتیکی خواہ پہلی نماز جماعت سی پڑہی ہو مانند جماعت کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ مسائل ہے عن

بسر بن محجن عن ابیہ انہ کان فی مجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن بالصلوٰۃ فقام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ورجع ومحجن فی مجلسہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک
ان تصلی مع الناس الست برجل مسلم فقال بلی یا رسول اللہ ولکنی کنت قد صلیت فی اھلی فقال لہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا جئت المسجد وکنت قد صلیت فاقیمت الصلوٰۃ فصل مع الناس وان کنت
قد صلیت رواہ مالک والنسائی روایت ہی بسر بن محجن سی اونون نی اصل کی اپنی باپ سی کی تحقیق وہ تہی ایک
مجلس مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آذان دی گئی نماز کی لیی پس کہڑہی ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہر نماز پڑہی اور پہیرے اور
محجن بیٹہی ہوئی تہی جگہہ اپنی مین پس فرمایا اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کس چیز نی منع کیا تجکو یہہ کہ نماز پڑہی تو ساتہہ لوگون کی کیا نہین تو مرد
مسلمان پس کہا کہ ہان ہون مین مسلمان یا رسول اللہ لیکن تحقیق نماز پڑہ چکی تہی مین اپنی جہہ اہل اپنی کی پس فرمایا اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت کہ آوی تو مسجد مین اور نماز پڑہ چکا ہو یعنی اپنی گہر مین پہر قائم کیجاوی نماز پس نماز پڑہو ساتہہ لوگون کی اگرچہ تو نماز پڑہ چکا ہو روایت کی یہہ
مالک اور نسائی نی **وعن** رجل من اسد بن خزیمۃ انہ سال ابا ایوب الانصاری قال یصلی احدنا
فی منزلہ الصلوٰۃ ثم یاتی المسجد وتقام الصلوٰۃ فاصلی معھم فاجد فی نفسی شیئا من ذلک
فقال ابو ایوب سالنا عن ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فذلک لہ سہم جمع رواہ مالک وابوداؤد
اور روایت ہی ایک شخص کی وہ قبیلہ اسد بن خزیمہ مین سی تہا یہہ کہ اونون نی پوچہا ابو ایوب انصاری سی کہا کہ پڑہتا ہی ایک ہمارا یعنی مین یہہ
گہر اپنی کی نماز پہر آتا ہی مسجد مین اور نزدیہی جاتی ہی کہ پڑہون مین نماز ساتہہ اونکی پس پاتا ہون مین نماز ساتہہ اونکی پس پاتا ہون مین دل اپنی مین ایک چیز اس سی لیعنی
خدشہ اور شبہہ دلمین پاتا ہون دوبارہ نماز پڑہنی سی کہا یا بہتر ہی میری لیی پاتا ہون پس کہا ابو ایوب نی پوچہا مینی یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا
پس یہہ واسطی اوسکی نصیبہ ہی جماعت کی روایت کی یہہ مالک و ابوداؤد و نی **ف** یعنی دوبارہ پڑہنی سی ثواب فضیلت جماعت کی پاتا ہی
اوسی اس سی لیعنی شبہہ نہ لاتا + **وعن** یزید بن عامر قال جئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الصلوٰۃ

فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰنِيْ جَالِسًا فَقَالَ اَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِيْ صَلَاتِهِمْ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ مَنْزِلِيْ اَحْسِبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهٖ مَكْتُوْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی یزید بن عامر سی کہ آیا میں پیہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ نماز مین تہی پس بیٹہا مین اور نہ داخل ہوا مین ساتہہ اونکی نماز مین پس جبکہ پہری نماز پڑہکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکہا مجکو بیٹہی ہوی پس فرمایا کیا نہین تو مسلمان آے یزید کہ نماز نہ پڑہی تو نی کہا مینی بان یا رسول اللہ بتحقیق مین مسلمان ہون فرمایا اور کس چیز نی منع کیا تجکو یہہ کہ داخل ہو تو ساتہہ لوگون کی نماز اونکمین کہا بتحقیق تہا مین نماز پڑہ چکا گہر اپنی مین اور گمان کیا مین نی یہہ کہ بتحقیق نماز پڑہ چکی ہونگے تم پس فرمایا جسوقت کہ آوی تو نماز کو پس پاوی تو لوگون کو یعنی نماز پڑہتی پس نماز پڑہ ساتہہ اونکی اگرچہ بتحقیق پڑہ چکا ہوگی یہہ نماز یعنی دوبارہ کی واسطے تیری نفل اور وہ پہلی فرض روایت کی یہہ ابوداود نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اَيَّتُهُمَا اَجْعَلُ صَلَاتِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچہا اونسی پس کہا بتحقیق مین نماز پڑہتا ہون بیچ گہر اپنی کی پہر آتا ہو نہین نماز کو مسجد مین ساتہہ امام کی پس نماز پڑہو نہین ساتہہ اونکی کہا اوسکو ہان کہا اوس شخص نی کونسی ٹہراون مین نماز اپنی یعنی فرض نماز کو کونسی ٹہراون اول کی یا آخر کی کہا ابن عمر نی اور یہہ طرف تیری ہی یعنی یہہ مقرر کرنا تیری سپرد نہین ہی سوا اسکی نہین کہ یہہ سپرد طرف اللہ کی ہی کہ عزت والا اور بزرگی والا ہی ٹہراوی اون دونو نمین سی جسکو چاہی نماز تیری روایت کی یہہ مالک نی

ف اسمین تائید ہی اوسکی جو بعضی شافعیہ نی اختیار کیا ہی اور جو اختیار کیا ہی غزالی نی کہ فرض ایک ہی اون دونون مین سی غیر مقرر لیکن اکثر حدیثون سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ اول فرض ہوتی ہی اور دوسری نفل موافق قیاس کی بہی اسلیی کہ بری الذمہ ہوتا ہی ساتہہ ادای اول کی پس فرض وہی ہوی واللہ اعلم ۱۲ ۔ وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی سلیمان مولی میمونہ کی سی کہ کہا آئی ہم ابن عمر کی پاس بلاط مین اور لوگ نماز پڑہتی تہی پس کہا مینی ابن عمر سی کیا نہین نماز پڑہتی تم ساتہہ اونکی کہا ابن عمر نی کہ بتحقیق نماز پڑہ چکا ہون مین اور بتحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہ پڑہو تم نماز ایک دن مین یعنی ایک وقتمین دوبار روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی

ف بلاط تام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مطہرہ مین کہ امیر المومنین حضرت عمر نی مسجدی بابر بنائی تہی لوگونکی لیی کہ اگر باتین اونمین کرنی منظور ہون وہان بیٹہکر کرین تا مسجد مین کلام دنیا نہ کیا جاوی اور نماز پڑہ چکا ہونگے شاید ابن عمر نماز جماعت سی پڑہ چکی ہونگی یا وقت صبح کا ہوگا یا عصر یا مغرب کا کہ انمین نماز دوبارہ نہین پڑہنی چاہیی اسلیی یہہ فرمایا اور یہہ حدیث ظاہر مین مخالف ہی پہلی حدیثونکی کہ دلالت کرتی ہین دوبارہ نماز پڑہنی پر بتطبیق ان حدیثونمین یہہ ہی کہ یہہ حدیث اوس شخص کی حقمین ہی کہ پہلی جماعت سی پڑہ چکا ہو اور پہلی حدیثین اوسکی حقمین ہین کہ تنہا پڑہی ہو جیسا کہ مذہب حنفیہ ہی یا اس سے یہہ مراد ہی کہ بطریق فرضیت کی دوبارہ نہ پڑہو یعنی اگر دوسری نفل جانکر

پڑہو مضائقہ نہین **تنبیہ** اکثر حدیثین عام ہین سب نمازون مین یعنی ہر نماز کا یہی حکم معلوم ہوتا ہی کہ اگر نماز پڑہ آیا ہو اور جماعت دیکہی تو شریک ہو جاوی لیکن مجتہدون نے نظر کی ہی اور حدیثونپر کہ جنمین بعضی اوقات نماز پڑہنی مکروہ فرمائی ہی بنظر اونکی اونہون نے بعضی نمازونکو خاص کر لیا ہی کہ اس نماز کو دوبارہ پڑہی اور اسکو نہ پڑہی چنانچہ حدیث آیندہ مین بہی تخصیص ہی ع ح ؛ **وعن نافع قال ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من صلی المغرب والصبح ثم ادرکہما مع الامام فلا یعدلہما رواہ مالک** اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر نہی کہتی کہ جسنی نماز پڑہی مغرب کی یا صبح کی پہر پایا اون دونون کو ساتہہ امام کی پس پہر نہ پڑہی اون دونون کو روایت کی یہہ مالک نے **ف** یہہ عدیدہی مذہب امام مالک رح کی کہ اونکی ہان ان دو نمازونکا اعادہ نہین اور ہماری نزدیک عصر کا بہی یہی حکم ہی اور شافعی کی نزدیک اعادہ سب نمازونکا جایزہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ پہلی نماز جماعت سے نہ پڑہی ہو یعنی اوسکا یہہ حکم ہی اور اگر جماعت سی پڑہ چکا ہوگا بطریق اولی اعادہ نکرنا چاہیی ع ح ؛ **باب السنن وفضائلہا** باب ہی بیچ بیان سنتونکی اور فضیلتون یعنی بزرگیون اونکی **ف** یعنی وہ نمازین کہ فرضونکی ساتہہ پڑہی جاتی ہین نراتین اور وہ دو قسم پرہین ایک تو رواتب یعنی جنپہ حضرت نی مداومت کی اور دوسرے غیر رواتب یعنی جنپہ مداومت نکی مثل سنتون عصر کی اور جانا چاہیی کہ سنت و نفل اور تطوع اور مندوب و مستحب و مرغب فیہ و حسن یہہ سب الفاظ مترادف ہین معنی انکی ایک ہی ہین یعنی انکی یہہ ہین کہ ترجیح دی شارع نی انکی کرنیکو نکرنی پر اگرچہ ہی بعض سنون موکد تر بعض سے ع ح ع ؛ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی لہ بیت فی الجنۃ اربعا قبل الظہر ورکعتین بعدہا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل صلوۃ الفجر رواہ الترمذی وفی روایۃ لمسلم انہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد مسلم یصلی للہ کل یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا غیر فریضۃ الا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ او الا بنی لہ بیت فی الجنۃ** روایت ہی ام حبیبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی دن اور رات مین بارہ رکعتین بنایا جاتا ہی واسطی اوسکی گہر بہشت مین چار رکعت پہلی ظہر کی اور دو رکعت پیچہی اوسکی اور دو رکعت پیچہی مغرب کی اور دو رکعت پیچہی عشا کی اور دو رکعت پہلی نماز فجر کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ ام حبیبہ نی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑہتا ہی واسطی اللہ کی ہر دن مین بارہ رکعت نفل سوائے فرض کی مگر کہ بناتا ہی اللہ اوسکی لیی گہر بہشت مین یا فرمایا مگر بنایا جاتا ہی اوسکی لیی گہر بہشت مین **ف** یہہ سب سنتین موکدہ ہین اور سنتین فجر کی سب سے زیادہ موکد ہین حتی کہ حسن بصری اور بعض حنفیہ نی اونکو واجب کہا ہی اور حسن نی مغرب کے بہی دو رکعتون کو واجب کہا ہی لیکن اس حدیث سی رد کیا ہی اونکی قول کو کہ واجب نہین بلکہ سنت ہین ع ح ؛ **وعن ابن عمر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین قبل الظہر ورکعتین بعدہا ورکعتین بعد المغرب فی بیتہ ورکعتین بعد العشاء فی بیتہ قال وحدثتنی حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین خفیفتین حین یطلع الفجر متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نماز پڑہی مینی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین پہلی ظہر کی اور دو رکعتین پیچہی اوسکی اور دو رکعتین پیچہی مغرب کی بیچ گہر حضرت کی یعنی حضرت حفصہ کے حجرہ مین کہ بہن ابن عمر کی ہتین اور دو رکعتین پیچہی عشا کی

چھ رکعتیں کہا ابن حزم نے اور یہ حدیث کی مخالفت نہیں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نماز پڑھتی دو رکعتیں ہلکی جبکہ نکلتی فجر روایت کی ہے جماعت نے مسلم نے ف تغلیط نہیں منافی ہی ہونے کی جائز ہونے کی حامل ہو جاتی ہی تطبیق اس حدیث میں اور اور حدیث میں کہ روایت کی کسی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتی تھی چار رکعتیں ظہر کی قبل ہے اس کہا ہی ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ محدث دہلوی نے کہا ہی کہ ہے حدیث مسند شافعی کی ہی کہ ابن عمر کے نزدیک سنت ظہر کی دو رکعتیں ہیں اور ہمارے نزدیک چار رکعتیں ہیں اور اس میں ہی حدیثیں آئی ہیں حضرت علی اور عائشہ اور ام حبیبہ ہی اور ترمذی نے کہا اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحق کا اور شافعی اور احمد سے ہی چار رکعتیں آئی ہیں لیکن ساتھ دو سلام کی اور شاید کہ حضرت کے نزدیک ہیں چار رکعتیں پڑھتی ہونگی از روئے ظہرات آئی ہے کہ یہ روایت کیں اور جب مسجد میں آئی تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتی اور سکوا ابن عمر نے سنت ظہر کی گمان کی اور اس لیکہ ابن عمر صحیح اور عائشہ خود آئی ہی رسولؐ کی سنتیں نہیں ہی حضرت حفصہ سے سنکر روایت کیں **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی وہیں سے کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نماز پڑھتی پیچھے جمعہ کی یعنی کہ یہاں تک پھر اپنی طرف کہر اپنی کی پس پڑھتی دو رکعتیں کہر اپنی میں روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے مراد اس سے سنت جمعہ کی عمل شافعیہ کا اسی پر ہی جسے ایک قول کی سنت جمعہ کی مانند ظہر کی ہی اور کہر میں پڑھتی تھی اسلیئے کہ نوافل کہر میں پڑھنی افضل ہیں اور احادیثوں میں آیا ہی کہ حضرت پڑھتے تھے پہلی جمعہ کی چار رکعت اور بعد اسکی چار اور ایک روایت میں بعد جمعہ کی چھ ہی آئی ہیں چنانچہ ابو یوسف کی نزدیک یہی ہی ہے ✣

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَكَانَ اِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ اِذَا قَرَاَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق سے کہ کہا پوچھا میں حضرت عائشہ سے احوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نفلوں انکی کا پس کہا حضرت عائشہ نے کہ حضرت نماز پڑھتی میری کہر میں پہلی ظہر کی چار رکعتیں پھر نکلتی پس نماز پڑھتی ساتھ لوگوں کی یعنی فرض ظہر کے پھر داخل ہوتے یعنی کہر میں پس نماز پڑھتی دو رکعتیں اور پڑھتی نماز ساتھ لوگوں کی نماز مغرب کے پھر داخل ہوتی یعنی اپنی کہر میں پھر نماز پڑھتی دو رکعتیں پھر نماز پڑھتی ساتھ لوگوں کی عشا کی اور داخل ہوتی کہر میری میں پس نماز پڑھتی دو رکعتیں اور پڑھتی نماز رات کو یعنی کبھی نو رکعت دن میں پڑھتی ہوتی اور پڑھتی نماز پڑھتی اگر دیر تک کہڑی اور رات کو دیر تک بیٹھی اور پڑھتی جبوقت کہ پڑھتی کہڑی ہو کر رکوع کرتی اور سجدہ کرتی اور سجدہ کرتی جبوقت کہ کہڑی ہوتی اور پڑھتی جبوقت کہ پڑھتی بیٹھ کر رکوع کرتی اور سجدہ کرتی بیٹھی اور جبوقت نمودار ہوتی فجر پڑھتی تھی دو رکعت روایت کی اس کو مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داود نے پھر نکلتی پس پڑھتی ساتھ لوگوں کی نماز فجر کی ف اس میں دلیل ہی اس پر سنتیں کہر میں پڑھنی مستحب ہیں اور راتوں میں وتر پڑھی ہوتی جیسے ایک رکعت یا تین رکعت اور حضرت کی نماز شب میں روایتیں مختلف

کی مین چھہ بہی اور آٹھہ بہی اور نو بہی اور دس بہی اور گیارہ بہی اور تیرہ بہی کہ کبہی گنتی پڑہتی کبہی گنتی اور رکوع کرتی اور سجدہ کرتی اوسی حالت سی کہڑی ہوتی یعنی انتقال کرتی تہی رکوع وسجود مین حالت قیام سی نہ یہہ کہ رکوع وسجود بیٹہہ کر کرتی تہی اور جب بیٹہہ کر پڑہتی رکوع وسجود بہی اوسی حالت مین کرتی اور اسصورت مین رکوع وسجود کہڑی ہوکر کرنا بہی آیا ہی یعنی قراءۃ پڑہتی بیٹہہ کر پھر کہڑی ہوتی اور تہوڑی سی قراءہ پڑہتی پھر رکوع وسجود کرتی پس تین طرح پر تہی نماز حضرتؐ کی یا تمام کہڑی یا تمام بیٹہی یا قراءۃ بیٹہہ کر پڑہتی بعد ازان کہڑی ہوتی اور رکوع وسجود کرتی اور اسطرح نہ تہی کہ قراءۃ کہڑی ہوکر پڑہین اور پھر بیٹہہ کر رکوع وسجود کرین ۲ ح ۲۰ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا نہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر نفلونسی جہت محافظۃ اور مداومت کرتی جیسیکہ محافظت کرتی دو رکعتون سنت فجر پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی سنتین فجر کی سب سے زیادہ موکد تہین کہ سفر اور حضر مین اونکو حضرتؐ نہ چہوڑتی اور فقہہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ بغیر عذر کی اونکو بیٹہہ کر پڑہنا درست نہین ۲ ح ۲۰ **وعنها** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو رکعتین سنت فجر کی بہتر ہین دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا مین ہی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین اگر اللہ کی راہ مین خرچ کری اوسپر یہہ افضل ہین اور جو چیز دنیا کی کہ اوسمین بخل کری اور راہ دین مین خرچ نکری اوسمین اچہا ہین کہان ہی کہ اوسپر انکو بہتر کہین اور لکہا ہی علمانی کہ سب سی زیادہ موکد سنتین فجر کی ہین اور بعد انکی سنتین مغرب کی اور بعد انکی سنتین ظہر کی بعد کی اور بعد انکی سنتین عشا کی اور بعد ان سبہون کے سنتین ظہر کی پہلی کی ۲ ح ۲۰ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مغفل سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو پہلی فرض مغرب کی یعنی دو رکعتین فرمایا تیسری بار مین جو شخص کی چاہی اسطی مکروہ جانی اس بات کر ٹہیرا دین اونکو لوگ سنت روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تین بار حضرتؐ نی فرمایا کہ نماز پڑہو پہلی فرض مغرب کی دو رکعتین اور تیسری بار مین یہہ ہی فرمایا کہ جو چاہی پڑہی یہہ اسلیی فرمایا کہ لوگ انکو سنت موکدہ نہ ٹہیرالین نہایت یہہ کہ سبب ہین واکثر فقہا منع کرتی ہین انکو چنانچہ تحقیق اسکی بیچ باب فضل اذان کی گذر چکی ہی اور فصل تیسری اس باب کی مین بہی مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ۲ ح ۲۰ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي أُخْرٰى لَهُ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کی ہو تم مین سی نماز پڑہنی والا بعد جمعہ کی پس چاہی کہ پڑہی چار رکعت روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ اور روایت مسلم کی یہہ ہی کہ فرمایا جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا جمعہ کے پس چاہی کہ پڑہی بعد اوسکی چار رکعت

الفصل الثانی

فصل دوسرے **عن** أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام حبیبہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ محافظت کری یعنی مداومت کرین اوپر چار رکعتون کی پہلی ظہر کی اور چار پیچہے ظہر کی حرام کرتا ہی اوسکو اللہ آگ پر یعنے مطلق یا ہمیشہ نہین آگ مین رہنی کا

روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ ادا کری چار رکعت ظہر کی بعد
کی کو ساتہہ دو سلام کی اور ظاہر مین یہی ہی یہہ چار رکعتین سنتون کی دو رکعتون سمیت ہین سوای انکی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ چار سوا مئی اون دو کی ہین کذا
ذکر شیخ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ دو رکعت انمین سی مولد ہین اور دو مستحب ولی یہہ ہی کہ پڑہی جاوین ساتہہ دو سلامون کی ح وعن
ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع قبل الظہر لیس فیہن تسلیم تفتح لہن
ابواب السماء رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار
رکعتین پہلی ظہر کی کہ انمین سلام نہین یعنی افضل یہی کہ اخیر ہی سلام کو پہیری درمیان مین یہہ پہیری کہولی جاتی ہین اونکی لئی دروازے
آسمان کی روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف یعنی قبول ہوتی ہین جناب باری مین اور نازل ہوتی ہین سب دونکی انوار رحمت
لے اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ یہہ چار رکعتین سنتین رابتہ ظہر کی ہین یا سوای اونکی کہ پہلی اونکی پڑہی جاتی ہین جنکو نماز فی الزوال کہتی ہین اور
مختار یہہ ہی کہ یہہ غیر رواتب کی ہین یعنی فی الزوال ح وعن عبد اللہ بن سائب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی اربعا بعد ان ترول الشمس قبل الظہر وقال انہا ساعۃ تفتح فیہا ابواب السماء فاحب ان یصعد
لی فیہا عمل صالح رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پڑہتی چار رکعت بہی ڈہلنی آفتاب کی پہلی ظہر سی یعنی نماز فی الزوال اور فرماتی تحقیق یہہ وقت ہی کہ کہولی جاتی ہین اسمین دروازی آسمان کی
یعنے واسطے چڑہنی اعمال صالحین کی پس دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ چڑہے واسطی میری اوسمین عمل نیک روایت کی یہہ ترمذی نی ف
اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ساعت قبولیت کی ہی جو عمل نیک اسوقت مین کری قبول ہے اور نماز افضل ہی اعمال مین پس پڑہنا اوسکا افضل ہوگا
ح وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعا رواہ احمد و
الترمذی وابو داود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ پڑہے پہلی عصر کی چار رکعت روایت
کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی ف لفظ رحم لہذا مین اشارہ ہی اوپر مستحب ہوتی اس نماز کی ح وعن علی قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینہن بالتسلیم علی الملئکۃ المقربین ومن تبعہم
من المسلمین والمؤمنین رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی پہلی عصر کے
چار رکعتین فرق کرتی درمیان اونکی ساتہہ سلام کرنی کی اوپر فرشتون مقربین کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہین یعنے وجود مین مسلمون مین سی اور ایمان لونہین سی
ف مراد تسلیم سی یہان التحیات پڑہنی ہی کہ دو رکعتونکی بعد التحیات پڑہتی اور چار رکعت کی بعد سلام پہیرتی ح وعنہ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر رکعتین رواہ ابو داود اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہتی پہلی نماز عصر کی دو رکعتین بروایت کی یہہ ابو داود نی ف عصر کی سنتونمین دو روایتین آئی ہین دو کی بہی اور چار کی بہی پس مصلی
کو اختیار ہی چاہی دو پڑہی چاہی چار لیکن چار افضل ہین ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینہن بسوء عدلن لہ بعبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عمر بن ابی خثعم وسمعت محمد بن اسمعیل یقول
ہو منکر الحدیث وضعفہ جدا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی چہی رکعت

چہار رکعتین کہ نہ بولی درمیان اونکی ساتہہ کلام بد کی برابر کیجاتی ہین واسطی اوسکی ساتہہ عبادت بارہ برس کی روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث عمر بن ابی خثعم کیسی اور سنا مینی محمد بن اسمعیل بخاری کو کہ کہتی ہی کہ عمر بن ابی خثعم منکر الحدیث ہی اوضعیف کیا بخاری نی اسکو بہت **ف** اسکو اوگ صلوٰۃ الاوابین کہتی ہین یہ نام اسکا ابن عباس سی منقول ہی اور حدیث سی یہ سمجہا جاتا ہی کہ دو رکعتین سنت معمولی کی ہی داخل چہہ مین ہین اور اسیطرح جو بیس رکعتین حدیث آئندہ مین منقول ہین اونمین ہی دو داخل ہین کہا یہ طیبی نے پس پڑہی دونون سنتین علیحدہ اور باقی مین اختیار ہی چاہی چار اکہٹی پڑہی چاہی دو اور اس حدیث کو اگرچہ ترمذی غیرہ نی ضعیف کہا ہی لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اسکو ابن خزیمہ نی بہی اپنی صحیح مین روایت کیا ہی اور ابن ماجہ نی بہی اور کہا میرک نی کہ منقول ہی عمار بن یاسر سی کہ وہ بعد مغرب کی چہہ رکعتین پڑہتی تہی اور کہا اونہون نی کہ دیکہا مینی اپنی پیاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ پڑہتی تہی بعد مغرب کی چہہ رکعتین اور فرمایا کہ جو اوہی پڑہی بعد مغرب کی چہہ رکعتین بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی روایت کی یہ طبرانی نی ع ✤ اور حضرت مولانا اسحاق زاد اللہ شرفا نی فرمایا کہ تحقیق ہمارے یہ ہی کہ چہہ اور بیس سوای سنتون مؤکدہ کی ہین واللہ اعلم **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی بعد المغرب عشرین رکعۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہی بعد مغرب کی بیس رکعتین بنا تا ہی اللہ اوسکی لیی گہر بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نی **ف** محدثین نے اس حدیث کو ضعیف لکہا ہی اور کہا ابن حجر نی کہ اسمین ایک حدیث اور آئی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی پڑہتی اس نماز کی بیس رکعت اور فرماتی کہ یہہ نماز اوابین کی ہی پس جسنی پڑہی یہ مغفرت کی گئی اوسکی اور تہی سلف صالح پڑہتی اوسکو کہا ایک جماعت علماء کی نی کہ روایت کی گئین ہین اس نماز کی چار رکعتین بہی اور دو بہی پس اقل اسکی دو رکعت ہین اور اکثر بیس اور روایت کی گئی ہین اسمین حدیثین بہت ✤ ع ✤ **وعنہا** قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء قط فدخل علی الا صلی اربع رکعات او ست رکعات رواہ ابو داؤد اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا نہین نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز عشا کی کبہی پہر آئی ہون نزدیک میری مگر نماز پڑہتی چار رکعتین یا چہہ رکعتین روایت کیا یہہ ابو داؤد نی **ف** چار رکعتین یعنے دو رکعتین سنت مؤکدہ اور دو مستحب اور اوست رکعات مین لفظ او کا احتمال رکہتا ہی کہ شک کی لیی ہی یا تنویع کی لیی ہی اور مشہور روایتونمین بعد عشا کی دو رکعتین آئی ہین اور بعضے روایتونمین چار بہی آئی ہین اور چہہ رکعتین سوا اس حدیث کی نہین آئی ہین واللہ اعلم اور فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ جو کوئی پڑہی پہلی عشا کی چار رکعتین ہوتا ہی گویا کہ تہجد پڑہی اوس رات اور جو کوئی پڑہتا ہی چار رکعت بعد عشا کی ہوتا ہی گویا کہ پڑہی چار رکعتین لیلۃ القدر مین رواہ سعید بن منصور فی سننہ ع ✤ و برہان شرح مواہب الرحمن **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادبار النجوم الرکعتان قبل الفجر وادبار السجود الرکعتان بعد المغرب رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مراد ساتہہ تسبیح ادبار النجوم کی دو رکعتین فجر کی پہلی کی ہین یعنے سنتین فجر کی اور مراد ساتہہ تسبیح ادبار السجود کی دو رکعتین مغرب کی بعد کی ہین روایت کی ترمذی نی **ف** یعنی سورۂ طور کے آخر مین جو آیا ہی وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم یعنی اور پاکی بیان کر ساتہہ تعریف رب اپنی کی جبکہ کہڑا ہووے تو اور تجہہ رات کو پس تعریف کر اوسکی اور وقت پیٹہہ پہیرنی ستارون کی پس فرمایا کہ مراد ادبار النجوم سی یعنی تسبیح کرنی وقت پیٹہہ پہیرنے ستارونکی مراد

سنتین فجر کی ہین اور یہہ جو ایا ہی وسنے بعد رکعتین قبل طلوع الشمس وقبل الغروب من الیل فسبح وادبار السجود یعنی اور پاکی بیان کر ساتھہ تعریف پروردگار اپنی کی پہلی نکلنی آفتاب کی اور پہلی ڈوبنی کی اور کچھہ رات کو اپنی کی بیان کر اوسکی اور پیچھی سجود کی پس سجودسی مراد اس آیۃ مین فرض مغرب کی ہین اور ادبار السجود سی یعنی تسبیح کرنی سی پیچھی سجود کی سنتین مغرب کی ۔ ن ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اربع قبل الظہر بعد الزوال تحسب بمثلہن فی صلوٰۃ السحر وما من شیء الا وہو یسبح اللہ تلک الساعۃ ثم قرأ یتفیؤا ظلالہ عن الیمین والشمائل سجدا للہ وہم داخرون رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان ۔ روایت ہی حضرت عمر رضہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی ہی چار رکعتین پہلی ظہر کی پیچھی دوپہر کی یعنی نماز فی الزوال یا سنتین ظہر کے حساب لیجاتی ہین اور برابر کہی جاتی ہین یعنی فضیلت اور ثواب مین ساتھہ چار رکعت کی کہ نماز تہجد مین پڑہی جاوین یعنی تہجد کی چار رکعت کا سا ثواب ہوتا ہی ونکا اور نہین کوئی چیز نکا وہ تسبیح کرتی ہی اللہ کو اوسوقت یہہ آیت پڑہی ہی یہہ آیت پھیرتی ہین سائی ہر چیز کی داہنی طرف سی اور بائین طرف سی اور سجدہ کرتی ہوئی واسطی اللہ کی اور وہ ذلیل ہین روایت کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** حضرت نے واسطی رغبت دلانیکی اس نماز پر اور بطور دلیل کی دعوی پر آیۃ مذکور کو پڑہی اور مراد سجدہ سی تابعداری ہی خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سب تابعدار اوسکی حکم کی ہین اور سن بات یہنا کہ پیدا کیا اسکی یہی ۔ ن ۔ ع ۔ **وعن** عائشۃ قالت ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد العصر عندی قط متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قالت والذی ذہب بہ ما ترکہما حتی لقی اللہ ۔ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سی کہا نہین چہوڑین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو رکعتین پیچھی عصر کی نزدیک میری یعنی میری گہر مین کبہی یہہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بخاری کی ایک روایت مین یہہ ہی کہ کہا عائشہ نی کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ روح قبض کی حضرت کی نہین چہوڑین حضرت نی یہہ دونون رکعتین یہان تک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سی **ف** یہہ دو رکعتین پڑہنی حضرت کی خاصہ حضرت ہی کو پڑہنی جائز نہین اور رکوعصر کی بعد نفل پڑہنی درست نہین کہ بہت حدیثین اسکی منع مین وارد ہوئی ہین ۔ ن ۔ ع ۔ **وعن** المختار بن فلفل قال سألت انس بن مالک عن التطوع بعد العصر فقال کان عمر یضرب الایدی علی صلوٰۃ بعد العصر وکنا نصلی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد غروب الشمس قبل صلوٰۃ المغرب فقلت لہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہما فقال کان یرانا نصلیہما فلم یأمرنا ولم ینہنا رواہ مسلم ۔ اور روایت ہی مختار بن فلفل سی کہا پوچہا مینی انس بن مالک سی حال نفل کا پیچھی عصر کی پس کہا ہی حضرت عمر رضہ مارتی تہی اوسکی ہاتون کو کہ نیت باندہتا نماز کی پیچھی نماز عصر کی یعنی منع کرتی تہی لوگون کو بعد عصر کی نماز پڑہنی سی اور تہی ہم پڑہتی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین دو رکعتین پیچھی غروب ہونی آفتاب کی پہلی نماز مغرب کی پس کہا مینی انس کو کیا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ان دونون رکعتون کو کہا کہ تہی دیکہتی ہمکو نماز پڑہتی پس حکم فرماتی ہمکو اور نہ منع کرتی ہمکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نہ حکم فرمائی نہ منع فرمائی اس سی تقریر حضرت سی ثابت کی یعنی حضرت نی روا رکہی اور خلفاء راشدین ان دونون رکعتون کی قائل نہین تہی پس اقتدا اونکا کافی ہی اور اکثر فقہا بہی منع کرتی ہین اسلیی کہ لازم آتی ہی اسکی پڑہنی مین تاخیر مغرب کی ۔ ع ۔ **وعن** انس قال کنا بالمدینۃ فاذا اذن المؤذن لصلوٰۃ المغرب

یبتدرون السواری فیرکعون رکعتین حتی ان الرجل الغریب لیدخل المسجد فیحسب ان الصلوٰۃ قد صلیت من کثرۃ من یصلیھما رواہ مسلم اور روایت ہی اُنس سی کہ کہا ہی ہم مدینہ مین پس جسوقت آذان دیتا آذان دینی والا واسطی نماز مغرب کی دوڑتی یعنے بعض صحابہ یا تابعین طرف ستونون کی پڑتی ہتی دو رکعت یہان تک کہ آدمی مسافر آتا مسجد مین پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑہ چکی بسبب کثرت اون لوگون کی کہ پڑہتی نماز دو رکعت روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی گمان کرتی کہ فرض مغرب کی لوگ پڑہ چکی ہین اور اوسکی سنتین پڑہ رہے ہین اور کہا طیبی شافعی نی کہ اسحدیث مین دلیل ظاہر ہی اوپر ثبات ان دونون رکعتون کے سنتی اور کہا ملا قاری حنفی رح نی کہ نہین شک ہی کہ یہہ تہا نماز واسطی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجیل کرتی تہی واسطی نماز مغرب کی اجماعا اور لازم آتی ہی اس سی تاخیر مغرب کی بلکہ جزوں اسکا وقت اپنی سی نزدیک بعضی علما کی پس شاید کہ واقع ہوا ہو بعض سی ایک وقت مین یا تہی یہہ نماز پہلی پھر چھوڑ دیا اوسکو جیسکہ کہا بعضون نی

وعن مرثد بن عبد اللہ قال اتیت عقبۃ الجہنی فقلت الا اعجبک من ابی تمیم یرکع رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب فقال عقبۃ انا کنا نفعلہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت فما یمنعک الان قال الشغل رواہ البخاری اور روایت ہی مرثد بن عبد اللہ تابعی سی کہا آیا مین عقبہ بن صحابی کی پاس پس کہا مینی کیا نہ تعجب مین دالون مین تمکو فعل ابی تمیم تابعی کی سی کہ پڑہتا ہی دو رکعتین پہلے نماز مغرب کی پس کہا عقبہ نی تحقیق ہی ہم مینی گروہ صحابہ مینی بعض اونکی پڑہتی یہہ نماز بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کبھی کبھی کہا مینی کیچیز نی منع کیا تجکو اب کہا شغل دنیا کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف مسامحہ ہونی اس نماز کی ورنہ شغل نہ مانع ہوتا صحابی کو سنتہ سی ہوے

وعن کعب بن عجرۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشہل فصلی فیہ المغرب فلما قضوا صلوتہم راٰھم یسبحون بعدھا فقال ھذہ صلوۃ البیوت رواہ ابو داود وفی روایۃ الترمذی والنسائی قام ناس یتنفلون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بھذہ الصلوۃ فی البیوت اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی مسجد بنی عبد الاشہل یعنی کہ ایک قبیلہ تہا انصار مین سی پس پڑہی اوسمین نماز مغرب یعنی فرض وسنت پس جب پڑہ چکی یعنی بعض قوم اپنی نماز فرض دیکہا اونکو حضرت نی کہ پڑہتی ہین نفل یعنی سنتین مغرب کی بعد نماز مغرب کی پس فرمایا کہ یہہ سنت مغرب کی یا مطلق نوافل نماز گہر مین پڑہنی کی ہی روایت کی یہہ ابو داود نی اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کی یون ہی کہ کہڑی ہوئی لوگ نفل پڑہنی لگی پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لازم ہی تمکو پڑہنا اس نماز کا گہرون مین **ف** یہہ نوافل نماز گہرون کی ہی یعنی افضل ہی پڑہنا انکا گہرون مین اسلیے کہ دور تر ہی ریا سی اور قریب تر ہی طرف اخلاص کے اور گہرون مین برکت ہوتی ہی و ظاہر ایہہ ہی کہ یہہ حکم اوسکی ایسی ہی کہ ارادہ کرتا ہی پھرنیکا طرف گہر اپنی کی بخلاف اعتکاف کرنیوالی کی مسجد مین کہ وہ پڑہی مسجد ہی مین و نہین کراہت ہی بالاتفاق جانا چاہی کہ افضل ہی ہے کہ نماز نفل سوای فرضون کی گہر مین ہو اکثری اور اسیطرح تہا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر کسی سبب یا عذر سی ہوا ہو تو خیر خصوصا سنت فجر کو اکثر گہر ہی مین پڑہتی اور بعضی علما نی کہا ہی کہ اگر سنتین مغرب کی مسجد مین اکثری سنت سی واقع نہین ہوتین و بعضون نی کہا ہی کہ نہ کا ہوتا اور جمہور اسپر ہین کہ گنہ کا نہین ہوتا اور امر استحباب کے لیی ہی و رحاشیہ ہدایہ کبیر جامع صغیر سی لکہا ہی کہ اگر نماز مغرب کی مسجد مین اکثری اگر ڈرتا ہی کہ بعد پہر نیکی گہر مین شغل مین آویگا کہ مانع ہوگا سنت پڑہنی سی پس صحن مسجد مین اکثری اور اگر یہہ ڈر نہین ہی تو افضل ہی کہ گہر مین جاکر پڑہی

وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطیل القراءۃ فی الرکعتین بعد المغرب حتی یتفرق

اَهْلُ الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی علی بن عباس سے کہا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتی قرارۃ کو یعنی کہی دونون رکعتون مین پیچے مغرب کی یہان تک کہ متفرق ہوتی اہل مسجد روایت کی یہ ابوداود نی **ف** اسحدیث سی معلوم ہوا کہ سنتین مغرب کی حضرت مسجد مین پڑہنی بہتی ہین بہت معمول کسی سبب عذر سی کہ گہر مین جاتی سی مانع آیا مسجد مین پڑہن سی و ظاہر ترجیہ ہی اوسپر عمل کیا جاوی یہان جواز یعنی اسلیی پڑہن کو لوگ معلوم کرلین کہ جائز یون ہی ہی اعتکاف مین پڑہی ہون و احتمال ہی کہ گہر مین پڑہی ہون و گہر متصل مسجد کی تہا کہ دروازہ طرف مسجد کی تہا ابن عباس نے حضرت کو سامنی سی پڑہتی دیکہا ہو بیان اوسکا کیا ہو اور ظاہر یہہ ہی کہ دراز کی قرارۃ کی ہی کہی ہوئی ہو اسلیی کہ ثابت ہو اسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونون رکعتون مین قلیل و قلیل والد پڑہتی تہی ع ع **وعن** مَكْحُوْلٍ يَبْلُغُ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ مُرْسَلٌ اور روایت ہی مکحول تابعی سی کہ پہونچاتا ہی اس حدیث کو حضرت تک یعنی روایت کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو تحقیق نماز پڑہی مغرب کی پہلی بولنی کی یعنی پہلی بولنی کلام دنیا کی دو رکعتین اور ایک روایت مین چار رکعتین بلند کیجاتی نماز اوسکی علیین مین روایت کی یہہ مکحول نی بطریق ارسال کی **ف** بعد مغرب کی یعنی مغرب کی فرضون کی بعد یا سنتون کی بعد اور دو رکعتین یعنے سنتین مغرب کی یا سوا اونکی و چار رکعتین دو انمین سی سنت مغرب کی اور دو سوای اونکی یا چارون سوای سنتون کی پس یہہ دو یا چار کرسوای سنتون کی ہون تکو صلوۃ الاوابین کہتی ہین و رلمبند کیجاتی ہی نماز اوسکی یعنی نفل اوسکی یا فرائض ہمیت علیین مین یہہ کنایہ ہی کمال قبول ہونی اس نماز کی سی اور بہت ثواب سکی سی و علیین نام ایک مقام کا ہی ساتوین آسمان پر کہ ارواحین مومنون کی جاتی ہین اور عمل اونکی لکہی جاتی ہین ع ع **وعن** حُذَيْفَةَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی حذیفہ سی مانند اسکی اور زیادہ کیا پس تہی حضرت فرماتی جلدی پڑہو دو رکعتین پیچہی مغرب کی یعنی سنتین اوسکی اسلیی کہ تحقیق وہ دونو اوٹہائی جاتی ہین ساتہہ فرضون کی روایت کیا ان دونون کو رزین نی اور روایت کی یہہ بیہقی نی زیادتی حذیفہ سی مانند اسکی شعب الایمان مین **ف** اسلیی کہ یہہ دونون رکعتین اوٹہائی جاتی ہین علیین مین پس جلدی پڑہو بغیر فاصلہ کی فرضون سی تا ملائکہ عمل لیجانیوالی منتظر نہون و ظاہر یہہ ہی کہ بعد اسکی پڑہنا دعا کا یا ذکر کا کہ صحیح ہوا ہی پڑہنا اوسکا بعد فرضون کی منافی تعجیل کی نہین یا یون کہا جاہی کہ پڑہنا اوسکا بعد دونون رکعتون کی منافی بعدیت کے نہین لیکن یہان ایک وسوسہ آتا ہی کہ فضیلت ان دونون رکعتون کے پڑہنی کے گہر مین ثابت ہوئی ہی پس اگر گہر دور ہو تو جلدی نہین ہوسکتی پس اس صورت مین کیا کرے جواب یہہ ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ گہر اختیار کرے کہ تاکید اوسکی بہت ہی واللہ اعلم ع ع **وعن** عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ لِيَسْئَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَتَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن عطا تابعی سی کہ کہا تحقیق نافع بن جبیر تابعی نی بہیجا اوسکو یعنی عمرو کو طرف سائب صحابی کی کہ پوچہی اون سی اوسچیز سی کہ دیکہا اوس کو اون سی معاویہ نی نماز مین پس کہا سائب نی کہان نماز پڑہی مینی سابقہ معاویہ کی جمعہ کی

مقصورہ مین پس جب سلام پہیرا امام نی کہڑا ہوا مین ہیچ مقام اپنی کی یعنی جہان جمعہ پڑہا ہتا پس نماز پڑہی مینی یعنی سنتین جمعہ کی بغیر اسکی کہ فرق کرون مین فرض و سنت مین کچہہ پس جسکہ داخل ہوئی معاویہ کہر مین ہیجا ایک شخص کو طرف میری پس کہا ہرگز نا یہہ کام کر کیا تو نی یعنی نماز نفل فرض کے جگہہ بغیر فرق کی نہ پڑہنا جسوقت کہ پڑہی تو نماز جمعہ کے پس نہ ملا دو سکو ساتہہ اور نماز کی یعنی نماز نفل ہو یا قضا یہان تک کہ بولی تو یا نکلی تو یعنی مسجد سی اسلیی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہمکو ساتہہ اسکی یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوا بیان اوسکا یہہ ہی کہ نہ ملا دین ہم نماز کو ساتہہ نماز دوسری کی یہان تک کہ بولین ہم یا نکلین ہم روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جسوقت کہ پڑہی تو نماز جمعہ کی یہہ بطور مثال کی فرمایا اسلیی کہ سوائے جمعہ کے اور نماز کا بہی یہی حکم ہی کہ فرض کے ساتہہ نفلون کو ملا کر نہ پڑہی چنانچہ مویدہی اسکی حدیث جو معاویہ نی ذکر کی اور مقصورہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ مسجد مین بنا دیتی ہین واسطی نماز پڑہنی بادشاہ کی اور یہان تک کہ بولی تو یعنی کسی آدمی سی کلام کری تو پس اس سے حاصل ہو جاتا ہی فرق اور ذکر اللہ کرنی سی فرق نہین حاصل ہوتا یا نکلی تو یعنی حقیقۃً نکلی یا حکماً نکلی کہ سرک جاوی فضون کی جگہہ سی ۴ ۱۲ **وعن** عطاءٍ قال کان ابن عمر اذا صلی الجمعۃ بمکۃ تقدم فصلی رکعتین ثم تقدم فصلی اربعًا واذا کان بالمدینۃ صلی الجمعۃ ثم رجع الی بیتہ فصلی رکعتین ولم یصل فی المسجد فقیل لہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ رواہ ابوداود وفی روایۃ الترمذی قال رایت ابن عمر صلی بعد الجمعۃ رکعتین ثم صلی بعد ذلک اربعًا

اور روایت ہی عطا سی کہ کہا ہی ابن عمر جسوقت کہ پڑہ چکتی نماز جمعہ مکہ مین اگی پڑہتی پہر پڑہتی دو رکعتین پہر اگی پڑہتی چار رکعتین اور جسوقت کہ ہوتی مدینہ مین پڑہتی نماز جمعہ پہر پہرتی طرف گہر اپنی کی پہر پڑہتی دو رکعتین اور نہ پڑہتی مسجد مین پس کہا گیا واسطی اونکی کہ کیون گہر مین نہ پڑہین مسجد مین پس کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتی یہہ روایت کی یہہ ابوداود نی اور ترمذی کی روایت مین ہی کہ کہا عطا نی دیکہا ہی مین ابن عمر کو پڑہتی ہی جمعہ کی دو رکعتین پہر پڑہتی ہی پیچہی اوسکی چار رکعتین **ف** اگی پڑہ جانا منزل نکلنی کی ہتا جیسکہ قول معاویہ مین مذکور ہوا اور لکہا ہی علمانی کہ شاید فرق درمیان مکہ اور مدینہ کی اسلیی ہتا کہ گہر ابن عمر رضا کا مدینہ مین نزدیک مسجد کی ہتا وہان سجب سنت کی گہر مین پڑہتی اور مکہ مین مسافر ہتی اور مکان حرم سی دور ہتا پس اگی پڑہنی کو قایم مقام گہر کی کیا اور زیادتی نماز کو مکہ مین یعنی چونکہ اسلیی ہتی وہان زیادہ ثواب ہوتا ہی اور سنت نزدیک ابوحنیفہ کی بعد جمعہ کی چار ہین چنانچہ ملا علی قاری نی معنی اس جملہ کی کہ پڑہتی پیچہی جمعہ کی دو رکعتین پہر پڑہتی پیچہی اوسکی چار رکعتین یہہ لکہی ہین کہ پہلی دو پڑہا کرتی ہی بعد اوسکی چار پڑہنی لگی یعنی دو اور زیادہ کرلین دو نہین دو رکعتون اسلیی کی ثابت ہوئی اسمین تزدیک دون کی حدیث انہی اور صاحبین کے نزدیک سنت بعد جمعہ کی چہہ رکعتین ہین اول چار پہر دو مع

باب صلوٰۃ اللیل

باب ہی بیچ بیان نماز رات کی **ف** یعنی تہجد وغیرہ نمازرات کی ہین حضرت سی روایتین مختلف آئی ہین جو قسم اونمین سی اختیار کرلی بزرگی اتباع کی یا دی گا اور اگر کبہی کسی طرح پڑہی کبہی کسی طرح بہت مناسب ہی و موافق تر ہی ساتہہ سنت کی اور رکعتین اوسکی تیرہ ہی اور نو ہی اور سات ہی آئی ہین اور بعضی علمانی پانچ ہی کہی ہین اور تیرہ سی زیادہ ثابت نہین پس بعضون نی فجر کی سنت سمیت کہی ہین اور بعضون نی بغیر اسکی بہت صحیح قول یہی ہی اور کبہی وتر ساتہہ ایک رکعت کے اور کبہی سات تین رکعتون کی اور بعضی روایتون مین عدد وتر کو داخل اوسکی گنا ہی اور بعضی مین خارج اور بعضی مین اطلاق کیا ہی وتر کو ایک رکعت پر اور بعضی مین تین پر تا پانچ اور سات اور بعضی مین تمام نماز رات کو وتر کہا ہی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلوٰۃ العشاء الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یسلم من کل رکعتین ویوتر بواحدۃ فیسجد السجدۃ

من ذلك قال ما يفيض أحدكم خمسين آية قبل أن يرفع رأسه فإذا سكت المؤذن من صلوة الفجر وتبين له الفجر قام فركع ركعتين خفيفتين ثم اضطجع على شقه الأيمن حتى يأتيه المؤذن للإقامة فيخرج متفق عليه روایت ہی عائشہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی یعنی اکثر درمیان اسکی کہ فارغ ہون نماز عشا سی فجر تک گیارہ رکعتین سلام پیہرتی ہر دو رکعت پیہ اور وتر کرتی ساتہہ ایک رکعت کے پیہر کرتی سجدہ اس رکعت مین قدر اوسچہر کی کہ پڑہی ایک شخص پچاس آیتین سیلے اس سی اور تہا تی سر اپنا پیہر جسوقت کہ چپ ہوتا موذن اذان دینی نماز فجر کی سی اور ظاہر ہوتی واسطی اوسکی فجر یعنی روشنی ہوتی کہڑی ہوتی پڑہتی دو رکعتین ہلکی یعنی سنتین فجر کی پیہر لیٹتی اپنی داہنی کروٹ پر یہان تک کہ آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آذان دینی والا واسطی تکبیر کہنے اذان چاہتا واسطی تکبیر کی اس نکلتی نماز کی لیی روایت کی پیہ بخاری و مسلم نی **ف** اور وتر کرتی ساتہہ ایک رکعت کی یعنی وہ رکعت ملی ہوتی جو تی اپنی اوپر کے دو رکعت نماز سی پیہ کہا ابن ملک نے اور ابن حجر شافعی نی کہا کہ اس حدیث سی پیہ علوم ہوا کہ اقل وتر کی ایک رکعت ہی علیحدہ اور سلام پیہرنا ہی ہر دو رکعت نماز اور یہی مذہب ہے تینون امامون کا اور پیہر سجدہ کرتی انتہ ظاہر امراد پیہ ہی کہ ہر ایک سجدہ ان رکعتون کا بقدر مذکور کی کرتی یا پیہ مراد ہی کہ ایک سجدہ وتر کی سجدون مین سی سب سجدی اوسکی سقدر کرتی تہی اور پیہ جو بعضی شہرون مین بعد وتر کی دو سجدے کرتی ہین ساتہہ کیفیت معروفہ کی اور بعضی روایات ضعیفہ فقہ کی مین سے فضیلت اونکی واقع ہوئی ہی کچہہ اصل اونکی حدیثون سی ثابت نہین اور نہین وارد ہوئین اونمین سی روایات فقہیہ مختار اور عمل نہین ہے اور نہ حرمین شریفین مین بلکہ تمام شہرون عرب کیمین اور ایک حدیث سی ہمین روایت کی گئی ہی کہ حکم کیا ہی ساتہہ وضع ہونے اوسکی اور نہین کیا ہی کوئی امام مذہب اجہہ سی ساتہہ سنت ہونے اونکی نہ ساتہہ مستحب ہونے اونکی اور اکثر حنفیہ دیار عرب کی جانتی ہی نہیں اونکو اور بعضون نی نقل کی ہی کراہت اونکی اور سنتین فجر کی ہلکی پڑہنی کہ اونمین قل ہا اور قل ہو اللہ پڑہے اور لیٹنی سنتون کی بعد اسلیی کہ السبب قیام راتکی کرنے اونکی تہکی ہوئی اوس سے استراحت ہووی اور فرض پہ نشاط اوا ہون اس مختار پیہ ہی کہ پیہ لیٹنا مستحب ہے ۱۲ ع **وعنها** قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا صلى ركعتي الفجر فإن كنت مستيقظة حدثني وإلا اضطجع رواه مسلم اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پڑہ چکتی دو رکعتین سنتین فجر کی پس اگر ہوتی مین جاگتی بات کرتی مجہہ سی اور اگر نہین سوتی ہوتی لیٹ رہتی روایت کی پیہ مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ فرق کرنا درمیان سنتون صبح کی اور فرضون کی جائز ہی اور دلیل ہی اسپر کہ باتین کرنی ساتہہ اہل کی مستحب ہین انتہی یعنی جو کہتا ہی کہ کلام کرنا درمیان سنت اور فرض کی باطل کر دیتا ہی نماز کو یا اوسکی ثواب کو پس قول اوسکا باطل ہی لیکن ہان اسمین شبہ نہین کہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام آخرۃ کا ہوتا تہا اور کلام دنیا کا بلاشبہ خلاف اولی ہی ہمیشہ خصوصا دو نمازون مین اسلیی کہ حکمت بیچ مقرر ہونی سنت کی پیہ ہی کہ مستعد ہووی بسبب اوسکی واسطی کمال حالت کے اور دور ہووی غفلت سی پیہر داخل ہووے فرضون مین ساتہہ کمال حضور کی اور لذۃ کی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ کہا ہی کہ مکروہ رکہا ہی یعنی علمائی اصحاب ما نے پیہ ہین کلام کرنا بعد طلوع فجر کی تا ادا کرنی نماز فجر کی مگر جو کہ ذکر اللہ تعالی کا ہو یا کلام ضروری ہو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہی اسحق اور احمد کا اور کلام کرنا حضرت کا اسی قبیلہ کا ہتا چنانچہ قول حضرت عائشہ کا انکانت لاتی حاجۃ کلمتنی مشعرہی ساتہہ اسکی **وعنها** قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا صلى ركعتي الفجر اضطجع على شقه الأيمن متفق عليه اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑہ چکتی دو رکعتین سنتین فجر کی لیٹتی داہنی کروٹ اپنی پر یعنی رو بقبلہ روایت کی پیہ بخاری و مسلم نی **وعنها** قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثلث

عشرۃ رکعۃ منہا الوتر و رکعتا الفجر رواہ مسلم اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی راتکو تیرہ رکعتین اونمین وتر بہی ہوتے اور دو رکعتین سنتین فجر کی روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی تین رکعتین اونمین سی وتر کی ہوتی تہین یہہ اسلیی کہا کہ افضل سبہونکی نزدیک یہی ہی اور ترمذی نی بہی شمائل مین ایک روایت حضرت عائشہ سی روایت کی ہی ثم یصلی ثلثا یعنی پہر پڑہتی تین رکعتین اور مسلم مین ثم اوتر بثلاث آیا ہی یعنی پہر وتر پڑہتی تین رکعتین اور تیرہ رکعتین جو راتکی نماز کی کہین اور دو رکعتین سنت فجر کی ہی اونہین مین گنی گئین تو وسطی قریب ہوئے تہجد کی ساتہہ اور اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی گیارہ رکعتین تہین بیع وتر کی جیسا کہ اور روایتونمین آیا ہی ع + ح + **وعن** مسروق قال سالت عائشۃ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت سبع و تسع و احد عشرۃ رکعۃ سوی رکعتی الفجر رواہ البخاری اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچہا مین حضرت عائشہ سی حوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا راتکو پس کہا کبہی سات رکعتین نہین اور کبہی نو اور کبہی گیارہ سوای سنت فجر کی روایت کی بخاری نی ف سوائی دو رکعت فجر کی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ متعلق ساتہہ احدی عشرۃ کی ہی اور اوسمین اشارہ ہی اسپر کہ تیرہ رکعتین سعہ دو رکعتون سنت فجر کی ہوتی تہین کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی قاری نی لکہا ہی ایک روایت مین جو آیا ہی کہ پندرہ رکعتین بہی پڑہی ہین وہ محمول ہی اسپر کہ دو رکعتین سنت فجر کو بہی اسی مین گنا ہی یعنی تیرہ تہجد کی تہین اور دو سنت فجر کی باوجود اسکی مانع نہین ہی اس سی کہ ہون رکعتین حضرت کی تہجد کی بارہ اور تین وتر کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہہ حدیث کہ جب غالب ہوتی اُنہین حضرت کی اور سوجاتی تہجد اپنی سی پڑہتے دنکو بارہ رکعتین **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یصلی افتتح صلوتہ برکعتین خفیفتین رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبہی ہوتی راتکو تا کہ نماز پڑہین یعنی تہجد کی شروع کرتی نماز اپنی ساتہہ دو رکعتون ہلکی ہی روایت کی یہہ مسلم نی ف کتاب از ہارین لکہا ہی کہ مراد ساتہہ دو رکعتون کی دو رکعتین وضو کی ہین مستحب ہی اونمین تخفیف اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ دو رکعتین تہجد ہی مین کی ہوتی تہین کہ قائم مقام تحیۃ الوضو کی تہین اسلیی کہ وضو کی لیی نماز علیحدہ نہین ہے ع + **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلیفتتح الصلوۃ برکعتین خفیفتین رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نی جب اوٹہی ایک تمہارا یعنی نیند سی راتکو پس چاہیی کہ شروع کری نماز ساتہہ دو رکعتون ہلکی کے روایت کی یہہ مسلم نے **وعن** ابن عباس قال بت عند خالتی میمونۃ لیلۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم عندہا فتحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اہلہ ساعۃ ثم رقد فلما کان ثلث اللیل الاخر او بعضہ قعد فنظر الی السماء فقرا ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لایات لاولی الالباب حتی ختم السورۃ ثم قام الی القربۃ فاطلق شناقہا ثم صب فی الجفنۃ ثم توضا وضوءا حسنا بین الوضوئین لم یکثر وقد ابلغ فقام فصلی فقمت وتوضات فقمت عن یسارہ فاخذ باذنی فادارنی عن یمینہ فتتامت صلوتہ ثلث عشرۃ رکعۃ ثم اضطجع فنام حتی نفخ وکان اذا نام نفخ فاذنہ بلال بالصلوۃ فصلی ولم یتوضا وکان فی دعائہ اللہم اجعل فی قلبی نورا وفی بصری نورا وفی سمعی نورا وعن یمینی نورا وعن یساری نورا وفوقی نورا وتحتی نورا وامامی نورا وخلفی نورا واجعل لی نورا وزاد بعضہم وفی لسانی نورا وذکر وعصبی ولحمی ودمی وشعری وبشری متفق علیہ

وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَفِي رِوَايَةٍ اللَّهُمَّ اعْطِنِي نُورًا
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا رات گذاری میں نے یعنی رات کو رہا میں خالہ اپنی کی کہ میمونہ تھیں ایک رات اور نبی صلعم نزد یک
اونکی تھی یعنی اونکی نوبت میں پس یہ باتیں کہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اہل اپنی کی یعنی میمونہ سی تھوڑیسی دیر پھر سو رہی پس جب بانے
رہی تہائی رات پچھلی یا کچھ اوسمیں سی یعنی کم تہائی سی اور بیٹھے پس دیکھا طرف آسمان کی پس پڑہی یہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانوں اور
زمین کے اور اختلاف رات اور دن کی یعنی کبھی اندھیرا اور کبھی اجالا کبھی گرمی کبھی جاڑا کبھی درازی کبھی کوتاہی البتہ نشانیان ہیں واسطے عقلمندوں
کی یہان تک تمام کی سورہ پھر کھڑی ہوئی طرف مشک کے پس کہولا بند اوسکا پھر ڈالا پانی پیالہ میں پھر کیا وضو جیسا وضو کیا دو وضوؤں کی بیچ
نہ بہت پانی بہایا نہ بہت ڈالا کو پہونچی اور نہ کم ڈالا کر اعضا تر نہ ہوویں بلکہ بیچ کی درجہ کا جیسا وضو کیا جیسیکہ راوی کہتا ہی نہ بہایت کی پانی
کی اور تحقیق پہونچایا پانی یعنی جہان فرض تہا پہونچانا پھر کھڑی ہوئی اپنی نماز پڑہی اور کھڑا ہوا میں یعنی سوتی سی یا طرف مشک کے اور وضو کیا
میں یعنی مانند وضو حضرت کی پھر کھڑا ہوا میں یا میں طرف حضرت کی پس پکڑا کان میرا پھر پھیرا اجکو یا میں طرف سی داہنی طرف اپنی پس پوری
ہوئی نماز حضرت کی سیزدہ رکعت پھر لیٹ رہی و سوئی یہان تک خراٹی لیی اور تہی حضرت جسوقت کہ سوتی خراٹی لیتی پس آگاہ کیا حضرت کو
بلال نے ساتہہ نماز کی یعنی ساتہہ پہنچنی وقت معمولی نماز کی اور طیار ہوئی جماعت کی پس نماز پڑہی یعنی سنت اور نہ وضو کیا اور تہی بیچ دعا اونکی
کہ درمیان سنت و فرض کی پڑہتی تہی یہ الفاظ یا الٰہی گردان میری دلمیں نور یعنی نور ایمان و یقین اور میری آنکہوں میں نور اور میری کانون
میں نور اور زبانی میری نور اور بائیں میری نور اور پرے میری نور اور نیچے میری نور اور آگے میری نور اور پیچہے میری نور اور گردان اور پیدا کر
واسطے میرے نور اور زیادہ کیا بعضی راویون نے اور پیدا کر میری زبان میں نور اور ذکر کیا بعضی نے اور گردان پیچہے میرے میں نور اور گوشت میرے میں نور
اور خون میرے میں نور اور بالون میرے میں نور اور جلد میرے میں نور روایت کی یہ بخاری و مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کی اور گردان میرے
جانبین نور اور بڑا کر واسطے میری نور اور بیچ اور روایت مسلم کی یا الٰہی دی مجکو نور **ف** حضرت میمونہ بیوی تہیں حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور اسمیں دلیل ہی اسپر کہ کلام کرنا بعد عشا کی مکروہ نہیں جسوقت کہ ہو کلام آخرہ سی یا قبیلہ نصیحت سے یا بطریق اختلاط کی گہر کی لوگونسی
اور یہ جو رسی ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت یہہ تیرہ وتر سمیت ہونگی ولیکن سنتین فجر کی الگ ہیں انسی پس یہہ مخالف ساتہہ حدیث عائشہ کی کہ کہا
دو رکعتین فجر کی داخل تیرہ میں نہیں پس نماز حضرت کی مختلف تہی کبھی سطرح کبھی سطرح اور خراٹی یعنی علامت میں کشادگی دم آنکی جگہہ کے
اور صفائی قوای جسمانی کی اور دعا مذکور اکثر مشائخ کی عمل میں ہی اور پڑہنا اسکا بعد تہجد کی ہی آیا ہی اور اسکو دعا طویل کہتی ہیں شیخ امام
شہاب الدین سہروردی نے عوارف میں لکہا ہی کہ نہ دیکہا میں نے کسیکو کہ مواظبت کی ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک اوسکی ایک برکت ہوتی ہی اور
یہہ دعا اور ازہی اوسکی آخر میں یہہ کلمات ہیں جو کہ اس روایت میں مذکور ہوئی ہیں ع ع **وعنه** انه رقد عند رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاستيقظ وتسوك وتوضأ وهو يقول ان في خلق السموات والارض حتى ختم
السورة ثم قام فصلى ركعتين اطال فيهما القيام والركوع والسجود ثم انصرف فنام حتى نفخ
ثم فعل ذلك ثلث مرات ست ركعات كل ذلك يستاك ويتوضأ ويقرأ هؤلاء
الآيات ثم اوتر بثلاث رواه مسلم اور روایت ہی وہنہیں سی تحقیق وہ سوئی نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس جاگی اور مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑہتی تہی یہہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانوں کی اور زمین کی یہان تک کہ ختم کی سورۃ

پہر رہی ہوئی پس نماز پڑہی دو رکعت دراز کیا بیچ اوسکی کہڑی رہنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پہر پہر اور سوئی یہان تک کہ خراٹی لیی پہر کیا یہہ یعنی جو مذکور ہوا تین بار چھہ رکعتون مین ہر بار اون تین بار مین سی مسواک بہی کرتی اور وضو بہی کرتی اور پڑہتی یہہ آیتین پہر وتر پڑہی تین رکعتین روایت کے یہہ مسلم نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ مذہب ابو حنیفہ کا یہی ہی اور نہین مخالف ہین اسمین شافعی ہی اسلیی کہ مکروہ ہی اونکی نزدیک اقتصار کرنا ایک رکعت پر ۱۲ ع **وعن** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ فَقَوْلُهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا أَرْبَعُ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَأَفْرَادِهِ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّأِ مَالِكٍ وَسُنَنِ أَبِي دَاوُدَ وَجَامِعِ الْأُصُوْلِ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہ اونہون نی کہا البتہ دیکہنا رہون گا نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیکو آجکی رات پس پڑہی مین دو رکعتین ہلکی پہر پڑہین دو رکعتین لمبی لمبی سی لمبی پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو کم نہین اون دو رکعتون سی کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو کم تہین اون دو سی کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دونون کم تہین اون دونون سی کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دونون کم نہین اون دونون سی کہ پہلی اونسی تہین پہر وتر پڑہی پس یہ تیرہ رکعتین ہوئین روایت کی یہہ مسلم نے قول زید کا پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دونون کم تہین اونسی کہ پہلی پڑہین چار بار ہی اسیطرح صحیح مسلم مین ہے اور افراد مسلم مین کتاب حمیدی مین اور کتاب موطا امام مالک کے مین اور سنن ابو داود مین اور جامع الاصول مین **ف** پس یہہ تیرہ رکعتین ہوئین اگر دو رکعتین خفیف داخل اس نمازمین نہین تو تین رکعت کا ہوگا اور اگر داخل کہین ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر تر اول ہی ہی اور کتاب حمیدی کہ جمع بین الصحیحین ہے اوسمین تین قسم کی حدیثین ہین ایک تو متفق علیہ کہ بخاری اور مسلم دونون نی روایت کی ہین دوسرے افراد بخاری کہ فقط بخاری نی روایت کی ہین اور تیسری افراد مسلم کہ فقط مسلم ہی نے روایت کی ہین پس یہہ عبارت یعنی ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما مانند صحیح مسلم مین چار بار ہی اور کتاب حمیدی مین اسیطرح اور موطا اور سنن ابی داود اور جامع الاصول مین ہی اسیطرح مولف نی جو اس مبالغہ سی بیان کیا یہہ رد ہی صاحب مصابیح پر کہ اونی اسکو تین بار ذکر کیا ہی کہ سب گیارہ رکعتین ہوتی ہین ۱۲ ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جب بڑہی ہوئی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہاری ہوا بدن مبارک سبب بڑہاپی کی ہی اکثر نماز نفل حضرت کی بیٹہی ہوئے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُوْرَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ آخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا تحقیق جانتا ہون مین مانند اون سورتونکو کہ ایسمین ایک مانند دوسری کی ہین کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر درمیان اون کی پہر ذکر کیین بیس سورتین اول مفصل مین سی موافق جمع کرنی ابن مسعود کی اور جمع کرتی حضرت اسطرح کہ پڑہتی دو سورتین ایک رکعت مین آخر وہنین سورتونکی یعنی دو اخیر کی پس مین سے حم الدخان اور عم یتسآءلون تہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف پہلی تین سورتین برابر ہین اور تیسری سورۃ تین آیتون مین برابر ہین اور معنی مفصل کی باب القراءۃ مین معلوم ہوئے کہ بموجب اقوال مشہور کے ابتداء منزل سورۂ حجرات سے ہی تا آخر اور یہ سورتین کہ ایک منزل ہین بموجب تالیف ابن مسعود کے کہ کلام اللہ جمع کیا تھا انہی تین مین تفصیل ان بیس سورتون کی جو کتاب ابی داود کی مذکور ہی وہ بسط سے ہی کہ پڑھتے پیغمبر خدا دو سورتین ایک رکعت مین سورۃ الرحمن اور نجم ایک رکعت مین اور اقتربت الساعۃ اور الحاقۃ ایک رکعت مین اور طور اور ذاریات ایک رکعت مین اور اذا وقعت الواقعۃ اور سورۂ نون ایک رکعت مین اور سال سائل اور والنازعات ایک رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس ایک رکعت مین اور مدثر اور مزمل ایک رکعت مین اور لا اقسم بیوم القیامۃ ایک رکعت مین اور عم یتسالون اور مرسلات ایک رکعت مین اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت مین کہا ابو داود نے یہہ ہے موافق جمع کرنے ابن مسعود کی انتہی اور اخر اس حدیث کا منافی ہی ظاہر حدیث متفق علیہ کے کہ یہہ کہا جاوے کہ تقدیر یون ہی کہ آخر بیس سورتون کی حم الدخان اور عم مثل اوسکی جو اذا الشمس کورت ہی اور عم یتسالون اور عم مثل اوسکی جو والمرسلات ہی واللہ اعلم اور اجماع ہی علما کا اسپر کہ نہ پڑھ جاوے کلام اللہ مرتب طور پر مرتب ہی اب اوچھوٹون کو درست ہی کہ پڑھین اخیر کی طرف سی باسطی ضرورۃ تعلیم کے اور اگر نماز مین پڑھی غیر مرتب تو خلاف اولیٰ ہے اور بعضون نے کہا مکروہ ہی یہی مذہب امام احمد کا ہی اور اگر پہلی رکعت مین سورۂ نساء پڑھی ہی تو دوسری مین کیا پڑھی کہا ابو حنیفہ نے کہ وہی پھر پڑھی اور کہا شافعی نے کہ شروع کری اوس سورۂ بقر سی مغایرت تک یہہ امام ابو حنیفہ سی بھی منقول ہی اور ظاہر یہی ہی ۔ ع ۔ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** حذیفۃ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل فکان یقول اللہ اکبر ثلثا ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ ثم استفتح فقرأ البقرۃ ثم رکع فکان رکوعہ نحوا من قیامہ فکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثم رفع راسہ من الرکوع فکان قیامہ نحوا من رکوعہ یقول لربی الحمد ثم سجد فکان سجودہ نحوا من قیامہ فکان یقول فی سجودہ سبحان ربی الاعلی ثم رفع راسہ من السجود وکان یقعد فیما بین السجدتین نحوا من سجودہ وکان یقول رب اغفر لی رب اغفر لی فصلی اربع رکعات قرأ فیھن البقرۃ وال عمران والنساء والمائدۃ او الانعام شک شعبۃ رواہ ابو داود ۔ روایت ہی حذیفہ سی یہ کہ اوسنی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے رات کو پس کہتی تہی یعنی بعد نیت قلبی کی اللہ بڑا ہی تین بار اور کہتی صاحب ملک کا اور غلبہ کا اور بڑائی کا اور بزرگی کا پھر سبحانک اللہم پڑہتے پھر پڑہتے سورۂ بقرہ پھر رکوع کیا پس تہا اندازہ رکوع اونکی کا مانند یعنی قریب قیام اونکی کی پس تہی کہتی اپنی رکوع مین پاک ہی رب میرا بڑا پھر اوٹہایا سر اپنا رکوع سی پھر تہا کہڑا رہنا اونکا یعنی قومہ قریب رکوع اونکی کی کہتی یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی میری رب ہی کی لیی سب تعریف ہی پھر سجدہ کیا پس تہی مقدار سجدہ اونکی قریب قومہ اونکی کی پس تہی کہتی سجدی اپنی مین پاک ہی رب میرا بلند پھر اوٹہایا سر اپنا سجدی سی اور تہی بیٹہتی درمیان دونون سجدون کی قریب سجدی اپنی کی اور تہی کہتی یعنی جلسہ مین اے رب میری بخش دے واسطی میری اے رب میری بخش واسطی میرے پس پڑہین چار رکعتین پڑہین اونمین بقرہ اور ال عمران اور نساء اور مائدہ یا انعام شک کیا شعبہ نے کہ راوی حدیث کا ہی روایت کی یہہ ابو داود نے ف تہا رکوع قریب قیام کی یعنی جیسی قیام کو قدر معمولی سی دراز کیا ایسی رکوع کو بہی مقدار معمولی سی دراز کیا نہ یہہ کہ حقیقۃً مقدار رکوع کی قریب قیام کی تہی اور کبہی دونو برابر بہی ہوتی تہی جیسے کہ نسائی نی حدیث عوف بن مالک کیسی روایت کیا ہی اور لفظ رب اغفر لی جو دو بار کہا احتمال ہے

کہ دو بار کہتی اور احتمال یہہ بھی ہے کہ مراد بہت کہنا اوسکا ہو ۔ ح ۔ ع ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کرے ساتھہ دس آیتون کی نہین لکھا جاتا غافلین سے یعنے نہین لکھا جاتا نام اوسکا صحیفۂ غافلین مین اور جو کوئی قیام کرے ساتھہ سو آیتون کی لکھا جاتا ہی فرمانبرداری کرنیوالونسی اور جو کوئی قیام کری ساتھہ ہزار آیتونکے لکھا جاتا ہے بہت ثواب لینی والونسی روایت کی یہہ ابوداؤدنی ف قیام کری ساتھہ دس آیتون کی یعنی پڑہی دس آیتین اپنی نماز مین سوچ کر اور ٹہیر ٹہیر کر اور کہا ابن حجر نے کہ پڑہے اونکو دو رکعتون مین یا زیادہ مین اور ظاہر سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ سوا سورۂ فاتحہ کی دس آیتین ہون اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ ثواب حاصل ہوتا ہے ساتھہ پڑہنی فاتحہ کی کہ سات آیتین ہین اور تین آیتین اوسکا درجہ قرارۃ نماز کی ہین اور معنی قانتین کے ہین مواظبت کرنے والے طاعت پر یا دراز کرنیوالی قیام کو عبادتمین اور طیبی کی عبارت سی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حدیث مطلق ہے مقید نہین ہے ساتھہ نماز کی اور نہ ساتھہ رات کی یعنے جب پڑہے گا یہی ثواب پاویگا اور ذکر کیا بغوی نے اس حدیث کو بیچ محل اخیر کی یعنے باب صلوۃ اللیل مین یعنے راتکو پڑہیگا تہجد غیرہ مین تو بہت سا ثواب پاویگا اور سید نے لکھا ہے کہ قیام کرنا کنایہ ہی اس سے کہ یاد کری اون آیتونکو اور ہمیشگی کری اوپر پڑہنی اونکی اور تفکر کری اونکی معنونمین اور عمل کری موافق اونکی واللہ اعلم ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کبھی بلند اور کبھی پست روایت کی یہہ ابوداؤد نے ف یعنے جیسا مناسب حال اور وقت کی جانتی ویسا پڑہتے لکھا ہے علما نے کہ اگر تنہا ہوتے بلند آواز سی پڑہتی اور اگر وہان کوئی سوتا ہوتا پست آواز سی پڑہتی ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهٗ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدار اوسکے کہ سنتا اوسکو وہ شخص کہ ہوتا صحن مین اور حضرت ہوتے حجرہ مین روایت کی یہہ ابوداؤد نے ف یعنی نہ بہت بلند آواز سی پڑہتے اور نہ چپکی پڑہتی کہ کوئی سنی نہین بلکہ اسطرح پڑہے جو کہ مذکور ہوا اور یہہ بیان رات کی قرارۃ کا ہی اور جب مسجد مین پڑہتے بہ نسبت اسکی زیادہ پکار کر پڑہتی ۔ ع وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ وَيَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَهٗ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک رات یعنی گہا گزری ابوبکر رض پر کہ نماز پڑہتی تہی اوسحال مین کہ وہ پست کرتی تہی آواز اپنی اور گذری عمر پر اور وہ پڑہتی تہی نماز اپنی حالیکہ بلند کرنے والی تہی آواز اپنی کہا ابوقتادہ نی پس جبکہ جمع ہوئے حضرت ابوبکر اور عمر نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا حضرت نے

ای ابوبکر گذرا تھا میں تجھپر اور تو نماز پڑھتا تھا پست کئی آواز اپنی کہا ابوبکر نی تحقیق سناتا تھا میں اوسکو کہ مناجات کرتا تھا میں اوس سی یا رسول اللہ یعنے مناجات کرتا تھا رب اپنی سی وہ سننا ہی نہین محتاج طرف بلند کرنی آواز کی اور فرمایا حضرت نی واسطی عمر کی گذرا تھا میں تجھپر اور تو نماز پڑھتا تھا بلند کئی ہوئی آواز اپنی پس کہا عمر نی ای رسول خدا کی جگاتا تھا میں سوتی ہوونکو اور وقت عبادۃ کی بسبب گیانی نیند کی جاگتی نہین اور چاہتی ہین کہ جاگین اور بھگاتا تھا میں شیطان کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوبکر بلند کر آواز اپنی کچھ اور فرمایا حضرت عمر کو پست کر آواز اپنی کچھ یعنی دونون کو رہنمائی کی طرف اعتدال کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی ۔۔۔

وعن ابی ذر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبح بایۃ والایۃ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم رواہ النسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح تک ساتھہ ایک آیت کی اور آیت یہہ تھی اگر عذاب کری تو اونکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہین اور اگر بخشی واسطی اونکی پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہے روایت کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ آیت حضرت عیسی علیہ السلام رفع قیامت کی اپنی امت کے حق مین جناب باریتعالی مین عرض کرینگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وقت تہجد کی گویا بحسب حال اپنی امت کی یہہ آیت پڑھی یعنے حال اپنی امت کا عرض کیا اور بخشش چاہی وقت قیام سی صبح تک بار بار یہی پڑھتی رہی صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوۃ ۔۔۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم رکعتی الفجر فلیضطجع علی یمینہ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پڑھ چکی ایک تمہارا دو رکعتین سنت فجر کی پس چاہیی کہ لیٹے داہنی کروٹ اپنی پر روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی تا راحت پاوی رنج شب بیداری کی ونماز پڑھی ساتھہ خوشی خاطر کی یہہ کہا ہی بعض علما ہمارے نی اور کہا ابن ملک نی کہ یہہ امر استحباب کے لیی ہی اوس شخص کے حق مین کہ تہجد پڑھی سی اکلوا نہتی پس لائق ہی کہ پوشیدہ کری یہہ فعل یعنی گھر مین کری نہ مسجد مین روبرو لوگون کی اور چاہیی اپنی کو نیند ہی ایسا ہو کہ سوجاوی اور فرض بغیر طہارت کی پڑھی یہہ کہا ہی سید زکریا نی کہ مشائخ ہمارے سی ہین علم حدیث مین ۔۔۔

الفصل الثالث فصل تیسری

عن مسروق قال سالت عائشۃ ای العمل کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الدائم قلت فای حین کان یقوم من اللیل قالت کان یقوم اذا سمع الصارخ متفق علیہ روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچھا مین حضرت عائشہ سی کونسا عمل تہا بہت محبوب طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عمل کرنا ہمیشہ کہا مینی پس کسوقت کھڑی ہوتی تہی رات کو نماز تہجد کی لیی فرمایا حضرت عائشہ نی تہی کھڑی ہوتے جب سنتی آواز مرغ کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عمل کرنا ہمیشہ یعنی وہ عمل کہ ہمیشگی کری اوسپہ کرنیوالا اوسکا اور بعضی روایت مین یا ہی اگرچہ وہ قلیل ہو اور ملک عرب مین عادت بولنی مرغ کی بعد آدہی رات کی ہی ۔۔۔ **وعن** انس قال ما کنا نشاء ان نری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل مصلیا الا رایناہ ولا نشاء ان نراہ نائما الا رایناہ رواہ النسائی اور روایت ہی انس سی کہ کہا نہتی ہم کہ چاہین یہہ کہ دیکہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو راتمین نماز پڑھتی مگر کہ دیکہتی اونکو اور نہ چاہین ہم یہہ کہ دیکہین اونکو سوتی مگر کہ دیکہتی اونکو سوتی روایت کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی ہر رات مین حضرت سوتی ہی تہی اور نماز تہجد کی بہی پڑہتی تہی نہ تمام رات بیدار رہتی اور نہ تمام رات سوتی رہتی پس سوتی بہی دیکہتی ہم اور جاگتی بہی ۔۔۔ **وعن** حمید بن عبد الرحمن بن عوف قال ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت وانا فی

سفر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لاکرفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوٰۃ حتی اری یفعلہ فلما صلی صلوٰۃ العشاء وھی العتمۃ اضطجع ھویا من اللیل ثم استیقظ فنظر فی الافق فقال ربنا ما خلقت ھذا باطلا حتی بلغ الی انک لا تخلف المیعاد ثم اھوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی فراشہ فاستل منہ سواکا ثم افرغ فی قدح من اداوۃ عندہ ماء فاستن ثم قام فصلی حتی قلت قد صلی قدر ما نام ثم اضطجع حتی قلت قد نام قدر ما صلی ثم استیقظ ففعل کما فعل اول مرۃ وقال مثل ما قال ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات قبل الفجر رواہ النسائی

اور روایت ہی حمید بن عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نے اصحاب حضرت کمیسی کہا کہ کہا مینی یعنی اپنی دلمین یا بعضی یاون اپنی سی اون حال مین کہ مین ہا سفر مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ہی خدا کی البتہ دیکھونگا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز کی سنے جب تہجد کی پس اوٹہین ہا دیکھو نمین فعل حضرت کا یعنی اور یہ مین ہی وسیطرح کیا کرون پس جب پڑہی حضرت نی نماز عشا کی اور اوسکو عتمہ ہی کہتی ہین لیٹ رہی یعنی آرام کیا دیر تک راتمین سی پہر جاگی پس نگاہ کی آسمان مین پہر پڑہی یہہ آیت ہی رب میری نہین پیدا کیا تو نی یہہ یعنی آسمان یا آسمان و زمین یہ فائدہ یہانتک کہ پہنچی آخر آیت تک کہ وہ یہہ ہی تحقیق تو نہین خلاف کرتا وعدہ پہر قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف بچھونی اپنی کی پس نکالی اوسمین سی مسواک پہر الا پانی پیالہ مین پہانکل مین سے کہ نزدیک وانکی ہی یعنی مسواک تر کرنیکی لیئی وضو کیلیی پس مسواک کی پہر کہڑی ہی ہوئی پس نماز پڑہی یعنی ساتہہ نئی وضو کی یا پہلی وضو کی یہانتک کہ کہا مینی یعنی اپنی گمان مین بتحقیق نماز پڑہی موافق اندازہ اوسیچیز کی کہ سوئی پہر لیٹ رہی یعنی سوئی یہانتک کہ کہا مینی بتحقیق سوئی موافق اندازہ سی اوسیچیز کی کہ نماز پڑہی پہر جاگی پہر کیا جیسی کیا پہلی بار یعنی مسواک وغیرہ اور کیا مانند اوسیچیز کی کہ کہا یعنی آیت مذکورہ پڑہی پس کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین بار پہلی فجر کی روایت کی یہہ نسائی نی

ف احتمال ہی کہ حضرت نی اس رات مین یہہ مذکورہ انک لا تخلف المیعاد تک پڑہی ہو اور یہہ بہی احتمال ہی کہ سنی والی نی اسکی ما بعد کی آیتین نہ سنی ہون پس اس سی تطبیق ہو جاوی گی اس حدیث مین راوسمین جو کہ ابن عباس سے پہلی منقول ہی کہ حضرت نی آخر سورہ تک پڑہا ۱۲

وعن یعلی بن مملک انہ سال ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصلوتہ فقالت ومالکم وصلوتہ کان یصلی ثم ینام قدر ما صلی ثم یصلی قدر ما نام ثم ینام قدر ما صلی حتی یصبح ثم نعتت قراءتہ فاذا ھی تنعت قراءۃ مفسرۃ حرفا حرفا رواہ ابو داود والترمذی والنسائی

اور روایت ہی یعلی بن مملک سی یہہ کہ اوسنی پوچہا ام سلمہ سی کہ بی بی زمین حضرت ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور نماز اونکی سی یعنی تہجد کی پس کہا ام سلمہ نی اور کیا ہی واسطی تمہاری ساتہہ نماز اونکی کی یعنی کیا حال ہی کہ تمہین ساتہہ بیان کرنی قرأۃ اور نماز اونکیکی تم کہان طاقت کہتی ہو کہ اونکی مثل کر سکو تہی نماز پڑہتی پہر سو رہتی موافق اندازہ اوسیچیز کی کہ نماز پڑہ چکی پہر نماز پڑہتی بقدر اوسکے کہ سوئی پہر سوتی بقدر اوسیچیز کی کہ نماز پڑہی یہانتک کہ صبح ہوتی پہر بیان کی ام سلمہ نے قرأۃ حضرت کی پس نا کہا ان وہ بیان کرنی تہین قرأۃ خوب واضح حرف حرف جدا روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی و نسائی نی

باب ما یقول اذا قام من اللیل

باب ہی بیچ بیان اوسیچیز کی کہ پڑہتی حضرت جب کہڑی ہوتی رات کو نماز پڑہنی

الفصل الاول

عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یتہجد قال اللھم لک الحمد انت قیم

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ
حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ
لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ
وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سے کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑے
ہوتی رات کو کہ تہجد پڑہین کہتی یا الٰہی تیری ہی لیی سب تعریف ہے تو ہی قائم رکھنی والا آسمانون اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ انکی ہین یعنی تو ہے
محافظ انکا تدبیر کرنیوالا امور انکا ہی تیری ہی لیی سب تعریف ہے تو ہی روشن کرنیوالا آسمانون اور
زمین کا ہی اور اونکا کہ بیچ انکی ہین اور تیری ہی لیی سب تعریف ہی تو ہی بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ انکی ہین اور تیری ہی لیی سب تعریف ہی تو ہی ہی
حق یعنی ثابت موجود کہ کبھی معدوم نہین ہوتا نیکا اور سچا تیری سب بندے ہین اور وعدہ تیرا کہ بندگان خاص سے ہتا مدد کرنیکی دنیا مین اور ثواب دینیکی آخرت مین کیا ہے حق ہے
اور ملاقات تیری یعنی رجوع کرنا طرف دار آخرت کی اور دیدار ہونا تیرا حق ہی اور کلام تیرا حق ہی اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب پیغمبر حق ہین
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہے یا الٰہی واسطے تیری تابعدار ہوا مین اور سب احکام تیری قبول کیی مینی اور ساتھہ تیری ایمان لایا مین
اور تجھہ پر بہروسا کیا مینی سب امور اپنی مین اور تیری ہی طرف رجوع کی مینی سب حوالہ اپنی مین اور سونپی مینی سب امور اپنی تجکو اور ساتھہ مدد تیرے لیکے
جہگڑتا ہوا مین دشمنان دین سی اور طرف تیری فریاد لایا مین یعنے پیش کیا مینی امر اپنا طرف تیری تا فیصلہ کری درمیان میری اور مخالفون میرے
پس بخش میری لیی وہ گناہ کہ اگی کیی مین اور وہ گناہ کہ پیچہی کرونگا مین اور وہ گناہ کہ پوشیدہ کیی مینے اور وہ گناہ کہ ظاہر کیے مینی اور وہ گناہ
کہ تو زیادہ جانتا ہی اونکو مجہسی تو ہی ہی اگی کرنیوالا اور تو ہی ہی پیچہی ڈالنی والا جسکو چاہی نہین کوئی معبود مگر تو اور نہین کوئی
معبود ہو تیری روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ دعا حضرت بعد افتتاح یعنی تکبیر تحریمہ کی یا بعد رکوع کی قومہ مین
پڑہتی ہی جیسا کہ بعض روایات مین آیا ہی ۔ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ
اِفْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ
تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ
مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑے
ہوتی رات کو شروع کرتے نماز رات کی یعنی تہجد پس کہتے یا الٰہی ای پروردگار جبرئیل ای میکائیل اور اسرافیل کی ای پیدا کرنیوالی آسمانون کے اور زمین
کی ای جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کریگا درمیان بندون اپنی کی اوسچیز مین کہ اختلاف کرتے ہین یعنی امر دین مین جو ایام دنیا مین
اختلاف کرتی ہین فیصلہ انکا روز قیامت کی کریگا کہ اہل حق کو حکم ثواب کا کریگا اور اہل باطل کو حکم عذاب کا ہدایت کر تو مجکو طرف اوسچیز
کی کہ اختلاف کیا گیا اوسمین حق ہی یعنی دین حق مین جو لوگ اختلاف کرتی ہین مجہی اوسکی طرف ہدایت کر یعنی ثابت رکہہ مجہکو اوسپر اور زیادہ کر ہدایت
ساتھہ توفیق اپنی کی تحقیق تو ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدہی کے روایت کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الحمد وھو علی کل شیء قدیر وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
ثم قال رب اغفر لی او قال ثم دعا استجیب لہ فان توضا وصلی قبلت صلوتہ رواہ البخاری

اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کی جاگی نیند سی رات کو پھر کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی
نہین کوئی شریک اسطی اوسکی اوسکی لیی بادشاہی ہی اور اوسکی لیی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کے
لیی اور نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پھرنا گناہ سی اور نہین قوۃ عبادہ پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی پھر کہی ای رب میری
بخش میری لیی یا فرمایا پھر دعا کری یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نی خاص دعا رب اغفرلی پڑہنی کو فرمایا یا یہہ فرمایا کہ جو دعا چاہی سو کری قبول
کیجاوی دعا اسطی اوسکی پھر اگر وضو کری اور نماز پڑہی قبول کیجاوی گی نماز اوسکی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** نے تعار کی ہین جاگی نیند
سی اور بعضون نی کہا کہ کروٹ لی اور ابن ملک نی کہا کہ جاگی ساتھہ آواز کی جیسیکہ عادہ ہوتی ہی کہ وقت جاگنی کی آواز نکلتی ہی پس دست کہا حضرت
نے یہہ کہ وہ آواز ساتھہ تسبیح وغیرہ کی ہوا اور بعضی علمانی لکہا ہی کہ اس دعا کو کہ اسوقت مین کرتی ہین درہم الکیس کہتی ہین یعنے جیسی
کوئی اپنی کیسہ مین درہم رکہتا ہی اور جب چاہتا ہی لیتا ہی ایسی ہی یہہ دعا جب وقت مذکور مین کرتا ہی قبول ہوتی ہی ۱۲ ع ۱۰ ح ۱۰

الفصل الثانی فصل دوسرے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا استیقظ من اللیل قال لا الہ الا انت سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک
لذنبی واسالک رحمتک اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد
اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب رواہ ابوداود

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی رات کو کہتی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو یا الٰہی تسبیح کرتا ہون
تیری ساتھہ تعریف تیری کی بخشش چاہتا ہون میں تجھسی اسطی گناہون اپنی کی اور مانگتا ہون میں تجھسی رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجکو علم اور نہ
کج کر دل میرا یعنی حق سی طرف باطل کے بعد اسکی کہ راہ دکہائی تو نی مجکو اور بخش میری لیی نزدیک اپنی سی رحمت یعنی توفیق اور ثابتی ایمان اور
ہدایت پر تحقیق تو بخشنی والا ہی روایت کی یہہ ابوداود نی **وعن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما من مسلم یبیت علی ذکر طاھرا فیتعار من اللیل فیسال اللہ خیرا الا اعطاہ اللہ
ایاہ رواہ احمد وابوداود اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ سووی
رات کو اوپر ذکر اللہ کی اوسحال مین کہ پاک ہو یعنی باوضو ہو یا تیمم کیی ہو پھر جاگی رات کو اور مانگی اللہ سی بہلائی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ بہلائی
یعنی دنیا مین یا آخرۃ مین روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نی **وعن** شریح الھوزنی قال دخلت علی عائشۃ فسالتھا بم
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح اذا ھب من اللیل فقالت سالتنی عن شیء ما سالنی عنہ
احد قبلک کان اذا ھب من اللیل کبر عشرا وحمد اللہ عشرا وقال سبحان اللہ وبحمدہ عشرا وقال سبحان
الملک القدوس عشرا واستغفر عشرا وھلل اللہ عشرا ثم قال اللھم انی اعوذ بک
من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ عشرا ثم یفتتح الصلوۃ رواہ ابوداود

اور روایت ہی شریح ہوزنی سی کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا مینی اوسنی کہ ساتھہ کسچیز کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع

کہتی جبکہ وہ تہجد کی رات کو اٹھتے تو کہتے کیا حضرت عائشہ نے تو پوچھی تو نے مجھ کو ایک چیز کہ نہیں پوچھی مجھ سے وہ چیز کہ سنی پہلی تیری تہجد رسول خدا جب اٹھتے رات کو کہتی اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور کہتی سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور کہتی سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار کرتی دس بار اور لا الہ الا اللہ کہتی دس بار پھر کہتی بس بار یا الٰہی بحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری تنگی یعنی سختیوں دنیا کی سی اور تنگی دن قیامت کی سی پھر شروع کرتی نماز تہجد روایت کی ہے ابو داؤد نے ف خاتمین کی نزدیک ایک سکو مشترات سبحہ کہتے ہیں مقابل مسبحات عشر کی یعنی جیسی مشہور صوفیہ رحمہم اللہ کی ہاں ہی ازیں جملہ سات سات بار پڑھتے ہیں اس حدیث میں سات چیزیں دس دس بار پڑھنی فرمائیں ۱۲ ح ۱۲ بعبارۃ مولانا ۱۲

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل کبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک ثم یقول اللہ اکبر کبیرا ثم یقول اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وزاد ابو داؤد بعد قولہ غیرک ثم یقول لا الہ الا اللہ ثلثا وفی اخر الحدیث ثم یقرأ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑی ہوتی نماز کی لیی رات کو اللہ اکبر کہتی پھر کہتی پاک ہی تو یا الٰہی اور حمد کرتی ہیں ہم تیری اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود سوا ہی تیری پھر کہتی اللہ بہت بڑا ہی بڑا پھر کہتی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ سننی والی جاننی والی کی شیطان راندی ہوئی سے اوسکی سی اور تکبر اوسکی سی اور فکر اوسکی سی یعنی تکبر میں افتخار کرتا ہی اور شعر سکھانی اوسکی سی یعنی بڑی شعر سکھانی سی روایت کی ہے ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے بعد قول تیرے کی غیرک پھر کہتی لا الہ الا اللہ تین بار اور آخر حدیث میں یعنی بعد اعوذ کی ہے پھر پڑھتی

وعن ربیعۃ بن کعب الاسلمی قال کنت ابیت عند حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمعہ اذا قام من اللیل یقول سبحان ربی العلی الاعلی الوھوب ثم یقول سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ وبحمدہ الھوی رواہ النسائی والترمذی نحوہ وقالا ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ربیعہ بن کعب اسلمی سی کہ کہا تھا میں رات گذارتا نزدیک حجرہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سنتا آواز حضرت کی جب کھڑی ہوتی رات کو یعنی نماز تہجد کی لیی کہتی دیر تک پاک ہی پروردگار عالموں کا پھر کہتی دیر تک پاک ہی اللہ اور بڑائی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف اوسکی کی روایت کی ہے نسائی نے اور ترمذی نے مانند اسکی اور کہا ہے حدیث حسن صحیح ہی

باب التحریض علی قیام اللیل

باب ہی بیچ بیان رغبت دلانی کے قیام رات پر ف قیام رات سی مراد ہی قائم ہونا ساتھ عبادۃ کی رات کو یعنی تہجد وغیرہ پڑھنی ۱۲ ع ۱۲

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد الشیطان علی قافیۃ راس احدکم اذا ھو نام ثلث عقد یضرب علی کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ فذکر اللہ انحلت عقدۃ فان توضأ انحلت عقدۃ فان صلی انحلت عقدۃ فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح خبیث النفس کسلان متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہ لگاتا ہی شیطان اوپر گدی سر ایک تمہاری کی جسوقت کہ وہ سوتا ہی تین گرہ اوسکی ہر گرہ پر یعنی اللہ ہی پڑھ دال سو یوں کہ اور تیری رات دراز باقی ہی پس سو پس اگر جاگا وہ شخص پھر یاد کیا اللہ کو یعنی دلسی یا زبان سی

کہل جاتی ہی ایک گرہ یعنی گرہ غفلت کی پس اگر وضو کیا کہلتی ہی دوسری گرہ یعنی نجاست کی پس اگر نماز پڑہی کہلتی ہی تیسری گرہ یعنی گرہ کسالت اور ابطالت کی پس صبح کرتا ہی شاد مان پاک نفس ورنہ جاگا اور ذکر نہ کیا اور وضو نہ کیا اور نماز نہ پڑہی صبح کرتا ہی پلید نفس کاہل روایت کی اسکو بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ہی ابن ملک نی کہ مراد ساتہہ گرہ کے گرہ کسل کی ہی یعنی باعث ہوتا ہی وسکو کسل پر اور کہا میرک نی کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ اس گرہ کی بعضون نی کہا ہی کہ یہہ محمول ہی حقیقۃ پر کہ حقیقۃ گرہ لگاتا ہی جیسکہ ساحر وقت سحر کی کسی پر گرہ لگاتی ہین اور رمز دیتی ہی اسکی ایک روایت کے مرقات مین مذکور ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ محمول مجاز پر ہی گویا مشابہت دی شیطان کی منع کرنیکو ذکر و صلوٰۃ سی سونے والی کی تئین ساتہہ فعل ساحر کی مسحور کو کہ منع کرتا ہی مراد اوسکی سی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد ساتہہ اسکی گرہ دلکی اور مصمم کرنا اوسکا ایک چیز پر ہی یعنی وہ یہہ وسوسہ ڈالتا ہی کہ رات بہت پڑی ہی سو یا رہ پس باز رہتا ہی قیام سی اور پلید نفس یعنی غمگین دل اور متفکر اور متحیر امر اپنی مین اور کسلان یعنی نہین کر سکتا امور اپنی جو ارادہ کرتا ہی اسلیی کہ مقید ہوتا ہی ساتہہ قید شیطان کی اور بعید ہوتا ہی قرب رحمن سے

ع + **وعن المغيرة** قال قام النبي صلى الله عليه وسلم حتى تورمت قدماه فقيل له لم تصنع هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال أفلا أكون عبدا شكورا متفق عليه

اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا قیام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی رات کو یہان تک سوج گئی قدم اونکی پس کہا گیا واسطی اونکی کسواسطی کرتی ہین یہہ آپ حال آنکہ بخشی گئی واسطی تمہاری وہ گناہ تمہاری کہ پہلی ہوئی اور وہ کہ پیچہی ہون فرمایا کیا نہ ہون مین بندہ شکر کرنیوالا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالیٰ نی جو میری سب گناہ بخشدیی ہین تو پس مین مشقت عبادۃ کی چہوڑ دون پس بندہ شکر گذار نہوون نہ بلکہ یہہ نعمت مغفرت کی اور اونعمتین کہ مجہی عطا ہوئین ہین اوسکی شکرانہ مین مجہی بہت سی عبادۃ کرنی چاہیی تا مین بندہ شکر گذار ہوون حضرت علی رضی سی منقول ہی کہ فرمایا ایک قوم نی عبادت کی واسطی رغبت کی یعنی واسطی رغبت اور آرزو جنت اور ثواب کی پس یہہ عبادۃ سوداگرون کی ہی اور ایک قوم نی عبادت کی واسطی ڈر کی یعنی ڈر دوزخ و عذاب کی پس یہہ عبادت غلامون کی ہی اور ایک قوم نی عبادت کی واسطی شکر کی پس یہہ عبادت احرار یعنی آزادون کی ہی ع + **وعن ابن مسعود** قال ذكر عند النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقيل له ما زال نائما حتى أصبح ما قام إلى الصلوة قال رجل بال الشيطان في أذنه أو قال في أذنيه متفق عليه

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حال ایک شخص کا پس کہا گیا واسطی حضرت کی کہ ہمیشہ وہ شخص سوتا ہی صبح تک نہین اوٹہتا طرف نماز کی فرمایا یہہ شخص ہی کہ پیشاب کرتا ہی شیطان ہمکان اوسکی یا فرمایا بیچ دونون کانون اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین اوٹہتا طرف نماز کی یعنی نماز تہجد کی یعنی یا نماز صبح کی یعنی نہین اوٹہتا اور شیطان کا پیشاب کرنا بعضون نی تو کہا ہی کہ حقیقۃ ہوتا ہی چنانچہ بعض صالحین سی منقول ہی کہ وہ سو رہی نماز نہین پڑہی یعنی تہجد یا فرض اور نہون نی خواب مین دیکہا کہ گویا ایک شخص آیا ہی سیاہ رنگ پس ٹہہرا اوسنی پاؤن اپنا پہر پیشاب کیا اونکی کانون اور حسن بصری سی منقول ہی کہ ارادہ کرتا ہی کہ ارادہ کرتا ہتہ اپنا کانون کو تو پاتا اوسکو تر اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ کنایہ ہی اس سی کہ شیطان اوسکو خفیف جانتا ہی اسلیی کہ عادت ہی کہ جو کوئی نہایت خفیف جانتا ہی کسی چیز کو تو پیشاب کر دیتا ہی اوسپر ع + **وعن أم سلمة** قالت استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فزعا يقول سبحان الله ماذا أنزل الليلة من الخزائن وماذا أنزل من الفتن من يوقظ صواحب الحجرات يريد أزواجه لكي يصلين رب كاسية في الدنيا عارية في الآخرة رواه البخاري

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ

لہا جاتی ہیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رات کو گھبرائی ہوئی فرماتی تھی سبحان اللہ کسقدر اوتاری گئی ہین آجکی رات مین خزانی اور کسقدر اوتاری گئی ہین فتنے کون شخص ہے کہ جگاوی حجری والیون کو ارادہ کہتی تھی اس سی ہوبان اپنی تاکہ نماز پڑہین یعنی تاکہ نماز پڑہکر یاد ین رحمت اور خلاص ہون عذاب و فتنہ سی اکثر پہننی والیان کپڑی دنیا مین ننگی ہونگی آخرۃ مین روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی جو خزانی مالکی امت آنحضرت کو پہونچنے مقدر تہی اور رات کو اترنا اونکا حضرت کو معلوم ہوا اسی طرحسی جو فتنہ مقدر تہی ہونی امت مین اور حضرت کو پہلی سی معلوم ہوئی اور اخیر حدیث کی یہہ معنے ہین کہ اکثر عورتین طرح طرح کی کپڑی پہنین گی اور آخرت مین عملون سی خالی ہونگی یا یہہ کہ پہنی ہوئی ہونگی کپڑی نیند کی یعنی بسبب نیند کی یا د خدا سی غافل ہونگی اور آخرۃ مین درجون اور بزرگیون سی خالی ہون گی یا یہہ کہ بنا برظاہر کی اور کہنی کی کپڑی پہنی ہوئی ہونگی دنیا مین اور درحقیقت مین اور حکم آخرت مین ننگی ہونگی جیسا کہ پہننا بہت ہین کپڑی کا یا جاسیدار کا اور مولانا ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ مراد خزانون سی رحمت ہے اور فتنون سی عذاب **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ یَبْسُطُ یَدَیْهِ یَقُوْلُ مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدِیْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰی یَفْجُرَ الصُّبْحُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزول فرماتی ہے ہمارا کہ بارکت ہی و بلند ہی ہر رات مین طرف آسمان دنیا یعنی نیچی کی اوسوقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات پچہلی فرماتا ہی کون ہی پکارا ہی مجکو پس قبول کرون مین اوسکی کون ہی مانگی اوسکو پس دون مین اوسکو کون ہی کہ بخشش چاہی مجسی پس بخشون مین اوسکو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی اور مسلم کے ایک روایت مین یہہ ہی کہ پہر کہولتا ہی دونون ہاتہہ اپنی یعنی لطف و رحمت اپنی ظاہر کرتا ہی فرماتا ہی کون ہے کہ قرض دی ایسی کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ ظلم کرنیوالا ہی صبح تک فرماتا رہتا ہی **ف** نزول فرماتا ہی ربنا تاویل اسکی ابن حجر اور امام مالک وغیرہ نی یہہ لکہی ہے کہ حکم اوسکا اور رحمت اوسکی یا ملائکہ اوسکی اوترتی ہین اور مویدی اسکی ایک حدیث صحیحہ کہ مرقات مین کو رہی یہہ متشابہات سی ہے کہ علم اسکا اللہ ہیکو ہے اور معنی دعا کی ہین یکارنا جیسا کہ کہی بندہ یا رب اسکی مقابلہ مین اجابت اور قبول ہی جیسا کہ کہی پروردگار تعالی لبیک عبدی و سوال کی معنی ہین طلب کرنا اور اوسکی مقابلہ مین دینا مطلوب کا ہی و کبہی دعا اور سوال ہر یک بجای دوسری کی ہی واقع ہوتے ہین اور یہہ روایت منافی نہین ہے اوس روایت کی کہ اوسمین ہی کہ نزول فرماتا ہی اللہ تعالی جب گذرتی ہی تہائی رات اول اور ایک روایت مین ہے کہ جب گذرتی ہی وہی رات یا دو تہائی رات اسلیی کہ احتمال ہے کہ یہہ ہو نزول بعضی اوقات مین اور بعضی مین اسطرح کہ ذکر کیا ابن حبان اور قرض دی یعنی دیوی عبادۃ بدنیۃ یا مالیہ بطریق قرض کے اور لینی عوض کے رب سے کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ عاجز ہی عطا سی اور نہ ظلم کرنیوالا ہی کی وفا عہد نکرنی یا قصد دی ثواب یعنی کون ہی عمل کرتی دنیا مین بنظر امید ثواب کے آخرت مین اسطی غنی کی کہ نہین عاجز ہی دا حق اوسکی سی و اسطی عادل کے کہ نہین ظلم کرتا قرض دینی والی پر ساتہہ ناقص کرنی اوسچیز کی کہ لی ہی بلکہ کبی حصہ اور بہت ثواب دیتا ہی اوسکو اور وصف کیا ذات پاک اوسکیکو ساتہہ نفی ان دو وصفون کی اسلیی کہ مانع قرض دینی سی اکثر یہی دو صفتین ہوتے ہین فقیر ہونا یا ظالم ہونا اور وہ ان دونون سی پاک ہی پس معنی یہہ ہوئی کہ جو کوئی کری بہلائی دنیا مین ہم دیگا جزا کامل میری پاس عینی مین ۱۲ **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق رات مین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اوسکو مرد مسلمان وہ سوال مین کرتا اللہ سی بہلائی امر دنیا کی سی اور آخرۃ کی سی مگر کہ دیتا ہی اوسکو وہ اور یہہ ہر شب مین ہے روایت کی اسکو مسلم نی **ف** دیتا ہی حقیقۃ یا حکما اور یہہ ساعت معین ہے یا مبہم

بعضے کہتی ہین کہ مبہم ہے مثل لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی اور بعضی کہتی ہین کہ وہ ساعت آدہی رات کی ہی ف **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داود واحب الصیام الی اللہ صیام داود کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ ویصوم یوما ویفطر یوما متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر ین نمازون مین طرف اللہ کی نماز داود کی اور بہتر ین روزون مین طرف اللہ کی روزہی داود کی تہی وہ سوتی آدہی رات اور قیام کرتی تہائی رات اور پہر سوتی چہٹی حصی رات کی مین اور روزہ رکہتی ایک دن اور افطار کرتی ایک دن ف ایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اسطرحکی نماز محبوب اسلیی ہی کہ جب نصف دو تہائی مین رات کو سوویگا تو نشاط عبادت مین خوب ہوویگی اور روزہ اسطرح کی محبوب اسلیی مین کہ نفس ہی اسمین مشقت بہت پڑتی ہی ع **وعن** عائشۃ قالت کان تعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام اول اللیل ویحیی آخرہ ثم ان کانت لہ حاجۃ الی اہلہ قضی حاجتہ ثم ینام فان کان عند النداء الاول جنبا وثب فافاض علیہ الماء وان لم یکن جنبا توضأ للصلوٰۃ ثم صلی رکعتین متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتی اول شب اور زندہ رکہتی آخر شب کو یعنی بیدار رہتی پہر اگر ہوتی حضرت کو حاجت طرف اہل اپنی کی یعنی صحبت کی ادا کرنی حاجت اپنی پہر سوتی پس اگر ہوتی وقت پہلی اذان کی صبحی تو اوٹہتی اور ڈالتی اوپر اپنی پانی اور اگر نہوتی جنبی وضو کرتی نماز کی یسی پہر پڑہتی دو رکعتین سنت فجر کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یہ حدیث حضرت عائشہ سی مفصل روایت کی گئی ہی شمائل ترمذی مین کہ کہا حضرت عائشہ نی تہی حضرت سوتی اول رات یعنی بعد نماز عشا کی آدہی رات تک پہر اوٹہتی سدس رات اور رہتی سدس مین یعنی چہٹی حصی چوتہائی اور پانچوین مین تہجد کی یسی پس جب ہوتا وقت سحر کا وتر پڑہتی پہر چہونی پر آتی یعنی سونی کی یسی اسلیی کہ وہ مستعد ہے سدس ساد س مین تا کہ قوت حاصل ہو سبب اسکی نماز صبح پر اور اوسکی مابعد کی وظائف طاعات پر پس جب ہوتی اونکو حاجت صحبت کرنی اہل اپنی سی پس جب سنتی اذان اوٹہتی پس اگر ہوتی جنبی ڈالتی اپنی پر پانی یعنی نہاتی اور اگر نہوتی جنبی تو وضو کرتی اور نکلتی طرف نماز کی یعنی بعد سنتین پڑہنی کی گہر مین انتہی اسحدیث سی واضح ہوگئی معنی حدیث اول کے اور ظاہر یہ ہی کہ حضرتؐ بعد صحبت کر نیکی وضو کر کر آرام کرتے ہونگی اور مراد پہلی اذان سی اذان متعارف ہی اور دوسری اذان تکبیر ہی اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ حضرتؐ آدہی رات آرام فرماتی اور آدہی رات بیدار کیونکہ اول سدس یعنی چہٹی حصی شب مین عشا تک جاگتی رہتی پہر دوسری اور تیسری سدس مین آرام فرماتی پہر چوتہی اور پانچوین سدس مین جاگتی رہتی پہر چہٹی سدس مین سوتی پس تین سدس سوتی اور تین سدس جاگتی ہے ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بقیام اللیل فانہ دأب الصالحین قبلکم وہو قربۃ لکم الی ربکم ومکفرۃ للسیئات ومنہاۃ عن الاثم رواہ الترمذی ع روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم کرو قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی پڑہنی اسلیی کہ وہ طریقہ اچہی لوگون کا ہی کہ پہلی تمہاری تہی و قیام رات کا سبب نزدیکی تمہاری ہی طرف پروردگار تمہارے کی اور سبب دور ہونی گناہون کا ہی اور باز رکہنی الا ہی گناہون سی روایت کی یہ ترمذی نی ف مراد اچہی لوگون سی انبیا اور اولیا مین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ تمہین یہہ نماز بطریق اولی پڑہنی چاہی اسلیی کہ تم بہتر ہو سب امتون مین اور اشارہ ہی اسپر کہ جو قیام رات کا نہین کرتا وہ صالحین کا ملبس سے نہین بلکہ منزلہ ظاہر کو تہ دینی والی کی ہی نہ پوشیدہ ع **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یضحک اللہ الیہم الرجل اذا

قام باللیل یصلی والقوم اذا صفوا فی الصلوٰۃ والقوم اذا صفوا فی القتال العدو رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہی ابی سعید خدری کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین یعنی تین طرحکی لوگ ہین کہ ہنتا ہی اللہ تعالی طرف اونکی یعنے راضی ہوتا ہی اونسی اور دیکھتا ہی طرف اونکی نہایت لطف عنایت اور رحمت سی ایک وہ شخص کہ کھڑا ہوکر رات کو نماز پڑہی یعنی تہجد کی اور دوسرے وہ قوم کہ صف درست کرین واسطی پڑہنی نماز کی اور تیسری وہ قوم کہ صف درست کرین بیچ لڑنی دشمن کی یعنی وقت جہاد کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین **وعن** عمرو بن عبسۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب ما یکون الرب من العبد فی جوف اللیل الاخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر اللہ فی تلک الساعۃ فکن رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب باسنادہ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت نزدیک ہونا پروردگار کا بندہ سی درمیان رات پچھلی کی ہی پس اگر ہوسکی تجھی یہہ کہ ہو تو اون شخصون مین سی کہ یاد کرتی ہی اللہ کو اوسوقت مین پس ہو یعنی کوشش کر اسکی کہ ہووی تو اونمین سی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کی **ف** نزدیک ہونا رب کا یعنی رضا اوسکیطرف اور درمیان رات پچھلی کی ابتدا اوسکی تلث اخیر سی ہوتی ہی اور وہ وقت اوٹھنی کا ہوتا ہی تہجد کی پس اور عمرو بن عبسہ مقرب حضرت کی اور مجذوب درگاہ کبریای کی ہین ابتدا ظہور نبوت مین کہ آنحضرت مکہ مین تہی وہ اپنی وطن مین اونکی دلمین یکایک نور توحید اور کراہیت بت پرستی اور شرک کی پڑی پس سنا کہ مکہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہی کہ لوگونکو توحید کیطرف بلاتا ہی اور بتون کی عبادت سی منع کرتا ہی وہ مکہ مین آئی اور خبر آنحضرت کی پوچہی آنحضرت نے اون دنون مین سایہ حکم اللہ تعالی کی نظر اعداء دین کیسی پوشیدہ تہی اونہون نی پوچہا کہ تم مین کوئی شخص پیدا ہوا ہی کہ راہ ورکش متہاری سی نکل کر اور دین کی طرف بلاتا ہی لوگون نی کہا ہان ایک دیوانہ ہی کہ طریقہ باپ دادی کا چہوڑ دیا ہی اور رسم نئی نکالی ہی سو دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی :: دیوانہ تو ہر دو جہانرا چہ کند :: اونہون نی کہا کہ ہر دو کہان ملین گی کہا لوگون نی کہ آدہی رات کو نکلتا ہی اور گرد اس خانہ کعبہ کی پہرتا ہی عمرو بن عبسہ آدہی رات کو نکلی اور کعبہ کی پر دمین چہپ رہی ناگاہ ایک شخص کو دیکہا کہ پیدا ہوا اور کیا شخص ہی وہ کہ سب آدمی خاک آستانہ اوسکیکی ہین پس وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہی اور گرد کعبہ کی پہرتا ہی عمرو بن عبسہ نکلی اور سلام کیا اور پوچہا کہ کون شخص ہی تو اور دین تیرا کیا ہی حضرت نی فرمایا مین رسول خدا کا ہون اور دین میرا لا الہ الا اللہ ہی عمرو بن عبسہ نی کہا مین بہی اس دین کو دوست رکہتا ہون پس وہ ایمان لائی وہ تیسرے یا چوتہی مین دین مین پس حضرت نی اونکو رخصت کیا اور فرمایا کہ پروردگار میری نی مجہی ایک وعدہ کیا ہی جسنے وہ پورا ہوگا میری پاس آنا پس بعد اوسکی عمرو بن عبسہ مدینہ مین آئی اور حضرت کی صحبت مین حاضر رہی اور کمال کو پہونچی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امرأتہ فصلت فان ابت نضح فی وجھھا الماء رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت وایقظت زوجھا فصلی فان ابی نضحت فی وجھہ الماء رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ تعالی اوس شخص کو کہ اوٹہا رات سی پہر نماز پڑہی اور جگایا اپنی عورت کو پس نماز پڑہی اوس عورۃ نی بہی پہر اگر عورۃ نجاگی یعنی بسبب غلبہ نیند کی اور کثرت کسل کی چھینٹی دی اوسنی مونہہ اوسکی پر پانی کی رحمت کری اللہ اوس عورت کو کہ اوٹہی رات سی پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس پڑہی نماز خاوند اوسکی نی بہی پہر اگر نہ جاگا خاوند چھینٹی دی مونہہ اوسکی پر پانی کی روایت کی یہہ ابوداؤد نی اور نسائی نی **ف** پس نماز پڑہی یعنی تہجد کی اور اگر قضا اوسکی ذمہ ہوا ولی ہی اوسکا پڑہنا اور

چھینے دینی سی مراد یہہ ہی کہ سعی کری اوسکی اوہانی مین واسطی طاعت رب وسکیکی جسطرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہہ کہ مرد و عورۃ کو چاہیی کہ
آپسمین مدد گار رہی ایک دوسریکا طاعت پر اور اسی طرح رفیقون کو بہی آپسمین بہی چاہیی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جبر کرنا کسیکو خیر پر
جائز ہی بلکہ مستحب ہی ع ✤ **وعن** ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاخر
ودبر الصلوٰت المکتوبات رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا گیا ای رسول خدا کی کونسی وقت بہت قبول ہوتی ہی
دعا فرمایا درمیان رات پچہلی کی یعنی تہائی رات پچہلی رہی اور پیچہی فرض نمازون کی روایت کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابی مالک
الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ غرفا یری ظاہرہا من باطنہا وباطنہا من ظاہرہا
اعدہا اللہ لمن الان الکلام واطعم الطعام وتابع الصیام وصلی باللیل والناس نیام رواہ البیہقی
فی شعب الایمان ورواہ الترمذی عن علی نحوہ وفی روایتہ لمن اطاب الکلام
اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشت مین بالاخانی ہین ایسی کہ معلوم ہوتی ہین باہر کی
چیزین اونکی اندر اونکی سی اور اندر کی چیزین اونکی باہر اونکی سی یعنی بسبب نہایت صفائی کی تیار کیا ہی اونکو اللہ تعالی نی واسطی اوس شخص کے کہ نرم
سی کری بات اور کہلا دی کہانا اور پلی درپی روزی رکہی یعنی اکثر روزی نفل رکہتا رہی اور پڑہی نماز رات کو یعنی تہجد ایسی وقت کہ آدمی سوتی
ہون یعنی اکثر آدمی سوتی ہون نفل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور نفل کی ترمذی نی حضرت علی سی مانند اسکی اور اوسکی روایت مین بجای
لمن لان الکلام کی لمن اطاب الکلام ہی معنی دونون کی ایک ہی ہین **ف** کہا ہی بعضون نی کہ ادنی درجہ پلی درپی روزے رکہنی کا یہہ ہی کہ تین
روزی ہر مہینی مین رکہی ✤ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال لی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل متفق علیہ
روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا مجہکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عبد اللہ مت ہو مانند فلانی کی کہ تہا قیام کرتا
رات کو پس چہوڑ دیا قیام رات کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی چہوڑ دیا قیام رات کا بغیر عذر کی واسطی رفاہیت نفس کے پس
داخل ہوا گویا بیچ سلک اونکی کہ جنکی حقین کہا گیا ہی تارک اور داخلون اور اسحدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طرف
عادت کے نقصان ہے بعد زیادتی کی اور اوس سے حضرت نی پناہ مانگی ہی نعوذ باللہ من الحور بعد الکور یعنی پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی نقصان ہے
بعد زیادتی کی پس لائق ہی سالک کو کہ طالب زیادتی کا رہی اور اسلیی کہا گیا ہی کہ جو کوئی نہووی زیادتی مین اپنے وہ نقصان مین ہی ✤ ع
وعن عثمان بن ابی العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کان لداود علیہ السلام
من اللیل ساعۃ یوقظ فیہا اہلہ یقول یا آل داود قوموا فصلوا فان ہذہ ساعۃ یستجیب اللہ عز وجل
فیہا الدعاء الا لساحر او عشار رواہ احمد اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سی کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی
تہا واسطی داؤد علیہ السلام کی ایک وقت رات مین یعنی نصف اخیر مین کہ جگاتی اوسمین اہل اپنی کو کہتی ای آل داؤد کی کہڑی ہو پہر نماز پڑہو
پس تحقیق یہہ وقت ہی کہ قبول فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگ اسمین دعا کو مگر واسطی جادوگر یا عشار کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** عشار یعنی
چوکیدار وغیرہ کہ ناکون وغیرہ پر بیٹہی ہین اور لوگون سی مال اونکی از راہ ظلم کی لیتی ہین جیسی یہان محصول لینی پر لوگ مقرر ہین پس فرمایا
کہ ساحر کی اور عشار کی دعا نہین قبول ہوتی اس لیی کہ انسی ضرر پہونچتا ہی خلق کو اسی لیی کہا ہی بعض عارفین نی کہ عبودیت یہہ ہے

کر تعظیم کرے امر الہی کی و شفقت کرے علی الدین ع ۔ **وعن** ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول افضل الصلوٰۃ بعد المفروضۃ صلوٰۃ فی جوف اللیل رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بہترین نماز بعد فرضوں کی یعنی اوبعد سنتوں معمولی اوسکی نماز درمیان رات کی ہی روایت کی اسکو احمد نے ف کہا میرک نے کہ اسمیں حجت ہی اسطے ابی اسحٰق مروزی شافعی کی اسپر کہ نماز رات کی افضل ہی سنن رواتب سے اور کہا ہی اکثر علماء نے کہ سنن رواتب افضل ہیں لیکن قول اول قوی تر ہی اسطے صریح دلالت کرنی احدیث کی انتہی اور تحقیق اسمیں یوں ہی کہ تہجد افضل ہے اس جہت سے کہ اوسمیں مشقت زیادہ ہوتی ہی نفس پر اور بعید ہی ریا سے اور سنن رواتب اس جہت سے افضل ہیں کہ بہت تاکید ہی اونکی پڑھنی کی ساتھہ فرضوں کے اور متمم ہیں فرضونکی پس کچھہ منافاۃ نہیں یا یوں کہا جاوی کہ نماز رات کی افضل ہی اسلیے کہ مشتمل ہی اور پروتر کی کو واجب ہی حضرت شافعی رحمۃ اللہ تعالے کے کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ تمہارے ساتھہ کیا معاملہ کیا تمہارے ساتھہ اونہوں نے کہا کہ جالی رہیں وہ باتیں کہ معارف وحقائق میں کہتا تھا میں اور فنا ہوگیں اشارے کہ بیان کرتا تھا میں اور فائدہ نہ دیا مجکو مگر چند رکعتوں نے کہ درمیان شب کی پڑھتا تھا میں غربت والی طالبوں کو اسکی کہ اہتمام وکوشش عبادۃ اور ریاضت میں خوب کرو اور نہ اعتماد کرو نکات تصوف پر سے کاریکن کار بگذار از گفتار ع ۔ کاندریں راہ کار دارد کار ع ۔ و مولانا ۔ **وعنہ** قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان فلانا یصلی باللیل فاذا اصبح سرق فقال انہ سینہاہ ما تقول رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی اوسہی ہے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق فلانا شخص نماز پڑھتا ہی رات کو پس جب صبح کرتا ہی چوری کرتا ہی فرمایا شتاب ہی کہ باز رکھی گی نماز اوسکی اوسچیز سی کہ تو کہتا ہی روایت کی اسکو احمد اور بیہقی نی شعب الایمان میں ف یعنے اوسکی نماز اولت ہی اللہ تعالی توفیق توبہ کی نصیب کریگا اور بسبب ہدایت کرنی نورانیت اور برکت اوسکی باز رہی گا اس فعل بد سی جیسیکہ قرآن مجید میں فرمایا ہی ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز باز رکھتی ہی بیحیائی اور بری بات سی ع ۔ **وعن** ابی سعید وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ایقظ الرجل اھلہ من اللیل فصلیا او صلی رکعتین جمیعا کتبا فی الذاکرین والذاکرات رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی سعید والی ہریرہ کی کہا دونوں نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جگاوی آدمی بی بی اپنی کو رات کو پس نماز پڑھی دونوں نی یا فرمایا نماز پڑھی ہر ایک نی دو رکعتیں اکٹھی لکھی جاتی ہیں بیچ مردوں ذکر کرنیوالوں اور عورتوں ذکر کرنیوالیوں کی روایت کی اسکو ابوداود اور ابن ماجہ نی ف اہل سی مراد بی بی ہی یا بی بی اور اولاد اور اقارب و غلام اور لونڈیاں اوسکی اور راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نی لفظ فصلیا کا فرمایا یعنی مرد نے اور اوسکی اہل نی دو رکعتیں نماز کی پڑہیں اکٹھی یا لفظ فصلے کا فرمایا یعنی ہر ایک نی دو رکعتیں نماز کی پڑہیں اکٹھی مطلب دونوں لفظوں کا ایک ہی ہے پس لکھی جاتی ہیں دونوں ذاکروں اللہ کثیرا والذاکرات میں کہ جسکی تفصیلات کلام اللہ میں مذکور ہی والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما یعنی اور بہت یاد کرنیوالی اللہ کی مرد اور عورتیں تیار کر رکھی ہی اللہ نی اونکی لیے مغفرت اور ثواب بڑا ع ۔ و **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشراف امتی حملۃ القرآن واصحاب اللیل رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراف یعنی بزرگ قدر امت میرے کے اوٹھانی والی قرآن کی اور صاحب رات کی روایت کی اسکو بیہقی نی شعب الایمان میں ف اوٹھانی والی قرآن کی یعنے جو

قرآن یاد کرین اور عمل کرین امر ولوا ہی وسکی پر وہ میری امت مین بزرگ قدر ہین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ جسنی حفظ کیا قرآن پس تحقیق داخل کی گئی نبوۃ درمیان دونون پہلوون اوسکیلی مگر یہہ کہ نہین وحی کیجاتی طرف اوسکی یعنی وحی جلی پس تحقیق وحی کیجاتی ہی طرف اوسکی وحی خفی یعنی مطلب وحی جلی کا اور کہا طیبی نی کہ مراد حفظ سی یہہ ہی کہ یاد کری اوسکو اور عمل کری موافق اوسکی والا ہوتا ہی ہیچ زمرہ اون لوگون کی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنی جنکو کتاب اللہ یاد ہووی اور پہیر اوسپر عمل نکیا تو وہ ایسی ہین جیسی گدہی پر کتابین لادین یعنی کچہہ فائدہ نہین اونکو اوس سے اور حسب رات کی یعنی جو ہ اوست کرتی ہین شب بیداری پر اور نماز و قرآن پڑہنی پر اوسمین ۶ ع ۶ **وعن** ابن عمر ان ابا ہ عمر ابن الخطاب کان یصلی من اللیل ما شاء اللہ حتی اذا کان من اخر اللیل ایقظ اہلہ للصلوٰۃ ویقول لہم الصلوٰۃ الصلوٰۃ ثم یتلو ہذہ الایۃ وامر اہلک بالصلوٰۃ واصطبر علیہا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی رواہ مالک اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ باپ اونکی حضرت عمر ابن الخطاب آہی نماز پڑہتی رات کو جسقدر چاہتا اللہ یہان تک کہ جب ہوتے پچہلی رات جگاتی اپنی اہل کو یعنی بی بی وغیرہ کو نماز کی لیی فرماتی اونکو پڑہو نماز پہیر پڑہتی یہہ آیت اور حکم کرا اہل یعنی اوگون اپنی کو ساتہہ نماز کی اور صبر کرا اوسپر نہین مانگتی ہم تجسی روزی ہمین روزی دیتی ہین تمکو اور آخرۃ واسطی پرہیزگارون کے ہی روایت کی یہہ مالک نی **ف** اور صبر کرا اوسپر یعنی بہت صبر کرا اوپر اوہنا فی مشقتون نماز کی اور مشقتون اہل اپنی کی بسبب نماز کی پس متوجہ ہو تو ساتہہ اونکی عبادت اللہ تعالی کی پر اور مدد ڈہونڈ ساتہہ اوسکی اوپر غنا ظاہر و باطن اپنی کی اور مت فکر کر امر رزق اپنی کی اور فارغ رکہہ دل اپنا واسطی امر آخرۃ کی اسلیی کہ ہم قادر ہین بندون کی رزق دینی پر تجسی رزق نہین مانگتی ہین ہم کہ بیچ حاصل کرنی رزق اور روجہ معیشت اپنی کی اور اورون کی سعی کری اور مشقت اوہنا وی ایسی کہ باز رکہی نماز سی ہم رزق دیتی ہین تجکو جیسیکہ رزق دیتی ہین غیر تیرکو اور عاقبت محمودہ یعنی انجام کار بخیر ہونا دنیا اور آخرت مین واسطی متقیون کی ہی ۶ ع ۶ **باب القصد فی العمل** باب ہی بیچ بیان میانہ روی کرنیکی عمل مین **ف** یعنی عمل نفل مین چاہیی کہ میانہ روی کری یعنی کمی زیادتی نکری ۶ ع ۶ **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر من الشہر حتی نظن ان لا یصوم منہ شیئا ویصوم حتی نظن ان لا یفطر منہ شیئا وکان لا تشاء ان تراہ من اللیل مصلیا الا رایتہ ولا نائما الا رایتہ رواہ البخاری روایت ہی انس سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی ایک مہینی مین سی یعنی اکثر ایام یہان تک کہ گمان کرتی ہم یہہ کہ نہین روزہ رکہینگے اوسمین سی کچہہ اور روزی رکہتی یعنی اکثر ایام اوسی مہینی مین سی یا اور مہینی مین سی یہان تک گمان کرتی ہم یہہ کہ نہ افطار کرینگی اوسمین سی کچہہ اور تہی کہ نہ چاہی تو یہہ کہ دیکہی اونکو رات مین نماز پڑہتی ہوئی مگر کہ دیکہی تو اونکو اور نہ چاہی آوے کہ دیکہی اونکو سوتی ہوئی مگر کہ دیکہی تو اونکو روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی نہتی حضرت کہ ہمیشہ روزہ دار ہووین تا افراط یعنی زیادتی لازم آوی اور نہ ہمیشہ افطار کرتی تہی تا تفریط یعنی کمی لازم آوی بلکہ ہر مہینی مین کبہی روزی رکہتی اور کبہی افطار کرتی اور اسیطرح رات کو نماز بہی پڑہتی اور سوتی بہی تمام شب نماز پڑہتی اور نہ تمام شب سوتی اپنی تئیں عمل حضرت کا متوسط زیادہ نکر ۶ ع ۶ **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الاعمال الی اللہ ادومہا وان قل متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت محبوب عملونکا نزدیک اللہ کی ہمیشہ کرنا عملونکا ہی اگرچہ کم ہوان روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** کہا مظہر نی کہ بسبب حدیث کی برا جانتی ہیں اہل تصوف ترک اوراد کو جیسیکہ برا جانتی ہین ترک فرائض کو انتہی و ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ ترک اولی ہی اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ جب تبدلی ترک کی طاعت

بغیر ضرورت کی پس اور سنی گویا کہ اعراض کیا عبادت سے ہی پس مستحق ہوا عتاب کا بخلاف مداومت کرنیوالی کی کہ وہ مستحق ہوتا ہی ثواب کا محبوب ہوا اور اگرچہ کم ہوں حاصل یہہ اعمال قلیل سا یہہ مداومت اور مواظبت کی بہتر ہی عمل کثیر سی سا تہہ ترک رعایت اور محافظت کی ع **وعنہا** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا متفق علیہ اور روایت ہے انہیں عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر عملوں نی اوسقدر کہ طاقت رکھو یعنی ہمیشہ کرنی کی اسلیی کہ بتحقیق اللہ تعالی نہیں تنگ ہوتا یہاں تک تنگ ہو تم روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی لازم کرو نفسوں نی پر جہت عبادت کہ نہ قدرت رکھو ہمیشہ کرنی اوسکیلی بلکہ اسیقدر اختیار کرو کہ ہمیشہ کر سکو اسلیی کہ اللہ ملول نہیں ہوتا یعنی ترک نہیں کرتا دینا ثواب کا یہاں تک ملول ہو تم یعنی چھوڑ دو عبادت حاصل یہہ کہ اللہ تعالی ثواب عبادۃ یردی جاتا ہی ترک نہیں کرتا اگرچہ تک ا چھوڑ دو تی اللہ تعالی ثواب ہی دینا چھوڑ دیگا پس چاہیی عبادۃ متوسط کرو تا ہمیشہ نبہی ع **وعن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصل احدکم نشاطہ واذا فتر فلیقعد متفق علیہ اور روایت ہے انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کہ پڑہی نماز ایک تمہارا وقت خوشی تک وہیوقت کہ سست ہو پس چاہیی کہ بیٹہہ جاوی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ چاہیی والی راہ آخرۃ کو چاہیی کہ کوشش کری عبادت میں بقدر طاقت کی اور اختیار کری میانہ روی طاعت میں راحت از کری ملول ہو کر عبادۃ کرنی سی اور تعب ہوا اور بیٹہہ رہا عبادۃ سی درشغول ہوا کسی مباح چیز میں قسم کلام اور نیند وغیرہ سی اور یہ قصد حاصل ہوتی خوشی کی عبادت میں تو وہ گنا جاتا ہی طاعت اسلیی کہا گیا ہی کہ نیند عالم کی عبادت ہی اور جاننا چاہیی کہ ہیچ ترک کرنی عمل کی وقت کسالت و ملامت کی حدیثیں جہت واقع ہوئی ہیں اسلیی کہ گران ہوتا عمل کا نفس پر آخر کو سبب ترک عمل اور نقصان اوسکیلی کا ہوتا ہی لیکن چاہیی کہ کوشش کری اوپر نفس کو جہت عمل کرنیکی عادت ہوا سیلیی مشقت اور ریاضت کی خوگر ہووی مانند کاہل وجود دل مراد طلبوں کی نہ جاوی کہ تہوڑی سی عمل میں فی الحال تبک جاتی ہیں و چہوڑ دیتی ہیں اگہ ہوتا ہی کہ جنکو پہلے دو رکعت نماز کی اور ایک سیپارہ قرآن کا پڑہنا گران معلوم ہوتا تہا اور ملول ہوتی تہی اوس سی اوسکو جہت عمل کی عادۃ ڈالنی سی سو رکعت نماز کی اور دس سیپارہ قرآن کی پڑہنی آسان معلوم ہوتی ہیں ع ع ع **وعن عائشۃ** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم وھو یصلی فلینم حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لا یدری لعلہ یستغفر فیسب نفسہ متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ اونگہی ایک تمہارا اور حال میں کہ نماز پڑہتا ہو پس چاہیی کہ سو رہی یہاں تک کہ جاتی رہی اوس سے نیند پس بتحقیق ایک تمہارا جب نماز پڑہتا ہی اونگہی ہوئی نہیں جانتا وہ چیز کہ کہتا ہی شاید کہ ارادہ کری طلب مغفرۃ کا پس بد دعا کری نفس اپنی کو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی مثلاً ارادہ کری کہ کہی اللہم اغفرلی بجای اوسکی بسبب غلبہ نیند کی کہہ بیٹہی اللہم اعفلی ساتہہ عین جملہ اور ف کی کہ معنی اوسکی ہیں یا اللہ خاک آلودہ کر مجکو پس یہہ بد دعا ہوئی نفس پر اسلیی کہ وہ کنایہ ہی ذلت اور خواری سی ع ع **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الا غلبہ فسددوا وقاربوا وابشروا واستعینوا بالغدوۃ والروحۃ وشیء من الدلجۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دین آسان ہی اور نہیں سختی کرتا دین میں کوئی مگر کہ غالب آتا ہی دین اوسپر پس میانہ روی کرو اور قریب طاقت کے تو عمل اور خوشی ہو یعنی ساتہہ جنت اور سلامتی کی اور ہر نعمت اور کرامت کی اس لیی کہ دیتا ہی اللہ تعالی بہت سا ثواب تہوڑی عمل پر

ہو ورد جا ہو ساتھہ وقت صبح اور وقت شام کی اور کچھہ اخیر رات کی روایت کی یہہ بخاری نے **ف** دین آسان ہی یعنی احکام دین کے اللہ تعالیٰ نے آسان مقرر کیے ہین اس سخت نہ پکڑو اونکو اپنی نفسون پر بطور رہبانیت کی اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہی دین اوسپر یعنی جو کوئی اپنی نفس پر غیر واجب باتون کو واجب کرتا ہی اوسکو کسی طرح عبادت کرنی اختیار کرتا ہی تو دین اوسپر غالب آتا ہی یعنی ادای حق اوسکی سی وہ عاجز ہوتا ہی پس دین غالب ہوا اور وہ مغلوب و قاربوا کی معنی یہہ ہین کہ قریب ہو ادا مرد دین کی ساتھہ سہولت کی اور نہ دور ہو اوس سی ساتھہ سختی کر و طیبی نے کہا ہی کہ قاربوا تاکید ہی سددوا کی پس جو معنی سددوا کی ہین سو ہی قاربوا کی اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ نزدیکی ایک ڈھونڈو اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ چاہیے یاد نہ کرو عبادت کے سوا وقت عبادت کرنی رہو بلکہ غنیمت گنو عبادت کو تین وقتون مین اول وزمین اور آخر روز مین اور کچھہ اخیر رات مین یہہ اشارہ ہی تہجد کی نماز کا ۱۲ منہ

وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شیء منہ فقراہ فیما بین صلوٰۃ الفجر وصلوٰۃ الظہر کتب لہ کانما قراہ من اللیل رواہ مسلم

اور روایت ہی حضرت عمر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو رہا بغیر پڑہی تمام وظیفہ اپنی کی بعض وظیفہ کی یہہ پڑہا اوسکو درمیان نماز فجر کی اور نماز ظہر کی لکہا جاتا ہی واسطے اوسکی گویا کہ پڑہا اوسکو رات کو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی ایک شخص نے کچھہ وظیفہ مقرر کیا تہا قسم کلام اللہ اور اذکار و نماز سی کہ سب لو پڑہتا تہا اور وہ فوت ہوگیا یہہ اوسنے ما بین نماز فجر اور ظہر کی یعنی پہلی پہلی زوال کی پڑہ لیا تو اوسکی لیی ثواب اس کی پڑہنی کا سا لکہا جاتا ہی دار یسی ہی حکم دن کی وظیفہ کا ہی کہ دن کو فوت ہوگیا اور رات کو پڑہ لیا تو دن کی پڑہنی کا سا ثواب کہا جاتا ہی اور دست بستہ یمین وظیفہ ایک وسریکی ہین واسمین جو خاص اس کی وظیفہ کا ذکر کیا اسلیی کہ اکثر واقع ہو جاتا ہی یعنی نماز تہجد کی اور اوراد و اذکار بعد نماز فجر کی رہ جاتی ہین سی لیی سی حدیث کو اس باب مین لائے منہ

وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب رواہ البخاری

اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہ کہڑی ہو کر پس اگر نہ ہو سکی تجہ کو پس پڑہ بیٹہ کر پس اگر یہہ بہی نہ ہو سکی تجہ کو پس پڑہ کروٹ پر روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی کروٹ ہی پڑہی قبلہ کیطرف منہ کر کر اور اگر قبلہ کیطرف منہ نہ کر سکی اور نہ کوئی قبلہ کیطرف منہ کرنیوالا ہم ہو سکی تو ہر طرف جائز ہی اور ہمارے نزدیک افضل یہہ ہے کہ چت لیٹی رہے قبلہ رو کر اور تکیہ منڈہون کی نیچی رکہکر سر اونچا کرلے اور اشارون سی نماز پڑہی چنانچہ دار قطنی نے ایک حدیث روایت کی ہی کہ اس سے چت ہی نماز پڑہنی ثابت ہوتی ہی اور یہہ حدیث حضرت نے عمران سی فرمائی تہی اونکو بواسیر تہی دو چت نہ لیٹ سکتی تہی پس اونکی لیی حجت نہین ہو سکتی اسلیی کہ وہ معذور تہی اور یہہ حکم حدیث نے فرض نماز کا فرمایا ہی پس نفلون مین یہہ بطریق اولی جائز ہوگا ۱۲ منہ

وعنہ انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوٰۃ الرجل قاعدا قال ان صلی قائما فہو افضل ومن صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائما فلہ نصف اجر القاعد رواہ البخاری

اور روایت ہی اونہین عمران ہی سی کہ اونہون نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال نماز آدمی کا بیٹہی ہوئی یعنی نماز نفل کا باوجود قدرت کی قیام پر فرمایا اگر پڑہی کہڑی ہو کر پس وہ بہتر ہی اور جو کوئی پڑہی یعنی نفل بغیر عذر کی بیٹہی ہوئی پس اسطی اوسکی آدہا ثواب کہڑی کا اور جو کوئی پڑہی لیٹی ہوئی یعنی بغیر عذر کی پس مرتبہ اسطی اوسکی آدہا ثواب بیٹہی کا روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ حدیث محمول ہے نماز نفل پر اسلیی کہ نماز فرض بیٹہ کر پڑہنی اگر بی عذر ہو درست نہین اور اگر بعذر ہو قیام ساقط ہی پس کہڑی ہو کر پڑہنی افضل بیٹہ کر پڑہنی سی ہوگی اور بیٹہ کر پڑہنی لیکن آدہا ثواب کہڑے کا نہ ہوگا بلکہ پورا ثواب پاویگا اور کہا طیبی نے کرایا جائے یہہ کہ نماز نفل لیٹ کر

بر سی وجود قدرۃ قیام یا قعود کی یا نہین پس کہی ہین بیٹھی طرف اسکی کہ نہین جائز اور کہی ہی ایک قوم طرف جواز اسکی کی اور طرف اسکی کہ ثواب
سلوۃ یا برابر ہی ثواب بیٹھہ کر پڑہنی والی کی ہوتا ہی جسانچہ قول حسن بصری کا بھی یہی ہی اور یہی صحیحہ اور اولی ہی واسطی ثابت ہونی اسکی بحدیث
سی ذکر ہوی اور مذہب ابو حنیفہ کا یہہ ہی کہ یہہ جائز نہین ہی کہا گیا ہی کہ یہہ بیٹھنا فرض پڑہنی کی بیمار کی ہی ایسا بیمار کہ ممکن ہوا وسکو کھڑی ہوکر پڑہنا یا
بیٹھہ کر پڑہنا ساتھہ شدت و زیادتی کی مرض مین ۔ ش ۔ **الفصل الثانی** نصل دوسری **عن** ابی امامۃ قال
سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اوی الی فراشہ طاہرا وذکر اللہ حتی یدرکہ النعاس لم یتقلب
ساعۃ من اللیل یسال اللہ فیہا خیرا من خیر الدنیا والاخرۃ الا اعطاہ ایاہ ذکرہ
النووی فی کتاب الاذکار بروایۃ ابن السنی روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص جگہہ پکڑی طرف بچھونی اپنی کی پاک ہوکر یعنی باوضو ہوکر یا تیمم کرکر اور بجا سبب پانی سی پاک ہوکر یا
پاک کرنی ہون سی ہوکر اور یاد کری اللہ کو یعنی زبان سی یا دلسی یہان تلک کہ غلبہ کری اوسکو نیند نہین کروٹ مین لیتا کسی وقت رات مین اوسکہ
حال مین کہ مانگی اللہ تعالی سی اوسمین کوئی بہلائی بہلائیون دنیا اور آخرت کی سی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی وہ بہلائی ذکر کی یہہ نووی نی
کتاب الاذکار مین بسا تہہ روایت ابن سنی کی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عجب ربنا من رجلین رجل ثار عن وطائہ ولحافہ من بین حبہ واہلہ الی صلوتہ فیقول
اللہ لملائکتہ انظروا الی عبدی ثار عن فراشہ ووطائہ من بین حبہ واہلہ
الی صلوتہ رغبۃ فیما عندی وشفقا مما عندی ورجل غزا فی سبیل
اللہ فانہزم مع اصحابہ فعلم ما علیہ فی الانہزام وما لہ فی الرجوع
فرجع حتی ہریق دمہ فیقول اللہ لملائکتہ انظروا الی عبدی رجع رغبۃ
فیما عندی وشفقا مما عندی حتی ہریق دمہ رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہوتا ہی رب ہمارا دو شخصون سی ایک وہ شخص کہ اوٹہا اوسکو
لحاف بچھونون اپنی سی اور بالاپوش اپنی سی محبوبہ اور اہل اپنی کی پاس سی طرف نماز اپنی کی پس فرماتا ہی اللہ واسطی فرشتون اپنی کی دیکہو طرف بندی
میری کی اوٹہا فرش اپنی سی اور نرم بچھونی اپنی سی محبوب اور اہل اپنی کی پاس سی طرف نماز اپنی کی واسطی رغبت کرنیکی ہیچ اوسچیز کی کہ نزدیک میری
ہے یعنی جنت اور ثواب اور واسطی ڈرنی کی اوسچیز سی کہ نزدیک میری ہی یعنی دوزخ اور عذاب اور دوسرا وہ شخص کہ جہاد کیا خدا کی راہ مین پس
بہاگا ساتھہ یارون اپنی کی پہر جانا اوس گناہ کو کہ اوسپر ہی بہاگنی مین یعنی بلا عذر بہاگنی مین اور جانا اوس ثواب کی کہ واسطی اوسکی ہی پہر آنی مین
پس پہرا اور لڑا یہان تک کہ شہید ہوا پس فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی مقرب فرشتون کو دیکہو طرف بندی میری کی یعنی نظر تعجب سی کہ پہرا واسطی رغبت
کرنیکی اوسچیز مین کہ نزدیک میری ہی یعنی ثواب اور واسطی ڈرنی کی اوسچیز سی کہ نزدیک میری ہی یعنی عذاب یہان تک کہ بہا خون اوسکا یعنی
شہید ہوا روایت کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** لحاف یعنی جو کپڑا کہ اوڑہا جاتا ہی اور محبوب اور اہل اپنی کی پاس سی یعنی یہہ چیزین بہت پیاری
ہوتی ہین باوجود اسکی اونکی پاس سی اوٹہہ کر رغبت کی طرف عبادت رب اپنی کی جانا کہ یہہ کچہہ نفع نہین دیتی کی اوسکو نہ قبر مین اور نہ حشر مین بلکہ
نفع دیگی طاعت رب کے دنیا مین اور اسحدیث مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ عمل کرنا واسطی اللہ کے ساتہہ امید ثواب کی کہ اوس عمل مین ملتا ہی منافی اخلاص اور کمال کے

نہین اگرچہ منافی اکمل کے ہی کہ اکمل یہی ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی لیی عمل کری کہیہ غرض اور نہو لیکن یہان اگر محض اسطی ثواب کے یا خوف عذاب کے کری کہ اگر خالی ہو ثواب عذاب سی تو عبادت ہی اوسکی چہوڑ دی نہین صحیح ہوتی عبادۃ اوسکی بلکہ کہا ہی بعضون نے کہ یہہ کفر ہی ۴۰ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبداللہ ابن عمرو سی کہ کہا حدیث کیا گیا مین یعنی پہونچی مجہی یہہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نماز آدمی کی یعنی نفل بیٹہی ہوے یعنی بغیر عذر کی آدہی نماز ہوتی ہی یعنی بہ نسبت کہڑی کی کہا راوی نی پس آیا مین حضرت کی پاس پس پایا مینی اونکو نماز پڑہتی بیٹہی ہوئی پس کہا مینی یا بہتہ اپنا حضرت کی سر مبارک پر پس فرمایا حضرت نی کیا ہی اسطی تیری ای عبداللہ بن عمرو کہا مینی خبر دیا گیا ہون مین ای رسول خدا کی کہ تحقیق فرمایا تمنی نماز آدمی کی بیٹہی ہوے برابر آدہی نماز کی ہی اور تم پڑہتی ہو بیٹہی ہوئی فرمایا کہ ہان اسیطرح سی ہی لیکن مین نہین مانند کسی کے تم مین سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** عادت عرب کی ہی کہ جب کسی سے کوی بات تعجب کی دیکہتی ہین تو اوسکی سر پر یا تہہ کہدیتی ہین پس اونکی نزدیک یہہ بات خلاف ادب کی نہین بلکہ از راہ بی تکلفی اور کمال الفت کی ہوتی ہی پس جب حضرت نماز سی فارغ ہوئی تو عبداللہ نی ہاتہہ سر مبارک پر از راہ تعجب کے رکہا تعجب سی لیی کیا کہ حضرت افضل بات پر عمل کرتی ہین یہہ بیٹہکر کیون نماز پڑہتی ہین یہہ حضرت کی جواب کا حاصل یہہ ہے کہ یہہ میرے خصوصیات سی ہی کہ میری نماز کا ثواب ناقص نہین ہوتا کیسطرح پڑہون مجکو اور رونپر قیاس نکرو اور نہ اور نکو مجبور ۴۱ **وعن** سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِيْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَاَنَّهُمْ عَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ يَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سالم بن ابی الجعدی سی کہ کہا کہا ایک شخص نے قوم خزاعہ مین سی کاشکی مین نماز پڑہون اور آرام پکڑون پس گویا کہ لوگون نی عیب پکڑا اوسپر پس کہا اوسنی سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہی تکبیر کہہ نماز کی ای بلال راحت دی ہمکو ساتہہ اوسکی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** پس آرام پکڑون مین یعنی ساتہہ عبادت رب اپنی کی اور مناجاۃ اوسکی اور لذۃ پڑہنی کلام اوسکی اور بعض جاہلون نے عیب اسلیی پکڑا کہ یہہ عبارۃ محتمل ہے دو معنون کی ایک یہہ کہ آرام پکڑون مین ساتہہ نماز کی اور دوسری یہہ کہ نماز سی آرام پکڑون یعنی نماز پڑہکر آرام ہی پاتے ہیون پس مراد اوسکی معنی اول تہی اور لوگ سمجہے کی دوسری معنی مراد ہین اور وہ خلاف ادب کی ہین پس دونہون نی مراد اپنی بیان کی حدیث حضرت کی سنا کہ حضرت نی بہی فرمایا ہی اے بلال راحت دے مجکو ساتہہ نماز کی یعنی مشغول ہونا اونکا نماز مین راحت تہا اونکی لیی اسلیی کہ وہ گنتی تہی سوای نماز کی اور اعمال دنیویہ کو رنج اور آرام پکڑتی تہی ساتہہ نماز کی اسلیی اوسمین مناجاۃ ہی اور اسی لیی فرمایا ہی قرۃ عینی فی الصلوٰۃ یعنی آرام مجہی نماز مین آتا ہی ۴۲ **باب الوتر** باب ہی بیچ بیان نماز وتر کی **ف** اختلاف درمیان علما کی دو باتون مین ہی اول یہہ کہ سنت ہی یا واجب امام ابوحنیفہ کہتی ہین واجب ہے اور امام کہتی ہین سنت ہی دوسرا اختلاف یہہ ہی کہ وتر ایک رکعت ہی یا تین رکعت اکثر امامون کی نزدیک ایک رکعت ہی اور ہماری نزدیک تین رکعت اور صدہا حنفیہ مین سی اور مین اور جو کہ ایک رکعت کہتی ہین وہ دو رکعت پہلی اوسکی پڑہ کر سلام پہیرتی ہین اور اگر نہ پڑہین تو مکروہ ہی ۴۳ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کی کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نمازرات کی دو دو رکعت ہی پس جب ڈرے ایک تنہا رامنوا رہوئی صبح کی سی پڑہی ایک رکعت طاق کردیگی وسکی لیی وہ
کہ نماز پڑہی ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نمازرات کی دو دو رکعت ہی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی شافعی اور ابو یوسف اور محمد رح نے کہ رات
کو نفل پڑہی تو افضل یہی ہی کہ دو دو رکعتین پڑہے اور جب ایک رکعت طاق کردی گی اوسکو کہ نماز پڑہی ہی کہا ابن ملک کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ رات کی
نماز مین پہلی جو دو دو رکعتین پڑہین ہین وہ نماز جفت بنی رہیہ ایک رکعت اسکو طاق کردیگی اور یہہ حدیث حجت ہی واسطی شافعی کی کہ اون کے
نزدیک وتر کی ایک رکعت ہی انہی اور کہا طحاوی حنفی نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ پڑہی ایک رکعت ساتہہ دو رکعتون کی پہلی اوسکی پس یہہ رکعت طاق
کردی گی پہلی شفع کو اور کہا ابن ہمام نی کہ نہین ہے حدیث مین دلالت اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہے ساتہہ تحریمہ علیحدہ کی اور اور دلیل حنفیہ کی یہہ ہے
کہ نہی وارد ہوئی ہی بتیرا سی یعنی تنہا رکعت سے ملا علی قاری نی مرقاۃ مین یہہ مضمون مفصل لکہا ہی یہان اختصار کی لیی اسپر اکتفا کیا جو چاہی وہ مین دیکہہ
لی ۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوتروا رکعۃ من اخر اللیل رواہ مسلم اور روایت ہی اوہنین سی کہا
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وتر ایک رکعت ہے آخر رات کو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی وتر ایک رکعت ہی ملی ہوئی ساتہہ دو رکعت کی پہلی
اوسکی یہہ معنی اسلیی کہی کہ تطبیق حاصل ہو جاوی سب حدیثون مین اور وقت مختار وتر کا اخیر رات مین ہوتا ہی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکہا ہی کہ یہہ
حدیث دلیل ہی سپر کہ وتر کی ایک رکعت ہی اور حدیثین کہ دلالت کہتی ہین اوپر ہوئی وتر کی تین رکعت آگی اوینگی ۔ **وعن** عائشۃ قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ یوتر من ذلک بخمس لا یجلس
فی شیء الا فی اٰخرہا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی رات مین تیرہ رکعت وتر
پڑہتی ان مین سے ساتہہ پانچ رکعت کی نہ بیٹہتی کسی رکعت مین یعنی تشہد کی لیی مگر بیچ اخر اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نماز آنحضرت کی
رات مین کئی طرح پر آئی ہی ایک وہ ہین سی یہہ ہے کہ آٹہہ رکعتین پڑہتی تہی ساتہہ چار سلام دین کی اور پانچ رکعتین پڑہتی تہی متصل ساتہہ نیت وتر کی ساتہہ
ایک تشہد کی اور ایک سلام کی اور یہہ حدیث صریح ہی بیچ وصل پانچ رکعتون کی ساتہہ ایک جلوس کے اور یہہ مختلف فیہ ہی درمیان فقہا کی اور جو کہ قائل نہین
ہین اسکی تاویل عدم جلوس کے ساتہہ عدم سلام کی کرتی ہین یعنی سلام نہین پہیرتی تہی مگر آخر مین چنانچہ بعضی روایت مین آیا ہی لم یسلم الا فی اخرہن اور
بعضے یہہ تاویل کرتی ہین کہ جلوس دراز نہین کرتی تہی مگر آخر مین اور وصل چار رکعت سی زیادہ ساتہہ ایک سلام کی جائز ہی باتفاق اور ہمارے
نزدیک جائز ہی آٹہہ رکعت تک بلا کراہیت اور زیادہ اس سی جائز ہی ساتہہ کراہت کی ۔ ح ۔ و مولانا **وعن** سعد بن ہشام قال انطلقت
الی عائشۃ فقلت یا ام المؤمنین انبئینی عن خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الست تقرأ القرآن
قلت بلی قالت فان خلق نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان القرآن قلت یا ام
المؤمنین انبئینی عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کنا نعد لہ سواکہ وطہورہ فیبعثہ
اللہ ما شاء ان یبعثہ من اللیل فیتسوک ویتوضأ ویصلی تسع رکعات لا یجلس فیہا الا فی الثامنۃ فیذکر اللہ
ویحمدہ ویدعوہ ثم ینہض ولا یسلم فیصلی التاسعۃ ثم یقعد فیذکر اللہ ویحمدہ ویدعوہ ثم یسلم تسلیما یسمعنا
ثم یصلی رکعتین بعد ما یسلم وہو قاعد فتلک احدی عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اسن صلی اللہ علیہ وسلم
واخذ اللحم اوتر بسبع وصنع فی الرکعتین مثل صنیعہ فی الاولی فتلک تسع یا بنی وکان نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا صلی صلوۃ احب ان یداوم علیہا وکان اذا غلبہ نوم او وجع عن قیام

اللیل صلی من النہار ثنتی عشرۃ رکعۃ ولا اعلم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرء القرآن کلہ فی لیلۃ ولا صلی لیلۃ الی الصبح ولا صام شہرا کاملا غیر رمضان رواہ مسلم اور روایت ہی سعد بن ہشام سی کہ کہا گیا مین طرف حضرت عائشہ کی پس کہا مینی ای ام المسلمانون کی خبر دو مجکو خلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہا حضرت عائشہ نی کیا نہین پڑہا تو نی قرآن کہا مینی کہ ہان پڑہا ہی کہا حضرت عائشہ نی پس تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا قرآن یعنی جو کچہہ قرآن مین اچہی اخلاق و صفات مذکور ہین حضرت نی وہ اپنی مین حاصل کیی تہی کہا مینی ای ام المومنون کی خبر دو مجکو وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی یعنی وقت اور کیفیت اور حد رکعات اوسکی سی پس کہا تہی مین تیار کرتی واسطی حضرت کی مسواک اونکی اور پانی وضو اونکیکا پس اوٹہاتا اونکو اللہ جب چاہتا یہہ کہ اوٹہادی اونکو رات کو پس مسواک کرتی یعنی پہلی وضو اکی اور وضو کرتی اور نماز پڑہتی نو رکعتین نہ بیٹہتی اون مین مگر آٹہوین رکعت مین پس یاد کرتی اللہ کو اور تعریف کرتی اللہ کی اور دعا مانگتی یعنی التحیات پڑہتی کہ التحیات مین ذکر اور حمد اور دعا ہی پہر کہڑی ہوتی اور سلام نہ پہیرتی پس پڑہتی نوین رکعت پہر بیٹہتی پس یاد کرتی اللہ کو اور تعریف کرتی اوسکی اور دعا مانگتی اوس سے یعنی دعا متعارف پڑہتی پہر پہیرتی سلام کہ سناتی ہمکو یعنی پکار کر سلام پہیرتی کہ ہم سنتی پہر پڑہتی دو رکعت بعد سلام کی بیٹہی ہوئی پس یہہ ہوئین گیارہ رکعتین ای بیٹی میری پس جب کہ بڑی عمر کو پہونچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پہیل گیا گوشت پڑہتی تہی وتر سات رکعتین اور کرتی دو رکعتون مین مانند کرنی اونکیکی پہلی صورت مین یعنی اوسی طرح بیٹہہ کر پڑہتی پس یہہ ہوئین نو رکعتین ای بیٹی میری اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی کوئی نماز دوست رکہتی یہہ کہ ہمیشگی کرین اوسپر اور تہی جبکہ غالب ہوتی اونکو نیند یا بیمار سے مانع ہوئی نکہڑی ہوئی رات کی سی پڑہتی اول روز مین بارہ رکعتین اور نہین جانتی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہا ہو قرآن سارا ایک رات مین اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک یعنی اول سی آخر تک اور نہین جانتی مین کہ روزی رکہی ہون ساری مہینہ سوا رمضان کی روایت کی یہہ مسلم نی ف جب نماز پڑہتی حضرت اور اسیطرح اور عبادۃ کرتی تو ہمیشگی کرتی اوسپر اور ترک کرنا اوسکا ہوتا بسبب عذر کی یا واسطی بیان جواز کی اور روزی رکہی ہون ساری مہینہ اور حضرت عائشہ ہی تہی روایت ہی کہ حضرت ساری شعبان مین روزی رکہتی تہی تو اوسکو واضح کر دیا ہی ایک اور روایت نی کہ اونسی ہی کہ اکثر شعبان مین روزی رکہتی پس دفع ہوا تعارض اور پڑہے دو رکعتون کا بعد وتر کی اکثر حدیثون مین آیا ہی لیکن ظاہر مین یہہ حدیثین معارض معلوم ہوتی ہین حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا پس دفع اس تعارض کا مشکل پڑا ہی بہت علماء پر پس امام مالک منکر ہوئی ہین حدیث دو رکعتون بعد وتر کی اور کہا ہی کہ صحیح نہین ہی یہہ حدیث اور امام احمد نی کہا ہی کہ مین نہ پڑہتا ہون ان دو رکعتون کو اور نہ منع کرتا ہون کسیکو انسی اور جمہور علماء قائل ہین انکی بسبب ثابت ہونی حدیثون صحیحہ کی ان مین پس تطبیق ان مین دو طرحسی دی ہے ایک یہہ کہ اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا مین صلوۃ سی مراد نوافل ہین سوا ان دو رکعتون کی یعنی سوا ای ان دو رکعتون کی اور نوافل بعد وترون کی نہ پڑہا کرو اور دوسری یہہ کہ کبہی یہہ دو رکعت پڑہا کری اور کبہی فقط وتر ہی پڑہا کری تاکہ عمل دونون پر ہو پس حدیث اجعلوا آخر صلوتکم وترا محمول ہے استحباب پر نہ وجوب پہر اختلاف ہی سمین کہ آیا ادا کرنا دو رکعتونکا بعد وتر کی اول شب مین تہا یا آخر شب مین اس حدیث ابو امامہ کی مطلق واقع ہوئی ہی کہ اوسمین نہ سیدرا یا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتین بعد وتر کی بیٹہہ کر پڑہتی تہی اور یہہ نہین کہا کہ اول شب پڑہی تہی یا آخر شب اور حدیث ثوبان کی دلالت کرتی ہی کہ یہہ بر تقدیر ادا کرنی وتر کی ہی اول شب مین اور یہہ دونون حدیثین آخر باب مین آوینگی اور حدیثین بخاری اور مسلم اور موطا کی دلالت کرتی ہین کہ بر تقدیر قیام کی تہا یعنی تہجد پڑہتی تو بعد وترون کی یہہ ہی پڑہنی صحیح ہی ہے اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ دو رکعتین ملحق وتر کی ہین اور قایم مقام سنتون وتر کی ہین ✤ ح ✤ ع ✤ و مولانا ✤

وعن

ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے
انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کرو تم آخر نماز اپنی رات کی وتر کو روایت کی اس کو مسلم نے ف امر اس میں استحباب کی لیے ہے اور وتر
اسکی اور پڑھنے کو ہو چکی ہے ع وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواہ مسلم
اور روایت ہے انہیں سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلدی کرو صبح سے ساتھ وتر کی روایت کی اس کو مسلم نے ف یعنی وتر
صبح سے پہلے پہلے پڑھ لیا کرو ہمارے نزدیک یہ امر وجوب کے لیے ہے اور اگر رات کو وتر نہ پڑھا ہو تو قضا اونکی واجب ہے کہ دن کو پڑھ لی ع وعن
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ان لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع
ان یقوم آخرہ فلیوتر آخر اللیل فان صلوۃ آخر اللیل مشہودۃ وذلک افضل رواہ مسلم
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرے اس سے کہ نہ اوٹھونگا آخر رات میں پس چاہیے کہ وتر پڑھ لے اول شب اور جو امید
رکھے اوٹھنے کی آخر رات میں پس چاہیے کہ وتر پڑھے پچھلی رات کو اسلیے کہ نماز پچھلی رات کی حاضر کی گئی ہے یعنی حاضر ہوتی ہیں فرشتے رحمت کے اور انوار و برکات
اور یہ یعنی وتر آخر رات کی بہتر ہیں روایت کے یہ مسلم نے ف اور وتر اخیر رات کی بہتر ہیں اسلیے کہ ثواب وسوقت بہت ہوتا ہے بسبب حاضر ہونے ملائکہ رحمت
اور برکت کے اور واقع ہونے اونکے افضل وقت میں ع وعن عائشۃ قالت من کل اللیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من اول اللیل واوسطہ واخرہ وانتہی وترہ الی السحر متفق علیہ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا ہر جز رات کے میں نے
وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات میں ہے اور وسط رات میں ہے اور آخر رات میں ہے اور آخر عمر میں پہنچا وتر پڑھنا حضرت کا سحر کے وقت میں کہ وہ جیسا
حصہ رات کا ہے روایت کے یہ بخاری و مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قال اوصانی خلیلی بثلث صیام ثلثۃ ایام من کل شہر
وبرکعتی الضحی وان اوتر قبل ان انام متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا وصیت کی مجکو دوست میرے نے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ساتھ تین باتوں کی روزے کہتی تین دن کی ہر مہینے میں اور پڑھنی دو رکعتیں ضحی کی اور یہ کہ پڑھوں میں وتر پہلے اس سے کہ سوؤں میں
روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف روزے تین دن کے یعنی ایام بیض کے تیرہ دن اور چودہ ویں اور پندرہ ویں تاریخ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک روزہ
اول مہینے میں اور ایک درمیان مہینے میں اور ایک آخر مہینے میں اور بعضوں نے کہا ہر روزہ ہر عشرہ کی اول میں اور بعضوں نے کہا مطلق یعنی ساری
مہینے میں جب چاہے رکھ لی اور دو رکعتیں ضحی کی یعنی جو کہ بعد آفتاب بلند ہونیکے پڑھی جاتی ہیں یعنی نماز اشراق یا نماز چاشت پس دو رکعت ادنی درجہ
اونکا ہے اور اکثر اشراق کی یہ رکعتیں ہیں اور چاشت کی بارہ اور وتر ابو ہریرہ کو اول شب میں پڑھنی اسلیے فرمائی کہ وہ اول شب میں مشغول رہتے تھے
حضرت کے حدیثوں کی یاد کرنی اور تکرار کرنی اونکی میں پس اسمیں رات بہت جاتی تھی اخیر رات میں اونہیں مشکل تھا اور بسبب اسی مشغولی علم کی ضحی کی
بھی دو رکعتیں پڑھنی کو فرمایا پس اس سے معلوم ہوا کہ مشغول رہنا علم دین میں افضل ہے اور عبادت سے ع **الفصل الثانی**
فصل دوسری ع عن غضیف بن الحارث قال قلت لعائشۃ ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یغتسل من الجنابۃ فی اول اللیل ام فی اخرہ قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی اخرہ قلت اللہ
اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت کان یوتر اول اللیل ام فی اخرہ قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما
اوتر فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت کان یجہر بالقراءۃ ام یخفت قالت ربما جہر
وربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ رواہ ابو داود

وروی ابن ماجۃ الفصل الاخیر روایت ہی عضیف بن حارث سی کہ کہا کہا میں واسطی عائشہ کی کیا دیکہا تو نی پیمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تہی غسل کرتی جنابہ سی اول رات یا آخر رات یعنی جماع کرتی ہی تہا ڈالتی تہی یا سو رہتی اور جب تہجد کی پیی اوٹہتی نہاتی کہا حضرت عائشہ نی اکثر اوقات نہاتی اول شب اور اکثر اوقات نہاتی آخر شب کہا میں اللہ اکبر سب تعریف اللہ ہی کی پیی ہی کہ جنبی کی امر دین میں وسعت کہا میں نی سنے وتر پڑہی اول شب یا آخر شب کہا حضرت عائشہ نی اکثر پڑہتی تہی اول شب اور اکثر پڑہتے وتر آخر شب کہا میں اللہ ہت بڑا ہی سب تعریف اللہ ہی کی پیی ہی کہ جنبی کی گردانی امر دین میں وسعت کہا میں نی پکار کر پڑہتی تہی قراۃ یا آہستہ تہجد میں یا مطلق کہا حضرت عائشہ نی اکثر پکار کر پڑہتی تہی اور اکثر آہستہ کہا میں نی اللہ ہت بڑا ہی سب تعریف ہی واسطی اللہ کے کہ جنبی گردانی امر دین میں وسعت روایت کی یہ ابو داود نی اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ اخیر یعنے جسمین ذکر قراۃ کا ہی ف لفظ اللہ اکبر غضیف نے ازراہ تعجب و خوشی کی کہا وعن عبد اللہ بن ابی قیس قال سألت عائشۃ بکم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر قالت کان یوتر باربع وثلث وست وثلث وثمان وثلث وعشر وثلث ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا باکثر من ثلث عشرۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی قیس سی کہ کہا پوچہا میں حضرت عائشہ سی کہ ساتہہ کتنی رکعتون کے تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتی کہا حضرت عائشہ نی تہی وتر پڑہتی حضرت ساتہہ چار رکعت کی اور تین رکعت کی اور چہہ اور تیرہ اور آتہہ اور تین اور دس اور تین کے اور نہین وتر پڑہی کم سات سی اور نہ زیادہ تیرہ سی روایت کی یہ ابو داود نی ف ساتہہ چار رکعت کی اور تین کے یعنی چار رکعت تہجد کی ہوتی تہین اور تین وتر کی سب سات ہوئین تین کی اوپر کی رکعتون کو مجازاً وتر کہا اسی طرح چہہ تہجد کی اور تین وتر کی سب نو ہوئین اور آتہہ تہجد کی اور تین وتر کی سب گیارہ ہوئین اور دس تہجد کے اور تین وتر کی سب تیرہ ہوئین اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہوتے ہین اور نہین وتر پڑہی تہے کم سات سی یعنی غالباً الا پانچ رکعتین ہے ثابت ہوئے ہین اور نہ تیرہ سی زیادہ یعنی غالباً والا پندرہ رکعتین ہے ثابت ہوئے ہین ۱۲ وعن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ فلیفعل رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ایوب سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وتر حق ہی یعنی لازم ہی ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہی کہ پڑہی وتر پانچ رکعت پس چاہیی کہ کری اور جو کوئی چاہی کہ وتر پڑہی تین رکعت پس چاہیی کہ کری اور جو کوئی چاہی کہ وتر پڑہی ایک رکعت پس چاہیی کہ کری روایت کی یہ ابو داود و نسائی اور ابن ماجہ نی ف حق کی معنی ہین ثابت اور واجب پس نزد ابو حنیفہ حق کی معنی لیتی ہین واجب اور امام شافعی لیتی ہین ثابت یعنی ثابت ہے سنت سے اور پانچ رکعت وتر کی اختیار کی ہین سفیان ثوری اور اوزاعی اور امام مالک نی اور تین رکعت اختیار کی ہین امام ابو حنیفہ نی اور ایک رکعت امام شافعی اور اوزاعی نی ۱۲ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وتر یحب الوتر فاوتروا یا اہل القرآن رواہ الترمذی وابو داود والنسائی اور روایت ہے حضرت علی رضہ سی کہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ وتر ہی دست کہتا ہی وتر کو پس وتر پڑہو اے اہل قرآن کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی ف اللہ وتر ہی یعنی یکتا ہی ذات صفات مین پس نہین کوئی مثل اسکی اور یکتا ہی فی افعال مین پس نہین کوئی شریک اسکا اور نہ مددگار دوست کہتا ہی وتر کو یعنی ثواب دیتا ہی اسپر اور قبول کرتا ہی اسکو حاصل یہ کہ اللہ یکتا ہی مرضا سبت سی دوست کہتا ہی عدد طاق کو پس وتر ہی طاق ہی اسکو دوست کہتا ہی اور ثواب دیتا ہی اسپر اور آنحضرت رعایت اس عدد کی اکثر افعال مین کرتی تہی و اسمین اشارہ اسپر ہی کہ دوست کہتا ہے القطاع کرنیوالیکو اسواسطے اللہ سی و اہل قرآن یعنی جو کہ ایمان لائے قرآن پر و حفظ اور تلاوت کرنیوالے ہوی اسمین تنبیہ ہی و پر لازم کرنی قیام راتکی اور پڑہی قرآنکی اوسمین ۱۲ وعن خارجۃ بن حذافۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان

اللہ امدکم بصلوٰۃ ھی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعلہ اللہ لکم فیما بین صلوٰۃ العشاء الی ان یطلع الفجر
رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی خارجہ بن حذافہ سی کہ کہا نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا بتحقیق اللہ تعالیٰ نی امداد کی تمکو یعنی زیادہ کی ہی نماز پنجگانہ پر ایک نماز کہ وہ بہتر ہی تمھارے لی سرخ اونٹونسی وہ وتر ہی مقرر کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نی واسطے تمہارے درمیان نماز عشاء کی نکلنی فجر تک یعنی وقت اوسکا اوسکی ماہین مین ہی جسطرح ہی پڑھلی روایت کی ہیہ ترمذی اور ابوداؤد نی ف سرخ اونٹون کو اہل عرب بہت عزیز رکھتی ہین اور بہت عمدہ جانتی ہین تمام اموال مین اونکی رغبت دلانی کی لی حضرت نی یہہ بات فرمائی پس مراد یہہ ہی کہ یہہ نماز بہتر ہی تمام متاع دنیا سی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر واجب ہین اور نفل عتاسی پڑھنا اونکا جائز نہین ع وعن زید بن اسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن وترہ فلیصل اذا اصبح رواہ الترمذی مرسلا
اور روایت ہی زید بن اسلم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سوجاوی غافل ہوکر وتر ہی سی پس چاہی کہ پڑہی جسوقت کہ صبح ہو روایت کی ہیہ ترمذی نی بطریق ارسال کے ف جب صبح ہو تو پہلی فرض فجر کی قضا اور تر کی پڑہی اگر صاحب ترتیب ہی اور ممکن ہے پڑہنا اوسکا یعنی اتنا وقت ہے کہ وتر پڑہ سکتا ہی اور اگر ممکن نہو پڑہنا اوسکا تو بعد نماز فجر کی پڑہی اور اگر صاحب ترتیب نہو تو اختیار رکہتا ہی چاہی اول پڑہی چاہی بعد ع
وعن عبد العزیز بن جریج قال سالنا عائشۃ بای شیء کان یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل یا ایہا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ھو اللہ احد والمعوذتین رواہ الترمذی وابوداؤد ورواہ النسائی عن عبد الرحمن بن ابزی ورواہ احمد عن ابی بن کعب والدارمی عن ابن عباس ولم یذکرا والمعوذتین
اور روایت ہی عبد العزیز بن جریج سی کہ کہا پوچہا ہمنی حضرت عائشہ سی کہ کونسی سورۃ پڑہتی ہی وتر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت عائشہ نی کہ پڑہتی ہی پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسرے مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس روایت کی ہیہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور روایت کی ہیہ نسائی نی عبد الرحمن بن ابزی سی اور روایت کی ہیہ احمد نی ابی بن کعب سی اور دارمی نے نقل کیا ابن عباس سی اور نہین ذکر کیا احمد اور دارمی نی لفظ معوذتین کا یعنی فقط قل ہو اللہ ہی تیسری رکعت مین پڑہنی روایت کی ہی ف کہا ابن ہمام نی کہ حنفیون نی اخیری روایت پر عمل کیا ہی کہ تیسری رکعت مین فقط قل ہو اللہ ہی پڑہتی ہین چنانچہ حضرت عائشہ سی بہی ایک روایت آئی ہی کہ حضرت تیسری رکعت مین قل ہو اللہ ہی پڑہتی ہی اور یہان جو حضرت عائشہ سی روایت منقول ہوئی اوسپر عمل نہین کرتی ہین کہ اسکی سند مین کچہہ خلل ہی اور دوسری یہہ کہ جو ذکر کیا خلاف عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ اخیر کی رکعت کو اور رکعتون سی دراز کرتی تہی اور بہت سی دلیلین ملا علی قاری نی لکہی ہین جو چاہی مرقاۃ مین دیکہلے اور یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر کی تینون رکعتین ایک ہی سلام سی پڑہتی تہی ع وعن الحسن بن علی قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولہن فی قنوت الوتر اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی
اور روایت ہی حضرت حسن بن علی رض ہی کہ کہا سکہلائے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کتنی کلمی کہ کہون مین اونکو بیچ قنوت وتر کی یا الہی ہدایت

کر مجکو بیچ زمرہ اون لوگون کی کہ ہدایت کیا تونی اونکو یعنی انبیا اور اولیا اور عافیت مین رکھہ مجکو آفتون دنیائی اور آخرت کی سی بیچ جنکے اون لوگون کی کہ عافیت دین کہا تونی اونکو اور کارسازی کر میری بیچ جملہ اون لوگون کی کہ کارسازی کی تونی اونکی اور برکت دی میرے لیی اوبیچ جو مین کہ دی ہی تونی یعنی عمر اور مال اور علوم اور اعمال اور بچا مجکو برائی اوسچیز کی سی کہ مقدر کی تونے پس تحقیق تو حکم کرتا ہی جو چاہتا ہی اور نہین حکم کیا جاتا تجپر تحقیق نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست کہا تونی اوسکو با برکت ہی تو ای رب ہمارے یعنی کثرت سی ہی خیر تیری دارین مین اور بلند ہی تو روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** کہون مین قنوت وتر مین یہان مطلق جو قنوت الوتر کہا تو ظاہر یہہ ہی کہ تمام سال مین پڑہنا مراد ہی جیسیکہ مذہب ہمارا ہی اور شافعی مقید کرتی ہین قنوت کو بیچ وتر نصف اخیر رمضان کی اور ہدایت کر یعنی ثابت کر کہہ ہدایت دے یا زیادہ کر مجکو اسباب ہدایت کی یعنی پہونچنی کی اعلیٰ مراتب کو اور نہین ذلیل ہوتا یعنی آخرتین یا مطلق اگرچہ باعتبار ظاہر کی مبتلا کسی بلا مین ہو یا کوئی اوسکو ذلیل کرتا ہی اور خوار جانی لیکن حقیقت مین اللہ کے نزدیک ذی عزت ہوتا ہی جیسیکہ حضرت ذکریا علیہ السلام کو آرہ سی چیرا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ذبح کیا پس یہہ سب امتحانات اللہ تعالیٰ کی ہین غرض کہ لوگون کے نزدیک ذلیل کرنے سے اولیا اللہ ذلیل نہین ہوتی اللہ کی نزدیک وہ عزت والی ہی ہین اور بعضی روایتون مین اس جملہ کی بعد ولا یعز من عادیت آیا ہی اور بعضی روایت مین بعد وتعالیت کے تستغفرک ونتوب الیک اور بعضی مین بعد اسکی وصلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہی اور قنوت شافعیہ یہی ہی کہ وتر مین اور نماز فجر مین پڑہتی ہین اور ہماری نزدیک اللھم انا نستعینک آخر تک ہی اور لکھا ہی علمائی کہ افضل یہہ ہی کہ دونون پڑہی اور کہا ابن ہمام نی کہ یہان مختلف فیہ تین باتین ہین اکیلی یہہ کہ قنوت وتر مین پہلی رکوع کی پڑہی یا بعد اوسکی اور دوسری یہہ کہ قنوت وترون مین تمام سال پڑہی یا نصف اخیر رمضان مین اور تیسری یہہ کہ قنوت سوای وتر کی اور نماز مین پڑہی یا نہین پس امام شافعی تو کہتی ہین کہ قنوت بعد رکوع کی پڑہی اور ابو حنیفہ کہتی ہین کہ پہلی رکوع کی اور دونون سند پکڑتی ہین صحیح مگر دلیل ابو حنیفہ کی قوی ہی جو چاہی مرقات مین دیکہہ لی اور بیان باقی دو باتون مختلف فیہ کا باب القنوت مین ہووے گا انشاء اللہ تعالیٰ + ع **وعن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِی الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یُطِیْلُ فِیْ اٰخِرِہَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلنَّسَائِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پہیرتے وتر مین کہتی پاک ہی بادشاہ پاکیزگی والا پاک روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی اور زیادہ کیا نسائی نی کہ کہتی تہی حضرت یہہ تین بار بلند کرتی تہی آواز تیسری بار مین اور بیچ ایک روایت نسائی کی عبدالرحمن ابزی سی اون نی نقل کیا اپنی باپ سی کہ کہتا تہا حضرت جب سلام پہیرتی سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتی آواز اپنی تیسری بار مین **ف** دارقطنی کی روایت مین رب الملائکۃ والروح ہی یا ہی یعنی یون ہی سبحانک الملک القدوس رب الملائکۃ والروح + ع **وعن** عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی بیچ آخر وتر کہی کہ یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ رضا تیری کی غضب تیری سی اور ساتہہ عافیت تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ ذات تیری کی آثار صفات تیری سی یعنی غضب غیر سی نہین آون سکتا مین تعریف تیری یعنی مجہہ مین طاقت نہین کہ تیری تعریف کر سکون تو ویسا ہی سی جیسی تعریف کی تونی ذات اپنی کی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ دعا حضرت پڑہتے تہی

وترکی تیسری رکعت مین بعد رکوع کی قومہ مین امام مالک اسیکی قائل ہین اور بعضون نی کہا بعد سلام کی پڑہنی چاہی اور بعضون نی کہا پہلی سلام کے التحیات
مین پڑہنی اور بعضون نی کہا سجود مین اور نسائی کی ایک روایت مین آیا ہی کہ پڑہتی تہی حضرت اسکو جب نماز سی فارغ ہوتی اور جگہہ سی پڑتی بستر
اپنی پر اور کہا ابن ہمام نی کہ منقول ہی ایک جماعت علماء کی سی کہ توقیت نکری دعا قنوت مین یعنی ایک ہی دعا پڑہتی نہ مقرر کری اسلیی کہ مقرر کرنی
مین دعا زبان پر جاری ہوتی ہی بغیر صدق و رغبت کی اس مین حاصل ہوتا اوس سی مقصود اور اور علماء نی کہا ہی کہ یہہ حکم ہی غیر اللہم انا نستعینک
کے ہی یعنی اسکا مقرر کرنا منع نہین اسکی سوا اور دعا اور کو مقرر نکری کبہی کوئی پڑہی کبہی کوئی اسلیی کہ صحابہ نی اتفاق کیا ہی اللہم انا نستعینک
کی پڑہنی پر اور اگر سوا اسکی اور قنوت پڑہی تو بہی جائز ہی اور اسی طرح محیط مین اللہم اہدنا کو بہی مستثنی کیا ہی یعنی توقیت اوسکی بہی منع نہین اور
جو کوئی قنوت نہ یاد رکہتا ہو پڑہی ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور کہا ابو لیث نی کہ تین بار پڑہی اللہم اغفرلنا

ع ۶ ع **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ مَا
أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ أَصَابَ إِنَّهُ فَقِيهٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ
بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا گیا واسطی اون کی کیا ہی واسطی تمہاری ہیچ امیر المومنین معاویہ
کے یعنی کیا فتوی دیتی ہو اونکی اس فعل مین کہ نہین وتر پڑہتی مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نی اچہا کیا اونہون نی تحقیق وہ فقیہ ہی اور ایک
روایت مین ہی کہ کہا ابن ابی ملیکہ نی کہ وتر پڑہی معاویہ نی پیچہی عشا کی ایک رکعت اور نزدیک اونکی تہا مولی ابن عباس کا پس آیا وہ ابن عباس
کے پاس پس خبر دی اونکو کہا ابن عباس نی چہوڑ دی اونکو اسلیی کہ اونہون نی صحبت کہی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی شاید اونہون نی دیکہی ہو حضرت
سی وہ چیز کہ نہین دیکہی اور نی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ حضرت معاویہ نی ایک ہی رکعت پڑہی ہوگی اسلیی انکار کیا دیکہنی والے
نی کہ اور صحابہ تو تین رکعت پڑہتی ہین یہہ ایک رکعت کیون پڑہتی ہین اور احتمال یہہ بہی ہی کہ اونہون نی وتر کی ایک رکعت پڑہی ہوگی ملی ہوئی ساتہہ
دو رکعانہ کی پہلی اوسکی پس اسصورت مین انکار اوپر اسلیی کیا کہ اکتفا کیا ہوگا اونہون نی وتر پر اور ترک کیا ہوگا تہجد کو یا سنت عشا کو **وعن** بُرَيْدَةَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ
يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا سنا مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی وتر حق ہی یعنی واجب ہی پس جو نہ پڑہی وتر پس نہین ہم مین سی یعنی ہماری تابعین سے وتر حق ہی پس جو
نہ پڑہی وتر پس نہین ہم مین سی وتر حق ہی پس جو نہ پڑہی وتر پس نہین ہم مین سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی سیر کو وتر کے واجب ہونے
حنفیہ کی سی مین ع ۶ ع **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ
فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ سوے وتر سی یا بہول جاوی اوسکو پس چاہیی کہ پڑہی یعنی قضا اوسکی جسوقت کہ یاد آوی یا جسوقت کہ جاگی روایت کیا یہہ ترمذی اور ابو داود اور
ابن ماجہ نی **ف** یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی وجوب پر ع ۶ ع **وعن** مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ
أَوَاجِبٌ هُوَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ
عَلَيْهِ وَعَبْدُ اللهِ يَقُولُ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ رَوَاهُ فِي الْمُؤَطَّإِ

اور روایت ہی مالک سی ہیونی اونکو یہہ بات کہ ایک شخص نی پوچھا ابن عمر سی حال وتر کا کہ کیا واجب ہی وہ یعنی یا سنت ہی کہا عبداللہ نی تحقیق وتر پڑہی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وتر پڑہی ہین مسلمانون نی یعنی صحابہ نی پس شروع کیا اوس شخص نی کہنا کرنا کہتا ہا اوسی اور عبداللہ کہتی ہی وتر پڑہی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وتر پڑہی ہین مسلمانون نی روایت کی یہہ موطا مین **ف** اکتفا کیا ابن عمر نی ساتہہ دلیل کے مدلول ہی کو یا کہ کہا کہ وہ واجب ہی ساتہہ دلیل مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اجماع اہل اسلام کی اور صریح واجب کہا احتیاطاً اسلیی نہ تہا حضرت کے اسمین کہنہ اور وہ شخص نکرا کرتا ہا اوسی طلب کی جواب صریح کی ۶ ۶ **وعن** علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلث یقرأ فیھن بتسع سور من المفصل یقرأ فی کل رکعۃ بثلث سور اخرھن قل ھو اللہ احد رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتی تین رکعت پڑہتی اونمین نو سورتین مفصل سی پڑہتی ہر رکعت مین تین تین سورتین آخر اونکی ہوتی قل ہو اللہ احد روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** بعضی روایتون مین تفصیل اس مجمل کی اسطرح آئی ہی کہ پڑہتی تہی حضرت پہلی رکعت مین الہکم التکاثر و انا انزلناہ اور اذا زلزلت الارض اور دوسری رکعت مین والعصر اور اذا جاء اور انا اعطینا اور تیسری رکعت مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ ۲ ح ۲ **وعن** نافع قال کنت مع ابن عمر بمکۃ والسماء مغیمۃ فخشی الصبح فاوتر بواحدۃ ثم انکشف فرای ان علیہ لیلا فشفع بواحدۃ ثم صلی رکعتین رکعتین فلما خشی الصبح اوتر بواحدۃ رواہ مالک اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا مین ساتہہ ابن عمر کی مکہ مین اور آسمان پر تہا ابر پس ڈری صبح ہوجانی سی پس وتر پڑہا ایک رکعت پہر کہل گیا ابر پس دیکہا یہہ کہ ہی رات پس وگمان کیا اوسنی رکعت کو ساتہہ ایک رکعت کی پہر پڑہتی گئی دو دو رکعتین پہر جبکہ خوف کیا صبح ہوجانی کا وتر پڑہا ایک رکعت نفل کی یہہ مالک نی **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر ما یکون ثلثین او اربعین ایۃ قام وقرأ وھو قائم ثم رکع ثم سجد ثم یفعل فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اخیر عمر مین نماز پڑہتی بیٹہی ہوئی یعنی رات مین یا دنمین پس پڑہتی قرآن بیٹہی ہوئی یعنی بسبب قراءۃ طویل کی پس جبوقت کہ باقی رہتا قرآن سی قدر تیس آیت کی یا چالیس آیت کی کہڑی ہوتی اور پڑہتی کہڑی کہڑی پہر رکوع کرتی پہر سجدہ کرتی پہر کرتی دوسری رکعت مین مانند اسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اسطرح نماز پڑہنی جائز ہی بالاتفاق اور عکس اسکا نہین جائز بیان اسکا باب اسمین ہوچکا ہی اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتہہ باب کے نہین ظاہر ہوتی مگر یہہ کہا جاوی کہ اسمین ذکر کیا شفع کا کہ وہ مقدمہ وتر کا ہی ۶ ع ۶ **وعن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین رواہ الترمذی وزاد ابن ماجۃ خفیفتین وھو جالس اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی پڑہتی پیچہی وتر کی دو رکعتین روایت کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نی پڑہنی دو رکعتین ہلکی بیٹہی ہوئی **ف** شرح اسکی اوپر بیان ہوچکی **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بواحدۃ ثم یرکع رکعتین یقرأ فیھما وھو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فرکع رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی وتر ایک رکعت پہر پڑہتی دو رکعتین پڑہتی اون مین قرآن بیٹہی ہوئی پس جبوقت کہ ارادہ کرتی کہ رکوع کرین کہڑی ہوتی پہر رکوع کرتی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** کہا ابن حجر نی کہ نہین منافی ہی یہہ پہلی حدیث کی اسلیی کہ کبہی پڑہتی تہی اون کو بیٹہی ہوئی بغیر کہڑی ہونیکی اور کبہی

اچھی ہو بھالی وقت اراوہ رکوع کی ۔ **وعن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھذا السھر جھد
وثقل فاذا اوتر احدکم فلیرکع رکعتین فان قام من اللیل والا کانتا لہ رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہی ثوبان سی کہ اون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بتحقیق یہہ بیداری رات کی مشکل اور بھاری ہی پس جب وتر پڑہی ایک تمہارا یعنی
پہلی سونی کی یا تو خلاف افضل کی باوا طی بر اعتماد ہونی کی ساتھہ جاگنی کی آخر رات کو پس چاہیی کہ پڑہی دو رکعتین پس اگر اوٹھا رات کو نماز تہجد کیلیی تو بہتر ہے
اور اگر نہ اوٹھا تو یہہ دو رکعتین نفی دسکی لیی یعنی حاصل ثواب نماز تہجد کا اوسکی لیی حاصل ہو جاتا ہی ان ہی روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ۔
وعن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیھما بعد الوتر وھو جالس
یقرأ فیھما اذا زلزلت وقل یا ایھا الکافرون رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی کی تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہی پڑہی یہہ دو رکعت پیچہی ترکی نیڑی ہوئی پڑہتی اون مین اذا زلزلت اور قل یا ایہا الکافرون روایت کی یہہ احمد نی **باب القنوت**
باب ہی یہہ بیان قنوت کی **ف** قنوت کی کئی معنی آتی ہین طاعت کو بہی کہتی ہین اور خشوع کو بہی اور قیام نماز کو بہی اور دعا کو بہی اور اس جگہہ
مراد دعا مخصوص ہے پس شافعیہ کی نزدیک دعا قنوت اللھم اہدنی آخر تک ہی جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور ہماری نزدیک اللھم انا نستعینک ہی کہ ثابت کیا
ہی وسکو ہماری علمانی ساتھہ طریق صحیح کے طبرانی وغیرہ سی اور شیخ ابن ہمام ابوداود سی الفاظ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بد دعا کرتی تہی مضر
پر تو اونکی باتین سہیل اور اسماء ساتھہ سکوت کی کیا اور کہا اسی محمد صلعم خدا تعالی نی تجکو برا کہنیوالا اور لعنت کرنیوالا نہین پیدا کیا ہی تجکو واسطی رحمت
عالمین کی بیشک ہی پہر تو ہی یہہ آیت لیس لک من الامر شیء یعنی نہین تجکو کچہہ دخل اسمین بعد ازان جبرئیل نی سکہا لی یہہ دعا اللھم انا نستعینک
آخر تک اور شیخ جلال الدین سیوطی ہی سکو کتاب عمل الیوم واللیلہ مین لا لی ہین ساتھہ اختلاف بعضی لفظونکی ۔ **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یدعو علی احد
او یدعو لاحد قنت بعد الرکوع فربما قال اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اللھم انج
الولید بن الولید وسلمۃ بن ھشام وعیاش بن ابی ربیعۃ اللھم اشدد وطأتک علی مضر
واجعلھا سنین کسنی یوسف یجھر بذلک وکان یقول فی بعض صلوتہ اللھم
العن فلانا وفلانا لاحیاء من العرب حتی انزل اللہ لیس لک من الامر
شیء الآیۃ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت
ارادہ کرتی یہہ کہ بد دعا کرین کسیکو یا دعا دین کسیکو تو قنوت پڑہتی پیچہی رکوع کی پس بعضی وقت کہتی جسوقت کہ کہہ چکتی سمع اللہ لمن حمدہ
ربنا لک الحمد یا الہی نجات دی ولید بن ولید کو اور سلمۃ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو یا الہی سخت کر عذاب اپنا قوم مضر پر اور کر تو
اوس عذاب کو قحط مانند قحط یوسف کی یعنی کر عذاب اپنا اوس طرح کہ مسلط کر اوسپر بڑا قحط سات برس کا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی وقت
مین ہیچ مصر کی ہوا تہا پکار کر کہتی یہہ اور تہی کہتی ہیچ بعضی نماز اپنی کی یا الہی لعنت کر فلانیکو اور فلانیکو کہتی تہی یہہ واسطے قبائل عرب کے کہ کافر تہی یہانتک
کہ اوتارا اللہ نی یہہ آیت نہین واسطی تیری مرسی کچہہ آخر تک روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بعضی صحابہ کی گرفتار عذاب کی تہی کفار کی قید مین اونکی
نجات کی لیی حضرت دعا کرتی تہی اور بعضی کفار قبائل عرب کی لیی بد دعا کرتی چنانچہ ولید بن ولید قریشی مخزومی بہائی خالد بن ولید کی کہ روز بدر کی
کافر تہی اونکو عبداللہ بن جحش نی قید کیا پس آئی بہائی اونکی خالد اور ہشام اور فدیہ دیا چار ہزار درہم اور چہوڑا کر مکی کو لیگئی ہان جاکر ولید مسلمان

ہوئی لوگون نی کہا کہ مسلمانون مین رہتا تو پہلی فدیہ کی کیون نہ مسلمان ہوا تا مال بھی ہاتہہ لگتا اور اسلام بھی کہا خوش نہ آیا بھی کہ لوگ کہین قید پر صبر نکیا اور اسلام بی صبر نہ کیا پس بہائیون نی اوسکو قید کیا اور اید ادہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتی تہی اونکی نجات کی پس وہ بہاگی ہوئی ہاتہہ سی اور حضرت پاس حاضر ہوئی اور سلمہ بن ہشام بہائی ابوجہل کی قدیم الاسلام تہی اونکو بھی کافرون نی مکہ مین قید کیا تہا اور عذاب دیتی تہے وہ بھی اونکی ہاتہہ سی بہاگ کر حضرت پاس حاضر ہوئی اور عیاش بن ابی ربیعہ بھی بہائی تہی ابوجہل کی اخیافی یعنی مان کیطرف سی اور قدیم الاسلام تہے بہی ہجرت سی مسلمان ہوکر جلسہ مین حجرۃ کر گئی پہر مدینہ مین آئی بعد حجرۃ کی پس ابوجہل مدینہ مین آیا اور کہا کہ تیری مان نی قسم کہائی ہی کہ سایہ مین نہین بیٹہنی کی جب تک تجہی دیکہی گی نہین پس عیاش مان کی محبت سی اوسکی ساتہہ مکہ مین آئی ابوجہل نی اوسکو باندہا اور سو کیا پین بہاگی اور مدینہ مین آئی آخر کو تبوک مین شہید ہوئی یہہ مثال اسکی تہی کہ حضرت قنوت مین مومنون کی لیئی دعا کرتی تہی اور بددعا کی مثال یہہ ہی اللہم اشدد وطاتک اور حضرت کی بددعا سے اہل مکہ سات برس تک گرفتار قحط مین رہی کہ مُردہان مردار کی کہاتی تہی اور حاصل آیت کا یہہ ہی کہ حضرت کو بددعا کرنی سی اللہ تعالےٰ نی منع فرمایا چنانچہ تفصیل اسکی اوپر بیان ہوچکی ہی اور کہا طیبی نی کہ جب اوتری کوئی حادثہ مانند آنی دشمن کے یا قحط کی یا وبا کی یا پیاس کے یا ضرر ظاہر کی مسلمانون مین اور مانند انکیکی قنوت پڑہین لوگ تمام نمازون فرض مین انتہی اور رہیہ حنفیون کی نزدیک یہی جائز ہی وقت اوترنی حادثہ کی ع ع ۔ **وعن** عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِی الصَّلٰوۃِ کَانَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَہٗ قَالَ قَبْلَہٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَہْرًا اِنَّہٗ کَانَ بَعَثَ اُنَاسًا یُقَالُ لَہُمُ الْقُرَّاءُ سَبْعِیْنَ رَجُلًا فَاُصِیْبُوْا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَہْرًا یَدْعُوْ عَلَیْہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عاصم احول سی کہ کہا پوچہا مین نے انس بن مالک سی حال قنوت کا نماز مین کہ پہلی رکوع کی تہی یا بعد رکوع کی کہا پہلی رکوع کی نہین قنوت پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی رکوع کی یعنی صبح مین یا سب نمازونمین مگر مہینا بہر تحقیق نہیں تہی حضرت نے کتنی لوگ کہا جاتا تہا اونکو قراء کہ ستر شخص تہے پس شہید کئی گئی سب پس قنوت پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی رکوع کی مہینا بہر بددعا کرتی تہی اور پر قتل کرنیوالون قراء کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حال قنوت کا نمازمین یعنی صبح کی نماز مین یا وترمین یا سب نمازونمین وقت ہونی حادثہ کی اور رہیہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ پڑہنا قنوت کا بعد رکوع کی منسوخ ہوا ہی مذہب ابوحنیفہ رح کا اور یہی تہی یعنی طرف بعضی قبیلون کے واسطی تعلیم قرآن کے اور احکام ایمان کے کتنی آدمی کہ کہا جاتا تہا اونکو قراء بسبب بہت پڑہنے اور یاد کرنی قرآن کے کہ ستر شخص تہے اہل صفہ سی غریب زاہد کہ رہتی تہی صفہ مسجد مین و سیکہتی تہی قرآن و علم اور باوجود اسکی تہی مدد کار مسلمانونکے بسبب بہال شجاعت کے جب اوترتا اونپر حادثہ اور بعضی لکڑیان لاکر بیچتی تہی دن کو اور خریدتی ساتہہ اوسکی طعام کہاتے اہل صفہ کی اور سیکہتی دوسرونکو قرآن کا پس اونکو بہیجا تہا حضرت نی طرف اہل نجد کی تاکہ دعوۃ کرین اونکو طرف اسلام کی اور پڑہین اونپر قرآن پس جب اوتری وہ بیر معونہ پر کہ وہ اب موضع ہی درمیان مکہ اور عسفان کی قتل کیا اونکو عامر بن طفیل اور رعل و ذکوان اور قارہ نی کہ نہ نجاۃ پائی اونمین سی مگر کعب بن زید انصاری نے سو بھی اسطرح کہ ایک سانس اونمین باقی تہی اور اونہون نی گمان کیا کہ مر گئی پس وہ جیتی رہی یہان تک دن خندق کی شہید ہوئی اور اونمین سی ایک عامر بن فہیرہ تہی کہ نہ پایا گیا بدن اونکا اونکو ملائکہ نی دفن کردیا پس اون پر حضرت نی بہت غم کیا کہ انس کہتی تہی کہ نہیں نہین دیکہا حضرت کو کہ غمگین ہوئی ہون کسی کی لیئی مانند غمگین ہونیکی اونپر اور حضرت اونکی قاتلونپر قنوت مین بددعا کرتی رہی مہینی بہر تک اور رہیہ واقعہ سنہ چار ہجری مین پیش ہوا ع ع ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم شہرا متتابعا فی الظہر والعصر والمغرب والعشاء والصلوٰۃ الصبح اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ من الرکعۃ الاخرۃ یدعو علی احیاء من بنی سلیم علی رعل وذکوان وعصیۃ وبنو من خلفہ رواہ ابوداؤد ۔ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا قنوت پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مہینا بہر متصل یعنے ہر روز بیچ نماز کے اوعصر کی اور مغرب کی اور عشا کی اور نماز صبح کی جسوقت کہ کہتا تھا سمع اللہ لمن حمدہ کا آخر کی رکعت مین بد دعا کرتی اوپر کتنی قبیلون کے بنی سلیم سی رعل اور ذکوان اور عصیہ پر اور آمین کہتی جو پیچہی مقتدی بھی مقتدی سی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قنوت فرضون مین نہین ہی ہر اوقات مین بلکہ جب ترسی مسلمانون پر حادثہ قسم قحط یا غلبہ دشمن وغیر ذلک سی تو پڑہی منع **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت شہرا ثم ترکہ رواہ ابوداؤد وروا النسائی ۔ اور روایت ہی انس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قنوت پڑہی مہینا بہر یعنی بعد رکوع کی پہر چہوڑ دیا اوسکو یعنی فرضون مین بالکل پڑہنی چہوڑ دی یا بعد رکوع کی پڑہنی چہوڑ دی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** اکثر اہل علم اسی پر ہین کہ نہین ہے قنوت نماز صبح مین اور نہ اور نمازون مین سوای ترکی سند اونکی یہہ حدیث ہی اور احادیثین بہت ہین کہ دلالت کرتی ہین ترک قنوت پر چنانچہ مرقاتین مفصل مذکور ہین جو چاہی دیکہہ لی اور مالک اور شافعیہ کہتی ہین کہ قنوت پڑہی نماز صبح مین ہمیشہ اور سب نمازونمین پڑہی اگر واقع ہو کوئی حادثہ **ح** **وعن** ابی مالک الاشجعی قال قلت لابی یا ابت انک قد صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان وعلی ھھنا بالکوفۃ نحوا من خمس سنین اکانوا یقنتون قال ای بنی محدث رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ ۔ اور روایت ہی ابی مالک الاشجعی سی کہ کہا کہا مینی واسطی باپ اپنی کی ای باپ میری تحقیق پڑہی تو نی نماز پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کی اور علی کی یہانے اس جا کہا یعنی کوفہ مین قریب پانچ برس کے کیا ہی وہ قنوت پڑہتی تہی کہا اے بیٹی میری قنوت بدعت ہی روایت کی یہہ ترمذی ورنسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی ابومالک نی اپنی باپ سی پوچہا کہ کیا حضرت اور خلفا اربعہ قنوت پڑہتی تہی صبح کی نماز مین اور اور نمازونمین جیسیکہ اب بعض آدمی پڑہتی ہین اونہون نی کہا ای بیٹی میری یہہ جو لوگ پڑہتی ہین اور مواظبت اسپر کرتی ہین بدعت ہی اور حضرت نی اوسکو پڑہا نہا سوای ایک مہینی کے بعد ازان ترک کیا جیسیکہ اوپر گذرا یہہ حدیث دلیل ہی امام ابوحنیفہ کی اور شافعیہ کہتی ہین کہ روایتین قنوت پڑہنی کی سب ضعیف ہین لیکن ملا علی قاری نی خوب خوب جواب دی ہین اور خلفا اربعہ سی اکثر روایتین اسیطرح کے نقل کی ہین جو چاہی اونکی شرحین اس مقام کو دیکہہ لے **ح** **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** الحسن ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی لھم عشرین لیلۃ ولا یقنت بھم الا فی النصف الباقی فاذا کانت العشر الاخر تخلف فصلی فی بیتہ فکانوا یقولون ابق ابی رواہ ابوداؤد وسئل انس بن مالک عن القنوت فقال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الرکوع وفی روایۃ قبل الرکوع وبعدہ رواہ ابن ماجۃ ۔ روایت ہی حسن بصری سی یہہ کہ عمر بن خطاب نے جمع کیا لوگون کو ابی بن کعب پس ہی ابی نماز پڑہاتی لوگون کو بیس راتونکو اور نہ قنوت پڑہتی وتر مین ساتہا دنکی مگر بیچ آدہی اخیر رمضان کی پس جبکہ ہوتا دہا آخر کا بچہی رہتی ابی پس پڑہتی نماز یعنی تراویح اپنی گہر مین پس کہتے لوگ بہاگ گئی ابی روایت کیہا ابوداود نی اور پوچہی گئی انس بن مالک پڑہتی قنوت کی سی پس کہا قنوت پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہے رکوع کی اور ایک روایت مین ہی کہ قنوت پڑہی پہلی رکوع کی اور پیچہی اوسکی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** جمع

کیا لوگونکو ابی پر کہ حفظ کیا تہا اونہون نی تمام قرآن حضرتؐ کی زمانہ مین اور بڑی قاری تہی کہ سید القراء کہلاتی تہی یعنی رمضان مین اونکو فرمایا
کہ تراویح مین امام ہووین لوگونکی اور لوگ اونکا اقتدا کرین اور یہہ دونون حدیثین حسن بصری کی دلیل ہین شافعیہ کی پہلی دلیل ہی سپر کہ قنوت
نصف اخیر رمضان مین پڑہی اور مشایخ ہماری کہتی ہین کہ حدیثین قنوت پڑہنے کی وتر مین مطلق یعنی بغیر تخصیص رمضان کی بہت آئی ہین پس
عمل وتیراولی اور ارجح ہوگا اور وتر ہمیشہ پڑہی جاتی ہین مخصوص ساتہہ رمضان کی نہین پس قنوت بہی ہمیشہ پڑہنی چاہیئی اور دوسرے
حدیث دلیل ہی اوپر ہونی قنوت کی بعد رکوع کی پس اوسکا جواب ہماری علما یہہ دیتی ہین کہ حدیثین پیچ قنوت پڑہنی کی پہلی رکوع کی
بہت آئی ہین اور عمل صحابہ کا بہی موافق اوسکی نقل کیا گیا ہی اور جو کہ بعد رکوع کی آئی ہین بتعداد ایک مہینی کی ہین نہ ہمیشہ کذا ذکر
الشیخ رح اور ملا علی قاری رح نی لکہا ہی کہ قنوت پڑہنا ابی کا شاید مقید تہا ساتہہ بد دعا کرنیکی کفار پر اسلیی کہ ساتہہ سند صحیح
کے حضرت عمر رضہ سی ثابت ہی کہ سنت ہی جبکہ آدہا رمضان گذر چکی یہہ کہ لعنت کری کافرون پر وتر مین اور لوگون نی مشابہت دی اوسکو
ساتہہ غلام بہاگنی والی کی واسطی مکروہ جانتی اس فعل کی اونسی اور شاید کہ ابی بسبب علت رکی گہر مین نماز پڑہتی تہی اور عذر رہتا تہا کہ اخیر
شبہی مین وہ خلوت اختیار کرتی تہی تاکہ حاصل ہووی کمال خلوت مین جو کہ نہ حاصل ہوتا تہا جلوہ مین اور قنوت پڑہی حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی بعد رکوع کی کہا ابن ہمام نی کہ مراد اس سی یہہ ہے کہ تہا یہہ ایکسہینی فقط یعنی صبح مین ساتہہ دلیل اوس حدیث کی کہ صحیحین مین ہے
عاصم احول سی چنانچہ اوپر گذر چکی اور ایک روایت مین پہلی رکوع کی یعنی وتر مین اور بعد اوسکی یعنی صبح مین وقت قنوت حادثہ کی اس سے
حاصل ہوجاتی ہی تطبیق حدیثون مین واللہ اعلم

باب قیام شہر رمضان

باب سی یہہ بیان قیام کرنی کی مہینی رمضان
مین **ف** قیام سی مراد ہی جاگتی رہنا راتون کو عبادۃ کی لیی یعنی نماز تراویح اور تلاوت قرآن وغیرہما کی لیی ۱۲ منہ **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن** زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ حجرۃ فی المسجد من
حصیر فصلی فیها لیالی حتی اجتمع علیہ ناس ثم فقدوا صوتہ لیلۃ وظنوا انہ
قد نام فجعل بعضہم یتنحنح لیخرج الیہم فقال ما زال بکم الذی رایت من صنیعکم
حتی خشیت ان یکتب علیکم ولو کتب علیکم ما قمتم بہ فصلوا ایہا الناس فی بیوتکم فان افضل صلوٰۃ
المرء فی بیتہ الا الصلوٰۃ المکتوبۃ متفق علیہ روایت ہی زید بن ثابت رضہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بنایا حجرہ مسجد مین بوریی کا
پس نماز پڑہی اوسمین یعنی نوافل سوای تراویح کی کئی راتین یعنی رمضان مین یہان تک کہ جمع ہوئی حضرتؐ کی پاس لوگ یعنی پس ہی حضرت
نکلی حجرہ سی اور نماز پڑہی جماعت سی فرایض وتراویح یہان تک کہ جمع ہوئی یعنی مہینے لوگ کہ یہہ نہ پائی آواز یعنی آہٹ حضرتؐ کی ایک رات یعنی
بسبب اسکے کہ داخل ہوئے حجرہ مین بعد پڑہنی فرضون کے اور نہ نکلی طرف اونکی بعد ہوئی دیر کی جیسیکہ عادت اونکی تہی اور گمان کیا لوگون
نے کہ تحقیق حضرتؐ سوگئی پہر شروع کیا بعض اونکی نی کہنکارنا تاکہ نکلین حضرت طرف اونکی یعنی نماز تراویح کی لیی جیسیکہ نکلتی تہی راتون گذشتہ میں
پس فرمایا حضرت نی یعنی حجرہ مین سی نا نکلی اور فرمایا کہ ہمیشہ رہی ساتہہ تمہاری وہ چیز کہ دیکہی مین کار تمہاری سی یعنی شدۃ حرص کے اوپر پڑہنی نماز
تراویح کی جماعت سی یہان تک کہ خوف کیا مین یہہ کہ فرض کیجاوی بتمہ یعنی اگر مین ہمیشہ پڑہتا تراویح کو جماعت سی تو فرض کیجاتی تمپر اور اگر فرض کیجاتی
تمپر تو نہ برداشت کرسکتی اوسکو پس چہوڑ ہو نماز ای لوگو مین اپنی گہرون مین اسلیی کہ تحقیق بہترین نماز آدمی کی نماز اوسکی نی گہر اوسکی مگر نماز سوای فرض کے کذا فی صحیح
بخاری مین فضل ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرتؐ نی مسجد نبوی مین حجرہ بوریی کا اعتکاف کی لیی بنایا تہا اس سی معلوم ہوا

اگر جائز ہی بنانا حجرہ کا مسجد مین جورے کا یا مانند اوسکیا لیکن شرط یہہ ہی کہ نہ روکی جگہہ زیادہ حاجت اپنی سی والا حرام ہی اسلیی کہ زیادہ روکنی مرد
تنگی ہوگی مصلیو نمیں لیکن وہ جگہہ ایسی ہو کہ احتیاج رکھتی ہو اوسکی لوگ اگرچہ کبھی کبھی ہو اور جو جانتا ہی قرینہ سی کہ اگر لوگ بہت بھی ہونگی مسجد
مین تو نہین محتاج ہونیکی اوس جگہہ کے گھیرنی ہی سی پس نہین حرام اور دیگر تفصیل خوب ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ حرام ہی تنگی کرنی لوگون پر بیچ
مسجد حرام کی ایام حج مین اور اسمین بیان ہی مہربانی شریعت کا امت پر اور دلیل ہی اسپر کہ تراویح جماعت سی سنت ہی اور پس نماز پڑہو گھر
مین کہ بعید ہی یا سی جہہ امر استحباب کی لیی ہی اور اسلیی کہ بہتر ہی نماز آدمی کی نماز اوسکی ہی گھر اوسکی مین یہہ حکم عام ہی سب نوافل اور سنتون
کے لیی مکروہ نوافل کہ اشتعار اسلام سی ہین مانند کسوف و استسقا اور عیدین کہ وہ مسجد ہی مین افضل ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ کعبہ اور مسجد نبوی
مستثنےٰ ہین اسطی مسافرون کی اسلیی کہ اونکو یہہ کہان میسر ہین پس عنمیت جانین نماز اون مین قیاس کیا ہی اسکو اسپر کہ کہا ہی ائمہ ہمارے
کہ طواف مسافرون کو افضل ہی نماز نفل سی واللہ اعلم ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِیْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ
الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی ہیچ قیام رمضان کی یعنی تراویح کی بدون
اسکی کہ حکم کرین صحابہ کو قیام رمضان مین ساتہہ تاکید کی پس فرماتی جو شخص کہ قیام کری رمضان کا ساتہہ اعتقاد صحیح کی اور واسطی طلب ثواب کے
یعنے نہ واسطی دکہانی سنانی کی بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی وہ گناہ صغیرہ کہ پہلی کیی ہین پس وفات کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور امر اسی طرح پر رہتا یعنی جو کوئی چاہتا واسطی ثواب کی بطور خود پڑہتا جماعت مقرر نہ تہی پہر امر اسی طرح پر تہا بیچ خلافت ابی بکر کی اور رہتا
امر ابتدا خلافت حضرت عمر کی ہین اسیطرح یعنی اونہون نی حکم جماعت کا کیا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جو شخص کہ قیام کری یعنی شب
بیداری کری رمضان مین ساتہہ عبادت کی یا مراد یہہ ہی کہ تراویح پڑہی ساتہہ اعتقاد صحیح کی یعنی اللہ تعالی پر ایمان رکہتا ہو اور سچ جانتا ہو
کہ قیام رمضان کا باعث نزدیکی اللہ تعالی کا ہی ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِیْ مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِّبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِیْ بَيْتِهٖ
مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پڑہی
ایک تمہارا نماز اپنی مسجد مین پس چاہیی کہ ٹہیرا دی گہر اپنی کی لیی حصہ نماز اپنی سی یعنی نفل اور سنتین بلکہ قضا ہی گہر مین پڑہی پس تحقیق اللہ تعالی
گردانتا ہی بیچ گہر اوسکی سبب نماز اوسکی ہلالی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ہلالی یعنی توفیق نیک بتاتا ہی گہر والون کو اور برکت دیتا
ہے اون کی رزقون اور عمرون مین اور تراویح اس سی مستثنی ہی بالاتفاق اسلیی کہ ثابت ہوا ہی پڑہنا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی
مسجد مین اور اجماع ہوا ہی صحابہ کا اوسپر اور احدیث کو اس باب مین جو لالی گویا اشارہ ہی اسپر کہ رمضان مین ہی کچہہ نماز گہر مین پڑہنی چاہیی +
ع + ح + **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِیَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ
بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا

قیام هذه اللیلة فقال ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف حسب له قیام لیلة فلما کانت
الرابعة لم یقم بنا حتی بقی ثلث اللیل فلما کانت الثالثة جمع اهله ونساءه والناس
فقام بنا حتی خشینا ان یفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور ثم لم یقم بنا بقیة
الشهر رواه ابوداود والترمذی والنسائی وروی ابن ماجة نحوه الا ان الترمذی لم یذکر
ثم لم یقم بنا بقیة الشهر روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا روزی رکھی ہمنی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی رمضان
مین پس قیام کیا ساتھہ ہماری کچھہ مہینی سی یعنی راتون کو ہماری ساتھہ نماز پڑہی سوای فرض کی یہان تک کہ باقی رہین سات راتین پس قیام
کیا ساتھہ ہماری یعنی تیئیسوین رات مین یہان تک کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چہہ راتین یعنی چوبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھہ
ہماری پس جبکہ رہین پانچ راتین یعنی پچیسوین رات ہوئی قیام کیا ساتھہ ہماری یہان تک کہ گئی آدہی رات پس کہا مینی یارسول اصکاشکی
زیادہ کرتی ہماری لیی قیام اس رات کا یعنی اگر قیام آدہی رات سنی زیادہ کرتی تو بہتر تہا پس فرمایا تحقیق آدمی جسوقت کہ پڑہتا ہی نماز یعنی
فرض ساتھہ امام کی یہان تک کہ فارغ ہوتا ہی امام گنا جاتا ہی اوسکی لیی قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہی اوسکی لیی ثواب قیام رات کا بسبب
پڑہنی عشا اور فجر کی جماعت سی پس پڑہنا نوافل کا جبہی تک خوب ہی کہ جب تک نہ چاہی پس جبکہ رہین چار راتین یعنی چھبیسوین رات ہوئی
نہ قیام کیا ساتھہ ہماری یہان تک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین یعنی ستائیسوین رات ہوئی جمع کیا حضرتؐ نی اہل اپنی کو
اور عورتون اپنی کو اور لوگون کو پس قیام کیا ساتھہ ہماری یہان تک کہ ڈری ہم کہ فوت ہووے ہمسی فلاح کہا راوی نی کہ کہا مینی کیا ہی فلاح کہا
ابوذر نی کہا سحر کا پھر نہ قیام کیا ساتھہ ہماری باقی مہینی مین یعنی اٹھائیسوین اور انتیسوین شب روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نی
اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی مگر یہہ کہ ترمذی نی نہین ذکر کیا پھر نہ قیام کیا ساتھہ ہماری باقی مہینی مین **ف** یہان تک کہ باقی
رہین سات راتین اور گذر گئین بائیس راتین کہا طیبی نی کہ اسمین حساب باعتبار تیقن کی ہی یعنی اوننتیس دن کا مہینا یقینی ہی اوسی پر حساب لگایا
ہی جیسا کہ اشارہ ترجمہ مین لفظ یعنی کی اشارہ کیا گیا اور سحر کو فلاح اسلیی کہا کہ اوس سی قوۃ ہوتی ہی روزہ رکھنی کی کہ وہ سبب فلاح کا ہی اور
تفاوت قیام کا ان راتون مین باعتبار تفاوت فضیلت کی ہو یعنی بعضی راتون کی فضیلت کم تہی کم قیام کیا اور بعضی کی فضیلت زیادہ تہی
اون مین قیام موافق اوسکی زیادہ کیا حتی کہ ستائیسوین شب تمام رات قیام کیا کہ اکثرون کی نزدیک لیلۃ القدر وہی ہے اسی لیی لوگون کو بہی
جمع کیا ع ح ۔ **وعن** عائشة قالت فقدت رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة فاذا هو بالبقیع
فقال اکنت تخافین ان یحیف الله علیک ورسوله قلت یا رسول الله انی ظننت انک اتیت بعض
نسائک فقال ان الله تعالی ینزل لیلة النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد
شعر غنم کلب رواه الترمذی وابن ماجة وزاد رزین ممن استحق النار وقال الترمذی سمعت
محمدا یعنی البخاری یضعف هذا الحدیث اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہ پایا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایک رات بچھونی پر یعنی اپنی نوبت کی دن پس ناگہان دیکہا مینی کہ وہ بقیع مین ہی پس فرمایا حضرتؐ نی کیا ہی ڈرتی تو کہ ظلم کریی اللہ تجہہ
اور رسول اوسکا کہا مینی یارسول اللہ تحقیق گمان کیا تہا مینی یہہ کہ تم گئی ہو بعضی عورتون اپنی کی پاس پس فرمایا حضرتؐ نی کہ تحقیق اللہ تعالی
نزول فرماتا ہی رات دہوا شعبان کی مین یعنی پندرہوین شب شعبان کی مین طرف آسمان دنیا کی یعنی اول آسمان پر پس بخشتا ہی

گناہ زیادہ گنتی بالون ربیعہ بنی کلب کے سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا زین نی کہ بخشتا ہی اون لوگون کو کہ مستحق ہو چکے
ہین اگ کی یعنی مومنون مین سی اور کہا ترمذی نی کہ سنا مین محمد یعنی بخاری کو کہ ضعیف کہتی ہین اس حدیث کو **ف** یتبع نام معتبر یکا ہی مدینہ منورہ
ہین اور مفصل حدیث مین نہین ہی کور ہوا ایک اور روایت مین یا ہی کہ حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب یا یا مین حضرت کو تو پس یا مہی مینی اپنی پر کپڑے کو
اپنی اور نکلی مین ہونڈلی ہوئی نقش قدم حضرت کے پس نا کہان وہ سجدہ کرنیوالی ہی یعنی مین پس ڈر گیا سجدہ یہان تک کہ گلی ان کیا مینی کہ حضرت نی
وفات پائی پس جب سلام پھیرا التفات کیا طرف میری پس فرمایا کیا ہی تو ڈرتی ہیہ کہ ظلم کریگی اللہ تعہرا اور رسول اوسکا یعنی تو ڈرتی ہیہ جانا کہ مین تیرے
ہاری مین پس یسی اور پاس گیا اور اس جملہ مین فی کرامہ کا زینت اور حسن کلام کی لیی ہی اب کی اسکی حاصل حضرت عائشہ کی جواب کا یہہ
ہے کہ نہین گمان کیا مینی یہہ کہ ظلم کیا ہو اللہ اور رسول اوسکی نی مجھ پر بلکہ گمان کیا مینی کہ یہہ کم سلیقہ حکم اللہ تعالی کی یا سا تھہ اجتہاد اپنی کی نکلی میری
پاس سے واسطے کسی ہوی اپنی کی کہا ابن حجر نی کہ حضرت عائشہ اگر جواب مین نعم کہتی تو ہوتا کفر اسلیی اسطرح جواب دیا اور عذر بیان کیا پھر حضرت
نے اونکی تسلی کی لیی عذر اپنی نکلنی کا بیان کیا کہ اللہ تعالی نزدیک فرماتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی ساتھہ رحمت عام کی طرف آسمان دنیا کے
شب برات مین اسلیی کہ وہ رات مبارک ہی اور بنی کلب ایک قبیلہ ہی عرب مین کہ اونکی ہان بکریان بہت ہوتی تہین پس فرمایا کہ جتنی اون کی
بال مین اونسی ہی زیادہ گناہ لوگون کی بخشی جاتی ہین پس حاصل یہہ کہ وقت اور نزدیک برکات اور تجلیات رحمانیہ کا تہا مینی چاہا کہ اپنی امت
کے لیی دعا بخشش کی کرون اور یہہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن عمل کرنا حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین بالاتفاق جائز ہی اور اس حدیث کو
اس باب مین اسلیی مولف لایا کہ یہہ رات سبب یا دلی فضیلت کی مانند مقدمہ قیام رمضان کی ہی + ع ۱۰ **وعن** زید بن ثابت
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ المرء فی بیتہ افضل من صلوتہ
فی مسجدی ھذا الا المکتوبۃ رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نماز آدمی کی یہہ گہر اوسکی کی بہتر ہی نماز اوسکی سی اس مسجد میری مین یعنی مسجد نبوی مین مگر فرض کہ وہ مسجد ہی مین پڑہنی بہتر ہین
روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** مسجد نبوی مین ایک نماز کا ثواب برابر ثواب ہزار نماز کی ہوتا ہی پس گہر مین نوافل پڑہنی
وہان کی نماز پڑہنی سی ہی بہتر ہین اسلیی کہ اسمین ہی ریا سی یہہ حضرت نی اوسوقت فرمایا کہ بند شب قیام رمضان مین کر کر ترک کیا اور عذر بیان کیا اوو
یہہ فرمایا کہ جاؤ اور اپنی گہرون مین نماز پڑہو اور سند پکڑی ہی ساتھہ اسکی امام مالک اور ابو یوسف اور بعض شافعیہ وغیرہ نی کہ افضل نماز تراویح مین یہہ ہے
کہ اپنی گہرون مین تنہا پڑہین اور حضرت نی جو پڑہین مسجد مین بیان جواز کی لیی پڑہی اور متکلف ہی اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما اور اونکی اور
بعضی مالکیہ وغیرہ اسپر ہین کہ افضل ہے پڑہنا اوسکا مسجدون مین جیسا کہ حضرت عمر بن الخطاب نی اور اور صحابہ نی بعد اونکی مقرر کیا اور ہمیشہ رہا اوسپر عمل
مسلمانون کا اسلیی کہ وہ شعار دین ہے اور مشابہ نماز عید کی ہی اور مختار رہیہ ہی کہ اگر ایک آدمی پیشوا ہو کر اوسکی سبب سے کثرت جماعت مین ہوتی ہے اوسکو
چاہیی کہ مسجد مین پڑہی اور اگر ایسا نہین ہے تو اہی کہ گہر مین اور اسی گذاری کتب الفقہ + ح + **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن عبد الرحمن بن عبد القاری قال خرجت مع عمر بن الخطاب لیلۃ الی المسجد فاذا الناس
اوزاع متفرقون یصلی الرجل لنفسہ ویصلی الرجل فیصلی بصلوتہ الرھط فقال عمر انی
لو جمعت ھؤلاء علی قاری واحد لکان امثل ثم عزم فجمعھم علی ابی بن کعب قال ثم
خرجت معہ لیلۃ اخری والناس یصلون بصلوۃ قاریھم قال عمر نعمت البدعۃ ھذہ

وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ یُرِیْدُ اٰخِرَ اللَّیْلِ وَکَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی عبدالرحمن بن عبدالقاری سے کہ کہا نکلا مین ساتھہ عمر بن الخطاب کی ایک رات یعنی رمضان مین طرف مسجد کی پس ناگہان لوگ متفرق اور جدا جدا تھی یعنی نفل پڑہتی تہی کوئی شخص پس نماز پڑہتا تہا ساتھہ اوسکی تھوڑے سے لوگون کے یا نماز پڑہتا تہا ایک آدمی اکیلا اور نماز پڑہتی تہی ساتھہ نماز اوسکی ایک قوم یعنی اکیلی پڑہتی تہی اور بعضی جماعت سے پس کہا حضرت عمر نی تحقیق مین اگر جمع کرون لوگون کو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر یہ قصد کیا اور جمع کیا لوگون کو ابی بن کعب پر یعنے اونکو امام سبکا کیا کہا عبدالرحمن نی کہ پہر نکلا مین حضرت عمر کی ساتھہ ایک رات اور لوگ نماز پڑہتی تہی ساتھہ نماز امام اپنی کی یعنی ابی بن کعب کی کہا عمر نی اچہی بدعت ہی یہ اور وہ نماز کہ سو رہتی ہو اور غفلت کرتی ہو اوس سی بہتر ہی اوس نماز سی کہ قیام کرتی ہو ارادہ کرتی آخر رات کا یعنی اس قول سی مراد اونکی یہ تہی کہ نماز تراویح کی آخر شب مین پڑہنی افضل ہی اول وقت پڑہنی سی اور تہی لوگ قیام کرتی اول رات روایت کی یہہ بخاری نی **ف** اچہی بدعت ہی یہ یعنی تقرر جماعت کا اچہی بدعت ہی نہ کہ اصل جماعت سلیمی کردہ حضرت ہی تانبات ہو چکی ہی کہ حضرت نی ساتھہ جماعت کی کئی بار ادا کی جیسا کہ گذرا اور حق یہ ہی کہ جو کچہہ کہ خلفاء راشدین نی کیا سنت ہی پس معنی بدعت کے یہان باعتبار لغت کے ہین نہ باصطلاح فقہا کی ۴ ع ۴ ح ۴ **وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَتَمِیْمًا الدَّارِیَّ اَنْ یَقُوْمَا لِلنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً وَکَانَ الْقَارِیُّ یَقْرَأُ بِالْمِئِیْنَ حَتّٰی کُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَی الْعِصِیِّ مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ فَمَا کُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ** رَوَاهُ مَالِکٌ اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ کہا حکم کیا حضرت عمر نی ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو کہ نماز پڑہاوین لوگون کو گیارہ رمضان مین یعنی انکو گیارہ رکعتین اور رہتا امام پڑہتا وہ سورتین کہ ہر ایک یا دو سو آیتون سی مین یہان تک کہ تہی ہم سہارا دیتی عصا پر بسبب دراز ہونی قیام کی پس نہ تہی ہم پہرتی مگر بیچ قریب فجر کی روایت کی یہہ مالک نی **ف** ابی اور تمیم کو حکم کیا یعنی کبہی وہ امام ہو کبہی وہ امام ہو پس احتمال ہی یہہ کہ باری باری سی پڑہانیکا حکم کیا ہو رکعات تراویح مین اور ساتھہ گیارہ رکعت کی لکہا ہی علماء نی کہ صحت کو پہنچا ہی کہ قیام کرتی تہی حضرت عمر کی عہد مین ساتھہ بیس رکعتون کی پس شاید کبہی بیس رکعت پڑہتی ہونگی اور کبہی گیارہ یا بعضی اوقات مین قصد تشبہ کا ساتھہ حضرت کی کیا ہو کہ حضرت سے گیارہ پڑہنے ثابت ہوئی ہین اونہون نی ہی گیارہ کا حکم دیا اور بعد اوسکی بیس قرار پائی ہون جیسیکہ حضرت سی ہی ایک روایت مین تیرہ رکعت اونمین وتر سمیت کے ہین اور سہارا دینی عصا پر لغلونمین تکیہ کرنا جائز ہی خصوصاً وقت ضعف کے ۴ ع ۴ ح ۴ **وَعَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ مَا اَدْرَکْنَا النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ یَلْعَنُوْنَ الْکَفَرَةَ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ وَکَانَ الْقَارِیُّ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِیْ ثَمَانِ رَکَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِیْ ثَلٰثٍ وَعِشْرِیْنَ رَکْعَةً رَاٰی النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ** رَوَاهُ مَالِکٌ اور روایت ہی اعرج سی کہا نہین پایا مین نی لوگون کو مگر کہ وہ لعنت کرتی تہی کافرونکو رمضان مین یعنی وتر مین رمضان کی کہا اور رہتا پڑہتی والا پڑہتا سورہ بقرہ آٹہہ رکعتون مین پس جسوقت کہ پڑہتا سورہ بقرہ کو بارہ رکعتون مین جانتی لوگ کہ ہلکی پڑہی روایت کی یہہ مالک نی **ف** شاید کہ یہہ لعنت کے ناخالص نصف اخیر رمضان مین ہوتا ہو جمع مسل ہو جاتی ہی تطبیق بیچ حدیثون کے جو مین اس مین منافی ہوتی اور حدیث کی کہ ثابت ہوتی ہی حضرت عمر کی سنت سے جب آدہے رمضان گذری یہہ لعنت کافرون کو وتر مین اور شاید سبب لعنت کا یہہ ہتا کہ جب کافرون نی تعظیم نکی اوسچیز کی کہ بزرگی بیان کی اوسکی اللہ تعالیٰ نی یعنی اس مہینہ کی اور ہدایت نہائی کلام الہی کی کہ امین اور زیادہ ہوئی اوسکی کہ بد دعا کیجاوی اون پر اور نصف اخیر کی بد دعا کرنی مین شارہ ہے

اونکی زوال یا وانتقال کرنی اونکی یا اچھی حال سی طرف بری حال کی اور جانا جا ہیگی نہین ٹہیرا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تراویح مین مدد معین لگا گیا وہ بیٹی ہت ہوئی ہین اور تہروہی اور نہین ہی لیکن اجماع ہوا صحابہ کا اسپر کہ تراویح کی بیس رکعتین ہین ۱۲ منہ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیًا یَقُوْلُ کُنَّا نَنْصَرِفُ فِیْ رَمَضَانَ مِنَ الْقِیَامِ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السَّحُوْرِ وَفِیْ اُخْرٰی مَخَافَةَ الْفَجْرِ رَوَاهُ مَالِکٌ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی بکر سی کہ کہا سنا میں اپنے باپ کو کہتی تہی ہم پھرتی رمضان مین قیام سی یعنی نماز تراویح کی سی جلدی کرتی ہم خادمون کو کہا نیکی واسطی خوف جاتی رہنی وقت سحر کی اور ایک اور روایت کی واسطی خوف ہوجانی فجر کی روایت کی ہیہ مالک نی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِیْنَ مَا فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ یَعْنِیْ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ فِیْهَا اَنْ یُّکْتَبَ کُلُّ مَوْلُوْدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِیْهَا اَنْ یُّکْتَبَ کُلُّ هَالِکٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِیْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِیْهَا تُنْزَلُ اَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی ثَلٰثًا قُلْتُ وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی هَامَتِهٖ فَقَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ یَقُوْلُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا جانتی ہی تو کہ کیا واقع ہوتا ہی اس رات مین یعنی رات اوہوا شعبان کی مین یعنی شب برات مین کہا عائشہ نی کیا واقع ہوتا ہی اسمین یا رسول اللہ فرمایا اس رات مین یہہ ہوتا ہی کہ لکہا جاتا ہی ہر پیدا ہونیوالا بنی آدم مین سی اس سال مین اور اس رات مین لکہا جاتا ہی ہر مرنیوالا بنی آدم سی اس سال مین اور اس رات مین اوٹہائی جاتی ہین عمل آدمیون کی اور اس رات مین اوترتی ہین رزق اونکی پس کہا حضرت عائشہ نی یا رسول اللہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتہہ رحمت خدای تعالی کی پس فرمایا کہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتہہ رحمت اللہ تعالی کی تین بار فرمایا کہا میں اور نہ تم اے رسول خدا کی یعنی تم بہی بغیر اوسکی رحمت کی بہشت مین نہین داخل ہونیکی پس کہا ہاتہہ اپنا حضرت نی اپنی سر پر پھیر فرمایا اور نہ مین یعنی مین بہی جنت مین نہین داخل ہونیکا مگر یہہ کہ ڈہانکی مجکو اپنی فضل و کرم سی اللہ ساتہہ رحمت اپنی کی کہا اس کلمہ کو تین بار روایت کی ویہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** لکہا جاتا ہی یعنی دوبارہ بعد لکہنی کی لوح محفوظ مین اور اوٹہائی جاتی ہین عمل یعنی لکہی جاتی ہین اعمال صالحہ کہ اوٹہائی جاوینگے اس سال مین یعنے سال آیندہ مین ہر روز اور مراد رزق کی نازل ہونی سی لکہنا رزق کا ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ لکہی جاتی ہین وسیمین اجلین اور رزق اور لکہی جاتی ہین حاجی کہ اس سال مین حج کرینگی اور جب حضرت عائشہ نی سنا کہ اعمال صالحہ کہ سال بہر مین ہوتی ہین لکہی جاتی ہین پہلی کہ نیکی سمجہیں کی داخل ہونا جنت مین ساتہہ تقدیر الہی اور فضل اوسکی کی ہوتا ہی نہ بسبب عمل کے پس کہا یا رسول اللہ آخر تک اونکی سوال کا حضرت نی جواب دیا کہ سب اسکی رحمت سی داخل ہوتی ہین جنت مین اور نہین معارض ہی اسکی قول اللہ تعالی کا وتلک جنۃ التی اورثتموہا بما کنتم تعملون یعنی یہہ جنت وہ ہی کہ دی گئی ہو اوسکو بسبب اوسچیز کی کہ تہی تم کرتی اسلیی کہ عمل سبب ظاہری دخول جنت کا اور سبب حقیقی رحمت اللہ تعالی کی ہی نہ اور کچہہ اور علماء اوسکی یہہ کہ عمل بہی جملہ رحمت سی ہی بندی پس بہر تقدیر نہین داخل ہوتا مگر ساتہہ رحمت محض کے اور بعضون نی کہا ہی کہ داخل ہونا جنت کا بسبب رحمت کی ہی اور تفاوت درجات مین بسبب تفاوت اعمال کی ہی ۱۲ منہ **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اِلَّا اثْنَیْنِ مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ نَفْسٍ اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سی وسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بتحقیق اللہ تعالیٰ البتہ متوجہ ہوتا ہی بیچہ رات اد ہواڑی کی شعبان سی یعنی شب برات مین پس بخشتا ہی ساری مخلوقات اپنی مگر شرک کو یا کینہ رکہنی والیکو روایت کی ہیہ ابن ماجہ نی اور روایت کے احمد نی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے اور اوسکی روایت مین یہہ ہی مگر دو شخص کینہ رکہنی والا اور جان کو مار ڈالنی والا **ف** حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ درگذر کرتا ہی بندون سے حقوق اپنی مگر کفر اور حق بندون کے کہ اونکو تاخیر دیتا ہی یہانتک کہ توبہ قبول کری اونکی یا عذاب کری اونکو اور کینہ رکہنی والیکو یعنی بے جہت شرع بسبب نفس امارہ کی اور بعضی وایتون مین یہہ زیادہ آیا ہی کہ نہین بخشتا ناکانی والیکو اور بعضی مین ازار لٹکانیوالیکو یعنی تخنون سی نیچے اور نافرمان ماباپ کیلئے اور ہمیشہ شراب پینی والیکو اور بعضی مین نی انیکو اور بعضی مین عشار کہ یعنی محصول ظلم سی لینی والیکو اور ساحر و کاہن اور عراف کو یعنی جو خبر غیب کی بتاوی اور صاحب طبلہ کو یعنی باجا بجانیوالیکو ع ع ن **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَہَا وَصُوْمُوْا یَوْمَہَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْہَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَہٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَہٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہو رات اد ہواڑ شعبان کی پس پڑہو نماز اوس رات مین اور روزہ رکہو دن اوسکیا یعنی پندرہین کا اسواسطی کہ اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہی اوس رات مین وقت چہپنی آفتاب کی طرف آسمان نیچی کی پس فرماتا ہی خبردار ہو کوئی بخشش مانگنی والا ہے پس بخشون مین اوسکو خبردار ہو کوئی رزق مانگنی والا ہی پس رزق دون مین اوسکو خبردار ہو ہی کوئی گرفتار بلا پس عافیت دون مین اوسکو اگاہ ہو ہی ایسا اور ایسا فرماتا رہتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکو یہان تک کہ نمودار ہو فجر **ف** اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی ساتہہ رحمت عام کی اور ایسا اور ایسا کنایہ ہی طرح طرح کی حاجتمند دلسی چنانچہ ہی کوئی کہہ مانگنی والا پس دون مین اوسکو اور ہی کوئی غمگین پس شاد کرون مین اوسکو اسیطرح اور سمجہہ لی اور اکثر سلف سے مانند عمر ابن خطاب و ابن مسعود وغیرہما کی منقول ہی کہ وہ پڑہتی تہی ہیہ دعا اللہم ان کنت کتبتنا اشقیاء فامحہ واکتبنا سعداء وان کنت کتبتنا سعداء فاثبتنا فانک تمحو من تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب اور پڑہنا اس دعا کا پندرہوین شعبان کی مین حدیث مین ہی آیا ہی لیکن حدیث قوی نہین کذا فی تفسیر السید معین الدین الصفوی اور اس دعا مین کتابہ ہی مراد کتابہ معلقہ ہی سلیی کہ محکمہ بدلی نہین جاتی اور کتاب الٰہی مین مذکور ہی کہ اس رات مین سو رکعتین ساتہہ دس قل کی کرو ملی وغیرہ نی روایت کیے ہین وہ روایت موضوع ہی اور بعضی رسالون مین لکہا ہی کہ کہا علی بن ابراہیم نی کہ یہہ جو احداث کی گئی ہی پندرہوین شعبان کی مین بنا علیہ کہ سو رکعتین ہین اور ہر رکعت مین پڑہتی ہین دس دس قل اور اوسکو جماعت سی پڑہتی ہین اور اہتمام اوسکا جمعون اور عیدون سی ہی زیادہ کرتی ہین نہین آئی اوسمین کوئی خبر اور نہ اثر مگر ضعیف یا موضوع اور نہ قریب کہا وسی کوئی ساتہہ ذکر کرنی صاحب قوت القلوب و احیاء وغیرہما کی اور عوام بسبب اس نماز کی بڑی فتنون مین پڑی ہین یہانتک کہ لازم کی ہی بسبب اسکی کثرت چراغان کی اور مرتب ہوتے ہین اوسپر جہت سی مفسدے یہانتک کہ ڈری ہین اولیا خسف سی اور بہاگی ہین اوس سی طرف جنگلون کی اور اول حدوث اس نماز کا بیت المقدس مین سنہ چار سو اسی مین ہوا ہی اور کہا کہ ٹہیرایا ہی اسکو اور صلوٰۃ الرغائب اور مانند انکیو جاہل امامون مساجد کی نی جال واسطی

جمع اپنی عوام کی اور طلب کیے نی ریاست نمود کی اور حاصل کرنی فائدہ کی ہر قاہر کہی اسد تعالیٰ نی ائمہ ہدی کو کہ رشت ہوئے اونہون نی اوسکی باطل کرنی
مین پس جاتا رہا اور اوسکا اور بالکل باطل ہوئی ہیچ شہرون مصر اور شام کی پیچ اوائل سنہ آٹھسو کی انہی کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری رح کہتی
مین کہ جائز ہی عمل کرنا حدیث ضعیف پر اور علمانی جو انکا کیا ہی اسکا سبب حق ہوئی منکرات کی انکا کیا ہی حاصل یہہ کہ اگر تنہا بغیر جراہیر
مذکورہ کی پڑہی جائز ہی اور کہا ہی بعضون نی کہ اول حدوث جراغان کا قوم برامکہ سی ہوا کہ وہ پہلی آتش پرست تہی پس جبکہ مسلمان ہوئی اونکا حال
کیا اونہون نی اسلام مین ایسی چیز کو کہ رہمز مین قوی کی رکہی تہی کہ جراغان جلانی لگی اوس نماز کی وقت اور مقصود اونکو
عبادت اپنا الٰہ کا تہا اسواسطی کہ رکوع کرنی اور سجدہ کرنی ساتہہ سامانون کی طرف اوس آگ کی اور شاید کہ اسی شرع مین مستحب ہو نماز دیوالی جراغان
کا حادث ہوئی کسی جلسہ اور یہہ جو کرتی ہین عوام حاجی کہ جراغان وغیرہ جلانی ہین جہل عوام سی ہی اور مسعر افیہا یا اور معنی ہین اوس ہی
قبیلہ سی ہی اور جانا ہی طرطوسی نی جمع ہونا شب ختم مین پیچ نزاویج کی اور نصب کرنا منبرون کا اور بیان کیا ہی کہ یہہ کہ بدعت بدہی کہتا
ہون یعنی ملا علی رح کہتی ہین کہ رحمت کرے اسد تعالیٰ طرطوسی کو کہ کیا دریافت کیا اوسنی حالانکہ تحقیق مبتلا ہوئی ہین ساتہہ اسکی اہل
مکہ مین شرافین کی ہی یہان تک کہ راتون ختم کی مین حاصل ہوتا ہی اجتماع مردونکا اور عورتون کا اور لڑکون کا اور غلامون کا اسقدر
کہ نہین ہوتا جمعہ مین اور کسوف مین اور عید مین اور مترتب ہوتی ہین اوسپر فساد بہت اور منکرات نئی نئی اور منہ کرتی ہین چراغان کیطرف
اور پیٹہ کرتی ہین بیت اسد کی طرف اور کہڑی ہوتی ہین اور بزعم بت آتش پرستون کی پیچ عین مطاف کی یہان تک کہ تنگ ہوتا ہی طوف
کرنیوالونپر مکان اور رشتوایش مین ڈالتی ہین اونکو اور ذکر کرنیوالون کو اور صلیون کو اور قاریون قرآن کی کو اوسوقت فسئال اسد العفو
والعافیۃ والغفران والرضوان واسد المستعان ۴ ع ۱۰

باب صلوٰۃ الضحیٰ

باب ہی پیچ بیان نماز ضحی کے

ف ضحوا اور ضحوۃ کی معنی ہین چڑہنا دن کا پس اوسوقت کہ نماز کو نماز ضحی کہتی ہین اور ضحی کی دو نمازین ہین ایک کو نماز اشراق کہتی ہین
اور دوسری کو نماز چاشت یعنی بعد بلند ہونی آفتاب کے ایک دو نیزہ کہ وقت نماز کا ہی اوسوقت نماز پڑہی تا قریب پہر کی ایک تو یہہ
وقت ضحی کا ہی اسکو ف مین اشراق کہتی ہین اور دوسرا وقت یہہ ہی کہ خوب گرمی ہوا اور دہوپ مین پہیل جاوی پس یا کہ دوسرا پہر
شروع ہو دوپہر تک سوقت کو بہی ضحی کہتی ہین اور ف مین اسکو نماز چاشت کہتی ہین اور عربی مین ضحوۃ صغری اور ضحوۃ کبری کہتی
ہین چنانچہ نسائی مین ایک حدیث آئی ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جب آفتاب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا عصر کی وقت مغرب کی جانب
ہوتا ہی تو حضرت صلی اسد علیہ وسلم دو رکعت پڑہتی تہی اور جب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا کہ ظہر کی وقت مغرب کی جانب ہوتا ہی تو
چار رکعت پڑہتی پس اس سی معلوم ہوا کہ ضحی کی دو نمازین ہین ادنی درجہ اشراق کی دو رکعتین ہین اور اکثر یہہ اور چاشت کی
ادنی دو ہین اور اکثر بارہ اور مختار نزدیک اکثر علما کی چار رکعت ہین اسلیی کہ حدیثین اوسکی صحیحہ اور اخبار و آثار اوسمین اکثر ہین اور
حدیثین اور آثار پیچ فضیلت ضحی کے بہت آئی ہین اور اکثر علما اور اصحاب اوسکی ہین مختار قول یہی ہی اور شیخ ولی الدین بن عراقی
نے کہا ہی کہ صحیح حدیثین مشروعیت باب صلوٰۃ ضحی کے بہت آئی ہین یہان تک کہ کہا ہی محمد بن جریر طبرانی نی کہ اخبار اس باب مین درجہ
تواتر معنوی کو پہونچی ہین اور قاضی ابوبکر نی کہا ہی کہ یہہ نماز کلی انبیا اور رسولون کی ہی اور سیوطی لایا ہی وہبی ہی کہ اوسنی نقل کی
حدیث ابوہریرہ کی کہ صلوٰۃ ضحی اکثر صلوٰۃ داود کی ہی اور ابن بخار حدیث ثوبان سی لایا ہی کہ نماز ضحی ایسی نماز ہی کہ محافظت کرتی
ہے اوسپر آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی صلوات اسد علیہم اجمعین ۴ مولانا ۴ ح ۴ ۴ ۴

الفصل الاول فصل پہلے **عن** اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَیْتَهَا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَیْرَ اَنَّهٗ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَتْ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی وَذٰلِکَ ضُحًی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ام ہانی سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی گہر مین دن فتح مکہ کی پس نہائی اور نماز پڑہی آٹہہ رکعتین پس نہین دیکہی مینی کوئی نماز کبہی کہ بہت سبک ہو اوس نماز سی لیکن پورا کرتی تہی رکوع اور سجدہ اور کہا ام ہانی نی اور روایت مین اور یہہ نماز چاشت کی تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ام ہانی بہن ہین حضرت علی کی اور نام اونکا فاختہ ہی اور آٹہہ رکعتین ساتہہ دو سلامون کے یا چار سلامونکی پڑہین اور ہلکی پڑہی یعنی سورۂ دراز اور تسبیحات غیرہ بہت نہین پڑہین **ع** **وعن** مُعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ کَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوةَ الضُّحٰی قَالَتْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَیَزِیْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذہ سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سی کہ کتنی رکعتین پڑہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز ضحی کی کہا چار رکعتین اور زیادہ پڑہتی جسقدر چاہتا اللہ تعالی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جسقدر چاہتا اللہ اور بارہ رکعت سے زیادہ یہہ نماز کسی روایت مین نہین آئی اور یہہ حدیث دونون وقت کی نماز کو محتمل ہی ضحوۂ صغری کو بہی اور ضحوۂ کبری کو بہی یعنی اشراق اور چاشت کو اور راجح مین لکہا ہی کہ لائق ہی یہہ کہ پڑہی بیس الشمس والہیل اور والضحی اور الم نشرح **ع** **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ وَیُجْزِیْ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ صبح ہوتی ہی لازم ہوتا ہی اوپر ہر ہڈی ایک تمہاری کے صدقہ پہر ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور امر کرنا ساتہہ نیکی کی صدقہ ہی اور منع کرنا برائی سی صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہین ان سب سے دو رکعتین کہ پڑہی اونکو وقت ضحی کی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنے صبح کو جو ہر ہڈی سالم ہوتی ہی آفات سی و لایق ہوتی ہی کاروبار کی تو اوسپر ازراہ شکرانہ کی صدقہ دینا عوض ہر ایک کے لازم ہوتا ہی پس یہہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتی ہین اور شکرانہ اونکا ادا ہو جاتا ہی اور کافی ہوتی ہین ان سب سے دو رکعتین ضحی کی یعنی انسے شکرانہ ادا ہو جاتا ہی حاجت اونکی نہیں رہتی اسلیی کہ نماز عمل ہی تمام اعضای بدن کا پس قائم ہوتا ہی ہر عضو ساتہہ شکرانہ اپنی کی پس لائق ہی کہ مداومت کری اسپر اور یہہ حدیث بہی محتمل ہی دونو نمازون پر یعنی اشراق و چاشت پر لیکن ظاہر مراد اوس سی اشراق ہی **ع** **وعن** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ رَاٰی قَوْمًا یُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰی فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِیْ غَیْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق دیکہا اونہون نی ایک قوم کو کہ نماز پڑہتی ہین وقت ضحی کی پس کہا تحقیق جانتی ہین یہہ لوگ یعنی احادیث و اخبار سی کہ تحقیق نماز غیر اس وقت کے بہتر ہی یعنی ثواب اوسکا بہت ہوتا ہی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نماز بہت جوء کہ مینی اونکی طرف اللہ کے اوسوقت کہ گرم ہون بچے یا اونٹونکی یعنی پاون اونکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جانتے ہین لوگ یعنے زید نی انکار کیا اونپر کہ اول وقت نماز چاشت پڑہتی تہی و نہ صبر کیا وقت مختار تک یعنی کیونکر نماز پڑہتی ہین باوجود علم اپنی کی ساتہہ اسکی کہ نماز غیر اس وقت میں افضل ہی اور گرم ہون بچے اونٹون کی یعنی جسوقت شدۂ گرمی ہی سیر گرم ہو جاوے کہ اونٹون کی بچون کی پاون جلنی لگین اوسوقت نماز چاشت کے پڑہنی

بہتر ہی اور ایسی گرمی قریب دوپہر دن کے ہوتی ہی اور اسوقت مین فضل اسلیے ہی کہ اسوقت دل چاہتا ہی آرام کرنیکو پس اسوقت مین نماز نہین پڑہتی مگر جو کہ رجوع رکہتی ہین درگاہ حق مین اور نام اس نماز کا صلوٰۃ الاوابین معلوم ہوا اور اسحدیث سی صریح معلوم ہوا وقت چاشت کا ۱۲ منہ

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی الدرداء وابی ذر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال یا ابن آدم اترکع لی اربع رکعات من اول النہار اکفک اخرہ رواہ الترمذی ورواہ ابوداؤد والدارمی عن نعیم بن ہمار الغطفانی واحمد عنہم اور روایت ہی ابی درداء اور ابی ذر سی کہ کہا دونو نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درحالیکہ نقل کرتے ہوا لی ہی جناب باری تعالیٰ سی کہ وہ فرماتا ہی ای بنی آدم نہ پڑہ خالص میرے لیی چار رکعتین اول دن مین کفایت کرونگا تجکو اوسدن کی شام تک روایت کی اسکو ترمذی نے اور روایت کی ابوداؤد اور دارمی نے نعیم بن ہمار غطفانی سی اور احمد نے ان سب سی **ف** کفایت کرونگا تیری حاجتون کو اور دفع کرونگا اوسچیز کو کہ برا جانتا ہی تو یعنی دل اپنا فارغ رکہہ میرے عبادت کی لیی اول روز مین فارغ کرہون گا دل تیرا آخر روز تک بسبب جلب حاجت روائی تیری کی من کان للہ کان اللہ لہ اور ہمیہ چار رکعتین اشراق کی مین یا چاشت کی ۱۲ منہ **وعن** بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الانسان ثلثمائۃ وستون مفصلا فعلیہ ان یتصدق عن کل مفصل منہ بصدقۃ قالوا ومن یطیق ذلک یا نبی اللہ قال النخاعۃ فی المسجد تدفنہا والشیء تنحیہ عن الطریق فان لم تجد فرکعتا الضحیٰ تجزیک رواہ ابوداؤد اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہی کہ آدمی مین تین سو ساٹہہ بند ہین پس آدمی پر لازم ہی ہمیہ کہ تصدق کرے ہر بند اپنی کی صدقہ کہا صحابہ نے کون ہی کہ طاقت رکہی اسکی ای نبی اللہ کی فرمایا تہوک کہ مسجد مین پڑا ہو دفن کردینا اوسکا یعنی ہمیہ ہی ایک صدقہ ہی اور دور کردینا ایک چیز کا راہ سی یعنی موذی چیز کا مانند نجاست اور پتہر اور کانٹی کی ہمیہ ہی ایک صدقہ ہی پس اگر نہ پاوی تو یعنی کوئی چیز صدقون مین سی بقدر تین سو ساٹہہ کی پس دو رکعتین ضحی کی پڑہنی کفایت کرتی ہین تجکو یعنی ہر احتیاج اور صدقہ کی نہین ہے روایت کی ہمیہ ابوداؤد نے **ف** لازم سی مراد تاکید ہی وجوب شرعی اسلیی کہ کسی نے واجب نہین کہا ہی دو رکعتون ضحی کو اور صدقات مذکورہ کو اگرچہ واجب ہین شرعاً اور عقلاً شکر ان نعمتون پر اجمالاً اور تفصیلاً اور اسحدیث مین اشارہ ہی طرف نماز اشراق کی ۱۲ منہ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الضحیٰ ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ لہ قصرا من ذہب فی الجنۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہی وقت ضحی کی بارہ رکعتین بناتا ہی اللہ اوسکی لیی محل سونیکا بہشت مین روایت کی ہمیہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ ہمیہ حدیث غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو یعنی اسکی اسناد کو مگر اسی وجہ سی یعنی جو کہ ذکر کی ترمذی نے اپنی کتاب مین **وعن** معاذ بن انس الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوٰۃ الصبح حتی یسبح رکعتی الضحیٰ لا یقول الا خیرا غفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر رواہ ابوداؤد اور روایت ہی معاذ بن انس جہنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیٹہا رہی یعنی ہمیشہ رہی اپنی نماز کی جگہہ مین اوسوقت سی کہ پڑہی نماز صبح کیسی یہان تک پڑہی دو رکعتین ضحی کی یعنی بعد طلوع اور بلند ہونی آفتاب کے نہ کہتا ہو یعنی مابین اسکی مگر نیک بات تو بخشی جاتی ہے اوسکی لیی گناہ اوسکی اگرچہ بہت ہون جیسا کف دریا کی سی روایت کی ہمیہ ابوداؤد نے **ف** جو شخص بیٹہا رہی الخ ملا علی قاری کی شرح سی ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ مراد یہہ ہی کہ ہمیشہ مشغول رہی ذکر و فکر مین اور اور نیک کامون مین مثل سیکھنی سیکھلانی علم کی اور وعظ اور نصیحت کے اور ملوث کرنی بیت اللہ کے بعد فارغ ہونیکی نماز صبح سی یہان تک کہ پڑہی دو رکعت ضحیٰ کی خواہ مسجد مین ہو خواہ گہر مین اور اسکی مابین مین سوا کلام نیک کے نکری تو بخشی جاتی ہین صغیر گناہ اور احتمال ہی کہ کبیرہ بھی بخشی جاوین انتہی پس اونکی تقریر سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ جو فرمایا کہ بیٹہا رہی نماز کی جگہہ یہہ بطور تمثیل کی فرمایا ہی اور مراد مشغول رہنا ذکر اللہ اور اچہی کامون مین ہی اور حضرت شیخ رحمی لکہا ہی کہ مراد ضحیٰ سی نماز اشراق کی ہی اور اور حدیثون مین ضحیٰ سی احتمال اشراق اور چاشت دونونکا ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ثواب حبب ہوتا ہی کہ نماز ہی کی جگہہ بیٹہا رہی اور اگر اوٹہہ کر خلوت مین جاکر مشغول عبادت مین ہو یہہ ثواب نہین پاتی گا اور بیچہ وصیتون مشایخ کی مذکور ہی کہ اگر ڈر پریشانی کا ہو یا راہ پادی خلوۃ مین جاوی و مشغول ہووے اور لکہا ہی علمانی کہ اسوقت مین قبلہ رخ بیٹہنی کو ہاتہہ سی ندیوی اور اگر نیند آوی دفع کری شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی نے کہا ہی کہ عمل کرجاوی اوسکی دنیا مین فی الحال ہے نورانیت باطن کی ہوتی ہی یہہ عمل ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کی محافظت کری اور پڑہوکا نماز ضحیٰ کی تو بخشی جاتی ہین اوسکی گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّهَا کَانَتْ تُصَلِّی الضُّحٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِیْ اَبَوَایَ مَا تَرَکْتُهُمَا رَوَاهُ مَالِکٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ وہ پڑہتی تہین نماز ضحیٰ کی آٹہہ رکعتین پہر کہتین کہ اگر زندہ کیجاوین میری لیی ماں باپ میری لیی نہ چہوڑون مین اس نماز کو روایت کی یہہ مالک نی **ف** یہہ تعلیق بالمحال ہی ساتہہ قصد مبالغہ کی کہ اس نماز کی لذت مجہی ایسی حاصل ہی کہ اگر میری ماں باپ بہی زندہ ہوون باوجودیکہ اونکا زندہ ہونا محال ہی اور نہایت خوشی ہوتی ہی اونکی ملاقات کی تو بہی مین اس نماز کو نہچہوڑون اسمین رغبت دلائی اس نماز کی محافظت و مداومت پر ۱۲ ع **وعن** اَبِیْ مُعَیْلِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَدَعُهَا وَیَدَعُهَا حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُصَلِّیْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی نماز ضحیٰ کی یہان تک کہ کہتی ہم کہ نہچہوڑینگے اوسکو یعنی کبہی اور چہوڑتی اوسکو یعنی کبہی یہان تک کہتی ہم کہ نہ پڑہینگے اس نماز کو روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنے جیسیکہ عادت شریف تہی ادا کرنی نوافل مین کہ ہمیشہ نکرنی تہی واسطی شفقت کی امت پر تا انپر لازم نہوجاوی اور حکم اسکی فرضیت کا نہ نازل ہوا اور یہہ حکم فعل آنحضرت ہی کا تہا کہ ایک فعل حضرت کی التزام سی فرض ہوجاتا تہا اور اگر امت اب التزام کرین مستحب ہے ۱۲ ع **وعن** مُوَرِّقٍ الْعِجْلِیِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ یُصَلِّی الضُّحٰی قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَاَبُوْبَکْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَظُنُّهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مورق عجلی سی کہ کہا کہا مینی واسطی ابن عمر کی کہ نماز پڑہتی ہو تم ضحیٰ کی کہا نہین کہا مینی پس عمر یعنی وہ بہی پڑہتی تہی کہا نہین کہا مینی پس ابوبکر یعنی وہ بہی پڑہتی تہی کہا نہین کہا مینی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کہ نہین گمان کرتا مین حضرت کو بہی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** ابن عمر نی جو اس نماز کی نفی کی تو تاویل اوسکی یہہ ہے کہ مراد اونکی یہہ تہی کہ مسجد مین نہ پڑہتی تہی یا یہہ کہ ابن عمر کو فعل آنحضرت کا اور امر اون کا نہ پہونچا ہوگا یا ہمیشہ پڑہنی کا انکا رکہا کہ حضرت نی ہمیشگی نہین کی اسپر واسطی خوف فرض ہوجانیکی اور اصل نماز یہہ ثابت ہی حضرت سی بہت روایتون سی کہا ملا حنفی نی کہ شک نہین اسمین کہ اونکو گمان بعد حضرت کی خوف فرض ہوجانی کا پس صواب یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ مواظبت کرنی اسپر مستحب ہی اور یہی مذہب ہے اکثر علما اور مشایخ کا ۱۲ ع

باب التطوع

باب ہی بیچ بیان نماز نفل کے **ف**

اطلاق تطوع کا اکثر غیر روایت پر یعنی غیر سنتون موکدہ پر آتا ہی شرح وایکی وجہ تسمیہ کی حضرت شیخ نی زجمہ مین لکھی ہے جو چاہی دیکھلی **الفصل الاول** فصل ہیں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال عند صلوٰۃ الفجر یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال ما عملت عملا ارجی عندی انی لم اتطہر طہورا فی ساعۃ من لیل او نہار الا صلیت بذلک الطہور ما کتب لی ان اصلی متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلال کو وقت نماز فجر کی ای بلال بیان کر روبرو میری بہت امید رکھا گیا عمل کہ کیا تو نی اسلام مین یعنی کونسا عمل ہے تیری پاس کی امید وسکی ثواب کی بہت کہتا ہی اسلیی کہ بتحقیق سنی مینی آواز پاپوشون تیری کی آگی اپنی بہشت مین عرض کیا بلال نی کہ نہین کیا مینی کوئی عمل کی بہت امید رکھا گیا ہو نزدیک میری اسکے عمل ہی کہ بتحقیق مینی نہین طہارت کی کوئی طہارت کسی وقت مین رات کو یا دن کو مگر نماز پڑہی مینی ساتہہ اوس طہارت کی اوسقدر کہ مقدر کی گئی میری لیے یہ کہ نماز پڑہون مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مینی آواز یہ ایک مرتبہ کہ کشف کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم غیب سی نیند مین یا جاگتی مین یا دیکہا سب معراج مین اور آگی جلنا بلال کا ایسا تہا جیسی خادم جلتی ہین مخدومون کی آگی اور طہارت شامل ہی وضو اور غسل اور تیمم کو اور اسکے حدیث مین بیان ہی اوس نماز کی فضیلت کا کہ بعد وضو کی پڑہی جاتی ہین کہ اوسکو شکر الوضو کہتی ہین ۱۲ منہ ج **وعن** جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلہا کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول اذا ہم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان ہذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری وآجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ہذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری وآجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ قال ویسمی حاجتہ رواہ البخاری اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہلاتے ہمکو دعا استخارہ کی ہیچ سکہلاتے ہمکو سورۃ قرآن کی یعنی بہت اہتمام تہا اسکی سکہلانی کا فرمایی جب قصد کری ایک تمہارا کسی کام کا پس چاہیی کہ پڑہی دو رکعتین سوای فرض کی پہر چاہیی کہ کہی یا الہی بتحقیق مین طلب خیر کی کرتا ہون تجسی ساتہہ سے اعانت علم تیری کے اور طلب قدرت کی کرتا ہون تجسی سے اوپر پانی خیر کی اور حاصل کرنی اوسکی بواسطہ قدرت تیری کے اور مانگتا ہون تجسی فضل تیرا یسی بڑا ہی پس بتحقیق تو قادر ہی یعنی ہر چیز پر اور نہین مین قادر یعنی کسی چیز پر مگر ساتہہ قدرت تیری کی اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو جاننی والا غیبون کا ہی یا الہی اگر تو جانتا ہی کی یہ کام کہ مین قصد اوسکا کرتا ہون بہتر ہی میری لیی دین میرین اور دنیا میرین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میرین یا فرمایا پیچہ اس جہان کے اور دیر جہان کے پس مہیا کر اوسکو میری لیی اور آسان کر اوسکو میری لیی پہر برکت کر اوسمین میری لیی اور اگر جانتا ہی تو یہ کہ کام بڑا ہی میری لیی دین میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میرین یا فرمایا ایجہان مین اور اور جہان مین پس پہیر اوسکو مجسی اور پہیر مجکو اوسسے اور مہیا کر میرے لیی جہان ہو پہر راضی کر مجکو ساتہہ اوسکی کہا راوی نی اور نام لیوی حاجت اپنی کا یعنی تر دیک لفظ بدلا مگر کے روایت کے یہ بخاری نی **ف** قصد کری کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکی بہلائی مین مانند سفر اور تجارۃ کی اور نکاح اور مانند انکی نہ مانند کہانی اوپر مینی مقرر کی کہ اسمین استخارہ نہین چاہیی اور اگر وہ کام خیر محض ہو استخارہ اوسمین باعتبار تعین وقت کی یا حالت مخصوص کے ہوگا اور استخارہ نکیا جاوے

پیہ کرنی واجب اور مستحب کے اور چھوڑنی حرام اور مکروہ کی پس استخارہ کی برکت سی جو بات کہ اسکی حق مین مناسب ہوتے ہی اوسپر دل قرار پکڑ جاتا ہی اور پڑہی دو رکعت اگر دو رکعت سنتون معمولی اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو مین سی ہی پڑہ کر یہہ دعا پڑہی جائز ہی لیکن اولی یہہ ہی کہ دو رکعت جدی پڑہے ساتہہ نیت استخارہ کی اور جسوقت چاہی پڑہی سوای اوقات مکروہہ کی اور سورۃ جونسی چاہی پڑہی و بعضی روایت مین ہے کہ قل یا ورقل ہو اللہ پڑہی و راو عاجل امری مین لفظ او کا شک راوی کی لیی ہی یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نی فی دینی و معاشی عاقبۃ امری فرمایا یا ان تینون لفظونکی جگہہ عاجل امری و آجلہ فرمایا او ر افضل یہہ ہی کہ دونون جملہ پڑہی اور نام لیوی حاجت اپنی کا یعنی لفظ ہذا الامر کہ حدیث مین واقع ہی بطریق عموم کی استخارہ کرنیوالی کی عبارت مین ہی مرخاص شی کو رہو مثل ہذا السفر و ہذا الاقامۃ اور مانند انکیکی اور جائز ہی کہ ہذا الامر کہی اور رہیر نام حاجت کا لیوی اور ایک روایت مین استخارہ مختصر یہہ منقول ہی اگر جلدی ہو یہہ پڑہی اللہم خرلی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری یعنی ای اللہ پسند کر میری لیی اور اختیار کر میری لیی یعنی جو مناسب جانے تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میری کی و حضرت انس رضی سی روایت ہی کہ فرمایا او نکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای انس جو قصد کری تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالی سی و سکی لیی سات بار پہر دیکہہ کہ جو کچہہ کہ تیری دل مین القا ہوا وس مین جرأت کر کہ وہی بہتری ہے ع ہذا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** علی قال حدثنی ابو بکر و صدق ابو بکر و قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطهر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرأ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسهم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبهم رواہ الترمذی و ابن ماجۃ الا ان ابن ماجۃ لم یذکر الآیۃ

روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ کہا حدیث کی مجکو ابو بکر نی اور سچ کہا ابو بکر نی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین کوئی شخص کہ گناہ کری گناہ کر نا پہر کہڑا ہو پس وضو کری پہر نماز پڑہی پہر بخشش چاہی گناہون کی اللہ سی مگر کہ بخشتا ہی اللہ اوسکو پہر پڑہی یہہ آیت اور وہ لوگ کہ جسوقت کرتی ہین گناہ یا بیحیائی کی یعنی کبیرہ گناہ مانند زنا اور کہنی کلمہ کفر وغیرہ کی یا ظلم کرتی ہین اپنی جانون پر یعنی صغیرہ گناہ کرتی ہین مانند بوسہ لینی اجنبی عورۃ یا لڑکے کی اور مساس کی و نظر حرام کرنی کی اور مانند انکیکی یاد کرتی ہین اللہ کو یعنی عذاب اوسکیکو پس طلب بخشش کے کرتی ہین واسطی گناہون اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ نی مگر یہہ کہ ابن ماجہ نی نہین ذکر کی آیۃ **ف** سچ کہا ابو بکر نی یہہ جملہ معترضہ ہی بیان کیا اوسکو حضرت علی رضی واسطی اظہار بزرگی اور نہایت سچی ہونی ابو بکر کی اور وہ ایسی سچی تہی جنکا نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی صدیق رکہا ہا اور آیا ہے کہ عادۃ حضرت علی رضی کی یہہ تہی کہ قبول نکرتی تہی حدیث یہان تک کہ قسم دی لیتی راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہی مینی یون حضرت کی سنا و لیکن جب حضرت ابو بکر ہی کوئی حدیث سنتی قبول کر لیتی بغیر قسم کی او پس وضو کری و غسل فضیلت ہی و ساتہہ ٹہنڈی پانی کی کہلے اور پہر نماز پڑہی یعنی دو رکعت پہلی رکعت مین قل یا پڑہی اور دوسری مین قل ہو اللہ اس نماز کو نماز توبہ کہتی ہین اور رہیر بخشش چاہی مراد بخشش چاہنی سے یہہ کہ توبہ کری ساتہہ ندامت کی اور اوس گناہ کو چہوڑ دی و قصد کری کہ آیندہ کبہی نہ کرونگا اور تدارک کری حقوق کا اگر اسکی ذمہ پر کسیکی حق ہون اور پڑہی حضرت نی آیۃ بطور سند کی کہ اللہ تعالی بہی اسیطرح فرماتا ہی اور بعد لفظ اذنوبہم کی یون ہی و من یغفر الذنوب الا اللہ و لم یصروا علی ما فعلوا و ہم یعلمون اولئک جزاہم مغفرۃ من ربہم و جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا و نعم اجر العاملین یعنی اور کون ہے کہ بخشی گناہون کو بغیر خدا کی اور ہمیشہ نہین رہتی اوسچیز پر کہ کیا یعنی گناہ اور وہ جانتی ہین یعنے ہیشگی نہین کرتے بری فعل اپنی پر جان بوجہکر بلکہ بجہل صادر ہوے گناہ کی توبہ کر ڈالتے ہین یہہ گروہ ہے

جزا اونکی بخشش ہے پروردگار اونکی کی طرفسی اور باغ ہین کہ چلتی ہین اونکی نیچی نہرین ہمیشہ رہینگی اونمین ف لفظ والذین کہ پہلی آیۃ مین ہی مستدا ہی اور لفظ اولئک کہ دوسری آیۃ مین ہی خبر اوسکی ہی سمجھنی والا مطلب اسکا سمجھہ لیگا اور جو تفصیل اسکی اس مقام کو دیکھنا چاہی کسی تفسیر مین دیکھی ع **وعن** حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا حزبہ امر صلی رواہ ابوداود اور روایت ہی حذیفہ سے کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ پہنچتی اونکو کوئی مصیبت نماز پڑہتی روایت کی یہہ ابوداود نی ف یعنے جب حضرتکو کوئی مصیبت درپیش آتی تو نماز پڑہتی واسطی خلاصی غم کی اور واسطی بجالانی حکم الہی کی کہ فرمایا ہی یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ یعنی اے ایمان والو مدد چاہو ساتہہ صبر اور نماز کی اور لکہا ہی علمانی کہ حکمت اسمین یہہ ہی کہ جب مشغول ہوتا ہی آدمی عبادتمین تو کہل جاتا ہی اوسپر عالم ربوبیت کا اور جب کہل گیا عالم ربوبیت کا تو دنیا از خود بالکل حقیر ہوجاتی ہی پس آسان ہوتا ہی دلپر نہ ہونا دنیا کا اور ہونا اوسکا پس متوحش نہین ہوتا نہونی اوسکیسی اور نہ خوش ہوتا ہی ہونیسی جیسکہ کہا گیا ہی کہ اگر ہی تو غم نہین اور اگر نہین تو غم نہین ع **وعن** بریدۃ قال اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا بلالا فقال بما سبقتنی الی الجنۃ ما دخلت الجنۃ قط الا سمعت خشخشتک امامی قال یا رسول اللہ ما اذنت قط الا صلیت رکعتین وما اصابنی حدث قط الا توضأت عندہ ورأیت ان للہ علی رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہما رواہ الترمذی ع اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس بلایا بلال کو یعنے بعد نماز صبح کے پس فرمایا ساتہہ کیچیز کی پہل کی تو نی مجہی طرف بہشت کی نہین داخل ہوا مین بہشت مین کبہی مگر سنی مینی آواز پاپوش تیری کی آگی اپنی کہا بلال نے یا رسول اللہ نہین اذان دی مینی کبہی مگر کہ پڑہی مینی دو رکعتین اور نہین پہنچا مجکو بیوضو ہونا کبہی مگر کہ وضو کیا مینے اوسی وقت اور آنحسیا رکیا مینی یہہ کہ اللہ کی لیی مجیر مین دو رکعتین یعنی لازم کین مینی اپنی پر دو رکعتین اور مواظبت کی اونپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بسبب انہین دو چیزون کی پہنچا تو اوس درجہ کو کہ پہنچا روایت کی یہہ ترمذی نی ف یعنی حضرت نی بلال کو آگی اپنی دیکہا بطور خادمون کے سبب اوسکا پوچہا کہ کونسا عمل تو نی کیا ہی کہ اوسکی سبب سے ساتہہ اس خدمت خاص کے مشرف ہوا پس آگے چلنے سی مراد یہہ ہی اور ظاہر معنی اسکی یعنی درست نہین اس لیی کہ کسی نبی کو بہی یہہ رتبہ نہین ہونیکا کہ حضرت پر سبقت لیجاوی چہ جای کہ کوئی امتی اور سبب انہین دو نو چیزونکی یعنی ہمیشہ باوضو رہنی کی اور نماز پڑہنی کی کہ جسکو شکر الوضو کہتی ہین ع **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ حاجۃ الی اللہ او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ فلیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالی ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العلمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا حاجۃ ہی لک رضی الا قضیتہا یا ارحم الراحمین رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو اوسکو کوئی حاجت طرف اللہ کی یا طرف کسی نبی آدم کی یعنی حاجت دینی یا دنیوی پس چاہیی کہ وضو کری پس اچہا وضو کری یعنی ساتہہ رعایت آداب کی پہر پڑہی دو رکعتین پہر تعریف کری اللہ تعالی کی اور درود بہیجی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بخشش کرنیوالا پاک ہی اللہ

پروردگار عرش بڑیکا اور سب تعریف واسطی اللہ کی ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی سوال کرتا ہون مین بخشی عمل کر سبب اور ترنی رحمت تیری کی ہون
اور مانگتا ہون عمل کہ حاصل اور لازم ہو سبب اونکی بخشش تیرے اور فائدہ ہرنیکی سی اور سلامتی ہر گناہ سی نہ چھوڑ میری لیی کوئی گناہ مگر کہ بخش
تو اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ کھول دی اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت کہ ہو وہ تیری پسند مگر کہ روا کر تو اوسکو ای ہبت رحم کرنیوالی سب رحم
کرنیوالونسی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** افضل یہہ ہے کہ اوسمین درود التحیات کا پڑہی اور
اس نماز کو صلوٰۃ الحاجت کہتی ہین اور کہا ابن حجر نی کہ مستحب ہے قصد کرنا ہفتی کی صبح کو حاجت اپنی کی لیی بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ جو کوئی صبح کو جاوی ہفتی کی دن بیچ طلب حاجت کی کہ حلال ہو طلب اوسکے پس مین ضامن ہون واسطی روا ہونی اوسکی کی بنوع حاجت اگر
حافظہ درست ہونیکی ہو تو اوسکی لیی صلوٰۃ الحافظہ پڑہی جو کہ حصن حصین مین مذکور ہی اور اس عاجز نی اوسکی شرح ہندمین ساری روایت تفصیل لکھے
ہے جو چاہی اوسمین دیکھہ لے **صلوٰۃ التسبیح** یہہ بیان ہی صلوٰۃ تسبیح کا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال للعباس بن عبد المطلب یا عباس یا عماہ الا اعطیک الا امنحک الا اخبرک الا افعل بک عشر خصال
اذا انت فعلت ذلک غفر اللہ لک ذنبک اولہ واٰخرہ قدیمہ وحدیثہ خطأہ وعمدہ صغیرہ
وکبیرہ سرہ وعلانیتہ ان تصلی اربع رکعات تقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب وسورۃ فاذا
فرغت من القراءۃ فی اول رکعۃ وانت قائم قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر خمس عشرۃ
مرۃ ثم ترکع فقولہا وانت راکع عشرا ثم ترفع راسک من الرکوع فقولہا عشرا ثم تھوی
ساجدا فقولہا وانت ساجد عشرا ثم ترفع راسک من السجود فقولہا عشرا ثم تسجد فقولہا
عشرا ثم ترفع راسک فقولہا عشرا فذالک خمس وسبعون فی کل رکعۃ تفعل ذالک فی اربع
رکعات ان استطعت ان تصلیہا فی کل یوم مرۃ فافعل فان لم تفعل ففی کل
جمعۃ مرۃ فان لم تفعل ففی کل شہر مرۃ فان لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ فان لم تفعل
ففی عمرک مرۃ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر وروی
الترمذی عن ابی رافع بنحوہ روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی عباس ابن عبد المطلب کے
ای عباس چچا میرے کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دونمین تجکو کیا نہ خبر دونمین تجکو کیا نہ کرونمین تجکو ساتھ دس خصلتون کا جو وقت کرے تو یہہ بخشی اللہ
تیری لیی گناہ تیری پہلی اور پچھلی اور پرانی اور نئی چوک کر اور جانکر چھوٹی اور بڑی چھپی اور ظاہر یہہ کہ نماز پڑہ تو چار رکعتین پڑہ ہر رکعت مین سوا
فاتحہ اور کوئی سورۃ پس جبکہ پڑہ چکی تو قرارۃ پہلی رکعت مین اور تو کہڑا ہو کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پہر رکوع کر پس
کہہ ان کلمونکو رکوع مین دس بار یعنی بعد پڑہنی سبحان ربی العظیم کی پہر اوٹہا تو سر اپنا رکوع سی پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی
پہر جہک تو سجد مین پس کہہ ان کلمونکو دس بار یعنی بعد سبحان ربی الاعلی کی پہر اوٹہا سر سجدے سی کہہ ان کلمونکو دس بار پہر سجدہ کر پہر کہہ ان کلمونکو دس بار پہر اوٹہا
تو سر اپنا سجدے سی پس کہہ ان کلمون کو دس بار پس یہہ تسبیحات پچہتر بار ہوئین ہر رکعت مین کر تو یہہ چارون رکعت مین اگر طاقت رکہی تو پڑہنی اس نماز کی ہر دن مین
ایکبار پس پڑہ پس اگر نہ پڑہ سکی ہر روز پس ہر ہفتہ مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکی ہر ہفتہ مین پس ہر مہینی مین ایکبار پس اگر پڑہ سکی ہر مہینی مین پس ہر برسمین ایکبار
پس اگر نہ پڑہ سکی ہر برسمین پس تمام عمر مین ایکبار روایت کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین اور روایت کے ترمذی نے

ابی رافع سی مانند اسکی ف کیا نہ اورون مین تجکو مناسب ہو خصلتو نکا یعنی ایسی چیز بتاتا ہون کہ اوس سے دس طرح کی گناہ تیری جو کہ حدیث مین مذکور ہوئی بخشی جاوین و بعضون نے کہا ہی کہ مراد دس خصلتون سی دس بار تسبیح کہنی ہین سوا قیام کی اور ساقط ہوا ہی مشکوٰۃ مین سی لفظ عشر خصال کا بعد لفظ وعلانیتہ کی اور اصول مین وہ موجود ہی چنانچہ خصن حصین مین بھی ہی اسیلی طیبی نی لکھا ہی کہ بہت مناسب بنظر سیاق حدیث کی یہہ ہی کہ مراد دس خصلتون سی یہہ ہون دو رکعت پڑہنی اور دوسری فاتحہ پڑہنی اور تسبیری ضم سورہ کرنی اور چوتھی پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام مین پانچوین دس بار رکھنا اونکا رکوع مین چھٹی دس بار رکھنا اونکا قومہ مین ساتوین دس بار رکھنا اونکا پہلی سجدہ مین آٹھوین دس بار رکھنا اونکا جلسہ مین نوین دس بار رکھنا اونکا دوسری سجدہ مین دسوین دس بار رکھنا اونکا جلسہ استراحت مین نہتی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ اس نماز مین یہہ سورتین پڑہین الہکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ احد اور بعضی روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور سورہ اخلاص پڑہنی آئی ہین اور یہہ تسبیحات قعدون مین التحیات کی پہلی پڑہی بخلاف اور ارکان کی اور جلال الدین سیوطی رح نی لکھا ہی امام احمد سی کہ پڑہی صلوٰۃ تسبیح مین پہلی سلام کی یہہ دعا اللھم انی اسالک توفیق اہل الہدی واعمال اہل الیقین ومناصحۃ اہل التوبۃ وعزم اہل الصبر وجد اہل الخشیۃ وطلب اہل الرغبۃ والتعبد اہل الورع وعرفان اہل العلم حتی اخافک اللھم انی اسالک مخافۃ تحجزنی عن معاصیک حتی اعمل باطاعتک عملا احق بہ رضاک وحتی انا صحک بالتوبۃ خوفا منک وحتی اخلص لک النصیحۃ حیاء منک وحتی اتوکل علیک فی الامور کلہا وحسن ظن بک سبحان خالق النور رواہ ابو عبد العزیز بن داود رح نی لکھا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری جنت کا لازم کری اپنی پر صلوٰۃ تسبیح اور ابو عثمان زاہد نی کہا ہی کہ نہ دیکہی مینی کوئی چیز دفع سختی اور غم کی ایسی مثل صلوٰۃ تسبیح کی اور اکثر اماموں و بزرگونکا اسپر عمل رہا ہی و مستحب ہی پڑہنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈہلی اور اگر اسمین احتیاج سجدی سہو کی پڑی تو اون سجدون مین تسبیحات نہ پڑہی کہ تین سو سی زیادہ ہو جائین گی اور درجہ اعتدال کا مومن کے لیی یہہ ہی کہ پڑہا کری اس نماز کو ہر جمعہ مین چنانچہ عمل عبد اللہ ابن عباس کا اسی پر رہا کہ پڑہتی تہی اس نماز کو جمعہ کی دن بعد زوال کی اور پڑہتی تہی دسمین سورتین جو مذکور ہوئین مین ۔ ح ۔ ع ۔ فخر **وعن** ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیمۃ من عملہ صلوٰتہ فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فریضتہ شیء قال الرب تبارک وتعالی انظروا ھل لعبدی من تطوع فیکمل بہا ما انتقص من الفریضۃ ثم یکون سائر عملہ علی ذلک وفی روایۃ ثم الزکوٰۃ مثل ذلک ثم تؤخذ الاعمال علی حسب ذلک رواہ ابو داود ورواہ احمد عن رجل اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا نی تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جاویگا ساتہہ اوسکی بندہ دن قیامت کے اعمال اوسکی سی نماز اوسکی ہی پس اگر درست ہوئی نماز یعنی صحیح ادا ہوئی یا مقبول ہوئی تو مخصلے ہوا اور نجات ہوئی اور اگر فاسد ہوئی نماز یعنی نہ ادا کی گئی یا ادا کی گئی غیر صحیح یا غیر مقبول پس تحقیق نا امید ہوا یعنی ثواب سی و رزیانکار ہوا یعنی لیسبب واقع ہوا عذاب کے پس اگر ناقص ہوئی نماز فرض مین سی کچہہ چیز یعنی کوئی فرض نماز کا یا واجب یا سنت موکدہ فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنی فرشتونکو دیکہو کیا ہی اسطی بندہ میرے کچہہ سنت یا نفل یعنی صحیفہ اعمال مین پس پورا کیجائیگی ساتہہ اوسکی وہ چیز کہ ناقص ہوئی فرضون مین سی یعنی مقدار اوسکی پھر ہونگی باقی عمل اوسکی اسی طور پر اور ایک روایت مین پھر زکوٰۃ مانند اسکی پھر لیی جاوینگی اعمال اسی طور پر روایت کیا یہہ ابو داود نی اور روایت کیا یہہ احمد نی ایک شخص سے ف اور روایت مین یا ہی کہ اول جو قیامت مین حکم کیا جاویگا درمیان بندون کی خون ہوگا وجہ تطبیق کی ان دونون حدیثون مین یہہ ہی کہ اللہ کے

حقوق مین سی پہلی مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندون کی حقوق مین سے پہلی خون کا اور باقی عمل اسی طور پر یعنی مثلاً اگر روزے فرض مین کچھ نقصان ہوا ہوگا تو روزی نفل سی اوسی پورا کر دینگی اور اگر زکوٰۃ مین نقصان ہوا ہوگا تو صدقہ نفل سی پورا کر دینگی اور حج مین نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل یا عمریسی پورا کرینگی اور اگر کسی کا حق اسپر ہوگا تو اوسکے اعمال صالحہ سی بقدر اوسکی لیکر حق والیکو دینگی اسیطرح حال اور اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت مین ذکر زکوٰۃ کا بعد نماز کی صریح آیا بعد اوسکی ذکر باقی اعمال کا علی العموم کیا ہ ح ہ **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْھِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْہُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین متوجہ ہوتا ساتھہ رحمت کی اللہ تعالےٰ واسطی بندی کی ہیچ کسی عمل کے بہتر دو رکعتون سی کہ پڑہی اونکو یعنی نماز افضل سب اعمال سی ہی اور عنایت اللہ تعالیٰ کی بندی پر اوسمین زیادہ ہی اور عملون سی اور تحقیق نیکی البتہ چھڑکی جاتی ہی اوپر سر بندی کی یعنی نازل ہوتی ہی رحمت اور ثواب کا نیکی کا ہی جب تک کہ ہوتا ہی نماز اپنی مین اور نہین نزدیکی حاصل کی بندون نی طرف اللہ کی ساتھہ مانند اوسچیز کی کہ نکلی اوس سی یعنی قرآن یعنی جیسی قرآن پڑہنی سی قرب الٰہی ہوتا ہی ایسا اور کسی چیز سی نہین ہوتا روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی **باب صلوٰۃ السفر** باب ہی بیچ نماز سفر کے **ف** کسی امام اور عالم کو خلاف نہین ہی بیچ جائز ہونی قصر کی مسافر کو لیکن ہماری نزدیک قصر واجب ہی اور فرض وقت مسافر پر دو رکعتین ہین چار کی اور امام شافعی کی نزدیک قصر اولی ہی ہ ح ہ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی مدینہ مین چار رکعتین اور پڑہی نماز عصر کی ذی الحلیفہ مین دو رکعتین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی سفر کا کہ جب حضرت نی ارادہ سفر کا کیا حج کی لیی تو ظہر مدینہ مین پوری پڑہی پھر جب نکلی اور ذی الحلیفہ مین پہونچی کہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ تین کوس مدینہ سی ہی نماز عصر کی قصر کی کہ دو رکعتین پڑہین مذہب امام اعظم اور شافعی کا ہی یہی ہی کہ مسافر شرعی جب نکلی شہر کی مکانات سی قصر کری ہ ح ہ **وعن** حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَکْثَرُ مَا کُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُہٗ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حارثہ بن وہب خزاعی سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منا مین دو رکعتین اوسحال مین کہ ہم تہی بہت ایسی کہ نہ تہی کبھی اور بہت امن مین تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ ذکر حجۃ الوداع کا ہی کہ اون دنونمین صحابہ بیشمار تہی اور با امن تہی کفار سی یہہ سبکی کہا کہ مشروع ہونا قصر کا موقوف اوپر خوف فتنہ کی کفار سی نہین جیسا کہ ظاہر قرآن کا دلالت کرتا ہی بلکہ ہر حال سفر مین قصر کرنا چاہیی چنانچہ حدیث آیندہ مین ذکر اوسکا صریح واقع ہوا ہی ہ ح ہ **وعن** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْہُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِھَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا کہا مین واسطی عمر ابن خطاب کی سوای اسکے نہین کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی یہہ کہ کم پڑہو نماز اگر ڈرو تم یہہ کہ فتنہ مین ڈالین تمکو وہ لوگ کہ کافر ہوئی پس تحقیق امن مین ہین ہ

اب تو ہم یعنی خوف جاتا رہا پس کیا وجہ ہی قصر کی کہا عمر نی تعجب کیا میں اوسچیز سی کہ تعجب کیا تو نی اوس سے پس پوچھا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ف ۔ مایا احسان ہی کہ احسان کیا اللہ تعالیٰ نی ساتھ اوسکی تمپر پس قبول کرو صدقہ اوسکا روایت کی یہہ مسلم نی ف الفاظ آیۃ کی جو مذکور ہوئی اوپر سی یون ہی واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ ان ترک اور پس قبول کرو صدقہ اوسکا یعنی خواہ خوف ہو یا نہو اور آیۃ مین قید خوف کی باعتبار عادت اور اغلب کے لگائی ہی کہ اکثر مسافر کو خوف ہوتا ہی خصوصاً اوس زمانی مین کہ کافر دین ایذا مسلمانون کی سخت اور یہہ امر یعنی فاقبلوا جو ہے ابھی ہی پس مؤید ہی قول حنیفہ کا کہ قصر واجب ہے اور اتمام اسکا یعنی پورا پڑہنا اوسکا برا ہی ۔ ع وعن انس قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ فقیل لہ اقمتم بمکۃ شیئا قال اقمنا بہا عشرا متفق علیہ اور روایت ہی اوس سے کہ کہا نکلی ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مدینہ ہی طرف مکہ کی یعنی حجۃ الوداع مین پس تھے نماز پڑہتی دو دو رکعتین یعنی چار کی دو پڑہتی یہانتک کہ پہر آئی ہم طرف مدینہ کی کہا گیا اوسے کہ اوس کی کیا ٹہیری ہی تم مکہ مین کہا یعنی ایک مدۃ کہا ٹہیری ہی ہم مکہ مین دس دن روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف دس دن یون ہوی کہ چوتھی ذی الحجہ کو دان یہہ ہی ہی اور چار دن کی صبح کو روانہ طرف مدینہ کی ہوی پس معلوم ہوا کہ دس روز کی اقامت آدمی مقیم نہین ہوتا یہہ حدیث ظاہر مین مسافی ہی مذہب شافعی کی کہ اونکی مان اگر اقامت کری چار دن تو واجب ہوتا ہی پورا پڑہنا نماز کا تفصیل اسکی آگی مذکور ہووی گی ۔ ع وعن ابن عباس قال سافر النبی صلی اللہ علیہ وسلم سفرا فاقام تسعۃ عشر یوما یصلی رکعتین رکعتین قال ابن عباس فنحن نصلی فیما بیننا وبین مکۃ تسعۃ عشر رکعتین رکعتین فاذا اقمنا اکثر من ذالک صلینا اربعا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سفر کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک سفر پس ٹہیری اونیس ۱۹ دن نماز پڑہتی تہی دو دو رکعتین کہا ابن عباس نی پس ہم نماز پڑہتی ہین دو دو رکعت بیچ اوس منزل کی کہ درمیان ہماری اور درمیان مکہ کی ہی اونیس ۱۹ دن یعنی جب اقامت کرتی ہین ایک منزلمین درمیان مکہ اور مدینہ کی اونیس ۱۹ دن تو دو دو رکعت پڑہتی ہین پس جو قت کہ ٹہیری ہین زیادہ اس سے تو پڑہتی ہین چار رکعت روایت کی یہہ بخاری نی ف پس ٹہیری اونیس ۱۹ دن یعنی ٹہیرے اونیس ۱۹ دن بغیر نیت اقامت کی کہ ارادہ کوچ کا رکہتی تہی آج کل مین اور ابن عباس نے یہہ نکالا اس سے کہ اگر اقامت کری اونیس ۱۹ دن تو قصر کری اور زیادہ رہی تو پوری پڑہی اس بات مین مضر ہین ابن عباس اور رد کیا یہہ مذہب نہین جانا چاہی کہ ہمارے مذہب مین یہہ ہی کہ اگر پندرہ دن کی یا زیادہ اوس سے نیت اقامت کی کری تو نماز پوری پڑہی اور اگر پندرہ دن سے کم نیت اقامت کی کری تو قصر ہی کری اور اگر بغیر نیت اقامت کی برسون رہے تو ہی قصر کری اور یہہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس اور ابن عمر سی کہا یہہ طحاوی نی اور امام محمد کتاب الآثار مین ابن عمر سی لائی ہین کہ وہ آذربیجان مین چھ مہینی رہے کہ ارادہ آج کل چلنی کا کرتی تہی اور نماز مسافرانہ پڑہتی ہی اور اور صحابہ یہی اونکی ساتھ تہی اور انس بہی ساتھ عبد الملک بیٹی مروان کی دو مہینی شام مین رہے دو دو ہی رکعت پڑہتی رہی اور مذہب شافعی مین یہہ ہے کہ اگر نیت چار روز کی اقامت کی کرے سوای دو دن آنی اور کوچ کرنی کی یا زیادہ کی تو مقیم ہوجاتا ہی اور چار رکعت پڑہی اور اگر بغیر نیت اقامت کی ساتھ قصد جلنی آج کل کے زیادہ اٹہارہ دن سے ٹہیری تو پوری پڑہی نماز قول معتمد اونکی مان ہی ہی ۔ ع وعن حفص بن عاصم قال صحبت ابن عمر فی طریق مکۃ فصلی لنا الظہر رکعتین ثم جاء رحلہ وجلس فرای ناسا قیاما فقال ما یصنع ہؤلاء قلت یسبحون قال لو کنت مسبحا اتممت صلوتی صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فکان لا یزید فی السفر علی رکعتین وابا بکر وعمر وعثمان کذلک متفق علیہ اور روایت ہی حفص بن عاصم سی کہ کہا رفاقت کی مینی ابن عمر کی مکہ کی راہ مین پس نماز پڑہا لی ہمکو ظہر کی دو رکعتین پہر آئی ڈیری اپنی مین اور بیٹہی پس دیکہا لوگونکو کہہ رہے ہوئی پس کہا کیا کرتی ہین یہہ کہا مینی نفلین پڑہتی ہین کہا اگر ہوتا مین نفلین پڑہتی والا پوری پڑہتا مین نماز فرض اپنی یعنی اگر یہہ محل ادا کرنے نوافل کا ہوتو پورا پڑہنا فرضونکا اہم اور اولی تہا پس جب فرض قصر کئی گئی تو ترک نفل اولی ہوگا کیونکہ کامل کرنا فرض کا اولی ہی نفل سے صحبت رکہے مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس تہے نہ زیادہ کرتی سفر مین دو رکعتون پر اور صحبت رکہی مینی ابوبکر اور عمر اور عثمان سے اسیطرح یعنی وہی حفر مین زیادہ دو رکعت سی نہ پڑہتی تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ اسمین دلیل ہے اوسکی لیی کہ اختیار کیا ہی یہہ کہ نفل نہ پڑہی سفر مین اور حکم سنن روا تب یعنی معمولی کا فصل دوسیر مین مذکور ہوگا ؛ ع ؛ **وعن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین صلوۃ الظہر والعصر اذا کان علی ظہر سیر ویجمع بین المغرب والعشاء رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتی درمیان ظہر کی اور عصر کی جسوقت کہ ہوتی سفر مین اور جمع کرتی درمیان مغرب اور عشا کی نفل کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر اس حدیث پر عمل ہی شافعیون کا کہ انکی نزدیک سفر مین جمع کرنا درمیان ظہر اور عصر کے درست ہی خواہ ظہر کی وقت مین عصر کو پڑہ لی یا عصر کے وقت مین ظہر کو اسیطرح مغرب و عشا مین یعنی مغرب کے وقت مین عشا پڑہ لی یا عشا کی وقت مغرب اور حنفیون کی نزدیک یہہ حدیث محمول ہی جمع صورۃ پر یعنی ظہر آخر وقت مین پڑہتی اور عصر اول وقت مین پس صورت مین جمع ہوئین اوحقیقت مین دو نمازین اپنی وقت مین اسیطرح مغرب اور عشا مین کرتا نہیں کرتی مغرب کو اول وقت پڑہتی عشا کو ؛ ع ؛ **وعن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی السفر علی راحلتہ حیث توجہت بہ یومی ایماء صلوۃ اللیل الا الفرائض ویوتر علی راحلتہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی سفر مین اپنی سواری پر جسطرف متوجہ کرتی سواری اونکو اشارہ کرتی اشارہ کرنا پڑہتی سفر مین سواری پر نماز شب کے سوائے فرض کی اور وتر بہی پڑہتی اپنی سواری پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نماز پڑہتی سفر مین جسطرف متوجہ کرتی سواری ولیکن وقت تحریمہ کے مواجہ قبلہ کیطرف کرتی جیسیکہ انس کے حدیث مین آیا ہی اور اشارہ کرتی رکوع اور سجود کا اشارہ سی کرتی اور اشارہ سجود کا پست تر اشارہ رکوع سی کرتی اور اس حدیث مین دو حکم مذکور ہوئی ایک تو یہہ کہ سوائے پر نفل پڑہنی جائز ہین اور فرض نہین اگرچہ اس حدیث مین ذکر فرائض نماز کا واقع ہوا ہے لیکن اور حدیثون مین نفل عام آئی ہین پس شامل ہین سنتون موکدہ کو اور سوائے اونکیلئے اور امام ابو حنیفہ سی روایت ہے کہ سنت ہے اور تاکید سنت فجر کی لیی اور ایک روایت مین واجب ہے اور اسی لیی جائز نہین ہی ادا کرنا اونکا بیٹہی ہوئی بغیر عذر کی اور فرض سوائے پر درست نہین مگر بعذر کہ ثلج مین ہو اور غالب ہو اسمین خوف ملاک کا نفس یا مال پر ہو یعنی خوف ہو چور کا یا درندہ کا یا قافلہ سی دور پڑنیکا یا راہ بہول جانی کا یا جانور سرکش ہو کہ اوپر سوار نہو سکی بعد اوتر نیکی یا مصلے بدہا اور ضعیف ہو کہ سوار آپ نہو سکی اور نہ کسیکو بادی کہ سوار کردی اوسکو یا کیچڑ ایسی ہو کہ نماز اوپر ممکن نہو یا عذر مبیحہ کا ہو تو ان صورتون مین فرض سوائے پر جائز ہے اور ضرورتین مستثنی ہین قواعد شرع سی کذا فی شروح الہدایہ اور کہا طحاوی نی کہ وجہ پڑہنی وترون کی سوائے پر ہماری نزدیک یہہ ہے کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ہی وتر سواری پر پہلی حکم کرنی اور تاکید کرنی وترون کی پہر جب تاکید کی بعد اسکی اور نہ رخصت دی بیچ ترک اوسکیلئے اور ترک پڑہتی ہون چنانچہ ثابت ہوا ہی ابن عمر سے کہ وہ نماز پڑہتی تہی یعنی نفل سواری اپنی پر اور وتر پڑہتی تہی زمین پر اور کہتی تہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتی تہی اور امام محمد اپنے موطا مین بہت آثار صحابہ اور تابعین سے لائی ہین کہ وہ اوترتی تہی وترون کی لیے اور ثمنی نی

کہا ہی کی نماز جنازہ اور نماز نذر مانی ہوئی اور سجدہ تلاوت کا کہ زمین پر پڑا ہو سواری پر جائز نہیں اور دوسرا یہہ حکم ہی کہ جائز ہونا نماز کا سواری پر ساتہہ شرط سفر کی ہی چنانچہ جمہور ائمہ اسی پر ہین اور ایک روایت ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے ہے اسیطرح ہی اور صحیح روایت مذہب ابی حنیفہ مین یہہ ہے کہ شرط کیا گیا ہی ہونا مصلے کا باہر شہر کی مسافر ہو یا نہو اور مسافر اگر اندر شہر کی ہو جائز نہین اوسکو نفل پڑہنی سواری پر نزدیک ابو حنیفہ کی اور نزدیک محمد کی جائز ہین لیکن مکروہ اور ابو یوسف نے کہا کہ کچہہ مضائقہ نہین اسکا جدا ازان اختلاف کیا ہی یہین کہ کتنی دور شہر سی پہونچ لی تو نماز سوار پر جائز ہی بعضون نی دو فرسخ کہی ہین بعضون نی تین فرسخ بعضون نی کہا ایک کوس اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی بعد جدا ہونی کی گہرون شہر کی سی جیسا کہ جواز قصر مین آیا ہی ۴ ح ۴ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَاَتَمَّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سب یہہ تحقیق کیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کم رکعتین پڑہین اور پوری بہی پڑہین روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یعنے چار کی دو بہی پڑہین اور پوری چار بہی عمل شافعی کا اسی پر ہی کہ جائز ہی قصر بہی اور پورا پڑہنا بہی سفر مین اور ابو حنیفہ کی نزدیک نہین جائز ہی پورا پڑہنا بلکہ گنہگار ہوتا ہی اور اسکی سند مین ابراہیم بن یحیی ہی پس حدیث ضعیف ہی دلیل کامل نہین ہوسکتی اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہی کہ یہہ حدیث صحیحہ کو نہین پہونچی ہی اور حضرت سی اتمام وجود مین نہین آیا اور دار قطنی اور بیہقی وغیرہما نی جو جائز ہونی قصر اور اتمام کی حدیث روایت کی ہی اور دار قطنی نی کہا ہی کہ اسناد اوسکی صحیحہ ہی پس تعدد صحت ہوسکیگی حمل کی جاویگی اوامر پر یعنی یہہ بات ابتدا مین تہی یہہ قصر ہی مقرر ہوا واللہ اعلم ۴ ح ۴ یا ایک معنی اس حدیث کی یہہ بہی ہوسکتی ہین کہ قصر کیا سنت نی یعنی اون نمازون مین کہ چار رکعت کی ہین اور پوری پڑہی یعنی وہ نمازین کہ تین رکعت اور دو رکعۃ کی ہین پس قصر ہی ہوا اور اتمام بہی یہہ توجیہ خوب ہی کہ اور تکلف نہین کرنا پڑتا ۴ مولانا ۴ و

عن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا جہاد کیا مین نی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حاضر ہوا مین ساتہہ اون کی فتح مکہ مین پس رہے وہ مکہ مین اٹہارہ شب نماز نہین پڑہتی تہی مگر دو رکعتین فرماتی ای اہل شہر کی پڑہو تم چار رکعتین اسلیی کہ تحقیق ہم سفر مین ہین روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اٹہارہ شب رہی اور قصد سفر کا رکہتی تہی کہ آج چلین کل چلین اسلیی اتنی دنون قصر پڑہتی رہی اور فرماتی یعنی بعد سلام پہیرنی کی مقیم مقتدیون کو خطاب کرکر کہ تم چار پوری پڑہو اسطرح کہدینا مستحب ہی امام کو اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر مقیم اقتدا کری مسافر کا تو چار رکعتین پڑہی اور متابعت امام کی نکری باقی نمازین اور مسافر جو اقتدا کری مقیم کا تو متابعت اوسکی کری کہ چار رکعتین پڑہی ۴ ح ۴ و

عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابن عمر کی کہا نماز پڑہی مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی سفر مین دو رکعتین اور بعد اوسکی دو رکعتین یعنی سنت اور ایک روایت

ہیں ہی کہ کہا ابن عمر نے نماز پڑہی میں ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہر میں دو رکعتیں اور سفر میں پس پڑہیں میں ساتہہ حضرتؐ کی شہر میں ظہر کی چار رکعتیں اور بعد اونکی دو رکعتیں یعنی سنت اور پڑہیں میں نماز ساتہہ اونکی سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور پیچھے اون کی دو رکعتیں یعنی سنت اور عصر کے دو رکعتیں اور نہ پڑہی پیچھے اوسکی کچھہ یعنی سنت اور نماز مغرب کی شہر میں اور سفر میں برابر تین رکعتیں اور نہ کم کرتی تہی شہر میں اور سفر میں اور نماز مغرب کی وتر ہی دن کی اور پڑہتی پیچھے اوسکی دو رکعتیں یعنی سنت روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** اس سی معلوم ہوا کہ قصر چار رکعت میں ہی تین میں نہیں اور وتر دن کی ہی یعنی جیسی نماز وتر رات کی ہی یہہ نماز وتر دن کی ہی اور اسمیں تقویت ہی قول ابی حنیفہ کے کہ نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں ساتہہ ایک سلام کی اور کہا ابن ملک نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سنتیں مولی سفر میں ہی پڑہے مانند حضر کی انتہی اور معتمد ہماری مذہب میں یہہ ہی کہ پڑہی اونکو منزل میں اور چہوڑ دی اونکو راہ میں ۱۲ **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جسوقت کہ ڈہلتی دوپہر پہلی اس سی کہ کوچ کریں جمع کرتی درمیان ظہر اور عصر کی اور اگر کوچ کرتی پہلی ڈہلنی دوپہر کی دیر کرتی ظہر کو یہاں تک کہ اوترتی واسطی نماز عصر کی یعنی ظہر ساتہہ عصر کی پڑہتی اور مغرب میں کرتی مانند اسکی جب قبل بتا آفتاب پہلی کوچ کرنیکی جمع کرتی درمیان مغرب اور عشا کی اور اگر کوچ کرتی پہلی غائب ہونی آفتاب کی دیر کرتی مغرب کو یہاں تک کہ اوترتی عشا کی لیجا کر جمع کرتی درمیان دونوں نمازوں کی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے **ف** اس حدیث سی شافعیہ نی جمع تقدیم اور جمع تاخیر ثابت کی ہی یہاں اسکا اوپر ہو چکا ہی کہ اونکی نزدیک سفر میں جمع کرنا دو نماز وں کا جائز ہی اور حنفیہ کہتی ہیں کہ کہا ابوداود نی کہ نہیں ہی یہہ تقدیم وقت کی کوئی حدیث قوی پس کہنا ابوداود کا دلیل ہی اس حدیث کی ضعیف ہونی پر اور ہماری دلیل حدیث صحیحین کے ہی ابن مسعود سی کہ نہیں پڑہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہی ہو کوئی نماز غیر وقت مقرر میں پس تقدیر تعارض کی راجح ہی حدیث ابن مسعود کی بسبب زیادتی فقہ راوی کی اور بسبب اسکے کہ وہ بڑی احتیاط والی تہی ۱۳ **وعن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ وَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهِ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجْهُ رِكَابِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سفر کرتی یعنی نکلتی ستہہ سی مسافر ہوتی یا مقیم ہوتی اور ارادہ کرتی یہہ کہ نفل پڑہیں سامنی کرتی قبلہ کی اونٹنی اپنی پہر تکبیر کہتی پہر پڑہتی نماز جسطرف متوجہ کرتی اونکو سواری اونکی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** امام شافعی کے نزدیک اس صورت میں منہ قبلہ کیطرف کرنا شرط نہیں اور ہمارے نزدیک نفلوں میں شرط ہی نہ فرضوں میں شرط ہی یعنی اگر بسبب عذر کے جو کہ اوپر مذکور ہوئے فرض سواری پر پڑہی تو روبقبلہ ہو کر تکبیر تحریمہ کہنی ضرور ہی ۱۴ **وعن** جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہا بہیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر کسی کام کی پس آیا میں اور حضرتؐ نماز پڑہتی تہی اپنی سواری پر طرف مشرق کی اور کرتی تہی سجدہ پست تر رکوع سی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنے رکوع و سجدہ

دونو نماز وہی کرنی تھی پس جمعہ کی لیے زیادہ ہیکتی اور رکوع کی لیی کرے **الفصل الثالث** یعنی تیسرے **عن** ابن عمر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین وابو بکر بعدہ وعمر بعد ابی بکر وعثمان صدرا من خلافتہ ثم ان عثمان صلی بعد اربعا فکان ابن عمر اذا صلی مع الامام صلی اربعا واذا صلاہا وحدہ صلی رکعتین متفق علیہ

روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منا مین دو رکعتین اور ابو بکر نی بھی بعد حضرت کی اور حضرت عمر نی بھی بعد ابی بکر کے دو رکعتین اور حضرت عثمان نی بھی بارہ مین ابتدا اپنی خلافت مین پہر پڑہین حضرت عثمان نی پیچھی چار رکعتین پس تھی ابن عمر جب پڑہتی نماز ساتہہ امام کی یعنی ساتہہ حضرت عثمان کی پڑہتی چار رکعتین اور جب پڑہتی اکیلی یعنی حالت سفر مین پڑہتی دو رکعتین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف یعنی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر حج کو آتی اور منا مین پہنچتی تو وہان بھی نماز مسافرانہ پڑہتی اور حضرت عثمان نہ سے اوایل خلافت مین قریب بیس برس کے مسافرانہ نماز پڑہی ہے اور بعد اسکی چار پڑہنی لگی وہین سے اسکی کئی لکھی ہین علمانی یا تو یہہ وجہ تھی کہ وہ مقابل ہو گئی تھی مکہ مین چنانچہ احمدنی روایت کیا ہی کہ حضرت عثمان نی منی مین چار رکعتین پڑہین پس لوگون نی اونپہ انکار کیا پس کہا اونہون نی اسی لوگون مین مقابل یعنی قبیلہ دار ہون مکہ کے اور یعنی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جو کوئی مقابل ہوی ایک شہر مین پس پڑہی نماز مقیم کیسی اور لوگون کی انکار کرنی مین اونپر دلیل سے یہی کہ حضرت پوری نماز نہین پڑہتی تھی سفر مین اور قصر لازم ہی والا لوگ انکا کا ہیکو کرتی یا وجہ یہہ ہی کہ موسم حج مین لوگ بہت آتی تھی اور اونمین سے بعضے احکام دین کی مفصل نہین جانتی تھی اونکی وکہا نیکی یہی پڑہتی تھی تا وہ جانین کہ نماز کی چار رکعتین ہین اگر دو پڑہتی تو شاید وہ جانتی کہ نماز کی دو ہی رکعتین ہین یا آنر کو حضرت عثمان موافق حضرت عائشہ کی ہوئی تھی کہ اونکی نزدیک قصر اور اتمام دونو جائز تھی شرح

وعن عائشۃ قالت فرضت الصلوٰۃ رکعتین ثم ہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففرضت اربعا وترکت صلوٰۃ السفر علی الفریضۃ الاولی قال الزہری قلت لعروۃ ما بال عائشۃ تم قال تاولت کما تاول عثمان متفق علیہ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرض کی گئی نماز دو رکعتین یعنے اول دو رکعتین فرض ہوین سفر اور حضر مین پہر ہجرت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرض کیے گئے چار شہر مین اور چہوڑی گئی نماز سفر مین پہلی فرض پر کہا زہری نی کہا مین نی واسطے عروۃ کی کیا حال ہی عائشہ کا کہ پوری پڑہتی تھی نماز سفر مین کہا دلیل پکڑتی تھی جیسی دلیل پکڑی عثمان نے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف اور چہوڑی گئی نماز سفر مین پہلی فرض پر اس سے معلوم ہوا کہ دو رکعت سفر مین حضرت نہین بعد اسکے شروع ہوئی چار رکعت کی بلکہ اصل شروع دو رکعتین ہین پس رخصت یعنی لازم ہین نہ حضرت اور یہہ موید ہی مذہب حنفے کی پس اگر پوری چار پڑہیگا اور پہلی قعدہ مین بیٹہی گا تو نماز اسکی ہو گا یعنی برا کریگا اور ہونگی دو رکعتین نفل اور اگر نہ بیٹہی گا پہلی قعدہ مین کریگا وہ قعدہ اخیرہ ہی ہی باطل ہو گا فرض اوسکا اور دلیل پکڑنی مین جیسی دلیل پکڑی حضرت عثمان نی صحیحہ قول پہر دلیل پکڑنی عائشہ اور حضرت عثمان کی یہہ ہے کہ یہہ قصر اور اتمام دونو جائز تھی جیسا کہ کہا گیا شرح

وعن ابن عباس قال فرض اللہ الصلوٰۃ علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ رواہ مسلم

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرض کی اللہ نی نماز اوپر زبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے کہ حضر مین چار اور سفر مین دو رکعتین اور خوف کی حالت مین ایک رکعت روایت کی یہہ مسلم نی

ف اور سفر مین دو رکعتین یہہ دلیل صحیح ہے ہماری مذہب کی کہ سفر مین دو ہی پڑہنی چاہین اور خوف مین ایک رکعت عمل کیا ہی ظاہر اسکی پر ایک جماعت نی سلف مین سے کہ اونمین سے حسن بصری اور اسحق ہی مین اور کہا جمہور علمانی کہ نماز خوف کی مانند نماز امن کے ہی ہیچ عدد رکعات کی اور تاویل کی اونہون نے اسحدیث کی یہہ کہ مراد

یہہ ہی کہ بیچ دوگانہ تحقیقی یا حکمی کے ایک رکعت امام کی ساتھہ پڑہی اور دوسری رکعت تنہا جیسکہ آئی ہی حدیثون صحیحہ مین نماز حضرت کی اور صحابہ کی حالت خوف مین انہی اور چار رکعتین بیچ شہر کی اور تین رکعتین مطلق حالت خوف مین یون پڑہی کہ امام کی ساتھہ دو رکعتین پڑہی اور باقی اکیلی تفصیل اسکے صلوٰۃ الخوف مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ش ع **وعن** ابن عمر قال سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ السفر رکعتین وھما تمام غیر قصر والوتر فی السفر سنۃ رواہ ابن ماجہ

اور روایت ہی ابن عباس سے اور ابن عمر سے کہ کہا دونون نے مقرر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتین اور وہ پوری ہین نہین ناقص اور وتر سفر مین سنت ہی روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** مقرر کیا حضرت نے قصر کو ثابت ہی کتاب اللہ سے پس مراد یہہ ہی کہ حضرت نے واضح کیا ساتھہ قول اور فعل کی قصر کو جو کتاب اللہ مین ہی اور نہین ناقص یعنی سفر مین مشروع ہی دو رکعتین مین نہ یہہ کہ پہلی چار نہین اب دو رکعتین کرار دین اور وتر سفر مین سنت ہی یعنی ثابت ہی ساتھہ سنت کی یا سنت ہی سنتون اسلام سے پس یہہ منافی وجوب کے نہین ش ع **وعن** مالک بلغہ ان ابن عباس کان یقصر الصلوٰۃ فی مثل ما یکون بین مکۃ والطائف وفی مثل ما بین مکۃ وعسفان وفی مثل ما بین مکۃ وجدۃ قال مالک وذلک اربعۃ برد رواہ فی الموطا

اور روایت ہی مالک سے پہنچی اوسکو یہہ بات کہ ابن عباس تھے قصر کرتی نماز بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور طائف کی ہی اور بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور عسفان کی ہی اور بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور جدہ کی ہی کہا مالک نے اور یہہ مسافت ہی چار برید کی روایت کی یہہ موطا مین **ف** چار برید سول فرسخ کی ہوتی ہین اور فرسخ تین کوس کا اور کوس چار ہزار گز کا اور گز چوبیس انگشت کا پس چار برید بارہ کوس کی ہوئی اگر منزل بارہ کوس کے ہو تو چار برید کی چار منزلین ہونگین اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ تین مسافتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین برابر ہون لیکن واقع مین برابر نہین پس اگر اشارہ اخیر کی طرف ہو یعنی مسافت مابین مکہ اور جدہ کی طرف تو مناسب ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حد ابن عباس نے اپنی اجتہاد سے مقرر کی تھی بعد ازین جانا چاہیے کہ بعضی علماء نے کہا ہی کہ ثابت نہین ہوئی کتاب مین اور نہ سنت مین مسافت حد سفر کی بلکہ ثابت ہوا ہی مطلق سفر ثابت ہوا ہی اور سفر کہ نہین قصر واقع ہوا ہی متفاوت ہین بعضی قریب اور بعضی بعید جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حدیثون باب کے سے صحیح یہ اور ثابت بعضین اور اوسکی بعد کی علماء اوسکی تعیین مین اجتہاد اور استنباط کر کے مختلف ہوئی ہین امام شافعی نے حد سفر کی ایک روز اور ایک روایت مین دو روز کہی کذا ذکر فی الہدایہ اور حاوی کہا اوسکی مذہب مین سے اوسمین تعیین سولہ فرسخ کی کی ہی اور مذہب امام مالک اور امام احمد کا یہی ہے اور امام ابو حنیفہ نے تین منزلین کہی ہین کہ ہر منزل ایسی ہو کہ جیوٹی دونون مین قافلہ صبح کو چلی تو بعد دوپہر کی منزل پر پہنچ جاوی اور امام ابو یوسف نے دو روز اور اکثر مشائخ نے کہا ہے اور اصحاب ظواہر نے مطلق سفر اعتبار کیا ہی خواہ ہوا کوتاہ اور لمبا ہر ایک کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ش ع **وعن** البراء قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سفرا فما رایتہ ترک رکعتین اذا زاغت الشمس قبل الظہر رواہ ابو داود والترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی براء سے کہ کہا رفاقت کی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ دن سفر مین پس نہین دیکھا مینے حضرت کو کہ چھوڑین دو رکعتین جبوقت کہ ڈہلی آفتاب پہلی ظہر کے روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی **ف** شاید کہ یہہ دو رکعتین سنت ابو ضحوا تھین یا سنتین ظہر کی کہ اقتصار دونون پر کرتی تھی ش ع **وعن** نافع قال ان عبد اللہ ابن عمر کان یری ابنہ عبید اللہ یتنفل فی السفر فلا ینکر علیہ رواہ مالک

اور روایت ہی نافع سے کہ کہا تحقیق تھی ابن عمر کہ دیکھتی بیٹی اپنی عبید اللہ کو نفلین پڑہتے سفر مین

لیس انکا کرتی اوسپر روایت کی بہ الک نی **ف** شاید کہ یہہ سنن روایت یعنی معمولی پڑہتی ہونگی یا اور نفل پڑہتی ہون گی بیچ وقت سیح کی باوجود اعتقاد اسکی کہ جائز ہی تہی کہ انکا پس حمل کیا جاویگا ابن عمر کا انکا سابق اور پڑہنی نفلون کی بیچ تنگ وقت کی یا بیچ فراخ وقت کی اور پر گمان التزام کرنیکی وظائف مین جیسی کہ حالت سفر مین ہی باوجود یکہ امر ایسا نہین ہی اسلیی کہ اللہ تعالی لکہتا ہی مسافر کی لیی ثواب دس عمل کا کہ کرتا تہا حضہ یعنی گہر من قسم عبادات سی اور اسیطرح مریض اور شیخ ضعیف کی لیی الانماز بہتر چیز ہی اور منع اوسکا غیر مشروع ہی فرمایا ہی اللہ تعالی نی ارایت الذی ینہی عبدا اذا صلی یعنی کیا دیکہا تو نی اوسکو کہ منع کرتا ہی بندیکو جب نماز پڑہتا ہی ۲ ع ۲ **باب الجمعۃ** باب ہی بیچ بیان جمعہ کی **ف** جمعہ لغت فصیح مین ساتہہ ضمہ جیم کی اور میم کی ہی اور ساتہہ سکون میم کی بہی آیا ہی اور اسکا نام جمعہ اسلیی ہوا کہ پیدا ہین حضرت آدم علا کی جمع اور یوری کی گئی ہی سیمہ اور بعضون نی کہا ہی کہ جمعہ اسلیی کہتی ہین کہ اسدن مین حضرت آدم جمع ہوئی ساتہہ حوا کی زمین مین اور اسکو زمانہ جاہلیت مین عروبہ ساتہہ زرعین کی کہتی تہی ۲ ع ۲ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن الاخرون السابقون یوم القیمۃ بید انہم اوتوا الکتب من قبلنا واوتیناہ من بعدہم ثم ہذا یومہم الذی فرض علیہم یعنی یوم الجمعۃ فاختلفوا فیہ فہدانا اللہ لہ والناس لنا فیہ تبع الیہود غدا والنصاری بعد غد متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال نحن الاخرون الاولون یوم القیمۃ ونحن اول من یدخل الجنۃ بید انہم وذکر خصۃ الی اخرہ وفی اخری لہ عنہ وعن حذیفۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر الحدیث نحن الاخرون من اہل الدنیا والاولون یوم القیمۃ المقضی لہم قبل الخلائق

روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہم پیچہی آنی والی ہین یعنی دنیا مین اور پہلی ہونیوالی ہین دن قیامت کے بیشے شرف و مرتبہ مین روایی اسکی کہ اہل کتاب دیی گئی ہین کتاب پہلی ہمسی اور دیگئی ہم کتاب پیچہی اون کی پہر یہہ وہ دن ہی کہ فرض کیا گیا اوپر مراد کہتے ہیں حضرت ساتہہ اس ان کی دن جمعہ کا پس اختلاف کیا اونہون نی اسمین پس راہ دکہایی ہمکو اللہ تعالی نی واسطی اسدن کی یعنی جمعہ کی اور لوگ یعنی یہود اور نصاری واسطی ہمارے اسمین یعنی پیچہ اختیار کرنی اسدن کے واسطی عبادت کے تابع ہین یہود نی اختیا کیا کل کو یعنی جمعہ کی کل کو کہ ہفتہ ہی اور نصاری نی کل کی بعد کو یعنی اتوار کو روایت کیا یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین یون ہی کہ کہا ہم پیچہی آنیوالی ہین پہلی ہونگی دن قیامت کے اور ہم ہونگی اول اون لوگونکی کہ داخل ہونگی بہشت مین سوای اسکی کہ وہ اور ذکر کیا مانند اوسکی آخر تک اور اور روایت مسلم کیمین ابوہریرہ اور حذیفہ سی ہی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہ آخر حدیث کے ہم پیچہی آنیوالی ہین اہل دنیا مین سے اور پہلی ہونیوالی ہین دن قیامت کی کہ پیچہی آنیوالی ہین کہ حکم کیا جاویگا واسطی اونکی پہلی مخلوقات کے یعنی حساب کے لیی وجہت مین اول ہونیکی لیی **ف** کہا گیی ہم کتاب پیچہی اونکی حقیقت مین یہہ ہے موجب فضل ہماری کا ہی اسلیی کہ کتاب ہمارا ناسخ پہلی کی ہی پس اسسے ظاہر ہوا کہ قول حضرت کا نحن الاخرون ہی واسطی بیان فضل کے ہی اور پس اختلاف کیا جان کر شارحین نی اختلاف کیا ہے کہ مراد ساتہہ فرض کرنی اللہ تعالی کی روز جمعہ کو یہود و نصاری پر اور اختلاف کرنی اونکیی اوسمین کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی فرض کیا اون پر عبادت کو روز جمعہ مین یعینہ اور حکم کیا اونکو ساتہہ جمع ہونی کی اوسمین عبادت کی لیی جیسا کہ ظاہر الفاظ حدیث مین سی معلوم ہوتا ہی پس مخالفت کی اونہون نی امر الہی کی اور سرکشی کی اوس مین جیسیکہ عادت اون کی تہی اور اختیار کیا یہودنی ہفتے کی دن کو اور نصاری نی اختیار کیا اتوار کو اور اونہون نی دلیلین نکالین اپنی طرف سی جناچہ آگی مذکور ہونگی اور اکثر اسپر مین کہ مراد

فرض کرنی سی ہیہے کہ حکم ہوا اونکو ساتہہ نکالنی اسدن کی ساتہہ رای اور اجتہاد اپنی کی یعنی کہا گیا کہ اللہ تعالی نی فرض کیا ہی تمپر اپنی علم مین اک دن
کو فارغ ہوا وسمین واسطی فکر اور ذکر اور عبادت کی دریافت کرو اوسکو اپنی اجتہاد سی اور یہہ امتحان تمہارا حق سبحانہ تعالی کی طرف سی اونکی لیی کہ آیا حق در یافت
کرتی ہین یا نہین پس تعین کیا یہود نی ہفتہ کو اور کہا کہ یہ دن ایسا ہی کہ فارغ ہوا اللہ تعالی شغل پیدا کرنی سی پس تمکو بہی چاہیی کہ فارغ ہو دین
کاروبار دنیا سی اور مشغول ہو دین عبادۃ پروردگار مین اور نصاری نی تعین کیا اتوار کو اسلیی کہ اللہ تعالی نی ابتدا کی اوسمین پیدایش کی پس یہہ
دن مبدا اکمالات اور نعمتونکا ہی کہ اوسمین وہ پاک ذات متوجہ ہوا خلق پر ساتہہ فیض پہونچانی اور انعام کرنیکی پس وہ لائق تعظیم اور عبادت کی ہی
دونون نی خطا کی اور نہ پایا جو کچہہ کہ علم الہی مین تہا یعنی دن جمعہ کا اور گمراہ ہوئی راہ صواب سی پس راہ دکہائی اور معلوم کروایا ہمکو اللہ تعالی نی
اوسدن کو یہان ہی دونون وجہین بیان کی ہین اور اول ظاہر تر ہی کہ حق سبحانہ نی حکم کیا اس امت کو ساتہہ عبادت کی روز جمعہ مین ساتہہ
قول اپنی کی یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ اور توفیق دی اونکو حکم بجالانی کی اور گمراہ نہ کیا ساتہہ انکار اور
سرکشی اور دلیلین نکالنی کی جیسکہ عادت اس امت نیک کے ہی اور لوگ واسطی ہماری تابع ہین کیونکہ ہرگاہ کہ تہا دن جمعہ کا مبدا اور انسان کا اور
اول ایام اوسکیا ہوئی اوسمین عبادت کرنیوالی باعتبار عبادت کی متبوع اور عبادت کرنیوالی ہیچ دونون کی کہ بعد اوسکی ہین تابع اور یہہ حدیث
دلالت کہتی ہی اسپر کہ جمعہ اول ہفتہ کا ہی شرعا ولیکن بزبان زد عرف کی برخلاف اوسکی ہوا ہی ف ع + **وعن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل
الجنۃ وفیہ اخرج منہا ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین دن کا کہ نکلا اوس مین آفتاب دن جمعہ کا ہے اوسمین پیدا کیی گیی آدم یعنی
تمام ہوئی پیدایش اونکی اور اوسمین داخل کیی گیی بہشت مین اور اوسمین نکالی گیی بہشت سی اور نہین قایم ہوئی کی قیامت مگر دن جمعہ کی دلالت
کی یہہ مسلم نی **ف** نکلا اوسمین آفتاب مراد یہہ ہی کہ سب دنون مین دن جمعہ کا افضل ہی اسلیی کہ کوئی دن ایسا نہین کہ اوسمین آفتاب نکلی اور روز
جمعہ مین حضرت آدم علیہ السلام جو پیدا ہوئی اس سی فضیلت اوسکی معلوم ہوئی یہہ بات تو ظاہر ہی اور بہشت سی جو نکلی اوسمین فضیلت جمعہ کے
اسلیی ہوئی کہ نکلنا اونکا سبب پیدایش انبیا اور اولیا کا اور باعث ہوئی حسنات بیشمار کا اونسی ہوا اور ایسی ہی ہوت حضرت آدم علیہ السلام کی
سبب ہونیکی اونکی درگاہ رب العزت مین ہوئی اور ایسی ہی قایم ہونا قیامت کا سبب ہے دخول جنت کا اوسمین وعدی حق تعالی کی متقون
کیلیی ظاہر ہون گے اور مراد قایم ہونی قیامت سی یا تو پہلا نفخہ ہی کہ ہلاکت کی لیی ہوگا یا دوسرا نفخہ کہ واسطی بعث و نشر کی ہوگا اور کہا طیبی نے
کہ کہا بعضون نے کہ افضل دونون مین دن عرفہ کا ہی اور بعضون نی کہا کہ جمعہ افضل ہے چنانچہ اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی یہہ اوس صورت مین ہی کہ جب
مطلق چہوڑا جاوی یعنی بہترین یا مون کا عرفہ ہی اور بہترین دن کا جمعہ ہی اور اوسوقت کہ کہا جاوی کہ بہترین دن سال مین پس وہ عرفہ ہی یا
بہترین دن یعنی ہفتہ مین پس وہ جمعہ ہی پس کلام پورا ہوا اور حاجت بتطبیق کی نرہی اور جب موافق ہووی دن جمعہ کا دن عرفہ کی ساتہہ تو ہوگا افضل
دونکا مطلق اپس ہوگا عمل اوسمین فضیلت اور حج ہوگا اوسمین حج اکبر اور فضیلت ہوگا ستر حجونسی کہ غیر جمعہ مین ہون اور کہا ابن مسیب نی کہ جمعہ محبوب تر ہی
طرف اللہ تعالی کی حج نفل سی اور جامع صغیر مین ابن عباس سے ہی مرفوعا کہ جمعہ حج المساکین ہے ف ع + **وعنہ** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم یسال اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ
ایاہ متفق علیہ وزاد مسلم قال وہی ساعۃ خفیفۃ وفی روایۃ لہما

قال ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقھا مسلم قائم یصلی یسأل اللہ خیرا الا اعطاہ ایاہ اور روایت ہی اونہین سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بیچ دن جمعہ کی ایک ساعت ہی نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان وسحال مین کہ سوال کری اللہ تعالی کا
اوسمین خیر مگر کہ دیتا ہی اوسکو خیر یعنی دعا اوس ساعت مین قبول ہی ہوتی ہی روایت کی ہی بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی یہہ کہ کہا
حضرت نی کہ وہ ساعت ہی بہت کم اسکو روایت بخاری اور مسلم کی مین یہہ ہی کہ کہا تحقیق جمعہ مین البتہ ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان
کہ کھڑا ہو نماز کی یعنی مستعد ہو نماز کا مانگی اللہ سی بھلائی مگر کہ دیتا ہی اوسکو بھلائی ف ایک ساعت ہی یعنی پوشیدہ اور حکمت اوسکی اخفا مین
یہہ ہی کہ تا مشغول رہین لوگ عبادت مین تمام دن امید اسکی کہ دعا اور عبادت وقتی وسمین واقع ہو اور کہا جزری نی اوقات قبولیت کی جو آئی ہین وہ تین
ہی اس ساعت مین بہت امید ہی قبولیت کی انتہی اور دیتا ہی اوسکو خیر یعنی یا تو جلدی دیتا ہی اوسکو دنیا مین یا ذخیرہ کرتا ہی اوسکو دنیا مین یا ذخیرہ کرتا ہی اوسکی لیی کہ آخرت مین ثواب
دیگا اور لفظ قائم یصلی کی معنی یہہ ہین کہ ملازمت اور مواظبت کرتا ہو نماز پر یا مراد یہہ ہی کہ ملازمت کرتا ہو دعا پر یا انتظار کرتا ہو نماز کا یہہ تاویلات
اسلیی کی کہ تین مواقعت ہو جا وی سب روایات مین وعن ابی بردۃ بن ابی موسی قال سمعت ابی یقول سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی شان ساعۃ الجمعۃ ھی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوٰۃ
رواہ مسلم اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی سی کہ کہا سنا مینی اپنی باپ سی کہتی تھی سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرماتی تھی بیچ شان ساعت جمعہ کی کہ وہ ہی درمیان اسکی کہ بیٹھی امام منبر پر یہان تک کہ پڑہی جاوی نماز روایت کی یہہ مسلم نی ف ساعت
قبولیت دعا کی بیچ دن جمعہ کی کہ حدیث شریف مین وارد ہوئی ہی سمین علما کو اختلاف ہی کہ کونسی ساعت ہی بعضون نی کہا ہی کہ وہ ساعت
مبہم ہی مانند شب قدر کی یا اسم اعظم کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ ساعت ہر جمعہ مین انتقال کرتی ہی کسی جمعہ مین اول روز ہوتی ہی کسی مین
بیچ مین ہوتی ہی کسی جمعہ مین آخر روز ہوتی ہی اور اکثر اسپر ہین کہ وہ ساعت معین اور معلوم ہی لیکن اسمین بھی اختلاف ہی کہ کونسی ہی اسمین
پینتیس قول ہین ایک یہہ کہ جسوقت کہ موذن دن جمعہ کی نماز صبح کیلیی اذان دی دوسرا یہہ کہ طلوع ہوتی فجر کی سی طلوع ہوتی آفتاب تک اور
تیسرا وقت عصر سی غروب ہونے آفتاب تک چوتھا درمیان اذان وترنی امام کی منبر سی کہنی تکبیر تحریمہ تک پانچوان اول ساعت بعد نکلنی آفتاب کے چھٹا وقت
نکلنی آفتاب کے ساتوان آخر ساعت تیسرے کا یعنی قریب پہرون باقی رہنی کی اسلیی کہ ساعت کہتی ہین اور اوسکا حساب دوپہر سی شروع ہوتا
ہی آٹھوان وقت زوال سی یہانتک کہ سایہ ہو آدمی کا بہ نوان زوال سی یہانتک کہ سایہ ہو ایک تسمہ سوان بعد ڈہلنی آفتاب کی ایک بالشت ایک بہ تک گیارہوان
عین وقت زوال کے بارہوان اوسوقت کہ موذن اذان کہتا ہی جمعہ کیلیی تیرہوان وقت زوال سی یہانتک کہ داخل ہو آدمی نماز جمعہ مین چودہوان زوال سی
تا وقت نکلنی امام کے نماز سی پندرہوان زوال سی غروب آفتاب تک سولہوان درمیان چڑہنی امام کی منبر پر تا قائم ہونی نماز کی سترہوان وقت باہر آنی امام کے نماز ہی
اٹھارہوان درمیان چڑہنی امام کی منبر پر ادای نماز تک انیسوان درمیان اذان کے ادای نماز تک بیسوان درمیان بیٹہنی امام کی منبر پر تا تمام ہونی نماز کی
اکیسوان اوسوقت سی کہ حرام ہوتی ہی بیع تا حلال ہونی بیع کی یعنی وقت اذان سی جب تک کہ نماز ہو چکی بائیسوان قریب اذان کی تیئیسوان
اوسوقت سی کہ شروع کری امام خطبہ کو یہانتک کہ تمام کری چوبیسوان اوسوقت کہ چڑہی خطیب منبر پر اور شروع کری خطبہ پچیسوان وقت بیٹہنی کے
درمیان دونون خطبون کے چھبیسوان وقت اذان وترنی امام کی منبر سی ستائیسوان اوسوقت کہ تکبیر کہے جاوی یہان تک کہ کھڑا ہو امام مصلی پر اٹھائیسوان
وقت تکبیر سی تمام ہونی نماز تک انتیسوان اوسوقت کہ ادا کری نماز جمعہ کی تیسوان نماز عصر سی غروب ہونی آفتاب تک اکتیسوان بیچ نماز عصر کے
بتیسوان بعد نماز عصر کی تا آخر وقت مستحب کے تینتیسوان بعد نماز عصر کی مطلقا چونتیسوان آخر ساعت بعد نماز عصر کی پینتیسوان اوسوقت کہ غروب

ہونی لگی آفتاب دیکھا ہی کہ حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی اور تمام اہل بیت نبوۃ متعین کرتی تہی خادموں کی کہ انتظار اور نگہبانی کرین آخر ساعت روز جمعہ کی اور خبر کرین تا ذکر اور دعا کرین اوسمین اور پوچہا گیا بلقینی سی کہ کیونکر دعا کری خطبہ کی حالت مین اوسوقت تو حکم ہی چپ رہنی کا پس جواب دیا کہ نہین ہی شرط دعا سی تلفظ بلکہ حاضر کرنا اوسکا ساتہہ دل اپنی کی کافی ہی اور کہا شافعی نی پہنچا ہی مجکو یہہ کہ دعا قبول کی جاتی ہی شب جمعہ مین ہی واللہ اعلم ۲ ح ۲ ع ۲ و مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِیْصًا عَلٰی اَنْ اَلْقٰی کَعْبَ الْاَحْبَارِ فَلَقِیْتُ کَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهٗ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ التَّوْرٰیةِ وَحَدَّثْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ فِیْمَا حَدَّثْتُهٗ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُهْبِطَ وَفِیْهِ تِیْبَ عَلَیْهِ وَفِیْهِ مَاتَ وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِیَ مُصِیْخَةٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِیْنَ تُصْبِحُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ قَالَ کَعْبٌ ذٰلِکَ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ یَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَاَ کَعْبُ التَّوْرٰیةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهٗ بِمَجْلِسِیْ مَعَ کَعْبٍ وَمَا حَدَّثْتُهٗ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ کَعْبٌ ذٰلِکَ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ یَوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ کَذَبَ کَعْبٌ فَقُلْتُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ کَعْبُ التَّوْرٰیةَ فَقَالَ بَلْ هِیَ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ کَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ اَیَّةَ سَاعَةٍ هِیَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَیَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ هِیَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ وَکَیْفَ تَکُوْنُ اٰخِرَ سَاعَةٍ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِیْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ حَتّٰی یُصَلِّیَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰی قَالَ فَهُوَ ذٰلِکَ رَوَاهُ مَالِکٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی اَحْمَدُ اِلٰی قَوْلِهٖ صَدَقَ کَعْبٌ　روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نکلا مین طرف یہود کی پس ملا مین کعب احبار سی پس بیٹہا مین ساتہہ اوسکی پس بیان کیا روبرو میری توریۃ مین سی اور مین نی بیان کی حدیث روبرو اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس تہی بیچ اون حدیثون کی کہ حدیث کی مینی اونکو حضرت سی یہہ کہ کہا مینی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین دن کہ نکلا اوسمین آفتاب دن جمعہ کا ہی اوسمین پیدا کیا گیا آدم اور اوسمین ۔ اوتاری گئی جنت سی اور اوسمین توبہ قبول کی گئی اونکی یعنی جس جمعہ مین اور توبہ اوسکی اخیر مین توبہ قبول ہوئی یا اور جمعہ مین اور اوسمین یعنی اور جمعہ مین وفات ہوئی اونکی اور اوسمین بدن مین قائم ہوگی قیامت اور نہین کوئی جانور مگر کہ وہ کان لگائے ہوئی یعنی وہ منتظر ہی قائم ہونی قیامت کا دن جمعہ کی اوسوقت سی کہ صبح کرتا ہی یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب بسبب خوف قائم ہونی قیامت کی سوای جن اور آدمی کی یعنی انکو غافل اوس سی کیا ہی تا سلسلہ معیشت کا نہ منقطع ہو جاوی اور جمعہ مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑہتا ہو یعنی حقیقۃً یا حکماً کہ انتظار نماز کرتا ہو یا دعا کرتا ہو مانگی اللہ سی کچہہ مگر کہ دیتا ہی اوسکو وہ چیز کہا کعب نی یہہ یعنی دن ذکر کیا گیا کہ مشتمل ہی اس ساعت بزرگ کو ہیچ ہر سال کی ایک دن ہی پس کہا مینی نہ بلکہ یہہ دن ہر ہفتہ مین

ف یہ ہی کعب نے تو یہ پس کہا سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو ہریرہ نے ملا میں عبد اللہ بن سلام سے پس خبر دی میں اونکو اپنی مجلس
کی بات کعب احبار کی اور خبر دی میں نے حدیث کی کہ بیان کی میں نے یہ حال ان جمعہ کی پھر کہا میں واسطے عبد اللہ کی کہ کہا کعب نے یہ ہر سال میں
ایک دن ہی کہا عبد اللہ بن سلام نے جھوٹ بولا کعب نے یہ کہا میں اونکو کہ پھر پڑھی کعب نے تورٰۃ پھر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے پس کہا عبد اللہ بن
سلام نے کہ سچ کہا کعب نے یہ کہا عبد اللہ بن سلام نے کہ تحقیق جانتا ہوں میں کونسی ساعت ہے وہ کہا ابو ہریرہ نے پس کہا میں خبر دو مجکو ساتھ اوس
ساعت کے اور نہ بخیلی کرو خیر میں کہا عبد اللہ بن سلام نے وہ آخر ساعت ہی دن جمعہ کی کہا ابو ہریرہ نے کیسے کہا میں کسطرح ہوگی آخر ساعت دن جمعہ کی
اور حال یہ کہ تحقیق فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی حق میں کہ نہیں پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہوا وسمیں یعنے اور اوس وقت
نماز پڑھی جاتی نہیں پس کہا عبد اللہ بن سلام نے کیا نہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھی ایک بیٹھنی کی جگہ میں منتظر
نماز کا پس وہ نماز ہی میں ہے یعنی حکما یہاں تک نماز پڑھی یعنی حقیقۃ کہا ابو ہریرہ نے پس کہا میں مقرر یوں میں فرمایا ہی حضرت نے کہا عبد اللہ نے پس
وہ مراد ساتھ نماز کی وہ نماز ہی ہے یعنی اوسکا ثواب نماز ہی کا ہے اور یہ حدیث موقوف ہو سکتا ہی پس اگر اوسوقت دعا کرے ہی روایت کی یہ مالک نے ابو داود اور ترمذی
اور نسائی نے اور روایت کی احمد نے تا قول صدق کعب ف یہاں تک کہ طلوع ہو آفتاب سلیمی کہ قیامت ظاہر ہوگی دن جمعہ کی درمیان
صبح اور طلوع آفتاب کے پس جب حیوانات اسوقت میں حضور اور ڈر رکھتی ہیں تو انسان کو بطریق اولی چاہیے کہ ہو مشغول ذکر مولی امین اور ڈر انیوالا
ہو اون چیزوں سے کہ ڈرائیں آنیوالی ہیں اور اس حدیث میں بڑا معجزہ حضرت کا مذکور ہوا کہ باوجود امی ہونیکی خبر دی اوس چیز کی کہ پوشیدہ تھی بڑے عالم
اہل کتاب کی بڑی کتب سے ان کے علم تھا حضرت کا اور کعب احبار کہ بڑے دانشمند تھے یہود کی پایا انہوں نے زمانہ حضرت کا لیکن حاضر نہیں
ہوئے حضرت پاس اسلام لانے حضرت عمر کی خلافت میں اور عبد اللہ بن سلام صحابی ہیں وہ بھی یہود کے عالموں میں سے تھے ہی موجود ہوئے **وعن** انس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوا الساعۃ التی ترجی فی یوم الجمعۃ بعد العصر الی غیبوبۃ الشمس
رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھونڈو اوس ساعت کو کہ امید ہی قبولیت کی حاکی اوسمیں
پچھلے دن جمعہ کے پچھلے حصہ کی غائب ہونے آفتاب تک روایت کی یہ ترمذی نے **وعن** اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ قبض وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ
فاکثروا علی من الصلوٰۃ فیہ فان صلوتکم معروضۃ علی قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلوتنا علیک وقد ارمت قال یقولون بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء رواہ ابو داود والنسائی
وابن ماجۃ والدارمی والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی اوس بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق بہتر دنوں تمہارے میں سے دن جمعہ کا اوسمیں پیدا کیا گیا آدم اور اوسمیں قبض کی گئی روح اونکی اور اوسمیں ہوگا پھونکنا صور کا یعنی نفخہ
دوسرا کہ واسطے زندہ کرنے مردوں کی ہوگا اور اوسمیں ہے نفخہ مرنیکا یعنی پہلا نفخہ کہ اوس سے سب جاویں گے پس بہت بھیجو درود مجھپر اوسمیں پس بیشک درود تمہارا عرض کیا جاتا ہے مجھپر کہا صحابہ نے یا رسول خدا کی کسطرح عرض کیا جاویگا درود ہمارا آپکے اوپر حالانکہ پرانی ہوگئی ہونگی ہڈیاں آپکی کہا اوسے
مراد رکھتی ہے صحابہ لفظ ارمت سے بلیت یعنی بوسیدہ ہو گیا ہوگا جسد مبارک آپکا فرمایا حضرت نے تحقیق اللہ تعالے حرام کیے ہیں زمین پر بدن انبیاء کے یعنی
زمین نہیں فاکرتی بدن انبیاء کے روایت کی یہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف بہتر دنوں تمہارے میں دن جمعہ کا
اوسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ دن عرفہ کا افضل ہے یا مساوی ہے جمعہ کے اور بہت بھیجو درود مجھپر اوسمیں اسلیے کہ درود افضل عبادات سے ہی اور اسمیں من ہر نیکی کا ثواب

سے درجہ ہوتا ہی پس اسمین پڑہنا اوسکا اولی ہی اور بہت حدیثین بیچہ فضیلت درود بیچنی کی دن جمعہ مین اور شب جمعہ مین وارد ہوئی ہین عجب نعمت ہے غافل ہوتا اس سے بچا ہیی اور اخیر حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ زندہ ہین انبیا قبرونمین یہہ مسئلہ متفق علیہ ہے کسیکو اسمین خلاف نہین کہ حیات دنیکو وہان حقیقی جسمانی دنیا کی سی ہے نہ حیات معنوی روحانی جیسیکہ شہدا کو ہی وسوا انکی اور اموات بہی سنتی ہین سلام اور کلام اور عرض ہوتے ہین اعمال قرہا اونکیلی بعض اوقات مین ۔ ح ۴ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْیَوْمُ الْمَوْعُوْدُ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ وَالْیَوْمُ الْمَشْهُوْدُ یَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی یَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ یَدْعُوْ اللّٰهَ بِخَیْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا یَسْتَعِیْذُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا اَعَاذَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا یُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُوْسٰی بْنِ عُبَیْدَةَ وَهُوَ یُضَعَّفُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن موعود دن قیامت کا اور دن مشہود دن عرفہ کا اور شاہد دن جمعہ کا اور نہ نکلا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی دن مین کہ افضل ہو دن جمعہ سی اوسمین ایک ساعت ہی نہین پاتا اوسکو بندہ مومن کہ دعا کریی اللہ سی ساتہہ خیر کی مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ اوسکی اور نہین بناہ مانگتا کسی چیز سی مگر کہ پناہ دیتا ہی اللہ اوسکو اوس سے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے نہین معلوم کیجاتی مگر حدیث موسی بن عبیدہ کیسی اور وہ ضعیف کیا جاتا ہی **ف** دن موعود اخیر یعنی سورہ بروج مین جو فرمایا ہی اللہ تعالی نی والیوم الموعود وشاہد ومشہود پس مراد یوم موعود سی دن قیامت کا ہی کہ حق سبحانہ تعالی نی خبر دی ہے اوسکی آنیکی اور وعدہ کیا ہی مومنونسی بعد آنی اوسکیلی نعمتون بہشت کا اور مراد شاہد سی دن جمعہ کا ہی کہ حاضر ہوتا ہی خلق پر اور مشہود دن عرفہ کا ہی کہ حاضر ہوتی ہین مومن اوسمین ہر طرف سی اور حاضر ہوتی ہین ملائکہ اور ابو موسی راوی اگرچہ ضعیف کیا گیا ہی لیکن قوت دیتی ہین اوسکو اور حدیثین

ح ۵ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِیْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ فِیْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِیْهِ اٰدَمَ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِیْهِ اٰدَمَ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْهِ تَوَفَّی اللّٰهُ اٰدَمَ وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَا یَسْاَلُ الْعَبْدُ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ یَسْاَلْ حَرَامًا وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِیَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰی اَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِیْهِ مِنَ الْخَیْرِ قَالَ فِیْهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَاقَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ اور روایت ہے ابی لبابہ بن عبد المنذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دن جمعہ کا سردار ہے دنون مین اور بڑا ہے نزدیک اللہ کی اور وہ بڑا ہے نزدیک خدا کی دن عید قربان اور دن عید الفطر کیسی اوسمین پانچ باتین ہین پیدا کیا اللہ تعالی نی اوسمین آدم کو اور اوتارا اللہ تعالی نی اوسمین آدم کو طرف زمین کے اور اوسمین وفات دی اللہ تعالی نی آدم کو اور اوسمین ایک ساعت ہی کہ نہین مانگتا بندہ اوسمین کچہہ مگر کہ دیتا ہی اللہ اوسکو جب تک کہ نہ مانگی حرام کو یعنی مانگنا حرام کا نہین مقبول اور اوسمین قائم ہوگی قیامت نہین کوئی فرشتہ مقرب نہ آسمان اور زمین اور نہ باؤ اور نہ پہاڑ اور نہ دریا مگر کہ وہ ڈرتی ہین دن جمعہ سی یعنی اسلیی کہ قیامت اوسمین ہوتی ہی مبادا ناگہان برپا ہو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی احمد نی سعد بن معاذ سی یہہ کہ ایک شخص انصار مین سی آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا خبر دو مجکو دن جمعہ کیسی کہ کیا ہی اوسمین بہلائی سی فرمایا

ہیں یا بیچ چیزوں میں اور ہیں ان کی ساری حدیث یعنی جو کہ اور بندکو دیوانی **ف** اور وہ بڑا ہی دن عید قربان اور دن عید فطر کیسی اس سے معلوم
ہوا کہ دن جمعہ کا مساوی ہی بافضل ہی جمعہ سے لیکن بیچ حدیث زیرین کی ہی کہ افضل دونوں میں دن عرفہ کا ہی اور اوسمیں پانچ باتیں ہیں
یہ حصر کی نہیں ہی کہ پانچ ہی باتیں ہوتی ہیں اور کچھ نہیں ہوتا ملا اور بعضی چیزیں بزرگ قدر ہی مثل زیارت بازخالی کی جہت میں وغیر ذالک
اوسمیں ہوتی ہیں ع **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَیِّ شَیْءٍ سُمِّیَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ لِاَنَّ
فِیْهَا طُبِعَتْ طِیْنَةُ اَبِیْكَ اٰدَمَ وَفِیْهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِیْهَا الْبَطْشَةُ وَفِیْ اٰخِرِ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ
مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ اُسْتُجِیْبَ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا گیا واسطے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے اس چیز کی نام رکھا گیا دن جمعہ کا جمعہ فرمایا اسواسطے کہ اوسمیں خمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی باپ تیرکی کہ آدم ہیں اور
اوسمیں ہوگا نفخہ یعنی نفخہ پہلا کا اوسمیں یعنی نفخہ پہلا کا اوسمیں سب اہل دنیا مرجاوینگی اور زندہ ہونگا یعنی دوسرا نفخہ کہ اوس سے سب اوٹھینگی اور اوسمیں ہوگا
پڑنا سخت یعنی دار وگیر قیامت کی اور بیچ اخیر تین ساعتوں کی جمعہ کی ایک ساعت یعنی جمعہ کی اخیر ساعت ہی کہ جو کوئی دعا مانگی اللہ سے اوس ساعت
ہیں قبول کرتا ہی دعا اوسکی اقل کی یہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ حاصل حضرت کی جواب کا یہ ہوا کہ جمعہ اسکا نام اسلیے ہوا کہ ایسی امور بڑی
اوسمیں جمع ہوتی ہیں انتہی اور منتفی ہو جیسا کہ معنی معیت کی ہر ایک میں موجود ہیں قطع نظر کرلی کہ اسمیں جمعیت ہی ع **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ
عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُرْزَقُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ
اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت بھیجو درود مجھپر دن جمعہ کی اسلیے کہ تحقیق دن جمعہ کا حاضر کیا گیا ہی
حاضر ہوتی ہیں اوسمیں فرشتے اور تحقیق کوئی نہیں بھیجا درود مجھپر مگر کہ عرض کیا جاتا ہی مجھپر درود اوسکا یعنی ساتھ اوسکا شفہ کی یا بواسطہ ملائکہ کی یہانتک
کہ فارغ ہوتا ہی اوسسے کہا ابو درداؓ نی کہ کہا میں اور بعد مرنیکی بھی عرض کرینگی فرمایا تحقیق اللہ نی حرام کیا ہی زمین پر کہانا بدنوں انبیا کا پس نبی اللہ
الی زندہ ہیں یعنی حقیقۃً مثل زندگانی دنیا کی روزی دیی جاتی ہیں روایت کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یہ حدیث تائید کرتی ہی تفسیر ابن عباسؓ
کی کہ اونہوں نی کہا ہی مشہود جمعہ ہی جیسیکہ پہلی حدیث تائید کرتی ہی تفسیر حضرت علی کی کہ اونہوں نی کہا کہ شاہد جمعہ ہی اور وہ صحیح تر ہی اور نہیں
منافی ہی اطلاق مشہود کا اسجگہہ جمعہ پر اور اعتبار کرلیں یا عتبار حاضر ہونی ملائکہ کی اسمیں اور باوجود اسکی احتمال ہی کہ ضمیر فانہ کی اسحدیث میں پھیر طرف
اکثار صلوٰۃ کی کہ سمجھا جاتا ہی اکثر واسطے درعرض کیا جاتا ہی مجھپر درود اوسکا یعنی ہمیشہ پس اسمیں نہیں کہ افضل دن ہی بطریق اولی عرض ہوتا ہی اگرچہ طویل
ہو مدۃ ابتدا شروع سی یہانتک کہ فارغ ہو اوس سے یعنی سب درود اس مدۃ کی عرض ہوتی ہیں گی اسکی ابو درداؓ الی بطریق استفہام کی کلام مذکور غرض
کیا بگمان اسکی کہ یہ حکم خاص ساتھ حالت ظاہری ہی کی ہی اور حرام کیا ہی یعنی منع کیا ہی زمین کو کہانی بدنوں اونکی سی پس نہیں فرق ہی واسطے
اونکی بیچ دونوں حالتوں کی یعنی حالت زندگانی اور مرنیکی اسلیے کہا گیا ہی اولیا اللہ لامیوتون ولکن ینتقلون من دار الی دار اور رزق دیی جاتے
ہیں یعنی رزق معنوی اور منافی نہیں ہی کہ انبیا کو رزق حسی بھی ہو چنانچہ ظاہر بھی بات ہی جیسا کہ ارواح شہدا کی حق میں آیا ہی کہ کہانی
ہیں مسوی جنت کی پس انبیا تو اشرف ہیں اونکی کیوں نہ یہ بات ہو ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

والترمذی وقال ھذا حدیث غریب لیس اسنادہ بمتصل اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ مری دن جمعہ کی یا شب جمعہ مین مگر کہ بچاتا ہی اوسکو اللہ فتنہ قبر کی یعنی سوال قبر اور عذاب اوسکی سی رواہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی متصل ف ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی مری دن جمعہ مین خلاص کیا جاتا ہی عذاب قبر سی اور آویگا دن قیامت کی اسحال مین کہ اوسپر ہوگی مہر شہید کی انتہی اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی مرتا ہی دن جمعہ کی لکہا جاتا ہی اوسکی لیی اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہی فتنہ قبر کی سی اور روایت مین آیا ہی کہ نہین کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورۃ کہ مری شب جمعہ مین یا روز جمعہ مین مگر کہ بچایا جاتا ہی عذاب قبر اور فتنہ قبر کی سی اور ملتا ہی اللہ سی اوسحال مین کہ نہین حساب اوسپر آویگا دن قیامت کے اوسحال مین کہ ساتہہ اوسکی گواہ ہونگے گواہی دین کی واسطی اوسکی یا مہر ہوگی یعنی شہید ونکی کذا ذکر السیوطی پس جسکی قبض روح اللہ تعالی اسدن مین کرتا ہی تو دلیل ہوتی ہی واسطی سعادت اور رہایی آخرۃ اوسکی ۞ ع ۞ وعن ابن عباس انہ قرا الیوم اکملت لکم دینکم الایۃ وعندہ یہودی فقال لو نزلت ہذہ الایۃ علینا لاتخذنا ہا عیدا فقال ابن عباس فانہا نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعۃ ویوم عرفۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ اونہون نی پڑہی یہہ آیت آجکی دن پورا کیا یعنی واسطی تمہاری دین تمہارا آخر آیۃ تک اور نزد کیا ابن عباس کے ایک یہودی تہا پس کہا اوسنی اگر اوترتی یہہ آیۃ ہمپر البتہ ٹہیراتی ہم اوسکو یعنی اوسدنکو کہ جسمین یہہ اوتری ہی عید پس کہا ابن عباس نی تحقیق یہہ آیۃ اوتری بیچ دن دو عیدون کی بیچ دن جمعہ کی اور دن عرفہ کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف روز عرفہ کی حجۃ الوداع مین یہہ آیۃ اوتری الیوم اخر تک کہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ آجکی دن پورا کیا یعنی دین تمہارا اور تمام کی یعنی تمپر نعمت اپنی اور پسند کیا یعنی واسطی تمہارے سلام کو اور دین کے پس ایک روز ابن عباس نے یہہ آیت پڑہی اور اونکی پاس ایک یہودی تہا اوسنی کہا کہ اگر ہمپر یہہ آیت اوترتی تو اوسکی دن کو کہ جسمین یہہ اوتری عید ٹہیراتی بسبب نہایت خوشی اور شکرانہ اس نعمت کی یعنی عجب ہی کہ متنی عید نہ ٹہیرایا اوسدنکو ابن عباس نے کہا کہ یہہ اوتری ہی اوسدن مین سہ دو عیدین ہین یعنی اللہ تعالی نی اوسکو ازراہ فضل و احسانکی دو عیدونکی دن مین اوتارا بغیر اسکی کہ کرین ہم اپنی طرفسی عید اسلیی کہ حجۃ الوداع کی دن جمعہ کی تہا اوبیمین یہہ اوتری پس ہمین حاجت عید ٹہیرانیکی کیا ہی اللہ کی طرفسی دو دن عید کا ہی ۞ ع ۞ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رجب قال اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان قال وکان یقول لیلۃ الجمعۃ لیلۃ اغر ویوم الجمعۃ یوم ازہر رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی انس سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آتا مہینا رجب کا فرماتی یا الہی برکت دی ہمارے لیی یعنی طاعت اور عبادت مین یہہ مہینی رجب اور شعبان کی اور پہونچا ہمکو رمضان تک کہا انس نی اور کہتی فرماتی رات جمعہ کی رات روشن اور دن جمعہ کا دن ہی چمکتا روایت کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین ف پہونچا ہمکو رمضان تک یعنی سارا رمضان پا دین اور توفیق ہو اوسکی روزوں کی اور نزدیکی اور نورانیۃ شب جمعہ کی اور روز جمعہ کی معنوی ہی یا لذات یا بسبب عبادت کے ہی کہ ہوتی ہی انمین ۞ ع ۞ **باب وجوبہا** باب ہر بیچ بیان واجب ہونی جمعہ کی یعنی فرض ہونے اوسکی ف لہا ابن ہمام نی کہ جمعہ فریضہ محکمہ ہی کہ ثابت ہوا کتاب و سنت اجماع سی کافر ہوتا ہی منکر اوسکا اور مراد ساتہہ ذکر کی اس آیت مین فاسعوا الی ذکر اللہ نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کا ہی ۞ ع ۞ **الفصل الاول** فصل پہلے

عن ابن عمر و ابی ہریرۃ انہما قالا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی اعواد منبرہ لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین رواہ مسلم

روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سی یہہ کہ کہا ان دونون نی کہ سنا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اوپر لکڑیون یعنی زینی منبر اپنی کی البتہ باز رہین قوم چہوڑنی اپنی سی جمعہ کو یا مہر کریگا اللہ اوپر دلون انکی پہر البتہ ہوجاوینگی غافلون سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ان دوامر وسی ایک امر متقرر ہونیوالا ہی یا تو نہ چہوڑنا تم جمعہ کا یا مہر کرنا دلون پر اگر نچہوڑینگے جمعہ مہر نہین کیجائیگی اور اگر چہوڑینگی مہر کیجائیگی اونکی دلون پر اور مہر کرنا دلونپر کنایہ ہی اس سی کی نہایت غلظت دل کی اور بازرہیکا قبول کرنی نصیحت کی سی ۴ ح + **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی الجعد الضمیری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک ثلث جمعات تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی۔ ورواہ مالک عن صفوان ابن سلیم واحمد عن ابی قتادۃ روایت ہی ابی الجعد ضمیری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چہوڑدی تین جمعہ بسبب سستی کی ساتہہ اونکی مہر کریگا اللہ اوسکی دلپر روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور روایت کی یہہ مالک نی صفوان بن سلیم سی اور احمد نی ابی قتادہ سی + **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف دینار رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چہوڑدی جمعہ کو بعذر پس چاہیی کہ تصدق کری ایک دینار پس اگر نہ پاوی آدہا دینار روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** دینار سارہی چار ماشہ سونیکا ہوتا ہی اگر سونا سولہ روپی کی درکا ہو تو ایک دینار چھہ روپی کا ہوا اور اس تصدق کرنیسی بالکل گناہ جمعہ کے ترک کا نہین جاتا رہتا بلکہ تخفیف اوسکی گناہ مین ہوجاتی ہی ع **وعن** عبد اللہ بن عمر و عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من سمع النداء رواہ ابوداود اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جمعہ لازم ہوتا ہی اوس شخص پر کہ سنی آواز روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جمعہ واجب ہی اوسپر کہ ہو بیچ ایسی جگہہ کے کہ درمیان اوسکی اور درمیان شہر کی فرق مقدار ہو بخنی آواز کی ہو یعنی اگر شہر مین کوئی پکاری تو وہان آواز پہونچی اور شرح منیہ مین ذکر کیا ہی کہ جو کوئی بیچ اطراف شہر کی ہو کہ نہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان شہر کی فرق بلکہ مکان متصل ہون پس لازم ہی اوسپر جمعہ یعنی اگرچہ نہ سنی آواز اور اگر ہو درمیان اوسکی اور درمیان شہر کی فرق بسبب درمیان مین ہونے زراعت یا چراگاہ کی پس نہین جمعہ اوسپر اگرچہ سنی آواز اور امام محمد سی منقول ہی کہ اگر سنی آواز پس لازم ہے اوسپر جمعہ انتہی اور فتوی امام محمد کی قول پر ہی + ع + **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من اواہ اللیل الی اہلہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث اسنادہ ضعیف اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جمعہ فرض ہی اوس شخص پر کہ جگہہ رہی اوسکو رات طرف اہل اوسکی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کی اسناد اوسکی ضعیف ہے **ف** یعنی جمعہ واجب ہی اوسپر کہ ہو درمیان وطن اوسکی اور درمیان اوسجگہہ کی کہ ادا کیا جاتا ہی جمعہ اسقدر مسافت کہ بعد ادا کرنی جمعہ کے ممکن ہو پہر آنا اپنی وطن کو پہلی شب سے کہ رات بتی گہر مین کری ع + **وعن** طارق بن شہاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا علی اربعۃ عبد مملوک

او امرأۃ او صبی او مریض رواہ ابو داود وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح عن رجل من بنی واثل
اور روایت ہی طارق بن شہاب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمعہ حق ہی واجب ہی ہر مسلمان پر جماعت مین مگر چار پر واجب نہین
غلام پر کہ کسی کے ملک مین ہو اور عورت پر اور لڑکے پر اور بیمار پر روایت کی یہہ ابو داود نی اور شرح السنۃ مین ساتہہ لفظ مصابیح کی ایک شخص قوم بنی واثل کے
سی **ف** جمعہ حق ہی یعنی ثابت ہی فرضیت اوسکی ساتہہ کتاب و سنت کی اور واجب ہے یعنی فرض موکد ہی اور جماعت جمعہ مین فرض ہی بغیر جماعت
کی جمعہ درست نہین اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ کتنی لوگ ہون جماعت مین جنسی جمعہ درست ہو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کی نزدیک تین ہون
سوای امام کی اور ابو یوسف کی نزدیک دو ہون سوای امام کی اور امام شافعی کی نزدیک چالیس آدمی کامل چاہیین اور غلام اور کی تصرف مین
ہوتا ہی اسلیی جمعہ اوس سی ساقط ہوا اور عورۃ پر فرض نہین بسبب اسکی کہ حق خاوند کی اوسکی ذمہ متعلق ہین اور اژدہام ہوتا ہی مردونکا جمعہ مین
اور لڑکا بسبب نابالغ ہونیکی غیر مکلف ہے اوسپر اسلیی فرض نہین اور بیمار پر بسبب ضعف اور ناتوانی اور دفع ضرر کی فرض نہین اور بیمار سی مراد
وہ بیمار ہی ہے کہ بسبب اوسکی دشوار ہو حاضر ہونا جمعہ مین اور دیوانہ لڑکون کی حکم مین داخل ہی اور مسافر اور اندہی اور لنگڑی پر بہی جمعہ فرض نہین
یہہ اور حدیثون سی ثابت ہوا ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ بوڑہا کہ جسکو ضعف لاحق ہو بیمار کی حکم مین ہی اور نیز جمعہ واجب نہین اور مقعد یعنی جو چل سکی
اوسپر بہی واجب نہین اور واجب نہین مرض یعنی بیمارداری کرنیوالی پر بہی اگر اوسکی جانی سی بیمار ضائع ہو ۱۲ ع **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد ہممت ان امر
رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم رواہ مسلم روایت ہی ابن مسعود سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا واسطی اون لوگون کی کہ پیچہی رہتی ہین جمعہ سی البتہ تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ حکم کرون مین ایک شخص کو کہ نماز پڑہاوی لوگون کو پہر جلا دون
مین گہر اون لوگونکی کہ پیچہی رہجاتی ہین جمعہ سی یعنی بغیر ضرورۃ کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین بڑا وعید ہی تارک جمعہ کی لیی غور کرین لوگ اسمین
اور جمعہ کو کبہی ترک نکرین **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر ضرورۃ کتب منافقا
فی کتاب لا یمحی ولا یبدل وفی بعض الروایات ثلثا رواہ الشافعی اور روایت ہی ابن عباس
سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ چہوڑی جمعہ کو بغیر ضرورۃ کی لکہا جاتا ہی منافق یعنی کتاب کے کہ نہین مٹائی جاتی اور نہین بدلی جاتی
اور بیچ بعض روایات کی ہی کہ جو شخص چہوڑی تین جمعہ یعنی اوسکا یہہ حال ہی روایت کی یہہ شافعی نی **ف** بغیر ضرورۃ کی ضرورۃ یہہ ہی کہ خوف ہو
ظالم وغیرہ کا یا مینہ ہو یا برف پڑتی ہو یا کیچڑ ہو وغیر ذلک پس ان صورتون مین ترک کریگا تو منافق نہین لکہا جائیگا اور اگر اسطرح کی عذر نہونگی اور
ترک کریگا تو منافق لکہا جائیگا اور بیچ کتاب کی کہ نہین مٹائی جاتی یعنی نامہ اعمال مین حاصل یہہ کہ حکم ساتہہ نفاق اوسکی ہمیشہ ثابت ہی یہان تک
کہ سزا دی اللہ تعالی اوسکی یا بخشدی خیال تو اوسی دی کیا وعید شدید ہی ترک جمعہ پر یعیاذا باللہ منہ ع **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فعلیہ الجمعۃ یوم الجمعۃ الا مریض او مسافر او امرأۃ او صبی او مملوک
فمن استغنی بلہو او تجارۃ استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید رواہ الدارقطنی اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ یمان رکہتا ہی ساتہہ اللہ کے اور دن آخرۃ کی اوپر اوسکی فرض ہے اوسپر جمعہ کے دن جمعہ کے مگر بیمار مسافر عورۃ یا لڑکا یا غلام تو نہین فرض اوپر اوسکی
کوئی بی پروا ہو نماز جمعہ سی کہیل یا سوداگری کی بی پروا ہوتا ہی اوسسی یعنی عنایت نہین فرماتا اوسپر بلکہ بروا ہے اوسکی اعراض کیا روایت کی یہہ دارقطنی نی **ف** یعنی جو کوئی کہیل یا تجارت
مین مشغول رہا اور نماز جمعہ کی دوسرے اللہ پروا ہوا اور نہ پرواہ نہین کرتا ع **باب التنظیف والتبکیر** باب ہے بیان پاکی اور سویرے جانی کی جمعہ کے لیی

ف مراد پاکی کرنیسی یہان پاک کرنا بدنکا ہی ساتھہ بہانی اور لیعنی لوانی اور ناخون کترانی اور زیر ناف کی بال یعنی اور بغلون کے بال دور کرنیکی اور پاک کرنا کیڑونکا اور استعمال کرنا خوشبو کا کہ یہہ سب روز جمعہ کی سنت ہے اور تفصیل اسکی باب الصلوٰۃ مین بیچ بیان فطرۃ کی گذر چکی ہی اور سویرے جانی سمی یہہ مراد ہی کہ اول وقت نماز جمعہ کی یہی جاوے اور اگر اول روز مین جاوی افضل ہی چنانچہ امام غزالی نے بعض سلف سے نقل کیا ہی کہ وہ وقت صبح کے جمعہ کی لیی جاتی ہی واسطی جلدی کرنیکی طرف عبادۃ کی اور مسجد شریف نبوی مین عادۃ لوگون نی یہہ پکڑی ہی کہ سویرے آکر صلی بچھا جاتی ہین جگہہ روکنی کیلیی اور جیلی جاتی ہین بیٹھتی نہین اس فعل پر بعضی علما نی کلام کیا ہی کہ اگر بیٹھہ کر ذکر و فکر مین مشغول ہون تو یہہ بہتر ہی اور یون ہین پہلی سی جگہہ کا روک لینا اچھا نہین کیونکہ اور لوگ اسمین تنگ ہونگی ۱۲ ح اس سے معلوم ہوا کہ یہان جو لوگ جامع مسجد مین اپنی کہ جیلی جاتی ہین اپنی گھرون مین کہان بیٹھی وغیرہ کی لیی دیہہ ہی خوب نہین **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطہر ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ او یمس من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری رواہ البخاری

روایت ہی سلمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہاوی جو شخص دن جمعہ کی اور پاکی حاصل کری جسقدر کہ ہوسکی پاکی اور لگاوی تیل یعنی اپنی اوپر جو کہ میسر ہووی اپنے بی تکلف اور لگاوی خوشبو گہر اپنی مین سی پھر نکلی طرف مسجد کی پس فرق کری درمیان دو شخصون کی پھر نماز پڑہی جو کہ مقدر کی گئی واسطی اوسکی یعنی سنت جمعہ کی یا نفل یا نوافل پھر چپ رہے جبکہ خطبہ پڑہی امام بخشی جاتی ہین اوسکی لیی مگناہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان جمعہ دوسری ہوئی ہین یعنی گذری ہوئی جمعہ مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف** پاکی حاصل کری یعنی لیین لوا اور ناخون کتروادی اور بال زیر ناف کے لی اور بغلون کے بال دور کری اور کپڑی پاک کری اور نہ فرق کری دو شخصون مین یعنی اگر مسجد مین بیٹھی ہون باپ اور بیٹا یا دو شخص کہ آپسمین محبت کرتے ہون انکی درمیان مین نہ ہو بیٹھی یا نہ فرق کری دو شخصون مین کہ جگہہ یہو درمیان مین انکی پس نکلوا دیا ہووینگی اور اگر درمیان مین جگہہ ہو مناسقہ نہین یا مراد یہہ ہی کہ نہ فرق کری ساتھہ قدم رکہنی کی یعنی چیر پہاڑ کر آگی جانیکا ارادہ نہ رکہی بلکہ جہان جگہہ پاوی وہین بیٹہ جاوی اور اگر بغیر فرق کرنی اور قدم رکہنی کی صف اول مین جگہہ سکی بہتر ہی دیہہ حکم اوس صورتکا ہی کہ آگی جگہہ خالی نہین لیکن جانتا ہی کہ جاوینگا تو لوگ بخوشی جگہہ کردینگی اور اگر آگی بیٹہا لی ہو تو چیر پہاڑ کر آگی جانا درست نہی اسلیی کہ قصور اوسکا ہی کیون نی جماعت پہلے اور حقیقت مین اسحدیث مین اسی شارہ ہی ساتھہ اول وقت جانیکی تاسانجست فرق کرنی اور پہلانگنی لوگون کی نہ پڑہی ۱۲ ح ۴ و در مختار **وعن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل ثم اتی الجمعۃ فصلی ما قدر لہ ثم انصت حتی یفرغ من خطبتہ ثم یصلی معہ غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری وفضل ثلثۃ ایام رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ نہایا پھر آیا جمعہ مین پس نماز پڑہی اوسقدر کہ مقدر تہی واسطی اوسکی پھر چپ رہا یہان تک کہ فارغ ہوا خطیب اپنی خطبہ سی پھر نماز پڑہی ساتھہ اوسکے بخشی جاتی ہین اوسکی وہ گناہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان جمعہ دوسری کی ہوئی ہین اور زیادہ تین دن کی روایت کی یہہ مسلم نی

ف یہہ زیادتی اسلیی ہی کہ ہر نیکی کا ثواب دہ چند ہوتا ہی پس جمعہ سی جمعہ تک سات دن ہوتی ہین اور تین دن اور زیادہ ہوئی تا دہ چند ہو اہو جاوی ۱۲ ح ۴ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فاستمع وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایام ومن مس الحصا فقد لغا رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کروضو کیا اور اچھا وضو کیا یعنی برعایت آداب پہر آیا جمعہ مین
اور سنا خطبہ یعنی اگر قریب تہا اور چپ رہا یعنی اگر دور تہا بخشی جاتی ہین اوسکی لیی وہ گناہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان جمعہ دوسری کی ہوئی ہین اور زیادہ
تین دن کے اور جسنی چہوا کنکریون کو پس تحقیق بیہودہ کیا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جسنی چہوا کنکریون کو یعنی برابر کیا اونکو سجدہ ہی کی لیی یکبارگی یا دو
تا مین اور بعضون نی کہا چہونی سی یہہ مراد ہی کہ وقت خطبہ کی کہیلا اون سی اور بیہودہ کیا لغو کی معنی ہین کلام باطل و بیفائدہ پس اس فعل کو
مشابہ لغو کی کیا اسلیی کہ مانع ہی سنی خطبہ کی سی ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ
یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُھَجِّرِ کَمَثَلِ الَّذِیْ
یُھْدِیْ بَدَنَۃً ثُمَّ کَالَّذِیْ یُھْدِیْ بَقَرَۃً ثُمَّ کَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَۃً ثُمَّ بَیْضَۃً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَھُمْ وَ
یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہوتا ہی دن جمعہ کا ٹہیرتی ہین
اوسکی دروازہ مسجد پر لکہنی ہین دل آنیوالی کو پہر اوسکی بعد اول آنیوالیکو اوسکی مثال اوس شخص کے کہ اول وقت گیا جمعہ کی لیی مانند مثال اوس شخص کے کہ
بہیجتا ہی اونٹ قربانی کی لیی مکہ مین کہ بہت ثواب کہتا ہی پہر مثل اوسکی کہ بعد اوسکی آتا ہی مانند مثال اوس شخص کے کہ بہیجتا ہی گائین مکہ مین قربانی کی لیی
پہر جو کہ بعد اوسکی آدمی مانند اوسکی کہ بہیجی دنبہ پہر جو کہ بعد اوسکی آدمی مانند اوسکی کہ بصدق کری مرغی پہر انڈا پہر جبکہ نکلتا ہی امام یعنی خطبہ کے لیی
لپیٹتی ہین وہ دفتر اپنی اور سنتی ہین خطبہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ٹہیرتی ہین یعنی صبح سی یا طلوع آفتاب سی یا وقت زوال کے اور
یہہ خوب ہی اور یہہ ملائکہ سوای حفظہ یعنی اعمال لکہنی والون کی ہین ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوہنیں سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ کہی تو واسطی یار بیٹہنی والی اپنی کی دن جمعہ کی چپ رہ اوس حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہی پس تحقیق
تو نی بہی لغو کیا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تو نی بہی لغو کیا اسلیی کہ کلام کیا وقت خطبہ کی اس سی معلوم ہوا کہ کلام کرنا وقت خطبہ کے
منہی ہی اگرچہ بطریق امر بالمعروف اور نہی منکر کی ہو اسلیی کہ اشارہ کرنا کافی ہی اور کلام کرنا عبث ہی اور تفصیل اس مسئلہ کی یہہ ہی کہ چپ رہنا
اوسوقت واجب ہی نزدیک کثر علما کی اور امام ابو حنیفہ بہی اونہین مین ہین اور بعضون کی نزدیک مستحب ہے اور امام شافعی اون مین سی ہین اور
مواہب لدنیہ مین لکہا ہی کہ امام شافعی کی اس مسئلہ مین دو قول ہین یعنی وجوب اور استحباب اور مذہب حنفی مین وقت نکلنی امام کی بہی خطبہ کے
ہی شروع نماز تک اور کلام دونو حرام ہین اور اگر کوئی نماز مین ہو اور امام شروع کری خطبہ تو توڑ ڈالی نماز و جمعت پڑہ صاحبین کے نزدیک بضائقہ
نہین کلام کرنیکا بعد نکلنی امام کی پہلی شروع کرنی خطبہ کے اور بعد وتر لی کی منبر سی پہلی تکبیر تحریمہ کی اسلیی کہ کراہیت بسبب اسکی ہوتی ہی کہ کلام کرنی
مین خطبہ نہیں سن سکتا اور یہہ مقام سننی کی ہین نہین پس جائز ہوا کلام کرنا اور دلیل امام ابو حنیفہ کی اوپر حرمت دونون چیزون کی یہہ حدیث ہی
اذا خرج الامام فلا صلوٰۃ ولا کلام اور اقوال صحابہ کی بہی اسی طرح ہین اور قول صحابی کا حجت ہی ہماری لیی اور واجب ہی تقلید اوسکی اور لکہا ہی
علمارنی کہ خطبہ کیوقت قضا نماز پڑہنی صاحب ترتیب کو مکروہ نہین اور اختلاف کیا علمارنی اوسکی حق مین کہ دور بیٹہا ہوا ایسا کہ خطبہ نہ سنتا ہو مختار
یہی ہی کہ اوسکو بہی واجب ہے چپ ہی رہنا اور حرام ہی خطبہ کی وقت کہانا اور پینا اور کتابت اور مکروہ ہی جواب دینا چھینک کا اور جواب دینا
سلام کا اور لکہا ہی در مختار مین کلیہ کل ما حرم فی الصلوٰۃ حرم فی الخطبۃ یعنی جو چیز حرام ہی نماز مین حرام ہی خطبہ مین ہو اور درود دل مین ہی تا خلل
خطبہ سنی مین نہ آوی وہو الصواب اور اسیطرح حمد کری وقت چھینک کے دلمین اور روکر نا منکر کا یعنی خلاف شرع کا سوا بہ شارہ ہاتہہ یا آنکہ کی

مکروہ نہین ہو الصحیح اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتھ عنوان باب کی سمجھنے کے عنوان باب سے مقتضی ہی سمجھ جانیکا کہ موجب ثواد کا ہی اور جسوقت اس شخص نے کسیکو نصیحت کے اچھی بات کے وقت خطبہ امام کی تو اس سے لغو صادر ہوا ثواب سو بری جانیکا اس سی فوت ہوا پس چاہیی کہ سو بری جاوی ولیسی حرکت نکری جس سے ثواب جاتا ہی ہوجہ ہو مولانا ہ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول افسحوا رواہ مسلم ط اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ اوٹھاوی کوئی تمامی اپنی بھائی اپنی کو دن جمعہ کی پھر قصد کری طرف جگہہ اوسکی کی پس بیٹھی اوسمین ولیکن کہی کشادہ کرو جگہہ کو روایت کی ہی مسلم نی **ف** حرام ہی کسیکو اوٹھا کر اوسکی جگہہ سو بیٹھنا بدون اوسکی رضا کی لیکن رضا حقیقۃً ہونہ از راہ خوف وحیا کی اور اگر کسیکو پہلی پہنچکر تا اسکی لیی جگہہ روک کہی تو بہی اوسکو اوٹھانا حرام ہوتا ہی اسلیی کہ مسجدون اور مانند اونکیا مستحق بسبب پہنچنی کی نہین ہوتا بلکہ جسکو پہنچا ہی پر احق دار اوس جگہہ کا اوسمین بیٹھا ہی وہ ہوتا ہی بسبب پہلی جا بیٹھنی کی اوسمین اگرچہ نیت رکھتا تہا کہ یہہ جگہہ پہنچنی والی کی لیی ہی بلکہ مکروہ ہی اوسکو اوٹھنا دانسی اوپر ایثار کرنا پہنچنے والی کا اگر ہو وہ شخص کہ جسکی لیی یہہ اوٹھتا ہی کم اس سے فضیلت مین یعنے اگر اپنی سی فضل کو ایثار کری تو نہین مکروہ پر دانسی اوٹھنا مکروہ اسلیی کہ ایثار عبادات مین بلا عذر مکروہ ہی اور اللہ تعالی نی جو ایثار کرنیوالونکی فضیلت بیان کی ہی سو آیت مین ویؤثرون علی انفسہم تو مراد اوس سی ایثار حظوظ نفس مین ہی و نہی ایثار کی مین غیر کے حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکہنا اور عجیب بات یہہ ہی کہ خادم بعضی ظالمون کی جامع مسجدون مین جاتی ہین اور رفیقون کو اوٹھا دیتی ہین اور دبکی دیتی ہین اور مارتی ہین چنانچہ ایک عارف سی کہا گیا کہ آیا نہین دیکہتا تو ظلم انکا ای مولانا کہا اونہون نی انکی عبادت کا تو یہہ حال ہے انکے ظلم اور گناہ کا کیا ٹہکانا ہی اور کشادہ کرو جگہہ کو یہہ کہنا جب ہو سکتا ہی کہ جگہہ قابل فراخی کی ہو ورنہ تنگ نکری کسی کو بلکہ پڑہی نماز جہان جگہہ پاوی اگرچہ دروازہ مسجد پر ہو اور مناسبت حدیث کو باب کی ساتھ یہہ ہی کہ اسمین عیب لانی سو بری جانی پر تا حاجت کسیکی اوٹھانی کے نہ پڑی ہ ع ہ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی سعید وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس من طیب ان کان عندہ ثم اتی الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب اللہ لہ ثم انصت اذا خرج امامہ حتی یفرغ من صلوتہ کانت کفارۃ لما بینہا وبین الجمعۃ التی قبلہا رواہ ابو داود

روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نہاوی دن جمعہ کی اور پہنی اچہی کپڑی اور لگاوی خوشبو اگر ہوا وسکی پاس پہر آوی جمعہ مین اور نہ پہلانگی گردن لوگون کی پہر نماز پڑہی اوسقدر کہ مقدر کی اللہ نی واسطی وسکی پہر چپ رہی جسوقت کہ نکلی امام اوسکا یہان تک کہ فارغ ہو نماز اپنی سی ہوگا کفارہ واسطی اوسچیز کی کہ درمیان اوس جمعہ کی اور درمیان اوس جمعہ کے کہ پہلی اوس سے ہی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اچہی کپڑونسی مراد سفید کپڑی ہین کی لسند تہی حضرت کو ہوع **وعن** اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل یوم الجمعۃ واغتسل وبکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنی من الامام واستمع ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃ عمل سنۃ اجر صیامہا وقیامہا رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجہ اور روایت ہی اوس بن اوس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نہلاوی دن جمعہ کی اور نہلاوی پہر اور سویرے جاوی اور اول سے خطبہ پاوے اور پیادہ جاوی اور سوار ہو اور نزدیک ہو امام سی اور سنی خطبہ اور نہ کہی بیہودہ بات ہوگا واسطے

وسکی بدلے ہر قدم کی عمل برس روزہ کا ثواب روزی وسکیکا اور قیام اوسکیکا یعنی ہر قدم پر ثواب ایک برسکی روزونکا اور قیام راتون اوسکی کا لکھا جاتا ہے
روایت کے یہہ ترمذی و ابو داود و نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** نہلاوی یعنی اپنی عورۃ کو مراد یہہ ہے کہ صحبت کری بیوی سے اور باعث اوسکی غسل
کا ہو یا مراد یہہ ہی کہ دہلاوی کپڑی اپنی یا سرد ہووی خطمی وغیرہ سی اور صحبت کرنی جمعہ کو لیہہ پیلی ہووی کہ اس سی خطرہ زنا کا دلمین نہین آتا اور حضور
نماز مین خوب ہوتا ہی اور لفظ لم رکب کے قید کا فائدہ یہہ ہی کہ تمام راہ پیادہ چلی بالکل سوار نہو یہہ تاکید افرمایا کہ لفظ مشی عام تہا خواہ تمام راہ پیادہ
چلے یا تہوڑی دور پیر سوار ہووی ۱۲ مولانا **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَرَوَاهُ
مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اور روایت ہی عبداللہ بن سلام سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قباحت اوپر ایک
تہا ہی کے اگر مقدور ہو یہہ کہ بنا وی دو کپڑی واسطی دن جمعہ کی سوای کپڑی کاروبار اپنی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور روایت کی مالک نی
یحییٰ بن سعید سی **ف** کپڑی کاروبار کی یعنی جو کپڑی ہمیشہ گہر مین پہنی رہتا ہی کہ اوس سے کاروبار گہر کا بہی کرتا ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی کپڑا
جمعہ اور عید کی لیی بنا رکہی منافی زہد کی نہین چنانچہ حضرت کی بہی دو کپڑی تہی کہ خاص جمعہ ہی کو پہنتے تہی ۱۲ **وعن** سَمُرَةَ بْنِ
جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ
لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ دَخَلَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہو وقت خطبہ کی اور نزدیک ہو امام سی پس تحقیق آدمی ہمیشہ دور رہتا ہی یعنی ہمیشہ یون کی جگہو نسی بلا عذر
یہان تک کہ پیچہے ہیگا پیچ داخل ہونی بہشت کی اگرچہ داخل ہو بہشت مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** امین رغبت دلانی اسپر کہ طلب کری اعلی امور
اور ارادہ نکری ادنی اونکی کا کہ ہمت بلند دار کہ نزد خدا وخلق ۱۲ باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو ۱۲ **وعن** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا
اِلٰى جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی معاذ بن انس جہنی سی کہ نقل کرے اپنی باپ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کہ پہلانگی لوگون کی گردنون پر سی دن جمعہ کی بنایا جاویگا پل طرف دوزخ کی روایت کی یہہ ترمذی نے اور
کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** کہا سیدنی کہ لفظ عن ابیہ از راہ سہو کی کہا ہے اسلیی کہ ابن باپ سی اخذ کیکو نہ روایت ہی اور نہ صحبت ہی بلکہ صواب
عن سہل بن معاذ عن ابیہ ہی جیسیکہ ترمذی مین ہی و بنایا جاویگا پل وسکو بدلہ مثل فعل اوسکیکا ملیگا جیسی ہنی لوگون کو گذرگاہ اپنا کیا ہتا اسکو
بہی گذرگاہ لوگونکا کرینگی ۱۲ **وعن** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی معاذ بن انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا گوٹ مارنی ان
جمعہ کی اوس حالمین کی امام خطبہ پڑہتا ہو روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود نی **ف** گوٹ مارنا اس نشست کو کہتی ہین کہ زانین پیٹ سی ملا بیٹہے ہی اور پیٹہ کپڑی
کی یا ہاتہہ کی سطرح کی بہنچی سی منع فرمایا اسلیی کہ نیند آجانی ہی پس خطبہ نہین سن سکتا اور قریب ہی کی وضو ٹوٹ جاوی یعنی اکثر گر پڑتا ہی پہلو پر پس ٹوٹ جاتا
ہی وضو ۱۲ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ
مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اونگی ایک تمہارا دن جمعہ کی پس چاہیے
بدلے وہ جگہہ اپنی یعنی جس جا بیٹہا ہو وہان سی سرک کر اور جگہہ مین بیٹہی کہ اس سے غلبہ نیند کا کم ہو جاویگا روایت کی یہہ ترمذی نی **الفصل الثالث**

فصل تیسری عن نافع قال سمعت ابن عمر یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقیم الرجل الرجل من مقعده ویجلس فیه قیل لنافع فی الجمعة قال فی الجمعة وغیرها متفق علیه روایت ہی نافع سے کہا سنا میں ابن عمر سی کہ کہتی تھی منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ اوٹھاوی کوئی کسیکو جگہہ اوسکی سی اور بیٹھہ جاوی اوسمین کہا گیا نافع کی کہ یہہ منع جمعہ مین بھی کہا جمعہ مین وسوای جمعہ مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ بات منع ہی سیکی ایذا ہوتی ہی مسلمان کو لیس جمعہ اور غیر جمعہ برابر ہی ع + وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یحضر الجمعة ثلاثة نفر فرجل حضرها یلغو فذلك حظه منها ورجل حضرها بدعاء فهو رجل دعا الله ان شاء اعطاه وان شاء منعه ورجل حضرها بانصات وسكوت ولم یتخط رقبة مسلم ولم یؤ ذ احدا فهی كفارة الى الجمعة التی تلیها وزیادة ثلثة ایام وذلك بان الله یقول من جاء بالحسنة فله عشر امثالها رواه ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حاضر ہوتی ہین جمعہ مین تین طرحکی تحنس ایک شخص حاضر ہوتا ہی ساتہہ بیہودہ کلام کرنیکی یا فعل باطل کی یعنی حالت خطبہ کی مین پس وہ نصیبہ اوسکا ہی حاضر ہوتی جمعہ سی یعنی ثواب جمعہ سی محروم رہی اور وبال لغو کا نصیبہ اوسکا ہی و ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ مین واسطی دعا کی یعنی مشغول دعا مین رہتا ہی حالت خطبہ مین جسی کہ باز رکہی عاصل خطبہ کی سنی سی کمال اوسکی سی پس وہ ایک شخص ہی کہ دعا مانگی اللہ سی اگر چاہی دی اوسکو یعنی بسبب سوت کرم اپنی کی اور اگر چاہی نہ دی اوسکو اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ مین ساتہہ چپ رہنی کی یعنی خطبہ سنی کی پس جب ہوا نزدیک اور ساتہہ چپ رہنی کی یعنی چپ ہوا دور رہا پہلانگی کردن مسلمان کی اور نہ ایذا دی کسیکو پس وہ جمعہ کفارہ ہی اوس جمعہ تک کہ متصل ہی اوسکی یعنی پہلا جمعہ اور تین دن زیادہ اور یہہ بسبب اسکی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی جو شخص کہ کری ایک نیکی پس واسطی اوسکی ہی دس برابر اوسکی روایت کی یہہ ابو داؤد نی ف اور اگر چاہی نہ دی اوسکو یعنی بسبب سزا اس فعل بد کی کہ باز رہا سنی خطبہ کی سی بسبب کرنی دعا کی اور یہہ مکروہ ہی ہماری نزدیک اور حرام ہی اور دونکی نزدیک اور ایک نسخہ مین لفظ یلغو ساتہہ بصیغہ مضارع کی آیا ہی لیکن صحیح یلغو ہی کہ مطابق ہی ساتہہ فعلون آیندہ کی اور نہ ایذا دی کسیکو مانند اوہٹا دینی کی جگہہ اوسکی سی یا بیٹہنی کی بعنف اعضا اوسکی یا مصلی اوسکی بغیر مرضی اوسکی سی یا بلہسن پیاز کی بو سی + ع + وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تكلم یوم الجمعة والامام یخطب فهو كمثل الحمار یحمل اسفارا والذی یقول له انصت لیس له جمعة رواه احمد اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کلام کری دن جمعہ کی اوس حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو پس وہ مانند گدہی کی ہی اوٹہاتا ہی کتابین اور وہ شخص کہ کہی واسطی اوسکی کہ چپ رہ نہین واسطی اوسکی ثواب جمعہ کا روایت کی یہہ احمد نی ف مانند گدہی کی ہی یعنی حال اوسکا مانند حال گدہی کی ہی کہ اوٹہاتا ہی کتابین اپنی پیٹہہ پر یہہ کنایہ ہی علم بی عمل سی اور نہ فائدہ اوٹہانی سی ساتہہ علم کی باوجود رنج و مشقت اوٹہانیکی حاصل کرنی اوسکیمو اور جو اوس بولنی والیکو کہی چپ رہ نہین اوسکو ثواب جمعہ کا بسبب لغو کی اوس سے کہ وہ منع ہی جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ کی مین گذرا اور یہہ جو آیا ہی کہ ایک اعرابی نی عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی دن جمعہ کے حالت خطبہ مین کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال اور بہوکی ہی عیال پس دعا کرو اللہ سی ہماری لیی پس اوٹہالی حضرت نی ہاتہہ اپنی اور دعا کی اور بعضی روایتون سی کلام کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت خطبہ مین ثابت ہوا ہی پر احتمال ہی کہ وہ پہلی شروع خطبہ کے یا بعد فراغ کی ہو اور احتمال اوسکی نسخ کا بہی ہی یا خصائص حضرت کی سے ہو + ح + ع +

وعن عبید بن السباق مرسلاً قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جمعۃ من الجمع یا معشر المسلمین ان ھذا یوم جعلہ اللہ عیدا فاغتسلوا ومن کان عندہ طیب فلا یضرہ ان یمس منہ وعلیکم بالسواک رواہ مالک ورواہ ابن ماجۃ عنہ وھو عن ابن عباس متصلاً ف عیدا یعنی دن خوشی اور زینت کرنیکا واسطے فقراء اور مساکین کے اور اولیاء صالحین کے اور نہاؤ یعنی خوب طہارت وستھرائی حاصل کرو اور خوشبو یعنی خوشبو مردانی کہ جسمیں خوشبو ہو اور رنگ نہو یعنی مانند عطر وغیرہ کی اور کہا ابن حجر نے کہ افضل خوشبو ہی مشک ہے کہ اوسمیں گلاب ملا ہو اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر استعمال خوشبوی مشک کا کرتے تھے اور نہیں ضرر کرتا اگر کہا جاوی کہ یہہ وہاں بولتے ہیں جہاں گمان گناہ کا ہوتا ہی اور خوشبو لگانی خصوصاً دن جمعہ کے سنت موکدہ ہی پس کیا معنی اس عبارت کی جواب یہہ کہ بعضے مسلمان مرد توہم کرتے تھے یہہ کہ خوشبو لگانی عادت عورتونکی ہی پس نفی کی گناہ کی جیسیکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما باوجودیکہ طواف یعنی سعی صفا ومروہ کی واجب ہی یا رکن اور لازم ہی مگر کہ استعمال کرو مسواک کا دن جمعہ کے خصوصاً نزدیک وضو اور غسل کے ع + وعن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقاً علی المسلمین ان یغتسلوا یوم الجمعۃ ولیمس احدھم من طیب اھلہ فان لم یجد فالماء لہ طیب رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہی مسلمانوں پر یہہ کہ نہاویں دن جمعہ کے اور لگاوی ایک اونکا خوشبوئی اہل اپنی سی پس اگر نہ پاوی اپنی پانی واسطے اوسکی خوشبو ہی ہی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن ہی ف خوشبوئی اہل اپنی کیسی یہہ اسلیے کہا کہ عورتیں اکثر خوشبو رکھتی ہیں گویا یہہ اشارہ ہی اسپر کہ اگر اس پاس خوشبو نہو بیوی سی مانگ لے مگر خوشبو زنانی نہو یعنی ایسی نہو کہ رنگ رکھتی ہو اور پانی خوشبو ہی یعنی اگر خوشبو نہ ملی پانی ہی بہالی کہ پانی بمنزلہ خوشبوئی کی ہی اسلیے کہ سبب ستھرائی کا ہی اور یہہ بو اوس سی جاتی رہتی ہی اور یہہ حدیث اور اوپر کی حدیث مویدہی مذہب امام مالک کے کہ اونکی نزدیک غسل جمعہ کا واجب ہے لیکن حمل کیا ہی اسکو جمہور نے اوپر سنت موکدہ ہونی کی اسلیے کہ اور حدیثوں سی معلوم ہوتا ہی کہ واجب نہیں اور کہا ہی علماء نے کہ ترک کرنا اوسکا مکروہ ہی ع + **باب الخطبۃ والصلوٰۃ** باب ہی بیان خطبہ کی اور نماز جمعہ کے ف خطبہ کہتی ہیں اوس کلام کو کہ خطاب کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکی اور شرع میں خطبہ کہتی ہیں ایک کلام کو کہ مشتمل ہو اوپر ذکر اور شہادتین اور درود اور نصیحت کے اور خطبہ شرط اور فرض ہی نماز جمعہ میں اور ادنی مقدار فرض کی امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ ہی اور منقول حضرت سی خطبہ طویل ہی پس وہ واجب ہوا سنت نہ رہا کہ بغیر اوسکی نماز درست نہو اور صاحبین کہتی ہیں کہ ضرور ہی ذکر طویل کہ اوسکو خطبہ کہتی ہیں عرف میں اور تسبیح و تحمید کو خطبہ نہیں کہتے اور شافعی کہتی ہیں جائز نہیں جب تک کہ نہ پڑہی وہ خطبی اور دلیلیں ہر دون کی فقہ کی کتابون میں مذکور ہیں ع + **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الجمعۃ حین تمیل الشمس رواہ البخاری رح روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی نماز پڑہتی جمعہ کے جبوقت کہ ڈہلتا آفتاب روایت کی یہہ بخاری نے ف جب بہت سردی ہوتی تو دوپہر ڈہلتی ہی پڑہتی اور بہت گرمی میں ٹہنڈی وقت پڑہتے

جیسا کہ اوپر حدیث انس میں گزرا ہی ع ۔ **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ نہ تھی ہم قیلولہ کرتی اور نہ کھانا کھاتی اول روز کا مگر بعد نماز جمعہ کی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے

ف قیلولہ کہتی ہیں استراحت کرنیکو دوپہر میں خواہ سونا ہو یا نہ سونا و حاصل حدیث کا یہ ہی کہ سویری جاتی تھی نماز جمعہ کی لیے قیلولہ اور کھانے میں مشغول ہو جاتی تھی بلکہ بعد نماز کے یہ کام کرتی تھی ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی سویری پڑھتے نماز کو اور جب شدت ہوتی گرمی کی دیر کر پڑھتے نماز یعنی جمعہ کی روایت کی یہ بخاری نے

وعن السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سائب بن یزید سے کہا تھی آذان دن جمعہ کی اول وہ اذان کی جس وقت کہ بیٹھتا امام منبر پر پیچھے زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر اور عمر کی پس جبکہ خلیفہ ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور زیادہ ہوئی لوگ زیادہ کی آذان تیسری اور زوراء کی روایت کی یہ بخاری نے

ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مبارک میں سنت یہ تھی کہ جب حضرت تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھتے تو آذان کہی جاتی اور آذان اول کہ بعد آنی وقت کی کہتی ہیں تھی اور اسیطرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی زمانی میں پھر جب حضرت عثمان نے بہتات لوگوں کی دیکھی اور دیکھا کہ حضرت کی زمانی میں لوگ کم تھی اور قریب قریب ہی تھی مسجد سے اور اکثر خدمت بابرکت میں حاضر رہتی تھی اور اب لوگ دور دور رہتی ہیں مسجد سے اور اپنی کاروبار میں مشغول رہتی ہیں مناسب جانا کہ جب وقت آوے نماز کا آذان کہی جاوے تا لوگ دور کی بھی سنیں اور خطبہ میں حاضر ہوں پس مراد تیسری آذان سے یہی آذان اول ہی ہوگی تیسری آذان کہا اگرچہ باعتبار وقوع کی اول ہی سہی کہ تیسرے ہی اون دو آذانوں کی کہ حضرت کی زمانہ میں تھیں یعنی پہلی آذان خطبہ کی وقت کے ہوئی اور دوسری آذان نزدیک ہوئی اور تیسری بیچ کی جو اول کہی جاتی ہی پس یہ آذان حضرت عثمان نے مقرر کی وہ ہی سنت ہوئی بدعت نہیں سلیمی کے فعل خلفاء کا ہی سنت ہی اور وقت پڑھنی سنتوں کی جو ایک دو آذان کہتی ہیں یہ حضرت کی زمانی میں نہ تھے نہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانی میں تھی تابعین کے زمانی میں اور نہ اوسیر عمل ہی اکثر اسلام کی شہروں میں معلوم نہیں کہ کسنی یہ نکالی ہی اور لکھا ہی علمانی کہ جب پہلی آذان ہو جمعہ کی تو بیع کرنی حرام ہوتی ہے اور سعی کرنی یعنی جلدی جانا اور حاضر ہونا نماز میں واجب تھا ہی اور زوراء نام ایک جگہ کا ہی بیچ بازار مدینہ کی ع + **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تھی اسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو خطبے ہوتے تھی درمیان دونوں کی بیٹھتے تھی یعنی خطبوں میں قرآن اور نصیحت کرتی تھی لوگوں کو اور ذکر کرتی اون چیزوں کا کہ باعث خوف و امید کی ہیں پس تھی نماز اونکی اوسط درجہ کی اور خطبہ اونکا اوسط یعنی نہ بہت دراز نہ بہت کوتاہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** بیٹھتی درمیان دونوں خطبوں کے اسقدر کہ قرار کرے تا ہر عضو اپنی جگہ پر اور صحت کو نہیں پہنچی دعا کرنی حضرت سے اس جلسہ میں اور یہ جلسہ سنت ہی واجب + ع + **وعن** عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمار کی کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھی تحقیق لمبی پڑھنی نماز اور کوتاہ کرنا خطبہ کا یہ علامت ہے دانائی آدمی کی پس دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ سلیمی کہ تحقیق بعضا بیان سحر ہی روایت کی یہ مسلم نے

ف خطبہ کی حالت مین توجہ ہونی ہی خلق کی طرف اور حالت نماز مین خداوند حقیقی کی طرف اس علامت دانائی کی ہی کہ ہمین توجہ رب کی طرف ہو
اسکو دراز کری اور ہمین توجہ خلق کیطرف ہو اوسکو کوتاہ کری اور مراد طول سی یہہ ہے کہ موافق سنت کی ہو نہ کم اوس سی اور نہ دراز تاکہ موقوف ہوجاوے
اسحدیث مین اور اوپر کی حدیث مین اور بعضا بیان سحر ہی گویا یہہ دلیلین ہین کوتاہی خطبہ کی یعنی خطبہ چاہیے کہ ساتھہ الفاظ مختصر اور معانی بہت کے
ہو اسلیے کی بیان کو تاثیر عظیم ہی اون مین کہ مائل کر دینا ہی ایک جانب جیسیکہ سحر کو تاثیر ہی پس ہمین تعریف بھی ہی بیان کے اور مذمت ہے یعنی اگر حق کیطرف
پھیرے ایسا ہی اور اگر باطل کی طرف پھیرے برا ہی ع ح **وعن** جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب احمرت
عیناہ وعلا صوتہ واشتد غضبہ حتی کانہ منذر جیش یقول صبحکم ومساکم ویقول بعثت انا والساعۃ
کھاتین ویقرن بین اصبعیہ السبابۃ والوسطی رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا
تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ فرماتی یعنی جمعہ کا یا اور کوئی خطبہ سرخ ہوجاتین آنکھین اونکی اور بلند ہوتی آواز اونکی اور سخت ہوتا غصہ اونکا
یہان تک کہ گویا ڈرانی والی ہین لشکر سی کہ کہتا ہووے ڈرانیوالا صبح کو لوٹیگا تمکو لشکر اور شام کو لوٹیگا یعنی نزدیک ہی کہ وقت صبح مین ہو وقت شام
مین لشکر تمیر آوی اور لوٹی اور فرماتی حضرت کہ بھیجی گیا ہون مین بیچ تہہ قیامت کی ملا ندان دونکی اور ملاتی دو انگلیون اپنی کو یعنی شہادت کے اونگلی اور بیچ
کی دونگلی روایت کے یہہ مسلم کی **ف** سرخ ہوتین آنکھین حضرت کی بسبب تجلی انوار جلال جبار اعلی کی اور بسبب دیکھنی تقصیرات امت مرحومہ کے اور
بلند ہوتی آواز بسبب ترنی غم کی یا اسلیے کہ لوگونکی کانونمین آواز پہونچی اور تاثیر کری دونکی اون مین اور سخت ہوتا غصہ بسبب افعال امت کی پس حاصل
یہہ کہ جیسی ڈرانیوالا بلند کرتا ہی آواز اور سرخ کرتا ہی آنکھین اور سخت غصہ ہوتا ہی لوگونکی تغافل پر ایسی ہی حال حضرت کا تہا وقت خطبہ کی بسبب غفلت
امت کے اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ جیسی بیچ کی اونگلی ہمور ایسی بڑہی ہوئی ہی شہادت کی دونگلی سی ایسی ہی مین بھیجا گیا ہون قیامت کے اور قیامت
متصل ہے مجھی اور جلدی آنیوالی ہی یحیی میرے ع ح **وعن** یعلی بن امیۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقرأ علی المنبر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک متفق علیہ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا سنا مین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی منبر پر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس آیت مین بیان سوال جواب دوزخیون
اور مالک کا ہی کہ روز قیامت کے دوزخی پکارینگی مالک کو کہ داروغہ دوزخ کا ہی مالک و روگار سی عرض کرکہ ہمین مار ڈالی تاہم اس عذاب سی خلاص
ہون جواب اسکا آگی مذکور ہی مالک کہیگا انکم ماکثون یعنی یہہ آرزو مین تمہاری باطل ہین تم ٹہیرنی والی ہو اوس مین کہ ہمیشہ ہوگی پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم یہہ آیت پڑہتی تہی رانی کی پس ع **وعن** ام ہشام بنت حارثۃ بن النعمان قالت ما اخذت ق والقرآن
المجید الا عن لسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرؤہا کل جمعۃ علی المنبر اذا خطب
الناس رواہ مسلم اور روایت ہے ام ہشام بیٹی حارثہ بیٹی نعمان کہ سیکہی کہا نہین سیکہی مین سورہ ق والقرآن المجید مگر زبان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سیکہی پڑہتی تہی یہہ سورۃ ہر جمعہ مین منبر پر جب خطبہ پڑہتی لوگون کی آگی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ساری سورہ ق پڑہتی حضرت سی خطبہ مین ثابت
نہین ہوئے پس ظاہر یہہ ہی کہ ہر جمعہ مین بعض سورہ پڑہتی ہونگی یعنی تہوڑی کسیمین بہوت کسیمین پوری سورۃ اونہون نے یاد کی تمام جمعون مین اللہ اعلم ع **وعن**
عمرو بن حریث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفہا بین کتفیہ یوم
الجمعۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا اور تہی حضرت کی سر مبارک پر پگڑی سیاہ
تحقیق چہوڑے تہی دونون سرے اوسکی درمیان دونون مونڈہون اپنی کی دن جمعہ کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** حدیث ضعیف مین یا کہ نماز پڑہتی عمامہ سیاہ

دیتے تھے تمامہ بغیر تلحی کے بغیر تمامہ کی ہوتی اور کہا طیبی نے کہ حدیث سے یہ نکلا کہ سنت ہے کبیر اپہننا دن جمعہ کے اور عمامہ سیاہ باندھنا اور لٹکانا دونوں سروں کا درمیان مؤمنوں کی سنت ہے نووی نے کہا کہ یہ خطبہ حضرت کی مرض موت میں تھا اور کہا زیلعی نے کہ سنت ہے پہننا سیاہ کپڑا اور عمامہ سیاہ سے حسن نے لکھا ہے کہ حضرت کا عمامہ سات ہاتھ کا تھا اور نقل کیا ہے سیوطی نے باندھنا عمامہ کا بہت صحابہ اور تابعین سے ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمن بن عوف اور واثلہ اور سعید بن مسیب اور حسن بصری اور ابن سیرین سے اور ابن ابی شیبہ نے لکھا ہے نووی نے کہ جائز ہے باندھنا عمامہ کا ساتھ چھوڑنے شملہ کی اور بغیر چھوڑنے اوسکی کی اور تحنیک کرنا بہتر ہے پھر کہا ان دونوں میں سے ہے **وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخطب اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ والامام یخطب فلیرکع رکعتین ولیتجوز فیھما رواہ مسلم** اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حالت میں کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے جبکہ آوے کوئی تم میں کہ دن جمعہ کے اور امام خطبہ پڑھتا ہو چاہیے کہ پڑھے دو رکعتیں اور ہلکی پڑھے روایت کی ہے مسلم نے **ف** شافعیہ نے عمل کیا ہے اسکو تحیۃ المسجد پر کہ اونکی نزدیک واجب ہے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور ایسے ہی امام احمد کی نزدیک ہے اور ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑتے ہیں وہ اور تاکید دیوے اسکی کہ وقت خطبہ کی ہے اوسکا حکم فرمایا اور نزدیک حنفیہ کی جبکہ تحیۃ المسجد پڑھے غیر وقت خطبہ کی واجب نہیں تو وقت خطبہ کی بطریق اولی ہوگی اور یہی ہے مذہب مالک و سفیان ثوری کا اور اسی پر ہیں بہت صحابہ اور تابعین کہ اقوال النووی اور تاویل حدیث کی اونکی نزدیک یہ ہے کہ مراد خطبہ سے ارادہ خطبہ کا ہے یعنی امام خطبہ پڑھا چاہتا ہو نہ یہ کہ بالفعل پڑھتا ہو یہ تاویل کرتے ہیں بسبب قرینوں اور حدیثوں صحیحہ کی کہ دلالت کرتی ہیں اوپر حرمت نماز کی بیچ وقت خطبہ کی چنانچہ آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے امام پس نہیں درست نماز اور نہ کلام اور حضرت علی اور ابن عمر سے آیا ہے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے نماز اور کلام کو بعد نکلنے امام کے پس قول صحابی کا بھی حجت ہے اور واجب ہے تقلید اوسکی ہمارے نزدیک اگر منافی نہ ہو اوسکی کوئی اور چیز سنت سے اور یہ حدیث صحیحین میں حدیث جابر سے ساتھ طرق متعددہ کے آیا ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے پس فرمایا حضرت نے کہ آیا نماز پڑھی ہے تو نے اے فلانی اوسنے کہا نہیں پڑھی ہے فرمایا پڑھ دو رکعت اور ہلکی پڑھ تاویل اسکی یہ ہے کہ یہ واقعہ پہلی منع ہونے نماز سے وقت خطبہ کی تھا یا یہ خصوص اوسی شخص کو تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ قضیہ پہلی شروع کرنے خطبہ کی تھا اور شیخ ابن الہمام نے لکھا ہے کہ معارضہ حدیث کا ساتھ حدیثوں کی لازم نہیں یا تا سکتا ہے کہ آنحضرت نے موقوف کیا ہو خطبہ یہاں تک کہ فارغ ہوا ہو وہ شخص نماز سے بلکہ واقع میں یوں ہی جیسا کہ داؤدی نے روایت کیا ہے کہ فرمایا اوسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کر دو رکعت پھر آنحضرت جب رہے خطبہ میں یہاں تک کہ فارغ ہوا وہ نماز سے **وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ مع الامام فقد ادرک الصلوٰۃ متفق علیہ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ پایا ایک رکعت نماز سے ساتھ امام کے پس پالی اوسنے نماز روایت کی ہے بخاری و مسلم نے **ف** یہ حکم عام ہے سب نمازوں کی لیکن خصوصیت جمعہ کے نہیں چنانچہ پہلے معلوم ہوا یک حدیث اسی مضمون کی گذر چکی ہے من ادرک رکعۃ فقد ادرک الصلوٰۃ اور شرح اوسکی بھی وہاں بیان ہو چکی ہے ولیکن شافعیہ نے مقید کیا ہے اسکو ساتھ جمعہ کی بقرینہ حدیث آیندہ کی بیچ اخیر باب کی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی پاوے امام کو دن جمعہ کی ادا کرے ساتھ اوسکی جو ساتھ ملی اور بنا کرے اسپر جمعہ کو دلیل اسکی یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاقضوا یعنے جو کچھ پاؤ ساتھ امام کی ادا کرو اور جو رہا وے پورا کرو اوسکو پس اگر پاوے امام کو التحیات میں یا سجود سہو میں بنا کرے دوسرے جمعہ

نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کی اور امام محمد کہتی ہین کہ اگر بادی ساتھہ امام کی اکثر دوسری رکعت کا بنا کری اوسپر جمعہ اور اگر کم بادی بنا کری اوسپر ظہر کا نہتی اور مراد اکثر رکعت دوسری کی یا نسی پانا اوسکا رکوع سے یعنی اگر رکوع مین بہی ملا تو اکثر پایا اور بعد سراد نہانی کی اکثر نہا اور شیخ ابن الہمام نی کہا ہی کہ شیخین کی دلیل بہی حدیث مطلق ہی ۔ ش ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عمر رض قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یفرغ المؤذن ثم یقوم فیخطب ثم یجلس ولا یتکلم ثم یقوم فیخطب رواہ ابو داود روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی دو خطبہ تہی بیٹہتی جب چڑہتی منبر پر یہان تک کہ فارغ ہوتا کہا راوی نی گمان کرتا ہون کہ کہا ابن عمر نی یہان تک کہ فارغ ہوتا موذن ہر اوتہی پس خطبہ پڑہتی پہر بیٹہتی اور نہ کلام کرتی پہر کہڑی ہوتی پس خطبہ پڑہتی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** جب چڑہتی منبر پر کہا ہی علمانی کہ سنت ہی خطبہ پڑہنا منبر پر اور پہر بیٹہنی یعنی تہوڑی سی دیر کہا ابن حجر نی کہ اولی یہہ ہی کہ بعد سورہ اخلاص کے بیٹہی اور نہ کلام کرتی یعنی نہ دعا کرتی اور نہ اور کچہہ پڑہتی اور یہہ ظہر ی ہوتی پس خطبہ پڑہتی شرح منیہ مین لکہا ہی کہ اشد مکروہ وہی اوقات کی نی بادشاہ ہونکی ساتھہ اوتیز کی کہ خواہ مخواہ اسمین ملانا عبادۃ کا ساتھہ گناہ کے یعنی جہوٹ کی ہوتا ہی انتہی اور کہا ہی بعضی ائمہ مون ہمارے نی کہ جو کوئی کہی ہماری زمانیکی بادشاہ کو عادل کہ ذہوتا ہی شرح ۔ ش یہہ جو حدیث مین آیا ہی کہ دونون خطبون کی درمیانی جلسہ مین حضرت کلام نکرتی تہی اوس کلام نہ کرنیکی شرح حضرت شیخ نی تو نہی لکہی ہی جو کہ فائدہ مین مذکور ہوئی اور ملا علی نی شرح طیبی ہی نقل کیا ہی کہ اولی ہی پڑہنا قرآن کا اعلی روایت ابن حبان کی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی بیچ بیٹہنی اپنی کی کتاب اللہ اور کہا بعضون نی کہ اولی پڑہنا سورہ اخلاص کا ہی انتہی پس حضرت شیخ کو شاید یہہ روایت نہ پہونچی ہوگی واللہ اعلم ۔ **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی علی المنبر استقبلناہ بوجوہنا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن الفضل وہو ضعیف ذاہب الحدیث اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی منبر پر سامنی کرتی ہم اوسکی مونہہ اپنی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کہ نہین جانتی ہم اوسکو مگا حدیث محمد بن فضل کی سی اور وہ ضعیف ہی بہلا حدیث کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لوگونکو یہہ کہ مونہہ خطیب کیطرف کرکر بیٹہین جب خطبہ شروع کی خطیب نی اونکی طرف مونہہ کری اور جب خطیب منبر پر بیٹہی تو سلام نکری لوگون پر ہماری نزدیک خلاف ہی یعنی شافعی اور احمد کا ۔ ش **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب قائما ثم یجلس ثم یقوم یخطب قائما فمن نبأک انہ کان یخطب جالسا فقد کذب فقد واللہ صلیت معہ اکثر من الفی صلوۃ رواہ مسلم روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانی کہڑی ہوکر پہر بیٹہتی پہر کہڑی ہوتی اور خطبہ فرمانی کہڑی ہوکر پس جو شخص کہ خبر دی تجکو یہہ کہ تحقیق وہ خطبہ فرمانی بیٹہکر پس تحقیق وہ شخص جہوٹا ہی پس قسم ہی اللہ کی نماز پڑہی ہی ساتھہ حضرت کی زیادہ دو ہزار نمازون سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی نماز جمعہ اور اور نمازین زیادہ دو ہزار سی پڑہین پس فقط دو ہزار نمازین جمعہ ہی کی مراد نہین اس لیی کہ ادا جمعہ بعد آنیکی مدینہ مین پڑہا اور مدت اقامت کی مدینہ مین دس سی نہ تہی پس قریب پانسو جمعون کی ہوتی ہین اور مقصود جابر کا بیان کرنا کثرت صحبت کا ہی ساتھہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہہ حرمینہ مین لکہا ہی کہ جو شہر فتح ہوا ساتھہ تلوار کی مثلا کی اوسمین خطبہ پڑہی ساتھہ تلوار کی اوسپر شہر کی لوگ بجز ذمی مسلمان ہوون مانند مدینہ کے اور تہے خطبہ بغیر تلوار کی پڑہی اور بیان مین لکہا ہی کہ خطبہ دوسرے نسبت پہلی خطبہ کی لمبا کرکر پڑہی

وعن کعب بن عجرۃ انہ دخل المسجد وعبد الرحمن بن ام الحکم یخطب قاعدا فقال انظروا الی ھذا الخبیث یخطب قاعدا وقال اللہ تعالی واذا رأوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما رواہ مسلم ۔ اور روایت ہی کعب بن عجرہ ہی سی ہی کہ وہ داخل ہوئی مسجد مین اور عبد الرحمن بن ام الحکم کو بنی امیہ سی ہی خطبہ پڑہتا ہوا بیٹہی ہوئی پس کہا ابن عجرہ نی دیکہو طرف اس خبیث کی کہ خطبہ پڑہتا ہی بیٹہی ہوئی حالانکہ فرمایا اللہ تعالی نی اور جسوقت دیکہی ہین سوداگری یا کہیل دونون مین طرف وسکی اور جمعہ کو تجکو کہڑی ہوئی ہین تجکو کہڑی ہوئی یعنی خطبہ مین روایت کی ہی مسلم نی ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی کہ ناگاہ قافلہ شام سی باذر یا طعام قسط کی تہی مدینہ والونپر بڑی تکلیف تہی پس صحابہ بیطاقت ہوئی اور دیکہی قافلہ کی یہانتک کہ نہ رہی مگر بارہ صحابی نہ رہی پس آیت مذکورہ اترکہ اسمین جو ہی کہ جمعہ کو تجکو کہڑی ہوئی اس سی معلوم ہوا کہ حضرت کہڑی ہوئی خطبہ پڑہتی تہی اور کہڑی ہونا شرط ہی خطبہ کی امام شافعی کے نزدیک اور ہمارے نزدیک سنت ہی شرط نہین صحت واسی جمعہ کی ہی ایک تو وقت ہی پس دوسرا وقت کی صحیح نہین بخلاف اور نمازون کی اور وقت وسکا وقت ظہر کا ہی جمعہ کا نہین جائز ہی پہلی زوال کے مگر امام احمد بن حنبل کی نزدیک درست ہی اور نہین جائز بعد داخل ہونی وقت عصر کے ہی مگر امام مالک کی نزدیک جائز ہی اور شرط خطبہ کی نہی ہی کہ وقت مین ہو پہلی وقت کی نہین جائز اور یہ کہ ہو روبرو جماعت کی یعنی اگر کہڑا ہوا آدمی تو نہین درست اور اسی حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی خصلہ وسخی کرنی اوسپر کہ ارتکاب کری حرام کا یا مکروہ کا اسلیی کہ ارتکاب کرنا خلاف اوسچیز کا کہ مداومت کی اوسپر نہی خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانی ہی خبث باطن کے ۔ ع وعن عمارۃ بن رویبۃ انہ رأی بشر بن مروان علی المنبر رافعا یدیہ فقال قبح اللہ ھاتین الیدین لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یزید علی ان یقول بیدہ ھکذا واشار باصبعہ المسبحۃ رواہ مسلم ۔ اور روایت ہی عمارۃ بن رویبہ سی کہ اونہون نی دیکہا بشر بیٹی مروان کیکو منبر پر اوہاتہا دونون ہاتہہ اپنی یعنی وقت خطبہ کی جیسا کہ طریق واعظین کا ہی پس کہا عمارہ نی برا کری اللہ تعالی ان دونون ہاتونکا تحقیق دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ زیادہ کرتی اسپر کہ اشارہ کرین ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اسطرح اور اشارہ کیا عمارۃ نی ساتہہ اونگلی سہادت اپنی کی روایت کی ہی مسلم نی ف یعنے وقت خطبہ کی اشارہ ایک اونگلی سی کرتی تہی اسطی خطاب نی کی لوگون کو اور واسطی عزت لانی کی اونکو اور پسند خطبہ کی اور تامل کرنی کی اوسمین ۔ ع وعن جابر قال کان استوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ علی المنبر قال اجلسوا فسمع ذلک ابن مسعود فجلس علی باب المسجد فرآہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تعال یا عبد اللہ بن مسعود رواہ ابو داود ۔ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جب بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن جمعہ کی منبر پر فرمایا صحابہ کو بیٹہہ جاؤ پس سنا یہ بات ابن مسعود نی پس بیٹہہ گیی اوپر دروازی مسجد کے پس دیکہا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ آوای عبد اللہ بن مسعود روایت کی یہ ابو داود نی ف کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی کلام کرنا منبر پر انتہی اور ہماری نزدیک مکروہ ہی خطیب کو کلام کرنا حالت خطبہ مین جبکہ نہو کلام امر بالمعروف کہا ابن حجر نی کہ ظاہر یہ ہی کہ حضرت نی دیکہا کسیکو حاضرین مین سے کہ کہڑا ہوا نماز پڑہتی کی پس حکم کیا اوسکو بیٹہنی کا واسطی حرام ہونی فارکی بیٹہنی ہوئی بروقت بیٹہنی امام کی منبر پر سب کہ نزدیک ۔ ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من الجمعۃ رکعۃ فلیصل الیھا اخری ومن فاتتہ الرکعتان فلیصل اربعا او قال الظھر رواہ الدار قطنی ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پاوی جمعہ کی ایک رکعت پس چاہیی

کرلاوی ساتھہ اوسکی دوسرے رکعت اور جو شخص کی نہ ملین اوسکو دونون رکعت پر چاہیی کہ پڑہی چار رکعت یا فرمایا پڑہیتی ظہر کو روایت کی یہہ دارقطنی نی
ف کہا نووی نی کہ یہہ حدیث خالی ضعف سی نہیں انتہی اور بر تقدیر ثبوت اسکیکی معنی یہہ ہین کہ جسکو دو رکعتون مین سی بالکل کچھہ ہاتھہ نہ لگی تو وہ چار رکعت
ظہر کی پڑہ لی اور باقی کلام متعلق اس مقام کا حدیث ابوہریرہ کیمین کہ آخر فصل اول مین ہی گذر چکا ہی ۔ ح ۔ **باب صلوۃ الخوف**
باب ہی بیچہ بیان نماز خوف کی ف یعنی اسمین احکام اوس نماز کی مذکور ہین کہ پڑہی جاوی وقت خوف کی کفار سی اور نماز خوف کی ثابت ہی کتاب
وسنت سی اور اتفاق ہی اکثر علماء کا اسپر کہ نماز خوف کا حکم بعد انتقال حضرتؐ کی بہی ثابت ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مخصوص حضرتؐ ہی
کی زمانہ مین تہی اور بعضی مامون کی نزدیک مثل امام مالک کی مخصوص ہے حالت سفر مین اور ہماری نزدیک جائز ہی سفر مین بہی اور حضر مین بہی اور نماز خوف
کی روایت کی گیی ہی کتنی ہین طرح بحسب اختلاف زمان و مکان کی چنانچہ بعضون نی کہا ہی سولہ طرح پر آئی ہی اور بعضون نی کہا کم اس سے اور
بعضون نے کہا زیادہ اس سی بہر اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ جتنی طرحین آئی ہین صلوۃ الخوف کی حدیث مین سب معتبر ہین اور اختلاف علماء مین بیچہ ترجیح کی
ہی کسینی کسی طرحکو ترجیح دیا ہی اور کسینی کسیطرحکو چنانچہ امام ابوحنیفہ نی روایت ابن عمر کو ترجیح دیا ہی اور عمل کیا ہی اوسپر کہ ثابت ہی صحاح ستہ
مین اور شمنی نی کہا ہی کہ نماز خوف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چار جگہہ پڑہی ہی ذات الرقاع اور بطن نخل اور عسفان اور ذی قرد مین پس اس سی
معلوم ہوا کہ نماز خوف کی سفر مین تہی اور فقہا نی جو حضر مین جائز کہی ہی قیاس کی ہی اسپر ۱۲ ع ۔ ح ۔ **الفصل الاول** فصل پہلی

عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد
فوازینا العدو فصافقنا لھم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی لنا فقامت طائفۃ
معہ واقبلت طائفۃ علی العدو ورکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمن معہ وسجد
سجدتین ثم انصرفوا مکان الطائفۃ التی لم تصل فجاؤا فرکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بھم رکعۃ وسجد سجدتین ثم سلم فقام کل واحد منھم فرکع لنفسہ رکعۃ وسجد سجدتین
وروی نافع نحوہ وزاد فان کان خوف ھو اشد من ذلک صلوا رجالا قیاما علی اقدامھم او رکبانا
مستقبلی القبلۃ او غیر مستقبلیھا قال نافع لا اری ابن عمر ذکر ذلک الا عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری ۔ روایت ہی سالم بن عبد اللہ بن عمر سی باپ اپنی سی یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتھہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نجد کی پس مقابلہ کیا ہمنی دشمن کا پس صف باندہی ہمنی اسطی اونکی پس کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہانی تہی واسطی ہماری پس کہڑی ہوئی ایک جماعت ساتھہ حضرتؐ کی اور متوجہ ہوئی ایک جماعت طرف دشمن کی اور رکوع کیا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ اون لوگون کی کہ ساتھہ تہی حضرتؐ کی اور کیی دو سجدی پہر پہری جماعت یعنی جنہون نی حضرت کی ساتھہ نماز پڑہی تہی جگہہ اوسپر
جماعت کی کہ نہین نماز پڑہی تہی اور آئی وہ لوگ کہ نماز نہین پڑہی تہی پس رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ اونکی ایک رکوع اور سجدی کیی دو
سجدی پہر سلام پہیرا پہر کہڑی ہوئی ہر ایک اون مین سی پس رکوع کیا واسطی ذات اپنی کی ایک رکوع اور کیی دو سجدی اور روایت کی نافع نی مانند اسکی اور زیادہ کیا
پس اگر ہو خوف زیادہ اس سی یعنی اس خوف سی کہ جسمین نماز جماعت سی پڑہ سکین اور بر طرح متفرق کر کے یعنی حین حالت لڑائی مین ہو نماز پڑہو پیادہ کہڑی
قدمون اپنی پر یا سوار یعنی اگر پیادہ نہو سکو سامنی قبلہ کی یعنی اگر ممکن ہو یا نہو سامنی قبلہ کی یعنی اگر ممکن نہو کہا نافع نی نہین گمان کرتا مین ابن عمر
کو کہ ذکر کیا ہو یہہ مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی روایت کی یہہ بخاری نی ف نجد کہتی ہین زمین بلند کو اور مراد

یہان خبر جایز ہی نہ جد ہین اور اسحدیث ہین دلالت ہی اسپر کہ وہ ہی تعدد جماعتون کا یعنی کئی بار جماعتین کرنین خصوصا جبکہ لوگ حاضر ہون اور دلالت ہی کہ فرض نہین جایز نفل پڑہنی والی کی والا حنفیہ نے دو بار پڑہانی دونو جماعتون کو اور یہہ حدیث دلیل قوی ہی اوپر واجب ہونی جماعت کے کہ ایسی حالت مین ہی جماعت بچہوڑنی اور کہا ابن ہمام نی کہ نماز خوف اور طرح مذکور کی جب لازم ہوتی ہی کہ جبکہ ہین قوم نماز پڑہنے مین پیچہے امام کی اور جبکہ نجہگڑین ایس فصل دیہہ ہی کہ نماز پڑہا دی امام ایک جماعت کو تمام نماز اور دوسری جماعت کو دوسرا امام تمام نماز اور پہر کہڑی ہوئے ہر ایک اون مین سے اپنی تفصیل اسلی دیہہ ہی کہ دوسری جماعت اسی مقابل دشمن کے اور آئی پہلی جماعت اپنی جگہہ اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پہیرا اور گئی مقابل دشمن کی پہر آئی جماعت دوسری اور تمام کی نماز تنہا اور سلام دیا اسیطرح ذکر کیا ہی بعض شارحین نی علماء ہمارے سی اور کہا ابن ملک نی اسیطرح کہا ہی بعضون نی اور اسپر عمل کیا ہی ابو حنیفہ رحمہ نی لیکن حدیث نہین دلالت کرتی اسپر انتہی ہی یہہ اسیطرح لیکن کہا ابن ہمام نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی بعض وجہ پر کہ گئی مین ابو حنیفہ طرف وسکی اور وہ جانا ہی جماعت پہلی کا اور تمام کرنا جماعت دوسرے کا اپنی جگہہ پیچہے امام کی اور دلالت کرتی ہی اور تمام اوسیطرح کی کہ گئی مین طرف اوسکی ابو حنیفہ ایک وجہ حدیث کہ موقوف ہی ابن عباس پر روایت ابو حنیفہ سی ذکر کیا ہی اوسکو امام محمد نی کتاب الاثار مین اور ظاہر دیہہ ہی کہ اسمین عمل کو دخل نہین پس موقوف اسمین مانند مرفوع کی ہی پہر مذہب حنفی مین یہہ ہی کہ جماعت پہلی تمام کرے نماز اپنی بغیر قراءۃ کی مانند لاحق کی اور دوسری جماعت تمام کرے ساتہہ قراءۃ کی مانند مسبوق کی اور یہہ کب ہی کہ جب امام مسافر ہو اور اگر ہوا امام مقیم اور نماز چار رکعت کی ہو پس نماز پڑہی ساتہہ ہر ایک جماعت کی دو رکعتین اور مغرب سفر مین اور حضر مین پڑہی ساتہہ پہلی جماعت کی دو رکعتین اور ساتہہ دوسری کی ایک رکعت اور رہدون اپنی پر اسمین اشارہ ہی طرف ترک کرنی رکوع اور سجود کی یعنی اشارہ سی کرے رکوع اور سجود کرے اسی حالت مین اور مذہب ابو حنیفہ مین فاسد کرنا ہی نماز کو چلنا اور سوار ہونا اور لڑنا اور مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اس لیے کہ نہین مجال عمل کو اسمین پس یہہ حکم مرفوع مین ہی ۔ ع **وعن** یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَۃً صَفَّتْ مَعَہٗ وَطَائِفَۃً وِجَاہَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِالَّتِیْ مَعَہٗ رَکْعَۃً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِہِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاہَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَۃُ الْاُخْرٰی فَصَلّٰی بِہِمُ الرَّکْعَۃَ الَّتِیْ بَقِیَتْ مِنْ صَلٰوتِہٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِہِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ بِطَرِیْقٍ اٰخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَہْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی یزید بن رومان سی اوسنی نقل کی صالح بن خوات سی اوسنی نقل کی اوس شخص سی کہ نماز پڑہی تہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن ذات الرقاع کی نماز خوف کی یہہ کہ تحقیق ایک جماعت نی صف باندہی ساتہہ حضرت کی اور ایک جماعت مقابل ہوئی دشمن کی پس نماز پڑہی حضرت نی ایک رکعت ساتہہ اوس جماعت کی کہ ساتہہ تہی حضرت کی پہر رہی کہڑی اور پوری پڑہی اوس جماعت نی واسطے اپنی پہر پہری وہ اور صف باندہی مقابل دشمن کے اور آئی جماعت دوسری کہ مقابلہ مین دشمن کے کہڑی تہی پس لی اوکی ساتہہ اونکی ایک رکعت کہ باقی رہی تہی نماز حضرت کی سی پہر رہی بیٹہی ہوئی یعنی جب التحیات مین بیٹہی اور پوری کے اونہون نی واسطے اپنی یعنی جو باقی رہی تہی نماز اور پہر التحیات مین شریک ہوگئی پہر سلام پہیرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اونکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور روایت کی بخاری نی ساتہہ اور طریق کی قاسم سی کہ نقل کی قاسم نی صالح بن خوات سی اوسنی نقل کی سہل بن ابی حثمہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ف اوس شخص سی کہ نماز پڑہی تہی تمام اوس شخص کا سہل بن ابی حثمہ تہا اسلیے کہ قاسم بن محمد نی روایت

کی ہی حدیث صلوٰۃ الخوف کی صالح بن خوات سی اوسنی سہل بن ابی حثمہ سی جیسیکہ اگلی کی روایت مین ہی اور ذات الرقاع نام ایک غزوہ کا ہے کہ سن پانچ ہجری مین ہوا کہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار سی اور ادا کی یہہ نماز اور یہہ جنگ کی پہری اور ذات الرقاع اوسکو اسلیی کہتی ہین کہ مسلمان ننگی پاون تہی اور پاونون مین سوراخ پڑگئی تہی اور ناخون ٹوٹ گئی تہی پس پانون پر رقاع یعنی چیتہڑی لپیٹ لیی تہی اور یہہ ایک اور طور ہی طورون صلوٰۃ الخوف کی ہی اسمین بہی ہر جماعت نی ایک رکعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ادا کی اور دو رکعت تنہا لیکن چونکہ اتنا نماز آنحضرت کی نہ پہہ کر قضا کی اوسکی بعد تمام کرنی نماز آنحضرت کی اور پہلی سو تین بعد تمام کرنی نماز حضرت کی پڑہی اور اسپر عمل کیا ہی امام شافعی اور امام مالک نی موطا

وعن جابر قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کنا بذات الرقاع قال کنا اذا اتینا علی شجرۃ ظلیلۃ ترکناہا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجاء رجل من المشرکین وسیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلق بشجرۃ فاخترط سیف نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترطہ فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخافنی قال لا قال فمن یمنعک منی قال اللہ یمنعنی منک قال فتہددہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعمد السیف وعلقہ قال فنودی بالصلوٰۃ فصلی بطائفۃ رکعتین ثم تاخروا وصلی بالطائفۃ الاخری رکعتین قال فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات وللقوم رکعتان متفق علیہ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہان تک کہ جب پہونچی ہم ذات الرقاع مین کہا جابر نی تہی ہم جبکہ گذرتی درخت سایہ دار پر چہوڑدیتی ہم اوسکو واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تا استراحت فرماوین پہانون مین پس اسیطرح کیا ہمنی ذات الرقاع مین اور اوتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درخت کی نیچی استراحت کی لیی کہا جابر نی پس آیا ایک شخص مشرکون مین سی اور تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لٹکی ہوئی تہی درخت مین پس لے تلوار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور حضرت سوتی تہی یا غافل تہی وسے پہر کہینچی میان سی وہ پس کہا اوسنی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایا ڈرتی ہو تم مجہسی فرمایا حضرت نی نہین یعنی مجہسے مین کہان ڈر لگا تیری رب کی سوای نہ کوئی ضرر پہونچا سکتا ہی اور نہ نفع کہا اوسنی پس کون بچاویگا تجکو مجہسی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اللہ بچاویگا مجکو تجسے کہا جابر نی پس ڈرایا اوسکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی پس میان مین کی اوسنی تلوار اور لٹکا دیا اوسکو کہا جابر نی پس اذان کہی گئی واسطی نماز کی پس پڑہی ہی نماز ساتہہ ایک جماعت کی دو رکعتین پہر پیچہی ہٹی وہ جماعت یعنی بارادہ مقابلہ دشمنون کی اور پڑہی حضرت نی نماز ساتہہ جماعت دوسری کی دو رکعت کہا جابر نی پس ہوئین واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتین اور واسطی لوگون کی دو دو رکعتین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نہایت شجاع تہی اور صبر کرتی تہی کفار کی ایذاؤن پر اور حلم کرتے تہی اونکی جاہلون سی اور ذکر کیا ہی واحدی نی کہ جب دس مشرک نی یہہ ارادہ کیا تو اوسکی مینہہ مین درد ہونی لگا پس چہوڑی تلوار اوسکی ہاتہہ سی اور گر پڑی زمین پر اور وہ مسلمان ہوا اور ہدایت پائی بسبب اوسکی بہت مخلوق نی اور ابو عوانہ نی روایت کیا ہی کہ وہ مسلمان نہین ہوا لیکن عہد کیا یہہ کہ نہین لونگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور حضرت نی نہ ستادی اوسکو واسطی تالیف قلب کی یا کسی اور سبب سی پس اذان کہی گئی اور تکبیر کہی گئی واسطی نماز ظہر کی اور کہا مظہر نی یہہ روایت مخالف ہی پہلی روایت کے باوجودیکہ جگہہ ایک ہی ہے اور یہہ بسبب اختلاف نامکی ہوا نہتی پس حمل کی جاویگی یہہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی اوسجگہہ مین دو بار ایک بار تو جیسیکہ روایت کی سہل نی اور دوسری بار جیسیکہ روایت کی جابر نی پس حمل کیجاویگی اول نماز صبح پر اور یہہ ظہر پر یا عصر پر یا حمل کیجاویگی تعدد غزوہ پر اور حضرت نی جو چار رکعتین پڑہین اور قوم نی

دو دو رکعتیں پڑھیں علمائے حنفیہ کی بیان کردہ ان میں سے صحیح اور صواب یہ ہے کہ یہ پہلی اور ثانی آیۃ قصر کی بنا پر ہے موضع اقامۃ کی بنا اور یہی مذہب امام اعظم رح کا ہے اور مراد اس قول سے ان لوگوں کی دو دو رکعتیں ہیں کہ امام کی ساتھ دو دو رکعتیں ہوئیں اور دو دو تنہا ۔ ع ۔ **وعنہ** قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَصَفَّنَا خَلْفَہٗ صَفَّیْنِ وَالْعَدُوُّ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَکَبَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَبَّرْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَکَعَ وَرَکَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَکَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَکَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ الَّذِیْ کَانَ مُؤَخَّرًا فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِیْعًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وہیں سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز خوف کی پس کھڑے ہوئے ہمنی پیچھے حضرت کی دو صفیں اور دشمن تھی درمیان ہماری اور درمیان قبلہ کی پس تکبیر کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تکبیر کہی ہمنی اکٹھی یعنی دونوں صفوں نے پیچھے کیا حضرت نے اور رکوع کیا اکٹھی یعنی قرار دی کی پیچھے اور اوٹھایا سر اپنا رکوع سی اور اوٹھایا ہمنی اکٹھی پھر جھکی حضرت واسطی سجدے کی ساتھ اوس صف کی کہ پاس حضرت کی اور کھڑی رہی یعنی قومہ میں صف پچھلی مقابل دشمن کے پس جبکہ کر چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور کھڑی ہوئی یعنے حضرت کی ساتھ دو صف کہ پاس تھی حضرت کی جھکی صف اخیر کی واسطی سجدی کی پھر کھڑی ہوئی لوگ صف اخیر کی یعنی سجدی سی پھر آگی بڑھی صف اخیر کی یعنی کھڑی ہوئی جلد صف اول کی اوپر پیچھے ہمنی صف پہلی پھر رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی قیام کیا اور پڑھی فاتحہ اور سورۃ پھر رکوع کیا اور رکوع کیا ہمنی اکٹھی پھر اوٹھایا سر اپنا رکوع سی اور اوٹھایا ہمنی اکٹھی پھر جھکی واسطی سجدی کی اور جھکی وہ صف کہ نزدیک ہوگئی تھی وہ کہ تھی پیچھے رکعت پہلی من اور کھڑی رہی صف پچھلی یعنی جو کہ آگی تھی پہلی رکعت مین مقابل دشمن کی پس جبکہ کر چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ساتھ اوس صف کی کہ نزدیک تھی حضرت کی جھکی صف پچھلی واسطی سجدہ کی پھر سجدہ کیا پھر سلام پھیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور سلام پھیرا ہمنی اکٹھی یعنی بعد پڑھنی التحیات کی روایت کی یہہ مسلم نی ف یہہ اور طور ہی صلوٰۃ الخوف کا جیسا موقع وقت کا حضرت دیکھتی اوسطرح پڑھتی یہاں دشمن سمت قبلہ کی جانب قبلہ کی سب ایک جگہہ مقابل کھڑی رہی احتیاج بھجی جماعت کے اور طرف نہ پڑی اور رکوع تک سب متفق رہی اور وقت سجدی کی ایک جماعت کھڑی رہی اور دوسری سجدی مین گئی جیسیکہ مذکور ہوا اور یہہ نماز عسفان مین پڑھی حضرت نے مع ھذا ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ صَلٰوۃَ الظُّھْرِ فِی الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰی بِطَائِفَۃٍ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَۃٌ اُخْرٰی فَصَلّٰی بِھِمْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی جابر سی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑھی ساتھہ لوگونکی نماز ظہر کی وقت خوف مین بیچ مکان بطن نخل کی پس نماز پڑھائی ایک جماعت کو دو رکعتین پھر سلام پھیرا پھر آئی جماعت دوسری پس نماز پڑھائی اونکو دو رکعتین پھر سلام پھیرا روایت کیا یہہ یعنی صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین ف بطن نخل نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی اور یہہ حدیث بموجب مذہب شافعی کی تو محمول ہے اسپر کہ حضرت نی قصر کیا نماز کو یعنی چار رکعت کی دو رکعتین پڑہین اور بعد اوسکی

دو رکعت نفل پڑہین کر اونکی ہان نفل پڑہنی والیکی بیچہی پڑہنا فرض کا درست ہی اور بموجب قواعد مذہب ہماری کی نہایت مشکل ہی اسلیی کہ اگر حمل کیجاوی سفر پر تو لازم آتا ہی اقتدار فرض پڑہنی والیکا ساتہہ نفل پڑہنی والی کی اور یہہ درست نہین ہماری ہان پس نہین حمل کرسکتی اسپر فعل حضرت کا اور اگر حمل کیجاوی حضر یعنی اقامت پر تو منافی ہی وسکی سلام پہیر نا ہر دو گا نہ پہر یا الہی کچہہ نہین بنتی مگر یہہ کہ کہیدی یہہ خصوصیات حضرت کی سی ہے اور آپر قوم نی پس تمام کین دو رکعتین اخیر کی بعد سلام حضرت کی اور اختیار کیا ہی طحاوی نی یہہ کہ بتمامہ یہہ امر اسی وقت مین کہ نماز فرض دو بار پڑہی جاتی ہی واللہ تعالیٰ اعلم بمرادہ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بین ضجنان وعسفان فقال المشرکون لہؤلاء صلوٰۃ ہی احب الیہم من ابائہم وابنائہم وہی العصر فاجمعوا امرکم فمیلوا علیہم میلۃ واحدۃ وان جبریل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یقسم اصحابہ شطرین فیصلی بہم وتقوم طائفۃ اخری وراءہم ولیاخذوا حذرہم واسلحتہم فیکونوا ہم رکعتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتان رواہ الترمذی والنسائی

روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوتری درمیان ضجنان کی وعسفان کے پس کہا مشرکون نی یعنی آپسمین کہ واسطی مسلمانون کی ایک نماز ہی کہ وہ بہت پیاری ہی طرف اونکی باپون اونکی سی اور بیٹون اونکی سی اور وہ نماز عصر ہی پس قصد کرو امر اپنی کا یعنی قتال کا پہر حملہ کرو اوپر اونکی حملہ کرنا ایک مرتبہ اور تحقیق جبرئیل آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس حکم کیا حضرت کو یہہ کہ تقسیم کرین اپنی یارہ نکو دو جماعتین پس پڑہاوین ایک جماعت کو اور کہڑی رہی جماعت دوسری پیچہی اونکی اور چاہی کہ لیوین یعنی سب اپنی بچاؤ اپنا یعنی سپر وغیرہ اور ہتیار اپنی پس چہوڑ واسطی اونکی یعنی ہر جماعت کو ایک ایک رکعت اور واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** ضجنان ایک پہاڑ ہی درمیان مین مکہ اور مدینہ کی اور عسفان نام ایک جگہہ کا ہی دو منزل ہی مکہ سی

باب صلوٰۃ العیدین

اب ہی بیچ بیان نماز دونون عیدونکی

ف یعنی عید فطر اور عید قربان کی اور عید مشتق ہی عود سی یعنی پہر تکی اسکا نام عید اسلیی ہوا کہ آتی ہی ہر برس مین اور بعضون نے کہا عید اسلیی ہوا کہ اللہ تعالیٰ عود کرتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی بندون پر ساتہہ مغفرۃ اور رحمۃ کی چنانچہ اسی لیی کہا گیا ہی لیس العید لمن لبس الجدید انما العید لمن امن من الوعید لیس العید لمن تجہز بالعود انما العید للتائب الذی لا یعود لیس العید لمن تزین بزینۃ الدنیا انما العید لمن تزود بزاد التقوی لیس العید لمن رکب المطایا انما العید لمن ترک الخطایا لیس العید لمن بسط البساط انما العید لمن جاز الصراط یعنی نہین عید اوسکی لیی کہ پہنی نئی کپڑی عید اوسکی لیی ہی کہ امن مین ہو وعید سی یعنی ڈری کامون سی نماز ہی تالائق رحمت اور مغفرۃ اللہ تعالیٰ کی ہو اور امن مین ہو عذاب وسکی سی و نہین عید اوسکی لیی کہ خوشبوی ساتہہ عود کی عید ہی اوسی کو ہر کرنیوالی کی لیی کہ پہر گناہ نکری نہین عید اوسکی لیی کہ زینت کری ساتہہ زینت دنیا کی عید اوسکی لیی ہی توشہ راہ آخرۃ کا تقوی کری نہین عید اوسکی لیی کہ سوار ہو سواریون پر عید اوسکیلیی ہے کہ پہر نہ کری گناہ نہین عید اوسکی لیی کہ پہاندہ ڈالی عید اوسکی لیی ہی کہ گذر جاوی پل صراط سی اور نماز عید کی نزدیک شافعی اور تمام علماء کی سنت موکدہ ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک واجب ہے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی فاول شیء یبدأ بہ الصلوٰۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفہم فیعظہم ویوصیہم ویامرہم وان کان یرید ان یقطع بعثا قطعہ او یامر بشیء امر بہ ثم ینصرف متفق علیہ

روایت ابی سعید خدری کی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی دن عید فطر کی اور عید قربان کی طرف عیدگاہ کی پہلی اخیر کرنی شروع کرتی ساتہہ اوسکی نماز ہی بعد ہانکی پہیرنی کی نماز ہی پہر خطبہ کے پہر پہرتے نماز سی کہڑے ہی ہوتے

ساتھی لوگوں کی اور لوگ بیٹھے ہوتی صفوں اپنی پر پس نصیحت کرتی اونکو اور وصیت کرتی اونکو اور حکم فرماتی اونکو اور اگر چاہتی یہہ کہ بھیجیں لشکر یعنی جہاد کی یہی حکم فرماتی یہ بھیجنی کا چاہتی کہ حکم فرماوین ساتھہ ایک چیز کی یعنی لوگون کی امورین سی اور اونکی مصلحتون مین سی حکم فرماتی ساتھہ اوسکی پھر پھیرتی یعنی طرف اپنہ کی اتل کی دیہہ بخاری اور مسلم ف عیدگاہ مدینہ کی باہر شہر کی ہی کہتی ہین کہ مسافت جرف شریف سی تین تک ہزار قدم کی ہی نہایت وہ جگہہ یہہ تک ہی اور اب گرداوسکی چار دیواری بنادی ہی شرح السنہ مین لکھا ہی کہ نکلی امام نماز کی لیی یعنی عیدگاہ مین مگر بسبب عذر کی نماز پڑہی مسجد شہر کی مین اور کہا ابن ہمام نی سنت ہی یہہ کہ نکلی امام طرف عیدگاہ کی اور خلیفہ کہا وی کسیکو کہ نماز پڑہا وی ضعیفونکو شہر مین اور کہا ابن حجر نی کہ کلام سی مسجد مکہ اور بیت المقدس کی ہی سلیی کہ ان دونون جگہون مین سبب زمین پر ہونی فضل ہین واسطی اتباع صحابہ اور تابعین کی اور بسبب بزرگی ان مسجدون کے اور بھری ہوتی یعنی زمین پر سلیی کہ حضرت کی زمانہ شریف مین منبر تہا عیدگاہ مین بعد ازان جب بہت ہوئی مسلمان اختیار کیا کسی منبر سلیی کہ آواز دور دور پہنچی ہی اور نصیحت کرتی اونکو یعنی زہد ترکی دنیا مین اور رغبت کرتی کی آخرت مین اور وعدہ کرتی ثواب کا اور ڈراتی عذاب سی تاکہ اوگل اسلامین بہت خوشی اگر غافل ہوون طاعت سی اور نہ پڑین گناہ مین جیسکہ حال اسوقت کی لوگونکا ہی اور وصیت کرتی اونکو یعنی ساتھہ تقوی کی اور دلاتی درجہ تقوی کا دیہہ ہی کہ بچی ترک سی اور اوسط دیہہ ہی کہ فرمان برداری کی حکمون کی اونسے ممنوع باتون سے اور اعلی اوسکا دیہہ ہی کہ حضور ہو ساتھہ اللہ کی اور بی غرض ہو ماسوی اللہ سی اور حکم کرتی یعنی احکام فطرۃ کی بیان کرتی عیدالفطر مین اور احکام قربانی کی بیان کرتی عید قربان مین اور یہہ کلام کرنا حضرت کا اوس قبیلہ کا ساتھا کہ جو منکر ہی بلکہ یہہ واجبات اسلام سی ہا ع ح **وعن** جابر بن سمرۃ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر مرۃ ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا نماز پڑہی مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون عیدون کے نہ ایکبار نہ دوبار یعنی بہت بار بغیر اذان و تکبیر کی روایت کی یہہ مسلم ف شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اسی پر عمل بہا اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہتی اذان ہی اور نہ تکبیر ہی عید کی نماز مین اور نہ اور نوافل مین اور زبان مین آیا ہی بلکہ مکروہ ہی ہا ع **وعن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر یصلون العیدین قبل الخطبۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر نماز پڑہتی دونو عیدون کی پہلی خطبہ کی اتل کی دیہہ بخاری اور مسلم ف کہا ابن منذر نی کہ اجماع ہے یہہ بہا کا اسپر کہ خطبہ عید کا بعد نماز کی ہی پہلی پڑہنا خطبہ کا جائز نہین اور اگر خطبہ پہلی پڑہا ہی کسی نی تو نماز جائز ہی سب علماء کی نزدیک اور مروان بن حکم نی خطبہ پہلی پڑہا جبکہ حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سی ہین بہت برا جانا صحابہ نی ہا ع **وسمع** ابن عباس اشہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العید قال نعم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ثم خطب ثم ذکر ان لم یکن ذکر اذانا ولا اقامۃ ثم اتی النساء فوعظہن وذکرہن وامرہن بالصدقۃ فرأیتہن یہوین الی اذانہن وحلوقہن یدفعن الی بلال ثم ارتفع ہو وبلال الی بیتہ متفق علیہ اور روایت ہی کسی ابن عباس کا حاضر ہوئی تہی تم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عید مین کہا کہ ہان نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نماز پڑہی عید کی پھر خطبہ فرمایا اور نہین ذکر کیا ابن عباس نے یعنی حج بیان کرتی کیفیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان کا اور نہ تکبیر کا پھر آئی حضرت عورتون کی پاس یعنی بعد خطبہ کی اور ساتھہ حضرت کی بلال تہی پس نصیحت کی اونکو اور یاد دلائی احکام دین کی اور ثواب عذاب آخرت کی اور حکم کیا اونکو ساتھہ صدقہ کی یعنی صدقۃ الفطر یا زکوۃ یا یون ہین اسمین دینی کی لیی فرمایا پس دیتی تھین عورتون لوگ اور اپنی ہاتھہ طرف اپنی کانون کی اور اپنی گلون کی یعنی تاکہ زیور اوتارین دینی نہین زیور کانون کا اور گلون کا بلال

کو نہیں اونکی کپڑی مین ڈالی جاتی تہین تاکہ دیوین فقیرونکو پہر چلی حضرتؐ اور بلال طرف گہر حضرت کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
عورتین بہی حضرتؐ کی حکم سی عیدگاہ مین حاضر ہوتی تہین اونکو حضرت نی علیحدہ عید و نصیحت فرمائی کہ بسبب دور ہونیکی اچہی طرح سنتی
نہین ۱۲ وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم الفطر رکعتین لم یصل
قبلہما ولا بعدہما متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہین دن فطر کی دو رکعتین نہ پڑہی نماز
پہلی اونکی اور نہ پیچہی اونکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہا ابن ہمام نی کہ یہہ نفی محمول ہی عیدگاہ پر واسطی حدیث ابی سعید خدری کی کہ
سنے سوال ف صلی اللہ علیہ وسلم تہین نماز پڑہتی پہلی عید کی کہیہ پہر جب پہر چلی طرف مکان اپنی کی پڑہتی دو رکعتین انتہی اور درمختار مین لکہا
ہی کہ افضل پڑہنی پہلی نماز عید کی مطلق مکروہ ہین یعنی گہر مین ہی فرض پڑہنی مکروہ ہی عیدگاہ مین ہی اور بعد نماز کی عیدگاہ مین پڑہنی مکروہ ہین اور گہر مین جائز
ہین انتہی ۱۲ وعن ام عطیۃ قالت امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین وذوات الخدور
فیشہدن جماعۃ المسلمین ودعوتہم ویعتزل الحیض عن مصلاہن قالت امرأۃ
یا رسول اللہ احدانا لیس لہا جلباب قال لتلبسہا صاحبتہا من جلبابہا متفق علیہ
اور روایت ہی ام عطیہ سی کہ کہا حکم کی ہمکو کہ نکالین ہم حائض عورتونکو یعنی بالغون کو یا حیض والیونکو ان دونون عیدون کی اور پردہ والیونکو
یعنے سب عورتین مکلفین پس حاضر ہون جماعت مسلمین کے مین اور دعا اونکی مین اور الگ رہین حیض والیان مصلی اپنی سی کہا ایک عورت نی یا
رسول اللہ کیسکی پاس ہم مین سے نہین چادر فرمایا چاہیی کہ اوڑہا دی اوسکو ساتہہ والی اوسکی چادر اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
کہا خطابی نی کہ حکم فرمایا سب عورتون کو حاضر ہونیکا عیدگاہ مین تاکہ نماز پڑہین وہ جنکو عذر نہین اور پہونچی برکت دعا کی مسلمانون کو اور اسمین
رغبت دلائی لوگونکو صحیح حاضر ہونی کی نمازون مین اور مجلسون ذکر کی مین اور نزدیک ہونی مصلی کی تاکہ پہونچی اونکو برکت اونکی اور حاضر ہونا عورتون
کا عیدگاہ مین نہین مستحب ہماری زمانہ مین جو اسطی ظاہر ہوئی فسادکی اور توجیہ کی ہی طحاوی نی یہہ کہ تہا یہہ ابتدا اسلام مین اوس زمانی مین کہ
مسلمان کم تہی چنانچہ حضرتؐ نی کہ بہت معلوم ہوا ان مسلمان بسبب انکی تادشمن قوی ہین انتہی اب حالت عورتونکی تبدیل ہوئی اسلیی کہ اب مسلمان بہت
ہین اور اوڑہا دی چادر اپنی یعنی جو عورت کہی چادر نہین رکہتی ہووہ عاریت دیوی ایک چادر اوسکو تاکہ اوسکی پاس چادر رہو یا مراد یہہ ہی کہ کوئی
اپنی چادر کا اوسکو اوڑہا دی اور دو عورتین ایک چادر مین نہین ۱۲ وعن عائشۃ قالت ان ابا بکر دخل علیہا
وعندہا جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان وفی روایۃ تغنیان بما تقاولت الانصار
یوم بعاث والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتہرہما ابو بکر فکشف النبی صلی
اللہ علیہ وسلم عن وجہہ فقال دعہما یا ابا بکر فانہا ایام عید وفی روایۃ یا ابا بکر
ان لکل قوم عیدا وہذا عیدنا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق داخل ہوئے ابوبکر صدیق اوپر اونکی پاس اور نزدیک اونکی
دو جہوکریان تہین یعنی انصار کی اوگیون مین سی بیچ دنون منا کی یعنی جن دنون مین حاجی منا مین رہتی ہین کہ وہ روز عید الضحی کا اور ایام تشریق کی
ہین بجائی تہین دف اور بجاتی تہین دف اور ایک روایت مین ہی یعنی بدلی پہلی الفاظ کی یا زیادہ اون سی کہ گاتی تہین وہ اشعار کہ کہی تہی انصار نے
دن بعاث کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈہانکی ہوئی تہی کپڑا اپنا پس ڈانٹا اونکو حضرت ابوبکر نی پس کہولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منہ اپنا اور فرمایا چہوڑدو
تو ای ابوبکر اسلیی کہ تحقیق یہہ دن عید کی ہین یعنی خوشی کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اے ابوبکر تحقیق واسطے

ہر قوم کی عید ہی اور یہ عید ہی ہماری واسطے کی یہ بخاری و مسلم کی **ف** لفظ تضربان کو یا تاکید تدفقان کی ہی اور بعضون نی معنی اسکی یہہ کہی ہین کہ
اوجیہی کو دنی نہین اور بجانی تہید دف اسکی بجانی مین نی دونون ہین بعضی مباح کہتی ہین مطلق یعنی ہر وقت اور بعضی حرام کہتی ہین مطلق اور صحیح یہہ ہے کہ نکاح
مین اور ولیمہ مین اور یہہ اون دنون کی کہ اونکی حکم مین ہین اور عیدین مین مباح ہی اور یہہ فرق کیا ہی علمانی اوس درف مین کہ جہانچ دار ہو اور اوسمین کہ
جہانچ دار نہو یعنی جہانچ دار کو مکروہ کہا ہی اور بغیر جہانچ دار کو مباح لیکن بغیر جہانچ دار مین یہی خلاف کیا ہی اور گانی تہین یعنی گانی تہین اشعار لڑائی
اوسنچ عت انصار کی کہ اونہون نی کہی تہی جسکی عادت لڑائی پر چڑہی تہی جیسکہ عادت شجاعون کی ہی کہ وقت لڑائی کی کرتے ہین اپنی شجاعت اور فخر کی کہتے
ہین اور بعاث نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ سی پاس ہی اور کیان وہ اشعار پڑہتی تہین کہ اونمین تمام وصف لڑائی کی اور شجاعت کی تہی کہ اوسکی ذکر کرنی مین
مرد ہی مردین کی اور رغبت لانی تہی مومنون کو جہاد کی نہ یہ ذکر فواحش اور بری باتون کا اونمین تہا حرام ہی ذکر کرنا اونکا کیا مقدور تہا کہ روبرو ہی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بری کیت گانین اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین بعد از لفظ تغنیان کی یا ہی لیسنا بمغنیتین یعنے گانی تہین اور گانا سب
اونکا نہا کہ یہہ خوب گانی ہون اور مشہور و معروف ہون اور شوق اور دین فاحشہ و خواہش نفسانی پر کرے و باعث فتنہ اور فساد کی ہو بلکہ گانا
تہین جیسکہ لڑکیان گہر مین کہیگا یا کرتی ہین اور ڈانٹا اونکو اور صحیحہ بخاری مین آیا ہی کہ کہا ابوبکر نی آیا مزمار شیطان بجانی ہر نزدیک پیغمبر کے
اور مزمار کہتی ہین باجیکو بجانی ہین اوسکو گانیوالی مانند نی اور دف اور رباب کے مانند اونکے اور مزمار شیطان اسکو اسلیی کہا کہ وہ مشغول کرتا ہی لہو و لعب
مین اور باز رکہتا ہی یاد خدا سی اور واسطے ہر قوم کی ہی یعنی گانی امتونکی واسطے جشن عید ہی تندرستی کی واسطی مجوس و غیرہم کی اور کہا ہی علما ہمارے
نے کہ مساحبت کرنی ساتہہ اونکی اور سدن مین کمزہی اور مشابہت ہیہ کہی اسدن مین بناؤ کری اور ڈانڈی لڑاوی اور مہندی لگانی اور لہو اور غنا کرنا
بطور تعظیم اوسدن کی اور بہانا چاہیے کی ساتہہ اسحدیث کی کہ سند پکڑی ہی اہل سماع نی ساتہہ مباح ہونی راگ کی اور سنی اوسکی ساتہہ سانکی اور جو
کچہہ کہ اسحدیث سی ساتہہ لفظ انصاف کی ہی آمیزش تعصب کے سمجہا جاتا ہی یہہ ہی کہ ابوبکر صدیق رضی انکار کیا گانی اور دف بجانی کا اور منع کیا اور ڈانٹا
اوس سے اسلیی مقرر رہا اونکی نزدیک منع ہونا لہو اور غنا کا مطلق اور گمان کیا اونہون نی کہ منع نکرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس سے اسلیی ہے
کہ نہ جانا حضرت نی اوسکو بسبب نیکی یا غفلت کی اور بجا نا ابوبکر نی کہ روا رکہا حضرت نی اوسدن تہوڑا سا گانا حاصل یہہ کہ ابوبکر رضہ کو اس فرق اور تفصیل
کا علم نہا اسلیی منع کیا پس دلالت کرتی ہی حدیث اوپر مباح ہونی تہوڑی گانی کی بیچ روز عید کی اور سوا اوسکی اون جگہون مین کہ مباح ہے اونمین
خوشی کرنی اور اسمین شک نہین کہ یہہ بیچ جگہہ مخصوص کے اور بروجہ مخصوص کی ہی اسی اباحت علی الاطلاق نہین لازم آتی اور کہا اشرف نی کہ اسمین دلیل
ہے اسپر کہ سماع اور بجانا دف کا منع نہین لیکن بعض اوقات مین اور ہمیشگی کرنی اسپر یا کثرت اسپر مکروہ ہی کہونیوالی ہی عدالت کو اور مثانی
والی ہی مروۃ کو اور کہا ابن ملک نی کہ اسحدیث مین دلیل ہے اسپر کہ بجانا دف کا جائز ہی جبکہ نہو اوسمین جہانچ اور بعض اوقات نہ اور پڑہنا
ایسی شعرونکا کہ اونمین کسیکی ہجو نہو اور نہ گالیان ہون جائز ہی اور فتاوی قاضیخان مین لکہا ہی کہ سنا آواز ملاہی کا یعنی باجون کا گناہ ہے واسطے
قول علیہ السلام کی کہ سنا ملاہی کا گناہ ہی اور بیٹہنا اوسپر فسق ہی اور لذت اوٹہانی ساتہہ اوسکی فعلیہ کفر سی ہی اور داخل ہے ملاہی مین بجانا دفون
کا اور مارنا لکڑیکا زمین وغیرہ پر وقت تعلیم گانون کی اور اگر سنی ناگہان پس نہین گناہ اوسپر اور واجب ہی اوسپر یہہ کہ خوب کوشش کری یہان
تک کہ نہ سنی اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ لین اونگلیان کانون اپنی مین یعنی وقت سننی کی اور پڑہنا اشعار عرب کا کہ جنمین ذکر فسق
اور شراب اور لڑکی کا ہو مکروہ ہی ہمع ملخص **ف** حضرت شیخ الاسلام کہ بڑی محدث ہین اونہون نی ترجمہ بخاری کی مین بیچ شرح
اسی حدیث کی یہہ مسئلہ خوب مفصل لکہا ہے تہوڑا سا مضمون اوسکا یہان لکہا جاتا ہی تا حق ظاہر ہو وہ یہہ ہی کہ اس حدیث

سی ظاہر ہوتا ہی کہ گانا اور دف بجانا منع ہی سوای عید اور مانند اوسکیکی یعنی نکاح وغیرہ مین اسلیی کہ ابوبکر صدیق کہ افضل اصحاب کی ہین اور خوب جانتی تہی احکام دین کے اونہون نی گانیکو مزامار شیطان کہا اور حضرتؐ نی اونکو منع فرمایا کہ اسطرح نکہہ یہہ مزامار شیطان اور حرام نہین ہی بلکہ فرمایا کہ منع مت کرکہ آج عید ہی یعنی حکم منع سی اسقدر لہوا و سرور آجکا مستثنیٰ اور جائز ہی اور لڑکیان اگر اشعار تعریف دلاوری اور شجاعت کی شاہہ آواز خوش کی گاوین مضائقہ نہین اور حضرتؐ آپ ساتہہ سننی اوسکیکی مقید نہوئی اور ابوبکر کو عتبہ دلائی بلکہ تغافل کیا اور ساتہہ جائز ہونی اسدن کی اشارہ فرمائی پس متمسک نہین ہی اسمین اور پر اباحت سماع اور غنا کی مطلق جیسیکہ بعضی تکلف کہتی ہین اور اس مسئلہ مین درمیان علما اور فقہا اگلی اور پچہلی کی صحابہ اور تابعین وغیرہم سی اختلاف ہی مشہور صحابہ مین حرمت اور کراہت اوسکی تہی حتی کہ کہا ہی اونہون نی کہ مراد بیچ آیۃ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث کی غنا ہی اور تہی ابن عباس اور ابن مسعود کہ قسم کہاتی تہی اسپر اور اسیطرح بیچ آیۃ واستفزز من استطعت منہم بصوتک کی کہ مراد آواز شیطان سی غنا ہی نزدیک ابن عباس اور مجاہد کی اور ابن عمر سی آیا ہی کہ منع کرتی تہی گانیسی اور سننی اوسکی سی اور حضرت امیرالمومنین علی رضی منقول ہی کہ جو کوئی مرجاوی اور اوسکی لیی گانن ہو پس مت نماز پڑہو اوسپر اور ابی امامہ سی آیا ہی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مت بیچو گانون کو اور مت خرید کرو اونکو اور نہ تعلیم دو اونکو اور نہ بیچ مثل اسکیکی نازل ہوئی ومن الناس من یشتری لہو الحدیث اوسی سبب سے بعضون نی کہا ہی کہ بعضی حدیثین کہ اور پر مباح ہونی غنا کی دلالت کرتی ہین پہلی حرام ہونی اوسکی سی تہین بعد ازان نسخ کی گئین ساتہہ اس آیۃ کی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ کہا غنا اوگاتا ہی نفاق کو جیسیکہ اوگاتا ہی پانی سبزہ کو اور جابر سی یہہ لفظ آیا ہی جیسیکہ اوگاتا ہی پانی کہیتی کو اور انس سی یہہ لفظ آئی ہین کہ غنا اور لہو اوگاتی ہین نفاق کو دلمین جیسیکہ اوگاتا ہی پانی گہاس کو اور ابوہریرہ سی آیا ہی کہ محبت غنا کی اوگاتی ہی نفاق دلمین جیسیکہ اوگاتا ہی پانی گہاس کو مراد نفاق علمی ہی کہ پوشیدہ رکہتا ہی خواہش گناہ کو برخلاف حال ظاہر کی اور کہا فضیل بن عیاض نی غنا منتر زنا کا ہی اور بہت حدیثین اس جانب مین آئی ہین اور فقہائی کہ اہل فتوی اور امامت اور پیشوا دین کی ہین یہہ حکم حرمت اور کراہت اسکیکی بہت تشدید و تغلیظ کی ہی اور قول صحیح تر اور مشہور تر چار دن اماموں سی یہہ ہی کہ یہہ مکروہ ہی اور اطلاق حرام کا ہی آیا ہی اور نقل کیا قاضی ابوالطیب نی حرام ہونا اسکا شعبی اور سفیان ثوری اور حماد اور نخعی اور شافعی سی اور یہی منقول ہی اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سی اور بغوی نی معالم مین کہا ہی غنا حرام ہی سب زمانون مین اور قرطبی نی کہا خلاف نہین بیچ حرام ہونی اسکی کی اسلیی کہ یہہ قبیلہ لہو و لعب سی ہی کہ مذموم ہی و بالاتفاق لیکن جو کہ سالم ہو محرمات سی پس جائز ہی تہوڑا سا شادیون مین اور عیدون مین اور مانند انکی مین اور ایک جماعت علما کی طرف مباح ہونے اوسکیکی گئی ہین اور جانا چاہیی کہ محل اختلاف کا وہ غنا ہی کہ گاتی ہین اوسکو معنی کہ تناسا ہین ساتہہ صنعت غنا کی اور اختیار کرتی ہین شعر نرم کہ نمودالی دل کی اور گاتی ہین ساتہہ سرون نرم کہ نمودالی دل کی کہ شورش پیدا کرتی ہین نفسون مین اور خوش کرتی ہین نفسون کو اور جو غنا کہ جاری ہوئی ہی عادت ساتہہ استعمال اوسکیکی واسطی خوش کرنی دلون کی اور بہلانی بوجہون کی اور قطع مسافت کی بیچ راہون حج کی اور بیچ وصف کعبہ اور زمزم اور مقام کی اور بیچ راہون جہاد کی اور بیچ وصف جہاد کی مانند حدا اور نصب اور رکبانی کی اور مانند گانی عورتون کی واسطی تسکین لڑکون کے اور مانند انکیکی مباح ہی اگر سالم ہو ذکر فواحش اور محرمات سے بلکہ مستحب ہے کہ موجب نشاط کا ہی اور باعمال کے ہمراہ ذکر ابن حزم فی کتاب الاستماع اور کہا ہی دون علمائی کہ قائل ہین باباحت غنا کی کہ روایت کیا گیا ہی غنا اور سماع اکثر صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور راویان حدیث اور علما مجتہدین اور صلحا دین سے کہ حسب زہد اور تقوی کی ہین اور کہا ہی کہ ائمہ اور بعضی اکابر سی جو الفاظ تغلیظ کے وارد ہوئی ہین محمول ہین اوس غنا پر کہ جسمین فحش یا خلاف شرع چیز ہو یعنی مثل مزامیر وغیرہ کی یہہ بات کہی اسلیی کہ تا تطبیق حاصل ہو جاوی درمیان قول اور فعل کی کہ ائمہ اربعہ سی ہی سننا غنا کا اور خوش رکہنا اوسکا منقول ہی اور قول

اور بعضے مشائخ طریقت اگلے اور پچھلوں کی بھی مختلف رائے ہیں پہلے سماع کی اکثر شیخ متقدمین اس جماعت کی کہ اوستاد طریقت کی اور رہنمائی حق کی ہیں طریقہ اجتناب کا ہی اور پچھلے متاخرین کی روش سماع کی شروع ہوئی شیخ حماد دباس کے مقتدا وقت اور شیخ طریقہ قادریہ کی ہیں ایک روز جمعہ کی نماز کو جاتی تھی ناگاہ دہلیان راہ کی آواز گانیکی اونکی کانمیں پہنچی ہیر گئی اور کہا آیا آج کون سی معصیت مجھسے وجود میں آئی کہ اوسکے سزا میں ساتھ اس بلا کی مبتلا ہوا میں ہرچند اپنی نفس میں تامل کیا کوئی بات گناہ کی پیدا نہ ہوئی جب گھر میں آئی توتحقیق سے مرکی کی بعد تحقیق معلوم ہوا کہ پیالہ تصویردار خریدا تھا فرمایا ہی مرتبہ کہ بسبب شومی وسکیکی گرفتار ہوا میں اور کلام حضرت غوث الاعظم رضہ کیسی ہی کرامت اسکی معلوم ہوتی ہی اور پوچھی گئی شبلی غنا سی کہا کہ اباحق ہی وہ کہا لوگون نی ہمسے کہا ہیں بعد حق کی مگر ضلال اور کہا کہ کفایت کرتا ہی بچکر کرامت وسکیکی یہہ کہ ہی اوسمیں شورش طبع اور اوٹھانا شہوت کا اور رجوع اوس طرف عورتون کی اور خوشی وسکی نفس کی اور دنا زہ اور مشغول ہونا ساتھہ ذکر خدا کے خوشتر اور سالمتر ہی وسکیکو کہ ایمان لایا ہی ساتھہ خدا کی اور دن آخرۃ کی اور شیخ ابوالحسن شاذلی سکی امام اور حلقہ سلسلہ شاذلیہ کی ہیں آیا ہی کہ فرمایا جو کہ سماع کرتی ہیں اور کہا نا ظالمون کا کہاتی ہیں اونمیں شعبہ یہودیہ کا ہی کہ قرآن مجید میں فرمایا ہی اللہ تعالیٰ سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ اَکّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ اور امام غزالی نی لکھا ہی کہ سماع کسی قسم کا ہی ایک حرام محض وجوانکی یہی ہی کہ غالب ہوتی ہی اونپر شہوۃ دنیا کی پس نہیں حرکت دیتا سماع اونکو مکروہ چیز کہ غالب ہوا دلون اونکی پر صفات بدسی اور دوسرے مکروہ وہ اس شخص کی یہی ہی کہ ریا وسکو عادۃ اکثر اوقات میں بطریق لہو کی اور تیسری مباح وہ اوسکی یہی ہی کہ نہ خطہ ہو اطلی اوسکی مگر لذت اوٹھانا ساتھہ آواز خوش کی اور چوتھی مندوب اوسکی یہی ہی کہ غالب ہوا وسپر حب اللہ تعالیٰ کی اور نہ حرکت دی وسکو سماع سوای صفات نیک کے اور بزرگوار مشائخ چشتیہ علی سماع سنتی تھی لیکن باحتیاط اور شرائط اور آداب اور اکثر اوقات خلوتون میں سنتی تھی کہ وجود اغیار اور نامحرمون سی خالی ہوتا تھا اور حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ بھی سنتی تھی لیکن انکی مجلس میں مزامیر اور قوالی نہیں اور یارون کو اوس سی منع فرماتی حاصل کلام یہہ کہ مقرر اور مشہور درمیان صوفیہ کی کہ قائل ساتھہ سماع کی ہیں یہہ ہی کہ سماع اہل کی یہی مباح ہی اور بیان کیی ہیں شرائط اور آداب اوسکی اور معین کیی ہیں اہل اوسکی اور حقیقت حال کی جو کچھہ نقل اقوال سی سمجھی جاتی ہی یہہ ہی کہ انکار فقہا اور انکار اولیا کا راجع ساتھہ غیر مشروع کی ہی کہ غنا کی ساتھہ مزامیر اور ممنوع باتیں ہون اور ساتھہ قصد لہو اور خواہش نفسانی کے ہو والا نفس راگ کہ حقیقت اوسکی آواز خوش ہی ممنوع نہیں کہ وہ مباح الاصل ہی اور راگ میں بسی مفاسد ہیں مصالح بھی ہیں اکثر دل کو نرم کرتا ہی اور ذوق اور شوق اور حلاوت اور خشوع عبادت میں پیدا کرتا ہی حتی کہ بعضونکو کشود اسمیں خوب ہوا ہی لیکن ہمیشگی کرنی اوسپر دور ہی طریقہ اتباع اکابر سلف سی اور شاید کہ بسبب عادت کرنی اوسکی لذت اوسکی کو عبادت اور ریاضت پر ترجیح دیں اور ساتھہ فریب دینے نفس و شیطان کی اطاعت شرعی اونکی نظر میں سبک ہو اور قصور وفتور راہ پاوی نعوذ باللہ پس سماع بذاتہ مباح ہی اور منع ہوتا ہی بسبب عوارض کی یعنی ذکر عورتون کا ہو یا شراب کا یا عورۃ مشتہاۃ نامحرم گاتی ہو یا امرد گاتا ہو یا مزامیر ہو یا قصد لہو اور خواہش نفسانی سی ہو اور حضور نااہل ہو یا ہیئۃ سنتا ہو اور جو کہ مدعی معرفت اور محبت اور حال کی ہو کر سماع سنتی ہیں اور بسبب حاصل ہونی ایک حالت کی فریب کھا کر ذوق طاعت اور لذت ذکر اور تلاوت سی محروم رہتی ہیں وہ بھی گرفتار مکر نفس اور شیطان کی ہیں کہ اونکو فریب دیکر صراط مستقیم سی پھیرا ہی تا آنکہ روز بروز طریقہ دین سی دور تر پڑتی ہیں اور رقہ رقہ نماز سی سوای نشست و برخاست کی کچھہ نصیب اونکو نہیں ہوتا اور وہ بھی ساتھہ ریا اور تکلف کی اور خوف برا کہنی خلایق کے کرتے ہیں کاشکی یہہ ذوق اور شوق نہوتا تو نماز روزہ خشک کرکر دین تو سلامت رکھتی قوی تر شبہہ یہہ جگہہ پیروی پیر کا ہی کہ جو کچھہ اونہون نی کیا ہی بی سند نہوگا ہم بھی اتباع اونکا کرتی ہیں یہہ محض بہانہ اور حیلہ ہی بزرگون نی جو کیا ہی بغلبہ حال اور بیخودی کی کیا ہی اور کبھی کبھی کیا ہی وے

مصلحت وقت کی اور ساتھہ اچھی متونکی اور حلو تومین سناہی و طریقہ نہین ٹہیرایا اور تعصب نکرتی تہی اور اجتماع خاص ساتھہ کیفیت مخصوص کی نکرتی
وہ ذوق و حال کہان و مصلحت اور نیت کہان نری اسبات کی تقلید کرتی ہین اور باقی سب ترک ع بدنام کنندہ نکونامی پسند ۔ حاشا انکو پیرون کے
ساتھہ کیا نسبت اور پیرون کو انپر کہان عنایت اور ایک جماعت باپ دادا کی رسم جانکر کرتی ہین بغیر المیت کی اونکی حق مین صادق ہی یہہ آیت انہم
الفوا اٰبآءہم ضآلین فہم علیٰ اٰثارہم یہرعون حاصل یہہ کہ جو کچھہ کہ شائع ہوا ہی اس زمانی اور ان شہرون مین کہ مجلس سماع اور رقص کی از راہ سنانے
وکہانی کی اور حب جاہ اور شہرہ کی کرتی ہین اور ایک جماعت اہل رقص یعنی حال لانیوالی مانند گویئون کی ساتھہ دعوت اور بغیر دعوت کی بقصد تبرع
استماع اور توجہ لوگونکی اور بعضی ساتھہ غرض حاصل کرنی نقد کی یا طعام کی آتی ہین حاشا کہ ہو طریقہ پہلی زمانی مین اور کسی بزرگ سی نہین جاری
ہوا ان کورد لون نی اون بزرگون کو اپنی مانند سمجھا ہی کہ نقل اونکی بطور نقالونکی کرتی ہین خوب تامل کرین کہ کیا کرتی ہین معاذ اللہ یہہ
کیا معیشت ہی کاش نام فقر کا اپنی پر نرکہتی اور لباس فقیری پہنتی شرعا اور دیانۃ تغذیر اونکی واجب ہی تعظیم کرنی مین
گویا مدد اور رغبت دلانی ہی اونکو اس عمل پر کہ پہوتی ہین اپنی دلون مین اور قوی ہوتی ہین اسپر اور عجب تر یہہ ہی کہ ان باتونکو مشائخ کے
عرسون مین قرار دیا جاتی ہین عیاذا باللہ ومنہ الاستعانۃ والیہ الالتجاء للہ الحمد تمام ہوا کلام حضرت شیخ الاسلام رح کا **وعن**
انسٍ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یاکل تمرات ویاکلہن وترا
رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ جاتی عیدگاہ کو دن عید الفطر کی یہانتک کہ کہاتی کتنی
کھجورین اور کہاتی کھجورین طاق روایت کی یہہ بخاری نی **ف** جلدی فطار عید کو سنی کرتی تا مخالف ہو پہلی دنون کی جیسی رمضان
مین نہ افطار کرنا واجب ہی ویسی سدن مین افطار کرنا واجب ہی و کھجورین طاق کہاتی یعنی تین یا پانچ یا سات یا کم اس سی زیادہ اور رعایت
طاق کی ہر امر مین خوب ہی ان اللہ وتر یحب الوتر یعنی اللہ طاق ہی دوست رکھتا ہی طاق کو اور کھجورونپر افطار اسلیی کرتی کہ وہی وقت موجود
ہوتی نہین اور بعضون نی کہا کہ حکمت کھجورون کی کہانی مین یہہ ہی کہ وہ شیرین ہوتی ہین اور شیرینی تقویت بصر کرتی ہی مخصوصا وقت
خلو معدہ کی پس بسبب روزہ کی کہ ضعف ہوجاتا تہا انسی تقویت ہوتی اور شیرینی موافق مقتضا منی ایمان کی ہی لکہا ہی علمارنی کہ جو کوئی خواب
مین دیکہی شیرینی کہاتی تو تعبیر اوسکی یہہ ہی کہ حلاوت ایمان اوسکو نصیب ہو اور شیرینی نرم کرتی ہی لکوین اسلیی فطار شیرینی سی افضل ہی
ح ع **وعن** جابرٍ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عیدٍ خالف الطریق رواہ البخاری
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا دن عید کا مخالفت کرتی راہ مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف**
یعنی تشریف لیجاتی اور راہ سی اور آتی اور راہ سی و حکمت اس فعل مین یہہ تہی کہ تا گواہی عبادت کے دین دونون راہین اور رہنی والی اون کی
جن انس اور رکتنی ہی وجہین لکہی ہین جو چاہی او شرح مین دیکہہ لی اور حق یہہ ہی کہ یہہ سب احتمالات ہین ہر ایک نی موجب سمجہہ اپنی کی
کہا ہی سر اسکی اللہ جانی یا رسول اوسکا ح **وعن** البراءِ قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال
ان اول ما نبدء بہ فی یومنا ہذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک فقد اصاب سنتنا
ومن ذبح قبل ان نصلی فانما ہو شاۃ لحم عجلہ لاہلہ لیس من النسک فی شیءٍ متفق علیہ
اور روایت ہی براء سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن نحر کی پس فرمایا تحقیق اول او چیز کا کہ شروع کرین ہم سیمہ اس دن
اپنی کی یہہ ہی کہ نماز پڑہین ہم پہر پہرین اور ذبح کرین پس جس شخص نی کہ کیا یہہ یعنی تقدیم نماز او خطبہ کی ذبح پر پس تحقیق پہنچا سنت ہمارکو

اور جس شخص نے کہ ذبح کیا پہلی نماز عید سے پس سوا اسکی نہیں گوشت کی ہی جلدی کی اوسکو واسطے اہل اپنی کی نہیں ہی قربانی سے کچھ یہ روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی ثواب قربانی کا نہ ملا اور شروع ہوئی کہ اول نماز پڑھی پھر خطبہ بعد ازاں قربانی کری اور اس حدیث میں وقت قربانی کا مذکور ہی پس اجماع ہی علما کا اسپر کہ نہیں جائز قربانی کرنی پہلی طلوع ہونی فجر سے دن عید قربان کی پھر نزدیک شافعیہ کی وقت اوسکا آتا ہی جب بلند ہوتا ہی آفتاب بقدر نیزہ کی اور گذر جاتا ہی بعد اوسکی وقت بقدر دو رکعتوں اور دو خطبوں ہلکی کی پھر اگر ذبح کری بعد اوسکی جائز ہی پر ہے کہ نماز پڑھی امام یا نہ پڑھی پس اگر ذبح کری پہلی اسکی نہیں جائز برابر ہی کہ شہر میں ہو یا باہر اور رہتا ہی نزدیک اونکی وقت قربانی کا تا غروب ہونی آفتاب تیرھویں تاریخ کی اور قربانی اونکی نزدیک سنت ہی اور نزدیک ابو حنیفہ کی قربانی واجب ہی صاحب نصاب پر اگرچہ نصاب نامی نہ ہو اور وقت اوسکا بعد نماز امام کی ہی پس حق شہر والوں کی اور پس حق گانو والوں کی بعد طلوع ہونی فجر کی اور رہتا ہی وقت اوسکا بارھویں تاریخ کی آخر تک ع ۲ **وعن جندب بن عبد الله البجلي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذبح قبل الصلوٰة فليذبح مكانها اخرى ومن لم يذبح حتى صلينا فليذبح على اسم الله متفق عليه**

اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کری پہلی نماز عید کی پس چاہیے کہ ذبح کری جگہ اوسکی اور قربانی اوسکی جسنے کہ ذبح نکی یہانتک کہ نماز پڑھی ہمنے پس چاہیے کہ ذبح کری اوپر نام اللہ تعالیٰ کی یعنی یہ درست ہی قربانی اوسکی اور ثواب اوسکا ملتا ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذبح قبل الصلوٰة فانما يذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلوٰة فقد تم نسكه واصاب سنة المسلمين متفق عليه**

اور روایت ہی براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کری پہلی نماز کی پس سوا اسکی نہیں کہ ذبح کرتا ہی واسطے نفس اپنی کی یعنی اپنی کہانیکی پس ذبح کی ثواب قربانی کا نہوا اور جسنے ذبح کی پیچھے نماز کی پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اوسکی اور پہنچا سنت مسلمین کو یعنی موافقت کی اونکی طریقہ کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یہی مذہب جمہور کا ہی اور اقرب ہے کہ امام شافعی نے باوجود وارد ہونی حدیثوں صحیحہ کی کیوں مخالفت کی جمہور کے کہ کہا برابر ہی کہ امام پڑھی نماز یا نہ پڑھی جیسکہ اوپر مذہب اونکا مذکور ہوا ع ۲ **وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يذبح ويحر بالمصلى رواه البخاري** اور روایت ہی ابن عمر سے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتی اور نحر کرتی عیدگاہ میں روایت کی یہہ بخاری نے **ف** بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور گائیں اور بھینسیں اور اونٹ خواہ نر ہو خواہ مادہ اونکی سوای قربانی درست نہیں اور سوای اونٹ کی اور جانوروں کی حلال کرنیکو ذبح کہتی ہیں اور اونٹ کی حلال کرنیکو نحر کہتی ہیں اور طور نحر کا یہہ ہی کہ اونٹ کو کھڑا کرتی ہیں اور نیزہ اوسکی سینہ میں مارتی ہیں اوس جگہ زمین پر گر پڑتا ہی اور اونٹ کو ذبح کرنا بھی جائز ہی لیکن نحر افضل ہی ع ۲ و مولانا **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن انس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ما هذان اليومان قالوا كنا نلعب فيهما في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ابدلكم الله بهما خيرا منهما يوم الاضحى ويوم الفطر رواه ابو داود**

اور روایت ہی انس سے کہ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور مدینہ والوں کے دو دن تھے کہ کھیلتے تھے اون میں اور خوشیاں کرتے تھے پس فرمایا حضرت نے کیسے ہیں یہہ دو دن عرض کیا صحابہ نے ہم کھیلتے ان دونوں میں جاہلیت میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عوض دیا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے بدلے ان دونوں کے بہتر انسے دن عید قربان کا اور دن عید فطر کا روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** دو دن تھے کہ کھیلتے تھے اونمیں ایک پہلے دن سے دن نوروز کا تھا کہ اوسدن تحویل آفتاب کی ہوتی ہی حمل میں اور دوسرا دن مہرجان کا تھا یہہ

تحویل آفتاب کی میزانین ہوتی ہی پس ان دونون مین ہوا معتدل ہوتی ہی ورات دن برابر ہوتی ہین حکمانی ان دونون کو اختیار کیا تہا خوشی کی لیہ
پس ہی سہم لوگون مین چلی آتی تہی جی کہ جب مسلمان ہوئی ابتدا مین بسبب عادۃ کی اوسیطرح خوشی کرتی تہی حضرت نی اوسکی حقیقت لوچہی صحابہ نے
عرض کیا کہ قدیم سی یہہ رسم چلی آتی ہی اسکی حقیقت کا ہمین علم نہین حضرت نی فرمایا کہ اللہ تعالی نی تمہین عوض اونکی دو دن عیدونکی عطا فرمائی ہی
دنمین خوشی کرنی چاہیی کوئی اشارہ ہی اسپر کہ عید حقیقی اور خوشی مومن کو چاہیی کہ عبادت کی دن کری پس اسحدیث مین نہی ہی لہو لعب سی اون دنمین
اور اشارہ خفی اسپر ہی کہ کچہہ لہو اور خوشی کہ جس مین فحش ہو نکلنا طریقہ دین سے نہو اگر عیدین مین کری تو جائز ہی اور اسمین نہی ہی تعظیم عیدون مشرکین
کیسی اور اونکی رسمونکی برتنی سی اور خوشی کرنی سی اون مین اور نہی ہی حاضر ہونی سی اونکی عیدون مین حتی کہ بعضی علمانی حکم کفر کا کیا ہی کما ہو المنصر
کبیر حنفی نی کہ جو کوئی تحفہ بہیجی نوروز کو اندا طرف مشرک کی واسطی تعظیم اسدن کے پس وہ کافر ہوتا ہی اور نابود ہوتی ہین اعمال اوسکی اور کہا قاضی ابو المحاسن
حسن بن منصور حنفی نی کہ جو کوئی خریدی وسمین وچیز کہ نہین خریدتا ہی غیر اسکی مین یعنی جیسی یہان کہیلین وغیرہ دوالی مین لیتی ہین یا تحفہ بہیجی واسمین اسکو
پس اگر ارادہ کری ساتہہ اسکی تعظیم اوسدن کا جیسیکہ تعظیم کرتی ہین اوسکی کافر ہوتا ہی اور اگر ارادہ کری ساتہہ خریدنی کی تنعم کا اور ساتہہ ہدیہ بہیجنی
کی محبت کا بسبب عادۃ کی تو کافر نہین ہوتا لیکن مکروہ ہی کہ مشابہت کافرون کی ساتہہ ہوتی ہی پس احتراز کری اس سی بہی اور دن حاشورا کی اگر
اظہار خوشی کا کری تو مشابہت ہوتی ہی ساتہہ خوارج کی اور اگر اوسدن ظاہر کری علامتین غم کی تو مشابہت ہوتی ہی روافض کی ساتہہ ان دونون
باتون سی بچی اور شریک ہوتی ہین روافض مجوسیون کی بسبب تعظیم کرنی نوروز کی اور سبب یہہ بیان کرتی ہین کہ اسدن مین قتل کئی گئی ہین
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور ٹہیری خلافت حضرت علی کو ۔ ح ۔ ع ۔ ف اور فتاوی ذخیرہ مین ہی کہ جو کوئی نکلی ہولی یا دوالے
کی دیکہنی کی لیی وہ کافر ہوتا ہی اسلیی کہ اوسمین اعلان کفر کا ہوتا ہی پس گویا کہ اوسنی مدد کی کفر پر اور اسی قیاس پر نکلنا طرف نوروز مجوس کی اور موافقت
کرنی ساتہہ اونکی جیسیکہ بعضی مسلمان کرتی ہین موجب کفر کی ہین انتہی اور تجنیس مین ہی کہ متفق ہین مشایخ ہماری اسپر کہ جسنی اعتقاد کیا امر کفار کو
اچہا پس وہ کافر ہی انتہی اور اسیطرح جو کوئی اچہا جانی کلام اہل ہوا کو یعنی صوفیہ خلاف شرع کو اور کہی کہ یہہ کلام معنوی ہی یا کہی کہ یہہ کلام ہی
کہ معنی اسکی صحیح ہین اگر وہ کلام کفر ہی تو اچہا جانی والا بہی اوسکا کافر ہوتا ہی کذا فی النظہیریۃ اور ریوا در الفتاوی مین ہی کہ جو کوئی رسوم
ہندون کو اچہا جانی کافر ہوتا ہی اور عمدۃ الاسلام مین ہی کہ جو کوئی ہمین کافرون کی کری جیسیکہ نئی کہر مین ہیلی اور گہوڑی سرخ و زرد
رنگی یا بندہن وار باندہی یا گرہ سبز باندہی کافر ہوتا ہی **وعن** بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی
یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی بریدۃ سی کہ کہا ہی نی صلی اللہ علیہ وسلم نہین نکلتی
تہی ن فطر کی یعنی نماز کیلیی یہانتک کہ کہاتی کچہہ اور نہ کہاتی دن عید قربانکی یہانتک کہ نماز پڑہتی ۔ روایت کی اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ۔
ف سبب کیا کہ تشریف لیجانیکا روز عید کی اوپر مذکور ہوچکا ہی اور عید قربانکو بعد نماز کی کہاتی واسلی رفاقت فقرا کی اسلیی کہ جب کل گوشت قربانی کا
تقسیم کرتی جب وہ کہاتی پس حضرت ہمی دنکی لیی تاخیر فرمائی ۔ ۱۲ **وعن** کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَبَّرَ فِی الْعِیْدَیْنِ فِی الْاُوْلٰی سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ وَفِی الْاٰخِرَۃِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی کثیر بن عبد اللہ سی اوسنی نقل کی اپنی باپسی وسنی اپنے کثیر کی دادا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تکبیر کہی ہیچ نماز دونون عیدونکی پہلی رکعت مین سات
تکبیر پہلی قراءۃ اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیر ہین پہلی قراءۃ سی ۔ روایت کی اسکو ترمذی و ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی سات تکبیر ہین پہلی رکعت مین سوائے تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کے
کہ ہین پہلے قراءۃ کی اور پانچ دوسری رکعت مین سوائے تکبیر قیام اور تکبیر رکوع کی پہلی قراءۃ کی اور عمل کیا ہی اسپر شافعی نی اور یہہ مسئلہ آگی مفصل لکہا جاویگا انشاء اللہ تعالی

وعن جعفر بن محمد مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر کبروا فی العیدین والاستسقاء سبعا وخمسا وصلوا قبل الخطبۃ وجهروا بالقراءۃ رواہ الشافعی اور روایت ہی جعفر بن محمد سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضہ تکبیر کہتی دونون عیدون مین اور نماز استسقا مین سات اور پانچ اور نماز پڑہنی پہلی خطبہ سی یعنی عید کی اور استسقا کی اور پکار کر پڑہنی قراءۃ روایت کی یہہ شافعی نی ف جعفر یعنی امام جعفر صادق بیٹی امام محمد باقر کی بیٹی علی یعنی امام زین العابدین بیٹی امام حسین بن علی رضہ کی اور سات اور پانچ نی پہلی رکعت مین سات اور دوسری مین پانچ تکبیرین کہتی اسی پر عمل ہی شافعی کا وعن سعید بن العاص قال سألت ابا موسی وحذیفۃ کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی کان یکبر اربعا تکبیرہ علی الجنائز فقال حذیفۃ صدق رواہ ابو داود اور روایت ہی سعید بن العاص سی کہ کہا ابو موسی اور حذیفہ سی کہ کس طرح تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتی نماز عید قربان اور عید الفطر مین پس کہا ابو موسی نی تہی تکبیر کہتی جیسا مانند تکبیر کہتی اونکی جنازی پر پس کہا حذیفہ نی سچ کہا ابو موسی نی روایت کی یہہ ابو داود نی ف یعنی جیسے چار تکبیرین جنازی کی نماز مین کہتی اسی طرح چار چار تکبیرین ہر رکعت عید کی مین کہتی اور پہلی رکعت مین کہتی چار تکبیرین پہلی قراءۃ سی تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت مین بہی قراءۃ سی چار تکبیرین کہتی تکبیر رکوع سمیت اور حذیفہ مین تکبیرات عید کی مختلف آئی ہین سلیمی اختلاف ہوا امامون مین تینون امامونکی نزدیک سات تکبیرین ہین پہلی رکعت مین اور پانچ دوسری رکعت مین لیکن نزدیک مالک و احمد کی پہلی رکعت مین سات تکبیرین مع تکبیر تحریمہ کی ہین اور دوسری مین پانچ سوای تکبیر قیام کی اور نزدیک شافعی کی پہلی رکعت مین بہی سات ہین سوای تکبیر تحریمہ کی اور دوسری مین بہی پانچ سوای تکبیر قیام کی اور ہماری نزدیک تین اول رکعت مین اور تین دوسری رکعت مین سوای تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کی جیسا کہ احادیث سی معلوم ہوا اور یہی مذہب ابن مسعود کا ہی اور امام شافعی نی جو اختیار کیا ہی مذہب ابن عباس کا ہی اور جو حدیثین کہ سند اونکی ہین اونکی صحت اور ضعف مین اور اونکی سندون مین کلام بہت ہی یہان مخوف درازگی کے ہیں ذکر کیا جاتا اور ہماری علمانی کہا ہی کہ جب چند حدیثین مختلف آئین ہمنی کم کو اختیار کیا سلیمی کہ تکبیرین اور رفع یدین خلاف معمول کے ہین پس اختیار کرنا کم کا اولے ہی کذا فی الہدایہ ج وعن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نوول یوم العید فوسا فخطب علیہ رواہ ابو داود اور روایت ہی براء سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیا گیی دن عید کی کمان پس خطبہ کہا اوسپر روایت کی یہہ ابو داود نی ف یعنے جیسے عصا ٹیک کر خطبہ پڑہتی ہین ویسی ہی کمان ٹیک کر خطبہ پڑہا وعن عطاء مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خطب یعتمد علی عنزۃ اعتمادا رواہ الشافعی اور روایت ہی عطا سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت خطبہ فرمانی کمیہ کرتی برچھی اپنی یعنی تکیہ کرنا یعنی ٹیک کر کہڑی ہوتے روایت کی یہہ شافعی نی وعن جابر قال شہدت الصلوٰۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم عید فبدا بالصلوٰۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ فلما قضی الصلوٰۃ قام متکئا علی بلال فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ الناس وذکرہم وحثہم علی طاعتہ ومضی الی النساء ومعہ بلال فامرہن بتقوی اللہ ووعظہن وذکرہن رواہ النسائی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حاضر ہوا مین نماز مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ دن عید کی پس شروع کی نماز پہلی خطبہ کے بغیر اذان و تکبیر کی پس جبکہ پڑہ چکی نماز کہڑی ہوئی یعنی خطبہ کی پس تکیہ کیی ہوئی بلال پر پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسپر و نصیحت کی لوگونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب و عذاب اور رغبت دلائی اونکو اور پند کی اللہ کی اور تشریف لی گئی طرف عورتون کی

اور ساتھہ اونکی بلال نبی پس حکم کیا اونکو ساتھہ تقوی اللہ کی اور نصیحت کے اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب و عذاب روایت کی یہہ نسائی نی **ف** اس حدیث سی یہہ نکلا کہ خطیب کو لازم ہی یہہ کہ ٹیکی کوئی چیز مانند تلوار اور کمان اور برچھی اور عصا کی یا تکیہ کری آدمی پر شروع ہہ **وعن** ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ رواہ الترمذی و ابو داود

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلتی دن عید کی یہہ ایک راہ کی پھر کر آتی اور راہ سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** سبب اسکا پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور جب جاوی عیدگاہ کو تو تکبیر کہتا جاوی راہ مین پس صاحبین کے نزدیک دونون عیدون مین کل اور امام اعظم کی نزدیک عید الفطر مین چپکی کہی اور عید قربان مین بکار کر کہی شرع ہہ **وعنہ** انہ اصابہم مطر فی یوم عید فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العید فی المسجد رواہ ابو داود و ابن ماجۃ اور روایت ہی اونہین سی یہہ کہ پہنچا صحابہ کو مینہہ عید کی دن پس نماز پڑہائی اونکو عید کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مسجد مین روایت کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نی **ف** یہہ حضرت نماز عید کی جنگل مین پڑہتی تہی جب مینہہ برستا ہوتا تو مسجد مین پڑہتی پس معلوم ہوا کہ افضل ادا کرنا اوسکا جنگل مین ہی اور عذر ہو تو مسجد مین پڑہی اور ظاہر یہہ ہی کہ معتمد بیچ مکی کی یہہ ہی کہ نماز پڑہی عید کی مسجد الحرام مین چنانچہ ان ایام مین عمل اسی پر ہی اور اسی طرح مدینہ منورہ مین بہی مسجد نبوی مین پڑہتی مین شرع ہہ **وعن** ابی العوجاء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی عمرو بن حزم وھو بنجران عجل الاضحی و اخر الفطر و ذکر الناس رواہ الشافعی

اور روایت ہی ابی عوجاء سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا طرف عمرو بن حزم کی اور وہ تہی نجران مین یہہ کہ جلد پڑہ عید قربان اور تاخیر کر عید فطر کو اور نصیحت کر لوگونکو یعنی خطبہ مین روایت کی یہہ شافعی نے **ف** نجران نام ایک شہر کا ہی حضرت نی وہان کا عامل کر کر عمرو بن حزم کو بہیجا تہا ان دونون مین عمرو نکی سترہ برس کی تہی اور حضرت نی یہہ احکام لکہنے بہیجے اور عید قربان کی جلدی کرنیکو اسلیی فرمایا کہ بعد اسکی لوگ قربانی ذبح کرنے مین مشغول ہون اور عید فطر مین تاخیر کو فرمایا اسلیی کہ لوگ صدقہ فطر کا ادا کرلین شرع ہہ **وعن** ابی عمیر بن انس عن عمومۃ لہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رکبا جاؤا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشہدون انہم رأوا الہلال بالامس فامرہم ان یفطروا و اذا اصبحوا ان یغدوا الی مصلاھم رواہ ابو داود و النسائی

اور روایت ہی ابی عمیر بن انس سی کہ نقل کی اپنی چچاؤن سی کہ تہی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ قافلہ آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دیتی تہی یہہ کہ اونہون نی دیکہا چاند عید کا کل پس حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہہ کہ افطار کرین اور جب صبح کرین جاوین طرف عیدگاہ اپنی کی روایت کی یہہ ابو داؤد و نسائی نی **ف** یعنی تیسوین شب کو اہل مدینہ نی چاند عید کا نہ دیکہا صبح کو روزہ رکہا ایک قافلہ باہر سی آیا اونی خبر دی کہ ہمنی کل دیکہا ہے چاند حضرت نی حکم فرمایا افطار کا اور فرمایا کہ نماز کل پڑہین اسلیی کہ وہ بعد زوال کی آئی تہی وقت نماز عید کا نہا تہا چنانچہ ایک روایت مین صریح آیا ہی انہم قدموا اخر النہار او اسی پر عمل ہی امام اعظم کا وقت نماز عید کا شروع ہوتا ہی جبکہ آفتاب بلند ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی وقت زوال تک شرح منیہ مین لکہا ہی کہ اگر پیش آوی کچہہ عذر کو باز رکہی نماز سی دن فطر کی پہلی زوال سی تو پڑہین اوسکو دوسری دن پہلی زوال کی اور اگر باز رکہی عذر نماز سی دوسری دن تو پھر نہ پڑہین بخلاف عید قربان کی کہ وہ پڑہی جاوی تیسری دن ہی اگر باز رکہی عذر نماز سی پہلی دن اور دوسری دن اور اسی طرح اگر تاخیر کرے عید قربان کو دوسرے یا تیسری دن تک جائز ہی لیکن برا ہی شرع ہہ

الفصل الثالث

فصل تیسری **وعن** ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن ابن عباس و جابر بن عبد اللہ قالا لم یکن یؤذن یوم الفطر و لا یوم الاضحی ثم سألتہ

یعنی عطاء بعد حین عن ذلک فاخبرنی قال اخبرنی جابر بن عبد اللہ ان لا اذان للصلوٰۃ یوم الفطر حین یخرج الامام ولا بعد ما یخرج ولا اقامۃ ولا نداء ولا شیء لا نداء یومئذ ولا اقامۃ رواہ مسلم ۱۲ روایت ہی ابن جریج سی کہ کہا خبر دی مجکو عطاء نی ابن عباس سی اور جابر بن عبد اللہ سی کہ کہا دونون نی نہ تھی اذان دیجاتی دن عید کی اور نہ دن عید قربان کی یہہ پوچہا میں اوسے یعنی عطاء سی بعد مدت کی یہی مسئلہ مذکورہ پس خبر دی مجکو عطاء نی کہا کہ خبر دی مجکو جابر بن عبد اللہ نے یہہ کہ نہیں اذان ہی واسطی نماز کی دن عید فطر کی جسوقت کہ نکلی امام اور نہ بعد نکلنی کی اور نہ تکبیر ہی اور نہ پکارنا ہی اور نہ کچہہ اور نہیں اذان اوسکی اور نہ تکبیر روایت کی یہہ مسلم نی ف جریج نی عطاء سی وہ بالتفصیل اس مسئلہ مذکورہ کی پوچہی یا احتیاطاً بعینہ وہی مسئلہ پوچہا اور جواب مین فقط لفظ نہی کا ذکر کیا اسلیی کہ کافی ہی اوسی پر دوسری عید کو قیاس کر لیگا اور نہ پکارنا کہ لہذا الصلوٰۃ الصلوٰۃ اور مانند اسکی اور نہ کچہہ اور یہہ تاکید ہی لانداء کی اور اسکی بعد پہر تاکید ہی لانداء ولا اقامۃ کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی نی لکہا ہی لفظ لانداء اول ہی حرتک تاکید ہی پہلی جملہ کی اور لائق ہی کی تفسیر کیجاوے نداء کی ساتہہ اذان کی اسلیی کہ مستحب ہے بالاتفاق یہہ کہ یکارا جاوی بصلوٰۃ جامعۃ انتہی ان دونو قولون مین تعارض ہو تطبیق امنین یون دیجاوی کہ حضرت شیخ نی جو نفی کی ہی تو عید گاہ مین کہنی کی اور بطریق التزام کی کہنی کی گئی اور ملا علی نی جو مستحب لکہا ہی تو خارج عید گاہ کی اور کبہی کہنی کے کہنی کو واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ مولانا **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج یوم الاضحی ویوم الفطر فیبدأ بالصلوٰۃ فاذا صلی صلوٰتہ قام فاقبل علی الناس وہم جلوس فی مصلاہم فان کانت لہ حاجۃ بعثہا ذکرہ للناس او کانت لہ حاجۃ بغیر ذلک امرہم بہا وکان یقول تصدقوا تصدقوا تصدقوا وکان اکثر من یتصدق النساء ثم ینصرف فلم یزل کذلک حتی کان مروان بن الحکم فخرجت محاصرا مروان حتی اتینا المصلی فاذا کثیر بن الصلت قد بنی منبرا من طین ولبن فاذا مروان ینازعنی یدہ کانہ یجرنی نحو المنبر وانا اجرہ نحو الصلوٰۃ فلما رایت ذلک منہ قلت این الابتداء بالصلوٰۃ فقال لا یا ابا سعید قد ترک ما تعلم قلت کلا والذی نفسی بیدہ لا تاتون بخیر مما اعلم ثلث مرار ثم انصرف رواہ مسلم ۱۲ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی نکلتی دن عید قربان کی اور دن عید فطر کی پس شروع کرتی نماز سی پہر جسوقت پڑہ چکتی اپنی نماز کہڑی ہوتی یعنی خطبہ کی لیی پہر متوجہ ہوتی طرف لوگونکی اور لوگ بیٹہی ہوتی بیچ جگہہ نماز اپنی کی پس اگر ہوتی حضرت کو حاجت بہیجنی لشکر کی ذکر کرتی اوسکو اور رولوگونکی اوز بہیجتی یا ہوتی اونکو حاجت کسی اور کام کی یعنی مسلمانونکی فائدہ کی باتکے حکم فرماتی اونکو ساتہہ اوسکی اور تھی حضرت فرماتی یعنی خطبہ مین صدقہ دو صدقہ دو صدقہ دو اور تہی اکثر کہ تصدق کرنیوالی عورتین پہر پہرتی حضرت اپنی مکانکو ہمیشہ رہا امر اسطرح یعنی نماز پہلی خطبہ کے پڑہا کرتی تہی اور خطبہ زمین پر پڑہتی نہ منبر پر چار خلفا کی زمانہ مین اور بعد اونکی یہانتک کہ ہوا مروان بن حکم یعنی حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کیطرف سی پس نکلا مین ساتہہ مروان کی یہانتک کہ آئی ہم عید گاہ مین پس ناگہان کثیر بصلت نے بتحقیق بنایا منبر مٹی اور کچی اینٹ سی پس ناگہان مروان کہینچتا تہا مجکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی گویا کہ وہ کہینچتا تہا مجکو طرف منبر کی یعنی تا خطبہ پہلی نماز سی پڑہی اور مین کہینچتا تہا اوسکو طرف نماز کی یعنی تا نماز پہلی خطبہ سی پڑہی پس جب دیکہا مین یہہ اوس نی کہا مینی کہان ہی تبدار کرنا ساتہہ نماز کی یعنی جو کہ فعل حضرت کا اور خلفا کا تہا پس کہا مروان نی مت جہگڑا ای ابو سعید بتحقیق چہوڑی گئی وہ چیز کہ تو جانتا ہی یعنی پہلی پڑہنا نماز کا چہوڑ دیا مینی واسطی مصلحت کے کہ وہ مصلحت یہہ ہی کہ اگر نماز پہلی پڑہتی تو لوگ انتظار خطبہ کا نکرتے

کہا

لہا یعنی یون نہین قسم ہی اوسذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین لاوگی تم بہتر اوسچیز سی کہ جانتا ہون مین کہی یعنی یہہ بات مین باہر
ہیرا ابوسعید یعنی جماعت مین شریک ہوا بسبب اس فعل بدمروان کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بعد دو تین بار فرماتے تاکید کی لیی یا اشارہ
ہے طرف تین حالتون کی یعنی بعد دو واسطی دنیا اپنی کی اور بعد دو واسطی موت اپنی کی اور بعد دو واسطی آخرۃ اپنی کی اور مخاصر کہتی ہین اسکو
کہ جلین دو شخص آسمین ہاتہہ پکڑی ہوئی اسطرح کہ ہاتہہ ہر ایک کا نزدیک کولہ دوسری کی ہوا در مروان سنہ دو ہجری مین پیدا ہوا اور دیکہا نہین نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو اور کثیر بن صلت بہی پیدا ہوا حضرت کی زمانہ مین اسی سبب سے جامع الاصول الی نی اوسکو صحابیون مین گنا ہی اور بعضون نی
کہا کہ تابعی ہتا کثیر اوسکا عید گاہ کی پاس ہتا اوسنی منبر بنایا تا خطبہ اوسپر پڑہا جاوی جیسیکہ دوسنت ہی جمعہ مین اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ
اول منبر عید گاہ مین مروان نی بنوایا اور یہہ ہیرا احتمال یہہ بہی ہی سکتی ہی یہہ ہون کہ یہہ ہیرا مروان طرف منبر کی تا خطبہ پڑہی اور نہ سنی بات ابوسعید
کی کہ نماز پہلی خطبہ کی پڑہنی چاہیی دو عیدین کی نمازون ہی کر دو رکعتین ہے اول تکبیر تحریمہ کہی یہہ سبحانک اللھم پڑہی یہہ تین تکبیرین کہی ہر بار ہاتہہ
کانون تک اوٹہاوی اور باہین تکبیرون کی ہاتہہ چہوڑی کہی بقدر تین تین تسبیح کی یہہ اعوذ و بسم اللہ کہکر سورہ فاتحہ پڑہی اور ایک سورۃ اور ساتہہ
اوسکی پڑہی اور مستحب یہہ ہے کہ عیدین مین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ھل اتک حدیث الغاشیہ پڑہی یہہ رکوع و سجدہ کری جب دوسری رکعت شروع
کری قرأت ابتدا کری ساتہہ قرأۃ کی پہر تین تکبیرین کہی بطور سابق اور چوتہی تکبیر کہکر رکوع مین جاوی اور بعد اوسکی دو خطبے پڑہی پس عید کی خطبہ مین
تعلیم کری لوگون کو احکام فطر کی اور عید اضحی مین تعلیم کری احکام قربانی کی اور تکبیر تشریق کی اور واجب ہی کہ عرفہ کی فجر سی تا عصر تیرہون کی تکبیر
کہے کیا ہر فرض پڑہنی والا بعد پڑہنی فرض کی اور تکبیر یون کہی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر ولہ الحمد + ع + ح + ملتقی +

بَابُ فِی الْاَضْحِیَۃِ

باب ہی یہہ بیان قربانی کی **ف** قربانی کرنی واجب ہی حنفی مین ہر مسلمان مقیم غنی پر یعنی جو کہ مالک نصاب کا
ہوا گرچہ نصاب نامی نہوا اور نزدیک امام شافعی کی سنت موکدہ ہی اور مشہور و مختار مذہب امام احمد کی مین بہی یہی ہی + ح + **اَلْفَصْلُ**

الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** انس قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ذَبَحَہُمَا بِیَدِہٖ
وَسَمّٰی وَکَبَّرَ قَالَ رَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِہِمَا وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ دو دنبون ابلق سینگ دار کی یعنی دراز تہی سینگ اوٹی
نہی ذبح کیا اونکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی کہا انس نی دیکہا مین حضرت کو کہ رکہی ہوئی تہی قدم اپنا اور پہلو یا کا اونکی
اور کہتی تہی بسم اللہ واللہ اکبر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مستحب ہے کہ ذبح کرنی اپنی ہاتہہ سی ذبح کری جو کہ جانتا ہوا داب ذبح کی والا تہہ
رہی وقت ذبح کی اور ذبح کری اور اللہ کا نام لینا وقت ذبح کی شرط ہی ہماری نزدیک اور تکبیر کہنی مستحب ہی ہماری نزدیک فرمایی بسم اللہ اللہ
اکبر اسمین اشارہ ہی یہہ کہ لفظ واللہ کہ واو سمیت کہنا فضل ہے اور مکروہ ہی وقت ذبح کی درود پڑہنا نزدیک جمہور کی سوای شافعی کی اونکی
نزدیک سنت ہی **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَاُ فِیْ سَوَادٍ وَیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ
وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ قَالَ یَا عَائِشَۃُ ھَلُمِّی الْمُدْیَۃَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْھَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَھَا وَاَخَذَ الْکَبْشَ
فَاَضْجَعَہٗ ثُمَّ ذَبَحَہٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ
ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہہ لانی
دنبی سینگ دار کی کہ چلتا ہو سیاہی مین یعنی پانون سیاہ ہون اور بیٹہتا ہو سیاہی مین یعنی سینہ اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکہتا ہو سیاہی

مین یعنی آنکھون کی گرد سیاہی ہوا پر لگی گئی آنحضرت نے اسپاہ دنبہ تاکہ قربانی کرین یہ سیاہ دنبہ اوسکی فرمایا ای عائشہ لی آؤ تو چھری پھر فرمایا تیز کر اسکو ساتھ پتھر کی پس تیز کی مینی پھر لیا اوسکو اور پکڑا دنبی کو لیٹا یا اوسکو پھر ارادہ کیا ذبح اوسکیا پھر کہا بسم اللہ آخر تک یعنی ذبح کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی قبول کر محمد سی اور آل محمد سی اور امت محمد سی یہ قربانی کی ساتھ اوسکی روایت کی ہیہ مسلم نی **ف** تیز کرا اسکو مکروہ ہی تیز کرنا چھری کا سامنی جانور کی کہ ذبح کیا چاہتا ہی اوسکو اسلیی کہ حضرت عمر نی مارا ساتھ دُرّہ کی ایک شخص کو کہ کیا اوسنی پھر اور مکروہ ہی ذبح کرنا جانور کا سامنی دوسری جانور کی اور حضرت نی جو اس طرح کہکر ذبح کیا تو مراد اس سے شحذ تیز کرنا ہی ثواب مین امت کو نہ ہیہ کہ قربانی سبکی طرف سی کی اسلیی کہ قربانی کرنا ایک پکریکا کی طرف سی درست نہین + ع ... **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہ کہ نہ پاؤ تم اوپر یہ جذعہ دنبہ یا بھیڑ سی روایت کی ہیہ مسلم نی **ف** شرح اسحدیث کی تفصیل کہتی ہی بیان اوسکا موجب تسہیل حصے کی ہیہی کہ مسنہ اونٹنی مین وہ ہی کہ پوری پانچ برسکا ہوا گرچہ پانچوین مین شروع ہوا ہو اور گائی بیل بھینس مین وہ ہی کہ دو برسکا پورا ہوا گرچہ تیسرے مین شروع ہوا ہو اور بکری اور دنبہ بھیڑ مین وہ ہی کہ ایک برسکا پورا ہوا گرچہ دوسرے مین شروع ہوا ہو پس ان سب اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہی قربانی کی لیکن مگر دنبہ اور بھیڑ کا اگر جذعہ بھی ہو تو درست ہی اور جذعہ اوسکو کہتی ہین کہ چھ مہینی سی زیادہ ہوا اور برس سی کم اور کہا بعضون نی کہ ہیہ اوس سکو تمیز درست ہے کہ فربہ ہوا ایسا کہ اگر مسنہ مین ملجاوی تو مشتبہ ہو دیکھنی والی پر دور سی کہ وہ مسنہ ہی اور اگر چھوٹا اور دبلا ہو درست نہین اور حدیث کی ظاہر عبارت سی ہیہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر مسنہ بھیڑ نہ ہوینی یا فوت اوسکی میسر نہو تو جذعہ درست ہی اور نہین تو نہین لیکن فقہا کی نزدیک ہیہ محمول ہی اسحباب پر یعنی مستحب یون ہی کہ اگر مسنہ بھیڑ ہوینی تو جذعہ نکری اور اگر بھیڑ نہ ہوینی تو کری پس اگر میسر ہوتے ہوئی بھی جذعہ کریگا تو درست ہی + ع ... **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی ہیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا اونکو روپڑ بکریونکا کہ بانٹین اونکو اور صحابیون آنحضرت کی لطریق قربانی کی ابن باقی رہا بعد تقسیم کی ایک بچہ بکری کا پس ذکر کیا اوسکو رد برو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا قربانی کر ساتھ اوسکی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مینی یا رسول اللہ ہوا مجکو ایک بچہ دنبی کا فرمایا قربانی کر ساتھ اوسکی روایت کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** عتود کہتی ہین بکری کی بچہ کو کہ قوی ہوا اور برس دن کا ہوا سمین دلیل ہی اوپر جائز ہونی قربانی کی ساتھ بکری بچہ کی کہ برس دنکا ہوا اور یہی مذہب ہمارا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ عتود بکری کی بچی کو کہتی ہین جو کہ چھ مہینی سی زیادہ کا ہوا اس صورت مین ہیہ حکم مخصوص ساتھ عقبہ بن عامر کی ہی اور کو نہین درست اور جذعہ دنبی کا بچہ جو کہ چھ مہینی سی زیادہ کا ہو + ع ... **وعن** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتی اور نحر کرتی عیدگاہ مین روایت کی ہیہ بخاری نی **ف** معنے ذبح اور نحر کی باب صلوٰۃ العیدین کی پہلی فصل کی اخیر مین بیان ہو چکی ہین وہان فضل ہی کرنا قربانی کا عیدگاہ مین + ع ... **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ اور روایت ہی جابر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گائی سات کی طرف سی کفایت کرتی ہی اور اونٹ بھی سات کی طرف سی روایت کی ہیہ مسلم اور ابو داؤد نی اور لفظ ہین ابو داؤد کی + +

وعن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر وارادا حدکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا وفی روایۃ فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا وفی روایۃ من رای ھلال ذی الحجۃ واراد ان یضحی فلا یاخذ من شعرہ ولا من اظفارہ رواہ مسلم اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبوقت کہ آوی اول دہ بالبقر عید کا اور ارادہ کری بعض تمہارا قربانی کرنیکا پس دور کری بال اپنی اور ناخون اپنی ذرا بھی اور بیچ ایک روایت کے پس لیوی بال اور نہ ترشواوی ناخون اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ جو شخص کہ دیکھی چاند بقر عید کا اور ارادہ کری قربانی کا پس لیوی بال اپنی اور نہ ناخون اپنی روایت کی ہیہ مسلم نی **ف** بال غیرہ یعنی کو منع فرمایا تا مشابہت ہوا حرام والون کی ساتہہ اور نہی اسمین تنزیہی ہی پس لینا بالون غیرہ کا مستحب ہے اور خلاف اسکا ترک اولی ہی اور امام شافعی کی نزدیک خلاف اوسکا مکروہ ہی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک بشیء رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی دن کہ عمل نیک اوسمین بہت محبوب ہو طرف اللہ کی ان دس نونسی کہ دہ بالبقر عید کا ہی کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی کہ بیچ عمل ان ایام کی واقع ہو محبوب تر ہی طرف اللہ کی ان دنون کی اعمال سی فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی یعنی وہ ہی ان دنون کی اعمال کی برابر نہین مگر جہاد اوس شخص کا کہ نکلا ساتہہ ذات اپنی کی اور مال اپنی کی پس پہر الٹی ساتہہ کسی چیز کی روایت کی ہیہ بخاری نی **ف** یعنے اگر لڑا یا جہاد ہو کہ جان و مال سب ہان کام آوی البتہ افضل اور محبوب تر ہی ان دنون کی اعمال سی اسلیے کہ ثواب ملتا ہی بقدر مشقت کی اور شاید کہ مراد یہہ ہے کہ نیک عمل کرنی ان دنون مین بہت محبوب ہین سوائی اعمال رمضان کی اور دنون کے اعمال سی یا یہہ کہ رمضان شریف کی اعمال حسب ہین باعتبار فرض روزی اور لیلۃ القدر ہونیکی اوسمین اور اعمال اس دہ کی احب ہین باعتبار ہونی موقوفہ کی اور افعال حج کی اسمین ح ۔ مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسرا **عن** جابر قال ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجھھما قال انی وجھت وجہی للذی فطر السموت والارض علی ملۃ ابراھیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم منک ولک عن محمد وامتہ بسم اللہ واللہ اکبر ثم ذبح رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی وفی روایۃ لاحمد وابی داؤد والترمذی ذبح بیدہ وقال بسم اللہ واللہ اکبر اللھم ھذا عنی وعمن لم یضح من امتی روایت ہی جابر سی کہا ذبح کرنی جا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن ذبح کی یعنی عید قربان کی دو دنبی سینگ والی چتکبرے دو بمقابلہ کیا اونکو کہا بتحقیق مین متوجہ کرتا ہون منہ اپنا اوسکی کہ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو درحالیکہ اوپر دین ابراہیم کی ہون درحالیکہ وہ توحید کرنیوالی ہین اور نہین ہین مشرکون سی بتحقیق نماز میری اور تمام عبادت میری اور زندگانی میری اور مرنا میرا خالص واسطی اللہ پروردگار عالمون کی نہین کوئی شریک واسطی اوسکی اور ساتہہ اوسکی حکم کیا گیا ہون مین اور مین پہلا مسلمانونسی ہون یا الٰہی یہہ قربانی تیری ہی عطا سی ہی اور خالص تیری ہی رضا کی لیی ہی قبول کر محمدی اور امت اوسکی سی ساتہہ نام اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی پہر ذبح کیا روایت کی ہیہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور بیچ ایک روایت احمد اور ابوداؤد اور ترمذی کی یہہ ہے کہ

ذبح کی حضرتؐ نے ساتھ اپنے ساتھ اپنی کی اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر یا الٰہی یہ میری طرف سے ہی اور اوسکی طرف سے ہی کہ نہیں قربانی کی امت میری سے ف
مراد خصی سے وہ ہی کہ بیضے اوسکی کوٹ کر نہوت کہو دی ہی یہ اخل نقصان کی نہیں بلکہ ایسا خصی فربہ ہوتا ہی اور گوشت اوسکا لذیذ ہوتا ہی ورنہیز
تین ائمہ کو اسی اختلاف کیا ہی علمائے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی نبوۃ کی کسکی شریعت پر عبادۃ کرتی تھی بعضوں نے کہا ہی حضرت ابراہیمؑ
کے شریعت پر بعضوں نے کہا حضرت موسیٰ علیہ کی شریعت پر بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر اور صحیح یہ ہی کہ کسکی شریعت پر نہیں
عبادۃ کرتی تھی بلکہ موافق اپنی فہم والہام الٰہی کے عبادۃ کرتی تھی ایمان اللہ پر کہتی تھی اور نہیں عبادت انکی بت کی کبھی اجماعاً اور عبادۃ اونکی غیر معلوم ہی ہمکو اور
معلوم ہی اور امت اونکی سی یہ سنا کہ یا تو معمول ثواب پر ہی یعنی حضرتؐ نے ثواب قربانی اپنی کی میں امت کو بھی شریک کیا یا معمول حقیقۃً پر ہی
لیس للانسان الا ما سعیٰ میں یہ خصائص حضرت کی سی ہی اور ظاہر ترجمہ یہ ہی کہ ایک دنبہ حضرتؐ نے اپنی طرف سے کیا اور ایک امت ضعیفہ کیطرف سے اور
اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے قربانی کرنی اپنی بالغہ عاقلہ ہوا اور سیراگرچہ عورۃ ہو ع وعن حنش قال رأیت علیاً یضحی
بکبشین فقلت له ما هذا فقال إن رسول الله صلی الله علیه وسلم أوصانی أن أضحی عنه فأنا أضحی
عنه رواه أبو داود وروی الترمذی نحوه اور روایت ہی حنش سی کہ کہا دیکھا میں حضرت علی کو
کہ قربانی کرتی تھی دو دنبے پس کہا میں نے اسکی کیا ہی یعنی کافی تو ایک دنبہ ہی ہی قربانی میں دو کیوں کرتی ہو پس فرمایا حضرت علیؓ
نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی مجکو یہ کہ قربانی کروں اونکی طرف سی یعنی بعد وفات اونکے پس میں قربانی کرتا ہوں
اونکی طرف سی روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی ف حضرت علی یا تو سوا قربانی اپنی کی دو دنبہ قربانی کرتی ہوں
حضرتؐ کی طرف سی جیسیکہ حضرت دو کرتی تھی حالت حیاتمیں یا ایک اپنی طرف سی کرتی ہوں اور ایک حضرتؐ کے طرف سی اور ظاہر یہ ہی کہ ہمیشہ کرتی ہوں
گی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی قربانی کرنی میت کی طرف سی اور بعضی علما جائز نہیں رکھتے کہا ابن مبارک نے کہ دوست کہتا ہوں
یہ کہ نہ دیا جاوی میت کیطرف سی اور قربانی نہ کیجاوی پس اگر قربانی کری اوسکی طرف سی تو نہ کھاوی اوس سے کچھ اور بہ دی بالکل ع ؎
وعن علی قال أمرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم أن نستشرف العین والأذن وأن لا نضحی بمقابلة ولا
مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء رواه الترمذی وأبو داود والنسائی والدارمی وابن ماجة وانتهت روایته إلی
قوله والأذن اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کیا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھیں ہم قربانیکی آنکھ اور کان کو اور یہ کہ نہ کریں ہم
ایسا نقصان جو کہ سبب اوسکی قربانی درست نہ ہو اور یہ کہ نہ قربانی کریں ہم ساتھ اوس جانور کی کہ کٹا ہو کان اوسکی طرف سی یا پیچھے طرف سی اور نہ اوس
جانور کو کہ اوسکی کان چری ہوئی ہوں دراز یا بھٹی ہوں گول روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور تمام ہوئی
روایت ابن ماجہ کی تا قول اونکی والاذن ف نہیں جائز نزدیک شافعی کی قربانی کرنی ساتھ اوس بکری کی کہ کٹا ہو تہائی سا کان ہی اوسکا اور نزدیک
ابی حنیفہ کی جائز ہی اگر کٹا ہو کم آدہی سی کہا طحاوی نے کہ عمل کیا ہی شافعی نے اسحدیث پر اور جو کچھ کہا ابو حنیفہ نے کہا ہی وہ خوب بات ہی سلیم کی عقل ہوجاتی ہو
ساتھ اوسکی تطبیق درمیان اسحدیث کی اور حدیث قتادہ کی کہ کہا سنا میں ابن کلیب سے کہ کہا سنا میں حضرت علی سی کہ فرماتی تھی منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے عضبا قرن اور اذن سی کہا قتادہ نے پس کہا میں سعید بن مسیب سے کہ کیا ہی عضبا اذن کہا کہ وہ کٹا ہوا ہو جسکا آدہا کان یا آدہی سی زیادہ انتہی
اور حاصل مذہب حنفیہ کا یہ ہی کہ نہیں جائز ہی قربانی کرنی ساتھ جانور کان کٹی کی سب کٹا ہو یا اکثر یعنی آدہی سی زیادہ اور جسکا آدہا کٹا ہوا اوسمیں خلاف ہے
اور نہیں جائز ہی وہ کہ جسکی کان خلقی نہوں اور دم کٹا اور ناک کٹا اور جکہی کٹا اور اعتبار کیا جاتا ہے امیں ہی جو کچھ اعتبار کیا جاتا ہے کان میں

یعنے آدہی سی کم دم وغیرہ کٹی ہو تو درست ہی اور نہیں تو نہیں اور نہیں جائزہ کہ خشک ہون لہن اوسکی اور نہ وہ کہ جسکی ایک آنکہہ کی روشنی بالکل
جاتی رہی یا اکثر جاتی رہی اور نہ وہ بلا کہ جسکی گودہ نہو اور نہ خارشتی اور نہ لنگڑا ایسا کہ نہ جا سکی جگہہ قربانی تک اور نہ ایسا بیمار کہ گہاس نہ کہا سکی
اور نہ بن دانت والا کہ کہاس نہ کہا سکی اور نہ نجاست خوار اور جائز ہی وہ کہ پہٹ جاوی کان اوسکا طول مین یا جانب منہ اوسکی سی اور لٹکتا ہوا
بنا ہوا بوچہی اوسکی سی پس ہی حدیث مین تنزیہی ہی ع وعنہ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُضَحِّیَ
بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی اونہین سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ قربانی کرین
ہم سا تہہ سینگ ٹوٹی کی اور کان کٹی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف مذہب ابو حنیفہ کی مین جائز ہی قربانی ساتہہ اوس جانور کی کہ سینگ
ہون یا ٹوٹی ہون یا خول اوسکا اوتر گیا ہو پس حدیث مین ہی تنزیہی ہی ع وعن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَا دَاُتَّقِیْ مِنَ الضَّحَایَا فَاَشَارَ بِیَدِہٖ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَیِّنُ ظَلْعُہَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَیِّنُ عَوَرُہَا
وَالْمَرِیْضَۃُ الْبَیِّنُ مَرَضُہَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی براء ابن عازب سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہی گئی کہ کونسا
جانور لائق قربانی کی نہین پس اشارہ کیا اوسنے انگلیون ہاتہہ اپنی کی پس فرمایا چار طرحکی جانور لائق قربانی کی نہین ایک تو لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑا پنا
اوسکا یعنی جو چل نہ سکی اور دوسرا کانا کہ ظاہر ہو کانا پن اوسکا یعنی ایک آنکہہ سی بالکل نہ کہا سکی یا آدہی سی کم یا زیادہ بینائی نہو اور تیسرا بیمار
کہ ظاہر ہو بیماری اوسکی یعنی جو کہ کہاس نہ کہا سکی اور چوتہا ڈبلا کہ نہو گودا ہڈیون مین روایت کی یہہ مالک و احمد و ترمذی اور ابو داود اور
نسائی و ابن ماجہ اور دارمی نی وعن اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُضَحِّیْ بِکَبْشٍ
اَقْرَنَ فَحِیْلٍ یَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ وَیَاْکُلُ فِیْ سَوَادٍ وَیَمْشِیْ فِیْ سَوَادٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتی ساتہہ دنبی سینگ دار فربہ کی دیکہتا تہا سیاہی مین
یعنی آنکہون کی گرد سیاہی تہی اور کہاتا تہا سیاہی مین یعنی منہ بہی سیاہ تہا اور چلتا تہا سیاہی مین یعنی پانون بہی سیاہ تہی روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود
اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف کہا بہی علمانی کہ مستحب ہے قربانی کرنی ساتہہ جانور فربہ کامل تر کی یہان تک کہ قربانی کرنی ساتہہ بکری فربہ کی افضل ہی
اونٹ گایون دنبی سی و بہت گوشت کی افضل ہی کم گوشت کی سی مگر یہہ ہو گوشت بڑا یعنی اگر بہت گوشت اونکا گوشت بڑا ہو تو افضل نہین ++ وعن
مُجَاشِعٍ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ الْجَذَعَ یُوْفِیْ مِمَّا یُوْفِیْ مِنْہُ الثَّنِیُّ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی مجاشع سی کہ بنی سلیم مین سی کہ یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عثمان جذع یعنی دنبہ یا بہیڑ
کہ زیادہ ہو چہہ مہینہ سی کفایت کرتا ہی وہ چیز سی کہ کفایت کرتی دس سی ثنی روایت کی یہہ ابو داود و نسائی اور ابن ماجہ نی ف یعنی جائز ہی قربانی کرنی ساتہہ
بھیڑ کی مانند قربانی کرنیکی ساتہہ بکری کی کہ برس پورا نہین ہوا ہی ثنی زیادہ ہوتی ہے بکریون مین وہ ہی کہ برسدن پورا کر کے دوسرے مہینہ لگی ہو اونٹ گایون مین دو برس پورا کر کے تیسرے برس لگی ہو اور بہیڑ
مین وہ ہے کہ پانچ برس پورا کر کے چہٹی مین لگی ++ وعن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
نِعْمَتِ الْاُضْحِیَّۃُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جیسی قربانی
مین جذع دنبہ سی یعنی پہہ مہینی کا روایت کی یہہ ترمذی نی ف اس حدیث سی حضرت جذعہ کی تا کہ جانین لوگ کہ جائز ہی قربانی ساتہہ وسلی یعنی جائز ہی
قربانی ساتہہ اوسکی برخلاف جذع بکری کی ++ وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فی سفر نحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرۃ سبعۃ وفی البعیر عشرۃ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ہمی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس آئی عید قربان اس شریک ہوئی ہم گائی مین سات اور اونٹ مین دس روایت کی اسکو ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** اسحق بن راہویہ نی عمل کیا ہی اسی پر کہ اونکی نزدیک ایک اونٹ مین دس آدمیون کو شریک ہونا قربانی کی لیی جائز ہی اور اوعلما کی نزدیک یہہ منسوخ ہی ساتھہ اوسحدیث کی کہ اوپر گذری کہ گائی سات کی طرف سی اور اونٹ بھی سات کی طرف سی ہوتا ہی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم وانہ لیاتی یوم القیمۃ بقرونھا واشعارھا واظلافھا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بھا نفسا رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کیا ابن آدم نی کوئی عمل دن نحر کی کہ محبوب ہو نزدیک اللہ کی جاری کرنی خون کی سی اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کی ساتھہ سینگون کی اور بالون اور کھرون اپنی کی اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہی جناب الہی مین پہلی اس سی کہ گری زمین پر یعنی نزدیک فقیر کی ذبح کی پس خوش کرو اپنا دل اوسکی ساتھہ اوسکی منسوخ روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا زین العرب نی کہ معنی یہہ ہین کہ افضل عبادتون مین دن عید کے یہانا خون قربانی کا ہی اور وہ آویگی دن قیامت کی جیسیکہ تمی دنیا مین بغیر نقصان کسی چیز کی تاکہ ہو بدلہ اوسکی پر منصوص اور واری ہو اوسکی پل صراط پر اور پس خوش کرو یعنی جب جانا کہ اللہ تعالی قبول کرتا ہی اوسکو اور دیتا ہی اوسپر ثواب بہت پس چاہیی کہ ہون نفس تمہاری ساتھہ قربانی کی خوش کرنیوالی واسطی اوسکی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیھا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منھا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی اسنادہ ضعیف اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی دن زیادہ محبوب ہو طرف اللہ تعالی کی عبادت کرنی اوسمین دس دن ذیحجہ کی سی برابر کیی جاتی ہین روزی ہر دن کی اون مین سی ساتھہ روزون برس دن کی اور قیام ہر شب کا اونمین سی برابر قیام شب قدر کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی اسناد اسحدیث کی ضعیف ہی **ف** یعنے عبادت کرنی اس دہہ مین محبوب تر ہی عبادت کرنیسی اور دنون مین جو عبادۃ الخصوص قربانی کرنی افضل ہو محبوب تر اور علون سی ہی اور روزی ہر دن کی اون مین سی یعنی اول ذیحجہ سی عرفہ تک اور اس عشرہ کی افضل ہونی کا بیان پہلی فصل کے اخیر مین گذر چکا ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جندب بن عبد اللہ قال شھدت الاضحی یوم النحر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعد ان صلی او قرء من صلوتہ وسلم فاذا ھو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلوتہ فقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانھا اخری وفی روایۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح وقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح اخری مکانھا ومن لم یذبح فلیذبح باسم اللہ متفق علیہ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سی کہا حاضر ہوا مین عید قربان مین روز نحر کا ہی یعنی قربانی کا ساتھہ رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کی پس نے تجاوز کیا نماز پڑہنی سی اور فارغ ہوئی نماز اپنی کی سی اور سلام پہیرنے سی یعنی نے تجاوز کیا نماز سی طرف خطبہ کی پس نا کہا
کیا گوشت قربانیو نکا کہ تحقیق ذبح کی گئین پہلی اس سے کہ فارغ ہوون نماز اپنی سی پس فرمایا جسنی کہ ذبح کب پہلی سی کہ نماز پڑہی یا فرمایا نماز پڑہین ہم پس چاہیے
ذبح کری جگہ اوسکی اور اور ایک روایت مین ہے کہ کہا جندب نی کہ نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن عید قربان کی پہر خطبہ فرمایا پہر ذبح کیا اور فرمایا
جو نے ذبح کری پہلی اس سے کہ نماز پڑہی یا فرمایا پہلی اس سی کہ نماز پڑہین ہم چاہیے جو سی کہ ذبح کری جگہ اوسکی اور جسنی کہ نہ ذبح کیا پس چاہیے کہ ذبح کری ساتہہ نام اللہ کی
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** نافع ان ابن عمر قال الاضحی یوما ان بعد یوم الاضحی رواہ مالک وقال
یحیی عن علی بن ابی طالب مثلہ اور روایت ہی نافع سی یہہ کہ ابن عمر نی کہا کہ قربانی کی دو دن مین پیچہی دن نحر کی روایت کی یہہ مالک
نی اور کہا یحیی نی مجکو علی بن ابی طالب سی مانند اسکی **ف** اسی پر عمل ہی امام ابو حنیفہ اور مالک و احمد رحمہم اللہ کا کہ کہا اونہون نی تمام ہوتا ہی وقت
قربانی کا دن چوتہی یا دو دن تیرہوین تک اور کہا شافعی نی تیرہوین تک اور یہہ حدیث حجت ہی ونپر ہمارے **وعن** ابن عمر قال اقام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ٹہیرے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ مین دس برس قربانی کرتے تہے یعنی ہر سال روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** ہمیشہ کرنا حضرت کا قربانیکا دلیل ہی واجب ہونے اوسکی
پر **وعن** زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ما ہذہ الاضاحی
قال سنۃ ابیکم ابراہیم علیہ السلام قالوا فما لنا فیہا یا رسول اللہ قال بکل
شعرۃ حسنۃ قالوا فالصوف یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ من الصوف حسنۃ رواہ احمد وابن ماجۃ
اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اے رسول خدا کی یہہ قربانی فرمایا طریقہ ہی تمہارے باپ
ابراہیم کا اونپر سلام ہو جسپر عرض کیا صحابہ نی پس کیا ثواب ہی واسطی ہمارے اسمین اے رسول خدا کی فرمایا بدلی ہر بال کی نیکی ہی یعنی گائی اور بکری
کی قربانی کرنی مین کہ اونکی بال ہوتی ہین عرض کیا صحابہ نی پس صوف اسی رسول خدا کی یعنی دنبی اور بھیڑ اور اونٹ کی اشم کی بدلی کیا ثواب ملتا ہے
فرمایا بدلی ہر بال کی پشم مین سی ایک نیکی روایت کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **باب العتیرۃ** باب عتیرہ کی بیان مین معنی عتیرہ کی اسکے
بیان ہون گی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرع
ولا عتیرۃ قال والفرع اول نتاج کان یلنجونہ کانوا یذبحونہ لطواغیتہم والعتیرۃ
فی رجب متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی ہے نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین فرع اسلام مین اور نہ عتیرہ کہا ابوہریرہ نی
فرع پہلا بچہ جانور کا پیدا ہوتا کافرون کے ہان ذبح کرتی اوسکو واسطی بتون اپنی کی اور عتیرہ وہ جانور کہ ذبح کرتے رجب مین روایت کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** فرع اول بچہ جانور کا کہ جو پیدا ہوتا ذبح کرتی اوسکو واسطی بتون اپنی کی جاہلیت مین اور مسلمان ہی کیا کرتی تہی ابتدا اسلام
مین واسطی اللہ تعالی کی پہر منسوخ ہوا اور منع کیا گیا اوس سی واسطی مشابہت کفار کی اور عتیرہ کہتی ہین بکریکو کہ ذبح کی جاتی رجب کے
اول مہینہ مین تقرب حاصل کرتی ہی ساتہہ اوسکی اہل جاہلیت اور مسلمان ہی ابتدا اسلام مین یعنی کافرہتون کی لیی کرتی تہی اور مسلمان اللہ تعالی
کی لیی پہر منسوخ ہوا اور بعضون نی کہا ہی کہ اسی لیی تہی کہ وہ اپنی بتونکی لیی ذبح کرتی تہی اور اگر اللہ تعالی کی لیی کری جائز ہی انتہی ظاہر یہہ
ہی کہ یہہ نہی عام ہی واسطی مشابہت بت پرستون کی ع **الفصل الثانی** فصل دوسرا **عن** مخنف بن سلیم
قال کنا وقوفا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ فسمعتہ یقول یا ایہا الناس ان علی کل

اهل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ هل تدرون ما العتیرۃ هی التی تسمونها الرجبیۃ رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ وقال الترمذی هذا حدیث غریب ضعیف الاسناد وقال ابو داؤد والعتیرۃ منسوخۃ اور روایت ہی مخنف بن سلیم سی کہ کہا ہمن ہم ہمراہ نبوالی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفات مین یعنی بحجۃ الوداع کی اسنا مین حضرت کو ارشاد فرماتی ہمن ای لوگو تحقیق ہر گھر والی پر ہر سال مین قربانی کرنی واجب ہے اور عتیرہ کو اسلیے باب نفی موکد کیا ہی عتیرہ وہ ہی کہ نام رکھتی ہون اوسکا رجبیہ روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود و نسائی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ضعیف الاسناد اور کہا ابو داود نی عتیرہ منسوخ ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عبد اللہ بن عمرو** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بیوم الاضحی عیدا جعله الله لهذه الامۃ قال له رجل یا رسول الله ارایت ان لم اجد الا منیحۃ انثی افاضحی بها قال لا ولکن خذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند الله رواہ ابو داؤد والنسائی روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا گیا مین بیچون عید قربان کی دیکر تمہیرا دون مین نی اوسکو عید مقرر کیا ہی اوسکو اللہ نی عید واسطی اسلامت کی عرض کیا واسطی حضرت کی ایک شخص نی اسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ دیکھو اگر نہ پاؤن مین مگر منیحہ مادہ کیا قربانی کرون مین اوسکو فرمایا نہین لیکن تو کاٹ بال اپنی اور ناخون اپنی اور کترو مونچھون اپنی اور مونڈو بال زیر ناف اپنی کی یہی پوری قربانی تیری نزدیک خدا کی یعنی ثواب قربانی کا سا ملی گا روایت کی یہہ ابو داؤد و نسائی نی **ف** منیحہ مشتق ہی منح سی معنی عطا کی عرب مین عادت تھی کہ اونٹنی دودہ والی محتاجون کو دیتی تھی کہ ساتھہ دودہ اور پشم اور بچون اوسکی فائدہ اوٹھاوین وقت احتیاج تک و بعد حاجت روائی کی پھیر دین اوسکو منیحہ کہتی تھی پس اوس شخص کے پاس اسطرح کا جانور نہ ہا اوسی اجازت اوسکی قربانی کرنیکی چاہی حضرت نی اوسکو منع فرمایا اسلیے اوسکی پاس کوئی چیز سوا اوسکی نہ تھی کہ انتفاع اوٹھاتا ساتھہ اوسکی پھر ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ قربانی واجب ہی مگر عاجز پر نہین اور اسلیے کہا ہی ایک جماعت نی سلف سی کہ واجب ہی قربانی یہان تک تنگدست پر بھی اور جمہور کی نزدیک تنگدست پر مستحب ہی کرنا قربانی کا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہین واجب ہی مگر اوسپر کہ مالک ہو نصاب کا اور جمہور کے نزدیک سنت موکدہ ہی ع ع **باب صلوۃ الخسوف** اب ہی بیچ بیان نماز خسوف کی **ف** مشہور لغۃ مین یہہ ہے کہ خسوف کہتی ہین چاند گہن کو اور کسوف کہتی ہین سورج گہن کو اور اسباب مین سے ہین سورج گہن ہی کی آئی ہین سوای وسے حدیث کی کہ وہ محتمل ہے چاند گہن کو پس اولی ہوا کہ کہتا مولف لفظ کسوف کا بدلی خسوف کی اور بعضون نی لفظ کسوف کا دونون جای استعمال کیا ہی چاند گہن مین اور سورج گہن مین ہی اور بعضون نی اسیطرح لفظ خسوف کو دونون جای استعمال کیا ہی اور نماز سورج گہن کے سنت ہی نزدیک جمہور علماء کے بلا خلاف اور ہماری نزدیک نماز سورج گہن کے دو رکعت ہین جماعت سے بغیر خطبہ کی اور چاند گہن مین جماعت نہین ہر ایک جدا جدا پڑہی اور نزدیک شافعی کی دونون ساتھہ جماعت اور خطبہ کی ہین ع ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عائشۃ** قالت ان الشمس خسفت علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فبعث منادیا الصلوۃ جامعۃ فتقدم فصلی اربع رکعات فی رکعتین واربع سجدات قالت عائشۃ ما رکعت رکوعا قط ولا سجدت سجودا قط کان اطول منه متفق علیه روایت ہی عائشہ سی کی کہا تحقیق سورج گہنا پڑا نی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے بعد ہجرۃ کی پس بھیجا ایک پکارنیوالیکو کہ پکاری نماز جمع کرنیوالی ہی پس لگی پڑہی حضرت پس پڑہی نماز چار رکوع کیسا
دو رکعت مین اور چار سجدی کیسی کہا عائشہ نی نہین رکوع کیا مینی کوئی رکوع کبھی اور نہ سجدہ کیا مینی کوئی سجدہ کبھی کہ ہو دراز تر اوس رکوع اور سجود سے
کہ نماز خسوف مین کیا مینی یعنی یہہ سب سی دراز تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سنت ہی پکارنا اس نماز مین اسطرح الصلوٰۃ جامعۃ
خصوصًا جبکہ لوگ جمع نہوئی ہون اور اجماع ہی علما کا اسپر کہ پڑہی جاوی یہہ نماز جماعت سی مسجد جامع مین یا عیدگاہ مین اور نہ پڑہی جاوی وقات
مکروہہ مین اور چار رکوع اور چار سجدی یعنی ہر رکعت مین دو دو رکوع کیی اور دو دو سجدی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہر رکعت مین ایک
ایک ہی رکوع ہی مثل اور نمازون کی دلیل اونکی کئی حدیثین ہین کہ اوسمی ایک ایک ہی رکوع ثابت ہوتا ہی بلکہ ایک حدیث قولی بہی وارد
ہوئی ہی اور جہان قول اور فعل جمع ہوتی ہین تو قول کو مقدم رکہتی ہین فعل پر ۱۲ **وعنہا** قالت جہر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی صلوٰۃ الخسوف بقراءتہ متفق علیہ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا پکار کر پڑہی حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی نماز خسوف مین یعنی چاندگہن مین قراءۃ اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن عباس قال
انخسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس
معہ فقام قیامًا طویلًا نحوًا من قراءۃ سورۃ البقرۃ ثم رکع رکوعًا طویلًا ثم رفع فقام قیامًا
طویلًا وہو دون القیام الاول ثم رکع رکوعًا طویلًا وہو دون الرکوع الاول ثم رفع
ثم سجد ثم قام فقام قیامًا طویلًا وہو دون القیام الاول ثم رکع رکوعًا طویلًا وہو دون
الرکوع الاول ثم رفع فقام قیامًا طویلًا وہو دون القیام الاول ثم رکع رکوعًا طویلًا
وہو دون الرکوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس
والقمر ایتان من ایات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رایتم ذلک
فاذکروا اللہ قالوا یا رسول اللہ رایناک تناولت شیئًا فی مقامک ہذا ثم رایناک تکعکعت
فقال انی رایت الجنۃ فتناولت منہا عنقودًا ولو اخذتہ لا کلتم منہ ما بقیت الدنیا ورایت النار
فلم ار کالیوم منظرًا قط افظع ورایت اکثر اہلہا النساء فقالوا بم یا رسول اللہ قال بکفرہن
قیل یکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لو احسنت الی احدہن الدہر ثم رات
منک شیئًا قالت ما رایت منک خیرًا قط متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا گہا آفتاب ہیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیہ
نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور لوگون نی ساتہہ اونکی پس کہڑی ہوئی کہڑا ہونا دراز قریب پڑہنی سورہ بقرہ کی یعنی اتنی دیر کہڑی رہی آپمین
سورہ بقرہ پڑہ سکین پیر رکوع کیا رکوع دراز پیر اوٹہی پس کہڑی ہی کہڑی رہنا دراز اور وہ کہڑی رہنا کم تہا کہڑی رہنی پہلی سی پیر رکوع کیا رکوع دراز
اور وہ رکوع کم تہا پہلی رکوع سی پیر اوٹہی پیر سجدہ کیا پیر کہڑی ہوئی پس کہڑی رہی کہڑی رہنا دراز اور وہ کم تہا پہلی کہڑی رہنی سی پیر رکوع کیا رکوع دراز اور
وہ تہا کم پہلی رکوع سی پیر کہڑی ہوئی پس کہڑی رہی کہڑی رہنا دراز اور وہ کم تہا پہلی کہڑی رہنی سی پیر رکوع کیا رکوع لمبا اور وہ کم تہا پہلی رکوع سی پیر
اوٹہی پیر سجدہ کیا پیر پیر نماز سی یعنی بعد التحیات سلام کی اوسحال مین کہ تحقیق روشن ہوا تہا سورج پس فرمایا تحقیق سورج اور چاند دو نشانیان ہین نشانیون خدا
کی سی نہین گہتی یہہ دونون واسطی مرنے کیسے اور نہ پیدا ہوئی کیسکی پس جب کہ دیکہو تم یہہ پس یاد کرو اللہ کو کہا صحابہ نی اے رسول خدا کی دیکہا

جسنے اگر قصد کیا آپ نے یعنی ایک چیز کا بیچ جگہہ اپنی کی کہ یہہ ہی یعنی نماز کی جگہہ ہیر دیکھا ہمنی اگر کو بیچی مٹی پس فرمایا تحقیق دیکھی مینی بہشت یعنی
جبکہ دیکھا منی مجکو اگی بڑھنی پس قصد کیا مینی لینی خوشہ انگور کا اوسمین سے اور اگر لیتا مین اوسکو البتہ کہاتی تم اوسمین سے جب تک کہ رہتی دنیا اور
دیکھا مینی دوزخ کو یعنی جبکہ دیکھا منی مجکو بیچی مٹی اوسوقت دوزخ بہی سامنی لائی گئی تہی پس ڈرے مین کہ دیوے مجکو گرمی اوسکی پس نہین دیکھی
مینی مانند اجلی دان کی کوئی جگہہ دیکھنی کی کبہی بہت ہولناک اور دیکھین مینی اکثر رہنی والین اوسکی عورتین پس کہا صحابہ نی ساتہہ سبب
کی یا رسول اللہ فرمایا بسبب کفر انکی کی کہا کیا کفر کرتی ہین ساتہہ اللہ کی فرمایا کفران کرتی ہین خاوند کا اور کفران کرتی ہین احسان کا
اگر نیکی کریں تو طرف ایک کی اون مین سے مدت تک ہیر دیکہی تجھی کچہہ چیز خلاف مرغوبی اپنی کی کہی نہین دیکہی مینی تجھی نیکی کبہی روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** انسانیان ہین نشانیون خدا کی سے یعنی یہہ نشانیان ہین اوسپر کہ یہہ پیدا کیئی گئی ہین تابعدار خدا تعالی کی
نہین انکو قدرت کسی کی نفع اور ضرر کی اور نہین قدرت اپنی کسیکو دفع کرنی کی پس کیونکر بعضی آدمیون نی انکو معبود ٹہیرایا ہی آگ اسکی دفع
فرمایا اعتقاد اہل جاہلیت کو کہ خسوف اور کسوف سبب حادثہ عظیم کی ہوتی ہین مانند موت کسی بزرگ کی اور ضرر عام کی یعنی قحط وغیرہ کی پس آگاہ فرمادیا
حضرت نی کہ یہہ سب باطل ہی و یاد کرو اللہ کو یعنی نماز پڑہو گہن کی اور وقت کراہیت نماز کا نہو اور اگر وقت کراہیت کا ہو تسبیح و تہلیل و تکبیر
واسطے استغفار وغیرہ کرو اور یہہ امر استحباب کی لیئی ہی اسلیئے کہ نماز کسوف کی سنت ہی بالاتفاق اور کہا نی جب تک دنیا رہتی اسطرح کہ جو دانہ کہا
اوسکی جگہہ یہہ اور دانہ پیدا ہو جاتا جیسیکہ خاصیت میوون ہیئت کی ہی اور سبب یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس میوہ کو یہہ تہا کہ اگر لیتی اوسکو
اور دیکہتی اوسکو لوگ ایمان بالغیب رہتا ہے **وعن** عائشۃ نحو حدیث ابن عباس و قالت ثم سجد فاطال السجود
ثم انصرف و قد انجلت الشمس فخطب الناس فحمد اللہ و اثنی علیہ ثم قال ان الشمس و القمر اٰیتان من
اٰیات اللہ لا یخسفان لموت احد و لا لحیاتہ فاذا رایتم ذلک فادعوا اللہ و کبروا و صلوا و تصدقوا ثم قال
یا امۃ محمد واللہ ما من احد اغیر من اللہ ان یزنی عبدہ او تزنی امتہ یا امۃ محمد واللہ لو تعلمون
ما اعلم لضحکتم قلیلا و لبکیتم کثیرا متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی مانند حدیث
ابن عباس کی اور کہا حضرت عائشہ رضی پہر سجدہ کیا پس لمبا کیا سجدہ پہر پہری نماز سی اور تحقیق روشن ہو گیا تہا آفتاب پہر خطبہ فرمایا یعنی ارادہ
کیا خطبہ فرمانی کا روبرو لوگون کی پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر پہر فرمایا تحقیق آفتاب اور چاند نشانیان ہین نشانیون خدا کی سی نہین گہٹتے
واسطے مرنی کسیکی اور نہ پیدا ہونی کسیکی پس جب دیکہو تم یہہ پس مانگو اللہ سے اور تکبیر کہو اور نماز پڑہو اور صدقہ دو پہر فرمایا ای امت محمد کی قسم ہی اللہ
نہین کوئی غیرت مند زیادہ اللہ سی اوپر زنا کرنی غلام اپنی کی یا لونڈی اپنی کی ای امت محمد کی قسم ہی اللہ کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین یعنی
ہو دن آخرۃ کی اور غضب اللہ تعالی کا البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس روایت مین دراز کی
سجدہ کی اور خطبہ اور دعا اور تکبیر اور نماز اور تصدق اور اور بعضی چیزین کہ آگی مذکور ہین زیادہ ہین اور غیرت کی معنی اصل مین ہین مکروہ
جاننا شرکت غیر کو اپنی حق مین اور غیرت اللہ تعالی کی مکروہ جاننا مخالفت امر اور نہی اپنی کو حاصل یہہ کہ غیرت اللہ تعالی کی اور مکروہ جاننا اوسکو
اسنے ہی غیر تمہاری سی اور کراہیت تمہاری سی اوپر زنا کرنی اپنی غلام اور لونڈی کی ۱۲ **وعن** ابی موسی قال خسفت
الشمس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فزعا یخشی ان تکون الساعۃ فاتی المسجد فصلی باطول قیام
و رکوع و سجود ما رایتہ قط یفعلہ و قال ہذہ الاٰیات التی یرسل اللہ لا تکون لموت احد و لا لحیاتہ و لکن یخوف اللہ بہا عبادہ

فَذَکَرَ اَیُّکُمْ شَیْئًا مِنْ ذٰلِکَ فَفَزِعَ اِلٰی ذِکْرِہٖ وَدُعَائِہٖ وَاسْتِغْفَارِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا گہا سورج پس گہڑہی ہوئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم گہبرائی ہوئی اوٹہی ڈرتی ہوئی قیامت کی سی پس آئی مسجد مین پس نماز پڑہی ساتہہ بہت دیر قیام اور رکوع کی اور سجود کی نہین دیکہا مینی حضرت کو کبہی کرتی ہوئی مانند اسکی اور فرمایا یہہ نشانیان ہین کہ بہیجتا ہی اللہ نہین ہوتین سبب کسی مرنیکی اور نہ کسیکی پیدا ہونی کے ولیکن ڈراتا ہی اللہ ساتہہ ان نشانیون کی اپنی بندون کو پس جب دیکہو تم کچہہ ان نشانیون مین سی پس ڈرو خدا سی اور پناہ ڈہونڈو ساتہہ ذکر خدا کی اور دعا اوسکی اور بخشش مانگنی اوسکی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈرتی تہی ہوئی قیامت کی سی یہہ راوی نے گویا بطریق تمثیل کے کہا کہ ڈری حضرت مانند ڈرنی اوس شخص کی کہ ڈرتا ہو ہوئی قیامت کے سی والا حضرت جانتی تہی کہ جب تک مین لوگون مین ہون تب تلک قیامت نہین آنی کی اور حضرت ڈرتی تہی وقت ظاہر ہونی آیات کی مانند خسوف اور زازلون اور ہوا اور کڑک کی اور مسلی شفقت کے اوپر زمین کی رہنی والون کی کہ مبادا عذاب اللہ کا آجاوی اونپر اور فرمایا یہہ نشانیان یعنی کسوف اور زازلی اور کڑک اور ہواؤن سے اللہ تعالی بندون کو کہ دیکہہ مین قادر ہون لغیر حالت پر اور جہین یعنی نعمت پر اور ونا نی بلا پر اعاذنا اللہ منہا ع ✱ **وعن** جابر قال کَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ سِتَّ رَکَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا گہا آفتاب ہیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسدن کہ مرا ابراہیم بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہا لی اونکون کو چہہ رکوع ساتہہ چار سجدون کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت ابراہیم صاحبزادہ تہی حضرت کی کہ ماریہ قبطیہ سی پیدا ہوئے تہی سنہ ۸ آٹہہ ہجری مہینہ اور سنہ دس مین حالت شیر خوارگی مین وفات پائی عمر اونکی اٹہارہ مہینے کے تہی یا کچہہ زیادہ پس اونکی وفات کی وقت لوگون نی کہا کہ کہنا آفتاب کا سبب ہوا اونکی وفات کا اور چہہ رکوع ساتہہ چار سجدون کی یعنی دو رکعت پڑہین کہ ہر رکعت مین تین رکوع اور دو سجدی کیی اور حدیثون مین رکوع کرنی اس نماز مین مختلف آئی ہین پس امام اعظم نی ترجیحدی ہی اون حدیثون کو کہ جنمین ایک رکوع آیا ہی اسلیی کہ وہ اصل ہے اور اسمین حدیثین قولی اور فعلی دونون طرحکی وارد ہوئی ہین جدیکہ اوپر گذرا اور احدیثین مضطرب ہین اور امام شافعی نی ترجیحدی ہی دو رکوع کی حدیث کو اور نزدیک امام شافعی اور اکثر اہل علم کی یہہ ہی کہ جب گہہن دیر تک رہی جائز ہی کہ کری ہر رکعت مین تین رکوع یا پانچ یا چار ع ✱ **وعن** ابن عباس قال صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ کَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِیٍّ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نماز پڑہا لی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ گہا آفتاب تہہ رکوع پنج چار سجدون کی یعنی ہر رکعت مین چار چار رکوع اور دو دو سجدی کیی اور روایت ہی حضرت علی سی مانند اسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی حضرت علی نی ہی روایت کی کہ حضرت نے اس طرح ادا کی یا اون سی سنی یا ہی کہ اسطرح ادا کی ہے ✱ **وعن** عبد الرحمن بن سمرۃ قال کُنْتُ اَرْمِیْ بِاَسْہُمٍ لِیْ بِالْمَدِیْنَۃِ فِیْ حَیٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ کَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُہَا فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ وَھُوَ قَائِمٌ فِی الصَّلٰوۃِ رَافِعٌ یَدَیْہِ فَجَعَلَ یُسَبِّحُ وَیُھَلِّلُ وَیُکَبِّرُ وَیَحْمَدُ وَیَدْعُوْ حَتّٰی حُسِرَ عَنْہَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْہَا قَرَأَ سُوْرَتَیْنِ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِہٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ وَفِیْ نُسْخَۃِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ

اور روایت ہی عبدالرحمن بن سمرہ سے کہ کہا ہمنے تیراندازی کرتا سا تھہ تیرون اپنی کی مدینہ مین بیچ زندگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگاہ گہاٹ
پس پھینک دیی مینی تیر پھر کہا مینی یعنی دل مین قسم اللہ کی البتہ دیکھونگا مین طرف اوسچیز کی کہ پیدا ہوئی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ گہنی
آفتاب کی یعنی دیکھون حضرتؐ کو کہ کیا کرتی ہین اسوقت کہا عبدالرحمن نی پس آیا مین حضرتؐ کی پاس اور حضرت کہڑی تہی نماز مین اوٹہائی ہوئی تہی دونون
ہاتہہ اپنی پہر شروع کیا کہتی تہی سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور احمد صداد ردعا مانگتی یہان تک جاتا رہا اندہیرا آفتاب سی پس جب جاتا رہا اندہیرا
پڑہین دو سورتین اور نماز پڑہی دو رکعت یعنی دو کیتین بڑی ہین اور اونمین دو سورتین پڑہین روایت کی یہہ مسلم نی بیچ صحیح اپنی کی عبدالرحمن بن سمرہ سی اور بیہقی
شرح السنہ مین عبدالرحمن سی اور بیچ لفظون مصابیح کی جابر بن سمرہ سی **ف** کہڑی ہوئی تہی نماز مین یعنی نماز کی ہیئت پر کہڑی تہی قبلہ کیطرف مونہہ
کیی ہوئی اور لوگ پیچہی صف باندہی ہوئی تہی یا نماز معنی دعا کی ہی اسلیی کہ نہین معلوم ہوتا کسی سب سی کہ حضرتؐ اوٹہائی ہون ہاتہہ اپنی
نماز کسوف مین بیچ اوقات اذکار کی اور حدیثین کسی کہی رکوع کی مضطرب ہین اور مضطرب ہوئی ہین اوسمین راوی ہی کہ بعضون نی روایت
کیی ہین تین اور بعضون نی چار اور بعضون نی پانچ اور اضطراب ہوتا ہی موجب ضعف کا پس واجب ہوا ترک کرنا روایات متعدد کا ۱۲ ع ۱۲

وعن اسماء بنت ابی بکر قالت لقد امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقۃ فی کسوف الشمس رواہ البخاری

اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی کہ کہا بتحقیق حکم فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ آزاد کرنی بردی کی بیچ گہنی آفتاب کی روایت
کی یہہ بخاری نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن سمرۃ بن جندب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کسوف لا نسمع لہ صوتا رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ** اور روایت ہی سمرہ بن جندب
سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ سورج گہن کے نہین سنتی تہی ہم حضرتؐ کی آواز روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور
نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ حدیث اور اور کسی حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ نماز کسوف مین امام پکار کر نہ پڑہی مذہب ابوحنیفہ اور
شافعی رحمہما اللہ کا یہی ہی اور کسی روایتین صحیحین وغیرہما مین آئی ہین کہ اونہی پکار کر پڑہنا ثابت ہوتا ہی پس کہا ابن ہمام نی جب تعارض
ہوا تو واجب ہوئی ترجیح جہکی پڑہنی کی اسلیی کہ اصل دن کی نماز مین جہکی پڑہنا ہی ۱۲ ع ۱۲ **وعن عکرمۃ قال قیل لابن عباس ما بال الشمس تنکسف بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخر ساجدا فقیل لہ تسجد فی ہذہ الساعۃ فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم آیۃ فاسجدوا وای آیۃ اعظم من ذہاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداود والترمذی** اور روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا کہا گیا واسطے
ابن عباس کے مرگئی فلانی بعضی بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی حضرت صفیہ رضی پس گری سجدہ کرتی ہوئی یا نماز پڑہی پس کہا گیا واسطے
اونکی سجدہ کرتی ہو اسوقت مین پس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ دیکہو تم کوئی نشانی پس سجدہ کرو اور کونسی نشانی بہت بڑی
ہی جاتی رہنی بی بیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی روایت کی یہہ ترمذی ابوداود نی **ف** لوگون نی ابن عباس سی پوچہا کہ اسوقت تم بلاسبب
کیون سجدہ کرتی ہو کہ سجدہ بلاسبب ممنوع ہی اونہون نی اوسکا جواب دیا کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ سجدہ کرو جب دیکہو تم کوئی نشانی نشانیون اوترنی
بلاون اور سختیون کے سی کہ ڈراتا ہی خدا تعالی ساتہہ اونکی بندون کو اور کونسی نشانی بزرگ تر اور سخت تر اور ڈرانی والی زیادہ ہوگی انتقال ازواج
مطہرات کی سی اسلیے کہ اونکو جو فضیلت صحبت اور زوجیت اور اختلاط اور ارتباط کی ساتہہ حضرت کی تہی اور کو نہ تہی پس اونکی جہات
سبب برکت اور خیر کثیر اور امن کے تہی اور انتقال اون کا باعث جانے برکت اور خیر کثیر کا ہوا اور خوف عذاب کا ہے پس لائق

ہی ذکر اللہ کرنا اور سجدہ کرنا نزدیک منقطع ہونی برکت اوسکی تاکہ دفع ہو عذاب بسبب برکت ذکر اور نماز کی اور سجدہ کرو یعنی نماز پڑہو اور بعضون نی کہا
مراد فقط سجدہ ہی ہی اور کہا طیبی نی کہ لفظ آیۃ مطلق ہی پس اگر ارادہ کیا جاوی ساتہہ اوسکی خسوف آفتاب اور چاند کا پس مراد ساتہہ سجدی کی
نماز ہی اور اگر ہو غیر اسکی مانند جیلنی بادمند اور زلزلہ کی اور سوا اوسکی کی پس سجدہ متعارف مراد ہی اور جائز ہی حمل نماز پر ہی اسلیی کہ آیا ہی ہی
درسب پس تا حضرت کو کوئی امر نماز پڑہنی انتہی کہا ابن ہمام نی کہ تتبع مبسوط شیخ الاسلام کی ہی کہ کہا ہیچ تاریکی یا باد تند کی پڑہنا نماز کا اچہا ہی اور
ابن عباس سی ہی کہ اونہون نی نماز پڑہی زلزلہ کی پس بسرہ مین مع ذلک **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن أبيّ** بن
كعب قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بهم فقرأ سورة
من الطول وركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم قام الثانية فقرأ بسورة من الطول ثم
ركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم جلس كما هو مستقبل القبلة يدعو حتى انجلى كسوفها رواه ابوداود
اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا گہا آفتاب بیہ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہا نی حضرت نی صحابہ کو پس پڑہی ایک سورہ
یعنی سورتون مین سی اور رکوع کیی پانچ اور سجدی کیی دو سجدی پہر اٹہہ کہڑی ہوئی دوسری رکعت مین پہر پڑہی ایک سورہ یعنی سورتون مین سی پہر
رکوع کیی پانچ اور سجدی کیی دو پہر بیٹہی وہ صبیکہ تہی یعنی ہمیشہ نماز پر سامنی قبلہ کی دعا مانگتی یہان تک کہ جب تمام ہوگیا آفتاب کا نقل کی
یہہ ابوداود نی **وعن النعمان** بن بشير قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
فجعل يصلي ركعتين ركعتين ويسأل عنها حتى انجلت الشمس رواه ابوداود وفي رواية النسائي
ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى حين انكسفت الشمس مثل صلوتنا يركع ويسجد وكه في
اخرى ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوما مستعجلا الى المسجد وقد انكسفت الشمس فصلى حتى
انجلت ثم قال ان اهل الجاهلية كانوا يقولون ان الشمس والقمر لا ينخسفان الا لموت عظيم من عظماء
اهل الارض وان الشمس والقمر لا ينخسفان لموت احد ولا لحيوته ولكنهما خليقتان من خلق الله يحدث الله
في خلقه ما شاء فاذا انخسفت فصلوا حتى تنجلي او يحدث الله امرا رواه النسائي
اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا گہا آفتاب زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس شروع کی حضرت نی نماز پڑہی دو دو
رکعت یعنی دو رکعت پڑہین جب پہر کہا کہ نہ کہلا آفتاب دو دو رکعت پڑہین اسیطرح پڑہتی رہی گہن تک کہ جاتا رہا گہن آفتاب کا یعنی اللہ تعالی سی سہہ دعا کر روشن
کردی آفتاب یا یوہیی لوگون سی کہلنا آفتاب کا یعنی جب پڑہ چکی دو رکعت یوہیی کہ کیا کہل گیا گہن اتنی رہی یہہ یہان تک کہ روشن
ہوا آفتاب نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی روایت نسائی کی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی نماز اوسوقت کہ گہا آفتاب مانند نماز ہمارے
کے رکوع کرتی تہی اور سجدہ کرتی تہی اور بیہقی اور روایت نسائی کی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک روز جلدی کرتی ہوئی طرف مسجد
کی اوس حال مین کہ تحقیق گہنا گیا تہا آفتاب پس نماز پڑہی یہان تک کہ روشن ہوا آفتاب پہر کہا تحقیق اہل جاہلیت کی تہی کہتی کہ تحقیق سورج اور چاند
نہین گہنتی مگر واسطی مرنی بڑی کی بڑی سردارون اہل زمین کی سی اور حال یہہ ہی کہ سورج اور چاند نہین گہنتی واسطی مرنی کسیکی اور نہ پیدا ہونی
کسیکی لیکن یہہ دونون مخلوق ہین اللہ کی مخلوقون مین سی پیدا کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی یعنی کسوف اور روشنی اور راہ ہیرا پس
کوئی سا اون دونون مین سی گہنی پس نماز پڑہو یہان تک کہ روشن ہو یا پیدا کری اللہ کوئی حکم یعنی عذاب یا قیامت نقل کی یہہ نسائی نے

ف مانند نماز ہماری کی یعنی کئی رکوع نکیں بلکہ ایک ایک رکوع کیا ہر رکعت مین مانند نماز ہمارے اور یہہ حدیث دلیل حنفیہ کی ہی و مانند اسکے اور حدیثین بہت آئی ہین ۱۲ منہ ع

باب فی سجود الشکر

باب ہی بیچ بیان سجدہ شکر کی ف اختلاف کیا ہی علمانی بیچ سجدہ تنہا کی باہر نماز کی کہ آیا جائز اور مسنون اور موجب تقرب درگاہ الہی کا ہی یا نہین بعضون نی کہا بدعت ہی و حرام اور شرع مین اوسکی کچھ اصل نہین اور باقی بڑی جمعیت دونون جماعتونکی بعد ونکی اور نزدیک بعضون کی جائز اور مشروع ساتھہ کراہیہ کی ہی اور تفصیل کلام کی یہہ ہی کہ سجدہ خارج نماز کا کئی قسم پر ہی ایک سجدہ سہو اور وہ بیچ حکم سجدہ نماز کی ہی دوسرا سجدہ تلاوت کا اسمین بھی خلاف نہین تیسرا سجدہ مناجاۃ کا بعد از نماز کی ظاہر کلام اکثر علما کا یہہ ہی کہ وہ مکروہ ہی چوتھا سجدہ شکر کا حاصل ہونی نعمت پر اور دفع بلا پر اسمین اختلاف ہی نزدیک امام شافعی اور احمد کی سنت ہی و قول امام محمد کا بھی یہی ہی اور آثار اور حدیثین اسمین بہت وارد ہین اور نزدیک امام مالک و ابو حنیفہ کی مکروہ ہی وہ کہتی ہین کہ نعمتین اللہ تعالے کی ان گنت ہین بندہ عاجز ہی اوسکی ادای شکر کی ہر نعمت پر بحکم سجدہ کا موجب تکلیف کا ہی اور جو کہ قائل ہین وہ کہتی ہین کہ مراد نعمتون سے نعمتین نئی پیدا ہونیوالی ہین کہ کبھی کبھی واقع ہون نہ دائمہ ثابتہ مثل وجود اور توابع اور لوازم اسکیکی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کیا گیا ہی کہ وقت آپہونچی خبر قتل ابوجہل لعین کی سجدہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نی وقت سنی خبر قتل مسیلمہ کذاب کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نی وقت قتل ذی الثدیہ خارجی کی اور کعب بن مالک نی وقت استماع قبول توبہ کی کہ یہی رہ گئی تھی غزوہ تبوک سی عجیب قصہ ہی اونکا مع **وھذا الباب** خالی عن **الفصل الاول والثالث** اور یہہ باب خالی ہی پہلی فصل اور تیسری فصل سی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن**

[illegible] قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ امر سرور او بشر بہ خر ساجدا شاکرا للہ تعالی

رواہ ابو داود والترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا اونکو کوئی امر خوشی کا یا کہا اوسی کی بجای لفظ سرور کی یہہ یعنی آتا حضرت کو کوئی امر کہ خوشی کیا جاتی بسبب اوسکی گرتی سجدہ کرتی واسطے شکر کے اللہ تعالی کی نقل کی ابوداؤد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی ف کہا تو شیخی نی گئی ہی ایک جماعت علما کی طرف ظاہر حدیث کی کہ شروع کہا ہی اونھون نی سجدہ شکر نعمت کی اور مخالفت کی ہی اوسی نی اور علمانی نیز کہا مراد ساتھہ سجود کی نماز ہی اور دلیل اونکی اسمیل مین یہہ حدیث ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہین وقت چاشت کی دو رکعتین جسوقت کہ خوشخبری دی گئی وقوع قتل ابوجہل کی سر کی اور کہا ابوحنیفہ نی اگر لازم کری بندہ سجدہ کو نزدیک ہر نعمت نئی آنیوالیکی تو البتہ نہ خالی ہووی سجدیسی ایک ساعت مارتی بہر ساعت کہ کوئی ساعت نعمت سی خالی نہین بڑی نعمت زندگی ہی ہی کہ ہر دم کا آنا نئی ہی نعمت ہی پس اس صورت مین بڑا حرج ہی غرض کہ اسلی اونکی نزدیک یہہ سجدہ سنت نہین ہمع + **وعن ابی جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا من الثعاشین فخر ساجدا رواہ الدارقطنی مرسلا وفی شرح السنۃ لفظ المصابیح**

اور روایت ہی ابی جعفر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھا ایک شخص کو بولونمین سی پس گری سجدہ کرتی ہوئی روایت کی یہہ دارقطنی نی بطریق ارسال کی اور شرح السنہ مین موافق لفظ مصابیح کی ف ثعاشی اور ثعاشی کہتی ہین اوس شخصکو کہ قد اوسکا چھوٹا ہوا اور ناقص الخلقۃ اور ضعیف اگر کہ ہووین ایسی شخصکو حضرت نی دیکھکر سجدہ شکر کا کیا کہا مظہر نی کہ سنت ہی جبکہ دیکھی مبتلائی بلا کو سجدہ شکر کا کری اللہ کی لیی سپر کہ عافیت دی اللہ تعالی نی اوسکو اوس بلا سی اور چاہیی کہ بوسیدگی سجدہ نادیدہ نہووے جب دیکھی فاسق کو ظاہر کری سجدہ تاکہ وہ باز آوی اور توبہ کری انتہی اور منقول ہی حضرت تبلی رح سی کہ اونھون نے دیکھا ایک دیندار کو یون کہا الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک + ع +

وعن سعد بن ابی وقاص قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ نرید المدینۃ فلما کنا قریبا من عزورآء نزل ثم رفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ ثم خر ساجدا فقال انی سألت ربی وشفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت راسی فسألت ربی لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت راسی فسألت ربی لامتی فاعطانی الثلث الاخر فخررت ساجدا لربی رواہ احمد وابو داود ف اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی

ل مسکذا

کہا نکلی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی سی راہ کہتی تہی ہم مدینہ کا پس جبکہ ہوئی ہم نزدیک عزورا کی کہ نام ہی ایک جگہہ کا درمیان مکہ اور مدینہ کی اتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اونٹنی سی پہر اوٹہالی دونون ہاتہہ اپنی پہر دعا مانگی اللہ سی تہوڑی سی دیر پہر سجدہ کرنی ہوئی پس پہیری سجدی مین دیر تک پہر کہڑی ہوئی پس اوٹہالی دونون ہاتہہ اپنی تہوڑیسی دیر پہر سجدہ کرنی ہوئی پس تہیری دیر تک پہر کہڑی ہوئی پس پہیر اوٹہالی دونون ہاتہہ اپنی تہوڑیسی دیر پہر سجدہ کرنی ہوئی فرمایا بیشک میں نی دعا کی رب اپنی سی اور شفاعت کی میں واسطی امت اپنی کی یعنی واسطی بخشش گناہون اونکیکی اور پرعیوب اور بلند ہونی درجون اونکیکی پس دی مجکو تہائی امت یعنی دی مجکو مغفرۃ تہائی اونکیکی پہر کہڑا مین سجدہ کرتا ہوا واسطی پروردگار اپنی کی شکر کرنی کی پہر اوٹہایا میں سر اپنا پہر مانگی میں رب اپنی سی رضا اور مغفرۃ اوسکی واسطی امت اپنی کی پس دی مجکو اور تہائی امت سی پہر کہڑا مین سجدہ کرتا ہوا واسطی پروردگار اپنی کی شکر کرنی کی پہر اوٹہایا میں سر اپنا پس سوال کیا میں سی رب اپنی واسطی امت اپنی کی پہر دی مجکو تہائی پہر کہڑا مین سجدہ کرتا ہوا واسطی پروردگار اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** اول بار مین مغفرۃ سابقین کی ہوئی یعنی جو کہ جلدی کی کرنیمین جلدی کرنی مین اور پوری کرنی مین عمل اور دوسری بار مین مغفرۃ مقتصدین یعنی اوسط کی درجہ والون کی ہوئی اور تیسری بار مین جو کہ ظلم کرنی ہین اپنی اوپر یعنی گنہگار اونکیلئے ایک استکال وارد ہوتا ہی کہ کئی ہی آیات اور حدیثین سی صحیح گناہ کبیرہ کرنیوالون کی وارد ہوئی ہین کہ قیامت مین اونکو عذاب ہووے گی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ساری امت بخشی گئی اونکو عذاب نہین ہونی کا جواب اسکا یہہ کہ مراد ساتہہ اس دعا اور شفاعت اور دینی مغفرۃ کی یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا و شفاعت سی اللہ تعالی نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو امن دیا خلف وعدہ اور مانند انکیکی عذابون دنیا کی سی کہ اور امتون پر واقع ہوئی تہی پس امن عذاب آخرۃ سی مراد نہین ہی کہ وہ بجہ کبیرہ کی ہووے الا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ حضرت کی دعا سی امن ہوا ہمیشہ کی عذاب سی کئی ہمیشہ دوزخ مین نہین رہنی کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سی نکلینگے دوزخ سی

باب صلوٰۃ الاستسقاء باب ہی یہہ بیان نماز استسقا کی **ف** استسقا کی معنی مین پانی چاہنا اور یہہ عین نماز یا دعا سی ہی کرنی قحط سالی مین ساتہہ کیفیت مخصوصہ کے مین **الفصل الاول** مشتمل ہی **عن** عبد اللہ بن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس الی المصلی یستسقی فصلی بہم رکعتین جہر فیہما بالقراءۃ واستقبل القبلۃ یدعو ورفع یدیہ وحول رداءہ حین استقبل القبلۃ متفق علیہ روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہ کہا نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ لوگون کی طرف عیدگاہ کی واسطی طلب مینہ کی پس نماز پڑہی ساتہہ صحابہ کی دو رکعت بکار کر پڑہی اون مین قراءۃ اور سامنی ہوئی قبلہ کی

دعا کرتی تھی اور اوپر اپنی دونوں ہتھیلیوں یعنی دعا کی تھی اور پھیر لیتی تھی اپنی چادر اپنی سمت کو کہ سامنے ہوئی قبلہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک نماز استسقاء کی مثل نماز عید کی ہے اور امام مالک کی نزدیک دو رکعت پڑھی جاتی ہیں مثل اور نمازوں کی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک استسقاء میں نماز نہیں بلکہ دعا اور استغفار ہی کہتے ہیں کہ ذکر استسقاء کا جو اکثر حدیثوں میں آیا ہے نماز اور نہیں مذکور نہیں فقط دعا ہی ہے اور صحت کو پہونچا ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی نے استسقاء کیا پس اقتصار کیا دعا اور استغفار پر اور نہ پڑھی نماز اگر نماز مسنون ہوتی ترک نہ کرتی اور نہ علم ہونا اونکو باوجود عموم بلوی کی دلیل ہے نہ ہونے کی بعید ہے اور ترک دسکا باوجود علم اور سکی بعید تر ہے اور لکھا ہے علامہ طحطاوی نے کہ اور ساتھ قول امام ابوحنیفہ کی لا صلوٰۃ فی الاستسقاء یہ ہے کہ جماعت اور خطبہ اور خصوصیات دیگر سنت اور شرط نہیں اگر ہر کوئی نماز نفل پڑھے اور دعا اور عاجزی اور استغفار کرے بہتر ہے اور فتویٰ اب نزدیک حنفیہ کی مذہب صاحبین پر ہے اسلیے کہ ثابت ہوئی ہے نماز حضرت عمر اور فضل یہ ہے کہ پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ ق یا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں اقتربت الساعۃ یا غاشیہ اور عوض چادر پھیرنے کی فال نکالنی ہے ساتھ پھیرنے حال کی کہ جیسی چادر پھیرتے ہیں ایسی ہی بدلی قحط کے ازالی ہو اور مینہ برسے اور ظہور چادر پھیرنے کا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے لیجا کر پکڑے ساتھ ہاتھ الٹے ہاتھ کے یعنی بائیں ہاتھ کی پیٹھ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی پر اور داہنے ہاتھ کی پیٹھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر اور پھیرے دونوں ہاتھ اپنی پیٹھ کی اسطرح کہ ہو کونا پکڑا ہوا داہنے ہاتھ کا داہنے مونڈھے پر اور کونا پکڑا ہوا بائیں ہاتھ کا بائیں مونڈھے پر پس سب کریگا یوں تو ہو جائیگا داہنا کونا بائیں اور بائیں داہنے اور پھر کاندھے نیچے کی اور نیچے کاندھے کی اور یاد رہے کہ لکھا ہے علامہ طحطاوی نے کہ طول حضرت کی چادر مبارک کا چار ہاتھ کا ہتھا اور عرض اوسکا دو ہاتھ اور بالشت کا ہتھا ۱۲ ح ۱۲ **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یرفع یدیہ فی شیء من دعائہ الا فی الاستسقاء فانہ یرفع حتی یری بیاض ابطیہ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھاتے تھے دونوں ہاتھ اپنے کسی چیز کی دعا میں سے مگر استسقاء میں پس تحقیق اوٹھاتے تھے یہاں تک کہ دکھائی جاتی تھی سفیدی بغلوں اونکیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ اوٹھاتے تھے یعنی بہت اوٹھاتے تھے کہ اوپری ہوتی تھی سر سے اور سفیدی بغلوں کی معلوم ہوتی لگتی مگر استسقاء میں اسقدر اوٹھاتے کہ سفیدی بغلوں کی معلوم ہوتی یعنی اگر کپڑا نہ اور پڑا ہوتی پس بالکل دعا میں ہاتھ اوٹھانے کی نفی نہیں ہے اسلیے کہ ثابت ہوا ہے سنت ہونا ہاتھوں کی اوٹھانیکا دعا میں اور لکھا ہے علامہ طیبی نے کہ جسقدر مطلب و شوق اور پھیلانا ہاتھوں کا ہو اوٹھانا ہاتھوں کا ہی بلند تر ہو ۱۲ ح ۱۲ **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقی فاشار بظہر کفیہ الی السماء رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مینہ مانگا پس اشارہ کیا ساتھ پیٹھ دونوں ہاتھوں اپنی کی طرف آسمان کی روایت کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہے علامہ طیبی نے کہ یہ ہے طریق فال نکالنے کے تہا ساتھ بدلنے حال کے جیسکہ چادر پھیرنے میں تہا اور اشارہ یہ ہے کہ پیٹھ ہاتھ کی طرف زمین کی ہو اور ڈالی ہے جو کہ اوپر ہے یعنی مینہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ جو کوئی ارادہ کرے دفع بلا کا قسم قحط وغیرہ سے پس چاہیے کہ پیٹھ ہاتھوں کی طرف آسمان کی دعا میں اور جو کوئی مانگے نعمت اللہ تعالیٰ سے پس چاہیے کہ کرے ہتھیلیاں طرف آسمان کی ۱۲ ح ۱۲ **وعن** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای المطر قال اللہم صیبا نافعا رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت دیکھتے مینہ فرماتے یا الٰہی برسا خوب مینہ نفع دینے والا روایت کیا یہ بخاری نے **وعن** انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطر قال فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ حتی اصابہ من المطر فقلنا یا رسول اللہ لم صنعت ہذا قال لانہ حدیث عہد بربہ رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سے کہ کہا پہنچا ہمکو مدینہ اوسحالت مین کہ نہی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انس نی پس اونٹا رارسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کپڑا اپنا یعنی سر پر سی یا پیٹھہ پر سی یہان تک کہ پہنچا حضرت کو مدینہ پس کہا ہمنی یارسول اللہ کسواسطی کیا آپ نی یہہ فرمایا اسواسطی کہ نیا آیا ہواہی پروردگار اپنی کی پاس سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی نیا اور تازہ ہواہی ساتھہ حکم رب اپنی کی اور آلودہ نہین ہواہی ساتھہ اجزاء عالم کثیف کی اور گنہگارون کی ساتھہ نہین پہنچی ہین اس تک پس متبرک ہی اور سنت ہی دعا کرنی وقت اوترنی مینہ کی کہ قبول ہوتی ہی ۱۲ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَاسْتَسْقٰی وَحَوَّلَ رِدَآءَہٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَجَعَلَ عِطَافَہُ الْاَیْمَنَ عَلٰی عَاتِقِہِ الْاَیْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَہُ الْاَیْسَرَ عَلٰی عَاتِقِہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰہَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن زیدی کہ کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف عیدگاہ کی پس استسقا کیا اور پھیری چادر اپنی اوسوقت کہ سامنی کی قبلہ کی پس گردانا دانہا کرنا اوسکا اوپر بائین مونڈہی اپنی کی اور گردانا بائیان کونا اوسکا اوپر دائین مونڈہی اپنی کی پھر دعا کی اللہ تعالی سی روایت کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اس حدیث مین ذکر نماز کا نہین ۱۲ **وعنہ** اَنَّہٗ قَالَ اسْتَسْقٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ خَمِیْصَۃٌ لَہٗ سَوْدَاءُ فَاَرَادَ اَنْ یَّاْخُذَ اَسْفَلَھَا فَیَجْعَلَہٗ اَعْلَاھَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَھَا عَلٰی عَاتِقِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی اونہین عبداللہ سی کہ کہا استسقاء کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اوپر چادر تہی سیاہ رنگ کی پس اراده کیا یہہ کہ کرین اوسکو اوپر کی جانب یعنی جیسیکہ معمول تہا چادر پھیر نیکا پس جبکہ بہاری ہوئی اوسکو لی چادر اوپر دونون مونڈہون اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد نی **ف** یعنے جسپنچی کی طرف اوپر کرتی اور پرطرح مذکور کی دشوار ہوئی واسطی اٹہانی آنچل بائین کندہی پر کرلیا اور بائیان دائین پر اور چادر دوسرے خطبہ مین پھیری کہ محل اوسکا وہی ہی ۱۲ **وعن** عُمَیْرٍ مَوْلَی اَبِی اللَّحْمِ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَسْقِیْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّیْتِ قَرِیْبًا مِنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا یَدْعُوْ یَسْتَسْقِیْ رَافِعًا یَدَیْہِ قِبَلَ وَجْھِہٖ لَا یُجَاوِزُ بِھِمَا رَاْسَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اور روایت ہی عمیری کہ غلام آزاد کیا ہوا ابی اللحم کا بتا یہہ کہ اوسنی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ استسقا کرتی تہی نزدیک احجار الزیت کی قریب زوراء کی کہڑی ہوئی دعا مانگتی تہی استسقا کرتی تہی وہ بہائی ہوئی دونون ہاتہہ اپنی طرف مونہہ اپنی کی نہین اونچا کرتی تہی اونکو سر اپنی سی روایت کی یہہ ابوداؤد نی اور روایت کی ترمذی اور نسائی نی مانند اسکی **ف** احجار الزیت نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مین یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ اوسمین پتہر سیاہ ہین وہ چکنی گویا روغن زیتون اوپر ملا ہواہی اور زوراء بہی نام ایک جگہہ کا ہی بازار مدینہ مین اور طرف مونہہ اپنی کی یعنی کبہی یون بہی دعا کرتی تہی پس منافی نہین ہی اوسکی کہ اوپر گذرا کہ ہتیلیان زمین کی طرف ہوتے تہین اور نہین اونچا کرتی سر کی یہہ منافی نہین ہے اوسحدیث کے کہ گذری انس سے کہ مبالغہ کرتی تہی حضرت ہاتہہ اوٹہانی مین اسطی استسقا کی اسلیی اکثر یون ہوتا ہوگا اور کبہی برعکس یا برطرح ۱۲ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَہٗ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی استسقا کی لیی وسحالت مین کہ ترکیی ہوئے تہی زینت تواضع کی ہوئے یعنی ظاہر مین عاجزی کرنیوالے یعنے باطن مین زاری کرنیوالی یعنی ہاتہہ باندہی ہوئے ۱۲ **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ **ف** ترکیی ہوئے زینت سطرح تشریف لیجانی واسطی اظہار اپنی محتاجگی کی ۱۲

علیہ وسلم اذا استسقی قال اللھم اسق عبادک وبھیمتک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت
رواہ مالک وابوداود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ سی کہ صحابی
ہین کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوقت استسقا کرتی کہتی یا الہی بلا پانی اپنی بندونکو اور اپنی جانورون کو اور پھیلا اپنی رحمت اور زندہ کر یعنی سرسبز
اپنی شہر مردہ کو یعنی خشک کو نقل کی یہہ مالک و ابوداود نی **وعن** جابر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوکی فقال اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر رائث قال فاطبقت
علیھم السماء رواہ ابوداود اور روایت سی جابر سی کہ کہا دیکہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹہاتی ہا تہہ پس کہتی یا الہی
پانی ہمکو مینہہ کہ فریاد سی کرتی واجبا ہوا انجام اور زیانی کرتی نفع کرنیوالا نہ ضرر کرنیوالا جلدی آنیوالا نہ دیرلگانیوالا کہا جابر نی پس چہا گیا اون پر
ابر روایت کی یہہ ابوداود نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشۃ قالت شکا الناس الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع لہ فی المصلی ووعد الناس یوما یخرجون
فیہ قالت عائشۃ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین بدا حاجب الشمس فقعد
علی المنبر فکبر وحمد اللہ ثم قال انکم شکوتم جدب دیارکم واستیخار المطر
عن ابان زمانہ عنکم وقد امرکم اللہ ان تدعوہ ووعدکم ان یستجیب لکم ثم قال الحمد
للہ رب العلمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید اللھم انت اللہ
لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین ثم
رفع یدیہ فلم یزل یرفع حتی بدا بیاض ابطیہ ثم حول الی الناس ظہرہ وقلب او حول ردائہ
وھو رافع یدیہ ثم اقبل علی الناس ونزل فصلی رکعتین فانشا اللہ سحابۃ فرعدت وبرقت
ثم امطرت باذن اللہ فلم یات مسجدہ حتی سالت السیول فلما رای
سرعتھم الی الکن ضحک حتی بدت نواجذہ فقال اشھد ان اللہ علی کل شی قدیر
وانی عبد اللہ ورسولہ رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا شکایت کی لوگون نی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہونی مینہہ
کی پس حکم کیا ساتہہ رکہنی منبر کی پس کہا گیا منبر واسطی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیدگاہ مین اور وعدہ کیا لوگون سی ایک دنکا کہ نکلین اوسمین کہ
حضرت عائشہ نی پس نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کہ ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پس بیٹہی منبر پر پس تکبیر کہی اور حمد کی اللہ کی پہر فرمایا بیشک
تمنی شکایت کی یعنی اللہ رسول سی قحط ہونی کی بیچ شہرون اپنی کی اور دیرلگنی مینہہ کی وقت مقرر اوسکی کی تمنی اور تحقیق حکم کیا تمکو اللہ نی یہہ
کہ مانگو اوس سی اور وعدہ کیا ہی تمسی یہہ کہ قبول کریگا واسطی تمہاری پہر فرمایا سب تعریف واسطی اللہ کی پروردگار عالمونکا بخشنے والا مہربان
مالک دن جزا کا نہین کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یا الہی تو ہی معبود نہین کوئی معبود سوای تیری تو بی پروا ہی اور ہم فقیر ہین نازل کر ہمپر
مینہہ اور گردان تو اوسچیز کو کہ اوتاری تو نی یعنی مینہہ سبب قوۃ کا اور پہونچنی کا یعنی اوسکی سبب سی خوب مطالب کو پہونچین اور خوب فائدہ اوٹہاوین
ایک مدت دراز تک پہر اوٹہالی دونون ہاتہہ اپنی پس نہ چہوڑا ہاتہہ اوٹہانا یہان تک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پہر پہیری طرف لوگون کی پیٹہہ اپنی اور الٹی یا کہا پہیری چادر اپنی اور وہ اوٹہائی ہوئی تہی دونون ہاتہہ اپنی پہر منہ کیا طرف لوگون کی

اور اوتری پہر نماز پڑہی دو رکعت پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نی ابر پہر گرجا اور چمکی بجلی پہر برسا مینہہ ساتہہ حکم خدا کی پس نہ آئی اپنی مسجد
مین یہان تک کہ بہی نالی پس جب دیکہی جلدی اونکی طرف سایہ کے یعنی مکانون کی مینہہ سی بچنی کی پس ہنسی یہان تک کہ ظاہر ہوئین
گلیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر فرمایا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مین بندہ ہون اللہ کا اور رسول اوسکا
روایت کی یہہ ابوداؤد نی **ف** بیٹہی منبر پر کہا مالک نی اور شافعی اور احمد نی کہ سنت ہی یہہ کہ پڑہی بعد نماز کی دو خطبی اور شروع
کری اونکو ساتہہ استغفار کی مانند تکبیر کی عید مین اور کہا ابوحنیفہ اور احمد نی کہ نہین خطبی واسطی اوسکی فقط دعا ہی اور استغفار اور
کہا ابن ہمام نی کہ روایت کی اصحاب سنن اربعہ نی اسحق بن عبداللہ بن کنانہ سی ایک حدیث کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نی خطبہ تمہارا سا نہین پڑہا عیدگاہ مین جاکر ولیکن ہمیشہ دعا اور زاری اور تکبیر کرتی رہی اور نماز پڑہی دو رکعت جیسیکہ پڑہتی
نی عید مین انتہی مع یہہ روایت مرقات مین ساری مذکور ہی جو چاہی دیکہہ لی **وعن** انس ان عمر بن الخطاب
کان اذا قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب فقال اللھم انا کنا نتوسل الیک
بنبینا فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال فیسقون رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے
یہہ کہ حضرت عمر بیٹی خطاب کی تہی جسوقت کہ ہوتا قحط استسقا کرتی ساتہہ وسیلہ عباس بن عبدالمطلب کی پس کہتی یا الٰہی ہم تہی
وسیلہ کرتی طرف تیری ساتہہ نبی اپنی کی پس پلاتا تو ہمکو اور تحقیق اب ہم وسیلہ کرتی ہین طرف تیری ساتہہ چچا نبی اپنی کی پس پلا ہمکو کہا
انس نے پس مینہہ برسائی جاتی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** منقول ہی کہ جب حضرت عمر رضہ اور اور صحابہ کرام اونکی ساتہہ تہی وسیلہ
عباس کا پکڑاتی تو عباس کہتی خداوندا اس امت پیغمبر تیری کی نی وسیلہ میرا پکڑا ہی خداوندا اس بڑہاپی میرکو رحمت اور مجکو رد برداونکی
تر سندہ نکر پس مینہہ برسا ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لخر جن نبی
من الانبیاء یا لناس یستسقی فاذا ھو بنملۃ رافعۃ بعض قوائمہا الی السماء فقال ارجعوا فقد استجیب
لکم من اجل ھذہ النملۃ رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نکلی ایک
نبی انبیا مین سی ساتہہ لوگون کی واسطی استسقا کی پس ناگہان نبی نی دیکہا چیونٹیکو کہ اوٹہالی ہوئی ہی بعضی پاؤن اپنی کو طرف
آسمان کی پس کہا اوس نبی نی پہر چلو پس تحقیق قبول کی گئی دعا تمہاری بسبب اس چیونٹی کی نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** کہا
گیا ہی یہہ نبی حضرت سلیمان علیہ السلام تہی اور اسمین اظہار عظمت الٰہی اور قدرت اوسکی کا ہی اور بیان رحمت اوسکیکا ہی تمام مخلوقات
پر اور بیان ہی اسکا کہ عالم اوسکا گہیری ہوئی ہی احوال تمام موجودات کو اور وہ مسبب الاسباب اور قاضی الحاجات ہی اور روایت کیا
گیا ہی کہ وہ چیونٹی یہہ دعا کرتی تہی اللھم انا خلق من خلقک لاغنی بنا عن رزقک فلا تہلکنا بذنوب بنی آدم مع **باب ف**
در نسخون مین فقط لفظ باب لکہا ہی جیسیکہ عادت مولف کی ہی کہ عقد کرتا ہی ایک باب بیچ لواحق اور متممات پہلی باب کی اور ایک
نسخہ صحیحہ مین باب فی الریاح ہی اور ایک نسخہ مین باب الریاح ہی یعنی باب بیچ بیان ہواؤن کی مع **الفصل الاول**
فصل پہلے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصرت بالصبا واھلکت
عاد بالدبور متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدد دیا گیا مین ساتہہ پوروا ہوا کو
اور ہلاک کیی گئی عاد ساتہہ پچھوا کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جب محاصرہ کیا کفار نی مدینہ کو دن خندق کی تو چلے ہوا

پورا وہ نہایت تند کرا دکھیرڈالی جنمیہ اونکی اور اوندھا دین ہانڈیان اونکی اور ماری مونہہ پر کنکر اومٹی اور ڈالا اللہ تعالیٰ نی اون کی دلمین رعب اور اونکی شکست ہوئے اور بھاگی یہہ بات اللہ تعالیٰ کی فضل سی ہوئی اور معجزہ ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ سارا قصہ سورہ احزاب کی تفسیر مین مذکور ہی اور قوم عاد کی بارہ بار ہ گز کی قدبتی پس بھیجا ہوا جلی اوسنی دی مارا اونکو زمین پر اسطرح کہ پھوٹ گئی سر اونکی اور پھٹ گئی پیٹ اونکی اور آنتین نکل پڑین پس مقصود حضرت کو اس سی یہہ تہا کہ ہوا تابعدار اللہ کی ہی کبھی آتی ہی واسطی مدد کی اور کبھی آتی ہی واسطی ہلاک کرنی ایک قوم کی ۱۲ منہ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ إِذَا رَأٰى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستی ہوئی یہان تک کہ دیکہون مین اوسنی کوئی اونکیکوا تہی مگر تبسم فرماتی پس تہی جسوقت دیکہتی ابر یا باد پہچانا جاتا تغیر بیچ چہرہ اونکی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جب حضرت ابر یا ہوا دیکہتی غمگین ہوتی اور پہچانا جاتا اثر اوسکا چہرہ مبارک اونکی بسبب خوف اسکی کہ مبادا اس سی کچہہ ضرر لوگون کو پہونچی مقصود یہہ ہی کہ آنحضرت بیچ شہود یعنی دیکہنی جلال حق کی ہمیشہ خائف وغمگین رہتی اور ہرگز بیغم اور فارغ نہوتی اور جب ابر یا ہوا دیکہتی زیادہ فکرمند ومتردد ہوتی ۱۲ ح **وعنها** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا وَفِي رِوَايَةٍ يَقُولُ إِذَا رَأَتِ الرِّيحَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شدت کی چلتی باد کہتے یا اللہ مین مانگتا ہون تجسی بہلائی اسکی کہ اسکی ذاتمین ہی وبہلائی اوسچیز کی کہ اوسمین ہی یعنی منافع اسکی اور بہلائی اوسچیز کی کہ بہیجی گئی ہی ہوا اوسکی یعنی مدد اوسکی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوسچیز کی سی کہ اسمین ہے یعنی ضرر اسکی اور برائی اوسچیز کی سی کہ بہیجی گئی ہوا ساتہہ اوسکی یعنی باعث عذاب نہوا اور جسوقت کہ ابر ہوتا آسمان پر تو متغیر ہوتا رنگ حضرت کا اور نکلتی گہر سی باہر اور جاتے اندر اور آتی اور پہر جاتی یعنی بسبب گھبراہٹ کی ایک جا ٹہیرتی نتہی پس جسوقت کہ مینہ برسنی لگتا جاتا رہتا خوف واضطراب حضرت سی پس معلوم کیا یہہ یعنی تغیر عائشہ نی پس پوچہا حضرت سی سبب اوسکا پس فرمایا حضرت نی شاید کہ یہہ برای عائشہ مانند اوسکی ہو کہ کہا قوم عاد نی اوسکی حق مین ہذا عارض ممطرنا چنانچہ اس آیت مین حال اونکا مذکور ہی پس جب دیکہا قوم عاد نی اوسکو ابر سامنی آیا اون کی نالون کی کہا اوس قوم نی یہہ ابر ہی برسی گا ہمپر اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای فاذا مطرت سری عنہ کی یہہ ہی کہ فرماتی جسوقت دیکہتی مینہ کو گردان لو اس مینہ کو سبب رحمت کا رواں کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بعد لفظ ممطرنا کی اللہ تعالیٰ نی رد کیا اون کی آرزو کو بل ہوا استعجلتم الخ یعنی یہہ ابر نہین بلکہ یہہ وہ عذاب ہے جسکے تم جلدی کرتے تہی ہوا ہی جسمین دکہہ کی مار ہی اوکہاڑ ماری ہر چیز کو اپنی رب کی حکم سی پہر کل کو رنگی کوئی نظر نہین آتا سوای اون کی گہرون کے یون ہین سزا دیتی ہین ہم گنہ گار لوگون کو تمام ہوا ترجمہ آیۃ کا پس حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ جب حضرت ابر کو دیکہتی تو ڈرتی تہی کہ مبادا قوم عاد نے جیسی ابر دیکہکر جانا تہا کہ مینہ برسی گا اور پہر اون پر مینہ نہ برسا اور ہوا تند چلی کہ سب ہلاک ہوگئی چنانچہ یہہ قصہ سورہ احقاف مین مذکور ہی ویسی ہی ہمنے یہہ ابر باعث عذاب کا نہو ۱۲ ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خزانی غیب کے پانچ ہین ہر پڑہی یہہ آیت تحقیق اللہ نزدیک وسکی علم قیامت کا ہی اور اوتارتا ہی مینہ اخر آیۃ تک روایت کی یہہ بخاری نی **ف** خزانی غیب کے پانچہی ہین اطلاع رکہنا کوئی اوسکی سوائے اللہ کی کہ بیان اوسکا اس آیۃ مین ہی ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس باای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر یعنی تحقیق اللہ کی پاس ہی علم قیامت کی ہونیکا اور اوتارنی مینہ کا اور وہ جانتا ہی جو کچہہ رحمون مین ہے یعنی بیٹا ہی یا بیٹی ہی گورا ہی یا کالا پورا ہی یا ادہورا ہی وغیر ذالک اور نہین جانتا کوئی نفس کہ کیا کریگا کل کو یعنی دنیا مین بہلائی یا برائی اور آخرۃ مین ثواب ملیگا یا عذاب اور نہین جانتا کوئی نفس کسی زمین مین مریگا تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہی پس یہہ پانچ چیزین ہین کہ کلیات اونکی کوئی نہین جانتا سوائے اللہ کی اور کبہی ظاہر ہوتی ہین بیشی برگزیدہ بندی اوپر جزئیات بعض اونکی کی ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیست السنۃ بان لا تمطروا ولکن السنۃ ان تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شیئا رواہ مسلم ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہے قحط شدید یہہ کہ نہ برسائی جاؤ تم ولیکن قحط شدید یہہ ہے کہ برسائی جاؤ تم اور برسائی جاؤ اور نہ اگاوی زمین کچہہ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کہا قاضی نی کہ معنی یہہ ہین کہ نہین ہے قحط شدید یہہ کہ نہ برسایا جاوے بلکہ یہہ ہی کہ برسی اور نہ اگی اور یہہ ایسی ہے کہ حاصل ہونا شدۃ کا بعد توقع بہلائی کی اوظہور اسباب سکیکی بدتر ہی وبچیہہ سی کہ یاس حاصل ہو بہلی سی ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری ۔ عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول الریح من روح اللّٰہ تعالیٰ تاتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوہا وسلوا اللّٰہ من خیرہا وعوذوا بہ من شرہا رواہ الشافعی وابوداؤد وابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر ۔ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی باد رحمت اللہ کی سی ہی لاتی ہی رحمت کو اور عذاب کو پس نہ برا کہو اوسکو یعنی بسبب نصر پہنچنی کی اوس سی اور مانگو اللہ سی بہلائی اوسکی اور پناہ مانگو اللہ سی برائی باد کی سی ۔ روایت کی یہہ شافعی اور ابوداؤد اور ابن ماجۃ اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** باوجود عذاب کافرون پر لانی ہی یہہ ہوا واقع مین رحمت ہی ہی ایسی کہ مومن اونکی اندر سانی سی بچتی ہین ۔ وعن ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال لا تلعنوا الریح فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باہل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ۔ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ ایک شخص نی لعنت کی ہوا کو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہ لعنت کرو ہوا کو اس لیے کہ وہ حکم کی گئی ہی یعنی ساتہہ رحمت کی یا عذاب کی اور تحقیق جو کوئی لعنت کرتا ہی کسی چیز کو کہ نہو وہ قابل لعنت کی پہرتی ہی لعنت کہنی مال پر روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** کہا امام غزالی رحمہ اللہ کہ تین چیزین باعث لعنت کی ہین کفر اور بدعت اور فسق اور ہوا مین ایک بات سے نہین پائی جاتی انمین سی ۔ وعن ابی ابن کعب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رایتم ما تکرہون فقولوا اللّٰہم انا نسالک من خیر ہذہ الریح وخیر ما فیہا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ہذہ الریح وشر ما فیہا وشر ما امرت بہ رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہو ہوا کو پس جسوقت کہ دیکہو ہوا مین اوسکو کہ ناخوش کرتی ہو یعنی جنمین اوسکا سبب ثابت گرمی یا سردی اوسکی کمی اندازہ یا زیادتی سبب تعذیب ہونے اوسکی پس کہو یا الٰہی تحقیق ہم سوال کرتی ہین تجہی بہلائی اوس ہوا کی اور بہلائی اوسچیز کی کہ اوسمین ہے اور بہلائی اوسچیز کی کہ بہیجی گئی ہو ساتہہ اوسکی اور

بناہ مانگتی ہیں ساتھ تیری برائی اس باد کیسی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اوسمیں ہے اور برائی اوچیز کیسی کرام کی گئی ہی ساتھ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی

وعن ابن عباس قال ما هبت ریح قط الا جثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رکبتیہ وقال اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا اللھم اجعلھا ریاحا ولا تجعلھا ریحا قال ابن عباس فی کتاب اللہ تعالی انا ارسلنا علیھم ریحا صرصرا وارسلنا علیھم الریح العقیم وارسلنا الریح لواقح وان ترسل الریح مبشرات

رواہ الشافعی والبیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نہیں چلے باد کبھی مگر کہ ہوجاتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو یعنی از راہ تواضع کی اور از راہ خوف کی امت پر اور واسطی اعمال نیک کی کہ وہ بھی بوجھ میں کیا کرین اور کہتی باد اگر دان اس کو رحمت اور نہ کر دان اسکو عذاب الہی کر دان تو اسکو ہوا اور نہ کر دان تو اسکو ریح کہا ابن عباس نے کہ ریح کتاب اللہ کے واقع ہوا ہے تحقیق بھیجی ہمنی اوپر ہوا تند اور بھیجی ہمنی اوپر ہوا باد بھلی جو کہ بار دہ نہیں کرتی درختوں کو اور بھیجین ہمنی ہوا دین میوہ دالی والین اور یہہ کہتا ہی ہوا دین نوشخبری دینی والین یعنی مینہ کی نقل کی یہہ شافعی نی اور بیہقی نی دعوات کبیر میں **ف** جاننا چاہیئی کہ مشہور یہہ ہے کہ لفظ ریح کا مفرد عذاب میں استعمال کیا جاتا ہی جیسیکہ پہلی دو حدیثوں میں آیا اور ریاح ساتھ لفظ جمع کی مستعمل ہوتا ہی رحمت کے جیسیکہ اخیر دو حدیثوں میں آیا پس عائد کو کہ بھیجو روایت ابن عباس کی آئی ہی اوسمیں ریاحا اور ریحا سی یہہ مراد ہی اور ابو جعفر طحاوی نی انکار اسکا کیا ہی اسیی کہ کلام اللہ میں آیا ہی وارسلنا الریاح لواقح اور بعضی حدیثوں میں ہی استعمال مفرد کا خیر و شر میں آیا ہی جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی میں گذرا الریح من روح اللہ آخر تک پس خطابی نی توجیہ حدیث یہہ کی ہی کہ جب باد میں رحمت ہوتی ہیں ابر و مینہ لاتی ہیں اور کھیتیاں بڑھتی ہیں اور ایک ہوا میں یہہ باتیں کم ہوتی ہیں اس لیی حضرت نی دعا کی کہ گردان اسکو ریاح اور نہ گردان ریح واللہ علم

وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابصر ناشیا من السماء تعرض السحاب ترک عملہ واستقبلہ وقال اللھم انی اعوذ بک من شر ما فیہ فان کشفہ اللہ حمد اللہ وان مطرت قال اللھم سقیا نافعا رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ والشافعی واللفظ لہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکھتی ایک چیز کو کہ پیدا ہوئی آسمان سی یعنی ابر چھوڑ دیتی کام یعنی مباح اور سامنی ہوتی ابر کی اور کہتی بار الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری برائی اوچیز کیسی کہ اوسمیں ہے پس اگر کھولدیتا اوسکو اللہ تعریف کرتی اللہ کو اگر برست مینہ کہتی بار الہی می پانی نفع دینی والا نقل کی ہیں ابوداود و نسائی اور ابن ماجہ اور شافعی نی اور لفظ واسطی شافعی کی یہہ

وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا تھلکنا بعذابک وعافنا قبل ذلک رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جبکہ سنتی آواز گرجنی کی اور صاعقہ گرتی گرجنی بجلی کا کہتی بار الہی ما کو ساتھ غضب اپنی کی اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھ عذاب اپنے کی اور عافیت دین کہ ہمکو یعنی ما کو ساتھ عافیت کی پہلی اس سے یعنی پہلی اور ترقی عذاب سے نقل کی یہہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عبد اللہ بن الزبیر انہ کان اذا سمع الرعد ترک الحدیث وقال سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملئکۃ من خیفتہ رواہ مالک روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے یہہ کہ وہ تھی جب سنتی آواز گرجنی کی چھوڑ دیتی بات کرنی اور کہتی پاک ہے وہ ذات کہ تسبیح کرتا ہی رعد ساتھ تعریف اوسکی کی اور فرشتی خوف اوسکے سی نقل کی یہہ مالک نی **ف** رعد نام فرشتی کا ہی کہ بادل اوسکی ہدایت سے گرجتا آواز تسبیح اوسکی ہی اور تا ہی ابن عباس سے کہ تھی ہم حضرت عمر کی ساتھ سفر میں پس پہنچا ہمکو گرجنا اور بجلی چمکنی اور سرک پس کہا ہمکو کعب نے جو کوئی کہی جسوقت کہ سنی گرجنی کو سبحان من یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ تین بار عافیت دیا جاتا اوس سے پس کہا نہیں یہہ پس عافیت دینی گئی ہم نرع باللہ الحمد واخرہ ظاہر ہوا باذنہ تمام ہوا ربع اول صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۸

فہرست جلد دوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوۃ المصابیح

۲	**کتاب** جنازون کا	۱۵۳	**باب** دیکھنی چاند رمضان کا	۲۸۷	**باب** استغفار و توبہ کا
ایضاً	**باب** پوچھنی بیمار کا اور ثواب بیمار کیا	۱۵۷	**باب** مسائل متفرقہ روزون کا کہ اونمین سے بیان سحر کا	۳۰۰	**باب** بیچ بیان اون حدیثون کی کہ متعلق پہلی باب کے ہین
۲۳	**باب** آرزو کرنی موت کا اور فضیلت یاد کرنی اوسکی کا	۱۶۱	**باب** پاک کرنی روزون کا غیبت وغیرہا سے	۳۰۵	**باب** اون دعاون کا کہ پڑہی وقت صبح شام کے
		۱۶۱	**فصل** فاسد ہونی روزہ کی اور قضا کفارہ لازم آنی کے	۳۱۷	**باب** دعاون متفرق کا بیچ وقتون مختلف کی
۳۰	**باب** اوسچیز کا کہ کہی جاتی ہی نزدیک اوسکی کہ حاضر ہوئی اوسکو موت	۱۶۴	**فصل** بیچ بیان کفارہ اور ساقط ہونی کفارہ کے	۳۲۸	**باب** پناہ مانگنی کا
۴۰	**باب** بیچ بیان غسل میت کے اور کفن اوسکی	۱۶۵	**فصل** بیچ بیان چیزون توڑنیوالیون روزہ کی اور فقط قضا اونکے	۳۳۴	**باب** اون دعاؤنکا کہ جامع ہین
۴۵	**باب** چلنی کا ساتھہ جنازی کی اور نماز پڑہنے کا اوسپر	۱۶۶	**فصل** مکروہات اور غیر مکروہات روزی کے	۳۴۲	**کتاب** حج کا
۵۶	**باب** دفن کرنی مردون کا	۱۶۷	**فصل** اوچیزونکی کہ روزہ توڑنا درست ہی اون کی سبب سی	۳۵۱	**باب** احرام باندہنی کا اور لبیک کہنی کا
۶۶	**باب** رونی کا میت پر	۱۷۴	**باب** روزہ مسافر کا	۳۵۵	**باب** قصہ حجۃ الوداع کا
۶۱	**باب** زیارت کرنی قبرون کا	۱۷۶	**باب** بیچ بیان قضا روزی کی	۳۶۵	**باب** داخل ہونیکا مکی مین اور طواف کرنی کا
۸۴	**کتاب** زکوۃ کا	۱۷۸	**باب** روزہ نفل کا	۳۷۳	**باب** بیچ ٹہیرنی کی مکہ عرفہ مین
۹۷	**باب** اوسچیز کا کہ واجب ہوتی ہی اوسمین زکوۃ	۱۸۷	**باب** بیچ بیان تمیز اور لواحق باون پہلی کی	۳۷۶	**باب** پہرنی کلوخات و مزدلفہ سی
۱۰۶	**باب** صدقہ فطر کا	۱۹۰	**باب** لیلۃ القدر کا	۳۸۰	**باب** پہینکنی کنکریون کا مناروں پر
۱۰۸	**باب** وسشخص کا کہ نہین حلال ہی اوسکو زکوۃ کہانی اور لینی	۱۹۴	**باب** اعتکاف کا	۳۸۲	**باب** ہدی کا
۱۱۳	**باب** وسشخص کا کہ نہین درست سوال کرنا اوسکو اور اوسشخص کا کہ درست ہی اوسکو	۱۹۹	**کتاب** فضیلت قرآن کا	۳۸۷	**باب** سر منڈانی کا
		۲۲۹	**باب** بیچ بیان متعلقات پہلی باب کی	۳۸۸	**باب** حدیثون متعلقات پہلی باب کی کا
۱۱۹	**باب** فضیلت خرچ کرنی مال کا اور برای بخل کا	۲۳۶	**باب** اختلافات قرآن کا	۳۹۰	**باب** خطبہ کا دن نحر کی اور پہینکنی کنکریونکا تشریق کے
۱۲۹	**باب** فضیلت صدقہ کا	۲۴۴	**کتاب** دعاؤن کا	۳۹۷	**باب** اون چیزونکا کہ بچی اون سی محرم
۱۴۰	**باب** بہترین صدقہ کا	۲۵۲	**باب** ذکر خدا کا اور نزدیکی حاصل کرنیکا طرف خدا کی	۴۰۲	**باب** اسکا کہ بچی محرم شکار سی
۱۴۴	**باب** اوسچیز کا کہ خرچ کرنی عورت اپنی خاوند کے مال مین سے	۲۶۲	**کتاب** بیچ بیان ماموں اللہ تعالی کی	۴۰۶	**باب** روکنی محرم اور فوت ہوجانی حج کا
۱۴۶	**باب** اوس شخص کا کہ بیوی صدقہ دی ہوئی اپنی کو	۲۷۹	**باب** ثواب کہنی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا	۴۰۹	**باب** بیچ بیان حرمت مکہ کی کی
۱۴۷	**کتاب** روزہ کا			۴۱۴	**فصل** بیچ بیان مسائل متفرقہ حج کی اور اسمین فصل ہی ترکیب
				۴۱۸	**فصل** دعائین حج کی
				۴۲۲	**باب** حرم مدینہ کا
				۴۲۶	**فصل** فضائل مدینہ منورہ کا

دوسری اور تیسری جلد کی فہرست اون جلدون کے اخیر مین ہی

الله نور السموات والارض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح

مشکوٰۃ باسم جمل النجوم مصابیح وفصلی مرکبان جنیہ فی مشکوٰۃ صدور الصحابۃ کالمصابیح علی طبع کتاب بالاشراف مظاہر
حق مزینہ مشکوٰۃ المصابیح للعالم الکامل مذکرۃ الحق مدین تکملۃ الماخرین الذی انبیاء الیہ بالبنان نائب

مشکوٰۃ المصابیح

سوال ازمن رجعت الیہ رکائب الاستفتاء والاستفسار وانتہت الی جنابہ ریاسۃ الحدیث والافتاء فی الافطار وغیرہ
بلیس بالقلوب القابیۃ مجلسۃ بجمیع الدانیۃ والقاصیۃ مولانا المولوی محمد قطب الدین الدہلوی امت برکاتہ

مطبع واقع مراد آباد هاشمی میرٹھ هاشمی مطبع

بسم الله الرحمن الرحيم

کتاب الجنائز کتاب بیچ بیان جنازونکی **ف** جنائز جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتھہ زیر جیم کی اور زبر جیم کی معنی میت کی کہ تخت پر ہو اور ساتھہ زیر کی فصیحہ ہی اور بعضون نی کہا کہ جنازہ ساتھہ زبر جیم کی معنی میت کی اور زیر سی معنی تخت کی کہ جسپر میت کو رکھکر لیجاتی ہین اور بعضون نی بالعکس کہا ہی یعنی جنازہ جیم کی زیر سی میت کو کہتی ہین اور جیم کی زبر سی تخت کو کہتی ہین بیچ بیچ **باب عیادۃ المریض وثواب المرض** باب ہی بیچ بیان پوچھنی بیمار کی اور ثواب بیمار کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اطعموا الجائع وعودوا المریض وفکوا العانی** رواہ البخاری روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہلاؤ بہوکی کو یعنی مضطر اور مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیمار کو اور چھڑاؤ قید کی یعنی دشمن کی ہاتھہ سی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ سب اوامر ارشاد وجوب علی الکفایہ کی ہین پس اگر ایک بجالاوی ساقط ہوتا ہی گناہ اور ونکی ذمہ سی لیکن تاہم سنت اور باعث ثواب ہے اور اگر کوئی بہی بجانہ لاوی سب گنہگار ہونگی کذا ذکر علی آو حضرت شیخ رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ بہوکیکو کہلانا سنت ہی اگر خود مضطر یعنی ہلاکت کو پہنچی اور فرض ہی اگر مضطر کو پہنچی اور فرض کفایہ ہی اگر متعین نہو کوئی یعنی مثلاً ایک شہر مین کئی آدمی ذی مقدور ہون اور فرض عین ہی اگر متعین ہو یعنی مثلاً ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور رہتا ہو اور اور مفلس ہون اور بیمار پرسی بہی سنت ہی اگر کوئی خبر گیران بیمار کا ہو اور واجب ہے اگر کوئی خبر گیران اوسکا نہو + **وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام وعیادة المریض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشمیت العاطس** متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق مسلمان کی مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیمار کا اور ساتھہ جانا جنازہ کی اور قبول کرنا دعوتکا اور جواب دینا چھینک والیکا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ پانچون باتین فرض کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ بہی حقوق اسلام سی ہی چنانچہ آگی حدیث مین آویگا لیکن یہہ سنت افضل فرض سی ہی اس لیی کہ اسمین تواضع ہی اور سبب ہے ادا واجب کا اور پوچھنا بیمار کا اور ساتھہ جانا جنازہ کی اور اہل بدعت مستثنی ہین النسی یعنی روافض وغیرہ کی نہ خبر پوچھی نہ اونکی جنازہ کی ساتھہ جاوی اور قبول کرنا دعوتکا یعنی اگر کوئی بلاوے مدکر نیکی لیی تو قبول کر آور جاوی اور بعضون نی کہا کہ ضیافت کی لیی بلاوی تو حاضر ہو وی بشرطیکہ اوسمین گناہ نہو اور امام غزالی نی کہا کہ جو کہانا ازراہ مفاخرت اور نام ونمود کی پکاوین نہ قبول کری اور سلف یعنی صحابہ اور اگلی علماء مکروہ رکہتی تہی اوسکو اور جواب دینا چھینک والیکا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہے

ز بسکی جواب مین کہی یرحمک اللہ لکہا ہی شرح السنۃ مین کہ یہہ سب حق اسلام کی ہین برابر ہین انمین سب مسلمان نیک ہی اور بد بہی یعنی گنہگار غیر متبدع گمرا
حاصل کیا جاوی نیک ساتہہ نشاشت اور مصافحہ کی نہ فاجر علی الاعلان گنہ کرنیوالا بدع شرح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ
فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
در روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق مسلمان کی مسلمان پر چہہ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ ای رسول خدا کی فرمایا
جبوقت کہ ملاقات کر تو مسلمان سی پس سلام کر اوسپر اور جبوقت بلاوی تجکو یعنی مدد کرنیکی لیی یا ضیافت کی لیی پس قبول کر اور جبوقت خیر خواہی چاہی تجسی
پس خیر خواہی کر واسطی اوسکی اور جبوقت چھینکے پیر الحمد اللہ کہی پس جواب دے اوسکو یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو پس پوچہہ اوسکو اور جبوقت مرجاوی
تو پیچہا جاوی اوسکی یعنی نماز و دفن کی لیی روایت کی اسکو مسلم نی **ف** اور جب بیمار ہو پس پوچہہ اگرچہ ایکبار رہوا اور یہہ خوشہور ہی کہ بعض اوقاتین عیادت بیمار
کی واجب ہی کہہ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہی اور اس حدیث مین بیان خیر خواہی کا زیادہ ہی اور انمین حقوق مسلمان کی مسلمان پر چہہ فرمائی اور اوپر کی حدیث
مین پانچ پس مراد حصر نہین ہی حقوق مسلمانکی بہت ہین ہر مقام مین کچہہ کچہہ انمین سی بیان فرمائی ہین اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ یہہ احکام وحی مین بتدریج
یعنے بہیر بہیر کر نازل ہوئی ہون یعنی پہلی پانچ نازل ہوئی ہون پہر چہہ بدع شرح **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَہَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ
الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَہَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّہَبِ
وَعَنِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْمِیْثَرَۃِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّیِّ وَاٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّۃِ فَاِنَّہٗ مَنْ شَرِبَ فِیْہَا فِی الدُّنْیَا
لَمْ یَشْرَبْ فِیْہَا فِی الْاٰخِرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے سات چیز دینکا اور منع فرمایا سات چیز دینسی حکم کیا ہمکو ساتہہ عیادت بیمار کی اور جانیکی ہمراہ جنازہ کی اور جواب دینے چھینکنی والیکی اور جواب دینی
سلام کی اور قبول کرنی بلانیوالیکی اور سچا کرنی قسم کہانیوالیکی اور مدد کرنی مظلوم کی اور منع فرمایا ہمکو پہنی انگوٹہی سونیکی اور پہنی ریشم کیسی اور اطلس
کی سی اور دیبا کی کیسی اور استعمال کرنی زین پوش سرخ کیسی اور کپڑی قسی کیسی اور منع فرمایا استعمال کرنی باسن چاندی کی کیسی اور ایک روایت مین
ہی مینی سی چاندیکی باسن مین اسلیی کہ تحقیق جو شخص پیویگا اوسمین دنیا مین نہ پیویگا اوسمین بیچ آخرتکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سچا کرنی
قسم کہانیوالیکی یعنی اگر کوئی شخص قسم کہاوی ایک امر آئندہ پر اور تو قادر ہو اوپر پوری کرنی قسم اوسکی اور اوسمین گناہ نہو مثلاً اگر قسم کہاوی کہ مین تجسی
جدا نہین ہونیکا یہان تک کہ کر تو ایسا کام اور تو قادر ہو اوسکی کرنی پر پس کرتا کہ اوسکی قسم ٹوٹی نہین اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ اگر کوئی کسیکو
قسم دلاوی کہ بحقی خدا کی قسم یہہ کام کر تو مستحب ہے اوسکو کہ کری وہ کام و اعلی تعظیم نام پروردگار کی اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنی مظلوم کی واجب ہی
بفعل ہی اسمین مسلمان اور ذمی اور کبہی ہوتی ہی مدد ساتہہ قول کی اور کبہی ساتہہ فعل کی اور میثرہ اوس زین پوش کو کہتی ہین کہ روئی ہوتی ہی
ہے اوسمین اور اوسکو زین پر ڈالکر بیٹہتی ہین اوسکو نمد زین کہتی ہین حادات عجم سے ہی کہ وہ ازراہ تکبر کی حریر و دیبا وغیرہ سی بناتی ہین پس وہ اگر حریر
کا ہو بہر رنگ کا حرام ہی اور اگر حریر کا نہو اور ہو سرخ تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین اور قسی نام ایک کپڑیکا ہی کہ ریشم اور کتان سی بنا جاتا ہی منسوب
ہے قس کی کہ وہ ایک قریہ ہی مصر کا اور استعمال کرنی چاندیکی باسن سی منع فرمایا اور یہی حکم سونیکی باسن کا ہی بلکہ اس سی بہی زیادہ گناہ ہی اوسکا

استعمال کرنا اور یہہ چیزین جو مذکور ہوئین مردونکو منع ہین سوای باسن چاندیکی کہ مردون اور عورتون کو دونون کو استعمال اونکا درست نہین اور نہ پیوی گا اوسمین آخرۃ مین ظاہر تر یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ دونیا کا نہین آخرۃ مین مدت عذاب اپنی کیلئے وقت اور حساب کی یا جنت مین ایک مدت تک نہین پہنی کا پہر پیوی گا اور ایسی ہی مراد نہ پہنی ریشم سی ہی اس حدیث مین من لبس فی الدنیا لم یلبس فی الآخرۃ اور ایسی ہی نہ پینی شراب سی اس حدیث مین من شرب فی الدنیا لم یشربہا فی الآخرۃ ۱۲ ع وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع رواہ مسلم

اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مسلمان جو وقت پوچہتا ہی بہائی اپنی مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہی بیچ میوہ خوری بہشت کی یہانتک کہ پہری روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی بسبب سعی کرنیکی طرف عیادۃ بیمار کی لائق جنت اور میوی خوری اوسکی کی ہوتا ہی ۱۲ ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول یوم القیمۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العلمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العلمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العلمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ لوجدت ذلک عندی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی فرماوی گا دن قیامت کی ای بیٹی آدم کی بیمار ہوا مین پس نہ پوچہا تونی مجکو کہیگا ای رب میری کسطرح پوچہتا مین تجکو اور تو پالنی والا ہی عالمون کا یعنی اور پاک ہی بیماری سی فرماوی گا اللہ تعالی کیا نجانا تونی کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس پوچہا تونی اوسکو کیا نہ جانا تونی یہہ کہ اگر پوچہتا تو اوسکو البتہ پاتا مجکو نزدیک اوسکی یعنی رضامیری ای بیٹی آدم کی کہانا مانگا مینی تجسی پس نہ کہلایا تونی مجکو کہیگا ای رب میری کسطرح کہلاتا مین تجکو اور تو ہی پالنی والا عالمون کا یعنی اور تو کسیکا محتاج نہین فرماویگا اللہ تعالی کیا نہ جانا تونی یہہ کہ کہانا مانگتا تجسی بندی میری فلانی نی پس نہ کہلایا تونی اوسکو کیا نہ جانا تونی یہہ کہ اگر کہلاتا اوسکو البتہ پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میری ای بیٹی آدم کی پانی مانگا مینی تجسی پس نہ پلایا تونی مجکو کہیگا ای رب میری کسطرح پلاتا مین تجکو اور تو پالنی والا عالمون کا ہی یعنی تجکو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجسی بندی میری فلانی نی پس نہ پلایا تونی اوسکو کیا نہ جانا تونی یہہ کہ اگر پلاتا اوسکو پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میری روایت کے یہہ مسلم نی ف عیادۃ مریض کے کرنیمین اللہ تعالی نی فرمایا کہ اگر عیادۃ نہ کرنا پاتا مجکو نزدیک اوسکی اور پلانیکی اور پلانیکی حمین فرمایا پاتا ثواب اوسکا نزدیک میرے اس سے معلوم ہوا کہ عیادۃ افضل ہے کہلانی اور پلانی سی ۱۲ ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی اعرابی یعودہ وکان اذا دخل علی مریض یعودہ قال لا باس طہور ان شاء اللہ فقال لہ لا باس طہور ان شاء اللہ قال کلا بل حمی تفور علی شیخ کبیر تزیرہ القبور فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنعم اذا رواہ البخاری

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئی ایک گنوار کی پاس اوسکی پوچہنی حال بیماری اوسکیکی اور تہی حضرت جب جاتے بیمار پر کہ پوچہین اوسکو فرماتی نہین کچہہ ڈر یعنی غم کہا اس بیماری سی ہمارے لیئے کہ پاک کرنیوالی ہی ہمارے یعنی گناہونسی اگر چاہی اللہ پس فرمایا حضرت نی واسطی اعرابی کی نہین کچہہ ڈر پاک کرنیوالی ہی یہہ بیماری اگر چاہی اللہ کہا گنوار نی ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہے کہ جوش مارتی ہی بوڑہی بڑی پر بلاویگی یہہ تپ اوسکو قبر تنگ

یعنے مارڈالیگی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہان اسیطرحسی ہوگا اب روایت کی یہہ بخاری نے **ف** اس حدیث سی کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لیگئی تعلیم ہی امت کی لیی کہ ادنی ادنی کی خبر پرسی کیا کرین اور ہان اسیطرحسی ہوگا یعنی غصی ہوئی حضرت اوسپر کہ مینے ایسا ثواب بیمار کیا بیان کیا اور راہ صبر وشکر کی بتائی اور باوجود اسکی تونے انکار اس نعمت کا کیا تو اب یون ہی ہوویگا جسطرح تو کہتا ہی اسلیے کہ نہین ہی جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اوس نعمت سی اور احتمال ہی کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علمانی کہا ہی کہ ظاہر یہہ ہے کہ مسلمان تہا لیکن بیوقوف اوجہلہ گنوار تہا بسبب شدت درد کی بیتاب ہوکر اسطرح کہہ بیٹہا ۔ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سی کوئی آدمی ہیرتی اوسپر داہنا ہاتہہ اپنا پہر فرماتی دور کر بیماریکو ای پروردگار آدمیونکی اور شفا دی تو ہی شفا دینیوالا نہین شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نہچہوڑی کسی بیماری کو روگ کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعنها** قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ جسوقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی یعنی کسی عضو کی بدن اپنی سی یعنی جب کوئے عضو دکہنا کسیکا یا ہوتا پہوڑا یا زخم کہتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرکر ساتہہ اونگلی اپنی کی برکت حاصل کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کی یہہ مٹی زمین ہمارے ملے ہوئی تہی ساتہہ لعاب بعضی ہمارے کہتی ہین ہم یہہ تاکہ شفا دیا جاوی بیمار ہمارا ساتہہ حکم پروردگار ہمارے کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک اونگلی پر لگاتی اور رکہتی اوسکو خاک پر پہر رکہتی اونگلی خاک آلودہ اوپر جگہہ درد کی اور پہیرتی جاتی اوسکو اوس جگہہ اور پڑہتی بسم اللہ آخر تک اور یہہ ایک سے اسرار الٰہی سی ہیچ علاج بیماروں اور زخمون کی اس سہ کو حضرت ہی جانتی ہونگی ہماری عقلین قاصر ہین اسکی معلوم کرنی سی لیکن قاضی بیضاوی نے ازراہ احتمال کی بیان کیا ہی کہ طب سے معلوم ہوتا ہی کہ لعاب دہن کو تاثیر ہی ہیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بہی تاثیر ہی ہیچ حفظ مزاج کی حتی کہ لکہا ہی حکمارنے کہ ساذکو چاہی کہ گہیہہ خاک اپنی وطن کی ساتہہ رکہی اور تہوڑی سی پانیکی ہاسن مین ڈالدی اور وہ پانی پیتا رہی تا امن مین رہی تغیر مزاج سی پس اسلیے حضرت یہہ فعل کرتی ہون اور اور بہی شارحین نے وجہین اسکی بیان کی ہین یہہ سب احتمالات ہین حقیقت وہی ہی جو پہلی مذکور ہوئی اور کہا اشرف نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جائز ہونی رقیہ یعنی منتر کے جبتک کہ اوسمین کوئی حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کی اور منتر کسی زبانکا ہو بندی ہو یا ترکی یا عربی جب تلک معنی اوسکی معلوم نہون پڑہنا درست نہین کہ شاید الفاظ کفر کی نہون مگر ایک منتر بہجو کا حدیث مین آیا ہی بسم اللہ شجۃ وتمیۃ آخر تک پڑہنا اوسکا درست ہی اگرچہ معنی اوسکی معلوم نہین ۱۲ شرح ۔ **وعنها** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعُهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتی دم کرتی اپنی پر معوذات اور پہیرتی اپنی پر ہاتہہ اپنا یعنے جہانتک پہنچ سکتا ہاتہہ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوئی اوس بیماریمین کہ وفات کیی گئی اوسمین بہی مین دم کرتی حضرت پر معوذات کہ تہی حضرت دم کرتی اور پہیرتی مین ہاتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اسطرح کہ مین پڑہتی معوذات اور حضرت کی ہاتون پر دم کرتی اور دونو ہاتہہ اونکی بدن

مبارک پر پھیرتی تھل کی یہہ بخاری و مسلم نی و ایک روایت مسلم کی مین ہے کہ کہا حضرت عائشہ نی نبی حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گھر والون مین سی دم کرتی او سپر معوذات

ف معوذات سی مراد قل اعوذ برب الفلق او قل اعوذ برب الناس ہین لفظ جمع کا باعتبار آیتون کی کہا یا اقل جمع کی دو ہین یا دو سورتین یہہ اور تیسری قل ہو اللہ ان تینون کو معوذات کہا تغلیبا اور مقدمی ہے ت ہی او بعضون نی کہا قل یا ہی آیمین داخل ہی اور مسلم کی دوسری روایت مین ذکر ہا تہہ پھیرتا ہون سے پس احتمال ہی کہ پھیرتی ہون حضرت لیکن ذکر اس لیی کیا کہ دم کرنی سی پھیرنا انہون کا آپ ہی سمجھا جاویگا اور احتمال یہہ بھی ہی کہ حضرت ترک کرتی ہون اوسکو کبھی او اکتفا کرتی ہون دم کرنی پر او ظاہر تر اول ہی ہی او اولی بھی ہی کہ دونون باتین کری او اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ

کرنا مداوا کی انتین پر دم کرنا سنت ہی ع **وعن** عثمان بن ابی العاص انہ شکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا یجدہ فی جسدہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضع یدک علی الذی یالم من جسدک وقل بسم اللہ ثلثا وقل سبع مرات اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر فقال ففعلت فاذھب اللہ ما کان بی رواہ مسلم اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے یہہ کہ اونہون نی شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک درد کی کہ پاتی ہی اوسکو اپنی بدن مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکھہ ہاتھہ اپنا اوس جگہہ پر کہ دکھتی ہی بدن تیرا پس او کہہ بسم اللہ تین بار او کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ عزت اللہ کی او قدرت او سکی بُرائی اوس چیز کی سی یعنی درد کی سی کہ پاتا ہون مین اب اوڑ دیا ہون مین یعنی زیادتی اوسکی سی آیندہ کو کہا عثمان نی پس کیا مین نی پس دور کی اللہ نی وہ بیماری کہ نہی مجھی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان جبرئیل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اشتکیت فقال نعم قال بسم اللہ ارقیک من کل شیء یوذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ جبرئیل آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا ای محمد کیا بیمار ہی تو پس فرمایا حضرت نی کہ ان کہا جبرئیل نی ساتھہ نام خدا کی افسون پڑھتا ہون تجھہ پر ہر چیز سی کہ ایذا دی تجھکو بُرائی ہر شخص کی سی یا آنکھہ حسد کرنیوالی کی سی اللہ شفا دی تجھکو ساتھہ نام اللہ کی منتر پڑھتا ہون تجھپر نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ من شر کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ ویقول ان ابا کما کان یعوذ بھا اسمعیل واسحق رواہ البخاری وفی اکثر نسخ المصابیح بھما علی لفظ التثنیۃ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتی حضرت حسن او حضرت حسین رضہ کو ساتھہ اس دعا کی پناہ مین دیتا ہون مین تمکو ساتھہ کلمات اللہ تعالی کی کہ پوری ہین بُرائی ہر شیطان کی سے اور ہر جانور زہریلی مارڈالنی والی کیسی اور ہر آنکھہ نظر لگانیوالی کیسی اور فرماتی حضرت کہ تحقیق باپ تمہاری یعنی حضرت ابراہیم پناہ مین دیتی تھی ساتھہ ان کلمات کی اسمعیل و اسحق کر روایت کی یہہ بخاری نی او بیچ اکثر نسخون مصابیح کی لفظ بھما کا ساتھہ ضمیر تثنیہ کی ہی **ف** مراد کلمات اللہ تعالی کیسے باسمعلومات اوسکی ہین یا نام پاک اوسکی یا کتابین اوسکی اور ہر شیطان سی یعنی ہر سرکش اور حد سی بڑہ جانیوالی بُرائی سی خواہ وہ جنات مین سی ہو یا آدمیون مین سے یا جانورون مین سے اور ہامہ اوس جانور زہریلی کو کہتی ہین کہ جسکی کاٹی سی آدمی مرجاوے مانند سانپ وغیرہ کی اور جس زہریلی کی کاٹیسی مرتی نہین اوسکو سامہ کہتی ہین مانند بچھو اور زنبور کی اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتی ہین اور ساتھہ ضمیر تثنیہ کی کہ پھرتی ہی طرف دو کلمون کی کہ جسپر من داخل ہوا ہی لیکن یہہ تکلف ہی سلیمی کہا ہی طیبی نی کہ یہہ بسبب سہو لکھنی والی کی ہی صحیح ساتھہ ضمیر مفرد ہی کی ہی ع ش ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتھہ اوسکی بھلائیکا ہو جاتا ہی وہ مصیبت زدہ ہوتا ہی اوسمین حصول بھلائی کی نقل کی ہی بخاری نے **ف** مصیبت کہتی ہین ہر امر ناخوش کو پس پہنچنا مصیبت کا ہمیشہ ازراہ قہر ہی کی نہین ہی بلکہ کبھی بسبب مہربانی کی بھی ہوتی ہی کہ گناہ چھڑانے ہین اوس سے اگر صبر کری اور راضی رہی اوسپر علامت مہر کی ہی اور اگر جزع فزع کری اور رنجا ہووی علامت قہر کی ہی ۱۲ **وعن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ہم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکہا الا کفر اللہ بہا من خطایاہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین پہنچتا مسلمانکو کوئی رنج اور نہ کوئی دکہہ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا پہنچایا جاتا ہی اوسکو مگر جہاڑتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکے گناہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** معانی لفظ ہم وغیرہ کی پیسین قریب قریب ہین اور فرق ہم وغم مین یہہ ہے کہ ہم امر آیندہ مین ہوتا ہی کہ کوئی امر مشکل درپیش رکہتا ہو اور بقصد کرنی اوسکی رنج کہینچی اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہی حاصل یہہ کہ جسطرح رنج مسلمان کو پہنچی باعث جہڑنی گناہ صغیرہ کا ہوتا ہی ۱۲ ع **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یوعک فمسستہ بیدی فقلت یا رسول اللہ انک لتوعک وعکا شدیدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم قال فقلت ذلک لان لک اجرین قال اجل ثم قال ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط اللہ بہ سیاتہ کما تحط الشجرۃ ورقہا متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا گیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور حضرت بخار مین تہی پس اوگرم پایا مینی اوکو تاپہ بنا پر کہا مینی ای رسول خدا کی آپکو ہوتا ہی بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تحقیق مجہی بخار ہوتا ہی مانند بخار دو شخصون کی تم مین سی کہا ابن مسعود نے پس کہا مینی یہہ اسواسطی کہ ہو واسطی تمہاری دگنا ثواب پس فرمایا کہا ان پہر فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ پہنچی اوسکو ایذا مرض سے اور وہ چیز کہ غیر اوسکی مگر دور کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی گناہ اوسکی جیسیکہ جہاڑتا ہی درخت پتی اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشۃ قالت ما رایت احدا اشد علیہ الوجع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی کسیکو کہ بیماری اوسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمارے سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعنہا** قالت مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین حاقنتی وذاقنی فلا اکرہ شدۃ الموت لاحد ابدا بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی اوہنین عائشہ سے کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان جگنی میری کی اور نہوڑی میری پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موتکی واسطی کسیکی کبہی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی وفات ہوئی حضرت کی اوس حالمین کہ تکیہ کئی ہوئی تہی مجہپر پس مین خوب جانتی ہون شدت موت اوسکیلیے پس نہین مکروہ جانتی مین الخ یعنی مین گمان کرتی تہی پہلی کہ سختی موت کی ہوتی ہی بسبب کثرت گناہون کی پس جب دیکہی مینی سختی حضرت کی وفات کی جانا میرے کہ سختی موت کی نہین ہی علامت بری ہونی خاتمہ کی بلکہ وہ ہوتی ہی واسطی بلند ہونی درجات کی اور آسانی موت کی نہین ہے بزرگی والا حضرت کو بطریق اولی ہوتی ع **وعن** کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الخامۃ من الزرع تفیئہا الریاح تصرعہا مرۃ وتعدلہا اخری حتی یاتیہ اجلہ ومثل المنافق کمثل الارزۃ المجذیۃ التی لا یصیبہا شیء حتی یکون انجعافہا مرۃ واحدۃ متفق علیہ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کی مانند مثل پتہی نرم نازہ کہیتی کی ہی جہکاتی ہین اوسکو بادین گرا دیتی ہین اوسکو کبہی اور سیدہا کر دیتی ہین کبہی یہانتک کہ آتی ہی اوسکو موت یعنی اسیطرح مسلمان کو کبہی

اور دیتا ہی حادثہ ضعف اور بیماری کا اور کبھی سیدھا اور درست کر دیتی ہی تندرستی اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کی ہی کہ محکم اور ثابت ہوتا ہی کہ نہیں پہنچتے اوسکو کوئی چیز یعنی بسبب باؤ کی نہ جھکتا ہی نہ گرتا ہی یہان تک کہ ہوتا ہی اکھڑنا اوسکا ایکدفع یعنی اسیطرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہی بغیر ضعف اور بیماری کی ایکبارگی ہی کہ پڑتا ہی اور مرتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مومن نہین خالی ہوتا بیماری سی یا کسی مال سے یا ذلت سے اور یہہ سب علامتین سعادت کی ہین لیکن بشرطیکہ صبر اور رضا اور تسلیم کی اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہین بیماریان یہانتک کہ حاصل ہو اونکو کفارہ اور ثواب ۞ ش ۞ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّیْحُ تُمِیْلُهٗ وَلَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ یُصِیْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰی تَسْتَحْصِدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل کھیتی کے کہ ہمیشہ رہتی ہین ہوا اوس کھیتی کو جھکاتی اوسکو اور ہمیشہ رہتا ہی مومن پہنچتے ہے اوسکو بلا اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کی ہی کہ نہین ہلتا یہانتک کہ اوکہا جاتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی اسیطرح منافق کو ہلاکر مینہچی ہی دنیا مین تاکہ نہ ہلکا ہو عذاب سی عقبی مین ۞ ش ۞ **وعن** جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَالَكِ تُزَفْزِفِیْنَ قَالَتِ الْحُمّٰی لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّی الْحُمّٰی فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ كَمَا یُذْهِبُ الْكِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آنحضرت لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کی پاس پھر فرمایا کیا ہی واسطے لرزی کانپتی ہی کہا اوسنی تب ہی برکت دی اللہ اوسمین پس فرمایا حضرت نی مت برا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کی جسطرح دور کرتی ہی بھٹی میل لوہی کا نقل کی یہہ مسلم فی **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دور کرتا ہی مومن سی تمام خطائین اوسکی بسبب تپ ایک شب کی اور ابو داود روایت کی ہی کہ تپ ایک رات کی ہیا تی ہی گناہ ایک برس کی ۞ ش ۞ **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی یعنی قوت ہوتی ہی اوس سی بسبب اوسکی نوافل واوراد لکھا جاتا ہی واسطے اوسکی مانند اوس چیز کی کہ عمل کرتا تہا گھر مین تندرست نقل کی یہہ بخاری فی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہی اور بہاگتا نہین اور اوسمین مرجاتا ہی ثواب شہید کا سا پاتا ہی اور طاعون کہتی ہین مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہوجاتی ہی بسبب اوسکی ہوا اور مزاج اور بدن اور بعضون نے کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتی ہین کہ جسم بھر جاتی ہین بدن پر مثل جگہون مین مانند پھلون وغیرہ کی اور گرداون کی سیاہی ہوتی ہی یا سبزی یا سرخی ۞ ش ۞ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید پانچ ہین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سی مرے یعنے دستون اور استسقاء وغیرہا سی تیسرا ڈوبی والا بدون انتسبا کی چوتھا دیوار یا چھت کی نیچی دبی والا پانچوان شہید بیچ راہ خدا کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** ڈوبی والا ظاہر یہہ ہی کہ درجہ شہادت کا اوس ڈوبی والی کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کی کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید اخیر ہی کا ہی اور ادنی حکمی ہین یعنی اونکو بھی ثواب شہید ونکا سا ملتا ہی جانا چاہیے کہ شہید حکمی کہ وارد ہوئی ہین حدیثون مشہورہ مین بہت ہین جمع کیا ہی اونکو سیوطی وغیرہ نی پانچ تو ہی ہین جو مذکور ہوئی اور اور یہہ ہین ذات الجنب والا اور جو جل کر مری اور عورت جو مری ساتھہ جمع کی یعنی پیٹ سی یا جنگر یا بارہ اور عورت کہ

مری تل سی حتی تک یا دو چٹانی تک اور سہل والا یعنی دق والا اور مسافر ہو مسافر کر گر پڑی سواری پر سی اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرابط یعنی نگہبانی
کرنیوالا سرحد اسلام پر اور گر پڑی والا گڑہی مین اور جسکو کہا جاوین درندی یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوی واسطی مال اپنی کی یا اہل یا دین یا خون
اپنی کی یا مظلمہ کی یعنی حق کی اور میت اللہ کی راہ مین یعنی جو جہاد مین اپنی موت سی مر جاوی اور رغبت کرنیوالا شہادت مین کہ مر جاوی پچھونون پر اور حضرت
علی سی روایت ہی کہ جسکو قید کری بادشاہ ارہ ظلم کی پہر مر جاوی قید خانہ مین پس وہ شہید ہی اور جو مارا جاوی ظلم سی پہر مر جاوی اوسی مارنی سی پس وہ
شہید ہی اور جو کوئی مری کو اہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہی اور انس سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ تپ شہادت ہی اور عبادون اجرن سی روایت
ہی کہ کہا اونہون نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کونسا شہید مون مین بزرگ تر ہی اللہ کی نزدیک فرمایا وہ شخص کہ کہڑا ہو طرف دشمن ظالم کی پس کری اوسکو امر بالمعروف
اور منع کری اوسکو منکر سی پس مارڈالی وہ میرا سکو اور ابی موسی سی ہی کہ جسکو چل ڈالی گہوڑا یا اونٹ یا مری کاٹنی سی رہے جانور کی پس وہ شہید ہے
اور ابن عباس سی ہی کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا اور چھپایا محبت کو پہر مر گیا پس وہ شہید ہی اور روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جسکو دبا
رہ کشتی مین اور قی آدمی اوسکو اجر شہید کا ہی اور ابن مسعود سی ہی بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی فی لازم کی غیرت عورتون پر اور جہاد مردون پر پس جسنی
صبر کیا اون عورتون مین سی یعنی سوکن کی ہونی پر ہوگا اوسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جسنی کہی دفعہ پچیس بار
یہہ دعا اللہم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پہر مر جاوی اپنی پر دیا ہی اوسکو اللہ ثواب شہید کا اور روایت ہی ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جسنی عادت
رکھے کی اور روزی رکہی تین دن کی مہینی مین اور نہ بھولی وتر سفر مین اور نہ حضر مین لکہا جاتا ہی اوسکو ثواب شہید کا اور اوسکا شہید ہونا مین جنگل مانی والا
ساتہہ سنت کی نزدیک فساد امت کی اور جو کوئی مری طلب علم مین اور مراد طلب علم سی یہہ ہی کہ مشغول ہو علم کی تحصیل کرنی اور تعلیم کرنی اور تالیف کرنی مین
اور حاضر ہو مجلس علم مین اور جو کوئی جیتا رہی اس حالت مین کہ مدارات کرنیوالا ہو لوگون کی پس وہ شہید ہی اور جو لاوی غلہ طرف مسلمانون کی اور جو کوئی
کماوی اپنی بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنی کی لیوی پس وہ شہید ہی اور مرنث یعنی ہو کر بعد زخمی ہونیکی فائدہ اونہا دی شہید ہی اور ایسی ہی جنبی اگر
مارڈالین اوسکو کافر لڑائی مین اور غریق یعنی جس کے گلی مین پانی پہنس گیا اور مر گیا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو مسلمان اپنی مرض مین پڑہی
دعا رپونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پہر مری اپنی اوسی مرض مین دیا جاتا ہی ثواب شہید کا اور اگر اچھا ہوتا ہی اچھا ہوتا ہے
اسحال مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اوسکی اور آیا ہی کہ تاجر سچا امانت دار شہدا کی ساتہہ ہوگا دن قیامت کی اور جو کوئی مری شب جمعہ مین شہید ہی اور آیا ہی
کہ موذن اللہ اذان دینی والا مانند شہید کی ہی کہ لوٹتا ہو اپنے خون مین اور جب مرتا ہی تو نہین کیڑی پڑتی اوسکی قبر مین اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جسنی درود
بہیجا مجہپر ایکبار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہپر دس بار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر سو بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہپر
سو بار لکہتا ہی اللہ درمیان دونو انکہون اوسکی کی برات یعنی خلاصی نفاق سی اور خلاصی آگ سی اور رکہیگا اوسکو اللہ دن قیامت کی ساتہہ شہیدون
کی اور آیا ہی کہ جو کوئی کہی صبح کو مین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑہی تین آیتین اخیر سورہ حشر کی متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی
ستر ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہین اوسپر شام تک پہر اگر مر جاتا ہی اوس دن مین شہید مرتا ہی اور جو کوئی پڑہتا ہی شام کو ہی ثواب پاتا ہی
اور آیا ہی کہ وصیت کی حضرت نی ایک شخص کو کہ جب پڑوی خوابگاہ اپنی پڑہی اخیر سورہ حشر کا اور فرمایا اگر مری گا تو شہید مری گا اور جو کوئی مرتا ہی کہ
سے شہید ہوتا ہی اور جو کوئی مرتا ہی حج یا عمرہ مین شہید ہی اور جو کوئی مرتا ہی باوضو شہید ہے اور ایسی ہی رمضان کی مہینہ مین یا مری بیت المقدس
کی یا مہینہ مین شہید ہی یا مری دبا یا پیٹ کی بیماری سی اور جسکو پہنچی آفت اور مری وہ صبر کرنیوالا ضرر اور مری بلا پر شہید ہی اور حدیث مقاعد السموات
والارض آخر تک کہ فضیلت اوسکی حدیث مین بہت آئی ہی جو کوئی پڑہی صبح شام شہید ہی یا مرتی نوی برس کا ہو کر یا سیب زدہ یا مرتی اور ماں باپ

اوسکی اوس سے راضی ہون اور بیوی نیکبخت کہ مرجاوی اور خاوند اوسی راضی ہوا اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کری حق اور جو کوئی ذکری سابقہ ایک تکمہ کی یا جلنی کی واسطے مسلمان ضعیف کی شہید ہی شرح باوطوالع الانوار حاشیہ درمختار **وعن عائشۃ قالت سألت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی انہ عذاب یبعثہ اللہ علی من یشاء وان اللہ جعلہ رحمۃ للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پوچھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حقیقت طاعون کی پس خبر دی مجھکو یہہ کہ عذاب ہے بھیجتا ہی اوسکو اللہ اپنی بندون پر جسپہ چاہی اور تحقیق اللہ نی کر دانا ہی اوسکو رحمت واسطی مومنون کی یعنی جو کہ صبر کرتی ہین اوسپر نہین کوئی کہ ہووی طاعون یعنی اوسکی شہر مین پھر رہی ہی شہر اپنی کی صبر کرنیوالا اور طلب کرنیوالا ثواب کا یعنی ثواب سے کی لیتی ہووی یہہ جانتا ہے یہہ کہ نہین پہنچی گی اوسکو مگر وہی کہ لکہی ہی اللہ نی واسطے اوسکی مگر کہ ہوتا ہی واسطے اوسکی مانند ثواب شہید کی روایت کی یہہ بخاری نی **وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون رجز ارسل علی طائفۃ من بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منہ** متفق علیہ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طاعون عذاب ہی بہیجا گیا تہا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اون لوگون پر کہ پہلی تمسی نہی اوسی کو شک ہوا ہی کہ پہلی بات کہی یا دوسری پس جسوقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نجاؤ اوسمین اور جسوقت کہ ہو ایک زمین مین اور ہو تم اوسمین پس نکلو بہاگ کر اوس سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک جماعت بنی اسرائیل سی مراد وہ ہین کہ جنکو کہا گیا تہا ادخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی اونہون نی فرمایا اللہ تعالی نی فانزلنا علیہم رجزا من السماء کہا ابن مالک نی پس بہیجا اللہ نی اون پر طاعون پس مرگئی ایک ساعت مین اون مین سی چوبیس ہزار بڑی بوڑہی اون کی تفسیرون مین بیان اسکا مفصل لکہا ہی اور جانا وبا ن اسلیی منع ہی کہ نفس کو ہلاکت مین ڈالنا لازم آتا ہی اور بہلکے نہین اس لیی کہ تقدیر سی بہاگنا ہی پس ضائطہ وبا مین یہی ہی کہ جہان ہووی وان جاوی نہین اور اگر کہین پہلی سی تہا اور وہان وبا آگئی بہاگی نہین جو کوئی بہاگی کا ذکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مردود ہی وہ اور سوائی وبا کی اور بعضی جگہون مین بہاگنا آیا ہی جیسی کوئی ایک گہر مین ہو اور نکلنا آدمی یا آگ لگ جاوی یا دیوار شہر ہی کی نیچی بیٹہا ہو اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہی بہاگنا وہان سی شرح ؛ **وعن انس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ سبحانہ وتعالی اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ فصبر عوضتہ منہما الجنۃ یرید عینیہ** رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی ہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ پاک ہی وہ اور بلند ہی جسوقت کہ مبتلا کرتا ہون مین بندی اپنی کو ساتہہ دو پیاریون اوسکی کی پہر صبر کرتا ہی دیتا ہون مین اوسکو عوض اون دونون کی بہشت ارادہ کرتی ہی بہضرت دو پیاریون سی آنکہین اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی جسکو اندہا کرتا ہون اوسکو اوسکی عوض مین بہشت دیتا ہون یعنی داخل کرون گا بہشت مین ساتہہ نجات پائی ہوئی یا منازل مخصوصہ دونگا اوسمین پس جو مبتلا ہووی اسمین اوسکو چاہی کہ صبر کری اوظاہر و باطن مین پر انجانی اوسکو اور جانی کو اندہا ہونا از روی غضب الہی کی نہین ہے بلکہ واسطے اوسکی گناہون کی اور بلند ہونی درجات کی اور بچانیکی واسطے سی ہی ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندہا ہوگئی تو فرماتی ہی کہ جو خلوت کہ تمام عمر مین چاہتا تہا اب حاصل ہوئی ہی شرح

الفصل الثانی

فصل دوسرے **عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ** رواہ

الترمذی وابو داود روایت ہی حضرت علی رضی سے کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھے نہیں کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی صبح کی اول دن یعنی وقت پہر کے پہلی پہلی مگر کہ دعا کرتی ہیں اوسکی لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ شام کرے اور نہیں عیادت کرتا اوسکی آخر دن یعنی بعد زوال کے مگر کہ دعا کرتی ہیں اوسکے لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ صبح ہووے ہوتا ہے واسطے اوسکی باغ بہشت میں نقل کیے یہ ترمذی اور ابو داود نے **وعن** زید بن ارقم قال عادنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من وجع کان یعلمنی رواہ احمد و ابو داود اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا عیادت کیے میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب درد کی کہ تھا مجھوں یہ نقل کیے یہ احمد اور ابو داود نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہے عیادت کرنی آنکھوں کے دکھنی میں اور ایک اور روایت میں آیا ہی کہ نہیں بیماریاں میں کہ نہ عیادت کیا جاوے صاحب نکاروں کہ مدد لا یعنی جیسی آنکھ کا دکھنا اور دانت کا درد والا اور دنبل والا انتہی یہ حدیث جامع صغیر میں لکھی ہی پس ان دونوں حدیثوں میں تعارض ہوا تطبیق ان میں یوں دیجاوے کہ نہ عیادت کرے ان کی وہ شخص کہ تکلف کرے واسطے اوسکی بیمار اور گران ہووے اوسکا پس محتاج ہوگا طرف کہولنی آنکھ کے مدد میں اور محتاج ہوگا طرف کلام کرنی کے دانت کی درد میں اوسکے بہت ضرر ہوگا اوسکو اور محتاج ہوگا طرف بیٹھنی کی بھی بیمار پرسا تہ تکلف کے دنبل والا اور جس صورت میں کہ گران نہووے اوسکو پس نہیں مضائقہ عیادت کا حاصل یہ کہ روایت متن کے محمول ہی صورت خیر و براء روایت جامع صغیر کی محمول ہی پہلی صورت پر انتہی مولانا عبد العزیز رحمہ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء وعاد اخاہ المسلم محتسبا بوعد من جھنم مسیرۃ سبعین خریفا رواہ ابو داود اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی پورا اور عیادت کرے بھائی اپنی مسلمان کے البتہ دور کیا جاتا ہے دوزخ سے مقدار مسافت ستر برس کے منقول ہے یہ ابو داود سے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا عیادت کی بھی سنت ہی اور حکم وضو کا شاید اسلیے فرمایا کہ عیادت عبادت ہی اور وضو سے عبادت کا مال و فضل ہوتے ہیں اور اس حال میں دعا کرے گا تو خوب قبول ہوگی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یعود مسلما فیقول سبع مرات اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا شفی الا ان یکون قد حضر اجلہ رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ پوچھے ہووے مسلمان کو پھر کہے سات بار سوال کرتا ہوں میں اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑی کا یہ کہ شفا دی تجکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہی وہ مگر یہ کہ حاضر ہووے اجل اوسکی یعنی یہ مرض لاعلاج ہے روایت کیے یہ ابو داود اور ترمذی نے **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم من الحمی ومن الاوجاع کلھا ان یقولوا بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابراھیم بن اسمعیل وھو یضعف فی الحدیث اور روایت راوی ہیں سے یہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ سکھلاتے تھے صحابہ کو واسطے ہر کے بلا و واسطے ہر شب دن کے یہ کہ کہیں بسم اللہ بڑی کی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بڑی کی ہر رگ جوش مارنی والی کی یعنی بہانی کرنی آگ کی سے اور ہر شر رگ جوش مارنی والی کی سے اور شر آگ دوزخ کی روایت کیا یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانی جاتی حدیث اس سے مگر حدیث ابراہیم بن اسمعیل سے اور وہ ضعیف گنا جاتا ہی حدیث میں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جوش مارنی والی رگ خون ہووے جو خون کی رگ میں پناہ چاہیے اس سے اسلیے کہ جب خون غالب ہووے ہی بیماری پیدا ہوتی ہے کہ تب راہ اور امراض پیدا ہوتے ہیں یہ حدیث ابن سنی نے بسند ضعیف اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نے روایت کی ہے اور بعضے کے ہی اسکی بہ تغیر و اختلاف الفاظ **وعن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اشتکی منکم شیئا او اشتکاہ اخ لہ فلیقل ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمۃ من رحمتک وشفاء من شفائک علی ھذا الوجع فیبرأ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی درداء سے کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھے جو کوئی بیمار ہووے تم میں سے کچھ یا بیمار ہووے واسطے اوسکا پس چاہیے کہ کہی سب بیمار اللہ ہے اپنا اللہ کہ آسمان میں ہے یعنی رحمت اوسکی یا اصل اوسکا یا بڑی سلطنت اوسکی آسمان میں ہی یا وہ ایسا ہے کہ عبادت کیا جاتا ہی آسمان میں جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہی زمین میں پاک ہے نام تیرا یعنی سب نقصانوں سے حکم تیرا جاری ہوتا ہی آسمان میں اور زمین میں جیسا کہ رحمت تیری ہے آسمان میں ہے پس گردان رحمت اپنی زمین میں بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑی اور چھوٹی توبے

پروردگار پاکیزہ دلکا یعنی محبت اور کارسازاونکا نازل کریرحمت یعنی رحمت عظیمہ اپنی رحمت مین سی یعنی جوکہ پھیل رہی ہی ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا مین سی
اس بیماری پر پس بیمار ہوجاوی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** جیسکہ رحمت تیری آسمان مین ہی یعنی سب جگہہ اور سب وہان کی رہنی والون پر
اسکے بخلاف زمین اور زمین والون کی کہ رحمت خاص ہی بعضون پر ہوتی ہی اور بعضون پر نہین یعنی مومنون پر ہوتی ہی نہ کافرون پر اگرچہ رحمت عام
سب پر ہی بسبب قول اللہ تعالی کی رحمتی وسعت کل شی اور رحمت پاکیزہ اون سی مومن ہین پاک شرک سی یا منہی جو کہ بدی ہین بری افعال واقوال سی ؛
ع ؛ **وعن** عبداللہ بن عمر وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل اللھم اشف
عبدک ینکأ لک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی عبداللہ بن عمر وسی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو وقت کہ آوی آدمی عیادت کرنیوالا مریض کی پس چاہیی کہ کہی یا الہی شفا دی بندی اپنی کو ایذا پہنچاوی واسطی تیری دشمن کو یعنی دشمنان دین کو جہاد
کری اور قتل کری یا چلی واسطی خوشی تیری کی طرف جنازہ کی یعنی مانگی یعنی نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** علی بن زید عن امیۃ انھا سالت
عائشۃ عن قول اللہ عز وجل ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ وعن قولہ ومن یعمل سوءا
یجز بہ فقالت ما سالنی عنھا احد منذ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ھذہ معاتبۃ اللہ العبد بما یصیبہ من الحمی والنکبۃ حتی البضاعۃ یضعھا فی ید
قمیصہ فیفقدھا فیفزع لھا حتی ان العبد لیخرج من ذنوبہ کما یخرج التبر الاحمر من الکیر
رواہ الترمذی اور روایت ہی علی بن زید یعنی ابن جدعان سی کہ نقل کی ہی یہ سی یہ کہ اوسنی پوچھی عائشہ سی معنی قول اللہ عزوجل کی کہ اگر ظاہر کروتم وہ چیز کہ وہتہا
دلون مین ہی یا چھپاوو اوسکو حساب کریگا تمسی ساتھہ اوسکی اللہ اور پوچھی معنی قول اللہ تعالی کی اور جو شخص کہ عمل کری برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاویگا
ساتھہ اوسکی یعنی دنیا مین یا عقبی مین پس کہا حضرت عائشہ نی نہین سن پوچھا کسی نی اس مسئلہ کو کسی نی جیسکہ پوچھا تہا یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا
یہہ معاتبہ اللہ بندہ کا ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ پہنچتی ہی اوسکو تپ سی اور رنج سی یہانتک کہ کوئی چیز
مال مین سی رکھتا ہی اوسکو پس تلاش کرتی اپنی کی پس نہین پاتا اوسکو پہر غمگین ہوتا ہی بسبب نہ پانی اوسکی کی دور کیی جاتی ہین اوس سی گناہ اوسکی
بسبب یہی حال ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ بندہ البتہ نکلتا ہی اپنی گناہون سی جیسا کہ نکلتا ہی بھٹی سی سونا اور چاندی سرخ یعنی بسبب پڑنیکی آگ مین نقاد
کے یہہ ترمذی نی **ف** باعث پوچھنی معنی دونو آیتون کا یہہ تہا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہی کہ بندی حساب کیی جاتی ہین دلون کی خطرون اور
اندیشون پر اور دوسری آیت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ لوگ سزا دیی جاتی ہین ہر عمل پر تہوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہہ امر صحابہ پر اور متحیر ہوئی کہ کیا کرین
اسلیئی کہ ممکن نہین پرہیز کرنا اوس سی پس امیسنی حضرت عائشہ سی مطلب ان آیتون کا پوچھا اونہون نی جواب دیا حاصل اوسکا یہہ ہی کہ معنی آیتون کی یہہ
نہین ہی کہ حساب لیگا اللہ مومنون سی تمام دلکی باتون پر اور عذاب کریگا بسبب تمام گن ہون اونکی کی دن قیامت کی بلکہ اس محاسبہ اور جسنہ سی
مراد یہہ ہی کہ بسبب گناہ کی مواخذہ از راہ عتاب کی دنیا مین کرتا ہی کہ بخار اور رنج مین گرفتار کرتا ہی تا پاک ہوجاوین گناہون سی اور معنی عتاب کی یہہ ہین کہ
ایک شخص بنی دوست پر غصہ کری ظاہر مین بسبب کسی بی ادبی کی کہ ہوجاوی اوس سی اور دل مین اوسکی محبت ہو ع ؛ ح **وعن** ابی موسی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصیب عبدا نکبۃ فما فوقھا او دونھا الا بذنب
وما یعفو اللہ عنہ اکثر وقرا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی موسی سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین پہنچتی بندی کو تہوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہی اوس سی یا کم اوس سی

گر بسبب گناہ کی اور وہ گناہ کہ بخشتا ہی اللہ اون سی یعنی بغیر سزا دینے کی اون پر دنیا اور آخرت مین زیادہ ہین اون گناہونسی کہ سزا دیتا ہی اون پر اور پیرے
خصت نی یہہ آیت اور جو چیز کہ پہنچتی ہی تمکو مصیبت سی پس بسبب اوسچیز کی کہ کمایا ہاتھون تمہاری نی یعنی ذاتون تمہاری نی اور معاف کرتا ہی بہت
سے یعنی بہت گناہون سی یا بہت گنہگارون سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مصیبت سی یعنی مرض اور سختی وغیرہما بسبب عمال بد تمہاری کی ہے
یہہ خاص ہی گنہگارون کی لیی اور غیر گنہگارون کو پہنچتی ہی مصیبت واسطی بلند ہونی درجون اونکی لیکن وہ بسبب شامت گناہون ہی کی جانتی ہین
نقل ہی کہ ایک بزرگ کی تسمہ جوتی کو چوہا کتر گیا وہ روتی تہی اور کہتی تہی آہ کیا گناہ کیا ہی مینی کہ سزا اوس کی یہہ پائی مینی بتع ؛ ع ؛ **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا كَانَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ
ثُمَّ مَرِضَ قِيْلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهٖ اُكْتُبْ لَهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ اِذَا كَانَ طَلِيْقًا حَتّٰى اُطْلِقَهٗ اَوْ اَكْفِتَهٗ اِلَيَّ اور روایت ہی
عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جو وقت ہوتا ہی راہ نیک پر عبادۃ سی پہر بیمار ہوتا ہی یعنی اور نہین قادر ہوتا اوس
عبادۃ پر کہا جاتا ہی یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی واسطی فرشتی کی کہ تعین ہی ساتہہ اوسکی یعنی نیکی لکہنی کی لیی لکہہ واسطی اوسکی مانند عمل اوسکی کی جو وقت
کہ تہا تندرست یہانتک کہ تندرست کرون اوسکو یا ملالون اوسکی اپنی طرف یعنی مری **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِيْ جَسَدِهٖ قِيْلَ لِلْمَلَكِ اُكْتُبْ لَهٗ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ
فَاِنْ شَفَاهُ غَسَلَهٗ وَطَهَّرَهٗ وَاِنْ قَبَضَهٗ غَفَرَ لَهٗ وَرَحِمَهٗ رَوَاهُمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو وقت کہ
مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان ساتہہ بیماری کی بیچ بدن اپنی کی کہا جاتا ہی واسطی فرشتی نیکی لکہنی والی کی لکہہ واسطی اوسکی اچہا عمل اوسکا جو کہ تہا کرتا یعنی
پہلے اس بیماری کی پس اگر شفا دی اوسکو اللہ نی دہوتا ہی اوسکو پاک کرتا ہی اوسکو یعنی گناہون سی اور اگر مارتا ہی اوسکو بخشتا ہی واسطی اوسکی اور
رحم کرتا ہی اوسکو نقل کی یہہ دونو حدیثین بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ
وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيْدٌ وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدَةٌ رَوَاهُ مَالِكٌ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر بن عتیک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شہادتین سات ہین سوای ماری جانیکی راہ خدا
مین جو دبا مین مری شہید ہی اور جو ڈوبی شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سی مری شہید ہی یعنی اسسے عار ہو یا دست آوین
وغیرہ ذالک اور جل کر مری شہید ہی اور وہ شخص کہ مری دب کر دیوار وغیرہ کی نیچی شہید ہی اور وہ عورت کہ مری بیٹہی یا باکرہ شہید ہی روایت
کی یہہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نی **ف** شہادتین یعنی حکمیہ سات مین بلکہ زیادہ ہین بسیکہ اور حدیثون مین مذکور ہین اور ذات الجنب بیماری
مشہور ہی کہ پہنسیان اندر پہلو کی نزدیک دل و سینہ کی ہوتی ہین اور علامت اوسکی یہہ ہوتی ہی کہ دم رکتا ہی اور تپ اور کہانسی رہتی ہی ؛
ع ؛ **وعن** سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ
عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ اِبْتُلِيَ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى
يَتْرُكَهٗ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ مَا لَهٗ ذَنْبٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا پوچہی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیون مین سخت تر ہی ابتلا
مین یعنی محنت و مصیبت کی فرمایا انبیا پہر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیا کی پہر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیا کی مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنی کی پس

اگر ہوتا ہی اپنی دین مین سخت سخت ہوتی ہی بلا اوسکی اور اگر پڑتی ہی اوسکی دین مین نرمی ملکی اوسکم کیجاتی ہی اوسپر بلا رہیں ہمیشہ رہتا ہی یعنی سخت دین والا اسپر بلا سی یعنی گرفتار بلا اور مغفرت ہوتی ہی اوسکی بسبب اوسکے یہانتک کہ چلتا ہی زمین پر نہین ہوتا اوسکی کوئی گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف انبیا بہت مبتلا بلا ہوتی ہین اس لیی کہ وہ لذت باقی ہین ساتہہ بلا کی جیسیکہ اور لوگ لذت باقی ہین ساتہہ نعمتون کی اور پیر بہت مشابہ اون کی یعنی اولیا اور صلحا بلا مین گرفتار ہوتی ہین لیکن اون سی کم تاکہ ثواب بہت پاوین پہر جو کم ہوتی ہین اون سی وہ جو مین بلا مین بہی کم گرفتار ہوتی ہین اور سخت دین والیکی بلا بہی سخت ہوتی ہی اس لیی کہ یقین والا ہوتا ہی پس صبر کرتا ہی اوسپر اور جانتا ہی کہ مین لائق اسکی ہون بسبب گناہون کی پس کامل ہوتا ہی ایمان اوسکا اور قوی ہوتی ہی محبت اوسکی اور درجہ ہوتی ہین گناہ اوسکی اور بلند ہوتی ہین درجات اوسکی اور نرم دین والی پر بلا کم ہوتی ہی تا وہ بی صبری نکرے اور دین سی نکل جاوی بسبب نہ قوی ہونی ایمان کی ۱۲ ع ۱۲ ح **وعن عائشۃ** قالت ما اغبط احدا بہون موت بعد الذی رایت من شدۃ موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی و النسائی اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین آرزو کرتی مین کسیکو ساتہہ آسانی موت کی بعد اسکی کہ دیکہی مین سختی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف یعنی اول آرزو کرتی تہی مین آسانی موت کی جیسی کہ حضرت کی موت کی سختی دیکہی وہ آرزو نرہی اور اعتقاد کیا یعنی کہ بہلا سختی موت مین ہی نہ اسانی مین ۱۲ ع ۱۲ **وعنہا** قالت رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو بالموت وعندہ قدح فیہ ماء وہو یدخل یدہ فی القدح ثم یمسح وجہہ ثم یقول اللہم اعنی علی منکرات الموت او سکرات الموت رواہ الترمذی وابن ماجہ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا دیکہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تہی حالت وفات مین اور نزدیک اونکی پیالہ تہا کہ اوسمین تہا پانی اور وہ ڈالتی تہی اپنا ہاتہہ پیالہ مین پہر پہیرتی اپنی مونہہ پر پہر فرماتی یا الہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنی سختی موت کی یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف پانی مین ہاتہہ بیگو کر پہیرتی تہی واسطی دفع کرنی گرمی موت کے اور حضرت کو جو ایسی سکرات موتی ہوئی اسکی بہت سی وجہین شارحین نی لکہی ہین ایک اون مین سے یہہ ہی کہ یہہ سختی واسطی تسلی امت کی تہی کہ جب دیکہین گی نقل ہونی روح پاک حضرت کی مین یہہ صورت ہوئی تو صبر کرین گی اور آسانی ہوگی جان کنی مین ۱۲ ح **وعن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ الخیر عجل لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا اراد اللہ بعبدہ الشر امسک عنہ بذنبہ حتی یوافی بہ یوم القیمۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ بندی اپنی کی بہلائیکا جلدی دنیا ہی واسطی اوسکی سزا گناہون کی دنیا مین اور جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ ساتہہ بندی اپنی کی برائیکا بند رکہتا ہی اوسسے یعنی سزا کو بسبب گناہ اوسکی یہانتک کہ پوری سزا دی گا اوسکو بسبب گناہ کی دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلیے کہ دنیا مین سزا دینا ہی اسلیی کہ عذاب دنیا سہل ہے اور مدت دنیا کم پہر نوع گذر جاتی ہی اور دوسری کی سزا دین پر موقوف رکہتا ہی اسلیی کہ عذاب وہانکا اشد ہی ۱۲ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان اللہ عز وجل اذا احب قوما ابتلاہم فمن رضی فلہ الرضا ومن سخط فلہ السخط رواہ الترمذی وابن ماجہ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بڑی جزا ساتہہ بڑی بلا کی اور تحقیق اللہ عزوجل جسوقت کہ دوست رکہتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی اونکو پس جو شخص کہ راضی ہوا یعنی ساتہہ بلا کی پس واسطی اوسکی رضا ہی یعنی اللہ کی اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سی پس واسطی اوسکی غصہ ہی اللہ کیطرف سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف جب دوست رکہتا ہی مبتلا کرتا ہے

ایک قوم کو اسیطرح جب دشمن رکھتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی اونکو یہہ حق نہین ذکر کی اس لیے کہ بھی جاتی ہی سیاق ہی کہ کہا فمن رضی آخر تک حاصل اسکا یہہ کہ رضا اور غضہ بندیکا علامت رضا اور غضہ پروردگار کی ہی صحابہ رضی اللہ عنہم آپس مین سوال کرتی تہی کہ کسطرح معلوم ہو رضا اور غضہ اللہ تعالی کا بندی سی جواب دیتی تہی کہ اگر بندہ خدا ہی رضی ہی خدا ہی اوس سے رضی ہی اور اگر ناراض ہی خدا ہی اوس سی ناراض ہی ف ح ۞ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال البلاء بالمؤمن والمؤمنۃ فی نفسہ ومالہ وولدہ حتی یلقی اللہ وما علیہ من خطیئۃ رواہ الترمذی وروی مالک نحوہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتی ہی بلا پہنچتی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمانکو بیچ ذات اوسکی کی اور مال اوسکی کی اور اولاد اوسکی کی یہانتک کہ ملاقات کرتا ہی اللہ تعالی سی یعنی بعد مرنی کی اور نہین ہوتی اوسپر کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہین سب خطائین بسبب بلاؤنکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی مالک نی مانند اسکی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ۞ **وعن** محمد بن خالد السلمی عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا سبقت لہ من اللہ منزلۃ لم یبلغھا بعملہ ابتلاہ اللہ فی جسدہ او فی مالہ او فی ولدہ ثم صبرہ علی ذلک حتی یبلغہ المنزلۃ التی سبقت لہ من اللہ رواہ احمد وابو داود ف

اور روایت ہی محمد بن خالد سلمی سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسکی باپ نے نقل کی اوسکی دادا سی یعنی اپنی باپ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوتا ہی واسطی اوسکی اللہ کی طرف سی ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پہنچ سکتا اوس مرتبہ کو اپنی عمل سی مبتلا کرتا ہی اوسکو اللہ بدن اوسکی مین یا مال اوس کی مین یا اولاد اوسکی مین پہر عطا کرتا ہی اوسکو صبر اسپر یہانتک کہ پہنچتا ہے اوسکو اوس مرتبہ مین کہ مقدر رہا واسطی اوس کی اللہ کی طرف سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی ف اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنی کی بلا پر اوس مرتبہ اور مقام کو پہنچتا ہی کہ بسبب طاعت اور عبادت کی نہین پہنچتا ح ۞ **وعن** عبد اللہ ابن شخیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ابن ادم والی جنبہ تسعۃ وتسعون منیۃ ان اخطأتہ المنایا وقع فی الھرم حتی یموت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا گیا ابن آدم اوس حال مین کہ طرف پہلو اوسکی کی یعنی قریب اوسکی ننانوے ۹۹ بلا مین مہلکہ ہین اگر چوک گئین اوس سی یعنی نہ پہنچین اوسکو بلا مین واقع ہوتا ہے بڑہاپی مین یہانتک کہ مرتا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف یعنی آدمی گہرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون کی اندازہ مین ہے کہ خلاصی نہین اون سی اور اگر نادر آخلاصی پائی اون سی پڑتا ہی بڑہاپی مین کہ دوا بی دوا اور بلا بی انتہا ہی اور آخر کو اوس مین مرنی سے نہین بچتا حاصل یہہ کہ دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کی پس لائق ہی مومن کو یہہ کہ ہو صابر اللہ کی حکم پر اور راضی اوسپر کہ مقدر کیا ہی اللہ نی اوس کی لیے حدیث قدسی مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جو نہ صبر کری میری بلا پر اور نہ شکر کری میری نعمتون پر اور نہ راضی ہو ساتھہ قضا میری کی پس ڈہونڈہی رب سوای میری خیال کرنا چاہیی کہ کیا غصہ ہی بی صبر اور نا شکر پر اور اوسپر کہ راضی بقضا ہو اللھم احفظنا منہ ووفقنا للصبر والشکر والرضا ح ۞ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یود اھل العافیۃ یوم القیامۃ حین یعطی اھل البلاء الثواب لو ان جلودھم کانت قرضت فی الدنیا بالمقاریض رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آرزو کرین گی اہل عافیت کی یعنی جو کہ دنیا مین سلامت رہتی ہی بلاؤن سے وہ آرزو کرین گی دن قیامت کی اوسوقت کہ دی جاوین گی مبتلا بلا ثواب بہت کا اسکی تحقیق چمڑی اون کی کاٹی جاتی دنیا مین ساتھہ

قلیبیون کی یعنی ثواب ملتا ہے اونکا سا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعن** عامر الرام قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابہ السقم ثم عافاہ اللہ عز وجل منہ کان کفارۃ لما مضی من ذنوبہ وموعظۃ لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقلہ اھلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم ارسلوہ فقال رجل یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عامر رام سی کہ کہا ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا پس فرمایا تحقیق مومن جو وقت بیمار ہوتا ہی اوسکو بیماری یہہ عافیت دیتا ہی اوسکو اللہ عزوجل اوس بیماری ہوتی ہی ہمارے گناہ واسطے گذری ہوئی اوسکی اور نصیحت ہوتی ہی واسطے اوسکی یعنی تنبیہ ہوتی ہی پس توبہ کرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی زمانہ آیندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار ہوتا ہی یہہ عافیت دیا جاتا ہی ہوتا ہی مانند اونٹ کی کہ باندہا اوسکو مالک اوس کی نے پھر چھوڑ دیا اوسکو پس نہ جانا اونٹ نے کہ کسواسطے باندہا اوسکو اور کیون چھوڑا اوسکو پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہی نہین ہوا مجھ مین کبھی پس فرمایا حضرت نے اوسکو کہ اٹھ ہم مین سی پس نہین تو ہم مین سی نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** تحقیق موضع یہ مومن بیماری سی اچھا ہوتا ہی مقتضی ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب کسی ہوئی تھی پس دام ہوا ہی اور آیندہ کو بچتا ہی کسی ناہوسق اور منافق کا حال بعد صحت کی ایسا ہوتا ہی جیسی اونٹ کو باندہا اور پھر چھوڑ دیا وہ نہین جانتا کہ کیون باندہا اوسکو اور کیون چھوڑا یعنی منافق متنبہ نہین ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہی اور نہ توبہ کرتا ہی پس نہین مفید ہوتی اوسکو بیماری نہ گذشتہ کی ہوئی کفارہ ہوتی ہی اور نہ زمانہ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہی فاؤلئک کالانعام بل ہم اضل اولئک ہم الغافلون اور نہین تو ہم مین سی یعنی اہل طاعت ہماری سی نہین ہی ایسی کہ نہین مبتلا ہوا بیماری سی بلاؤن مین ع ؛ **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم علی المریض فنفسوا لہ فی اجلہ فان ذلک لا یرد شیئا ویطیب بنفسہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو تم بیمار پر یعنی خبر پوچھنے کی لیے پس دور کرو غم اوسکا بیچ مدت زندگانی اوسکے یعنی کہو کہ غم نہ کھا پھر نہین شفا پاویگا تو دراز ہوگی عمر تیری اس لیے کہ یہہ نہین پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہی اور خوش ہو جاتا ہی دل اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی **ف** کہا ہی بعضون نے مستحب ہے مریض کی لیے مسواک کرنی جبکہ قریب ہو وقت نزع کا جنانچہ حضرت سی منقول ہی تحقیق مین کرنا مسواک کا وقت انتقال کی اور کہا ہی بعضون نے کہ اس سی سہل ہوتا ہی نکلنا روح کا اور اسیطرح مستحب ہے نکالنا خوشبو کا واسطے ملائکہ کی اور اسیطرح مستحب ہے پہنانا پاکیزہ کپڑون کا اور اسیطرح پڑھنا نماز کا اور اسیطرح نہانا مستحب ہے ع ؛ **وعن** سلیمان بن صرد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتلہ بصدہ لم یعذب فی قبرہ رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی سلیمان بن صرد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو کہ مارا پیٹ اوس کی نے یعنی بیت کی بیماری سی وہ یا مثل استسقا کی اور دستون وغیرہا کی نہین عذاب کیا جاویگا بیچ قبر کے اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی **ف** اس لیے کہ بسبب سختی اس مرض کی جہہ جاتی ہین گناہ اور یہہ شہید مرتا ہی جیسکہ اوپر گذرا ہی اور شہید کی حق مین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہی کہ شہید کی یہی کہتی جاتی ہی ہر چیز یعنی سب گناہ سوی دین کی یعنی حقوق آدمیون کی واللہ تعالی اعلم ع ؛ **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** انس قال کان غلام یھودی یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند راسہ

فقال له اسلم فنظر الى ابيه وهو عنده فقال اطع ابا القاسم فاسلم فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول الحمد لله الذي انقذه من النار رواه البخاري ۔ روایت ہی انس سے

کہا تہا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی اوس کی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادۃ کرنی تہی

اوسکی پس بیٹہی نزدیک سر اوسکی کی پہر کہا اوسکی اسلمی اوسکی مسلمان ہو تو پس دیکہا اوسکی نی طرف باپ اپنی کی اور وہ تہا پاس اوسکی پس کہا باپ اوسکی نے

اطاعت کر ابا القاسم کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا پہر نکلی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتی تہی تعریف ہی واسطی اللہ کی ایسا اللہ کہ نجات دے

اوسکو آگ سی یعنی بسبب اسلام لانی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** بیٹہی نزدیک سر اوسکی کی سر کی پاس بیٹہنا مستحب ہے عیادت مین اور اس حدیث سی

معلوم ہوا کہ جائز ہی خدمت کروانی کافر ذمی سی اور جائز ہی عیادۃ اوسکی اور کتاب جزیہ مین لکہا ہی کہ نہین مضائقہ ساتہہ عیادۃ یہود کے اور اختلاف کیا ہی علمارنی ہیچ عیادۃ

مجوسی کے اور فاسق کی ہی عیادۃ کرنی مین اختلاف کیا ہی اور صحیح تر یہہ ہے کہ یہہ مضائقہ نہین اور ظاہر اس حدیث کا موید ہے مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہتی ہین اسلام لانا لڑکی کا صحیح ہی اور

کہا ہے علمارنی کہ نام اوس لڑکی کا عبد القدوس تہا ۔ ترجمہ **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا نادى مناد من السماء طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا رواه ابن ماجة ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو

شخص کہ عیادۃ کری بیمار کی پکارتا ہی پکارنی والا یعنی فرشتہ آسمان سی خوشی ہو جیو تجکو دنیا مین اور آخرت مین اور اچہا ہو وہی چلنا تیرا آخرت مین یا

دنیا مین اور پکڑی تو بہشت سی ایک منزل کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی اوسکی طرف کہ عیادت کی لی پیادہ پا جانا افضل ہی پر

وعن ابن عباس قال ان عليا خرج من عند النبي صلى الله عليه وسلم في وجعه الذي توفي فيه فقال الناس يا ابا الحسن كيف اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اصبح بحمد الله بارئا رواه البخاري ۔ اور روایت ہی

ابن عباس سی کہ کہا تحقیق حضرت علی نکلی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی بیچ اوس بیماری حضرت کی کہ وفات پائی اوسمین پس کہا لوگون نی ابی الحسن کی

کہ کیونکر حضرت صبح کی ہی کسطرح صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا صبح کی شکر خدا کا اچہی ہونیوالی بیماری سی یعنی شکر ہی کرتا ہی اچہی ہونی نقل کے

یہہ بخاری نی **ف** معنی یہہ ہین کہ قریب بصحت ہین یہہ دونون نی موافق گمان اپنی کی کہا یا بطریق فال نیک کی ادب یہی ہی کہ جو لوی حال

بیمار کا پوچہی اسیطرح جواب نیک دی ۔ ترجمہ **وعن** عطاء بن ابي رباح قال قال لي ابن عباس الا اريك امراة من اهل الجنة قلت بلى قال هذه المراة السوداء اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني اصرع واني اتكشف فادع الله لي قال ان شئت صبرت ولك الجنة وان شئت دعوت الله ان يعافيك فقالت اصبر فقالت اني اتكشف فادع الله ان لا اتكشف فدعا لها متفق عليه ۔ اور روایت ہی عطا

ابی رباح سی کہ کہا کہا واسطی میری ابن عباس نے آیا نہ دکہلاؤن مین تجکو ایک عورت اہل بہشت مین سی کہا مینی ہان کہا یہہ عورت کالی آئی یہہ نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کی پاس پس کہا ای رسول خدا کی تحقیق مین مرگی کی بیماری مین مبتلا ہوتی ہون اور مین ڈرتی ہون ستر کہل جانی سی حالت بیخودی مین پس دعا کر واللہ سے

میرے لیی پس فرمایا اگر چاہی تو صبر کر اور تیری لیی ہو بہشت اور اگر چاہی تو دعا کرون مین اللہ سی یہہ کہ شفا دی تجکو پس کہا عورت

نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کہل جانی سی پس دعا کیجی اللہ سی یہہ کہ نہ کہلون مین پس دعا کی حضرت نی واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نام

اوس عورت کا سعیرہ تہا یا شقیرہ یا سکیرہ ساتہہ پیش سین مہملہ کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ کنگہی کرنیوالی حضرت خدیجہ کی تہی اور اسمین اشارہ ہی

طرف اسکی کہ جائز ہی ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتہہ صبر کرنیکی بلا پر اور راضی ہونی کی قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہی کہ ہمیشہ رہنا مرض کا

ساتھ صبر کی فضیلت ہے عافیت سی لیکن بہ نسبت بعض افراد کی یعنی اوسکی لیی کہ معطل کری مرض نفع رسانی مسلمانون کیسی اور دلالت کرتا ہی اسپر کہ جو دنیا دواکا افضل ہی اگرچہ دواکرنی سنت ہی ساتھہ حدیث ابی داؤد کی کہ کہا صحابہ نی کیا دواکرین ہم فرمایا دواکرو اس لیی کہ اللہ تعالی نی نہین پیدا کی ہی کوئی بیماری مگر کہ کیی ہی اوسکی دوا سوا بڑھاپی کی اور دواکرنی منافی توکل کی نہین اس لیی کہ آمین کرنا اسباب کا ہی اور حضرت نی ہی دوا کی ہے حال آنکہ حضرت سردار ہین متوکلون کی اور باوجود اس کی ترک کرنی دوا کا ازراہ توکل کی جیسیکہ کیا حضرت ابوبکر رضی نی فضیلت ہی ۔ ع ۔ **وعن** یحیی بن سعید قال ان رجلا جاءہ الموت فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل ھنیئا لہ مات ولم یبتل بمرض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحک ما یدریک لو ان اللہ ابتلاہ بمرض فکفر عنہ من سیاتہ رواہ مالک مرسلا اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ کہا یہہ کہ ایک شخص آئی اوسکو موت یعنی جانیکا وقت نزدیک آنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ایک شخص نی مبارک ہو واسطی اسکی مرگ کی اور نہین گرفتار ہوا ساتھہ کسی مرض کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسی تجلو کس چیز نی معلوم کرو یا تجلو یعنی نہ تعریف کرو ہو نیکی اگر تحقیق اللہ تعالی مبتلا کرتا اوسکو ساتھہ بیماری کی پس دور کرتا برائیان اوسکی نقل کی یہہ مالک نی بطریق ارسال کی **وعن** شداد بن اوس والصنابحی انھما دخلا علی رجل مریض یعودانہ فقالا لہ کیف اصبحت قال اصبحت بنعمۃ قال شداد ابشر بکفارات السیئات وحط الخطایا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل یقول اذا ابتلیت عبدا من عبادی مومنا فحمدنی علی ما ابتلیتہ فانہ یقوم من مضجعہ ذلک کیوم ولدتہ امہ من الخطایا ویقول الرب تبارک وتعالی انا قیدت عبدی وابتلیتہ فاجروا لہ ما کنتم تجرون لہ وھو صحیح رواہ احمد

اور روایت ہی شداد بن اوس اور صنابحی سی یہہ کہ داخل ہوی دونو ایک شخص بیمار پر عیادت کرتی ہی اوسکی پس کہا دونو نی اوسکو کسطرح صبح کی تونی کہا صبح کی مینی ساتھہ نعمت کی یعنی نعمت اسلام کی اور حال خوش کرتا ہون کہا شداد نی تو شوق ہو ساتھہ جنت نی کنا ہونکی اور دور ہونی خطاؤن کے اسلیی کہ تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتا تہا تحقیق اللہ عز وجل فرماتا ہی جسوقت کہ مین مبتلا کرتا ہون بندہ مومن کو اپنی بندون مین سی پس تعریف کرتا ہی میری اوپر مصیبت کی میرنی اوسکو پس تحقیق وہ کہڑا ہوتا ہی اوس خوابگاہ اپنی سی کہ جہان بیمار ہوا تہا پاک ہو کر گناہون سی مانند اوس دن کی کہ جنا تہا اوسکو مان اوسکی نی پاک گنا ہونسی اور فرماتا ہی پروردگار برکت والا اور بلند مینی قید کیا بندی اپنی کو اور آزمایا اوسکو پس جاری رکھو اور لکھو واسطی اوسکی وہ عمل کہ تہی تم جاری کرتی اور لکھتی واسطی اوسکی اوس حالت مین کہ وہ تندرست تہا نقل کی یہہ احمد نی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کثرت ذنوب العبد ولم یکن لہ ما یکفرھا من العمل ابتلاہ اللہ بالحزن لیکفرھا عنہ رواہ احمد اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت بہت ہوتی ہین گناہ بندے کے اور نہین ہوتی واسطی اوسکی کوئی چیز اعمال نیک سی کہ جہاڑی اونکو مبتلا کرتا ہی اللہ اوسکو ساتھہ غم کی تا کہ جہاڑی گناہونکو اوس بندی سی بسبب غم کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی ہر قلب غمگین کو روایت کی یہہ طبرانی اور حاکم نی ۔ ع ۔ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا لم یزل یخوض الرحمۃ حتی یجلس فاذا جلس اغمرتہ رواہ مالک واحمد

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عیادت کرتا ہی بیمار کی ہمیشہ بیٹہا رہتا ہی دریای رحمت مین یہانتک کہ بیٹہے پس جسوقت بیٹہتا ہی ڈوب جاتا ہی دریای رحمت مین نقل کی یہہ مالک و احمد نی **وعن** ثوبان ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفئھا عنہ بالماء فلیستنقع فی نھر جار و لیستقبل جریتہ فیقول بسم اللہ اللھم اشف عبدک وصدق رسولک لیعد صلوۃ الصبح قبل طلوع الشمس ولینغمس فیہ ثلث غمسات ثلثۃ ایام فان لم یبرأ فی ثلث فی الخمس فان لم یبرأ فی خمس فسبع فان لم یبرأ فی سبع فتسع فانھا لا تکاد تجاوز تسعا باذن اللہ عز وجل رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی ثوبان سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہاری کو تپ پس تحقیق تپ جو ہی تکڑا ہی آگ کا پس چاہیی کہ بجھاوے اوسکو اپنی سی ساتھہ پانی کی پس چاہیی کہ داخل ہووے نہر جاری مین اور کھڑا ہووے سامنی بہاؤ پانی کی پس کہی شفا طلب کرتا ہووے ساتھہ نام اللہ کی یا الٰہی شفا دی بندی اپنی کو اور سچا کر رسول اپنی کو یعنی کراوے کی اس قول کو سچا اسطرح کہ شفا دی محکوا ری یہہ فعل بعد نماز صبح کی پہلی نکلی آفتاب کی اور ہا ری اوس مین غوطی تین دن پس اگر نہ اچھا ہووے تین دنمین یہہ پانچ دن پس اگر نہ اچھا ہووے پانچ دنمین پس سات دن پس اگر نہ اچھا ہووے سات دن مین پس نو دن پس نہ شفا دیگا مگر تپ نو دن ہی ساتھہ حکم اللہ عزوجل کی یعنی بعد اس حد کی جانی نگی نہ تپ کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف لفظ ولیستنقع بیان ہی فلیطف کا اور یہہ عبارت احتمال رکھتی ہی کہ تین غوطی تین روز مین ہون اور یہہ بھی احتمال ہی کہ یہہ دن تین ہون اور یہہ علاج مجرب ہی ساتھہ بعض انواع تپ صفرا وی کی کہ امل حجاز کو ہوتی ہی اسلیی کہ بعض تپونکو پانی مضر ہوتا ہی اور باعث ہلاکت ہوتا ہی اس نہین لائق ہی مریض کو اوسکی لیے زنہار مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کی اور کہا خطابی نی کہ غلطی کی ایک شخص نی اس حدیث مین اور پانی مین داخل ہوا تپ کی اس سبب گئی حرارت اندر بدن اوسکی کی پس سخت بیمار ہوا قریب تہا کہ ہلاک ہو جاوی پس جب اچھا ہوا گرمی ایک بات نہہ سی نکالی کہ اوسکا ذکر کرنا خوب نہین و یہہ نہ سمجھا کہ اس مہلکہ مین سبب نہ جاننی معنی حدیث کی پڑا یعنی یہہ نہ جانا کہ یہہ حکم ہر طرح تپ کی ایسی نہین ہی ع ع

وعن ابی ھریرۃ قال ذکرت الحمی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبھا رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبھا فانھا تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الحدید رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ذکر کی گئی تپ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس برا کہا اوسکو ایک شخص نی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مت برا کہا اوسکو اس لیی کہ یہہ تپ دور کرتی ہی گناہونکو جیسی کہ دور کرتی ہی آگ میل لوہی کو لغل کی یہہ ابن ماجہ نی ف پس شکر گزاری چاہیی نہ کہ ناشکری لکھا ہی مشائخ رحمہم اللہ نی کہ ماہ مین بھی شکر کرنا چاہیی جیسا یہہ نعمت مین ہیی کہ ماہ نازل کرتی مین ہی یہہ بانی مکیہ ہی ع ع

وعنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد مریضا فقال ابشر فان اللہ تعالی یقول ھی ناری اسلطھا علی عبدی المؤمن فی الدنیا لتکون حظہ من النار یوم القیمۃ رواہ احمد وابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی اوہنین سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا نہ خوف ہے تجھی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی تپ آگ ہی میری غالب کرتا ہون اوسکو اپنی بندی مومن پر دنیا مین تاکہ ہووے بدلہ اوسکا حصہ اوسکا آگ سی دوزخی دن قیامت کی یعنی حصہ اوسکا آگ سی دوزخی دن قیامت کی نعمل کی یہہ احمد وابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی یہہ جو فرمایا ہی اللہ تعالی نی وان شکوا الاوجاع یعنی نہین کوئی نی مگر ایسا نہین ہوگا دوزخ مین یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ ہوتی ہی دنیا مین بدلی اوس داخل ہونیکی یہہ حصہ اوسکا ہی اوس کی یعنی عذاب جو واجب داخل ہونیکے ہوگا اوس سی امن مین رہیگا اوسکی بدلی یہان تپ ہوتی ہی اور داخل ہونا سب کو ہوگا اس لیی کہ کہا ہی اوپر ہی سب کو دوزخ پر کھڑا ہوگا اوپر ہی سب کو گزرنا ہوگا لیکن مومن کی ساتھہ قید کامل کی لگانی چاہیی یعنی یہہ بات مومن کامل کی ایسی ہوتی ہی یہہ اس لیی کہا کہ بعضی کہتا ہی مومن عذاب دیی جاویگا ساتھہ آگ کی پس وہ اس قید سی نکل جاوین گی ع ع

وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرب سبحانہ وتعالی یقول وعزتی وجلالی لا اخرج احدا من الدنیا ارید اغفر لہ حتی استوفی کل خطیئتہ

فِي عُنُقِهِ يَسْقُمُ فِي بَدَنِهِ وَافْتَارٍ فِي رِزْقِهِ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق رب پاک
و برتر فرماتا ہی قسم ہی عزۃ اپنی کی اور بزرگی اپنی کی ہمین نکالونگا مین کسیکو دنیا مین سی کہ ارادہ کرتا ہو نمین کہ بخشون مین اوسکو یہانتک کہ پورا
دون مین بدلا ہر گناہ کا کہ اوسکی گردن پر ہی بسبب بیماری کی بیچ بدن اوسکی کی اور تنگی کی بیچ رزق اوسکی کی نقل کی یہہ رزین نی **ف**
یعنی گناہ جو اوسکی ذمہ ہوتی ہین بدلا اوسکا دنیا مین دیدیتا ہون کہ بیمار اور محتاج کرتا ہون پس بخشتا جاتا ہی اور عذاب آخرت سی نجات پاتا ہی مقصود
یہہ کہ فقر اور بیماری اور بلا دور کرتی ہی گناہون کو ۱۲ **وعن** شَقِيقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَادَنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِي فَعُوتِبَ فَقَالَ
إِنِّي لَا أَبْكِي لِأَجْلِ الْمَرَضِ الَّذِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَإِنَّمَا أَبْكِي أَنَّهُ أَصَابَنِي
عَلَى الْحَالِ فَتْرَةٌ وَلَهُ بِصِبْيَتِي فِي حَالِ اجْتِهَادِهِ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْأَجْرِ إِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ
أَنْ يَمْرَضَ فَمَنَعَهُ صِحَّةُ الْمَرَضِ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی شقیق سی کہ کہا بیمار ہوی عبد اللہ بن مسعود پس عیادۃ کی ہمنی اوسکے
پس شروع کیا رونا پس ملامت کیا لوگون نی اوسکو یعنی اس گمان پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سی روتی ہین پس کہا تحقیق مین نہین روتا اوسکی
بیماری کی اس لیی کہ مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی بیماری سبب ہیٹر نی گناہ کا اور سوای اسکی نہین کہ روتا ہون مین اسلیی کہ پہنچی
مجکو بیماری بیچ حالت سستی یعنی بڑاپی کی اور نہین پہنچی مجکو حالت قوۃ یعنی جوانی مین اسواسطی کہ لکھا جاتا ہی واسطی بندیکی ثواب جسوقت کہ بیمار
ہوتا ہی جیسا کہ لکھا جاتا تھا اوسکی لیی پہلی بیماریونکی پس باز رکھا اوس بندیکو اوس عمل سی بیماری نی نقل کی یہہ رزین نی **ف** یعنی ایام جوانی
کے حالات صحت مین عمل بہت ہوتی ہین بیمار مین بھی بہت لکھتی ہین اور بڑاپی کی حالت صحت مین عمل کم ہوتی ہین بیماری مین بھی کم لکھتی ہین کہ لکھتی تھی اوسکے
جوانی مین بیمار ہوتا کہ عمل بہت لکھتی ۱۲ **وعن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُودُ مَرِيضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا نہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین عیادۃ کرتی تھی کسی مریض کی مگر
بعد تین دن کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** جمہور علما اسپر ہین کہ عیادۃ مقید ساتھہ کسی زمانی کی نہین جب چاہے
کری خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حدیث موضوع ہی ۱۲ **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرْهُ يَدْعُ لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ
اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب داخل ہو تو ہیہ پاس کہہ اوسکو دعا کری تیری لیی ہو اسلیی کہ دعا اوسکی
مانند دعا فرشتونکی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مانند دعا ملائکہ کی ہی اسلیی کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کی ساتھہ بہت ہوتی ہی بسبب بچنی کی گناہ
سے یا بسبب ہمیشہ یاد کرنی کی اللہ کو اور دعا اور زاری اور التجا کرنی کی ۱۲ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيفُ الْجُلُوسِ وَقِلَّةُ
الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيضِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ قُومُوا
عَنِّي رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنت سی ہی کم بیٹہنا اور کم غل کرنی عیادت مین نزدیک بیمار کی کہا ابن عباس نی فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب بہت ہوی غل اور اختلاف صحابہ مین اوسپہ کہڑی ہو میری پاس سے نقل کی یہہ رزین نی **ف** یعنی اس سے معلوم
ہوا کہ غل کرنی بیمار کی پاس مکروہ ہی اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ روایت ہی ابن عباس سے کہ جب حضرت کی انتقال کا وقت قریب پہنچا اور لوگ گہر مین
بہت ہی چنانچہ اونمین حضرت عمر بھی تھی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لاو یعنی دوات وغیرہ لکھونمین تمہاری لیی خط یعنی وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد
اوسکے پس کہا حضرت عمر نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہی اور تمہاری پاس قرآن موجود ہی کافی ہی تمکو کتاب اللہ پس اختلاف

کیا اہل بیت نے اور اور لوگون نے کہ بعضا کہتا تہا لاؤ حضرت کی پاس یعنی دوات وغیرہ لکہا دین واسطی تمہاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا اونمین سے کہتا تہا جو کچہہ کہ حضرت عمر نے کہا پس جب بہت ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہہ کہڑی رہو میری پاس سی یہہ روایت بخاری وسلم مین ہی رافضی اس سے یہہ نکالتی ہین کہ حضرت خلافت کی متعلق مین کچہہ لکہتی حضرت عمر رضہ نے منع کیا جواب اسکا ابن حجر نے یہہ لکہا ہی کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکہنی کا پس واقع ہوا اختلاف دلمین آیا حضرت کے کہ مصلحت ہیچ نہ لکہنی کی ہی بس چہوڑ دیا حضرت نے لکہنا اپنی اختیار سی کیونکہ حضرت اگر مصمم ارادہ کرتی ایک چیز کی لکہنی کا تو مقدور نہ تہا حضرت عمر وغیرہ کا کہ دم مارتی اوسمین اور بعد اس قصہ کی حضرت زندہ رہی قریب تین دنکی کہ نہ تہی حضرت پاس عمر اور نہ اور صحابہ رضہ بلکہ اہل بیت مثل حضرت علی رضہ اور عباس کے حاضر رہتی تہی پس اگر مصلحت دیکہتی حضرت ہیچ لکہنی کی خلافت وغیرہ کی متعلق مین تو ضرور لکہتی اوسکو علاوہ اسکی اکتفا کیا حضرت نے خلافت کی متعلق مین ساتہہ دو چیز کی کہ قریب نص جلی کی تہی یعنی امام کرنا حضرت ابوبکر کا لوگونکی لیی اپنی بیماری مین اور اسی سبب سے کہا حضرت علی رضہ نے سہونکی سامنی جبکہ خطبہ پڑہا واسطی بیعت کرنیکی ابی بکر رضہ سی کہ پسند کیا حضرت ابوبکر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی دین ہمارے کیا نہ پسند کرین ہم اونکو واسطی دنیا اپنی کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا اسیکو حضرت ابوبکر کی پاس کہ نماز پڑہاوے لوگونکو اور مین بیٹہا ہوا تہا اونکی پاس دیکہتی ہی مجہی یعنی اور باوجود اسکی مجہی امام نکیا اور ابوبکر اونمین سی ہین کر فرمایا ہی اللہ تعالی نے جنکی حق مین لا یخافون لومۃ لائم اور کہا ابوسفیان بن حرب نے حضرت علی سی اگر چاہی تو تو البتہ بہر دون میدان مدینہ کا ابوبکر کی لڑائی کی لیی گہوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوئی اوسپر حضرت علی رضہ اور برا کہا اوڈانٹا اوسکو بیان لیوی وہ اور اور لوگ یہہ کہ ابوبکر ایسی خلیفہ ہین کہ نہین شک بیچ حقیۃ خلافت اونکی

کے ۔ ع ۔ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیادۃ فواق ناقۃ وفی روایۃ سعید بن المسیب مرسلا افضل العیادۃ سرعۃ القیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل زمانہ عیادت کا مقدار اوس زمانکی ہی کہ درمیان دو دوہ دونی اونٹنی کی اور روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کی بہترین عیادت کی وہ عیادت ہی کہ اوسمین جلدی اونہہ کہڑا رہی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** حاصل پہلی روایت کا یہہ ہے کہ اونٹنی کا دوہ دوبارہ تین بار کر کر دوہتی ہین ایکبار دوہا پہر ذرا ٹہیر گئی اور بچہ کو تہنون سی لگا دیا تا دودہ خوب اوتری پہر دوہا پس دوبارہ دونی کی درمیان مین زمانہ تہوڑا سا ہوتا ہی پس فرمایا کہ افضل یہہ ہی کہ عیادۃ کی لیی جاوی تو مقدار ٹہیری تا بیمار تکلیف نپاوی ایک شخص ایسی ہین کہ ہمارے قبیلے کی عیادۃ کو کہی اونکی مرض الموت مین پس بہت جلدی ہم اونکی پاس اور اونکی پیٹ مین درد تہا پہر کہا یعنی اونکو دعا کرو ہمارے لیی اونہون نے کہا یا الہی سکہا اونکو کیونکہ عیادۃ کرنی مریض کی غرض کہ اونہون نے اشارہ کیا کہ کم بیٹہنا چاہیی بیمار کی پاس جب اوسکی عیادۃ کی لیی جاوی اور جس صورت مین جانی کہ بیمار زیادہ بیٹہنی کو دوست رکہتا ہی سبب یا اپنی کی یا برکت کی یا خدمت کرنیکی تو وہ مستثنی ہی یعنی اوس صورت مین جلدی اوٹہنا افضل نہین ۔ ع ۔ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا فقال لہ ما تشتہی قال اشتہی خبز بر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ خبز بر فلیبعث الی اخیہ ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتہی مریض احدکم شیئا فلیطعمہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادۃ کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطی اوسکی کس چیز کی کہا تیکو دل چاہتا ہی تیرا کہا اوفی دل چاہتا ہی میرا گیہون کی روٹی کہانی کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی پاس ہو روٹی گیہون کی پس چاہیی کہ بہیج دیوی طرف بہائی اپنی کی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خواہش کرے کوئی بیمار ایک تم مین سے کسے چیز کی پس چاہیی کہ کہلاوی اوسکو نقل کیے یہہ ابن ماجہ نے **ف** مراد خواہش سی خواہش صادق ہی اور وہ نشانی صحت کی ہی اور یہہ

بی ہی کہ کبھی نقصان نہین کرتا بعضی بیمار دنکو کہانا اوس چیز کا کہ دل چاہی اگر بُری ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہی ولیکن یہہ بات اوس چیز مین ہی کہ ضرر
اوسکا غالب ہو حاصل کلام کا یہہ کہ یہہ حکم جو فرمایا کلی نہین ہر شی کی یہی نہین ہے بعضون کی لیی ہی اور طبیبی نی کہا کہ یہہ بینی ہی توکل پر یا نا امیدی پر
حیات سی یعنی جسکی جینی کی توقع ہو دی اوسکی لیی فرمایا کہ جو مانگی کہلا دو اوسکو باح ۔ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ
بِالْمَدِیْنَۃِ مِمَّنْ وُلِدَ بِہَا صَلَّی عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا لَیْتَہٗ مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قَالُوْا
وَلِمَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قِیْسَ لَہٗ مِنْ مَوْلِدِہٖ اِلٰی مُنْقَطَعِ اَثَرِہٖ
فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص
کے مدینہ مین اون شخصون مین سی کہ پیدا کیا گیا تہا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑہی اوسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پھر فرمایا کاش کی مرا ہوتا بغیر جگہہ پیدائش اپنی کی
عوض کیا صحابہ نی اور کہا سو اسکی کیا ہی رسول خدا کی فرمایا بیشک آدمی جسوقت مرتا ہی غیر وطن اپنی مین ماپا جاتا ہی واسکی اوسکی وطن اوسکی سی تا منقطع ہونی
نشان قدم اوسکی جنت مین نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی جب آدمی سفر مین مرتا ہی تو جتنی مسافت اوسکی وطن مین اور اوس جگہہ مین
کہ مرا ہی ہوتی ہی اوسقدر جنت مین جگہہ اوسکو ملتی ہی اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد سفر سی سفر طاعت ہی یعنی جہاد وغیرہ بتوع ۔ و مولانا ۔ **وعن**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْغُرْبَۃِ شَہَادَۃٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مرنا مسافرۃ مین شہادۃ ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِیْضًا مَاتَ شَہِیْدًا وَوُقِیَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَغُدِیَ وَرِیْحَ عَلَیْہِ بِرِزْقِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جو شخص کہ مرتا ہی مریا ہوکر مرتا ہی شہید اور بچایا جاتا ہی فتنہ قبر سی اور دیا جاتا ہی وقت صبح کی اور وقت شام کی یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت مین سے
نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** صحیح نسخون مین لفظ مرابطا ہی کا واقع ہوا ہی اور بعضی نسخون مین متغیر کر کر خویا لکہدیا ہی
بالی مانیا کی لیکن واقع ہوا ہی صحیح ابن ماجہ مین مرابطا اسی لیی لکہا ہی میرک نی اپنی نسخہ کی حاشیہ مین صواب یہہ مرابطا یعنی صواب لفظ مرابطا کا ہی پھر اوسکی
لیئے لکہا ہی کہ ذافی سنن ابن ماجہ فی باب ما جاء من مات مرابطا مین شہید ایہہ بعضون نی مرض عام مراد لیا ہی اور بعضون نی مرض خاص یعنی استسقا
مراد لیا ہی اور بعضون نی اسہال اور کہا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ ان قیدون کی کچھہ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہی راوی نی ساتہہ
اتفاق حفاظ کی کہ حدیث من مات مرابطا ہی نہ من مات مریضا ۔ **وعن** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ یَخْتَصِمُ الشُّہَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰی فُرُشِہِمْ اِلٰی رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِی الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ
فَیَقُوْلُ الشُّہَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا کَمَا قُتِلْنَا وَیَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰی فُرُشِہِمْ کَمَا مُتْنَا فَیَقُوْلُ رَبُّنَا
اُنْظُرُوْا اِلٰی جِرَاحِہِمْ فَاِنْ اَشْبَہَتْ جِرَاحُہُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِیْنَ فَاِنَّہُمْ مِنْہُمْ وَمَعَہُمْ فَاِذَا جِرَاحُہُمْ قَدْ
اَشْبَہَتْ جِرَاحَہُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
جھگڑین گی شہید اور وہ لوگ کہ مری ہین اپنی بچھونون پر یعنی گہر ون مین مری ہین اور شہید حقیقی نہین ہوی طرف اپنی پروردگار عزوجل کی بیچ حق
ان لوگون کی کہ مری مین طاعون یعنی وبا سی پس کہین گی شہید یہہ یعنی جو کہ طاعون سی مری ہین بہائی ہماری ہین یعنی مشابہ ہماری ہین پس ہون
ان ساتہہ یہہ ساتہہ مرتبہ ہماری مین بیان مشابہت کا یہہ ہی کہ قتل کیی گئی جیسی قتل کیی گئی ہم اور کہین گی وہ کہ وفات دیی گئی بہائی ہماری ہین

یعنی مانند ہماری ہین مرے اپنی بچھونون پر جیسی مری ہم پس فرما دیگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخمون اونکی پس اگر مشابہ ہون زخم اون کی زخم ہا ہی گویا
کے پس تحقیق وہ اون مین سی ہین یعنی ملحق ساتھہ اونکی ہین ثواب مین اور ساتھہ اونکی ہین یعنی حشر و مرتبہ مین پس دیکھین گی تو ناگہان زخم اونکی مشابہ ہونگے
زخمون انکی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے **ف** قتل کیی گئی ہین جیسی ہم قتل کیی گئی یعنی جیسی ہم زخمی ہو کر کفار کی ہاتھہ سی مری ویسی ہی یہہ ہی حیات
کی ہاتھہ سی زخمی ہو کر مری لکھا ہی علمانے کہ اہل طاعون کو کبھی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے اون کو نیزی سی مارا اسی لیی طاعون نام ہوا طعن سے یعنی نیزہ
مارنی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ جو طاعون سی مرا شہیدون مین سی ہی اور ساتھہ ہی اونکی ۱۲ ح ۱۲ **وعن** جابرؓ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال الفار من الطاعون کالفار من الزحف والصابر فیہ لہ اجر شہید رواہ احمد
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھاگنی والا ہماری طاعون یعنی وبا کی سی مانند بھاگنی والی کی ہی لڑائی کفار کے
سے اور صبر کرنیوالا اوس مین واسطی اوسکی ہی ثواب شہید کا نقل کی یہہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ مشابہ تی دی گناہ کبیرہ ہونی مین انتہی اور اگر اعتقاد
کرے کہ اگر نہ بھاگونگا تو ضرور مرجاؤنگا اور اگر بھاگونگا تو سلامت رہونگا کفر ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ صبر کرنی والی کو طاعون
مین ثواب شہید کا ہوتا ہی اگرچہ نہ مری ۱۲ ح ۱۲ **باب تمنی الموت وذکرہ** اب ہی پہ حکم آرزو کرنی موت کی اور فضیلت یاد
کرنی اوسکی کی **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کی مانند مرض یا محتاجگی وغیرہا کی مکروہ ہی اس لیی کہ علامت بی صبری کی اور نہ راضی ہونیکے
ساتھہ تقدیر الہی کی ہی اور واسطی محبت اور شوق دیدار الہی کی اور خلاص ہونی کی اس سرای فانی اور محبت اسکی سی اور پہنچی کی ملک آخرۃ اور نعمتون
اوسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہی اور اسیطرح مکروہ نہین واسطی خوف ضرر دین کی اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہی اس سی کہ خوف الہی رکھے
اور عمل کرے بمقتضای اوسکی اور توبہ اور استغفار کرے اور مقدم رکھی نفع آخرۃ کو والا یاد کرنا اور یاد کرنا موت کا بغیر عمل کی کچھہ مفید نہین بلکہ سبب قساوۃ
قلب کا ہوتا ہی جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ کا ساتھہ غفلت کی نسئال اللہ العافیۃ ۱۲ ح ۱۲ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃؓ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنی احدکم الموت اما محسنا فلعلہ ان یزداد خیرا واما
مسیئا فلعلہ ان یستعتب رواہ البخاری ۔ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو
کرے ایک تمہارا مرنی کی اگر نیک کار ہی تو پس شاید کہ زیادہ کرے نیکی یعنی بسبب درازی عمر کی اور اگر ہی بدکار تو پس شاید کہ وہ راضی مند ہی جاے
اللہ تعالی سی یعنی ساتھہ توبہ کرنیکی اور ادای حقوق لوگون کی نقل کی یہہ بخاری نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یتمنین احدکم الموت ولا یدع بہ من قبل ان یاتیہ انہ اذا مات انقطع عملہ وانہ
لا یزید المؤمن عمرہ الا خیرا رواہ مسلم ۔ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنی کی یعنی دل سی اور نہ دعا کرے ساتھہ موت کی یعنی زبان سی پہلی اس سی کہ آوی اوسکو موت تحقیق جو وقت مرتا ہی
منقطع ہوتی ہی امید اوسکی یعنی زیادہ بہلائی کرنیکی اور تحقیق نہین زیادہ کرتی مومن کو درازی کی عمر اوسکی کی مگر بہلائی نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
یعنے بسبب صبر کرنی کی بلا پر اور شکر کرنی کی نعمتون پر اور رضی ہونی کی تقدیر پر اور فرمان برداری کرنی امر مولی کی ثواب بڑہتا ہی جاتا ہی ۱۲ ح ۱۲
وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ فان کان
لا بد فاعلا فلیقل اللہم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی متفق علیہ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنی کی بسبب ضرر کی کہ پہنچی اوسکو یعنی مالی ہو یا بدنی پس اگر

ہے ضرور آرزو کرنی موت کی پس چاہیی کہ کہی یا الہی زندہ رکھہ مجکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میری لیی یعنی مرنی سی اور مار مجکو جسوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے
لیئے یعنی جینی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فتوی دیا نووی نی کہ نہین مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کی بلکہ مستحب ہے
اور نقل کی ہی اس لیی آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہ جو سی اور اسیطرح مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی راہ خدا مین اس لیی کہ
ثابت ہوئی ہی حضرت عمر وغیرہ سی بلکہ ثابت ہوا ہی معاذ سی کہ اوہون نی آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے
آرزو کرنی شہادت کی اگرچہ ساتھہ مانند طاعون کی ہو اور مسلم مین ہی کہ جسنی مانگی شہادت صدق دل سی دیا جاتا ہی شہادت یعنی ثواب اوسکا اگرچہ نہ ہو پہنچے
شہادت اوسکو اور مستحب ہے آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ مین اس لیی کہ بخاری مین ہے کہ حضرت عمر نی دعا کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل
موتی ببلد رسولک اور زندگی مانگی سی بہتر جب تک ہی کہ طاعت زیادہ ہو گن سی اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سی اور جب امر بالعکس ہو یعنی گناہ
زیادہ ہون طاعت سی اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سی تو مرنا بہتر ہی جینی سے ع ۞ **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ
فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ
بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ
لِقَاءَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دوست رکہی اللہ
کی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اللہ تعالی اوسکی ملاقات کو اور جو ناخوش رکہتا ہی اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکہتا ہی اللہ ملاقات اوسکی کو پس کہا حضرت
عائشہ نی یا کسی اور نی حضرت کی بیبیون مین سی کہ تحقیق ہم ناخوش رکہتی ہین مرنیکو فرمایا نہین ہے یہہ ولیکن مومن جسوقت آتی ہی اوسکو موت خوش خبری
دیا جاتا ہی ساتھہ راضی ہونی خدا کی اوس سے اور بزرگ رکہی اللہ تعالی کی اوسکو پس نہین کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سی بہت پیاری
اوسکی اوس چیز سی کہ آگے اوسکی ہی یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کی پس دوست رکہتا ہی مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکہتا ہی اللہ ملاقات
اوسکی اور تحقیق کافر جسوقت کہ حاضر ہوتی ہی اوسکو موت خبر دیا جاتا ہی ساتھہ عذاب خدا کی یعنی قہر بن اور سزا اوسکی کی یعنی عذاب دوزخ کے
پس نہین کوئی چیز ناخوش تر طرف اوسکی اوس چیز سی کہ آگی اوسکی ہی پس ناخوش رکہتا ہی کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکہتا ہی اللہ اوسکے
ملاقات کو یعنی دور کرتا ہی اپنی رحمت سی اور مزید نعمت سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت عائشہ کی اور موت پہلی ملاقات اللہ کے

ف ظہور رہے ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت نہین ہی بلکہ پہنچنا طرف دار آخرت کے
اور طلب کرنا اوس چیز کا کہ اوسکی پاس سے اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کی اور نہ راضی ہونا ساتھہ حیات دنیا کی پس جسنی ترک کی دنیا اور منغوض رکہا اوسکو
دوست رکہا ملاقات خدا کو اور جسنی اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اوسکی کرکے کہا ملاقات خدا کو یہہ محبت ملاقات خدا کی لازم کرنی والی محبت
موت کی ہی کہ وسیلہ اوسکا ہی اور حضرت عائشہ نی نہین سمجہین کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت ہی حضرت نی اوسکو بیان فرمایا ساتھہ لفظ لیس
الامر کذلک کی یعنی نہین مراد ملاقات خدا سی موت اور یہہ کہ بحکم جبلت طبعی کی محبوب ہو اور بالفعل آرزو اوسکی کرنی چاہیی بلکہ جو کوئی طالب
رضای حق کا اور مشتاق اوسکی ملاقات کا ہوتا ہی ہمیشہ ملحاظ وسیلہ ہونی اوسکی محبت ارادی اختیاری کی محبت موت کی رکہتا ہی اور اثر

اور سکا آخر وقت مین بحکم طبیعت کی پیدا ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا ولکن المومن آخر تمکو رموت پہلی ملاقات اللہ کی ہی یعنی نہین ممکن دیکھنا اللہ تعالی کا پہلے موت کی بلکہ بعد اوسکی یا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی دوست رکھتا ہی ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہی موت کو اس لیی کہ پہونچتا ہی بسبب اوسکی طرف ملاقات خدا کی اور نہین متصور رہی وجود ملاقات کا پہلی موت کی اور اسمین دلالت ہی اسپر کہ ملاقات غیر ہی موت کی ۲ ع ۲ **وعن** ابی قتادۃ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح ومستراح منہ فقالوا یارسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المومن یستریح من نصب الدنیا وآذاھا الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب متفق علیہ

اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ وہ حدیث کرتی تہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لائی جنازہ پس فرمایا یہہ راحت پانی والا ہی یا اس سے اور ون کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کون ہی راحت پانی والا اور کون ہی جس سی اور ونکو راحت ہوتی ہی پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہی بسبب مرنی کی رنج دنیا کی سی اور ایذا اوسکی سی اور جاتا ہی طرف رحمت خدا کی اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتی ہین شہر اوسکی سی بندی اور شہر اور درخت اور جانور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رنج دنیا کی سی یعنی مشقت جو بسبب اعمال واحوال کی اوٹھاتا ہی مرنی سی اوس سی راحت پاتا ہی اور ایذا دنیا کی سی یعنی گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کی سے اسی لیی کہا مسروف نی کہ نہین شک لیجاتا مین کسی چیز پر بسبب کسی چیز کی مانند رشک لیجانی کی مومن پر کہ رکھا جاتا ہی قبر مین امن مین ہوتا ہی عذاب اللہ کی سی اور راحت پاتا ہی دنیا سی اور کہا ابو داود نی دوست رکھتا ہون مین موت کو واسطی اشتیاق جانی کی طرف رب اپنے کی اور دوست رکھتا ہون مرض کو واسطے کفارہ گناہون کی اور دوست رکھتا ہون فقر کو تواضع کی لیی واسطی رب اپنے کی اور راحت پاتی ہین بندی یون کہ جب وہ خلاف شرع باتین کرتا تہا اگر لوگ منع کرتی ایذا دیتا وہ اونکو اور اگر سکوت کرتی ضرر پہونچاتی اپنی دین و دنیا کو اب جو مرا اس سی چھٹکارا پایا اور راحت پاتا شہرون وغیرہ کا یون ہی کہ بسبب ہونی گناہ وظلم کی حاصل ہوتا ہی فساد عالم مین اور خلل پڑتا ہی ارکان دین مین اور دشمن رکھتا ہی اوسکو خدا تعالی پس ایذا دیتا ہی بسبب اوسکی زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہی اور بسبب شومی گناہ اوسکی کی مینہہ نہین برستا جب واسطے مواشی ہونی ہر چیز زمین پر اور راحت پاتی ہون نی ۲ ع ۲ **وعن** عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مونڈہا میرا یعنی واسطی استمام اور آگاہ کرنی کی پھر فرمایا ہو تو دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہی بلکہ گذرنی والا راہ کا اور رہی ابن عمر کہتی جسوقت کہ شام کرتی تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جسوقت کہ صبح کرتی تو پس نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطی بیماری اپنی کی اور زندگی اپنی کو واسطی موت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لفظ بمنکبی ساتہہ سکون حرف ی کی ہی مفرد اور ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید حرف ی کی ہی تثنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہی یعنی رغبت نکر طرف دنیا کی اس لیی کہ تو سفر کرنی والا ہی اوس سے طرف آخرت کے پس نہ پکڑا اوسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتہہ قدتون اوسکی کی اور نہ مکیسو ہو لوگون سی اور خلط ہونی سی ساتہہ اونکی اس لیی کہ تو جدا ہو دی گا اون سی اور نہ خیال کر اپنی بقا رکا اوسمین اور نہ تعلق پکڑ ساتہہ اوسچیز کی کہ نہین تعلق پکڑتا ساتہہ اوسکی مسافر غیر وطن اپنی مین اور نہ مشغول ہو اوسمین ساتہہ اوسچیز کی کہ نہین مشغول ہوتا ساتہہ اوسکی مسافر جو کہ ارادہ رکہتا ہی جانیکا طرف اہل و وطن اپنی کی اور بلکہ گذرنی والا راہ کا آخیر

زیادہ مبالغہ ہی اس لیی کہ مسافر کبھی سکونت ہی اختیار کرلیتا ہی شہرون سفر کی مین بخلاف گذرنی والی زمین کی کہ وہان نہین سکونت کرتا اور جسوقت کہ شام کری تو انتظار نہ کر یعنی ہووی موت شام صبح سامنی تیری اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنی مین تاخیر کرون کی عمل کو رات تک اور نہ رات کی عمل کو دن تک ف غنیمتے شمار صحت وفراغ پروانہ کن کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اور مابعد اوسکا کلام ابن عمر کا ہے موقوف لیکن ذکر کیا ہی اسکو امیر العلوم مین مرفوعا اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی مین جسقدر عمل ہوسکی کرنا ہماری مین ویسا ہی نوب ہاوی گا اگرچہ وہ عمل نہ کرسکی گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اوسمین جو ہوسکی تا نوب بعد موت کی ہاوی ف غنیمت دان جوانی دولت حسن وجوانی را پیش از پیری کہ ایام جوانی جاودان نباشد ع ع وعن جابرٍ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل موتہ بثلثۃ ایام یقول لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی تین دن پہلی وفات اوسکی سی کہ فرماتی تھی نہ مری کوئی تمہارا مگر کہ وہ نیک رکھتا ہوگمان ساتھہ اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی امید وار کرم اور مغفرت اوسکی کا ہو اور اعتماد کری وعدی کریم کی پر کہا ہی علمانی کہ نشان سعادت کا یہہ ہی کہ بیچ مدت حیات کی خوف غالب ہو اور جب مرگ کی قریب ہو پہنچی امید غالب ہو اور یہہ بھی کہا ہی کہ مراد ساتھہ نیک رکھنی گمان کی نیک کرنا اعمال کا ہی یعنی اچھی کرو اعمال اپنی حیات مین تا اچھا ہوگمان تمہارا ساتھہ خدا کی نزدیک موت کی اس لیی کہ جسکی عمل بری مون گی پہلی موت کے برا ہوگا گمان اوسکا نزدیک موت کی اور یہہ بھی لکھا ہی کہ حقیقت امید کی یہہ ہی کہ عمل کری اور امید رکھی اور خدمت مولی کری اور نظر اوسکی عطا پر رکھی نہ امید جو فی کہ باز رکھی عمل سی اور باعث ہووی گناہون پر وہ امید نہین ہی بلکہ آرزو اور غرور ہی کہا حسن بصری نی کہ کہتا ہی ایک تنہا اچھا کہتا ہون گمان اپنا ساتھہ پروردگار اپنی کی جھوٹہ کہتا ہی اگر گمان اپنا اچھا کہتا ساتھہ پروردگار کی اچھی کرتا عمل ع ع **الفصل الثانی** فصل دوسرا عن معاذ بن جبلٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سئلتم انبأتکم ما اول ما یقول اللہ للمؤمنین یوم القیمۃ وما اول ما یقولون لہ قلنا نعم یا رسول اللہ قال ان اللہ یقول للمؤمنین ھل احببتم لقائی فیقولون نعم یا ربنا فیقول لم فیقولون رجونا عفوک ومغفرتک فیقول قد وجبت لکم مغفرتی رواہ فی شرح السنۃ وابو نعیم فی الحلیۃ روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر چاہو تم خبرون مین تمکو اوسچیز کی کہ اول فرماوی گا اللہ اوسکی مومنون کی دن قیامت کی اور اوسچیز کی کہ پہلی کہینگے مومن اوسکی اللہ کی عرض کیا ہمنی کہ ہان ای رسول خدا کی فرماوی تحقیق اللہ تعالی فرماوی گا مومنون کو کیا دوست رکھتی ہی تم ملاقات میری کو کہینگی ہان ای رب ہماری پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکھا تمنی ملاقات میری کو پس کہینگے امید رکھتی ہی ہم درگذر کرنی تیری کی اور بخشش تیرے کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطی تمہاری بخشش میرے نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور ابو نعیم فی حلیہ مین ف احتمال ہی یہہ کہ ہو مراد ملاقات سی رجوع کرنا طرف دار آخرت کی اور یہہ بھی احتمال ہے کہ مراد ملاقات سی رویۃ ہو اور بعد لفظہ ما کی کہا ابن ملک نی لای سبب ذلتم یعنی کیون گمان کیا تمنی اور صحیح یہہ ہی لم احببتم لقائی یعنی کیون دوست رکھا تمنی ملنا میرا ع ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات للموت رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت کرو یاد کہودینے والے لذتون کی کہ موت ہی کہ یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف صحیح ہی ہی کہ لفظ ہادم ذال معجمہ سی یعنی قطع کرنی والیکی اور

بعضون فی دال مہملہ سی یعنی ڈانی والیکی جو نقل کیا ہی سو نہین کسی راوی کو غلطی ہوگئی ہی اور موت کی یاد کرنی سی غفلت دور ہوتی ہی اور دنیا
مین مشغول ہونی سی باز رہتا ہی اور رجوع کرتا ہی طرف طاعت کی کر توشہ آخرۃ ہی اور زیادہ کہی نسائی نی یہہ الفاظ فانہ لا یذکر فی کثیر الا قللہ ولا فی
قلیل الا کثرہ یعنی نہین یاد کی جاتی موت بیچ بہت مال کی مگر کہ کم کردیتی ہی اوسکو یعنی بہت مال تہوڑا معلوم ہونی لگتا ہی بسبب رغبتی اور فانی جانی
اوسکی کی اور نہین یاد کی جاتی کمی مال مین مگر کہ زیادہ کردیتی ہی اوسکو یعنی جسنے دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہی تہوڑی مال پر اور بہت جانتا ہی
اوسکو ع ۔ **وعن** ابن مسعود قال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم لاصحابہ استحیوا
من اللہ حق الحیاء قالوا انا نستحی من اللہ یا نبی اللہ والحمد للہ قال لیس ذالک ولکن من استحی
من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الراس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموتی والبلی ومن
اراد الاخرۃ ترک زینۃ الدنیا فمن فعل ذلک فقد استحیی من اللہ حق الحیاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک روز اپنی صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سی حق حیا کا یعنی جیسیکہ واجب اور لایق
ہے حیا کرنی یعنی ڈرو اللہ سی جیسا کہ چاہیی ڈرنا اوس سی کہا صحابہ نی تحقیق ہم حیا کرتی ہین اللہ سی اے نبی خدا کی یعنی کہ بجا لاتی ہین ہم اوامر کو اور
اوسکی فی الجملہ اور تعریف ہی واسطے اللہ کی یعنی اوپر توفیق دینی اوسکی کی ہمکو اوسپر فرمایا حضرت نی نہین حق حیا کا یہہ کہ کہتی ہو تم ہم حیا کرتی ہین ایسا
جو کوئی حیا کری اللہ تعالی سی حق حیا کا پس چاہیی کہ محافظت کری سر کی اور اوسچیز کی کہ سر مین ہی اور چاہیی کہ محافظت کری پیٹ کی اور اوسچیز کی
کہ جمع کیا ہی پیٹ نی اور چاہیی کہ یاد کری موت کو اور بدیون کی بوسیدہ ہونی کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی آخرۃ کا چہوڑتا ہی زینت دنیا کی پس جو
کیا یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کری اللہ سی حق حیا کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** محافظت کری سر کے
یعنے نہ استعمال کری اوسکو بیچز غیر خدمت خدا کی کہ نہ سجدہ کری بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑہی لوگون کی دکہانی کی لیی اور نہ جہکا وی سر کو سوا
خدا کی اور کسکے لیی پس جیسی جہان جہک کر سلام کرتی ہین بڑہی اور نہ بلند کری سر کو از راہ تکبر کی اور اوسچیز کی کہ مین ہی یعنی زبان اور آنکہ
اور کان کو گناہ سی بچا وی کہ زبان سی غیبت اور جہوٹ وغیرہ نہ بولی اور آنکہ سی نامحرم اور گناہ کی چیزین نہ دیکہی اور کان سے کسے کی غیبت اور جہوٹ
فضل کہانی وغیرہ کی نہ سنی اور محافظت کری پیٹ کی یعنی حرام اور شبہہ کی چیزین نہ کہاوی اور اوسچیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نی یعنی جو چیزین کہ متصل
پیٹ کی ہین مانند ستر اور پاؤن اور ہاتہہ اور دل کی اون کو بہی گناہ سی بچا وی کہ ستر سی حرام کاری نکری اور پاؤن سی گندی جگہہ مین مانند میلے
اور تماشی اور ناچ رنگ کی جگہ وی اور ہاتہہ تو نسی کسی کو ماری نہین اور نہ سی کا مال چوری وغیرہ کرکر لی اور نہ ہاتہہ کا وی آخرۃ کو اور دل مین عقیدہ
بڑا اور بری خطری اور یاد غیر خدا کی نرکہی اور بدیون کی بوسیدہ ہونی کو کہ ایک دن ہوگا کہ قبر مین ہڈیان ہماری بوسیدہ اور خاک ہونگی اور جو کوئی
جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی زہد کرتا ہی اوسمین اور چہوڑ دیتا ہی لذات وشہوات اوسکی جیسیکہ نبی فرمایا ومن اراد الاخرۃ ترک یعنی جو کوئی آخرۃ کی ثواب
کو اور بہتون اوسکیلیے چاہتا ہی تو چہوڑ دیتا ہی زینت دنیا کو اس لیی کہ یہہ دونون چیزین جمع نہین ہوتین اوپر وجہ کمال کی یہانتک کہ اتفاقا کسی کے
بہی لیے اولیا کی لیی اور کہا نووی نی کہ مستحب ہے بہت ذکر کرنا اس حدیث کا ع ۔ **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ المؤمن الموت رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی تحفہ مومن کا موت ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی مومن کی حق مین مزا بلکہ تحفہ کی ہی اللہ تعالی کی طرف
سے کہ اسکی سبب سے ثواب اور درجات آخرۃ کو پہنچتا ہی ع ۔ **وعن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن

یموت بعرق الجبین رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مومن مرتا ہی ساتھہ پسینی پیشانی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور نسائی نی **ف** بعضون نی کہا کہ یہہ کنایہ ہی جان کنی کی شدت سی کہ اوسکے سبب سی ماتھہ پر پسینا آتا ہی اور رگین بلند ہوتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ کنایہ ہی اس سی کہ مشقت اوٹھاتا ہی مومن طلب حلال مین اور ریاضت کرتا ہی عبادت مین تا دم مرگ اور بعضون نی کہا ہی کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کی علامت بھلائی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ مومن پر مشقت اور شدت نہین ہی بسبب موت کی سوای عرق پیشانی کی واللہ اعلم ۱۲ ح ؛ **وعن** عبید اللہ بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت الفجاءۃ اخذۃ اسف رواہ ابوداود وزاد البیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ اخذۃ اسف للکافر ورحمۃ للمومن اور روایت ہی عبید اللہ بن خالد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مرنا ناگہان پکڑنا غضب کا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی کتاب اپنی مین کہ پکڑنا غضب کا واسطی کافر کی ہی اور رحمت ہی مومن کی لیی **ف** پکڑنا غضب کا ہی یعنی مرنا ناگہانی نشانی ہی غضب الہی سی ہی بندی پر اسلیی کہ نہ مہلت دی اوسکو کہ سامان درست کرتا سفر آخرۃ کا یعنی توبہ اور عمل صالح کرنا لکھا ہی علمارنی کہ یہہ بات کافر کے لیے ہی اور اونکی لیی کہ اچھی طریقہ پر نہین ہین جیسا کہ آگی کی روایت مین آیا ہی حاصل یہہ کہ ناگہان مرنا نیکون کی لیی نیک ہی اور برون کی لیے برا ۱۲ ح ؛ **وعن** انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شاب وھو فی الموت فقال کیف تجدک قال ارجو اللہ یا رسول اللہ وانی اخاف ذنوبی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمعان فی قلب عبد فی مثل ھذا الموطن الا اعطاہ اللہ ما یرجو وامنہ مما یخاف رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر اور وہ تہا حالت جانکنی مین پس فرمایا حضرت نی کس طرح پاتا ہی تو اپنی کو یعنی کس طرح اپنی دل کو پاتا ہی اسوقت ایا امیدوار رحمت خدا کا یا ترسناک اوسکی غضب سی کہا امید رکہتا ہون اللہ تعالی سی ای رسول خدا کی یعنی پاتا ہون اپنی کو امیدوار اوسکی رحمت کا اور باوجود اسکے تحقیق مین ڈرتا ہون اپنی گناہونسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جمع ہوتی خوف وامید بندی کی دل مین بیچ مانند اسوقت کے مگر کر دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی وہ چیز کہ امید رکہتا ہی یعنی رحمت اپنی اور امن مین رکہتا ہی اوسکو اوسچیز سی کہ ڈرتا ہی یعنی عذاب سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** بیچ مانند اسوقت کی مراد یہہ ہی کہ اسوقت مین یا مانند اسکی مین پہر مراد اسوقت سی وقت سکرات موت کا ہی اور مانند اسوقت کی وہ اوقات ہین کہ آدمی کنارہ موت پر ہوا ون مین حکما جیسی وقت لڑائی کا اور قصاص کا اور مانند انکی ۱۲ ح ؛ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنوا الموت فانہ ھول المطلع شدید وان من السعادۃ ان یطول عمر العبد ویرزقہ اللہ عز وجل الانابۃ رواہ احمد اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کرو مرنی کی اسلیی کہ ہول جان کنی کا سخت ہی اور تحقیق نیک بختی سی ہی یہہ کہ دراز ہو عمر بندی کی اور نصیب کری اوسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** مطلع کہتی ہین بلند جگہہ کو کہ اوپر چڑہ کر کسی چیز کو دیکہتی ہین اور مراد مطلع سی یہان سکرات موت اور شدائد اوسکی ہین کہ اول اوس مین آدمی گرفتار ہوتا ہے جب مرنا ہی حاصل حدیث کا یہہ کہ فائدہ آرزوی موت مین کچہہ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہی موت کی بسبب قلت صبر وغم اور دل تنگی کی

کرتا ہی پس مرتی وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الہی کا ہی ہوگا کیون اسکی آرزو کرتا ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر دوسرے موت کی بسبب بی صبری اور تنگ دلی کی منع ہی اور وہ جو بسبب شوق دیدار الہی کی اور محبت اوس عالم کی ہو جائز ہی اور نیک بختی سی الخ منع جو فرمایا آرزو کرنی موت کی سی بیہ دوسری علت اوسکی ہی یعنی آرزو موت کی نکرو اسلیی کہ وہ خود آنیوالی ہی چند روز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرۃ کا تیار کرنا غنیمت ہی کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی دنیا کھیتی آخرت کی ہی یہان عمل کریگا تو وہان کام آویگی ؛ ع ؛ **وعن ابی امامۃ قال** جلسنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ورققنا فبکی سعد بن ابی وقاص فاکثر البکاء فقال لیتنی مت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سعد اعندی تتمنی الموت فردد ذلک ثلث مرات ثم قال یا سعد ان کنت خلقت للجنۃ فما طال عمرک وحسن من عملک فھو خیر لک رواہ احمد ؛ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا ہمنے ہم متوجہ ہوکر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نصیحت کی ہمکو حضرت نی اور نرم کیی دل ہمارے یعنی بسبب یاد دلانی احوال آخرۃ کی پس رونی سعد بن ابی وقاص اور بہت روئی پھر کہا ای کاش کی مین مرجاتا یعنی اوسک پنی مین تو گنہگار نہوتا اور خدا جانے آخرۃ سی نجاۃ پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای سعد کیا نزدیک میری آرزو کرتا ہی مرنیکی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا ای سعد اگر ہی تو پیدا کیا گیا بہشت کی لیی پس جسقدر کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہی تیری لیی نقل کی یہ احمد نی **ف** کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہی یعنی بعد میرے تو آرزو کرنی موت کی کچھ وجہ یہی ہو سکتی ہی میری ہوتی ہوئی کیونکر مرنا چاہتا ہی کہ دیکھنا جمال باکمال میری کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہی ہر نعمت سی اگرچہ حاصل ہو وہین بخلاف بعد مرنی کی درجات اور نعمتین وہان کی غرض کہ میری چہرہ مبارک پر التفات کرنی کو کوئی چیز نہین پہونچ سکتی کہ یہ دنیا مین بہشت نقد ہی ایک درویش سے پوچھا کہ مومن کو جینا بہتر یا مرنا کہا ہیچ زمانہ موت کی جینا بہتر تہا اور بعد اوسکی مرنا بہتر اور آخیر حملہ کی بعد دوسرے شق تردید کی محذوف ہی وہ یہ ہی وان کنت خلقت للنار فلا خیر فی موتک ولا فی الحیوۃ الا یہ یعنی اور اگر ہی تو پیدا کیا گیا آگ کی لیی پس نہین بہلائی مرنی مین اور نہین اچھی ہی جلدی کرنی طرف اوسکی ؛ ع ؛ **وعن حارثۃ بن مضرب قال دخلت علی خباب فی مرضہ الذی سبعا فقال لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یتمنین احدکم الموت لتمنیتہ ولقد رایتنی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما املک درھما وان فی جانب بیتی الان لاربعین الف درھم قال ثم انی بکفنہ فلما راہ بکی وقال ولکن حمزۃ لم یوجد لہ کفن الا بردۃ ملحاء اذا جعلت علی راسہ قلصت عن قدمیہ واذا جعلت علی قدمیہ قلصت عن راسہ حتی مدت علی راسہ وجعل علی قدمیہ الاذخر رواہ احمد والترمذی الا انہ لم یذکر ثم انی بکفنہ الی اخرہ** اور روایت ہی حارثہ بن مضرب سی کہ کہا گیا مین خباب کی پاس اوس حال مین کہ داغ لیی ہی اونہون نی سات جگہہ بدن پر پس کہا اگر نسنا ہوتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی نہ آرزو کری ایک تمنا اوسکی البتہ آرزو کرتا مین اوسکی اور تحقیق دیکہا مین نی اپنی تئین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین مالک تہا مین ایک درہم کا اور تحقیق بیچکر کوئی گہر میری کی اب چالیس ہزار درہم مین کہا ہارث نی پہر لایا گیا خباب کی پاس کفن اون کا کہ نفیس تہا پس جب دیکہا اوسکو روئی اور کہا اگرچہ جائز ہی ہمکو لیکن حمزہ نہین پیدا ہوا اوسکی کفن مگر چادر سفید و سیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور کہل جاتی قدمون سی اور جسوقت ڈالی جاتی پاؤنہ پر کوتاہی کرتی سر اونکی سی یہانتک کہ کھینچے گئی اونکی سر پر اور رکہی گئی اونکی پاؤنہ پر اذخر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے

لیکن ترمذی نے نہین ذکر کیا ثم آتی بمقبرۃ آخر تک **ف** خباب بن ارت صحابی قدیم الاسلام ہین اور بسبب ظاہر کرنی اسلام کی اول ہی ایذا دیی گئی ہین اور حاضر ہوی بدر مین اور اور جہادون مین اور بدن پر داغ لینی سی منع ہی فرمایا ہی پس کہا بعضون نے کہ منع اسلیی فرمایا تہا کہ وہ اعتقاد کرتی ہی کہ شفا اس سی ہوتی ہی اور جس صورت مین اعتقاد کری کہ یہہ سبب ہی اور شافی اللہ ہی پس کچھہ مضایقہ نہین اسکا یا نہی محمول ہی اسپر کہ نہو اوسکی ضرورۃ اور آرزو موت کی کی خباب نے بابتو بیماری مین بسبب شدت مرض کی کہ جسکی لیی داغ کہائی تہی یا بسبب خوف تونگری کی کہ اسکی سبب سی آخر کو گنہ مین گرفتار ہوجاون اور اظہار دوسری ہی بات ہی چنانچہ مویدہی اسکا جلد ما بعد کا و لقد راینی آخر تک اور حضرت حمزہ مٹی عبد المطلب کے سید الشہدا چچا ہی پیمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اذخر وہ ان ایک گہاس ہی خوشبودار چھتون کی تحتون پر ہی بچہاتی ہین اور اور بہت کام آتی ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سی اسلیی کہ تاسف کیا ایسی بڑی صحابی نے اپنی حال پر ع ؛

باب ما یقال عند من حضرہ الموت

باب ہی بیچ بیان اوچیز کی کہ کہی جاتی ہی نزدیک اوسکی کہ حاضر ہوی اوسکو موت **ف** یعنی علامت موت کی کہا ہی علمارنی کہ علامت موت کی یہہ ہی کہ پاون سست ہوجاتی ہین کہ اگر کہڑی کرین تو کہڑی نہو سکین اور ناک کا بانسا ٹیڑہا ہوجاتا ہی اور کن پٹیان بیٹہہ جاتی ہین اور پوست بیضہ نین کا لٹک جاتا ہی اور مراد ساتہہ اوسچیز کی کہ کہی جاوی تلقین لا الہ الا اللہ کی اور نالہ ٹرہنا اور دعا خیر کرنی اور ٹرہنا اوس کا اور مانند انکی کی ہی جیسکہ عدد بیان مین مذکور ہین ع ؛

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی سعید و ابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ رواہ مسلم

روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تلقین کرو اون شخصون کو کہ قریب مرنی کی ہین کلمہ لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تلقین کی معنی ہین سمجہانا اور یہان مراد پڑہنا اس کلمہ کا ہی روبرو قریب المرگ کی تا وہ بہی سنکر پڑہی حکم نہ کری اوسکو پڑہنی کا اسلیی کہ شاید انکار کرے اور جمہور علمار کی نزدیک یہہ تلقین مستحب ہے ع ؛

وعن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملئکۃ یؤمنون علی ما تقولون رواہ مسلم

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کی پاس یا قریب المرگ کی پاس پس کہو بہلائی اسلیی کہ فرشتی کہتی ہین آمین اوسچیز پر کہ تم کہتی ہو یعنی دعا بہلی کرتی ہو یا بری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد میت سی یا تو میت حکمی ہے یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہی تو اوشک راویکا ہی اور اگر میت حقیقی مراد ہی تو اوتو یہ کی لیی ہی اور کہو بہلائی یعنی دعا کرو اپنی لیی اچہی اور بہلی کی لیی شفا کی اور میت کی لیی مغفرۃ کی ع ؛

وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ بہ انا للہ و انا الیہ راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی و اخلف لی خیرا منہا الا اخلف اللہ لہ خیرا منہا فلما مات ابو سلمۃ قلت ای المسلمین خیر من ابی سلمۃ اول بیت ہاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انی قلتہا فاخلف اللہ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم

اور روایت ہی اونہین ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ پہونچی اوسکو مصیبت یعنی تہوڑی ہو یا بہت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نی یعنی انا للہ و انا الیہ راجعون یا الہی دی ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کی اور بدلا دی واسطی میری بہتر اوس سے یعنی اوسچیز سی کہ مبتلا ہوا سی گئی اس مصیبت مین گردنیا ہی اللہ تعالی بدلا واسطی اوسکی بہتر اوس سے پس جبکہ مری ابو سلمہ کہا میں کون مسلمان

بہتر ہوگا ابو سلمہ سی اول صاحب خانہ کہ ہجرۃ کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر مینی کہی یہہ کلمی پس دیا اللہ تعالی فی مجھی عوض مین ابو سلمہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کی نکاح مین آنی نقل کی یہہ مسلم فی **ف** معنی انا للہ آخر تک کی یہہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہی ملک در پیدائش خدا کی ہین اور ہم اوسکی طرف رجوع کرنوالی ہین پس اس آیۃ مین تسلیم اور اقرار ہی اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک ہین ہماری ہی اور جو چیز منسوب ہے طرف ہماری عاریۃ ہین مالک نہی ہی اور اوسی سی ابتدا ہماری ہی اور اوسکی طرف انتہا پس جب آدمی اپنی دل مین یہہ مضمون جمالی اور صبر کری مصیبت پر کہ پہونچی) اوسکو آسان ہوتی ہی اوسپر مصیبت اور زیادہ الفاظ اسکی پڑہنی ساتہہ جزع و فزع کی کچہہ مفید نہین اور اگر کوئی کہی کہ حکم اسکی پڑہنی کا کہان سے کہا کہی وہ چیز کہ حاکم کیا اوسکو اللہ فی جواب یہہ کہ اسکی پڑہنی والی کی فضیلت بیان فرمائی ہی گویا حکم ہی کیا ہی اور لفظ اجرنی ساتہہ جزم ہمزہ کی اور پیش جیم کی اور ساتہہ مد ہمزہ کی اور زیر جیم کی ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین اور جب گیا ابو سلمہ اخرام سلمہ کہتی ہین کہ معنی یہہ حدیث حضرت سی سنے نہی جب ابو سلمہ خاوند سے حضرت کی سامنی ہوی تو قصد بجالانی امر حضرت کی اور حاصل کرنی اس فضیلت کی جا مینی کہی کلمات پڑہون پہر اپنی دل مین خیال کیا مینی کہ ابو سلمہ سی کونسا شخص بہتر ہی کہ جسکو اللہ تعالی بدلی اوسکی خاوند میرا کریگا بعد از ان ابو سلمہ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ الخ یعنی عیال سمیت جو لوگ ہجرت کرکر مکی سی مدینہ مین گئی ہی اون مین سی سب سے پہلی ابو سلمہ ہی عیال سمیت ہجرۃ کرکر حضرت پاس حاضر ہوئی ہی اور یہہ حضرت کی بہائی نہی رضاعی یعنی دودہ شریک اور حضرت کی پہوپی کی بیٹی ہی ہی پہر ام سلمہ کہتی ہین کہ باوجود اس خلجان کی مینی ہی کلمات پڑہے اوسکی سبب سی حضرت کی نکاح مین آنی کہ افضل البشر ہین ۔ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهٗ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا داخل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ پر اوس حال مین کہ تحقیق پہاڑ گئین نہین آنکہین اوسکی پس بند کیا آنکہون اونکی کو پہر فرمایا بتحقیق روح جسوقت قبض کی جاتی ہی جاتی رہتی ہی ساتہہ اوسکی بینائی پس چلائی لوگ اہل اوسکی سی یعنی اسلیی کہ سمجہی کہ دوہ مرگیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنی نفسون پر مگر ساتہہ بہلائی کی یعنی واویلا اور بددعا نکرو اسلیی کہ تحقیق فرشتے آمین کہتی ہین اوسچیز پر کہ کہتی ہو تم یعنی لہذا دعا پر خواہ بہلی ہو خواہ بری پہر فرمایا حضرت نی بالہی بخش واسطی ابی سلمہ کی اور بلند کر درجہ اوسکا بیچ اونکی کہ سیدہی راہ دکہائی گئی ہین اور جانشین یعنی کارساز ہو اوسکا بیچ پس ماندون اوسکی کی کہ باقی ہین بیچ باقی رہی ہوی لوگون کی اور بخش واسطی ہماری اور واسطی اوسکی اے پروردگار عالمون کی اور کشادگی کر قبر اوسکی مین اور روشنی کر اوسکی لیی اوسمین نقل کی یہہ مسلم فی **ف** تحقیق روح الخ یہہ علۃ ہی اغماض یعنی آنکہین بند کرنیکی یعنی بند کیا مینی آنکہون کو اسلیی کہ روح جب قبض کی جاتی ہی مینائی ہی اوسکے ساتہہ جاتی رہتی ہی پس نہین فائدہ آنکہین کہلے کہنی مین ۔ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اَدْرَجَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیی گئی دہانکی گئی ساتہہ چادر مین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکا بودی آخری کلام لا الہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ ابو داود نی

ف مراد یہہ ہی کہ جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سمیت کبھی وقت اخیر مین داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلی عذاب کی دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب

دبی جانیکی تبدیگنا ہون کی اور اول ظاہر تر ہی ۔ اگر امتیاز ہو اوسکو سبب اسکی و مومنین سے کہ جنکا آخری کلام یہہ کلمہ تہا اور ظاہر یہہ ہی کہ کلام شامل

ہے لسانی اور نفسانی کو یعنی خواہ اس کلمہ کو زبان سی کہی یا دلسی ہی ثواب پا دیگا اور یہہ شک نہین کہ زبان و دلسی دونو نسی کہنا افضل ہی ؛ ع

وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا سورۃ یٰسٓ علی موتاکم رواہ احمد و ابو داود و ابن ماجۃ

اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو سورہ یٰسٓ اپنی مردون پر نقل کی یہہ احمد و ابو داود و ابن ماجہ نی **ف**

مراد مردون سی قریب المرگ ہین شاید حکمت اسکی پڑہنی مین یہہ ہی کہ تا قریب المرگ لذت اوہا دی سامنہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہی یعنی ذکر اللہ اور

احوال قیامت اور بعث اور سوای انکی عجیب عجیب مضمون ہین اسمین اور احتمال ہی کہ مردون سی مراد حقیقی مردی ہون پہر انکی گہر مین پڑہی پہلی

دفن کی یا سرہانی قبر کی بعد دفن کی اور ابن مردویہ وغیرہ نی ایک حدیث روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی میت یعنی قریب

المرگ یا میت حقیقی کہ پڑہی جاوی نزدیک سر اوسکیکی پس مگر کہ آسانی کرتا ہی اللہ اوسپر اور نقل کی ہی حدیث ابن عدی وغیرہ نی کہ جو کوئی زیارت

کری قبر والدین اپنی کی یا ایک کی یعنی مانکی یا باپ کی ہر جمعہ مین پہر پڑہی نزدیک اون کی سورہ یٰسٓ پس مغفرت کیجاتی ہی واسطی اوسکی بتعداد گنتی تمام حرفون

اوسکیکے ؛ ع مراد جمعہ سی دن جمعہ کا ہی یا ساری ہفتہ کو مولانا ؛ **وعن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل عثمان بن**

مظعون وھو میت وھو یبکی حتی سال دموع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی وجہ عثمان رواہ الترمذی و ابو داود

و ابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اوسحالت مین کہ وہ

میت تہی اور حضرت روتی تہی یہانتک کہ بہی آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر چہرہ عثمان کی نقل کی یہہ ترمذی سے اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف**

مہاجرین مین سی اول انتقال مدینہ منورہ مین عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہی اور اول بقیع مین ہی دفن کئی گئی بعد انکی دفن کی وہ مقبرہ ٹہیرا اور حضرت نے

دست مبارک سی پتہر اوٹہا کر انکی قبر پر کہا نشان کی لیی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان پر بعد مرنیکی یعنی پہلی دفن سے اور رونا

اوسپر آنسو دلسی جائز ہی ؛ **وعنہا قالت ان ابا بکر قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو میت رواہ الترمذی و ابن ماجۃ**

اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہا تحقیق ابو بکر صدیق نی بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوسوقت کہ اونکی وفات ہو چکی نبی نقل کے

یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن حصین بن وحوح ان طلحۃ بن البراء مرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ**

فقال انی لا اری طلحۃ الا قد حدث بالموت فاذنونی بہ وعجلوا فانہ لا ینبغی لجیفۃ مسلم ان تحبس

بین ظہرانی اہلہ رواہ ابو داود اور روایت ہی حصین بن وحوح سی کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئی پس آئی اونکی پاس نبی صلی اللہ

علیہ وسلم عیادۃ کرتی ہی اونکی پس فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اوسکو موت پس جب کہ دیا تم مجکو ساتہہ مرنی انکیکے یعنے

جاؤنگا اور نماز انپر پڑہونگا اور جلدی کرو یعنی پہیج تجہیز و تکفین و دفن کی پس تحقیق نہین لائق واسطی مردی مسلمان کی یہہ کہ روک رکہا جاوی درمیان

لوگون اوسکیکے نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اگر دیر کرو دفن کرین تو خوف ہی سڑ جانیکا اور سڑ جاویگا تو لوگ نفرت کہاوینگی اسمین حقارت و

بے غرتی اوسکی ہی اور مومن کو اللہ تعالی نی معظم و مکرم کیا ہی پس اسلیی فرمایا کہ جلد دفن کرین ؛ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری

عن عبد اللہ بن جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان

اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العلمین قالوا یا رسول اللہ کیف للاحیاء قال الجود والجود رواہ ابن ماجۃ روایت ہی عبداللہ
بن جعفر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تلقین کرو تم اپنی قریب المرگ کو یہہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ پروردگار
عرش عظیم کا سب تعریف واسطی اللہ کی پروردگار عالمون کا عرض کیا صحابہ نی ای رسول خدا کی کیسا سکھلانا اسکا تندرستون کو فرمایا بہتر اور بہتر نقل کی یہہ ابن ماجہ
نی **ف** روایت کی ہی ابن عساکر نی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا سنی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کتنی کلمی جو کہی اونکو نزدیک
موقات اپنی کی داخل ہوگا جنت مین وہ یہہ ہین لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تمین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار بعد ازان تبارک الذی بیدہ الملک
بجے ولیست وہو علی کل شی قدیر ۔ ع ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضر المیت حضرہ الملائکۃ فاذا کان
الرجل صالحا قالوا اخرجی ایتہا النفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب اخرجی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان
فلا تزال یقال لہا ذلک حتی تخرج ثم یعرج بہا الی السماء فیفتح لہا فیقال من ہذا فیقولون فلان فیقال مرحبا
بالنفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لہا ذلک
حتی تنتہی الی السماء التی فیہا اللہ فاذا کان الرجل السوء قال اخرجی ایتہا النفس الخبیثۃ کانت فی الجسد
الخبیث اخرجی ذمیمۃ وابشری بحمیم وغساق واخر من شکلہ ازواج فلا تزال یقال لہا ذلک حتی تخرج
ثم یعرج بہا الی السماء فیفتح لہا فیقال من ہذا فیقال فلان فیقال لا مرحبا بالنفس الخبیثۃ کانت فی الجسد
الخبیث ارجعی ذمیمۃ فانہا لا تفتح لک ابواب السماء فترسل من السماء ثم تصیر الی القبر رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی قریب المرگ ہوتا ہی آتی ہی اوسکی پاس فرشتی پس جسوقت کہ ہوتا ہی
مرد نیک کہتی ہین یعنی ملائکہ رحمت کی نکل ای جان پاک کہ تہی بدن پاک مین نکل اوسحالت مین کہ تعریف کی گئی ہی یعنی نزدیک خدا اور خلق کے
اور خوشوقت ہو ساتہہ راحت کی اور رزق پاک کی ہمیشہ مین اور ساتہہ ملاقات رب غیر غضبناک کی پس ہمیشہ رہتی ہی وہ جان کہ کہا جاتا ہی
اوسکو یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا یہانتک کہ باہر نکلتی ہی یعنی خوش پہر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کی پہر کہولا جاتا ہی دروازہ آسمان کا واسطی اوسکے
یعنے بعد کہلوانی فرشتون کی باہیلی ذی ایس کہا جاتا ہی یعنی دربان آسمان کی کہتی ہین کون ہی یہہ پس کہتی ہین فرشتی جو کہ اوسکو لیجاتی ہین فلانا
شخص ہی یعنی روح فلانیکی ہی کہ نام واشان اوسکا ذکر کرتی ہین پس کہا جاتا ہی خوشوقتی ہو جان پاک کو کہ تہی بدن پاک مین داخل ہوا اوسحالت
مین کہ تعریف کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتہہ راحت اور رزق پاک کی اور ساتہہ ملاقات پروردگار کی کہ نہین غصی پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہ کہا
جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ یہانتک کہ پہنچتی ہی اوس آسمان تک کہ اوسمین ہی رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہی آدمی برا یعنی کافر کہتا
ہے ملک الموت نکل تو ای جان بدکہ تہی بدن بدمین نکل تو درحالیکہ برائی کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتہہ پانی گرم کی اور پیپ کی اور ساتہہ
اور عذابون طرح طرح کی مانند اسکی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہا جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ یہان تک کہ نکلی ہی یعنی ساتہہ کراہت
کے پہر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کی یعنی واسطی ظاہر کرنی ذلت اوسیکی پس کہلوانی جاتی ہین واسطی اوسکی دروازی آسمان کی پس کہا
جاتا ہی کون ہی یہہ پس کہا جاتا ہی فلانا شخص پہر کہا جاتا ہی نہ خوشوقتی ہو جان ناپاک کو کہ تہی بدن ناپاک مین پہر جا برائی کی گئی پس تحقیق
نہین کہولی جاوینگی تیری لیی دروازی آسمان کی پہر ڈالی جاتی ہی آسمان سی پہر پہر آتی ہی طرف قبر کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف**
آتی ہین اوسکی پاس فرشتی ظاہر تر یہہ ہی کہ فرشتی رحمت کی اور عذاب کی حاضر دونون ہوتی ہین پہر اگر نیک دیکہتی ہین فرشتی رحمت کے

اپنا کام کرتی ہین اور اگر بدکار روکھی ہین فرشتی عذاب کی اپنا کام کرتی ہین اور مراد صالح سی یا تو مؤمن ہے یا وہ شخص کہ ادا کری حقوق اللہ تعالی کی اور حقوق
اوسکی بندون کی اور فاسق سکوت عنہ ہی یعنی اسکا ذکر نہین کیا جیسا کہ طریقہ کتاب و سنت کا ہی تاکہ رہی وہ درمیان خوف و رجا کی اور پہر آتی ہی طرف قبر
کی اور موتی ہی ہمیشہ قید کی گئی اہل اسافلین مین بخلاف روح مؤمن کی کہ وہ سیر کرتی ہی آسمان و زمین مین اور میوی کہاتی ہی جنت مین جہان چاہے
ہے اور جگہہ پکڑتی ہی طرف قندیل کی نیچی عرش کی اور اوسکو تعلق رہتا ہی اپنی بدن کی ساتھہ بہی تعلق کلی اسطرح کہ پڑہتا ہی وہ قرآن اپنی قبر مین اور
نماز پڑہتا ہی اور چین کرتا ہی اور سوتا ہی مانند سونی دولہا کی اور دیکہتا ہی طرف منازل اپنی کی جنت مین بحسب مقام اور مرتبی اپنی پس امر دونکا
اور احوال برزخ کا اور آخرۃ کا تمام خوارق عادات یعنی خلاف عادات سی ہی پس مومن مثل نجاتی اونکو ۔ ع ۔ **وعنہ** انّ رسول اللہ صلّی
اللہ علیہ وسلّم قال اذا خرجت روح المؤمن تلقّاها ملکان یصعدانها قال حمّاد فذکر من طیب ریحها وذکر المسک قال ویقول
اهل السماء روح طیبة جاءت من قبل الارض صلّی اللہ علیک وعلی جسد کنت تعمرینه فینطلق به الی ربّه ثمّ یقول انطلقوا به الی اخر
الاجل قال وانّ الکافر اذا خرجت روحه قال حمّاد وذکر من نتنها وذکر لعنا ویقول اهل السماء روح خبیثة جاءت من قبل الارض
فیقال انطلقوا به الی اخر الاجل قال ابو هریرة فردّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ریطة کانت علیہ علی انفہ
هکذا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ نکلتی ہی روح مومن کی لیتے
ہین اوسکو دو فرشتی لیجرہتی ہین اوسکو کہا حمادنی کہ راوی حدیث کا ہی ابی ہریرہ سی پس ذکر کیا حضرت نی یا ابو ہریرہ نی خوشبوئی اوس روح کا
اور ذکر کیا مشک کا یعنی کہا کہ آتی ہی اوس سی بو مشک کی اسطرح اسلیی کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنی تہی یاد نہی فرمایا حضرت نی اور کہتی ہین
اہل آسمان روح پاک آئی زمین کیطرف سی بعد ازان روح کو خطاب کرکر کہتی ہین رحمت بہیجی اللہ تجہپر اور تیری بدن پر کہ اباد رکہتی تہی تو اوسکو پس
لیجاتی ہین اوسکو طرف پروردگار اوسکی یعنی عرش پروردگار اوسکی پہر فرمایا نبی پروردگار لیجاؤ اسکو دہیل دیجاوی قیامت تک فرمایا حضرت نے
اور تحقیق کافر جسوقت کہ نکلتی ہی روح اوسکی کہا حمادنی اور ذکر کیا حضرت نی یا ابو ہریرہ نی بدبو اوسکیا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتی ہین اہل آسمان
روح ناپاک آئی زمین کیطرف سی پس کہا جاتا ہی لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوی قیامت تک کہا ابو ہریرہ نی پس پہیری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چادر
اپنے کو کہ چادر کا کہ ہی حضرت پر اوپر ناک اپنی کی اسطرح سی نقل کی مسلم نی **ف** لیجاؤ اسکو یعنی تاکہ پہیری جنت مین یا نزدیک اوسکی آخر اجل تک
پہر ہماری پاس آتا ہی اور مراد اجل سی ہاں موت برزخ ہی در برزخ اوس عالم کو کہتی ہین کہ درمیان مین مرنی اور قیامت کی ہی اور اسطرح سی یعنی ابو ہریرہ
نے چادر ناک پر رکہکر بتائی کہ اسطرح سی حضرت رکہی ہنی اور حضرت کو گویا از راہ مکاشفہ کی روح کافر کی معلوم ہوئی اور بدبو اوسکی آئی اسلیی
کو نہ چادر کا رکہا ۔ ع ۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا حضر المؤمن اتته ملئکة الرحمة بحریرة بیضاء
فیقولون اخرجی راضیة مرضیا عنک الی روح اللہ وریحان وربّ غیر غضبان فتخرج کاطیب ریح المسک حتّی
انّه لیناول بعضهم بعضا حتّی یاتوا به ابواب السماء فیقولون ما اطیب هذه الریح التی جاءتکم من الارض فیاتون به ارواح
المؤمنین فلهم اشدّ فرحا به من احدکم بغائبه یقدم علیه فیسالونه ماذا فعل فلان ماذا فعل فلانة فیقولون دعوه
فانّه کان فی غمّ الدنیا فیقول قد مات ما اتاکم فیقولون قد ذهب به الی امّه الهاویة وانّ الکافر اذا حضر
اتته ملئکة العذاب بمسح فیقولون اخرجی ساخطة مسخوطا علیک الی عذاب اللہ عزّ وجلّ
فتخرج کانتن ریح جیفة حتّی یاتون به الی باب الارض فیقولون ما انتن هذه الریح حتّی یاتون به ارواح

الکفار رواہ احمد والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آتی ہی مومن کو موت لاتی ہین فرشتی رحمت کی سفید ریشمی کپڑا پھر کہتی ہین روح کو نکل تو اوسحالمین کہ راضی ہی تو اللہ سی راضی کیا گیا تجسی طرف رحمت خدا کی اور رزق خوب کی اور طرف پروردگار کی کہ نہین غضب پس نکلتی ہی روح مانند بہترین خوشبو مشک کی یہانتک کہ تحقیق لیتے ہین اوس روح کو بعضی فرشتی بعضونسی یعنی ہاتھون ہاتھ لیجاتی ہین ازراہ تعظیم وتکریم کی یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو دروازون آسمان پر پس کہتے ہین فرشتی آسمین کیا خوب ہے یہہ خوشبو کہ آئی ہمکو زمین کیطرف سی پھر لاتی ہین اوسکو طرف ارواح مومنون کی یعنی جہان اونکی ارواحین رہتی ہین علیین مین یا حبسجہنم مین یا دروازہ جنت پر یا نیچی عرش کی بحسب مرتبہ اپنی کی پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب آنی اوس روحکی ایک تنہا بیساتھہ غایب اپنی کی کہ آتا ہی اوسکی پاس یعنی جیسا کوئی سفر سی آتا ہی اور اوسکی گھر کی لوگ اوس سی نہایت خوش ہوتی ہین اسیطرح سی اس مومن کی روح جانی سی اور روحین خوش ہوتی ہی پھر پوچھتی ہین ارواحین مومنونکی اس روح سی کہ کیا کیا فلانی فی کیا کیا فلانی فی یعنی کیا حال ہی فلانی فلانی شخصونکا یعنی نام لیکر پوچھتی ہین احوال اون اشیاؤنکا کہ دنیا مین اونکو چھوڑکر مری ہی پس کہتی ہین ارواحین آپس مین جھوڑدو اسکو اس لیی کہ یہہ ہی غم دنیا مین یعنی جب راحت پاویگی تب پوچھیگی پس کہتی ہی یہہ روح یعنی بعد راحت پانیکی کہ تحقیق مرگیا یعنی فلانا کریم احوال پوچھتی ہو کیا نہین آیا تمہاری پاس پس کہتی ہین وہ روحین کہ تحقیق لی گئی اوسکو طرف مان اوسکیکی کہ آگ دوزخ ہی اور تحقیق کافر جسوقت کہ آتی ہی اوسکو موت لاتی ہین اوسکی پاس فرشتی عذاب کی ٹاٹ پھر کہتی ہین فرشتی روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کی ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجھپر پس نکلتی ہی روح بدبودار مانند نہایت بدبو مردار کی یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو طرف دروازی زمین کی پس کہتی ہین فرشتی کیا بری ہی یہہ بو یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو طرف ارواح کفار کی نقل کی یہہ احمد ونسائی فی **ف** ریشمی کپڑی جو لاتی ہین شاید روحکو اوسمین لپیٹ کر لیجاتی ہین اور کیا حال ہی فلانی فلانی شخصونکا یعنی طاعت کرتی ہین ناخوش ہو وین سکر اور روحاکرین اونکی لیی ساتھہ استقامت کی یگنو کرتی ہین ناکہ غمگین ہو وین اوسپر اور بخشش مانگین اوسکی لیی اور طرف دروازی زمین کی کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہی طرف دروازی آسمان زمین والیکی کہ پہلا آسمان ہی جیسکیہ دلالت کرتی ہی اسپر اوپر کی حدیث ثم یعرج الی السماء اور احتمال ہی کہ مراد ہو ساتھہ دروازی زمین پس روکیجاتی ہی طرف اسفل السافلین کے کہتا ہو نہین یعنی ملاعلی کہتی ہین کہ یہی صواب ہے بہتر ہی اور طرف ارواح کفار کی کہ جگہ اونکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہہ گاہی پیچ گہرا و جہنم کی ۞ ع **وعن البراء بن عازب** قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فانتہینا الی القبر ولما یلحد فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلسنا حولہ کان علی رؤسنا الطیر وفی یدہ عود ینکت بہ فی الارض فرفع رأسہ فقال استعیذوا باللہ من عذاب القبر مرتین او ثلثا ثم قال ان العبد المؤمن اذا کان فی انقطاع من الدنیا وإقبال من الآخرۃ نزل الیہ ملائکۃ من السماء بیض الوجوہ کان وجوہہم الشمس معہم کفن من اکفان الجنۃ وحنوط من حنوط الجنۃ حتی یجلسوا منہ مد البصر ثم یجیء ملک الموت علیہ السلام حتی یجلس عند راسہ فیقول ایتہا النفس الطیبۃ اخرجی الی مغفرۃ من اللہ ورضوان قال فتخرج تسیل کما تسیل القطرۃ من السقاء فیاخذہا فاذا اخذہا لم یدعوہا فی یدہ طرفۃ عین حتی یاخذوہا فیجعلوہا فی ذلک الکفن وفی ذلک الحنوط ویخرج منہا کاطیب نفحۃ مسک وجدت علی وجہ الارض اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا نکلے ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیچ جنازی ایک شخص کی انصار مین سی پس پہنچی ہم طرف قبر کی اور ہنوز نہین دفن کیا گیا تہا وہ پس بیٹھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھی ہم گرد حضرت کی گویا کہ ہماری سرون پر جانور ہی پرندنیچ

سر جہکا کر چپکی بیٹہی اور دا ہین بائین نہ دیکہتی ہی اور حضرت کی ہاتہہ مین ایک لکڑی ہی کہ کریدتی ہی اور خط کہینچتی ہی ساتہہ اوسکی زمین مین یعنی جیسے متفکر کرتی ہین پہر دو تہپا یا سر نیچا اور فرمایا پناہ مانگو ساتہہ اللہ کی عذاب قبر کیسی دو بار فرمایا یا تین بار پہر فرمایا بیشک بندہ مومن جسوقت کہ ہوتا ہی پیچ منقطع ہونیکی دنیا سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرۃ کی یعنی قریب مرنی کی پہنچتا ہی تو اوترتی ہین طرف اوسکی فرشتی آسمان سی نہایت روشن ہوتی ہین منہہ اونکی مثل آفتاب کے حلتہ اونکی کفن ہوتا ہی کفنون یعنی ریشمی کپڑون بہشت کی سی اور خوشبو ہوتی ہی خوشبویون بہشت کیسی یعنی مشک و عنبر وغیرہا یہانتک کہ بیٹہتی ہین سامنی اوسکی جہانتک کہ پہنچی نگاہ یعنی اسطرح بیٹہتی ہین بسبب کمال ادب کی منظر ہوتی ہین روح نکلنی کی پہر آتی ہین ملک الموت علیہ السلام یہانتک کہ بیٹہتی ہین نزدیک سر اوسکیکی پس کہتی ہین اے جان پاک نکل طرف بخشش کی اللہ کیطرف سی اور خوشنودی اوسکیکی فرمایا حضرت نے پس نکلتی ہی جان جیسی ہوئی جیسا بہتا ہی قطرہ پانی کا مشک مین سی یعنی بسہولت و نرمی پس لیتی ہی اوسکو ملک الموت پس جب لیتی ہین اوسکو ملک الموت نہین چہوڑتی اور فرشتی اوس جانکو ملک الموت کی ہاتہہ مین ایک پلک اتنی یعنی بسبب اشتیاق کی جلد لیتی اوسکو لیلیتی ہین یہانتک کہ لیتی ہین اوسکو وہ فرشتی اور کہتی ہین اوسکو اوس کفن مین اور اوس خوشبو مین اور نکلتی ہی اوس روح سی خوشبو مانند بہترین خوشبویون مشک کی کہ پائی جاوین روی زمین پر یعنی تمام زمین پر ابتدای پیدائش دنیا سی فنا ہونی اوسکی تک **ف** اس سی معلوم ہوا کہ مومن کی جان سہل نکلتی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ مومن پر سہی بڑی سختی ہوتی ہی اسوقت تطبیق انمین یون دی گئی ہی کہ سختی روح مومن پر نکلنے سی پہلی ہوتی ہی اور وقت نکلنی کی سہل نکلتی ہی بخلاف روح کافر کی کہ اوسکی روح نکلتی بہی دشوار سی ہی واللہ علم ؛ مولانا ؛ **قال** فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُونَ لَهُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ ؛ فرمایا حضرت نے پس لے چڑہتی ہین فرشتی اوس جانکو پس نہین گذرتی فرشتی یعنی ساتہہ اوس جانکی کسی جماعت پر فرشتونسی یعنی وہ فرشتی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہین مگر کہتی ہین کون ہی یہہ روح پاک پس کہتی ہین فرشتی لانیوالی فلانا بیٹا فلانیکا یعنی اوسکی روح ہی بیان کرتی ہین اوسکو ساتہہ بہترین ناموں یعنی وصفون اور لقبون اوسکیکے کہ تہی اہل دنیا ذکر کرتی اوسکو ساتہہ اونکی دنیا مین اسیطرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ لی پہنچتی ہین اوسکو آسمان دنیا تک یعنی پہلے تک پہر کہلواتی ہین فرشتی دروازہ اوسکی پس کہولا جاتا ہی آسمان یعنی دروازہ اوسکا اونکی لیی پس ساتہہ ہوتی ہین اوسکی ہر آسمان سی مقربان خدا کی کہ اوس آسمان مین ہین اوس آسمان تک کہ متصل ہے اوسکی یہان تک کہ پہنچایا جاتا ہی اوسکو ساتوین آسمان تک پس فرماتا ہی اللہ تعالی عزوجل لکہو یعنی ثابت رکہو نامہ اعمال بندے میرے کا علیین مین اور پہیر لی جاوے اوسکو طرف زمین کی یعنی بدن اوسکیکی کہ مدفون ہی زمین مین تا متعلق ہو ساتہہ بدن کی خوب طرح اور مستعد ہو واسطی سوال و جواب کے اسلیے کہ تحقیق مینے زمین ہی سی پیدا کیا ہی اونکو یعنی بدن بنی آدم کیکو اور اسیمین

پھر بھیجتا ہون اونکو یعنی بدنون اور ارواحون اون کیلیے اور اوسی سی نکالونگا اونکو دوسری بار فرمایا حضرت نی پس پھر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی اوسکی بدن مین پھر آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتی یعنی منکر نکیر پس بٹھلاتی ہین اوسکو پھر کہتی ہین اوسکو کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی رب میرا اللہ ہی پھر کہتی ہین اوسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پھر کہتی ہین اوسکو کون ہی یہہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہی وہ رسول اللہ کی ہین صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہتی ہین فرشتی اوسکو کس سبب سے جانا تو نی یعنی رسول ہونا اونکا پس کہتا ہی پڑہی مینی کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتھہ اوسکی اور سچ جانا مینی یعنی دل سی پس اوس سی رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہی پکارنیوالا آسمان سی یعنی زبانی اللہ تعالی کی یہہ کہ سچا ہی بندہ میرا پس بچھاؤ اوسکی لیے بچھونی بہشت کی اور پہناؤ اوسکو لباس بہشت کی اور کھولدو اوسکی لیی دروازہ طرف بہشت کی فرمایا حضرت نی پس آتی ہی اوسکو ہوا اوسکی اور خوشبو پھر کشادگی کیجاتی ہی اوسکی لیی قبر اوسکی مین بقدر پہنچنی نگاہ اوسکیکی **ف** اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عرش تک روحکو لیجاتی ہین اور اسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتی ہین پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہون اور بعضی ساتوین آسمان تک علیین نام ایک جگہہ کا ہی ساتوین آسمان پر کہ اوسمین نامہ اعمال نیکونکی رہتی ہین اور کون ہی یہہ شخص شاید کہ بعضونسی یون پوچھتی ہون اور بعضون سی اسطرح کہ کون ہی نبی تیرا جیسے کہ اور روایت مین آیا ہی ۱۲ مولانا شرع ؛ **قال** وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي فرمایا حضرت نی اور آتا ہی اوسکی پاس ایک شخص خوبرو اچھی کپڑی پہنی خوشبودار پس کہتا ہی خوشوقت ہو ساتھہ اوس چیز کی کہ خوش کری تجکو یعنی وہ نعمتین تیری لیی مہیا ہین کہ نہ کسی آنکھہ نی دیکھین نہ کسی کان نی سنین یہہ وہ دن ہی کہ وعدہ دیا جاتا تہا تو یعنی دنیا مین پس کہتا ہی میت اوسکو کون ہی تو پس چہرہ تیرا کامل ہی حسن و جمال مین لاتا ہی بھلائیکو اور خوشخبری دیتا ہی اوسکے پس کہتا ہی وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہی میت ای پروردگار میری قایم کر قیامت ای پروردگار میرے قائم کر قیامت تاکہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنی کی **ف** مراد اہل سی حورعین اور خادم ہین اور مال سی محل اور باغ جنت کی اور اور چیزین ہانکی کہ قسم مال سی ہین یا مراد اہل سی قرابتی مومن ہین اور مال سی حور و قصور وغیرہ ؛ ع ؛ **قال** وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ مَعَهُمُ الْمُسُوحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اخْرُجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُ لَهُ فَلَا يُفْتَحُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّينٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى فَتُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا ثُمَّ قَرَأَ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ

فیاتیه من حرها وسمومها ویضیق علیه قبره حتی تختلف فیه اضلاعه

فرمایا حضرت نی اور تحقیق بندہ کا وہ وقت کہ ہوتا ہی بیچ منقطع ہونیکی دنیا سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت کی اوترتی ہین اوسکی طرف آسمان سی فرشتی یعنی ضدا کی کلموہی ساتھہ اونکی ہوتی ہین ٹاٹ پس مٹیالی مین روبرو اوسکی یہانتک کہ پہنچی نگاہ پہرآتا ہی ملک الموت یہانتک کہ بیٹھتا ہی نزدیک سر اوسکی پس کہتا ہی ای جان خبیث نکل طرف عذاب کی اللہ کی طرف سی فرمایا حضرت نی پس پراگندہ ہوتی ہی جان بیچ بدن کافر کے یعنی چیتی پہرتی ہی خوف کہتی ہی نکلنی کو بسبب خوف عذاب کی کہ دیکھتی ہی آثار کے خلاف رحمت کے کہ وہ جلد نکل آتی ہی خوشی سبب کھینچے ہوا اور دشوار کرم کی پس کہتا ہی ملک الموت اوس جلد کو یعنی نکالتا ہی تہ بخوبی اور زود کے سبب کہ پہنچا جاتا ہی اوسکو صوف سے کہ وقت کہنچی ہی اوس صوف مین سے کہ بہتر اوسکو گندگی ہی یعنی اسطرح روح کا ذکر جب کھینچے جاتے ہین انہا اور کون سے نہ نکلے تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ جیسے آنکڑے والی سلاخ سے گیلی اون نکلتی ہے پس لیتا ہی ملک الموت اوسکو پس جب لیتا ہی اوسکو نہین چھوڑتی فرشتی روحکو اوسکی ایک تہ مین قدر جھپکنے آنکھ کی یہانتک کہ رکھتی ہین اوسکو بیچ اون ٹاٹون کی اور بہلیتی ہی اوس روحسی نہایت بوی بدمانند بوی مردار کی کہ پائی جاوی روئی زمین پر پس لی چڑھتی ہین اوسکو پس نہین گذرتی ساتھہ اوسکی کسی جماعت فرشتون مین سے مگر کہ کہتی ہین فرشتی کون ہی یہہ روح ناپاک پس کہتی ہین فرشتی لانی والی یہہ فلانا بیٹا فلانیکا ہی ذکر کرتی ہین ساتھہ بدترین صفون اوسکیکی جو کہ نہا ذکر کیا جاتا ساتھہ اونکی دنیا مین یہانتک کہ پہنچا جاتا ہی اوسکو طرف آسمان دنیا کی پس کہلوایا جاتا ہی اوسکی لیی دروازہ آسمان کا پس نہین کہولا جاتا واسطی اوسکی پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی سند کی لیی یہہ آیت نہین کہولی جاتی واسطی کافرون کی دروازی آسمان کی یعنی کوئی دروازہ دروازون مین سی اور نہ داخل ہونگی بہشت مین یہانتک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکی سوئی کی یعنی جیسی یہہ امر نہین ہوسکتا ہی دشوار ہی ویسی ہی داخل ہونا کافر کا جنت مین ہی نہین ہوسکیگا محال ہی اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہین پس فرماتا ہی اللہ عزوجل لکھو نامہ اعمال اسکا سجین مین کی نام ایک جگہہ کا ہی نیچی ساتوین آسمان کی کہ نیچی کی زمین ہی پس پھینکی جاتی ہی روح اوسکی پھینکنی کر پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور جو شخص کہ شریک کری ساتھہ اللہ کی پس گویا گرا آسمان سی متہ کی بل یعنی بلندی ایمان و توحید سی پستی کفر و شرک مین پڑا پس اوجہ لیتے ہین اوسکو پرندی یعنی ہلاک ہوتا ہی یا پھینک دیتی ہی اوسکو باد بیچ مکان دور کی یعنی دور ہوتا ہی رحمت خدا سی پہر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی بدن اوسکیمین اور آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتی پس بٹھاتی ہین اوسکو پہر کہتی ہین واسطی اوسکی کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی وہ ہا ہا نہین جانتا مین پہر کہتی ہین اوسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی وہ ہا ہا نہین جانتا مین پہر کہتی ہین واسطی اوسکی کون ہی یہہ شخص کہ بہیجا گیا تم مین پس کہتا ہی ہا ہا نہین جانتا مین پہر پکارتا ہی پکارنیوالا آسمانکی طرفسی یہہ کہ جہوٹا ہی پس بچھاؤ اوسکی لیی بچھونا آگ کا اور کہولدو اسکی لیی دروازہ طرف دوزخکی پس آتی ہی اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی اور تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ ملکر ادہر آودہر نکل آتی ہین قبر مین پسلیان اوسکے

ف سجین ایک جگہہ ہی گہراؤ دوزخمین ساتوین زمین کی نیچی اوسمین نامہ اعمال دوزخیونکی رکہی جاتی ہین اور اسمین شارہ ہی اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کی نیچی ہی بیچ مکان دور کی اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ڈالا شیطان نی اوسکو گہراہی مین اور دور پڑا مقام قرب سے اور یہہ آیۃ یعنی دوسرے سند ہی نری اس قول حضرت کی فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا نہ یہہ کہ بیان ہی حال کافر کا اور ہا ہا ایک کلمہ ہی کہ تحیر بولتا ہی اور قبر کافر کو تو اسطرح پہنچتی ہی جیسکہ مذکور ہوا اور بعض مومنون کی لیی بلکہ اکابر موحدین کی لیی یعنی اولیاء اللہ کی لیی ضغطہ قبر کا یعنی بہینچنا یون ہوتا ہی کہ زمین ملتی ہی جیسی مان آپس مین والی اپنی بچہکو گلی لگاتی ہی بزع ح وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ اور آتا ہی اوسکی پاس ایک شخص بدشکل بری

کپڑی پہنی بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہی خوشوقت ہو ساتہہ دوچیز کی کہ ناخوش کری تجکو یہہ وہ دن ہی جو وعدہ دیا جاتا تہا تو پس کہتا ہی مردہ کون ہے تو پس جسمہ تیرا نہایت برا ہی لاتا ہی برائی پس کہتا ہی مین ہون عمل تیرا بدپہر کہتا ہی مردہ ای پروردگار میرے نہ قایم کر قیامت کو **وفی** روایۃ نحوہ وزاد فیہ اذا خرج روحہ صلی علیہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء و فتحت لہ ابواب السماء لیس من اہل باب الا وہم یدعون اللہ ان یعرج بروحہ من قبلہم وتنزع نفسہ یعنی الکافر مع العروق فیلعنہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء وتغلق ابواب السماء لیس من اہل باب الا وہم یدعون اللہ ان لا یعرج روحہ من قبلہم رواہ احمد اور بیچ ایک روایت کی مانند اسکی اور زیادہ ہی اوسمین جسوقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی رحمت بہیجتا ہی اوسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان وزمین کی ہی اور ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہی اور کہولی جاتی ہین اوسکی لیی دروازے آسمان کی اور نہین کوئی دروازی والی یعنی ہر آسمان کی دروازی والی مگر کہ وہ دعا مانگتی ہون اللہ تعالی سی یہہ کہ چڑہائی جاوی روح اوسکی اونکی طرف سی یعنی تاکہ مشرف ہون بسبب ساتہہ چلنی وغیرہ کی اور نکالی جاتی ہی جان اوسکی یعنی کافر کی ساتہہ رگونکی پس لعنت کرتی ہین اوسکو سب فرشتے درمیان آسمان وزمین کی اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنی آسمان دنیا مین اور بند کیی جاتی ہین دروازی آسمان کی نہین کوئی دروازی والی یعنی آسمان دنیا کی دروازون مین سی مگر کہ وہ دعا کرتی ہین اللہ تعالی سی یہہ کہ نہ چڑہائی جاوی روح اوسکی ہماری طرفسی لعل کے یہہ احمد نی **ف** ساتہہ رگونکی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ناخوشی سی نکلتی ہی جان اوسکی اور رہت کہ بچکر نکالتی ہین اوسکو اور کمال تعلق ہوتا ہی اوسکو بدن کی ساتہہ ع ع **وعن** عبد الرحمن بن کعب عن ابیہ قال لما حضرت کعبا الوفاۃ اتتہ ام بشر بنت البراء بن معرور فقالت یا ابا عبد الرحمن ان لقیت فلانا فاقرء علیہ منی السلام فقال غفر اللہ لک یا ام بشر نحن اشغل من ذلک فقالت یا ابا عبد الرحمن الم تسمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ارواح المومنین فی طیر تعلق بشجر الجنۃ قال بلی قالت فہو ذاک رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی عبد الرحمن بن کعب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی کعب سے کہا جبکہ آئی کعب کو موت آئی اونکی پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا ای ابا عبد الرحمن کہ کہنت ہی کعب کی اگر ملی تو یعنی بعد مرنیکی فلانی سی پس کہہ اوسکو میری طرف سی سلام پس کہا کعب نے بخشی اللہ تجکو ای ام بشر ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگی اوس سے کہا ام بشر نی ای ابا عبد الرحمن کیا نہین سنا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق روحین مومنونکی بیچ قالب جانورون سبز کی کہا ہون گی میوی درختون بہشت کیسی کہا ہان کہا ام بشر نی پس یہہ وہی یعنی وہ یہہ فضل وکرامت ہی کہ امید رکہی جاتی ہی تیری لیی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی کتاب بعث ونشور مین **ف** عبد الرحمن بزرگ تابعین سے تہی اور انکی باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تہی اور براء بن معرور بہی صحابی ہین انصار مین سے ام بشر انکی بیٹے تہین اونہون نی کعب سے وقت انتقال کی کہا کہ فلانیکو میری طرفسی سلام کہنا اگر ملی تو اوس سے ظاہر یہہ ہے کہ نام لیا ہو اوسنی براء کا بشر کا پس کعب نے کہا بخشی تجکو اللہ یہہ عبارت دان بولتی ہین کہ جہان کسی سی ایسی بات سنتی ہین کہ کہنی نہ چاہیی تہی یعنی یہہ کیا کہتی ہی تو ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگی اس سے کہ وہان کسیکو بہیجانین اور سلام وپیام کسیکا پہنچانین یعنی مین اپنی ہی حالمین گرفتار ہون گا کہ اپنی ہی خبر نہو گی چہ جای خبر اورونکی اور اسیطرح سب کے سب اپنے اپنے حالت مین گرفتار ہونگی حاصل یہہ کہ وہان کون آپہین ہوگا کہ کسیکو سلام پہنچاوی اور وہ پہر جواب دیوی آگی اس عذر کا جواب دیا ام بشر نی کہ تو اوسنین سی نہین ہی کہ گرفتار ہونگی بلکہ تو مومنون مین سی ہی کہ جن کی حق مین حضرت نی ایسا اور ایسا فرمایا ہی یعنی نہایت خوش حالی مین ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ارواح مومنونکی بیچ قالبون جانور سبز کی ہون گی چرینگی

جنت مین اور کہا دین گی میوی وہانکی اور میوین گی پانی وہانکی اور جگہہ پکڑینگی سونیکی قندیلونمین نیچی عرش کی ف ح ۔ **وعنہ** عن ابیہ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما نسمۃ المؤمن طیر تعلق فی شجرۃ الجنۃ حتی یرجعہ اللہ فی جسدہ یوم یبعثہ رواہ مالک والنسائی والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی عبدالرحمن سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ وہ حدیث کرتی تہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوای اسکی نہین کہ روح مومن کی پنچی پرندہ جانور کی میوہ کہاتی ہی پیچ درختون بہشت کی یہان تک کہ پہر لاویگا اسکو اللہ پنچ بدن اوسکیگی اوسدن کہ اوٹہاویگا اوسکو یعنی قیامت کو نقل کی یہہ مالک ونسائی نی اور بیہقی نی کتاب بعث ونشور مین ف اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اسکا رتبہ گہٹ گیا کہ آدمی سی جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہہ کہ روحکو جانور کی بدن کے ساتہہ ایسا تعلق نہین ہوتا ہی کہ جیسا اس بدن کی ساتہہ ہوتا ہی اور تصرف اسمین کرتی ہی بلکہ ایسا ہوتا ہی کہ جیسی جواہر صندوق مین رکہدیتی ہین احتیاط کی لئی پس اسمین ہی اوسکی تعظیم وتکریم ہی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ بات خاص شہدا کی لئی ہی اور بعضی کہتی ہین مومنون کی لئی ہی ظاہر حدیث سی ہی معلوم ہوتا ہی ف ح ۔ **وعن** محمد بن المنکدر قال دخلت علی جابر بن عبداللہ وہو یموت فقلت اقرأ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی محمد بن منکدر سی کہ کہا گیا مین جابر بن عبداللہ کی پاس اور وہ ہتی قریب مرنیکی پس کہا مینی کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سلام میرا نقل کرکے یہہ ابن ماجہ نی

باب غسل المیت وتکفینہ

باب ہے پیچ بیان غسل میت کی اور کفن اوسکیکی ف یعنی اس باب مین آداب نہلانی اور کفنانی میت کی مذکور ہین اور نہلانا میت کا فرض کفایہ ہی سب علما کی نزدیک یعنی اگر بعضی نہلاوین گی سبکی ذمہ سی فرضیت اوترجاویگی والا سب گنہگار رہونگی اور اختلاف ہی اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہی یا نہین ظاہر یہہ ہی کہ شرط ہی کہا یہہ شیخ ابن ہمام نی ف ح ۔

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ام عطیۃ قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنہا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذنی فلما فرغنا اذناہ فالقی الینا حقوہ فقال اشعرنہا ایاہ وفی روایۃ اغسلنہا وترا ثلثا او خمسا او ابدان بمیامنہا ومواضع الوضوء منہا وقالت فضفرنا شعرہا ثلثۃ قرون فالقیناہا خلفہا متفق علیہ روایت ہی ام عطیہ صحابیہ سی کہ کہا آئی ہماری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تہین بیٹی اوسکیکو یعنی حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ اوسکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سی اگر دیکہو تم یہہ مناسب یعنے اگر احتیاج ہو اسکی ساتہہ پانیکی اور پہلی بیریکی یعنی پانی مین پتی جوش کرواور اوس سے نہلاؤ کہ اس سی پاکی اور ستہرائی خوب ہوتی ہی اور ڈالو آخر بار مین کافور یا فرمایا کچہہ کافور سی پس جبکہ فارغ ہوئم خبر کرو مجکو پس جبکہ فارغ ہوئین ہم خبر کی ہمنی اوسکو پس ڈالا طرف ہمارے حضرت نی تہہ بند اپنا پہر فرمایا بدن سی لگا دو اوسکی اس تہہ بند کو یعنی کفن کی نیچی رکہدو واسطر کہ بدنی لگا رہی اور ایک روایت مین ہی غسل دو اوسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات سی شروع کرو اوسکی داہنی طرف سی اور اعضا وضو اوسکیسی اور کہا ام عطیہ نے پس گوندہین ہمنی بالون اوسکی کی تین چوٹیان پہر ڈالا ہمنی اوسکو اوسکی پیچہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لفظ اوکا اسمین ترتیب کی لیی نہ تخییر کی لیی اسلیی کہ اگر پاک ہوجاوی پہلی غسل مین تو مستحب ہی تین بار نہلانا اور مکروہ ہی تجاوز کرنا اوس سی اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار مین جسے پانچ بار والا سات بار اور زیادہ سات بار سی نہین آیا اگر زیادتی کرین اسپر تو مکروہ ہی کذا ذکر القاضی وابن ملک غیرہما اولی یہہ ہی کہ دو بار تو بیریکی پتون کی پانیسی نہلاوی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی کتاب ہدایہ اور ابوداود مین ہی ابن سیرین سی کہ انہون نی غسل سیکہا تہا ام عطیہ سی وہ نہلاتی تہی بیریکی پتون سی دو بار اور غسری بار ساتہہ پانی کافور کی اور کہا شیخ ابن ہمام نی

کہ مراد یہہ ہی اسحدیث مین کہ کافور پانی مین ملاؤ چنانچہ جمہور یہی کہتی ہین اور کوئی کہتی ہین کہ کافور حنوط مین یعنی میت کی خوشبو مین ڈالی اور بعد نہلانے اور خشک کرنی بدنکی بدنکو لگادی اور لکہا ہی صحاری کہ اگر کافور نہ ہو تو لگی تو مشک قائم مقام اوسکی ہوتا ہی اور یہہ بیری پتونسی میل خوب دور ہوتی ہی اور جلدی مردہ بگڑتا نہین اور دفع ہوتی ہین اس سے اور کافور سی جانور موذی اور تہہ بند حضرت نبی صاحبزادو کی یہی عنایت کیا تا برکت اوسکی اونکو پہنچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈہونڈہتی سا تہہ لباس صالحین کے بعد موت کی جیسیکہ پہلی موت کی ہی لیکن یہہ چاہیی کہ وہ کپڑا کفن کی کپڑو نسی زیادہ ہو اور شروع کرو اوسکی داہنی طرفسی یعنی داہنی ہاتہہ اور پہلو اور پاؤنسی ابتدا کرو اور دو امواضع الوضو مین مطلق جمع کی لیی ہی پس اعضاء وضو کی پہلی دہونی چاہئین گی پہر اور اعضا اور مراد اعضاء وضو سی وہ ہین کہ جنکا دہونا فرض ہی پس کلی اور ناک مین پانی دینا ہماری نزدیک نہین ہی اور مستحب کہا ہی بعضی علمارنی یہہ کہ نہلانیوالا اونگلی پر کپڑا لپیٹی اور ملی اوس سے دانتونکو اور مسواکو اور دونون نتھنون کو اور اسپر عمل ہی لوگونکا اب اور مختار یہہ ہی کہ مسح کری سر پر اور پاؤن بعد غسل کی نہ دہوئی جاوین مگر پہلی جب اوسکے اعضاء وضو کی دہوئے پانون ہی دہوی اور نہ دہوی پہلی تہہ میت کے بلکہ شروع کری منبہ سی بخلاف جنبی کی اس لیی کہ جنبی ناپاک کرتا ہی اور اعضا دہونیکی لیی اور میت نہلایا جاتا ہی اوسکی ناپاکی تو نکے دہونیکی حاجت نہین اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک بال عورتکی کہلی ہی رہنی دی گوندہی نہین ۔ ع ۔ **وعن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في ثلثة اثواب يمانية بيض محولية من كرسف ليس فيها قميص ولا عمامة** متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیی گئی ہیج تین کپڑون سفید مین کے اور سحول کی بنی ہوئی روئی کی نہ تہا اونمین کرتا سیاہلی اور نہ پگڑی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور نہ تہا اونمین کرتا اور نہ پگڑی معنی اوسکی یہہ ہین کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرت کی کفن مین نہ تہی اور یہ ضیون نی یہہ معنی کیے ہین کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑونمین نہ تہی بلکہ سوا تین کپڑونکی تہی اس صورت مین لازم آیا کہ کپڑی کفن کے پانچ ہی لیکن صحیح اول ہی معنی ہین اسلیی کہ ثابت ہوا ہی کہ نہی حضرت کی کفن کی کم تین کپڑی اوسسے پر مترتب ہوتا ہی اختلاف علما کا اسمین کہ آیا مستحب ہے یہہ کہ ہون کفن مین قمیص اور عمامہ یا نہ ہون کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نی کہ مستحب ہے کہ تین لفافہ ہون نہ ہون اونمین قمیص اور نہ عمامہ اور کہا حنیفہ نی کہ تین کپڑی ہون ازار یعنی لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی پوٹ کی چادر پس حدیث مین جو نفی قمیص کی ہی وہ اسمین یہہ تاویل کرنی ہین کہ سیاہلی قمیص نہ تہا بغیر سیا تہا جسکو بیان کفنی کہتی ہین انہی اور سحولیہ منسوب ہے سحول کیطرف اور سحول نام ایک بستی کا ہی یمن مین ۔ ع ۔ **وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه** رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کفن دیوی ایک تمہارا اپنی بہائی کو پس چاہیی کہ اچہا دی کفن اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** روایت کی ابن عدی نی کہ اچہی دو کفن موتا اپنی کو اسلیی کہ وہ ملاقات کرتی ہین آپسمین فرون اپنی مین اور کفن اچہا یہہ ہی کہ پورا ہوا اور لطیف و سفید ہو بغیر اسراف کی پس اچہی سی یہہ مراد نہین ہے کہ جو اسراف والی کفن دیتی ہین ازراہ اموری اور تکبر کی کہ وہ شد حرام ہی اور نیا کپڑا اور دہویا ہوا دونون برابر ہین اوسمین اور کہا تورپشتی نی کہ مسرفون نی جو اختیار کیا ہی کہ کپڑی بہت بہاری قیمت کی کفن مین دیتی ہین وہ شرع مین منع ہی واسطی ضایع ہونی مال کے ۔ ع ۔ **وعن عبد الله بن عباس قال الذي رجلا كان مع النبي صلى الله عليه وسلم فوقصته ناقته وهو محرم فمات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تمسوا طيبا ولا تخمروا راسه فانه يبعث يوم القيمة ملبيا** متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گردن توڑی اوسکی اونٹنی اوسکی نی اور وہ تہا محرم یعنی حج کی نیت کیی ہوئی پس مرگیا یہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی غسل دو اسکو ساتہہ پانے

اور بیریکی اور کفناؤ اوسکو دو کپڑون اوسکیمین اور نہ لگاؤ اوسکو خوشبو اور نہ ڈانکو اوسکا سر پس تحقیق وہ اوٹھایا جاویگا دن قیامت کی لبیک کہتا ہوا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ محرم اگر مرجاوے تو کفن ہی اوسکی لباس مین بطور لباس محرم کے دی اور خوشبوئی
نہ لگادی چنانچہ مذہب شافعی اور احمد ہی ہی اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نی کہ اس محرم کو دو کپڑے نہین
کفنایا بسبب ضرورت کی تہا کہ وہ سوائے اون کپڑونکی اور کپڑا نہ رکہتا تہا اور خوشبو لگائی اور سر ڈانکنی کو جو منع فرمایا خاص اوسکی لیی تہا نہ سبکی لیی
واللہ اعلم ع وسنذکر حدیث فخاخ قتل مصعب بن عمیر فی باب جامع المناقب ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرین گے ہم حدیث خباب کے
کہ سر اوسکا یہہ ہی قتل مصعب بن عمیر ہی باب جامع مناقب کے اگرچاہی اللہ تعالیٰ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن**
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم ومن خیر اکحالکم الاثمد فانہ
ینبت الشعر ویجلو البصر رواہ ابوداؤد ورواہ الترمذی وابن ماجۃ الی موتاکم روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم نی پہنو تم سفید کپڑی اسواسطی کہ وہ بہتر ہین کپڑون تمہارے مین کفناؤ سفید کپڑونمین اپنی مردونکو اور بہتر ہی سرمون تمہاری مین اثمد ہی
کہ تحقیق وہ جماتا ہی بالون کی بالون کو اور روشن کرتا ہی بینائیکو نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی لفظ موتاکم تک ف
کفناؤ سفید کپڑون مین یہہ امر استحباب کے لیی ہی کہا ابن ہمام نی کہ اولی سفید ہی اور مضائقہ نہین بر دیعنی چادرہین کا اور کتان کا واسطی کفن مردونکے
کے اور جائز ہی عورتونکی لیی ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کیونکہ جسکو جو چیز زندگی مین پہننی جائز ہی اوسکا بعد مرنیکی جائز ہی اور ائمہ
کہتے ہین سے سرمہ کو کہ جسکو بیان لوگ لگاتی ہین اور افضل یہہ ہی کہ اسکو سوتی وقت لگاوی واسطی اتباع حضرت کی اور اسوقت خوب تاثیر کرے
ع وعن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغالوا فی الکفن فانہ یسلب سلبا سریعا رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بہت منہگا کپڑا لگاؤ کفن مین پس تحقیق وہ جہینا جاتا ہی جہینا جانا
نقل کے یہہ ابوداؤد نی ف یعنی جلدی پرانا اور خراب ہوجاتا ہی پس کیا حاجت ہی نفیس اور بہاری قیمت کی غرضکہ منع ہی اسراف کرنا کفن
مین اور مستحب اور خوب ہی اوسطی درجہ کا ع وعن ابی سعید الخدری انہ لما حضرہ الموت دعا بثیاب جدد فلبسہا ثم قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابہ التی یموت فیہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی سعید خدری
سے یہہ کہ جب آئی اونکو موت منگوائی نئی کپڑی پہر پہنا اونکو یہہ کہا سنا میںنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی میت اوٹہایا جاتا ہی اون کپڑونمین
کہ مرتا ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف ظاہر اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ ابوسعید نی جو کپڑی پہنی واسطی عمل کرنیکی اسحدیث پر پہنی اور مراد اسے
سے ظاہر معنی اوسکی ہین کہ مردہ کپڑون مین اوٹہیگا لیکن یہہ ہی مشکل اس لیی کہ حدیث صحیحہ مین وارد ہوا ہی کہ اوٹہین گی لوگ ننگی بدن اور ننگے
پاؤن پس معنی اسکی علمانی یہہ لکہی ہین کہ مراد کپڑونسے حدیث مین وہ اعمال ہین کہ مرتا ہی اوپر آدمی عرب اعمال کو کبہی کپڑی بہی کہتی ہین
اسلیے کہ جیسے کپڑی بدن سی لگی رہتی ہین ویسہی عمل ہی متعلق بدن سے ہوتی ہین چنانچہ تاویل آیۃ ثیابک فطہر کے یہی بعضون نی یہہ کی ہی کہ اعمال
اپنی پس درست کر اور ابوسعید نی جو نئی کپڑی پہنی واسطی تہرائی اور طہارت کی پہنی ہی اوسوقت مین اتفاقا یہہ حدیث یہی حضرت کی اونکو یاد
آگئے بیان کردی نہ یہہ کہ نئی کپڑی پہنی کی سند کی لیی بیان کی اور رہا یہہ کہ قبر ونمین اوٹہین کی کپڑی پہنی ہوئی اور محشر مین ننگی ہون کی ع
ع وعن عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر ما تکحلون بہ الاثمد وخیر ما تداوون بہ الکست والقسط رواہ ابوداؤد ورواہ
الترمذی وابن ماجۃ عن ابی سلمۃ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہترین

کفن حلہ ہی اور بہترین فرمائی دنیہ سینگون والا نقل کی یہہ ابوداؤدنی اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ابی امامہ سے ف حلہ ہی یعنی بہتر ہی
کفن لنگی اور چادر ہی اوپر قمیص یعنی کفنی کی اور یہہ کفن سنت ہی یا یہہ کہ بدون قمیص کی مراد ہون اس صورتمین معنی یہہ ہونگی کہ ایک کپڑی پر کفنا
کپڑی بلکہ دو کپڑی بہتر ہین کہ کفن کفایہ ادنی درجہ ہین اور اگر تین دین سنت اور مرتبہ کمال کا ہی اور دنیہ سینگونگا اکثر فربہ اور قمیص ہوتا ہی اس لیے
اسکو بہتر فرمایا ع ش ح **وعن ابن عباس** قال امر رسول الله صلی الله علیہ وسلم بشهداء احد ان ینزع عنهم الحدید والجلود ان یدفنوا
فی ثیابهم رواه ابوداؤد وابن ماجه اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حق شہدا
احد کی یہہ کہ اونارا جاوی اوسنی لوہا یعنی زرہین اور ہتیار اور چمڑی یعنی پوستین وغیرہ بغیر بہری ہوئین خون کی اور یہہ کہ دفن کی جاوین خون
سمیت اور کپڑون سمیت یعنی جو کپڑی کہ خون مین بہری ہون نقل کی یہہ ابوداود نی اور ابن ماجہ نی ف امام شافعی کی نزدیک غسل ہے شہید
کی لیی اور نہ نماز اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک غسل نہین لیکن نماز ہی ش ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن سعد بن**
ابراهیم عن ابیه ان عبد الرحمن اتی بطعام وکان صائما فقال قتل مصعب بن عمیر وهو خیر منی کفن فی بردة ان غطی رأسه
بدت رجلاه وان غطی رجلاه بدا رأسه واراه قال وقتل حمزة وهو خیر منی ثم بسط لنا من الدنیا ما بسط او قال اعطینا من الدنیا
ما اعطینا ولقد خشینا ان تکون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل یبکی حتی ترک الطعام رواه البخاری روایت
ہے سعد بن ابراہیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ عبدالرحمن صحابی کی پاس لائی کہانا یعنی وقت افطار کی اور وہ بہی روزہ سی پس کہا کہ ماری گیا
مصعب بن عمیر اور وہ بہی بہتر مجسی کفنائی گئی ایک چادر مین اگر ڈانکا جاتا تہا سر اونکا کہل جاتی تہی پانون اونکی اور اگر ڈانکی جاتی تہی پانون
کہل جاتا تہا سر اونکا یعنی پہر سر ڈانک دیا اور پاؤن پر اذخر کہہ دی چنانچہ باب جامع المناقب مین حدیث اس مضمون کی آئی ہی اور کہا ابراہیم
راوی نی کہ گمان کرتا ہون مین عبدالرحمن کو کہ یہہ بہی کہا اور ماری گئی حمزہ اور وہ بہی بہتر مجسی یعنی اونکا کفن بہی ایسا ہی تہا جیسیکہ اوپر مذکور ہوا پہر
کشادہ کی گئی واسطی ہمارے دنیا اوسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اوسقدر کہ دی گئی اور بخشیش ڈرتی ہین ہم یہہ کہ ہووی ثواب ہمکیون
ہماری کا جلدی دیا گیا واسطی ہماری پہر شروع کیا رونا یعنی بسبب اسکی ڈر کی جو مذکور ہوا یہانتک کہ چہوڑ دیا کہانا نقل کی یہہ بخاری نی ف **عبدالرحمن**
عشرہ مبشرہ سی ہین اور مصعب بڑا جلیل القدر اور فضلای صحابہ اور اہل بدر سی ہین اور احد مین شہید ہوئی اور حالت کفر مین بڑی فراغت والے
تہے جب مسلمان ہوئی نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہی کہ ایکبار یہہ حضرت پاس حاضر ہوئی تہمہ کمر مین باندہی ہوئی فرمایا حضرت نی صحابہ کو
کہ دیکہو اس شخص کو کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نی دل اسکا ساتہہ ایمان کی دیکہا مینی اسکو کہ مین کہ ماں باپ اسکی اسکو اچہی سی اچہا کہانا کہلاتی
تہے اور دیکہا مینی نی کہ دو سو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا اور رسول کمین اسنے اس حال کو پہنچایا اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب چچا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی کہ حضرت نی اونکو سید الشہدا فرمایا اور اہل بدر اور شہدا احد ہی مین داخل تہی یعنی ہم سی اونکی مین اس سے کہ داخل ہو جاوین اون لوگون
مین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا یعنی جو کوئی ارادہ کرتا ہے
دنیا کا جلدی دیتی ہین ہم واسطی اوسکی دنیا مین دو چیز کہ چاہتی ہین ہم واسطی اوسکی کہ چاہتی ہین ہم پہر گردانتی ہین ہم اوسکی لیی دوزخ داخل
ہوگا اوسمین برا کیا گیا راندہ ہوا از بسکا اوپر خوف غالب تہا یہہ خیال آیا کہ مبادا انمین داخل ہو جاؤن والا معنی آیت کی یہہ ہین کہ جو
ارادہ کرتا ہی دنیا ہی کا اور نہین ارادہ کرتا سوائے اسکی پہیہ اوسپر اقدام کرتی ہین دنیا مین جو کچہہ کہ چاہتی ہین ہم نہ جو کچہہ کہ وہ چاہتا ہی واسطے
اوسکے کہ چاہتی ہین نہ واسطے ہر چاہنی والیکی حاصل یہہ کہ آنحضرت حق بڑی طالب دنیا وغیرہ کی فرمائی ہی عبدالرحمن ایسے نہ تہی لیکن خوف

غالب نہاد ی کہ بسبب اس ذلت کی ہم ہی کہین انہین مین ہون اور چھوڑ دیا کہا نا باوجود شدہ احتیاج کی کہ روزی سی ہتی اسلیی کہ جب
خوف غالب ہوتا ہی باز رکہتا ہی مایل نفسی طرف ان قوتون کی اور احدیث مین دلیل ہی اسپر کہ وقت ضرورت کی جسقدر کفن میسر ہو وہی سنت ہے
ش ع ش ح ش **وعن** جابر قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی بعدما ادخل حفرتہ فامر بہ فاخرج فوضعہ علی رکبتیہ
فنفث فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ قال وکان کساعباسا قمیصا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
عبد اللہ بن ابی کی پاس بعد اسکی کہ رکہا گیا تہا اپنی قبر مین پہر حکم فرمایا اوسکی نکالنی کی یعنی قبر سی پس نکالا گیا پہر رکہا اوسکو حضرت نی اپنی
گہٹنون پر پس ڈالا منہہ اوسکی مین آب دہن اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابر نی اور تہا عبد اللہ بن ابی پہنا یا تہا عباس کو کرتا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** عبد اللہ بن ابی رئیس تہا منافقون کا اور نفاق ظاہر رکہتا تہا جب حضرت عباس کو کہ چچا حضرت کی ہتی روز بدر کے
بندی کر کر لائی ہتی تو وہ ننگی ہتی اور پیراہن کسیکا اونکی ٹہیک آتا تہا بسبب دراز قد ہونی اونکیکے عبد اللہ بن ابی کہ یہہ بہی دراز قد تہا
کرتا اپنا انکو پہنا یا پس حضرت نی کرتا اپنا اوسکو پہنا یا اوسی کرنی کی بدلا اوتارنیکی لیی تا منافق کا احسان اوپر نرہ جاوی اور اوسمین ایک نکتہ
وارد ہوتا ہی کہ قرآن مجید مین اللہ تعالی نی فرمایا ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ یعنی دعا مگر کسی پر منافقون مین سی کہ مرگیا ہی
اور مت کہڑا ہو اوسکی قبر پر اور باوجود اسکی حضرت عبد اللہ کی قبر پر تشریف لیگئی اور کرتا پہنایا اور آپ دہن اوسکی منہہ مین ڈالا جواب اسکا علمانی یہہ لکہا
ہے کہ یہہ واقعہ پہلی اوترنی آیۃ کی تہا اور حضرت کو غرض اس سے بدلا اوتارنا تہا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور تالیف اور خاطرداری اوسکی بیٹی کی کہ وہ مومنہ
تہا پاک نفاق سی اور رہبت سی اسکی جواب لکہی ہین جو چاہی اور شرحون مین دیکہہ لی ح **ف** جب آدمی مرنی لگی تو قبلہ رخ کردی اسطرح کہ چت
لٹا دی اور پانون قبلہ کی طرف کری اور سر اونچا کردی تا قبلہ رخ ہوجاوی اور تلقین کری شہادت یعنی اوسکی پاس پڑہی اشہد ان لا الہ الا اللہ
وان محمدا رسول اللہ پس جب مری تو باندہ دی کلہ اوسکا تا منہہ بند ہوجاوی اور کوئی جانور منہہ مین نگہس جاوی اور بند کردی آنکہین اوسکی
اور مستحب ہے جلدی دفن کرنا اوسکو اور جب ارادہ کرین نہلانی کا تو تہنہ کو دہوئی اگر وغیرہ کی طاق دیکر اوسپر اوسکو لٹاوی اور کپڑی اوتاری اور
ستر اوسکا ڈانک دی ایک کپڑی سی کہ لنبا ڈیڑہ ہاتہہ کا ہو اور چوڑا دو ہاتہہ کا اور وضو کروادی بغیر کلی اور ناک مین پانی دینی کی اور نہلاوی
ایسی پانی سی کہ جوش کئی ہون اوسمین بیری پتی یا اشنان اگر ہم پہنچین والا خالص پانی سی اور دہوی سر اور ڈاڑہی اوسکی سابنہ خطمی کی اور
اگر وہ نہ ملی تو صابون وغیرہ سی دہوئے اور لٹا دی پہلی بائین کروٹ پہر نہلاوی یہانتک کہ پہنچی پانی اوس کروٹ تک کہ تختی سی لگی ہی پہر
دائین کروٹ لٹا کر نہلاوی اسیطرح سی کہ پانی بائین کروٹ تک پہنچی پہر نہلاوی مرد کو اوپری پیٹ اوسکا آہستہ پہر اگر نکلی پیٹ سی کچہہ تو دہو
ڈالی اور پہر کر غسل و وضو نکروادی اور پونچہی اوسکی بدن کو کپڑا لپی اور لگادی حنوط یعنی خوشبوی مرکب سر اور ڈاڑہی اوسکی کافور اون اعضا
کو لگادی کہ سجدہ مین زمین کو لگتی ہین یعنی پیشانی وغیرہ اور کنگہی نکری بالون اور ڈاڑہی کو اور نہ کتری ناخون اور بال اوسکی اور نہ ختنہ کری
جسکا ختنہ نہوا ہو پہر کفنا دی اور کفن مسنون مرد کی لیی یہہ ہی کہ کفنی ہو مونڈہون سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادرین سر سی قدم تک
اور کفن کفایہ ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہہ ہی کہ کفنی اور اوڑہنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور اوڑہنی یعنی بودوہاتہہ کی اور
چوڑی ایک باندہ کی اور سینہ بند تین ہاتہہ کا لنبا اور چوڑا اوسکا بغلون کی نیچی سی گہٹنی تک اور باقی تین کپڑی دیسہی ہون جیسی مرد کو
کفن مین مذکور ہوئی پس جو کوئی زیادہ کری اوسپر ظلم کیا اور کفن کفایہ عورت کا ازار اور اوڑہنی اور لفافہ اور ضرورت کیوقت ایک
ہی کپڑا کافی ہی اور نہ مقصد کری یک بر بلا ضرورت اور دہوئی دی کفن کو خوشبوی کی طاق پہلی پہنانی کی اور کفنادی بون کر اول لفافہ

یعنے پوٹ کی چادر پہلاوی پہر ازار یعنی اندر کی چادر پہر کفنی پہناکر ازار پر لپٹاوی اور ماتھہ دونون طرف پہیلاوی سینہ پر نرکہی پہر لپیٹی ازار باہر طرف اوسکیسی پہر داہنی طرف سے پہر لفافہ کو یون ہین لپیٹی اور عورت کو پہناوی کفنی اور اوسکی بالونکو دوحصی کرکر اوسکی سینہ پر اوپر کفنی کی ڈالی پہر اوڑہنی اوڑہاوی پہر ازار لپیٹی پہر لفافہ پہر سینہ بند سبکی اوپر لپیٹی اور سر کی اور پانون کی طرف سی کفن باندہ دیا جاوی اگر خوف ہو کہل جانیکا تمت الابحر اور بحر شرح ملتقی اور چلپی **باب المشی بالجنازۃ والصلوٰۃ علیہا** باب ہی بیچ بیان چلنی کی ساتھہ جنازہ کی اور نماز پڑہنی اوسکیکی **ف** جنازکی ساتھہ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونون جائز ہین لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہی اور سوار کو چاہی کہ جنازکی پیچہی چلی اور پیادہ کو اگی ہی چلنا روا ہی اور پیچہی ہی لیکن پیچہی چلنا افضل ہے اور نماز جنازکی فرض کفایہ ہی یعنی اگر بعض پڑہ لین کی سبکی ذمہ سی فرضیت ساقط ہو جائیگے والا سب گنہگار ہونگی اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہی اور طہارت اوسکی اور رکہنا جنازکا اگی مصلی کی پس اس قید سی جائز نہین ہی غایب پر اور نہ اوسپر کہ جانور کی پیٹہہ پر چلا جاوی گون کی کندہون پر اور نہ اوسپر کہ مصلی کہ پیٹہہ کی پیچہی رکہا ہو اور اگر بغیر نہلائی دفن کردیا جائی اور ممکن نہو باہر نکالنا اوسکو بغیر قبر کہودنی کی تو ساقط ہو جاتی ہی شرط طہارت کی اور نماز اوسکی اوپر قبر پر بغیر غسل کی اور اگر ممکن ہو نکالنا نکال کر غسل دیکر اور نماز پڑہین اور اگر نماز دانستہ بغیر غسل کی نماز پڑہی اور بغیر قبر کہودنیکی نکالکر غسل دیا پہر کر پڑہین نماز ۲ ح ۲ **الفصل الاول** فصل پہلے **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونہا الیہ وان تک سوی ذلک فشر تضعونہ عن رقابکم** متفق علیہ ۲ ۔۔۔ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کرو ساتھہ جنازکی پس اگر ہی وہ جنازہ یعنی میت نیک پس بہلائی ہی یعنی بہلائی ہی اوسکی لیی پہنچاؤ اوسکو طرف بہلائی کی اور اگر ہی غیر اسکی پس بدی ہی رکہو اوسکو اپنی گردنون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جلدی کرو ساتھہ جنازکی یعنی جنازہ دفن کی لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلد لیسی دوڑنا نہین مراد ہی بیچ کی چال چلی کہ جلد جلد قدم اوٹہاوی اور پاس پاس قدم رکہی حاصل یہہ کہ چال معمولی سی زیادہ ہو اور دوڑنے سے کم آگی جلدی چلنی کا فائدہ بیان فرمایا کہ اگر وہ نیک ہے ۱۲ یعنی اگر ہی حال اوس میت کا اچہا پس جلدی لیچلو اوسکو تاکہ پہنچی ثواب آخرت کو جلدی اور اگر حال اوسکا برا ہی تو بہی جلدی لیچلو تاکہ پہینکو برے کو اپنی گردنون سی ۲ ع ۲ **وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازۃ فاحتملہا الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت لاہلہا یا ویلہا این تذہبون بہا یسمع صوتہا کل شیء الا الانسان ولو سمعہ الانسان لصعق** رواہ البخاری ۲ ۔۔۔ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تیار کیا جاتا ہی جنازہ پس دہانی ہین اوسکو لوگ اپنی گردنون پر پس اگر ہوتا ہی نیکبخت کہتا ہی جلدی لیچلو مجکو یعنی طرف منزل میرکی اور اگر ہوتا ہی بدبخت کہتا ہی اپنی لوگون کو ای مصیبت کہان لیجاتے ہو اوسکو یعنی مجکو سنتی ہی آواز اوسکی ہر چیز سوائے آدمی کی اور اگر سنی آدمی البتہ مرجاوی یا بیہوش ہو جاوی **ف** مؤمن جلدی چلنی کو کہتا ہے اسلیے کہ نمنین جنت کی دیکہتا ہی اور بخت بسبب دیکہنی عذابکے واویلا کرتا ہی اور میت کلام حقیقۃ کرتا ہی اگرچہ روح نکل جاتی ہی اللہ تعالیٰ قادر ہی اسپر یہہ ایسا ہی ہی جیسی قبر مین زندہ کیا جاتا ہی سوال کی لیی ۲ ع ۲ **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الجنازۃ فقوموا فمن تبعہا فلا یقعد حتی توضع** متفق علیہ ۔۔۔ اور روایت ہی اوہنہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جب دیکہو تم جنازکو پس کہڑی ہو جاؤ پس جو شخص کہ ساتہہ ہو اوسکی یعنی بعد نماز کی پس نہ بیٹہی یہانتک کہ رکہا جاوی جنازہ یعنی لوگونکی کندہونسی زمین پر کہا جاوی یا قبر مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے جب جنازہ گہر مین سی نکلی تو دیکہکر کہڑے

ہو جاؤ اسلئے نکہ یہہ میت اور تعظیم ایمان وسکینی یا بسبب ہول موت کی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ اسوقت بی پروا نہونا چاہیی بلکہ بیقرار ہو کر اور ڈر کر اوٹھہ کھڑا ہی اور جب تک رکھا نہ جاوی زمین پر بیٹھی نہین بلکہ کندھا دینی کی لیی ساتھہ ہی اور کہا بعض علماء ہماری نی کہ جب ارادہ کری جنازہ کی ساتھہ جانیکا تو اوٹھہ کر کھڑی رہنا مکروہ ہی اکثر وبکی نزدیک اور بعضون نی کہا کہ اختیار رکھتا ہی چاہی کھڑا رہی چاہی بیٹھا رہی اور بعضون نی کہا دونو سب مین اور کہا جمہور نی کہ یہہ حدیثین منسوخ ہین ساتھہ حدیث حضرت علی رضہ کی کہ اگلی آتی ہی ع ؛ **وعن** جابر قال مرت جنازة فقام لها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقمنا معه فقلنا يا رسول الله إنها يهودية فقال إن الموت فزع فإذا رأيتم الجنازة فقوموا متفق عليه اور روایت ہی جابر سے کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اوٹھہ کھڑی ہوئی اوسکی لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوئی ہم ساتھہ اونکی پس کہا ہمنی ای رسول خدا کی یہہ ہی جنازہ ہودیہ کا یعنی نہ مسلمان کا کہ جسکی تکریم اور تعظیم ایمان کی لیی اوٹھین پس فرمایا حضرت نی تحقیق موت جاہی کہ بیزار ہٹ اور ڈر کی ہی پس جب دیکھو جنازہ اوٹھہ کھڑی ہو یعنی اگرچہ کافر ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** علي رضه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فقمنا وقعد فقعدنا يعني في الجنائز رواه مسلم وفي رواية لمالك وأبي داود قام في الجنازة ثم قعد بعد اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ کہا دیکھا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑی ہوئی پس کھڑے ہوئی ہم اور بیٹھی پس بیٹھی ہم یعنی پیچھے دیکھی ہمنی جنازہ کی نقل کی یہہ مسلم نی اور پیچھے روایت مالک کی اور ابی داؤد کی یہہ ہی کہ کھڑی ہوئی جنازہ کے لیے یہہ بیٹھی پیچھے اسکی **ف** پہلی روایت کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ کھڑی ہوئی حضرت جنازہ کو دیکھکر ہمبھی کھڑی ہوئی اور جب گذر گیا اور غایب ہوا نظر سی بیٹھی حضرت اور ہم بھی بیٹھی دوسرے یہہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکھکر کھڑی ہوا کئی پھر بیٹھی رہتی اور نہ اوٹھتی پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہو جانا ساتھہ فعل خیر کی یعنی یہہ حکم پہلی نہا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کی بھی دونون معنی ہین اور دونو معنے ظاہر ہین ؛ **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تبع جنازة مسلم إيمانا واحتسابا وكان معه حتى يصلى عليها ويفرغ من دفنها فإنه يرجع من الأجر بقيراطين كل قيراط مثل أحد ومن صلى عليها ثم رجع قبل أن تدفن فإنه يرجع بقيراط متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ گہر جاوی ساتھہ جنازہ مسلمانکی بسبب لانی ایمان کی یعنی فرمودہ شرع پر اور واسطے طلب کرنی ثواب کی اور رہی ساتھہ اوسکی یہانتک کہ نماز پڑہی اوسپر اور فراغت پاوی دفن اوسکی سی پس تحقیق وہ پھرتا ہی اجر لیکر برابر دو قیراط کی ہر قیراط مانند احد کی اور جو شخص کہ نماز پڑہی جنازہ پر پھر جاوی پہلی دفن سی پس وہ پھرتا ہی ثواب لیکر برابر ایک قیراط کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** قیراط کہتی ہین دینار کی بارہوین حصہ کو اور بیان قیراط کی مراد حصہ عظیم کی یعنی ڈھیر بڑا ہے ؛ **وعنه** أن النبي صلى الله عليه وسلم نعى للناس النجاشي اليوم الذي مات فيه وخرج بهم إلى المصلى فصف بهم وكبر أربع تكبيرات متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنچائی خبر نجاشی کے مرنیکی لوگونکو جسدن کہ وہ مرا اور نکلی ساتھہ صحابہ کی طرف عیدگاہ کی پھر صف باندہی ساتھہ اونکی اور تکبیرین کہین چار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرت نی جسپر نماز پڑہی اصحمہ تہا اول دین نصاری پر تہا پھر ایمان لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کر کر وہان گئی تو خوب خدمتگذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرت نی وہ خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر نماز پڑہی اوسکی جنازہ کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نماز پڑہی جاوی میت پر مسجد جماعت مین اسلیی کہ فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نماز پڑہی میت پر مسجد مین نہ پس نہین ثواب واسطے اوسکی اور کہا ابن ہمام نی کہ خلاصہ مین لکہا ہی کہ

کہ مکروہ ہی نماز برابر ہی کہ میت اور قوم ہون مسجد مین یا ہو میت خارج مسجد کی اور قوم سب یا بعض مسجد مین ہون انہی اور بعضون نی کہا کہ نہین
مکروہ ہی جب ہو میت خارج مسجد کی پھر بعضون نی کہا ہی کہ کراہت تحریمی ہی اور بعضون نی کہا تنزیہی ہی اور احدیث سی شافعی یہہ نکالتی ہین
کہ نماز جنازہ کی غایب پر جایز ہی اور حنیفہ کی نزدیک نہین جایز وہ کہتی ہین کہ احتمال ہی کہ جنازہ نجاشی کا سامنی حضرت کی آگیا ہو اسلیئی کہ اللہ
تعالی قادر ہی اسپہ کہ دیوار و پہاڑ وغیرہ جو درمیان مین حایل تہی ہٹادی ہون اور حضرت کو جنازہ معلوم ہونا ہو پس یہہ خصوصیت حضرت کے
ہوئی اور کو نہین درست چنانچہ منقول ہی حضرت ابن عباس سے بغیر اسناد کی کہ کہا ابن عباس نی کہ کہو لاگیا سریر یعنی جنازہ نجاشی کا یہان
تک کہ دیکہا اوسکو اور نماز پڑہی اوسپر ع ح ۞ **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ یُکَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاِنَّہٗ
کَبَّرَ عَلٰی جَنَازَۃٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاہُ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبدالرحمن
بن ابی لیلی سی کہ کہا تہی زید بن ارقم صحابی تکبیرین کہتی ہماری جنازون پر چار اور اونہون نی تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچہا
ہمنے اوسسی کہ ہمدیہ چار تکبیرین کہتی تہی آج پانچ کیون کہین پس کہا اونہون نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہتی نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** پانچ تکبیرین کہتی یعنی کبہی کبہی یا ابتدا مین اجماع ہی سب علمارکا اسپر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ مین اور حضرت سی اور صحابہ
رضی اللہ تعالی عنہم سی زیادہ بہی منقول ہین لیکن لکہا ہی علمارنی کہ اخر الامر حضرت سی چار ہی ثابت ہوئی ہین پس سوائی چار کی جو منقول
ہین منسوخ ہین اور زید رضی اللہ عنہ اگر نسخہ کی قایل نہون تو کچہہ ضرر اجماع مین نہین آتا ع ح ۞ **وعن** طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَاَ فَاتِحَۃَ الْکِتٰبِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّھَا سُنَّۃٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی طلحہ
بن عبداللہ بن عوف تابعی سی کہ کہا نماز پڑہی مینی نے پیچہی ابن عباس کی جنازی پر پس پڑہی سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کی اور کہا پڑہی نی سنے
سورہ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہہ سنت ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا امام ابوحنیفہ نی کہ مراد سنت سی یہہ ہی کہ پڑہنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین
واجب نہین انہی یعنی فاتحہ اگر پڑہی جاوی مکان ثنا کی تو قایم ہوتی ہی مقام سنت کی اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ پڑہی سورہ فاتحہ مکروہ کہ پڑہے
ساتہہ نیت ثنا کی اور نہین ثابت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پڑہنا اسکا اور موطا مین ہی کہ ابن عمر رضہ نہ پڑہتی تہی اسکو نماز جنازہ مین
انہی اور امام شافعی کی نزدیک پڑہنا اسکا واجب ہی پس مراد سنت سی اونکی نزدیک یہہ ہی کہ طریقہ روایت کیا گیا دین مین ہی پس اس
تاویل سی نفی وجوب کی ہوئی ع ح ۞ **وعن** عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَنَازَۃٍ فَحَفِظْتُ
مِنْ دُعَائِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ
وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا
خَیْرًا مِنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَقِہٖ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ
وَعَذَابَ النَّارِ حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ذٰلِکَ الْمَیِّتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جنازی
پر پس یاد رکہی مینی دعا پڑہنی حضرت کی کہ وہ فرماتی تہی یعنی بعد تیسری تکبیر کی یا الہی بخش گناہ اسکی اور رحمت کر اسپر یعنی قبول کر طاعتین
اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سی اور معاف کر اس سے یعنے تقصیرات اسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنی جنت مین اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک
کر اسکو ساتہہ پانی کی اور برف کی اور اولی کی یعنی پاک کر گناہونسی ساتہہ طرح طرح کی مغفرتونکی اور پاکیزہ کر اسکو گناہونسی جیسیکہ پاکیزہ
کرتا ہی تو کپڑی سفید کو میل سی اور بدلدی اسکو گہر یعنی اوس عالم مین بہتر گہر اسکیسے یعنی اس عالم مین اور اہل یعنی خادم بہتر اہل اسکیسے

اور بی بی ہیر بی بی اسکیسی اور داخل کرا سکو جنت مین یعنی ابتدا اور پناہ دی اسکو عذاب قبر کیسی یا کہا عذاب دوزخکی سی اور ایک روایت مین ہے
کر بچا اسکو فتنہ قبر کیسی یعنی منجر و فیسی فوشوئی جواب مین اور عذاب آگ سی کہا عوف نی کو جب یعنی یہہ دعا حضرت سی اوس میت کی لیی سنے
تو رشک لیگیا مین یہانتک کہ آرزو کی یعنی کہ ہوتا مین یہہ میت یعنی تو کہ حضرت میری لیی یہہ دعا کرتی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** بی بی ہیر بی بی
اسکیسے یعنی حوریین اور عورتون دنیا مین سی یہی بیخ اشکال رہا کہ عورتین دنیا کی ہونگی جنت مین افضل حور و نسی بسبب نماز روزی اپنی کی جیسا
کرو اور ہوا ہی یہہ حدیث مین اور فقہ مین لکھا ہی کہ مستحب ہے اس دعا کو آہستہ پڑہنا اور حضرت نی پکار کر پڑہی تعلیم کی لیی اور یہہ دعا ہی واسطے
اور ترمذی نی ہی روایت کی ہی اور بخاری نی لکھا ہی کہ دعا مین جو میت کی لیی وارد ہوئی ہین یہہ سب سے صحیح تر ہی ع ۵ **وعن**
ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان عائشۃ لما توفی سعد بن ابی وقاص قالت ادخلوا بہ المسجد حتی اصلی علیہ فانکر
ذلک علیہا فقالت واللہ لقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنی بیضاء فی المسجد سہیل واخیہ رواہ مسلم اور روایت
ہے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سی یہہ کہ جب فات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ نی داخل کرو انکو مسجد مین تا کہ نماز پڑہون مین اوپر
پس انکار کیا گیا یہہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نی قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑہی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر دونون
بیٹون بیضاء کی مسجد مین یعنی سہیل اور بہائی اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نام سہیل کی بہائیکا سہل تہا اور بیضا انکی مالکا نام ہی اور نماز
جنازہ کی مسجد مین پڑہنی نزدیک امام شافعی کے درست ہی بموجب حدیث کی اور نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی بموجب حدیث کی کہ اسمین ذکر ہی
انکار کا کہ حضرت عائشہ پر انکار کیا صحابہ نی اوسطی کہ معمول نہ تہا حضرت کا کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑہین چنانچہ قریب مسجد کی ایک جگہہ مقرر تہی کہ وہان
نماز جنازہ پڑہتے تہے اور ابو داود مین منع کی حدیث بہی موجود ہی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ جو کوئی پڑہی نماز جنازہ کی مسجد مین پس نہین تو اب واسطے
اوسکی اور حضرت عائشہ نی جو یہہ حدیث ذکر کی کہ حضرت نی نماز پڑہی تو یہہ بسبب عذر کی تہا کہ مینہہ برستا تہا یا معتکف تہی چنانچہ ایک روایت
مین یہہ صریح آیا ہی کہ حضرت معتکف تہی اسلیی مسجد مین پڑہی ع ۶ **وعن سمرۃ بن جندب قال صلیت وراء رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ ماتت فی نفاسہا فقام وسطہا متفق علیہ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا نماز پڑہی مینہی پیچہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر جنازہ کی ایک عورت کی کہ مر گئی تہی بیچ نفاس نی کی پس کہڑی ہوئی بیچمین اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف شافعی کہتی ہین کہ عورت کی کولون کی سامنی کہڑا ہووی نماز پڑہنی کی لیی اور مرد کی سر کی سامنی پس یہہ حدیث سند اونکی ہی بیچ حوالہ
نماز عورت تو نکلی اور دوسری بات اور حدیث سی ثابت کی ہی اور ہماری مذہب مین یہہ ہی کہ کہڑا ہووی سامنی سینہ کی خواہ مرد ہو خواہ عورت
کہا شیخ ابن ہمام نی کہ یہہ حدیث منافی سینہ کی سامنی کہڑی ہونیکی نہین اس لیی کہ سینہ وسط ہی یعنی درمیان مین پڑا ہی اعضا کی اسلیی کہ اوپر
اوسکی سر اور منہہ ہین اور نیچی اوسکی پیٹ اور پانون اور احتمال ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ کی سامنی کہڑی ہوئی ہون اہل طرف
کولون کی راوی نی بسبب نزدیک ہونی دونو چیزونکی ایسمین گمان کیا کہ درمیان مین اوسکی سامنی کولون کی کہڑی ہوئی اور عینی نی کہا کہ
روایت ہی ابی حنیفہ اور ابی یوسف سی یہی کہ کہڑا ہووی امام عورت کی کولونکی سامنی ع ۷ **وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم مر بقبر دفن لیلا فقال متی دفن ہذا قالوا البارحۃ قال افلا اذنتمونی قالوا دفناہ فی ظلمۃ اللیل فکرہنا ان نوقظک فقام
فصففنا خلفہ فصلی علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک قبر پر کہ
دفن کیا گیا تہا مردہ اوسمین رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہی یہہ عرض کیا صحابی نی کہ آج کی رات فرمایا پس کیون نہ خبر کی مینی مجکو عرض کیا

صحابی کو دفن کیا یعنی اسکو بیچ اندھیری رات کی پس کروہ جانا یعنی جگانا اپنکا پھر کھڑی ہوئی حضرت پس صف باندھی یعنی پیچھی حضرت کی پس نماز پڑھی اوسپر تین بار کے یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نام اس مردہ کا طلحہ بن براء بن معرور تہا ۱۲ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ کَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا کُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ قَالَ فَکَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهُ فَقَالَ دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰی اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ یُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِیْ عَلَیْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی ہیہ کہ ایک عورت یہی کالی جہاڑو دیتی تہی مسجد مین یعنی مسجد ہونمین یا تہا ایک جوان یعنی جہاڑو دیتا تہا پس نہ پایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس پوچہا احوال اوس عورت کیسی یا مرد جوان کیسی کہ کیا ہوا اور کہان گیا عرض کیا صحابہ نی کہ مر گیا یا مر گئی فرمایا پس کیون نہ خبر کی مجکو یعنی نماز پڑہنا اوسکی کہا ابو ہریرہ نی پس گویا کہ صحابہ نی حقیر جانا حال اوس عورت کا یا اوس شخص کا یعنی ہیچ خیال کیا کہ کیا ہی ہیہ کہ جسکی لیی حضرت کو تکلیف دین پس حقیقت مین تعظیم حضرت کی منظور تہی پس فرمایا بتلاؤ مجکو قبر اوسکی پس بتلائی اونکو پس نماز پڑہی اوسپر پہر فرمایا تحقیق ہیہ قبرین بہری ہوئی ہین تاریکی اونسی مردون پر اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہی قبرونکو اوسکی مردونکی بسبب نماز میری کی اونپر تین بار کے ہیہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی واسطی مسلم کی **ف** یا تہا ایک جوان ہیہ شک راوی ہی کہ عورت جہاڑو دیتی تہی یا جوان دیتا تہا اور ہیہ قبرین مراد انسی وہ قبرین ہین کہ جنپر ممکن تہا نماز پڑہنا حضرت کا اور اختلاف ہی اسمین کہ نماز پڑہنی قبر پر جایز ہی یا نہین جمہور علما اسپر ہین کہ مشروع ہے خواہ پہلی پڑہ چکی ہون یا نہ پڑہ چکی ہون اور ابراہیم نخعی اور ابو حنیفہ اور مالک اسپر ہین کہ اگر پہلی نہ پڑہ چکی ہون تو درست ہی اور اگر پڑہ چکی ہون تو نہین درست لیکن ابو حنیفہ کی نزدیک ایک شرط ہیہ ہی ہی کہ اگر پیٹ نکیا ہو میت قبر مین تو درست ہی اور پیٹ گیا ہو تو نہین درست بعضون نے اندازہ اسکا تین دن کا کیا ہی کہ تین دن سی کم کا ہو تو جانی کہ نہین پہاڑا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانی کہ پہٹ گیا اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ حد مہینون مین جو نماز پڑہنا حضرت کا قبرون پر آیا ہی خصوصیات حضرت کیسی ہے کہ حضرت قبرونکی نورانی ہونیکی لیی پڑہتی تہی اور کو مطلق نہین درست ۱۲ ح **وعن** کُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ مَاتَ لَهٗ اِبْنٌ بِقُدَیْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ یَا کُرَیْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا النَّاسُ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ تَقُوْلُهُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا یُشْرِکُوْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس کیسی کہ نقل کی عبد اللہ ابن عباس سی ہیہ کہ مرا اونکا بیٹا قدید مین یا عسفان مین کہ نام بستیون کا ہی قریب مکی کی پس کہا ابن عباس نی اے کریب دیکہیہ کس قدر جمع ہوئی ہین لوگ اسکی نماز کی لیی کہا کریب نی پہر نکلا مین پس ناگہان لوگ بہت جمع ہو گئی تہی اوسکی لیی پس خبر دی مینی اونکو یہ کہا کیا کہتا ہی تو مینی گمان کرتا ہی کہ ہونگی وہ چالیس کہا کریب نی کہا ابن عباس نی کہ نکالو جنازہ کو پس تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین کوئی شخص مسلمان کہ مرے پس پڑہین جنازی اوسکی پر چالیس آدمی کہ نہ شریک کرتی ہون ساتہہ اللہ کی کسیکو مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ شفاعت اونکی میت کی حق مین نقل کی ہیہ مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَیِّتٍ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ مِائَةً کُلُّهُمْ یَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین کوئی میت کہ نماز پڑہے اوسپر ایک جماعت مسلمانونسی کہ پہنچین سو کو سب شفاعت کرین واسطی اوسکی مگر کہ قبول کیجاتی ہی شفاعت اونکی میت کی حق مین نقل کی ہیہ مسلم نی **ف** پہلی حدیث مین چالیس آدمی فرمائی اور اسمین سو فرمایا ظاہر یہہ ہی کہ اول سو کی جمع ہونیکی فضیلت اوتری ہو وی پہر از راہ

فضل و کرم کی اپنی بندوں کی حال پر چالیس کی جمع ہونیکی ہی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہی کہ مراد دونون عدد وسے کثرت ہو وہی نہ عدد خاص

شرح ۔ **وعن** انس قال مروا بجنازة فاثنوا عليها خيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت ثم مروا بأخرى فاثنوا عليها شرا فقال وجبت فقال عمر ما وجبت فقال هذا أثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة وهذا أثنيتم عليه شرا فوجبت له النار أنتم شهداء الله في الأرض متفق عليه وفي رواية للبخاري شهداء الله في الأرض اور روایت ہی انس سے کہ کہا گذری صحابہ ایک جنازی پر پس تعریف کی اوسپر ہیلا نیکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پھر گذری ایک اور جنازی پر پس ذکر کیا اوسپر برای کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمر نے کیا واجب ہوئی فرمایا حضرت نے وہ شخص کہ تعریف کی متنی اوسپر ہیلا نیکی پس واجب ہوئی اوسکی لیے بہشت اور یہہ شخص کہ جسپر ذکر کیا متنی برای کا پس واجب ہوئی اوسکی لیے دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین مین تفصل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین ہے کہ مومن گواہ ہین اللہ کی زمین مین **ف** واجب ہوئی جنت یعنی ثابت ہوئی جنت بر تقدیر صحیح ہونی اوس چیز کی کہ تعریف کی اوسپر یا اگر مراد حالت تعریف پر اور واجب ہوئی دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہونی برای کی کہ ذکر کی یا اگر مراد اوس حالت پر اور کہا مظہری کہ یہہ حکم عام نہین ہی ہر شخص کی نی مین کہ گواہی دین اوسکی حق مین ایک جماعت سابقہ خیر و شر کی بلکہ امید جنت کی ہی یہہ پہلی کی لیی اور نہ خوف ہی دوزخ کا دوسری کی لیی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو حکم واجب ہونی جنت اور دوزخکا کیا تو سبب اسکے کہ مطلع کر دیا ہو اونکو اللہ تعالی نی اسپر اور کہا زین عاب نی کہ ذکر کرنا کسیکو ساتھہ بھلائی اور برائی کی واجب نہین کرتا جنت اور نار کو بلکہ علامت ہی اونکی جنتی اور دوزخی ہونیکی اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیکبختون اور بدبختون کا ہی کہ وہ بمنزلہ داخلت نفسانیہ کی کہتی ہین وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہی والا اگر کوئی فاسق کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کری یا ایک نیکبخت کی برا بیان کری کچھہ اعتبار نہین اور تم گواہ اللہ کی ہو یہہ بات باعتبار اکثر کی فرمائی کہ اکثر آدمی جیسا ہوتا ہی ویسا ہی اللہ تعالی لوگون کی کہواتا ہی پس کہنا اونکا علامت واقع مین ہونیکی ہی اور یہہ متنی نہین ہین کہ جو کچھہ کہین صحابہ اور مومن بیچ حق ایک شخص کی کہ یہہ مستحق جنت یا دوزخکا ہی تو یون مین ہوتا ہی جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہی نہین ہوتا دوزخی بسبب کہنے اونکیلے اور جو کوئی مستحق دوزخکا ہوتا ہی اونکی کہنی سی جنتی نہین ہو جاتا کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ نہین جائز ہی کسیکو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی کہنا اگرچہ گواہی دین اوسکی لیی جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاویگی جنت کی اوسکی لیی کہ گواہی دین جماعت سابقہ بھلائی کی اور خوف کیا جاویگا دوزخکا اوسکی لیی کہ گواہی دین جماعت سابقہ برے کی شرح ۔ **وعن** عمر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما مسلم شهد له أربعة بخير أدخله الله الجنة قلنا وثلثة قال وثلثة قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسأله عن الواحد رواه البخاري اور روایت ہی حضرت عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو مسلمان کہ گواہی دین واسطے اوسکی چار شخص سابقہ بھلائیکی داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین کہا ہمنی اور اگر تین شخص گواہی دین یعنی تو بھی داخل کریگا بہشت مین فرمایا اور اگر مین ہی گواہی دین تو بھی داخل کریگا کہا ہمنے اور اگر دو گواہی دین فرمایا اور دو ہی پر نہ پوچھا ہمنی اوسنی حال ایک کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** داخل کریگا جنت مین یعنی بسبب فضل اپنی کی اور بھلائی اوسکیلی اور کیسی بہیہ بھی ہوتا ہی کہ بخش دیتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی اور داخل کرتا ہی اوسکو جنت مین واسطے صحیح کرنی گمان مومنون کی بیچ ہونی اوسکیلی صالح چنانچہ اسلیی کہا گیا ہی السنة الخلق اقلام الحق یعنی زبانین خلق کی قلم حق کی ہین شرح ۔ **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الأموات فإنهم قد أفضوا إلى ما قدموا رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہو مردونکو اسلیی کہ تحقیق وہ پہونچی ساتھہ جزا اوسچیز کی کہ آگی

پہنچی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** برا کہو یعنی لعن وطعن اور گالیان وغیرہ مذمت مردونکو اگرچہ ہون فاجر وکافر جسکا مرنا کفر پر یقیناً معلوم ہو تو منع نہین مانند فرعون اور ابوجہل اور ابولہب کی اسلیے کہ جیسا اونہون نے کیا اوسکا بدلا پایا اگر نیک کارہی تو اب ملا اونکو برا کہنا بیجا ہی اور اگر بدکار رہے شاید کہ اللہ تعالی نے بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو تو ہمین اونکی برائی مین کیا فائدہ ۔ ع ۔ ح ۔ **وعن** جابرٍ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احدٍ فی ثوبٍ واحدٍ ثم یقول ایّھم اکثر اخذًا للقرآن فاذا اشیر لہ الی احدھما قدّمہ فی اللحد وقال انا شھید علی ھؤلاء یوم القیمۃ وامر بدفنھم بدمائھم ولم یصلّ علیھم ولم یغسلوا رواہ البخاری اور روایت ہی جابر سی ہی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہی جمع کرتی دو شخصونکو شہداء احد مین سی بیچ ایک کپڑے کی پھر دریافت کرتی کونسی کو انمین سی زیادہ قران یاد ہی پس جب اشارہ کیا جاتا واسطے حضرت کی طرف ایک کی اونمین سی آگی کرتی اوسکو قبر مین یعنی جانب قبلہ کی گویا وہ امام ہونا بسبب قاری ہونیکی اور فرماتی کہ مین گواہی دونگا انپر دن قیامت کی کہ یہ راہ خدا مین ماری گئی ہین اور حکم فرمایا ساتھہ دفن کرنی اونکیطی خون سمیت اور نہ نماز پڑہی اونپر اور نہ نہلای گئی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کپڑے کی دو ان قلت ہے واسطے ضرورت کی ایک ایک کپڑے مین دو دو دفن کئی اور اسحدیث سی معلوم ہوا شہید اکی بھی نہ غسل ہی نہ نماز پہر نہ غسل دینی پر تو اتفاق ہی سب اماموں کا اور نماز نہ پڑہنی مین اختلاف ہی امام شافعی کہتی ہین کہ نماز پڑہی اور امام ابوحنیفہ کہتی ہین کہ نہ پڑہی سند اونکی بہت حدیثین ہین ۔ ح ۔ **وعن** جابر بن سمرۃ قال اتی النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم بفرسٍ معرورٍ فرکبہ حین انصرف من جنازۃ ابن الدحداح ونحن نمشی حولہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس گھوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئی اوسپر اوسوقت کہ پھری جنازی ابن دحداح کیسی اور ہم چلتی تھی گرد حضرت کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جانی وقت سوار ہونی اور فرمایا کہ ملائکہ پیادہ چلتی ہین سوار ہونا مناسب نہین اور پھرنی ہوئی سوار ہوئی پس اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ پھرنی ہوئی سوار ہونا مکروہ نہین ۔ ع ۔ ح ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** المغیرۃ بن شعبۃ انّ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم قال الرّاکب یسیر خلف الجنازۃ والماشی یمشی خلفھا وامامھا وعن یمینھا وعن یسارھا قریبًا منھا والسّقط یصلّی علیہ ویدعی لوالدیہ بالمغفرۃ والرّحمۃ رواہ ابوداود وفی روایۃ احمد والترمذی والنّسائی وابن ماجۃ قال الرّاکب خلف الجنازۃ والماشی حیث شاء منھا والطّفل یصلّی علیہ وفی المصابیح عن المغیرۃ بن زیادٍ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ سوار چلی پیچھی جنازہ کی اور پیادہ چلی پیچھے جنازہ کی اور اگے اوسکی اور داہنے اوسکی اور باہنے اوسکی پاس پاس اوسکی اور کچا بچا نماز پڑہی جاوی اوسپر اور دعا کیجاوی واسطے ماں باپ اوسکیطی ساتھہ بخشش اور رحمت کی یعنی اگر ہون دونون مسلمان نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی یون ہی کہ فرمایا سوار چلی پیچھی جنازہ کی اور پیادہ جسطرف چاہی جنازہ کی چلی اور لڑکا کہ مرجاوی نماز جنازہ کی پڑہی جاوی اوسپر اور مصابیح مین یہہ روایت مغیرہ بن زیادہ سی ہی **ف** سوار چلی پیچھی جنازہ کی یہہ باتو معمول ہی ظاہر یا بیان جواز پر اور پیادہ کو پیچھی چلنا افضل ہماری نزدیک ہے اور اگی چلنا افضل ہی شافعی کی نزدیک اور داہنے باہنے چلنا جائز ہی اور چارون طرف چلنی مین فضل یہہ ہی کہ پاس رہی نماز کی ہی اوٹہانی مین جنازہ کی اور کچا بچا جو نکل پڑی تو ہماری نزدیک اور شافعی کی نزدیک نماز جب اوسپر پڑہنی آتی ہی کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونیکی مانند ڈکار کرنیکی یا حرکت کرنی عضو کی اور پھر مرجاوی اور امام احمد کی نزدیک نماز پڑہی جاوی اوسپر جبکہ چار مہینے اور دس دن کی بعد پیدا ہوا اگرچہ وقت نکلنی کی آواز وغیرہ نہ معلوم ہوا اور کہا ابن ہمام نی کہ معتبر اسمین یہہ ہی کہ اکثر اوسکا نکل چکی اور وہ

زندہ ہو یعنی اگر اور ہی سی زیادہ نکلا اور وہ مرکت کرتا ہو نماز پڑہی جاوی اور کم ہن نہین اور دعا کیجاوی واسطی ماں باپ کی اخر مستحب ہے ہمارے نزدیک کہ بعد تکبیر اولی کی پڑہی سبحانک اللہم وبحمدک آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کی درود پڑہی جو کہ التحیات مین پڑہتی ہین اور بعد تیسری تکبیر کے پڑہی اللہم اغفر لحینا آخر تک اور اگر کیکی جنازی پر پڑہی اللہم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا ذخرا واجعلہ لنا شافعا وشفعا اور دوسری روایت مین بجاے سقط کی لفظ طفل کا واقع ہوا ہی خاصہ مراد وہی سقط یعنی کچا بچا ہی والا لڑکی پر نماز پڑہنی مین کیا کلام ہی اور مصابیح مین مغیرہ بن زیاد ہی لکہا ہی کہ یہہ تحریف ہی معلوم نہین کیونکر یہہ تحریف واقع ہوئی اسلیی کہ یا نہین گیا ہی مغیرہ بن زیاد اصلا نہ صحابہ مین اور نہ تابعین مین اور یہہ حدیث روایت کی گئی ہی مغیرہ بن شعبہ سی ع ح **وعن** الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يُرْسِلُوْنَهٗ مُرْسَلًا

اور روایت ہی زہری سی کہ نقل کی سالم نی اور اسنی اپنی باپ سی نقل کی یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا عبد اللہ نی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو بکر و عمر کو چلتی ہنی آگی جنازہ کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور نسائے اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی اور اہل حدیث کی گویا جانتی ہین اسحدیث کو مرسل **ف** یہہ حدیث دلیل شافعی اور احمد کی ہی کہ اونکی نزدیک آگی چلنا افضل ہی اور امام ابو حنیفہ نی حدیث مابعد پر عمل کر کر کہا ہی کہ پیچہی چلنا افضل ہی اوپر پیچہی چلنی مین فائدہ یہہ ہی کہ عبرۃ پکڑتی ہین لوگ جنازی کو دیکہہ کر اور متعظ رہتی ہین کند ہا دینی کی لیی اور اشارہ ہی اسکی طرف کرو ہا نند رخصت کرنی والونکی ہین اور مکروہ ہی جنازی کی ساتہہ چلنی والیکو کلام کرنا اور بلند آواز سی ذکر کرنا اور قرآن پڑہنا بلکہ یاد کری اللہ کو اپنی دلمین اور اہل حدیث اسحدیث کو مرسل جانتی ہین کہ راوی نے اسکا زہری سے یا سالم کا تابعین سے ہین اور واقع مین یہہ حدیث مرفوع ہی کہ ابن عمر سی ہی اور وہ صحابی ہین ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ مَاجِدٍ الرَّاوِيْ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جنازہ متابع کیا گیا ہی کہ لوگ پیچہی اوسکی چلین اور نہین تابع کرہ وہ پیچہی لوگونکی رہی نہین ہوتا ساتہہ اوسکی وہ شخص کہ آگی بڑہ گیا اوس سے اپنے تئین بیسرا ہی کا نہین پایا پورا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی کہا ترمذی نی ابو ماجد راوی مرد مجہول ہی **ف** حدیث موید ہی ہماری مذہب کے کہ پیچہی چلنا جنازی کی افضل ہے اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہی کہ وہ بیان جواز کی لیی کرتی ہون اور ابو ماجد راوی مجہول ہی مجہول ہونا راوی مضر کا نہین ضرر کرتا مجتہد کو یعنی ابو ماجد امام اعظم رحمہ سی پیچہی ہی اسکا مجہول ہونا مضر نہین اسلیی کہ اون تک راوی اچہی ہین ع ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ النُّعْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص ساتہہ ہو وی جنازی کی اور اٹہاوی اوسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اوسکا کہ اسپر تہا روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنہ مین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوٹہایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیون جنازی کی **ف** تین بار یعنی مدد کری اونہانی والون جنازی کی راہ مین پہر چہوڑ دی تا راحت پکڑی پہر اوٹہاوے تہوڑی دور راہ مین اسیطرح کری تین بار اور ادا کیا حق اوسکا یعنی مومن کا جو مومن پر حق ہی کہ ساتہہ جنازی کی جاوی اور مدد گار رہی

اور اسکے بیچ جس طرح اوٹھانی ہین دہنو جاتا ہے کہ بغل اور حلقوم انکے ضبت اور دبن وغیرہ کی ادا ہو جاتی ہین اور درمیان دو لکڑیون جنازہ کی یہہ مذہب شافعی ہی کہ اوٹھانا جنازہ کیلئے تین آدمی اسطرح کہ کھڑا ہو ایک تو اگلی جنازہ کی درمیانہ دونون لکڑیون کی یعنی دونون ڈنڈونکی اور دو آدمی پچھلی اوسکی ہر ایک اون دونون سے رکھی لکڑی کندہی پر یہہ بات وقت اوٹھانی جنازہ کی کری پھر مضایقہ نہین اسکا کہ مدد کری اوسکی جو چاہی جسطرح چاہی اور افضل نزدیک ابو حنیفہ کی تربیع ہی یعنی اوٹھاوین اوسکو چار آدمی اور رکھین لکڑیان اوسکی کندہون پر روایت کیا گیا ہی یہہ ابن مسعود سے اور احتمال ہی کہ اوٹھانا تین آدمیونکا جو روایت کیا گیا یہہ کسی وقت خاص مین کسی سبب سے ہوا ہو مانند تنگی مکان کی یا قلت اوٹھانیوالونکی ع شرح ؛ **وعن** ثوبان قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرای ناسا رکبانا فقال الا تستحیون ان ملائکۃ اللہ علی اقدامھم وانتم علی ظھور الدواب رواہ الترمذی وابن ماجۃ وروی ابو داود نحوہ قال الترمذی وقد روی عن ثوبان موقوفا اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے ایک جنازہ کی پس دیکھا لوگونکو سوار فرمایا کیا نہین حیا کرتی تم کہ فرشتی خدا کی اپنی قدمونپر ہین اور تم اوپر پیٹھہ جانورونکی ہو روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابو داود نی مانند اسکی کہا ترمذی نی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ ثوبان سی موقوف **ف** اور پر ایک حدیث مین گذرا ہی کہ چلی سوار پیچھے جنازہ کی اور اس سی مطلق سوار ہو کر چلنا منع معلوم ہوتا ہی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہہ ہے کہ وہ مخصوص کی حق مین ہی کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا کچھہ اور عذر رکھتا ہو تو اوسکو پیچھے جنازہ کی سوار ہو کر چلنا جائز ہی اور یہہ غیر معذور کی حق مین ہے اسلیے روایات فقہ مین آیا ہی کہ اگر ضرورت ہو سوار چلنا جائز ہی بلا کراہت اور موقوف یعنی یہہ قول ثوبان کا ہی حضرت کی حدیث نہین لیکن یہہ بھی بیچ معنی مرفوع کی ہی اسلیے کہ بغیر سنی کی حضرت سی وہ نہین ایسی خبر دی سکتی ع شرح ؛ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجہ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑھی جنازہ کی پر سورہ فاتحہ روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین پڑہی جیسیکہ حدیث ابن عباس کی مین گذرا یا جنازہ کی پر بعد از نماز کی یا پہلی نماز کے بقصد تبرک کی پڑہی ہو واللہ اعلم اور ترمذی نی کہا کہ اسناد اسکی قوی نہین اور ابراہیم کہ راوی احدیث کا ہی منکر احادیث ہی جو کچھہ کہ اسمین ثابت ہوا ہی قول ابن عباس کا ہی کہ قرات فاتحہ کی سنت ہی یعنی نماز جنازہ مین اور لکھا ہی علمانی کہ یہہ قول صریح نہین ہی بیچ رفع کے یعنے اس قول سی یہہ نہین ثابت ہوتا کہ حضرت نی سورہ فاتحہ پڑہی ؛ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پڑہو تم نماز میت پر پس خالص کرو اوسکی لیے دعا یعنی کسیکی دکھانی سنانی کا خیال نہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی مقصود ہو اور دل سی دعا کرو نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازۃ قال اللھم اغفر لحینا وملیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن ماجۃ ورواہ النسائی عن ابی ابراھیم الاشھلی عن ابیہ وانتھت روایتہ عند قولہ وانثانا وفی روایۃ ابی داود فاحیہ علی الایمان وتوفہ علی الاسلام وفی اخرہ ولا تضلنا بعدہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نبی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پڑہتے نماز جنازہ کی پر فرماتی یا الٰہی بخشش کر واسطے زندون ہمارے

اور مردون ہماری کی اور حاضر ہماری کی اور غایب ہماری کی اور چھوٹون ہماری کی اور بڑون ہماری کی اور مردون ہماری کی اور عورتون ہماری کی یا الہی جسکو
تو زندہ رکھی تو ہمارے مین سے پس زندہ رکھ اوسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے پس مار اسکو ایمان پر یا الہی ہمکو محروم رکھ ہمکو ثواب اوسکے یعنی ثواب
کے سبب مصیبت اوسکی کے ہمکو حاصل ہوا ہی اوس سے محروم نکر اور ہمکو فتنی مین ڈال ہمکو بھی اسکی روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن
ماجہ نی اور روایت کی یہہ نسائی نی ابراہیم اشہلی سی کہ اون نی نقل کی اپنی باپ سی اور تمام ہوئی روایت اوسکی لفظ آشنا تک اور بیچ روایت
ابن داود کی پس زندہ رکھ اوسکو ایمان پر اور مار اوسکو اسلام پر اور اخیر مین اوسکی یہہ ہی اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اوسکی **وعن** واثلۃ بن الاسقع
قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین فسمعتہ یقول اللھم ان فلان بن فلان فی ذمتک وحبل جوارک
ففہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اھل الوفاء والحق اللھم اغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم رواہ ابو داود
وابن ماجۃ اور روایت ہی واثلت بن اسقع سی کہ کہا نماز پڑہی ساتھہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص پر مسلمانون
مین سی پس سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی ہی یا الہی تحقیق فلانا بیٹا فلانیکا بیچ امان تیری ہی یعنی اسلیی کہ ایمان رکہتا تہا تجہ اور جنگل مارنیوالا ہے
ساتھہ قرآن کی کر وہ امن دینی والا ہی پس بچا اسکو فتنہ قبر کیسی یعنی عذاب اوسکیسی اور عذاب آگ کیسی اور تو صاحب وفا کا ہی کہ جو عہد اور وعدہ
بندونکی ساتھہ کیا ہی پورا کرتا ہی اور تو صاحب حق کا ہی کہ جو کہمہ کہتا ہی حق ہی یا الہی بخشش کر واسطی اسکی اور رحم کر اسپر تحقیق تو بخشنے
والا مہربان ہی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حبل کی کئی معنی ملا علی قاری نی نقل کئی ہین اور اخیر کو لکہا ہی کہ ظاہر یہہ
ہے کہ معنی اسکی یہہ ہون کہ وہ متعلق پکڑنیوالا اور جنگل مارنیوالا ساتھہ قرآن کی تہا پس لفظ حبل سی مراد قرآن ہی جیسیکہ اس آیۃ مین واعتصموا بحبل
اللہ یعنی جنگل مارو ساتھہ کتاب اللہ کی اور مراد لفظ جوار سی امان ہی اور اضافہ اسمین بیانیہ ہی یعنی قرآن ایسا قرآن کہ جنگل مارتا ساتھہ اوسکی
باعث ہوتا ہی امان اور اسلام اور ایمان اور معرفت وغیرہ ذلک کا ۔ ع ۔ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویھم رواہ ابو داؤد والترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی یاد کرو نیکیان اپنی مردونکی اور بند رہو ذکر کرنی برائیون اونکی سی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی **ف** یاد کرو
نیکیان اپنی موئی کی اسلیی کہ وقت ذکر کرنی مسلمین کی اوترتی ہی رحمت اور یہہ امر استحباب کی لیی ہی اور بند رہو ذکر کرنی برائیون اونکیسی یہہ
امر وجوب کے لیی ہی یعنی واجب ہے کہ برائی اونکی نہ ذکر کرو کہا ہی حجۃ الاسلام نی کہ غیبت میت کی اشد ہی غیبت زندہ سی اسلیی کہ زندہ ہی بخشوا لینا
ممکن ہے دنیا مین بخلاف میت کی کہ اوس سے نہین بخشوا سکتا اور کتاب ازہار مین لکہا ہی کہ کہا علمارنی کہ جب دیکہی نہلانی والا میت مین کوئی
ایسی چیز مانند روشن ہونی چہرہ اوسکیکی اور خوشبو اونکی اوسمین سی تو مستحب ہے بیان کرنا اوسکا اور اگر دیکہی اوسمین بری چیز مثلاً بو آتی ہو اوسمین
سے یا کالا ہو جاوی منہہ یا بدن یہ بدل جاوی صورت اوسکی تو حرام ہی بیان کرنا اوسکا ۔ ع ۔ **وعن** نافع ابی غالب قال صلیت
مع انس بن مالک علی جنازۃ رجل فقام حیال راسہ ثم جاؤا بجنازۃ امراۃ من قریش فقالوا یا ابا حمزۃ صل علیھا فقام حیال
وسط السریر فقال لہ العلاء بن زیاد ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الجنازۃ مقامک منھا
ومن الرجل مقامک منہ قال نعم رواہ الترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابو داؤد ونحوہ مع زیادۃ وفیہ
فقام عند عجیزۃ المراۃ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا نماز پڑہی مینی ساتھہ انس بن مالک کے اوپر
جنازی ایک شخص کے یعنے عبد اللہ بن عمر کی پس کہڑی ہوئی مقابل سر اوسکیکے پہر لائی لوگ جنازہ ایک عورت قریش مین سی پس کہا اسے

باحمزہ کہ کنیت ہی انس کی نماز پڑہ اس جنازی پر پس کہڑی ہوئی مقابل درمیان تخت کی پس کہا واسطی اوسکی علاء بن زیادنی کہ اسیطرح سی دیکہا
نونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہڑی ہوئی جنازی پر یعنی عورت کی جنازی پر بیچ جگہہ کہڑی ہونی تہ یکی اوس عورت سی اور کہڑی ہوئی
مردسی جگہہ کہڑی ہونی تہ یکی مردسی یعنی حضرت کو دیکہا تونی کہ کہڑی ہوئی جنازی مرد پر مقابل سر کی اور عورت کی جنازی پر مقابل درمیان کے
کہا کہان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داؤد کی مانند اسکی ساتہہ زیادتی کی اور اوسمین یہہ ہی کہ پس کہڑی ہوئی نزدیک کو لی
عورت کی **ف** اسمین جو اختلاف کیا ہی امامون نی مذکور اوسکا پہلی فصل مین ہو چکا ہی جو چاہی وہانسی دیکہہ لی **الفصل الثالث**
فصل تیسرے **عن** عبدالرحمن بن ابی لیلی قال کان سہل بن حنیف وقیس ابن سعد قاعدین بالقادسیۃ فمرّ
علیہما بجنازۃ فقاما فقیل لہما انہا من اہل الارض ای من اہل الذمۃ فقال انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مرّت بہ جنازۃ فقام فقیل لہ انہا جنازۃ یہودی فقال الیست نفسا متفق علیہ روایت ہے
عبدالرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا ہی سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹہی ہوئی قادسیہ مین پس گذر گیا اونپر ایک جنازہ پس کہڑی ہوگئی دونو
پہر کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ زمیندار دہسی ہی یعنی ذمیون سی پس کہا دونون صحابیون نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا
اون پاس جنازہ پس کہڑی ہوئی پس کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ یہود یکا ہی فرمایا کیا نہین ہی یہہ جاندار نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
قادسیہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ پندرہ کوس ہی کوفہ سی اور ذمیونسی یعنی زمیندار دہسی مراد ذمی ہین انکو زمیندار کہا بسبب ذلت اور کم رتبہ ہونی
اونکیلیے یا بسبب اسکی کہ مسلمانون نی مقرر رکہا اونکو زمین پر اور خراج لیا اور کیا نہین یہہ جاندار کہ ساتہہ موت اسکیلی ڈری اور عبرۃ پکڑی حاصل
یہہ کہ موت مقام ڈر اور عبرت کا ہی اسلیی اوٹہہ کہڑا ہوا مین اوراوپر گذر ہی چکا ہی کہ مذموم ہوا اوٹہہ کہڑا ہونا ساتہہ روایت حضرت علی نہ کی پس
شاید کہ اون دو صحابیونکو علم منسوخ ہونیکا نہوا ہو ۱۲ **وعن** عبادۃ بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا تبع جنازۃ لم یقعد حتی توضع فی اللحد فعرض لہ حبر من الیہود فقال لہ انا ہکذا نصنع یا محمد قال فجلس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال خالفوہم رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب
وبشیر بن رافع الراوی لیس بالقوی اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جاتی ساتہہ جنازہ کی نہ بیٹہتی یہان تک
کہ رکہا جاتا قبر مین پس روبرو آیا حضرت کی ایک عالم یہودیونمین سی پس کہا اوسنی حضرت کو کہ تحقیق ہم اسیطرح سی کرتی ہین ای محمد یعنی کہڑی رہتے
ہین یہانتک کہ رکہا جاتا ہی مردہ قبر مین کہا راوی نی پس بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بعد اسکی کہڑی رہتی دفن کرنی تک اور فرمایا مخالفت
کرو یہودیونکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور بشیر بن رافع کہ راوی ہی حدیث کا نہیں
قوی **وعن** علی رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا بالقیام فی الجنازۃ ثم جلس بعد ذلک وامرنا بالجلوس رواہ احمد
اور روایت ہی علی رضہ سی کہ کہا نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی ہمکو ساتہہ کہڑی ہو جانیکی وقت دیکہنی جنازہ کی پہر بیٹہی پیچہی اسکی اور فرمایا ہمکو ساتہہ
بیٹہنے کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ظاہر اسحدیث سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مکروہ ہی کہڑی ہو جانا بعد اسکی ۱۲ **وعن** محمد بن سیرین
قال ان جنازۃ مرّت بالحسن ابن علی وابن عباس فقام الحسن ولم یقم ابن عباس فقال الحسن الیس قد قام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لجنازۃ یہودی قال نعم ثم جلس رواہ النسائی اور روایت ہی محمد بن
سیرین سی کہ کہا تحقیق ایک جنازہ گذرا حضرت حسن بن علی اور ابن عباس پر پس کہڑی ہوئی حسن اور نہ کہڑی ہوئی ابن عباس پہر کہا حسن نی

کیا نہیں کھڑی ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطی جنازہ یہود کی کہا ابن عباس نی ہان کھڑی ہوئی پھر بیٹھی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنے پہلی اسطرح تہا کہ حضرت جنازہ کو دیکھکر اوہہ کھڑی رہتی بعد ازان بیٹھی رہتی اور نہ اوٹھتی پس کھڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسن کو یہہ نسخ نہ پہنچا ہ کا اسلیے انکار کیا ع ✽ **وعن جعفر بن محمد عن ابیہ ان الحسن بن علی کان جالسا فمر علیہ بجنازۃ فقام الناس حتی جاوزت الجنازۃ فقال الحسن انما مر بجنازۃ یہودی وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی طریقہا جالسا وکرہ ان تعلو رأسہ جنازۃ یہودی فقام** رواہ النسائی اور روایت ہی جعفر بن محمد سی یعنی جعفر صادق سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنے محمد باقر سی یہہ کہ حسن بن علی تہی بیٹھی ہوئی پس گذرا گیا اوپر جنازہ پس کھڑی ہوئی لوگ یعنی وہ کہ جنکو نسخ نہین پہنچا تہا یہان تک کہ گذر گیا جنازہ پس کہا حسن نی سوائی اسکی نہین کہ گذرا گیا جنازہ یہودی کا اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر راہ کی بیٹھی ہوئی اور مکروہ جانا یہہ کہ بلند ہو سر اوسکیسی جنازہ یہودی کا پس کھڑی ہوئی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی حضرت کا بسبب یہودی کی کھڑی ہوئی تہی سبب یہہ تہا کہ نہ چاہا کہ سر مبارک سی جنازہ یہودی کا بلند ہو یہہ انکار کیا حضرت حسن نی لوگونکی کھڑی ہونی پر جنازہ کی پس برعکس پہلی انکار کی کہ ابن عباس پر کیا تہا سبب کھڑی ہونیکی پس شاید کہ یہ بھی ہوا اوس قضیہ کی کہ بعد تلاش وتحقیق کی یہہ ثابت ہوا ہو کہ کھڑا ہونا حضرت کا اس سبب سے نہا پھر منسوخ ہوا اور سبب کھڑی ہونیکی مختلف ہی کبھی سبب دنیکی کھڑی ہوتی اور کبھی واسطی بزرگی ملائکہ کی اور کبھی واسطی ناخوش رکہنی اسکی کہ جنازہ بلند ہو سر مبارک سی اور یہہ حدیث منقطع ہی اسلیے کہ امام محمد باقر نہین تہی حضرت حسن کی زمانہ مین ع ✽ **وعن ابی موسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مرت بک جنازۃ یہودی او نصرانی او مسلم فقوموا لہا فلستم لہا تقومون انما تقومون لمن معہا من الملائکۃ** رواہ احمد روایت ہی ابی موسی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ گذری تجہپر جنازہ یہودی کا یا نصاری کا یا مسلمان کا پس کھڑی ہو جاؤ اوسکی لیی پس نہین تم اوسکی لیی کھڑی ہوتی سوا اسکی نہین کہ کھڑی ہوتے ہو واسطی اوسکی کہ ساتہہ جنازہ کی ہین یعنی فرشتی نقل کی یہہ احمد نی **ف** سبب کھڑی ہونیکی مختلف بتی چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث مین ہو چکا ہی اور یہہ حکم پہلی تہا پھر منسوخ ہوا اسکا بیان ہی اوپر گذر گیا ✽ **وعن مالک بن ہبیرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یموت فیصلی علیہ ثلثۃ صفوف من المسلمین الا اوجب فکان مالک اذا استقل اہل الجنازۃ جزاہم ثلثۃ صفوف لہذا الحدیث** رواہ ابو داود وفی روایۃ الترمذی قال کان مالک بن ہبیرۃ اذا صلی علی جنازۃ فتقال الناس علیہا جزاہم ثلثۃ اجزاء ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیہ ثلثۃ صفوف اوجب ورواہ ابن ماجۃ محوہ اور روایت ہی مالک بن ہبیرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین کوئی مسلمان کہ مری پس پڑہین نماز اوسپر تین صفین مسلمانونکی مگر کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت اور مغفرت اوسکی لیی پس تہی مالک جسوقت کہ کم جانتی آدمیونکو تقسیم کرتی اونکو تین صفین ہوجب حدیث کی نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہا راوی نی ہی مالک بن ہبیرہ جسوقت کہ نماز پڑہتی جنازی پر یعنی ارادہ کرتی نماز پڑہنی کا پس کم جانتی لوگونکو اوسپر کرتی لوگونکی تین حصہ یعنی تین صفین پہر کہتی فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسپر نماز پڑہین تین صفین واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی **ف** واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو مسلہ ہی عقائد کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہہ کہ اعتقاد کری کہ نہین واجب اللہ پر کچہہ اور بیان فرمایا کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو پس ان دونون باتون مین منافاۃ ہوئی جواب یہہ کہ یہہ واجب نا

از راہ فضل اور وعدی اوسیکی ہے پس یہہ واجب نہیں ہی اور منع جو ہی واسطے لذاتہ ہی نہ یہہ اور کرمانی نے لکہا ہی کہ نماز جنازہ مین سب صفونسی افضل ہی پہلے صف ہی واسطے تواضع کی اور سوائے جنازہ کی اور نماز ونمین اول کی صف افضل ہے اور نہ دعا کری میت کی لیی بعد نماز جنازہ کی اسلیی کہ یہہ مشابہ ہوتا ہی ساتہہ زیادتی کی نماز جنازہ مین شرح ع ☆ **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ علی الجنازۃ اللھم انت ربھا وانت خلقتھا وانت ھدیتھا الی الاسلام وانت قبضت روحھا وانت اعلم بسرھا وعلانیتھا جئنا شفعاء فاغفر لہ رواہ ابوداؤد ☆

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتی تہی نماز جنازہ مین یہہ دعا یا الہی تو پروردگار اسکا ہی تونی پیدا کیا اسکو اور تونی ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کی اور تونی قبض کی روح اسکی اور تو داناتر ہی ساتہہ باطن اسکے اور ظاہر اسکی اور آئی ہین ہم شفاعت کرنیوالی پس بخش اسکو نقل کی یہہ ابوداود نے **وعن** سعید بن المسیب قال صلیت وراء ابی ھریرۃ علی صبی لم یعمل خطیئۃ قط فسمعتہ یقول اللھم اعذہ من عذاب القبر رواہ مالک اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی ابی ہریرہ کی ایک لڑکی پر کہ نہ کیا تہا اوسنی کوئی گناہ ہرگز پس سنا مینی ابوہریرہ کو کہ کہتی تہی مینی نماز مین یا الہی پناہ دی اسکو عذاب قبر سی نقل کی یہہ مالک نی **ف** کہا ابن حجر نے کہ جملہ لم یعمل خطیئۃ قط صفتہ کاشفہ ہی لفظ صبی کی اسلیی کہ نہین متصور ہی غیر بالغ مین کرنا گناہ کا انتہی اور پناہ دی عذاب قبر سی کہا بعضی علمانی کہ نہین مراد ہی ساتہہ عذاب قبر کی یہان عقوبۃ اور سوال بلکہ مراد ہی زایخ بسبب غم وحسرت اور وحشت اور ضغط کی اور یہہ سبکو ہوگا لڑکونکو اور غیر لڑکونکو کذا ذکر السیوطی اور علمانی اختلاف کیا ہی بیچ سوال ہونی لڑکونکی قبر مین صحیح یہہ ہی کہ نہین ہونیکا اسلیی کہ عذاب ہونا غیر مکلف کو مخالف ہی قاعدہ شرع کی واللہ اعلم ☆ ع ☆ ح ☆ **وعن** البخاری تعلیقا قال یقرء الحسن علی الطفل فاتحۃ الکتاب ویقول اللھم اجعلہ لنا سلفا وفرطا وذخرا واجرا اور روایت ہی بخاری سی بطریق تعلیق کی مینی نقل کی حدیث ترجمۃ الباب مین بدون سند کی کہا پڑہتی تہی حسن بصری اوپر جنازہ لڑکیکی سورہ فاتحہ مینی بعد تکبیر اولی کی بجگہہ سبحانک اللھم کی اور کہتی یعنے بعد تیسری تکبیر کی یا الہی گردان اسکو ہماری لیی پیشوا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب **ف** سلف وہ مال ہی کہ آگی بہیجی آدمی منفعت کی لیے اور فرط وہ شخص کہ لشکر کی آگی جاکر سرانجام آب ودانہ وغیرہ کا کری لشکر کی لیی اور یہان مراد دونون سی یہہ ہی کہ یہہ لڑکا باعث منفعت ہماری کا ہو کہ شفاعت کری اور ذخر وہ مال کہ ذخیرہ کرین تا وقت حاجت کی کام آوی ☆ ع ☆ ح ☆ **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطفل لا یصلی علیہ ولا یرث ولا یورث حتی یستہل رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر ولا یورث

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لڑکا یعنی بچہ نہ نماز پڑہی جاوی اوسپر اور نہ وارث ہووی کیسکا اور نہ وارث کیا جاوی کوئی اوسکا یہانتک کہ آواز کری وقت پیدا ہونیکی یعنی جبتک کہ نہ ظاہر ہووی نشانی زندگی کی جیسیکہ اوپر گذرا نقل کے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا ولا یورث **وعن** ابی مسعود الانصاری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تقوم الامام فوق شیء والناس خلفہ یعنی اسفل منہ رواہ الدارقطنی فی المجتبی فی کتاب الجنائز اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہڑا ہو امام یعنی تنہا اوپر ایک چیز کی اور لوگ پیچہی اوسکی ہون یعنی نیچے اوس سی ہون روایت کی یہہ دارقطنی نی مجتبی مین بیچ کتاب جنائز کی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر فقط امام نیچی کہڑا ہو اور لوگ اوپچی تر بطریق اولی منع ہوگا اور یہہ حکم سب نمازون مین ہے بخصوصیت نماز جنازہ کی نہین اور لفظ حدیث بہی مخصوص نہین لیکن حمل اوسپر کرکے باب مین لائی ہین گو کہ درود حدیث کا اوسمین نہا شاید کہ لوگون کو عادت ہو کہ نماز جنازہ مین اسطرح کرتی ہون پس منع کی گئی اوس سے

اللہ اعلم ع ع ہ **باب دفن المیت** باب ہے بیچ بیان دفن کرنی مردونکی **الفصل الاول** فصل پہلی
عن عامر بن سعد بن ابی وقاص ان سعد بن ابی وقاص قال فی مرضہ الذی ھلک فیہ الحدوا لی لحدا وانصبوا علی اللبن نصبا کما صنع برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم روایت ہی عامر بن سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ سعد بن ابی وقاص نی کہا بیچ اوس مرض اپنی
کی کہ وفات ہوئی اوسمین بنا بابت دفن کی میری لحد اور بغلی کھڑی کرو مجھہ کچی اینٹین کھڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی یعنی حضرت کی قبر پر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** لحد کہتی ہین اوسکو کہ قبر مین قبلہ کیطرف کا داک کرتی ہین جسکو بیان بغلی قبر کہتی ہین اور اسکے
معلوم ہوا کہ مستحب ہے لحد کرنا اور کہا ابن ہمام نی کہ سنت ہماری نزدیک لحد ہی مگر کہ ہو ضرورۃ یعنی زمین نرم ہو اور خوف وہ جانیکا ہو تو شق
کرنی یعنی جیسی یہان قبرین بنتی ہین اوسکی کرو مجھہ کچی اینٹین یعنی اینٹونسی اوس کا داک کو بند کر دینا اور لکھا ہی علمائی کہ حضرت کی قبر کا
داک تو اینٹونسی بند ہوا تھا ع ع **وعن ابن عباس قال جعل فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطیفۃ حمراء رواہ مسلم** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لوئی سرخ روایت کی یہہ مسلم نی
ف شقران جلی آنحضرت کی نی اوس لوئی کو بغیر کہی صحابہ کی قبر مین رکھہ دیا تھا اور کہا شقران نی کہ کردہ جانا یعنی یہہ کہ استعمال کری اوسکو
کرنی بیچی حضرت کی اور کہا بعضی عالمونی کہ یہہ رکھنا لوئیکا خصایص آنحضرت کیسی تھا اور کہا بعضی عالمون نی کہ جھگڑی حضرت علی اور حضرت
عباس شقران سی بسبب کہنی اوسکی قبر مین اور کہا ابن عبد البر نی کتاب استیعاب مین کہ وہ نکالی گئی قبر مین سے پہلے ڈالنی مٹی کی اور علمانے
مکروہ رکھا ہی کپڑا بیچھانا مردہ کی نیچی اس لیی کہ اسراف اور ضایع کرنا مال کا ہی ع ع **وعن سفیان التمار انہ رای قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسنما رواہ البخاری** اور روایت ہی سفیان کچھ رہیچنی والیسی یہہ کہ دیکھی اونہون نی قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور
کوہان اونٹ کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور احمد نی دلیل پکڑی ہی ساتھہ اسحدیث کی اور اور حدیثون صحیح کے
اوپر کہ بطور کوہانکی بنانا قبر کا افضل ہی علم بنانی سی اور امام شافعی نی کہا مسطح افضل ہی ع ع **وعن ابی الھیاج الاسدی قال قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ رواہ مسلم** اور روایت ہی ابی الہیاج اسدی تابع سی کہ کہا فرمایا مجھکو حضرت علی نی کیا نہ بھیجون مین تجکو اوپر اوس کام کی کہ بھیجا
مجھکو اوسپہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ کام یہہ ہی کہ نہ چھوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹا دی اوسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کر دی اوسکو نقل
کے یہہ مسلم نی **ف** کہا ہی علمانی کہ تصویر رکھنی حرام ہی اور مٹانا اوسکا واجب ہے اور نہین جایز ہی بیٹھنا روبرو اوسکی اور برابر کر دی یعنی
پست کر دی ایسی کہ قریب زمین کی ہو اسقدر کہ نمود اوسکی باقی رہی کہ مقدار اوسکی بقدر بالشت کی ہی جو کہ سنت ہی ازہار مین لکھا ہی کہ کہا
علمانی کہ مستحب ہے یہہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کی اور مکروہ ہی زیادہ اس سی اور مستحب ہے ڈھا دینا زیادہ کا ع ع **وعن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وان یقعد علیہ رواہ مسلم** اور روایت ہے
جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گچ کرنی قبر کیسی اور عمارت بنانی سی قبر پر اور بیٹھنی سی قبر پر روایت کی یہہ مسلم نی **ف**
لکھا ہی ازہار مین کہ نہی قبرون کی گچ کرنی سی واسطی کراہت کی ہی اور یہہ ہی دونون صورتون کو شامل ہی خواہ چنائی اس سی کری خواہ
قبر کی اوپر گچ کری اور عمارت بنانی قبر پر درست نہین اور واجب ہی ڈھا دینا اوسکا اگرچہ ہو مسجد اور کہا تورپشتی نی کہ بنا محتمل ہی دونو
چیزونکو خواہ قبر پر مکان پتھر وغیرہ سی بنا دی خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کری منع دونون مین کیونکہ کچھہ فائدہ نہین پھر کہا تورپشتی نی کہ اسکی منع ہونیکا

یہہ بھی سبب ہے کہ یہہ فعل جاہلیت کا ہی یعنی ہنی کافر کہ سایہ کرتی ہی میت پر برس دن تک اور قبر پر مٹھی سی اسلیی منع فرمایا کہ یہہ منافی ہی اکرام مومن کی اسمین حقیر جاننا اوسکا لازم آتا ہی اور بعضون نی کہا مٹھی سی یہہ مراد ہی کہ عمر کی اسی قبر ہی پر مٹیار ہی جیسی یہان بعضی آدمی فقیر ہو مٹھی مین قبر پر اس سے منع فرمایا ع **وعن** اَبِی مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْہَا رَوَاہُ **مُسْلِمٌ** روایت ہی ابی مرثد غنوی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیٹھو قبرون پر اور نہ نماز پڑہو طرف قبرونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی بیٹھنا قبر پر اور روندنا اوسکو پس یہہ جو لوگ کرتی مین کہ جب کوئی اقربا مین سی ایک جائی دفن کیا جاتا ہی اور اوسکی گرد اور مردی مدفون ہوتی ہین تو اونکو روندتی ہوئی اپنی قرابتی کی قبر پاس پہنچتی ہین یہہ مکروہ ہی اور نہین مکروہ روندنا قبر کا حاجت کی یعنی قبر کہودنیکی لیی یا دفن کرنیکی لیی قبر دن پر پاون رکہکر جانا جائز ہی اور مستحب ہے کہ ننگی پاون قبرون مین جاوی کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہی سونا نزدیک قبر کی اور تکیہ کرنا اوسپر اور استنجا کرنا پاس اوسکی نہایت مکروہ ہی اور مکروہ ہی ہر چیز کہ نہین معہود یعنی نہین ثابت سنت سی اور معہود سنت سی نہین ہے مگر زیارت اوسکی اور دعا کرنی پاس اوسکی کہڑی ہوکر جیسیکہ کرتی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنے اسکیطرف بقیع کی اور کہتی السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اسال اللہ لی ولکم العافیہ اور نہ نماز پڑہو طرف قبہ کی اگر از راہ تعظیم قبر یا قبر والیکی پڑہتا ہی تو صریح کفر ہی والا مکروہ تحریمی ہی اور یہی حکم ہی جنازیکا اگر سامنی رکہا ہو بلکہ کراہت اوسمین زیادہ ہی اور اسمین اہل مکہ بھی گرفتار ہو رہی ہین کہ قطار باندہ کر جنازی کعبہ کی پاس رکہدیتی ہین اور پیہ اونکی طرف نماز پڑہتی ہین ع اگر کوئی کہی کہ ملا علی سح نے جو کہا کہ نہین معہود سنت سی مگر زیارت اور دعا الخ اس سی معلوم ہوا کہ قرات قرآن کی بھی قبر پر سنت نہین اور مکروہ ہی باوجودیکہ اکثر احیاناً قرآن پڑہنا قرآن کا قبر پر ثابت ہی چنانچہ اونہون نی بھی وہ حدیثین تیسری فصل مین بیچ شرح حدیث ابن عمر کی نقل کی ہین جواب یہہ کہ قرات قرآنکی داخل ہی دعا مین اسلیی کہ وہ بھی دعا ہی حکماً پس وہ مکروہ نہین ع مولانا **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَۃٍ فَتَحْرِقَ ثِیَابَہٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ رَوَاہُ **مُسْلِمٌ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ یہہ کہ بیٹھی ایک تمہارا انگارہ پر کہ جلاوی کپڑی اوسکی پس پہنچی انگارا طرف بدن اوسکیی بہتر ہے واسطے اوسکی اس سی کہ بیٹھہ جاوی قبر پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر کوئی آگ پر بیٹھہ جاوی اور وہ کپڑیکو جلاکر جلد تک پہنچ جاوی تو وہ سہل ہے قبر پر بیٹھنی سی یعنی ضرر اسکا زیادہ ہی اوسکی ضرر سے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا یَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ یَضْرَحُ فَقَالُوْا اَیُّھُمَا جَاءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَہٗ فَجَاءَ الَّذِیْ یَلْحَدُ فَلَحَدُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت ہی عروہ بن زبیر سی کہ کہا تھی مدینہ مین دو شخص یعنی گورکن کہ ایک اونمین سی یعنی ابو طلحہ انصاری لحد کرتا تہا یعنی بغلی قبر کہودتا تہا اور دوسرا یعنی ابو عبیدہ بن جراح نہ لحد کرتا تہا بلکہ شق کرتا تہا یعنی جیسی یہان قبر بنتی ہی پس کہا صحابہ نی یعنی انصار نی کیا بعد وفات حضرت کی اسپر کہ جو نسا اونمین سی آدمی پہلی کری کام اپنا یعنی اگر لحد والا پہلی آوی لحد کہودی حضرت کی لئی اور اگر شق والا پہلے آوی شق کہودی پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تہا پس لحد کی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** ابو عبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ مین ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ اگرچہ لحد افضل ہی لیکن شق بھی مشروع ہی اسلیی کہ اگر نا مشروع ہوتی تو ابو عبیدہ کا ہیکو کہودا کرتی ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِیْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم فی احد واحلی ہماری ہی اور شق واحلی غیر ہماری کی روایت کی ہیہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ فی اور روایت کی ہیہ احمد فی جریر ابن عبد اللہ سے **ف** علمانی احد میث کی کئی معنی لکہی ہین لیکن ظاہر تر یہہ ہین کہ احد واحلی ہماری ہی یعنی جماعت انبیا کی اور شق جانب ہی واحلی غیر ہماری کی ؛ ع ؛ **وعن** ہشام بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم احد احفروا واوسعوا واعمقوا واحسنوا وادفنوا الاثنین والثلثۃ فی قبر واحد وقدموا اکثرہم قرانا رواہ احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وروی ابن ماجۃ الی قولہ واحسنوا اور روایت ہی ہشام بن عامر ی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن احد کی کہ کہو دو قبرین اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچہا کرو قبر کو یعنی ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑی کرکٹ سی اور دفن کرو دو کو اور تین کو ایک قبر مین اور آگی کرو یعنی جانب قبلہ کی رکہو اوسکو کہ بہت یاد کیا ہوا ہو نہین قرآن روایت کی ہیہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی اور سو روایت کی ابن ماجہ نی لفظ احسنوا تک **ف** فرمایا دن احد کی یعنی جب جنگ احد ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنی شہدا کا تو فرمایا کہو دو قبرین ہر امر وجوب کی لیی ہی اور باقی استحباب کے لیی اور گہرا کرو اس سے معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہی اس لیی کہ اس سی محفوظ رہتا ہی میت زندگی اور کہا مظہری کہ قبر اتنی گہری کری کہ اگر آدمی کہڑا ہو کر تا بہ اونچا کری تو سر اوسکا علیون کی کناری قبر کی برابر ہون اور ایک قبر مین دو تین کو دفن کرنا وقت ضرورت کی درست ہی اور بی ضرورت نہین درست اور یہہ جو فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اوسکو آگی کرو تو اسمین اشارہ ہے طرف تعظیم کرنی عالم باعمل کی زندگی مین بہی اور مری پر بہی اور ایک نماز جنازہ کی ایک میت پر ہوتی ہی ویسی ہی زیادہ بہی ہو سکتی ہے پس جب مجمع ہون کئی جنازی تو چاہی علیحدہ علیحدہ ہر میت پر نماز پڑہی چاہی اسکو رکہکر ایک نماز پڑہ لی پہر آگی رکہنی مین چاہی آگے پیچہے رکہی جانب قبلہ کی اور چاہی طول مین رکہی قطار باندہ کر اور افضل کی پاس کہڑا ہو ؛ ع ؛ **وعن** جابر قال لما کان یوم احد جاءت عمتی بابی لتدفنہ فی مقابرنا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا القتلی الی مضاجعہم رواہ احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی والدارمی ولفظہ للترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جبکہ ہوا دن احد کا لائین ہوپی میری باپ سی یکونا کہ دفن کرین اونکو مقبرہ ہماری مین پس پکارا پکارنیوالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہ پہیرو شہیدون کو طرف جگہہ شہید ہونی اونکی نقل کی ہیہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نی اور لفظ اسکی واحلی ترمذی کی ہین **ف** جبکہ ہوا دن احد کا یعنی جب جنگ احد ہوی اور بعضی مسلمان شہید ہوئی اور میرا باپ بہی شہیدون مین سی تہا لائی میری پہوپہی میرے باپکو تا کہ دفن کری ہمارے گورستان مین کہ بیچ تہا پس حضرت کی طرف سی ایک شخص نے ندا کی کہ جہان ماری گئین ہین وہین دفن کرو اور اسمین جو کوئی مری ایک شہر مین نقل نکیا جاوے طرف دوسری شہر کی کہا یہہ بعض علما ہمارے نی اور ازانہا مین لکہا ہی کہ یہہ قوی تر دلیل ہی بیچ تحریم نقل کرنی مردونکی اور یہہ صحیح ہی نقل السید اور ظاہر یہی کہ نبی نقل کی خاص ہے ساتہہ شہدا کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حمل کیجاوی نہی نقل کرنی اونکی بعد دفن اونکی پر اور بغیر عذر پر یعنی بعد دفن کرنیکی بغیر عذر کی نقل کرنا منع ہی اور طیبی نی کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہی نقل کرنا میت کو اور بی ضرورت روا نہین اور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ اگر نقل کرین یعنی لیجاوین اوسکو پہلی دفن کرنی اور درست کرنی قبر کی ایک دو کوس تک تو مضایقہ نہین اسلیی کہ مقبری اتنی دور ہوا کرتی ہین اور مستحب ہے کہ دفن کیا جاوی بیچ مقبرہ اوس شہر کی کہ مرا ہی اوسمین حضرت عائشہ رض کی بہائی عبد الرحمن بن ابی بکر ایک منزل پر تہی مکہ سی وہان مرگئی پہر جنازہ اونکا لائی مکہ مین پس جب حضرت عائشہ انکی زیارت کو آئین تو کہا اگر مین تیری موت کی وقت حاضر ہوتی تو نقل نکرتی مین اور دفن کرتی اوسی جگہہ کہ جہان مرا تہا اور بعد دفن کرنی اور خاک ڈالنی کی

درست نہین ہی کہودنا قبر کا بیچ تہوڑی مدت کی اور نہایت کی مگر بعذر اور ضرر یہہ ہی کہ ظاہر ہووی کہ زمین غصب کی ہی یا بیلوی اوسکو شفیع اور کتنی ہی صحابہ مین سے زمین کفرستان مین دفن کیی گئی اور وہانسی نقل نہ کئی گیی اور اگر مالک زمین کا چاہی کہ زمین کو ہموار کری اور زراعت کری پہنچتا ہی اوسکو اور یہہ ہی عذر ہی کہ لحد مین مال کیسکا پاکپڑا کیسکا رہ جاوی یعنی اس صورت مین ہی کہودنا جائز ہی اور کہا شیخ ابن الہمام نی کہ متاخر مین مشایخ اسپر گئے اگر ایک عورۃ کا بٹیا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر اپنی کی اور وہ عورت وہان حاضر تہی پہر بی صبری کرتی ہو اور چاہتی ہو نقل کرنا گنجایش نہین رکہنا کہ نقل کری پس جائز رکہنا بعض متاخرین کا اوسکو معتبر نہین اور کہا صاحب ہدایہ نی یعنی اپنے کسی کتاب مین سوای ہدایہ کی کہ کہ جب مرجاوے کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہی نقل کرنا طرف دوسرے شہر کی اسلیی کہ مشغول ہونا ہوتا ہی بیفائدہ بات مین اور تاخیر ہوتی ہی دفن مین اور اگر بغیر غسل کی یا بغیر نماز کی دفن کیا جاوی تو نکالا نجاوی بالاتفاق اور دفن کیا جاوی گہر مین کہ رہتا تہا اوسمین اسلیی کہ یہہ خاصہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہی ع ع ح **وعن** ابن عباسؓ قال سُلَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبل راسہ رواہ الشافعی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکالی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وقت رکہنی کی قبر مین اپنی سر کی طرفسی روایت کی یہہ شافعی نی **ف** صورت اسکی یون ہی کہ کہا گیا جنازہ پائینتی قبر کی پہر نکالی گئی حضرت سر کی طرفسی اور رکہی گئی قبر مین شافعی کی مان یونہین رکہتے ہین اور ہماری نزدیک سنت یہہ ہی کہ رکہا جاوی جنازہ قبر کی قبلہ کی طرف اور اوٹہا کر رکہا جاوی قبر مین اور حضرت اسیطرح مردے کو رکہتی ہی قبر مین جیسا کہ حدیث آیندہ مین آیا ہی اور حضرت کو جو اسطرح رکہا سبب یہہ تہا کہ حجرہ شہ لغیہ مین اسقدر وسعت نہ تہی کہ جانب قبلہ سی اوتارتی اسلیی کہ قبر شریف دیوار سی ملی ہوئی ہی اور ایک جواب حنفیونکی طرفسی یہہ ہی کہ حضرت کا اوتارنا قبر مین مضطرب آیا ہی چنانچہ ابوداود نی روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل کیی گئی قبر مین جانب قبلہ سی اور سرہانیسی نہین نکالی گئی اور مانند اسکی ابن ماجہ نی ہی روایت کی ہی پس جب تعارض ہوا دونون حدیثون مین ساقط ہوئین دونون ع ح **وعنہ** انّ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبرًا لیلًا فاسرج لہ بسراج فاخذ من قبل القبلۃ وقال رحمک اللہ ان کنت لاوّاہًا تلاءً للقرآن رواہ الترمذی وقال فی شرح السنۃ اسنادہ ضعیف اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی ایک قبر مین رات کو یعنی ایک شخص کی دفن کرنیکی لیی پس روشن کیا گیا حضرت کی لیی چراغ پس لیا حضرت نی میت کو جانب قبلہ سی اور فرمایا رحمت کری اللہ تحقیق تہا تو بہت رونیوالا بسبب خوف خدا کی اور بہت تلاوت کرنیوالا قرآن کا یعنی ان دونون چیزون کی سبب سے مستحق رحمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا شرح السنۃ مین اسناد اوسکی ضعیف ہی **ف** کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین حدیث جابر اور زید بن ثابت سے بہی آئی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا مکروہ نہین جیسا کہ بعضون نی لکہا ہی اور یہہ حدیث سند ہی حنفیہ کی کہ اونکی مان قبلہ کی طرفسی اوتارنا میت کو سنت ہی ع ح **وعن** ابن عمرؓ انّ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ادخل المیت القبر قال بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ وفی روایۃ وعلی سنۃ رسول اللہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وروی ابوداود الثانیۃ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل کرتی میت کو قبر مین کہتا ہون مین ساتہہ اللہ کی اور ساتہہ حکم اللہ کی اور اوپر شریعت رسول خدا کی اور ایک روایت مین اوپر طریقہ رسول اللہ کی روایت کی یہہ احمد نی اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابوداود نی روایت دوسری **ف** دوسری روایت مین لفظ سنت ہی بجای ملۃ کی ع ح **وعن** جعفر بن محمد عن ابیہ مرسلًا انّ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم حثی علی المیت ثلث حثیات بیدیہ جمیعًا وانہ

رش علی قبر ابنہ ابراہیم ووضع علیہ حصباء رواہ فی شرح السنۃ وروی الشافعی من قولہ رش

اور روایت کی امام جعفر صادق بیٹی محمد کی نی اپنی باپ سے یعنی امام باقری بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالین میت پر تین لپیز ساتھہ دونون ہاتھون اپنی کی اکٹھا کرکر اور تحقیق حضرت نی چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹی اپنی ابراہیم کی اور رکھی قبر پر سنگریزی یعنی نشان کی پہی نقل کے یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی شافعی نی لفظ رش سی ف روایت کی احمد نی ساتھہ اسناد ضعیف کی کہ حضرت کہتی تہی ساتھہ پہلی لپ کے منہا خلقکم اور ساتھہ دوسری لپ کی وفیہا نعیدکم اور ساتھہ تیسری کی ومنہا نخرجکم تارۃ اخری انتہی اور کہا ابن ملک نی کہ سنت ہی واسطی اوسکی کہ حاضر دو میت کی ساتھہ قبر پر یہہ کہ لپ بھر کر ڈالی مٹی قبر مین بعد بٹاؤ کی اور سنت ہی چھڑکنا پانی کا بہی قبر پر اور منقول ہی کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب مین کہ کیا اللہ نی ساتھہ تیری کہا وزن کی گئین نیکیان میری پس غالب آمین برائیان نیکیون پر پس گری ایک ہتیلی نیکیونکی پدمین پس جھک گیا وہ پس کہولا میزان کو ہتیلی کو پس ناگاہ اوسمین مٹھی مٹی کی ہتی جو کہ ڈالی تہی مینی ایک مسلمانکی قبر مین ذکرہ فی المواہب ع ع وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبور وان یکتب علیہا وان یوطا رواہ الترمذی

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ گچ کیجاوین قبرین اور یہہ کہ لکھا جاوی اوپر اور یہہ کہ روندی جاوین قبریں نقل کی یہہ ترمذی نی ف گچ کرنیسی منع فرمایا اسلیے کہ اسمین ایک طرحکی زینت اور تکلف ہی اور مٹی سی لیپنا قبر کو جائز ہی اور مکروہ ہی لکھنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر پر تا خوار و پامال ہون اور اپنا ب نکرین اوپر حیوان اور کہا ہی بعضی عالمون ہماری نی کہ اسیطرح مکروہ ہی لکھنا نام اللہ کا اور قرآن کا دیوار مساجد وغیرہا پر اور اسیطرح مکروہ ہی پتہر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکھہ کر کہڑا کرنا اور بعضون نی کہا ہی کہ نام میت کا خصوصا صالح کا لکھنا جائز ہی تا کہ پہچانا جاوی بعد کذرنی مدت کی ع ع وعنہ قال رش قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان الذی رش الماء علی قبرہ بلال بن رباح بقربۃ بدا من قبل راسہ حتی انتہی الی رجلیہ رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہا وہ شخص کہ جسنی ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کی بلال بن رباح ساتھہ مشک کی شروع کیا چھڑکنا سر کی طرف سی یہانتک کہ پہنچا دا پاؤن تک روایت کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن المطلب بن ابی وداعۃ قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازتہ فدفن امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا ان یاتیہ بحجر فلم یستطع حملہا فقام الیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحسر عن ذراعیہ قال المطلب قال الذی یخبرنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانی انظر الی بیاض ذراعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین حسر عنہما ثم حملہا فوضعہا عند راسہ وقال اعلم بہا قبر اخی وادفن الیہ من مات من اہلی رواہ ابو داؤد

اور روایت ہی مطلب بن ابی وداعہ سی کہ کہا جبکہ مری عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ اوسکا پس دفن کیلئے گئے اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ لاوی حضرت کی پاس پتہر یعنی بڑا پتہر تا علامت کی لیی رکھا جاوی پس نہا سکا وہ شخص اوس پتہر کو پہر کہڑی ہوئی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہتینن چڑہا مین دونون ہاتہون کی کہا مطلب راوی نی کہ کہا اوسشخص نے کہ خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف سفیدی دونون ہاتون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسوقت کہ کہولا اوسنے دونون کو پہر اوٹہایا اوسکو پس رکہا اوسکو سرہانی قبر عثمان کی اور فرمایا نشان کیا مینی ساتھہ اسکی اپنی بہائیکی قبر کا اور دفن کرونگا مین پاس اوسکے اوس شخص کو کہ مریگا اہل میرسی روایت کی یہہ ابو داؤد نی ف مطلب بن وداعہ صحابی ہین اسلام لائی دن فتح مکہ کی اور یہہ حدیث روایت کی ہی اور صحابی سی بسبب نہ حاضر ہونیکی اوسوقت اور عثمان بن مظعون بہائی تہی حضرت کی دودہ شریک اسلام لائی ہین بعد تیرہ

آدمیونکی اور حاضر ہوئی بدر مین اور مدینہ مین اول یہی مری ہین مہاجرون مین سے اور انکی پاس اول دفن کیی گئی حضرت ابراہیم صاحبزادی حضرت کی اور لکھا ہی از ہارمین کہ معلوم ہوا اس سے کہ مستحب ہے یہہ کہ رکھی جاوی قبر پر نشانی پہچانکی لیی اور ایک جاگاڑی جاوین اقربا بارح باح **وعن** القاسم بن محمد قال دخلت علی عائشة فقلت یا اماہ اکشفی لی عن قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ فکشفت لی عن ثلثة قبور لا مشرفة ولا لاطیة مبطوحة ببطحاء العرصة الحمراء رواہ ابو داود

اور روایت ہی قاسم بن محمد سی کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ پاس پس کہا مینی ای ماں میری کہولدو میری لیی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دو نو یارون اونکی یعنی حضرت ابوبکر و عمر کی پس کہولدین مینے لیی تینون قبرون نہ تہین بہت بلند اور نہ متصل ساتہہ زمین کی یعنی بلکہ بلندی پست بطحا بہر تہین بچھی ہوئی تہین کنکریان سرخ مبدا کی یعنی جو کہ گرد مدینہ منورہ کی ہی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** کہولدین یعنی یہہ قبرین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مین تہین اور جب تک دروازہ کہلا ہوا تہا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تہا جب چاہتی کہ مشرف ساتہہ زیارت کی ہوتی پردہ اوتہا کر اندر جاتی باح ۔ **وعن** البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازة رجل من الانصار فانتہینا الی القبر ولما یلحد بعد فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلة وجلسنا معہ رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجة وزاد فی اخرہ کان علی رؤسنا الطیر اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیچ جنازہ ایک شخص کی انصار مین سی پس پہنچی ہم طرف قبر کی اور دفن نہ کیا گیا تہا وہ ہنوز یعنی قبر نہ کہدہ کی تہی پس بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنی قبلہ کی اور بیٹہی ہم ساتہہ حضرت کی یعنی گرداگرد کی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بیچ آخر اسکے یہہ کہ گویا ہماری سرون پر تہی پرندی جانور یعنی نہایت چپ اور سر جہکائی ہوئی بیٹہی تہی **ف** یہہ حدیث باب ما یقال عند من حضرہ الموت کی تیسری فصل مین گذر چکی ہی اور وہ وہان ہی اس سے **وعن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت ککسرہ حیا رواہ مالک وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی حضرت عائشہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا توڑنا مردہ کی ہڈیکا مانند توڑنی زندہ کی ہڈیکی ہی یعنی گناہ مین نقل کی یہہ مالک اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ حقارت کرنی میت کی منع ہی جسیکہ منع ہی حقارت کرنی زندہ کی اور میت ایذا اور اذیت پاتا ہی مانند زندہ کی باح ۔ **الفصل الثالث** **عن** انس قال شہدنا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ندفن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس علی القبر فرایت عینیہ تدمعان فقال ہل فیکم من احد لم یقارف اللیلة فقال ابو طلحة انا قال فانزل فی قبرہا فنزل فی قبرہا فقبرہا رواہ البخاری

روایت ہی انس سی کہ کہا حاضر تہا مین اوسوقت کہ بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی ام کلثوم بیوی حضرت عثمان کی دفن کیجاتی تہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی پاس قبر کی پس دیکہین مینی آنکہین حضرت کی کہ آنسو بہاتی تہین پس فرمایا کیا ہی تم مین کوئی شخص کہ نہ صحبت کی ہو عورة اپنی سی آجکی رات پس کہا ابو طلحہ نی مین ہون فرمایا پس اوتر اسکی قبر مین پس اوتری قبر مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف** کیا ہے تم مین کوئی شخص الوکہا حضرت نی یہہ بارادہ اسکی کہ معلوم کرین یہہ کہ عثمان رضی نی کسی عورة سی صحبت کی ہی یا نہین پس کہا حضرت عثمان نے کہ نہین صحبت کی مینی پس معلوم ہوا کہ انہون نی اپنی کسی لونڈی یا اور بیوی سی صحبت کی تہی اور ایک نکتہ اور اسمین خوب ہے کہ حضرت نی یہہ اسلیئے پوچہا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہین ہی لیکن نکرنی مین ایک طرح کی مشابہت ہوتی ہی ملائکہ کی ساتہہ تو حضرت نی چاہا کہ جسنی عنقریب صحبت نکی ہو اور اس سی مشابہ ملائکہ کی ہو وہ دفن کری اور ابو طلحہ اجنبی نی جو اوتارا یہہ خصوصیات انکیلیے تہا یا اشارا تہا طرف بیان جواز کے

کہا ابن ہمام نے کہ نہ داخل کرے کسی عورت کو قبر میں اور نہ نکالے اوسکو کوئی سوای مردوں کی اہلیں کہ چھونا اجنبی کا عورت کو ساتھہ حائل کی یعنی کپڑی وغیرہ کی وقت ضرورت کی جائز ہی اوسکی زندگی میں اور اسیطرح بعد مرنی اوسکی کی پس جب مرجاے عورۃ اور نہ محرم ہو کوئی اوسکا دفن کرنیوالا اوسکو نیکبخت ضعیف ہمسایہ اوسکی کی پھر اگر ہوں ضعیف پس جوان نیکبخت دفن کرین اور اگر ہو محرم اگرچہ دودہ کی سبب سے جو سسرال کا ہو وہ اوترکر دفن کری اور اگر کوئی کہی کہ علما لکھتی ہین کہ خاوند اور محارم اولی ہین نیکبخت بیگانو نسی پس انکو حضرت عثمان اور آنحضرت نی کیون نہ دفن کیا جواب یہہ کہ احتمال ہی کہ حضرت عثمان کو کچھہ عذر ہوگا اہلیں نہ اوتری ۱۲ ع ۱۲ مولانا ۱۲ **وعن عمرو بن العاص قال لابنیہ وھو فی سیاق الموت اذا انا مت فلا تصحبنی نائحۃ ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور ویقسم لحمھا حتی استانس بکم واعلم ماذا اراجع بہ رسل ربی** رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ کہا اپنی بیٹی کو یعنی عبد اللہ کو اوس حالت مین کہ وہ نزع مین تھی جسوقت کہ مرون مین پس ہو ساتھہ میری کوئی نوحہ کرنیوالی اور نہ آگ پس جب ارادہ دفن میرا کرو پس ڈالو مجھپر مٹی ڈالنا بسہولت یعنی تھوڑی تھوڑی پھر کھڑی رہو گرد قبر میری یعنی واسطی دعا ثابت رہنی اوسکی بقدر اوسچیز کی کہ ذبح کیا جاوی اونٹ اور تقسیم کیا جاوی گوشت اوسکا یہانتک کہ آرام پکڑون مین بسبب تمہاری اور جانون مین یعنی بلا وحشت کہ کیا جواب دیتا ہون فرشتون پروردگار اپنی کیلکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اور نہ آگ عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتھہ میت کی لیجاتی تھی واسطی فخر اور ریا کی اور تا خوشبوئی جلاوین اوپر اور کام مین آوی اوس سے منع فرمایا پس جیسی بیان بعضی جنازون کی ساتھہ آگ سوزمین اگر جلائی جاتی ہین یا مشعلین اور پنج شاخی بلا ضرورت جلائی ہین یا گگڑوالی آگ لیی ساتھہ رہنی ہین منع ہی اور بسبب منہاری یعنی بسبب دعا اور اذکار اور قراۃ اور استغفار تمہارے کی چنانچہ حدیث ابی داؤد کی مین آیا ہی کہ حضرت جب فارغ ہوتی دفن کسی شخص کیسی کھڑی ہوتی اوسپر اور فرماتی استغفار کرو واسطی بھائی اپنی کی اور اور مانگو اوسکیلیی ثابت رہنا اسلیی کہ وہ اب پوچھا جاتا ہی ۱۲ ع ۱۲ **وعن عبد اللہ بن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا مات احدکم فلا تحبسوہ واسرعوا بہ الی قبرہ ولیقرأ عند راسہ فاتحۃ البقرۃ وعند رجلیہ بخاتمۃ البقرۃ** رواہ البیہقی فی شعب الایمان وقال والصحیح انہ موقوف علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جسوقت کہ مری ایک تمہارا پس نہ بند رکھو اوسکو اور جلدی پہنچاؤ اوسکو طرف قبر اوسکیلے اور چاہیی کہ پڑہی جاوی نزدیک سر اوسکیلے ابتدا سورہ بقر یعنی مفلحون تک اور نزدیک پاؤن اوسکیلے خاتمہ سورہ بقرہ کا روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہہ ہی کہ موقوف ہی عبد اللہ بن عمر پر **ف** نہ بند رکھو یعنی تاخیر کرو میت کی دفن کرنی مین بغیر عذر کی کہا ابن ہمام نی کہ مستحب ہے جلدی کرنی تجہیز میت مین جسوقت سی کہ وہ مری اور آگی کا جملہ یعنی واسرعوا الخ تاکید ہی اسکی باشارہ ہے طرف اسکی کہ جنازہ لیکر چلی تو جلدی چلنا سنت ہی یعنی بیچ کی چال چلی نہ دوڑی اور نہ آہستہ چلی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک اور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑہو سورہ فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب اونکا اہل مقابر کو پس وہ پہنچتا ہی طرف اونکی اور مقصود زیارت قبور سی زیارت کرنیوالیکی لیی یہہ ہی کہ عبرت پکڑی اور مردونکی لیی یہہ ہی کہ فائدہ اوٹہاوین اوسکی دعا سی اپنی اور حضرت علی سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی گذری مقابر پر اور پڑہی قل ہو اللہ احد گیارہ بار پھر بخشے ثواب اوسکا مردون کو دیا جاتا ہی ثواب بقدر عدد مردونکی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو

کوئی داخل ہو مقابر مین پہر پڑہی فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد اور الہکم التکاثر پہر کہی کہ میں نے وانوا ب اپنے پہر کا کہ پڑہی ہین کلام تیری سی واسطے اہل مقابر کی مومنین اور مومنات سی تو ہوتی ہین اموات شفیع اوسکی لیی طرف اللہ تعالی کی اور کہا حماد کی نی کہ نکلا مین ایک رات طرف مقابر بکی کی پہر رکہا مینی سہرا اپنا ایک قبر پر اور سو رہا مین پس دیکہا مینی اہل مقابر کو کہ حلقی حلقی بنای بیٹہی ہین پس کہا مینی قایم ہوئی قیامت کہا اونہون نی نہین ولیکن ایک شخص نے ہمارے بہائیون مین سے پڑہی قل ہو اللہ احد اور سنجتالیس ۴۵ سکا پس ہم بانٹی ہین اوسکو مدت ایک برس سی اور انس سی روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی داخل ہووی مقابر مین پس پڑہی سورہ یٰسٓ ہلکا کرتا ہی اللہ عذاب اونسی اور ہوتی ہین واسطے اوسکی نیکیان بقدر گنتی مردونکی کہ اوہین اور لکہا ہی سیوطی شافعی نی شرح الصدور مین کہ اختلاف کیا گیا ہی پہنچتی ثواب قرآن کی واسطے میت کی پس جمہور سلف یعنی صحابہ و غیرہم اگلی علما اور تینو امام رحمہم اللہ کہتی ہین کہ پہنچتا ہی اور ہماری امام شافعی نی اختلاف کیا ہی انتہی ع ۔ پہر جو کچہہ کہ امام شافعی سند لائی ہین سیوطی نے کہ جواب اوسکی لکہکر پہنچنا عبادۃ بدنی کا ثابت کیا ہی جو چاہی اس مقام کو شرح الصدور مین دیکہہ لی ۔ **وعن** ابن ابی ملیکۃ قال لما توفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحبشی وھو موضع فحمل الی مکۃ فدفن بھا فلما قدمت عائشۃ اتت قبر عبد الرحمن بن ابی بکر فقالت **شعر** وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ ۔ من الدھر حتی قیل لن یتصدعا ۔ فلما تفرقنا کانی ومالکا ۔ لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا ۔ ثم قالت واللہ لو حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شہدتک ما زرتک رواہ الرزمذی ۔ اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سی کہ کہا وفات ہوئی عبد الرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشی کی اور وہ ہی ایک جگہہ پہر لائی گئی طرف مکہ کی پہر دفن کیی گئی مکہ مین پس جبکہ آئین حضرت عائشہ مکہ مین جہ کی لیی آئین قبر عبد الرحمن بن ابی بکر کی پاس کہ بہائی اونکی تہی پس کہا اوتہی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی جدا نہی ہوئی ہم مدت مدید زمانی سی یہانتک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہونگی پس جب جدا ہوئی ہم گویا مین اور مالک باوجود بہت مدت تک ساتہہ رہنی کی نہین گذاری ہمنی ایک رات اکٹہی پہر کہا حضرت عائشہ نی قسم ہی اللہ کی اگر حاضر ہوتی مین تیری پاس وقت مرنیکی نہ دفن کیا جاتا تو مگر اوسی جگہہ کہ مرا تہا تو یعنی اسلیی کہ نقل نکرنا ممکان موتے سنت اور افضل ہی اور اگر حاضر ہوتی مین تیری پاس وقت وفات کی نہ زیارت کرتی مین تیری نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جذیمہ نام ایک حضرت کا ہی فریب بکا اور بعضون نی کہا ہی کہ ایک منزل ہی مکہ سی اور پس کہا یعنی حضرت عائشہ نی دو بیتین پڑہی سب حال اپنی بہائیکی فراق مین اور یہہ بیتین منمیم بن نویرہ نی کہین ہین بیچ مرثیہ بہائی اپنی مالک بن نویرہ کی کہ اوسکو خالد بن ولید نی حضرت ابوبکر کی خلافت مین مار ڈالا انتہا معنی بیتونکی یہہ ہی کہ تمیم کہتا ہی کہ ہمی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی مدت مدید زمانہ سی جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہی کہ عراق اور جزیرہ سب اپنی تصرف مین رکہتا تہا اور اس بادشاہ کی دو ہمنشین ہتی مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونون ہمنشین اور ندیم اوسکی رہی اور اونکو نعمان نی مارا اونکی قتل کا ہی قصہ عجیب ہے مقامات حریری مین مذکور ہی پس تمیم اپنی بہائیکی مرثیہ مین کہتا ہی کہ ہم اور تو ہمنشین اور محبت رکہنی والی رہتی ہتی اور جدا نہتی ایک مدت دراز مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی کہ وہ اسطرح ایکمین اخلاص اور ہمنشینی ایک مدت سی رکہتی ہتی کہ لوگ بسبب جمع ہونیکی مدت دراز سی کہتی ہے کہ یہہ ہرگز جدا نہونگی پہر تمیم کہتا ہی کہ پس جب جدا ہوئی ہم یعنی مین اور مالک بسبب مرنی مالک کی تو گویا مین اور مالک باوجود جمع ہونیکی ایک مدت دراز تک ایک رات بہی ساتہہ نہ رہی ہتی یعنی وہ مدت دراز آنی بودیا خوابی اور نہ زیارت کرتی مین یعنی دوبارہ اسلیی کہ حضرت نی لعنت کی ہی عورتون زیارت کرنیوالیون قبرون کیکو ولیکن از بسکہ تجہی مرتی ہوتی نہ دیکہا تہا زیارت تیری قبر کی تا قیام مقام ملاقات کی ہو ۔ ع ۔ ش ۔ ح ۔

وعن ابی رافع قال سل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعدا ورش علی قبرہ ماء رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سعد کو جنازہ مین سے سر کیطرف سی اور چھڑکا اوسکی قبر پر پانی روایت کی یہ ابن ماجہ نی

ف یہ سند ہی امام شافعی کی اور ہمارے نزدیک معمول ہی ضرورت پر یا بیان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دوسری فصل مین حدیث ابن عباس کے مین ہو چکا ہی ع

وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ ثم اتی القبر فحثی علیہ من قبل راسہ ثلاثا

رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ایک جنازی پر پھر آئی نزدیک قبر کی پس ڈالی

اوپر سر کیطرف سی تین لپین مٹی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن عمرو بن حزم قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی قبر فقال لا توذ صاحب ھذا القبر او لا توذہ** رواہ احمد اور روایت ہی عمرو بن حزم سی کہ کہا دیکہا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تکیہ کیہوئی قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دی صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دی اوسکو روایت کی یہہ احمد نی **ف** شاید مراد یہہ ہی کہ اوسکی روح ناخوش ہوتی ہے تکیہ لگانیسی اسلیے کہ اسمین خصلت اوسکی لازم آتی ہی ع

باب البکاء علی المیت

باب ہی رونیکا میت پر **ف** رونا مردی پر بغیر نوحہ اور پٹلانی کی جائز ہی مکروہ یہہ ہی کہ چلادی اور نوحہ کری اور تعریف میت کی بافراط کری جیسیکہ عادت اہل جاہلیت کی تہی اور اصل بنا راور ذکر اوسکی خوبیونکا کرنا کا بطور زندہ یعنی بیان کی نہو مکروہ نہین اور مستحب ہے تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کی یہہ ہین کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہی اور تسلی کری اوسکی اور تعزیت اکیباری زیادہ نکری اور یہہ جمع ہونا خاص تیسرہ ہی نکالا اور تکلفات کرنی اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کے حق یتیمون مین سی بدعتہ ہی اور حرام مجدالدین رح قاموس کی مصنف نی سفر السعادت مین لکہا ہی کہ عادت نہتی کہ میت کی پہلی سوائے وقت نماز جنازہ کے جمع ہون اور قرآن پڑہین اور ختمات پڑہین گور پر اور نہ غیر گور پر اور یہہ سب بدعت ہین انتہی اگر گہر مین یا مسجد مین بیٹہنا جائز ہی اسلیے کہ جب خبر موت جعفر اور زید اور ابن رواحہ کی حضرت کو پہنچی تو مسجد مین غمگین بیٹہے اور لوگ آتی تہی تعزیت کی پہلی لیکن اسطرح کہ اب متعارف ہی اور ایام متعددہ مین نہ کرتی ہین نہ تہی اور بہت علماء متاخرین کہتی ہین کہ مکروہ ہی جمع ہونا نزدیک صاحب میت کی اور سخت مکروہ ہی کہ بیٹہی دروازی گہر پر اور لوگ جمع ہون اور تعزیت کرین اسلیے کہ یہہ فعل جاہلیت کا ہی مگر جب دفن سی فارغ ہو کر پھرین تو متفرق ہون اور اپنی کاروبار مین مشغول ہون اور صاحب میت کو بہی چاہیی کہ اپنی کام مین مشغول ہو اور قبر کے گرد حلقہ باندہ کر قرآن پڑہنا مکروہ ہی حق فی الرحمۃ اور شرح سفر السعادت **ف** تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچہی بات ہی اور وقت تعزیت کا مٹی پہی تین دن تک ہے اور مکروہ ہی بعد اوسکی مگر یہہ کہ ہو غایب تعزیت کرنیوالا یا مصیبت زدہ تو نہین مضائقہ کہ جب ملے جبہی تعزیت کری اور تعزیت کرنی بعد دفن کی اولی ہی دفن کی پہلی سی اور یہہ جب ہی کہ نہ دیکہی اونمین جزع فزع شدید اور اگر دیکہی کہ بہت جزع فزع کرتی ہین پہلی ہی دفن کی بہتر ہی اور مستحب ہے کہ عام تعزیت کری سب اقارب میت کو چہوٹونکو اور بڑہونکو اور مردونکو اور عورتونکو مگر یہہ کہ ہو عورت جوان تو نہ تعزیت کری اوسکو مگر محرم اوسکی اور مستحب ہے کہ کہی صاحب تعزیت کو بخشی اللہ تعالی میت ترکیو اور درگذر کری اوس سی اور نہ دیکی اوسکو اپنی رحمت مین اور نصیب کری تجکو صبر اوسکی مصیبت پر اور ثواب دے تجکو اوسکی مرنی پر اور بہتر ین الفاظ تعزیت کی وہ ہین کہ وقت تعزیت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمائی ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شئی عندہ باجل مسمی یعنی اللہ ہی کی ملک ہے جو چیز کہ لی اور اوسیکے ملک ہی جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اوسکی ساتہہ وقت مقرر کی ہی اور اگر کافر مرجاوی اور قرابتی اوسکا مسلمان ہو تو اوسکو یون تعزیت کری بہت دی اللہ تجکو اور اچہی دی تسلی بخشی اور اگر قرابتی کافر ہو اور میت مسلمان تو یون کہی اچہی دی اللہ تسلی بخشی اور بخشی میت تیرکو اور یون نہ کہی کہ بہت دی اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور قرابتی دونو کافر ہون تو کہی بدلہ دی تجکو اللہ اور نہ کم کری لوگ نیری اور شہرون عجم کیمین جو رسم ہی کہ بیچونی بچہاتے ہین اور کہڑی رہتی ہین راہ پر بہت بری رسم ہی اور بیٹہنا مصیبت کی پہلی تین روز تک جائز ہی اور ترک اوسکا اولی ہی اور مکروہ ہے

مردونکی لیی سیاہ کپڑی پہنی اور پہاڑنی کپڑی وقت مصیبت کی اور نہین مضایقہ سیاہ کپڑی پہنی عورتونکو اور مکروہ ہی مردونکو لیکن نا موہنہ اوڈھنا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا موہنہ کا اور بکھیرنا بالونکا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور پیٹنا زانو کا اور سینہ کا اور روشن کرنا آگ کا قبرون پر رسوم جاہلیت سے ہی اور باطل عقود اور نہین مضائقہ یہہ کہ کھانا پکا کر بھیجا جاوے اہل میت کی لیی اور نہین مباح کرنا ضیافت کا تیسری دن ؛ عالم گیری ف جو کچھ لوگ تکلفات کرتی ہین تیسری دن کذا فرش بچھاتی ہین اور خیمی کپڑی کرتی ہین اور خوشبوئی باٹتی ہین اور مانند انکی یہہ سب امور بدعت اور برسی اور نامشروع ہین کذا نقلہ الشیخ عن مطالب المومنین اور نصاب مین لکھا ہی کہ لوگون نی سیوم کو جو عادت کی ہی خوشبو لگانیکی سہین مشابہت عورتون کی ساتھہ ہوتی ہی کہ وہ سوگ وبارنیکی لیی تیسری روز خوشبو لگاتی ہین پس پرہیز کرنا چاہیی اوس سے پرہیز کرنا اس سبب سے نہین ہی کہ خوشبو ہی بلکہ اسلیی ہی کہ اس عمل مین اوسوقت مشابہت عورتون کی ساتھہ ہوتی ہی اور آداب تعزیت کی یہہ ہین کہ سلام ومصافحہ کری صاحب مصیبت سی اور تواضع کری اور کلام بہت نکری اور مسکراوی نہین ؛ شیخ الاسلام **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال دخلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سیف القین وکان ظئرا لابراھیم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابراھیم فقبلہ وشمہ ثم دخلنا علیہ بعد ذلک وابراھیم یجود بنفسہ فجعلت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تذرفان فقال لہ عبد الرحمن بن عوف وانت یا رسول اللہ فقال یا ابن عوف انہا رحمۃ ثم اتبعہا باخری فقال ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون متفق علیہ

روایت ہی انس سی کہ کہا داخل ہوی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر ابی سیف لہار کی اور وہ تہا انکا ابراہیم کا پس لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابراہیم کو پہر بوسہ لیا اونکا اور سونگہا اونکو یعنی رکہی ناک اور موہنہ اونکی موہنہ پر جیسی کوئی سونگہتا ہی بو پہر گئی ہم اونکی پاس بعد اسکی یعنی بعد چند روز کی اور ابراہیم تہی حالت نزع مین پس ہوئین دونو انکہین حضرت کی کہ جاری ہوئی آنسو اونسی پس عرض کیا حضرت سی عبد الرحمن بن عوف نی اور تم روتی ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نی ای بیٹی عوف کی تحقیق یہہ رحمت ہی پہر اوس رونیکی بعد پہر روئے پہر فرمایا تحقیق آنکہین آنسو بہاتی ہین اور دل غمگین ہے اور نہین کہتی ہم باوجود اوسکی مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری ای ابراہیم البتہ غمگین ہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ابو سیف کا نام برا رتہا اور انکی بیوی کا نام خولہ بنت منذر الضاریہ وہ دایہ تہین حضرت ابراہیم کی اور اونکی نان کسب لہار کا ہوتا تہا اور حضرت ابراہیم صاحبزادی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سولہ مہینی یا سترہ مہینی کی عمر تہی کہ وفات پائی پس حدیث مین بیان ہی اونکی حالت نزع کا کہ حضرت اوسوقت تشریف لیگئی اور پیار کیا اور رونی پس کہا عبد الرحمن نی کہ لوگ تو روتی ہین آپ بہی روتی ہین باوجود اس بڑی شان اور معرفت کی حضرت نی فرمایا کہ رحمت ہے یعنی اوسکو مبتلا اس حال مین دیکہکر رحم آتا ہی یہہ رونا نزا اوسکا ہی نہ کہ بسبب بے صبری کی جیسا کہ تو نی خیال کیا اور دل غمگین ہے اسمین اشارا ہی اسکی طرف جو غمگین ہوے پس بسبب سنگدلی کی ہی اور جو روی نہین پس بسبب قلت رحمت کے ہے پس یہہ حال یعنی غم کرنا اور رونا کامل تر ہی نزدیک اہل کمال کی حال اسکیسے کہ مری بیٹا اوسکا اور وہ سہنا ہو پس عدل یہہ ہے کہ دیوی ہر ذی حق کو حق اوسکا ؛ ع ؛ **وعن** اسامۃ بن زید قال ارسلت ابنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہ ان ابنا لی قبض فائتنا فارسل یقرئ السلام ویقول ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل عندہ باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب فارسلت الیہ تقسم علیہ لیاتینہا فقام ومعہ سعد بن عبادۃ ومعاذ بن جبل وابی بن کعب وزید بن ثابت ورجال فرفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبی ونفسہ تقعقع ففاضت عیناہ فقال سعد یا رسول اللہ ما ھذا فقال ھذہ رحمۃ جعلہا اللہ فی قلوب عبادہ

فاما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء متفق علیہ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا بھیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یعنی حضرت زینب نی اسکو طرف حضرت کی کہ بیٹا میرا مرتا ہی پس آئی میری پاس بھیجا حضرت نی اوسکو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا بیشک اللہ ہی کی لیی ہی جو چیز کہ لی اور اوسکی لیے ہی جو چیز کہ دی یعنی اولاد وغیرہ پس اونکی ہلاک ہونی مین جزع فزع نہ چاہیی اسلیی کہ امانت اپنی لیتا ہی اور ہر چیز نزدیک اسکی ساتھہ مدت معین کے ہے یعنی زندگی تیری بیٹی کی ہی اتنی ہی مقدر ہتی کہ جتنا جیا پس چاہیی کہ صبر کری اور ثواب چاہیی پھر بھیجا یعنی دوبارہ بیٹی حضرت کی نی آدمی طرف حضرت کی قسم دی حضرت کو کہ البتہ تشریف لائی پس کھڑی ہوئی حضرت اور نہی ساتھہ حضرت کی سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ مین سی پس اوٹھایا گیا طرف حضرت کی لڑکا یعنی حضرت کی گود مین دیا نواسکو اور روح اونکی حرکت کرتی ہتی یعنے جان کنی کی حالت ہتی پس بہنے لگین دونو آنکین حضرت کی پھر کہا سعد نی ای رسول خدا کی کیا ہی یہہ پس فرمایا یہہ رحمت ہی پیدا کیا اسکو اللہ نے اپنی بندونکی دلون مین پس رحمت یعنی مہربانی نہین کرتا اللہ تعالی اپنے بندون مین سے مگر رحمت کرنیوالون پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف گمان کیا سعد نے کہ سب اقسام رونیکی حرام ہین اور حضرت شاید بھول کر روئی پس آگاہ کیا حضرت نی اوسکو کہ رونا آلنسو ولنی نہین حرام ومکروہ بلکہ وہ رحمت ہی اور حرام جو ہی نوحہ ہی اور گریبان چاک کرنا اور منہہ پیٹنا ع وعن عبد اللہ بن عمر قال اشتکی سعد بن عبادۃ شکوی لہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ مع عبد الرحمن ابن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبد اللہ بن مسعود فلما دخل علیہ وجدہ فی غاشیۃ فقال قد قضی قالوا لا یا رسول اللہ فبکی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما رای القوم بکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکوا فقال الا تسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بھذا واشار الی لسانہ او یرحم وان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا بیمار ہوئی سعد بن عبادہ بیماری کر کہ نہی اونکو یعنی انکو معلوم نہین کہ کیا بیمار نہی پس آئی اونکی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادۃ کرنیکو ساتھہ عبد الرحمن بن عوف کی اور سعد بن ابی وقاص کی اور عبد اللہ بن مسعود کے پس سب گئے اونکی پاس پایا اونکو بیہوشی مین پس فرمایا حضرت نی کیا تحقیق مرگیا کہا صحابہ نی کہ نہین یا رسول اللہ پس روئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ازراہ مہربانی کی اوپر پس جبکہ دیکھا صحابہ نی رونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئی پھر فرمایا کیا نہین سنتی ہو تم یعنی سنو کہ تحقیق اللہ نہین عذاب کرتا ساتھہ آنسوون آنکھونکی اور نہ ساتھہ غم کرنی دل کی ولیکن عذاب کرتا ہی ساتھہ اسکی اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کی یا رحم کرتا ہی یعنی اگر زبان سی کلمات ناشکریکی یا بی ادبی کی جناب الہی مین بولا یا نوحہ کیا مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور اگر حمد کہی اور انا للہ پڑہی لایق رحمت وثواب کے ہوتا ہی اور تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی لوگون اوسکیکی اوسپر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بسبب رونی لوگون اوسکیکی یعنی آواز بلند کر کر رونیسی عذاب کیا جاتا ہی اور تحقیق اسکی نیسری فصل مین آویگی انشاء اللہ تعالی ع وعن عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین اہل طریقہ ہمارا سی وہ شخص کہ پیٹی رخسارہ اور پھاڑی گریبان اور پکاری پکارنا جاہلیت کا یعنی وقت رونیکی وہ چیز کہی کہ نہین جائز شرعا مانند نوحہ اور واویلا کرنیکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پیٹی رخسارہ اور پھاڑی گریبان اسیکی حکم مین ہی کہ وہ پگڑی پھینک دے اور سر پیٹی اور بال نوچی ع وعن ابی بردۃ قال اغمی علی ابی موسی فحلقت امراتہ ام عبد اللہ تصیح برنۃ ثم افاق فقال الم تعلمی وکان یحدثھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا بری ممن حلق وصلق وخرق متفق علیہ ولفظہ لمسلم

اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا بیہوش ہوئی ابی موسی پس شروع کیا اونکی عورۃ ام عبد اللہ دی کہ چلا کر روتی تہی پہر ہوشمین آئی ابو موسی پس کہا کیا نہین جانا تونی اور حال یہہ کہ حدیث کرتی تہی اوسکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین بیزار ہون اوس سی کہ منڈوائی بال سر کی یعنی مصیبت مین اور چلا کر روئی اور پہاڑی کپڑی اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی مسلم کی **ف** یہہ افعال ایام جاہلیت مین اکثر عورتون سے سرزد ہوتی تہی مسلمانکو بہت پرہیز کرنا چاہیی اون سے کہ حضرت بیزار ہوتی ہین ع **وعن** اَبِی مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ لَا یَتْرُکُوْنَھُنَّ اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَۃُ وَقَالَ النَّائِحَۃُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِھَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلَیْھَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار چیزین ہین میری امت مین کام جاہلیت کیسی کہ نہین چہوڑینگی اونکو یعنی اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب ستارونکی اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنیوالی جو وقت توبہ کی ہو پہلی مرنے اپنی کی کہڑی کیجاویگی دن قیامت کی موقف مین اور اوسپر ہوگا کرتا قطران کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** فخر کرنا حسب مین جسکو کہتے ہین اون خصلتون کو کہ اچہا جانتا ہی اونکو آدمی اپنی مین مانند شجاعت و فصاحت وغیرکی اور طعن کرنا لوگونکی نسب مین یعنے عیب کرنے لوگونکی نسب مین کہ فلانی کا باپ برا تہا فلانی کا دادا برا تہا ان دونو چیزونمین تعظیم اپنی اور حقارت لوگونکی لازم آتی ہی اور یہہ دونو مذموم ہین مگر بسبب اسلام اور کفر کی یعنی بسبب اسلام کی بچنے کے بزرگ جانی اور بسبب کفر کی دوسیرکو حقیر جانی تو جائز ہی اور پانی طلب کرنا بسبب ستارونکی یعنی توقع منہہ کی کرنی بسبب ستارونکے یعنے فلانا ستارا فلانی منزل مین آویگا تو مینہہ برسیگا حاصل یہہ کہ یہہ اعتقاد کرنا کہ مینہہ برسیگا بسبب نکلنی فلانی ستارے کی یہہ حرام ہی واجب یہہ ہے کہ کہی برسے گئے ہم بسبب فضل اللہ تعالی کی اور نوحہ کرنا یعنی واویلا کرنا اور اچہی خصلتین مت کی شمار کرنین مثلا کہی برا شجاع تہا اور ایسا تہا اور ایسا تہا اور قطران ایک دوا ہی بدبودار سیاہ نکلتی ہی درخت اہل سی کہ ہند مین اوسکو ہوبر کہتی ہین اور اوسکو اونٹون خارشتی کو ملتی ہین اور آگ اوسمین بہت سیرابت کرتی ہی اور جلدی ٹہہرکتی ہی پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہہ ہی کہ مسلط ہوگی اوسپر خارش اور اوسپر ملینگے قطران تا ایذا زیادہ ہو عیاذا باللہ منہ ع ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَۃٍ تَبْکِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ قَالَتْ اِلَیْکَ عَنِّیْ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْہُ فَقِیْلَ لَھَا اِنَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَہُ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْکَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورۃ کی کہ آواز سی روتی تہی ایک قبر کی پاس پس فرمایا ڈر خدا سے یعنی نوحہ مت کروالا عذاب کیجائیگی اور صبر کر کہا عورت نی ایک طرف ہو مجہسی اسلیی کہ تو میری سی مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور نہ پہچانا اوس عورت نے حضرت کو پہر کہا گیا کہ اوسکو کہ تحقیق یہہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورۃ دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ پایا نزدیک دروازہ کی دربانکو یعنے جیسی بادشاہونکی اور امیرونکی دروازونپر ہوتی ہین پس کہا نہ پہچانا تہا میں آپکو پس فرمایا حضرت نی کہ نہین عتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلی کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور اس عورۃ نی حضرت کو بغیر پہچانی جواب دیا اور پریشان ہوئی غافل تہی اس قول سی کہ کسینی کہا ہی کہ دیکہہ طرف اوس کلام کی کہ کہی اور نہ دیکہہ طرف اوس شخص کی کہ کہتا ہی اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ صبر کامل اور پسندیدہ کہ جسپر ثواب ملتا ہی وہ ہوتا ہی کہ ابتدا مصیبت مین کری والا اخیر کو تو ابہی صبر آجاتا ہی اور ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ حرام ہی نوحہ کرنا اور میت کی بہلائیونکا شمار کرنا مثلا کہی کہ کیا کڑیل جوان تہا اور مانند اسکی اور حرام ہی بکار کر رونا اور پیٹنا رخسارونکا اور پہاڑنا گریبانون کا اور پکہیرنا بالون کا اور

مونڈنا یا لونچنا یا لونچنا اور کالا کرنا منہ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور ایسی اور کام کرنی کو دلالت بی صبری پر کرین ۱۲ ع **وعن ابی هریرة قال** قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یموت لمسلم ثلثة من الولد فیلج النار الا تحلة القسم متفق علیه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تحرتین فرزند کسی مسلمان کی پہر داخل ہو آگ مین مگر واسطی کہولنی قسم کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالی نی کلام الله مین فرمایا ہی وان منکم الا واردها تقدیر اوسکی یون ہی وان منکم والا واردها یعنے نہین کوئی تم مین سی قسم ہی خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن ہی کو جاوی مانند بجلی کی اور ہوا کی یعنی پل صراط اوسپر کہڑا ہوگا اور سب اوسپر سی گذرینگی بدا بدا پاوین گی اور نیک کچہہ ایذا نہین پاوینگی پس فرمایا کہ جسکی تین فرزند مرینگی وہ دوزخ مین نہین داخل ہونیکا مگر اوسیقدر کہ یہہ قسم سچ ہوجاوی یعنی فقط گذری پل صراط پر سی ہووینگا اس قسم کی سچ ہونیکی لمبی اور عذاب نہین پانیکا عرب کہا کرتی ہین کہ یہہ کام کیا مینی واسطی کہولنے قسم کی یعنی اسیقدر کیا کہ بسبب اوسکی عہدہ سوگند سی برآون اور اسکی لیی ادنی فعل کہ ایک آن خفیف مین کری کافی ہی ۱۲ ع ح **وعنه قال** قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیستوهبن من الانصار لا یموت لاحدکن ثلثة من الولد فتحتسبه الا دخلت الجنة فقلت امراة منهن او اثنتان یا رسول الله قال او اثنان رواه مسلم وفی روایة لهما ثلثة لم یبلغوا الحنث

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی کتنی عورتون کی انصار مین سی کہ نہین مرتی واسطے کسیکے تم مین سی تین فرزند پہر چاہیی ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نی اونمین سے یا دو فرزند مرین اے رسول خدا کی یعنی فرمایی کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی نہ کہی فرمایا حضرت نی یا دو مرین تو ہی یہی بشارت ہی روایت کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی یون ہے کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہنچی ہون حد بلوغ کو یعنی جب ثواب مذکور پاوین گی **ف** چاہی ثواب یعنی نوحہ نکری اور پیٹی نہین صبر کر کر رضای الہی پر شاکر رہی اور کہی انا لله وانا الیه راجعون تو داخل ہوگی بہشت مین یعنی پہلی ہی داخل ہوگی بلا عذاب بسبب صبر کی یا شفاعت کرانے اونکی کی اور فرمایا دو مرین احتمال ہی کہ اوسیوقت وحی آگئی ہو دو کی بسبب توجہ حضرت کی درگاہ صمدیت مین یا دعا کی ہو حضرت نی اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت مین قید غیر بالغ کی اسلیی لگائی کہ چہوٹی لڑکون کی ساتہہ عورتون کو محبت بہت ہوتی ہی اور اونکی مرنیکا رنج بہت ہوتا ہی اور لڑکی تابع اور محض انکی ہوتی ہین بخلاف بڑونکی ۱۲ ع **وعنه قال** قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الله ما لعبدی المؤمن عندی جزاء اذا قبضت صفیه من اهل الدنیا ثم احتسبه الا الجنة رواه البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین واسطے بندی مومن میرکی نزدیک میری جزا جسوقت کہ قبض کرتا ہون پیاری اوسکیکو اہل دنیا سی پہر چاہی ثواب سے صبر کری مگر بہشت روایت کی یہہ بخاری نی **ف** پیاری اوسکیکو یعنی فرزند یا باپ یا سوے انکی اور لوگ کہ دوست رکہتا ہی اونکو اہل دنیا سی اور اہل دنیا کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت مین سے مریگا تو اس سے بہی زیادہ ثواب پاویگا کہ اللہ راضی ہوگا اوس سی اور راضی ہوگا اوسکا سب افضل ہے ۱۲ ع **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم النائحة والمستمعة** رواه ابوداؤد

روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ سننی والی عورت کو روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت روے و بیان کر کر بہلائیان میت کی اور بعضون نی کہا کہ نوحہ کہتی ہین رونی کو میت پر ساتہہ آواز کی اور نوحہ سننی والی یعنی جو قصداً سنی نوحہ کو اور راضی ہووے ۱۲ ع **وعن سعد بن ابی وقاص قال** قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عجبت للمؤمن من ابی اصابه خیر حمد الله وشکر

وان اصابته مصيبة حمد الله وصبر فالمؤمن يؤجر في كل امره حتى في اللقمة يرفعها الى فيه رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب حال ہی مومن کی یعنی مومن کامل کی یہی کہ اگر پہنچی اوسکو نیکی حمد کرتا ہی اللہ کو اور شکر کرتا ہی اور اگر پہنچی اوسکو مصیبت حمد کرتا ہی اللہ کو اور صبر کرتا ہی پس مومن ثواب دیا جاتا ہی بیچ ہر کام اپنی کی یعنی صبر و شکر وغیرہا کی یہانتک کہ بیچ لقمہ کی کہ اوٹھا کر دی اوسکو بیچ مونہہ بیوی اپنی کی روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین ف مباح چیزون مین اگر نیت کے خیر کری ثواب پاتا ہی پس بیوی کی مونہہ مین نوالہ دینی مین اگر یہ نیت کی کہ حق اسکا میرے ذمہ پر واجب ہے اوسکی ادا کرنیکی یہی اور واسطے خوشی اللہ کے دیتا ہون ثواب دیا جاویگا ۱۲ ح وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مؤمن الا وله بابان باب يصعد منه عمله وباب ينزل منه رزقه فاذا مات بكيا عليه فذلك قوله تعالى فما بكت عليهم السماء والارض رواه الترمذي اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مومن مگر واسطے اوسکی دو دروازے ہی ایک دروازہ ہی کہ چڑہتی ہین اوس سے عمل اوسکی اور ایک دروازہ ہی کہ اوترتی ہی اوس سے روزی اوسکی پس جب مرتا ہی روتی ہین دونون دروازی اوسپر پس یہہ سمجھا جاتا ہی قول اللہ تعالی کیسی پس نہ روئی پر آسمان اور زمین کی روایت کی یہہ ترمذی نی ف ایک دروازی سی عمل نیک چڑہتی ہین اور بیچ جگہہ لکھنی اعمال کی لکھی جاتی ہین بعد لکھنی کی زمین مین اور ایک دروازی سی رزق اوترتا ہی اور پہنچتا ہی جس جسکو مقدر ہی پس جب مرتا ہی تو دونو دروازی روتی ہین اسلیی کہ ایک سے عمل نیک چڑہتی تہی اور دوسرے سی رزق اوترتا تہا کہ وہ مدہی عمل نیک پر اور اب محروم ہوئی اس سعادت سی اور یہہ بات سمجھی جاتی ہی آیۂ مذکورہ سی اسطرح کہ اوسمین کافرونکی حق مین فرمایا ہی کہ نہ روئی اونپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانون پر روتی ہین ۱۲ ح وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له فرطان من امتي ادخله الله بهما الجنة فقالت عائشة فمن كان له فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة فقالت فمن لم يكن له فرط من امتك قال فانا فرط امتي لن يصابوا بمثلي رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ مرگئی ہون واسطے اوسکی دو فرزند پہلی بالغ ہونیکی امت میری مین سے داخل کریگا اوسکو اللہ بسبب اون دونون کی بہشت مین پہر کہا عائشہ نی پس جو شخص کہ مرگیا ہو واسطی اوسکی ایک فرزند آپکی امت مین سی فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا ہو واسطی اوسکی ایک فرزند پس یہی حکم ہی اسی توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہ نی پس وہ شخص کہ نہ مرا ہو واسطی اوسکی ایک ہے فرزند امت آپکی سی یعنی تو وہ کیا کری فرمایا پس مین ہون میر منزل امت اپنی کا نہین مصیبت پہنچائی گئی مانند مصیبت میرے کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف فرط اوسکو کہتی ہین کہ قافلہ سی پہلی جاکر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کی لیی تیار کرتا ہی اور مراد یہان سوا فرط اخیر کی وہ فرزند ہی کہ پہلی بالغ ہونیکی مرجاوی اوسکو فرط اسلیی کہ کہا پہلی جاکر درستی نعمتون بہشت کی کرتا ہی ماباپ کے لیی یعنی شفاعت کر کر جنت مین لیجائیگا اور توفیق دی گئی بہلائیونکی اور اچہی باتون کی پوچہنی کی حضرت نی اس لقب جامع فضائل و کمالات سی حضرت عائشہ کو ندا کیا اور مین ہون میر منزل امت اپنی کا یعنی پہلی اسنی جاتا ہون اور شفاعت کر کر جنت مین لیجاؤن گا اسلیی کہ ثواب بقدر مشقت کی ہوتا ہی پس میرا ونہہ جانا بڑی مصیبت ہوا اخ مین اس برابر کوئی مصیبت ہوئی نہین سکتی ۱۲ ح وعن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات ولد العبد قال الله تعالى لملائكته قبضتم ولد عبدي فيقولون نعم فيقول قبضتم ثمرة فؤاده فيقولون نعم فيقول ماذا قال عبدي فيقولون حمدك واسترجع فيقول الله ابنوا لعبدي بيتا في الجنة وسموه بيت الحمد

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت مرتا ہی فرزند کسی بندیکا یعنی مومن کا فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتون اپنی کو یعنی ملک الموت اور تابع دارون اوسکیکو کہ قبض کی تمنی روح فرزند بندی میہ نیکی پس کہتی ہین کہا ن پہر فرماتا ہی اللہ تعالی قبض کیا تمنی میوہ دل اوسکی کا پس کہتی ہین کہا ن پہر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا کہا بندی میری نی کہتے ہین تعریف کی تیری اور انا للہ و انا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ بناؤ میری بندیکی لیی ایک گہر بہشت مین اور نام رکہو اوسکا بیت الحمد روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** اوس گہر کا نام بیت الحمد اسلیی رکہا گیا کہ وہ ملتا ہی بدلی مین حمد و تسلیم کی کہ مصیبت مین کی تہی ح

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِيْ وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ هٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوْفًا اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تسلی دی مصیبت زدہ کو پس واسطی اوسکی ہی مانند ثواب اوسکیکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی کیسی اور کہا ترمذی نی کہ روایت کیا اسکو بعضی محدثون نی محمد بن سوقہ سی ساتہہ اس اسناد کی موقوف ابن مسعود پر **ف** مصیبت زدہ عام ہی خواہ کسیکی مرنیکی مصیبت مین گرفتار ہوا سوای اسکی پس جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہتا ہی اور تسلی دیتا ہے خواہ اوسکی پاس جاکر تسلی دی یا لکہہ بہیجی تو اوسکو ہی ویسا ہی ثواب ہوتا ہی جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنی پر ہوتا ہی اسلیی کہ یہہ باعث ہوا ہے صبر پر الدال علی الخیر کفاعلہ یعنی جو اچہی بات کا رستا بتاتا ہی اوسکو ہی ثواب انند کرنیوالی اوسکیکی ہوتا ہی اور موقوف ہی ابن مسعود پر لیکن حکم مرفوع مین ہی اور تقویت دیتی ہی اسکو حدیث ابن ماجہ کی ما من مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الا کساہ اللہ من حلل الکرامۃ یوم القیمۃ یعنی نہین کوئی مسلمان کہ تعزیہ کری بہائی اپنی کی مصیبت مین مگر کہ پہناوےگا اوسکو اللہ جوڑون بزرگی کیسی دن قیامت کی سند اسکی حسن و مرفوع ہی

ع وعن أَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَّى ثَكْلَى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی برزہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تسلی دی اوس عورت کو کہ مرگیا ہو بیٹیا اوسکا پہنایا جاویگا لباس خوب بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ کہا جبکہ آئی خبر جعفر کی مرنیکی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطی لوگون جعفر کی کہانا پس تحقیق آئی ہی اونکو وہ چیز کہ باز رکہتی ہی اونکو کہانا پکانیسی یعنی خبر جعفر کے مرنیکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے قرابتیون اور ہمسایونکو کہانا پکا کر بہیجنا اہل میت کے لیی اور کہانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بہر کر کہا دین ایک رات و دن اور بعضون نی کہا کہ حلال ہی تین دن تک کہ ایام تعزیت کی ہین اور اختلاف کیا ہی علمانی بیچ کہانی غیر اہل مصیبت کی اوس کہانیکو اور ابو القاسم نی کہا کہ مضائقہ نہین اوسکی لیی کہ مشغول ہو تجہیز و تکفین میت کی مین پہر جب پکایا جاوے اہل میت کی لیی کہانا تو سنت ہی کہ بہت کہی اونکو کہانیکی لیی تا ضعف نہو دی اونکو بسبب نہ کہانیکی از راہ حیا کی یا بسبب زیادتی غم کی اور یہہ کہانا بہیجنا واسطی عورتون نوحہ کرنیوالیون کی سخت حرام ہی اس لیی کہ مدد کرنی ہوتی ہی گناہ پر اور تیار کرنا کہانیکا اہل میت کو واسطے اہل جمع ہوئی لوگون کی بدعۃ مکروہ ہی بلکہ ثابت ہوا ہی جریر رضی سی کہ گنتی تہی ہم اوسکو نیاحۃ سی یعنی نوحہ کرنیسی اور اس سے صریح حرام

ہونا اسکا معلوم ہوتا ہی اور کہا عبرانی نی کہ مکروہ ہی کہنا اوس سے کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ یہہ جب ہے کہ نوحہ مال یتیم یا غایب کی سی ہو اگر یتیم یا غایب کی مال مین سی ہوگا تو وہ حرام ہی بلا خلاف ؛ ع ح ؛ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن المغیرۃ بن شعبۃ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نیح علیہ فانہ یعذب بما نیح علیہ یوم القیامۃ متفق علیہ

روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسپر کہ نوحہ کیا جاتا ہی پس تحقیق وہ عذاب کیا جاویگا بسبب نوحہ کیی جانیکی دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عمرۃ بنت عبد الرحمن انہا قالت سمعت عائشۃ وذکر لہا ان عبد اللہ بن عمر یقول ان المیت لیعذب ببکاء الحی علیہ فقالت یغفر اللہ لابی عبد الرحمن اما انہ لم یکذب ولکنہ نسی او اخطا انما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یہودیۃ یبکی علیہا فقال انہم لیبکون علیہا وانہا لتعذب فی قبرہا متفق علیہ اور روایت ہی عمرہ بنتی عبد الرحمن کیسی یہہ کہا عمرہ نی کہ سنا مینی حضرت عائشہ سی اوس حالمین کہ ذکر کیا گیا روبرو اونکی یہہ کہ عبد اللہ بن عمر کہتی ہین کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے زندہ کی اوسپر کہتی تہین حضرت عائشہ رضی اللہ ابو عبد الرحمن کو کہ کنیت ہی عبد اللہ بن عمر کی خبردار ہو تحقیق عبد اللہ نہین جہوٹ بولا ولیکن وہ بہول گیا یعنی جو کچہہ کہ حضرت سی سنا کہ یہہ صورت خاص مین فرمایا تہا یا خطا کی کہ عام مراد لیا سوائی اسکی نہین کہ گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زیر قبر ایک عورت یہودیہ کی کہ رویا جاتا تہا اوسپر پس فرمایا تحقیق اہل اوسکی روتی ہین اوسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کیجاتی ہی اپنی قبر مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رضی اللہ یہہ کلمہ زمان بولتی ہین کہ کوئی انکیات کہنی مین خطا کرتا ہی اور وہ عذاب کیجاتی ہی قبر مین پس حضرت نی خاص اوس یہودیہ کی حق مین فرمایا تہا اور اور کفار ہی اوسیکی حکم مین ہین اور اوسکی لیی یہی یہہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب رونے اونکیکی عذاب کیجاتی ہی بلکہ یہہ فرمایا کہ وہ عذاب مین ہی اور خوار و ملعون جیسا کہ حال کافرونکا ہوتا ہی اور یہہ روتی ہین اور اوسکو عزیز رکہتی ہین اور مرحوم جانتی ہین پس حاصل حضرت عائشہ کی اعتراض کا یہہ ہی کہ حضرت نی اوس عورت کو بسبب کفر کی فرمایا تہا کہ وہ عذاب کیجاتی ہی اور ابن عمر سمجہی کہ حضرت نی بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت بسبب رونی زندون کی قبر مین عذاب کیا جاتا ہی پس یہہ اعتراض حضرت عائشہ نی اپنی اجتہاد سی کیا اور یہہ اعتراض جب وارد ہو کہ یہہ حدیث خاص اسکے قصہ مین سنی گئی ہو حالانکہ یہہ ثابت ہوئی ہی ساتہہ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کی ابن عمر سی اور اور دلسی یہی معتقد ہی اور مطلق پس صورت خاص کہان رہی اور اسمین جو علمانی اختلاف گیا ہی آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی ؛ ع ح **وعن** عبد اللہ بن ابی ملیکۃ قال توفیت بنت لعثمان بن عفان بمکۃ فجئنا لنشہدہا وحضرہا ابن عمر وابن عباس فانی لجالس بینہما فقال عبد اللہ بن عمر لعمرو بن عثمان وہو موالجہما الا تنہی عن البکاء فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ فقال ابن عباس قد کان عمر یقول بعض ذلک ثم حدث فقال صدرت مع عمر من مکۃ حتی اذا کنا بالبیداء فاذا ہو بریح کثیف تحت ظل سمرۃ فقال اذہب فانظر من ہؤلاء الرکب فنظرت فاذا ہو صہیب فقال فاخبرتہ فقال ادعہ فرجعت الی صہیب فقلت ارتحل فالحق امیر المؤمنین عمر فلما ان اصیب عمر دخل صہیب یبکی یقول واخاہ واصاحباہ فقال عمر یا صہیب اتبکی علی وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببعض بکاء اہلہ علیہ فقال ابن عباس فلما ماتت عمر ذکرت ذلک لعائشۃ فقالت یرحم اللہ عمر واللہ ما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ ولکن قال ان اللہ یزید

الکافر علی بکاء اهله علیه وقالت عائشة حسبکم القرآن ولا تزر وازرة وزر اخری
قال ابن عباس عند ذلک والله اضحک وابکی قال ابن ابی ملیکة فما قال ابن عمر شیئا متفق علیه

اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی ملیکہ سی کہ کہا دفات کی گئی بیٹی عثمان بن عفان کی مکہ مین پس آئے ہم تاکہ حاضر ہون نماز جنازہ اور دفن اوسکی مین
اور حاضر ہوی اوسکی لیی ابن عمر اور ابن عباس ہیی پس بیٹھے تحقیق مین بیٹھا ہوا تہا درمیان اون دونون کی پس کہا عبد اللہ بن عمر نی واسطی عمرو بن
عثمان کی کہ رو ساسنی ہتی نوحہ کی کیا نہین منع کرتی تم یعنی اہل کو رونیسی یعنی ساتہہ آواز اور نوحہ کی ایسی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی
کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اوسکی اوسپر پس کہا ابن عباس نے کہ تحقیق ہتی حضرت عمر کہتی ہتی کچھہ اسمین سے یعنی اسمین عام نہی
منع معلوم ہوتا ہی اور وہ خاص رونیکو منع کرتی ہتی کہ جو ساتہہ آواز کی یا نوحہ کی ہو نزدیک قریب المرگ کی پہر حدیث کی ابن عباس نے پس کہا
پہر نہین یاد ہے حضرت عمر کی مگر سی بہانتک کہ جسوقت پہنچی ہم بیدا رمین کنام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس ناگہان عمر نی ساتہہ ایک قافلہ
کی نیچی درخت کیکر کی پس اہتا مجکو جاتو پس دیکہہ کون ہین اس قافلہ مین پس دیکہا مینی پس ہتی وہ صہیب یعنے امیر وہ ہتی اور اور اوسکی ہمراہی ہتی کہا ابن
عباس نے پس خبر پہنچائی مینی اونکو پس کہا عمر نی بلاؤ اوسکو پہر گیا مین طرف صہیب کے اور کہا چلو اور ملو امیر المومنین عمر سی پس جب زخمی کیی گئی عمر واسطے
ہونی صہیب رونے ہوئی کہتی ای بہائی میری ای صاحب میرے پس کہا حضرت عمر نی ای صہیب کیا رونا ہی تو مجپر یعنی ساتہہ آواز اور بیان کرنیکی
اور حال یہہ کہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ یا قریب المرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی اہل اوسکی اوسپر
یعنی جو رونا کہ ساتہہ آواز کی اور نوحہ کی ہو پس کہا ابن عباس نی پس جبکہ دفات ہوی حضرت عمر کی ذکر کیا مینی یہہ یعنی قول عمر کا روبرو حضرت عائشہ
کے پس کہا عائشہ نی رحم کری اللہ عمر کو قسم ہی خدا کی نہین سنا اسطرح نہین حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب
رونی اہل اوسکیلے اوسپر یعنی نہ مطلق رونیسی اور نہ بعض رونی سی ولیکن البتہ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونی اہل اوسکی اوسپر اور کہا حضرت
عائشہ نی کفایت ہی تمکو قرآن کہ فرماتا ہی اور نہین اوٹہاتا کوئی اوٹہانیوالا بوجہ دوسریکا کہا ابن عباس نے نزدیک اسکی مضمون آیہ کا اور اللہ ہنساتا
ہے اور رلاتا ہی کہا ابن ابی ملیکہ نی پس نکہا ابن عمر نی کچھہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** زخمی کیی گئی عمر یعنی جب مدینہ مین آئی اور
زخمی ہوئی محراب مسجد مین اور اوسکو گہر مین اوٹہا لائی اور لوگ خبر کو گئی تو اونمین صہیب بیٹھے ہتی وہ رونی لگی یہہ کہکر کہ ای بہائی میرے ای صاحب میرے
اس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ یہہ نوحہ ہوا ایسی کہ نوحہ وہ ہوتا ہی کہ بند آواز سی ہو اور یہہ ایسا نہ تہا اور اوسکو بہی حضرت عمر نی منع فرمایا احتیاط کہ کہین
حد سے نہ بڑہ جاوی اور حضرت عائشہ نی جو نفی کی حدیث کی قسم کہا کر تو یہہ نفی اوسکی کی ہی کہ جو عمر بہی ایسی کہ حدیث صحیح ہی بی شبہ اختلاف تعبیر
مراد مین ہے عمر اور ابن عمر کہتی ہین کہ عذاب بسبب رونے نیکی ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہ کہتی ہین کہ یہہ کافر کی حق مین ہی اور وہ عذاب مین ہی
زیادہ مین یا نہ زیادہ مین ولیکن اللہ تعالی زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونی اہل اوسکیلے اوسپر اور سبب اسکا یہہ ہی کہ کافر راضی ہوتا ہی ساتہہ رونیکے
بلکہ مضبی وصیت کر جاتی ہتی ساتہہ رونی اور نوحہ کی بعد ازان دلیل پکڑی حضرت عائشہ نی اسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہین
ہوتا ساتہہ اس آیت کی ولا تزر آخر تک یعنی گناہ کسیکا کسی پر نہین لکہا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہی میت پر کیون لکہی لگی اور کیون
عذاب کرنی لگی اوسکو بسبب اوسکی آگی ابن عباس نی ہی تائید کی کلام عائشہ کی اور نفی کی مذہب ابن عمر کی کہ رونا اور سننا آدمی کا اور غم اور
شادی اوسکی خدا کیطرف سی ہی کہ پیدا کرتا ہی پس اوسکو عذاب مین کیا دخل لیکن اس قول پر اوسکی اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یون تو سب افعال
بندہ کی اللہ ہی نی پیدا کیی ہین اور کرتا بندہ ہی اور پہر اوسپر ثواب و عذاب دیا جاتا ہی چنانچہ اس مینسی ہی مین دونون باتین ہوتی ہین

اگر بھائی مسلمان کو دیکھکر ہنستا ہی تو ثواب پاتا ہی اور بطور تمسخر کی ہنستا ہی تو گنہگار ہوتا ہی اسیطرح غم اور خوشی کبھی خوب ہوتی ہین ثواب دیا جاتا ہی اونپر آدمی اور کبھی بُری ہوتی ہین عذاب کیا جاتا ہی اونپر پس ابن عباس کا قول جب بنی گا کہ ہنسنا اور رونا اختیاری ہوں اور جب اختیاری ہوگی تو ثواب وعذاب مین دخل ہی اور چپ ہورہنا ابن عمر کا اس قصہ کو سنکر دلالت قبول پر نہین کرتا کہ اونہون نی یہہ بات مان لی بلکہ ترک کیا جھگڑا جیسیکہ سائل عرفان کی ہی ع ح **بوعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ يَعْنِي شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خبر ماری جانی زید بن حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی کہ غزوہ موتہ مین شہید ہوئی بیٹھی یعنی مسجد مین پہچانا جاتا تہا حضرت کی چہرہ مبارک مین غم اور مین دیکھتی تہی سوراخ دروازی کی سی یعنی درزون دروازی سی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتین جعفر کی کرتی ہین ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا اونکا پس حکم فرمایا حضرت نی اوسکو یہہ کہ منع کری اونکو پہر گیا وہ پہر آیا حضرت کی پاس دوسری بار نہ مانا عورتون نی کہنا اوسکا پہر فرمایا حضرت نی کہ منع کر اونکو پہر آیا حضرت کی پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور اونہون نی نمانا پہر آیا تیسری بار کہا قسم ہی اللہ کی غلبہ کیا عورتون نی ہمپر یا رسول اللہ پس گمان کیا حضرت عائشہ نی یہہ کہ فرمایا حضرت نی پس ڈال اونکی مونہہ مین مٹی پس کہا مینی یعنی عائشہ نی اوس شخص کو کہ خاک آلودہ کری اللہ ناک تیری نہین بجالایا جو کچھہ کہ حکم کرتی ہین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ چہوڑا تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچانیسی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈال اونکی مونہہ مین مٹی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ کنایہ ہی اسسے کہ چہوڑ دی اونکو بحال خود واسطے نفع دینی نصیحت کی اونکو حالت جزع وفزع مین اور لفظ ارغم اللہ سی آخر تک کا حاصل یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نی اوس شخص کو کہا کہ ذلیل کری تجکو خدا اسلیے کہ ایذا دی تو نی حضرت کو اور نہ چہوڑا رنج پہنچانا حضرت کا کہ حضرت کو رنج ہوتا ہی اسکی سنتی سی کہ وہ مرتکب کبیرہ کی ہین اور باز نہین رہتین منع کرنیسی کیون نہ خوب طرح منع کیا تا حضرت کو ایذا نہوتی ع **بوعن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ فَعَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيدُ أَنْ تُسَعِّدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ وَفِي رِوَايَةٍ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا جبکہ مری ابو سلمہ کہ خاوند اول ہنی ام سلمہ کی کہا مینی کہ ابو سلمہ ہنی مسافر اور بیچ زمین مسافرت کی البتہ روئونگی مین اونکو رونا کہ نقل کیا جاویگا وہ رونا یعنی لوگون مین کہ ایسا رونی کہ کوئی نہین رویا پس ہنی مین تحقیق تیاری کی رونیکی اونپر ناگاہ آئی ایک عورت ارادہ رکہتی ہنی کہ شریک ہو میرے یعنی رونی مین پس سامنی آئی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہی تو کہ داخل کری شیطان کو اس گہر مین کہ نکالا اوسکو اللہ نی اوس گہر مین سی دو بار پس بند رہی مین رونیسی پس نہ روئی مین یعنی چہوڑ رونا کہ بُرا تہا یعنی نوحہ کر کر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** تیاری کی رونیکی یعنی قصد کیا رونیکا اور مہیا کیا اسباب رونیکا یعنی سیاہ کپڑی وغیرہ اور شاید کہ انکو جب تک معلوم نہوگا کہ نوحہ کرنا حرام ہی اور مراد دو بار سی یا تو یہہ ہے کہ ایکبار جسوقت کہ مسلمان ہوئی اور دوسرے بار جبکہ دنیا سی با اسلام نکلی یا دو بار سی مراد یہہ ہی کہ ایکبار جبکہ ہجرۃ حبشہ کی طرف کی اور دوسری بار جبکہ وہانسی ہجرۃ کر کر مدینہ مین

داخل ہوئی ع ۔ **وعن** النعمان بن بشیر قال اغمی علی عبد اللہ بن رواحۃ فجعلت اختہ عمرۃ تبکی واجبلاہ وکذا وکذا تعدد علیہ فقال حین افاق ما قلت شیئا الا قیل لی انت کذلک زاد فی روایۃ فلما مات فلم تبک علیہ رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا بیہوشی ڈالی گئی عبد اللہ بن رواحہ پر پس شروع کیا بہن انکی عمرہ نی رونا اور یہہ کہنا ای پہاڑ افسوس ای ایسی اور ایسی گنتی ہتی اوسپر یعنی خوبیان اوسکی پس کہا عبد اللہ نی جسوقت کہ ہوشمین آئی یعنی بہن سے کہ نہین کہا تو نی کچھ مگر کہ کہا گیا واسطی یہہ بطور تنبیہ کی ایسا ہی تو یعنی اگر کوئی مثلا واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون تو پہاڑ ہی کہ پناہ پکڑتی ہین ساتھہ تیری اور زیادہ کیا ایک روایت مین کہ پس جب مرگیا عبد اللہ نہ روئی بہن اوسپر روایت کی ہی یہہ بخاری نی **ف** بیہوشی ڈالی گئی یعنی ایک دفعہ بیمار ہوی کہ قریب مرگ کی پہنچی اوسمین بیہوشی ہوئی اگرچہ مری نہین اوس بیماری مین بلکہ شہید ہوئی غزوہ موتہ مین **وعن** ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من میت یموت فیقوم باکیہم فیقول واجبلاہ واسیداہ ونحو ذلک الا وکل اللہ بہ ملکین یلہزانہ ویقولان آہکذا کنت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب حسن ۔ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتی ہی نہین کوئی میت کہ مرنی پس کھڑا ہو رونیوالا اونمین سے اور کہی ہے پہاڑ اور ای سردار اور مانند اسکی مگر مقیض کرتا ہی اللہ تعالی ساتھہ میت کی دو فرشتے کہ لگی مارتی ہین اوسکی سینہ مین اور کہتی ہین کیا ایسا ہی تہا تو روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب حسن ہے **ف** مراد میت سی میت حسی ہی یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نی شرح الصدور مین بعد ذکر کرنی اس حدیث کی ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہی علمانی بیچ عذاب ہونی میت کی بسبب رونی اہل اوسکی کی اوسپر اسمین کئی مذہب ہین ایک تو یہہ کہ یہہ حدیث ظاہر اپنی پر ہی مطلق یعنی قید وصیت یا کافر وغیرہ ذلک کی نہین بہر حال بکار کر رونی اور نوحہ کرنی اہل کیسی عذاب ہوتا ہی اور یہی رائی عمر اور ابن عمر کی ہی ہے دوسرا یہہ کہ نہین عذاب کیا جاتا بسبب رونیکی مطلق بلکہ یہہ عذاب واسطے حال کی ہی یعنی وہ عذاب کیا جاتا ہی حالت رونی اونکی مین اوسپر اور عذاب بسبب گناہون اوسکی کی ہوتا ہی نہ بسبب رونیکی چوتہا یہہ کہ خاص یہہ کافر کی حق مین ہے اور یہہ دو قول عائشہ رضی اللہ عنہا سی ہین اور پانچوان یہہ کہ یہہ خاص ہے ساتھہ اوسکی کہ ہو نوحہ طریقہ اوسکے سی اور یہی مذہب بخاری کا ہی اور چھٹا یہہ کہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ وصیت کرجاوی ساتھہ اسکی یعنی کہہ جاوی وارثون سی کہ میری بعد نوحہ کرنا اوسکو عذاب ہوگا اسلیی کہ یہہ اوسیکا فعل ہی اور ساتوان یہہ کہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ وصیت کری ساتھہ ترک اسکی کہ پس ہوگی وصیت اسکی نکرنیکے واجب جیسکہ جاتی حال اہل اپنی کی سی کہ کرینگی یہہ انہوان یہہ کہ عذاب ہوتا ہی بسبب ان باتونکی کہ بیان کرکر روتی ہین اہل اوسپر اور وہ ہون بری شرعا جیسیکہ کہتی ہتی اہل جاہلیت سے بیوہ کرنیوالی عورتون کی اور ای مینیم کرنیوالی اولاد کی اور ای خراب کرنیوالی گہرونکی تو ان یہہ کہ مراد ساتھہ عذاب کرنیکی غصہ کرنا ملائکہ کا ہی اوسکو ساتھہ اوس چیزکی کہ بیان کرتی ہین اہل اوسکی جیسی کہ اوپر مذکور ہوا دسوان یہہ کہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب نوحہ کی قبر مین انتہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد ساتھہ عذاب کے یہہ ہی کہ رنج ہوتا ہی میت کو بسبب بڑے رونے اہل وسکی کی اور جیسیکہ رنج ہوتا ہی بسبب گناہون اونکی کی اور خوشی ہوتی ہی بسبب سننے اچھی اعمال کی اور حاصل یہہ کہ اگر میت سبب ہوگا اس گناہ کا یعنی وصیت کرجاویگا نوحہ کرنیکی یا راضی ہوگا ساتھہ اسکی پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر والا محمول ہوگا رنج اوٹھانی پر برابر ہی کہ ہو رنج کی وقت یا بعد موت کے اور برابر ہی اسمین کافر اور مومن اور اس سی تطبیق حاصل ہو جاتی ہی اس آیۃ مین ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور درمیان حدیثون مطلقہ کے کہ اس باب مین آئی ہین ۔ ع ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال مات میت من اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتمع النساء

یبکین علیہ فقام عمر لیدھھن ویطردھن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعھن یا عمر فان العین دامعۃ والقلب مصاب والعھد قریب رواہ احمد والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا مرگیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی حضرت زینب جیسا کہ حدیث مابعد مین نام اونکا صریح مذکور ہی پس جمع ہوئین عورتین رونی لگین اوسپر پس کہڑی ہوئی حضرت عمر منع کرتی اونکو یعنی اقرار کرواور ہانکتی مارکر اونکو یعنی اجنبیو نکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑدی ای عمر کو اسطی کہ آنکھین روتی ہین اور دل مصیبت زدہ ہی اور وقت مرنیکا نزدیک ہی روایت کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ وہ عورتین کچہہ آواز سی روتی ہونگی بغیر بلند کرنی آواز کی پس منع کیا اونکو حضرت عمر نی کہ کہین ایسا نہو کہ اس سے بڑہ کر نوحہ جو منع ہی شرع مین وہ کرین لیکن پس حضرت نبی حضرت عمر کو منع فرمایا اور عذر اونکا بیان کیا ؛ ع ؛ **وعن** ابن عباس قال ماتت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبکین النساء فجعل عمر یضربھن بسوطہ فاخرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال مھلا یا عمر ثم قال ایاکن ونعیق الشیطان ثم قال انہ مھما کان من العین ومن القلب فمن اللہ عز وجل ومن الرحمۃ وما کان من الید ومن اللسان فمن الشیطان رواہ احمد اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس روئی لگین عورتین پس شروع کیا حضرت عمر نی مارنا اونکو ساتہہ کوڑی اپنی کی پس ہٹایا عمر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہہ سی اور فرمایا آہستگی کر ای عمر پہر فرمایا عورتونکو دور رکہو اپنی کو آواز شیطان کہسی یعنی چلاکر اور بیان کرکر رونا پہر فرمایا جو کچہہ کہ ہو آنکہہ سی یعنی آنسو اور دل سی یعنی غم پس وہ اللہ کی طرفسی ہی اور سبب رحمت کا ہے یعنی پسندیدہ مین اوسکو یہہ چیزین اور جو ہو ہاتہہ سی اور زبان سی پس وہ شیطان سی ہی روایت کی یہہ احمد نی **ف** جو ہاتہہ سی یعنی مونہہ پیٹنا اور کپڑے پہاڑنی اور بال کہسوٹنی اور زبان سی یعنی چلانا اور نوحہ یعنی بیان کرنا وہ باتین کہ نین کہ رب کو ناپسند ہون پس وہ شیطان سی ہی یعنی اوسکی پہکانی سی ہی یا وہ پسند کرتا ہی ان چیزونکو ؛ ع ؛ **وعن** البخاری تعلیقا قال لما مات الحسن بن الحسن بن علی ضربت امراتہ القبۃ علی قبرہ سنۃ ثم رفعت فسمعت صائحا یقول الا ھل وجدوا ما فقدوا او اجابہ اخر بل یئسوا فانقلبوا اور روایت ہی بخاری کی بطریق تعلیق کی یعنی بغیر سند کی کہ کہا جب مرگیا حسن مثنی بیٹی حسن بیٹی علی کی کہڑا کیا عورت اوسکی نی خیمہ اوسکی قبر پر برس روز پہر اوٹہا لیا پہر سنا آواز کرنیوالی کو یعنی ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہی خبردار ہو کیا پایا اوس چیز کو کہ گم کیا تہا پس جواب یا اوسکو دوسرے ہاتف غیبی نی بلکہ ناامید ہوئی اور پہر گئی **ف** خیمہ کہڑا کیا اور آپ بہی وہین رہین برس دن تک اور دور مصیبت اور غم فراق اونکی کا ہر روز تازہ ہوتا تہا اور ظاہر یہہ ہی کہ خیمہ اونہون نی کہڑا کیا اسلیئی کہ جمع ہون دوست ذکر کی لی اور قراۃ قرآن کی لیی اور آوین لوگ دعا مغفرت اور رحمت کی لیے ؛ ع ؛ **وعن** عمران ابن حصین وابی برزۃ قالا خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرای قوما قد طرحوا ازرتھم یمشون فی قمص فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایفعل الجاھلیۃ تاخذون او یصلیم الجاھلیۃ تشبھون لقد ھممت ان ادعو علیکم دعوۃ ترجعون فی غیر صورکم قال فاخذوا ازرتھم ولم یعودوا لذلک رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عمران بن حصین اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونون نی کہ نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ ایک جنازہ کی پس دیکہا کئی شخصون کو کہ پہینک دین تہین اونہون نی اپنی چادرین چلتی ہی کرتونمین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتی ہو یا ساتہہ کام جاہلیت کی مشابہت کرتی ہو تحقیق قصد کیا میتی یہہ کہ بددعا کرون تمپر ایسی بددعا کہ پہرو تم طرف گہرون اپنی کی غیر صورتون اپنی مین یعنی بندر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کہا راوی نی پس لیلیین اونون

شخصون نی اپنی چادرین اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اوس زمانہ مین رسم تہی کہ چادر کرتی پر اوڑہتے تہے اور رسم جاہلیت کی یہہ تہی کہ جب جنازہ کی ساتہہ چلتی تو چادر نہ اوڑہتی یہہ اشارہ تہا پریشانی حال پر کہا طیبی نی کہ جب ادنی تغیر پر یعنی چادر اوتار کر چلنی پر یہہ وعید شدید وارد ہوا تو کیا حال ہوگا اکثر رسمین ایسے ہی برتنی پر ح ع ؛ **وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تتبع جنازة معها رانة** رواه احمد وابن ماجة اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے کہ ساتہہ جایا جاوی اوس جنازہ کی کہ اوسکی ساتہہ نوحہ کرنیوالی ہووے نقل کیا یہہ احمد و ابن ماجہ نی **ف** جنازہ کی ساتہہ چلنا سنت ہی لیکن بسبب اسکے کہ ہونی اس فعل بد کی ترک کری اوسکو اور اسیطرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بہی ترک کری اور یہہ حدیث اصل مضبوط ہی اسکی کہ جس مجلس دعوت مین خلاف شرع بات ہووے ان بجاوی اگرچہ قبول دعوت سنت ہی لیکن بسبب ہونی فعل بد کی ترک کری اوسکو ؛ ح ع **وعن ابي هريرة ان رجلا قال له مات ابن لي فوجدت عليه هل سمعت من خليلك صلوات الله عليه وسلامه شيئا يطيب يا نفسنا عن موتانا قال نعم سمعته صلى الله عليه وسلم قال صغارهم دعاميص الجنة يلقى احدهم اباه فيأخذ بناحية ثوبه فلا يفارقه حتى يدخله الجنة** رواه مسلم واحمد واللفظ له اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص نی کہا ابو ہریرہ کو کہ مر گیا بیٹا میرا یعنی جہوٹا بیٹا پس غم کیا مینی اوسپر کیا سنی تمنی دوست اپنی سی یعنی آنحضرت سی تسلی ہون اللہ کی اون پر اور سلام اللہ کا اون پر کوئی چیز کہ خوش کردی ہماری دلون کو ہماری مردونکی طرف سی یعنی جو کہ جنس اولاد سی چہوٹی مر گئی کہ آیا وہ کچہہ کام آوین گی کہا ابو ہریرہ نی کہان سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا چہوٹی لڑکی مسلمانون کی جانور دریا کیسی ہون گی بہشت مین ملیگا ایک اونکا باپ اپنی پس پکڑیگا کونا کپڑی اوسکی کا پس نہ جدا ہوگا اوس سے یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ مسلم و احمد نی اور لفظ ہین واسطی احمد کی **ف** دعامیص جمع دعموص کی ہی دعموص ایک چہوٹا سا جانور ہوتا ہی کہ پانی مین غوطہ مارتا ہی اور پہر نکل آتا ہی اوسکو سندہ مین جلا کہتی ہین اور دعموص اوس شخص کو بہی کہتی ہین کہ دخیل ہوتا ہی ہیچ امور بادشاہون اور امرا کی یعنی یہہ لڑکی سیر کرتی پہرتی ہین جنت مین جاتی ہین جہان چاہتی ہین نہین منع کئی جاتی ہین کسی جگہہ کی جانسی جیسیکہ لڑکی دنیا کی نہین روکی جاتی کسیکی گہر مین جانے سے اور نہین پردہ کیا جاتا اونسی اور اسمین ذکر باپ کا کیا اس لیی کہ ذکر اوسیکا ہوا ہوگا اور مان کو بہی اسیطرح لیجاویگا چنانچہ بعضی حدیثون مین مان اور باپ دونو مذکور ہوئی ہین ؛ ح ع **وعن ابي سعيد قال جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ذهب الرجال بحديثك فاجعل لنا من نفسك يوما نأتيك فيه تعلمنا مما علمك الله فقال اجتمعن في يوم كذا وكذا في مكان كذا وكذا فاجتمعن فاتاهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعلمهن مما علمه الله ثم قال ما منكن امرأة تقدم بين يديها من ولدها ثلثة الا كان لها حجابا من النار فقالت امرأة منهن يا رسول الله واثنين فاعادتها مرتين ثم قال واثنين واثنين** رواه البخاري اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ای رسول خدا کی بہرہ مند ہوئی مرد ساتہہ حدیثون آپکی کی پس مقرر کیجی ہمارے لیی اپنی طرف سے ایکدن کہ آن حاضر ہون ہم آپکی پاس اوسدن مین تا سکہلائی ہمکو اوس چیز سی کہ سکہلایا آپکو اللہ نی پس فرمایا حضرت نی جمع ہووو تم فلانی دن مین اور فلانی وقت مین مکان فلانی مین یعنی مسجد مین یا گہر مین اور جگہہ فلانی مین یعنی آگی کی جانب مکان کی یا اخیر کی جانب اوسکی پس جمع ہوئی حضرت مین پہر آئی اونکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس سکہلایا اونکو اوس چیز سی کہ سکہلایا اونکو اللہ نی پہر فرمایا حضرت نی نہین تم مین سے کوئی عورت

کہ آگی بھیجی ہون اپنی اولاد سی تین یعنی لڑکی یا لڑکیان مگر کہ ہونگی اوسکی لیی پردہ آگ سی پس کہا ایک عورۃ نی اون مین سی ای رسول خدا کی فرمائی یا دو بھیجی ہون پس دوبار کہی اوسنی یہہ بات پہر فرمایا حضرت نی یا دو بھیجی ہون یا دو یا دو یعنی جب بھی یہی ثواب ہوگا روایت کی یہہ بخاری نی

وعن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ لَهُمَا ثَلٰثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ قَالُوْا اَوْ وَاحِدٌ قَالَ اَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دو مسلمان یعنی مان اور باپ مرین اون دونون کی تین فرزند مگر داخل کریگا اونکو اللہ بہشت مین ساتہہ فضل رحمت اپنی کی اون دونکو پس عرض کیا صحابی نی یا رسول اللہ فرمائی یا دو پس فرمایا کہ ان یا دو عرض کیا فرمائی یا ایک فرمایا ایک بہی پہر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق کہ کچا حمل کرتا ہی البتہ کہینچیگا مان اپنی کو ساتہہ آنول نال اپنی کی طرف بہشت کی جبکہ صبر کری اور گنی مان اوسکی اوسکی مرنی کو ثواب نفل کی یہہ احمدنی اور روایت کی ابن ماجہ نی قول والذی نفسی بیدہ سی **ف** ساتہہ آنول نال کے یہہ اشارہ ہی طرف علاقہ کی کہ درمیان اوسکی اور مان اوسکی کی ہی گویا آنول نال مانند رسی کی ہو جائیگی کہ کہینچی گا ساتہہ اوسکی اوسکو طرف بہشت کے اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب ایسے بچہ کا کہ جسکی ساتہہ دلکو تعلق نہین ہوتا اوسکا یہہ ثواب ہوا تو جسکی ساتہہ دلکو تعلق ہوتا ہی اوسکا کیا کہنا ثواب ہوگا ۱۲ ح

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِنَ النَّارِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ آگی بھیجی ہون تین اپنے اولاد مین سے کہ نہ پہنچی ہون حد بلوغ کو یعنی پہلی مری ہون اسکی مرنی سی ہونگی واسطی اوسکی پناہ مضبوط آگ دوزخ سی پس کہا ابو ذر نی آگی بھیجی مینے دو فرمایا اور دو بہی کہا ابی بن کعب نے کہ کنیت اونکی ابو المنذر ہی سردار قاریون کی آگی بھیجا یعنی ایک لڑکا فرمایا حضرت نی اور ایک بہی یعنی ایک ہے پناہ ہوگا آگ سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے

وعن قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ابْنٌ لَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَا تَاْتِيَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهٗ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی قرہ مزنی سی کہ ایک شخص تہا آتا حضرت پاس اور ہوتا اوسکی ساتہہ بیٹا اوسکا پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دوست رکہتا ہی تو اوسکو یعنی بہت کہ تیری ساتہہ ہی رہتا ہی کہا اوسنی یا رسول اللہ دوست رکہی تمکو اللہ جیسا کہ دوست رکہتا ہون مین اوسکو پہر نہ پایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ساتہہ اوسکی پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانی کا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ مر گیا بیٹا اوسکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسکی باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہین دوست رکہتا تو اوسکو کہ نہ آوی گا کسی دروازی پر دروازون بہشت کے جسکو کہ یاد دیگا تو اوسکو منتظر ہوگا تیرا یعنی تا کہ شفاعت کری تیری اور لیجاوی ساتہہ اپنی جنت مین پس کہا ایک شخص نی ای رسول اللہ کی اسیکی لیے ہے یہہ بشارت یا ہم سبکی لیی پس فرمایا تم سبکے لیی نقل کی یہہ احمدنی

وعن عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ السِّقْطَ

البراعم ربّه اذا ادخل ابویه النار فیقال ایها السقط المراغم ربّه ادخل ابویک الجنة فیجرّهما بسرره حتی یدخلهما الجنة رواه ابن ماجة اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کہا بچہ اپنا جھگڑیگا پروردگار اپنی سی جبکہ داخل کری گا پروردگار ماں باپ اوسکی کو آگ مین یعنی ارادہ کریگا داخل کرنیکا پس کہا جاویگا اسی کہی بچی جھگڑا نوالی پروردگار اپنی سی داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت مین پس کہیگا اوکو ساتھ قبول نال اپنی کی یہانتک کہ داخل کریگا اونکو بہشت مین روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تبارک وتعالی ابن آدم ان صبرت واحتسبت عند الصدمة الاولی لم ارض لک ثوابا دون الجنة رواہ ابن ماجة اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا فرماتا ہی اللہ تعالی اسی بنی آدم کی اگر صبر کری تو نیچ بلا پہلی وقت صدمہ پہلی کی نہین راضی ہوتا مین تیرا نیچ ثواب کا سوای بہشت کی یعنی اوسکی بدلی مین بہشت مین داخل کرونگا روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** الحسین بن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم ولا مسلمة یصاب بمصیبة فیذکرها وان طال عهدها فیحدث لذلک استرجاعا الا جدد اللہ تبارک وتعالی له عند ذلک فاعطاه مثل اجرها یوم اصیب بها رواہ احمد والبیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حسین بن علی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا نہین کوئی مرد مسلمان اور عورت مسلمان پہنچائی جاوین مصیبت پہر یاد کرین اوسکو اگرچہ دراز ہوا زمانہ مصیبت کا پس کہی واسطی اوسکی انا للہ وانا الیہ راجعون کہ تازہ کردیا ہی یعنی ثابت کرتا ہی اللہ تعالی نزدیک اسکی ثواب پس دیتا ہی اوسکو مانند ثواب اوس مصیبت کی جسدن پہنچایا گیا تہا وہ مصیبت یعنے اور صبر کیا تہا اوسپر روایت کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا انقطع شسع احدکم فلیسترجع فانه من المصائب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ٹوٹ جاوی تسمہ پاپوش ایک تمہارے کا پس چاہیے کہ کہی انا للہ وانا الیہ راجعون اسلیے کہ یہہ بہی مصیبتونی ہی **ف** شاید مراد اوسمہ نوچی ہی اسی مصیبت ہے اگر اوسی مصیبت پہنچی تو بہی یہہ پرمصیبت ہے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ پیر ہی حضرت نی یہہ آیہ وقت چراغ گل ہونیکی **وعن** ام الدرداء قالت سمعت ابا الدرداء یقول سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیه وسلم یقول ان اللہ تبارک وتعالی قال یا عیسی انی باعث من بعدک امة اذا اصابهم ما یحبون حمدوا اللہ وان اصابهم ما یکرهون احتسبوا وصبروا ولا حلم ولا عقل فقال یا رب کیف یکون هذا لهم ولا حلم ولا عقل قال اعطیهم من حلمی وعلمی رواهما البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ام درداء سے کہ کہا سنا مینی ابو درداء سی کہتی تہی سنا مینی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ تبارک وتعالی نی فرمایا حضرت عیسی کو ای عیسی تحقیق مین پیدا کرونگا پیچہی تیری ایک امت جسوقت کہ پہنچی گی اونکو وہ چیز کہ دوست رکہتی ہین یعنی کوئی نعمت شکر کرینگی اللہ کا اور اگر پہنچی اونکو وہ چیز کہ مکروہ جانتی ہین یعنی کوئی مصیبت امید ثواب کی رکہین گی اور صبر کرین گی اور حال یہہ کہ نہین ہی بردباری اور نہ عقل یعنی ایسی بردباری وعقل کہ کریں ہون یا کامل پس کہا حضرت عیسی نی ای رب میرے کسطرح ہوگا یہہ واسطی اونکی حال آنکہ نہ بردباری ہی اور نہ عقل فرمادونگا مین اونکو اپنی حلم مین سی اور علم مین سی روایت کی یہہ دونون بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یہان مراد امت سی صلحا حضرت کے امت کی ہین اور نہین ہے بردباری اور نہ عقل حاصل یہہ کہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ سبب مصیبت کی بردباری اور عقل جاتی رہینگے اور باوجود اسکے صبر کرین گی اور امیدوار ثواب کے رہین گی یعنی یہہ دو نوصفتین ایسے ہین کہ سبب انکی آدمی تامل کرکر جزع فزع کرنی سی باز رہتا ہی اور نفع اور ضرر اللہ تعالی کی طرفسی جانتا ہی پس باوجود نہونی اونکی کی صبر کرنا عجیب ہے حضرت عیسی نی عرض کیا کہ جب بردباری اور عقل نہونگی تو

کیونکر صبر کرینگی اور امیدوار ثواب کی رہینگی فرمایا کہ دونگا میں علم اور علم اپنا یعنی علم اور حلم اپنی پاس سے بلا کسب دونگا کہ بسبب اونکی صبر کرینگی اور امیدوار ثواب کے رہینگی ع **باب فی زیارۃ القبور** باب ہی بیچ بیان زیارت کرنی قبرونکو یعنی فضائل اور آداب اور مقصود اوسکی **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا ونہیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث فامسکوا ما بدا لکم ونہیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلھا ولا تشربوا مسکرا رواہ مسلم ۔ روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا میں تمکو زیارت کرنی قبرون کیسی پس زیارت کرو اونکی اور منع کیا تھا میں تمکو کہانی گوشت قربانی کیسی بعد تین دنکی پس رکھو جسقدر کہ خواہش ہو واسطے تمہارے اور منع کیا تھا میں تمکو نبیذ سی مگر بیچ مشک کی پس پیو سب باسنون میں اور نہ پیو چیز نشی کی روایت کی اسکو مسلم فی **ف** منع کیا تھا میں تمکو یعنی ابتدا اسلام میں حضرت نی قبرونکی زیارت سی منع فرمایا تھا اسلیی کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تھا مبادا ایسی باتین قبرون پر کرین کہ باعث کفر کی ہون جب دیکھا کہ اسلام دلون میں مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت قبرونکی مستحب ہے سب علماء کی نزدیک اسلیی کہ اس سے دل نرم ہوتا ہی اور موت یاد آتی ہی اور جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی اور اور بہت فائدہ ہین اور عمدہ فائدہ یہہ ہے کہ مردونکی لیی دعا اور استغفار ہوتی ہے اور یہہ سنت ہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں تشریف لیجاتی تھی اور سلام بھیجتی تھی اونکی مردون پر اور استغفار کرتی تھی اونکی لیی اور علماء نی اختلاف کیا ہی اسمین کہ آیا عورتونکی حق مین بھی باقی ہی یا اونکو بھی زیارت کرنی درست ہی صحیح یہہ ہی کہ عورتین سوائے حضرت کے مکروہ ہین زیارت قبرونکی چنانچہ یہہ مسئلہ باب مواضع الصلوٰۃ مین بیچ فائدی حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور آخر تک کے مفصل مع روایات فقہہ کی لکھا گیا ہی جو چاہی دیکھہ لی اور کہا نووی نی کہ زیارت کی کئی قسمین ہین ایک تو فقط واسطے یاد کرنی موت اور آخرۃ کی ہی پس اسکی لیی تو کافی ہی دیکھنا قبر دنکا بغیر پہنچانی مردون اونکی کی دوسرے واسطے دعا وغیرہ کی پس وہ مسنون ہی ہر مسلمانکی لیے اور تیسری برکت حاصل کرنیکی لیی ہی پس وہ زیارت ہے اولیاؤنکی قبرونکی ہی اسلیی کہ اونکی لیی برزخ مین تصرفات اور برکات ہین ان گنت اور جو ہی واسطے ادارح دوست اور قرابتی کی وہی جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کری ماں باپ کی یا ایک کی دن جمعہ کی تو ہوتی ہی مانند حج کے اور پانچوین مہربانی اور صلہ رحمت کی لیی ہوتی ہی جیسیکہ آیا ہی حدیث مین کہ جو کوئی گذرتا ہی اوپر قبر مومن بھائی اپنی کی اور سلام کرتا ہی اوسپر تو وہ پہچانتا ہی اوسکو اور جواب سلام کا دیتا ہی اور آداب زیارت کی یہہ ہین کہ موبہہ قبر کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف کرکر سامنی میت کی موبہہ کی کھڑا ہووی اور سلام کری اور قبر کو ہاتھہ نہ لگاوی اور بیچ مین نہین اوسکو اور بیٹھی نہین اوپر موبہہ خاک برزلی کہ یہہ حالت انصاری کی ہی اور پڑہنا قرآن کا قبر کی پاس مکروہ نہین اور مستحب ہے کہ وقت زیارت کی پڑہی سورہ اخلاص سات بار اور بخشی ثواب اوسکا میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہی اور دونسی خصوصا اول روز مین چنانچہ مرمین شرفین مین یہی معمول ہی کہ اول روز جمعہ مین مسجد اور بقیع مین زیارت کی لیی جاتی ہین اور آیا ہی کہ دیا جاتا ہی میت کو علم و ادراک روز جمعہ کے زیادہ اور دونسی اور زیادہ پہچانتا ہی اوسمین زیارت کرنیوالی کو اور دونون سی اور مکروہ ہی روندنا قبرونکا بغیر ضرورت کی اور مستحب ہے کہ بعد دیا جاوی میت کی طرف سے بعد مرنیکی سات دن تلک اور منع کیا تھا میں کہانی گوشت قربانی کی سی یعنی ابتدا اسلام مین لوگ محتاج تھی قدرت قربانیکی ہر کوئی نہ کہتا تھا اسلیی حضرت نے قربانی کرنیوالون کو فرمایا دیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نہ کہا کرین گوشت قربانی کا بلکہ محتاجونکو بھی دیدیا کرین پھر جب فراخی کی اللہ تعالی نی لوگون پر دور احتیاج اونکو نہی اجازت دی حضرت نی کہ جتنی دنون تک چاہو رکھو اور منع کیا تھا میں نبیذ سی نبیذ اسکو کہتی ہین

کہجور یا انگور کو پانی مین بھگو رکھتی ہین بعد ازان پیتی ہین یہہ حلال ہی جب تک کہ نشا کرنیوالی نہو وی پس حضرت نی ابتدا اسلام مین فرمادیا تہا کہ نبیذ مشک مین رکہی جایا کری اس لیی کہ مشک پتلی ہوتی ہی اوسمین جلدی گرم ہوکر نشا کرنیوالی نہین ہوتی اور اور باسنون مین رکہنی سی منع فرمایا تہا کہ لاکہی یا سنگون وغیرہ مین نرکہی جاے اسلیی کہ اوسی باسنون مین بسبب گرمی کی جلدی متغیر ہوکر نشا کرنیوالی ہو جاتی ہی اور اون ایام مین شراب عنقریب سے حرام ہوئی تہی ہنوز لذت شراب کی لوگ بہولی نہ تہی خوف ہوا کہ پہر نشی کی چیز نہ پینی لگین بعد ازان کہ ام تحریم شراب کا مقرر ہوا اور احتراز اوس سی لازم ہوا احتمال اوسکا جاتا رہا ہر باسن مین پینی کی لیی اجازت فرمادی کہ سب باسنون مین پیا کرو جبتک کہ حد نشی کو نہ پہنچی جیسیکہ فرمایا ولا تشربوا مسکرا یعنے نہ پیو کوئی نشی کی چیز حاصل یہہ کہ منع نشا کرنیوالی ہی نہ باسن ۱۲ ع ح ۔ **وعن ابی هریرة قال زار النبی صلی الله علیه وسلم قبر امه فبکی وابکی من حوله فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لها فلم یوذن لی واستاذنته فی ان ازور قبرها فاذن لی فزوروا القبور فانها تذکر الموت** رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر مان اپنی کی اور روی اور رولایا اون لوگون کو کہ گرد اونکی تہی پہر فرمایا کہ پروانگی مانگی تہی مینی پروردگار اپنی سی اسبات مین کہ بخشش مانگون واسطی اوسکی پس نہ اذن دیا گیا مجہکو اسلیی اور پروانگی مانگی نہی مینی پروردگار اپنی سی کہ زیارت کرون مین قبر اونکی کی پس اذن دیا گیا واسطے میری پس زیارت کرو قبرونکی اسلیی کہ زیارت کرنی یاد دلاتی ہی موت کو روایت کی اسکو مسلم نی **ف** حضرت کی مان کا نام آمنہ تہا حضرت جب چہ برسکی ہوئی تو وہ حضرت کو لیکر مدینہ کو گئین ہے ننہیال کی لوگونکی ملاقات کو دانسی پہر کر مکہ کو آتی تہین جب ابوا مین کہ ایک جگہہ کا ہی پہنچین تو وہان انتقال اونکا ہوا اور وہین قبر اونکی بنی پس جب ایکدفعہ حضرت وہان پہنچی تو روئی اونکی جدائی پر اور رولایا اونکو گرد حضرت کی تہی یعنی حضرت اتنا روئی کہ روتی نی لوگون مین بہی تاثیر کی کہ حضرت کو روتی دیکہہ کر رونی لگی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی والدہ کافر مرین مذہب متقدمین کا تو یہی ہی لیکن متاخرین نی ثابت کیا ہی اسلام حضرت کی والدین کا پہر اوسکی تین صورتین بیان کی ہین کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دین پر تہی یا اونکو دعوۃ اسلام کی نہین پہنچی ایام فترۃ مین تہی اوسمین سے ہر پہلی زمانہ نبوۃ کی یا زندہ کیا اللہ تعالی نی اونکو حضرت کی دعا سے پہر ایمان لائی وہ اگرچہ حدیث حضرت کی والدین کی زندہ کرنیکی بذاتہ ضعیف ہی لیکن ساتہہ تعدد طرق کی تصحیح وتحسین کی ہی اوسکی یہہ بات گویا متعدد مین سے چہپی ہوئی نہی بعد ازان ظاہر کی اللہ تعالی نی متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رح نی اسمین رسالی تصنیف کئی ہین اور اسکو دلیل نسی ثابت کیا ہی اور مخالفون کی شبہون کی جواب دیے ہین جو چاہی وہان دیکہہ لی اور صحیح یہہ ہی کہ اس مسئلہ مین سکوت بہتر ہی ۱۲ ع ح مولانا **وعن بریدة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلمهم اذا خرجوا الی المقابر السلام علیکم اهل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء الله بکم للاحقون نسال الله لنا ولکم العافیة** رواه مسلم اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سکہلاتی مسلمانونکو جبکہ نکلین طرف قبرونکی کہ مین سلام ہی تمپر ای گہر والو مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور بخشش ہم اگر چاہی اللہ تعالی ساتہہ تمہاری البتہ ملین گی مانگتی ہین ہم اللہ سے اپنی لیی اور تمہاری لیی عافیت یعنی خلاصی کہ دنیا سی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** قبرونکی جگہہ کو حضرت نی گہر فرمایا اسلیی کہ رہتی ہین مردی اوسمین مانند زندونکی گہرون مین اور من المومنین بیان ہے اہل الدیار کا اور والمسلمین تاکید ہی من المومنین کے ۱۲ ع ح ۔

الفصل الثانی

فصل دوسرے **عن ابن عباس قال مر النبی صلی الله علیه وسلم بقبور بالمدینة فاقبل علیهم بوجهه فقال السلام علیکم یا اهل القبور یغفر الله لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر** رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا گذری نبی صلی

علیہ وسلم قبروں پر مدینہ میں کس متوجہ ہوئی اوپر ساتھہ منہہ اپنی کی اور فرمایا سلام ہی تمپر ای صاحب قبرونکی بخشی اللہ ہمکو اور تمکو اور ہم پہلی پہنچی ہوئے اور ہم بھی سی آتی ہین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** متوجہ ہوئی اون پر ساتھہ موہنہ اپنی کی اسمین دلالت ہے اسپر کہ مستحب ہے حالت سلام کرنی مین میت پر یہہ کہ ہو منہہ سامنی منہہ میت کی اور دعا کرنی مین بھی اسیطرح رہی اور اسی پر عمل ہی تمام مسلمین کا سوا ابن حجر کی کہ اونہون نی کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ حالت دعا مین قبلہ کی طرف منہہ کری اور کہا مظہری نی کہ زیارت میت کی مانند ملاقات اوسکی کی ہی حالت حیات اوسکی مین منہہ کری سامنی منہہ اوسکی کی پھر اگر تہا زندگی مین کہ جب ملتا تہا اوس سے بیٹہتا تہا اور سبب ہوتی اوسکی کی عظیم القدر پس اسیطرح زیارت اوسکی مین کہڑا رہی یا بیٹہی دور اوس سے اور اگر بیٹہتا تہا قریب اوس سے حالت حیات اوسکی مین اسیطرح بیٹہی قریب اوسکی جب زیارت کری اوسکی اور جب زیارت کری ٹہہری سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پہر دعا کری اوسکی لیی اور نہ تہہ لگاوی قبر کو اور نہ بوسہ دی اسپر اس لیی کہ یہہ عادت نصاری کیسی ہی ؛ ع ؛ مراد عظیم القدر سی یہہ ہی کہ وہ یا تو ذاتی مین بڑا ہو مانند والدین وغیرہما کے یا دین مین بڑا ہو مانند اوستاد وغیرہ کے مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی شب نوبت اونکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی نکلتی آخر شب مین طرف مقبرہ مدینہ کی پہر فرماتی سلام ہی تمپر ای قوم مومنین اور آئی تمہارے پاس وہ چیز کہ تہی تم وعدہ دیی جاتے لیتے ثواب و عذاب کل کو یعنی قیامت کو تم ڈہیل دیی گئی ہو یعنی مدت معین تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نی ساتھہ تمہارے ملنی والی ہین یا الٰہی بخش بقیع غرقد والونکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بقیع نام ایک جگہہ کا ہی باہر مدینہ کی کہ اوسمین قبرین مدینہ والونکی ہین اور اسمین پہلی درخت غرقد کی نام ایک درخت کا ہی بہت ہی اسلی اوسکو بقیع غرقد کہا ؛ ع ؛ **وعنہا** قَالَتْ كَيْفَ أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا کسطرح کہون مین یا رسول اللہ مراد رکہتی ہی اس سوال سی کہا کہون مین بیچ زیارت کرنی قبرون کی فرمایا کہہ سلام ہی اوپر صاحب گہرون کی مومنون مین سے اور مسلمانون مین سی اور رحم کری اللہ ہمسی اہل کرنیوالون پر اور پیچہی رہنے والون پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نی ساتھہ تمہاری البتہ ملنی والی ہین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی کہ گذری اپنی بہائی مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا تہا اوسکو دنیا مین پہر سلام کری اوسپر مگر کہ پہچانتا ہی وہ اوسکو اور جواب دیتا ہی اوسکو سلام کا ؛ ع ؛ **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی محمد بن نعمان سی پہنچاتی ہی حدیث طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت کری اپنی ماں باپ کی قبر کی یا ایک کی اونمین سے ہر روز جمعہ مین یا ہر ہفتہ مین بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکی اور لکہا جاتا ہی یعنی دیوان اعمال مین نیکی کرنیوالا ساتھہ ماں باپکی روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ

الآخرۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن مسعود سے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا تھا میں تمکو زیارت کرنی قبروں کیسے پس زیارت کرو قبروں کی پس تحقیق زیارت کرنا ہی رغبت کرنا ہی دنیا سی اور یاد دلانا ہی آخرت کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف نے رغبت کرنا ہی دنیا سی کہ جسکے نجام کار یہہ ہی تو اسمین دل لگانا بیجا ہی اور یاد دلانا ہی آخرۃ کو کہ سوائے اس عالم کی ایک عالم اور ہی کہ وہان جانا ہی اس سے معلوم ہوا کہ قبرون مین جاکر نظر عبرت سی دیکھی اور موت یاد کری کہ یاد کرنا موت کا توڑنیوالا لذتون کا ہی اور آسان کرنیوالا کدورتون کا ہے ع

وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زوارات القبور رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح وقال قد رای بعض اہل العلم ان ہذا کان قبل ان یرخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زیارۃ القبور فلما رخص دخل فی رخصتہ الرجال والنساء وقال بعضہم انما کرہ زیارۃ القبور للنساء لقلۃ صبرہن وکثرۃ جزعہن تم کلامہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتون بہت زیارت کرنی والیون قبرون کی کو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا ترمذی نے کہ گئی ہین بعضی اہل علم اسپر کہ تحقیق یہہ یعنی لعن کرنا تہا پہلی اسکی کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنی قبرونکی پس جبکہ اجازت دی داخل ہوئی بیچ اجازت کی مرد و عورۃ اور کہا بعضے عالمون نے سوا اسکے نہین کہ مکروہ جانا حضرت نے زیارت کرنا قبرونکا عورتون کی لیے واسطے کم صبر کرنی اونکی کی اور بہت جزع فزع کرنی اون کی تمام ہوا کلام ترمذی کا

وعن عائشۃ قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی واسم لثوبی واقول انما ہو زوجی وابی فلما دفن عمر معہم فواللہ ما دخلتہ الا وانا مشدودۃ علی ثیابی حیاء من عمر رواہ احمد

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی میں داخل ہوتی اپنی گہر مین کہ اوسمین مدفون تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی مدفون تہے اوس حالت مین کہ تحقیق مین کہتی یعنی اوتارتی بدنسی کپڑا اپنا یعنی چادر اور کہتے مین یعنی اپنی دل مین سوائے اسکی نہین شان یہہ ہی کہ مدفون ہین خاوند میری یعنی حضرت اور باپ میرا یعنی ابو بکر اور دونو اجنبی نہین ہین پس جبکہ دفن کئی گئی عمر رضی اللہ عنہ ساتہہ اونکی یعنی اوس مکان مین پس قسم ہی اللہ کی نہین داخل ہوئی مین گہر مین مگر مین باندہی ہوئی ہوتی اپنی پر کپڑی اپنی واسطے حیا کی عمر سی کہ وہ اجنبی تہے روایت کی یہہ احمد نے ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ لحاظ میت کا کری وقت زیارت کے مانند لحاظ اوسکی کی حالت حیات اوسکی مین اور شرح الصدور مین روایت ہی عقبۃ بن عامر صحابی سی کہا کہ اگر روند دونمین آگ یا پانون رکہون تیزی تلوار کی پر یہانتک کہ کٹ جاوی پانون میرا محبوب تر ہی طرف میری اس سے کہ چلون مین کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہی میرے نزدیک کہ قبرون مین بول و براز کرون مین یا بازار مین سامنی لوگون کی کہ لوگ دیکہتی ہون اور ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عنبر سے روایت کی ہے کہ وہ گذرے ایک مقبرے پر اوس حال مین کہ اونکو زور کا پیشاب لگا ہوا تہا پس کہا لوگون نے اوسکو کہ اوتر کر پیشاب کر لو کہا سبحان اللہ قسم ہی اللہ کی مین حیا کرتا ہون مردون سی جیسیکہ حیا کرتا ہون زندون سی انتہی تمام ہوئی کتاب الصلوۃ بفضل وکرم خدا تعالی کیسے صلی اللہ علیہ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ع ح

کتاب الزکوۃ

کتاب ہے بیچ بیان زکوۃ کی ف زکوۃ نماز کی ساتہہ مذکور ہی کلام مجید مین بیاسی جگہہ پس یہہ دلیل ہی اوپر کمال اتصال کی ان دونون مین اور فرض کی گئی ہی زکوۃ دوسری سال ہجری مین پہلی رمضان کی اور نہین واجب ہے یہہ انبیا پر بالاجماع اور زکوۃ کی معنی ہین

بڑہنا اور پاک کرنا پس اس زکوۃ کو زکوۃ اس لیے کہتے ہین کہ اس سے مال بڑہتا ہی اور پاک ہوتا ہی سبب نکالنے غریب کی یعنی فقرا کی اوس ہی اور بڑہتا ہے ثواب دینے والی کا اور پاک ہوتا ہی وہ گناہ ہونے اور زکوۃ کو صدقہ بہی کہتے اس لیے کہ دلیل ہی دینے والی کی صدق پر بیچ دعوی صحت ایمان کی اور صدقہ فطر کا واجب کیا گیا دوسری سال ہجری مین اور زکوۃ فرض کی گئی مکہ مین بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ مین اور منکر زکوۃ کا کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا اشد گنہگار ہی قتل کیا جاوی نہ دینے والا اسکا بکذا فی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہی علی الفور وقت تمام ہونے سال کی یہانتک کہ گنہگار ہوتا ہی اسکی تاخیر سے بلا عذر اور روایت رازی مین ہی کہ علی التراخی ہی یہانتک کہ گنہگار ہوتا ہی نزدیک موت کے اور صحیح تر اول ہی ہی کذا فی التہذیب اور زکوۃ فرض ہی مسلمان پر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن تلک وہ ملک مین رہی اور فارغ ہووے سے اور حاجت اصلی سے اور نامی ہو خواہ حقیقۃً ہو خواہ تقدیراً اور ملکیت کامل ہو اوسمین پس نہین واجب ہی کافر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ نابالغ کے پر اور نہ اوس مال نصاب پر کہ برس نہ گذری اوسپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہو اور درمیان مین نہو تو زکوۃ دینے آویگے اس لیے کہ بہبود ہی ساری ہی سال کے حکم مین ہے اور نہین فرض ہے زکوۃ قرضدار پر قرض کی قدر مین پس اگر زیادہ ہو مال قرض سے اوسسے ہی حد نصاب کو واجب ہوگی اوسمین زکوۃ اور قرض مین بہہ ہی قید ہی کہ بندون مین سے کوئی مطالبہ کر سکے پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکی کا مانع وجوب زکوۃ کا نہین اسلیے کہ انمین مطالبہ بندون مین سے کسیکو نہین پہنچتا اور دین زکوۃ کا کہ حاکم کو اوسکا مطالبہ پہنچتا ہی اللہ تعالی کیطرف سے وہ بہی مانع ہی وجوب زکوۃ کا اور حاکم کو مطالبہ پہنچتا ہی مال ظاہر مین یعنی مواشی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین لاوے یا شہر سے لیجاوے اور نقدی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین تجارت کرتا ہو مطالبہ نہین پس دین اول مانع وجوب زکوۃ کا ہی اور دوسرا نہین اور اگر عورۃ تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہی والا نہین ابن ہمام الرائق وغیرہ مین ہی کہ دین مانع ہے زکوۃ کا اور صدقہ فطر کا اوپر مذہب معتمد کی اور دین مطلق مانع ہی خواہ معجل ہو یا مؤجل اگرچہ مہر ہو یگا ہو مؤجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون نے کہا کہ مہر مؤجل مانع نہین ہے اسلیے کہ کوئی مطالبہ اسکا نہین کرتا عادۃً بخلاف معجل کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکھنے والا اوسکا تو مانع ہوتا ہی والا نہین اسلیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہی دین کذا فی غایۃ البیان انتہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب مہر کی جبکہ ہو خاوند تونگر یہہ صاحبین کے نزدیک ہے اور بموجب قول خیر ابی حنیفہ رح کی نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب اسکی کہ کہا گیا ہی کہ یہہ اختلاف درمیان انکی مہر معجل مین ہے اور بسبب مہر مؤجل کی نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ اتفاقاً اور یہہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سے مراد حاجت اصلی سے گہر ہی رہنے کا اور کپڑے پہننے کی اور اسباب گہر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور ہتیار استعمال کی اور کتابین علم کی اہل علم کی لیئے اور آلات اہل حرفہ کی لیئے پس مثلاً اگر ایک نے مکان لیا نسبت تجارت سے اور پہر اوسمین رہنے لگا زکوۃ اوسمین نہین واجب اور اگر مکان نیت تجارت سے لی اور فارغ ہوا سے رہنے سے اوسمین زکوۃ واجب ہے اسیطرح اور چیزونکو سمجہہ لی اور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہون اسکی حاجت سے اور اوسمین نیت تجارت کی نہو تو زکوۃ اوسمین واجب نہین اور یہہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اوس سے یہہ ہے کہ مالک ہو اصل اور چیز کا اور تصرف کا پس مکاتب پر زکوۃ فرض نہین اسلیے کہ مالک ہے تصرف کا نہ اصل اور چیز کا اور مال ضمار مین سے زکوۃ نہین اسلیے کہ اصل اوس چیز کا مالک ہے اور اوسکی تصرف مین نہین اور مال ضمار اوسکو کہتے ہین کہ اوس تک آدمی پہنچ نہ سکی وہ کئی قسم پر ہے ایک تو وہ مال کہ جاتا رہی اور دوسرے وہ کہ جنگل مین دفن کر کے جگہہ اوسکی بہول گیا اور تیسری وہ کہ دریا مین ڈوب جاوی اور چوتہی وہ کہ کوئی غصب کر لی اور گواہ نہون اوسپر اور پانچوان وہ کہ ظالم نے بطریق ڈنڈ کی لیا اور چہٹی وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ نہون اوسپر پس اگر ان مالون مین سے کوئی مال ہاتہہ لگی تو اوسمین زکوۃ پچھلے دنونکی نہین ہے بخلاف اوس مال کی کہ گہر مین دفن کر کے بہول گیا وہ جب نکلیگا تو پچھلے دنونکے زکوۃ

ہوگا اور بخلاف اس قرض کے کہ اقرار کرتا ہو خواہ بینی والا اوتکر ہو خواہ مفلس اور یا انکار کرتا ہو لیکن گواہ ہون اوسکی اور یا قاضی جانتا ہو اسمین زکوۃ دینے آوگی اس تفصیل سی کہ اگر وہ قرض بدلی مال تجارت کی ہو تو جب پانچوان حصہ نصاب کا یعنی بقدر ساڑہی دس روپیہ سیدہی کل کی یا ڈبل کے وصول ہون تو پچھلی دونکی زکوۃ دی اور جو قرض کہ بدلی مال تجارت کی نہو جیسی کپڑی گہر کی بہنی کی بیچی یا غلام خدمت کا بیچا یا گہر بہنی کا اور انکا مول یعنی والی کی ذمہ قرض رہا پس اسمین جب زکوۃ پچھلی دونکی دینی آوگی کہ بقدر نصاب کے یعنی دو سو درہم کہ جسکی ساڑہی باون روپئی سیدہے کل کی ہوتی ہین وصول ہو اور جو قرض مدلی اوس چیز کی ہو کہ مال نہین جیسی مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کی اوسمین جب زکوۃ دینی آوگی کہ بقدر نصاب کے وصول ہو اور برس اوپر گذر جاوی یعنی پچھلی زکوۃ نہین دینی آوگی بلکہ اوس برسکی کہ اسکی قبضہ مین رہا دیوی گا اور یہہ حکم اوسکی پیہی کہ پہلے سے صاحب نصاب نہو اور اگر صاحب نصاب ہو پہلی سی تو اوسکی حق مین یہہ مال بمنزلہ مال مستفاد کی ہوگا پہلی مال کی ساتہہ اسکی بہی زکوۃ نکلگی گذرنا برس کا شرط نہین اور شرط ادا کرنی زکوۃ کی یہہ ہی کہ دیتی وقت نیت کری کہ زکوۃ دیتا ہون یا جسوقت زکوۃ نکالی مال مین سے اوسوقت نیت کرلی اور اگر سارا مال صدقہ دی اور نیت نہ کری زکوۃ کی تو زکوۃ ساقط ہو جاتی ہی بشرطیکہ کسی اور واجب کے نیت سی نہ دی اور اگر تہوڑا سا مال نکالا تو جتنا واہی اوسکی زکوۃ امام محمد کی نزدیک ادا ہو جائیگی اور امام ابو یوسف کی نزدیک اوسکی بہی نہین ادا ہونگی اور مکروہ ہی حیلہ کرنا واسطے ساقط کرنی زکوۃ کی اور اگر غلام خرید تجارت کی پیچہر نیت کی خدمت یعنی کی تو وہ تجارت کا نہین رہتا خدمت ہی کا ہو جاتا ہی اوس مین زکوۃ نہین اور اگر خدمت کی نیت سی لیا اور پیچہر تجارت کی نیت کی تو تجارۃ کا نہین ہو جاتا جبتک کہ بیچی نہین جب بیچیگا تو اوسکی مول مین زکوۃ دینی آوگی اور نصاب زکوۃ اوسقدر مال کو کہتی ہین کہ اوسمین زکوۃ دینی واجب ہو اور اوس سے کم مین نہو مثلا چاندی یا مال تجارۃ کا دو سو درہم کی قدر ہو چنانچہ آگی سبکی نصابین حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہی نامی اور غیر نامی یعنی بڑہنی والی اور نہ بڑہنی والی پہر نامی دو قسم پر ہی حقیقی اور تقدیری حقیقی مال سوداگر کا ہی کہ نفع سی بڑہتا ہی اور جانور کہ بسبب بچونکی بڑہتی ہین اور تقدیری سونا چاندی کہ ظاہر مین بڑہتا نہین لیکن صلاحیت رکہتا ہی بڑہنی کی اور غیر نامی جیسی مکان و اسباب سوا حاجت اصلی کی پہر نصاب نامی کی ہونی سی زکوۃ دینی فرض ہوتی ہی اور زکوۃ یعنی اور نذر کا لینا اور اور صدقات واجب کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہی غیر نامی پر زکوۃ دینی نہین آتی مگر زکوۃ کا مال اور نذر کا اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہی ع ۱۲

ح ۱۲ لمعنی الابحر و بحر و در مختار و عالمگیری و مولانا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال انک تاتی قوما اہل کتاب فلیکن اول ما تدعوہم الی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فان ہم اطاعوا لذلک فاعلمہم ان اللہ قد فرض علیہم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فان ہم اطاعوا لذلک فاعلمہم ان اللہ قد فرض علیہم صدقۃ تؤخذ من اغنیائہم فترد علی فقرائہم فان ہم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالہم واتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہا وبین اللہ حجاب متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بہیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی امیر یا قاضی و انکا کرکر اور فرمایا تحقیق تو جاتا ہی ایک قوم اہل کتاب کے پاس یعنی یہود و نصاری پاس پس بلا اونکو طرف گواہی دینی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین پس اگر اونہون نی مان لیا اسکو پس خبر دی اونکو کہ اللہ نی فرض کیہن ہین اون پر پانچ نمازین دن رات مین پہر اگر مانا اونہون نی اسکو پس خبردار کرا اونکو اللہ نی فرض کی ہی اونپر زکوۃ کہ لیجاوی اونکے دنیون سی یعنی جو کہ مالک نصاب کی ہین اور دیجاوی اون کی فقیرونکو پہر اگر مانین وہ اسکو پس بچ تو لینی اچہی مال اونکی سی یعنی

چھانٹ کر اچھا مال اونکا نہ لیجی بلکہ اونکی مال کو نمین حصہ کیجی اچھا بُرا بیچ کا زکوۃ مین بیچ کا مال لیجی اور بیچ تو بد دعا مظلوم کی سی یعنی زکوۃ کی لینی
مین اور اور چیزون مین یعنی زلی وہ چیز کہ واجب نہین اوسپر تاوان ہے اوسکو زبان سے بد دعا کری اور اسطے کہ نہین درمیان مظلوم کی اور درمیان قبول کرنے
اللہ کی اوسکو کوئی پردہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف اہل کتاب کی پاس وہان مشرک اور ذمی بھی تھی مگر غلبہ اہل کتاب ہی کا تھا
اسلیی اونہین کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہے بلانا کفار کو طرف اسلام کی پہلی لڑنیکی لیکن یہہ جب ہی
کہ نہ پہنچی اونکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کی اور جبکہ پہنچ چکی اونکو دعوۃ پس نہین واجب بلکہ مستحب ہے ع ؛ وعن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ذھب ولا فضۃ لا یؤدی منھا حقھا الا اذا کان یوم القیمۃ صفحت له
صفائح من نار فاحمی علیھا فی نار جھنم فیکوی بھا جنبه وجبینه وظھرہ کلما ردت اعیدت له فی یوم کان مقدارہ
خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیله اما الی الجنۃ واما الی النار اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی سونا رکہنی والا اور چاندی رکہنی والا کہ نہ ادا کری اوس سے حق اوسکا زکوۃ اوسکی مگر جب ہوگا دن قیامت کا بنائی جائینگی
واسطے اوسکے تختے آگ کی یعنی تختی سونے چاندی کی نہین گے لیکن آگ مین ایسے گرم کئی جاوینگی کہ گویا آگ کے ہون گے جیسا کہ فرمایا پس گرم کئی جاوینگی پیچ آگ دوزخ کی پس داغ
دی جاوینگی ساتھہ اون تختون کی پہلو اوسکی اور پیشانی اوسکی اور پیٹھہ اوسکی جبکہ جدا کیی جاوین گی یعنی بدن سے اور ڈالی جاوینگی آگ مین پھر لائی
جاوین گے یعنی جبکہ ٹھنڈی ہو جاوین گی تو آگ مین ڈالی جاوین گی گرم کرنیکی لیی اور نکالکر پھر داغ دین گی ہمیشہ یونہین کرتی رہین گی اوس دن
مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکی پس دیکہی راہ اپنی یا طرف بہشت کی یا طرف دوزخ کی ف
مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافرونکو دن قیامت کا ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی گنہگارونکو دراز معلوم ہوگا بقدر گناہ اونکی کی اور موحد
کاملونکو وہ دن بقدر دو رکعتون نماز کی معلوم ہوگا اور دیکہی راہ اپنی یا طرف بہشت کی یعنی اگر اوسکی ذمہ اور گناہ نہوگا سوائے اسکی اور یہہ عذاب گناہ
ترک زکوۃ کا جہاڑ دیگا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف دوزخ کی یعنی اگر اوسکی ذمہ اور گناہ ہوگا سوائے اسکی یا اس عذاب سی گناہ ترک زکوۃ کا نہ
چہڑ یگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان بندون کی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ زکوۃ ندینی والی عذاب مین ہونگی اور
باقی خلق حساب مین ع ؛ قیل یا رسول اللہ فالابل قال ولا صاحب ابل لا یؤدی منھا حقھا ومن حقھا حلبھا
یوم وردھا الا اذا کان یوم القیمۃ بطح لھا بقاع قرقر اوفر ما کانت لا یفقد منھا فصیلا واحدا تطأہ باخفافھا
وتعضہ بافواھھا کلما مر علیه اولاھا رد علیه اخراھا فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری
سبیله اما الی الجنۃ واما الی النار کہا گیا یا رسول اللہ یہہ حکم نقدی کا ہی اور اونٹونکا کیا حکم ہی یعنی اونکی زکوۃ ندی تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہین
کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہو اونمین سی حق اونکا یعنی زکوۃ ندی اور بعضی حق اونکی سی دودہ دوہنا ہی دن پانی پلانی اونکی کی مگر جسوقت کہ
ہوگا دن قیامت کا منہہ کی بل ڈالا جاویگا مالک اونٹ کا روبرو اونٹون کی بیچ میدان ہموار کی اوس حالت مین کہ ہون گی اونٹ کامل پرگنتی مین
اور مٹاپی مین نہ کم کریگا مالک اونٹ کا اون مین سی ایک بچہ اونٹ کی کو یعنی سب اونٹ اوسکی وہان موجود ہونگی حتی کہ سب بچی بھی ساتھہ ہون گے
اونکی اور اونٹ خوب فربہ ہونگی تاروندنی مین تکلیف زیادہ ہو چلین گی اوسکو ساتھہ پانون اپنی کی اور کاٹین گی اوسکو ساتھہ دانتون اپنی کی
جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت لائی جاوی گی اوسپر پچھلی جماعت یعنی اسیطرح سی چلا جاویگا کہ ایک فطار کی پیچھی دوسرے فطار اونٹونکی چلی گی
اوسدن مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکی پس دیکہی گا راہ اپنی طرف بہشت کی اور یا طرف

دودھ نکلی **ف** دودھ دوہنا ان پانی پلانی کی میسری دن یا چوتھی دن اونٹونکو پانی پلانی لیجاتی ہین توعرب مین معمول تہا کہ لوگ پانی پر جمع ہوا تہی اور مالک اونٹون کی اونکو دودھ دہو کر پلاتی تہی پس حق واجب اونٹونکا اگرچہ دہی زکوۃ ہی لیکن منجملہ حقوق اونکی سی حق مستحب بہی ہی اسلئے اونٹ پانی پینی کو جاوین تو دودھ دوہکر مسکینون کو پلاوی پس یہہ بہی مستحب لیکن ازراہ مروت اور ادای شکر حق کی گویا کہ حکم واجب کا رکہتا ہی اسلیئے اطلاع فرمایا کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب اس حق کی ہی عذاب ہوگا شرح **قیل** یارسول اللہ فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقر ولا غنم لا یؤدی منہا حقہا الا اذا کان یوم القیمۃ بطح لہا بقاع قرقر لا یفقد منہا شیئا لیس فیہا عقصاء ولا جلحاء ولا عضباء تنطحہ بقرونہا وتطأہ باظلافہا کلما مر علیہ اولاہا رد علیہ اخرہا فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار کہا گیا یارسول اللہ کیا حال ہوگا مالک گائیون کا اور مالک بکریون کا فرمایا اور نہین مالک گائیون کا اور نہین مالک بکریون کا کہ ادا کرے اونسی حق اونکا مگر کہ جب قیامت ہوگا دن قیامت کا ڈالا جاویگا میدان ہموار مین نہ کم کریگا اونمین سی کچہہ نہ ہوگی اونمین کوئی بکری گائین کڑی ہون سینگ اونکی اور نہ سینگ ٹوٹی یعنی سبون کی سینگ سلامت ہونگی تاخوب سینگ اونمین مارین گی اوسکو ساتہہ سینگون اپنی کی اور کچلینگے اوسکو ساتہہ کہرون اپنی کی جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت لائی جاویگی اوسپر پچہلی جماعت اوسدن مین کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکی پس دیکہی گا راہ اپنی یا طرف بہشت کی اور یا دوزخ کی **قیل** یارسول اللہ فالخیل قال الخیل ثلثۃ ہی لرجل وزر وہی لرجل ستر وہی لرجل اجر فاما التی ہی لہ وزر فرجل ربطہا ریاء وفخرا ونواء علی اہل الاسلام فہی لہ وزر واما التی ہی لہ ستر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ ثم لم ینس حق اللہ فی ظہورہا ولا رقابہا فہی لہ ستر واما التی ہی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ لاہل الاسلام فی مرج وروضۃ فما اکلت من ذلک المرج او الروضۃ من شیء الا کتب لہ عدد ما اکلت حسنات وکتب لہ عدد ارواثہا وابوالہا حسنات ولا تقطع طولہا فاستنت شرفا او شرفین الا کتب اللہ لہ عدد اثارہا وارواثہا حسنات ولا مر بہا صاحبہا علی نہر فشربت منہ ولا یرید ان یسقی بہا الا کتب اللہ لہ عدد ما شربت حسنات کہا گیا یارسول اللہ کیا حکم ہی گہوڑونکا فرمایا پس گہوڑی تین طرحکی ہوتی ہین ایک تو ہوتی ہین آدمی کی لیے سبب گناہ کی اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیے پردہ اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیے سبب ثواب کے پس وہ گہوڑی کہ واسطے اوسکی سبب گناہ کی ہین پس گہوڑی اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو ریا و فخر کی لیے اور واسطے دشمنی کی اہل اسلام کی پس یہہ گہوڑی اوسکی لیے سبب گناہ کی ہین اور وہ گہوڑی کہ اوسکی لیے پردہ ہین پس گہوڑی اوس شخص کی ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین پہر نہ بہولا حق اللہ کا پیچہ پیٹہون اونکی اور نہ گردنون اونکی پس وہ گہوڑی اوسکی لیے پردہ ہین اور وہ گہوڑی کہ اوسکی لیے موجب ثواب کی ہین پس گہوڑی اوس شخص کی ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین اہل اسلام کی لیے بیچ چراگاہ کی اور سبزی کی پس نہین کہاتی ہین اوس چراگاہ سی یا سبزی سی کچہہ مگر لکہی جاتی ہین اوسکی لیے نیکیان بقدر گنتی اوسچیز کی کہ کہائی یعنی کہاس وغیرہ اور لکہی جاتی ہین اوسکی لیے شمار گنتی لید اونکی کی اور پیشاب اونکی کی نیکیان یعنی اسلیے کہ یہہ چیزین ہی اوسکی باعث زندگی کی ہین اور نہیں توڑتی وہ گہوڑی رسی یعنی دست بندا پنی کو پہر دو تڑی ہین ایک میدان یا دو میدان مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی اوسکی لیے نیکیان بقدر گنتی نقش قدم اونکی کی اور لید اونکی کی یعنی اوس حالت مین جو کرتی ہین اور نہین گذرتا اون کو مالک اونکا نہر پس پیوین اوس سی اور نہین ارادہ کرتا تہا کہ پلاوی اونکو مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکی نیکیان موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیا **ف** یعنے وہ نیت پانی پلانیکی نہین رکہتا تہا

بلکہ بغیر قصد اوسکی کی پانی پیا اونسکا بہہ ثواب ہوگا پس اگر قصد کر کہلاوی گا کیا کچہہ ثواب پاوے گا اور اوپر جو فرمایا پس گہوڑی الخ اسکو جواب سے اسلوب الحکیم کہتی ہین یعنی گویا حضرت نی فرمایا کہ مست پوچہہ حال نری حق واجب گہورون کا بلکہ پوچہہ وہ ہے اور جو کچہہ کہ پہنچتا ہی نفع اور ضرر اون کی پالنی والے کو اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیی پردہ کہ اون سے پردہ ادمی کا ڈہکا رہتا ہی لوگ نہین جانتی کہ فقیر و محتاج ہی اور محفوظ رکہتی ہین سوال کرنی سے اور اظہار حاجت سے روبرو لوگونکی اور ریا و فخر کی لیی یعنی لوگون کی دکہاتی کی لیی کہ دیکہین حشمت اسکی اور جانین کہ یہہ مجاہد ہی اور واقع مین اب نہین اور فخر سی مراد یہہ ہی کہ گہوڑا پالی اس نیت سی کہ اپنی سی ادنی پر فخر اپنا بیان کرونگا اور اسکی اگی دوسری قسم مین جو کہا راہ خدا مین تو مراد اس سی جہاد نہین ہی بلکہ مراد یہہ ہی کہ اچہی نیت سے باندہی کہ اللہ کی فرمان برداری مین کام اوین یعنی اپنی سواری کی لیی باندہی تا حاجتون مشروع کی لیی سوار ہووی اور فقر و احتیاج اپنی لوگون سی چہپاوی جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی ربطہا تغنیا و تعففا یعنی باندہے گہوڑی غنا حاصل کرنیکی لیی اور بچنی کی لیی مانگنی سی یعنی اوسپر چڑہ کر سوداگری کی لیی جاوی یا کہیتی پر اور وقت جانی ومان کی اور اور کسی ضرورت کی کسی سی مانگنا نہ پڑی پس ہوگا وہ پردہ کہ محفوظ رکہیگا سوال و اظہار حاجت سی اور راہ خدا سے یہہ مراد اسلیی لی کہ ناگزیر لازم آوی کہ تیسری قسم مین راہ خدا ہی جہاد مراد ہی اور نہ ہو لاحق اللہ کلیچ پیٹہون اونکی کی یعنی سوار ہو اون پر اچہی کامون کی لیی اور مانگی دیا سواری کی لیی اور گہوریون پر چہوڑنی کی لیی اور نہ گردنون اونکی کی یعنی زکوۃ اون کی ادا کی اور شافعیہ کہتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ خبر گیری اون کی کی سانہہ گہاس و دانہ وغیرہ کی اور دور کیا ضرر اون سے اور یہہ اختلاف اسلیی ہے کہ ہماری نزدیک گہوڑونمین زکوۃ ہی اگر جنگل مین چرین پہر گہوڑون والا اختیار ہے کہ ہر گہوڑی پیچہی ایک دینار دیوی یا قیمت مشخص کری اونکی اور ہر دہ گہوڑی رہمون مین سی پانچ درہمین دی جیسا کہ حساب زکوۃ کا ہی اور شافعی اور صاحبین کی نزدیک گہوڑون مین زکوۃ نہین ہے دلیل اونکی یہہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین مسلمان پر اوسکی غلام مین اور گہوڑی مین صدقہ اور دلیل ابوحنیفہ کی یہہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نی ہر گہوڑی سر کہ جنگل مین چری ایک دینار ہی اور قیمت مشخص کرنی گہوڑی کی روایت کی گئی ہی حضرت عمر رض سی اور شافعی نی جو حدیث روایت کی ہی اوپر گہوڑی غازی کی معمول ہی کہ سوار ہوتا ہی اوسپر اور ایسہی غلام خدمت کرنیوالا مراد ہی اور راہ خدا مین واسطی اہل اسلام کی کہ جہاد کری اون پر اور مسلمانونکو دی تا سوار ہو کر یہاد کرین ۱۲ ع ۱۲ **قیل** یارسول اللہ فالحمر قال ما انزل علی فی الحمر شیئ الا ہذہ الآیۃ الفاذۃ الجامعۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ مسلم کہا گیا یارسول اللہ پس کیا ہی حکم گدہون کا فرمایا نہین اونمین اگر کچہہ مجہپر گدہونکی متعلق مین کچہہ حکم مگر یہہ آیت یکتا جامع سب نیکیون اور بدیون کی پس جو شخص کہ عمل کری مقدار ایک ذرہ کی بہلائی دیکہیگا اوسکو اور جو شخص کہ عمل کری مقدار ایک ذرہ کی برائی دیکہیگا اوسکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر کسیکو گدہا مانگ کر دی گا سوار ہونے کی لیی واسطی جانیکی نیک کام کو ثواب پاویگا اور اگر کناہ کرنیکی لیی سوار ہونی کو دیگا گنہگار ہوگا ۱۲ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتاہ اللہ مالا فلم یؤد زکوتہ مثل لہ مالہ یوم القیمۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیمۃ ثم یاخذ بلہزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک ثم تلا لا یحسبن الذین یبخلون الآیۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کر دیا اللہ نی مال پس نہ ادا کی زکوۃ اوس کی بنایا جاویگا اوسکی لیی مال اوسکا دن قیامت کی سانپ گنجا واسطی اوسکی ہون گی دو نقطی سیاہ آنکہون پر بطور طوق کی ڈالا جاویگا وہ سانپ اوسکی گردن مین دن قیامت کی پہر پکڑیگا دو نو طرفین منہہ اوسکی کی یعنی دو نو باچہیں اوسکی پہر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنجہ تیرا پہر پڑہی یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین جسنے آیت تک روایت کی یہہ

یہہ بخاری نی ف سانپ گنجا یعنی اوسکی سر پر بال نہین ہونیکی یہہ علامت ہی بہت زہریلی ہونی اور درازی عمر اوسکی کی اور آیۃ حضرت نی سند کی یہی پڑہی کہ سنو اللہ تعالی یہی اسیطرح فرماتا ہی ساری آیت یون ہی ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم بل ہو شر لہم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ یعنی اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین ساتہہ دیجنر کی کہ وی دیکو اللہ نی فضل اپنی سی یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہی اون کے لیے بلکہ برا ہی اونکی لیی قریب ہے کہ طوق ڈالی جاوین گی اوسیجز کا کہ بخل کرتی ہین ساتہہ اوسکی دن قیامۃ کی یعنی وہ مال طوق ہو کر پڑی گا گردن مین ؛ ع ؛ وعن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل یکون لہ ابل او بقر او غنم لا یؤدی حقہا الا اتی بہا یوم القیمۃ اعظم ما یکون واسمنہ تطأہ باخفافہا وتنطحہ بقرونہا کلما جازت اخریہا ردت علیہ اولہا حتی یقضی بین الناس متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ نقل کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی شخص کہ ہون واسطی اوسکی اونٹ یا گائین یا بکری نہ دی حق اونکا یعنی زکوۃ مگر کہ لائی جاوین گی وہ دن قیامت کی اوس حالت مین کہ وہ بہت بڑی ہون گی اور بہت موٹی چلین گے اوسکو ساتہہ پانون اپنی کی اور مارینگی اوسکو ساتہہ سینگون اپنی کی جبکہ گذرین گی آخر اون کی پہر لائی جاوین اوسپر پہلی اونکی یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان آدمیون کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وہو عنکم راض رواہ مسلم اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جبکہ آوی تمہاری پاس زکوۃ لینی والا یعنی امام کی طرف سی کہ جسکو ساعی اور عامل کہتی ہین پس چاہیی کہ پہری تمسی اس حالت مین کہ وہ تمسی راضی ہو روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی زکوۃ پوری ادا کرو تا وہ تمسی راضی جاوے ؛ ع ؛ وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتہم قال اللہم صل علی آل فلان فاتاہ ابی بصدقتہ فقال اللہم صل علی آل ابی اوفی متفق علیہ وفی روایۃ اذا اتی الرجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقتہ قال اللہم صل علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لاتی اونکی پاس قوم زکوۃ اپنی فرماتی یا الہی رحمت بہیج فلانی شخص پر پس لایا حضرت کی پاس باپ میرا زکوۃ اپنی پس فرمایا الہی رحمت بہیج ابی اوفی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین جسوقت کہ لاتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس زکوۃ اپنی کہتی یا الہی رحمت بہیج اوسپر ف دعا کرنی کسیکی لیی ساتہہ لفظ صلوۃ کی تنہا درست نہین سوای انبیا کی اور انبیا کی ساتہہ کسی پر صلوۃ بہی تو درست ہی پس حضرت جو زکوۃ لانیوالون پر صلوۃ بہیجتی تہی یہہ خصایص حضرت کی سے ہی اور کو نہین درست ؛ مولانا ؛ وعن ابی ہریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر علی الصدقۃ فقیل منع ابن جمیل وخالد بن الولید والعباس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس فہی علی ومثلہا معہا ثم قال یا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابیہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عمر کو یعنی عامل کر کر زکوۃ لینی پر پس کہا گیا یعنی خبر دی کسینی کہ زکوۃ ندی ابن جمیل نی اور خالد بن ولید صحابی نی اور عباس نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین انکار کیا نعمت خدا کا ابن جمیل نی مگر یہ کہ تہا فقیر پس غنی کیا اوسکو اللہ نی اور رسول اوسکی نی اور خالد پر تحقیق تم ظلم کرتی ہو یعنی اسواسطے کہ نہین ہے اوسپر زکوۃ اسلیی کہ اوسنی تحقیق وقف کر رکہی ہین زرہین اپنی اور سامان لڑائیکا یعنی ہتیار اور جانور اور اور اسباب لڑائی کا

نہ اکی راہ مین یعنی اور تم اوسکو سوداگری مال چاہتی ہو اور عباس پس زکوٰۃ اوسکی مجھپر ہی اور مثل اوسکی ساتھہ اوسکی پھر فرمایا ای عمر کیا نہین جانتا تو کہ چچا آدمی
ہوا مانند باپ کے سکی کی ہی یعنی پس عباس کو بجای باپ میرے ہی کی جان اور تعظیم اونکی کر اور ایذا مت دی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
ابن جمیل پہلی منافق تہا پھر مسلمان ہوا اور محتاج تہا اوسنی حضرت سی التماس دعا کی کی کہ مجھی ثروت ہو وی مین شکر گذاری کرونگا پس حضرت
نے اوسکی لیی دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیی تہا اوسکو شکر کرنا اوسنی کفران نعمت کیا کہ زکوٰۃ کا ہی انکار کیا حضرت نی اوسپر از راہ زجر کی کلام
مذکور فرمایا اور غنی کیا اور اللہ رسول اوسکی نی حضرت نی غنی کرنیکو نسبت اپنی طرف اسلیی کیا کہ حضرت کی دعا سی وہ غنی ہوا تہا اور حضرت عباس
چچا ہی حضرت کی اونکی زکوٰۃ جو حضرت نی اپنی ذمہ فرمائی سبب اسکا یہہ تہا کہ حضرت سنی اون سے دگنی زکوٰۃ لیلی ہی ایک تو اوسی سال کی کہ جسکی
مانگتے ہی اور ایک سال آیندہ کی جیسا کہ فرمایا ومثلہا معہا یعنی اور مانند زکوٰۃ حال کے ساتہہ اوسکی کہ وہ زکوٰۃ سال آیندہ کی ہی ؛ ش ؛ ع ؛

وعن ابی حمید الساعدی قال استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الازد یقال لہ ابن اللتبیۃ علی الصدقۃ فلما
قدم قال ہذا لکم وہذا اہدی لی فخطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فانی استعمل
رجالا منکم علی امور مما ولانی اللہ فیاتی احدکم فیقول ہذا لکم وہذہ ہدیۃ اہدیت لی فہلا جلس فی بیت
ابیہ او بیت امہ فینظر ایہدی لہ ام لا والذی نفسی بیدہ لا یاخذ احد منہ شیئا الا جاء بہ
یوم القیمۃ یحملہ علی رقبتہ ان کان بعیرا لہ رغاء او بقرا لہ خوار او شاۃ تیعر ثم رفع
یدیہ حتی راینا عفرۃ ابطیہ ثم قال اللہم ہل بلغت اللہم ہل بلغت متفق علیہ

اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوٰۃ لینی پر ایک شخص کو قوم ازد مین سی کہ کہا جاتا تہا اوسکو ابن لتبیہ پس جبکہ
آیا ابن لتبیہ یعنی مدینہ مین کہا یعنی مسلمانون سے کہ اسقدر مال واسطی تمہارے ہی یعنی زکوٰۃ اموال کی ہی مستحق اسکی تم ہو اور اسقدر تحفہ بہیجا گیا ہی میرے لیو
پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسپر پہر فرمایا بعد حمد وثنا کی تحقیق مین عامل کرتا ہون کئی شخصون کو تم مین سے
اوپر کامون کی اون کامون مین سی کہ حاکم کیا ہی مجکو اللہ نی پہر آتا ہی ایک اون کا یعنی اوس کام سی پس کہتا ہی یہہ تمہاری لیی ہی اور یہہ
تحفہ دیا گیا ہی مجکو پس کیون نہ بیٹہا اپنی باپ کے گہر مین یا اپنی ماں کی گہر مین پس دیکہتا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی اوسکو یا نہین قسم ہی اوس ذات
کی کہ جان میری ہیچ ہاتہہ قدرت اوسکی کی ہی نہین لیگا کوئی اوسمین سی کچہہ مگر لاویگا اوسکو دن قیامت کی اس حال سی کہ اوٹہائی ہوگا اوسکو اپنی
گردن پر یعنی رسوائی کی لیی اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطی اوسکی آواز یا ہوگا بیل ہوگی واسطی اوسکی آواز یا ہوگی بکری آواز کرتی پہر اوٹہائی حضرت
نے دونو دست مبارک اپنی یہانتک کہ دیکہی ہمنی سفیدی حضرت کی بغلون کی یعنی بہت اونچی اوٹہائی ہاتہہ پہر فرمایا یا الہی تحقیق مینی پہنچا دیا پہنچا
جو تو نی فرمایا تہا الہی تحقیق مینی پہنچا دیا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس دیکہتا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی یعنی یہہ تحفہ کہ بہیجا گیا ہی اوسکو
لیے بسبب عاملی کی ہی اگر عامل نہوتا اور گہر مین بیٹہا رہتا کاہیکو بہیجتی اس سے معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بہیجی کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اوسکی
لیے تحفہ بہیجتا تہا نہ بسبب اس عمل کے تو جائز ہی لینا اوسکا جیسا کہ پیچہ تحفہ اور ضیافت قاضی کی کہا گیا ہی اور کہا ابن ملک نی یعنی نہین جائز عامل
کو یہہ کہ قبول کری تحفہ اسلیی کہ نہین دیتا ہی اوسکو کوئی کچہہ مگر واسطی طمع اسکی کہ چہوڑدی وہ کچہہ زکوٰۃ مین سی اور یہہ جائز نہین ہے ؛ ع ؛

قال الخطابی وفی قولہ ہلا جلس فی بیت امہ او ابیہ فینظر ایہدی الیہ ام لا دلیل علی ان کل امر یتذرع بہ
الی محظور فہو محظور وکل دخیل فی العقود ینظر ہل یکون حکمہ عند الانفراد کحکمہ عند الاقتران

اتم کما ھلکنا فی شرح السنۃ کہا خطابی نی اور بیچ قول اونکی کی کیون نہ بیٹھا بیچ گہر مان اپنی کی یا باپ اپنے کی پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی طرف اوسکی یا نہین دلیل ہے اسپر کہ جو چیز کو وسیلہ کیا جاوی ساتہہ اوس چیز کی طرف ایک کام حرام کی پس وہ وسیلہ بہی حرام ہی اور جو عقد داخل ہو بیچ عقدونکی یعنے مثل بیع اور ہبہ اور نکاح اور مانند انکی کی دیکھا جاوی کہ ایا ہی حکم اوسکا نزدیک جدا ہونیکی مانند حکم اوسکی کی وقت نزدیک ہونیکی یا نہین یعنی پس پہلے بات صحیح ہی اور دوسرے نہین صحیح اسیطرح ہی شرح السنۃ مین **ف** پس وہ وسیلہ بہی حرام ہی داخل ہی اسمین قرض کہ حاصل کرمی نفع کو اور گہر کردیگا کہ رہی اوسمین گروی یعنی دالا بغیر کرایہ کی اور جانور گروی کیا گیا کہ سوار ہوا جاوے اور فائدہ اوٹہاوی اوس سے بغیر عوض کی اور مثال دوسری قاعدی کی یہہ ہی کہ بیچی کسیکی ساتہہ ایک چیز دس روپیہ کی سو روپی کو تاکہ قرض دی اوسکو بہی بیچنی والا اوسکو ہزار روپی مثلا اور اوس قرض کا نفع اوس چیز کی ثمن مین سمجہہ لی پس یہہ نہین درست اسلیی کہ اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ کا ہیکو لیتا اوس قرض کی لاچ سی لی ہی گویا سود قرض کا اوس چیز کی مول مین ادا کیا اور جہان دو عقدین ایسی ہون کہ اگر ایک کو دوسری سی جدا کرین تو بہی روا رکہی تو وہ درست ہی مثلا اسی صورۃ مذکورہ مین دس روپیہ کے چیز دس ہی روپیہ کو بیچنا اور یہہ دونو قاعدی جو خطابی نی حدیث سی نکالی پس پہلا قاعدہ تو موافق ہی مذہب ہمارے کی ہی اور مذہب شافعی کی اور اسلیی کہ قواعد مقررہ سی ہی کہ وسائل حکم مقاصد کا رکہتی ہین پس وسیلہ طاعت کا ہی طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیۃ اور دوسری قاعدہ موافق مذہب مالک و احمد کی ہی کہ منع کرتی ہین حیلونکو کہ جنکی سبب سے ربا وغیرہ سی نکلتی ہین اور ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہما مباح رکہتی ہین پس نہین وہ قائل اس قاعدہ کی اور اسسے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ یہہ مسئلہ کہ بطور مثال کی ذکر کیا امام ابو حنیفہ کی نزدیک درست ہی بلکہ یہہ اون کی نزدیک بہی نہین درست بسبب اور قاعدہ کی اور اور بعضی حیلی اون کی نزدیک درست ہین اس لیی کہا کہ وہ قائل اس قاعدہ کی نہین بنع ۔ مولانا **وعن** عدی بن عمیرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعملناہ منکم علی عمل فکتمنا مخیطا فما فوقہ کان غلولا یاتی بہ یوم القیمۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عدی بن عمیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو عامل کریہم تم مین سی کسی کام پر پہر چہپاوی ہمسی مقدار سوئی کی اور زیادہ اوس سی چٹاپی مین یا بڑائی مین ہوگا یہہ چہپانا خیانت لاویگا اوسکو دن قیامت کے یعنے از راہ فضیحتی کی روایت کی یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ والذین یکنزون الذھب والفضۃ کبر ذلک علی المسلمین فقال عمر انا افرج عنکم فانطلق فقال یا نبی اللہ انہ کبر علی اصحابک ھذہ الآیۃ فقال ان اللہ لم یفرض الزکوۃ الا لیطیب ما بقی من اموالکم وانما فرض المواریث وذکر کلمۃ لیکون لمن بعدکم فقال فکبر عمر ثم قال لہ الا اخبرک بخیر ما یکنز المرء المرأۃ الصالحۃ اذا نظر الیہا سرتہ واذا امرھا اطاعتہ واذا غاب عنہا حفظتہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جب اوتری یہہ آیت اور جو لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور روپا بہاری ہوئی یہہ آیت مسلمانون پر پس کہا عمر نی کہولدونگا مین اس فکر کو پس گئی عمر اور کہا ای نبی اللہ کی تحقیق بہاری ہوئی تمہارے یارون پر یہہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی نہین فرض کی زکوۃ مگر اس لیی کہ پاک کری اوسچیز کو کہ باقی رہا ہی مال تمہاری سی اور سوا اسکی نہین کہ مقرر کی ہی میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تاکہ ہو میراث واسطی اوس شخص کے کہ پیچہی تمہاری ہی پس کہا ابن عباس نی اللہ اکبر کہا عمر نی یعنی بسبب خوشی کی کہ دفع ہوئی اس مشکل کی سی حاصل ہوئے پہر فرمایا حضرت نی واسطے عمر کے کیا خبر دونین تجکو ساتہہ بہتر ان اوسچیز کی کہ جمع کرے آدمی وہ یہہ ہے عورت نیکبخت جبکہ دیکہی طرف اوسکے خوش کری اوسکو اور جب حکم کری اوسکو فرمان بردار کری اوسکی اور جب غایب ہو اوس سی محافظت کری اوسکی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** سا کہا آیت یون ہے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم یعنے جو لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتی راہ خدا مین پس خبر دی اونکو عذاب دردناک کی یعنی اونکو اگ دوزخ کی مین گرم کرکر داغینگے

اون سی پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین اونکی پس جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ پر گران ہوئی اس لیی کہ وہ ظاہر آیت سی یہہ سمجھی کہ مطلق جمع کرنا مال کا منع ہے پہر حضرت عمر رضہ نی عرض کیا حضرت سی جو کہ مذکور ہوا حضرت نی فرمایا کہ اللہ تعالی نی زکوۃ تو اسلیی فرض کی ہی کہ ابقی مال پاک ہو جاوے پس جب زکوۃ ادا کیے تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھہ مضائقہ نہین پس آیت مذکورہ مین جو وعید آیا ہی مال کی جمع کرنی پر تو وہ اسی صورۃ مین ہی کہ زکوۃ ندی اور اگر زکوۃ دیکر جمع کری تو داخل اس وعید مین نہین اور ذکر کیا کلمہ یہہ قول ابن عباس راوی کا ہی کہ حضرت نی بعد قول وانما فرض المواریث کی ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجھی یاد نرہا یا مجھی اسیقدر رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالی نی میراث اسلیی فرض کی ہی کہ ہو میراث طیب تمہاری پچھلون کی لیی کہ وارث ہین یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا کہ تو نہ فرض کرتا اللہ تعالی زکوۃ اور نہ میراث پہر جبکہ بیان کیا حضرت نی صحابہ سی کہ جمع کرنا مال کا منع نہین ہی جبتک کہ زکوۃ ادا کرتی رہین اور دیکھا خوش ہونا صحابہ کا بسبب اسکے رغبت دلائی اونکو طرف اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی مال سی کہ وہ عورۃ ہی نیکبخت و خوب صورت اسلیی کہ سونا روپا نہین نفع دیتا تجکو مگر بعد جانکی تیری پاس سی بخلاف بیوی کی کہ وہ جبتک سانہہ تیری ہی رفیق تیری ہی دیکھتا ہی تو خوش کرتی ہی تجکو اور حاجت روا تیری ہوتی ہی اوس سی اور اطاعت تیری کرتی ہی اور غائبانہ نگہبانی تیری مال و اولاد کی کرتی ہی اور اولاد اوس سے پیدا ہوتی ہی کہ قوۃ بازو ہوتی ہی حیات مین اور جانشین ہوتی ہی بعد مرنیکی اور اور بہت کام آتی ہی اور روایت مرفوع مین آیا ہی کہ جسنی نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا ۱۲ ع ۵ ش **وعن** جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیاتیکم رکیب مبغضون فاذا جاءوکم فرحبوا بہم وخلوا بینہم وبین ما یبتغون فان عدلوا فلانفسہم وان ظلموا فعلیہم وارضوہم فان تمام زکوتکم رضاہم ولیدعوا لکم رواہ ابوداود

اور روایت ہے جابر بن عتیک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا تمہارے پاس جہوٹا سا قافلہ یعنی عامل آویگا زکوۃ لینی کو کہ دشمن کہی گئی ہین یعنے بحکم طبیعت کے لوگ اونکو دشمن رکھتے ہین اس لیی کہ مال لینی کو آتی ہین پس جسوقت آوی تمہارے پاس پس کہو اونکو مرحبا یعنی خوشوقت آئی تم اور خالی کرو درمیان اون کی اور درمیان اوس چیز کی کہ طلب کرین یعنی مال زکوۃ کا اون کی روبرو حاضر کرو کوئی چیز حائل اور مانع درمیان مین نرکہو پس اگر زکوۃ لینی مین عدل کرین گی پس اپنی لیی کرین گے یعنی ثواب عدل کا پاوین گی اور اگر ظلم کرین گی پس وبال اون پر ہی اور راضی کرو زکوۃ لینی والونکو اس لیے کہ پوری زکوۃ تمہاری رضا اون کی ہی اور چاہیی کہ دعا کرین عامل تمہارے لیی روایت کی یہہ ابوداود و دنی **ف** اگر ظلم کرین کی مراد یہہ ہے کہ اگرچہ ظالم جانو اونکو بسبب اعتقاد اور گمان اپنی کی یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہہ مبالغہ فرمایا والا اگر حقیقۃً ظلم کرین رہنی کرنا ظالم کا کیونکر ہو سکتا ہی اور راضی کرو یعنی خوب کوشش کرو اون کی رہنی کرنی مین حتی الامکان کرو اونکو زکوۃ واجب بغیر دہیل اور خیانت کی اگرچہ اصل واجب زکوۃ ساتہہ ادای مال کی ادا ہو جاتی ہی ولیکن رہنی کرنا کمال اوسکا ہی اور مستحب ہے زکوۃ لینی والی کو کہ دعا کرہی زکوۃ دینی والی کی لیی ۱۲ ع

وعن جریر بن عبد اللہ قال جاء ناس یعنی من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ناسا من المصدقین یاتونا فیظلمونا فقال ارضوا مصدقیکم قالوا یا رسول اللہ وان ظلمونا قال ارضوا مصدقیکم وان ظلموتم رواہ ابوداود و د

اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا آئی کتنی آدمی یعنی گنوار اون مین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ تحقیق کتنی لوگ زکوۃ لینی والون مین سی آتی ہین ہمارے پاس پہر ظلم کرتی ہین ہمپر فرمایا راضی کرو زکوۃ لینی والون کو عرض کیا اونہون نی یا رسول اللہ اگرچہ ظلم کرین ہمپر فرمایا راضی کرو اپنی زکوۃ لینی والونکو اگرچہ ظلم کیی جاؤ تم روایت کی یہہ ابوداود دنی **ف** یعنے راضی کرو اونکو اگرچہ تمہاری اعتقاد مین ظلم ہو بسبب محبت مال کی ۱۲ ع

وعن بشیر بن الخصاصیۃ قال قلنا

ان اهل الصدقة يعتدون علينا افنؤدي اليهم ما يعتدون قال لا رواه ابو داود اور روایت ہی بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا کہا مینی یعنی پیغمبر خدا کہ تحقیق زکوۃ والی زیادتی کرتی ہین ہم پر یعنے مقدار واجب سے زیادہ لیتی ہین کیا چھپاوین ہم اپنی مالون مین سی اوسقدر کہ زیادتی کرتی ہین فرمایا کہ نہین روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** حضرت نی چھپانی کی اجازت اس لیی دی کہ شاید وہ بسبب اپنے گمان کی زیادتی جانتی ہی اور واقع مین ایسا نہ تہا ؛ مولانا **وعن** رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العامل على الصدقة بالحق كالغازي في سبيل الله حتى يرجع الى بيته رواه ابو داود والترمذي ؛ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوۃ کی لیینی پر ساتہہ حق کی مانند غازی کی ہی راہ خدا مین یہانتک کہ پہر آوی طرف گہر اپنی کی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی **ف** ساتہہ حق کی یعنی عامل ہوتا ہی واسطی طلب ثواب کے اور از راہ صدق و اخلاص کے اوسکو ثواب غازی کا سا ہوتا ہی ؛ ع ؛ **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتهم الا في دورهم رواه ابو داود ؛ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنی نقل کی اپنے دادا سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہینچو امگانا موا شی کو زکوۃ لیینی کی لیی اور نہ دور جا کر موا شی والا اور نہ لیجاوی زکوۃ موا شی کی مگر بیچ مکانون اونکی کی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** مراد جلب سے یہہ ہی کہ عامل زکوۃ دینی والون کی مکانون سی دور اوتری اور وان موا شی مگابیچی زکوۃ لیینی کی لیی اور جنب یہہ ہی کہ موا شی والا اپنی مکان سے دور جاوی اور عامل تکلیف اوتہاکر وان جاوی ان دونو باتون سی منع فرمایا اسلیی کہ پہلی بات مین رنج زکوۃ دینی والی کو ہوتا ہی اور دوسری مین زکوۃ لیینی والی کو آگی اسکی جملہ تاکید اسکی ہے حاصل یہہ کہ نہ زکوۃ دینی والا دور چلا جاوی اور نہ زکوۃ لیینی والا دور اوتری بلکہ قریب زکوۃ دینی والون کی اوتری اور اونکی گہرون مین جاکر نوبت بنوبت زکوۃ لی لیا کری ؛ ع ؛ **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استفاد مالا فلا زكوة فيه حتى يحول عليه الحول رواه الترمذي وذكر جماعة انهم وقفوه على ابن عمر ؛ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی حاصل کری مال پس نہین زکوۃ ہی اوس مال مین یہانتک کہ گذری اوسپر برس روایت کی یہہ ترمذی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ تحقیق اونہون نی موقوف کیا ہی اس حدیث کو ابن عمر پر **ف** یعنی قول ہی ابن عمر کا اور کہا ہی ملک نے کہ معنی اس حدیث کی یہہ ہین کہ کسی پر زکوۃ بسبب مال کی دینی فرض ہو اور درمیان برس کی پہہ اور مال اوسکو ہاتہہ لگی اوسی جنس کا تو جب تک اوسپر برس نگذری زکوۃ اوسپر واجب نہین یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور امام اعظم کی نزدیک برس گذرنا اصل مال پر چاہیی اسپر برس گذری یا نہ گذری مثلا ایک کے پاس اسی بکریان نہین گذری اون پر چھہ مہینی پہر ہاتہہ لگین اوسکو اکتالیس بکریان اوسول کو یا ارث مین یا اور طرح تو نہین واجب اوسپر اکتالیس بکریون کی زکوۃ نزدیک شافعی اور احمد کی یہانتک کہ تمام ہو اون پر برس خرید کی وقت سی یا ارث کی وقت سی اور ابو حنیفہ اور مالک کی نزدیک ہوگا مال مستفاد یعنی جو کہ بیچی ہاتہہ لگا تابع اصل مال کی پس جب تمام ہوگا سال اسی پر تو واجب ہونگی دو بکریان یعنی سب مین اسلیی کہ نصاب بکریونکی چالیس ہین کہ چالیس بکریون مین ایک بکری دینی آتی ہی ایک سو بیس تک اور جب ایکسو اکیس ہوتی ہین تو دو بکریان دینی آتی ہین سو صورۃ مذکورہ مین ایکسو اکیس ہوئین دو بکریان اوسین دینگی پس حنفی حدیث کی معنی یہہ لیتی ہین کہ جو کوئی پاوی اور حاصل کری مال ابتدا تو اوسپر زکوۃ نہین جبتک کہ برس نہ پورا ہو پس اسی مال مستفاد مراد نہین ہے ؛ ع ؛ **وعن** علي ان العباس سال رسول الله صلى الله عليه وسلم في تعجيل صدقته قبل ان تحل فرخص له في ذلك رواه ابو داود والترمذي وابن ماجة والدارمي ؛ اور روایت علے رضی سی یہہ کہ حضرت عباس نے پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پیچ شتابی ادا کرنی زکوۃ اپنی کی پہلی تمام ہونی برس کی پس اجازت دی

انکو اسمین روایت کی بیہہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور دارمی نی **ف** ہماری نزدیک اور اور اکثر امامونکی نزدیک پہلی گذرنی برس کی زکوۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مالک ہو مقدار انصاب کا ۱۲ ع ❊ **وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس فقال الا من ولی یتیما لہ مال فلیتجر فیہ ولا یترکہ حتی تاکلہ الصدقۃ** رواہ ابو داؤد والترمذی وقال فی اسنادہ مقال **لان المثنی بن الصباح ضعیف** اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبد اللہ سی کہ کہا اوسنی بیہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا لوگونکو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کی لیی مال ہو یعنی بقدر نصاب کے پس چاہیی کہ سوداگری کری اوس مال کی اور نہ چھوڑی اوسکو بی تجارت یہانتک کہ کہا جاوے اوسکو صدقہ دینا یعنی زکوۃ دیتی دیتی مال تمام ہو جاوے روایت کی بیہہ ابو داؤد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی پیچ اسناد اسکیکی گفتگو ہی اسلیی کہ مثنی ابن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہی **ف** لڑکیکی مال مین فرض ہونا زکوۃ کا مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا ہی اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کی لڑکیکی مال مین یتیم ہو یا غیر یتیم زکوۃ فرض نہین اسلیی کہ ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ اوٹھایا گیا ہی قلم تکلیف کا تین شخصونسی ایک سونیوالیسی یہانتک کہ جاگی اور دوسرا لڑکیسی یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے دیوانہ سی یہانتک کہ ہوشیار ہو روایت کی بیہہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور حاکم نی اور حاکم نی اسحدیث کی تصحیح بی کی ہی ۱۲ ع ❊

الفصل الثالث فصل تیسرے **عن ابی ہریرۃ قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر بعدہ وکفر من کفر من العرب قال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابو بکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا قال عمر فواللہ ما ہو الا رایت ان اللہ قد شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق** متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیفہ ہوئی ابو بکر بعد اوسکی اور کافر ہوئی وہ لوگ کہ کافر ہوئی عرب سے کہا عمر بن الخطاب نے ابی بکر کو یعنی جبکہ اونہون نی ارادہ لڑنیکا کیا کسطرح لڑتی ہو تم لوگونسی یعنی اہل ایمان سی اور حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ امر کیا گیا ہون مین یہہ کہ لڑون لوگونسی یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ یعنی اسلام لاوین پھر جسنی کہا لا الہ الا اللہ بچایا مجسی مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھہ حق اسلام کی اور حساب اوسکا اللہ پر ہے پس کہا ابو بکر صدیق نی قسم ہے اللہ کی البتہ لڑونگا اوس شخص سے کہ فرق کری درمیان نماز و زکوۃ کی اسلیی کہ تحقیق زکوۃ حق مال کا ہی سیسے بسیسے نماز حق نفس کا ہی قسم ہی اللہ کی اگر نہ دینگی مجکو بچہ بکری کا کہ بی ادا کرتی اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو لڑونگا مین اوسنی نہ دینی اوسکی پر کہا عمر نی پس قسم ہے اللہ کی نہ تہا امر کرچہ مگر کہ جانا مینی یہہ کہ اللہ نے کہول دیا دل ابی بکر کا یعنی ساتہہ الہام کی واسطے لڑنیکی پس جانا مینی بی یعنی لڑنا حق ہی ایسا کے بیہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کافر ہوئی وہ لوگ کہ کافر ہوئی یعنی غطفان اور بنی سلیم وغیرہمنی زکوۃ ندی حضرت ابو بکر نی اونکو کافر کہا یا تو اسلیی کہ اونہون نے انکار کیا وجوب زکوۃ کا پس مراد کفر سی کفر حقیقی ہوگا اسلیی کہ وجوب زکوۃ کا قطعی ہے پس انکار اوسکا کفر ہی یا اسلیی کافر کہا کہ اونہون نے انکار کیا زکوۃ کی دینی کا پس اطلاق کفر کا بطریق تغلیظ و تشدید کی ہوگا پس حضرت ابو بکر نی اوسنی ارادہ لڑنیکا کیا حضرت عمر نی اول ظاہر حال اونکا دیکہکر اونکی کفر مین تامل کیا اور اعتراض کیا حضرت ابو بکر پر اور آخر کو جب حقیقت حال کے معلوم ہوئی موافق ہوئی ساتہہ ابی بکر کی اور اقرار کیا کہ حق یہی ہے جو ابو بکر فرماتی ہین اور جسنی کہا لا الہ الا اللہ مراد اوسسے کلمہ توحید ہی کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اسلیی کہ اجماع ہی اسپر کہ نزا لا الہ الا اللہ کہنا معتبر نہین اسلام مین اور ساتہہ حق اسلام کی یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کسیکا کسی پر کچہہ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ مین قتل کرنیکی اور حساب اسکا

اسمہ یہی یعنی جو کوئی نہ اقرار الا اللہ کہی اور ظاہر کری اسلام کو ہم اوسکی لیئی حکم اسلام کا کرینگی اور زنا اوس سے ترک کرینگی اور تفتیش نہین کرینگی باطن اوسکے کہ آیا مخلص ہے یا نہین جا
بعلم سکیگا سو ذکر ینگی علم الہی پر وہ آپ سمجھ لیگا اگر اوسنی دلسی کلمہ نہ کہا ہوگا مانند منافقون کی اور فرق کری درمیان نماز اور زکوۃ کی کہ وجوب نماز کا
قائل ہوا اور وجوب زکوۃ کا منکر ہو یا نماز پڑہی اور زکوۃ نہ دی اور عناق کہتی ہین بکری بچہ کو کہ برس دن سے کم کا ہو یہہ کہا ازراہ مبالغہ کی بیچ طلب کرنی حق اوسکے صفت اسکی نہین مراد ہیلی کہ بکر بکا بچہ زکوۃ مین نہین دیا جاتا اور نہ بچون مین زکوۃ ہی ادنی درجہ یہہ ہے کہ مسنہ یعنی برس برس دنکی ہون اور اگر بچی
دنکی ماتہہ ہونگی تو اونمین زکوۃ دینی آویگی مگر دنیا بہر حال مسنہ ہی کا چاہی ایسا ہی حال گائین اور اونٹونکا ہی کہ مسنہ چاہی اور گابن مین مسنہ
دو برس کا ہونا ہی اور اونٹ مین پانچ برس کا اور اونٹونکا مین ندینی اوسکی پر یا تو بسبب کفر اور مرتد ہو جانی اونکیکی اگر منکر ہون وجوب زکوۃ کی یا اوسکی
محافظت شعار اسلام کی اور سد باب فتنہ کی اگر زدی ہو بغیر انکار کی اور اور روایتون مین آیا ہی کہ اور صحابہ نی حتی کہ حضرت علی رضی نی بہی منع کیا حضرت
ابو بکر رضہ کو اور کہا کہ اول عہد خلافت کا ہی اور مخالف بہت ہین مبادا فتور اسلام مین پڑی توقف کرنا چاہیی حضرت ابو بکر رضی نی کہا کہ اگر سب لوگ
ایکطرف ہون اور مین تنہا ایکطرف ہون تو بہی نرونگا یہہ کمال شجاعت حضرت ابو بکر رضہ کی ہی ع ح ؛ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَکُوْنُ کَنْزُ اَحَدِکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ یَفِرُّ مِنْہُ صَاحِبُہٗ وَھُوَ یَطْلُبُہٗ حَتّٰی یُلْقِمَہٗ اِصْبَعَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگا گنج ایک تمہارے کا دن قیامت کے سانپ گنجا بہاگیگا اوس سے مالک اوسکا اور وہ ڈہونڈہتا ہوگا
اوسکو یہانتک کہ لقمہ کریگا اونگلیون اوسکیکو روایت کی یہہ احمد نی **ف** گنج سی مراد وہ مال ہے کہ جمع کر رکہا اور زکوۃ نہ ادا کی اور اسیکی حکم مین ہین
سب حرام مال اور اخیر کی عبارت کی مضمون مین دو احتمال ہین ایک تو یہہ کہ لیگا سانپ اونگلیان مالک مال کی اسلیی کہ ماتہہ سی مال کما کر جمع کرتا
اور زکوۃ نہ دی اس صورت مین لفظ اصابعہ بدل ہوگا ضمیر سی اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ مالک کا بطور لقمہ کی سانپ کے مونہہ مین اونگلیان اپنی دیدیگا
جیسے عادت ہی کہ وقت خوف کی سانپ وغیرہ سی اونگلیان اوسکی مونہہ مین دیدیتی ہین لیکن دوسرے معنون مین کلام ہی ؛ ع ؛ **وعن**
ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل لا یؤدی زکوۃ مالہ الا جعل اللہ یوم القیمۃ فی عنقہ شجاعا ثم قرا علینا مصداقہ من کتابہ
ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاہم اللہ من فضلہ الایۃ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی شخص کہ نہ ادا کری زکوۃ مال اپنی کی مگر گرویگا اللہ یعنی لگا دیگا
دن قیامت کی بیچ گردن اوسکیکی ایک سانپ پہر پڑہی ہمپہ مطابق اسکی کتاب اللہ مین سے یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخیلی کرتی ہین
ساتہہ اوسکی کہ دی اونکو اللہ نی فضل اپنی سی آخر آیت تک روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** پہلی فصل مین تمام آیت لکہی
لکہے **وعن** عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما خالطت الزکوۃ مالا قط الا اہلکتہ رواہ الشافعی
والبخاری فی تاریخہ والحمیدی وزاد قال یکون قد وجب علیک صدقۃ فلا تخرجہا فیہلک الحرام الحلال وقد اخرج
بہ من یری تعلق الزکوۃ بالعین ہکذا فی المنتقی وروی البیہقی فی شعب الایمان عن احمد بن حنبل باسنادہ الی عائشۃ
وقال احمد فی خالطت تفسیرہ ان الرجل یخرج الزکوۃ وہو موسر وہو یعنی وانما ہی
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتی تہی نہین ملی زکوۃ کسی مال مین کبہی مگر ہلاک کر دیتی ہی اوسکو روایت کی یہہ شافعی نی اور بخاری نی بیچ تاریخ اپنی کی اور حمیدی نی اور
کہا حمیدی نی مینی مراد اس حدیث کی فضل کی کہ بخاری نی کہا کہ واجب ہوتی ہی تجہپر زکوۃ پس نہین نکالتا تو اوسکو یعنی پس زکوۃ ملی رہی اوس مال مین
پس ہلاک کرتا ہی حرام حلال کو اور تحقیق دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی یعنی بموجب تفسیر مذکور کی اوس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہی متعلق ہونا زکوۃ کا

ساتھہ عین کی نہ ذمہ پر اسطرح متعلق ہین ہے اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین احمد بن حنبل سے ساتھہ سناد اپنی کی حضرت عائشہ تک اور کہا احمد نی بیچ لفظ خالطت کی کہ تفسیر اوسکی یعنی معنی اوسکی یا تاویل اوسکی یہہ ہے کہ ایک شخص لیتا ہی زکوۃ اور ہی وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکی نہین کہ زکوۃ فقیر سے لیکر ہی **ف** ہلاک کر دیتی ہی یعنی وہ مال ضائع ہو جاتا ہی یا نقصان آجاتا ہی اوسمین یا برکت جاتی رہتی ہی یا لائق نفع اوٹھانی کی نہین رہتا اسلیے کہ حرام قابل نفع کی نہین شرعًا اور متعلق ہونا زکوۃ کا ساتھہ عین کی یعنی امام شافعی اور امام کہتی ہین کہ تعلق زکوۃ کا ساتھہ عین مال کی ہی ذمہ پر نہین یعنی جس مال کی زکوۃ دی تو اوسی مال مین سے دی قیمت اوسکی دینی جائز نہین پس یہہ بات اونہون نی لفظ خالطت سے نکالی ہی اور امام اعظم رح کی نزدیک زکوۃ ذمہ پر ہی متعلق اوسکا ساتھہ عین مال کی نہین اور یا غنی یہہ تمسک راوی ہی کہ لفظ موسر کا کہا یا غنی کا اور جانا چاہیے کہ معنی حدیث کی دو بیان ہوئی ایک تو یہہ کہ زکوۃ مال کی نہ دی اور زکوۃ مال مین ملی رہی اور دوسرے یہہ کہ غنی یعنی مالک نصاب کا ہو کر زکوۃ لی تو دونون صورتون مین مال زکوۃ ہلاک کر دیتا ہی اور مال کو اور استدلال مذکور مبنی پہلی ہی معنون پر ہی بترح یہ مسئلہ مذکورہ مین جو اختلاف کیا ہی علمائی دلیلین جنہینوکی ملا علی قاری نی اور حضرت شیخ رحمہا اللہ نی خوب خوب لکھی ہین بخوف درازگی کی اس کتاب مین نہین لکھین جو چاہی اونکی شرح مین دیکھہ لی

باب ما یجب فیہ الزکوۃ

باب ہے بیچ بیان اوسچیز کی کہ واجب ہوتی ہی اوسمین زکوۃ **ف** اتفاق رکھتی ہین سب امام اوپر واجب ہونے زکوۃ کی چارپایون مین یعنی اونٹ اور گائین اور بکری اور دنبہ اور بھینس اور بھینس مین خواہ نر ہون خواہ مادہ اور سوا اونکی اور جانورون مین زکوۃ نہین لیکن گھوڑی مین امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہے آگی تحقیق اسکی آوینگی اور اتفاق رکھتی ہین اوپر واجب ہونے زکوۃ کی سونی چاندی مین اور اوسچیز مین کہ تجارت کی لیے ہو اور اختلاف کیا ہی بیچ ساگون کے اور ترکاریونکی اور میوون کی کہ برس دن تک زمین اور امانو کی نزدیک واجب نہین زکوۃ انمین اور کھیتی اور کشمش مین واجب ہے جبکہ پہونچین پانچ وسق کو اوس سے کم مین نہین ہے اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک عشر یعنی دسوان حصہ واجب ہے ہر چیز مین کہ زمین سے پیدا ہوتی ہے کم ہو یا بہت مگر بانس اور لکڑی اور گھاس مین نہین ہے دلیل امام صاحب کے یہہ حدیث حضرت کی ہی ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر یعنی جو چیز نکالی زمین اوسمین دسوان حصہ ہے اور معنی وسق کی بیچ فائدہ حدیث آئندہ کی لکھی ہین اور زمین کے پیدا ہوئی چیزون مین جو عشر ہی اونمین سال گذرنیکی قید نہین جب پیدا ہوگا دینا اوسکا اور اوراموال مین زکوۃ جب واجب ہوگی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بھر گذر جاوے بترح

الفصل الاول

فصل پہلے **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیچ کم پانچ وسق کی کھجور مین سے زکوۃ اور نہین ہے پانچ اوقیہ سی کم مین بیچ چاندی کی زکوۃ اور نہین بیچ کم کی پانچ راس اونٹونسی زکوۃ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وسق سات سو صاع کا ہوتا ہی اور صاع آٹھہ رطل کا اور رطل آدہ سیر کا ہوتا ہی موافق حساب اہل کی پانچ وسق اس حساب سے تیس من کی ہوئی پس تیس من کھجور اونمین دسوان حصہ ہے یعنی تین من دینا واجب ہوتا ہی اور اوس سے کم اگر کھجور بیچ پیدا ہون اونمین سوان حصہ بموجب اسحدیث کی نہین واجب اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین کا اور نزدیک امام اعظم کی اندازہ کچھہ مقرر نہین جتنا پیدا ہوا وسکا دسوان حصہ دے مثلا دس سیر ہو تو ایک سیر دے اور اگر دس پیسی بھر ہو تو ایک پیسی بھر دے اور یہی حکم ہی اور میوونکا اور غلونکا یعنی گیہون اور جو اور چنے اور عدس کا اور سب نباتات کا امام اعظم نی تاویل حدیث مین یہ کی ہی کہ مراد اوس سے زکوۃ تجارت سے ہے یعنی کہ لوگ خرید و فروخت کرتی تھی سات سو مثقال کے اور مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہی پس پانچ وسق کی قیمت سو درہم ہوئی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے پس نصاب زکوۃ کا چاندی مین سے دو سو درہم ہوئی اور اس سے کم ہو تو زکوۃ نہین اور جب اسقدر پانچ دو سو درہم دینی آتی ہین اور سوا اوسکے درہم کی اگر چاندی ہو بغیر سکہ کی قسم زیور وغیرہ سی یا روپی کسی سکہ کی ہون تو اسپر قیاس کر کے زکوۃ دی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ درہم

تین ماشہ اور ایک قیراط ہو پانچوان حصہ رہیگا ہوتا ہی پس دوسو درہم مین چاندی چھ سو تیس ماشہ ہوتی ہی اور اسپر زکوۃ کی پانچ درہم مین اور پانچ درہم مین چاندی ہی پندرہ ماشہ چھ قیراط پس اگر روپی مین بارہ ماشے کی جیسی کلدار سیدھی کل کی اور دہلی اور پتلی دار تو چھ سو تیس ماشے کی ساڑھے باون روپی ہوئی اسپر زکوۃ کا ہوا ایک روپیا بارہ ماشے کا اور پانچ آنی اور اگر روپی مین ساڑھے گیارہ ماشے کی گیارہ ماشے کی مثلاً لکھنو وغیرہ کی تو چون روپے بارہ آنے چھ پائی اور چھ خمس خمس پائی کے ہوئی اسپر ایک روپیا ہی ساڑھے گیارہ ماشے کا اور پانچ آنی دس پائی اور بائیس خمس پائی کے زکوۃ ہوئی حسب تفصیل ذیل

شمار درہم	تعین زکوۃ	وزن چاندی	تعین زکوۃ	سکہ ماشہ کا	زکوۃ	سکہ	زکوۃ
۱۰ درم	۵ درم	۶۳۰	۱۵	۱۲	۱	۱۱	۱

یہہ حساب نصاب کے سمجھنی کی لیے لکھا گیا اور اگر روپی زیادہ ہون نصاب سے تو سیدھا حساب یہہ ہے کہ ڈھائی روپی سینکڑی کی حساب سے زکوۃ دی اور نصاب سونیکی یہان نہین ذکر ہوئی نصاب اسکی بیان کی حساب سے ساڑھے سات تولہ بہر ہوتی ہین پس سونا جب اتنا ہو تو چالیسوان حصہ زکوۃ مین دے اور اس سے کم ہو تو زکوۃ نہین ہے آتی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہون تو زکوۃ دینی آویگی مثلاً اگر ایک کی پاس چالیس روپی بہر چاندی کا زیور ہو اور سو اشرفی روپی کا سونیکا تو وہ صاحب نصاب ہے زکوۃ دینی آویگی اسیطرح اگر سو اشرفی روپی کا اسباب ہو تجارت کا اور سو اشرفی نقد ہون نقد تو ہی صاحب نصاب ہے اور سونا چاندی کسیطرح کا ہو خواہ زیور ہو خواہ پتری خواہ ظروف ہر قسم مین زکوۃ واجب ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ گوٹی کناری اور کمخواب وغیرہ مین جو چاندی ہوتی ہی اوسکا بھی اندازہ کرواکر زکوۃ دی اگر حد نصاب کو پہنچی اور موتی مونگا اور یاقوت وغیرہ جواہرات پر زکوۃ نہین اگرچہ لاکھون روپی کا ہو اگر ان نیت تجارت کی ہو تو ہی مولانا ودر مختار وغیرہ **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس علی المسلم صدقة فی عبده ولا فی فرسه وفی روایة قال لیس فی عبده صدقة الا صدقة الفطر متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسلمان پر زکوۃ فرض بیچ غلام اوسکی اور نہ بیچ گھوڑی اوسکی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نہین ہے بیچ غلام اوسکی زکوۃ مگر صدقہ عید الفطر کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو گھوڑا اور غلام تجارت کی لیے ہون اونمین زکوۃ نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین وغیرہم کا لیکن امام ابو حنیفہ کی نزدیک جو گھوڑی اور گھوڑا بان ملی ہوئی اکثر سال جنگل مین چرتی ہون اونمین ہی زکوۃ ہی کہ قیمت کی ایک دینار دی یا قیمت اوسکی مشخص کرکر دوسو درہمون مین سے پانچ درہم کے اور فتاوی قاضی خان اور در مختار اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے کہ اونمین ہی زکوۃ نہین **وعن** انس ان ابا بکر کتب له هذا الکتاب لما وجهه الی البحرین بسم الله الرحمن الرحیم هذه فریضة الصدقة التی فرض رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المسلمین والتی امر الله بها رسوله صلی الله علیه وسلم فمن سئلها من المسلمین علی وجهها فلیعطها ومن سئل فوقها فلا یعط فی اربع وعشرین من الابل فما دونها من الغنم من کل خمس شاة فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس وثلثین ففیها بنت مخاض انثی فاذا بلغت ستا وثلثین الی خمس واربعین ففیها بنت لبون انثی واذا بلغت ستا واربعین الی ستین ففیها حقة طروقة الجمل فاذا بلغت واحدة وستین الی خمس وسبعین ففیها جذعة فاذا بلغت ستا وسبعین الی تسعین ففیها بنتا لبون اور روایت ہی انس سے یہہ کہ ابو بکر رضی لکھا اوسکیلیے یہہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا اونکو طرف بحرین کی نام ایک موضع کا ہی قریب بصرہ کی شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ کے کہ رحمن ہے اور رحیم ہی یہہ ہے بیان صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون پر جسکی ساتھہ حکم اللہ تعالی کی اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ نے ساتھہ اوسکی رسول اپنی کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے صدقہ کو مسلمانون مین سے اوپر طور اوسکی پس دے اوسکو اور جو سوال کیا جاوی زیادہ اوس سے پس نہ دی واجب بیچ چوبیس

اونٹنی اور جو کم ہی چوبیس سے بکری ہی اسطرح کہ ہر پانچ مین ایک بکری پس جب پچیس کو تین مرتبہ تمکہ پس اونمین ایک بنتی برس اونٹنی کی ادا ہو پس جسوقت پہنچین چھتیس کو پینتالیس تک پس اونمین ہی بنتی دو برسکی ادا ہو اور جسوقت کہ پہنچین چھیالیس کو ساٹھ تک پس اونمین ہے حقہ یعنی اونٹنی تین برسکی قابل جفت کرنی اونٹ کی پس جسوقت کہ پہنچین اونٹ اکسٹھ کو پچہتر تک پس اونمین ہے بنتی چار برسکی کہ پانچوین برسمین لگی ہو اور جسوقت پہنچین چھتر کو نوی تک پس اونمین ہین دو بنتیان دو دو برسکی **ف** اور جو سوال کیا جاوے زیادہ پس دی اور اوپر حدیث مین گذرا کہ راضی کرو اپنی زکوۃ لینی والونکو اگر چہ ظلم کیی جاوے پس وہ حدیث خلاف ہے اسکی جواب یہ کہا ہے کہ اوس حدیث مین جو زکوۃ لینی والی مذکور ہوئی صحابہ ہی وہ ظالم نہ تہی اور نسبت ظلم کی اونکی طرف بوجب گمان زکوۃ دینی والونکی ہی اور احدیث مین سوا صحابہ کے اور لوگ مراد ہین پس کچہہ منافاۃ نہین ؛ ع **فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ** ففیہا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ اور جسوقت کہ پہنچین اکیانوین کو ایک سو بیس تک پس اونمین ہین دو اونٹنیان تین تین برسکی قابل جفت کرنی اونٹ کی اور جسوقت کہ ہون زیادہ ایک بیس پر پس ہر چالیس مین بنتی دو برسکی ہی اور ہر پچاس کے اونٹنی تین برس پوری کی **ف** کہا قاضی نی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر استمرار حساب کی بعد نجاوز کرنیکی حد مذکورسی یعنی جب زیادہ ہون اونٹ ایکسو بیس سے تو نہ از سر نو شروع کیجاوے زکوۃ اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ نی کہ از سر نو شروع کیجاوے پس جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر پانچ تو لازم آوینگی دو حقی اور ایک بکری پہر ہر پانچ مین بکری چوبیس تک پہر بنت مخاض وغیرہ بموجب ترتیب پہلی کی دلیل انکی یہہ حدیث ہی کہ اونٹ جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر از سر نو شروع کیجاوے زکوۃ اور مانند اسکی حضرت علی رضہ سی بہی منقول ہے اور واجب نو نمین ادہ ہی یا قیمت اوسکی بخلاف گاہین اور بکرکی کہ اونمین نر اور مادہ برابر ہین ؛ ع **وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ مَخَاضٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ** اور وہ شخص کہ نہون ساتہہ اوسکی مگر چار اونٹ پس نہین اونمین زکوۃ واجب مگر یہہ کہ چاہی مالک اسکا تو بطریق نفل کے دی پس جسوقت کہ ہون پانچ اونٹ تو اونمین ہے ایک بکری اور جو شخص کہ ہون اوسکی پاس اونٹ باستقدر کہ واجب ہوا اونمین اونٹنی چار برسکی کہ پانچوین مین لگی ہو یعنی اکسٹھ سے پچہتر تک مین یہہ دینی آتی ہی اور نہو نزدیک اوسکی چار برس کی اور ہو اوسکی پاس تین برسکی پس تحقیق قبول کیجاوی اوس سے تین برسکی اور دیوی زکوۃ دینی والا ساتہہ اوسکی دو بکریان اگر میسر ہون اوسکو یا دی بیس درم اور جو شخص کہ اونٹ ہون اوس پاس باستقدر کہ واجب ہوا اونمین اونٹنی تین برسکی کہ چھیالیس سے ساٹھ تک مین یہہ دینی آتی ہی اور نہو اوس پاس تین برسکی اور ہو اوس پاس چار برسکی پس قبول کیجاوے اوس سے چار برسکی اور دیوی اوسکو زکوۃ لینی والا بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اوسکی پاس اونٹ باستقدر کہ واجب ہوا اونمین اونٹنی تین برسکی اور نہو اوس پاس مگر دو برسکی پس تحقیق قبول کیجاوے اوس سے دو برسکی

اور دیوی زکوٰۃ دینی دلادو بکریان بابیس درہم اور جو شخص کی ہون اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا دینمین اونٹنی دوبرسکی کہ چھتیس سے پینتالیس تک مین دینی آتی ہی اور ہو اوسکی پاس تین برسکے پس قبول کیجاویگی اوس سے تین برسکی اور دیوی اوسکو زکوٰۃ لینی والا بیس درہم یا دو بکریان اور جو شخص کی ہون اوس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا دینمین اونٹنی دوبرسکی اور نہو وہ اوسکی پاس اور ہے اوس پاس بن دنکی پس تحقیق قبول کیجاویگی اوس سے برس دنکی اور دیوی زکوٰۃ دینی والا ساتھہ اوسکی بیس درہم یا دو بکریان اور وہ شخص کی ہون اوس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا دینمین اونٹنی برس ہونکی کہ پچیس سے پینتیس تک مین دینی آتی ہی اور نہین بنت لبون اوس پاس اور اوس پاس دوبرسکی پس قبول کیجاویگی اوس سے اور دیگا اوسکو زکوٰۃ لینی والا بیس درہم یا دو بکریان اور اگر نہو زوبک اوسکی اونٹنی برس ہونکی قابل دینی کی اور ہو اوس پاس اونٹ دوبرسکا پس قبول کیا جاویگا اوس سے اور نہین ساتھہ اوسکی کوئی چیز اور واجب لینا نہ دینا **ف** قابل دینی کی کہا ہی ملک نے کہ اسکی مضمون مین تین احتمال ہین یا تو یہہ کہ نہو اوسکی پاس اونٹنی برس ہونکی اصلا یا ہو تندرست بلکہ بیمار ہو پس وہی کا عدم ہی یا اوسط درجہکی نہو بلکہ نہایت خوب ہو پھر تقدیر اسکا حال تو یہہ ہو اور ہو اوس پاس ابن لبون یعنی دوبرسکا اونٹ نہ اونٹنی تو وہ قبول کیا جاویگا اور اوسکی ساتھہ کچھہ اور جبر و نقصان کی لیا دینا نہین آتا اس سے معلوم ہوا کہ افضلیت اونٹنیہ کا جبر نقصان بیع نہہ زیادتی سے ہو جاتا ہی شرع ۔ **وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ فِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَثِمِائَةٍ فِيهَا ثَلَثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا يُخْرِجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةً وَلَا ذَاتَ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور بیچ زکوٰۃ بکریون کی کہ چرنیوالی ہون جبکہ ہون بکریان چالیس اکیسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جسوقت زیادہ ہون اکیسو بیس سے دوسو تک پس اونمین دو بکریان اور جسوقت زیادہ ہون دوسو پر پس اونمین تین بکریان تین سو تک اور جب زیادہ ہون تین سو پر پس ہر سو مین ایک بکری اور جبکہ ہون بکریان چرنیوالی اوسکی کم چالیس سے ایک بھی پس نہین اونمین زکوٰۃ مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا تو بطریق نفل کی دی اور نہ دیجاویگی زکوٰۃ مین بڑھیا اور نہ عیب والی یعنی خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائین اور نہ بوک مگر اوسوقت کہ چاہی زکوٰۃ لینی والا یعنی اگر وہ چاہی بوک لینا کسی مصلحت کے لیی تو درست ہے اور نہ جمع کیی جاوین جانور متفرق اور نہ جدا کیی جاوین اکٹھی و اسطی خوف زکوٰۃ کی اور جو نصابکے ہو دو شرکو نمین پس وہ جو کہ اونمین ساتھہ برابری اور چاندی مین چالیسوان حصہ دینا فرض ہے اور اگر نہون اوس پاس مگر اکیسو نوی درہم پس نہین اونمین کچھہ زکوٰۃ مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا بطریق نفل کی دی نفل کی یہہ بخاری نی

ف چرنیوالی ہون یعنی زکوٰۃ جانورونمین بکری ہویگا گائین یا اونٹ جب واجب ہوتی ہی کہ اکثر برس سے آدہی برس سے زیادہ جنگل مین چارہ چرتی ہون اور اگر اکثر برس گھر سی کھلاتا پڑتا ہو تو اون جانورونمین زکوٰۃ واجب نہین ہے اور جبکہ ہون بکریان چالیس الخ یعنی چالیس سے کم مین کچھہ زکوٰۃ واجب نہین جب چالیس ہون تو اونمین ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جب چالیس سے زیادہ ہون تو اکیسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے اگلی تین سو تک کا حال متصل مذکور ہی اور جب زیادہ ہون تین سو پر یعنی اکیسو اور بڑھ جاوین تو چار سو ہو جاوین تو چار بکریان آدینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہی اور کہا حسن بن صالح نی کہ اگر ایک ہے بر ہینگی تین سو پر تو چار بکریان دینگے آدینگی اور نہ عیب والی یہہ کہا ہے کہ جب سارا مال اوسکا یا بعض مال بے عیب ہو اور اگر سب عیب دار ہو تو یہی ایک اوسط درجی کی اور نہ بوک بوک یعنی کو اسلیی منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اسلیی کہ بچی یعنی کی لبی ہوتا ہی اور مصنون نے کہا اسلیی منع کیا کہ گوشت اوسکا برا اور بدبودار ہوتا ہی اور نہ جمع کیے جاوین الخ مذہب شافعی مین زکوٰۃ گلہ پر دینی آتی ہی اور اعتبار مالکون کا نہین ہے اور ابو حنیفہ کی مذہب مین اعتبار مالکون کا ہی نہ گلہ کا پس اگر مثلا ایک شخص کے

بکریان اسی ہونگی دو گلو نمین تو امام شافعی کی نزدیک دو بکریان لیونگی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ایک اور اگر دو شخصونکی اسی بکریان ایک گلہ مین ہونگی تو امام شافعی کی نزدیک ایک ہے بکری لیونگی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک دو لینگی پس معنے اس قول کی لایجمع بین متفرق الخ نزدیک شافعی کی یہہ ہین کہ یہہ نہی مالک کے لیے ہے کہ اگر مثلا چالیس بکریان اسکی ہون اور چالیس اور کی تو ملا نہ دی واسطے کم کرنی زکوۃ کی یعنی اگر دو گلی چالیس چالیس کے ہونگی تو دو بکریان آونگی اور ملا دینگا تو ایک دینگی پس یہہ بکری اور نہ جدا کری کہ مثلا بیس بکریان اسکی کسی اور کی بیس بکریون مل ہون تو جدا کری واسطے قطع کرنی زکوۃ کی اور نزدیک حنفیہ یہہ نہی ساعی کی لیے ہی یعنی زکوۃ لینی والی کی لیے کہ متفرق کو جمع نکری مثلا دو شخصونکی پاس بکریان ہون اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس حد نصاب سے کم ہو جب دونون ملین تو نصاب پوری ہو مثلا بیس بیس ہون دونون پاس تو اونکو جمع نکری زکوۃ لینی کی لیے اور نہ جدا کری اکٹھی کو یعنی جسوقت کہ ہون مثلا ایک شخص کے پاس چالیس بکریان چالیس ایک جگہہ اور چالیس ایک جگہہ تو نہ اعتبار کرے اونکو دو نصابین اور نہ لیوی اونمین سے دو بکریان بلکہ لیوی ایک بکری اسلیے کہ ملک ایک کی ہی اور جو نصاب کہ ہوا لخ بیان اسکا یہہ ہے کہ مثلا دو آدمی ہین دو سو بکریون مین شریک ایک کی چالیس بکریان ہین اور دوسرے کی ایکسو ساٹھہ پس واجب ہونگی اول پر ایک بکری اور دوسرے پر بھی ایک بکری یہہ نہین ہونیکا کہ واجب ہے پہلی پر دو حمس ایک بکریکا اور باقی دوسرے پر ع ہر یعنی زکوۃ لینی والا تو ایک بکری ہر ایک شریک سے لیگا پھر وہ دونون رجوع کرین آپسمین ساٹھہ برابر کی یعنی چالیس بکریون والا تین حمس اوس بکری کی کردی ہی دوسرے شریک سے کہ جسکی ایکسو ساٹھہ مین ہیر لی پس چالیس والی پر دو حمس پڑینگی موافق اوسکی حصہ کے اور باقی دوسرے پر موافق اوسکی حصہ کے پس یہہ معنی ہین ہیراجہان بینہما بالسویۃ کی مولانا عبد العزیز عن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ہیجو اوسنے کی کہ پانی پلایا آسمان نی اور چشمون نی یا ہوز مین تر و تازہ تو دسوان حصہ واجب ہوتا ہی اور وہ زمین کہ پلائی گئی کوئین کی پانی سی ساتھہ بیل کے یا اونٹ کی اوسمین بیسوان حصہ روایت کی یہہ بخاری نی **ف** پانی پلایا آسمان نی یعنی جس زمین مین مینہہ اور نالون اور نہرونکا پانی دیا اوس سے جو کھیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسوان حصہ زکوۃ مین دے اور عثری اوس زمین کو کہتی ہین کہ پانی دیجاوے ساتھہ عانور کی اور عانور کہتی ہین ایک گر سیکو کہ کہو واجاتا ہی یہہ مین بطور تالاب کے اور اوسمین سے پانی پہنچتا ہی کھیتی وغیرہ مین اور بعضون نی کہا کہ عثری کہتی ہین اوس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہی ہمیشہ بسبب قریب ہونی پانیکی ع ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور زخم پہنچانا اونکا معاف ہے اور کوئین کہ کھدوانی مین کوئی مرجاوے گر کر وہ معاف ہے اور کان کھدوانی مین اگر کوئی مرجاوے تو معاف ہے اور رکاز مین پانچوان حصہ واجب ہوتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جانور یعنی گھوڑا یا بیل وغیرہ اگر زخمی کری کسیکو یا تلف کری کوئی چیز یا مار ڈالی کسیکو اور نہو اوسپر کوئی سوار یا ساتھہ اوسکی کوئی کھینچنے والا یا ہانکنی والا اور ہو دی دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اوسکا معاف ہے یعنی اوسکی مالک پر کچھہ ضمان یعنی بدلہ نہین اور اگر اوسپر کوئی سوار ہو یا اوسکی ساتھہ کوئی ہانکنی والا یا کھینچنی والا ہو تو وہ ضمان دیگا اسلیے کہ اسمین تقصیر اوسکی ہی اسیطرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف کری تو بھی بدلا دیگا کہ قصور مالک کا ہی اسلیے کہ رات کو عادت ہی جانورونکی باندہنی کی کیون نہ باندہا اگرچہ حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی لیکن یہہ قید مین اور حدیثون اور دلیلونسی نکالی ہین اور کوئی اگر کسیکو مزدور پر لگا دی کنوان گہودنیکی لیے اور وہ مزدور اوسمین گر پڑی کھدوانی والی پر کچھہ ضمان یعنے خون بہا نہین آنیکا اور اسیطرح اگر کنوان اپنی ملک مین کہودی یا موات مین یعنی زمین افتادہ مین کہ مالک اوسکا معلوم نہین اور اوسمین کوئی آدمی یا جانور گر پڑی تو ضمان نہین اور اگر راستہ مین کہودی یا غیر کی ملک مین بغیر اوسکی اذن کی پس ضمان یعنی خون بہا اوپر عاقلہ کہودنیوالیکی آویگا

اور اسیطرح حکم سکا ہی کہ کوئی ایک جگہ کہو دسو سونا یا چاندی یا غیر روزہ یا مسی وغیرہ کی نکالنی کی ہی اور عاقلہ کہتی ہین اونکو کہ جو اوسکی ساتھہ ایک قبائلی ہون تو اہون مثلاً سپاہی کی عاقلہ فوجی سب سپاہی ہین اور اگر وہ نہون تو اوسکی قبیلہ کی لوگ عاقلہ ہین اور رکازسی مراد ہے دیکھا بو حنیفہ کی کان ہے اور نزدیک اہل حجاز کی دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسب ہین ساتھہ سیاق حدیث کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت سی پوچھا کہ رکاز کیا ہی فرمایا سونا اور چاندی کہ پروردگار نی پیدا کیئی ہین زمین مین دن پیدائش اوسکیطی پھر جانا چاہیی کہ کان ہین سے جو چیزین نکلتی ہین نہین قسم پر ہین ایک تو سمجھی ہوئی نہین لائق نکلنی اور منطبع ہونیکی یعنی جیسے سکہ وغیرہ کا نقش ہوسکی جیسی سونا چاندی اور لوہا اور مانند اسکیکے اور دوسرے وہ کہ سمجھی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور رال اور گندک کی اور سہ سری وہ کہ منطبع نہو سکین مانند چونہ اور پتھر ال اور تمام پتھرون کے مانند یاقوت وغیرہ کی پس نہین واجب ہے خمس مگر قسم اول ہین اور اوسمین گذرنا برسکا شرط نہین اور امام شافعی کی نزدیک فقط سونی چاندی ہین ہے اور چیزون نہین ع ح ف **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَۃَ الرِّقَّۃِ مِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمٌ وَلَیْسَ فِیْ تِسْعِیْنَ وَمِائَۃٍ شَیْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَیْنِ فَفِیْھَا خَمْسَۃُ دَرَاھِمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ زُھَیْرٌ اَحْسِبُہٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ ھَاتُوْا رُبُعَ الْعُشُوْرِ مِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمٌ وَلَیْسَ عَلَیْکُمْ شَیْءٌ حَتّٰی تَتِمَّ مِائَتَیْ دِرْھَمٍ فَاِذَا کَانَتْ مِائَتَیْ دِرْھَمٍ فَفِیْھَا خَمْسَۃُ دَرَاھِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰی حِسَابِ ذٰلِکَ وَفِی الْغَنَمِ فِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ شَاۃً شَاۃٌ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَۃً فَشَاتَانِ اِلٰی مِائَتَیْنِ فَاِنْ زَادَتْ فَثَلٰثُ شِیَاہٍ اِلٰی ثَلٰثِ مِائَۃٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلٰثِ مِائَۃٍ فَفِیْ کُلِّ مِائَۃٍ شَاۃٌ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ اِلَّا تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ فَلَیْسَ عَلَیْکَ فِیْھَا شَیْءٌ وَفِی الْبَقَرِ فِیْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعٌ وَفِیْ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃٌ وَلَیْسَ عَلَی الْعَوَامِلِ شَیْءٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

حدیث ۱ روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق معاف کی مینی زکوۃ گھوڑہ نہین سے اور غلام نہین سے یعنی اگر تجارت کی لیی نہون تو زکوۃ اونمین نہین اور گھوڑہ نہین جو اختلاف ہی بیان اوسکا اوپر ہو چکا پس دو زکوۃ چاندی کی ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم یعنی بعد اسکی کہ نصاب کے ہون کہ دو سو درہم ہین اونہین بیچ اکسو نوی کی کچھہ زکوۃ یعنی دو سو سے کم مین زکوۃ نہین پس جسوقت کہ ہون دو سو درہم پس اونمین پانچ درہم زکوۃ روایت کی ہیہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور ایک روایت ابو داؤد کی مین حارث اعوری کہ نقل کی حضرت علی سی کہا زہیر نی کہ راوی ہی حارث سی گمان کرتا ہون مین حارث کو کہ کہا روایت کی حضرت علی نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا وہ یعنی ہر ہر سو چالیس درہم مین سے ایک درہم اونمین نہیں کچھہ یہانتک کہ پوری ہون دو سو درہم اور جسوقت کہ ہون دو سو درہم پس اونمین مین واجب پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دو سو پر پس اسحساب پر اونمین زکوۃ واجب ہوتی ہی اور بکریون مین ہر چالیس بکریون مین ایک بکری ہی اکسو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک اونپر پس دو بکریان دو سو تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک دو سو پر پس تین بکریان تین سو تک پس جسوقت زیادہ ہون تین سو پر یعنی اور ہون چار سو پس ہر سو مین ایک بکری پس اگر نہون بکریان مگر اونتالیس پس نہین تم پر اونمین کچھہ اور بچھڑا گای کی ہر تیس مین ایک بیل برس روزگار اور چالیس مین ایک گای دو برسکی اور نہین کام والونمین کچھہ **ف** پس جو زیادہ ہو انخد سب صاحبین کا ہی ہی کہ بسقدر دو سو درہم سی زیادہ ہو اوسکا حساب کر کر چالیسوان حصہ زکوۃ نکالے اور امام اعظم رح کی نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہون دو سو درہم سے چالیس درہم تو اونمین زکوۃ واجب ہوتی ہی اور اگر چالیس تک پہنچین تو اونمین زکوۃ نہین دو ہی سو کی زکوۃ دی اونہون نی حمل کیا ہی اسحدیث کو اسپر کہ مراد زیادہ ہونیسی دو سو درہم پر زیادہ ہونا چالیس درہم کا ہے تاکہ تطبیق ہو جاوے سب حدیثون مین اور بیل برس روزگار انجو اونمین زیادہ برابر ہین چھ بیل دو چاہی گای جیسا کہ اگلی کی روایت مین آیا ہے جانا چاہیی کہ گاو میش اور بکریون مین دنیا مادہ ہی کا معتبر نہین ہے بخلاف اونٹون کی اسلیی کہ اونٹونمین مادہ افضل ہوتی ہی نہ کہ نر بخلاف اور کہا ابن حجر نی کہ اگر زیادہ ہو

بیل یا گائین چالیس سے تو اونمین کچھ نہین دینا آتا یہانتک کہ ساٹھہ ہون جب ساٹھہ ہونگی تو دو تبیعی یعنی برس برس روز کی بیل یا گائین دینی آوینگی پھر ہر چالیس
مین ایک مسنہ یعنی گائین یا بیل دو دو برسکی اور تیس مین ایک تبیعا دینا آویگا پس مثلاً ستر ہونگی تو ایک مسنہ اور ایک تبیعا اور جب سے ہون تو وہ مسنہ جب نوے
ہون تین تبیعی جب سو ہون دو تبیعی اور ایک مسنہ دی اسیطرح ہر تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مسنہ دیا کری انتہی یہہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہون چالیس سے تو
اونمین کچھ نہین دینا آتا یہہ مذہب صاحبین کا ہی اور امام اعظم صاحب کے نزدیک جتنی زیادہ ہونگی چالیس سے حساب کر کر زکوۃ اونکی ہی دیجاویگی یہانتک جب
ساٹھہ ہون گی دو تبیعی دینگی باقی بدستور مذکور پس چالیس پر ایک بڑھا ہوگی تو چالیسوان حصہ مسنہ کا دینگی یا تیسوان حصہ تبیع کا یعنی انکی قیمت کا چالیسوان
یا تیسوان حصہ دینگی اسیطرح اور زیادتی کو سمجھ لے روایت معتبر ہمارے مذہب کے نزدیک صاحب ہدایہ اور تابعین نے لکھی ہی ہی اور بہینس کے زکوۃ اسیطرح ہے جیسی گائین
کی اور بھیڑ دنبہ کی زکوۃ مانند زکوۃ بکری کی ہی اور نہین کام والونمین کچھہ یعنی جو جانور کام مین آوین مثلاً بیل ہل چلانی مین یا گونین کی پانی نکالنی مین یا لادنے
مین لگی رہین اگرچہ حد نصاب کو پہنچین زکوۃ انمین واجب نہین اسیطرح حکم اونٹ وغیرہ کا ہی اور مذہب تینون امامونکا یہی ہی لیکن امام مالک کے نزدیک
انمین ہے زکوۃ ہی ۱۲ ع ح ۔ **وعن معاذ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّھَہٗ اِلَی الْیَمَنِ اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ
تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَۃً وَّمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے معاذ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ
بھیجا اونکو طرف یمن کی یعنی عامل کر کر حکم کیا اونکو یہہ کہ لیوین ہر تیس گایون مین سے ایک بیل برس روز کا یا گائی برس روز کی اور ہر چالیس گایونمین سے
ایک گائی دو برسکی یعنی یا بیل دو برسکا روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **وعن انس** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَۃِ کَمَانِعِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی
کرنیوالا زکوۃ لینی مین یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لی مانند منع کرنیوالے زکوۃ کی ہی یعنی جیسی گناہ زکوۃ نہ دینی مین ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینی مین ہے روایت
کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے **وعن ابی سعید الخدری** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ
اَوْسُقٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین غلہ مین اور نہ کھجور مین زکوۃ یہانتک کہ پہونچے پانچ
اوقیہ کو یعنی تیس من کو روایت کی یہہ نسائی نے **ف** بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث مین ہو چکا ہی **وعن موسیٰ بن طلحۃ** قَالَ عِنْدَنَا
کِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَمْ یَاْمُرْنَا اَنْ نَّاْخُذَ الصَّدَقَۃَ مِنَ الْخَضْرَاوَاتِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہ کہا ہمارے پاس خط ہی معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نبی کہ معاذ نے کہا سو اسکی نہین کہ حکم کیا حضرت نے اوسکو
لینے مجکو یہہ کہ لیوین زکوۃ گیہون اور جو اور انگور اور کھجور مین سے یہہ حدیث مرسل ہے روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** اسکے معنی یہہ نہین ہین کہ نہین واجب زکوۃ
مگر انہین چار چیز و نہین بلکہ واجب ہے نزدیک شافعی کی اوسچیز مین کہ اوگی زمین مین اور وہ قوت ہو اور ہماری نزدیک ہر چیز مین سے کہ اوگی زمین مین قوت ہو
یا نہو پس انہین چار چیز و نکو ذکر سلیسی کیا کہ یہہ چیزین وہان اکثر ہوتی تھین ۱۲ ع ح **وعن عتاب بن اسید** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
فِیْ زَکٰوۃِ الْکُرُوْمِ اِنَّھَا تُحْرَصُ کَمَا تُحْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدِّیْ زَکٰوتَھَا زَبِیْبًا کَمَا تُؤَدِّیْ زَکٰوۃُ النَّخْلِ تَمْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی عتاب بن اسید سے کہ یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی زکوۃ انگور کی کہ تخمینہ کی جاوین جیسیکہ کھجورین تخمینہ کی جاتی ہین کھجور پر دیجاوے زکوۃ
اونکی درحالیکہ انگور خشک ہون جیسیکہ دیجاتی ہی زکوۃ کھجورون کی درحالیکہ کھجورین خشک ہون روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یعنی جبکہ پیدا
ہووے انگور اور کھجورونمین شیوع تو اندازہ کری ایک شخص ماہر کہ یہہ انگور یا کھجورین جب خشک ہونگی تو کتنی ہون گی جب خشک ہون تو وہ ان
حصہ زکوۃ مین سے کہ امام صاحب کی نزدیک جسقدر کہ ہون اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک اگر حد نصاب کو یعنی پانچ وسق کو پہونچین تو دسوان حصہ دے ۱۲ ع ح

وعن سهل بن ابی حثمة قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول اذا خرصتم فخذوا وادعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع رواه الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی حدیث کی ہیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتی جبوقت کہ کن کرو یعنی کھجور وانگور کا پس لو یعنی دو تہائی اور چھوڑ دو تہائی کی قدر پس اگر نہ چھوڑو تہائی پس چھوڑ دو چوتہائی روایت کی ہیہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی ف یہہ خطاب ہے زکوۃ لینی والونکو کہ جب معین کرو مقدار زکوۃ کی تو اوسمین سے دو تہائی لیلو اور تہائی مالک کو چھوڑ دو از راہ احسان کی لوسہر تادہ ہمسایونکو اور راہ گیرون کو کہلاوی ہی قول قدیم امام شافعی کا ہی و نزدیک ابی حنیفہ کی اور مالک کی اور قول جدید شافعی کا ہیہ ہے کہ نہ چھوڑا جاوے زکوۃ مین سے کچھ اور تاویل حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہے کہ یہہ یہود خیبر کی حق مین فرمایا کہ حضرت نی مسافاۃ کی تہی اونسی اسپر کہ آدہی کھجورین وہ لین اور آدہی کھجورین حضرت پس حکم فرمایا اندازہ کرنیوالیکو کہ چھوڑ دی تہائی یا چوتہائی از راہ احسان کی اور تقسیم کری بانٹیکو آدہی حضرت کو دی اور آدہی اونکو ع وعن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یبعث عبد الله ابن رواحة الی یهود فیخرص النخل حین یطیب قبل ان یؤکل منه رواه ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہیجتی عبداللہ بن رواحہ کو طرف یہود کی یعنی یہود خیبر کی پس کن کرتی کھجورونکا جبوقت کہ شیرینی ظاہر ہوتی اونمین پہلی اسسے کہ ہون لائق کہانیکے روایت کی ہیہ ابوداود نی وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی العسل فی کل عشرة ازقاق زق رواه الترمذی وقال فی اسناده مقال ولا یصح عن النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا الباب کثیر شیء اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بیچ زکوۃ شہد کی کہ ہر دس مشکون مین ایک مشک ہے روایت کی ہیہ ترمذی نی اور کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور نہین صحیح ہے صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب مین بہت سی روایتین ف علما مین اختلاف ہے امام شافعی کی نزدیک شہد مین زکوۃ نہین و امام ابو حنیفہ کی نزدیک اوسمین دسوان حصہ ہے کم ہو یا زیادہ اگر عشری زمین مین ہو اور دلیل اونکی یہہ حدیث ہی ما اخرجته الارض ففیه العشر اور جو شہد پہاڑ مین ہو اوسمین بہی عشر ہے امام صاحب کی نزدیک ع وعن زینب امراة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا معشر النساء تصدقن ولو من حلیکن فانکن اکثر اهل جهنم یوم القیمة رواه الترمذی اور روایت ہی زینب بی بی عبداللہ بن مسعود کیسی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا ای گروہ عورتونکی نکالو زکوۃ مال کی اگرچہ اپنی زیورسی ہو اسلیکی تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کی روایت کی ہیہ ترمذی نی ف دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کی کہ باعث ہی ترک زکوۃ کی اور لعد ذہبی کی اور اختلاف کیا ہی علمانی بیچ زکوۃ زیور عورۃ کی امام ابو حنیفہ کی نزدیک مطلق زیورمین زکوۃ ہی اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور کہا مالک و احمد نی کہ نہین ہے زکوۃ اوس زیورمین کہ مباح ہی استعمال اوسکا پس جسکا استعمال حرام ہے اوسمین اونکی نزدیک بہی ہے اور یہی قول جدید امام شافعی کا ہی اور دلیل امام ابو حنیفہ رح کی یہہ حدیث ہی اور اوپر ہے حدیثین ع بہ زیور مباح اور غیر مباح کا بیان محرر اور اور کتابون شافعی مذہب کے مین ہے جو چاہی وہانسی دیکہلے وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان امرأتین اتتا رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی ایدیهما سواران من ذهب فقال لهما اتؤدیان زکوته قالتا لا فقال لهما رسول الله صلی الله علیه وسلم اتحبان ان یسورکما الله بسوارین من نار قالتا لا قال فادیا زکوته رواه الترمذی وقال هذا حدیث قد روی المثنی بن الصباح عن عمرو ابن شعیب نحو هذا والمثنی بن الصباح وابن لهیعة یضعفان فی الحدیث ولا یصح فی هذا الباب عن النبی صلی الله علیه وسلم شیء ع اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اون نی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ دو عورتین آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور اونکی ہاتہونمین دو کڑی تہی سونیکی پس فرمایا حضرت نی اون دونونکو کہ دیتی ہو زکوۃ انکی کہا دونون نی کہ نہین

فرمایا اون دونوکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دوست رکھتی ہو یہہ کہ پہناوی تمکو اللہ دوکرای آگ کی کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا پس دو زکوٰۃ اسکی یعنی سونیکی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث تحقیق روایت کی مثنی یعنی صباح کی نی عمرو بن شعیب سے مانند اسکی اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ کہ وہ بہی راوی احدیث کا ہی ضعیف کہی جاتی ہین حدیث مین اور نہین صحیح اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ **ف** یہہ حدیث ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ زکوٰۃ زیور مین واجب ہے اور بہت حدیثین اسمین صحت کو پہونچی ہین چنانچہ مرقاۃ مین مذکور ہین جو چاہے دیکہہ لے **وعن** ام سلمۃ قالت کنت البس اوضاحا من ذہب فقلت یا رسول اللہ اکنز ہو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوتہ فزکی فلیس بکنز رواہ مالک و ابو داود اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا ہی مین پہنتی وضع سونیکی کہ نام ایک زیور کا ہی پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا گنج ہی یہہ پس فرمایا جو پہونچی اسقدر کہ دیجاوے زکوٰۃ اوسکی یعنے حد نصاب کو پہنچی پہر زکوٰۃ دی گئی پس نہین گنج روایت کی یہہ مالک اور ابو داود نی **ف** کیا گنج ہی یہہ یعنی کلام اللہ مین جو وعید آیا ہی مال جمع کرنی پر اس آیہ مین والذین یکنزون الذہب والفضۃ آخر آیہ تک یہہ ہے اوسمین داخل ہی پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہنچا اور زکوٰۃ دی گئی تو وہ داخل اس وعید مین نہین کلام اللہ مین اوس مال جمع کرنی پر وعید ہے کہ بغیر زکوٰۃ کی جمع کری ع: **وعن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج الصدقۃ من الذی نعد للبیع رواہ ابو داود اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمی کہ حکم کرتی ہمکو یہہ کہ نکالین ہم زکوٰۃ اوسچیز کی تیار کی ہو ہمنی بیچنی کی لیی یعنی سوداگری کی لیی روایت کی یہہ ابو داود نی **وعن** ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن غیر واحد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقطع لبلال ابن الحارث المزنی معادن القبلیۃ وہی من ناحیۃ الفرع فتلک المعادن لا یؤخذ منہا الا الزکوٰۃ الی الیوم رواہ ابو داود اور روایت ہی ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے کہ اونہون نی نقل کی بہت صحابہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر کر دین واسطے بلال بن حارث مزنی کی کانین قبل کی اور قبل ہی جانب فرع کی پس وہ کانین نہین لیجاتی اونسی مگر زکوٰۃ ابتک روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** جاگیر کر دین یعنی انکو کانین موضع قبل کی دین تا جو کچہہ اونمین سی نکالین اپنی وجہ معیشت کی کرین اور قبلہ منسوب ہے طرف قبل کی اور قبل نام ہی ایک موضع کا نواحی فرع سی اور فرع بہی نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور پس وہ کانین نہین لیجاتی اونسی مگر زکوٰۃ کہ چالیسوان حصہ ہے یعنی نہین لیجاتی خمس جیسیکہ حکم کانونکا ہی اور یہہ مذہب امام مالک اور امام شافعی کا ہی بحسب ایک قول کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور شافعی کی بحسب ایک قول کی کانو نمین خمس ہے اور تیسرا قول امام شافعی سی یہہ ہے کہ اگر پیدا وی مشقت محنت سے تو چالیسوان حصہ دے والا خمس دے پس حنفی اسکا یہہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہے اسمین یہہ کہ حضرت نی اس بات کا حکم کیا پس جایز ہی یہہ کہ ہو یہہ حاکمونکی طرف سے از روہ اجتہاد کی اور ہم تمسک کرتی ہین ساتہہ کتاب اور سنت صحیحہ اور قیاس کے اب تفصیل اسکی مرقاتمین جو چاہی دیکہہ لی ع ح: **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی الخضراوات صدقۃ ولا فی العرایا صدقۃ وکل اقل من خمسۃ اوسق صدقۃ ولا فی العوامل صدقۃ ولا فی الجبہۃ صدقۃ قال المقر الجبہۃ الخیل والبغال والعبید رواہ الدار قطنی روایت ہی حضرت علی سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین نکالیونمین زکوٰۃ اور نہ عاریت کی درختونمین زکوٰۃ اور نہ پانچ وسق سی کم مین زکوٰۃ اور نہ کام کرنیوالی جانورونمین زکوٰۃ اور نہ جبہہ مین زکوٰۃ کہا صفرا دی نی جبہہ گہوڑا ہی اور خچر اور غلام روایت کی یہہ دار قطنی نی **ف** نہین نکالیونمین کہ قابل بیان اسکا ابتدا ارباب مین ہو چکا اور عرایا جمع ہے عریہ کی عریہ اوس کہجور کی درخت کو کہتی ہین کہ عاریت دیتا ہی اوسکو مالک اوسکا محتاجکو اور اوسکی ملک مین کر دیتا ہی کہجورین اوسکی تمام سال کو پس اونمین زکوٰۃ نہین اسلیی کہ نکل جاتی ہین ملک مالک سے پہلے زکوٰۃ واجب ہونسی اور اس جملہ کی بعد جو چیزین مذکور ہین سب کا بیان اوپر ہو چکا ہی ع: **وعن** طاؤس ان معاذ بن جبل لما بعثہ الی الیمن امرہ فی البقر فقال لم یامرنی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشیء

رواہ الدارقطنی والشافعی وقال الوقص ما لم یبلغ الفریضۃ اور روایت ہی طاؤس سے یہہ کہ معاذ بن جبل لائی گئی وقص گائین کی یعنی نماز کوتہ اوزکی بیوین پس کہا نہین حکم کیا مجکو اسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسی چیز کا یعنی کچہہ زکوۃ اسمین نہین فرمائی روایت کی یہہ دارقطنی اور شافعی نی اور کہا شافعی نی کہ وقص وہ جانورین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو یعنی پہلی نصاب کو بادرے وغیرہ کو ف کہا طیبی نے کہ وقص ساتہہ زیر قاف کی وہ جانورین کہ نہ پہونچین حد نصاب فرض کو خواہ ابتداء خواہ درمیان دو فریضون کی انتہی ابتدا کی یہہ مثال ہی کہ گائین بیل تیس سے کم ہون پس اونمین زکوۃ نہین واجب مثال درمیان دو فریضون کی یہہ کہ مثلاً نیس گائی بیل پر زکوۃ فرض ہوتی ہی اور جب تیس سے بڑہین اور چالیس تک نہ پہنچین انکے مابین کو بہی وقص کہتی ہین انمین کچہہ زکوۃ نہین جب چالیس ہون اونمین زکوۃ واجب ہے اگر چالیس سے زیادہ ہون یہانتک کہ ساٹہہ ہون تب بہی نمین زکوۃ واجب ہے انکے مابین کو بہی وقص کہتی ہین انمین کچہہ زکوۃ نہین اور اسیطرح ساٹہہ سی بڑہین تو اونمین زکوۃ نہین جب ستر ہون تو اونمین زکوۃ ہی اسیطرح سی آگی ہر دہا کی بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہی درمیان دو دہا کو نکی یعنی بیل گائین ہون اونکو وقص کہتی ہین اونمین زکوۃ معاف ہی اور مراد اسمین دسمہا ول ہی یعنی تیس سے کم اسلیے کہ معاذ پاس جو لائی تہی وہی تہی واللہ علم اور مابین دو فریضون کی زکوۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق واجب نہین امام صاحب کے نزدیک چالیس سے ساٹہہ تک کے مابین مین ہے اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسرے فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہی اور کہا میرک نی کہ اسناد اسکی منقطع ہی اسلیے کہ طاؤس نہین ملا معاذ سی ع ۱۲ و مولانا **باب صدقۃ الفطر** باب ہے بیچ بیان صدقہ فطر کی **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ **متفق علیہ**

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوۃ فطر کی ایک صاع کہجور سی یا ایک صاع جو سی غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چہوٹی پر اور بڑی پر درحالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہہ کہ دیا جاوی پہلی نکلنی لوگون کی طرف نماز کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہے نزدیک شافعی اور احمد کی اور سنت موکدہ ہی نزدیک مالک کے اور واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کی پس اسحدیث مین جو لفظ فرض کا ایا ہی شافعی اور احمد تو اوسکو ظاہر پر حمل کرتی ہین اور مالک اوسکی معنی یہہ لیتی ہین کہ مقرر کی اور حنفی کہتی ہین کہ ثبوت اسکا دلیل قطعی سی نہین پس یہہ فرض عملی ہی نہ اعتقادی یعنی واجب ہے نہ فرض اور امام شافعی کی نزدیک صدقہ فطر کا اوسپر فرض ہوتا ہی کہ ایک دن کا قوت رکہتا ہو اور اون لوگون کا جنکا اوسپر فرض ہی اور زائد بہی ہو اس سے بقدر صدقہ فطر کی اور امام اعظم صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہے یعنی سوا حاجت اصلی کی بقدر ساٹہہ یا اون روپے کا کلدار کی اسباب وغیرہ رکہتا ہو یا سونا چاندی اتنا رکہتا ہو اور فارغ ہو قرض سے اور واجب ہوتا ہی فطرہ وقت طلوع فجر عید کی پس جو کوئی مرجاوے پہلے فجر عید کی یا اسلام لاوے یا پیدا ہو بعد فجر کی نہین واجب ہے فطرہ اوسکا اور صاع مین قریب چار سیر غلہ کی آتا ہی اور غلام جو خدمت کی لیی ہو اوسکی طرفسی صدقہ فطر کا دینا اوسکی مالک پر واجب ہے اور جو غلام تجارۃ کی لیی ہو اوسکی طرفسی دینا واجب نہین اور اسیطرح جو غلام بہاگ جاوی اوسکی طرف سے بہی واجب نہین اگرچہ اوسکی اور چہوٹی فرزند کی طرفسی اوسکی باپ پر واجب ہوتا ہے اگر مال نرکہتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہین بلکہ اوسکی مال مین سے دی اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکپنی ہی اور اسیطرح بڑی فرزند ہو شیار کی طرفسی باپ پر اور بیوی کی طرفسی خاوند پر واجب نہین مگر از راہ احسان کی دیگا اونکی اجازت سے تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہی لفظ عبد سے اور اوسکی بعد کے لفظون سی پس نہین واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نی کہا ہی کہ وجب ہوتا ہی اوسکا ہی اور ایک حدیث بہی روایت کی ہی جو چاہی ہدایہ مین بامر فائین دیکہے اور پہلی نماز عید کی دینا صدقہ الفطر کا مستحب ہے اور اگر اس سے پہلے دیدے اگرچہ ایک مہینی یا زیادہ پہلے دیوے تو بہی درست ہے اور تاخیری ساقط نہین ہو جاتا ع ۱۲ ملتقط الابحر **وعن** ابی سعید الخدری قال

کنا نخرج زکوٰۃ الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبیب متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا ہی ہم نکالتی تھے فطرہ کا ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سی یا ایک صاع قروط سی یا ایک صاع انگور خشک سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ مراد طعام سے گیہون ہین اور ہمارے علما کہتی ہین کہ مراد طعام سے غلہ ہی سوائے گیہون کی پس ہوگا عطف ما بعد اسکی کا اسپر قبیلہ عطف خاص ہے اوپر عام کی اور قروط اسکو کہتی ہین کہ دہی کو کپڑی مین باندہ کر لٹکا دیتی ہین اوسمین سے پانی ٹپک جاتا ہی وہ مثل پنیر کی ہوتا ہی اور انگور خشک امام اعظم رح کی نزدیک مانند گیہون کی ہین یعنی آدہی صاع دینی چاہیین اور صاحبین کے نزدیک مانند جو کی یعنی ایک صاع چاہیے اور یہی روایت کیا ہی حسن نے امام صاحب سے یہی ع وللمتن ؛ **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر فی رمضان لخروج صدقۃ صوم فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الصدقۃ صاعا من تمر او شعیر او صاع من قمح علی کل حر او مملوک ذکر او انثی صغیر او کبیر رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آخر رمضان مین نکالو زکوٰۃ روزہ اپنی کی یعنی فطرہ دو فرض کیا یعنی واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ صدقہ ایک صاع کھجور سی یا جو سی یا آدہا صاع گیہون سی اوپر ہر آزاد کی یا غلام لونڈی کی مرد ہو یا عورت یا چھوٹا یا بڑا روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی ف امام اعظم رح بموجب اس حدیث کی کہتی ہین کہ گیہون آدہے صاع دینی چاہئین ع ؛ **وعنہ** قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر طہرۃ الصیام من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوٰۃ فطر کی واسطی پاک کرنی روزی کی بیہودہ بات سی اور کلام بیہودی اور لازم کی واسطی کہلانی مسکینون کی روایت کی یہہ ابوداؤد نی ف یعنی فطرہ اسلیی واجب کیا ہی کہ سبب تقصیر و گناہ کی روزی مین خلل آجاوی اس سے وہ خلل جاتا رہی اور وہ لائق قبولیت کے ہوجاوے اور اسلیی واجب ہوا کہ مسکین کہا کریں پروا ہوجاوین سوال کرنیسی اور سدا سے زیادہ کیا ہی دارقطنی نی کہ جو کوئی ادا کری فطرہ پہلی نماز کی پس وہ صدقہ مقبول ہی اور جو کوئی ادا کری اوسکو بعد نماز کی پس وہ صدقہ ہی صدقون مین سے ع ؛ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث منادیا فی فجاج مکۃ الا ان صدقۃ الفطر واجبۃ علی کل مسلم ذکر او انثی حر او عبد صغیر او کبیر مدان من قمح او سواہ او صاع من طعام رواہ الترمذی روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا منادی ہنڈورہا کی کو چون مین تا کہی خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت ہو آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد گیہون کی یا سوا اوسکی کہ انگور خشک ہون یا سیر طعام سی یعنی اور غلہ سوائے گیہون کی روایت کی یہہ ترمذی نی ف دو مد یعنی آدہا صاع اسلیی کہ ایک صاع چار سیر کا ہوتا ہی اور مد مین قریب سیر بھر کی اناج آتا ہی پس گیہون دو سیر کے اور تاتا اور ستو گیہون کی بھی مثل گیہون کی ہین کہ دو سیر کے ع ؛ **وعن** عبداللہ بن ثعلبۃ او ثعلبۃ بن عبداللہ بن ابی صعیر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاع من بر او قمح علی کل اثنین صغیر او کبیر حر او عبد ذکر او انثی اما غنیکم فیزکیہ اللہ واما فقیرکم فیرد علیہ اکثر مما اعطاہ رواہ ابوداود اور روایت ہے عبداللہ بیٹی ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹی عبداللہ بیٹی ابی صعیر کیسی کہ نقل کی باپ اپنے سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک صاع ہر دو پر فرمایا قمح سی یعنی گیہون ہر دو کیطرف کی آدہا صاع ہر ایک کیطرف سی ہو چھوٹی ہون یا بڑی آزاد ہون یا غلام ہون مرد ہون یا عورۃ ہون یا بیچ تنہا رابس کرتا ہے اوسکو اللہ اور ایسے فقیر تنہا رابس دیتا ہی اللہ اوسکو زیادہ اوسچیزسی کہ دی روایت کی یہہ ابوداود نی ف مشکوٰۃ کی نسخون مین نام راوی کا اسیطرح لکھا ہے اور صواب یہہ ہے عبداللہ بن ثعلبۃ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہی اور اخیر جملہ حدیث کی یعنی ہی فطرہ دے اور فقیر ہی غنی کا

مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالیٰ زیادہ اوس سے دیگا کہ دیا ہی اور یہہ بات غنی کی لیئے ہوتی ہی لیکن تخصیص فقیر کی اوسکی تسلی اور رغبت دلانیکی لیئے ہی ع ح

باب من لا تحل لہ الصدقۃ باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہین حلال ہی اوسکو زکوٰۃ کہانی اور لینی **ف** یہہ کتنی مسائل ہین بیچ بیان اسکی کہ زکوٰۃ کسکو کہانی اور لینی درست ہے اور کسکو درست نہین **مسئلہ** نہ دی آدمی زکوٰۃ اپنی اصل کو یعنی باپ اور مان اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسیطرح انکی اوپر کی بزرگ مانکی طرف سے ہون لیا پہ کے طرف سے کسیکو انمین سے زکوٰۃ دینی درست نہین اور نہ دی زکوٰۃ اپنی فرع کو یعنی بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پڑپوتا اور پڑپوتی اور نواسا اور نواسی اور نانکی اولاد کو دی اور خصم اور جورو کو زکوٰۃ نہ دی اور نہ جورو خصم کو دی امام اعظم کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اگر جورو اپنی خصم کو زکوٰۃ دی تو درست ہی اور باقی ناتی دارونکو زکوٰۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مستحق زکوٰۃ کی ہون یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہون بلکہ بہتر ہے غیر دنسی اپنی کو دینا اور بہتری اس ترتیب سے دینا کہ پہلی ہین اپنا کو دی پہر بعد انکی انکی اولاد کو پہر چچا اور پھپی کو پہر اولاد انکو پہر ماموں خالہ کو پہر انکی اولاد کو پہر جو ذوی الارحام ہو پہر ہمسائی کو کہ اجنبی ہو پہر اپنے ہم پیشہ کو پہر اپنی ہم وطنونکو اور اسیطرح سی حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہی کہ ترتیب مذکور سی دینا افضل ہے اور اگر اجنبی ہی کو دی تو بہی درست ہی لیکن بہتر ہی ہی کہ پہلی اپنی ناتی دارونکو دی **مسئلہ** اپنی غلام لونڈی کو زکوٰۃ دینی نہین درست اور انہین کے حکم مین ہے ام ولد یعنی حرم کہ جس سے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سے اوسکو بہی زکوٰۃ دینی درست نہین مالک اسکیکو **مسئلہ** جو ناتی دار سسرال کیطرف سی ہون اونکو زکوٰۃ دینی درست ہی ساس سسر سالا سالی اور جورو اسطہ دار انکی ہون اسیطرح سی داماد بہو کو زکوٰۃ دینی درست ہے اور سوتیلی ماں اور سوتیلی دادی اور سوتیلی نانی کو بہی دینی درست ہے **مسئلہ** نہین درست زکوٰۃ کا مال دینا غنی کو کہ مالک ہو مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی اوسے کہتی ہین کہ جو بڑہتا ہو یعنی مال سوداگری کا اور نقد روپیا اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونیکا کہ یہہ بموجب حکم شارع کی حکم نمو کا یعنی بڑہنی کا رکہتی ہین اور نمو اسے سوداگریکی اور بچہ لینی کی یہہ بہی مال نامی ہے حقیقۃً اور غیر نامی اوسی کہتی ہین جو مال بڑہتا نہو جیسی حویلی اور کپڑا اور برتن وغیرہ پس یہہ چیزین اگر زائد ہون حاجت اصلی سی اور بقدر نصاب کے ہون اور فارغ ہون قرض سی تو بہی زکوٰۃ لینی نہین درست اور حویلی فقط رہنی کی اور کپڑی پہننی کی اور برتن پکانیکی اور کتابین پڑہنی کی علم والیکو اور ہتیار سپاہی کی اور اوزار کاری گرونکی حاجت اصلی مین داخل ہین **مسئلہ** نہین درست دینا زکوٰۃ کا مال قسمی کو اور ہاشمی ہین پانچ شخصونکی اولاد ایک تو اولاد حضرت علی کی خواہ حضرت خاتون سے ہون یا اور سے اور دوسرے حضرت جعفر کی اولاد اور تیسرے عقیل کی اولاد اور چوتہی حضرت عباس کی اولاد اور پانچوین حارث بن عبد المطلب کی اولاد اور انکی غلام اور لونڈیونکو بہی زکوٰۃ دینی درست نہین اور اسیطرح اگر غلام اور لونڈی انکی آزاد ہون جب بہی زکوٰۃ کا مال لینا کہانا انکو درست نہین **مسئلہ** کافر کو بہی زکوٰۃ دینی درست نہین کافر حربی ہو یا ذمی **مسئلہ** اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنی باپ یا بیٹی کو یا اپنی بیوی کو زکوٰۃ دی ہو اس گمان پر کہ یہہ مستحق زکوٰۃ کی ہین یعنی وقت دینی کی معلوم نہ تہا کہ یہہ غنی ہی یا ہاشمی ہی یا کافر ہی یا باپ ہے یا بیٹا ہی پہر معلوم ہوا اونکا احوال پس زکوٰۃ ادا ہوگئی مالک کے ذمہ سی **مسئلہ** مال زکوٰۃ کا دینا مسجد کی بنانی کی یا کفن میت کی یا دادی دین میت کی یہہ درست نہین اگر کسینی دیا تو ادا سین زکوٰۃ ادا نہین ہوئی **مسئلہ** مستحق زکوٰۃ کی فقیر ہین اور حد فقیر کی یہہ ہے کہ مالک ہو مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوٰۃ کا مسکین ہے ہی اور مسکین وہی کہ جسپاس کچہہ نہو اور مستحق زکوٰۃ کا وہ ہی ہی کہ عامل ہو حاکم کیطرف سے زکوٰۃ لینی پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوٰۃ کی عامل کا پیسا لینا نہین درست اور مستحق زکوٰۃ کی وہ بہی ہین کہ جہاد کی لیی چلین اور پیسا اونکی پاس تمام ہوگیا ہو اگرچہ اونکی وطن مین مال بہت سا ہو اور اسیطرح سی مسافر کو بہی زکوٰۃ دینی درست ہے اگرچہ اوسکی وطن مین مال بہت سا ہو اور جسکی پاس ایک درہم کا قوت ہو اوسکو سوال کرنا درست نہین ؛ مولانا محمد اسحاق

الفصل الاول فصل پہلے عن انس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمرۃ فی الطریق فقال لولا انی اخاف

ان تکون من الصدقۃ لاکلتھا متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور پر کہ راہ میں پڑی ہی پس فرمایا اگر نہ ڈرتا میں یہہ کہ ہو کھجور زکوٰۃ کی البتہ کہاتا میں اوسکو یعنی واسطے تعظیم نعمت الٰہی کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال حضرت کو کہانا حرام تہا اور لکہا ہی علمارنے کہ حضرت کو مطلق صدقہ کہانا حرام تہا خواہ واجب ہو خواہ نفل اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کہانا حرام ہی نفل اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی کہانا اوسچیز کا کہ پاوی راہ میں اور وہ چیز تہوڑی ہو گمان کرتا ہو کہ مالک تلاش اسکی نہیں کریگا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اولاد ہے متقی کو کہ بچی اوسچیز سی کہ شبہ حرمت کا ہو اوسمیں ع وعن ابی ھریرۃ قال اخذ الحسن بن علی تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلھا فی فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ لیطرحھا ثم قال اما شعرت انا لا نا کل الصدقۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا لی حضرت حسن بن علی نے یک کھجور کہجورون زکوٰۃ کیسی ڈالی وہ کھجور اپنی موہہ میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دور کرتا پہینک دین اوسکو پہر فرمایا کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنی بنی ہاشم نہیں کہاتی صدقہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کیا نہیں جانتا تو یہہ استعمال کیا جاتا ہی ایک امر واضح میں اگرچہ نہ جانتا ہو اوسکو مخاطب سے کیونکر تہہرہ یہہ بات پوشیدہ ہے باوجود ظاہر ہونیکی اور حضرت امام حسن رضہ کو باوجود خوردسالی کی اسطرح خطاب سے کیا کہ لوگ اس حکم کو سنیں اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ واجب ہے باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتون سے اسلیے کہا علمار ہمارنے کہ حرام ہی ان باپ پر پہنانا اسکیکو حریر اور زیور سونی چاندیکا ع وعن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ الصدقات انما ھی اوساخ الناس وانہا لا تحل لمحمد ولا لآل محمد رواہ مسلم اور روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ صدقہ یعنی زکوٰۃ سوا اسکی نہیں کہ وہ میل ہیں آدمیونکی اور وہ نہیں حلال واسطے محمد کی اور نہ اولاد محمد کی یعنی بنی ہاشم کی روایت کی یہہ مسلم نی ف زکوٰۃ کو میل اسلیے کہا کہ جیسی میل کی اوتارتیسی آدمی کا بدن صاف ہو جاتا ہی ویسہی اسکے دینے سے پاک ہو جاتے ہیں اموال نفوس لوگونکی اور اوسمیں دلیل ہی اسپر کہ زکوٰۃ یعنی حضرت کو حرام تہی اور حضرت کی اولاد کو ہی خواہ عامل ہون زکوٰۃ کی یا محتاج ہون صحیح روایت ہمارے مذہب میں ہی ہی ع وعن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بطعام سال عنہ اھدیۃ ام صدقۃ فان قیل صدقۃ قال لاصحابہ کلوا ولم یاکل وان قیل ھدیۃ ضرب بیدہ فاکل معھم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت لائی جاتی طعام پوچہتی حال طعام کیسی کہ آیا ہدیہ یعنی تحفہ ہی یہہ یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہی فرماتی اپنی یارونکو یعنی سوا بنی ہاشم کی کہاؤ اور آپ نہ کہاتی اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہی تو دراز کرتی ہاتہہ اپنا پس کہاتی ساتہہ یارون اپنی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف صدقہ اوس مالکو کہتی ہین کہ فقیر دنکو دیا جاتا ہی بطریق تہہرانے کے اور ارادہ کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی ثواب آخرۃ کا پس صدقہ میں ایک طرحکی ذلت ہوتی ہی یعنی والیکو اسلیے حضرت پر مطلق صدقہ حرام تہا اور ہدیہ اوسکو کہتے ہین کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوی ازراہ تعظیم وتکریم اوسکی اور شان ہدیہ سے یہہ ہی کہ بدلہ دیا جاتا ہی اوسکا اسمیں بیچ دنیا کی نہ صدقہ کا ع وعن عائشۃ قالت کان فی بریرۃ ثلث سنن احدی السنن انہا عتقت فخیرت فی زوجہا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولاء لمن اعتق ودخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والبرمۃ تفور بلحم فقرب الیہ خبز وادم من ادم البیت فقال الم ار برمۃ فیہا لحم قالوا بلی ولکن ذلک لحم تصدق بہ علی بریرۃ وانت لا تاکل الصدقۃ قال ھو علیہا صدقۃ ولنا ھدیۃ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا ہی بیچ بریرہ کی تین احکام ایک حکم یہہ کہ آزاد ہوئی پس مختار کی گئی بیچ نکاح رکہنی خاوند اپنی کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق آزاد کیا دسلی اوس شخص کے ہی کہ آزاد کیا اور تشریف لائی رسول

صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر میں اور ہانڈی جو شمارتی تھی ساتھ گوشت کی پس نزدیک لائی گئی حضرت کی روٹی اور سالن گھر کی سالنو نہیں ہے پس فرمایا کیا نہیں دیکھی میں ہانڈی کہ اوسمیں گوشت ہے عرض کیا گھر کی لوگوں نے کہ مضر یوں میں ہے کہ ہانڈی پکتی ہی لیکن یہ گوشت صدقہ دیا گیا ہی بریرہ کو اور آپ نہیں کھاتی صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت اوسپر صدقہ ہی اور ہمارے لیی ہدیہ ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہی بیع بریرہ کی تین احکام یعنی بریرہ جو لونڈی آزاد حضرت عائشہ کی تھی بسبب اوسکے تین حکم شرعی وارد ہوئی ایک تو یہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہی اپنی خاوند کی نکاح میں رہی کہ نام اوسکا مغیث تھا اور چاہے جدا ہووے اوس سے اسکو علما خیار عتق کہتی ہیں کہ لونڈی جو کسیکی نکاح میں ہو اور وہ آزاد ہو جاوے تو اوسکو اختیار رہی کہ چاہے اوسکی نکاح میں رہے چاہی نہ رہی امام شافعی کی نزدیک اگر خاوند اوسکا غلام کسیکا ہو تب آوے اختیار رہی اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد ہو دونوں صورتوں میں مختار رہی اور مغیث مذکور غلام تھا بریرہ نی بعد آزاد ہونیکی نہ قبول کیا اوسکو اور مغیث اوسکی عشق و فراق میں روتا اور فریاد کرتا پھرتا تھا اور دوسرا حکم بریرہ کی سبب سے یہ وارد ہوا کہ ولا یعنی میراث لونڈی کی اوسکی لیی ہے کہ بسبب آزاد کیا بیان اسکا یہ ہے کہ بریرہ لونڈی تھی ایک یہود کی اوسکو مکاتب کر دیا تھا یعنی یہ کہہ دیا تھا کہ اتنی درہم دے تو آزاد ہی جب وہ عاجز ہوے درہموں کی دینی سی تو حضرت عائشہ پاس آئی کہ اگر بچہ دیں تو تمہی مالک کو دیکر آزاد ہو جاؤں حضرت عائشہ نی فرمایا کہ اپنی مالکوں سی کہہ اگر وہ بچھی بھیں تو میں لیتی ہوں پس وہ گئی اور اونسی جا کر یہ کہا اونہوں نے کہا کہ بیچتی ہیں بشرطیکہ ولا یعنے میراث اوسکی ہمارے لیی ہو حضرت عائشہ نی حضرت سی عرض کیا کہ یہود اسطرح کہتی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتی ہیں ولا اوسکے لیی ہے کہ آزاد کرے تو اسی عائشہ خرید اور آزاد کر دلا اوسکی تیرے لیی ہوگی شرط انکی باطل ہی اور تیسرا حکم اخر حدیث میں ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ جو کوئی فقیر کو کچھ زکوٰۃ میں سے دیوی اور وہ فقیر اوسکو دی کر زکوٰۃ یعنی اوسکو جایز نہیں تو وہ اوسکو حلال ہی اسلیی کہ وہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دی روا ہے شرح **وعنها** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليها رواه البخاري اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتی تھا ہدیہ اور بدلا دیتی اوسپر روایت کی یہ بخاری نے **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو دعيت الى كراع لاجبت ولو اهدي الي ذراع لقبلت رواه البخاري اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بلایا جاؤں میں طرف کراع کی البتہ قبول کروں میں اور اگر تحفہ بھیجا جاؤں میری طرف میرے ایک دست البتہ قبول کروں میں روایت کی یہ بخاری نے **ف** کراع کہتی ہیں بکری پنڈلیکو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کری بکری پانوں کی کہ ایک چیز حقیر ہی تو بھی قبول کروں اور اگر دست بکری بھیجا بطریق تحفہ کی تو وہ بھی قبول کروں اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ حضرت نہایت تواضع اور شفقت رکھتی تھی ساتھہ خلق خدا کے اور اسمیں رغبت دلانی اوپر قبول کرنی تحفہ کی کہ اگر کوئی ادنی چیز بھیجی تو بھی قبول کری **ع** **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المسكين الذي يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان ولكن المسكين الذي لا يجد غنى يغنيه ولا يفطن به فيتصدق عليه ولا يقوم فيسأل الناس متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں مسکین وہ کہ پھرتا ہی لوگوں پر پھیرتا ہے اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجوریں ولیکن مسکین وہ ہی کہ نہیں پاتا مال کہ بی پروا کری اوسکو اور نہیں معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہی یعنی بسبب ظاہر کرنی حال کی تا تصدق کیا جاوے اوسپر اور نہیں اٹھتا یعنی اپنی گھر سی تا مانگی لوگوں سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہیں ہے مسکین یعنے کامل مدہ میں جو آیا ہی انما الصدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین ہے نہیں ہے کہ جسکو عرف میں لوگ مسکین سمجھتی ہیں کہ جسکی در روانے پر جا کھڑا رہتا ایک آدھ ٹکڑا اوکھجور حقیر کر دیا بلکہ مسکین کامل یہ ہے جو کہ ذکر کیا **ع** مولانا عبد العزیز رح **الفصل الثاني** فصل دوسرے **عن** ابی رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث رجلا من بني مخزوم على الصدقة فقال لابي رافع اصحبني كيما تصيب

منہا فقال لا حتی آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسألہ فانطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ فقال ان الصدقۃ لا تحل لنا وان مولی القوم من انفسہم رواہ الترمذی وابو داود والنسائی ۔ اور ابی رافع سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو بنی مخزوم مین سے زکوۃ لینی کو پس کہا اوسنی ابو رافع کو ساتھہ ہو میری تاکہ پہونچی تو اوس زکوۃ مین سے پس کہا ابو رافع نے نہین ہوتا مین ساتھہ یہانتک کہ آؤنمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پھر پوچھون مین اوسنی کہ ساتھہ جاؤن یا نہ جاؤن پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچھا حضرت سی پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہین حلال واسطی ہمارے یعنی بنی ہاشم کی اور تحقیق مولی یعنی غلام آزاد قوم کا اوسی قوم مین سے ہی یعنی زکوۃ لینی کی حکم مین روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے ف ابو رافع غلام آزاد حضرت کی تہی حضرت نے اونکو زکوۃ کی مال لینے سی منع فرمایا کہ جیسی ہمکو زکوۃ لینی نہین درست ویسی ہے تجکو بہی نہین درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کی غلاموں کو بہی زکوۃ کا مال لینا درست نہین خواہ وہ غلام اونکی ملک مین ہون خواہ آزاد ہوگئی ہون ۱۲ ح ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی رواہ الترمذی وابو داود والدارمی ورواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے زکوۃ غنی کی لیی اور نہ واسطی صاحب قوت تندرست کی کہ قوت رکہتا ہو کسب کرنیکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے ف نہین حلال ہی زکوۃ غنی کی لیی غنی تین طرحکی ہوتی ہین ایک تو وہ ہی کہ جسکو زکوۃ دینی فرض ہوتی ہی وہ وہ ہی کہ مالک ہو نصاب تامی کا کہ برس گذرا ہو اوسپر اور دوسرا وہ ہی کہ حرام ہوتی ہی اوسکو زکوۃ لینی اور واجب ہوتا ہی صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہی کہ جسکی پاس بقدر نصاب کے یعنی ساڑہی باون روپی کا اسباب ہو سوا حاجت اصلی کی اور تیسرا وہ ہی کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہی کہ جسکی پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر پوشی کی اور نہ واسطی صاحب قوۃ الخ یعنی نہین حلال ہے زکوۃ واسطی اوسکی کہ اعضا اوسکی صحیح سالم ہون اور وہ قوی اور قادر ہو کمانی پر بقدر اسکی کہ کفایت کرے اوسکو اور عیال اوسکیکو امام شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ اونکی نزدیک حلال نہین ہے زکوۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہے زکوۃ اوسکو کہ مالک نصاب مذکور کا ہو اگرچہ قوی اور قادر کسب پر ہو اسلیی کہ حضرت نے نہی صدقہ غنی اور صاحب قوی کو اگرچہ قوی و تندرست ہوتی اور اخیر تک وہی عمل حضرت کا رہا پس یہہ حدیث منسوخ ہوا یا مراد یہہ ہے کہ نہین لائق اوسکو کہ قوۃ و قدرت ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتھہ اس لذت لینی زکوۃ کی ۱۲ ع ح ۔ وعن عبید اللہ بن عدی بن الخیار قال اخبرنی رجلان انہما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی حجۃ الوداع وہو یقسم الصدقۃ فسألاہ منہا فرفع فینا النظر وخفضہ فرآنا جلدین فقال ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیہا لغنی ولا لقوی مکتسب رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سی کہ کہا خبر دی مجکو دو شخصون نے کہ تحقیق وہ دونون آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور حضرت تہی حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتی تہی مال زکوۃ پس مانگا اون دونون نے حضرت سی صدقہ تمین سے پس وہ دونون کہی ہین کہ بلند کی حضرت نے ہم مین نظر اور پست کی یعنی سر تا پاؤن تک ہمین دیکہا پس دیکہا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دونگا تمکو اور نہین ہے حصہ اس صدقہ مین واسطی غنی کی اور نہ واسطی قوی کی کہ قدرت رکہتا ہو کسب کے روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نے ف حجۃ الوداع اوس حج کو کہتے ہین کہ حضرت نے کیا اور احکام بیان فرمائی اور لوگونکو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کی نزدیک پہونچی اور معنی حدیث کی بموجب مذہب شافعی کی یہہ ہین کہ صدقہ کہانا تمکو حرام ہے اور اگر تم حرام ہی کہایا چاہو تو دونگا تمکو یہہ بطریق زجر و توبیخ کی فرمایا اور ہمارے نزدیک یہہ معنی ہین کہ نہین لائق لینا زکوۃ کا اوسکو کہ قوی و قادر کسب پر ہو ۱۲ ح ۔ وعن عطاء بن یسار مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل

الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ لغازٍ فی سبیل اللہ او لعاملٍ علیہا او لغارمٍ او لرجلٍ اشترٰہا بمالہ او لرجلٍ کان لہ جارٌ مسکینٌ فتصدق علی المسکین فاہدٰی المسکین للغنی رواہ مالک وابوداود وروی نحوہ ابن ماجۃ وعن عطاء بن یسار

درروایت ہی عطاء بن یسار سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال زکوٰۃ غنی کو مگر واسطی پانچ شخصون کی یعنی اگر غنی بہی ہون تو انکو لینی درست ہی ایک جہاد کرنیوالے واسطے راہ خدا مین یعنی جو کہ اسباب جہاد کا نرکہتا ہو دوسرے عامل زکوٰۃ کی لیی مسیری تاوان بہرنیوالیکی لیی جو بہی اوسکی لیی کر خریدی چیز زکوٰۃ کی ساتہہ مال اپنی کی یعنی مفتیہ کو کسینی زکوٰۃ کا مال دیا تہا غنی نی خرید لیا اوسکو درست ہے پانچوین اوسکی لیی کر ہی پاس اوسکی ہمسایہ غریب پس زکوٰۃ دیگئی فقیر کو پس تحفہ بہیجا فقیر نی واسطی غنی کی یعنی پس غنی کو اس صورت مین لینی درست ہے روایت کی یہہ مالک نی ابوداؤد نی اور یہ ایک روایت ابوداؤد کی ابی سعید سے لفظ ابن السبیل کا ہی یعنی مسافر کو بہی دیا اوس روایت مین آیا ہی **ف** تاوان بہرنیوالیکی لیی یعنی وہ غنی ہی لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہی کہ مال اوسکا کفایت نہین کرتا تو اوسکو بہی زکوٰۃ لینی درست ہے اور مراد تاوان سے یہہ ہی کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسیکا تہا اسنی آپسمین سلح کر دانیکی لیی وہ قرض اپنی ذمہ کر لیا اور قرضدار ہوا بسبب اوسکے یا مطلق قرضدار ہوا ہی اور غازی غنی کو زکوٰۃ دینی امام شافعی کی نزدیک درست ہے اور ہمارے نزدیک درست نہین ہے اسلیی کہ اوسکو حدیث مین مطلق منع فرمایا ہی کہ حلال نہین صدقہ غنی کیلئی اور حدیث معاذ کی بہی مطلق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو فرمایا کر لی اونکی اغنیا سی اور اونکی فقرا پر صرف کردہ حدیث باعتبار اسکی قوی ہے اور اوراپر فوقیت دینی بالاتفاق درست ہے اسلیی کہ عامل جرت اپنے عمل کی لیتا ہی غنا اور فقرا دونمین برابر ہے اور تاوان بہرنیوالیکا مال کا عدم ہی کہ اوس سے زیادہ کا قرضدار ہی اور دوسرا کا حکم ہی ظاہر ہی کہ اپنی محل مین بہو بچہ چکی اب ملک اونکی ہی جسکی ہاتہہ چاہین بیچین چاہین یو ہین دین وغیرہ **وعن** زیاد بن الحارث الصدائی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبایعتہ فذکر حدیثا طویلا فاتاہ رجل فقال اعطنی من الصدقۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لم یرض بحکم نبی ولا غیرہ فی الصدقات حتی حکم فیہا ہو فجزاہا ثمانیۃ اجزاء فان کنت من تلک الاجزاء اعطیتک رواہ ابوداود

اور روایت زیاد بن حارث صدائی کی کہا آیا مین نے صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بیعت کی مینی اوسی پس ذکر کی حارث نی حدیث لمبی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص پس کہا دو مجکو زکوٰۃ مین سے پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نہین راضی ہوا ساتہہ حکم کسی نبی کی اور نہ ساتہہ حکم کسی غیر نبی کی یعنے علماء مجتہدین کی زکوٰۃ مین یعنی تقسیم کرنی زکوٰۃ مین کر کسکو دینی چاہیی یہانتک کہ حکم فرمایا آپ زکوٰۃ مین پس بیان کئی زکوٰۃ کی آٹہہ مصرف پس اگر ہی تو اون آٹہہ مین سے دو نہین مجکو روایت کی یہہ ابوداؤد نی **ف** آٹہہ صرف کا بیان ہے یہہ ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوٰۃ یعنی پرچوتہی واسطی لیکر دینکی کر ایمان ہے نہ پہرین اور پانچوین گردن چہٹانی مین یعنی مکاتب وغیرہ کو اور چہٹی تاوان بہرنیوالیکو اور ساتوین اللہ کی راہ مین یعنی جہاد والونکو اور حاجیونکو اور طالب علمونکو اور آٹہوین مسافرونکو اونکا اللہ تعالی نی قرآن شریف مین فرمایا ہی اس آیت مین انما الصدقات للفقراء والمساکین آخر تک ۔

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** زید بن اسلم قال شرب عمر بن الخطاب لبنا فاعجبہ فسال الذی سقاہ من این ہذا اللبن فاخبرہ انہ ورد علی ماء قد سماہ فاذا نعم من نعم الصدقۃ وہم یسقون فحلبوا من البانہا فجعلتہ فی سقائی فہو ہذا فادخل عمر یدہ فاستقاء رواہ مالک والبیہقی فی شعب الایمان

روایت ہی زید بن اسلم سی کہ کہا پیا عمر بن الخطاب نی دودہ پس اچہا لگا اونکو وہ پہر پوچہا اوس شخص سے کہ پلایا تہا اونکو کہان کا ہی یہہ دودہ پس خبر دی اونکو کر گیا تہا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اوسکا پس اگہان وہان کتنی اونٹ تہی اونمون زکوٰۃ کیسی اور اونٹ والی پانی پلاتی تہی اونمونکو پس دوہا اونہون نی تہوڑا سا دودہ اونکا پہر ڈال لیا مینی اوسکو اپنی مشک مین پس یہہ ہے وہ دودہ پس لا حضرت عمر نی ہاتہہ اپنا منہہ اپنی مین پہر قی کی روایت کی یہہ مالک نی

اور بیہقی فی شعب الایمان مین ف یہہ حضرت عمر رضی سبب کمال تقوی اور ورع کی کیا والا اگر فقیر یہہ کری یا تحفہ لاوی زکوۃ کی مال مین سے کہ کیسے حکم دیا ہو تو رکھا ہے کہا نا اوسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو فرمایا حدیث بریرہ کی مین کہ اوپر گذر چکی بیان جواز کی لیی تہا برح ؛ **باب من لا تحل لہ المسئلۃ ومن تحل لہ** باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہین درست اوسکو سوال کرنا اور اوس شخص کے درست ہی اوسکو ف کہا ہی علمار نی کہ نہ چاہیی سوال کرنا اوسکو کہ جسکی پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنی کی کہ سوال بغیر ضرورت کی حرام ہی اور جو قوت ایکدن کا یا ستر ڈھکنے کو کپڑا نہ رکہتا ہو تو حلال ہی کہ سوال کری اور جس فقیر کو کہ قوت دن کا حاصل ہے یا قادر ہی کسب پر اوسکو زکوۃ حلال ہے اور حرام ہی سوال اور مسکین کہ کچہہ نہ رکہتا ہو کہ قوت دن کا کری اور قادر بہی کسب پر نہو حلال ہی اوسکو سوال کرنا اور کہا نووی نی شرح مسلم مین کہ اتفاق رکہتی ہین علمار اسپر کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کی منع ہی اور اختلاف کیا ہی علمانی بیچ سوال کرنی اوسکیکی کہ قادر ہو کسب پر صحیح تر یہہ ہے کہ حرام ہی اور بعضی کہتی ہین مکروہ ہی لیکن سا تہہ تین شرطونکی اول یہہ کہ ذلیل نکری اپنی نفس کو دوسرے اصلاح یعنی مبالغہ نکری سوال مین اور تیسری ایذا ندی اوسکو کہ جس سے مانگتا ہی اور اگر ایک شرط بہی ان تینون شرطون نہین ہے نہو تو حرام ہی بالاتفاق اور منقول ہی ابن مبارک سی کہ کہا جو سائل بوجہ اللہ کہکر سوال کری خوش نہین تا مجکو کہ دیا جاوے اوسکو کچہہ بہی اسلیی کہ یہہ ناکاری اور جب بوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کے اوسچیز کی کہ حقارت کی اوسکی اللہ تعالی یعنی دنیا کی پس کچہہ نہوا جاوی از راہ زجر و تنبیہ کی اور اگر کہی کہ بحق خدا اور بحق محمد کی دی تو واجب نہین ہوتا دینا اوسکو اور جو کوئی کہ ایسوی چہوٹی حاجت ظاہر کرکر تو مالک نہین ہوتا اور ایسہی اگر کہی کہ مین سید ہون اور واقعہ مین نہ تہا اور اوسنی سید جانکر دیا مالک نہین ہوتا اور اگر کسیکو بسبب بیکسبتی کی دی اور وہ باطن مین گناہ کرتا ہی کہ اگر دینی والا جانتا تو ندیتا تو بہی مالک نہین ہوتا اور حرام ہے اوسپر وہ اور واجب ہے پہیر دینا اوسکا مالک کو اور اسیطرح اگر کسیکو کچہہ دیا جاوے بسبب بیزبانی اوسکیکی یا شر چغل خوری اوسکیکی تو حرام ہے اوسپر اگر کوئی فقیر اوی سوال کے لیی کسیکی پاس اوجاوے کہ تا تہہ اوسکی چومی تا کچہہ دہ دیوی تو مکروہ ہی اور بہتر یہہ ہے کہ تا تہہ ندی اوسکو چومنی کی لیی اور نہ دیا جاوے اوس سایل کو کہ اصلیل یعنی نقارہ یا ڈھول دروازون پر بجاتا پہری اور مطرب یعنی ڈوم سے بدتر ہی یہہ مسائل مطالب المومنین مین مذکور ہین شروع ہے ؛

الفصل الاول فصل پہلے **عن** قبیصۃ بن مخارق قال تحملت حمالۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسالہ فیہا فقال اقم حتی تاتینا الصدقۃ فنامر لک بہا ثم قال یا قبیصۃ ان المسئلۃ لا تحل الا لاحد ثلثۃ رجل تحمل حمالۃ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیبہا ثم یمسک ورجل اصابتہ جائحۃ اجتاحت مالہ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش ورجل اصابتہ فاقۃ حتی یقوم ثلثۃ من ذوی الحجی من قومہ لقد اصابت فلانا فاقۃ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش فما سواہن من المسئلۃ یا قبیصۃ سحت یاکلہا صاحبہا سحتا رواہ مسلم روایت ہے قبیصہ بن مخارق سی کہ کہا ضامن ہوا مین ایک دین کا کہ بسبب دیت کی تہا پس تا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اوسحال مین کہ سوال کرتا تہا مین اوسنی ادای دین کی لیی پس فرمایا حضرت نی کہ ٹہیرا رہہ یہانتک کہ آوی ہماری پاس زکوۃ پس حکم کرینگی ہم واسطی تیری ساتہہ اوس زکوۃ کی پہر فرمایا ای قبیصہ تحقیق سوال نہین درست مگر واسطی ایک کے تین مین سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہی اوسکی لیی سوال یعنی بشرطیکہ مبالغہ نکری مانگنی مین یہانتک کہ پہنچی اوس ضمانت کو یعنی پہنچی مال کو کہ ادا کری اوس سے مال ضمانت کا پہر بند رہی سوال کرنیسی اور دوسرا شخص وہ ہے کہ پہنچی اوسکو آفت یعنی مثل قحط وغیرہ کی کہ ہلاک کردیا مال اوسکا پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہنچی اوس قدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یعنی بقدر قوت و لباس کی یا فرمایا دفع کری محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اوسکی زندگانی مین اور تیسرا شخص وہ ہے یعنی غنی کر پہنچی اوسکو حاجت سخت یعنی ایسی حاجت کہ شہور ہوئی قوم مین یہانتک کہ کہڑی ہوون تین شخص صاحب عقل کے قوم اوسکی سی

کہنی والی ہون کہ پہونچی فلانیکو حاجت تحت پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہونچی اوسقدر کو حاجت روائی ہوگذران سے بافزا یا رفع کری محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو سبب اسکی زندگانی مین پس جو کچھ کہ سوے ان تین صورتونکی ہی سوال ہی اوسکا حرام ہے کہا تا ہی صاحب اوسکا حرام روایت کیا ہے یہ مسلم نے **ف** حاصل اوس مال کو کہتی ہین کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کی دینا آیا انہانسی اپنی ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو گیا واسطی اصلاح اوسکی یعنی جماعت اوسمین لڑتی ہی اور خون بند کرتی ہی ایک شخص درمیان مین آیا اور مسلح کروائی اور دیتین کہ اوپر لازم آئی نہین ہے یہ پر لازم ہے ضامن ہوا اور بسبب اوسکی قرضدار ہوا اور اخیر حدیث مین جو شخص کی گواہی کا ذکر کیا مراد اوس سے مبالغہ ہی بیچ ثبوت حاجت کی اور منع کرنیکی سوال کرنیسی اور سہل جاننی سی سوال کو ع **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال الناس اموالھم تکثرا فانما یسال جمرا فلیستقل او لیستکثر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص مانگی لوگونسی مال اونکی یعنی کچھ مال مین سے بہتایت کی لیی پس سوے اسکی نہین کی مانگتا ہی انگارا گ کا پس چاہیے کہ کم مانگی یا بہت مانگی روایت کی یہ مسلم نی **ف** بہتایت کی لیی یعنی تا مال زیادہ ہونہ واسطی رفع فقر وحاجت کے اور انگارا گ کا یعنی اگ دوزخ کا مراد یہ ہے کہ اوس مال کی سبب سے دوزخ کی اگ مین خدابت یا جاویگا اور کم مانگی یا بہت مانگی یہ تنبیہا فرمایا یعنی سوال کرنا بہرحال ضرر رکھتا ہی کم ہو یا بہت ع **وعن عبداللہ بن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مایزال الرجل یسال الناس حتی یاتی یوم القیمۃ لیس فی وجھہ مزعۃ لحم متفق علیہ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتا ہی آدمی مانگتا لوگونسی یہانتک کہ آویگا دن قیامت کے اوسحالت مین کہ نہ ہوگی اوسکی منہہ پر بوٹی گوشت کی ٹکڑے یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی قیامت کو آویگا ذلیل وبی آبرو یا حقیقۃ یہی حال ہوگا کہ اصلا اوسکی منہہ پر گوشت نہوگا ازراہ سزا سوال کی اور فضیحت کرنیکی لوگونمین کہ یہہ مانگتا تہا دنیا مین اوسکی سزا یہہ ملی ہی ع **وعن معاویۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلحفوا فی المسئلۃ فواللہ لا یسالنی احد منکم شیئا فتخرج لہ مسئلتہ منی شیئا وانا لہ کارہ فیبارک لہ فیما اعطیتہ رواہ مسلم اور روایت ہے معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زمبالغہ کرو مانگنی مین پس قسم ہے اللہ کی نہین مانگتا مجسی کوئی تم مین سے کچھہ پس نکالی واسطی اوسکی سوال کرنا اوسکا مجسی کچھہ اوسحالمین کہ مین اوسچیز کی دینی کو مکروہ جانتا ہون پہر برکت دیجاوے واسطی اوسکی بیچ اوسچیز کی کہ دی ہی مجھی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی نہین جمع ہوتا دینا میرا ناخوش ہوکر ساتھہ برکت کی یعنی جسکو دیتا ہون ناخوش ہوکر اوس مال مین برکت نہین ہوتی ع **وعن الزبیر بن العوام** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یاخذ احدکم حبلہ فیاتی بحزمۃ حطب علی ظھرہ فیبیعھا فیکف اللہ بھا وجھہ خیر لہ من ان یسال الناس اعطوہ او منعوہ رواہ البخاری اور روایت ہی زبیر بن عوام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ یہہ کہ بہتری ایک تمہارے اپنی پہر لادی ایک گٹہی لکڑیونکی اپنی پیٹہہ پر پس بیچی اوسکو پس کہی اللہ بسبب اوسکی آبرو اوسکی کہ مانگنی سی جانی تہی بہتر ہے اوسکی لیی اس سے کہ مانگی لوگونسی دین اوسکو یا نہ دین فضل کے یہہ بخاری نی **وعن حکیم بن حزام** قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سالتہ فاعطانی ثم قال لی یا حکیم ان ھذا المال خضر حلو فمن اخذہ بسخاوۃ نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ کان کالذی یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی قال حکیم فقلت یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ارزا احدا بعدک شیئا حتی افارق الدنیا متفق علیہ اور روایت ہی حکیم بن حزام سے کہ کہا مانگا مجھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کچھہ پس دیا مجکو پہر مانگا پس دیا مجکو پہر فرمایا مجکو ای حکیم تحقیق یہہ مال سبزہ شیرین یعنی خوش نما معلوم اور لذیذ دلونمین ہوتا ہی پس جس کو کوئی لی اوسکو ساتھہ بی پروائی نفس کے بیے بغیر سوال کے اور بغیر حرص وطمع کی برکت کیجاتی ہی اوسکی لیے اوسمین اور جو کوئی لے اوسکو ساتھہ طمع نفس کے نہین برکت کیجاتی ہی

اور اسمین اور ہوتا ہے مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی زہر مین پیٹ بھرا یعنی بسبب بے برکتی اور کثرت مرض کے یہہ حال ہوتا ہی اور ہاتہہ اونچا یعنی دینی والا بہتر ہی نیچی ہاتہہ سے یعنے جو کہ مانگی کچہہ کہا حکیم نی پس کہا یعنی یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذاتکی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کی نہین ناقص کرونگا مین مال کسیکا کچہہ یعنی کسیسی کچہہ مانگنی کا نہین بعد اسکے سوال کرینگی آپ سے یہانتک کہ جدا ہو مین دنیا سی یعنی مرونگی نہین نعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو علی المنبر وھو یذکر الصدقۃ والتعفف عن المسئلۃ الید العلیا خیر من الید السفلی والید العلیا ھی المنفقۃ والسفلی ھی السائلۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوسوقت کہ وہ منبر پر تہی اور وہ ذکر کرتا تہا صدقہ کا اور بچنی کا سوال سی اہلہ اونچا بہتر ہی ہاتہہ نیچی سی اور اونچا ہاتہہ وہ ہی خرچ کرنیوالا اور نیچی ہاتہہ وہ ہی مانگنی والا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی سعید الخدری قال ان ناسا من الانصار سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاھم ثم سالوہ فاعطاھم حتی نفد ما عندہ فقال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصابر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء ھو خیر واوسع من الصبر متفق علیہ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تحقیق کتنی آدمیون نی انصار مین سی مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کچہہ پس دیا اونکو پہر مانگا اونہون نی اوسسے پس دیا اونکو یہانتک کہ ہو چکا جو کچہہ کہ تہا حضرت کی پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میرے پاس سی پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا مین اوسکو تمسی اور جو شخص بچی سوال کرنسی بچاتا ہی اوسکو خدا یعنی ممنوع چیز دنسی اور محتاج نہین کرتا لوگونکا یعنی جو کوئی قناعت کرتا ہی دل قوت پر اور ترک کرتا ہی مانگنا آسان کردیتا ہی اللہ تعالی اوسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہی بی پروائی بی پروا کرتا ہی اوسکو اللہ یعنے جو بی پروا ہوتا ہی لوگونکی موال سی اور بچتا ہی سوال سے اللہ تعالی اوسکا دل غنی کردیتا ہی اور جو صبر چاہی صبر دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی جو طلب کرتا ہی توفیق صبر کی اللہ تعالی اوسپر اللہ تعالی صبر آسان کردیتا ہی اور نہین دیا گیا کوئی بخشش کردہ بہتر ہوا اور فراخ تر ہو صبر سے یعنی صبر اللہ تعالی کی سب عطاؤنمین بہتر عطا ہی نعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطہ افقر الیہ منی فقال خذہ فتموّلہ وتصدق بہ فما جاءک من ھذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ ومالا فلا تتبعہ نفسک متفق علیہ اور روایت ہی عمر بن خطاب رضی سی کہ کہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتی مجکو دینا یعنی اجرت انکی عمل کی کہ عامل ہوئی تہی زکوۃ کی پس کہتا مین دیجی یہہ زیادہ محتاج تجکو مجسی پس فرمائی کہ لی اسکو پہر داخل کر اسکو اپنی مال مین یعنی اگر ہو تو محتاج ہو تجہی اور صدقہ دی اسکو یعنی اگر ہو زائد حاجت ضروری تیرے سی پس جو چیز کہ آوی تیرے پاس سی اور تو نہ طمع کرنیوالا ہو اور نہ مانگنی والا ہو پس لے اوسکو اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنی بغیر طمع اور سوال کی نہ تاہتہ لگی پس پیچہی لگا اوسکی نفس اپنے کو نعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہ شفت اوٹہا اوسکی طالب مین اور منتظر اوسکا نرہ جیسا کہ لوگو نمین مشہور ہے لا ذد لا کذہ اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکو دیا اس مال مین سے کچہہ بغیر سوال طمع کی یہہ پہیرا دیا اوسکو پس گویا کہ پہیرا وہ اللہ کو اور منقول ہے کہ امام احمد حنبل نی کچہہ بازار سی پس اوٹہایا اوسکو بنان حمال نی پس جبکہ آئی گہر مین اوسکی تہی روٹی کہلی ہوئی ٹہنڈی جو بیچکر کہایا اوسکو یہہ دیکہکر ایک روٹی بنان کو پس دینے لگا روٹی بنا کو پس انکار کیا اونہون نے اور نہ لی پس جب باہر نکلی بنان گہر کی حکم کیا امام نی اوسکو جاوے اوس پاس اور دیدی روٹی پس آئی جو دی تو لی پس تعجب کیا لڑکی نی کہ پہلی کیون انکار کیا تہا اور پہر کیون لیلی پس پوچہا امام نے سبب سکا کہا کہ جب وہ داخل ہوا تہا اور دیکہی میں نے چیز آئی اوسکو طمع بمقتضای طبیعت بشری کی پس نی اسلیے جب نکلا اور آئی اوسکو روٹی بغیر طمع کی لیلی **الفصل الثانی** فصل دوسرے

عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل کدوح یکدح بھا الرجل وجھہ فمن شاء ابقی علی وجھہ ومن شاء ترک الا ان یسال الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منہ بدا رواہ ابوداود والترمذی والنسائی

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہی کہ زخمی کرتا ہی سبب اوسکی آدمی مونہہ اپنی کا یعنی بسبب سوال کی ہر وقت اپنی کو ذلیل کردہ مانند زخمی کرنی منہہ کی ہی پس جو شخص چاہی باقی رکھنا باقی رکھی اپنی منہہ پر یعنی آبرو بسبب چاہکر نیکی سوال ہی اور ترک کرنیکی سوال کو اور جو شخص چاہی نہ باقی رکھنا نہ باقی رکھی آبرو یعنی بسبب سوال کرنیکی یہہ بہتر ہے سوال کرنی پر کہ سوال کرنا نہ چاہیی مگر یہہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سی یا سوال کرے اوس امر مین کہ ضرور ہے اوسکو روایت کیا یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** حاکم سی اور بادشاہ سی کہ اوسکی تصرف مین بیت المال ہو پس مانگی اوس سے جو اپنا دیوے گا وہ اگر ہوگا یہہ سحت اور کہا طیبی نے کہ اختلاف کیا ہی بیچ عطا سلطانی کی اور صحیح یہہ ہے کہ اگر غالب ہو بیت المال مین مال حرام تو حرام ہے سوال اوس سے اور لینا اوس سے والا حلال ہی اور ضرور ہی اوسکو یعنی ایسا امر دریش آیا کہ بغیر سوال کی چھٹکارا نہین ہو سکتا تو یہی سوال کرنا جایز ہی جیسکہ کسیکا مال ضایع ہوا ہو یا آفت آئی کھیتی وغیرہ پر یا فاقہ پہونچا ہو بلکہ واجب ہوتا ہی سوال حالت اضطرار مین خواہ کپڑے کی طرف مضطر ہو کہ ستر ڈھکنی کو کپڑا نہو خواہ بھوک کیطرف مضطر ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہی بغیر کھانی اور کہا غزالی نے کہ اسیطرح واجب ہوتا ہی سوال اوسپر کہ استطاعت حج کی رکھتا تہا اور نہ کیا یہانتک کہ مفلس ہو گیا پس اوسکو چاہیی کہ لوگونسی طرح راہ مانگ کر جاوی باع ۔ **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال الناس وله ما یغنیه جاء یوم القیمة ومسئلته فی وجهه خموش او خدوش او کدوح قیل یا رسول اللہ وما یغنیه قال خمسون درهما او قیمتها من الذهب رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی مح اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگی لوگونسی اور اوسکے اوسکی ہو وہ چیز کہ غنی کری اوسکو آویگا دن قیامت کی اور سوال اوسکا اوپر منہہ اوسکے خموش ہوگا خدوش ہوگا کدوح ہوگا کہا گیا ای رسول خدا کی کیا چیز غنی کرتی ہی اوسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت اوسکی سونے سی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** خموش جمع خمش کی ہی اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی کہا بعضی عالمون نے کہ یہہ الفاظ قریب المعانی ہین کہ حاصل ان سبکی معنی زخم ہی اور لفظ او شک راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے یہہ لفظ فرمایا یا یہہ اور بعضون نے کہا کہ متباین ہین معنون مین یعنے ہر ایک کے معنے جدا جدا ہین خدش کی معنی ہین پوست چھیلنا ساتہہ ناخون کی یا خمش پوست چھیلنا ساتہہ ناخون کی اور کدح پوست چھیلنا دانتونسی اور بعضون نے کہا کہ اوپر تفاوت احوال سائلین کے ہے اگر کم سوال کریگا ملکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر اوسطکی درجہ کا سوال کریگا زخم ہی اوسطکی درجہ کا ہوگا باع **وعن** سهل بن الحنظلیة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من سال وعنده ما یغنیه فانما یستکثر من النار قال قیل وما یغنیه وهو احد روایته فی موضع اخر وما الغنی الذی لا ینبغی معه المسئلة قال قدر ما یغدیه ویعشیه وقال فی موضع اخر ان یکون له شبع یوم او لیلة ویوم رواه ابو داؤد اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگی اور اوسکی پاس ہو اسقدر ہو کہ غنی کری اوسکو سو اوسکی نہین کہ طلب کرنا ہی بہت آگ یعنے جو کوئی جمع کری مال آنگ بغیر ضرورت کی پس گویا کہ جمع کرتا ہے واسطے اپنے آگ کے زخمی کہا گیا یہہ راوی حدیث کیسی چیز ہو وہ جسکے ہوتے نہی چاہیی سوال کرنا اور روایت مین کہ پوچھا گیا حضرت سی اور کیا ہی حد غنا کی نہ چاہیی ساتہہ اوسکی مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اوسچیز کی کہ کری اوسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا نضلی نے پیچ اور جگہہ کے یعنی جو اب حضرت کا اوسطرح روایت کیا ہی کہ ہووے واسطے اوسکی بقدر پیٹ بہرنی دن کی یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ پہلا لفظ فرمایا یہہ روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** نضلی اوستاد ہین ابو داؤد کی اور کہی اوسکو قوت صبح و شام کا یعنی جسکی پاس قوت ایکروز و شب کا ہو وہ غنی ہی اوسکو سوال کرنا حرام ہے اور جانا چاہیی کہ حدیث ابن مسعود کی گذری دلالت کرتی ہی اوپر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہے یہہ ہی کہ مالک پچاس درہم کا ہو یا قیمت اوسکی اور حدیث آیندہ مین عطا سی ہے کہ مالک ہو ایک وقیہ کا کہ چالیس درہم کی ہوتی ہی اور اسحدیث مین یہہ ہے کہ صبح و شام کا قوت رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نے پہلی حدیث پر عمل

کیا ہی اور بعضون نی تیسرے پر اور امام ابو حنیفہ نی دوسرے پر کہ جسکی پاس اکیرو رکا کہانا ہو وہ غنی ہی اوسکو حرام ہے سوال کرنا اونکی نزدیک یہ حدیث ناسخ ہی اور حد یوسکو واللہ علم ع ح ؛ **وعن** عطاء بن یسار عن رجل من بنی اسد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال منکم ولہ اوقیۃ او عدلہا فقد سال الحافا رواہ مالک وابو داؤد والنسائی اور روایت ہی عطا بن یسار سی کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد مین سے تہا کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگی تم مین سے اور واسطی اوسکی ہون چالیس درم یا برابر چالیس درم کی یعنی سونا وغیرہ اس قیمت کا پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کی نقل کی یہہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نی **ف** بطریق الحاح کی یعنی زیادتی کی بغیر اضطرار کی کہ برا اور ممنوع ہی چنانچہ قرآن شریف مین فقرا کی مدح مین فرمایا ہی لا یسئلون الناس الحافا یعنی نہین مانگتی لوگونسی بطریق الحاح کی ؛ ع ؛ **وعن** حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسئلۃ لا تحل لغنی ولا لذی مرۃ سوی الا لذی فقر مدقع او غرم مفظع ومن سال الناس لیثری بہ مالہ کان خموشا فی وجہہ یوم القیمۃ ورضفا یاکلہ من جہنم فمن شاء فلیقل ومن شاء فلیکثر رواہ الترمذی اور روایت ہی حبشی بن جنادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مانگنا نہین حلال واسطے غنی کی یعنی جسکی پاس قوت ایک دن کا ہو اور نہ واسطی صاحب قوت تندرست اعضا ہی ولیکن حلال ہے واسطی فقیر کی کہ زمین مین ڈالا یعنی فقر انی اوسکو یا حلال ہی واسطے قرضدار کی کہ بہاری قرض رکہتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگونسی تاکہ بڑہاوے سبب مانگنی کی مال اپنا ہوگا سوال زخم منہہ اوسکی پر دن قیامت کے اور گرم پہر کہاویگا اوسکو دوزخ مین پس جو کوئی چاہی کم سوال کری اور جو کوئی چاہی زیادہ کری نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** زمین مین ڈالا یہہ کنایہ ہی نہایت محتاجگی سی کہ ایسا محتاج ہی کہ محتاجگی نی خاک مین ڈال کہا ہی اوٹہہ نہین سکتا اور خیر حدیث مین امر تنبیہ و تہدید کی لیی ہی جیسی اس آیہ مین فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین نارا یعنے جو چاہی مومن ہووے اور جو چاہی کافر ہووے ہمنے تیار کی ہی ظالمونکی لیی آگ ؛ ع ؛ **وعن** انس ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ فقال اما فی بیتک شیء قال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بہما فاتاہ بہما فاخذہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من یشتری ہذین قال رجل انا اخذہما بدرہم قال من یزید علی درہم مرتین او ثلثا قال رجل انا اخذہما بدرہمین فاعطاہما ایاہ فاخذ الدرہمین فاعطاہما الانصاری وقال اشتر باحدہما طعاما فانبذہ الی اہلک واشتر بالآخر قدوما فاتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال اذہب فاحتطب وبع ولا ارینک خمسۃ عشر یوما فذہب الرجل یحتطب ویبیع فجاءہ وقد اصاب عشرۃ دراہم فاشتری بعضہا ثوبا وببعضہا طعاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر لک من ان تجیء المسئلۃ نکتۃ فی وجہک یوم القیمۃ ان المسئلۃ لا تصلح الا لثلاثۃ لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ الی قولہ یوم القیمۃ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ ایک شخص آیا انصار مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مانگتا تہا کچہہ پس فرمایا حضرت نی کیا نہین تیری گہر مین کچہ کہا ہان ایک کملی ہے موٹی اوڑہتا ہون مین کچہہ اوسمین سے اور بچہاتا ہون مین کچہہ اوسمین سے اور ایک پیالہ ہی پیتا ہون مین اوسمین پانی فرمایا لی آ اون دونونکو پس لایا وہ حضرت کی پاس اون دونونکو پس لیا اون دونونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہہ مین اور فرمایا کون خریدتا ہی ان دونونکو کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون ان دونونکو ایک درم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہی درہم سی دو بار فرمایا مین نے کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون اونکو دو درہمونکو پس دی وہ دونون اوس شخص کو پس لین حضرت نی دونون درہمین بہر دین دونون انصاریکو اور فرمایا خرید ساتہہ ایکے انمین سے طعام یعنی غلا اور ڈال اوسکو طرف اہل اپنے کی اور خرید کر ساتہہ دوسرے کی کلہاڑے پہر لی اوسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرت کی پاس کلہاڑی پس مضبوط ہو نکدی اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لکڑی اپنی ہاتہہ سے پہر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیونکو اور بیچ اور نہ دیکہہ تجکو پندرہ دن تک یعنی یہان نہ بلکہ اسکام مین مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا

لکڑیان اور بیچتا پھر آتا حضرت کی پاس اور سحالین کے پہنچا تہا دسویں درم کو پس خریدا ساتہ بعضے کے اونمین سے کپڑا اور ساتہ بعضے کے اونمین سے غلہ پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یہہ بہتہی تیری لیے اس سے کہ آوی اور ہووے سوال کرنا نشان براے منہہ تیرے کی دن قیامت کی تحقیق مانگنا نہین لائق مگر واسطے تین شخصون کی اول صاحب فقر محتاج کی کہ زمین مین ڈال رکہا ہووے واسطے قرضدار کی کہ قرض بہاری اور فضیحت کرنیوالا کہتا ہووے واسطے صاحب خونکی کہ درپہنچا ہووے یعنی دیت دیوے اور بدلی خون کی کہ آپ کیا تہا یا غیرنی کیا تہا اور اوسکی دیت کا یہہ ضامن ہوا اور متعدد راوسکی اداکرنیکا نہین کہتا تو سوال کرکر اوکری نقل کی یہہ ابوداود نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی قول یوم القیمۃ تک **وعن** ابن مسعودٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابتہ فاقۃ فانزلہا بالناس لم تسد فاقتہ ومن انزلہا باللہ اوشک اللہ لہ بالغنی امابموتٍ عاجلٍ او غنی اجلٍ رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ پہونچا فاقہ یعنی حاجت سخت پہر ظاہر کیا اوسکو لوگونپر یعنی بطریق شکایت کے اور چاہی حاجت روائی اونسی نہین روا کیجائیگی حاجت اوسکی اور جسنی عرض کیا اوسکو اللہ سے جلدی پہنچاویگا اللہ اوسکو فائدہ اور کفایت کو یا بسبب تونگری جلد کی یا دولتمندی دیر کی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** لفظ عاجل پہر جملہ غنی عاجل کی عین سے ہی اکثر نسخون مصابیح کہین اور جامع الاصول مین یعنی جلدی فائدہ کو پہنچاویگا بسبب دولتمندی جلد کی یعنی جلدی مالدار کردیگا اور سنن ابوداود اور ترمذی مین غنی آجل ہے ہمزہ سی اور یہہ صحیح ہی چنانچہ صاحب جمع نی اسکے لکہی ہین اور یہہ حدیث شاید کہ نکالی گئی ہی اس آیت سی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی جو کوئی ڈرتا ہی اللہ تعالی سی کردیتا ہی اللہ اوسکی لیے جگہہ نکلنی کی اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سے کہ گمان نہین رکہتا ہی اور جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پس وہ کفایت کرتا ہی اوسکو ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن الفراسی ان الفراسی قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسال یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وان کنت لابد فسل الصالحین رواہ ابوداود والنسائی روایت ہی ابن فراسی سے کہ تحقیق فراسی نی کہا کہا میں واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا مانگونمین یا رسول اللہ یعنی لوگونسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ مانگ یعنی کچہہ اور توکل کر اللہ پر ہر حال مین اور اگر ہو تو ضرور مانگنی والا یعنی اگر بسبب کے حاجت ضروری کی احتیاج مانگنی ہے کی پڑی تو پس مانگ نیک بختونسی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** اسلیی کہ حلال المال ہوتا ہی اونکی پاس اور بردبار اور مہربان ہوتی ہین تعلق پر اور پردہ دری نہین کرتی چنانچہ اسلیی ضرار بغدادی کی مانگتی تہی امام احمد بن حنبل سے کہ وہ اسطرح کا فتوی رکہتی تہی کہ ایک بار اونکی گہر کی لوگونکو احتیاج خمیر کی پڑی اونکی بیٹی کی گہر سی مانگ لیا اور وہ تہی قاضی اور حال اونکی صلاح و تقوی کا ہی یہہ تہا کہ گہر کی دروازی کی پاس سوتی تہی تاکوئی حاجت والا نہ پہر جاوی پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو کشف سی معلوم ہوا کہ اسمین شبہہ ہے پس گہر والونسی پوچہا اونہون نی حال بیان کیا پس کہا اونہون نی کہ گہر والون نے ہمی اونکی اتباع سی نہ کہایا اور پوچہا کہ فقیہ و نکودی دین کہا ہان لیکن بشرط ظاہر کرنی عیب اوسکی پس لیا فقرانی ہی پہر ڈال دیا اونہون نی دریا مین بغیر حکم اونکی بیع **وعن** ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقۃ فلما فرغت منہا وادیتہا الیہ امر لی بعمالۃ فقلت انما عملت للہ واجری علی اللہ قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعملنی فقلت مثل قولک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسالہ فکل وتصدق رواہ البخاری اور روایت ہی ابن ساعدی سی کہ کہا عامل کیا مجکو حضرت عمر نی زکوۃ یعنی پر پس جبکہ فارغ ہوا مین اوس سے اور پہنچائی مینی زکوۃ طرف حضرت عمر کی حکم کیا واسطے میرے ساتہہ مزدوری زکوۃ کی پس کہا مینی نہین کیا مینی عمل مگر اللہ کے لیے اور ثواب میرا اللہ پر ہی فرمایا لی تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا مینی زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس عمل کیا مجکو مزدوری یعنی اراده کیا اونی کا پس کہا مینی مانند کہنی تیری کی پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیا جاوی تو کچہہ بدون مانگنی کی پس کہا

اور حمد ہے یعنی جو کچھ کہ کبھی تیری حاجت سی روایت کی یہہ ابو داؤد نی ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی لینا عوض کا بیت المال سے اور پر عمل عام کی اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور احتساب اور تدریس کے بلکہ واجب ہے امام پر کہ خبر گیران ہوا نکا اور جو کہ انکی حکم مین ہین بیت المال سی اور ظاہر احدیث سی اور اوس سے کہ پہلے گذری ہے اسیطرح کی مضمون کی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی کسیکو کچھہ دی بغیر سوال کی اور بغیر طمع کرنی اوسکیلی تو واجب ہے قبول کرنا اوسکا مذہب امام احمد وغیرہ کا یہی ہے اور جمہور نی حمل کیا ہی اس امر کو استحباب پر واللہ علم ع ۵ **وعن** علیؓ انہ سمع یوم عرفۃ رجلاً یسأل الناس فقال انی لھذا الیوم وفی ھذا المکان لنسأل من غیر اللہ فخفقہ بالدرۃ رواہ رزینؒ اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی یہہ کہ اونہون نی سنا دن عرفہ کی ایک شخص کو کہ مانگتا ہی لوگونسی پس کہا حضرت علی رضہ نی کیا اسد نہین اور اس مکان نہین مانگتا ہی تو غیر خدا سے پس مارا اوسکو ساتہہ دُرّہ کی نقل کی یہہ رزین نی ف اس سے نہین کہ دن قبولیت دعا کا ہی اور اس مکان عرفات ہین کہ بابرکت ہے سوائے اللہ تعالی کی اور سی مانگتا ہی اور اسیطرح مسجد مین بہی سوال نکرنا چاہیی ع **وعن** عمرؓ قال تعلموا ایھا الناس ان الطمع فقر وان الایاس غنی وان المرء اذا ایئس عن شیء استغنی عنہ رواہ رزینؒ اور روایت ہی عمر رضہ سی کہ کہا جانو تم ای آدمیو تحقیق طمع محتاجگی ہی اور تحقیق ناامیدی آدمیون سی تونگری اور بی پروائی ہے اور تحقیق آدمی جب ناامید ہوتا ہی ایک چیز سی بی پروا ہوتا ہی اوس سے نقل کی یہہ رزین نے ف طمع محتاجگی ہی یعنی محتاجگی موجودہ یا باعث ہے محتاجگی کی اور ناامید ہونا تونگری ہی کہا سید ابو الحسن شاذلی نی جبکہ طلب کیا گیا اونسی علم کیمیا کا کہ وہ دولت نہین ہے دل خلق کو نظر اپنی سی یعنی کسی سے امید نرکہہ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہہ کہ دی تجکو غیر اوسکی کہ قسمت مین کیا ہی تیری اور معنی طمع کے ہین نظر رکہنا ایک مال پر کہ شک ہو اوسکی پہونچنی مین یعنے جو خیال ہو کہ دیکہینی دنیا ہی یا نہین دنیا اور اگر کسی پر ایک حق لازم ہو یا بحکم محبت وکرم کی یقین ہو اوسکی دینی کا وہ طمع نہین ع ح ۱ **وعن** ثوبانؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یتکفل لی ان لا یسأل الناس شیئاً وانا تکفل لہ بالجنۃ فقال ثوبان انا فکان لا یسأل احداً شیئاً رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عہد کری ساتہہ میرے یہہ کہ نہ مانگے آدمیونسی کچھہ پس ضامن ہونہین اوسکی لیی جنت کا پس کہا ثوبان نی کہ مین عہد کرتا ہون کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تہا ثوبان کہ نہ مانگتا تہا کسی سی کچھہ یعنی اگرچہ تنگی ہوتی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی ف ضامن ہونہین بہشت کا کہ اول سے داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور یہہ اشارہ ہی طرف ابشارت خاتمہ بخیر ہونی نہ مانگنی والیکی اور مستثنا کیا گیا ہی اس سے جبکہ خوف ہو موت کا اسلیی کہ ضرورۃ مباح کردیتی ہی ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگی گا یہانتک کہ مر جاویگا تو مریگا گنہگار ع ۲ **وعن** ابی ذرؓ قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یشترط علی ان لا تسأل الناس شیئاً قلت نعم قال ولا سوطک ان سقط منک حتی تنزل الیہ فتأخذہ رواہ احمدؒ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حال یہہ کہ وہ طلب شرط کی کرتی ہی مجہسے یہہ کہ نہ مانگ لوگونسی کچھہ کہا مینی کہ ہان یعنی شرط کی مینی آپ سے اسپر فرمایا حضرت نی اور نہ مانگ کسی سی کوڑا اپنا اگر گر پڑی تجہ سے یہانتک کہ اوتری تو طرف اوسکی پس لے تو اوسکو نقل کی یہہ احمد نی ف یہہ کمال مبالغہ ہے سوال کی ترک مین کہ واقع مین یہہ مانگنا نہین ہے اسلیی کہ اپنی گری ہوئی چیز مانگتا ہی لیکن ازبسکہ نام مانگنی کا آیا مبالغۃً اسکو بہی منع فرمایا **باب الانفاق وکراھیۃ المسألۃ** یہ ہے بیچ بیان فضیلت خرچ کرنی مال کے اور کراہیت بخل کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی مریمؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان لی مثل احد ذھبا لسرنی ان لا یمر علی ثلث لیال وعندی منہ شیء الا شیء ارصدہ لدین رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا میری لیی مانند پہاڑ احد کی سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہہ کہ گذرین مجہپر تین راتین اور ہو میرے پاس مینے اوسمین سے کچھہ کردہ چیز کہ رکہو نہین اوسکو دین کی لیی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنے اگر کوہ احد کی برابر میری پاس سونا ہوتا تو خوش

گنتی مجکو کہ مین رات کی اندہی اندہی بانٹ دیتا کچھہ اوسمین سے رکہتا مگر کچھہ ادای دین کی لیی رکہہ لیتا اسلیی کہ ادای دین مقدم ہی صدقہ پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتے ہین اور اوپر حقوق لوگونکی چڑہی ہوتی ہین اونکی طرف التفات بہی نہین کرتی اور اسمین بیان حضرت کی نہایت سخاوت کا ہی اور رغبت ہے امت کو اسپر ع ح ؛ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما اللھم اعط منفقا خلفا ویقول الاخر اللھم اعط ممسکا تلفا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی دن کہ صبح کرتی ہین بندے اوسمین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہی ایک اونمین یا الٰہی ادی خرچ کرنیوالیکو بدل یعنی جو کہ مال جاہی سو خرچ کرتا ہی اوسکو بہت سا بدلا دی یعنی دنیا مین مال دی یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہی دوسرا الٰہی کنجوس کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہی یا بی محل خرچتا ہی اوسکا مال تلف ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اسماء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک ولا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت متفق علیہ اور روایت ہی اسماء کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خرچ کر یعنی جس خرچنی سی اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ تجہپر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنی برکت کی اور کریگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کی یا محاسبہ لیگا تجسی و پہر آخر تمین اور نہ روک کہہ فقیری مال کی حیثیت سے زیادہ ہو پس روکیگا اللہ تجسی زیادتی اپنی اور دی جو ہو سکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ لا تحصی کی معنی ایک تو یہی ہین جو اوپر مذکور ہوئی اور ایک معنی یہہ ہین کہ نہ گن مالکو جمع کرنیکی لیی اور مت چہوڑ خرچ کرنا اوس سے اللہ کے راہ مین اور دی جو ہو سکی یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر اسلیی کہ وہ اللہ کی نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہے ع ح ؛ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ انفق یا ابن ادم انفق علیک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ خرچ کر ای بیٹی آدم کی خرچ کرونگا مین تجہپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی یہہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوی اموال عالیہ عقبی مین اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ دی لوگونکو جو کچھہ کہ دیا ہی مینی تجکو تاکہ دونگا تجکو دنیا و عقبی مین اشارہ ہی طرف اس آیۃ کی وما انفقتم من شیء فہو یخلفہ یعنی جو کچھہ کہ خرچ کرتی ہو تم کسی چیز سی پس اللہ عوض دیتا ہی اوسکا ع **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن ادم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدا بمن تعول رواہ مسلم اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بیٹی آدم کی خرچ کرنا تیرا مالکو کہ زیادہ ہو حاجت سی بہتر ہی تیرلیی یعنی دینا ہم آخرۃ مین اور بند کر رکہنا تیرا اوسکو برا ہی تیری لیی یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگونکی نزدیک اور نہین ملامت کیا جاویگا اوپر قدر کفایت کی اور شروع کر لینے بہج خرچ کرنی اوس مالکی کہ زائد ہو حاجت تیرلیی ساتہہ عیال اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اوپر قدر کفایت کی یعنی مضائقہ نہین ہے اگر رہنے دی مال بقدر قوت کی کہ بازکہی ہوک اور سوال سی اور یہہ مختلف ہوتا ہی ساتہہ خلاف اشخاص اور ازمان و احوال کی یعنی بعضونکا قوت کم ہوتا ہی اور بعضونکا زیادہ اور اسیطرح بعضی وقتونمین کچھہ ہوتا ہی اور بعضونمین کچھہ اور بعضی حالت مین کچھہ ہوتا ہی اور بعضی مین کچھہ اور عیال اپنی کی یعنی جنکا نفقہ تجپر لازم ہی بہل دینی مین اونہین ہے کہ جب بسی بچی تب بیگانونکو دی یہہ مکروہ مضاجر ہین اور دنکو دی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حدیث گو اگرچہ صریح لفظ اوسکی نہین ہین پر احتمال یہہ ہے ہی کہ شاید حضرت نی اسطرح فرمایا ہو واللہ علم ع ح ؛ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین علیھما جبتان من حدید قد اضطرت ایدیھما الی ثدیھما وتراقیھما فجعل المتصدق کلما تصدق بصدقۃ انبسطت عنہ وجعل البخیل کلما ھم بصدقۃ قلصت واخذت

کُلِّ حَلَقَةٍ بِمِثْلِ مَكَانِهَا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حال بخیل کا اور صدقہ دینی والی کا مانند حال دو شخصونکی ہی کہ ہون اونپر دو زرہین لوہی کی تحقیق پہنائی گئی ہون تہاونکی طرف چھاتی اونکی اور چسپر گردن اونکی یعنی بسبب تنگی زر ہونکی پس خرچ کرتا ہی صدقہ دینی والی نی جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا کہل جاتی ہی زرہ اوسپر اور شروع کیا بخیل نی جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا کل جاتی ہین اور چپک جاتی ہر ایک سب جلئی جگہہ اپنی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف معنی اسکی یہہ ہین کہ سخی جب قصد کرتا ہی خرچ کرنی کا فراخ ہوتا ہی سینہ اوسکا بسبب اوسکو اور فرمان برداری کرتی ہین اسکے ہاتہہ اوسکی کہ دراز ہوتی ہین ساتہہ دینی کی اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہی اور ہاتہہ اوسکی سمٹ جاتی ہین خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ سخی جب قصد کرتا ہی خیر کا آسان کیجاتی ہی خیر اوسپر اور بخیل پر دشوار ہوئی ہی ع وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو ظلم سی پس تحقیق ظلم اندہیری ہونگی دن قیامت کے اور بچو بخیلے سی اسلیی کہ بخیلی نی ہلاک کردیا ہی اون لوگونکو کہ تہی پہلی تمسی باعث ہوا اونکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل کی یہہ مسلم نی ف معنی ظلم کی ہین رکہنا ایک چیز کا بیچ غیر جگہہ اوسکی پس یہہ شامل ہی سب گناہونکو یعنی جو گناہ ہی وہ ظلم ہی اور ظلم اندہیری ہونگی کہا طیبی نی کہ یہہ معلوم ہی ظاہر پر کہ ہوگا ظلم بہت سے اندہیریان ظالم پر نہین راہ پانیکا بسبب اونکی جیسیکہ مومن راہ پاوینگی کہ دوڑتا ہوگا نور اونکا گی اونکی یا مراد اندہیری سختی شدائد اور ہول قیامت کی ہین یعنی ایک ظلم سبب بہت سے سختیون اور ہولون قیامت کا ہوگا اور بچو بخل سی کہ وہی ایک نوع ہی ظلم کی اسکو جدا سلیی بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہی اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننی حرام کا ہوتا ہی کہ خرچ کرنا اموال کا اور خبر گیری مسلمان بہائیونکی سبب سے اسکی محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہی ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہہ باعث ہی لڑائی اور دشمنی کی اور جب شحیح ہوئی تو خونریزی بہی ہوتی ہی اور مباح کرنا حرام کا بہی ہوتا ہی کہ دشمن کے عورتونکو اور مالکو اور آبروریزی وغیرہا کو آدمی حلال جانتا ہی ع وعن جَارِيَةَ بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةُ فَإِنَّهُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا متفق علیہ اور روایت ہی حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صدقہ دو یعنی کسیکے پاس ایک زمانہ ایسا آویگا کہ آدمی صدقہ اپنا پس پاویگا اوس شخص کو کہ قبول کریگا اوسکو کہیگا آدمی اگر لاتا تو اسکو کل البتہ قبول کرتا میں اسکو پس آجکی دن نہین حاجت مجکو اسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف صدقہ دو یعنی غنیمت جانو اب صدقہ دینی کو کہ قبول کرنیوالی بہت ہین دیکر ثواب پاؤ ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہین قبول کریگا بسبب اسکی کہ سب مالدار ہونگی یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بی رغبت ہونگی دنیا سی اور راغب ہونگی آخرۃ کی یہہ بات اخیر زمانہ مین ہوچکی زمانہ حضرت امام مہدی کی ہوگی ع وعن أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہی ازروی ثواب کے فرمایا یہہ کہ تصدق کرتیرا اوسوقت تو تندرست ہو حرص رکہتا ہو جمع کرنی مالکی ڈرتا ہو فقر سی اور امید رکہتا ہو دولت کی اور نہ ڈہیل کر یہانتک کہ جوقت پہنچے جان حلق مین کہے تو فلانیکے لیے اتنا اور فلانیکے لیے اتنا اور حال یہہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنے صدقہ دی حالت تندرستی مین کہ اوسوقت بسبب امید درازگی عمر کی حرص ہوتی ہی مال جمع کرنیکی اور بخل کرتا ہی اور ڈرتا ہی محتاجگی سی کہ اگر دیدونگا تو محتاج ہوجاونگا اور آرزو رکہتا ہی تونگری کی پس ایسی وقت مین ڈیٹا بڑا کام رکہتا ہی اور دینی مین ڈہیل نکر یہانتک کہ جب حلق مین جان آدمی کہنی لگی کہ فلانیکو اتنا دیتا اور فلانیکو اتنا اور اوسوقت مال ہوگیا ہی فلانیکا یعنی وارثونکا جی متعلق ہوگیا ہی حاصل یہہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہے

اور جب وقت مرنیکا اجاوی اوسوقت وصیت کری یا اللہ دی تو بہت ثواب ہین ۱۲ ع **وعن** ابی ذر قال ثم جئت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس فی ظل الکعبۃ فلما رانی قال ھم الاخسرون ورب الکعبۃ فقلت فداک ابی وامی من ھم قال ھم الاخسرون اموالا الا من قال ھکذا وھکذا وھکذا من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ وقلیل ما ھم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا پہنچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ بیٹھی تہی کعبہ کے سایی مین پس جبکہ دیکہا مجکو فرمایا وہ نہایت لوٹی مین ہین قسم ہی پروردگار کعبی کی پس کہا مینی قربان ہو تمہاری باپ میرا اور مان میری کون ہین وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنیوالی مال کی مگر جس شخص نی کہ خرچ کیا ایدہر اور اودہر اور ادہر یعنی ہر طرف اپنی جیسا کہ بیان کیا کہ آگی اپنی اور پیچہی اپنی اور داہنی اپنی اور بائین اپنی اور کم ہین وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت ابوذر صحابی غنی اختیار کیا تہا فقر کو غیار پر حضرت نی اونکی تسلی کی لیی یہہ حدیث بیان فرمائی اسمین اشارہ ہی طرف فضیلت فقر کی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السخی قریب من اللہ قریب من الجنۃ قریب من الناس بعید من النار والبخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ بعید من الناس قریب من النار ولجاھل سخی احب الی اللہ من عابد بخیل روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سخی نزدیک ہے اللہ کی رحمت سی نزدیک ہی بہشت سی نزدیک ہی لوگونسی یعنی سب دوست رکہتی ہین اوسکو دور ہی آگ سی اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کری جو کچہہ کہ واجب ہے اوسپر دور ہی اللہ سی دور ہی بہشت سی دور ہی لوگونسی نزدیک ہے آگ سی اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہی طرف اللہ کی عابد بخیل سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جاہل سخی سی مراد ہی صدعابد یعنی جو کہ ادا کری فرائض نوافل اور مراد عابد سی وہ ہی کہ جو نوافل بہت ادا کری برابر ہی کہ عالم ہو یا نہو ۱۲ ع **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یتصدق المرء فی حیوتہ بدرھم خیر لہ من ان یتصدق بمائۃ عند موتہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ اللہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کی ایک درہم بہتر ہی اوسکی لیی اللہ دینی سو درہم کیسی دیکہ مرنی اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی تندرستی مین تہوڑا سا دینا زیادہ ثواب کہتا ہی بہت دینی سی مرتی وقت ۱۲ ع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یتصدق عند موتہ او یعتق کالذی یھدی اذا شبع رواہ احمد والنسائی والدارمی والترمذی وصححہ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل اوس شخص کے کہ خیرات کرتا ہی وقت مرنی اپنی کی یا آزاد کرتا ہی یعنی بروہ وقت مرنیکی مانند اوس شخص کے ہی کہ تحفہ بہیجتا ہی یعنی طعام جسوقت کہ پیٹ بہر چکتا ہی نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی نی اور ترمذی نی اوسکو صحیح کہا **ف** یعنی مرتی وقت اللہ دینی اور آزاد کرنی بردی کیمین ثواب کم ہوتا ہی جیسکہ کم ثواب ہوتا ہی جبکہ پیٹ بہر چکنی کی دینی مین ایسی کہ اللہ دینا اور آزاد کرنا حالت صحت مین افضل ہی جیسکہ سخاوت کرنی وقت بہوک کی افضل ہی ۱۲ ع **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو خصلتین نہین جمع ہوتی مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی لایق نہین ہے کہ مومن کامل مین یہہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہہ ہے کہ اسمین نہین پائی جاتی یہہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اوسسے جدا ہی نہون اور وہ ماضی ہو ساتہہ اونکی اور اگر کبھی بمقتضای طبیعت بشریکی بدخلقی یا بخل کری اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کری منافی کمال ایمانکی نہین اور مراد بدخلقی سی یہہ ہے کہ خلاف شرع باتین کری نہ یہہ کہ جو لوگونمین مشہور ہے بہکنا اور سہولہ کرنی امور مین ایسی کہ بغض اللہ شاخون اسلام سی ہی ۱۲ ع **وعن**

اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَلَا بَخِیْلٌ وَلَا مَنَّانٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ احسد دیکر احسان رکہنی والا نقل کیا یہہ ترمذی نی ف نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سی وہ مراد ہی کہ حق واجب مال مین سی نہ ادا کری اور معنی منان کی ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوئی اور دوسری معنی اوسکی ہین کاٹنی والا یعنی جو ناطہ دار و نسی انقطاع کری اور مسلمانون سی محبت ترکہی ع وعن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ ہَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدترین خصلتونکی کہ آدمی مین ہوتی ہین دو خصلتین ہین ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت ڈرپوکی نقل کی یہہ ابوداؤد نی وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ لَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ کِتَابِ الْجِہَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی ہریرہ کی لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد مین اگر چاہیگا اللہ تعالی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عَائِشَۃَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّنَا اَسْرَعُ بِکَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَۃً یَذْرَعُوْنَہَا وَکَانَتْ سَوْدَۃُ اَطْوَلَہُنَّ یَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا کَانَ طُوْلُ یَدِہَا الصَّدَقَۃَ وَکَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِہٖ زَیْنَبُ وَکَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُکُنَّ لُحُوْقًا اَطْوَلُکُنَّ یَدًا قَالَتْ وَکَانَتْ بَیْطَاءَ وَلَنَحْنُ اَیَّتُہُنَّ اَطْوَلُ یَدًا قَالَتْ فَکَانَتْ اَطْوَلُنَا یَدًا زَیْنَبُ لِاَنَّہَا کَانَتْ تَعْمَلُ بِیَدِہَا وَتَتَصَدَّقُ وَاپت ہے عائشہ سی یہہ کہ بعضی بی بیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہا واسطی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کونسی ہم مین سی جلدی ساتہہ آپکی ملنی والی ہی یعنی بعد آپکی وفات کی کون ہم مین سی پہلے مرینگی فرمایا جو لمبی ہو تم مین سی ہاتہہ کی یعنی جو سد بہت دیتی ہی پہلی مریگی بعد تیرے پس لی کہپا یچ کہ ناپتی نہین اوس سے اور تہین سودہ کہ بیوی تہین حضرت کی لمبی ہاتہہ مین پہر جانا ہمنی پیچہی اسکی کہ مراد لمبائی ہاتہہ سی صدقہ تہا اور تہین جلد ملنی والین ہم مین سی ساتہہ حضرت کی زینب اور تہین محبت رکہنی تہین خیر اکو نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم کی روایت مین یہہ ہے کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلد تم مین سی ملنی والے ساتہہ میری جو لمبی ہو تم مین سی ہاتہہ کی کہا حضرت عائشہ نی اور تہین بی بیان حضرت کی کہ ناپتی تہین آپسمین لمبان ہاتہون کی کہ کونسی اونمین سی لمبی ہاتہہ کی ہی کہا عائشہ نی پس تہین ہم مین سی لمبی ہاتہہ کی زینب سیلی کہ تہین وہ کام کرتی تہین ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اور صدقہ دیتی تہین ف پہر جانا ہمنی پیچہی اسکی الخ یعنی اگرچہ اول درازی ہاتہہ کو ظاہر پر حمل کیا تہا لیکن آخر کو جبکہ حضرت زینب پہلی مرین تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتہہ دراز ہونیسی کثرت صدقہ کی تہی یعنی لمبی ہاتہہ کی وہ ہی جو خیرات بہت کری اور ایا ہے کہ حضرت زینب باغت کرتی تہین چمڑونکو اپنی ہاتہہ سی پہر جیتین اور صدقہ دیتین قیمت اونکے ع وعن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَہَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَہَا فِیْ یَدِ زَانِیَۃٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی زَانِیَۃٍ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَۃٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَہَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ قَالَ اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَزَانِیَۃٍ وَغَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَہٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِہٖ وَاَمَّا الزَّانِیَۃُ فَلَعَلَّہَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاہَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّہٗ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُ الْبُخَارِیِّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کہا ایک شخص نی یعنی بنی اسرائیل مین سی اپنی دلمین یا کسی اپنی یار سے کہ البتہ دونگا مین کچھہ صدقہ یعنی آجکی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی جسکی نیت کی تہی ناکردی کسی مستحق اوسکیکو پس دیا اوسکو چور کی ہاتہہ مین یعنی بغیر جانے اسکی کہ وہ چور ہی مستحق نہین اوسکا پس صبح کی لوگون نی اسحال مین کہ باتین کرتی تہی یعنی بطریق تعجب کی بسبب الہام الہی کی یا بسبب سننی کسی چور سی کہ صدقہ دیا گیا آجکی رات چور کو پس کہا اوس شخص نی کہ یا اللہ تیری ہی لی تعریف ہی اوپر دینی چور کی البتہ دونگا مین کچھہ صدقہ یعنی اور صدقہ دونگا ناکردہ مستحق کو ہوبجی پس نکالی اوسنی خیرات اپنی پس دیا اوسکو بیچ ہاتہہ زناکر نیوالی کی پس صبح کی لوگون نی باتین کرتی تہی کہ خیرات دی گئی آجکی رات زناکر نیوالیکو پس کہا یا الہی تیری ہی لی تعریف اوپر خیرات کرنی زناکر نیوالیکی البتہ خیرات کرونگا مین اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی خیرات غنی کے ہاتہہ مین پس صبح کی لوگون نی باتین کرتی تہی کہ خیرات دی گئی آجکی رات دولتمند کو کہا یا الہی تیری ہی لی تعریف ہی اوپر خیرات کرنی چور کی اور زناکر نیوالیکی اور دولتمند کی پس کہا گیا وہ خواب مین پس کہا گیا واسطی اوسکی یعنی صدقی تیری سب مقبول ہوی ای پر خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہین پس شاید کہ وہ باز رہی چور سی یعنی مطلق باز رہی یا جبتک وہ مال اکتفا کری اور اپر زناکر نیوالی پس شاید کہ باز رہی زنا اپنی سی اور اپر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑی اور خرچ کری اوسمین سی کہ دیا اوسکو اللہ نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی بخاری کی ہین **ف** حمد کرنی یا تو بطریق شکر کی تہی کہ شکر ہی اللہ تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا یا بطریق تعجب کی یا تسلی خاطر کی حمد کی اور غرض اس حدیث کی فرمانیسی یہہ ہے کہ صدقہ دینا ہر نوع بہتر ہی جسکو دیگا ثواب پائیگا ح **وعنہ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اوسوقت کہ ایک شخص کہڑا تہا بیچ جنگل کی زمین مین سے پس سنے ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہی کوئی پانی دی فلانی شخص کی باغکو پہر ایکطرف چلا ابر پس ڈالا پانی اپنا پتہر ونکی زمین مین پس ناگہان ایک نالی نی اون نالیونمین سی یعنی جو کاوس زمین مین نہین تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچہی چلا وہ شخص پانی کی یعنے نالی مین سے پانی پہنی لگا اوسکی ساتہہ وہ شخص پیچہے چلا تا معلوم کری کہ جسکی باغمین پانی پہنچا ہی وہ کون ہی پس ناگہان ایک شخص تہا کہڑا ہوا اپنی باغمین پہنچا تہا پانی کو ساتہہ بیلچی اپنی کی پس کہا اوس شخص نی واسطی اوسکی ای بندی خدا کی کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہی وہ نام لیا کہ سنا تہا ابر مین پس کہا باغ والی نی پوچہنی والیکو ای بندی خدا کی کیون پوچہتا ہی مجہی نام میرا پیچہے سو واسطی کہ سنی تہی مینی آواز اوس ابر مین کہ یہہ پانی اوس ابر کا ہی کہ کہتی تجہ وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تہی وہ کہتا تہا اوس ابر کو پانی دی فلانیکی باغکو واسطی نام تیرکی پس کیا کرتا ہی تو یعنی اپنی باغ مین بہلائی کہ جسکی سبب سے لائق اس بزرگی کا ہوا کہا اپنا سوقت کہ کہا اور پوچہا تو نی یہہ تو کہتا ہون تجہی کہ پس تحقیق مین دیکہتا ہون طرف اوپجہ کی کہ حاصل ہوتی ہی باغمی پس صدقہ دیتا ہون تہائی اوسکا اور کہاتا ہون مین اور کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہون مین باغمین تہائی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پانی دی فلانی شخص کے باغکو لفظ فلان کرکنایہ کیا حضرت نی باغ والیکی نام سی جیسکہ آگی آتا ہی صریحًا یعنی ابر مین نام اوسکا لیا گیا تہا حضرت نے اسطرح فرمایا اور واسطی نام تیرکی یعنی کہتا ہون مین

فلانا واعطی نام مخصوص تیرکی اور بدلہ اوسکی حاصل یہہ کہ مالک نی نام لیا تہا اور رسامع نی کنایہ کیا یعنی فلانا کہا اوسکو بیان کردیا کہ یعنی تیرا نام سنا تہا اوسکو لفظ فلان کرتعبیر کیا ۱۲ **وعنہ** انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ثلثۃ من بنی اسرآءیل ابرص واقرع واعمی فاراد اللہ ان یبتلیہم فبعث الیہم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیء احب الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذہب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذہب عنہ قذرہ واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال الابل او قال البقر شک اسحق الا ان الابرص او الاقرع قال احدہما الابل وقال الاخر البقر فاعطی ناقۃ عشراء فقال بارک اللہ لک فیہا قال فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک قال شعر حسن ویذہب عنی ہذا الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذہب عنہ قال واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیہا قال فاتی الاعمی فقال ای شیء احب الیک قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای المال احب الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج ہذان وولد ہذا فکان لہذا واد من الابل ولہذا واد من البقر ولہذا واد من الغنم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی یہہ کہ تحقیق تین شخص تہی بنی اسرایل مین سے ایک کوڑہی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندہا پس ارادہ کیا اللہ تعالی نی یہہ کہ آزماوی اونکو شکر نعمت کا کرتی ہین یا نہین پس بہیجا طرف اونکی ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑہی کی پاس پس کہا اوسنی کونسی چیز بہت پیاری ہی طرف تیری کہا کوڑہی نی رنگ اچہا اور پوست بدن کا اچہا اور جاتی رہی مجسی وہ چیز کہ گہنیاتی ہین مجسی لوگ یعنی کوڑہ جاتی رہی فرمایا حضرت نی پس ہاتہہ پہیرا فرشتی نی اوسپر پس دور ہوئی اوس سے گہن اوسکی یعنی کوڑہ اور دیا گیا رنگ اچہا اور پوست اچہا کہا فرشتی نی پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیری کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا اسحق نی کہ راوی حدیث کا ہی مگر یہہ کہ کوڑہی نی یا گنجی نی کہا ایک نے اونٹنین سی اور کہا دوسری نی گائین یعنی شک لفظ تعین مین ہے کہ اوسنی کس کہا اور اوسکو کیا کہا فرمایا حضرت نی پس دیا گیا اونٹنی حاملہ پہر کہا فرشتی نی برکت دے اللہ تجکو اسمین پہر آیا فرشتہ گنجی کی پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے طرف تیری کہا بال اچہی اور دور ہوجاے مجسی یہہ چیز کہ گہن کہاتی ہین مجسی لوگ فرمایا حضرت نی پس ہاتہہ پہیرا فرشتی نی اوسکی سر پر پس جاتا رہا اوس سے گنجہ فرمایا حضرت نی اور دیا گیا بال اچہی کہا فرشتی نی پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیرے کہا گائین پس دیا گیا گائین حاملہ کہا فرشتی نی برکت دی اللہ تجکو اسمین فرمایا حضرت نی پہر آیا فرشتہ اندہی کی پاس پس کہا کونسی چیز بہت محبوب ہے طرف تیری کہا یہہ کہ دی اللہ طرف میری بینائی میری پس دیکہون نہین ساتہہ اوسکی لوگونکو فرمایا حضرت نی پس پہیرا فرشتی نی اوسپر ہاتہہ پس عنایت کی اللہ نی اوسکو بینائی اوسکی کہا فرشتی نی پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیرے کہا بکریان پس دیا گیا بکریان بہت بچی دینی والین پس بچے پیدا کوڑہی نی اور گنجی نی اونٹنی کی اور گائی کی اور بچی پیدا اندہی نی بکریونکی پس ہوا کوڑہی کی پیدا ایک جنگل اونٹونکا اور گنجی کی پیدا ایک جنگل گایونکا اور اندہی کی پیدا ایک جنگل بکریونکا **قال** ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ وہیئتہ فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسالک بالذی اعطاک اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ بہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال انہ کانی اعرفک الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ہذا المال کابرا عن کابر فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ فقال لہ مثل ما قال لہذا ورد علیہ مثل ما رد علی ہذا فقال ان کنت کاذبا

فصیرک اللہ الی ما کنت قال وانی لاعمی فی صورتہ بھیاتہ فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسالک بالذی ردّ علیک بصرک شاۃ اتبلغ بھا فی سفری فقال قد کنت اعمی فردّ اللہ الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت فواللہ لا اجھدک الیوم بشیء اخذتہ للہ فقال امسک مالک فانما ابتلیتم فقد رضی عنک وسخط علی صاحبیک متفق علیہ فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کی پاس بیچ صورت اپنی کی اور ہیات اپنی کی یعنی جس صورت و ہیات مین پہلی اوس پاس آیا تہا اوسیطرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتی نی کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجسی اسباب سفر میر مین پس نہین پہنچنا ہو سکتا مجکو آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتہہ عنایت اللہ کی پھر بسبب تیری مانگتا ہون مین تجسی بواسطہ اوس ذات کی کہ دیا تجکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی مانگتا ہون اونٹ کہ پہنچون مین بسبب اوسکی بیچ سفر اپنی کی مقصود اپنی کو پس کہا کوڑھی نی حق بہت ہین یعنی حقدار بہت ہین تجہی ایک اونٹ نہین ہو سکتا اوسنی یہہ بات جہوٹ کہی اوسکی پرانی کی لیی پس کہا فرشتی نی تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجکو کیا نہ تہا تو کوڑھی کہ گہنیاتی تہی تجسی لوگ اور محتاج تہا پس دی تجکو اللہ نی صحت و مال پس کہا کوڑھی نی سوا اسکی نہین کہ وارث گرداناگیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سی پس کہا اوس فرشتی نی اگر ہی تو جہوٹا پس کردی تجکو اللہ طرف اوسحالت کے کہ تہا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجی کی پاس بیچ صورۃ اپنی مین پس کہا اوسکو مانند اوسچیز کی کہ کہا تہا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجی نی جیسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتی نی اگر ہی تو جہوٹا پس کردی تجکو اللہ جیسا تہا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندہی کی پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کی پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون اور مسافر ہون جاتا رہا میری پاس سے اسباب بیچ سفر میر کی پس نہین پہنچنا ہو سکتا مجسی اسکر ساتہہ عنایت اللہ کی پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجسی بواسطہ اوس ذات کی کہ دی تجکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہون کہ پہنچون مین بسبب اوسکے سفر اپنی مین پس کہا اندہی نی تحقیق تہا مین اندہا پھر پہیرا اللہ نی طرف میری بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چہوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہین تکلیف دونگا تجکو آج واسطی پہیرنے اوسچیز کی کہ لی تو واسطی اللہ کی پھر کہا فرشتی نی رکہہ تو مال اپنا یعنی اپنی پاس پس سوا اسکی نہین کہ آزمایش کی گئی تم یعنی امتحان کیا اللہ نے تمکو آیا تمکو اپنا حال پاوی یا نہین اور شکر کرتی ہوا نہین پس تحقیق رضا کی گئی تجسی اور غصہ کیا گیا اوپر دونون یارون تیرے کی یعنی کوڑھی اور گنجی سی اللہ ناخوش ہوا بسبب ناشکری اونکی نعمل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پھر بسبب تیرے اسیطرح جائزی یہہ کہنا کسیکی عرض کرتا ہون حاجت اپنی اللہ تعالی سی پھر تجسی اور یہہ درست نہین کہ کہی عرض کرتا ہون خدا سے اور تجسی بخ **وعن** ام مجید قالت قلت یا رسول اللہ ان المسلمین لیقف علی بابی حتی استحیی فلا اجد فی بیتی ما ادفع فی یدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادفعی فی یدہ ولو ظلفا محرقا رواہ احمد وابوداود والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ام مجید سی کہ کہا کہا یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کہڑا ہوتا ہی میرے دروازی پر یعنی اور مانگتا ہی مجسی یہانتک کہ مین حیا کرتی ہون پس نہین پاتی مین بیچ گہر مین وہ چیز کہ دون مین اوسکے ہاتہہ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دی اوسکے ہاتہہ مین اگرچہ موکہر جلا ہوا نعل کے یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** مقصود مبالغہ ہی دینے مین یعنی کچہہ دیدی سایل کو اگرچہ چیز حقیر ہو **وعن** مولی لعثمان قال اھدی لام سلمۃ بضعۃ من لحم وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحبہ فقالت للخادم ضعیہ فی البیت لعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکلہ فوضعتہ فی کوۃ البیت وجاء سایل فقام علی الباب فقال تصدقوا بارک اللہ فیکم فقالوا بارک اللہ فیک فذھب السائل فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ام سلمۃ اعندکم شیء اطعمہ فقالت نعم قالت للخادم اذھبی فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک اللحم فذھبت فلم تجد فی الکوۃ الا قطعۃ مرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فان ذلک اللحم عاد مرۃ

لِمَا لَمْ تَعْطُوا السَّائِلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی غلام آزاد حضرت عثمان کی کسی کی کہا تھہ بھیجا گیا ام سلمہ کو ایک
ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہاں تہا انکو گوشت پس کہا ام سلمہ نی لونڈی کو رکھدی اس گوشت کو گھر مین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نو ترا
کرین اسکو پس کہدیا لونڈی نی اوسکو گھر کی طاقچہ مین اور آیا مانگنی والا پس کہڑا ہوا دروازی پر پس کہا ای گھر والو اللہ
نی برکت دی اللہ تمکو یعنی یہہ جواب یا سائل کو جیسی یہان کہتی ہین سائل کو برکت ہی شاہ جی پس چلا گیا مانگنی والا پہر تشریف لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا
ای ام سلمہ تمہاری پاس کچہہ چیز ہی کہ کہا ونہین اوسکو پس کہا ام سلمہ نی کہ ہان کہا لونڈی کو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس وہ گوشت
پس گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچہ مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتہر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ گوشت ہو گیا پتہر سفید بسبب دینی تمہاری سائل کو نقل
کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس قالوا بلی فقال الذی یسئل باللہ ولا یعطی بہ رواہ احمد
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دونین تمکو ساتہہ بدترین آدمیونکی مرتبہ مین نزدیک خدا کی عرض کیا صحابہ نی کہ ہان
خبر دیجی فرمایا وہ شخص کی سوال کیا جاوے ساتہہ نام خدا کی اور نہ دیوی ساتہہ اوس سوال کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی سائل نی کہا ہے مجکو واسطی اللہ کے اور باوجود اسکی دینی نہ ملی
تو وہ سب لوگونسے بدتر ہی مرتبہ مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورۃ مین سائل مستحق نہوگا یا جس سے مانگا اوس پاس مال زیادہ نہی حاجت سے اور اپنی عیال کی حاجت سے نہوگا تو گنہگار نہوگا
تو نہ نکا غصہ کرنیوالا ملامت کیا گیا جب ہوگا کہ سائل مستحق اوس مال کا ہوا اور اوس پاس مال زیادہ حاجت سے ہو **وعن** ابی خداش انہ استاذن علی عثمان فاذن
لہ وبیدہ عصاہ فقال عثمان یا کعب ان عبد الرحمن توفی وترک مالا فما ترٰی فیہ فقال ان کان یصل فیہ
حق اللہ فلا باس علیہ فرفع ابوذر عصاہ فضرب کعبا وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما احب لو ان لی
ھذا الجبل ذھبا انفقہ ویتقبل منی اذر خلفی منہ ستا اوراقی انشدک باللہ یا عثمان اسمعتہ ثلث مرات قال نعم رواہ احمد اور روایت
ہی ابی خداش سے کہ اونہون نے پروانگی مانگی حضرت عثمان سے انکی پس پروانگی دی اونکو اور تہی اونکی ہاتہہ مین لاٹہی اونکے پس کہا حضرت عثمان نی ای کعب یعنی وہان حاضر تہی تحقیق
عبد الرحمن نی وفات پائی اور چہوڑ گئی مال بہت پس کیا کہتی ہو تم اوسکی حق مین یعنی کثرت مالکی اوسکی کمال کی یعنی مضر تہی یا نہین پس کہا کعب نی کہ اگر ادا کرتی ہی
عبد الرحمن اوسمین حق اللہ کا یعنی زکوۃ وغیرہ پس نہین ڈراونہ پر پس ڈہمائی ابوذر نی لاٹہی اپنی اور ماری کعب کو اور کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی
نہین دوست رکہتا مین اگر ہووے مجہی میرے یہہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد یا اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ کرونین مین اوسکو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے مجہی یہہ کہ چہوڑ جاونین مین اوسمین سے
ہوئی یعنی دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہونین تمکو اللہ کے ای عثمان تہی ہی سنا ہی اسکو کہا ہان بکلام ابوذر نی تین بار کہا حضرت عثمان نی کہ ہان نقل کی یہہ بہمدی **ف** ابوذر غفاری
فقرا اور زہاد صحابہ سے تہی مذہب اونکا یہہ تہا کہ مال اپنی پاس کچہہ جمع نہ کیجی سب دیدی دینی پس جنبہ غالب آیا اونپر ماٹہی کعب کی اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا
ہو تو کچہہ مضایقہ نہین جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے اونمین مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود اسکی بہی کہا اسکی قبول ہو اور لفظ ان ساتہہ ضعف ان کی منصوب
ہی سبب کی یعنی اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کے راہ مین نہ دین اور قبول ہو تو بہی نہین دوست رکہتا کہ بقدر چہلہ وقیمتی بہی چہوڑ جاون ح **وعن** عقبۃ بن الحارث قال
صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطی رقاب الناس الی بعض حجر نسائہ ففزع
الناس من سرعتہ فخرج علیہم فرای انہم قد عجبوا من سرعتہ قال ذکرت شیئا من تبر عندنا فکرھت ان یحبسنی فامرت بقسمتہ
رواہ البخاری وفی روایۃ لہ قال کنت خلفت فی البیت تبرا من الصدقۃ فکرھت ان ابیتہ اور روایت ہی عقبہ بن حارث سی کہ کہا پڑہے
مینی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین نماز عصر کے پس سلام پہیرا حضرت نی پہر کہڑی ہوئے جلدی کرتیوالی پہر پہلانگتی ہوئے گردنین لوگونکی متوجہ ہوئے طرف بعضی حجرون
عورتون اپنی کی پس گہبرائی لوگ جلدی کرنی حضرت کیسی پہر نکلی حضرت وہ پہر دیکہا صحابہ نے تعجب کیا جلدی کرنی اونکیسی فرمایا یاد کی مینی ایک چیز سونے کی کہ نزدیک

بہا ہی تہی پس کرو جانا مینی یہہ کہ دی مجکو یعنی قرب سے سی پس حکم کیا یعنی اہل بیت کو ساتہہ بانٹ دینی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت بخاری کہین سے کہ فرمایا حضرت نی تہا مین چہوڑا یا گہر مین ایک سونیکا رکوہ مین سے پس کرو جانا مینی یہہ کہ راکہو کہو نہین اوسکو ف اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسوے اللہ کیطرف مکروہ ہی بازر کہنا ہی مقام قرب سے یہہ تعلیم ہے کسی تہا عن وعن عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي فِي مَرَضِهِ سِتَّةُ دَنَانِيرَ أَوْ سَبْعَةُ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِي وَجَعُ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهَا مَا فَعَلْتِ السِّتَّةُ أَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِي وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِي كَفِّهِ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللهِ لَوْ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهَذِهِ عِنْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُغْتَمَّةٌ فَقَالَ مَا يُغَمِّكِ فَقُلْتُ يُغَمِّنِي أَنَّ هَذِهِ الدَّنَانِيرَ عِنْدَنَا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّهَا عِنْدِي وَعِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ شَيْءٌ مِنَ الدَّهْرِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عِنْدِي دِينَارَانِ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُفَرِّقَهُمَا فَشَغَلَنِي وَجَعُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْمَوْتَ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ مَا عِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَا وَاللهِ إِلَّا دِينَارَانِ كَانَا عِنْدِي فَقَالَ فَرِّقِيهِمَا فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَامَ فَمَشَى ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ مَا فَعَلَ الدِّينَارَانِ قُلْتُ لَا وَاللهِ مَا زَالَ يَشْغَلُنِي عَنْهُمَا وَجَعُكَ فَدَعَا بِهِمَا فَوَضَعَهُمَا فِي كَفِّهِ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللهِ لَوْ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهَذِهِ عِنْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ

فضل الصدقۃ باب ہے بیچ بیان فضیلت صدقہ کی **ف** صدقہ اوس مال کو کہتی ہین کہ نکالی اوسکو آدمی اپنی مال مین سے اللہ تعالی کی رضامندی اور قرب حاصل کرنیکی لیی خواہ واجب ہو خواہ نفل ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدق بعدل تمرۃ من کسب طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب فان اللہ یتقبلھا بیمینہ ثم یربیھا لصاحبھا کما یربی احدکم فلوہ حتی تکون مثل الجبل متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کری برابر کھجور کی یعنی برابر صورتمین ہو باقیمت مین کمائی حلال ہی اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی اوسکو ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی پہر پالتا ہی اوسکو واسطی خیرات والیکی جیسا کہ پالتا ہی ایک تمہارا بچھیری اپنی کو یہانتک کہ ہوتا ہی صدقہ باثواب اوسکا مانند پہاڑ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہی وہ مال کہ جمع کیا ہو اوسکو وجہ حلال سی یعنی بوجہ شرعی کہ جہ صنعت کی یا تجارۃ کی یا زراعت کی یا ارث مین ہاتہہ لگا یا ہبہ کیا کسی نی اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو سین اشارہ ہی طرف اسکی کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا اور حلال اہی جا صرف ہوتا ہی چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رح نی نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کماتا تہا اور پہر صدقہ دیتا تہا تہائی اور تہائی اپنی خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائیکی جگہہ مین پس آیا اونکی پاس ایک دینا دار اور کہا ای شیخ جاتا ہون مین پہر کہ کچہہ صدقہ دونین پس بتا مجکو مستحق کہا اونہون نی حاصل کر مال حلال پہر دے تو وہ پہونچیگا مستحق کو پس سوال کیا اوسنی اسبات مین مفصل کہا اونہون نی نکل جب تو ملے تو اوس شخص سے کہ رحم کری اوسپر دل تیرا دی اوسکو پس نکلا وہ دیکہا ایک اندہا بوڑہا دیا اوسکو پہر دوسرے دن اوسپر گذرا سنا کہ وہ کہتا ہی ایک شخص سے کہ پاس اوسکی تہا یہہ کہ گذرا مجپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا مینی اوسکو شراب خوار ہون فلانی بدکار کی ساتہہ یہہ سنکر یا وہ غنی شیخ پاس اور بیان کیا یہہ واقعہ پہر دی اوسکو شیخ نی ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اوسکو کہ جب نکلی تو گہر سی اور اول جسپر تیری نظر پڑی اوسکو یہہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکہا ایک روسپیت دار کو ظاہر مین غنی معلوم ہوتا تہا پس ٹہڈرا اوسکی دینی سی لیکن بموجب حکم شیخ کی لاچار اوسکو دی درہم پس جب اوسنی درہم پہر راہ اپنی سی اور ساتہہ چلا اوسکی غنی دینی والا یہانتک کہ دیکہا اوسکو کہ داخل ہوا ایک کہنڈر مین اور نکلا دوسرا راہ سی اور چلا طرف شہر کے پہر داخل ہوا وہ غنی پیچہی اوسکی اوس کہنڈر مین پس ندیکہا اوسمین مگر کبوتر مرا ہوا پہر پیچہی گیا اوسکی غنی اور قسم دی اوسکو یہہ کہ خبر دی مجکو اپنی حال کی پس ذکر کیا اوسنی یہہ کہ میری ساتہہ اولاد ہی چہوٹی اور بہی وہ نہایت بہوکی پس مین مضطرب ہوا اور نکلا سرگردان پہر دیکہا مینی یہہ کبوتر مرا ہوا لیلیا مینی اوسکو اونکی لیی پس جب مجہی یہہ فتوح ہاتہہ لگی تو پہینک دیا کبوتر ہانسی لیا تہا پس سمجہی وہ غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اہی جا خرچ ہوتا ہی اور حرام برے جای اور قبول کرتا ہی ساتہہ داہنی ہاتہہ کی یعنی خوب قبول کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اوسسے اوسکو داہنی ہاتہہ مین لینا اسلیی کہا کہ عادۃ ہی کہ پسندیدہ چیز کو آدمی داہنی ہاتہہ مین لیتا ہی اور پالتا ہی یعنی بڑہاتا جاتا ہی اوسکو تا کہ بہاری ہو میزان اعمال مین ف ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندہ کو بسبب معاف کرنیکی تقصیر کسیکی مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطی خدا کی مگر بلند کرتا ہی مرتبہ اوسکا اللہ تعالی کے یہہ مسلم نی **ف** یعنے اگرچہ ظاہر مین صدقہ دینا سبب نقصان مال کا ہی لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہی کہ برکت زیادہ ہوتی ہی اور آفتین دفع ہوتی ہیں اور ثواب ملتا ہی یا یہہ کہ دنیا مین ہی بدلا اوسکا ملتا ہی اور جو کوئی قصور کسیکا بخش دیتا ہی باوجود قدرت رکہنی کی بدلا لینی پر اوسکی اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہی دنیا اور آخرۃ مین ایک بزرگی معقول ہی کہ کوئی انتقام برابر عفو کی نہین اور جو کوئی تواضع یعنی عاجزی کرتا ہی واسطی امید ثواب کے

کی نہ اور کسی غرض کی تو اوسکی اللہ تعالی قدر بلند کرتا ہی دنیا و آخرۃ مین ش ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق زوجین من شیء من الاشیاء فی سبیل اللہ دعی من ابواب الجنۃ ولجنۃ ابواب فمن کان من اہل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ ومن کان من اہل الجہاد دعی من باب الجہاد ومن کان من اہل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان من اہل الصیام دعی من باب الریان فقال ابوبکر ما علی من یدعی من تلک الابواب من ضرورۃ فہل یدعی احد من تلک الابواب کلہا قال نعم وارجو ان تکون منہم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی خرچ کری دو ہر چیز کو چیز و نہین ہے اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشنکی جگہہ تو بلایا جاویگا دروازون بہشت کیسی اور بہشت کی ہین کتنی ہی دروازی یعنی آٹہہ پس جو ہووے اہل نمازہی یعنی بہت نفل پڑہنا ہووے اچہی طرح نماز پڑہتا ہووے بلایا جاویگا دروازی نماز کیسی یعنی جو خاص اہل نمازہی کی لیی ہی کہا جاویگا کہ آی بندہ داخل ہو دروازی نماز سی اور جو کوئی ہووے اہل جہاد کیسے یعنی جہاد بہت کیا ہووے بلایا جاویگا دروازہ جہاد کیسے اور جو ہوگا اہل صدقہ سی یعنی بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا دروازی صدقہ کیسی یعنی جو کہ ہووے اہل روزہ سی یعنی بہت رکہتا ہو بلایا جاویگا دروازی ریان سی یعنی باب الصیام کہ نام اوسکا ریان ہے پس کہا ابوبکر صدیق رضی نی کہ نہین ضرورۃ اوس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازہ سی ان سب دروازون سی بہ کہ بلایا جاوے سب دروازون سی یعنی کچہہ ضرورۃ تو ہی نہین کہ کوئی سب دروازون سی بلایا جاوی اگر ایک ہی دروازی سی بلایا جاویگا مراد کہ داخل ہونا بہشت مین ہے. حاصل ہی لیکن باوجود اس جانتی کی پس پوچہتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سی ہی فرمایا کہ ہان اور امید رکہتا ہون کہ ہووینگا تو اونمین سی نقل کیا بہ بخاری اور مسلم نی **ف** دوہری چیز یعنی مثلا دو درہم یا دو روپی یا دو غلام یا دو گہوڑی یا دو کپڑی وغیرہ ذلک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کیسی یعنی بلاوینگی داروغہ جنت کی سب دروازون سی اس سے معلوم ہوا کہ بہ ایک عمل برابر اون اعمال کی ہے کہ جنکی سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازون مین ہوتا ہی اور ریان کی معنی مین سیراب کیا گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ پلایا جاتا ہی روزہ دارون کو شراب طہور پہلی پہنچنی کی درمیان جنت مین تا کہ جاتی رہی پیاس روز بہین جو یہان پیاسا رہا تہا اوسکی عوض اس دروازی سی داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتی تہی نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمہارا ہی پس داخل ہو اوسمین ساتہہ رحمت خدا کی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ باب التوبہ کو توبہ والے اوسمین سے داخل ہونگی اور ایک دروازہ ہے کہ غصہ پینی والی اور عفو کرنیوالی گناہ لوگونکی اوسمین داخل ہونگی اور ایک دروازہ ہے کہ راضے برضا مولی اوسمین سے داخل ہونگی اور لفظ فہل یدعی کی اوپر کا جملہ تہا سوال کی یعنے فہل یدعی احد من تلک الابواب کلہا کی اور ہووینگا تو اونمین سی یعنی ایسی کہ حضرت ابوبکر رضہ مین یہہ سب باتین پائی جاتی تہین ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائما قال ابوبکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابوبکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابوبکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابوبکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرئ الا دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہے تم مین سی آجکی دن روزہ سی کہا ابوبکر صدیق نی کہ مین ہون روزہ سی فرمایا کون ہے تم مین سی کہ گیا ہی آجکی دن ساتہہ جنازی کی کہا ابوبکر نی کہ مین ہون فرمایا کون ہی کہ کہلایا تم مین سی آجکی دن مسکین کو کہا ابوبکر نی کہ مین ہون فرمایا کون ہی تم مین سی کہ عیادۃ کی بیمار کی آجکی دن کہا ابوبکر نی کہ مین ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جمع ہوتین یہہ چیزین کسی شخص مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین جمع ہوتین یہہ چیزین یعنی ایک نہین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی بلا حساب اللہ یا بیان ہی کافی ہی مطلق داخل ہونیکی لیی یا معنی یہہ ہین کہ داخل ہوگا جنت مین جس دروازی سی چاہیگا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ منع نہین ہے انا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا

بطور خیر دینی کی اپنی حال سے اور بقصد طلب کرنے سوال کی اور بعضی صوفیہ نے جو منع کیا ہی اسکو کہ فقیر کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کری تو مراد انکی یہہ ہے کہ بقصد تکبر اور دعوی ہستی اور انانیت کے نہ کہی جیسی ابلیس نے کہا انا خیر منہ ؛ ع **وعنہ** مَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِہَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عورتون مسلمان نہ حقیر جانی ہمسائی یعنی تحفہ بھیجنی کو یا تصدق کرنیکو وسلی ہمسائی اپنی کی اگرچہ ہو کہر بکری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے نہ باز رہی تم مین سے تحفہ بھیجنی یا صدقہ دینی سی ہمسائی کو حقیر جانکر اوسچیز کو کہ موجود ہو اوس پاس یعنے جو ہو سکی بھیجی اگرچہ تہوڑی چیز ہو اور بعضون نی کہا کہ یہہ خطاب ہی اوس عورت کو ہی کہ جسکو تحفہ بھیجی پس معنے یہہ ہونگی کہ حقیر نہ جانی کوئی تم مین سے اپنی ہمسائی کی تحفہ کو بلکہ قبول کری اگرچہ تہوڑا ہو اور اگرچہ کہر ہو کہر بکری یہہ قابل بھیجنی اور بھیجانیکی اور تصدق کی نہین ہے اسکو مبالغہ ذکر فرمایا مراد اس سے یہہ ہی کہ اگرچہ تہوڑی اور حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتونکو اسلیے کیا کہ انکی مزاج مین خصلت اور ہیہ دینا تحفہ وغیرہ کا بہت ہوتا ہی ؛ ع ح **وعن** جَابِرٍ وَحُذَیْفَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر اور حذیفہ سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو نیکی ہی صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کام نیکی کی ہین خواہ کہنی کی خواہ کرنیکی اور ہین موافق مرضی اللہ کی اوسکا ثواب ایسا ہی جیسا اللہ دینی کا ؛ ع **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقَی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلِیْقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ حقیر جان تو نیکی سی کسی چیز کو اگرچہ ملاقات کرے تو اپنی بہائی سی ساتہہ چہری خوش کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کشادہ پیشانی سی جو کوئی کسیسی ملتا ہی تو وہ خوش ہوتا ہی پس مسلمان کا دل خوش کرنا بلاشبہ اچہا ہی ؛ ع **وعن** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ فَلْیَعْمَلْ بِیَدَیْہِ فَیَنْفَعُ نَفْسَہٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیُعِیْنُ ذَا الْحَاجَۃِ الْمَلْہُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیَاْمُرُ بِالْخَیْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیُمْسِکُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّہٗ لَہٗ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہی یعنی بطریق شکر نعمت الہی کی کہا صحابہ نی پس اگر نہ پاوی استقدر کہ تصدق کری فرمایا پس چاہیی کہ کماوے مال دونون ہاتہونکی کسب سے پس نفع پہنچاوی اپنے ذات کو اور خیرات کری کہا صحابہ نے پس اگر نہ طاقت رکہی یا کہا کہ نہ کرسکی فرمایا پس مدد کری یعنی بدنسی یا مال سی حاجتمند مغلمین یا دہ خواہ کی عرض کیا صحابہ نی پس اگر نہ کرسکی یہہ بہی فرمایا امر کری ساتہہ بہلائیکی عرض کیا صحابہ نے پس اگر یہہ بہی نہ کرسکی فرمایا پس باز رکہی یعنی اپنی تئین برا ورونکو برائی پہنچانی سی لوگونکو پس تحقیق یہہ اوسکی لیے صدقہ یعنی اللہ دینے کا ساتہہ ثواب کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** برائی پہنچانیسی بچنے زبانسی یا ہاتہہ وغیرہ سی کسیکو ایذا دینی اور یہی مضمون کسی نی اسمین کہا ہی **مصرع** مرد غیر تو امید نیست بد مرسان ؛ ع **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ یَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَیُعِیْنُ الرَّجُلَ عَلٰی دَابَّتِہٖ فَیَحْمِلُ عَلَیْہَا اَوْ یَرْفَعُ عَلَیْہَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ خُطْوَۃٍ یَخْطُوْہَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَتُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو جوڑ ہین آدمی کی بدنمین لازم ہی اور ہر یعنی اوسکے مقابلہ مین صدقہ ہر روز کہ نکلتا ہی اوسمین آفتاب عدل کرنا درمیان دو شخصونکی یہہ ہے صدقہ ہی اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اوسکے کہ سوار کردی اوسپر یا لادی اوسپر اسباب اوسکا صدقہ ہی اور بات اچہی صدقہ ہی اور ہر قدم کہ رکہتا ہی اوسکو طرف نماز کی صدقہ ہی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے

صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لازم ہی اوپر یعنی جوڑونکی پیدائش مین حکمتین اور مصلحتین بڑی بڑی ہین اونکی شکر مین صدقہ لازم ہی آدمی پر ہر روز بعد ازان بیان کیا کہ صدقہ ہی نہین ہے کہ مال خدا دی بلکہ یہہ چیزین ہی کہ مذکور ہوئین صدقہ مین اور بات اچھی بولنی جس سے ثواب حاصل ہو یا سائل وغیرہ سی کلام نرم کرنا اور ہر قدم کر رکھنا ہی طرف نماز کی صدقہ ہی اور اسیکی حکم مین ہے جانا طواف کی لیی اور عیادۃ کی لیی اور جنازیکی لیی اور طلب علم اور مانند انکیلی لیی اور موذی چیز مانند کانٹی اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کی ۔ ح ع ۔ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق کل انسان من بنی آدم علی ستین وثلثمائۃ مفصل فمن کبر اللہ وحمد اللہ وھلل اللہ وسبح اللہ واستغفر اللہ وعزل حجرا عن طریق الناس او شوکۃ او عظما او امر بمعروف او نھی عن منکر عدد تلک الستین والثلثمائۃ فانہ یمشی یومئذ وقد زحزح نفسہ عن النار رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سی اوپر تین سو ساٹھہ جوڑونکی پس جو کوئی اللہ اکبر کہی اور حمد کری اللہ کی اور لا الہ الا اللہ کہی اور سبحان اللہ کہی اور استغفار کری اللہ سے اور دور کری پتھر لوگونکی راہ سی یا دور کری راہ سی کانٹا یا ہڈی یا حکم کری ساتھہ نیک چیز کی یا منع کری بری چیز سی کہی اور کری یہہ اقوال و افعال سب یا بعض موافق گنتی اون تین سو ساٹھہ جوڑونکی پس تحقیق وہ چلتا ہی اوسدن اسحالت مین کہ دور کیا اپنی جانکو اوس سی نقل کے یہہ مسلم نی ف لفظ اوسد بنی اشارہ ہی طرف اسکی کہ یہہ کام ہر روز کری ناکفارہ گناہونکا ہو ۔ ح وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تھلیلۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونھی عن المنکر صدقۃ وفی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ ایاتی احدنا شھوتہ ویکون لہ فیھا اجر قال ارایتم لو وضعھا فی حرام اکان علیہ فیہ وزر فکذلک اذا وضعھا فی الحلال کان لہ فیھا اجر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور حکم کرنا ساتھہ نیک بات کے صدقہ ہی اور منع کرنا بری بات سے صدقہ ہی اور پیچ صحبت کرنی ایک تمہارے کی بی بی اپنی سی یا لونڈی اپنے سی صدقہ ہی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ وضع کری ایک ہمارا اپنی شہوت اور ہووے اوسکو اوسمین ثواب فرمایا خبر دو مجکو اگر وضع کرنا شہوت کو حرام مین تو ہووے اوسپر اوسمین گناہ پس اسیطرح سی جبوقت کہ وضع کری گا اوسکو حلال مین ہوگا اوسکی لیی اوسمین ثواب نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جیسی صدقہ دینی مین ثواب ہوتا ہی ویسا ہی تسبیحات وغیرہ کی پڑہنی اور کرنیسی ثواب پاتا ہی اور صحبت کرنی بی بی سی اگرچہ بذاتہ عبادت و صدقہ نہین لیکن از بسکہ اوسمین ادا کرنا حق بی بی کا ہی اور نفس حرام کیطرف مائل بہت ہوتا ہی اور شیطان بہی رغبت دلاتا ہی اوسکی اور باوجود اوسکی اپنی کو بچا کر رجوع حلال کیطرف کرنا ہی بموجب حکم الہی کے ثواب پاتا ہی صدقہ کا ۔ ح ع ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الصدقۃ اللقحۃ الصفی منحۃ والشاۃ الصفی منحۃ تغدو بإناء وتروح بإناء رواہ الترمذی متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچھا صدقہ ہی اونٹنی بہت دودہ والی عاریت دینی واسطی دودہ پینی کی اور اچھا صدقہ ہی بکری بہت دودہ والی عاریت دینی اسکو دینی ہی باسن بہر کر دودہ اور شام کو دیتا ہے باسن بہر کر دودہ نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف عرب مین یہہ معمول ہی کہ جسکو اللہ تعالی نی توفیق دی ہی وہ اونٹنی یا بکری دودہ کی محتاجکو عاریۃ دیتا ہی تا وہ حاجت روائی اپنی کری اور بعد حاجت روائی کی وہ مالک کو پہیر دیتا ہی اسکی حضرت نی تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہی یہہ ۔ ح ۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منہ انسان

او طیر او بہیمۃ الا کانت لہ صدقۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن جابر وما سرق منہ لہ صدقۃ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ لگاوی کوئی درخت یا بووی کھیتی پھر کہا دی اوس سی آدمی یا پرندی یا چارپائی یعنی اگرچہ بغیر اختیار مالک کے کہا وین مگر ہوتا ہی اوسکی لیی صدقہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سی یہہ ہی اور جو کچھہ چورایا جاتا ہی اوس سی اوسکی لیی صدقہ ہی ف یعنی اسد دینی کا ثواب پاتا ہی اوسکا حاصل یہہ کہ کسی سبب سی کہا یا جاوی مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہی اوسکو ثواب اسمین تسلی ہی اوسکے لیے کہ صبر کری نقصان مال پر کہ بہت ثواب پاتا ہی ۱۲ ع ف اگر کوئی کہی کہ ثواب اعمال کا موقوف نیت پر ہی اور یہان نیت نہوی جواب یہہ کہ منظور اصلی کھیتی مین حبوۃ نوع حیوان وانسان کی ہی مطلقا ہیچ کسی فرد کی ہو افراد حیوان وانسان کی سی پس متعلق ہوی نیت اجمالی ساتھہ اس فرد کی بھی اور نیت اجمالی کافی ہی ثواب کے ہونمین واللہ علم بالصواب ۱۲ مولانا عبد العزیز وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر لامراۃ مومسۃ مرت بکلب علی راس رکی یلہث کاد یقتلہ العطش فنزعت خفہا فاوثقتہ بخمارہا فنزعت لہ من الماء فغفر لہا بذلک قیل ان لنا فی البہائم اجرا قال فی کل ذات کبد رطبۃ اجر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشش کے گئی واسطی ایک عورت بدکار کی کہ گذری ایک کتے پر کہ کھڑا ہانپتا نزدیک کنوین کے نکال رہا تہا زبان اپنی ماری پیاس کے قریب تہا کہ ہلاک کری اوسکو پاس پس اوتارا اوس عورۃ نی موزہ اپنا اور باندہا اوسکو ساتھہ اوڑھنی اپنی کی پھر نکالا اوسکی لیی پانی پس بخشش کے گئی واسطی اوسکی بسبب اسلام کی کہا گیا یعنی صحابہ نی عرض کیا کہ کیا تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنیکی جانورون پر ثواب ہے فرمایا بیچ احسان کرنیکی ہر صاحب جگر تر پر یعنی جاندار پر ثواب ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا مظہر نی کہ ہر جانور کی کہلانی اور پلانی مین ثواب ہوتا ہی سوا موذیات کی کہ جنکی لیی حکم مارنیکا ہی یعنی سانپ اور بچھو وغیرہ اور اسمین دلیل ہی پھر کہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کی بھی اللہ تعالی بخش دیتا ہی یہی مذہب ہی اہل سنت کا ۱۲ ع وعن ابن عمر وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذبت امراۃ فی ہرۃ امسکتہا حتی ماتت من الجوع فلم تکن تطعمہا ولا ترسلہا فتاکل من خشاش الارض متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سی کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عذاب کیگئی ایک عورت بسبب بلی کی کہ باندہ رکہا تہا اوسکو یہانتک کہ مرگئی ماری بہوک کی پس نہی عورت کہ کہلاتی اوس بلی کو اور نہ چہوڑتی تہی بلی کو کہ کہا وی جانورون زمین کیسی یعنی چوہہ وغیرہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ صغیرہ گناہ ہی اور جائز ہی عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہوا عقائد مین ۱۲ ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر رجل بغصن شجرۃ علی ظہر طریق فقال لاخرن ہذا عن طریق المسلمین لا یوذیہم فادخل الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گذرا ایک شخص اوپر شاخ درخت کی پر کہ تہی اوپر راہ کی یعنی نہ اوہر دوہر راہ کی پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنی کو مسلمانون کی راہ سی کہ نہ ایذا دی اونکو پس داخل کیا گیا بہشت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ارادہ دور کرنیکا کیا اور پہر دور کیا اوسکو پس داخل ہوا بہشت مین بمجرد نیت ہی داخل ہوا ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رایت رجلا یتقلب فی الجنۃ فی شجرۃ قطعہا من ظہر الطریق کانت تؤذی الناس رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیکہا مینی ایک شخص کو کہ پہرتا ہی اور چین کرتا ہی بہشت مین بسبب ایک شاخ کی کہ کاٹا تہا اوسکو راہ پر سی تہا درخت یا ایذا دیتا آدمیونکو نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی برزۃ قال قلت یا نبی اللہ علمنی شیئا انتفع بہ قال اعزل الاذی عن طریق المسلمین رواہ مسلم اور روایت ہی ابی برزہ سی کہ کہا کہا مینی اے نبی اللہ کی سکہلاؤ مجکو ایک چیز کہ نفع پکڑون مین ساتہہ اوسکی فرمایا ایک طرف کیا کر موذی چیز کو راہ مسلمانون کیسے نقل کی یہہ مسلم نی وسنذکر حدیث عدی بن حاتم فی باب علامات النبوۃ ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگی ہم حدیث عدی بن حاتم کی کہ

سلام کا یہ ہی انتظام ہے باب علامات نبوت کی اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن سلام قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جئت فلما تبینت وجھہ عرفت ان وجھہ لیس بوجہ کذاب فکان اول ما قال یا ایھا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی

روایت ہی عبد اللہ بن سلام سے کہ جبکہ آئی ہی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین حاضر ہوا مین ہی جبکہ دیکھا مینی چہرہ حضرت کا معلوم کیا مینی یہہ کہ چہرہ حضرت کا نہین ہے چہرہ جھوٹیکا پس تہا اول کلام یہہ کہ فرمایا ای آدمیو افشا کرو سلام کو یعنی پکار کر کہو اسطرح کہ جس سے سلام وعلیک کرو وہ سنی اور ہر ایک سے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کہلاؤ کہانا مینے بہوکو کو اور سلوک کرو ناتیدار و نسی اور پڑہو نماز راتکو اوسحالت مین کہ لوگ سوتی ہون یعنی تہجد داخل ہوگی بہشت مین ساتہہ سلامتی کی یعنی عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بندگی کرو رحمان کی اور کہلاؤ طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگی بہشت مین ساتہہ سلامتی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لتطفئ غضب الرب وتدفع میتۃ السوء رواہ الترمذی

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق صدقہ کرنا البتہ بجہا دیتا ہی غضب پروردگار کیکو اور دور کرتا ہی مرنی بد کو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بجہا دیتا ہی غضب ب کو یعنی دنیا مین عافیت سی رکہتا ہی کہ کوئی بلا نہیں اوتارتا اور مرنے بد کو یعنی بر حالت وقت مرنیکی یعنی وقت مرنیکی ہو سو شیطان سے اور بیماری سخت وغیرہ سی کہ باعث کفر و کفران کی ہو محفوظ رکہتا ہی حاصل یہہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہی ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ وان من المعروف ان تلقی اخاک بوجہ طلق وان تفرغ من دلوک فی اناء اخیک رواہ احمد والترمذی

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو نیکی ہی صدقہ ہی اور سے نیکیون مین سے یہہ ہے کہ ملاقات کرے مسلمان بہائی اپنی سی ساتہہ کشادہ چہرہ کی اور یہہ کہ ڈالدی ڈول اپنی سی پانی مین بہائی اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسمک فی وجہ اخیک صدقۃ وامرک بالمعروف صدقۃ ونہیک عن المنکر صدقۃ وارشادک الرجل فی ارض الضلال لک صدقۃ ونصرک الرجل الرديء البصر لک صدقۃ واماطتک الحجر والشوک والعظم عن الطریق لک صدقۃ وافراغک من دلوک فی دلو اخیک لک صدقۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسکرانا تیرا اور برو بہائی اپنی کی صدقہ ہی اور امر کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہی اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہی اور بتلا دینا تیرا کسیکو بیچ زمین بی نشانی کی واسطی تیری صدقہ ہی یعنی جس زمین مین بسبب نہونی نشان راہ کی لوگ راستہ بہولتی ہین اوسمین کسی راہ بہولیکو راہ بتا دینی سی صدقی کا ثواب ملتا ہی اور مدد کرنی تیری یعنی ہاتہہ پکڑ کر لیجانا اندہیکو یا کم سو بہہ کو تیری لیی صدقہ ہی اور دور کرنا تیرا پتہر کا اور کانٹی کا اور ہڈی کا راہ سی تیرو لیی صدقہ ہی اور ڈالنا پانیکا ڈول اپنی سی بیچ ڈول بہائی اپنی کی تیری لیی صدقہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** جب ڈول سی ڈول مین پانی ڈالنی مین یہہ ثواب ملا تو جس صورت مین بہائی مسلمان پاس ڈول نہو اور تو اپنی ڈول سی پانی دی اوسکو کیا کہنا ثواب پاویگا ع **وعن** سعد بن عبادۃ قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بئرا وقال ھذہ لام سعد رواہ ابو داود والنسائی

اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ کہا ای رسول اللہ تحقیق ماں سعد کی یعنی میری ماں مر گئی سو کونسا صدقہ بہتر ہی یعنی اوسکی روح کی لیی فرمایا پانی پس کہودا سعد نی کنوان اور کہا یہہ کنوان صدقہ ہی واسطی ماں سعد کی نقل کی

ہیہ بو داود اور نسائی نی ف پانی ہبہ ہی ایسی کہ بہت کام آتا ہی امور دین و دنیا مین خصوصاً دن شہرون گرم مین ۱۲ ع وعن ابی سعید قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم کسا مسلما ثوبا علی عری کساہ اللہ من خضر الجنۃ وایما مسلم
اطعم مسلما علی جوع اطعمہ اللہ من ثمار الجنۃ وایما مسلم سقی مسلما علی ظمإ
سقاہ اللہ من الرحیق المختوم رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو مسلمان پہناوی
کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگی پن کی پہناویگا اوسکو اللہ بہشت کی سبز لباسون مین سے اور جو مسلمان کہلاوے کسی مسلمان کو بہوک پر کہلاویگا اوسکو اللہ میوون
بہشت کیسی اور جو مسلمان پلاوے کسی مسلمان کو پیاس پر پلاویگا اوسکو اللہ شراب مہر کی ہوئی مین سے نقل کی ہیہ ابوداود اور ترمذی نی ف یعنی شراب
جنت کی کہ محفوظ ہی بسبب مہر کی تغیر و تبدیل سی اور جسکی کوئی نہین پی سکتا سوا اوسکی کوئی نہین پی سکتا اور مراد اس سے یہہ ہی کہ نہایت نفیس ہیلکی نفیس چیز پر مہر
کر دیتی ہین اور مہر او سپر مشک کے ہی جیسا کہ کلام اللہ مین آیا ہی یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک یعنی بجای موم وغیرہ کی مشک لگا کر اور سپر مہر کی گئی
ہے ۱۲ ع وعن فاطمۃ بنت قیس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المال لحقا سوی الزکوۃ ثم تلا لیس البر
ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب الآیۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی فاطمہ بیٹی قیس کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
مال مین البتہ حق ہی سوا زکوۃ کی پھر پڑہی حضرت نے ساری یہہ آیت نہین نیکی ہی کہ پھیرو موہہ اپنی کو طرف مشرق و مغرب کے نقل کی ہیہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی ف یعنی زکوۃ تو فرض ہی ہی ضرور دینی چاہیی سوا زکوۃ کی صدقہ نفل ہی مستحب ہے وہ بہی دیا کری اور وہ یہہ ہے کہ نہ محروم کری سائل او
قرض مانگنی والیکو اور دریغ نکری عاریۃ مانگنی والیسی سباب گہر کا مانند ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کی اور نہ منع کری کسیکو پانی اور نمک و آگ یعنی سی کذا ذکرہ الطیبی
وغیرہ اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد حق سی وہ چیزین ہین کہ آیت مذکورہ مین فرمائین یعنی احسان کرنا قرابتیون سی اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون سی اور خرچ
کرنا مال کا بیچ آزاد کرنی بردہ کی اور باقی آیت یون ہے ولکن البر من امن باللہ والیوم الاخر والملائکۃ والکتاب والنبیین وآتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتمی والمسکین
وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ وآتی الزکوۃ یعنی ولیکن نیک وہ ہے کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچھلی پر اور فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر
اور دیا مال ساتہہ محبت اوسکی قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون کو اور بردہ آزاد کرنہین اور قایم کی نماز اور دی زکوۃ پس یہہ آیت خصر
نی سند کی لیی پڑہی ہے اسواسطی کہ اسمین اول تو اللہ تعالی نی تعریف کی مومنونکی ساتہہ دینی مال کی اپنون اور یتیمون وغیرہ کو بعد ازان تعریف کی ساتہہ قایم کرنی
نماز اور دینی زکوۃ کی پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا سوا دینی زکوۃ کی ہی اور وہ صدقہ نفل ہی حاصل یہہ کہ حضرت نی جو فرمایا تہا کہ مال مین حق ہی سوا زکوۃ کی
وہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اول صدقہ نفل ذکر کیا گیا پھر صدقہ واجب ۱۲ ع وعن بہیسۃ عن ابیہا قالت قال یا رسول اللہ ما الشیء الذی
لا یحل منعہ قال الماء قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الملح قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ
قال ان تفعل الخیر خیر لک رواہ ابوداود اور روایت ہی بہیسہ سے کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سے کہ کہا بہیسہ نی کہ کہا باپ اوسکی نی یا رسول اللہ کیا ہی وہ چیز کہ
نہین حلال منع کرنا اور زندہ نا کسیکو اوس سے فرمایا کہ پانی کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہی کہ نہین حلال منع کرنا کسیکو اوس سے فرمایا کہ نمک کہا اے نبی اللہ کے اور کیا
چیز ہی کہ نہین حلال منع کرنا اوس سے فرمایا کرنا تیرا بہلائیکو بہتر ہے یہہ ہی لیی نقل کی یہہ ابوداود نی ف پانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سے مالک کے اور نمک
سے نہ منع کری ایسی کہ لوگونکو احتیاج اوسکی بہت ہوتی ہی اور لوگ دیتی رہتی ہین اوسکو چندان قدر نہین کہنا اور کنایہ کا جامع ہے سب بہلائیونکو یعنی
دی جو کچہہ چاہی تو اور جو ہو سکی بہلائی کر نہین حلال تجکو باز رکہنا اپنی کو اور اونکو اس سے پس یہہ تعمیم ہی بعد تخصیص کے اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ لفظ
لا یحل یعنی لا ینبغی کی ہی یعنی لایق نہین ہے منع کرنا ان چیزونسی ۱۲ ع وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی ارضا

فَلَهٗ فِيهَا أَجْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آباد کری زمین شک یعنی کہیتی کری زمین فتاد مین پس اوسکی لیی اوسمین یعنے اوسکی آباد کرنہین ثواب ہے اور جو کچھہ کہاجاوین جانور یا آدمی اوسکی حاصل مین سے وہ اسکی لیی صدقہ ہی یعنی جیکر راضی و شاکر ہوا وسپر نقل کی یہہ دارمی نی وعن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منح منحۃ لبن او ورق او هدی زقاقا کان لہ مثل عتق رقبۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی براسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیوی عاریۃً جانور دودہ کا قرض دیوی چاندی یعنی روپی وغیرہ یا راہ بتلاوی راہ بہولیکو یا اندہی کو کوچہ اور راہ مین ہوگا اوسکی لیی ثواب مانند اوکرنی ایک بردہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابی جری جابر بن سلیم قال اتیت المدینۃ فرایت رجلا یصدر الناس عن رایہ لا یقول شیئا الا صدروا عنہ قلت من ھذا قالوا ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت علیک السلام یا رسول اللہ مرتین قال لا تقل علیک السلام علیک السلام تحیۃ المیت قل السلام علیک قلت انت رسول اللہ فقال انا رسول اللہ الذی ان اصابک ضر فدعوتہ کشفہ عنک وان اصابک عام سنۃ فدعوتہ انبتہا لک واذا کنت بارض قفر او فلاۃ فضلت راحلتک فدعوتہ ردھا علیک قلت اعھد الی قال لا تسبن احدا قال فما سببت بعدہ حرا ولا عبدا ولا بعیرا ولا شاۃ قال ولا تحقرن شیئا من المعروف وان تکلم اخاک وانت منبسط الیہ وجھک ان ذلک من المعروف وارفع ازارک الی نصف الساق فان ابیت فالی الکعبین وایاک واسبال الازار فانہا من المخیلۃ وان اللہ لا یحب المخیلۃ وان امرؤ شتمک وعیرک بما یعلم فیک فلا تعیرہ بما تعلم فیہ فانما وبال ذلک علیہ رواہ ابوداود وروی الترمذی منہ حدیث السلام وفی روایۃ فیکون لک اجر ذلک وذبالہ علیہ اور روایت ہی ابی جری سی کہ نام اوسکا جابر بن سلیم ہی کہا آیا مین مدینہ مین پس دیکہا مینی ایک شخص کو کہ پہرتی ہین لوگ عقل اوسکی ہی یعنی عمل کرتی ہین موافق فرمانی اوسکیکی جیسا کہ راوی نی وضح کرکر کہا کہ نہین فرماتا کچھہ مگر عمل کرتی ہین لوگ وسپر کہا مینی کون ہی کہا لوگون نی یہہ ہین رسول خدا کی کہا راوی نی دوبارا کہا مینی علیک السلام یعنی تجھپر سلام ای رسول خدا کی فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السلام کا دعا ہی مردی کی کہا السلام علیک یعنی سلام ہی تجھپر کہا مینی تم رسول خدا کی پس فرمایا مین ہون رسول اللہ کا وہ اللہ کہ اگر پہونچی تجکو ضرر پس پکاریو اوسکو دور کری ضرر کو تجسی اور اگر پہونچی تجکو قحط سالی پہر پکاریو اوسکو پیدا کری سبزہ زمین مین تیری لیی اور جسوقت کہ ہو تو زمین مین کہ خالی ہو پانی اور درخت سی یا ہو جنگل مین کہ دور ہو آبادی سی اور گم ہو جاوی سواری تیری پس پکاریو اوسکو پہیرا دیگا سواری تجھپر کہا جابر نی کہ کہا مینی نصیحت کیجی مجکو فرمایا نہ برا کہہ کسیکو کہا جابر نی پس نہ برا کہا مینی پیچھے اسکی کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنی آدمیونکو برا کہنا کیسا حیوانات کو بہی نہین برا کہا جیسیکہ عادت عوام کی ہوتی ہی فرمایا حضرت نی اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سی یعنی نیکی کوئی تجسی کری یا تو کسی سے کری اگرچہ تہوڑی ہو حقیر جان بلکہ اگر کوئی تجسی نیکی کری اگرچہ تہوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کری ہو کچھہ تیری ہاتہہ سی نیکی ہو سکی کرا اور غنیمت جان اور بات کر تو بہائی اپنی سی اور حال آنکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اوسکی مہینیر یعنی تواضع اور خوش کلامی کرا اوس سے تاکہ خوش ہو دل اوسکا بسبب حسن خلق تیری کی ایسی کہ تحقیق یہہ بہی نیکی سی ہے اور بلند کر ازار اپنی آدہی پنڈلی تک پس اگر نہ مانی تو پس ٹخنون تک اور بچ تو لٹکانی ازار کیسی ایسی کہ لٹکانا ازار کا تکبر سے ہے اور تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دی تجکو اور عار دلاوی تجکو اوس عیب کے کہ جانتا ہی تو مین پس عار مت دلاتو اوسکو ساتہہ اوس عیب کے کہ جانتا ہی تو اوسمین پس ایسی کہ نہین ہے گناہ اوسکا گرد پس نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور نقل کی ترمذی نی اس حدیث مین ہے حدیث سلام کی یعنی ساتہہ حدیث کا کہ اوسمین ذکر سلام کا ہی اور باقی حدیث نہین روایت کی اور ایک روایت مین یعنی ترمذی کی بجای فانما وبال فلک علیہ کے یہہ ہے کہ ہوگا تیری لیی ثواب اوسکا اور ہوگا وبال

اوسکا اوسپر ف جابر نی دوبار سلام اسلیی کیا کہ پہلا سلام یا تو حضرت نی سنا نہین یا جواب نہین دیا اونکی ادب سکھانیکی لیی اور نہ کہہ علیک
علیک السلام کا دعا مردکی ہی ظاہر اس عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جب مردکی زیارت کو جاوی کہی علیک السلام نہ السلام علیک جیسی کہ زندی پر کہتی ہی
یہہ ہی کہ سنت مردی کی لیی ہی السلام علیک ہے اسلیی کہ ثابت ہوا ہے حضرت سی کہ جب زیارۃ موتی کو تشریف لیجاتی تو کہتی السلام علیکم پس معنی اسکی کہ علیک السلام
مردکی ہی یہہ ہین کہ دعا مردکی تہی ایام جاہلیت مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عرف عرب مین یہہ تہا کہ جب سلام کرتی قبر پر کہتی علیک السلام پس فرمایا حضرت نی کہ علیک
السلام تحیۃ میت کا ہی موافق عرف وعادت اونکی نہ یہہ مراد تہی حضرت کے کہ سلام کیا جاوے مردہ پر اسطرح انتہی اور کہہ السلام علیک اس لیی کہ یہہ افضل ہے اور جابر نی
جو کہا کہ بعد اسکی مینی کسیکو برا نہین کہا یہہ بات سد باب کے لیی تہی والا جانے ہی برا کہنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اوسکا کفر پر لیکن افضل یہی ہی کہ مشغول ہے
ذکر رحمن مین اور کسیکو برا نہ کہی اسلیی کہ خطرہ آتا ماسوی اللہ کا موجب نقصان کا ہی اور کسیکی برا نہ کہنی مین کچھہ ضرر نہین حتی کہ نہ لعنت کرنی شیطان کی مین بہی اور
جیسی پانچی تخنوں نیچی کرنی منع ہین ویسہی ہے کرتہ وغیرہ بہی تخنوں نیچا کرنا منع ہی اور نہین ہے گناہ اوسکا مگر اوسپر تو برا کہکر کیون وبال مین پڑتا ہی حدیث بدی
ابدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من اساء اور اخیر مین لفظ فی روایۃ کر جو عبارت نقل کی اوسسے معلوم ہوا کہ ترمذی نی بہی ساری روایت نقل کی ہی اور
بعضے حواشی مین لکہا ہی کہ ترمذی نی بہی تمام حدیث روایت کی ہی لیکن الفاظ اوسکی اور ہین اسکتاب مین جو روایت ہی ساتہہ الفاظ ابی داؤد کی ہی توضیح ع

وعن عائشۃ انہم ذبحوا شاۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بقی منہا قالت ما بقی منہا الا کتفہا قال بقی کلہا غیر
کتفہا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اہلبیت یا صحابہ نی ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا باقی رہا اوسمین سے کہا حضرت
عائشہ نی کہ نہین باقی رہا اوسمین سے مگر شانہ اوسکا یعنی سب تقسیم کردی سوائے شانہ کی فرمایا باقی رہی ہی سب سوائے شانہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
صحیح ہی ف یعنی باقی وہ ہی کہ جو لوگونکو دیا کہ ثواب اوسکا وہان ثابت ہی اور جو کچھہ گہر مین رہا فانی ہی اسمین اشارہ ہی طرف اس آیۃ کی ما عندکم ینفد وما عند اللہ
باق یعنی جو کچھہ تمہاری پاس ہے فانی ہی اور جو کچھہ اللہ پاس ہے باقی ہی ح وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من اللہ ما دام علیہ منہ خرقۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنا
یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین کوئی مسلمان کہ پہناوی کسی مسلمانکو کپڑا یعنی ازار یا چادر یا اور کچھہ مگر کہ ہوتا ہی بڑی حفاظت مین اللہ کے
طرف سی جبتک کہ ہوا اوسپر اوس کپڑی مین سی ایک ٹکڑا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف یہہ فائدہ تو دنیا مین ہے اور آخرت مین ثواب ان گنت ہی ع

وعن عبد اللہ بن مسعود یرفعہ قال ثلثۃ یحبہم اللہ رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ ورجل یتصدق بصدقۃ
بیمینہ یخفیہا اراہ قال من شمالہ ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غیر محفوظ احد رواتہ ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ
پہنچی یا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت نی تین شخص ہین کہ دوست رکہتا ہی اونکو اللہ ایک وہ شخص کہ کہڑا ہو رات کو اس حال مین کہ تلاوت کرتا ہی قرآنکی یعنی نماز مین یا غیر
نماز مین اور اول ظاہر ہی اور ایک شخص وہ کہ دی کوئی صدقہ یعنی نفل صدقہ داہنی ہاتہہ اپنی سی چہپاکے اوسکو کہا راوی نی کہ گمان کرتا ہون حضرت کو فرمایا
بائین ہاتہہ اپنی سی اور ایک وہ شخص کہ تہا لشکر مین پس شکست پائی یارون اوسکی نی پہر وہ سامنی ہوا دشمن کے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غیر محفوظ
ہی یعنی ضعیف ہی ایک روایت کرنیوالا اسکا ابو بکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطی کرتا ہی ف داہنے ہاتہہ اپنی سی اسمین اشارہ ہی طرف ادب کے کی کہ داہنی ہاتہہ سی
دی یا اوسکو دی کہ داہنی طرف ہو اوسکی اور چہپاکے اوسکو بائین ہاتہہ سی یعنی داہنی ہاتہہ سی دو بائین ہاتہہ کو نہ خبر ہو ارادہ کیا گیا ہی ساتہہ اسکی کمال مبالغہ
باسنے یہہ ہین کہ داہنی طرف والیکو دی تو بائین طرف والیکو نہ خبر ہو غرضکہ اللہ تعالی کی رضامندی اور خوف ریا کی لیی اسطرح چہپا کر دینی کا بڑا ثواب ہے

ع ۵ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یحبھم اللہ وثلثۃ یبغضھم اللہ فاما الذین یحبھم اللہ
فرجل اتی قوما فسالھم باللہ ولم یسالھم لقرابۃ بینہ وبینھم فمنعوہ فتخلف رجل باعیانھم فاعطاہ سرا لا یعلم باعطیتہ
الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتھم حتی اذا کان النوم احب الیھم مما یعدل بہ فوضعوا رؤسھم فقام
یتملقنی ویتلو ایاتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فھزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح لہ والثلثۃ الذین یبغضھم
اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم رواہ الترمذی والنسائی مثلہ ولم یذکر وثلثۃ یبغضھم

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کی دوست کہتا ہی اونکو اللہ اور تین شخص ہین کی دشمن کہتا ہی اونکو اللہ پس وہ شخص کہ دوست کہتا ہی اونکو اللہ یہہ ہین ایک تو دینی والا اوس شخص کا کہ آوے ایک جماعت کی پاس پس مانگا اونسی ساتھہ قسم اللہ کی یعنی یون کہا کہ قسم دیتا ہون تمکو اللہ کی دو مجکو اور نہ مانگا اونسی واسطی قرابت کی یعنی یون نہ کہا کہ دو مجکو بسبب حق قرابت کی کہ درمیان اوسکی اور درمیان اونکی ہی پس نہ دیا اونہون نے اوسکو پس پیچھی اپنی چھوڑا قوم کو ایک شخص نے یعنی اوسی دینی والی نی کہ وہ ہی قوم مین تنہا اور آگی بڑہ پس دیا اوسکو چپکی سی نہ جانا دینی اوسکیکو مگر خدا نی اور دیدی اوسکو اور وہ سرا قیام کرنیوالا ایک قوم کا کہ چلی تمام رات یہانتک کہ جسوقت ہوئی نیند بہت پیاری طرف اونکی ہر چیز سی کہ برابر ہو نیند کی پس سو رہی قوم پہر کھڑا ہوا وہ شخص کہ گڑگڑاتا ہی میرے پروردگار اور پڑہتی لگاتا تین میرا اور تیسرا وہ شخص کہ تنہا لشکر مین پس ملاقات کی دشمن سے پس شکست کی گئی اور یہہ شخص متوجہ ہوا ساتھہ سینہ اپنی کی یہانتک کہ مدد کیا یا فتح کی گئی واسطی اوسکی اور وہ تین شخص کہ بغض کہتا ہی اونسی اللہ ایک تو بوڑہا کہ زنا کرنی اور دوسرا فقیر تکبر کرنیوالا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنیوالا یعنی جو کہ قرض دینی والی وغیرہ کو ندی یا کچہہ اوظلم کرنی نتل کی یہہ ترمذی و نسائی نی مانند اسکی اور نہین ذکر کی نسائی نی یہہ عبارت وثلثۃ یبغضھم یعنی ذکر نہین کیا نسائی نی تین شخص کا کہ دشمن رکہتا ہی اونکو اللہ تعالی بلکہ فقط محبوبان الہی ہی کا ذکر کیا ف گڑگڑاتا ہی مجسی دلالت کرتی ہی اوا حدیث اوپر کہ یہہ حدیث کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ہی تو آخر اوسکی اوپر دلالت کرتی ہی کہ یہہ کلام الہی سے ہی توجیہ اسکی یہہ کی گئی ہی کہ بیان کیا اللہ تعالی نی اپنی نبی سی جو کچہہ کہ واقع ہوتا ہی درمیان بندگی کی اور درمیان اوسکی پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعینہ قول اللہ تعالی کا او شیخ سی مراد یا تو بوڑہا ہی یا محصن ضد بکر یعنی جسکا نکاح ہو گیا ہو جیسیکہ اس آیت منسوخہ مین ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم یعنی مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کرین دونون پس سنگسار کرو دونو کو ضرور یہہ سزا ہی اللہ تعالی کی طرف سے اور اللہ غالب باحکمت ہی اور فقیر تکبر کرنیوالا اور مشتثنی ہی اس سے تکبر کرنا اوسکا متکبر سے اسلیی کہ وہ صدقہ ہی یعنی فقیر اگر متکبر سی تکبر کری تو وہ دشمن خدا کا نہین بلکہ صدقہ کا ساتواب پاتا ہی چنانچہ بشیر بن حارث نی امیر المومنین علی رضہ کو خواب مین دیکہا کہا صبحت کیسی مجکو ای امیر المومنین فرمایا کیا خوب ہے مہربانی کرنی تونگرونکو فقیرون پر واسطی طلب ثواب اچھے اکی اور بہت خوب ہے اس سے تکبر فقیر کا اغنیا سے بسبب اعتماد توکل کی خدا پر اور یہہ خصلتین مذکورہ بسکی لیی بری ہین لیکن ان تین کی لیی کہ ذکر کیی گئی بہت ہی بری ہین چنانچہ سبب اسکا ظاہر ہی اسلیی دشمن خدا کی ہوئی ع ۶ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال
فقال بھا علیھا فاستقرت فعجبت الملئکۃ من شدۃ الجبال فقالوا یا ربنا ھل من خلقک شیء اشد من الجبال قال نعم
الحدید فقالوا یا ربنا ھل من خلقک شیء اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا ربنا ھل من خلقک شیء اشد من النار قال
نعم الماء فقالوا یا ربنا ھل من خلقک شیء اشد من الماء قال نعم الریح فقالوا یا ربنا ھل من خلقک
شیء اشد من الریح قال نعم ابن ادم تصدق صدقۃ بیمینہ یخفیھا من شمالہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیدا کی اللہ نی زمین ہلنی لگی پہر پیدا کیی پہاڑ پس ٹہہرایا پہاڑونکو زمین پر پس ٹہہر گئی زمین

پس تعجب کیا فرشتون نی سختی پہاڑ کیسی پھر کہا فرشتون نی ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری کوئی چیز سخت تر پہاڑ سی فرمایا کہ ن لوہا ہی یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہی پھر عرض کیا فرشتون نی ای پروردگار ہماری کیا ہی مخلوقات تیری کوئی چیز سخت تر لوہا سی فرمایا ان اگ یعنی وہ لوہا کو بھی نرم کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نی ای رب ہماری کیا ہی مخلوقات تیری کوئی چیز سخت تر اگ سی فرمایا ان پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہی اگ کو بھی پھر عرض کیا فرشتون نی ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری کوئی چیز سخت تر پانی سی فرمایا ان ہوا یعنی وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نی ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر ہوا سی فرمایا ان صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہی صدقہ داہنی ہاتھہ اپنی کی چھپا کر ہی داہنی ہاتھہ اپنی سی یعنی نفل کی بہہ ترمذی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف فرمایا ان صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہہ بہت سی زیادہ سخت اسلیی ہی کہ اسمین مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہی اور چیزونمین کہ اوپر اسکی مذکور ہوئین یہہ بات نہین اور اسمین مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیی ہی کہ نفس چاہتا ہی کہ لوگ میری دینی کو دیکھین اور میری تعریف کرین اور اپنی ہم عصر پر فخر حاصل ہو مجھی پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضون نی کہا کہ زیادہ سخت اسلیی ہی کہ اس سی حاصل ہوتی ہی رضا مولی اور رضا مولی سب سی بڑی چیز ہی شرح و ذکر حدیث معاذ الصدقۃ تطفی الخطیئۃ فی کتاب الزہد اور ذکر کی گئی حدیث مسلم کو صدقہ چھپا کر دینا الی آخرہ اس باب کو کتاب الزہد سی مناسبت ہی

الفصل الثالث

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم ینفق من کل مال لہ زوجین فی سبیل اللہ الا استقبلتہ حجبۃ الجنۃ کلہم یدعوہ الی ما عندہ قلت وکیف ذلک قال ان کانت ابلا فبعیرین وان کانت بقرۃ فبقرتین رواہ النسائی ؒ روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کری ہر مال اپنی سی دو دو چیز ین اللہ کی راہ مین مگر کہ استقبال کرینگی اوسکا دربان بہشت کی ساری پکارینگی اوسکو طرف اوچیز کی کہ نزدیک اونکی ہی کہا ابو ذر نی کہ کہا یعنی کسطرح سی یہہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہون اونٹ پس دو دی دو اونٹ اور اگر ہون گائین تو دو دی دو گائین نقل کی یہہ نسائی نی ف اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشنودی کی جگہہ مین خرچ کری مانند جہاد اور طلب علم اور مانند انکی اور طرف اوچیز کی کہ نزدیک اونکی ہی یعنی اچھی نعمتین جنت کی باہر دروازہ کی طرف بلاتی ہونگی دربان وہان کی

وعن مرثد بن عبد اللہ قال حدثنی بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ظل المؤمن یوم القیامۃ صدقتہ رواہ احمد اور روایت ہی مرثد بن عبد اللہ سی کہ کہا حدیث کی مجکو بعضی صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یہہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی یہہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کی صدقہ اوسکا ہوگا نقل کی یہہ احمد نی ف یعنی جیسی سایبان گرمی دہوپ سی بچاتا ہی ویسی ہی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کی یا یہہ کہ صدقہ کو یا ثواب دیکو بصورت سایبان کی بنا کر دینی والیکی سر پر تا امین کی تاگرمی اوسدن کیسے بچی ع

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وسع علی عیالہ فی النفقۃ یوم عاشوراء وسع اللہ علیہ سائر سنتہ قال سفیان انا قد جربناہ فوجدناہ کذلک رواہ رزین ورواہ البیہقی فی شعب الایمان عنہ وعن ابی ہریرۃ وابی سعید وجابر وضعفہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کشادگی کری اپنی کنبی پر خرچ کرنی مین دن عاشورہ کی کشادگی کریگا اللہ تعالی اوپہ باقی سال اوسکی مین کہا سفیان ثوری نی کہ تحقیق تجربہ کیا ہی ہمنی اسکا پس پایا ہمنی اسکو اسیطرح نقل کی یہہ رزین نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن مسعود سی اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور جابر سی اور ضعیف کہا ہی اسکو بیہقی نی ف بیہقی نی اسکو ضعیف کہکر یہہ بھی کہا ہی کہ اگرچہ طرق اسکی ضعیف ہین و لیکن بعض سی بعض سی قوت حاصل ہوجاتی ہی اور حدیث سہمہ لکانی کی دن عاشورہ کی جو بعضون نی نقل کی ہی کچھہ اصل اسکی نہین اور اسیطرح اور دن فعال جو دن عاشورہ کی

کرنی نفل کیی ہین اونکی بہی کچہہ اصل نہین سواے روزہ کی اور وسعت کرنی کہانیکی کہ یہہ ثابت ہین حدیث سی ع وعن أبي أمامة قال قال أبو ذر يا نبي الله أرأيت الصدقة ما هي قال أضعاف مضاعفة وعند الله مزيد رواه أحمد ور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا کہا ابی ذر نی ای نبی خدا کی خبر دو مجکو کہ صدقہ کیا ہی تواب اوسکا فرمایا چند در چند ہی یعنی کئی کئی حصی ہی اور نزدیک احمد کی زیادہ ہی نفل کی یہہ احمد نی ف کئی کئی حصی ہی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ دس حصی سی سات سو تک ہی اور زیادہ بہی ہی کہ اگر چاہی سات سو سی بہی زیادہ تواب دے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی واللہ یضاعف لمن یشاء یعنی اللہ بڑہاتا ہی تواب جسکی بی چاہتا ہی ف ح **باب افضل الصدقة** باب ہے بیچ بیان بہتر ین صدقہ کی **الفصل الاول** فصل پہلی عن أبي هريرة وحكيم بن حزام قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى وابدأ بمن تعول رواه البخاري ورواه مسلم عن حكيم وحده روایت ہی ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر ین صدقہ وہ ہی کہ ہو بی پروائی سی اور شروع کر ساتہہ اوس شخص کے کہ لازم ہی تجہپر نفقہ اوسکا روایت کی یہہ بخاری نی اور روایت کی مسلم نی ہری حکیم سی ف نی بی پروائی سی یعنی صدقہ دے اور پہر غنا باقی رہی مطلق فقیر نہو جاوی یعنی قوت اہل عیال کا رکہہ لی اور جو زیادہ اوس سی ہو تصدق کری اور عیال کو محتاج و بہوکا نہ رکہی جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتہہ اوس شخص کے کہ لازم ہی تجہپر نفقہ اوسکا اور تحقیق یہہ ہی کہ ضرور ہی اللہ دینی والیکو کہ یا تو غنا نفس حاصل ہو یعنی از راہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کر کر دیتا جاوی اور دل غنی رہی کچہہ پروا نکری جیسیکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نی تمام مال دیدیا اور حضرت نی پوچہا کہ کیا باقی چہوڑا تو نی اپنی عیال کی لیی عرض کیا کہ اللہ و پیر حضرت نے اونکی تعریف کی آویا غنا مال باقی رہی کر دی اور پیر مالدار رہی مفلس نہو جاوی جیسیکہ اوپر گذرا حاصل کلام یہہ کہ اگر تو کل حاصل ہو دیوی جو کچہہ چاہی والا مقدم رکہی نفس و عیال کو اتنا ندی کہ آپ اور عیال بہوکی رہین ۱۲ ح ع وعن أبي مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أنفق المسلم نفقة على أهله وهو يحتسبها كانت له صدقة متفق عليه اور روایت ہی ابی مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ خرچ کرتا ہی مسلمان کچہہ خرچ اپنی اہل پر یعنی بیوی اور قرابتیون پر اور اوسمین توقع رکہتا ہی تواب کی ہوتا ہی اوسکی لیی صدقہ یعنی ثبت صدقہ باصدقہ مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دينار أنفقته في سبيل الله ودينار أنفقته في رقبة ودينار تصدقت به على مسكين ودينار أنفقته على أهلك أعظمها أجرا الذي أنفقته على أهلك رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دینار ہی کہ خرچ کر تو اوسکو اللہ کی راہ مین یعنی حج یا جہاد یا طلب علم مین اور ایک دینار ہی کہ خرچ کر تو اوسکو بیچ آزاد کرنی بردگی اور ایک دینار ہی کہ صدقہ دیتو مسکین کو اور ایک دینار ہی کہ خرچ کر تو اوسکو اپنی اہل پر بہت بڑی اون دینارون مین ازروی ثواب کی وہ دینار ہی کہ خرچ کیا تو نی اوسکو اپنی اہل پر نقل کی یہہ مسلم نی وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل دينار ينفقه الرجل دينار ينفقه على عياله ودينار ينفقه على دابته في سبيل الله ودينار ينفقه على أصحابه في سبيل الله رواه مسلم اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر دینار کہ خرچ کری اوسکو آدمی وہ دینار ہی کہ خرچ کری اوسکو اوپر عیال اپنی کی اور وہ دینار کہ خرچ کری اوسکو اپنی جانور پر کہ پالا ہوا اوسکو جہاد کی لیی اور وہ دینار کہ خرچ کری اوسکو اوپر یارون اپنی کی اوسحال مین کہ وہ جہاد کرنی والی ہون اللہ کی راہ مین نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی خرچ کرنا ان مین پر افضل ہی اورون پر خرچ کرنی سی ع وعن أم سلمة قالت قلت يا رسول الله ألي أجر أن أنفق على بني أبي سلمة إنما هم بني فقال أنفقي عليهم فلك أجر ما أنفقت عليهم متفق عليه اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ آیا

واسطے میرے ثواب ہی خرچ کرنیمین اوپر بیٹیون ابی سلمہ کی سوا اسکی نہین کی وہ بیٹی میری ہین پس فرمایا خرچ کر اونپر پس تیری لہی ثواب ہے اوسچیز کا کہ خرچ کریگی تو اوسپر انتہا
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت ام سلمہ پہلی بی بی ابو سلمہ صحابی کی تہین اونسی کیی بچی ہوئی تہی عمر اور زینب اور دُرّہ جب وہ مری تو حضرت سے
نکاح ہوا اونکا پس اون بچونکو ام سلمہ کہہ دیا کرتی تہین اوسکو پوچہا کہ یہی ثواب ہے ہوتا ہی اونکی دینی من یا نہین پس اسصورت مین مراد بیٹیونسی بیٹی سگی
ہونگی یا ابو سلمہ کی اور بیویسی جو بچی تہی اونکی دینی کا حکم پوچہا اس صورتمین بیٹیونسی سوتیلی بیٹی مراد ہونگی ۱۲ ع ح وعن زینب امرأۃ عبد اللہ
بن مسعود قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقن یا معشر النساء ولو من حلیکن قالت فرجعت
الی عبد اللہ فقلت انک رجل خفیف ذات الید وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امرنا بالصدقۃ فاتہ فسلہ فان
کان ذلک یجزی عنی والا صرفتہا الی غیرکم قالت فقال لی عبد اللہ بل ائتیہ انت قالت فانطلقت فاذا امرأۃ من الانصار
بباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجتی حاجتہا قالت وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد القیت علیہ المہابۃ
قالت فخرج علینا بلال فقلنا لہ ائت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ ان امرأتین
بالباب تسالانک اتجزی الصدقۃ عنہما علی ازواجہما وعلی ایتام فی حجورہما ولا تخبرہ
من نحن قالت فدخل بلال علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من ہما قال امرأۃ من الانصار وزینب فقال لہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ای الزیانب قال امرأۃ عبد اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لہما اجران اجر القرابۃ واجر الصدقۃ متفق علیہ واللفظ لمسلم اور روایت ہی زینب بیوی
عبد اللہ بن مسعود کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تصدق کرو ای گروہ عورتونکی اگرچہ ہو زیورون تمہارے سی کہا زینب نی پس پہر کر آئی مین
یعنے حضرت کی مجلس سے طرف عبد اللہ بن مسعود کی پس کہا مینی کہ تحقیق تو مرد ہی سبک تہہ کا یعنی فقیر ہی اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ہی
ہمکو ساتہہ دینی صدقہ کی پس جا حضرت کی پاس اور پوچہہ اونسی یعنی یہہ کہ آیا کفایت کرتا ہی مجکو تصدق کرنا بچہیر اور تیری اولاد پیا نہین پس اگر ہو یہہ تصدق
کرنا بچہیر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کری مجسی تصدق کرون تمہیر اور اگر نہ کفایت کری خرچ کرون اوسکو طرف غیر تمہارے کی کہا زینب نے پس کہا اوسی سیر عبد اللہ نی بلکہ
تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب پس گئی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا ان ایک عورت انصار مین سے کہ ہی دروازے اوپر دروازے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجت اوسکی ہی مانند حاجت میری کہ ہی
وہ ہیبت ہی پر ہیبتی کو آتی ہی کہ آیا خاوند اور اوسکی متعلقون کو دون یا نہین کہا زینب نے تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی ہی اوپر ہیبت کہا پس نکلی
ہمپر بلال پس کہا ہمنی اونکو جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دو اونکو یہہ کہ دو عورتین دروازی پر پوچہتی ہین آپسے کہ کیا کفایت کرتا ہی صدقہ
دینا اونسی خاوندون اونکیلو اور یتیمونکو کہ اونکی پرورش مین ہین اور نہ خبر کر تو حضرت کو کہ کون ہین ہم یعنی مبالغہ کیلیے نفے ریا رکے کہ اس مین ✣
بالکل ریا کو دخل نہین کہا زینب نے پس گئی بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پوچہا حضرت سی وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ کون ہین وہ دونون کہا بلال نی ایک عورت ہی انصار مین سی اور ایک زینب ہی پس فرمایا حضرت نی بلال کو کونسی زینب یعنی زینبین کئی ہین یہہ کہ کہا
ہے کہا عورہ عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے اونکی دو ہر ثواب ہے ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینی کا نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی اور لفظ واسطے مسلم کی ف ڈالی گئی ہی اوپر ہیبت یعنی اللہ تعالی نی اپنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور حشمت دی ہی کہ لوگ
اونسی ڈرتی ہی اور تعظیم کرتی ہی اونکی پاس سے کوئی جرات نکرتا تہا یکایک داخل ہونیکی اون پاس مرام رہیہ ہیبت خداداد ہی کہ اللہ تعالی نی سبب عزت کا کیا تہا

اسکو نہیں کہ اپنی طرف سے بسبب بدخلقی کی تھی اور بلال نے اون عورتونکو بتادیا وجوب دیکر اونہون نے منع کیا تھا اسلیے کہ جب حضرت نے پوچھا تو واجب ہوا اونکو بتادینا اور نہ دیوی آدمی زکوۃ اپنی بیوی اپنی کو بالاتفاق اور نہ دیوی بیوی زکوۃ اپنی خاوند اپنی کو نزدیک ابوحنیفہ کی اسلیے کہ دونون شریک ہوتی ہین منافع مین عادۃ اور صاحبین کے نزدیک درست ہے بیوی کو خاوند کی تئین زکوۃ دی پس امام ابوحنیفہ کی نزدیک اس حدیث مین صدقہ سی مراد صدقہ نفل ہے اور صاحبین کی نزدیک صدقہ محتمل فرض اور نفل دونکو ہی ۱۲ **وعن** میمونۃ بنت الحارث انہا اعتقت ولیدۃ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو اعطیتیہا اخوالک کان اعظم لاجرک متفق علیہ

اور روایت ہی ام المومنین میمونہ بنتی حارث کیسی ہے کہ اونہون نی آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پہر ذکر کیا میمونہ نی یہہ سو بر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی اگر دیتی تو یہہ لونڈی اپنی ماموؤنکو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجکو نقل کی ہے بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیے کہ وہ احتیاج رکہتی تہی خادم کی پس انکو دیتی تو صدقہ بہی ہوتا اور صلہ رحم بہی ۱۲ **وعن** عائشۃ قالت یا رسول اللہ ان لی جارین فالی ایہما اہدی قال الی اقربہما منک بابا رواہ البخاری

اور روایت ہے عائشہ سے کہا آرسول خدا کے تحقیق واسطی میرے دو ہمسائی ہین پس کسکو اونمین سے تحفہ بہیجون یعنے پہلی یا زیادہ کسکو بہیجون فرمایا طرف اوسکی کہ بہت نزدیک ہو تجسی جسکا دروازہ اونمین سے نقل کی ہے بخاری نی **ف** ایک ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہو اور ایک کا دروازہ نو قریب دروازی والیکو مقدم رکہی اور حدیث مین مراد حصر نہین ہے کہ اوسیکو دی دوسرکو ندی بلکہ مراد یہہ ہی کہ پہلی یا زیادہ اوسیکو بہیجی کہ جسکا دروازہ قریب ہو اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہی کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہی اوس سے اکثر اختلاط رہتا ہی اور اطلاع اوسکی حال کی بہت رہتی ہی پس اوس سی سلوک و محبت کرنی اولی ہی ۱۲ **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماءہا وتعاہد جیرانک رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت پکاوی تو شوربا پس بہت کر پانی اوسکا اور خبر گیری کر ہمسایون اپنی کی نقل کی ہے مسلم نی **ف** خیال لذت کا نکری بلکہ بہت سا شوربا کری سلمان ہی اور ہمسایونکو بانٹی ۱۲ **الفصل الثانی** فصل دوسرا **عن** ابی ہریرۃ قال یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل قال جہد المقل وابدا بمن تعول رواہ ابوداود

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کونسا صدقہ بہت ساثواب رکہتا ہی فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والیکی اور پہلی دی اوسکو کہ لازم ہو تجہ نفقہ اوسکا نقل کی ہے ابوداود نی **ف** بہت کوشش کرنی کم مال والیکی یعنی افضل صدقہ وہ ہی کہ آدمی کم مال والا مشقت کہینچی اور جو کچہ بہ استطاعت اوسکی ہو دیوی اور اوپر حدیث مین گذرا تہا کہ صدقہ حالت غنا کا افضل ہے تطبیق ان دونون مین یہہ ہے کہ فضیلت متفاوت ہے بحسب اشخاص اور قوۃ توکل اور ضعف یقین کے پہلی حدیث اونکی حق مین ہے کہ جو توکل نہ رکہتی ہون اور ابدا نکی حق مین ہے کہ جو توکل و یقین کامل رکہتی ہون اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ مقل کی یعنی کم مال والیکی غنی القلب یعنے دل غنی ہی تاکہ موافق ہو جاوے اوسکی حدیث کی افضل الصدقہ ما کان عن ظہر غنی حاصل یہہ کہ تصدق کرنا ضعیف دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہے تصدق کرنی مالدار کیسی اگرچہ بہت ہو ۱۲ **وعن** سلیمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وہی علی ذی الرحم ثنتان صدقۃ وصلۃ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی

اور روایت ہی سلیمان بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہے یعنے ایک ثواب صدقہ سے کا ہوتا ہی اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکہتا ہی ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنی ناتی والا کا نقل کی ہے احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عندی دینار قال انفقہ علی نفسک قال عندی اخر قال انفقہ علی ولدک قال عندی اخر قال انفقہ علی اہلک قال عندی اخر قال انت اعلم رواہ ابوداود والنسائی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا میرے پاس ایک دینار ہے یعنی اور چاہتا ہون خرچ کرنا اوسکا فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی پر کہا اوسنی میری پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اولاد پر کہا اوسنی میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اہل پر یعنی بی بی اور مان باپ اور قرابتیون پر کہا اوسنی میری پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی خادم پر کہا اوسنی میری پاس ایک اور دینار ہی فرمایا کہ تو داناتر ہی یعنی اوسکی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** تو داناتر ہی یعنی اوسکی سخی کا حال تو ہی خوب جانتا ہی جسکو سخی جانی اور سکھودی ؛ ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الناس رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الا اخبرکم بالذی یتلوہ رجل معتزل فی غنیمۃ لہ یودی حق اللہ فیھا الا اخبرکم بشر الناس رجل یسال باللہ ولا یعطی بہ رواہ الترمذی والنسائی والدارمی ؛ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دونین تمکو ساتہہ بہترین آدمی کی وہ شخص کہ پکڑی ہوئی ہی لگام گھوڑی اپنی کی اللہ کی راہ مین یعنی سوار ہوکر منتظر جنگ کا ساتہہ کافرونکی ہی کیا نہ خبر دونین تمکو ساتہہ اوس شخص کی کہ قریب ہو مرتبے مین شخص مذکور کی وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہی اپنے چند بکریونمین ادا کرتا ہی حق اللہ کا اونمین یعنی جنگل مین جا رہا الگ ہوکر لوگونسی اور بکریونسی گذران اپنی کرتا ہی اور زکوۃ اونکی ادا کرتا ہی کیا نہ خبر دونین تمکو ساتہہ بدترین آدمیونکی وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہی ساتہہ قسم اللہ کے یعنی سائل اسطرح مانگتا ہی اوس سے کہ دی مجکو یہ تمہی خدا کی قسم اور نہین دیتا ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی **ف** ساتہہ بہترین آدمی کی یعنی اچہی لوگونمین سی ایک یہہ بہی ہی یہہ اسلیی کہا کہ غازی سب لوگونسی افضل نہین ہے اور اسیطرح بدترین آدمیونسی بہی یہہ مراد ہی کہ بدونمین سی ایک یہہ بہی ہی ؛ ع **وعن** ام مجید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا السائل ولو بظلف محرق رواہ مالک والنسائی وروی الترمذی وابو داود معناہ اور روایت ہی ام مجید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہیر دو مانگنی والیکو اگرچہ ساتہہ سم جلی ہوئی کی ہو نقل کی یہہ مالک اور نسائی نی اور نقل کی ترمذی اور ابو داود نی معنی اسکی **ف** یہہ مبالغہ ہی بیچ پہیرنی سائل کی ساتہہ ادنی اوسچیز کی کہ میسر ہو یعنی جو کچہہ میسر ہو سائل کو دی بغیر دیئے نہ پہیری پس حقیقت اس کلام کی نہین مراد ہی اسلیی کہ کہر جلا ہوا قابل انتفاع کی نہین ؛ ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعاذ منکم باللہ فاعیذوہ ومن سال باللہ فاعطوہ ومن دعاکم فاجیبوہ ومن صنع الیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ما تکافئوہ فادعوا لہ حتی تروا ان قد کافاتموہ رواہ احمد وابو داود والنسائی ؛ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص پناہ مانگی ساتہہ اللہ کے پس پناہ دو اوسکو اور جو کوئی مانگی ساتہہ نام اللہ کے پس دو اوسکو اور جو شخص بلاوے تمکو یعنی کہانیکی لیی پس قبول کرو بلانا اوسکا یعنی اگر کوئی کسی قسم سی یا شرمی نہو اور جو شخص کرے تمہارے ساتہہ احسان یعنی قولی ہو یا فعلی پس بدلا دو اوسکو یعنی تم بہی احسان کرو اوسپر جیسا اوسنے کیا پس اگر نہ پاؤ اس کی بدلا دو اوسکا پس دعا کرو واسطے محسن کے یہانتک کہ گمان کرو یہہ کہ بدلا دیا تمنی اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی **ف** جو شخص پناہ مانگی الخ یعنی جو شخص پناہ مانگی تمسی اور طلب کرے تمسی دفع شر تمہاری یا شخص تمہارے کی اور وقت پناہ مانگنی کے کہی خدا کا واسطہ دیتا ہون تجکو یہہ کہ دفع کر مجسی شر پس قبول کرو کہنا اوسکا اور دفع کرو اوس سے شر واسطی تعظیم نام خدا یتعالی کی اور احتمال ہے کہ حرف سببیہ استعاذہ کا ہی یعنی جو کوئی پناہ مانگی ساتہہ اللہ کے پس تعرض کرو اوس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اوس سے اور یہانتک گمان کرو الخ یعنی بکر کر دعا یہانتک کہ گمان کرو کہ ادا کیا حق اوسکا اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف اوسکے احسان پس کہا اوسنے احسان کی تیرا اللہ کیطرف جزا کے اللہ خیر پس تحقیق مبالغہ کیا ثنا مین پس تحقیق ادا کرتی ہی یہہ حدیث اسیکو جسنی کہا کہ اسکو جزا کے اللہ خیر ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہوا سیسے کہ اسکی کہنی مین گویا اوسنے نفس کو عاجز جانا بدلا فارغی حال اور سبر کیا حق سبحانہ کو پس اسکا

ایکبار کہنا بمنزلہ مکرر دعا کرنیکی ہوا اور عادت تھی ام المومنین عائشہ رضہ کی کہ جب دعا کرتا اونکی لیے سائل تو وہی اوسیطرح دعا کرتیں یا اوسکی لیے پھر وہ تین اوسکا مال پس لوگون نی سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر نہ دعا کرو تین اوسکی لیے تو البتہ ہو حق اوسکا مجھپر بسبب دعا کی میری لیے زیادہ حق ہیر بسی اوسپر بسبب صدقہ کی پس دعا کرتی ہون اوسکی لیے جیسیکہ وہ دعا کرتا ہی میری لیے تاکہ بدلا افزار و تین دعا اوسکی کا ساتھہ دعا اپنی کی اور خالص ہو صدقہ فرع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسأل بوجہ اللہ الا الجنۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ مانگی جاوے ساتھہ ذات اللہ کے مگر بہشت نہ مانگے یہہ ابو داود نی **ف** یعنی نہ مانگو لوگو کسی کوئی چیز بواسطہ ذات خدا کی یعنی نہ کہو کہ دی مجکو کوئی چیز واسطی ذات خدا کے یا واسطی اللہ کے اسلیے کہ نام اللہ تعالی کا بہت بڑا ہی اس سے کہ مانگی جاوی ساتھہ اوسکی متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتھہ اوسکی جنت کہ یا اللہ مانگتی ہین ہم تجھی بواسطہ ذات کریم تیری کہ یہہ داخل کریتو ہمکو جنت مین ۔ فرع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** انس قال کان ابو طلحۃ اکثر الانصار بالمدینۃ مالا من نخل وکان احب اموالہ الیہ بیرحاء وکانت مستقبلۃ المسجد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلہا ویشرب من ماء فیہا طیب قال انس فلما نزلت ہذہ الآیۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اللہ تعالی یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب مالی الی بیرحاء وانہا صدقۃ للہ تعالی ارجو برہا وذخرہا عند اللہ فضعہا یا رسول اللہ حیث اراک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخ بخ ذلک مال رابح وقد سمعت ما قلت وانی ارای ان تجعلہا فی الاقربین فقال ابو طلحۃ افعل یا رسول اللہ فقسمہا ابو طلحۃ فی اقاربہ وبنی عمہ متفق علیہ روایت ہی انس سے کہ کہا تھی ابو طلحہ بہت مالدار مدینہ کی انصار مین قسم کھجور ونسی اور تھا بہت محبوب مالون اونکیسی طرف اونکی بیرحا کہ نام اونکی باغ کا تھا اور تھا وہ سامنی مسجد کی یعنی مسجد نبوی کی اور تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتی اوسمین اور پیتی پانی اوسمین کا کہ اچھا تھا یعنی شیرین یا حلال بلاشبہ کہا انس نی پس جب اوتری یہہ آیت ہرگز نہ پہنچوگی نیکی کو یعنی جنت کو یہانتک کہ خرچ کرو اوچیز سی کہ دوست رکھتی ہو کہڑی ہوئی ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ہرگز نہ پہنچوگی نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اوچیز سی کہ دوست رکھتی ہو اور تحقیق بہت محبوب مال میرا بیرحا ہی طرف میرے بیرحا ہی اور تحقیق وہ صدقہ ہی واسطی اللہ کے امیدوار رکھتا ہون نیکی اوسکیکی یعنی بموجب آیہ کریمہ کی اور امیدوار ہون ذخیرہ رکھنی اوسکیکا نزدیک اللہ کے پس رکھو اسکو ای رسول خدا کی جہان دیکھلاوے تمکو اللہ یعنی آپ جس جگہہ مناسب جانیئی خرچ فرمائی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شاباش یہہ یعنی بیرحا مال ہے نفع دینی والا اور تحقیق سنا مینی جو کہا تو نی اور تحقیق مین مناسب جانتا ہون یہہ کہ تقسیم کردی اسکو اپنی قرابتیون مین یعنی محتاج قرابتیون کو تا ثواب صدقہ کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابو طلحہ نی کرونگا یا رسول اللہ یعنی جو فرمایا آپ نی پھر تقسیم کیا اوس باغکو ابو طلحہ نی اپنی قرابتیون مین اور چچا کا بیٹون مین نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بنی عم بیان ہے اقارب کا یا اقارب سے سوا ہے اونکی اور نا تیدار مراد ہون بدح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقۃ ان تشبع کبدا جایعا رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقہ کا یہہ ہی کہ پیٹ بھرے ایک جگر بھوکیکا نفل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی جو چیز کہ جاندار ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور لیکن جانور موذی کہ جنکی لیے حکم مارنیکا ہی یعنی نہ سانپ وغیرہ مستثنے ہین یعنی کہلانا اونکا اچھا نہین ۔ فرع **باب ف** عادت ہی مولف کی کہ مین ترجمہ باب کے ذکر کرتا ہی بغیر ترجمہ کی اور ذکر کرتا ہی اوسمین جو چیز مہمات اور ملہمات پہلی باب کے چنانچہ یہہ باب بھی ایسا ہی اور بعضی نسخون مین یون ہے باب ما ینفقہ المراۃ من مال زوجہا یعنی اس باب مین بیان ہی اوسچیز کا کہ خرچ کرے عورت

اپنی خاوند کی مال مین سے ؛ ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا انفقت المرأۃ من طعام بیتہا غیر مفسدۃ کان لہا اجرہا بما انفقت ولزوجہا اجرہ بما کسب وللخازن مثل
ذلک لا ینقص بعضہم اجر بعض شیئا متفق علیہ ۔ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تصدق کرتی ہی عورت اپنی گہر کی
طعام مین سے اوسحال مین کہ نہ اسراف کرنیوالی ہو ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب اوسکا بسبب خرچ کرنی اوسیکی اور ہوگا اوسکی خاوند کو ثواب اوسکا بسبب کمانی اوس
مال کی اور واسطی داروغہ کی مانند اسی کی یعنی کہا ماجسکی حوالہی اوسکو یہی ثواب بسبب خرچ کرنیکی ایسا ہی ہوتا ہی جیسی میان یہو یکو نہین کم کرتی بعض
اونکی ثواب بعض کیکو کچھہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ محمول ہی اوسپر کہ خاوند نی اذن دیدیا ہو یہو یکو تصدق کرنیکا صریحا یا دلالۃ اور بعضون نی
کہا کہ یہہ حکم جاری ہوا ہے اوپر عادۃ اہل حجاز کی کہ عادت اونکی یہہ ہے کہ اپنی بی بیونکو اور خادمونکو اذن دیدیتی ہین یہہ کہ ضیافت کرین وہ مہمانونکی اور کہلا بہیجین
سائل و مساکین اور ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرت نی اپنی امت کو کہ یہہ عادت نیک حاصل کرین ؛ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفقت المرأۃ من کسب زوجہا من غیر امرہ فلہا نصف اجرہ **متفق علیہ** اور روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ تصدق کرتی ہی عورت کمائی یعنی مال خاوند اپنی کی سی بغیر حکم اوسیکی پس واسطی اوسکی ہی آدہا ثواب اوسکا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بغیر اوسکی حکم کی مراد بغیر حکم اوسکیسی یہہ ہے کہ خاص اوس صدقہ کا خاوند نی حکم نہین کیا لیکن جانتی ہی رضا خاوند کی
بالاجمال صریحا یا دلالۃ یعنی تہوڑی چیز ہو کہ اوسکی دینی کو کوئی منع نہین کرتا جیسی یہان فقیر کو نکڑا یا کوڑی دیدینی ہین ؛ ع **وعن** ابی موسی الاشعری قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخازن المسلم الامین الذی یعطی ما امر بہ کاملا موفرا طیبۃ بہ نفسہ فیدفعہ الی الذی امر لہ بہ احد
المتصدقین **متفق علیہ** اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی داروغہ مسلمان امانت دار ایسا کہ دیوی
اوچیز کو کہ حکم کیا گیا ساتہہ اوسکی یعنی صدقہ اور مانند اوسیکی پورا بدون نقصان کے خوشی دل اپنی کیسی پس دیوی اوچیز کو طرف اوسکی کہ حکم کیا گیا ہی اوسکی لیی
ساتہہ اوسکی ایک ہے دو تصدق کرنیوالونمین کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین جایز شرطین مذکور ہوئین ایک تو حکم ہونا مالک کا اور دوسرے پورا دینا اور
مسرے خوشی سی دینا یہہ سبھی کہا کہ بعضی داروغہ اور خادم خوشی سی نہین دیتی جو کہ مالک لواتی ہین اور چوتہی دینا اوسکو جسکی لیی حکم کیا گیا ہی نہ اور مسکین کو اور
لفظ متصدقین ساتہہ صیغہ تثنیہ کی ہی یعنی ایک مالک اور دوسرا یہہ داروغہ یہہ جو دو صدقہ کرنیوالی ہین اونمین کا ایک یہہ ہے ہی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ صیغہ
جمع کی ہی یعنی داروغہ بہی ایک تصدق کرنیوالونمین سے ہے حاصل یہہ کہ جو داروغہ مسلمان و امانت دار ہو کہ جو کچھہ مالک دینی کا حکم کرتا ہو پورا دیتا ہو اور خوش ہو کر
دیتا ہو اور دیتا ہو اوسکو کہ جسکی لیی مالک نی حکم کیا تو اوسکو بہی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہی ؛ ع **وعن** عائشۃ قالت ان رجلا قال للنبی صلی
اللہ علیہ وسلم ان امی افتلت نفسہا واظنہا لو تکلمت تصدقت فہل لہا اجر ان تصدقت عنہا قال نعم **متفق علیہ** اور روایت ہی عائشہ
سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق ماں میری ناگہان مر گئی اور گمان کرتا ہون مین اوسکو کہ اگر بولتی کچھہ صدقہ دینی یا وصیت کرتی صدقہ
دینی کی پس کیا ہی واسطی اوسکی ثواب اگر صدقہ دون مین اوسکی طرف سی فرمایا ہان ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** الحدیث مین دلیل ہی اوسپر کہ
ثواب صدقہ کا میت کو پہنچتا ہی اور اسیطرح دعا و استغفار میت کی لیی متفق ہی مذہب اہل سنت و جماعت کا بہی ہی اور عبادات بدنیہ مین اختلاف ہے
مانند نماز و تلاوت قرآن کی اور مختار یہہ ہے کہ اونکا بہی ثواب پہنچتا ہی اور امام عبد اللہ یافعی رحمہ نی لکہا ہی کہ شیخ بزرگ قدوہ عبد السلام کو بعد مرنیکی کسینی خواب
مین دیکہا کہتی رہن ہم دنیا مین حکم کرتی ہی ساتہہ پہنچنی ثواب تلاوت قرآن کی اور اس عالم مین برخلاف اوسکی پاتی ہی ؛ ع **الفصل**
الثانی فصل دوسرا **عن** ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع

لا تنفق امرأۃ شیئا من بیت زوجہا الا باذن زوجہا قیل یا رسول اللہ ولا الطعام قال ذلک افضل اموالنا رواہ الترمذی

روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیچ خطبہ اپنی کی سال حجۃ الوداع کی مین کہ نہ خرچ کری عورۃ کچہہ گہر خاوند اپنی کی مگر ساتہہ اذن خاوند اپنی کی یعنی اذن صریحی ہو یا دلالۃ معلوم ہو گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کری طعام بہی فرمایا یہہ نفیس ترین ہی مالون ہمارسی نقل کی یہہ ترمذی

ف یعنی جب اوسنی چیز طعام سی تصدق کرنی بغیر اذن خاوند کی نہ درست ہوئی تو طعام تو افضل چیز ہی یہہ کاہیکو درست ہوگا اور ظاہر ہین یہ احادیث

مین اور اوپر کی بعضی حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن فائدہ کو جو کوئی دیکہی گا تو کچہہ تعارض و شبہ باقی نہ رہیگا اسلیی اونسی تطبیق معلوم ہو جانیکی مرع

وعن سعد قال لما بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء قامت امرأۃ جلیلۃ کانہا من نساء مضر فقالت

یا نبی اللہ انا کل علی اباءنا وابنائنا وازواجنا فما یحل لنا من اموالہم قال الرطب تاکلنہ وتہدینہ رواہ ابو داود

اور روایت ہی سعد سی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیعت لی یعنی عہد لیا اوپر تقایم کرنی احکام شریعت کی عورتونسی تو کہڑی ہوئی ایک عورت بزرگ

قد بادراز قد گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتونسی تہی پس کہا ای نبی اللہ کے تحقیق ہم بہاری ہین اپنے باپون پر اور اپنی بیٹون پر اور اپنی خاوندون پر پس کیا حلال ہے

ہمارسی مالون اونکیسی یعنے بغیر اونکی حکم کی فرمایا تازہ مال کہاؤ تم اوسکو اور بطریق تحفہ کی بہیجو اوسکو نقل کی یہہ ابو داؤد نی

ف مراد تازی مال سی یہہ ہے کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودہ اور مانند انکی اور بعضی میوے کہ جلدی بگڑ جاتی ہین پس ایسی چیزونمین حاجت اذن کی نہین اسلیی کہ عرف و عادت

جاری ہی کہ لوگ ایسی چیزونکی خرچ کرنیکو منع نہین کرتی پس اذن دلالۃ حاصل ہی بخلاف خشک چیز کی کہ اوسمین اذن ورضا صریح چاہیی ۱۲ مرع ح

الفصل الثالث

فصل تیسرے عن عمیر مولی ابی اللحم قال امرنی مولای ان اقدد لحما فجاءنی مسکین فاطعمتہ

منہ فعلم بذلک مولای فضربنی فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فدعاہ فقال لم ضربتہ قال

یطعم طعامی بغیر ان امرہ فقال الاجر بینکما وفی روایۃ قال کنت تملکہ فما سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتصدق من مال مولاتی اجر بینکما نصفان

رواہ مسلم روایت ہی عمیر غلام ابو اللحم کیسی کہ کہا حکم کیا مجکو صاحب میرے نی کہ چیرونمین گوشت کر یعنی سکہانیکی لیی پس تا میرے پاس ایک مسکین پس کہلایا مینی اوسکو اوسمین

سی پس جانا یہہ صاحب میرے نی پس مارا مجکو پہر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کیا مینی یہہ رو برو حضرت کی پس بلایا حضرت نی صاحب میرے کو پہر فرمایا

کیون مارا تو نی اسکو کہا دیتا ہی طعام میرا بدون حکم میرے کی فرمایا ثواب درمیان تم دونونکی ہی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عمیر نی تہا مین غلام کیسیکا پس

پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنی کیسی کچہہ یعنی چیز قلیل یا وہ چیز کہ اذن ہی اوسمین عادۃً فرمایا کہ ہان اور ثواب

درمیان تم دونونکی ہی آدہون آدہ نقل کی یہہ مسلم نی

ف ثواب درمیان تم دونو کی یعنی اگر امر کرتا تو دینی کا راضی ہوتا اور کہا طیبی نی کہ مقصود حضرت

کا یہہ نہین تہا کہ غلام کو حق تصرف ہی ملک مولی مین علی الاطلاق بلکہ کردہ جانا حضرت نی مارنا غلام کو ایسی امر پر کہ مولی کی حق مین اچہا تہا پس رغبت دلائی مولی

کو اوپر کو غنیمت جانی ثواب کو اور درگذر کری اوس سی غرضکہ یہہ تعلیم اور رہنمائی تہی ابی اللحم کی لیی نہ تقریر یعنی جائز رکہنا فعل غلام کا ۱۲ مرع

باب من لا یعود فی الصدقۃ

باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہ لیوی صدقی دیی ہوئی اپنی کو یعنی حقیقۃً اور نہ صورۃً

الفصل الاول

فصل پہلے عن عمر بن الخطاب قال حملت علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعہ الذی کان عندہ فاردت ان اشتریہ وظننت انہ یبیعہ

برخص فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تشترہ ولا تعد فی صدقتک وان اعطاکہ بدرہم فان العائد فی صدقتہ

کالکلب یعود فی قیئہ وفی روایۃ لا تعد فی صدقتک فان العائد فی صدقتہ کالعائد فی قیئہ متفق علیہ

روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا سوار کیا مینی کسیکو گہوڑی پر راہ خدا مین یعنی ایک غازی پاس گہوڑا نہ تہا مین نی اوسکو گہوڑا دیا پس ضایع کیا اوس نی کہ تہا گہوڑا اوس پاس

لیے بے غور یکی دیا کر دیا پس چاہا مینی یہہ کہ مول لونمین اوسکو اور گمان کیا مینی یہہ کہ بیچیگا وہ اونکو سستا پھر پوچھا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا نہ خرید کراو سکو اور نہ عود کر اپنی صدقہ مین اگرچہ دیوی تجکو وہ بدلی ایک درہم کی یعنی یہہ عود صورۃ ہی نہ حقیقۃً اسلیی کہ رجوع کرنیوالا اپنی صدقہ مین مانند کتی کی ہی کہ چاٹتا ہی اپنی قی کو اور ایک روایت مین ہی کہ نہ رجوع کرا پنی صدقہ مین یعنی اگرچہ صورۃ مین ہو اسلیی کہ رجوع کرنیوالا اپنی صدقہ مین مانند چاٹ نی والیکی اپنی قی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچیگا اوسکو سستا یعنی بسبب دبلی ہوجانیکی یا اسلیی کہا کہ مین محسن اوسکا تہا اور نہ خرید کر یہہ نہی تنزیہی ہی کہا ابن ملک نے کہ گئی ہین بعضی عالم طرف اسکی کہ صدقہ دینی والیکو خریدنا اپنی صدقی کا حرام ہی بموجب ظاہر حدیث کی اور اکثر علما کہتی ہین کہ یہہ مکروہ تنزیہی ہی اسلیی کہ اسمین قبح لغیرہ ہی وہ یہہ ہی کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہی وہ اکثر سستی مول کو بیچتا ہی صدقہ دینی والیکی ہا تہہ بسبب پہلے احسان اوسکیلیے پس ہوتا ہی مانند عود کرنیوالیکی اپنی صدقہ مین ہیچ اوس مقدار کی کہ روایت کیا گیا ع **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ گہاگہی آئی اونکی پاس ایک عورۃ پھر کہا ای رسول خدا کی تحقیق تصدق کی تہی مینی اپنی ماںکو ایک لونڈی اور تحقیق ماں مرگئی یعنی پس آیا ثواب اوسکو اور عود کریگی میرے ملک مین یا نہین فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا یعنی بسبب تصدق کرنیکی اور پھیر دیا لونڈی کو تجکو میراث نی کہا عورۃ نی ای رسول اللہ کی تحقیق ہی ماں پر روزے مہینہ بھر کی کیا روزی رکہوں مین اوسکی طرف سی یعنی حقیقۃً یا حکماً فرمایا کہ روزی رکہا اوسکی طرف سے کہا اوس عورت نی کہ تحقیق ماں میری نی نہین حج کیا کبھی کیا حج کروں مین اوسکی طرف سی فرمایا کہ ہان حج کر اوسکی طرف سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پھیر دیا میراث نی یہہ بنسبت مجاز ہی یعنی پھیرا اوسکو اللہ نی تجپر بسبب میراث کی اور ہوئی لونڈی ملک تیری بسبب ارث کی اور آئی تیری پاس ساتہہ وجہ حلال کی حاصل یہہ کہ صدقی مین عود کرنا جو منع ہی یہہ اوس قبیلہ سی نہین ہے اسلیی کہ یہہ امر اختیاری نہین ہے اور روزی رکہنہ یعنی حکما کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہی مذہب جمہور علما کا یہی ہی کہ روزہ رکہنا کسیکے طرف سے کسیکو درست نہین بلکہ وارث فدیہ دین کہ بیان اسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضاء روزون مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ عبادت کئی قسم پر ہی ایک تو نری مالی جیسی زکوۃ اور دوسری نری بدنی جیسی نماز اور تیسری مرکب مالی اور بدنی سی جیسی حج پس مالی مین نیابت جائز ہی حالت اختیار مین ہی اور ضرورۃ مین ہی اسلیی کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہی سو حاصل ہی بسبب ادا کرنی نائب کے اور بدنی مین نیابت کسی حال مین جائز نہین اسلیی کہ مقصود مشقت مین ڈالنا نفس کا ہی اور وہ حاصل نہین ہوتا نائب کے کرنیسی اور مرکب مین جائز ہی وقت عجز کی نہ حالت قدرت مین اور حج نفل مین جائز ہی نائب کرنا حالت قدرت مین ہی اسلیی کہ باب نفل کا وسیع تر ہی اور ہان حج کر یعنی برابر ہی کہ واجب ہوا تہا اوسپر یا نہین وصیت کی تہی اوسکو یا نہین وارث کو درست ہی کہ مورث کی طرف سی حج کروادی یا آپ کری بغیر اذن اوسکی اور غیر کو اذن شرط ہی واللہ اعلم تمام ہوا کتاب الزکوۃ ساتہہ مدد و توفیق اللہ تعالی کی اب آگے اسکی ہی کتاب الصوم نسال اللہ تمامہ بالخیر ح **كِتَابُ الصَّوْمِ** کتاب ہے بیچ بیان روزے کی **ف** صوم کی معنی لغۃ مین ہین مطلق بند رہنی کی اور شرع مین معنی اسکی ہین بند رہنا کہانی پینی اور جماع کرنیسی اور داخل کرنی کسی چیز کیسی اندر بدن کی کہ اوسکو حکم اندر کا ہی فجر سی غروب تک ساتہہ نیت کی اور روزہ رکہنی والا اہل بہی ہو یعنی مسلمان بہی ہو اور پاک بہی ہو حیض و نفاس سی اور روزہ یعنی رمضان کا فیسلہ رکن ہی اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالی نی بڑی بڑی فائدون کی لیی سب مین بڑی فائدہ اسکی دو ہین ایک تو یہہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہی نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہی تیزی اوسکی اور سب اعضا آنکہہ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہوجاتی ہین بسبب اسکے پس خواہش گناہ کی کم ہوتی ہی چنانچہ اسلیی کہا گیا ہی کہ جب

بہوکا ہوتا ہی نفس سیر ہوتی ہین تمام اعضا یعنی رغبت نہین کرتی مناسب اپنی کی اور جب سیر ہوتا ہی نفس بہوکی ہوتی ہین سب اعضا یعنی رغبت کرتی ہین
مناسب اپنی کی اور مناسب سے مراد وہ چیز ہی کہ عضو اوسکی لیی پیدا ہوا ہی مثلاً آنکھ دیکھنی کی لیی پیدا ہوئی ہین پس حالت بہوک مین کسی چیز کی دیکھنی کی رغبت
نہین ہوتی اور پیٹ بہری پر ہوتی ہی اسیطرح باقیکو سمجھہ لی اور دوسرا فائدہ یہہ ہی اس سی دل صاف ہوجاتا ہی کدورت تو نسی اسلیی کہ کدورت دلکی سبب
فضول زبان اور آنکھہ اور اعضا کی ہوتی ہی یعنی کلام زائد حاجت سے کرتی اور دیکھنا بلا ضرورت اور اور اعضا سی کام زیادہ حاجت سی کرتی اور روزہ
داران چیز و نسی امن مین ہوتا ہی اور بسبب صفائی دل کی اچھی کام کرتا ہی اور درجات عالی حاصل ہوتی ہین اور فائدہ اسکا یہہ ہے کہ یہہ سبب رحم کا ہوتا ہے
مساکین پر اسلیی کہ بعض اوقات جو رنج بہوک کا چکھتا ہی تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہی پس اور کو بہوکا دیکھتا ہی تو رحم کرتا ہی اور اور فائدہ اسکا یہہ ہے کہ موافقت
کرتا ہی فقرا کی اوٹہاتا ہی کبھی وہ چیز کہ اوٹہاتی ہین وہ اور اس سے بلند ہوتا ہی مرتبہ اسکا نزدیک اللہ تعالی کی جیسیکہ منقول ہی بستر حافی سی کہ ایک شخص اونکی پاس
گیا جاڑہ مین پس پایا اونکو کہ بیٹہی ہوئی کانپتی تہی اور کپڑی اونکی لٹکتی تہی سہ پایہ پر پس کہا اونکو کہ اسیی وقت مین کپڑی اوتاری تمنی کہا ای بہائی فقر ابہت ہے
اور مجکو طاقت نہین کہ خبر گیری انکے کرون کپڑونکی طرف سے پس موافقت کرتا ہون اونکی ساتہہ اوٹہانی تکلیف جاڑے کی جیسیکہ وہ اوٹہاتی ہین انہی اور اسلیی تہی
کہتے بعضی اولیا عارفین وقت کہانی ہر نوالیکی اللہم لا تؤاخذنی بحق الجائعین یعنی یا اللہ نہ مواخذہ کر مجسی ساتہہ حق بہوکونکی اور حضرت یوسف علیہ السلام نہیں
سیر ہوتی تہی طعام سی سال قحط مین باوجود کثرت غلہ کی کہ اونکی پاس تہا تاکہ نہ بہول جاوین بہوکونکو اور مشابہ ہون ساتہہ اونکی تکلیف اوٹہانی مین پہر
ہوئی فرضیت رمضان کی دس روز بعد تحویل قبلہ کی شعبان کی مہینہ مین کہ اٹہارہ ان مہینا تہا ہجرت سے اور بعضون نی کہا ہی کہ نہین فرض تہا پہلے
اسکی کوئی روزہ اور بعضون نی کہا کہ تہا پہر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون نی کہا کہ عاشوری کا تہا اور بعضون نی کہا ایام بیض کی اور اختلاف کیا ہی
علمانی کہ نماز افضل ہی یا روزہ مشہور جمہور کی نزدیک یہہ ہے کہ نماز افضل ہی سب اعمال سی اور بعضون نی کہا روزہ افضل ہے اور منکر فرضیت روزہ رمضان کی
کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا اشد گنہگار چنانچہ درمختار کی باب مفسد الصوم مین لکہا ہی وَلَوْ اَکَلَ عَمْدًا شہرۃ بلا عذر یعنی جو شخص کہاوی رمضا نمین
قصداً بلا عذر علی الاعلان وبی باکانہ قتل کیا جاوے ع ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ
وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب داخل ہوتا ہی
رمضان کہولی جاتی ہین دروازی آسمان کی اور ایک روایت مین ہی کہ کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی اور بند کیی جاتی ہین دروازی دوزخ کی
اور قید کیی جاتی ہین شیاطین اور ایک روایت مین ہی کہولی جاتی ہین دروازی رحمت کی نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہولی جاتی ہین دروازی
آسمانکی یہہ کنایہ ہی اس سے کہ پی درپی رحمت نازل ہوتی ہی اور چڑہتی ہین اعمال بغیر مانع کی اور دعا قبول ہوتی ہی اور کہولی جاتی ہین دروازی بہشت
کی یہہ کنایہ ہی اس سے کہ توفیق ہوتی ہی نیک کامونکی کہ باعث دخول جنت کی ہین اور بند کیی جاتی ہین دروازی دوزخ کی یہہ کنایہ اس سے ہی کہ باز
رہتا ہی روزہ دار اسیی کامونسی کہ باعث داخل ہونی دوزخ کی ہون اسلیی کہ روزہ دار بچتا ہی کبیرہ سی اور بخشی جاتی ہین اوسکی صغیرہ گناہ بسبب
برکت روزی کی اور قید کیی جاتی ہین شیاطین یعنی زنجیرون مین باندہی جاتی ہین سرکش شیطانون مین کی اور بعضونکی کہا کہ یہہ کنایہ ہی اس سے کہ باز رہتے
ہین شیاطین لوگونکی بہکانی سی اور لوگ وسوسی اونکی نہین قبول کرتی اسلیی کہ بسبب روزی کی جاتی رہتی ہی قوہ حیوانیہ جو جڑ ہی غضب اور شہوت کی جو کہ
باعث ہوتی ہین طرح طرح کی گناہونکے اور قوی ہوتے ہین قوا ملکیہ جو باعث ہوتی ہین طاعات کی جیسیکہ دیکہا ہی جاتا ہی کہ رمضان مین بہ نسبت اور مہینونکی گناہ کم ہوتی ہین
اور عبادت بہت ہوتی ہی اور جملہ فتحت ابواب الرحمۃ ایک روایت مین آیا ہی بدلی فتحت ابواب السماء کی ہی اور باقی حدیث وہی ہی جو کہ مذکور ہوئی ع ح

وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنة ثمانية أبواب منها باب يسمى الريان لا يدخله إلا الصائمون متفق عليه

اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین آٹھ دروازی ہین اونمین سے ایک دروازہ ہی کہ نام رکھا گیا ہی اوسکا ریان نہ داخل ہونگی اوسمین مگر روزہ دار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ریان کی معنی مین سیراب کے اور بیان اسکا باب فضل الصدقہ مین تفصیل کیا گیا ہی جو چاہی وہانسی دیکھہ لے ۱۲ ع وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی روزہ رکہا رمضان کا ایمان سی یعنی سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکہتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطی طلب ثواب کے یعنی نہ لوگونکی ڈر سی اور نہ سنانی دکہانیکی لیی رکہا بخشی جاوینگی اوسکی لیی جو کہ پہلی کیی گناہ ہونسی اور جو کوئی کہڑا ہوا رمضان مین ایمان سی اور واسطی طلب ثواب کے معاف ہونگی جو کہ پہلی کیی ہین گناہ ہونسی اور جو کوئی کہڑا ہو شب قدر کو ایمانسی یعنی ایمان رکہتا ہوا اوسکی ہونی پر اور واسطی طلب ثواب کے بخشی جائین گی اوسکی لیی جو پہلی کیی گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اور کہڑا ہوا رمضان مین یعنی رمضانکی راتونمین نماز پڑہی اور تلاوت قرآن کری اور ذکر کری اور طواف اور عمرہ کری اور مانند انیکی اور عبادتمین کری اور کہڑا ہو سنت قبل کو خواہ جانا اوسکو یا نہ جانا اور بخشی جائینگی الخ کہا نووی نے کہ مکفرات یعنی اعمال گناہ جہاڑنیوالی گناہون صغائر کو مٹا ڈالتی ہین اور کبائر کو ہلکا کر دیتی ہین اور اگر گناہ اوسکی ذمہ نہین ہوتی تو بسبب مکفرات کی بلند ہوتی ہین درجی جنتونمین ۱۲ ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عمل ابن آدم يضعف الحسنة بعشر أمثالها إلى سبعمائة ضعف قال الله تعالى إلا الصوم فإنه لي وأنا أجزي به يدع شهوته وطعامه من أجلي للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك والصيام جنة فإذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث ولا يصخب فإن سابه أحد أو قاتله فليقل إني امرؤ صائم متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہی ثواب اوسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اوسکیکی سات سو چندتک فرمایا اللہ تعالی نے مگر روزہ اسلیکی روزہ میری ہی لیی ہی اور مین ہی جزا دونگا اوسکی یعنی اوسکی جزائین مین جانتا ہون آپ سے دونگا نہ سونپونگا اوسکو طرف غیر اپنی کی چہوڑتا ہی خواہش اپنی اور کہانا اپنا میری لیی یعنی بسبب امر میرنکی اور قصد رضا میرنکی اور ثواب میرنکی لیی اور روزہ دار کی لیی دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک فطار اپنی کی اور ایک خوشی وقت ملاقات پروردگار اپنی کی یعنی بسبب ملنے ثواب کے اور البتہ بو منہہ روزہ دار کی خوشتر ہی نزدیک اللہ کی بو مشک کے سی اور روزہ سپر ہی یعنی اسکی سبب سے بچتا ہی شر شیطانونسی دنیا مین اور آگ دوزخ سی آخرتمین پس جب ہو دن روزی ایک تمہاریکا پس نہ بات فحش کری اور نہ آواز بلند کری ساتہہ بیہودگی کی پس اگر برا کہی اوسکو کوئی یا ارادہ کری لڑنی اوسیکا پس چاہیی کہ کہی تحقیق میں شخص روزہ دار ہون نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایک نیکی کی جو دس نیکیان لکہی جاتی ہین یہہ ادنی درجہ ہی اور زیادہ کیجاتی ہی سات سو حصہ تک بسبب بہت ریاضت اور صدق نیت اور خلوص کے بلکہ بعضی جا اس سے بہی زیادہ ثواب ملتا ہی جیسا کہ آیا ہی کہ مکہ مین ایک نیکی کی لاکہہ نیکیان لکہی جاتی ہین اور مگر روزہ یعنی ثواب اسکا بی نہایت ہے کہ مقدار اوسکی کوئی نہین جانتا سوا اللہ تعالی کی ایسی فضیلت روزیکی دو سبب سے ہی ایک تو یہہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہی لوگونسی بخلاف تمام عبادتونکی کہ وہ ایسی نہین ہوتمین پس ہوتا ہی یہہ خالص اللہ تعالی ہی کی لیی

ریا کو اسمین دخل نہین چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا ساتھہ اس لفظ کی فائدہ یعنی روزہ خاص میری ہی لیی ہی اسلیی کہ روزہ کی لیی صورت نہین ہی وجود مین بخلاف اور عبادات کی اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ روزہ مین نفس کشی ہی اور نقصان بدنکا ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے بھوک اور پیاس پر اور عبادات مین یہہ باتین نہین چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا ساتھہ اس لفظ کی یدع شہوتہ یعنی چھوڑتا ہی اون چیزونکو کہ دل چاہتا ہے یعنے جو چیز منع ہین روزہ مین وہ چھوڑ دیتا ہی اور لفظ طعامہ بعد لفظ شہوۃ کی ہی تخصیص بعد تعمیم کی یا شہوۃ سی مراد جماع ہی اور طعام سے اور چیزین روزہ توڑنیوالین اور ایک خوشی نزدیک افطار کی بسبب نکلنی کی عہدہ حکم الہی ہی یا بسبب نورانیت اور توفیق عبادت کی یا بسبب کہانی اور پینی کی حالت بھوک اور پیاس مین اور اخیر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اگر کوئی روزہ دار کو برا کہی یا ارادہ لڑنیکا کری تو وہ اوسکو برا نکہی اور نہ لڑی بلکہ کہی کہ مین روزہ دار ہون یہہ بات یا تو زبانسی کہی تاکہ باز رہی دشمن اسلیی کہ گویا اسنی کہا اوسکو کہ جب مین روزہ دار ہوا تو نہین جائز مجھی لڑنا تجھسی پس نہین لائق تجھی ہی لڑنا اسوقت اسلیی کہ یہہ خلاف مروت کی ہی پس دفع ہوگا دشمن یعنی یہہ ہین کہ مین روزہ سی ہون پس نہین لائق تجھی زبان درازی یا دست درازی اسلیی کہ مین اللہ تعالی کی ذمہ مین ہون یا یہہ بات اپنی دلمین کہی کہ مین روزہ سی ہون مجھی نہ چاہیی کہ برا کہون یا لڑون یا ع ح یا لفظ الا الصوم پر مولانا عبد العزیز رح نی لکھا ہی کہ کہا بعضی شارحون نی کہ ہم جانتی نہین کہ یہہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہی لیکن واجب ہے ہمپر تصدیق کرنی اسکی اور بعضون نی کہا کہ عرب روزہ کہنی مین اللہ کا شریک کسیکو نہین کرتی تہی یعنی سجدہ وغیرہ اور کسی لیی کرتی ہین ویسی روزہ کسیکا نہین رکھتی تہی سوا اللہ تعالی کی اور حق یہہ ہے کہ روزہ دار جو کہانا پینا وغیرہما چھوڑتا ہی تو ایک طرحکی پاکی حاصل کرتا ہی پس اسباب مین متخلق ہوتا ہی ساتھہ خلق باری تعالی کی یعنی جیسی باریتعالی منزہ ہی کہانی پینی سی ویسی ہی یہہ اپنی کو منزہ کرتا ہی کہانی پینی سی اونکو پس اس سبب یہہ خصوصیت ہے اسکی انتہی ۱ اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسیکا نہین رکھتی تہی اور یہان کی بعضی لوگون نی اونسی بہی بڑہ کر قدم رکھا ہی شرک کرنی مین کہ بعضی بزرگون کی روزی بہی رکھتی ہین بچاوے اللہ تعالی ہم سبکو اس بلا سی ۱ مولف **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسرا **عَنْ** **اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ کُلَّ لَیْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ۱ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتی ہی پہلی رات مہینی رمضان کی سی قید کیی جاتی ہین شیطان اور سرکش جنون کی اور بند کیی جاتی ہین دروازی دوزخکی پس نہین کہولا جاتا ہی اوس سے کوئی دروازہ اور کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی پس نہین بند کیا جاتا اوس سی کوئی دروازہ اور پکارتا ہی پکارنیوالا ای طلب کرنیوالی خیر کی یعنی عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنی اللہ کی طرف اور ای ارادہ کرنیوالی برائی کی بند رہ برائی سی اور رہا للہ کی ہین آزاد کیی ہوئی آگ سی یعنی اللہ تعالی آزاد کرتا ہی بہت بندونکو آگ سی بحرمت اس ماہ مبارک کی پس شاید کہ تو بہی ہو اونمین سے اور یہہ پکارنا ہر شب ہوتا ہی یعنی رمضان کی شبونمین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی احمد نی ایک شخص سے اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے ۱ ف شیطانونکو قید کرتی ہین اسلیی کہ وہ وسوسہ ڈالین روزہ دارونکی دلونمین اور نشانی اسکی یہہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ ان دنونمین پرہیز کرتی ہین گناہ سی اور رجوع کرتی ہین طرف اللہ تعالی کی اور بعضونمین جو خلاف اسکی پایا جاتا ہی تو سبب اسکا یہہ ہے کہ وہ تاثیری پہلی بہکانی شیاطین کے کمبختہ رہ گئی ہی اندر بری نفسونکی یعنی پہلی جو شیطان بہکاتا تہا نفس کو عادت اوسکی پڑ رہی ہی اوس سے اب بہی کرتا ہی اور متوجہ ہو طرف اللہ تم کی یعنی بہت کوشش کرا اوسکی عبادت مین اسلیی کہ یہہ وقت ایسا ہی کہ دیا جاویگا ثواب بہت تہوڑی عمل پر اور بند رہ برائی سی یعنی

باز آگناہ سی اور رجوع کرطرف اللہ تعالی کی اسلیی کہ یہہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہی ع **الفصل الثالث** فصل تیسرے
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَکٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ صِیَامَهٗ تُفْتَحُ فِیْهِ اَبْوَابُ
السَّمَاءِ وَتُغَلُّ فِیْهِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَتُغَلُّ فِیْهِ مَرَدَةُ الشَّیٰطِیْنِ لِلّٰهِ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ
خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ ۔ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیی اللہ تعالی نی تمپر روزی اوسکی کہولی جاتی ہین اوسمین دروازی آسمانکی اور بند
کیی جاتی ہین اوسمین دروازی دوزخکی اور طوق پہنائی جاتی ہین اوسمین سرکش شیطانونکی واسطے اللہ کی اوسمین یعنی رمضانکی راتونمین یا عشرہ
اخیر رمضانمین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینونسی یعنی عمل کرنا اوسمین افضل ہی عمل کرنیسی ہزار مہینون مین کہ نہوا وسمین لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا
بہلائی اوسکی سی پس تحقیق محروم رہا ہر بہلائی سی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** سرکش شیطانونکی سمجھا جاتا ہی اسحدیث سی کہ مقید فقط سرکش شیطان
ہونگی یہہ عجیب معنے ہین دور ہوجاتا ہی بسبب انکی اشکال پہلا پس ہوگا عطف مردۃ کا شیطان پر پہلی حدیث مین عطف تفسیر وبیان اور محروم رہا
بہلائی اوسکی سی یعنی نہ توفیق ہوئی شب بیداریکی اگرچہ اول شب اور آخر ہی شب جاگنا اور بندگی کرنا اسلیی کہ دار دہواہی کہ جسنی نماز پڑہی عشا اور صبح
کی جماعت سے پس پایا اوسنی حصہ بہا لیلۃ القدر سی اور محروم رہا ہر بہلائی سی اسمین بڑا مبالغہ ہی اور مراد محروم رہنا ثواب کامل سی ہی ع **ف** یہہ جو ملا علی
قاری نی کہا کہ دور ہوجاتا ہی بسبب انکے پہلا اشکال مرد پہلے اشکال سی وہ ہی جو کہ اوپر کی حدیث کی فائدہ مین آگذرا کہ بعضونمین جو خلاف اسکی پایا جاتا ہی حاصل
یہہ کہ اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ شیطان جو قید ہوتی ہین تو پھر گناہ کیون ہوتی ہین ایک تو اسکا جواب اوپر کی فائدی مین لکہا گیا کہ وہ تاثیر پہلی بہکانی
شیطان کی ہی اور دوسرا جواب یہہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتی ہین اور ایسی ویسی چہوٹی رہتی ہین وہ بہکائی ہین لیکن فصل اول کی پہلی حدیث سے
معلوم ہوتا ہی کہ مطلق شیاطین قید ہوتی ہین پس دوسرا جواب کچہہ خوب نہوا ایک تقریر میری استاد مکرم مولانا احمد زادہ اللہ شرفانی بیان فرماتی
کہ وہ ان سب سے افضل ہی اول سے اشکال مذکور نہین باقی رہتا اور تطبیق احادیث مین خوب حاصل ہوجاتی ہی وہ یہہ ہے کہ سرکش شیطانونکا قید ہونا بنسبت
بعض کے ہی اور مطلق شیطانونکا قید ہونا بنسبت بعض کی یعنی سرکش شیطان فاسقونکی بہکانی سی روکی جاتی ہین کہ وہ بہ نسبت اور دونکی گناہ کم
کرتی ہین اور ایسی ویسی شیطان بہکاتی رہتی ہین اور مطلق شیاطین صلحا کی بہکانی سی روکی جاتی ہین کہ وہ کبیرہ گناہ بوسنی باز رہتی ہین اور اگر کرتی ہو
ہین بمقتضای بشریت کی تو توبہ واستغفار کرتی ہین اور ایک جواب یہہ ہی کہ بعضی گناہ بسبب بہکانی شیطانکی ہوتی ہین اور بعضی بمقتضای نفس
کے پس جو کہ شیطانکی بہکانی سی ہوتی ہین اوسنی لوگ محفوظ رہتی ہین اور جو کہ بمقتضای نفس کے ہوتی ہین وہ اون دونمین بہی ہوتی ہین انتہی ؛
مولف **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ
اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ
رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ ۔ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روزہ اور
قرآن شفاعت کرینگی واسطی بندی کی کہیگا روزہ ای رب میرے تحقیق مینی منع کیا اسکو کہانی سی اور رغبت کی چیزونسی دنمین یعنی پانی اور جماع
اور رضیت وغیرہا سی پس شفاعت قبول کر میری اسکی حق مین اور کہیگا قرآن باز رکہا تہا مینی اسکو نیند سی راتکو پس قبول کر شفاعت میرے اسکی حق
مین پس قبول کیجاوینگی شفاعت انکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** قرآن یعنی پڑہنا قرآن کا اور طیبی نی کہا کہ قرآن سی مراد تہجد اور قیام
رات کا ہی اور شاید کہ رمضانکی شفاعت سے گناہ مٹای جاوینگی اور قرآن کی شفاعت سی درجی اعلی ملینگے ؛ ع **وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ** قَالَ

دخل رمضان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا الشھر قد حضرکم وفیہ لیلۃ خیر من الف شھر من حرمھا فقد حرم الخیر کلہ ولا یحرم خیرھا الا کل محروم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی انس بن مالک کے کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ مہینا آیا ہی تمپر اوسمین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینونسی یعنی شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اوس سے یعنی خیر اوسکی سی کہ توفیق عبادتکی نہوئی اوسمین اور قیام بعض شب کا بھی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سی اور نہین محروم کیا جاتا خیر اوسکی سی مگر ہر بی نصیب نقیل کی یہہ ابن ماجہ نی ف آیا تمہاری پاس یعنی پس غنیمت جانو اسکی آنیکو دونکو روزی رکہو اور قیام کرو راتونکو اور مگر ہر بی نصیب یعنے جو کہ بی نصیب سعادت سی ہی اور نہین ذوق رکہے اوسکو عبادت مین وہی محروم رہتا ہی اوس سے وعن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال یا ایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشھر المواساۃ وشھر یزاد فی رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظما حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ آخر دن شعبان کی یعنی خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا ای لوگو تحقیق سایہ ڈالا تمپر مہینی بڑی یعنی قریب آیا یہہ مہینا رمضان کا مہینا مبارک ہی کہ اوس مین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینونسی یعنی لیلۃ القدر کی اللہ تعالی نی روزی اوسکی فرض اور کیا قیام رات اوسکیکا نفل جو کوئی نزدیکی ڈہونڈہی اللہ کی اوسمین ساتہہ کسی خصلت کی نیکی سی یعنی انواع نفل سی ہوتا ہی مانند اوسکی کہ ادا کیا فرض سوا رمضان کی یعنی نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہی جیسی فرض کا اور جو نہین اور جسنی ادا کیا فرض رمضان مین یعنی بدنی وبالی ہوتا ہی مانند اوسکی کہ ادا کئی ستر فرض سوا رمضان کی اور وہ مہینہ صبر کا ہی اور صبر ثواب اوسکا بہشت ہی اور مہینا غمخواری کا ہی اور مہینا ہی کہ زیادہ کیا جاتا ہی اوسمین رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنی افطار کروایا رمضان مین روزہ دار کو یعنی کسب حلال سی ہوتا ہی اوسکی لیی سبب بخشش کا واسطی گناہون اوسکیکی اور سبب آزادی ذات اوسکیکا آگ سے اور ہوگا واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب روزہ دار کی بغیر اسکی کہ کم ہو ثواب اوسکی سی کہہ کہا ہمنی کہ یا رسول اللہ نہین ہین سب ہمارے کہ پاوین اسقدر کہ افطار کروا وین ساتہہ اوسکی روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیتا ہی اللہ تعالی یہہ ثواب اوس شخص کو کہ افطار کروا وی روزہ دار کو ساتہہ ایک کہونٹ لہستی کی یا ایک کہجور کے یا ایک گہونٹ پانی کی اور جو شخص کہ پیٹ بہر دیگا روزہ دار کا پلاویگا اوسکو اللہ حوض میرا یعنی حوض کوثر سی پلاناکہ نہ پیاسا ہوگا یعنی بعد اوسکی یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ مہینا ہی کہ پہلی اوسکی رحمت ہے اور بیچ مین اوسکی بخشش ہے یعنی وہ زمانہ مغفرۃ کا ہی اور آخر اوسکی آزادی ہی آگ سی یعنی یہہ تینون چیزین مومنون کی ہی لیی ہوتی ہین نہ کافرونکی لیی اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجہہ اوسکی غلام سی مہینی رمضان کی مین بخشتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی اور آزاد کرتا ہی اوسکو آگ سی ف اور کیا قیام رات اوسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری اوسکے واسطے تراویح پڑہنی اور مانند اوسکیکی سنت موکدہ پس جسنی کیا یہہ پہنچا ثواب عظیم کو اور جسنی ترک کیا اسکو محروم رہا خیر سی اور گرفتار ہوا اللہ تعالی کے عتاب مین اور ابوداؤد مین بیچ باب فی شہادۃ الواحد علی رویۃ ہلال رمضان کی آیا ہی فامر بلالا فنادی فی الناس ان یصوموا او ان یصوموا یعنی جب

گواہے گذری رمضانکی چاند کی تو حضرت نی حکم کیا بلال کو ندا کرنیکا پس ندا کی اونہون نے لوگونمین یہہ کہ قیام کرین یعنی تراویح پڑہین اور روزہ رکہین اور وہ مہینا صبر کا ہی کہ بند رہتا ہی آدمی کہانی پینی وغیرہ سی اور وہ مہینا غمخواری کا ہی کہ فقیرون اور بہوکونکی خبر گیری کرنی چاہیی اور جنتک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہہ معلوم ہی ہے کہ جنت مین پیاس نہین ہونیکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وانک لاتظمأ فیہا یعنی تحقیق تو نہین پیاسا ہونیگا بہشت مین پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہونیکا کبہی اور پہلی اوسکی رحمت سے یعنی وقت اترنی رحمت عام کا ہی اگر اوسکی رحمت نہو تو کوئی روزہ نرکہی اور نہ تراویح وغیرہ پڑہی اور ہلکا کیا بوجہہ یعنی کام کم کروایا اوس سے رحم کرکر بسبب روزہ دار ہونی اوسیکی ۱۲ ع **وعن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شہر رمضان اطلق کل اسیر واعطی کل سائل اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضانکا چہوڑ دیتی ہر قیدیکو اور دیتی ہر مانگی والیکو **ف** چہوڑ دیتی ہر قیدیکو یعنی جوکہ قیدکیی جاتی ہی واسطی حق اللہ تعالی کی یا واسطی حق بندونکی بندونکی حق کی لیی جو قید ہوتی اونکی چہوڑنیسی مراد یہہ ہے کہ اونکو اونسی کہکر چہڑوا دیتے تہے اور احتمال یہہ بہی ہی کہ جو قیدی کہ حضرت کی حق کی لیی ہوتی ہون اونہین کو چہوڑتی ہون اور دیتی ہر مانگنی والیکو حضرت سوائے رمضانکی بہی ہر سائل کو دیتی نہی پس یہان مراد یہہ ہے کہ زیادہ عادت سے دیتی نہی ۱۲ ع ومولانا عبد العزیز **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الجنۃ تزخرف لرمضان من رأس الحول الی حول قابل قال واذا کان اول یوم من رمضان ہبت ریح تحت العرش فتصفق ورق الجنۃ علی الحور العین فیقلن یا رب اجعل لنا من عبادک ازواجا تقر بہم اعیننا وتقر اعینہم بنا رواہ البیہقی فی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہی واسطی آنی رمضانکی سر سال ہی سال آیندہ تک کہا پس جبوقت کہ ہوتا ہی پہلا دن رمضانکا چلتی ہی باد اونچی عرش کی پتون بہشت کیسی اوپر سر حورعین کی پہر کہتی ہین حورین ارب ہماری گردان ہمارے لیی اپنی بندونسی خاوند ٹہنڈی ہون یعنی لذت اوٹہاوین بسبب اونکی یعنی بسبب صحبت اونکیسی انکہین ہماری اور ٹہنڈی ہون انکہین اونکی بسبب ہمارے نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** سر سال سے سال آیندہ تک سر سال غرہ محرم سی ہی اور بعید نہین ہے کہ یہہ سر سال غرہ شوال سی ہو حاصل یہہ کہ جنت تمام سال بناوکرتی رہتی ہی واسطی آنی رمضانکی اور واسطی اوسیکر رمضانمین ہوتی ہی یعنی کثرت منعزہ کی اور بلند ہونی درجات جنت مین اور اپنی بندونسی یعنی جوکہ نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ راتونکو پڑہتی ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکہی ایک دن رمضانسی مگر دیجاویگی ایک زوجہ حورعین سے ہیچ خیمہ موتی کی جیسیکہ بیان کیا اللہ تعالی نی حور مقصورات فی الخیام ۱۲ ع **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یغفر لامتہ فی اخر لیلۃ فی رمضان قیل یا رسول اللہ ای لیلۃ القدر قال لا الا ان العامل انما یوفی اجرہ اذا قضی عملہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشش کیجاتی ہی واسطی امت حضرت کی یعنی جو کہ روزہ دار ہین ہیچ آخر رات رمضانکی کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہی فرمایا نہین ولیکن کام کرنیوالا سوائے اسکی نہین کہ پورا دیا جاتا ہی مزدوری اپنی جبوقت کہ کر چکتا ہی کام اپنا نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی یہہ مغفرت بسبب شب قدر کی نہین بلکہ بسبب طاعت اونکیسی ہی کام سی کہ وہ رکہنا روزونکا ہی اور اوپر جو کہا لیغفر لامتہ تو حضرت نی جو لفظ فرمایا تہا اوسکی معنی ابو ہریرہ نی بیان کیی نر لفظ حضرت کا کہ وہ لفظ بون ہی لیغفر لامتی ۱۲ ع

باب رویۃ الہلال

ابواب ہیچ بیان دیکہنی چاند کی یعنی پہلی رات کی چاند کی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تروہ

فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھو یعنی بنیت رمضان کی تیسوین شعبان کو یہانتک کہ دیکھو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکھو اوسکو یعنی عید کی چاند کو پس اگر ڈھانکا جاوی چاند تمپر یعنی تیسوین شب کو بسبب ابر کی یا دھوئیں کی یا غبار کی یا کسی اور سبب سے پس اندازہ کرو اوسکی یعنی تیس دن پوری کرلو اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے مہینا ہوتا ہی کبھی اونتیس رانتکا پس نہ روزہ رکھو یعنی بقصد رمضان کی یہانتک کہ دیکھو چاند پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پوری کرو گنتی تیس دن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ روزہ رکھو یہانتک دیکھو چاند الخ یعنی دیکھو چاند یا ثابت ہو تمہاری نزدیک رویت چاند کی ساتھہ گواہی کی کہ تفصیل اوسکی دوسرے فصل مین مذکور ہوویگی انشاء اللہ تعالی اور یہہ جو فرمایا کہ مہینا کبھی ہوتا ہی اونتیس رات کا اسمین رغبت دلانی اور تلاش کرنی چاند کی تیسوین شب کو ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو بعد دیکھنی چاند کی اور افطار کرو یعنی عید کرو بعد دیکھنی چاند کی پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** گنتی شعبان کی تیس دن اور اسیطرح رمضان کی تیس دن پوری کرو ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي تَمَامَ الثَّلَاثِينَ يَعْنِي مَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہم یعنی عرب جماعت ہین اُمی کہ حساب و کتاب نہین جانتی ہین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹھی کو تیسری بار مین یعنی دو بار تو دونون ہاتھہ کی اونگلیان بند کر کر کھول کھول دین اور تیسری بار مین نو اونگلیان کھولین اور ایک انگوٹھا بند رکھا واسطے گنتی کرنی اونتیس کے پھر فرمایا مہینا ہوتا ہی ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی اس بار تیسری دفعہ مین انگوٹھا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنی تیس کے جیسا کہ کہا یعنی پورا تیس دن کا مراد یہہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہی اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** امی عرب کو اسلیے کہا کہ جیسیکہ ماں کی پیٹ سی پیدا ہوتی تہی ویسی ہی رہتی تہی لکھنی پڑہنی نہین تہی اور یہہ بات باعتبار اکثر کی ہی کہ اکثر اہل عرب ایسی ہی ہوتی تہی نہ سب یا مراد یہہ ہے کہ اپنی طرح حساب و کتاب نہین جانتی اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ عمل کرنا قاعدون پر نجوم کی ہمارا طریقہ نہین ہے بلکہ علم ہمارا متعلق ہے ساتھہ رویت چاند کی پس دیکھی ہین تعم سکو اکبار اونتیس کا اور اکبار تیس کا اور دونو جملی کہ جنکی سر و نہ پر لفظ یعنی کا ہی کلام راویکا ہی کر ساتھہ پہلی لفظ یعنی کی اشارہ اخیر کو بیان کیا پھر ساتھہ دوسرے لفظ یعنی کی دونون اشارہ کو کھولدیا ۞ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے عید کی نہین ناقص ہوتی رمضان اور ذوالحجہ نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** رمضان کو عید باعتبار اسکی فرمایا کہ قریب ہے عید کی اور معنی حدیث کی یا تو یہہ ہین کہ ایک سال مین مہینا رمضان کا اور ذوالحجہ کا دونون ناقص نہین ہوتی ہین یعنے اونتیس اونتیس دن کی نہین ہوتی یا یہہ معنی کہ حضرت کی زمانہ مین ناقص نہین ہوتی ہی اور یا یہہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہین ہوتی اگرچہ گنتی مین ایک تیس کا ہو اور ایک اونتیس کا یا دونون اونتیس کے ہون ثواب پوری تیس کا ہوتا ہی ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے رہی ایک تمہارا رمضان سے روزہ ایکدن کا یا دو دن کا مگر یہہ کہ ہو ایک شخص کہ رکھتا ہو عادۃ روزہ رکھنی کی پس چاہیے کہ روزہ رکھی اس دن کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی عادۃ اوسکی ہی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تہا اتفاقاً پہلی رمضان کی وہی دن واقع ہوا تو اوسکو منع نہین ہوسدن روزہ رکھنا اور جسکو عادت نہو تو وہ نرکہی اور یہی اسمیں تنزیہی ہی اور منع اسلیے فرمایا کہ نفل اور فرض مل نہ جاوین اور مشابہت ساتہہ اہل کتاب کے نہو کہ وہ فرض روزونکی ساتہہ اوریہی ملالیتی ہین اور کہا مظہر نے کہ مکروہ ہی روزہ آخر شعبان مین ایک روزہ یا دو روزی ع ح ؛ یہہ روزہ یوم الشک کا نہین ہی بلکہ مطلق ایک یا دو روزی آخر شعبان کی سی منع فرمایا سو اگر روزی عادت کی ؛ مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتصف شعبان فلا تصوموا رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی ؛ روایت ہی ابہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذری آدہا مہینا شعبان کا پس نرکہو روزی نفل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی سے اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی سوا روزی قضا کی یا اور واجب کے روزی نرکہی بعد گذرنی آدہی مہینی شعبان کی یہہ نہی تنزیہی ہے واسطی شفقت امت کے تا ضعف نہ لاحق ہو اور بسبب ضعف کی روزی رمضان کی دشوار نہون اور کہا قاضی نے کہ یہہ نہی اوسکی حق مین ہے کہ جو طاقت پی درپی روزی رکہنی کی نرکہی پس مستحب ہے اوسکو افطار کرنا جیسیکہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تا کہ قوۃ ہو دعا پر اور جو قدرت رکہتا ہو اوسکے لیے نہی نہین اسلیے ہی کہ ثابت ہوا ہی حضرت سی کہ تمام مہینی شعبان کی مین روزی رکہتی تہی ع ؛ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا ہلال شعبان لرمضان رواہ الترمذی ؛ روایت ہی ابہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گنو مہینا شعبان کا واسطی رمضان کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی شعبان کی مہینہ کی دن گنتی رہو تا کہ جانو آثار رمضان کا ع ؛ **وعن** ام سلمۃ قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرین متتابعین الا شعبان ورمضان رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ ؛ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزی رکہتی ہون دو مہینی پی درپی مگر شعبان اور رمضان نفل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی تمام مہینی شعبان کی مین یہہ روز یسی رہتی اور مفصل معنی احدیث کی باب صیام التطوع مین بیان ہونگی انشاء اللہ تعالی ع ؛ **وعن عمار بن یاسر** قال من صام الیوم الذی یشک فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ؛ روایت ہی عمار بن یاسر سے کہ کہا جو شخص کہ روزہ رکہی اوسدن کہ شک کیا جاتا ہی اوسمین پس تحقیق نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** شعبان کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کی نہ معلوم ہو یا گواہی دی چاند دیکہنی کے ایک شخص پہر رد کی جاوے گواہی اوس شخص کے یا دو فاسق گواہی دین پہر رد کیجاوی گواہی اونکے اسکی صبح کو دن جو ہو اوسکو دن شک کا ہی مین بسبب احتمال کے رمضان کا دن ہووے احتمال ہی کہ رمضان کا نہو اور اگر ابر نہو اوسکی شب کو اور زکو ئی دیکہے تو وہ دن شک کا نہین پس دن شک کی روزہ رکہنا ساتہہ نیت رمضان کی اور واجب کے مکروہ ہی اور اوسدن نفل روزہ رکہنی کی تفصیل یہہ ہے کہ اگر ایک شخص اول شعبان سی روزی رکہتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اوس روز آپڑا ہی کہ بان لوسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہی اوسکو روزہ رکہنا اوسدن کا اور اسیطرح افضل ہے یہہ روزہ یوم الشک کا اوسکی لیی کہ تین دن اخیر شعبان مین روزی رکہتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکہین اوسدن ساتہہ نیت نفل کے اور عوام دوپہر تک انتظار کرکر افطار کرین ابن عمر اور اور بہت صحابہ کا معمول تہا کہ جب اوننتیس روز شعبان کی گذرتی تو تلاش کرتی چاند کی اگر دیکہتی چاند یا خبر سنتی چاند کی روزہ رکہتی والا اگر مطلع

صاف ہونا ابر و غبار سی افطار کرتی اور اگر صاف نہوتا روزہ رکھتی اور عمل کیا ہی اسکو علماء نی روزی نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کہین جو منسد ہے روزہ تو مراد اس سے یہہ ہی کہ ساتھہ نیت رمضان یا اور واجب کے نرکہی واللہ علم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتی ہون نیت کرنی روزہ فلک کے دنکی اور جو نہ جانتی ہون وہ عوام ہین اور نیت اوسکی اسطرح ہی کہ نیت کری نفل کی وشخص کہ خادت رکہتا ہو اوسدنکی روز کی اور نہ خیال آدمی اوسکی دلمین یہہ کہ اگر ہو آج دن رمضانکا تو یہہ روزہ بہی رمضان کا ہی اور کردہ ہی اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہہ روزہ رمضانہین محسوب ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب ہین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہوگا رمضان کا ہو ناتو یہہ روزہ رمضانکا ہوگا اور اگر بدون نیت کری کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ رمضان کا رکہونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونیکا نفل ہوگا اور نہ رمضانکا اگرچہ ثابت ہوا وسدن رمضانکا ہونا صحیح ہ وفتاوی عالمگیری **وعن** ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رایت الہلال یعنی ہلال رمضان فقال اتشہد ان لا الہ الا اللہ قال نعم قال اتشہد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا غدا رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مینی دیکہا چاند یعنے چاند رمضان کا پس فرمایا حضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ان فرمایا حضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو یہہ کہ محمد پیغمبر خدا کا ہی کہا کہ ان فرمایا حضرت نی ای بلال پکار دی لوگونمین کہ روزہ رکہین کل کو نفل کے یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فسق ہونا اوسکا معلوم نہو مقبول ہے گواہی اوسکی اور رمضان کے چاند مین اوپر شرط نہین لفظ شہادت کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کے مقبول ہے رمضانکی چاند مین چنانچہ مذہب حنفیہ مین صحیح یہی ہے کہ ثابت ہوتا ہی چاند رمضانکا بسبب خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے حاصل مرادیہ پیرگا ہی اور مستور الحال وہ کہ جسکا حال کچہہ معلوم نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کے اوس صورت مین ہے کہ ابر و غبار ہو اور عید کی چاند مین گواہ ہو تو شرط ہی کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین عادل گواہی دین اوس لفظ شہادت کے ساتھہ اور اگر ابر و غبار نہو تو دونو مین شرط ہی گواہی جماعت کثیر کی اور مراد کثیر سے وہ لوگ ہین کہ جنکا خبر دینیکا ظن غالب حاصل ہو اور تحدید عدد کی مفوض ہے طرف رای امام کی اور بعضونکی نزدیک جماعت کثیر سے مراد ایک محلہ کی لوگ ہین اور ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ پچاس مرد ہون ح **وعن** ابن عمر قال تراءی الناس الہلال فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رایتہ فصامہ وامر الناس بصیامہ رواہ ابوداود والدارمی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا جمع ہوے لوگ چاند دیکہنی کے لیے پس خبر دی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکہا مینی چاند پس روزہ رکہا اور حکم فرمایا لوگونکو ساتہہ روزی رکہنی کی یہہ ابوداود اور دارمی نی **الفصل الثالث** نفل تیسری **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیرہ ثم یصوم لرؤیۃ رمضان فان غم علیہ عد ثلثین یوما ثم صام رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتی رہتی دن مہینی شعبان کی اوسقدر کہ نہ گنتے سوای شعبانکی پہر روزہ رکہتی وقت دیکہنی چاند رمضان کی پس اگر ابر کیا جاتا اوسپر گنتی تیس دن پہر روزہ رکہتی نفل کی یہہ ابوداود نی **ف** شعبانکی ایام بہت گنتی رہتی اسلیے کہ رمضانکی چاند مین غلطی نہ پڑی اور اور مہینونکی دنونکی اتنی محافظت نہ کرتی اسلیے کہ اور مہینونسی کوئی امر شرعی متعلق نہین مگر حج کی مہینی سی البتہ ہی سودہ نادر ہی نہین محتاج ہوتا طرف اوسکی ہر کوئی ہر سال ش ع **وعن** ابی البختری قال خرجنا العمرۃ فلما نزلنا ببطن نخلۃ ترائینا الہلال فقال بعض القوم ہو ابن ثلث وقال بعض القوم ہو ابن لیلتین فلقینا ابن عباس فقلنا انا راینا الہلال فقال بعض القوم ہو ابن ثلث وقال بعض القوم ہو ابن لیلتین فقال ای لیلۃ رایتموہ قلنا لیلۃ کذا وکذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدہ للرؤیۃ فہو لیلۃ رایتموہ وفی روایۃ عنہ قال اہللنا

رمضان ونحن ببطن نخلۃ او بذات عرق فارسلنا رجلا الی ابن عباس یسالہ فقال ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قد امدہ لرؤیتہ فان اغمی علیکم فاکملوا العدۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی البختری سی کہا نکلی ہم یعنی اپنی شہر سے کہ کو فہ تہا عمرہ کرنیکی لیی پس جبکہ اوتری ہم بطن نخلہ مین کہ نام ایک مکان کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی جمع ہوئی ہم چاند دیکہنی کی لیی پس کہا بعضی قوم نی کہ وہ تیسری شب کا ہی اور کہا بعضی قوم نی کہ وہ دوسرے شب کا ہی پہر ملاقات کی ہمنی ابن عباس سے پس کہا ہمنی تحقیق دیکہا ہمنی چاند پس کہا بعضون نی تیسری شب کا ہی اور کہا بعضون نی دوسرے شب کا پس کہا ابن عباس نے کس رات دیکہا تمنی اوسکو کہا ہمنی دیکہا ہمنی رات ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شب کو بتایا اوسکو کہ دیکہا تہا جسمین مثلا پیر کی شب مین یا منگل کی شب مین پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیرائی مدت رمضان کی وقت دیکہنی چاند کی یعنی جب چاند دیکہین رمضان کرین پس اوس رات کا ہی کہ دیکہا ہی تمنی اوسکو اوسین اور ایک روایت مین ابی البختری سی ہی کہا کہ دیکہا ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تہی ذات عرق مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب بطن نخلہ مذکورہ کی پس بہیجا ہمنی ایک شخص کو طرف ابن عباس کے کہ پوچہی اوسنے یعنے یہہ کہ کس رات کا ہی یہہ چاند بسبب اختلاف مذکور کی پس کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی دراز کی مدت شعبان کی تا وقت دیکہنی چاند رمضان کی پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پس پوری کرو گنتی یعنی تیس روز شمار کرو اور روزہ رکہو نقل کے یہہ مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ مدار چاند کی دیکہنی پر ہی اعتبار اوسکی بڑی ہونیکا کچہہ نہین بلکہ وارد ہوا ہی کہ بڑا ہونا ہلالونکا قیامت کی علامتونسے ہے اور روایت دوسری منافی پہلی روایت کی نہین و اسطی احتمال اسکی کہ وہ دیکہنی کی لیی جمع ہوئی ہون ذات عرق مین اور اختلاف کیا ہو اوسمین پہر بہیجا آدمی پوچہنی کی لیی ابن عباس کے پاس پس جواب مذکور دیا اونکو پہر جبکہ پہنچی ہون بطن نخلہ مین پوچہا ہوا اونسی بالمشافہ پس جواب دیا ہوا اونکو مطابق پہلی جواب کے اور اگر شعبان کی تیسوین تاریخ چاند دیکہی اونکو پہلی زوال کی یا بعد زوال کی تو وہ شب آیندہ کا ہی پس حکم رمضان ہونیکا اور روزہ رکہنی کا نہین کیا جاویگا اور اسیطرح رمضان کی تیسوین کو دیکہی تو بہی شب آیندہ کا کہا جائیگا پس روزہ افطار نہین کیا جاویگا اور نہ حکم عید کا کیا جائیگا اور واجب علی الکفایہ ہی لوگون پر کہ تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کی اور جب ثابت ہوگا چاند ایک جگہہ تو لازم ہوگا سبہونپر روزہ رکہنا بموجب ظاہر روایت کی اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلا اگر دہلی مین شب جمعہ کو چاند دیکہین اور جگہہ ہفتہ کی شب کو رویت دہلی کی معتبر ہی اور سب جگہہ روز جمعہ سے روزہ رکہنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکہی اور پہر رد کیا جاوے قول اوسکا تو اوسکو روزہ رکہنا چاہیی اور اگر افطار کریگا اوس روز یکو تو قضا لازم آئیگی **شرح** **باب** یہہ باب ہے بیچ مسائل متفرقہ روزون کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ متفق علیہ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سحری کہاؤ اس لیے کہ تحقیق بیچ کہانی سحری کی برکت ہے نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سحری کہا و یعنی کہا و سحری کی وقت کچہہ نہ کچہہ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ سحری کہاؤ اگرچہ ایک گہونٹ پانی کا ہو اور امر اسمین استحباب کے لیی ہی اور سحری کہنی مین جتنی حصہ اخیر رات کو اور سحور سین کے زبر ہی اسم ہے کہانی پینی اخیر شب کا اور ساتہہ پیش سین کے مصدر ہے یعنی کہانا کہانا اوسوقت اور روایت محفوظ نزدیک محدثین کے ساتہہ زبر کی ہی اور بعضون نی کہا صواب ساتہہ پیش کی ہی اس لیی کہ اجر فعل مین ہوتا ہی نہ طعام مین اور برکت ہی مراد برکت سے یہہ ہے کہ اجر عظیم ہوتا ہی بسبب بجالانی سنت کی اور قوۃ ہوتی ہی روزہ رکہنی کی **شرح** **عن عمرو بن العاص** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل ما بین صیامنا وصیام اہل الکتاب اکلۃ السحر رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو ابن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرق درمیان

روزہ رکھا ہی اور روزہ ان اہل کتاب کے یعنی یہود و نصاریٰ کی کہا ہی سحر کا ہی نقل کی ہی یہ مسلم فی ف اہل کتاب کے ان حرام ہتا کہا ہی رات کو بعد سونے کی اور کھانے کے ان ہی ابتداء اسلام مین ہی حکم تہا یہ مباح ہوا یہ مخالف کرنی اونکی شکر گذاری اس نعمت کی ہی ۔ وعن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر متفق علیہ اور روایت ہی سہل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی ہمیشہ رہین گے لوگ ساتھ ہمارے یکی جبتک جلدی کرین گے افطار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی ف یعنی بعد غروب ہونی آفتاب کے افطار کرنیمین دیر نہ لگاوی اور علامت غروب ہونے آفتاب کے یہ ہی نہین ہے کہ شفق کی جانب سے بلند ہو جاوے یعنی جہالتی صبح صادق شروع ہوتی ہی وہانتک پہنچ جاوے بیچون چرا آسمان کے بیچون سیاہ کہ شفق نہین پس جلدی کرنی مین مخالفت ہوتی ہی سا تہ اہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتی مین یہانتک کہ ستارے گہن کے نکلین اور ہمارے ملت مین ہے عادت اہل بدعت کے ہی یعنی رافضیونکی اونکی بہی مخالفت ہو جانیکی سبب کہ یہ حق ضروری اور سنت ہی پہلی نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح کی ہ وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل اللیل من ہہنا وادبر النہار من ہہنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم متفق علیہ اور روایت ہی عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جب وقت کا وہی رات ادہر سے یعنی مشرق کی جانب سے ساہی رات کے اونہی اور جانب دن ادہر سے یعنی مغرب سے اور چھپ جاوی آفتاب یعنی سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نی نقل کے یہ بخاری اور مسلم نی ف چھپ جاوے آفتاب یہ تاکید ہی پہلی جلدی کی اور افطار کیا یعنی حکما یہ افطار کرنیوالا ہو چکا اگرچہ کہاوی پیوی نہین اور بعضون نی کہا کہ داخل ہوا وقت افطار مین اور ممکن ہے کہ معنی یہ ہون چاہیی کہ افطار کری ف وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال فی الصوم فقال رجل انک تواصل یا رسول اللہ قال وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی صلی کی وصال سے یعنی سی پس کہا ایک شخص نی حضرت کو کہ آپ صلی کرتے ہین وصال کہتی ہین یا رسول اللہ فرمایا کون ہی تم مین مانند میری تحقیق مین رات کاٹتا ہون کہ کہلاتا ہی مجکو رب میرا اور پلاتا ہی مجکو رب میرا نقل کے یہ بخاری اور مسلم نی ف صلی کا روزہ رکہنا سکو کہتی ہین کہ دو روزی یا زیادہ رکہی اسطرح کہ درمیا نمین افطار نکری اس سے سیکی منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہی اور وہ باعث قصور کا اور طاعات مین ہوتا ہی اور اختلاف ہی علما کو اسمین کہ روزہ صلی کا سوے حضرت کی اور لونکی لیی جائز ہی یا حرام ہی پاکروہ ہی بعضی تو کہتی ہین کہ جائز ہی اوسیکی لیی کہ قادر ہو اوسپر اور نہی رحمت اور شفقت کی لیی ہے اور سند اونکی یہ حدیث حضرت عائشہ کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ سلم نی منع کیا لوگونکو وصال سے رحمت کے اوپر اور بعضی صحابہ مثل عبد اللہ بن زبیر وغیرہ کی اور تابعین سے مثل عبد اللہ بن ابی نعیم اور عامر بن عبد اللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی کی رکہنا اسکا منقول ہی اور اکثر کہتی ہین کہ جائز نہین اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی نی مکروہ کہا ہی اسکو اور اختلاف کیا ہی کہ کراہیت تحریمی ہی یا تنزیہی ہی اور صحیح تر یہ ہی کہ مکروہ تحریمی ہی اور جمہور علما اسپر ہین کہ یہ خصائص حضرت کی سے ہی اور ظاہر حدیث سی یہی معلوم ہوتا ہی اور اہل سلوک کو شوق ریاضت و نفس کشی کا رکہتی ہین افطار کرتی ہین سا تہ حلوا بانیکی تا حقیقت وصالی سکجانین واللہ اعلم اور کہلاتا ہی اسے کہلانی یا نسبی مراد کیا ہی اسمین کئی قول ہین قول مختار یہ ہے کہ مراد کہلانا پلانا ظاہر کا نہین ہے بلکہ خدای روحانی مراد ہی کہ سبب ذوق معارف اور لذت مناجات اور طاعات کی حاصل ہوتی ہی اوسکی سبب سی عدم احساس جسمانی کی مثل نبی و تجربہ اسکا محبتون مجازی اور مسرتون حسیہ مین کیا گیا ہی چہ جائے محبت حقیقی اور مسرت معنوی ۔

الفصل الثانی

فصل دوسرے ۔ عن حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ رواہ الترمذی وابوداود والنسائی والدارمی وقال ابوداود ووقفہ علی حفصۃ معمر والزبیدی وابن عیینۃ ویونس الایلی کلہم عن الزہری ۔ روایت ہی حفصے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص

کرے نیت کرے روزے کی پہلی فجر کی پس نہیں روزہ اوسکی یعنی کامل روزہ نہیں ہوتا نقل کے یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داؤد نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ پر عمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی سے نقل کیا زہری سے **ف** ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزے کی رات کو نکرے تو درست نہیں خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل لیکن علمائے اختلاف کیا ہے اسمیں مذہب امام مالک کا تو یہی ہے کہ شرط ہے نیت رات سے کرنی ہر طرح کے روزے میں اور امام شافعی اور امام احمد بھی اسیکی قایل ہیں سوائے نفل کی نفل میں امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے پہلے جائز ہے اور شافعی کے نزدیک آفتاب ڈوبنے سے پہلے تک بھی جائز ہے اور مذہب ہمارا یہہ ہے کہ روزہ رمضان اور نذر معین میں جائز ہے نیت کرنی آدھے دن شرعی کی پہلے پہلے اور آدھا دن شرعی پہلے زوال کے ہے اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کی لیے شرط ہے نیت کرنی رات سے اور دلیلیں سب ہونکی فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں اور سب کے یعنی عمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا ہے زہری سے اور موقوف رکھا ہے حفصہ پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے ہیں ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احدکم النداء والاناء فی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سنے اذان یعنی صبح کی ایک تمہارا اور برتن ہو اوسکی ہاتھ میں یعنی ارادہ پانی پینے کا یا کچھ کھانیکا رکھتا ہو پس نہ رکھدے اوسکو تا کہ پورا کرے حاجت اپنی اوس سے نقل کی ہے ابو داؤد نے **ف** یہہ حکم اوسوقت ہے کہ یقینا جانے کہ صبح نہیں ہوئی یا گمان غالب ہو نہ ہونے صبح کا یعنے اگر یقین ہو صبح نہ ہونے کا یا گمان ہو اسکا تو فقط سنی سنی کھانا پینا موقوف نکردے اور اگر جانے کہ صبح ہوگئی ہے یا گمان ہو اسکا تو موقوف کرے اور کہا ابن ملک نے کہ اگر نجانے طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع نہ ہونے سے صبح یا شک ہو اسکا تو موقوف کرے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اذان سے اذان مغرب کے ہے یعنی اگرچہ ترک کرنا کھانے پینے کا وقت اذان کے مستحب ہے لیکن افطار کے وقت اذان مغرب کے سنی اور کچھ پینا ہو تو پینا موقوف نکرے بلکہ پی لے اور پھر نماز کو جاوے ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی احب عبادی الی اعجلھم فطرا رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بہت پیارا میرے بندوں میں طرف میرے وہ ہے کہ جلدی کرے افطار میں نقل کی ہے ترمذی نے **ف** بہت پیارا ہونا اسکا یہ ہے کہ بہت ثواب پاوے کیونکہ جلدی کرنا اسکا سنت کی اور مخالفت کرنا ہے اہل کتاب کے اور روافض کی **وعن** سلمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ برکۃ فان لم یجد فلیفطر علی ماء فانہ طھور رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ والدارمی ولکن لیذکر فانہ برکۃ غیر الترمذی اور روایت ہے سلمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ افطار کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ افطار کرے کھجور سے پس تحقیق کہ وہ سبب برکت کا ہے پس اگر نہ پاوے کھجور پس افطار کرے پانی سے پس تحقیق وہ پاک کرنیوالا ہے نقل کی ہے احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نہیں ذکر کیا کسی نے لفظ فانہ برکۃ سوائے ترمذی کے **ف** امر اس حدیث میں استحباب کے لیے ہے اور شاید حکمت کھجور سے افطار کرنے میں یہ ہے کہ جب معدہ خالی ہوتا ہے اور خواہش کھانے کی ہوتی ہے تو کھانیکو معدہ خوب قبول کرتا ہے پس ایسی حالت میں جو شیرینی معدہ میں پہنچتی ہے تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہے ایسی کہ شیرینی سے قوت قوی میں جلدی سرایت کرتی ہے خصوصا قوہ باصرہ کو شیرینی سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور شیرینی عرب میں اکثر کھجور سے ہی کی ہوتی ہے اور اوسکی مزاج کو مناسبت اسکی سے بہت ہے ایسی اس سے افطار کرنیکو فرمایا اور کھجور نہ پاوے تو پانی سے افطار کرے کہ ہمیں نیک فالی ہے ساتھ طہارۃ ظاہر و باطن کی ح **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات فان لم تکن تمیرات

حسا حسوات من ماء رواہ الترمذی وابو داود وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی انہ سے کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی پہلی نماز مغرب سے چند نمازی کھجوروں سے پس اگر نہوتین نمازین کھجورین تو افطار کرتی خشک کھجوروں سے پس اگر نہوتین خشک کھجورین تو پھی چند چلوپانی کی یعنی تین چلو نفل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ابو یعلی نی روایت کیا ہی کہ نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی افطار کرنا تین کھجوروں سے یا ایسی چیز سی کہ نہ پہنچتی اوسکو آگ اور بعضون نی جو کہا ہی کہ سنت مکہ مین یہہ ہے کہ مقدم کری آب زمزم کو کھجوروں پر یا ملائی اوسکو ساتھہ اوس پانیکی یہہ قول مردود ہی اسلیے کہ یہہ انخلاف اتباع کی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون تک مکہ مین رہی آپ سے یہہ نہین نقل کیا گیا ع **وعن** زید ابن خالد ابن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فطر صائما او جھز غازیا کان لہ مثل اجرہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان ورواہ محی السنۃ فی شرح السنۃ وقال صحیح اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ افطار کرادی روزہ دار کو یا سامان درست کردی کسی غازیکا پس اوسکو ثواب مثل ثواب اوسکی کی ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی یہہ محی السنۃ نی شرح السنۃ مین اور کہا یہہ صحیح ہی **ف** یعنی جیسا ثواب روزہ دار کو روزیکا ہوتا ہی اور غازیکو جہاد کا ویسا ہی افطار کروانیوالیکو اور سامان جہاد درست کردینی والی کو ہی ہوتا ہی اسلیے کہ مدد گار ہوا نیک کار پر ع **وعن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالی رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی فرماتی گئی پیاس اور تر ہوئین رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالی نی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اسمین رغبت دلانی حضرت نی عبادات پر کہ مشقت عبادات کی تھوڑی سی ہی اسلیے کہ جاتی رہتی ہی اور ثواب بہت سے اسلیے کہ ثابت و باقی رہتا ہی ع ۵ **وعن** معاذ بن زھرۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت رواہ ابو داود مرسلا اور روایت ہی معاذ بن زہرہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی جبکہ افطار کرتی فرماتی یا الہی تیری ہی لیی روزہ رکھا مینی اور تیری ہی رزق پر افطار کیا مینی نقل کی یہہ ابو داود نی بطریق ارسال کی **ف** کہا ابن ملک نی کہ حضرت یہہ دعا بعد افطار کی پڑہتی ہی اور بعد لک صمت کی جو لوگون نی وبک آمنت وعلیک توکلت زیادہ کرلیا ہی کچھہ اصل اسکی نہین اگرچہ معنی صحیح ہین اور روایت کیا ابن ماجہ نی کہ روزہ دار کی لیی نزدیک افطار اوسکیلی ایک دعا ہی کرد نہین کیجاتی اور یہہ بھی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ہی یا واسع الفضل اغفرلی اور بہتی پڑہتی ہی یہہ بھی الحمد للہ الذی اعانی فصمت ورزقنی فافطرت انتہی

الفصل الثالث

ع **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الدین ظاھرا ما عجل الناس الفطر لان الیھود والنصاری یؤخرون رواہ ابو داود وابن ماجہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگا دین غالب جبتک کہ جلدی کرینگی لوگ افطار کرنی مین اس لیی کہ یہود و نصاری دیر کرتی ہین افطار مین نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** دیر کرتی ہین افطار مین یعنی اسقدر کہ تارے گہن کی نکل آوین اور ہماری زمانی مین بیہودی اونکی رافضیون نی کی ہی پس اونکی خلاف مین غلبہ اور شوکت دین کی ہی اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدائے دین کی ہی اور اونکی موافقت مین نقصان دین کا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست بعضی اونکی دوست ہین بعضون کی اور جو کوئی دوستی کری اونسی تم مین سی پس وہ اونہین مین سی ہی ع ۵

وعن ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ والاخر الافطار ویؤخر الصلوۃ قالت ایھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ قلنا عبد اللہ بن مسعود قالت ھکذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاخر ابو موسی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی عطیہ سی کہ کہا گیا مین اور مسروق حضرت عائشہ پاس پس کہا ہمنی ای ان مومنوں کی دو شخص ہین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ ہین ایک دو نہین روزہ کو جلدی افطار کرتا ہی اور جلدی نماز پڑہتا ہی اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہی اور دیر کر نماز پڑہتا ہی کہا حضرت عائشہ فی کون او نہین سے جلد افطار کرتا ہی اور جلد نماز پڑہتا ہی کہا ہمنی عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ فی اسیطرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اور دوسرا کرتا ہی افطار مین اور نماز مین ابو موسی ہی نقل کی یہہ مسلم فی **ف** عبد اللہ بن مسعود بڑی عالم اور فقیہہ تہی او نہون فی عمل کیا سنت پر اور ابو موسی بہی بڑی صحابی تہی او نہون فی عمل کیا بیان جواز پر یا یہہ عذر ہوگا اونکو اور شاید کہ کبھی کبھی کرتی ہونگی واللہ علم ف **وعن** العرباض بن ساریۃ قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان فقال ھلم الی الغداء المبارک رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی طرف سحری کی رمضان مین پس کہا آؤ طرف کہانی برکت کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی فی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اچھی ہی سحر مومن کی کہجور نقل کی یہہ ابو داود فی

باب تنزیہ الصوم

باب ہی بیچ بیان پاک کرنی روزہ کی ف یعنی اسباتمین بیان ہی اسکا کہ روزہ کس چیز سی جاتا رہتا ہی اور کس چیز سی ثواب اوسکا باطل ہوتا ہی اور کس چیز سی ثواب اوسکا کم ہوتا ہی پس واجب ہے پرہیز کرنا اون سی ف غرض کرتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اگرچہ بعضی مفسدات وغیرہ روزہ کی متفرق اگلی حدیثون مین مذکور ہین لیکن مبنی چاہا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کیسی یہہ مسائل تفصیل ایک جگہہ لکہون تا مفید بہت ہون پس کتاب امداد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج عرب مین ہے خوب ترتیب سے یہ مسائل مذکور ہی اوسین سی لکہی جاتی ہین او بعضی درمختار مین سے ہی لکہی ہین **فصل** بیچ بیان اون چیزون کی کہ روزہ کو توڑتی نہین ہین اگر کہا بیوی یا چھو لی یا جماع کری ہو لکر روزہ جاتا نہین او اگر جماع شروع کیا ہو لکر پہر باہر نکال لیا ستر فی الفور روزہ تو نہی کا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ او بعضون فی کہا یہ جب ہے کہ زحرکت دی نفس اپنے کو یعنی دہکاندی بعد باہر نکلی یہانتک کہ منزل ہو جاوے اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد سکی تو اوسپہ کفارہ لازم ہوگا جیسیکہ اگر نکال کر پہر داخل کری تو کفارہ لازم ہوتا ہی اور اگر جماع کری قصد اپیلی فجر کی او پہر طلوع ہو فجر تو واجب ہے نکالنا ستر کا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹہیرنی ہی سی ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بخوف طلوع ہونی فجر کی پہر منزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنی کی نہین اوسپہ کچہہ اور اگر ایک شخص بہول کر کہاتا ہوا دہی وہ قوی کہ قدرت رکہتا ہی روزہ کی تمام کرنیکی رات تک بغیر مشقت کی تو یاد دلاوی اوسکو دیکہنی والا اور مکروہ ہی نہ یاد دلانا اوسکو اور اگر یاد دلاوی اوسکو کوئی کہانیکی وقت اور اوسکو نہ یاد آوی تو لازم آویگی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہے تو اولی یہہ ہے کہ نہ یاد دلاوی اور اگر منزل ہووے ساتہہ نظر کرنیکی طرف شرمنگاہ عورت کی تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہی اسمین کہ منزل ہووے ساتہہ فعل بد کرنیکی جانور سی بعضون کی نزدیک اس سی ٹوٹتا ہی اور بعضونکی نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا بلا خلاف اور اگر باہتہ سی منی گرادی روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور قضا آتی ہی نہ کفارہ اور حلال نہین ہے یہہ فعل غیر رمضان مین ہی اگر قصد کری فضار شہوت کا اور اگر قصد کری تسکین شہوت کا امید ہے کہ نہو اوسپہ وبال یعنی فقط لذت کی لی کری تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہو اور نہ نکالنی منی

خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہی کہ گنہگار نہو اور گنہگار ہوتا ہی اگر مداومت کری اسپر اور اگر دہیان کری کسی عورت کا اور منزل ہو جاوی تو روزہ نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل بدکرین تا پسین قصداً اور منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہو ونگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل لگاوی تو روزہ نہین جاتا اس لیی کہ مسامات سی داخل ہونا منافی نہین ایسا ہی جیسی نہاوی اور ٹھنڈک جگر کو پہنچی اور سرمہ لگانا جیسی ہی روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ پاوی مزا اوسکا حلق مین یا رنگ اوسکا رمنیٹ مین یا ہوک مین اسلیی کہ حضرت عائشہ رضہ سی منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور دہان آنکھہ کی اور دماغ کی راہ نہین ہے اور آنسو جو نکلتی ہین ٹپک کر نکلتی ہین مانند عرق کی اور جو چیز داخل مسام سی ہو منافی روزہ کی نہین جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر کہی آنکھہ مین دو دیا دوا ساتھہ تیل کی پہر پاوی مزا اوسکا یا منحی اوسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہی روزہ اور اگر نگل جاوی کچھہ یعنی روٹی وغیرہ کہ بندہی ہو دوڑ ہین اور دوڑ وہ اوسکی ساتھہ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک ڈورسی کہل کر گر پڑی جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کری حلق مین لکڑی یا مانند اوسکی اور ایک سرا اوسکا اوسکی ساتھہ مین ہو نہین روزہ ٹوٹیگا اور اسیطرح اگر داخل کری انگلی اپنی دبر مین یا عورۃ اپنی شرمگاہ مین تو نہین ٹوٹیگا مگر تر ہوگی ساتھہ پانیکی یا تیل کی تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سی روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سی مگر ثواب جاتا رہتا ہی اور اگر نیت کری افطار کی اور افطار نکری تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دھوان داخل ہو بغیر اسکی فعل کی تو روزہ نہین جاتا اسلیی کہ اوس سی بچ نہین سکتا اگر مونہہ بند کرلی تو ناک مین سی جاتا ہی پس یہ ہی مانند تریکی کہ باقی رہتی ہی مونہہ مین بعد کلی کرنیکی اور قید بغیر اسکی فعل کی اسلیی لگائی کہ جو قصد کرکر دھوان داخل کری گا حلق مین کسی صورتسی ہو داخل کرنا روزہ اوسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہی کہ دھوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوا انکی کا پس اگر کوئی خوشبوئی جلاکر دھوان اپنی طرف لیگا اور سونگھی کا دھوان اوسکا اوسحال مین کہ یاد رکھتا ہو روزہ کیو ٹوٹ جاویگا روزہ اسلیی کہ ممکن ہے احتراز کرنا اوس سے اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین آگاہ ہونا چاہیی اور یہہ وہم کسکو نہ پیدا ہو کہ یہہ مانند سونگھنی گلاب مشک وغیرہا کی ہی اس لیی کہ نری خوشبو مین اور جوہر دھوین مین کہ آدمی کی اندر پہنچی اوسکی فعل سی فرق ظاہر ہی اور اسیطرح دھوئین حقہ کی سی روزہ جاتا رہتا ہی اس لیے کہ قصد اگہینچا جاتا ہی اور تسکین ہوتی ہی اوس سے اور بطور دوا کی استعمال کیا جاتا ہی اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کی حلق مین جاوین اور ہو دن وہ نہوڑی تو روزہ نہین ٹوٹنی کا اور اگر بہت ہونگی کہ نمکینی اون کی حلق مین معلوم ہوگی تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگھنی سی روزہ نہین جاتا اور اگر جاوی حلق مین غبار یا آٹا چکی پیستی ہوئی یا مکھی یا اثر دوا کو یعنی دوا کوٹتی ہوئی یا پڑ یا باندھتی ہوئی اسمین سے کچھہ اڑکر حلق مین جاوے نہین جاتا روزہ اسلیی کہ نہین ممکن ہے احتراز انسی اور اگر روزہ دار صبح کری حالت جنابت مین روزہ نہین جاتا اگرچہ ساری دن یا کئی دن اسیطرح رہی لیکن ثواب سے محروم رہتا ہی بسبب نجس رہنی کی اور نماز وغیرہ نہ پڑہنی کی اور اگر ڈالی سوراخ ذکر مین دوا یا تیل اور وہ مثانہ مین پہنچ جاوے روزہ نہین جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمد رح کی نزدیک اسلیی کہ مثانہ مین سی منفذ یعنی رستہ اندر کو نہین اور پیشاب جو نکلتا ہی ٹپک کر نکلتا ہے اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی ڈنڈی ہی مین رہے تو تینونکی نزدیک نہین جاتا اور اگر پانی مین بیٹھی اور کانون پانی جاوی یا کان کہجاوے تنکی سی اور نکلی دو سہ میل پہر ڈالی تنکی کو کانون مین کسی باریون مین کری نہین روزہ جاتا اور اگر دوا تری دماغ سی رمنیٹ اوپر پہنچی ناک مین پہر دماغ مین چڑہا جاوی یا نگل جاوے اوسکو روزہ نہین جاتا اور اگر نکلا ہوک مونہہ سی اور منقطع نہوا بلکہ لگا رہتا اوسکا اور لٹک آیا ٹہوڑی تک پہر نگل گیا اوسکو تو نہین جانیکا روزہ اور اگر منقطع ہوا ہوک پہر مونہہ مین ڈال لیا جاتا رہی گا اور اگر ملغم مونہہ بہر ہوا نگل جاوے ابو یوسف کی نزدیک روزہ جاتا رہی گا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہین اور لایق ہی پہینکدینا ہوک کا تا کہ نہ ٹوٹی روزہ نزدیک

امام شافعی کی اصلی کہ جب جاے رہوتا ہی تہوک اپنی مجرا یعنی جگہہ جاے رہوتی کیسی اور پہنچتا ہی مونہہ مین اور یہہ قادر ہی اوسکی پہینکدینی پر اور نہ پہینکنیکا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہی روزہ اونکی نزدیک اور اگر تی آپ سے آوی روزہ جاتا نہین اگرچہ مونہہ بہر کر آوی اور اسیطرح سی نہین جاتا اگر پہر حلق مین اوتر جاوی وہ بغیر اسکی فعل کے اگرچہ مونہہ بہری ہوئی ہو اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر قصداً نگل جاوی اور ہو وہ مونہہ بہری ہوئی سب کے نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہین آنیکا اور مونہہ بہری ہوئی نہین ہوگی تو اوسکی نگلنی سی روزہ نہین جانیکا مختار یہی ہی اور اگر قصداً قی کری مونہہ بہر کر تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہیگا اور مونہہ بہر کر نہ کری تو نہین جاتا نزدیک ابو یوسف کی اور صحیح یہی ہی اور کہا امام محمد نی کہ جاتا رہتا ہی اور یہہ ظاہر الروایۃ ہی پہر اگر وہ حلق مین اوتر جاوے آپ سے نہین جاتا اور اگر قصداً نگل جاوی اوسمین دو روایتین ہین صحیح یہہ ہی کہ نہین جاتا اور اگر دانتون مین کوئی چیز رات کی کہانی مین سے اٹکے ہی اور ہووی وہ کم چنی سی اوسکی نگل جانیسی دنکو روزہ نہین جاتا یا نکلی خون اوسکی دانتونمین سی اور داخل ہوا اوسکی حلق مین اور نہ پہنچی اوسکی پیٹ مین تو بہی روزہ نہین جاتا اور اگر پہنچی پیٹ مین پس اگر غالب ہو خون تہوک پر یا برابر ہون خون اور تہوک فاسد ہو جائیگا اور اگر خون کم ہو تہوک سی کہ ملا ہوا ہے سا تہہ اوسکی نہین ٹوٹ نیکا روزہ مگر جبکہ پاوے مزہ اوسکا دہ المختار اور اگر کوئی چیز بقدر تل کی باہر سی مونہہ مین ڈالکر سیاوی یہانتک کہ دو پیل جاوے مونہہ مین اور مزا اوسکا حلق مین پہاوی تو بہی روزہ نہین جاتا اور اگر مونہہ مین پہیلی نہین اور مزا اوسکا حلق مین معلوم ہو یا بغیر چبائی ثابت وہ چیز نگل جاوی اگرچہ مزا حلق مین پہاوے روزہ جاتا رہیگا پہر اگر وہ چیزون چیزونمین سی ہی کہ اونسی کفارہ آتا ہی کفارہ اوسیگا والا قضا **فصل** بیچ بیان اون چیزون کی کہ فاسد ہوتا ہی اونسی روزہ اور لازم آتی ہی قضا اور کفارہ اور کفارہ اونسی جب لازم آتا ہی کہ روزہ رکہنی والا مکلف یعنی عاقل بالغ ہو اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنی قضا مین نہین اور رات سی نیت کئی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کی نیت کی ہوگی اوسکی تو ڑنیسی کفارہ نہین آنیکا اور بعد روزہ توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی پیش نہ آوی مانند بیماری اور حیض و نفاس کی اگر روزہ توڑنیکی بعد ان چیزونمین سی کوئی چیز پیش آجاویگی کفارہ نہین آنیکا چنانچہ بیان اسکا اگلی آویگا اور نہ پہلی توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی ہوتا سفر کی اگر سفر مین توڑیگا کفارہ نہین آنیکا اور اگر بعد توڑنیکی سفر کریگا تو کفارہ نہین ساقط ہوگا اور بخوشی کری حالت جبر مین کفارہ نہین لازم آنیکا اور قصداً کری بہول چوک کریگا تو کفارہ نہین آنیکا اور وہ مضطر ہو مضطر پر کفارہ نہین پس سب سے شرطین پائی جائینگی اور ان چیزون مفسدات مین سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزین یہہ ہین جماع کرنا اور اطعام کرنا فاعل و مفعول دونون پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہی اور کہانا پینا خواہ از راہ غذا کی ہو خواہ دوا کی اور بیچ معنی غذائیہ کی علمانی اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ خواہش کری طبیعت اوسکی کہانیکی اور مقتضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اوسکی اور بعضون نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ اوسکی کہانیسی اصلاح بدنکی ہو اور بعضون نی کہا غذا کی وہ چیز ہی کہ کہائی جاتی ہی عادۃً پس کفارہ آتا ہی اگر مینہہ یا اولی یا برف نگل جاوے یا کہاوی کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا کہاوی چربی یا کہاوی خشک کیا ہوا گوشت یا کہاوی گیہون مگر یہہ کہ ایک آدہ گیہون چبا دی اور مونہہ مین پہیل جاوی تو کفارہ نہین آتا اور گر نگل جاوی تہوک بی بی کا یا رکا تو کفارہ آتا ہی اصلی کہ خواہش طبع ہوتی ہی اسمین اور کی تہوک نگلنی مین روزہ جاتا رہتا ہی اور کفارہ نہین آتا فقط قضا ہی آتی ہی اور تہوڑیسی نمک کہانیسی کفارہ آتا ہی نہ بہت سی ہو جب روایت مختار کی کذا فی المستغنی اور خلاصہ اور برازیہ مین لکہا ہی کہ مختار یہہ ہی کہ مطلق نمک کہانیسی کفارہ آتا ہی یعنے تہوڑا یا بہت اور اگر کہاوی جو بغیر پہنچے پس نہین کفارہ اوسپر اسلیے کہ نہین کہائی جاتی ہین کچی اور یہہ خشک جو کا حکم ہی اور اگر تازی یا بین سے نکالکر کہاوی تو کفارہ آتا ہی اور

کفارہ آتا ہی کہانی کل رمنی کیسی مطلق یعنی برابر ہے کہ عادۃ ہو اوسکی کہانیکی یا نہ عادۃ ہو اوسکی کہانیکی کہ وہ کہائی جاتی ہی دوا کی لیی پس ہوگا افطار
کامل اور کفارہ آتا ہی کہانی غیر کل رمنی کیسی مانند متانی وغیرہ کی اگر عادت ہو اوسکی کہانیکی پس نہین کفارہ ہی اوسپر کہ نہین عادت رکھتا ہی
ہوسکی اور اگر بعد غیبت کرنیکی قصداً کہانا کہالی کفارہ لازم آتا ہی برابر ہی کہ پہنچی ہو اوسکو حدیث یا نہ پہنچی ہو تاویل اوسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی
فی فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلیی کہ افطار ہونا غیبت سی خلاف قیاس کی ہی اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام تاویل کی گئی ہی بالاجماع ساتھہ
جاتی رہنی ثواب کے بخلاف حدیث حجامت یعنی پچھنو نکی کہ بعضی علمارنی اسکی ظاہر پر ہی عمل کیا ہی مانند زاعی وغیرہ کی پس اگر کہا ویگا بعد
حجامت کے یا بعد چھونی عورت کی یا بعد بوسہ لینی کی ساتھہ شہوت کی یا بعد بخواب ہونیکی اور مباشرت فاحشہ کی بغیر انزال کی یا بعد سرمہ
لگانیکی یا بعد فصد کی یا بعد بدکاری کرنیکی جانوری بغیر انزال کی یا بعد داخل کرنی انگلی کی در مین اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب اس چیز
مذکور کی تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ بفتوی دیگا اسکو فقیہ اگر یہ خطا کری گا یا سنی پچھی لگانی والینی اور لینی والی فی حدیث افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانتا
تاویل اسکی موجب شبہ کے نہین کفارہ آنیکا اور اگر نہ جانیگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کا کر کر قصداً کہایا حکم
اسکا مانند حکم افطار کرنیکی بعد غیبت کی ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا غیبت کی جو اوپر مذکور ہوا اکثرون کی نزدیک تو اسیطرح ہی لیکن
مالکی اور بعض ازاہل مین اسکو مانند حجامت کی کہا ہی اور واجب ہوگا کفارہ اوس عورت پر کہ خوشی سی صحبت کروای ایک شخص سے کہ اوسپر
جبر کیا تھا کسینی صحبت کرنیکی لیی اور مرد پر نہین آنیکا اور ایک عورت نی جانا طلوع ہونا فجر کا اور چھپایا اوسکو اپنی خاوندسی یہانتک کہ اوسنی
صحبت کی اور وہ نہین جانتا تھا کہ فجر ہوگئی ہی تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ مرد پر **فصل** بیچ بیان کفارہ کی اور اون چیزون کی
کہ ساقط کرتی ہین کفارہ کو ذمہ سی ایک عورت نی قصداً کہانا کہایا جماع کروایا بخوشی پھر اوسیدن اوسکو حیض آگیا بالتماس کفارہ ساقط
ہوجاتا ہی اور اسیطرح کوئی بیمار ہوگیا اوسیدن اسطرح کا کہ جائز ہی اوسمین افطار اور بیماری آپ سے ہوئی بغیر اسکی فعل کی تو کفارہ ساقط ہوجائیگا
اور یہ قید کہ بیماری آپ سے ہوئی انج اسلیی لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پھر زخمی کیا اپنی تئین اوس سے بیمار ہوگیا اسطرح کا کہ نہین روزہ رکھہ سکتا اوس
حالت مین باوالا اپنی تئین بہت بری بیمار پرسی تو اسمین اختلاف کیا ہی مشایخ نی بعضون نی کہا کہ ساقط ہوجاتا ہی اوس سے کفارہ اور
بعضون نی کہا کہ نہین ہوتا اور کمال نی کہا کہ مختار یہہ ہی کہ نہین ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہی جمع العلوم مین کہ اگر کسینی رنج مین ڈالا نفس
اپنی کو بسبب پلنی کی یا کچھہ کام کیا یہانتک کہ بہت لگی اوسکو بیماری پس افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضون نی کہا کہ کفارہ نہین آنیکا اوسپر عمل کیا
ہی ابتالی نی کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ یہہ ہی کہ آزاد کری بردہ اگرچہ ہوگا فرہپر اگر نہ کرسکی یہہ روزی رکھی دو مہینی پی درپی کہ نہون اوسمین دن
عیدین کی اور نہ ایام تشریق کی اسلیی کہ اونمین روزی رکھنی منع ہین اور اگر درمیان مین ایک روزہ فوت ہوجاوے بعذر یا بلا عذر تو روزی پھر از سر نو شروع
کری مگر بسبب حیض کی اگر افطار کری تو مضایقہ نہین اور بسبب نفاس کے افطار کری تو بھی از سر نو رکھی پھر اگر نہ رکھہ سکی روزی بسبب مرض کی یا بڑھاپی
کی کھلاوی ساٹھہ مسکینونکو پیٹ بھر کی صبح کو کھلاوے اونکو اور شام کو کھلاوی یا دو دن صبح کو کھلاوی یا دو دن شام کو یا عشا اور سحر کو اور شرط ہی
اول جنکو کھلاوے اونہین کو دوبارہ بھی کھلاوی یہانتک اگر صبح کو کھلایا ساٹھہ کو پھر شام کو کھلایا ساٹھہ غیر اونکی کو نہین کفایت کریگا یہانتک کہ
پھر کھلاوی دونو فرقونمین سی ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساٹھہ روز تک کھلایا کری ہر روز نئی فقیر کو کھلاوی ساٹھہ روز تک کافی ہی اور اگر ایک روز
صدقہ ساٹھہ فقیرونکا بکم کا انسی ایک فقیر کو دی تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہی روٹی گیہون کی بغیر سالن کی بخلاف جو کی روٹی کی کہ
اوسکی ساتھہ سالن ضروری اسلیی کہ بسبب سختی کی پیٹ بھر کر نہین کہا سکتا بغیر سالن کی عادۃً بخلاف گیہون کی روٹی کی کہ وہ کہا سکتا ہی بغیر سالن کے پیٹ بھر

اسلیے کہا گیا ہی کہ روٹی گیہوں کی سالن وسکا اسمین ہی پس جسنے طلب کیا اوسکی ساتھہ سالن مین سے روٹی ہوگا اور شرط یہہ ہی ہی کہ نہو کوئی اوسمین پیٹ بہرا یہانتک کہ اگر ہوگا پیٹ بہرا اور کہا ویگا مانند ہوکی کی احتیاج ہوگی اور کی کہلانیکی پس یوکہا نا کہلا وسیطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوی ہر شہر کو آدہی صاع یعنی پونی دو سیر گیہون یا آٹا اوسکا یا ستو اوسکی یا ایک صاع جو یا انکو یا کھجور یا دیوی قیمت انکی اگر یہ اوقات متفرق مین دی اور اگر کئی روزی توی جماع کر کر یا کہا قصداً تو ایک کفارہ کافی ہی بشرطیکہ درمیان اونکی کفارہ نہ دیا ہو مثلاً اگر دس روزی توڑی اور درمیان مین کفارہ نہ دیا تو دسونکی لیی ایک کفارہ ہی اور اگر درمیانمین کفارہ دیا تو باقی کی لیی کفارہ اور ہر روزی کی ہو توڑی عام ہین کہ ایک مضان کی ہون یا دو رمضانکی ہی یہی کذا فی الدر المختار اور بعضون نی کہا کہ یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ وہ روزی ایک مضان کی ہون اور اگر کئی رمضانکی ہونگی تو ہر رمضان کی لیی کفارہ علیحدہ علیحدہ دی فتاوی عالمگیری مین ہی روایت نقل کی ہی **فصل** پنجم بیان اون چیزونکی کہ روزہ کو توڑتی ہین اور قضا ہی اونسی آتی ہی نہ کفارہ واضح کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسمین غذائیت نہو یا غذائیت تو ہو لیکن موعد شرعی اور پہنچاوی اوسکو پیٹ مین یا دماغ مین یا دو چیز ایسی ہو کہ دفع ہو اوس شہوۃ ستر کی پوری یعنی حلق وغیرہ تو اونسی کفارہ نہین تا پس اگر کہا وی روزی دار اور رمضان مین جاول کی یا آٹا گندم ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا ہی اور قضا آتی ہی اور آٹا گیہون کا اور جو کا جبکہ بیگونی ساتھہ پانی کی روندی اوسمین ہنکوا وسب کرتی ہین کفارہ یکوا اور اگر کہا وی نمک یا پتھر یا کہا وی مٹی سوائے اوس مٹی کی کہ عادت ہو اوسکی کہانیکی یا کنبلی یا دوی یا خلا تو کہ پنیر متخذہ تہا یا ساتھہ پتھر یا روغن یا خمیر وغیرہ کی اور دوا یا کہلتا ہا روزہ اپنا یا کہا یا کاغذ یا مانند اوسکی و چیز کہ نہین کہانی جاتی ہی عادۃً یا کہا نی چیز ہی یا مانند اوسکی جسکی نہین کہانی جاتی مین ہی بیشتر ہونیکی اور اونکو پکا کر یا نمک ملا کر نہ کہا یا کہا یا اخروٹ تازہ کہ نہوا اوسمین گودہ یا مغل گیا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتہ اگرچہ مرد وغیرہ مرد ہوا ہو یہ سبکی قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک مین دوا لی یا مونہہ مین دوا رکہی اور اوسمین سے کچھہ حلق مین اوترگئی یا تیل لی الکان مین قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر ایسا قصداً ڈالی کانون تو اوسمین اختلاف ہے ہدایہ اور منتقی اور درمختار اور شرح وقایہ اور اکثر متونمین تو لکہا ہی کہ روزہ نہین ٹوٹتا اور قاضی خان اور فتح القدیر مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ جاتا رہتا ہی اور قضا آتی ہی اور اگر دوا ڈالی پیٹ کی زخم مین اور وہ پیٹ تک پہنچی یا دماغ کی زخم مین ڈالی اور وہ دماغ تک پہنچی یا داخل ہوا حلق مین منہہ یا بواسطہ اور نہ نگلا اونکو اپنی فعل سے بلکہ از خود حلق سے اوترگئی یا بوک کر روزہ ٹوٹ گیا مثلاً کلی کرنی مین پانی حلق مین اوترگیا یا ناک مین پانی دیتی ہوئی دماغ کو چڑہ گیا یا زبردستی کسینی روزہ توڑ دالا اگرچہ ساتھہ جماع کی ہو یعنی خاوندنی زبردستی بیوی سی جماع کیا یا بیوی نی زبردستی خاوند سی جماع کروایا قضا آویگی ان سب صورتونمین نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع مین زبردستی کرنیوالی کہا ہے آویگا اور جسپر زبردستی کی اوسپر قضا اور اگر افطار کری جورۃ تو مدی ہو یعنی رم یا نکو نہ خوف ہلاکت ہو جانیکی بہت ست کی یا افطار کری تو مدی بہت ست کی یا بہت ضعف کی کہ حاصل ہوا وسکو بسبب ست کرنی کی قسم یکا یسی یا کہ پیدا ہی دونون سی قضا لازم ہی اور تو مدیکو چاہیی کہ کہانا پانی مول لیکا اگر ایسی کا روکو نہ کہ عاجز کری اوسکو ادائی قرائض سے اور اگر دال دیوی کوئی سوتیکی مونہہ مین پانی پی جاوے سو نیوالا پانی اوسپر قضا ہی اور نہین کفارہ اور مانند اوسکے دوا لی کی کیا نہین جانتا ہی تو کہ سونیوالا یا جسکی عقل جاتی رہی اگر ذبح کری نہین ست اوسکا ذبح کیا ہوا کہا نا اور جو بسم اللہ پڑہ کر ذبح کی وقت اوسکا ذبح یکیا ہوا جانور کہانا درست ہے اور اگر روزی مین بہولکر کہانیکو کہایا پیہ قصداً کہایا یا جماع کیا یا بہول کر پیہ قصداً کہایا یا دانکو مونکی نیت کی پیہ کہایا یا پیا یا جماع کیا قصداً یا اتفاقی نیت کی ایک نفلی روزی کی پیہ کو سفر کیا پیہ نیت کی اقامت کی اور کہایا اگرچہ نہین درست تہا اوسکو افطار یا رات سے ایک نفلی نیت روزہ کی کی اور صبح کو مقیم تہا پیہ مسافر ہوا اور کہایا حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگر یہہ حلال نہین تہا اوسکو افطار قضا لازم آویگی نہ کفارہ اور سفر مین کہانیکی قید سیلیی لگائی کہ اگر وطن کو پہر جاویگا کسی چیز ہوئی ہوئی کی پیی کی پی اور قصداً کہا دیگا اپنی مکان مین پہلی جاننیکے

بادی مقاصلہ پنی کی سی تو قضا اور کفارہ دونون لازم ہونگی اور اگر کہانی پینی وغیرہ ہماسی بندہ تمام دن بغیر نیت روزہ کی اور افطار کی یا سحر کہائی یا جماع کیا اس خیال سے کہ ابھی رات ہے پھر طلوع ہوئی فجر کی اور فجر اوس وقت ہو چکی تھی یا افطار کیا ساتھ ظن غالب غروب ہوئی آفتاب کے اور افق پر اوسوقت باقی تھا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک رکھتا ہوگا غروب میں پس بیچ لازم ہوئی کفارہ کی دو روایتین ہین مختار فقیہ ابو جعفر کی یہہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر ظن غالب ہوگا نہ غروب ہونیکا اور افطار کر ڈالی گا تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا اور اگر منزل ہوا سبب فعل مذکر کرنیکی جانورسی یا میت سے یا منی گرائی کسیکے دانتین یا ناف مین یا ہاتھہ مین یا منزل ہوا سبب بوسہ لینی کی یا چھونی کسیکی یا تو اوسکا روزہ غیر واجب اور مضانکا یا عورت سی جماع کیا کسینی سوتی مین اور وہ روز ایسی تھی روزہ جاتا رہی گا اوسکا اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسیطرح ایک عورت نی رات سی نیت روزہ کی تھی اور پھر اونکو دیوانی ہوگئی اور اوس ہی جماع کسینی کیا اوس عورت پر ہی قضا آویگی اور اگر پکائی دوا یا پانی ایک عورت نی اپنی شرمگاہ مین داخل کی کسینی اونگلی بیگانے ہوئی یا نیکی یا تیل کی پچکی دبر مین یا استنجا کیا اور پانی پہنچا دبر مین حقنی کی جگہہ تک اگرچہ یہہ ہوتا ہی کم یا پہنچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کی استنجا کرنی مین قضا لازم آوی گی اور اگر نکل آوین مسی بواسیر والیکی اور دہوی اونکو اگر خشک کر لیا اونکو پہلی وٹہنی کی اور مسی پھر اوپر چڑہ گئی نہین تو نی کا روزہ ایسی کہ پانی پہنچا تہا ظاہر بدن پر پھر زایل ہوگیا پہلی پہنچنی کیطرف باطن کی بسبب عود کرنی مقعد کی اور اگر خشک نہونگی تو روزہ فاسد ہوجائیگا اور اگر داخل کریگی عورت انگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل مین یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتہ اپنی دبر مین یا عورت داخل کریگی ان چیزونکو اپنی فرج داخل مین اور غایب ہوجاوین گی یہہ چیزین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا تہہ مین رہا یا عورت کی فرج خارج مین نہین فاسد ہونیکا اور اگر نکلا دورا اور ایک سرا تہہ مین ہو پھر نکال لی نہین ٹوٹ نیکا روزہ اگر سب نگل جاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کریگا دہوان اپنی فعل سی قصدا دماغ مین یا پیٹ مین قضا لازم آویگی اور یہہ حکم بیج و ہوین عبیر وغیرہ اور عود کی ہی اور ان دونون کی دہوین مین بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا بھی واسطی فائدہ مند اور دوا ہونی اوسکی کی اور اسیطرح حقہ کی دہوان داخل کرنیسی بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا سا اور اگر قی قصدا کی اگرچہ مونہہ پھر کر آئی قضا لازم آویگی موجب ظاہر روایت کی اور ابو یوسف کی نزدیک مونہہ پھر کر آنا شرط ہی اور یہی صحیح ہی اور اگر نگل جاوی قی اپنے قی ہوئی کو اور موجود مونہہ بھری ہوئی یا کہا جاوی دانتونکی اوکی ہوئی چیز کو اور موجود بقدر چنی کی یا زیادہ یا نیت کری روزکی دنکو بعد کہا پکنی کی بھول کر پہلی نیت کرنیکی دنکو یا بیہوش ہوجاوی اگرچہ مہینی بھر تک بیہوش رہی قضا لازم آویگی مگر یہہ کہ قضا نکری اوس دنکی کہ بین بیہوشی شروع ہوی ہی یا جسکی رات مین شروع ہوئی ہی اس لیی کہ مسلمان کا فعل صلاح پر حمل کرنا چاہیی کہ اونی رات سی نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ تو ہوگیا اوسکی بعد جتنی دنون بیہوش رہیگا اونکی قضا کریگا اس لیی کہ امساک بغیر نیت کی ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہین نیت کی تو اوسدن کی بھی قضا آویگی - اور اگر مہینی بھر سی کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر سارے مہینی دیوانہ رہا نہین قضا آویگی - اور اگر مہینا بھر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہوگیا یا دنکو آرام ہوگیا بعد فوت ہونی وقت نیت کی تو بھی قضا نہین انکی کہ یہہ بھی سارے مہینی کی حکم مین ہے اور اگر رمضان مین نیت روزکی نکی اور کہا نا کہا یا امام اعظم کی نزدیک کفارہ واجب نہین اور صاحبین کی نزدیک واجب ہے کذا فی الملا بدمنہ - اور اگر کسیکا روزہ ٹوٹ جاوی اگرچہ بسبب عذر کسی ٹوٹی اور پھر عذر جاتا رہی تو واجب ہے بندہ رہنا کہانی پینی وغیرہ سی بقیہ روزہ مین اور واجب ہے بندہ رہنا خالص اور نفسا پر جبکہ پاک ہون بعد طلوع ہونی فجر کی اور واجب ہے بندہ رہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچھا ہوجاوی اور دیوانہ پر جبکہ ہوشیار ہوا اور لڑکی پر جبکہ بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوی اور ان سب پر قضا ہی سوائے دو شخصون اخیر کی - اور حائض اور نفسا اور بیمار اور مسافر کو بندہ رہنا نہ چاہیی لیکن ظاہر نہ کہاوین بلکہ پوشیدہ کہاوین **فصل** بیچ بیان اون چیزونکی کہ مکروہ ہین روزہ دار کو اور جو کہ نہین مکروہ ہین

جو کہ مستحب ہین مکروہ ہین روزہدار کی لیی چکھنا کسی چیز کا یعنی چکھ کر تھوک دینا اور ذخیرہ مین ہے کہ مکروہ ہی چکھنا کسی چیز کا جبکہ ضرور نہو اور جب ضرور ہو جیسی کوئی چیز خریدنا ہو اور ڈر ہو اسکا کہ وگرنہ چکھونگا تو غبن دیا جاوں گا یا موافق میری مرضی کی ہوگی تو نہین مکروہ - اور فتاوی نسفی مین ہے کہ اگر ایک عورت کا خاوند بدخلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کمی زیادتی نمک پر تو درست ہی اوسکو ہی چکھہ لینا کہانی کا تا اوسکی ظلم سی بچی اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہین درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہی اور ممکن ہے کہ ہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ پکانی کی لیی ہون - اور مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسی ایک عورت چباتی ہی کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچی کی مونہہ مین دی اگر کوئی شیار لڑکی یا حالانصفہ اوسکی پاس ہو تو اوس سی چبوا کر دی آپ چبا کر دینا اوسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزہدار نہ ملے تو آپ ہی دی کہ اس صورت مین مکروہ نہین اور مکروہ ہی چبانا مصطگے کا روزہدار کی لیی برابر ہین یہ مین مرد و عورۃ اس لیی کہ اوسکی چبانی سی قوت افطار کی لگتی ہی اور سوے روزہ کی حالت کے مرد و کی لیی چبانا اوسکا مکروہ ہی مگر خلوت مین بسبب عذر کی جائز ہی اور بعضون نی کہا مباح ہی بخلاف عورتونکی کہ اونکی لیی مستحب ہے چبانا اوسکا اسلیی کہ یہ اونکی لیی قایم مقام ہی مسواک کی اور مکروہ ہی بوسہ لینا اور مباشرۃ کرنی یعنی عورتونکو کلی لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا والا نہین مکروہ - اور مکروہ ہی جمع کرنا تھوک کا مونہہ مین قصداً اور پھر نگل جانا اوسکا اور مکروہ ہے روزہ دار کی لیی کرنا اوس چیز کا کہ ضعف ہو اوس سی مانند فصد اور پچھنون کی اور ہو فصد و پچھنی آپی ہون کہ ضعف نہو اونسی تو نہین مکروہ - اور نہین مکروہ ہی سرمہ لگانا اور تیل لگانا موچھونکو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کی ہو اور مسواک تازی ہو یا ہیکوئی ہو یا پانی مین - اور نہین مکروہ ہی کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا بغیر وضو کی - اور نہین مکروہ ہی غسل کرنا اور لپٹنا تر کپڑے کا بدن پر بسبب ٹھنڈک کی ہو سبب روایت منتی بہ کی اس لیی کہ مدینہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہوا ہی چنانچہ وہ حدیث آگی آویگی اور مستحب ہین روزہدار کی لیی تین چیزین تحر کہانی اور دیر کرنی سحر مین اور جلدی کرنی افطار مین بیچ غیر روزہ ابر کی اور ابر کے روزہ احتیاط ضروری ہی **فصل** پنجم بیان ادن عوارض کی کہ مباح ہی بسبب انکے افطار وہ دس ہین مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی کرنی اور حمل اور دودھ پلانا اور بھوک اور پیاس اور بہت بڑھاپا اور حیض اور نفاس پس جائز ہی افطار اوس ہمارکی لیی کہ اگر روزہ رکھی تو ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کر اچھی ہونیکا اگر لیی کر زیادتی مرض کی اور طول اوسکا کبھی ہوتا ہی باعث ہلاکت کا پس واجب ہے اوس سی احتراز - اور مرض ایک چیز ہی کہ باعث ہوتی ہی تغیر طبیعت کی طرف فساد کی شروع ہوتی ہی اول باطن مین پھر ظاہر ہوتا ہی اثر اوسکا اور پرسون ہارہی کہ ہووے مرض آنکھہ دکھنی کا یا زخم یا درد سر کا مثلاً کوئی مرض ہو جب خوف ہو اوسکی زیادتی یا دیر کر اچھی ہونیکا تو جائز ہی اوسمین افطار - اور لکھا ہی علمائی کرام نی جبکہ جانتا ہو یقینا کہ مین مرونگا کفار سی رمضان کی مہینی مین اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنی مین پس پہلی لڑائی کی افطار کری مسافر ہو یا مقیم - اور اسی قیاس پر کہا ہی علمائی اوس شخص کی حق مین کہ اوسکا دن باری کا ہی پس افطار کیا اول روز مین پہلی آنی تپ کی گمان اسکی کہ آج تپ آویگی پس ضعیف کردیگی تو نہین مضائقہ افطار کا اوسکی لیی پھر اگر تپ آوی گی تو صحیح تر یہ ہے کہ نہین آنیکا کفارہ - اور اسیطرح عورت نی حیض آنیکا گمان کر کر افطار کیا اور پھر حیض نہ آیا تو صحیح تر ہی یہ کہ کفارہ نہین آنیکا اوسپر - اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ دونون صورتون مین کفارہ آویگا اور اسیطرح بازاروالی اگر نہین آوازطبل کی قسمون مین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہی اور پھر افطار کر ڈالین پھر معلوم ہو کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تھا تو نہین کفارہ اوپر اور زبردستی سی مراد یہ ہے کہ کوئی پکڑ کر مونہہ مین کھانا دیدی یا ڈر ہو نہ افطار کرنی مین مار ڈالنی کا یا بہت مارنیکا - اور جائز ہی افطار حاملہ کی لیی اور دودھ والی کی لیی اگر ڈر ہی نقصان عقل سی یا ہلاک سی یا بیماری سی خواہ اپنی نفس پر ڈر ہو یا ان چیزونکا بچی پر اور دودھ والی خواہ مان ہو خواہ دایہ اور یہ جو کہا گیا ہی کہ مراد دودھ والی سی دایہ ہی ہی یہ قول مردود ہی اس لیی کہ حدیث مین عام ہی دودھ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم اور دوسرے یہ کہ دودھ پلانا مان پر واجب ہے دیانۃ خصوصاً جبکہ باپ ہو مفلس - اور جائز ہی دودھ والی کی لیی پینا دوا کا جبکہ طبیب کہی کہ یہ بچی کی بیماری کو فائدہ کریگی - اور خوف معتبر مباح ہونی افطار کی لیی

سبب سے ہوتا ہی کہ یا تو ظن غالب نہ رکا بسبب پہلی تجربہ کی یا بطبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہی کہ ضرر کریگا روزہ سے اور جائز ہی افطار اوسکی لیی کہ ہو اوسکو پیاس شدید یا بھوک ہیت کہ خوف ہو اون سی ہلاک کا یا نقصان عقل کا یا جاتی رہنی بعض حواس کا - اور نہو یہ بسبب مشقت مین ذالنی نفس اپنی کی لیے کہ اگر ہوگا یہہ بسبب مشقت مین ذالنی نفس کے مثلاً بوڑھا اور پیاسا ہو کر افطار کردالا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضون نی کہا کہ نہین لازم آئیگا - اور پوچھی گئی ہو بن احمد حال ہو کر نیوالی کیسی کہ سب جانی دہ کہ اگر مین مشغول ہونگا رفیقون سے تو لاحق ہوگا مرض کہ مبالغہ ہوگا اوسمین افطار اور ہی وہ محتاج حراف تحصیل کرنی نفقہ کی یا مباح ہی اوسکو کہا ہی ہو نیکی یا نہین پس منع کیا اونہون نی اشد منع - اور مختار مین کہا ہی کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اوسکو چاہیے کہ آدہی دن کسب کری اور آدہی دن استراحت کری تاوجہ معیشت کی ہی حاصل ہو اور روزہ بھی نا تہہ سی نہ جاوی - اور جائز ہی افطار اوس مسافر کو کہ سفر کری پہلی طلوع ہونی فجر کی اور اگر حضر کری حالت روزی مین بعد طلوع ہونی فجر کی تو نہین مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوی بعد اوسکی تو درست ہے اور یہہ صورت قضا ہی اوسی کی کہ نکاح نہ خواہ سفر مین یعنی بیمار ہی تو ڑی خواہ بیمار ہو کر - اور روزہ رکھنا مسافر کو بہتر ہے اگر ضرر نکری اور یہہ کب ہے کہ جب نہون تمام رفیق اوس کی افطار کیی ہوئی اور نہ شک ہون فیہ کرنی مین پس اگر ہون شک یا افطار کیی ہوئی تو افضل فطار ہی دہلی موافقت جماعت کی - اور نہین واجب ہے وہ نیت کرنی رات کہ فدیہ اوس روزی کی کہ افطار کیا اوسپر کہ مری پہلی زوال عذر کی خواہ عذر بیمار یکا ہو یا سفر کا یا اور عذر روا تھا کو روسی اور قضا کری دن روزہ نکی کہ قادر ہو نکی قضا پر اور اگر قضا نکری تو لازم ہی اوسکو بیت کرنی بتہد اقامت کی سفر ہی اور بتہد صحت کی مرض سے اور بتہد زوال عذر کی اور نہین شرط ہی قضا روزہ مین پی در پی رکہنا لیکن مستحب ہے تا کہ واجب جلدی ذمہ سی اوتر جاوی اور ہی لیی مستحب ہے یہہ کہ تاخیر کری بعد قدرت کی **تنبیہ** شروع مین روزی تیرہ قسم کی آتی ہین اونہین سی سات قسم کی روزی تو پی در پی رکہی جاتی ہین یعنی رمضان کی اور کفارہ ظہار کی اور کفارہ قتل کی اور کفارہ یمین کی اور قضا یمین جو قصداً افطار کری اوسکی کفارہ یمین کی اور نذر معین کی اور اعتکاف واجب کی اور چھ قسم کی روزہ نہین رکہنا ہی چاہی پی در پی رکہی اور چاہی متفرق نفل روزی اور قضا رمضان کی روزی اور روزی متعہ کی اور فدیہ حلق کی اور جزا صید کی اور نذر مطلق کی اور جائز ہی افطار کرنا شیخ فانی کو اور پیر ہیا فانیہ کو اور شیخ فانی اوسکو کہی ہین کہ عاجز ہو اوسی فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اوسکا یہانتک کہ نا امید ہو روزہ کہنی سی بسبب بڑہاپی کی اور لازم ہی شیخ فانی کو اور پیر ہیا فانیہ کو فدیہ اور نہین لازم اوغیر ہوا نکو سوا انکی مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سی یعنی نذر مانی کہ مین ہمیشہ روزہ رکہونگا پہر عاجز ہو اوس سی بسبب اشغال معیشت کی تو افطار کری اور فدیہ دیا کری ہر روز اور فدیہ یہہ ہی کہ بدل ہر روزی آدہا صاع یعنی دو سیر ہیون کی بالغیت انکی بشرط ہمیشہ ہونی عجز کی موت تک اور اگر یوفانی مسافر اور مری پہلے اقامت کی تو لایق ہی یہہ کہ نہ واجب ہو اوسپر فدیہ یا نمانداونکی اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپہ فدیہ لازم ہو تو استغفار کری اللہ تعالی سی اور جائز ہی فدیہ اور کفارہ مین اباحت طعام کی یعنی دونون وقت بہر دن پیٹ بہر کر ہیون کو کہلاوی جیسی کی جائز ہی تملیک بخلاف صدقہ فطر کی کہ نہ درست ہی اوسمین تملیک نذر کو تہ کی جانا چاہیی کہ جو صدقہ مشروع ہی ساتہہ لفظ طعام کی یا اطعام کی جائز ہی اوسمین تملیک راجحہ اور جو کہ مشروع ہی ساتہہ لفظ اتیا کی اور اوسکی شرط ہی اوسمین تملیک و نہین جائز ہی نفل روزہ کہنی والی کو توڑ ڈالنا اوسکا عذر اور جانا چاہیی کہ نوڑ ڈالنا روزہ کا اور نمانگا بعد شروع کرنیکی مکروہ ہی اونفل روزہ شروع سی واجب ہوتا ہی پس کسی حالت مین توڑی واجب ہوتی ہی اوسپر قضا مگر جبکہ پانچ دنون مین نفل روزی رکہی دونون عید و نہین اور ایام تشریق مین تو نہین لازم آتی ہی قضا اونکی توڑنی مین اسلیی کہ ان دنون مین روزی منع ہین شروع سی واجب نہین ہوتی اور اگر ان پانچ دنون کی روزی نذر مانی یا تمام سال کی روزی نذر مانی تو ان دنون مین افطار کری اور قضا انکی کہی اور دنون مین اور حکم کیا جاوی رکہا ساتہہ روزہ رکہنی کی جبکہ طاقت ہو اوسمین اور سارا جاوی اوسکی ترک پر جبکہ ہو دس برس کا مانند نماز کی **الفصل الاول** فصل پہلے **عن ابی هریرة**

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ رواہ البخاری

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص نہ چھوڑی باطل بولنا اور کام کرنا برا یعنی روزہ مین پس نہین اللہ کو کچھہ حاجت اسمین کہ چھوڑا ہی اس شخص نے کہانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** باطل بولنا کلام باطل وہ ہی کہ جسکی بولنی مین گناہ لازم آوی یعنی باتین کفر کی کرنیکی اور گواہی جھوٹی دینی اور رافضہ کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان زنا کا خواہ بہتان کرنا کا ہو یا اور کچھہ اور گالیان دینی اور برا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند انکی اور چیزین کہ واجب ہے انسانکو پرہیز کرنا اوسنی پس حاصل یہہ کہ جس روزہ دار نی باطل بولنا اور بری کام کرنی نہ چھوڑی تو اللہ تعالی کو کچھہ حاجت نہین اسکے کہ وہ ترک کری کہانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ مقصود روزہ سی تو مرنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا نفس امارہ کا ہی پس سب حاصل ہوا اوس سے یہہ یعنی بری قول و فعل نہ چھوڑی تو نہین پروا کرتا اللہ تعالی روزی اوسکی اور اوسکی طرف نظر عنایت کی نہین کرتا پس نہونی حاجت سے مراد نہی التفات کرنا اوسپر اور نہ قبول کرنا اوسکی روزیکا اور کینوکر التفات کری اللہ تعالی اوسکی طرف کہ اوسنی ترک تو کیا اوسچیز کو کہ مباح تہی غیر روزہ مین قسم کہانی پینی غیر سی اور مرکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تہی اوسپر ہر وقت مین اور مشایخ رحمہم اللہ کہا ہی کہ روزہ تین قسم پر ہی ایک روزہ عوام کا ہی کہ باز رہی کہانی پینی اور جماع سی اور یہہ روزہ خواص کا ہی وہ یہہ ہے کہ باز رہی تمام اعضا اور حواس کو لذتون اور خواہشون حرام اور مکروہ سی بلکہ منہمک نہی سی مباح مین ہی جو مباح کہ منافی اسکے نفس کی ہین اور ایک روزہ خص الخواص کا ہی وہ یہہ ہے کہ باز رہی ہر چیز سی کہ جو سوا حق کی ہی اور نہ التفات کری اوسکی غیر کیطرف ع **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ویباشر وھو صائم وکان املککم لاربہ متفق علیہ　　اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتی اور بدنسی بدن لگانی یعنی اپنی بی بیونسی یہہ معاملہ کرتی اوحال مین کہ وہ روزہ دار ہوتی اور تہی حضرت بہت قادر تم سب سی اوسکی حاجت سے یعنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاجت سے مراد شہوۃ ہی یعنی حضرت بہ نسبت تمہارے بہت قادر تہی اپنی شہوۃ پر کہ باوجود بوسہ لینی اور بدن لگانی کی رکی رہتی تہی صحبت کرنیسی اور سی رکنا مشکل ہی اور اہل علم نی اسمین اختلاف کیا ہی اور ہمارے نزدیک مکروہ ہی بوسہ لینا اور مباشرت کرنا اور بدن لگانا عورت سے اگر خوف ہو جماع کرنیکا یا منزل ہو جانیکا اور اگر خوف نہو تو نہین مکروہ ع **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدرکہ الفجر فی رمضان وھو جنب من غیر حلم فیغتسل ویصوم متفق علیہ　　اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پالیتی اوسکو فجر رمضان مین یعنی کبھی اوروہ ہوتی تہی جنابت سے بغیر احتلام کی پس نہاتی اور روزہ رکہتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت کو نہانیکی احتیاج ہوتی تہی بسبب جماع کی نہ بسبب احتلام کی اور باوجود اسکی روزہ رکہتی اور پر نہاتی یعنی پس معلوم ہوا کہ حالت جنابت مین نیت روزہ کی کرنی اور صبح کو نہانا منع نہین اور بسبب جماع کی جنابت اختیاری ہوتی ہی جب یہہ روزہ درست ہوا تو احتلام کی سبب سے جو نہانی کی حاجت ہوگی اوسمین بطریق اولی درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزہ کی حالت مین ہے تو مضر نہین اور بغیر احتلام کی اسلیی کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہین ہوتا تہا اسلیی کہ وہ سلامت ہے شیطان کی نیکی خواہین اور وہ احتلام مین تہی اوس سے ع **وعن** ابن عباس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم واحتجم وھو صائم متفق علیہ　　اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی پچری ہوئی کچوانی حالت احرام مین اور پچری ہوئی سینگی کچوانی روزہ کی حالت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا شیخ جزری نی کہ مراد ابن عباس کے یہہ ہی کہ حضرت نے احرام مین روزہ سی ہی اور پچری ہوئی سینگی کی یہہ مراد جانی ابوداود کی بحدیث سی کہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم موضع من رأسہ من شجۃ کانت بہ یعنی ظہرنی کہ جائز ہی احرام والیکو سینگی لینی بشرطیکہ بال نہ ٹوٹی اور اسطرح روزہ دار کو بہی جائز ہی بغیر کراہیت کی تینون امامونکی نزدیک اور کہا احمد نی کہ باطل ہوتا ہی روزہ پچری ہوئی سینگی لگانیوالیکا اور لگوانی والیکا لیکن کفارہ نہین واجب ہوتا ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی وھو صائم فاکل

فلیتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بھولا
جاوی اور وہ روزہ دار ہیا پس کہایا پیا پس چاہیی کہ پورا کری اپنا روزہ پس سو اسکی نہین کہ کہلایا اوسکو اللہ نی اور پلایا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف یہہ حکم عام ہی ہر روزیکا فرض ہو یا نفل ہبول کر کہایا پیوی یا بی لیوی تو روزہ نہین جاتا اور مذہب ابو حنیفہ کا یہی ہی مگر امام مالک کہتے ہین کہ لازم
ہی قضا روزہ کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جب ثابت ہوا یہہ حکم کہانی اور پینی مین ثابت ہوا جماع مین بھی یعنی جماع بہول کر کری اوسکا بھی ہی حکم
ہی نفل **وعنه** قال بینما نحن جلوس عند النبی صلی الله علیه وسلم اذ جاءه رجل فقال یا رسول الله
هلکت قال مالک قال وقعت علی امراتی وانا صائم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل تجد رقبة
تعتقها قال لا قال فهل تستطیع ان تصوم شهرین متتابعین قال لا قال هل تجد اطعام ستین مسکینا قال لا
قال فاجلس ومکث النبی صلی الله علیه وسلم فبینا نحن علی ذلک اتی النبی صلی الله علیه وسلم بعرق فیه تمر
والعرق المکتل الضخم قال این السائل قال انا قال خذ هذا فتصدق به فقال الرجل علی افقر منی یا رسول
الله فوالله ما بین لابتیها یرید الحرتین اهل بیت افقر من اهل بیتی فضحک النبی صلی الله علیه وسلم حتی بدت انیابه
ثم قال اطعمه اهلک متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ ہم بیٹہے تہے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آیا حضرت کی پاس
ایک شخص سی پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مین یعنی بسبب گناہ کرنیکی فرمایا کیا ہی واسطی تیری کہا گرا مین اپنی عورت پر یعنی جماع کیا اور تہا مین روزہ سی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا پاتا ہی تو بردہ کو آزاد کری اوسکو کہا کہ نہین فرمایا حضرت نی پس کیا طاقت رکہتا ہی تو یہہ کہ روزی رکہی دو مہینی کی
پی دیپی کہا کہ نہین فرمایا کیا مقدور رکہتا ہی ساتہہ مسکینونکی کہلانیکا کہا کہ نہین فرمایا حضرت نی بیٹہیہ جاو اور بیہری رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انتظار کیا کہ کوئی
بہیجدوی تو اوسکو دین تا وہ کفارہ ادا کری پس اوسوقت کہ ہم اسیطرح بیٹہے تہی آیا حضرت کی پاس ایک عرق کا وسمین تہین کہجورین اور عرق کہتی ہین ٹہیلی
بڑی کو یعنی کہجور کی بنی کا بنا ہوا ہوتا ہی اور اوسمین پندرہ چوسیر فارسی کی تہین چوسیر دن تک کہجورین آتی رہین فرمایا کہان ہی پوچہنیوالا کہا اوسنی کہ مین حاضر
ہون فرمایا لی یہہ کہجورین اور صدقہ کر یہہ کہا اوس شخص نی کیا اللہ دونون لیی کو کہ زیادہ محتاج ہو مجہسی یا رسول اللہ یعنی مین سب سی زیادہ محتاج ہون فقیر ہون
کسطرح دو لیپس قسم ہی خدا کی نہین درمیان دونون طرفون مدینہ کی کوئی گہر والی محتاج زیادہ مجہسی گہر والونسی اور مراد رکہتا تہا دونون طرفونسی دو پہاڑ یا
کہر جانب مشرق اور مغرب ہے مدینہ کی پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک ظاہر ہوئین کچلیان حضرت کی پہر فرمایا کہلاسکو اپنی اہل کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے **ف** اس شخص آنیوالیکا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تہا اور روزہ رمضان کا رمضان مین جو قصداً توڑ ڈالی خواہ جماع کر کر خواہ کہا پیکر تو کفارہ
دینا اتا ہی اسی تیسند کری کہ بردہ آزاد کری اور یہہ نہو سکی تو دو مہینی کی روزی رکہی پی دیپی اور یہہ بہی نہو سکی تو ساٹہہ مسکینونکو کہلا دی اگر بجا آوے
دی تو سلمہ کو دو سیر کہجورین ملیچاہیے ہو دی اور اگر بکا کر دیوی تو دونون وقت پیٹ بہر کر کہلا دی ہو کفارہ اپنی اہل کو یعنی اصول و فروع کو دیا درست
نہین اور حضرت نی جو اس شخص کو اجازت دی تو ہمین اختلاف کیا ہی علمانی کہ اوسکی ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہین اکثر تو کہتی ہین کہ ادا ہو گیا اور یہہ خاص اوسکی
واسطی تہا اور کو درست نہین اور بعضی کہتی ہین کہ کفارہ اوسکی ذمہ پر رہا سو بعلی کرو جب ہو نا کفارہ کا بالفعل اوسوقت ہی کہ اوسکی کہانیسی اور اوسکی اہل
کی کہانیسی ہی اور نہین تو ذمہ پر رہتا ہی جب مقدور ہو ادا کری پس وہ محتاج تہا اوسکو حضرت نی اجازت دی کہ اب اپنی اہل کو کہلا دے جب مقدور ہو گا ادا کرے
اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا واللہ علم ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عائشة ان النبی صلی الله
علیه وسلم کان یقبلها وهو صائم ویمص لسانها رواه ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی بوسہ لیتی حضرت عائشہ کا اور

ہوتی روزہ مدار اور چوستی زبان اونکی نفل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** یہہ حدیث ضعیف ہے اور کہا گیا ہی نہوگی نکلتی غیر کیسی روزہ ٹوٹ جاتا ہی سب کے نزدیک پس حضرت کی زبان چوسنیکا بر تقدیر صحت حدیث کی یہہ جواب دیا گیا ہی کہ حضرت زبان چوس کر تھوک دیتی ہونگی نگلتی نہوں گی ۔ ع **وعن** ابی ھریرۃ ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرۃ للصائم فرخص لہ واتاہ اخر فسالہ فنھاہ واذا الذی رخص لہ شیخ واذا الذی نھاہ شاب رواہ ابوداؤد ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال مباشرت کا روزہ دار کی یعنی جن سی بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سی پس اجازت دی حضرت نی اوسکو اور آیا حضرت کی پاس ایک اور پس پوچھا اوسی حال مباشرت کا پس منع کیا اوسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تہی اوسکو وہ تہا بڈہا اور وہ شخص کہ منع کیا تہا اوسکو وہ تہا جوان نفل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** بڈہا امن مین ہوتا ہی خوف جماع کا اوسکو نہین ہوتا اسلیی اوسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہی اوسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ یہہ منسوخ ہی یا تنزیہی ہی ۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیٔ وھو صائم فلیس علیہ قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عیسی بن یونس وقال محمد یعنی البخاری لا اراہ محفوظا ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو غلبہ کری قی یعنی آپ سے آپ جاوی اور وہ ہو روزہ سی پس نہین اوسپر قضا اور جو شخص قی لاوی یعنی اونکی وغیرہ حلق مین ڈالکر قصد آپس چاہیی کہ قضا کری نفل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کیسی اور کہا محمد نی یعنی بخاری نی نہین گمان کرتا مین اس حدیث کو محفوظ یعنی منکر ہی **ف** قصد کہا ہو تو اس سی احتراز کیا نسیان سی یعنی قی لاوی اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہی اور ہو کر لاوی تو قضا نہین اور یہہ مسئلہ ابتدا باب مین مفصل ذکر کیا گیا ہی جو چاہی وہان سی دیکہہ لی ۔ ع **وعن** معدان بن طلحۃ ان ابا الدرداء حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال فلقیت ثوبان فی مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال صدق وانا صببت لہ وضوءہ رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی ۔ اور روایت ہی معدان بن طلحہ سی یہہ کہ ابودرداء نی حدیث کی اوسکو یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی قی کی پس افطار کیا کہا معدان نی پس ملا مین ثوبان نی دمشق کی مسجد مین اور کہا مینی کہ ابودرداء نی مجکو حدیث کی ہی یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی قی کی پس افطار کیا کہا سچ کہا ابودرداء نی اور مینی ڈالا تہا حضرت کی وسطی پانی وضو اونکی کا نفل کے یہہ ابوداؤد اور ترمذی و دارمی نی **ف** یعنی روزی نفل مین قصدا قی کر کر روزہ توڑ ڈالا بسبب کسی عذر کی یعنی عذر بیمار کا تہا یا ضعف کا اور عذر کی قید اسلیی لگائی کہ حضرت نبیہ علیہ السلام عذر کی روزہ نہ توڑتی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ولا تبطلوا اعمالکم یعنی اپنی عملونکو باطل نہ کرو اور آیہ حدیث سنی اسلیی پکڑی ہی امام ابوحنیفہ اور احمد وغیرہما نی کہ قی سی وضو ٹوٹ جاتا ہی اور شافعی اور اور علما کہ قائل نہین ہین کہ وضو ٹوٹتی کی قی سی اور جو انہون نی وضو کرنیسی مراد لی ہی کلی کرنی اور دہونا مونہہ کا واللہ اعلم ۔ ع **وعن** عامر بن ربیعۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لا احصی یتسوک وھو صائم رواہ الترمذی وابوداؤد ۔ اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سی کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس قدر کہ نہین گن سکتا مسواک کرتی ہی اور وہ ہوتی روزہ سی نفل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جائز ہی مسواک کرنی روزہ دار کو ہر وقت اور ہر طرح کی مسواک کرنی ہے اور بہت حدیثین اسپر حکم کی آئی ہین پانچہ مرقاۃ مین مذکور ہین اور علما نی اسمین اختلاف کیا ہی امام ابوحنیفہ و مالک جائز رکہتی ہین مسواک کرنی خواہ مسواک تر یعنی تازی ہو یا ترکی ہوتی ہو پانی مین اور خواہ پہلی زوال کی ہو خواہ بعد اوسکی اور ابویوسف نی کہا مکروہ ہی تازی اور بیگی ہوتی اور شافعی کی نزدیک مکروہ ہی بعد زوال کی ۔ ع **وعن** انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشتکیت عینی افاکتحل وانا صائم قال نعم رواہ الترمذی ۔

وقال الترمذی ضعفہ بالقوی وابو عاتکۃ الراوی یضعف　　اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہا کہ میں نکہین میری کیا لگاؤن مین سر مہ اور مین ہون روزہ دار فرمایا کہ ان لگل کی یہہ ترمذی نی اور کہا سند اس حدیث کی نہین قوی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ بانہی سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہیت کی چنانچہ اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور کہا امام اعظم اور امام شافعی نی کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہین اگرچہ مزا سرمہ کا حلق مین ظاہر ہو اور احمد اور اسحق اور سفیان کی نزدیک مکروہ ہی اور امام مالک سے بعضون نی کراہت نقل کی ہی اور بعضون نی عدم کراہیت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن اور حدیثین ہی آئی ہین سب ملکر قابل دلیل پکڑنیکی ہو جاتی ہی شرح ح

وعن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یصب علی راسہ الماء وھو صائم من العطش او من الحر رواہ مالک وابو داود　　اور روایت ہی بعضی صحابیون سی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج مین ڈالتی اپنی سر پر پانی حالانکہ روزی کہین سطی دفع کرنی پیاس کی یا کہا دفع کرنی گرمی کی نقل کی یہہ مالک و ابو داود نی ف عرج نام ایک بستی کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور کہا ابن ملک نی یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نہین مکروہ روزہ دار کو یہہ کہ ڈالی سر پر پانی اور داخل ہو وی پانی مین اگرچہ ظاہر ہو بہنڈک اوسکی بیچ باطن اوسکی کی ع نور الایضاح مین کہا کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہی لکہا ہی کہ نہین مکروہ ہی روزہ دار کو نہانا اور لپٹنا تر کپڑی مین و ظلی ہنڈک کی اور دفع گرمی کی موجب راحت حنفی بکی انہی اور بحر الرائق و مختار مین لکہا ہی

وعن شداد بن اوس رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی رجلا بالبقیع وھو یحتجم وھو اخذ بیدی لثمانی عشرۃ خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم رواہ ابو داود وابن ماجۃ والدارمی قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ تاولہ بعض من رخص فی الحجامۃ ای تعرضا للافطار المحجوم للضعف والحاجم لانہ لا یامن من ان یصل شیء الی جوفہ بمص الملازم　　اور روایت ہی شداد بن اوس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کی پاس بیت البقیع مین کہ نام ہی مدینہ کی مقبرہ کا اور وہ شخص پہری ہوئی سینگیان کیچواتا تہا اور حضرت پکڑی ہوئی تہی یہہ میرا ہاتہہ دیکر تا سترہ رمضان کی پس فرمایا حضرت نی کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کہینچنی والی نی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی کہا شیخ امام محی سنہ رحمۃ اللہ علیہ نی اور تاویل کیا ہی اس حدیث کو بعضون نی اوس شخصون مین سی کہ اجازت دی ہی روزہ دار کو پچہ سینگی کہینچنی اور کیچوانی کی ضعف سی قریب فطار کی ہو جاتا ہی کیچوانی والا بسبب ضعف کی اور کہینچنی والا اسواسطی کہ نہین امن مین ہوتا اسسے کہ پہنچ جاوی کچہہ پیٹ اوسکی مین بسبب چوسنی سینگی کی ف شخصونسی مراد مہور یعنی اکثر علما مین مذہب اکثر علما کا یہی ہی کہ سینگی لینی کا کچہہ مضائقہ نہین روزہ دار کو اسلیی کہ ثابت ہوا ہی ابن عباس سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی لی یعنی پچہنے ہوئی حالت احرام اور روزہ مین اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور مالک و شافعی کا ہی اور معنی اس حدیث کی اونہون نی یہی کہی مین کہ مکروہ ہوئی کراہت قریب فطار کی ہو جاتا ہی یعنی پچہنے ہوئی سینگی لوانی والیکو بسبب خون نکل جانی کی ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہی کہ قریب ہوتا ہی افطار کرنیکی تا ملک ہو جاوی اور سینگی کہینچنی والیکو خوف ہوتا ہی کہ مبادا سینگی لگانی ہوئی کہ مو نہہ سی چوسنی پڑتی ہی پیٹ مین خون اتر جاوی اور بعضی کہتی ہین کہ پہری ہوئی سینگی سی روزہ جاتا نہین لیکن مکروہ ہوتا ہی بسبب لاحق ہونی ضعف اور خوف ہلاک کی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حدیث خاص اونخصون کی حق مین فرمائی کہ اونہون نی پہری ہوئی سینگی کہینچی وقت غیبت کی نہی پر اوس غیبت کرنی پر فرمایا کہ دونو کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا بنع ح

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افطر یوما من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدھر کلہ وان صامہ رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی والبخاری فی ترجمۃ باب وقال الترمذی سمعت محمدا یعنی البخاری یقول ابو المطوس

الرَّاوِي لَا أَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ ۔۔۔ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کو افطار کری قصداً بغیر ان ہی رخصان سی بدون رخصت کی اور بدون مرض کی نہین بدلا اوسنی سی روزہ رکھنا تمام عمر اگر یہ روزی کہی
صوم نفل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور بخاری نی ترجمہ باب کی اور کہا ترمذی نی کہ سنا مینی محمد کو یعنی بخاری کو کہتا تھا
ابو المطوس راوی نہین جانتا مین اوسکی سوائے اس حدیث کی **ف** بدون رخصت کی یعنی بدون رخصت شرعی کی کہ حالت سفر وغیرہ ہی چنانچہ بیان
اسکا تفصیل سے ہو چکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہی پہلی جملہ کی اور یہہ حدیث بطریق مبالغہ کی ارشاد کی فرمائی اور مراد یہ ہی کہ ثواب روزہ فرض
کا اس رتبہ ہی کہ روزہ نفل سے نہین مرتبہ اما اگر چہ تمام عمر کہی والا اگر ایک روزہ نرکہا ہو مثلی اوسکی ایک روزہ کہی فرض ادا ہو جاویگا اور اگر کہہ کر توڑ
ہو دو مہینی کی روزی کفایت کرینگی تا دیکہا ابن حجر نی کہ ظاہر حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر روزہ رمضان کا نرکہی اور پیر اوسکی بدلی تمام عمر روزہ رکہی تو یہہ
کفایت کرتی چنانچہ حضرت علی اور ابن مسعود رضہ کا یہی مذہب ہے اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ کفایت کرتی ہی ایک دن بدلی ایک دن کی یعنی فرض ادا ہو جاتا ہی
اگر چہ رکہا ہو نہایت بڑی دنونمین اور گرمی مین اور کہی بدلی اوسکی چھوٹی دنونمین اور سردی مین اور ظاہر یہ ہے کہ نماز ہی جسکی حکم مین ہی آسانی کی نہین
فرق ہی دونونمین بلکہ نماز افضل ہے روزہ سی سب علما کی نزدیک واللہ علم ش ح ۱۲ مولانا **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَأُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ۔۔۔ روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت روزہ دار مین کہ نہین اونکو حاصل روزی اوسکی سوی تکہ پیاسا رہنا اور کتنی قیام کرنیوالی مین کہ نہین اونکو قیام مگر بیخوابی نفل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی جو شخص روزہ رکہی اور خالص نیت خدا کی وسطی نہو اور نیکی چھوٹ جاوی اور جہوٹی کو ہی اور دنیا ان اثانی اور
غیبت کرتی اور مانند اسکی کی ممنوعات سی ہوتی ہی اوسکو بہوک اور پیاس رہتی ہی موتا ثواب اوسکو روزہ کا اگر یہہ فرض روزہ سی ساقط ہو جاتی ہی اوسطرح
جو رات کو قیام کری بغیر حضور کی یا وسطی فائدہ دنیا کی تو اوسکو بہی یہی ثواب نہین ہوتا جیسی نماز مین یا کہ جنکی وقتی مین پڑہی تو اونمین یہہ ثواب نہین
ہوتا اگر چہ وہ بہی فرض ساقط ہوتا ہی اور سنت ۔ جو نماز پڑہی بدون جماعت کی بی عذر سی اوسکی فرض ساقط ہو وقت نماز اوسکی لیکن ثواب نہین
حاصل ہوتا اور سنت اور عبادتین مانند حج اور کفارہ وغیرہا کی اگر وسوسہ سی نہون یہہ نہین فائدہ اونسی سوای تضییع اوقات اور تکلیف بدن کی مولانا طیبی
وغیرہ **وذکر** حَدِيثَ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ فِي بَابِ سُنَنِ الْوُضُوءِ اور ذکر کی تنی حدیث لقیط بن صبرہ کی پہلے باب سنون وضو کی **الفصل**
الثالث نسل سیری **عن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْاِحْتِلَامُ
وَالْاِحْتِقَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ۔۔۔ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیز ہین نہین یا فطار کرتین روزہ دار کا سینگی لگانی والا یعنی جو فی سبیل اللہ نفل کی یہہ ترمذی
اور کہا یہہ حدیث نہین محفوظ اور عبد الرحمان بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **ف** روایت کیا ہی اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی اور ابو داؤد
نی بہی اور حدیث ابو داؤد کی شبہ ساتہ صلوا کے ہی ہے **وعن** ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔۔۔ اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہا پوچھا
گیا انس بن مالک سی تم مکروہ جانتی تہی سینگی کو وسطی روزہ دار کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین کہا نہین مکروہ جانتی تہی اسکو سوای ضعف کی نفل کی یہہ بخاری
نی **ف** یعنی سینگی نکو سبب اوس خون نی ضعف کی مدد دیتی نہی نہ اس جہت سی کہ وضو توتی مینی ۱۲ **وعن** الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ
كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ ۔۔۔ اور روایت ہی بخاری سی بطور تعلیق کی کہا تہی ابن عمر سینگی لگواتی اور روزہ

وغیرہ چیز چھوڑ دی سنگی کچوائی پس نہی سنگی کچوائی رکھو ف یعنی احتیاط چھوڑ دی باوجود خوف ضعف کی اور بعضی حدیث بخاری کی بغیر سند کے
روایت کی ہی اوسکو تعلیق کہتی ہین اور مصنف کو چاہی تھا کہ اول کہتا عن ابن عمر الخ پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقا ع وعن عطاء قال ان مضمض
ثم اخرج ما فی فیہ من الماء لا یضیرہ ان یرد ریقہ وما بقی فی فیہ ولا یمضغ العلک فان ازدرد ریق العلک لا اقول انہ یفطر
ولکن ینہی عنہ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہی عطا سی کہ کہا اگر کلی کری روزہ دار پھر ڈالدی پانی کو کہ اوسکی مونہہ مین ہی یعنی بالکل
ڈالدی نہین ضرر کریگا اوسکو یہہ کہ نگل جاوی تھوک بنا اور وہ چیز کہ باقی ہی مونہہ مین اوسکی اور نہ چباوی مصطگی پس اگر نگل گیا تھوک مصطگی کا نہین
کہتا مین کی افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہی اس سے نقل کی یہہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے ف لفظ ما بقی مین حرف ما موصولہ ہی اور عطف ہی اسکا لفظ
ریقہ پر یعنی ضرر نہین کرتا اگر نگلی بعد کلی کرنی کی تھوک و جو کچھہ کہ باقی ہی تراوت پانی کی سہیلی کہ احتراز اوس سی غیر ممکن ہی اور مصطگی بعضی آدمی ضعیف نکو
تقویت کی لیی مونہہ مین رکھتی ہی پس حالت روزہ مین اوسکی چبانہی منع فرمایا اور فرمایا کہ اوسکی چبائی ہوئی تھوک جو مونہہ مین جمع ہوا اوسکی نگلنی سی روزہ
جاتا نہین سہیلی کہ وہ مونہہ مین سمٹ جاتی ہی اوس سے کچھہ جدا نہین ہوتا کہ حلق مین اتر جاوی اور روزہ توڑ ڈالی ولیکن منع ہی یہ احتیاط پس نہی
اسمین تنزیہی ہی سہیلی تابعی عطا کہا ہی کہ مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا مصطگی ہو یا اور کچھہ ہو مگر لڑکیوں کا وغیرہ چبا کر دینا جائز ہی ضرورۃ کی لیی اور یہہ
مصطگی وغیرہ کی چبائی کراہت اوسے صورت مین ہی کہ یقین ہو اوسکی اوترنے کا حلق مین اور اگر یقین ہو کہ اسمین سے کچھہ حلق مین اتر گیا ہی روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر ذرہ ایک دور
رہگیا ہو اوسکو مونہہ مین سے صاف کری اور تھوک ہو جاوی مانند بلغم کے ڈالدیکی اور پھر نگل جاوے تو فاسد ہو جاتا ہی روزہ اوسکا اور نہین تو نہین فاسد ہوتا انتہی
اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ احتیاط غلبہ کا ہی واللہ اعلم ع ؛ باب صوم المسافر باب ہی بیچ بیان روزی مسافر کی ف یعنی
مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہی یا نہین اور فضل کیا ہی ان دونون مین ع ؛ الفصل الاول فصل پہلے عن عائشۃ قالت
ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر
متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا روزہ رکھونہین سفر مین اور تھا حمزہ بہت
روزی رکھنی والا پس فرمایا حضرت نی اگر چاہی تو پس روزہ رکھہ اور اگر چاہی تو پس افطار کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کیا روزہ رکھونہین سفر مین
یعنے رمضانہین اگر سفر کرون تو روزہ رکھون یا نرکھون یعنی کیا سکمہی اسکا گناہ ہی یا ثواب و اتفاق کہتی ہین اکثر علما اسپر کہ افطار اور روزہ رکھنا دونو
جائز ہین سفر مین خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھہ اسکو تکلیف نہین ہوتی ہی تو رکھنا روزہ کا بہتر ہی اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہی تو افطار ویسا
بہتر ہی اور سفر طاعت اور سفر راحت اور سفر معصیت برابر ہین بیچ افطار کی نزدیک حضرت امام اعظم کی اور نزدیک ہم شافعی کی سفر معصیت مین
افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہین ع ومولانا وعن ابی سعید الخدری قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لسبع
عشرۃ مضت من شہر رمضان منا من صام ومنا من افطر فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جہاد کو چلی ہم نے ہمراہ رسول مقبول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سولہوین رمضان کو بعضون نے ہم مین سے روزہ رکھا یعنی قویون نی
اور بعضون نی ہم مین سے افطار کیا یعنی ضعیفون نی پس نہ عیب کیا روزہ دارنی افطار کرنی والی پر یعنی سہیلی کہ عمل کیا
اوسنی رخصت پر اور نہ افطار کرنیوالی نی روزی دار پر سہیلی کہ عمل کیا اوسنی عزیمت پر نقل کی یہہ مسلم نی وعن جابر قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحاما ورجلا قد ظلل علیہ فقال ما ہذا قالوا صائم فقال لیس من البر الصوم
فی السفر متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین پس دیکھا مجمع اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا اوپر

یعنے دھوپ کے بچاؤ کی لیی پس فرمایا کیا ہی یہہ کہا اونہون نی کہ یہہ روزہ داری یعنی بسبب ضعف کی گرپڑا ہی پس فرمایا نہین نیکے روزہ رکھنا سفر مین نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی روزہ ایسی حالت ہو جاے تو سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین افطار ہی فضل ہے ؛ ع **وعن انس قال** کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا فی یوم حار فسقط الصوام وقام المفطرون فضربوا الابنیۃ وسقوا الرکاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذھب المفطرون الیوم بالاجر متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ہی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس بعضی ہم مین سی روزی دار ہی اور بعضی ہم مین سے افطار کرنیوالی پس اوتری ہم ایک منزل مین پہنچے دن گرمی کی پس گرپڑی روزیدار یعنی بسبب ضعف کی لایق کار بار کی نہی اور کہڑی رہی افطار کرنیوالی یعنی خدمت مین مشغول ہوئی اور کہڑے کئی خیمے اور پلایا پانی اونٹونکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لیگئی افطار کرنیوالی آج کی دن ثواب نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ثواب سے یہہ کلمہ لیگئی اسلیی کہ افطار اونکی حقین اسی وقت مین جبر تہا اور لفظ الیوم مین اشارہ ہی اسپر کہ فضلیت افطار کی بسبب خدمت کاری روزیدارون کی نہی نہ مطلق اور اسمین دلیل اسپر ہی ہی کہ خدمت صالحونکی افضل ہی نوافل سی ذکرہ الشیخ فی العوارف ؛ ع ؛ **وعن ابن عباس قال** خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعہ الی یدیہ لیراہ الناس فافطر حتی قدم مکۃ وذلک فی رمضان فکان ابن عباس یقول قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن جابر انہ شرب بعد العصر اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکلے ہی چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سی طرف مکی کی یعنی جس سال مین مکہ فتح ہوا پس روزہ رکہا یہانتک کہ پہنچی عسفان تک نام ہی ایک بکہیڑا کا دو منزل ہو مکہ سی پہر منگوایا پانی پہر اوٹہایا اوسکو تا کہ دیکہین لوگ یہہ پانی پیا اوسکو تا کہ دیکہین لوگ یہہ افطار کیا یہانتک کہ آئی مکہ مین اور یہہ سفر تہا رمضان مین پس کہی ابن عباس کہی کہ تحقیق روزہ رکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور افطار ہی کیا پس جو چاہی روزہ رکہی اور جو چاہی افطار کری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لیک روایت مسلم کی مین جابر سی ہی ہے کہ حضرت نی پیا پانی بیچی عصر کے **ف** تا دیکہین لوگ یعنی جانین کہ جایز ہی افطار کرنا نا فہمی کرین متابعت حضرت کے ؛ ع ؛ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن انس بن مالک الکعبی قال** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وضع عن المسافر شطر الصلوۃ والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلی رواہ الخمسۃ الا البخاری والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی انس بن مالک کعبی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی نی موقوف کردی مسافر سی آدہی نماز یعنی معاف کیا روزہ مسافر سی اور دودہ پلانیوالی سی اور حمل والی سی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** موقوف کردی یعنی دوسری ہی سی مسافر پر آدہی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑہی اور دو کی قضا نہین اوسپر یہہ کہ پہلی چار تہین یہہ دو ہوگئین اور معاف کیا روزہ یعنی واجب نہین حالت سفر مین روزہ رکہنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہے اوسپر اور دودہ پلانیوالی اور حاملہ کو بہی روزہ معاف ہی اگر نقصان کری بچہ کو یا اونکو اور بعد دفع عذر کی قضا لازم ہی اور فدیہ نہین ہمارے نزدیک اور امام شافعی و احمد کی نزدیک واجب ہے اونپر فدیہ بہی ؛ ع ؛ **وعن سلمۃ بن المحبق قال** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ حمولۃ تاوی الی شبع فلیصم رمضان حیث ادرکہ رواہ ابوداود اور روایت ہی سلمہ بن محبق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو اوسکی سواری کہ پہنچاوی منزل کو حالت سیری اور آسانی مین یعنی اچہی حالت مین سفر کرنا ہی پس چاہیی کہ روزہ رکہی رمضان کا جہان آجاوی رمضان اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ حکم استحباب اور فضیلت کی لیی ہے والا جایز ہی سب علماء کی نزدیک افطار کرنا سفر مین اگرچہ مشقت نہو اور جو حدیث ضعیف

ہی ہی ۱۲ ع ۱ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الی مکۃ
فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعہ حتی نظر الناس الیہ ثم شرب فقیل لہ بعد
ذالک ان بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاۃ اولئک العصاۃ رواہ مسلم

روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نشریف لی چلی سال فتح مکہ کی مین طرف مکی کی رمضان مین پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہنچی کراع
الغمیم تبھی پس روزہ رکھا آدمیون نی یہ سنکوا یا حضرت نی پیالہ پانی کا پھر اوٹھایا اوسکو یہانتک کہ دیکھا لوگون نی طرف اوسکی پھر پیا پانی پس کہا گیا اوسکو
حضرت کی بعد اسکی کہ تحقیق بعضی آدمیون نی روزہ رکھا یعنی روزی ہی سی رہی افطار نکیا پس فرمایا یہہ مین پکی گنہگار رہہ ہین پکی گنہگار نقل کی ہہ
مسلم نی **ف** کراع الغمیم نام ایک ٹکڑہ کا ہی درمیان مکی اور مدینی کی قریب عسفان کی اور لفظ اولئک العصاۃ مکرر فرمایا زیادتی جبر کی لیی اس
لیی کہ حضرت نی یہہ فعل سلیمی کیا تہا کہ لوگ پھیر پھیر وی اونکی کرین پیچ قبول کرنی حضرت اللہ تعالی کی پس جنہون نی کہ روزہ رکھا مخالفت کی فعل رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نکی رخصت اللہ تعالی کی ناس لیی حضرت نی خفا ہوکر اسطرح فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہی سفر مین بدلہ **وعن**
عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیام رمضان فی السفر کالمفطر فی الحضر رواہ ابن ماجہ

اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ رکھنی والا رمضان کا سفر مین مانند افطار کرنیوالیکی ہی حضر
یعنی گہر مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسحدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر مین بڑا کناہ ہی جیسا افطار کرنا گہر مین لیکن یہہ حدیث اکثرون کی
نزدیک منسوخ ہی یا محمول ہی اوس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزہ سی سفر مین اور خوف ہلاک کا ہو ۱۲ مولانا من الشروح **وعن** حمزۃ بن
عمرو الاسلمی انہ قال یا رسول اللہ انی اجد بی قوۃ علی الصیام فی السفر فہل علی جناح قال ہی رخصۃ
من اللہ عز وجل فمن اخذ بہا فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ رواہ مسلم

اور روایت ہی حمزۃ بن عمرو اسلمی سی کہ اوسنی کہا یا رسول اللہ مین
پاتا ہون اپنی مین قوۃ روزہ رکھنی کی سفر مین پس کیا ہی تہیر کرنا یعنی روزہ رکھنی مین یا افطار کرنی مین فرمایا یہہ یعنی افطار کرنا رخصت ہی اللہ عز وجل
کی طرف سی پس جسنی کر لی یہہ رخصت پس اچہا کیا اور جو شخص چاہی روزہ رکھنا پس نہین کناہ اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس مین شاہد ہی اسپر
کہ افطار اولی ہی عزیمت سی **باب القضاء** باب ہے بیان قضا روزہ کی **ف** یعنی حکم اور آداب قضا کی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد قضا
روزی رمضان کی ہی اور رمضان کا روزہ جو افطار کر ڈالی اوسکی تین حکم ہین اگر ہول کر افطار کری نہ قضا ہی اور نہ کفارہ اور اگر قصداً ہو بغیر
عذر کی کفارہ ہی اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ کی اوسمین قضا ہی ۱۲ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت
کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان قال یحیی بن سعید یعنی الشغل من النبی صلی اللہ علیہ وسلم
او بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ

روایت ہی عائشہ سی کہا ہوتی
مجہپر روزی رمضان کی پس نہ طاقت رکہتی مین قضا کرنیکی مگر شعبان مین کہا یحیی بیٹی سعید کی کہ منع کرنا عائشہ کو یعنی قصد سے مشغول ہونا حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین یا کہا مشغول ہونا ساتہہ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت عائشہ کی ذمی
جو قضا روزی رمضان کی ہوتی بسبب عذر حیض کے تو اونکی رکہنی کی فرصت نہ ملتی سوا شعبان کی اس لیی کہ اور دنون مین مستعد رہتی تہین
حضرت کی خدمت بابرکت مین کہ جب صحبت کی لیی بلاوین حاضر ہون اور شعبان مین اکثر حضرت روزہ سی ہوتی ہی پس یہہ وقت پاتین اور رکہنا
قضا کرنین ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للمرءۃ ان تصوم وزوجہا

شاهد الا باذنه ولا تاذن فی بیته الا باذنه رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں درست عورت کو روزہ رکھنا نفل حالت میں کہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر ساتھ حکم اوسکے یا اوسکی اذن دی کیسکو اپنی گھر میں آنی کا بدون پروانگی اپنے خاوند کی نفل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو اوسکی پاس اوسکو نفل روزہ رکھنا درست نہیں بغیر خاوند کی اذن کی خواہ اذن صریح ہو خواہ دلالۃ اس لیے کہ تکلیف ہوگی اوسکو صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سی مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہی پس یہہ حجت ہی شافعیہ پر کہ اونہوں نے استثنا کیا ہی عرفہ اور عاشورہ کی روزہ کو اور نہیں درست عورت کو کہ اذن دی کیسکو گھر میں آنیکا بغیر اذن خاوند کی تا نیوالا خواہ قریبی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بھی بغیر اذن خاوند کی نہ اذن دی اوپر ہیچ حکم اذن کی ہی علم رضا اوسکی کا یعنی زبانی اذن مدار نہیں جانتی ہی یہہ کہ راضی ہوگا خاوند اوسکی آنی سی تو ہی اجازت دی اتنیکی کہ اذن دلالۃ ہی ۔ ش ۔ **وعن** معاذة العدویۃ انها قالت لعائشة ما بال الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلوٰة قالت عائشة کان یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوٰة رواه مسلم اور روایت ہی معاذہ عدویہ سی یہہ کہا اوسنی حضرت عائشہ سی کہ کیا حال ہی عورت حائضہ کا کہ قضا کرتی ہی روزہ اور نہیں قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہ نی کہ ہوتیں ہم حیض سے حضرت کی زمانی میں پس حکم کی جاتی نہیں ہم ساتھہ قضا روزہ کی اور نہ حکم کیجاتی نہیں ہم ساتھہ قضا نماز کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی شارع نی جو حکم فرمایا اوسکی علت پوچھنی کی حاجت نہیں جو فرمایا کرنا چاہیی اگرچہ ہم نہ جانیں حکمت کہتیں حضرت عائشہ کہ قضا نماز میں حرج ہی کہ بہت ہیں اس لیے قضا اوسکی نہیں اور روزی کم ہیں کہ سال میں ایک مہینہ کی بارانی ہیں اونکی قضا میں حرج نہیں اس لیے قضا اونکی مقرر ہوئی پس یہہ علت ہوسکتی ہی لیکن حضرت عائشہ نی جواب کو دیکر اہ گفتگو کی بند کی اس لیے کہ شاید وہ کہتی کہ مجھکو حرج و مشقت نہیں ۔ ش ۔ **وعن** عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وعلیه صوم صام عنه ولیه متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مری اور اوسپر ہو روزہ روزہ رکھی یعنی فدیہ دی اوسکی طرف سے وارث اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اختلاف کیا ہی علما نی اوس شخص کی حق میں کہ مرجاوے اور اوسکی ذمہ روزی واجب ہوں پس جمہور علما کہ اونہیں میں امام مالک و ابو حنیفہ اور شافعی رح ہیں گئی ہیں طرف اسکی کہ نہ روزہ رکھی اوسکی طرف سی کوئی اور تاویل حدیث کی یہہ کی ہی کہ فدیہ دیوی بدلی ہر روز کی وارث اوسکا ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگی ہوگا پس یہہ بمنزلہ روزہ رکھنی کی ہی چنانچہ اگلی حدیث سی یہہ توجیہ معلوم ہوتی ہی اور روزہ رکھنی کو میت کی طرف سے منع اس لیی کرتی ہیں کہ ایک حدیث میں صریح منع آیا ہی چنانچہ اخیر باب میں وہ حدیث موجود ہی اور امام احمد نی خلاف پر عمل کیا ہی کہ روزہ رکھی اوسکی طرف سی وارث اوسکا پہر ہمارے نزدیک اگر وصیت کری میت تو لازم ہوتا ہی وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکی میت کا مال میں سے پس اگر زیادہ ہوتا ہی سی تو نہیں واجب ۔ ش ۔ پر جتنا کہ زیادہ ہی پس اگر نکالیگا تو ہوگا احسان کرنیوالا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتھہ جانے ہوئے اوسکی کی اور یہہ سب جب ہے کہ فوت ہوا وس سے بعد ممکن ہونی قضا اوسکی اور جس سے فوت ہو کچھہ رمضان میں سے پہلے ممکن ہونی قضا کی پس نہیں لازم تدارک اوسکا اور نہ گناہ ہی اوسپر اجماع سی علما کا اسپر مگر طاؤس اور قتادہ نی واجب کیا ہی تدارک ساتھہ روزی یا فدیہ کی اگرچہ مرجاوی پہلی ممکن ہونی قضا کی اور امام شافعی کے نزدیک وصیت کری یا نکری دیا جاوی کل مال سی ۔ ع ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من مات وعلیه صیام شهر رمضان فلیطعم عنه مکان کل یوم مسکین رواه الترمذی وقال الصحیح انه موقوف علی ابن عمر روایت ہی نافع سی کہ نقل کی ابن عمر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ مری اور اوسپر ہوں روزی مہینی رمضان کے پس چاہیی کہ کھلایا جاوی اوسکی طرف سی

بدل ہر روز کی ایک مسکین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا صحیح یہہ ہے کہ یہہ موقوف ہی ابن عمر پر یعنی قول ابن عمر کا ہی **ف** بدل ہر روز کی مسکین بیچے دو دیہ یہوان ہی سہ سہم یا چار چار سیر جو یا قیمت انکی اور سعید رد یا جاوی بدل ہر نماز کی اور یہہ حدیث دلیل جمہور کی ہی اور غالب ہے کہ یہہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہی یا اول مؤول کی گئی ہی ساتھہ اسکی جیسا کہ کیا گیا اور یہہ موقوف بیچ حکم مرفوع کی ہی اس لیے کہ مانند اسکی نہیں کہا جاتا اپنی عقل سی بنر ہ

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** مالک بلغہ ان ابن عمر کان یسئل ھل یصوم احد عن احد او یصلی احد عن احد فیقول لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد رواہ فی الموطاء اور روایت ہی مالک سی کہ پہنچا اوکو یہہ کہ ابن عمر سی پوچہی جاتی کہ کیا روزہ رکہی کوئی کسیکی طرف سی یا نماز پڑہی کوئی کسیکی طرف سی پس کہتی کہ نہ روزہ رکہی کوئی کسیکی طرف سی اور نہ نماز پڑہی کوئی کسیکی طرف سی نقل کی یہہ موطا مین **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز و روزہ کسیکی طرف سی کرنا کہ وہ بری الذمہ ہو جاوے درست نہین لیکن حنفیہ کی نزدیک یہہ جائز ہی کہ آدمی بخشی ثواب عمل اپنی کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچہہ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا

باب صیام التطوع اب ہی پیچ بیان روزی نفل کی

الفصل الاول فصل پہلے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا رمضان وما رایتہ فی شہر اکثر منہ صیاما فی شعبان وفی روایۃ قالت کان یصوم شعبان کلہ کان یصوم شعبان الا قلیلا متفق علیہ

روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکہتی یہانتک کہ کہتی ہم کہ نہ افطار کرین گی اور افطار کرتی یہانتک کہتی ہم کہ نہ روزہ رکہین گی اور نہین دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پوری کیی ہون روزی تمام مہینی کی کہی مگر رمضان مین اور نہین دیکہا مینی حضرت کو کسی مہینہ مین کہ بہت روزی رکہتی ہون بہ نسبت شعبان کی یعنی شعبان مین اتنی روزی رکہتی کہ اور مہینہ مین اتنی نہ رکہتی سوا رمضان کی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عائشہ نی کہ تہی حضرت روزی رکہتی تمام شعبان مین تہی روزی رکہتی شعبان مین مگر کم یعنی کم نہ رکہتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی ابتدای حدیث کی یہہ ہین کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل مین یہہ تہی کہ ہمیشہ رکہین کبہی کتنی دنون متصل روزی رکہتی حتی کہ لوگ گمان کرتی اور کہتی کہ افطار نہین کرینگی اور کبہی اتنا افطار کرتی کہ گمان کرتی کہ روزی رکہتی ہین کی نہین اور جملہ اخیر یعنی لفظ کان دوسرسی بیان جملہ اول کا ہے کہ تمام سی مراد یہہ ہے اکثر شعبان مین رکہتی تہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ آنحضرت روزہ رکہتی تمام شعبان مین ایک سال اور اکثر شعبان دوسرے سال

وعن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرا کلہ قالت ما علمتہ صام شہرا کلہ الا رمضان ولا افطر کلہ حتی یصوم منہ حتی مضی لسبیلہ رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق سی کہ کہا کہا مینی واسطی حضرت عائشہ کی کہ کیا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکہتی تہی تمام مہینہ کہا نہین جانتی مین اوسکو کہ روزی رکہی ہون کسی مہینی مین تمام مہینی سوائے رمضان کی اور نہین افطار کیی تمام مہینی یہانتک کہ روزی رکہتی کچہہ مہینون سے یہانتک کہ وفات ہوئی نقل کی یہہ مسلم نی

وعن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سالہ او سال رجلا وعمران یسمع فقال یا ابا فلان امما صمت من سرر شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین متفق علیہ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اوسنی نی پوچہا عمران سی یا پوچہا کسی سے اور عمران سنتا تہا پس فرمایا یا ابا فلان کیا نہین روزی رکہی تو نی آخر شعبان کی کہا نہین فرمایا جبوقت افطار کری تو یعنی فارغ ہو تو دو رمضان سی پس تو روزی رکہہ دو دن نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس شخص نی واجب کی تہی اپنی نفس

دو روزی آخر مہینی کی بسبب نذر کی پس جبکہ فوت ہوئی روزی رکھنی ایک مہینی شعبانکی مین فرمایا جب رمضان ہوچکی دو افطار کری اسکی بدلی دو روزی رکھنا
لینا اور بعضون نی کہا کہ اوسکو عادت نہی آخر مہینی کی دو روزی رکھنی کی ایک قعدہ آخر شعبان مین اتفاق روزی رکھنی کا نہوا پس حضرت نی بنا بر اسباب کے
حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونی مہینی رمضانکی دو روزی رکھدینا ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ
بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَوٰةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَوٰةُ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین روزی بعد روزی رمضانکی روزی مہینی اللہ کے ہین کہ محرم ہی اور بہترین نماز پیچھی نماز فرض کی نماز رات کی ہی نقل کی ہی
مسلم نی **ف** کہا ہی بعضی حفاظ نی کہ اکثر حدیثین جب کے روزونکی موضوع ہین ما پیچھی نماز فرض کی یعنی اور سنتون موکدہ اوسکی کی یا کہا جاوے کہ نمازات
کی افضل ہی سنتون موکدہ سی باعتبار مشقت کی اور دور ہونیکی ریا و سمعہ سی اور سنتین موکدہ افضل ہین اس سی باعتبار بہت تاکید ہونی اونکی کی اور تابع
ہونی فرضون کی اور داخل ہی فرض مین تر ہی ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ
عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی
سے کہ کہا نہین دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتی ہون روزی کسی دنکا کہ بزرگی دیتی ہون اوسکو اوسکی غیر پر مگر اس دن کو یعنی روزی دن
عاشوریکی کو اور اس مہینی کو یعنی مہینی رمضانکی کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی حضرت کسی روز کو اوسکی غیر پر فضیلت نہ دیتی تہی سوائے
عاشوریکی روزی کی اور رمضانکی روزونکی کہ انکو سب سے افضل فرماتی لکہا ہی علما نی کہ یہ فہم ابن عباس کا ہی کہ اونہون نی حال متعال حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کیسی ایسا سمجہا والا روزہ عرفہ اور روزہ اوسکا افضل ہین عاشوری سی اور روزی اوسکی سی ع **وعنه** قَالَ حِينَ صَامَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اوسوقت کہ روزہ رکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی دن عاشوریکی اور حکم کیا ساتہہ روزی رکہنی اوسکی کی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق یہہ دن ہی کہ تعظیم کرتی ہین اوسکی یہود و نصاریٰ یعنی
اور ہم دوست رکہتی ہین مخالفت اونکی پس کیونکر موافقت کرین ہم اونکی اسکی تعظیم کرنی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر زندہ رہا مین سال
آیندہ تک تو البتہ روزہ رکہونگا نوین کو بہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** سارا مقصد اس روزہ رکہنی کا فضل نیسہ کی اول حدیث مین آتا ہی اوسکو کیا ہی نی
صحابہ کو اول ساتہہ واجب ہونی اوسکی کی پہر بعد نسخ کی ساتہہ مستحب ہونیکی پس جبکہ ہوا وہ سال ہجری عرض کیا صحابہ نی جو کہ نہ کو ہوا اوسکی جواب مین
حضرت نی فرمایا کہ اگر زندہ رہا مین سال آیندہ تک تو نوین کو رکہونگا یعنی فقط نوین مین کو یا نوین کو ساتہہ دسوین کی پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اول
اظہر ہی پہر زندہ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آیندہ تک بلکہ وفات پائی بارہوین ربیع الاول کو پس ہوا نوین کا روزہ وہی سنت اسلیکی ارادہ
کیا حضرت نی روزی کا اگرچہ کہا نہین ما در کہا ابن ہمام نی کہ مستحب ہے روزہ عاشوریکی دنکا اور مستحب ہے روزہ رکہنا ایکدن پہلی اوسکی یا بعد اوسکی پس
اگر نذری دسوین کو رکہی مکروہ ہی بسبب مشابہت کی ساتہہ یہود کی انتہی ع **وعن** أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ
عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ
عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام فضل بیٹی حارث کی سی یہہ کہ کتنی شخص جہگڑی اونکی پاس دن عرفہ کی بیچ روزہ رکہنی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضون نے کہ حضرت روزی سی ہین اور کہا بعضون نے کہ نہین روزے سے ہ
پس بہیجا مینی طرف حضرت کی پیالہ دودہ کا اور وہ کہڑی تہی اپنی اونٹ پر بیچ میدان عرفہ کی پس پی لیا اوس دودہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ہ

ف اور افضل ہوی حضرت عباس کے نہین اور بیچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کی دن حجکر نیوالی کو سنت نہین اور غیر حج کرنیوالی کو سنت ہی ہی ف وعن عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما فی العشر قط رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین نے کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ سی پیچ دہی کی نقل کی ہی مسلم نی ف مراد وہی سی دس دن اول ماہ ذی الحجہ کی ہین اور ایک روایت مین ہا ہی کہ روزہ رکھتا ہو نہین دس دنونمین یعنی سوا دسوین کی نوین تک تو آپ برابر روزہ رکھتی ہی سکی اور قیام کرتا ہر شب مین سی دہی کی برابر ہی قیام شب قدر کی پس مراد حضرت عائشہ کی اس حدیث سی یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نی اپنی علم کی نفی کی کہ مینی نہین دیکہا نہ کہنا حضرت عائشہ کا دلیل نہین اسپر کہ حضرت نی نرکہا ہو اور یا یہہ احتمال ہی کہ حضرت نی تو اب روزہ رکھنی ان دونونکا فرمایا اور اکو اتفاق روزہ رکھنی کا نہین ہوا۔ مولفہ من المرقاۃ وعن ابی قتادۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کیف تصوم فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ فلما رای عمر غضبہ قال رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ فجعل عمر یردد ھذا الکلام حتی سکن غضبہ فقال عمر یا رسول اللہ کیف من یصوم الدھر کلہ قال لا صام ولا افطر او قال لم یصم ولم یفطر قال کیف من یصوم یومین ویفطر یوما قال وددت ان لی طوقت ذلک ثم قال کیف من یصوم یوما ویفطر یوما قال ذلک صوم داود قال کیف من یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی طوقت ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کل شھر ورمضان الی رمضان فھذا صیام الدھر کلہ صیام یوم عرفۃ احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ وصیام یوم عاشوراء احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سی ہی کہ ایک شخص آیا حضرت کی پاس سی کہا کسطرح روزہ رکھتی ہو تم پس غصہ ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنی اوسکی سی پس جبکہ دیکہا حضرت عمر نی غصہ حضرت کا کہا راضی ہوتی ہم ساتہہ اللہ کی رب ہونی پر اور ساتہہ اسلام کی دین ہونی پر اور ساتہہ محمد کی نبی ہونی پر اور پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی غضب اللہ کیسی اور غضب رسول اوسکی سی پہر شروع کیا حضرت عمر نی کہ بار بار کہتی ہی یہہ کلام یہانتک کہ ٹہہر گیا غصہ حضرت پس کہا حضرت عمر نی یا رسول اللہ کیا حال ہی اوس شخص کا کہ روزی رکہی ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکہا اوسنی اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکہا اور نہ افطار کیا یعنی راوی کو شک ہوا کہ وہ لفظ کہی یا یہ کہا حضرت عمر نی کیا حال ہی اوس شخص کا کہ روزہ رکہی دو دن اور افطار کری ایک دن فرمایا کونی طاقت رکہتا ہی اسکی کہا عمر نی کیا حال ہی اوسکا کہ روزہ رکہی ایکدن اور افطار کری ایکدن فرمایا یہہ ہی روزہ حضرت داؤد کا کہا کیا حال ہی اوس کا کہ روزہ رکہی ایکدن اور افطار کری دو دن فرمایا کہ دوست رکہتا ہون میں یہہ کہ طاقت دیا جاؤن مین اسکی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین روزی ہر مہینی مین اور رمضان تا رمضان پس یہہ ہین روزی ہمیشہ کی مینی ثواب اسکا ایسا ہوتا ہی جیسی ہمیشہ روزی رکہنی کا روزہ دن عرفہ کا یعنی غیر حج کرنیوالیکو امید رکہتا ہون خدا سی یہہ کہ جہاڑ دی گناہ اوس سالکی کہ پہلی اس سی ہی اور گناہ اوس سالکی کو پیچہی اس سی ہی یعنی بچا دی گناہ کرنی سی اومین یا اگر واقع ہون گناہ اوس مین نبخشی جاوین اور روزہ رکہنا دن عاشورہ کا امید رکہتا ہون اللہ سی یہہ کہ جہاڑ دی گناہ برس روز کی کہ پہلی اس سی ہی نقل کی ہی مسلم نی ف غضبی ہوئی یعنی نشانی غصی کی معلوم ہوئی چہرہ مبارک پر سبب غصہ کا یہہ تہا کہ اوسکو چاہیی تہا کہ سوال کرتا حال اپنی سی کہ مین کیونکر روزہ رکہون تا جواب دیتی حضرت جو کچہہ کہ موافق حال اوسکی ہوتا نہ یہہ کہ حال حضرت کیسی سوال کری اسلیی کہ حضرتکی افعال مین پیچ قلت وکثرت کی اسرار اور مصالح ہی کہ ہرکسکی افعال مین ویسی نہین ہوسکتی اور حضرت بہت روزی نہ رکہتی تہی اسلیی کہ مشغول رہتی تہی مصالح مسلمین کے ہین اور حقوق بی بیون اور مہمانون کی مین اور روزی رکہی ہمیشہ یعنی یہہ چاہی یا بُرا وہ شخص جو کچہہ کہ سوال کرتا تہا اوسکو حضرت عمر نی ساتہہ تفضیل کے ادب بے عاجزی سی پوچہا اور جملہ لا صام ولا افطر یاد دلا رہی اوسپر تنبیہ کی لیی یا خبر ہی کہ نہ

روزہ رکھا اسلیے کہ شارع کی حکم سی نہین ہے اور نہ افطار کیا اسلیے کہ نہ کہا یا کچھہ کہا شافعی اور مالک نی کہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ جو ممنوع روزی بھی رکھی یعنی تمام سال رکھی حتی کہ عیدین اور ایام تشریق مین بھی نہوڑی اور جو کہ وہ روزی نرکھی اوسکو کچھہ مضائقہ نہین باقی روزی رکھنی کا اسلیے کہ ابو طلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزی رکھتی تھی سوای ان دنون منع کیی گئی کی اور نہین انکار کیا اونپر رسول خدا صلی علیہ وسلم نی بلکہ تھی کی یہہ کی اسطرح کی روزی ضعیف کر دیتی ہین پس عاجز ہوتا ہی آدمی جہاد سی اور ادای حقوق سی پس جو کہ ضعیف نہو دی اس سی نہین مضائقہ اوسکو اور کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہین روزی ہمیشہ کی یعنی کمروہ تنزیہی اسلیے کہ ضعیف کر دیتی ہین وہ اور فتاوی عالمگیری اور درمختار مین بھی لکھا ہی کہ صوم دہر مکروہ ہی اور کوئی طاقت رکھتا ہی اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکھی تو نہین مضائقہ اوسکو بالیس یہہ افضل ہی اور یہہ روزہ داود کا ہی یعنی یہہ نہایت معتدل ہی اور رعایت ہی اسمین عبادۃ و عادت کی کہا ہی بعضی علمانی کہ کوشش کر علم مین اسطرح کہ نہ منع کری مجکو علم سی اور کوشش کر عمل مین اسطرح کہ نہ منع کری مجکو علم سی خیر الامور اوسطہا و شر الامور تفریطہا و افراطہا اسلیے وارد ہوا ہی افضل الصیام صیام داود علی نبینا و علیہم السلام اور طاقت دیا جاونگی یعنی دوست رکھتا ہون مین کہ طاقت دیا جاونگی ایک دن روزہ رکھنی کی اور دو دن افطار کرنیکی اور مانع نہ آوین مجکو اس سی حقوق و مصالح مسلمین کی اس عبادت مین اشارہ ہی اسپر کہ مین اسکی طاقت نہین رکھتا مگر یہہ کہ حق تعالی قوت دیوی مجکو اسکی تحمل یہہ کہ پسند کیا آنحضرت نی اس قسم کو بھی لیکن بسبب عدم طاقت کی عمل مین نہین لائی اور تین روزی ہر مہینہ مین یعنی ایام بیض کے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین اور بعضون نی کہا کہ کوئی سے تین روزی رکھی مہینی مین ہی ثواب پاوبگا اور یہی صحیح ہی بموجب حدیث حضرت عائشہ کی کہ آگی آتی ہی ع **وعنہ** قال سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُّ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا سوال کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزی پیر کیسی فرمایا اس دن مین پیدا کیا گیا ہونگین اور اس دن مین شروع ہوی کتاب ترنی مجپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ پوچھا سبب حضرت کی روزی رکھنی کا پیر کو یا سبب دس روز کی روزہ یکی تحب ہونی کا پوچھا بہر تقدیر سبب اوسکا یہہ ہی کہ بڑی نعمت اوسمین ملی کہ حضرت پیدا ہوئی اور دین اوترا اوسکی شکرانہ مین یہہ رکھتی ہین ح **وعن** مُعَاذَۃَ الْعَدَوِیَّۃِ اَنَّہَا سَاَلَتْ عَائِشَۃَ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَہَا مِنْ اَیِّ اَیَّامِ الشَّہْرِ کَانَ یَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ یُبَالِیْ مِنْ اَیِّ اَیَّامِ الشَّہْرِ یَصُوْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذہ عدویہ سی یہہ کہ اوسنی پوچھا حضرت عائشہ سی کہ کیا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتی ہر مہینی تین دن کہا ہان پھر کہا مینی اوسکو حضرت عائشہ کی کونسی نو تین مہینی کے روزی رکھتی کہا نہ پروا کرتی کیسن مین ہمکے روزہ رکھنی کیلیے جسدن چاہتی رکھتی کچھہ مہینی نہ تھا نقل کے یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کافی ہین تین روزی ہر مہینی مین جب چاہی رکھی کچھہ قید تیرہ دین چودہوین پندرہوین کی نہین ولیکن اکثر حدیثین اور آثار اوسمین ہی واقع ہوئی ہین پس وہ افضل ہین اور اوسی طرحین آئی ہین ان روزونکی آگی منقول ہونگی ع **وعن** اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّہْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی یہہ کہ ابو ایوب نی بیان کی حدیث اپنی راوی سی کہ عمدہ ہن ثابت ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو روزی رکھی رمضان کی پھر پیچھی اوسکی روزی رکھی چھہ دن شوال کی مہینی مین ہوگا مانند روزہ رکھنی ہمیشہ کی نقل کے یہہ مسلم نی **ف** امام شافعی کی نزدیک متصل ان روزون کا رکھنا بہتر ہی یعنی دوسرے تاریخ سی ساتوین تک مین رکھہ لی اور امام اعظم رح کی نزدیک تفرق رکھنی افضل ہین کہ ساری مہینی مین رکھہ لی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ رکھنی دن فطر کیسی اور بخر کیسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف نحر سی مراد جنس ہی یعنی سب دن نحر کی اور اوسمین تغلیب سے اسلیے کہ تشریق کی دونمین بھی حرام ہی اور بیان اسکا یہہ ہی کہ دن نحر کی تین ہین اور ایام تشریق کی بھی تین ہین اور سب چار دن ہوتی ہین اسلیے کہ دسوین ذیحجہ کی نحر ہی فقط اور دو دن بعد اوسکی یعنی گیارہوین بارہوین نحر ہی ہی اور تشریق بھی اور ایکدن بعد اون دو دنونکی یعنی تیرہوین تشریق ہی فقط حاصل یہہ کہ پانچ روزی حرام ہین دو روزی عیدون کی اور تین روزی بعد عید الضحی کی تیرہوین تک ؛ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صوم فی یومین الفطر والاضحی متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی روزہ دو دن کی یعنی دو وقتونکی دن فطر کی اور عید قربان کی یعنی چارون تیرہوین تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** نبیشۃ الہذلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام التشریق ایام اکل وشرب وذکر اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی نبیشہ ہذلی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایام تشریق کی دن کہانی اور پینی اور یاد کرنی اللہ مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایام تشریق کی تین ہین گیارہوین بارہوین تیرہوین اور اسمین تغلیب سے اسلیے کہ نحر کا بھی دن کہانی اور پینی کا ہی بلکہ وہ اصل ہی اور باقی تابع اوسکے پس یہہ چار دن روزی حرام ہین اور کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی روزہ رکھنا نوروز اور مہرجان کو اسلیے کہ اسمین تعظیم ہوتی ہی اون دونونکی اور وہ منع ہی مگر جسکا روزہ معمولی آپڑی اوسدن تو نہین مضائقہ اور یاد کرنی اللہ کی ہین یعنی باوجود کہانی اور پینی کی غافل ذکر خدا سی نہو اسمین اشارہ ہی اس آیت پر واذکروا اللہ فی ایام معدودات اور یاد کرنی خدا کیسی مراد ہی تکبیرات نمازونکی بعد کی اور وقت ذبح اور رمی جمار اور اور سوای اسکی کی ؛ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ ولیلۃ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ روزہ رکھی ایک تمہارا دن جمعہ کی مگر اسطرح کہ روزہ رکھی پہلی اوس سے یا روزہ رکھی پیچھے اوس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تنہا دن جمعہ کی روزہ نہ رکھی بلکہ ایک روز پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملالیوی اور اگر دونون دن رکھی بہتر ہے اور یہہ نہی تنزیہی ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ نہین مضائقہ اکیلی جمعہ کا روزہ رکھنا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رح کی ؛ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ خاص کرو رات جمعہ کی رات کو ساتھہ قیام کرنیکی درمیان راتون کی اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتھہ روزہ رکھنی کی دنون مین مگر ہووی جمعہ پیچ دن روزون کی کہ روزہ رکھتا تہا ایک تمہارا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہود و نصاری جمعہ کی تعظیم کرتی ہین اور مخصوص کیا ہی اسکو عبادتکی لیی اور نصاری اتوار کی تعظیم کرتی ہین اور مخصوص کیا ہی اوسکو عبادت کی لیی پس اسلیی حضرت نی منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کی شب کو معظم اور مخصوص عبادت کی لیی نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصاری کی ساتھہ جتنی تعظیم و تخصیص شرع مین آئی ہی وہ تو ثابت ہی کرنی چاہیی اگرچہ مشابہت ہو کسیکی ساتھہ لیکن اپنے طرفسی تعظیم و تخصیص نکری یا سبب منع کا یہہ ہی کہ بندیکو چاہیی کہ سب اوقات مین عبادات و طاعات مین مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الہی کا رہی ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اوقات مین معطل رہنا کچھہ نہین واللہ اعلم اور اگر ہووی جمعہ اخیر یعنی مثلا عادت تہی کہ دسوین یا گیارہوین دن روزہ رکھتا تہا اوس روز جمعہ آپڑا یا مثلا روزہ مانا تہا کہ فلانی تاریخ روزہ رکھونگا اور وہ تاریخ جمعہ مین آن پڑی تو اس عذر سی نری جمعہ کا روزہ منع نہین اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین بھی صریح ہی خاص کرنے شب جمعہ کیسی عملی نماز کی اور اوسپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہی ساتھہ اسکی علمانی اوپر مکروہ ہونی اس نماز مبتدعہ کی کہ نام اوسکا صلوۃ الرغائب ہی کہ رجب کی پہلی جمعہ کی شب مین پڑہتی ہین اور علمانی بہت سی کتابین اوسکی برائی مین اور گمراہی اوسکی نکالتی ہین اور لکھی ہین ؛ ع نری جمعہ کی روزہ رکھنی مین جو شارحین رحمۃ اللہ نی توجیہات لکھی ہین تو یہہ بموجب مذہبونکی ہین کہ جو اسکو مکروہ کہتی

ہین اور بموجب مذہب حنفیہ کی حاجت ان توجیہات کی کچھ نہین اسلیے کہ اونکی نزدیک یہہ مکروہ نہین چنانچہ فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ جائز ہی نری جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار مین مستحب لکھا ہی اسکو پس اونکی نزدیک شاید کہ حدیث عبد اللہ بن مسعود کی کہ آگی آتی ہی ناسخ ہی ان حدیثون کی کہ جنسی منع معلوم ہوتا ہے ۔ مولانا **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ روزہ رکہی ایک دن راہ خدا مین دور کریگا اللہ مونہہ اوسکا یعنی ذات اوسکی آگ سی مقدار مسافت ستر برس کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا حاج اللہ سع **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا كَافٍ مِنْ صِيَامِ الدَّهْرِ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ وَاقْرَإِ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عبد اللہ کیا نہین خبر دیا گیا مین یعنی خبر پہنچی ہی مجکو یہہ کہ تو روزی رکہتا ہی دنکو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہی تمام رات یعنی ہر شب سو کہا یعنی مقرر یا رسول اللہ کرتا ہون فرمایا کہ نکر ایسا بھی کہ اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی سو اسواسطی کہ واسطی بدن تیری کی تجہپر حق ہی یعنی بہت مشقت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوی اور واسطی آنکہون تیری کی تجہپر حق ہی یعنی کہبی سویا ہی کر تا آنکہین تا رام پاوین اور تحقیق تیری بی بی کا بھی تجہپر حق ہی یعنی اوسکی ساتہہ سو اور صحبت و مخالطت کر اور تحقیق تیری مہمان کا بھی تجہپر حق ہی یعنی کلام کر اون سی اور خاطرداری کر اور کہانا کہا اونکی ساتہہ نہ روزہ رکہا جسنی کہ روزہ رکہا ہمیشہ روزی تین دنکی ہر مہینی سی روزی ہمیشگی کی ہین روزی رکہہ ہر مہینی مین تین دن یعنی ایام بیض کی یا مطلق تین روزی اور پڑہ قرآن ہر مہینی مین یعنی ختم ہر مہینی مین کر لیا کر کہا مینی طاقت رکہتا ہون مین زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکہہ بہترین روزہ روزہ داود کا روزہ رکہنا ایکدن اور افطار کرنا ایکدن اور پڑہ قرآن پنج سات رات کی ایکبار اور نہ زیادہ کر اسپر یعنی جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا نفل کی ہمہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس نہ کر اسلیے کہ اس سے بدن ضعیف ہو جاتا ہی اور بعضی عبادتون ضروریہ مین خلل پڑتا ہی اور ہر مہینی مین تین روزی رکہنی سی ثواب ہمیشہ روزی رکہنی کا اسلیے لکہا جاتا ہی کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکہی جاتی ہین پس تین روزونکی تیس لکہی گئی گویا ساری مہینی روزی ہی سی رباع **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی پیر اور جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عرض کیی جاتی ہین عمل یعنی درگاہ رب العزۃ مین دن پیر اور جمعرات کی پس دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ عرض کیی جاوین عمل میری اور مین ہون روزہ سی نقل کے یہہ ترمذی نی **ف** عمل ہر صبح و شام ملایک لیجاتی ہین اور عرض ان دو دونمین ہوتی ہین پس تعارض نرہا اس حدیث مین اور اس حدیث مین کہ بلند کیی جاتی ہین عمل رات کی پہلی عمل دنکی اور عمل دنکی پہلی عمل راتکی یا یہہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتی ہون اور مجمل ان دو دونون مین ع **وعن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ

وخمس عشرة رواه الترمذی والنسائی اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوذر جو وقت کہ روزہ رکھا چاہی تو مہینی سی تین دن پس روزہ رکھہ تیرویں اور چودھوین اور پندرہوین کو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف یہہ تین روزی مہینی کی کسی طرح پر آئی ہین لیکن افضل اسیطرح ہین کہ ان تین دنون مذکورہ مین رکھی کہ انکو ایام بیض کہتی ہین ح وعن عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من غرة کل شهر ثلثة ایام وقلما کان یفطر یوم الجمعة رواه الترمذی والنسائی وروی ابوداود والی ثلثة ایام اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتی یعنی کبھی اول مہینی کیسی تین دن اور کم ہی کہ افطار کرین دن جمعہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابوداود نی ثلثہ ایام تک ف پہلی حدیثین گذرین اوسی معلوم ہوا کہ نری جمعہ کو روزہ نکبھی اور اس سی رکھنا ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ ایکدن پہلی یا ایک دن پیچھی جمعہ کی روزہ کہتی ہی اور یا دن جمعہ کی فقط روزہ کہنا خاصہ حضرت کا تہا جیسی روزی طی کی رکھی یا مراد روزیسی روزہ لغو ہی ہی یعنی بند ہتی ہی کہانی وغیرہ سی نماز جمعہ تک ع یہہ تاویل موجب بے ہونکی کی ہی کہ جو مکروہ رکھتی ہین نری جمعہ کی روزکیو اور موجب حنفیہ کی حاجت اس تاویل کی کچھہ نہین بلکہ وہ اسی حدیث سے جائز ہوا اس روزیکا ثابت کرتی ہین۔ مولانا وعن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من الشهر السبت والاحد والاثنین ومن الشهر الاخر الثلثاء والاربعاء والخمیس رواه الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کبھی کسی مہینی مین ہفتہ اور اتوار اور پیر کو اور ایک اور مہینی مین منگل اور بدہ اور جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف سفرت عدل کرتی ہی کہ سب دنون ہفتہ کی مین روزہ رکھتی اس لیی کہ سب دن اللہ تعالی کی ہین مناسب جانا کہ بعض مین رکھین اور بعض مین نرکھین جمعہ کا روزہ پہلی حدیث مین ذکر کیا گیا اور باقی چہ دونکا اسین ع وعن ام سلمة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنی ان اصوم ثلثة ایام من کل شهر اوله الاثنین والخمیس رواه ابوداود والنسائی اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی مجکو یہہ کہ روزی رکھون مین تین دن ہر مہینی سی پہلا اونمین سی پیر یا جمعرات نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف لفظ او الخمیس مین واو بمعنی او کی ہی یعنی تین روزی رکھہ کہ اول اونکا پیر کا دن ہو اور دو منگل اور بدہ یا اول اونکا دن جمعرات کا ہو اور دو جمعہ اور ہفتہ چنانچہ طبرانی کی روایت مین لفظ او ہی کا آیا ہی غرضکہ روزی رکھنی والا اختیار رکھتا ہی کہ ابتدا پیر سی کری یا جمعرات سی دونون متبرک ہین ع وعن مسلم القرشی قال سالت او سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام الدهر فقال ان اهلک وعلیک حقا صم رمضان والذی یلیه وکل اربعاء وخمیس فاذا انت قد صمت الدهر کله رواه ابوداود والترمذی اور روایت ہی مسلم قریشی سی کہ کہا پوچہا مینی یا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کی روزی رکھنی سی پس فرمایا کہ تحقیق ترا اہل تیرکی تجپر حق ہی روزی رکھہ رمضانکی اور اون ایام کی کہ متصل اونکی ہین یعنی شش عیدکی ور ہر بدہ اور جمعرات کو پس اوسوقت تو نی روزی رکھی ہمیشہ نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی ف واہلی اہل تیرکی تجپر حق ہی یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا سبب ضعف کا ہی اور اوس ہی اونکی ادای حقوق مین قصور آتا ہی اور اسیطرح اور عبادتون کی کرنی مین ہی خلل پڑتا ہی پس اسی لیی یہہ مکروہ ہی اور جسکو اس سے ضعف نہو اوسکی لیی نہین مکروہ بلکہ مستحب ہے اور اس سی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق درمیان حدیثون کی اور درمیان فعل بعض سلف کی یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتی ہتی اور شاید کہ چہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی اوس حدیث سی کہ پہلی گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کی روزونکا ثواب ہوتا ہی بسبب تین روزونکی ہر مہینی سی ع ح اوپر ایک فائدہ مین قول ابن ہمام وغیرہ کی نقل کئی گئی اونسی معلوم ہوا کہ مطلق روزی ہمیشہ کی مکروہ ہین اور درمختار مین بہی لکہا ہی کہ روزی ہمیشہ کی مکروہ

تیرہی ہین اور یہان جو ملا علی قاری نے لکہا ہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہین اور نہین تو نہین بطریق تنزیہ ہی محمول ہین خوف ضعف پر مولانا **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا روزہ رکہنی دن عرفہ کیسی عرفات مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اسلیی کہ بسبب ضعف کی وہان کی افعال مین قصور واقع ہوگا اور یہہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی ع **وعن** عبداللہ ابن بسر عن اختہ الصماء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم فان لم یجد احدکم الا لحاء عنبۃ او عود شجرۃ فلیمضغہ رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سی کہ نقل کی اپنی بہن سے کہ نام اوسکا صماء تہا یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ روزہ رکہو تم دن ہفتی کی یعنی اکیلا مگر اوس صورت مین کہ فرض کیا جاوی تمپر پس اگر نہ پاوی ایک تمہارا مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیی کہ چبا وی اوسکو نقل کی یہہ احمد ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** فرض کیا جاوی تمپر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اوسکی حکم مین ہین روزی سنت موکدہ مانند عرفہ اور عاشورہ کی اور روزی معمولی پس اگر ان روزونمین سی کوئی روزہ ہفتہ کی دن آپڑی تو منع نہین اور پس چاہیی کہ چبا وی اوسکو یعنی افطار کری روزہ ہفتی کا اور اگر رکہا ہو اور اگر اور کچہہ نپاوی مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کیسی توڑ ڈالی اور سبب منع کا روزی ہفتہ کی سو یہہ ہے کہ اسمین تعظیم اوسکی لازم آتی ہی اور اوسکی تعظیم کرنی مین مشابہت یہود کی ساتہہ ہوتی ہی اگرچہ وہ روزہ نہین رکہتی سبب ہونی اوسکی کی عید اونکی ولیکن تعظیم کرتی ہین اور یہہ نہی تنزیہی ہی نزدیک جمہور کے ع **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ جعل اللہ بینہ وبین النار خندقا کما بین السماء والارض رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص روزہ رکہی ایک دن راہ خدا کی راہ مین گردانتا ہی اللہ تعالی درمیان اوسکی اور درمیان آگ کی خندق جیسی درمیان آسمان وزمین کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج کی راہ مین یا علم مین یا طلب علم مین یا اللہ کی رضامندی طلب کرنیکی لیی اور خندق یعنی رکاوٹ بڑا اور پردہ شدید ع **وعن** عامر بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغنیمۃ الباردۃ الصوم فی الشتاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث مرسل اور روایت ہی عامر بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ غنیمت ٹہنڈی روزہ رکہنا جاڑی مین ہی یعنی بلا محنت ثواب پاتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث مرسل ہی **وذکر حدیث** ابی ہریرۃ ما من ایام احب الی اللہ فی ہذا الباب الاضحیۃ اور ذکر کی گیی حدیث ابی ہریرہ کی ما من ایام احب الی اللہ قربانی کی باب مین **الفصل الثالث** فصل تیسری ع **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیہود صیاما یوم عاشوراء فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ہذا الیوم الذی تصومونہ فقالوا ہذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسی وقومہ وغرق فرعون وقومہ فصامہ موسی شکرا فنحن نصومہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولی بموسی منکم فصامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ **متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدینہ مین پس پایا یہود یونکو روز یسی دن عاشورہ کی پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی یہہ دن جسمین روزہ رکہتی ہو تم کہا یہود یون نی یہہ دن بڑا ہی نجات دی اللہ نی اسمین موسی کو اور قوم اوسکی کو اور ڈبو دیا فرعون کو اور اوسکی قوم کو پس روزہ رکہا اوسدن موسی نی واسطی شکر کی

پس ہم بھی روزہ رکھتی ہیں اوسدن یہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہم لایق تراور نزدیک ترہین سابقہ موسیٰ کی مسی پس روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتی دن ہفتہ کی اور اتوار کی اکثر دوسرے دنون سے کہ روزی رکھتی اور دوسرے دنون اور فرماتی کہ تحقیق یہہ دونون عید کی ہین واسطے مشرکونکی یعنی وہ انمین روزی نہین رکھتی بسبب عید ہونیکی پس مین بہت دوست رکھتا ہون یہہ کہ خلاف کرون انمین اونکا نقل کیے یہہ احمد نے **ف** مشرکون کی مینی یہود و نصاری کی اونکو مشرک اس لیے کہا کہ یہود کہتی تہی عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاری کہتی تہی کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور تطبیق اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین کہ جسمین منع کیا روزہ رکھنی سی ہفتی کو یہہ ہے کہ یہہ خصوصیات حضرت کی ہے اور وہ خصوصیات امت کے سی یا روزہ کہ جس سے منع کیا گیا وہ ہی کہ ہو بطریق تعظیم کی اور روزہ محبوب وہ ہی کہ بطریق مخالفت کی ہو

وعن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہمکو ساتہہ روزی دن عاشورا کی اور رغبت دلاتی ہمکو اوسپر اور خبرگیری کرتی ہماری یعنی نصیحت کرتی نزدیک آنی اوسدن کی پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اوس سی اور نہ خبرگیری رکھی ہماری وقت آنی اوسدن کی نقل کیے یہہ مسلم نے **ف** لفظ یامرنا اکثر نسخون مشکوۃ کی مین بغیر لفظ نا کی ہی مگر صحیح مسلم مین موجود ہی **وعن** حَفْصَةَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہی حفصہ سی کہ کہا چار چیزون کہ نہ چہوڑتی تہی اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سنتون موکدہ سی ہین روزہ رکھنا عاشورا کا اور دہی ذیحجہ کا یعنی نودن اول ذیحجہ کا اور تین دنکا ہر مہینی سی اور دو رکعتین فجر سی پہلی یعنی سنتین فجر کی نقل کی یہہ نسائی نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتی ایام بیض مین نہ گہر مین نہ سفر مین نقل کی یہہ نسائی نے **ف** مراد ایام بیض سی دن چاندنی راتونکی ہین یعنی تیرہین اور چودہین اور پندرہین پس بیض صفت لیالی کی یعنی راتونکی ہی ان راتونکو بیض اسواسطے کہتی ہین کہ چاندنی اول سی آخر تک رہتی ہے اور یا بیض صفت ایام کی ہی انکو بیض اسلیے کہتی ہین کہ روزی انکی دور کرتی ہین گناہون کو اور روشن کرتی ہین دلونکو یا اسواسطے بیض کہتی ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سی اوترے تو اونکا تمام بدن سیاہ ہوگیا تہا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزی ان تین دونمین رکھو جب تیرہین کو روزہ رکھا تو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہوگیا جب چودہین کو روزہ رکھا تو دو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہوگیا اور جب پندرہین کو رکھا تو تمام بدن سفید اور روشن ہوگیا اور جانا چاہیی کہ تین روزی جو مہینی مین رکہنی مسنون ہین بارہ طرح پر آئی ہین ایک تو غیر معین کہ ساری مہینی مین جب چاہیی جب رکھہ لی اور دوسری یہہ کہ تین روزی اول مہینی کی یعنی پہلی سی تیسری تک اور تیسری ہفتی اور اتوار اور پیر اور پنجشنبہی منگل بدہ جمعرات اور پانچوین تیرہین چودہوین پندرہوین اور چہٹی یہہ کہ اول اونکا دوشنبہ ہو یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ اور ساتوین یہہ کہ اول اونکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹہوین نوچندا پیر اور دو جمعراتین اور نوین نوچندی جمعرات اور دو پیرین اور دسوین پیر اور جمعرات اور پیر پیر دوسرے ہفتہ کی اور گیارہوین ہر عشری مین ایک روزہ اور بارہوین تین روزی اخیر مہینی مین اور سب روزی مسنون

برس ہین یا کیاون ہین تین تیس تو یہی ہین بحساب فی مہینی تین روزی کی اور نو روزی ذوالحجہ مین یعنی پہلی سی نو مین تک اور ایک روزہ عاشورکا اور ایک ول عاشورکی یا بعد اوسکی اور ایک پندرہوین شعبان مین اور چھ روزی شوال کی کہ جنکو شش عید کہتی ہین ع وصولنا نا قلا موا کتب الحدیث **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء زکوۃ وزکوۃ الجسد الصوم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر چیز کی زکوۃ ہی اور زکوۃ بدنکی روزہ ہی کہنا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** واسطی ہر چیز کی زکوۃ ہی یعنی بڑہنا ہی کہ دیا جاتا ہی بعض اوسکا یا طہارت ہی کہ طہارت کی جاتی ہی ساتہہ اوسکی اور زکوۃ بدنکی روزہ ہی کہ گہلتا ہی بعض مین اور ناقص ہوتا ہی اوس سی اور پاک ہوتا ہی گناہونسی بسبب اوسکی پس زکوۃ عبادت مالیہ ہی اور روزہ عبادت بدنیہ ع **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین والخمیس فقیل یا رسول اللہ انک تصوم یوم الاثنین والخمیس فقال ان یوم الاثنین والخمیس یغفر اللہ فیہما لکل مسلم الا لہاجر ین یقول دعہما حتی یصطلحا رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی روزہ رکہتی دن پیر اور جمعرات کی پس کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تم روزہ رکہتی ہو پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کے بخشش کرتا ہی اللہ تعالی ان دونون مین واسطی ہر مسلمانکی مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتی ہین فرماتا ہی اللہ تعالی چہوڑ دی اونکو یہانتک کہ صلح کرین نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** بخشش کرتا ہی الخ یعنی روزہ رکہتا ہون انمین بسبب بزرگی ان دنون کی اور واسطی ادا کرنی شکر نعمت مغفرت اور رحمت الہی کی اور فرماتا ہی یعنی فرشتی کو جو کہ معین ہین مثانی برائیون پر وقت ظاہر ہونی آثار مغفرت کی اور صلح کرین یعنی انمین پس جب مغفرت کیجاوی گی اونکی ۱۲ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما ابتغاء وجہ اللہ بعدہ اللہ من جہنم کبعد غراب طائر وھو فرخ حتی مات ھرما رواہ احمد وروی البیہقی فی شعب الایمان عن سلمۃ بن قیس اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ روزہ رکہی ایکدن واسطی طلب کرنی رضامندی اللہ تعالی کی دور رکہتا ہی اوسکو اللہ تعالی دوزخ سی مانند دور رکہنی کوے کی اوڑتی ہوئی کی اور وہ ہو بچہ یہانتک کہ بوڑہا ہو کی مرجاوی نقل کی یہہ احمد نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین سلمۃ بن قیس سی **ف** کہا گیا ہی کہ عمر کوے کی ہزار برس کی ہوتی ہی پس فرمایا کہ اگر کوا ابتدای عمر سی اخیر عمر تک اوڑتا رہی تو دیکہا چاہیی کہ کتنا دور فاصلہ طی کریگا جتنی وہ مسافت طی کریگا اوتنا ہی اللہ تعالی روزی دار کو دوزخ سی دور رکہتا ہی ۱۲ ع حدیث مذکور سی منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سونا روزیدار کا عبادت ہے اور چپ رہنا اوسکا تسبیح ہی اوسکا عمل اوسکا مضاعف ہی اور دعا اوسکی مقبول ہی اور گناہ اوسکا بخشا گیا ہی اور یہہ بہی منقول ہی بیہقی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی نی وحی کیطرف ایک نبی کی بنی اسرائیل مین سی یہہ کہ خبر دی قوم اپنی کو کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکہی کسی دن واسطی طلب کرنی خوشنودی میری مگر کہ تندرست کرتا ہون جسم اوسکی کو اور ہیبت دیتا ہون ثواب اوسکو اور خطیب نی روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص نفل روزہ رکہی کہ نہ مطلع ہو اوسپر کوئی نہین راضی ہوتا اللہ تعالی واسطی اوسکی ساتہہ ثواب کے سوا بہشت کی یعنے اوسکا ثواب یہی ہی کہ جنت مین داخل کرتا ہی اور طبرانی نی روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی اللہ تعالی کی ایک خوان ہے کہ اوسپر ایسی چیزین ہین کہ نہ کسی آنکہہ نی دیکہین ہین اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی کی دل مین خطرہ اونکا آیا ہی نہین مثبتین کی اوسپر گروہ انبیا کا

باب باب ہی یعنی پنج تتمہ اور لواحق باون پہلی کی **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** عائشۃ قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل عندکم شیء فقلنا لا قال فانی اذا صائم ثم اتانا یوما اخر فقلنا

یا رسول اللہ اُھدِیَ لنا حَیسٌ فقال اَرِیْنِیْہِ فلقد اَصْبَحْتُ صائِمًا فاَکَلَ رواہ مسلم ۱۲ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا داخل ہوئی مجہپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہی نزدیک تمہارے کچھ یعنی کہا ہمنی کہ نہین فرمایا تحقیق مین سوقت روزیدار ہون پہر آئی ہمارے پاس ایکدن اور یعنی اور پوچہا کہ تمہارے پاس کچھ ہی عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ بیجا گیا ہی ہمکو حیس پس فرمایا دکہلاؤ مجکو وتحقیق صبح کی تہی مینی روزیسی پہر کہا لیا تنفل کی نیت سے کہ یہہ مسلم نی ف مین سوقت روزہ دار ہون یعنی نیت روزہ کی کرنی مینی اس سی معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دن مین کرنی جائز ہی اور یہی مذہب ہی امام ہمارے کا اور امونکا لیکن امام مالک کہتی ہین کہ رات سی نیت کرنی واجب ہی ہر طرح سکی روزہ مین بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور حیس نام ایک کہانیکا ہی کہ مثل مالیدہ کی ہوتا ہی کہجور اور گہی اور قروت کا بنتا ہی اور قروت اوی کہتی ہین کہ دہی یا چہاچہ گاڑہی کو کپڑی مین باندہ کر لٹکا دیتی ہین اوسکا پانی ٹپک جاتا ہی اور پس کہایا اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزی نفل کا بغیر عذر کی جائز ہی اور اسپر ہین اکثر علماء اور امام ابو حنیفہ اور علما اونکی کہتی ہین کہ واجب ہی تمام کرنا اوسکا اور جائز نہین افطار کرنا مگر ساتہہ عذر ضیافت اور مانند اسکی کی اور واجب ہی قضا اوسکی اگر افطار کری پس اس حدیث مین تاویل کرتی ہین کہ یہہ افطار کرنا بسبب کسی عذر کی تہا اور دلیل اونکی سبب کے آگی آتی ہی ۱۲ ع **وعن** انسٍ قال دخل النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم علی اُمِّ سُلَیْمٍ فاَتَتْہُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ فقال اَعِیْدُوْا سَمْنَکُمْ فی سِقَائِہٖ وَتَمْرَکُمْ فی وِعَائِہٖ فاِنِّیْ صائِمٌ ثُمَّ قام اِلی ناحِیَۃٍ مِنَ البَیْتِ فصلّٰی غیرَ المکتوبۃ فدعا لاُمِّ سُلَیْمٍ وَاَھْلِ بَیْتِہَا رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا تشریف لی گئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کی پاس پس لائی ام سلیم حضرت کی لیی کہجور اور گہی پس فرمایا ڈالکہو گہی اپنی کو بیچ مشک اوسکی کی اور کہجور اوسکی باسن مین اسلیی کہ تحقیق مین روزیسی ہون پہر کہڑی ہوئی طرف کونیکی گہر مین سی پس نماز پڑہی سوای فرض کی اور دعا کی واسطی ام سلیم کی اور گہر والون اوسکی کی نفل کی یہہ بخاری نی ف ظاہر حضرت نی روزہ اسلیی نہ افطار کیا کہ جانتی تہی کہ نہ افطار کرینسی ام سلیم رنجیدہ نہین ہونی گین اور اختلاف کیا ہی مشایخ نی کہ آیا نفل روزی والی کی لیی ضیافت عذر ہی یا نہین صحیح یہہ ہی کہ ضیافت عذر ہی مہمان اور مہمانی کرنیوالیکی لیی اگر صاحب مکان کری حاضر ہو نیسی بغیر شریک ہونیکی کہانی مینی مین اسنی نہو بلکہ ملول ہو حاصل یہہ کہ اگر اسکی نہ کہانیسی ملول ہو تو ضیافت عذر ہی روزہ توڑ ڈالی پہر قضا کری اور اگر جانی کہ ملول نہین ہونیکا تو فقط حاضری ہو وی اور روزہ نہ توڑی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر کہ مستحب ہی مہمان روزہ دار کو یہہ کہ دعا کری مہمانی کرنیوالی کی لیی ۱۲ و مختار **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الطَّعَامِ وَھُوَ صائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صائِمٌ وفی روایۃٍ قال اِذا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجِبْ فاِنْ کان صائِمًا فَلْیُصَلِّ وَاِنْ کان مُفْطِرًا فَلْیَطْعَمْ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام کی اور وہ ہو روزیسی پس جاہیی کہ کہی مین ہون روزیسی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جسوقت کہ بلایا جاوی ایک تمہارا پس چاہیی کہ قبول کری پہر اگر ہو وی روزیدار پس چاہیی کہ دو رکعت پڑہی اور اگر نہو روزیسی پس چاہیی کہ کہا وی نفل کی یہہ مسلم نی ف واجب ہی افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش مین پڑے دعوت کرنیوالا اور حاصل ہو سبب کہانیکی دشمنی اور اگر جانی کہ دعوت کرنیوالا خوش ہوگا بسبب کہانے اسکی کی اور نہین تشویش مین پڑیگا بسبب نہ کہانیکی تو مستحب ہی اور اگر دونو امر برابر ہون اوسکی نزدیک تو افضل ہی یہہ کہ کہی انی صائم یعنی مین روزیسی ہون برابری کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اُمِّ ھانِءٍ قالت لما کان یومُ الفتحِ فُتِحَتْ مکۃُ جاءَتْ فاطمۃُ فجلست عن یسارِ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاُمُّ ھانِءٍ عن یمینِہٖ فجاءَتْ لِولیدۃٍ بِاِنَاءٍ فیہ شرابٌ فَاَوَلَتْہُ فشرب منہ ثم ناولہ اُمَّ ھانِءٍ فشربت منہ فقالت یا رسولَ اللہ لقد اَفْطَرْتُ وکنتُ صائمۃً فقال لہا اکنتِ تقضین شیئًا قالت لا قال فلا یضرُّکِ اِنْ کان تطوعًا

رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی وفی روایۃ لاحمد والترمذی نحوہ وفیہ فقالت یارسول اللہ اما انی کنت صائمۃ فقال الصائم المتطوع امیر نفسہ ان شاء صام وان شاء افطر اور روایت ہی ام ہانی سی کہ کہا جبکہ ہوا دن فتح مکہ کا آیین حضرت فاطمہ اور دو مشہین یا مین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ام ہانی داہنی طرف حضرت کی تہین پس لای ایک لونڈی باسن کہ اومین ہی کچھ مینی کی چیز پھر دیا لونڈی نی وہ باسن حضرت کو پس پیا اوس سے پھر دیا وہ باسن حضرت نی ام ہانی کو پھر پیا ام ہانی نی اوس سی پس کہا یارسول اللہ تحقیق افطار کیا مینی اور تہی مین روزہ سی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا قضا کرتی تہی تو بجہ یعنی تہ روزہ قضا رمضان کا یا نفل کہا کہا کہ نہین پھر فرمایا پس نہین ضرر تجکو اگر ہو روزہ نفل نفل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نی اور صحیح روایت احمد اور ترمذی کی مانند اسکی اور صحیح اوسکی پس کہا ام ہانی نی یارسول اللہ خبردار ہو تحقیق مین تہی روزہ سی پس فرمایا روزہ نفل رکھنی والا مالک ہی نفس اپنی کا اگر چاہی روزہ رکھی اور اگر چاہی افطار کری **ف** مالک ہی نفس اپنی کا یعنی ابتدا اگر چاہی روزہ رکھی یعنی نیت روزہ کی کری ہو اگر چاہی افطار کری یعنی انتہا کری روزہ رکھنی کو یا معنی یہہ ہین کہ مالک ہی نفس کا بعد روزہ رکھنی کی اگر چاہی تمام کری روزہ کو اور اگر چاہی افطار کری اس صورت مین تاویل اسکی یہہ ہے کہ نفل روزی والی کو پہنچتا ہی کہ افطار کری اگر مصلحت جانی جیسیکہ کوئی ضیافت کری یا وارد ہو ایک قوم پر اور جانتا ہی کہ اگر افطار نکرونگا تو لوگ وحشت مین پڑینگی پس اوسکو پہنچتا ہی کہ افطار کری تا انس و الفت ہو بیسین پس اسمین دلیل نہین اسپر کہ قضا نہین ہے بعد اتمام کی اور علاوہ اسکی حکم قضا کا آیا ہی ہی حدیث آیندہ مین اور اس حدیث ام ہانی کی مین کلام کیا ہی محدثین نی اور ترمذی نی کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور منذری نی کہا کہ ثابت نہین اور اسکی اسناد مین اختلاف بہت ہی ش ح **وعن** الزہری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کنت انا وحفصۃ صائمتین فعرض لنا طعام اشتہیناہ فاکلنا منہ فقالت حفصۃ یارسول اللہ انا کنا صائمتین فعرض لنا طعام اشتہیناہ فاکلنا منہ قال اقضیا یوما اخر مکانہ رواہ الترمذی وذکر جماعۃ من الحفاظ رووا عن الزہری عن عائشۃ مرسلا ولم یذکروا فیہ عن عروۃ وھذا صحیح ورواہ ابوداؤد عن یعمر عن عروۃ عن عائشۃ اور روایت ہی زہری سی کہ نقل کی عروہ سی اوسنی نقل کی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ تہی مین اور حفصہ روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کہانا خواہش کی ہمنی اوسکی پس کہا ہمنی اوسمین سی پس کہا حفصہ نی ای رسول خدا کی تحقیق ہم تہین روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کہانا خواہش کی ہمنی اوسکی پس کہا ہمنی اوسمین فرمایا قضا کرو تم دونون ایکدن اور بدلی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظون سی کہ روایت کیا اونہون نی زہری نی روایت کیا عائشہ سی بطریق ارسال کی اور نہ ذکر کیا اوسمین واسطہ عروہ کا اور یہہ صحیح تر ہی اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نی ذیل سے کہ غلام ازاد کیا ہوا عروہ کا ہی کہ نقل کیا ذیل نی عروہ سی عروہ نی عائشہ سی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی حنفیہ کی کہ اونکی نزدیک اگر روزہ نفل افطار کری لازم ہی قضا اوسکی اسلیکہ ظاہر یہہ امر وجوب کی لیی ہی اور شافعی مین کہ یہہ امر استحباب کے لیی ہی اونکی مذہب مین واجب نہین قضا نفل کی اور بطریق ارسال کی روایت کیا ہی اسناد سی مینی منقطع ہی کہ پہلی روایت مین جو واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہ کی تہا وہ اسمین نہین یہہ ہی ایک اصطلاح ہی اور شہور یہہ ہی کہ مرسل وہ حدیث کو کہتی ہین کہ تابعی روایت کری بغیر ذکر صحابہ کی ش ح **وعن** ام عمارۃ بنت کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا فدعت لہ بطعام فقال لہا کلی فقالت انی صائمۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الصائم اذا اکل عندہ صلت علیہ الملائکۃ حتی یفرغوا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ام عمارہ بنت کعب کی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی بات سن منکوایا اوسنی واسطی حضرت کے کہا پس فرمایا حضرت نی اوسکو کہا تو کہا اونی مین روزہ رکھی ہون پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق روزہ دار ہوتا ہی وقت کہ کہایا جاتا ہی نزدیک اوسکی یعنی اور رغبت کرتا ہی دل اوسکا کہانی پر اور شوار ہوتا ہی روزہ اوسپر رحمت سے بیہقی نی یہانتک کہ شوخ ہون کہانیوالی نسل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** بریدۃ قال دخل بلال علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یتغدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغداۃ یا بلال قال انی صائم یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاکل رزقنا وفضل رزق بلال فی الجنۃ اشعرت یا بلال ان الصائم تسبح عظامہ وتستغفر لہ الملئکۃ ما اکل عندہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

روایت ہی بریدہ کی کہا داخل ہوئی بلال حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ طعام صبح کا کہاتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حاشیہ کہانیکی لیی اے بلال کہا بلال نی تحقیق مین روزہ دار ہون یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہاتی ہین ہم رزق اپنا اور بہتر رزق بلال کا جنت مین ہی کیا سنا تو نی اے بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتی ہین ہڈیان اوسکی اور بخشش چاہتی ہین اوسکی لیی فرشتی جبتک کہ کہایا ہا اوسی نزدیک اوسکی نسل کی یہہ بیہقی نی شعب الیمان مین **باب لیلۃ القدر** باب پہلی بیان لیلۃ القدر کی **ف** یعنی اسمین بیان لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور اوسکی وقتون کا کہ اسمین توقع قوی ہی اوسکی ہونیکی اور اوسکو لیلۃ القدر کیسی کہتی ہین کہ لکہی جاتی ہین اوسمین رزق اور اجلین اور احکام کہ سال بہر مین واقع ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یہہ نام ہوا بسبب عظیم القدر ہونی اوسکی کی اور بیچ تعین اس شب کی بہت قول آئی ہین اور اکثر حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ لیلۃ القدر رمضان مین ہی خصوصا طاق راتون عشرہ اخیر کی مین خصوصا ستائیسوین شب مین پنانچہ اکثر علما کی نزدیک یہی ہی اور لیلۃ القدر خاص اسی امت کے لیی مقرر ہوئی لیکن کہ باوجود چہوٹی عمرون کی ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی حال اوسکا یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حوال اگلی امتونکی عمرونکا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کی لوگ تہوڑی عمر مین اون کیسی عمل نہین کرسکنی کی پس دے اونکو اللہ تعالی نی لیلۃ القدر کہ ہزار مہینی سی بہتر ہی اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ ایکدن حضرت نی ذکر کیا چار شخصونکا بنی اسرائیل مین سی کہ انہون نی عبادت کی تہی اللہ تعالی کی اسی اسی برس اور نہ نافرمانی کی تہی ایک لحہ و شخص یہہ تہی حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی اس سے پس آئی حضرت کی پاس جبریل اور کہا ای محمد تعجب کیا آپکی امت نی عبادت کرنی اون لوگون کیسی اسی اسی برس پس تحقیق اوتاری اللہ تعالی نی خیر بہتر ہی اون پر اسی انزلنا فی لیلۃ القدر ساری سورۃ یعنی لیلۃ القدر افضل ہے اوس چیز سی کہ تعجب کیا آپ نی اور آپکی امت نی پس خوش ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ ابن ابی حاتم نی جانا چاہیی کہ ہزار مہینی کی تراسی برس اور چار مہینی ہوتی ہین اسی لیی فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر ہی ہزار مہینی سی کہ جسکی تراسی برس اور چار مہینی ہوئی اور لیلۃ القدر مین تجلی رحمت خاص جناب باری تعالی کی تمام دنیا پر وقت غروب سے صبح تک ہوتی ہی اور اسمین اوترتی ہین ملائکہ اور روح واسطی ملاقات صلحا اور عابدین کی اور اسمین نزول قرآن کا ہوا اور اسمین پیدایش ملائکہ کی ہوتی اور اسمین جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اسمین درخت جنت مین لگائی گئی اور اسمین دعا قبول ہوتی ہی اور اسمین ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور حکمت اوسکی پوشیدہ ہونی مین یہہ ہی کہ تا لوگ کوشش کرین طاعت مین اور اعتماد نکرین اوسپر اور لکہا ہی علمانی کہ جو کوئی کوشش کریگا بیداری شبون ایک سال تمام کی پاویگا اوسکو انشاء اللہ تعالی چنانچہ اسی لیی کہا ہی من لم یعرف قدر لیلۃ لم یعرف لیلۃ القدر اور بعضی علمانی کہا ہی کہ اوس رات کی علامتین ہین کہ استنباط کیا ہی اونکو احادیث و آثار سی اور بایں ہمہ بعضی علما متونکو اہل کشف نی طبری نی ایک قوم سی نقل کیا ہی کہ درخت اوس رات مین سجدہ کرتی ہین اور زمین پر

اگر پڑتی ہیں پھر بھائی خود جانتی ہیں اور سجدہ کرتی ہیں اور میں ہر چیز اور صواب جسکے کہ شرط نہیں ہی پھر پانی اوس رات کی دیکھنا ان امور کا بہت لوگ پاتی ہیں اوس رات کو اور دیکھتی نہیں کوئی چیز انمیں سی اور روایہی کہ دو آدمی ایک جائی ہوئی اور دونو اوس شب کو پاوین اور ایک کو کچھ معلوم ہوا ان چیزونمیں سے اور دوسرے کو کچھ یہ معلوم ہوا اور بڑی علامت یہ ہی کہ توفیق ہو ہمیں ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع و خشوع و اخلاص کی اور مختار یہ ہی کہ معتبہ شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہی اور اگر تمام رات شب بیدار رہی اور باعث مرض اور ملال و خلل کا ادای فرائض اور سنتون موکدہ مین ہو افضل و اکمل ہی والا بقدر کہ توفیق قیام کی بادی مقصود حاصل ہی لیس للانسان الا ما سعی وکان سعیہ مشکورا رزقنا اللہ ح

ح مولانا قاری اللہ المنثور وغیرہ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان رواہ البخاری ؒ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاش کرو شب قدر کو بیچ طاق راتون کی اخیر دہی رمضان کیسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** بیچ طاق راتون کی یعنی اکیسوین شب اور تیئیسوین شب اور ستائیسوین شب اور انتیسوین شب **وعن** ابن عمر قال ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تحقیق کئی شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسو کو دکہلائی گئی شب قدر خواب مین بیچ سات راتون اخیر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہتا ہون مین تمہاری خوابون کو کہ متفق ہوئی ہین اوپر سات راتون اخیر کی پس جو کوئی تلاش کری اوسکو پس چاہیی کہ تلاش کری اوسکو بیچ سات راتون اخیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ مراد وہ راتین ہون کہ نقل ہیں کی ہین یعنی اکیسوین شب سی ستائیسوین شب تک سات راتین سب سے اخیر کی یعنی تیئیسوین شب سے انتیسوین شب تک یعنی کہ اوتیئیس کا چاند یقینی ہی اوسکی موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہی واللہ علم ح **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوہا فی العشر الاواخر من رمضان لیلۃ القدر فی تاسعۃ تبقی فی سابعۃ تبقی فی خامسۃ رواہ البخاری ؒ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تلاش کرو اوسکو بیچ دہی اخیر کی رمضان کی یعنی شب قدر کو بیچ نوین رات کی کہ باقی رہی یعنی اکیسوین شب بیچ ساتوین رات کی کہ باقی رہی یعنی تیئیسوین شب بیچ پانچوین رات کی کہ باقی رہی یعنی پچیسوین شب نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یا گنتا شروع کیجیی اخر سی یعنی تلاش کرو بیچ نوین رات کی بعد بیسوین شب کی کہ وہ انتیسوین شب سے اور بیچ ساتوین رات کی بعد تیسوین شب کی کہ وہ ستائیسوین شب ہے اور بیچ پانچوین رات کی بعد پچیسوین شب کی کہ وہ پچیسوین شب ہے ظاہر معنی یہی ہین اور طیبی نی کہا کہ یہہ راتین کہ یہہ ہین بائیسوین شب اور چوبیسوین شب اور پچیسوین شب **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکف العشر الاول من رمضان ثم اعتکف العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ ثم اطلع راسہ فقال انی اعتکفت العشر الاول التمس ہذہ اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط ثم اتیت فقیل لی انہا فی العشر الاواخر فمن کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر فقد رأیت ہذہ اللیلۃ ثم انسیتہا وقد رأیتنی اسجد فی ماء وطین من صبیحتہا فالتمسوہا فی العشر الاواخر والتمسوہا فی کل وتر قال فمطرت السماء تلک اللیلۃ وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد فبصرت عیناي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جبہتہ اثر الماء والطین من صبیحۃ احد وعشرین متفق علیہ فی المعنی واللفظ لمسلم الی قولہ فقیل لی انہا فی العشر الاواخر والباقی للبخاری وفی روایۃ

عبد ابن انیس قال لیلۃ ثلث وعشرین رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا پہلی دہی میں رمضان کی پھر اعتکاف کیا بیچ کی دہی میں بیچ خیمہ ترکی کی پھر نکالا سر اپنا یعنی خیمہ سے پس فرمایا کہ تحقیق میں نے کیا تھا اعتکاف پہلی دہی میں تلاش کرتا تھا میں شب قدر کو پھر اعتکاف کیا میں نے بیچ کی دہی میں پھر آیا میرے پاس فرشتہ پس کہا مجکو فرشتہ نے کہ تحقیق شب قدر بیچ دہی آخر کی ہی پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کرے سو اعتکاف کرے بیچ دہی آخر کی میں پس تحقیق میں دیکھلایا گیا خواب میں یہ تعین شب قدر کی پھر بھلا یا گیا میں یعنی جبرئیل نے خبر دی کہ قدر کی شب ہی لیکن میں بھول گیا اعتکاف دیکھا میں نے اپنی تئیں یعنی خواب میں کہ سجدہ کرتا ہوں کیچڑ میں اور پانی کی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس ہو گیا میں کہ کونسی رات ہی وہ پس تلاش کرو اوسکو بیچ دہی آخر کی اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو بیچ ہر طاق رات کی یعنی اخیر کی دہی کی طاق راتوں میں کہا راوی نے کہ برسا مینہ اوس رات کو یعنی جس رات کو حضرت نے خواب دیکھا اوسکو اور ٹپکی جہت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکھا آنکھوں میری نے اثر پانی اور کیچڑ کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس حالیکہ فارغ ہوئے صبح کی نماز سے اور نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسویں شب کو متفق ہیں اسکی نقل کرنے میں بخاری اور مسلم بیچ مضمون کی اور لفظ اور ہیں مسلم کی اس قول تک فتسیل علی جبہتہ الا آخر اور لفظ باقی حدیث کی وہی بخاری کی اور بیچ روایت عبد اللہ انیس کی کہا تیئیسویں شب یعنی خوض بیچ اکیسویں شب کے نقل کی ہے مسلم نے **ف** خیمہ ترکی ایک قسم ہی خیمی کی نوکیلا بنتا ہی چھوٹا سا کہ اوسکو فارسی میں خرگاہ کہتے ہیں اور میں بسجدۃ میں حرف من کا بمعنی فی کی ہی اور متعلق ہی ساتھ قول صبر کے اور حاصل کلام راوی کا یہ ہے کہ جس رات حضرت نے لیلۃ القدر کو خواب میں دیکھا تو یہی دیکھا تھا کہ میں مٹی اور پانی میں سجدہ کرتا ہوں لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اوس رات میں یہی برسا تھا وہی علامت اور نہوں نے پائی اوس خواب کی اس رات میں کہ اکیسویں شب تھی سو معلوم کیا اوس علامت سے کہ حضرت نے جو لیلۃ القدر دیکھی تھی وہ اکیسویں شب یا تیئیسویں شب ہی تھی مولانا

وعن زر بن حبیش قال سألت ابی بن کعب فقلت ان اخاک ابن مسعود یقول من یقم الحول یصب لیلۃ القدر فقال رحمہ اللہ اراد ان لا یتکل الناس اما انہ قد علم انہا فی رمضان وانہا فی العشر الاواخر وانہا لیلۃ سبع وعشرین ثم حلف لا یستثنی انہا لیلۃ سبع وعشرین فقلت بای شیء تقول ذلک یا ابا المنذر قال بالعلامۃ او بالآیۃ التی اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا تطلع یومئذ لا شعاع لہا رواہ مسلم اور روایت ہی زر بن حبیش سے کہا کہا ابو بن کعب کا کیا میں ابی بن کعب سے پس کہا میں نے کہ تحقیق بھائی تمہاری یعنی دینی بھائی ہیں مسعود کہتے ہیں کہ جو شخص کہ قیام کرے تمام سال تو پاوے شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نے رحم کرے اوسکو اللہ ارادہ کیا یعنی اس کہنے سے اسکا کہ نہ اعتماد کریں لوگ خبردار ہو تحقیق ابن مسعود نے جانا کہ شب قدر رمضان میں ہے اور تحقیق وہ وہی آخر کی میں ہی اور تحقیق وہ ستائیسویں رات ہی قسم کہائی ابی بن کعب نے بیشک کہ انشاء اللہ نکہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسویں رات ہی ہے پس کہا میں نے ساتھ کس دلیل کی کہتے ہو یہ ہی ابو منذر کنیت ابی بن کعب کی ہی کہا بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ طلوع کرتا ہی آفتاب نہیں روشنی ہوتی واسطے اوسکی یعنی اور دیکھا یعنی آفتاب صبح ستائیسویں کو کہ نکلا اسطرح نقل کی ہے یہ مسلم نے **ف** اعتماد کریں لوگ یعنی ایک قول پر اگرچہ وہ صحیح ہی اور بحسب ظن غالب کے قوی دوسرے ہی یعنی اگر جانیں گی کہ وہ ستائیسویں ہی شب ہے تو وہی رات میں قیام کریں گی اور ترک کرینگی قیام تمام رات کو تکاسل سے پس ابن مسعود نے کہا کہ وہ تمام سال میں ہی اور قسم کہائی یعنی بنا بر ظن غالب کی اور انشاء اللہ نہ کہا یعنی انشاء اللہ کہنی میں قسم جزما اور منعقد نہیں ہوتی پس ابن کعب نے قسم کہائی اور انشاء اللہ کہا تاکہ قسم جزما ہو **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتہد فی العشر الاواخر ما لا یجتہد فی غیرہا رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتی رمضان کی اخیر کی عشرہ میں وہ قدر کہ کوشش کرتی بیچ غیر اسکی کی نقل کی ہے یہ مسلم نے **ف** کوشش کرتی یعنی زیادہ

طاعت مین بامید اسکی کہ لیلۃ القدر اسمین ہی ع **وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَى لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ ہی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ آتا اخیر دہا یعنی رمضان کا مضبوط باندہتی تہہ بند اپنا اور زندہ کرتی رات کو اور جگاتی اہل اپنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مضبوط باندہنی تہہ بند کنایہ ہی اس سے کہ کوشش فرمائی عبادت مین بلدہ عادت سے یا کنایہ ہی اس سے کہ عورتونسی الگ ہتی اور زندہ کرتی رات کو یعنی اکثر رات تمام رات نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن مین مشغول رہتی اور ایک روایت مین جو آیا ہی انہ علیہ السلام ما سہر جمیع اللیل کلہ یعنی حضرت تمام شب نہین جاگی تو مراد یہہ ہی کہ ہمیشہ یا اکثر تمام رات نہین جاگتی ہتی پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا منافی اسکی نہین واللہ اعلم اور جگاتی اہل اپنی کو یعنی جگاتی بی بی کو اور بیٹیونکو اور لونڈیونکو اور غلامونکو بعض اوقات عشری کی مین اسطی عبادت کے اور تلاش کرنی لیلۃ القدر کی ع مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ** رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ بتلاؤ مجکو اگر جانونمین کونسی رات ہی شب قدر کی کیا کہونمین اوسمین یعنی کیا دعا مانگون اوسوقت فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق تو معاف کرنیوالا ہی دوست رکہتا ہی معاف کرنیکو پس معاف کر مجہسی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** یہہ دعا جامع ہی دنیا اور اخرت کی ہلائیونکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نہ مانگی اللہ تعالی سی بندونے کوئی چیز افضل اس سے کہ بخشی اونکو اور عافیت دی اونکو ع **وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ تِسْعٍ بَقِيْنَ أَوْ فِيْ سَبْعٍ بَقِيْنَ أَوْ فِيْ خَمْسٍ بَقِيْنَ أَوْ ثَلٰثٍ بَقِيْنَ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہتی تلاش کرو اوسکو یعنی شب قدر کو نو رات کے باقی رہی یعنی اونتیسوین شب یا پانچ ساتوین کی کہ باقی رہی یعنی ستائیسوین شب یا پانچوین مین کہ باقی رہی یعنی پچیسوین شب یا تیسرے مین کہ باقی رہی یعنی تیئیسوین شب یا اخیر رات مین یعنی طاق کی رات نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ** رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال شب قدر کیسی پس فرمایا کہ وہ ہر رمضان مین ہی نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا نقل کی یہہ سفیان اور شعبہ نی ابی اسحق سی موقوف ابن عمر پر **ف** ہر رمضان مین اس لفظ کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ رمضان خالی نہین ہتا شب قدر سی ہر سال مین کہ رمضان واقع ہوتا ہی اوسمین شب قدر ہی ہوتی ہی اور دوسرے معنی یہہ کہ شب قدر تمام رمضان مین ہوتی ہی کچہہ خاص ہی اخر ہی پر نہین اول حضرت کو ہی معلوم ہوا ہتا اخر کو یہہ میرا کہ اخر کی دہی مین ہی اکی سوا نہین ہوتی ع مولانا **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ بَادِيَةً أَكُوْنُ فِيْهَا وَأَنَا أُصَلِّيْ فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِيْ بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَعِشْرِيْنَ قِيْلَ لِابْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوْكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ لَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ** رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن انیس سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق میری بی جنگل ہی یعنی میرا گہر جنگل مین ہے کہ رہتا ہون مین اوسمین اور نماز پڑہتا ہون اوسمین بحمد اللہ کا پس حکم فرماؤ مجکو سات ایکرات کی کہ اوترون مین اوسمین طرف اس مسجد کی یعنی شب قدر رمضان مین کونسی ہی اوس رات مسجد نبوی مین آکر عبادت کرون پس فرمایا حضرت نی اونتیسوین رات کو کہا گیا اوسطی بیٹی عبد اللہ کی کہ نام اوسکا ضمرہ ہتا کہ کسطرح کرتا تہا باپ تیرا کہا بیٹی نی

کہا باب لیلۃ القدر میں داخل ہوتا مسجد میں جبکہ پڑھتا نماز عصر کی یعنی اکیسویں تاریخ رمضان کی پس نکلتا اوس سے واسطے کسی کام کی یعنی جو کام کہ منافی اعتکاف کا ہی یہانتک کہ نماز پڑھتی صبح کی پس جبوقت کہ نماز پڑھ چکتی فجر کی پاتی جانور اپنا دروازی پر مسجد کی پس سوار ہوتی اوسپر اور پہنچتی جنگل اپنی میں نقل کیا یہ ابوداؤد نے **ف** اگر کوئی کہی کہ ہم نے اس سے پہلے تعیین لیلۃ القدر کی جواب یہ کہ جس سال حضرت نے اونکو یہ فرمایا اوس سال تعیین لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرت کو اوسکا علم ہوگیا ہوگا یہ سمجھی کہ ہر سال اسی تاریخ ہوتی ہی اور یہ جو ہی کہ حضرت کو ہی تعیین اوسکی معلوم نہ ہی تو مراد یہ ہے کہ تعیین ہر سال کی معلوم نہی اور کبھی کبھی کا معلوم ہونا منافی اسکی نہین اور احتمال یہ بھی ہی کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کی ہو پس انکو تو لیلۃ القدر کا اسی شب مین ہوتا ہو واللہ علم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ** قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخبرنا بلیلۃ القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال خرجت لاخبرکم بلیلۃ القدر فتلاحی فلان وفلان فرفعت وعسی ان یکون خیرا لکم فالتمسوھا فی التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ رواہ البخاری

روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ خبر دین ہمکو شب قدر کی پس جھگڑی دو شخص مسلمانون مین سی پس فرمایا حضرت نے نکلا تہا مین کہ خبر دون تمکو شب قدر کی پس جھگڑا فلانا اور فلانا پس اوٹہائی گئی یعنی جہان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہ بہتر تمہارے لیے پس تلاش کرو اوسکو اونتیسوین مین ہو ستائیسوین مین اور پچیسوین مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا بعضون نے کہ نام دو شخصونکا عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تہا اور اوٹہائی گئی یعنی تعین اوسکی میری خاطر سے اوٹہہ گئی بسبب شومی جہگڑنی انکی کی اس سے معلوم ہوا کہ جہگڑنا اور دشمنی کرنی تاسمین برکی ہی اور اسکی سبب سے محروم ہوتا ہی آدمی برکات و ہلاہونسی اور ہو بہتر تمہاری لیی کہ سبب کوشش و زیادتی کا عبادات مین ہوگا ع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلِيْكَهٗ فَقَالَ يَا مَلَائِكَتِيْ مَا جَزَاءُ اَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاءُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرَهٗ قَالَ مَلَائِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَاِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعِجُّوْنَ اِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہی شب قدر کی اوترتے ہین جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت کی فرشتونکے دعا بخشش کی کرتے ہین ہر بندے کی لیی کہ کہڑا ہو یعنی نماز پڑھتا یا طواف کرتا ہو یا اور کچھہ عبادت کرتا ہو کہڑی ہوئی یا بیٹہی ہوئی یاد کرتا ہو اللہ عزوجل کو پس جسوقت کہ ہوتا ہی دن عید اونکی کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہی بسبب انکی اللہ تعالی فرشتون اپنی سے یعنی اون فرشتون سے کہ سہون نے اوسکی طعن کیا تہا بنی آدم پر پس فرماتا ہی اے فرشتو میری کیا ہی جزا اوس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتے ہین فرشتے اے رب ہمارے جزا اوسکا یہ ہی کہ پوری دیجاوے مزدوری عمل اوسکی کی فرماتا ہی اللہ تعالی اے فرشتون میری غلامون میری اور لونڈیون میری نے ادا کیا فرض میرا کہ تہا اونپر یعنی روزہ پہر نکلے یعنی گہرون سے طرف عیدگاہ کی چلاتے ہوئے ساتہہ دعا کی قسم ہی عزت اپنی کی اور بزرگی اپنی کی اور جود اپنی کی اور بلند قدری اپنی کی اور بلندمرتبہ اپنی کی البتہ قبول کرونگا مین دعا اونکی پس فرماتا ہی اللہ تعالی پہر جاؤ یعنی ہمنے گہر ونکو تحقیق بخشا یعنی تمکو اور بدل ڈالین مینے برائیان تمہارے نیکیون سے لکہی گئی بدلی ہر برائی کی نیکی صحیفہ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نے پس پہرتے ہین لوگ اوس حالت مین کہ بخشش کیجاتی ہی واسطے اونکی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب الاعتکاف

باب ہی بیان اعتکاف کی **ف** اعتکاف کی معنی لغت مین مین ہیرنا ایک جگہہ او رشرع مین ہیرنا پانچ جد جماعت کی ساتہہ نیت اعتکاف کی اور نیت معتبر ہی مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سی اور حیض و نفاس سی او اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت موکدہ ہی کفایہ یعنی بعض کے ادا کرنی سی ادا ہو جاتی ہی او تارک اسکی ملامت نہین کی جاتی اور واجب ہوتا ہی اعتکاف ساتہہ نذر کرنیکی زبان سی خواہ فی الحال ہو جیسی کہی کہ مینی اپنی پر اعتکاف اتنی دنونکا للہ کی لیی لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسی کہی کہ مینی نذر مانی یہ کہ اگر میرا یہہ کام ہو جائیگا تو مین اتنی دنونکا اعتکاف کرونگا او رسوای ان دونون قسمون کی مستحب ہے کہ پہر اکثر مدت اعتکاف نفلی کی لیی حد معین نہین اگر نیت تمام عمر کی اعتکاف کی کری جائز ہی او اقل مدت مین اختلاف ہی کرکیا ہی امام محمد کی نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہی خواہ رات مین ہو خواہ دن مین او یہی ظاہر روایت ہی امام اعظم رح سی او راسی پر فتوی ہی پس لائق ہی آدمی کو کہ جب مسجد مین آوی تو نیت اعتکاف کی کری اسطرح کہ نیت اعتکاف کی کی مینی جبتک کہ یون مسجد مین تا ثواب اعتکاف کا ساتہہ ہی نجاوے او رامام ابو یوسف کی نزدیک اکثر روز ہی یعنی آدہی دنسی زیادہ او رامام اعظم رحمہ اللہ سی سوای ظاہر روایت کی یہہ منقول ہی کہ اقل مدت اعتکاف کی ایکدن ہی شرح وقایہ و مختار **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ** متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اعتکاف کرتی آخر دہی رمضانکی مین یہانتک کہ قبض روح اونکی کی اللہ نی یہر اعتکاف کیا اونکی بی بیون نے پیچہے اونکی نقل کی یہہ بخاری او رمسلم نی **ف** پہر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیون نی یعنی اپنی گہرون مین سیلیی کہا ہی فہمانی کہ مستحب ہے عورتونکو یہہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین او راگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہہ کو گہر مین مسجد ٹہیرا کر اوسمین اعتکاف کرین پس عورتونکی حق مین حکم مسجد کا رکہتی ہی بلا ضرورت او مین سی نہ نکلین او رعورتونکو مسجد مین اعتکاف کرنا مکروہ ہی شرح وقایہ و عالمگیری و مختار **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَکَانَ اَجْوَدُ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ کَانَ جِبْرَئِیْلُ یَلْقَاهُ کُلَّ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ یَعْرِضُ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِیَهٗ جِبْرَئِیْلُ کَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ** متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگونمین سا تہہ بہلائی کی اور نبی بہت سخاوت کرتی رمضانمین نبی جبرئیل ملاقی کرتی حضرت سی ہر شب رمضان مین پہر نبی روبرو جبرئیل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنی ساتہہ تجوید کی پس جو وقت ملاقات کرتی حضرت سی جبرئیل ہوتی حضرت بہت سخاوت کرتی ساتہہ بہلائی کی باوجودیکہ ہوتی ہی سی نقل کی یہہ بخاری او رمسلم نی **ف** بہت سخی لوگونمین ساتہہ بہلائی کی یعنی حضرت نفع بہت پہنچاتی ہی اور بہلائی بہت کرتی ہی بہ نسبت اورونکی خصوصا رمضان مین کہ دوہرا برکت مین کمی کرنی اونمین فضل ہی اور ہوا چلانی سی یعنی جو ہوا کہ مینہہ لاتی ہی حاصل یہہ کہ نفع اوس ہوا کا عام ہوتا ہی او رہبت ہوتا ہی اوس سی ہی زیادہ حضرت ہوتی ہی نفع پہنچانی او بہلائی کرنی مین وقت ملاقات جبرئیل کی او راسی حدیث مین اشارہ ہی ساتہہ اسکی کہ آدمی کو افضل قوتونمین او صحبت نیکو سے مین زیادہ کوشش کرنی چاہی بہلائی کرنی مین اور یہہ حدیث باب اعتکاف مین سیلیی لائی کہ حضرت رمضانمین اعتکاف ہی کرتی ہی شرح وقایہ **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ یُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ کُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَیْهِ مَرَّتَیْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ وَکَانَ یَعْتَکِفُ کُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ** رواہ البخاری و روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا جاتا تہا یعنی جبرئیل پیش ہوتی تہی روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قرآن ہر سال مین ایک بار پس پیش ہوا قرآن روبرو حضرت کی دو بار اوس سال مین کہ حضرت وفات کی گئی اور نبی حضرت اعتکاف کرتا

ہر سال میں دس دن پھر اعتکاف کیا جس دن اوس سال میں کہ وفات کی گئی نقل کیجہہ بخاری فی **ف** اوپر کی حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت قرآن پڑہتے تہے روبرو جبرئیل کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جبرئیل پڑہتے تہی دونون روایتون مین مخالفت کچہہ نہین ہی اوسطی کہ ایکبار پڑہتی ہون جبرئیل اور پہر پڑہتی ہون روبرو اونکی حضرت جیسا دو حافظ درکار تہی مین اس سی معلوم ہوا کہ دور کرنا ہی سنت ہی اور دوبار قرآن پڑہنا گیا اور اعتکاف بیس دن ہوا آخر سال مین اوسکی کمال شوق کی اور مستعد ہونیکی ساتہہ حاضر ہونی کی درگاہ رب العزت مین **بیت** وحدہ اصل چون شود نزدیک ہر شخص شوق تیز تر گردد و اوسمین تنبیہ ہی امت کو یہہ کہ لازم ہی ہر انسان پر آخر عمر مین یہہ کوشش کری نیک اعمال اور ہووی نہایت مستعد اوسطی اور اوقات اللہ تعالی کی اور اوسطی کہڑی ہونیکی روبرو اوسکی رزقنا اللہ ع مح ؛ **وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعتكف ادنى الي رأسه وهو في المسجد فارجله وكان لا يدخل البيت الا لحاجة الانسان متفق عليه** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتی نزدیک کرتی طرف میری سر اپنا اور وہ ہوتی مسجد مین پس کنگہی کردیتی مین اونکی اور نہ داخل ہوتی گہر مین مگر واسطی حاجت انسانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ دلیل ہی اوپر اگر معتکف نکالی کوئی عضو اپنا مسجد سی تو نہین باطل ہوتا ہی اعتکاف اوسکا اور دلیل ہی اوپر کہ کنگہی کرنی معتکف کو درست ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر ہووی اعتکاف والا کوئی عضو اپنا باہر مسجد کی اسطرح کہ نہ آلودہ ہو مسجد تو نہین مضائقہ اسکا اور مگر واسطی حاجت انسانی کی امام اعظم کی نزدیک اگر ایک ساعت بہی بغیر حاجت یعنی ضرورتہ کی نکلی اعتکاف والا تو فاسد ہو جاتا ہی اعتکاف اور حاجت دو طرحکی ہوتی ہی طبعی اور شرعی طبعی جیسی پیشاب اور پاخانہ اور غسل اگر احتلام ہو اور غسل جمعہ کی حق مین کوئی روایت صریح اصول مین نہین پائی ہی مگر شرح اوسا مین لکہا ہی کہ نکلی غسل کی لیی غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسے نماز عید کی اور اذان یعنی اذان کی جگہہ خارج مسجد سی ہو تو اوسپر جانا داخل حاجت مین ہی اس سی اعتکاف ٹوٹیگا نہین اور مؤذن اور غیر مؤذن اوسمین برابر ہین بموجب روایت صحیحہ کے اور نماز جمعہ کہ جمعہ کی لیی نکلی وقت زوال سی اور جس سی جامع مسجد دور ہو تو اسی وقت نکلی کہ پاوی جمعہ کو سنتون سمیت اور نماز سی زیادہ جامع مسجد مین ٹہریگا تو اعتکاف فاسد نہین ہونیگا مگر مکروہ تنزیہی ہی زیادہ ٹہیرنا اور اگر کسی پاس خادم ہو تو گہر سی کہانا لاتا ہی داخل حاجت مین ہی اور اگر مسجد کرنی لگی یا کوئی زبردستی مسجد سی نکالی اور وہ اوسی ساعت مکل کر اور مسجد مین داخل ہو تو نہین فاسد ہونیکا اعتکاف اوسکا استحسانا کذا فی البدایع اور اسیطرح اگر بخوف جان یا مال کی اور مسجد مین جاوی تو نہین فاسد ہونیکا اور اگر نکلا اپنا یا پاخانہ کی لیی اور قرض خواہ نی روک رکہا ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظم کی نزدیک و صاحبین کی نزدیک نہین فاسد ہونیکا اور کوئی ڈوبتا ہوا جلتا ہوا اور یہہ اوسکی نکالنی کی لیی نکلی یا جہاد کی لیی اگر نفیر عام ہو یا ادای شہادت کی لیی تو فاسد ہو جائیگا اعتکاف غرضکہ اگر بغیر عذرون کی کوتہ الصمد کی نکلی گا ایک ساعت یعنی لمحہ بہر ہی اگرچہ بہوسی نکلی اعتکاف فاسد ہو جائیگا اور صاحبین کی نزدیک اکثر روز نکلا رہیگا تو فاسد ہوگا والا نہین ع ح عالمگیری ہا و در مختار **ف** اس حدیث سی یہہ بہی نکل سکتا ہی کہ حجامت بنوانی ہی معتکف کو مسجد مین جائز ہی مگر بال وغیرہ مسجد مین نہ گرین ہ مولانا **وعن ابن عمر ان عمر سال النبي صلى الله عليه وسلم قال كنت نذرت في الجاهلية ان اعتكف ليلة في المسجد الحرام قال اوف بنذرك متفق عليه** اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ عمر نی پوچہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا نذر کی تہی مینی جاہلیت مین کہ اعتکاف کرونگا مین ایکرات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر نذر اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاہلیت جاہلیت اوس حالت کو کہتی ہین کہ تہی اوسپر عرب پہلی حضرت کی نبوۃ کی اور بعضون نی کہا کہ مراد اوس سی وہ حالت ہی کہ پہلی ظاہر ہوتی اسلام کی تہی اور ایک رات یعنی دن سمیت جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی اور پوری کر نذر اپنی یہہ امر استحباب کے لیی ہی اگر نذر کی ہو پہلی اسلام کی لیی اور اگر

اسلام کی کی ہو تو امر وجوب کی لیی ہی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کی واجب ہے پورا کرنا اوسکا
یعنے بعد اسلام کی مذہب شافعی یہی ہی اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہین صحیح ہی نذر اوسکی دلیلین نکے فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور اس حدیث کی معنی جو وہ لیتے
ہین اوپر بیان کئی گئی اور کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ روزہ شرط نہین ہے واسطی صحت اعتکاف کی جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام ابو حنیفہ رح سے
ظاہر الروایت یہہ ہے کہ روزہ شرط ہی اعتکاف واجب مین نفل مین اور یہی قول صاحبین کا ہی اور مالک سے اور ایک روایت امام اعظم رح سے یہہ ہی کہ مطلق
اعتکاف مین روزہ شرط ہی خواہ واجب ہو خواہ نفل پس وہ یہہ جواب دیتے ہین کہ اعتکاف حضرت عمر کا جو بعضی روایتون مین آیا ہی وہ مین روزہ بھی تھا کہ
چنانچہ ابو داؤد اور نسائی اور دار قطنی نے ایک روایت نقل کی ہی متصل اوسکا یہہ ہی کہ حضرت عمر نے لازم کیا اپنی نفس پر جاہلیت مین یہہ کہ اعتکاف
کرین ایک رات یعنی دن سمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کی پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اعتکاف کرو اور روزہ رکھو اور دلیل اونکی حدیث عائشہ رض
کی ہی کہ آگے آتی ہی لا اعتکاف الخ اوس سے کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ روزہ رکھنا شرط ہی اعتکاف مین پس اگر زمانی کہ اعتکاف کرونگا رات کو تو نہین
صحیح اور اگر نذر مانی کہ رمضان کی مہینہ مین اعتکاف کرونگا تو کفایت کرتی ہین روزہ رمضان کی اور اگر نفل روزہ رکھا ہو اور پھر نذر کری اعتکاف کا
تو نہین صحیح اور اگر نذر کری کہ اعتکاف کیا رمضان معین مین تو اور مہینی مین قضا اوسکی کری ساتھہ روزون مستقل کی پس نہین جائز ہونیکی قضا اوسکی اور
رمضان مین اور نہ اور واجب مین خواہ قضا روزی رمضان کی رکھتا ہو یا اور کچھہ اور اگر کئی روزکی اعتکاف کی نیت کری تو اون دنونکی راتونکی
بھی اعتکاف لازم ہو جاتا ہی اور اسیطرح جب نذر کری اعتکاف دو دن کی اعتکاف دو راتونکا ہی لازم ہوتا ہی اور ابو یوسف کی نزدیک اعتکاف بیچ
کے ایک شب کا اور اگر نذر کری کہ اعتکاف ایک مہینی کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینہ کا لازم ہوتا ہی اگرچہ متصل نکہا ہو ش ح و مختار و مالا بد منہ

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** انس **قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی العشر**
الاواخر من رمضان ولم یعتکف عاما فلما کان العام المقبل اعتکف عشرین رواہ الترمذی ابو داؤد وابن ماجہ
عن ابی بن کعب روایت ہی انس سے کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی دس دن اخیر کی مین رمضان کی پس نہ اعتکاف کیا مینی سال
بسبب کسی عذر کی نہ کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آیندہ اعتکاف کیا بیس دن نفل کی یہہ ترمذی نے اور نفل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے **ف** شاید کہ یہہ حدیث تفسیر ہی اوس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابو ہریرہ سی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نوافل ہو کہ قضا
کئے جاوین جبکہ فوت ہوین جیسکہ قضا کئی جاتی ہین فرایض بنا تشبیہہ کے قضا کرنی مین ہی بعد فوت ہونیکی والا قضا فرض کی فرض ہی اور قضا
نوافل کی نفل ہی ع ؛ **وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر**
ثم دخل فی معتکفہ رواہ ابو داؤد وابن ماجہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ ارادہ
کرتی اعتکاف کرنیکا نماز پڑہتی فجر کی پھر داخل ہوتی بیچ جگہہ اعتکاف اپنی کی نقل کے یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** دلیل پکڑی ہی ساتھہ اس
حدیث کی اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول روز سی ہے اور جماعت اون امامونکی نزدیک یہہ ہے کہ داخل ہو پہلی غروب آفتاب کے اگر ارادہ
کری اعتکاف ایک مہینی یا عشری وغیرہ کا اور نکلی اخیر روز مین بعد غروب آفتاب کے پس انکی نزدیک دلیل اس حدیث کی یہہ ہے کہ حضرت ساتھہ نیت اعتکاف
کی پہلی غروب کے مسجد مین آتی تھی اور شب کو وہان رہتی جب نماز صبح کی پڑہتی تو اوس جگہہ مین کہ اعتکاف کی لیی بوریی کا بنایا جاتا تھا داخل ہوتی تا الک
مہینہ لوگونسی پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہوتی اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہہ مین بعد حج کو بیچ عن **وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ**
علیہ وسلم یعود المریض وھو معتکف فیمر کما ھو فلا یعرج یسال عنہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنے جبکہ نکلنی حاجت کی لیی پوچھتی ہار کو اوس حالت مین کہ ہوتی اعتکاف مین یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد لیس گذرتی جسطرح کہ ہوتی پس ٹھیرتی پوچھتی اور سی نقل کی یہہ ابو داؤد دنی **ف** پس گذرتی یعنی گذرتی اوس حیارت پر کہ ہوتی وہ اوسپہ زمیل کرتی اور طرف اور نہ ٹھیرتی بلکہ سیدہی پوچھی چلی جاتی اور لفظ فلا یعرج بیان ہی اوپر کی مجمل کا اسلیی کہ معنی فلا یعرج کی یہہ ہین کہ نہ ٹھیرتی اور زمیل کرتی سادہ اور طرف اور لفظ یسال بیان کے یعود کا بطریق استیناف کی کہا حسن و نخعی نی کہ جایز ہی معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کے اور عیادۃ مریض کی اور نماز جنازہ کی اور نزدیک چار روان امامون کی جبکہ نکلی قضاء حاجت کی لیی اور اتفاق ٹہری اوسکو عیادۃ مریض کا اور نماز کا میت پس نہ ٹہرا ہو اوسی اور نہ بیٹہا ہو قدر نماز سے تو نہین باطل ہوتا اعتکاف اگر ٹہرا ہوگا قدر اور زیادہ ہیگا قدر نماز سی باطل ہوگا اعتکاف انتہی اور قصد کر کر جنازی کی لیی اور نماز جنازہ کی لیی اور عیادۃ کی لیی نہ نکلی اور اگر نکلیگا ان چیزون کی لیی تو اعتکاف ٹوٹ جاویگا اور اگر شرط کری وقت نذر کی اور التزام کی یہہ کہ نکلونگا عیادۃ مریض اور نماز جنازہ کی اور حاضر ہونگا مجلس علم یعنی وعظ سنی کی تو جایز ہی یہہ قول ہ عالمگیری ہ **وعنہا قالت السنۃ علی المعتکف ان لا یعود مریضا ولا یشہد جنازۃ ولا یمس المراۃ ولا یباشرہا ولا یخرج لحاجۃ الا لما لا بد منہ ولا اعتکاف الا بصوم ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع** رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنت ہی یعنی طریقہ لازم ہی اعتکاف والی کو یہہ کہ نہ عیادۃ کری مریض کی یعنی ساتہہ قصد کی اور نہ نکلی اور نہ حاضر ہو واسطی نماز جنازہ کی یعنی خارج مسجد کی مطلقا اور نہ صحبت کری عورۃ سی اور نہ مباشرت کری عورت سی اور نہ نکلی واسطی کسی کام کی مگر اوس کام کی لیی کہ ضرور ہی یعنی پیشاب یا پاخانہ وغیرہ کی لیی اور نہین ہوتا اعتکاف مگر ساتہہ روزہ کی اور نہین اعتکاف مگر مسجد جامع مین نقل کی یہہ ابو داؤد دنی **ف** نہ مباشرت کری مباشرت سی مراد وہ چیزین ہین کہ باعث جماع کی ہین مانند بوسہ لینی اور گلی لگانی اور چہونی وغیرہ کی پس صحبت کرنی اور یہہ فعال کرنی معتکف کو حرام ہین لیکن صحبت کرنی سی اعتکاف فاسد ہو جاتا ہی اگرچہ رات ہو یا بھول کر ہو اور بوسہ لینی وغیرہ ہی اگر منزل ہو تو فاسد ہوتا ہی اور نہین تو نہین اور جایز ہی معتکف کو مسجد مین کہانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنی اوسچیز کی کہ خریدتا ہی یا بیچتا ہی اور حاضر کرنا اوس چیز کا مکروہ تحریمی ہے اور یہہ خرید و فروخت اگر اپنی نفس کیلیی یا عیال کی لیی ہو تو درست ہی اور تجارت کی لیی ہو تو نہین درست اور غیر معتکف کو کسیطرح خرید و فروخت نہین درست مسجد مین اور چپ رہنا معتکف کو مسجد مین مکروہ تحریمی ہی اگر عبادۃ جانی اوسکو اور چپ رہنا بری اور یہودہ باتونسی واجب ہے اور کلام مباح بی ضرورۃ مکروہ ہی اور ساتہہ ضرورۃ کی داخل خیر ہین ہے فتح القدیر مین لکہا ہی کہ کلام کرنا بی ضرورۃ مسجد مین ایسا حسنات کو کہاتا ہی یعنی نابود کرتا ہی جیسے آگ خشک لکڑیونکو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالی کا مستحب ہے پس معتکف کو چاہیی کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتابون حدیث و تفسیر و سیر انبیاء و صالحین اور اور کتابون دین کا کرتا رہی بالکہتا رہی انکو اور نہین اعتکاف مگر ساتہہ روزہ کی یہہ دلیل حنفیہ کی ہی پنج شرط ہونی روزہ کی اعتکاف مین اور مگر مسجد جامع مین یعنی جسمین لوگ جماعت سے نماز پڑہتی ہون امام ابو حنیفہ رح سی منقول ہی کہ نہین صحیح ہوتا اعتکاف مگر اوس مسجد مین کہ پڑہی جاوین جماعت سے پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول حمد کا ہی پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت سے یا بیان افضل کا ہی لکہا ہی علمانی کہ افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین پہر مسجد نبوی مین پہر مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین پہر مسجد جامع مین پہر اوس مسجد مین کہ نمازی بہت ہون اور صاحبین اور مالک و شافعی رح کی نزدیک درست ہے اعتکاف ہر مسجد مین شرح درمختار **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اعتکف طرح لہ فراشہ او یوضع لہ سریرہ وراء اسطوانۃ التوبۃ** رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ تہی جب اعتکاف کرتی بچہایا جاتا اونکی لیی بچونا اونکا یا رکہی جاتی اونکی لیی چارپائی اونکی پیچہی یا اگر ستون توبہ کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** ستون توبہ نام ہی ایک ستونکا ستونون مسجد نبوی کیسی یہہ نام ہوا اسطی ہوا کہ ابو لبابہ انصاری سی ایک

تقصیر ہوئی ہی اونہون نی اپنی تئین اوس ستوانسی باندہ دیا ہی کسی روز تک بندہی رہی بعد کئی دنکی توبہ اونکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکو کہول دیا ۔ح۔ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المعتکف ھو یعتکف الذنوب
ویجری لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلہا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اعتکاف
کرنیوالیکی حق مین کہ وہ بند رہتا ہی گناہونسی اور جاری کی جاتی ہین واسطی اوسکی نیکیان مانند کرنیوالی سب نیکیون کی نعل کی ہی ابن ماجہ ف
بند رہتا ہی گناہونسی یعنی جو کہ مسجد مین رکا رہتا ہی اوسکی شان سی ہی ہی کہ بچا رہتا ہی اکثر گناہون سی اور لفظ یجری ساتہہ جیم اور زی مہملہ کی ہی اور
صیغہ مجہول کا ہی اوبعضون نی کہا کہ معروف کا یعنی جاری کیی جاتی ہین اور ہمیشہ رہتی ہین اعتکاف کرنیوالیکی لیی ثواب اون نیکیون کی کہ باز
رہتا ہی اونسی بسبب اعتکاف کی مثل عیادۃ وغیرہ کی مانند ثواب کرنیوالی اون نیکیون کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ جیم اور زی معجمہ کی ہی صیغہ مجہول
کا یعنی دیا جاتا ہی اوسکو ثواب اون نیکیون کا کہ باز رہتا ہی اونسی بسبب اعتکاف کی مانند عیادۃ مریض کی اور ساتہہ جانی جنازیکی اور ملاقات کرنی مسلمانونکی
اور سوا اسکیکی جیسیکہ دیا جاتا ہی ثواب کرنیوالی اون نیکیون کی کو آور اور خوبیان اعتکاف کی یہہ ہین کہ دل فارغ رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سی
اور سپرد کرتا ہی نفس اپنا طرف مولی کی اور ہمیشہ عبادۃ او رخانہ خدا مین رہتا ہی اور نہایت قرب الہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت سی اوسپر نازل ہوتی رہتی ہی وہ گویا
اللہ تعالی کی قلعہ مین رہتا ہی کہ کر شیطان سی بچا رہتا ہی او مثال معتکف کی ایسی ہی ہی جیسی ایک شخص بادشاہ کی دروازی پر پڑا ہو عرض حاجت اپنی کرتا
ہے پس معتکف گویا زبان حال سی کہتا ہی کہ ای مولی میرے تیری دروازیسی ٹلنی کا نہین ہون تک کہ تو بہی بخشیگا نہین اور میری سب مقاصد برلانیکا نہیں اور
میری عدم کو دور نہین کرنیکا شروع باسماء اللہ الفتاح **کتاب فضائل القرآن** کتاب ہی بیان فضیلت قرآن کی ف
جانا چاہیی کہ تلاوت قرآنکی افضل عبادات ہی خصوصا بیکہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب اوسکا ایسا ہی کہ تحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کی دس نیکیان
لکہیے جاتی ہین اور نماز مین بیٹہیں اور پڑہنا قرآن کا نزدیک کرتا ہی خدا سی اور روشن کرتا ہی دلونکو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور جیل متین ہی قرآن سی
اور مقصد اعلی تلاوت سی یہہ ہی کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد الہی امور دین اور آخرۃ کی ہو اور بسبب کثرۃ تلاوت کی احکام الہی یاد اور مستحضر ہون تا اوپر
عمل کیا جاوی اور عبرت اوس سی پکڑی جاوی نہ یہہ کہ زی آواز و حرف آراستہ کرین اور دل غفلت مین رہے پس جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل اوپر نہ کری
قرآن دشمن اوسکا ہوتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی رب تال للقرآن والقرآن یلعنہ یعنی بعضی قرآن پڑہتی ہین اور قرآن لعنت کرتا ہی اونکو اور وہ
پڑہنا اوسکا اوسپر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد ازین جاننا چاہیی کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معنی سوا سپڑہنی قرآن کی ساتہہ آہستگی اور ترتیل اور خضوع
دل کی اسی لیی تجوید قرآن کی لازم ہی اور کم پڑہنا قرآن کا شروع ہوا چنانچہ کتابون مین مذکور ہی کہ بیچ ادا کرنی حق قرآنکی ختم چالیس دن مین بلکہ ایک سال مین
کافی ہی اور عبادۃ کی لیی ہے سات روز سی کم مین بچا ہی اور جسقدر اسسی زیادہ مین ختم کری افضل ہے اور جو کوئی معانی قرآن کی بچانی اوسکو ہی چاہیی کہ اضعف
دل سی شروع کری اور ہمیشہ اپنی تئین سمجہے کہ یہہ کلام خدا تعالی کا اور احکام اوسکی ہین کی اپنی بندونپہ کئی ہین اور ایسا عاجزی اور فروتنی سی مثہی کہ گویا
کلام اللہ سی سنتا ہی **اداب** تلاوت کی یہہ ہین کی وضو ساتہہ سواک کے کرکر اچہی جگہہ مین متواضع اور روبقبلہ بیٹہی اور ذلیل اپنی کو جانی اور ساتہہ حضور
دل کی اسطرح کہ گویا روبرو خدا تعالی کی ہی دعا تعوذ اور بسم اللہ پڑہکر شروع کری اور جانی کہ کلام خدا تعالی کا ہی دہلا سنتا ہون اور
آہستہ آہستہ ساتہہ تدبر اور تفکر اور ترتیل کی پڑہی اور آیت وعد و رحمت پر خوشحال ہوکر دعا کری اور مغفرت و رحمت سے لیی مانگی اور آیت عذاب و عید پر
پناہ چاہی اور آیت تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہی یعنی جس آیت مین اللہ کے پاکی کا بیان ہو اوسپر سبحان اللہ کہی اور درمیان پڑہنی کی روی اور اگر روئے
نہ آوی بتکلف غمگین ہوکر اپنی کو رونہا کہ کری اور دریی اسکی ہو کہ جلدی ختم کری ایسی کم پڑہنا ساتہہ تدبر و تفکر کی بہت بہتر ہی زیادہ پڑہنی سی کہ خالی

ہوان پیر فرتوت اور زیادہ پڑہنے مین سوائے ختم شمار کی کچھ فایدہ نہین بلکہ مرتکب حرام ممنوع کا ہی اور یہہ حواس نسانی مین رواج نکلا ہی کہ ایک روز کی ختم کرنی بڑا ور مانند اسکی بہ فخر کرتی ہین نہایت بری بات اور کمال غفلت و نادانی ہی **بیت** خواجہ بندہ دارد کہ طاعت میکند ہا بیچبر کز معصیت جان میکند ہ اور بعضی بزرگونسی جو زیادہ پڑہنا منقول ہی وہ کرامت ہی اونکی اور ونکو اونکی پیروی اسبات مین چاہی نہین پس جسقدر کہ ساتھہ تدبر اور ذوق و حضور دلکی میسر ہو اوسپہ اکتفا کری اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وان تلاوت نہ کری اور اگر ضرور ہو اور جگہہ میسر نہو تو آہستہ پڑہی اور اگر لوگ سعد سنی کی اور ساکت ہون تو بیکا کر پڑہنا افضل ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ پڑہنی والا اوسنی والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور سیطرح مصحف مین دیکہکر پڑہنا یاد پڑہنی سی افضل ہی ایسی کہ اسمین آنکہین اور اور اعضا بہی عبادت مین مشغول ہوتی ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہی اور چاہی کہ قرآنکو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکہی تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کی کلام دنیوی اور کہانی اور ہنسی اور سب کا مونسی بازی اور اگر کوئی ضرورة درپیش آوی تو قرآن کو بند کرکر کلام کری بعد ازان پہر اعوذ باللہ پڑہ کر شروع کری اور غلط پڑہنی سی پرہیز کری اور ترتیل و تجوید سی بی تکلف پڑہے اور وقت تلاوت کی تعظیم کیلئی نکری مگر عالم باعمل اور استاد اور والدین کی لیی جایز ہی قیام و تعظیم اور ختم جو کری لوگونکی مجمع مین کری اور محبت اور اپنی قرابتیونکو اوسوقت حاضر کری اور دعا مین شامل کری کہ وقت قبولیت کا ہی اور بعد ختم قرآن کی پہر الحمد اور بقرہ مفلحون تک پڑہ کر ختم کری کہ افضل ہے اور تکیہ لگاکر یا لیٹ کر قرآن کو نہ پڑہنا جایز ہی لیکن افضل ہی ہے کہ مودب بیٹہہ کر پڑہی اور سیطرح راہ مین پڑہنا جایز ہی اگر خجل ہو بیکا کر پڑہی و اوپچی پیشاب اور پیچ بیگانہ بخیل اور مکروہ کے مانند حمام اور کیسلی اور کوڑی وغیرہ کی پڑہنا مکروہ ہی اور قرآنکی تقطیع بہت چہوٹی اور ٹکڑی ٹکڑی متفرق نکری تا حرمت اوسکی کم نہو اگر بیچ سب ضرورت کی مثلاً بیان اور مانند اونکی کرنی جایز ہین اور قرآنکو اوس لشکر مین کہ اعتماد امن پر نہو اور دار الحرب مین ہی نہ لیجاوی تا مبادا کافرونکے ہاتہہ مین پڑے اور وہ بی حرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سے نماز ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہے اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہی کہ اگر ایک شخص ما بین مشرق اور مغرب کی حفظ کرلی تو سبکی ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہی اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورہ کا سب مسلمانونپر واجب ہے کذا فی فتاوی قاضیخان اور سیکہنا باقی قرآن کا اور سیکہنا اوسکی احکام اور قصہ کا اولی ہی نماز نفل سے کذا فی الخانیہ اور پانون پہیلانی مصحف کی طرف اگر سامنی پانونکی نہو کروہ نہین اور سیطرح مصحف اگر کہونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق مین رکہا ہو تو اوسپر پانون پہیلانی منع نہین اور مصحف خرجی مین رکہکر اوسپر سوار ہونا یا سر کی نیچے رکہنا مذہبین خاطت کی لیی مضایقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکہا ہو تو اوسمین جماع کرنیکا مضایقہ نہین کما فی الخانیہ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہہ ہے اللہم انی اشہدان ہذا کتابک المنزل من عندک علی رسولک محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین و کلامک الناطق علی لسان نبیک یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون مین کہ کتاب تیرے ہی اوتاری گئی ہی تیرے اپنے رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین کہ تیرا درود ہو اوسپر اور آلہ پر اور اصحاب پر اور اتباعہ پر اور سب پر رحمت ہو تیری

جملہ ما ہو بامنک تخلقک و جعلا متصلا فیما بینک و بین عبادک اللہم فاجعل نظری فیہ عبادة و قرائتی فیہ فکرا و فکری فیہ اعتبارا لانک انت تعلم لا نی اکرمت کرنیکا ارادہ کرتا ہون تیرے بندونکے لیے اور وہ جملہ متصل درمیان تیرے اور بندونکے ہی پس کر نظر میری کو اوسمین عبادة اور قرأة میری کو اوسمین فکر اور فکر میرا کو اوسمین عبرت تحقیق تو ہی جانتا کہ ہدایت کرنیکا ارادہ کرتا ہون بندونکے لیے اور وہ جملہ متصل درمیان تیرے اور بندونکے ہی پس کر نظر میری کو اوسمین عبادة اور قرأة میری کو اوسمین فکر اور فکر میرا کو اوسمین عبرت تحقیق

الرؤف الرحیم رب اعوذ بک من ہمزات الشیطین و اعوذ بک رب ان یحضرون ۞ بعد اسکی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہ کر کہے

ہدایت مہربان رحم والے ای رب میرے پناہ مانگتا ہون مین تیرے وسوسون شیطانون کے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیرے ساتہہ اے رب میرے اس سے کہ حاضر ہون شیطان میرے پاس

اللہم ہی قرائتہ ما یحق نزل اللہم عظم فیہ و اجعلہ نورا لبصری و شفاء لصدری و ذہابا لہمی و حزنی و بیض بہ وجہی و ارزقنی تلاوتہ و فہم معانیہ برحمتک یا الہ الحق کے تو ہمارا تو فی ہو سکو ساتہہ حق کی تو ہمارا اللہ بڑی کر عزت میرے اسمین اور کر اسکو نور بینائی میرے کا اور شفا سینہ میرے کا اور سب جاتی رہے فکر و غم میرے کا اور روشن کر ساتہہ اسکی ہونہہ میری کی اور نصیب کر مجکو تلاوت اسکی اور سمجہہ معانی اسکے کے ساتہہ رحمت اپنی کی یا ارحم الراحمین ہی بہت مہربان مہربانونکے اور بعد تلاوت ہمروز کی یہہ عاجز ہی ہاتہہ اوٹہا کر

اللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ شَافِیًا فِی الدُّنْیَا وَنُوْرًا وَّفِی الْاٰخِرَۃِ وَشَافِعًا　فِی الْقِیٰمَۃِ وَنُوْرًا وَّعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِی الْجَنَّۃِ رَفِیْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّاجِرًا

یا اللہ کر قرآن کو میری لیے دنیا میں بیماریں اور آخرت میں شفاعت کرنی والا اور قبر میں غمخوار اور قیامت میں نور اور سرہ پر نور اور جنت میں رفیق اور آگ سے پردہ ۔

جو دل چاہی دعا کری کذا فی منتقی الطالب ۔ اور ابن مردویہ نے روایت کیا ابوہریرہ سے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کرتی قرآن دعا کرتی قبر میں ہو کر اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھی قرآن اور حمد کری رب کی اور درود بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہی رب اپنے سے پس تحقیق طلب کے خیر بہتیری سے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتی قرآن تو لیف کرتی اللہ کی بہت سی حال میں کہ وہ کہتی ہوتی ہر کہتی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰہِ وَضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَذَبَ الْمُشْرِکُوْنَ بِاللّٰہِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْمَجُوْسِ وَالْیَھُوْدِ وَالنَّصٰرٰی وَالصَّابِئِیْنَ وَمَنْ دَعَا لِلّٰہِ وَلَدًا اَوْ صَاحِبَۃً اَوْ نِدًّا اَوْ شَبِیْھًا اَوْ مِثْلًا اَوْ سَمِیًّا اَوْ عَدْلًا فَاَنْتَ رَبُّنَا اَعْظَمُ مِنْ اَنْ تَتَّخِذَ شَرِیْکًا فِیْمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْہُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّاکِثِیْنَ فِیْہِ اَبَدًا وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا مَا لَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِھِمْ کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَۃِ وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَھُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اللّٰہُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِکُوْنَ بَلِ اللّٰہُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی وَاَحْکَمُ وَاَکْرَمُ وَاَعْظَمُ مِمَّا یُشْرِکُوْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُہُ الْکِرَامُ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَارْحَمْ عِبَادَکَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَیْرٍ وَّافْتَحْ لَنَا بِخَیْرٍ وَّبٰرِکْ لَنَا فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ نَفَعَنَا بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

الفصل الاول

فصل پہلے عثمان سے کہا کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ شخص ہے کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اوسکو نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی جو کوئی سیکھی قرآن سیکھی حق سیکھنی کا اور سکھایا دسی اوسکو وہ سب سے بہتر ہی اور حق سیکھنی سے مراد ہے کہ احکام حقایق اور دقایق قرآن کی سیکھی ۔ ع وعن عقبۃ بن عامر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی الصفۃ فقال ایکم یحب ان یغدو کل یوم الی بطحان او العقیق فیاتی بناقتین کوماوین فی غیر اثم ولا قطع رحم فقلنا یا رسول اللہ کلنا یحب ذلک قال فلا یغدو احدکم الی المسجد فیعلم او یقرا ایتین من کتاب اللہ خیر لہ من ناقتین وثلث خیر لہ من ثلث وارابع خیر لہ من اربع ومن اعدادھن من الابل رواہ مسلم

اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا باہر نکلے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہی بیٹھی ہوئی اوپر چبوترہ کی سایہ دار کی پس فرمایا کونسا تم میں سے دوست رکھتا ہی یہ کہ جاوی ہر روز بطحان کی یا عقیق کی پس لاوے دو اونٹنیان بڑی کوہان کی بدون گناہ کی اور بدون توڑنی ناتہ کی عرض کیا ہم نی یا رسول اللہ ہم سب دوست رکھتی ہین یہ فرمایا کیا نہین جاتا ایک تمہارا طرف مسجد کی پس سیکھاوی یا پڑہی دو آیتین کتاب اللہ سے بہتر ہی واسطے اوسکی دو اونٹنیون سی اور تین تین بہتر ہین واسطے اوسکی تین اونٹنیون سی اور چار آیتین بہتر ہین واسطے اوسکی چار اونٹنیون سی اور گنتی آیتون کی سو اسکی بہتر ہی گنتی اونٹنیون کی سی یعنی زیادہ چار آیتون سی بہتر ہین زیادہ چار اونٹنیون سی مثلاً پانچ افضل ہین پانچ اونٹنیون سی اسیطرح بعد اسکی اور بیہقی نے نقل کیا ہی یہ مسلم نی ہ

ف اور چبوترہ سایہ دار کی ایک چبوترا پتہا ہوا تہا ساتہی مسجد کی اور ہین فقرا مہاجرین رہتی تہی نہایت عابد اور زاہد اور بطحان ایک نالہ ہی مدینہ مین اور عقیق بہی نام ہی ایک جگہہ کا دو کوس مدینہ سی ان دونون جگہون مین بازار لگتا تہا اور اونٹ اوسمین بکتی تہی اور عرب اونٹونکو بہت دوست رکھتی ہین خصوصا بڑی کوہان کی پس حضرت نی سوال مذکور کر کی رغبت دلانی صحابہ کو باقیات صالحات مین اور نفرت دلانی فانیات سی پس ذکر کیا یہ بطریق تمثیل کے اور اونکی سمجہہ نیکی لیی واسطے تمام دنیا کی یہہ قید نہین بیہقی متعابہ مین ایک یہ کی ع **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايحب احدكم اذا رجع الى اهله ان يجد فيه ثلث خلفات عظام سمان قلنا نعم قال فثلث ايات يقرء بهن احدكم في صلوته خير له من ثلث خلفات عظام سمان رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دوست رکھتا ہی ایک تمہارا جس وقت کہ پہری طرف گہر اپنی کی یہہ کہ پاوی اپنی گہر مین تین اونٹنیان حامل والی بڑی فربہ عرض کیا ہمنی کہ ہان فرمایا تین آیتین کہ پڑہی اونکو ایک تمہارا پانچ نماز اپنی کی بہتری واسطے اوسکی تین اونٹنیون حامل والیون بڑی موٹیون سی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة والذي يقرء القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ماہر قرآنکا ساتہہ فرشتون لکہنی والون بزرگ نیکوکار کی اور وہ شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی اوسمین اور قرآن اوسپر مشکل ہوتا ہی واسطے اوسکی دو ثواب ہوتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف ماہر قرآن وہ ہی کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکتی نہین پڑہنی مین اور نہ دشوار ہو پڑہنا اوسپر اور مراد فرشتون سی وہ فرشتی ہین کہ جو لوح محفوظ سی اللہ تعالی کی کتابین لکہتی ہین یا وہ فرشتی کہ اعمال بندونکی لکہتی ہین پس فرمایا کہ ماہر ساتہہ اونکی ہی یعنی دنیا مین اونکا سا عمل کرتا ہی اور آخرت مین اوسکی ایسی منازل ہونگی کہ ہونگی اونمین رفیق اون فرشتون کا اور دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑہنی کا اور دوسرا ثواب مشقت کا اسمین رغبت ہوائی ہی پڑہنی پر اور یہہ معنی اسکی نہین ہین کہ جو اٹک کر پڑہتا ہی وہ ثواب زیادہ پاتا ہی ماہر سی بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہی کہ وہ بیچ جماعت ملائکہ کرامکے داخل ہوتا ہی حاصل یہہ کہ ماہر تو فضل ہی ہی لیکن اٹک کر پڑہنی والکو بہی باعتبار مشقت کی اسیطرح کی فضیلت اور ثواب ثابت ہی ع شرح

وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حسد الا على اثنين رجل اتاه الله القرآن فهو يقوم به اناء الليل واناء النهار ورجل اتاه الله مالا فهو ينفق منه اناء الليل واناء النهار متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین رشک گر اوپر دو شخصونکی یعنی کسی چیز مین رشک کرنا خوب نہین مگر دو شخصونکی حال پر ایک وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نی قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی اوقات رات کی مین اور اوقات دنکی مین یعنی غافل نہین ہوتا مگر بعض وقت اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نی مال اور وہ خرچ کرتا ہی مال مین سے اوقات رات کی مین اور اوقات دنکی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف کہا میرک نی کہ حسد دو قسم پر ہی حقیقی اور مجازی حقیقی یہہ ہی کہ آرزو کری زوال نعمت کی کسیکی لیی پس وہ حرام ہی بالاجماع ساتہہ آیات و احادیث صحیحہ کے

اور مجازی یہہ ہی کہ کسی پاس نعمت دیکھکر آرزو کری کہ میری پاس ہی ہو بغیر آرزو کرنی زوال وسکی کی اوسسے اسکو غبطہ کہتی ہین یعنی رشک پس اگر ہو ہیر امور دنیا مین مباح ہی اگر ہو طاعت مین مستحب ہے یعنی مثلاً کسیکو مسجد وغیرہ بناتی دیکھکر آرزو کری کہ اگر میری پاس پیسا ہو تو مین ہی بناؤن خوب سے تو ہے پاتا ہی اوپر پس مراد حدیث مین غبطہ ہی یعنی غبطہ اچہا نہین مگر دو خصلتون مین انتہی یعنی ان دو مین اور مانند انکی مین بنا پنجہ اسلیی کہا ہی منحصر ہی کہ یعنی نہین لایق آرزو کرنی آدمی کو یہہ کہ ہو واسطی اوسکی نعمت جیسکیا اور پاس سے مگر یہہ کہ ہو نعمت ایسی کہ قرب لیے حاصل ہو بسبب اوسکی مانند تلاوت قرآن اور تصدق کرنیکی اور سوای انکیکی اور رہا بیان انتہی اور دیا اوسکو قرآن یعنی یاد ہی اوسکو قرآن سے یاکر چاہیی اور وہ قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی یعنی تلاوت کرتا ہی اوسکی اور یاد کرتا ہی معانی اوسکی یا تامل کرتا ہی اوسکی اسکے معنین اور معانی مین یا عمل کرتا ہی اوامر و نواہی اوسکی پیا نماز مین پڑہتا ہی اوسکو پنج ۵ **و عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ اور روایت ہی ابی موسی کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حال سمجہانیکا کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال نیمبو کی ہی کہ بو اوسکی خوب ہوتی ہی اور مزہ اوسکا اچہا ہوتا ہی اور حال اوس مومن کا کہ نہین پڑہتا قرآن مانند حال کہجور کی ہی نہین بو اوسمین اور مزہ اوسکا شیرین ہی اور حال اوس منافق کا کہ نہین پڑہتا قرآن مانند حال اندرائن کی پہل کی نہین وسمین بو اور مزہ اوسکا تلخ اور حال اوس منافق کا کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال پہول خوشبودار کی کہ بو اوسکی اچہی اور مزہ اوسکا تلخ متفق کی ہی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ وہ مسلمان کہ پڑہتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اوسپر مانند ترنج کی ہی اور وہ مومن کہ نہین پڑہتا قرآن اور عمل کرتا ہی اوسپر مانند کہجور کی **ف** مومن نہ پڑہنی والا قرآن کا مانند ترنج کی یون ہوا کہ خوش مزہ ہی بسبب بہت ہونی ایمان کی اوسکی لیمین اور خوشبو کہتا ہی کہ لوگ ثواب پاتی ہین بسبب پڑہنے قرات اوسکیکی اور سیکہنی ہین قرآن اوسسے پنج ۵ **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمر بن خطاب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی بلند کرتا ہی ساتہہ اس کتاب کے یعنی کلام اللہ کی گنتی لوگونکو اور پست کرتا ہی ساتہہ وسکی گنتی لوگونکو متفق کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی سبنی پڑہا قرآن اور عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ بلند کرتا ہی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچہی طرح زندہ رکہتا ہی اوسکو مین عمل کرتا ہی اون لوگونکو نہین کہ بیغیر انعام کیا ہی اوسنی قرآن نہ پڑہا اور نہ عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ پست کرتا ہی پنج ۵ **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ وَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجْتُ عَلَى صِيغَةِ الْمُتَكَلِّمِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری کی یہہ کہ اسید بن حضیر نے کہا اوسوقت کہ وہ یعنی میں پڑہتا تہا رات کو سورہ بقرہ اور گہوڑا اوسکا بندہا ہوا تہا نزدیک اوسکی کہ
شوخی کی گہوڑی نے پس ٹہیر گیا پڑہنی ہی یعنی تاکہ دیکہی کہ کیا سبب ہے شوخی کا پس گہوڑا بہی ٹہیر گیا یعنی پس گمان کیا کہ یون میں شوخی کرتا تہا پڑہنی لگا
پہر جولانی کی گہوڑی نے پہر چپ ہو رہی پس ٹہیر گیا گہوڑا پہر پڑہنی لگی پہر شوخی کی گہوڑی نے یعنی پس جانا کہ یہہ شوخی کسی سبب سے ہی پس موقوف کیا
پڑہنا اور رہا بیٹا اسید کا یحیی قریب گہوڑی کے ڈرا یہہ کہ پہنچا وے اوسکو اندا یعنی پس گیا اسید بیٹی کی طرف تاکہ سر کا وے گہوڑی کی پاس سے پس جب سکا
اوسکو اوٹہایا سر اپنا طرف آسمان کی پس گمان کیا ایک چیز ہی مانند بدلی کی اوسمین ہی مانند چراغون کی پس جب صبح کی اسید نے بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی روبرو پس فرمایا حضرت نے پڑہی گیا ہوتا ای ابن حضیر نے کہا ابن حضیر نے ڈرا میں یا رسول اللہ اس سے کہ چلی گہوڑا یحیی کو اور رہا گہوڑا یحیی کی
نزدیک پس پہرا میں طرف یحیی کی اور دیکہا یا میں سر اپنا طرف آسمان کی پس ہی ناگہان ایک چیز مانند بدلی کی اوسمین مانند چراغون کی پس نکلا میں یعنی اپنی
گہر سے یہانتک کہ نہ دیکہا میں اوسکو یعنی پراغانکو فرمایا حضرت نے جانتا ہی تو کیا تہا یہہ کہا کہ نہیں فرمایا یہہ تہی فرشتے نزدیک ہوئی تہی واسطے آواز قرأت تیری
کے پڑہتا رہتا تو البتہ صبح کرتی فرشتی دیکہی لوگ طرف اوسکی نہ چہپتی اوسی نسل کے یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین بدلی فخرجت
صیغہ تکلم کی یون ہی ہے ثابت نے بجو یعنی پڑہ گئی ہوا مین درمیان آسمان و زمین کی **ف** گہوڑا شوخی کرتا تہا اون فرشتون کی وجہ سے کہ اوتری تہے
واسطے نبی قرآن کی اور نہیر جاتا تہا بسبب پڑہ جانی فرشتونکی آسمان پر حالانکہ چپ رہتی ہین اور لفظ اوا کی معنی ابن حجر نے یہہ لکہی ہین کہ ہمیشہ پڑہتا رہا
ہی سورہ کو کہ سبب سے ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر پیش آوی زمانہ آیندہ مین ایسی حالت کے نہیڑا نا اسکو بلکہ پڑہتا رہتا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکی طلب یا لفظ
کے ہین زمانی ماضی ہین پس کو یا کر کہا کیون نہ زیادہ کیا تو نے اور سہلی کہا اوسکی جواب مین فی شدت آخر تک پس صاحب جمعہ نے ترجمہ اسکی موافق کیا ہی
فرشتے پیغمبر ہی مانند بدلی کی وجہ تشبیہ کی یہہ ہی کہ ملائکہ اژدہام کرتی ہین قرآن کی سنی پر یہانتک ہوتی ہین مانند ایک چیز پردہ ہونیوالی درمیان
اوسکی اور درمیان آسمان کی اور تہی یہہ چراغ موتیہ اونکی ع ع **وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَءُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَفِي جَانِبِهِ**
حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء کی کہا تہا ایک شخص پڑہتا سورہ
کہف اور ایکطرف اوسکی گہوڑا تہا بندہا ہوا ساتہہ دو رسیون کی ڈہانک لیا اوس گہوڑے کو ایک بدلی اور پہونی لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا گہوڑا
اوسکی نے اچہلنا کودنا پس سبب ہے کی اوس شخص نے آیا حضرت کی پاس ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کی پس فرمایا یہہ تہی سکینہ وتری تہی بسبب پڑہنے
قرآن کی نسل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سکینہ کہتی ہین طمانیت جمعی اور تسکین قلب و راحت کو اور اوسکی سبب سے دل صاف ہوتا ہی اور تاریکی
نفس کے باقی نہیں ہی اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہی اور کبہی بصورت ابر وغیرہ کی ظاہر ہوتی ہی ع ع **وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلَّى**
قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ
أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ
مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی سعید بن معلی
سے کہ کہا تہا میں نماز پڑہتا مسجد مین پس بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب نہ دیا مین اونکو پہر آیا مین حضرت کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ
تحقیق مین نماز پڑہتا تہا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نے جواب دو اللہ کی اور رسول کی اور اطاعت کرو حکم اوسکے جسوقت بلاوے تمکو پہر فرمایا

کیا نہ سکھلاؤنگا تجکو بہت بڑی سورہ یعنی افضل سورۃ قرآنمین پہلی اسکی کہ نکلی تو مسجد سے پہر پکڑا حضرت نے ہاتھہ میرا پس جبکہ ارادہ کیا ہمنے یہہ کہ نکلیں کہا ہمنے یا رسول اللہ تحقیق آپنے فرمایا تہا کہ البتہ سکھلاؤنگا مین تجکو بہت بڑی سورۃ قرآن سے فرمایا وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتین ہین کہ مکرر پڑہی جاتی ہین نمازمین اور قرآن ہی بڑا کہدیا گیا مین وہ نقل کی یہہ بخاری نے **ف** جواب ہے اس سے معلوم ہوا کہ نمازمین پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے سے نمازنہین جاتی تہی جیسی خطاب کرنی پیغمبر نے کسیکو نمازنہین جاتی اور سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ سکھلانی فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہے اللہ کی نزدیک اور فوائد اور معنی اسکی بہت ہین باوجود اختصار لفظونکے چنانچہ کہا گیا ہے کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہین پنجی قول ایاک نعبد و ایاک نستعین کے بلکہ کہا ہے بعضے عارفین نے کہ جو کچہہ اگلی کتابونمین ہے وہ سب قرآن مین ہے اور جو کچہہ قرآن مین ہے وہ سب سورہ فاتحہ مین ہے اور جو کچہہ فاتحہ مین ہے وہ بسم اللہ مین ہے اور وہ سات آیتین ہین یہہ اشارہ ہے اس آیت پر ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم یعنی ہمنے تجکو سات آیتین کہ مکرر پڑہی جاتی ہین نمازمین یا ثنا کی گئی ہے اوپنی ساتہہ فصاحت کے اور بعضونکی مراد اونسے سورہ فاتحہ ہے اور دیا ہمنے تجکو قرآن عظیم مراد اس سے بہی فاتحہ ہے از بسکہ یہہ جزء عظیم قرآن کی ہے مبالغہ فرمایا کہ یہہ قرآن عظیم ہے ۱۲ ح ۱۲ **وعن ابی هريرة قال** قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجعلوا بيوتكم مقابر ان الشيطان ينفر من البيت الذي تقرأ فيه سورة البقرة رواه مسلم

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بنا لو اپنی گہرونکو مقبرے یعنی جیسی مقبرے خالی ہوتی ہین ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سے اسطرح گہر دتکونہ بنا لو کہ مردونکی مانند پڑی رہو اور ذکر و غیرہ نکرو بلکہ گہرون مین ذکر اور قرآن اور نماز پڑہا کرو بعد ازان ذکر کی وہ چیز افضل و رہبت فائدہ مند ہے گہرون اور گہر والونکو کہ وہ تلاوت قرآن ہے فرمایا ان شیطان اخرتک اور خاصکر سورہ بقرہ کو اسلئے کہ کیا ہے اسمین برکت ہے اور بہاگتا ہے اللہ تعالی کی ۱۲ ح **وعن ابی امامة قال** سمعت النبی صلى الله عليه وسلم يقول اقرأوا القرآن فانه يأتي يوم القيامة شفيعا لاصحابه اقرأوا الزهراوين البقرة وسورة آل عمران فانهما تأتيان يوم القيامة كانهما غمامتان او غيايتان او فرقان من طير صواف تحاجان عن اصحابهما اقرأوا سورة البقرة فان اخذها بركة وتركها حسرة ولا يستطيعها البطلة رواه مسلم

اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا سنا مینے پیغمبر سے صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہو قرآن پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کی شفاعت کرنیوالا پڑہنی والونکی پڑہو یعنی علی الخصوص دو سورتین ہی مین سورہ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونو آویگی دن قیامت کی گویا کہ وہ دونو ٹکڑی ہین ابر کی یا دونو سایہ کرنیوالی چیزین ہین یا دونو ٹکڑیان ہین پرندجانورون کی صف باندہے ہوئی جہگڑینگی پڑہنی والون اپنی کی طرف سے پڑہو سورہ بقرہ پس تحقیق مداومت کرنی اسکی پڑہنی پر اور تامل کرنا حاصل کرنی اسکی مین اور عمل کرنا اسپر برکت ہے یعنی نفع عظیم ہے اور چہوڑنا اسکا حسرت ہے یعنی ندامت ہوگی قیامت کو اور نہین طاقت رکہتی اسکی حاصل کرنیکی اہل باطل اور کسلمند یعنی بسبب درازی اسکیکی نقل کی یہہ سلمنی **ف** پڑہو قرآن یعنی غنیمت جانو پڑہنا اسکا اور مداومت کرو اوسکی تلاوت پر و جہکتی ہو مین یعنی بسبب ہو ہدایت اور زیادتی ثواب کی روشن ہین پس گویا کہ یہہ دونون سورتین بہ نسبت اور سورتونکی اللہ تعالی کی نزدیک بمنزلہ چاند کی ہین بہ نسبت تمام ستارونکی اور ٹکڑی ہین ابر کی کہ سایہ کرینگی اپنی پڑہنی والونپر گرمی موقف کی جیسی وہ سایہ کرنیوالی چیزین ہین یعنی بڑہوا اور کہلا ہوا دل انکا کہ ہوگا نسبت اول کی اور قریب ہونگی اپنی پڑہنی والونکی مہ سے جیسی بادشاہونکی سر پر سایہ کرتی ہین چیز وغیرہ کا پس سایہ ہی ہوگا اور روشنی ہی اور کہا طیبی نے کہ لفظ او لفظ غیایتان وغیرہ پر تنویع کی لیی پس اول یعنی بصورت ابر کی یہہ سورتین اوسکی لیی ہونگی کہ پڑہا کرو اور نہ سمجہا معنی ان کی

اور دو سلم یعنی بصورت سایہ کی چیز کی اوسکی لمبی ہونگی کہ پڑہا ہی اومعنی ہی سمجہا اور سیہ یعنی بصورت مکڑیونکی اوسکی لمبی ہونگی کہ پڑہا اور سمجہا معنی
اور اور کو تعلیم ہی کہین ۹ ع ۹ **وعن** النواس بن سمعان قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یؤتی بالقرآن
یوم القیمۃ واھلہ الذین کانوا یعملون بہ تقدمہ سورۃ البقرۃ وآل عمران کانہما غمامتان او ظلتان سوداوان
بینہما شرق او کانہما فرقان من طیر صواف تحاجان عن صاحبہما رواہ مسلم ۱۲ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا سنا مینی پیمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی لایا جاویگا قرآن دن قیامت کی اور پڑہنی والی قرآن کی وہ کہ عمل کرتی تہی ساتہہ اوسکی اگی ہونگین ساری قرآن کی سورۂ بقرہ اور
آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑی ہین ابر کے یا دو ٹکڑی ہین پرندی کے سیاہ درمیان مین اونکی ایک چمک ہے گویا کہ وہ دو ٹکڑیان ہین پرندی جانورونکی صف باندہی ہوئی
جہگڑینگی پڑہنی والونکی طرف سی یعنی اپنی پڑہنی والونکی شفاعت کرینگی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لایا جاویگا قرآن یعنی ایک سورۃ بنا کر لایا جاویگا
یا ثواب اوسکا لایا جاویگا اور عمل کرنی تہی دلالت کرتی ہی یہہ اسپر کہ جسنی پڑہا قرآن اور عمل نکیا اوسپر نہ ہوا اہل قرآن سی اور رہونگا وہ شفاعت کرنیوالا
اوسکا بلکہ ہوا قرآن حجت اوسپر اور اگی ہونگی یعنی ساری قرآن کی ثواب کے اگی ہونگا ثواب سورتونکا اور بعضون نی کہا کہ صورت بنائی جاویگی بہتر
کر دیکہین گی اوسکو لوگ جیسی کہ صورت بنی گی اور اعمال کی تولنی کی لیی میزان مین اور سیاہ یعنی بسبب دلدارا و تہ بتہ ہونیکی سیاہ ہونگی اور ایسی
ابر کا سایہ خوب ہوتا ہی اور درمیان مین اونکی ایک چمک ہی یعنی باوجود دل دار ہونیکی نہین مانع ہونگی روشنی کی اور بعضون نی کہا کہ شرق کی
جنسے مین سے یعنی درمیان ان دونون سورتونکی فرق ہوگا واسطی تمیز کی ساتہہ بسملہ کی ۹ ع ۹ **وعن** ابی بن کعب قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا المنذر اتدری ای آیۃ من کتاب اللہ تعالی معک اعظم قلت اللہ ورسولہ اعلم قال
یا ابا المنذر اتدری ای آیۃ من کتاب اللہ معک اعظم قلت اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم قال فضرب بیدہ
فی صدری وقال لیہنک العلم یا ابا المنذر رواہ مسلم ۱۲ روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو المنذر
کہ کیا ہی ابی کی کیا جانتا ہی تو کونسی ایت کتاب اللہ تعالی سی ساتہہ تیری بہت بڑی ہی کہا مینی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تری فرمایا ای
ابو المنذر جانتا ہی تو کونسی ایت کتاب اللہ سی ساتہہ تیری بہت بڑی ہی کہا مینی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی ساری آیۃ الکرسی کہا ابی نی کہ
مارا حضرت نی اپنا ہاتہہ میری سینہ پر اور فرمایا چاہیی کہ خوشگوار ہو تجکو علم ای ابا المنذر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اولی یہہ ہے کہ کہا جاوی کہ سپرد
کیی حضرت کی اول از راہ ادب کے اور جواب یاد دوسری بار واسطی پوچہنی حضرت کی پس جمع کیا ادب اور فرمان بردار کو جیسیکہ طریقہ ہی اہل کمال کا
اور بعضون نی کہا کہ منکشف ہوا اونکو دوسری بار علم اللہ کی طرفسی یا مدد رسول اوسکی سی بسبب کثت تفویض اور جس ادب کی بیچ جواب دینی سوال
کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اسلیی کہا کہ اسمین بیان توحید اور تعظیم الہی اور ذکر اسماء حسنی اور صفات باری تعالی کا ہی ۹ ع ۹ **وعن** ابی ہریرۃ
قال وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوۃ رمضان فاتانی آت فجعل یحثو من الطعام فاخذتہ و
قلت لارفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی محتاج وعلی عیال ولی حاجۃ شدیدۃ قال فخلیت
عنہ فاصبحت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ہریرۃ ما فعل اسیرک البارحۃ قلت یا رسول اللہ شکی حاجۃ
شدیدۃ وعیالا فرحمتہ فخلیت سبیلہ قال اما انہ قد کذبک وسیعود فعرفت انہ سیعود لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انہ سیعود فرصدتہ فجاء یحثو من الطعام فاخذتہ فقلت لارفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
دعنی فانی محتاج وعلی عیال لا اعود فرحمتہ فخلیت سبیلہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا وکیل کیا مجکو رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نگہبانی کرنی یعنی جمع کرنی زکوۃ رمضان کی یعنی صدقہ عید الفطر کی تاکہ بعد جمع ہونیکی بانٹین بحضرت فقرا کو پس آیا میری پاس
ایک شخص پس شروع کیین پھیرنی غلہ مین سے یعنی لیکر اپنی پاس اور دامن مین رکھنا جاتا تھا پس پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ پہنچا ونگا مین
تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسنی کہ تحقیق مین محتاج ہون اور میری ذمہ پر نفقہ عیال کا ہی اور مجکو حاجت سخت ہی یعنی ترش وغیرہ وہی تیسرے
ذمہ کہا ابو ہریرہ نے پس چھوڑ دیا مینی اوسکو پس صبح کی مینی پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خبر غیب کی دی کہ ای ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات
گذری ہوئی ہین تیرا کہا مینی یا رسول اللہ شکایت کی اوسنی حاجت سخت کی اور عیالدار کی پس رحم کیا مینی اوسپر پس چھوڑ دیا مینی اوسکو فرمایا حضرت نے
خبردار ہو تحقیق اوسنی جھوٹ بولا تجسی یعنی پھر ظاہر کرنی حاجت کی اور وہ پھر آویگا یعنی پھر آنیوالا ہی پس جب تیرا وہ پھر آویگا یعنی پھر آنیکا سبب فرمانی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ وہ پھر آویگا پس منتظر رہا مین اوسکا پھر آیا یہین یعنی لگا غلہ مین سے پس پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ پہنچا ونگا مین تجکو
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسنی چھوڑ دی مجکو کہ مین محتاج ہون اور میری ذمہ پر نفقہ عیالکی کا ہی پھر نہ آؤنگا مین پس رحم کیا مینی اوسپر پس چھوڑ دیا
مینے راہ اوسکی ف اسبار شاید کہ رحم کیا بسبب کہنی اوسکیکی کہ پھر نہ آؤنگا والانکہ ثابت ہو چکا تھا جھوٹ اوسکا پھر ظاہر کرنی حاجت کی زبانی مخبر صادق
کے ع ۱۰ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ قُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَکَا حَاجَۃً شَدِیْدَۃً وَعِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّہٗ
فَجَاءَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ
اَنَّکَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِیْ اُعَلِّمْکَ کَلِمَاتٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ اَللّٰہُ لَا
اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَۃَ فَاِنَّکَ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبُکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ فَخَلَّیْتُ
سَبِیْلَہٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّہٗ یُعَلِّمُنِیْ کَلِمَاتٍ
یَنْفَعُنِیَ اللّٰہُ بِھَا قَالَ اَمَا اِنَّہٗ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ
ثَلٰثِ لَیَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاکَ شَیْطَانٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ پس صبح کی مینی پھر فرمایا مجکو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا سوض کیا مینی یا رسول اللہ شکایت کی اوسنی حاجت سخت کی اور عیالدار کی پس رحم کیا مینی اوپر
چھوڑ دی مینی راہ اوسکی یعنی بسبب عہد اوسکیکی کہ پھر نہ آؤنگا پس فرمایا بیشک تحقیق اوسنی جھوٹ بولا تجسی یعنی آنیوالا ہی کہ پھر نہ آؤنگا اور پھر آویگا وہ پس
منتظر رہا مین اوسکا پھر آیا یہین یعنی غلہ سے پھر پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی البتہ پہنچاونگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ تیسری
تین مرتبہ کی تحقیق تو کہتا ہی کہ مین نہین آنیکا اور پھر آتا ہی تو کہا اوسنی چھوڑ دے مجکو سکھلاؤنگا مین تجکو کچھ کلمے کہ نفع دیگا تجکو اللہ بسبب انکے
کہ جبکہ پکڑو طرف بچھونے اپنی کی یعنی سونی کی لیی پس پڑھو آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یہانتک کہ ختم کرو تم آیۃ کو یعنی وہو العلی العظیم تک پس
پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجپر اللہ کیطرف سے نگہبان یعنی فرشتہ اور نہین نزدیک ہوئیگا تمہارے کوئی شیطان یعنی جن وانس سے واسطے ایذا دینی دینی و
دنیوی کی صبح تک پس چھوڑ دی مینی راہ اوسکی پس صبح کی مینی پھر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مینی کہ یا قیدی
نے یہہ کہ سکھلا دی مجکو کچھ کلمے کہ نفع دی مجکو اللہ بسبب اوسکی فرمایا حضرت نے کہ خبردار ہو تحقیق اوسنی سچ کہا تجسی یعنی اس سکھانی مین اور وہی جھوٹا
ہے اور باتون مین جانتا ہی تو کس سے خطاب کرتا تھا تو تین رات سے کہا مینی نہین فرمایا وہ شیطان تھا یعنی صفت مین ناقص کرنیکی یا
تنہا نقل کی یہہ بخاری نے وعن ابن عباس قال بینما جبریل علیہ السلام قاعد عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع

نقیضا من فوقه فرفع راسه فقال هذا باب من السماء فتح الیوم لم یفتح قط الا الیوم فنزل منه ملک فقال هذا ملک نزل الی الارض لم ینزل قط الا الیوم فسلم فقال ابشر بنورین اوتیتهما لم یؤتهما نبی قبلک فاتحة الکتاب وخواتیم سورة البقرة لن تقرأ بحرف منهما الا اعطیته رواه مسلم ۔ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اوسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام مبنی ہوئی تھی نزد یک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنی جبرئیل نی آواز دروازہ کہلنی کیسی اوپر کی طرف سی پس اونہا یا سر اپنا پس کہا جبرئیل نی یہہ دروازہ ہی آسمان کا کہولا گیا آجی دن نہین کہولا گیا کبھی مگر آج پس نزل اوس دروازہ سی ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نی یہہ فرشتہ اوترا طرف زمین کی نہین اوترا کبھی مگر آج پس سلام کیا یعنی فرشتہ نی حضرت کو پہر کہا خوشوقت ہو تم ساتھہ دو نورونکی کہ دیئی گئی ہو تم وہ دو نور نہین دیا گیا کوئی نبی اپلی تمسی سورہ الحمد اور خاتمہ سورہ بقرہ کا نہین پڑہی گا تو کوئی حرف انمین سی مگر کر دیا جاویگا تو ثواب دیا جاویگی دعا تیری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پس اوترا یہہ کلام راوی کا ہی کہ سنا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ساتھہ دو نورونکی انکا نام نہین معلوم ہوا کہ یہہ روشنی ہونگی کہ چلینگی آگی آگی پڑہنی والی نبی کی رفاقت کرینگی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا ظاہر ترجمہ ہی کہ مراد خاتمہ سی ما فی السموات وما فی الارض آخر سورہ تک ہی چنانچہ کوئی رض سی ہی ہی منقول ہی اور کوئی حرف سی مراد کلمہ ہی اور کلمی انمین دو طرح کی ہین ایک تو وہ ہین کہ جنمین دعا ہی مانند اہدنا الصراط المستقیم اور غفرانک بنا اور سوائے انکے اور دوسری کلمی فقط حمد وثنا کی ہین پس جو کلمہ دعا کا ہی پڑہیگا دیا جاویگا وہ چیز کہ اوس کلمی مین ہی اور جو کلمہ کہ حمد وثنا کا پڑہی گا دیا جاویگا ثواب اوسکا جیسا کہ قرآن کی حرفون پر ملتا ہی ۔ ع **وعن** ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایتان من آخر سورة البقرة من قرأ بهما فی لیلة کفتاه متفق علیه ۔ اور روایت ہی ابی مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو آیتین آخر سورہ بقرہ کی یعنے امن الرسول سی آخر تک جو شخص پڑہی اونکو رات مین کفایت کرتی ہین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کفایت کرتی ہین یعنی دفع کرتی ہین اوس سی شرارت جن انس کیکہ یا کفایت کرتی ہین قیام لیل سی ۔ ع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ عشر آیات من اول سورة الکهف عصم من الدجال رواه مسلم ۔ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ یاد کریگی دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا شر دجال کا یہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دجال ہی یا وہ دجال معہود ہی کہ اخیر زمانی مین پیدا ہوگا یا دجال سی مراد ہر جھوٹا فریبی ہی اور ترمذی کی روایت آگی آتی ہی اوسمین یون ہی کہ جنہی پڑہینگی تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسی کہا بعضون نی کہ وجہ جمع کی انمین یہہ ہی کہ جو کوئی یاد کریگی دس آیتین تو بچایا جاویگا شر اوسکی سی اگر ملیگا اوسسے اور جو کوئی پڑہیگا تین آیتین تو بچایا جاویگا فتنہ اوسکی سی اگر نہ ملیگا اوس سے حاصل یہہ کہ فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت فتنہ عدم ملاقات کی پس دس آیتون کی یاد کرنی سی فتنہ ملاقات سی بچیگا اور تین آیتونکی پڑہنی ہی اوس فتنہ سی بچیگا کہ بغیر اوسکی ملنی کی لوگ اوسمین گرفتار ہونگی واللہ اعلم ۔ ع **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یقرأ فی لیلة ثلث القرآن قالوا وکیف یقرأ ثلث القرآن قال قل هو اللہ احد یعدل ثلث القرآن رواه مسلم ورواه البخاری عن ابی سعید ۔ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا عاجز ہی ایک تمہارا یہہ کہ پڑہی ایک رات مین تہائی قرآن عرض کیا صحابہ نی اور کسطرح پڑہی تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کی نقل کی یہہ مسلم نی اور نقل کی بخاری نی ابی سعید سی **ف** قل ہو اللہ برابر تہائی قرآن کی ایسی ہی کہ قرآن مین مذکور ہین قصی اور احکام اور توحید انمین توحید خوب مذکور ہی اور بعضون نی کہا کہ ثواب اوسکا مضاعف ہوتا ہی بقدر اصل ثواب تہائی قرآن کے پس بموجب تقریر اول کی نہین لازم آتا کہ تین بار پڑہنی سی ثواب ایک قرآن کا ہو اور بموجب تقریر دوسیر کی تین بار پڑہنی سی اصل ثواب ایک قرآن

کو حاصل ہو جاتا ہی ۱۲ ع وعن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم بعث رجلا علی سریة وکان یقرء لاصحابه
فی صلاتهم فیختم بقل هو الله احد فلما رجعوا ذکروا ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال سلوه لای شیء یصنع ذلک
فسألوه فقال لانها صفة الرحمن وانا احب ان اقرأها فقال النبی صلی الله علیه وسلم اخبروه ان الله یحبه متفق علیه
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ایک شخص کو امیر کرکر ایک لشکر پر اور تہا وہ امامت کرتا اپنی رفیقوں کی نمازین اور ختم کرتا یعنی قراءت
اپنی ساتہہ قل ہو اللہ احد کی پس جبکہ پہری یعنی لشکر کی لوگ ذکر کیا روبرو حضرت کی پس فرمایا پوچہو اوس سے کسواسطی کرتا ہی یہہ پس پوچہا اوس سے کہا اوسنی
کرتا ہون مین یہہ اسلیی کہ تحقیق اسمین ہی صفت رحمان کی اور مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ پڑہون اوسکو یعنی ہمیشہ واسطی ہونی صفت رحمان کی اسمین
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دو اوسکو کہ اللہ دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی بسبب دوست رکہنی اوسکیکی اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ختم کرنا
ساتہہ قل ہو اللہ کی یعنی پڑہنا آخر کو ہر نماز کیمین بعد سورہ فاتحہ کی قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نی کہ پڑہنا بعد فاتحہ کی یا بعد فاتحہ اور سورۃ کی پر کہ
مین قل ہو اللہ اور معنی اول جو معنی لکہی مین وہ خوب مین کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہی بالاتفاق ۱۲ ع وعن انس قال ان رجلا قال یا رسول
الله انی احب هذه السورة قل هو الله احد قال ان حبک ایاها ادخلک الجنة رواه الترمذی وروی البخاری معناه
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نی عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون اس سورۃ کو مراد اوس سی سورہ قل ہو اللہ احد کو یا
حضرت نی کہ تحقیق دوستی تیری اوس سورہ سی داخل کریگی تجکو بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی بخاری نی معنی اسکی وعن عقبة
ابن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الم تر ایات انزلت اللیلة لم یر مثلهن قط قل اعوذ برب الفلق
وقل اعوذ برب الناس رواه مسلم اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول نی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عجب آیتین مین کہ اوتاری گئین مین کبی
نہین دیکہی گئین مانند اونکی کبہی یعنی بیچ مقدمہ بناہ پکڑنیکی کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس مین نقل کی یہہ مسلم نی وعن عائشة
ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا اوی الی فراشه کل لیلة جمع کفیه ثم نفث فیهما فقرأ فیهما قل هو الله احد وقل
اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بهما ما استطاع من جسده یبدء بهما علی راسه ووجهه وما اقبل
من جسده یفعل ذلک ثلث مرات متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ
جگہہ پکڑتی طرف بچہونی اپنی کی ہر شب ملاتی دونون ہاتہہ اپنی پہر دم کرتی دونون ہاتہون مین پس پڑہتی اونمین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس پہر پہیرتی دونون ہاتہہ کو بدن اپنی پر جہانتک ہو سکتا شروع کرتی پہیرنا ہاتہون کا اپنی سر پر اور اپنی منہہ پر اور اگلی جانب بدن
اپنی کی پر یعنی بعد اسکی ہاتہہ جگاہہ پہیرنی کرتی یہہ یعنی پڑہنا اور دم کرنا اور پہیرنا ہاتہہ کا تین بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر حدیث
سی معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلی ہاتہون پر کرتی تہی اور پڑہتی تہی بعد اسکی پس بعضون نی تو کہا ہی کہ یہہ اس لیی کرتی تہی کہ تا مخالفت ہووی ساتہ دونون کے
کہ وہ پہلی پڑہتی ہین اور دم نہین کرتی ہین اور بعضون کہا کہ معنی یہہ ہین کہ ارادہ دم کرنیکا کرتی پہر پڑہتی اور یہہ دم کرنی ۱۲ ع وسنذکر
حدیث ابن مسعود لما اسری برسول الله صلی الله علیه وسلم فی باب المعراج ان شاء الله تعالی کہ ذکر کریگی ہم حدیث ابن مسعود
کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب معراج مین انشاء اللہ تعالی الفصل الثانی فصل دوسری عن عبد الرحمن ابن
عوف عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلث تحت العرش یوم القیمة القرآن یحاج العباد له ظهر وبطن
والامانة والرحم تنادی الا من وصلنی وصله الله ومن قطعنی قطعه الله رواه فی شرح السنة حدیث ہی عبد الرحمن بن عوف سی

کرتقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مین چیز بین ہونگی بیچی عرش کی دن قیامت کی ایک تو قرآن جھگڑی گا بندونسی اور واسطی قرآن کی ظاہر بہی ہی
اور باطن ہے اور دوسری بیچی عرش کی امانت اور تیسہ بی آتا پکار یگا نا یا ہر ایک نا اور امانت خبردار ہو جسنی ملایا مجکو یعنی رعایت کی میری حق کی
ملاویگا اوسکو اللہ یعنی ساتہہ رحمت اپنی کی اوجسنی توڑا مجکو یعنی رعایت میری حق کی نکی توریگا اوسکو اللہ یعنی متوجہ نہین ہونیکا اوسپر نقل کی بہہ
شرح السنۃ مین ف بیچی عرش کی یہہ کنایہ ہی اس سی کہ کمال قرب اور اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت مین کہ ضائع نہین کریگا حق سبحانہ اونکی حق کو اور
ثواب اون لوگونکی کہ محافظت کرینگی انکی جیسا کہ حال بادشاہونکا مقربونکا ہوتا ہی اور جھگڑیگا بندونسی یعنی جنہون نی اسکی تعظیم نکی اور عمل نکیا
اسپر اوسنی جھگڑیگا اور جنہون نی تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر انکی طرف سی جھگڑیگا یعنی جناب الہی مین شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہی
یعنے معنی ظاہر مین کہ اکثر لوگ سمجہتی ہین احتیاج تامل کی نہین اور باطن ہے یعنی بعضی معنی قرآن کی محتاج ہین تامل اور فکر و تفسیر کی کہ نہین سمجہتی یہ اوسکو
مگر خواص مفسرین علماء عالمین سے یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجہہ اپنی کی ساتہہ قرآن کی مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نکری گا اوسپر اور امانت ہی مراد
ہی حق اللہ تعالی کی اور بندون کی کہ لازم ہی ادا اونکا ۱۲ ع ج وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جاویگا واسطی صاحب قرآن کی پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجون پر
اور ٹہہر ٹہہر کر پڑہ جیسا کہ تو ٹہہر ٹہہر کر پڑہتا تہا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی کہ پڑہیگا تو اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی
نی ف صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا ہی قرآن کی اور عمل کرتا ہی اوسپر نہ وہ کہ پڑہی قرآن اور قرآن لعنت کری اوسپر یعنی جو عمل نہین کرتا اوسکا
یہہ حال ہوتا ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی عمل کری قرآن پر پس گویا کہ پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ اگرچہ نہ پڑہتا اوسکو اور جسنی نہ عمل کیا قرآن پر پس گویا
کہ نہ پڑہا اوسکو اگرچہ پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ اور پڑہ اور چڑہ یعنی چڑہتا جا درجات جنت پر بقدر آیتون کی کہ پڑہی تو اور آیا ہی ایک روایت مین کہ درجات
جنت کی بقدر آیات قرآن کی ہین پس اگر تمام قرآن پڑہیگا اوپر کی درجہ جنت کی پر کہ لایق حال اوسکی ہوگا چڑہیگا اور اسمین اشارا ہی اسپر کہ جو حافظ
ترتیل سی پڑہتی ہین اونکا بڑا رتبہ ہوگا جنت مین اور تحقیق قرا کی بحسب گنتی کو فیونکی کہ اس دار مین قراءۃ اور گنتی اونکی مروج ہی بہہ ہزار اور دو سو سولہ تک
ہین اور سوا اسکی اور بہی قول ہے سی آئی ہین اسمین جو چاہی قراءۃ کی کتابونمین سے دیکہہ لی ۱۲ ع بحر العلوم وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق وہ شخص کہ نہین اوسکی دلمین
کچہہ قرآن سی مانند گہر ویران کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی ف اسلیی کہ جو کوئی کچہہ ہی قرآن نہ جانتا
ہو اور نہ ایمان رکہتا ہو اوسپر یا جانتا ہو اور ایمان نہ رکہتا ہو اوسپر وہ مانند گہر ویران کی ہی اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان بہی رکہتا ہو اوسپر اوسکا
باطن بادہی نور ایمان سی تہوڑا جانتا ہوگا تہوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد ہوگا ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ
وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی پروردگار بابرکت اور بلند جسکو
بازرکہی قرآن یاد میرے سی اور مانگنی میرے سی دیتا ہون مین اوسکو بہتر اوسچیز سی کہ دیتا ہون مانگنی والونکو اور بزرگی کلام الہی کی اوپر تمام کلامونکی مانند

بزرگی اللہ کی تمام مخلوقات اوسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونیوالیکی اسمین اور غیر اوسکیکی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے ف جسکو بازرکہی قرآن یعنی جو کوئی مشغول رہی یاد کرنی قرآن کی مین اور جاننی اور سمجھنی معانی اسکی مین اور عمل کرنیمین اوسچیز پر کہ اوسمین ہی اور بازرہی اور ذکر و دعا میسے کہ سوای کلام اللہ کی ہین تو دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنے والونسی اور ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنی والون اور ذکر کرنیوالونسی لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر کرنی مانگنی والونکی اسلیے کہ ذکر بہی حقیقت مین دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثنا کریمسی مقصود یہہ ہوتا ہی کہ کچہہ بہکو دی اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکہتا ہی کہ تمہ ہی قول اللہ تعالی کا اور احتمال یہہ بہی ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظاہر تر ہی ہی ؛ ع ح ؛ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الم حرف ولکن الف حرف ولام حرف ومیم حرف رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا ؛ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن مین سی پس واسطی اوسکی عوض ہر حرف کی نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کی یعنی ہر حرف پر دس نیکیان لکہی جاتی ہین نہین کہتا مین کہ سارا الم ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی الم کی کہنی مین تیس نیکیان لکہی جاتی ہین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کی وعن الحارث الاعور قال مررت فی المسجد فاذا الناس یخوضون فی الاحادیث فدخلت علی علی فاخبرتہ ففال اوقد فعلوہا قلت نعم قال اما انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انہا ستکون فتنۃ قلت ما المخرج منہا یا رسول اللہ قال کتاب اللہ فیہ نبا ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم ہو الفصل لیس بالہزل من ترکہ من جبار فصمہ اللہ ومن ابتغی الہدی فی غیرہ اضلہ اللہ وہو حبل اللہ المتین وہو الذکر الحکیم وہو الصراط المستقیم ہو الذی لا تزیغ بہ الاہواء ولا تلتبس بہ الالسنۃ ولا یشبع منہ العلماء ولا یخلق عن کثرۃ الرد ولا ینقضی عجائبہ ہو الذی لم تنتہ الجن اذ سمعتہ حتی قالوا انا سمعنا قرانا عجبا یہدی الی الرشد فامنا بہ من قال بہ صدق ومن عمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعا الیہ ہدی الی صراط مستقیم رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث اسنادہ مجہول وفی الحارث مقال ؛ اور روایت ہی حارث اعور یعنی کانی سی کہا کہ گذرا مین مسجد مین یعنی مسجد کوفہ مین لوگون پر کہ بیٹہی تہی پس ناگہان لوگ مشغول تہی بیہودہ باتون بیفائدہ کی یعنی قصون وغیرہ مین اور چہوڑ دی تہی تلاوت قرآن وغیرہ پہر گیا مین حضرت علی رض کی پاس پس خبر دی مینی اونکو پس فرمایا حضرت علی نی کیا تحقیق کی اونہون نی یہہ بات یعنی چہوڑ دیا اونہون نی قرآن اور مشغول ہوئی بیفائدہ باتون مین کہا مینی کہا ان فرمایا حضرت علی نی خبردار ہو تحقیق سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگونمین اور بڑی مذاہب نکالینگی کہا مینے کسطرح خلاصی ہوگی اوس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوسپر عمل کرنا ہی کتاب اللہ پر اوسمین خبر ہی پہلون تمہارے کی یعنی اگلی امتونکی خبرین اور خبر ہی اوسچیز کی کہ پیچہی تمہارے ہی یعنی علامتین قیامت کے اور احوال قیامت کے اور اوسمین حکم ہی اوسچیز کا کہ واقع ہی تمہارے میان یعنی کفر اور ایمان اور طاعت گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام کی اور معلوم ہی اوسکی وہ فرق کرنیوالا ہی درمیان حق و باطل کی نہین ہیوہ جس متکبر نی چہوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور جسنی ڈہونڈی ہدایت اوسکی غیر مین یعنی کتابونمین اور علمون مین کی نہین نکالی گئی قرآن سی اور نہ موافق ہین ساتہہ گمراہ کریگا اوسکو اللہ

ہو رضی اللہ کی ہی ستوا یعنی وسیلہ قوی ہی معرفت او قرب الہی کا اور وہ ہی مذکو باحکمت اور وہ راہ ہی سیدھی اور وہ ایسا ہی کہ نہین کجی
نہین بسبب اتباع اوسکیکی خواہشین حق سی طرف باطل کی اور نہین ملتبس ساتھہ اوسکی زبانین اور نہین پیر ہوتی اوسکے علما اور نہین پرانا ہوتا بسبب کثرت
قراولت کی اور نہین تمام ہوتی عجائب اوسکی اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنون نی اوسوقت کہ سنا اوسکو یہانتک کہ کہا تحقیق ہمنی سنا قرآن عجب
ہدایت کی طرف ہدایت کی پس ایمان لائی ہم ساتھہ اوسکی جسنی کہا موافق اوسکی اوسنی سچ کہا اور جسنی عمل کیا ساتھہ اوسکی ثواب پاجاویگا اور جسنی حکم کیا
ساتھہ اوسکی یعنی درمیان لوگونکی انصاف کیا اور جسنی بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکی یعنی طرف ایمان لانی اور عمل کرنیکی اوسپر راہ دکہایا گیا طرف سیدھے
راہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث سند اسکی مجہول ہی اور حارث مین گفتگو کی ہی یعنی وہ جہوٹا ہی ف جسنے
نی جہوٹا قرار انکو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور نہ عمل کیا اوسپر اور ہلاک کریگا اوسکو یا توڑیگا گردن اوسکی عمل مین قسم کی معنی مین توڑنی اور جدا کرنیکی پس
معنے یہہ ہین کہ قطع کریگا اوسکو اللہ اور دور کریگا رحمت اپنی سی بخلاف اوسکی کہ عمل کری قرآن پر اور سکو پہنچا دیگا اللہ تعالی اعلی مراتب کو اور کہا طیبی نی
کہ جسنی ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر ایسی آیت و کلمہ کی واجب عمل کرنا اوپر یا ترک کی قراءۃ اوسکی از راہ تکبر کی کافر ہوجاتا ہی اور
جسنے جہوڑا پڑہنا قرآن کا بسبب عجز کی یا کسل و ضعف کی باوجود اعتقاد تعظیم اوسکیکی پس نہین گناہ اوسپر ولیکن وہ محروم ہی ثواب سی اور نہین عجز
ہوتین بسبب اتباع اوسکیکی خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کری اسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سی اور اگر کوئی کہی کہ اہل بدعۃ یعنی روافض و خوارج وغیرہما
بہی تو دلیل پکڑتی ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہہ کہ سبب اونکی گمراہی کا یہہ ہے کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتی ہین یعنی کہ
چہوڑ دین اونہون نی یہ تین حضرت کی کہ جسنی مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہی اور نہ تقلید کی اونہون نی اونکی کہ جو کامل تہی کلام اللہ کی سمجہنی
مین یعنی صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم اونہون نی قرآن کو حق پہچانا اونہون نی قرآن کا اسلیی کہا ہی جسنے جو کوئی زیادہ کری قرآن اور نہ سکہی حدیث نہ پیروی
کیجاوی اوسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہماری مین بغیر علم کی اور ہمیشہ قناعت کی اپنی جہل پر پس وہ مسخرہ ہی شیطان کا اسلیی کہ علم ہمارا مقید ہے
ساتھہ کتاب و سنت کی واللہ اعلم اور کہا طیبی نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین قادر ہوتی اہل اہوا یعنی متبدع اوپر تبدیل و تغیر و کجر کرنی اسکیکی اس طریقہ
سب تعدیہ کی لیی ہی اور نہین ملتبس ساتھہ اوسکی زبانین یعنی اور عبارت اسکی مانند نہین ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت اسکیکی یا مراد یہہ ہی کہ قراءۃ
و تلاوت نہین ہی مومنونکی زبانون پر اگرچہ عربی ہون بسبب خوش ہونی دلونکی اوپر تلاوت اسکیکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی فی وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ
اور نہین سیر ہوتی اوسسے علما یعنی نہین حاصل کرسکتی کنہ اوسکیکو علما راسخین کہ نہین مین طلب اوسکی سی مانند میر ہونی اوس شخص کی کہ سیر ہوتا ہی کہانسی
بلکہ سب مطلع ہوتی ہین ایک سیر پر حقایق اوسکی سی مشتاق ہوتی ہین اور چیز کی زیادہ اول سی اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرارت اوسکیکی
اور نہ سنی اذکار و اخبار اوسکیکی بار بار پڑہنی سی بلکہ جب پڑہتا ہی بندہ یا سنتا ہی اوسکو زیادہ پاتا ہی حلاوت بہ نسبت پہلی بار کی اگرچہ یہ بہی معنی اوسکی
ع وَعَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ
وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی معاذ جہنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی قرآن اور عمل کری ساتھہ وسیجہ کی کہ
اوسمین ہی پہنائی جاوینگی ماں باپ اسکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی اوسکی بہتر ہی ہوگی روشنی آفتاب کیسی جو گہرون دنیا کی اگر ہو آفتاب اندر
گہرون تمہاری پس کیا گمان ہی تمہارا ساتھہ اوس شخص کے کہ عمل کیا ساتھہ قرآن کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نی ف پڑہی قرآن یعنی خوب طرح پڑہے
اوسکو اور کہا ابن حجر نی کہ یاد کری اوسکو اور اگر ہو آفی ب یعنی بالفرض والتقدیر تمہاری گہرونمین اسمین مبالغہ ہی بیچ روشنی کی کہ آفتاب باوجود اس

روشنی کی اگر اندر گھر وںکی ہو تو روشنی اوسکی زیادہ معلوم ہوگی بسبب اسکی کہ ہی باہر اور اونچا اور اخیر جملہ کا مطلب یہ ہی کہ جب اوسکی ماں کے یہہ قدر ہوویگی اوسکی سبب سے تو اوسکا کیا پہہ درجہ ہوگا ع **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ** رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ　اور روایت ہی عقبہ بن عامر کی کہا سنا میںنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اگر کر دانہا وی قرآن چمڑی مین پہر ڈالا جاوی اگ مین یعنی بالفرض التقدیر تو نہ جلی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** بعضون نی کہا ہی کہ یہہ معجزہ قرآن کا حضرت کی زمانی مین تہا جیسی معجزی اور انبیا کی اونکی زمانی مین ہوتی تہی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل کری اوسپر تو دوزخکی اگ مین نہین جائیگا پس مراد چمڑہ یعنی پوست بدن آدمی کا ہی ع **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَاَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ** رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ　اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ کہا جس شخص نی کہ پڑہا قرآن پہر یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکیکو اور حرام جانا حرام اوسکیکو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین یعنی اول وہلہ مین اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ حق دس شخصونکی گہر والون اوسکیکی کہ سب کہ سب جہنم مین ہونگی کر واجب ہوگی واسطی اونکی اگ یعنی فاسق اور لائق دوزخکی ہونکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے اور حفص بن سلیمان راوی مین قوی نہین کیا جاتا ہی حدیث مین ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَاَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهُ** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ　اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابی بن کعب کو کسطرح سی پڑہتی ہو تم یعنی کیا پڑہتی ہو نماز مین پس پڑہی ہی سورہ فاتحہ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی قبضہ مین ہی نہین اوتاری گئی توریت مین اور نہ انجیل مین اور نہ زبور مین اور نہ قرآن مین کوئی سورہ اوسکی اور تحقیق سورہ فاتحہ سات آیتین ہین مکرر پڑہی جاتی ہین اور قرآن عظیم ہی کہ دیا گیا ہون مین وہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ دارمی نی قول ما انزلت سے اور نہین ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** تحقیق مثانی اور قرآن عظیم کی عنوان کی ذیل مسلم مین ہو چکی ہی ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَاَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهُ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَفِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ　اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکھو قرآن پہر پڑہو اوسکو پس تحقیق حال قرانکا وہلی اوس شخص کے کہ سیکہا ہی پہر پڑہتا ہی اور ہمیشہ پڑہتا ہی یا عمل کرتا ہی اوسپہ یا رات کو قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی مانند حال تہیلی بہری ہوئی کی مشک سی ہی کہ پہیلتی ہی بو اوسکی تمام مکانین اور حال اوس شخص کا کہ سیکہا اوسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قرات اور قیام سی یا عمل نکیا اور کلام اللہ اوسکی دل مین ہے مانند حال تہیلی کی ہی کہ باندہی گئی مشک پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** سیکھو قرآن یعنی لفظ و معانی اوسکی کہا ابو محمد جوینی نی کہ سیکہنا اور سیکہانا قرآن کا فرض کفایہ ہی انتہی اور فرض مین سے

یکبار بعض قرآن کا یعنی بعد پڑھنا فرض ہی نماز میں اور کہا نووی نے کہ مشغول ہونا یاد کرنی قرآن میں کہ زیادہ ہی فائحہ سے افضل ہی نماز نفل سے ایسی کہ وہ
ذکر کیا یہ ہی اور فتوی دیا ہی بعض متاخرین نے ہیکہ مشغول ہونا ساتھ حفظ قرآن کی افضل ہی مشغول ہونیسے اور علوم میں کہ جو فرض کفایہ ہیں فرض عین یعنی
فرض عین علم سے افضل ہیں زیادہ کرنا قرآن کا اور مانند حال تیسی یہ ہی ہوئی کی اخیر یعنی سینہ قاری کا مانند تیسی کی ہی اور قرآن اوسمیں مانند مشک کے
پس سب وہ پر پہنچتا ہی وخیمی ہی برکت اوسکی گھر اوسکی میں اور سنتی والوں کو اور غیر جملہ کا یہ سبب طلب کرنے کا ہی یعنی سیکھا قرآن اور نہ پڑھا پہونچی برکت اوسکی نہ
اوسکو اور نہ اوسکو میں مانند مشک کی تیسی کی کہ سوا اوسکا بیچنا ہوا ہی نہیں پہونچتی خوشبو کسیکو بیع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من قرأ حم المؤمن الی الیہ المصیر وآیۃ الکرسی حین یصبح حفظ بھما حتی یمسی ومن قرأھما
حین یمسی حفظ بھما حتی یصبح رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھی تم کہ اوسکو سورہ مومن کہتی ہیں الیہ المصیر تک وآیۃ الکرسی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی سبب برکت اسکی یعنی سب
آفات و بلیات ظاہر و باطن سے شام تک اور جو پڑھی اسکو وقت شام کی محفوظ رہتا ہی سبب برکت اسکی صبح تک نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور
کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** الیہ المصیر تک یہ مذکور یوں ہی حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید
العقاب ذی الطول لا الہ الا ہو الیہ المصیر **وعن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب کتابا
قبل ان یخلق السموت والارض بالفی عام انزل منہ ایتین ختم بھما سورۃ البقرۃ ولا تقرآن فی دار ثلث لیال
فیقربھا الشیطان رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے لکھی کتاب پہلے سے حکم کیا دو ہزار برس کو ساتھ لکھنے قرآن کی لوح محفوظ میں پہلی پیدا کرنی آسمان و زمین کی دو ہزار برس
اوا ہیں اوس کتاب میں سے دو آیتیں کہ ختم کیا ساتھ اوسکی سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سے آخر تک و بسس مکانمیں پڑھی جاویں یہ آیتیں تین رات تک
نہیں نزدیک آتا اوسکی شیطان نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ ثلث آیات من اول الکھف عصم من فتنۃ الدجال رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
حسن صحیح اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھی تین آیتیں اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا اوسکا
دجال کیسی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** پہلی فصل میں ایک حدیث ابو درداء سے گذری کہ جو کوئی یاد کری دس آیتیں
اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال سے پس ایک یہ جمع کی تو ان بیان کی گئی ہی اور دوسری وجہ جمع کی یہ بھی ہو سکتی ہی کہ اول سن ہو تو کم
یاد کرنیکی یہ خاصیت مترتب ہوتی ہو بعد ازاں از راہ وسعت فضل کی تیس تک پڑھنی کی یہ خاصیت مترتب ہوئی واللہ اعلم **وعن** انس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء قلبا وقلب القرآن یس ومن قرأ یس کتب اللہ لہ بقراءتہا قراءۃ
القرآن عشر مرات رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ہر چیز کی دل ہی اور دل قرآن کا یس ہی اور جو شخص کہ پڑھتا ہی یس
لکھتا ہی اللہ واسطے اوسکی بسبب پڑھنی اوسکی ثواب پڑھنی قرآن کا دس بار نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی
ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا یس ہی ایسی کہ احوال قیامت کی اور مقاصد عمدہ قرآن کی اوسمیں مذکور ہیں **وعن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قرأ طہ ویس قبل ان یخلق السموت والارض بالفی عام فلما سمعت

لملیکۃ القرآن قالت طوبی لامۃ ینزل ھذا علیھا وطوبی لاجواف تحمل ھذا وطوبی لالسنۃ تکلم بھذا رواہ الدارمی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی پڑہی سورہ طہ اور یس پہلی پیدا کرنی آسمان و زمین کی ہزار برس پہلی جبکہ سنا فرشتون نی قرآن یعنی پڑہنا انکا کہا خوشحالی ہی واسطی اوس امت کی کہ اوتارا جاویگا یہہ قرآن یعنی یہہ دونون سورتین اور یہہ خوشحالی ہی واسطی اون دلون کی کہ اوٹہاوینگی یہہ یعنی یاد کرینگی اور محافظت کرینگی اوسکی اور خوشحالی ہو واسطی اون زبانون کی کہ بولینگی یہہ قرآن نقل کی یہہ دارمی نی **ف** پڑہین یعنی ظاہر کہین یہہ سورتین اور بیان کیا ثواب تلاوت اوسکی کا یا سمجہا یا اونکو اپنی فرشتونکی نسبت اور الہام کیا اونکو معنی اوسکی اور کہا ابن حجر نی کہ حکم کیا بعضی فرشتونکو ساتہہ پڑہنی اوسکی باقی فرشتونکو پیرنا وہ جانہین بزرگی اوسکی اور جبکہ سنا فرشتون نی قرآن مراد قرآن سی قراءۃ ہی یعنی سنا پڑہنا ان سورتونکا یا قرآن سی ہی طہ اور یس مراد ہین کہ قرآن نام ہر دو کل دونونکا ہی ع

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرء حم الدخان فی لیلۃ اصبح یستغفر لہ سبعون الف ملک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وعمر ابن ابی خثعم الراوی یضعف وقال محمد یعنی البخاری ھو منکر الحدیث

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی حم الدخان رات یا دن مین بیشک بخشش مانگتی ہین اوسکی ستر ہزار فرشتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور عمر ابن ابی خثعم کہ راوی اس حدیث کا ہی ضعیف کیا جاتا ہی اور کہا محمد نی یعنی بخاری نی کہ وہ منکر ہی حدیث کا

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرء حم الدخان فی لیلۃ الجمعۃ غفر لہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وھشام ابو مقدام الراوی یضعف

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی حم الدخان رات جمعہ کی بیشک بخشش کیجاتی ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہی حدیث مین ہ

وعن العرباض ابن ساریۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرء المسبحات قبل ان یرقد یقول ان فیھن ایۃ خیر من الف ایۃ رواہ الترمذی وابو داود ورواہ الدارمی عن خالد بن معدان مرسلا وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب

اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی مسبحات پہلی سوتی کہ تحقیق انمین ہی ایک آیت بہتر ہزار آیتونسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی دارمی نی خالد بن معدان ہی بطریق ارسال کی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** مسبحات وہ سورتین ہین کہ شروع ہی لفظ سبحان یا یسبح یا سبح کا ہی وہ سات سورتین ہین حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلی اور ایک روایت مین بہتر ہزار آیتونسی لاعبدون نی کہا کہ وہ آیت ہو انزال الباری القرآن ہی اور حبش نی کہا کہ وہ آیۃ ہو الاول والاخر والظاہر والباطن ہو بکل شی علیم ہی اور طیبی نی کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہی مانند لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی یہہ قول صحیح تر ہی ع ہ مولانا

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سورۃ فی القرآن ثلثون ایۃ شفعت لرجل حتی غفر لہ وھی تبارک الذی بیدہ الملک رواہ احمد والترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ایک سورۃ قرآن مین تیس آیۃ کی ہی کہ شفاعت کی اون نی واسطی ایک شخص کے یہانتک کہ بخشش کی گئی واسطی اوسکی اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ شفعت کی معنوین دو احتمال ہین یا یہہ کہ خبر دی یہہ زبان نبی کی کہ ایک شخص پڑہیگا تبارک الذی اور بڑہی قدر کتنا ہوگی پس جب ہوا تو شفاعت کی نبی اوسکی یہانتک دور ہوا اوس سے عذاب دوزخ یا یہہ کہ شفعت معنی ستقبل کی ہی یعنی شفاعت کریگی یہہ سورۃ قبر مین او

قبر ہے اور وہ شخص کی کہ پڑھی گا اسکو نوح وعن ابن عباس قال ضرب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خباءہ علی قبر وھو لا یحسب انہ قبر فاذا فیہ انسان یقرء سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک حتی ختمھا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھی المانعۃ ھی المنجیۃ تنجیہ من عذاب اللہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہ کہا ایک نی صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہین سی خیمہ اپنا ایک قبر پر اور نہ وہ گمان کرتی تہی کہ یہہ قبر ہی پس ناگہان اوسمین ایک آدمی پڑہتا ہی سورہ تبارک الذی بیدہ الملک یہانتک کہ تمام کیا اوسکو پہر آیا کہ کہا کر نیوالا خیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورہ ملک منع کرنیوالی ہی وہ نجات دینی والی ہی نجات دیتی ہی پڑہنی والیکو اللہ کی عذاب سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف سا خیمہ کہڑا کر نیوالی نی اوسی مردہ کو سورہ ملک پڑہتی ہوئی نیند مین یا جاگتی مین اور ظاہر ترجمہ یہی اور منع کرنیوالی ہی یعنی بچاتی ہی عذاب قبر سی یا گناہونسی جو کہ سبب ہین عذاب قبر کی یا بچاتی ہی اپنی قاریکو اس سی کہ ہونچی اوسکو

وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا ینام حتی یقرأ الم تنزیل وتبارک الذی بیدہ الملک رواہ احمد والترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح وکذا فی شرح السنۃ وفی المصابیح غریب

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی سوتی یہانتک کہ پڑہتی الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی اور اسطرح کہا محی السنۃ نی شرح السنہ مین کہ یہہ حدیث صحیح ہی اور مصابیح مین کہا کہ یہہ غریب ہی ف غریب ہونا منافی صحیح ہونیکی نہین اسلیی کہ غریب کبہی ہوتی ہی صحیح

وعن ابن عباس وانس ابن مالک قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن وقل یا ایھا الکافرون تعدل ربع القرآن رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابن عباس سی اور انس بن مالک سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن کی اور قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کی اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہی چوتہائی قرآن کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف قرآنمین بیان مبدا و معاد کا ہی اور اذا زلزلت مین بیان معاد کا خوب سے اسلیی برابر آدہی قرآن کی ہوئی اور وجہ ہونیقل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کی پہلی معلوم ہوچکی اور قل یا ایہا الکافرون چوتہائی قرآن کی اسلیی ہی کہ قرآن مین بیان توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہی اور اس سورۃ مین بیان توحید کا خوب سے واللہ اعلم

وعن معقل بن یسار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح ثلث مرات اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم فقرأ ثلث ایات من اخر سورۃ الحشر وکل اللہ بہ سبعین الف ملک یصلون علیہ حتی یمسی وان مات فی ذلک الیوم مات شہیدا ومن قالھا حین یمسی کان بتلک المنزلۃ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ فرمایا جو شخص کہی وقت صبح کی تین بار پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی کہ سنی والا جاننی والا ہی شیطان راندی ہوئی سی پہر پڑہی تین آیتین اخیر سورہ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو سی آخر سورہ تک متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی ستر ہزار فرشتی دعا کرتی ہین اوسکی لیی یعنی توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش مانگتی ہین اوسکی گناہونکی لیی شام تک اور اگر مرے اوسدن مین مرتا ہی شہید اور جو شخص پڑہے اس اعوذ و آیۃ کو وقت شام کی ہوتا ہی ساتہہ اسی مرتبہ کی یعنی جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے

وعن انس عن النبی صلی

اللہ علیہ وسلم قال من قرأ کل یوم مائۃ مرۃ قل ھو اللہ احد محی عنہ ذنوب خمسین سنۃ الا ان یکون علیہ دین رواہ الترمذی والدارمی وفی روایۃ خمسین مرۃ ولم یذکر الا ان یکون علیہ دین اور روایت ہی انس سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ پڑہی ہر روز سو دفعہ قل ہو اللہ احد دو کرو جاتی ہین اوس کی یعنی اوسکی عمر نامہ مین سی گناہ پچاس برس کی مگر یہ کہ ہو اوسپر دین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور ایک روایت مین یہہ ہی ہے بدلی سو دفعہ کی اور نہین ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین ف مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین سی مطلب یہہ ہی کہ گناہ کی دو قسم ہین ایک وہ کہ بندہ کا اللہ تعالی کی طرف سی ہی اور دوسرا وہ کہ بندہ کا بندہ کی طرف سی ہی پہلی قسم کا گناہ تو معاف ہو جائیگا اور دوسری یہہ کہ بر تقدیر ہونی دین کی اور گناہ نہین مٹائی جاوین گی اور قرآن سی ثواب کی نہین کہ نہین ملتا اول ہی قسم مین ہی واللہ اعلم اور مراد دین سی حقوق بندہ کی ہین شرح دس وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ قال من اراد ان ینام علی فراشہ فنام علی یمینہ ثم قرأ مائۃ مرۃ قل ھو اللہ احد اذا کان یوم القیامۃ یقول لہ الرب یا عبدی ادخل علی یمینک الجنۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی سی نقل ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ ارادہ کری سونیکا اپنی بچھونی پر پہر لیٹی اپنی داہنی کروٹ پر پہر پڑہی سو بار قل ہو اللہ احد جو وقت ہوگا دن قیامت کا کہیگا اوسکو پروردگار اوسکا اے میری داخل ہو اپنی داہنی طرف بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سونی کی کرداہنی کروٹ سی لیٹا اور ایسی سورہ پڑہی کہ داہنی صفات مین سی اللہ تعالی کی اوسکی بائین طرف سی ہی تھی بائین کی داہنی طرف سی ہی تھی جنت کی اور محل اوسکی کہ داہنی طرف ہونگی افضل ہونگی بائین طرف کی باغون اور محلون سی بیان وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقرأ قل ھو اللہ احد فقال وجبت قلت وما وجبت قال الجنۃ رواہ مالک والترمذی والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ پڑہتا ہی قل ہو اللہ احد فرمایا واجب ہوئی یعنی اوسکی لیے کہا یعنی کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہہ مالک ترمذی اور نسائی نی ف یہہ واجب ہونا بہشت کا بمعنی وعدہ اور فضل اللہ تعالی کی ہی نہ اوسکی یہہ شرع وعن فروۃ بن نوفل عن ابیہ انہ قال یا رسول اللہ علمنی شیئا اقولہ اذا اویت الی فراشی فقال اقرأ قل یا ایھا الکافرون فانھا برأۃ من الشرک رواہ الترمذی وابو داود والدارمی اور روایت ہی فروہ بن نوفل سی کہ نقل کی یعنی باپ سی کہا یا رسول اللہ سکھا دیجئے مجھکو کچھ کہ کہون مین جس وقت کہ جاؤن بستر طرف بچھونی اپنی کی فرمایا پڑہو قل یا ایہا الکافرون اسلیی کہ تحقیق وہ بیزاری ہی شرک سی یعنی پس سکھو یہہ سورہ کہ جب پڑہو گے تو پاک ہو جاویگا شرک سی اور مریگا تو توحید پر مریگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی وعن عقبۃ بن عامر قال بینا انا اسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الجحفۃ والابواء اذ غشیتنا ریح وظلمۃ شدیدۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ویقول یا عقبۃ تعوذ بھما فما تعوذ متعوذ بمثلھما رواہ ابو داود اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا اوسوقت کہ ہم چلی جاتی ہی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان جحفہ اور ابواء کی کہ ناگاہ ڈھانکا ہمکو باد نی اور اندھیری سخت نی پس شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پناہ پکڑتی ہی ساتھہ اوسکی رب الفلق اور اعوذ برب الناس کی اور فرمایا اے عقبہ پناہ پکڑ ساتھہ ان دونون سورتون کی پس نہین پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنیوالی نی ساتھہ مانند ان دونون کی یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سی بہتر معوذتین کی پناہ پکڑنی سی ف جحفہ اور ابواء نام ہین مکانون کی درمیان مکی اور مدینی کی وعن عبد اللہ بن خبیب قال خرجنا فی لیلۃ مطیرۃ وظلمۃ شدیدۃ نطلب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادرکناہ فقال قل قلت ما اقول قال قل ھو اللہ احد والمعوذتین حین تصبح وحین تمسی ثلث مرات تکفیک من کل شیء رواہ الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہی عبد اللہ بن خبیب سے کہ ہم نکلی ہم رات منہ اور اندھیری سخت کی دھوند تھی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم حضرت کہیں تشریف لیجاتی ہی ہم بھی دھوند تھی ہوئی نکلی ہا ساتھہ ہاوین ہم سے یاد ہمنی اونکو ہیں فرمایا حضرت نی کہہ کہا ہمنی کیا کہونہیں فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہر وقت صبح کی اور ہر وقت شام کی تین بار کفایت کرینگی تجکو ہر چیز سی یعنی دفع کرینگی ہر آفت و بلا کو تنسل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **وعن** عقبۃ ابن عامر قال قلت یا رسول اللہ اقرء سورۃ ھود او سورۃ یوسف قال لن تقرء شیئا ابلغ عند اللہ من قل اعوذ برب الفلق رواہ احمد والنسائی والدارمی اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا کہا ہمنی یا رسول اللہ پڑہونہیں سورہ ہود یا سورہ یوسف یعنی مقصد پناہ پکڑنی اور دفع برائی کی فرمایا ہرگز نہ پڑہیگا تو کچھہ بہت پوری نزدیک اللہ کی قل اعوذ برب الفلق سی تنسل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **ف** بہت پوری یعنی تجہ مقصد پناہ پکڑنی کی واسطی دفع برائی وغیرہ کی اس سورۃ کی برابر کوئی سورۃ کا مل نہیں یہہ سبسی زیادہ کامل ہی کہ ہمنی ہر مخلوق کی برائی سی پناہ مانگی ہی قل اعوذ برب الفلق میں شر ما خلق کہا طیبی نی کہ مراد یہہ ہی کہ دونوں سورتمیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سی ہر کوئی سورۃ مقصد پناہ پکڑنی میں کامل تر نہیں اور کہا ابن ملک نی کہ مراد غیبت دلانی ہی پناہ پکڑنی پر ساتھہ ان دونوں سورتونکی ہمنی حاصل ان دونوں کی قول کا یہہ ہی کہ ایک سورۃ کو ذکر کیا اور دوسری سمجھی گئی قرینی سی شرح مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعربوا القرآن واتبعوا غرائبہ وغرائبہ فرائضہ وحدودہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کرو معانی قرآن کی اور پیروی کرو غرائب اوسکی اور غرائب اوسکی فرائض اوسکی اور حدود اوسکی **ف** مراد فرائض سی اوامر اور حدود سی منہیات ہمنی یعنی جن چیزونکی کرنیکو فرمایا اور مراد حدود سی منہیات ہمنی یعنی جن چیزونکی کرنیسی منع فرمایا شرح **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قراءۃ القرآن فی الصلوۃ افضل من قراءۃ القرآن فی غیر الصلوۃ وقراءۃ القرآن فی غیر الصلوۃ افضل من التسبیح والتکبیر والتسبیح افضل من الصدقۃ والصدقۃ افضل من الصوم والصوم جنۃ من النار اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہنا قرآن کا نماز ہمنی بہتر ہی پڑہنی قرآن کا کسیسی غیر نماز ہمنی و پڑہنا قرآن کا غیر نماز ہمنی زیادہ ثواب کہتا ہی تسبیح و تکبیر سی اور تسبیح بہت ثواب کہتی ہی صدقہ سی اور صدقہ بہت ثواب کہتا ہی روزہ سی اور روزہ ڈال ہی آگ دوزخکی سی **ف** جو نماز کہڑی ہوکر پڑہی اوسمہ پڑہنا قرآن کا افضل ہی پڑہنی اوسکی سی اوس نماز ہمنی کہ نہیں کہڑی ہوکر پڑہی اور تسبیح و تکبیر سی یعنی اور اذکرون اور دعاؤن سی ہی افضل ہی اسلیی کہ قرآن کلام الہی ہی اور اوسمیں احکام اوسکی ہمنی اور تسبیح یعنی اور اذکار بہت ثواب کہتی ہمنی صدقہ سی مشہور یہہ ہی کہ عبادۃ متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہونچی افضل ہی عبادۃ لازم سی کہ نفع اوسکا کرنیوالی ہی کو پہونچی لیکن یہہ حکم مخصوص ساتھہ غیر ذکر کی ہی ذکر اوس سی مستثنی ہی ذکر اللہ کا سب سی بڑا ہی جیسا کہ صحیح حدیثونکی ہی ذکر کہ بہتر اور افضل ہی خرچ کرنی چاندی اور سونی کیسی راہ خدا ہمنی اور صدقہ افضل ہی روزہ سی یعنی نفل روزہ سی اسلیی کہ نفع اوسکا متعدی ہی یعنی غیر کو پہنچتا ہی اور ایک حدیث ہمنی آیا ہی کہ ہر عمل بنی آدم کا دس حصی ثواب ہوتا ہی مگر روزہ میری ہی لیی ہی اور ہمنی جزا دونگا اوسکی پس اسی حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہی روزہ سی اور دوسری حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہی صدقہ سی تطبیق انمیں یون دی گئی ہی کہ افضلیت باعتبار جہات کی ہی یعنی صدقہ افضل ہی باعتبار اسکی کہ متعدی ہی اور روزہ باعتبار اسکی کہ روزہ دار صفت رحمان کی حاصل کرتا ہی کہ ہر رہتا ہی کہانی ہمنی وغیرہ سی شرح **وعن** عثمان

بن عبد اللہ بن اوس الثقفی عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ الرجل القرآن فی غیر المصحف
الف درجۃ وقراءتہ فی المصحف تضعف علی ذلک الی الفی درجۃ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن اوس
ثقفی سی کہ نقل کی اپنی دادا سی یعنی اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ثواب پڑہنی آدمی کا قرآن کو پڑہنا غیر مصحف کی یعنی یاد پر سنا ہزار درجی
اور ثواب پڑہنی اوسکا مصحف مین یعنی دیکہکر زیادہ کیا جاتا ہی اوپر ثواب یاد پڑہنی کی دو ہزار درجی تک ف دیکہکر پڑہنی مین ثواب زیادہ ہوتا ہی
ہوتا ہی کہ تدبر اور تفکر اوسمین خوب ہوتا ہی اور دیکہتا ہی قرآنمین ورق پلٹنا ہی اور اوٹہاتا ہی اوسکو اور یہ آیا ہی کہ دیکہنا قرآن مین عبادت ہی
اور بہت صحابہ اور تابعین دیکہے ہی کہ پڑہتی نہی آیا ہی کہ حضرت عثمان رضہ کی پاس دو قرآن ہتی نہی بسبب بہت پڑہنی کی اونمین اور کہا نووی نی
کہ یہ حکم مطلق نہین ہی بلکہ اگر دیکہنا مین تدبر اور تفکر اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہی دیکہکر پڑہنی سی تو یاد پڑہنا افضل ہی اور اگر دونون
برابر ہون دیکہکر پڑہنا افضل ہی ۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذہ القلوب تصدأ
کما یصدأ الحدید اذا اصابہ الماء قیل یا رسول اللہ وما جلاءہا قال کثرۃ ذکر الموت وتلاوۃ القرآن
رواہ البیہقی فی الاحادیث الاربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہ دل زنگ
پکڑتی ہین جیسا کہ زنگ پکڑتا ہی لوہا جسوقت کہ پہونچتا ہی اوسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلا اوسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑہنا قرآن کا
نقل کیا بیہقی نی چارون حدیثون کو شعب الایمان مین ف یعنی اپنی کتاب کی جس مین فرض کی اور واقع ہوئی غفلت کی دل کی زنگ کو دور ہونا یاد موت کی
بہت یاد کرنی سی اور قرآن کی پڑہنی سی جلا یعنی صفائی اوسکو حاصل ہوتا ہی ۔ وعن یعفر بن عبد الکلاعی قال قال رجل
یا رسول اللہ ای سورۃ من القرآن اعظم قال قل ہو اللہ احد قال فای آیۃ فی القرآن اعظم قال آیۃ الکرسی
اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم قال فای آیۃ یا نبی اللہ تحب ان تصیبک وامتک قال خاتمۃ سورۃ البقرۃ فانہا
من خزائن رحمۃ اللہ تعالی من تحت عرشہ اعطاہا ہذہ الامۃ لم تترک خیرا من خیر الدنیا والاخرۃ
الا اشتملت علیہ رواہ الدارمی اور روایت ہی یعفر بن عبد الکلاعی سی کہ کہا کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کونسی سورۃ قرآن مین بہت بڑی
ہے یعنی بیچ بیان صفات باری تعالی کی فرمایا قل ہو اللہ کہا اوس شخص نی کونسی آیت قرآن مین بہت بڑی ہی فرمایا آیت الکرسی اللہ لا الہ الا ہو
الحی القیوم کہا اوسنی کونسی آیت یا رسول اللہ دوست کہتی ہو یہ کہ پہنچی تم کو اور امت تمہاری کو یعنی ثواب و فائدہ اوسکا فرمایا خاتمہ سورۃ البقرۃ کا پس بیشک
وہ اوتری ہی خزانون رحمت خدا کی سی نیچی عرش اوسکی سی دیا ہی وہ سی امت کو نہیں چہوڑی سی کوئی بھلائی دنیا و آخرۃ کی سی کہ نہ شامل ہی اوسپر نقل کیا
دارمی نی ف یعنی اپنی کتاب سنن کی اوسمین سورۃ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ کہا اور یہین قل ہو اللہ کو یہ مین منافات نہین ہے اپنی کہی ہوئی سی
اسکی کہ مشتمل ہی حمد اور دعا و عبادت کو اور خلاصہ ہی قرآن کا اور یہ اس باعتبار بڑی ہی کہ یہین توحید خوب مذکور ہی اور خاتمہ سورۃ البقرۃ کا یعنی امن الرسول سی
سی آخر تک یعنی دوست رکہتا ہون یہ کہ پہونچی مجکو اور امت یہ موافق اوسکا بھلائی باقی قرآن کی اور نہین چہوڑی کوئی بھلائی اخذ امن الرسول سی انتہا
ایمان و تصدیق پر اور سمعنا اور اطعنا اشارہ ہی اسلام و انقیاد کا مربوط الشکل لمصلحۃ شارع ہی خیر اعمال پڑہنا مین اور ربط کلمات سورۃ البقرۃ کا
دنیوی و اخروی پر ۔ وعن عبد الملک بن عمیر مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فاتحۃ الکتاب
شفاء من کل داء رواہ الدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد الملک بن عمیر سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورۃ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری کی یہ دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی اگرچہ ہی سورۃ فاتحہ

وبیتین کی تو شفا ہوتی ہی ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سی اور لکھکر کھانا اسکو یا پینا شفا ہی نفع کرتا ہی امراض کو ۔ وعن
عثمان بن عفان قال من قرأ خواتیم آل عمران فی لیلۃ کتب لہ قیام لیلۃ ۔ روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی آخر آل عمران کی رات میں
لکھا جاتا ہی واسکی واسطی ثواب قیام رات کا یعنی تہجد کا ف آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموت والارض سی آخر سورہ تک اور رات میں یعنی اول
رات میں یا آخر رات میں اور رات ہونا اسکا مختلف ہی بعد تہجد کی یعنی پہلی وضو وغیرہ کی نفع ۔ وعن مکحول قال من قرأ سورۃ
آل عمران یوم الجمعۃ صلت علیہ الملئکۃ الی اللیل رواہما الدارمی ۔ اور روایت ہی مکحول سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی سورہ آل عمران
دن جمعہ کی دعا کرتی ہی اوسکی واسطی یہاں تک کہ رات ہو اور اوسکی بھی دعا کرتی ہی اوسکی واسطی یہاں تک کہ صبح ہو دونوں حدیثیں دارمی نی ۔ وعن جبیر بن نفیر انہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ ختم سورۃ البقرۃ بایتین اعطیتہما من کنزہ الذی تحت العرش
فتعلموہن وعلموہن نساءکم فانہا صلوۃ وقربان ودعاء رواہ الدارمی ۔ اور روایت ہی جبیر بن نفیر سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ اللہ تعالی نی ختم کی سورہ بقرہ کو ساتھ دو آیتوں کی نی من الرسول سی آخر تک یا کہا میں وہ دو آیتیں گنجو اوسکی سی کہ نیچی عرش کی ہی میں سیکھو انکو اور
سکھلاؤ انکو اپنی عورتوں کو اسلیی کہ وہ آیتیں نماز میں اور سبب نزدیکی کی ہیں اور دعا ہیں نفل کی یہ دارمی نی بطریق ارسال کی ۔ وعن کعب ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرأوا سورۃ ہود یوم الجمعۃ رواہ الدارمی ۔ اور روایت ہی کعب سی
یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہو سورہ ہود دن جمعہ کی نفل کی یہ دارمی نی ۔ وعن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من قرأ سورۃ الکہف فی یوم الجمعۃ اضاء لہ النور ما بین الجمعتین رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر ۔ اور روایت ہی ابی
سعید ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی روشن ہو جاتا ہی واسطی اوسکی نور یعنی نور ایمان وہدایت اوسکی دلمیں درمیان
دو جمعوں کی نفل کی یہ بیہقی نی دعوات کبیر میں ۔ وعن خالد بن معدان قال اقرأوا المنجیۃ وہی الم تنزیل فانہ بلغنی
ان رجلا کان یقرأہا ما یقرأ شیئا غیرہا وکان کثیر الخطایا فنشرت جناحہا علیہ قالت ربی اغفر لہ فانہ
کان یکثر قرائی فشفعہا الرب تعالی فیہ وقال اکتبوا لہ بکل خطیئۃ حسنۃ وارفعوا لہ درجۃ وقال ایضا انہا
تجادل عن صاحبہا فی القبر تقول اللہم ان کنت من کتابک فشفعنی فیہ وان لم اکن من کتابک فامحنی عنہ
وانہا تکون کالطیر تجعل جناحہا علیہ فتشفع لہ فتمنعہ من عذاب القبر وقال فی تبارک مثلہ وکان خالد لا
یبیت حتی یقرأہما وقال طاؤس فضلتا علی کل سورۃ فی القرآن بستین حسنۃ رواہ الدارمی ۔
اور روایت ہی خالد بن معدان سی کہ کہا پڑہو سورہ منجیہ اول رات نجات دینی والیکو یعنی عذاب قبر وحسنہ کیسی اور وہ سورہ الم تنزیل ہی اسلیی کہ پہنچا ہی مجکو یہہ
کہ تہا ایک شخص پڑہتا اوسکو نہ پڑہتا کسی چیز کو سوا اوسکی یعنی ورد اپنا نہیں پہیرا تہا بہت سوا اوسکی اور تہا وہ بہت گناہگار پس پہیلائی اوس سورہ نی
بازو اپنی اوسپر کہا ای پروردگار میری بخش اسکو پس تحقیق وہ تہا بہت پڑہتا مجکو پس قبول کی شفاعت اوسکی پروردگار تعالی نی اوس شخص کی
حق میں اور فرمایا لکھو واسطی اسکی بدلی ہر گناہ کی نیکی اور بلند کرو واسطی اوسکی درجہ اور کہا خالد نی ہی کہ تحقیق یہہ سورۃ جھگڑتی ہی اپنی پڑہنی والیکی طرف
قبر میں کہتی ہی یا الہی اگر ہوں میں تیری کتاب سے یعنی قرآن سی جو کہ لکہا ہی لوح محفوظ میں پس شفاعت قبول کر میری اوسکی حق میں اور اگر نہیں میں
کتاب تیری سی یعنی بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اوس سی اور کہا خالد نی تحقیق یہہ سورۃ ہوگی یعنی قبر میں مانند جانور پرندکی کہی گی بازو اپنی اوسپر پس شفاعت
کریگی واسطی اوسکی پس باز رکہی گی اوسکو عذاب قبر سی اور کہا خالد نی جو حق سورہ تبارک کی مانند اسکی اور نہی خالد نہیں سوتی تہی یہانتک کہ پڑہتی یہہ

دونون سورتین اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی دی گئین ہین یہہ دونون سورتین ہر سورتہ پر قرآن مین سات سات فرشتون کی نسل کی یہہ دارمی نے **ف** پہنچا مجکو یعنی صحابہ سے نسائی نے اسی معنی کی ملاقات کی ہی پس یہہ اور روایت دوسرے کر طاؤس سے منقول ہی مرسل ہین لیکن بکثرت طرق مرفوعہ مین ہین سیطی کہ یہہ چیزین معلوم نہین ہوتین کہ حضرت کی فرمائیسی اور پہیلی بازو یعنی دو سورت یا تو سات سات فرشتون کی بن گیا اور بازو پہیلے دو سورتون کو سایہ کری اوسپر بازو رحمت کی پہیلی اوسپر یعنی آپنے پناہ مین لیا اور سایت کی اوسکی اور جھگڑتی ہی اپنی طرف سے یعنی اوسکی طرف سے یعنی ہوکر بہت پڑ مناہی اوسکو اوسکی شفاعت کرتی ہی قبر مین واسطی تخفیف عذاب کے یا فراخ کرتی قبر اوسکی کی اور مانند اسکی اور طاؤس بڑی تابعین سے ہین اور بزرگ دی گئین یہہ منافی نہین ہے خبر صحیح کی کہ بقرہ افضل سورتون قرآن کی ہی بعد فاتحہ کی اسلیی کہ اوسکو فضیلت اس جہتہ کری کہ اوسمین مضامین عمدہ ہین اور اسکو فضیلت اس جہتہ کری کہ عذاب قبر سی بچاتی ہین در روایت کی یہہ دارمی نے یہہ دو حدیثین ہین کہ دارمی نے روایت کین یعنی ایک تو قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اونکو سیوطی نے جمع کر دیا ہی نوع ہشتم ۸ مولانا **وعن** عطاء بن ابی رباح قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرء یس فی صدر النہار قضیت حوائجہ رواہ الدارمی مرسلا اور روایت ہی عطاء بن ابی رباح سی کہا پہونچی مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑہی یس کو اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی یعنی حاجتین دینی و دنیوی نسل کی یہہ دارمی نے مرسل **وعن** معقل بن یسار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرء یس ابتغاء وجہ اللہ تعالی غفر لہ ما تقدم من ذنبہ فاقرءوھا عند موتاکم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑہی سورہ یس اوسکی جانے سے ہی اللہ تعالی کی بخشی جاتی ہین اوسکی اوسکو کہنا کہ پہلے کسی پس پڑہو اس عورت کو نزدیک مردون اپنی کی نسل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کہا ہوسکی معنی اوسکے یہ ہین کہ اوسکو کہنا ہین اور اسکی طرح کہ بہت سی حدیثین ہین کہ پڑہی جاتی ہین اگر چاہی اللہ تعالی اور پڑہو نزدیک مردون اپنی کی یعنی جو کہ قریب لگ ہون تاکہ وہ معانی اسکی سمجہین پس یہہ بودی چیز حکم پڑہنی اونکی اور بودی سبب مغفرہ کی یا مراد یہہ ہے کہ پڑہو نزدیک قبرون موتی اپنی کی اسلیی کہ وہ بہت تعلق رکہتی ہین مغفرہ کی واللہ اعلم **وعن** عبد اللہ بن مسعود انہ قال ان لکل شیء سناما وان سنام القرآن سورۃ البقرۃ وان لکل شیء لبابا وان لباب القرآن المفصل رواہ الدارمی ۲ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی یہہ کہ دونون نے کہا تحقیق واسطی ہر چیز کی بلندی ہی اور تحقیق بلندی قرآن کی سورہ بقرہ اور تحقیق واسطی ہر چیز کی خلاصہ یعنی مقصود ہی اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہی نسل کی یہہ دارمی نے **ف** بلندی قرآن کی سورہ بقرہ اسلیی ہی کہ بڑی ہی سب سورتون سی اور احکام بہت مذکور ہین اسمین و مفصل یعنی سورہ حجرات سی آخر قرآن تک یہہ خلاصہ ہی ساری قرآن کا اسلیی کہ اونمین مفصل ہین وہ مضمون کہ مجمل ہین اور سورتون مین اور یہہ تسمیہ اونکی ہی ہی خوب ہے واللہ اعلم **وعن** علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لکل شیء عروس وعروس القرآن الرحمن ۳ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی واسطی ہر چیز کی زینت ہی اور زینت قرآن کی سورہ الرحمن **ف** اسلیی کہ اسمین بیان ہی نعمتون اخروی کی نعمتونکا اور بیان ہی اوصاف حور و لقا کا کہ دولہنین ہین جنت کی اور بیان اونکی زیور وغیرہ کا واللہ اعلم **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ الواقعۃ فی کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابدا وکان ابن مسعود یامر بناتہ یقرأن بہا کل لیلۃ رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہی سورہ واقعہ ہر شب مین نہین پہنچیا اوسکو فاقہ کبہی اور تہی ابن مسعود حکم کرتی اپنی بیٹیون کو کہ پڑہین یہہ سورہ ہر شب

نقل کیین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** فاقہ کی معنی ہین محتاجگی اور حاجتمندی معنی یہہ ہین کہ نہین نصر کرتی اوسکو محتاجگی بسبب اسکی کہ دیا جاتا ہی صبر یا نہین ہو پہنچتی اوسکو محتاجگی دلکی بسبب اسکی کہ دیا جاتا ہی نو اسکی دلکی اور معرفت رب کی اور توکل اور اعتماد اوسپر بسبب فائدہ اوہنکے معانی اس سورۃ کیسی اور جانا چاہیی کہ شارع نی رغبت دلائی ہی بعنسی جہاد و توکل کی کہ موثر اور نافع ہین امور دنیا کی مین ہی کہ حاصل ہونا اوسکا مہمی دین مین نا ہر تقدیر پر مشغول ہون عبادت مین بسطرح کہ ہو موجب فلاح **وعن** علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ہذہ السورۃ سبح اسم ربک الاعلی رواہ احمد اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا ہی رسول نہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ دوست رکہتی اس سورۃ کو لفظ سبح اسم ربک الاعلی ہی تنزیل کی یہہ احمد نی **ف** دوست رکہتی ہی حضرت اسکو اسلیی کہ اسمین یہہ آیت ہی ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم و موسی کہ یہہ شاہد ہی اوپر حق ہونی قرآن کی اور وہی مشرکون اور اہل کتاب پر اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کیا تہا حضرت ابراہیم کی صحیفون مین فرمایا تہین تمام مثالین کہ ای بادشاہ مسلط گرفتار فریب خوردہ دنیا مین تحقیق نہین مینی بہیجا تجکو تاکہ جمع کری دنیا بہت ہی ولیکن بہیجا ہی تجکو کہ پہیر دی تو دعا مظلوم کیسی اسلیی کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جبتک کہ اوسمین عقل ہی یہہ کہ ہون واسطی اوسکی چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کری اوسمین رب اپنی سی اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کری اوسمین نفس اپنی سی اور ایک وقت ہو کہ تفکر کری اوسمین صنع صنعت خدا کی اور ایک وقت رکہی اپنی حاجت یعنی کہانی پینی وغیرہا کی اسی اور لازم ہی عاقل کو یہہ کہ نہو طمعہ کرنیوالا مگر واسطی تین چیزون کی واسطے توشہ تیار کرنی معاد کی یا درست کرنی معاش کی یا لذت اوٹہانیکی غیر حرام سی اور لازم ہی عاقل کو یہہ کہ ہو مبنا ساتہہ زمانی اپنی کی متوجہ ہو حال اپنی کی محافظت کرنیوالا واسطی زبان اپنی کی اوسمین محاسبہ کیا کلام اپنی کی اعمال اپنی سی کم ہوگا کلام اوسکا نہین کلام کرنیکا مگر ضروری عرض کیا مینی یا ہوا اللہ پس کیا ہی صحیفون ہے تو کی مین فرمایا ہین عبرتین تمام یعنی در انیکی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کرتا ہی موت کا پہر وہ خوش ہی ہوتا ہی تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کرتی ہی کا اور پہر ہنسی ہی و تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کری ساتہہ تقدیر کی اور پہر وہ بیخ اوٹہاوی یعنی طلب کرنی معاش کی مین تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ دیکہی دنیا کو اور انقلاب سکیکو اور پہر اطمینان کری طرف اوسکی تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کری حساب کامل کی دن اور پہر عمل نکری **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قرانی یا رسول اللہ فقال اقرا ثلثا من ذوات الر فقال کبرت سنی واشتد قلبی وغلظ لسانی قال فاقرا ثلثا من ذوات حم فقال مثل مقالتہ قال الرجل یا رسول اللہ اقرانی سورۃ جامعۃ فاقراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زلزلت حتی فرغ منہا فقال الرجل والذی بعثک بالحق لا ازید علیہ ابدا ثم ادبر الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح الرویجل مرتین رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا آیا ایک شخص و بر و نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا پڑہا و مجکو یا رسول اللہ پس فرمایا پڑہو تین سورتین وتین سی کہ سکی دل مین ارہی کہا بڑی ہوئی عمر میری اور سخت ہی دل میرا یعنی غالب ہے اوسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان کی اور موٹی ہی زبان میری یعنی کلام اللہ نہین یاد ہو سکتا خصوصا بڑی سورۃ فرمایا یعنی اگر وہ نہین پڑہ سکتا پس پڑہو تین سورتین اونمین سی کہ اول اوسکی حم ہی یعنی یہہ ہوتی مین نسبت اونکی پہر کہا اوسنی مانند پہلی کہنیکی کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ پڑہا و مجکو ایک سورۃ جامعہ یعنی جسمین جمع ہو بہت سی باتین پس پڑہا نی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورۃ اذا زلزلت یہانتک کہ فارغ ہوی اوس سی یعنی تمام ہو گئی پڑہی پس کہا اوس شخص نی قسم ہی اوسکی کہ بہیجا تجکو ساتہہ حق کی نہ زیادہ کرونگا مین اوسپر یعنی اوپر عمل کرنی اوسکی کبہی پہر پیٹہ پہیری اوس شخص سی فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے دو بار فرمایا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** ان سورتوں کی سری پر الراہی وہ پانچ سورتیں ہیں اور سورۂ اذا زلزلت جامعہ ایسی ہی کہ ہیں ایک آیہ جامعہ ہی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ہیں سب پیزیں کرنی نہ کرنی کی آگئیں ختم ہوا

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یقرأ الف آیۃ فی کل یوم قالوا ومن یستطیع ان یقرأ الف آیۃ فی کل یوم قال اما یستطیع احدکم ان یقرأ الہکم التکاثر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں طاقت رکھتا ہی ایک تمہارا یہ کہ پڑہی ہزار آیتیں ہر دن میں عرض کیا صحابہ نے کون طاقت رکھتا ہی یہ کہ پڑہی ہزار آیتیں ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑہ سکتا ہی فرمایا کیا نہیں طاقت رکھتا ایک تمہارا یہ کہ پڑہی سورہ الہکم التکاثر نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ختم **ف** یعنی اگر یہ سورہ پڑہی تو ثواب میں ہزار آیتوں کا پاتا ہی سکو

وعن سعید بن المسیب مرسلا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ قل ہو اللہ احد عشر مرات بنی لہ بہا قصر فی الجنۃ ومن قرأ عشرین مرۃ بنی لہ بہا قصران فی الجنۃ ومن قرأہا ثلثین مرۃ بنی لہ بہا ثلثۃ قصور فی الجنۃ فقال عمر بن الخطاب واللہ یا رسول اللہ اذا لنکثرن قصورنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اوسع من ذلک رواہ الدارمی محی اور روایت ہی سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کی نقل کی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پڑہے قل ہو اللہ احد دس بار بنایا جاتا ہی اوسکی لیے بہشت میں ایک محل بہشت میں اور جو پڑہی بیس بار بنائی جاتی ہیں اوسکی لیے بہشت میں دو محل بہشت میں اور جو پڑہی اوسکو تیس بار بنائی جاتی ہیں اوسکی لیے بہشت میں تین محل بہشت میں پھر کہا حضرت عمر بن خطاب نے قسم ہی خدا کی یا رسول اللہ اسوقت بہت بنائیں گے ہم محل بہشت میں یعنے سب لیسا تو اب بہت ہیں اسکو بہت سی محل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت فراخ ہی اسکے یعنی ثواب فضل اوسکا بہت فراخ ہی پس رغبت کرو ہمیں اور تعجب کرو نقل کی یہ دارمی نے

وعن الحسن مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ فی لیلۃ مائۃ آیۃ لم یحاجہ القرآن تلک اللیلۃ ومن قرأ فی لیلۃ مائتی آیۃ کتب لہ قنوت لیلۃ ومن قرأ فی لیلۃ خمسمائۃ آیۃ الی الالف اصبح ولہ قنطار من الاجر قالوا وما القنطار قال اثنا عشر الفا رواہ الدارمی اور روایت ہی حسن سے بطریق ارسال کی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑہی رات کی میں سو آیتیں نہیں جھگڑیگا اوس سے قرآن اوس رات میں اور جو شخص کہ پڑہی رات میں دو سو آیتیں لکھا جاتا ہی واسطے اوسکی ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑہی رات میں پانسو آیتیں نہیں اوٹھتا جب تک کہ ہوتا ہی اوسکی لیے بقدر قنطار کی ثواب میں کیا صحابہ نے کیا ہی قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنی دو ہم اونیا نقل کی یہ دارمی نے **ف** نہیں جھگڑیگا یعنی قرآن جھگڑا کریگا اور دشمن ہوگا اوس کیلئے کہ نہ پڑہی اوسکو اور ملازمت نہ کری اوسپر پس پڑہنا سورتوں کا شب کو یا دفع دشمنی قرآن کی اور ادا ہی حق اوسکی میں شب میں کافی ہی اور چاہیئے کہ جھگڑا قرآن کا دوسبب ہوگا ایک سبب پڑہنی کی اور ایک سبب عمل کرنیکی پس سبب پڑہنی کی جو جھگڑیگا وہ تو پڑہنی ہی سے رفع ہوگا اور سبب عمل کرنیکی جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر عمل کریگا حاصل یہ کہ اگر قرآن پڑہیگا اور عمل ہی کریگا بالکل اسکی جھگڑالو اور دشمنی کرنیوالی محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اوسکا ہوگا اور اگر ایک باتمیں بھی قصور ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث یہ کہ قراۃ قرآن کی لازم ہی واسطے ہر انسان کے پس جب پڑہیگا تو اللہ تعالیٰ جھگڑیگا اوسکے پس سبب جھگڑنیکی طرف قرآن کی مجازی حقیقت میں وہ جھگڑنا خدا کا ہوگا اور بقدر قنطار کی یعنی بقدر گنتی قنطار کی یا بقدر وزن اوسکی

مروا اس سی یہہ ہی کہ ہمت تو اب پاوی ہی [illegible] سورتون اور آیتون کی تفسیر غریبی اور مشہور ہی کہی جاتی ہین لوگونکی
ثواب فضیلت کی بنی سی خوشی ل ہوا ہر [illegible] اس نعمت عظمی کے ہونے مین کہا ہی مولانا عبد العزیز نے کہا ہی مفسرین نی کہ حضرت
نوح علی نبینا وعلیہ السلام جب کشتی پر سوار ہوی تو خوف غرق ہی ہر سان ہی وسلی بچات پانیکی غرق ہی بسم اللہ مجریہا ومرسہا کہا کشتی کا بچکا
غرق ہی سالم رہی پس سبب اس ذکر ہی کسی کی نجات حاصل ہوتی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام تر بیچ ابتدای کار کی
مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات رہی ہوگا اور کہا ہی علمارنی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی انیس حرف ہین اور ہر حرف مین دو دو خلقی ہی انیس ہین ساتھہ ہر حرف
کی بدلہ ہر ایک کی انہین سی دفع ہوسکتی ہی اور یہہ بھی کہا ہی کہ روز وشب کی چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعتونکی پس تو پانچ نمازین مقرر فرمائین وبیس
باقی کی پس یہہ انیس حرف دی تا ہر نشست وبرخاست اور حرکت اور سکون مین کہ ان اونیس ساعتون مین ہون برکت وعبادت حاصل کری تینہ
ان حرفونکی پس برکت سی وہ ساعتین بے عبادت نہین کہی جاوین اور یہہ بھی لکہا ہی علمارنی کہ سورہ برات کو کہ مشتمل ہی اوپر حکم قتل کفار کی بسم اللہ الرحمن الرحیم
سی خالی رکہا اور وقت ذبح کی بھی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہین پس معلوم ہی کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہی اور رحمت مقتضی
اوسکی ہی نہین پس جو کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت وہر آن مداومت کری اور ادنی درجہ یہہ ہی کہ ہر روز شبانہ روز نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری
کری یقین ہی کہ غضب وعذاب سے محفوظ اور رحمت وثواب سے محظوظ ہوویگا اور خواص اس آیۃ کی یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جب
آدمی پاخانہ کو جاوی تو چاہیی کہ بسم اللہ کہکر جاوی تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ دیکھنیکی اور نظر جنات کی پس سبب یہہ کلمہ درمیان آدمی کی اور
دشمنان دنیوی اوسکیی پردہ ہوا تو امید ہی کہ درمیان آدمی کی اور عذاب حق کی البتہ پردہ ہوگا اور محل ستہ مین وارد ہوا ہی کہ اصحاب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی سانپ بچھو کی کاٹی ہوونکو اور مرگی والونکو اور دیوانونکو سانہہ سورہ فاتحہ کی رقیہ کرتی تہی یعنی پڑہ کر دم کرتی تہی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو جائز رکہا اور دارقطنی اور ابن عساکر نی سائب بن یزید سی روایت کیا ہی کہ اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سانہہ
اس سورۃ کی رقیہ فرمایا اور آپ نی بن مبارک کا بعد پڑہنی اس سورۃ کی اوپر مقام درد اونکیی ملا اور بزار اپنی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسنی پہلو اپنا بچھونی پر رکہا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑہ کر اپنی پر دم کین ہر بلا سی امان مین ہوا مگر یہہ کہ موت اوسکی
مقدر ہو یعنی موت سے کوئی چیز نہین بچا سکتی اور عبد بن حمید اپنی مسند مین لایا ہی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن
کی ہی ثواب مین اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیا مقدسی روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ چار
چیزین گنج عرش سی مجکو دین ہین اور کوئی چیز سوای ان چار کی وس گنج سی کسی کو نہین بھیجی ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا اور
سورہ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نی ابو داود سی روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہی اوسچیز سی کہ
کوئی چیز قرآن سی کفایت نہین کرتی ہی اور اگر فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کی مین رکہین اور تمام قرآن کو دوسری پلہ مین تو البتہ فاتحۃ الکتاب
ساتہ قرآن کی برابر ہو اور ابو عبید فضائل قرآن مین حسن بصری رح سی روایت کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو
پڑہی گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑہا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیا ابو نعیم
کی مین وارد ہوا ہی کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرتی اور خاک ڈالنیکا سر پر چار بار اتفاق پڑا اول وسوقت کہ اوسپر لعنت ہوئی
اور دوسری جبکہ اوسکو آسمان سی زمین پر ڈالا اور تیسری جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئی اور چوتہی جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابو الشیخ
کتاب الثواب مین لایا ہی کہ جبکہ کوئی حاجت درپیش ہو چاہیی کہ فاتحۃ الکتاب پڑہی اور بعد ختم کرنیکی حاجت چاہی اور ثعلبی نے شعبی سی روایت کیا ہی

کہ ایک شخص اونکی پاس آیا اور شکایت درد گردہ کی کی شعبی نے اوسکو کہا کہ تجکو لازم ہی کہ اساس القرآن پڑہ کر درد کی جگہہ دم کر اوسنی کہا کہ اساس القرآن کیا ہی شعبی نے کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اہل محلہ کے مشایخ کی ذکر ہی کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ہی واسطی ہر مطلب کے پڑہنی چاہیی اور اسکی دو طریق ہین ایک تو یہہ ہے کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کی میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتہہ لام الحمد کی ملا کر اکتالیس یا چالیس دن تک پڑہی جو مطلب ہوگا حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اگر شخص مریض کی یا سحر زدہ کی منطقہ رہو تو پانی پر دم کر کر اوس مریض اور سحر زدہ کو پلاوی اور دوسری یہہ کہ نوچندی اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کی بی قید ملانی میم کی ساتہہ لام کی ستر بار پڑہی بعد ازان ہر روز اوسی وقت پڑہی اور دس دس بار کم کرتا جاوی تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینہ مین مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرے اور تیسری مہینی مین اسطرح کری اور لکہنا اس سورۃ کا چینی کی پیالی پر ساتہہ گلاب و مشک و زعفران کی پہر دھو کر پلانا اوسکا واسطی شفا امراض فرمنہ کی چالیس روز تک مجرب ہے اور دانتون کی درد اور درد سر اور درد شکم اور اور درد دون کی لیی سات بار پڑہ کر دم کرنا اوسکا مجرب ہے اور سورہ بقرہ کی بہت فضیلت آئی ہی صحیح مسلم مین انس بن مالک سی منقول ہی کہ جب ہم مین کوئی سورہ بقرہ اور آل عمران پڑہ لیتا تو اوسکو ہم مین عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک دفعہ روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہین بہیجتی تہی اور تعین امیر مین تردد تہا ہر ایک لشکر والونکو اپنی سامنی بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کونسی سورۃ قرآن کی پڑہی ہی ہر ایک کو جو کچہہ یاد تہا عرض کرتا تہا حتی کہ نوبت ایک نوجوان کی پہونچی کہ عمر مین سب سے چہوٹا تہا اوسسے بہی پوچہا کہ کون کونسی سورۃ قرآن کی یاد کیا ہی تو عرض کیا فلان فلان سورۃ اور سورہ بقرہ بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورہ بقرہ بہی یاد کیا ہی عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جاؤ امیر اس لشکر کا ہی ہے اور بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نے سورہ بقرہ کو ساتہہ حقائق اور دقائق اوسکی بارہ برس کی عرصہ مین پڑہا اور ختم کی روز ایک اونٹ کو ذبح کر کے طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یارونکو کہلایا اور حضرت ابن عمر سی بہی منقول ہی کہ آٹہہ برس تک پڑہنی سورہ بقرہ کی توقف کیا اور بعد آٹہہ برس کی ختم کی غرضکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی یارونکی نزدیک یہہ سورۃ ایسی عظمت رکہتی ہی کہ وہ سورۃ کہتی تہی اور خواص محمدیہ اس سورۃ کو کیسی کہتے ہین کہ ازدواج مطہرات بچونکو چیچک نکلتی ہی جس لڑکیکی عافیت منظور ہو اوسکی دو برس نہار موہند اس سورۃ کو تجوید و ترتیل سی پڑہ کر دم کری اور وہ لڑکا بہی نہار موہند بفضل الہی اوس لڑکیکو اوس سال چیچک نہین نکلنی کی اور اگر نکلی گی ہی تو بخیر مرتبہ ہوگا لیکن شرط یہہ ہے کہ جسوقت پڑہنا اس سورۃ کا شروع کری تو داہنی پاؤن جاوی اور وہی اور کہانڈا و سپرڈا کر اوسی مجلس مین کسی مستحق کو کہا نیکی لیی تمام ہو الکلام مولانا عبد العزیز رحمکا باب شروع ہوتا ہی ترجمہ و مشورکی حدیث کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف کی بچا یا جاویگا فتنہ دجال کیسی اور ایسی ہی بچیگا و شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورۃ کی اخیر کی اور جو کوئی پڑہیگا سورہ کہف کی دس آیتین وقت سونیکی بچا یا جاویگا فتنہ دجال کیسی اور جو کوئی پڑہیگا تمام اوسکا وقت سونیکی ہوگا اوسکی لیی نور ہوگا از زمین تا بآسمان قرارہ اوسکی سی قدم اوسکی تک دن قیامت کی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی ہوتا کفارہ اوسکی لیی دوسری جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جس گہر مین پڑہی جاوی سورہ کہف نہین داخل ہوتا اوسمین شیطان اوس رات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی پڑہین چار رکعتین بیچی عشا کی پڑہی پہلی دو رکعتون مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون مین تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ لکہا جاتا ہی اوسکی لیی ثواب مانند چار رکعتون کی لیلۃ القدر مین پڑہی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ درمیان مغرب و عشا کی پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر مین اور ایک روایت مین کعب سی کہ جسنی پڑہی رات کو الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی لکہی جاتی ہین اوسکی لیی ستر نیکیان اور دور کیجاتی ہین اوس سی ستر برائیان اور بلند کی جاتی ہین اوسکی لیی ستر درجی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی الم تنزیل اور تبارک الذی رات مین لکہتا ہی اوسکی لیی اللہ تعالی ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کی اور روایت کی ابن مردویہ اور

ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نے ابی بکر صدیق رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ یٰسین نام رکھی گئی ہی تورۃ مین ممہ کہ مثل ہی بھلا یون دنیا اور آخرت کیکو اپنی پر ہنی والیکی لیئی اور دور کرتی ہی اوس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کریگی اوس ہی ہول آخرت کی اون نام رکھا گیا ہی اسکا راقضاء اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مومنونکو اور پست کرتی ہی کافرونکو دفع کرتی ہی پڑہنی والی ہی سی ہر برائی اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت جو کوئی پڑہی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لیئی بیس حجون کی اور جو کوئی سنی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لیئی ہزار دینا کی کہ دی فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور جو کوئی لکہکر دیوی اسکو داخل کرتی ہی اوسکی لیئی اندہزار دوائین اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکالتی ہی ہر کینہ اور دکہہ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکہتا ہونمین کہ سورۂ یٰسین میری امت کی ہر انسانکی دلمین ہووے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی مداومت کی اوپر پڑہنی یٰسین کی ہر رات پہر مرگیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی پڑہی یٰسین اول روز مین سو رکیجاتی ہین حاجتین اوسکی آور ابن عباس سے ہی کہ کہا جسنی پڑہی یٰسین وقت صبح کی دیا جاتا ہی آسانی اوسدنکی شام تلک اور جسنی پڑہی یٰسین اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اوس رات کی صبح تلک اور بیہقی نے روایت کی ابی قلابہ سی کہ کہا جسنی پڑہی یٰسین مغفرت کی جاتی ہی اوسکی اور جسی پیاسے حالت بہوک مین سیر ہو جاتا ہی اور جسنی پڑہی یٰسین والحمد للہ رب العالمین کہ راہ بہولا ہوا تہا راہ پالیتا ہی اور جسنی پڑہی یٰسین والحمد للہ رب العالمین کہ جانور اوسکا جاتا رہا تہا پالیتا ہی اوسکو اور جسنی پڑہی یٰسین والحمد للہ رب العالمین کہ ڈرتا تہا کمی کہانی سی کفایت کریگی اوسکو اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک میت کی آسانی کیجاتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک ایک عورۃ کی کہ دشوار تہا اوسپر ہونا بچہکا آسانی ہوتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو پس گویا کہ پڑہا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یٰسین اور کہا مقبری نے پس پہونچی تکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا دشمن سی مگر کہ پڑہی یٰسین پس وہ چیز دفع کیجاوی گی مسی بسبب یٰسین کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی پڑہی یٰسین اور والصافات دن جمعہ کی پہر سوال کیا اللہ تعالی سی دیتا ہی اللہ تعالی سوال اوسکا اور ابن عباس سی روایت ہی کہ کہا ہی ہم پہانی فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سی ساتہہ کہنی سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیۃ تک کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی کہا پچہی نماز کی سبحان ربک رب العزۃ آخر آیۃ تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتہہ پیمانہ پورکی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگی یہہ کہ لی ثواب پیمانہ پوری مین دن قیامت کی پس چاہیی کہ کہی یہہ آیت یعنی سبحان ربک الخ آخر مجلس اپنی مین جسوقت کہ ارادہ کری اوٹہنی کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دین مجکو سبع طول یعنی سات سورتین بڑی کہ اول قرآن مین ہین جگہہ تورٹ کی اور دین مجکو الراء ات طواسین تک جگہہ انجیل کی اور دین مجکو ما بین طواسین کی حامیمون تک جگہہ زبور کی اور فضیلت دی مجکو ساتہہ حامیمون کی اور مفصل کی نہین پڑہا اونکو کسی نبی نے پہلی میری اور ابن عباس سی ہی کہ ہر چیز کی لبی خلاصہ ہی اور خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرۃ بن جندب سی ہی بطریق مرفوع کی کہ حامیمین باغ ہین باغون جنت کیسی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازی دوزخ کی ہی سات آوینگی ہر حمیم امین سی کہڑی رہیگی ہر دروازی پر اون دروازونمین سی کہی گر یا الہی نہ داخل کر اس دروازی سی اوسکو کہ ایمان رکہتا تہا مجہپر اور پڑہتا تہا مجکو ہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کی لبی پہل ہے اور پہل قرآن کی حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنیوالی سیر کرنیوالی گہن کی پس جو کوئی دوست رکہی یہہ کہ چری باغون جنت کی مین پس چاہیی کہ پڑہی حامیمین اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتی تہی یہانتک کہ پڑہین تبارک الذی اور حم السجدہ اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی پڑہی شب جمعہ مین حم الدخان اور پس صبح کرتا ہی اس حالمین کہ بخشش کیجاتی ہی اوسکی لیی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی پڑہی حم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہی اوسکی لیی اللہ تعالی گہر جنت مین اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی

پڑہی سورہ دخان رات جمعہ کی مین صبح کرتا ہی اسحالت مین کہ مغفرۃ کیجاتی ہی اوسکی اور نکاح کیا جاویگا اوسکا حور عین سی اور جو کوئی پڑہی سورہ رعد رات مین بخشی جاتی ہین اوسکی پہلی گناہ اوسکی ۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی الم تنزیل اور یس اور واقعہ تبارک الذی ہونگی اوسکے لیے نور اور پناہ شیطان سی اور شرک سی اور بلند کیی جاوینگی اوسکی لیی درجی دن قیامت کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی اقتربت الساعۃ ہر رات مین ہوگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اسحالمین کہ موہنہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاند کی ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قاری سورۃ حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہی بیچ بہنی والون آسمان و زمین کی ساکن الفردوس یعنی بہہ جنت فردوس مین کہ اعلی جنت ہی رہیگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہی پس پڑہو اسکو اور سکہاؤ اسکو اولاد اپنی کو اور ایک روایت مین ہی کہ سکہاؤ اسکو بیبون اپنی کو ۔ اور حضرت عائشہ سی ہی کہا عورتون کو کہ نہ عابر کری ایک تمہارے کو یہہ کہ پڑہا کرے سورہ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی اخیر سورہ حشر کا پھر مرجاوی اوس رات مین یا دن مین تو دیکہا ویگی اوس سے تمام خطائین کہ کی ہین اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ جب جگہہ پکڑی طرف بچھونی اپنی کی یہہ کہ پڑہی سورہ حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی شیطان سی تین بار یہہ پڑہی اخیر سورہ حشر کا بھیجتا ہی اللہ ستر ہزار فرشتہ کہ دفع کرتی ہین اوس سی شیاطین جن و انس کو اگر رات کو پڑہتا ہی صبح تک دفع کرتی ہین اور اگر صبح کو پڑہتا ہی شام تک دفع کرتی ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہین حشر کی اخیر تین رات مین یا دن مین پھر مرا اوس دن یا رات مین پس واجب ہوئی اوسکی لیی جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ ہو تبارک الذی بیچ دل ہر انسان کی امت میری سی اور کہا عکرمہ بن سلیمان نی کہ پڑہا مینی یعنی قرآن اسمعیل کی اگی پس جب پہنچا مین والضحی کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ نزدیک خاتمہ ہر سورہ کی اخیر کلام اللہ تک ایسی کہ مینی پڑہا عبداللہ بن کثیر کی اگی پس جب پہنچا مین والضحی تک کہا تکبیر کہہ اخیر کلام اللہ تک و ابن عباس نی ہی حکم کیا اسکا اور خبر دی ابن عباس نی کہ حکم کیا ابی ابن کعب نی مجکو اسکا اور خبر دی نجکو ابی نی کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن کی اور والعادیات ہی برابر ہی آدہی قرآن کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالی سی اسحالمین کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکہتا ہی ہزار آیتون پر پس پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم الہکم التکاثر آخر سورۃ تک اور فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ یہہ سورہ برابر ہی ہزار آیتون کی اور روایت کی ابوالشیخ فی عظمتہ مین اور ابو محمد دارمی فی بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کی اس سے کہ کہا آئی یہود خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر کہا اونہون نی ابوالقاسم پیدا کیا اللہ تعالی نی ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو حما مسنون سی یعنی کیچڑ سڑی ہوئی سی اور ابلیس کو شعلہ آگ سی اور آسمان کو دہوئین سی اور زمین کو پانی کی جھاگ سی پس خبر دے ہمکو اپنی رب سے یعنی رب کا ہی سی بنا پس نہ جواب دیا اونکو کچہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پھر لائی اونکی پاس جبرئیل اس سورۃ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہہ اللہ ایک ہی ہے اوسکی اصول و فروع مین اور نہ شریک اللہ الصمد اللہ بی پروا ہی نہ کہاتا ہی اور نہ پیتا ہی اور نہ اوسکو حاجت رکہتا ہی پڑہی ساری سورۃ یہہ سورۃ ہی کہ نہ اسمین ذکر جنت کا ہی اور نہ آگ کا اور نہ آخرۃ کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ کی طرف اپنی پس بیشک اسکو لیی ہے جسنی پڑہا اسکو تین بار برابر ہوئی ساتہہ پڑہنی تمام وحی کی اور جسنی پڑہا اسکو تین بار نہین فضیلت ہوئیگا کوئی اہل دنیا سی اوسکو مگر جسنی زیادہ پڑہا ہو اس سی اور جسنی پڑہا اسکو دو بار یہہ ہیگا جنت الفردوس مین اور جسنی پڑہا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنی گہر مین تو رہتا ہی اوسکے فقر اور ایک روایت مین ہی کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک رات کہ پڑہتے تہی اسکو اوبار بار پڑہتے تہی اسکو صبح تک اور ایک روایت مین

ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑہا تہائی قرآن اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد دو سو بار بخشی جاتی ہین اوسکی گناہ دو سو برس کی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشی جاتی ہین اوسکی گناہ پچاس برس کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکہی جاتی ہین اوسکی لیی دو بڑہ ہزار نیکیان اور دور کیی جاتی ہین اوسی سی گناہ پچاس برس کی مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین و نقل کی ابن سعد اور ابن خزیمہ اور ابو یعلی اور بیہقی نی دلائل مین انس سی کہ کہا ہمنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام مین پس وتری جبرئیل اور کہا ای محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مر گیا پس آیا دوست رکہتی ہو تم یہہ کہ نماز پڑہو اوسپر کہا ان پہر مارا بازو اپنا زمین پس پست ہو گئی اوسکی لیی ہر چیز اور مل گئی زمین سی اور بلند کیا گیا اوسکی لیی جنازہ اوسکا پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کسچیز سی دیا گیا معویہ یہہ فضیلت کہ نماز پڑہی اوسپر دو صفون نی ملائکہ کی کہ ہر صف مین چہہ لاکہہ فرشتی تہی کہا جبرئیل نی بسبب یہہ قل ہو اللہ کی تہا پڑہتا اوسکو کہڑی اور بیٹہی اور آتی اور جاتی اور سوتی یعنی لیٹتی اور ایک روایت انس سی اسطرح آئی ہی کہ کہا ہمنی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب یکدن ساتہہ روشنی اور شعاع و نور کی کہ نہ دیکہا تہا ہمنی اوسکو پہلی اسکی پس تعجب کرنی لگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی روشنی و نور سی کہ ناگہان جبرئیل آگئی پس پوچہا جبرئیل سی کیا ہی وجہ آفتاب کی کہ نکلا ہی ایسا روشن و نورانی کہ نہین دیکہا ہمنی اوسکو کہ نکلا ہو پہلی اس سی کہا یہہ اس سبب سی ہی کہ معویہ بن معویہ یعنی مر گیا ہی مدینہ مین آج پس بہیجی اللہ نی طرف اوسکی ستر ہزار فرشتی کہ نماز پڑہین اوسپر کہا یہہ کس سبب سی ای جبرئیل کہا تہا بہت پڑہتا قل ہو اللہ احد کہڑی اور بیٹہی اور چلتی اور اوقات رات و دن مین بہت پڑہو اوسکو اسلیی کہ یہہ نسبت ہی تمہاری رب کی اور جو کوئی پڑہی اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی اللہ اوسکی لیی پچاس ہزار درجی اور دور کرتا ہی عوض سی پچاس ہزار برائیان اور لکہتا ہی اوسکی لیی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑہی اسکو زیادہ دیوی اللہ تعالی ثواب کہا جبرئیل نی پس کہا سمیٹ لون تمہاری لیی زمین پس نماز پڑہو تم اوسپر کہا کہ ان پہر نماز پڑہی حضرت نی اوسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین چیزون مین جو کوئی کری اوسکو واسطے پورا کرنی ایمان کی داخل ہوگا جس دروازی جنت کیسی کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حوریون سی جس سی چاہیگا جو کوئی معاف کری قاتل اپنی کو اوسکی دین خصیہ اور پڑہی ہیچی ہر نماز فرض کی دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابو بکر نی اور اگر ایک کری انمین سی یا رسول اللہ فرمایا ایک کری انمین سی یعنی اگر ایک چیز کریگا تو ہی یہی ثواب پاویگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد ہر دن مین پچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کی قبر اپنی سی ای رح کر نبوالی اللہ کی داخل ہو جنت مین ہ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بہول جاوے بسم اللہ کہنی اپنی طعام پر پس چاہیی کہ پڑہی قل ہو اللہ احد جب فارغ ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد جسوقت کہ داخل ہو گہر اپنی مین دور ہوتی ہی محتاجگی گہر والونسی اور ہمسایونسی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی میری پاس جبرئیل اچہی صورۃ مین ہنستی ہوی خوش اور کہا ای محمد علی اعلی تجہی سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کی لیی نسب ہی اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میری پاس امت تیری اسحال مین کہ پڑہی ہوگی قل ہو اللہ احد ہزار بار کہی دو نکا اوسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اوسکو نزدیک عرش اپنی کی اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی ستر آدمیونکی حق مین اون لوگون مین سی کہ واجب ہوگا عذاب اگر نہ لازم کیا ہوتا اپنے اپنی نفس پر کل نفس ذائقۃ الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اوسکی ہ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص پڑہی بعد نماز جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار پناہ مین رکہتا ہی اوسکو اللہ برائی سی دو سر جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد ہزار بار ہوتا ہی پڑہنا اوسکا محبوب تر طرف اللہ کی ہزار گہوڑون باگام و باز مین سی کہ دیوی فی سبیل اللہ یعنی جہاد

اور کعب جہاں سی کہ کہا جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہی اللہ تعالی گوشت اوسکیواگ پر اور کعب جہاں سی یہہ یہی ایا ہی کہا کہ جو کوئی مواظبت
کری اوپر پڑہنی قل ہو اللہ اور آیۃ الکرسی کی دس بار رات دونمیں جبکری خوشنودی اللہ تعالی کی بڑی اور ہوگا ساتہہ انبیاء اوسکیواور بچا یا جاتا ہی
شیطان سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ بعدد وال عرفہ کی ہزار بار دیتا ہی اوسکو اللہ جو کچہہ مانگی اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی
پڑہی اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لی اپنا نفس اپنا اللہ سی یعنی آزاد ہوا آگ سی اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو دو سو بار ہوتا ہی اوسکی لیی تو اب
پانسو برسکی عبادت کا اور ایک روایت مین ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جب نکاح کیا حضرت علی رض کا حضرت فاطمہ رض سی نکلا پانی ہر کلی دل وسین ہر
لیگئی علی رض کو ساتہہ اپنی یعنی گہر مین اور چہر کا وہ پانی انکی گریبان مین اور درمیان دونون موڈہون اونکیی اور اللہ کی پناہ مین دیا اونکو ساتہہ پہنچا
قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی ہ اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد سو بار بعد نماز صبح کی ہمی
کفایت کرینگی کسی سی اوٹہائی جاتی ہین اوسکی لیی وسد نہین عمل بچاس صدیقون کی **باب** باب ہی بیچ بیان متعلقات ہمی باب کے **الفصل**
الاول فصل پہلے **عن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعاهدوا القرآن فوالذی
نفسی بیدہ لهو اشد تفصیا من الابل فی عقلها متفق علیہ روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہی کرو
قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو ما کہو نہین پس قسم ہی اوسکی ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ البتہ قرآن جلد نکل جاتا ہی سینی سی بہ نسبت اونٹ
کی رسی اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سی غفلت کری تو اونٹ رسی مین سی نکل بہاگتا ہی اسیطرح
قرآن اگر نہ پڑہا کری اسکو اور خبر نہ رکہی اسکی تو اوس سی بہی زیادہ سینی مین سی نکل جاتا ہی یعنی جلد بہول جاتا ہی ہ مولانا **وعن** ابن مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما لاحدہم ان یقول نسیت ایۃ کیت وکیت بل نسی واستذکروا القرآن فانہ
اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم متفق علیہ وزاد مسلم یعقلها اور روایت ہی ابن مسعود سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بری چیز ہی واسطے ایک ونکیی یہہ کہ کہی بہول گیا مین آیت فلانی او فلانی بلکہ یہہ کہی کہ بہلایا گیا اور یاد کرو
تم قرآن کو کہ وہ جلد جانیوالا ہی سینہ لوگونکی سی بہ نسبت چارپایون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی کہ بندہی ہون ساتہہ
رسی اونکی **ف** بہول گیا کہنا اسلیی منع ہی کہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ چہوڑدیا اور بہول گیا مین بسبب بیپروائی کی اور اس کہنی مین کہ بہلایا گیا تنبیہ
کرنا حسرت اور تقصیر کا ہی بیچ حاصل کرنی اس عبادت ونعمت کی ہ **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما
مثل صاحب القرآن کمثل صاحب الابل المعقلۃ ان عاهد علیها امسکها وان اطلقها ذهبت متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر رض سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوا اسکی نہین کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل اونٹ والیکی کہ اونٹ باندہا گیا ہو
پابند کی اگر خبرگیری رکہتا ہی اوسکی تہنبہالتا ہی اوسکو اور اگر چہوڑدیتا ہی اوسکو جاتا رہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جندب بن
عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیہ قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنہ متفق
اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو قرآن جب تک کہ خوش رہین اوسپر دل تمہاری پس جب وقت کہ
اختلاف مین مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرقہ دونونکا پس کہڑے ہو اوس سی یعنی پڑہنا موقوف کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نے
سورۃ مین کہ دل نہ لگی تو نہ پڑہنا افضل ہی بلکہ حضور کی پڑہنی ہی لیکن یہان ایک نکتہ ہی کہ آدمی کو چاہیی کہ عادت کری اوسکو ریاضت مین ڈالی جاتی ہے
پہنی سی ملال نہ آوے بلکہ خوشی زیادہ ہو لیکن کاہل اور آسودہ دل کہ عادت ریاضت کی نہین کبہی جلدی ملال ہو جاتی ہین ایک تو ایسی ہوتی ہین کہ ایک

پڑھنا مدسی میں لمبا کرنا نہیں ہوتا بلکہ ایک ایسی موقوف ہے کہ ایک ہجے برابر ساتھ وقف کی پڑھتی ہیں کچھ طول ہرگز نہیں ہوتی بخلاف مد کے **وَعَنْ** قتادہ قال سئل انس کیف کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت مدا ثم قرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم یمد ببسم اللہ ویمد بالرحمن ویمد بالرحیم رواہ البخاری اور روایت ہی قتادہ کی کہا پوچھی کسی نے انس سے کیسی تھی قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تھی قرأت درازی کی ساتھ پھر پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم درازکرتی تھی ساتھ بسم اللہ کی یعنی الف بسم کی مدکرتی اصلی بقدر الف کی اور درازکرتی تھی ساتھ رحمن کی یعنی پہلی الف کو اور عبارت اور درازکرتی تھی ساتھ رحیم کی یعنی ی کو مدکرتی تھی باعتبار نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہی فرائد درازی کی ساتھ مد اور یہ ہی کہ حضرت مدکرتی حروف مد اور لین کو بقدر معروف کی اور یہ شرط معلوم کی نزدیک ارباب وقف کی اور کہا طیبی نے کہ حروف مد کی تین ہیں واو الف ی پس جبکہ ہو بعد انکی ہمزہ مدکری بقدر الف کی اور بعضوں نے کہا کہ بقدر واو الفونی یا بخ النون تک اور ہمزہ بقدر الف کی لمبا کرنا درازکی آواز کی ہی جسوقت کہ کہی یا تا اور اگر ہو بعد انکی تشدید مدکری بقدر چار الفوں کی اتفاقی مانند دابۃ کی اور اگر بعد انکی ہو ساکن مدکری بقدر دو الفوں کی اتفاقی مانند صاد اور یعمون کی اور اگر ہو بعد انکی غیر ان حروف کی مدکری مگر بقدر کھینچنے اور کھینچی ہوئی مانند ابا کی اور مدات بسم اللہ کی تین قسمہ کی ہیں ہے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سنتا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو مانند سننے کی آواز نبی کو کہ خوش آوازی سی پڑھتا ہو قرآن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قبول نہیں کرتا اور دوست نہیں رکھتا کسی چیز کو اون چیزونمیں سی کہ سنی جاتی ہیں جیسا کہ دوست رکھتا ہی اور قبول کرتا ہی آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سی پڑھتا ہی قرآن ہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ یَجْهَرُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کان رکھتا ہی اللہ یعنی نہیں قبول کرتا کسی چیز کو مانند کان رکھنا ہی واسطے نبی کے کہ خوش آوازی کرتی ساتھ قرآن کے اوحال ہیں کہ پکار کر پڑھی اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہم سے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کرتی ساتھ قرآن کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جو نہ خوش آوازی کرتی قرآن پڑھنی میں بشرطیکہ تغیر حرف کی یا حرکت کی یا مدکی یا اللہ کی یا اور طرح سی نہو اور راگ کی طور پر ہی نہو اور جو شخص کہ پڑھی قرآن کو جان کر راگ میں تو حرام ہی پڑھنا نہ پڑھا ہی ہو مولانا نے من الستہ وح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اِقْرَاْ عَلَیَّ قُلْتُ اَقْرَاُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰی اَتَیْتُ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰیَةِ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَآءِ شَهِیْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَاِذَا عَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ منبر پر تھے پڑھ روبرو میری کہا میں پڑھوں روبرو آپکی حال آنکہ آپ پر اوترا ہے گیا ہی قرآن فرمایا بتحقیق میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ سنوں قرآن غیر اپنی سی کہا ابن مسعود نے پس پڑھی میں سورہ نسا یہانتک کہ پہنچا میں اس آیہ تک پس کیسا ہوگا کہ جسوقت کہ لاوینگے ہم ہر امت میں سی ایک گواہ یعنی اونکی فعلوں کی گواہی دینگا نبی اونکا اور لاوینگے تجھکو اس امت پر گواہ فرمایا حضرت نے پس موقوف کر پڑھنا اب یعنی اسپی کہ میں مشغول ہوتا ہوں بہ فکر کرنیکی سبب پھر انتفات کیا میں طرف حضرت کی پس ناگہاں آنکھیں

حضرت کی نسبت بھائی نہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** آپ پر اوتارا گیا ہی یعنی قرآن پڑہنا حق آپ ہی ہی کر جیسا اوتارا گیا ہی ویسا پڑہین کے
اور کو کیا بارا کہ آپ کی روبرو پڑہی اور مین دوست رکہتا ہون یعنی بعضی وقت کہ حاصل ہوتا ہی عارف کو اوسمین سکوت جیسیکہ کہا گیا ہی من عرف
اللہ کل لسانہ اور یہ کیا ت عارف کی اور ہوتی ہی کہ اوسکی حق مین یون کہا گیا ہی من عرف اللہ طال لسانہ حاصل یہہ کہ بعضی وقت عارف حالت
تحیر مین ہوتا ہی سکوت کرتا ہی اور بعضی وقت ہوشیار ہوتا ہی حقائق و معارف وغیرہ بیان کرتا ہی اور اوسی معنی مین فائدہ یہہ ہے کہ معانی نو جیسے
مین آنی مین اور فکر و سوچ کامل ہوتی ہی اور مقصود آیۃ مذکورہ سی یاد دلانا دن قیامت کا ہی جسمین حضرت ہول اور سدن کا اور تعریف نبی امت
سنیفہ کا یاد کر کر روئی کہ حضرت بڑی شفیق اور عنایت فرما اپنی امت کی مین صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃ و کلما ذکرہ الذاکرون و کلما غفل عن ذکرہ الغافلون

ف ح ع ح ۵ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بن کعب ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک القرآن
قال اللہ سمانی لک قال نعم قال وقد ذکرت عند رب العلمین قال نعم فذرفت عیناہ وفی روایۃ ان اللہ امرنی ان اقرأ
علیک لم یکن الذین کفروا قال وسمانی قال نعم فبکی **متفق علیہ** اور روایت ہی انسے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجہپر قرآن عرض کیا ابی بن کعب نے کہ اللہ تعالی نی نام لیا
میرا روبرو آپکے فرمایا کہ ہان کہا ابی نی تحقیق ذکر کیا گیا مین نزدیک پروردگار عالمون کی فرمایا کہ ہان پس ہی آنسو دونون آنکہون ابی کیسی اور ایک
روایت مین یون ہی کہ حضرت نی فرمایا ابی کو تحقیق اللہ تعالی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجہپر سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نی کیا نام لیا ہی یہہ اوفرمایا ہان
پس روئی ابی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑی قاری تہی کہ حضرت نی اونکی حق مین فرمایا تہا اقرا القرآء ابی یعنی
بڑی قاری تم مین ہے ہین اور اللہ تعالی نی نام لیا یہہ یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہہ بات بسبب عاجزی اور گریہ کی اونی اور از راہ تعجب کی کہی کہ میرا
کہان لائق اس مرتبہ کی ہون یا از راہ ذوق و لذت کی کہی کہ یہہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابی کا بسبب حاصل ہونی ذوق تسکین تہا کہ وقت لطف و سماع
محبوب کے آتا ہی اور حقیقت مین عمر انکہون کی راہ سی باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی کی پڑہنی کا اسلیی حکم ہوا کہ مشتمل ہی اور فوائد مین بہت ہین جنسے اصول
دین کی اور وعد و وعید اور اخلاص غیرہ مذکور ہین اور احدیث سی معلوم ہوا کہ ستحب ہے پڑہنا قرآن کا ہمدیگر قرآن اور اہل علم فضل کی اسکی اگر یہہ قاری کا
افضل ہو سنی والیسی ف ح س **وعن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو
متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم لا تسافروا بالقرآن فانی لا امن ان ینالہ العدو اور روایت ہی ابن عمر سی کہ
کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفر کرنیسی مع قرآن کی طرف ملک دشمن کے یعنی دار حرب کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم
کی مین ہی کہ نہ سفر کرو مع قرآن کی اسلیی کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سے کہ پہونچی اوسکو دشمن **ف** اگر کوئی کہی کہ لکہنا قرآن کا مصحف مین بخصوصیت کی
زمانی مین نہا بلکہ بعد حضرت کی زمانیکی مقرر ہوا پس یہہ کیونکر ہی کہ حضرت نی منع کیا سفر کرنی ہی ساتہہ قرآن کی جواب یہہ کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف مین
نہ لکہا گیا تہا ولیکن جو کچہہ نازل ہوتا ہر کوئی اپنی اپنی صحیفہ مین لکہکر رکہتی دیتا یا یہہ خبر غیب کی دی کہ بعد میرے زمانیکی جو لکہا جاویگا اوسکو ساتہہ نہ لیجی
کفار کی ملک مین اور کہا بعضی علمار نی کہ ساتہہ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کی مکروہ ہی اور اگر کوئی خطا کفار کو بہیجی اور اوسمین آیۃ لکہی تو مضائقہ
نہین اسلیی کہ حضرت نی ہرقل کی خط مین یہہ آیت لکہی ہی تعالوا الی کلمۃ سواء واللہ اعلم ف ح ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسرے
عن ابی سعید الخدری قال جلست فی عصابۃ من ضعفاء المہاجرین وان بعضہم لیستتر ببعض من العری
وقاری یقرئنا علینا اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علینا فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سکت القاری فسلم ثم قال ما کنتم تصنعون قلنا کنا نستمع الی کتاب اللہ تعالی فقال الحمد للہ الذی جعل من امتی من
امرت ان اصبر نفسی معہم قال فجلس وسطنا لیعدل بنفسہ فینا ثم قال بیدہ ہکذا فتحلقوا وبرزت وجوہہم لہ
فقال ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین بالنور التام یوم القیمۃ تدخلون الجنۃ قبل اغنیاء الناس
بنصف یوم وذلک خمسمائۃ سنۃ رواہ ابو داود روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ
کہا میٹہا ہین جم ایک جماعت فقرا مہاجرین کی ہیں اصحاب صفہ کی اور تحقیق بعضی اونکی البتہ اوت کرتی ہی ساتہہ بعضی اونکی سبب ننگی ہونیکی اور پڑہنی والا
پڑہتا تہا قرآن ہمپہ کہ ناگہان آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہڑی ہوئی ہمپر پس جبکہ کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہا پڑہنی والا پہ
سلام علیک کی حضرت نی پہر فرمایا حضرت نی کیا کرتی ہو تم عرض کیا ہمنی سنتی ہین ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہی اوس خدا کو کہ پیدا کیی امت مین سی
وشخص کہ حکم کیا گیا مین ہمپہ کہ ٹہیرا دونمین نفس اپنی کو ساتہہ اونکی کہا راوی نی پہر مبتلا گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہماری یعنی نہ کسیکی پہلو مین تاکہ برابر
کرین ذات شریف اپنی کو ہم مین پہر اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی طرف یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ کر بیٹہو پس حلقہ باندہا اور ظاہر ہوئی مونہہ اونکی واسطی حضرت
کی پس فرمایا خوشوقت ہوای گروہ مفلس مہاجرین کی ساتہہ نور پورے کی دن قیامت کی داخل ہونگی جنت مین پہلی دولتمندون سی آدہی دن اور پہہ
آدہا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی ہیہ ابو داود نی ف اور تحقیق بعضی اونکی الخ یعنی جس پاس کپڑا کم ہوتا بہ نسبت کپڑی بارا وسیکی وہ بیٹہا ہیچہو
بار اپنی کی پردہ کرنیکی لیی اور مراد ننگی ہونی سی ننگا ہونا سوا ستر کی ہی اور پردہ لیی کرتی ہی کہ آدمیت مقتضی نہین اسکی کہ کہولی اویچہ نگو کہ
عادت اوسکی کہولنی کی نہین اور مقصود اس سی بیان کرنا فقر و احتیاج اونکی کا ہی کہ کپڑا ہی درست بدن پر نرکہتی ہی اور اس سبب سی آپسمین
ملکر بیٹہتی تا ایک طرحکی پوشیدگی حاصل ہو اور پہر سلام و علیک کی حضرت نی اس سی معلوم ہوا کہ سلام و علیک کرنی قرآن کی پڑہنی والی سی مکروہ ہی
جیسیکہ فقہ مین مذکور ہی اور لکہا ہی علمارنی کہ اگر کوئی سلام و علیک کری قرآن پڑہنی والی سی تو جواب اسکا لازم نہین اور کہا کرتی ہو حضرت
نی پوچہا اونسی چیز نی تجہہ کو تاکہ بشارت دین اونکا جواب سنکر اور حکم کیا گیا مین بیچ ہیہ اشارہ ہی اس آیت کی طرف واصبر نفسک مع الذین
یدعون ربہم اخر آیت تک اور معنی لیعدل الخ کی ہیہ ہین کہ تاکہ ہون عدل کرنیوالی ساتہہ نہانی نفس اپنی کی بیچون بیچ مین تاکہ قرب سب سی برابر ہو اور
بیٹہنی نی ہیہ معنی کہی ہین کہ تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو درمیان ہماری اور ممتاز ہون نہمسی اوپس حلقہ باندہا یعنی سامنی چہرہ مبارک حضرت کی
اور ظاہر ہوئی مونہہ اونکی یعنی اسطرح بیٹہی تہی کہ دیکہتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کی مونہہ کو اور ساتہہ نور پورے کی ہمین اشارہ ہی طرف اسکی
کہ نور اغنیا کا نہین ہونیکا پورا ایسی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جنی دوست رکہا اخرت اپنی کو ضرر پہنچایا دنیا اپنی کو اور جنہی دوست رکہا
دنیا اپنی کو ضرر پہنچایا اخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلی دولتمند اونسی جانا چاہیی کہ مراد فقرا اسی فقرا صابر
اور صابر ہین ہر دو دولتمند اونسی دولتمند صالح اور شاکر ذاکر نیوالی حق اموال اپنی کی پس وہ کہڑی کیی جاوینگی میدان محشر مین حساب کی لیی کہ کہانسی
حاصل کیا مال اور کہان صرف کیا اس سی معلوم ہوا کہ حصہ فقرا کا قیامت مین زیادہ ہوگا حصہ غنیا سی ایسی کہ پانی اغنیا نی لذت و راحت دنیا
مین اور وہ محروم رہی مرجع ۱۲ وعن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینوا القرآن باصواتکم رواہ
احمد و ابو داود و ابن ماجہ والدارمی اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زینت دو قرآن کو ساتہہ آوازون اپنی
کی نقل کی ہیہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف مراد زینت دینی سی ہیہ ہی کہ ترتیل و تجوید سی اور نرمی آواز سی پڑہی اور اگر مین بیٹہنا
قرآن کو اسطرح کہ زیادتی اور نقصان ہو حروف مین یا حرکات مین حرام ہی اسطرح کا پڑہنی والا فاسق ہوتا ہی اور سننی والا گنہگار اور واجب ہی اس شخص کو منع

کرنا وہ بڑی بدعت ہی ع ۱۲ **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی ۱۲ پہ سلم نی کہ نہین کوئی شخص کی پڑہی قرآن پہر بھول جاوی اوسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سی دن قیامت کی کٹا ہوا ہاتہہ نقل کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نی **ف** ہونا ہماری نزدیک یہہ ہی کہ دیکہکر بہی نہ پڑہ سکی اور امام شافعی کی نزدیک یہہ ہی کہ یاد کیا ہوا نہ پڑہ سکی ہونی پر ہونا ہی یہہ ہین کہ پہلی دی پڑہا اوسکا ہونی پر ہونا استعداد والیکا یہہ ہی کہ یاد کیی ہوئے کو یاد نہ پڑہ سکی اور ہونا غیر استعداد والی کا یہہ ہی کہ دیکہکر بہی نہ پڑہ سکی اور اس مسئلہ سی کہ قرآنکو بعد سیکہنی کی اور یاد کرنیکی ہونا بہت گناہ ہی پس چاہیی کہ اوسکی پڑہنی سی تغافل نکری اور ہمیشہ اور بہت پڑہا کری ۱۲ مولانا ۱۲ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا نی فرمایا ہو جیوالہ کا اوسنہ اور سلام فرمایا کہ نہین سمجہا یعنی خوب نہین سمجہا وہ شخص کی پڑہا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نی **ف** کہا طیبی نی مراد یہہ ہی کہ سمجہا نہا ہ معانی قرآن کی اور دقائق قرآنکی سمجہنی کو عمر مین ہی نہین کفایت کرتین بلکہ ایک کلمہ کی ہی دقایق نہین سمجہہ سکتا اور مراد نفی سمجہہ کی ہی نہ نفی ثواب پہر سمجہنین تفاوت ہین لوگونکی انتہی جانا چاہیی کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پہ ایک جماعت سلف سی کہ ختم قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانی ختم کرنا تین دن کم مین ۱۲ وہ یہہ بہی ہون کہ یہہ حکم مختلف ہی باعتبار اشخاص کے یا یہہ کہ نفی فہم کی کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ علم ۱۲ مولانا ۱۲ اور اورون نی نہین عمل کیا آپ پس ختم کرتی ہی ایک جماعت ایک رات دن مین ایک بار اور بعضی دو بار اور بعضون ہی ایک مہینہ مین ہی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضی دو مہینی مین ایک ختم کرتی اور بعضی ہر مہینی مین اور بعضی دس دن مین اور بعضی سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا اعمال یہہ رہا اور وقت کی ہی بخاری اور مسلم نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عبداللہ بن عمر کو کہ پڑہ سات دن مین اور نہ بڑہہ اوسکو جو پڑہہ سات دن مین اور اسکو نہم الاحزاب کہتی ہین اور تحزیب اسکی فی البروج ہی یہہ قید ملا علی قاری نی لگائی کہ بعضون نی ختم احزاب اسکو لکہا ہی کہ سورہ حجرات کی اول قرآن ہی اخیر سورہ مائدہ تک پڑہی اور سورہ حجرات کی انعام ہی آخر سورہ توبہ تک اور اسرا کو یونس ہی آخر مریم تک اور پیر کو طہٰ ہی آخر قصص تک اور شکل کو عنکبوت ہی آخر صٓ تک اور حم مومن کو آخر حم تک اور جمعرات کو واقعہ ہی آخر قرآن تک پڑہی اور بعضی قضائی الحرجات کی ہی ختم کو مجرب لکہا ہی علمائی اور بسیط ختم فی البروج کو اور بعضی انشقت فی البروج کی اور حاجت روائی کی مجرب کہا ہی اور اسکو ہی حمعہ ہی شروع کرنیکو کہا ہی کذا فی المعنی المطالب حاصل اسکا یہہ ہوا کہ ختم فی البروج اور ہی اور ختم الاحزاب اور ملا علی قاری کی قول کا حاصل یہہ ہی کہ ختم احزاب کی کتنی ہین ترتیبین علمائی نقل کی ہین لیکن ترتیب اسکی فی البروج ہی ہین دنون ایک ہی ہوئی نہ ترتیب اسکی فی البروج ہی یعنی سات منزلین سات دنون مین پڑہی جاوی سو دنون پر وقوف فی البروج کی واقع ہون بیان اسکا یہہ ہی کہ اشارہ ہی طرف سورہ فاتحہ کی اور میم ہی طرف مائدہ کی ہوی ہی طرف یونس کی ورے طرف نحل کی اور نون ہی طرف ن کی اور واو ہی طرف والصافات کی اور ق ہی طرف سورہ ق کی یہہ ترکیب منقول ہی عن بعض مشائخ کی اور کہا نووی نی کہ مختار یہہ ہی کہ یہہ مختلف ہی ساتہہ اختلاف اشخاص کی پس جسکو کہ دقایق و معارف خوب سوجہتی ہون کلام اللہ کی وہ اقتصار کری اوسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اوسچیز کا کہ پڑہی اور جو کوئی مشغول ہو علم کی پیلائی مین یا جھگڑون کی فیصلہ کرنی مین پس وہ اکتفا کری اوسقدر پر کہ زیادہ کری اوسسی اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنی نفقہ اہل وعیال کہین مشغول ہو اوسکی لیی ہی حکم ہی اور جو کہ انہین سی نہون بہت پڑہی جسقدر کہ سکی بشرطیکہ حد ملال اور سرحد فتور کو نہ پہونچی ع ۱۲ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ

کَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکار کر پڑہنی والا قرآن کا مانند ظاہر دینی والی صدقہ کی ہی اور آہستہ پڑہنی والا قرآن کا مانند چھپکی دینی والی صدقہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنے پکی سی جو صدقہ نقل دی تو ثواب زیادہ ہی بہ نسبت ظاہر دینی کی پس اسیطرح چھپکی پڑہنا افضل ہی پکار کر پڑہنی سی کہا طیبی نی کو صدقہ مین پکار کر پڑہنی کی فضیلت مین ہی آئی ہین اور چھپکی پڑہنی کی فضیلت مین ہی پس تطبیق نہین یہہ ہی کہ چھپکی پڑہنا افضل اوسکی لیی ہی کہ ڈرتا ہو ریا سی اور پکار کر پڑہنا افضل ہی اوسکی لیی کہ نہ ڈر رکھتا ہو ریا کا بلکہ طبیکہ نہ ایذا دی کسیکو نمازیون مین سی یا سوتی ہو نہین سی یا اور کسیکو اور پکار کر پڑہنا افضل اسیطرح ہی کہ اوسکا نفع اور نکلتا ہی کہ لوگ سنتی ہین یا سیکھتی ہین یا ذوق پاتی ہین یا افضل اسیطرح ہی کہ پکار کر پڑہنا شعار دین سی ہی اور بیدار کرتا ہی قاری کی دلکو اور اوسکیطرف دہیان مبذول نہین ہوتا اوسکا اور دور کرتا ہی مبتدی کو پڑہنی والیکی دل ہی اور اور نکو شوق دلاتا ہی عبادت کا پس جسکو ان تینون مین سی کوئی نیت حاصل ہو پکار کر پڑہنا اوسکو افضل ہے ع **وَعَنْ صُهَيْبٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ایمان لایا ساتھہ قرآن کی وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکیکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین اسناد اسکی قوی **ف** یعنی حلال جانا اوسچیز کو کہ حرام کیا اللہ نی و رسول اوسکا فرض ہو مطلق یا معنی یہہ ہین کہ ایمان کامل قرآن پر نہین لایا وہ شخص کہ معاملہ حلال کا ساتھہ ساتھہ ان چیزون کی کہ حرام ہین قرآن مین یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزون قرآن کا سو ایمان لانیکا قرآن پر یہہ ہے کہ عمل کری اوسپہ جسیکی حق محبت ہے کہ متابعت کری محبوب کی ع **وَعَنِ اللَّيْثِ** بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی لیث بن سعد سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سی اوسنی نقل کی یعلی بن مملک سی یہہ کہ اوسنی پوچہا ام سلمہ سی حال قرأۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ نی بیان کی قرأۃ واضح حرف حرف جدی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی **ف** یعنی حضرت اسطرح پڑہتی تہی کہ ممکن نہا گننا حرفون قرأۃ کیکا مراد یہہ ہی کہ خوب ترتیل سی بطور تجوید کی پڑہتی تہی اور کہا طیبی نی کہ بیان کرنا ام سلمہ کا متحمل دو وجہ کو ہی ایک تو یہہ ہی کہ اونہون نی بیان کیا کہ حضرت اس طرح پڑہتی تہی اور دوسری یہہ کہ ام سلمہ نی پڑہی قرأۃ ترتیل سی جیسی حضرت پڑہتی تہی کہا ابن عباس نی کہ پڑہنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سی محبوب تر ہی میری نزدیک ساری قرآنکی پڑہنی سی بغیر ترتیل کی ع **وَعَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ اور روایت ہی ابن جریج سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سی اوسنی نقل کی ام سلمہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑہتی تہی اپنی قرأۃ پڑہتی تہی الحمد للہ رب العالمین پہر ٹہہر جاتی پہر پڑہتی الرحمن الرحیم پہر ٹہہرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا نہین سند اسکی متصل اسلیی کہ لیث نی روایت کی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی اوسنی نقل کی یعلی بن مملک سی اوسنی نقل کی ام سلمہ سی یعنی جیسکہ پہلی حدیث مین گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہے صحیح تر ہی **ف** کہا بعضون نی کہ یہہ روایت نہین ہے لائق حجت کی اور نہین پسند کرتی ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف تام

مالک یوم الدین پڑہی اسلیے کہا کہ حدیث لیث کی صحیح ہی ذکرہ الطیبی اور جمہور کی نزدیک بیچ مثل ایسی آیتون کی کہ متعلق ہین آپسمین وصل اولی ہی اور جزری کہتی ہین کہ مستحب ہے وقف اور دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتہہ سی حدیث کی اور سہیرا ورشا فعیہ ہین اور جمہور نی جواب دیا ہی کہ یہہ وقف اسلیی تہا کہ تا معلوم کروا دین سی والونکو سری آیتون کی واللہ علم ع ح **الفصل الثالث** فصل سیری **عن جابر** قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقرء القرآن وفینا الاعرابی والعجمی فقال اقرأوا فکل حسن وسیجیء اقوام یقیمونہ کما یقام القدح یتعجلونہ ولا یتأجلونہ رواہ ابوداود والبیہقی فی شعب الایمان

روایت ہی جابر سی کہ نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑہتی تہی قرآن اور ہم مین تہی گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑہو ہر ایک تمکو اچہا پڑہتا ہی اور آوگی ایک قوم سیدہا کرینگی قرآنکو جیسا سیدہا کیا جاتا ہی تیر جلدی کرینگی بدلی قرآن کی دنیا مین اور نرکہینگی آخرت پر تعمل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** عجمی یعنی سوا اہل عرب کے فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کی تہی اور قراءۃ اونکو اعرابون کی اور عجمیونکی مانند اہل عرب کے نہی باوجود اسکی حضرت نی فرمایا کہ تم سبکی قراءۃ اچہی اور لائق تو اسکے ہی اسلیی کہ اختیار کیا تمنی آخرۃ کو دنیا پر تمکو نہ ارا سند کرنی زبانو تمین کچہہ ضرر نہین اور تمہاری بعد ہی لوگ پیدا ہونگی کہ سیدہا کرینگی قرأۃ کو جیسا سیدہا کیا جاتا ہی تیر یعنی خوب سنوارینگی الفاظ اور کلمات قرآنکو اور تکلف کرینگی رعایت مخرجون اور صفتون کی دکہانی اور سنانی اور فخر و شہرت کی جلدی کرینگی بدلی قرأتکی دنیا مین اور نہ رکہینگی آخرۃ پر یعنی دنیا کی فائدی کی لیی پڑہینگی آخرت کی ثواب سے کچہہ غرض نہین رکہینگی پس دنیا کو آخرۃ پر ترجیح دینگی اور دین کو بیچ دنیا کی بیچینگی حاصل یہہ کہ قرآن کی پڑہنی مین خلوص چاہیی اور فکر کرنا اوسکی معانی مین نرمی الفاظ مخارج سی نکالنی اور خوش آوازی سی پڑہنا اچہہ کام نہین آتا ہے ع ح **وعن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأوا القرآن بلحون العرب واصواتہا وایاکم ولحون اہل العشق ولحون اہل الکتابین وسیجیء بعدی قوم یرجعون بالقرآن ترجیع الغناء والنوح لا یجاوز حناجرہم مفتونۃ قلوبہم وقلوب الذین یعجبہم شانہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو قرآن بطور عرب کے اور آوازون اونکی و بچہو تم طور اہل عشق کی اور طور اہل کتابون کی اور اونکی بیچ سی ایک قوم کہ بنا کر پڑہینگی قرآن مانند بنانی راگ کی اور نوحہ کی حال اوسکا یہہ ہوگا کہ نہ پڑہینگا قرآن حلقون اونکی سی یعنی قبول نہین ہونیکا فتنہ مین پڑی ہونگی اور دل اون لوگونکی کہ اچہا لگیگا اونکو پڑہنا اونکا تعمل کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان ہین اور رزین فی کتابہ اپنی مین **ف** بطور عرب کی اہل عرب بلا تکلف پڑہتی ہین اپنی دلکی منگ سے بغیر رعایت قواعد موسیقی کی اوسطرح تم بہی پڑہو اور لفظ و اصوات ہا عطف تفسیری ہی اور بچو طور اہل عشق کی سی اور یعنی جو کہ عاشق ہین اور غزلین اور شعر پڑہتی ہین اور رعایت قواعد موسیقی کی کرتی ہین اونکی طور پر قرآن نہ پڑہو اور یہود و نصاری ہی اپنی کتابونکو پڑہتی ہی مانند اسکی اوسطرح پڑہنی سی بہی حضرت نی منع فرمایا اور فتنہ مین پڑی ہونگی دل اونکی یعنی مبتلا ہونگی حب دنیا مین اور لوگونکی اچہا کہنی مین ع ح **وعن** البراء بن عازب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حسنوا القرآن بأصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا رواہ الدارمی اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی پڑہو طرح پر قرآنکو ساتہہ اپنی آوازونکی یعنی ترتیل خوش آوازی سی پڑہو اسلیی کہ آواز اچہی زیادہ کرتی ہی قرآنمین خوبی تعمل کی یہہ دارمی نی **وعن** طاؤس مرسلا قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس احسن صوتا للقرآن واحسن قراءۃ قال من اذا سمعتہ یقرأ رأیت انہ یخشی اللہ قال طاؤس وکان طلق کذلک رواہ الدارمی اور روایت ہی طاؤس سے بطریق ارسال کی کہ کہا پوچہی گئے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ مومنین سی بہت خوش ہوئے اور وہی آواز کی وہلی پڑہنی قرآن کی اور بہت خوب پڑہنی ہین یعنی ازراہ ترتیل واداء کی فرمایا
وجہسے کہ بوقت سنی تو اوسکو پڑہنی گمان کرتے ہین کہ وہ ڈرتا ہی اللہ سے کہا طاؤس نی اور تہا علق ایسا ہی نقل کی یہہ داری نی ف وہ ڈرتا ہی اللہ سے
یعنی تیہ کی دل پر تاثیر ہوا وسکی پڑہنی کی باظاہر ہون اوسپہ نشانیان خوف الہی کی مانند متغیر ہونی بگہ کی اور گریہ رونیکی اور علق نے بھی کہی اور مولف
نی کہا ہی کہ صحابی ہی ع ع ع **وعن** عبیدۃ الملیکی وکانت لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا اھل القرآن لا تتوسدوا القرآن واتلوہ حق تلاوتہ من اٰناء اللیل والنہار وافشوہ وتغنوہ وتدبروا ما فیہ لعلکم
تفلحون ولا تعجلوا ثوابہ فان لہ ثوابا رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبید ملیکی
سی اور نبی وہ صحابی نسبت کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن سی اور پڑہو قرآنکو حق پڑہنی وسکی کا اوقات رات اور
اوقات دن مین اور پڑہا کرو قرآنکو اور آواز خوش مین پڑہو اوسکو اور فکر کرو اوسمین کہ اوسمین ہی تاکہ تم مطلب یاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اوسکیلئے
یعنی دنیا مین اسکا بدلہ چاہو سو یعنی کہ وہلی اوسکی ہی ثواب پراخرت مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف نہ تکیہ کرو قرآن سی یعنی غافل ہو تلاوت
قرآن سی اور نہ ہی حقوق وسکی سی بلکہ پڑہا کرو اور حق ہی ادا کیا کرو کہ حروف اچہی طرح ادا کرو اور سمجہو معانی اوسکی اور عمل کرو اوسپہ اور کہا ابن حجر نی
کہ مراد ہی تکیہ نا قرآن کو اور بانون بہیلانی اوسکی طرف اور کہنا کسی چیز کا اوسپہ اور پیٹہہ کرنی اوسکی طرف اور رونا نا اوسکو اور پہینکدینا اوسکو اور
مراد ہی قال بتانی اوسمین اور نہی ہی اللہ کی نزدیک حرام ہی اور پڑہو حق پڑہنی اوسکی کا حق پڑہنی اوسکی ہین چار باتین پہلی ہین ایک تو یہہ کہ لفظونکو
درست پڑہنا اور دوسری معنونکو سمجہنا اور تیسری معنونکا مقصد سمجہنا اور چوتہی اوسکی موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی پکار کر پڑہو اور تعلیم کرو اور عمل
کرو اور لکہو اوسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی چوتہین منسبہ کی ہین اور وعید کی اور رسول کی اونمین خوف فکر کرو ع ع مولانا **باب ف**
اکثر نسخونمین نرا باب لکہا ہی یعنی یہہ باب ہی بیان اوسمضمونات قرآن کی اور بعضی نسخونمین ہی باب اختلافات القرآن وجمع القرآن یعنی باب ہی
بیان اختلافات قرات اور لغات اور جمع کرنی قرآن کی اور مراد جمع قرآن سی لکہنا اوسکا ہی ایک مصحف مین ع ع ع **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت ہشام بن حکیم بن حزام یقرأ سورۃ الفرقان علی غیر ما اقرأھا
وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأنیہا فکدت ان اعجل علیہ ثم امہلتہ حتی انصرف ثم لببتہ بردائہ
فجئت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت ہذا یقرأ سورۃ الفرقان علی غیر ما اقرأتنیہا
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہ اقرأ فقرأ القراءۃ التی سمعتہ یقرأ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہکذا انزلت ثم قال لی اقرأ فقرأت فقال ہکذا انزلت ان ہذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف
فاقرؤا ما تیسر منہ متفق علیہ واللفظ لمسلم روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا سنا مینی ہشام بن حکیم بن حزام سی کہ پڑہتی ہو
فرقان غیر اوسکی کہ پڑہا تہا مین اوسکو اور نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہائی نہی مجکو وہ سورۃ پس قریب تہا مین کہ جلدی کرون اوسپر یعنی الزلون اوسپر
سی پہلی تمام کرنیکی پہر مہلت دی مینی اوسکو یہانتک کہ فارغ ہو پڑہنی سی پہر ڈالی مینی اوسکی گردن مین چادر اوسکی اور کہینچا اوسکو پہر لایا مین اوسکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مینی سنا ہی اسسے کہ پڑہتا ہی سورۃ فرقان اور پڑہا اوسطرحکی کہ پڑہائی تنی مجکو وہ سورۃ پہر فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑدی اسکو ای عمر اور فرمایا ہشام کو پڑہ تو پس پڑہا ہشام نی اوسطرحکا پڑہنا کہ سنا تہا مینی اوسکو پڑہتی پہر فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسیطرح اوتاری گئی پہر فرمایا مجکو کہ پڑہ تو پس پڑہی مینی پہر فرمایا اسیطرح سی اوتاری گئی ہی یہہ سورۃ تحقیق یہہ قرآن

اوتارا گیا سات طرح پر پس پڑھو جو ہو سکی اوسمین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ مسلم کی ہین ف حدیث کی متعلقین علما کو بہت اختلاف ہی قریب چالیس قول کی آئی ہین ایک قول یہہ ہی کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہی اسکی معنی خوب طرحسی کر کیکو معلوم نہین اور بعضون نی کہا ہی کہ قرآن اگرچہ زیادہ ہین سات طرحسی لیکن جو ع کرتی ہین طرف سات وجہون کی اختلافات سے پہلی وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اوسکی ہین ساتھہ زیادتی اور نقصان کی دوسری وجہ تغیر ہونا ساتھہ صیغہ جمع اور واحد کی تیسری اختلاف مذکر اور مونث کا چوتھی اختلاف تصریف یعنی حرف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح اور کسرہ اور ضمہ کی مانند مسیت اور میت اور یقظ اور یقظہ اور یعرش اور یعرشن کی پانچوین اختلاف حرکات کا چھٹی اختلاف حروف کا ہہ لکھن الشیاطین بعضون نی پڑھا ہی ساتھہ تشدید نون کی اور بعضون نی پڑھا ہی ساتھہ تخفیف نون کی اور ساتوین اختلاف لغات کا مانند تفخیم اور امالہ کی اور کتاب العلم مین معنی اسکی مفصل لکھی گئی ہین بہ نسبت بیان کی ؛ مولانا من المرقاۃ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا سنا مینی ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا اور سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہی خلاف اوسکی پس لے آیا مین اوس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی مینی اونکو پہر پہچانی مینی حضرت کی چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جہگڑنی اور خلاف کی پس فرمایا حضرت نی دونون اچہا پڑہتی ہو پس اختلاف کرو پس تحقیق وہ شخص کہ تمی پہلی تمسی اختلاف کیا اسمین یعنی بہتیرا یا بعضون نی بعضون کو پس ہلاک ہوئی روایت کی یہ بخاری نی ف مراد اختلاف سے یہان انکار ایک بہہ کا وجوہ قرآن سی ہی کہ بہیجا گیا ہی قرآن اوپر اور قرائتین سب حق ہین کسیکا انکار نہ کرنا چاہیی اور اگر ایک کا اونمین سے انکار کیا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قرائتین متواتر ہین اور بعضی احاد متواترہ سات قرائتین مین کہ پڑہی جاتی ہین ؛ **وَعَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرُدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرُدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا تہا مین مسجد مین پس داخل ہوا ایک شخص نماز پڑہتا تہا پس پڑہی قرارۃ یعنی نماز مین بعد اسکی پس کہ انکار کیا مینی اوسکا اوسپر یعنی دل سی یا زبان سی پہر داخل ہوا ایک دوسرا شخص پس پڑہی قرارۃ خلاف قرارۃ پہلی شخص کے پس جب پڑہ چکی ہم نماز داخل ہوئی ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اونکی نماز کی جگہہ کہ مسجد مین پڑہتے تہی یا حجرہ مین داخل ہوئی پس کہا مینی کہ تحقیق اس شخص نی پڑہی قرارۃ کہ انکار کیا مینی اوس قرارۃ کا اوسپر اور داخل ہوا ایک شخص پس پڑہی اوسنی قرارۃ خلاف قرارۃ پہلی پڑہنی والیکی پہر حکم دیا اون دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس پڑہا دونون نی پس تحسین کی حضرت نی قرارۃ اونکیکی

ہوا لگا میری دلمین تردد و شبہ ہوئے اور نہ ایسا تردد و شبہ کہ نہا جاہلیت مین یعنی بلکہ تردد و شبہ جاہلیت کیسی ہی زیادہ شبہ دلمین پایا پس جبکہ دیکھی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ پیٹہ کڑا مانک لیا اوسنی مجکو یعنی حضرت نی معلوم کیا کہ میری دلمین شبہ پڑا ہا تہہ میری سینہ پر یعنی ہاتہ اوسوا اس جگہا
ہی دست مبارک کی برکت سی پس ہوگیا مین اسپینہ اسپینہ پس گویا کہ مین دیکہنی لگا طرف اللہ کی ماری ڈر کی پہر فرمایا مجکو ای ابی بہیجا گیا فرشتہ
طرف میری یعنی جبرئیل کو بہیجا اللہ تعالی نی یہہ کہ پڑہ قرآن ایک طور پر یعنی ایک قراءۃ پر پایا ایک لغت پر پہر تکرار کی مینی طرف اللہ تعالی کی یہہ کہ آسان
کر میری امت پر یعنی ایک طور پر جسمین آسانی ہی کسی طرح حکم ہوتا آسانی ہو پہر حکم کیا گیا طرف میری دوسری بار یہہ کہ پڑہ قرآن دو طور پر پہر تکرار
کی مینی طرف اوسکی یہہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی اور زیادہ آسانی ہو پہر حکم کیا گیا طرف میری تیسری بار یہہ کہ پڑہ اوسکو سات طور پر یعنی سات
قراءۃ یا سات لغات پر اور واسطی تیری عوض ہر بار کی کہ حکم کیا مینی اوسبار کا سوال ہی کہ کر تو مجہی اوسکو پس کہا مینی یا الہی بخش امت میری کو یعنی
اہل کبائر کو یا الہی بخش امت میری کو یعنی اہل صغائر کو اور تاخیر کے مینی تیسری سوال کی واسطی اوسدن کی کہ خواہش کرینگی طرف میری تمام خلق یہانتک
کہ ابراہیم اوپر سلام ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** جب پڑہ چکی ہم نماز خطاب یہہ ہے کہ وہ نماز صبحی کی ہی یا کوئی اور نفل وزدا لگیا تردد اور شبہ جہلانی سی یعنی
بسبب اسکے کہ حضرت نی دونون قراءۃ تو نکو بہیجا کہا کلام خدا کیطرح پر چاہیی ہر کوئی ہر طرف پر کہ پڑہی کیونکر درست ہوا اور تردد اور شبہ جاہلیت کیسی
ہی زیادہ یعنی بسبب اسکے کہ جاہلیت مین جاہل تہا اور واقع ہوتا جہلانی کا اوسحالت مین اتنا بعید و بڑا نہ معلوم ہوتا تہا اور بعد حاصل ہونی یقین و معرفت
کی بڑا معلوم ہوا اور واسطی تیری عوض ہر بار کی اسی یعنی تین بار کہ تو نی سوال کیا اور مینی اوسکا جواب دیا اونکی عوض تین سوال کر تا قبول کر و نمین
پس انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تینون سوال مغفرۃ ہی کی کی یعنی کہ اہل مغفرۃ ہی کی اگر مغفرۃ نہو کسیکو خلاصی ممکن نہین جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا
وان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین لیکن مغفرت کو تین قسم پر کیا دونون اپنی امت کبیرہ اور صغیرہ کر تو اوسکی لیی مانگین اور تیسرے کہی تمام خلائق
کی لیی اولین و آخرین سے کہ اوسکو شفاعت کبری کہتی ہین کہ قیامت کو سب نفسی نفسی کہتی ہونگی اور آخر کو حضرت سی آرزو شفاعت کی کرینگی حضرت
اسکے شفاعت کرینگی اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کو ذکر اسلیی کیا کہ افضل ہین سب انبیاء سی بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۲ ح

وعن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قرانی جبرئیل علی حرف فراجعتہ فلم ازل استزیدہ ویزیدنی
حتی انتہی الی سبعۃ احرف قال ابن شہاب بلغنی ان تلک السبعۃ الاحرف انما ہی فی الامر تکون واحدا لا تختلف
فی حلال ولا حرام متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہایا مجکو جبرئیل نی
ایک طور پر یعنی اول پہر مکرار کی مینی اوسسے یعنی اللہ سی جبرئیل سی پس ہمیشہ ہا مین زیادہ کرواتا اوس سی یعنی طلب کرتا اللہ سے زیادتی یا طلب کرتا
جبرئیل سی یہہ کہ طلب کری اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تہا وہ مجکو یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراءۃ کا یا جبرئیل سات طور پر کہا ابن شہاب نی یعنی زہری
تابعی نی کہ پہنچا ہمکو کہ تحقیق وہ سات طور ہین پہر امر دین کی مگر ایک یعنی متفق و متحد ہین نہین ہا مختلف حلال ہین اور نہ حرام ہین نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** یعنی اختلاف قراءۃ سی حکم متبدل نہین ہوتا یعنی ایک قراءۃ سی حکم ایک چیز کی حلال ہونیکا معلوم ہوا اور دوسری قراءۃ سی حکم اوسی
کی حرام ہونیکا معلوم ہو اسطرح نہین بلکہ اگر ایک قراءۃ سی حکم ایک چیز کی حلال ہونیکا معلوم ہو تو دوسری قراءۃ سی یہی حکم معلوم ہو قراءۃ تو نمین
اختلاف لفظ تہا ہی حکمون کا نہین ۱۲ مولانا من الشروح **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن ابی بن کعب** قال لقی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل فقال یا جبرئیل انی بعثت الی امۃ امیین منہم العجوز والشیخ الکبیر و
الغلام والجاریۃ والرجل الذی لم یقرا کتابا قط قال یا محمد ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف رواہ الترمذی وفی روایۃ لاحمد

وَفِي دَاوُدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ إِنَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَتَيَانِي فَقَعَدَ جِبْرَئِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جِبْرَئِيلُ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَزِدْهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ۔ روایت ہی ابن کعب سے کہ کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل سی پس کہا حضرت نی ای جبرئیل تحقیق مین بھیجا گیا ہون طرف امت ناخواندہ کی کہ اونمین بڑہیا مین اور بوڑہی مرد اور لڑکی اور لڑکیان اور اونمین ایسا شخص ہے کہ نہین پڑہے ہے کتاب کبھی کہا جبرئیل نی ای محمد تحقیق قرآن اوتارا گیا ہی سات طرح پر یعنی سات لغات پر پس جس نی ہر کوئی ازانمین سی پڑہا ہو اوسنے صحیح کی یہ ترمذی نی اور بیچ روایت احمد اور ابوداؤد کی کہا یعنی جبرئیل نی بعد لفظ احرف کی کہ نہین اون طرحون سی کوئی طرح مگر شافی ہی یعنی بیماری کفر و شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرتی ہی کافی ہی یعنی کفایت کرتی ہی بیچ حجت ہونیکی صدق نبی پر اور حق ہونی دین پر اور بیچ الزام دینی منکرون کی اور بیچ روایت نسائی کی فرمایا حضرت نی کہ تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئی میری پاس پس بیٹہی جبرئیل دہنی طرف میری اور میکائیل بائین طرف میری پس کہا جبرئیل نی پڑہو قرآن ایک طرح پر کہا میکائیل نی یعنی حضرت سی کہ زیادہ کرو اوایک طرح سی یعنی اللہ سے چاہو کر اور طرح بہی پڑہنی کا حکم ہوا جبرئیل سی کہو کہ اللہ تعالی سی عرض کر کہ زیادہ کرو اوپر حضرت زیادتی چاہتی رہی اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قرارہ پا جبرئیل سات طرح کو پس ہر طرح شفا دینی والی اور کفایت کرنیوالی ہی **ف** طرف امت ناخواندہ کی یعنی اسی طرح پڑہنین سکی اور اگر پڑہاون اونکو ایک قرارہ پر نہین فلاح رہونیکی اوسپر سہلی کر بعضی انمین ایسی ہین کہ جاری ہوتی ہی زبان اونکی امالہ پر یا فتحہ پر اور بعضی ایسی ہین کہ غالب ہوتا ہی اونکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند انکیکی پس اونکی لہی کہنی قرار نہین چاہیئے کہ ایک کو جو آسان معلوم ہووے پڑہی اور باوجود اسکی بعضی اونمین پڑہیان ہیں اور بعضے بوڑہی کر وہ زیادہ عاجز ہین سیکہنی سی بسبب بڑہاپی کی اور لڑکی بسبب صغر سن کے ع **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔ اور روایت ہی عمران بن حصین سی یہ کہ وہ گذرا ایک قصہ کہنی والی پر اسحال مین کہ پڑہتا تہا قرآن اور پہر مانگتا تہا یعنی لوگون سی جو یہ پس انا للہ و انا الیہ راجعون کہا عمران نی یعنی سنا کہ یہ بدعتی ہی اور علامت قیامت کی ہی پہر کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ پڑہی قرآن پس چاہیئے کہ سوال کرے اللہ سی ساتہہ اوسکی پس تحقیق آوینگی لوگ کہ پڑہینگی قرآن مانگنیکی بسبب قرآن کی لوگونسی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** سوال کرے اللہ سی ساتہہ قرآن کی یعنی جو چاہی امور دنیا اور آخرت کی نہ لوگونسی یعنی اگر آیت رحمت پر ہو پہنچی مانگی وہ اللہ تعالی سی اور اگر آیت عذاب اور ذکر دوزخ پر ہو پہنچی پناہ مانگی خدا تعالی سی اوس سی یا مراد یہ ہی کہ دعا کریگا بعد فراغ قرات کی ساتہہ دعاون ماثورہ کی اور لایق ہی کہ دعا و سعی امر آخرت اور بہلائی مومنین کی دین و دنیا مین ہو۔ **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل سیوین **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔ روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی قرآن کو کہاوی بسبب اوسکی لوگونسی یعنے قرآنکو وسیلہ فائدہ دنیا کا کریگا اوسکا دن قیامت کی اور چہرہ اوسکا ہڈی ہوگا نہین اوسپہ گوشت نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّورَةِ حَتَّى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہچانتی ہی فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورۃ

یہانتک کہ نازل ہوئی اونپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بسم اللہ آیہ ہی قرآنکی نازل ہوئی
فرق کی پی درمیان دو سورتون کی جیسا کہ مذہب ہمارا ہی ۱۲ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ
فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا
يُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی علقمہ سی کہ کہا ہی ہم حمص مین کہ نام شہر کا ہی پس پڑہی ابن مسعود نی سورہ یوسف پس کہا ایک شخص نے نہین اسطرحسی نازل کی
گئی یہ کہا عبد اللہ بن مسعود نی قسم خدا کی تحقیق پڑہی مینی یہہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس فرمایا حضرت نی خوب پڑہا تونی پس اوسوقت
کہ وہ شخص کلام کرتا تہا ابن مسعود سی کہ ناگاہ پائی اوس سی بو شراب کی پہر کہا ابن مسعود نی کیا شراب پیتا ہی تو یعنی خلاف کرتا ہی قرآن کا اور
جہٹلاتا ہی تو کتاب اللہ کو یعنی قراۃ اوسکیکو یا اوار اوسکیکو پس ماری اوسکو حد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ابن مسعود جو پڑہتی ہی اگر وہ
قراۃ مشہور تہی تو یقینا کتاب اللہ نی تکذیب انکار اوسکا کفر ہی یقینا اور اگر قراۃ شاذ پڑہتی تہی تو تغلیظا کہا اونطابر ہی اسلیی کہ حکم مرتد ہونی
اوسکی کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور کہا طیبی نی کہ یہہ تغلیظا کہا اسلیی کہ جہٹلانا کتاب کا اور انکار قراۃ کا بیچ اصل کلمہ کی کفر ہی نہ انکار اوار کا صاحب
یہہ کہ اوسنی انکار اوار کا کیا تہا اصل قرآن کا اسی لیی جاری کی اوسپر حد شراب کی نہ مرتد ہونیکی پہر ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعود
نی ماری اوسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونی مینی شراب کے ساتہہ بو کی اور یہی مذہب ہے ایک جماعت کا علماء سی اور ہمارے اور شافعی کی مذہب
مین بو کی آتی سی حد نہین ماری جاتی اسلیی کہ بو سبب ترش کی اور سرکہ کی مشابہ ہوتی ہی بوی شراب کے پس شاید کہ اقرار کیا ہوا اوسنی باگواہ قائم ہوتی
ہون شراب پینی پر اس سبب سے حد لگانی واجب ۱۲ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ
بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِذٰلِكَ وَرَأَيْتُ
فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ
جَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ
أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ
الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا
مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ
اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زید بن ثابت
سی کہ کہا بہیجا طرف میری کیسکو حضرت ابو بکر رضی نی بیچ دنون قتل اہل یمامہ کی پس گیا مین اونکی پاس ناگہان عمر بن الخطاب بیٹہے ہوئی ہی نزدیک ابو بکر
کی کہا ابو بکر نی کہ تحقیق عمر آئی میری پاس اور کہا شہید ہوئی تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کی ساتہہ قاریون قرآن کی یعنی اس لڑائی مین بہت قاری ماری
گئی ہین اور تحقیق ہین ڈرتا ہون کہ اگر کثرت سی ہوگا مارا جانا قاریون کا کتنی جگہون نہین پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق مین مصلحت دیکہتا ہون

بہکہ حکم کرو ساتھہ جمع کرنی قرآن کی کہا مینی یعنی ابوبکر نی واسطی حضرت عمر کی کس طرح کروگی تم ایک پیر کر کہ نہین کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا عمر نی یہہ قسم خدا کی بہتہری پس ہمیشہ رہی عمر گفتگو کرتی مجھسی یہانتک کہ کہولا اللہ نی سینہ میرا واسطی اسکی یعنی واسطی جمع کرنی قرآن کی اور دیکہی مینی مصلحت اسمین جو کہ دیکہی عمر نی کہا زید نی کہ کہا مجکو ابوبکر نی تحقیق تو مرد جوان ہی عجمہ والا نہین متہم جانتی تجکو یعنی جو کہ نقل کری او سمین تہمت جہوٹ وغیرہ کی تہمین لگا سکتی بسبب نیکبختی تیز کی اور تحقیق تہا تو لکہتا وحی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تلاش کر قرآنکو اور اکٹہا کر او سکو یعنی ایک مصحف مین پس قسم ہے اللہ کی اگر تکلیف دیتی مجکو نقل کرنی پہاڑ کی پہاڑونمین سے ہوتا بہت بہاری مجپر او سچیز سی کہ حکم کیا مجکو ساتہہ او سکی جمع کرنی قرآن ہی یعنی اسلیی کہ اسمین محنت بدنکی ہی اور روح کی ہی کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زید نی کہا مینی کسطرح کروگی تم ایک چیز کہ نہین کی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا حضرت صدیق نی وہ قسم ہے خدا کی بہتہری ہی پس ہمیشہ رہی ابوبکر گفتگو کرتی مجسی یہانتک کہ کہولا اللہ نی سینہ میرا واسطی او چیز کی کہ کہولا واسطی او سکی سینہ ابوبکر کا او عمر کا پس دیکہی ہوں مانمینی قرآنکو درحالیکہ جمع کرتا تہا او سکو شاخون کہجور کیسی اور سفید پتہرون سی اور لوگونکی یعنی حافظونکی سینونسی یہانتک کہ پایا مینی آخر سورہ توبہ کا پاس ابوخزیمہ انصاری کی نہ پایا مینی او سکو ساتہہ کسیکی سوا اوکی وہ آخر سورۃ کا یہہ ہی لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سورہ برات تک پس تہی صحیفی لکہی ہوئی نزدیک ابوبکر کی یہانتک کہ وفات دی اونکو اللہ نی پہر نزدیک عمر کی اونکی زندگی مین پہر نزدیک حفصہ بیٹی عمر کی نقل کے یہہ بخاری نی **ف** یمامہ نام شہر کا ہی حضرت ابوبکر رضہ نی اپنی خلافت مین خالد بن ولید کو ساتہہ لشکر کی وہان بہیجا اور وہانکی لوگونسی خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بہی اوسمین مارا گیا اور بہت قاری ایدہر کی ماری گئی بعضون نی کہا ستر سو اور بعضون نی کہا بارہ سو پس وہانکی لڑائی کی بعد حضرت ابوبکر رضہ نی زید بن ثابت کو بلایا جیسا کہ حدیث مین مذکور ہوا اور تہا تو لکہتا وحی یعنی اکثر لکہتا تہا اسلیی کہ لکہنی والی حضرت کی چوبیس تہی کہ کبہی خلفاء اربعہ بہی تہی پس معنی یہہ ہین کہ تم اسکی جمع کرنی اور لکہنی مین امانت دار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین لکہا ہوا سب تہا لیکن مصحف مین نہ تہا بلکہ پتہر کی ٹکڑون وغیرہ پر تہا پس جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکر رضہ نی ساتہہ مشورہ حضرت عمر رضہ کی جمع کیا پس جمع ایسا ہوا کہ گویا پانی اوراق متفرق کو اونمین قرآن لکہا ہوا تہا اونکو جمع کر دیا اور جانا چاہیی کہ ترتیب حضرت کی زمانی مین سورتونکی نہ تہی بعد حضرت کی ہوئی صحابہ کی اجتہادسی اور ترتیب آیتونکی حضرت کی زمانہ مین ہوئی کہ جبریل جب ایک آیت قرآنکی پر جسپر قصہ کی لاتی تو کہتی کہ اسکو فلانی سورتمین بعد فلانی آیت کی رکہو اور لوح محفوظ مین یہی ترتیب لکہا ہی اور وہانسی آسمان دنیا پر بہیجا اور وہانسی جبریل بحسب وقایع کی سورتمین اور آیتین لاتے اور ترتیب نزول قرآنکی غیر ترتیب تلاوت کی ہی اور جبریل ہر سال رمضان مین اکبار تمام قرآن حضرت سی دور کرتی اور جس سال مین حضرت کا انتقال ہوا تو دو بار دور کیا اور نہ پایا مینی اوسکو سوا حضرت کی زمانہ مین یاد کیا تہا تمام کلام اللہ یعنی صحابیون نی مانند ابی بن کعب و معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی درداء کی پس مراد نہ پانی سی ساتہہ کسیکی یہہ ہے کہ لکہا ہوا کسی پاس نہ پایا سوا اونکی اور تہی حفصہ یعنی جب جمع کیا قرآن زید بن ثابت نی ساتہہ اتفاق صحابہ کی تو بیچ متعدد صحیفونکی یعنی جزوون کی لکہا گیا ہنوز اتفاق جمع کا ایکا ایک صحیفہ مین نہوا تہا پس وہ صحیفی حضرت ابوبکر کی پاس رہی تا وقتیکہ حضرت عمر کی پاس رہی اونکی زندگی کی یہہ پہر اونکی بیٹی پاس رہی کہ حفصہ نام تہا اونکا یہہ حضرت عثمان رضہ نی جمع کیا اونکو ایک مصحف مین اور لکہوا کر کئی مصحف شہرون اسلام کی مین بہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی ع ح ب ہ **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَةَ وَاَذَرْبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ

ثُمَّ رَدَّهَا إِلَى الْبَيْتِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت کی انس بن مالک سے کہ حذیفہ یمانی جب کہ آئے عثمان کی پاس اور وہی حضرت عثمان کو سامان جہاد درست کرنے میں اہل شام اور اہل عراق کی ساتھ آذربیجان کی لڑائی میں پس وقت میں ڈالنے حذیفہ کو اوسکو کی اختلاف قرأت کی یعنی اوسمیں ایک دوسرے کی قرأت سکے انکار کرنے کہا حذیفہ نے وہی حضرت عثمان رضہ کی اے امیر المومنین مدرک کر اس امت کو پہلی اسسے کہ اختلاف کریں کلام اللہ میں مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کی پس بھیجا حضرت عثمان نے طرف حفصہ کی یہ کہ بھیج ہمارے پاس صحیفے کہ نقل کرکے دوانہیں ہم اوسکو مصحفوں میں پھر پھیر دینگے تمکو طرف تمہارے پھر بھیجا حفصہ نے طرف عثمان کی پس حکم کیا عثمان نے زید بن ثابت کو یعنی انصاری کو اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن حارث بن ہشام کو قریش میں سے پس نقل کیا انہوں نے صحیفے مصحفوں میں اور فرمایا عثمان نے واسطے جماعت قریش کی کہ جب تم اختلاف کرو تم زید سے یعنی سوا زید کے اور صحابہ سے جو نہ کہ قریش میں سے ہوں تو لکھو اوسکو باوسوقت اختلاف کرنے تم اور زید بن ثابت اوسی چیز میں یعنی لغات قریش میں پس لکھو اوسکو موافق لغت قریش کی اسلیئے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہی موافق زبان اونکی پس کیا یہی اوسنے یہانتک کہ جب نقل کر چکے صحیفے مصحفوں میں پھیر دیئے حضرت عثمان نے صحیفے طرف حفصہ کی اور بھیجی طرف ہر جانب کی ایک ایک مصحف انمیں سے نقل کیا ہوا اور حکم کیا ساتھ قرآن کی کہ تمام ہوا ہی اون مصحفوں کی پھیر دینے ہر صحیفے کو یا مصحف کی جلا دینے کو کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو خارجہ بن زید بن ثابت کی نے یہ کہ سنا زید بن ثابت سے کہ کہا نہ پائی میں ایک آیت سورہ احزاب میں سے وقت کہ نقل کی ہم نے صحیفے میں اور قرأت کرتے تھے ہم اوسکو ساتھ سنا کرنا اوسکا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے اوسکو پس تلاش کی ہم نے اوسکو پس پائی میں وہ آیت لیعنی لکھی ہوئی پاس خزیمہ بیٹے ثابت انصاری کی وہ آیت یہ ہے من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ پس ملا دی لیعنی وہ آیت ہم نے اوسکی لیعنی اوسکے خاتمے سورہ احزاب کی صحف میں نقل کی یہ بخاری نے **ف** کرمانی نے شرح بخاری کی کہیں لکھا ہے کہ معنی لغاتی کی لغتہائی کی کان عثمان یعنی اہل الشام و اہل العراق لغزوہ ارمینیہ و آذربیجان فتحہا پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسکی موافق کیا ہے اور یہ ہے کرمانی میں لکھا ہے کہ ارمینیہ قصبہ ہے نواح روم میں سے اور آذربیجان قصبات تبریز سے ہے انتہی اور ملا علی قاری نے حضرت شیخ رحمہما اللہ سے نقل کیا ہے کہ ان کا قول حذیفہ کا تا خذیفہ کو لکھا ہے اور قاموس سے ملا علی حرفی لکھا ہے کہ ارمینیہ شہر ہے آذربیجان میں پس آذربیجان تعمیم بعد تخصیص ہے مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کی یعنی جیسی توریۃ و انجیل میں یہود و نصاریٰ نے تغیر و تبدیل و کمی اور زیادتی کی ہے مبادا قرآن میں ہی مسلمان کریں پس تعلیم دیا ہوا اس فتنہ کی جیسا تدبیر کیجئے جب حذیفہ نے یہ کہا تو حضرت عثمان نے لوگونکو جمع کیا اور وہ اوسکے پاس پہنچے پس فرمایا کہ کیا کہتی ہو احوال میں کہ تحقیق پہنچا مجکو یہ کہنا ہی بعض اونکا کہ قرأۃ میری بہتر ہی قرأۃ تیری سے اور یہ قریب ہے کہ

کہ ہو کہ کہا لوگون نی کہ کیا مناسب جانتی ہو تم کہا حضرت عثمان نی مناسب جانتا ہون یہہ کہ جمع کرون لوگون کو لوگون کو ایک مصحف پر پس ہو اختلاف کہا
لوگون نی خوب ہے وہ چیز کہ مناسب جانی تمنی پس قصد کیا لوگون کی جمع کرنیکا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسل الخ مین ہی اور نازل ہوا ہی
موافق زبان اونکیکی پہلی معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا لغت قریش مین پھر حضرت کی التماس سے فراخی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی
لغت مین پڑہی اب حضرت عثمان رضی نی باتفاق صحابہ کی بخوف اختلاف لوگون کی موقوف کرنی اون لغات کا حکم کیا اور رہنے دیا لغت
قریش ہی پر مبنی کو فرمایا پس یہہ ہین معنی اونکی قول کی کہ لکھوا وسکو لغت قریش مین کہا سخاوی نی کہ پس اختلاف کیا لوگون نی لفظ تابوت
مین پس کہا زید نی التابوہ اور کہا اورون نی التابوت پس جمع کی لوگون نی طرف عثمان کی پس کہا اونہون نی لکھو اسکو سات لغت
پہلی کہ قریش کی زبان مین یون ہین ہی اور پوہچا لوگون نی حضرت عثمان سی لفظ تابوت مین پس کہا عثمان نی کہ لکھو مین وہ جو تم سنتے ہو
مصحف کی ظاہر امر وہ تعریفی سی وہ مین کہ حضرت حفصہ کی پاس تھے اور مراد ہر صحف سی وہ کہ اوپر لوگون نی جمع کیی ہی اور ہو سکتا ہی کہ ایک
راوی ہو اور ظاہر حدیث ہی معلوم ہوتا ہی کہ حفصہ کی پاس جو تھی ہی بعد وفای وصیہ وہ یہہ تھی وہی حضرت عثمان نی بلا ڈالی اور کہا تم
نی کہ سب لغات ہوئی حضرت عثمان لکھوانی مصحف کیسی تو وہ یعنی حضرت حفصہ کو بہیجدی اور سوای اونکی ہر ایک مصحف کی اور مصحف جلا دینے
پس وہ یعنی حضرت حفصہ کی پاس رہے جب حاکم ہوا مروان مدینہ کا تو منگوایا اونکو جلا دیکیی اونہون نی دیدی جب حفصہ کا انتقال ہوا تو وہان سے
اونکی بہائی عبد اللہ بن عمر سی منگا کر جلا ڈالی بخوف اسکی کہ اگر ظاہر ہوتی لوگ پہ اختلاف کرینگی اور اختلاف دین مین گنتی اور مصحفون کی
کہ حضرت عثمان نی ہر طرف بہیجی کہ گنتی ہی مشہور یہہ ہی کہ پانچ تھی اور ابو داود نی کہا کہ سنا مین ابو حاتم سجستانی سی کہ سات مصحف تھی
ایک مکہ کو بہیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفی کو اور ایک مدینہ مین رکہا اور اختلاف کیا بعض نی
نی بیچ پرانی ورق مصحف کی کہ جب باقی رہی اوسمین نقش تو آیا اولی وہ تو دانا ہی یا جلا دینا بعضون نی تو کہا جلا دینا بہتر ہی سبب کہ واقع ہوا
مین تمام صلوتین ذلت کی بخلاف دیکیی کہ رہنے دیا جاتا ہی ہونون اوسکا اور بعضون نی کہا کہ دہونا اولی ہی اور ڈالدیا جاوی ہونون اوسکا
پاک جگہہ مین بلکہ لائق ہی کہ پی جاوی پانی اوسکا سیکی کہ وہ دہوی ہر بھلا یکی اور شیخ سیدہ کی علمون کی اور حضرت عثمان نی جلا دیا مصحف
کی کہ اختلاف نہ باقی رہی اور طعن حضرت عثمان پر جب وارد ہوا کہ کہین نہ ہوا کہ جلانا انی اولی ہی جبکہ نہ ہوا مین یہہ یا نہوا اونہون نی
بنا بر مصلحت کے یہہ فعل کیا ہو تو کیون اونپہ طعن کرینگے جب کہ اونکی نیت اچہی تھی اور علمای کہتے ہون کہ قرآن کا تین بار واقع ہوا کیا تو وہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن ایک مصحف مین نہ تہا مرتب اور دوسری بار ابو بکر کی ہو منقول ہی منصب علی نی کہ کہا بڑا کیا
لوگون کی بیچ مصحف کی ازروی ثواب کی ابو بکر مین حمت کرمی اسد ابو بکر پر اور وہ اول جمع کرنیوالی ہین کتاب اللہ عزوجل کو اور
میسری بار حضرت عثمان کی وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہ کو یہہ لکھا مصحفون مین ساتہہ لغت قریش کی اور جو اختلاف طرف مین تھی یہہ بات
سنہ پچیس مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکر اور جمع عثمان کی یہہ ہی کہ ابو بکر نی جمع کیا اس ڈر سی کہ جاتا رہی اور اختلاف
عثمان نی جمع کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمان نی حقیقت مین جمع کرنیوالی قرآن کی نہین ہین بلکہ جمع کرنیوالی ہین لوگون کو لغت قریش پر

وعن ابن عباس قال قلت لعثمان ما حملكم على ان عمدتم الى الانفال وهى من المثانى والى براءة وهى من المئين فقرنتم
بينهما ولم تكتبوا سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتموها فى السبع الطول ما حملكم على ذلك قال عثمان كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم مما يأتى عليه الزمان وهو ينزل عليه السور ذوات العدد وكان اذا نزل عليه شىء دعا بعض

مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعْ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ ضَعُوا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ نُزُولًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہا میں واسطے عثمان کی کیا سبب ہوا انکو اسپر کہ قصد کیا تمنی طرف سورہ انفال کی اور وہ ہی مثانی مین سی اور طرف سورہ براۃ کی اور وہ ہی مئین مین سی پس نزدیک کیا تمنی اون دونون سورتونکو اسپر اور نہ لکھی تمنی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی درمیان دونون سورتونکی اور رکھا تمنی سورہ انفال کو پیچ سات سورتون لمبیون کی کیا باعث ہوا انکو اسپر فرمایا بسنت عثمان کی کہ نبی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرا ہا زمانہ اسحالت مین کہ اوترتی تہین اونپر سورتین آیتون والی اور تہی حضرت اسوقت کہ اوترتا اونپر کچھ یعنی قرآن مین سی بلاتی بعضی اوسکیکو کہ لکہتا تہا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کی اور فرماتی رکھدو یہہ آیتین پیچ سورۃ کی کہ ذکر کیا جاتا ہی اومین ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہما کی پس جسوقت کہ نازل ہوتی اونپر کوئی ایت فرماتی رکھدو اس آیت کو پیچ اوس سورۃ کی کہ مذکور ہی اومین ایسا اور ایسا اور رہی سورۃ انفال اول اون سورتونکی کہ نازل ہوئی ہین مدینہ مین اور رہی سورۂ براۃ اخر قرآن اوترنی مین اور تہا قصہ سورۂ انفال کا مشابہ قصہ سورۂ براۃ کی یعنی دونونمین ذکر ہی کافرونسی لڑنیکا اور عہد توڑنیکا پس وفات کئی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہہ کہ تحقیق براۃ سورہ انفال سی ہی پس بسبب بیان کرنی حضرت کی اور مشابہ ہونی قصہ کی نزدیک کیا تمنی دونون سورتونکو اور نہ لکھی تمنی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اور رکھدی تمنی وہ اکٹہی دونون سورتین یعنی پیچ سات سورتونکو یعنے ولیکن فاصلہ درمیان مین چہوڑا واسطے شبہ ہونیکی پیچ اتحاد اور تعدد دونون سورتون کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** قصد کیا تمنی طرف انفال کی اہل کلام اللہ کی سورتونکو اطراسی تقسیم کر رکہا ہی کہ سورۂ بقرہ سی سورہ یونس تک کو طوال کہتی ہین عربی مین طوال بمعنے کہ کہتی ہین اور یہہ سورتین لمبی لمبی ہین اور سورہ یونس سی سورہ شعرا تک کو مئین کہتی ہین اور مئین جمع مائۃ کی ہی مائۃ عربی مین سو کو کہتی ہین اور یہہ سورتین زیادہ سو سو آیتونسی ہین یا قریب سو کی آیتی کو مئین کہتی ہین اور سورہ شعرا سی سورہ حجرات تک کو مثانی کہتی ہین وہ سو آیتونسے کم کم کی ہین اور قصی ہین مکرر ہین اسلیی مثانی نام ہوا اونکا اور سورۂ حجرات سی آخر قرآن تک کو مفصل کہتی ہین اسلیی کہ ان سورتونکی درمیان مین فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک نزدیک ہے پہر مفصل کو تین قسم کر رکہا ہی ایک طوال دوسرا اوساط تیسرا قصار سورہ حجرات سے والسماذات البروج تک کو طوال مفصل کہتی ہین اور والسماذات البروج سی سورہ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتی ہین اور لم یکن سی آخر تک کو قصار مفصل کہتی ہین پس ابن عباس نے حضرت عثمان کو کہا کہ انفال مثانی مین سے ہی اسلیی کہ سوآیتونسی کم کی ہی اور براۃ کو مئین مین سی ہی اسلیی کہ سو آیتونسی زیادہ کی ہی پس انکو پسین نزدیک کر طوال مین کیون رکہا چاہیی تہا کہ انفال کو مثانی مین لکہتی اور براۃ کو مئین مین اور خبر یہہ ہی کیا پہر بسم اللہ درمیان مین انکی نہ لکہی حضرت عثمان نے اسکا جواب یا کہ حاصل اوسکا یہہ ہے کہ پیچ امران دونون سورتون کی اشتباہ ہی ایک وجہ سی تو یہہ دونون سورتین ایک سورۃ ہین اس سبب سے رکہنا اونکا سبع طوال مین اور نہ لکہنا بسملہ کا درمیان مین اونکی درست ہوا اور ایک وجہ سی دو سورتین ہین اسلیی فاصلہ درمیان مین چہوڑا انتہی ملخصا

کِتَابُ الدَّعَوَاتِ

کتاب ہے پیچ بیان دعاؤن کی **ف** دعا کی معنی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سی کچھہ بطریق عاجزی کی اور کہا نووی نے کہ تمام شہرون کی اہل فتوی ہر عصر مین متفق رہی ہین اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہے اور دلیل انکی ہی ظاہر قرآن و حدیث اور

فعل انبیا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم کا کرنے والا کرتی ہی ہین اور بعضی زہاد و اہل معارف نی کہا کہ ہر دعا افضل ہی وطی رضی ہونیکی اپنی قسمت پر اور راضی ہونیکی رضای مولی پر ع قول بعضی زہاد کا محمول ہی ایک حالت پر کہ بعضونکو ایک حالت ہوتی ہی کہ اوسمین غالب ہوتی ہی فنا بقا سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تہا وقت ڈالنی کی آگ مین کہ جبرئیل نی دعا کی لیی کہا اونہون نی کہا کہ اللہ تعالی حال میرا جانتا ہی مجہی حاجت سوال کی نہین ۲ مولانا **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ** لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهٗ وَاِنِّیْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِیِّ مَعْنَاهُ اَقْصَرُ مِنْهُ ۱ روایت ہی ابہ ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وطی ہر نبی کی ایک دعا ہی کہ قبول کیجاتی ہی پس جلدی کی ہر نبی نی اپنی دعا کی اور تحقیق میں نی چہپا رکہی ہی اپنی دعا وطی شفاعت امت اپنی کی تاخیر دی گئی ہی دن قیامت تک پس وہ پہنچنی والی ہی اگر چاہا اللہ نی اوس شخص کو کہ مرا امت مین سے ایسی کہ نہ شریک کیا ساتہہ اللہ کی کسیکو نقل کی یہہ مسلم نی اور بخاری کی روایت کمتر ہی اوسسے **ف** وطی ہر نبی کی اخ یعنی حکم فرمایا اللہ تعالی ہر نبی کو کہ اپنی مخالفین پر بد دعا کرتا ہی کی لیی اور وہ کرتی تہی اور اللہ تعالی قبول فرماتا تہا پس جلدی کی ہر نبی نی اپنی دعا کی جسیکے حضرت نوح علیہ السلام نی بد دعا کی اپنی امت کی ہلاکت کی لیی جسی غرق کی گئی امت طوفان مین اور حضرت موسی نی بد دعا کی اپنی امت پر یہانتک کہ ہلاک ہوئی ساتہہ اور از جبرئیل کی اور مینی اپنی دعا کو چہپا رکہا ہی یعنی صبر کیا ہی اونکی ایذا پر اور بد دعا نکی ہی کہ مین ہمہ للعالمین ہوا اور اسد دعا کو موقوف رکہا ہی قیامت پر کہ اوسکی بدلی شفاعت کرونگا میں شخص کی لیی کہ ایمان مرا ہوا اگرچہ کہ گناہ تہا اور شفاعت کیسی قسم کی ہوگی بعضے تو حضرت کی شفاعت سے دوزخین داخل ہی نہین ہونیکی اور بعضی جلدی نکلینگے دوزخسی اور بعضی جلدی ہی داخل ہونگی جنت مین اور بعضون کی درجی بلند ہونگی جنت مین اللہم ارزقنا شفاعۃ نبینا علیہ الف الف صلوٰۃ ۲ ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اتَّخَذْتُ عِنْدَکَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَزَکٰوةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَیْکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ** مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی تحقیق مانگی مینی تجسی ایک حاجت بہرہ مند کر مجکو ساتہہ وسکی اور نہ نا امید کر مجکو اوسمین یعنی امیدوار ہون کہ ضرور قبول ہی کر پس سوای اسکی نہین کہ مین آدمی ہون پس جس مومن کو ایذا دی ہو مینی کہ برا کہا ہو مینی اوسکو لعنت کی ہو مینی اوسکو مارا ہو مینی اوسکو پس کر ان سب چیزونکو بیچ حق اوسکی سبب رحمت کا اور پاکی کا کر گنا ہونسی اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک کرے تو اوسکو سبب ان چیزونکی طرف اپنی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ فانما انا بشر تمہید ہی عذر کی کہ مین آدمی ہون کبہی کسی پر غضبناک ہوتا ہون ساتہہ حکم بشریت کی اور لفظ فای المومنین بیان اور تفصیل ہی واسچیز کی کہ التماس کی حضرت نی ساتہہ قول اپنی کی اتخذت عندک عہدا پس حاصل یہہ کہ جسکو مین ایذا وغیرہ دون اوسکو سبب رحمت وغیرہا کا کر ہو منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نکلی بہی حجری اپنی سے نماز کی لیی کہ امین حضرت عائشہ اور مانگی اونسی کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنی مین اور پکڑ لیا دامن حضرت کا پس فرمایا حضرت نی اونکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹی اللہ ہاتہہ تیری پہر چہوڑ دیا حضرت عائشہ نی حضرت کو اور بیٹہین اپنے حجرہ مین غصی ہوکر اور سنگدل پس سب پہر آنحضرت اونکی پاس اور دیکہا اونکو اسطرح فرمایا اونکی خوش کرنیکی لیی اللہم انی اتخذت عندک عہدا پس سنت ہی اوسکی لیی کہ بد دعا کرے کسی پر یہہ کہ دعا کرے اوسکی لیی بدلی اوسکی ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ**

اِنْ شِئْتَ اِرْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ اَرْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْیَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ لَا مُکْرِهَ لَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت دعا مانگی ایک تمہارا پس کہی یا الٰہی بخش مجھکو اگر چاہی تو رحم کر مجھپر اگر چاہی کو روزی دی مجھکو اگر چاہی تو اور چاہیئی کہ عزم یا جزم کری اپنی مانگنی مین کہہ نہ سکے کہ اللہ تعالیٰ کرتا ہی جو چاہتا ہی نہین زبردستی کرنیوالا اوپہ کوئی نفل کی پہنچا سکی ف یعنی دعا مانگو کہ یا اللہ جلب نفع اور اکراہ جو چاہتا ہی کرتا ہی یہہ نہ کہو کہ اگر چاہے تو دی ہمیں کہ یہہ شک کرنا ہی قبول مین اور وہ اپنی وعدہ مین خلاف نہین کرتا وعدہ کیا ہی کہ دعا کرو مین قبول کرونگا اور نہین کوئی زبردستی کرنیوالا اللہ پراوپہ کرسکی کسی کام کی بلکہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پس بیقاید ہی یہہ کہنا کہ اگر چاہی دی ۱۲ منہ ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰکِنْ لِیَعْزِمْ وَلْیُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَتَعَاظَمُهٗ شَیْءٌ اَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ دعا مانگی ایک تمہارا پس کہی یا الٰہی بخش مجھکو اگر چاہی تو ولیکن طلب کری یقین کر کہ یہہ شک کی اور بڑی کری رغبت اسواسطی کہ اللہ تعالیٰ نہین مشکل ہوتی اوسکو کوئی چیز کہ دیتا ہی وہ نفل کی یہہ مسلم نے ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ یَسْتَعْجِلْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ یُسْتَجَابُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِکَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیجاتی ہی یعنی دعا بندہ کی بیشرطیکہ قبولیت کی جبتک کہے نہین دعا مانگنا گناہ کی یا توڑنی ناتی کی سبب تک کہ نہین جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلدی فرمایا کہی کہ تحقیق دعا مانگی مینی اور تحقیق دعا مانگی مینی یعنی اگر دعا مانگی پس نہین دیکھا مینی کہ قبول کی گئی دعا میری پہر تھک جاوی نزدیک اسکی اور چھوڑدی دعا مانگنی نفل کی یہہ مسلم نے ف جبتک دعا نہین مانگتا گناہ کی ہیسیکہ کہی یا اللہ قدرت دی مجھکو فلانی شخص کی قتل پر یا رحم یہہ کر وہ مسلمان ہو یا کہی یا اللہ نصیب کر مجھکو شراب یا کہی یا اللہ بخش فلانیکو اور وہ ہو کافر تعجب اور مانند اسکی ہی مانگنا محال چیز ونکا ہیسیکہ دیدینا اللہ تعالیٰ کا دنیا مین پنج حالت بیداری کی اور توڑنی ناتی کی ہیسیکہ کہی یا اللہ جدائی ڈال نہین اور میری بیچ مین حاصل یہہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہی جبتک گناہ کی اور توڑنی ناتی کی نہین کرتا اور جلدی نہین کرتا اور بیجا گناہ وغیرہ کی کرتا ہی نہین قبول ہوتی اور تھک جاوی نزدیک اسکی لائق نہین ہے بندیکو کہ تہکی دعا کے ایسی کہ یہہ عبادت ہی اور تاخیر قبولیت مین یا تو ایسی ہوتی ہی کہ نہین تا وقت اوسکا ایسی کہ ہر چیز کی لیے ایک وقت مقرر ہی ازل مین ایسی کہ مقدر نہین ہوتا ازل مین قبول ہونا دعا اوسکا یا دنیا مین پس دیا جاتا ہی آخرت مین ثواب عوض اوسکی یا تاخیر کیجاتی ہی دعا اوسکی تاکہ مبالغہ کری دعا مین ایسی کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنیوالون کو دعا مین ۱۲ منہ ۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْهِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِهٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہی ابی درداءؓ سے کہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطی بھائی مومن اپنکی پیٹھپیچھے قبول کیجاتی ہی یعنی کہ سر دعا کرنیوالیکی ایک فرشتہ معین کیجاتا ہی جب دعا مانگتا ہی واسطی بھائی اپنی کی بھلائیکی کہتا ہی فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتھ اوسکی قبول کر دعا اوسکو اور واسطی تیری مانند اسکی نفل کی یہہ مسلم نے ف پیٹھپیچھے اور اسطرح اگر سنا بھائی مسلمان کی دعا کری اپنی دل مین پائیگی تو یہی ہمیں دخل ہی بیسبب خلوص کے اور کہتا ہی فرشتہ ازینی فرشتہ عرض کرتا ہی جناب سے ہمیں کہ دعا اسکی قبول کر بیچ حق بھائی اوسکی اور دعا کرنی والیکو خطاب کر کر کہتا ہی کہ تجکو بھی مانند اسکی ۱۲ منہ ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَوْلَادِکُمْ

وَلَا تَدْعُوا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْئَلُ فِيْهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کرو اپنی جانوں پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنی نوکروں پر یعنی خدام و لونڈیوں پر اور جانوروں پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے اس ساعت کو کہ مانگی جاوی اوس میں بخشش پس قبول کری وہی بد دعا تمہاری تم کو یہ حدیث نقل کی ہے مسلم نے **ف** یعنی بعضی وقات ہوتی ہیں دعا قبول ہونیکی ایسا نہو کہ وہی وقت دعا قبول ہونیکا ہو اور تم بد دعا کرو اپنی اوپر یا اپنی اولاد اور مال پر پھر قبول ہو جاوی تو پشیمان ہو پس بعضی اوقات کی اپنی ہی بد دعا کرنی میں خوب نہیں ہے **وَذُكِرَ حَدِيْثُ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِيْ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی جو دعا مظلوم کی سو کتاب زکوٰۃ میں **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل دوسرے **عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا وہی ہی عبادت پھر پڑھی یہ آیت اور کہا پروردگار تمہارا نے دعا مانگو میں قبول کروں گا تمہاری دعا تم سے یہ حدیث نقل کی ہے احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** از راہ مبالغہ کے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی ہے کہ دعا سے عبادت کے کرنیوالے کو توجہ ہوتا ہی اوسمیں حق تعالیٰ کیطرف اور متوجہ ہیرتا ہی سو حق ہی اور امید وار نہیں رکھتا مگر اوسی سے اور دعا جو ہے اخلاص اور عجز و انکسار اور مانگنا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجھنا اپنی کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی یہ آیہ کو سند اسی بات کی سمجھی اللہ نے کہ اوس سے معلوم ہوا کہ دعا امر ہے یعنی حکم ہی اوسکی کرنیکا اور ثواب ہی اوسپر ثواب و جو چیز ایسی ہوتی ہی عبادت وہی اور آیت میں دلیل ہی اوسپر کہ دعا عبادت ہی کہ فرمایا ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین یعنی جو کہ تکبر کرتی ہیں عبادت یعنی دعا سے ہی قریب ہے کہ داخل ہوں دوزخ میں خوار و ذلیل ہوں **وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مغز وہی عبادت کا نقل کی ہے ترمذی نے **ف** یعنی خلاصہ عبادت کا اور مغز بالذات اوسکا دعا ہی ہے کہ حقیقت عبادت کی و خلاصہ اوسکا عاجزی اور ذلیل سمجھنا اپنی کو ہی اور یہ حاصل ہوتا ہی دعا سے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ کی دعا سے نقل کی ہے ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** نہیں کوئی چیز یعنی اذکار و عبادات میں کوئی چیز دعا برابر نہیں پس نہیں منافی ہی یہ قول اللہ تعالیٰ کی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم **وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہیں زیادہ کرتی عمر میں مگر نیکی نقل کی ہے یہ حدیث ترمذی نے **ف** مراد تقدیر سے اوتنا ایک چیز مکروہ کا ہی کہ جسسے ڈرتا ہی آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہی بندہ دعا کی دفع کرتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ اوسسے اور تقدیر دو قسم ہی پر ایک مبرم اور دوسرے معلق تقدیر مبرم میں نہیں ہوتا ہے نہ تبدیل نہیں اور قضائے معلق میں بعضی سبب سے تغیر و تبدیل ہوتی ہی یہاں تقدیر معلق مراد ہی اور نہیں زیادہ کرتی عمر میں مگر نیکی یہاں بھی کمی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کی ہی لکھا جاتا ہی کہ فلانی کریگا نیکی کریگا تو اسکی عمر ہوگی اور اگر نہ کریگا اتنی ہوگی صورت اوسکی یہ ہے کہ لکھا جاتا ہی لوح محفوظ میں کہ مثلاً اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا پس عمر اوسکی چالیس برس کی

ہوگی اور اگر چاہا دونو کر لیگا پس عمر اوسکی ساٹھہ برس کی ہوگی پھر جب تو نے کہی ساٹھہ برس کو پہنچا پس ہی عمر اوسکی اور جب ایک چیز کی
زیادہ ہوئی چالیس سے پس کم ہوئی انہتر ہی عمر اوسکی سی کر ساتھہ برس تھی اور بعضون نے معنی اسکی یہہ کہی ہین کہ جب اسکی کی تو نہ ضایع ہوئی عمر اوسکی
پس گویا کہ زیادہ ہوئی ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدعاء ينفع مما نزل ومما
لم ينزل فعليكم عباد الله بالدعاء رواه الترمذي ورواه احمد عن معاذ بن جبل وقال الترمذي هذا حديث غريب
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دعا نفع کرتی ہی اوسچیز سی کہ اوتری اور اوس چیز سی کہ نہین اوتری پس لازم
کرو تم پر اے بندے اللہ کی دعا کو نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ احمد نے معاذ بن جبل سی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** اوسچیز سی
کہ اوترے اسکو یعنی بلا کو اوتری ہی اوسکو دعا دفع کر دیتی ہی اگر یہہ مبرم ہوتی ہی صبر عطا فرماتا ہی اللہ تعالی پس سہل ہوتا ہی
اوسپر تحمل اوس بلا کا اور راضی ہوتا ہی اوس سی یہہ نہین چاہتا کہ یہہ ہو بلکہ لذت پاتا ہی ساتھہ اوس بلا کی جیسکہ لذت پاتی ہین اہل دنیا ساتھہ مطلوبون
کی اور دعا نفع دیتی ہی اوس بلا کو نہین اوترے یعنی اوسکو اوتری نہین ہے ع **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما من احد يدعو بدعاء الا اتاه الله ما سأل او كف عنه من السوء مثله ما لم يدع بإثم او قطيعة
رحم رواه الترمذي اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ مانگی دعا مگر دیتا ہی اوسکو اللہ
وہ مانگتا ہی یعنی اگر مقدر ہوتا ہی اسکا نہ دینا اوسکا یا بند رکھتا ہی اوس سے برائی مانند اوسکی یعنی دفع کرتا ہی بلا بقدر مانگنی خیر کی عوض مدتی کے
اگر نہین مقدر ہوتا دینا اوسکا بسبب کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتی کی نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم سلوا الله من فضله فان الله يحب ان يسأل وافضل العبادة انتظار الفرج رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالی سی فضل اوسکی سو اسطے
کہ اللہ دوست رکھتا ہی یہہ کہ مانگا جاوی یعنی فضل اوسکا اور بہترین عبادتون کی انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب
ہی **ف** انتظار کرنا کشادگی کا یعنی امیدوار رہی بھلائی بلا اور غم کا ساتھہ ترک کرنی شکایت کی طرف غیر اللہ تعالی کی یہہ اشارہ ہی صبر کی طرف اور
بیشک جزع صبر کی ضد اور بیقراری نہایت ہے ع **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يسأل الله
يغضب عليه رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ مانگی اللہ سی غصہ ہوتا ہی اوسپر
نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ایسی کہ ترک کرنا سوال کا تکبر اور استغنا ہی ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من فتح له منكم باب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة وما سئل الله شيئا يعني احب اليه من ان يسأل العافية
رواه الترمذي ع اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھولا گیا واسطے اوسکی تم مین سے دروازہ دعا کا یعنی
توفیق دیا گیا بہت دعا کی مع شرائط و آداب کی کھولی گئی واسطے اوسکی دروازی رحمت کے یعنی کبھی مانگی ہوئی خیر ملتی ہی اور کبھی دفع ہوتی ہی اوسی
سے برائی مانند اوسکی اور نہین سوال کیجاتی اللہ تعالی سی کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف اسکی اس سے کہ سوال کیجاوی عافیت نقل کی یہہ ترمذی
نے **ف** یعنی اللہ تعالی عافیت کی مانگنی کو بہت دوست رکھتا ہی اس برابر اور چیز کی مانگنی کو نہین دوست رکھتا اور عافیت کی معنی ہین سلامتی
تمام آفات اور بیماریون سی اور بلاون اور مکروہات ظاہری و باطنی سی دنیا و آخرت مین پس یہہ شامل ہی سب بیماریون کو نسال اللہ العافیۃ ع
وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره ان يستجيب الله له عند الشدائد فليكثر

الدعاء فی الرخاء رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ
خوش لگی اوسکو یہہ کہ قبول کری اللہ دعا اوسکی نزدیک سختیوں کے پس چاہیی کہ بہت دعا کری حالت فراخی مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
غریب ہے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ
لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا
مانگو اللہ سی اور تم یقین کرتی ہو ساتہہ قبولیت کی اور جانو کہ اللہ نہین قبول کرتا دعا دل غافل کہیلتی ولہکی سی یعنی غافل ہوا اللہ سی اور مشغول ہو غیر
خدا مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف یقین کہی ہو ساتہہ قبولیت کی یعنی ہو وقت دعا کی ایسی حالت پر کہ حق ہو سبب
اوسکی قبولیت کی یعنی ایسی کام کرتے ہو اور ایسی باتون سی بچتی ہو اور رعایت کرتی ہو شرایط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کی یہانتک
کہ ہو قبولیت اوپر دلون نہایتی غالب نہ قبول ہونسی یا مراد یہہ ہے کہ تم معتقد ہو سکی کہ اللہ نہین نا امید کریگا تمکو سبب فضل خود اپنی کی ع بندہ
وعن مالک بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سالتموہ اللہ فاسئلوہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ
بظھورھا وفی روایۃ ابن عباس قال سلوا اللہ ببطونھا اکفکم ولا تسئلوہ بظھورھا فاذا فرغتم فامسحوا بھا
وجوھکم رواہ ابوداود اور روایت ہی مالک بن یسار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت مانگو تم اللہ سی پس مانگو اوس سی
ساتہہ اندر کی جانب ہاتہون اپنی کی اور نہ مانگو اوس سی ساتہہ اوپر کی جانب ہاتہون اپنی کی اور ایک روایت مین ابن عباس سی ہے کہا مانگو اللہ سی ساتہہ اندر
کی جانب ہاتہون اپنی کی اور نہ مانگو اوس سی ساتہہ اوپر کی جانب ہاتہون اپنی کی پس جو وقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سی پس پھیرو ہاتہون اپنی کو منہہ پر یعنی ہا
پر کرتے ہو ہاتہون پھیرو اوپر کی ہی منہہ پر پچہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف اندر کی جانب ہاتہون اپنی کی اتچہی دعا کرنی مین ساتہہ اوس کہو کہ اندر کی جانب ہاتہون
سامنی منہہ کی رہی جیسکہ معمول ہی دعا مانگنی مین اولی ہا ساتہہ کرو دعا مانگو اور حالت سی التماس سی مشغول ہی اور تین باتین ساتہہ ہی دعا مانگنی کی
ہی چنانچہ بیان اسکا بالاستقصا مین ہو چکا ہی ۱۲ مولفہ وعن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان ربکم حیی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردھما صفرا رواہ الترمذی وابوداود والبیہقی فی الدعوات الکبیر
اور روایت ہی سلمان سی ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق پروردگار تمہارا صاحب حیا ہی یعنی معاملہ کرتا ہی حیا مند ونکا سا ہو
والا بغیر سوال کی سا کرتا ہی بندی اپنی سی یہہ کہ پھیرے اونکو خالی ہو وقت کہ اوٹہاتا ہی بندہ اپنی دونو ہاتہہ طرف اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور
ابوداود نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین وعن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم
یحطھما حتی یمسح بھما وجھہ رواہ الترمذی ۱۲ اور روایت ہی عمر سی کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہو وقت اوٹہاتی دونو
ہاتہہ اپنی دعا مین نہ رکہتی اونکو جبتک کہ پھیرتی اونکو اپنی منہہ پر نقل کی یہہ ترمذی نی ف ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ اوٹہانا اور منہہ پر
پھیرنا سنت ہی دعا مین مولفہ وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستحب الجوامع من الدعاء
ویدع ما سوی ذلک رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اچہا جانتی تہی اون دعا مانگو جامع ہون
اور چہوڑتی تہی اون دعاؤنکو کہ جامع نہین نقل کی یہہ ابوداود نی ف دعا جامع ہونی کہ لفظ اوسکی تہوڑی ہون اور معنی بہت شامل ہو
امور دنیا اور آخرۃ کو جیسی یہہ دعا مین ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ
فی الدین والدنیا والاخرۃ اور مانند اوسکی بہت دعا مین جامع آئی ہین حدیث شریف مین ہو چہوٹی ۱۲ یعنی ہو دعا کہ جامع نہو خاص مطلب ہمین

تم کو رہو وہ حضرت نی ترک کی ہی مانند از قبیل روجہ حسنہ یعنی دی تجکو بیوی اچھی وغیر ذلک اور یہہ باعتبار اکثر کی ہی کہ حضرت اکثر دعائین جامع ہی مگنی
ہی خاص مطلب کے نہ مانگتی ہی والا کبھی کبھی خاص مطلب سے مانگنا ثابت ہوا ہی ع مولانا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونیوالی دعا غائب کے واسطے غائب کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی ف ایسی کہ
غائب کے دعا غائب کے لیی خصوص ہوتی ہی خیال سنانی دکہانیکا نہین ہوتا ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ وَلَا تَنْسَنَا اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا پروانگی مانگی میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی پیچ اور کرنی عمرہ کی پس اذن دیا مجکو اور فرمایا شریک کرنا مکو ای چہوٹی بہائی میری پیچ دعا اپنی کی اور نہ بہولنا مجکو یعنی وقت دعا کی پیر
فرمایا حضرت نی ایک کلمہ کہ نہین خوش کرتا مجکو یہہ کہ واسطے میری ہو بدلی اوسکی تمام دنیا نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی اور تمام ہوئی روایت ترمذی
کی نزدیک لفظ ولا تنسنا کے ف مراد کلمہ سی یا تو یہی بات ہی کہ جو حضرت نی انکو فرمائی یا کوئی اور بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرت نی جو التماس
دعا کی کی اسمین ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہی مقام بندگی مین اور رغبت دلانی امت کو کہ اپہی لوگون اور عابدون سے طلب دعا کی کرین اور تنبیہ
امت کو کہ خاص اپنی ہی لیی دعا نکرین بلکہ شریک کرین قرابتیون اور دوستون کو بہی دعا مین خصوصًا بیچ مقامون قبولیت کی اور اس سے بزرگی
حضرت عمر رض کی بہی معلوم ہوئی ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ
حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ
لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین رد ہوتی دعا اونکی ایک روزہ دار جسوقت کہ افطار کرتا ہی یعنی ایسی کہ بعد ادائی عبادۃ کی ہوتی ہی
اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہی اور دوسرا سردار سب کا کہ عدل کری یعنی ایسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ عدل ایک ساعت کا بہتر ہی ساٹہہ برس کی
عبادت سے اور تیسری دعا مظلوم کی اوٹہاتا ہی اوسکو اللہ تعالی اوپر ابر کی اور کہولی جاتی ہین واسطے دعا اوسکی دروازی آسمان کی اور فرماتا ہی
پروردگار قسم عزت اپنی کی البتہ مدد کرونگا مین تیری اگرچہ ہو بعد مدت کی یعنی ضایع نہین کرنی کا حق تیرا اور نہین رد کرونگا دعا تیری اگرچہ مدت
دراز گذر جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اوپر ابر کی اوٹہانا اور کہلنا دروازونکا کنایہ ہی اوپر چڑہنی سی اور جلدی قبول ہونیسی ع بہ
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ
الْمَظْلُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین دعائین قبول
کیجاتی ہین نہین شک اسمین یعنی اونکی قبول ہونی مین دعا باپکے اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی
ف دعا باپکی یعنی باپ بیٹی کو خواہ دعا دی یا بد دعا کری جلد قبول ہوتی ہی اور مانکی دعا بطریق اولی قبول ہوتی ہی بسبب نہایت شفقت
اوسکیکی اگرچہ یہان نہین ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہی کہ دعا اوسکی قبول ہوتی ہی اوسکی حق مین کہ جو احسان کری اور بد دعا قبول
ہوتی ہی اوسکی لیی کہ ایذا دی اور بد سلوکی کری اوس سے یا یہہ کہ مطلق اوسکی دعا قبول ہوتی ہی خواہ اپنی لیی کری یا اوسکی لیی اور دعا مظلوم
کی یعنی جو کوئی مدد کری مظلوم کی یا تسلی دی اوسکو اور وہ دعا کرا اوسکو یا جسنی ظلم کیا اوسپر اور اسنے بد دعا دی اوسکو قبول ہوتی ہی ع الفصل

الثالث وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیسأل احدکم ربه حاجته کلها حتی یسأل شسع نعله اذا انقطع زاد فی روایة عن ثابت البنانی مرسلا حتی یسأله الملح وحتی یسأله شسعه اذا انقطع رواه الترمذی ✤ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کہ مانگی ایک تمہارا پروردگار اپنی سے سب حاجتین اپنی یہانتک کہ مانگی تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوی زیادہ کی ترمذی نی ایک روایہ مین ثابت بنانی سی بطریق ارسال کی یہانتک مانگی اوسسے نمک اور یہان تک کہ مانگی اوس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جبوقت کہ ٹوٹ جاوے نقل کی یہہ ترمذی نی ف زیادہ کی مصنف کو چاہیی تہا کہ یون کہتا زاد الترمذی وزاد فی روایة اور دوسری روایت مین جنی یسأله شسعه الخ مکرر آیا تاکید کی لیی کہ دلالت کری اسپر کہ وہان رکاوٹ اور محرومی نہین ہے سایل کیواسطے نہایت مہربان ہے بندونپر دیتا ہی جو مانگتی ہین بیچ التجا کری بندہ مگر اوس سے اور زاری کری مگر اوسپر کہا ابو علی فاق فی کرشمہ مون موفق کیسی یہہ ہے کہ نہ مانگی حاجتین اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سی جیسیکہ حضرت موسے علیہ السلام مشتاق رویت ہے کی ہوئی کہا رب ارنی انظر الیک اور محب جو روئی کی ہوئی کہا رب لما انزلت الی من خیر فقیر ح وعنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرفع یدیه فی الدعاء حتی یری بیاض ابطیه اور روایت ہی انس سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتی ہا تہہ اپنی دعا مین یہانتک کہ دکہلاتی جاتی سفیدی حضرت کی بغلون کی وعن سهل ابن سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کان یجعل اصبعیه حذاء منکبیه ویدعو اور روایت ہی سہل بن سعدی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا ہی حضرت گردان تی دونو انگلیان اپنے یعنی سر دونو انگلیون کی اونگلیونکی برابر مونڈہون کی اور دعا مانگتی ف یہہ وسط درجہ ہی ہاتہہ اوٹہانی کا اور اکثر اسیطرح اوٹہاتی ہی اور پہلی حدیث مین جو زیادہ ہاتہہ اونہا آئی وہ محمول ہی بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا مین جیسے مثل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت کی تو اتنی اوٹہاتی کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہوتی ع وعن السائب بن یزید عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا دعا رفع یدیه مسح وجهه بیدیه رواه البیهقی فی الاحادیث الثلثة فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دعا مانگتی اور اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی پہیرتی اپنی مونہہ پر دونو ہاتہہ اپنی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین دعوات کبیر مین ف کہا طیبی نی کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اوٹہاتی ہا تہہ اپنی دعا مین نہ پہیرتی مونہہ پر پس نماز مین اور طواف مین اور وقت سونیکی اور بعد کہانیکی اور مانند انکیکی جو حضرت سی دعا مین منقول ہین اور انمین ہاتہہ نہ اوٹہاتی ہی تو مونہہ پر بہی ہاتہہ نہ پہیرتی ہی ع وعن عکرمة عن ابن عباس قال المسئلة ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوهما والاستغفار ان تشیر باصبع واحدة والابتهال ان تمد یدیک جمیعا وفی روایة قال والابتهال هکذا ورفع یدیه وجعل ظهورهما مما یلی وجهه رواه ابو داود اور روایت ہی عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب سوال کرنیکا یہہ ہے کہ اوٹہاوی تو دونو ہاتہہ اپنی برابر اپنی مونڈہون کی یا قریب انکے اور ادب استغفار کا یہہ ہی کہ اشارہ کرتیو ساتہہ ایک انگلی کی اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا مین یہہ ہے کہ دراز کرتیو دونو ہاتہہ اپنی کہنی تک استقدر کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہو اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عاجزی کرنی اسطرح سی ہی اور اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی اوسکی پیٹہہ ہاتون اپنی کی قریب مونہہ اپنی کی یعنی جیسیکہ استسقا مین آیا ہی نقل کی یہہ بو داود نی ف اشارہ کرتیو ساتہہ ایک انگلی کی یعنی سبکی کہ سبکو اونگلی کی شہادت کی کہتی ہین مقصود اس سے ہی سب سے یعنی ملامت کرنا نفس امارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ ڈہونڈنی شر انکیسی اور قید ایک کے ایسی لگانی کہ مکروہ ہی اشارہ کرنا دو انگلیونسی چنانچہ آیا ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ اشارہ کرتا ہا دو انگلیونسی فرمایا اوسکو کہ ایک سے اشارہ کر ایک سے اشارہ کرنا اور

اوٹھائی دونو ہاتھہ اپنی یعنی اوٹھائی دونو ہاتھہ اپنی خوب طرح یہانتک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلونکی اور سبو ہاتھہ مقابل سر کی ع **وعن** ابن عمر أنه يقول إن رفعكم أيديكم بدعة ما زاد رسول الله صلى الله عليه وسلم على هذا يعني إلى الصدر رواه أحمد

اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ وہ کہتی ہی کہ تحقیق اوٹھانا تمہارا اپنی ہاتھونکو یعنی بہت اوٹھانا بدعت ہی نہین یا وہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اکثر اسپر یعنی سینہ تک اوٹھائی ہی نہ زیادہ اوس سے نقل کی یہہ احمدنی **ف** نکار کیا ابن عمر نی اوپر اسکی کہ اکثر اوقات بہت ہی اوٹھائی ہی اور فرق نکرتی ہی حالات مین کہ ایک امر کی لیی سینہ تک اوٹھائی اور مونڈہون تک اور امر کی لیی اور مونڈہونسی اونچی اور امر کی لیی پس اس تقریر سی خوب تطبیق حاصل ہوگئی ع حاصل یہہ کہ حضرت کا ہاتھہ اوٹھانا باعتبار اختلاف حالات کی مختلف تہا کہ اکثر تو سینہ تک اوٹھائی تہی اور بعضی امر کی لیی مونڈہون تک اور بعضی امر کی لیی مونڈہونسی اونچی اور یہہ لوگ کہ اکثر اوقات اونچی ہی اوٹھائی تہی اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتی تہی اسلیی ابن عمر نی اوپر طعن کیا

مولف **وعن** أبي بن كعب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ذكر أحدا فدعا له بدأ بنفسه رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب صحيح

اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ذکر کرتی کسیکا پہر دعا مانگتی اوسکیلیی یعنی ارادہ کرتی دعا مانگنی کا شروع کرتی دعا مانگنی پہلی واسطی اپنی نفل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب صحیح ہی **ف** امین تعلیم ہی امت کو کہ اگر کوئی کسیکیلیی دعا کرنی تو پہلی اپنی لیی دعا کری پہر اوسکی لیی مثلاً کہی اللہم اغفرلی وبفلان ع **وعن** أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلم يدعو بدعوة ليس فيها إثم ولا قطيعة رحم إلا أعطاه الله بها إحدى ثلاث إما أن يعجل له دعوته وإما أن يدخرها له في الآخرة وإما أن يصرف عنه من السوء مثلها قالوا إذا نكثر قال الله أكثر رواه أحمد

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ دعا مانگی کوئی دعا کہ نہو اوسمین مانگنا گناہ کا اور نہ توڑنا ناتی کا مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوس دعا کی ایک تین چیزونمین سی یا یہہ کہ جلدی دی اوسکی لیی مطلب اوسکا اور یا یہہ کہ ذخیرہ کر رکہی دعا کو اوسکی لیی اور دیوی آخرت مین اور یا یہہ کہ پہیر دیوی اوس سے برائی مانند اوسکی عرض کیا صحابہ نی اب بہت دعا کرینگی ہم یعنی اسلیی کہ بڑی فائدے دعا کی سنی ہمنی فرمایا فضل اللہ کا بہت ہی یعنی جو کہہ کہ دیتا ہی یعنی فضل اپنی سی اور دست کرم اپنی سی بہت ہی اوچیز سی کہ دیتا ہی تمکو بیچ مقابلہ دعا تمہاری کی ع **وعن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خمس دعوات يستجاب لهن دعوة المظلوم حتى ينتصر ودعوة الحاج حتى يصدر ودعوة المجاهد حتى يقعد ودعوة المريض حتى يبرأ ودعوة الأخ لأخيه بظهر الغيب ثم قال وأسرع هذه الدعوات إجابة دعوة الأخ بظهر الغيب رواه البيهقي في الدعوات الكبير

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پانچ دعائین ہین کہ قبولیت کیجاتی ہی واسطی اونکی دعا مظلوم کی یہانتک کہ بدلیوی یعنی ظالم سی ساتہہ زبان یا ہاتہہ اپنی کی اور دعا حاجی کی یہانتک کہ پہر کر آوی یعنی طرف شہر اپنی کی اور اہل اپنی کی یا فارغ ہووی حج سی اور دعا مجاہد کی یہانتک کہ نیوالیکی یا کوشش کرنیوالیکی بیچ طلب علم وعمل کی یہانتک کہ بیٹہی یعنی جہاد کرنیسی یا کوشش کرنیسی اور دعا مریض کی یہانتک کہ اچہا ہووی یا مری اور دعا بہائی کی واسطی بہائی مسلمان اسکی غائبانہ پہر فرمایا یہہ بہت جلدی قبول ہوتی ہین اوس دعا سی دعا بہائی کی پس ثبت نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیرہ مین

باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ

باب ہے بیچ بیان ذکر خدا کی اور نزدیکی حاصل کرنیکی طرف خدا کی **ف** یعنی نزدیکی حاصل کرنی ساتہہ ذکر اللہ کی طرف خدا کی یا نزدیکی حاصل کرنی ساتہہ نوافل کی طرف اوسکی اور ذکر اللہ تعالی کا دو سی ہی ہوتا ہی اور زبان سے بہی اور افضل یہہ ہے کہ دل

اور زبان دونوں سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل کا افضل ہی پھر ذکر دل کا دو قسم پر ہے ایک تو فکر کرنی عظمت خدا میں اور جبروت و ملکوت میں اور نشانیوں قدرت اوسکی میں کہ آسمان و زمین میں ہیں اوسکو ذکر خفی کہتی ہیں حدیث شریف میں آیا ہی کہ ستر درجہ افضل ہی ذکر خفی وہ جو نہیں سنتی اوسکو حفظہ یعنی جو ہے اعمال لکھنی والے جب ہوگا دن قیامت کا اور جمع کریگا اللہ تعالی خلائق کو اونکی حساب کے لیی اور لاوینگی حفظہ اوسچیز کو کہ یاد رکھتی تہی اور لکھا تہا اوسکو فرماویگا اللہ تعالی اونکو دیکھو کیا باقی رہا ہے واسطی اونکی کچھ پس کہینگی وہ نہیں چھوڑا ہمنی کچھ اوسچیز میں سے کہ جانا ہمنی اور یاد رکھا ہمنی مگر کہ جمع کیا ہمنی اوسکو پھر فرماویگا اللہ تعالی یعنی بندیکو تحقیق تیری لیی میری پاس ایک نیکی ہی کہ نہیں جانتا تو اوسکو اور میں بدلا دونگا اوسکا تجکو اور وہ ذکر خفی ہی بندہ ذکر اوسکو فی بدو السافرۃ اور دوسری قسم ذکر دلکی یہہ ہے کہ وقت امر و نہی اللہ تعالی کی اوسکو یاد کرتا ہی اور پہلی قسم افضل و اعلی ہی اور بعضی فقہا کہتی ہیں کہ ذکر نہیں ہوتا مگر ساتہہ زبان کی اور ادنی مرتبہ اوسکا بموجب قول مختار کی یہہ ہے کہ سنا وی اپنی تئیں بغیر اسکی معتبر نہیں اور وسوسی جو ہوتا ہی فعل دلکا ہی قسم علم و تصور سی ذکر نہیں ذکر نام اوسکا ہی کہ زبان سی ہو پس یہہ بات خلاف ہی اوسکی کہ لغہ کی کتابونمیں لکھا ہی صحاح و قاموس میں لکھا ہی کہ ذکر ضد نسیان کی ہی اور یہہ خود فعل دلکا ہی ہاں جو کچھہ کہ زبان سی ہو اوسکو بھی ذکر کہتی ہیں پس ذکر لفظ مشترک ہی درمیان فعل دل اور فعل زبان کی لیکن بہا مشایخ طریقت رحمہم اللہ کی نی کہ ذکر دو نوع پر ہی قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگتر اور رتبہ سے ذکر زبانی سی پس شاید مقصود بعضے فقہا کو یہہ ہو کہ جہان ذکر زبانسی کرنا آیا ہی مثل تسبیحات اور قراءۃ نماز کی اور ذکر بعد نماز کی اور سوائے انکیکی وہاں دلسی ذکر کرنا کفایت نہیں کرتا بلکہ زبانسی کرنا چاہیی نہ یہہ کہ اوسپر ثواب اخروی نہیں مترتب ہوتا ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ** رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی سعید خدریسی کہا دونوں نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں بیٹہتی ایک قوم کہ ذکر کرین اللہ کا مگر کہ گہیرتی ہیں اونکو فرشتی یعنی جو کہ دہونڈتی پہرتی ہیں راہونمیں اہل ذکر کو اور ڈانک لیتی ہی اونکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات کی لیی ہی اور اوترتی ہی اونپر سکینۃ اور ذکر کرتا ہی اونکو اللہ تعالی اون شخصونمیں کی نزدیک اوسکی ہیں یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیاء عم میں نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سکینۃ خاطر جمعی لکہ ہی کہ اوسکی سبب سے خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوای اللہ کی دلسی نکل جاتی ہی اور حضور ساتہہ اللہ کی ہم پہنچتا ہی اور اوترنا سکینۃ کا اس آیت سی ہی ثابت ہوتا ہی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ع **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّةَ فَمَرَّ عَلٰی جَبَلٍ یُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِیْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَالذَّاکِرٰتُ** رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جلتی بیچ راہ مکہ کی پس گذری ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تہا اوسکو جمدان پس فرمایا چلو یہہ ہی جمدان پیش دستی لیگئی مفردون عرض کیا صحابہ نی کہ کون ہیں مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو یاد کرین بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین اللہ تعالی کو بہت نقل کی یہہ مسلم نی **ف** المفردون سوال ہی صفت سی کہ کیا صفت ہی مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لایق اعتبار کی تنہائی نفس کے ہی اللہ کے ذکر کی لیی آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سی ہی پہنچی تو صحابہ بشتاق وطن کے ہوئی بعضی الگ ہو کر اور دلسی پہلی وطن کو روانہ ہوئی پیچہی رہنے والونکو حضرت نی فرمایا کہ کہر قریب پہنچا جلد چلو کہ بعضی مفردون یعنی الگ ہونیوالی آگی پہنچ گئی صحابہ نہ نی صفت مفردون کے پوچہی فرمایا حاصل اوسکا یہہ ہے کہ معنی ان مفردون کی ظاہر ہیں اس سے کیا سوال کرتی ہو بلکہ پوچہو نیکیونکی سبقت کرنیوالونکو کہ وہ وہ ہیں کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنی کو اللہ کی ذکر کی لیی یعنی

انقطاع کیا لوگونسی اور گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذکر اللہ مین مشغول رہتی ہین اور مراد بہت یاد کرنیسی یہہ ہے کہ ہمیشگی کری ذکر پر بغیر غفلت کی اور جو غفلت ہو بھی جاوے تو جلد ایسی دور کر کر مشغول ہووے اور ابن عباس نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہی ساتھہ ذکر کرنی کی نمازونکی بعد اور صبح شام سوتی بیٹھتی اور مانند انکی جطرح مشغول ہی حدیث شریف مین ہے ع **وعن** اَبِی مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل اوس شخص کے کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنی کو اور اوس شخص کے کہ نہین یاد کرتا مانند زندی اور مردہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ذکر حیات قلب کا کری ہے اور غفلت موت اوسکی اور جیسیکہ زندہ اپنی زندگی سی بہرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی ذکر کرنیوالا اپنی عمل سی بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنیوالا کہ اوسکو اپنی عمل سی بہرہ نہین مانند مردہ کی ہی کہ اوسکو زندگی سی کچھہ بہرہ نہین ہوتا **بیت** زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ۔ زندہ آنست کہ با دوست وصالی دارد **علی فخر** **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین نزدیک گمان بندی اپنی کی ہون کہ ساتھہ میری رہتا ہی اور مین ساتھہ ہونکو ہون جب یاد کرتا ہی مجکو یعنی دلسی یا زبان سے پس اگر یاد کری مجکو ذات اپنی مین یعنی خفیہ یاد کرتا ہون مین یعنی اوسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب اوسکو اور متولی ہوتا ہون آپ اوسکی ثواب کا اور کمی بیشی نہین کرتا اوسکو اور اگر یاد کری مجکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہے اوسنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نزدیک گمان بندے اپنی کی یعنی معاملہ کرتا ہون بندسی موافق گمان اور توقع اوسکیلی اگر امید عفو کی رکھتا ہی عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا رکھتا ہی عذاب کرتا ہون مراد رغبت دلانی ہی اوپر کہ امید اللہ تعالی کی خوف پر غالب رہے اور گمان اچھا رکھی کہ بخشیگا مجکو ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ایک شخصکو دوزخ مین لیجانیکا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا رہیگا تو عرض کریگا ای رب میری میرا گمان تیرے ساتھہ ایسا تھا فرماویگا اللہ تعالی پھیر لاو اسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہہ ہے کہ عمل کری اور پھر امید وار بخشش کا رہی اور بغیر عمل کی امید کرنی لوا سرد کوٹنا ہی یعنی بیفائدہ اور مین ساتھہ اوسکی ہون یعنی توفیق دیتا ہون اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت کرتا ہون ع **فخر** **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَاءُ سَیِّئَۃٍ مِّثْلُھَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی جو شخص کہ لاوی ایک نیکی پس واسطی اوسکی ثواب ہوتا ہی دس برابر اوسکی اور زیادہ بھی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق و اخلاص کے ساتھہ ستوک بلکہ زیادہ اوس سے اور جو شخص کہ لاوی برائی پس سزا برابر اوسکی یا بخش دیتا ہون اور جسنی نزدیکی ڈہونڈی مجھی یعنی ساتھہ طاعت کی ایک بالشت یعنی مقدار قلیل نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے ایک گز یعنی پہنچاتا ہون رحمت اپنی طرف اوسکی زیادہ اوس سے اور جسنی نزدیکی ڈہونڈی مجھے ایک گز نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے مقدار پھیلانی دونو ہاتھہ کی اور جو شخص کہ آتا ہی میری پاس چال چلکر آتا ہون مین اوسکی پاس دوڑکر اور جو شخص ملے مجھی مقدار زمین کی گناہ لیکر نہ شریک کرتا ہو ساتھہ میری کسیکو ملاقات کرونگا مین اوس سے مانند اوس زمین کی بخشش سے یعنی اگر چاہونگا مین یہہ اوسکی اپنی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ بندہ اگر تہوڑیسی رجوع کرتا ہی تو وہانسی توجہ اور التفات اور رحمت اوس سے زیادہ ہوتی ہی ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قال من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی فرمایا جو شخص کہ ایذا دی میرے ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہون میں اوسکو ساتھہ لڑائی کی اور نہین نزدیکی حاصل کی طرف میرے بندی میری نی یعنی مومن نی ساتھہ کسی چیز کی یعنی اعمال ہی کہ بہت محبوب ہو طرف میرے اوسچیز سی کہ فرض کیا مینی اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہی بندہ میرا یعنی جو کہ قایم ہی ساتھہ قرب فرائض کے نزدیکی ڈھونڈھتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈھونڈھتا طرف میرے ساتھہ نفلون کی یعنی طاعتون کی کہ زائد ہین فرائض پر یہانتک کہ دوست رکھتا ہون میں اوسکو یعنی واصلی جمع کرتی فرائض نوافل کی اور جسوقت دوست رکھتا ہون میں اوسکو پس ہوتا ہون میں شنوائی اوسکی کہ سنتا ہی ساتھہ اوسکی اور ہوتا ہون میں بینائی اوسکی کہ دیکھتا ہی ساتھہ اوسکی اور ہاتھہ اوسکا کہ پکڑتا ہی ساتھہ اوسکی اور پاؤن اوسکا کہ چلتا ہی ساتھہ اوسکی اور اگر مانگتا ہی مجھی یہہ بندہ البتہ دیتا ہون میں اوسکو اور اگر پناہ پکڑتا ہی ساتھہ میرے یعنی برائیون اور مکروہات سی البتہ پناہ دیتا ہون اوسکو اور نہین توقف اور تردد کرتا کسی چیز سی کہ کرنیوالا ہون میں اوسکو مانند تردد میرے کی قبض کرتی جان مومن کیسی ناخوش رکھتا ہی وہ موت کو اور حال یہہ ہے کہ میں ناخوش رکھتا ہون ناخوشی اوسکیکو اور چارہ نہین اوسکو مرگ سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ساتھہ لڑائی کی یعنی ساتھہ لڑائی اپنی کی وسے بسبب ایذا دولی اپنے کی یا خبردار کرتا ہون ساتھہ لڑائی اوسیکی مجھی پس گویا کردہ لڑنیوالا مجھی کہا امام نی کہ نہین کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اسدنی اوسکی کرنیوالیکو کہ وہ لڑنیوالا ہی اوسسے سوای اس گناہ کی اور کہا نی ہیاج کی کہ اوسمین ہے فرمایا ہی فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ پس معلوم ہوا کہ ان دونمین خطر عظیم ہی ایسی کہ لڑائی اللہ کی بندیسی دلالت کرتی ہی خاتمہ بہونی پر ایسی کہ جسسے اللہ تعالیٰ لڑا نہین فلاح پاتا وہ کبھی اور فرض کیا مینی یعنی جو کچھہ واجب کیا ہی مینی اوسپر یعنی فران بردار کرتی اوامر کی اور بچنا مناہی سی اونکو ادا کر کر جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہی سب سے زیادہ محبوب ہے اوسکی برابر اور چیز ادا کر کر نزدیکی نہین حاصل کر سکتا اور ہوتا ہون میں شنوائی اوسکی الخ کہا خطابی نی یعنی آسان کرتا ہون میں اوسپر افعال کہ نسبت کی گئی ہین طرف ان اعضا کی اور توفیق دیتا ہون میں اوسکو اون افعال کی یہانتک گویا کہ مین وہ اعضا ہی ہو جاتا ہون اور بعضون نی بہ یعنی کہی ہین کہ گردانتا ہی اللہ تعالیٰ حواس اوسکی اور اعضا اوسکی وسیلہ رضا اپنی کا پس نہین سنتا مگر جو کچھہ کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور پسند کرتا ہی اوسکو پس گویا کہ سنتا ہی ساتھہ اوسکی الخ اور بعضون نی بہ یعنی کہی ہین کہ گردانتا ہی اللہ سلطان حب اپنی کو غالب اوپر یہان تک کہ نہین دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور نہین سنتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور ہوتا ہی اللہ سبحانہ اوسمین مددگار و کارساز بچاتا ہی سمع اور بصر اور ہاتھہ اور پاؤن اوسکیکو اوس چیز سی کہ نہین پسند کرتا اوسکو اور نہین تردد کرتا کسی چیز سی الخ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین بسبب عنایت کی کرنیکی حال پر رکھتا ہون اوسکی مانی مین بسبب اوسکی کہ ناخوش آتا ہی اوسکو مرنا لیکن فرستی چارہ نہین اور وہ بہی پہنچاتا ہی بزرگیون اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالیٰ درجہ اوسسے حاصل ہوتی ہی اور تردد کی معنی مین تحیر کرنا دو امرونمین کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا اون دونمین سی اصلحہ ہی اور اطلاق اسکا محال ہی حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات پر پس معنی یہہ ہین کہ تاخیر و توقف نہین کرتا کسی امر مین مانند تاخیر و توقف شخص متردد کی ایک کام مین گرچہ قبض کرنی روح بندہ مومن کی کہ توقف کرتا ہو نہین اوسمین تا آسان ہو موت اوسپر اور مائل ہو دل اوسکا طرف اوسکی اور مشتاق ہو ساتھہ اوسکی پس داخل ہو بیچ ملک مقربین کی اور جگہہ پکڑی اعلیٰ علیین مین ع ح ٭ ٭ ٭

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنَنِيْ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّا يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ کی کئی فرشتی ہین پھرتی ہین راہو نمین یعنی مسلمانونکی راہو نمین ڈہونڈہتی ہین ذکر کرنیوالونکو یعنی تاکہ ملین اونسی اور سنین ذکر اونکا پس جبکہ پاتی ہین ایک جماعت کو ذکر کرتی ہین اللہ کا پکارتی ہین اونمین ایک دوسرےکو اوٹ جلدی طرف مطلب اپنے کی یعنی سنی ذکر کی اور ملنی ذکر کرنیوالونکی فرمایا حضرت نی پس گہیر لیتی ہین فرشتی اونکو پروں اپنی سی آسمان دنیا تک فرمایا حضرت نی پس پوچہتا ہی فرشتونسی پروردگار اونکا حالانکہ وہ بہت جانتا ہی فرشتونکا حال اونکا کیا کہتی ہین بندی میری فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی کہ تسبیح کرتی ہین تیری یعنی پاکی سی یاد کرتی ہین تجکو اور بڑائی بیان کرتی ہین تیری اور تعریف کرتی ہین تیری اور ساتہہ بزرگی کی یاد کرتی ہین تجکو فرمایا حضرت نی پھر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا دیکہا ہی اونہون نی مجکو فرمایا حضرت نی پس کہتی ہین فرشتی قسم خدا کی نہین دیکہا تجکو کہا حضرت نی پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکہتی مجکو فرمایا حضرت نی پس کہتی ہین فرشتی اگر دیکہتی تجکو ہوتی بہت تیری بندگی کرنیوالی اور ہوتی بہت واسطی تیری بزرگی کریاد کرنیوالی اور ہوتی بہت واسطی تیری تسبیح کرنیوالی فرمایا حضرت نی پھر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتی ہین مجسی کہتی ہین فرشتی مانگتی ہین تجسی بہشت فرمایا حضرت نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہا ہی اونہون نی بہشت کو فرمایا حضرت نی پس کہتی ہین فرشتی قسم ہی اللہ کی ای پروردگار نہین دیکہا اونہون نی اوسکو فرمایا حضرت نی فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکہتی جنت کو کہا حضرت نی کہتی ہین فرشتی اگر دیکہتی اوسکو ہوتی بہت اوسپر حرص کرنیوالی اور بہت ہوتی اوسکو طلب کرنیوالی اور بہت کرتی اوسمین رغبت یعنی اسلیی کہ نہین ہے خبر مانند دیکہنی کی فرماتا ہی اللہ تعالی پس کسچیز سی پناہ مانگتی ہین فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی کہ دوزخسی پناہ مانگتی ہین فرمایا حضرت نی فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہا ہی اونہون نی دوزخکو فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی قسم ہی خدا کی ای پروردگار ہماری نہین دیکہا اونہون نی دوزخکو فرمایا حضرت نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکہتی دوزخکو فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی اگر دیکہتی اوسکو ہوتی بہت اوس سی بہاگنی والی یعنی جو چیز ہین کہ باعث داخل ہونی دوزخ کی ہین اونسی بہت بہاگتی اور ہوتی بہت اوس سی ڈرنیوالی یعنی اپنی دلونمین کہا حضرت نی پس فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتونسی گواہ کرتا ہون تمین تجکو کہ بیشی بخشا اونکو فرمایا حضرت نی کہتا ہی ایک فرشتہ فرشتونمین سی کہ ذکر کرنیوالونمین فلانا شخص سی نہین ہے ذکر کرنیوالا سوا اسکی نہین کرایا تہا کسی کام کی لیی پھر بیٹہہ گیا اونمین یعنی وہ لائق مغفرت کی نہین فرماتا ہی اللہ تعالی کہ وہ ایسی بیٹہنی والی ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اونکا تعل کی یہہ بخاری نی ف پوچہتا ہی فرشتونسی پوچہتا ہی اللہ تعالی باوجود جاننی کی واسطی الزام دینی ملائکہ کی کہ اونہون نی بنی آدم کی حق مین کہا تہا کہ یہہ فساد وخون کرینگی اور ہم تسبیح اور تقدیس تجیر کرتی ہین آور اخیر حدیث مین رغبت دلانی ہمنشینی اہل ذکر پر

پر کہا ہی کسی عارف نی کہ صحبت رکھو ساتھہ اللہ کی پس ہر اگر نہ کر سکو یہہ پس صحبت رکھو ساتھہ اوسکی کہ صحبت رکھتا ہی اللہ سے یعنی دوام حضور رکھتا ہی ساتھہ اللہ کا ع وفی روایۃ مسلم قال ان للہ ملئکۃ سیارۃ فضلا یبتغون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیہ ذکر قعدوا معہم وحف بعضہم بعضا باجنحتہم حتی یملؤا ما بینہم وبین السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا وصعدوا الی السماء قال فیسالہم اللہ وہو اعلم بحالہم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عباد لک فی الارض یسبحونک ویکبرونک ویہللونک ویحمدونک ویسالونک قال وماذا یسالونی قالوا یسالونک جنتک قال وہل راوا جنتی قالوا لا ای رب قال وکیف لو راوا جنتی قالوا ویستجیرونک قال ومما یستجیرونی قالوا من نارک قال وہل راوا ناری قالوا لا قال فکیف لو راوا ناری قالوا ویستغفرونک قال فیقول قد غفرت لہم فاعطیتہم ما سالوا واجرتہم مما استجاروا قال یقولون رب فیہم فلان عبد خطاء انما مر فجلس معہم قال فیقول وله غفرت ہم القوم لا یشقی بہم جلیسہم اور مسلم کی روایت مین ہی کہ کہا تحقیق اللہ تعالی کی کئی فرشتی ہین پھرنیوالی زیادہ یعنی اعمال کھنی والون وغیرہ کی سوا ہین کہ اونکو مقصود سوائے حلقون ذکر کی کچھہ نہین دہونڈتی ہین یعنی مجلسین ذکر کی پس جب پاتی ہین مجلس کو اوسمین ہو ذکر غالبا بیٹہتی ہین ساتھہ اونکی اور گھیر لیتا ہی بعض اونکا بعض کو ساتھہ پرون اپنی کی یہانتک کہ بھر جاتی ہین فرشتی درمیان اونکی اور درمیان آسمان دنیا کی پس جو وقت کہ جدا ہوتی ہین ذکر کرنیوالی چڑہتی ہین فرشتی اوپر یعنی ہین آسمان تک یعنی ساتوین آسمان تک فرمایا حضرت نی پھر پوچھتا ہی اونسی اللہ تعالی اور وہ خوب جانتا ہی حال اونکا کہانسی آئی تم پس کہتی ہین فرشتی آئی ہم تیری بندونکی پاس سے کہ زمین مین ہین تسبیح کرتی ہین تیری اور کلمہ پڑہتی ہین تیرا اور ساتھہ بزرگی کی یاد کرتی ہین تجکو اور مانگتی ہین تجسی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتی ہین مجسی کہتی ہین فرشتی کہ مانگتی ہین تجسی بہشت تیری فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہی ہی اونہون نی بہشت میری کہتی ہین فرشتی نہین ای رب ہمارے فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکہتی وہ بہشت میری کہتی ہین فرشتی اور پناہ مانگتی ہین تجسی فرماتا ہی اللہ تعالی اور کس چیز سی پناہ مانگتی ہین مجسی کہتی ہین فرشتی آگ تیری سی پناہ مانگتی ہین فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہی ہی اونہون نی آگ میری عرض کرتی ہین فرشتی کہ نہین فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکہتی آگ میری کہتی ہین فرشتی طلب بخشش تجسے کی بہی کرتی ہین تجسی فرمایا حضرت نی پس فرماتا ہی اللہ تعالی تحقیق بخشا مینی اونکو اور دی مینی اونکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ دی مینی اونکو اوسچیز سی کہ پناہ مانگی یعنی آگ سی فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی ای پروردگار ہمارے اونمین فلانا بندہ ہی بڑا گنہگار سوا اسکی نہین کہ گذرا تہا یعنی کسی کام کی لیی پس بیٹہہ گیا ساتھہ اونکی فرمایا حضرت نی پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور اوسکو بہی بخشا مینی وہ قوم ہی کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اونکا سبب اونکی اور برکت اونکی ہمنشین اونکا ف نجار کی روایت مین جواب کیف لو راوا ختمی وغیرہ کا مذکور ہی لوانہم راوا ہا الخ اور اوسمین نہین مذکور سلیمی کہ نجار کی روایت مین یہہ جملہ فقط سوال ہی کی لیی ہے اور اسمین تعجب و تعجب دلانیکی لیی ہ ع وعن حنظلۃ بن الربیع الاسیدی قال لقینی ابو بکر فقال کیف انت یا حنظلۃ قلت نافق حنظلۃ قال سبحان اللہ ما تقول قلت نکون عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکرنا بالنار والجنۃ کانا رای عین فاذا خرجنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عافسنا الازواج والاولاد والضیعات نسینا کثیرا قال ابو بکر فوا للہ انا لنلقی مثل ہذا فانطلقت انا وابو بکر حتی دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت نافق حنظلۃ یا رسول اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک فقلت یا رسول اللہ نکون عندک تذکرنا بالنار والجنۃ کانا رای عین

فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حنظلہ بن ربیع اسیدی سی کہ کہا ملاقات کی مجھسی حضرت ابوبکر نی پھر کہا کیا حال ہی تیرا ای حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری اوپچیز پر کہ سنی تو نی حضرت سی آیا موجودی یا ہمین کہا مینی منافق ہوگیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار حال کی ہی نہ ایمان کی کہا حضرت ابوبکر نی سبحان اللہ کیا کہتا ہی تو یعنی ازراہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہی بیان کر معنی اوپچیز کی کہ کہتا ہی تو کہا مینی یعنی عجب نہین ہین اسمین سہلی کہ ہوتی ہین ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کرتی ہین ہمکو ساتھہ دوزخ کی یعنی عذاب اوسیکی کہیں اور ساتھہ جنت کی یعنی نعمتون اوسیکی کہیں گویا کہ ہم دیکھتی ہین جنت و دوزخ کو آنکھونسی پر جسوقت کہ نکل کر جاتی ہین ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی مشغول ہوتی ہین بی بیون اور اولادہین اور زمینون اور باغونمین بھول جاتی ہین ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہی کہ جو کچھہ حضرت کی صحبت مین سنتی ہین اوسمین سے بہت کچھہ بھول جاتی ہین وہ حالت نہین ہے کہ جو حضرت کی صحبت مین ہوتی ہی کہا ابوبکر نی یعنی جسکے بیان کیا تو نی یہہ پس قسم ہی اللہ کی تحقیق ہمسہی پہنچی ہین مانند حالت کو یعنی ہمارا بھی یہی حال ہی کہ حاضر و غائب مین تفاوت نہی پس چلا مین اور ابوبکر یہان تلک کہ آئی ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینی کہ منافق ہوگیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا سبب ہے اس قول کا کہا مینی یا رسول اللہ ہوتی ہین ہم آپکی پاس تو نصیحت کرتی ہین آپ ہمکو ساتھہ دوزخ کی اور بہشت کی گویا کہ ہم دیکھتی ہین آنکھونسی پس جسوقت کہ نکل کر جاتی ہین ہم آپکی پاس سے مشغول ہوتی ہین ہم بیبیون اور اولاد اور زمینون اور باغونمین بھول جاتی ہین ہم بہت سے نصیحت کی باتمین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہے اگر ہمیشہ رہوتم اوسحالت پر کہ ہوتم نزدیک میرے اور حالت ذکر مین یعنی صاف دل اور ڈر نیوالی اللہ سے تو البتہ مصافحہ کرین تمسی فرشتی اوپر بچھونون تمہاری اور بیچ راہون تمہاری ولیکن ای حنظلہ ایکساعت اور ایکساعت کہا یہہ تین بالنقل کی یہہ مسلم نی **ف** مصافحہ کرین تمسی فرشتی یعنی علانیہ والا مصافحہ کرتی ہین فرشتی اہل ذکر کسی خفیہ اور اوپر بچھونون الخ یعنی حالت فراغ مین اور شغل مین مراد ہمیشہ ہی اور ایکساعت یعنی ایکساعت مین ہوتا ہی حضور تا ادا کرو حقوق پروردگار کی اور ایکساعت مین غفلت تا ادا کرو حقوق نفس کی پس ایسے حالت ہونی مین منافق نہین ہے تو ای حنظلہ اور کہا یہہ یعنی ولیکن یا حنظلہ الخ

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكٰهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّ مَالِكًا وَقَفَهُ عَلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ

روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبردار کرونمین تمکو ساتھہ بہترین عملون تمہاری کی اور بہت پاکیزہ عملونکی نزدیک بادشاہ تمہاری کی اور بہت بلند عملونکی بیچ درجون تمہاری کی اور بہتر واسطی تمہارے خرچ کرنی سونی اور روپی کیسی اور بہتر واسطی تمہاری اوس سے کہ ملو اپنی دشمنونسی کہ مارو گردنین اونکی اور مارین وہ گردنین تمہارے عرض کیا صحابہ نی ہان خبر دیجی فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہہ مالک نی اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ کہ مالک نی موقوف بیان کی ہی یہہ حدیث ابو درداء پر **ف** ظاہر ہے کہ مراد ذکر سی یہان وہ ذکر ہی کہ دل اور زبان دونونسی ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور عملونسی افضل ذکر خدا کا ہی ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سے کہ کہا آیا ایک

گنوار پاس پیمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہی اوسکی لمبی عمر ہوئی بہتر ہے وہ کہ دراز ہوئی عمر اوسکی اور نیک ہوئے عمل اوسکی کہا یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا یہہ کہ جدا ہو تو دنیا سی اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف تر ہو ذکر اللہ سی تری زبان کی کنایہ ہے روانی زبانسی جیسیکہ خشکی زبانکی کنایہ ہی رکنی اوس کیسی یا کنایہ ہی مداومت سی ذکر پر مرتی دم تک کہ ذکر سی ہنوز زبان خشک ہوئی ہو کہ مری اللہ ذکر شامل ہی جلی و خفی کو اور زبان محتمل ہی قلبی اور قالبی کو یعنی دلکی زبانسی ذکر کری یا اسی زبانسی اور دونونسی ہونا بہتر ہے خوب ع ح ہا

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت کہ گذرو تم بیچ باغون بہشت کی پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہ نی کیا ہین باغ بہشت کی فرمایا حلقی ذکر کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی جب گذرو ایک جماعت پر کہ یاد کرتی ہون اللہ تعالی کو پس تم بہی اونکی ساتھہ یاد کرو اللہ تعالی کو ذکر کی حلقون کو باغ جنت اسلیی کہا کہ اونکی سبب سے بہشت کی باغونمین داخل ہوتا ہی آدمی اور کہا نووی نی کہ جیسی مستحب ہے ذکر کرنا ویسہی مستحب ہے بیٹہنا بیچ حلقہ ذکر کی اور ذکر کبہی ایسی ہوتا ہی اور کبہی زبانسی اور افضل یہہ ہے کہ دونونسی ہو اور اگر ایک سے ہی ہو تو ایسی افضل ہی بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبانسی ہو تو بہی خالی ثواب سے نہین منقول ہی کہ ایک مرد نی اپنی شیخ سی کہا کہ مین یاد کرتا ہون اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہی اونہون نی کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اوسنی مشغول کیا تیری ایک عضو کو اپنی یاد مین ع ح

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بیٹہی ایک مجلس مین نہ یاد کری اللہ کو اوسمین ہوگا بیٹہنا اوسپر اللہ کیطرف سے یعنی بسبب جسکم اللہ تعالی کی اور قضا و قدر اوسکی افسوس اور لوٹنا اور جو شخص کہ لیٹی خوابگاہ مین کہ نہ یاد کری اللہ کو اوسمین ہوگا اوسپر اللہ کیطرف سی افسوس و لوٹنا نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی ہر حال مین اٹہتی بیٹہتی اور سوتی اور جاگتی اور شب و روز ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہی اور جو وقت خالی ذکر سی ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت مین ۵ چو اول شب آہنگ خواب رم ۔ بہ تسبیح نامت ثنا آب ورم ۔ گر نیم شب سر برآرم ز خواب ۔ تر اخوانم و ریزم از دیدہ آب ۔ گر بامداد است راہم بہ بست ۔ ہمہ روز تا شب پناہم بہ بست

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی قوم کہ کہڑی ہون ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو اوسمین مگر کہڑی ہوئی مانند مردار گدہی کی سی اور ہوگی اونپر حسرت نقل کی یہہ احمد ابوداود نی ف یعنی جس مجلس مین نہ یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار گدہی کی ہی اور جو لوگ وہانسی اوٹہی گویا وہ مردار کہا کر اوٹہی ۔ فخر

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیٹہتی کوئی قوم کسی مجلس مین نہ ذکر کیا اللہ کا اوسمین اور نہ درود بہیجا اپنی نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس وبال افسوس پر اگر چاہی عذاب کری اونکو اور اگر چاہی بخشی اونکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف اگر چاہی عذاب کرنی یعنی بسبب انکی اگلی پچہلی گناہونکی اور اگر چاہی بخشی یعنی ازراہ فضل و رحمت اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی کہ جب اہل مجلس یاد کرتی ہین اللہ تعالی کو تو نہین عذاب کرتا اونکو بلکہ بخشتا ہی اونکو یقینا ع

وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ام حبیبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کلام ابن آدم کا وبال ہی اوسپر نہین نفع اوسکو مگر امر کرنا ساتھہ نیکی کی یا منع کرنا برائی سی یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کلام مین کوئی قسم مباح نہین لیکن یہہ مجمول ہی مبالغہ اور تاکید پر بیچ منع کرنیکی ایسی کلام سی کہ نہین درست اور اسمین شک نہین کہ کلام مباح مین نفع بیچ عقبی کی نہین یا یون کہا جاوی کہ تقدیر کلام کی یون ہی کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرہ ہی اوسپر نہین نفع اوسکی لیی اوسمین مگر ان چیزونمین کہ مذکور ہوئین اور مانند انکے مین پس موافق ہوگی یہہ ساتھہ باقی احادیث مذکورہ کی اور اس سے اوٹھہ جاتا ہی اضطراب شراح کا امر مباح مین ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وروایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت کرو کلام بغیر ذکر خدا کی ایسی کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کی سبب سختی دلکا اور بہت دور آدمیونکا اللہ سے سخت دل ہی نقل کی یہہ ترمذی نے ف سبب سختی دل کا یعنی بہت کلام کرنیوالا حق بات سننا نہین اور خواہش رکہتا ہی مخالطت خلق کی اور کم رکہتا ہی خوف خدا وغیرہ اور بہت رکہتا ہی غفلت آخرت سے ع وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا جب نازل ہوئی یہہ آیۃ اور وہ لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور چاندی تہی ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی سفرون اونکے مین پس کہا بعضی اصحاب اونکی نے کہ نازل ہوئی یہہ آیۃ بیچ مقدمہ سونی اور چاندی کے یعنی اور پہچانا ہمنی حکم اونکا اور مذمت اونکی کا اسکی جانین ہم کہ کونسا مال بہتر ہی یعنی سوے سونی اور چاندی کی تو ذخیرہ کرین ہم اوسکو فرمایا بہترین مال زبان ہے یاد کرنیوالی اللہ کو اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی مسلمان کہ مدد کری اوسکی اوپر ایمان اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ظاہر مین اگرچہ سوال تعین مال کی نہا لیکن مراد اونکی یہہ ہے کہ ایسی چیز فرمائی کہ نفع دی وقت درپیش آنی حاجتون کی پس ایسی چیز نی وہ چیز مین بتائین کہ مفید ہین اور اوپر ایمان اوسکی یعنی مددگار رہے اوسکی دین کی کہ یاد دلاوی نماز و روزہ اور اور عبادتمین اور منع کری اوسکو زنا اور تمام حرام چیزونسی ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ اللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا اللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهٗ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّيْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ اللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰئِكَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا نکلی معاویہ ایک حلقہ پر کہ تہا مسجد مین پہر کہا کس چیز نے بٹہلایا ہی تمکو کہا اونہون نی بیٹہین ہین ہم اللہ کی یاد کرنیکو کہا قسم ہے خدا کی کہ نہین بٹہلایا تمکو مگر اسی نی کہا اونہونے قسم خدا کی کہ نہین بٹہلایا ہمکو سوے اسکی نی کہا معاویہ نی خبردار ہو تحقیق مینی نہین قسم دی تمکو واسطی تہمت رکہنی کی تمپر یعنی تمکو جہوٹا جانکر قسم نہین دی ہی بلکہ بقصد اتباع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اونہون نی یہی اسطرح کیا تہا چنانچہ اسحدیث مین مذکور ہی اور نہین تہا کوئی بیچ مرتبہ میرے بنسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمتر نقل کرنی مین حدیث کو مجہسی یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تہا احتیاط کی لیی کہ مبادا کمی زیادتی ہوجاوے مقصود

اس سے آگاہ کرتا ہے اپنی نہ بہولنی پر کہ جو بہت روایت کرتا ہی احتمال نسیان کا ہوتا ہی مین ایسا نہ ہے اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ورپر ایک حلقہ
کی اپنی صحابیون مین ہی پھر کہا کس چیز نی بٹہایا تمکو اس جگہہ عرض کیا بیٹہے ہم اللہ کی یاد کرنیکو اور تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اوسچیز پر کہ ہدایت کی تمکو واسطے
اسلام کی اور منت رکہی ساتہہ اوسکی ہمپر فرمایا حضرت نی قسم ہی خدا کی نہین بٹہایا تمکو مگر اسی نی عرض کیا اونہون نی قسم خدا کی نہین بٹہایا ہمکو مگر اسی نے
فرمایا خبردار ہو تحقیق مینی نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت کرنی کی تمپر یعنی جہوٹ کی ولیکن آئی میری پاس جبرئیل پھر خبر دی مجکو کہ تحقیق اللہ عزوجل فخر
کرتا ہی ساتہہ تمہاری فرشتونسی نقل کی ہے مسلم نی ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعسم پوچہا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کی نہ متہم بکذب جانکر
اور فخر کرتا ہی یعنی فرماتا ہی فرشتونکو کہ دیکہو میری ان بندونکو کہ کسطرح مسلط کیا مینی نی پر نفسون اور خواہشون اور شیاطین کو اور باوجود اوسکی
مشغول ہین عبادت مین پس لائق ہین اوسکی کہ تعریف کی جاوین زیادہ تر اسلیے کہ تم نہین پاتی ہو عبادت مین مشقت اور عبادت بہ نسبت تمہاری
ایسی ہی جیسی اونکو دمتا ہی ع وعن عبد اللہ بن بسر ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی
فاخبرنی بشیء اتشبث بہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب
اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر کی ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کی یعنی نوافل بہت غالب ہوئی ہین مجہپر یعنی بہت ہین کہ عاجز ہوا
اوسکے کر نیسے بسبب ضعف اپنی کی پس خبر دو مجکو ساتہہ ایسی چیز ونکی کہ پہروسا کرون مین ساتہہ اوسکی یعنی ایسا عمل فرمائی کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور
آسان ہو اور موقوف نکسی مکان و زمان و حال پر نہو اوسکو ورد بنا کرون بعد ادای فرائض کی اور مستغنی ہون بسبب اوسکی سب نوافل سی فرمایا ہمیشہ
رہی زبان تیری تر یعنی جاری یاد خدا کیسی نقل کی ہے ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے ف زبان سی مراد یا تو یہی
زبان بندگی ہی یا دلکی ع وعن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای العباد افضل وارفع درجۃ
عند اللہ یوم القیمۃ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات قیل یا رسول اللہ ومن الغازی فی سبیل اللہ قال لو ضرب
بسیفہ فی الکفار والمشرکین حتی ینکسر ویختضب دما فان الذاکر للہ افضل منہ درجۃ رواہ احمد
والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کئی گئی کہ کونسا بندہ بہتر ہی یعنی بہت ساثواب پاتا ہی
اور بلند تر ہی درجہ مین نزدیک خدا کی دن قیامت کی فرمایا یاد کرنیوالی مرد اللہ کو بہت اور عورتین یاد کرنیوالیان بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد
کرنیوالی سی یہہ افضل و بلند تر درجی مین ہی فرمایا اگر ماری تلوار اپنی کافرون اور مشرکون مین یہانتک کہ ٹوٹ جاوی یعنی تلوار اور رنگین ہو جاوی خون سی
یعنے وہ یا تلوار اوسکی یہہ کنایہ ہی شہید ہو جانی سی پس تحقیق یاد کرنیوالا خدا کا بہتر ہی اوس سے درجی مین نقل کی ہے احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
غریب ہے ف یعنی اگر جہاد اس حد کو پہنچی تو پہر بہی یاد کرنیوالا اسی کا افضل ہی چہ جای زنہی لڑائی مین ح وعن ابن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم فاذا ذکر اللہ خنس واذا غفل وسوس رواہ البخاری تعلیقا اور روایت کی
ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شیطان لگا ہوا ہی اوپر دل ابن آدم کی پس جو وقت کہ یاد کرتا ہی اللہ تعالی کو یعنی دلسی
پیچہے ہٹ جاتا ہی اور جو وقت غافل ہوتا ہی یاد خدا سے وسوسہ ڈالتا ہی نقل کی ہے بخاری نی بطریق تعلیق کی یعنی بغیر سند کے وعن مالک قال
بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول ذاکر اللہ فی الغافلین کالمقاتل خلف الفارین وذاکر اللہ فی الغافلین
کغصن اخضر فی شجر یابس وفی روایۃ مثل الشجرۃ الخضراء فی وسط الشجر وذاکر اللہ فی الغافلین مثل مصباح فی بیت مظلم
وذاکر اللہ فی الغافلین یریہ اللہ مقعدہ من الجنۃ وہو حی وذاکر اللہ فی الغافلین یغفر لہ

بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيحٍ وَاَعْجَمَ وَالْفَصِيحُ بَنُوآدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَهَائِمُ رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ اور روایت ہی مالک سی کہ کہا پہنچا مجکو یہہ کہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ذکر کرنیوالا خدا کا غافلونمین مانند لڑنیوالونکی بیچمین بھاگنی والونکی یعنی ایک جماعت تو بھاگ گئی لڑائی سی اور بعد اونکی ایک شخص لڑتا رہا کافرونسی یہہ بڑی فضیلت رکھتا ہی اور یاد کرنیوالا خدا کا بیچ غافلونکی مانند ٹہنی سبز کی بیچ درخت خشک کی اور ایک روایت مین مانند درخت سبز کی درختونکی درمیان مین اور ذکر کرنیوالا اللہ کا غافلونمین مانند چراغ کی بیچ گہر اندہیری کی اور ذکر کرنیوالا خدا کا غافلونمین دکہلاتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ ٹہکانا اوسکا جنت مین حالت زندگی مین یعنی ساتہہ مکاشفہ کی دکہاتا ہی یا خواب مین یا یقین ایسا بخشتا ہی کہ گویا دیکہتا ہی اوسکو اور یاد کرنیوالا خدا کا غافلونمین بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم کی اور مراد فصیح سی بنی آدم کی اور اعجم سی مراد جانور نقل کی یہہ زرین نی وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا نہین عمل کیا بندی نی کوئی عمل کہ بہت نجات دے اوسکو عذاب خدا کیسی ذکر خدا کیسی نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اوسکی عذاب سے قیامت کو چہٹکارا نہین کروانیکا یعنی سب پر افضل ہی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہی مین ساتہہ بندی اپنی کی ہون یعنی مدد کرتا ہون اور توفیق دیتا ہون اور رحمت و رعایت کرتا ہون جبوقت یاد کرتا ہی مجکو اور ہلاتا ہی ساتہہ ذکر میرکی دونو ہونٹ اپنی یعنی دل اور زبان سے یاد کرتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ فرماتی واسطی ہر چیز کی صفائی ہی اور صفائی دلونکی یاد خدا کی اور نہین کوئی چیز کہ بہت نجات دی اللہ کے عذاب سے ذکر اللہ کیسی عرض کیا صحابہ نی اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی فرمایا نہ یہہ کہ ماری ساتہہ تلوار اپنی کی یہانتک کہ ٹوٹ جاوی نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس درجہ کو پہنچی تو بہی ذکر افضل ہے

ح كِتَابُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى

کتاب ہے بیچ بیان نامون اللہ تعالیٰ کی ف جانا چاہیی کہ نام اللہ تعالیٰ کی توقیفی ہین یعنی موقوف ہین سمع اور اذن شارع پر جو نام کہ شرع مین آیا ہی وہی کہنا چاہیی اپنی طرفسی از راہ عقل کی نہ رکہنا چاہیی اگرچہ دونو نامونکی ایک معنی ہون مثلاً اللہ تعالیٰ کو عالم کہی عاقل اور جواد کہی نہ سخی اور شافی کہی نہ طبیب اور بندیکو چاہیی کہ صفات اللہ تعالیٰ کی اپنی مین حاصل کری جسقدر ہو سکی چنانچہ بیان اسکا بیچ شرح اسماء مبارک کی لفظ نصیب بنیوہ کرا اور بعضی جاہی ساتہہ اور عبارت کی کیا ہی ہر شخص کو چاہیی کہ سعی کری اونکی حاصل کرنی مین باللہم وفقنا وسیرنا حصولہا اور منقول ہی کہ ایک بزرگ کی پاس جب کوئی بارادہ بیعت کی آتا تو اوسکو حکم کرتی کہ وضو کر یا جب وہ وضو کر کر آتا تو اوسکی آگی اسماء جناب باری تعالیٰ کی پکار کر ساتہہ عظمت و جلال کی پڑہتی جس اسم مبارک کی تاثیر اوسمین دیکہتی وہی تعلیم کرتی جانتی کہ اس سے کشود اسکو جلد ہوگا سو ہی ہوتا ح ہ مولانا ؎ ہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل ہی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ تعالیٰ کی ننانوین نام ہین یعنی ایک کم سو جو شخص یاد کری اونکو داخل ہوگا بہشت مین یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کی اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالیٰ طاق ہی دوست رکہتا ہی طاق کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث مین حصر ننانوین پر نہین ہے

نام اللہ تعالیٰ کی بہت ہین چنانچہ بعد ان اسمار مبارک کی کچھ اونمین سی مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ بلکہ مقصود یہہ ہے کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھہ ان ناموںکی ہی اور عالمون نی بیچ معنی احصا کی اختلاف کیا ہی کہا بخاری وغیرہ نی اور صحیح یہی ہی کہ معنی اوسکی یاد کیا ہین چنانچہ بعضی روایت مین لفظ حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نی کہا پڑہا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی اور عمل معانی اونکی پر کیا اور دوست رکہتا ہی خلاق کو یعنی اشغال و اذکار خلاق کو مراد یہہ ہے کہ دوست رکہتا ہی انمین سے اونکو کہ ہون اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کی بیچ برع فخر

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ تعالیٰ کی ننانوین نام ہین جو کوئی اونکو یاد کری داخل ہوگا بہشت مین هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بیان ہی ایک کم سو ناموںکا اور اس کلمی کی کئی مراتب ہین ایک تو یہہ کہ اسکو منافق کہتا ہی کہ خالی ہوتا ہی تصدیق سی پس یہہ تو نفع دیتا ہی اوسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتی ہین جان اور مال اور اہل اوسکی اور آخرت کی لیی کچھہ مفید نہین اور دوسرا یہہ کہ ملاوی اسکی ساتھہ عقیدہ دلکا ساتھہ محض تقلید کی اسکی صحت مین ما خلاف ہی صحیح ہے کہ یہہ صحیح ہی اور تیسرا یہہ کہ ساتھہ اوسکی اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نشانیون قدرت لیہی اکثرونکی نزدیک یہہ معتبر ہی اور چوتہا یہہ کہ اوسکی ساتھہ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کی لیہہ مقبول ہی اتفاق اور پانچوان یہہ کہ ہو کہنی والا اسطرح کا کہ دیکہی معنی اوسکی دلکی آنکہونسی اور یہہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہہ کلمہ فقط دل ہی سے کہی تو اگر کچھہ عذر رکہتا ہی گونگا پن وغیرہ کا تو نفع دیگا دنیا اور آخرت مین اور اگر کچھہ عذر نہین تو آخرت مین کچھہ مفید نہین نقل کیا ہی نووی نی اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کی ہین مستحق عبادۃ اور نزدیک اکثر علما کی یہہ نام سب ناموںمین بڑا ہی اور کہا گیا ہی کہ عوام کی لیی ہے کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر اور ذکر کرین اسکو بطور خشیۃ و تعظیم کی اور خواص کو چاہیی کہ تامل کرین اسکی معنونمین اور جانین کہ اطلاق نہین اسکا لایق ہی مگر اوپر موجود جامع صفات الوہیتکی اور خواص الخواص کو چاہیی کہ مستغرق رکہین دل اپنا ساتھہ اللہ کی پس نہ التفات کرین طرف کسی کی سوائے اوسکی اور نہ امید رکہین اور نہ ڈرین مگر اوسی سی اسلیی کہ وہی حق اور ثابت ہے اور سوای اوسکی باطل جیسیکہ بخاری کی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ بہت سچا کلمہ شاعر ونکی کلام مین کلمہ لبید کا ہی الا کل شی ما خلا اللہ باطل

خاصیت جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑہی صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کی سو بار پڑہی باطن اوسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

بخشنی والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونو ناموںسی یہہ ہے کہ متوجہ ہووی اوسکی جناب پاک کیطرف اور توکل کری اوسپر اور مشغول رکہی باطن اپنا اوسکی ذکر مین اور بی پروائی کری غیر اوسکی سی اور رحم کری بندگان خدا پر پس مدد کری مظلوم کی اور پہیرے ظالم کو ظلم سی ساتھہ طریق نیک کے اور خبردار کری غافل کو اور دیکہی طرف گنہگار کی ساتھہ نظر رحمت کی نہ حقارت کی اور کوشش کری بیچ دور کرنی خلاف شرع کی بقدر طاقت کی اسی طرح اور سعی کری حاجت روائی مبتلا جو مین بقدر وسعت و طاقت کی

خاصیت الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کی کہی الرحمن الرحیم حق تعالیٰ غفلت اور نسیان اور قساوت اوسکی دلسی اوٹہا دی اور جو کوئی سو بار الرحیم کہی تمام خلق اوسپر مہربان و مشفق ہون

اَلْمَلِكُ

و بادشاہ حقیقی کہ ملک دو جہان کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہی اور وہ غنی ہی سب سے اور سب اوسکی محتاج پس جب بندی نی یہہ جانا تو بندہ درگاہ اوسکی کا اور گدا گلی اوسکی کا ہووی اور طلب رغبت کی آستان خدمت اوسکے کری اور واجب ہے کہ تعلق کری بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسیکی اور بی نیاز ہووی سب سے بالکل اور ظاہر نکری احتیاج اپنی اونسی اور ڈر اور امید نکہی اونسی اور تصرف کری ملک دل و نفس و مطالب اپنے مین اور مالک ہووی اعضا اور قوی اپنی کا اور مسخر کری انکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنی کا ہووی

خاصیت الملک جو کوئی اس اسم کو ساتھہ اسم القدوس کے ملازمت کری اگر صاحب ملک ہو حق تعالیٰ اوسکی ملک کو قایم و دائم رکہی و الا نفس اوسکا مطیع فرمان بردار اوسکا ہوگا اور اگر دولتی عزت و حرمت کی بڑہی مجرب ہے ۱۲ اور حضرت شاہ عبد الرحمن نی خاصیت اسکی یہہ کہی ہی کہ جو کوئی

ہر روز اسم الملک کو نوی بار کہی روشن اور تونگر اور بادشاہ مسخر اوسکی ہون اور واسطی جاہ اور زیادتی عزت و حرمت کی مجرب ہے القدوس نہایت پاک کہا قشیری نی کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہی تو آرزو کری اوسکی کہ پاک کری اوسکو اللہ تعالیٰ عیبون او آفتونسی اور پاک کری نجاست گناہونسی ہر حال مین ہ القدوس جو کوئی ہر روز نزدیک دال کی پڑہی دل وسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کی اسکو ساتہہ اسم السبوح کی روٹی کی مکڑی پر لکہکر کہلادی فرشتہ معصفت ہو اور واسطی پناہ حاصل ہونیکی شمنونسی وقت بہاگنی کی جسقدر پڑہہ سکی پڑہی اور اگر مسافر راہ مین مداومت کری کبہی نہ اوعاجز ہو اگر تین سو ساٹہہ بار شیرینی پر پڑہہ کر دشمن کو دی مہربان ہوے السلام سلامت و بی عیب اور نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ بی عیب ہووی بری اخلاق ہی اور بری کامونسی اور کہا قشیری نی کہ نصیبہ اس سے یہہ ہی کہ رجوع کری اپنی مولی کیطرف ساتہہ قلب سلیم کی اور بعضون نی کہا یہہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکیسی اور ساتہہ اوسکی ہی بلکہ ہیبت شفقت کری اونپر جب اپنی بڑی عمر والیکو دیکہی تو کہی یہہ بہتیری مجہی اہلی کہ بہ نسبت میری عبادت بہت کی ہی اور مجہسی سبقت لیگیا ہی ایمان و معرفت مین اور اگر چہوٹی کو دیکہی تو اوسکو ہی کہی کہ یہہ بہتری مجہسی اہلی کہ بہ نسبت میری گناہ کم کئی ہین اور اگر کچہہ بہائی مسلمان سے قصور ہو جاوی اور وہ عذر کری تو قبول کری اور معاف کری قصور ہ السلام جو کوئی اس اسم کو اکیسو گیارہ بار بیمار پر پڑہی حق تعالیٰ صحت و شفا دی اوسی اور اگر مداومت کری اسپر خوف سی نڈر ہووے المؤمن امن دینی والا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ امن مین رکہی خلق کو اپنی برائی سی اور غیر کی برائی سی ہ المومن اس اسم کو بہت پڑہی یا اپنی ساتہہ رکہی حق تعالیٰ اوسکو شر شیطان سی نڈر رکہی اور کوئی اوسپر قدرت نپاوی اور ظاہر و باطن اوسکا حق تعالیٰ کی امان مین ہووے اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی خلق مطیع و منقاد اوسکی ہو المہیمن نگہبان ہر چیز کا خوب طرح اور نصیب عاجز کا یہہ ہے کہ نگاہ رکہی دل اپنی کو بری عقیدون اور بری خلقونسی مانند حسد و کینہ وغیرہما کی اور درست کری احوال اپنا اور محفوظ رکہی قوی اور اعضا کو مشغول ہونیسی اون چیزونمین کہ غافل کرین دلکو اللہ تعالیٰ کیطرفسی الہیم جن کو کوئی غسل کری اور اس اسم کو اکیسو پندران بار پڑہی اوپر باطنون اور غیبونکی مطلع ہو اور اگر اسپر مواظبت کری تمام آفتونسی پناہ پاوی ح اور جملہ بہتیتونسی ہو ع العزیز غالب و بی مثل کہ کوئی اوسپر غالب نہین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ غالب ہووے نفس ہوا اور شیطان پر اور بی مثل ہووی علم و عمل و عرفان مین اور غربت دیوی اپنی نفس کو ساتہہ ترک سوال کی مخلوق سی اور ذلیل نکری اوسکو ساتہہ سوال کی انسی کہا ابو العباس مرسی نی قسم ہی اللہ کی نہین دیکہی مینی غربت بگیرہ بلند کہنی ہمت کی مخلوق سی اور بعضون نی کہا کہ اللہ تعالیٰ کو عزیز اوسنی جانا کہ عزیز کیا امر و طاعت اوسکیکو اور جسنی سہل جانا اوسکی اوامر کو اوسنی نہ جانی غربت اوسکی فرمایا اللہ تعالیٰ نی و للہ العزۃ و لرسولہ و للمومنین ولکن المنفقین لا یعلمون ہ العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کی اکتالیس بار اسکو پڑہی دنیا اور عقبی مین کیسکا محتاج نہووے اور بعد خواری کی عزیز ہووے اور اس اسم مین جملہ صعبتین عجیب و غریب ہین الجبار درست کرنیوالا کامون بگڑی ہوؤن کا اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین لانیوالا بندونکا اوپنے پر کہ ارادہ کرتا ہی نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ نقصانون نفس اپنی کو ساتہہ حاصل کرنی کمال و فضائل کی درست کری اور نفس سرکش اپنی پر غالب ہو کر ساتہہ لازم کرنی تقوی اور ہمیشہ کرنی طاعت کی کامل ہووی اور کہا قشیری نی کہ بعضی کتابونمین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی ای بندی میرے ارادہ کرتا ہی تو اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو کچہہ کہ ارادہ کرتا ہونمین پس اگر رہی ہوا تو ساتہہ وہ چیز کی کہ ارادہ کرتا ہونمین کفایت کرونگا تجکو وہ چیز کو کہ ارادہ کرتا ہی تو اور اگر نہ رہی ہوا تو ساتہہ وہ چیز کی کہ ارادہ کرتا ہون مین نہ کفایت کرونگا تجکو وہ چیز مین کہ ارادہ کرتا ہی تو پہر نہین ہوتا مگر جو کچہہ کہ ارادہ کرتا ہونمین انتہی الجبار جو کوئی بعد سبعات عشر کی اکیس بار یہہ اسم پڑہی ظالمونکی شر سی امن مین ہووے اور جو کوئی مداومت کری اوسپر غیبت کرنی اور بد گوئی خلق کیسے نڈر اور امان مین ہووے اور اہل دولت و سلطنت ہووے اور اگر انگوٹہی پر نقش کر کر پہنی ہیبت اور شوکت اوسکی خلق کی دلمین قرار پکڑی ح المتکبر نہایت بزرگ نصیب بندے اس سے یہہ ہی کہ جب معلوم کری تو بی بزرگی اللہ تعالیٰ کی تو تکبر کرنی پرہیز کرے یعنی میل کرنی سی طرف شہوات کی اور آرام پکڑنی سی طرف الفت کی

چیزونکی اسلئے کہ ان چیزونکیطرف رغبت کرنا کام جانورونکا ہی اگر رغبت کریگا شریک اونکا ہوگا بلکہ تکبر کر ہر چیز سی کہ بازرکھی تیری باطن کو حق سی اور حقیر جان ہر چیز کو سوے اوپہنچنی کیطرف جناب پاک اوسکیلئے اور لازم کر طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زائل کر اپنی ہی تمام دعوی تکبر کی تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اوسمین بیحد پسند باقی رہی و اسطی نفس کے اختیار اور نہ ساتھہ غیر اللہ کی قرار۔ المتکبر اگر اسکو پیچ بستر حلال اپنی کی پہلی دخول ہی دس بار پڑہی حق تعالی اوسکو فرزند خلف اور پرہیزگار عطا فرماوی اور اگر ابتدای ہر کارمین بہت کہی مراد کو پہنچی ح الخالق۔ اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کی بنا الخالق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کری حقتعالی فرشتہ پیدا کری تا اوسکی لیی عبادت کری روز قیامت تک اور دل اور مونہہ اوسکا روشن و نورانی کردی آور شاہ عدل الرحم ح نی لکہا ہی کہ جو کوئی اسم الخالق کو راتین بہت پڑہی دل اور مونہہ اوسکا روشن ہو اور تمام کامونمین قوی ہو البارئ پیدا کرنی والا اور جو کوئی ہفتہ مین سو بار اسم البارئ پڑہی حقتعالی اوسکو قبر مین نہچوڑی اور ریاض قدس کیطرف لیجاوی ح اور جو طبیب اسم البارئ پر مواظبت کری جو علاج کہ کری موافق پڑی المصور صورت بنانی والا نصیب عارف کا ان تینون نامونسی یہہ ہے کہ ندیکہی کوئی چیز اور نہ تصور کری کوئی امر مگر کہ تامل کری پیچ قدرتون اور عجائب کاری گریونکی کہ اوسمین ہین اور جو عورت بانج ہو سات روز روزہ رکہی اور افطار کی نزدیک اکیس بار المصور کو پڑہی اور پانی پر دم کر کر پیوی حقتعالی فرزند نیک اور نرینہ عطا فرماوی اور جو کوئی بہت پڑہی کام دشوار اوسپر آسان ہون ع الغفار بخشنی والا بندونکی گناہونکا اور ڈہانکنی والا عیبون اونکی کا نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ پہچانی تو یہہ کہ نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر وہ اور ڈہانکی تو عیبونکو کونکی اور بخشی قصوراونکی اور لازم کری استغفار کو خصوصا وقت سحر کی یا جو کوئی بعد نماز جمعہ کی سو بار کہی یا غفار اغفرلی ذنوبی حقتعالی اوسکو منجملہ بخشی گیونمین سے گردانتا ہی ح القہار غالب سب اوسکی قدرت کی آگی عاجز و مغلوب ہین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ غالب ہو دی بڑی دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہتا ہی حقتعالی محبت دنیا کی اوسکی دلسی اوٹہا دیتا ہی اور خاتمہ اوسکا بخیر ہوتا ہی اور حقتعالی خوف و محبت اوسکی دلمین پیدا کرتا ہی ح اور و اسطی ہر مہم کی اگر اسم القہار سو بار پڑہی مہم اوسکی اسان ہو اور اگر اسپر مداومت کری محبت دنیا کی اوسکی دلسی جاتی رہی اور اگر درمیان سنت و فرض کی سو بار پڑہی بہ نیت مقہور دشمن کی دشمن مقہور ہو ع الوہاب بہت دینی والا بغیر عوض کی نصیب بندیکا یہہ ہے کہ خرچ کری جان و مال اپنی اللہ تعالی کی راہ مین بلا غرض و بلا عوض ۔ جو کوئی فقر و فاقہ سی رنج مین ہو اس اسم پر مداومت کری حق تعالی اوسکو ایسی نجات دیتا ہی کہ حیران رہجاتا ہی اور جو کوئی لکہکر اوسکو اپنی پاس رکہتا ہی ایسا ہی پاتا ہی اور اگر بعد نماز چاشت کی تا یہ سجدہ کی پڑہی اور سر سجدہ مین رکہی سو بار پڑہی خلقت سی بی پروا ہو جاتا ہی اور اگر کوئی حاجت رکہتا ہو اوہی رات کو درمیان صحن گہر کی یا مسجد کی تین بار سجدہ کری اور ماتہا ٹہاکر سو بار پڑہی حاجت اوسکی روا ہوتی ہی ح و اسطی فراخی رزق کی وقت چاشت کی چار رکعت پڑہی اور بعد از فراغت کی سجدہ مین جاوے اور سجدہ مین ایکسو چار مرتبہ یا وہاب پڑہی اور اگر فرصت نہو پچاس بار پڑہی مولانا عبد العزیز ح الرزاق رزق پیدا کرنیوالا اور پہنچانیوالا رزق مخلوقات کو رزق اوسکو کہتی ہین کہ جس سے فائدہ اوٹہایا جاوے پہر وہ دو قسم پر ہی ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہے کہ جس سے بدنکو فائدہ ہو مانند کہانی پینی کی چیزونکی اور اسباب کا یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دل کو فائدہ ہو مانند علوم معارف کی اور نصیب عارفکا اس سے یہہ ہی کہ یقین کری اسکا کہ نہین کوئی لائق رزق دینی کی سوا اللہ تعالی کی پس توقع رکہی اوسکی مگر اللہ ہی سے پس نیت اپنی مورا اپنی طرف اوسکی اور ماتہا اور زبانسی رزق جسمانی اور روحانی لوگونکو پہنچاوے یعنی مال خرچ کری اور تعلیم و ہدایت کری اور دعای خیر کری وغیر ذلک کہا گیا بعضی عارفین سے کہ کہا ہے کہا ہی تو پس کہا جیسکیہ پہنچانا ہی خالق اپنی کو نہین شک کیا ہی اپنی رزق مین اور کہا گیا ایک عارف سی کہ کیا ہی قوت پس کہا ذوالقوۃ المتین الذی لا یموت کا جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کی پہلی نماز فجر کی گہر کی ہر چارون کونمین دس دس بار پڑہی اوس گہر مین رنج اور مفلسی نہوے ولیکن دہنی سی شروع کری اور مونہہ قبلیکیطرف فی یہہ ہی ح الفتاح حکم کرنیوالا اور بعضون نی کہا کہولنی والا دروازون رزق و رحمت کا نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ دل

کری تو فیصلہ کرنی مین درمیان لوگونکی اور یہہ کہ مدد کرینگو مطلوبونکی اور ارادہ کرینگو لوگونکی حاجت روائیکا امور دنیا اور آخرت مین کہا قشیری نی کہ جسنی جانا
کہ اللہ تعالیٰ کہولنی والا درواذون رزق و رحمت کا ہی اور میسر کرنیوالا اسباب کا اور درست کرنیوالا امور کا تو وہ نہین لگاویگا غیر اوسکی مین دل اپنا جو کوئی بعد
نماز فجر کی دونو ہاتہہ سینہ پر رکہکر ستر بار اسکو پڑہی رنگ اوسکی دیسی جاتا ہی اور صفائی ارزانی ہوح العَلِیْمُ جاننی والا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسینی
کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالیٰ جاننی والا ہی حال میرا تو صبر کری اوسکی بلاؤنپر اور شکر کری اوسکی عطا پر اور بخشش چاہی اپنی خطاؤنسی اور بعضی کتابونمین ہی کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نی کہ اگر نہین جانتی تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو خلل ہی نہاری ایمانمین اور اگر جانتی ہو تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو کیون کیا متنی مجکو حقیر تر دیکہنی والونکا
کو دیکہتی ہین تمکو یعنی اور وسنی شرم کرتی ہین کہ کوئی ہماری برائی پر مطلع ہوا اور اللہ تعالیٰ سی کچہہ شرم نہین کرتی عیاذاً باللہ منہ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی
حقتعالیٰ معرفت اپنی ارزانی کری اور جو کوئی بعد از نماز کی سو بار کہی یا عالم الغیب حقتعالیٰ اوسکو اہل کشف سی کری ح اور اگر چاہی کہ کار پوشیدہ سی آگاہی
پاوی چاہیی کہ شب جمعہ کو بعد از نماز عشا کی سو بار مسجد مین کہکر سووی ماہیت اوسکا کی اوسپر آشکارا ہووے ح القَابِضُ تنگ کرنیوالا روزیکا دل بندونکا
اور قبض کرنیوالا روح اونکی کاٹہ جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز اوپر چار نوالونکی لکہکر کہا لیا کری عذاب قبر سی اور ہوک سی امن مین رہیگا ح الباسط
فراخ کرنیوالا روزیکا دل بندونکا نصیب تیرا ان دونون نامونسی یہہ ہے کہ نہ نا امید ہو اوس سے بلا مین اور نہ امن مین ہو عطا پر اور جان تنگی کو عدل اوسکی پر
پہر صبر کر اور فراخی کو فضل اوسکا اوپر شکر کر اور کہا قشیری نی کہ یہہ دونو صفتین وارد ہوتی ہین عارفونکی دونو پر پس جب غالب ہوتا ہی خوف تنگ ہوتی ہین دل
اور جب غالب ہوتی ہی امید فراخ ہوتی ہین منقول ہی حضرت جنید رح سی کہ کہا اونہون نی خوف دل تنگ کرتا ہی میرا اور امید کشادہ کرتی ہی دلکو اور
حق جمع کرتا ہی مجکو یعنی حق تعالیٰ کی یاد سی خاطر جمعی ہو جاتی ہی اور خلق متفرق کرتی ہی مجکو یعنی اونکی صحبت سے پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہون انہی اور
لائق ہی بندیکو کہ پرہیز کری بیقراری سی حالت تنگی مین اور جہوٹی خوشی اور بی ادبی کو وقت فراخی کی اور اس سے ڈری مین بڑی بڑی لوگ پہ جو کوئی وقت
سحر کی ہاتہہ اوٹہا کر اسکو دس بار پڑہی اور ہاتہہ مونہہ پر پہیرے ہر گز اوسکو حاجت اسکی نہووی کہ کسی سے کچہہ چاہی ح الخَافِضُ پست کرنیوالا کافرونکا ساتہہ خوار
کرنیکی یاد و رکرنیکی اپنی درگاہ سی جو کوئی تین روزی رکہی اور چوتہی روز ایک مجلس مین اسکو ستر ہزار بار پڑہی دشمن پر فتح پاوی الرَّافِعُ بلند کرنیوالا یعنی مومنونکو
ساتہہ مدد کرنیکی یا قریب کرنیکی اپنی درگاہ سی نصیب تیرا ان دونو نامونسی یہہ ہے کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنی سی اور نہ بہروسا کر کسی چیز پر علوم و اعمال
اپنی سی اور پست کر او سچیز کو کہ اللہ تعالیٰ نی اوسکی پست کرنیکا حکم کیا ہی مانند نفس و ہوا کی اور بلند کر او سچیز کو کہ حکم کیا ہی تجکو اللہ نی اوسکی بلند کرنیکا مانند
دل اور روح کی دیکہا گیا ایک شخص اوڑتا ہوا ہوا مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیونکر پہنچا تو اس مرتبہ کو کہا اونی کر گردانی مینی ہوا یعنی خواہش اپنی پیچہی قدم اپنی کی پس
مسخر کی اللہ نی ہوا جو کوئی اس اسم کو آدہی رات مین یا دوپہر کو سو بار پڑہی حقتعالیٰ اوسکو خلایق مین سے برگزیدہ کری اور تونگر دلی نیاز کری ح المُعِزُّ عزت
دینی والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ مین بعد از تمام شام کی اکیسو چالیس بار پڑہی اوسکی اپنی خلق کی نظر مین ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوا
حقتعالیٰ کی کسیسی نہ ڈری ح المُذِلُّ ذلت دینی والا نصیب تیرا ان دونو نامونسی یہہ ہے کہ غریز رکہی اونکو کہ جنکو عزیز رکہا اللہ تعالیٰ نی بسبب علم و معرفت کی
اور خوار رکہی اونکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالیٰ نی بسبب کفر و ضلالت کی جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سی ڈرتا ہو پچہتر بار اسکو پڑہی بعد اسکی سجدہ کری اور کہی الٰہی فلانی
ظالم کی شر سی امان دے حقتعالیٰ مان دیگا ح السَّمِیْعُ البَصِیْرُ سننی والا دیکہنی والا نصیب تیرا ان نامونسی یہہ ہے کہ کہنی اور سنی اور دیکہنی خلاف شرع کی پرہیز
پرہیز کر اور اللہ تعالیٰ کو افعال و اقوال اپنی پر حاضر و ناظر جان کہا امام غزالی نی کہ جسنی چہپایا غیر اللہ سے اوسچیز کو کہ نہین چہپاتا اوسکو اللہ سے پس حقیر جانا اوسنی
اللہ کی نظر کو پس جسنی کیا گناہ اور وہ جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ دیکہتا ہے اوسکو کیا بڑی جرات کی اوسنی کیا بڑی جراءت کی اوسنی اور جنے کہا کہ اللہ نہین دیکہتا اوسکو کیا بڑا کفر
کیا کیا بڑا کفر کیا اوسنی اور ایسی کہا گیا ہی کہ جب گناہ کرتو مولی اپنی کا پس کر ایسی جگہہ مین کہ نہ دیکہی وہ تجکو اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہین یعنی ایسی جگہہ کہان ہے

کہ جہان اللہ نہ دیکھی حاصل یہہ کہ نہ کر گناہ اور سمیع جو کوئی اسکو بروز پنجشنبہ کی بعد از نماز چاشت کی پانسو بار پڑہی اور بموجب ایک قول کی ہر روز سو بار پڑہی وقت پر پہنچے
کی کلام نکری اور بعد اوسکی دعا کری دعا اوسکی قبول ہوگی ح البصیر جو کوئی اسکو درمیان سنت و فرض فجر کی ساتہہ اعتقاد درست کے اکیسو ایکبار پڑہے منصور
ساتہہ نظر عنایت حق کی ہوگی الحکم حکم کرنیوالا ایسا کہ کوئی اوسکا حکم پہیر نہین سکتا اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ تو نی جب پہچانا کہ وہ حاکم ہی تو مان اوسکی
حکم کو اور تابعدار ہو اوسکی قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اوسکی قضا کا باختیار جاے کریگا بچہ زبردستی اور اگر راضی ہو تو ویسی مہربانی کریگا بچہ اور زندہ رہیگا خوش
اور نہین محتاج ہوگا فریاد کرنی کا طرف غیر اوسیکی جو کوئی اسکو شب جمعہ مین اور بموجب ایک قول کی دہی رکعتون پڑہی کہ بیہوش ہو جاوے حق تعالیٰ اوسکی باطن کو
معدن اسرار کریگا ح العدل انصاف کرنیوالا نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تو نی کہ وہ عادل ہی تو نہ پاوی تو اپنی نفس مین گہبراہٹ اور تنگی اوسکی احکام
سی بلکہ جان کہ جو اونسی حکم فرمایا میری حق مین عین انصاف ہی پس آرام طلب کر ساتہہ توکل اور اعتماد کی اوسپر اور جو کچہہ کہ پہنچی تجکو اللہ تعالیٰ کیطرف سی خرچ کر اوسکو
اوس جگہہ مین کہ لایق ہی خرچ کرنا اوسمین از راہ شرع و عقل کی اور ڈر تو اوسکی عدل سی اور امید رکہہ اوسکی فضل کی اور پرہیز کر اپنی سب امور مین افراط و تفریط سے
اور لازم کر اوسط درجی کی امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کی بیس لقمہ پر لکہہ کر کہاوی حقتعالیٰ تمام خلق کو مسخر اوسکا کریگا ح اللطیف بار یک بین
کہ دور و نزدیک اوسکی نزدیک یکسان ہین اور نرمی کرنیوالا بندونپر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ غور کری امور دین و دنیا مین اور نرمی سی لوگونکو راہ حق کیطرف
بلاوی جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین رہتا ہو یا غربت مین کوئی غمخوار نہو یا بیمار ہی اور کوئی بیمار داری اوسکی نکری یا بیٹی رکہتا ہو اور کوئی
درخواست اوسسے نکاح کی نہین کرتا ہی وضو اچہی طرح کری اور دو رکعت نماز کی پڑہ کر اس اسم کو اس وقت سی سو بار پڑہی حق تعالیٰ مہم اوسکی کفایت کری دے
نصیب کہ لڑکی بیٹیونگی اور صحت امراض کی اور کفایت مہمات کی بعد از تحیۃ الوضو کی سو بار مداومت کری اور عمل پیران اخوانیہ رحمہا کا یہہ ہی کہ واسطی ہر مہم دینے
اور دنیوی کی خالی جگہہ مین ساتہہ شرایط دعا کی سولان ہزار اور تین سو اور اکتالیس بار پڑہی مراد کو پہنچیگا ح الخبیر خبردار دلکی باتونپر اور سب امر پر
نصیب تیرا اس سی یہہ ہی کہ جب جانا تو نی کہ وہ میری بہید و نپر مطلع ہی اور جانتا ہی میری دلکی باتین تو تو ہی اوسکو یاد رکہہ اور بھول غیر اوسیکو
اوسکی یاد اوسیکی اور ہو تو پرہیزگار گمراہی کی راہونسی اور لازم کر اپنی پر ترک کر زنار یا کا اور کر ناتقوی کا اور مشغول ہو باطن کے درستی مین غفلت نہ کر سہین
اور امور دین و دنیا کیمین خبردار رہ جو کوئی نفس مارہ کی ہاتہہ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑہی خلاصی پاویگا ح الحلیم بردبار کہ نہین جلدی کرتا منہونو
عذاب دینے مین بلکہ ڈہیل دیتا ہی اونکو تا کہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ تحمل کر ایذای بدبختونپر اور تامل کر زیردستونکی عذاب دینی مین اور درگذر کر عصی کو
اور کمال حلم کا یہہ ہے کہ نیکی کر اوسسے کہ بدی کری تجسی جو کوئی اسکو کاغذ پر لکہکر دہووی اور پانی اوسکا کہیتی یا درخت پر ڈالی آفتونسی امن مین رہیگا اور کمال کو
پہنچیگا اور برکت اوسمین ہوگی ح العظیم بزرگ و برتر ذات و صفات مین حد اوہام سی نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ عظمت الہی کی آگی ملک کونین کو حقیر
جانی اور دنیا کی لہی سر نہ جہکاوی اور حقیر جانی نفس اپنی کو اور ذلیل کری اوسکو اللہ تعالیٰ کی خوشی کی لیی ساتہہ بجالانی اوامر کی اور بچنی نواہی کی
اور کوشش کر نیکی اون چیزونمین کہ دوست رکہتا ہی اللہ تعالیٰ اونکو جو کوئی اس اسم پر مداومت کری خلق کی نظر مین عزیز و مکرم ہوگا ح الغفور بہت بخشنے
والا نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ لازم کر استغفار کو اوقات رات و دنمین خصوصا وقت سحر کی اور بخشش اوسکو کہ ایذا دی تجکو جسکو کہ بیماری ہو مانند تپ اور درد سر وغیرہ کی
یا غم و اندوہ اوسپر غلبہ کری اوسکو کاغذ پر لکہی اور روٹی پر کلی نفس کو جذب کری اور کہاوی حقتعالیٰ شفا اور خلاصی اوسکو بخشی اور اگر اسکو بہت پڑہے رہے اوسکو
تو سی جگہہ ہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ جو کوئی سجدہ کری اور سجدہ مین سو بار غفرانک تین بار کہی حقتعالیٰ گناہ کلی بہلی اوسکی بخشدیگا ح شکور درد سر اور یا کوئی بیماری
اور یا غم پیش آوے تین بار مقطعات یا غفور کی لکہکر کہاوی شفا پاویگا ح الشکور قدردان اور دینی والا ثواب بہت کا تہوڑی عمل پر نقول ہی کہ ایک شخص دیکہا
گیا خواب مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیا کیا اللہ تعالیٰ نی ساتہہ تیری کہا حساب لیا اللہ تعالیٰ نی مجہسی پس لکہا ہوا پلہ میکیون میرا کہ پڑی ہی اوسمین ایک تہیلی پر کہا

ہوگیا واپس کیا ہی یہہ کہا ہیہ بیٹھی منی کی کڑوالی تھی تو نی ساتھہ بک سلا کی قدیم اور نصیب بیکا اس سے یہہ ہی کہ شکر کری اللہ تعالی کا اطہر کہ سب
نعمتو کو دیکھیا فی سبحانکہ بہ عضو کو اوسواسطے پیدا کیا ہی اوسمین مصروف رکھی و شکر ادا کری لوگونکا اور احسان کری اوپر حدیث شریف مین آیا ہی الا یشکر اللہ من لا یشکر
الناس سے نہیں شکر کریگا اللہ کا وہ کہ نہیں شکر کرتا لوگونکا سکو نگی معیشت کی ہو یا تاریکی دلکی یا آنکہہ کی پیدا ہوا کما لیبلی الماء سکم پانی پر پڑہی اوپر ہوی اور آنکہہ پر ملی شفا
پاوے اور تو نگر ہو ح العلی بلند مرتبہ نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ ذلیل کر اپنی نفس کو اوسکی طاعتون اور عبادتون ظاہر و باطن کہین اور خرچ کر طاقت اپنی حاصل کرنی
علم و عمل مین یہانتک پہنچی تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اعلی امور کو اور مکروہ رکہتا ہی ادنی امور کو اوسلیہ
کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی کہ علو ہمت ایمانسے ہی جو کوئی اس اسم پر مداومت کری یا اپنی پاس رکہی اگر خوار و بی قدر ہو نیز رگ ہو اور اگر فقیر ہو تو نگر ہو اور اگر مسافر
ہین سلامت ہو پہر وطن کو پہنچی ح الکبیر بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اوسسے زیادہ بڑا نہین اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ یاد رکہی تو بڑائی اوسکی ہمیشہ یہانتک ہو جاوی
بڑائی غیر اوسکی اور کوشش کر بیحد کامل کرنی نفس سے کی ساتھہ حاصل کرنی علم و عمل کی یہانتک کہ پہنچی کمال تیرا اور رفعو کو اور مبالغہ کر تواضع مین اور اختیار کر بی ادبی سی
ساتھہ ملازم کرنی خدمت مولی کی جو کوئی اس اسم کو بہت بڑی بزرگ و عالی قدر ہو اور اگر حکام و دولتمند اس پر مداومت کرین سب اس سے ڈرین اور مہمات خوب سر انجام پاوین
ح الحفیظ نگاہ رکہنی والا علم کا آفتون اور ضائع ہونی سی نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکہہ اعضا اپنی کو گناہونسی اور باطن کو ملاحظہ اغیار سی اور اکتفا کر تمام
امور اپنی مین ساتھہ تدبیر اوسکی اور تسلیم ہوا اوسکی قضا و قدر پر قول ہی کسی بزرگ کا کہ جسکی محفوظ رکہی اللہ تعالی نی اعضا محفوظ رکہا دل اوسکا اور جسکا محفوظ رکہا اللہ
تعالی نی دل محفوظ رکہا ہیدا اوسکا اور منقول ہی کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایکدن ایک چیز ممنوع پر کہا الہی چاہتا تہا مین بینائی اپنی و اعلی عبادۃ تیری پس جب ہوگئی
سبب مخالفت امر تیری تو لیلی اوسکو پس اندہی ہوگئی اور ہی وہ نماز پڑہتی رات کو پس محتاج ہوئی پانی کے طہارت کی لیی پانی نہ ساتھہ لگا پس کہا الہی کہا تہا مینی واسطے
تیری کہ لیلی بینائی میری پس رات مین محتاج ہونمین اوسکا و اعلی عبادت تیری پس پہر ہمکہی ہوگئی جو کوئی اسکو لکہکر داہین بازو پر باندہی خوف غرق و حرقی اور دیو اور
پری اور نظر بد کیسنے رہوے ح المقیت پیدا کرنیوالا قوت بدنون اور ارواح کا اور دینی والا اوسکا اونکو نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تو نی کہ وہ قوت پیدا کرنیوالا اور دینے
والا اوسکا ہی تو ہولی تو ذکر قوت کا آگی ذکر اوسکی جسیکہ منقول ہی پہلے حرسی کہ وہ پوچہی گئی قوت سے پس کہا وہ ذکر حق الذی لا یموت کا ہی اور نہ طلب کر قوت و قوۃ مگر
مولی اپنی سی فرمایا اللہ تعالی نی وان من شئی الا عندنا خزائنہ و ما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہین کوئی چیز مگر کہ نزدیک ہماری خزانی اوسکی ہین اور نہین اتارتی ہم مگر ساتھہ اندازہ
مقرر کی اور کہا تو ہر متعلق اپنی کو وہ قوت کہ مستحق ہی اوسکا پس ہوے وطریقہ تیرا نفع پہنچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کہلانا بہوکی کا اور کہا قشیری نی کہ مختلف ہوتی ہین
قوت پس بعضی بندے ایسے ہین کہ اگر دانستہ ہی اللہ تعالی قوت نفس اونکیکا توفیق عبادات کو اور قوت دل اونکی کا ہونی مکاشفات کو اور قوت روح اونکیکا مداومت مشاہدات
کو اور سب مشغول کرتا ہی اللہ بندیکو اپنی طاعت مین قایم کرتا ہی اوسکی لیی ایسی شخص کو کہ جبرئیل اور خدمت اوسکی کرتا ہی اور جب کہ رجوع کرتا ہی طرف متابعت خواہش کے چہوڑنا
ہی طرف قوۃ اوسیکی اور اٹہا لیتا ہی اوسسے سایہ عنایت و حمایت اپنے کا اگر کسیکو غریب دیکہی یا خود اسکو غریبی پیش آئی یا کوئی لڑکا بدخوئی کری یا بہت رو و سات بار حالے
کوزہ پینی کا ٹوٹہ وغیرہ پر پڑہ کر دم کری اور بعد اوسکی پانی اوس کوزہ مین ڈالی و پیوی اور دوسرے کو پینی کو دیوی اور اگر روزہ دار کو خوف ہلاک کا ہو پہول پر پڑہ کر
سونگہی قوۃ پاوی گا اور ہر روز روزہ رکہہ سکی گا ح الحسیب کفایت کرنیوالا ہر حال مین بلحساب لینی والا بندونسی دن قیامت کی نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ کفایت
کری حاجت محتاجونکو اور حساب کرنی والا ہووے نفس اپنے سی کہا قشیری نی کہ کفایت کرنا اللہ کا بندیکو یہہ ہی کہ کفایت کرتا ہی اوسکو ہر حال اور ہر شغل اوسکی مین اور جسنی
جانا کہ اللہ تعالی کافی میرا ہی نہ پر لسان دل ہووی خلق کی نہ متوجہ ہونسی اوسپر بسبب اعتماد کرنیکی ساتھہ اوسکی کہ جو کچہہ قسمت کا ہی ہر حال پہنچی گا اگرچہ پی تو بہی کرین
مجسے لوگ اور جو کچہہ کہ قسمت مین نہیں ہے نہین پہنچی گا اگرچہ متوجہ ہون لوگ مجیہ اور جو کوئی اکتفا کریگا ساتھہ نیک سرانجامی اللہ تعالی کی ہر حال مین پس راضی کر دیگا اوسکو
مولی اوسکا ساتھہ اوسچیز کی کہ اختیار کریگا اوسکی لیی پس اختیار کریگا نہونیکو ہونی پر اور فقیر کو غنی پر اور آرام پکڑیگا طرف نہونی اسباب کے بسبب مشاہدہ تصرف مولی کی

جو کوئی اسی چور یا حاسد یا ہمسایہ یا دشمن سے یا چشم زخم سے ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہی یہی اللہ الحسیب ہے اتوار و پنجشنبہ سے کرے اللہ تعالیٰ اوسکی حفاظت نگاہ رکھی گا ح ہنوز ہفتہ نگذریگا کہ درستی کام کی ہو جائیگی ع الجلیل بزرگ قدر نصیب تیسرا اسم یہ ہے کہ نفس اپنی کو آراستہ کرے ساتھ صفتون کمال کی جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سے لکھکر اپنی پاس رکھی یا کہا دی تمام خلائق تعظیم و توقیر اوسکی کرین ح الکریم بڑا سخی جو بہت دیتی والا کہ نہیں ہو سکتا دینا اوسکا اور نہیں خالی ہوتی خزانی اوسکی اور نصیب تیسرا اسم سے یہ ہے کہ دیوی بغیر وعدہ کی اور پرہیز کرے بری اخلاق و افعال سی اگر اپنی بستر مین یہ اسم بہت پڑھی یا تاکید کی جاوے فرشتی دعا کرین اوسکیلئے اگر کہے اللہ اور کرم اور مغفرت ہو اوسکو کہتی ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑھتی تھی اسی سبب سے اونکو کرم اللہ وجہہ کہتی ہین خ الرقیب نگہبانی کرنیوالا ہر چیز کا اور بعضون نے کہا کہ جاننی والا احوال بندونکا اور افعال اونکی کا اور نصیب تیرا اسم سے یہ ہے کہ نگاہ رکھی تو اوسکو ہر حالمین اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اوسکی سوال مین اور کرے تو نگہبانی اونکی کہ کیا ہی تجکو نگہبان اونکا حدیث شریف مین آیا ہی کہ تم سب اپنی اپنی نگہبان ہو اور تم سب پوچھی جاؤگی رعیت اپنے اپنی یعنی جسکی تم نگہبانی کرتے ہو اوسکی خبر گیری کا حال پوچھا جائیگا اور کہا قشیری نے کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کے یہ ہے کہ جانے بندہ کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہی میری حال پر پس جو عمل کرے اوسکی طرف ہر حالمین و ڈرے عذاب اوسکی سی ہر دم پس مراقبہ والا چھوڑتا ہی باتین خلاف شرع از راہ حیا کی اللہ تعالیٰ سی اور ہیبت اوسکی کی زیادہ اوس شخص سے کہ چھوڑتا ہی گناہ سبب خوف عذاب اوسکی کی اور جو کوئی رعایت کرتا ہی اپنے دلکی تو کوئی دم یاد خدا سی اور طاعت اوسکی سی خالی نہیں رہتا کیونکہ جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ حساب لیگا سب ہی عمل کا خواہ تھوڑا ہو یا بہت منقول ہی ایک بی بی سی کہ اونکو خواب مین دیکھا بعد انتقال کی پس کہا کیا اللہ نے ساتھ تیری کہا کہ بخشا اللہ نی مجکو اور احسان کیا مجپر مگر یہ کہ بہت یاد کیا مجکو ایک دن تنہائی مین پس جسکہ ہوا وقت افطار کا لیا مین ایک گھونٹ پانی یا کی وہ کانی پس کہا مین اوسکو پھر یاد کیا مجکو کہ یہ نہیں ہے میری ملک بڑا لدیا مین اوسکو گھونٹ پانی سے تعلیم ہے تیرے نیکیون سی متقدار بدلی توڑنی اوسکی کی اور سکو معلوم ہوگی یہ بات نہیں ضایع کریگا بالکل چیز و نہین ع اپنی اور نہین کہونیکا غفلتون و قت اپنا انتہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کرو اپنی اپنی اعمال کا پہلی اس سے کہ حساب لیا جاوی تمسی جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑہی اور اونکی گرد دم کری تمام دشمنونسی اور آفتونسی ندر ہونگے ان الحبیب قبول کرنیوالا دعا جیچ رونکا اور جواب دینی والا پکارنیولون کا نصیب تیسرا اسم سے یہ ہے کہ فرمان بردار اللہ تعالیٰ کی کری اور امر و نواہی مین اور حاجت روائی کری حاجتمند اونکی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی اور دعا کری جلدی قبول ہو اور اگر لکھکر اپنی پاس رکھی حق تعالیٰ کی امان مین بیگمان ح الواسع علم اور سخا فراخی سی و نعمت اوسکو بہتی نصیب تیسرا اسم سے یہ ہے کہ سخی کری فراخی علم اور سخاوت اور معارف اور اخلاق مین اور بہلوسی کشادہ پیشانی رہی اور نفقہ کری حاصل کرنی مقصد مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی حق تعالیٰ اوسکو قناعت و برکت دیگا ح الحکیم استوار کار و دانا نصیب تیسرا اسم سے یہ ہے کوشش کری ہمیشہ خلق کی بہلائی اور علاقہ پکڑا نکی ساتھ کتاب اللہ کی اور محکم کری کام اپنی اور رہا ہی کہ سنا ہوا یعنی ہو قوتی سی پرہیز کری اور کوئی کام مین باعتہ تعالیٰ اور واقعیہ باندی نکری تا سبحق اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہے ذوالنون مصری کہ کہا سنا مین کہ زمین مغرب مین ایک شخص ساتھ علم و حکمت کی معروف تھا مین اوسکی زیارت کو گیا مین چالیس روز اونکی دروازے پر رہا نماز کیوقت مسجد مین آتی اور پریشان حیران پھرتے اور میری طرف بہ التفات نکرتی اس حال سی تنگ آیا مین کہا مینی ای جوانمرد چالیس روز ہوئی ہین کہ یہان رہا ہون نہ مجھ میری طرف بہ التفات نہین کرتی اور کلام نہین کرتی مجکو یہ نصیحت کرو اور یہ حکمت سکھاؤ تا یاد کرون نہین کہا اوسنے تل گریگا تو یاد نہین کرونگا اگر خدا تعالیٰ توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نہ رکھہ اور فقر کو غنیمت گن اور یاد کو نعمت جان اور مرنہ کو تحفہ مینی کو عطا جان اور سوا نہ غیر حق کی نفس مت پکڑ اور صحبت نہ رکھہ خواری کو غنیمت جان اور حیات کو موت گن اور طاعت کو حشمت دیکھہ اور توکل کو اپنی معاش کرے از جملہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر را الا کسی کہ بینی ہمہ اوست نشان غیر ہا الا کسی کہ بینی ہمہ اوست آدمی کہ سے ہر نجام او سکا نہو سکتا ہو اس اسم

کو مداومت کری مہم اوسکی سر انجام پاوی ح الودود دوست رکھنی والا فرمان بردار وںکا یا محبوب لیا کی دلونمین نصیب بنے یکا اس سے یہہ ہی کہ دوست رکھی خلق کی لیی وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی آپنے لیی اور احسان کری خلق پر بقدر طاقت اپنی کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ دوست رکھی اپنی بہائی کی لیی وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اپنی نفس کے لیی اور دوست رکھتا اللہ تعالیٰ کا بندونکو یہہ ہے کہ رحمت نازل کرتا ہی اونپر اور تعریف کرتا ہے اونکی اور بھلائی پہنچاتا ہی اونکو اور دوست رکھتا بندونکا اللہ تعالیٰ کو یہہ ہے کہ تعظیم کرتی ہین اوسکی اور ہیبت کہتی ہین اوسکی دلونمین اور آیا ہی حدیث قدسی مین کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی کہ بڑا دوست دوستونمین طرف میرے وہ ہی کہ عبادة کری واسطے غیر عطا کی یعنی خالص اوسکی خوشنودی لیی عبادت کری نہ ساتھہ امید عطا کی اگرچہ امید عطا کی ہو یعنی مواخذت ہو اور خصومت پڑی اس اسم کو ایک ہزار دایکبار طعام پر پڑہی اور جس جانب سے کہ نا موافقتی ہو اوسکو دین تا کہ اوی اونکی درمیان مین اتفاق والفت ہو جائیگی ح المجید بزرگ و شریف ذات و افعال مین نصیب بندیکا اس اسم مبارک عظیم مین معلوم ہو اسکو آبلہ پا یا باد فرنگ یا جذام یا برص ہوا یام حیض مین روزی رکھی اور وقت افطار کی بہت پڑہی اور پانی پر دم کر کر پیوی شفا پاویگا اور جسکا اپنی ہم جنسون مین عزت و حرمت نہو ہر صبح ننانوے بار پڑہی اور اپنی پر پہونکی عزت و حرمت حاصل ہوگی ح الباعث اوٹھانیوالا اور زندہ کرنیوالا مردونکا قبرونسی اور بیدار کرنیوالا دل غافلونکا خواب غفلت سے نصیب بنے یکا اس سے یہہ ہی کہ زندہ کری نفسون جاہل کو ساتھہ نصیحت کرنی اور تعلیم کرنی کی اور بی رغبت کرنیکی دنیا سی اور رغبت دلانیکی نعمتون آخرت کیلیے پس ابتدا کری ساتھہ نفس اپنے کی پہر اورونکی جو کوئی چاہی کہ دل اوسکا زندہ ہو وقت سونیکی ہاتھہ سینہ پر رکھی اور اس اسم کو اکیسو ایکبار پڑہی ح اللہ تعالیٰ دل مردہ اوسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا ح الشہید حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کہا قشیری نی کہ اہل معرفت نہین طلب کرتی ساتھہ اللہ کی کوئی مونس سوا اوسکی بلکہ راضی ہوتی ہین ساتھہ اسکی کہ وہ دیکہتا ہی احوال ہمارا اور جانتا ہی امور و افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالیٰ نی اولم یکف بربک انہ علی کل شئی شہید یعنی کیا نہین کفایت کرتا پروردگار تیرا یہہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکھی تو اوسکو یہانتک کہ نہ دیکہی تجکو اوس جگہہ کہ منع کیا ہی تجکو اوس سے اور نہ غائب دیکہی تجکو اوس جگہہ سے کہ حکم کیا ہی تجکو اوسکا اور باز رہی تو بسبب علم اوسکی اور دیکہنی اوسکی اس سے کہ پیش کرے تو حاجتین اپنی طرف غیر اوسکی اور باز رہی میل کرنیسی طرف غیر اوسکی اور خلق پکڑنا تیرا اس سے یہہ ہی کہ ہووے تو گواہ سچ پر اور رعایت کرنیوالا سچ کا جسکا بیٹا نافرمان ہو یا بیٹی غیر صالح ہر صبح کی وقت ساتھہ اوسکی پیشانی پر رکھی اور مونہہ آسمانکی طرف کر کر اکیس بار رکھی یا شہید حق تعالیٰ اوسکو صالح کری ح الحق ثابت ساتھہ شہنشاہی کی اور لائق ساتھہ خدائی کی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ جب پہنچانا تو کی کروہ حق ہی ہولی تو اوسکی مقابلہ مین یاد خلق کی اور خلق پکڑنا تیرا ساتھہ اوسکی یہہ ہے کہ لازم کر تو حق کو تمام اقوال اور افعال اور احوال اپنی مین جسکا اسباب کچھہ جاتا رہا ہو ایک کاغذ کی چار دن کو نو تیر یہہ اسم لکھی اور کاغذ کی بیچ مین نام اوس اسباب کا بھی لکھی اور آدہی رانکو ہتیلی پر رکھی اور نظر آسمانکی طرف کر کر شفیع لائی پایا جاویگا اوسمین سے کچھہ پاوی اور اگر قیدی آدہی رانکو سر نگا کر کر ایک سو آٹھہ بار پڑہی خلاصی پاوی ح الوکیل کارساز فرمایا اللہ تعالیٰ نی وکفی باللہ وکیلا یعنی کفایت کرتا ہی اللہ تعالیٰ کارسازہ فرمودہ علی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین یعنی اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن من توکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی اور جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہی اسکو وتوکل علی الحی الذی لا یموت یعنی اور بہروسا کر ایسی زندہ پر کہ نہین مرتا و توکل علی العزیز الرحیم یعنی اور بہروسا کر اللہ مہربان پر نصیب بنے یکا اس سے یہہ ہی کہ ضعیفون اور عاجزون کی کام مین کوشش کری اور حاجت روائی انکی مین بے سعی کری کہ گویا وکیل انکا ہی اگر بجلی کڑکتی ہو یا ہوے یا پانی سی یا آگ سی خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کری امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہہ مین بہت پڑہی نڈر رہو ح القوی المتین قوت والا استوار اسباب مین نصیب بنے یکا یہہ ہے کہ خواہش نفسانی پر غالب قوی ہووے اور دین مین سخت و چست ہووے اور جاری کرنی احکام شرعیہ مین سستی کو راہ ندی جسکا دشمن قوی ہو کہ اوسکی دفع سی عاجز ہو تو اسا اسا گوندہی اور اوسکی ایک ہزار ایک گولیان بناوے اور ایک ایک گولی اوٹھاوی اور کہی یا قوی اور بہ نیت دفع دشمن کے مرغ کی آگے ڈالی حق تعالیٰ اوسکی دشمن کو مقہور و مغلوب کری ح اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت مین بہت پڑہی نسیان جاتا رہی ع المتین جیسی بچہ کا دودہ چھٹا یا ہوا اور

وہ صبر نہین کرسکتا ہی یا دودہ پلانیوالی کی دودہ مین نقصان ہوجاہی کہ لکہکر اوس بچہ کو پلاوی اور دودہ والیکو ہی پلاوے تا صبر کری بچہ اور دودہ والی کا دودہ زیادہ ہو اور اگر کوئی اشغال و اعمال ملکی مین سے کچہہ چاہی روز اتوار کی اول ساعت مین اوس نیت سی تین سو ساٹہہ بار پڑہی وہ منصب یا یوع الولی اور مددگار اور دوست رکہنی والا مومنون کا نصیب بیکا یہہ ہے کہ دوستی کری مسلمانونسی اور کوشش کری تائید دین مین اور سعی کری حاجت روا لے خلق کی مین اور کہا تشہیری نے کہ علامتون دوستی اللہ تعالیٰ کی یہی یہہ ہی کہ ہمیشہ توفیق دی اللہ تعالیٰ بندیکو خیر کی یہانتک کہ اگر ارادہ کری برائی کا بچاوے اوسکو اللہ تعالیٰ مرتکب ہونی اوسکا یعنی اگر ناگہان اوسمین پڑہی جاوے تو ساتہہ توبہ اور انابہ کی جلد یسی یہیر لاوے اور اوسمین نہ چہوڑی اور یہی معنی ہین اوسکی اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب یعنے جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالیٰ کسی بندیکو تو نہین ضرر کرتا اونکو کوئی گناہ اور اگر میل کری طرف قصور کرنی کی طاعت اوسکی مین تو توفیق کرنی ہی کی دی اور یہہ علامت سعادت کی ہی اور عکس اوسکا علامت شقاوت کی و علامتون دوستی اوسکا یسی ہی ہے کہ اوسکی محبت ہے اور یسا کی دونہین دانا ہی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی خلق کی دلکی باتونپر آگاہ ہوا اور جسکی نوٹنڈی یا بیوی ہو کہ اوسکی سیرت سے خوش نہو جسوقت کہ اوسکی آگی جانا چاہی اس اسم کو بہت پڑہی حق تعالیٰ اوسکو صلاحیت پر لاوے یا الحمید تعریف کرنیوالا اوات و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بیکا یہہ ہے کہ ہمیشہ تعریف کرنیوالا حق کا ہوا و آراستہ ہو ساتہہ صفتون کمال کی یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندونکے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی پسندیدہ افعال ہوا و ہمیشہ فحش و بدزبانی غالب آوے اور اپنی تئین اوس سے نہین نگاہ رکہسکتا ہی اس اسم کو پیالہ پر لکہی و بعضون نے کہا نوی بار پیالہ پر پڑہی اور ہمیشہ اوس پیالی مین پانی پیا کری فحش گوئی سی امان پاویگا یا المحصی گہیرنیوالا ہی علم اوسکا ہر چیز کو اور ظاہر ہی نزدیک اوسکے سب مخلوقات کے اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نہو تجہی غفلت حرکت و سکون مین کسی لحظہ و لمحہ اور نہ نکلی کوئی سانس کہ بیچ طاعت خدا کی یسی کہ آیا ہی حدیث شریف مین کہ نہین حسرت کرنیکی اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری ہوگی بغیر یاد خدا کی اور کوشش کرا عمال و احوال باطن پر اطلاع پاوی اور خلق پکڑنا ساتہہ اسکی یہہ ہے کہ تکلف کر تو بیچ شمار کرنی نعمتونکی کہ پہنچائی مین اللہ تعالیٰ نی تجکو تا کہ جانی تو عاجز ہونا اپنا شکر اونکی سی و گناہ اپنی شمار کر کر عذر کرا و یاد کرا اونکو کہ خالی رہی طاعت اوسکی سی اور پہر افسوس کرا و نہ جو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کی تین ایک ہزار یکبار پڑہی عذاب گور سی و عذاب قیامت سے نڈر ہوگا یا المبدی المعید پیدا کرنیوالا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنی والا نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ رجوع کر تو طرف اوسکی ہر چیز مین اول بار اور دوبارہ اور سعی کر بیچ پیدا کرنی نیکیونکی اور ادا دعادہ کر یعنی پہر کرا دا کر اوس عمل کو کہ اوسمین کچہہ رہگیا ہو یا قصور ہوا ہو المبدی جسکی بیوی کو حمل ہو اور اسقاط حمل سی ڈرتا ہو یا حمل دیرتک ہی چاہی کہ زندہ اوسکا سحر کی وقت نوبی بار اوسکو پڑہی اور اونگلی شہادت کے کر دپیٹ کی پہر آوے حمل ساقط نہوا و خلاصی پاوے اور اوسکو کچہہ ضرر نہ پہنچی اور جو کوئی پہر مداومت کری جو کچہہ اوسکی زبان پر جاری ہو بصدق و ثواب ہو عالمیدہ جسکا کوئی غائب ہوا و چاہی کہ وہ آجاوے یا اوسکی خبر پاوی جسوقت کہ اوسکی گہر کی لوگ سوتے ہون اس اسم کو گہر کے چارون کونون مین ستر بار پڑہی اور بعد اوسکی کہی یا معیدہ پہر مجہپر فلانیکو سات روز نگذریگی کہ غائب آجاویگا یا اوسکی خبر آویگی ح اور اگر کہچہ جاتا رہی اسم کو بہت پڑہے یا جامع المحیی الممیت زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا یعنی زندہ کرتا ہی دونکو ساتہہ نور ایمان کے اور پیدا کرتا ہی حیات جسم مین اور مارتا ہی بدنونکو اور لیتا ساتہہ خواب غفلت و نادانی کی نصیب بیکا اس سے یہہ ہے کہ زندہ کری خلق کو ساتہہ نفع پہنچانیکی علم سی و دل کو ساتہہ معرفت الہی کی اور رکہے خواہشون نفسانی و رر خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کری واسطی حیات کے اور نہ موت کی بلکہ ہو تابعدار اوسکی قضا و قدر کا اور کہتا ہی یہہ دعا کہ آئی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہم احیینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی و توفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی واجعل الحیوۃ زیادۃ لی فی کل خیر واجعل الموت راحۃ لی من کل شر تو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہوئی کسی عضو کیسی اعضا ہوا اسم المحیی کو سات بار پڑہی حق تعالیٰ اوسی مدد کری و اوسی دفع درد ہفت اندام کی ساتہہ روز تک ہر روز پڑہ کر دم کری اور اگر مداومت کری اسپر دل اوسکا زندہ ہوا اور اوسکی بدن مین قوت پیدا ہو عالمیت جو کوئی نفس پر قادر نہو کہ متابعت مین غلبہ کری وقت سونیکی تہہ سینہ پر رکہی و اسم المیت کو پڑہی یہانتک کہ سو وے حق تعالیٰ اوسکا نفس کو فرمان بردار کری ح الحی زندہ سب سے پہلی اور سب سے بعد ہی نصیب بیکا یہہ ہے کہ زندہ ہو و ساتہہ یاد پروردگار تعالیٰ کی و خرچ کری جان اپنے اوسکی راہ مین تا حیات

ا ہی کی پاوے اگر کوئی شخص بیمار ہو اس سم کو بہت پڑھے صحت پاوے اور کوئی تندرست بیمار پڑے تو یہی صحت پاوی اور اگر بیمار پر آنکھ سامنی گر کر پڑھی صحت پاوے اور اگر ہر روز ستر بار پڑھے
اسکی روزی زیادہ ہو قوت حافظہ میسر ہو وہ ہو الْقَيُّوْمُ قایم رہے اور قائم رکھنی والا اور خبر گیری کرنیوالا مخلوقات کا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ بی پروا ہو
اللہ کہ کہا قصہ ہی نی کہ جسنی پہنچا ہکر وہ قیوم ہی راحت پاوی رنج ہمہ ہر و شغال سی اور جیا ساتھہ راحت اونکو نیض کی پہنچا کر بگاوے اور حقیقت سمجھی گاوے دنیا کی میرے
قسمت بیزار کی ہو کوئی اسکو بہت پڑھی وقت سحر کی دلونمین تصرف ہو سکا ظاہر ہو جینی دوست کہینگے لوگ دشمن ہو اور اگر بہت پڑھی مہمات اوسکی بسبب بخواہ برآوے
نا الْوَاجِدُ غنی کر محتاج کیسکا کسی چیز مین نہین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ ہیچ حاصل کرنی کمال ضروریکی ہی کری تا مستغنی ہو ساتھہ فضل خدا کی سوا اسکے جو کوئی کہ وقت
کہانا کہانیکی ساتھہ نو لیکی اسکو پڑھی وہ کہانا پیٹ مین نو ہو اور جو کوئی خلوت مین اوسکو بہت پڑھی تو نگر ہو مَاجِدُ بزرگ نصیب بندیکا وہی ہی جو اوپر
مذکور ہوا الْوَاحِدُ اَحَدٌ یکا ذات وصفاتین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ یکا ہو نہ گی مین جیسکہ وہ یکا ہی خلائی مین اور موصوف ہووی ساتھہ ایسی فضایل کی
کہ ہم جنس سکی ایسی نہون اگر کیسکا دل خلوت سی ہر اسان ہوا کیہارا اوسکا اس سم کو پڑھی خوف اوسکی جاتا رہی اور مقرب حضرت حق کا ہو اور اگر طالب فرزند کی ہو
اس سم کو لکھکر اپنی ساتھہ کہی فرزند پیدا ہو صَمَدٌ بی پروا کر نہین محتاج کیسکا اور سب اوسکی محتاج نصیب بندیکا اسکے یہہ ہی کہ ہر حاجت مین رجوع اوسیکطرف
کری اور بی فکر ہو اپنی رزق سی اور اوسپر توکل کری اور بچی دنیا کی حرام چیزون سی اور بی عزت ہونیوالی چیزون اوسکیسی اور نہ رغبت کری اوسکی حلال مین اور
بی پروا ہو خلق سی اور سعی کری حاجت روائی خلق کی مین جو کوئی سحر کو پڑھی اوسکو سجدہ کری اور کیسو پیشان پر اس سم کو پڑھی صادق الحال القول ہو اور کسی
ظالم کی ہاتھہ مین گرفتار نہو اور اگر بہت پڑھی ہو گا نہو اور اگر حالت خصومت مین کہی بے پروا ہو جا وہ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ قدرت والا قدرہ ظاہر کرنیوالا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ
قادر ہو اپنی اور پرایا کہنی اونکے خواہون اور ارادون سی اگر وقت دعوتی عنصار وغیرہ کی بے عنصار وغیرہ ہوتی مین اسم اعظم سے کسی ظالم کی ہاتھہ گرفتار نہو اور کوئی
[illegible] ہی اور اگر بیمار کا کمال پیش آوی اگر پیش آوی وہ کام اوسکی پاوی اگر اس سم پر مداومت کری عنایت ساتھہ ہو شیاکی ہمدلی مین
اور جو کہ وقت اوسنی کی سونپسی اسم المقتدر کو ہمیش بار پڑھی تمام کام اوسکی حق تعالی کی طرف جو عکر ہین الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ آگی کرنیوالا و سکو ساتھہ نزدیک
کرنیکی درگاہ عزت اپنی سی اور پیچھی رہنی والا دشمنونکا لطف اپنے سی نصیب بندیکا ان اسمون پاک سی یہہ ہے کہ نیکیونکو طرف سبقت کرا اپنی تہین آگی کری یعنی افضل
ہو اور اولی کری اونکو کہ مقرب درگاہ عزت مین یعنی عزیز رکہی اونکو اور پیچھی ڈالی نفس اور شیطان کو اور مردودون درگاہ الہی کو اور اہتمام کری امور
اپنی کا پیشقدمی کری اوس امر کو کہ بہت ضروری ہو اوسکو کری کہ جسکی کہ ضرورت ہو اور ہی درمیان خوف و رجا کی امتدہو جو کہ مرکب تنگ مین اسکو پڑھی پاپنی پاس رکہی
پچھہ نج اوسکو پہنچی و اگر بہت پڑھی نفس طاعت الہی مین فرمان بردار ہو مؤخر اگر دو بار پڑھی دل اوسکا ساتھہ غیر حق کی آرام نہ پکڑی حرام جو کہ ہر روز سو بار پڑھی تمام
کام اوسکی باتمام فیصل پاگر کتا لیس بار پڑھی نفس اوسکا مطیع ہو الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ یہی سب سے اونچی سب سے نصیب بندیکا یہہ ہے کہ ابدی کری طاعتون مین اور
اپنی دلی و امر مین و جان خرچ کری اللہ کی لیی تا حیات ابدی اول اگر کسیکی فرزند نہو لیس بار ہر روز چالیس دن تک پڑھی مر ہوا اوسکے برابر اوسکا فرزند ہو فرمانبردار
کی اور باکوئی حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑھی تمام حاجتین برآوین بشرطیکہ کبھی عمر حرکو نہ بچی و اعمال نیکت کیا ہو اس سم کو ورد دنیا
کری حق تعالی عاقبت اوسکی بخیر کری بحر الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ آشکارا باعتبار مصنوعات کی کہ دلالت کرتی مین اوپر کمال صفتون اوسکیلی اور پوشیدہ ہمہ خیال
سی باعتبار کنہ ذات کے انظار ہو جو کوئی بعد از نماز اشراق کی اسکو پانسو بار پڑھی حق تعالی آنکھین اوسکی روشن کری اور اگر خوف ہوا و مینہ گیرہ کا ہو بہت پڑھی
امان پاوے اور اگر گہر کی دیوار پر لکہی دیوار سلامت رہی الْبَاطِنُ جو کوئی ہر روز تینتیس بار یا باطن کہی صاحبدل ما سر الہی سی ہو جاوے اور اگر مداومت کری اسکی
جو کوئی اسکو دیکہی دوست ہو الْوَالِي کارساز و مالک نصیب بندیکا شامل نصیب اونکیلی کے ہی جو کوئی چاہی کہ گہر اوسکا بیخبر اوسکی کام معمور ہو اور ہوا اور مینہ اور تمام آفتون
محفوظ رہی ہمارا ولی کو اوپر کوہ آب رسیدہ کی کہی و رہا ہی اوس کوہ مین آئی اور اوس کوہ کو گہر کی دیوار و مینہ گیرہ کی دیوار و گہر کی سلامت رہی اور نیت کیسکی تسخیر کی

پڑہی چاہیے اگر گیارہ بار پڑہی وہ شخص مطیع و منقاد اوسکا ہو جو کوئی چاہی گہر اوسکا یا غیر اوسکا نراب ہو تین سو بار اسم والی پڑہی سلامت رہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت بلند نصیب بندہ یکا اس سے وہی ہی جو العلی مین کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے جو دشواری کہ ہو آسان ہو اور بعضون نے کہا جو عورت کہ حالت حیض مین اس اسم کو بہت پڑہے اوسکو آفتو نسی خلاصی پاوے حالانکہ نہایت احسان کرنیوالا نصیب بند یکا اس سے یہہ ہی کہ نیکی کری ماں باپ سے اور اوستادسی اور بزرگونسی اور قرابتیونسی اور اور حقدارونسے جو کوئی آفتون ہو اور غیرہ ہی ڈر رکہتا ہو اس اسم کو پڑہی امان پاویگا اور جسکی کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑہی اور اوس لڑکیکو خدا تعالیٰ کی سپرد کری وقت بلوغ تک من مین رہیگا اور بعضون نے کہا اگر کوئی خمار خواری اور زنا مین مبتلا ہو ہر روز سات بار پڑہی دل اوسکا اوس سے سرد ہو حرف التوّاب توبہ قبول کرنیوالا اصل معنے توبہ کی ہین پہر جب نسبت اوسکی بندہ کی طرف کرین توبہ ناگناہی مراد کہتی ہین اور اگر پروردگار کیطرف نسبت کرین توبہ بار رحمت و توفیق ارادہ کرنے ہین اور اللہ تعالیٰ میسر کرتا ہی اسباب توبہ کی اور توفیق دیتا ہی بندہ کو اوسکی اور پیدا کرتا ہی خواہشون سے ساتہہ تخویفات اور تحذیرات اور آگاہ کرنیکی آگ اور عذاب پہر جو عرکرتا ہی بندہ ساتہہ توبہ اور ندامت کے اور رجوع کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتہہ فضل و کرامت کے پس حقیقت مین توبہ حق کی سابق ہی بندہ کی توبہ پر جیسکہ فرمایا تاب علیہم لیتوبوا مصرع توبہ کنم شکنم توبہ دہی شکنم ۱۲ بندہ کو چاہی کہ ہمیشہ امیدوار رہے اور دروازۂ ناامیدی بند کری اور جناب حق سی توبہ طلب کری اور گناہونسی پشیمان ہو اور گوش عبرت کی کہلی رکہی اور توبہ مین تاخیر نکری اور امر عجلوا التوبۃ قبل الموت کی فرمان برداری کری حکایت ایک زیر عیسی بن عیسے نام ساتہہ ایک جماعت سوارونکی چلا جاتا تہا لوگ بحسب عادت کی پوچہتی ہی کہ یہہ کون ہی یہہ کون ہے ایک بڑہیا راہ مین بیٹہی تہی اوسنی کہا چند آدمی کہتی ہین یہہ کون ہے یہہ ایک بندہ ہی چشم عنایت حق سی گرا ہوا اور اس حالت مین مبتلا عیسی بن عیسی نے یہہ سنا اور اپنی مکانکو پہر کر آیا اور ترک دنیا کی اور ساتہہ دولت توبہ کی مشرف ہوا اور مکہ مبارک مین مجاور ہوا الثواب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کی تین سو ساٹہہ بار پڑہی حق تعالیٰ اوسکو توبہ نصوح کرامت فرماوے اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی سبکا راوسکی سلاح پذیر ہون اور نفس طاعت مین آرام پکڑی حرف نصیب بند یکا اس سے یہہ ہی کہ امید قوی رکہی قبول ہوتی توبہ کی اور ناامید نہووی اور ترنی رحمت اوسکیسی اور درگذر کری تقصیروارونسی اور قبول کری عذر عذر کرنیوالونکا اگر یہ کئی بار ہو اور ساتہہ کرم و انعام کی اوپر جو عر کری اور جو کوئی بعد نماز چاشت کی کہی اللہم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اوسکی بخشی جاوین کذا فی جامع الکتب حدیث المستقیم بلا لینی والا کافرون اور سرکشون سی ساتہہ عذاب کے نصیب بند یکا یہہ ہی کہ بدلالی بڑی دشمنونسی کہ نفس و شیطان زیادہ دشمن ترین دشمنونکا نفس امارہ ہی اور نہ اوسکی یہہ ہے کہ جب کبہہ گناہ کری یا عبادت مین قصور کری تو انتقام لی و عقوبت کری بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ میری نفس نے مجہسے سوال کیا کہ اتوکلین سی چیز دونکی پس نہ دی مینے اوسکو کہ پانی نہ دیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر کرسکی تین جمعون تک ملازمت اسکی کری دوست ہو اور برس تیتی کہ آدہی رات کو پڑہی وہ کام سرانجام پاوی اور صحیح روایت غیر ابو ہریرہ کی المنعم ہی آیا ہی جو کوئی اسم المنعم ہمیشہ مداومت کری ہرگز محتاج کسیکا نہووی حرف العفو درگذر کرنیوالا گناہون اور تقصیرون سی نصیب بند یکا اس سے وہی ہی جو الغفور مین کہا اور حضرت شیخ فی شرح اسماء اسنی مین یون لکہا ہی کہ العفو محو کرنیوالا سیات کا اور درگذر کرنیوالا معاصی سی قریب معنی غفور کی ہی ولیکن اوس سے ابلغ ہی اسلیے کہ غفران معنی ستر و کتمان کی ہی پس غفا معنی ڈاکنی والیکی و عفو متضمن ہی محو و معدوم کردینی کی ہی اور بندہ ہر چند گنہگار ہو لیکن عفو پروردگار کا امیدوار رہی پس درست ہے کسی گنہگار کی پیشانی پر نہ کہنا چاہیے شاید کہ مولی کریم بخش دی اوسکو بسبب اقامت حدشرع اور حکم دین کی رباعی رد کمن بد را چہ دانی کہ مزل ۱۲ نام او در زمانہ نیکان بود ہا او در جہانی نیکان ان گمان ۱۲ بر تو در روز شمار آن بود او تخلق اس سے یہہ ہی کہ تقصیرات لوگونکی اور گناہ اونکی کہ اوسکی حق مین کئی ہین عفو کری تا در جملہ الکاظمین الغیظ و العافین عن الناس پاوے جسکی گناہ بہت ہون اس اسم کو ورد اپنا کری حق تعالیٰ تمام گناہ اوسکی عفو فرماوی الکریم ۱۲ بہت مہربان نصیب بند یکا مثل الرحیم کی ہی منقول ہی کہ ایک شخص کا بیٹا جب مرا تو اوس شخص نے اوسکی نماز پڑہی پہر کہا یا کیا وصیت خوا ہین کہا کیا کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ ساتہہ تیری کہا کہ بخشدیا مجہکو اور کہا اوسنی کہ کہنا فلانی شخص سے یعنی نماز نہ

پڑھنی والی ہی تو اسم مکلون خزان رحمت ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق حاصل یہہ کہ میرا رب بہت مہربان ہی اگر تمہارا اختیار ہوتا تو خدا جانی کیا کرتی یہہ اوسنی ظاہر کیا نماز نہ پڑھنی پر اگر وقت جو چاہی کہ کسی مظلوم کو ظالم کی ہاتھہ سی چھڑاوی اوسکو دس بار پڑہی وہ ظالم شفاعت اوس شخص کے قبول کریگا اور جو کوئی اسپر مداومت کری دل اوسکا مہربان ہوا اور سبکو دوست کہی اور سب لوگ اوسپہ مہربان ہون ح مَالِكُ الْمُلْكِ مالک ساری جہان کا نصیب بندیکا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نی کہ ہمیر ایک دروازی پر یعنی اللہ کی دروازی پر آتا کہولی جاوین تیری لیی بہت سے دروازی اور گردن جھکا ایک بادشاہ کی لیی یعنی اللہ تعالیٰ کی لیی تاکہ جھکین سے تیرے لیی بہت سی گردنین فرمایا اللہ تعالیٰ نی وان من شیٔ الا عندنا خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کری تونگر ہوا اور حاجات مہمات دارین کی دستی پاوین اور یہی خاصیت اسم ذوالجلال والاکرام کی ح ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ صاحب ہیگی اور بخشش کا اور جسنی کہ جلال خدا کا پہچانا تذلل کری اوسکے درگاہ مین اور جسنی اکرام اوسکا دیکہا شکر کہی اوسکا پس خدمت بے تکبر غیر اوسکی نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ حاصل کری اپنی نفس کے لیی بزرگی اور سلوک کری بندگان خدا سی بالقسط عدل کرنیوالا نصیب بندیکا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑہی شر شیطان سے اور وسوسہ اوسکیسی دور ہوا اور اگر ساتہ سو بار پڑہی جو مقصود کر رکہتا ہو حاصل ہو ح الْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت کو نصیب بندیکا یہہ ہی کہ جمع کری علم و عمل کو اور کمالات نفسانیہ و جسمانیہ کو اور سعی کری بیچ جمع کرنی فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کی بیت درجمعیت کوش تا ہمہ داشتہ شوی پرسم کہ پراگندہ شوی مات شوی چسکی اہل و اقارب و اتباع متفرق ہوئی ہون وقت چاشت کی غسل کری اور موافق اسماء کیطرف کری اور اس اسم کو دس بار پڑہی اور ایک انگلی ہر بار مین بند کرتا جاوے پہر ہاتہہ اپنی مونہہ پہیرے تہوڑی عرصہ مین سب جمع ہو جاوین گی ح اَلْغَنِيُّ بی پروا ہر چیز سی جو کوئی بلا طمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اور ہر عضو کی اعضا اپنی سی پڑہے اور ہاتہہ نیچی کو لاوی حق تعالیٰ بلا اوسکی دفع کریگا اور جو کوئی ہر روز سو بار پڑہی اوسکی مال مین برکت ہوگی اور کبہی محتاج نہوگا ح اَلْمُغْنِيُّ بی پروا کرنیوالا اسکو چاہی نصیب بندیکا انسی یہہ ہی کہ استغنا کری ماسوی اللہ سے اس اسم کو دس جمعون تک ملازمت کری کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑہی خلق سی بی پروا ہوگا ح اَلْمَانِعُ باز رکہنی والا ہلاک و نقصان کا بندہ و نسی دین و دنیا مین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ نفس و طبیعت کو نوا ہشون نفسانی سی باز رکہی جب درمیان میان ہو کی خفگی اور نزاع واقع ہو جو وقت کہ پہونی پڑہا وی اسکو تیس بار پڑہی حق تعالیٰ اوس غصہ کو دفع کری ح اور حضرت شیخ نی شرح اسماء حسنی مین پہلی اسم المانع کی اسم المعطی ہی نقل کیا ہی اور ترجمہ اور شرح دونو اسمونکی یون کی ہی کہ جسکو جو کچہہ چاہی دی اور اسکو چاہی ندی لہذا المانع لما اعطی و لا معطی لما منع اور بندی نی جب جانا کہ حق تعالیٰ معطی اور مانع ہی اوسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیی اور اوسکی منع سی خائف اور متخلق یہہ کہ صالحون اور متقونکو دیوی اور فاسقون اور ظالمونکو منع کری یا قلب روح کو انوار حضور و طاعت کی عطا کری اور نفس و طبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوی اور ابو ہریرہ کی روایت مین کہ مشکوۃ مین ہے ذکر معطی کا نہین ہے اور منع کو بموجب اس روایت کی تفسیر کرتی ہین ساتہہ رد و ملاک کی یہہ سب حضرت شیخ نی لکہکر ہر خاصیت معطی کی یہہ لکہی ہی جو کوئی المعطی کو ورد بنا کری یا معطی السائلین بہت پڑہی کسی سوال کا محتاج نہوا النَّافِعُ الضَّارُّ نفع پہنچانیوالا اور فائدہ پہنچانیوالا جسکو چاہی کہا قشیری نی کہ انمین اشارہ ہی اسکیطرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی قضا و قدر سی ہی پس جو کوئی تابعدار ہوا اوسکی حکم کا پس وہ جیا راحت مین اور جو نا بعدار ہوا پڑا ہر آفت مین فرمایا اللہ تعالیٰ نی من استسلم لقضائی و صبر علی بلائی و شکر علی نعمائی کان عبدی حقا و من لم یستسلم لقضائی و لم یصبر علی بلائی و لم یشکر علی نعمائی فلیطلب ربا سوائی شرح اسماء حسنی مین حضرت شیخ نی بیچ شرح دونو اسمون النافع الضار کی یون لکہا ہی کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالیٰ ہی اور پیدا کرنیوالا درد اور رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور تندرستی اور تری مین وہی ہی اور گمان نہ لیجاوین کہ دار و نافع بذات خود ہی اور زہر ہلاک کرنیوالا نفس خود اور طعام نفس خود سیر کرتا ہی اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہی یہہ تمام اسباب عادی ہین یا یعنی کہ عادت اسپر جاری ہوئی ہی کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نی اونکو اسباب کیا ہی اور بوساطت اونکی پیدا کرتا ہی یعنی چیزین کہ کہاوے اور اگر چاہی بغیر اونکی بہی پیدا کری اور اگر چاہی باوجود اونکی نکری اسیطرح تمام اجزا عالم کی علویات و سفلیات سے اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ

باریتعالی کی ہین اور یہہ تمام بہ نسبت قدرت ازلیہ کی مانند قلم کی بیچ ہاتھہ کاتب کے ہین اور بندہ کو چاہی کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالی ہی سے جانے اور عالم اسباب کو مغلوب قدرت اوسکی کا جانی اور حکم اور قضاء الہی کا تابعدار ہو اور تمام امور سپرد اوسکی کری تا زندگانی بسر کری اس حال مین کہ خلق سی راست مین ہو حکایت لائی ہین کہ موسی علیہ السلام نی دانتونکی درد سی حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گہانس دانت پر رکہہ تا آرام ہو موسی علیہ السلام نی وہ گہانس دانتون پر رکہے آرام پایا بعد ایکمدت کی پہر ایک دانت مین درد ہوا وہی گہانس دانت پر رکہی درد زیادہ ہوا کہا الہی یہہ کیا گہانس ہی کہ تو نی تعلیم فرمائی تہی خطاب عتاب پہنچا کہ اوس دفعہ توجہ ہماری جناب مین کی تہی تو نی شفا دی ہمنی اور اس مرتبہ تو یہ گہانس کیطرف کی تو نی درد زیادہ کیا یعنی تا جانی تو کہ شفا دینی والی ہم ہین نہ گہانس اور مخلوق یہہ ہے کہ ساتہہ امر الہی اور حکم شریعت کی ضرر پہنچا دی اور زجر کری دشمنان دین کو اور نفع پہنچا وی اور مدد کری دوستان خدا کے انصار جسکو ایک حال اور بمقام میسر ہو اس اسم کو جمعہ کے شب و روز میں سو بار پڑہی حق تعالی اوسکو اوس مقام مین تا بحی عطا فرمائی اور مرتبہ اہل قرب مین پہنچی ہر النافع جو کوئی کشتی پہ بیٹہے ہر روز اسم النافع پر ملازمت کری کوئی آفت اوسکو نہ پہنچی اور گرابتدا رہر کا مین اکتالیس بار پڑہی تمام کام حسب خواہ اوسکی ہون ہر النور روشن کرنیوالا آسمان کا ساتہہ ستارونکی اور روشن کرنیوالا زمین کا ساتہہ بنیا اور علماء وغیرہم کی اور دل مومنونکا ساتہہ نور معرفت و طاعت کے فضیلت بیچا یہہ ہے کہ روشن ہووے ساتہہ نور ایمان و عرفان کی جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورہ نور اور ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑہی اوسکی دل مین نور پیدا ہوا گر وقت صبح ملازمت کری دل اوسکا روشن ہو ہر الہادی راہ دکہانیوالا فضیلت بیچا یہہ ہے کہ بندگان خدا تعالی کو اوسکی راہ بتا دی اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نی شرح اسماء حسنی مین یون لکہی ہے کہ ہدایت راہ دکہانی اور منزل مقصود کو پہنچانا راہ نما تمام رہروونکا وہی ہی جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہی راہ نما وہی ہے اور جو کہ راہ عقبی کی چلتا ہی رہبر وہی ہی بیت گر نہ چراغ لطف تو راہ نماید از کرم ہ ظلمہائی شب رو ان پی نبرد بمنزلی ہ اور پروردگار تعالی کی انواع انواع ہدایت کی ایسی حصہ انہین ہے الکہ احصا کل شی خلقہ ثم ہدی جیسی کہ لڑکیکو بمجرد پیدا ہونیکی بیٹ سی چہاتی چوسنی کی راہ بتائی اور چوزہ کو بمجرد نکلنی کے آنڈے سی چگنی کی راہ بتائی اور شہد کی مکہی کو گہر بنانیکی اور افضل اور بزرگ ترین ہدایہ کی راہ دکہانی ہی اوس طریق کی کہ بوصل سبحانہ و تعالی و رویت ذات پاک اوسیکی ہی اور خواص کے باطن مین پیدا کرنا نور ون توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کی ہین اور بہرہ مند ترین بندونکے متعلق ساتہہ اس اسم کی نبیا اور اولیا اور علماء ہین کی راہ دکہانیوالی خلایق کی ہر ہر طرف صراط مستقیم کی خصوصا سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ اتباعا بدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ذوالنون مصری قدس سرہ نی کہا کہ تین چیز ہین عارفون کی اخلاق سی ہین تنگدل اور غمزدونکو کشادگی اور فرحت کے طرف لانا اور حق تعالی کی نعمتین غافلونکو یاد دلانی اور زبان توحید سی مسلمانونکو راہ حق کی دکہانی یعنی مونہہ اونکی دونون دنیا سی طرف دین کی اور معاش سے معاد کیطرف لانا الہادی جو کوئی ہاتہہ اوٹہاوی اور مونہہ اسمانیطرف کری اور اس اسم کو بہت پڑہے اور ہاتہہ اور مونہہ اور آنکہونکی پہیرے مرتبہ اہل معرفت کا پاوے البدیع پیدا کرنیوالا بے مثال عالم کا بدون مثال کی کہا بعضون نی کہ جسنی امر کیا سنت کو اپنی نفس پر قول و فعل مین بولنا ہی حکمت کی باتین اور جسنی امر کیا خواہش کو اپنی نفس پر قول و فعل مین بولنا ہی بدعت کی باتین آور کہا قشیری نی کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہین پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق و افعال مین اور کہانی مین کہ حلال مو اور سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہہ بہی کہا ہی کہ جسنی مداہنت یعنی نرمی کی مبتدع سی لی لیتا ہی اللہ حلاوت سنتونکی اعمال اوسکیسی اور جو کوئی سہتا ہی بدعتی کو دیکہکر نکال لیتا ہی اللہ تعالی نور ایمانکا دل اوسکیسی البدیع جسکو کوئی غم یا مہم پیش آوے ستر ہزار بار یا ایک آیت مین ہزار بار یا بدیع السموات والارض پڑہے وہ مہم سرانجام پاوے اور اگر اوضو مونہہ قبلہ کیطرف کر کر اتنا پڑہی کہ سو جاوے جو کچہہ چاہی خواب مین دیکہی البا قی ہمیشہ رہنی والا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑہی تمام عمل اوسکی قبول ہون اور کسی سے رنج اوسکو نہ پہنچی الوارث باقی بعد فنا موجودات کی اور مالک تمام مخلوقات کا نسبت بیچا یہہ ہے کہ اون اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سی ہین کوشش کری مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہ کے مراد وارث سے باقی بعد فنا موجودات کی ہی کہ تمام املاک بعد فنا

مالکونکی جو ہو اوسکیطرف کرتیگی اور یہہ بطور ظاہر ہی والا وہی مالک علی الاطلاق ازل سی ابد تک بی تبدل ملک کے اور تمام ملک و ملکوت اوسکی لیی ہی بی شریک کے
اور صاحبان بصائر ہمیشہ مدار ملن الملک الیوم للہ الواحد القہار کی گوش ہوش سی سنتی ہین بندیکو چاہیی کہ ہیچ فکر مال و میراث کی نہو اور جانی کہ سب کچھ چھوڑ
جاناہی ہوتو اقبل ان موتوا تسعا رفونکا ہی مصرعہ ل بریں منزل فانی چہ نہی خست بہ بندہ اور تخلق یہہ ہے کہ تحصیل علوم اور معارف دین کری یا وارث
انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت تکلمی آفتاب کے اس اسم کو سو بار پڑہی کہ یہہ رنج اوسکو نہ پہنچی ہو اور جو کوئی اسکو ہمیشہ پڑہی تمام کام اوسکی بن آوین ع الرشید
سبحانہ تعالیٰ کا کہا بعضون نی کہ راہ دکہانا اللہ کا بندی اپنی کو یہہ ہے کہ راہ دکہا وی نفس اوسکیکو طرف طاعت اپنی کی اور قلب اوسکیکو طرف معرفت اپنی کی
اور روح اوسکیکو طرف محبت اپنی کی اور علامت اوس شخص کی کہ راہ دکہا تا ہی اوسکو حق وسطی سنوارنی نفس اوسکیکی یہہ ہے کہ الہام کرتا ہی اللہ تو کل قلوبعض
تمام اخوین منقول ہی کہ بھوک لگی ایک دو ابراہیم بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو ساتہہ گروکرنی ایک چیز کی کہ دون پاس تہی کہانیکی لیی پس نکلا وہ ناگہان ایک
شخص ملا کہ اوسکی ساتہہ ایک خبر تہا کہ اوسپہ چالیس ہزار دینار تہی پس پوچہا اوسنی اس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ یہہ میراث اوسکی ہی کہ اوسکی باپ کے مال مین سے پہنچی
ہی اور مین غلام اوسکا ہون پہر لی آیا وہ شخص اوسکو ابراہیم کی پاس پس کہا ابراہیم نی کہ اگر ہی تو سچا تو آزاد ہی اللہ کی خوشنکی لیی اور جو کچہہ کہ ساتہہ تیری ہی
بخشا میں تجکو پس چلا جا میری پاس سے پس جب نکلا وہ کہا ابراہیم نی ای رب میری کلام کیا مین نی تجسی ہیچ مقدمہ رویکی اور تو نی دی دنیا مجکو بکثرت
پس قسم تیری حق کی اگر ڈالیگا تو مجہی بھوک سی نہین لگتی کا مین تجسی کچہہ جو کوئی تدبیر اپنی کا کری بجانی اس اسم کو درمیان نماز شام اور سونیکی ہزار بار پڑہی
جو کچہہ کہ مطلوب ہو اوسپہ ظاہر ہو اور اگر مداومت کری اسکی مہمات اوسکی بی سعی اوسکیکی سر انجام پاوین ح الصبور بردبار کہ شتابی نہین کرتا ہیچ عذاب نی گنہگارونکی
اور نصیب بندیکا اس سے ظاہر ہی صبر لغۃ مین نیکیبانی کرنی صبور وہ کہ ہیچ پکڑا نی گنہگارونکی شتابی نکری اور ہیچ عقوبت اوسکیکی جلدی نکری اور صبور نزدیک
بعضے حلیم کی ہی و فرق یہہ ہے کہ صبور شتابی ہی اسپہ کہ اگرچہ اسپہ کیا ولیکن آخرت مین پکڑیگا اور حلیم مطلق ہی و بعضون نی کہا کہ صبور معنی صبر دینی والیکی بندیکو
مصیبت اور بلا مین اور صبر دینی والا اوپر تحمل بار امانت کی اور صبر دینی والا اوپر مخالفت ہوا اور شہوت کی و صبر دینی والا اوپر مشقت کی ساتہہ ادای عبادت کے
وہی سبحانہ تعالیٰ ہی اور بندیکو چاہیی کہ ہیچ تمام بلاون اور رنجونکی صبر اوسسے چاہی اور نافرمانی نہی و ریی اور تخلق یہہ کہ کسی کا مین بیکی اور شتابی نکری اور آرام و تکلیف
احتیا کری اور رنج و فراق مین پناہ اللہ تعالیٰ سی ڈہونڈی ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا
و رابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ایک شیخ فی مشایخ مین سے کہا کہ بام سبہ سے اگر مارا جاؤ تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا درد یا مصیبت
یا تنگدستی یا سکو پڑہی طمینان باطن پاوے اور اگر دی رات اور یا دو پہر کو مداومت کری وسطی زبان بندے اور خوشنودی و ثمنونکی اور رضا سلطانکی بعد غضب
کی اور قبولیت دلونکی نسبت تمام کہتا ہی ح ع رواہ الترمذی وفیہ مقال فی الدعوات الکبیر وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وقال المنذری نقل کی یہہ ترمذی نی اور
بیہقی نی دعوات کبیر مین اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ کتاب السبعین اور حدیث رسول اللہ مین سوائے ان اسمارکی
اور اسمارہی پائی ہین بمعنی کتاب اللہ مین یہہ ہین الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الساتر الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناظر الخالق القدیر القریب
القاہر الکفیل الکافی المنیر المحیط الملک المولی النصیر الحکم الحاکمین ارحم الراحمین احسن الخالقین ذو الفضل ذو الطول ذو القوۃ ذو المعارج ذو العرش رفیع الدرجات غافر
الذنوب قابل التوب لفعال لما یرید مخرج الحی من المیت اور حدیث شریف مین یہہ آئی ہین الحنان المنان المبدیء اور سوائی انکی اور کتابون توریۃ وغیرہ سی
اور یہی نقل کی ہین اللہ تمام ہوئی شرح اسماء حسنی کی شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کیسی

عن بریدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول اللہم انی اسالک بانک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد و
لم یکن لہ کفوا احد فقال دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب رواہ الترمذی وابو داود

اور روایت ہی بریدہ کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی یعنی مطلب و مقصود اپنا بوسیلہ اسکی کہ تو ہی اللہ تیرا کوئی معبود دیگر نہین ایک بے نیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنا یا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی پس فرمایا حضرت نی کہ دعا مانگی اسنی اللہ تعالیٰ سی ساتھہ اسم اعظم کی ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھہ اوسکی دیتا ہی اور جب وقت کہ دعا کی جاتی ہی ساتھہ اوسکی قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی

ف ظاہر رہے کہ اسم اعظم اسمار الٰہی مین پوشیدہ ہی مثل لیلۃ القدر کی لیکن جمہور علما کہتی ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ نی فرمایا ہی کہ بشرطیکہ اللہ کہی تو اور نہ ہو تیری دلمین سوائے اوسکی کچھہ تاثیر جیسی ہوگی کہ جیسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئی ہین پس انچہ باب کے اخیر مین مذکور ہونگی اور علمانی فرق سوال و دعا مین یہہ نقل کیا ہی کہ سوال کی معنی ہین طلب کرنا جیسیکہ کہین اللھم اعطنی اور اعطا دینا اوسکا اور دعا کی معنی ہین پکارنا جیسیکہ کہین یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اوسکا جیسیکہ فرمادی لبیک عبدی یعنی ہان بندے میری ع فخرج **وعن** انس قال کنت جالسا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ورجل یصلی فقال اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع السموت والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم اسئلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجہ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور ایک شخص پڑہتا تہا نماز پس کہا اوسنی یا الٰہی مانگتا ہون مین تجھسی بسبب اپنا بوسیلہ اسکی کہ تیری لیی ہی ستایش نہین کوئی معبود دیگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ای صاحب بزرگی اور بخشش کی ای زندہ ای خبر گیری کرنیوالی سوال کرتا ہون مین تجھسی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دعا مانگی اللہ سی ساتھہ نام اوسکیکی کہ بڑا ہی ایسا نام کہ جب مانگا جاوے ساتھہ اوسکی قبول کری اور جب سوال کیا جاوے ساتھہ اوسکی دیوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **وعن** اسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الایتین والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم وفاتحۃ ال عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی اسماء بنت یزید کی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اسم اللہ کا اعظم ہیچ ان دو آیتونکی ہی اور معبود تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود دیگر بہ وہ بخشنی والا مہربان اور ہیچ ابتدا سورہ آل عمران کی اللہ نہین کوئی معبود دیگر وہ زندہ ہی خبر گیری کرنیوالا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ ذی النون اذ دعا ربہ وھو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین لم یدع بھا رجل مسلم فی شیء الا استجاب لہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا صاحب مچھلی کی یعنی حضرت یونس کے جب وقت کہ دعا مانگی اپنی رب سے اوسحالت مین کہ تہی بیچ پیٹ مچھلی کی کہ دعا یہہ ہے نہین کوئی معبود دیگر تو پاک ہی تحقیق مین تہا ظالمون نہین دعا مانگتا ساتھہ اوسکی کوئی شخص مسلمان ہیچ کسی چیز یعنی حاجت کی مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی

ف مختصر قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نی بہیجا اونکو طرف رہنے والون شہر نینوی کی پس بلایا اونکو طرف ایمان کی وہ ایمان نہ لائی پہر وحی بہیجی اللہ تعالیٰ نی کہ انکو آگاہ کردی کہ عذاب پہنچاویگا بعد تین دن کی وہ یہہ بات کہکر نکل کہڑی ہوی اونمین سے پس ظاہر ہوا اونپر بر سیاہ اور قریب ہوا یہانتک کہ ٹہیرا اونکی شہر پر اور نکلا اوسمین سے ایک دہوان پس جب یقین کیا اونہون نی کہ قریب ہے اونپر عذاب کا نکلی ساتھہ بی بیون اور اولاد اور جانورون اپنی کی طرف جنگل کی اور جدا کیا آدمیون نی اور جانورون کی بچونکو مارونسی اور بلند کی آواز ساتھہ زاری اور درستگی اور ایمان لانی اور توبہ کی کفر اور گناہونسی اور کہا یا حی حین لا الہ الا انت پس رحم کیا اللہ تعالیٰ نی اونپی عذاب پہر قریب اونکے شہر کی آئی حضرت یونس علیہ السلام تاکہ معلوم کرین حال اونکا پس دیکہا کہ

شہر دمشق آباد ہی جا رہا کہ تباہ اور لوگ وسکی زندہ مین پس بہا کی اونہون نی اور کہا کہ مینی کہا تہا اونکو کہ عذاب نازل ہوگا تہر بعد تین دن کی اور نہ نازل ہوا پس علے
کہنی اور نہ جانا کہ عذاب اوترا تہا اونپر پہر دفع ہوگیا پس بہا تک کہ آئی ایک کشتی پر اور بیٹہی اوسمین پس جب بیٹہی پہر گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا اوسکے بجا رکہنی مین
زہاری ہوئی پس کہا ملاحون نی کہ یہان کوئی غلام بہاگا ہوا ہی پہر قرعہ ڈالا اونہون نی درمیان کشتی والونکی پس نکلا قرعہ یونس کی نام پر کہا اونہون نی
کہ تو ہون غلام بہاگا ہوا پہر ڈالدیا اپنی کو دریا مین پس نگل گئی مچہلی اسکی حکم سی اور حکم کیا مچہلی کو اللہ تعالیٰ نی یہہ کہ محفوظ رکہی اونکو پس نہیری اوسکی پیٹ
مین اور سیر کروائی اونکو دریائی نیل اور دریائی فارس کی اور دجلی کی پہر کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یعنے مین ظالمون مین سی ہون
بسبب نکلنی کی قوم مین بہلی اسکی کہ اذن دی تو مجکو نکلنی کا پس قبول کی اللہ تعالیٰ نی دعا اونکی اور حکم کیا مچہلی کو اونکی دانی کا طرف زمین نینوی کے کہ وہ
ایک شہر ہی شام کی شہر ونمین سے ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لْمَسْجِدَ حِسَاءً فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَقُولُ هٰذَا مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ قَالَ وَأَبُو مُوسَى
الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهِ ثُمَّ جَلَسَ أَبُو مُوسَى يَدْعُو فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ
أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ
بِاسْمِهِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْهُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَنْتَ الْيَوْمَ لِي أَخٌ صِدِّيقٌ حَدَّثَنِي بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صلعم رَوَاهُ رَزِينٌ روایت ہی بریدہ سی کہ کہا داخل ہوا مین ساتہہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین وقت عشا کی پس ناگہان ایک شخص پڑہتا تہا قرآن اور بلند کرتا تہا آواز اپنی پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا کہتی ہو تم اسکو ریا کرنیوالا
یعنے منافق کہ پڑہتا ہی پکار کر سنانی اور دکہانیکی لیی فرمایا حضرت نی بلکہ مسلمان رجوع کرنیوالا یعنی مخلص ہے طرف ذکر کی کہا بریدہ نی اور ابو موسی اشعری پڑہتے
تہی قرآن اور بلند کرتی تہی آواز اپنی یعنی اوپر جو گذرا کہ ایک شخص پڑہتا تہا وہ ابو موسی ہی تہی پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سننا قرارہ اونکی
کا پہر جب ہوئی ابو موسی یعنی شاید کہ وہ تشہد مین بیٹہی یا بعد نماز کی دعا مانگنی لگی پس کہا یا الہی تحقیق مین گواہ کرتا ہون تجکو یعنی اعتقاد کرتا ہون تیری حق مین کہ
تو اللہ ہی نہین کوئی معبود سوا تیری ایک ہی بی نیاز نہ جنا اور نہ جنا یا گیا اور نہین ہی واسطے اوسکی ہمسر کوئی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مانگا
اللہ تعالیٰ سی ساتہہ نام اوسکیکی ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا مانگی جاتی ہی ساتہہ وسکی قبول کرتا ہی کہا بریدہ نی کہ کہا
مینی یا رسول اللہ خبر پہنچاؤنگا مین ابو موسی کو ساتہہ اوسچیز کی کہ سنی مینی آپسے فرمایا کہ ان پہر خبر دی مینی اونکو ساتہہ فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ابو موسی
نی مجکو کہ تو آجکی دن سے میرا بہائی ہی سچا بیان کی تو نی مجسی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ رزین نی **ف** بیچ بیان اسم اعظم کی اور بہت سی
قول وارد ہوئی ہین بعضون نی کہا اسم اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور بعضون نی لفظ ہو کو کہا اور بعضون نے الحی القیوم کو اور بعضون نے مالک الملک کو اور بعضون نے کلمہ توحید کو
او بعضون نی اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہی کہ اونہون نی سوال کیا رب العزت سی کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم پس
دکہایا اونکو خواہین کہ اسم اعظم لا الہ الا اللہ ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ مخفی ہی اسماء حسنی مین اور بعضون نی کہا کہ اللہم ہی بعض سلف سے منقول ہی کہ کہا جسکسی نے
کہا اللہم دعا کی خدا سے ساتہہ تمام نامون اوسکیکی اور مانند اسکی حسن بصری سی ہی منقول ہی اور بعضون نی کہا الم ہی اور بعضون نی کہا کہ جو اسم اسماء الہی سی کہ پکاری
کری بندہ اللہ کو ساتہہ اوسکی بطریق حضور و استغراق کی اسطرح کہ اوسکی باطن مین اوس حالت مین سوائے اوسکی کچہہ نہووی وہ اسم اعظم ہی اور دعا ساتہہ اوسکی
قبول ہوتی ہی یہہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہی اور ابو سلیمان دارانی نی کہا کہ پوچہا مینی بعضی مشایخ سی اسم اعظم کہا اپنی دلکو پہچانتا ہی تو کہا مینی نی
کہا جسوقت کہ دیکہی تو دل اپنی کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کی اور نرم ہوا مانگ حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہی اور ابو الربیع سی کہا مینی پوچہا کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم کہا کہ لکہہ علم

اللہ تطیعک یعنی فرمان بردار کرے اللہ کی قبول کریگا عرض تیری حاصل یہ کہ اطاعت کرتی اللہ کی اسم اعظم ہی کہ اس سے مہربان ہی ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اور قبول کرتا ہی دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم عارفی مانند کن کے ہی اللہ تعالیٰ یعنی جیسی اللہ تعالیٰ کن کی کہتی ہین جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے ویسی ہی بندگی لیتی ہے اسم کی برکت سی سرانجام ہر کام کا چاہتا ہی ہو جاتا ہی اور کہا بعضی محققین نے کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی اسمین سب اسم اعظم کہ بزرگون نی نقل کی ہین آجاتی ہین اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذو الجلال والاکرام یا خیر الوارثین یا ارحم الراحمین یا سمیع الدعا یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا حی یا قیوم یا سمیع یا علیم یا حلیم یا مالک الملک یا ملک السلام یا حق یا قدیم یا قائم یا غنی یا محیط یا حکیم یا علی یا قاہر یا رحمن یا رحیم یا سریع یا کریم یا مجیب یا معطی یا مانع یا محیی یا منعط یا حی یا قیوم یا احمد یا احمد یا رب یا رب یا رب یا رب یا وہاب یا غفار یا قریب یا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین انت حسبی ونعم الوکیل ۔ فخر

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

باب ہی بیچ بیان ثواب کہنی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کی

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَفِي رِوَايَةٍ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ بہتر ین کلام آدمی کی چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت مین ہی بہت پیارا کلام طرف اللہ کی چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہین ضرر کرتا تجکو ساتھہ کسیکی انمین سی شروع کری تو ف یعنی بعد اللہ تعالیٰ کی کلام کی بندونکی کلام مومنین یہہ چار کلمی افضل ہین یہہ سلیی کہا کہ چوتھا کلمہ قرانمین نہین آیا اور جو چیز قرانمین نہین وہ افضل نہین ہے اوچیز پر کہ قرانمین ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی افضل الکلام بعد القرآن وہی ہن القرآن اور احتمال ہی کہ شامل ہو کلام اللہ کو بھی یعنی اللہ تعالیٰ کی کلام مومنین سے بھی یہہ کلمی افضل ہین سلیی کہ ہین تو قرانمین بعینہ موجود ہین اور چوتھا قرانمین معنی یعنی اس آیت مین وکبرہ تکبیرا اور یہہ کلمی افضل ہین لیکن جو ذکر حدیث سی ثابت ہوا ہی کسی حالین یا وقت مین مشغول ہونا ساتھہ اوسکی افضل ہی تسبیح وغیرہ سی اور ساتھہ کسیکی انمین سی شروع کری یعنی پہلی سبحان اللہ کہی یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کہیہ اسکو ضرر نہین کرتا کہا طیبی نی کہ ترتیب مذکور سی پڑہنا غریمت یعنی اولی ہی اور بلا ترتیب جائز ہی ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ کہنا میرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کو بہت محبوب ہے طرف میری اوچیز سی کہ نکلا ہی اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن مین سو بار دور کی جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کی یعنی بہت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ برابر ہی سو بار متفرق پڑہی یا اکٹھی اول روز مین پڑہی یا آخر روز مین مگر اولی اکٹھا پڑہنا ہی اول روز مین ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ کہا وقت صبح کی اور وقت شام کی سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کی کوئی عمل بہتر اوچیز سی کہ لاویگا یہہ مگر وہ کہ کہا اوسنی مانند اسکی کہ کہا یا زیادہ کہا اسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ ظاہر عبارت سے یہہ سمجھا جاتا ہی کہ جسنی کہا مانند اوچیز کی کہ کہا

اوسنی وہ افضل لاویگا او چیز سی کہ لاویگا وہ اور یون نہین ہے بلکہ جسنی کہا مانند اوچیز کی کہ اوسنی کہا لاویگا مانند اوچیز کی کہ وہ لاویگا نہ افضل اوس سے جواب یہ کہ تقدیر کلام کی اوسنی معنی اوسکی یہہ ہین کہ نہ لاویگا کوئی برابر اوچیز کی کہ وہ لاویگا اور نہ افضل وچیز سی کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اوچیز کی کہ اوسنی کہا پس وہ برابر اوسکی لاویگا اوجسنی کہا زیادہ اوچیز سی کہ کہا اوسنی لاویگا وہ افضل وچیز سی کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا معنی واو کی ہی ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ کا کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو کلمین ہین ہلکی زبان پر بھاری ترازو مین یعنی ثواب اونکا بھاری ہوگا میزان اعمال مین پیاری طرف بخشنی والی خدا کی وہ دو کلمی یہہ ہین پاک ہی اللہ اور موصوف ہی ساتھہ حمد اپنی کی پاک ہی اللہ بڑا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فَسَاَلَہٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَیُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ کِتَابِہٖ فِیْ جَمِیْعِ الرِّوَایَاتِ عَنْ مُّوْسَی الْجُھَنِیِّ اَوْ یُحَطُّ قَالَ اَبُوْ بَکْرِ الْبَرْقَانِیُّ وَرَوَاہُ شُعْبَۃُ وَاَبُوْ عَوَانَۃَ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُّوْسَی فَقَالُوْا وَیُحَطُّ بِغَیْرِ اَلْفٍ ھٰکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کیا عاجز ہی ایک تمہارا اس سے کہ حاصل کری ہر روز ہزار نیکیان پس پوچھا اوسنی ایک پوچھنی والی نی اونکے بیٹھنیوالون مین سی کہ کسطرح حاصل کری ایک ہمارا ہزار نیکیان یعنی ہر روز پس جواب فرمایا پیغمبر نی سو بار سبحان اللہ لکھی جاویگی اوسکی لیی ہزار نیکیان یعنی اس حساب سے کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین یا دور کی جاوینگی اوس سے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہی اللہ تعالیٰ نقل کی یہہ مسلم نی اور کتاب مسلم یعنی صحیح مسلم مین تمام روایتون مین موسی جہنی کی لفظ او یحط کا ہی کہا ابوبکر برقانی نی اور روایت کیا اسکو شعبہ نی اور ابو عوانہ نی اور یحیی بن سعید قطان نی موسی جہنی سی پس وہون نی بغیر لفظ الف کے یحط کا بدون الف کی اوسیطرح کتاب حمیدی کی مین ہی یعنی جمع بین الصحیحین مین ف او یحط کی معنی یہہ ہوتی ہین کہ دو نوبا تون مین سی ایک بات ہوتی ہی یا نیکیان لکھی جاتی ہین یا گناہ جھڑتی ہین اور یحط کی معنی یہہ ہین کہ نیکیان ہی لکھی جاتی ہین اور گناہ ہی جھڑتی ہین اور مویدہ ہین اسکی روایتین ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی کہ اونمین ہی یحط واو سی ہی پس ظاہر ان روایتون مین منافات معلوم ہوتی ہی تطبیق اونمین یون دی جاوی کہ کبھی آتی ہی واو معنی او کی پس نہین منافاۃ ہی دونو روایتون مین اور معنی یون ہونگی کہ جسنی پڑھی یہہ تسبیح لکھی جاتی ہین ہزار نیکیان اگر نہون اوسکی ذمہ گناہ یا جھڑتی ہین اوس سے ہزار گناہ اگر ہون گناہ اوسکی ۱۲ منہ ع **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسہ کلام بہتر ہی فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نی واسطی فرشتون اپنی کی سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہہ مسلم نی ف چن لیا یعنی ذکر مین سے فرشتونکی لیی اور حکم کیا اونکو ہمیشہ پڑہنی کا سبب نہایت فضیلت اسکیکی اور یہہ مختصر ہی چارون کلمونکا یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا اسیسی کہ لبنیہ مین نفی شرک کی ہی ہے اور یہی ہی معنی تہلیل کی ہین اور لازم آتا ہی اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنی بہت بڑا ع **وعن** جُوَیْرِیَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِھَا بُکْرَۃً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَھِیَ فِیْ مَسْجِدِھَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰی وَھِیَ جَالِسَۃٌ فَقَالَ مَا زِلْتِ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُکِ عَلَیْھَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَکِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْھُنَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جویریہ کی کہ بیوی حضرت کی تہین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اونکی پاس سے وقت صبح کی اوسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھی

ہوئین تہین اپنی مصلی مین پہر پہر حضرت وقت چاشت کی اور وہ بیٹہین ہوئین تہین اوسی جاگہہ فرمایا ہمیشہ ہی تو اوس حالت پر کہ جدا ہوا مین تجسی اوسحالت پر یعنے
وقت صبح کی اب تلک وقت چاشت کا اگیا بیٹہی ہوئی ذکر مین مشغول ہی کہا کہ ہان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کہی مینی بعد تکلنی کی تیری پاس سے چار
کلمی تین بار وہ ایسی ہین کہ اگر تولی جاوین ساتہہ وہ چیز کی کہ کہی تو فی ابتدا اس دنسی تو البتہ غالب آوین اور وہ یہ یعنی اذکار یہ یعنے ثواب مین کہ یاد ہو ثواب انکی یاد ہو
چار کلمی یہہ ہین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی اور تعریف کرتا ہون اوسکی بقدر گنتی مخلوقات اوسکی کی اور موافق مرضی ذات اوسکی کی اور موافق بوجہ نفس اوسکی
اور موافق مقدار کلمون اوسکی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کلمون یعنی کتابون اوصحیفون اوسکی یا اسمار یا صفات یا اوامر اوسکی اور دلالت کرتی ہی یہہ
اسپر کہ اعتبار ذکر مین کیفیت کا ہی نہ کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اونکا خوب ہو اور حضور دل سی پڑہی اگرچہ کم ہون افضل ہین اون تسبیحات سے کہ
ایسی نہون اگرچہ بہت ہون اور اسی قیاس پر قرارۃ قرآن کی ساتہہ تدبر اور تفکر اور حضور کی اگرچہ ایک آیت ہو افضل ہے بہت قرارۃ سی کہ خالی ہو ان
چیزون مذکورہ سی ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ
وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ **متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی لیی ہی تعریف اور وہ چیز پر قادر ہی
جو کہی دنمین سو بار ہو گا اوسکی لیی ثواب برابر آزاد کرنی دس بردونکی اور لکہی جاتی ہین اوسکی لیی سو نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوسکی سو برائیان اور ہوتا ہی
اوسکی لیی پناہ شیطان ہی اوسدن شام تک اور نہین لایا کوئی دن قیامت کی عمل بہتر اوسچیز سی کہ لایا اوسکو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ اوسسی **ف**
ظاہر اس سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر شام کو پڑہی صبح تک سیطرح پناہ مین رہیگا پس تمام دن پناہ مین رہیگا پس تمام رات اوسی طرح رہیگا حضرت ہی نی بیان کیا ہہ سلسلی کہ ظاہر ہی
واللہ علم اور کہا نووی نی کہ یہہ ثواب سو کا ہی اور جسقدر زیادہ پڑہیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہہ خواہ اکہٹی پڑہی یا متفرق ہی ثواب دیگا لیکن
افضل یہہ ہے کہ اکہٹی پڑہی اور اول روز مین پڑہی تا کہ تمام دن پناہ مین رہے شیطان سے **وعن** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى
أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهِ فَقَالَ
أَبُو مُوسَى وَأَنَا خَلْفَهُ أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فِي نَفْسِي فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ لَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ **متفق علیہ** اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا ہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس تہے وہ کہا لوگون نی پکارنا
ساتہہ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اے آدمیون نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی آہستی چلا کر تکبیر کہو تحقیق تم نہین پکارتی اپنی ساتہہ تکبیر کی یا نہین
یاد کرتی پہری کو نہ غائب کو تحقیق تم پکارتی ہو سننی والی دیکہنی والیکو اور وہ ساتہہ تمہاری ہی یعنی مطلع ہی تمہاری حال پر جہان کہین کہ ہو تم پر
ہی کہ پکار کر یا دکر دیا چپکی اور وہ کہ پکارتی ہو اوسکو بہت نزدیک طرف ایک تمہارے گردن سواری اوسکی کہا ابو موسی نی اور مین تمہارا پیچہی حضرت کے
یعنے اونٹ پر سایا وہ کہتا تہا مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ اپنی دلمین پس فرمایا حضرت نی اے عبد اللہ بن قیس کی نام ہی ابو موسی اشعری کا کیا نہ خبردار
کرون مین تجکو اوپر ایک گنج کی گنجون بہشت کی سی یہہ کہا مینی مقرر خبردار کیا تجکو یا رسول اللہ فرمایا حضرت نی وہ گنج یہہ ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** پکارنا ساتہہ تکبیر کے یعنی بلند جگہہ پر چڑہتی ہوئی جو تکبیر کہی سنت ہی پکار کر کہتی ہی یا مراد اس سی تکبیر ورمانند اوسکی ہی یعنی ذکر اسمہ
پکار کر کرتی ہی اور جسنے حدیث مین لاحول کو گنج اسلیی کہا کہ اسکی پڑہنے والیکو بہت ثواب ملتا ہی مانند گنج دنیا کی بلکہ دنیا کی گنج کی یہہ ہی حقیقت نہین اوسکی اگی آوے

شائع ہے نی کہا ہی کہ کوئی ذکر مذکور ہوا عمل پر اس سے زیادہ نہیں اور معنی اس کلمہ کی یہ ہیں کہ نہیں پھیرنا گناہوں سے کسی کا ساتھ بچانی اللہ کی اور نہیں قوۃ اللہ کی عطا کیے
کسی کا ساتھ مدد اللہ کی ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ غرست لہ نخلۃ فی الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس نی کہا سبحان
اللہ العظیم وبحمدہ اگا یا جاتا ہی اوسکی لیی درخت کھجور کا بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نی **ف** خاص کیا گیا درخت کھجور کا وسطی کثرت منفعت اوسکیلی اور اچھے
ہونی پھل پیلی ع ح **وعن الزبیر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صباح یصبح العباد فیہ الا منادیان
یسبح الملک القدوس رواہ البغوی اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی صبح کہ صبح کرین بندے اوسمین مگر کہ ایک فرشتہ پکارتا ہوا
پکارتا ہی کہ ساتھ پاکی کی یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یا ہیچ
یہ مین کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہی سب عیبونسی ع ح **وعن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الذکر لا الہ
الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین ذکر کا لا الہ الا اللہ ہی
اور بہترین دعا ونکا الحمد للہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لا الہ الا اللہ افضل اسلیی ہی کہ ایمان بغیر اسکی صحیح نہین اور کہا بعضی محققین نے کہ یہ کلمہ افضل
سب ذکرونمین اسلیی ہی کہ اسکو تاثیر عجیب ہے ہیچ پاک کرنی باطن کے اوصاف برونسی کہ وہ معبود ہین ہیچ باطل ذاکر کی فرمایا اللہ تعالی نی افرایت من اتخذ الہہ ہواہ
پس جب لا الہ الا اللہ کہتا ہی تو نفی ہوتی ہی سب معبودونکی اور الا اللہ کی کہنی سی ثابت ہوتا ہی ایک معبود یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہی ذکر ظاہر زبانسی طرف
دل کی پھر قرار پکڑتا ہی اوسمین اور غالب ہوتا ہی اوسمین اور غالب ہوتا ہی اعضا اوسکی پر پائی حلاوت اسکی اوسنی کہ چکھا مزا اسکا اور الحمد للہ کو دعا اسلیی
کہا کہ تعریف کریم کی ہیچ معنی دعا وسوال کی ہی اور افضل اسلیی کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہی ہیچ معنی شکر کی ہی اور شکر موجب زیادتی نعمت کا ہی فرمایا اللہ تعالی
نی ولئن شکرتم لازیدنکم ع ح **وعن عبد اللہ بن عمرو** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد راس الشکر ما شکر اللہ عبد لا یحمدہ
اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تعریف کرنی سہری شکر کا نہین شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اوس بندی نی کہ نہ تعریف
کی اوسکی **ف** حمد فقط زبانسی ہوتی ہی اور شکر زبان اور دل اور اعضا سی ہوتا ہی پس حمد ایک شاخ شکر کی ہی اور حمد کو سر شکر کا اسلیی کہا کہ وہ فعل زبانکا ہی
اور زبانسی بیان نعمت تعریف الہی کا خوب ہوتا ہی اور زبان نا بتمام اعضا کی ہی پس گویا حمد ہی مجمل شکر کا ہی اور مفصل شکر کا جزا عظم ہی اسلیی فرمایا کہ نہین شکر کیا
اللہ کا اوس بندی نی کہ نہ اوسکو حمد نکی اور اس کلام مین اشارہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہی کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بھی کری ع ح **وعن**
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یدعی الی الجنۃ یوم القیامۃ الذین یحمدون اللہ فی السراء والضراء
رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اول اون شخصون کے کہ بلائی جاوینگی طرف بہشت کی دن
قیامت کی وہ لوگ ہونگی کہ تعریف کرتی ہین اللہ کی وقت خوشی کی اور وقت سختی کی یعنی ہر حال راضی برضا رہتی ہین نقل کین یہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان
مین **وعن ابی سعید الخدری** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی علیہ السلام یا رب علمنی شیئا اذکرک بہ وادعوک
بہ قال قل لا الہ الا اللہ قال یا رب کل عبادک یقول ہذا انما ارید شیئا تخصنی بہ قال یا موسی لو ان السموات السبع و
عامرہن غیری والارضین السبع وضعن فی کفۃ ولا الہ الا اللہ فی کفۃ لمالت بہن لا الہ الا اللہ رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی نی ای پروردگار میری سکھلا مجکو ایک چیز کہ یاد کرون تجکو ساتھ اوسکی
اور دعا کرون تجسی ساتھ اوسکی پس فرمایا اللہ تعالی نی ای موسی کہہ لا الہ الا اللہ پس کہا موسی نی ای پروردگار میرے ساری بندی تیرے یعنی موحدین کہتی ہین یہ سوا

اسکی نہین کہ چاہتا ہو تمین ایسی چیز کو کہ خاص کری تو مجکو ساتھہ اوسکی یعنی ذکر و یاد و دعا خاص کر مکہ اور اوسمین شریک میرے نہو و مین فرمایا ہی موسی اگر ساتون آسمان اور آباد کہنی والی اونکی سوا میری یعنی فرشتی اور ساتون زمینین کہی جاوین ایک پلڑہ مین اور لا الہ الا اللہ یعنی ثواب اسکا کہا جاوے ایک پلڑہ مین البتہ جہک جاوی ان چیزونکی پلڑی سی پلڑا لا الہ الا اللہ کا نقل کی نبوی فی یہہ شرح السنۃ مین **ف** اگر کوئی کہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نی ذکر و دعا ایسی طلب کے تہی کہ سبب اوسکی اور چیزونپر فائق ہون پس مطابقت جواب کے ساتھہ سوال کی کیا ہوئی کہ فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ جواب یہہ کہ گویا اللہ تعالی نی فرمایا کہ طلب کے تو نی محال چیز اسو جلی کہ نہین کوئی دعا و ذکر افضل اس سے و سب چیزونپر مین اور حضرت موسی علیہ السلام نی ذکر و دعا خاص طلب کے بحسب عادت بشر کی کہ آدمی بہت خوش نہین ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہی ساتھہ ایک چیز کی کہ وہ اوسکی پاس نہو مثلا اگر اوسکی پاس جواہر ایسا ہو کہ اوسکی پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہی اسیطرح اسماء اور دعاءون اور علوم نادرہ اور کاری گریونکا حال ہی کہ انمین سے کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہی کہ اور پاس نہین ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہی باوجودیکہ عادت اللہ بسبب رحمت عام کی جاری اسپر ہوتی ہی کہ غریز تر چیز بہت پائی جاتی ہی مانند زندگی اور خاک و پانی کی کہ یہہ چیزین کسی غریز نہین اور انمین بہت خلاف ہوتے اور یاقوت و زعفران وغیرہ کی کہ یہہ اونکی برابر غریز نہین اور انمین کہ آور مصحف شریف غریز کتابونسی افضل ہی اور پایا جاتا ہی بہت اور ستا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہے اسکی کہ وہ پایا کم جاتا ہی اور جاہل اوسسے ایسی خوش ہوتی ہین کہ علم قرآن و حدیث سے ویسی خوش نہین ہوتی اور کلمہ طیبہ کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات ہین اور نفیس تر سب اجناس و قوتون مین اور افضل سب ذکرونمین اور کامل تر سب حسنات مین ہین حالانکہ اکثر انمین وجود مین اور آسان تر ہین حصول مین اور عوام نی ترک کر دیا ہی اونکو اور مواظبت کرتی ہین اسماء غریبہ اور دعاءون عجیبہ کے کہ اکثر اونمین ایسی ہین کہ جنکی کچہہ اصل ہی نہین کتاب و سنت مین حامل مشقت اونکی بیانسی ہے کہ اکثر چیزین حقیقت مین بہت خوب ہین لیکن بسبب کثرت کی لوگ اونکی قدر نہین جانتی اور بعضی چیزین ہاوس درجہ کی غریز نہین ہین اور لوگ اونکو غریز رکہتی ہین بسبب قلت کے اور اللہ تعالی نی یہہ سوال حضرت موسی علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچہین اور رب العزت جواب سکا اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خواص و عوام کی اور ورد کہین اسکا ہر وقت و ہر مقام مین **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يَقُولُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ** رواہ الترمذی و ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہ دونون نی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اوسکو رب اوسکا یعنے ثابت رکہتا ہی اور قبول کرتا ہی ان اقوال کو اور موافق کہتی اور سچکی فرماتا ہی نہین کوئی معبود مگر مین اور مین بہت بڑا ہون اور جو وقت کہ کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک اوسکا کوئی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین ایک ہون نہین کوئی شریک میرے اور جب کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسکی یہی مانند ہی اور اوسکی یہی تعریف فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین میرے ہی مانند ہی اور میرے ہی تعریف ہی اور جب کہتا ہی بندہ نہین معبود کوئی مگر اللہ اور نہین پہرنا گناہ سی اور نہین قوۃ طاعت پر مگر ساتھہ مدد اوسکی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین پہرنا گناہ سی اور نہین قوۃ طاعت پر مگر ساتھہ مدد میری اور تہی حضرت فرمائی جس شخص نے کہا ان کلمات کو یعنی سوا جو اونمین مذکور ہوئی اپنی بیماری مین یہہ مر گیا نہ جلاوینگی اوسکو آگ نقل کیا یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ**

لا الٰہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک رواہ الترمذی وابو داود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ وہ داخل ہوئی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کی پاس اور آگی اوسکی گٹھلیان کھجور کی تہین یا کنکریان تسبیح پڑھتی تہی اوسکی پاس اوسنے کہا کہ آگاہی کرتی ہون تجھکو ساتھہ اوس چیز کی کہ وہ بہت آسان ہو تجھپر اوسسے یعنی اوس تسبیح پڑھنی سی بہت سی گٹھلیون پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہہ ہی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوسچیز کی کہ پیدا کی آسمان زمین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوسچیز کی کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوسچیز کی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوسچیز کی کہ وہ پیدا کرنیوالا ہی یعنی بعد سکی یا نزدیک سی بدتملک اور مراد اوس سے ہمیشگی ہی اور اللہ اکبر مانند اوسکی اور لا الٰہ الا اللہ مانند اوسکی اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ مانند اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** ایک عورت پاس بعضی روایتون مین آیا ہی کہ وہ حورت حضرت کی بیبیون مین سی تہین جو بریہ یا اور کوئی اور یا کنکریان یہہ شک راوی کو ہی کہ گٹھلیان تہین یا کنکریان اور تسبیح بہطرح کی کہ آپ تعارف ہی حضرت کی زمانہ شریف مین تہی بعضی گٹھلیون یا سنگریزون پر پڑہتی تہی اور بعضی دو تین گرہین دی جاتی ہی لیکن یہہ حدیث اصل صحیح ہی واسطی بیان جواز کی اس تسبیح کی ہی بسبب تقریر یعنی جائز کہنی حضرت کی اسلیی کہ یہہ تسبیح اوسکی حکم مین ہے کیونکہ فرق نہین ہی درمیان پروئی ہوئی دانون کی اور بغیر پروئی ہوئون کی ہیچ متعدبہ گنتی کی اور نہ اعتماد کیا جاوی اوسکی قول پر گنتی اوسکو بدعت اور کہا ہی مشایخ نی کہ یہہ کوڑہ ہی شیطانکی لیی اور منقول ہی کہ سینی تسبیح دیکہی جنید کی ہاتہہ مین ہیچ حالت منتہی ہونی اوسکی پس پوچہا اوسسی کہا کہ یہہ ایسی چیز ہی کہ پہنچی ہم بسبب اوسکی طرف اللہ کی پہر کیونکر چہوڑ دونگا مین اوسکو اور اللہ اکبر مانند اوسکی یعنی کہا اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہی کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو بجای عدد ما خلق فی السماء الخ اور سیطرح اوسکی مابعد کی جملون مین پس ع ح **وعن عمرو بن شعیب** عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حج مائۃ حجۃ ومن حمد اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حمل علی مائۃ فرس فی سبیل اللہ ومن ھلل اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن اعتق مائۃ رقبۃ من ولد اسمٰعیل ومن کبر اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی لم یات فی ذلک الیوم باحد باکثر مما اتی بہ الا من قال مثل ذلک او زاد علی ما قال رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا فرمایا رسول نی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی سبحان اللہ سو بار اول دنہین اور سو بار آخر دنہین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کہی سو حج یعنی نفل حج اوسنی الحمد للہ کہا سو بار اول دنہین اور سو بار آخر دنہین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ سوار کیا اوسنی لوگون کو سو گہوڑونپہ خدا کی راہ مین اور جسنی کہا لا الٰہ الا اللہ سو بار اول دنہین اور سو بار آخر دنہین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ آزاد کیی اوسنی سو بردے اولاد حضرت اسمٰعیل کیسی اور جسنی اللہ اکبر کہا سو بار اول دنہین اور سو بار آخر دنہین نہین لاویگا اوسدنہین یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب مین زیادہ اوس ثواب سے کہ لاویگا وہ اوسکو مگر وہ شخص کہ کہی مانند اسکی یعنی وہ برابر سکی ہوگا یا زیادہ اس سے بڑہی یعنی وہ فضل اس سے ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** مانند اسکی کہ کہی سو حج دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ ذکر سہل اشرط حضور کی ساتہہ اللہ کی افضل ہی عبادات شاقہ سی کہ ساتہہ غفلت کے ہون اور ممکن ہے کہ ہو یہہ قبیلہ لاحق کرنی ناقص کیسی ساتہہ کامل کی واسطی مبالغہ کی ہیچ بیان فضیلت اس عمل کی اور بعضون نی کہا کہ ثواب مضاعف تسبیح کا اصل ثواب حج کی برابر ہوتا ہی اور خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی لیی دوڑا لی یا عاریۃ دی اور اسمین رغبت دلانی ذکر کی تا کہ التفات کریی طرف دنیا کی اور جمع کریی ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کی واسطی مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سی اور مرکب ہی اور مالی سی ذکر اللہ ہی نہ اور کیونکہ اور اسمین شبہہ نہین کہ مطلوب اولی ہوتا ہی وسیلہ سے اور آزاد کیی سو بردے اسمین تسلی ہے واسطی ذکر کرنیوالون محتاجونکی کہ عاجز ہین عبادتون مالیہ سی کہ غنی ادا کرتی ہین اور مراد اولاد اسمٰعیل سے عرب ہین اسلیی کہ وہ افضل ہین بسبب

اور تکبیر کی قرأتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر اخیر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ اکبر افضل ہی سب تسبیحات سے کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین اور واللہ اعلم
صحیحہ دلالت اسپر کرتی ہی کہ افضل انمین لا الہ الا اللہ پھر اللہ اکبر اور سبحان اللہ پس تاویل اسمین یون کیجاویگی کہ نہین لاویہ وسد نہین ثواب کی سوائے
لا الہ الا اللہ پڑہنی والی اور الحمد للہ پڑہنی والی کی زیادہ اوس ثواب سے کہ لاویگا یہہ ح ۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ رَوَاهُ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سبحان اللہ کہنا بہرتا ہی آدہی ترازو کو
یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہی نیکیونکی تولنی کی لیی اوسکو بہر دیگا اور الحمد للہ کہنا بہرتا ہی ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ نہین واسطی اوسکی پردہ ہی اللہ کی
یہانتک کہ پہنچتا ہی طرف اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی قوی ف الحمد للہ کہنا الخ یعنی ثواب الحمد للہ کا
بہر دیتا ہی ساری ترازو کو اور افضل ہی سبحان اللہ سے یا مراد یہہ ہی کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہی کہ آدہی ترازو کو بہر دیتا ہی ثواب سبحان اللہ کا اور آدہی
کو بہر دیتا ہی ثواب الحمد للہ کا دونو ملکر ساری ترازو کو بہرتی ہین اور اخیر حدیث کی معنی یہہ ہین کہ لا الہ الا اللہ ہیبت بہلدی قبول ہوتا ہی درگاہ کبریا کی
اور ہیبت ثواب پاتا ہی پڑہنی والا اوسکا اور اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہی سبحان اللہ و الحمد للہ سے ح ۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ
اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہتا کوئی بندہ لا الہ
الا اللہ خالص دلسی یعنی بدون ریا کی کبھی مگر کہ کہولی جاتی ہین اوسکی لیی دروازی آسمان کی یہانتک کہ پہنچتا ہی طرف عرش کی یعنی جلدی قبول ہوتا ہی
جبتک کہ بچتا ہی کبیرہ گناہونسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف بچنا کبیرہ گناہونسی شرط ہی جلدی قبول ہونیکی اصل ثواب کے
یعنی جلدی قبول جبھی ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہونسی بچی اور اصل ثواب بہرحال ملتا ہی ح ۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرٰهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِقْرَأْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا
قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ملا میں ابراہیم سے اوس رات کہ معراج ہوئی مجکو یعنی ساتوین آسمان پر ملی تکیہ لگائی ہوئی
بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نی ای محمد کہنا اپنی امت کو میری طرفسی سلام اور خبر دینا اونکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہی مٹی اوسکی یعنی مشک و زعفران ہی بجاے
مٹی کی شیرین ہی پانی اوسکا اور وہ ہی میدان پٹ پڑ یعنی ہموار خالی درختونسی اور تحقیق درخت اوسکی ہین سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی از راہ اسناد کی ف یہہ طرفسی سلام لائق ہی ہر نبی والیکو کہی و علیہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور درخت
اوسکی سبحان اللہ الخ معنے اسکی یہہ ہین کہ گاہ کرانی اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکی پڑہنی سی آدمی جنت مین داخل ہوتا ہی اور بہت سے درخت جنت مین
لگائی جاتی ہین یعنی ہر کلمہ کی پڑہنی سی ایکدرخت لگتا ہی پس جتنی زیادہ پڑہی گا اوتنی ہی درخت زیادہ لگائی جاوینگی ح ۹ وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ
مِنَ الْمُهَجِّرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ
فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتُنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی یسیرہ سی اور تہی وہ مہجرہ کہ نموالونسی کہا کہ فرمایا ہمکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم کرو اپنی پر کہنا سبحان اللہ و لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یاد کرنا ملائکہ والروح کا اور گنو ساتہہ انگلیونکی
یعنے تسبیحات مذکورہ سلیی کردہ پوچہی جاوینگی گویا کروائی جاوینگی اور نہ غافل ہو تم یعنی ذکر نہ چہوڑو پس بھلائی جاوگی رحمت سے یعنی اگر ذکر چہوڑوگی محروم ہوگی

تو اب اسکی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف پوچھی جاویگی الخ یعنی قیامت کو پوچھی گا اللہ تعالی کہ کیا کیا تہا تمنی اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالی انکو پھر گواہی دینگی اپنی صاحب کے اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم بما کانوا یعملون اور اسمین رغبت دلائی اسپر کہ استعمال کری اعضا کو اوسچیز مین کہ رضی ہو اللہ تعالی اوس سے اور بچاوی گناہونسی اور اس سے معلوم ہوا کہ اونگلیو پر پڑہنا اذکار کا افضل ہے اگرچہ جائز ہی تسبیح پر پڑہنا الفصل الثالث فصل میسری عن سعد بن ابی وقاص قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال علمنی کلاما اقولہ قال قل لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العلمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم قال فہؤلاء لربی فما لی قال قل اللہم اغفرلی وارحمنی واہدنی وارزقنی وعافنی شک الراوی فی عافنی رواہ مسلم اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک دیہاتی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا سکہلاؤ مجکو ایک ذکر کہ کہتا رہونمین یعنی ورد کرون اوسکو فرمایا کہہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور تعریف واسطی اللہ کی بہت ہی پاکی ہی اللہ کو پالنی والا عالمونکا نہین پہرنا گناہونسی اور نہین طاقت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ غالب حکمت والیکی کہا اونے پس یہہ الفاظ ہین واسطی ذکر رب میرے کی پس کیا ہی واسطی میری کہ دعا کرون ساتہہ اوسکی اپنی لیی پس فرمایا کہہ یا الہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر یعنی ساتہہ توفیق دینی طاعت کی حرکات وسکنات مین اور ہدایت کر مجکو یعنی طرف بہتر احوال کی اور روزی دی مجکو یعنی مال حلال اور عافیت سی رکہہ مجکو شک کیا راوی نے لفظ عافنی مین کہ یہہ لفظ ہی یا نہین نقل کی یہہ مسلم نے ف آیا ہی بزار کی روایت مین لفظ العلی العظیم کا یعنی بجای العزیز الحکیم کی اور مشہور یہی العلی العظیم ہی ہی لوگونکی زبانپر اگرچہ نہین وارد ہوا ہے مسلم مین ع وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی شجرۃ یابسۃ الورق فضربہا بعصاہ فتناثر الورق فقال ان الحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تساقط ذنوب العبد کما تساقط ہذہ الشجرۃ رواہ الترمذی وقال اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوپر ایک درخت خشک پتونکیکی پہر مارا اوسکی ٹہنیونکو اپنی لاٹہی سی پس جہڑی پتی پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جہاڑتا ہی گناہ بندونکی جیسیکہ جہڑتی ہین پتی اس درخت کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے وعن مکحول عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من قول لا حول ولا قوۃ الا باللہ فانہا من کنز الجنۃ قال مکحول فمن قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ کان لہ منجا من اللہ الا الیہ کشف اللہ عنہ سبعین بابا من الضر ادناہا الفقر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث لیس اسنادہ بمتصل ومکحول لم یسمع عن ابی ہریرۃ اور روایت ہی مکحول سی کہ نقل کی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتایت کر کہنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی پس تحقیق یہہ گنج ہی گنجون بہشت کیسی کہا مکحول نے جو شخص کہی نہین حیلہ یعنی واسطے دفع ضرر کی اور نہین قوۃ یعنی اوپر حاصل کرنی نفع کی مگر ساتہہ محافظت اور قدرت اللہ کی اور نہین پہیکا را عذاب اللہ کیسی مگر طرف اوسکی یعنی ساتہہ رجوع کرنیکی طرف رضا اور رحمت اوسکیکی دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے ستر دروازی یعنی ستر قسمین ضرر کا دنا اونکی محتاجگی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہین سند اسکی متصل اسلیی کہ مکحول نے نہین سنا ابو ہریرہ سے ف گنج یعنی ذخیرہ ہی جنت کا کہ نفع اوٹہاویگا اوس سے پڑہنی والا اوسکا اوسدن کہ نہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد اور مراد محتاجگی سی محتاجگی دل کی ہی جو کہ آئی ہی حدیث مین کاد الفقر ان یکون کفرا پس دلکی محتاجگی دور ہوتی ہی سکے پڑہنی ہی اسلیی کہ جب اسکی پڑہنی والی نے معنی اسکی تصور کیی تو یقین ہوتا ہی اوسکی دلمین کہ ہر امر اللہ ہی کی اختیار مین ہی اور نفع اور ضرر اور دینا اور ندینا اوسکی ہاتہہ ہی پس صبر کرتا ہی بلاپر اور شکر کرتا ہی نعمتونپر اور سونپتا ہی امر اپنا اللہ تعالی پر اور راضی ہوتا ہی قضا وقدر پر پس ہوتا ہی ولی اور اولی شیخ ابو مدین قطب ابو الحسن شاذلی نے کہا کہ صحبت رکہی مینے اپنی سیاحت مین ساتہہ ایک شخص کے پس وصیت کی مجکو کہ نہین اقوال مین کوئی چیز بہت ممد ومعاون اعمال نیک پر

برابر لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی اور نہین کوئی چیز افعال مین بہت مدد ومعاون برابر بہا کہنی کیطرف خدا کی اور چنگل مارنیکی ساتھہ فضل اوسکیطرف ومن یعتصم باللہ فقد ہدی الی صراط مستقیم اور نہین سند اسکی متصل بہہ حدیث اگرچہ منقطع ہی لیکن قوۃ دیتی ہی اسکو بہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی ابوموسی اشعری کی مرفوع لاحول ولاقوۃ الا باللہ فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کی بہہ صحاح ستہ والون نی اور روایت کی نسائی اور بزار نی ابوہریرہ سے مرفوعا لاحول ولاقوۃ الا باللہ مع لامنجا من اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحول ولا قوۃ الا باللہ دواء من تسعۃ وتسعین داء ایسرہا الہم اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لاحول ولاقوۃ الا باللہ دوا ہی ننانوین بیماریون کی یعنی بیماریون دینویہ اور اخرویہ کی ادنی انمین سی غم ہی یعنی غم دین اور دنیا کا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلک علی کلمۃ من تحت العرش من کنز الجنۃ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یقول اللہ تعالی اسلم عبدی واستسلم رواہما البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ بتلاؤن مین تجکو ایک کلمہ کہ اوتری عرش کے نیچی سی گنج بہشت سے وہ کلمہ بہہ ہی لاحول ولاقوۃ الا باللہ جب بہہ کہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالی تابعدار ہوا بندہ میرا اور بہت فرمان بردار ہوا انتقل کیا بہہ دونو حدیثون کو بیہقی نی دعوات کبیر مین **وعن** ابن عمر انہ قال سبحان اللہ ہی صلوۃ الخلائق والحمد للہ کلمۃ الشکر ولا الہ الا اللہ کلمۃ الاخلاص واللہ اکبر تملا ما بین السماء والارض واذا قال العبد لاحول ولا قوۃ الا باللہ قال اللہ تعالی اسلم واستسلم رواہ مرزین اور روایت ہی ابن عمر کی بہہ کہ کہا سبحان اللہ وہ ہے عبادت مخلوقات کی اور الحمد للہ کلمہ ہی شکر کا اور لا الہ الا اللہ کلمہ ہی اخلاص کا یعنی توحید کا کہ سبب ہے اخلاص کا اگ سی اپنی پرہیزی دلیکی لیی اور ثواب اللہ اکبر کا بہر دیتا ہی اوسچیز کو کہ درمیان آسمان وزمین کی ہی اور جب کہتا ہی بندہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ساتھہ حضور دلکی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ فرمان بردار ہوا اور بہت فرمان بردار ہوا انتقل کیا بہہ زرین نے **ف** عبادت مخلوقات کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وان من شی الا یسبح بحمدہ ع **باب الاستغفار والتوبۃ** باب ہے بیچ بیان استغفار وتوبہ کی **ف** استغفار کی معنی مین طلب بخشش کے کرنی اور وہ کبہی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبہی نہین ایسی کہا والتوبۃ یا استغفار زبانسی ہوتی ہی اور توبہ دلسی اور توبہ کی معنی مین جوع کرنا گناہ ہونسی طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کی اور غیبت سے طرف حضور کی اور بخشش اللہ تعالی کی بندیکی لیی بہہ ہے کہ ڈانکی گناہ اوسکی دنیا مین کہ نہ مطلع کرے کسیکو اوسپر اور ڈانکی آخرت مین کہ نہ عذاب کری اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سی پوچہا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنیکی ایسی حلاوت گناہ کی دلسی نکل جاوے کہ گویا پہچانتا ہی نہین گناہ کو اور سہل تستری سی پوچہا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بہولی تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے انتہی اور توبہ اور استغفار کرنی بموجب امر تو بوا الی اللہ جمیعا کی ہر بندے پر واجب ہے اسلیی کہ ہر ایک بحسب حال ومرتبہ اپنی کی گناہ یا چوک سی خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سی توبہ کری اور بخشش چہاہی اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کری اوصبح اور شام توبہ واستغفار کو ورد کری تاکہ کفارہ ہوتا ہی تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصدا کیی ہون یا خطا یا سہوا اور بسبب غلبہ نفسانی گناہ ہونکی توفیق طاعت سے محروم رہی اور ظلمت اصرار کی گناہ ہونپر دلکو بالکل تکبیر لے اور کفر دوزخ تکو نہ پہنچا دی اور شرطین توبہ کی چار ہین ایک تو یہہ کہ محض خوف عذاب الہی سی اور بسبب تعظیم امر اوسکی توبہ کری اور کوئی غرض درمیان نہ ہو مانند تعریف کرنی لوگونکی اور ضعف اور فقر اور مانند انکی دوسرے یہہ کہ گناہ ہون گذری ہوئی سی شرمندہ ہو تیسرے یہہ کہ آیندہ ترک کرنا گناہون ظاہر وباطن کا کری چوتہی یہہ کہ عزم بالجزم کری کہ آیندہ ہرگز کوئی گناہ نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہہ ہے کہ ابتدا بلوغ اپنی سی وقت توبہ تک تلاش کری کہ کیا کیا گناہ ہوئی ہین تا تدارک ہر ایک کا کری پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوۃ اور فرائض ترک ہوئی ہون قضا اوسکی کری اور سستی نکری انکی ادا کرنیمین بسبب نہ صرف کرنی وقت کی نفل مین اور فرض کفایہ مین کہ متعین یعنے نہ موقوف ہوا وسپر اور جو منع چیزین کی ہین مانند مے شراب وغیرہ کی انسی درگاہ خدا تعالی مین

توبہ و استغفار کرنی وہ بہت عمل خیر کری اور بعد وی تا توبہ اوسکی مقبول ہوا ور بخشا جاوی چنانچہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نی ہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ
ویعفو عن السیات اور یہہ توبہ اللہ تعالی سی کرنی اون گناہون سی کہ متعلق حقوق اللہ کی ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہوئی حقوق بندون کی ہون تو اللہ
ہی بخشش چاہی سلیی کہ فرمائی اوسکی کی اور اونسی ہی تدارک وسکا کری کہ اگر حق قسم مال سی ہی ہو تو ادا کری یا بخشوا وی اور اگر سوائی مال کی ہو مانند
غیبت وغیرہ کی تو اوس سی بخشوا وی اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لی اوس قصور کا اونہین کو بغیر ذکر کرنی نام کی مطلق گناہ معاف کراوی اور اگر ہمین سی
خوف فتنہ کا ہو تو رجوع خدا تعالی سی کری او تضرع و زاری اور اعمال خیر کری او تصدق کری تا اللہ تعالی اوس سی راضی ہو اور اپنی فضل سی اوسکی
کو ساتہہ دین اوسکی اپنی پاس سی راضی کری اور اگر حقوق مردہ ہو تو وارثان اوسکی قایم مقام اوسکی ہین اونسی بخشوا وی اور سلوک کری اونسی اور مردی کی
ہی کچہہ صدقہ دی اور توبہ و استغفار مین برنکری اور ساتہہ وسوسہ ڈالنی نفس و شیطانی کی یہہ نکہی کہ مین توبہ پر ثابت نہین رہی کا توبہ کیونکر کرون سلیی کہ بندہ
توبہ کرتا ہی تو گناہ گلی اوسکی بخشی جاتی ہین اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کی گناہ ہو تو پھر توبہ کری اگرچہ دہین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کی اوسکی مصمم ہو کہ پھر
گناہ کرونگا اور توبہ کرونگا بلکہ یہہ خیال کری کہ شاید پہلی گناہ کرنکی مرجاون اور توبہ کری تو نہاکر پاک کپڑی پہن کر دو رکعت پڑہی حضور دلسوی سجدہ مین جاوی
اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنی نفس کو کری اور گناہ گذری ہونکو یاد کر عذاب الہی سی ڈرتا دم ہوا ور توبہ و استغفار کری بعد اوسکہ نہاکر کہی با
الہی غلام بہاگا ہوا کہنگا پھر آپکی دروازے پر حاضر ہوا ہی اور عذر کرتا ہی گناہ میری بخشدی اور اپنی فضل سی عذر میرا قبول کر اور ساتہہ نظر رحمت کی میری طرف
دیکہہ اور میرا سب گناہ گذشتہ بخش اور مرتی دم تک مجکو اپنی گناہ سی نگاہ رکہہ کہ خیر تری ہی بدست قدرت مین ہے اور تو ہی بخشنی والا ہی بعد درد و پڑہی اور
مسلمانونکی بہی بخشش چاہی یہہ توبہ عوام کی ہی کہ صاحب اسکا مستحق بشارت ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین کا ہوتا ہی اور توبہ خواص کی
یہہ ہی کہ بری اخلاق سی کہ وجب ناپاک کرنا دل کا اونسی توبہ کرین اور تو مجبونکی غفلت خدا سی اور مشغول ہونی ماسوا اللہ سی ہوتی ہی اور جانا چاہی کہ گناہ
کبیرہ ایمانی تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہی اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر و علامات النفاق مین تفصیل سی کیا گیا ہی جو چاہے
وہانسی دیکہلی و صغیرہ گناہ بی انتہا ہین اور پرہیز کرنا ہی اونسی دشوار ہی اور بحسب مختلف کی تقوی مین ہی خلل نہین لاتی ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر یعنی
کہ صغیرہ بسبب اصرار کی کبیرہ ہو جاتا ہی پس مومن کو واجب ہے کہ کبائری بلکہ حتی المقدور صغائری سی ہی پرہیز کری اور جانی کہ گناہ اگرچہ ایمانی خارج نہین
کر دیتی لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر دوزخ تک نہ پہنچا دین اور پہلی تر علاج گناہ ہونی بچنی کا یہہ ہے کہ ہر چیز مین جسکی ضرورت پڑی میری اور وہ یہہ ہے لقمہ
دفع کرنیوالا بہوک کو اور کپڑا ڈانکنی والا ستر کا اور مکان محافظت کرنیوالا گرمی سردی سی اور بسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جانا چاہی کہ بسبب
تجاوز کرنیکی حد ضرور ہے اور ساتہہ وسعت کرنیکی مباح مین پڑتا ہی شبہات و مکروہات مین اور بسبب پڑنیکی مکروہات مین مرتکب حرام چیزونکا ہوتا ہی و ہمیشہ
سرحد اسلام کی تمام ہوتی ہی اور من بعد اسکی گہر کفر و اک کا ہی نعوذ باللہ منہ ع و لفسیر بحر العلوم **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ رواہ البخاری ترجمہ حدیث ابی ہریرہ سی ہے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ تعالی سی اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی دن مین زیادہ ستر بار سی نقل کیا ہے
بخاری نی **ف** توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہین تہا واسطی گناہ کی سلیی کہ حضرت معصوم ہی بلکہ سلیی تہا کہ حضرت اپنی اعتقاد مین جانتی تہی کہ قصور ہوا
جسے بندگی مین کہ لائق حضرت ذی الجلال الاکرام کی نہین ہوئی اور منظور رغبت دلانی ہی امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر المخلوقات
تہی جب دن مین توبہ و استغفار کی ہر دن یا دو ستر بار سے تو گنہگارونکو بطریق اولی کثرت اسکی کرنی چاہی فرمایا حضرت علی نی کہ نہین بچتا مومن عذاب
خدا سے پس یک تو ڈر گئی اور دوسرے موجود ہی پس چاہیے کہ ڈرتا رہے ساتہہ اوسکی وہ امان جو اوٹہہ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وہ جو باقی ہی استغفار ہی فرمایا

اللہ تعالیٰ فی ولکان اللہ یعذبہم وانت فیہم ولکان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ع **وعن** الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی اغر مزنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہی دل میری پر اور تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے بیچ دن کی سو بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دوست رکھتی تہی کی دل مبارک ہر وقت جناب باری مین حاضر رہی غافل نہوا دو ہر سے پس اب مشغول ہونیکی چیزون مباح کی مین مثل کہانیکی اور ہیو یونسی خلاصلہ کرنیکی
اور سوائے انکیکی جو فی الجملہ اودہر سے غفلت ہوتی تہی اسکو بہ نسبت اپنی پردی اور گناہ جانکر استغفار کرتی تہی اور اسکی اور بہی کتنی معنی لکہی ہین علمانی بخوف
دراز گی کے یہان نہین ذکر کی اور مختار روہے کہ جو بعضی اجی لوگون نی لکہا ہی کہ مختار رہیہ ہے کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہی علم اسکا اللہ رسول کو ہی ایمان اسپر لاے
اور ورپی سمجہنی مضمون اسکیکی نہووی ع فخر **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی
اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی اغر مزنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای لوگو توبہ کرو طرف اللہ کی
پس تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکی بیچ دن کی سو بار پس تمہین بطریق اولی چاہیی کہ توبہ کرو ایکساعت مین ہزار بار نقل کی یہہ مسلم نی **وعن**
ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن اللہ تبارک وتعالی انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم
علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من ہدیتہ فاستہدونی اہدکم یا عبادی کلکم جائع الا من
اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنہار
وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان
اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم
وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا
فی صعید واحد فسالونی فاعطیت کل انسان مسئلتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل
البحر یا عبادی انما ہی اعمالکم احصیہا لکم ثم اوفیکم ایاہا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن
وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ احادیث قدسی کی روایت
کرتی ہی اللہ برکت والی اور بلندی یعنی حدیث قدسی یہہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی اسی میرے بندے تحقیق مینی حرام کیا ظلم اپنی اوپر یعنی پاک ہونمین ظلم سی اپنی پر اور
مین نی ظلم کو تمہارے بیچ حرام پس ظلم کرو آپس مین اے بندے میرے سب تم گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت کرون پس ہدایت کرو مجہسی ہدایت چاہو
مجہسی ہدایت کرونگا مین تمکو اے بندے میرے سب تم بہوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کہانیکی مگر جسکو کہلاؤنگا مین یعنی اوذاکر اوسپر رزق اوبی پروا کرون اوسکو پس
مانگو کہانا مجہسی کہلاؤنگا مین تمکو اے بندے میرے سب تم ہونگے یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنا دونی کو دا مینی پس مانگو مجہسی لباس پہناؤنگا مین تمکو
اے بندے میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمہارے خطا کرتی ہو رات اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجہسی بخشونگا مین تمکو اے بندے میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہنچوگی
میرے ضرر کو تا کہ ضرر پہنچا سکو مجکو اور ہرگز نہ پہنچوگی نفع میرے کو تا کہ نفع پہنچا سکو مجکو یعنی گن کرنی سی وگاہ سمجہنے مین کہ بندے تمہارے طاعت کرنیسی
کچہہ فایدہ نہین بلکہ نقصان فایدہ تمہاری ہی لیی ہی چنانچہ آگی تفصیل سے فرمایا اسکو اے بندے میرے اگر تحقیق اگلی تمہارے اور پچہلی تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن
تمہارے سب ملکر ہون اوپر مہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے نہ زیادہ کرے یہہ میری ملک مین کچہہ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسی حضرت مین سے ہو
تو ہماری ملک مین کچہہ زیادتی نہین ہوتی اے بندے میرے اگر تحقیق اگلی تمہارے اور پچہلی تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے سب مل کر ہون اوپر بدترین دل

ایک شخص کی زمین میں یعنی مانند شیطان کی ہو جاؤ تو نہ ناقص کری میرے ملک میں کسی پیغمبر کو بھیجی میں نے اگر کوئی بندہ میرے اوپر پہلی تمہاری اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے بڑے ہوں ایک مقام میں پھر مانگیں مجھ سے پس دوں میں ہر آدمی کو موافق مانگنے اوسکے یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہے مکان میں نہ گھٹا دی وہ دینا اوسچیز سے کہ نزدیک میرے ہی مگر جیسی گھٹاتی ہے سوئی یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی جاوے دریا کی سو میں نے بندوں میرے سوا اسکی نہیں کہ اعمال تمہارے یاد کرتا ہوں اور لکھتا ہوں تمہیں پھر پورا دونگا میں تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کی پاوی بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کیطرف سے پاوے اور عمل خیر کری پس چاہیے کہ تعریف کری اللہ کی اور جو پاوی سوا اسکے بھلائی کی یعنی برائی پس ملامت کری مگر نفس اپنی کو یعنی اسلیے کہ صادر ہوئی اوسکو نفس سے نقل کی ہے مسلم نے **ف** سب مگر گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ سے مگر جسکو میں ہدایت کروں مراد یہ ہے کہ اگر چھوڑی جاویں لوگ اوس حالت پر کہ اونکی طبیعت میں ہی گمراہ ہونا بیکار میں ہدایت کرتا ہوں جسکو چاہتا ہوں اور یہی معنی ہیں اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کی ان اللہ خلق الخلق فی ظلمۃ ثم رش علیہم من نورہ اور یہ منافی نہیں ہے ساتھ اس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرۃ اسلیے کہ مراد فطرت سے ترجیح ہے اور مراد ضلالت سے نہ جاننا ہی تفصیل احکام ایمان کیکو اور حدود اسلام کیکو اور بخشتا ہوں گناہ سب بیشمار ساتھ توبہ و استغفار کی یا مراد یہ ہے کہ سوا شرک کی بخشدیتا ہوں اگر چاہتا ہوں اور مگر جیسی گھٹاتی ہے سوئی کہا طیبی نے کہ گھٹانا سوئی کا محسوس اور قابل اعتماد کی نہیں عقل کی نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہے اسلیے اوسکی ساتھ مشابہت دی والا اللہ کے خزانہ میں کمی کا کیا ہاتھی اور کہا ابن ملک نے کہ یا کہا جاوے کہ یہ قبیل بالفرض والتقدیر کیسی ہے یعنی اگر فرض کریں نقصان اللہ کے خزانہ میں تو اسقدر ہو ع **وعن** ابی سعید الخدری رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی بنی اسرائیل رجل قتل تسعۃ وتسعین انسانا ثم خرج یسال فاتی راھبا فسالہ فقال الہ توبۃ قال لا فقتلہ وجعل یسئل فقال لہ رجل ائت قریۃ کذا وکذا فادرکہ الموت فناء بصدرہ نحوھا فاختصمت فیہ ملئکۃ الرحمۃ وملئکۃ العذاب فاوحی اللہ الی ھذہ ان تقربی والی ھذہ ان تباعدی فقال قیسوا ما بینھما فوجد الی ھذہ اقرب بشبر فغفر لہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ بنی اسرائیل کی ایک شخص کہ ماری ایک کم سو آدمی پھر نکلا یعنی اونمیں سے پوچھتا تھا یعنی لوگوں سے کونسی حال قبول ہونی توبہ اپنی کا پھر آیا ایک عابد زاہد پاس اور پوچھا اوس سے پس کہا کیا ہی واسطے اسکی یعنی اس فعل کی یا واسطے اس کام کرنیوالیکی یعنی میری پس توبہ یعنی قبول ہوگی یا نہیں کہا اوسنے کہ نہیں پس ڈالا اوس شخص نے اوس عابد زاہد کو بھی اور شروع کیا پوچھنا پس کہا اوسکو ایک شخص نے جا تو بستی فلانی اور ایسی میں یعنی نام اوسکا لیا اور وصف اوسکا بیان کیا کہ وہ خوبستی ہی کہ اوسمیں ایک عالم رہتا ہے فتوی دیگا تجکو قبول ہونی توبہ تیری پس آئی اوسکو موت یعنی جب اوس بستی کیطرف روانہ ہوا اور قریب آدھی راہ کی پہنچا تو معلوم ہوئی اوسکو علامت مرنیکی پس جھکایا اوسنے سینہ اپنا طرف اوس بستی کی پس جھگڑی بیچ قبض کرنی روح اوسکی فرشتہ رحمت کی اور فرشتہ عذاب کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے اوس بستی کو کہ چلا تھا طرف اوسکی تو یہ کی ہے کہ نزدیک ہو جا تو یعنی طرف میت کی اور حکم کیا طرف اوس بستی کی کہ راہب کو مار کر اوسمیں چلا تھا یہ کہ دور ہو جا میت سے پھر فرمایا اللہ تعالی نے یعنی اون فرشتوں کو کہ ناپو تم درمیان دونو بستیوں کی یعنی جس بستی سی نزدیک ہوگا اوسکی فرشتوں کی حوالہ ہوگا پس پایا گیا طرف اوس بستی کی کہ چلا تھا اوسکیطرف تو بخشدیا اوسکو پس بخشش کی گئی واسطے اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جھگڑی بیچ قبض کرنی روح اوسکی خصومت عزرائیل اور ملائکہ توبہ و رحمت ہے یعنی کہا ملائکہ رحمت کی نے کہ ہم لیجاوینگے اوسکو طرف رحمت کی اسلیے کہ یہ تائب تھا بسبب متوجہ ہونیکی طرف اس بستی کی توبہ کی ہے اور کہا ملائکہ عذاب نے کہ ہم لیجاوینگے اسکو طرف عذاب کے اسلیے کہ مارا اسنی سو آدمیوں کو اور نہیں توبہ کی اتلک آور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر فراخ ہونی رحمت اللہ تعالی کی طالب توبہ کی لیے اور کہا طیبی نے کہ جب راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اپنی بندہ سی راضی کرتا ہے دنیا ہی اوس سے دشمنوں اوسکے اور حدیث میں رغبت دلائی توبہ پر اور منع کیا لوگوں کو ناامید ہونی سی ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذہب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ فیغفر لہم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی قبضہ مین ہی اگر نہ گناہ کرو تم البتہ لیجاوی اللہ تمکو اور البتہ لاوی ایک قوم کو کہ گناہ کرین پھر بخشش مانگین اللہ سی پس بخشی اللہ اونکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مقصود بیان کرنا مغفرت اور وسعت رحمت اللہ تعالی کا ہی کہ وہ ایسا بخشنی والا ہی وسطی ظاہر کرنی معنی اسم غفور کی تا لوگ توبہ کرنی مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہے اسلیی کہ اوسے منع کیا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی بہجا ہی فخر الدین رح **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیئ النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس من مغربہا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی پہیلاتا ہی ہاتہہ اپنا رات کو تا کہ توبہ کری گناہ کرنیوالا دن کا اور پہیلاتا ہی ہاتہہ اپنا دن کو تا کہ توبہ کری گناہ کرنیوالا رات کا یہانتک کہ نکلی آفتاب مغرب کیطرف سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہیلانا ہاتہہ کا کنایہ ہی طلب سی اسلیی کہ عادت ہے لوگونکی کہ جب کسی سی کچہہ مانگتی ہین تو ہاتہہ پہیلاتی ہین اوسکی آگی پس معنی یہہ ہین کہ بلاتا ہی گنہگارونکو توبہ کیطرف اور بعضون نی کہا کہ یہہ کنایہ ہی وسعت مغفرت و رحمت سی اور یہانتک کہ نکلی آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کیطرف سی تو دروازہ توبہ کا بند ہوجاویگا پھر کسیکو توبہ نہین قبول ہونیکی ع **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہی یعنی اپنی گناہ کا پھر توبہ کرتا ہی قبول کرتا ہی اللہ تعالی توبہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربہا تاب اللہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو توبہ کری پہلی نکلنی آفتاب کی مغرب کیطرف سی قبول کریگا اللہ تعالی توبہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ یہہ حدیث قبول ہونی توبہ کی کہ پہلی نکلنی آفتاب کے مغرب کیطرف سی توبہ قبول ہوتی ہی بعد ازان نہوگی اور ایک حدیث اوسکی اوسے کہ پہلی حالت غرغرہ کی توبہ کری حالت غرغرہ کی توبہ ہی نہین قبول ہوتی ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کانت راحلتہ بارض فلاۃ فانفلتت منہ وعلیہا طعامہ وشرابہ فایس منہا فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلہا قد ایس من راحلتہ فبینما ہو کذلک اذ ہو بہا قائمۃ عندہ فاخذ بخطامہا ثم قال من شدۃ الفرح اللہم انت عبدی وانا ربک اخطأ من شدۃ الفرح رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی ساتہہ توبہ کرنی بندی اپنی کی جو وقت کہ توبہ کرتا ہی طرف اوسکی بہ نسبت ایک تمہارے کی کہ ہو سوار اوسکی بیچ زمین جنگل کی پھر جاتی رہی سوار اوسکی اوسسے اور اوسپر تہا کہانا اور پینا اوسکا پس نا امید ہوا اوسسے یعنی بعد تلاش کرنیکی پھر آیا ایک درخت کی پاس پس لیٹ رہا اوسکی سایہ مین نا امید ہوکر اپنی سوار سی پس اوس وقت کہ وہ تہا اسیطرح حسی دیکہا کہ ناگہان سوار اوسکی ہی نزدیک اوسکی پس پکڑی مہار اوسکی پھر کہا مارے نہایت خوشی کی یا الہی تو ہی بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا چوک گیا ماری زیادتی خوشی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہتا یون تہا کہ تو رب میرا ہے اور مین بندہ تیرا بسبب نہایت خوشی کی مدہوش ہوکر کہنی لگا بجای اوسکی کہ تو ہی بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہی کہ اللہ تعالی بندیکی توبہ سی نہایت راضی ہوتا ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اسکو مشابہت دیوے اوس شخص کی خوشی کی ساتہہ کہ گم ہوئی سوار اپنی جنگل مین پائی ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عبدا اذنب ذنبا فقال رب اذنبت فاغفرہ فقال ربہ اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفرہ فقال

اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا قال رب اذنبت ذنبا اخر فاغفرہ لی فقال اعلم
عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی فلیفعل ما شاء متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ایک بندی
یعنی اس امت مین سے یا اگلی امتون مین سے کیا گناہ پھر کہا ای پروردگار میری گناہ کیا مینی پس بخش اوس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوسکی نی یعنی فرشتونسے
کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لیی پروردگار ہی بخشتا گناہ ہونکو یعنی جب چاہتا ہی اوسکی لیی چاہتا ہی اور پکڑتا ہی ساتھہ گناہ ہونکی یعنی جب چاہتا ہی
بدلے لیی چاہتا ہی بخشتا مینی بندی اپنی کو پھر بہیر یعنی گناہ کرنیسی ایک مدت تک کہ چاہا اللہ نی پھر کیا گناہ اور کہا ای پروردگار میری کیا مینی گناہ
پس بخش اوسکو پس فرمایا اللہ تعالی نی کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لیی پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھہ اوسکی بخشا مینی بندی
اپنی کو پھر بہیرا بندہ ہوسکتا مدت تک کہ چاہا اللہ نی پھر کیا گناہ کہا ای پروردگار میری کیا مینی گناہ اور پس بخش اوسکو واسطی میری پس فرمایا کیا جانا
بندی میری نی کہ تحقیق واسطی اوسکی پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھہ اوسکی بخشا مینی بندی اپنی کو پس چاہیی کہ کری جو چاہی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کری جو چاہی یعنی جبتک استغفار کرتا رہی حاصل یہہ کہ جبتک گناہ کرتا رہی گا اور استغفار کرتا رہی گا بخشونگا گناہ اوسکی
مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اوسکی کا بخشش گناہونکی ہی ہر چند کہ امر ساتھہ گناہ کی ہو ع ح **وعن** جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حدث ان رجلا قال واللہ لا یغفر اللہ لفلان وان اللہ تعالی قال من ذا الذی یتالی علی انی لا اغفر لفلان فانی قد غفرت لفلان واحبطت
عملک او کما قال رواہ مسلم اور روایت ہی جندب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نی یعنی اس امت مین سے
یا اگلی امتون سے کہا قسم ہی خدا کی نہین بخشی گا اللہ فلانیکو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی فرمایا کون شخص ہی کہ قسم کہتا ہی مجھپر
کہ نہ بخشونگا فلانیکو پس تحقیق مینی بخشا فلانیکو اور ناپید کیا عمل تیرا یا مانند اوسکی کہا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کوئی شخص گناہ بہت کرتا تہا اوسکو کسی نی
کہا کہ فلانی کو اللہ نہین بخشی گا کبھی یہہ بات از راہ تکبر کی کہ اوسکو بہت گنہگار جانا اور اپنی کو اچھا جانا جیسکہ عادت ہوتی ہی بعضی جاہل صوفیونسی اور زاہدونسی
کیا عمل تیرا یعنی باطل اور رہوئی کی مینی قسم تیری حاصل یہہ کہ اوس قسم کہانیوالی نی جو یقین کیا تہا اوسکی نہ بخشی جانیکا اوسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز
نہین ہے کسیکو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکی حقیقین نصوص وارد ہوئی ہی مضائقہ نہین اونکو کہنیمین ع **وعن** شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سید الاستغفار ان تقول اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت
اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت قال ومن قالہا من النہار موقنا بہا فمات من یومہ
قبل ان یمسی فہو من اہل الجنۃ ومن قالہا من اللیل وہو موقن بہا فمات قبل ان یصبح فہو من اہل
الجنۃ رواہ البخاری اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی افضل استغفار یہہ ہی کہ کہی تو
یا الہی تو ہی ہی پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیری عہد پر ہون یعنی مستقیم ہون اور وفا کرنی عہد
میثاق کی اور تیری وعدی پر ہون یعنی یقین کرنیوالا ہون ساتھہ وعدے تیرکی کہ حشر کی ہونیکا اور سوا اسیکا جو کیا ہی بقدر طاقت اپنی کی پناہ مانگتا ہون
ساتھہ تیری برائی او بیچیز کیسی کہ کی مینی اقرار کرتا ہون مین واسطی تیری ساتھہ نعمتون تیرکی کہ مجھپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھہ گناہون اپنی کی پس بخش مجکو بتحقیق
نہین بخشتا گناہونکو مگر تو فرمایا حضرت نی جو شخص کہ پڑہی ان لفظونکو دونمین یقین کرکر معنونکی پر پھر مری اوسدن پہلی شام ہونیکی پس وہ بہشتیونمین سی ہی
اور جو کوئی پڑہی یہہ الفاظ کو اور وہ یقین کرنیوالا ہو ساتھہ معنون ان الفاظ کی پھر مرے پہلی صبح سی پس وہ بہشتیونمین سے ہی نقل کی یہہ بخاری نی **الفصل**
الثانی فصل دوسرا **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی یا بن ادم انک ما دعوتنی ورجوتنی

غفرت لک علی ما کان فیک ولا ابالی ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالی ابن آدم انک لو لقیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابها مغفرۃ رواہ الترمذی وروی احمد والدارمی عن ابی ذر وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اے بنی آدم کی تحقیق تو جبتک کہ مانگی گا مجھسی یعنی بخشش گناہونکی اور امید رکھی گا مجھسی بخشونگا مین تجکو کسی عمل بد پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گناہگار ہو تو اے بنی آدم کی اگر پہنچین گناہ تیری بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگی مجھسی بخشونگا مین تجکو اور نہین پروا رکھتا مین اے بنی آدم کی تحقیق تو اگر ملی مجھسی ساتھہ بھری زمین کے خطا اونسی بھر ملی مجھسی حالانکہ نہ شریک کرتا ہو ساتھہ میرے کسیکو البتہ آوینگین تیرے پاس ساتھہ بھری ہوئی زمین کی از روی بخشش کرکے نقل کیا یہہ ترمذی نی اور نقل کی احمد اور دارمی نی ابی ذر سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی **وعن** ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالی من علم انی ذو قدرۃ علی مغفرۃ الذنوب غفرت لہ ولا ابالی ما لم یشرک بی شیئا رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا فرمایا اللہ تعالی نی جس شخص نے جانا کہ مین صاحب قدرت ہون اوپر بخشنی گناہونکی بخشدیتا ہون اوسکی اور نہین پروا کرتا مین جبتک نہ شریک کری ساتھہ میری کسیکو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جاننا بندیکا اسکو کہ اللہ قادر ہی مغفرت گناہونپر سبب ہے مغفرت کا اسلیی کہ جو کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی گناہونکی بخشنی پر امید رکھتا ہی اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کریم سی وہ محروم نہین کرتا اوسکو پس یہہ حدیث مانند اس حدیث کی ہی انا عند ظن عبدی نی منقول ہی کہ حماد بن سلمہ نی عبادۃ کی سفیان ثوری نی پس کہا سفیان نی حماد سی کہ آیا گمان کرتا ہی تو کہ بخشی گا اللہ مجھہ جیسیکو کہا حماد نی اگر اختیار دیا جاؤن مین میان ساتھہ اسکے بخشنے اور میان حساب لینے باپ اپنی کی تو اللہ سے کو مین اختیار کرون اسلیی کہ البتہ زیادہ ہے باپ سے رحم کرتا ہی تجہپر جاصل یہہ کہ تم امیدوار مغفرت کی رہو وہ ارحم الراحمین ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب رواہ احمد وابو داود وابن ماجہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی لازم کری استغفار کو گردانتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکی ہر تنگی سی راہ نکلنی کے اور ہر غم سی خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب پس جانا ہے سی کہ نہین گمان کرتا نقل کے یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** لازم کری یعنی وقت صادر ہونی گناہ کی و ظاہر ہونی بلا کی پناہ کری یعنی یہہ مین کہ مداومت کری اوسپر اسلیی کہ ہر دم مین محتاج ہی اوسکی اسلیی فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طوبی لمن وجد فی صحیفۃ استغفارا کثیرا اور یہہ فضیلت مذکور ہے سلیی ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہی اوسکی پس یہہ حکم تقوی و توکل کی ہوتا ہی اور اونکی شان مین یہہ آیت وارد ہوئی ہی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ پس یہہ حدیث اس آیت سی نکالی گئی ہے سو فضیلت استغفار کی و فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انہارا منقول ہے حسن بصری سی کہ یہہ شخص نے شکوہ کیا اونسی قحط سالی کا پس کہا استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا یک دوسرے شخص نے مجھسی تنگی کا یہہ ایک دوسرے نی کہی اولاد کا پھر ایک دوسرے نی کہی پیدا ہش کا مین اونسے پس کہا تو مین اونسے سب ہونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسی کہ شکوہ کیا لوگون نی تجسے کئی چیزونکا اور حکم کیا تمنی اون سب ہونکو استغفار کرنی کا پس پڑہی اونہون نی آیت فقلت استغفروا الخ یعنی جسنی جواب دی مین سب اس آیت سی ثابت ہین **وعن** ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین اصرار کرنیوالا اوپر گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کری اگرچہ عود کری دن مین ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کری نقل کیا یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** مراد اصرار سی

گناہ پر ہی کہ اصرار صغیرہ پر کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہنچاتا ہی پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہی وہ شرمندہ ہوتا ہی گناہ پر ضد نہ ہو یا کبیرہ حاجز ہوتا ہی حد اصرار سی کہ مصر رہے ہی جو استغفار نکری اور نادم نہووی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو بنی آدم ہی خطاکار ہی یعنی سوائے انبیا علیہم السلام کی اس لیی کہ وہ معصوم ہین خطا سی اور بہترین خطاکار نیوالون کی توبہ کرنیوالی ہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمن اذا اذنب کانت نکتۃ سوداء فی قلبہ فان تاب واستغفر صقل قلبہ وان زاد زادت حتی تعلو قلبہ فذلکم الران الذی ذکر اللہ تعالی کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بتحقیق مومن جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہ اوسکی دلمین پھر اگر توبہ کرتا ہی وطلب بخشش کرتا ہی صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہانتک کہ چھا جاتا ہی اوسکی اوپر پس یہہ ہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نی اس آیت مین ہرگز نہین بلکہ زنگ ماندہ ہی اونکی نوبہ اوس چیز نی کہ تہی کرتی یعنی گناہ یہانتک کہ نہین باقی رہی ونہین خیر ہرگز نقل کی یہہ احمد وترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس ندا ہوتا ہی بینائی دلکی سی پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینی والیسی اور حکمتون فائدہ مندسی اور جاتی رہتی ہی شفقت ورحمت کہ نہ اپنی پر رحم کرتا ہی نہ اورون پر اور ثابت ہوتی ہین اوسکی دلمین آثار ظلم اور فتنہ کی اور جرات کرتا ہی گناہ پر ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقبل توبۃ العبد مالم یغرغر رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بتحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ بندی کی جبتک کہ نہین غرغرہ لگتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** جبتک کہ غرغرہ نہین لگتا ہی یعنی جبتک کہ یقین نہین ہوتا موت کا جبتک توبہ مقبول ہی ورسب یقین ہو موت کا توبہ نہین مقبول وظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ وقت مرنیکی نہین درست خواہ توبہ کفر سی کری خواہ گناہ سی اور ظاہر آیت لیست التوبۃ الخ سی بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کی توبہ گناہ ہونسی صحیح ہی نہ کفر سی پس اونکی نزدیک ایمان یاس کا غیر مقبول ہی اور توبہ یاس کی مقبول ہی اور کہا طیبی نی کہ یہہ حکم گناہونسی توبہ کرنیکا ہی اور اگر کسی سے حق اوسکا بخشوادی ایسی حالت مین تو صحیح ہی شرح **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان قال وعزتک یا رب لا ابرح اغوی عبادک مادامت ارواحہم فی اجسادہم فقال الرب عز وجل وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی لا ازال اغفر لہم ما استغفروننی رواہ احمد اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بتحقیق شیطان نی عرض کیا پروردگار سی قسم تیری عزت کی ی ب میں ہمیشہ گمراہ کرتا رہون گا تیری بندونکو جبتک کہ ارواح اونکی بدنون اونکی مین ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نی قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنی کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جبتک کہ بخشش مانگتی رہین مجھ سے نقل کی یہہ احمد نی **وعن** صفوان بن عسال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی جعل بالمغرب بابا عرضہ مسیرۃ سبعین عاما للتوبۃ لا یغلق مالم تطلع الشمس من قبلہ وذلک قول اللہ تعالی یوم یاتی بعض ایات ربک لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی صفوان بن عسال سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بتحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا جانب مغرب کی ایک دروازہ توبہ کی لیی کہ عرض اوسکا مسافت ستر برس کی ہی نہین بند کیا جاتا جبتک کہ نکلی آفتاب جانب مغرب سے اور یہہ بعینہ

طلوع ہونا آفتاب کا مغرب کیطرف سے مانع ہی قبول توبہ کا معنی ہین اللہ تعالی کی اس قول کی اوسدن کہ آویگی بعضی نشانیان پروردگار تیری نہین نفع دیگا کسی جان کو ایمان اوسکا ایسی جان کہ نہ تھی ایمان لائی پہلی سی یعنی پہلی آنی بعضی نشانیونکی نقل کیے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** توبہ کی لیے یعنے کہلا ہوا ہی توبہ کرنیوالونکی لیی یا علامت ہے واسطی صحت توبہ اور قبول توبہ کی حاصل یہہ کہ لوگونکی لیی دروازہ توبہ کا کہلا ہوا ہی جبتک آفتاب مغرب کیطرف سی نہین نکلتا جب دہرنی نکلی گا تو دروازہ توبہ کا بند ہوجائیگا پس نہین قبول ہویگا ایمان اور نہ توبہ گناہونسی اور اوسدن کہ آویگی الخ یعنے ظاہر کریگا بعضی نشانیان رب تبارک جبکہ قریب ہوگی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہی مغرب سے اور باقی آیہ یہہ ہے او کسبت فی ایمانہا خیرا یعنی یا نہ تھی جان کہ کی حالت ایمان اپنی کی مین بھلائی یعنی توبہ نفع دیگی اوسکو توبہ حاصل آیہ کا یہہ ہے کہ جسدن آفتاب مغرب کے جانب سے نکلی گا تو جو کوئی پہلے اوسکی ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان پر ہوگا لیکن گناہونسی توبہ نکی ہوگی تو اوسکو ایمان یا توبہ اوسدن سے نہ نفع دیگی ع وعن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنقطع الہجرۃ حتی تنقطع التوبۃ ولا تنقطع التوبۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا رواہ احمد وابوداود والدارمی اور روایت ہی معاویہ سے ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین موقوف ہوگی ہجرت یعنے گناہونسی طرف توبہ کی تبتک کہ موقوف ہو توبہ اور نہین موقوف ہوگی توبہ یہانتک کہ نکلی آفتاب مغرب کیطرف سی نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نی **ف** یعنی جبتک توبہ موقوف نہین ہوتی یعنی قبول ہوتی ہی تب تلک گناہونسی آدمی پاک ہوسکتا ہی اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہونسی نہین پاک ہوسکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سے نکلی کا حاصل یہہ کہ جبتک آفتاب مغرب سے نہین نکلتا توبہ کر کر پاک ہوسکتا ہی اور جب دہرنی نکلی گا تو توبہ ہی نہین پاک ہونی کا ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلین کانا فی بنی اسرائیل متحابین احدہما مجتہد فی العبادۃ والآخر یقول مذنب فجعل یقول اقصر عما انت فیہ فیقول خلنی وربی حتی وجدہ یوما علی ذنب استعظمہ فقال اقصر فقال خلنی وربی ابعثت علی رقیبا فقال واللہ لا یغفر اللہ لک ابدا ولا یدخلک الجنۃ فبعث اللہ الیہما ملکا فقبض ارواحہما فاجتمعا عندہ فقال للمذنب ادخل الجنۃ برحمتی وقال للآخر اتستطیع ان تحظر علی عبدی رحمتی فقال لا یا رب قال اذہبوا بہ الی النار رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل مین آپس مین دوست ایک اونمین سے بہت محنت کہینچتا تہا بندگی کرنی مین اور دوسرا کہتا تہا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تہا اپنی گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنیوالی نی کہ کہتا تہا گنہگار کو باز آ اوس چیز سی کہ تو اوسمین ہی یعنی گناہ سی پس کہتا گناہگار کہ چہوڑ مجکو ساتہہ پروردگار میرے کی یعنی سلیکی وہ غفور الرحیم ہی یہانتک پایا اوسکو ایک دن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نی چہوڑ دی مجکو ساتہہ پروردگار میرے کی کیا بہیجا گیا ہی تو مہربان اور عبادت کرنیوالی نی قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجکو کبہی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بہیجا اللہ تعالی طرف اون دونون کی فرشتہ پہر قبض کی ارواح اون دونون کی پس اکٹہی ہوئی دونو یعنی ارواحین اونکی نزدیک اللہ تعالی کی یعنی برزخ مین یا عرش کے نیچی پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت میری کی اور فرمایا دوسرے کو کیا طاقت رکہتا ہی تو یہہ کہ محروم کری بندے میرے کو رحمت میری پس کہا اوسنی کہ نہین طاقت رکہتا مین اے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نی دوزخ کو یعنے جو کہ دوزخ پر متعین ہے کہ لیجاؤ اسکو طرف دوزخ کے نقل کی یہہ احمد نی **ف** اوس شخص نے جو عجب و غرور کیا اپنی عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی نہین بخشیگا تجکو مستحق عذاب کے ہوسہی کہا ہی کسی بزرگ نی جو گناہ کہ باعث ذلیل و حقیر جاننی کا اپنی تین وجہ ہی وسی طاعت سے کہ لازم کری عجب و غرور کو ع وعن اسماء بنت یزید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ولا ابالی رواہ احمد والترمذی وقال حدیث حسن غریب وروی فی شرح السنۃ یقول بدل یقول

اور روایت ہی اسماء بنت یزید کیسی کہ کہا سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑھتی تھی یہہ آیت ای میرے بندو گر زیادتی کی ہی نفس اپنے پر یعنی بسبب گناہ کرنیکی ناامید مت ہو رحمت خدا کیسی اسوا سے کہ اللہ تعالی بخشتا ہی گناہ سب کو نہیں پروا رکہتا نقل کے یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے اور شرح السنۃ مین لفظ یقول کا ہی بجائے اقرا کی **ف** بخشتا ہی گناہ یعنی کافرون کی ساتہہ توبہ کی اور مومنون کی ساتہہ توبہ اور بغیر توبہ کی ہی اگر چاہتا ہی ع **و**

عن ابن عباس فی قول اللہ عز وجل الا اللمم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللہم تغفر جما وای عبدک لا الما رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہی ابن عباس سی تفسیر قول اللہ تعالی کی الا اللمم کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بخشے تو یا الہی تو بخشدی بڑی گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہی کہ جسنی نہیں کیی چہوٹی گناہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** سارے آیت یون ہے والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرۃ یعنی جو لوگ پرہیز کرتی ہین بڑے گناہ سی اور بیحیائیون سی سوای چہوٹی گناہ کے تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنیوالا ہی مغفرۃ کا پس اس آیت مین جو ہی سوا ہے چہوٹی گناہ ہونکی اسپر حضرت نی بطور سند کی شعر مذکور پڑہا کہ اس سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ مومن خالی نہین ہے چہوٹی گناہ ہونسی اور حاصل یہہ ہے کہ شان فضل تیرا ایسا ہی کہ اگر چاہی تو بخشی تو کبیرہ گناہ ہونکو چہوٹونکی تو کیا حقیقت ہی اور کونسا بندہ تیرا کہ چہوٹی گناہ نہین کرتا اور تو نہین بخشتا بلکہ جہاڑ دیتا ہے اونکو بسبب نیکیونکی اور یہہ شعر امیہ بن ابی صلت کا ہی کہ ایام جاہلیت کی شاعر تہا بہت عبادت کرتا تہا اوسوقت مین اور ایمان کہتا تہا قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تہا اسلیی بخشش صلے اللہ علیہ وسلم اوسکی شعر سنتی تہی اور خود بہی کبہی پڑہتی تہی ع ح **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی یعبادی کلکم ضال الا من ھدیت فسلونی الھدی اھدکم وکلکم فقراء الا من اغنیت فسلونی ارزقکم وکلکم مذنب الا من عافیت فمن علم منکم انی ذو قدرۃ علی المغفرۃ فاستغفرنی غفرت لہ ولا ابالی ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذلک فی ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما نقص ذلک من ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا فی صعید واحد فسال کل انسان منکم ما بلغت امنیتہ فاعطیت کل سائل منکم ما نقص ذلک من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بالبحر فغمس فیہ ابرۃ ثم رفعہا ذلک بانی جواد ماجد افعل ما ارید عطائی کلام وعذابی کلام انما امری لشیء اذا اردتہ ان اقول لہ کن فیکون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی اے بندو میری سب تم گم کیی ہو راہ مگر جسکو ہدایت کی مینی پس مانگو مجسی ہدایت ہدایت کرونگا مین تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین مگر جسکو دولتمند کیا مینی پس مانگو مجسی روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہی سب سی گناہ مگر جسکو بچا لیا مینی یعنی انبیا کو جنسی جانا تم نے کہ تحقیق مین قدرت والا ہون بخشنی پر پہر بخشش مانگی مجسی بخشونگا مین اوسکو یعنی سب گناہ اوسکی اور نہین پروا رکہتا مین اگر اگلی تمہارے اور پچہلی تمہارے اور زندی تمہاری اور مردی تمہاری اور تر تمہاری اور خشک تمہاری یعنی جوان و بوڑہی تمہاری یا عالم و جاہل تمہارے یا فرمان بردار و گنہگار تمہاری غرضکہ سب مخلوقات جمع ہون اوپر بڑی متقی دل بندیکی میری بندونمین سی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین زیادہ کری یہہ یعنی جمع ہونا تمہارے ملک مین بقدر بازو مچہر کی اور اگر تحقیق اگلی تمہاری اور پچہلی تمہارے اور زندی تمہاری اور مردی تمہاری اور تر تمہاری اور خشک تمہاری جمع ہون اوپر بدبخت ترین دل بندیکی میرے بندونمین سے کہ وہ ابلیس لعین ہی نہ کم کری یہہ میرے ملک مین سے بقدر بازو مچہر کی اور اگر تحقیق اگلی تمہارے اور پچہلی تمہارے اور زندی تمہارے اور مردی تمہارے اور تر تمہارے

اور خشک تمہاری جمع ہون ایک جگہہ مین پھر ناگہی ہر آدمی تم مین سے اوسقدر کہ جسکی آرزو اوسکی یعنی جو حاجت لیکر آیا ہو پھر وہ نہین ہر ایک کو اور اسکو تم پورا کرو یعنی مقاصد اوسکی نہ کم کرو یہہ یعنی دنیا اور حاجت روائی کرنی ملک میرے کچھہ مگر جیسا کہ اگر تم ایک مین کا گذری دریا پر پہنچا دالی اوسمین سوئی پھر اوٹھا وی اسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو کہ جتنا پانی سوئی مین لگ جاتا ہی والا اوسکی ملک مین کمی کا کیا باتہی وہ کتنا ہی دی اوسکی ان ہرگز کمی نہیں ہوتی یعنی نہ کم ہونا بار دا کرنا حاجتون کا بسبب اسکے ہی کہ مین بہت سخی ہون بہت دینی والا کرتا ہون جو چاہتا ہون یعنی یہہ تمام سخاوت وکرم ساتہہ ارادہ اور اختیار میری ہی ارادہ بندیکو دخل نہین دنیا مین میرا حکم کرتا ہی اور غذاب میرا حکم کرتا ہی یعنی ایک حکم مین یہہ سب کرتا ہون محتاج اسباب کا نہین ہین ہی امر میرا واسطی کسی چیز کی جسوقت کہ چاہتا ہون مین یعنی پیدا کرنا اوسکا گہہ یہہ کہ کہتا ہون مین اوسچیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ ۔ **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ ہو اہل التقوی واہل المغفرۃ قال ربکم انا اہل ان اتقی فمن اتقانی فانا اہل ان اغفر رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی رواہ ہی انس سے نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ اونہون نے پڑہی یہہ آیت کہ وہی صاحب ہی تقوی کا اور صاحب ہی بخشش کا فرمایا حضرت نے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کی کہ فرمایا رب تمہارے نے کہ مین لائق اسکی ہون کہ لوگ پرہیز کرین شرک کرنیسے ساتہہ میری پس جو کوئی پرہیز کرتا ہی شرک کرنیسے ساتہہ میری پس مین ہون لائق اسکی کہ بخشون مین اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مضمون اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کی ہی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک کیا جاوے ساتہہ اوسکی اور بخشتا ہی سوائے اسکی واسطے جسکے کہ چاہتا ہی ۔ **وعن** ابن عمر قال ان کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس یقول رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الغفور مائۃ مرۃ رواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تحقیق ہی ہم البتہ گنتے تہے واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین کہ کہتی سو بار ای پروردگار میرے بخش واسطی میرے اور قبول کر توبہ میرے تحقیق تو ہی ہی توبہ قبول کرنیوالا بخشنیوالا کی واسطے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ ۔ **وعن** بلال بن یسار بن زید مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی ابی عن جدی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ غفرلہ وان کان قد فر من الزحف رواہ الترمذی وابوداود ولکنہ عند ابی داود ہلال بن یسار قال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی بلال بیٹی یسار بیٹی زید سی کہ زید مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا حدیث کی مجہہ سی باپ میرے نے کہ نقل کی داود میرے سی یہہ کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو بخشش کہی طلب کرتا ہون مین اللہ سی وہ اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ نگہبانی کرنیوالا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکی بخشش کیجاتی ہی واسطی اوسکی اگرچہ بہاگا ہو لڑائی کفار کیسی کہ یہہ کون وہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے لیکن نزدیک نے ابی داود کے ہلال بن یسار ہی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی **ف** لفظ الحی القیوم کو زیادہ ہی اوپر ہیش ہی لیکن ثابت ہی اور بہت روایتون مین سے اور بہت پڑہی تو صدق دلسی پس چاہتا ہی کہ استغفار کرنیوالا گناہ وہی اوحالانکہ تصمیم ہو اوس گناہ پر مانند ٹہہرنا کرنیوالے کی ساتہہ اسکے کی حیاء دانستہ

الفصل الثالث

فصل تیسرے ۔ **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل لیرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ فیقول یا رب انی لی ہذہ فیقول باستغفار ولدک لک رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہی درجہ واسطی بندہ نیکبخت کی بہشت مین پس کہتا ہی بندہ اے پروردگار میرے کہا ہی حاصل ہوا مجکو یہہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہہ درجہ سبب استغفار فرزند تیرے کی واسطی تیری نقل کی یہہ احمد نے ۔ **وعن** عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما المیت فی القبر الا کالغریق المتغوث ینتظر دعوۃ تلحقہ من اب او ام او اخ

او صدیق فاذا لحقتہ کان احب الیہ من الدنیا وما فیہا وان اللہ تعالی لیدخل علی اہل القبور من دعاء اہل الارض امثال الجبال وان ہدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا ہی ہر مردہ قبر میں مانند ڈوبنے والی کی فریاد کرتا ہوا لیکی کہ کوئی بیٹا دوستا پکڑی منتظر ہوتا ہی دعا کا کہ پہنچی اوسکو باپ کیطرف سے یا مانیکیطرف سے یا بھائیکیطرف سے یا دوست کیطرف سے پس جو وقت کہ پہنچتی ہی دعا اوسکو ہوتا ہی پہنچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکی دنیا سے اور دنیا کی چیزونسے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ پہنچاتا ہی قبر والونکو بسبب دعا زمین والونکی مانند پہاڑون کی یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندونکا طرف مردونکی استغفار کرنا ہی اونکی پس نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** عبد اللہ بن بسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا رواہ ابن ماجۃ وروی النسائی فی عمل یوم ولیلۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہی واسطی اوس شخص کے کہ پاوی اپنی اعمال نامہ میں استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے بیچ کتاب عمل یوم ولیلہ کی **ف** روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کی کہ نہیں دونو فرشتی اعمال لکھنی والی اوپر بیجاتی ہیں اعمال نامہ بندیکا ہر دن پیر دیکھتا ہی اللہ تعالی اول اعمال نامہ میں اور اخیر میں استغفار کو کہ فرماتا ہی تبارک تعالی بخشی میں واسطی بندی اپنی کی وہ گناہ کہ درمیان دونو طرفون اعمال نامہ کی ہیں نقل یہہ کہ صبح و شام کی استغفار سی یہہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللہم اجعلنی من الذین اذا احسنوا استبشروا واذا اساءوا استغفروا رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی عائشہ سے یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیے کہتے یا الہی کر مجکو دونلوگونمیں سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **وعن** الحارث بن سوید قال حدثنا عبد اللہ بن مسعود حدیثین احدہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاخر عن نفسہ قال ان المؤمن یری ذنوبہ کانہ قاعد تحت جبل یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر یری ذنوبہ کذباب مر علی انفہ فقال بہ ہکذا ای بیدہ فذبہ عنہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للہ افرح بتوبۃ عبدہ المؤمن من رجل نزل فی ارض دویۃ مہلکۃ معہ راحلتہ علیہا طعامہ وشرابہ فوضع راسہ فنام نومۃ فاستیقظ وقد ذہبت راحلتہ فطلبہا حتی اذا اشتد علیہ الحر والعطش او ما شاء اللہ قال ارجع الی مکانی الذی کنت فیہ فانام حتی اموت فوضع راسہ علی ساعدہ لیموت فاستیقظ فاذا راحلتہ عندہ علیہا زادہ وشرابہ فاللہ اشد فرحا بتوبۃ العبد المؤمن من ہذا براحلتہ وزادہ روی مسلم المرفوع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ فحسب وروی البخاری الموقوف علی ابن مسعود ایضا اور روایت ہی حارث بن سوید سے کہ کہا حدیث کہیں مجکو عبد اللہ بن مسعود نے دو حدیثیں ایک انمیں سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور دوسرے نقل کی اپنی طرف سی کہ وہ یہہ ہے کہا کہ تحقیق مومن دیکھتا ہی اپنی گناہونکو مانند بیٹھا ہوا ہی نیچی پہاڑ کی ڈرتا ہی اوسپر کہ گر پڑی پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہی اپنی گناہونکو مانند مکھی کی کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھہ اوس مکھی کی اوسطرف یعنی ایسے ہاتھہ سے پس اوڑایا اوسکو اپنی ناک سی یعنی مومن گناہ سی بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اسکا کہ پکڑا نہ جاؤن اور فاجر کو اپنی گناہ کرنیکی پروا نہیں ہوتی پھر کہا عبد اللہ نے یعنی حدیث جو حضرت سی سنی ہی وہ بیان کیا کر سامنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنی اپنی بندے مومن کی بہ نسبت اوس شخص کے کہ اوترا ایک مسدہ انمیں کہ خالی ہی درخت اور گہاس سے جگہہ ہی ہلاکت کی ساتھہ اوسکی تہی سوے اوسکی اوسپر تہا کہانا اوسکا اور پینا اوسکا پس کہا سر رکھا یعنی استراحت کی لیی زمین پر اور سورہا کچھہ سونا پھر جاگا اوس حالمیں کہ تحقیق جاتی رہی سواری اوسکی پھر تلاش کیا اوسکو یہانتک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نے یعنی بخر و بلا سوا گرمی و پیاس کے کہا پھر جاؤنمیں طرف

مکان اپنی کی کہ تہا مین اوسمین پس سو رہون یہان تک کہ مرجاون پس کہا اپنا سر اپنی بازو پر تاکہ مرے پہر جاگا پس اگہان سوار اوسکی اونٹنی پاس حاضر ہوئی
اوسپر توشہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنی بندی مومن کی اس شخص سے ساتہہ سوار اپنی کی اور توشہ اپنی کی
یعنے جیسی یہہ شخص اپنے سوار اور توشہ کی ملنی سی خوش ہوتا ہی اس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندی کی توبہ کرنیسی قبل کی تہہ مسلم فی ان دونو حدیثونسی
اوسکو کہ مرفوع ہی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فقط یعنی جسمین قصہ سوار کی بہاگنی اور پانی کا ہی اور حدیث جو موقوف ہی ابن مسعود پر کہ مومن گناہ
کو مانند پہاڑ کی دیکہتا ہی وہ نہین ذکر کی اور نقل کی بخاری فی حدیث موقوف ہی **ف** حاصل یہہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہی اور حدیث موقوف انفراد
بخاری سے ہے اور اسحدیث مین اشارہ ہی طرف اس آیت کی ان اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی نے کہ منقول ہی بڑے عالم با عمل و ستادابی اسحاق اسعرانی
رحمۃ اللہ سے کہ اونہون نے کہا دعا کی مینے اللہ سبحانہ وتعالی سے تیس برس تک یہہ کہ نصیب کری مجکو توبہ نصوحہ پس قبول کی گئی دعا میرے پہر تعجب کیا مینے اپنی
دلمین اور کہا مینے سبحان اللہ ایک حاجت کی لیئے دعا کی مینے تیس برس تک اور نہ روا ہوئی ابتک پس دیکہا مینے خواب مین کہ کوئی کہتا ہی مجکو یا تعجب کیا تو نے
اوس سے یہہ ہی جانتا ہی کہ کیا مانگتا ہی تو مانگتا ہی تو اللہ تعالی سے یہہ کہ دوست رکہی تجکو کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالی سے کہ فرماتا ہی ان اللہ یحب التوابین
و یحب المتطہرین پس یہہ حاجت کیا آسان ہی ع **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد
المؤمن المفتن التواب اور روایت سے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اوس بندی مومن کو کہ مبتلا ہوا
گناہ مین اور رہبت توبہ کرتا ہی **ف** یہہ دوست رکہنا بسبب توبہ کی ہی بسبب گناہ کی ح **وعن** ثوبان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ما احب ان لی الدنیا بھذہ الایۃ یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا الآیۃ فقال رجل فمن اشرک فسکت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال الا ومن اشرک ثلث مرات اور روایت سے ثوبان سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تہے نہین دوست رکہتا مین کے تحقیق میری لیئے دنیا ہو بدلے اس آیت کی ای اسی بندوں میرے کہ زیادتی کی اپنی جانونپر یعنی ساتہہ گناہ کرنیکی نہ ناامید ہو اخیر
آیت تک پہر کہا ایک شخص نے پس جو شرک کیا یعنی وہ بہی داخل ہی اس آیت کی حکم مین یا نہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہوے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم یعنی واسطے انتظار امر الہی کی باواسطے تفکر و تامل کے ادای جواب مین پہر فرمایا یعنی بموجب حکم کی یا اپنی انتہا دے کر نہ دانستہ پس جو شخص نے شرک کیا یعنی شرک
کیا اور توبہ کی اپنی زندگی مین توبہ اوسکی قبول ہوئی پس وہ بہی داخل ہی اس آیت کی حکم مین تین بار فرمایا یہہ **کلمہ ف** نہین دوست رکہتا مین اخیر یعنی نہین
دوست رکہتا مین کہ اس آیت کی بدلی تمام دنیا کی چیزین ہاتہہ لگین اور اونکو لیدون اور فدیت اوٹہاون اوسکی لذت کی چیز ونسی ایسی کہ خوشخبری کی
اسمین مغفرۃ گنا ہونگی اور بعد لفظ لا تقنطوا کی باقی آیت یہہ ہی من رحمت اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم یہی مضمون حضرت علی کرم
اللہ وجہہ فی ان شعرون مین باندہا ہی **شعر** یا صاحبی الذنب لا تقنطوا ہ فان الا لہ رؤف برؤف ہ ولا ترحلن ملا بدہ ہ فان الطریق مخوف بخوف ہ اور یہی مضمون
ان شعرون فارسی کے مین ہے **شعر** غافل مرو کہ مرکب مردان مرد راہ در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند ہ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ہ ناگہ بیک خروش مغفرا
برسیدہ اند ع وغیرہ **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی لیغفر لعبدہ ما لم یقع الحجاب
قالوا یا رسول اللہ وما الحجاب قال ان تموت النفس وہی مشرکۃ رواہ الاحادیث الثلثۃ احمد ورواہ البیہقی الا اخیر فی
کتاب البعث والنشور اور روایت سے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی البتہ بخشتا ہی واسطے بندی اپنی کی یعنی جو یہہ چاہتا ہو
گناہ ہونسی جبتک کہ نہو پردہ درمیان بندی اور رحمت حق کی عرض کیا صحابی نے یا رسول اللہ کیا ہی پردہ فرمایا یہہ کہ مرے آدمی اسحالمین کہ موشرک کرنیوالا ہو
اسمین یہہ تینون حدیثین احمد نے اور نقل کیا بیہقی نے اخیر کی کتاب البعث والنشور مین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لقی اللہ لا یعبد

عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالِ ذُنُوبٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَالنَّشُورِ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا ذر نے یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے یعنی مرے حالیکہ کہ نہ برابر کرتا ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کی کسیکو دنیا میں پہر ہو ان اوسپر مانند پہاڑ کی گناہ یعنی بعد مدت نیکی بخشیگا اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے یعنے بخشے گا اگرچہ ہی گناہ کثیر کی رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُولٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرنیوالا گناہ سے یعنی توبہ صحیحہ مانند اوس شخص کے ہی کہ نہیں گناہ واسطے اوسکی نقل کی ہیہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے کہ منفرد ہی ساتھ نقل کیا اوسکو نہرانی نے اور وہ مجہول ہی اور شرح السنہ میں روایت کی بغوی نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کی کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے پشیمانی توبہ ہی یعنے پشیمانی بڑا رکن ہی توبہ کا اور توبہ کرنیوالا مانند اوس شخص کے ہی کہ نہیں گناہ واسطے اوسکی ف جانا چاہیے کہ توبہ جب ہوتی ہی ساتھ ندامت طولانی مع عزم کی تو نہیں تلک اسکی قبول ہوتی میں اور ہوتی ہی اوسسے مغفرت بموجب وعدہ الٰہی کی وہو الذی تقبل التوبۃ عن عبادہ اور استغفار از راہ محاجگی اور کسر نفسی کی بدون توبہ کی کبھی ہوتی ہی مثانی والی گناہ ہونگی اور کبھی نہیں ہوتی لیکن ثواب پاتا ہی اوسپر البتہ حاصل یہہ کہ یہہ موقوف ہی مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہی استغفار سی گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہیں دور کرتا ہی ۔ **باب** یہہ باب ہے بیچ بیان اون حدیثونکی کہ متعلق ہیں ہیلی باب کے ف اکثر نسخونمیں فقط لفظ باب کا ہی اور بعضی نسخونمیں ہے باب فی سعۃ رحمۃ یعنی اس باب میں بیان ہے وسعت رحمت باری تعالیٰ کا **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي وَفِي رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کیا اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا مخلوقات کا یعنی دن میثاق کی یا شروع کیا پیدا کرنا اونکا لکھی کتاب یعنے فرشتون کو یا قلم کو حکم کیا لکھنی کا پس وہ کتاب نزد یک اللہ تعالیٰ کی ہی اوپر عرش اوسکیکی اوسمیں یہہ ہے کہ تحقیق رحمت میری سبقت لیگئی ہی غضب میرے اور ایک روایت میں ہی کہ غالب ہے رحمت میری غضب میرے پر نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نے ف کتاب مشتمل اس حکم کی رکہی گئی اوپر عرش کی بسبب بزرگ قدری اوسکی کی اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اوسکیسی غضب پر غالب ہونا نشانیون رحمت کا اور بخشش و انعام اوسکی کا ہی کہ تمام مخلوقات کو گہیری ہوئی ہی اور بی انتہا ہی اور نشانیان غضب کے کم ہیں جیسیکہ فرمایا ان رحمت اللہ قریب من المحسنین اور فرمایا ہی خدا نے اے حبیب بہ من شمار رحمتی وسعت کل شئی اور بندی جو قصور کرتی ہیں ادای شکر نعمت اوسکی میں وہ زیادہ از حد ہے جیسا کہ فرمایا وتولوا فخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترک علی ظہرہا من دابۃ پس یہہ رحمت ہی اللہ تعالیٰ کی ہی کہ باقی رکہتا ہی اونکو اور روزی دیتا ہی اونکو اور نعمت پہنچاتا ہی اور عذاب نہیں کرتا یہہ تو ظہور اوسکی رحمت کا دنیا میں ہے اور آخرت میں اس سے زیادہ ہوگا جیسا کہ حدیث آئندہ میں بیان اوسکا ہی ع بر ایں مدعا زندہ گواہ منست

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُهُ وَفِي آخِرِهِ قَالَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ أَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں اتاری اونمیں سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کی اور چارپایون کی اور ہر بلی جانورونکی پس بسبب اوسی رحمت کی آپس میں میل کرتی ہیں اور بسبب اوسکی آپس میں رحم کرتی ہیں اور بسبب اوسی رحمت کے مہربانی کرتا ہی جانور وحشی اپنی بچی پر اور رکہ چہوڑی ہیں اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں کہ رحمت کریگا ساتھ اونکے اپنی بندونیہ یعنی مومنونپر دن قیامت کی نقل کی ہیہ بخاری اور

مسلم فی اور بیچ ایک روایت مسلم کی سلمانسی مانند اسکی اور بیچ آخر اوسکیکی ہیہ ہے کہ فرمایا حضرت نی پس جو وقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوین رحمتونکو ساتھلہ وس رحمت کی یعنی جو کہ دنیا مین بھیجی ہی ف اس روایت سی معلوم ہوا کہ یہانکی رحمت ہی ہوگی قیامت مین اور ننانوین وہ ہونگی سب ملکر سو رحمتیں ہوجاوینگی ح **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو یعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته احد ولو یعلم الکافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من جنته احد متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانتا مومن اوسچیز کو کہ نزدیک اللہ کی ہی عذاب سی نہ طمع کریگا ساتھہ بہشت اوسکیکی کوئی اور اگر جانتی کافر اوسچیز کو کہ نزدیک اللہ کی ہی رحمت سی نا امید نہووی جنت اوسکیسی کوئی نفل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف وارد ہوئی ہی یہہ حدیث بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب سکیکی تاکہ نہ مغرور ہو مومن ساتھہ رحمت اوسکیکی پس نہ نڈر ہو عذاب اوسکی سی اور نہ نا امید ہو کافر رحمت اوسکیسی اور نہ چھوڑدی توبہ کرنی اور صاحب حدیث کا یہہ ہے کہ بندیکو لائق ہی کہ ہو درمیان خوف و رجا کی منقول ہی حضرت عمر رضی سی کہ کہا اگر پکارا جاوے گا قیامت مین یہہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امید رکھونگا کہ وہ مین ہون اور اسیطرح کہ اگر پکارا جاوے گا کہ ایک شخص دوزخ مین جاوی تو امید ان کرونگا کہ وہ مین ہون ۱۲ **وعن ابن مسعود** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجنة اقرب الی احدکم من شراک نعله والنار مثل ذلک رواه البخاری ۱۲ روایت ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشت ہیہ نزدیک ہے طرف ایک تمہاری کی تسمی یا پوتس اوسکیسی اور دوزخ بھی مانند اسکی نفل کے ہے نجاتی ف سوال یہہ کہ بہشت اور دوزخ نزدیک ہین اچھے کام کرکی اور امید وار بہشت کا ہی اور ڈرتا ہی دوزخ سی نہ **وعن ابی هریرة** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رجل لم یعمل خیرا قط لاهله وفی روایة اسرف رجل علی نفسه فلما حضره الموت اوصی بنیه اذا مات فحرقوه ثم اذروا نصفه فی البر ونصفه فی البحر فوالله لئن قدر الله علیه لیعذبنه عذابا لا یعذب به احدا من العلمین فلما مات فعلوا ما امرهم فامر الله البحر فجمع ما فیه وامر البر فجمع ما فیه ثم قال له لم فعلت هذا قال من خشیتک یا ربی وانت اعلم فغفر له متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا واسطی اپنی گہر کی لوگون کی ایک شخص نے کہ نہین کیے تھی بھلائی کبھی اور ایک روایت مین ہے کہ زیادتی کی تھی ایک شخص نے اپنی نفس پر یعنی گناہ بہت کیے تھے پس جب پہنچا اوسکو موت وصیت کی اپنی بیٹونکو کہ جب مر جاؤ یہہ شخص یعنے مین پس جلاؤ مجھکو یعنی میرکو پھر اوادھی راکھہ اوسکی بیچ بیل مین اور اوادھی دریا مین پس قسم ہی خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اوسپر اور مناقشہ کریگا ساتھ مین البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسیکو عالمون سی پس جب مر گیا کیا بیٹون اوسکی نی جو کہہ گیا تھا اوسنی پس حکم کیا اللہ تعالی نی دریا کو پس جمع کیا وہ اوسچیز کو کہ وہ مین سے اور حکم کیا بیل کو پس جمع کیا جو کہ اوسمین سے پھر کہا اوسکو کیا تجھکو اوسنی اوسچیز کو کہ کیا تو نی دریا اور جنگل نی اخر ۱۲ یہ شخص کی سب جمع کیی اور وہ شخص زندہ ہوکر پیدا ہوا یہہ فرمایا اللہ تعالی نی کیا واسطی کیا تھا تو نی یہہ کہا اوس شخص نی کیا یہی تیرے سبب سی اے پروردگار میرے اور تو دانا تر ہی پس بخشدیا اللہ تعالی نی اوسکو نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف اوس شخص نے جلانا اور اڑانی کا حکم اسلیی کیا کہ وہ سمجھا تھا کہ عذاب خاص اوسکو ہوتا ہی کہ دفن کیا جاتا ہی پس اللہ سے ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نوازی ہی بات اوسکی اسپند آگئی اور بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کی جو ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئی اسصورت مین تو کچھہ اشکال نہین وارد ہوتا اور اگر معنی اسکی یہہ لیں کہ اگر قابو درہوگا اللہ تو یہہ اشکال لازم آتا ہی کہ یہہ شک ہے بھی قدرت باری تعالی مین اور وہ کفر ہی پس جواب اسکا بعضون نے یہہ کہا ہی کہ وہ شخص بیخبر زمانہ فترت نبوت کی تھا یعنی اوسوقت مین کوئی نبی نہ تھا اوسوقت مین فقط توحید کافی تھی اور بعضون نی کہا کہ یہہ غلبہ حیرت و دہشت سے واقع ہوا کہ اوسمین آدمی حکم مجنون اور مغلوب العقل کا رکھتا ہی اخذ نہین ہوتا جیسیکہ ایک شخص کا ذکر اوپر کی باب مین ہوا کہ وقت پانی سوار کی سبب نہایت خوشی کی کہا انت عبدی وانا ربک اللہم ح **وعن عمر بن الخطاب** قال

قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاذا امرأۃ من السبی قد تحلب ثدیہا تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالصقتہ ببطنہا وارضعتہ فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترون ہذہ طارحۃ ولدہا فی النار فقلنا لا وہی تقدر علی ان لا تطرحہ فقال اللہ ارحم بعبادہ من ہذہ بولدہا متفق علیہ وعن عمر بن الخطاب رضی کہتا ہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بندے پین آگہان ایک عورت بندے مین کہ ستحلب یعنی چہاتی اوسکی یعنی دودہ بہتا تہا بسبب کثرت کی یعنی کہ بچا اوسکی ساتہہ نہا دودہ تہا یعنی بچی کی تلاش مین جو وقت کہ پاتی کسی لڑکیکو بندے مین لیتی اوسکو اور لگاتی اوسکو اپنی پیٹ سی اور دودہ پلاتی اوسکو یعنی بسبب محبت بچی اپنے کی پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا گمان کرتی ہو اس عورت کو کہ ڈالی بچا اپنا آگ مین یعنی جب نہیں کی بچی پر یہہ محبت کہتی ہی تو کیا گمان کی جا ہو کہ اپنی بچہکو آگ مین ڈالی گی پس کہا ہمنی کہ نہیں ڈالیگی اوسکی محبت بچی پر یعنی کہ نہیں ڈالیگی اور فرمایا کہ البتہ اللہ بہت رحم کرنیوالا ہی اپنی بندونپر یعنی مومن بندونپر یہہ بہ نسبت اس عورت کی اپنی بچی پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یدخل احدا منکم عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ برحمۃ فسددوا وقاربوا واغدوا وروحوا وشیء من الدلجۃ والقصد القصد تبلغوا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نجات دیگا یعنی آگ سی کسیکو تم مین سی عمل اوسکا یعنی عمل نہین نجات دیگا بلکہ فضل و رحمت اوسکی ساتہہ ہو تو مفید ہی حاصل کیا صحابہ نی اور نہ ہمکو یعنی آپکو بہی عمل نہین نجات دیگا باوجود کامل ہونیکی فرمایا اور نہ ہمکو مگر یہہ کہ ڈہانکی ہمکو اللہ اپنی طرفسی ساتہہ رحمت اپنی کی پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کی اور میانہ روی کرو عمل مین یعنی زیادتی اور کمی نکرو عمل مین اول روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچہہ رات کو یعنی نماز تہجد پڑہو اور میانہ روی اختیار کرو میانہ روی اختیار کرو یعنی عبادت مین یہانتک کی تم منزل مقصود کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ ولا یجیرہ من النار ولا انا الا برحمۃ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل کریگا کسیکو تم مین عمل اوسکا بہشت مین اور نہ بچا دیگا اوسکو دوزخ سی یعنی عمل اوسکا اور نہ مجکو یعنی نہین داخل کریگا مجکو عمل بہشت مین مگر ساتہہ رحمت اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف مگر ساتہہ رحمت اللہ کے یعنی عمل کرسا تہہ رحمت کے ہوگا وہ یہہ کام کری گا پس دخول بہشت کا ساتہہ محض فضل الہی کے ہوگا اور درجات اوسکی ملین گی موافق اعمال کے

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اسلم العبد فحسن اسلامہ یکفر اللہ عنہ کل سیئۃ کان زلفہا وکان بعد القصاص الحسنۃ بعشر امثالہا الی سبعمائۃ ضعف الی اضعاف کثیرۃ والسیئۃ بمثلہا الا ان یتجاوز اللہ عنہا رواہ البخاری اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اسلام لاوے بندہ پس اچہا ہو اسلام اوسکا یعنی خالص ہو نفاق سی کہ ظاہر و باطن یکسان ہو جہاڑتا ہی اللہ لکہا اوس سے ہر گناہ کہ پہلی اسلام کی کیا تہا اور ہوتا ہا بعد اسکے بدل یعنی بعد اسلام لانیکی جو عمل کرتا ہی اوسپر بدلا ملتا ہی بیان اوسکا یہہ ایک نیکی دہ چند لکہی جاتی ہی سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور برائی مانند اوسکی یعنی جتنی کرتا ہی اوتنی ہی لکہی جاتی ہی مگر یہہ کہ تجاوز کری اللہ اوسسے نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ فضل و رحمت الہی ہے کہ نیکی کا ثواب دہ چند دیتا ہی سات سو چند تک و جسکی لیے چاہتا ہی زیادہ بہی دیتا ہی موافق مشقت اور صدق و اخلاص اوسکی اور بدی جتنی کرتا ہی اوتنی لکہی جاتی ہی اور جس سچا ہتا ہی درگذر بہی کرتا ہی نرح

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب الحسنات والسیئات ثم بین ذلک فمن ہم بحسنۃ فلم یعملہا کتبہا اللہ لہ عندہ حسنۃ کاملۃ فان ہم بہا فعملہا کتبہا اللہ لہ عندہ عشر حسنات الی سبعمائۃ ضعف الی اضعاف کثیرۃ ومن ہم بسیئۃ فلم یعملہا کتبہا اللہ لہ عندہ حسنۃ کاملۃ فان ہم بہا فعملہا کتبہا اللہ لہ سیئۃ واحدۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھین نیکیان اور برائیان یعنی حکم فرمایا فرشتونکو ساتھہ لکھنے نیکی اور محفوظ مین تفصیل اوسکی یہہ کہ جو شخص قصد کریگا نیکی کا پھر نکریگا نیکی یعنی نہ میسر ہوکر اوسکا بسبب کسی عذر کے لکھتا ہی اوس نیکی کو اللہ واسطے کرنی والیکی نزدیک اپنی ایک نیکی پوری پھر اگر قصد کریگا نیکی کا اور کریگا اوسکو لکھتا ہی اوسکو اللہ واسطے اوسکی نزدیک اپنی دس نیکیان سات سو چند تک بلکہ زیادہ اس سے بہت تئین نیکی لیے چاہتا ہی بندہ اپنی مین سی زیادہ دیہی لکھتا ہی ازراہ فضل وکرم اپنی کی موافق اخلاص اور بجالانی شرائط وآداب اسکیکی اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پھر نکی برائی کے واسطے خوف الہی کی لکھتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکو اوسکی نزدیک اپنی ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پھر کی برائی لکھتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکی ایک برائی

انقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد نیکیونسی وہ اعمال ہین کہ نیکی کرنیسی ثواب پاتا ہی اور مراد برائیونسی وہ اعمال ہین کہ جنکی کرنیسی مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کریگا اور پھر نکریگا تو اوسکیلئے ایک نیکی لکھی جاتی ہی کی ثواب عملکا ہوتو ہی نیت کے اوپر موقوف ہی نیت مومن کے بہتر ہی عمل اوسکی سے اسلیے کہ ثواب پاجاتا ہی نیت پر بدون عمل کی اور نہین ثواب پاجاتا ہی عمل پر بدون نیت کی لیکن مضاعف نہین ہوتا ثواب نیکی کا ساتھہ نرمی نیت کی اور بلکہ زیادہ اس سے اس زیادتی کی حد کوئی نہین جانتا ہی مگر اللہ کس قدر ہوتی ہی اور مہم کہا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اسلیے کہ ذکر کرنا مبہم کا رغبت دلانی مین قوی تر ہی ذکر کرنی معین کے سی چنانچہ اسلیے فرمایا ہی فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین ۞ **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ السَّیِّاٰتِ ثُمَّ یَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَلَتَتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰى فَانْفَلَتَتْ اُخْرٰى حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَى الْاَرْضِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حال اوس شخص کا کہ کرتا ہو برائیان پھر کری نیکیان مانند حال اوس شخص کے ہی کہ ہی اوسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہی حلقون نے اوسکو پھر کی اوسنی نیکی پس کھل گئی حلقہ اوسکی پھر عمل کیا اور یعنی نیکیان یہانتک کہ کشادہ ہوکر نکل پڑی طرف زمین کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** حاصل یہہ کہ برائی کرنی ہی سینہ تنگ ہوتا ہی اور متحیر ہوتا ہی امور مین اور دشمن کہتی ہین اوسکو لوگ نیکی کرنی سی سینہ فراخ ہوتا ہی اور آسان ہوتی ہین اوسپر امور اوسکی اور ہوتا ہی محبوب لوگونکی دلونمین مشابہت دیتا اوسکو ساتھہ اوسی زرہ تنگ کے کہ سبب کہنچنی کا ہی اوپر کہلانا اوسکا سبب فراخی اور خوشدلی کا ہی شرح **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ابی درداء سے یہہ کہ اوسنے نبی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نصیحت فرماتی ہی منبر پر اور فرماتی ہی اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا کھڑی ہونیسی روبرو پروردگار اپنے کی یعنی حساب کے لیے دن قیامت کی دو بہشتین ہین کہا مینی اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنی ڈرنی والی نی تو ہی دو بہشتین ہونگی اوسکے لیے پھر فرمایا دوسرے بار اور واسطے اوس شخص کے ڈرا کھڑی ہونی پروردگار اپنی کی ہی دو بہشتین ہین پس کہا مینی دوسرے بار اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری یا رسول اللہ پھر فرمایا تیسرے بار اور واسطے اوس شخص کے ڈرا کھڑی ہونی پروردگار اپنی کی ہی دو بہشتین ہین پھر کہا مینی تیسری بار اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداء کی نقل کی ہی احمد نے **ف** دو بہشتین مین بعضی حدیثونمین آیا ہی کہ ایک بہشت ہی کہ سونیکی مین مکان اور محل اور زیور وغیرہ اوسکی اور ایک بہشت ہی کہ سیڑھی چاندیکا ہی سامان اوسکا اور ابو درداء نے اسسکو بعید جانا اس حکم کو اوسپر حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداء کی یعنی ناخوش معلوم ہو اوسکو یہہ حکم بات یونہیں جو تو نے کہی ہی

وعن عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ يَعْنِیْ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ لِسَاءٌ وَفِیْ يَدِهٖ شَیْءٌ تَدَلّٰى عَلَيْهِ

فقال یارسول اللہ مررت بغیضۃ شجر فسمعت فیہا اصوات فراخ طائر فاخذتہن فوضعتہن فی کسائی
فجاءت امہن فاستدارت علی راسی فکشفت لہا عنہن فوقعت علیہن فضممتہن بکسائی فہن اولاء معی
قال ضعہن فوضعتہن وابت امہن الا لزومہن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتعجبون
لرحم ام الافراخ فراخہا فوالذی بعثنی بالحق للہ ارحم بعبادہ من ام الافراخ بفراخہا ارجع بہن
حتی تضعہن من حیث اخذتہن وامہن معہن فرجع بہن رواہ ابو داؤد اور روایت ہی حامد تیر انداز سی کہ
کہا اوسوقت کہ ہمامین نزدیک نبی یعنی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان آیا ایک شخص و سپہ ہی ایک کملی اور اوسکی ناتہہ مین تھے کچھہ نیز لپیٹ رکہی ہی
کملی و سپہ یہ کہا یارسول اللہ گذرا ہمامین درختونکی پر پس سنی مینی اوسمین آواز مین جانورونکی بچونکی پس پکڑ لیا مینی اونکو اور رکہہ لیا مینی اونکو اپنی کملی مین پہر
آئی بچونکی ماں پہرنی لگی میری سر پر پس کہولدی مینی کملی سے پہر ہی واسطی ماںکی یعنی تاکہ دیکہی ماں بچون کو پس پڑی اوپر پہر لپیٹ لیا مینی ماں و بچون کو
چادر اپنی مین پس یہہ سب میرے پاس مین فرمایا کہدی انکو پس کہہ دیا مینی اونکو یعنی اور کہول دیا اونکو اور چہوڑ دی ماں اونکی نی ہر چیز سوائے چمنی کی اوسمین
پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا تعجب کرتی ہو اوسی رحم کرنی ماں بچون کی اپنی بچون پر پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی مجکو ساتہہ حق کے
البتہ اللہ تعالی بہت رحم کرنیوالا ہی اپنی بندونپر زیادت ماں بچون کی ساتہہ بچون اپنی کی پہر بہیجا اونکو یہانتک کہ رکہدی انکو یہانسی پکڑا تہا تونی
انکو حال آنکہ ماں اونکی ساتہہ اونکی ہو پہر لپٹیا وہ اونکو نسل کے یہہ ابو داؤد نی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عبد اللہ بن عمر
قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض غزواتہ فمر بقوم فقال من القوم قالوا نحن المسلمون
وامراۃ تحضب بقدرہا ومعہا ابن لہا فاذا ارتفع دہا تحت بہ فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انت
رسول اللہ قال نعم قالت بابی انت وامی الیس اللہ ارحم الرحمین قال بلی قالت الیس اللہ ارحم بعبادہ من الام بولدہا قال
بلی قالت ان الام لا تلقی ولدہا فی النار فاکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکی ثم رفع راسہ الیہا فقال ان اللہ لا
یعذب من عبادہ الا المارد المتمرد الذی یتمرد علی اللہ وابی ان یقول لا الہ الا اللہ رواہ ابن ماجۃ

روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعض غزوہ حضرت کی پس گذری حضرت کتنی ایک لوگون پر پہر فرمایا کون لوگ
تم ہو نسی کیا دہون نی ہم مین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تہی روٹی اپنی کی اور اوسکی ساتہہ تہا بیٹا اوسکا پس جو وقت کہ اوسنی لپٹ آگ کی
دوڑ کر نی لڑکیا یعنی آگ کی گرمی سی بچ نہ اوٹہا دی پہر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا تم ہو رسول خدا کی فرمایا ہان کہا اوس عورت
نی قربان ہو باپ میرا اور ہان میرے تمہاری کیا نہیں اللہ بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالونکا فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نی کیا نہیں اللہ تعالی زیادہ رحم
کرنیوالا اپنی بندونپر ماںسی ساتہہ بچی اپنی کی فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نی کہ تحقیق ماں نہیں ڈالتی اپنی بچی کو آگ مین پس جہکا یا سر اپنا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی روتی ہوئی پہر اوٹہایا سر اپنا طرف اوس عورت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اپنی بندونکو مگر سرکشی کرنیوالیکو ایسی کہ
کہ سرکشی کری اللہ پر یعنی خلاف کری اوسکی حکم کا اور انکار کری کہنی لا الہ الا اللہ کا نسل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** ابو بیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان العبد لیلتمس مرضاۃ اللہ فلا یزال بذلک فیقول اللہ عز وجل لجبرئیل ان فلانا عبدی یلتمس ان یرضینی الا وان رحمتی
علیہ فیقول جبرئیل رحمۃ اللہ علی فلان ویقولہا حملۃ العرش ویقولہا من حولہم حتی یقولہا اہل السموات السبع ثم تہبط لہ
الی الارض رواہ احمد اور روایت ہے ابو بیان سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈہونڈہتا ہی مرضی اللہ کی یعنی چاہتا

ادا کرنی طاعات کی پھر ہمیشہ رہتا ہی ساتھ اوسکے ہوتا ہی پس فرماتا ہی اللہ عزوجل جبرئیل کو کہ فلانا بندا میرا ہوتا ہی یہہ کہ راضی رکھی مجکو خبردار رہو کہ
رحمت یعنی رحمت کا ملہ میرے اوپر ہی پھر کہتا ہی جبرئیل رحمت خدا کی فلانی پر ہو جیوا ور کہتی ہین ہی بات فرشتی اوٹھانیوالی عرش کی اور کہتی ہین اوسکو وہ فرشتے
کہ گردا وگی ہین یہانتک کہ کہتی ہین اس بات کو فرشتی ساتون آسمانون کی پھر اوترتی ہی رحمت اوس شخص کے لیی طرف زمین کی نقل کی یہہ حدیث **ف** اوترتی
ہی رحمت یعنی دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اوسکو پھر رکھی جاتی ہی اوسکی لیی قبولیت زمین مین یعنی لوگ عزیز رکھتی ہین اوسکو اور یہہ حدیث مانند اوس حدیث کی ہی
کہ فرماتا ہی اللہ تعالی جب دوست رکھتا ہی اللہ تعالی ایک بندیکو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دوست رکھتا ہون فلانی بندیکو تو بہی دوست رکھلہ اوسکو پھر دوست رکھتا ہی اوسکو جبرئیل
پھر پکارتا ہی جبرئیل آسمانین کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی فلانیکو پس دوست رکھو تم اوسکو پس دوست رکھتی ہین اوسکو آسمان والی پھر کیجاتی ہی اوسکی لیی
قبولیت زمین مین یعنی لوگ دوست رکھتی ہین اوسکو اور جب دشمن رکھتا ہی اللہ تعالی کسی بندیکو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دشمن رکھتا ہون فلانیکو تو بہی دشمن
رکھلہ اوسکو پھر دشمن رکھتا ہی اوسکو جبرئیل پھر پکارتا ہی آسمان والون مین کہ اللہ تعالی دشمن رکھتا ہی فلانیکو پس دشمن رکھو تم اوسکو پس دشمن رکھتی ہین اوسکو پھر رکھو
جاتی ہی اوسکی لیی دشمنی زمین مین یعنی لوگ دشمن رکھتی ہین اوسکو انتہی یہی سبب ہے قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب انکو دوست رکھتی ہین اور جو کہ
شاہد مکر و فریب ہے اور خرچ کرنی مال کی عوام کی دلونکو اپنی طرف مائل کرتی ہین وہ خارج ہین دایرہ اعتبار سی ع ح **وعن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ
بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی
ع ح تفسیر قول عزوجل کی پس بعضی اونمین سے ظالم ہین واسطی نفس اپنے کی اور بعضی اونمین سے میانہ رو ہین اور بعضی اونمین سی سبقت کرنیوالی ہین نیکیونمین فرمایا
سب یہہ بہشت مین ہین نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب بعث و نشور مین **ف** اور پہلی آیہ یون ہی ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم
لنفسه الخ یعنی پھر دی ہمنی کتاب شریعت اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنی اونکو یعنی ساتھ ایمان اسلام کی اپنی بندونمین سے پس بعضے برگزیدہ بندونمین
سے وہ ہین کہ ظلم کرتی ہین اپنی نفسونپر یعنی مرتکب ہوتی ہین منہیات کی اور بعضی اونمین سے میانہ رو ہین یعنی نیکی ہی کرتی ہین اور برائی ہی اور بعضی اونمین
وہ ہین کہ سبقت کرتی ہین بھلائیونمین یعنی نہایت جد و جہد کرتی ہین بیچ سیکہنی علم اور کرنی عمل کی اور باوجود علم و عمل کے تعلیم و ارشاد ہی اور نوکو
کرتی ہین اور کہا حسن بصری رح نی کہ سبقت کرنیوالا وہ ہی کہ غالب ہون نیکیان اوسکی برائیونپر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان
اوسکی اور ظالم وہ کہ غالب ہون برائیان اوسکی نیکیونپر یہہ تینون قسمین برگزیدہ بندونمین سے ہین سب بہشت مین داخل ہونگی بحسب تفاوت مراتب و درجات
کی اور اس سے فراخی رحمت باری تعالی کی معلوم ہوتی ع ح

باب ما یقول عند الصباح والمساء والمنام

باب ہے اون دعاونکا کہ پڑہی وقت صبح کی اور شام کی اور سونیکی **ف** صبح کہتی ہین اول روز کو آفتاب نکلنی تک اور شام وقت غروب ہونی آفتاب کے سی
تا غروب ہونی شفق کی پس دعامین جو صبح و شام کی پڑہنی کی آئی ہین چاہی پہلی نماز فجر و مغرب کے پڑہی اور چاہی بعد ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ
لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ
الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب

کر شام کرتی کہتی داخل ہوئی ہم شام مین اور داخل ہوا شام مین ملک سحالمین کو ملک مین واسطے اللہ کی اور سب تعریف واسطے اللہ کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ
ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اسکی اوسکی اوسکی لیہی ہی بادشاہت اور اوسکی لیہی ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون بھلائی
اس رات کی اور بھلائی اوس چیز کی سی کہ آمین ہی یعنی جو چیز رات مین پیدا ہوئی ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی اس رات کی اور برائی
اوسچیز کی سی کہ آمین ہے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کاہلی سی یعنی طاعت مین اور نہایت بڑاپی سی کہ خلل آجاوی بعضی قوی مین اور
برائی بڑاپی کی سی یعنی عقل جاتی رہی اور وہ چیز مین پیدا ہون کہ برا ہو سبب اوسکی حال اور پناہ مانگتا ہون فتنہ دنیا کی سی یعنی دنیا کی فتنون مین
اور محبت دنیا مین گرفتار ہونے سی اور عذاب قبر کی سی اور جسوقت صبح کرتی حضرت کہتی تھے یعنی جو کہ شام مین پڑہتی وصبح مین ہی پڑہتی ولیکن پڑہنے
بدلی مسینا واسی الملک للہ کی سبحی وصبح الملک للہ اور ایک روایت مین بعد لفظ سوا الکبیر کی ہے ہی کرای رب میرے پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب
سے کہ دوزخ مین ہے اور عذاب سے کہ قبر مین ہی نقل کی ہے مسلم نی **ف** صبح کی طرح مین بجائے اللیلۃ کی الیوم پڑہی یعنی اسطرح اللھم انی اسالک من خیر ہذا الیوم
اور بجائے مونث ضمیرون کی مذکر ضمیر مین پڑہی یعنی ہ کی جگہہ و پڑہی ع **وعن** حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
اخذ مضجعہ من اللیل وضع یدہ تحت خدہ ثم یقول اللھم باسمک اموت واحیی واذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد
ما اماتنا والیہ النشور رواہ البخاری ومسلم عن البراء اور روایت ہی عذلیفہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی بچھونے
پر رات کو کہتی ہاتھہ اپنا یعنی داہنی ہتیلی نیچی گال اپنی کی یعنی داہن گال کی پھر کہتی یا الٰہی ساتھہ نام تیرے کی مرتا ہون مین اور زندہ ہوتا ہون مین یعنی سوتا
ہون اور جاگتا ہون اور جسوقت جاگتی کہتی سب تعریف ہی واسطے اوس خدا کی کہ جلایا ہمکو بعد کہ مارا ہمکو یعنی جگایا بعد سلانی کی اور
طرف اوسکی ہی رجوع نقل کے یہہ بخاری اور نقل کی مسلم نے برا سی **ف** طرف اوسکی ہی رجوع یعنی بعد موت کی حساب اور جزا کی لیہی دن قیامت کے
بعضون نی تو یعنی کہی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد انشور سی یہان متفرق ہونا ہی بیچ طلب معاش دنیا کے بعد سونی کی اور خسارے کی نیچی ساتھہ رکہکر سونے مین
بہت غفلت نہین ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کرنی مین وقت سونی اور جاگنی کی یہہ ہی کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع افعال کا عبادت پر ہو ع بہ
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی احدکم الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ
ازارہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ ثم یقول باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فارحمہا
وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین وفی روایۃ ثم لیضطجع علی شقہ الایمن ثم لیقل باسمک
متفق علیہ وفی روایۃ فلینفضہ بصنفۃ ثوبہ ثلث مرات وان امسکت نفسی فاغفر لہا
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جگہہ پکڑی ایک تمہارا طرف اپنی بچھونی کی چاہیی کہ جہاڑی بچھونا اپنا ساتھہ
اندر کی کوئی لنگی اپنی کی یعنی جو کہ متصل بدن سے ہی ایسی کہ وہ نہین جانتا کہ کیا چیز پڑی ہی بچھونی اوسکے بچھونی پر یعنی شاید کہ کوئی کیڑا یا کوڑا کرکٹ
اوسپر پڑا ہو پھر کہی یعنی بعد لینی کی ساتھہ نام تیرے کی ای پروردگار میری رکہی مینی کروٹ اپنی اور ساتھہ نام تیرے کی اور مدد تیرے کی اوٹہاؤنگا مین اوسکو اگر
قبض کرے تو جان میری پس مہر کر اوسپر یعنی بخشدی اوسکو اور اگر چہوڑی تو اوسکو یعنی پھیرے تو حیات طرف میری اور جگا وی تو محکو پس نگہبانی کر اوسکی
ساتھہ وسطرحکی کہ نگہبانی کرتا ہی ساتھہ وسکی اپنی نیکبخت بندونکی اور ایک روایت مین ہے کہ جب آوی ایک تمہارا بچھونی پر جہاڑی بچھونا پہر چاہیی کہ لیوے
داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہی باسمک یعنی آخر تک پڑہ جاوے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہے ہی پس چاہیی کہ جہاڑی بچھونی کو ساتھہ کونے
کپڑی ازار کی تین کہ اور اس روایت مین ہے وان امسکت نفسی فاغفر لہا یعنی بجائے فارحمہا کی فاغفر لہا ہی **ف** لنگی کی اندر کی کوئی سی جہاڑنی کو سلیمی فرمایا

اوپر کا کونا میلا ہو اور اسمین سر اجھی طرح دبکا رہتا ہی اور اگر قبض کرے تو جان میری الزادی سے سونپا ہی تو حکم مرد یکا رکھتا ہی کہ حق تعالی روح اوسکی قبض کر لیتا ہی بعد ازان یا روح رکھہ چھوڑتا ہی مار ڈالتا ہی یا پھر بھیج دیتا ہی جلا دیتا ہی پس دعا کی کہ خداوندا اگر روح رکھہ چھوڑی تو اور ماری تو بخشدی اور اگر پھر بھیجی روح کو اور زندہ رکھی محفوظ رکھہ جیسی نیک بندونکو محفوظ رکھتا ہی یعنے توفیق بھلائی کی دی اور گناہون سے بچا اور مدد کر ہر امر مین اور نیک بندی وہ ہین کہ حق تعالی کی اور بندون کی ادا کرتی ہین اور داہنی کروٹ سی سونی مین حکمت یہہ ہی کہ دل باہنی پہلو مین ہی پس جب داہنی کروٹ سوتا ہی تو دل لٹکتا رہتا ہی اوس سے بہت استراحت اور غفلت نیند مین نہین ہوتی اور آسان ہوتا ہی جاگنا نماز تہجد کی لیے اور بائیں کروٹ سی سونی مین دل اپنی جگہہ ٹہیرا رہتا ہی اوس سے راحت اور غفلت نیند مین بہت ہوتی ہی ع ع **وعن** البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ نام علی شقہ الایمن ثم قال اللہم اسلمت نفسی الیک ووجہت وجہی الیک وفوضت امری الیک والجات ظہری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک اٰمنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قالہن ثم مات تحت لیلتہ مات علی الفطرۃ وفی روایۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل یا فلان اذا اویت الی فراشک فتوضا وضوءک للصلوۃ ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللہم اسلمت نفسی الیک الی قولہ ارسلت وقال فان مت من لیلتک مت علی الفطرۃ وان اصبحت اصبت خیرا متفق علیہ

اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جگہہ پکڑتی طرف بچھونی اپنی کی سوتی داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہتی بار الہی خالص متوجہ کیا مینی ذات اپنی کو طرف حکم تیرے کی اور متوجہ کیا مینی موندہ اپنا طرف تیرے یعنی طرف قبلہ تیرے کی اور سونپا مینی کام اپنا طرف تیرے کی اور لگا دی مینی پیٹہہ اپنی طرف تیری یعنی اعتماد کیا مینی بھروسہ اور پناہ لایا طرف تیری واسطی خواہش کرنیکی طرف ثواب تیرے کی اور ڈر نیکی عذاب تیرے سی نہین پناہ اور نہین نجات تیری عذاب سے مگر طرف رحمت تیرے کی ایمان لایا مین ساتھہ کتاب تیرے کی کہ اوتاری ہی تو نی اور ساتھہ نبی تیرے کی کہ بھیجا ہی تو نی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے کہا ان کلمات کو پھر مر گیا اوسی رات مین مراد دین اسلام پر اور ایک روایت مین ہی کہ کہا براء نی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی واسطی ایک شخص کی کہ ای فلانی جسوقت کہ جگہہ پکڑی تو طرف بچھونی اپنی کی پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنی پورا پھر لیٹ داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہہ اللہم اسلمت نفسی الیک ایک قول رسالت تک و فرمایا حضرت نی پس اگر مری تو اوس رات اپنی مین مریگا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو پائیگا بھلائی یعنی بہت بھلائی یکو یا بھلائی کو دارین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا فکم ممن لا کافی لہ ولا مؤوی رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی طرف بچھونی اپنی کی کہتی سب حمد واسطی اللہ کے ایسا اللہ کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہمارے کیو اور ٹہکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہین نہین ہی کہ نہین کفایت کرنیوالا اوسکی اور نہ ٹہکانا دینی والا انتقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی بہت لوگ ہین کہ نہین کفایت کرتا اونکو اللہ تعالی ہر ذلکی برائی سی یعنی محفوظ نہین رکہا اونکو ہر دن کی ایذا رسانی سی بلکہ وہ غالب ہو رہی ہین اوپر اور نہ مہیا کیا ہی اونکی لیے ٹہکانا بلکہ چھوڑ دیا ہی اونکو کہ سرگردان رہتی ہین کوچون اور بازارون اور جنگلون مین اور ایذا پاتی ہین گرمی اور جاڑے مین ۱۲ ع **وعن** علی ان فاطمۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشکو الیہ ما تلقی فی یدیہا من الرحی وبلغہا انہ جاءہ رقیق فلم تصادفہ فذکرت ذلک لعائشۃ فلما جاء اخبرتہ

عائشہ قال فجاءنا وقد اخذنا مضاجعنا فذهبنا نقوم فقال على مكانكما فجاء فقعد بيني وبينها حتى وجدت برد قدميه على بطني فقال الا ادلكما على خير مما سألتماني اذا اخذتما مضاجعكما فسبحا ثلاثا وثلثين واحمدا ثلثا وثلثين وكبرا اربعا وثلثين فهو خير لكما من خادم متفق عليه اور روایت ہی حضرت علی رضی کی کہ تحقیق حضرت فاطمہ آئین بیمہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بارادہ اسکی کہ شکایت کریں طرف حضرت کی شدت کی کہ پانی بھی پیتی تو نہیں بسبب پیسنی چکی کی اور پہونچی تھی خبر حضرت فاطمہ کو بیمہ کہ آئی تھیں حضرت کی پاس پھر دی پس جب آئے حضرت پاس حضرت فاطمہ کی حضرت کو اپنی کر کیا یہ روبرو عائشہ کی یعنی کہا اونسی کہ حضرت سی عرض کر دیا کہ خادم کی مانگنی کی لیی آئی تھی پھر جب آئے حضرت بیمہ ہی حضرت کو عائشہ کی یعنی جو کہ حضرت فاطمہ نے کہا تھا کہا حضرت علی نی پس آئی حضرت ہمارے پاس اوسحالت مین کہ لیٹ رہی تھی ہم اپنی بچھونیسے پاس ارادہ کیا یعنی اوٹھنی کا پس فرمایا حضرت نی ٹھہری رہو اپنی جگہ پھر آئی حضرت اور بیٹھہ گئی درمیان میرے اور درمیان فاطمہ کی یہانتک کہ پائی یعنی محسوس کی حضرت نی قدم مبارک کی اپنی پیٹ پر پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن تمکو بہتر اوس چیز سے کہ مانگی تم یعنی بروہ وہ یہ ہے کہ جسوقت جاؤ تم اپنی بچھونی پر پس سبحان اللہ پڑھو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس پس یہ بہتر ہی تمہاری لیی خادم سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت ہوا ون دونون صاحبون کی درمیان مین آپہی تو یہ بسبب نہایت شفقت اور بی تکلفی کی تھا جیسا کہ کہا گیا ہی اذا رات الاضافت ارتفعت الکلفۃ اور پانی یعنی محسوس کرنی اس سی معلوم ہوا کہ حضرت علی اور فاطمہ ایک لحاف مین سوتے تھی اور حضرت علی ننگی تھی سوائے ستر کی اور کہا جزری نی شرح مصابیح مین کہ بعضی روایات صحیحہ مین تکبیر پہلی ہے پس شیخ ہماری حافظ ابن کثیر کہتی تھی کہ بعد نماز ونکی سبحان اللہ پہلی پڑھی اور وقت سونیکی اللہ اکبر پہلی پڑھی انتہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ کبھی اللہ اکبر پہلی پڑھی اور کبھی پچھلی تاکہ عمل دونون روایتون پر ہو جاوے اور یہ اولی اور لائق تر ہی اور یہ بہتر ہی تمہاری لیی خادم سی یہ رغبت دلانی اوپر جمہ کرنیکی مشقت دنیا پر اور مکروہات دنیا پر یعنی فقر و مرض وغیر ذلک پر اور آئین اشارہ ہی طرف فضیلت فقیر صابر کی غنی شاکر پر ع ؎ **وعن** ابی هريرة قال جاءت فاطمة الى النبي صلى الله عليه وسلم تسأله خادما فقال الا ادلك على ما هو خير من خادم تسبحين الله ثلثا وثلثين وتحمدين الله ثلثا وثلثين وتكبرين الله اربعا وثلثين عند كل صلوة وعند منامك رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا آئین حضرت فاطمہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارادہ اسکی کہ مانگین حضرت سی خادم یعنی اور حضرت نہ ملی پس سب سنا تو تشریف لائی اور فرمایا حضرت نی کیا نہ بتاؤن تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سی سبحان اللہ پڑھنا ان تسبیحات کا وقت سونیکی دو کرتا ہی تسبیح تسبیح دن کیلیے اور بیچ کو رات ؎ **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصبح قال اللهم بك اصبحنا وبك امسينا وبك نحيا وبك نموت واليك المصير واذا امسى قال اللهم بك امسينا وبك اصبحنا وبك نحيا وبك نموت واليك النشور رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت صبح کرتی کہتی یا الہی ساتھہ قدرت اور نام تیرکے ہمنے صبح کیا ہے اور ساتھہ قدرت تیرکے شام کے ہمنے اور ساتھہ نام تیرکے جیتے ہین ہم اور ساتھہ نام تیرکی مرتی ہین ہم اور طرف تیری ہی رجوع اور جسوقت کہ شام کرتی کہتی یا الہی ساتھہ قدرت تیرکی شام کی ہمنی اور ساتھہ قدرت تیرکی صبح کی ہمنے اور ساتھہ مدد تیرکی زندہ رہتی ہین ہم اور ساتھہ مدد تیرکی مرتی ہین ہم اور طرف تیرے ہی اوٹھنا یعنی بعد مرنیکی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **وعنه** قال قال ابو بكر قلت يا رسول الله مرني بشيء اقوله اذا اصبحت واذا امسيت قال قل اللهم عالم الغيب والشهادة فاطر السموات والارض رب كل شيء ومليكه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بك من شر نفسي ومن شر

وشرکہ قلہ اذا اصبحت واذا امسیت واذا اخذت مضجعک رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی فی اور روایت ہی ہے
ہریرہؓ سے کہ کہا کہا حضرت ابوبکر نے کہ کہا میں یا رسول اللہ حکم کیجئے مجکو ساتھہ ایک چیز کی کہ کہوں میں اوسکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کی جسوقت کہ صبح کروں میں اور جسوقت کہ
شام کروں میں فرمایا کہہ یا الٰہی جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کی پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کی ای رب ہر چیز کی اور مالک ہر چیز کی گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی
معبود مگر تو پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ تیری برائی نفس اپنی کیسی اور برائی شیطان کیسی اور شرک کروانی شیطان کیسی کہہ اسکو جسوقت کہ صبح کرے
تو اور جسوقت کہ شام کرے تو اور جسوقت کہ لیوے تو جگہہ سونے اپنی کی لفظ کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **وعن** ابان ابن عثمان
قال سمعت ابی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یقول فی صباح کل یوم ومساء کل لیلۃ بسم اللہ الذی
لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ثلث مرات فیضرہ شیء فکان ابان قد اصابہ طرف فالج فجعل
الرجل ینظر الیہ فقال لہ ابان ما تنظر الی اما ان الحدیث کما حدثتک ولکنی لم اقلہ یومئذ لیمضی اللہ علی قدرہ
رواہ الترمذی وابن ماجۃ وابوداؤد وفی روایتہ لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یصبح ومن قالھا حین
یصبح لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یمسی روایت ہی ابان بن عثمان سے کہ کہا سنا میں اپنی باپ سے کہتا تھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں کوئی بندہ کہ کہے بیچ صبح ہر روز کی اور شام ہر رات کی صبح کی میں اور شام کی میں ساتھہ نام اوس اللہ کی کہ نہیں ضرر کرتی ساتھہ نام اوسکے
کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ ہی سننے والا اور جاننے والا کہی تین بار پس ضرر کرے اوسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین
تین بار پڑہہ لے تو کوئی چیز اوسکو ضرر نہ کرے اور نہ اوسکو کوئی آفت پہونچے پس کہتا تھا ابان تحقیق پہنچی ہے اوسکو ایک قسم بیماری فالج کی پس شروع کیا شخص نے
دیکھنے والے نے کہ دیکھتا تھا طرف ابان کی یعنی از راہ تعجب کے دیکھتا تھا کہ یہہ روایت کرتے ہیں کہ جو اس دعا کو پڑہے اوسکو کچھہ ضرر نہ پہنچے اور خود بیماری فالج
میں گرفتار ہیں پس کہا اوسکو ابان نے کہ کیا دیکھتا ہے طرف میری خبردار ہو تحقیق حدیث اسیطرح ہے کہ جسطرح بیان کی میں نے یعنی صحیح ہے لیکن میں نہیں
پڑہی تھی یہہ دعا اوسدن تاکہ جاری کرے اللہ تعالیٰ مجھپر تقدیر اپنی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابوداؤد نے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے لم تصبہ
فجاءۃ بلاء الخ یعنی جو پڑہے یہہ دعا ہر شام تین بار نہیں پہنچتی اوسکو ناگہانی بلا صبح تک اور جو پڑہے اوسکو وقت صبح کی نہیں پہنچتی اوسکو بلا ناگہانی شام تک
وعن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا امسی امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر رب اسئلک خیر ما فی ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک
من شر ما فی ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا رب اعوذ بک من الکسل ومن سوء الکبر والکفر وفی روایۃ من سوء الکبر والکبر رب
اعوذ بک من عذاب النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا واصبح الملک للہ رواہ ابوداؤد والترمذی
وفی روایتہ لم یذکر من سوء الکفر اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہتے شام کرتے شام کی ہمنے اور
شام کی ملک نے واسطے خدا کی اور سب تعریف واسطے خدا کی اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اوسکا اوسکی ہی بادشاہت اور اوسکی
ہی ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ای پروردگار میرے مانگتا ہوں میں تجھسے بہلائی ہونیوالی اس رات میں اور بہلائی اوس چیز کی کہ بعد اس رات
کی واقع ہو اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ تیری برائی اوسچیز کیسی کہ اس رات میں واقع ہو اور برائی اوسچیز کیسی کہ بعد اس رات کی واقع ہو ای پروردگار میرے پناہ
مانگتا ہوں میں ساتھہ تیری کاہلی سی یعنی عبادت میں اور برائی بڑہاپی کیسی یا کہ برائی کفر کیسی اور ایک روایت میں ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ تیری برائی
بڑہاپی کیسی اور تکبر کیسی ای پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ تیری عذاب دوزخ کیسی اور عذاب قبر کیسی اور جسوقت کہ صبح کرتے تھے یعنی ہو کہ شام کرے

پڑھی وہ صبح میں ہی پڑھی ولیکن پڑھی بولی مسیحنا اسی الملک کے ساتھ وہ ہے الملک یہہ نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور صحیح روایت ترمذی کی یہہ ہے کہ کیا لفظ من سوء الکفر **وعن** بعض بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمہا فیقول قولی حین تصبحین سبحان اللہ وبحمدہ لا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان ومالم یشا لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما وانہ من قالہا حین یصبح حفظ حتی یمسی ومن قالہا حین یمسی حفظ حتی یصبح رواہ ابوداؤد اور روایت ہی یعنی بعضی بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی سکھلاتی اونکو یہہ فرماتی کہہ جسوقت کہ صبح کری تو پاکی ہی اللہ کو ساتھہ تعریف اوسکی اور نہین قوۃ یعنی تسبیح وحمد وغیرہ پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی جو کہ چاہا اللہ نی ہوا اور جو نہ چاہا نہوا جانون ہونمین یعنی اعتقاد رکھون ہونمین یہہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور تحقیق اللہ نی گھیر لی ہی ہر چیز کو اور وہی جانتی کی پس تحقیق جس شخص نے کہی یہہ کلمی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی یعنی بلاؤن اور خطاؤن سی شام تک اور جسنی کہی یہہ کلمی شام کو محفوظ رہتا ہی صبح تک نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموت والارض وعشیا وحین تظہرون الی قولہ وکذلک تخرجون ادرک ما فاتہ فی یومہ ذلک ومن قالہن حین یمسی ادرک ما فاتہ فی لیلہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہی وقت صبح کی پس ساتھہ پاکی کی یاد کرو اللہ کی یا نماز پڑھو اللہ کے اوسوقت کہ شام کرتی ہو یعنی وقت مغرب اور عشا کی اور اوسوقت کہ صبح کرتی ہو اور اوسکی پیہی ہی تعریف آسمانون اور زمین مین اور ساتھہ پاکی کی یاد کرو یا نماز پڑھو وقت عصر کی اور وقت ظہر کی تا قولہ وکذلک تخرجون جسنی پڑہین یہہ آیتین صبح کو پائی اوسنی وہ چیز کہ رہ گئی تہی اوس سے اوسدنین اور جسنی پڑہین یہہ آیتین وقت شام کی پائی وہ چیز کہ رہ گئی تہی اوس سے اوسرات مین نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** بعد لفظ تظہرون کی آیت یون ہی یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون یعنی نکالتا ہی اللہ تعالی زندہ کو مردی سی یعنی بچی کو نطفی سی اور انڈی سی اور نکالتا ہی مردہ کو زندہ سی یعنی منی اور انڈی کو آدمی اور جانور سی اور زندہ کرتا ہی زمین کو بعد مرنی اوسکی یعنی سرسبز کرتا ہی بعد خشک ہونی کی اور اسیطرح نکالی جاؤگی تم یعنی قبر سی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ جو کوئی یہہ آیت صبح کو پڑہتا ہی تو جو بھلائی اور ورد اوسدنین فوت ہو جاتا ہی اوسکا ثواب حاصل ہو جاتا ہی اور اسیطرح شام کی پڑہنی سی رات کی بھلائی اور ورد فوت ہونیکا ثواب پاتا ہی اور معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ کہا نافع بن ازرق نی ابن عباس سے کہ آیا پاتی ہو تم پانچون نمازین قرآن مین کہا اونہون نی ہان اور پڑہین یہہ دونون آیتین یعنی فسبحان اللہ سے لفظ تظہرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہی ان آیتون نی پانچون نماز ونکو اور اونکی وقتونکو ع **وعن** ابی عیاش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کان لہ عدل رقبۃ من ولد اسماعیل وکتب لہ عشر حسنات وحط عنہ عشر سیئات ورفع لہ عشر درجات وکان فی حرز من الشیطن حتی یمسی وان قالہا اذا امسی کان لہ مثل ذلک حتی یصبح فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا قال صدق ابو عیاش رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی عیاش سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ کہی وقت صبح کی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لیی ہے بادشاہت اور اوسکی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہوتا ہی اوسکی لیی ثواب موافق آزاد کرنی بردی کی اولاد حضرت اسمعیل کیسی اور لکہی جاتی ہین اوسکی لیی دس نیکیان اور دور کیجاتی ہین اوس سے دس برائیان اور بلند کی جاتی ہین اوسکی اوسکے دس درجی اور ہوتا ہی پناہ مین شیطان سی یعنی شر بہکانی اوسکی سی شام تک اور جسنی کہا ان کلمات کو وقت شام کی ہوتا ہے اوسکی لیی مانند اوسکی صبح تک

کہا حماد بن سلمہ نے کہ ایک راوی ہی اس حدیث کا کہ پس دیکھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہے
حدیث آپ سے ایسی اور ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** الحارث بن مسلم التمیمی
عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اسر الیہ فقال اذا انصرفت من صلوۃ المغرب فقل قبل ان
تکلم احدا اللھم اجرنی من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لہ لک جوار منھا
فاذا صلیت الصبح فقل کذلک فانک اذا مت فی یومک کتب لک جوار منھا رواہ ابو داؤد و النسائی حارث بن مسلم تمیمی سے کہ نقل کرتے اپنی باپ سے
اونہون نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ آپ نے چپکی سی کہی اونسی بات پس فرمایا جسوقت کہ فارغ ہووے تو نماز مغرب کی سی پس کہہ سات بار
پہلے اسکی کہ کلام کری تو کسی سی یا الٰہی پناہ دی مجکو آگ سی پس تحقیق تو جسوقت کہ کہی گا یہہ بہر مری تو اوسی رات مین لکھی جاویگی تیری لیی خلاصی آگ سی
اور جسوقت کہ پڑہی تو نماز صبح کی پہر کہی تو اسیطرح یعنی سات بار پہلی کلام کریسی پس تحقیق اگر مری اوسدن مین لکھی جاویگی تیری لیی خلاصی آگ سی نقل کی
یہہ ابو داؤد نے **وعن** ابن عمر قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھؤلاء الکلمات حین یمسی وحین یصبح اللھم انی
اسالک العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وآمن
روعاتی اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک من ان اغتال
من تحتی یعنی الخسف رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چہوڑین ان کلمات کو
وقت شام کی اور صبح کی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسی عافیت دنیا اور آخرت مین یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسی معافی گناہونسی اور سلامتی یعنی
عیبونسی بیچ امور دین اپنی کی اور دنیا اپنی کی اور بیچ اہل اپنی کی اور مال اپنی کی یا الٰہی ڈہانک عیبونسی اور امن مین کہہ خوف کی چیزونسی یعنی دفع کر بلاؤن
مجسے یا الٰہی محفوظ رکہہ مجکو آگی میری سی اور پیچہی میری سی اور داہنی میری سی اور بائین میری سی اور اوپر میری سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ بڑائی تیری کی اس سے کہ
ہلاک کیا جاؤن مین ناگہان نیچی اپنی سی یعنی زمین مین دہنس جانی سی نقل کی یہہ ابو داؤد نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قال حین یصبح اللھم اصبحنا نشھدک ونشھد حملۃ عرشک وملئکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ
لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر اللہ لہ ما اصابہ فی یومہ ذلک من ذنب وان قالھا
حین یمسی غفر اللہ لہ ما اصابہ فی تلک اللیلۃ من ذنب رواہ الترمذی وابو داؤد وقال الترمذی ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کہتا کوئی وقت صبح کی یا الٰہی ہم صبح کی ہمنی اس حال مین کہ گواہ کرتی ہین ہم تجکو اور گواہ
کرتی ہین ہم اوٹہانی والون عرش تیری کو اور فرشتون تیری کو اور سب مخلوقات تیری کو اور سب ساتہہ اسکی کہ تحقیق تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو اکیلا نہین
کوئی شریک تیرا بیٹھا تیری یعنی افعال و صفات مین اور تحقیق محمد بندہ تیری ہین اور رسول تیری نہین کہتا کوئی یہہ کلمہ صبح کو مگر کہ بخشتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے
وہ گناہ کہ صادر ہوئی اوس سے اوسدن مین یعنی سوا کبیرہ گناہون اور حقوق العباد کی اور اگر کہی ان کلمات کو وقت شام کی بخشتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے
وہ گناہ کہ صادر ہوئی اوس سے اوسرات مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ من جملہ من قال مین جملہ
مافیہ کی ہی اور ممکن ہے یہہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور مویدہی اسکا جملہ وان قالھا الخ **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یقول اذا امسی واذا اصبح ثلثا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد
نبیا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ یوم القیمۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں

کوئی بندۂ مسلمان کہ کہی وقت شام کی اور وقت صبح کی تین بار راضی ہوا میں ساتھہ اللہ کی رب ہونے کر اور ساتھہ اسلام کی دین ہونی کر اور ساتھہ محمد کی نبی ہونے کر مگر ہوگا لازم اللہ پر یعنی از راہ تفضل و کرم کی یہہ کہ راضی کری اوسکو دن قیامت کی یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جا یگا نقل کے یہہ احمد اور ترمذی نے ف یرضی واسطے تین لفظ مبنا ہی اور بعضی مین رسولا پس مستحب ہے کہ دونون پڑہی یعنی کہی میں راضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا و رسولا ع **وعن حذیفۃ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وضع یدہ تحت راسہ ثم قال اللھم قنی عذابک یوم تجمع عبادک او تبعث عبادک رواہ الترمذی و رواہ احمد عن البراء اور روایت ہی حذیفہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ ارادہ کرتی سونی کا رکہتی ہاتہہ اپنا نیچی سر اپنی کی پہر کہتی یا الہی بچا مجکو اپنی عذاب سی اوسدن کہ جمع کریگا تو اپنی بندونکو یا کہا اوٹہاویگا تو اپنی بندون کو یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ تجمع عبادک کہا یا تبعث عبادک کہا نقل کے یہہ ترمذی نی اور نقل کے احمد نی براء سی ف اس روایت مین آیا کہ دست مبارک سر کی نیچی رکہتی تہی اور روایت مین آیا کہ ہاتہہ کو نیچی رکہتی تطبیق اسمین یون دیجاوی کہ کبہی سر کی نیچی کہتی ہونگی اور کبہی ہاتہہ کی نیچی جس راوی نی جو دیکہا سو روایت کیا یا یہہ کہ کبہہ ہاتہہ سر کی نیچی ہوتا ہو اور کبہہ ہاتہہ کی نیچی پس بیان کیا ہر راوی نی بعض اوسچیز کا کہ دیکہا ع **وعن حفصۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یدہ الیمنی تحت خدہ ثم یقول اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلث مرات رواہ ابو داود اور روایت ہی حفصہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ ارادہ کرتی سونی کا رکہتی داہنا ہاتہہ اپنا نیچی کلی اپنی کی پہر کہتی تین بار یا الہی بچا مجکو عذاب اپنی سی اوسدن کہ اوٹہاویگا تو اپنی بندونکو نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن علی** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول عند مضجعہ اللھم انی اعوذ بوجھک الکریم وکلماتک التامات من شر ما انت اٰخذ بناصیتہ اللھم انت تکشف المغرم والمأثم اللھم لا یھزم جندک ولا یخلف وعدک ولا ینفع ذا الجد منک الجد سبحانک وبحمدک رواہ ابو داود اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتی تہی نزدیک سونی اپنی کی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ ذات بزرگی تیری کی اور کلمات پوری تیری کی یعنی اسما و صفات کی یا کتابون تیری کی برائی اوس چیز کیسی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی یعنی جو چیز تیری قبضۂ قدرت مین ہے یعنی ہر چیز کی برائی سی یا الہی تو دور کرتا ہی قرض کو اور گناہ کو یا الہی نہین شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہین مغلوب ہوتا آخر الامر مین اور نہین خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سی دولتمندی یعنی بلکہ نفع دیتی ہین عمل صالح پاک ہی تو اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یاوی الی فراشہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ثلث مرات غفر اللہ لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر او عدد رمل عالج او عدد ورق الشجر او عدد ایام الدنیا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی اوسوقت کہ جاوے اپنی بچہونی پر بخشش چاہتا ہون مین اللہ سے ایسا اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر رکہنی والا خلق کا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکی تین بار کہی بخشتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکی گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند کف دریا کی یا گنتی ریت عالج کی یا گنتی پتون درخت کی یا گنتی دنون دنیا کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف عالج ریگستان زبرا و زبرلام کی نام ہی ایک جنگل کا زمین مغرب مین وہان ریت بہت ہوتی ہی اور غرض ان چیزون کی بیان سے یہہ ہی کہ اگر بہت بہی گناہ ہونگے تو بہی بخشی جاوینگی ع **وعن** شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یاخذ

مَضْجَعِهٖ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لیوے خواب گاہ اپنی ساتھ پڑھنے کسی سورۃ کی کتاب اللہ سے مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکی ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہی اوسکو کہ نگہبانی کری اوسکی نہ کرنی والی چیزوں سی پس نہیں نزدیک ہوتی اوسکی کوئی چیز کہ ایذا دی اوسکو یہانتک کہ جاگی جسوقت جاگی یعنی بعد دیر کی خواہ جلدی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** روایت ہی اوس سے بطریق مرفوع کی کہ جب کہی تو پہلو اپنا بچھونے پر اور پڑھی تو فاتحہ الکتاب اور قل ہو اللہ احد پس تحقیق امن میں ہیگا تو ہر چیز سی سوائے موت کی ۱۲ **وعن**

عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ

وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ يُسَبِّحُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي

الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا يُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطٰنُ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ

فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ فِيْ مَضْجَعِهٖ

فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ

لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَكَذَا فِيْ رِوَايَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ

وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ

وَيُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا اوپر ہر دو مسلمان مگر کہ داخل ہوتا ہی بہشت میں یعنی نجات پانی والوں کی ساتھ داخل ہوگا

خبردار ہو وہ دونوں چیزیں آسان ہیں یعنی ایسی کہ دشوار نہیں کرنا اونکا اوسپر کہ آسان کری اللہ اوسپر اور عمل کرنی والی وہ کم ہیں یعنی مداومت

کرنی والی اونپر نادر میں بسبب ہونی توفیق کی ایک چیز تو یہہ ہی کہ ساتھ پاکی کی یاد کری اللہ کو یعنی سبحان اللہ پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کی دس بار اور

کری خدا کی یعنی الحمد للہ کہی دس بار اور اللہ اکبر کہی دس بار کہا ابن عمرو نے پس دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے ان تسبیحات کو اپنے

ہاتھ سی یعنی انگلیوں پر فرمایا حضرت نے پس یہہ ڈیڑھ سو ہیں یعنی بابت پانچوں نمازوں کی زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں ترازو میں یعنی میزان اعمال میں

بحساب اسکی کہ ہر نیکی دس برابر لکھی جاتی ہی اور دوسری چیز یہہ ہی کہ سب پکڑی خوابگاہ اپنی تسبیح کری اللہ کو اور تکبیر کہی اوسکو اور حمد کری اوسکو

سو بار یعنی سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار پڑھی کہ سب ملکر سو بار ہوں پس یہہ سو بار ہیں زبان پر اور ہزار ہیں میزان میں اعمال میں پس کون تم میں سی کرتا ہوگا دن رات میں اڑھائی ہزار برائیاں عرض کیا صحابہ نے کہ کسطرح نہ محافظت کریگی ہم ان چیزوں پر فرمایا آتا ہی

ایک تمہاری کی پاس شیطان اوسحالمیں کہ وہ اپنی نماز میں ہوتا ہی پھر کہتا ہی شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یعنی امور دنیا اور احوال نفسانی

سی یا خود بخود کہ متعلق ساتھ نماز کی نہیں اگرچہ امور آخرت سی ہو یہانتک نماز پڑھ کر پھرتا ہی پس شاید کہ وہ نہ کری یعنی محافظت ان کلمات پر اور آتا ہی شیطان

پیچھے خوابگاہ اوسکے پس ہمیشہ رہتا ہی سلاتا ہی اوسکو یہانتک کہ سو جاتا ہی نقل کی یہہ ترمذی ابو داؤد اور نسائی نے اور در روایت ابو داؤد کی خلاف

ہی بعضی لفظوں میں اسطرح ہی کہ فرمایا حضرت نے دو خصلتیں ہیں یا فرمایا دو خلتیں ہیں یا کچھ شک ہوا ہی کہ وہ لفظ فرمایا یہہ یعنی دونوں کی ایک ہی

یعنی وہ پیرو ہین اسکے کہ نہین محافظت کرتا اوپر بندہ مسلمان یعنی بجای لایحصیہا جل مسلم کی لایحافظ علیہا عبد مسلم ہی اور اسطرحسی ہیچ روایت ابوداود کی نہیں قول وتملکی والف وحسناتہ فی المیزان کی اسطرح ہی کہ فرمایا اور تکبیر کہی چونتیس بار جسوقت کہ آدمی اپنی خوابگاہ مین ما درحمد کری تینتیس بار اور تسبیح کری تینتیس بار اور اکثر نسخون مصابیح کی مین عبد اللہ بن عمر سی ہی یعنی یہہ اور فائدہ ذکر کیا گیا کہ مولف فی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہہ حدیث نقل کی اور مصابیح کی اکثر نسخونمین عبد اللہ عمر سی ہی **ف** پس کون تم مین سی الخ یہہ جواب ہے شرط محذوف کا اور استفہام مین ایک طرحکا انکار ہی یعنے جب محافظت کی دونون چیزون پر اور حاصل ہوتے ہین اڑائی ہزار نیکیان دن رات مین تو معاف کی جاتی ہین اوس سے بدلی ہر نیکی کی برائی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی فی ان الحسنات یذہبن السیات پس کون تم مین سے کرتا ہی برائیان زیادہ ان نیکیونسی دن رات مین کہ نہون معاف اونسی پس کیا ہی تمکو کہ نہ محافظت کرو اوپر حاصل یہہ کہ نیکیان بہت ہوتی ہین برائیان سی اونسی گناہ جھڑجاتی ہین بلکہ بسبب زیادہ ہونی نیکیون کی درجے بلند ہوتی ہین تمہین چاہیی کہ محافظت کرو اوپر صحابہ نی عرض کیا کہ جب اتنا ثواب ہوتا ہی تو کیون نہ محافظت کرینگی ہم اوپر گویا اونہون نی بعید جانا انکی ترک کرنیکو پس حضرت نی اونکی استبعاد یعنی بعید جاننی کو رد کیا کہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہی نماز مین یہانتک کہ غافل کر دیتا ہی ذکر سے پیچھے نماز کی اور سلار کہتا ہی بطرح غافل کر کے ذکر سی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن غنام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی وقت صبح کی یا الہی جو چیز کہ حاصل ہوتی مجکو صبح مین نعمت سی یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسیکو خلق تیری سی پس تیری ہی طرف سی ہے تنہا نہین شریک کوئی واسطے تیرے پس تیری ہی لیی تعریف ہی اور تیری ہی لیی شکر ہی پس جو کوئی یہہ صبح کو پڑہی پس تحقیق ادا کیا شکر اوسدن کا اور جو کوئی کہی مانند اسکی وقت شام کی پس تحقیق ادا کیا شکر اوس رات کا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** شام کو یہہ دعا پڑہی تو لفظ امسی کہی بی اصبح کی اور آیا ہی کہ حضرت داود علیہ السلام نی کہا ای پروردگار میری نعمتین تیری میری پاس بہت ہین شکر ادا کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ ای داود جب جانا تو نی کہ جو نعمتین تیرے پاس مین سب تیری ہی طرف سی ہین تو تحقیق شکر ادا کیا تو نی اونکا ۞ ع ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اٰوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ تھے کہی جب آتے طرف بچھونی اپنی کے یا الہی اے پروردگار آسمانکے اور اے پروردگار زمین کے اور اے پروردگار ہر چیز کی اور اے پہاڑنی دانی دانی اور گٹھلی کی یعنی اونکو پہاڑ کر زراعت اور درخت کھجور کا نکالتا ہے اے اوتارنی والی توریت اور انجیل اور قرآن کی پناہ مانگتا ہون تجہ سے تجہہ تیری برائی ہر بری کیسی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی یعنی تیرے قبضہ قدرت مین ہے تو ہی ہی پہلی یعنی قدیم بلا ابتدا کی پس نہین پہلی تجسی کوئی چیز اور تو ہی آخر یعنی باقی بغیر انتہا کی پس نہین پیچھے تیرے کوئی چیز اور تو ہی ظاہر نی اعتبار افعال صفات کی پس نہین اوپر تیری یعنی اوپر ظہور تیری کی کوئی چیز یعنی نہین کوئی چیز ظاہر تر تجسی اور تو ہی پوشیدہ

یعنے باعتبار ذات کی پس نہین کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تجسی اور کرمجسی دین یعنی حقوق اللہ تعالی کی اور بندونکی اور غنی کر مجکو فقر سی یعنی محتاج ہونی سی طرف مخلوق کی یا دلکی محتاجگی سی نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ مسلم نی ساتھہ تھوڑی سی اختلاف کی **ف** سب آتی طرف بچھونی اپنی کی اور حصن حصین مین ہی کہ پڑہی یہہ دعا لیٹ کر ع **وعن** ابی الازہر الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال بسم اللہ وضعت جنبی للہ اللھم اغفر لی ذنبی واخسا شیطانی وفک رھانی واجعلنی فی الندی الاعلی رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ازہر انماری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہی جبوقتکہ جاتی خوابگاہ اپنی مین رات کو کہتی ساتھہ نام اللہ تعالی کی سوتا ہونمین کہی مین نے کروٹ اپنی واسطی اللہ کی یا الہی بخش میری لیی گناہ میری اور دور کر شیطان میرکو اور چھڑا گردی میرکو اور کر مجکو مجلس بلند مین یعنی ملائکہ مقربین اور انبیا کی مجلس مین نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** مراد گردی سے نفس سے یعنی خلاص کر نفس میرکو بندون کی حق سی اور اپنی عذاب سے یعنی گناہ میری بخشدی ع **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ قال الحمد للہ الذی کفانی واوانی واطعمنی وسقانی والذی من علی فافضل والذی اعطانی فاجزل الحمد للہ علی کل حال اللھم رب کل شیء ومالیکہ واللہ کل شیء اعوذ بک من النار رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہی جبکہ لیتی خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتی سب تعریف ہی خدا کی لیی جسنی کفایت کیا مجکو یعنی خلق سی بی پروا کیا مجکو اور جگہہ دی مجکو یعنی مکان دیا مجھی کو کہ دفع کرتا ہی سردی اور گرمی کو اور کھلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی بسبب دینی اوسچیز کی کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کہ دیا مجکو پس بہت دیا شکر ہی اللہ کے لیی ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری آگ سے یعنی اون چیزونی کہ باعث عذاب دوزخ کی ہین نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وعن** بریدۃ قال شکی خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما انام اللیل من الارق فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اویت الی فراشک فقل اللھم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضللت کن لی جارا من شر خلقک کلھم جمیعا ان یفرط علی احد منھم او ان یبغی علی جارک وجل ثناءک ولا الہ غیرک لا الہ الا انت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی والحکیم ابن ظھیر الراوی قد ترک حدیثہ بعض اھل الحدیث اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا شکایت کی خالد بن ولید نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین سوتا مین رات کو سبب بیخوابی کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سب جگہہ پکڑی تو طرف بچھونی اپنی کی پس کہہ یا الہی پروردگار ساتون آسمانونکی اور اوسچیز کی کہ سایہ کیی ہوئی ہین آسمان اوسپر اور ای پروردگار زمینونکی اور اوسچیز کی کہ اوٹھا رہی ہین زمینین یعنی مخلوقات اوسپر پروردگار شیطانون کی اور اونکی کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نی اونکو یعنی جن و انس ہونمیری لیی پناہ دینی والا برائی سب مخلوقات اپنی کیسی اس سے کہ زیادتی کری کوئی مجپر یا ظلم کری غالب ہے پناہ چاہنی والا تیرا اور بزرگ ہی تعریف تیری اور نہین کوئی معبود سوائے تیری نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین اسناد اوسکی قوی اور حکیم بن ظہیر راوی حدیث کا متحقق ہوتا ہی حدیث اوسکی بعضی اہل حدیث نی **ف** حکم ساتھہ ترک اور کاف کی ہی اور اصل نسخہ سیکہ مین حکیم ساتھہ بی کی ہی اور حاشیہ پر لکھا ہی کہ صواب حکم ہی اور حصن حصین مین ہے کہ روایت کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نی لیکن انکے روایت مین بجای جمعین کے جمیعا ہی اور بجای بغی کی لیطغی ہی اور بجای جل ثناؤک کی تبارک اسمک پس سے لفظ پر تمام

ہوئی ہی بیہ دعا اوسمین ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِی مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَنُوْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَھُدَاہُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ

روایت ہی ابی مالک سے بیہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ صبح کری ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نے خالصتاً للہ خدا کی پروردگار عالمون کا بااللہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھی بہلائی اسدن کی کشایش اسکی یعنی مقصود کو پہونچون اور مدد اسکی یعنی اسدن مین مدد میری کر کہ نفس اور شیطان اور اور دشمنون پر غالب ہون اور نور اسکا یعنی توفیق علم اور عمل کی ہو مجھین اور برکت اسکی یعنی اسدن مین رزق حلال طیب تجھ سے مانگتا ہون اور ہدایت اسکی یعنی عمل اور اعتقاد حق پر رہون اور پناہ مانگتا ہون تیری برائی اوسچیز کی سی کہ اسدن مین ہے اور برائی اوسچیز کی سی کہ تیری اسکی ہی پھر جسوقت شام کری پس چاہیی کہ کہی مانند اسکی نقل کی بیہ ابوداود نے **ف** شام کو بیہ دعا پڑہی تو بجاہی اصبحنا واصبح الملک کے اسمسینا واسی الملک پڑہی اور ہذا الیوم کی جگہہ ہذہ اللیلۃ اور مذکر ضمیرون کی جگہہ مونث ضمیرون پڑہی یعنی ہ کی جگہہ ہا **ع** **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اَسْمَعُکَ تَقُوْلُ کُلَّ غَدَاۃٍ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ تُکَرِّرُھَا ثَلٰثًا حِیْنَ تُصْبِحُ وَثَلٰثًا حِیْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ یَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِھٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ

اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی بکرہ سی کہ کہا کہا مینی واسطی باپ اپنے کی سی باپ میرے سنا مینی سنکو کہ کہتی ہو ہر صبح کی اے باپ میرے یا الہی عافیت دی مجھکو بدن میرے مین یا الہی عافیت دی مجھکو سنوائی میری مین یا الہی عافیت دی مجھکو بینائی میری مین نہین کوئی معبود مگر تو تکرار کرتی ہو اوسکو تین بار وقت صبح کی اور تین بار وقت شام کی پس کہا اسی بیٹی میرے سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتی تہی ساتھہ ان کلمونکی پس مین دوست رکہتا ہون کہ پیروی کرون حضرت کی سنت کی نقل کی بیہ ابوداود نے **ف** اسمین اشارہ ہی اسپر کہ دعا اور اعمال خیر کی کرنی مین منظور اصلی بجالانا امر حضرت کا اور اتباع سنت اونکی کا ہو نہ جزا اعمال اور قبولیت دعا **ع** **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْعَظَمَۃُ لِلّٰہِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا سَکَنَ فِیْھِمَا لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَہٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَہٗ فَلَاحًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ذَکَرَہُ النَّوَوِیُّ فِیْ کِتَابِ الْاَذْکَارِ رِوَایَۃَ ابْنِ السُّنِّیْ

اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتی کہتی صبح کی ہمنی آج کی ملک نے واسطی خدا کی اور سب تعریف واسطی خدا کے اور بزرگی واسطی خدا کے اور بزرگی صفات کی خدا ہی کی لیی ہے اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پکڑتی ہین رات مین اور دن مین سب اللہ ہی کی لیی ہین اور مخلوق و ملک اسکی ہین یا الہی کر اول اسدن کا سبب نیکی کا یعنی خیر کرین اوسکو طاعت مین اور درمیان اوسکیکو سبب برآمد حاجات کا اور آخر اوسکیکو سبب نجات کا ای ہیت رحم کرنی والی سب رحم کرنی والونکی ذکر کی بیہ حدیث نووی نی کتاب الاذکار مین ساتھہ روایت ابن سنی کی **ف** ختم کیا حضرت نی اس دعا کو لفظ یا ارحم الراحمین پر یعنی کہ اس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہی جیسی کہ ایک حدیث مین آیا ہی اور روایت کی حاکم نی مستدرک مین ابی امامہ سے بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی کا ایک فرشتہ متعین ہے اوپر کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار تو کہتا ہی اوسکو فرشتہ کہ ارحم الراحمین متوجہ ہی تجھ پس مانگ **ع** **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَکَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا کَانَ

مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابزا سی کہ کہا نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنی سو وقت صبح کہ صبح کی ہمی اوپر دین اسلام کی اور کلمہ توحید کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور اوپر دین نبی اپنی کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اوپر دین باپ اپنے ابراہیم کی کہ دین باطل سی بیزار ہو کر متوجہ ہتی دین حق پر اور نہ تہی ابراہیم شرکونسی نقل کی یہہ احمد اور دارمی نی **ف** اوپر دین نبی اپنی کی لفظ ظاہر اس لفظ کا ہی کہ حضرت مبعوث ہتی طرف خلق کی اور طرف اپنی ہی یا تعلیم امت کی لیی فرمایا شارع نے ؛ **باب الدعوات فی الاوقات** باب ہے جمع دعاؤن متفرق کی بیچ وقتون وقتون مختلف کی **ف** جو اذکار کہ شارع سی کسی وقت یا کسی حالت وارد ہوئی ہین مسنون ہی ہر کسیکو بجا لانا اونکا اگرچہ ایکبار ہو واسطی اتباع حضرت کی ؛ **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهُ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک تمہارا ارادہ کری صحبت کرنیکا بیوی اپنی سی یا لونڈی اپنی سی کہی مدد چاہتی ہین ہم ساتہہ نام اللہ کی یا الٰہی دور رکہہ ہمکو شیطان سے اور دور رکہہ شیطان کو اوس اولاد سی کہ نصیب کری تو ہمکو پس تحقیق شان یہہ ہے کہ اگر مقدر ہو اور دیا جاوی درمیان مرد و عورت کی فرزند اوس جماع مین ضرر نہین کریگا اوسکو شیطان کبہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کہ اکثر لوگ یہہ پڑہتی ہین اور فرزندونکی شیطان کی تصرف سی محفوظ نہین ہتی جواب یہہ ہے کہ ضرر نہ کرنی سی مراد یہہ ہے کہ شیطان اوسی کا فر نہین کر سکتا پس اسمین اشارہ ہی طرف خاتمہ بخیر ہونی فرزند کی بسبب برکت ذکر اللہ کی اوسوقت یا معنی یہہ ہین کہ ضرر نہین پہونچاتا شیطان ساتہہ اسکے وصرع یعنی ماتہہ پانون ٹیڑہی کر دینی کی اور مانند اسکی اور کہا جوزی نی کہ نہین مسلط ہوتا شیطان اوسکی دین پر اور نہ ظاہر ہوتی مضرہ اوسکی فرزند کی حق مین بسبب غیر اوسکی اور بعضون نی کہا مراد ضرر نہ پہنچانی سی یہہ ہے کہ شیطان اوسکی اونگلی روسی نہین مارتا بدع **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہتی کہتی نزدیک شدت فکر و غم کی نہین کوئی معبود سوا اللہ کی کہ بزرگ ہی بردبار نہین کوئی معبود سوا ہی اللہ کی پروردگار عرش بڑی کا نہین کوئی معبود سوا اللہ کی پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بڑی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** سُلَيْمَانِ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سلیمان بن صرد سی کہ کہا برا کہا دو شخصون نی اوسمین نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ہم نزدیک حضرت کی بیٹہی ہوئی ہتی اور ایک اونمین سے بہت برا کہتا تہا دوسرکو غصہ مین بہرا ہوا تحقیق سرخ ہو گیا تہا چہرہ اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک کلمہ اگر کہی اوسکو البتہ جاتا رہی اوس سے وہ غصہ جو پایا ہی وہ یہہ ہے پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی پس کہا صحابہ نی اوس شخص کو کہ کیا نہین سنتا تو وہ چیز کہ فرماتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اوسنے کہ نہین تحقیق مین دیوانہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیہ سی وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اور نہین ہین دیوانہ یعنی یہہ کلمہ اوسکو پڑہنی کو کہتی ہین کہ دیوانہ ہوتا ہی اور مین نہین دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتہہ شریعت کی نہین تہا اور سمجہہ دین مین نہین رکہتا تہا
پس تو ہم کیا کہ یہہ دیوانہ ہی کہتا ہی یہہ نہ سمجہا کہ غصہ بہی شیطان کے بہکانی سی ہوتا ہی اوسکو یہہ مفید ہی اور کہا طبیبی فی احتمال ہی کہ وہ شخص منافق ہو یا خبر
گنوار وسی ع ۱۲ **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَسْئَلُوا
اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَکًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطَانًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سنو تم آواز مرغون کی پس مانگو اللہ تعالی سی فضل اوسکا اسلیی کہ تحقیق وہ دیکہتی ہین
فرشتی کو اور جب سنو تم آواز گدہی کی پس پناہ اونکو ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی کی اسلیی کہ تحقیق وہ دیکہتا ہی شیطان کو نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** یعنی مرغ فرشتی کو دیکہکر آواز کرتا ہی اوسوقت دعا کرو تا وہ امین کہی اور جنس چاہی تمہارے لیی اور گدہی کی آواز سنکر اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم کہو اسلیی کہ وہ شیطان کو دیکہکر آواز کرتا ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نیکو نمی آنیکی وقت رحمت اور برکت اوترتی ہی پس مستحب ہے
اوسوقت دعا کرنی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ نازل ہوتا ہی غضب وعذاب کافرون پر پس مستحب ہے پناہ مانگنی وقت گذرنی کفار کی بخوف اسکی کہ پہنچی اوسکو
شر فکی سی ع ۱۲ **وعن** ابن عمر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِهٖ خَارِجًا اِلَی السَّفَرِ کَبَّرَ
ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا
الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ
وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا
رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِیْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جب سوار ہوتا کہی اپنی اونٹ پر حالت نکلنی مین طرف سفر کی کہتی اللہ اکبر تین بار پہر پڑہتے
یہہ ایت پاک ہی وہ ذات کہ فرمان بردار کی واسطی ہماری یہہ سواری اور نہین تہی ہم واسطی اوسکی طاقت کہنی والی اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی کی البتہ
پہرنی والی مین الہی تحقیق ہم مانگتی ہین تجہی اس سفر اپنی کی نیکی اور تقوی اور عمل سی جو راضی ہووی تو اوس سے یعنی قبول کری اوسکو یا الہی آسان کر ہمپر
سفر ہمارا یہہ اور لپیٹ واسطی ہمارے یعنی دفع کر درازگی اوسکی یا الہی تو ہی ہی صاحب یعنی نگہبان سفر مین اور خبر گیری کرنی والا اہل مین یا الہی تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتہہ تیری سختی سفر کیسی اور بری حالت دیکہنی کیسی یعنی بسبب نقصان دیکہنی کی اہل و مال مین غمگین ہون اور حالت برے ہوا سے پناہ مانگتا ہون
اور برائی پہرنی کیسی مالمین اور اہل مین اور اولاد مین یعنی اس سے بہی پناہ ہی کہ سفری پہر کر اہل و مالمین نقصان وغیرہ دیکہون اور رنج اوٹہاون اور جسوقت
کہ پہرتی حضرت سفر سی کہتی یہہ الفاظ اور زیادہ کرتی اونمین ہم پہرنی والی مین یعنی سفری ساتہہ سلامتی کی طرف وطنون اپنے کی توبہ کرنی والی ہین بندگی
کرنی والی ہین پروردگار اپنی کی یہی تعریف کرنی والی ہین نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ
الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہ کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتی پناہ مانگتی سختی
سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی اور نقصان سے پہیری زیادتی یعنی عمل صالح مین اور اہل و مال مین اور بد دعا مظلوم کیسی اور بری حالت دیکہنی کیسی اہل
و مال مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پناہ مانگنی بد دعا مظلوم کیسی حقیقت مین پناہ مانگنی ہی ظلم کی ظلم کرنی مین اسپر تا مظلوم بد دعا نکری مجیر ۱۲ ح ۱۲ **و**
عن خَوْلَةَ بِنْتِ حَکِیْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ

التامات من شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی خولہ بنت حکیم کیسی کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جو کوئی اوتری کسی مکان میں یعنے سفر میں ہو یا حضر میں پھر کہی پناہ مانگتا ہو میں ساتھہ کلمون اللہ تعالی کی کہ پوری ہیں یعنے اسمار وصفات پاک ہیں اوسکی برائی اوچیز کیسی کہ پیدا کی نہیں ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کری یعنی منزل سی نقل کی یہہ مسلم نی و عن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب لدغتنی البارحۃ قال اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم تضرک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی میں ایک بچھو سی کہ کاٹا مجکو رات گذری میں فرمایا جنبہ وار ہو اگر کہتا تو اوسوقت کہ شام کی تو نی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ کلمون اللہ تعالی کی کہ پوری ہیں برائی اوچیز کیسی کہ پیدا کی نہ ضرر پہنچاتا مجکو نقل کیے یہہ مسلم نی ف اور ترمذی کی ایک روایت میں آیا ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو وقت شام کی تین بلا نہیں ضرر کرتا اوسکو زہر یعنی کسی جانور کا اوسکے میں اور ایک روایت میں وقت صبح کی ہی ٹہرہنا اسکا آیا ہی پس ایسا ہی فائدہ صبح کی پڑہنی میں ہوتا ہی کہ محفوظ رہتا ہی دن کو موذی چیز وں سی اور مثل ہیں ایسا صحابی سی منقول ہی کہ جسنی یہہ اعوذ پڑہی متعین ہوتی ہیں اوسپر ستر ہزار فرشتی کہ دعا جنکے کرتی ہیں اوسکی لیے اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی ع فی المرقات و شرح الحصن و عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کان فی سفر و اسحر یقول سمع سامع بحمد اللہ وحسن بلائہ علینا ربنا صاحبنا وافضل علینا عائذا باللہ من النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی جو وقت ہوتی سفر میں اور وقت سحر کا ہوتا کہتی سنی سنی والی نی تعریف کرنی میری خدا کو اور اقرار میرا ساتھہ خوبی نعمت اوسکی ہمارے رب ہمارے نگہبانی کرتا ہی اور احسان کرتا ہمپر کہتی ہیں ہم یہہ کلام پناہ چاہتی ہوئی ساتھہ خدا کی آگ سی نقل کی یہہ مسلم نی و عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض ثلث تکبیرات ثم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ائبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ پہرتی جہاد سی یا حج سی یا عمرہ سی تکبیر کہتی اوپر ہر جگہہ بلند کی زمین سے تین تکبیرون پھر کہتی نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے نہیں شریک کوئی اوسکا اوسکی لیے ہی ملک اور اوسکی لیے ہی حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پہرنی والی ہیں یعنی طرف وطن کے توبہ کرنی والی ہیں عبادت کرنی والی ہیں یعنی اللہ کو سجدہ کرنی والی ہیں یعنی اللہ کو واسطی پروردگار اپنی کی تعریف کرنی والی ہیں سچ کیا اللہ نی اپنا وعدہ یعنی ظاہر کرنی دینکا اور مدد کرنی اپنی بندکی یعنی حضرت کی اور شکست دی کفار کی گروہونکو تنہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی غزوہ خندق میں کہ دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوائے یہود قریظہ اور نضیر کی جمع ہوکر مدینہ پر آچڑہی تھی اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سی رکہتی تھی اللہ تعالی نی ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اوپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا ع و عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب علی المشرکین فقال اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اللھم اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا بد دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن جنگ احزاب کے مشرکون پر پس کہا یا الہی اوتارنی والی کتاب کے جلدی کرنی والی حساب کے یعنی دن قیامت کی اوہی دن میں سب سے حساب لی لیگا یا الہی شکست دی گروہ کافرونکو یا الہی شکست دی اونکو اور ہلادی اونکو یعنی ثابت نہ رکہہ اونکو مقابلہ میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ؛

وعن عبد اللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقربنا الیہ طعاما ووطبۃ فاکل منہا ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی بین اصبعیہ ویجمع السبابۃ والوسطی وفی روایۃ فجعل یلقی النوی علی ظہر اصبعیہ السبابۃ والوسطی ثم اتی بشراب فشربہ فقال ابی واخذ بلجام دابتہ ادع اللہ لنا فقال اللہم بارک لہم فیما رزقتہم واغفر لہم وارحمہم رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ کہا آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری باپ کے پاس مہمان پس نزدیک لی گئی ہم طرف حضرت کی کہنا اور ایک چیز مانند مالیدہ کی پس کہا یا اوسمیں سی پھر لائی گئی کھجور خشک پس تہی حضرت کہاتی اوسکو اور ڈالتی گٹھلی درمیان دونو انگلیون اپنی کی اور اکٹھی کرتی انگلی شہادت اور بیچ کی اور ایک روایت مین ہی پس شروع کیا حضرت نی کہ ڈالتی گٹھلی اوپر پیٹھہ دونون انگلیون اپنی کی انگلی شہادت کی اور بیچ کی پھر لائی گئی پانی پس پیا اوسکو پھر کہا باپ میرے نی احال مین کہ پکڑی تہی لگام جانور حضرت کی کی دعا مانگو اللہ سے میری لیی پس کہا حضرت نی یا الٰہی برکت دی انکی لیی بیچ اوسچیز کی کہ روزی دی تو نی انکو اور بخش دے انکی اور رحم کر انپر نقل کی یہہ مسلم نی ف پہلی روایت مین تو آیا کہ گٹھلیان ڈالتی تہی درمیان دونون انگلیون کی اور دوسری مین یہہ کہ دونون انگلیون کی پیٹھہ پر ڈالتی تہی تطبیق انمین یہہ ہے کہ کبھی اوسطرح ڈالتی ہونگی اور کبھی اسطرح اور انگلیون کی پیٹھہ پر اسلیی ڈالتی تہی کہ تا ہاتھہ کا اندر کا رخ بہری نہین ستہرائی اندر کی دلی ہی باہر کی ستہرائی سی اور انگلیونسی مراد بائین ہاتھہ کی انگلیان ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہی پکڑنا اکابر اور مہمانکی رکاب اور لگام کا از راہ تواضع اور خاطر داری کی اور اسیطرح سنت ہی در دولت تک مہمانکی ساتھہ جانا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ سنت ہی ضیافت کرنی اور اسکی لیی یہہ کہ طلب دعا کی کرے مہمانسی اور سنت ہے مہمانکی لیی یہہ کہ دعا کری ضیافت کرنی والیکی لیی ۱۲ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** طلحۃ بن عبید اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الہلال قال اللہم اہلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت دیکہتی چاند کہتی یا الٰہی نکال تو اس چاند کو ہمپر ساتہہ امن اور ایمان اور سلامتی و اسلام کی رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف ہلال کہتی ہین پہلی اور دوسری اور تیسرے رات کے چاند کو بعد اسکی قمر کہلاتا ہی پس جب حضرت ہلال دیکہتی تو دعا مذکورہ پڑہتی حاصل اسکا یہہ ہے کہ یا الٰہی اس مہینی مین ہم با امن و با ایمان و با سلامت سب آفات سے اور احکام اسلام پر مستقیم رہین بعد ازان خطاب چاند کو کر کر فرمائی کہ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی ہی انہین دونی انکا جو چاند اور سورج کو پوجتی ہین اور رب بہی ہین ۱۲ **وعن عمر بن الخطاب وابی ہریرۃ** قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل رای مبتلی فقال الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا الا لم یصبہ ذلک البلاء کائنا ما کان رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وعمرو بن دینار الراوی لیس بالقوی اور روایت ہی عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کہ دیکہی کسی مبتلا بلا کو پھر کہی شکر اللہ کا کہ واسطے اوس اللہ کی کہ بچایا مجکو اوسچیز سی کہ گرفتار کیا تجکو ساتہہ اوسکی اور بزرگی دی مجکو بہتون پر اون لوگون کی کہ پیدا کیا بزرگی دینا مگر کہ نہین پہنچیگا اوسکو یہہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابن عمر سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار راوی نہین قوی ف حاصل یہہ کہ جو کوئی مبتلا بلا کو دیکہکر یہہ دعا الحمد للہ الذی لفظ تفضیلا تک پڑہتا ہی اوس بلا مین نہین گرفتار ہوتا اور بلا عام ہی خواہ بدنی ہو یا نہ

برص اور جذام اور اندھی ہوجیکی اور خواہ بلائی دنیوی ہو مانند حاصل کرنی مال و جاہ اور مانند انکیکی اور خواہ بلائی دینی ہو مانند فسق و ظلم اور بدعت
اور کفر اور مانند انکیکی غرضکہ ہر طرحکی مبتلائے بلا کو دیکھہ کر یہہ دعا پڑہی ولیکن لکھا ہی علمارنی کہ جو کوئی مبتلا بیمار یکو دیکھی تو چپکی سی اسد عا کو پڑہی تا
وہ آزردہ نہو اور اگر گناہ مین یا دنیا مین کسیکو مبتلا دیکھی تو پکار کر پڑہے تا وہ باز رہی اور اگر دیکھی کہ پکار کر کہنی مین فساد ہوتا ہی تو اوسکو ہی دیکھکر چپکی پڑہی
ع ۔ **وعن** عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَمَحَا عَنْہُ
اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ وَبَنٰی لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ مَنْ قَالَ فِیْ سُوْقٍ جَامِعٍ بُیَاعٌ فِیْہِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ
اور روایت ہی عمر رضی سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص داخل ہو بازار مین اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک اوسکے
اوسکے لیے ہی ملک اور اوسکے لیے ہی تعریف زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہ مریگا اوسکی ہاتہہ ہی بہلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکہتا ہی اللہ اوسکی لیے
دس ہزار لاکہہ نیکیان اور دور کرتا ہی اوس سے دس لاکہہ برائیان اور بلند کرتا ہی اوسکی لیی دس لاکہہ جی اور بناتا ہی اوسکی لیی گہر بہشت مین نقل
کی یہہ ترمذی ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور شرح السنۃ مین بجاے من دخل السوق کی یون ہی کہ جو شخص کہی یعنی کلمہ کو بیچ بازار
جامع کی یعنی بڑی بازار کی کہ خرید و فروخت کیجاوی یعنی اکثر چیزین بکتی ہون اوسمین **ف** سبب اسے ثواب کا یہہ ہی کہ بازار جگہہ غفلت اور لہو و
قسمون اور جگہہ سلطنت شیطانونکی ہی ایسی جگہہ مین اللہ تعالی کو یاد کرنی سی بہت ثواب پاتا ہی ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ
سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَۃِ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ تَمَامُ النِّعْمَۃِ قَالَ دَعْوَۃٌ
اَرْجُوْ بِھَا خَیْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَۃِ دُخُوْلَ الْجَنَّۃِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ فَقَالَ
قَدِ اسْتُجِیْبَ لَکَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الصَّبْرَ فَقَالَ
سَاَلْتَ اللّٰہَ الْبَلَاءَ فَسَلْہُ الْعَافِیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ دعا
مانگتا ہی کہتا ہی یا الہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجسی پوری نعمت پس فرمایا کیا چیز ہی پوری نعمت پس کہا اوس شخص نی یہہ دعا ہی کہ امید کرتا
ہون ساتہہ اوسکی مانگنی کی بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہی اور نجات پانا دوزخ سی اور سنا حضرت نی ایک شخص کو کہ کہتا ہی ای
صاحب بزرگی اور بخشش کی پہر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیرے پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہی یا الہی تحقیق
مین مانگتا ہون تجسی صبر پس کہا مانگی تو نی اللہ سی بلا پس مانگ اوس سے عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** حاصل سری حدیث کا یہہ ہے کہ وہ شخص نعمت
دنیا کو نعمت پوری سمجہہ کر دعا اوسکی حاصل ہونیکی مانگتا تہا حضرت نی فرمایا کہ یہہ فانی ہی نعمت پوری داخل ہونا جنت مین ہے اور نجات پانا دوزخ
سی اور مانگی تو نی بلا یعنی ایسی کہ صبر بلا پر ہوتا ہی پس مانگ عافیت کہ سب بلا اور آفتونسی نگاہ رکہی کہ بلا سے ہر چیز ہی نہ مانگنی چاہیی اور اگر بلا نازل ہو
صبر کری ع ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَکَثُرَ فِیْہِ لَغَطُہٗ فَقَالَ
قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا کَانَ فِیْ مَجْلِسِہٖ
ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بیٹہی ایک جگہہ
اور بہت ہون اوسمین بیفائدہ باتین پہر کہی پہلی اوٹہنی سی پاک ہے تو یا الہی اور ہاکی بیان کرتی ہون تیرے ساتہہ تعریف تیرہی گواہی دیتا ہون میں کہ

نہیں کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیری طرف تیری مگر بخشنا سامی واسطے اوسکی جو کہے یہ اوس مجلس میں نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** لغط سی مراد یہاں وہ کلام ہی کہ جس سے گنہگار ہو اور بعضوں نے کہا لغط کی معنی میں کلام بیفائدہ اور اس حاکو کفارۃ المجلس کہتے ہیں یعنی اس حاکی پرستش ہی جو اوس مجلس میں گناہ بیفائدہ باتیں ہنسی ٹھٹھا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اس حاکی پرستش سی ہمارے دنیا ہی شروع **وعن** عَلِیٍّ اَنَّهٗ اُتِیَ بِدَابَّةٍ لِیَرْکَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الرِّکَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ثَلٰثًا سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِکَ فَقِیْلَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ کَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِکَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ یَقُوْلُ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ حاضر کیا گیا اونکی پاس جانور تاکہ سوار ہوں اوسپر جبکہ رکھا اپنا پانون رکاب میں یعنی ارادہ کیا پانون رکھنی کا کہا بسم اللہ پس جبکہ چڑھی اوسکی پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہی اوپر نعمتون سواریکی اور سوائے اوسکی پھر کہا پاک ہی وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اس جانور کو اور نہ تھے ہم واسطے اوسکے طاقت رکھنی والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی کی البتہ پھرنی والی ہین پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہی تو تحقیق میں ظلم کیا اپنی نفس پر پس بخشدے مجھ کو تحقیق نہیں بخشتا گناہونکو کوئی سوائے تیری پھر ہنسی حضرت علی سی کہا گیا کسواسطے ہنسی تم ای امیر المومنین کہا دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا میں پھر ہنسی پس کہا میں کس چیز سی ہنسی تم یا رسول اللہ فرمایا بتحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہی اپنی بندہ سی پس جب کہتا ہی اسپروردگار میرے بخش مجھ واسطے میرے گناہ میری فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ جانتا ہی یہ بندہ کہ نہیں بخشتا گناہونکو کوئی سوائے میری نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نی

ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی راضی ہونی سی ہنسی اور حضرت علی سبب پیروی حضرت کی ہنسی شرح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَ بِیَدِهٖ فَلَا یَدَعُهَا حَتّٰی یَکُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ یَدَعُ یَدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَاٰخِرَ عَمَلِکَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا لَمْ یَذْکُرْ وَاٰخِرَ عَمَلِکَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ہی تھا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت رخصت کرتی کسی شخص کو یعنی مسافر کو پکڑتی ہاتھ اوسکا پس نہ چھوڑتی ہاتھ اوسکی کو یہانتک کہ وہ شخص چھوڑتا نہی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ کو یعنی یہ سبب حسن خلق اور تواضع حضرت کی تھا اور فرماتی سونپا میں اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنی طلب کرتا ہون حفاظت دین امانت تیری کی اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو اور ایک روایت میں ہی وخواتیم عملک یعنی بجای آخر عملک کے یہ لفظ ہی یعنی اعمال آخری تیری ہی پھر واللہ تعالیٰ کیسی مطلب وہی ہی جو پہلی جملہ کا تھا نقل کیا یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی اور بیہقی روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کی نہیں ذکر کیا گیا لفظ واٰخر عملک

ف مراد امانت سی اموال ہین کہ لینی دینی کرتا ہی ساتھ اونکی لوگونسی اور بعضون نی کہا مراد امانت سی اہل و اولاد ہین کہ گھر میں چھوڑ چلا **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَسْتَوْدِعَ الْجَیْشَ قَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ خطمی سی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتی رخصت کرنی لشکر کا فرماتی سونپا میں اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہاری نقل کی یہ ابوداؤد نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ انی ارید سفرا فزودنی فقال زودک اللہ التقوی قال زدنی قال وغفر ذنبک قال زدنی یا بی انت وامی قال ویسر لک الخیر حیثما کنت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا یا رسول اللہ تحقیق میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس توشہ دیجئی مجکو یعنی دعا کیجئی کہ برکت اوس سے ہمیشہ میری سفر میں ماند توشہ کی ہو پس فرمایا توشہ دی تجکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری نصیب کرے تجکو راہ آخرۃ کا ہی کہا اوسنی زیادہ دعا کرو میری لیئی فرمایا اور بخشی اللہ گناہ تیری کہا زیادہ دعا کیجئی میرے لیئی قربان ہو باپ میرا تمہاری اور ماں میرے فرمایا اور آسان کری تیری لیئی اور توفیق دی تجکو ہملائی دین و دنیا کی جہان ہو تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ انی ارید ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف فلما ولی الرجل قال اللھم اطو لہ البعد وھون علیہ السفر رواہ الترمذی اور روایت ہی ابہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس مجکو نصیحت فرمائیی فرمایا لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہہ بلند کی پس جب پیٹہہ پھیرے اوس شخص نے کہا حضرت نی یا الہی لپیٹ اسکی لیئی دوری سفر کی یعنی دور کر مشقت سفر کی بسبب نے یک کردنی مسافہ دراز کی اور آسان کر اوسپر سفر یعنی سہل اور سفر کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا یعنی ڈر اللہ تعالی سی اور ترک کر شرک و گناہ کو اور شبہہ کی چیزونکو اور اون چیزونکو زیادہ ہیں حاجت سے اوسکے اور خطرہ ماسوی اللہ کو اور غیر خدا پر اعتماد کرنیکو **وعن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک واعوذ باللہ من اسد واسود ومن الحیۃ والعقرب ومن شر ساکن البلد ومن شر والد وما ولد رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتی پھرنے رات کہتی ای زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ سے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ اللہ کی تیری برائی سی یعنی جو کہ تیری ذات میں برائی ہی مثل خسف وغیرہ کی اور برائی اوسچیز کیسی تجمیں ہی یعنی پانی یا کوئی بوٹی ایسی زمین سے پیدا ہو کہ کسیکو ہلاک کری اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور برائی اوسچیز سی کہ پیدا کی گئی تجمیں یعنی زہریلی جانور اور اوسچیز سی ہلاک کرنی والیں اور برائی اوسچیز کی سی کہ چلتی پھرتی ہیں تجمیں یعنی حشرات الارض و حیوانات کہ ضرر پہنچاتی ہیں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھہ اللہ کی تیرے سی اور کالی سانپ سے اور ہر طرح کی سانپ سے اور بچھو سی اور برائی رہنے والوں شہر کی سی اور باپ سی اور جو کچھہ اوسنے پیدا کیا اوسکی برائی سی اور بعضوں نی کہا کہ مراد جن ہیں کہ ہر شہر و ہر زمین میں ہیں اور برائی جننی والی کی سی اور اوسچیز کی سی کہ جنا یعنی شر ابلیس کی سی اور اولاد اوسکی سی یا ہر جننی والیکی شر سی اور اولاد اوسکی سی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللھم انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصاول رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتی کہتی یا الہی تو ہی مدد علیہ میرا یعنی تجہی پر بھروسا ہی تجہی پر ہر امر میں اور مددگار میرا ساتھہ قوت تیری حیلہ کرتا ہوں میں واسطی دفع کرنی کمر کفار کی اور ساتھہ قوۃ تیری حملہ کرتا ہوں دشمنان دین پر اور ساتھہ قوت تیری لڑتا ہوں معین یعنی دشمنان دین سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **وعن** ابی موسی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خاف قوما قال اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم رواہ احمد وابوداود اور روایت ہی ابی موسی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جو وقت اندیشہ کرتی کسی قوم سی یا الہی تحقیق ہم کرتی ہیں تجکو مقابل کفار کی یعنی مانگتی ہیں تجہی کہ دفع کر تو شر انکی ہمسی اور حائل ہو درمیان ہمارا اور درمیان انکی اور پناہ مانگتی ہیں ہم

ساتھہ تیری پناہ مانگتی ہی تیری اوس سی جو کہ بگڑی ہی تجھ سی یا بگڑی ہی مجھ سی یا کسی سی یہہ حدیث صحیح ہی ف حصن حصین مین لکھا ہی کہ جو کوئی ڈری دشمن سی یا اور کسی سی کہے بسم اللہ لا الہ الا اللہ قریش کا امان ہی ہر بلا سی یہہ عمل مجرب ہی ع وعن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا خرج من بيته قال بسم الله توكلت على الله اللهم إنا نعوذ بك من أن نزل أو نضل أو نظلم أو نظلم أو نجهل أو يجهل علينا رواه أحمد والترمذي والنسائي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وفي رواية أبي داود وابن ماجه قالت أم سلمة ما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من بيتي قط إلا رفع طرفه إلى السماء فقال اللهم إني أعوذ بك أن أضل أو أضل أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو يجهل علي اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ نکلتی اپنی گہر سی کہتی نکلتا ہون مین ساتھہ نام اللہ کی بھروسا کیا مینی اللہ پر یا الہی تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتھہ تیری اس سی کہ پہسلین ہم یعنی بغیر قصد کی گناہ کرین یا گمراہ ہووین ہم یعنی قصدا گناہ کرین یا ظلم کرین ہم یا ظلم کیی جاوین یا جہل کرین ہم یا جہل کیا جاوی ہمپر نقل کیے یہہ حمد اور ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کی یون ہی کہ کہا ام سلمہ نی نہین نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر سی کبھی مگر کہ اوٹھاتی نگاہ اپنی طرف آسمان کی پھر کہا یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سی کہ گمراہ ہونین یا گمراہ کیا جاون یعنی کوئی گمراہ کردی مجھی یا ظلم کرون نین یا ظلم کیا جاون نین یا جہل کرون نین یا جہل کیا جاوی مجھہ پر وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا خرج الرجل من بيته فقال بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة إلا بالله يقال له حينئذ هديت وكفيت ووقيت فتنحى له الشيطان ويقول شيطان آخر كيف لك برجل قد هدي وكفي ووقي رواه أبو داود وروى الترمذي إلى قوله له الشيطان اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب نکلی کوئی شخص اپنے گہر سی پھر کہی نکلتا ہو نین ساتھہ نام اللہ کی بھروسا کیا مینی اللہ پر نہین پھرنا گناہ سی اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی کہا جاتا ہی اوسکی لیی اوسوقت یعنی مذکر ہی اوسکو فرشتہ کہ ای بندہ اللہ کے راہ راست دکھایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو یعنی جمیع مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب بلا سی پس کنارہ ہو جاتا ہی اوس سی شیطان اور کہتا ہی دوسرا شیطان یعنی اوس شیطان کی تسلی کی لیی کہ کیونکر مسیر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب بلا سی لفظ یہہ ابوداؤد کی اور نقل کی ترمذی نی لفظ الشیطان تک کتاب ابن سنی مین ہی حضرت عمر رض سی کہ وہ نقل کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی کہ کونسی چیز منع کرتی ہی ایک تمہارے کو جسوقت کہ تنگ ہو اوسپر امر معیشت کا پر نہی اس دعا کی سی جسوقت کہ نکلی گہر سی بسم اللہ علی نفسی ومالی ودیني اللهم رضني بقضائك وبارك لي فيما قدرت لي حتى لا أحب تعجيل ما أخرت ولا تأخير ما عجلت یہہ روایت کتاب الاذکار امام نووی کی مین ہی اور ابن ماجہ مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نکلی اپنی گہر سی طرف نماز کی پس کہی اللهم إني أسئلك بحق ممشاي هذا فإني لم أخرج أشرا ولا بطرا ولا رياء ولا سمعة وخرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك فأسئلك أن تعيذني من النار وأن تغفر لي ذنوبي فإنه لا يغفر الذنوب إلا أنت متوجہ ہوتا ہی اللہ تعالی اوسپر بنیات خود اور استغفار کرتی ہین اوسکی بیس ستر ہزار فرشتی ف راہ راست دکھایا گیا یعنی تو نی جو نام خدا کا لیا اور توکل اوسپر کیا اور لا حول پڑہی یعنی اپنی کو عاجز جانا اور راہ راست پائی تو نی ایسی کہ راہ راست یہی ہی کہ بندہ یاد خدا مین ہے اور اپنی کام سپرد اوسکی کری بیت کار خود ما بخدا باز گذار ما کت نمی بینم ازین بہتر کار ع وعن أبي مالك الأشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ولج الرجل بيته فليقل اللهم إني أسئلك خير المولج وخير المخرج بسم الله ولجنا وعلى الله ربنا توكلنا ثم ليسلم على أهله رواه أبو داود اور روایت ہی

ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو اپنے گھر مین پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بہلائی داخل ہونیکی اور بہلائی نکلنے کی یعنی آنا اور نکلنا ساتھہ بہلائی کی ہو ساتھہ نام اللہ کے داخل ہوئی ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہے بھروسا کیا ہمنے پھر سلام و علیک کرے اپنی اہل پر نقل کیے یہہ ابو داؤد نے **ف** حصن حصین مین ہے یہہ دعا ابو داؤد ہی سے نقل کی گئی ہے آمین بعد لفظ وبجنا کی وبسم اللہ خرجنا ہے ہے پھر ابو داؤد مین جو دیکھا اوسمین ہے یہہ جملہ موجود ہے پس مولف مشکوٰۃ کا یا کاتب اوسکی اس جملہ کو لکھنا بھول گئی ہونگی اور پھر سلام علیک کرے لکھا ہے علمائی کہ اگر گھر مین کوئی نہو تو بھی سلام کرے ساتھہ نیت ملائکہ کی کہ وہان ہین السلام علی عباد اللہ الصالحین **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک وبارک علیکما وجمع بینکما فی خیر رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے ہے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا دیتے آدمی کو یعنے ارادہ کرتے دعا کا جب نکاح کرتا کہتے برکت دے اللہ تعالیٰ واسطے تیرے اور برکت دے تم دونو کو یعنی میان ہو یکو یعنی رحمت ہو تم پر اور زروقی اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے درمیان تمہارے بیچ بہلائی کی یعنی طاعت کرتی رہو اور صحت اور عافیت سے رہو اور سلوک رہے بیچ تمہارے اور اولاد نیک ہو نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأۃ او اشتری خادما فلیقل اللہم انی اسئلک خیرہا وخیر ما جبلتہا علیہ واعوذ بک من شرہا وشر ما جبلتہا علیہ واذا اشتری بعیرا فلیاخذ بذروۃ سنامہ ولیقل مثل ذلک وفی روایۃ فی المرأۃ والخادم ثم لیاخذ بناصیتہا ولیدع بالبرکۃ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اوسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے اور عبد اللہ نے نقل کیے خصوصی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ نکاح کرے ایک تمہارا کسی عورت سے یا خریدے وہ لسپس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے بہلائی اوسکی یعنی بہلائی اوسکی ذات کی اور بہلائی اوسچیز کی کہ پیدا کیا تو نے اوسکو اوسپر یعنی اخلاق اچھے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی اوسکی سے اور برائی اوسچیز کیسے کہ پیدا کیا تو نے اوسکو اوسپر یعنی بری اخلاق افعال اور جسوقت خریدے اونٹ پس چاہیے کہ پکڑے بلندی کوہان اوسکی اور کہے مانند اوسکی یعنی دعا مذکورہ پر ہے اور ایک روایت مین بیچ عورت اور بردی کی یون آیا ہے کہ پھر چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردی کو اور دعا کرے ساتھہ برکت کی نقل کیے یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** دعا کرے ساتھہ برکت کی یعنی اوپر کی دعا پڑھے یہہ بات سمجھی جاتی ہے حصن حصین سے اور کہا خبر دی نے کہ اگر اونٹ خریدی تو بھی اسیطرح پر ہے **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوات المکروب اللہم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت رواہ ابو داؤد

اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا غمزدہ کی یعنی اوسکی پریشانی سے غم جاتا رہتا ہے یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہون پس نہ سونپ مجھکو طرف نفس میرے کی ایک لحظہ یعنی اسقدر کہ وہ دشمن بڑا میرا ہے اور عاجز ہی نہین قدرت رکھتا حاجت روائی کی اور درست کرے میرے لیے کام میرا سب نہین کوئی معبود سوائے تیری نقل کیے یہہ ابو داؤد نے **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رجل ہموم لزمتنی ودیون یا رسول اللہ قال افلا اعلمک کلاما اذا قلتہ اذہب اللہ ہمک وقضی عنک دینک قال قلت بلی قال قل اذا اصبحت واذا امسیت اللہم انی اعوذ بک من الہم والحزن واعوذ بک من العجز والکسل واعوذ بک من البخل والجبن واعوذ بک من غلبۃ الدین وقہر الرجال قال ففعلت ذلک فاذہب اللہ ہمی وقضی عنی دینی رواہ ابو داؤد

روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا ایک شخص نے کہ فکر مین لگین ہین مجکو اور میری ذمہ پر دین ہین یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکھلاؤن تجکو ایک کلام کہ جسوقت کہی تو اوسکو دور کریگی اللہ فکر تیری اور ادا کریگی تجسی دین تیرا کہا کہا مینی مقرر تبلائی فرمایا کہہ جسوقت صبح کرتیو اور جسوقت کہ شام کریگو [illegible] مین پناہ مانگتا ہون تجہ تیری فکر و غم سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عاجزی سی اور سستی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری بخیلی سی اور [illegible] مانگتا ہون ساتھہ تیری غالب ہونی دین کی سی یعنی کثرت اوسکی سی اور غلبی لوگون کیسی کہا اوس شخص نے پس کیا مینی یہہ پس دور کیگی اللہ تعالی فکر تیری اور ادا کریگا ذمہ تیری دین ہیر اتھل کی یہہ ابو داود کی **ف** کہا مینی مقرر تبلائی کہا طیبی نے خطابہ یہ ہے کہ کہا جاتا کہا مقرر تبلائی اسلیی کہ ابو سعید نے نہین روایت کی اوس شخص سے بلکہ دیکہا حال اوسکا اور بیان کیا اوسکو جسیا کہ دلالت کرتا ہی اول کلام یا الہی کیہہ نہین منبی مگر یہہ کہ تاویل کیجاوی اور کہا جاتا ہی کہ تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ کہا ابو سعید نے کہ کہا اوسی میرے اوس شخص نے کہ کہا مینی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اخ اور عاجزی سی یعنی ادای طاعت اور عبادت سی اور تحمل مصیبت سی عاجزون اس سی بنا دی اور بخل یہہ ہی کہ ترک کری ادا زکوۃ کو اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور یہہ ہے دسالگی اور ترک کری ضیافت مہمانکی اور ترک کری سلام اور جواب اوسکیکو اور جس علم و مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہہ جانتا ہو اور پہر سکھاوے اور بتاوی نہین اور ترک کری امر و روکو وقت سنی نامنی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نامردی سی مراد یہہ ہے کہ وقت جہاد کی کافرونسی مور کر مقابلہ نکر سکی اور سمین داخل ہی نہ جرات کرنی وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور دل سی نہ توکل کرنا اللہ پر بیچ امور رزق وغیرہ کی **وعن** عَلِيٍّ أَنَّهُ جَاءَهُ مُكَاتَبٌ فَقَالَ إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللَّهُ عَنْكَ قُلِ اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ وَيُنْهَى فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی حضرت علی سی یہہ کہ آیا اونکی پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق مین عاجز ہون بدل کتابت اپنی سی یعنی پہنچا ہی وقت ادا کرنی مال کتابت کا اور اوسیکے پاس مال نہین ہی پس مدد کر میری یعنی ساتھہ مال اور دعا کی فرمایا کیا نہ سکھلاؤن تجکو وہ کلمات کہ سکھلائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتیر اوپر مثل پہاڑ بڑیکی دین ادا کری اوسکو اللہ تعالی تیری ذمی سی کہہ یا الہی کفایت کر مجکو ساتھہ حلال نی کی حرام اپنی سی یعنی رزق حلال پہنچا کہ سبب اوسکی حرام سی بی پروا ہون اور بی پروا کر مجکو ساتھہ فضل نی کی اوس شخص سے کہ سوا تیری ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکا لکھوالی کہ جب تو اتنی روپی ادا کری تو اوسوقت تو آزاد ہی اور بدل کتابت اوس مال کو کہتی ہین کہ اوس غلام مکاتب نے اپنی ذمی پر ادا کرنا اوسکا قبول کر لیا پس جب ادا کریگا اوسیوقت آزاد ہوگا شرح **وسنذكر** حديث جابر إذا سمعتم نباح الكلاب في باب تعظيمه الآتي إن شاء الله تعالى ذکر کرینگی ہم حدیث جابر کی اذا سمعتم نباح الکلاب یعنی باب تعظیمہ الاوانی کی اگر چاہی گا اللہ

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ إِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابَعًا عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ تَكَلَّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب بیٹہتی ایک جگہہ یا نماز پڑہتی پڑہتی کتنی کلمی یعنی وقت اوٹہنی کی مجلس سے اور وقت فارغ ہونیکی نماز سی پس پوچہا مینی اوسسی یعنی فائدہ اونکا پس فرمایا اگر کلام کیا جاوے نیک یعنی بہلی ان کلمون کی ہونگی یہہ کلمی مہر اوپر نیکی کلام نیک پر قیامت تک یعنی وہ کلام محفوظ رہیگا ثواب اوسکا ضایع نہین ہونیگا اور اگر کلام کیا جاوے برا یعنی بہلی ان کلمونکی کلام گناہ کا کیا جاوے ہونگی یہہ کلمی سبب بخشش اوسیکی وہ کلمی یہہ ہین

پاک ہی تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتی ہون تیری ساتھہ تعریف تیرکی نہین کوئی معبود سوائے تیری بخشش چاہتا ہون تجھسے اور توبہ کرتا ہون تجھی طرف تیری نقل کی ہے نسائی نے **وعن** قتادۃ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الھلال قال ھلال خیر ورشد ھلال خیر ورشد ھلال خیر ورشد امنت بالذی خلقک ثلث مرات ثم یقول الحمد للہ الذی ذھب بشھر کذا وجاء بشھر کذا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی قتادہ سے پہنچا اوسکو یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ دیکھتے نئی ماہ کو کہتے چاند ہی بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہی بھلائی اور ہدایت کا چاند ہی بھلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا مین ساتھہ اوسکے ذات کی کہ پیدا کیا تجکو تین بار کہتے پھر کہتے سب تعریف ہی واسطے اوسکے کہ لیگیا اوس مہینے کو اور لایا اس مہینے کو یعنی ماہ گذشتہ اور آیندہ کا نام لینی نقل کی ہے ابوداؤد نے **ف** کہتے یعنی بعد کہنے اللہ اکبر کے یہہ کہتے ہلال خیر و رشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی ہے تابعی حدیث ابن عمر کیسی اور چاند ہی بھلائی اور ہدایت کا یہہ معنی دعا کے ہی یعنی اس چاند مین بھلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہی بطور فال نیک کے **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کثر ھمہ فلیقل اللھم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک وفی قبضتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضائک اسالک بکل اسم ھو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استاثرت بہ فی علم الغیب عندک ان تجعل القرآن ربیع قلبی وجلاء ھمی وغمی ما قالھا عبد قط الا اذھب اللہ غمہ وابدلہ بہ فرحا رواہ رزین اور روایت ہی ابن مسعود سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر اوسکو پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا ہون بندہ تیرا ہون اور بیٹا ہون لونڈی تیرکا اور بیٹا ہون لونڈی تیرکا اور تیری قبضہ مین ہون یعنی تیری ملک و تصرف مین ہون حال پیشانی میرکی تیری ہاتھہ مین ہے یعنی نہین ہے کسی کو قوۃ مگر ساتھہ مدد تیرکی جاری ہی میری حق مین حکم تیرا یعنی تیری حکم کو توقف اور کوئی روکنی والا نہین جو کہی اور چاہی تو نے عدل ہی تیری میرے حق مین قضا تیری مانگتا ہون مین تجھسی ساتھہ وسیلہ ہر نام کی کہ وہ واسطے تیری ہی نام رکھا تو نے ساتھہ اوسکی ذات اپنی کا یا اوتارا تو نے اوسکو کتاب اپنی مین یا سکھایا تو نے وہ اسم کسیکو مخلوق اپنی سے یعنی انبیا کو الہام کیا بغیر ذکر کرنیکی کتاب مین یا اختیار کیا تو نے اوسکو پیچھے پردہ غیب کے نزدیک اپنی یعنی کسیکو اوسکی اطلاع نہین سوائے تیری یہہ کہ کرے تو قرآن کو بہار دل میری کی اور روشنی آنکھون میری کی اور دور کرنی والا غم میرکا اور لیجانی والا اندیشہ اور غم میرکا نہین رہتا کہنا اسکو کوئی بندہ کبھی مگر دور کرتا ہی اللہ تعالیٰ غم اوسکا اور بدل دیتا ہی جگہہ غم کی خوشی کو نقل کی ہے رزین نے **وعن** جابر قال لما اشرفنا کبرنا واذا نزلنا سبحنا رواہ البخاری اور روایت ہی جابر سے کہ کہا ہی ہم جب چڑھتے یعنی بلند جگہہ پر اللہ اکبر کہتے ہی اور جب اوترتے ہی سبحان اللہ کہتے نقل کی ہے بخاری نے **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کربہ امر یقول یا حی یا قیوم برحمتک استغیث رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ولیس بمحفوظ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب عگین کرتا اونکو کوئی امر کہتے اے زندہ ای قایم رکھنی والی یعنی مخلوق کی ساتھہ رحمت تیرکی فریاد رسی چاہتا ہون نقل کی ہے ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہین محفوظ **ف** اور روایت کی ہے حاکم اور ابن سنی نے ابن مسعود سے اور روایت کی ہے حاکم اور نسائی نے حضرت علی سے مرفوع اوسکی لفظ یہہ ہین دیگر وہو ساجد یا حی یا قیوم یعنی بار بار کہتے یا حی یا قیوم حالت سجدہ مین ع **وعن** ابی سعید الخدری قال قلنا یوم الخندق یا رسول اللہ ھل من شیء نقولہ فقد بلغت القلوب الحناجر قال نعم اللھم استر عوراتنا وامن روعاتنا قال فضرب اللہ وجوہ اعدائہ بالریح وھزمھم اللہ بالریح رواہ احمد اور روایت ہی اسے

سعید خدری سے کہ کہا عرض کیا ہمنے دن خندق کی یا رسول اللہ کیا ہی کوئی چیز یعنی ذکر وہ عاکہ پڑہین ہم اوسکو یعنی تا فتح ہو پس تحقیق ہنچی ہین دل ہمارے گرد اگرد یعنی نہایت دہشت اور محنت لاحق ہوئی ہی فرمایا ہان وہ یہہ ہے یا الہٰی ہانک عیبناری اور امن مین کہہ تمکو ڈر ہماری سی کہا ابو سعید نی پس ماری اللہ نے منہہ دشمنون اونکی ساتہہ باد کی اور شکست دی اللہ نی ساتہہ باد کی نقل کی یہہ احمدنی **ف** دن خندق کی کہ اوسکو غزوہ احزاب بہی کہتی ہین اللہ تعالی نی ہوے اسند مسطح کی کافرون پر کہ اندیان اونکی اولٹے دین اونکی اوکہا ڈالی اور طرح طرحکی تکلیفین پہنچاکر تباہ و برباد کیا ع **وعن** بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل السوق قال بسم اللہ اللھم انی اسالک خیر ھذہ السوق وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا اللھم انی اعوذ بک ان اصیب فیھا صفقۃ خاسرۃ رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتی بازار مین کہتی آیا مین ساتہہ نام اللہ کی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بہلائی اس بازار کی یعنی رزق حلال میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اوسمین اور بہلائی اوسچیز کی کہ اوسمین ہے یعنی لوگ اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری اوسکی سی اور برائی اوسچیز کی سی کہ اوسمین ہی یعنی عقد بین فاسد اور نقصان اور لوگ مفسد یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اوس سے کہ پہنچون مین اوسمین معاملہ نقصان کو کہ نقل کے یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین **باب الاستعاذۃ** باب ہے بیچ بیان پناہ مانگنی کی **ف** یعنی اوس مین کہ ایسی دعائین ہین کہ اونمین واقع ہوا ہے پناہ مانگنا اگرچہ دوسری اور اختلاف کیا ہی علماء نی کہ کلام اللہ پڑہنی کی پہلی افضل اعوذ باللہ پڑہنا ہی یا اعتصمت باللہ کہنا کہتی ہین کہ استعیذ باللہ افضل ہی سلیی کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہی کہ فرمایا ہی فاذا قرات القران فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار مین اعوذ باللہ ہی وارد ہوا ہی شرح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من جھد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی مشقت بلا کی سی اور پہنچی بدبختی کی سی اور بری تقدیر سی اور خوش ہونی دشمنون کی سی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بلاء احوال کو کہتی ہین کہ امتحان کیا جاوے اور فتنہ مین ڈالا جاوی آدمی اوسمین اور درک ہوا و سپر اور جہد کی معنی ہین مشقت و نہایت پس مراد اس سے مصیبتین ہین کہ ہو پہنچین آدمی کو دین یا دنیا مین اور عاجز ہو اوسکی دفع کرنی سی اور صبر نہ کر سکی اونکی واقع ہونی پر اور بری تقدیر سی مراد وہ چیز ہی کہ بری ہو آدمی کی حق مین اور خوش ہونی دشمنون کی سی یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا مین ہمکو نہ پہنچی کہ دشمن خوش ہون پس یہہ دعا جامع ہی سب مطالب کو ع **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والجبن والبخل وضلع الدین وغلبۃ الرجال متفق علیہ اور روایت ہی اوس سے کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری اندیشہ سی اور غم سی اور عاجز ہونی سی اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سی اور بوجہ دین کی سی اور غلبہ لوگون کی سی یعنی ظالمونکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والمغرم والمانم اللھم انی اعوذ بک من عذاب النار وفتنۃ النار وفتنۃ القبر وعذاب القبر ومن شر فتنۃ الغنی وشر فتنۃ الفقر ومن شر فتنۃ المسیح الدجال اللھم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی کما ینقی الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری سستی سی یعنی طاعت مین اور بڑہاپی سی یعنی سبب بڑہاپی کی ہو جو اس ہونی اور اعضا ناکارہ ہونی سی اور چٹی سی یا قرض سے اور گناہ سے

یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون تیرہی عذاب آگ کی اور فتنہ آگ کی اور فتنہ قبر کی اور عذاب قبر کی اور فتنہ دولت کی اور برائی فتنہ فقر کی اور برائی فتنہ کانی دجال کی یا الٰہی دھو ڈال میرے گناہون کو پانی برف اور اولی کی یعنی پاک کر مجھکو گناہون سے اسطرح طرح کی مغفرتون کی جیسیکہ پاک کرتی ہین یہہ چیزین میل سی اور پاک کر دل میرے کو یعنی بری اخلاق سی جیسا پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی اور دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میرے کی جیسے کہ دوری رکھی تونی درمیان مشرق اور مغرب کے لفظ کے یہہ بخاری اور مسلم کی **ف** عذاب آگ کی یعنی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ ہون مستحق اسکے کہ وہ تعذیب ہین اسلیے کہ عذاب کافرہی دیے جائینگے اور موحد ادب دیے جاوینگے اور پاک کیے جاوینگے ساتہہ آگ کی نہ عذاب کی اور فتنہ آگ کی مراد ہین وہ چیزین کہ باعث عذاب آگ کی قبر کی ہین یعنی گناہ اور فتنہ قبر سی مراد وہی متحیر ہونا پانچ جواب منکر نکیر کی اور عذاب قبر سی مراد وہی مار ناالہی کی گرزون سی اور اوعذاب ہونا اوسکو کہ جواب دی سکی گا اور مراد فتنہ قبر سی بدبخت ہی خواہ قبر ہو یا اور کچھہ اور فتنہ دولت کا ہی تکبر و سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سی اور خرچ کرنا اوسکا گناہ مین اور فخر کرنا ساتہہ مال و جاہ کی اور فتنہ فقر کا ہی حسد کرنا انبیا پر اور طمع کرنا اونکی مالون پر اور شکی ہونا اوپر اسکے کہ قسمت مین کی ہی اللہ تعالی نے اور اور چیزین مانند اکلی اور اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزون سی مین کیا تہا لیکن پناہ مانگی واسطے تعلیم امت کی **وعن** زید بن ارقم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انی اعوذ بک من العجز والکسل والجبن والبخل والہرم وعذاب القبر اللہم آت نفسی تقواہا وزکہا انت خیر من زکہا انت ولیہا ومولاہا اللہم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوۃ لا یستجاب لہا رواہ مسلم

اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عاجز ہونی سی یعنی نہ قدرت رکہنی سی [illegible] سی یعنی ہیچی کاموں مین اور نامردی سی اور بخیلی سی اور بڑہاپی سی یعنی ناکارہ ہونی اعضا اور ہیچ ہوی سی اسباب بڑہاپی کی اور عذاب قبر سی یعنی قبر کی اور جہنم اور مارنا گرزون کی اور دجال کا نابینا ہونا اور ڈسنا سانپون کا اور مانند اسکی یا الٰہی نفس میرے کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہترین اون شخصون کی ہی کہ پاک کرتی ہین اوسکو تو کارساز ہی اوسکا اور مالک ہے اوسکا یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نافع نہ ہی اور اوس دل سی کہ نہ ڈرتا ہی یا اسکین نہ ہوی ساتہہ ذکر اللہ کی اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو یعنی حریص ہو اور جو کچہہ اللہ نے دیا اوسپہ قناعت نہ کرتی اور اوس دعا سے کہ نہ قبولیت کیجاوی واسطے اوسکی اتفاق کی ہمہ سلم نے **ف** اوس علم سی کہ نافع نہ ہی یعنی اوس علم سی کہ نہ عمل کرون اوپر اور نہ سکہاون اوسکو لوگون کو اور نہ دوست رکہی اخلاق و افعال کو یا اوس علم سی کہ نہ احتیاج ہو طرف اوسکی دین مین یا اوس علم سی کہ نہ ہو اوسکی یکینی مین اون شرعی اور کہا ابوبکر کی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ایک قسم علم کی جیسیکہ پناہ مانگی شرک و نفاق اور بری اخلاق سی اور جس علم کی ساتہہ قوی نہو تو وہ ایسا ہے واسطے نیاسی اور ایک قسم ہی مستون ہو کیسی ہی **وعن** عبد اللہ بن عمر قال کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاءۃ نقمتک وجمیع سخطک رواہ مسلم

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمہ عادتون سی دعا یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری جاتی رہنی نعمت تیری کیسی اور بدلنی عافیت تیری کیسی یعنی مثلا بدلی صحت کی بیماری اور بدلی غنا کی محتاجگی وغیرہ ذالک اور ناگہانی عذاب تیرے اور سب غصون سے نقل کی ہمہ مسلم نے **ف** مراد نعمت سی ایمان اور اسلام اور نیکیان اور عرفان ہی **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل رواہ مسلم

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اوس کام کی کیسی کہ کیا ہی مین اور برائی اوس کام کی کہ نہین کیا ہی مین نقل کی ہمہ مسلم نے

ف یعنی جو بری کام کر چکا ہون اونکی برائی سی پناہ مانگتا ہون یعنی اونپر عذاب ہو اور بخشی جاوین اور جو کام نہین کیی ہین اونکی برائی سی پناہ مانگتا ہون یعنی آیندہ کو کوئی کام ایسا نہ کرون کہ باعث ناراضامندی تیری کا ہو یا سبب ترک کرنی بری کا ہونکی عجب کرون بلکہ محض تیری فضل سی جانون ۱۲ منہ

وعن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول اللهم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت اللهم انی اعوذ بعزتک لا الٰه الا انت ان تضلنی انت الحی الذی لا یموت والجن والانس یموتون متفق علیه اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہی فرماتی یا الٰہی واسطی تیری فرمان برداری کی مینی اور ساتھہ تیری ایمان لایا مین اور تیجھی پر توکل کیا مینی اور تیری طرف رجوع کی مینی یعنی گناہونسی طرف طاعت تیرکی رجوع کی مینی اور ساتھہ مدد تیرکی لڑا ہون یعنی کافرونسی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ عزت تیرکی نہین کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجکو تو زندہ ہی کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی مرینگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انی اعوذ بک من الاربع من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا یسمع رواه احمد وابوداود وابن ماجة ورواه الترمذی عن عبد الله بن عمرو والنسائی عنهما

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری چار چیزونسی اوس علم سی کہ نفع نہ دی اور اوس دل سی کہ نہ عاجزی کرے اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سی کہ نہ قبول کیجاوی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبد اللہ بن عمر سی اور نسائی نی ابوہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو سی **وعن** عمر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتعوذ من خمس من الجبن والبخل وسوء العمر وفتنة الصدر وعذاب القبر رواه ابوداود والنسائی

اور روایت ہی عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتی پانچ چیزونسی نامردی سی اور بخیلی سی اور برائی عمر کیسی یعنے آخی عمر ہو کہ قوی اور حواس مین فرق آجاوی اور قوۃ طاعت کی نرمی اور فتنہ سینہ کیسی یعنی سینہ مین بری اخلاق اور بری عقائد جگہہ پکڑین یا حق بات نہ قبول کری اور متحمل بلاونکا نہو نسی پناہ مانگتی اور پناہ مانگتی عذاب قبر کیسی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **وعن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول اللهم انی اعوذ بک من الفقر والقلة والذلة واعوذ بک من ان اظلم او اظلم رواه ابوداود والنسائی اور روایت ہی ابوہریرہ سے یہہ کہ کہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری محتاجگی سی اور کمی سی اور ذلت سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سے کہ ظلم کرونمین یا ظلم کیا جاونمین نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** مراد محتاجگی سی محتاجگی دلکی ہی یعنی دل حریص ہو جمع کرنی مال پر یا مراد محتاجگی مال کے ہی کہ اوسمین صبر نہو پس حقیقت مین پناہ مانگی فتنہ محتاجگی کیسی اور کمی سی مراد ہی کمی نیکیونکے یا کمی مال کی اسلیی کہ حضرت نی غنیا کی کمی مال کے اور مکروہ جانتی ہی کثرت مال کو یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہی کہ قوت لایموت کو کفایت نکری اور حرج ہو عبادت کی کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ کمی صبر کی مراد ہی اور مراد ذلت سے ذلت بسبب گناہونکے ہی کہ اللہ کی نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہی یا مراد ہی ذلیل ہو اغنیا کی نظر مین بسبب مسکینی کی **وعنه** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول اللهم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق رواه ابوداود والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری خلاف سی اور نفاق سی اور بری خلقون سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** خلاف سی یعنی مخالفت حق سی اور بعضون نی کہا خلاف وعداوت سی آپسمین اور نفاق سی سب قسام نفاق کی مراد ہین خواہ نفاق عقیدہ مین ہو یا عمل مین یعنی دلمین

کفر کہنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی سے خلاف اور پیچ کی کہ دلمین ہے اور بہت جھوٹ بولنا اور خیانت امانت مین کرنی اور بد کہاؤ کرنا وقت لین دین کی
اور خلاف وعدہ کا کرنا وغیر ذلک ع ۱۰ **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ
الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سے ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہی کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری بھوک سی پس تحقیق وہ بری ہی بچھاونے اور پناہ مانگتا ہون
مین ساتھہ تیری خیانت سی پس تحقیق وہ بری خصلت اندر کی ہی نقل کی ہے ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** بھوک سی ایسی پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا
ہی آدمی کی بدن اور قوی اور حواس مین اور فتور آتا ہی حضور مین اور عبادت کی کرنی مین پس بھوک بری وہ ہی کہ موجب ضرر کی اور اکثر ہو اور جو کہ رضیات
کی پس بطور اعتدال کی اور موافق حال کی ہو بری نہین بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل اور صحت وسلامتی بدن کی ہی بیماریونسی اور خیانت
سی مراد ہی نافرمانی کرنی اللہ و رسول کی اور خیانت کرنی لوگون کی مالون اور بھیدونمین چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہہ ایت یا ایہا الذین آمنوا لا تخونوا
اللہ والرسول وتخونوا امانا تکم ع **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّءِ الْاَسْقَامِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی انس سے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہی کہتی یا الٰہی تحقیق مین
پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کوڑہ سی اور جذام سی اور دیوانگی سی اور بری بیماریون سے نقل کی ہے ابوداود اور نسائی نی **ف** بری بری بیماریونسی
اوسکو تعمیم بعد تخصیص کے کہتی ہین یعنی پہلی خاص بری بیماریونسی پناہ مانگی پھر عام مانند استسقا اور دق وغیرہا کی انسی شاید اسلیی کہ اکثر لوگ کہین کہاتی
ہین اور ہیئت متغیر ہو جاتی ہی اور آدمی آدمیت سی نکل جاتا ہی اور ہمیشہ ہتی ہین بخلاف اور بیماریون کی مانند بخار و دردسر وغیرہما کی کہ اونمین
یہہ حال نہین ہوتا اور رنج کم ہوتا ہی اور ثواب بہت اور کہا ابن ملک نے حاصل یہہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ اختلاط کرتی ہون لوگ صاحب اوس مرض سے اور نہ منتفع
ہوتی ہون اوس سے اور نہ وہ منتفع ہوتا ہون سی اور عاجز ہو بسبب اوس مرض کے اللہ کی حقون سی اور بندونکی حقونسی تو مستحب ہے پناہ مانگنی اوس سے اہنو
اور کوڑہ اور جذام بالطبع متعدی نہین ہین یعنی کسیکو نہین لگ جاتی مگر اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بسبب ان اگانی کی کورہی یا جذامی سی چپ لگ کر یہہ
بیماریان پیدا ہو جاتی ہین معاذ اللہ ع **وعن** قُطْبَۃَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی قطبہ بن مالک سے کہ کہا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری بری خلقونسی اور بری عملون سے اور بری خواہشون سی نقل کی ہے ترمذی نی **ف**
منکر اوسکو کہتی ہین کہ نہ معلوم ہو بھلائی اوسکی شرع سی یا معلوم ہو برائی اوسکی شرع سی اور مراد اخلاق سی اعمال باطن کے ہین حاصل یہہ کہ بری اعمال
کیسی مانند حسد و کینہ وغیرہما کی پناہ مانگتا ہون اور بری اعمال سی مراد بری افعال ظاہر کی ہین اور بری خواہشونسی مراد بری عقیدی ہین ع
وعن شُتَیْرِ بْنِ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ تَعْوِیْذًا اَتَعَوَّذُ بِہٖ قَالَ قُلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہی شتیر بن شکل بن حمید سی کہ نقل کرے اپنی باپ سے یعنی شکل سی کہا کہا میں نی اللہ کی سکھاؤ مجکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ پناہ پکڑون ساتھہ
اوسکی فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی شنوائی نبی کیسی یعنی نہ سنون اوس سے کلام بد اور برائی بینائی اپنی کی یعنی بری
چیز اوس سی نہ دیکھون اور برائی زبان اپنی کی یعنی کلام بری اور بیفائدہ اوس سے نہ کرون اور برائی دل اپنی کیسی یعنی بری عقیدی اور حسد و کینہ
وغیرہ دلمین نہ آوین اور بری کام پر ارادہ مصمم نکرون اور برائی منی اپنی کی سی یعنی زنا مین صرف نہو اور نظر شہوت سی کسیکو نہ دیکھون نقل کی ہے ابوداود

ترمذی اور نسائی نے **وعن** ابی الیسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللھم انی اعوذ بک من الھدم واعوذ بک من التردی ومن الغرق والحرق والھدم واعوذ بک من ان یتخبطنی الشیطان عند الموت واعوذ بک ان اموت فی سبیلک مدبرا واعوذ بک ان اموت لدیغا رواہ ابوداؤد والنسائی وزاد فی روایۃ اخری والغم اور روایت ہی ابوالیسر سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہی دعا مانگتی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری مکان کی گرنیسی سے مجھپر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑی کہ ہلاک ہوجاؤن اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری گرپڑنیسی بلندی سے اور ڈوبنی سی اور جلنی سی اور بہت بڑاپی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سے کہ حیران کری مجھکو شیطان نزدیک مرنیکے یعنی وسوسی ڈالکر دین کو تباہ کری اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سے کہ مرونین تیری راہ مین پیٹ دیکر یعنی جہاد مین کفار سی بہاگ کر اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سے کہ مرونین لدیغ یعنی سانپ بچھو اور مانند انکے کسی زہریلی جانورون کی کاٹنی سی نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے ایک روایت مین لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری غم سی **ف** اگر کوئی کہی کہ بعضی چیزین ایسی ہین کہ اونسی آدمی درجہ شہادت کا پاتا ہی پھر حضرت نے پناہ اونسی کیون مانگی جواب یہہ کہ ایسی اوقات مین رنج بہت ہوتا ہی آدمی صبر نہین کرسکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ کردی اسلیے اونسی پناہ مانگی اور بہت بڑاپی سی یعنی برائی بڑاپی کی سی کہ حواس و قوی مین فرق آجاوے اور کام بیہودہ کرنی لگون اور عبادت مین فتور آوی استسے بھی پناہ دہی اور آیا ہی کہ جو کوئی یاد کریگا ہی قرآن محفوظ رہیگا ہی اسسے **ع** **وعن** معاذ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال استعیذوا باللہ من ضبع بھدلۃ الی الطبع رواہ احمد والبیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی معاذ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھہ اللہ کی طبع سے کہ پہنچاوی طرف طبع کی نقل کی یہہ احمد اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** طبع کی جمع ہین سید کہتی ہین مالکے لوگونسی اور طبع اصل مین کہتی ہین ملوار کی زنگ لگنی کو اور یہان مراد ہے عیب معنی یہہ ہین کہ پناہ مانگتا ہون ساتھہ اللہ کی طمع سی کہ پہنچاوی مجھکو طرف اوسحالت کی کہ عیب دار کری مجھکو کہ وہ تواضع کرنی ہی اہل دنیا کی اور ذلیل ہوتا ہی سفلونکی آگی اور ظاہر کرنا حاجت اور یاکا اور سوائے انکی اور چیزین کہ حالت طمع مین ہوتی ہین اور اسلیے کہا گیا ہی کہ طمع باعث فساد دین کی ہی اور ورع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی نے کہا کہ طمع اوسکو کہتی ہین کہ امید رکھی اوس مالکی کہ شک ہو اوسکی حاصل ہونی مین اور اگر یقین ہو جیسی کسیپر جو اوسکا ہو یا وعدہ صادق کیا ہو اوسنے کسی سے ہو اوسسے توقع کہنی کو طمع نہین کہتی **ع** **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر الی القمر فقال یا عائشۃ استعیذی باللہ من شر ھذا فان ھذا ھو الغاسق اذا وقب رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کی پس فرمایا ای عائشہ پناہ پکڑ ساتھہ اللہ کی برای اسکی سی پس تحقیق یہہ ہی غاسق یعنی اندھیرا کرنی والا جب بی نور ہوجاوی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** قران شریف مین جو آیا ہی غاسق اذا وقب اوسکو حضرت نے بیان فرمایا کہ مراد اوسسے چاند ہی جبکہ گہہ جاوے پس اسسے پناہ مانگنی کا سبب یہہ ہے کہ گہنا اسکا نشانیون خدا تعالی کی سی ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر اوترنی بلاؤنکی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر کھڑی ہوتی تھی ترسان اور ہول ناک اور مراد ان بلاؤنکی اوترنی سی وہ نہین ہے کہ جو منجم احکام کسوف و خسوف سے ثابت کرتی ہین اسلیے کہ اہل اسلام کی نزدیک معتبر نہین بلکہ مراد یہہ ہے کہ وقت عبث کا ہوتا ہی کہ جب چاند باوجود اس نورانیت کی گہہ گیا اور نور اسکا جاتا رہا تو ایسا ہو کہ نور ایمان اور عمل کا مجسی جاتا رہی اور مانند اسکیکی اور اکثر مفسرین نے تفسیر من شر غاسق اذا وقب کے یہہ ہی کی ہی کہ برائی رات کی سی جبکہ تاریک ہو جاوے **ع** **وعن** عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی یا حصین کم

لِهٰذَا قَالَ إِنِّي سَبْعَةٌ سِتَّةٌ فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدٌ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی باپ میرے کی یعنی پہلی اسلام لانیکی اسی حصین کتنی معبودونکو بندگی کرتا ہی آجکی دن کہا باپ میری نی سات معبودونکو جو ہیہ زمین ہین یعنی بتوت اور بعوق ونسر اور لات اور منات اور عزی کہ نام بتونکی ہین اور ایک آسمان ہین کہ خالق سب کا ہی فرمایا حضرت نی پس کسکو انہین سے گنتا ہی واسطی امید وڈرانی کی یعنی کس سے امید بہلائی کی کہتا ہی اور ڈرتا ہی کہا حصین نی اوسکو کہ آسمان ہین ہی فرمایا حضرت نی ای حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکہلاتا ہین تجکو دو کلمی کہ فائدہ دیتی تجکو دونو دارین ہین کہا عمران نی پس جب مسلمان ہوا حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکہلا بی مجکو وہ دو کلمی کہ وعدہ کیا تہا آپ نی مجسی فرمایا حضرت نی کہہ یا الہی میرے دلمین ڈال ہدایت میری اور پناہ دی مجکو برائی نفس میری کیسی نقل کے ہیہ ترمذی نی **ف** ایک آسمان مین ہیہ اوسی بموجب گمان اپنی کی کہا والا اللہ کی پس ایک مکان مقرر نہین یا معنی ہیہ ہین کہ وہ جو آسمان مین عبادت کیا جاتا ہی بنوع ؛ **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ ڈری ایک تمہارا نیند مین پس چاہیی کہ کہی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ کی کہ پورے ہین غضب اوسکی سی اور عذاب اوسکی سی اور برے بندون اوسکی سی اور وسوسی شیطانونکی سی اور اس سے کہ حاضر ہون شیطان میرے پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہنچاوین گی کہنی والی ان کلمات کی کو اور تہی عبداللہ بیٹی عمرو کی سکہلاتی یہہ کلمات اوسکو کہ بالغ ہوتا اولادون کیسی اور جو کہ نابالغ ہوتا اونمین سی لکہتی ان کلمات کو پرچہ کاغذ مین پہر لٹکاتی اوسکو گردن اوسکی مین نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی اور یہہ لفظ ترمذی کی ہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ڈرنا نیند مین شیطان کے تصرف سی ہوتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی لٹکانا تعویذ کا گلی مین اور بعضی علمانی اسمین اختلاف کیا ہی لیکر مختار یہہ ہی کہ لٹکانا منکون وغیرہ کا حرام ہی اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسمای الہی لکہکر لٹکاوین تو مضائقہ نہین ؛ **وعن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگی اللہ سی جنت تین بار یعنی یون کہی اللہم انی اسالک الجنۃ یا کہی اللہم ادخلنی الجنۃ یا زبان ہندی وغیرہ مین اس مضمون کو کہی کہتی ہی جنت یا الہی داخل کر تو اسکو جنت مین اور جو شخص کہ پناہ مانگی آگ سی تین بار یعنی یون کہی اللہم اجرنی من النار یا اور زبان مین کہی اس مضمون کو کہتی ہی آگ یا الہی محفوظ رکہہ اسکو آگ سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** تین بار کہی ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین گر اکٹہا کر ؛

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** الْقَعْقَاعِ أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ أَقُولُهُنَّ لَجَعَلَنِي يَهُودُ حِمَارًا فَقِيلَ لَهُ مَا هُنَّ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ

بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ رَوَاهُ مَالِكٌ ۔ روایت ہی مضمون سی یہہ کہ کعب جہانی کہا اگر نہ کہتا مین تین کلمے البتہ کہتا اونکی بجکو ہووے کہنا پس کہا گیا وہ کلمے اونکی کیا ہین وہ کلمے کہا کعب نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ ذات اللہ کی کہ بڑی ہی وہ اللہ کہ نہین کوئی چیز بڑی اوس سے اور ساتھہ کلمون اللہ کی کہ پوری ہین نہین بچا وہ ذکر کرنا اوسی نیک ورنہ بد اور ساتھہ ناموں اللہ کی کہ نیک ہین جو کچھہ کہ جانتا ہون مین اون نامونسی اور جو کچھہ کہ نہین جانتا برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی اوس نے اور پیدا کیا اوس نے اور برا بری یعنی تناسب الاعضا کی نقل کی یہہ مالک نے **ف** کعب الاحبار یہود یون مین بڑی دانشمند تھی اور حضرت کی زمانہ مین تھی لیکن حضرت کو دیکھا نہین حضرت عمر کی زمانہ مین ایمان لائی وہ کہتی ہین کہ بسبب ایمان لانیکی یہود مجھسی نہایت بغض رکھتی ہین اگر میرا پہنچا جانا پڑتا تو سحر کرکر مجھی کہا کر دیتی اور مراد گدھا کرنی سی یہہ ہے کہ مجھی ذلیل اور بی وقوف سلوب العقل مانند گدھی کی کر دیتی اور مراد کلمون اللہ کے سی تو قرآن ہی پس مراد ذکر نیکی اوسکے سے ہے مین کہ اوسکی ثواب عذاب وغیرہ سی کوئی خارج نہین ہے جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا اور چیز وں کا قرآن مین کیا ہی بلا شبہہ ہوتا ہی اور یا مراد کلمون اللہ کے سی صفات الہی یا علوم الہی ہین اوسی ہی کوئی چیز باہر نہین ہے کہ محیط یعنی گھیری ہوئی ہین بندے ۔

وعن مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُولُهُنَّ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ أَخَذْتَ هٰذَا فَقُلْتُ عَنْكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَرَوَى أَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اور روایت ہی مسلم بیٹی ابی بکرہ کی سی کہ کہا تہا باپ میرا کہتا ہی پیچھی نماز کی یعنی فرض نماز کی پیچھی یا ہر نماز کی پیچھی ہی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کفر کی اور فقر کی یعنی فقہ قلبی کی سی کہ وہ بی صبری ہی اور کفران نعمت اور مانند انکی اور عذاب قبر کی پس تہا مین کہتا یہہ کلمے پس کہا باپ میرا نی ای بیٹی میری کس سی سیکہی تو نی یہہ کلمے کہا مینی آپ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہتی ان کلمون کو پیچھی نماز کی نقل کی یہہ نسائی اور ترمذی نی مگر ترمذی نی نہین ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوۃ کا اور نقل کی احمد نی لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کرنی باپ بیٹی کی اور نزدیک احمد کی لفظ فی دبر کل صلوۃ ہی یعنی لفظ کل کا اضافہ زیادہ ہی **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِي رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ فَقَالَ رَجُلٌ أَيُعْدَلَانِ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی سعید سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ کی کفر سی اور دین سی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کیا برابر کیا آپ نی کفر کو ساتھہ دین کی فرمایا کہ ہان اور ایک روایت مین ہی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کفر سی اور فقر سی کہا ایک شخص نی اور برابر کیی جاتی ہین دونون یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہان نقل کی یہہ نسائی نی **ف** کفر اور دین کو برابر سلیی فرمایا کہ آدمی بسبب دینکی جھوٹ بولتا ہی اور خلاف وعدہ کرتا ہی اور یہہ صفات کافرون اور منافقون کی سی ہی اور کفر و فقر کو برابر سلیی کیا کہ بسبب فقر کی آدمی بی صبری کرتا ہی اور ایسی کلام کرنیتا ہی کہ باعث کفر کی ہوتی ہین شرح **باب جامع الدعاء** باب ہے بیچ بیان اون دعاؤن کی کہ جامع ہین **ف** یعنی ہمین سے دعا مین ہین کہ الفاظ تہوڑی ہین اور معانی بہت یا جامع سے مراد یہہ ہے کہ ہمین ایسی دعا مین ہین کہ جمع کرنی والی ہین قاصد و مطالب کو ۔ شرح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** أَبِي مُوسٰى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَأِي وَعَمْدِي وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ تحقیق وہ تہی مانگتی یہہ دعا یا الٰہی بخش میری لیی خطا میری اور زیادتی میری
یعنی جن چیزون کا جاننا یا عمل کرنا اوپہ واجب تہا اور مینی نہین جانا اونکو اوسکو بخش دی اور زیادتی میری بیچ کام میرے مین اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی
اونکو مجھسی یعنی مجھی اونکا علم نہین جیسا تجھی ہی یا الٰہی بخش میری لیی قصد سے کرنا میرا اور مذہبی سی کرنا میرا اور زیادتی کرنا میرا اور جانکر کرنا میرا اور یہہ سب یعنی
میرے پاس یا الٰہی بخش میری لیی وہ گناہ کہ پہلی کیی مینی اور وہ گناہ کہ ہونگی بعد اسکی یعنی بالفرض والتقدیر اور وہ گناہ کہ چھپ کر کیی مین مینی اور وہ گناہ کہ
اوسکا ظاہر کیی مینی اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی اونکو مجھسی تو آگی کرنی والا ہی یعنی جسکو چاہی ساتہہ توفیق اپنی کی طرف رحمت اپنی کی اور تو پہنچہ
توانی والا ہی اپنی رحمت سے جسکو چاہی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ سب مین میری پاس یہہ حضرت نی از راہ تواضع
اور کسر نفسی اور زاری کی جناب کبریائی مین کہا والا حضرت پاک تہی سب گناہونسی اور حقیقت مین یہہ تعلیم امت کو کریون بخشش مانگا کرین ۱۲

وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي فِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي
وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ
رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الٰہی درست کر میری لیی دین میرا وہ جو
بچاوہی کام میرہ کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتی ہین اور آخرت کی عذاب سے نجات پاتا ہی اور درست کر میری لیی دنیا میری کہ اوسمین ہے روزگار
میری اور درست کر میری لیی آخرۃ میری وہ کہ اوسمین ہی رجوع کرنا میرا اور گردان زندگی کو سبب زیادتی کا میری لیی ہر نیکی مین کہ بہت جیون اوسکا
کام بہت کرون اور کر موت کو سبب راحت کا میرے لیی ہر برائی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** درستی دنیا کی ساتہہ حاصل ہونی قوت کی ہوتی ہی وجہ حلال
سی کما اوس سے گذران اچھی طرح ہوتی ہی اور قوۃ ہوتی ہی طاعت کے اور خاطر جمع ہوتی ہی خلل و تشویش عبادت مین نہین ہوتی اور درستی آخرت کے
ساتہہ توفیق ہونی اوسچیز کی ہوتی ہی کہ سبب اوسکی نجات ہو عذاب سے اور پہنچی سعادت اوس جہان کو اور خیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ موت میری کا بہتر ہاتہہ
اور اچھی اعتقاد پر اور توبہ کر کر ہو تاکہ ہو سبب خلاصی کی مشقت دنیا سی اور باعث حاصل ہونی راحت کی عقبی مین ۱۲ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ کہتی تہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی ہدایت اور تقوی اور باز رکہنا
نفس کا حرام و مکروہ سی اور سوال کرتا ہون بی پروائی یعنی دلکی اور ظاہر کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہہ یا الٰہی ہدایت کر مجھکو یعنی سیدہا راہ دکہا اور سیدہا کر مجھکو یعنی افعال
و گفتار میرہ کو راست و درست کر اور یاد دلا کر یہہ طلب کرنی ہدایت کی سیدہا چلنا راہ کا اور یہہ طلب کرنی راستی کی راستی تیر کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
یعنی جب ہدایت طلب کری تو تو یہہ خیال کر کہ یہہ رہنمائی حاصل ہو مجھکو مانند رہنمائی ہوس شخص کے کہ چلتا ہی سیدہے راہ پر اور جب راستی مانگی تو یہہ خیال کر کہ
راستی حاصل ہو مجھی مانند راستی تیر کی حاصل یہہ کہ نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب کر ۱۲ **وعن** أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ

نی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی مالک اشجعی سے کہ اون نے نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا تہا آدمی جب مسلمان ہوتا سکہلاتی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پہر حکم کرتی اوسکو کہ دعا کری ساتہہ ان کلمات کی یا الہی بخش واسطی میری اور رحم کر مجہپر یعنی ساتہہ ڈالنی عذاب اوسکی میری اور ہدایت کر مجکو اور عافیت سی رکہہ مجکو اور روزی دی مجکو یعنی حلال نقل کی یہہ مسلم نی وعن انس قال کان اکثر دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہا اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الہی ہمکو دنیا مین نیکی یعنی نعمتین اور حالت اچہی اور آخرت مین یعنی بعد موت کی نیکی یعنی مراتب اچہے اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیت اکثر دعا اسلیی تہی کہ جامع ہی سب مقاصد دین و دنیا کو اور کلام اللہ مین کی ہی طالب صادق اگر وقت اور مناجات کی خلوت مین بیٹہہ کر ساتہہ صفائی باطن کی ہر افراد حسنات دنیا و آخرت کی او ظاہر و باطن کے تصور کر کر دعا کری تو دیکہی کیا کچہہ ذوق و جمعیت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہین ح **الفصل الثانی**

فصل دوسری عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو ویقول رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واھدنی ویسر الھدی الی وانصرنی علی من بغی علی رب اجعلنی لک شاکرا لک ذاکرا لک راھبا لک مطواعا لک مخبتا الیک اواھا منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی وثبت حجتی وسدد لسانی واھد قلبی واسلل سخیمۃ صدری رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ روایت ہی ابن عباس سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی کہتی ای رب میری مدد کر میری یعنی توفیق دی مجکو اپنی ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنی کی اور نہ مدد کر مجہپر یعنی غالب نکر مجہپر اونکو کہ منع کرین مجکو طاعت تیری خواہ شیاطین ہون خواہ نفس خود کفار اور فتح دی مجکو اور نہ فتح دی مجہپر یعنی غالب کر مجہی کفار پر اور نہ غالب کر اونکو مجہپر اور مکر کر واسطی میری اور نہ مکر کر میری ضرر پر اور راہ سیدہی دکہا مجکو اور آسان کر سیدہی راہ پر چلنا واسطی میرے اور مدد کر میری اوپر کہ زیادتی کی مجہپر ای رب میرے کر مجکو واسطی اپنی شکر کرنی والا یعنی ہر وقت واسطی اپنی ذکر کرنی والا یعنی ہر حال مین واسطی اپنی ڈرنی والا واسطی اپنی بہت فرمان بردار واسطی اپنی عاجزی کرنی والا طرف اپنی بہت آہ کرنی والا یعنی زاری کرنی والا رجوع کرنی والا ای پروردگار میری قبول کر توبہ میری اور دہو ڈال گناہ میری اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکہہ دلیل میری یعنی اپنی دشمنون پر دنیا اور عقبی مین اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولی مگر سچ اور حق اور سیدہی راہ دکہا دل میرکو اور نکال سیاہی سینہ میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف مکر کریں دشمنون پر واسطی مدد کرنی میرکی مکر کی معنی ہین فریب اور مراد مکر خدا سی پہنچانا بلا کا ہی دشمنان دین پر اوس جگہہ سی کہ گمان نہ رکہین اور سیاہی سینہ سی مراد ہی کینہ اور حسد اور بغض اور سوے انکی اور اخلاق بدی ع وعن ابی بکر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر ثم بکی فقال سلوا اللہ العفو والعافیۃ فان احدا لم یعط بعد الیقین خیرا من العافیۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اسنادا اور روایت ہی ابی بکر سی کہ کہا کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پہر روئی اور فرمایا مانگو اللہ سی بخشش اور عافیت اسلیی کہ کوئی نہین دیا گیا ہی بعد یقین یعنی ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سی یعنی بعد دولت ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سی نہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار سند کی ف حضرت جانتی ہی کہ امت گرفتار ہوگی فتنون اور غلبہ شہوت اور حرص مین اسلیی روئی اور حکم کیا کہ طلب کرین بخشش اور عافیت تاکہ بچاوے اونکو اللہ ان بلیات سی اور عافیت کی معنی ہین سلامتی ہونی دین

مین فتنہ سی اور بدبختی مین مرنی بیماریون اور برے سخت سی پناہ **وعن** انس ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل قال سل ربک العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ فی الیوم الثانی فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل فقال لہ مثل ذلک ثم اتاہ فی الیوم الثالث فقال لہ مثل ذلک قال فاذا اعطیت العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ فقد افلحت رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اسنادا

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہتر ہی فرمایا مانگ رب اپنی سی عافیت یعنی سلامتی دین مین اور بدن مین اور معافات یعنی عافیت سی کہی تجکو اللہ لوگونسی اور عافیت سی کہی اونکو کونسی دنیا اور آخرۃ مین پھر آیا وہ شخص حضرت پاس دوسری دن پھر کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہتر ہی پس فرمایا اوسکو مانند اوسکی یعنی جو کہ پہلی دن فرمایا تھا پھر آیا وہ تیسری دن پس فرمایا اوسکو مانند اوسکی فرمایا جسوقت دیا جاوے تو عافیت دنیا اور معافات اور آخرۃ مین پس تحقیق چھٹکارا پایا تو نی اور مقصد کو پہنچا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی باعتبار سند کی **وعن** عبد اللہ بن یزید الخطمی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی دعائہ اللہم ارزقنی حبک وحب من ینفعنی حبہ عندک اللہم ما رزقتنی مما احب فاجعلہ قوۃ لی فیما تحب اللہم ما زویت عنی مما احب فاجعلہ فراغا لی فیما تحب رواہ الترمذی

اور روایت ہی عبد اللہ بن یزید خطمی سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ کہتی تھی دعا اپنی مین یا الٰہی نصیب کر مجکو دوستی اپنی اور دوستی اوس شخص کی کہ نفع دی مجکو دوستی اوسکی نزدیک تیری یا الٰہی جو کچھہ کہ دیا تو نی مجکو اوسچیز سی کہ دوست رکھتا ہون پس کر دان اوسکو سبب قوۃ میرا اوسچیز مین کہ دوست رکھتا ہی تو یعنی جو نعمتین کہ دی ہین تو نی قسم مال اور عافیت اور اونعمتون نیوہ سی اونکو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کر کہ پہنچ کر اونکو تیری راہ مین اور خوشنودی تیرہین یا الٰہی جو کچھہ کہ سمیٹ رکھا ہی تو نی مجھی سی پیاری کہ دوست رکھتا ہون پس کر دان اوسکو سبب فراغت میرا اوسچیز مین کہ دوست رکھتا ہی تو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی مال وغیرہ جو نہین دیا ہی اوسکو باعث مشغولی عبادت سی کا کر کہ بغیر مانع کی تیری عبادت مین مشغول رہون اور حاصل دونون جملون کا یہہ ہی کہ اگر نعمت دنیا کی دی تو توفیق شکر اوسکی کی دی تا اغنیا شاکرین سی ہون مین اور اگر نہ دی تو مجکو تو اوس سی فارغ رکھہ دل میرکو کہ اوسمین راغب لگا رہی اور عبادت مین مشغول ہون اور جمع فزع نہ کرون تا فقرا صابرین سی ہون مین شرح **وعن** ابن عمر قال قلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بہؤلاء الدعوات لاصحابہ اللہم اقسم لنا من خشیتک ما تحول بہ بیننا وبین معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تہون بہ علینا مصیبات الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ہمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کبھی کسی مجلس سی یہانتک دعا کرتی ساتھہ ان دعاون کی اوسطی یارون اپنی کی یعنی سکھلاتی کہ وہ داخل ہون اوسمین اور سیکھین تعلیم اونکی یا الٰہی نصیب کر ہماری لیی خوف اپنا اوسقدر کہ حائل ہووے تو سبب اوسکی درمیان ہمارے اور درمیان گناہون اپنی کی یعنی اوس قدر کی سبب سی تیری گناہون سی بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی اوسقدر کہ پہنچا دی تو ہمکو سبب اوسکی بہشت اپنی مین یعنی عالی درجون بہشت کی مین اور نصیب کر یقین ہی اوسقدر کہ آسان کری تو سبب اوسکی ہمپر مصیبتین دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتھہ شنوائیون ہمارے کی اور بینائیون ہماری کی اور قوۃ ہمارے کی

جبتک زندہ رکھی تو مجکو اور کر پہرہ مند یکو وارث ہمارا یعنی باقی رکھہ اوسکو اپنے عمر تک یعنی تمام عمر اعضا اور حواس ہمارے کو سلامت رکھہ اور گردان کینہ کشی ہمارے کو اوسپر کہ ظلم کیا ہمپر یعنی قادر کر مجکو کہ ظالم سے بدلہ لین ہماری طرف سے تو بدلہ لی و فتح دی مجکو اوسپر کہ دشمنی رکھی ہمسے یعنی دشمن دے ہو یا دنیوی اور نہ گردان مصیبت ہماری دین ہمارے مین یعنی ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کی اور نہ مسلط کر ہمپر اوسکو کہ نہ رحم کرے ہمپر بخل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف اضیب کر یقین ہے یعنی یقین ذات اور صفات اپنے پیدا و فرمانی ہوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پر سادی کہ سختیان دنیا کی آسان ہون مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز نہین فکر کریگا اور بہروسا کریگا اوسپر یا جو کوئی یقین کریگا کہ مصیبتین آخرۃ کی اشد ہین اور یہانکی مصیبتین ناپدار اوسکو یہانکی مصیبتین آسان ہوجائینگی پس ایسا یقین عطا فرما اور نہ کر دنیا کو اکبر یعنی دنیا کی بہت فکر و تدبیر مین نہ لگی رہین بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرۃ ہی کا بہت کہین اور بہتری فکر معاش کی کہنی جائز ہی بلکہ مستحب ہوئی ع س **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبُ إِسْنَادًا اور روایت ہی ابی ہریرہ کی ہے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی نفع دی مجکو ساتھہ اوسچیز کی کہ سکھلائی تو نی مجکو یعنی عمل نصیب ہو علم پر اور سکھلا مجکو وہ چیز کہ نفع دی مجکو یعنی ایسا علم دی کہ نفع دی مجکو وہ اور عمل کرنا اوسپر دین مین اور زیادہ کر مجکو علم یعنی علم دین کا سب تعریف ہی واسطے اللہ کی ہر حال و ہر زیادہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ کی حال دوزخیون کیسی یعنی دنیا مین کفر و فسق سے بچون اور عقبیٰ مین عذاب سے ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کی **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ أُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوترتی اوپہ وحی سی جاتی نزدیک مونہہ حضرت کی آواز مانند آواز شہد کی مکھی کی پس سنا ری گئی اوپر وحی ایک دن پس ٹہری ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہی کہ سختی جو بسبب اترنی وحی کی وارد ہوتی ہی رفع ہو پس دور کی گئی وہ حالت حضرت سے پھر سامنی ہوی قبلہ کی اور اوٹھائی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا یا الٰہی زیادہ کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمانون ہمت ہون اور نکم کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمانونکو کم نہ کر اور بزرگ رکھہ ہمکو یعنی ساتھہ حاجت روائی کی دنیا مین اور بلند کر منازل کی عقبیٰ مین اور نہ ذلیل کر ہمکو یعنی بسبب ہونی چیزون مذکورہ کی اور دی ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرت کی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتھہ رحمت و عنایت اپنی کی اور برگزیدہ کر ہمپر یعنی غیر ہمارے کو ساتھہ لطف و حمایت اپنی کی یا نہ غالب کر دین کی دشمنونکو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنی اپنی قضا پر ساتھہ دینی صبر اور توفیق شکر کی اور راضی ہو ہمسے یعنی ساتھہ طاعت تہوڑی کی پھر فرمایا کہ اوتاری گئی مین مجپر یعنی ابہی دس آیتین جو شخص کہ بر پا کریگا ونکو یعنی عمل کرتا رہی اوپر داخل ہوگا بہشت مین نیکیون کی ساتھہ پھر پڑہین حضرت نے دس آیتین تحقیق فلاح پائی مومنون نے یہانتک کہ ختم کین دس آیتین نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی نے ف آواز مانند آواز مکھی شہد کی یہہ تھا از حضرت جبرئیل علیہ السلام کی کہ پہنچاتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی و صحابہ کی سمجھہ مین نہین آتا تہا جیسی کوئی آواز مکھی کی سنتا ہی اور کچھہ سمجھتا نہین ہے اور دس آیتین یہہ ہین قد افلح المومنون الذین ہم فی الصلوٰۃ ہم خاشعون والذین ہم

عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذین ہم علی صلواتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی مطلب یاب ہوے وہ مومن کہ اپنی نماز مین عاجزی کرتی ہین یعنی دل سی اور بدن سے اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزون سے یعنی خواہ کہنی کی ہون خواہ کرنیکی اعراض کرتی ہین اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتی ہین اور وہ مومن کہ اپنی ستر ونکو محفوظ رکہتی ہین یعنی حرام کاری سی مگر اپنی بیبیون سی یا لونڈیون سی صحبت کرتی ہین پس وہ نہین ملامت کیی گئی ہین پھر جو کوئی چاہی سوا اسکی یعنی اغلام کری یا ہاتہہ وغیرہ سی منی گراوی یا متعہ کری پس وہ ہین تجاوز کرنی والی ہین حد حلال سی اور پڑنی والی ہین حرام مین اور وہ مومن کہ اپنی امانتون کی اور عہدون کی محافظت کرتی ہین اور وہ مومن کہ اپنی نمازون محافظت کرتی ہین یعنی شرایط و آداب ادا کرتی ہین یہہ لوگ ہی ہین وارث جو وارث ہونگی فردوس کے کہ وہ جنتون مین اعلی جنت ہی وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ہین ۱۲ منہ **الفصل الثالث** نسائی عن عثمان بن حنیف قال ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضأ فیحسن الوضوء ویدعو بہذا الدعاء اللہم انی اسألک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ انی توجہت بک الی ربی لیقضی لی فی حاجتی ہذہ اللہم فشفعہ فی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب

روایت ہی عثمان بن حنیف سی کہ کہا تحقیق ایک شخص کم سوجہہ یا اندہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا دعا مانگو اللہ سی یہہ کہ عافیت دی مجکو یعنی آنکہہ کی خلل سی پس فرمایا اگر چاہی تو دعا دعا کرونمین یعنی تیری لیی اور اگر چاہی تو صبر و رضا صبر کر پس صبر کرنا بہتر ہی تیری لیی کہا اوس شخص نی دعا کہی اللہ کی جناب مین کہا عثمان نی پس حکم کیا حضرت نی اوسکو یہہ کہ وضو کری پس اچہا وضو کری یعنی ساتہہ سنتون اور آداب کے اور اور یہہ دعا مین آیا ہی کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑہی اور دعا مانگی ساتہہ اس دعا کی یا الہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجسی یعنی مقصود اپنا اور متوجہ ہوتا ہون طرف تیری وسیلہ نبی تیری کی کہ محمد ہین نبی رحمت کی تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون ساتہہ وسیلہ تمہاری کی ای نبی طرف پروردگار اپنی کی تاکہ حکم کری واسطی میرے بیچ حاجت میری کی یہہ ہی یا الہی شفاعت قبول کر نبی کی بیچ حق میری کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی ۱۲ منہ ف صبر کرنا بہتری اسلیی کہ ثواب اوسکا بہشت ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جب مبتلا کرتا ہون بندے اپنی کو ساتہہ دونون آنکہون اوسکیی اور بندہ صبر کرتا ہی عوض اوسکی بہشت دیتا ہون ۱۲ منہ وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داود یقول اللہم انی اسألک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللہم اجعل حبک احب الی من نفسی ومالی واہلی ومن الماء البارد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر داود یحدث عنہ یقول کان اعبد البشر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب

اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہی دعاون داؤد علیہ السلام کی سی یہہ کہ کہتی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسی دوستی تیری اور دوستی اوس شخص کی کہ دوست رکہی تجکو اور وہ عمل کہ پہنچاوی مجکو دوستی تیری کو یا الہی گردان دوستی اپنی کو بہت پیاری طرف میری محبت جان میری کیسی اور مال میری کی سی اور اہل میری کیسی اور ٹہنڈی پانی سی کہا راوی نی اور نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر کرتی حضرت داؤد کا درحالیکہ حدیث کرتی اوسکی کہتی نہی داؤد پر سی عابد آدمیون مین یعنی اپنی زمانہ کے آدمیون مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ۔ وعن عطاء بن السائب عن ابیہ قال صلی بنا عمار بن

بِهَا عِمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ صَلٰوةً فَاَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَمَا عَلٰى ذٰلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ اَبِي غَيْرَ اَنَّهُ كَنٰى عَنْ نَفْسِهِ فَسَاَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ وَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَسْئَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَاَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْاِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيِّينَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہی عطا ابن سائب سے کہ نقل کی ہی باپ سے کہا نماز پڑھائی ہمکو عمار ابن یاسر نی ایک نماز پس کوتاہی کی وہین یعنی قرأۃ و دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہ پڑہین پس کہا اونکو بعضی لوگون نی کہ تحقیق ہلکی پڑہی تمنی نماز اور مختصر کیا نماز کو پس کہا عمار نی ہی فلانی نہین مجکو خوف ہیہ تخفیف البتہ تحقیق مانگین ہین یعنی اس کلمہ مین یعنی اسکی قعد ہین یا جہد ہمین کہتے دعا مین کہ سنا مینی دعا مکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس جسکا کہ پڑہی ہوئی عمار ساتہہ ہوا اونکی کو شخص قوم مین سی وہ تہا باپ یہ یعنی عطا راوی نی کہا کہ وہ شخص باپ میرا تہا یعنی سائب غیر اسکی کہ اوسنی کنایت کی نفس اپنی سی یعنی شخص کہا اپنی کو اور یون نہ کہا کہ مین ساتہہ گیا عمار کی پس پوچہا اوس شخص نے عمار سی حال دعا کا یعنی پس بتادی اوسنی دعا پہر آیا وہ شخص اور خبر دی ساتہہ دعا کی قوم کو کہ وہ یہ ہے یا الٰہی بحق جانی اپنی کی غیب کو اور بحق قدرت اپنی کی خلق پر زندہ رکہہ مجکو جبتک جانی تو زندگانی بہتر میری لیی یعنی جبتک بہلائی برائی پر غالب ہو زندگانی بہتر ہی اور مار مجکو جبکہ جانی تو موت مجکو بہتر میری لیی یعنی جب برائی بہلائی پر غالب ہوا ظاہر ہوون فتنی ظاہر ہو یا سلطے مرنا بہتر ہی یا الٰہی اور مانگتا ہون تجہی تیرا خوف ظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی مین اور خفگی مین اور مانگتا ہون تجہی میانہ روی حالت فقر اور دولت مین یعنی نہ فقیر ہون اور بیحد اوتہاؤن اور نہ نہایت تونگر ہون کہ اسراف کرون اور مانگتا ہون مین تجہی نعمت کہ نہ تمام ہو یعنی نعمتین جنت کی اور مانگتا ہون مین تجہی ٹہنڈک آنکہہ کی کہ نہ تمام ہو اور مانگتا ہون مین تجہی رضا بچہی قضا کی اور مانگتا ہون مین تجہی ٹہنڈک زندگانی کی بعد مرنکی یعنی راحت ہمیشہ کے برزخ اور قیامت مین اور مانگتا ہون مین تجہی لذت دیکہنی کی طرف منہہ تیرکی یعنی آخرت مین اور شوق طرف ملنی تیری کی بیچ غیر حالت سخت کی کہ ضرر پہنچاوی اور بیچ فتنہ کی کہ گمراہ کری یا الٰہی زینت دی مجکو ساتہہ زینت ایمان کی یعنی ثابت رہین ایمان پر اور نیکیان جنکے کرین اور کر مجکو راہ راست دکہانی والی راہ راست چلنی والی نسل کی یہہ نسائی نی **ف** مانگتا ہون کہنا حق کا یعنی حق ہی کہون خواہ خلق مجہی راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی مین حق بات کہون مثل عوام کی ہون کہ خفگی مین برا کہی ہین اور خوشی مین خوش آمد کرتی ہین اور ٹہنڈک آنکہہ کی یعنی جن چیزون سی کہ انسان کامل لذت پاتا ہی یعنی طاعات و عبادات وہ مانگتا ہون یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہی بعد اسکی یا مراد ہی ہمیشگی کرنی نماز پر یا مراد ہی بہلائی دونون جہان کی اور بیچ غیر حالت سخت کی یہہ با تو متعلق ہی ساتہہ شوق کی یعنی شوق تیری ملنی کا ایسا چاہتا ہون کہ نقصان نہ کری بیچ سلوک میری کی اور استقامت میری کی راہ ادب پر اور رعایت احکام پر ایسی کہ کبہی شوق ایسا ہوتا ہی کہ نقصان کرتا ہی وقت غلبہ حال کی اور یہی مراد اس جملہ سی ہی کہ فرمایا ولا فتنہ مضلہ یعنی شوق ایسا چاہتا ہون کہ آزمایش گمراہ کرنی والی مین نہ ڈالی اور یا یہہ متعلق ہی ساتہہ لفظ احیینی کے کہ اوپر مذکور ہوا تب یعنی زندہ رکہہ مجکو ساتہہ ان نعمتون مذکورہ کی اسطرح کہ نہ گرفتار ہون کسی بلا مین کہ اوسمین صبر اور شکر نہ کرون اور راہ راست چلنی والی یعنی جلیسی اور دوسکی راہی راہ بتادین آپ ہی اوپر عمل کرین ایسی ہون کہ خود راہ فضیحت و دیگر پر اضیحت ۱۲ ح **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کان یقول فی دبر الفجر اللھم انی اسئلک علما نافعا وعملا متقبلا رواہ احمد وابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی کہتی یہہ بھی نماز فجر کی پیچھی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھی علم نفع دینی والا اور عمل قبول کیا گیا اور رزق حلال نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی و بیہقی نی دعوات کبیر مین ۔ وعن ابی ھریرۃ قال دعا حفظۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ادعہ اللھم اجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع نصحک واحفظ وصیتک رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ایک عابا دنی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین چھوڑتا ہون نہین یا وسکو یا الہی کردا مجکو کہ کرون مین بڑا شکر تیرا اور بہت کرون مین ذکر تیرا اور پیروی کرون مین نصیحت تیری کی اور یاد رکہون مین وصیت تیری نقل کی یہہ ترمذی نی ف نصیحت سی مراد حقوق بندگی ہین اور وصیت سی حقوق اللہ تعالی کی یعنی تونی جو لوگونکی حق ادا کرنیکو اور اپنی حقوق ادا کرنیکو فرمایا ہی اوسکی رعایت کرون یعنی ادا کرتا ہون ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اسئلک الصحۃ والعفۃ والامانۃ وحسن الخلق والرضا بالقدر اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھی صحت یعنی تندرستی بدنکی بری بیماریون سی باصحت احوال اور افعال اور اعمال کی اور بچنا حرام سی اور امانت یعنی لوگونکی اموال مین یا تمام حقوق شرعی مین خیانت نکرون اور اچھا خلق اور راضی ہونا ساتہہ تقدیر کی ۔ وعن ام معبد قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم طہر قلبی من النفاق وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانۃ فانک تعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور رواہما البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ام معبد سی کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہی یا الہی پاک کر دل میرکو نفاق سی اور عمل میرکو ریا سی اور زبان میرکو جہوٹ سی اور آنکہہ میرکو خیانت سی یعنی نظر حرام سی پس تحقیق تو جانتا ہی خیانت آنکہونکی کو اور اوسچیز کو کہ چہپاتی ہین دل یعنی خواہشین اور گناہ نقل کین یہہ دونون حدیثین فی دعوات کبیر مین ف ابن عباس سی بیچ تفسیر خائنۃ الاعین کی منقول ہی کہ مثلا ایک جماعت مردونکی بیٹہی ہی ناگاہ ایک عورت اونکی آگذری ہیون نی اوسکی شرم سی اوسکو نہ دیکہا جب سیہون نی نظر نیچی کی ایک شخص نی انمین سی آنکہہ اوٹہائی اور چوری سی اوسکو دیکہا ۔ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل کنت تدعو اللہ بشیء او تسالہ ایاہ قال نعم کنت اقول اللھم ما کنت معاقبنی بہ فی الاخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ لا تطیقہ او لا تستطیعہ افلا قلت اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قال فدعا اللہ لہ فشفاہ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عیادت کی ایک شخص کے مسلمانونمین سی کہ ضعیف ہو گیا تہا مانند بچی جانور پرندکی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا تو دعا مانگتا تہا اللہ تعالی سی ساتہہ کسی چیز کی یا یہہ کہا کہ مانگتا تہا تو اللہ تعالی سی کچہہ چیز کہا کہ ان تہا مین کہتا یا الہی جو تو عذاب کرنی والا ہو تو مجکو ساتہہ اوسکی آخرت مین پس جلدی کر اوسکی میری لیی دنیا مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عجب طاقت نہین تجہہ مین یا نہین تو کہتا یا الہی ہمکو دنیا مین بہلائی دے اور آخرت مین بہلائی یعنی عفو تقصیرات اور بچا ہمکو عذاب دوزخ کیسی کہا روایت کرنی والی نی پس دعا مانگی اوس شخص نی اللہ تعالی سی پس شفا دی اللہ تعالی نی نقل کی یہہ مسلم نی ۔ وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی للمؤمن ان یذل

نفسہ قالوا وکیف یذل نفسہ قال یتعرض من البلاء لما لا یطیق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان
وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لایق و سطی مومن کی یہہ
کہ خوار کری نفس اپنی کو عرض کیا صحابہ نی کسطرح خوار کرتا ہی نفس اپنی کو فرمایا پڑی بلا وہ نہین کہ نطاقت کہتا ہو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور
بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** مثلاً ایک شخص حساب نہین جانتا ہی اور وہ امور حساب کے اپنی سہیلی اس سے
مانگ فرہا ہو یہہ حدیث اس باب مین سلبی لائی کہ جس چیز کا تحمل نہو اوسکی دعا ہی نہ مانگی جیسا کہ اوپر کی حدیث مین گذرا پھر مولانا **وعن عمر** قال
علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قل اللھم اجعل سریرتی خیرا من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ اللھم
انی اسئلک من صالح ما تؤتی الناس من الاھل والمال والولد غیر الضال ولا المضل رواہ الترمذی اور روایت ہی
نہ حضرت عمر سی کہ کہا سکھایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہہ یا الٰہی گردان باطن میرا کو بہتر ظاہر میرا سی اور گردان ظاہر میرا کو شایستہ یا الٰہی مجکو
مانگتا ہون تجسی بہتر ائی اوسچیز کی کہ دیتا ہی لوگونکو اہل سی اور مال سی اور اولاد سی کہ نہ گمراہ ہون اور نہ گمراہ کرین نقل کی یہہ ترمذی نے

کتاب المناسک

کتاب ہی حج بیان فعال حج کی **ف** حج فرض ہوا سنہ نو ہجری مین یا سنہ پانچ یا سنہ چھہ مین یہہ حضرت نی سبب
مشغول ہونیکی جنگ احد کی فعال حج کی اور تیاری اسباب حج کی تاخیر کی اور نوین سال مین حضرت ابوبکر کو امیر حاجیونکا کرکی کو بھیجا تا لوگونکو حج
کروا دیوے پھر دسوین سال حضرت حج کو تشریف لیگئی **ف** حج فرض ہی عمر مین ایکبار فی الفور پس منکر اسکا کافر ہی اور تارک اسکا باوجود قدرت کے
فاسق و گنہگار ہوتا ہی اور شرط حج کی اسلام ہی یعنی مسلمان پر فرض ہی نہ کافر پر اور حریت ہی یعنی آزاد پر ہی نہ بردی پر اور عقل ہی یعنی ہوشیار
پر ہی نہ دیوانہ اور بیہوش پر اور بلوغ بھی یعنی بالغ پر ہی نہ لڑکی پر اور صحت ہی یعنی تندرست پر ہی نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہی یعنی جو قادر
ہو خرچ راہ اور سواری پر اور سپر فرض ہی اوسپر نہین تو نہین اور خرچ استطاعت ہو کہ جاتی اور آتی کفایت کری اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اوسکے
وقت پھرنی تک اور امن راہ کی غالباً یعنی اگر اکثر لوگ امن سی پہونچ جاتی ہین تو فرض ہے اور اگر اکثر راہ مین ہلاک ہوتی ہین بسبب لوٹ مار وغیرہ کی یا
لٹ جاتی ہون تو فرض نہین اور کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اوسکا اعتبار نہین جیسی اس زمانہ مین حال ہی کہ اکثر تو سلامت حج کرآتی ہین اور بعضی
تباہ ہوتی ہین پس جان والونکی لیی وہ شرط پائی جاتی ہی یہہ زیادہ ہین جو سی اور شرط حج کی ہی ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کی لیی اگر ہو
درمیان اوسکی اور درمیان مکہ کی مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہون تو عورت حج کو نہ جاوی اور شرط ہی ہونا محرم کا عاقل بالغ
اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ اوسکا اوس عورت پر ہی اور حج فرض محرم کی ساتھہ کری بغیر اذن خاوند کی ہی اور اگر احرام باندہی لڑکا یا غلام
پھر بالغ ہو جاوی لڑکا یا آزاد ہو جاوی غلام پھر حج پورا کری فرض نہین ادا ہونیکا پھر اگر بسر تو احرام باندہی لڑکا حج فرض کی لیی صحیح ہوگا بخلاف
غلام کی کہ اوسکا احرام حج فرض کے لیی اس صورت مین نہین درست ہونیکا اور فرض حج کی یہہ ہین احرام اور وقوف عرفہ مین اور طواف الزیارۃ اوسکو
طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتی ہین احرام شرط ہی اور باقی دونون رکن اور واجبات حج کی یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی درمیان صفا
مروہ کی اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اوسکو طواف الوداع بھی کہتی ہین افاقی کی لیی یعنی غیر مکی اور حلق یا قصر کروانی اور ہر چیز کہ واجب ہو
بسبب کسی کے یکیکی دم یعنی جانور ذبح کرنا اور سنتین ہین اور آداب ملتقی الابحر

الفصل الاول

عن ابی ھریرۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایھا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا فقال رجل اکل عام یا رسول
اللہ فسکت حتی قالھا ثلثا فقال لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذرونی ما ترکتکم فانما ھلک من کان قبلکم

بِکَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے ہے کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمپر فرمایا ای آدمیو تحقیق فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو ہر کہا ایک شخص نے ای یا رسول اللہ کیا ہر سال کرین ہم حج یا رسول اللہ پس چپ رہے حضرت یہانتک کہی اوس شخص نے یہہ بات تین بار پھر فرمایا اگر کہتا مین ہان البتہ فرض ہوتا حج یعنی ہر سال مین اور نہ طاقت رکھتی تم پھر فرمایا چھوڑ دو مجھکو جب تک کہ چھوڑ رہین تمکو پس سوای اسکی نہین کہ ہلاک ہوی وہ لوگ کہ تھی پہلے تمسے یعنی یہود و نصاری بسبب بہتیرے سوال اپنی کی اور اختلاف کرنی اونکی اوپر انبیاء اپنی کی یعنی جیسی قوم بنی اسرائیل سی منقول ہی پس جسوقت کہ حکم کرون تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اوسمین سے اوسچیز کو کہ طاقت رکھو تم اور جسوقت کہ منع کرون تمکو کسی چیز سی پس چھوڑ دو اوسکو تم نقل کی یہہ مسلم فی ف جب حضرت نی حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس صحابی نی عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کرین وہ سمجھی کہ جیسی اور عبادات نماز روزہ اور زکوۃ مکرر ہوتی ہین عمر مین ویسی ہی یہہ ہوگا لیکن حضرت کو سوال اونکا ناگوار معلوم ہوا جیسی تنبیہا چپکی رہی جواب دیا اور اونہون نے کئی بار سوال کیا اخر کو جواب دیا کہ اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا یعنی جیسی کہ بموجب حکم خدا تعالی کی کہنا بغیر اوسکی حکم کی نہین ہوتا ہون اور نہ ہی سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑ دو مجھکو یعنی نہ پوچھو مجھسی کہ یہہ فعل کتنا ہی اور کیسا ہی جبتک کہ چھوڑ رہین تمکو یعنی بیان نکرون کہ کتنا ہی اور کیسا ہی حاصل یہہ کہ جو کچھہ مین کہون وہ کرو اگر مطلق حکم کرون بلا قید عدد کی وسیطرح بجا لاؤ اور اگر بیان کرون کہ اتنی بار کرو اوسیطرح کرو سو یہہ کہ مجھکو واسطی بیان شرایع اور بجا لانی احکام کی بھیجا ہی جو کچھہ ہی مین آپ بیان کرتا ہون حاجت تمہاری سوال کی نہین ہی اور اوسچیز کو کہ طاقت رکھو تم یہہ تاکید اور مبالغہ ہی بجا لانی احکام کی یعنی احکام خدا اور رسول کی بجا لاؤ جہان تک طاقت ہو یا اشارہ ہی رفع حرج پر کہ مثلا نماز کی بعضہ شرایط و ارکان کی ادا کرنیسی عاجز ہو تو جسقدر ہو سکی ادا کرو ع ۱۰ **وعنه** قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل بہت بہتری فرمایا ایمان لانا ساتھہ اللہ کی اور رسول اوسکی کہا گیا کہ پھر کونسا فرمایا کہ جہاد خدا کی راہ مین کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول النقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف حدیثین مختلف آئی ہین پس بیان افضل اعمال کی یعنی کسی حدیث مین کسی عمل کو افضل فرمایا ہی اور مین کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ یہہ اختلاف بسبب جبلیات اور مقامات اور احوال سائلین کے ہی یہہ مفصل اسکا کتاب الصلوۃ مین ہو چکا ہی ع ۱۰ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کری واسطی اللہ کی پس نہ صحبت کری اپنی عورت سے اور نہ فسق کری پھر تا ہی مانند اوسدن کی کہ جنا اوسکو مان اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف واسطی اللہ کے یعنی محض اوسکی رضا کی لیی کری نہ دکھانی اور سنانی اور اوسمین اعتراض کے لیی اور جانا چاہیی کہ جو کوئی حج کو جاوی بقصد حج اور تجارت کی تو اوسکو ثواب کم ہوتا ہی بہ نسبت اوسکی کہ جو فقط حج ہی کی لیی جاوے اور رفث کی معنی ہین جماع کرنا اور کلام فحش بکنا اور بات کرنی عورتونسی پھر مقدمہ جماع کی اور فسق کری یعنی کبیرہ گناہ اوسمین نکری اور نہ اصرار کری صغائر پر اور کبائر سی ہی ترک کرنا توبہ کا گناہونسی فرمایا اللہ تعالی نی ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون حاصل یہہ کہ جو کوئی خالصہ للہ حج کری اور اوسمین جماع و کلام بد نہ کری اور نہ اور گناہ کی چیز مین کری تو وہ ایسا پاک گناہونسی ہو کر پھرتا ہی کہ جیسی پاک گناہونسی پیدا ہوا تہا مان کی پیٹ سی ع ۱۰ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی

علیہ سلم فی ایک عمرہ دوسری عمرہ کے مکفر ہوجاتی ہی اون گناہونکی لیی کہ درمیان اون دونون کی ہین یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول نہین ہوسکا بدلہ اسکے جنت
اسل کی یہ بخاری اور مسلم فی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرۃ فی رمضان تعدل
حجۃ او حجۃ معی متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان مین برابر ہوتا ہی حج
کی یعنی ثواب مین اسل کی یہ بخاری و مسلم فی **وعنہ** قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء فقال من
القوم قالوا المسلمون فقالوا من انت قال رسول اللہ فرفعت الیہ امرأۃ صبیا فقالت الھذا حج قال نعم ولک اجر رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قافلہ سے سدھ مین پس فرمایا کون قوم ہین کہا قافلہ والون نے ہم ہین مسلمان ہین
پوچھا قافلہ والون نے کہ تم کون ہو فرمایا کہ مین ہون رسول خدا کا پس بلند کیا طرف حضرت کی ایک عورت نے لڑکیکو یعنی کجاوہ مین سے اور کہا کیا
واسطے اسکے حج یعنی ثواب حج کا فرمایا ہان واسطے اسکے حج یعنی ثواب حج کا اور تیری ہی ثواب ہے نفل کی یہ مسلم فی **ف** روحا نام ایک جگہ کا ہی چھتیس
کوس ہے مدینہ سی اور فرمایا ہان لہا یعنی اسکی لیی ثواب حج نفل کا ہی اور تجکو ہی ثواب ہوگا کہ تو افعال حج کی تعلیم کریگی اور خبر گیران اوسکی اور باعث حج کی
ہی اور لڑکا اگر نابالغ ہی مین حج کری تو حج فرض اوسکی ذمہ سی ساقط نہین ہوتا اگر بعد بالغ ہونیکی شرائط وصحت حج کی پاوی جاوین تو پھر حج کری اور
اسیطرح غلام اگر حج کری تو اوسکی ذمہ سے بھی ساقط نہین ہوتا بعد آزاد ہونیکی پھر حج کری اور فقیہ اگر حج کری تو حج فرض سے ادا ہوتا ہی بعد غنی ہونیکی پھر
حج کرنا اوسکو واجب نہین ہے **وعنہ** قال ان امرأۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی حج ادرکت
ابی شیخا کبیرا لا یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تحقیق
ایک عورت نے خثعم مین سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کی نے کہ اوسکی بندون پر ہی پیچ امر حج کی یا بابا یا پیر بیکو بندہ نہین ٹھیر سکتا سواری پر کیا حج
کرون اوسکی طرف سی فرمایا کہ ہان حج کر اوسپر یہ سوال و جواب تھا حجۃ الوداع مین نفل کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** حاصل اوس عورت کی کلام کا یہ
ہی کہ میری باپ پر بڑھاپی مین حج فرض ہوا ہی اس سبب سے کہ وہ بڑھاپی مین مسلمان ہوا ہی اور اوس پاس مال ہی یا مال نہین رکھتا ہی اوسکی بڑھاپی مین اور
وہ سواری پر مضبوط نہین بیٹھ سکتا کیا مین اوسکی طرف سی نیابتہ حج کرون فرمایا ہان حج کر اون فرمایا ہان جانا چاہیی کہ حج کرنا غیر کیطرف سی اگر فرض ہو جائز ہی وقت عجز کی اگر عاجز ہی
مرتی دم تک اور امر کری وہ غیر کو اور خرچ راہ دی اور جائز ہی بعد موت کی اگر وہ وصیت کری اور بعضونکی نزدیک جائز ہی والدین کیطرف سی حج کرنا
بغیر امراء بغیر وصیت کی ہی اور اگر حج نفل ہو تو جائز ہی باوجود قدرت کی مطلق خرچ مع موافق اول روایت فقہی کی یہ حدیث محمول ہوگی
اوسپر کہ بیٹے اجازت و خرچ دیا ہوگا چنانچہ یہہ تاویل حضرت شیخ کی تقریر سی سمجھی جاتی ہی کہ وہ تقریر پیچ شرح حدیث ابی رزین کی گذر گئی ہی لکھی ہی اور
بسبب قول بعض کی حاجت اس تاویل کی نہین بلکہ یہہ حدیث دلیل ہی اوسکی ہ مولف **وعنہ** قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانہا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیہا دین اکنت قاضیہ
قال نعم قال فاقض دین اللہ فھو احق بالقضاء متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری نے نذر مانی تھی یہہ کہ حج کری اور وہ مر گئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا اوسپر دین کیا تو ادا کرتا اوسکو کہا
کہ ہان فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لائق تر ہی ساتھ ادا کرنیکی نفل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اوس شخص کو جائز
نہین ہے کچھ مال اپنا لگا ہوگا ارث مین پس قیاس کیا حضرت نے حق اللہ کو حق العباد پر مسئلہ ارث کو درست ہی کہ مورث کی طرف سی حج کروا دی
یا آپ حج کری بغیر اذن کی ہی اور اوسکو اذن شرط ہی در مختار **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون رجل بامرأۃ

ولا تسافر امرأة إلا ومعها محرم فقال رجل يا رسول الله اكتتبت في غزوة كذا وكذا وخرجت امرأتي حاجة قال اذهب فحج مع امرأتك متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سفر کری عورت اکیلی یعنی مرد و عورت اجنبی ایک مکان مین تنہا نہ جمع ہون اور نہ سفر کری عورت مگر اوسکے ساتھہ وہ ہو وی ساتھہ اوسکی محرم پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ لکھا گیا ہون مین بیچ غزوہ فلانے اور فلانیکی یعنی فلانا جہاد جو دریش ہی اور وہان نشکر جاتا ہی اونمین میرا نام ہی لکھا گیا ہی کہ مین ہی اونکی ساتھہ جاؤن اور ارادہ یکلخت کا کیا ہی بیوی میری نی حج کی لہذا یعنی پس کیا کرون آیا جہاد کو جاؤن اور بیوی کو اکیلا حج کی لیجاؤن یا بیوی کی ساتھہ جاؤن اور جہاد مین نہ جاؤن فرمایا جا اور حج کر ساتھہ عورت اپنی کی یعنی اسلیی کہ غازی بہت ہین اور تیری بیوی کی ساتھہ سوائے تیری کوئی محرم ہی نہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حرام ہی مرد کو عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان مین جمع ہونا اور عورت کو سفر کرنا حد سفر تک یعنی تین منزل بغیر محرم کی یا خاوند کی دست نہین حتی کہ سفر حج مین بھی عورت کو لیجانا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اوسکی شرط ہی واجب ہونی حج کی یعنی عورت پر جب حج فرض ہوتا ہی کہ اوسکی ساتھہ محرم یا خاوند ہی ہو اور محرم سی مراد وہ ہی کہ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہی بسبب قرابت کی یا علاوہ دودھ کی یا مسئلہ اول کی اشرط ہی کہ ہو وہ عاقل و بالغ اور نہ ہو مجوسی اور نہ فاسق بشرع حر

وعن عائشة قالت استأذنت النبي صلى الله عليه وسلم في الجهاد فقال جهادكن الحج متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا پروانگی مانگی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ہمہ جہاد کرنیکی پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی تمہیر جہاد نہین ہے اور حج ہی اگر استطاعت ہو نقل کی ہمہ بخاری اور مسلم نی **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسافر امرأة مسيرة يوم وليلة إلا ومعها ذو محرم متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سفر کری کوئی عورت بقدر مسافت ایک دن اور رات کی مگر کہ ساتھہ اوسکی محرم ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کہ ہدایہ وغیرہ مین لکھا ہی کہ مباح ہی عورت تو نکلنا طرف اوس جگہہ کی کم ہو حد سفر کی کہ حد سفر تین منزل ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کی ایک رات دن کی راہ پر بھی جاوی اور اور روایت صحیحین مین ہے آئی ہی کہ نہ سفر کری عورت دو دن کا مگر کہ اوسکی ساتھہ خاوند اوسکا ہو یا محرم اوسکا پس ظاہر قول فقہا کا خلاف ان روایات کی معلوم ہوتا ہی جواب یہ ہی کہ حدیث مین جو مطلق آیا ہی کہ نہ سفر کری عورت مگر کہ اوسکی ساتھہ محرم ہو اوسکو فقہا نی حمل کیا ہی تین پر اسلیی کہ سفر شرعی کم تین نہین ہوتا اور حدیثون مین جو ایک دو دن کی سفر سی منع آیا ہی تو اوس صورت مین ہی کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہ کہ جہان تین دن کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ ہر منزل آدھی دن سی زیادہ کی ہو اور جہان دو دن کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہ ہے کہ تمام دن چلی اور جہان ایک دن رات کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ شب اسلی پس یہ ایک یا دو دن کا سفر ہی برابر تین دن کی ہو جائیگا شرع مولانا

وعن ابن عباس قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لأهل المدينة ذا الحليفة ولأهل الشام الجحفة ولأهل نجد قرن المنازل ولأهل اليمن يلملم فهن لهن ولمن أتى عليهن من غيرهن ممن كان يريد الحج والعمرة فمن كان دونهن فمهله من أهله وكذلك حتى أهل مكة يهلون منها متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مقرر کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جگہہ احرام باندہنی کی اہل مدینہ کی یعنی ذوالحلیفہ کو اور شام والونکی یعنی جحفہ کو اور نجد والونکی یعنی قرآن منازل کو اور یمن والونکی یعنی یلملم کو پس یہ سب جگہہ احرام باندہنی کی ہین اون شہر والونکی یعنی کہ مذکور ہوئی اور اونکی یعنی کہ گذرین ان جگہون پر بغیر اہل انکے یعنی مثلاً اہل ہند و سندھ جب دہین پہنچین تو یلملم سی احرام باندہین و ہیطہ احرام اور شہر والونکا حال ہی کہ جگہہ احرام کی جگہہ پر آوین وہین سے احرام باندہین یہ جگہہ ہین احرام کی ہین اوسکی لیی کہ ارادہ کری حج کا اور عمرہ کا پس جو شخص کہ ہو اندر رہنی والا ان مواضع کی پس جگہہ احرام اوسکی گہر اپنی ہی اور ہیطہ حرم یہانتک کہ اہل مکہ احرام باندہین مکہ سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ذوالحلیفہ مدینہ سی ایک جگہہ کا ہے جو ہ

ہی مدینہ سی اور دوسرا منزل ہی مکہ سی اور نجد اصل مین نجی ہین مینبند کو اور اب نام ہی شہرون عرب کے کا تہامہ سی زمین عراق تک اور قرن منازل مین ایک جگہہ کا ہی
قریب طایف کی اور یلملم ایک پہاڑ ہی وہ منزل مکی سی اور یہہ جگہہ ہین احرام کی ہین لغا اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی احرام کی جگہہ سی گذری بغیر ارادہ حج
اور عمرہ کی تو لازم نہین ہی اوسکو احرام باندہنا واسطی دخل ہونی مکہ کی جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور مذہب حنفی مین جائز نہین ہے دخل ہونا مکہ مین بغیر احرام
کی اگرچہ ارادہ حج اور عمرہ کا نہ کرتا ہو اونہون نی عمل اسحدیث پر کیا ہی لایجاوز وقتہ المیقات الاحرام یہہ حدیث مطلق ہی اسمین قید ارادہ حج وعمرہ کی نہین اور
دوسرا یہہ کہ احرام واسطی تعظیم وشرف مکان بزرگ کی ہی پس اسمین تاجر اور عمرہ کرنی والا وغیرہ برابر ہین اور جو کہ اندر میقات کی یعنی جگہون احرام کی ہین اونکو جائز
کہ مین دخل ہونا اپنی حاجت کی لیی بغیر احرام کی اسلیی کہ اونکو اکثر مکی مین آنا پڑتا ہی اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حرج ہی پس حکم اونکا حکم اہل مکہ کا ساہی اسبات
مین نی صلعم اونکو رخصت دی کہ اگر کسی کام کی لیی مکہ سی نکلین اور پہر داخل ہون مکہ مین تو بغیر احرام کی چلی آوین پس ہی اونکو بہی گذانی الہدایہ اور جو
شخص کہ ہو اندر نی والا یعنی جو احرام کی جگہون کی اندر رہتا ہو تو اوسکی جگہہ احرام کی گہر سی تا حد حرم ہی اوسکو میقات پر جانا ضرور نہین اگرچہ قریب
ہو میقات کی اور جو کہ ان احرام ہی باندہنی کی جگہون مین رہتی ہین انکا حکم اس سے نہ معلوم ہوا جمہور علما کہتی ہین کہ حکم اونکا حکم اندر والونکا ساہی اور اسطرح
اور اسیطرح یعنی جتقدر نزدیک ہوتا جاوی مکہ سی اور ہوا اندر احرام کی جگہہ کی پس احرام باندہنی کی جگہہ اوسکی وہین سے ہی جہان رہتا ہو اخر حل تک اور اہل
مکہ یعنی اہل حرم احرام باندہین حج کا مکی سی یعنی نفس مکہ سی اور حرم مکہ سی اور ظاہر اسحدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مکی کی جگہہ احرام کی مکہ ہی حج مین اور عمرہ
مین اور مذہب یہہ ہی کہ عمرہ کرنی والا نکلی احرام کی لیی طرف حل کی اسلیی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا عائشہ رضہ کو ساتہہ نکلنی کی طرف تنعیم کی کہ حل مین ہی
احرام عمرہ کی لیی پس یہہ حدیث مخصوص ہی ساتہہ حج کی یعنی یہہ حکم جو کرنی والی مکہ کا ہی کہ وہانسی احرام باندہی اور عمرہ کرنی والا حل مین آکر باندہنی جیسا کہ حدیث
عائشہ رضہ سی معلوم ہوا ع ہنج وعن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مہل اہل المدینۃ من ذی الحلیفۃ
والطریق الاخر الجحفۃ ومہل اہل العراق من ذات عرق ومہل اہل نجد قرن ومہل اہل الیمن یلملم رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر رضہ کی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا احرام کی جگہہ مدینہ والونکی ذی الحلیفہ ہی اور راہ دوسرا جحفہ اور احرام کی جگہہ
عراق والونکی ذات عرق ہی کہ نام ایک جگہہ کا ہی وہ منزل ہی مکہ سی اور احرام کی جگہہ نجد والونکی قرن ہی اور احرام کی جگہہ یمن والونکی یلملم ہی نقل کی یہہ
مسلم نی ف اور راہ دوسری جحفہ یعنی جگہہ احرام راہ دوسری کی واسطی اونکی جحفہ ہی یعنی مدینہ والونکی دوسری راہ مین جحفہ ملتا ہی اوس راہ سی آوین تو
وہانسی احرام باندہین جانا چاہیی کہ پہلی دو راہ مین نہین مدینہ والونکی ایک مین ذی الحلیفہ ملتا ہا اور ایک مین جحفہ اور اب ایک ہی راہ ہی اوسمین اول ذی
الحلیفہ ملتا ہی اور پہر جحفہ پس اسصورت مین دو میقات ہوین مدینہ والونکی پس احرام کہانسی باندہین لکہا ہی علمانی کہ اولی یہہ ہے کہ جو میقات دور ہی
مکہ سی وہانسی احرام باندہی یعنی ذی الحلیفہ سی اور جائز جحفہ سی بہی ہی مولانا وعن انس قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع
عمر کلہن فی ذی القعدۃ الا التی کانت مع حجتہ عمرۃ من الحدیبیۃ فی ذی القعدۃ وعمرۃ من العام المقبل فی ذی القعدۃ
وعمرۃ من الجعرانۃ حیث قسم غنائم حنین فی ذی القعدۃ وعمرۃ مع حجتہ متفق علیہ اور روایت ہی
انس سے کہ کہا عمرہ کیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار سب ذی قعدہ مین ہی مگر وہ عمرہ کہ تہا ساتہہ حج اونکیی کہ وہ ذی حجہ کی مہینی مین تہا اور بیان
اون چار عمرونکا یہہ ہی کہ ایک عمرہ حدیبیہ سی پس مہینہ ذیقعدہ کی اور دوسرا عمرہ اوس سی اگلی برس مین وہ بہی ذیقعدہ مین ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سی
اوس جگہہ کہ بانٹی غنیمت غزوہ حنین کے یہہ بہی عمرہ پس مہینہ ذیقعدہ کی ہوا اور چوتہا عمرہ ساتہہ حج اونکیی کہ ذی حجہ مین تہا نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی ف حدیبیہ نام ایک گاؤنکا ہی نو کوس ہی مکہ سی اکثر اوسکا حرم مین ہی اور کچہہ حل مین اور بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم روانہ ہوی مدینہ سی چھٹی سال ہجرہ مین ہلی تاریخ ذیقعدہ کی پیر کی دن ساتھہ قصد عمرہ کی اور چودہ سو آدمی یا کچھہ زیادہ ساتھہ تھی جب مدینہ مین پہونچی تو قریش جمع ہوکر آئی اور حضرت کو مکہ کی آنسی منع کیا اور عہد کیا کہ سال آیندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت صلح کرکر پہر آئی پس حقیقت مین یہہ عمرہ تو نہوا ولیکن بسبب ثواب ملنی عمرہ کی پہلا عمرہ گنا گیا اور حکم احصار کا یہین سی مشروع ہوا اور سال آیندہ مین اسی عمرہ کی قضا کو گئی مکی مین اور تین روز وہان رہی چوتھی روز روانہ ہوی وہانسی یہہ دوسرا عمرہ ہوا اس عمرہ کو عمرۃ القضا کہتی ہین چنانچہ یہہ نام اسکا حدیثون مین بھی آیا ہی اور یہہ مویدی مذہب حنفی کا کہ وہ کہتی ہین کہ محرم بسبب احصار کی یعنی رکنی کی حرام سی نکل آوی اور واجب ہوتی ہی قضا اوسکی اور شافعیہ کی نزدیک اوسکی قضا نہین اور تیسرا عمرہ وہ ہی کہ حضرت نی ادا کیا جعرانہ سی جاکر کہ جہان غنیمت یعنی لوٹ حنین کی ماٹی بیان اس اجمال کا یہہ ہے کہ جعرانہ نام ایک موضع کا ہے کہ نزدیک مکہ کی ہے کوس ہی مکہ سی آٹھوین سال ہجرہ مین بعد فتح مکہ کی غزوہ حنین کا ہوا اور غنیمت بی شمار وہانسی تہہ لگی حضرت پندرہ یا سولہ روز جعرانہ مین رونی افروز رہی اور وہ غنیمت ماٹی اوسنہین دونون مین ایک دو رات کو بعد از نماز عشا کی سوار ہوکر مکی مین آشرف لیگئی اور عمرہ کیا اور اوسی رات پہر آئی اور نماز صبح کی جعرانہ مین ادا کی آور چوتھا عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نی حج کی ساتھہ کیا بعد فرض ہونی حج کی نہیں بجہ مین ہوا اور باقی ذیقعدہ مین پس سال پرون عمری کہ حضرت نی کیی یہہ ہین اور حج اسلام سوا ایک کی نتہا اور ایام جاہلیت مین قریش حج کرتی تہی و حضرت بھی کرتی تہی لیکن کتنی اونکی علما کو نہین معلوم ہوتی کہ کی کیی واللہ علم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرہ کا آگی ہوگا اور بیان مجمل اسکا یہہ ہے کہ حج مین وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی ہوتی ہی اور عمرہ مین فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہی اور احرام دونون مین شرط ہی حج مین ہے اور عمری مین ہی اور حج فرض ہے ہوتا ہی نفل ہی اور عمرہ سنت و نفل ہی مگر کوئی نذر مانی عمرہ تو واجب ہوجاتا ہی کرنا اوسکا ۔ **وعن** البراء بن عازب قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدۃ قبل ان یحج مرتین رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی براء بن عازب سی ہے کہ کہا عمری کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مہینی ذیقعدہ مین حج کی ہلی و بانصل کے یہہ بخاری نی **ف** یہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جسی ہلی تین عمرہ کیی اور اسی حدیث مین آیا کہ حج سی ہلی عمری کیی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہہ ہے کہ ظاہر مین حج صلح حدیبیہ کی حضرت نی عمرہ نہین کیا لیکن اللہ تعالی نی حکم فرمایا کہ تم حلال ہوجاؤ تمکو ثواب عمری کا ہوچکا کو ظاہر مین افعال عمرہ کی نکیی پس حسب روایت تین دو عمری آئی ہین جسی ہلی مراد یہہ ہے کہ ظاہر مین ہووی عمری ہوی اور حسب روایت تین آیا ہی کہ تین عمری کیی ہیلی حج سی مراد ایک عمرہ سی ثواب ہی عمرہ کا اس اعتبار سی تین عمری ہوی واللہ اعلم

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس ان اللہ کتب علیکم الحج فقام الاقرع بن حابس فقال فی کل عام یا رسول اللہ قال لو قلتہا نعم لوجبت ولو وجبت لم تعملوا بہا ولم تستطیعوا والحج مرۃ فمن زاد فتطوع رواہ احمد والنسائی والدارمی ۔ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای لوگو تحقیق اللہ نی فرض کیا تمپر حج پس کہڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا ہر سال کی ہی حج فرض ای رسول خدا کی فرمایا اگر کہتا مین اس حج کی پس یعنی واجب ہوتی حج کی ہر سال مین یعنی ہر سال مین حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نہ کرتی تم اوسکو اور نہ طاقت رکہتی اور حج ایک ہی بار فرض ہی پس جو زیادہ کری کیا سی پس نفل ہی نفل کی یہہ حمد اور نسائی اور دارمی نی **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک زادا وراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یہودیا او نصرانیا وذلک ان اللہ تبارک وتعالی یقول وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث غریب وفی اسنادہ مقال وہلال ابن عبد اللہ مجہول والحارث یضعف فی الحدیث ۔ روایت ہی علی رضی کہ

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور سواری کا کہ پہنچا دی اوسکو بیت اللہ تک نہ حج کیا پس نہیں فرق درمیان اوسکے
مین کہ مری یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر اور یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زاد و راحلہ کا اور وعید اس عبادت کی ترک کرنی پر ہوسطی ہی کہ اللہ تعالی
بابرکت و برتر نے فرمایا اور وسطی اللہ کی واسطے ہے لوگونپہ حج کرنا خانہ کعبہ کا اوسپہ کہ طاقت رکھی طرف اوسکی راہ کی تفسیر کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
غریب ہے اور اوسکی سند مین گفتگو ہی اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہی اور حارث ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **ف** مالک ہو توشہ کا یعنی اتنا خرچ
ہو کہ راہ مین جاتی آتی کفایت کری اور اپنی اہل و عیال کو بہی اسقدر دی جاوے کہ جبتک یہ آوی اونکو کافی ہو پس جس پاس اتنا خرچ ہو اور سواری ہو اگرچہ
بکرایہ ہو اور وہ پہر حج نہ کری تو مرتا ہی اسحالت مین کہ مانند یہودی اور نصرانی کی ہوتا ہے یعنی مانند اونکی ہوتا ہی کفر مین اگر منکر اسکی فرضیت کا ہو ترک کرنے
اور بغیر انکار کی نہ کری تو مانند اونکی ہوتا ہی گناہ مین اور معضلون نے کہا کہ یہہ از راہ تغلیظ اور تشدید کی فرمایا غرضکہ ہر نوع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہے کہ جسکو
حضرت نے فرمایا کہ یہودی اور نصرانی ہوکر مرتا ہی عیاذا باللہ منہا و بعد لفظ سبیلا کی باقی آیت ہے ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین یعنی اور جو کوئی
کفر کری اور کفران نعمت خدا تعالی کا کری یعنی بسبب بجا لانی طاعات کی پس اللہ تعالی بی نیاز ہی عالم کی لوگونسی یعنی طاعت کرین یا نہ کرین اوسکو
نفع اور نقصان اوس سے نہین فائدہ اور نقصان انہین کو ہی پہر ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیہ پڑہی ہوگی راوی نے لفظ سبیلا ہی
تک پڑہا ہوگا کہ پورا استدلال ساری آیت سے حاصل ہوتا ہی واللہ اعلم ع ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا صرورۃ فی الاسلام رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین صرورۃ اسلام مین یعنی نہین
کہے یہہ بود و باش کسی **ف** صرورۃ اوسکو کہتے ہین کہ جسنے کبہی حج نکیا ہو یعنی حسنے حج نہ کیا بعد واجب ہونیکی تو نہین وہ مسلمان کہا طیبی نے کہ دلالت کرتا ہی
ظاہر اسحدیث کا اسپر کہ جو استطاعت رکہی حج کی اور حج نہ کری تو نہین وہ مسلمان اور مراد اس سے تغلیظ ہی یا یہہ کہ مسلمان کامل نہین ہوتا اور بعضون نے
کہا کہ معنی صرورۃ کی ہین ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنی ترک کرنا نکی حج کا اسلام مین نہین ہے بلکہ بہانیتہ مین ہی حاصل یہہ کہ مسلمانونکو ترک کرنا حج اور نکاح
کا نچاہیی ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد الحج فلیتعجل رواہ ابو داؤد والدارمی اور روایت
ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کری حج کا پس چاہیی کہ جلدی کری حج کا یعنی فرض ہونیکے بعد بود اود اور دارمی نے **ف** یعنی
جو کوئی چاہی حج کرنا اور قادر ہو اوسکی ادا کرنی پر پس چاہیی کہ جلدی کری اور فرصت کو غنیمت جانی اسلیئے کہ بہت سی قسمین ہین اوسکی تاخیر مین اور بہت
صحیح روایت ہماری مذہب کے اور امام مالک و احمد سے یہہ ہے کہ حج واجب علی الفور ہی یعنی جب حج فرض ہوا اور موسم جانیکا ہو اور قافلہ ہم پہنچی اگر احتیاج ہو
قافلہ کی تو اوسی سال حج کری دوسرے سال تک تاخیر نکری اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہین کیجائیگی گواہی اوسکی پہر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض
اوسکی ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی کی نزدیک واجب علی التراخی ہی یعنی اخیر عمر تک جائز ہی تاخیر اوسکی جبسیکہ جانے ہی تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہہ کہ گمان
ہو فوت ہونی حج کا تو نہ تاخیر کری پس اگر مرا باوجود فرض ہونی حج کی اور حج نہ کیا تو گنہگار مرا اسکی نزدیک اور ہماری علماء نے کہا ہی کہ اگرچہ نکری یہانتک کہ تلف
ہو جاوے مال وسکا تو پہنچتا ہی اوسکو یہہ کہ قرض لی مال اگرچہ نہ قادر ہو اوسکی ادا پر اور امید ہی یہہ کہ مواخذہ کریگا اوس سے اللہ تعالی پس اگر نیت ادا کی رکہتا
ہوگا کہ ثواب دیگا اور ہونگا ادا کرون گا ع ح فی المرقاۃ و المناسک و مختار **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تابعوا بین الحج و العمرۃ فانہما ینفیان الفقر و الذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید و الذہب و الفضۃ و لیس للحجۃ المبرورۃ ثواب
الا الجنۃ رواہ الترمذی و النسائی و روی احمد و ابن ماجۃ عن عمر الی قولہ خبث الحدید اور روایت
ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پی در پی کرو حج اور عمرہ پس تحقیق یہہ دونون یعنی ہر ایک نہین سے دور کرتی ہین فقر کو اور گناہونکو جسطرح

مزدور کرتی ہی بہتی میل لوہیکا اور روپی کا اور نہین ہے واسطی حج مقبول کی ثواب مگر بہشت نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور نقل کی حدیث ابن ماجہ نی حضرت عمری لفظ حدیث احد یدتک **ف** پی در پی کرو حج اور عمرہ یعنی قران کرو کہ اوسمین حج اور عمرہ دونون ہوتی ہین چنانچہ بیان اسکا آگی آویگا یا مراد یہہ ہے کہ عمرہ کیا ہو تمتی تو یہہ حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پہر عمرہ کرو اور مقصد مراد ظاہر باطن ہے یعنی مالدار ہو جاتا ہی یا دل غنی ہو جاتا ہی وغیرہ **وعن** ابن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما یوجب الحج قال الزاد والراحلۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عمری کہ کہا یا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو یعنی کیا ہی شرط واجب ہونی حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جاتی آتی اوسکو اور اوسکی عیال کو کفایت کری اور سواری کہ اوسپر سوار ہو کر جاوے اور شرطین واجب ہونی حج کی کتنی ہی ہین چنانچہ آگی انشاء اللہ تعالی مذکور ہونگی پس خاص نہین دو شرطونکو اسمین ذکر کیا کہ یہہ اصل اور پر ضرور ہین اور اسحدیث مین رد ہے امام مالک پر کہ وہ کہتی ہین واجب ہوتا ہی حج اوسپہ ہی کہ قادر ہو پیادہ پا چلنی پر اور تجارۃ پر یا کسب پر **وعنہ** قال سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما الحاج قال الشعث التفل فقام اخر فقال یا رسول اللہ ای الحج افضل قال العج والثج فقام اخر فقال یا رسول اللہ ما السبیل قال زاد وراحلۃ رواہ فی شرح السنۃ وروی ابن ماجۃ فی سننہ الا انہ لم یذکر الفضل الاخیر اور روایت ہی ابن عمری کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا کیا ہی صفت حاجی کی فرمایا سر غبار الودہ پراگندہ بال بواسی ہو بسبب پینی اور میل کی یعنی تارک الزینت ہو پہر کہڑا ہوا ایک دوسرا شخص اور کہا یا رسول اللہ کونسی چیزین حج مین بہت ثواب کہتی ہین یعنی بعد ارکان حج کی فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتھہ کہنی لبیک کے اور بہانا خون قربانی یا ہدی کا پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا یا رسول اللہ کیا ہی سبیل یعنی کلام اللہ مین حج کی آیۃ مین ہو آیا ہی من استطاع الیہ سبیلا تو مراد سبیل سے کیا ہو ہی فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور نقل کی ابن ماجہ نی سنن اپنی کی مگر نہین ذکر کی عبارت اخیر کی یعنی مقام اخر جو اخیر ہی **وعن** ابی رزین العقیلی انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرۃ ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی یہہ کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑہا ہی نہین طاقت رکہتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سفر ہونیکی یعنی افعال حج اور عمرہ کی نہین کر سکتا اور نہ سوار ہو کر انکی لیجا سکتا ہی فرمایا حج کر اپنی باپ کیطرف سی اور عمرہ کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی **وعن** ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لبیک عن شبرمۃ قال من شبرمۃ قال اخ لی او قریب لی قال حججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم حج عن شبرمۃ رواہ الشافعی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہتا ہی لبیک شبرمہ کیطرف سی فرمایا پیغمبر خدا نی کون ہی شبرمہ کہا اوسنی بہائی میرا ہی یا کہا قریب میرا ہی فرمایا حج کر چکا ہی تو اپنی طرف سی کہا نہین فرمایا حج کر تو اپنی طرف سی پہر حج کر شبرمہ کی طرف سی نقل کی یہہ شافعی و ابوداود و ابن ماجہ نی **ف** یہی ہی امام شافعی اور امام احمد کا یعنی مستحب ہی حج فرض اوا کری اوسکی طرف سی حج کرنا اوسکو واجب نہین اور امام مالک و امام اعظم کی نزدیک واجب ہی حج کرنا غیر کیطرف سی گو کہ اب حج نہ کیا ہو لیکن اولی یہہ ہی کہ پہلی اپنی حج کری پہر اوسکیطرف سی حج کری پس اوانکی نزدیک یہہ امر استحباب کیلئے ہی یعنی یہہ بات بہتر ہی کہ

اور یہہ جواب یہہ ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہی یا منسوخ ہی یا انہون نے اسپر عمل نہین کیا ع وعنه قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المشرق العقيق رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا معین کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہہ احرام کی مشرق والونکی یعنی عقیق نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے ف عقیق نام ایک جگہہ کا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کی اور مشرق والونسی مراد لوگ مراد ہین کہ انکی خاص حرم کی جانب شرقی کی ہی اور وہی عراقی کہلاتی ہین جو کہ کلی حدیث مین مذکور ہین پس مشرق والونکی جگہہ احرام کی دو ہوئین ایک تو عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونون جگہون مین سے جس جگہہ پر گذری مین سے احرام باندہی ع وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لاهل العراق ذات عرق رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی عائشہ رضی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہین عراق والونکی یعنی احرام کی جگہہ ذات عرق نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے وعن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اهل بحجة او عمرة من المسجد الاقصا الى المسجد الحرام غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر او وجبت له الجنة رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی جو شخص کہ احرام باندہی حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی کہ بخشی جاتی ہین اسکی وہ گناہ کہ پہلی کیے اور وہ گناہ کہ پیچہی کریگا یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہی اوسکی لیے بہشت یعنی ابتدا نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف اور عمرہ مین لفظ او کا تنویع کی لیے ہی اور واجب ہوئی بہشت کی یعنی کہ اوسکو بہشت مین داخل ہونا ہی اور واجب ہونا ہی اوسکا بیت المقدس سے آنا ہی مکہ کی طرف تو اسکو مسجد مین یہہ مطلب ہی کہ اوسکو بہشت ملتا ہی پس مشرف ہوتا ہی ساتہہ افضل مقامات کی اول اور اوسط اور آخر مین پس سبب سے یہہ ثواب عظیم پاتا ہی اور منسوخون نے کہا کہ اسحدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ احرام کی جگہہ جسنی دور ہوگی اوسنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انہی کو چاہیا کہ تقدیم احرام کی مواقیت سے یعنی احرام کی جگہون سے احرام پہلی باندہنا اور اپنی گہر سی احرام باندہ کر جانا ہمارے نزدیک افضل ہی اور شافعی کا بہی ایک قول یہی ہی اور یہہ جب ہی کہ جسکی ممنوعات احرام سی اور اگر جانی کہ نہین بچ سکنی کا تو میقات سے احرام باندہنا افضل ہے اور حج کی مہینونسی پہلی احرام باندہنا مکروہ ہی ہمارے نزدیک بلکہ اور ہی کہا مالک اور احمد نے اور شافعی سی ایک روایت تو یہہ ہی کہ اوسکا احرام ہی نہین درست ہوتا اور مشہور روایت اونکی یہہ ہے کہ وہ احرام ہی کا مثل کر احرام عمرہ کا ہو جاتا ہی ع الفصل الثالث فصل تیسری عن ابن عباس قال كان اهل اليمن يحجون ولا يتزودون ويقولون نحن المتوكلون فاذا قدموا مكة سالوا الناس فانزل الله تعالى وتزودوا فان خير الزاد التقوى رواه البخاري

روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی مین والی حج کرتی اور نہ توشہ لیتی اور کہتی ہم توکل کرنی والی ہین پس جب آتی مکہ مین مانگتی لوگونسی پس نازل کی اللہ تعالی یہہ آیت اور توشہ لو اور بہتر پرہیزگاری کرو سوال سی اسلیی کہ تحقیق بہتر ہین توشہ پرہیزگاری ہی یعنی یہہ سفر آخرہ کا توشہ ہی نقل کی یہہ بخاری نے ف اون لوگون نے توکل کو توشہ خیال کیا تہا اگرچہ حقیقت مین وہ توکل نہا پس فرمایا کہ تقوی یہہ اوسسے ہی اوسکو توشہ بہتر ہی اور آیۃ اور حدیث مین اشارہ ہی طرف اوسکی کہ اسباب رکہنا منافی توکل کے نہین ہے بلکہ یہہ افضل ہی کاملین کے نزدیک ہے اور جو کوئی ارادہ کری نری توکل کا یعنی بدون اسباب کے اوسکو ہی یہہ حرجا نہین بہتر طبیکہ مضبوط ہو کہ یہہ اسکی ع وعن عائشة قالت قلت يا رسول الله على النساء جهاد قال نعم عليهن جهاد لا قتال فيه الحج والعمرة رواه ابن ماجة اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ عورتون پر ہی جہاد فرمایا کہ ان عورتون پر ایسا جہاد ہی کہ نہین لڑائی اسمین کہ وہ حج و عمرہ ہین نقل کے یہہ ابن ماجہ نے ف حج و عمرہ مین لڑائی تو نہین لیکن مشقت سفر اور مفارقت گہر کی لوگونکی اور وطن کے ایسی ہوتی ہی جیسی جہاد مین پس وہ عورتونکی ق مین بمنزلہ جہاد کی ہین ع وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يمنعه من الحج حاجة ظاهرة او سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم يحج فليمت ان شاء يهوديا وان شاء نصرانيا رواه الدارمي

اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ منع کیا اوسکو حج سے حاجت ظاہری نے کہ نہ ہوتا توشہ اور سواری یا بادشاہ ظالم نے یا مرض بند کرنی والی نے پس مر گیا اور حج نکیا پس چاہی کہ مری اگر چاہی یہودی ہو کر اور اگر چاہی نصرانی ہو کر نقل کی یہہ دارمی نے **ف** بادشاہ ظالم نے یعنی راستہ مین بادشاہ ظالم سی ڈر ہی اپنی جان و مال کی ملت پر تو حج فرض نہین ہوتا اور ہیطرح بیماری کہ اوس سے سفر نہ کر سکی مانع حج کی ہے پس اندہی اور فالج والی وغیرہ پر حج فرض نہین حاصل ساری حدیث کا یہہ ہی کہ جس پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری یہہ مانع نہو اور باوجود اسکی حج نکری تو چاہی یہودی ہو کر مری چاہی نصرانی ہو کر اللہ کو کچھہ پروا اوسکی نہین اور بیان اوسکا اوپر گذر چکا ہی **ع** و

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحاج والعمار وفد اللہ ان دعوہ اجابھم وان استغفروہ غفر لھم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اونہون نے فرمایا کہ حج کرنی والی اور عمرہ کرنی والی مہمان ہین اللہ تعالی کی اگر دعا مانگتی ہین اللہ تعالی سی قبول کرتا ہی دعا اونکی اور اگر بخشش چاہتی ہین اوس سے بخشتا ہی اوسطی اونکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وفد اللہ ثلثۃ الغازی والحاج والمعتمر رواہ النسائی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی مہمان اللہ کی تین ہین جہاد کرنی والی اور حج کرنی والی اور عمرہ کرنی والی نقل کی یہہ نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقیت الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ رواہ احمد اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ملاقات کرے تو حاجی سی یعنی جو کہ حج کر چکی پس سلام کر اوسپر اور مصافحہ کر اوس سے اور کہہ اوس سے یہہ کہ بخشش چاہی تیرے لیی پہلی اوس سے کہ داخل ہو اپنی گہر مین اسلیی کہ تحقیق وہ بخشش کیا گیا ہی نقل کی یہہ احمد نے **ف** پہلی داخل ہونیکی قید اسلیی لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا مین ہے اور اپنی اہل و عیال مین مشغول نہین ہوا پاک ہی اگر ہونسی دعا اوسکی بہت قبول ہوگی اور حاجی کی حکم مین عمرہ کرنی والا اور جہاد کرنی والا اور طالب علم بھی ہین یعنی یہہ جب گہر کو آوین تو اونسی ہی پہلی داخل ہونیکی گہر مین بیطرح سلام وغیرہ کرکر دعا بخشش کی کروا وی کرو وہی مغفور ہین **ع** **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج حاجا او معتمرا او غازیا ثم مات فی طریقہ کتب اللہ لہ اجر الغازی والحاج والمعتمر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا ارادہ حج کی یا عمرہ کی یا جہاد کی پہر مر گیا راہ اوسکی لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی ثواب جہاد کرنی والی اور حج کرنی والی اور عمرہ کرنی والی کا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** انہین کی حکم مین ہی وہ شخص کہ طلب علم دینی کی لیی نکلا ہی اور پہر مر گیا یعنی اوسکی لیی بھی ثواب ملیگا اونکا سا لکہا جاتا ہی **ع** **باب**

الاحرام والتلبیۃ اب شروع ہی بیان احرام باندہنی کی اور لبیک کہنی کی **ف** احرام کو احرام اسلیی کہتی ہین کہ کتنی چیزین احرام باندہنی والیکو اپنی پر حرام کرتی ہوتی ہین چنانچہ بیان اونکا آگی ہوگا انشاء اللہ تعالی ح **الفصل الاول** **فصل پہلی** **عن** عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم متفق علیہ روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تہی مین خوشبو لگاتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطی احرام اونکی پہلی احرام باندہنی کی اور واسطی حلال ہونیکی اونکی احرام سی پہلی طواف کرنیکی ساتہہ خانہ کعبہ کے ساتہہ خوشبوئی کی کہ ہوتا تہا اوسمین مشک گویا کہ دیکہتی ہون مین طرف چمک خوشبوئی کی بیچ مانگ سر واسطی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہوتی محرم یعنی پوچکے ہیہ لفظ بخاری کی ہیہ نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطی احرام اونکی حضرت عائشہ نے کہتی ہین کہ جسوقت کہ صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ

احرام کا کرتی تو مین خوشبو حضرت کی لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی کہ اوسمین مشک بھی ہوتا پس اسحدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر خوشبو پہلی احرام کی لگا دی اور اسکا بعد احرام کی باقی رہی تو کچھ مضہ نہین ایسی کہ ممنوعات احرام سے استعمال کرنا خوشبو کا بعد احرام کی ہی پہلی پس مذہب امام ابو حنیفہ و امام احمد کا تو یہی ہی اور امام مالک اور امام شافعی کی نزدیک مکروہ ہی پہلی احرام کی لگانا ایسی خوشبو کا کہ باقی رہی اثر اوسکا بعد احرام باندھنی کی اور واجبی نکلنی اوسکی احرام سی الخ جانا چاہیے کہ روز عید کی کہ مزدلفہ سی منی کو آتی ہین بعد رمی جمرہ عقبہ کی احرام سی نکل آتی ہین اور سب کچھ حلال ہو جاتا ہی مگر عورت حلال نہین ہوتی ہی یہانتک کہ آتی ہین اور طواف افاضہ کرتی ہین پھر عورت بھی حلال ہو جاتی ہی پس حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب حضرت احرام سی نکلی تو جب ہے ہین حضرت کو خوشبو لگاتی پہلی طواف کرنیکی ۱۲ منہ ح **وعن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُهِلُّ مُلَبِّدًا یَقُوْلُ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَا یَزِیْدُ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ **متفق علیہ**

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آواز بلند کرتی ہی تلبیہ کہتی ہوی کہتی حاضر ہون تیری خدمت مین اے الٰہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون خدمت تیری مین کوئی شریک تیرا حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق سب تعریف و نعمت واسطی تیری ہی اور بادشاہت مین کوئی شریک تیرا نہین نہین کرتی ہی زیادتی ان کلمات پر کل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** تلبید کہتی ہوئی تلبید یہ ہے کہ ڈالی محرمہ مین کوندیا خطمی یا مینڈی یا اور کچھ تاکہ بال جاوین اوسمین پس مینہ مٹی اوسمین غبار اور جوں سی محفوظ رہین اور لفظ وہ الملک عطف ہے الحمد پر یعنی ہے واقف کر لفظ والملک پر اور اختلاف کیا گیا ہی لبیک کہنی مین ہمارے نزدیک تو سنت ہی واسطی صحت احرام کی اور امام مالک نے کہا کہ تلبید ہی اور لبیک کہنی کی ترک کرتی ہین دم آتا ہی اور امام شافعی کی نزدیک سنت ہے نہین دم آتا اوسکی ترک کرنی مین اور زیادہ کرتی ہین یعنی اکثر اسیقدر کہتی ہین والا الفاظ ہی سوے انکی روایت کیی گئی ہین ہرگز کمی کرنی ان الفاظ مین مکروہ ہی اور زیادتی کرنی نہین مکروہ بلکہ مستحب ہے اور مستحب ہے سب علما کی نزدیک بلند آواز سی لبیک کہنی ۱۲ منہ ح **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ بَلْدَةً فِی الْعَرْزِ اَسْتَنَاخَ بِهٖ نَاقَتَهٗ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَةِ **متفق علیہ**

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتی پانون اپنا کا بین اوہانی اونکو اونٹنی درحالیکہ کھڑی ہوتی احرام باندھتے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کی تل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی مدینہ ہی پڑھکر روانہ ہوئی اور نماز عصر کی ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی جا پڑھی اور رات وہان گذاری اور صبح کو احرام باندھا اور حدیث سی معلوم ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد بیٹھنی کی اونٹ کی بیٹھہ پر اور کھڑی ہونی اوسکی لبیک کہی اور روایت مین آیا ہی کہ بعد دو رکعتون احرام کی لبیک کہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ بیدا مین کہ نام ایک جگہہ بلند کا ہی پہونچ کر لبیک کہی پس امام شافعی نی قول اول روایت پر عمل کیا ہی کہ اونٹ پر بیٹھہ کر لبیک کہی اور امام اعظم اور امام مالک اور احمد نی دوسری روایت پر عمل کیا ہی اونکی نزدیک مستحب یہ ہی کہ بعد پڑھنی دو رکعت احرام کی مسجد کی کرے اور لبیک کہی سواری پر بیٹھہ ہوے چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہی اگر اونٹ پر بیٹھہ کر لبیک کہی تو درست ہی لیکن بعد نماز کی افضل ہی اور تطبیق ان روایات مین یون دی گئی ہی کہ آنحضرت نی مصلی پر لبیک کہی پھر جب اونٹنی پر بیٹھی جب بھی کہی پھر جب بیدا پر پہونچی جب بھی کہی چنانچہ اسلیی علمانی لکھا ہی کہ مستحب ہے تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتون اور زمانون اور مکانون کی پس سب روایتون مین جمع ہو گیا اور یہ سمجھا کہ مہینے سے لبیک کہنی شروع کی اور مویدا اس توجیہ کے روایت ابن عباس کی ہی کہ تا بیدا حضرت شیخ دیکھیو ذکر کی گئی ہی ۱۲ منہ ح **وعن** ابی سعید الخدری قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصرخ بالحج صراخا رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالیکہ چلاتی تھی ہم ساتھہ حج کی پس ہمنے نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی بلند آواز سی لبیک کہتی تھی حج کی لیی اور شاید کہ اقتصار ذکر حج پر اسلیی کیا کہ دوسرا اصل و مقصود اعظم ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ حال ویسا ہی اوم

جو کہ موافق اوسکی ہی اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکوت عنہ ہی کہ اور روایت سی واضح ہوگا پس نہیں منافی ہی یہہ روایت روایات آیندہ کی ۲ **وعن** انس قال کنت ردیف ابی طلحۃ وانہم لیصرخون بہما جمیعا الحج والعمرۃ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا میں بیٹہا ہوا پیچہی ابوطلحہ کی سواری پر اور تحقیق صحابہ یعنی اکثر صحابہ البتہ چلاتی ہی ساتہہ دونوں کی کہتی یعنی حج اور عمرہ کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ قران افضل ہی اور نہی قران کی آگی مسلم ہونگی انشاء اللہ تعالی اور یہی مذہب ہمارا اسلیے کہ صحابہ حضرت کی ساتہہ تمتع وہ مخالفت حضرت کی کب کرتی یعنی حضرت نے قران کیا ہوگا باتباع حضرت کی صحابہ نے بہی قران کیا ۳ **وعن** عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اہل بعمرۃ ومنا من اہل بحج وعمرۃ ومنا من اہل بالحج واہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اہل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضی کہ کہا کر نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سال حجۃ الوداع کی پس بعضی ہم میں سے وہ تہی کہ احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی اور بعضی ہم سے وہ تہی کہ احرام باندہا ساتہہ حج اور عمرہ کی اور بعضی ہم سی وہ تہی کہ احرام باندہا ساتہہ حج کی اور احرام باندہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ حج کی پہر جو احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی پس حلال ہوگیا اور جو کہ احرام باندہا ساتہہ حج کی یا جمع کیا احرام حج کا اور عمرہ کی نہ حلال ہوا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل جاہیی کہ جو کہ نہوالی میں قسم پر ہیں ایک تو منفرد اور مفرد وہی کہ کرے حج کا احرام باندہی آوے وہ ساتہہ اقامہ اور وقار اور وہ ہی کہ احرام حج اور عمرہ کا دونوں کا باندہی اور تیسرا وہی متمتع وہی کہ احرام عمرہ کا باندہی سنجات سی حج کی پہر نکلی میقات سی حج کی پہر نکلی اور افعال عمرہ کی بجالاوی پہر اگر ہدی ساتہہ لایا تہا احرام باندہی رہی اور اگر ہدی نہیں لایا تہا تو احرام سی نکل آوی اور کہی میں مینہا ہی سے احرام حج کی آوین تو احرام حج کا احرام باندہا ساتہہ حج کی جیسا کہ بیان ان احکام کا آگی ہوگا انشاء اللہ تعالی اور جانبندی مجتہد حضرت کی حج میں نبی صلعم سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت مفرد تہی پہانچہ یہہ حدیث ابن عمر اور اکثر احادیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت قارن تہی اور بعضی حدیثوں سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت متمتع تہی پس ظہر ہی ان میں وہی کی ہی کہ بعضوں نے حضرت سے لفظ لبیک حجۃ سنا اور لفظ عمرۃ کا نہ سنا اور نہوں نے کہا کہ حضرت مفرد تہی اور بعضوں نے لبیک عمرۃ سنا اور نہوں نے کہا کہ حضرت قارن تہی اور جنہوں نے کہا کہ حضرت متمتع تہی وہ حال پہنچے کہ حضرت کبہی ہوں کہی لبیک حجۃ اور کبہی لبیک عمرۃ سنی جو کچہ سنا وہ روایت کیا اور افعال قران کی اور تمتع کی تہا میں صحابہ میں بہی جانا کہ حضرت نے قران کیا اور بعضوں نے جانا کہ تمتع کیا اور جو کہ قران میں موجود ہی کہ قارن متمتع ہوتا ہی عمرہ سا ہہ حج کی واللہ علم اور یعنی احرام باندہا ساتہہ حج کی نکلی یا احرام عمرہ کی یعنی جا طواف کرنی وسعی کرنی اور حلق یعنی سر منڈا لی پس حلال ہوگئی اوسکو جمیع ممنوعات احرام کی پہر احرام باندہا ساتہہ حج کا اور یعنی احرام باندہ حج کا یا حج وعمرہ کا وہ احرام سی یہانتک کہ جا دسویں تاریخ کا پس دن نحر کا حلال ہوا بعد رمی کرنی جمرۃ العقبہ اور حلق کی یہہ اوسکو جمیع ممنوعات احرام کی کرنی درست ہوی سوا مباشرت عورت کی کہ وہ بعد طواف کون کے درست ہوتی ہوگا **وعن** ابن عمر قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج بدأ فاہل بالعمرۃ ثم اہل بالحج متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تمتع کیا یعنی قاملہ اونہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتہہ عمرہ کی طرف حج کی یہانتک کہ شروع کیا احرام عمرہ کا پہر احرام باندہا حج کا یعنی داخل کیا حج کو عمرہ میں پس قارن ہوی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ۴ **الفصل الثانی** متصل وہی **عن** زید بن ثابت انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم تجرد لاہلالہ واغتسل رواہ الترمذی والدارمی روایت ہی زید بن

ثابت سے ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کنگھی کرتے اور تیل لگاتے اپنی داڑھی میں ف کنگھی ہو تیل
یعنی سر کی ہو کپڑے کی اور کنگھا ہو دندانہ دار اور چوڑا اور یہ ہو کیفیت احرام میں سیاہ ہو کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو یا نہ منع ہے غسل کرنا احرام کی یعنی افضل ہے
اور کافی مسنون ہے ع ع **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبد راسہ بالغسل رواہ ابوداود اور روایت ہے ابن
عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی بال سر اپنی کی ساتھ ایسی چیز کے کہ اوسے سر دھویا جاتا ہے تھکلی ہے ابوداود نے ف یعنی گوند یا نشاستہ یا غیر اوسی مال
جمانا بال کا وغیرہ اوسی مضبوط رہیں پانچ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے ع ع **وعن** خلاد بن السائب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل فامرنی ان امر اصحابی ان یرفعوا اصواتہم بالاہلال او التلبیۃ رواہ مالک والترمذی
وابوداود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے خلاد بن سائب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس
آیا جبرئیل حکم کیا مجھکو یہ کہ امر کروں میں اصحاب اپنے کو یہ کہ بلند کریں آواز اپنی ساتھ اہلال کی یا کہا تلبیہ کے نقل کی ہے مالک ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن
ماجہ اور دارمی نے ف اور تلبیہ میں لفظ اوسکا شک راوی کا ہے کہ بالاہلال کہا یا بالتلبیہ یعنی دونوں کی ایک ہے یعنی لبیک کہنا اور یہ کہ لبیک کہنی مرد کو
مستحب ہے لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت جیسکی کہی اوسطرح کہ آپ سنے اور نہ سنے ع ع **وعن** سہل بن سعد قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یلبی الا لبی من عن یمینہ وشمالہ من حجر او شجر او مدر حتی تنقطع الارض
من ہہنا وہہنا رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو لبیک
کہتی ہیں جو اوسکی داہنی طرف اوسکی اور بائیں طرف اوسکی قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلی سی یہانتک کہ تمام ہو وہی زمین ہر طرف اسکی اور اوسطرف اسکی یعنی داہنی اور بائیں
طرف اسکی نقل کی ہے ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب چیزیں زمین کی موافقت اسکی کرتی ہیں یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہیں
وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکع بذی الحلیفۃ رکعتین ثم اذا استوت بہ الناقۃ
قائمۃ عند مسجد ذی الحلیفۃ اہل بہؤلاء الکلمات ویقول لبیک اللہم لبیک لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک
لبیک والرغباء الیک والعمل متفق علیہ ولفظہ لمسلم اور روایت ہے ابن عمر سے
کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پھر جسوقت کہ راہ پیما حضرت کو اونٹنی کہڑی نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کی بلند کرتی آواز
اپنی ساتھ ان کلمات کی یعنی لبیک شہود کی اور کہتے تھے زیادہ کہتی یعنی زیادہ کہتی لبیک شہود سے یہ کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں
ساتھ ہوں تیری خدمت میں دو بخشی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیری ہی ہاتھ میں ہے حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت طرف
تیری ہی اور عمل تیری ہی لیے ہی نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی مسلم کی ہیں ف پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں کہ سنت احرام کی ہیں پڑھے
انمیں قبل یا اور اخلاص اور نیت کرتی احرام کی اور لبیک کہتی بعد اوسکی یہ جسوقت کہ اونٹنی حضرت کو سوار کر کہڑی ہوئی مسجد ذی الحلیفہ کی پاس تو لبیک شہود
کہتے اور نہ زیادہ اوسسے کہتی لبیک ع ع **وعن** عمارۃ بن خزیمۃ ابن ثابت عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ کان اذا فرغ من تلبیتہ سال اللہ رضوانہ والجنۃ واستغفرہ برحمتہ من النار رواہ الشافعی اور روایت ہے عمارہ بن خزیمہ بن
ثابت سے کہ نقل کرے اپنے باپ سے یعنی خزیمہ سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نبی حضرت جب فارغ ہوتے اپنی لبیک کہنی سے مانگتے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی
اوسکی اور جنت اور طلب معافی کرتے اوسسے ساتھ رحمت اوسکی آگ سے نقل کی ہے شافعی نے ف کہا علماء نے کہ مستحب ہے یہ کہ درود بھیجے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنی سے اور آواز پست کرے درود بھیجنے میں بہ نسبت لبیک کہنے کی اور مانگے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اوسکی اور جنت اور پناہ

ہاتھی دانت سے اگل سی اور دعا کری اپنی لبی جو چاہی اور ایسی حالت مین مکروہ ہی کسیکو سلام علیک کرنی اوس سے لیکن اگر کوئی سلام علیک کری تو اوسکو جواب دینا چاہئی
ہی پھر لبیک کہنی ایکبار شرط ہی ہمارے نزدیک و زیادہ ایکبار سنت ہے یہانتک کہ لازم آتی ہی اسا فی سائمہ ترک اوسکی کی جبرع ؛ **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** جابر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَی الْبَیْدَاءَ
اَحْرَمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ؛ روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ارادہ کیا حج کا خبردار کردیا لوگونکو پس جمع ہوی پھر جب آئے
میدان بیدا کی مین احرام باندہا نقل یہہ کی بخاری نی **ف** خبردار کردیا یعنی ندا کرنی والیکو حکم فرمایا کہ ندا کردی لوگونمین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ
حج کا رکھتی ہین پس جمع ہوی خلق کثیر مدینہ مین پس جب آئے بیدا مین کہ نام ایک میدان کا ہی قریب ہی ذوالحلیفہ کی احرام باندہا یعنی ظاہر کیا احرام کو لبیک کہکر
دوبارہ سہلی کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت نی احرام باندہا ابتدا مسجد ذی الحلیفہ مین بعد دو رکعتون احرام کی ؛ ع ؛ **وعن** ابن عباس قَالَ
کَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ فَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلَکُمْ قَدْ قَدْ لَا شَرِیْکَ لَکَ اِلَّا شَرِیْکًا ھُوَ لَکَ
تَمْلِکُہٗ وَمَا مَلَکَ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا وَھُمْ یَطُوْفُوْنَ بِالْبَیْتِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کرتی تھی مشرک عرب مین تیری
خدمت مین نہین شریک ہے تیرے کوئی پس فرماتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس تمکو پس پس یعنی پس تناہی کرو اوس سے زیادہ نہ کہو کہتی تھی مشرک
زیادہ اوس سے مگر وہ شریک کہ تو مالک اوسکا تو اوسکا اور نہین وہ شریک کیونکہ تو مالک ہے اوسکا کہتی مشرک ان کلمات کو اس حالت مین کہ طواف کرتی تھی خانہ کعبہ کا
اصل کی یہہ مسلم نی **ف** شرک ہی جہالت اور عمدا و طواف خانہ کعبہ کا کرتی اور جملہ تلبیہ کا تعظیم اوسکی کرتی لیکن بسبب شرک کی لبیک سطح کہتی لبیک لا شریک
لک الا شریکا ہو لک تنفی شرک کی حق تعالی ہی کرتی اور توحید کو اثبات کرتی کہ وہ شریک خدا کی ہین لیکن تو مالک اوسکی ہین پس بسبب شرک کی لبیک سطح کہتی لبیک لا شریک
لک تو حضرت فرمائی کہ بس بس کرو کہ کوئی شریک نہین ہے تیرا اور زیادہ اوس سے نہ کہو الا شریکا الخ اور حقیقت مین یہہ کہنا اونکا کمال اونکی موحد پر دلالت کرتا ہے
مگر ملوک شریک یا مالک کا کیونکر ہو سکتا ہی ؛ ع ؛ **باب قصہ حجۃ الوداع** اب بیان قصہ حجۃ الوداع کی **ف** وداع وداعی سے
معنے حضرت کرنیکی ہی اور حجۃ الوداع اوس حج کو کہتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد فرض ہونی حج کی سو سال تھے ہین کیا یہہ تمام سہلی کہا گیا
کہ حضرت نی اوسمین لوگونکو تعلیم حج کا و شروع کی اور رخصت کیا اونکو اور خبر دی اپنی رحلت کی اور اونکو گواہ پکڑا اوپر رسالت پہونچانی اور کام کی اپنی پر اور
یہہ حدیث جابر کی جامع تر احادیث ہی اسمین ذکر ہوا سلی سنہ کی مین اور اگر کوئی تامل کری تو اوس سے بھی زیادہ تکل سکتی ہین بیان سلیمی ؛ ؛
الفصل الاول فصل پہلی **عن** جابر بن عبد اللّٰہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَثَ بِالْمَدِیْنَۃِ تِسْعَ سِنِیْنَ
لَمْ یَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ فِی الْعَاشِرَۃِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بَشَرٌ کَثِیْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَہٗ
حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا ذَا الْحُلَیْفَۃِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَصْنَعُ
قَالَ اغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِیْ فَصَلَّی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَکِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰی اِذَا اسْتَوَتْ
بِہٖ نَاقَتُہٗ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَھَلَّ بِالتَّوْحِیْدِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ
لَاشَرِیْکَ لَکَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَۃَ حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا الْبَیْتَ
مَعَہٗ اسْتَلَمَ الرُّکْنَ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰی مَقَامِ اِبْرٰھِیْمَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَرَاَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ
وَقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ؛ روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں رہے مدینہ مین نو برس کہ حج نہین

کیا یعنی ولیکن عمرہ کیا جیسا کہ گذرا پھر خبر کی لوگون مین جسنے ندا کی ندا کرنی والی نی حضرت کی حکم سے سنین سال مین پھر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا کرتے ہین پس آئے مدینہ مین آدمی بہت پس بکلی ہم ساتھ حضرت کی یعنی جبکہ پانچ دن باقی رہی ذیقعدہ کی درمیان ظہر و عصر کے یا تک کہ جب پہونچی ہم ذوالحلیفہ مین پس جنے اسما بنت عمیس محمد بن ابیکر کو پس بھیجا اسما بی یعنی کیسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا کرون مین یعنے بیچ مقدمہ احرام کی آیا احرام باندھون یا نہین اوسا باندھون تو کیونکر باندھون فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندھ ساتھ کپڑے کی اور احرام باندھ پس نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسجد ذی الحلیفہ مین پھر سوار ہوے قصواء پر کہ نام حضرت کی اونٹنی کا تہا یا تک کہ جب کہڑی ہوئی ساتھ حضرت کی اونٹنی اوکی میدان بیدا پر آواز بلند کی ساتھ لبیک کہنیکی کہ وہ یہ ہین حاضر ہون تیری خدمت مین الہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین نہین کوئی شریک واسطے تیرے حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق تعریف اور نعمت تیری ہی لیی ہی اور بادشاہت نہین شریک کوئی واسطے تیرے کہا جابر نی نہین ہمنے یعنی پہلی اس سے نیت کرنی مگر حج کی نہی ہمنے یعنی عمرہ کو یعنی حج کی مہینو مین یہانتک کہ بوقت آئی ہم نزدیک خانہ کعبہ کی ساتھ حضرت کی بوسہ یا حجر اسود کو یعنی ہاتھ کہی اوسپر اور بوسہ یا پھر جلدی چلی نہین یا پھر چلی مین اور چار بار پھری اپنی طور پر یعنی آہستہ پھر آگی طرف مقام ابراہیم کی پھر پڑہی یہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنی حوالی اوسکیکہ جای نماز پھر گردانا مقام ابراہیم کو حضرت نی درمیان اپنی اور درمیان خانہ کعبہ کے اور ایک روایت مین ہے کہ پڑہی حضرت نی دو رکعتون مین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون

ف آدمی بہت کہا بعضون نے کہ اوس حج مین حضرت کی ساتھ نوی ہزار آدمی جمع ہوئی اور بعضون نی کہا کہ ایک سو تیس ہزار تہی اور اسماء بنت عمیس بی بی حضرت ابی طالب نے نکاح کیا پھر اونکی انتقال کی بعد حضرت ابوبکر نی نکاح اونکا ہوا پھر اونکی انتقال کی بعد حضرت علی نے ہوا پس جبکہ حضرت حج کو تشریف لائی تو اسماء حضرت ابوبکر کی نکاح مین تہین اور اوسنی محمد بن ابوبکر پیدا ہوئی اوغسل کرو دلالت کرتی ہی یہ حدیث اوپر کہ غسل کرنا نفاس والی عورت کو احرام کی لیی سنت ہی اور یہ غسل نظافت یعنی ستھرائی کی لیی ہی نہ طہارت کی لیی اور ایسی عورت نفاس والی کیلیے احرام کی لیی تیمم کرنا نہین آیا اور یہی حکم حائض کا ہی اور احرام باندھنا یعنی نیت احرام کی کر اور لبیک کہنا اس سے معلوم ہوا کہ احرام نفاس والی عورت کا صحیح ہی اور اسپر اجماع ہی سب علماء کا اور نماز پڑہی الخ یعنی دو رکعتین ہیئت احرام کی پڑہین اور لائق ہی کہ اگر میقات مین مسجد ہو تو نماز پڑہی اوسمین اور اگر راستہ مین مسجد کے پڑہی نہو ہی مضائقہ نہین اور اوقات مکروہہ مین نماز نہ پڑہی اور نماز فرض ہی قایم مقام اس نماز کی ہو جاتی ہی مانند تحیۃ المسجد کی اور نہ نبی ہم جانتی عمرہ کو یہ تا یہ ہین پہلی جملہ کی معمول تہا یام جاہلیت مین کہ حج کی مہینو مین عمرہ کی کرنیکو بڑا گناہ جانتی ہی اسحضرت نی اوسکو رد کیا اور حکم فرمایا عمرہ کا زیکا حج کی مہینو مین چنانچہ بیان ہوا آگی آتا ہی اور جو وقت کہ آئی ہم الخ یعنی اول ذی طوی مین آوے اور رات کو وہین رہے پھر نہائی اور داخل ہوے مکہ مین تینہ علیا کیطرف سے جو ثنی ذی حجون کو اور قصد کیا مسجد کا جو باب السلام سے اور نماز تحیۃ المسجد نہین پڑہی اسلیی کہ وہانکا تحیہ طواف ہی آوے پھر جلدی چلی الخ یعنی کعبہ کو طواف کرنی مین سات بار گردو اوسکی پھرتی ہین پس تین بار پھرنے مین جلدی چلی کندہی ہلاکر جیسی پہلوان چلتی ہین اور چار بار اپنی چال چلی اور جلدی چلنی کا سبب یہ تہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کی لیی مکہ مین آئے تو مشرکون نی کہا کہ انکو تپ یثرب یعنی مدینہ کی نی لاغر و سست کر دیا پس آنحضرت نی مسلمانونکو فرمایا کہ اسطرح چل کر اظہار قوت کرو پھر بعد دور ہونی علت کی ہی وے حکم باقی رہا اور اسی حدیث مین ذکر اضطباع کا ہوا وہی مسنون ہی وقت طواف کی چنانچہ اوسکا حد یہ ہوا مین مذکور ہی اور اضطباع اسکو کہتی ہین کہ چادر داہنی بغل کی نیچی نکال کر بائین کاندہی پر ڈال لیتی ہین وہی اظہار قوت کی لیی تہا اور پھر آگی طرف مقام ابراہیم کی یعنی بعد طواف کرنیکی مقام ابراہیم کیطرف گیی اور مقام ابراہیم نام ایک پتہر کا ہی کہ اوسپر حضرت ابراہیم کی کہڑی ہو کر کعبہ کو بنایا تہا اوسمین نشان ہی اونکے پانو کا اور معنی مقام ابراہیم کی ہین جگہہ کہڑی رہنی ابراہیم کی اور آڑ آگی خانہ کعبہ کی ایک حجر ہین کہا ہی پس اوسکی پیچہی کہڑی ہو کر حضرت نی دو رکعتین پڑہین اور اس جگہہ کہڑی ہو کر یہ نماز پڑہنی افضل ہی اور جائز ہی ہر جگہہ حرم مین پڑہے خواہ مسجد حرام مین پڑہے خواہ باہر مسجد سے اور یہہ دو رکعت واجب ہین ہمارے نزدیک

بعد ہر طواف کی اور امام شافعی کی نزدیک سنت ہیں اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ قل ہو اللہ پہلی رکعت ہین پڑہے اور قل یا ایہا
ہین پس تقدیم سورہ متاخر کی اوپر سورہ مقدم کی لازم آئی توجیہ اسکی یہہ لکہی ہی علمائی کرام نے مطلق جمع کی لیی ہی دونون رکعتون ہین دونون سورتین
پڑہین تقدیم و تاخیر کچہہ نہین سمجہی جاتی پس اشکال مذکور نہین لازم آتا اور کہا طیبی نے کہ سر اسمین یہہ ہے کہ قل ہو اللہ احد اثبات توحید کی لیی اور قل یا ایہا
الکافرون واسطے تبری شرک کی پس مقدم کیا توحید کو واسطے اہتمام شان اوسکی کیونکہ بعضی روایتون مین تقدیم قل یا ایہا الکافرون کی بہی آئی ہی
ع ثم رجع الی الرکن فاستلمہ ثم خرج من الباب الی الصفا فلما دنی من الصفا قرأ ان الصفا والمروۃ
من شعائر اللہ ابدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیہ حتی رأی البیت فاستقبل القبلۃ فوحد اللہ وکبرہ و
قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ
وہزم الاحزاب وحدہ ثم دعا بین ذلک قال مثل ہذا ثلث مرات ثم نزل ومشی الی المروۃ حتی انصبت قدماہ فی بطن الوادی
ثم سعی حتی اذا صعدتا مشی حتی اتی المروۃ ففعل علی المروۃ کما فعل علی الصفا حتی اذا کان آخر طوافہ علی المروۃ نادی وہو علی
المروۃ والناس تحتہ فقال لو انی استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الہدی وجعلتہا عمرۃ فمن کان منکم لیس معہ
ہدی فلیحل ولیجعلہا عمرۃ فقام سراقۃ ابن مالک بن جعشم فقال یا رسول اللہ العامنا ہذا ام لابد فشبک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابعہ واحدۃ فی الاخری وقال دخلت العمرۃ فی الحج مرتین لا بل لابد ابدا
یہہ ہے طرف حجر اسود کی پس بوسہ دیا اوسکو پہر نکلی دروازہ مسجد سے یعنی باب الصفا کی طرف پہر صفا کی پس جب نزدیک ہوی صفا کی پڑہی آیت
تحقیق صفا اور مروہ نشانیون اللہ کیسی ہین یعنی اللہ کی دین کے نشانیون ہین اور فرمایا حضرت نے کہ شروع کرتا ہون مین ساتہہ اوسیز کی کہ شروع کیا اللہ نے ساتہہ
اوسکی یعنی جیسی اللہ تعالی نے اول ذکر صفا کا کیا اور پہر مروہ کا اسیطرح مین بہی اول صفا پر چڑہتا ہون اور پہر مروہ پر چڑہونگا پس جب صفا پر چڑہا
صفا کی پس چڑہی اوسپہ یہانتک کہ دیکہا خانہ کعبہ کو پہر سامنی ہوی بیت اللہ کے پس وحدانیت بیان کی اللہ کے یعنی لا الہ الا اللہ کہا اور بڑائی بیان کی
اوسکی یعنی اللہ اکبر کہا اور کہا نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی لیی ہے تعریف اور وہ ہر چیز
پر قادر ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنی اسلام کی بول بالا کیا جو کیا تہا اور مدد کی بندگی کی یعنی حضرت کی اور شکست دی گروہ کافرون کی
تنہا یعنی خندق کی لڑائی مین پہر دعا کی درمیان اسکی کہا مانند اسکی تین بار یعنی ذکر کیا اور دعا کی اور پہر ذکر کیا اور دعا کی تین بار اسیطرح کیا پہر اترا
صفا سے اوسچلی طرف پہاڑ مروہ کی یہانتک کہ پہونچی قدم حضرت کی بیچ نشیب میدان کی یعنی بلندی میلا نشیبی ہے مین سے پہر دوڑے یہانتک کہ جب نکلے
دونون قدم حضرت کی یعنی نشیب سے بلندی مروہ پر چڑہنی لگی آہستہ چلی یعنی دوڑنا موقوف کیا یہانتک کہ آئی مروہ پر پہر کیا مروہ پر جو کیا صفا
پر یہانتک کہ جب ہوا آخر پہرنا مروہ پر پکارا وسحالت مین کہ وہ تہی مروہ پر اور لوگ تہی نیچی پہاڑ کی فرمایا اگر مین پہلی جانتا امر اپنی سے جو کچہہ جانا
مین نے پیچہی نہ لاتا مین ہدی ساتہہ اپنی اور کر ڈالتا مین حجکو عمرہ پس جو ہو تم مین سے کہ نہو ساتہہ اوسکی ہدی پس حلال ہو جاوی یعنی احرام چہوڑ کیسی باہر
ہو اور کر ڈالی حجکو عمرہ پس کہڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا ہی سال ہمارے کی لیی ہی یہہ حکم ہمیشہ کی لیی پس انگلین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی انگلیان اپنے ایک ساتہہ کی دوسرے ساتہہ کی اوسکلیون مین اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج مین دو بار فرمایا نہین یعنی یہہ حکم خاص تمہارے
نہین ہے بلکہ ہمیشہ کو ہی یعنی جائز ہی عمرہ حج کی مہینون مین ہمیشہ کو **ف** یہانتک دیکہا خانہ کعبہ کو اور دونون مانند حرم مین کعبہ صفا پر یعنی صفا ہوتا ہوا
عمارت مسجد الحرام کیسی چہپ گیا ہی لیکن حجر اسود بعضی دیوارون حرم کیسی کہ محاذی اوسکی ہی معلوم ہوتا ہی اور جو کیا تہا صفا پر یعنی ذکر اور دعا

کی نہی پر نہی مروی پر کی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی سات بار کی صفا سے مروہ تک ایک بار اور مروہ سے صفا تک دوسری بار اسیطرح سات بار سعی کی ابتداء صفا سے ہوئی اور ختم مروہ پر جیسا کہ فرمایا یہانتک کہ جب ہوا آخر پھیرا تمام مروہ پر اخیر اور یہ سعی کرنی یعنی پھیرا درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہے اور اصل یہ ہے کہ حضرت اسمٰعیل جس دن نہیں ہوئی تھی انکی والدہ حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش کو گئیں جب نشیب میں پہونچیں تو حضرت اسمٰعیل انکی نظر سے پوشیدہ ہوگئی وہ صفا اور مروہ پر چڑھ کر انکو دیکھتی تھیں پس یہ انکی سنت سے حضرت ہی بجالائی اور اب مٹی بھر گئی ہے درمیان صفا اور مروہ کی دوڑتی نہیں ہے وہاں نشان بنادئے ہیں بجا آوے سنت کی لیئے وہاں دوڑتی ہیں اور اگر میں پہلی جانتا امر اپنی سے اخیر اس کلام کی درازی حاصل وسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں پہونچے اور عمرہ ادا کر چکی تو صحابہ کو حکم کیا کہ جو ہدی ساتھ نہیں لایا ہے عمرہ کرے اور احرام سے نکل آوے اور فسخ حج ساتھ عمرہ کے کرے اور بعد ان ایام حج میں احرام باندھے اور حج کرے اور جو کوئی ہدی ساتھ لایا ہے عمرہ کرے اور اپنی احرام پر رہے حج تک صبر ادا کرنی حج کی احرام سے نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدی لائے تھے احرام باندھے رہے پس یہ بات صحابہ کو گران گذری کئی سبب سے ایک تو اسلیے کہ ہم احرام سے نکلیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے رہیں اور ترک متابعت انکی کا کریں دوسرے اسلیے کہ درمیان ہمارے اور عرفہ کی سوائے پانچ روز کی نہیں ہے پس مناسب نہیں کہ احرام سے نکلیں اور عورتوں پاس جاویں اور خوشبو لگاویں پھر عرفہ میں چلاویں اور حج کریں اور تیسرے اسلیے کہ جاہلیت میں عمرہ کرنا حج کے مہینوں میں نہایت برا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہوئے اور فرمایا کیا کروں میں حکم الٰہی سے اسطرح ہی اگر میں پہلی سے جانتا کہ نکلنا احرام کا پیشتر ہوگا تو میں ہی ہدی نہ لاتا اور احرام سے نکل آتا اور فسخ حج ساتھ عمرہ کے کرتا میں اور میرے جانتا تھا کہ حکم الٰہی اسطرح ہوگا اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے فسخ حج کی ساتھ عمرہ کے کہ آیا یہ خاص صحابہ ہی کے لیئے تھا اور حج اس میں یا اور لوگوں کو بھی جائز ہے قیامت تک پس کہا احمد اور ایک جماعت نے اہل ظاہر سے کہ یہ خاص صحابہ ہی کے لیئے تھا بلکہ یہ حکم باقی ہے قیامت تک پس جائز ہے واسطے اوس شخص کے کہ احرام باندھا حج کا اور ہدی اوسکی ساتھ ہو نہیں فسخ احرام حج کا ساتھ عمرہ کی و حلال ہو جانا ساتھ اعمال عمرہ کی اور کہا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علمائے سلف و خلف سے کہ یہ خاص صحابہ ہی کے لیئے تھا اوس میں نہیں کہ مخالفت ہو جاوے اوسچیز کی ہے اوپر اہل بیت کے کہ احرام جائز ہے حج کی مہینوں میں اور اسکے حدیث پر عمل کیا ہے امام ابو حنیفہ اور احمد نے کہ جو کوئی احرام باندھے حج کا اور ہدی نہ لایا ہو تو احرام سے نکل آوے اور جو کوئی احرام باندھے عمرہ کا اور ہدی لایا ہو تو احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی اوسکے دن نحر کے اور امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کہا کہ حلال ہو جاوے عمرہ سے بروز فراغ ہونے عمال عمرہ کے اگرچہ ہدی ساتھ لایا ہو۔ ش **وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا دَاقُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ**

وکان مسترضعا فی بنی سعد فقتلہ ھذیل ورباالجاھلیۃ موضوع واول ربا اضع من ربانا ربا عباس بن
عبد المطلب فانہ موضوع کلہ واتقوا اللہ فی النساء فانکم اخذتموھن بامان اللہ واستحللتم فروجھن بکلمۃ
اللہ ولکم علیھن ان لا یوطئن فرشکم احدا تکرھونہ فان فعلن ذلک فاضربوھن ضربا غیر مبرح
ولھن علیکم رزقھن وکسوتھن بالمعروف وقد ترکت فیکم مالن تضلوا بعدہ ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ
وانتم تسئلون عنی فما انتم قائلون قالوا نشھد انک قد بلغت وادیت ونصحت فقال باصبعہ السبابۃ
یرفعھا الی السماء وینکتھا الی الناس اللھم اشھد اللھم اشھد ثلث مرات ۔ اور راوی حضرت علی میں سے کہتے
ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی حضرت علی یمن کے حاکم ہو کر گئی تھی وہاں سے کچھ ایک وقت حضرت کی پھر لائی یہ فرمایا حضرت نے حضرت علی کو کہ کیا کہا
تھا تو نے اوسوقت کہ لازم کیا تھا حج یعنی وقت باندھنی احرام کی کیا کہا تھا اور کیا نیت کی تھی کہا حضرت علی نے کہ کہا تھا میں یا الٰہی تحقیق میں نے احرام باندھا ہے
ساتھ اوسچیز کی کہ احرام باندھا ساتھ اوسکی رسول تیری نے فرمایا حضرت نے کہ پس تحقیق ساتھ میری ہدی ہے یعنی یہ نیت کی ہے تو میں احرام عمرہ کا باندھے
ہوئی ہوں اور میرے ساتھ ہدی ہے میں احرام سے نہیں نکل سکتا یہانتک کہ فارغ ہوں عمرہ سے اور حج سے پس تم بھی احرام سے نکلو کہا جابر نے پس تھے ۔ اونٹ
کر لائی اونکو حضرت علی یمن سے اور وہ کر لائی اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو کہا جابر نے پس حلال ہوئی لوگ سب وہ کپڑے والی حال اپنی یعنی جنکی ساتھ ہدی
نہ تھی وہ احرام سے عمرہ کی نکل آئی بعد فارغ ہونکی عمرہ سے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تھی اونکی ساتھ ہدی نہ حلال ہوئی پس جبکہ ہوا دن ترویہ
کا یعنی آٹھویں تاریخ ذیحجہ کی متوجہ ہوئی یعنی ارادہ کیا متوجہ ہونیکا طرف منا کی پس احرام باندھا حج کا صحابی یعنی اونہوں نے کہ احرام عمرہ سے نکل آئی تھی
بعد فارغ ہونیکی عمرہ سے اور سوار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جب کہ آفتاب طلوع ہوا اور پہونچی منا میں پس نماز پڑھی منی میں یعنی مسجد خیف میں ظہر اور عصر
اور مغرب و عشا اور فجر کی پھر ٹھہری رہی یعنی بعد ادا کرنی نماز فجر کی تھوڑی دیر یہانتک کہ نکلا آفتاب اور حکم کیا ساتھ خیمہ کی کہ تھا بنا ہوا بانونکا
کپڑا کیا جاوے حضرت کی یعنی واسطے نزول میں پھر چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منی سے طرف عرفات کی اور نہیں گمان کرتی تھی قریش مکہ یہ کہ حضرت
کھڑی ہونگی حج کی یعنی نزدیک مشعر حرام کی جیسیکہ تھی قریش کرتی جاہلیت میں پس گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذالمشعر سے یہانتک کہ آئی میدان عرفات
میں پس پایا خیمہ کو کھڑا کیا گیا تھا حضرت کی یعنی نمرہ میں پس اوترے اوسمیں یعنی اور یہ وہی ہے اوسمیں یہانتک کہ جب ڈھل گیا دن یہ حکم کیا ساتھ قصواء کی
کہ کجاوہ تھا حضرت کی اونٹنی کا پس بن کی گئی حضرت کی یعنی پھر آئی حضرت یعنی اونٹنی پر سوار ہو کر بندرہ آئے مزدلفہ کی پھر خطبہ فرمایا روبرو لوگونکی اور فرمایا کہ تحقیق
خون تمہاری اور مال تمہاری حرام ہیں مثل یعنی جیسیں ایک دن اور مہینہ کا نہ خون کرنی اور نہ مال کسیکا چوری دغا باز جیسی کہا جاتا ہے مانند ہونا تمہارا یعنی
عرفہ کی جیسے اس مہینے تمہارے یعنی ذیحجہ کی جیسے اس شہر تمہارے یعنی مکہ کی یعنی جیسا تم حرام جانتے ہو کسیکی مال یعنی کو اور خون کرنیکو اس میں اور اس
مہینے میں اور اس شہر میں اسیطرح سے ہمیشہ اور ہر جگہ خون کرنا اور نا حق مال لینا اسمیں حرام ہے خبردار ہو ہر چیز امر جاہلیت کی نیچے قدموں میرے کچلی گئی
ہے اور ربوٰ یا مال ہے یعنی باطل و موقوف ہے یعنی جو کچھ سود یعنی کیا پہلی اسلام کی معاف کیا میں نے اور جو سود جاہلیت کی تمہیں موقوف کیا میں نے اور خون
جاہلیت کی موقوف کیا میں نے قصاص سے اسمیں اور نہ دیت اور نہ کفارہ اسکو اور سود کو جدا بیان فرمایا ہے واسطے یاد دلانے اہتمام کی اور تحقیق اول خون کہ
موقوف کرتا ہوں اپنے خونوں سے خون ابن ربیعہ بن حارث کا ہے اور وہ دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قتل کیا تھا اوسکو ہذیل نے اور سود جاہلیت کا موقوف
کیا گیا اور اول سود کہ موقوف کیا میں اپنے سود دونمیں سے سود عباس بن عبد المطلب کا ہے پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا بالکل ہے ڈرو اللہ سے بیچ حق عورتونکے
پس تحقیق تمنے لیا ہے اونکو ساتھ امان اللہ کے یعنی ساتھ عہد و یکیکی کہ تمنے کیا ہے ساتھ عہد کی کہ تمنے کیا ہے بیچ رعایت حقوق اونکیکی و حلال

کہا معنی اونکی خبر رکھتا ہو تمکو ساتھ بیکر اللہ کی قسم کھاکر کہتا ہی اور تمہارا حق ہی یہ ہے کہ تم اپنی دین تمہاری بیچو نون پر کسوکو کہ مکروہ جانتی ہو تم اوسکی آنیکو یعنی نہ آنے دو بیچو نون کو گھر مین تمہارے کہ اسکو نہیں مستحق تمہارے کی خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر کرین یہ یعنے اونی دین آنیکا پس مارو اونکو مارنا بغیر سختی کا اور اونکا حق تمپر روزی اونکی یعنی کہانا پینا اور اوسکی حکم مین داخل ہی مکان سونے کا اور کپڑا اونکا موافق معروف یعنی کی اونچے چوتھے تم مین کسی چیز کہ ہرگز نہین گمراہ ہونیکی بعد چھوڑنی میرے کی اوسکو تم مین یا بعد جنکل مارنیکی ساتھہ اوسکی اور عمل کرنیکی اوسپر اگر چنکل مارو گی ساتھہ اوسکی وہ چیز کتاب اللہ کی ہی اور تم پوچھی جاؤگی بیچ میرے بیچ پہنچانی اور نہ پہنچانی کی احکام دین کو پس کیا جواب دوگی کہا صحابہ نی لوگی ہم یعنی دینگی ہم بیشک اور بر اللہ تعالی کی یہ کہ تحقیق پہنچا دی تو نے یعنی پہنچا دی رسالت اور ادا کی امانت اور خیر خواہی کی امتی پر اشارہ کیا حضرت نی ساتھہ ٹہاونگی دونکی اپنی کی وسط مین کہ اونچا یا اوسکو طرف آسمان کی اور جھکایا اوسکو طرف لوگونکی اور کہا تین بار یا الہی کواہ رہ یا الہی کواہ رہ یعنی اپنی بندونکی قرار کر کہ اونہون نی اقرار کیا پہنچا نیکا **ف** کہ روای بال منڈانا یا کتروانا وقت نکلنی کی رمی سے فضل سے اور باوجود اوسکی صحابہ نی بال کتروانی اسلیے کہ تمامی بال حج مین تمتع اور متوجہ ہوی طرف منی کی ظہر مین تاریخ منا مین جانا اور وہان اوسکو رہنا ہماری نزدیک واجب نہین بلکہ سنت ہی اور مزدلفہ ساتھہ پہاڑونکی اور زیر میر کی نام ایک پہاڑ کا ہی قریب عرفات کی کنارہ مزدلفہ کی وہان تمام ہوتی ہی اور عرفات حل مین سے اور نہین گمان کرتی ہی حنیفہ یعنی قریش گمان کرتی ہی کہ حضرت میر نکلی نزدیک مشعر حرام کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی مزدلفہ مین جسپر کہ قریش جاہلیت مین کرتی ہی کہ مزدلفہ مین ٹہیرتی ہی اور اوسکو کہتی ہی کہ یہ موقف حمس یعنی جگہہ ٹہیرنی قریش اور اہل حرم اللہ کی اور عرفات مین نہین جاتی ہی بخلاف تمام عربکے کہ وہ وقوف عرفات مین کرتی ہی پس اونہون نی گمان کیا کہ حضرت بھی مزدلفہ مین ٹہیرینگی حضرت وہان ٹہیری اور عرفات مین ہونچی اور خطبہ فرمایا یعنی دو خطبی پہری اول مین حکام حج کی بیان کیی اور رغبت دلائی کثرت ذکر دعا کے عرفہ مین اور دوسرا خطبہ ہوا تمہا بسنبت پہلی کی وہین زمی جاتی ہی اور ابن ربیعہ بن حارث نے چاہی حضرت کی بیچ عبد المطلب کے اکلا بیٹا تمہا ربیعہ وبیعہ کا بیٹا تہا اپاس اسکو قبیلہ بنی سعد مین دودہ پلانی کی پس مارا تہا جن ایام کہ بنی سعد اور ہذیل مین لڑائی ہوی ہذیل مین سے کسی نی اپاس کو پتھر مارا وہ مرگیا پس اپاس حضرت کی چچا کی پوتی ہی اونکی خون یعنی کا حضرت کو حق تہا حضرت نی معاف فرمایا اور عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کی ایام جاہلیت مین سود کہاتی ہی اور سود لوگونکی ذمہ بہت تہا وہی حضرت نی معاف فرمایا ۱۲ ح ۱۲ **ثُمَّ** اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ خَلْفَهُ وَدَفَعَ حَتَّى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتَّى اَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ فَرَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ اَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتَى عَلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ اُنْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پھر اذان دی بلال نی پھر تکبیر کہی پھر پڑھے نماز ظہر کے پھر تکبیر کہے پھر پڑھے نماز عصر کے اور نہ پڑھا درمیان
اون دونون کی کچھہ یعنے نہ سنت نہ نفل پھر سوار ہوئی یہان تک کہ آئی میدان عرفات مین ٹھہرنیکی جگہہ پس کیا بیٹھے
اپنی اونٹنی قصواکا طرف پتھرون کی اور کیا جبل مشاط کو کہ نام ایک جگہہ کا ہی آگی اپنی اور سامنی ہوی قبلہ کی پس ہمیشہ رہی کھڑی یہانتک
کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تھوڑیسی یہانتک کہ غایب ہوا گرد آفتاب کا اوپر تھی سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلی یہانتک کہ آئی مزدلفہ مین پھر نماز
پڑھی اوسمین مغرب اور عشا کی ساتھہ ایک اذان اور دو تکبیرون کی اور نہ پڑھی درمیان دونونکی کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پھر لیٹے رہے یہانتک کہ طلوع ہوے
فجر پھر پڑھی نماز فجر کی اوسوقت کہ ظاہر ہوی واسطے اونکی فجر ساتھہ اذان اور تکبیر کی پھر سوار ہوئی اونٹنی پر یہانتک کہ آئی مشعر حرام پر پس سامنی کھڑی ہوی قبلہ کی
اور دعا مانگی اللہ تعالی سی اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدانیت اللہ کی کہی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس ہمیشہ رہی کھڑی یہانتک
کہ صبح ہوئی خوب روشن پس چلی پہلی نکلتی آفتاب کے اوپر تھی سوار کیا فضل بن عباس کو یہانتک کہ آئی درمیان وادی محسر کی پس حرکت دی سواری کو تھوڑیسی
پھر چلی بیچ کی راہ کہ نکلتی ہی اوپر جمرہ کبری کی یہانتک کہ آئی جمرہ کی پاس کنر دیک درخت کی ہی پس پھینکین اوپر سات کنکریان مانند کنکریون خذف
کی یعنی جو کہ انگلیون مین رکھکر پھینکتی مین مراد بیان کرنا مقدار انکی کا ہی کہ بقدر دانہ باقلا کی تھین تکبیر کہتی تھی ساتھہ ہر کنکری کی اون کنکریونسی مارین
حضرت نی کنکریان نالکی اندر سی پھر پھر کے طرف جمرہ قربانی کرنیکی کہ مسانین سے پس ذبح کیا حضرت نی تریسٹھہ اونٹ تہہ اپنی کی پھر دیا باقی حضرت علی کو پس ذبح کیا وہنون نے
باقی یعنی سینتیس ۳۷ اور شریک کیا حضرت نی حضرت علی کو پھر ہدی اپنی کی پھر حکم کیا حضرت نے ساتھہ یعنی ایک ٹکڑی گوشت کی ہر ونٹ مین سے پھر ڈالی گئی ٹکڑی گوشت
کی ایک ہنڈی مین پس پکائی گئی ٹکڑی پس کہایا دونون سا جو کھایا اوس قدر مانکی گوشت مین سی اور پیا دونون نی اوسکی شوربی مین سے پھر سوار ہوے
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا پس نماز پڑھی مکہ مین ظہر کی پھر آئی اولاد عبد المطلب کے پاس یعنی اپنی چچا کی
اور اولاد اونکی پاس کہ پلاتی تھی پانی زمزم کا پس فرمایا کہینچو ای اولاد عبد المطلب کے یعنی پانی زمزم کا کہ بہت ثواب کی بات ہی پس اگر نہوتا خوف اسکا
کہ غلبہ کرینگی لوگ تمپر اوپر پانی پلانی تمہاری تو البتہ کہینچتا مین پانی ساتھہ تمہارے یعنی خوف اسکا ہی کہ لوگ مجھی کہینچتی دیکھکر بسبب اتباع میری کہینچین کی
اور ازدحام کرینگی اور رہینگے متعلق تمہاری ساتھہ سی جانا رسی کا اگر اسکا خوف ہوتا تو مین ہی تمہارے ساتھہ کہینچتا پس دیا اولاد عبد المطلب کے نی اونکو ڈول پس پیا
حضرت نی اوس سے نفل کی یہ مسلم نی **ف** پھر پڑھی نماز عصر کے اندر یعنی وقت کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کی وقت مین اسکو جمع تقدیم کہتی ہین عرفات مین وقوف
کرنیکی پس یہہ دونون نماز ملا کر پڑھ لیتی ہین اور اونکی درمیان نہین سنت نہ نفل پڑھی تا کہ باطل نہوجاے وجہ جمع کی یہ کہ پڑھنا ان نماز دونکا واجب ہے
اور غائب ہوا گرد آفتاب کا یہہ تاکید اور بیان غروب کا ہی تا کوئی گمان نکری کہ غروب سے مراد قریب غروب کے ہی اور یہانتک کہ آئی مزدلفہ مین کہ نام ایک
جگہہ کا ہی درمیان عرفات اور منا کی وہان اکثر علما ہمارے نزدیک سنت ہی اور امام احمد اور شافعی کی نزدیک واجب ہی پس حضرت نی وہان پہونچکر نماز
پڑھی ساتھہ ایک اذان اور دو تکبیرونکی بسبب کہ ظہر و عصر عرفات مین پڑھین تھین اور یہی مذہب تینون امامونکا ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی ساتھہ ایک اذان اور
ایک تکبیر کی مین بلکہ عشا یہان اپنی وقت مین ہی پس اقتصار جدی تکبیر کو بیہقی یا وقتی اعلام کی نہین اور عصر عرفہ مین اپنی وقت مین نہین ہوتی ہی پس احتیاج
ہی زیادتی اعلام کی اور صحیحہ مسلم مین اسکو ابن عمر سی روایت کیا ہی اور ترمذی نی بھی اسکو تحسین و تصحیح کیا ہی اور مشعر الحرام نام ایک پہاڑ کا ہی مزدلفہ
مین وقوف یعنی ٹھہرنا واجب ہے ہماری نزدیک اور محسر نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مزدلفہ اور منی کی جب حضرت وہان پہونچی تو سواری کو حرکت دی
یعنے جلدی ہانکی تھوڑیسی دور یعنی بقدر مسافت دس ذرعی کی اور سبب جلدی کا یہہ تھا کہ عادت تہہ لب یہہ نہی کہ جس جگہہ کسی قوم پر عذاب نازل ہوا ہو
سا تو وہانسی جلدی گذرتی از راہ عبرت کی پس محسر مین اصحاب فیل ہلاک ہوی تھی وہانسی جلدی گذری اور بعضون نی کہا کہ وہان نصاری یا مشرکین

ہیہ اگر تی ہی اونکی مخالفت کی لیی جلدی جلدی چلتی ہیں ہر کسیکو مستحب ہے کہ وہانسی جلدی گذری حضرت کی پیہ وکی لیی وہ پیہ چلی بیچ کی راہ جس راہ سے جانی ہوتی تھی یعنی تیغنی تھی وہ راہ اور تھی اور یہہ راہ اور اوسکو طریق صعب کہتے ہیں اور اسکو طریق مانمین کہ نام دو پہاڑ وکا ہی اور یہہ راہ جا نکلتی ہی جمرۃ کبہ ہی یعنی جمرۃ العقبہ پہ اور یہانتک کہ آئی اوس جمرہ پر کہ نیچی درخت کی ہی مراد وہی جمرۃ العقبہ ہی کہ مذکور ہوا اور جمرۃ کہتی ہیں منار یکو وان کیسی منار ی ہیں کہ اوپہ سنگریزی مارتی ہیں تفصل بیان انکا آگی آویگا انشاء اللہ تعالی ورنہ ریک کیا الخ یعنی حضرت نی اونکو حکم دیدی کہ تا اپنی طرف سی ذبح کریں یا تو مابقی اونٹونمین سی دیدی یا اور دنمین سی اور اسحدیث سی یہہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی قربانیکی گوشت مین سی کہانا مستحب ہے اور چلی طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ اور طواف رکن کہتی ہیں یہہ بھی ایک رکن ہی حج کا اور اسپر تمام ہوتا ہی حج اور یہہ طواف افضل ہی روز نحر کی اور جائز بعد بھی ہی اور نماز پڑہی ظہر کی مکی میں اور ابن عمر سی ایک روایت آئی ہی کہ حضرت نی نماز ظہر کی منا مین پڑہی وجہہ تطبیق کی دونونمین یہہ ہے کہ حضرت نی مکی مین ظہر کی نماز پڑہی اور منا مین نفل پڑہی ہون اوسکو عبد اللہ بن عمر نی گمان کیا کہ ظہر کی نماز پڑہی یا یون کہا جاوی کہ دونون روایتین جب متعارض ہوئین تو دونون ساقط ہوئین پہر ترجیح دی گئی اسکو کہ حضرت نی ظہر مکی مین پڑہی اسلیی کہ وہانکی نماز پڑہنی افضل ہی واللہ علم بالصواب ۱۲ منہ ح ۔ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا بِمَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع مین پس بعضی ہم مین سے وہ تھی کہ احرام باندہا ساتھہ عمرہ کی فقط اور بعضی ہم مین سے وہ تھی کہ احرام باندہا ساتھہ حج کی یعنی نری حج کا یا حج اور عمرہ کا پس سب آئی ہم مکی مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی احرام باندہا ہی عمرہ کا فقط اور نہیں ہدی لایا پس چاہیی کہ حلال ہو جاوی یعنی احرام سی نکل آوی ساتھہ سر منڈانیکی یا بال کترانیکی اور جسنی احرام باندہا ہی عمرہ کا اور ہدی بھی ساتھہ لایا ہے پس چاہیی کہ احرام باندہی حج کا ساتھہ عمرہ کی یعنی داخل کری حج کو عمرہ مین پس ہووی قارن پہر نہ نکلی احرام سی یہانتک کہ حلال ہو دونونسی یعنی تمام کری افعال حج اور عمرہ کی اور ایک روایت مین ہی کہ پس حلال ہو یہانتک کہ حلال ہو ساتھہ نحر کرنی ہدی اپنی کی یعنی دسویں کی اور جسنی احرام باندہا ہی حج کا یعنی برابر ہے کہ ہدی ساتھہ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کی ساتھہ احرام عمرہ کا باندہا ہو یا نہ باندہا ہو پس چاہیی کہ تمام کری حج اپنا یعنی مگر جو کوئی حکم کیا گیا فسخ کرنی حج کا ساتھہ عمرہ کی وہ نہ تمام کری کہا حضرت عائشہ نی پس حائض ہوئی مین اور نہ طواف کیا تھا مینی خانہ کعبہ کی یعنی واسطی عمرہ کی اور نہ سعی کی تھی مینی درمیان صفا اور مروی کی یعنی اسلیی کہ نہین صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف کی والا حیض مین سی نہین منع پس ہمیشہ رہی مین حائض یہانتک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہین احرام باندہا تھا مینی مگر عمرہ کا پس حکم فرمایا مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہولونمیں سر اپنا اور کنگھی کرون مین یعنی نکلونمیں احرام عمرہ کیسی اور مباح کرون اون چیزونکو کہ حرام ہوئین تمین بسبب احرام کی اور احرام باندہون حج کا

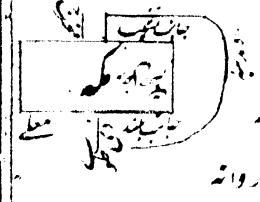
بعد اسکی اور چھوڑ دو نہین عمر کو یعنی پھر جب فارغ ہون حج سی تو احرام قضاء عمرہ کا کرون پس کیا مینی یہانتک کہ ادا کیا مینی حج اپنا بھیجا ساتھہ میری عبد الرحمن بیٹی ابی بکر کیکو اور حکم کیا مجکو یہہ کہ عمرہ کرون مین مدلی عمری انہی کی تنعیم سی کہا حضرت عائشہ نی پس طواف کیا خانہ کعبہ کا اون شخصون نی کہ احرام باندہا تہا ساتھہ عمر کی یعنی طواف عمر یکا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور مروی پھر احرام سی نکلی پھر کیا اور طواف پچھی اسکی کہ پھری مناسی نے طرف مکی کی اور یہہ طواف حج کی پس کیا کہ اوسکو طواف افاضہ کہتی ہین اور جن شخصون نی جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو پس سوا رہکی نہین کہ کیا اونہون نے طواف ایک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تنعیم نام ایک جگہہ کا ہی کہ تین کوس مکی سی ہی خارج حد حرم سی نی حل مین ہے اور احرام عمری مین شرط ہی کہ حل سی باندہا جاوے خواہ احرام باندہنی والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سی باندہی اور غیر مکی حل سی اور جن شخصون نی جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو یعنی ابتدا رہا داخل کیا ایک کو دوسرہ مین اونہون نی ایک ہی طواف کیا یعنی دن نحر کی اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ہمارے نزدیک لازم ہین قارن کو دو طواف کرنی ایک طواف عمر یکی پس جبکہ داخل ہو مکہ مین اور دوسرہ اطواف بعد وقوف عرفات کی حج کی پس حدیث سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قارن تہے اور وہ جبکہ مکی مین تشریف لائی تو طواف کیا اور دوسرہ اطواف الزیارۃ کیا بعد وقوف کی اور دارقطنی نی ایک روایت نقل کی ہی اوسکا حاصل یہہ ہے بہی ہی کہ قارن دو طواف کری اور دو بار سعی کری صفا اور مروہین اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سی بہی اسیطرح منقول ہی کہ قارن دو طواف کری اور دو بار سعی ۱۲ منہ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدَى وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدَى فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعًا كُلَّمَا قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فائدہ اوہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین ساتھہ عمر کی طرف حج کی یعنی اول عمر یکا احرام باندہا اور پھر حج کا پس لیچلی ساتھہ اپنی ہدی ذی الحلیفہ سی کہ نام ایک جگہہ کا ہی اور مین حضرت نی احرام باندہا تہا اور شروع کیا پس احرام باندہا ساتھہ عمرہ کی پھر احرام باندہا ساتھہ حج کی پس تمتع کیا لوگون نی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ عمرہ کی طرف حج کی یعنی ملایا عمرہ کو طرف حج کی پس ہی بعضی لوگون سے یعنے جنہون نی کہ احرام عمر یکا باندہا تہا وہ کہ ہدی لائی اور بعضی اون مین سے وہ ہی کہ نہین سے بدلائی پس جبکہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکی مین فرمایا واسطی لوگون کی یعنی عمرہ کرنی والون کی جو ہی تم مین سے ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووی کسی چیز سی کہ بازرہا ہی وسی سے یعنی احرام سی نکلی یہانتک کہ ادا کری حج اپنا اور جو شخص کی ہو تم مین سے ہدی لایا پس طواف کری خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمر یکا کری اور سعی کری صفا اور مروہ مین اور کترواوی بال اور چاہی کہ نکلی احرام سی یعنی احرام عمری کی سی یعنے جو چیزین منع تہین احرام مین وہ اب مباح ہون مین پھر احرام کری ساتھہ حج کی یعنی زمین حرم سی اور ذبح کری ہدی یعنی دن نحر کی بعد رمی جمار کی پہلی

سے منا کی کرو جب سے یہہ تمتع کو واسطی شکر گذاری اس نعمت کی کہ توفیق ادائے عمری اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نیاوی ہے پس چاہیی کہ ذری کہی
مین دان یعنی حج کی یعنی حج کی مہینونمین بعد احرام کی پہلی دن نحر کی اور افضل یہہ ہی کہ ساتوین ذالحجہ مین نوین کو کہین اور سات دن جبکہ پہری ظہر
اہل منی کی یعنی فارغ ہوا فعال حج سی اگرچہ مکی مین ہو یہہ طواف کیا حضرت نی خانہ کعبہ کا جبکہ آئی مکہ مین یعنی طواف عمر کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو
پہلے سب پہنچنے وسی یعنی افعال جو طواف کی ہین اون مین سے پہلی حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کے پہر جلدی چلی طواف کرنی مین تین بار اور چار بار چلی اپنی
چال یعنی ایکبار جو گرد خانہ کعبہ کے پہرتی ہین اوسکو شوط کہتی ہین پس سات شوط بطور مذکور کی اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پہر پڑہی نماز نزدیک
مقام ابراہیم کی دو رکعت اوسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد خانہ کعبہ کی پہر سلام پہیرا یعنی معلومۃ الطواف پڑہی کہ وہ واجب ہے ہمارے نزدیک پہر پہری
اپنے خانہ کعبہ سے اور آئی صفا پر پہر چڑہے صفا مروہ مین بات بارہ حلال ہوئی کسی چیز سی کہ بازرہی تہی اوس سے یعنی احرام سی نکلی جانتک کہ تمام کیا حج اپنا
اور ذبح کی ہدی اپنی دان نحر کی یعنی دسوین ذیحجہ کو پس حلال ہوئی ساتہہ حلق کی ہر چیز سوای جماع کی اور چلی یعنی منا سی کی مین آئی پہر طواف کیا
خانہ کعبہ کا یعنی افاضہ پہر حلال ہوئی ہر چیز سی کہ بازرہی تہی اوس سی یعنے اب جماع کرنا بہی حلال ہوگیا اور کیا مانند اوسچیز کے
کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص نے کہ لایا تہا ہدی صحابہ مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمتع تہی اور صحیح تر یہہ ہے کہ حضرت قران تہی تاویل اسکی یہہ ہے کہ مراد تمتع سی تمتع لغوی ہی یعنی نفع اوٹہانا اور
وہ قران مین موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمری کرساتہہ حج کی بوجہ حج کی وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ھذہ عمرۃ استمتعنا بہا فمن لم یکن عندہ الھدی فلیحل الحل کلہ فان العمرۃ قد دخلت فی الحج الی یوم القیمۃ
رواہ مسلم وھذا الباب خال عن الفصل الثانی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی یہہ عمرہ ہی کہ فائدہ اوٹہایا ہمنی ساتہہ اسکی پس جو شخص کہ نہو پاس اوسکی ہدی چاہیی کہ حلال ہوجاوے سب سطرحکا حلال ہونا سلیکی تحقیق عمرہ کرنا داخل
ہوا یعنی جایز ہوا حج مہینون حج کی روز قیامت تک اوسکے یہہ مسلم نی اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سی ف یہان ہی تمتع سی مراد تمتع لغوی
ہی یعنی فائدہ اوٹہانا اور باقی شرح اسحدیث کی اوپر ذکر ہوچکی ہی فرغ ہ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عطاء قال سمعت
جابر بن عبد اللہ فی ناس معی قال اھللنا اصحاب محمد بالحج خالصا وحدہ قال عطاء قال جابر فقدم النبی صلی اللہ
علیہ وسلم صبح رابعۃ مضت من ذی الحجۃ فامرنا ان نحل قال عطاء قال حلوا واصیبوا النساء قال عطاء ولم یعزم
علیہم ولکن احللھن لھم فقلنا لما لم یکن بیننا وبین عرفۃ الا خمس امرنا ان نفضی الی نساءنا فنأتی عرفۃ تقطر مذاکیرنا
المنی قال یقول جابر بیدہ کانی انظر الی قولہ بیدہ یحرکھا قال فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فینا فقال قد علمتم انی
اتقیکم للہ واصدقکم وابرکم ولولا ھدیی لحللت کما تحلون ولو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الھدی فحلوا
فحللنا وسمعنا واطعنا قال عطاء قال جابر فقدم علی من سعایتہ فقال بما اھللت قال بما اھل بہ النبی صلی اللہ علیہ
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھد وامکث حراما قال واھدی لہ علی ھدیا فقال
سراقۃ بن مالک بن جعشم یا رسول اللہ العامنا ھذا ام لابد قال لابد رواہ مسلم
اور روایت ہی عطا سی کہ کہا سنا مینی جابر بن عبد اللہ کو پوچہ کتنی آدمیونکو کہ شریک تہے میری ساتہہ سننی مین کہا جابر نی کہ احرام باندہا ہمنی یعنی صحابہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی ساتہہ حج کی خالص تر یعنی بغیر آمیزش عمرہ کی کہا عطا نی کہا جابر نی پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتہی

ہمارے تئی کہ گذری تھی ذیحجہ کی پس حکم کیا ہمکو یہہ کہ حلال ہو جاوین ہر کہا عطارنی فرمایا حضرت نی کہ حلال ہو اور پہنچو عورتونکی پاس یعنی اولسنی یہی صحبت کرو کہا عطارنی اور نہ واجب کی حضرت نی صحبت کرنی اوپر ولیکن حلال کر دین عورتین اوپر یعنی حلال ہونیکا امر وجوب کی لیی تہا اور صحبت کرنیکا اباحت کی لیی پس کہا منی یعنی عطارنی کہ بیچہ رہین درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کی مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہہ کہ صحبت کریں ہم اپنی بیویونسی پہر حاضر ہون میدان عرفہ مین اس حالت سے کہ پکاتی ہین حضور سوس ہمارے منی کو یعنی قریب حج کی ہوئی ہونگی اور اسکو عیب گنتی تہی جاہلیت مین بلکہ باعث نقصان کا جانتی تہی حج مین کہا عطارنی کہ اشارہ کیا جابر نی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف اشارہ کرنی اونکیطی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی کہ ملاتی تہی اوسکو کہا جابر نی پس کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنی کو پس فرمایا کہ تحقیق جانا منی کہ تحقیق مین بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہارے خدا سے اور بہت سچا ہون تم مین اور بہت نیک ہون تم مین اور اگر نہوتی ہدی میری ساتہہ البتہ حلال ہو جاتا مین جیسیکہ حلال ہوی ہو تم اور اگر پہلی سی جانتا مین کام اپنی سی اوچیز کو کہ پیچہی جانا منی نہ لاتا مین ہدی کو یعنی اگر مین جانتا کہ پہر احرام کہلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتہہ نہ لاتا اور مین بہی احرام نکل آتا پس حلال ہو جاوے یہہ حلال ہوی ہمہ اور سنا منی اور اطاعت کی منی کہا عطانی کہ کہا جابر نی پس آئی حضرت علی کام اپنی سی یعنی مین کی قاضی وخلیفہ جو ہو کر گئی تہی وہانسی آئی پس فرمایا حضرت نی ساتہہ کس چیز کی احرام باندہا منی کہا ساتہہ اوچیز کی کہ احرام باندہا ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس ہی ذبح کرنا یعنی دن نحر کی کہ قارن کو واجب ہے اور نہیں ہی ہو حالت احرام مین یعنی اب جیسیکہ منی کیا ہی کہا جابر نی کہ لائی واسطی حضرت کی یا واسطی اپنی حضرت علی ہدی پس کہا ساتہہ قربانی جسکے مالک بیٹی جسکے کہی نی یا رسول اللہ یا واسطی اسی سال کی ہی یا ہمیشہ یعنی جائز ہونا عمرہ کیطی حج کی مہینونمین اسی سال ہی یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہہ مسلم نی ف ساتہہ حج کی خالص ہے بات جابر نی بسبب عمرہ اپنی کی کہی اسلیی کہ حضرت عائشہ کی روایت مین اوپر گذری ہی کہ بعضون نی نری عمرہ کیطی احرام باندہا اور بعضون نی حج اور عمرہ کیطی اور بعضون نی نری حج کیطی یا اور اصحابہ سی اکثر صحابہ یا بعضے صحابہ مین یا وہ صحابہ مراد ہین کہ ہدی ساتہہ نہین لائی تہی اور یہہ ظاہر تر ہی اور اشارہ کیا جابر نی یعنی تشبیہ دی متعہ کی منی کو ساتہہ ہاتہہ کی منی کی کہ اسطرح ستر ہوتی ہماری عادت عرب کے ہی کہ کلام کی کرتی مین ہاتہہ اشارہ ساتہہ اعضا کی کرتی مین ۱۲ وعن عائشۃ انہا قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاربع مضین من ذی الحجۃ او خمس فدخل علی وھو غضبان فقلت من اغضبک یا رسول اللہ ادخلہ اللہ النار قال اوما شعرت انی امرت الناس بامر فاذا ہم یترددون ولو انی استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الہدی حتی اشتریہ ثم احل کما حلوا رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ داخل ہوین نبی کہا نی عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوتہی تاریخ کہ گذری تہی ذیحجہ سے یا پانچوین پہر آئی میری پاس اسحالت مین کہ غصہ تہی پس کہا منی کسنی غصہ دلایا تجکو یا رسول اللہ داخل کری اوسکو اللہ آگ مین فرمایا کیا نہیں جانتی تو کہ تحقیق منی حکم کیا لوگونکو یعنی بعضونکو ساتہہ ایک امر کی یعنی تو ڑنی حج کی ساتہہ عمرہ کی پہر وہ تردد کرتی ہین اور اگر تحقیق مین پہلی سی جانتا کام اپنی سی اوچیز کو کہ پیچہی جانا منی نہ لاتا مین ہدی اپنی ساتہہ یہان تک کہ خریدتا مین اوسکو یعنی مکہ مین یا راہ مین پہر حلال ہوتا جیسی حلال ہوی لوگ نقل کی یہہ مسلم نی **باب دخول مکۃ والطواف** باب ہے بیان داخل ہونی مکی کی اور طواف کرنیکی ف یعنی اسباب مین ذکر کی ہی کیفیت داخل ہونی مکی کی کہ کس طرف سے داخل ہووے اور کسطرف سی نکلی اور کسوقت آوے اور ذکر کی ہی کیفیت طواف کی اور متعلقات اوسکیطی یعنی بوسہ دینا حجر اسود کا وغیرذالک و نسک کی معنی ہین ملاک و نقصان کرنیکی اور اوس شہر اشرف کو مکہ اسلیی کہتی ہین کہ وہ ملاک و ناقص کرتا ہی گناہونکو اور ملاک کرتا ہی اوسکو کہ ظلم و کج روی کری اوسمین ۱۲ ح

الفصل الاول فصل پہلی

وعن نافع قال ان ابن عمر کان لا یقدم مکۃ الا بات بذی طوی حتی یصبح ویغتسل ویصلی فیدخل مکۃ نہارا وذا ذکر
منہ ان مر بذی طوی بات بہا حتی یصبح ویذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک متفق علیہ اور روایت ہی نافع
سے کہ کہا تحقیق ابن عمر ہی نہ آتی مکی مین مگر کہ رات گذارتی ذی طوی مین یہانتک صبح کرتی اور نہاتی اور نماز پڑہتی پہر داخل ہوتی مکہ مین دن کو اور ذکر کرتی
منکلتی مکی سی گذرتی ذی طوی پر اور رات کو رہتی اوسمین یہانتک صبح کرتی اور ذکر کرتی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کرتی یہہ فعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
ذی طوی نام ایک نالہ کا ہی قریب مکے کی اندر حرم کی پس جب حضرت مکہ مین آتی تو رات کو ذی طوی مین رہتی استحباب کی لیی پہر صبح کو نہاتی اور نماز پڑہتی
ظاہر امر اور نماز سی نماز فجر ہی کہ وہانکی حاجتیں لیی پڑہتی تہی پہر صبح کے سی یہ آتی تو ہی ذی طوی مین رہتی تا اسباب صحابہ کے بہی جوجاوین اور
کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے مکہ مین آنا دن کو تا کعبہ کو دیکہی اور دعا کری بیچ بیچ وعن عائشۃ قالت ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم لما جاء الی مکۃ دخلہا من اعلاہا وخرج من اسفلہا متفق علیہ اور روایت ہی
عائشہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آئی طرف مکی کی یعنی حجۃ الوداع مین داخل ہوئی اوسمین بلندی کی طرف سی اور نکلی نشیب کے طرف سی
فعل کی بخاری اور مسلم نی ف بلندی کی طرف سی کہ اوسی طرف ذی طوی ہی و معلا معبری



مکہ کا یہی اور یہہ ہی ہی اور نشیب دوسری جانب مین ہی بیچ بیان دونون روایتون مین منافات نہین یعنی کہ
نشیب کی طرف سی نکل کر مدینہ کو آئی تو ذی طوی پر گذری اور وہان رات کو رہی اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ
ہوئی یہ مولانا وعن عروۃ بن الزبیر قال حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتنی عائشۃ ان اول شیء بدا بہ حین قدم مکۃ
انہ توضأ ثم طاف بالبیت ثم لم تکن عمرۃ ثم حج ابو بکر فکان اول شیء بدا بہ الطواف بالبیت ثم لم تکن عمرۃ ثم
عمر ثم عثمان مثل ذلک متفق علیہ اور روایت ہی عروۃ بن زبیر سی کہ کہا تحقیق حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس خبر دی مجکو عائشہ
نی کہ تحقیق اول چیز کہ شروع کی ساتہہ اوسکی حضرت نی وقت کہ آئی مکی مین یہہ تہی کہ وضو کیا پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کیا اسلیی کہ حضرت قارن
تہی یا متمتع پہر نہ ہوا عمرہ پہر حج کیا ابوبکر نی یعنی بعد حضرت کی پس تہا اول چیز کا کہ شروع کیا ساتہہ اوسکی طواف خانہ کعبہ کا پہر نہ ہوا عمرہ پہر حضرت عمر نی
پہر حضرت عثمان نی کیا مانند ایکی فعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف وضو کیا یعنی وضو پر وضو کیا اسلیی کہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ حضرت ذی طوی مین
غسل کرتی تہی اور طہارہ شرط ہی صحت طواف کی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہے اور نہوا عمرہ اوپر کی حد تو یہی معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ نے
بعد انکی مکی مین عمرہ کیا ولیکن جو کہ ہدی لائی تہی احرام باندہی رہی اور جو نہ لائی تہی وہ احرام سی نکل آئی پس مراد نہوی عمر سی یہہ ہے کہ حج کو فسخ بعمرہ
موقوف کر کر حج نہین کیا اور احرام سی باہر نہین آئے بلکہ حرام پر رہے اسلیی کہ قارن تہی دن نحر کی احرام سی نکلی اور عروہ نی یہہ کلام واسطی رد کرنی اون لوگون کو
کیا کہ گمان کرتی تہی کہ حضرت نی حج کو فسخ کر کر عمرہ کیا یا یہہ مراد ہی کہ سب سے جون نے عمرہ بعد حج کی نہین کیا بلکہ اکتفا کیا اوسی عمرہ پر کہ حج کی ساتہہ ملا ہوا
تہا بیچ بیچ وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طاف فی الحج او العمرۃ اول ما یقدم سعی ثلثۃ
اطواف ومشی اربعۃ ثم سجد سجدتین ثم یطوف بین الصفا والمروۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت طواف کرتی بیچ حج کی یا عمرہ کی اول آنی مین جلدی چلتے تین شوط مین اور چلتے اپنی چال پہر نماز پڑہتے دو رکعت یعنی طواف کی پہر سعی کرتی درمیان صفا اور
مروہ کی فعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کعبہ کے گرد جو ایکبار پہری تو اوسکو شوط کہتی ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی پس طواف کرنی مین
مین بار تو حضرت جلدی چلتی تہی اسطرح کہ قدم پاس پاس رکہتی جلد جلد اور دوڑتی اور اوچہلتی نہ تہی اور چار بار اپنی چال بیچ وعنہ

قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بَيْنَ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جلدی کی چلنی مین پھیج طواف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجر اسود سے تا حجر اسود تین پھیر نمین دہلی موافق چال اپنی کی چار پھیرہ نمین اور تہی دوڑتی بطن سیل مین ہوتا کہ سعی کرتی درمیان صفا اور مروہ کی نقل کی ہیہ مسلم نی **ف** سعی کرنی بیچ ہیہ ناہ درمیان صفا اور مروہ کی سات بار واجب ہے ہماری نزدیک اور رکن ہے امام شافعی کی نزدیک اور بطن سیل نام ایک جگہیہ کا ہی درمیان صفا اور مروہ کی اوسکی سہ ہیہ نشان بنا دیی مین پہچانی کی لیی اوسمین جلدی چلنا سنت ہی سبکی نزدیک وقت سعی کرنیکی ع ۱۲

وعن جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آیا مکہ مین تو آیا حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اوسکو پھیر چلی داہنی ہاتہہ اپنی کیطرف پس جلدی چلی تین بار و ملا کر یعنی جیسی کہ پہلوان چلتی ہین تین بار اور اپنی چال چلی چار بار نقل کی ہیہ مسلم نی **وعن** الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زبیر بن عربی سے کہ کہا پوچہا ایک شخص نے ابن عمر سی احوال بوسہ نی حجر اسود کیسی سین کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی ہی اوسکو اور بوسہ دیتی ہی اوسکو نقل کی ہیہ بخاری نی **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین دیکہا مین نی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی ہون خانہ کعبہ کو مگر دو رکنونکو کہ جانب یمن کی ہین نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعبے کے چار رکن ہین چار کونی ہین ایک تو وہی کہ حجر اسود ہے اور دوسرا شامی اوسکی ہی رکن یمانی حقیقت مین یمانی یہی ہے لیکن تغلیبا دونون کو رکن یمانی کہتی ہین اور دو رکن اور ہین ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی مگر دونون کو شامی کہتی ہین پس رکن ہین حجر اسود سے اوسکو دو ہی فضیلت ہے ایک تو یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنا یا ہوا ہی اور دوسرے یہ کہ اوسمین حجر اسود ہی اور رکن یمانی کو ایک ہی فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کا بنا یا ہوا ہے مگر علمہ یہ دونون فضیلت کہتی ہین شامیون پر اسلئے خاص کہی گئی ہین یمانیہ استلام اور استلام کی معنی ہین لمس کرنی یعنی چھونا یا تو ساتہہ ہاتہہ دہرہ کی یا ساتہہ بوسہ دینی کی یا ساتہہ دونون کی پس رکن اسود افضل ہے اوسکو بوسہ دیتی ہین یا ہاتہہ غیر دلگا کر یا اشارہ کر کر چومتی ہین اور رکن یمانی کو فقط ہاتہہ ہی لگاتی ہین اور دو رکن شامیونکو نہ بوسہ دیتی ہین نہ ہاتہہ لگاتی ہین ع ۱۲ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین اونٹ پر بوسہ دیتی تہی حجر اسود کو ساتہہ محجن کی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** اونٹ پر حضرت نی جو طواف کیا تو یہ خصوصیت ایکی ہوگی یا اسلئے عذر کی کیا پیادہ پا طواف کرنا ہماری نزدیک واجب ہے اور بلد بھی شافعی نی کہا کہ اگرچہ پیادہ پا طواف کا افضل ہے لیکن حضرت نی سوار ہو کر اسلئے کیا کہ تا سب لوگ دیکہین حضرت کو اور اونکے کمال دیانت اور وارد ہوتا ہی کہ یہ ثابت ہوا ہی بلاشبہ کہ حضرت نی رمل کیا یعنی جلدی چلی مؤلف ہی ملا کر حجۃ الوداع مین اور اسسے معلوم ہوا کہ حضرت نی طواف کیا سوار ہو کر اونٹ پر حجۃ الوداع مین جو اب یہ ہے کہ پیادہ پا طواف کرنا طواف قدوم مین تہا اور سوار ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ مین ان تحریر کی کہ اوسکو طواف الکبری بھی کہتی ہین جو کہ فرض ہی تا کہ لوگ دیکہکر افعال طواف کی سیکہین اور محجن کہتے ہین اوس لکڑی کو کہ سرا اوسکا خمدار ہو اوس لکڑی سے حضرت اشارہ کرتی تہی اونکو پہر چومتی تہی ع ۱۲ **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طواف کیا خانہ کعبہ کا اونٹ پر جب

حجر اسود پر اشارہ کرتی طرف اوسکی ساتھہ ایک چیز کی یعنی تکبیر کی کہا تہا وقتی مین تہی اور اسلئے کہ تہی نعل کی یہہ بخاری فی ف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
کی سبب سے اسطرح اشارہ کرنی ہوئی ہمارے مذہب مین یہہ کہ اشارہ کیا جاوی اگر جبکہ عاجز ہو بوسہ یعنی یا تہہ لگانی سی تو اشارہ کری فرع
وعن أبي الطفيل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يطوف بالبيت ويستلم الركن بمحجن معه ويقبل
المحجن رواه مسلم اور روایت ہی ابی الطفیل سی کہ کہا دیکہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتی تہی خانہ کعبہ کو یعنی سوا اور
اشارہ کرتی تہی طرف حجر اسود کی ساتھہ لکڑی خمدار کہ تہی کی کہ ساتھہ تہی آپکی اور بوسہ دیتی اوس لکڑی کو نقل کے یہہ مسلم فی ف حضرت سی بعضی
روایتون مین بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی مین تہہ لگا کر چومنا اور بعضی مین اشارہ کرنا پس تطبیق انمین یون دیجاوی کہ کسی طواف مین بوسہ دیا
ہو اور کسی مین تہہ لگا کر چوما ہو اور کسی مین اشارہ کیا ہو بسبب اژدحام کی یا یہہ کہ ہر شوط کی بعد بوسہ دینا وغیرہ ہی کسی شوط کی بعد بوسہ دینی ہون
اور کسی کی بعد تہہ لگا کر چومنی ہون اور کسی کی بعد اشارہ کرتی ہون بسبب اژدحام کی مولانا وعن عائشة قالت خرجنا مع النبي
صلى الله عليه وسلم لا نذكر إلا الحج فلما أتينا سرف طمثت فدخل النبي صلى الله عليه وسلم وأنا أبكي فقال
لعلك نفست قلت نعم قال فإن ذلك شيء كتبه الله على بنات آدم فاقعلي ما يفعل الحاج غير أن لا تطوفي
بالبيت حتى تطهري متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ذکر کرتی تہی ہم سوا
بسبب کہتی مین اور بعضون نی کہا کہ نہین قصد کرتی تہی ہم مگر حج کو یعنی مقصود اصلی حج تہا نہ عمرہ پس ذکر کرتی عمری کسی یہہ نہین لازم تہا کہ نیت مین
ہی نہ تہا پس جبکہ پہونچی ہم سرف مین حائض ہوی مین پس آنحضرت ابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مین روتی تہی یعنی گمان اسکی کہ حیض نازل کہی گا حجہ سے
پس فرمایا حضرت نی شاید کہ تو حائض ہوی کہا مینی ہان فرمایا پس تحقیق یہہ ایک چیز ہی کہ مقدر کیا ہی اسکو اللہ نی اوپر بیٹیون آدم کی پس کر تو جو
کرتی ہین حاجی سوا اسکی کہ طواف کری تو خانہ کعبہ کا یہانتک کہ پاک ہوی تو متفق کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف صرف نام ایک بیگہہ کا ہی جہہ کو اب
کہتے ہی اور سوا اسکی کہ طواف کری تو یعنی طواف نہ کرا اور اسیطرح سعی بہی نہ کری حائض جیسی کہ نہین درست سعی ہی مگر بعد طواف کی اور یہان تک
کہ پاک ہو دیتو یعنی غسل سے اور نہالی تو طواف و سعی کرنا اور یہہ حدیث منافی ہی حضرت عائشہ کی پہلی قول کی ولم تهل إلا بعمرة یعنی نہین احرام باندہتی
تہا مینی مگر عمرہ کا یا الہی کیونکہ نہین مانتی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ قول حضرت عائشہ کا کہ نہین ذکر کرتی تہی ہم مگر حج مراد اس سے یہہ ہی کہ نہین تہا قصد اصلی
ہمارا اس سفر سی مگر حج کوئی سی قسم قسمون اوسکیکی وہ قران اور تمتع اور افراد مین پس بعضا ہم مین سے افراد کرنی والا تہا اور بعضا تمتع کرنی والا
اور بعضا قران کرنی والا اور مینی قصد کیا تہا تمتع کا پس عمرہ کیا مینی پہر جبکہ حائض ہوا مجکو عذر حیض کا اور باقی رہا دن عرفہ تک اور وقوف
حج تک حکم کیا حضرت نی مجکو یہہ کہ موقوف کرون اوسکو اور کرون نہین تمام افعال حج کی سوائے طواف اور سعی کی فرع وعن أبي هريرة قال
بعثني أبو بكر في الحجة التي أمره النبي صلى الله عليه وسلم عليها قبل حجة الوداع يوم النحر في رهط يؤذن
في الناس ألا يحج بعد العام مشرك ولا يطوفن بالبيت عريان متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بہیجا
مجکو ابوبکر نی اوس حج مین کہ امیر کیا تہا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس حج کی لوگونمین صبح کی دن نحر کی یعنی حجۃ الوداع کی دن نحر کی یہہ جماعت کی کہ حکم کیا تہا
اوسکو اعلام کری لوگونمین نہیں درست ہونی حج کری بعد اس سال کی کوئی مشرک اور نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
سبب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونکی غزوات مین حج کو نجا سکی حضرت ابوبکر کو امیر قافلہ حاجیونکا کر حج کی پیچہی
اور یہہ حج ایک برس پہلی ہوا حجۃ الوداع کی پس جب ابوبکر رضی اللہ عنہ وہان پہونچی تو ایک جماعت کو کہ اونمین ابوہریرہ بہی تہی دن نحر کی لوگونکی خطاب

بھیجا اور اوس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام کری لوگونکی بعد اس سال کی کوئی مشرک یعنی کافر جمع کرنا آوی ہمکو نہ آوی ہرگز خاص مسلمانون ہی کی ایی ہیہ یہہ بات بموجب اس آیۃ کی ہی انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا اور یہہ علام کری کہ نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تہی اہل جاہلیت کی کہ ننگی طواف کرتی تہی اور کہتی تہی کہ عبادت خدا کی نکرینگی ہم اون کپڑونمین کہ جنمین گناہ کرتی ہین اس سے منع فرمایا ۱۲ منہ ع ۱۱ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** المہاجر المکی قال سئل جابر عن الرجل یری البیت یرفع یدیہ فقال قد حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم نکن نفعلہ رواہ الترمذی وابوداود روایت ہی مہاجر مکی سی کہ کہا سوال کیا گیا جابر سی حال اوس شخص کیسی کہ دیکہی خانہ کعبہ کو اوٹہاوی دونون ہاتہہ اپنی یعنی یہہ شروع ہی یا نہین پس کہا جابر نی کہ تحقیق حج کیا ہمنی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہی ہم کرتی یہہ یعنی ہاتہہ نہ اوٹہاتی تہی وقت دیکہنی خانہ کعبہ کی دعا کرنی مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ ہاتہہ نہ اوٹہاوی کعبہ کا دیکہنی والا دعا کی لیی اور امام احمد کی نزدیک ہاتہہ اوٹہاوی والا دعا کری یہی ہ ملا علی قاری نی مرقات مین مذہب امام ابوحنیفہ اور شافعی کا برخلاف اسکی نقل کیا ہی کہ ہاتہہ اوٹہاوی یہہ مناسک مین کی تصنیف ملا علی قاری کی ہی جو کہا تو اوسمین اسکو مکروہ لکہا ہی اوز بس سے جواز اسکا نقل کیا ہی اور ہدایہ اور مختاری یہی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہی ۱۲ موالف **وعن** ابی ہریرۃ قال قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل مکۃ فاقبل الی الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبیت ثم اتی الصفا فعلاہ حتی ینظر الی البیت فرفع یدیہ فجعل یذکر اللہ ما شاء ویدعو رواہ ابوداود اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوی مکہ مین پہر متوجہ ہوی طرف حجر اسود کی یہہ بوسہ دیا اوسکو پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا پہر آیا صفا کی پاس پہر بعد نماز طواف کی پس چڑہی اوسپر یہانتک کہ نظر کی طرف خانہ کعبہ کے پس اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی پہر شروع کیا ذکر کرنی اللہ کا جتنی چاہی تکبیر و تہلیل کرتی ہی بقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اوٹہائی ہاتہہ اپنی یعنی دعا کی لیی اور یہہ جو عوام کرتی ہین کہ ہاتہہ اوٹہاتی ہین ہان ساتہہ تکبیر کی جیسکہ نماز مین اوٹہاتی ہین یہہ اصل اسکی نہین ۱۲ منہ ع ۱۰ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف حول البیت مثل الصلوۃ الا انکم تتکلمون فیہ فمن تکلم فیہ فلا یتکلم الا بخیر رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وذکر الترمذی جماعۃ وقفوہ علی ابن عباس اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کی مانند نماز کی ہی مگر تحقیق تم بولتی ہو اوسمین پس جو کوئی بولی اوسمین پس نہ بولی مگر ساتہہ نیکی کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ موقوف کی ہے یہہ حدیث ابن عباس پر **ف** مانند نماز کی ہی یعنی ثواب مین لیکن فرق یہہ ہے کہ طواف مین کلام کرتی ہوا وہ کلام مفسد نہین جیسی نماز مین مفسد ہے اور مراد یہہ ہے کہ کلام اور جو چیزین کہ حکم مین کلام کی ہین منافی نماز کی یعنی کہانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کی نہین اور جو نا گیا فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سی کہ نہین شرط ہی طواف مین موتہہ کرنا قبلہ کیطرف اور نہین شرط کیا گیا ہی واسطی اصل طواف کی وقت اور اور شرطین نماز کی یعنی طہارۃ حقیقیہ اور حکمیہ اور ڈہکنا ستر کا متبہ ہین نزدیک شافعی کی مانند نماز کی یعنی یہہ چیزین جیسی نماز مین شرط ہی ایسی طواف مین بہی شرط ہین اور ہمارا نزدیک واجب ہین ایسی کہ مثل نماز فرض کی نہین لازم آتا کہ بغیر نماز ہو جاوے اور طواف کو جو مانند نماز کی کہا اس سی معلوم ہوا کہ نماز افضل ہی طواف سے ۱۲ منہ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل الحجر الاسود من الجنۃ وہو اشد بیاضا من اللبن فسودتہ خطایا بنی آدم رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوترا حجر اسود بہشت سے اور وہ بہا زیادہ سفید دودہ سے پس سیاہ کر دیا اوسکو گناہ ہوں نی آدم کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ۱۲ منہ ع ۹

ہو اور سکو ہمہ اگلی انکی گناہونکی ماپہ سی سیاہ ہوگیا ہوگی کہا جاتی ہی کہ جب پہر مین ہمہ اندہیرا ہوگا تو کیا حال ہوتا ہوگا انکی ذنوبکا سبب کرنی گناہونکی
معاف اللہ تعالیٰ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَجَرِ وَاللّٰہِ لَیَبْعَثَنَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَہٗ عَیْنَانِ یُبْصِرُ بِہِمَا
وَلِسَانٌ یَنْطِقُ بِہٖ یَشْہَدُ عَلٰی مَنِ اسْتَلَمَہٗ بِحَقٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حجر حق حجر اسود کی قسم ہی اللہ کے البتہ اوسکو اللہ دن قیامت کی کہ اوسکی دو آنکھین ہونگی جنسے دیکھیگا اور ہونگی زبان بولیگا
ساتھہ اوسکی گواہی دیگا اوس شخص کی لیی کہ بوسہ دیا ہوگا اوسکو ساتھہ حق کی تقبل کی ہمہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** ساتھہ حق کی یعنی جسنے
ساتھہ ایمان اور صدق اور یقین کی اور واسطے طلب ثواب کے بوسہ دیا ہوگا اوسکی لیی گواہی دیگا کہ اسنے مجھی بوسہ دیا تھا اور ہمہ حدیث ہی محمول ہی ظاہر پر
اسپر کہ حق سبحانہ تعالیٰ ہی اوپر پیدا کرنی بینائی اور گویائی کی جماد اور حیوان سے **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اِنَّ الرُّکْنَ وَالْمَقَامَ یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَاقُوْتِ الْجَنَّۃِ طَمَسَ اللّٰہُ نُوْرَہُمَا وَلَوْ لَمْ یَطْمِسْ نُوْرَہُمَا لَاَضَاءَ تَا مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہین یاقوتونمین
سے جنت کیسی دور کیا اللہ تعالیٰ نور ان دونون کا اور اگر نہ دور کرتا نور اونکا البتہ روشن کردیتی اوسنے کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی نقل کی ہمہ ترمذی
نے **ف** شاید حکمت انکی نور دور کرنی مین یہہ ہے کہ تا ایمان غیب ہو **ع** **وعن** عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُزَاحِمُ عَلَی الرُّکْنَیْنِ
زِحَامًا مَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُزَاحِمُ عَلَیْہِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ یَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَہُمَا کَفَّارَۃٌ لِلْخَطَایَا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ طَافَ ہٰذَا الْبَیْتَ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاہُ کَانَ کَعِتْقِ رَقَبَۃٍ وَسَمِعْتُہٗ
یَقُوْلُ لَا یَضَعُ قَدَمًا وَلَا یَرْفَعُ اُخْرٰی اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ عَنْہُ بِہَا خَطِیْئَۃً وَکَتَبَ لَہٗ بِہَا حَسَنَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبید بن عمیر سی
ہمہ کہ ابن عمر ہی غلبہ کرتی لوگون پر اوپر ہاتھہ لگانی کہ یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی غلبہ کرنا کہ نہین دیکھا مینی کسیکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کیسی کہ غلبہ کرتا ہون اوسپہ یعنی ہر ایک پر اون دونون رکنونسی کہتی ابن عمر اگر کرون نہین غلبہ نکا نکر و میر سلیی کہ تحقیق سنا مینی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہی تحقیق ہاتھہ لگانا ان دونون رکنونکا کفارہ ہی واسطی گناہونکی اور سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی جو کوئی طواف کری
خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کری اوسکی یعنی واجبات وسنن وآداب اوسکی بجا لاوے ہوگا ثواب اوسکا مانند ثواب آزاد کرنی بردے کی اور سنا مینے حضرت کو کہ فرماتی
تہی نہین رکھتا کوئی قدم اونہین اونہاتا دوسری بار یعنی طواف مین مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالیٰ اوسسے بسبب اوسکی گناہ اور لکہتا ہی اوسکی لیی
بسبب اوسکی نیکی نقل کی ہمہ ترمذی نے **ف** غلبہ کرتی لوگون پر یعنی لوگونکو ہٹا چیر کر دونون پہونچتی ہاتھہ لگانیکی لیی لیکن اسطرح کہ لوگونکو ایذا نہوتی
اور اگر لوگونکو ایذا ہوتا دیکھتا ہوا وہان پہونچی تو گنہگار ہوگا ایسی صورتمین چاہیی کہ دورسی ساتھہ ہاتھہ کی اشارہ کری چنانچہ بیان اسکا اوپر
ہو چکا ہی اور سات بار سے مین تین احتمال ہین ایک تو یہہ کہ سات شوط کری یعنی سات بار گرد کعبہ کی پہری کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی اور
دوسری یہہ کہ سات طواف کری اور تیسری یہہ کہ سات روز تک طواف کری **ع** **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی درمیان دونون رکنونکی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی
ای رب ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کی سی نقل کی ہمہ ابوداؤد نے **وعن** صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ
قَالَتْ اَخْبَرَتْنِیْ بِنْتُ اَبِیْ تُجْرَۃَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَۃٍ مِنْ قُرَیْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِیْ حُسَیْنٍ نَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى وَإِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُورُ مِنْ شِدَّةِ سَعْيِهِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اسْعَوْا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى أَحْمَدُ مَعْنَاهُ بِاخْتِلَافٍ اور روایت ہی صفیہ بنت شیبہ کی ہی کہ کہا نہ دیکھا میں نے حکمہ بنت ابی تجراۃ کی نی کہا کہی میں ساتھ عورتوں قریش کی گھر ابی حسین کی میں تاکہ دیکھیں ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پہرتی ہوں درمیان صفا اور مروہ کی یعنی تاکہ شرف ہووے انکی جمال باکمال سی اور مستفید ہووے انکی مل و برکت سی پس دیکھا میں نی انکو دوڑتی ہوئی درمیان صفا اور مروہ کی ساتھ ملین کہ تحقیق ساتھ بندا ونکا المئزر پھرتا تھا یعنی گرد پانون انکی بسبب شدت دوڑنیکی اور سنا میں نی انکو کہ فرماتی تھی سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالی نی لکھا تم پہ سعی کرنا نفل کی یہہ شرح السنہ میں اور نفل کی حمدی ساتھ مختلف کی **ف** لکھا تم پہ سعی کرنا امام شافعی تو اوسکی معنی یہ ہے میں کہ فرض کیا انکی نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی فرض نہی جو سعی نکری اوسکا حج باطل ہوتا ہی اور امام اعظم لکھنی کی معنی یہ ہے میں کہ واجب کیا انکی نزدیک سعی کرنی واجب ہے اوسکی ترک سی دم واجب ہوتا ہی یعنی دنبہ وغیرہ ذبح کرنا آتا ہی ع **وعن** قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمار کی کہا دیکھا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتی ہوئی درمیان صفا اور مروہ کی اونٹ پر نہ مارتا تھا اور نہ ہانکتا تھا اور نہ تھا کہنا ایک طرف ہو جاؤ ایکطرف ہو جاؤ نقل کی یہہ شرح السنہ میں **ف** اونٹ پر اس سے معلوم ہوا کہ سعی سفر ہی سوار ہو کر کی اور اوپر کی حدیث سی اور اوپر بعضی حدیثوں سی معلوم ہوتا ہی کہ پیادہ پا کی تطبیق انمیں یوں دیجاوی کہ کسی سعی کرنی میں پیادہ پا سعی کی اور کسی میں سوار ہو کر تعلیم کی لئی یا بسبب کسی عذر کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کی واجب ہے پس بلا عذر ترک کری تو دم آتا ہی اور نہ ہانکتا تھا یعنی نہ لوگونکو ماتی تھی اور نہ ہانکنا یعنی ہاتھ سی ہٹاتی تھی ہی انکو اور نہ کہتی تھی ہی ایکطرف ہو جاؤ جیسیکہ عادت ہے بادشاہون اور ظالمون کی اور مقصود اس سے طعن ہے اون لوگون پر کہ یہہ حرکت کرتی ہیں ع

وعن يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طواف کیا خانہ کعبہ کا اس حالمین کہ اضطباع کرنی والی تھی تہا چادر سبز کی یعنی سبز خطونکی چادر تھی نفل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** اضطباع اسکو کہتی ہیں کہ چادر داہنی بغل کی نیچے سی نکال کر بائیں کندھی پر ڈالی جیسی ہنگی اوڑھتی ہیں اور سبب اسطرح کی اوڑھنی کا اوپر مذکور ہو چکا ہی ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوا أَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوهَا عَلَى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب انکی نی عمرہ کیا جعرانہ سی کہ نام ہی ایک جگہ یہہ کا آٹھ کوس مکہ کی ہی پس جلد چلی پیچ طواف خانہ کعبہ کی تین بار اور کیا اپنی چادرونکو نیچی اپنی بغلونکی پھر ڈالا اونکو اپنی بائیں مونڈھون پر نفل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنی اضطباع کیا جو کہ اوپر مذکور ہوا اور اضطباع سنت ہے ساری طواف مین بخلاف رمل یعنی جلدی چلنی کی کہ دو تین پھیرون سے او نہین مستحب ہے اضطباع سوائے طواف کی اور یہہ جو عوام ابتدا احرام سی اضطباع کرتی ہین حج مین یا عمرہ مین سو کی یہہ اصل نہین بلکہ مکروہ ہی حالت نماز مین

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین چھوڑا ہمنی تہ لگانا اپنا دونون رکنون کا رکن یمانی اور حجر اسود کا ہیڑ مین اور نہ چیڑ مین جیسیکہ کہا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تہ لگاتی تھی ان دونون کو نفل کی

یہ بخاری اور مسلم فی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں ہے کہ کہا نافع نے دیکھا میں ابن عمر کو کہ لگاتی تھی حجر اسود کو اور بوسہ دیتی تھی اس پر اور کہا نہیں پوچھا میں نے اسکو کسی دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی ہوئی اسکو **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا شکایت کی میں نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ تحقیق میں بیمار ہوں یعنی پیادہ پا طواف نہیں کر سکتی پس فرمایا طواف کر تو پیچھے پیچھے لوگوں کی سواری میں کہ تو ہو سو میں طواف کیا میں نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی تھی طرف پہلو کی خانہ کعبہ کی یعنی متصل دیوار کعبہ کی پڑھتی تھی سورہ طور و کتاب مسطور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سورہ طور ایک کوٹ میں پڑھے جیسیکہ عادت شریف تھی یا دونوں کوٹوں میں پڑھی ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسبب عذر کے سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے اور بلا عذر نہیں جائز جیسے کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہے ۱۲ منہ **وعن** عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عابس بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا میں نے حضرت عمر کو کہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تھے تحقیق میں البتہ جانتا ہوں کہ تحقیق تو پتھر ہی ہے نفع پہونچا سکتا ہے اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے تو نہ بوسہ دیتا میں تجھکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی کہا تا بعضی نو مسلم فتنہ میں نہ پڑیں بسبب بوجنی اوسکی اور مراد حضرت عمر رضی کی یہ تھی کہ یہ پتھر بذاتہ کچھ نفع اور ضرر نہیں پہونچا سکتا اگرچہ باعتبار اوسکی حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع ہوتا ہے اوسکی چومنی سے کہ ثواب پاتا ہے ۱۲ منہ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوا آمِينَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعین ہیں ساتھ اوسکی ستر فرشتے یعنی رکن یمانی پر پس جو کوئی کہے یا الٰہی تحقیق میں تجھ سے درگذر کرنا چاہتا ہوں تجھسے درگذر کرنا چاہنا اور عافیت دنیا و آخرت میں پس کہا ہے رب ہمارے دے ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کے کہتے ہیں فرشتے قبول کر نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** جب رکن یمانی کی یہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود کی اس سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ فضیلت اور خاصیت رکن یمانی ہی کی لیئے ہو اور رکن اسود کی لیئے اور فضیلتیں زیادہ اس سے ہوں اور نہیں منافات ہے میں اور اس حدیث میں جو پہلے گذری کہ منصب درمیان دونوں رکنوں کی زیبا تر ہے تھی ایسی کہ جب پہونچی طرف رکن یمانی کی اور شروع کی یہ دعا چاہئے میں تو شک نہیں ہے کہ واقع ہوگی وہ درمیان دونوں رکنوں کی ایسی کہ ٹھہرا دعا کی لیئے طواف میں تو درست ہی نہیں جیسیکہ عوام جاہل کرتی ہیں ۱۲ منہ **وعنه** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے مگر ساتھ یہ سبحان اللہ والحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی دور کیجاتی ہیں اوس سے دس برائیاں اور لکھی جاتی ہیں اوسکی دس نیکیاں اور بلند کیجاتی ہیں اوسکی دس درجے اور جو شخص کہ طواف کرے اور کلام کرے اور وہ بیچ اسحالت کی ہی یعنی حالت طواف میں داخل ہوتا ہے دریائے رحمت میں ساتھ دونوں پاؤں اپنی کی مانند داخل ہونے والے

باتکی ساتھہ ہاتون اپنی کی نقل کی ہیہ ابن حجر فی **ف** کلام کری یعنی کلمات مذکورہ پڑہی اور دوبارہ لای اسکلام کو تاکہ بیان تواب کرین غیر اول کی اور ظاہر معنی بلا تکلف یہہ ہین کہ کلام کری سوے ان کلمات کی مانند اوراذکار کی اور اخیار علما، اخیار کی اور اولیا کرام کی واللہ علم ع **باب الوقوف بعرفۃ** باب ہے بیچ بیان ہیہ ہیکی میدان عرفہ مین **ف** عرفہ نام ہی مکان مخصوص کا اور آتا ہی یعنی زمان کی ہی کہ روز عرفہ ہی اور عرفات ساتھہ لفظ جمع کی فقط یعنی مکان ہی کی آتا ہی اور جمع باعتبار جوانب اطراف کی ہی اور عرفہ اسکا نام اسلیی کہا گیا کہ حضرت آدم وحوا مین تعارف واقع ہوا اوس مکان مین بعد اتر نیکی جنت سی یا بیہ نام اسلیی ہوا کہ جبرئیل نے تعلیم کرتی ہی حضرت ابراہیم کو افعال حج کی اور کہتی ہے عرفت یعنی پہچانا تو نی اور کہتی ہی عرفت یعنی پہچانا مینی اور وقوف عرفہ کا ایک کن اعظم حج کا ہے اور کنون مین شرح **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سال انس بن مالک وھما غادیان من منی الی عرفۃ کیف کنتم تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یھل منا المھل فلا ینکر علیہ ویکبر المکبر منا فلا ینکر علیہ **متفق علیہ** روایت ہی محمد بن ابی بکر ثقفی سی ہیہ کہ اونہون نی پوچہا انس بن مالک سے اوسحال مین کہ دونون جاتی تہی صبح کی وقت منی سی طرف عرفات کی کسطرح کرتی تہی تم اسدین یعنی عرفہ مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا انس نے لبیک کہتا تہا ہم مین سے لبیک کہنی والا پس نہ انکار کیا جاتا تہا اوپر اوسکے تکبیر کہتا تہا تکبیر کہنی والا ہم مین سے پس نہین انکار کیا جاتا تہا اوپر اوسکے متفق ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نے کہ تکبیر کہنی جائز ہی اوسکا جاجیون کی پیچہا مانند اوراذکار کی ولیکن سنت نہین بلکہ سنت اونکی پیچہا لبیک کہنی ہی جبتک کہ رمی کرین جمرۃ العقبۃ انتہی اور تکبیر کہنی بعد عرفہ کے پیچہے نمازونکی واجب ہے حاجیون اور غیر حاجیون کی پیچہا آخر ایام تشریق تک یعنی تیرہوین کی عصر تک اور واجب ہے ہر فرض پنجوقتہ والی پر فتوی اسپر ع **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحرت ھھنا ومنی کلھا منحر فانحروا فی رحالکم ووقفت ھھنا وعرفۃ کلھا موقف ووقفت ھھنا وجمع کلھا موقف رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی ہیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا نحر کیا مینی اس جاگہہ اور منی تمام جگہہ نحر کرنیکی ہی پس نحر کرو اپنی ذیرونہین اور وقوف کیا مینی یعنی یہہ اس جاگہہ اور عرفات تمام جاگہہ وقوف کی ہی اور وقوف کیا مینی اس جاگہہ اور مزدلفہ تمام جاگہہ ہی وقوف کی نقل کی ہیہ مسلم نی **ف** نحر کیا مینی اس جاگہہ اشارہ کیا حضرت نی طرف جاگہہ معین کے سامنے کہ جہان حضرت نحر کیا تہا اور وہ جگہہ معلوم ومعروف ہی اوسکو منحر النبی کہتی ہین پس اوسکی طرف حضرت نی اشارہ کرکر کہا کہ مینی تو یہان نحر کیا ہی اور منا مین ہر جگہہ نحر کرنا درست ہی اور اسیطرح عرفات مین اپنی وقوف کی جگہہ کیطرف اشارہ کرکر فرمایا کہ مینی تو وقوف یہان کیا ہی اور تمام عرفات مین یعنی سوے بطن عرنہ کے وقوف درست ہی اور مزدلفہ مین کہ اوسکو جمع بہی کہتی ہین اپنی وقوف کی جگہہ کیطرف کہ قریب مشعر حرام کی ہی اشارہ کرکر فرمایا کہ مین نے تو یہان وقوف کیا ہی اور تمام مزدلفہ مین وقوف درست ہی سوای محسر کے اور اسمین شک نہین کہ حضرت کی جگہہ افضل ہے ع **وعن** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباھی بھم الملئکۃ فیقول ما اراد ھؤلاء رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی دن کہ یادہ ہو ازروی آزاد کرنیکی اللہ تعالی وسمین بندیکو اگ سی دن عرفہ سی یعنی اس عرفہ کی دن عرفات مین سے نزدیک ہوتا ہی اللہ تعالی البتہ نزدیک ہوتا ہی یعنی ساتھہ رحمت ومغفرت کی پھر فخر کرتا ہی ساتھہ حاجیونکی روبرو فرشتونکی پس فرماتا ہی کیا چاہتی ہین یہہ لوگ یعنی جو کچھہ یہہ چاہتی ہین وہ دونگا نقل کی ہیہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمرو بن عبد اللہ بن صفوان عن خال لہ یقال لہ یزید بن شیبان قال کنا فی موقف لنا یعرفہ یباعدہ عمرو من موقف الامام جدا

فاتانا ابن مربع الانصاری فقال انی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکم یقول لکم قفوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابیکم ابراہیم علیہ السلام رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی عمرو بن عبد اللہ بن صفوان کی نقل کی ہی مونس کہ کہا جاتا ہا اوسکو یزید بن شیبان کہا ہی ہم پیچ جگہہ ہیرفی اپنی کی کہ ہی وہ علی ہمارے پیچ میدان عرفہ کی کہ دور بیان کرتا ہا اوسکو عمرو جگہہ ہیرفی امام کیسی ہیت دور پس آئی ہماری پاس بیٹی مرابع انصاری کی پہ کہا تحقیق میں بھیجی ہون سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف تمہاری فرماتی ہین حضرت وسطی تمہاری کہ ٹہیرو اوپر جگہہ عبادت اپنی کی پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کی یعنی متابعت کی میراث باپ اپنے کی کہ ابراہیم ہین علیہ سلام نقل کی ہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ فی **ف** حاصل معنی حدیث کی ہہ ہین کہ عرفہ کی ہر قوم وقبیلہ کا اگلی زمانہ میں ایک موقف معین تہا سو فی ہین کہ وہان ٹہیرتی ہی وہ موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا ہیت وہ تہا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی موقف امام عبارت اوسکے ہی پس اونہون نی چاہا کہ حضرت سے عرض کرین کہ ہم آپکی پاس کہڑی ہون حضرت نی دریافت کیا کہ ہہ سابقی درخواست کرنیوالی کیہ صحابہ کی تہہ کہ ابن مربع اونکا نام تہا اونکو ہہ کہلا بہیجا کہ اپنی ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمہاری باپ دادی چلا آتا ہی کہ مشاعر عبارت اسی سے ہے تمرد کہ عرفات تمام موقف ہی وہ سے اور نزدیکی موقف امام سی کچہہ فرق نہین رکہتی پس ہیچ بات اونکی تسلی کیلئی کہلا بہیجی تا انمین خلاف ونزاع نہ واقع ہو

ح **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفۃ موقف وکل منی منحر وکل المزدلفۃ موقف وکل فجاج مکۃ طریق ومنحر رواہ ابوداود والدارمی اور روایت ہی جابر سی ہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میدان ہی عرفہ کا جگہہ ہیرنیکی ہی اور جو جگہہ ہی منا مین جگہہ بحر کرنیکی ہی اور جو جگہہ ہی مزدلفہ مین جگہہ ہیرنیکی ہی اور سب راہین مکہ کی راہی اور جگہہ بحر کرنیکی نقل کی ہہ ابوداود اور دارمی نی **ف** یعنے جس وسی مکہ مین جاوین درست ہے اور جس جگہہ مکہ مین سے ہدی ذبح کرین روا ہی لیکی کہ ذبح کرنا اوسکا حرم مین چاہیی اور مکہ تمین ہے ولیکن منی مین عادت ہوئی ہی ذبح کرنیکی کہ دن نحر کی کہ دسوین تاریخ کی ہی منی مین ہوتی ہین اور ذبح کرنی مین اونکی مقصود وصل ہوا ہے والا آنحضرت کی وقوف کی جگہہ اور ذبح کی جگہہ اور اونکی فضل مین ہے ح **وعن** خالد بن ہوذۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس یوم عرفۃ علی بعیر قائما فی الرکابین رواہ ابوداود اور روایت ہی خالد بن ہوذہ سی کہ کہا دیکہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی لوگونکو دن عرفہ کی یعنی عرفات مین اونٹ پر کہڑی ہوکر دونون رکابونپہ نقل کی ہہ ابوداود فی **ف** اونچی ہونیکی لیی رکابون پر کہڑی ہوتی تا دور ونزدیک سب سنین ہے ح **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الدعاء دعاء یوم عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر رواہ الترمذی وروی مالک عن طلحۃ بن عبید اللہ الی قولہ لا شریک لہ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنے عبد اللہ بن عمرو سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہترین دعا اونکی دعا دن عرفہ کی ہی یعنی عرفات مین ماہر جگہہ کہ کرین اور بہترین اونچہ کی کہ کہی میں نے اور نبیون نے پہلی سی یہہ ہی ہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین اوسکا شریک کوئی اوسکا اوسکی لیی ہے بادشاہت اور اوسکی لیی ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کی ہہ ترمذی نی اور نقل کی مالک نی طلحہ بن عبید اللہ سے قال لا شریک لہ تک **وعن** طلحۃ بن عبید اللہ بن کریز ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما رای الشیطان یوما ہو فیہ اصغر ولا احقر ولا اغیظ منہ فی یوم عرفۃ وما ذاک الا لما یری من تنزل الرحمۃ وتجاوز اللہ عن الذنوب العظام الا ما رای یوم بدر فانہ قد رای جبرئیل یزع الملئکۃ رواہ مالک مرسلا وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سی ہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیکہا

گیا شیطان کبدن کردہ اہمین بہت ذلیل اور بہت رانندہ ہوا اور بہت تیز اور بہت غصہ مین ہوا اپنی ہی برابر دن عرفہ کی یعنی شیطان ہمیشہ بہتیان دیکھتا ہی اور بہت غصہ کہاتا ہی اور خوار ہوتا ہی اور روز عرفہ کی سب دنون سے زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہی اور نہین ہیہ مگر اس سبب سے کہ دیکھتا ہی اوترنا رحمت کا یعنی ساس عام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑی گناہون کو مگر وہ کہ دیکھا گیا دن بدر کے یعنی اوسدن کہ فیصلہ اسلام تو نکی اور عزت اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری وغیرہ شیطانی مانند خواری وغیرہ عرفہ کی ہی بازیادہ بہ تحقیق شیطان نے دیکھا جبرئیل کو کہ تربیت دیتا ہی اور برابر کرتی ہی فرشتون کی صف فرشتون کی یعنی مشہ کرتا ہی فرشتون کی فرشتون کے ہیہ لفظ کے بطریق رسال کی اور شرح السنہ مین روایت کی ہیہ حدیث ساتھہ لفظ مصابیح کی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عرفۃ ان اللہ تعالیٰ ینزل الی السماء الدنیا فیباھی بھم الملئکۃ فیقول انظروا الی عبادی اتونی شعثا غبرا ضاجین من کل فج عمیق اشھدکم انی قد غفرت لھم فیقول الملئکۃ یارب فلان کان یرھق وفلان وفلانۃ قال یقول اللہ عزوجل قد غفرت لھم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما من یوم اکثر عتیقا من النار من یوم عرفۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سو وقت کہ ہوتا ہی دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہی طرف آسمان دنیا کی یعنی قریب ہوتا ہی ساتھہ رحمت و احسان و کرم کی پھر فخر کرتا ہی ساتھہ انکے فرشتون کی روبرو فرشتون کی اور فرماتا ہی دیکھو طرف میرے بندون کی آئی ہین میری پاس پراگندہ بال گرد آلودہ چلاتی ہوئی راہ دور سے یعنی ساتھہ لبیک ذکر کی گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ تحقیق بخشا مین انکو پھر کہتی ہین فرشتے ہی پروردگارا فلان اور فلانا شخص سے کہ نسبت برگناہ کیا جاتا ہی اور فلان اور فلانی عورت کہ گناہ کرتی ہین فرماتا ہی اللہ عزوجل کہ تحقیق بخشا مین انکو ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین کوئی دن کہ بہت آزاد کیی جاوین ہمین آگ سے برابر دن عرفہ کی نقل کی ہیہ حدیث مین شرح السنہ **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** عائشۃ قالت کان قریش ومن دان دینھا یقفون بالمزدلفۃ وکانوا یسمون الحمس فکان سائر العرب یقفون بعرفۃ فلما جاء الاسلام امر اللہ نبیہ ان یاتی عرفات فیقف بھا ثم یفیض منھا فذلک قولہ عزوجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس متفق علیہ

روایت ہی عائشہ سے کہا کہا ہی قریش اور جو شخص کہ تابع ہی دین قریش کے کہڑی ہوتی ہی مزدلفہ مین اور ہی قریش کہ کہی جاتی ہین حمس یعنی بخیل اور ہی تمام عرب پھرتی ہی بہ میدان عرفہ کی پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ نی نبی اپنی کو پھرے کہ اوین عرفات مین اور ٹھہرین ساتھہ انکے پس ہی معنے ہین قول اللہ عزوجل کی پھر پھرو اوس جگہ سے کہ پھرتی ہین لوگ نقل کی ہیہ حدیث سے اور مسلم نی **ف** مزدلفہ سے اور عرفات مین پس قریش اور جو کہ تابع اونکی دین کی ہی مزدلفہ مین پھرتی ہی وسطی ترفع اور تفوق کی لوگون پر اور کہتی ہی کہ ہم اہل اللہ اور رہنے والی اوسکی حرم کی ہین ہم نہین نکلتی کی اور سوا قریش کے اور لوگ عرفہ تک ہین پھرتی ہے پس جب اسلام آیا تو قریش منع کیی گئی اسسے اور حکم ہوا کہ عرفات مین وقوف کیا کرین اسی اور لوگ کرتی ہین پھر **وعن** عباس بن مرداس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا لامتہ عشیۃ عرفۃ بالمغفرۃ فاجیب انی قد غفرت لھم ما خلا المظالم فانی اخذ للمظلوم منہ قال ای رب ان شئت اعطیت المظلوم من الجنۃ وغفرت للظالم فلم یجب عشیتہ فلما اصبح بالمزدلفۃ اعاد الدعاء فاجیب الی ما سال قال فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قال تبسم فقال لہ ابوبکر وعمر بابی انت وامی ان ھذہ لساعۃ ما کنت تضحک فیھا فما الذی اضحکک اضحک اللہ سنک قال ان عدو اللہ ابلیس لما علم ان اللہ عزوجل قد استجاب دعائی وغفر لامتی اخذ التراب فجعل یحثوہ علی راسہ ویدعو بالویل والثبور فاضحکنی ما رایت من جزعہ رواہ ابن ماجۃ وروی البیھقی فی کتاب البعث والنشور

اور روایت ہی عباس بن مرداس سے ہیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا مانگی واسطے امت اپنی کی عرفہ کی شام کو بخشش کے پس قبول کی گئی کہ تحقیق مین

بخشا و اسکی سوا حقوق بندونکی پس تحقیق بیمن بھٹکا و اسکی مظلوم کی حق و سکا ظالم سی کہا حضرت نے ای رب میرے اگر چاہی تو دی مظلوم کو نعمتون جنت کیسے یعنی بدلی اوسکی حق کی کہ ظالم نی لیا ہی اور بخشدی و اسکی ظالم کی پس نہ قبول کی گئی عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نی مزدلفہ مین پہر انگی دعا پس قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تہی کہا راوی نی پس ہنسی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا راوی نی مسکرائی پس کہا واسطی حضرت کی ابوبکر اور عمر نی قربان ہو یا پسر ادھان میری تمہارے تحقیق یہہ ہے وقت کہ نہین ہنستی تم ہنستی او سمین یعنی مقتضای حال اس ساعت کا نہین ہے کہ ہنسو تم پس کس چیز نی ہنسا تمکو ہمیشہ ہنساوی اللہ تمہارے دانتونکو یعنی ہمیشہ خوش رہیو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نی قبول کی دعا میری او بخشا واسطی امت میری کی مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنی سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتہہ ویل و ہلاکت کی یعنی کہنی لگا واویلا و ثبور پس ہنسا یا مجکو وہ چیز نی کہ دیکہی یعنی اضطراب اوسکی سی نقل کے ہبہ ابن ماجہ نی و نقل کے بیہقی نی کتاب بعث و نشور مین مانند اسکی ف ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ مغفرت عام ہوئی کہ حق اللہ ہی بخشی گئی اور حق بندون کے بھی لیکن یہہ قابل قبول نہین کی ہی کہ جو حضرت کی ساتہہ تہی اوس سال مین اونکی لیی یہہ بات ہوئی یا اوسکی حق مین ہے کہ جسکا حج مقبول ہو کہ فسق و فجور حج مین واقع ہوا یا محمول ہی اوس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن عاجز ہی ادا کے حقوق سی اسلیی کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء ع جانا چاہیی کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچیگی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ گنہگار پس صالح کی زیادہ کریگا اللہ تعالی درجات جنت مین بسبب شفاعت کی او بخشیگا اکثر گنہگارونکو بسبب شفاعت اونکی پس داخل کریگا اونکو جنت مین اور جو لوگ کہ دوزخ مین ہونگی پس اثر حضرت کی شفاعت کا اونکی حق مین یہہ ہوگا کہ کم ہو جاویگا عذاب اور کم ہو جاویگی مدت اور اسیطرح مغفرت اللہ تعالی کی ہوگی انشاء اللہ تعالی ہر مسلمانکو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کی تو درجے بلند ہونگی جنت مین زیادہ اوسچیز سی کہ مستحق تہا اوسکا بسبب عمل کی اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت مین بغیر عذاب کے یا کم کردیگا مدت اوسکی عذاب کے پس یہہ بھی ایک نوع ہی مغفرت کی ۱۲ مولانا ولی اللہ ع

باب الدفع من عرفة والمزدلفة

باب ہی بیچ بیان پہرنیکی عرفات و مزدلفہ سی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ قال سئل اسامۃ بن زید کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی حجۃ الوداع حین دفع قال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوۃ نص متفق علیہ روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عروہ نی کہا عروہ نی پوچہی گئی اسامہ بن زید کسطرح تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی حجۃ الوداع مین جسوقت کہ پہری عرفات سے کہا تہی چلتی جلد پس جب پاتی راہ کشادہ دوڑاتی یعنی اونٹ سوار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن ابن عباس انہ دفع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ فسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وراءہ زجرا شدیدا وضربا للابل فاشار بسوطہ الیہم وقال یا ایہا الناس علیکم بالسکینۃ فان البر لیس بالایضاع رواہ البخاری ع اور روایت ہی ابن عباس سے کہ وہ پہری ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن عرفہ کی یعنی عرفات سے طرف منی کی پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی اپنی زجر شدید یعنی انکنا جانورونکا ساتہہ آواز بلند کی اور مارنا اونٹونکو پس اشارہ کیا ساتہہ کوڑی اپنی کی طرف لوگونکی یعنی تاکہ متوجہ ہون طرف حضرت کی و فرمایا سنین بات حضرت کی اور فرمایا اسی لوگو لازم ہی تمکو آرام ہی چلنا اسیی کہ تحقیق نیکی نہین ہے دوڑانا نقل کے یہہ بخاری نی ف یعنی نیکی فقط دوڑانی ہی مین نہین ہے بلکہ ساتہہ ادا کرنی افعال حج کی اور پرہیز کرنی ممنوعات کی ہی حاصل یہہ کہ جلدی کرنی نیکیونکی طرف خوب ہے لیکن اسطرح کہ پہونچی طرف مکروہات کی اور مرتکب ہو اوسپر گناہ پس منافات ہوئی اسحدیث مین و پہلی حدیث مین ع

وعنہ ان اسامۃ بن زید کان ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ الی المزدلفۃ ثم ارتدف الفضل من المزدلفۃ الی منی فکلاہما قال لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ

اسامہ بن زید ہی پیچھے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفہ سے مزدلفہ تک پھر پیچھے ہی تھا لیا فضل کو مزدلفہ سے منا تک پس دونوں نے کہا ہمیشہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے رہے یہانتک کہ پھینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کی جب پہلی کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عمر قال جمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم المغرب والعشاء بجمع کل واحدۃ منہما بإقامۃ ولم یسبح بینہما ولا علی إثر کل واحدۃ منہما رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب و عشا کی مزدلفہ مین یعنی عشا کی وقت مین دونون اکٹھی پڑہین پڑہی ہر ایک اونمین سی ساتھہ تکبیہ کی یعنی مغرب کی پہلی بدی تکبیہ کہی اور عشا کی پہلی بدی اور نفل نہ پڑہی درمیان اون دونون کی اور نہ پیچھے ہر ایک کی اون دونون مین سی نقل کی یہ بخاری نے **ف** ان نمازونکی اب جو نفل پیچھے کی نفی کی تو اس سے نفی سنتونکی اور وترونکی بعد ان دونونکی نہین لازم آتی شرع باب حجۃ الوداع مین جو پڑہی حدیث جابر سے گذری اور اوسمین جو یہہ جملہ ہی لم یسبح بینہما شیئا اسکی شرح مین ملا علی رح نے لکہا ہی کہ جب مغرب عشا مزدلفہ مین پڑہ چکی تو سنتین مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑہی سو پانچہ ایک روایت مین ہے یہ آیا ہی انتہی اور شیخ عابد سندہی نے بہی بیچ حاشیہ درمختار کی اسمین اختلاف نقل کرکر لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہے کہ بعد عشا کی سنتین اور وتر پڑہی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوۃ إلا لمیقاتہا إلا صلوتین صلوۃ المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا نہین دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز کا اپنی وقت مین سوا دو نمازونکے نماز مغرب کے اور عشا کی مزدلفہ مین یعنی مغرب کی نماز عشا کی وقت مین پڑہی اور پڑہی نماز فجر کی اوسدن یعنی مزدلفہ مین دن نحر کی پہلی وقت اوسکے سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوا دو نمازونکی الخ اور نماز ظہر اور عصر کی بہی حضرت نے عرفات مین جمع کی ہین کہ عصر ظہر کیوقت مین پڑہی اوسکا ذکر یہان نہین کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تہا بسبب اسکے کہ دن تہا حاجت اوسکی بیان کرنیکی کچہہ نہین اور پہلی وقت سی مراد یہہ ہے کہ تاریکی مین پڑہی پہلی وقت معمولی سی کہ اوجالی مین پڑہتی تہی نہ یہہ کہ پڑہی پہلی فجر کی اسلیے کہ پہلی فجر سی پڑہنی نماز فجر کی درست نہین سب عالمونکے نزدیک شرع **وعن** ابن عباس قال أنا ممن قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ فی ضعفۃ أہلہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مین اون شخصونمین تہا کہ آگی بہیجا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی راتکو بیچ زمرہ ضعیفون اہل اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ضعیفون سی مراد عورتین اور لڑکی ہین اونکو حضرت نے پہلی روانہ کردیا تہا منا کو اونمین ابن عباس بہی تہی اور حضرت بعد روشن ہونی صبح کی پہلی طلوع ہونی آفتاب کے سوار ہوئی سنت یہی ہی اور حضرت نے اہل کو بیچ زمرہ یا انکا ایدا نہ پہنچے بسبب اژدحام کی یہہ جائز رہی اور اور روایت مین آیا ہی چنانچہ وہ آگی آتی ہی کہ حضرت نے ان لوگونکو آگی روانہ کیا اور یہہ فرمایا کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نکرنا مگر بعد نکلنی آفتاب کے مذہب امام اعظم رح کا یہی ہی اور بعضی روایتونمین مطلق آیا ہی کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کی کرو اوسپر امام شافعی اور امام احمد نے عمل کیا ہی کہ اونکی نزدیک بعد آدہی رات کی رمی جمار جائز رہی ہے **وعنہ** عن الفضل بن عباس وکان ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ قال فی عشیۃ عرفۃ وغداۃ جمع للناس حین رفعوا علیکم بالسکینۃ وہو کاف ناقتہ حتی دخل محسرا وہو من منی قال علیکم بحصی الخذف الذی یرمی بہ الجمرۃ وقال لم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی الجمرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ نقل کے فضل بن عباس سے اور نہی فضل سوا یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جبکہ چلی مزدلفہ سی منا کو یہہ کہ حضرت نے فرمایا بیچ شام عرفہ کی اور صبح مزدلفہ کی لوگونکو جسوقت

کہ پھرتی اور جلد آگین سواریان اور مارکوٹ بہت کی لازم ہی تمکو چلنا ساتھہ آہستگی کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روکی ہوئی تھی اونٹنی اپنی کو یہانتک کہ داخل ہوئی میدان محسر مین اور وہی منی سی فرمایا لازم ہی تمکو اوٹھا لینا کنکریون کا یعنی اسی مسجد اسی مانند کنکریون خذف کی کہ ماری جاوینگی جمرہ پر یعنی منارہ پر اور کہا فضل نی کہ ہمیشہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتی یہانتک کہ ماری کنکری جمرۃ کو یعنی الجمرۃ العقبہ کو جب پہلے کنکری ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی ہے مسلم نی **ف** فرمایا پیچ شام عرفہ کی یعنی جبکہ عرفات سے مزدلفہ کو چلی اور اوسوقت فضل حضرت کی ساتھہ سوار تہی اوسپیچ مزدلفہ کی یعنی جبکہ مزدلفہ سی منا کو آتی ہی اور اوسوقت فضل حضرت کی ساتھہ سوار تہی اور محسر منی سی ہی یعنی وہ ایک جگہہ ہی منی کی قریب مزدلفہ مین اور خذف کہتی ہین اسکو کہ چھوٹی کنکری یا گٹھلی کھجور کی دونون شہادۃ کی اونگلیون مین کہکر پھینکتی ہین اور مراد یہہ ہے کہ چھوٹی کنکریان جنی برابر کہ جیسی چھوٹی ہوتی ہین یہانتسی اوٹھالو اور کنکریان جس جگہہ سی اوٹھاوین جائز ہی مگر وہ کنکریان کہ منارہ پر اکیدفعہ ماری جاوین پھر اونکو نہ اوٹھاوی اور اگر اونمین سی بھی اوٹھاوی جائز ہی لیکن خلاف اولے اور تمنی نے شرح نقایہ مین لکھا ہے کہ اون کنکریون سی رمی کرنی کفایت نورزیدگی لیکن یہ فعل مسنون ہے اور ہمین ہے بالسنت ہے کہ سات کنکریان اوٹھاوے کہ رمی جمرۃ العقبہ کے آج کام اونگی باستہ اوٹھاوے کہ سات تو آج کام آوین اور دو پھینکدو رمی دونون کی لیی کہی ہے طیبی

وعن جابر قال اَفَاضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَیْہِ السَّکِیْنَۃُ وَاَمَرَہُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ وَاَوْضَعَ فِیْ وَادِیْ مُحَسِّرٍ وَاَمَرَہُمْ اَنْ یَرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّیْ لَا اَرَاکُمْ بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَا اور روایت ہی جابر سی کہ کہا چلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سی اور اونپر تہی تسکین چلنی مین اور حکم کیا لوگونکو ساتھہ آہستہ چلنی کی اور جلدی چلانی اونٹنی اپنی پیچ میدان محسر کی اور حکم کیا لوگونکو یہہ کہ مارین ساتھہ مانند کنکریون خذف کی یعنی چنی برابر اور فرمایا شاید کہ مین نہ دیکھونگا تمکو پیچھے اس برس کے **ف** یعنی مین انتقال کرونگا احکام دین کی اوپر کی جسی معلوم کرو اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم کیی احکام اور وداع کیا یارونکو اور سال آیندہ مین کہ گیارہوان سال ہجری تہا ربیع الاول کو حضرت کا انتقال ہوا بتوضیح ع ہ **لکن اجل ھذا الحدیث فی الصحیحین الا فی** جامع الترمذی مع تقدیم و تاخیر کہا صاحب مشکوۃ نی کہ نہین پائی مین یہہ حدیث بخاری و مسلم مین مگر پائی جامع ترمذی مین ساتھہ تقدیم و تاخیر کی یعنی صاحب جامع جو اسکو پہلی فصل مین لایا تو دلالت کرتا ہی کہ صحیحین کے ہی اور اونمین سے نہین پس چاہیی تہا کہ اسکو پہلی فصل مین نہ لاتا دوسری فصل مین لاتا اور اعتراض پیر ہی باقی رہتا باوجود تقدیم و تاخیر کی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** محمد بن قیس بن مخرمۃ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اھل الجاھلیۃ کانوا یدفعون من عرفۃ حین تکون الشمس کانہا عمائم الرجال فی وجوھھم قبل ان تغرب بعد ان تطلع الشمس حین تکون کانہا عمائم الرجال فی وجوھھم وانا لا ندفع من عرفۃ حتی تغرب الشمس وندفع من المزدلفۃ قبل ان تطلع الشمس ھدینا مخالف ھدی عبدۃ الاوثان والشرک رواہ ابو داؤد ی محمد بن قیس بن مخرمہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ تحقیق اہل جاہلیت کہی ہے کہ جسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان مین مردونکی پیچ چہرون اونکی پہلی غروب ہونیکی یعنی چلتی عرفات سی پہلی ڈوبنی آفتاب کی اور چلتی مزدلفہ سی بعد نکلنی آفتاب کے اوسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان مین مردونکی پیچ چہرون اونکی اور تحقیق ہم نہین چلین گی عرفات سی یہانتک کہ غروب ہو آفتاب اور چلینگے ہم مزدلفہ سی پہلی نکلنی آفتاب کی طریقہ ہمارا مخالف ہی بت پوجنی والون کی طریقہ کی اور شرک کرنی والونکی طریقہ کی **ف** پگڑیان مردونکی یعنی آدہا آفتاب باہر ہوتا تہا اور آدہا غروب مشابہت پگڑی کی ساتھہ اسلیی کہ آدہا کرہ پگڑی کی مثل ہوتا ہی اور اسیطرح مزدلفہ سی ایسی وقت چلتی کہ آدہا آفتاب طلوع ہوتا اور آدہا نہ اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور ایک صحیح نسخہ مین لکھا ہی حاشیہ پر رواہ البیہقی ای فی شعب الایمان و لفظ البیہقی خطبنا

وساقہ نحو حدیث ع **وعن** ابن عباس قال قدمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ غیلمۃ بنی عبد المطلب علی حمرات فجعل یلطح افخاذنا ویقول ابنیی لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آگی ہمیجا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی منا کو رات مزدلفہ کی ہمین سے عید النحر کی شب ہمین کہ ہم کتنی ایک لڑکی تہی اولاد عبد المطلب کی سوار گدہو پر پس شروع کیا حضرت نی کہ مارتی تہی ہمارا نو نیہ یعنی ران ہمکو آہستہ کی وقت رخصت کی اور فرماتی تہی ای چہوٹی بیٹو میری نہ پہینکنا تم کنکریان منا ری یعنی جمرۃ العقبہ پر یہانتک کہ نکلی آفتاب نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ دلیل ہی اسپر کہ نہین جائز ہی رمی رات مین اور یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہ اور اکثر علما کا اور امام شافعی کی نزدیک آدہی رات کی بعد جائز ہی اور بعد طلوع فجر کی رمی کرنی جائز ہی سبکی نزدیک لیکن امام ابوحنیفہ کی نزدیک جائز نہی ساتہہ کراہت کی اور بعد طلوع آفتاب کی مستحب ہی ع ح **وعن** عائشۃ قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمۃ لیلۃ النحر فرمت الجمرۃ قبل الفجر ثم مضت فافاضت وکان ذلک الیوم الذی یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندہا رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ام سلمہ کو یعنی مزدلفہ سی منا کو رات عید قربان کی پس کنکریان مارین منا ری پر یعنی جمرۃ العقبہ پر پہلی فجر کی پہر چلین اور طواف کیا طواف فرض او رتہا یہہ دن ایسا دن کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس یعنی اونکی نوبت کا دن تہا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** امین اشارہ ہی طرف سبب کی یعنی اونکی نوبت سی اور طرف سبب کی رات سی اور طواف افاضہ کرنی کی دن مین بخلاف اور بی بیونکی کہ اونہون نی رات آیندہ مین طواف افاضہ کیا اور شافعی نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ حدیث کی اوپر جائز ہونی رمی جمرۃ کی پہلی فجر کی اگرچہ افضل بعد فجر کی ہی اور اورون نی کہا کہ یہہ رخصت ام سلمہ ہی کو تہی اور اورونکو درست نہین پہلی فجر کی بسبب حدیث ابن عباس کی اور ممکن ہی کہ فجر سی مراد نماز فجر ہو ع **وعن** ابن عباس قال یلبی المقیم او المعتمر حتی یستلم الحجر رواہ ابوداود وقال ورُوِی موقوفا علی ابن عباس اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا لبیک کہے مقیم یا عمرہ کرنی والا یہانتک کہ بوسہ دے حجر اسود کو نقل کی یہہ ابوداود نی یعنی مرفوع اور کہا ابوداود نی کہ روایت کی گئی ہی یہہ موقوف ہی ابن عباس پر **ف** مقیم یعنی جو مکی کا رہنی والا ہو عمرہ کرنی والونمین سی اور یا عمرہ کرنی والا یعنی جو مکہ باہر کا آیا ہوا عمرہ کری پس اوتنویع کی لیی ہی اور یہانتک کہ بوسہ دی الخ مقصود یہہ ہی کہ عمری مین موقوف کری لبیک وقت چومنی حجر اسود کی جیسیکہ حج مین موقوف کرتی ہین ساتہہ رمی جمرۃ العقبہ کی ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** یعقوب بن عاصم بن عروۃ انہ سمع الشرید یقول افضت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مست قدماہ الارض حتی اتی جمعا رواہ ابوداود روایت ہی یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی سی یہہ کہ اوسنی سنا شرید صحابی کو کہ کہا پہرا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عرفات سی پس لگی پانون حضرت کی زمین کو یہان تک کہ آئی مزدلفہ مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** مقصود یہہ ہی کہ تمام راہ مین حضرت سوا چلی پیادہ پا نہین چلی نہ یہہ کہ اصلا زمین پر اوتری ہی نہین سا لیکی صحیح بخاری مین یہ ہی کہ حضرت راہ مین درہ پہاڑ کی طرف آئے شریف لیگئی اور پیشاب کیا پہر وضو کیا اور اسامہ سی عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کا وقت آیا فرمایا نماز آگی ہی سامنے مزدلفہ مین پڑہین گی ع ح **وعن** ابن شہاب قال اخبرنی سالم ان الحجاج بن یوسف عام نزل بابن الزبیر سال عبد اللہ کیف تصنع بالموقف یوم عرفۃ فقال سالم ان کنت تریدُ السنۃ فہجِّر بالصلوۃ یوم عرفۃ فقال عبد اللہ بن عمر صدق انہم کانوا یجمعون بین الظہر والعصر فی السنۃ فقلت لسالم افعل ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سالم وہل

یتبعون ذلک الا سنتہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن شہاب سے کہ کہا خبر دی مجھکو سالم بن عبداللہ بن عمر نے یہ کہ حجاج بن یوسف نے اوسی سال کہ قتل کیا عبداللہ بن زبیر کو یعنی مکہ مین آکر پوچھا عبداللہ بن عمر سے کہ کسطرح کرین ہم جب جائین یہ پہلی دن عرفہ کی یعنی نماز ظہر و عصر کی پہلی وقوف کی جگہ مین یا جب جائین یہ پہنچی پس کہا سالم نے اگر ارادہ کرتا ہی تو سنت کا پس سیدھی پڑ یعنی ظہر و عصر دن عرفہ کی پس کہا عبداللہ بن عمر نے کہ سچ کہا سالم نے کہ تہی سنت جمع کرنی درمیان ظہر و عصر کی واسطے ادا کرنی طریقہ سنت کی کہا ابن شہاب نے کہا مین سالم کو کہ کیا کیا ہی یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سالم نے کہ نہین متابعت کرتی اسمین یعنی اسطرح نماز مین پڑہنی مین مگر طریقہ پیغمبر خدا کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی کہ جسنی ایک لاکھہ و بیس ہزار آدمی باندہ کر قتل کیے تہی وہ عبدالملک بن مروان کی طرف سے عبداللہ بن زبیر پر چڑہ کر آیا تہا مکہ مین اور اونکو سولی پر کھینچا بعد ازان عبدالملک نے اوسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیون پر اور حکم کیا اوسکو کہ پیروی کرنا تمام فعال حج مین عبداللہ بن عمر کی اقوال و افعال کی اور پوچھتا رہنا اونسے مسائل حج کی و مخالفت اونکی نکرنا پس اوسنے اپنے یہ مسئلہ مذکور ہی پوچھا

باب رمی الجمار

باب ہی بیچ بیان پہینکنی کنکریون کی منارہ پر **ف** جمار اصل مین سنگریزونکو کہتی ہین اور حجاج نام اون سنگریزونکا ہی کہ منارہ پر ماری جاتی ہین اور جس منارہ پر کہ وہ سنگریزی ماری ہین اونکو جمرات کہتی ہین بسبب پہینکنی جا کی اونپر اور جمرات تین ہین جمرہ اولی اور جمرہ وسطی اور جمرہ العقبہ عید کی روز تو فقط جمرۃ العقبہ ہی پر کنکریان ماری ہین اور گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین کو تینون پر اور اونپر کنکریان ماری واسطے بیچ

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** جابر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرمی علی راحلتہ یوم النحر ویقول لتاخذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد حجتی ھذہ رواہ مسلم روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ماری تہی کنکریان سوا اپنی سواری کے پر دن نحر کی اور فرماتی کہ سیکہو افعال حج کی اسلیی کہ تحقیق مین نہین جانتا شاید کہ مین نہ حج کرون بیچ اس حج اپنی کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا شافعی نے کہ مستحب ہی اوسکو کہ پہونچی منا مین سوار رہے کہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو دن نحر کی سوار اور جو کوئی پہونچی منا مین پیادہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارہوین بارہوین کو رمی کرے سب جمرات کو پیادہ اور تیرہوین کو سوار اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جو رمی کرے بعد اوسکی رمی ہی جسیکہ رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی اوسمین افضل یہ ہی کہ پیادہ پاکر رمی اسلیی کہ بعد اوسکی کہڑا رہنا ہی اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پانی کی قریب تر ہی ساتہہ عاجزی کی اور جو کچہہ کہ حدیثون صحیحہ مین آیا ہی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرۃ العقبہ کی دن نحر کی سوار اور دو دن نہین رمی کی پیادہ سب پر ح **وعنہ** قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمرۃ بمثل حصی الخذف رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ماری منارہ کو ساتہہ مانند کنکریون خذف کے یعنی چہوٹی چہوٹی کنکریونکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** طور کنکریان پہینکنی کا مختلف لکہا ہی لیکن صحیح تر یہ ہی کہ اونگلی شہادت اور اونگوٹہی کی سرونے پکڑ کر یعنی چٹکی مین رکہکر پہینکی اور معمول ہی اب اسیطرح ہی ش ع **وعنہ** قال رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی واما بعد ذلک فاذا زالت الشمس متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پہینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان منارہ پر دن نحر کی وقت چاشت کی اور پیچہی دن نحر کی جسوقت کہ ڈہل پڑی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اگر کنکریان منارہ پر ڈال دی پہینکی نہین تو کافی ہی لیکن برخلاف رکہنے کی کہ یہ کافی ہی نہین اور ضحوہ کہتی ہین بعد طلوع آفتاب سے زوال کی پہلی تک کو اور پیچہی دن نحر کی یعنی ایام تشریق مین کہ تیرہوین تک مین بعد زوال کی رمی کرتی ہی کہا ابن ہمام نے کہ اسحدیث سی یہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن یعنی گیارہوین کو نہین ہوتا ہی مگر بعد زوال کی اور اسیطرح تیسری دن پہر آگی کی کو جاوے تو پہلی ہوتی فجر بارہوین کے چلا جاوے اور اگر بعد

فجر کی جاویگا تو رمی نہ کریگا اور اوسکو رمی کی جا نہیں ہے ۱۲ **وعن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انتہی الی الجمرۃ الکبری فجعل البیت عن یسارہ ورمی عن بطن الوادی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ثم قال ھکذا رمی الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے ہے کہ وہ پونچی طرف جمرۃ کبری کی یعنی جمرۃ العقبہ کی پس کیا خانہ کعبہ کو بائین طرف اپنی اور منی کو داہنی طرف اپنی اور پھینکین سات کنکریان اللہ اکبر کہتی ہی ساتھہ ہر کنکری کی پھر کہا ابن مسعود نی کہ اسیطرح سی پھینکین کنکریان اوس شخص نی کہ اوتاری گئی اوپر اوسکے سورہ بقرہ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس کیا کعبہ کو بائین طرف اور منی کو داہنی طرف اور اوسکے جمرات کو رمی کرتو سحب ہے کہ قبلہ رو کھڑا ہووی ۱۲ اور بیہقی نی روایت کیا ہی کہ حضرت تکبیر کہتی ہی ساتھہ ہر کنکری کی اللہ اکبر اللہم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا وعملا مشکورا اور خاص سورہ بقرہ کو اسلیی ذکر کیا کہ اوسمین افعال حج کی مذکور ہین ۱۲ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا استنجار ثور ورمی الجمار ثور والسعی بین الصفا والمروۃ ثور والطواف ثور اذا استجمر احدکم فلیستنجم بوتر رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ استنجا طاق ہی یعنی ڈھیلی لیوی اور پھینکنا کنکریونکا طاق ہی یعنی سات کنکریان پھینکی اور پھرنا درمیان صفا اور مروی کی طاق ہی یعنی سات بار اور گرد پھرنا خانہ کعبہ کی طاق ہے یعنی سات بار اور جو وقت کہ ڈھیلی لیوی کسی چیز کی تو چاہیے کہ طاق لیوی یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار اسکی یہہ مسلم نی **ف** سات سات کنکریان پھینکنی جمرات پر واجب ہے اور سات بار سعی کرنی درمیان صفا اور مروی کی واجب ہے اور طواف مین سات بار پھرنا فرض ہی جیسے کہ ذکر ہوا یک اور سمجھنا چاہیے کہ یہ شرط یعنی پھرنے فرض مین اور باقی واجب ۱۲

الفصل الثانی فصل دوسری

عن قدامۃ بن عبد اللہ بن عمار قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمرۃ یوم النحر علی ناقۃ صہباء لیس ضرب ولا طرد ولیس قیل الیک الیک رواہ الشافعی والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تہی کنکریان یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کی سوار اونٹنی صہبا پر نہ تہا اوسکے ہانکنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہو ایکطرف ہو نقل کی یہہ شافعی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** صہبا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ سیاہی اور سفیدی کی ملی ہوا سطرح کہ نوکین بالونکی سرخ ہون اور اندرسی سفید اور آخر حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ جسی امیر لوگون کی ایذا نہ دینا اور اہتمام کرنا چاہیے ۱۲ **وعن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جعل رمی الجمار والسعی بین الصفا والمروۃ لاقامۃ ذکر اللہ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں مقرر کیا گیا مارنا کنکریونکا اور پھرنا درمیان صفا اور مروی کی مگر واسطی قایم کرنی یاد خدا کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ظاہر مین یہہ فعل ایسی ہین کی انکا عبادت ہونا مین معلوم ہوتا ہی اسلیی فرمایا کہ یہہ مقرر ہوی ہے قایم کرنی ذکر اللہ کی یعنی تکبیر سنت ہی ساتھہ ہر کنکری کی اور دعا مین مذکور سنت ہین سعی مین ۱۲ **وعنہا** قالت قلنا یا رسول اللہ الا نبنی لک بناء یظلک بمنی قال لا منی مناخ من سبق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا کہا ہم نی یا رسول اللہ کیا نہ بناوین ہم آپکی لیی عمارت کہ سایہ کریگی تمکو منا مین فرمایا نہین منا جگہ ہی ٹہہرنی اوٹ اوس شخص کے کہ پہلی پہنچا یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** معنی یہہ ہین کہ خصوصیت اوسین شخص کی ہی کہ پہلے پہنچا ہو نہ سایہ مکان بنانیکی یعنی منا اسی جگہ ہی کہ گرمی لیے خصوصیت اوسمین نہین کسی کی پہلی پہنچی ہو کسی جگہ منی مین سے اور سکا وہی ہی ۱۲

الفصل الثالث فصل تیسری

عن

نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَتَيِ الْاُولَيَيْنِ وَقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهٗ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ ۔ روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق ابن عمر رضی اللہ عنہ جب پہنچتی تھے پہلی نزدیک دو منارون پہلی کی پھیرتا دراز اللہ اکبر کہتی اور سبحان اللہ کہتی اور الحمد للہ کہتی اور دعا مانگتی اللہ سی یعنی ہاتھ اوٹھا کر اور نہ پھیرتی نزدیک جمرۃ العقبہ کی نقل کی یہہ مالک نے **ف** مراد دو منارون پہلی سی جمرہ اولی و وسطی ہی ابن عمر رضہ جب وہ پھینک کر چکتی تو پھیر کر دعا وغیرہ کرتی وہان نہ پھیرنا اور دعا وزاری کرنی اور تسبیحات مذکورہ پڑھنین مسنون ہین یہہ کہا ہی علمانی کہ قصد پڑھنی سورہ بقرہ کی کہڑی رہنا چاہیی اور بعضی اہل العلم انی کہڑی ہے ہین کہ اونکی پاؤن ورم کرگئی ہین اور نہین ٹھیرتی تھی یعنے دعا کی لیی نزدیک جمرہ وعقبہ کی دون نحر کی اور نماز ایام ہین اور اس سی نہین لازم آتا ہی ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر ہین آویگا کہا ابن عمر فی کہ اسیطرح دیکہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ع ہوح **باب الهدی** باب ہے بیچ بیان ہدی کی **ف** ہدی ساتہہ بردہ کی اور سکو ہدی کہتی ہین اونٹ اور گاہی اور بکری اور سانڈ سکی ہر جگہہ مگر جبکہ طواف الزیارۃ کری حالت جنابت ہین یا حیض ہین یا جماع کری بعد وقوف عرفہ کی پہلی سر منڈانیکی تو نہین کفایت کرتا اوسمین مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گاہ ہین اور ہدی دو قسم ہے واجب اور تطوع یعنی نفل پہر ہدی واجب کی تین قسمین ہین ہدی قران اور ہدی متع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ کی یہہ ہے کہ بندہ ہدیہ بہیجتا ہی اوسکو جناب حق مین اور نزدیکی حاصل کرنا ہی اللہ تعالی سی بسبب اوسکی ع ح ۔ مولانا ملتقی الابحر **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ روایت ہی ابن عباس سی کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کی پہر منگوائی اونٹنی اپنی پس زخم کیا اونٹنی کو بیچ کناری کوہان داہنی اوسکی اور پونچہہ ڈالا خون اوسکا اور ہار ڈالا گلی مین دو جوتیونکا پہر سوار ہوئی اپنی اونٹنی پر کنار ام اوسکا قصواتہا پس جبکہ اوٹہا یا اونٹنی نی آنحضرت کو بیدا پر کنار ام ایک جگہہ کا ہی لبیک کہے ساتہہ حج کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جب حضرت حج کی لیی چلی اور ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی پہنچی تو ظہر کی نماز پڑہی پہر منگوائی اونٹنی اپنی کہ جسکو لطور ہدی کی لی چلی تہی پس زخمدارا اوسکی کوہانکی داہنی جانب مین اور خون پونچہکر دو جوتیان اوسکی گلی مین ڈالین اور اسطی علامت ہدی کی تاکہ لوگ اس نشانی سی معلوم کرلین کہ ہدی ہی پس تعرض کرین قضاق اور اگر راہ بہول جاوے تو لوگ پہنچاوین اور یہہ عادت اہل جاہلیت کی تہی کہ جسکو یہہ علامت ندیکہتی تو اوسکو لوٹ لیتی اور جسکو دیکہتی اسطرح پر تو چہوڑ دیتی پہر شارع نی ہی اسکو روا رکہا و اسطی اعراض کو رد کی اور جمہور امۃ متفق ہین اسپر کہ اشعار یعنی یہہ زخمی کرنا سنت ہی لیکن غنم مین یعنی بکری دنبہ بہیڑ مین ترک کری اشعار کو اسلیی کہ ضعیف ہین اور تقلید کافی ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہاڈوانا مستحب ہے اور اشعار مطلق مکروہ ہی اور علمار نی تاویل اسکی یہہ کی ہی کہ امام ابوحنیفہ نی اپنی زمانہ کی اشعار کو مکروہ کہا ہی کہ اوسوقت مین لوگ بہت زخمی کردیتی تہی کہ خوف ہوتا تہا سرایت زخم کا نہ یہہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتی تہی اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی ذی الحلیفہ مین پڑہی اور باب صلوۃ السفر مین گذرا اور مسلم کی حدیث گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی مدینہ مین پڑہی اور عصر ذی الحلیفہ مین پس تطبیق اسمین یون دیجاوے کہ ابن عباس نے حضرت کی ساتہہ نماز ظہر کی مدینہ مین نہ پڑہی ہوگی حضرت کو نفل پڑہتی دیکہکر ذی الحلیفہ مین گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑہی ہین اور لبیک کہی ساتہہ حج کی یعنی اور عمرہ کی اسلیی کہ صحیحین مین اس سے آیا ہی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتی تہی ساتہہ حج اور عمرہ کی پس راوی نی فقط حج ہی ذکر کیا اسلیی کہ وہ اصل ہی یا یہہ کہ سنا ہو عمر کا ذکر کرنا بہ ح ع

مولانا ۔ **وعن** عائشة قالت اهدى النبي صلى الله عليه وسلم مرة الى البيت غنما فقلدها متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہدی بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک بار طرف خانہ کعبہ کے بکریان پھر ہار ڈالدی اونکی گلی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ متفق ہین علماء اسپر کہ اشعار یعنی زخمی کرنا بکریونمین نہین ہے اور تقلید یعنی ہار ڈالنا اونکی سنت ہی خلاف ہی اسمین امام مالک کا ۔ ع **وعن** جابر قال ذبح رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عائشة بقرة يوم النحر رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ کی طرف سی ایک گائی کی دن نحر کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعنه** قال نحر النبي صلى الله عليه وسلم عن نسائه بقرة في حجته رواه مسلم اور روایت جابر سی کہ کہا ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی بی بیونکی طرف سی ایک گائی اپنی حجۃ الوداع مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا کہ یہہ حدیث اوپر کے حدیث سی ظاہر ہے اسپر کہ حضرت نی اونکی اذن سی قربانی کی ہوگی اسلیی کہ قربانی کرنی غیر کی طرف سی بغیر اونکے اسکی روا نہین ذکر و طیبی نی اور مشہور امامہ کی نزدیک یہہ ہے کہ گائی سات تک کیطرف سی قربانی کرنی جائز ہی اور امام مالک کے نزدیک ایک گائی یا ایک بکری وغیرہ تمام گھر والونکی طرف سی کفایت کرتی ہی پس یہہ حدیث دلیل انکی ہوسکتی ہی اگر سات سے زیادہ کی طرف سی کی ہو اور اونکی نزدیک محمول ہی اسپر کہ سات کی طرف سی ہوگی ۔ ع **وعن** عائشة قالت فتلت قلائد بدن النبي صلى الله عليه وسلم بيدي ثم قلدها واشعرها واهدها فاحرم عليه شيء كان احل له متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ اہنی یعنی ہاتھ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹونکی اپنی ہاتھ سی ہار والی اونکی گلی مین اور زخمی کیا اونکو یعنی کوہان اونکی زخمی کی اور بھیجا اونکو طرف خانہ کعبہ کی یعنی جب نوین سال حج فرض ہوا تو حضرت ابوبکر کو امیر حاجیونکا کرکر بھیجا اور اونکی ساتھ اونٹ ہدی کی بھیجی پس احرام ہوئی حضرت پر کوئی چیز کہ تھی حلال کیگئی اونکی لیی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت پر احکام احرام کی جاری نہوئی اور حضرت عائشہ نی یہہ بات اسلیی کہی کہ اونہون نی سنا تہا کہ ابن عباس کہتی ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بھیجی حرام ہوتی ہین اوسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر جبتک کہ پہنچی ہدی حرم مین اور ذبح کی جاوے پس یہہ حدیث بیان کرکر قول ابن عباس کا رد کیا ۔ ع **وعنها** قالت فتلت قلائدها من عهن كان عندي ثم بعث بها مع ابي متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا یعنی ہار اونٹون کی صوف کی کہ تہا میرا پس پہر بھیجی اونٹونکو ہدی کر کر ساتھ باپ میرے کی یعنی حضرت ابوبکر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى رجلا يسوق بدنة فقال اركبها فقال انها بدنة قال اركبها فقال انها بدنة قال اركبها ويلك في الثانية او الثالثة متفق عليه اور روایت ہی ابہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہی اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر پہر کہا اونی کہ یہہ بدنہ ہی یعنی کیونکر سوار ہون اسپر وہ سمجہا کہ مطلق بدنہ پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پہر کہا اونی کہ یہہ بدنہ ہی فرمایا سوار ہو وائی ہی تجکو یعنی مین کہتا ہون اور پہر تو عذر کرتا ہی یہہ بات دوسری یا تیسری بار مین فرمائی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابي الزبير قال سمعت جابر بن عبد الله سئل عن ركوب الهدي فقال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اركبها بالمعروف اذا الجئت اليها حتى تجد ظهرا رواه مسلم اور روایت ہی ابی الزبیر سی کہا سنا مینی جابر بن عبد اللہ سی کہ پوچہی گئی سوار ہونی ہدی کی سی پس کہا کہ سنا مینی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سوار ہو اوسپر اچہی طرح یعنی اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچی اوسکو جسوقت کہ مضطر ہووے تو طرف اوسکی یہانتک کہ پاوی تو اور سواری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اختلاف کیا ہی علماء نی کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہے یا نہین بعضی تو کہتی ہین کہ اگر ضرر نکری تو سوار ہو اور حنفیہ کہتی ہین کہ اگر ضرورت پڑی تو سوار ہوی اور نہین تو نہین پس جن واجبون کے مطلق اور سوار ہونیکا آیا ہی و محمول ہی ضرورت پر ۔ ع **وعن** ابن عباس قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة عشر بدنة مع رجل فامرها فيها فقال يا رسول الله

کیف اصنع بما ابدع علی منہا قال انحرہا ثم اصبغ نعلیہا فی دمہا ثم اجعلہا علی صفحتہا ولا تاکل منہا انت ولا احد من اہل رفقتک رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناجیہ اسلمی کی کہ کہ کیا کروا میں اوسکو اوپر سے کہ ہانکی کرتا ہوا لیجاوے اور کہی میں پھنکدے بچکر ہی پس کہا اوسنے یا رسول اللہ کیا کرونگا میں اوسکو کہا کہ نہ چلی سکی اوسپر سے یعنی سبب تھک جانیکی یا بدہضمی کی قریب مرگ ہوجاوے اوسکو پھر ذبح کرو اوسکو پھر رنگدو دونعلین یا پوشین اوسکی خون اوسکی میں یعنی وہ یا پوشین کہ گلی ہوئی ہیں نعلین نہیں بطریق رکی پھر پہنا ہے تو اون یا پوشنی اور پکنا ری کو تان اوسکیلی اور نہ کہا اوسمیں سے تو اور نہ کوئی رفیقون تیرہی نعل کی یہ مسلم فی ف پہنا پہنی کو سلیمی فرمایا کہ نا جائیں رہ چلنی والی کہ ہدی ہی پس کہا دین اوسمیں سے فقیر نہ غنیا کہ کہانا اوسکا غنیا پر حرام ہی اور نہ کہا تو اوسمیں سے بلخ برابر ہی کہ فقیر ہو یا غنی ہو اوسکو مطلق منع ہلیی کیا کہ کہیں یا نہ اوندگی کا کر کرانی کہانیکی ہی ذبح نہ کرو اعین اور اگر کوئی کہی کہ جب کہا ونگا اوسکو کوئی قافلہ میں تو یوہیں ضائع ہوگا جواب یہ کہ بغل کی رہنی والی انکی بھی منتفع ہوتی اور کہنی قافلہ والی کہ بعد انکی آتی ہیں وہ فائدہ اوٹھاتی ہیں اوس سے بوجہ سستی میں جو ہدی ہلاک ہونیسی لگی اور اوسکو ذبح کرسکی اوسکا کو یہ حکم ہی جو مذکور ہوا کہ اوسکا کہانا اغنیا کو اور قافلہ والونکو درست نہیں لیکن اسمیں تفصیل ہی چنانچہ وہ متقی الابحر اور درمختار میں مذکور ہی کہ ہدی واجب ہے جو ہلاک ہونی لگی یا عیب دار نقاش ہو تو اور ہدی تطوع ہم مقام اوسکی کرسی اور اوسکو چاہی سو کرسی اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونی لگی تو ذبح کرسی اوسکو اور جو تی اوسکی خون میں رنگ کر اوسکی گردن پر پہنا دی اور نہ کہا وی اوس سے وہ اور نہ غنی انہی اور جو ہدی جاکر ذبح ہوا اوسکا حکم اسی فصل کی اخیر حدیث کی فائدہ میں مذکور ہی کہ ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی میں ہی کہانا مستحب ہے اور سوا انکی نہیں درست اور شامیہ کو اس حدیث کی شرح میں چوک ہوئی ہی کہ لکھا ہی کہ یہ حکم اوس ہدی کا ہی کہ واجب کیا ہوا وسکو اپنی پر یعنی ہدی نذر اور جسکہ ہو نفل کو کہانا اوسکا درست ہی انہی پس وہوں نے راستی کی ہدی کو وانکی ہدی پر قیاس کر کر یہہ لکھا ہی اور یہہ ہی خلاف مضمون کی واللہ علم بالصواب

وعن جابر قال نحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ رواہ مسلم

اور روایت ہی جابر سے کہ کہا نحر کیا ہم نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حدیبیہ کی اونٹ ساتکی طرف سے اور گائے ساتکی طرف سے نعل کی یہہ مسلم

فی ف امین دلیل ہی واسطی امام اعظم اور اکثر اہل علم کی کہ جائز ہی شریک ہونا سات کا اونٹ میں اور گائے میں جبکہ سبکو قربت یعنے ثواب منظور ہو خواہ قربت ایک طرح کی ہو جیسیکہ ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسرے کو بھی ہدی یا قربت مختلفہ ہو جیسیکہ بعضی ہدی کا ارادہ کریں اور بعضی قربانی کا اور امام شافعی کی نزدیک اگر بعضی ارادہ کریں قربت کا اور بعضی گوشت کا تو بھی جائز ہی اور امام مالک کی نزدیک نہیں جائز ہی شریک ہونا واجب ہیں مطلق اور بکری میں شریک ہونا نہیں جائز ہی بالاجماع ط طیبی ش ع **وعن ابن عمر انہ اتی علی رجل قد اناخ بدنتہ ینحرہا قال ابعثہا قیاما مقیدۃ سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ وہ آئی ایک شخص کے پاس کہ بٹھایا تھا اونٹ اپنا در حالیکہ نحر کرتا تھا اوسکو کہا ابن عمر نے کہ کھڑا کر تو اوسکو اور پانوں باندھ یعنی بایاں لازم پکڑ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف نحر کہتی ہیں نیزہ مارنیکو اونٹ کی سینہ میں اور ذبح کہتی ہیں چھریسی گائے میں و غیرہ کی گلا کاٹنی کو پس نحر اونٹ میں سنت ہی اور ذبح گائے میں بکری وغیرہ میں اور طریق نحر کا یہہ ہے کہ اونٹ کو کھڑا کر کر بایاں زانو رسی سی باندہی اور اوسکی سینہ پر نیزہ ماری ناخون جاری ہو اور وہ گر پڑی اور ابن ہمام نے لکھا ہی حاصل وسکا یہہ ہے کہ کھڑا کر کر نحر کرنا افضل ہی اور اگر کھڑا نہ کر سکی تو لٹا کر کرنا افضل ہی لٹا کر کرنا گائے میں بکری وغیرہ کو بائیں پہلو پر لٹا کر پانوں کہلی ذبح کری ش ح ع **وعن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اتصدق بلحومہا وجلودہا وجلالہا وان لا اعطی الجزار منہا قال نحن نعطیہ من عندنا متفق علیہ** اور روایت ہی حضرت علی سے

کر کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ خبرگیری کرون انکی اونٹونکی اور یہہ کہ تصدق کرون انکی گوشت اور پوست اور جھولین اور یہہ کہ نہ
دون مین قصاب کو اون مین سی یعنے مزدوری کی اون مین سے نہ دون فرمایا حضرت نے ہم اوسکو دینگی یعنی مزدوری اوسکی اپنی پاس
سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مراد اونٹونسی وہ اونٹ ہین کہ حضرت بطریق ہدی کی لی گئی تہی مکی مین پس جہۃ الوداع کی اور وہ سب سو تہے
جیسیکہ اوپر گذرا اور جھول اور مہار اور کہال اور خیر ہدی کی بعد دیدی قصاب کو اوسکی مزدوری مین نہ دی اور اسنا دیدی تو جائز ہی بالاجماع
اور کہال کو بیچ کر قیمت اوسکی اگر بعد دیدی تو ہی جائز ہی اور ہدی کا دودہ نہ دوہی بلکہ وسکی پہاتی پر بچہ اپنی بہرکدی تا دودہ منقطع ہوجاوے
اور اگر دوہی تو بعد دیدی بنوع یہ ملتقی وعن جابر قال کنا لا نأکل من لحوم بدننا فوق ثلث فرخص لنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال کلوا وتزودوا فاکلنا وتزودنا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم نہ کہاتی گوشت قربانی اپنی کا زیادہ تین دن
سے پہر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہاو اور توشہ کرو یعنی بعد تین دن کی ہی پس کہا ہمنی اور توشہ کیا ہمنی نقل کی
بخاری اور مسلم نے ف ابتدا اسلام مین لوگونکو احتیاج گوشت کی بہت تہی حضرت نے حکم فرمایا تہا کہ گوشت قربانی کا بعد تین دن کی نہ رکہا کرو کہاؤ
کی اپنی تصدق دیدیا کرو بعد ازان کہ احتیاج نرہی اور قربانی کرنی سکو پہر ہوئی اجازت فرمادی کہ اگر بعد تین دن کی ہی رکہ کر دہ تصدق نہین رکہا
شمنی نے کہ مستحب ہے کہانا ہدی نفل و متعہ اور قران اور قربانی مین سے اور نہین جائز ہی سوای انکی اور ہدایا مین سی کہانا اسلیے کہ وہ کفارات ہین
الفصل الثانی نسل دوسری عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھدی عام الحدیبیۃ فی ھدیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جملا کان لابی جہل فی راسہ برۃ من فضۃ وفی روایۃ من ذھب یغیظ بذالک
المشرکین رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی سال حدیبیہ کی مین بیچ ہدایا اپنی کی اونٹ کہ تہا ابوجہل کا اوسکی سر
مین ایک تہیلی تہی چاندی کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ سونی کی تہی نتھنہ مین ڈالی تہی تاکہ غیظ کہاوے مشرکین کی یہہ ابوداود نے ف حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پہلی سال ہجری مین عمرہ کو تشریف لیچلی تہی کہ مشرکون نے حدیبیہ مین روکا اور مکی مین نہ آنے دیا چنانچہ یہہ قصہ مشہور ہی پس اس سفر
مبارک مین حضرت اونٹ اپنی ہدی کی لیگئی تہی کہ کرنیکی تہی اونمین ایک اونٹ ابوجہل کا بہی تہا کہ بدر کی لڑائی مین غنیمت مین آیا تہا اوسکو حضرت اسلیے لیگئی تہی کہ
دیکہکر غمگین ہون اور جلین کہ مسلمانونکی تابعہ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ غمگین کرنا اور غصہ مین ڈالنا کافرونکو مستحب ہے بنوع یہ وعن
ناجیۃ الخزاعی قال قلت یا رسول اللہ کیف اصنع بما عطب من البدن قال انحرھا ثم اغمس نعلھا فی دمھا ثم خل بین
الناس وبینھا فیاکلوھا رواہ مالک والترمذی وابن ماجۃ وروا ابوداود والدارمی عن ناجیۃ الاسلمی
اور روایت ہی ناجیہ خزاعی سی کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کہ کیا کرون مین ساتہہ اوس جانور کی کہ زخمی ہوگیا ہو جانور ہدی کی مین نے فرمایا کہ ذبح
کرڈال اوسکو پہر رنگ یا پوشش اوسکی اوسکی خون مین یعنی جو کہ اوسکی گلہ مین ہے اوسکو خون مین رنگ کر اوسکی گردن پر چہوڑ دیا کہ یہہ ہو علامت درمیان لوگونکی
اور درمیان ہدی کی یعنی منع نکرنا فقیر کو اوسکی کہانا سی پس کہاوین وہ اوسکو نقل کی یہہ مالک و ترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ ابوداود اور
دارمی نے ناجیہ اسلمی سی ف کہا ہین وہ دونون سے یعنی فقرا سوای ہمارے ہونگی جیسا کہ پہلی فصل مین بیان اسکا مفصل ہوچکا ہی اور ناجیہ اسلمی سے ظاہر
یہہ ہی کہ اختلاف نسبت مین ہے اور ذات ایک ہی اسلیے کہ ناجیہ صحابی مین ایک ہی ہے پس بعضون نے اسلمی کہا اور بعضون نے خزاعی اور یہہ دونون نام اوسکے
قبیلہ کی مین ہے وعن عبد اللہ بن قرط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الایام عند اللہ یوم
النحر ثم یوم القر قال نور وھو الیوم الثانی قال وقرب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنات خمس او ست فطفقن یزدلفن الیہ بایتھن

یبدء قال فلما وجبت جنوبہا قال فتکلم بکلمۃ خفیۃ لم افقہہا فقلت ما قال قال من شاء اقتطع رواہ ابوداود و

اور روایت ہی عبداللہ بن قرط سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ بہت بڑا دن نزدیک اللہ کی دن نحر کا ہی پھر دن قر کا کہا تو نی کہ راوی حدیث کا ہی اور وہ دن دوسرا ہی نحر کی گیا رہوین تاریخ کہا راوی نی اور نزدیک کیی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ پانچ یا چھ پس شروع کیا اونٹون نی کہ نزدیک ہوتی ہی طرف حضرت کی تا کہ سکو اونہین سی پہلی ذبح کرین کہا راوی نی پس جب گرین کروٹین جانور نکی زمین پر کہا راوی نی پس لوبی حضرت بولنا آہستہ کہ نہ سمجہا مین اوسکو پھر کہا مین یعنی اوس شخص کو کہ پاس تہا میری کہ کیا فرمایا حضرت نی کہا اوسنی کہ فرمایا جو شخص کہ چاہی کاٹ کر لیجاوی یعنی اس سی مین سی نقل کی یہ ابوداود نی **وذکر** حدیثا ابن عباس و جابر فی باب الاضحیۃ اور ذکر کی لیعنی دونون حدیثین ابن عباس اور جابر کی باب الاضحیہ مین **ف** بہت بڑا دن نحر کہا طیبی نی کہ مراد یہ ہے کہ جملہ بزرگ ایام سی دن نحر کا ہی لیکن کہ عشرہ افضل ہی اپنی سوا اسی انہی مراد عشرہ رمضان کا ہی یا عشرہ ذی الحجہ کا ہی پہر بعضی حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ افضل ایام عشرہ ذی الحجہ کا ہی اور بعضی سی معلوم ہوتا ہی کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہی انہین تطبیق یون دیجاوی کہ حدیثون عشرہ ذی الحجہ کو مقید کرین ساتہہ شہر حرم کی یعنی اشہر حرم مین عشرہ ذی الحجہ کا افضل ہی پس حاصل یہ کہ عشرہ ذی الحجہ کا حرام مہینون مین افضل ہی اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہی اور نہین بعید یہ کہ کہا جاوی کہ افضلیت مختلف ہی باعتبار حیثیت کی یعنی رمضان مین روزی کہی جاتی ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور عشرہ اخیر مین اعتکاف ہوتا ہی اس جہت سی تو عشرہ اخیر رمضان کا افضل ہی اور عشرہ ذی الحجہ مین افعال حج کی اور قربانی ہوتی ہی اس جہت سی وہ افضل ہے اور پہر دن قر کا عید کی دوسری دن کا یہ نام اسلیی ہوا کہ لوگ قرار و آرام پکڑتی ہین اوسدن منا مین بعد رجع اوہان کی ادای مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ عشرہ افضل ایام ہی پس یہان ہی وہی مراد ہی کہ جملہ افضل ایام سی دن قر کا ہی اور تا کہ سکو اونہین ہیی ذبح کرین یعنی واسطی حاصل کرنی برکت دست مبارک حضرت کی ہر ایک منتظر سکا تہا کہ مجہی ہیلی ذبح کرین اور نہیہ مجرہ تہا حضرت کا ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** سلمۃ بن الاکوع قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ضحی منکم فلا یصبحن بعد ثالثۃ وبقی منہ شیء فلما کان العام المقبل قالوا یا رسول اللہ نفعل کما فعلنا العام الماضی قال کلوا واطعموا وادخروا فان ذلک العام کان بالناس جہد فاردت ان تعینوا فیہم متفق علیہ، روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قربانی کری تم مین سے پس صبح کری پیچہی تیسرے دن کی سی اسکے گہر مین ہو کچہہ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نی ای رسول خدا کی کرین ہم جیسا کیا تہا ہمنی سال گذری ہوئی مین یعنی نہ کہین گوشت قربانی بعد تین دن کی فرمایا کہاؤ اور کہلاؤ اور ذخیرہ کرو سیلیی کہ تحقیق اوس سال مین لوگون پہ تہی محنت و مشقت و تنگی پس چاہا مین یعنی ساتہہ منع کرنی کی جمع کرنی سی یہ کہ مدد کرو تم اونکی یعنی اب حاجت نہی ہی دینا تہہ سے اگر کہوگی اجازت ہی نقل کی یہہ نجاے اور سلم نی **ف** اسسال قحط شدید ہوا تہا مدینہ مین کہ تمام مدینہ ہر گیا تہا باہر کی رہنی والون سی اوس سال حضرت نی فرمایا تہا کہ جتنا گوشت لوگون پاس ہو تقسیم کردین نہ کہ کہین سال آیندہ مین جب حاجت نہی تو اجازت دیدی کہنی کی ع **وعن** نبیشۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا کنا نہیناکم عن لحوم ہا ان تاکلوہا فوق ثلث لکی تسعکم جاء اللہ بالسعۃ فکلوا وادخروا وتجروا الا وان ہذہ الایام ایام اکل وشرب وذکر اللہ رواہ ابوداود اور روایت ہی نبیشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ہی ہم منع کرتی تہکو گوشت قربانی کا بعد کیسی یہہ کہ کہاؤ تم اوسکو زیادہ تین دن سی تا کہ وسعت ہو تمکو یعنی تہہارے فقرا کو ہی پہنچے لایا اللہ تعالی وسعت پس کہاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتہہ تصدق کرنیکی خبردار ہو اور تحقیق یہہ دن یعنی منا کی کہ چار

دن ہین کہانی اور پینی کی یعنی پس روز حرام ہی نہین اور یاد کرنی خدا کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنی یہہ دن بہت یاد کرنی خدا کی ہین موجب قبول
اللہ تعالی کی فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا ع **باب الحلق** باب ہے بیچ بیان سر منڈانیکی **ف**
اسباب ہین سر منڈانیکا ذکر ہی اور بال کترانی کا بیچ روایت کے اکتفا کیا ہی ساتھہ بیان کرنی افضلیت کے کہ احرام سی نکلی تو سر منڈانا افضل ہی بال
کترانی سی اور تفصیل سکی کی ذکر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور ثابت نہین ہوا سر منڈانا سر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سوائے حج اور عمرہ کی ع ش ۲
الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق رأسہ فی حجۃ الوداع و
اناس من اصحابہ و قصر بعضہم متفق علیہ ت ابن عمر سی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منڈایا سر اپنا حجۃ الوداع مین اور بعضی
لوگون نی بھی منڈایا صحابیون سی اور کترائی بال بعضی صحابیون نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بعضون نی واسطی مشابہت حضرت کی
اوپر حاصل کرنی فضیلت کے سر منڈایا اور بعضون نی عمل جواز پر کیا کہ بال کترائی اوسی حین و غیرہما مین آیا ہی کہ حضرت نی عمرۃ القضا مین بال کترائی
پس دونون پیرایون حضرت سی ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ہی ع ش ۲ **وعن** ابن عباس قال قال لی معاویۃ انی قصرت
من رأس النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند المروۃ بمشقص متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہا واسطی میرہ معاویہ نی
کہ تحقیق مینی کترا ی بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک مروہ کی ساتھہ پیکان تیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضون نی کہا کہ مشقص
چھری قینچی کو کہتی ہین اور یہہ بھی مناسب نہین اور ظاہر یہہ ہی کہ ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بال نہین کترائی اپنی حج مین بلکہ سر منڈایا
تہا پس یہہ بال کترائی جو معاویہ نی روایت کیی عمرہ مین تہی بنا بخہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہہ کہنا کہ نزدیک مروہ کی سکی کہ اگر حج مین ہوتا تو کہتی مناسب
ح ع **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی حجۃ الوداع اللہم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین
یا رسول اللہ قال اللہم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال والمقصرین متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر
سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حجۃ الوداع مین یا الہی رحم کر سر منڈانیوالون پر عرض کیا صحابہ نی اور کترائی والی بالونکی لیی ہی دعا رحمت کی
کی کیجیی یا رسول اللہ فرمایا یا الہی رحم کر سر منڈانیوالونپر عرض کیا صحابہ نی اور کترائی والی بالونکی لیی ہی دعا رحمت کی کیجیی یا رسول اللہ کہا حضرت نی
اور کترائی والونپر بھی رحم کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی افضلیت سر منڈانیکی معلوم ہوتی کہ حضرت نی کئی بار سر منڈانیوالیکی لیی دعا
کی اور کترانیوالونکی لیی کئی بار کی بعد ع **وعن** یحیی بن الحصین عن جدتہ انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی حجۃ الوداع دعا للمحلقین ثلاثا وللمقصرین مرۃ واحدۃ رواہ احمد و مسلم ت روایت ہی یحیی بن حصین سی کہ نقل کی اپنی دادی سی کہ سنا ہی
سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حجۃ الوداع مین کہ دعا کی واسطی منڈانیوالونکی تین بار اور واسطی کترانیوالونکی ایک بار یعنی انہون نی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
صحیحین کی روایت کہ اسکی اوپر مذکور ہوئی اوس سی معلوم ہوا کہ حضرت نی دو بار سر منڈانیوالونکی لیی دعا کی اور تیسری بار مین کترانیوالونکی لیی اور صحیحین
کی ایک اور روایت مین آیا ہی کہ چوتہی بار مین حضرت نی دعا کی کترائی والونکی لیی اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانی والونکی لیی دعا کی اور
ایکبار کترائی والونکی لیی خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کر لیا ہو یا چوتہی بار مین علیحدہ انکی لیی دعا کی بہ تطبیق کی انمین یہہ کہ یہہ دعا کی مجلسونمین
کی جو کسی مین دو بار سر منڈانی والونکی لیی اور تیسری بار کترائی والونکی لیی و کسی مجلس مین تین بار سر منڈانی والونکی لیی اور چوتہی بار کترائی
والونکی لیی یا یہہ کہ جس راوی نی جو سنا اور تحقیق ہوا اوسکی نزدیک روایت کیا ع ش ۲ مولانا **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اتی منا فاتی الجمرۃ فرماہا ثم اتی منزلہ بمنی ونحر نسکہ ثم دعا بالحلاق وناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ

ثم دعا ابا طلحة الانصاری فاعطاه ایاه ثم ناول الشق الایسر فقال احلق فحلقه فاعطاه ابا طلحة فقال اقسمه بین الناس متفق علیه اور روایت ہی انس ہی کی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی منا مین یہ آئی جمرۃ العقبہ کی پاس پس مارین کنکریان اوسکو پھر آئی اپنی مکانین کر منا مین ٹہرا اور ذبح کیا ہدی اپنی پھر کہا سر مونڈنیوالیکو کہ داہنا اور آگی کی سر مونڈ نیوالیکی داہنی طرف اپنی سر کی پس مونڈا سر حضرت کا پھر دیا ابوطلحۃ انصاری کو اور دیئی بال منڈی ہوئی اونکو پھر آگی کی بائین طرف سر کی اور فرمایا مونڈ پس مونڈا سر پس دیئی بال منڈی ہوی ابوطلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر بالونکو مابین لوگونکی متفق علیہ ف اس ہی معلوم ہوا کہ داہین طرف سی ابتدا کرنی سر منڈانی مین سنت ہی اور یہہ بی معلوم ہوا کہ داہین طرف سر منڈانیوالیکی مستحب ہی و ابن منصور نی کہا کہ داہین طرف مونڈنیوالیکی مستحب ہی شرح ۔ وعن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحرم ولحرمہ ویوم النحر قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ ہی کہ کہا تہی مین خوشبو کا تی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی احرام باندہنی کی یعنی احرام حج کا باندہتی یہ عمرہ کیلیا دونون کا دن نحر کی پہلی طواف کرنی سا کعبہ کی یعنی بعد سر منڈانی اور کپڑی پہنی کی ساتہہ خوشبوئی کی کہ دیکہین مونا مشک نکل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لکہا ہی صاحب نی کہ اولی یہ ہی خوشبوئی حرام کی مشک وگلاب سے اور دن نحر کی حرام سی نکل آتی ہین اور سب چیزین حلال ہو جاتی ہین سوائی عورت کی اور بعد طواف کی عورت بی حلال ہو جاتی ہی یعنی بجماع کرنا اوس سے شرح ۔ وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر ثم رجع فصلی الظہر بمنی رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر ہی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین دن نحر کی یعنی بعد ہی اور ذبح کرنیکی اور طواف فرض کیا وقت چاشت کی پہر چڑہے یعنی آوے اور نماز پڑہی ظہر کی منا مین نقل کی یہہ مسلم نی ف اسمین چار ہی صدیث کی اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی مکی مین پڑہی اور اس سے معلوم ہوا کہ منا مین پڑہی یعنی تطبیق کی چار ہی حدیث کی فائدہ مین ذکر کرینگی ہی جو پوچہی ہی واللہی دیکہے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن علی وعائشۃ قالا نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحلق المرأۃ راسہا رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت علی اور حضرت عائشہ ہی کہ کہا دونون نی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منڈاوی عورت سر اپنا نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی جب حج سی نکلی تو سر منڈاوی یا مطلق مراد ہی یعنی کہ سر منڈانا ہو تو کتر ہی منڈانا ہو تو کتر ہی منڈانیکی مرد کو مگر ضرورت بالزہی عورت کو سر منڈانا شرح ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء الحلق انما علی النساء التقصیر رواہ ابوداود والترمذی والدارمی اور روایت ہی ابن عباس ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین عورتون پر سر منڈانا سو اسکی نہین عورتون پر ہی کترانا نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نی ف یعنی عورتین حرام ہی منڈانی تو اوپر سر منڈانا واجب نہین بلکہ حرام ہی اور واجب ہے اوپر کترانا بالونکا بخلاف مردونکی کہ واجب ہے اونپر ایک مین سے اور سر منڈانا افضل ہی ہمارے نزدیک کترانی مین تو واجب ہے کہ بقدر ایک انگشت کی سری چوتہائی سر کی بالونکی کترا وی اور تمام سر کی کترانی مستحب ہین اور منڈانی مین جو چوتہائی سکا منڈانا واجب ہے اور ساری سکا افضل مذہب تو یہہ ہے اور اختیار کیا ہی ابن ہمام نی جو کہ اختیار کیا ہی امام مالک نے کہ واجب ہے منڈانا اور کترانا سا سکا اور دعوی کیا ہی کہ صواب یہی ہی شرح درمختار ۔ ہذا الباب خال عن الفصل الثالث اور یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی

باب

باب ہے بیچ بیان متعلقات ہین باب کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف فی حجۃ الوداع بمنی للناس یسالونہ فجاءہ رجل فقال لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج فجاء اخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی فقال ارم ولا حرج فما سئل النبی صلی اللہ

علیہ وسلم عن شیء قدمہ ولا اخر الا قال افعل ولا حرج متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم اتاہ رجل فقال حلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج واتاہ اخر فقال افضت الی البیت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج ۔ روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیرے حجۃ الوداع مین بیچ منا کی واسطی لوگونکی کہ پوچہتے تہے آپ سے مسائل مضرت سے پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تہا مین پس منڈوا مینے سر اپنا پہلی ذبح کرنیکی پس فرمایا کہ ذبح کر لی اب اور نہین گناہ پہر آیا ایک دوسرا شخص اور کہا کہ نہین جانتا تہا مین پس نحر کی مینے پہلی کنکریون مارنیکی منار و پہر فرمایا اب پہینک کنکریان اور نہین گناہ پس پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سی کہ مقدم ہوئی یا مؤخر ہوئی مگر کہ فرمایا کر او نہین گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ہے کہ آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا کہ منڈایا مینے پہلی پہینکنی کنکریون کے فرمایا پہینک نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا مینے خانہ کعبہ کا پہلی پہینکنی کنکریون کی فرمایا اب کنکریان پہینک لے اور نہین گناہ

ف دان نحر کی چار چیزین ہین ترتیب سی کرنی چاہئین کہ پہلی منا مین پہنچکر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منارہ کا ہی سات کنکریان ماری پہر جانور کہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ذبح کری پہر سر منڈاوی پہر مکہ مین جا کر طواف کری زیارت کعبہ کا ترتیب سی کرنا ان چیزون کا سنت ہے اکثرون کی نزدیک بسبب حدیث کی اور امام شافعی اور امام احمد بھی انہین مین ہین پس نہین تارک حج کرنا انکی نزدیک اگر کوئی چیز اگی چہوٹ جاوے اور کہا ایک جماعت نی کہ یہہ ترتیب واجب ہے اور امام اعظم و امام مالک انہین مین ہین کہ جو کوئی مین کرے عمداً ہوئی حج سی ہو گناہ کا ہی سبب جہل و نسیان کی لیکن لازم نہین ہے کوئی چیز اگی بھی ہو جاوے تو ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کری اور یہہ بیہقی نی روایت کی ابن عباس سے مثل حدیث کی اور واجب کیا دم پس اگر دو یہہ نی بھی تو کیون دم واجب کرتی اور عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسئل یوم النحر بمنی فیقول لا حرج فسالہ رجل فقال رمیت بعد ما امسیت یقول لا حرج رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی جاتے دن نحر کی منا مین فرماتی نہین گناہ پس پوچہا آپ سے ایک شخص نی کہ کنکریان پہینکین مینے بیچہی شام ہونیکی پس فرمایا نہین گناہ نقل کی یہہ بخاری

ف نزدیک امام اعظم کی اگر دن نحر کی تمام نہ کری کنکریان پہینکنی مین غروب تک تو لازم ہوتا ہی دم اور مراد بیچہی تمام سی اوسکی نزدیک بعد طلوع فجر ہی اور بیچ مذہب ہمارا کی اس تفصیل ہی کہ کنکریان پہینکنی کی ادا ہی بعد طلوع فجر کا دن نحر کی وقت جواز کا ہی ساتہہ ساوہ کی لیکن جائز ہی لیکن جزا اور بعد سلطنۃ افتاب کی زوال تک وقت مسنون ہے اور مابعد زوال کا غروب تک وقت جواز کا ہی بغیر ساوہ کی اور رات وقت جواز ہی ساتہہ ساوہ کی اور ساوہ اس سی مراد ہین کہ بلا عذر رات تک تاخیر کری پس اگر چرواہی اور مانند اوسکی رات کو کنکریان پہینکین تو اوسکی حق مین ساوہ نہین چنانچہ حدیث مین ہے فرمایا کہ نہین گناہ تو وہ شخص چرواہا مانند اوسکی ہوگا اوسکو فرمایا کہ گناہ نہین سلیے کہ خدا و رسول اور کہا ابن عمر نی کہ اگر تاخیر کری رمی کو یہان تک کہ بلا عذر تو رمی کری اور وہ یہہ دم ادا ہی تو ابو حنیفہ کی نزدیک بخلاف صاحبین کی یہہ وقت مسنون بیچ دو دنون کی کہ بعد دن نحر کی ہین بعد زوال ہی غروب آفتاب تک ہے اور مابعد غروب سے طلوع ہونی فجر تک وقت مکروہ ہی اور جب طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک صاحبین کی اور بعد انہین کی نزدیک باقی ہی اور وقت قضا کا باقی اتفاقی اور جب غروب ہوا آفتاب تیرہوین دن کا یعنی تیرہوین کا فوت ہوتا ہی وقت ادا اور قضا کا بھی نزدیک

الفصل الثانی

فصل دوسری عن علی قال اتاہ رجل فقال یا رسول اللہ انی افضت قبل ان احلق قال احلق او قصر ولا حرج وجاء اخر فقال ذبحت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج رواہ الترمذی ۔ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینے طواف افاضہ یعنی طواف فرض کیا پہلی سر منڈانیکی فرمایا اب سر منڈا لے یا کترا والی اور نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا ذبح کیا مینے پہلی پہینکنی کنکریون کی فرمایا پہینک کنکریان اور نہین گناہ نقل کی یہہ ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن اسامۃ بن شریک

قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ فَمَنْ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوْفَ أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرَجَ وَهَلَكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ۔ روایت ہی اسامہ بن شریک سے کہ کہا تھا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حج کرنیکو پس تھی لوگ حضرت کی پاس آتے تھے کوئی کہتا یا رسول اللہ پہرا میں سے خاطر و میں پہلی طواف کرنیکی یا پیچھی کی میں ایک چیز یا پہلی کی میں ایک چیز یعنی پیچ افعال ایام منا کی پس تھی حضرت فرماتی نہیں کوئی حرج لیکن گناہ اوس شخص پہ کہ آبروریزی کری مسلمان کی سو اوہ شخص ظالم پس یہہ شخص ہی گنہگار اور ہلاک ہوا اصل کی یہہ اوہ ہی جو کہ ذکر ہوا ف پہرا میں خاطر و میں یعنی حج کی پہلی پیچھی احرام کی اور طواف قدوم کی اگر اتفاقی نہایا پیچھی طواف نفل کی اگر کی تھا پہلے طواف کیسیتی ف اضافہ کی اوپر حدیث کا مطلب یہہ ہی کہ پیچ تقدیم و تاخیر افعال منا کی سبب وابستگی کی گناہ میں نہیں گناہ وہ شخص ہی کہ از راہ ظلم کی ناحق سیکے آبروریزی کری یعنی امانت یا غیبت وغیرہ کری اوس سی وہ نکل گیا کہ دین کی پہلی کسیکی آبروریزی کری وہ گنہگار نہیں **باب خطبة يوم النحر وهي ايام التشريق والتوديع** باب ہے پیچ بیان خطبہ کی دن نحر کی اور پہینکنی کنکریوں کی تشریق کی دنوں میں کہ وہ میں ان میں بعد روز نحر کی اور پیچ بیان طواف حضت کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن أبي بكرة** قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ وَقَالَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کی فرمایا تحقیق زمانہ یعنی برس پہر گیا ہی مانند وقت اپنی کی کہ تھا پیچ دن پیدا کرنی اللہ تعالی کی آسمان و زمین کو یعنی برس بارہ مہینی کا ہوگیا اوس میں سی چار مہینی حرمت میں ہیں تین پی در پی یعنی ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم جیسے حضر کا وہ رجب درمیان جمادی اور شعبان کی ہی اور فرمایا حضرت نی کونسا مہینہ ہی یہہ وعض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پہر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ نام کہینگے اوسکا ساتھہ غیر نام اوسکی پہر فرمایا کیا نہیں ہی ذیحجہ کہا ہمنی ذیحجہ مقرری فرمایا کونسی بستی ہی یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پہر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ نام کہینگے اوسکا ساتھہ غیر نام اوسکی فرمایا کیا نہیں ہے بلدہ کہ نام مکہ کا ہی عرض کیا ہمنی مقرری بلدہ فرمایا کونسا دن ہے یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پہر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ وہ نام کہینگے اوسکا ساتھہ غیر نام اوسکی فرمایا کیا نہیں ہے دن نحر کا عرض کیا ہمنی ہے دن مقرری فرمایا پس تحقیق خون تمہاری اور مال تمہاری اور آبرو میں تمہاری تمہیں حرام ہیں مانند حرمت اس دن تمہاری کی پیچ اس مہینی تمہاری کی پیچ اس بستی تمہاری کی البتہ ملوگی پروردگار اپنی سی پس پوچھیگا تمسی عملوں تمہاری سی خبردار ہو پیچھے میرے وفات کی پیچھی گمراہ ہو کہ مار بعض تمہا گردن بعض کے خبردار موجو یہ پہنچا دیا ہمنی یعنی احکام الہی کو عرض کیا ہمنی کہ ان پہنچا دیا کہا حضرت نی بالہی تو گواہ رہیو یعنی اوسکی ذمہ ادا کر دیا ہو پس چاہیی کہ پہنچا دی

حاضرہ غائب کو پس بعضی پہنچا دی گئی زیادہ یاد رکھتی ہیں سنی والیسی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** خطبہ فرمانا اس مستحب ہے نزدیک شافعیہ کی خطبہ چہ
اول یوم نحر کی اور ہمارے نزدیک دوسری دن نحر کی چنانچہ حدیثوں صحیحہ میں قید دوسری دن کی آئی ہی وہ مؤید ہیں ہماری مذہب کے پس یہ خطبہ کو نصیحت کا
ہوگا اور خطبہ معروفہ دوسری دن نحر کی واللہ علم اور پیدا کیا آسمان و زمین یعنی بارہ مہینے کا برس ہوگیا جیسا کہ ابتدای پیدائش میں تھا جیسکہ قرآن مجید
میں فرمایا ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموت والارض الخ یہ ایک معنی کلام کی یہ ہیں کہ عرب نے ایام جاہلیت میں تغیر کر دیا
تھا اسکو ایک برس بارہ مہینے کا مقرر کیا تھا اور ایک برس تیرہ مہینے کا پس تاخیر کرتی تھی حج کو ہر دو برس میں ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کی کہ بعد اسکے
ہوتا پس معتدل ہوتی مہینے اسکی و حلال ٹھیراتی مہینوں حرام کو اور حرام ٹھیراتی غیر انکیکو یعنی پہلی مہینوں حرام میں لڑتی نہ تھی و بعد تعظیم کرتی تھی
انکی و اس حساب سے حرام مہینوں کو حلال کر ڈالا تھا یعنی اگرچہ واقع میں مثلاً محرم ہوتا اوسکو وہ اپنی حساب سے محرم نہ جانتی اور لڑتی اور ان مہینوں کی غیر کو
حرام ٹھیراتی اپنی حساب سے جیسیکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انما النسی زیادۃ فی الکفر الآیۃ پس باطل کیا اللہ تعالیٰ نے اوسکو اور مقرر کیا اسکو اصل ہیات پر پس بس
برس میں کر حجۃ الوداع کیا حضرت نے اوس برس میں ذی الحجہ اپنی جگہ پر تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الزمان قد استدار کہیئتہ یعنی حکم کیا اللہ تعالیٰ نے
یہ کہ ہو ذی الحجہ اسوقت میں پس یاد رکھو اسکو اور کیا کرو جیسا سوقت میں اور نہ مبدل کیا کرو ایک مہینے سی طرف دوسرے مہینے کی اور کہا بیضاوی نے کہ
سوب جب آتا مہینا حرام اور اونکو اوس میں لڑنا منظور ہوتا حلال ٹھیرا لیتی اوسکی جگہ اور مہینا یا تک کہ ترک کر دی نبی نسبت مہینوں کی و اعتبار
کیا تھا زاعذہ انتہی پس گویا کہ نبی عرب مختلف تھے نزد میں و اللہ علم اور السنۃ اثنا عشر شہرا جملہ مستانفہ ہی یعنی علیحدہ ہے مبین سے یعنی پہلی کی و چار مہینے ما
حرمت ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے فلا تظلموا فیہن انفسکم کہا جمہور نے کہ حرمت قتال کی انمیں منسوخ ہی اور تاویل کیا ہی اونہوں نے ظلم کو ساتھ تعدی کے
انمیں یعنی گناہ کرنیکی انمیں کہ بہت بڑا ہی مانند گناہ کرنیکی حرم میں اور حالت احرام میں اور مؤید ہی قول جمہور کا یہ کہ حضرت نے گیارہ طائف کو اور غزوہ کیا
ہوازن سے حنین میں بیچ شوال اور ذیقعدہ کی اور بعضوں نے کہا حرمت انکے اب ہے باقی ہی اور مضر نام قبیلہ کا ہی عرب میں وہ رجب کے بہت تعظیم کرتی تھی
اسلیے رجب انکے طرف نسبت کیا گیا کہ کہا رجب مضر اور حضرت نے مہینے غیرہ کو اسلیے پوچھا کہ لوگونکی نفسونمیں حرمت مہینہ کی و شہر کی اور ذکی و اپنا
تاکہ بنا کریں اوسپر جو کہ منظور تھا بیان کرنا پھر لوگوں نے جو کہا جواب میں کہ اللہ و رسول اوسکا خوب جانتا ہی از راہ ادب کے کہا اور تاکہ معلوم کریں کہ غرض
اوس سوال سی کیا ہی اور ایک روایت میں کفار آیا ہی بدلی ضلالا کی یعنی مشابہ کافروں کی ہو جاؤ اعمال میں کہ بعض بعض کو قتل کرنی لگی نووی

وعن وبرۃ قال سأل ابن عمر متی ارمی الجمار قال اذا رمی امامک فارمہ فاعدت علیہ المسئلۃ فقال کنا نتحین فاذا زالت الشمس
رمینا رواہ البخاری اور روایت ہے وبرہ سے کہا پوچھا میں ابن عمر سے کہ کسوقت مہینکوں میں کنکریاں منارہ یعنی گیارہ میں بارہ میں کی کو فرمایا جسوقت
مہینکے امام تیرا پس مہینک یعنی پیروی کر رمی میں اوسکی کہ بہ نسبت تیری زیادہ جانتا ہو وقت رمی کو پس پھر عرض کیا میں اوپر مسئلہ کے یعنی جانے میں
تحقیق وقت رمی کی پس فرمایا کہ ہم انتظار کرتی یعنی وقت رمی کا پس جسوقت ڈھلی دوپہر سے کرتی ہم میں مہینکتی کنکریاں نقل کی یہ بخاری نے

وعن سالم عن ابن عمر انہ کان یرمی جمرۃ الدنیا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ ثم یتقدم حتی یسہل فیقوم
مستقبل القبلۃ طویلا ویدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الوسطی بسبع حصیات یکبر کل حصاۃ ثم یاخذ
ذات الشمال فیسہل ویقوم مستقبل القبلۃ ثم یدعو ویرفع یدیہ ویقوم طویلا ثم یرمی جمرۃ ذات العقبۃ
من بطن الوادی بسبع حصیات یکبر عند کل حصاۃ ولا یقف عندہا ثم ینصرف فیقول ہکذا رایت النبی صلی اللہ
وسلم یفعلہ رواہ البخاری اور روایت ہی سالم سی کہ نقل کی ابن عمر سی یہ کہ وہ بھی مہینکتی نزدیک کی منارہ پر سات کنکریاں اللہ اکبر کہتی ہر

جمعہ کے دن کی چڑھی یہانتک کہ آفتاب بیچ آسمان کے ہو پھر ڈھلنے کے بعد ظہر کی نماز پڑھنی سو یہ بات تو کہی اور دعا مانگنی اور واہبانی دونوں ہاتھ پھیلا کر منہ تک پھیلانی چاہئے کی بابت سات کنکریاں اللہ اکبر کہتی سب پھینکتی کنکری پر جیسی ہاتھ طرف یہانتک آئی زمین زمم میں اور کنکری ہوتی ساتھ قبلہ کی پھر دعا مانگنی اور واہبانی دونوں ہاتھ تہنی اور کہنی رہنی دیر تک پھینکتی منارہ کی عقبہ پر ایسکی اندر سی سات کنکریاں اللہ اکبر کہتی ہی ذبح کنکری کی اور نہ ٹھیرنی نزدیک اسکی پھرنی اور کہنی اسطرح سی دیکھا ہمنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی ہی اوسکو نقل کی ہیہ بخاری نی ف ترتیب مذکور سی می کرنی ہماری نزدیک سنت ہی لیکن احتیاط مقتضی اسکی ہی کہ اسکو ترک نکری اسلیی کہ وجوب امام شافعی وغیرہ کی نزدیک پھر مولانا یعنے پی دینی می کرنی سنت ہی اور امام مالک کے مذہب مین واجب رمانی کی اندر سی ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر کنکریان پھینکی جمرۃ العقبہ پر اوپر کی جانب سے تو کافی ہی لیکن یہ خلاف سنت ہی اور یہی دمنہ رونی کی پاس یہ بات ثابت ہوا اور قربانی کی پاس نہین حکمت اسکی کچھ معلوم نہین اگرچہ

الجنسون نی یہہ کہا ہی ۞ وعن ابن عمر قال استاذن العباس بن عبد المطلب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یبیت بمکة لیالی منی من اجل سقایته فاذن له متفق علیه اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا پروانگی مانگی عباس بیٹی عبد المطلب کے نی رسول سے صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ رہنی مکہ کی رات مین ایام منا کی مین اسبب خدمت سبیل زمزم کی پس اذن دیا حضرت نی اونکو نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی

ف پانی زمزم کا پینا یہ بھی طواف افاضہ کی سبب سے پیس وسن رمانی مین کہتی ایک حوض جہری رہتی ہی اب زمزم ہی کہ کنوین پر اگر بسبب اژدحام کی کوئی نہ جا سکی تو دوسرے مقامون سے پیوی اور اوسکی داروغہ عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کی ہی اور نائب اونکی کبھی ہی وہ پلایا کرتی ہی پس حدیث

الوضین کرنے اونکی اذن مین پروانگی چاہی حضرت عباس سے کہ حکم ہووی تو مین مکہ مین رہون واسطی خدمت پانی پلانیکی حضرت نی پروانگی

دی رہنا مکہ مین ایام منا کی اوس سبب سے ہو ہمارے علماء کی نزدیک سنت ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک و ایک روایت شافعی اور احمد سے

مین تحقیق اوسکی مقرر مین کثرت ہجوم کی وجہ سی رات ہی کی زیادہ اور ایسا ہی حکم اوس جگہہ کا ہی کہ قیام رہا اونکا وان مستحب ہے مانند لیلۃ القدر

وغیرہ کی کہ اکثر رات قیام رکھنا مستحب ہی اور جو کہ سنت کہتی مین وان راتون کی رہنی کو دلیل وکی ہی حدیث ہی کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرت اجازت

دیتی رہنی کی مدنی کی کہا بعض علماء ہمارے نی کہ جائز ہی اوسکو کہ مشغول ہو پانی پلانیمین مانند عباس کی اور اوسکو کہ اوسکا نائب ہو یہہ کہ ترک

کرے رہنا مکہ مین منا کی شبون مین انتہی پس اشارہ کیا طرف اسکی کہ نہین جائز ہی ترک کرنا سنت کا مگر ساتھ عذر کے اور ساتھ بدلہ کرنی دوسرون سے جیسا کہ اونٹ والے

پانی ۞ وعن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم جاء الی سقایة فاستسقی فقال العباس یا فضل اذهب الی امک

فات رسول الله صلی الله علیه وسلم بشراب من عندها فقال اسقنی فقال یا رسول الله انهم یجعلون ایدیهم فیه قال اسقنی

فشرب منه ثم اتی زمزم وهم یسقون ویعملون فیها فقال اعملوا فانکم علی عمل صالح ثم قال لولا ان تغلبوا لنزلت حتی اضع

الحبل علی هذه واشار الی عاتقه رواه البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی طرف سبیل کے

اونکی پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباس نی بیٹی کو ای فضل جا تو اپنی ماں کی پاس اور لی آ یہہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی پانی اپنی ماں کی پاس سے

پینے پانی خاص کر تہ ستعمل ہو پس فرمایا حضرت نی پلا مجکو یعنی ہمین سی پس کہا حضرت عباس نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتی ہین ہاتھہ اپنی ہمین فرمایا

پلا مجکو یعنی ہمین سے پس پیا حضرت نی اوس پانی مین سے پھر آئی کو زمین زمزم کی پاس اور لوگ یعنی اولاد عبد المطلب پلاتی تہی لوگون کو اور محنت کرتی

تھے پلانی مین پھر فرمایا کام کیی جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کے ہو پھر فرمایا اگر نہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کیی جاوگی تم یعنی غالب آوینگی تمپر لوگ پانی

کھینچنے مین البتہ متابعت سنت میری کی اور نہین کھینچتے دینگی تمکو پانی اور یہہ کام تمہاری ہاتھہ سی جاتا رہیگا البتہ اوتارتا مین یعنی اونٹنی پر سے کندھے

سوار رہتی ہو سپر تاکہ لوگ دیکھین اور احکام سیکھین یہانتک کہ رکھا مین سی سپر اور اشارہ کیا طرف منہ ہی اپنی کی نفل کی یہہ بخاری نی ف لوگ دانے
مین ہاتہہ اپنی اخیر یعنی گمان یہہ ہے کہ اکثر لوگون کی ہاتہہ سہری نہین ہوتی اور وہ اسمین ہاتہہ ڈالتی ہین اسلیی آپی واسطی آگ کہی ہوئی پانی مین سے نکالی
ہی حضرت نی فرمایا کہ کیا مضایقہ ہی اسمین سے پلاو پس پیا اوس نے اور موافق اسکی ہی وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی پینا بقیہ
پانی وضو لوگونکی سی از راہ تبرک کی اور منقول ہی انس سے بطریق مرفوع کی کہ تواضع سی ہی یہہ کہ پیوی آدمی بہوئی ہمائی اپنی کی اور صحیحین مین
المومن شفا غیر معروف ہی اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ حضرت اونٹنی پر سی اوتری نہین پانی کیلیے منگایا و پینی کی لیی اور ایک اور روایت مین عطاء سے
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ سے کر چکی تو کہینچا ڈول یعنی زمزم سی کہینچا ساتہہ اوسکی کہینچی پس پیا یہہ ڈالا پانی ڈول کا کوین
مین پس وجہ تطبیق کی انمین یہہ ہے کہ اول آنحضرت ہیزکو دیکہکر نہ اوتری ہونگی پہر دوبارہ تشریف لائی تو ہیزکو دیکہکر پانی کہینچا اور پیا ۔ وعن
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء ثم رقد رقدۃ بالمحصب ثم رکب الی البیت
فطافہ رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی اور عصر کی اور مغرب کی اور عشا کی پہر سوئے
تہوڑا سا سونا محصب مین پہر سوار ہوئی طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا اوسکا یعنی طواف الوداع نفل کی یہہ بخاری نی ف محصب اصل مین وادی
جگہہ کو کہتی ہین کہ جہان سنگریزی بہت ہون اور اب نام ایک جگہہ مین کا ہی متصل منا کی اور اوسکو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ بہی کہتی ہین
اسلیی اسمین کہا راوی نی کہ حضرت نی نماز پڑہی محصب مین اور دوسری حدیث مین کہا کہ نماز پڑہی ابطح مین اور اوترا محصب مین بعد مکانی کی منا
سے تہا تیسرین ذیحجہ کو ع ۔ وعن عبد العزیز بن رفیع قال سألت انس بن مالک وقلت اخبرنی بشیء عقلتہ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم این صلی الظہر یوم الترویۃ قال بمنی قال فاین صلی العصر یوم النفر قال
بالابطح ثم قال افعل کما یفعل امراءک متفق علیہ ۔ اور روایت ہی عبد العزیز بن رفیع سی کہ کہا مین نی انس بن
مالک سے کہا مجہکو ساتہہ وہیز کی کہ جانی تو نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہان پڑہی نماز ظہر آٹہوین تاریخ ذیحجہ کی کہا انس نے کہ منا مین کہا
عبد العزیز نی یعنی کہا مین انس سے کہ پس کہان پڑہی نماز عصر کی دن نفر کی یعنی تیرہوین کی کہ تیسرا دن تاریخ ذیحجہ کی ہی کہا انس نے کہ پڑہی نماز ابطح مین
پہر کہا انس نے مگر تو جیسا کہ کرتی ہین سردار تیری نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حضرت نی تو اسیطرح کیا اہل وقت اسیطرح کرتی ہین اور اسمین
مخالفت انکی نکرکہ باعث فتنہ انگیزی کا ہو اور یہہ تمہید ضروری ہی نہین اوپہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نی محصب مین پڑہی اور
اسمین سکوت ہی ظہر کی نماز سی یعنی اس سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منا مین پڑہی یا محصب مین کہ اوسکو ابطح بہی کہتی ہین پس تعارض
نہین دونومین ۔ مولانا رح ع ۔ وعن عائشۃ قالت ننزل الابطح لیس بسنۃ انما نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ کان
اسمح لخروجہ اذا خرج متفق علیہ ۔ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اوترنا ابطح مین نہین ہے سنت نہین اوتری تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم مگر اسواسطی کہ اوترنا اوسمین تہا بہت آسان واسطی نکلنی حضرت کی جب نکلی نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ابطح مین حضرت اسلیی
اوتری تہی کہ تا چہوڑ جاوین وہان اسباب اپنا اور مکی مین جاکر طواف الوداع کرین پہر جب وہان سی نکل کر مدینہ کو چلین تو آسان ہو نکلنا کہ بیکار
پہرون اور جانا چاہیی کہ اختلاف ہی اسمین کہ تحصیب یعنی اوترنا محصب مین سنت ہی یا نہین بعضی کہتی ہین کہ وہ بسبب حجر سی ہی اور ائمہ فعال حج سے
ہے یہہ قول ابن عمر کا ہی اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منا مین فرمایا کہ ہم اوترنیوالی ہین انشاء اللہ کل کو خیف بنی کنانہ مین کہ وہان شہ کفار
نی اسمین عہد کیا تہا اور قسم کہائی تہی کہ ساتہہ بنی ہاشم کی اور بنی عبد المطلب کے مخالطت اور نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہین کرینگی یہانتک

کرے محمد کو ہماری پیروی میں اگلی پچھلی سنت صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہا کرے ظاہر کرین اسلام کی نشانیوں کو اوس مکان میں کہ ظاہر کی تھین کافرون نے نشانیاں
کفر کی اور شکر نعمت اللہ تعالی کا ادا کرین اور طبرانی اوسط میں ابن عمر سے لایا ہی کہ اونھون نے فرمایا کہ بلا سنت سے ہی اوترنا البطحا میں پچھلی رات
یوم النفر کی اور سلم کرتی ہی لوگون کو اسکا اور بیہقی میں لکھا ہی کہ صحیح یہ ہے کہ اوترنا آنحضرت کا محصب میں بقصد اسکی تھا کہ دکھاوین شہ ونکو قدرت
باری تعالی کی پس سنت ہی وہان اوترنا انہی اور بعضون نے کہا کہ سنت نہین ہی بلکہ ایک امر اتفاقی تھا کہ ابو رافع مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ دارغہ
اسباب کا تھا وہان اوترا اور جمیعہ آنحضرت کا وہان کہرا کیا بطریق اتفاق ورای نے کی بسبب اسکے حضرت کی اور یہہ قول ابن عباس اور عائشہ کا ہی جیسا کہ
صحیح حدیث مین کہا جاتا ہی جیسی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان اوترے اگر یہہ بطریق اتفاق کی تھا اوترنا تو اچھا ہی وہان اوترنا اور صحابہ
اور خلفای راشدین ہی اسپر عمل کرتی تھی اور اگر نہ اوترے تو کچھ لازم نہین آتا ہی **وعنہا** قالت اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِیْمِ بِعُمْرَۃٍ فَدَخَلْتُ
فَقَضَیْتُ عُمْرَتِیْ وَانْتَظَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ حَتّٰی فَرَغْتُ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِیْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَیْتِ
فَطَافَ بِہٖ قَبْلَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ ھٰذَا الْحَدِیْثُ وَحَدِیْثُہٗ بِرِوَایَۃِ الشَّیْخَیْنِ بَلْ بِرِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ مَعَ اخْتِلَافٍ یَسِیْرٍ فِیْ اٰخِرِہٖ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا احرام باندہا مین تنعیم سی ساتھہ عمرہ کی پس داخل ہوئی مین یعنی مکہ مین اور ادا کیا مین عمرہ اپنا یعنی جو کرہ گیا تھا بسبب
ہونی حیض کی اوسکی قضا کی جیسا کہ بیچ باب قصہ حجۃ الوداع کے گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابطح مین یہانتک کہ فارغ ہوئی
مین پھر حکم فرمایا لوگون کو ساتھہ کوچ کرنیکی پھر نکلی حضرت یعنی ابطح سی اور گذری خانہ کعبہ پر پس طواف کیا اوسکا پہلی فجر کی نماز سی یعنی طواف
وداع پھر نکلی طرف مدینہ کی کہا مولف نی کہ یہہ حدیث نہین پائی مینی ساتھہ روایت بخاری اور مسلم کی یعنی ایک کے اون دونون مین سی بلکہ ساتھہ روایت
ابو داود کی ساتھہ تھوڑیسی اختلاف کی بیچ اخر اوسکی **ف** پھر نکلی طرف مدینہ کی احتمال ہی کہ پہلی نماز فجر کی نکلین ہون یا بعد نماز کی اور ساتھہ تھوڑیسے
اختلاف کی یعنی ابو داود کی روایت مین اور مصابیح کی روایت مین تھوڑا اختلاف ہی پس اسمین اعتراضات ہین صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث
فصل اول مین اور مخالفت کی ابو داود کی واللہ علم ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّاسُ یَنْصَرِفُوْنَ مِنْ کُلِّ وَجْہٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰی یَکُوْنَ اٰخِرُ عَہْدِہٖ بِالْبَیْتِ اِلَّا اَنَّہٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تھی آدمی پھرتی تھی ہر طرف مین یعنی بعد حج کرنیکی لوگ اپنی اپنی ملک کیطرف چلی جاتی تھی خواہ طواف کرتی خواہ نکرتی
یعنی میقات اسکی نہ تھی کہ مکہ مین آوین اور طواف وداع کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نکلی ایک تمہارا یعنی آفاقی یہانتک ہو آخر وقت
اوسکا ساتھہ خانہ کعبہ کے یعنی طواف کری مگر موقوف کیا گیا ہی حیض طواف وداع عورت حائضہ سی یعنی اور اسیطرح نفاس والی سی نقل کی ہی بخاری
اور مسلم نی **ف** اس طواف کو طواف وداع بھی کہتی ہین اور طواف الصدر بھی یہہ طواف ہی واجب اور مضائقہ نہین ہے اسکا کہ اقامت کری بعد
اسکی جتنا چاہی لیکن افضل یہہ ہے کہ وقت نکلنے کے کری چنانچہ منقول ہی امام ابو حنیفہ سی کہ کہا اگر طواف الوداع کری کوئی پھر اقامت کری عشا تک
تو مجوب ہے میری نزدیک یہہ کہ اور طواف کری اور نہین ہے یہہ طواف اہل مکہ پر اور نہ اوسپر کہ جو میقات کی اندر رہتا ہو اور اسیطرح اوسپر بھی نہین
ہے کہ جو مکی مین آرہا اور پھر منظور ہو اوسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنیوالی حج پر بھی اور نہ عمرہ کرنیوالی پر بھی اور اس طواف مین رمل یعنی اکڑکر
چلنا نہین اور نہ بعد اوسکی سعی بھی ع **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِیَّۃُ لَیْلَۃَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اُرَانِیْ اِلَّا حَابِسَتَکُمْ قَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقْرٰی حَلْقٰی طَافَتْ یَوْمَ النَّحْرِ قِیْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا
حائض ہوئی صفیہ رات روز نفر کی مین پس کہا نہین گمان کرتی مین اپنی کو مگر روکونگی تمکو یعنی کوچ کرنیسی مدینہ کو اسلیے کہ مین حائضہ ہوئی اور طواف

وداع کیا ہی نہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کری اوسکو اللہ اور رحمی کری کیا طواف کیا ہی دن نحر کی یعنی طواف الزیارۃ کہا گیا کہ ہان فرمایا پس چل نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** رات روز نفر سی مراد وہی رات ہی کہ جسمین حضرت محصب مین ہی تھی یعنی تیرہوین کی رات اور رات آخر حج مین منسوب ہوتی ہی ساتھہ روز سابق کی نسبت دہ کی پس رات روز نفر کی یعنی تیرہوین کی وہ ہی کہ بعد تیرہوین دن کی آتی ہی اور حضرت صفیہ نے یہہ گمان کیا تھا کہ طواف وداع مانند طواف زیارت کی ہی کہ ترک اوسکا نہین جائز بسبب عذر کی اور حضرت نے جانا کہ اونہون نے طواف الزیارۃ نہین کیا ہی اب تیسرا پڑیگا اسلیے یہہ فرمایا کہ ہلاک کری الخ اور یہہ اصل مین بد دعا ہے لیکن یہان ارادہ دعا کا نہین بلکہ عادت عرب کی ہی کہ ایسی کلمات از راہ پیار کی بولتی ہین اور پس چل یعنی مدینہ کو لیکن طواف وداع کی ایسی کہ وجوب اسکا ساقط ہی بسبب عذر کی اور طواف الزیارۃ کر ہی چکی ہی ہو الاتیسرا پڑتا ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا یَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ یَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا یَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ اَلَا لَا یَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَیَرْضٰى بِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ

روایت ہی عمرو بن احوص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی حجۃ الوداع مین یعنی دن نحر کی کہ کرا نا دن ہی یہہ عرض کیا صحابہ نے کہ دن ہی حج اکبر کا فرمایا پس بتحقیق خون تمہاری اور مال تمہاری اور آبرو مین تمہارے درمیان تمہاری حرام کی گئی ہین مانند حرمت اس دن تمہارے کی حج اس شہر تمہارے کی خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا مگر اپنی جان پر یعنی جو کوئی کسیپر ظلم کرتا ہی وبال اوسکا اوسیپر پڑتا ہی کہ وہ مانخوذ ہوتا ہی اوسکی کرنیسی اور نہین پکڑا جاتا خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی بیٹی پر اور نہ بیٹا اپنی باپ پر خبردار ہو بتحقیق شیطان ناامید ہوا اس سی کہ عبادت کیا جاوی پیچ اس شہر تمہارے یعنی مکی کی ہمیشہ ولیکن ہوگی شیطان کی فرمان بردار پیچ اون چیزونکی کہ حقیر جانوگی اپنی عملونسی پس خوش ہوگا ساتھہ اوسکی یعنی گناہونکی کہ حقیر جانوگی اونکو تقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور ترمذی نی اور صحیح کیا ترمذی نی اسکو **ف** دن سے حج اکبر کا حج اکبر نام ہے مطلق حج کا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہی واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ کہا بیضاوی نی کہ وہ دن عید کا ہی اسلیے کہ اوسدن حج تمام ہوتا ہی اور بڑی بڑی افعال حج کی اوسمین ہوتی ہین اور صحیح یہی گیدی کہ حضرت کہڑی ہوئے دن نحر کی نزدیک جمرا کی حجۃ الوداع مین اور فرمایا کہ یہہ دن حج اکبر کا ہی اور حج کی صفت اکبر اسلیے لائی کہ عمرہ کو حج اصغر کہتی ہین اور اوپر کی عشر مین جواب صحابہ کا تہا اللہ ورسولہ اعلم اور اسمین یہہ جواب مذکور ہوا کہ یہہ دن حج اکبر کا ہی شاید کہ بعضون نی وہ جواب پایا ہو اور بعضون نی یہہ اور بتحقیق خون تمہاری الخ یعنی جیسا اسدن اور اس شہر مین آپسمین خون کرنیکو اور مال یعنی کو اور بی ابروئی کرنیکو حرام و برا سمجھتی ہو اسیطرح سی ہر جگہہ اور ہر وقت حرام و برا ہی اور نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی بیٹی پر الخ ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ نفی ہی یعنی نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی فرزند پر اور نہ فرزند اپنی باپ پر یعنی کوئی کسیکی ظلم کرنیسی ماخوذ نہین ہوتا پس موافق ہی یہہ قول اللہ تعالی کی ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی نہین بوجھ ڈہاتا کوئی بوجھہ ڈہانیوالا بوجھہ دوسرے کا اور خاص یہہ دونو ذکر کی گئی اسلیے کہ قریب تر قرابت کی ہین پس جب نہین ماخوذ ہوتی فعل اسکے تو غیر اسکی بطریق اولی نہین ماخوذ ہونگی پس گویا یہہ تاکید ہی پہلی جملہ کی اور عبادۃ کیا جاوے یعنی فرمان بردار کیا جاوے پیچ عبادۃ غیر خدا تعالی کی یعنی کوئی شیطان کی بہکانیسی عبادۃ غیر اللہ کی نہین کریگی مکی مین اور مراد یہہ ہے کہ خاص مین نہین کریگی اسلیے کہ کبھی جاتی ہین کفار کی مین خفیہ و حیلون سی

قتل کے نا امید لوگ اور مانند ان کے ہیں اور تشبیہ حاصل کرنا مشابہت کا ہے کہ گمان کرتی ہو اور اوکو حقیر جانتی ہو اون علموں میں فرمان بردار شیطان کی ہی کہ راضی ہوتا ہی شیطان اوسی اور وہ عمل یا عورت فتنہ و فساد کی ہوتی ہیں ع قولہ الا یعنی جان علی نفسہ کوشا رہیں ح نے بدون لفظ الا کی نقل کیا ہی اور لکھا ہی کہ یہ نفی ہی معنی نہی کی یعنی ظلم کرو کسی کو لیکن ظلم کرنیوالا اپنی نفس پر مراد ہے کہ کوئی کسیپر ظلم نکرے سلیمی کہ جو کوئی کسیپر ظلم کرتا ہی حقیقت میں اپنی نفس پر کرتا ہی کہ مستحق عذاب کرتا ہی اوسکو پس یہ کہکر لکھا ہی کہ ایک روایت میں یہ جملہ ساتھ لفظ الا کی آیا ہی یعنی الا یجنی جان الا علی نفسہ لیکن اس حاشیہ نی جو ابن ماجہ میں دیکھا تو لفظ الا کا موجود ہی اور مولانا صاحب اللہ شہ فا کی نسخہ میں نہی لفظ الا کا ہی سلیمی ترجمہ موافق اوسکی کیا ہی واللہ اعلم **وعن** رَبِیْعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُرَادِیِّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًی حِیْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰی عَلٰی بَغْلَۃٍ شَہْبَاءَ وَعَلِیٌّ یُعَبِّرُ عَنْہُ وَالنَّاسُ بَیْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ربیع بن عمرو مرادی کیسی کہ کہا دیکھا میں نی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تھی لوگون کو منا میں اوسوقت کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنی اول دن نحر کی اوپر خچر کی کہ سرخی اوسکی بالونکی ملکر تھی اور مائل سفیدی اور حضرت علی بیان کرتی تھی حضرت کی طرف یعنی جو لوگ کہ دور تھی اونکو حضرت علی پہنچاتی تھی جو کہیہ کہ حضرت فرماتی تھی اور لوگ بعضی کھڑی تھی و بعضی بیٹھی نقل کی یہ ابوداود نی **وعن** عَائِشَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّیَارَۃِ یَوْمَ النَّحْرِ اِلَی اللَّیْلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عائشہ اور ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کی رات تک نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** تاخیر کی یعنی جائز کیا تاخیر طواف زیارۃ کو یا تو اسکی یہی یا عورتونکی یہی سلیمی کہ ثابت ہوتا ہے کہ حیض سے قبل طواف زیارت کیا دن نحر کی پھر نماز ظہر کی مکہ میں یا منا میں کہا طیبی نے اول وقت اوسکا نزدیک شافعی کی عید کی آدھی رات کی بعد ہی اور نونکی نزدیک بعد طلوع ہونی فجر عید کی ہی اور آخر وقت اوسکا جب طواف کری جائز ہی اسمیں لیکن واجب ہے ابوحنیفہ کی نزدیک یہ کہ ہو یا یوم نحر میں پس اگر تاخیر کریگا اوسپی لازم آویگا اوسپہ دم یعنی جانور ذبح کرنا **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرْمُلْ فِی السَّبْعِ الَّذِیْ اَفَاضَ فِیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں رمل کیا پھیرے طواف زیارت کی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** رمل کہتی ہیں اسکو جلدی چلنا ساتھ ملکر مونڈھی ہلاتی ہوئی پس یہ حضرت نی طواف زیارت میں کہ فرض ہی نہیں کیا اسلیئے کہ طواف القدوم میں کر چکی تھی **مسئلہ** طواف الزیارت کری یعنی بغیر رمل و سعی کی اگر سعی اور رمل کر چکا ہی پہلی اس طواف کی اور اگر یہ دونو چیزیں نہیں کی ہیں تو طواف الزیارۃ میں کری واللہ اعلم **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمَی اَحَدُکُمْ جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَی الْجَمْرَۃَ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ اور روایت ہی عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ کنکریان مارے ایک تمہارا جمرۃ العقبہ کو یعنی اور سر منڈاوی اور بال کتروا لی پس حلال ہوئی اوسکی یہی ہر چیز سوائے عورتونکی یعنی عورتونسی صحبت کرنی ابھی نہیں حلال ہوئی یہ بعد طواف زیارت کی حلال ہوگی نقل کی یہ بغوی صاحب مصابیح نی شرح السنۃ میں اور کہا کہ اسناد اوسکی ضعیف ہی اور بیچ روایت احمد اور نسائی کی ابن عباس سے یون ہی کہ کہا جسوقت کہ مارے کنکریان جمرۃ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اوسکی ہر چیز سوائے عورتونکی **وعنہا** قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ حِیْنَ صَلَّی الظُّہْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مِنًی فَمَکَثَ بِہَا لَیَالِیَ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ یَرْمِی الْجَمْرَۃَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ کُلَّ جَمْرَۃٍ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ وَیَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰی وَالثَّانِیَۃِ فَیُطِیْلُ الْقِیَامَ وَیَتَضَرَّعُ وَیَرْمِی الثَّالِثَۃَ فَلَا یَقِفُ عِنْدَہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

وَمَضَرَّ عَنْ دِيْرِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا کہ طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آخر دن نحر کی یعنی عید قربانکی آخر روز مین اوسوقت کہ نماز ظہر کی پڑہی پہر پہر کر آئی طواف منا کی پہر پہری منا مین راتون ن تشریق کی یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین ذیحجہ کی ماتی تہی کنکریان جمرۃ کو جسوقت ڈہلتی دوپہر ہر جمرہ کو یعنی منار یکو سات سات کنکریان بتکبیر کہتی ساتہہ ہر کنکر یکی اور ہر ایک نزدیک پہلی منار یکی اور دوسرے یعنی وسطی کی اور دراز کرتی ہیز ہاتہ یعنی اذکار کی لیی اور زاری کرتی یعنی ساتہہ طرح طرح کی دعاروں اور عرض حاجات کی اور مارتی تیسری منار یکو اور نہیں ہیز تی پاس اوسکی نفل کی ہیہ ابوداؤد نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ حضرت نی ظہر کی نماز دن نحر کی مکی ہی مین پڑہی او طواف بعد ظہر کی کیا اور نہیں ہیز تی تہی پاس اوسکی یعنی دعا کی لیی نہیں کہ دعا نکرتی تہی پاس اوسکی یا بعد اوسکی یعنی نہیں کردعا نکرتی تہی چلتی مین کرتی تہی ۞ ع **وعن** اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْهُ فِيْ اَحَدِهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی البدح بن عاصم بن عدی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وسطی چرانیوالی اونٹونکی بیچ ترک کرنی شب باشی کی منا مین اور یہہ کہ کنکریان ماریں یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کی یعنی پہلی دن نحر کی پہر جمع کریں مارنا دو دنکا پیچہی دن نحر کی پس ماریں دونو دنکا مارنا جمع ایک کی اون دونو مین سے نقل کرے یہہ مالک و ترمذی او نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** کہا طیبی نی مراد یہہ ہی کہ اجازت دی چرانیوالونکو یہہ کہ اونکو نہ رہین منا مین استیرلق کی راتونمین ایسی کہ مشغول ہوتی ہین چرانی مین اور اجازت دی یہہ کہ کنکریان ماریں دن عید کی جمرۃ العقبہ پر فقط پہر نہ ماریں عید کی دوسرے دن بلکہ ماریں تیسرے دن دونو دنکا مارنا قضا او ادا او نہین جائز ہی ایمہ کی نزدیک اتقدیم رمی کی دوسرے دن عید کی یعنے تیسری دن کی بدلی ہی اگر دوسری دن مین ماریں نہین درست اور تاخیر درست ہی کہ دوسری دن کی بدلی ہی تیسری دن ماریں ۞ ع

باب ما یجتنبہ المحرم

باب ہی بیان اون چیزون کی کہ بچی اوسنی محرم **ف** یعنی اس باب مین بیان ہی اون چیزونکا کہ حرام ہی کرنا اونکا محرم کو خواہ واجب ہو اوسنی دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچہہ اور بیان ہی اونکا کہ مباح ہی محرم کو کرنا اونکا اور صدقہ اسمین یہہ ہی کہ آدہی صاع یعنی دوسیر گیہون دی یا ایک صاع جو یا کچہہ ہوڑ سی چیز غیر معین ۞ ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا پہنی محرم قسم کپڑونکی سی یعنی اور کیا نہ پہنی فرمایا نہ پہنو کرتی اور نہ پاجامہ اور نہ ٹوپی پانچہی اور نہ کوئی کپڑا جو بانیان اور نہ پہنو موزی مگر وہ شخص کہ نہ پاوی پاپوشین پس پہنی موزی اور چاہیی کہ کاٹ ڈالی موزی دونون ٹخنون کی نیچی سی اور نہ پہنو کپڑا وہ مین سے چھوا ہو گا زعفران کو یا وسکو ورس نقل کی دیہ بخاری او مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی ایک روایت مین اور نہ نقاب ڈالی عورت احرام والی اور نہ پہنی دستانے **ف** دلالت کرتا ہی یہہ ساتہہ پہننی کرتون او پاجامونکی پہننا اونکا ہی اوسطرح پر کہ معمول ہی پہننی کا جیسی کرتی کو گلی مین پہننی مین اور پاجامہ کو پاوون مین پس اسطرح پہننا منع ہی او اگر انکو پہن پڑے مانند چادر کی تو نہین منع ایسی کہ اس صورت مین پہنہ نہین کہلاتی کہ

کرتہ پہننا اور پاجامہ پہننا اور نہ بارانی مراد اس سے ہر ایسی چیز ہے کہ سر کو ڈھانپے خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی خواہ اور کچھ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف میں وہ کپڑا پہننا اور اوڑھنا نہ کہلائے مثلاً کہلنی کو ٹوپی کہنا اور ہمالینی کٹہر کی سر پر تو مضائقہ نہیں اور مراد ٹخنہ سے اس جگہ ہمارے مذہب حنفی میں وہ ہڈی ہے کہ ایڑ پاؤں کی بیچ میں ہوتی ہے اور امام شافعی کے نزدیک ہی ٹخنہ مراد ہے کہ جسکا وضو میں دھونا فرض ہے اور اختلاف کیا ہے علماء کا کہ جس پاس جوتی نہ ہو اور وہ موزہ پہن لے تو آیا واجب آتا ہے اوپر فدیہ یا نہیں پس کہا مالک و شافعی نے کہ نہیں ہے اوپر کچھ اور کہا ابو حنیفہ اور علماء کوفہ نے کہ اوپر فدیہ ہے جیسکہ سب احتیاج ہو سر مونڈنے کی تو سر مونڈوا دے اور فدیہ دیوے اور دونوں ایک قسم کے ہیں زرد رنگ مشابہ زعفران کی اور زعفران اور ورس کی بہت سے منع فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہے انمیں اور زنفلہ نے کہا یعنی موزہ کو بہت قطع اور تراش سے زیادہ نہ کرے اور موزہ کو کسی چیز اسطرح زیادہ نہ کرے کہ ٹخنے ہی موزہ سے کھل جاویں مراد کہ موزہ ٹخنہ کے نیچے رہے جیسا عورت کی ہے اور احمد نے ایک روایت میں اور خلاف ہے امام شافعی کا اور ہوں اگر سر کو لگے تو اوس میں مضائقہ نہیں اور نہیں تو نہیں اور سر پر دوپٹہ کا اور عمامہ سر کو لگے تو منع ہے اور نہیں لگے تو منع نہیں اور نہیں پہننا جوتا مگر جو نہ ہو اوسکے پاس جوتا اور نہیں پہنے موزہ مگر جو نہ ہو اوسکے پاس تہبند اور نہیں پہنے کرتہ اور پاجامہ اور نہیں پہنے ٹوپی اور نہیں پہنے بارانی اور نہیں پہنے کپڑا جسمیں زعفران لگا ہو یا ورس لگا ہو اور نہیں پہنے جوتا کہ کاٹ ڈالے ٹخنوں کی ہڈی سمیت اور نہیں پہنے موزہ مگر جو نہ ہو اوسکے پاس جوتا اور نہیں پہنے موزہ مگر کاٹ ڈالے ٹخنوں کی ہڈی سمیت اور نہیں پہنے کپڑا جسمیں زعفران لگا ہو یا ورس لگا ہو اور نہیں پہنے جوتا کہ کاٹ ڈالے ٹخنوں کی ہڈی سمیت

احنظر ح کی نزدیک تینون بیان تنزیہی ہین اور دلیل انکی یہہ ہے کہ آنحضرت فی حالت احرام مین حضرت میمونہ سی نکاح کیا ع ح **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نکاح کیا میمونہ سی اسحالمین کہ وہ احرام باندہی ہوئی تہی یعنی عمرۃ القضا کا نفل کے یہہ بخاری اور مسلم فی **وعن** یزید بن الاصم ابن اخت میمونۃ عن میمونۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجھا وھو حلال رواہ مسلم قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ والاکثرون علی انہ تزوجھا حلالا وظھر امر تزویجھا وھو محرم ثم بنی بھا وھو حلال بسرف فی طریق مکۃ اور روایت ہی یزید سی ہم بہانجی میمونہ کیسی نفل کی میمونہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نکاح کیا میمونہ سی اسحالمین کہ وہ احرام مین نہی نفل کی یہہ مسلم فی کہا شیخ امام محی السنہ رح فی رحمت کری اونکو اللہ کہ اکثر یعنی تینون امام اور تابعین اونکی سہ ہین کہ حضرت فی نکاح کیا میمونہ سی بغیر حالت احرام مین اور ظاہر ہوا امر نکاح اونکی کا اوسوقت کہ وہ احرام مین تہی پھر ہم بستر ہوئی ساتہہ اونکی یعنی صحبت کی بغیر حالت احرام مین سرف مین کہ کی راہ مین **ف** نکاح میمونہ کا اوصحبت ہوئی اونسی سرف مین ہوئی اور سرف نام ایک سگہہ کا ہی کہ کے درمیان دس کوس کہ سی اور عجائب اتفاقات سی یہہ ہے کہ وفات میمونہ کی بہی سرف ہی مین ہوئی درجانا چاہیی کہ حدیث ابن عباس کے اور حدیث یزید بن اصم کی متعارض مین حدیث ابن عباس کے دلالت کرتی ہی اسپر کہ نکاح میمونہ کا حالت احرام مین ہوا اور حدیث یزید کی اسپر دلالت کرتی ہی کہ نکاح اونکا بغیر حالت احرام مین ہوا پس ہمکو علمائی ترجیح دی ہی ابن عباس کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسلیی کہ ابن عباس یزید سی افضل و اکمل ہین حفظ و فقہ مین اور حدیث ابن عباس کے بخاری اور مسلم مین ہے اور یہہ کہ حدیث عثمان کی مین کہ نہی وارد ہوئی ہی اپنی نکاح کرنی اور غیر کی نکاح کرنیسی وہ تاویل کی گئی ہی کہ مراد یہہ ہے کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان محرم سی اور مناسب حال اوسکی نہین اسلیی کہ مشغول ہی عبادت مین یہہ کہ مراد تحریم ہی چنانچہ اوسکی حدیث کی فائدہ مین بیان اسکا گذر چکا ہی اور یہہ بوجہ کیا ہی شافعیہ نے حدیث ابن عباس کیکو اسپر کہ ظاہر ہوا امر نکاح حضرت کا احرام مین باین اعتبار کہا کہ نکاح کیا اسحالمین کہ وہ محرم تہی پس یہہ تکلف ہی بارد اور ملا علی قاری رح فی اس مقام کو خوب تفصیل سے لکہا ہی بخوف دراز کی کی اور نہ سمجہہ مین آئے عوام کی اسپر اکتفا کیا **وعن** ابی ایوب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغسل راسہ وھو محرم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ایوب سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی دہوتی سر اپنا حالت احرام مین نفل کے یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** جائز ہی بلا خلاف محرم کی لیی دہونا سر کا اسطرح کہ نہ ٹوٹی بال و اگر سر خطمی سی دہووی تو اوسپہ دم آتا ہی یعنی بالو ع بیچ کر نزدیک ابو حنیفہ و مالک کے اسلیی کہ خوشبو کی قسم ہی اور اگر سر دہووی سابون یا پہلی پتون اور مانند اسکی سی تو نہین ہے اوسپہ کچہہ بسکی نزدیک ع ح **وعن** ابن عباس قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا پچہنی ہوئی سینگی کیہچوانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حالت احرام مین نفل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** جائز ہی جمہور علما کی نزدیک سینگے لینی اگر بال نہ ٹوٹی ع ن **وعن** عثمان حدثت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل اذا اشتکی عینیہ وھو محرم ضمدھما بالصبر رواہ مسلم اور روایت ہی عثمان رضسی کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حق ایک شخص کی کہ جب دکہین آنکہین اوسکی یا ضعف بصارت ہوا ور وہ محرم ہو لیپ کری اونکو ساتہہ ایلوے کی نفل کے یہہ مسلم فی **ف** تاج المصادر مین تو تضمید کے معنے لیپ کرنیکی لکہی ہین اور اور علمائی آنکہونکی اندر لگانیکی لکہی ہین بطور سرمہ کی اور طیبی فی کہا کہ تضمید اصل مین کہتی ہین پٹی باندہنیکو زخم پر اور زخم پر دوا لگانیکو بہی کہتی ہین اگرچہ باندہنا نجاوی پر جانا چاہیی کہ اگر سرمہ لگاوی محرم اسطرح کا کہ اوسمین کچہہ خوشبو ہو تو اوسپہ صدقہ

لازم ہوگا اور اگر بہت ہو تو شبہ تو دم آویگا اور اگر ایسا سر منڈا دی کہ یقین تو شبہ ہو تو چھ صاع طعام نہیں اور نہیں لازم ہوگا اور سپہ چھوارا اگر پتی باندھی
ہی منسوب ہو تو دم نہیں لازم آویگا اور سپہ چھوارا لیکن مکروہ ہی اور اگر ڈاکی گا چوتھائی سر یا مونہہ اپنا تو اوسپہ دم لازم ہوگا اور کم چوتھائی سی ڈاکی
گا تو صدقہ آویگا ع **وعن** اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام حصین سی کہ کہا دیکھا مینی اسامہ اور بلال کو اس
حالمین کہ ایک نین سے یعنی بلال کپڑا کی ہوئی تہا مہار ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ ڈہالی ہوئی تہا کپڑا اپنا سایہ کرتا تہا گرمی فتا
سے یہانتک کہ رمی کرتا جمرہ العقبہ کو نقل کی نیہ مسلم نی **ف** سایہ کرتا تہا یعنی سایہ کپڑے کی کہ اونچا تہا سر مبارک سی کہ سر کو نہ لگتا تہا اور ایک روایت
مین آوی کہ اوڑہائی ہوئی تہا مانند تاج کی ایک چیز سر مبارک پر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جاوی محرم کو سایہ کرنا اپنی سر پر بشرطیکہ سایہ کرنیوالی چیز سر کو نہ
لگی اور یہی قول ائمہ ثلثہ کا ہی اور مالک و احمد کہ دو کہتی ہین مکروہ ہی **وعن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوپر اور وہ تہا حدیبیہ مین پہلی داخل ہونی مکی
کی اور تہا کعب محرم اور وہ جلاتا تہا آگ نیچی ہانڈی اور وہ مین بہتی تہیں اوسکی مونہہ پر پس فرمایا حضرت نی کیا ایذا دیتی ہین تجکو جوین تیری کہا ہان
فرمایا پس منڈا اپنا سر اپنا اور کہلا قدر فرق کی درمیان چہ مسکینون کی اور فرق تین صاع کا ہوتا ہی یا روزی رکہہ تین دن یا ذبح کر جو تو لائق
ذبح کرنیکی نقل کی نیہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعب صحابی مین انصاری اصحاب شجرہ سی اونکی پاس ایک بت تہا کہ پوجا کرتی تہی اوسکو اور عبادت
بن سمامت یا اونکی تہی ایک روز عبادت کو کعب کے پاس ال دیکہا بت کو پوجکر گہر سی نکلی عبادت گہر مین گئی اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گہر مین آئی تو دیکہا
کہ بت ٹوٹا ہوا پڑا ہی غصہ مین آئی اور چاہا کہ عبادت کو مارا کہین پہر سوچی اور دلمین کہا کہ اگر اس بت مین کچہہ قدرت ہوتی تو اپنی تئین بچاتا یہہ سوچکر
مسلمان ہوئی اللہ تعالی سب ہدایت کرتا ہی تو یون کرتا ہی اوپہلی داخل ہونی مکی کی یعنی اور وہ متوقع تہی کہ مکی مین جاوینگی بیتک طاعت ہوئی ہو
داخل ہونی سی مکی مین بعد ازان مشرکین نی منع کردیا اسکو صلح حدیبیہ کہتی ہین اور صلح چار سنہ کی ہوتا ہی پس فرق بارہ سنہ کا ہوا حاصل یہہ کہ آدہا آدہا
صاع یعنی دو دو سیر گیہون ہر مسکین کو دی یا تین روزی رکہہ یا جا کر ذبح کر اور یہہ حدیث تفسیر ہی اس آیہ کی فلا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الہدی محلہ
ترجمہ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النِّسَاءَ فِي
إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنْ أَلْوَانِ الثِّيَابِ
مُعَصْفَرٍ أَوْ خَزٍّ أَوْ حُلِيٍّ أَوْ سَرَاوِيلَ أَوْ قَمِيصٍ أَوْ خُفٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ منع فرماتی تہی عورتون کو بیچ احرام اونکی مینی دستانون کی اور نقاب کی یعنی اسطرح کی نقاب ہے کہ مونہہ کو لگی اور مینی اوس کپڑے کی
کو لگی ہو اوسکو ورس اور زعفران اور چاہیی کہ مینی بعد اسکی جو چاہی انواع کپڑون سی کسنبا کپڑا ہو ہرا زرد ہو یا پاجامہ ہو یا موزے نقل
کی یہہ ابو داود نی **ف** بعد اسکی یعنی بعد نکلنی کے احرام سی حضرت شیخ رح نی تو یہہ معنی لکہین ہین اور ملا علی قاری رح نی یہہ معنی لکہی ہین کہ بعد اقدیم
کی ذکر کی کہ یعنی سوا چیزون مذکورہ کی ہو چاہی اقسام کپڑون سی پہنی ولکہا ہی کہ ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی درمیان زعفرانی کپڑی
اور کسنبی کی اور سب مین دونو منع معلوم ہوتی ہین خزانۃ الاکمل اور دولابی وغیرہما مین لکہا ہی کہ اگر مینی محرم رنگا ہوا کسنب کا یا ورس کا

یا زعفران کا چھپا تا ایکدن یا زیادہ تو اوسپر دم لازم ہوتا ہی اور اگر کم ایکدن سی بہتی تو صدقہ دینا آتا ہی پس لایق یہہ ہی کہ عمل کیا جاوی یہہ حدیث اوپر مبنی دہوئی ہوئی کی کہ مین خوشبو ہوا ور کہا طیبی نے کہ زیور کو کپڑونمین کہا مجاز اً **وعن** عائشۃ قالت کان الرکبان یمرون بنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرمات فاذا جاوزونا کشفناہ رواہ ابوداود ولابن ماجۃ معناہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا قافلہ گذرتا ہمپر یعنی عورتونپر اور ہمتونمین ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احرام باندہی ہوی یعنی اور بسبب احرام کی مونہہ کہلی ہوتی پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہماری آگی سی تو اتنی ایک ہماری چادر اپنی سر سی اوپر مونہہ اپنی کی یعنی اسطرح کہ مونہہ کو نہ لگتی پس جسوقت کہ بڑہ جاتا قافلہ ہمسی کہولدیتین ہم مونہہ اپنا تقل کی یہہ ابوداود نے اور واسطی ابن ماجہ کی معنی اسکی **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدہن بالزیت وہو محرم غیر المقتت یعنی غیر الطیب رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی استعمال کرتی تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مقتت اوس تیل کو کہتی ہین کہ پہول خوشبو کی اوسمین ڈالکر پکایا جاوی تا خوشبودار ہوجاوے یا ملایا جاوے اوسمین تیل خوشبو کا پہر جاتا چاہیی کہ محرم اگر ساری عضو پر تیل لگاوی خوشبو کا مانند تیل بنفشہ اور گلاب کے اور موتیہ وغیرہ کی تو اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم آتا ہی اتفاقا اور اگر تیل لگاوی زیتون کا یا تلونکا کہ اوسمین خوشبو نہ ملی ہو اور بہت لگاوی تو اوسپر دم لازم آویگا نزدیک ابوحنیفہ کی اور صدقہ نزدیک صاحبین کے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ اختلاف اس صورت مین ہی کہ ہون دونو تیل خالص خوشبو سی بغیر پکائی ہوئی پس جو خوشبودار ہو کہ سبین پہول گلاب وغیرہ کی ڈال کر خوشبودار کیا ہو واجب ہوگا دم بسبب استعمال وسکی اتفاقا اور اسیطرح جبکہ ہو زیت پکایا ہوا پس اوسمین بہی دم دینا آویگا بالاتفاق اور یہی اختلاف اس صورت مین ہی کہ تیل بہت لگاوی اور اگر کم لگاویگا تیل زیتون یا تلونکا تو اوسپر صدقہ آویگا اتفاقا یہہ دم وغیرہ دونو تیلونکی استعمال سی جب لازم ہوتا ہی کہ استعمال کری اونکو بطور خوشبو لگانیکی اور اگر استعمال کری اونکو بطور دوا کی تو نہین آنیکا اوسپر کچہہ بالاجماع بخلاف استعمال کرنی مشک اور اور خوشبوئونکی کہ اونکی استعمال سی ہر نوع دم لازم آتا ہی خواہ بطور خوشبو کی استعمال کری خواہ بطور دوا کی ع ح ہ و مختار **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** نافع ان ابن عمر وجد القر فقال ائتنی علی ثوبا یا نافع فالقیت علیہ برنسا فقال القی علی ہذا وقد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبسہ المحرم رواہ ابوداود روایت ہی نافع سی یہہ کہ ابن عمر نی پائی سردی پس کہا ڈال مجہپر کوئی کپڑا ای نافع پس ڈالی مینی اونپر بارانی پس فرمایا ڈالتا ہی تو مجہپر یہہ اور تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے کہ پہنی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابوداود ودنی **ف** ہمارے مذہب مین یہہ ہے کہ اگر سی ہوئی کپڑے کو اوسطرح استعمال کری کہ معمول ہی وسکی استعمال کرنیکا تو منع ہی والا نہین پس بارانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہین چنانچہ بیان اسکا اوپر ہوچکا ہی اور ابن عمر نی اس ہی منع کیا پس یا تو مذہب اونکا یہی ہوگا کہ مطلق سی ہوئی کی استعمال سی پرہیز کرتی ہونگی اور یا اسلیی منع کیا کہ وہ ڈاک یا ہوگا ح ہ مولانا **وعن** عبداللہ بن مالک ابن بحینۃ قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو محرم بلحی جمل من طریق مکۃ فی وسط راسہ متفق علیہ اور روایت ہی عبداللہ بن مالک کیسی ایسا عبداللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہی کہا سینگی کچوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچون بیچ سر اپنی مین حالت احرام مین بیچ مکان کی جمل کی راہ مکہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابن بحینہ دوسری صفت ہی عبداللہ کی اسلیی لفظ مالک کو ساتہہ نون کی پڑہتی ہین اور ابن بحینہ مین الف لکہا جاتا ہی اور بحینہ مان تہین عبداللہ کی اور بیوی مالک کی اور مہ مین پچہنی یعنی سی بال ضرور لوٹی ہونگی پس یہہ محمول ہی حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہہ پچہنی ہی کہ وہان بال نہون تو جائز ہی بغیر فدیہ کی ح ہ مسئلہ جو تہانی سر کی کہ منڈاوی یا پچہنون وغیرہ کی سبب سے بال جو تہانی

سرہی کم کی تو مین تو صدقہ دی یعنی ایک بہو کی کو کہلاوی یا دو بیہ گیہون دی او چوتہائی سرسی زیادہ منڈاوی بلا عذر یا پچہنی بلا عذر لی او اوس سے مال
استعذ مین تو دم آتا ہی یعنی ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کری اور اگر بسبب عذر کی چوتہائی یا چوتہائی سرسی زیادہ منڈاوی یا بسبب عارضہ کی پچہنی لے
او استعذ رہال تو مین تو اختیار ہی محرم کو کہ تین چیزون سے ایک چیز کری ذبح کری بکری یا چہہ مسکینونکو تین صاع گیہون دی ہر مسکین کو دو دو سیر
یا تین روزے کہی متصل یا متفرق و اگر محاجم یعنی اگر پچہنونکی جگہہ سے بال منڈواوی پچہنونکی لی تو دم آتا ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور صدقہ صحابین
کی نزدیک و پچہنونکی جگہہ سی مواوی دو نوکنارے گردن کی او گدی او اگر ساری گردن منڈواوی تو دم آتا ہی اتفاقا او اگر ساری سی کم منڈواوے
تو صدقہ مذکورہ آتا ہی او آپ سے بال تو مین تو کچہہ نہین آتا ہ مناسک ملا علی **وعن** انس قال احتجم رسول الله صلی الله علیه و
سلم وهو محرم علی ظهر القدم من وجع كان به رواه ابو داود والنسائی اور روایت ہی انس سے کہا سینگی کچہوائی یعنی بہری ہوئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وہ تہی محرم پشت قدم پر بسبب درد کی کہ تہا اونکی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** یہہ پچہنی یعنی مقطور
مین بغیہ تو تہی باتونکی پس نہین یا نکال اسمین او مہذا عذر بہی تہا **وعن** ابی رافع قال تزوج رسول الله صلی الله علیه وسلم میمونة
وهو حلال وبنی بها وهو حلال وكنت انا الرسول بينهما رواه احمد والترمذی وقال هذا حديث حسن اور روایت ہی ابی رافع
سے کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میمونہ سی اوسوقت کہ تہی بغیر احرام کی او بنا کیا ساتہہ اونکی یعنی اصرف مین لائی اور وہ تہی بغیر احرام کی
اور تہا مین پیغام چلانیوالا درمیان حضرت کی و میمونہ کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہے **ف** اوپر کی حدیث
ابن عباس کی کہ گذری اوسسے معلوم ہوا کہ حضرت نی حالت احرام مین میمونہ سی نکاح کیا اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ بغیہ حالت احرام مین کیا جانا چاہیے
کو وہ حدیث بخاری او مسلم مین آئی ہی اور یہہ دونو مین سی ایک مین بہی نہین ہے پس نہین پہنچتی ہی یہہ اوسکی درجہ کو ع در شرح حدیث یزید کہ با
گذشت **باب المحرم یجتنب الصید** باب ہی بیچ بیان محرم کی کہ بچی شکار سی **ف** محرم کو شکار کرنا اور راہ دکہانی اور کو اور اشارہ
کرنا طرف شکار کی حرام ہی سب علماء کی نزدیک او اگر ان افعال مین سی کچہہ بہی کریگا لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی قیمت شکار کی ساتہہ تخصیص دعاء کو
بسبب قیمت اوس جگہہ کے کہ شکار کیا ہی یا بسبب قیمت اس موضع کی کہ قریب ہو اوس سے اگر موضع شکار مین نہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہی خریدی ساتہہ
قیمت اوسکی ہدی اگر اسکی او سمین پس ذبح کری اوسکو حرم مین او اگر چاہی خریدی ساتہہ قیمت اوسکی غلہ او رد یوی ہر فقیر کو آدہا آدہا صاع اگر گیہون
ہون اور اگر کہجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دی کم اس سے ندی اور اگر چاہی روزہ رکہی بدلی اناج ہر فقیر کی ایک ایک روزہ پہر اگرچہ
رہی کم طعام فقیہ سی سد دیدی اوسکو یا ایک روزہ رکہی بدلی اوسکی اور قصداً شکار کرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا برابر ہین او راگر زخمی کری شکار کو یا کاٹی
عضو اوسکا یا او کہاڑی بال اوسکی بدلہ دی اوسپر کا کہ ناقص ہوگی قیمت اوسکی سی او راگر او کھیڑی پر اوسکی یا کاٹی ہاتہہ پانون اوسکی پس ایسا ہو جاوے
کہ بچا نہ سکی اپنی کولی وغیرہ سی پس اوسپر قیمت پوری ہی اور اگر دودہ دوہی اوسکا پس قیمت دی اوسکی دودہ کی اور اسیطرح اگر انڈا توڑی تو اوسکی
قیمت دے اور بیچ کہانی محرم کی شکار کو تفصیل ہی کہ اگر محرم آپ شکار کری یا کوئی اور محرم شکار کری کہانا اوسکا محرم کو حرام ہی بالاتفاق او راگر غیر
محرم شکار کری اپنی لیی یا محرم کی لیی باذن اوسکی یا بغیر اذن اوسکی او سمین کئی مذاہب او راقوال ہین علماء کی مذہب بعضی صحابہ کا کہ حضرت علی ہی
انمین ہین او بعضی تابعین کا یہہ ہے کہ حرام ہی محرم پر کہانا شکار کا مطلقا او دلیل اونکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہی او مذہب امام شافعی اور احمد کا یہہ ہے
کہ اگر محرم آپ شکار کری یا کوئی اور اوسکی لیی شکار کری ساتہہ اذن اوسکی یا بغیر اذن اوسکی تو حرام ہی او اگر غیر محرم شکار کری اپنی لیی او کہیڑ دیمین سے
محرم کی لیی بطریق ہدیہ کی تو بیچی حلال ہی او مذہب امام ابو حنیفہ او علماء اونکی کا یہہ ہے کہ حلال ہی کہانا گوشت شکار کا محرم کو جبتک کہ آپ شکار نکرے

اور حکم کری ساتھہ اوسکی اور راہنمائی نہ بتاوی اور اشارہ نکری طرف اوسکی اور مدد نکری شکار کرنی پر وہ یا کوئی اور محرم اگر یہہ اوسکی لیی شکار کیا جاوی چنانچہ حدیث ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہی اسپر اور مراد شکار رسی ہے حیوان وحشی بسبب اصل خلقت کی کہ پیدائش ونسل اوسکی جنگل مین ہو پس طائر ہی محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور گائین اور اونٹ اور مرغ اور بط گھر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلا آتا ہی بسبب ذبح کرنی کبوتر کی اور ہرن پلی ہوی کی اور شکار کرنا جانور دریای کا حلال ہی محرم وغیر محرم کو خواہ اوسکو کہاتی ہون یا نکہاتی ہون بسبب اس آیہ شریفہ کی احل لکم صید البحر وطعامہ آخر آیہ کہ پھر جنگل کی جانور جو کہائی جاتی ہین حرام ہی شکار کرنا اونکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کہائی نہین جاتی ہین اونکو تقسیم کیا ہی صاحب ہدایہ نے دو قسم پر ایک تو وہ ہین کہ ایذا دیتی ہین طبعا اور ابتدا کرتی ہین ساتھہ ایذا دینے کے اگر مانند شیر اور چیتے اور بہیڑیہ ہی اور مانند انکی پس جائز ہی محرم کو قتل کرنا اونکا اور نہین آتا اوسپر کچھہ اور ایک وہ ہین کہ ابتدا نہین کرتی ساتھہ ایذا کی اکثر مانند بیل وغیرہ کی پس جائز ہی محرم کو مارنا اونکا اگر چوٹ کرین اوسپر اور نہین آتا اوسپر کچھہ اور اگر چوٹ نکرین تو نہین مباح محرم کو کہ ابتدا کری ساتھہ مارنی کی اگر ماریگا اونکو ابتدا تو لازم ہوگا اوسپر بدلہ ع ع متن **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** الصعب بن جثامۃ انہ اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارا وحشیا وھو بالابواء او بودان فرد علیہ فلما رای ما فی وجہہ قال انا لم نردہ علیک الا انا حرم متفق علیہ روایت ہی صعب بن جثامہ سی یہہ کہ اونہون نی بطریق تحفہ کی بہیجا واسطی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی گورخر اور حضرت ہی ابواء مین یا ودان مین پس پہیر دیا حضرت نی اونپر پس جبکہ دیکہی حضرت نی وہ چیز کہ ہی بیچ چہرہ اوسکی یعنی ناخوشی اور غم معلوم کیا نسبت قبول کرنیکی فرمایا تحقیق ہم نہین پہیر دیا اوسکو مگر اسلیی کہ ہی ہم حرام باندہی ہوئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابواء اور ودان نام ہی جگہونکا درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ظاہر اس یہہ حدیث دلیل ہی اونکی کہ جو مطلق شکار کی گوشت کہانیکو حرام کہتی ہین محرم کی لیی اور مذہب ہمارے مذہب حضرت عمر اور ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا یہی پس ہمارے نزدیک مراد یہہ ہے کہ گورخر زندہ شکار کر کر بہیجا تہا اوسکا لینا محرم کو درست نہین اسلیی پہیر دیا لیکن ایک روایت مین آیا ہی کہ گوشت گورخر کا بہیجا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ران گورخر کی بہیجی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ٹکڑا اوسکا بہیجا اون روایتونسی معلوم ہوتا ہی کہ یہان ہی گوشت اوسکا مراد ہو **جواب** یہہ کہ اول زندہ گورخر بہیجا ہوگا وونہ لیا پہر ران اور گورخر کی کہ اوسکو بعضون نی گوشت کر تعبیہ کیا اور بعضون نی ٹکڑا اوسکا کہا بہیجی اور بڑی دلیل ہماری یہہ حدیث ہی کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس موضع عرج مین حالت احرام مین حضرت نی حکم کیا ابوبکر کو کہ بانٹ دو اوسکو ہمراہیونکو اور شافعیہ کہتی ہین کہ پہیر دیا گمان اسکی کہ میری لیی شکار کیا گیا ہی ع ع **وعن** ابی قتادۃ انہ خرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتخلف مع بعض اصحابہ وھم محرمون وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا قبل ان یراہ فلما راوہ ترکوہ حتی راہ ابو قتادۃ فرکب فرسا لہ فسالھم ان یناولوہ سوطہ فابوا فسالھم رمحہ فابوا فتناولہ فحمل علیہ فعقرہ ثم اکل فاکلوا فندموا فلما ادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالوہ قال ھل معکم منہ شیء قالوا معنا رجلہ فاخذھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاکلھا متفق علیہ وفی روایۃ لھما فلما اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امنکم احد امرہ ان یحمل علیھا او اشار الیھا قالوا لا قال فکلوا ما بقی من لحمھا اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ وہ نکلے ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سال حدیبیہ مین پس پیچہی رہگئی وہ جسمین اپنی یارونکی ساتھہ اور وہ لوگ محرم تہی اور ابو قتادہ تہی غیر محرم پس دیکہا اونکی یارون نی گورخر پہلی اونکی دیکہنی سی پس جب دیکہا یارون اونکی نی گورخر کو چہوڑ دیا اوسکو تہا تک کہ دیکہا اوسکو ابو قتادہ نی پس سوار ہوی اپنی گہوڑی پر پہر مانگا یارونسی یہہ کہ دیوین اوسکو کوڑا اوسکا پس دیا اونہون نی کوڑا یہہ لیا ابو قتادہ نی کوڑا یعنے گہوڑیسی اوتر کر پہر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اوسکو پہر کہایا اور کہایا ساتھہ والون نی پہر پشیمان ہوی یعنی گمان اسکی کہ محرم کو مطلق شکار کا کہانا

درست ہین پس جبکہ ملی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا اپسی معنی حکم اوسکا آیا کہانا اوسکا درست تہا ہمکو یا نہین فرمایا کہ ہی تمہاری پاس
اوسکے کچھ کہا اونہون نی ہماری ساتہہ ہی پانون اوسکا پس لیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت
اونہ دونو کی یہہ ہی کہ پس جب آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس فرمایا حضرت نی کیا تم مین سی کسینی حکم کیا تہا ابو قتادہ کو یہہ کہ حملہ کری گدہی
پر یا اشارہ کیا تہا طرف اوسکی کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا پس کہاؤ جو باقی رہا ہوا اوسکی گوشت مین سی **ف** کہایا اوسکو اور ایک روایت صحیحہ مین
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہایا اوس سی تطبیق اسمین یون دیجاوی کہ اول حضرت نی نہ کہایا ہوگا بخوف اسکی کہ کسی محرم نی حکم کیا ہوگا
یاد دہونی پہر جب یہہ امر تحقیق ہوگیا نوش فرمایا اور حکم کیا تہا یا دلالت کی تہی یعنی سہر یہ حکم کیا تہا یا دلالت کی تہی یعنی راہ بتائی تہی اوسکیطرف اور فرق دلالت اور اشارت مین یہہ
ہی کہ دلالت زبان سی ہوتی ہی اور اشارۃ ہاتہہ سی اور بعضون نی کہا کہ دلالت غائب مین ہوتی ہی اور اشارۃ حاضر مین اور دلالت حرام ہی محرم
کو حل مین اور حرم مین اور غیر محرم کو حرام ہی حرم مین حل مین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مباح ہی محرم کو کہانا گوشت شکار کا اگر آپ شکار
نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارۃ اور مدد نکی ہو اور اسمین رد ہی اونکا کہ جو مطلق شکار کی گوشت کہانیکو منع کرتی مین ح ع **وعن ابن عمر ان**
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس لا جناح علی من قتلهن فی الحرم او الاحرام الفارۃ والغراب والحداۃ والعقرب
والکلب العقور متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پانچ جانورین نہین گناہ اوسپر کہ ماری اونکو حرم مین او
احرام مین چوہا اور کوا اور چیل اور بچہو اور کتا کاٹ کہنا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کو یسی مرد کو سیاہ و سفید ہی کہ وہ اکثر مردار نجاست
کہاتا ہی جیسا کہ روایت آیندہ مین آیا ہی اس سے نکل گیا کوا کہلیکی کہانیوالا کہ رنگ اوسکا سیاہ ہوتا ہی اور چونچ اور پانون اوسکی سرخ اور کتی کاٹ کہتے
کی حکم مین ہین سب جانور درندی حملہ کرنیوالی ع **وعن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس فواسق یقتلن**
فی الحل والحرم الحیۃ والغراب الابقع والفارۃ والکلب العقور والحدیا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کرتی
ہی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پانچ جانور موذی ماری جاوین حل مین ہے اور حرم مین ہی یعنی بغیر احرام کی ہو مارنیوالا یا احرام باندہی ہو سانپ اور کو
ابلق اور چوہا اور کتا کاٹ کہنا اور چیل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حرام ہی مارنا اوس کتی کا کہ جسمین منفعت ہو اور ایسی ہی مارنا اوس کتی کا
کہ جسمین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانورونکا کہ مذکور ہوا حصر انہین پر نہین ہی بلکہ یہی حکم ہی سب موذی جانورونکا مانند چیونٹی اور مچہر اور
پسو اور چیچڑی اور کہٹمل اور مانند اسکی اور اگر ماری جون اسدی جو چاہی ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن**
جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لحم الصید لکم فی الاحرام حلال مالم تصیدوہ او یصاد لکم رواہ
ابوداؤد والترمذی والنسائی اور روایت ہی جابر سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطی
تمہاری بیچ احرام کی حلال ہی جبتک نہ کیا ہو تمنی شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطی تمہاری نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نی **ف** یعنی اگر تم
حالت احرام مین شکار کروگی یا تمہاری لیی کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنیوالا محرم نہو تو نہین درست ہوگا کہانا اوسکا دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث
کی مالک و شافعی نی اسپر کہ حرام ہی گوشت اوس شکار کا کہ شکار کیا ہوا اوسکو غیر احرام والینی واسطی احرام والیکی اور ابو حنیفہ نی یہہ معنی لی ہین کہ اگر بطریق
تحفہ کی بہیجا جاوی طرف تمہاری شکار تو اوسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بہیجی تو نہین حرام ہوگا معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر شکار کیا جاوی بوجہ حق
تمہارے کی تو نہین درست کہانا اسکا پس نہین حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کری اوسکو غیر محرم احرام والیکی لیی بغیر امر یا دلالت یا اشاری اوسیکی
وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجراد من صید البحر رواہ ابوداؤد والترمذی

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ٹڈی شکار دریا کیسی ہی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی **ف** کہا علما ہماری نی کہ ٹڈی کو شکار دریا کا اسلیی کہا کہ یہہ مشابہ ہی شکار دریا کی اس بات مین کہ بغیر ذبح کی درست ہی پس نہین جائز ہی محرم کو مارنا ٹڈیکا اور لازم آویگا اوسپر بسبب مارنی اوسکیکی تصدق یعنی صدقہ دی ہوجاہی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ ٹڈی شکار خشکی کیسی ہے کہا ابن ہمام نی کہ اسی پر ہین اکثر علما انتہی اور بعضے علما نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جائز ہی شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو کیسی کہ یہہ شکار دریا کا ہی اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہی بموجب اس قول اللہ تعالی کی واحل لکم صید البحر اور مسلم نی ع **وعن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِیَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا مارڈالے محرم درندی حملہ کرنیوالی کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** حملہ کرنیوالیکو یعنی جو کہ قصد کری مارڈالنی اوزخمی کرنیکا مانند شیر اور بہیڑیی اور پیتی وغیرہ کی ع **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَیْدٌ ھِیَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ اَیُؤْکَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمار سی کہا پوچہا مین نی جابر بن عبد اللہ سی حال جانور چرغ کا کیا شکار ہی وہ پس کہا ہان پس کہا مینی کہ کہایا جاوی کہا کہ ہان پہر کہا مینی کہ سنا ہی مین نی اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ہان نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** شکار ہی وہ یعنی شکار ہی کہ کہانا اوسکا محرم کو حرام ہی یا نہین اور کہانا گوشت چرغ کا نزدیک امام شافعی کی درست ہی بموجب اس حدیث کی اور امام مالک اور امام اعظم کی نزدیک نہین درست بموجب حدیث کی کہ آگی آتی ہی ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ ھُوَ صَیْدٌ وَیَجْعَلُ فِیْہِ کَبْشًا اِذَا اَصَابَہُ الْمُحْرِمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال جانور چرغ کا فرمایا کہ وہ شکار ہی اور دیوی بیچ اوسکی دنبہ یا مینڈہ جبوقت کہ پہنچی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنے اگر محرم نی احرام کی حالت مین چرغ کو شکار کیا یا خریدا اوسکو اوسکی بدلی ایک دنبہ یا مینڈہ دینا آتا ہی ع **وعن** خُزَیْمَۃَ بْنِ جَزِیٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَیَاْکُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُہٗ عَنْ اَکْلِ الذِّئْبِ قَالَ اَوَیَاْکُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِیْہِ خَیْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی خزیمہ بن جزی سے کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال کہانی چرغ کیسی فرمایا کیا کہاتا ہی چرغ کو کوئی یعنی نہ چاہی کسیکو کہانا اور پوچہا مینی حضرت سے حال کہانی بہیڑیی کا فرمایا کیا کہاتا ہی بہیڑیی کو وہ کوئی کہ اوسمین ہو بہلائی یعنی ایمان یا تقوی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا نہین سند اوسکی قوی **ف** یہہ حدیث نقل الامر مین صحیح ہی اگرچہ ضعیف ہی باعتبار سند کی اور قوہ دی ہی اسکو روایت ابن ماجہ کی نی کہ لفظ اوسکی یہہ ہین من اکل الضبع اور موید ہی اسکی یہہ حدیث کہ حضرت نی منع فرمایا ہی کہانی ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیون کیسی کہ درندون سی ہو اور یہہ ہی ذی ناب درندہ پس بسبب تعارض دلیلونکی بیچ تحریم اور اباحت کی مکروہ تحریمی ہی یہہ نزدیک ابو حنیفہ کی ع **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّیْمِیِّ قَالَ کُنَّا مَعَ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُھْدِیَ لَہٗ طَیْرٌ وَطَلْحَۃُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَکَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَیْقَظَ طَلْحَۃُ وَافَقَ مَنْ اَکَلَہٗ وَقَالَ فَاَکَلْنَاہُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سی کہ کہا تہے ہم ساتہ طلحہ بن عبید اللہ کی اور ہم تہے محرم پس ہدیہ بہیجا گیا ایک جانور زندہ یعنی بیکا ہوا

اور طلحہ سوتی تھی پس بعضون نے سمجھین سے کہا یا یعنی اسلیے کہ جائز ہی محرم کو کہانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نکیا ہو اور بعضون نے ہم مین سی پرہیز کیا یعنی اس گمان پر کہ محرم کو کہانا اسکا درست نہین پس جب جاکی طلحہ موافقت کی اون شخصونے کہ کہا یا تھا اوسکو کہا طلحہ نے پس کہا یا ہمنی اسکو یعنی مثل اسکیکہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ مسلم نے ف موافقت کی یعنی ساتھہ قول کی یا فعل کی یعنی یا تو یہہ زبانی کہا کہ اچھا کیا یا آپ ہی باقی رہا ہوا کہا یا اور مراد جانور سی یا تو جنس ہی کہ کئی تھی یا وہ جانور بڑا تھا کہ کفایت کیا جماعت کو ع **باب الاحصار وفوت الحج**

باب ہے پنج بیان روکنی محرم کی اور فوت ہوجانی حج کی ف روکنی محرم کی ہماری نزدیک جب باز رکھی محرم کو حج سی بیماری یا دشمن یا ترجمہ ہوسکی یا محرم عورۃ کا یا خاوند اوسکا راہ مین مرجاوی تو چاہیی اوسکو یہہ کہ بھیجی ایک بکری کہ ذبح کیجاوی اوس کیطرف سی حرم مین پنج وقت معین کی اور احرام سی نکلی بعد ذبح ہونی اوسکیکی بغیر سر منڈانی اور بال کتروانی کی اور قارن ہو تو دو جانور بھیجی اور تینون امامونکی نزدیک رکنا بسبب دشمن ہی کی ہوتا ہی پس مراض رکنی نزدیک باقی رہتا ہی احرام پر اور اگر عذر جاتا رہی اور حج فوت ہو تو نکلی احرام سی ساتھہ عمل عمرہ کی اور فوت ہونی حج کی بعد احرام باندہی ہوئی تھا اور نہ پایا مکان وقوف کا یعنی عرفات پنج زمانہ وقوف کی کہ وہ بعد زوال عرفہ سی تا طلوع فجر نحر کی ہی اگرچہ ایک ساعت ہو اور یہان ایک عجیب مسئلہ ہی کہ اگر کوئی پہنچی وہان اخیر رات نحر کیمین اور نماز عشا کی پڑہی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاؤنگا عرفاتکو تو فوت ہوگی عشا اور مشغول ہوؤنگا عشا مین تو فوت ہوگا وقوف پس بعضون نی تو کہا ہی کہ مشغول ہو عشا مین اگرچہ فوت ہو اوس سے وقوف اور بعضون نے کہا کہ چہوڑدی نماز اور جاوی طرف عرفہ کی ح ع ملتقی مسئلہ درمختار مین لکہا ہی کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چہوڑدی نماز اور جاوی عرفات کو **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عباس قال قد احصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحلق راسہ وجامع نساءہ ونحر ھدیہ حتی اعتمر عاما قابلا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا روکی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتونسی یعنی بعد حلال ہونی کامل کی اور ذبح کی ہدی اپنی یہانتک کہ عمرہ کیا اگلی سال نقل کی یہہ بخاری نی ف روکی گئی یعنے عمرہ کیا احرام باندہ کر کی کو چلی تھی مشرکون نی روکا حدیبیہ مین حضرت احرام سی نکل آئی اور واو وجامع نسائہ اخ مین مطلق جمع کی لی ہی یعنی منڈانا وغیرہ ترتیب سی نہین مذکور ہی اور صحیحین مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکی احرام سی نکلی حدیبیہ مین جبکہ روکا اونکو مشرکون نی اور حضرت ہنی احرام باندہی ہوئی عمرہ کا پس نحر کیا یعنی ہدی ذبح کی پہر سر منڈایا پہر فرمایا اپنی اصحاب کو کہ کہڑی ہو پس نحر کرو پہر سر منڈاؤ اور رہا یہ مین ہے کہ پہر احرام سی نکلی کہا ابن ہمام نی کہ اس قید نی یہہ فائدہ دیا کہ نہین احرام سی نکلنا محصر پہلی ذبح ہونی ہدی کی پس اگر محصر یعنی رکنی والی نی ہدی نہ بہیجی اور کہدیا کہ فلانی دن ذبح کرنا اور اپنی گمان کیا کہ روز موعود مین ذبح کی گئی پس کی اپنی کوئی چیز ممنوع احرام کی پہر معلوم ہوا کہ اوس روز نہ ذبح ہوئی تھی لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی جانور ذبح کرنا وغیر ذلک اور اسیطرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان پر کہ یہہ حرم ہی اور جائز ہی امام شافعی کی نزدیک ذبح کرنا ہدی رکنی کا جہان روکا جاوی اور حنفیہ کہتی ہین کہ نہ ذبح کری محصر ہدی کو مگر حرم مین اور باقی ہدایا مین اتفاق ہی دونو کا کہ نہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ رکنی کی جگہہ ذبح کرنیکو کہتی ہین دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت نی اور صحابہ رضی حدیبیہ ہی مین ہدی ذبح کی باوجودیکہ وہ زمین حل مین ہے اور حنفیہ یہہ جواب دیتی ہین کہ ممکن نہ تہا ہدی کا پہنچنا حرم مین پس بضرورت وہین ذبح کی اور بعضی کہتی ہین کہ کچہہ حدیبیہ حل مین ہے اور کچہہ حرم مین پس شاید کہ ذبح حرم مین کی ہوگی اور اگلی سال یعنی ساتوین برس ہجری مین اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی محصر ہو یعنی رک جاوی تو قضا اوسکی کری ہمارے نزدیک قضا اوسکی واجب ہے اور شافعی کی نزدیک واسپر قضا نہین اور اگلی سال کی عمرہ کا نام عمرۃ القضا ہونا موید ہی ہمارے مذہب کا ح ع وعن عبد اللہ ابن عمر قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

کفار قریش دون البیت فنحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھدیاہ وحلق وقصر اصحابہ رواہ البخاری
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عمرہ کی لیی پس روکا کفار قریش نی ورہی خانہ کعبہ کی پس نحر کیی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور ہدی اپنی کی اور سر منڈوایا اور کتروای بال یا رون اونکی نی نقل کیے یہہ بخاری نی ف یا رون اونکی نی یعنی بعضی
یا رون نی بال کتروائی اور بعضون نی سر منڈای اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہین لازم ہی سر منڈانا یا بال کتروانی محصر پر نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد
رح کی اور ابو یوسف نی کہا کہ کرنا چاہیی ایک چیز کو انہین سی اور اگر نہ کریگا تو احرام سی نکل آیگا اور نہین آویگا اوسپر کچہہ ع وعن المسور
بن مخرمۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر قبل ان یحلق وامر اصحابہ بذلک رواہ البخاری
اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نحر کیا پہلی سر منڈانی کی اور حکم کیا اپنی صحابیونکو ساتھہ اسکی یعنی نحر
کی پہلی سر منڈانیکی نقل کی یہہ بخاری نی وعن ابن عمر انہ قال الیس حسبکم سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان حبس احدکم عن الحج طاف بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم حل من کل شیء حتی یحج عاما قابلا فیھدی
او یصوم ان لم یجد ھدیا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی کہا کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی یعنی قول اونکا کہ اگر روکا جاوی ایک تمہارا حج کرنیسی یعنی مانع ہو کوئی عذر جیسی رکن حج کیسی کہ وہ وقوف عرفہ ہی اور لغو
ہو طواف اور سعی سی تو طواف کری خانہ کعبہ کا اور سعی کری صفا اور مروہ مین پر حلال ہووی ہر چیز سی یعنی جو کچہہ احرام مین کرنا حرام تہا وہ درست
ہوا یہانتک کہ حج کری اگلی سال پہر ہدی ذبح کری یا روزہ رکہی اگر نہ پاوی ہدی نقل کی یہہ بخاری نی ف جانا چاہیی کہ فائت یعنی جسکا حج
فوت ہوا گرچہ مقدر ہو تو اوسپر قضا ہی حج کی سال آیندہ مین اور نہ عمرہ ہی اوسپر اور نہ دم یعنی جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کی کہ اگر حج کرنیسی روکا جاوی
راستی مین تو حرم مین ہدی بہیجی جب وہان ذبح ہو تو احرام سی نکل جاوی اور سال آیندہ قضا کری حج کی اور ایک عمرہ کری اگر مفرد ہی اور اگر قارن ہی تو
دو عمرہ کری اور اگر وہان پہنچ کر روکا جاوے یعنی وقوف عرفہ کا بسبب غلبے کی نہ پہنچ ہوا ور طواف اور سعی کر سکتا ہی تو طواف اور سعی کری یعنی عمرہ کر کر
احرام سی نکل آوی اور سال آیندہ مین قضا حج کی کری پہر ہدی ذبح کری یا روزہ رکہی اگر ہدی نپاوی اور اس حدیث مین ہی صورت مذکور ہی اور اگر موقات
قارن یعنی حج اور عمرہ کی نیت کی ہو تو وہ طواف کری واسطی عمرہ کی اور سعی کری اوسکی پہر دوسرا طواف کری واسطی فوت ہونی حج کی اور سعی کری اوسکی
لیی اور سر منڈاوی یا بال کتروای اور باطل ہوگا اوس سے دم قران کا اور اگر ہوگا متمتع تو باطل ہوگا تمتع اوسکا اور ساقط ہوگا اوس سے دم اوسکا اور اگر سا تہہ
لایا ہو ہدی کری اوسکو جو چاہی اور ان سب فوت کرنیوالونپر نہین واجب ہوگا سال قضا مین مگر حج ع ع وعن عائشۃ قالت دخل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ضباعۃ بنت الزبیر فقال لھا لعلک اردت الحج قالت واللہ ما اجدنی الا وجعۃ فقال لھا
حجی واشترطی وقولی اللھم محلی حیث حبستنی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا داخل ہوئی
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کی پس فرمایا اوسکو شاید کہ تو ارادہ رکہتی ہی حج کا یعنی ہماری ساتہہ پس ہم ہی چاہتی ہین کہ چلین
تو حج کی لیی ہماری ساتہہ کہا اوسنی یعنی ہان ارادہ رکہتی ہون ولیکن قسم ہی اللہ کی نہین پاتی ہین اپنی تئین مگر بیمار یعنی اپنی تئین ضعیف پاتی ہون بسبب
بیماری کی نہین جانتی کہ حج پورا کر سکونگی پس فرمایا واسطی اوسکی کہ حج کر تو یعنی احرام حج کا باندہ اور شرط کر تو اور کہہ یا الٰہی میرا مکان نکلنی کا احرام سی اوس
جگہہ ہوگا کہ روکی تو مجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جس جگہہ مجکو مرض پیدا ہو اور نہ چل سکو نہین خانہ کعبہ کیطرف پس اوس جگہہ احرام سے
باہر نکل آونگی مین اور تینون امام جو کہتی ہین کہ احصار یعنی رکنا بسبب مرض کے نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتی ہین ساتہہ اس حدیث کی کہ اگر بسبب مرض کی مباح

ہوتا احرام سی باہر نکلنا تو نہ حکم کرتی حضرت اوسکو ساتھہ شرط کرنیکی کیونکہ بیفایدہ تہی اور امام اعظم جو کہتی ہین کہ احصار سبب مرض کی بہی ہوتا ہی وہ دلیل پکڑتی ہین ساتھہ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کی کہ آگی آتی ہی اور اور دلیل اونکی یہہ ہے کہ ابن عمر منکر تہی شرط کرنیکی اور کہتی کہ کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت تمہاری نبی کی اور یہہ بہی کہتی ہین کہ فایدہ نہ ہوگا کرنیکا یعنی اس عورۃ کی حق مین یہہ تہا کہ جلدی احرام سی نکل آوی سلیی کہ اگر وہ شرط نکرتی تو دیر کر نکلتی یعنی جب پہنچتی مدی اپنی جگہہ پر اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا حصہ کو درست نہین کہ احرام سی باہر نکلی یہانتک کہ ذبح کیجاوی مدی اوسکی حرم مین مگر یہہ کہ شرط کری تہی اگر شرط کرلی کہ جہانتک کون وہان احرام سی نکل اون تو بیحرد کہنی کی حلال ہوجاتا ہی بغیر ذبح ہونی مدی کی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر اصحابہ ان یبدلوا الہدی الذی نحروا عام الحدیبیۃ فی عمرۃ القضاء رواہ ابوداؤد روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اپنی اصحاب کو یہہ کہ بدلین مدی کی جانورونکو وہ جانور کہ ذبح کیی تہی سال حدیبیہ کہین بیچ عمرۃ القضا کی نقل کی **ف** یعنی پہلی وقت احصار یعنی رکنی کی کہ جانور مدی کی ذبح کیی تہی سال ایندہ کہ عمرہ قضا کا بجا لاوین اور جانور بدلی اونکی ذبح کرین تا ذبح کرنا حرم مین واقع ہو سلیی کہ مدی احصار ذبح نہین کیجاتی ہی مگر حرم مین جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اور یہہ جس صورتمین کہ ذبح کرنا حدیبیہ مین غیر حرم مین تہا ظاہر ہی اور اگر ہم کہین حدیبیہ مین ہی حرم مین تہا یعنی کہ اکثر حدیبیہ حرم مین ہے پس بدل کرنا واسطی احتیاط اور حاصل کرنی فضیلت کی تہا اور امر واسطی استحباب کے اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مشکوۃ کیمین سعید بن جبیر کی ہوی ہی اور ایک نسخہ مین لاحق کردیا ہی لفظ ابوداؤد کا اور ایک نسخہ مین یہہ عبارت زیادہ ہی وفیہ قصۃ وفی سندہ محمد بن اسحق ح ہم ع **وعن** الحجاج بن عمرو الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کسر او عرج فقد حل وعلیہ الحج من قابل رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وزاد ابوداؤد فی روایۃ اخری او مرض وقال الترمذی ہذا حدیث حسن وفی المصابیح ضعیف اور روایت ہی حجاج بن عمرو انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ ٹوٹ جاوی یعنی پانون اوسکا یا لنگڑا ہوجاوی پس تحقیق ہوگیا حلال یعنی جائز ہی اوسکو ترک کری احرام کو اور پہر آوی پہی بہن کے طرف اور لازم ہے اوسپر حج اگلی سال نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور زیادہ کیا ابوداؤد نی ایک روایت مین یا بیمار ہوجاوی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہے اور مصابیح مین کہا بغوی نی کہ یہہ ضعیف ہی **ف** یا بیمار ہو یعنی جسکو حادث ہو بعد احرام کی کوئی مانع سوای احصار دشمن کے تو یہی جائز ہی ترک کرنا احرام کا یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ احصار یعنی رکنا بغیر دشمن کے بہی ہوتا ہی جیسا کہ مذہب ابوحنیفہ کا ہی اور یہہ ضعیف ہے یعنے سند بغوی کی ضعیف ہی پس اسکی سند ضعیف ہونیسی یہہ نہین لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بہی ضعیف ہو اور بر تقدیر تعارض کی ترجیح ہوگی حسن کہنے ترمذی کو اوپر ضعیف کہنی بغوی کی اور ایک نسخہ مین بعد لفظ حسن کی صحیح بہی ہی اور تورپشتی نی کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہی ع ح **وعن** عبد الرحمن بن یعمر الدیلی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحج عرفۃ من ادرک عرفۃ لیلۃ جمع قبل طلوع الفجر فقد ادرک الحج ایام منی ثلثۃ فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی عبد الرحمن بن یعمر دیلی سی کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حج عرفہ ہی یعنی بڑا رکن حج کا نوین تاریخ ذیحجہ کی وقوف عرفات کا ہی جسنی کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کیمین یعنی دسوین رات ذیحجہ کیمین پہلی طلوع ہونی فجر کی پس تحقیق پایا اوسنی حج دن منی کے تین ہین یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کہ جنکو ایام تشریق کہتی ہین ان تینون دنون مین منا مین رہتی ہین اور رمی کرتی ہین پس جو شخص کہ جلدی

کری پیچ دونوں کی پس نہین گناہ اوسپر اور جو شخص کہ تاخیر کری پس نہین گناہ اوسپر نسائی کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف یا یا جمع یعنی حج فوت نہوا اور امن مین رہا فساد سی اگر جماع کیا ہیلی وقوف کی اور سنی وقوف کیا یعنی ٹہہرا عرفات مین یہانتک کہ فجر ہوگئی واجب ہے اوسپر یہہ کہ نکل آوی احرام سی ساتہہ افعال عمرہ کی اور احرام ہی اوسپر ہمیشہ احرام باندہی رہنا سال آیندہ تک اور جو شخص جلدی کری اج یعنے جو شخص کنکریان تینون منارون پر مارین تاریخ بیچہی دوپہر کی مارکر چلا آیا کی مین پس نہین اوسپر کچہہ گناہ اور ساقط ہوا اوس سے تیرہوین رات کا رہنا اور کنکریان مارنی تیرہوین کی اور جو کوئی بارہوین تاریخ منارونکو کنکریان مارکر منا ہی مین ٹہہرا رہا یہانتک کہ تیرہوین تاریخ ہی تینون منارونکو کنکریان مارین تو اوسپر ہی گناہ نہین یعنی دونو باتین برابر ہین جائز ہونی مین اگرچہ تاخیر افضل ہی بسبب کثرت عبادت کی اور ایہی کہ اہل جاہلیت دو فریق تہی بعضی تعجیل کو گناہ جانتی تہی اور بعضی تاخیر کو پس یہہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل و تاخیر دونو برابر ہین اور کسیمین گناہ نہین ع ہیچ باب حرم مکہ حرسہا اللہ تعالیٰ اب ہی بیچ بیان حرمہ حرم مکی کی محفوظ رکہی اوسکو اللہ تعالیٰ آفات سی ف حرم کہتی ہین اوس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکی کی ہی بسبب تعظیم کعبہ کی حرم کو ہی اللہ تعالیٰ نی معظم و مکرم کیا ہی اور حرم اوسکا نام اسلیی ہوا کہ بسبب بزرگی اوسیکی حرام کی ہین اللہ تعالیٰ نی اسمین مبتلا کری پیرنیکو کہ وہ حرام نہین ہین اور جگہہ اور سبب حرم ہونیکا بعضون نی یہہ کہا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین مین بہیجا تو وہ ڈرتی تہی شیاطین سے کہ ہلاک نکردالین مجکو پس بہیجا اللہ تعالیٰ نی ملائکہ کو تا نگہبانی اونکی کرین پس جہان جہان حدین حرم کی ہین وان فرشتی کہڑی ہوئی ہر طرف پس حدتین زمین درمیان کعبہ اور جگہہ کہڑی رہنی فرشتونکی تہی وہ حرم ہوئی اور بعضون نی کہا جب حجر اسود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نی وقت بنانی کعبہ کی رکہا روشن ہوگئی اوس سے زمین ہر طرف سی پس حدتین زمین روشن ہوئی بسبب روشنی حجر اسود کی وہ حرم ہوئی اور حدون حرم کی اوپر منارے بنی ہوئی ہین علامت کی لیی ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کی نہین ہین ع الفصل الاول فصل یہلی عن ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ لا ہجرۃ ولکن جہاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا وقال یوم فتح مکۃ ان ہذا البلد حرمہ اللہ یوم خلق السموات والارض فہو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیمۃ وانہ لم یحل القتال فیہ لاحد قبلی ولم یحل لی الا ساعۃ من نہار فہو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیمۃ لا یعضد شوکہ ولا ینفر صیدہ ولا یلتقط لقطتہ الا من عرفہا ولا یختلی خلاہا فقال العباس یا رسول اللہ الا الاذخر فانہ لقینہم ولبیوتہم فقال الا الاذخر متفق علیہ وفی روایۃ ابی ہریرۃ لا یعضد شجرہا ولا یلتقط ساقطتہا الا منشد روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن فتح مکہ کی کہ نہین ہے ہجرۃ ولیکن جہاد اور نیت خالص کری عمل مین باقی ہی اور جب وقت کہ بلائی جاؤ جہاد کی لیی یعنی حکم کری امام جہاد کی یعنی نکلنی کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کی کہ تحقیق یہہ شہر نی ساعی زمین حرم حرام کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نی یعنی حرام کی لوگونپر تک اوسکی اور واجب کیے اوپر تعظیم اوسکی اوسدنسی کہ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو یعنی حرمت اسکی قدیم ہی سے پس وہ حرام کیا گیا ہی ساتہہ حرمت اللہ تعالیٰ کی قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہین حلال ہوا قتال اوسمین کسیکی لیی ہیلی مجہی اور نہین حلال ہوا قتال مجہی لیی مگر ایک ساعت دن سے یعنی دن فتح مکہ کی پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کی ساتہہ حرمت اللہ کی روز قیامت تک یعنی پس نہین لائق کسیکو کہ جاوی درخت خاردار اوسکا یعنی اگرچہ ایذا ہوا دس سی اور نہ پکڑا جاوی شکار اوسکا یعنی نہ معرض ہو اوس سے ساتہہ شکار کرنی اور وحشت ڈالنی اور برانگیختہ کرنیکی اور نہ اوٹہایا جاوی لقطہ اوسکا مگر جو شخص کہ تعریف کری اوسکو یعنی اوسکو ہمیشہ ہی اوہانا اوسکا اور نہ کاٹی جاوی گہاس اوسکی پس کہا عباس نی یا رسول اللہ مگر اذخر یعنی اذخر کہ ہمارے ایک گہاس کا ہی اوسکی اجازت دیجیی اسلیی کہ وہ واسطی گہر اون اور سقفون اونکی ہی یعنی اونکو ہوتی ہی

پڑتی ہی سکی بیچ کتنی لوہی اور سونے چاندی کی اور واسطے گھروں اونکی یعنی گھروں کی چھت نہین کام آتی ہی پس فرمایا مگر اذخر یعنی اوسکو اوکھاڑو تو جائز ہی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور یہہ روایت ابی ہریرہ کی یہہ ہی کہ نہ کاٹا جاوی درخت اوسکا اور نہ اوپہاڑی کری چیز اوسکی مگر تلاش کرنیوالا ف
زمین حرم کا یعنی جب حضرت حجرۃ کر کی سی مدینہ کو تشریف لائی تو ہجرۃ فرض تہی اوسپر کہ استطاعت رکہتا تہا پہر جب مکہ فتح ہوا تو منقطع ہوئی ہجرۃ کہ فرض
نہی اب کہ مکہ دار الحرب نہ رہا یہ نہین حاصل ہوتا ثواب بسبب ہجرۃ کی وہ وجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن حاصل ہوتا ہی اجر بسبب جہاد کی اور ایسی نیت کے
اور باقی ہی فضیلت تمام ہجرۃ کی ہوتی ہی واسطے محافظت دین کی اور استحکام اسلام کی اور نہ کاٹا جاوی درخت خاردار اونکا چہ جای ویسا درخت
اور روایت مین لکہا ہی کہ ہو کوئی کاٹی گہانس حرم کی یا درخت اوسکا مملوک نہین اور آپسی اوگا ہوا اوسپر لازم ہوتی ہی قیمت اوسکی مگر خشک گہانس کے کاٹنی
مین قیمت نہین دینی آتی لیکن کاٹنا اوسکا بہی درست نہین اور چرائی بہی نجاوی گہانس حرم کی مگر اذخر کہ اوسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہی اور کماۃ یعنی
کینچنے جن کنبی ہی آپہی کرنے سے نہین ہے اور امام شافعی کی نزدیک جائز ہی چرانا جانورونکا حرم کی گہانس مین اور التقطہ اوس چیز کو کہتی ہین کہ پڑی
پاوی اور مالک اوسکا معلوم نہو تو حکم اوسکا غیر حرم مین یہہ ہے کہ تعریف کری یعنی لوگون کی مجمع مین کہتا پہری کہ کسکی چیز ہمنی پائی ہی پہر اگر مالک ملی
اور یہہ فقیہ ہو تو اپنی کام مین لاوی اور اگر غنی ہو تو بعد مدتی بعد ازان اگر مالک آجاوی تو اوسکو قیمت اوسکی دیوی اور حرم کی لقطہ مین نہین ہی مگر
تعریف جیسا کہ اسحدیث مین فرمایا یہانتک کہ مالک ملی پس حرج نکری اوسکو اور نہ تصدق کری اور نہ مالک ہوتا ہی اور یہہ مذہب شافعی کا ہی اور اکثر علما
نے فرق نہین کیا ہی درمیان لقطہ حرم اور غیر اوسکی اور نہ مذہب ہمارا بہی یہی ہے اور نہ دلیل انکی اور حدیثین مین کہ مطلق آئی ہین چنانچہ باب لقطہ کہ مین آوینگی
ان شاء اللہ تعالی اور معنی اس حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہین کہ ایک برس کامل تک مکی مین ہی تعریف کری جیسی کہ اور جای کرتی ہین اور مخصوص
ساتہہ ایام موسم کی نہین ہے حاصل یہہ کہ اسطرح جیسی فرمایا کہ کوئی دہم نہ لیجاوی کہ وہان تعریف مخصوص ایام موسم ہی پر ہے واللہ علم ح ع وعن
جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین حلال واسطی کسیکی تم مین سے یہہ کہ اوٹہاوی مکہ مین ہتیار نقل کی یہہ مسلم نے
ف یعنی ہتیار اوٹہانا مکی مین بدون ضرورۃ کی نہین درست یہہ قول جمہور علما کا ہی اور حسن نی کہا کہ مطلق ہتیار اوٹہانا مکی مین مکروہ ہی
یعنے خواہ ضرورت ہو خواہ بلا ضرورت ع وعن اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ
فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہی انس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی مکی مین دن فتح مکہ کی اور اونکی سر مبارک پر تہا خود پس جبکہ اوتارا اوسکو ایا ایک شخص یعنی فضل
بن عبید اور کہا کہ تحقیق ابن خطل پکڑی ہوئی ہی پردی کعبہ کے فرمایا مارڈالو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نے حضرت جو
نمو دہی ہوئی مکی مین داخل ہوی اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکی مین بغیر احرام کی جائز ہی اوسکو کہ نہ ارادہ رکہتا ہو نسک یعنی حج یا عمرہ کا
اور یہہ صحیح قول شافعی کا ہی اور ثمنی نی کہا کہ دلیل ہمارے یہہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ تجاوز کرو میقات سی بغیر احرام کی اور
یہہ بہی ہی کہ احرام واسطی تعظیم اوس جگہہ کی ہی پس برابر ہی حج کرنیوالا اور عمرہ کرنیوالا اور غیر انکا اور حضرت جو بغیر احرام کی داخل ہوئی دن فتح مکہ
کی تو حلال ہو گیا تہا حضرت کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کی جیسا کہ سمجہا جاتا ہی حدیث سی انہا لم تحل لاحد قبلی الخ اور مارڈالو اوسکو کہا
اسلیے نی کہ مرتد ہو گیا تہا ابن خطل اور مارڈالا تہا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تہا اوسکی اور ایک لڑکی گاین سدہائی تہی کہ ہجو کرتی تہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام انکی اور احکام اسلام کی پس حکم کیا اوسکی مارڈالنی کا اس سے مالک اور شافعی رح دلیل پکڑتی ہین اسپر کہ جائز ہی قتل

کرنا حدون اور قصاص کا بیچ حرم مکی کی اور ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ جائز نہین وہ کہتی ہین کہ اسکو مالسبب مرتد ہونیکی اور سانا کہ اگر قتل قصاص کے کی لیی کیا تو حمل کرینگی اسپہ کہ قتل وسکا بیچ ساعت مباح ہوئی حرم کی ہوا ہو ع ح **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوی یعنی مکی مین دن فتح مکی کی بغیر احرام کی اور اوپہ ہی پگڑی سیاہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر اینہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت خود یہنی ہوی ہونگی اور اوسپہ عمامہ باندہا ہوگا اور احرام نہ باندہنی کی تقریر اہی گذر چکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپہ کہ مستحب ہے پہننا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی ہی ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قصد کریگا ایک لشکر خراب کرنی کعبہ کا پس جسوقت کہ پہنچیگا بیچ میدان ایک زمین کی دہنسایا جاویگا ساتہہ اول پہلی کی اور آخر اپہلی کی یعنی سبکی سب دہنسا جاوینگی کہا مینی یارسول اللہ کسطرح سی دہنسایا جاویگا ساتہہ اول پہلی کی اور آخر اپہلی کی اور اونمین ہونگی بازاری اونکی اور وہ شخص کہ نہین اونمین سے یعنی کفر مین اور بیچ قصد خراب کرنی کعبہ کی شریک اونکی نہین ہونگی بلکہ ضعیف اور قیدی اونکی ہونگی فرمایا دہنسائی جاوینگی ساتہہ اول پہلی کی اور آخر اپہلی کی پہر اوٹہائی جاوینگی اپنی نیتون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ خبر دی ہی حضرت نی ازمی زمانیکی حال کی کہ حضرت امام مہدی کی وقت مین یہہ لشکر بادشاہ مصر کا نام اوسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا اور فرمایا کہ دہنسائی جاوینگی اخر یعنی وہ دہنسائی بیابان مین پس داخل ہونگی اونمین یہہ ہی اگرچہ قصد انکا اوسکا ساتہہ نہین ہونیکا اسلیی کہ انہون نی بڑہائی ہیزاونکی اور مدد کی اونکی فساد اونکی پہر اوٹہائی بیابان مین سب اپنی نیتون پر کہ جو نیت اسلام کی رکہتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت کفر کی رکہتا ہوگا دوزخی ہوگا ح ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو پنڈلیون چہوٹی اور پتلی کا حبشیون مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مقدر یون ہی کہ خرابی کعبہ کی حبشی کی ساتہہ ہوگی اور یہہ جاہی عجوبہ ہی کہ کعبہ باوجود اس قدر عظمت کی ایک حقیر آدمی کی ساتہہ سی خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قایم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کہ ابتدا اور آبادی عالم کی متعلق ہی ساتہہ وجود اس خانہ مبارک کی حر **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا گویا کہ مین دیکہتا ہون خراب کرنیوالی کعبہ کیکو ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ پہت پاوں کہا ڑیگا خانہ کعبہ کو پتہ پتہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** افحج ساتہہ تقدیم ح کی جیرپاوسکو کہتی ہین کہ پنجہی اوسکی ایسیہون دیکہیون اور ایڑیان اور پنڈلیان دور دور ہون **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم مین کجروی ہی اوسمین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** بند کرنا اخ یعنی خریدی غلہ گرانی مین اس نیت سی کہ جب بہت گران ہوگا تو بیچونگا یہہ حرام ہی ہر شہر مین اور حرم مین اشد حرام ہی جیسا کہ فرمایا کجروی ہی یعنی میل کرنا ہی حق سی طرف باطل کی جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم ع **مسئلہ** مکروہ ہی احتکار یعنی بند کر رکہنا قوت آدمیون و چارپایون

ثابت مذکور ہی اوس شہر مین کہ نہ کری شہر والونکو ملتقی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمکۃ ما اطیبک من بلد و احبک الی ولولا ان قومی اخرجونی منک ما سکنت غیرک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث صحیح غریب اسنادا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی مکہ کی یعنی جبکہ رخصت ہوی وانسی دن فتح مکی کی کیا خوب شہر ہی تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میری اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکالتی مجکو تجھسے نہ رہتا مین کہین سوا تیری نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کی **ف** یہہ دلیل ہی جمہور کی اوپر کہ مکہ افضل ہی مدینہ سی اور امام مالک کے نزدیک مدینہ افضل ہی مکہ سی **وعن** عبد اللہ ابن عدی ابن حمراء قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقفا علی الحزورۃ فقال واللہ انک لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ الی اللہ ولولا انی اخرجت منک ما خرجت رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بٹی عدی بٹی حمرا کیسی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑی اوپر حزورہ کی پس فرمایا قسم ہی اللہ کی تحقیق تو البتہ بہترین مین خدا کی ہی اور بہت محبوب مین خدا طرف خدا کی اور اگر نہ نکالا جاتا مین تجھی نہ نکلتا مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** حزورہ نام ایک ٹیکہہ کا ہی مکہ مین وان حضرت نی کہڑی ہوکر کی کو خطاب کرکر فرمایا قسم اللہ کی الخ اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ لایق ہی مومن کو یہہ کہ نہ نکلی مکی سی مگر جبکہ نکالا جاوی اوس سے حقیقۃ یا حکما اور حکما سی مراد ہی ضرورت دینی یا دنیوی اور سیبی کہا گیا ہی کہ داخل ہونا مکی مین سعادت ہی اور نکلنا اوس سے شقاوت شرع نہ اس مسئلہ مین جو علمانی اختلاف کیا ہی ملا علی قری نی اس حدیث کی شرح مین خوب تفصیل سے اسکو ذکر کیا ہی اور در مختار مین لکہا ہی کہ نہین مکروہ ہی مجاورہ مکہ اور مدینہ کی یعنی رہنا انمین اوسکی لیی کہ اعتماد کرکہا ہو اپنی نفس پر یعنی جانتا ہو کہ مجھسی گناہ نہین ہوتا یا تو وان رہی والا نہ رہی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی شریح العدوی انہ قال لعمرو بن سعید وھو یبعث البعوث الی مکۃ ائذن لی ایہا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی وابصرتہ عیناہ حین تکلم بہ حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان مکۃ حرمہا اللہ ولم یحرمہا الناس فلا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یسفک بہا دما ولا یعضد بہا شجرۃ فان احد ترخص بقتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہا فقولوا لہ ان اللہ قد اذن لرسولہ ولم یاذن لکم وانما اذن لی فیہا ساعۃ من نہار وقد عادت حرمتہا الیوم کحرمتہا بالامس ولیبلغ الشاہد الغائب فقیل لابی شریح ما قال لک عمرو قال قال انا اعلم بذلک منک یا ابا شریح ان الحرم لا یعید عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربۃ متفق علیہ وفی البخاری الا بخربۃ الجنایۃ

روایت ہی ابی شریح عدوی سی یہہ کہ اونہون نی کہا واسطی عمرو بن سعید کی اصحالمین کہ وہ بہیجتا تہا لشکر طرف مکہ کی پروانگی دی واسطی میری ای امیر تا بیان کرونمین روبرو تیری ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگلی دن فتح مکہ کی سنا اوسکو کانون میری نی اور یاد رکہا اوسکو دل میری نی اور دیکہا اوسکو آنکہون میری نی جسوقت کہ فرمایا اوسکو تعریف کرکے اللہ تعالی کے اور ثنا کی اوسپر پھر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی ہی اوسکو اللہ نی اور نہین بزرگی دی اوسکو لوگون نی پس نہین حلال واسطی اوس شخص کی کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ اور دن آخرۃ کی یہہ کہ خونریزی کرے اوسمین یعنی اگرچہ لایق قتل کی ہو اور جو کہ لایق قتل کی ہو اوسکو بہ جگہہ قتل کرنا حرام ہی خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہین حلال کہ کاٹی اوسمین درخت پس اگر کوئی رخصت ڈہونڈی بسبب لڑائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین پس کہو واسطی اوسکی تحقیق اللہ نی اذن دیا واسطی رسول اپنی کے

اور نہیں اون دونوں کو سوال اسکی نہیں کہ اون دو بدوسطی میری اوسمین کیساعت دیمین ہی اور ہوگئی تعظیم اوسکی اسکی دن یعنی دن خطبۂ کورہ فرمانیکو
مانند تعظیم اوسکیکی پیچکل گذری ہوئی کی یعنی سو اسی ساعت مذکورہ کی اور چاہیی کہ پہنچاوی حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطی ابی شریح کی کیا جواب دیا
اسکو عمرو نی کہا ابو شریح نی کہا عمرو نی مین خوب جانتا ہون اسکو یعنی الحدیث کو تحقیق ہی ابو شریح بیشک حرم نہین پناہ دیتی گنہ گار کو اور نہ بھاگنی
والیکو ساتھہ خون کی اور نہ بھاگنی والیکو ساتھہ تعصیہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور پیچ بخاری کی معنی خربۃ کی قصوصکی ہین **ف** عمرو بن
سعید حاکم مدینہ کا عبد الملک بن مروان کیطرف پس وہ لشکر بھیجا تہا طرف مکی کی واسطی قتل کرنی عبد اللہ بن زبیر کی اوسکو ابو شریح صحابی نی
کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہ گار کو کہ خروج کری خلیفہ پر یعنی اوسکی گمان مین عبد الملک خلیفہ برحق تہا اوسپر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نی حالانکہ وہ خلیفہ
باطل تہا اور نہ بھاگنی والیکو ساتھہ خون کی یعنی جو کوئی کسیکا خون کرکر حرم مین چلا آوی تو حرم اوسکو بھی پناہ نہین دیتی اور نہ بھاگنی والیکو ساتھہ تعصیہ
کی یعنی اگر کوئی فساد دین مین کری یا اور کوئی قصور کری جسیکا مال کسیکا تلف کری یا حق کسیکا ضائع کری اور پھر حرم مین بھاگ کر چلا آوی بدلہ
اوسکا اوس سے ساقط نہین ہوتیگا حاصل یہہ کہ عبد اللہ بن زبیر گنہ گار ہی کہ اطاعت امام سے نکل گیا ہی اگر حرم سے نکل آویگا وہان تنہا اوسکو دونگا
اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی مین اوسکو مار دونگا ح ع **وعن** عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيمِهَا فَإِذَا ضَيَّعُوا ذٰلِكَ هَلَكُوا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی یہہ امت ساتھہ بھلائیکی جب تک کہ تعظیم کرینگی اس
حرمت کی یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکیکی حق تعظیم اوسکیکا اور جسوقت کہ ضائع کرینگی اس تعظیم کو ہلاک ہوجاوینگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسمین کہ یہہ مسائل
متعلق حج کی مین لکہی جاتی ہین حج غنی کا افضل ہی حج فقیر کیسی اور حج فرض والی ہی فرمان برداری والدین کیسی بخلاف حج نفل کی کہ اسمین
فرمان برداری والدین کی افضل ہی اور بنا سے اسکا افضل ہی حج نفل سی اور اختلاف کیا گیا ہی صدقہ مین یعنی صدقہ افضل ہی یا حج نفل تو راجح یہہ
ترجیح دی ہی افضلیت حج کو اسپی کہ اوسمین مال ہی خرچ ہوتا ہی اور مشقت بدن کی بھی ہوتی ہی اور وقوف جمعہ کو زیادتی ہی ستر حجون پر اور مضاعفت
کی جاتی ہی اسمین بخصوص کے بلاد اسلام اور اسمین اختلاف ہی کہ حج سی بڑی گناہ بھی ہی یا نہین بعضون نی تو کہا کہ ان بہرتی ہین حج سی ہر شے
تو اوسکی سب گناہ جہڑتی ہین اور بعضون نی کہا کہ اللہ تعالی کی گناہ جہڑتی ہین اور بندون کی حق نہین معاف ہوتی جسپی دمی مسلمان ہوتا ہی
تو اللہ تعالی کی گناہ معاف ہوتی ہین نہ بندون کی اور کہا قاضی عیاض نی کہ اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ بڑی سی گناہ ہونگو نہین جہاڑتی
ہی مگر توبہ اور نہین کوئی قائل ہی ساتھہ ساقط ہوتی دین کی اگرچہ حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز اور زکوۃ کی مگر ان گناہ دیر کر اوا کرنی
قرض کا اور تمانیہ کرنی نماز کا اور مانند انکی کا ساقط ہوجاتا ہی اور جو کہ بڑی گناہ کی قائل ہوئی ہین مراد اوسکی یہی ہی اور سب سے اول ہونا کعبہ مبین جیسکو
ہوا ید اوسکو یا اور کوئی نہین جائز خریدنا کعبہ کی غلاف اور پردیکا ہی شیبہ سی بلکہ لیوی تو امام سی لیوی یا اوسکی نائب سے اور جائز ہی اسکو پہننا انکا
اگرچہ جنبی ہو یا حائض ہو اور اگر کہیں سے کوئی کسیکو قتل کرکر حرم مین آن بیٹہی تو اوسکو قتل نکری جبتک کہ وہان سی باہر نکلی مگر جبکہ حرم مین قتل کری
تو قاتل کو وہان مارنا جائز ہی اور اگر قتل کری خانہ کعبہ مین تو اوسمین قتل نہ کیا جاوی اور مکروہ ہی استسقی کرنا آب زمزم سی نہانا اور مکہ افضل ہی مدینہ سے
مگر جس قطعہ مین پر کہ لگی ہین اعضا علیہ الصلوۃ والسلام کی یعنی دفن کیی گئی ہین اوسپر وہ مطلق افضل ہی حتی کہ کعبہ سی اور عرش کرسی سی ہی
اور زیارت حضرت کی قبہ کی مستحب ہے بلکہ بعضون نی کہا ہی کہ واجب ہے اوسکی لیی کہ فراغت رکہتا ہو اور سوچ ہیلی کری زیارت کی اگر حج فرض ہو
اور نفل ہو تو اختیار رکہتا ہی چاہی حج پہلے کرے چاہی زیارت جبتک کہ نہ گذری مدینہ پر سی اور اگر مدینہ پر سی گذری تو پہلی شروع

کی زیارت ہی کری بالفعل واجب ہی کہ نیت کری ساتھہ زیارت حضرت کی زیارت حضرت کے مسجد کی ہی سی کرفرمایا ہی حضرت نی کہ نماز اوسمین بہتر ہی
ہزار نماز دوسی جگہ سی مسجد حرام کی یعنی اوسمین لاکھہ نماز دینکا ثواب ہوتا ہی اوراسیطرح اور عبادتونکا بھی ثواب اوسمین زیادہ ہوتا ہی یہہ مسائل
متفرقہ تھے سو لکھی گئی ہر جا ہا ہمنی کہ ترکیب حج کی اور مسائل ضروری اوسکی ایک جا لکھون اگر یہہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثون کی فائدہ نمین متفرق
لکھے جا چکی ہین مگر آپ سی بھی کتنی لکھنی لکھنی مین عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہی پس اس عرصہ مین سالہ فارق حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحق صاحب زادہ اللہ
شرفہا کا کہ اسمین مسائل ضروری حج کی معتبر کتابونسی بہت اچھی ترتیب سے لکھی ہین اس عاجز کی نہ تھہ لگ گیا اوسکو ہندی زبان مین کرکر ایک فصل مین
لکھنا ہون **فصل** جاننا چاہیی کہ جو کوئی ارادہ حج کا کری اوسکو چاہیی کہ اول تو نیت درست کری کہ محض اللہ کے رضامندی اور ادائی فرض کا ارادہ
کری کچھہ خیال نام نمود کا نہو والا سب محنت برباد جاوی پھر اگر یہہ بندہ وستا رکھتی والا ہی تو جب جہاز مین بیٹھہ کر طرف مکہ معظمہ کی جانی لگی محاذی
میلم سی احرام باندہی اور باندہنا احرام کا چار طرح پر ہی اول فقط احرام حج کا باندہنا کہ اوسکو افراد کہتی ہین دوسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہی پھر اور مکہ معظمہ
مین پہنچ کر افعال عمرہ کی حج کی مہینونمین کرکر احرام سی نکل آوی پھر احرام باندہ کر حج ادا کری اس قسم کو تمتع کہتی ہین تیسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہی غیر
مہینون حج کی مین اور افعال عمرہ کی کرکر احرام سی نکل آوی چوتھی یہہ کہ میقات پر یا محاذی اوسکی پہنچکر احرام حج اور عمرہ کا ساتھہ باندہی پس اس
صورت مین مکہ پہنچکر افعال عمرہ کی بجالاوی اور احرام سی نہ نکلی جبکہ ایام حج کی آوین افعال حج کی کرکر احرام سی نکلی اسکو قران
کہتے ہین اور یہہ امام اعظم رح کی نزدیک افراد و تمتع سی بہتر ہی پس جب ارادہ احرام باندہنی کا کری تو مستحب ہے کہ ناخن ناتھہ پانو کی اور بال بغلون
اور زیر ناف کی دور کری اور لبین نواوی اور اگر عادت سہ منڈانیکی ہو تو سر ہی منڈاوی والا کتنگھی کری اور اگر بیوی یا لونڈی ساتھہ ہووے
تو صحبت کری پھر وضو کری یا نہاوی اور نہانا افضل ہی اور باندہی لنگ اور اوڑہی چادر نئی اور سفید اور یہہ افضل ہی اور اگر دونو دھوئی
ہوئی ہون یا پہنی ایک کپڑا کہ اوس سی ستر ڈہنک جاوی تو بھی جائز ہی اور خوشبو لگاوی اور پڑہی دو رکعتین پھر اگر ارادہ قران کا رکھتا ہی
تو یون کہی اللھم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرھما لی وتقبلھما منی اور اگر ارادہ تمتع کا کری تو یون کہی اللھم انی ارید العمرۃ فیسرھا لی وتقبلھا منی اور اگر
ارادہ افراد کا کری تو یون کہی اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سی کری تو بھی کافی ہی پھر لبیک کہی پس جب لبیک
کہی بہ نیت حج یا عمرہ کی تو محرم ہوا و الفاظ لبیک کی یہہ ہین لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک
لک ان الفاظ سی کم نہ کہی اور زیادہ کہنا جائز ہی چنانچہ یہہ الفاظ بھی منقول ہین لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل لبیک
لبیک الہ الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سی کہتا رہی خصوصا بعد نماز کی خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کی اور
وقت منی کی قافلہ سی اور وقت چڑہنی کی بلندی پر اور وقت اوترنی چڑہنی کی بلند سی جنگل مین غرض کہ اس سفر کو حکم نماز کا ہی جیسیکہ نماز مین وقت
انتقالات کی تکبیر کہتی ہین ایسی ہی اس سفر مین وقت اوترنی چڑہنی کی بلندی و پستی سی لبیک کو ورد زبان کری اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہی کہ
اگر کتنی چیز و بستی پرہیز کری سیا ہو اکپڑا نہ پہنی مانند کرتہ اور انگرکہی اور جامہ اور فرغل و جبہ اور قبا اور پائجامہ اور پارانی اور موزی اور دستانہ
اور ٹوپی اور مانند انکیکی اور مراد پہنی سی اوسطرح کا پہناہی کہ جسطرح عادت ہی اوسکی پہنتی کی اگر خلاف عادت پہنی تو بھی مضائقہ نہین
مثلا کرتی یا پائجامہ کو بدنمین نہ پہنی اور اگر انکو اوڑہ لی یا بطور لنگ کی باندہی تو بھی مضائقہ نہین اور محرم نہ پہنی کپڑا رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبو
دار رنگ سی مانند زعفرانی اور کسنبی اور مانند انکیکی لیکن دھویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہی اور اپنی بیوی سی جماع اور وہ چیزین
کہ باعث جماع کی ہین نکری مانند بوسہ لینی اور ہاتھہ لگانیکی شہوت سی اور باتین ہیجانی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتون کی نہ کری اور

فسق و فجور نکری اور کسی سی جنگ و جدل نکری اور شکار صحرائی وحشی نکری حتی کہ اشارہ بھی نکری شکار کیطرف اور نہ بتاوی اوسکو اور نہ مدد کری
شکار کرنیوالیکی اور شکار دریائی مانند مچھلی کی درست ہے اور استعمال خوشبو کا نکری اور ناخن اور بال سر اور ڈاڑھی کی بلکہ تمام بدن کی دور
نکری نہ منڈوادی اور نہ کترادی اور نہ اوکھیڑی اور بال سر و ڈاڑھی کی خطمی وغیرہ سی نہ دھودی اور جائز ہی محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام
مین اور گھر کی اور کجاوہ کی سایہ مین بیٹھنا اور باندھنا ہمیانی کا کمر مین اور لڑنا دشمن[1] اپنی سی اور مونھہ اور سر کسی چیز سی نہ ڈھانکی اور چون نہ ماری
اور غارنا کتنی ایک جانور وغیرہا حالت احرام مین جائز ہی نہ دم واجب ہوتا ہی اور نہ صدقہ و بیہ مین کوا اور چیل اور سانپ اور بچھو اور چوہا اور چیڑی اور کچھوا
اور بھیڑیا اور گیدڑ اور پروانہ اور مکھی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بھڑ اور لیسو اور سہ اور چھپکلی اور درندہ حملہ کرنیوالا اور اور جانور موذی اور فواسق پنج
کی چار مین اول احرام دوسری وقوف عرفات دن عرفہ کی اور وقت اوسکا بعد زوال سی فجر عید الضحی تک ہے اور تیسری طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحی
کی کرنا بہتر ہی اور ایام نحر سی تاخیر کرنی مین دم لازم آتا ہی اور چوتھی ترتیب ان افعال مین یعنی اول احرام باندھنی اور بعد ازان وقوف عرفہ کری اور
بعد ازان طواف الزیارت اگر ایک بھی انمین سی فوت ہوگا حج نہین ہوئیگا اور واجبات حج کی یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان
صفا و مروہ کی اور کنکریان مارنی منارہ پر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی ہو کہ کی کا زیستی والا نہو اور سر منڈانا
یا بال کترانی اور احرام میقات سی باندھنا اور وقوف عرفات آفتاب کی غروب ہونی تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سی اور مضبوط فی
اسکو سنت کہا ہی اور طواف شروع کرنا داہین طرفسی اور طواف پیادہ پاکرنا اگر بیمہ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈھانکنا اور سعی
درمیان صفا اور مروہ کی صفا پر سی شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکی کا قارن اور متمتع
کو اور بعد ہر سات شوط کی دو رکعتین نماز پڑہنین اور ترتیب درمیان رمی[2] اور حلق[3] اور ذبح کی اسطرح کہ اول رمی کرنی پھر ذبح پھر حلق پھر طواف زیارت
کری اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کی اندر آجاوی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی بعد طواف کے کرنی اور
حلق مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنی حرم مین اور ایام نحر مین[4] اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ بعد وقوف[5] عرفہ کی اور چیزین کہ
اونکی ترک سی دم لازم اوی وہ یہی واجب ہین اور سوائی انکی سنتین اور آداب و مستحبات ہین اور دم بہ بات جانور بیچ کرنی سی خواہ اونٹ ہو یا گائین
یا بکری یا مانند انکی اور بکری اور مانند اسکی ہر جگہہ کفایت کرتی ہی مگر جبکہ طواف الزیارت کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد وقوف
عرفہ کی پہلی سر منڈانی کی تو انمین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور اہنی ہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین سی کہانا مستحب ہے
اور سوائے انکی مین سی اسکو کہانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سی عاجز ہو تو اوپر دس روزی لازم ہین تین روزی پہلی دن نحر کی اور فضل بہتر ہے
کہ اخیر روزہ دن عرفہ کی واقع ہو اور سات روزی بعد از فراغ حج کی رکہی جہان چاہی رکہی اور آپہلی سر منڈانیکی ہدی پر قادر ہو تو اوپر ہدی ہی
لازم ہی اوسوقت روزہ بدل نہین ہوئیگا اور جسوقت کہ ارادہ مکی مین جانیکا کری تو نہادی اور یہہ مستحب ہے اور جانب بلندی مکہ معظمہ سی کہ ثنیہ علیا ہی
داخل ہو دی اور دن کو جانا مکہ مین بہتر ہی رات کی جانی سی اور جبکہ شہر مین داخل ہو دی تو اول مسجد الحرام مین جاوے بعد کہنی اسباب کے جہان رکہنا منظور
ہو اور یہہ مستحب ہے کہ وقت داخل ہونی مسجد الحرام کی لبیک کہی اور دروازہ بنی شیبہ کی سی کہ اوسکو باب السلام بہی کہتی ہین مسجد مین جاوی اس حال
سی کہ متواضع اور خشوع کرنیوالا اور ذلیل جاننی والا اپنی کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کرنیوالا اور حرمت کرنیوالا ہو جب بیت اللہ کو دیکہی تو تکبیر و تہلیل کری
اور جب مسجد الحرام مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور متمتع وغیرہ کی کی لیہی سنت ہی بجا لاوی اسطرح کہ اول منہ حجر اسود کیطرف
کرکر تکبیر و تہلیل کری اور حجر اسود کو بوسہ دی اور وقت بوسہ دینی کی دونو ہاتہہ اوٹہاوی جیسیکہ وقت تکبیر تحریمہ کی اوٹہاتی ہین اور بوسہ دینا اوس

صورت میں ہی کہ سکیوا نہ ہو پس اگر بسبب ازدحام کی ہو سکے تو ہاتھ لگا کر بوسہ دے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو لکڑی یا کپڑا لگا کر چومی ہو اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دونوں ہتھیلیوں سے اشارہ کر کے کپڑا چومی اور تکبیر و تہلیل و تحمید کرے اور درود پڑھی اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانہ کعبہ کی پھرے اور طواف بہ ہیات اضطباع کرے یعنی چادر داہنی بغل کی نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈالی اور سات بار شروع حطیم کی طواف کرے اور اول میں دونوں رمل بھی کرے یعنی جلد چلے مونڈھے ہلا کر اور سینہ نکال کر جیسے بانکی چلتے ہیں اور جبکہ حجر اسود پر گذرے ایسی طرح کرے کہ جو پہلی کیا تھا یعنی بوسہ وغیرہ دیوے اور تکبیر وغیرہ پڑھی اور طواف کو ختم بھی حجر اسود کی بوسہ دینے پر کرے اور رکن یمانی کو کہ سامنے حجر اسود کی ہی بوسہ نہ دے بلکہ ہاتھ ہی لگا دے بعد ان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور یہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کی پڑھی اور اگر بسبب ازدحام کی وہاں نہ پڑھ سکے تو مسجد میں جہاں چاہے وہاں پڑھی اور اول رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کی قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور بعد نماز کی دعا مانگی جو چاہی اور چاہ زمزم پر جا کر پانی پیٹ بھر کر پیوے اور پھر مقام ملتزم پر آوے اور حجر اسود کو بوسہ دے یا تکبیر و تہلیل و درود پھر پڑھی اور منفرد کو بہتر ہے کہ بعد طواف زیارت کی سعی صفا و مروہ کی کرے اور اگر بعد طواف قدوم کی کرے تو بھی جائز ہے پس مسجد الحرام سے باہر نکلکر جانب صفا کی آوے اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ نظر پڑے اور بیت اللہ کی طرف متوجہ کرے اور ہاتھ اٹھا دعا کی لیوے اور تکبیر و تہلیل و حمد اور درود پڑھی اور جو چاہی دعا کرے پھر طرف مروہ کی اترے اپنی چال اور جب بطن وادی میں پہنچے تو میل اخضر سے میل دوسرے تک جلد چلے پھر اپنی چال مروہ پر چڑھی اور سامنے قبلہ کی کھڑا ہو کر جیسی تکبیر وغیرہ صفا پر کی تھی مروہ پر بھی کرے ایسطرح سات بار آمد و رفت کرے شروع صفا سے کرے اور ختم مروہ پر اور شرط سعی کی ہے کہ بعد طواف کی ہو اگر پہلی طواف کی سعی کی پھر کرنا سعی کا لازم نہیں اور طہارت اس سعی کی لیے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کی لیے شرط نہیں ہے لیکن اولی ہی اور طواف کی لیے طہارت ضرور ہے اور بہت طواف اسکے کرنے کی بات کرنی مکروہ ہے اور جب سعی سے فارغ ہو پھر مسجد الحرام میں جا کر دو رکعت نماز پڑھی اور بہتر ہے کہ یہ نماز بعد اپنے منطقہ میں پہنچنے کے پڑھے اور طواف نفل جسقدر چاہے کرے اور ساتویں ذی حجہ کو مکہ میں امام خطبہ پڑھتا ہے اور جہاں ہو وہیں ہمکو مانند بنگلی کی طرف نماز کی دو رکعت نماز ظہر و عصر قصر و جمع تقدیم بوقت ظہر ادا کرے اور سنت و نفل نہ پڑھے اور اسکو سنی کہتے ہیں اور اسیطرح روز عرفہ کی عرفات میں کیا رہیں کو منا میں کام حج کی خطبہ بیان ہوتے ہیں وہیں ہمکو بھی رہنا چاہیے پھر اگر احرام سے نکل آیا ہو تو آٹھویں ذی حجہ کو احرام حج کا باندھ کر بعد طلوع آفتاب کے منا میں آوے اور اگر ظہر پڑھ کر آوے تو بھی مضائقہ نہیں اور رات کو منا میں رہے اور روز عرفہ کی نماز فجر کی تاریکی میں پڑھ کر طرف عرفات کے جاوے اور اگر آٹھویں تاریخ منا میں نہ آوے اور دن عرفہ کی عرفات کو جاوے تو بھی جائز ہے لیکن خلاف سنت ہے اور عرفات میں جس جگہ کہ چاہے اتری سوا بطن عرنہ کی اور افضل یہ ہے کہ جبل عرفات کی افضل ہے اور اسکے دامن بعد زوال کی نہاوے کہ سنت ہے اور عرفات میں وقوف کرے کہ فرض ہے بدون اسکی حج ادا نہیں ہوتا اور خطبہ امام کا سنے اور ہمراہ امام کی بشرط احرام کی نماز ظہر اور عصر کی جمع کرے اور استغفار اور لبیک و تہلیل اور تسبیح اور ثنا اور درود ساتھ عاجزی اور ذلت اور اخلاص کی بہت پڑھی اور اپنی حاجت مانگی اور وقت غروب ہونے آفتاب کے ہمراہ امام کی مزدلفہ میں آوے اور درمیان راہ میں استغفار اور لبیک و حمد اور درود اور ادا کا بہت پڑھتا رہے اور مزدلفہ میں آکر ہمراہ امام کی نماز مغرب اور عشا کی جمع کرے اور رات کو وہیں رہے کہ رات کو وہاں رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا میں مشغول رہے اور بعد ہونے فجر کی تاریکی میں نماز ادا کرے اور پھر وقوف کرے مزدلفہ میں جہاں چاہی سوا وادی محسر کے بلکہ جب اوس وادی سے گذرے تو جلد وہاں سے گذرے اور بعد فجر کے وقوف کرے روشنی ہونے تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کی منا کو روانہ ہو اور وہاں پہنچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزے ماری اور جب اول سنگریزہ ماری تو لبیک موقوف کرے پھر جانور ذبح کرے پھر سر منڈاوے یا بال کتروا دے بعد ازاں مکہ میں آکر طواف الزیارۃ کرے اگر سعی پہلی کی ہے پس اسوقت حاجت سعی کی نہیں اور اگر پہلی سعی نہیں کی ہے تو بعد طواف الزیارت کی سعی کرے جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانیکی مستحب ہے کہ ناخن کتروا دے اور لبیں لوا دے اور استرہ لیوے اور بعد سر منڈانیکی جو چیز کہ

حرام ہوئی تھی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارت کی حلال ہوونگی و ربعد طواف الزیارت کی منا مین
انکر رانکو رہی پہر آیام منا مین دنکو کہ مین جاکر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہی اور رانکو منا مین رہی اور دوسری دن نحر کی یعنی گیاروین کو تینون
جمرات یعنی مناروں پر رمی کری پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کی ہی اوسکو جمرہ اولی اور جمرہ ادنی کہتی ہین اوسپر سات سنگریزی مارے اور بعد
ازان اوس جمرہ پر کہ متصل اوسکی ہی اوسکو جمرہ وسطی کہتی ہین اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزی ماری اور وقت مارنی ہر سنگریزی کی تکبیر
کہتا رہی اور اسیطرح تیسری دن یعنی بارویں کو تینون جمرات پر سات سات سنگریزی مارے اور چوتھی دن یعنی تیرویں کو اگر وہان رہی تو اوسپر رمی
تینون جمرا نکی لازم ہی اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارویں بارویں تیرویں مین بعد زوال کی ہی لیکن تیرویں کو
اگر پہلی زوال سی اور بعد طلوع ہونی فجر کی رمی کری تو جائز ہی اگرچہ مسنون بعد زوال کی ہی اور گیارویں و بارویں مین پہلی زوال سی رمی
کرنی جائز نہین اور مستحب ہے کہ سنگریزی چھوٹی ہون بہت بڑی نہون اور پاک ہون اور نزدیک جمرات سی سنگریزی نہ لیوی بلکہ فر دلفہ سی یا راہ سی
سی لیوی اور مچھلی مین پکڑکر پھینکی اور وقت رمی کی فاصلہ جمرات سی کم پانچ ہاتھہ سی نہو اگر زیادہ ہو تو مضایقہ نہین اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی ہے
یعنی رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی پیادہ پا کری اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی نہین یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اوسمین یکسان ہی اور نشیب
نالہ مین کھڑی ہو کر طرف بلندی کی رمی کری اور اوسوقت منہ داہین ہاتھہ کیطرف ہو اور کعبہ باین ہاتھہ کیطرف اور اگر سنگریزی مناروں سی دور پڑین
تو درست نہین مناروں پر یا نزدیک پڑین اور سنگریزی داہین ہاتھہ سی پھینکی اور ہر سنگریزی علیحدہ علیحدہ پھینکی اگر ایک ہی دفعہ سبکی سب لگین
جائز نہین اگر لگین گی تو وہ ایک ہی کنکر پھینکنا گنا جاویگا اور بعد ان افعال کی وادی محصب مین آنکر ایک دو ساعت ٹہہر کر کی مین طواف الصدر
کی لیی جاوے اگر دلسی آنا منظور ہو اور اگر مکہ مین ٹہہرنا منظور ہو تو وقت چلنے کی یہہ طواف کری اور اوس طواف مین رمل اور سعی نہین ہی اور بعد
طواف کی چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بہر کر پیوی کئی بار کر کر اور ہر بار نظر کعبہ کیطرف کرتا رہی اور وہ پانی مونہہ اور سر اور بدن پر بہی ملی اور پھر طرف بیت اللہ
کی آوی اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکی تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دی اور سینہ اور مونہہ اپنا ملتزم سی لگاوی اور کعبہ کی پردون کو پکڑ کر گریہ وزاری
بہت سی کری اور اوسوقت بہی ساتہہ تکبیر و تہلیل اور اوراد کا روا شغال اور حمد و ثنا کی مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالی سی طلب کری اور مونہہ اپنا
کعبہ کیطرف کر کر پہلی پانون مسجد سی باہر نکلی اور جسطرف چاہی روانہ ہو اور عمرہ سنت ہی واجب نہین اور ایک سال مین مکرر ادا ہوتا ہی اور وقت اوسکا
تمام سال ہی مگر ایام حج مین مکروہ ہی غیر قارن کو اور ایام حج کی یہہ ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا طواف ہی اور واجب اوسمین
دو چیزین ہین ایک سعی درمیان صفا اور مروہ کی دوسری سر منڈانا یا بال کترانی اور شرایط اور سنن اور آداب اوسکی وہی ہین جو حج مین ہین اور احکام
جنایات کی یہہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کری یا خضاب سے سر پر یا محاسن یکا کری یا استعمال زیت کا کری یا پہنی کپڑا سیا ہوا تمام روز یا اوسطرح
کہ عادت ہی اوسکی پہنی کی یا ڈاڑہی اپنی سر کو تمام روز یا منڈاوی سر چوتہائی یا زیادہ اوس سے یا ایک نعل یا بال زیر ناف کی لی یا گردن کی یا ناخن
دونو ہاتہون کی یا دونون پانو نکی یا ایک ہاتہہ پانو نکی یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کری یا طواف فرض بی وضو کری یا سعی
سے پہلی تمام پہری یا سعی ترک کری یا وقوف مزدلفہ ترک کری یا سب سے یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کری یا سر منڈاوی خارج حرم سے یا حالت
احرام مین بوسہ لیوی ہو یکا یا چہوئی اوسکو ساتہہ شہوۃ کی یا تاخیر کری سر منڈانیکو یا طواف زیارت کو ایام نحر سی یا مقدم کری فعل حج کو دوسرے فعل
حج پر مثلا سر منڈاوی پہلی ذبح سی پس ان سب صورتون مین دم واجب ہوتا ہی اور اگر تلبید کری یعنی گوند وغیرہ سی بال سر کی جماوی یا قارن سر منڈاوی
پہلے ذبح سی یا سر دوم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کو ایک عضو سی کم یا ڈاڑہی سر اپنا یا پہنی کپڑا سیا ہوا کم ایک روز سے یا منڈاوی

کہ جو تہائی سی یا ترش داڑھی یا حسن کم یا بیخ سی یا بیخ ترش داڑھی متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر بی فضہ کری یا ترک کری ایک مسا کین کو تین مسا کین بعد دن بخ کی یا غیر اپنی کا سہ موٹھی پس ان صورتون مین صدقہ واجب ہوتا ہی اور صدقہ آدھا صاع گیہون ہی یعنی دو سیر اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کو یا سر منڈاوی یا اپنی کپڑا سیا ہوا ساتھہ عذر کی یا بیمار کی پس ان صورتون مین محرم لازم ہی کہ ایک چیز کری تین چیزون سے ذبح بکری کرنا چھہ مسکینونکو تین صاع گیہون دی ہر مسکین کو آدھا آدھا صاع تین روزی رکھی متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کری یا تباہ کری شکار کو یا اسکا انڈا کری اوسکیطرف پس واسپر جزا لازم آتا ہی یعنی قیمت شکار کی ساتھہ تشخیص دو عادلون کی بحسب قیمت اوس جگہہ کی کہ شکار کیا ہی یا بحسب قیمت اوس موضع کی کہ قریب ہو اوس سے اگر موضع شکار مین نہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہی خریدی ساتھہ قیمت اوسکیطرف بدی اگر اسکی واسطے پس ذبح کری اوسکو حرم مین اور اگر چاہی خریدی اوسکا غلہ اور دیوی ہر ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کہجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دی اور اگر چاہی روزہ رکھی بدلی اناج ہر فقیر کی ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصد اگر نہو الا اور بہول کر کرنہو الا اور عالم اور جاہل اور رغبت کرنیوالا اور بجبر کرنیوالا یکسان ہین اور اگر محرم خالص خوشبوئی بہت سے کہاوی تو دم لازم آتا ہی اور سونگھنی خوشبوئی اور پہول خوشبودار اور میوہ خوشبودار کیسی محرم پر کچھہ واجب نہین ہوتا مگر یہہ فعال مکروہ ہین اور مارنی جون کیسی قدری طعام تصدق کری مانند ایک مٹھی کی اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ اپنی بدن ہی یا سر ہی یا کپڑی سی پکڑ کر ماری اور اگر زمین مین سے پکڑ کر ماری کچھہ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑ کھوا فتاب مین ڈالی اس مین سے کہ جوئین مر جاوین اور جوئین بہت مرین تو اوسپر لازم ہوتا ہی تصدق کرنا آدھا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہو کر جوئین ڈالی اور نہ جوئین مریں تو کچھہ نہو اور وہ مرین تو اوسپر کچھہ لازم نہین ہوتا للہ الحمد تمام ہوئی مسائل حج کی اب لکہی جاتی ہین دعائین حج کی **فصل** پڑہی وقت احرام کے

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور اگر زیادہ اس سے کہی تو نہین حرج لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ اور پڑہی بعد احرام کے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اَحْرِمْ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَدَمِيْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى اَدَاءِ الْعُمْرَةِ اگر ہی علی ادائہ فرض الحج وتقبلہا منی واجعلنی من وفدک الذین رضیت عنہم وارضیتہم وقبلت اللّٰهُمَّ قَدْ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعِظَامِيْ اور پڑہی وقت داخل ہونے حدود حرم کے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور پڑہی جبکہ دیکہی مکہ کو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور پڑہے وقت دیکہنی بیت اللہ کے اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّبِرًّا وَّمَهَابَةً اور پڑہی وقت داخل ہونی مسجد الحرام کی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور پڑہی جبکہ قریب ہو حجر اسود کے اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور پڑہی وقت

دروازی بیت اسے اللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَھٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُکَ وَھٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ
اور نزدیک کعبہ کے کہے اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَالشَّکِّ وَالْکُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ وَالْمَنْظَرِ
فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور پیچھے نزدیک میزاب کے یعنی پرنالے کے اللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ اَللّٰھُمَّ اسْقِنِیْ
بِکَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً لَا اَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَدًا اور پیچھے نزدیک رکن شامی کے اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْیًا
مَشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَتِجَارَۃً لَنْ تَبُوْرَ وَاَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اور پیچھے نزدیک رکن یمانی کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَ
اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور پیچھے درمیان رکن یمانی اور حجر کے سورۂ رَبَّنَا اٰتِنَا آخر آیۃ تک اَللّٰھُمَّ تَبَلِّغْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ
فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ حَالٍ غَائِبَۃٍ لِیْ بِخَیْرٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور پیچھے یہ ہر سہ
مذکورہ تمام طواف میں ہے اور نزدیک حطیم کے کہے اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ وَتَبَلِّغْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ
وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور پیچھے نزدیک باب کعبہ کے وقت چمٹنے کے کہے اَللّٰھُمَّ یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تَزَلْ عَنِّیْ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ اِلٰھِیْ وَقَفْتُ بِبَابِکَ وَ
اَلْزَمْتُ بِعُبُوْدِیَّتِکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عِقَابَکَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَجَسَدِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ لَمَّا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنْ سُجُوْدٍ غَیْرِکَ
فَصُنْ وَجْھِیْ عَنْ مَسْاَلَۃِ غَیْرِکَ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَا کَرِیْمُ یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ
یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور پیچھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ
مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی اور پیچھے بعد دو رکعتوں طواف کی اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ
سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ
اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور پیچھے وقت پینے آب زمزم کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً
مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ سَقَمٍ وَاَرِدْ فِی الْاِخْلَاصَ وَالْیَقِیْنَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
اور پیچھے جب چڑھے صفا پر اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ
وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ
الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اور پیچھے درمیان صفا اور مروہ کی رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ
اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پیچھے دن عرفہ کے وقت پڑھنے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ
فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ
الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ
بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتُّقٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اور پیچھے کثرت دعا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد ان کے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَیْرًا

مما نقول اللھم لک صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی ولک ربِ تراثی اللھم
انی اعوذ بک من عذاب القبر ووسوسۃ الصدر وشتات الامر اللھم
انی اسالک من خیر ما تجیء بہ الریح واعوذ بک من شر ما تجیء بہ الریح اللھم اھدنا بالھدی
وزیّنا بالتقوی واغفر لنا فی الاخرۃ والاولی اللھم اسالک رزقا طیبا مبارکا اور پڑھے جو شخص ہر روز کی رات میں دس کلمہ ہر ایک
سبحان الذی فی السماء عرشہ سبحان الذی فی الارض موطئہ سبحان الذی فی البحر سبیلہ
سبحان الذی فی النار سلطانہ سبحان الذی فی الجنۃ رحمتہ سبحان الذی فی القبر قضاءہ
سبحان الذی فی الھواء روحہ سبحان الذی رفع السماء سبحان الذی وضع الارض سبحان الذی
لا ملجأ ولا منجا منہ الا الیہ اور پڑھے جو شخص مدینہ منورہ کے اللھم ھذا حرم رسولک فاجعلہ لی وقایۃ من النار وامانا
من العذاب وسوء الحساب اور پڑھے جو شخص مدینہ منورہ میں داخل ہو کہے رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق
واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا اور جو شخص مدینہ منورہ کی زیارت روضہ مبارک کے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک
یا نبی اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا صفوۃ اللہ السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک
یا سید ولد آدم السلام علیک یا سید المرسلین وخاتم النبیین ورسول رب العلمین السلام علیک وعلی
اھلک واصحابک الطاھرین وازواجک الطاھرات امہات المؤمنین جزاک اللہ عنا افضل ما جزی
نبیا عن امتہ وصل علی محمد کلما ذکرک الذاکرون وغفل عنک الغافلون

باب حرم المدینۃ حرسہا اللہ تعالیٰ

باب ہی بیچ بیان حرم یعنی گردی مدینہ کی محفوظ رکھی اوسکو اللہ تعالیٰ ف حدیثین بیچ حرام ہونی مدینہ اور گردی اوسکیکی آئی ہین اور اختلاف
کیا ہی علمانی اسمین ہماری نزدیک معنی اوسکی حرام ہونیکی یہہ ہین کہ اوسکی تعظیم وتکریم کری زیہہ کہ وہ حرام ہی مانند مکی کی پس ہماری نزدیک حرام
نہین درخت کاٹنی مدینہ اور گردی اوسکیکی اور شکار کرنا اوسمین اور تینون امامونکی نزدیک یہہ چیزین حرام ہین وہان بی بغیر ضمان کی یعنی بدلہ نہین
دینا ع الفصل الاول فصل پہلی عن علی قال ما کتبنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا القرآن
وما فی ھذہ الصحیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرام ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیھا
حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل ذمۃ المسلمین واحدۃ
یسعی بھا ادناھم فمن اخفر مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل ومن والی قوما بغیر اذن
مواليہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل متفق علیہ وفی روایۃ لھما من ادعی
الی غیر ابیہ او تولی غیر مواليہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا نہین
لکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سوائے قرآن کی اور اوسچیز کی کہ اس صحیفہ مین ہی کہا حضرت علی نے فی صحیفہ مین یہہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی مدینہ حرام ہی درمیان عیر کی تور تک پس جو شخص کہ پیدا کری مدینہ مین بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب وسنت کی یا ٹھکانا دی بدعتی
کو پس اوسپر لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگونکی نہین قبول کی جاتی اوسسے یعنی کامل قبول نہین ہوتی فرض اور نہ نفل عہد مسلمانونکا

ایک ہی سعی حاصل کرسکتا ہی تہہ تو کسی اونکا اون کا پس جو شخص تو ری مسلمان کی عہد کو اوسپر بھی ہی لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی نہین قبول کیجاتی اوسسے فرض اور نہ نفل نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہہ بھی ہی کہ جو شخص کہ دعوی کری طرف غیر باپ اپنے کی یعنی کہی کہ مین فلانیکا بیٹا ہون اور واقع مین اسکا بیٹا نہین یا نسبت کری اپنی کو طرف غیر مالکون اپنی کی پس اوسپر بھی لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگون کی نہین قبول کیجاتی اوسسے فرض اور نہ نفل **ف** اوپر کی اس صحیفہ مین ہی آیا ہی کہ لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص کیا ہی حضرت علی کو ساتھہ اوس صحیفہ کی یعنی کتاب کے سوائی قرآن کی اوسکی جواب مین حضرت علی نے یہہ فرمایا کہ نہین لکھا ہی مجھہ کو حضرت نے سوائے قرآن کی اور اوس چیز کی جو صحیفہ مین ہی اور صحیفہ سی مراد ورق کاغذ ہی کہ اوسمین احکام دیات کی اور اور بعضے احکام لکھی ہی اور وہ جو حضرت علی نے تلوار کی غلاف مین رکھتا تھا اور اون احکام مین یہہ حکم مدینہ کا بھی تھا کہ بیان کیا آور مدینہ حرام ہی یعنی بزرگ قدر ہی اور منع ہی اسمین ایسے چیز کرنی کہ باعث اوسکی حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کی حرام یعنی حرم مکی ہی جو چیزین کہ حرم مکی مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بھی حرام ہین اور حد اس حرم کی درمیان عیر اور ثور کی ہی کہ یہہ دو پہاڑ ہین دونو طرف مدینہ مطہرہ کی اور لفظ صرف کی معنی مین فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کی معنی مین نفل یا فدیہ اور بعضون نے کہا شفاعت اور بعضون نے کہا توبہ اور عہد مسلمانونکا ایک ہی الخ یعنی ایک یہہ بھی حکم لکھا ہوا تھا اوس صحیفہ مین کہ عہد و امان مسلمانونکا مانند شی واحد کی ہی سعی حاصل کرسکتا ہی ساتھہ اوسکی ادنا اونکا یعنی ادنا بھی شخص بہ اختیار عہد امان دینی کا رکھتا ہی اور اوسکی امان دینی سی اور اونکو سعی کرنی اوسکی عہد پورا کرنی مین لازم ہوتی ہی حاصل یہہ کہ جو کوئی مسلمانونمین سے اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کی امان دیوی کسی کافر کو اور عہد کری اوسسے اور اپنی پناہ مین لاوی تو نہین جایز کسی مسلمان کو توڑنا اوسکا اور جو کوئی توڑی مسلمانکی عہد کو یعنی قتل کری اوس کافر کو یا لیلیوی مال اوسکا تو اوسپر بھی لعنت ہی الخ اور جو شخص کہ موالات کری یعنی دوستی کری جانا چاہیی کہ ولاد و قسم پر ہی ایک تو ولاء موالات وہ یہہ ہی کہ عادت عرب کے تھی کہ آپسمین دوستی کرتے تھی اور عہد باندھتے تھی اور قسم کہاتے تھی کہ نیک و بد مین آپسمین شریک اور مدد و معاون رہین گی آور آپسمین ایک دوسرے کی دوست سی دوستی رکھین گی اور دشمن سی دشمنی اور ایام جاہلیت مین امر باحق و باطل پر بھی مدد کرتی تھی اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتی تھی اور اکثر اہل عجم عرب مین آنکر صحابہ سی عہد موالات باندھتی تھی آور دوسری ولاء عتاقت ہی کہ جسنی غلام آزاد کیا ہی اوس غلام پر حق ولاء ثابت ہوا کہ وقت نہونی عصبہ اوس غلام کی وہ آزاد کرنیوالا وارث اوسکا ہوتا ہی کہ ذوی الفروض سی جو کچھہ بچتا ہی وہ لیتا ہی پس احتمال ہی کہ مراد موالات سی یہان قسم اول ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ ایک شخص کے موالی یعنی دوست مذکور ہون تو نہ چاہیئے کہ اور قوم کو موالی ٹہیراوی بغیر اذن موالی اپنی کی ایسی کہ اسمین یکطرح کی عہد شکنی اور ایذا دینی ہی مسلمانون کو اور احتمال یہہ ہے ہی کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی نسبت کری اپنی آزاد کیو غیر آزاد کرنیوالی اپنی کیطرف تو مستحق لعنت ہوتا ہی جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہی غیر باپ کیطرف نسبت کرنیمین اسصورت مین قید بغیر اذن موالیہ کی بنا بر غالب کے ہی کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ اگر غلام آزاد اذن چاہتا ہی اپنی مالک سے اس بات کا تو وہ اذن نہین دیتا پس اس سے کوئی یہہ نہ سمجھی کہ اگر مالک اذن دیدی تو نسبت کرنا غیر کیطرف درست ہوا سلیی کہ جھوٹ لازم آویگا اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ حضرت علی نے کچھہ نہین لکھا حضرت سی سوای قرآن کی اور صحیفہ مذکورہ کی پس حضرت علی کی قوا سے صریح باطل ہوتا ہی افتراء شیعہ کا کہ حضرت علی کو آنحضرت نے وصیت کی تھی ساتھہ خلافت کی اور اور اسرار کی اور خاص اہلبیت کو ایسی چیزین بتائین کہ اورونکو نہین بتائین پس یہہ سب دعوی باطل ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے لکھنا علم کا ع ح **وعن**

سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی احرم ما بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھا او یقتل صیدھا
وقال المدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون لا یدعھا احد رغبۃ عنھا الا ابدل اللہ فیھا من ھو خیر منہ ولا یثبت احد علی لاوائھا
وجھدھا الا کنت لہ شفیعا او شھیدا یوم القیمۃ رواہ مسلم ف ورواہ سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین حرام کرتا ہون
درمیان دو لونکنا رون سنگستان مدینہ کی یہہ کہ کاٹی جاوین درخت خاردار اوسکی یا مارا جاوی شکار اوسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہی واسطے اونکی یعنی
واسطے رہنی والون مومنین اوسکی دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنی اسکی بہلائیکو تو نہ چھوڑین اوسکو اور نہ جاوین وہانسی اور کہین واسطے فراغت دنیا
کی نہ چھوڑیگا اوسکو کوئی بی رغبتی سی مگر بدلیگا اللہ اوسمین اوس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اوس سے یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہونا اوسکا بلکہ مفید ہوگا اوسکو
اور نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی اوسکی سختی اور بہوک پر اور اوسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطے اوسکی شفاعت کرنیوالا یا فرمایا کہ گواہ ہونگا
یعنی اوسکی طاعت کا دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نی ف نہ کاٹا جاوی اخ حمل کیا ہی اسکو علما ہماری نی نہی تنزیہی پر اور بی رغبتی سی یعنی
جو کوئی بضرورت چھوڑیگا اسمین نہین داخل ہی اور آخر حدیث مین بشارت ہی اوپر خاتمہ بخیر ہونی رہنی والون مدینہ کی اور تنبیہ ہی اسپر کہ لائق
ہے مومن کو یہہ کہ ہوصابر و شاکر اوپر رہنی کی حرمین شریفین مین اور نہ نظر کری طرف ظاہر کی نعمتون اور جگہہ کیلی کہ اصل نعمت
آخرۃ کی ہی بسبب اس حدیث کی اللھم لا عیش الا عیش الآخرۃ وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصبر علی لاوائھا
المدینۃ وشدتھا احد من امتی الا کنت لہ شفیعا یوم القیمۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بہوک پر اور اوسکی محنت پر کوئی امت میری سی مگر کہ ہونگا مین واسطے اوسکی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم
ف وعنہ قال کان الناس اذا رأوا اول الثمرۃ جاءوا بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اخذہ قال اللھم بارک لنا
فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا اللھم ان ابراھیم عبدک وخلیلک ونبیک
وانی عبدک ونبیک وانہ دعاک لمکۃ وانا ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک لمکۃ ومثلہ معہ ثم قال یدعو اصغر ولید
لہ فیعطیہ ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی لوگ سو وقت دیکھتی نیا پہل لاتی اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس جو وقت کہ لیتی اوسکو حضرت کہتی یا الہی برکت دی واسطی ہمارے پہل ہماری اور برکت دی واسطی ہمارے پہل شہر ہماری اور برکت دی واسطی ہمارے
پہل صاع ہمارے اور برکت دی واسطی ہماری پہل مد ہمارے یا الہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور رجانی دوست تیرا اور نبی تیرا تہا اور تحقیق مین بندہ تیرا اور
نبی تیرا ہون اور تحقیق ابراہیم نی دعا کی تہی تجھسی واسطی مکی کی یعنی جو کہ اس آیت مین مذکور ہی فاجعل افئدۃ من الناس الخ اور مین دعا کرتا ہون تجھسی
واسطی مدینہ کی مانند اوس چیز کی کہ دعا کی ابراہیم نی تجھسی واسطی مکی کی اور مثل اوسکی ساتہہ اوسکی یعنی دوچند اوسکی کہ دعا کی ابراہیم نی پہر کہا ابو ہریرہ نی
بلاتی حضرت بہت چہوٹی لڑکیکو اپنی اہل بیت مین سی پس دیتی اوسکو وہ پہل نقل کی یہہ مسلم نی ف برکت کی معنی ہین زیادہ ہونیکی اور ہمیشگی کے
پس برکت میوہ کی تو ظاہر ہی اور برکت شہر کی یہہ ہے کہ وسعت ہو شہر مین اور لوگ اوسمین بہت سی ہون سو قبول ہوئی دعا حضرت کی کہ مسجدہی بڑہائی
گئی اور شہر ہی بڑہا اور خوب آباد ہوا مسلمانونسی اور صاع اور مد نام پیمانونکی ہین اونکی برکت سی مراد یہہ ہے کہ فراخی ہو رزق مین اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم حبیب اللہ تعالیٰ کے ہین اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہی خلیل سی لیکن حضرت نی یہہ صفت اپنی بیان نہ فرمائی اور اپنی کو فقط بندہ اور نبی ہی کہا
واسطی تواضع کی اور حضرت نیا پہل لڑکیکو اسلیی دیتی ہی کہ وہ خوش ہو جاوی ۱۲ ع وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان ابراھیم حرم مکۃ فجعلھا حراما وانی حرمت المدینۃ حراما ما بین مأزمیھا ان لا یھراق فیھا دم ولا یحمل

فیھا

فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطُ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلَفٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق ابراہیم نی مکہ کی بزرگی دی مکی کو یعنی ظاہر کی بزرگی اوسکی پس گردانا اوسکو حرام اور تحقیق میں بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونو طرفون اوسکی کی ساتھہ اسکی کہ نہ خونریزی کیجاوی اوسمین اور نہ اوسمیں ہتیار واسطی لڑائیکی اور نہ بہاڑا جاوی اوسمین درخت پتی درخت کی مگر واسطی کہانی جانورون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا تو پشتی نی کہ حرمت المدینۃ جو فرمایا مراد اس تحریم سی تعظیم ہی نہ اور احکام کہ متعلق ہین ساتھہ حرم کی اور دلیل اسپر یہہ قول حضرت کا ہی کہ نہ بہاڑا جاوے اوسمین درخت مگر واسطی کہانی جانورونکی اور حرم مکہ کی جو درخت ہین اونکی پتی بہاڑنی کسی حالمین درست نہین اور شکار کرنا مدینہ مین بعضی صحابہ نی حرام جانا ہی اور جمہور صحابہ نی نہین انکار کیا ہی پرند جانورونکے شکار کرنیکا مدینہ مین اور نہین پہنچی ہی ہمکو اسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی نہی ایسی طریق سی کہ اعتماد کیا جاوی اوسپر انتہی کلامہ ۔ شرح ملا علی رحمۃ اللہ نی اس مقام کو خوب تفصیل سی لکہا ہی جو چاہی اونکی شرح مین دیکہیے **وعن** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عامر بن سعد سی یہہ کہ سعد سوار ہوئی طرف محل اپنی کی کہ عقیق مین تہا پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تہا درخت یا جہاڑتا تہا پتی اوسکی پس چہین لیی سعد نی کپڑی اوس غلام کی پس جب پہرے سعد یعنی طرف مدینہ کی آئی اونکی پاس مالک غلام کی اس گفتگو کی اونسی یہہ کہ پہیرے اونکی غلام پر یا اونپر اوس چیز کو کہ لی ہی غلام اونکی سی یعنی کپڑی اوسکی پس کہا سعد نی پناہ خدا کی یہہ کہ پہیرونمین اوس چیز کو کہ دلوائی ہی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نہ مانا یہہ کہ پہیر دین اونپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہین کہ عشرہ مبشرہ سی ہی اور عقیق نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی اور یا اوپر یہہ شک راوی ہی کہ اون مالکون نی علی غلامہم کہا یا بجائی علی غلامہم کی علیہم کہا یعنی ہمکو دیدو جو کچہہ کہ لیا ہی ہمارے غلام سی اور دلوائی ہی یعنی اذن دیا ہی اسکا کہ جو کوئی دیکہی کسیکو شکار کرتی یا درخت کاٹتی مدینہ مین چہین لیوی کپڑی اوسکی یہہ حدیث منسوخ ہی یا تاویل کی گئی ہی کہ یہہ امر بنا بر زجر و تنبیہ کی تہا اور کہا طیبی نی کہ مشہور مذہب مالک اور شافعی مین یہہ ہی کہ نہین لازم آتا بدلہ پیغ شکار مدینہ کی اور کاٹنی درخت اوسکے بلکہ یہہ حرام ہی بغیر لازم آنے بدلے کے اور کہا بعضون نی کہ وجب ہی بدلہ مانند حرم مکی کی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ حرام ہی نہین انتہی یہہ مذہب ہمارے ہی لیکن مکروہ ہی شرح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تپ مین مبتلا ہوئی ابو بکر اور بلال پہر آئی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی مینی اونکو پس فرمایا الہی دوست کر تو طرف ہماری مدینہ کو مانند دوستی ہمارے مکہ کو بلکہ زیادہ تر اوس سی اور درست کر تو آب و ہوا مدینہ کو اور برکت دی واسطی ہمارے بیچ صاع اسکیکی اور مد اسکیکے اور نکال اسکی تپ کو یعنی شدت و کثرت تپ کو اور اوسکی وبا کو اور رکہہ اوسکو جحفہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آیا ہی کہ حضرت عائشہ نی حضرت ابو بکر کو بمرض حالت تپ مین پوچہا کہ کیا حال ہی آپکا وہ اوسوقت آواز بلند سی ذکر کرتا تہا اور اوسکی جو ہی موافق کا اور مکانات کا اور لطافت ہوا و نکا و غیر ذلک کرنی لگی حضرت عائشہ نی یہہ حال حضرت سی عرض کیا اوسپر حضرت نی دعائی مذکور مانگی اور جحفہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اوس زمانہ مین وہان یہود رہتی تہی اور آیا ہی کہ زمین مدینہ مین پہلی ہجرت سیدالبشر صلی اللہ علیہ وسلم کے سی وبا اور بیماری بہت تہی پس حکم کیا

حضرت نے اوسکو کہ زمین کفار مین جہاد ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جہاز ہی بد دعا کرنی کفار پر ساتھہ امراض موت و ہلاک کی اور خراب کرنی
شہرون اونکی ۱۲ ع **وعن** عبد اللہ بن عمر فی رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المدینۃ رایت امرأۃ سوداء
ثائرۃ الرأس خرجت من المدینۃ حتی نزلت مہیعۃ فتاولتہا ان وباء المدینۃ نقل الی مہیعۃ وہی الجحفۃ
رواہ البخاری ۱۳ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی بیچ حدیث خواب دیکہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مقدمہ مدینہ کی کہ دیکہی مینے
ایک عورت کالی پراگندہ بال نکلی مدینہ سی یہانتک کہ اوتری مہیعہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پس تعبیر ٹہہرائی مینی اوسکی یہہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی
طرف یہہ کہ نام جحفہ کا ہی نقل کی یہہ بخاری ۱۲ **وعن** سفیان بن زہیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یفتح
الیمن فیاتی قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیرہم لو کانوا یعلمون ویفتح الشام فیاتی قوم
یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیرہم لو کانوا یعلمون ویفتح العراق فیاتی قوم
یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیرہم لو کانوا یعلمون متفق علیہ
اور روایت ہی سفیان بن ابی زہیر سی کہ کہا سنا مینی بیچہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ
کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین مینی بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چہوڑین اوسکو اور فتح کیجاویگی شام
پہر آویگی ایک قوم چلین گی پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو اور فتح کیجاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلین گی پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین تو نہ
چہوڑین مدینہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی یہہ شہر اسلام مین فتح ہووین گی اور لوگ واسطی طلب معیشت اور فائدہ دنیا
اور لذتون فانیہ اونکی مع یہہ سی تمام اہل وعیال اور تابعداروں کی نکل کر دہان جاکر رہین گی اگر جانتے حقیقت حال کے اور سعادت مسلمہ
و معاد کی تو واسطی نہ نکلین ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بقریۃ تاکل القری یقولون
یثرب وہی المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید متفق علیہ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی امر کیا گیا ہونمین ساتہہ ہجرت کرنیکی ایسی بستی مین کہ غالب آتے ہی سب بستیونپر کہتی ہین
اوسکو یثرب اور وہ مدینہ ہے دور کرتا ہی مدینہ بری آدمیونکو جیسی دور کرتی ہی بہٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** غالب
آتی ہی سب بستیونپر یعنی جو کوئی اوسمین رہتا ہی غالب ہوتا ہی اور فتح کرتا ہی اور شہرونکو یہہ خاصیت ہی اوس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اوسمین
آتا ہی اکثر شہرون پر غالب ہوتا ہی پہلی قوم عمالقہ آئی اوسمین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتونکو بعد ازان یہود آئی وہ غالب ہوئے
عمالقہ پر پہر انصار پہنچی وہ غالب ہوئے یہود پر پہر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجر رضی اللہ عنہم آئی اونکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو مشرق
سے مغرب تک لی لیا اور اس شہر کا نام پہلی یثرب اور اثرب تہا اوپر زمن مسجد کی جب حضرت وہان تشریف لائی تو اوسکا نام مدینہ رکہا سب
محمد نبی اور اجتماع لوگونکی اوسمین اور منع فرمایا کہ اوسکو یثرب نہ کہا کرین یا تو اسلیی کہ وہ نام جاہلیت کا تہا یا اسلیی کہ وہ مشتق ہی ثرب سی بمعنی
ہلاک و فساد کی یا اسلیی کہ یثرب اصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تہا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہی کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہے
چاہیی کہ دس بار مدینہ کہی تا مدارک و تلافی اوسکی کری اور ایک روایت مین آیا ہی کہ استغفار کری اور مراد بری آدمیونسی اہل کفر و شرک
مین کہ واسطی سبب قوۃ اسلام کی نکالی گئی تہی ح **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی سَمَّی الْمَدِیْنَۃَ کَمَا بَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتا تھا تحقیق اللہ تعالی نی نام کہا مدینہ کا طابہ نقل کی ہیہ مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالی نی نام اسکا رکھا اور پر زبان حبیب اپنی کی طابہ اور ایک روایت مین ہی طیبہ یعنی پاک وخوش کی کہ پاک ہی نجاستون شرک کیسی اور موافق ہی ہوا اوسکی طبیعتون سلیم کو اور خوش مین ہی بنی والی اوسکی شرح **وعن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَہَا وَتَنْصَعُ طِیْبَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر بن عبداللہ سی کہ تحقیق ایک اعرابی نی بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی ہنی پر پاس حضرت کی پس پہنچی اعرابی کو تپ مدینہ مین یعنی شدت کی تپ ہوئی کہ مکروہ جانا اوسنی رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہان سی پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای محمد پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پھر آیا حضرت کی پاس اور کہا پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا پھر آیا حضرت کی پاس اور کہا کہ پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا حضرت نی پھر نکل گیا اعرابی یعنی مدینہ سی پھر اون حضرت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوای اسکی نہین کہ مدینہ مانند بھٹی کی ہی دور کرتا ہی میل اپنی کو اور خالص کرتا ہی اچھی اپنی کو یعنی نکال دیتا ہی بری آدمی کو اور خالص کرتا ہی آدمی پاک کو آدمی پلید سی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت نی انکار کیا بیعت کی پھیر دینی کا اسلیی کہ نہین جائز تھا پھیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پھیر دینا بیعت اقالت کا یسا تھہ حضرت کی اور لکھا ہی علمانی کہ پھیر نکالنا مدینہ کا بری آدمیونکو اور خالص کرنا اچھونکو یا تو حضرت کی زمانہ مین تھا یا خیر زمانہ مین ہوگا کہ جب دجال نکلی گا تو ملایا اور پھاڑا جاویگا مدینہ تین بار سی باہر نکلی گا اور جاویگا طرف دجال کی ہر کافر ومنافق اور احتمال پھیر ہی ہی کہ ہر زمانہ مین ہو شرح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَۃُ شِرَارَھَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کریگا مدینہ شریرون اپنی کو جیسیکہ دور کرتی ہی بھٹی میل لوہیکا نقل کی ہیہ مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلٰٓئِکَۃٌ لَا یَدْخُلُھَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر راہون یا درازون مدینہ کی فرشتی نگہبان ہین نہین داخل ہوگی انہین ہماری طاعون اور نہ دجال نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** طاعون نام ایک ہیضہ کا ہی خیر وبا کی وہ ہماری حضرت کی دعا سی مدینہ مین نہین ہوتی ہیہ صریح معجزہ ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شیخ ولی اللہ فی المسوی نی اور حضرت شیخ نی طاعون کا زمہ وبا کیا ہی اور لکھا ہی کہ ذخل ہونا وبا کا وقت نکلنی دجال کی ہوگا یا ہمیشہ **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ لَیْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِہَا اِلَّا عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَہَا فَیَنْزِلُ السَّبْخَۃَ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَۃُ بِاَھْلِھَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ کُلُّ کَافِرٍ وَمُنَافِقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال سوای مکہ اور مدینہ کی نہین کوئی راہ راہون مدینہ کی پر ایک فرشتہ اور مدینہ کیسی مگر کہ اوسپہ ہین فرشتی صف باندہی ہوئی نگہبانی کرتی ہین اوسکی پس اوتریگا دجال زمین شور ہین کہ پاس ہی مدینہ

پس بی گاہ مدینہ ساتھہ جنکی والون اپنی کی مین بار ہنا پس نکلیگا طرف دجال کی ہر کافر و منافق نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مکر یگا مدینہ والونسی کوئی مگر کہ گہل جاویگا جیسا کہ گہلتا ہی نمک پانی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** زید پلید کا ایسا ہی حال ہوا کہ چند روز بعد واقعہ حرہ کی بیماری دق اور سل کیسی ہلاک ہوگیا ہے **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی جسوقت کہ آتی سفر سی پس دیکہتی طرف دیوارون مدینہ کی دوڑاتی اونٹ اپنی کو اور اگر ہوتی دابہ پر یعنی گہوڑی یا خچر یا مانند انکی پر جلد چلاتی اوسکو بسبب محبت مدینہ کی نقل کی یہہ بخاری نے **وعنہ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ احد پس فرمایا یہہ پہاڑ ہی دوست رکہتا ہی ہمکو اور دوست رکہتی ہین ہم اسکو یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے حرام کیا مکہ کو اور میں ظاہر کیا حرام ہونا اوسکا اور تحقیق مین حرام کرتا ہون اس جگہہ کو کہ درمیان دونو طرفون سنگستان مدینہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تحقیق یہہ ہے کہ یہہ معمول ہی ظاہر پر اسلیے کہ پیدا کیا ہی اللہ تعالیٰ نے علامہ اور نمبسہ و محبت و عداوت جمادات مین ہی جیسیکہ لایق حال انکیلیے ہین خصوصا محبت انکی انبیا اور اولیا کی ساتھہ خصوصا سید انبیا اور سلطان اولیا سی کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کی ہین اور جسکو خدا دوست رکہتا ہی اوسکو سب چیز دوست رکہتی ہی اسلیے کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اوسکی ہین پانچہ روانہ کہجور کا حضرات کی مفارقت سی دلیل صریح ہی اس دعوی کی اور مین حرام کرتا ہون یعنی بزرگ کرتا ہون پس حرام سے یہہ نہین مراد ہی کہ مانند مکہ کی حرام ہی یعنی اوسکی درخت کاٹنی وغیرہ ذلک درست نہین نوح ۱۲ **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور دوست رکہتی ہین ہم اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا يَصِيْدُ فِيْ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِيْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهٗ ثِيَابَهٗ فَجَاءَ مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا يَصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سلیمان بن ابی عبد اللہ سے کہ کہا دیکہا میں سعد بن ابی وقاص کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تہا بیچ حرم یعنی گردی مدینہ کی وہ حرم کہ حرام کیا ہی یہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس جہین لیی سعد نے کپڑی اوسکی پس آئی مالک اوسکی اور کلام کیا سعد سی بیچ مقدمہ اوسکیلی پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہی یہہ حرم اور فرمایا ہی کہ جو شخص پکڑی اوس کسیکو کہ شکار کرتا ہوا ہمین پس چاہیی کہ جہین لی اسباب اوسکا پس نہین پہیرونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دوا ہی مجکو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیکن اگر چاہو تم دونگا میں تمکو مول اوسکا یعنی از راہ احسان کی نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** صَالِحٍ مَوْلًى لِسَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيْدًا مِنْ

عَبِيدٍ الْمَدِينَةِ ... مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِي لِمَوَالِيهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ أَخَذَهُ سَلَبُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی صالح سی کہ غلام آزاد تہا سعد کا یہہ کہ تحقیق سعد نی پائی کتنی ایک غلام غلامون مدینہ کیسی کہ کاٹتی تہی درخت مدینہ کا پس لیا سعد نی اسباب وانکا اور کہا یعنی غلامونکی مالکون کو کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتی تہی یہہ کہ کاٹا جاوی درخت مدینہ کیسی کہیہ اور فرمایا جو کاٹی اوسمین سی کچہہ پس اسباب وسکا واسطے اوس شخص کے ہی کہ پکڑی اوسکو نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** صواب یہہ ہے عن صالح عن مولی لسعد لفظ عن لکہنی والو نی رہ گیا ہی یا صنعف کو سہو ہوا اسلیی کہ صالح غلام سعد کا نہین ہے بلکہ صالح مولی توامہ کا ہی اونی مولی سعد کیسی روایت کی ہے ع **وعن الزبیر** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَجٌّ ذَكَرُوا أَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ أَنَّهُ بَدَلَ أَنَّهَا اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شکار وج کا اور درخت خاردار اوسکی حرام ہین حرام کیی گئی ہین واسطی اللہ کی نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا محی السنۃ نی کہ وج ذکر کیا علما نی کہ تحقیق وہ ایک جانب ہی طائف کی اور کہا خطابی نی لفظ انہ بدل انہا کی **ف** واسطی اللہ کی یعنی بموجب حکم اللہ تعالیٰ کی یا واسطی دوستون اوسکی کے یعنے غازیونکی اور لکہا ہی علمانی کہ حرمت وج کی بطریق حمی کی نہی یعنی اوسمین روندر کی ہوئی نہی غازیونکی گہوڑونکی اسلیی حرام تہا اوسمین خیمہ ناشکار کی لیی اور اوسمین سے درخت وغیرہ کاٹنا غیر غازیونکو نہ یہہ کہ حرمت اوسکی بطریق حرم کی نہی اور اگر بطریق حرم کی ہی تو ایک وقت مخصوص مین نہی یہہ منسوخ ہوئی اور کہا شافعی نی کہ نہ شکار کیا جاوی اوسمین اور نہ درخت اوسکا کاٹا جاوی لیکن ضمان یعنی بدلہ اوسمین نہین ذکر کیا ہی ع **وعن ابن عمر** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کو طاقت رکہی یہہ کہ مری مدینہ مین پس چاہیی کہ مری مدینہ مین پس تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطی اوس شخص کی کہ مری مدینہ مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کی **ف** اول جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ جو کوئی رہ سکی مدینہ مین یہانتک کہ آوی اوسکو موت پس چاہیی کہ رہی اوسمین یہانتک کہ مری اوسمین کہ مین شفاعت لوسکی کرونگا اگر گنہگار ہوگا گنہ بخشواونگا اور اگر نیک کار ہوگا تو درجہ اوسکی بلند کرواونگا اور مراد شفاعت سی خاص شفاعت ہے کہ جیسی وانکی رہنی والونکی لیی ہوگی ویسی اورونکی لیی نہین ہونیکی والا شفاعت عام حضرت کی سب مسلمانونکی لیی ہوگی پس افضل یہہ ہے کہ جسکی عمر تہوڑی ہو یا کشف وغیرہ سی معلوم ہو کہ موت قریب پہنچی تو وہ مدینہ منورہ مین جاوی تا اس نعمت عظمی کو پہنچی کیا خوب ہے ہی حضرت عمر کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک یا الہی یہہ دولت کیسی بی زوبی پر کو ہی نصیب مین یا ارحم الراحمین ع **وعن أبي هريرة** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِينَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آخر بستی اسلام کیسی خراب ہوونی مین مدینہ ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنے قریب قیامت کی شب شہر وغیرہ ویران ہونگی مدینہ سبکی بہی ویران ہوگا یہہ فضیلت حضرت کی برکت سی مدینہ کو حاصل ہوئی ع **وعن جرير بن عبد الله** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَيُّ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِينَةَ أَوِ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قِنَّسْرِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی جسکو روایت کیا عبد اللہ کیسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی ابراہیم کی طرف
کہ جو بستی ان بستیون مین سی اوترو گی تم یعنی رہنی کی لیی اپس وہی ہی کہ ہجرت نہارے مدینہ یا بحرین یا قنسرین نقل کی یہہ ترمذی نی ف
ایک جزیرہ ہے دریای عمان مین اور قنسرین نام ہی ایک شہر کا شام کی شہرون مین سی اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نی مجھی اختیار دیا کہ ان
تین جگہون مین سی جہان چاہو رہو اور تاریخ مدینہ مین لکھا ہی کہ پہلی ہجرت کرنی سی حضرت ابراہیم نی ان جگہون مذکورہ کی رہنی مین پہر آخر
کو مدینہ معین ہوا ۱۲ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِی بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ
الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرمایا نہین داخل ہونیکا مدینہ مین خوف کانی دجال کا اور مدینہ کی اوسدن یعنی دن نکلنی دجال کی سات دروازی ہونگی یعنی سات
راہین ہونگی ہر دروازی پر دو دو فرشتی ہونگی یعنی داہین راہین محافظت کی لیی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ **مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی انس
سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ یا الہی گردان مدینہ مین دوچند اوس برکت سی کہ گردانی تونی مکی مین نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** یعنی مدینہ کی قوۃ مین بہ نسبت قوۃ مکی کی دوچند برکت دی اور یہہ منافی نہین ہی ہونی مکی کی افضل اوس سی باعتبار زیادہ
ہونی حسنات کی ۱۲ ع **وعن** رَجُلٍ مِنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ
جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَۃَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِھَا کُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ مَاتَ فِیْ
اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَہُ اللّٰہُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ اولاد خطاب کیسی نہا نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جس شخص
نے زیارت کی میری قصد کر کہ ہوگا بیچ ہمسایگی اور پناہ میری کی دن قیامت کی اور جو شخص کہ رہا مدینہ مین اور صبر کیا اوسکی سختیون پر ہونگا مین اوسکی
طاعت اوسکی گواہ اور شفاعت کرنیوالا یعنی اوسکی گناہونکی دن قیامت کی اور جو شخص کہ مریگا بیچ ایک کے دونو حرمون سے یعنے مکہ و مدینہ کی اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالی اون لوگون
سے یعنی امن مین ہوگا خوف بڑے سی دن قیامت کے **ف** قصد کر یعنی خاص یہہ زیارت ہی کی لیی یا بنظر ثواب کے زیادتی تجارت اور سنانی اور دکھانی اور مانند انکی کی
حاصل یہہ کہ کوئی غرض دنیوی نہ ہو بیچ زیارت کے لیی ۱۲ **وعن** ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ
حَیَاتِیْ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جس شخص نی حج کیا پہر زیارت کی میری قبر کی پیچہی مرنی میری کی ہوگا مانند اوس
شخص کے زیارت کی ہمیرے بیچ زندگی میری کی نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی اس لیی کہ حضرت حیات النبی ہین اور دلالت کرتی
ہی یہہ حدیث اسپر کہ مناسب ہے یہہ ہی کہ زیارت بعد حج کی کری اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جو کوئی زیارت کری قبر شریف میری کی واجب و لازم ہوتا
ہی اوسکی لیی شفاعت میری اور اور روایت مین آیا ہی کہ جسنی حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری پس تحقیق ظلم کیا مجھپر اور اور روایت مین آیا ہی کہ جسنی قصد کیا طرف
مکی کی یعنی حج کی لیی پہر قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہونیکا میری مسجد مین تو اوسکی لیی وجہ سہر و بیخ مقبول لکہی جاتی ہین ۱۲ **وعن** یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ جَالِسًا وَقَبْرٌ یُحْفَرُ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِی الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ ھٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلُ الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا عَلَی الْاَرْضِ بُقْعَۃٌ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّکُوْنَ قَبْرِیْ بِھَا مِنْھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا
یحیی بن سعید سے یہہ کہ تحقیق ہمسر صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے تہے اور ایک قبر کہودی جاتی تہی مدینہ مین پس جہانکا ایک شخص نے قبر مین اوسکہا برا ہے خوابگاہ مومن کے ہی یعنی یہہ قبر پس فرمایا

سلمون کو بہت اور جہیز کو کہی تو کہا اور شیخ نے کہ کہتے ہیں کہ ارادہ کیا اسکا سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کیا میں نے قتل فی سبیل اللہ کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی پیغمبر مگر کہ سوال کیا ہے اللہ سے پس کوئی چیز کہ محبوب تر ہو نزدیک اسکے کہ قبر ہو میری اور میں یہ سی نہیں بار فرمائی حضرت نے بہ بات روایت
کی بیہقی نے بطریق ارسال کی ف یہ ہی وہ چیز یعنی اس لئے کہ برابر کہا کوئی قبر مومن کو باوجود یکہ قبر اسکی باغ ہی باغوں جنت کے کسی اور نے کہا کہ یہ ارادہ میں نہیں کیا کہ قبر مطلق
پر خواہ بھاگ جائے بلکہ یہ ارادہ کیا تھا میں کہ شہید ہونا اللہ کے راہ میں بہتر ہے کہ میں مروں حضرت نے اوسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہیں ہے کوئی چیز مانند شہید ہونے کے راہ خدا میں پھر کہ
کی فضیلت اسکے کہ مرے اور دفن کیا جائے وہ بیشک میں اگر کوئی شہید ہو یا غیر شہید ہو یا تحقیق شہید ہوا ہے اس عبارت کی کہ نہیں ہے میں ایچ ۱۲ وعن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بوادی العقیق یقول اتانی اللیلۃ آت من ربی فقال صل فی ھذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ وفی روایۃ وقل عمرۃ
حجۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہا عمر بن خطاب نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ وادی عقیق کی فرماتے تھے کہ آیا میرے پاس آنیوالا
پروردگار میرے طرف سے یعنے فرشتہ اور کہا نماز پڑھ اس جنگل مبارک میں اور کہہ عمرہ ہے حج میں اور ایک روایت میں ہے کہ کہہ عمرہ اور حج یعنی نماز ادا کر میں مانند عمرہ ادا کرنے حج کی ہی نقل کی یہ بخاری نے
ف وادی عقیق نام ایک جنگل کا مدینہ کی جنگلوں میں سے اور کہہ عمرہ حج میں یعنے وہانکی نماز کو گن لے عمرے کے حج میں ہو مقصود بیان کرنا فضیلت نماز کا ہی اوس جنگل میں کہ حکم عمرہ اور حج
کا کہ یعنی ہی ثواب و فضائل مدینہ منورہ کی سوا اسکے فضائل مذکورہ کی اور بہت سے منقول میں لکھا ہے علماء نے کہ حکیم مطلق جل وعلی نے جمیع مٹی اور منجملہ اس شہر پاک کی شفا رکھی ہی اکثر حصہ
میں اسکے کہ مدینہ کے بعض میں شفا ہی ہر بیماری اور بعضی طرق میں آیا ہی کہ شفا ہی بدام اور برص سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اصحاب کو حکم فرمایا کہ علاج تپ کا ساتھ اوس
خاک پاک کی کریں اور مدینہ منورہ میں صحابہ اور تابعین سے یہ بات ارثاً چلی آتی ہی اور یہ تجربہ اسکے کی واسطے دوا کے آثار وارد ہوئے ہیں اور اکثر علمائی اس علاج کو تجربہ کیا ہی نیچہ محمد بن
قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہیں کہ میں خود اسکا تجربہ کیا ہی کہ یہ علاج برس دن کا مل سی عارضہ سے میں گرفتار تھا یعنی ہفتہ تھا پس آئی میں طرف اوس غلام کو بلائی اور سیدھا بیٹھا
اور یعنی ہی یعنے حضرت شیخ عبدالحق نے تجربہ اس علاج کا کیا جن ایام میں کہ میں وہاں وارد تھا گرفتار ہوا ساتھ عارضہ اسہال مزمون کی کہ باتفاق طبیبوں کے اس سے خوف ہلاک کا ہی طالب شفا
کی ساتھ اسے خاک پاک کی تھوڑی سی دونوں میں ساتھ دعا اہل طب حرکی اس عارضہ سے نجات پائے اور شفا طلب کرے مدینہ کی میوہ سے صحیحین کے حدیث میں آئی ہی کہ جو کوئی سات کھجوریں عجوہ
کہ ایک قسم ہی کھجور کے تھا رہ ہو کہا ہے کوئی زہر اور کوئی سحر اسکے تمام نہیں کریگا اور آور بزرگی اس شہر کی یہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو محبت کی تھی دس شہر شرف
کی رہنے والوں کے تعظیم و تکریم کی کہ الٰہی ہمارے مدینہ کو محافظت کریں حرمت مسلمانوں کے ساتھ اور بیچ رعایت حقوق انکی کے قصور نکریں اور جو کچھ نسبی صادر ہو موخذہ نکریں اور حتی المقدور درگذر
کریں جبتک یہ بہ پیغمبر کریں ہمارے یعنی جبکہ کہ تغیر کریں تو جو کچھ کہ شرط ہے بیچ حق اللہ کے اور حق بندوں کے قائم کریں جو کوئی محافظت انکے حرمت کے کریگا وہ قیامت کے میدان میں گواہ اور شفاعت کرنیوالا
ہونگا اور جو کوئی حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نہ رکھیگا طہارت نصیب نہ ہوگی اور طہارت نصیب ہوگی اوسکو ہول قیامت سے اور طمانی

اور مدینہ کو اصور اسکا کہی کہ جہاں ہیں جا خبر ہوں اور اگر کوئی محل اوسکی وقت تک کا ہو اوس سے کنارہ کش ہووے اور اکتفا کری کلام مختصر پر تجدد ضرورتسکی اور آداب مسجد کی
اوپر گذر چکی ہیں مثل تہوک وغیرہ مذالنی کی وان ضرور ملحوظ رکھی اور مسجد میں آنیسی پہلی مسجد ذوالحلیفہ اور منبر کی درمیان میں نہ بیٹھا رکھی بلکہ آگے حتی الوسع کری
فضیلت کے ہوسکے پہلی وہاں آوی اور بیٹھی اور بیچ ختم کرنی قرآن کی اوس مسجد میں کہ بیکہلا وتی قرآن اور جہ پہلے کہی اگرچہ ایکبار ہو قصور نکری اور اگر ہوسکی تو پڑہی اور
مطالعہ کری یا کسی سنی اون کتابونکو کہ بیچ فضیلتوں اور فضیلتوں حضرت سیدکائنات کے ہیں علیہ افضل الصلوات واشرف التسلیمات باشوق عبادت اور شوق ملاقات
حضرت کا ہووے بعد زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اتقیع کی کہ اوہیں مزارات صحابہ کرام اور آل اطہار رضی اللہ عنہم وغیرہم کے ہیں کری اور زیارت سید الشہداء حضرت
امیر حمزہ چچی حضرت کے کی اور زیارت مسجد قبا اور اور مساجد اور کوون اور تمام مکانات حضرت کیکی کری لیکن کلام اوہیں سے کہ زیارت بقیع کی ہر روز بعد از زیارت حضرت کی
کری یا روز جمعہ کے فقط صبیکہ عادت ہووے بھی آمام نووی اور تابعین انکے نے کہا کہ ہر روز کری اور یہ پاکہ قبر شریف پر گذری اگرچہ باہر مسجد سے ہو کہڑے ہوکر سلام وصلوٰۃ بھیجی حضرت پر اگرچہ
کئی بار گذر واقع ہو اور اگر سامنے قبر شریف کے آوی آداب زیارت کی بجالاوے اور وہانکے لوگونکی محبت وتعظیم ضرور ملحوظ رکھی اگرچہ ساتہہ فسق وبدعت کے منسوب وطعون ہوں اس لیے کہ شہر وہ حضرت
کی ہمسایگی کا کافی ہی اور یہہ شرف ساتہہ کسی گناہ وبدعت کے جاتا نہیں اوہی حسن جامہ اور مخضرت سے محروم نہیں کرتا اور بعد فارغ ہونیکی زیارات سے جب ارادہ وطن کے آنیکا کری چاہیے کہ حضرت
کی مسجد میں جووے ساتہہ نماز اور دعا کے بیچ صلی اللہ علیہ وسلم کی باقربوں اوسکی بعد از ان زیارت قبر مقدس کے ساتہہ ادب یاد کے کری اور وداع حاصل ہووے سعادت کو مین کے اپنے
لیی اور جسکی لیی چاہے اللہ تعالیٰ سے دعا کری اور قبول ہونا ان عبادات کا اور پہنچنا اہل وعیال میں ساتہہ سلامتی کی طلب کری اور یہہ دعا پڑہی اللھم انا نسالک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل
ما تحب وترضی اللھم اطو لنا الارض وھون علینا السفر اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل والمال اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنظر وسوء المنقلب
اور حصول مقصود سے خلیہ رونیکا ہی اوسوقت بلکہ گریہ وزاری تمام اوقات میں باعث ذوق ورشان امید وار ہی ہے ابن دلم باعث چشم بر و نش ابر گریہ باغ خندد
شاد وخوش بنا اور اگر رونا غلبہ نکری سے تکلف رونے میں کری اور جو مضمون کہ ذوق وقت لاوین سو کری کہ رونا اس مقام میں بہروجہ علامت قبولیت
کی ہی وبعد ازان روتا ہوا اور غمگین وہانکی مفارقت سی پہر سے اور وقت رخصت کے پہلی باون پہری کہ یہہ خاص کعبہ ہی کے لیی ہے اور وقت رخصت کے جسقدر ہوسکی تضرع کرے
اور وقت پہر نیکی آداب کے وقت پہر نیکی سفر سے آئی ہیں رعایت کری اور جب اپنے شہر پر پہنچی یہہ دعا پڑہی اللھم انی اسالک خیر ولوجہ الیہا وخیر ما فیہا واعوذ بک من شرھا ومن شر ما یلجہا
وشر ما فیہا اللھم اجعل لنا بہا قرارا ورزقا حسنا اور جب شہر میں آوی پڑہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر آئبون تائبون عابدون
ساجدون لربنا حامدون لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ واغر خندہ فلا شئی بعدہ اور پہلی انکی خبر پہنچنی کی خیریت سی اپنی اہل کو پہنچا کے
اور یکایک گہر میں نہ چلا آوی اور نہ راتکو آوی بہتیرون اوقات وقت چاشت ہی یا آخر روز پہلی رات کے اور پہلی گہر میں آنیسی قصد مسجد کا کری اور دو رکعت نماز پڑہے
اگر وقت مکروہ نہووے اور دعا کری یا اور شکر نعمت سلامتی سی پہنچنی کا بجالاوی اور کہی الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور جو کوئی آگی آوے مصافحہ کری
اور اگر گلی ملی تو بہی جائز ہی بشرطیکہ منی وہوا مرد نہووے اور جب گہر میں آوی دو رکعت نماز پڑہی اور شکر اور دعا اور حمد وثنای مولی بجالاوی اور گہر والونکی
خبر پوچہہ کر مسجد یا کسی اور جگہہ میں قریب گہر کی آکر بیٹہی تا لوگ ملنی کو آوین پس جو کوئی ملنی کو آوی اوس سی تواضع اور خوشی سی پیش آوی اور
دعا کری خصوصا شہر میں آنیسی پہلی کہ دعا مسافر کی خصوصا حاجی کی پہلی پہنچنی سی شہر میں مستجاب ہے اور اگر کوئی خلاف شرع چیز دیکہی ملنے بجانی وقت
امر کے منع کری اور خلاصہ تمام آداب اور سوح تمام افعال حج کا (۱۴۱) وضاع یہہ ہے بعد پہری
کری پہنچال کرنی نیکیون ظاہر وباطن کے سیی کہ کہا ہی علمائے کہ علامت حج مبرور کی یہہ ہے کہ بہتر اوس سے گیا ہو بہتر اوس سے ہو کر پہری اور دلیل اور علامت اوسکی
یہہ ہے کہ حرص ہووے پر اتباع سید انبیا کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سرد دل ہو محبت دنیا اور اہل وسکیی اور سرگرم ہو محبت آخرۃ اور اہل وسکی میں جو آنی آخرۃ اور جذب القلوب
للہ الحمد تمام ہوا وسلم بع ساتہہ توفیق وقوۃ اللہ تعالیٰ کے وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین